لعل نامہ

دفتر ہشتم

داستان امیر حمزہ صاحبقران

ناظرین باتمکین کو واضح ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران وہ وادی ناپیداکنار ہے جسکی بالادوی مین پیک خیال بھی معترف بہ عجز و قصور ہے جن حضرات شائقین نے ان داستانون کو سنایا ملاحظہ فرمایا ہے وہ کماحقہ واقف و آگاہ ہین کہ یہ داستانین برسون مین بھی تمام نہین ہوتین - الحق کہ اُنکے اصول قاعدہ کے مصنف ہمہ دان شیخ ابوالفیض فیضی نے جو ان داستانون کو واسطے تفریح طبع جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے اسقدر وسیع البیانی اور نازک خیالی کے ساتھ تصنیف فرمایا کسقدر جانکاہی کی ہوگی - اس داستان کے آٹھ دفتر ہین اور بعض دفتر کئی جلدون پر مشتمل ہین حسب تفصیل ذیل

تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد	تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد
اول	نوشیروان نامہ	۲ جلد	پنجم	طلسم ہوشربا	۷ جلد
دوم	کوچک باختر	ا جلد	ششم	صندلی نامہ	ا جلد
سوم	بالا باختر	ا جلد	ہفتم	تورج نامہ	۲ جلد
چہارم	ایرج نامہ	۲ جلد	ہشتم	لعل نامہ	۲ جلد

ان کتب مذکورہ کے علاوہ کہ جنمین بعض محمد حسین جاہ اور بعض احمد حسین قمر کی تصنیف ہین - ہرمز نامہ ۲ جلدون مین آفتاب شجاعت دو جلدون مین اور گلستان باختر تین جلدون مین طبع ہو کر ملاحظہ ناظرین مین گذرین اور بسبب اپنی دلچسپی اور رنگینی کے قبولیت عامہ کا شرف حاصل کرکے کئی کئی بار طبع ہوئین اور نیز اور ترجمے جو ابھی تک طبع نہین ہوئے ہین مثل سامری نامہ وغیرہ وہ بھی عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر نذر ناظرین ہونگے فی الحال دفتر لعل نامہ کی جو آٹھوان دفتر ہے اور جسکو داستان گو آخری دفتر اور نایاب دفتر قرار دیتے ہین اور جو دو ۲ جلدون مین منقسم ہے اسکی

جلد دوم

جسکو گل گلزار فصاحت بلبل شاخسار بلاغت نثار نغزش بیان و ناظم شیرین زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم مالک مطبع نہایت محنت و مشقت سے سلیس و عام فہم اردو مین نہایت بامحاورہ ترجمہ کیا ہے بار دوم

باہتمام پنڈت منوہر لال بھارگو - بی - اے سپرنٹنڈنٹ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جس کی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہی جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب سے معلوم فرماسکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے رہتے ان مین بعض کتب قصہ جات نثر و نظم و ناول کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

قصہ جات نثر

داستان امیر حمزہ صاحبقران کی ترکیب وتشریح آٹھ دفترون مین ہی اور اس کے نامون کی تصریح حسب نقشہ مندرجہ ذیل ہی

نمبر	نام دفتر	تعداد جلد
۱	نوشیروان نامہ	۲
۲	کوچک باختر	۱
۳	بالا باختر	۱
۴	ایرج نامہ	۲
۵	طلسم ہوشربا	۷
۶	صندلی نامہ	۱
۷	تورج نامہ	۲
۸	لعل نامہ	۲

نام کتاب	بمت
نوشیروان نامہ جلد اول	عہ/ ب
” جلد دوم	عہ/ پ
ہرمز نامہ - متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم	للعہ/ پ
ہومان نامہ متعلقہ نوشیروان جلد دوم	عہ/ ب
کوچک باختر	عہ/ ب
بالا باختر	عہ/ ب
ایرج نامہ جلد	عہ/ ب
ایضاً جلد دوم	عہ/ ب
طلسم ہوشربا - جلد اول	عہ/ ب
ایضاً جلد دوم	عہ/
ایضاً جلد سوم	عہ/
ایضاً جلد چہارم	سے/
ایضاً جلد پنجم کا حصہ اول	عہ/
” حصہ دوم	عہ/

نام کتاب	قیمت
ایضاً جلد پنجم کامل	للعہ/
ایضاً جلد ششم	سے/
ایضاً جلد ہفتم	سے/
بقیہ طلسم ہوشربا حصہ اول	عہ/ ب
” حصہ دوم	عہ/ ب
صندلی نامہ دفتر ششم	عہ/ پ
تورج نامہ - جلد اول - دفتر ہفتم	سے/ ب
تورج نامہ جلد دوم	صہ/ ب
لعل نامہ - جلد اول دفتر ہشتم	عہ/ ب
ایضاً جلد دوم	۱۲/ ب
دفتر آفتاب شجاعت جلد اول	للعہ/ پ
ایضاً جلد دوم	للعہ/ ب
ایضاً جلد سوم	للعہ/ ب
ایضاً جلد چہارم	عہ/ ب
ایضاً جلد پنجم حصہ اول	للعہ/ ب
” ” حصہ دوم	للعہ/ ب
گلستان باختر متعلق داستان جلد اول	عہ/ ب
ایضاً جلد دویم بشرح صدر	[illegible]
طلسم فتنہ نور افشان جلد اول	سے/ ب
ایضاً جلد دوم -	سے/ ب
ایضاً جلد سوم	للعہ/ ب
ایضاً - کامل جلد یکمشت ہر سہ جلد کے لیے -	لعہ/ پ
طلسم ہفت پیکر جلد اول	عہ/ ب
ایضاً جلد دوم	عہ/ ب
ایضاً جلد سوم	سے/ ب
طلسم نوخیز جمشیدی جلد اول	عہ/ ب
ایضاً جلد دوم	عہ/ پ

لعل نامہ

دفتر ہشتم

داستان امیر حمزہ صاحبقران

ناظرین باتمکین کو واضح ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران وہ وادی ناپیداکنار ہے جسکی بالادی مین پیک خیال بھی معترف بہ عجز و قصور ہے جن حضرات شائقین نے ان داستانون کو سنا یا ملاحظہ فرمایا ہے وہ کماحقہ واقف و آگاہ ہین کہ یہ داستانین برسون مین بھی تمام نہین ہوتین - الحق کہ اُنکے اصول فارسی کے مصنف ہمہ دان شیخ ابوالفیض فیضی نے جوان داستانون کو واسطے تفریح طبع جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے اسقدر وسیع البیانی اور نازک خیالی کے ساتھ تصنیف فرمایا کسقدر جانکاہی کی ہوگی - اس داستان کے آٹھ دفتر ہین اور بعض دفتر کئی جلدون پر مشتمل ہین حسب تفصیل ذیل

تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد	تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد
اول	نوشیروان نامہ	۲ جلد	پنجم	طلسم ہوشربا	۷ جلد
دوم	کوچک باختر	۱ جلد	ششم	صندلی نامہ	۱ جلد
سوم	بالا باختر	۱ جلد	ہفتم	تورج نامہ	۲ جلد
چہارم	ایرج نامہ	۱ جلد	ہشتم	لعل نامہ	۳ جلد

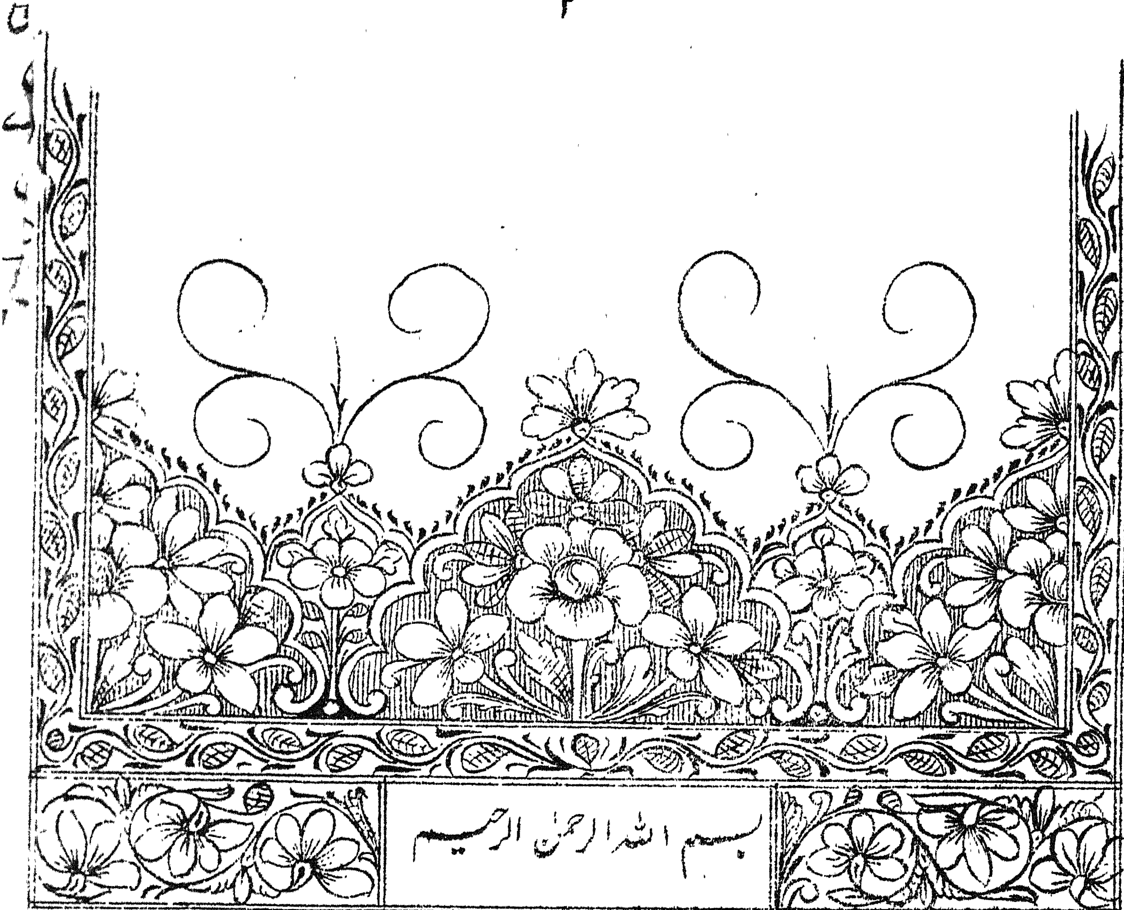
ان کتب مذکورہ کے علاوہ جنمین بعض محمد حسین جاہ اور بعض احمد حسین قمر کی تصنیف ہین - ہرمز نامہ ۲ جلدون مین آفتاب شجاعت دو جلدون مین اور گلستان باختر تین جلدون مین طبع ہوکر ملاحظہ ناظرین مین گذرین اور بسبب اپنی دلچسپی اور رنگینی کے قبولیت عامہ کا شرف حاصل کرکے کئی کئی بار طبع ہوئین اور نیز اور ترجمہ جو ابھی تک طبع نہین ہوے ہین مثل سامری نامہ وغیرہ وہ بھی عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہوکر نذر ناظرین ہونگے فی الحال دفتر لعل نامہ کی جو آٹھوان دفتر ہے اور جسکو داستان گو آخری دفتر اور نایاب دفتر قرار دیتے ہین اور جو ۲ جلدون مین منقسم ہے اُسکی

جلد دوم

جسکو گل گلزار فصاحت بلبل شاخسار بلاغت نثار خوش بیان و ناظم شیرین زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم مالک مطبع نہایت محنت و مشقت سے سلیس و عام فہم اُردو مین نہایت بامحاورہ ترجمہ کیا ہے بار دوم

باہتمام پنڈت منوہر لال بھارگو - بی - اے سپرنٹنڈنٹ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام آنکہ سپہر و زمین و مافیہا	بیک اشارۂ کن کرد از عدم پیدا	در آستان خداوندش راکع و ساجد	سما و ارض و موالید و سائل دریا
تمام از پے تہلیل بزبان ناطق	تمام از پے تسبیح بہر زبان گویا	رکوع شان ہمہ سبحان ربی الاعظم	سجود شان ہمہ سبحان ربی الاعلی

واقعی جو حمد اس پروردگار کی بیان کیجائے زیبا ہے کہ وہ واحد و یکتا ہے ایک لفظ کن سے اس نے اسم روزگار کو بنایا آسمان و زمین کو خلق فرمایا ایسے صناع برحق کی حمد و ثنا بشر سے تو کیا فرشتون سے بھی ہونا محال ہی اس تقریر مین سب کی زبان لال ہے اگر غور کیجے اور انصاف سے کام لیجیے تو اسکی ایک صنعت کی تعریف ادنی سے ایجاد کی توصیف بیان ہونا دشوار ہی یہ وہ دریاے ناپیدا کنار ہے کہ جسمین بڑے بڑے شناور سر کر ہارے ہین گو بہت ہاتھ پانون مارے ہین مگر کنارے تک نہ جا سکے ٹھہرنے کی بھی تاب نہ لاسکے گوہر مدعا ہاتھ نہ آیا آخر کو ایسے ڈوبے کہ پتہ نہ پایا بس ہیچمیرزوہیچمدان کس شمار مین ہی جو ایسے دریاے زخار مین شناوری کرے

اب نعت سرور کائنات خلاصۂ موجودات تحریر کرتا ہون مختصر فضائل لتسطیر کرتا ہون

گو یہ بھی امکان بشر سے باہر ہے رنگے اوصاف سے خدا ہی خوب ماہر ہی مگر شمۂ از شمائل بیان کرنا باعث زینت کتاب اور وسیلۂ حصول ثواب ہی رسول مختار محبوب کردگار شفیع روز محشر مین مقبول داورہین خدا نے انکو اپنا حبیب بنایا عرش اعظم پر اپنے پاس بلایا اسپر بھی اکتفا نہین کی اور عزت دی تن انور کو بے سایہ بنا دیا اور تو کیا کہون اپنی یکتائی کا نمونہ اس پردہ مین دکھا دیا جو جو صفتین انبیاے سابق مین تھین وہ سب خدا نے انکو دین اور جو انھین عطا ہوئین وہ اورون کو نہ ملین اب زیادہ طول بیکار ہے اس ایک شعر سے مرتبۂ رسول آشکار ہی شعر نبیون مین نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے ٭ حسینون مین حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

اب منقبت جناب شیر خدا یکہ تاز میدان ہیجا اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب بیان کرنا منظور ہے گو یہ بات بدستور ہے کہ مین انکی مدح بیان کرسکون کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا ہے علی کا رتبہ بڑھایا ہے کہ علی کو جیسا مین نے اور اللہ نے جانا ویسا دوسرے نے نہین پہچانا کیون نہو علی نفس رسول ہے زوج بتول ہے قسیم کوثر و نار ہے صاحب ذوالفقار ہے جو مرتبہ علی نے پایا سوائے رسول کے اور کسی کے ہاتھ آیا ۔ نظم

آنکہ گاہ رضاع اندر مہد	پنجہ در کام اژدہا زد
آنکہ وقت نزاع اشتہش	در ز بازوے خیبر انداز و

بعد انکے جو اور گیارہ امام ہین ہمارے پیشوا انکا کلام ہین سب اللہ کے پیارے ہین برج امامت کے بارہ ستارے ہین ۔ اب یہ خاکسار ذرہ بمقدار نو ز بہین خرمن ارباب سخن اقل عباد رب ذو المنن تصدق حسین ندامت سراپا برکت ناظرین والا مقام و سامعین ذوی الاحتشام مین عرض پیرا ہے کہ خاکسار نے بہ تعمیل اس دفتر کا ترجمہ کیا مگر جہان تک اپنے امکان مین تھا اسکی عبارت اور تسلسل مضامین کو خلاف قاعدہ نہین ہونے دیا جیسے بعض کتب مین قصہ گویون نے عبارت کا لحاظ نہ کیا ہے بلکہ مضامین بھی بعض بعض مقام پر بے ربط ہوگئے ہین ایک عیاری کو دس جگہ ایک ہی طور سے بیان کیا ہے سحر کو بھی مقام پر ایک ہی عنوان سے صرف کیا ہے کمترین کو بروقت تحریر دفتر ہذا ان امور کا لحاظ رہا ہے جس بات کو ایک مرتبہ لکھدیا اُسے دوسرے مقام پر نہین آنے دیا اور علاوہ اسکے بہت سے جدتین کی ہین جو ملاحظہ پر موقوف ہین اب امید آپ حضرات سے یہ ہے کہ بروقت ملاحظہ کمترین کی عرق ریزی کی داد عطا فرمائین گے اور سہو و خطا کو دامن عطوفت مین چھپا لینگے

آغاز داستان روانہ ہونا صاحبقران ثانی بدیع الملک نوجوان کا لشکر گران ہمراہ لیکر بعد فتح طلسم تونخوار اور پہونچنا سرحد طلسم فیروزہ پر اور برائے طلبی زمرد ثانی نامہ لکھنا فیروز ستارہ پیشانی پادشاہ کو باقی حالات متعلق داستان ہذا

اى ساقى گلبدن سمبر
اى ساقى شوخ و شنگ دلبر
ہين عاشق حسن دخت رز سب
سب آگئے تيرے در پہ مينوش
پہنچا کو دعائين ديکے پلٹين
جو انکو شراب آج دے گا
تيرے حق مين دعا کرينگے
شہرہ ساقى کا چار سو ہو
رندون مين نہ شغل اور کچھ ہو

ہونٹون سے لگا دے لا کے ساغر
آتے ہين گھٹا کے ساتھ میخوار
گر ہے تو يہی ہے انکا مطلب
ہين الفت دخت رز مين بيہوش
اس در کی بلائين ليکے پلٹين
وہ سب کی دعائين خوب ليگا
خالق سے التجا کرينگے
ہر رند کی پوری آرزو ہو
ساقى کا رہے ہر ايک دعا گو

کيا ابر ہے آسمان پہ آيا
سب آتے ہين آج تيرے در پر
پردے اٹھين مراد بر آئے
اب انکے مرض کی تو دوا دے
ہين سب کے جگر کباب ساقى
جب پی کے شراب ہونگے مسرور
جاری رہے فيض تا قيامت
ميخانہ مين رند جتنے آئين

جل تھل ہی بھرينگے گريہ برسا
ہاتھون مين ليے ہوئے ہين ساغر
شکل بنت العنب نظر آئے
ہان صورت دخت رز دکھا دے
دے انکو شراب ناب ساقى
رنج انکے دلون سے ہونگے کافور
ساقى رہے تا ابد سلامت
جی بھر کے شراب روز پائين

پھر یکہ تاز میدان جنگ و جدال و معرکہ آرایان عرصہ قتال اشہب تیز گام خامہ کو زمین قرطاس پر یون جولانگری دیتے ہین شہسواران عرصہ ہیجا و نامی نگاران داستان و غایۃ ناظرین والا مقام و سامعین ذوی الاحتشام کو یاد ہوگا کہ جلد اول لعل نامہ مین ذکر کیا گیا تھا کہ

صاحبقران ثانی اور بدیع الملک نامدار مع لشکر بیشمار برائے مقابلہ فیروز ستارہ پیشانی روانہ ہوئے
جب دس کوس نکل گئے تو بدیع الملک نوجوان نے صاحبقران ثانی سے عرض کی اب دن بہت کم
باقی ہے اور آج پہلا روز سفر ہے بہتر یہ ہے کہ اسی صحرا مین قیام فرمایئے شب بھر ٹھہر جایئے صبح کو پھر روانہ ہوجئے
صاحبقران کو یہ بات پسند آئی لشکر کوہ وکا بارگاہین استادہ ہوئین سب سردار اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے
صاحبقران نے بدیع الملک نوجوان سے فرمایا کہ دریافت کرو یہان سے طلسم فیروز یہ کتنی دور ہے
بدیع الملک نے راہبرون کو طلب کیا اُنسے پوچھا تو کیفیت معلوم ہوئی کہ یہان سے دس دن کا راستہ
ہے مگر آگے دھوان اسقدر ہے کہ کچھ نظر نہین آتا لوگ اُسی دھوئین کو سرحد طلسم بتاتے ہین عجیب عجیب
باتین بناتے ہین بدیع الملک نے صاحبقران سے کہا امیر نے فرمایا دس دن کی راہ کو پانچ روز مین طے
کرنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی کہ مین بھی اس امر کو بہتر جانتا ہون مگر ایک بات اور سننے مین آئی ہے
صاحبقران نے فرمایا بیان کرو بدیع الملک نے عرض کی کہ جو لوگ وہان کے واقفکار رہین وہ بیان
کرتے ہین کہ دس دن کے بعد ایک دھوان نظر آئے گا اُسی کو سب سرحد طلسم کہتے ہین صاحبقران نے فرمایا
دیکھا جائے گا غرض وہ شب اسی ذکر مین بسر ہوئی صبح کو صاحبقران بعد فراغ نماز پھر روانہ ہوئے اُس روز بہت
رہروی کی جب دن تھوڑا رہا ایک صحرا مین جا کر پہونچے وہان قیام کیا شب بھر اُس صحرا مین بسر کی علی الصباح
وہان سے بھی روانہ ہوئے اسی طرح کوچ در مقام کرتے ہوئے پانچوین روز ایک صحرا مین پہونچے صاحبقران
نے دیکھا سامنے ایک دیوار سیاہ نظر آتی ہے بدیع الملک سے مخاطب ہو کر فرمایا شاید طلسم کی سرحد یہی ہے
بدیع الملک نے بھی بغور اُس دیوار کو دیکھکر عرض کی مین بھی یہی خیال کرتا ہون کہ سفر تمام ہوا یہ ذکر تھا کہ راہبر
قریب صاحبقران حاضر ہوئے سب نے عرض کی آگے دیوار طلسم ہے راہ نہین ہے امیر ثانی نے لشکر
کوہ وکا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران ثانی داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے اور سرداران اپنی اپنی بارگاہون مین
گئے تھوڑی دیر کے بعد جب استراحت سے فراغت کی اور مسافت سفر زائل ہوئی صاحبقران زمان
نے سب کو طلب فرمایا جملہ سردار بارگاہ سلیمانی مین حاضر ہوئے امیر نے بدیع الملک نوجوان سے
کہا اب کیا کرنا چاہیے اور فیروز ستارہ پیشانی کو اپنے آنیکی خبر کیونکر دینا چاہیے بدیع الملک نے
عرض کی میری رائے یہ ہے کہ ایک نامہ فیروز ستارہ پیشانی کو اس مضمون کا روانہ فرمایئے کہ ہمارے مجرم تمھارے
یہان پوشیدہ ہین انکو ہمارے حوالہ کردو اور اگر یہ امر تمھارے خلاف ہو تو صرف انکو اپنے طلسم سے نکالدو
ہم اُنھین گرفتار کرلین گے کیونکہ ہم اُنکی بابت قسم کھا چکے ہین امیر نے فرمایا بہت مناسب ہے اسیوقت نامہ
اس مضمون کا تحریر کرایا صاحبقران نے فرمایا کہ اس نامہ کو فیروز تک کون لیجائیگا اور اسکا جواب کون لائیگا
یہ سنکر شہزادہ نور الدہر نوجوان اپنے دنگل سے اُٹھے اور قریب آکے نامہ اُٹھا لیا عرض کی اس
خدمت کو غلام بجا لائیگا نامہ لیکر وہانتک جائے گا صاحبقران نے نور الدہر نامدار کو رخصت کیا شاہزادہ
باہر تشریف لایا اپنا مرکب منگایا خادمون نے مرکب حاضر کیا نور الدہر گھوڑے پر سوار ہوئے نامہ لیکر
جانب طلسم روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت طلسم کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہان کا دستور ہے کہ جب کوئی نیا شخص آتا ہے تو ملازمین فیروز ستارہ پیشانی اُسکو پہونچاتے ہین کہ آج

بیرون طلسم ایک لشکر آیا ہو یا ایک شخص آیا ہو یا کوئی جانور آیا ہو فیروز جو مناسب جانتا ہو وہ کرتا ہو چنانچہ جب
امیر ثانی مع لشکر تشریف لیگئے تو ملازمین فیروز نے اسکو خبر پہونچائی کہ ایک لشکر عظیم آیا ہوا اور دیوار طلسم
سے بہت قریب ہو فیروز نے کہا اسکی کیفیت دریافت کرکے ایک ایک لمحہ کی خبر ہمکو پہونچاتے رہو ملازمین
وہان سے واپس آئے نورالدہر نامہ لیکر روانہ ہو چکے تھے اور قریب دیوار طلسم پہونچے تھے یہ دیوار دھوئین
کی بنی ہوئی تھی جب ملازمین نے انکو آتے ہوئے دیکھا پھر فیروز کو جاکر اطلاع دی کہ ایک جوان اُس لشکر
کا ہمارے طلسم کیطرف آتا ہو قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ نامہ دار ہو فیروز اسوقت اپنی بارہ دری مین
بیٹھا تھا اور زمرد ثانی اور توریج بھی اسکے قریب تھے سنجتگان بھی وہین موجود تھا فیروز نے کہا آج تک کسی نے
ایسی جرأت نہین کی جو میرے طلسم کیطرف نامہ لیکر آئے سنجتگان نے کہا آپ ابھی تک نہین سمجھے معلوم ہوتا ہو
لشکر حمزہ ثانی آگیا یہ انھین لوگونکا قاعدہ ہو فیروز یہ کلمہ سنکر بہت ہنسا کہا حمزہ عقل سے خالی ہو جو میرے
طلسم کی طرف آیا معلوم ہوا اب پیمانۂ عمر اسکا لبریز ہو گیا اور ایام موت قریب آئے یہ کہکر ملازمین سے
کہا اس نامہ دار کو ہمارے پاس اُٹھا لاؤ ملازمین یہ سنکر روانہ ہوئے یہان نورالدہر قریب اُس دیوار کے
پہونچے دیکھا دیوار نہین ہو بلکہ دھوان زمین سے نکل رہا ہو نورالدہر نے گھوڑا اُس دھوئین مین ڈالدیا
کچھ نظر نہ آیا نورالدہر چلے جاتے تھے کہ ایکبار ایک برق چمکی نورالدہر چارون طرف دیکھنے لگے کچھ نظر
نہ آیا مگر یہ معلوم ہوا کہ کسی نے پشت مرکب سے جدا کیا نورالدہر جوان نے زور کیا مگر کچھ فائدہ
نہوا بلند ہو گئے نکان بھی ایسی پہونچی کہ بیہوش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا تو اپنے تئین ایک دربار
مین پایا گھبرا کے اُٹھے دیکھا سامنے ایک ساحر مکار قوی ہیکل کریہ منظر تخت زرنگار پر بیٹھا ہو پیشانی پر اُسکی
ایک نشان سیاہ ہو گرد اسکے سیندور کے چھوٹے چھوٹے ٹیکے دیے ہین پہلو مین اُس ساحر کی زمرد ثانی بیٹھا ہو
دوسرے پہلو مین توریج بیٹھا ہو نورالدہر نے جو یہ کیفیت دیکھی مثل اہل اسلام سلام کیا اُس ساحر نے کہا اے
نورالدہر لاؤ نامہ مجکو دو نورالدہر نے نامہ اُس ساحر کو دیا ساحر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی خداوند طلسم میرا
نام ہو یہ کہکر نامہ کو پڑھا پڑھکر چاک کیا نورالدہر کو غصہ آیا کہا او بے ادب ہمارے سامنے نامہ کو چاک کرتا ہو
چاہا بڑھکے طمانچہ مارین فیروز نے اشارہ کیا نورالدہر کے ہاتھ پاؤن بیکار ہوئے اُسنے اپنے ملازمین سے کہا
اس جوان گستاخ کو لیجاکر قید کرو جب سب جمع ہو جائینگے تو مین ایک مرتبہ سب کو قتل کرونگا ملازم نورالدہر
کو اُٹھا لیگئے یہان فیروز نے سنجتگان سے مخاطب ہو کر کہا جوانان اسلام بڑے بیباک ہین انکو کسیکا خوف
مطلق نہین سنجتگان نے جواب دیا یہ لوگ اپنے جوش شجاعت مین کسی کی حقیقت نہین جانتے فیروز نے کہا اب
سب یونہین اسیر ہو جائینگے سنجتگان نے جواب دیا میرے نزدیک ان لوگون کا اسیر رہنا اچھا نہین ہو اسکے
مددگار یعنی لشکر اسلام کے عیار آفت کے پتے ہین جب وہ اس بات کی خبر پائینگے ضرور یہان آئینگے اور جب
وہ لوگ کہین آئے تو اچھا نہوا فیروز نے کہا اے سنجتگان تم مثل اور طلسمون کے میرے طلسم کو بھی جانتے ہو
مین خداوند طلسم ہون میرے یہان کیا بنا سکینگے جب آئینگے وہ بھی گرفتار ہونگے سنجتگان خاموش ہو رہا زمرد
نے کہا اب آپ اس نامہ کے جواب مین کیا چاہتے ہین فیروز نے کہا مین خاموش ہون اب حمزہ ثانی اور
کسیکو یہان بھیجین گے اسکو بھی گرفتار کرلونگا اسیطرح جس جس کو حمزہ بھیجے جائینگے مین اسیر کرتا جاؤنگا اور
اگر کسی کو روانہ نکرینگے تو مین اور انتظار کرونگا اُنکے لشکر سے لوگونکو گرفتار کراکے منگا لونگا زمرد بھی

خاموش ہو رہا فیروز نے ایک ملازم کو طلب کیا کہا اب سرحد پر جا کے سب نگہبانوں سے کہدو کہ جو کوئی نامدار
یا سوار لشکر اسلام سے اسطرف آوے اُسکو ہمارے پاس اُٹھا لاؤ وہ ساحر یہ سنکر روانہ ہوا اُدھر صاحبقران
نامدار بعد جانے نورالدہر کے بارگاہ کے باہر تشریف لائے اور سرداروں کو بھی ہمراہ لیا سب سے یہی فرماتے
تھے کہ اب نورالدہر آتے ہونگے سردار بھی عرض کرتے تھے کہ اب بہت عرصہ ہو گیا ہے یقین ہے قریب ہوں جب
اسی انتظار میں دن گذر گیا اور نورالدہر نامدار واپس نہ آئے تو صاحبقران نے فرمایا اب مجھکو انتشار ہے کیا سبب
جو ابھی تک نورالدہر نہیں آئے بعض سرداروں نے عرض کی اگر حکم ہو تو ہم جائیں اُنکی خبر لائیں صاحبقران
نے فرمایا ابھی اس امر کا محل نہیں ہے اگر ایسا ہی ہے تو کل صبح کو جانا اُنکی خبر لانا سردار خاموش ہو رہے صاحبقران
بعد انتظار بسیار واپس آئے شب بھر اسی غم والم میں بسر کی جب صبح ہوئی تو شاہزادہ امیرالزمان
اور اسد نامدار اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا صاحبقران کے قریب آئے عرض کی اگر اجازت ہو تو ہم لوگ
جائیں صاحبقران نے سب کو اجازت دی یہ لوگ سب سے رخصت ہوئے باہر آئے مرکب طلب کیے خادموں
نے راہوار حاضر کیے سب سردار گھوڑوں پر سوار ہو کے جانب طلسم روانہ ہوئے جب قریب دھوئیں کے
پہونچے جراروں نے گھوڑے اُس دھوئیں میں ڈالدیے یہاں ملازمین فیروز تو منتظر تھے ان لوگوں کو
بھی اُٹھا لیگئے ان لوگوں کو بھی فیروز نے زندانخانہ میں روانہ کیا سنجگان نے کہا یہ وہ لوگ اسیر ہوئے
ہیں جو صاحبقران کے قوت بازو ہیں مگر ابھی بعض سردار ایسے باقی ہیں جنکے درجے انسے زیادہ ہیں فیروز
نے کہا اسیطرح سب اسیر ہونگے سنجگان نے پھر کہا کہ اب کی خیریت ہے ان لوگوں کو زندہ اسیر نہ کیجیے ایسا ہو
ان لوگوں کے مددگار یہاں آجائیں اور مدد کر کے چھڑا لیں تو مشکل ہو فیروز نے جھلا کے جواب دیا کہ اے
سنجگان تو بڑا ضعیف الاعتقاد ہے شاید تو نے تماشا [illegible] نہیں جانتا ہے اسے ابھی چاہوں تو سب کو فنا
کر دوں مگر میں کیفیت دیکھتا ہوں کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں انکے [illegible] باقی رہ جائیں سنجگان خاموش ہو رہا
فیروز نے اور ملازمین سرحد پر مقرر کیے اور اُنسے کہدیا اسیکو لشکر اسلام سے تنہا جاتے ہوئے دیکھو یہاں
اُٹھا لاؤ یہ سنکر ملازمین سرحد پر آئے مگر صاحبقران ان لوگوں کے انتظار میں بارگاہ کے باہر ٹہل رہے
تھے جب عرصہ ہوا اور کوئی واپس نہ آیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ اب میں خود جاتا ہوں یہ کیفیت دیکھکر
بدیع الملک نوجوان نے عرض کیا آپ تامل فرمائیے میں جاتا ہوں اگر حضرت نے چاہا تو سب کو اپنے ساتھ لے کر
آتا ہوں صاحبقران نے بدیع الملک کو بہت روکا مگر بدیع الملک نے نہ مانا بمنت و خوشامد امیر سے
رخصت لی گھوڑے پر سوار ہو کے جانب طلسم روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد بدیع الملک نوجوان نے دیکھا
کہ ایک ساحر سیہ فام سامنے سے آتا ہے جیسے ہی وہ ساحر قریب پہونچا بدیع الملک اُسی طرح آگے بڑھے
چلے گئے جب اس ساحر نے دیکھا کہ یہ جوان بیخوف چلا آتا ہے للکار کر آواز دی اے جوان کہاں جاتا ہے بدیع الملک
نے فرمایا طلسم کے اندر جاتا ہوں اپنے سرداروں کی خبر لاؤنگا اس ساحر نے چاہا قریب جا کے اُٹھا لوں
جیسے ہی بدیع الملک کے قریب آیا شاہزادے نے ایک طمانچہ مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا ایک آواز آئی
کشتی مرا نام من سواد جادو بود جب یہ مر گیا بدیع الملک آگے بڑھے قریب اس دھوئیں کے پہونچے
لوح محفوظ کا عکس جو دھوئیں پر پڑا سب دھواں منتشر ہو گیا راستہ صاف نظر آنے لگا بدیع الملک
آگے بڑھے تھوڑی دور اس دھوئیں سے چلے تھے کہ ایک پنجہ کمر میں پڑا اور کشش کی بدیع الملک سے

لوح محفوظ کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکلگیا بدیع الملک آگے بڑھے پھر ایک پنجہ کمر مین پڑا بدیع الملک نے
پھر لوح کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکلگیا بدیع الملک پھر آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد پھر ایک پنجہ کمر مین پڑا
بدیع الملک نے پھر لوح کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکلگیا اسیطرح کئی بار پنجہ کمر مین پڑا اگر عکس لوح ڈالنے سے
نکلگیا بدیع الملک بڑھتے چلے گئے تھوڑی دور کے بعد ایک دیوار آہنی نظر پڑی بدیع الملک نے لوح محفوظ
کو دیوار سے مس کیا کیونکہ یہ گمان تھا کہ یہ دیوار بھی سحر کی بنی ہوئی ہو مگر وہ دیوار قائم رہی اپنی جگہ سے حرکت
نہ کی بدیع الملک اندر جانے کا راستہ تلاش کرنے لگے مگر راہ نظر نہ آئی سخت حیران ہوئے اسی تلاش
مین ایک سمت کو چلے جاتے ہوئے دیوار کی حد تلاش کرنے کو روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت نگہبانان طلسم کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب یہ لوگ بدیع الملک کو گرفتار نہ کر سکے تو وہان سے فیروز کے پاس آئے سب کیفیت بیان کی
آخر مین یہ بھی کہا کہ نہین معلوم کیا بات ہے کہ ہم لوگون کا پنجہ اس جوان پر قابض نہین ہوتا ہے جتنی مرتبہ چاہا کہ اسکو
گرفتار کرین ہر مرتبہ ہمارا ہاتھ ہٹ گیا اور نکلگیا اس جوان کا ایسا اثر تھا کہ ہمسے کچھ نہ ہو سکا لاکھ لاکھ ہم لوگون نے
سحر کیا مگر سحر نے بھی تاثیر نہ کی اور اسکے آنے کی وجہ سے جو ایک دیوار دودی گرد طلسم کے رہتی تھی جسطرف
سے وہ آیا ہے اسطرف کی دیوار برطرف ہوگئی وہ دیوار آہنی کے قریب پہونچا مگر اندر آنے کی راہ نہ پائی اس دیوار
کے سرے کی طرف گیا ہے فیروز نے نگہبانان سے مخاطب ہوکے کہا یہ کون شخص ہے کیا خواجہ عمرو ثانی آئے
ہے کیونکہ یہ بات انکے سوا اور کسیکو حاصل نہین ہے کہ جو اسطور سے چلا آئے اور دیوار دودی شکست ہوجائے
فیروز نے کہا یقین کیا کمال ہے جو دیوار شکست ہوگئی نگہبانان نے کہا وہ صاحب اسم اعظم ہین علاوہ اسکے
اور بہت سے تحفہ جات انکے پاس موجود ہین ایک جام ایسا انکے پاس موجود ہے کہ جو اس جام کا پانی پی لے
اس روز اسپر وہ سحر تاثیر نکرے جہان وہ جام رکھا ہو وہان ساحر کا گذر نہو سکے وہی آئے ہونگے فیروز
نے کہا مین ابھی گرفتار کرا کے منگاتا ہون یہ کہکر ایک آواز دی ایک طائر سیاہ رنگ آیا فیروز نے کہا اے طائر
جو کوئی شخص دیوار طلسم کے نیچے جاتا ہو اسکو میرے پاس حاضر کر طائر ایک چیخ مار کے اڑا آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت امیر ثانی کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک امیر سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے تو صاحبقران مع سردارون کے اپنی بارگاہ سے
بہت دور آکے انتظار بدیع الملک مین ٹہلنے لگے بدیع الملک کو جب بہت عرصہ ہوا اور دن تھوڑا
باقی رہا تو صاحبقران نے متردد ہوکر فرمایا عجیب کی بات ہے کہ بدیع الملک ابھی تک واپس نہ آئے گو وہ
جاتے تھے کہ مین اس تردد مین ہون نہین معلوم انپر کیا واقعہ گذرا جو ابتک واپس نہین ہوئے وہانتک
پہونچ جاتے اور کام کو انجام دیتے تو اب تک ضرور واپس آتے لوگون نے عرض کی یا صاحبقران انکی نسبت آپکو
اسقدر تشویش فرمانا بیکار ہے وہ ماشاءاللہ صاحب تحفہ جات ہین انکا کوئی کیا کر سکتا ہے ضرور خبر لیکر پلٹین گے امیر
نے فرمایا یہ صحیح ہے مگر ساحر بلا کے مکار ہوتے ہین انکو جرأت کے جوش مین بہت سی باتوں کا خیال نہین ہوتا ہے اور
جرأت و سحر کی لڑائی ٹھیک نہین ہے سردارون نے عرض کی پھر آپ کی کیا رائے ہے ہم لوگ جائین انکی خبر لائین امیر نے فرمایا

میرا ارادہ یہہ ہی کہ مین خود جاؤن سردارون نے عرض کی یہ ممکن نہین کہ ہمارے سامنے آپ تشریف لیجائین امیر
نے فرمایا مین ضرور جاؤنگا بدیع الملک کی خبر لاؤنگا جب لوگون نے امیر کو بہت ہی مستعد پایا تو شاہزادہ
آصف انجم طلعت نے عرض کی ابھی آپ تشریف نہ لیجائیے مجکو رخصت مرحمت فرمائیے مین جاتا ہون
میرے بعد آپکو اختیار ہی امیر نے مجبور ہوکے آصف انجم طلعت کو رخصت کیا شاہزادہ جانب طلسم
روانہ ہوا مگر طائر طلسمی جسکو فیروز ستارہ پیشانی نے روانہ کیا تھا اور کہدیا تھا کہ جو کوئی شخص غیر دیوار طلسم کے
پاس جاتا ہو اسکو گرفتار کرلاؤ وہ طائر اسی تجسس مین جاتا تھا کہ سامنے سے شاہزادہ آصف انجم طلعت
نمودار ہوئے طائر گندے تول کے گرا آصف انجم طلعت کو اٹھا لیگیا شاہزادہ بیہوش ہوگیا طائر نے
آصف کو لیجاکر فیروز کے سامنے رکھدیا فیروز نے نجتگان سے کہا اس جوان کا کیا نام ہی نجتگان نے
کہا اس جوان کا نام آصف انجم طلعت ہی فیروز نے کہا دیکھو اسکے پاس کیا چیز ہی جسکے سبب سے اسنے
یہ آفت برپا کردی ساحرون نے آصف کے بازو کھول کے دیکھے مگر کوئی چیز نہ دیکھی سینہ کھولا کچھ نظر
نہ آیا سب نے کہا ظاہر مین تو اس جوان کے پاس کوئی چیز نہین ہی باطن کا حال نہین معلوم یہ باتین
ہو رہی تھین کہ آصف انجم طلعت کو ہوش آیا اپنے کو ایک محفل مین پایا کمال تعجب ہوا اٹھکے اور
سلام کیا فیروز نے کہا اے جوان مجھے تیری جوانی پر رحم آتا ہی بہتر تیرے واسطے یہ ہی کہ تو دین سامری پرستی اختیار
کر آصف نے جو یہ کلام سنا غصہ آگیا فرمایا او کافر کیا بیہودہ بکتا ہی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو سامری پر
لعنت کر اور اطاعت اسلام قبول کر فیروز نے کہا او جوان تو اس تنہائی پر ایسی باتین کرتا ہی میرے قہر کو تو نے ابھی
نہین دیکھا اگر ایک اشارہ کردون تو سر تیرا کٹ کر گر پڑے آصف نے جواب دیا کیا مجال کسی کی جو بے حکم الٰہی
کسیکو قتل کرسکے تو کیا چیز ہی جو مین تیرے قہر سے خائف ہون یہ کہکر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فیروز نے اشارہ کیا
ہاتھ پانون شاہزادہ انجم طلعت کے بیکار ہوئے فیروز نے کہا اس جوان کو بھی زندانخانہ مین لیجاؤ قید آہن
پہناؤ ملازمان فیروز آصف انجم طلعت کو بھی زندانخانہ مین لے گئے فیروز نے ازراہ کبر و نخوت نجتگان
سے کہا کہ میری قدرت خداوندی دیکھی اب یہ بتاؤ کہ لشکر حمزہ مین کون کون سردار نامی باقی ہین نجتگان نے
جواب دیا ابھی بہت لوگ باقی ہین اور بڑے بڑے دلیر ہین اسکے علاوہ عیاران اسلام ایسے ہین کہ جن سے
بہت خائف ہون فیروز نے جواب دیا کہ تم اب بالکل خوف نہ کرو جہان جہان لشکر اسلام کے سردار ہونگے
وہان وہان سے گرفتار کرکے منگالونگا ایک مسلمان کو باقی نرکھونگا نجتگان خاموش ہو رہا زمرد ثانی نے
کہا آپ میری خاطر سے ان سردارونکو جو گرفتار ہو گئے ہین کل قتل کرڈالیے فیروز نے جواب دیا کہ آپ
میرے مطلب کو ابھی نہین سمجھے ہین کہ مین نے ان لوگونکو اسیر کیون رکھا ہی مطلب انکے اسیر رکھنے سے یہ ہی
کہ مین حمزہ ثانی کی اسیری کا منتظر ہون جسوقت وہ اسیر ہو جائینگے اور جملہ سردار یہان آجائینگے اس روز
مین حمزہ ثانی کو بلاؤنگا بہت کچھ خاطر کرونگا تشفی دونگا سمجھاؤنگا اگر میرے کہنے کو انھون نے قبول کیا اور اپنے
ارادے سے باز رہے اور دین سامری پرستی اختیار کیا مجھے بخداوندی مانا تو مین اپنے طلسم مین انکو کل کا افسر
کرونگا کیونکہ ایسے جانباز و دلیر بردہٗ دنیا پر نہین ہین آپ نے ان لوگون کی دلیری دیکھی مجھ سے مطلق خوف نہ کیا
سر دربار تم سب کے روبرو کیا کیا کہا پھر ایک شخص نے یہین بلکہ جو گرفتار ہوکے آیا اسنے بالکل اپنی جان کو عزیز نہ جانا
سبب اسکا یہ ہی کہ یہ لوگ مطیع ہین حمزہ ثانی کے اور وہ مرد عاقل ہی جسوقت میرے یہان اسیر ہوکے آئیگا اور مجھے

قدر دان پائیگا ضرور اپنے مذہب کو ترک کریگا مجھے بخداوندی مانیگا اپنا مالک جانیگا جب وہ میری اطاعت قبول کریگا یہ لوگ بھی اُس وقت انکار نہ کرینگے سب میری اطاعت کرینگے جب ایسے مطیع مجکو ممکن ہوجائینگے تو جس طلسم کو چاہونگا اپنے قبضہ مین کرلونگا بخوف ہر ایک سے تخت چھین لونگا زمرد نے جواب دیا آپکے خیال کو مین غلط نہین کہہ سکتا ہون مگر اسقدر ضرور عرض کرونگا کہ یہ بات ممکن نہین حمزہ ثانی اپنے مذہب کو ترک کردین جب اُنکے یہان کے سردارون نے یہ گوارا نہین کیا اور اپنی جان کا خوف نہین کیا تو حمزہ تو صاحب ایمان ہی دلیر ہی بہادر ہی وہ کاہے کو منظور کریگا اُنسے بڑھکے جوابات سخت دیگا فیروز نے کہا آپ اس معاملے مین دخل نہ دیجیے مین جو کرتا ہون اُسکا انجام بہت ہی خوب ہوگا اور اگر اُن لوگون کو قتل کرڈالونگا تو حمزہ افراطِ غم سے اپنی جان دینا گوارا کریگا مگر میری اطاعت قبول نہ کریگا زمرد ثانی نے کہا آپکو اختیار ہی اب ہم اس معاملے مین دخل نہ دینگے جو آپ کے مزاج مین آئے وہ کیجیے فیروز یہ باتین کر رہا تھا کہ چند ساحر آئے کہا ایک نگہبان کو کسی نے قتل کیا فیروز یہ سنکر نہایت غضبناک ہوا اپنے ملازمین کو بلایا کہا اُسکا پتہ لگاؤ کہ نگہبان کو کسنے قتل کیا ہی خبردار اسیر کرکے لانا اگر خالی میرے پاس واپس آؤگے تو سزا پاؤگے ملازمین روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب آصف انجم طلعت کو بھی عرصہ ہوا تو صاحبقران نے فرمایا معلوم ہوتا ہی جو یہان سے جاتا ہی وہ کسی جگہ بند ہو جاتا ہی کہ مجھ تک نہین آسکتا ورنہ ضرور کوئی دلیر مجھ تک آتا سب کی خبر لاتا فیروز نے یہ مکر کیا ہی تمامہ اُسکو پہونچا ہوگا اُستے اپنے نزدیک یہی مناسب جانا کہ جو وہان سے آتا جاے مین اُسکو گرفتار کرتا جاؤن یا اور کوئی امر ہو کیونکہ یہ معاملہ طلسم ہی اُسمین ہزارون عجائب و غرائب ہوتے ہین مگر نہین معلوم کہ وہ کافران دلیرون سے کیونکر پیش آیا مجھے ایک بڑی فکر ہی کہ وہان زمرد بختگان و تورج موجود ہین اور یہ لوگ دشمن ہین نہین معلوم اُسکو کیا رائے دین اور اُن دلیرون کے حق مین کیا باتین چاہین اور فیروز اُنکی باتون کو ضرور قبول کریگا یہ باتین کرتے ہوئے صاحبقران اپنی بارگاہ کی جانب واپس ہوئے بارگاہ مین آکر خواجہ کو طلب کیا کہا خواجہ ہم کل ضرور طلسم مین جائینگے تم یہان ہوشیاری سے محافظت کرنا خواجہ نے کہا یا صاحبقران اور کسی سردار کو روانہ فرمائیے ابھی آپ کے جانے کی کیا ضرورت ہی امیر نے فرمایا خواجہ تمھارے سامنے کتنے سردار مجھ سے اجازت لے کر گئے مگر اُنمین سے ایک بھی واپس نہ آیا اب اور جو کوئی جائیگا وہ بھی واپس نہ آئیگا جب بدیع الملک تک واپس نہوئے تو اور لوگون کا کیا ذکر ہی خواجہ عمرو خاموش ہو رہے صاحبقران نے وہ شب عبادت الٰہی مین بسر کی جب صبح ہوئی فریضہ سحری سے فراغت حاصل کرکے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے مرکب طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا صاحبقران گھوڑے پر سوار ہوے سردارون نے جو صاحبقران کو جاتے ہوئے دیکھا چارون طرف سے آکے گھیر لیا بمنت و زاری عرض کرنا شروع کی جب تک غلامان جانباز زندہ ہین آپ کو جانے کی کیا ضرورت ہی ہم سب جائینگے جسطرح بن پڑیگا اِس کلام کو انجام دینگے صاحبقران نے فرمایا اسقدر سردار گئے مگر کوئی واپس نہ آیا مین آپ حضرات کو کیا سمجھ کے بھیجون بعد اسکے آپکے پاس کوئی چیز ایسی نہین ہی جو آپ پر سحر تاثیر نہ کرے

جب بدیع الملک ساو بیر جاکر گرفتار ہو تو اور کسی سے مجکو کیا امید ہو اس سے بہتر ہی ہو کہ آپ لوگ تامل
فرمائین مین جاتا ہون انشاء اللہ اس امر معرکہ کو سر کرکے واپس آؤنگا جب سردارون نے دیکھا کہ صاحبقران
کسی طرح سے منظور نہین کرتے ہین تو مجبور ہوکے عرض کی اچھا ہم لوگون کو بھی اپنے ہمراہ لیتے چلیے صاحبقران
نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہی اگر آپ ہی لوگ چلے جائینگے تو لشکر مین کون رہیگا اور اہالیان لشکر کی نگرانی کون
کریگا سب نے عرض کی پھر آپ مع لشکر کیون نہین تشریف لیچلتے صاحبقران نے فرمایا ابھی مناسب نہین ہی
کہ مین بعزم جنگ یہان سے چلون پیشتر یہ تحقیق ہوجاے کہ سردار جو میرے گئے یہ لوگ کہان اور کس آفت
مین مبتلا ہین جب یہ بات مجکو معلوم ہو جائیگی اسوقت مین اسکا بندوبست بھی کرونگا امیر نے یہان تک کہا
کہ سب سردار مجبور ہو گئے آخر کار سب کو یہی بن پڑا کہ امیر ثانی کے حکم کی تعمیل کیجائے صاحبقران روانہ
ہوے سب سردار تھوڑی دور تک صاحبقران کے ہمراہ گئے امیر نے کہا اب آپ لوگ واپس جائین زیادہ
تکلیف نہ فرمائین سردار مجبور ہوکے واپس ہوئے صاحبقران ثانی طلسم کی طرف روانہ ہوئے جب قریب
دیوار آہنی پہونچے اور ملازمین فیروز نے امیر کو آتے دیکھا سب نے کہا اسی جوان نے نگہبان کو قتل کیا ہی
جلدی اسکو شہنشاہ کی خدمت مین لے چلو یہ کہکر دو تین ساحر امیر کے قریب آئے صاحبقران پر سحر کیا مگر
بسبب حرز ہیکل امیر پر سحر نے تاثیر نہ کی ساحرون نے بڑے بڑے سحر کئے مگر صاحبقران برابر چلے گئے
جب ساحرون نے دیکھا کہ یہ شخص چلا جاتا ہی تو صاحبقران کے قریب آئے کہا اے شخص تو نے ایک
نگہبان کو قتل کیا اب کہان جاتا ہی امیر نے فرمایا مین تم سب کو بھی قتل کرونگا ورنہ خلاصہ کیفیت بیان کرو کہ
جسقدر لوگ لشکر اسلام سے یہان آکے وہ سب کیا ہوئے ساحرون نے کہا وہ سب اسیر ہین اور اب تجکو بھی
انھین کے پاس لیجلکے قید کرینگے صاحبقران نے فرمایا کیا مجال تمھاری جو مجھے لیجا سکو ساحرون نے
جواب دیا جب ہم سحر کرکے مجبور ہونگے تو تمکو بزور بازو گرفتار کرکے لیجائینگے امیر نے فرمایا اگر تمھین یہ دعوے ہی تو
مین موجود ہون جس طرح تمھارے مزاج مین آئے مجھ سے سمجھ لو ساحرون نے پہلے تو سحر کیا جب یہ یقین ہوگیا
کہ اب سحر تاثیر نہ کریگا تو مجبور ہوکے سب لوگ چارون سے امیر پر ٹوٹ پڑے صاحبقران نے
تلوار بھی میان سے نہ لی ضرب مشت سے سب کو ہلاک کیا جب یہ ساحر مرچکے تو امیر با توقیر راہ کی
تلاش مین روانہ ہوئے دیکھا ایک دیوار آہن بہت دور تک بنی ہی خیال کیا کہ دروازہ اسطرف ہوگا یہ
سوچ کے دیوار کے سرے کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا دقت پر معرض تحریر مین آئے گا

اب حالت فیروز کی عرض کیجاتی ہے

کہ اسنے جو برائے تلاش قاتل نگہبان لوگون کو روانہ کیا آپ نجتگان سے مخاطب ہوکر کہا کیون نجتگان
تم کہہ سکتے ہو کہ یہ فعل کسکا ہی نجتگان نے جواب دیا سواے سرداران اسلام کے اور کسکی مجال ہی جو قریب
طلسم بلکہ زیر دیوار طلسم نگہبان طلسم کو قتل کر سکے یہ انھین لوگون کی جرأت ہی کہ ساحر نہین ہین اور ساحرون
سے مقابلہ کرتے ہین فیروز نے کہا ابھی تک وہ لوگ واپس نہین آئے جنکو انکی گرفتاری کے واسطے
بھیجا تھا نجتگان نے کہا آپ کسی کو انکی خبر کے واسطے روانہ کیجئے فیروز نے اور چند ملازمین کو طلب کیا
جب ملازمین آئے تو فیروز نے کہا کہ مین نے سرحد پر نگہبان مقرر کیے تھے مگر ابھی تک ان مین سے

ایک بھی واپس نہ آیا تم لوگ جاکر دیکھو کہ وہ سب کس کام مین مشغول ہین یہ سنکر سب ملازمین وہان سے روانہ
ہوئے سرحد طلسم پر آکے پہونچے دیکھا چند لاشین پڑی ہین اور کوئی قاتل انکا وہان نظر نہین آتا یہ لوگ متعجب
ہوئے لاشون کو اُٹھایا روتے پیٹتے فیروز کے پاس روانہ ہوئے فیروز اُس وقت شراب پی رہا تھا
کہ اُسکے کان مین رونے کی آواز آئی گھبرا کے چوبدارون سے کہا ارے خبر تو لاؤ یہ کون روتا ہی چوبدار
وہان سے روانہ ہوئے باہر آکے جو دیکھا عجب سامان نظر آیا چوبدارون نے پوچھا ارے انکو یہ کیا ہوا جو
لوگ لاشے لیکر آئے تھے اُنھون نے جواب دیا اِسکی خبر ہمکو نہین ہی کہ کیا ہوا اگر جب ہم سرحد کے پار
پہونچے تو وہان یہ لاشے پڑے پائے اُٹھا لائے اب شہنشاہ کے پاس جاتے ہین یہ لاشے دکھاتے ہین
پھر جو کچھ وہ فرمائینگے ہم بسر و چشم بجا لائینگے چوبدارون نے کہا ہم لاشے لیکر تمھین اندر نجانے دینگے بلکہ تم سب
یہان ٹھہرو اندر نجاؤ ہم جاتے ہین تمھاری اطلاع کرتے ہین جو کچھ حکم ہوگا وہ کرنا ساحر خاموش ہوئے ڈیوڑھی
پر ٹھہرے چوبدار اندر آئے فیروز سے سب کیفیت بیان کی اُسکو حیرت ہوگئی بختگان سے مخاطب ہوکر
کہا اب مسلمانون کی شامت آئی غضب کیا میرے نگہبان قتل کیے دیکھو تو مین بھی کیا بدلا لیتا ہون کہ یہ لوگ
تا زیست یاد کرین یہ کہا ایک دستک دی ایک مار سیاہ سامنے سے پیدا ہوا فیروز نے کہا اے سحر ریز جادو
سرحد طلسم کے پار جاؤ جو کوئی شخص غیر تمکو ملے اُسکو اسی وقت گرفتار کرکے لاؤ مگر خوب تلاش کرنا جہان پوشیدہ ہو
گرفتار کر لانا اُس مار سیاہ نے ایک چیخ ماری اور غائب ہوگیا بختگان نے کہا یہ گویا بھی ہی فیروز نے کہا اے
بختگان یہ میری قدرت ہی ابھی کہو تو یہ دیوار مجھ سے باتین کرنے لگے مگر مین اپنے کشف و کمالات اور
قدرت خداوندی کو باوجود چند ظاہر نہین کرتا کسی بندے کو اس راز سے ماہر نہین کرتا تم لوگون سے ایسا ہی دل
صاف ہی جو مین یہ باتین تمھارے سامنے کرتا ہون ورنہ آجتک مین نے سحر کسی کے سامنے نہین کیا مجکو سحر
کرنے کی ضرورت ہی نہین ہوتی ہی جس کام کو چاہتا ہون فوراً بزور قدرت انجام دے لیتا ہون اگر چاہتا تو کوئی
طائر اس مار کے عوض میرے پاس آتا اور تلاش قاتل نگہبانان طلسم مین یہان سے جاتا مگر اس وقت
یہی مزاج مین آیا بختگان خاموش ہو رہا فیروز نے کہا مین نے سحر ریز جادو سے ایک بات نہ کہدی کہ زندہ
میرے پاس لانا یہ کہکر پھر آواز دی وہی مار سیاہ واپس آیا فیروز نے کہا اے سحر ریز جادو جو کوئی ملے اُسکو
زندہ گرفتار کرکے میرے پاس لانا کسی طرح کا گزند نہ پہونچانا مار سیاہ نے ایک چیخ ماری اور روانہ ہوا کہ ذکر
اُسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب صاحبقران کو عرصہ ہوا تو سب سردار گھبرائے خصوص خواجہ عمرو ثانی سب سے زیادہ تاب مفارقت امیر
نہ لائے سردارون نے کہا ہم جاتے ہین امیر کی خبر لاتے ہین خواجہ عمرو نے کہا آپ حضرات اگر تشریف لیجائینگے
تو لشکر اسلام بالکل بگڑ جائیگا اس سے مناسب یہ ہی کہ آپ لوگ انتظام لشکر کرتے رہین مین جاتا ہون سردارون
نے بھی تصور کیا کہ اگر خواجہ جائینگے تو ضرور کوئی بات پیدا کرینگے ہمارے جانے سے اُنکا جانا بہتر ہی یہ خیال
کرکے سب نے خواجہ عمرو کو رخصت کیا خواجہ روانہ ہوئے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی برق ثانی
نے جو دیکھا کہ اُستاد جاتے ہین یہ بھی بانہاے عیاری سے درست ہوا چلن نکلا چالاک ثانی نے جب دیکھا

کہ برق جاتا ہو یہ بھی باہنائے عیاری سے درست ہوا چل ملا خواجہ نے راہ مین دونون کو جو دیکھا کہا کیون برق
یہ کون سی حرکت ناشایستہ تھی واپس جاؤ تمھارے جانے کی ضرورت نہین ہو اور کیون چالاک تجسے کہنے
کہا تھا کہ تم ہمارے ہمراہ آؤ چالاک نے کہا ہم آپ کے ہمراہ نہین جائینگے صرف آپ کو پہونچانے آئے
ہین جب آپ طلسم کے اندر تشریف لیجایئے گا ہم لوگ بھی واپس جائینگے خواجہ نے کہا آپ کے آنے کی ضرورت
نہین ہو واپس جایئے برق نے جواب دیا استاد یہ تو ہمسے کبھی نہو گا ہم آپکو پہونچا کے پلٹ جائینگے خواجہ نے
سوچا کہ ان دونون کا ساتھ رہنا بہت اچھی بات ہو مگر انکو یون لیجانا بہتر نہین ہو کوئی ترکیب کرنا چاہیے یہ سوچ کے
خواجہ نے ایک خرما زنبیل سے نکالکر اُسکے دو حصے کیے کہا برق ایک شخص نے مجکو یہ خرما دیا تھا تم بھی کھاؤ
برق نے کہا استاد مین نہ کھاؤنگا خواجہ نے کہا انکار نہ کرو میرے کہنے کو قبول کرو اور چالاک تم بھی لو
چالاک نے بھی انکار کیا خواجہ عمرو نے زبردستی دونون کو خرما کھلا دیا دونون بیہوش ہوئے خواجہ نے دونون کو
زنبیل مین رکھا وہان سے روانہ ہوئے جب قریب دیوار آہن پہونچے تو خواجہ نے دیکھا کہ ایک مار سیاہ
آتا ہی خواجہ نے گلیم اوڑھ لی وہ مار سیاہ چارون طرف خواجہ کو تلاش کرنے لگا جب کسی طرف خواجہ کو
نہ پایا اُس مار سیاہ نے ایک چیخ ماری بہت سے ساحر وہان پر آگئے مار سیاہ گویا ہوا سب سے کہا اے
نگہبانان سرحد ابھی ایک ساحر اس جگہ ٹہل رہا تھا مگر ہمارے طلسم کا نہ تھا مین جو اُسکی طرف چلا وہ غائب ہو گیا نہین معلوم
کون تھا یہان کس لیے آیا تھا اور اب غائب کیونکر ہو گیا نگہبانون نے جو یہ کیفیت سُنی چارون طرف منتشر ہو گئے
تلاش کرنے لگے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک جانب چلے کہ اُسطرف ایک نگہبان تنہا جاتا تھا جب وہ دور
نکل گیا تو خواجہ نے اپنی صورت بھی ایک نگہبان کی بنائی اُسکے پیچھے دوڑے کہا بھائی ٹھہر جاؤ مین بھی آتا ہون
اُسنے پلٹ کے دیکھا کہ ایک نگہبان اور اسطرف آتا ہی وہ ٹھہر گیا خواجہ اُسکے قریب پہونچے کہا بھائی مین چارون
طرف تلاش کر چکا کہین پتہ نہین معلوم ہوتا ہی یہ کہتے کہتے کہا دیکھو وہ سامنے کوئی شخص درختون کی آڑ مین بیٹھا ہی
نگہبان اس طرف دیکھنے لگا یہان حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیے ساحر ارے کہکر پلٹا حباب مارا بیہوش
ہو کر گرا خواجہ نے نعرہ کیا اُسکا لباس اُتارا آپ اُسکی صورت بنے اُسکو ایک سردار کی صورت بنایا زبان مین
سوزن دیا گلے مین احتیاطاً گیند عیاری ٹھونس دیا پھر اپنے تمام جسم پر بڑے بڑے زخم بنائے اس ساحر کے
تن پر بھی زخم بنائے جب فراغت پائی اُسی کے برابر زمین پر لیٹ رہے مگر ہاتھ پاؤن اُسکے باندھ دیے
تھوڑی دیر کے بعد اور نگہبان بھی اسطرف آئے اُنھون نے دیکھا دو آدمی خاک پر پڑے ہین اور خون بھی
بہت سا پڑا ہوا ہی نگہبان اسطرف آئے دیکھا ایک سردار اہل اسلام کا زخمی پڑا ہی اور ایک ملازم طلسم بھی
اُسی کے پاس بیٹھا ہی مگر انتہا سے زیادہ زخمدار ہی نگہبانون نے کہا میان سفاک جادو یہ کیا حالت ہی خواجہ
عمرو سمجھے کہ نام میرا سفاک جادو ہی اشارہ سے کہا میرے پاس بیٹھ جاؤ سب ساحر سفاک جادو کے
پاس بیٹھ گئے سفاک نقلی نے کہا بھائی میرے سر مین ایک ایسا زخم کاری ہی جسکی وجہ سے مین کلام نہین
کر سکتا ہون بات کرنے مین تکان ہوتی ہی اور اُسکی وجہ سے تکلیف شدید ہوتی ہی تم کوئی چیز میرے سر مین باندھ دو
تو مین کلام کرون ساحرون نے جلدی جلدی پٹی سر مین باندھی مگر باندھتے وقت زخم پر جو نگاہ کی ہوش
اُڑ گئے آپس مین کہا اب سفاک جادو زندہ نرہیگا مگر سر مین پٹی جو بندھی تو سفاک نقلی کو کچھ افاقہ
ہوا کہا بھائی یہ ایک سردار لشکر اسلام کا یہان پوشیدہ تھا مین نے جو اسکو دیکھا چاہا گرفتار کر لون اُسنے

تلوار کھینچی مین نے سحر کیا مگر اُسپر سحر نے تاثیر نہ کی اُسنے وار کیا مین نے جب دیکھا کہ اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو اور یہ
میری طرف بقصد حملہ آتا ہو ایک پتھر اُسکی طرف پھینکا یہ پیچھے ہٹا خنجر اُسکی کمر سے زمین پر گر پڑا مین نے وہی
خنجر اُٹھا لیا آپس مین ردّ و بدل ہونے لگی اُسکے پاس تلوار تھی دور ہی سے وار کرتا تھا مجھے نزدیک اپنے
نہ آنے دیتا تھا کبھی دھوکا کھا کر زخمی بھی ہو جاتا تھا اس ردّ و بدل مین بہت عرصہ ہوا مین بھی تھک گیا
اور یہ بھی کسی قدر مضمحل ہوا اُسنے ایک وار میرے سر پر کیا کہ سر میرا زخمی ہوا قریب تھا کہ مین زمین پر گردن
مگر اُسکو یہ گمان ہوا کہ مین نے کام تمام کیا یہ سوچ کے میرے قریب پہونچا تھا سر کاٹنے کا ارادہ تھا
مین نے اُسکے پیٹ پر خنجر مارا یہ بھی زمین پر گرا مین نے اور دو تین خنجر مار دیے کہ یہان سے بھاگ کر
جا نہ سکے پھر اُسکے ہاتھ پانون بھی باندھ دیے لیکن اپنے مین اتنی طاقت نہ دیکھی جو اُسکو لیکر چل سکون پھر
خون زخمون سے بہنے لگا ضعف طاری ہوا یہین لیٹ رہا اب زخمون مین ہوا لگ گئی خون اِسقدر بہ گیا تکلیف
بھی بہت ہو اور ضعف بھی زیادہ ہو اب زندگی دشوار ہو نگہبانون نے کہا اے سفاک جادو تمنے
بڑا کام کیا ہو اب ہم تمکو شہنشاہ کے پاس لیے چلتے ہین وہ تمھارا علاج کرینگے دو تین دن مین اچھے
ہو جاؤگے سفاک نقلی نے جواب دیا کہ ہان آپ لوگون کی اتنی عنایت ہوگی کہ مجکو شہنشاہ تک پہونچا دیجیے
کہ شرف قدمبوسی حاصل ہو جاے سب ساحرون نے سفاک نقلی کو ایک تخت سحر پر ڈالا اور سردار
نقلی کو بھی اُٹھا لیا دیوار کے قریب آئے سحر کر کے تخت کو بلند کیا اندر طلسم کے آئے اُسی ہیئت سے
فیروز کے پاس پہونچے فیروز نے جو یہ حالت دیکھی کہا ارے یہ کیا ہوا اُسکو کسنے زخمی کیا
ساحرون نے جو کیفیت سنی تھی وہ سب بیان کی فیروز بہت خوش ہوا تخت سے اُٹھکے سفاک نقلی
کے قریب آیا غور سے اُسکے چہرے پر نگاہ کی کہا بڑا غضب ہوا یہ مرگیا دنیا سے گذر گیا ساحر جو
اُسکو اُٹھا کے لائے تھے اُنھون نے کہا حضور ابھی راہ مین ہمسے کہتا تھا کہ مجکو جلد خدمت شہنشاہ مین لیچلو
کہ مین قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤن فیروز کی آنکھون مین آنسو بھر آئے کہا اگر یہ زندہ رہتا تو مین اسکو
عمدہ جلیل دیتا اور بہت خوش کرتا ایسے جانباز نمک حلال کہین ممکن ہوتے ہین اور مرتے مرتے میری
اطاعت سے منھ نہ موڑا یہ کلمہ کہا کہ مین قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤن پھر سب نے کہا حضور ابھی یہ زندہ
ہو خون کے بہ جانے سے اسقدر ضعف ہو حالت غشی مین پڑا ہو اگر دافع غشی کچھ اِسکو دیا جاے تو ابھی
ہوش آئے فیروز نے اُسی وقت لخلخہ منگایا اپنے ہاتھ سے سنگھایا سفاک نقلی نے بہ تکلف تمام
آنکھ کھولی فیروز خوش ہوا کہا بھائی سفاک مزاج کیسا ہو مین تمھارے پاس موجود ہون گھبراؤ نہین تمھارا
علاج کیا جاتا ہو اچھے ہو جاؤگے مین تمھین اپنا بھائی جانتا ہون اگر اسوقت کوئی میرا نصف ملک لیکر
تمھین اچھا کرے تو مجھے دینے مین انکار نہین ہو سفاک نقلی نے بہ آہستگی ہاتھ اُٹھا کر ماتھے پر رکھا پھر
فیروز کے پانون کی طرف سر بڑھانا چاہا فیروز نے سفاک کی زخمداری کا بھی خیال نہ کیا گلے
سے لگایا بہت کچھ تشفی دی اُسی وقت جراح طلب ہوئے جراحون نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا اس زخمی
کا علاج بیکار ہو تھوڑی دیر کا مہمان ہو فیروز نے کہا جو اِسکو صحت دیگا اُسے ایک شہر کا حاکم
کرونگا بہت کچھ مال و اسباب دونگا جراحون نے کہا ہم علاج کرتے ہین اگر اُسکی زندگی ہو تو شفا پائے گا
اچھا ہو جائیگا مگر اُسکا یہان رہنا مناسب نہین ہو ایسے مقام پر رہنا چاہیے جہان ہوا نہ آتی ہو فیروز نے

اُسی وقت ایک کمرے مین سفاک نقلی کو بھیجا خود بھی گیا جراحون نے زخمون مین ٹانکے لگائے پٹیان
مرہم کی چڑھائین جب فراغت پائی فیروز نے بہت کچھ مال وزر دے کر رخصت کیا وہان سے اُٹھ کے
اپنی جگہ پر آیا دو تین خدمتگار سفاک نقلی کی تیمارداری کو روانہ کیے اور نگہبان جو موجود تھے اُنھون نے
کہا اس سردار زخمدار کی نسبت کیا حکم ہوتا ہی فیروز نے کہا اسکو بھی زندان خانہ مین لے جاؤ قید کرآؤ ایک
جراح سے کہدو کہ اسکو دیکھ آیا کرے ملازمین اُس سردار نقلی کو لیکر روانہ ہوئے زندان خانہ مین لا کر
بند کر دیا جراح سے کہدیا کہ اسکو ایک وقت دیکھ جایا کرو کہ نگہبان بھی سرحد کی جانب روانہ ہوئے مگر
سفاک نقلی کے پاس جب دو خدمتگار پہونچے اُسکی مسہری کے قریب بیٹھ کے رومال ہلانے لگے جب
رات ہوئی تو سفاک نقلی کے واسطے فیروز نے کھانا بھیجا سفاک نے خدمتگارون سے کہا مین
کھانے کے قابل نہین ہون اس کھانے کو تم لیجاؤ خدمتگارون نے کہا کچھ آپ ضرور نوش فرمائین سفاک
نے بالکل نہ کھایا خدمتگارون سے کہا تم لوگ اس کھانے کو کھاؤ خدمتگار وہان سے کھانا لیکر چلے سفاک
نقلی نے دونون کی آنکھ بچا کر بیہوشی ملادی کھانا لذیذ تھا دونون خدمتگارون نے خوب کھایا کھاتے ہی سر
چکرایا دونون گر کر بیہوش ہوئے سفاک نقلی نے اُٹھکر ان دونون کو داخل زنبیل کیا برق اور چالاک
کو نکالا یہ جو زنبیل سے نکلے عجب کیفیت دیکھی کہ ایک مرد زخمی بیٹھا ہی چالاک نے کہا اے شخص تو کون
ہی برق نے کہا اُستاد کہان ہین ہمکو وہی اپنے ہمراہ لائے تھے اُس مکان مین ہین کون لایا خواجہ
عمرو نے مسکرا کے کہا ابھی عیاری کرنا سیکھو مین موجود ہون خائف نہو چالاک اور برق قدمون پر
گر پڑے عرض کی یہ آپ ہی کے واسطے ہی کیا مجال دوسرے شخص کی جو یہ عیاری کر سکے خواجہ عمرو
نے کہا اب زیادہ باتین نہ کرو میرے قریب آؤ دونون خواجہ عمرو کے قریب آئے عمرو ثانی نے
اُن خدمتگارون کا لباس اُتارا نام تحقیق کر چکے تھے چالاک و برق کو اُنھین کی صورت بنا کر اُنکا
لباس پہنا کر اپنے پاس بٹھایا سب کیفیت بیان کر دی برق و چالاک نے خواجہ کے
قدم چوم لیے ہر مرتبہ یہی کہتے تھے کہ یہ بات آپ کے واسطے ہی دوسرے کی مجال نہین جو یہ عیاریان
کر سکے اِسی گفتگو مین صبح ہو گئی خواجہ عمرو پھر بصورت سفاک بستر پر لیٹ رہے برق و چالاک
بصورت خدمتگار رومال ہلانے لگے کہ جراح آئے سفاک نقلی کی حالت دیکھی خوش ہوئے پٹیان
چڑھائین زخمون کو پھر ہرہ پایا جراحون نے کہا اب آپ کے زخم بہت اچھے ہین یقین ہی ایک ہفتہ عشرہ
مین صحت کلی ہو جائے سفاک نقلی نے جواب دیا کہ مین تمکو علاوہ شہنشاہ کے بہت کچھ دونگا
سفاک نقلی نے جراحون کو باتون مین لگایا جب عرصہ ہو گیا تو فیروز نے کھانا بھیجا سفاک نقلی
نے خدمتگارون کو اشارہ کیا کہ کھانا لے لو اور تم لوگ کھالو یہ کہکر جراحون سے کہا تم بھی شریک ہو جاؤ
جراحون نے بہت انکار کیا مگر سفاک نقلی نے قبول نہ کیا جراح مجبور ہوئے ہاتھ دھو کر دسترخوان پر
آئے خدمتگارون نے کہا پہلے تم لوگ کھانے سے فراغت کرو پھر ہم بھی کھالینگے جراحون نے
جو کھانا لذیذ پایا خوب کھایا خدمتگارون نے اُس کھانے مین بیہوشی ملائی تھی جراح کھاتے ہی
بیہوش ہو گئے سفاک نقلی نے اُن دونون کو بھی داخل زنبیل کیا کپڑے اُتار لیے خدمتگارون
کو بلایا کہا اب جراحون کی صورت بنکے فیروز کے پاس جاؤ مگر خبردار اس عیاری کو

خراب نہ کرنا جو کچھ مین کہتا ہون اُسکے علاوہ اپنی طبیعت سے کوئی بات نہ کرنا یہ مقام بہت سخت ہی
کوئی بیان آنہین سکتا ہی مین بڑی مشکل سے یہان تک آیا ہون ورنہ جو لشکر اسلام سے آیا دیوار آہن کے
دہان پہونچ کے اسیر ہوگیا ہی میرے واسطے بھی ہوتا مگر مین نے اُسکا انتظام کرلیا تھا خدمتگارون نے عرض
کی ہماری کیا مجال جو آپ کے حکم کے خلاف کرین وہ اور مقام ہوتے ہین جہان ہم لوگ عیاری کرتے ہین
ایسے مقامات پر آپ ہی کا کام ہی جو عیاری کرتے ہین سفاک نقلی نے کہا تم ان جراحون کی صورت بنکر
فیروز کے پاس جاؤ اور کہو کہ جب تک ہم لوگ ہر وقت وہان موجود نہ رہینگے تیمارداری سفاک جادو کی
نہو سکیگی وہ اس امر کو قبول کریگا جب تمھین رہنے کی اجازت دے تو اپنی مدد کے واسطے اور آدمی طلب کرنا
اور یہ بھی کہدینا کہ اگر تکلیف نہو تو حضور بھی گاہے گاہے وہان تشریف لایا کرین کہ سفاک جادو آپکو بہت
یاد کرتا ہی اور بے آپ کے اُسکو چین نہین آتا ہی اُسکے سوا اور کوئی بات اپنی طرف سے نہ کہنا یہ کہکر دونون کو جراحون
کی صورت بنایا انھین کے لباس پہنائے کہا جلد جاؤ اور ابھی اس بات کو طے کرکے آؤ جراح نقلی روانہ ہوئے
فیروز کے مکان پر پہونچے اپنی اطلاع کرائی فیروز نے ان دونون کو اندر بلایا جراح سامنے گئے جھک کے
سلام کیا دعا دی کہا حضور کے اقبال سے سفاک جادو کی اب حالت اچھی ہی مگر جب تک ہم لوگ ہر وقت
اُسکے پاس موجود نہ رہینگے تب تک تیمارداری اُنکی اچھی طرح سے نہ ہوگی فیروز نے کہا تم لوگون کو وہان رہنا
چاہیے جراحون نے کہا امیدوار ہین کہ کچھ لوگ برائے خدمتگاری ہمکو مرحمت فرمائے جائین اور حضور بھی
گاہے گاہے وہان تشریف لایا کرین کہ سفاک جادو شب و روز آپ ہی کا نام لیا کرتا ہی فیروز نے
کہا مین ہر روز دونون وقت آیا کرونگا اُسکو دیکھ جایا کرونگا اور آدمی جسقدر چاہو لیجاؤ جراحون نے چند آدمی طلب کیے
فیروز نے اُسی وقت چار خدمتگار جراحون کے ہمراہ کیے جراحان نقلی وہان سے روانہ ہوئے جہان سفاک نقلی
تھا وہان آئے سفاک نقلی سے سب کیفیت وہان کی بیان کردی آدمیون کو جو ہمراہ لائے تھے سامنے
بلایا سفاک نقلی نے خدمتگارون سے کہا تم لوگ اپنے رہنے کو ایک مقام پسند کرلو جس وقت ہمین کسی کام
کی ضرورت ہوگی تمھین بلالینگے خدمتگار ایک کمرے مین گئے اپنا بستر آراستہ کیا سفاک نقلی نے جراحان نقلی سے کہا
اب فیروز کب آئیگا اُنھون نے عرض کی کیا عجب ہی جو آج ہی آئے سفاک نے کہا اگر آج آئیگا تو مین
آج ہی سب کیفیتین اُس سے دریافت کرلونگا یہ ذکر تھا کہ ملازمین فیروز آئے سفاک نقلی کو خبر دی کہ
شہنشاہ تشریف لاتے ہین سفاک نے کہا تشریف لائین مین تو اُنکی قدمبوسی کا از حد مشتاق ہون خدمتگار
واپس گئے تھوڑی دیر مین فیروز ستارہ پیشانی مکان کے اندر آیا سفاک نقلی نے چاہا مین پلنگ سے
اٹھون فیروز نے کہا اے سفاک خبردار اُٹھنے کا ارادہ نہ کرنا ٹانکے تازے ہین اگر تکان ہوجائیگی تو غضب
ہوجائیگا سفاک نقلی نے کہا یہ تو سراسر بے ادبی ہی کہ آپ تشریف لائین اور مین قدمبوسی نہ کرسکون فیروز نے
کہا ہمنے تمھین ہمیشہ کے واسطے سب معاف کیا سفاک نے کہا اے شہنشاہ آپ کی عنایت خداوندانہ مین
شک نہین ہو مگر مجھے ناگوار ہی فیروز نے کہا مجھے ناگوار ہوگا جو تم اُٹھوگے سفاک نقلی لیٹا رہا فیروز
اُسکے قریب آکے بیٹھا زخم دیکھے بہت خوش ہوا جراحون کے واسطے خلعت طلب کیا روپیہ بھی بہت کچھ
منگایا جب خدمتگارون نے خلعت و زر حاضر کیا فیروز نے جراحون کو دیا سفاک نے نیچی نگاہون
سے جراحون کی طرف دیکھا مطلب یہ تھا کہ خبردار اُسکو ہوا نہ لگنے پاے کوئی روپیہ اسمین سے غائب

ہنوجاے جراحون نے گردنین جھکالین سفاک نے کہا اور کوئی سردار تو گرفتار نہین ہوا فیروز نے کہا ابھی
تک توکوئی سردار گرفتار نہین ہوا ہی مین نے بہت سے لوگ وہان بھیجدیے ہین یقین ہو دو ایک روز مین بہت
سے سردار گرفتار ہوجائین کیونکہ مین نے اب یہ حکم دیا ہو کہ اگر وہ تمھاری طرف نہ بھی آئین اور انھین کسی اور طرف
تنہا جاتے ہوئے دیکھو تو گرفتار کرلو لوگ انکی تلاش مین پھرتے ہین مگر وہ لوگ باہر ہی نہین نکلتے نہ حمزۂ ثانی
باہر آتے ہین سفاک نے جو نام صاحبقران کا سنا اور یہ معلوم ہوا کہ امیر ابھی تک اسیر نہین ہوئے
ہین خوش ہوگیا دل مین فکر کیا یقین ہوا کہ صاحبقران کسی دوسری طرف چلے گئے ہین کچھ تدبیر کرنی ہوگی
مگر پھر خیال ہوا نہین معلوم کس حال سے ہین کہان ہین کیا بات ہوئی جو اس طرف نہ آئے گو یہ خیالات
اور باتین کرنے کو مانع تھے مگر سفاک نقلی نے ضبط کیا کہا اب کس قدر سردار اسیر ہوگئے ہونگے فیروز
نے سب کے نام بتادیے خواجہ عمرو نے جب بدیع الملک کا نام نہ سنا خیال کیا کہ بدیع الملک
بھی قبل امیر کے کسی طرف چلے گئے کوئی امر ایسا واقع ہوا جو یہ دونون دلیر اسطرف نہ آئے اور اسکے
دام مین گرفتار نہوئے پھر سفاک نقلی نے اور حالات جو فیروز سے دریافت کرنا تھے پوچھے فیروز
نے سب حالات کہدیے زندان خانہ کی کیفیتین باتون باتون مین سب تحقیق کین دربانون کے نام بھی پوچھ لیے
جب سفاک نقلی نے دریافت کرنے سے فراغت پائی اور عرصہ بھی زیادہ ہوا تو فیروز نے کہا ای سفاک
جادو اب ہم جاتے ہین کل صبح کو پھر آئینگے سفاک نقلی نے کہا اے شہنشاہ جب تک مین اس کیفیت
مین مبتلا ہون اگر ایک لمحہ بھر کے لیے تکلیف فرمایا کیجیے اور یہان تشریف لایا کیجیے تو آپ کی تشریف آوری
میرے واسطے بہتر از دوا ہوجائیگی جلد صحت ہوگی فیروز نے کہا اے سفاک خاطر جمع رکھو مین اب روز
آیا کرونگا تمکو دیکھ جایا کرونگا سفاک نقلی نے کہا آپ نے پیشتر بھی وعدہ فرمایا تھا مگر تشریف نہ لائے
فیروز نے جواب دیا اسکی ایک وجہ تھی کہ شاہزادہ مریخ آفتاب علم ایک لڑائی فتح کرکے آئے تھے
اس وجہ سے مین نہ آسکا محل مین رہا تم خوب جانتے ہو کہ جیسی مجکو شاہزادے سے محبت ہو یون اور بھی
شاہزادے ہین سب میرے نور نظر ہین لخت جگر ہین مگر مین جیسا انکو عزیز رکھتا ہون دوسرے کو یہ مرتبہ
حاصل نہین ہوا اور مالک تاج وتخت بھی وہی ہین سفاک نے جو مریخ آفتاب علم کا نام سنا اور یہ
معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ یہ پسر فیروز کو عزیز ہی اور وارث تاج وتخت بھی ہی دل مین خیال کیا کہ اگر
یہ ہاتھ آئے تو خوب بات بنجائے یہ سوچ کر کہا اے شہنشاہ شاہزادۂ عالم کب تشریف لائے فیروز نے
کہا دو روز کا عرصہ ہوا سفاک نے کہا ہم کیونکر انکی زیارت سے مشرف ہوسکتے ہین فیروز نے کہا
جب مین تمھارا ذکر انسے کرونگا انھین خود تمھارے دیکھنے کا اشتیاق ہوگا ضرور عیادت کو آئینگے سفاک
نے کہا اے شہریار اگر آپ اسی وقت میری حالت انسے بیان کردین تو بہت ہی مناسب ہو فیروز نے
کہا مین ابھی جاکر انکو تمھارے پاس روانہ کرتا ہون یہ کہکر فیروز وہان سے اٹھا اپنے محل کی طرف روانہ
ہوا یہان سفاک نقلی نے جراحان نقلی سے کہا وہ جو خلعت تمکو فیروز نے دیا ہو میرے حوالے
کرو اور روپیہ بھی سب دو خبردار ایک روپیہ بھی اپنے پاس نہ رکھنا یہ حق اسی کا ہو جسنے جانبازی
کرکے اپنے کو یہان تک پہونچایا اگر مین تمھین اپنے ہمراہ نہ لاتا تو کیونکر تم یہان تک آسکتے یا تمھین یہ کام
سپرد نہ کرتا تو کیون خلعت پاتے چالاک وبرق نے کہا استاد سب آپ نے لیجیے گا مگر ابھی ہمارے پاس رہنے دیجیے

سفاک نقلی نے ایک کا کہنا نہ سُنا دونون سے خلعت و زر چھین کر اپنے قبضے مین کیا کہا بیٹا تم اسکو
بیجا خرچ کرڈالتے میرے پاس احتیاط سے رکھا رہیگا روپیہ بہت مشکل سے پیدا ہوتا ہو دونون جراح
نقلی خاموش ہورہے سفاک جادو نے کہا اب یہان سے چلتے ہین خدا نے چاہا تو سب کو رہا بھی کرینگے
اور بامراد اپنے لشکر مین پہونچینگے یہ ذکر تھا کہ چند آدمی سفاک نقلی کے پاس آئے سفاک کو دیکھکر
سلام کیا کہا آپ کے پاس شاہزادہ مریخ آفتاب علم تشریف لاتے ہین سفاک نے کہا تشریف
لائین میری عزت بڑھائین مین دیر سے اُنکا منتظر تھا وہ لوگ تو اطلاع کرکے واپس ہوئے یہان
سفاک نقلی نے خدمتگارون کو آواز دی سب خدمتگار حاضر ہوئے سفاک نقلی نے کہا اے شاہزادہ
عالم تشریف لاتے ہین اسوقت مین اُنکی کیا خاطر کرسکتا ہون بہتر یہ ہو کہ تم لوگ شہنشاہ کے آبدار خانہ مین
جاؤ اور میخانہ کے دارو غہ سے میرا نام لیکر دو تین صراحیان شراب کی مانگ لاؤ خدمتگار افتان وخیزان
وہان سے روانہ ہوئے یہان مریخ آفتاب علم مکان مین داخل ہوا سفاک نقلی نے دیکھا
ایک جوان حسین باتمکین تاج شہریاری کج سر پر دھرے لباس فاخرہ پہنے سلاح ذات پر آراستہ کیے مانند
شیر چلا آتا ہو سفاک دیکھکر بہت خوش ہوا دل مین کہا لائق سرداری ہو اتنے مین مریخ آفتاب علم
قریب پلنگ کے پہونچا سفاک نقلی نے چاہا تعظیم کو اُٹھون مریخ آفتاب علم نے کہا اے سفاک
خبردار اُٹھنے کا قصد نہ کرنا جب والد ماجد نے تمھارے واسطے یہ حکم دیا ہو کہ تم ہمیشہ میری تعظیم نہ کرو
تو مین ہرگز نہین چاہتا کہ تم اُٹھو سفاک نقلی دعائین دینے لگا مریخ آفتاب علم نے سب زخم
دیکھے بہت حیران ہوا کہا اے سفاک اتنے زخم کھا کر دشمن کو گرفتار کرنا تمھارا ہی کام تھا سفاک نے
کہا سب آپکے اقبال کا صدقہ تھا یہ ذکر تھا کہ خدمتگار صراحیان شراب کی لیکر آئے سفاک نقلی نے
جراحان نقلی کی طرف اشارہ کیا اُنھون نے صراحیان خدمتگارون کے ہاتھ سے لین سفاک نقلی نے
مریخ آفتاب علم سے کہا اے شہزادہ عالم مین اسوقت بہت محجوب ہون کہ آپ نے تو عنایت
خاوندانہ فرمائی میری عزت بڑھائی اور مین خدمتگذاری نہ کرسکا مگر امیدوار ہون کہ ایک جام شراب نوش
فرمایئے میری عزت اور زیادہ بڑھایئے مریخ آفتاب علم نے کہا اے سفاک تم جو کہوگے مین
قبول کرونگا والد نامدار تمھین اپنا دوست بتاتے ہین بہت کچھ تعریف فرماتے ہین سفاک نقلی نے
کہا وہ مالک ہین اگر وہی میری عزت نہ بڑھائینگے تو اور کون ہو جس سے مجکو امید ہو یہ کہکر اشارہ کیا
جراحان نقلی نے جام شراب سے مملو کیا اسوقت مریخ آفتاب علم کے ہمراہ چالیس آدمی مصاحبان
خاص سے تھے سفاک نقلی نے کہا سب کو شریک کرو بلکہ اپنے یہان کے سب آدمیون کو بلاؤ انکو بھی
شراب پلاؤ یہ کہکر خدمتگارون کو آواز دی وہ حاضر ہوئے کہا شاہزادہ عالم شراب نوش فرماتے ہین پانی
حاضر کرو خدمتگار آفتابہ مین پانی لے کر حاضر ہوئے جراحان نقلی نے جام شراب پہلے مریخ آفتاب علم کے
پیشکش کیا مریخ نے جام پیا پھر تو سب لوگون کو شراب دی گئی سب نے پی خدمتگارون کو بھی شراب
پلائی تھوڑی دیر کے بعد سب کی آنکھون مین سرسون پھولی مریخ آفتاب علم نے کہا کیون میان سفاک
جادو یہ شراب کیسی تھی سر چکراتا ہو سفاک نقلی نے جواب دیا حضور کے والد ماجد کے میخانہ سے
آئی تھی خاصہ کی شراب ہو اگر مزاج مبارک نادرست ہو اُٹھ کر ٹہلیے طبیعت ٹھہر جائے گی

مریخ ملبلنے کو اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مار اِلڑکھڑا کر بیہوش ہوگیا اسکے گرتے ہی اور مصاحبین جو اُسکے ہمراہ تھے وہ
بھی اُٹھے سب بیہوش ہوکر گرے خدمتگار جو سفاک نقلی کے یہان تھے وہ بھی بیہوش ہوئے اب تو
سفاک نقلی نعرہ کرکے اُٹھا سب کی زبانون مین سوزن دے کر داخل زنبیل کیا مگر خدمتگارون کو وہین رہنے
دیا اِنکے دماغ پر بھی بیہوشی کی چڑھا دی اور اِنکے بسترون پر لیجا کے ڈال دیا مریخ آفتاب علم کا
لباس اُتار کے اُسکو داخل زنبیل کیا آپ اُسکی صورت بنکر تیار ہوا جراحان نقلی کو دو مصاحبون کی صورت
بنا کر اُنکے لباس پہنا دیے اور اُس مکان سے نکلکر زندان خانہ کی طرف روانہ ہوئے جب قریب
زندان خانہ کے پہونچے تو سب کیفیت تو فیروز سے تحقیق ہی کرچکے تھے ایک مصاحب کو بھیجا کہ جاکر داروغہ
زندان خانہ کو اطلاع دو کہ شاہزادہ مریخ آفتاب علم قیدیون کے دیکھنے کو تشریف لاتے ہین جو جو
قیدی مبتلاے سحر ہون انپر سے سحر جلد اُتار اجائے شاہزادہ عالم سب سے کچھ باتین کرینگے مصاحبان
نقلی پتہ پوچھکر روانہ ہوئے زندان خانہ کے دروازے پر پہونچ کے داروغہ کو طلب کیا جو کہنا مقصود
تھا سب بیان کر دیا داروغہ اُسی وقت زندان خانہ کے اندر آیا سب اسیرون کی قید دور کی سحر اُتارا
ایک ایک حجرے مین ایک ایک قیدی کو بند کر دیا باہر آکے مصاحبان نقلی سے کہا آپ جاکر
شاہزادے سے بعد آداب و تسلیمات عرض کیجیے کہ آپ تشریف لائین یہان سب انتظام درست
ہے یہ سنکر مصاحبان نقلی روانہ ہوئے یہان مریخ نقلی منتظر تھا سب نے آکے اطلاع دی مریخ نقلی
آگے بڑھا در زندان خانہ پر آیا داروغہ اور جملہ ملازمین زندان خانہ استقبال کو آئے باعزاز و اکرام
مریخ آفتاب علم کو لے گئے جب زندان خانہ کے قریب پہونچے تو مریخ آفتاب علم نے
داروغہ سے کہا تم باہر جاؤ میرے ہمراہ نہ آؤ مجھے کچھ ضروری باتین ہر ایک قیدی سے کرنا ہین وہ
تمھارے سامنے نہین ہوسکتی ہین داروغہ کنجیان دے کر باہر آیا مریخ نقلی نے پہلا حجرہ کھولا دیکھا
نور الدہر نامدار حجرے مین گردن جھکائے بیٹھے ہین مریخ نقلی نے کہا کیون اے نور الدہر اب کیا کہتے
ہو نور الدہر سنبھل کے بیٹھے ارادہ کیا اسکو طمانچہ مارون مریخ نے آنکھ ملائی نور الدہر نے پہچانا خوش
ہوگئے کہا خواجہ کیا کار نمایان کیا ہے خواجہ نے کہا خاموش رہو یہ کہکر نور الدہر کو داخل زنبیل کیا حجرے
کو بند کر دیا دوسرے حجرے کے قریب آئے قفل کھولا دروازہ واکیا دیکھا شاہزادہ امیر الزمان بیٹھے ہین
خواجہ نے اُنکو بھی بعد گفتگوے بسیار داخل زنبیل کیا دوسرے حجرے کے قریب آئے اسد نامدار کو دیکھا
اُنھین بھی داخل زنبیل کیا پھر تیسرے حجرے کے پاس آئے شاہزادہ سکندر فرخ لقا کو پایا اُنھین بھی
داخل زنبیل کیا اسی طرح جسقدر سردار اسیر تھے سب کو داخل زنبیل کرکے باہر آئے ایک پرچہ لکھا اُسکو
ملفوف کرکے داروغہ زندان خانہ کو دیا اور کہا یہ پرچہ اپنے شہنشاہ کو دینا مین نے اسمین کل کیفیت اسیرون
کی لکھدی ہے مگر صبح کو جاکر جب وہ دربار مین بیٹھے ہون اُس وقت دینا ابھی وقت شب ہے وہ محل
مین ہونگے تمکو جانے کا موقع نہ ملیگا صبح کو جاکر ضرور دینا داروغہ نے عرض کی مین صبح کو پیش
کرونگا مریخ نقلی وہان سے روانہ ہوا پھر اُسی مکان مین آیا جہان سے گیا تھا یہان آکر
سب مکان کو لوٹ لیا خدمتگارون کے کپڑے اُتار لیے سب کو برہنہ چھوڑ کے وہان سے روانہ ہوئے
زنبیل سے تخت نکالا جب تک طلسم کے اندر رہے اپنی صورت مریخ آفتاب علم کی رکھی جب

قریب دیوار پہونچے تخت کو اونچا کیا دیوار پھاند کے طلسم کے باہر آئے نگہبان جو وہان موجود تھے سمجھے
شاہزادہ کسی کام سے جاتا ہو جب تھوڑی دور نکل آئے تو پھر اپنی صورت اصلی ظاہر کی برق وچالاک
نے بھی منھ دھوئے خواجہ عمرو لشکر مین آئے یہان سب لوگون کو انتہا سے زیادہ مضطرب پایا
خواجہ عمرو کو جو سرداروں نے دیکھا کہا خواجہ کچھ خیریت صاحبقران کی بیان کرو خواجہ
عمرو نے کہا صاحبقران اور بدیع الملک کے حال سے تو آگاہی نہین ہوئی ہو اور جملہ سردار
جو اسیر تھے انکو بفضل خدا رہا کر کے لایا ہون اور ایک ایسا شخص اسیر ہوا ہو کہ جسکا دام مین آنا ہر صورت مشکل
تھا سب نے کہا خواجہ سب لوگ کہان ہین خواجہ عمرو نے کہا آپ حضرات کو اس سے کیا مطلب ہو
کہین ہین اور جس شخص کو مین اسیر کر کے لایا ہون وہ چاہے تو امیر کا پتہ بھی لگا دے سردارون نے
کہا خواجہ خدا کے لیے وہ سب لوگ کہان ہین خواجہ نے کہا سب کو قرضدارون نے چھین لیا سردارون
نے کہا اے خواجہ عمرو ہم تمھارے قرض کی فکر کر دینگے تم لوگون کو جا کر لاؤ خواجہ نے کہا سبحان اللہ
اس وقت مین اُسکے یہان جاؤن اور کہون کہ مین تجھے روپیہ دیجاؤنگا تو سب لوگون کو میرے حوالے
کر دے وہ مان لیگا اور سب کو دیدیگا اگر ایسا ہی ہوتا تو مین لیتا آتا خواجہ عمرو نے جو ایسی باتین بنائین
سب سردارون نے دینا شروع کیا سائیسون تک سے خواجہ نے ایک مہینے کی تنخواہ لی لی جب خوب
وصول کر چکے تو اپنی بارگاہ مین آئے سب سردارون کو نکالا لشکر والون نے جو دیکھا سب خواجہ عمرو کی
بارگاہ مین آئے آپس مین ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے جو جو لوگ خواجہ کی مدد سے رہا ہوئے
تھے اُن لوگون نے خواجہ عمرو کو بہت کچھ دیا تھوڑے عرصہ مین خواجہ عمرو کے پاس بہت کچھ
روپیہ جمع ہو گیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہ مین گئے مگر صاحبقران زمان اور بدیع الملک
نوجوان کا پتہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے سب کو صدمہ بدرجۂ کمال تھا پھر سب نے خواجہ سے کہا
خواجہ اور تم کسکو لائے ہو جو صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کا پتا لگا سکتا ہو خواجہ نے
مریخ آفتاب علم کو زنبیل سے نکالا چوب سے باندھ دیا اور اُسکے جملہ مصاحبین کو بھی نکال کے
باندھا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے مریخ کو پہلے ہوشیار کیا اُسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو عجب عالم بیکسی
مین پایا دیکھا زبان مین سوزن ہی ستون بارگاہ سے بندھا ہون ایک مرد لاغر تازیانہ لیے کھڑا ہی خواجہ
عمرو نے قلم دوات اُسکے سامنے رکھا کہا اے مریخ اب شناخت مین خداوند واحد ویکتا کی کیا کہتا
ہی اور سامری وجمشید پر لعنت کیون نہین کرتا ہو دیکھ یہ وہی سب سردار ہین جنکو تیرے باپ نے
بہ مکر گرفتار کیا تھا ہمارے خدا نے ایسی مدد کی کہ ہم ان سب کو رہا کر کے لائے اور تجھے بھی اسیر کیا
علاوہ اُسکے اور بہت سی باتین وعظ پند کی ایسی کین کہ مریخ آفتاب علم کے دل مین خوف خدا پیدا
ہوا اور دل اُسکا مذہب سامری پرستی کی طرف سے ہٹا اسنے قلم دوات اپنے آگے کھینچکر پرچہ کاغذ
کا اُٹھایا اسپر لکھا مین بصدق دل مسلمان ہوتا ہون اور اطاعت اسلام قبول کرتا ہون مگر شرط
میری یہ ہو کہ مین ایک مدت سے ایک امر کے واسطے پریشان ہون اور وہ کام انجام نہین پاتا ہی
کئی بار مین لشکر کشی کر کے گیا مگر شکست کھا کے واپس آیا اگر آپ لوگ اُس کام کو انجام دین تو مین
بصدق دل مسلمان ہوتا ہون یہ کہکر اُسنے خواجہ کے ہاتھ مین پرچہ دیا خواجہ نے اُس پرچہ کو پڑھا

کہا کہ صاحبقران ابھی یہان تشریف نہین رکھتے ہین جب وہ تشریف لائینگے تو اُسکی نسبت جو مناسب جانینگے فرمائینگے ہان مین وعدہ کرتا ہون کہ صاحبقران سے سفارش کرونگا اور یقین ہو وہ خود بھی قبول کرین مریخ آفتاب علم نے پھر کہا کہ مین آپ کی اور صاحبقران کی اطاعت سے منھہ نہ موڑونگا مجھے راہ بتایئے خواجہ نے اُسکی پیشانی کی طرف نگاہ کی نور اسلام اُسکے چہرے سے ساطع پایا خواجہ نے سوزن اُسکی زبان سے نکالا شکنجے کھولین مریخ آفتاب علم کو سب سرداران اسلام نے بغلگیر کیا خواجہ عمرو نے کہا اب اپنے مصاحبین کو بھی اس امر کی اطلاع دو مریخ نے عرض کی آپ سب کو ہوشیار کیجیے ان مین کوئی ایسا نہین ہو جو انکار کرے خواجہ عمرو نے سب کو ہوشیار کیا جسکی آنکھ کھلی اپنے کو عجب عالم مین پایا سب کو کمال حیرت ہوئی مریخ نے کہا مین نے آج سے اطاعت اسلام قبول کی ہو جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ سامری و جمشید پر لعنت کرے مصاحبین نے اُسکے خیال کیا کہ اگر اب انکار کرتے ہین تو بچپن کا ساتھ بھی چھوٹتا ہو اور جان بھی جاتی ہو بہتر یہی ہو کہ ترک مذہب کرین سب بصدق دل مسلمان ہوئے اب مریخ نے خواجہ سے پوچھا کہ صاحبقران کہان تشریف لے گئے ہین خواجہ نے کل کیفیت بیان کی مریخ نے عرض کی مین صبح کو جاؤنگا انشاء اللہ تعالے صاحبقران کو بہت جلد تلاش کرکے لاؤنگا خواجہ نے کہا بے تمھارے جائے یہ کام انجام نپائے گا تم یہان کے واقفکار ہو مریخ نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین صاحبقران کو تلاش کرکے لاؤنگا خواجہ خاموش ہو رہے مریخ اور سردارون سے مخاطب ہو کر باتین کرنے لگا یہان تو یہ باتین تھین مگر جب داروغہ زندانخانہ صبح کو اُٹھا تو دربار مین فیروز ستارہ پیشانی کے وہ خط لیکر پہونچا فیروز کے دربار مین اسوقت سب ارکین دولت موجود تھے تورج بھی بیٹھا تھا زمرد ثانی بھی بیٹھا تھا بخت‌گان بھی موجود تھا داروغہ زندان خانہ نے سلام کیا فیروز نے کہا آج تمھارے آنے کا کیا سبب ہو داروغہ نے وہ لفافہ دیا کہا شب کو شاہزادہ عالم زندان خانہ کے معائنہ کو تشریف لے گئے تھے سب قیدیون کو دیکھا جب باہر تشریف لائے تو یہ ایک پرچہ ملفوف کرکے مجکو دیا اور فرمایا کہ یہ اپنے شہنشاہ کو دیدینا مین اُسی وقت حاضر ہوتا تھا مگر وہ مانع ہوئے فرمایا جب دربار مین رونق افروز ہون اُسوقت جاکر یہ پرچہ دینا غلام نے اُسوقت حاضر کیا اب حضور ملاحظہ فرمائین کہ اسمین کیا تحریر ہو فیروز نے اُس لفافہ کو کھولا پرچہ نکالا پڑھا جب پڑھ چکا تو اُسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا زمرد ثانی نے کہا خیر تو ہو فیروز نے کہا کیا کہون آپ خود اس پرچے کو پڑھ لیجیے زمرد نے وہ پرچہ فیروز کے ہاتھ سے لیکر دیکھا تو اسمین لکھا تھا کہ ادمرد ود مکار دیکھ یون عیاری کرتے ہین کیا تو نے دھوکے سے سردارون کو گرفتار کر لیا اب اپنے بیٹے کی خیر منا کہ ہم اُسکو تیرے طلسم سے لیے جاتے ہین اسی بات پر یہ دعوی کرتا تھا کہ ہمارے طلسم مین کوئی نہین آسکتا ہو دیکھ یون عیاری کرتے ہین اور اس طرح کام بناتے ہین زمرد نے پڑھکے وہ پرچہ بخت‌گان کو دیا بخت‌گان نے جو دیکھا مارے خوف کے کانپ گیا کہا اے شہنشاہ مین پہلے ہی آپ سے عرض کرتا تھا کہ عیارون سے ہوشیار رہیے آپ ہمیشہ یہ فرماتے تھے کہ عیار کیا بنا سکتے ہین اب میرے عرض کرنے کا امتحان ہوا فیروز نادم ہوا مگر جھلا کے جواب دیا اے بخت‌گان اب اہل اسلام کی خیر بھی نہین ہو ایک دم مین سب کو فنا کر لونگا اور یہ کیا طرہ کیا کہ مریخ آفتاب علم کو بگمرہ

گرفتار کرلیگیا مگر یہ لوگ کہان جاتے ہین سب سے عوض لونگا ایک دن مین سب کو اسیر کراؤنگا نجگان نے
کہا اب جو آپکے مزاج مین آئے کیجیے وہ لوگ اپنا کام کرگئے فیروز نے کہا مین اسی وقت جاتا ہون ابھی
سب عیارون کو گرفتار کرکے باندھ لاتا ہون نجگان نے کہا اب اگر میرا کہنا قبول فرمایئے تو کچھ عرض کرون
فیروز نے کہا کہو مین ضرور تمھارا کہنا مانونگا کیونکہ اب تمھارے کہنے کا امتحان ہوچکا ہے نجگان نے
کہا آپ ابھی جانے کا ارادہ نہ کیجیے جو کچھ مین کہون وہ انتظام کیجیے فیروز نے کہا ایسا نہو کہ وہ لوگ مریخ
آفتاب علم کو قتل کرڈالین نجگان نے کہا اگر وہ لوگ مریخ کو قتل کرڈالین تو آپ مجکو قتل کیجیے گا وہ
لوگ ایسے نہین ہین جو اُسکو قتل کرین جب تک وہ آپ سے مقابلہ نہ کرلینگے شاہزادے کو قتل نہ کرینگے فیروز نے
کہا پھر اب کیا کرنا چاہیے نجگان نے کہا اب آپ کو سامان حرب درست کرنا لازم ہو جب سامان جنگ درست
ہوجائے اسوقت برائے مقابلہ طلسم سے باہر تشریف لیچلیے وہ لوگ ایسے نرم نہین ہین جو آپ تنہا جاکر سب کو
گرفتار کرین وہان کئی آدمی ایسے ہین جنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو اگر آپ جائینگے تو حمزہ ثانی وہان موجود ہین اُنکی
موجودگی مین آپکا کچھ زور نہ چلیگا جب تک اُنکی حرز ہیکل لے کر اسم اعظم کو بند نہ کیجیے گا تب تک حمزہ ثانی کا
مجبور ہونا ممکن نہین ہو فیروز نے کہا حمزہ کے پاس حرز ہیکل ہو نجگان نے کہا حرز ہیکل بھی ہو اور
صاحب اسم اعظم بھی ہین اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو فیروز نے کہا اسم اعظم بند کرنا بہت مشکل امر ہو جب تک
حمزہ ثانی کی حرز ہیکل قبضے مین نہ آئیگی اسم اعظم بند ہوگا پہلے حرز ہیکل لینے کی تدبیر کرنا چاہیے نجگان
نے کہا آپ غافل نرہیے انتظام کیجیے فیروز نے اُسی وقت ایک ملازم کو طلب کیا وہ آیا فیروز نے کہا
اے سرتاب جادو اسی وقت رنگین چشم جادو کے یہان جا اور اُسکو میرا حکم سنا کہ اُسی وقت میری حضوری
مین حاضر ہو چند باتین اُس سے کہنا ہین سرتاب جادو اُسی وقت روانہ ہوا رنگین چشم جادو کے مکان پر گیا
اُسکو فیروز کا پیام سنایا کہا اُسی وقت چلیے دیر نہ کیجیے رنگین چشم جادو اُسکے ہمراہ تھوڑی دیر مین فیروز کے
پاس پہونچا سب نے دیکھا ایک ساحر کوتاہ قامت سیہ فام مگر آنکھین حد سے زیادہ بڑی اور زردی مائل
فیروز کے سامنے آیا جھک کے سلام کیا فیروز نے کہا مین نے تمھین اسواسطے بلایا ہو کہ تم طلسم کے باہر جاؤ وہان
لشکر اسلام قیام پذیر ہو سردار کا نام حمزہ ثانی ہو سب اُسکو صاحبقران کہتے ہین اُسکے پاس ایک حرز ہیکل ہو
جس طرح بن پڑے اُس حرز ہیکل کو اپنے قبضے مین کرو میرے پاس لاؤ مین پھر اسم اعظم بند کرنے کے
واسطے دوسرے ساحر کو روانہ کرون خبردار کوتاہی نہ کرنا رنگین چشم جادو نے کہا کیا مجال جو خطا سرزد ہو فیروز
نے رخصت کیا رنگین چشم جادو روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت مریخ آفتاب علم کی بیان کیجاتی ہو

کہ شب بھر تو اُسنے باتون مین بسر کی جب صبح ہوئی تو خواجہ سے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون صاحبقران
کو تلاش کرنے جاتا ہون خواجہ نے کہا اچھی بات ہو یہ سنکر چند سردار اور مریخ کے قریب آئے کہا ہم بھی
تمھارے ہمراہ چلتے ہین مریخ نے عرض کی آپ حضرات کو تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہو مین جاتا ہون
دو ایک روز مین تلاش کر لاؤنگا سردارون نے کہا ہم بھی ہمراہ چلینگے مریخ نے عرض کی آپکو اختیار ہو مین مانع
نہین ہون چند سردار مثل نور الدھر نامدار و شاہزادہ سکندر فرخ لقا مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے

خواجہ لشکر مین رہے اور سب سردار بھی انتظام لشکر کی وجہ سے نہ جاسکے مریخ آفتاب علم اُس روز دس کوس
تک گیا بعد دس کوس کے ایک صحراے پر فضا مین ٹھہرا کہ وہ صحرا طلسم بند تھا مریخ نے وہان کے نگہبانون کو
طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو مریخ نے سب سے دریافت کیا کہ یہان صاحبقران تو تشریف نہین لائے
نگہبانون نے کہا ایک ماہ کے زمانہ سے اس طرف کوئی مسافر بھی نہین آیا مریخ نے شب بھر وہان قیام
کیا صبح کو روانہ ہوا چلتے وقت نگہبانون سے یہ کہدیا کہ اگر لشکر اسلام سے کوئی اسطرف آئے خبردار اُسکو گزند
نہ پہونچانا بہت آرام دینا اگر اُسکے خلاف کروگے تو مین سب کو قتل کرونگا نگہبانون نے عرض کیا آپنے
اب فرمادیا ہی جو کوئی لشکر اسلام سے اسطرف آئیگا ہم بخاطر پیش آئینگے اُسکو کسی قسم کا گزند نہین پہونچائینگے مریخ
سب کو تاکید کرکے وہان سے روانہ ہوا دوسرے روز اور ایک صحرا مین پہونچا وہان بھی کچھ کارخانہ سحر
تھا وہان کے منتظمین کو بلایا اُنسے تحقیق کیا کہ صاحبقران جو لشکر اسلام کے سردار ہین اسطرف تو تشریف
نہین لائے اُن لوگون نے بھی کہا کہ اس طرف مدت سے کوئی نہین آیا مریخ نے کہا اب ہم تمکو تاکید کرتے ہین
کہ اگر لشکر اسلام سے کوئی سائیس بھی اسطرف آئے تو اُسے کسی قسم کا گزند نہ پہونچانا بخاطر پیش آنا اگر اُسکے
خلاف کروگے بہت پچھتاوگے اپنے کیے کی سزا پاوگے سب نے عرض کی ہم آپ کے تابعدار ہین جو کچھ
حکم ہوا ہی اُسکی تعمیل مین عذر کیا ہو مریخ ایک شب وہان مقیم رہا صبح کو وہان سے بھی روانہ ہوا اسیطرح
چار دن تک برابر جنگلون مین گیا اور وہان کے نگہبانون سے حال صاحبقران کا دریافت کیا مگر کسی نے
پتہ نہ بتایا پانچوین روز ایک صحرا مین جاکے مقیم ہوا دن قلیل باقی تھا کہ اُسنے دیکھا ایک ابر سیاہ آتا ہے
نور الدہر اُسوقت بارگاہ کے آگے کرسی پر جلوہ فرما تھے مریخ آفتاب علم نور الدہر کی پشت پر
بیٹھا تھا نور الدہر نے پلٹ کے مریخ سے کہا دیکھو یہ ابر سیاہ کیسا ہی مریخ آفتاب علم نے ابر کو دیکھا
عرض کی اے شہریار کوئی ساحر ہمارے طلسم سے آتا ہی یقین ہی آپ ہی لوگون کی تلاش مین آیا ہو نور الدہر
نے فرمایا پھر اُس سے مقابلہ کرنا چاہیے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ کیا مقابلہ کریگا آپ کا مطیع ہوگا
ابھی اسلام قبول کریگا یہ ذکر تھا کہ وہ ابر قریب آیا یا تابلند تھا پستی کی طرف مائل ہوا زمین پر آتے آتے ابر
دور ہوا نور الدہر نے دیکھا تخت پر ایک ساحر بستہ قدسیہ فام مگر آنکھین انتہا سے زیادہ بڑی بیٹھا ہی مریخ
آفتاب علم آگے بڑھا اُس ساحر نے جو مریخ کو دیکھا جھک کے سلام کیا عرض کی ای شاہزادہ عالم مزاج
کیسا ہی آپ کے والد ماجد آپ کے غم مفارقت مین بہت نالان ہین مجکو اسواسطے بھیجا ہی کہ مین حمزہ ثانی کی
حرز ہیکل لے لون پھر وہ کسی اور کو روانہ کرینگے کہ وہ امیر کا اسم اعظم بند کرے مریخ نے کہا ای نگین چشم
جادو خاموش رہو اور توبہ کرو میرے ہمراہ آؤ یہ کہکر اپنے ہمراہ نور الدہر کے قریب لایا کہا آقاے نامدار
کو سلام کرو قدمون کو بوسہ دو نگین چشم نے جو صولت و شوکت نور الدہر نامدار کی دیکھی سلام کیا
قدمون کو بوسہ دیا نور الدہر نے کہا ای نگین چشم جادو اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور پروردگار عالم کو
واحد لاشریک جانو کہ عقبے مین اجر نیک پاؤ مریخ آفتاب علم نے کہا خبردار کچھ عذر نہ کرنا جو کچھ آقاے نامدار
کہتے ہین اُسکو بسر و چشم قبول کرو نگین چشم نے دیکھا کہ مریخ آفتاب علم نے اطاعت قبول کی اور ترک
مذہب کردیا اب اگر مین کچھ انکار کرتا ہون تو جان جاتی ہی اور اصل بھی یونہین ہی کہ دین سامری پرستی
بالکل بے بنیاد ہی ایسی باتین جو اُسکے خیال مین گذرین کہا ای شہریار مجکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے مین بصدق دل

مسلمان ہوتا ہون نورالدہر نے کلمہ بتایا رنگین چشم نے اسوقت عرض کی ابھی مجکو چند خدمتین ایسی کرنا ہونگی
جنمین سحر کی ضرورت ہی انشاءاللہ تعالے بعد فتح طلسم کلمہ پڑھونگا نورالدہر خاموش ہو رہے رنگین چشم
کے واسطے مریخ آفتاب علم نے ایک خیمہ الگ استادہ کرایا رنگین چشم خیمہ مین داخل ہوا اُس شب ہی
صحرا مین سب مقیم رہے جب صبح ہوئی تو مریخ آفتاب علم نے رنگین چشم سے کہا تعجب کی بات ہی کہ
صاحبقران عالی وقار اور بدیع الملک نامدار اِس طرف تشریف لائے مگر انکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی
کہ کہان چلے گئے رنگین چشم نے عرض کی آپ نے صحراؤن مین دیکھ لیا مریخ نے کہا جسقدر صحرا سحر بند
تھے سب مین تحقیق کیا مگر وہان بھی تشریف نہین لے گئے رنگین چشم نے عرض کی آپ نے چار جانب
طلسم کے تلاش کیا مریخ آفتاب علم نے کہا نہین مین نے ابھی ایک سمت دیکھا ہی دو سمتین اور باقی ہین کیونکہ
چوتھی سمت جو ہی اُسطرف کوئی جا نہین سکتا ہی اور نہ راہ پاتا ہی نہ آجتک اُسطرف کا حال معلوم ہوا رنگین چشم نے
عرض کی اُن دونون سمتون مین سے ایک جانب تشریف لیگئے ہونگے مناسب یہ ہو کہ ایک جانب آپ
تشریف لیجائین اور دوسری طرف جانے کی اجازت غلام کو عطا فرمائین مریخ آفتاب علم نے کہا
بہت اچھی بات ہی ایک جانب تم جاؤ اور ایک سمت مین جاتا ہون پھر مین دورہ ختم کرکے تمھاری طرف
آؤنگا تم میرے منتظر رہنا جبتک مین وہان نہ پہونچ لون تب تک اور کہین جانے کا ارادہ نہ کرنا رنگین چشم
نے عرض کی کہ مین آپ کا انتظار کرونگا جب تک آپ تشریف نہ لائینگے کہین نہ جاؤنگا مریخ آفتاب علم
نے رنگین چشم جادو کو رخصت کیا آپ بھی ایک جانب روانہ ہوا راہ مین شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے
فرمایا یہ رنگین چشم جادو کون ہی مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ اُس طلسم کا ملازم و محافظ قدیم
ہی جب حکماے اشراقین نے اِس طلسم کو بنایا تھا تو اُسکا باپ اس طلسم کی لوح کا محافظ تھا جب یہ طلسم
والد ماجد کے پاس آیا تو اُسکے باپ کو اُنھون نے قتل کیا اور لوح دوسرے شخص کو دی یہ چونکہ بہت کمسن
تھا اسوجہ سے اِسکو باپ کا عہدہ نہ ملا ملازمان طلسم مین نام اُسکا درج ہو گیا شاہزادے نے فرمایا کیا یہ طلسم
پیشتر کسی اور کے قبضہ مین تھا مریخ نے عرض کی یہ طلسم حکیم جالینوس نے بنایا تھا اور اپنی دختر ملکہ سمن چہرہ کے
نام سے نامزد کیا تھا ملکہ سمن بر کا عقد والد کے ساتھ ہوا اُنھون نے یہ طلسم اپنے قبضے مین کیا اور ایک
بیٹا حکیم جالینوس کا جو مسلمان ہی اور اِس طلسم کا وارث شرعی ہی اُسکو قید کیا ہی وہ ابتک اس صحرا مین اسیر
ہی سکندر فرخ لقا نے کہا اب اِس طلسم کا فتح کرنا اور صاحب حق کو یہ حصہ پہونچانا ضروری واجب ہی کہ
وہ مرد مسلمان ہی مریخ نے عرض کی اے شہریار ابھی آپ نے اس طلسم کی پوری حقیقت اور یہان کے
سوانحات نہین سُنے ہین انشاءاللہ تعالے کبھی عرض کرونگا آپ بہت محظوظ ہونگے کہ وہ عجیب و دلچسپ داستان
ہی اگر آج سے شروع کردون تو بہت زمانہ درکار ہی پھر سکندر سے عرض کی کہ اس طلسم کے متعلق چہ اور طلسم
ہین اور انپر اور اور لوگ قابض ہین وہ طلسم بھی عجب قسم کے ہین اور نایاب زمانہ اشیا وہان پائی
جاتی ہین جنکی تفصیل انشاءاللہ تعالی عرض کرونگا سکندر کو اس داستان کے سننے کا نہایت اشتیاق
ہوا کہا اے مریخ آفتاب علم ایک ہی طلسم کی کیفیت بیان کرو مریخ نے کہا اے شہریار اُسکے متعلق
طلسم ہین جن مین پہلا طلسم جسکو بیت الجمال کہتے ہین وہ ہی وہان کی حاکم ملکہ اختر جمال ہی اِس طلسم مین مرد
نہین ہی سب عورتین ہین مگر بلا کے سحر جانتی ہین اُس طلسم کو کوئی فتح نہین کرسکتا ہی اُسکے بعد رنگین فلک ہی

وہان کا حاکم مذبوح لالہ رنگ جادو ہو اُس طلسم مین دیوانے شدت سے ہین مگر سب ساحر ہین سننے مین آیا ہو
کہ کوئی شاہزادی اُس طلسم مین ایسی ہو کہ سب اُسکے عاشق ہین اور خود بادشاہ طلسم بھی اسپر عاشق ہو اور اُسکے
نام سے بھی کچھ مطلب نکلتا ہو جو مجکو خلاصہ نہین معلوم ہو اُسکے بعد طلسم بیت الحزن ہو وہان کی کیفیت طولانی
ہو حاکم اُس طلسم کی ملکہ شاہد سیمین ساق ہو بعد اُسکے ارژنگ یاقوت نگار ہو بادشاہ وہان کا بہار انگیز تاجدار
ہو اُسکے بعد چہل سر وہان کا حاکم عفریت چہل سر جو آجتک کسی سے نہین ڈرا اور بڑے بڑے ملک تنہا
جاکر فتح کیے اکثر شاہزادیون کو اُٹھا لایا اس طلسم کے فتاح کیواسطے بانیان طلسم یہ بات تحریر کر گیے ہین کہ جو اس
طلسم کو فتح کریگا اُسکے ہاتھ ایسے اشیاے نادرہ آئینگے کہ روے زمین پر اُس سے کوئی مقابلہ نہ کر سکیگا بعد
اُسکے بعد طلسم بیت المال ہو حاکم وہان کا زرریز محاسن دراز جادو ہو وہ ملعون اپنے تئین خداوند مشہور
کرتا ہو اور زر وجواہر اسقدر اس طلسم مین ہو جسکے شمار کے واسطے دس لاکھ آدمی بھی کافی نہین ہو سکتے ہین اُسکے
بعد طلسم ذوفنون حاکم وہان کا حکیم ہفت ہنر ہو اسکے بعد طلسم سحر آفرین حاکم اُسکا ملکہ الماس
روشن بخت ہو بعد اُسکے طلسم مراۃ العدم ہو حاکم وہان کا قیصر صاف باطن ہو سکندر رفرخ لقا نے
کہا اے مریخ آفتاب علم تمنے اسوقت ایسی باتین کین کہ دل مین ایک جوش پیدا ہوا اور انشاء اللہ تعالی
انمین سے دو ایک طلسمون کی سیر ضرور کرینگے مریخ آفتاب علم نے کہا جب مزاج مبارک مین آئے بطریق سیر
تشریف لیچلیئے غلام سے سب لوگ بخوبی آگاہ ہین بلکہ یہ سب لوگ ہمارے معین ومددگار ہین اور کیا عجب ہو جو
والد ماجد ان لوگون کو براے مدد بلائین ہان ایک طلسم تو ہمارے خلاف ہو اور وہان کا حاکم ہمارا دشمن ہو سکندر
نے پوچھا کون شخص مریخ نے عرض کی طلسم چہل سر جہان کا حاکم عفریت چہل سر ہو یہ شخص تو ہم لوگون سے
خلاف ہو باقی اور سب لوگ ہمارے شریک ہین اور ہم بھی اُنکے شریک تھے لیکن اب وہ ہمارے باغی ہین اور ہم اُنکے
دشمن ہین راہ بھر یہی باتین رہین جب دن گذر گیا اور آفتاب غروب ہونچا تو مریخ نے عرض کی آج یہان قیام
فرمایئے مین یہان کے باشندون سے کیفیت صاحبقران کی تحقیق کرلون کل پھر تشریف لیچلیئے گا سب سردارون
نے قبول کیا مریخ آفتاب علم نے بارگاہ مین استادہ کرائین سب سردار اپنی اپنی بارگاہ مین گئے نماز سے
فراغت حاصل کرکے جو بارگاہ براے نشست مقرر تھی وہان تشریف لائے مریخ آفتاب علم بھی حاضر ہوا
سب سردار جمع ہوئے سکندر رفرخ لقا نے کہا اس ذکر کو صاحبقران کے سامنے بیان کرنا مریخ نے عرض کی
مین بھی عرض کرونگا اور صاحبقران زمان کو خود بھی معلوم ہو جائیگا اور کیا عجب ہو کہ ان طلسم کے فتح کرنے کی
ضرورت ہو شاہزادہ سکندر رفرخ لقا نے کہا اگر ضرورت ہوگی تو مین ضرور ایک طلسم مین اجازت لیکر
جاؤنگا مریخ نے عرض کی جبتک یہ طلسم شکست نہونگے والد ماجد کو کوئی قتل نہین کرسکتا اور جبتک وہ قتل
نہونگے اسوقت تک یہ طلسم فتح نہوگا نورالدہر نوجوان نے فرمایا واقعی وہ تین طلسمون کی تو کیفیت سنکر مین بھی
مشتاق ہوا مریخ نے عرض کی آپ تشریف لے چلیے مین سیر کرالاؤن نورالدہر نے فرمایا یون چلنے سے کیا حاصل
ہو جب تک کسی کار خاص کے واسطے وہان نہ جائین مریخ نے عرض کی اسکا بھی وقت آئیگا غرض شب بھر
یہی باتین رہین صبح کو مریخ نے اُس صحرا کے باشندون کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو مریخ
آفتاب علم نے صاحبقران کو دریافت کیا اُن لوگون نے کہا اس طرف سے اس وضع کے لوگ
نہین گئے اگر اسطرف آتے تو ضرور کیفیت معلوم ہوجاتی مریخ آفتاب علم نے تاکید کی کہ اگر اسطرف

اب آئین تو انھین بادشاہ طلسم سے زیادہ جاننا جو وہ فرمائین اُسے ماننا اگر خلاف کروگے تو اُنکے ہاتھ سے
زندہ نہ بچوگے تمھارے واسطے سکتے ہین سب نے عرض کی جیسا آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہوگا مریخ
آفتاب علم نے اُس سمت کو بھی دور تک دیکھا جب ایک دریا ملا تو مریخ نے سب سرداروں کی خدمت
مین عرض کی کہ اب حد سمت ختم ہو گئی معلوم ہوا کہ صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اسطرف تشریف
نہین لائے ہین مجبور ہو کے سب سردار اُسطرف سے واپس ہوئے مریخ نے عرض کی اب اسطرف جانا ہے
جس سمت کا وعدہ رنگین چشم جادو سے ہو سب نے کہا بہت مناسب ہے ہم موجود ہین جس طرف تلاش
مین صاحبقران کی چلو ہمین عذر نہین ہے مریخ جادو اُس طرف متوجہ ہوا اب صحراؤن اور قریون مین
تلاش کرتا ہوا جہان کا وعدہ رنگین چشم جادو سے تھا وہان پہونچا رنگین چشم تنہا ایک صحرا مین آمد
مریخ کا منتظر تھا مریخ آفتاب علم نے جو رنگین چشم کو دیکھا گلے سے لگا لیا کہا صاحبقران کی
کیفیت بیان کرو رنگین چشم نے کہا مین نے اس سمت مین صاحبقران کو بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ
نہین ملا اب آپ کے مزاج مین آئے تو تلاش کیجیے مریخ آفتاب علم نے کہا تمنے مجھ سے بہتر تلاش
کیا ہوگا مگر ایک بار پھر دیکھ لینے مین کچھ قباحت نہین ہے رنگین چشم نے عرض کی مین حاضر ہون تشریف
لیچلیے مریخ رنگین چشم کو ہمراہ لیکر اُس سمت مین گیا جب حد حائل ہوئی واپس آیا سردارون سے آکر
عرض کی نہین معلوم صاحبقران کس جانب تشریف لے گئے اس سمت مین بھی پتہ نہ ملا اور یہی تین سمتین ہین
چوتھی سمت میں ہو اُس طرف کوئی جا نہین سکتا ہے نور الدہر نے فرمایا اُسطرف نہ جانے کا کیا سبب ہے
مریخ نے عرض کی یہ کیفیت مجکو بالکل نہین معلوم مگر بزرگون سے اکثر سنا ہے کہ اسطرف جو جائیگا بہت پچھتائیگا
اور کوئی بادشاہ طلسم اس طرف نہین جاتا ہے ایک بار ایک وزیر ہمارے یہان کا اسطرف چلا گیا تھا آجتک اُسکا
پتہ نہ معلوم ہوا کہ کیا ہو گیا اور کہان چلا گیا نور الدہر نے فرمایا بیشک امیر اُسی طرف تشریف لے گئے ہونگے
مریخ نے عرض کی اے شہریار اسطرف کوئی نہین جاتا ہے نور الدہر نے فرمایا اسی سے مین کہتا ہون کہ
صاحبقران اُسی جانب تشریف لے گئے ہونگے مریخ نے عرض کی پھر غلام حاضر ہے حضور بھی تشریف لیچلین
نور الدہر نے کہا مین ضرور اُس طرف جاؤنگا اور صاحبقران کو پاؤنگا مریخ نے عرض کی جس وقت مزاج مبارک
مین آئے تشریف لیچلیے نور الدہر نے فرمایا آج شب یہان قیام کرو کل صبح کو بعد نماز یہان سے سفر کرینگے
مریخ نے رنگین چشم سے کہا رنگین چشم نے جواب دیا کہ کوئی بھی آجتک اُسطرف گیا ہے مریخ آفتاب علم
نے کہا مین نے بہت بہت سمجھایا مگر شہریار کی سمجھ مین نہین آتا ہے اسمین مجبور ہون اور وہ جب میرا کہنا قبول
نہین کرتے ہین تو تمھارے کہنے سے کیونکر کرین گے رنگین چشم نے کہا مین جا کر عرض کرتا ہون اگر قبول
فرمائینگے تو بہت مناسب ہوگا ورنہ جو آپکی مرضی ہو ہمین کیا عذر ہے مریخ نے کہا جاؤ رنگین چشم نور الدہر
کے پاس آیا بہت کچھ سمجھایا نور الدہر نے کہا اے رنگین چشم مین تنہا اس طرف کے جانے پر زور نہین دیتا
ہون بلکہ اور لوگ بھی کہتے ہین اگر وہ وہان کے جانے سے باز رہین تو مین بھی ہرگز نہ جاؤن رنگین چشم نے
عرض کی آپ تو اپنے قصد سے باز رہیے اور سب کو مین راضی کر لونگا نور الدہر نے کہا جب وہ لوگ
راضی ہو جائینگے تو مین بھی پھر جانے کا نام نہ لونگا رنگین چشم وہان سے شاہزادہ امیر الزمان کے خیمے
مین آیا کہا اے شہریار آپ نے کیا ارادہ کیا ہے اسطرف کوئی نہین جاتا ہے امیر الزمان نے فرمایا اگر سب لوگ

اسطرف کے جانے سے باز رہینگے تو مین بھی ہرگز نجاؤنگا رنگین چشم اسی طرح ہرایک کی بارگاہ مین آیا مگر سب نے
ایک ہی جواب دیا آخر کار مجبور ناچار رنگین چشم پھر مرجح آفتاب علم کے خیمے مین آیا کہا کوئی راضی نہین ہوا
ہی سب کی یہی رائے ہو کہ وہان ضرور جائین اب مین مجبور ہون مرجح نے کہا مین نے پیشتر ہی تم سے کہا
تھا کہ یہ لوگ جو زبان سے کہدیتے ہین اُسکو ضرور کرتے ہین رنگین چشم نے کہا اب کیا انتظام کیا جائے
جو سب کا جانا ملتوی رہے مرجح نے کہا اب یہ لوگ اسطرف ضرور جاینگے اور عجب بھی نہین جو صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان اُسی طرف تشریف لیگئے ہون رنگین چشم مجبور ہوا اُسی گفتگو مین صبح ہوگئی سرداران
اسلام نے نماز سحر سے فراغت کی لشکر تو تیار تھا اُسی وقت روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

مگر اب کیفیت بدیع الملک نوجوان اور صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب بدیع الملک تلاش راہ مین روانہ ہوئے تو طلسم کی چہار دیواری کا دورہ کیا جب کسی سمت راستہ نہ پایا تو
ایک جنگل کی طرف متوجہ ہوئے کہ اسطرف کچھ مکانات پتھر کے دکھائی دیتے تھے بدیع الملک نوجوان نے
یہ خیال کیا کہ یہ مکانات جو نظر آتے ہین شاید یہان جانے سے راہ طلسم دستیاب ہو اس خیال سے اُسطرف
چلے تھوڑی دور کے بعد ایک چہار دیواری پتھر کی نظر آئی شاہزادہ اُس چہار دیواری کے گرد پھرا کسی طرف
راہ نہ پائی ایک جانب کچھ نشان دیوار مین نظر آئے کہ مثل زینے کے بنے تھے بدیع الملک اُنکے ذریعہ
سے دیوار کے اوپر آئے دیکھا ایک میدان ہو اور بیچ مین ایک حجرہ بنا ہو بدیع الملک دیوار کے نیچے
اُترے اُس حجرے کے قریب آئے دیکھا اُسکے دروازے پر بخط جلی لکھا ہو کہ جو شخص یہان آئے اُس حجرے
کو نہ کھولے کہ بہت تکلیف اُٹھائیگا اور سزا سے سخت پائیگا نیچے اُسکے ایک ساحر کا نام لکھا ہی بدیع الملک
نے دل مین خیال کیا کہ یہ وصیت کسی اہل اسلام کی نہین ہو بلکہ ایک کافر کی ہو اُسکا ماننا نہ ماننے سے بہتر نہین ہی یہ سوچکے
بدیع الملک اُسکے دروازے کے قریب آئے دیکھا ایک قفل آہنی پڑا ہو بدیع الملک نے اُس قفل پر
بہت زور کیا مگر قفل نہ کھلا بدیع الملک نے پھر دوسری طرح سے زور کیا مگر قفل کو ذرا بھی صدمہ نہ پہونچا
اب بدیع الملک کو غصہ آیا لوح محفوظ اُس قفل سے مس کی لوح کے مس ہونے سے قفل زمین پر گر پڑا
بدیع الملک نے در کھولا اندر تشریف لائے عجب سامان دیکھا کہ ایک مہجبین غیرت لعبتان چین ایک
مسہری پر لیٹی ہی مگر اُسکا سر کسی ظالم نے تن سے جدا کیا ہو تن بے سر سے خون رواں ہو بدیع الملک نے
جو صورت زیبا اُس نازنین کی دیکھی اور اس حالت مین پایا صبر کا یارا نہ رہا سر کو تن سے ملایا آپ اُسکے
سرہانے بیٹھکر آبدیدہ ہوئے ایسی محویت طاری ہوئی کہ سر و پا کا ہوش نہ رہا اس کیفیت مین بدیع الملک کو
دو روز گذر گئے جب تیسرا روز ہوا تو بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بد انجام اُس حجرے کے دروازہ
سے آیا بدیع الملک کو دیکھکر سلام کیا کہا اے شہریار آپ یہان کیونکر تشریف لائے بدیع الملک نے
سب کیفیت اپنے آنے کی بیان کی اُس ساحر نے کہا اب آپ یہان کیون تشریف رکھتے ہین بدیع الملک
نے کہا مین اُسکی حقیقت دریافت کرنا چاہتا ہون کہ اِس نازنین کو کسنے قتل کیا اور اُسکی کیا خطا تھی اُس
ساحر نے کہا اے شہریار یہ نازنین کشتہ سحر ہو اگر اُسکی کوشش کیجائے تو یہ زندہ ہو جائے بدیع الملک یہ سُنکر
خوش ہوئے فرمایا اسکے واسطے کیا تدبیر ہو جو اُسکو اِس قید الم سے نجات ملے اُس ساحر نے کہا اے شہریار اوّل تو

یہ کہ آپ چاہ عظیم مین جاکر پھاند پڑیے اور وہان کے ساحرون کو قتل کیجیے وہان سے ایک گلدستہ لائیے وہ اُسکے سرہانے رکھیے پھر ایک ہفتہ تک دریاے تاریک مین شناوری فرمائیے آٹھوین روز تاریک سحر طراز سے مقابلہ کیجیے ایک گلدستہ اُسکے پاس ہی اُسکو بھی لائیے جب دونون گلدستے آپکے پاس مہیا ہون اور ان دونون کے پھول اس نازنین کو سنگھائیے تب اُسکو ہوش آئے اور سحر دور ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا یہ کیا مشکل ہی مین چاہ عظیم کی طرف جاؤنگا وہان سے گلدستہ لاؤنگا دریاے تاریک مین شناوری کرونگا تاریک جادو کو مار کر گلدستہ لونگا مگر مجھے راہ سے آگاہی نہین ہی اگر تم رہبری کرو تو مین وہان تک پہونچ جاؤن اُس ساحر نے بدیع الملک سے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لےچلیے مین آپکو چاہ تک پہونچا دونگا بدیع الملک اُٹھے ساحر بھی ہمراہ ہوا بدیع الملک کو ساتھ لیے ہوئے ایک کنوئین کے قریب آیا کہا یہی چاہ عظیم ہی آپ کچھ خوف نہ فرمائیے اندر تشریف لیجائیے بدیع الملک نے چاہا کہ مین کنوئین کے اندر کود پڑون مگر کسی نے ہاتھ پکڑ لیا بدیع الملک نے بہت بہت زور کیا مگر ہاتھ نہ چھوٹا بدیع الملک مجبور ہوئے اُس ساحر نے کہا اے شہریار آپکو خوف آگیا یہ اچھا ہوا ابھی تو آپ کو بڑے بڑے ساحرون سے مقابلہ کرنا ہی جب کوئی ساحر آپ کے سامنے آئیگا اُسوقت آپ کی کیا کیفیت ہوگی بدیع الملک نے فرمایا مین مجبور ہون کہ میرے بازو کوئی شخص پکڑے ہی مین لاکھ زور کرتا ہون مگر بازو نہین چھوٹتے ساحر نے کہا آپ اسطرف واپس آئیے ابھی ادھر نجائیے بدیع الملک نے چاہا پیچھے ہٹون مگر نہ ہٹا گیا ساحر نے کہا یہ بھی نہین ممکن ہی ساحر حیران ہوا کہ یہ کیا مشکل ہی کہا ابھی ٹھہر جائیے مین اور کوئی تدبیر کرتا ہون یہ سنکر بدیع الملک وہین ٹھہرے رہے ساحر ایک جانب روانہ ہوا جب ساحر کچھ دور نکلگیا بدیع الملک کے ہاتھ پانون کھل گئے شاہزادے نے چاہا مین اب چاہ مین کود پڑون پھر دست و پا کی وہی حالت ہوگئی بدیع الملک مجبور ہوئے چاہا اپنے تئین ہلاک کرون کہ ایک آواز آئی اے بدیع الملک کیا نادانی کرتے ہو مقام سحر ہی یہان کی کوئی بات صحیح نہین ہی صرف تمھارے پھنسانے کی تدبیر ہی خبردار کسی کے دام مکر مین نہ پھنسنا یہان پر تمکو لوح محفوظ کام دیگی جو احکام لوح مین دیکھو اُسپر عمل کرو بدیع الملک اُس آواز کے آنے سے ہوش مین آئے لوح محفوظ کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اپنے کو اس حجرے تک پہونچاؤ نازنین کے جسم سے اِس لوح کو مس کرو قدرت خدا کا تماشا دیکھو بدیع الملک اُسطرف روانہ ہوئے اُس حجرے کے قریب آئے لوح کو اُس نازنین کے جسم سے مس کیا ایک آواز مہیب آئی حجرے مین آگ لگ گئی تھوڑی دیر مین سب حجرہ جلگیا ایک آواز آئی کہ شکستی مرا نام من مہتاب جادو بود اُس آواز کے آنے سے بدیع الملک نے دیکھا کہ چارون طرف سے ساحرون نے آکے گھیر لیا غل مچانا شروع کیا بدیع الملک نے تلوار میان سے لی ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا بعض ساحرون نے آپس مین کہا کہ معلوم ہوتا ہی طلسم فیروزیہ کی عمر تمام ہوئی بعض نے کہا طلسم کشا کی صورت اس جوان سے کچھ مشابہ ہی مگر طلسم کشا اصلی یہ نہین ہی اسکے واسطے لکھا ہی کہ وہ بزرگ ہوگا ابھی اس جوان کی عمر بہت کم ہی بدیع الملک یہ گفتگو سنکر تعجب کی نگاہون سے چارون طرف دیکھتے تھے مگر کچھ خیال نہ تھا تھوڑی دیر کے بعد جو بدیع الملک نے خیال کیا تو مجمع ساحران کو بہت دیکھا تعجب ہوا تصور کیا کہ مین نے اسقدر ساحر قتل کیے مگر ابھی تک کمی نہین ہوئی پھر مصروف قتل ہوئے تھوڑی دیر مین مجمع کو اور زیادہ دیکھا بدیع الملک اور زیادہ حیران ہوئے اسی طرح اور تھوڑی دیر مین انبوہ کثیر ہو گیا بدیع الملک بھی

تھک گئے لڑنے سے عاجز ہوئے مجبور ہو کر لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا اے بدیع الملک تمنے غضب کیا
جو اُنسے جنگ کی یہ لوگ محض تمھارے ڈرانے کو یہان آئے تھے اگر تم خاموش چلے جاتے تو تمسے کوئی
نہ بولتا اب جسکو قتل کروگے اُسکے عوض چار ویسے ہی پیدا ہونگے مناسب یہ ہو کہ اب تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ
ایک طائر آئیگا اُس طائر کو تیر سے نشانہ کرنا مگر ایک تیر کے سوا دوسرا تیر نہ لگانا اگر وہ ایک تیر مین گر گیا تو
یہ سب مرجائینگے اور اگر تیر نے خطا کی تو پھر تمھارا زندہ واپس جانا محال ہو یہ بہت مقام سخت ہو جو اسکو
فتح کریگا وہی طلسم کشا ہو اُسی کے ہاتھ سے طلسم فیروزیہ فتح ہوگا بدیع الملک کو جوش ہوا دل مین
خیال کیا اسکو فتح کرون اور طلسم کی طرف روانہ ہون یہ طلسم بھی میرے ہاتھ سے فتح ہو صاحبقران بہت
خوش ہونگے یہ سوچ رہے تھے کہ ایک جانب سے گرد بلند ہوئی جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو پھر
بدیع الملک نے دیکھا کہ صاحبقران زمان گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوئے آتے ہین بدیع الملک آگے
بڑھے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک تم یہان کس طرح پہونچے بدیع الملک نے اپنی
کیفیت بیان کی امیر نے چاہا تلوار کھینچ کے مجمع ساحران پر جا پڑون بدیع الملک نے عرض کی ابھی موقع نہین
ہے لازم یہ ہو کہ اُنسے جنگ نہ کرے بلکہ تھوڑی دیر مین ایک طائر آئیگا اُسکو تیر سے نشانہ کیجیے گا جب وہ مر کے
گریگا یہ سب مرجائینگے امیر نے فرمایا آخر یہ کون جگہ ہو بدیع الملک نے عرض کی یہ تو مین نہین جانتا ہون
کہ یہ کون مقام ہو مگر یہ معلوم ہو کہ جو اس جگہ کو فتح کریگا وہی اُس طلسم کو بھی فتح کریگا صاحبقران کو تعجب
ہوا یہ ذکر تھا کہ طائر درخت پر آکے بیٹھا امیر نے تیر ترکش سے لیا کاندھے سے کمان اُتاری بدیع الملک
نے عرض کی آپ کیون تکلیف فرمائین مین اس طائر کو بھی نشانہ کرتا ہون امیر نے فرمایا مین اسم اعظم پڑھ کے
تیر لگاؤنگا خطا نہ پاؤنگا بدیع الملک سمجھے صاحبقران کا ارادہ ہو کہ طلسم کو فتح کرین بلحاظ صاحبقران
خاموش ہو رہے امیر نے اسم اعظم شروع کیا جب اسم اعظم پڑھ چکے تیر سر کیا طائر اُڑا مگر قضا آ پہونچی تھی تیر طائر
کے سر پر پڑا تڑپتا ہوا زمین پر گرا اُسکے گرتے ہی تاریکی چھا گئی آوازین مہیب آنے لگین کچھ شعلے بھڑکنے لگے
آندھی چلنے لگی صاحبقران نے بدیع الملک سے کہا یہ طائر کوئی ساحر تھا مگر بڑے ساحرون سے تھا کہ
تاریکی چھائے بڑی دیر ہوئی اب تک روشنی نہین ہوئی بدیع الملک نے کہا یہان عجائب عجائب چیزین
دیکھنے مین آئین صاحبقران نے فرمایا طلسم فیروزیہ بہت بڑا طلسم ہو امیر باتین کر رہے تھے کہ ایک آواز
آئی کشتی مرا نام من طائر ہفت فوس جادو بود اس آواز آنے سے اور آفت زیادہ برپا ہوئی مگر تھوڑی
دیر کے بعد وہ تاریکی برطرف ہوئی صاحبقران نے دیکھا نہ وہ صحرا ہو نہ وہ ساحرین دیوار آہنی طلسم فیروزیہ
کی معلوم ہوتی ہو اور ایک پھاٹک عالیشان نظر آتا ہو امیر اُس پھاٹک کے قریب آئے دروازے پر
لکھا تھا کہ در طلسم فیروزیہ امیر نے بدیع الملک سے فرمایا یہ وجہ تھی کہ دروازہ اس طلسم کا نہ ملتا تھا
اور یہان ایسے ایسے عجائب و غرائب جمع کیے گئے تھے مگر غضب کا سحر کیا گیا تھا اگر تمام عمر پھرا کرتے تو بھی
راستہ نہ پاتے نہین معلوم اور سردارون پر کیا گذری اور وہ کہان غائب ہوگئے بدیع الملک نے
عرض کی وہ دیوار کے پاس جا کے طلسم کے اندر گئے ساحر وہان موجود رہتے ہین جو کوئی جاتا ہو اُسکو اندر
لیجاتے ہین مگر نظر نہین آتا صرف ایک ہاتھ دکھائی دیتا ہو جب مین دیوار کے قریب پہونچا تو یہی واقعہ گذرا
مگر تعویذ جات کی برکت سے گزند نہ پہونچا امیر نے فرمایا مجکو بھی کچھ معلوم ہوا تھا مگر مین نے خیال نہین کیا

بدیع الملک اور صاحبقران یہ باتین کرتے ہوئے اُس پھاٹک کے اندر گئے امیر نے دیکھا ایک میدان وسیع ہو کوسون تک درخت کا نام نہین دھوپ اس شدت کی ہو کہ زمین پر پانون رکھنا ناگوار ہوتا ہو صاحبقران نے بدیع الملک سے کہا اس میدان مین کس طرف جائین کیونکر راہ کا پتہ پائین بدیع الملک نے عرض کی جس طرف چلتے ہین ادھر ہی تشریف لیچلیئے خدا مالک ہو وہ منزل مقصود پر پہونچاویگا صاحبقران نے فرمایا اتنا بڑا میدان کئی دن مین طے ہوگا بدیع الملک نے عرض کی مین نہین عرض کرسکتا ہون اگر دس دن مین بھی یہ میدان طے ہوا اور آبادی ملی تو گویا بہت جلد تکلیف سے فراغت پائی امیر نے فرمایا اس وقت پیاس کی شدت ہو اگر پانی نہ ملیگا تو راستہ چلنا مشکل ہوگا بدیع الملک نے عرض کی آپ ٹھہر جائیے مین چہار جانب تلاش کرتا ہون شاید اُس میدان مین کہین کنوان ہو تو پانی حاضر کرون صاحبقران نے فرمایا بھلا اس ویرانے مین کنوان کہان ہوگا بدیع الملک نے عرض کی آپ چونکہ اسوقت شدت تشنگی سے پریشان ہین آپ کو زیادہ مسافت اٹھانا مناسب نہین ہو مین جاتا ہون امیر وہین ٹھہرے بدیع الملک ایک جانب روانہ ہوئے قریب دو کوس کے نکل گئے اور پانی ملنا تھا اب بدیع الملک کو بھی شدت تشنگی نے بیتاب کیا شاہزادے نے اس سمت کو ترک کیا دوسری جانب روانہ ہوئے قریب ایک کوس کے راہ طے کی تھی کہ ایک کنوان نظر آیا بدیع الملک نے کمند کو کھولا ڈولچی نکالی کمند کو ڈولچی مین باندھ کر کنوئین مین ڈالا پانی نکالا لیکر وہان سے روانہ ہوئے جب دور نکل آئے اور ڈولچی کی طرف خیال کیا اُسکو خشک پایا سمجھے پانی بہ گیا اور حرارت آفتاب سے ڈولچی خشک ہو گئی پھر اُس طرف سے پلٹے اُس چاہ کے قریب آئے پھر پانی بھر کر روانہ ہوئے جب دو کوس زمین نکل گئے پھر ڈولچی کو خشک پایا گو بدیع الملک نے بہت کچھ حفاظت کرلی تھی مگر پانی کو ڈولچی سے خالی پایا اب یہ خیال کیا کہ صاحبقران کی خدمت مین چلون اور یہ کیفیت عرض کرون امیر کو کنوئین پر لاکر پانی پلاؤن یہ سوچکر روانہ ہوئے راستہ بھول کر کسی اور سمت کو نکل گئے دن بھر پریشان پھرے مگر صاحبقران کا پتہ نہ ملا جب آفتاب غروب ہوا تو بدیع الملک اُسی میدان مین گھوڑے سے اُترے زین پوش بچھاکے بیٹھے چونکہ دن بھر کی رہروی کی تھی بہت خستہ تھے ہوا جو میدان مین چلی بدیع الملک کو نیند آگئی شاہزادہ لیٹ کر سوگیا اسقدر غفلت طاری ہوئی کہ جب دن دو گھڑی آچکا تب بدیع الملک کی آنکھ کھلی دیکھا گھوڑا نہین معلوم ہوتا ہو اُٹھے دور تک تلاش کیا کہین پتہ نہ ملا مجبور ہو کے پیادہ پا روانہ ہوئے اُسدن بھی شام تک رہروی کی نہ آبادی ملی نہ صاحبقران سے ملاقات ہوئی جب آفتاب غروب ہوگیا بدیع الملک اُسی میدان مین قیام پذیر ہوئے ہوا سرد جو آئی پھر سو گئے صبح کو جب آنکھ کھلی سلاح غائب پائے بہت افسوس ہوا بدیع الملک کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اُٹھکر ایکطرف روانہ ہوئے ایک دریا نظر آیا بدیع الملک اُس دریا کے کنارے پر آئے منھ ہاتھ دھو کر تھوڑی دیر دم لیا پھر اُٹھے چاہتے تھے کہ چلون ایک جہاز نظر آیا بدیع الملک ٹھہر گئے اُس جہاز کی کیفیت دیکھنے لگے جب وہ جہاز قریب پہونچا تو ناخدا نے جہاز کو لنگر کیا کشتیان کھولین لوگ اُترے بدیع الملک دیکھتے رہے جب سب لوگ اُتر چکے تو ایک مرد ضعیف ریش سفید جہاز سے اُترا سب کے آگے اُسکی کشتی روان ہوئی کنارے پر آیا بدیع الملک پر نگاہ پڑی اُس مرد ضعیف نے کشتی سے اُتر کے بدیع الملک کو سلام کیا کہا اے جوان تو کون ہو کہان سے آیا ہو اُس ویران صحرا مین تیرا کیا کام ہو بدیع الملک نے اپنی کل کیفیت اُس مرد ضعیف سے بیان کی اور کہا

آپ کہان جاتے ہین کون صاحب ہین اُس ضعیف نے کہا مین تاجر ہون شمس بازرگان میرا نام ہی
طلسم فیروزیہ کے بادشاہ نے مجھے طلب کیا ہی وہان جاتا ہون بدیع الملک نے کہا وطن آپ کا کہان ہی
شمس نے جواب دیا مین ختن کا رہنے والا ہون شہر فیروزیہ وہان سے دو برس کی راہ تھا بڑی تکلیف
اٹھاکے آیا ہون شہر مین جاؤنگا بدیع الملک نے کہا کیا شہر طلسم سے الگ ہی شمس نے عرض کی طلسم شہر
سے دور ہی طلسم مین کون جا سکتا ہی یہ کہکر شمس نے کہا پھر آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے ورنہ مسافت راہ
کی تاب نہ لائیے گا بہت پریشان ہوجیے گا بدیع الملک شمس کے ہمراہ ہوئے شمس نے تھوڑی دیر
اُس میدان کو دیکھا پھر اپنی کشتی پر آیا جہاز پر سوار ہو کر لنگر اُٹھوا دیے جہاز چل نکلا بدیع الملک تو اس طرح سے
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ امیر نے جب بدیع الملک کو برائے تلاش آپ روانہ کیا تو اُسی دھوپ مین عرصے تک انتظار کیا جب
دن باقی نرہا صاحبقران نے تیمم کرکے نماز پڑھی چونکہ تھکے ہوئے تھے اسوقت پھر چلنا مناسب نہ جانا
گھوڑے سے زین پوش اُتار از مین پر بچھاکر بیٹھے تھوڑی دیر مین شام ہوگئی میدان مین ہواے سرد
چلنے لگی صاحبقران کو نیند آگئی امیر نے آرام فرمایا نصف شب نہ گذری تھی کہ صاحبقران کے مرکب نے
غل مچانا شروع کیا امیر کی آنکھ کھل گئی دیکھا ایک مرد سیہ فام گھوڑے کو کھولنا چاہتا ہی امیر نعرہ کرکے اُٹھے
اُسکے قریب آئے کہا او دزد مکار تو کون ہی اس صحرا مین کہان رہتا ہی اُسنے جواب دیا کہ مین دزد نہین ہون
بلکہ اس صحرا کا نگہبان ہون مجکو یہی خدمت سپرد ہی کہ جو کوئی اسطرف آئے اُسکو عاجز کرون صاحبقران نے
یہ سُنکر ایک طمانچہ اُسکے سر پر مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا ایک آواز آئی کشتی مرا نام من دشت بان جادو بود اور
صاحبقران زمان نے گھوڑے کے قریب آگے گردن پہ ہاتھ پھیرا پھر زین پوش پر آکے آرام فرمایا
تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ مرکب نے پھر آواز دی صاحبقران کی آنکھ کھلی دیکھا ایک اور ساحر گھوڑے کے
پاس کھڑا ہی امیر پھر اُٹھے اُسکے قریب آئے فرمایا او مکار تو کون ہی اُسنے جواب دیا مین دشت بان ہون
تمنے میرے بھائی کو قتل کیا ہی مین تمھین قتل کرونگا امیر نے فرمایا پھر انتظار کس بات کا ہی مین موجود ہون جو حوصلہ
رکھتا ہو پیش کر اُسنے ایک گولہ امیر کی طرف پھینکا صاحبقران نے اسم اعظم وردِ زبان کیا گولہ زمین پر
گرا ساحر نے دوسرا گولہ امیر کی طرف پھینکا وہ بھی بیکار گیا اسی طرح اُس ساحر نے تین گولے پیہم
صاحبقران کی طرف پھینکے مگر سب خالی گئے آخرکار مجبور ہوکے اُسنے صاحبقران سے کہا اب مین سحر کر چکا
معلوم ہوا کہ تمھین بھی سحر مین بہت اچھا دخل ہی اب تم سحر کرو مین اُسکو رد کرونگا صاحبقران نے فرمایا ہم سحر اور
ساحر دونون کو برا جانتے ہین اور ساحر پر لعنت کرتے ہین کہ سحر ہمارے مذہب مین حرام ہی ہم خدا پر
بھروسا رکھتے ہین ساحر نے کہا اگر آپکا خدا برحق ہی تو مجھے کسی قسم کا گزند نہ ہو بچائیے امیر نے آگے بڑھ کے
اسکا ہاتھ پکڑا چاہا طمانچہ ماررون کہ سر اُسکا اُڑ جائے ساحر نے سحر کیا لیکن صاحبقران زمان کی قوت مین کسی
قسم کا فرق نہ پایا سمجھا یہ شخص مجھے ہلاک کریگا یہ سوچ کے کہا مجکو معلوم ہوا کہ آپ کا خدا برحق ہی اور آپ کا
مذہب بہت صحیح ہی مجکو امان دیجیے امیر نے کہا جب تک اپنے مذہب کو ترک نہ کروگے امان نہین ملیگی

ساحر ... ہب قبول کرتا ہون اور سامری وجمشید پر لعنت کرتا ہون امیر نے اُسکا ہاتھ
چھوڑ دیا ساحر ... ہوا صاحبقران سے تقصیر معاف کرائی عرض کی اب غلام کے یہان تشریف لے چلیے
آرام فرمائیے صاحبقران نے کہا اپنا نام بتاؤ ساحر نے عرض کی کہ مجھے رہ نورد جادو کہتے ہین اس صحرا مین
فیروز کی طرف سے مقرر ہون اسکا حکم ہی کہ جو کوئی یہان آئے اُسکو نہ آنے دون اور سر کاٹ کے
لیجاؤن یا ایسا پریشان کرون کہ وہ اسی صحرا مین تڑپ تڑپ کے مرجائے صاحبقران نے فرمایا اے رہ نورد
بدیع الملک اور مین اس صحرا مین ہمراہ تھے مجھے پیاس کا غلبہ ہوا اُنکو پانی لینے کو بھیجا مین عرصہ تک وہان منتظر
رہا مگر وہ واپس نہین آئے مین نے بہت تلاش کیا لیکن کہین پتہ نہین پایا رہ نورد جادو نے عرض کی اے
شہریار معلوم ہوتا ہی اُسوقت اُنھون نے راہ فراموش کی یا تلاش آب مین کسی طرف چلے گئے اور پھر آپ تک
نہ آسکے جس جگہ رات ہوئی ہوگی ایسی باتین اُنکے ساتھ بھی کی گئی ہونگی اگر فضل خدا شامل حال ہوا ہوگا تو بچگئے
ہونگے ورنہ کہین تباہ وبرباد پھرتے ہونگے صاحبقران نے فرمایا اب اُنکا پتہ کیونکر معلوم ہو رہ نورد نے
عرض کی مین صبح کو جاؤنگا سب صحراؤن مین دیکھ آؤنگا اسوقت آپ میرے یہان تشریف لے چلیے امیر نے
فرمایا اے رہ نورد جادو تمھارا مکان یہان سے کتنی دور ہی رہ نورد نے عرض کی بہت قریب ہی صاحبقران
نے فرمایا یہان تو مکان کیا کوئی درخت بھی نہین معلوم ہوتا ہی رہ نورد جادو نے عرض کی مکان زیر زمین
ہین یہ صحرا بنایا ہوا ہی اُسکے نیچے آبادی ہی صاحبقران نے فرمایا یہ اُسوقت معلوم ہوا کہ زمین بنائی ہی رہ نورد
نے عرض کی آپ ملاحظہ فرمالیجیے گا یہ کہکر صاحبقران کو اپنے ہمراہ لیا ایک مقام پر آیا مٹی ہٹائی امیر نے
دیکھا ایک نقب ظاہر ہوئی رہ نورد نے کہا آپ اب تشریف لے چلیں صاحبقران نے فرمایا مین اس راہ سے
واقف نہین ہون تم آگے چلو رہ نورد سلام کرکے آگے بڑھا صاحبقران اُسکے ہمراہ نقب مین داخل
ہوئے تھوڑی دور تک تو تاریکی رہی بعد تھوڑی دور کے صاحبقران نے دیکھا روشنی معلوم ہوئی ہی امیر آگے
بڑھے تھوڑی دور کے بعد نقب سے باہر آئے اب جو صاحبقران نے دیکھا ایک شہر آباد پایا بہت تعجب
ہوا کہا اے رہ نورد یہ کون شہر ہی رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران یہان سب ملازمین طلسم کے مکان ہین اور
کوئی غیر یہان نہین رہتا ہی صاحبان پیشہ بھی سب طلسم کے ملازم ہین جب وہان طلبی ہوتی ہی دوکانین بند کرکے
چلے جاتے ہین جب وہان سے فرصت ہوتی ہی پھر آکے یہان دوکانین کھولتے ہین اور جو اعلی درجون پر ملازم
ہین انکو دوکان کی ضرورت نہین ہی یہان جسقدر ملازمین طلسم ہین اُنکے مکان ہین صاحبقران رہ نورد جادو
سے باتین کرتے ہوئے شہر کی سیر دیکھتے ہوئے اُسکے مکان پر آئے رہ نورد صاحبقران جادو
کو اپنے مکان مین لے گیا امیر نے اُسکے مکان کو بہت نفیس پایا جب رہ نورد صاحبقران کو مکان
کے اندر لیگیا تو اپنے متعلقین کو بلایا کہا ہمارے آقائے نامدار تشریف لائے ہین اُنکو سلام کرو قدمبوسی سے
مشرف ہو سب نے امیر کو سلام کیا قدمبوسی سے مشرف ہوئے رہ نورد نے کہا مین نے آج سے
فیروز کی ملازمت ترک کی اور صاحبقران نامدار کی اطاعت قبول کی اور دین سامری کو بھی ترک کیا
اور خداوند واحد و یکتا پر ایمان لایا جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ بھی ترک مذہب کرے اور جو اُسکے
خلاف کریگا مین اُسکو اپنے یہان رہنے نہ دونگا بلکہ سزائے سخت دونگا اُسکے گھر مین بھی سب کو تعجب ہوا
مگر مجبور ہوگئے کچھ بن نہ پڑا سب نے دین سامری پرستی کو ترک کیا اطاعت اسلام قبول کی سب

صاحبقران کی خاطر مین معروف ہوئے شب انھین باتون مین بسر ہوگئی جب صبح ہوئی تو امیر مظفر نے رہ نورد جادو سے کہا اب تم جاؤ اور بدیع الملک کو تلاش کر کے لاؤ رہ نورد امیر سے رخصت ہو کر روانہ ہوا صاحبقران سے کہگیا کہ یا امیر آپ بے میرے کہین تشریف نہ لیجایئے گا جب مین حاضر ہونگا تو آپکو تمام طلسم کی سیر کرا دونگا صاحبقران نے فرمایا اے رہ نورد مین یہان جب تک نہ ہونگا میرا دم گھبرا ویگا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین اس شہر کی سیر کرون رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران آپ فتاح طلسم ہین آپکو علانیہ نہین پھرنا چاہیے صاحبقران نے فرمایا اچھا تم جاؤ مین بے تمھارے کہین نہین جاؤنگا رہ نورد جادو روانہ ہوا سب صحراؤن مین پھرا جب دوسرے روز ایک صحرا مین پہونچا اور وہان تحقیق کیا تو وہان کے نگہبانون نے کہا ہان ایک جوان یہان آیا تھا اُسکا مرکب اور اسلحہ ہمنے لے لیے ہین وہ کسی طرف چلا گیا اب اُسکی کیفیت نہین معلوم ہی رہ نورد نے کہا مرکب اور سلاح اُسکے ہمارے حوالے کرو ہم لیجاینگے اور اُس جوان کا بھی پتہ لگا ینگے نگہبانون نے سلاح و مرکب رہ نورد کو دیے رہ نورد وہان سے روانہ ہوا بہت دور دور بدیع الملک کو تلاش کیا جب شاہزادے کا پتہ نہ معلوم ہوا تو مجبور ہو کے اپنے مکان کیطرف واپس آیا یہان صاحبقران زمان اُسکے منتظر تھے جیسے ہی رہ نورد کو دیکھا پوچھا اے رہ نورد پہلے کیفیت بدیع الملک بیان کرو کہ تمنے کہین پتہ بھی لگایا رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران مین بدیع الملک کی تلاش مین بہت پھرا مگر وہ نہین ملے ہان مرکب اور سلاح اُسکے لایا ہون ایک صحرا مین وہ سورہے تھے وہان کے نگہبانون نے مرکب اُنکا چرایا وہ دوسری جگہ گئے وہان سلاح اُنسے ضائع ہوئے پھر نہین معلوم کسطرف گئے اور کیا ہوے صاحبقران کو بہت افسوس ہوا فرمایا اے رہ نورد بھلا تم کچھ کہسکتے ہو کہ بدیع الملک پر کیا گذری رہ نورد نے کہا مین یہ تو ضرور عرض کرتا ہون کہ وہ صحیح وسلامت ہین کسی قسم کا نقصان جان پر نہین پہونچا ہی مگر کسی طرف نکل گئے ہین اور کوئی کفیل بھی اُنکا پیدا ہوگیا ہی اُسی کے یہان ہین یقین ہی کہ آپسے ملینگے صاحبقران نے فرمایا ہان یہ بات میرے بھی قیاس مین آتی ہی مگر دل نہین مانتا رہ نورد نے عرض کی پھر جو کچھ ارشاد ہو مین بجالاؤن صاحبقران نے فرمایا سواے اُسکے کہ تم تلاش کرو اور کیا کہون رہ نورد نے عرض کی اب مین ایک ایک شخص کے مکان پر جاؤنگا سب کے یہان بہت تلاش کرونگا صاحبقران نے کہا اے رہ نورد اگر بدیع الملک کو تلاش کروگے مین تمام عمر تمھارا ممنون احسان رہونگا رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران یہ آپ کیا فرماتے ہین مین بسر وچشم تلاش کرنے کو جاؤنگا جس طرح ممکن ہوگا شاہزادے کو تلاش کر کے لاؤنگا یہ کہکر رہ نورد پھر صاحبقران زمان سے رخصت ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہی

کہ اُنکو جو شمس بازرگان اپنے ہمراہ لیکر چلا تیسرے روز جہاز اُسکا پھر لنگر زن ہوا بدیع الملک نے دیکھا سامنے آبادی معلوم ہوتی ہی شمس سے فرمایا یہ آبادی کیسی ہی شمس نے عرض کی شہر فیروز یہ اسیکا نام ہی اب آپ جہاز پر تشریف رکھیے مین فیروز ستارہ پیشانی کے پاس جاتا ہون وہان کچھ مال فروخت کرونگا دو تین تحفے اُسکے واسطے لایا ہون کہ سوا اُسکے دوسرا اُنکی خریداری نہین کرسکتا ہی اسنے خود مجھسے طلب کیے تھے وہ اُسکو پیش کرونگا پھر آپ کو جہان فرمایئے گا پہونچا دونگا اور مین بھی چندروز آپکی خدمت مین رہونگا بدیع الملک نے

فرمایا مین بھی فیروز کے دربار کا بہت مشتاق ہون تاجر نے عرض کی اے شہریار اگر وہان کوئی آپ سے
دریافت کرے کہ آپ کون ہین تو آپ کیا جواب دیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا جب کوئی ہمسے دریافت
کریگا اسوقت دیکھا جائیگا تاجر نے عرض کی ہین آپ کا ہمراہ لیجانا مناسب نہین جانتا ہون بدیع الملک
نے کہا اگر تمھاری راے نہین ہی تو مین نہ چلونگا مگر شہر کی سیر کرنے کو میرا بہت جی چاہتا ہی تاجر نے عرض کی مین
وہان سے فراغت کر آؤن پھر آپ کو شہر کی سیر کراؤن بدیع الملک نے قبول کیا شمس بازرگان کشتیان
منگا کے سوار ہوگیا بدیع الملک کی خدمت کو بہت سے آدمی چھوڑ گیا یہان بدیع الملک کا دل گھبرایا
ملازمین سے کہا کشتی لگاؤ ہم کنارے پر دریا کے جائینگے وہان سیر کرینگے دم گھبراتا ہی ملازمین مجبور ہوئے
پہلے تو سب نے عرض کی آپ کا جانا مناسب نہین ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی تم کشتیان طلب
کرو خادمون نے ناخدا سے جاکر کہا کہ شہریار کشتیان طلب کرتے ہین ساحل پر جائینگے دل بہلائینگے ناخدا نے
اسی وقت ملازمین کو روانہ کیا اُنھون نے جہاز پر سے کشتیان اُتارین دریا مین ڈالین بدیع الملک کشتی پر
سوار ہوئے اور بھی ملازمون کو ہمراہ لیا کنارے پر آئے خشکی مین اُترے ہوا جو سرد معلوم ہوئی ٹہلنے لگے
قضاے کار اُسوقت دریا پر ملکہ لیلاے کمان ابرو دختر فیروز ستارہ پیشانی براے سیر آئی ہوئی تھین
بدیع الملک کو جو ٹہلتے ہوئے دیکھا اپنی خواصون سے کہا یہ کون شخص ہی جو ٹہل رہا ہی خواصین بدیع الملک
کے قریب آئین مگر سحر سے اپنے تئین پوشیدہ کیے ہوئے کہ بدیع الملک اُنکو نہ دیکھ سکے وہ بدیع الملک
کو دیکھکر واپس گئین ملکہ سے کہا نہین معلوم کون ہی کسی ملک کا شاہزادہ معلوم ہوتا ہی اسطرف براے سیر آیا ہی
جہاز بھی دور کھڑا ہی اور کشتیان بھی قریب ساحل لگی ہین مگر ملکہ عالم آجتک ایسی صورتین نگاہ سے نہین گذرین
انسان ہی یا مجسم خدا کی شان ہی خواصون نے جو اسطرح بیان کیا ملکہ کو بھی شوق دید پیدا ہوا کہا تم لوگون کو یہی
رہتا ہی ارے کسی کی خوبصورتی سے ہمین کیا مطلب ہی خواصون نے عرض کی ملکہ عالم کنیزون نے تذکرتاً آپ سے
عرض کیا ورنہ ہمین کیا غرض ہی اور کیا دنیا مین یہی ایک حسین ہی ملکہ نے کہا مجھے آج تمھاری نگاہ کا امتحان منظور
ہی چلو مین بھی دیکھون خواصین ملکہ کو اپنے ہمراہ لیکر اُسطرف آئین ملکہ کی نگاہ جو جمال باکمال شہزادہ بدیع الملک
پر پڑی صبر و قرار سب نے جواب دیا عشق نے سلام کیا جنون نے مبارکباد دی ہاتھ گریبان کی طرف جانے لگا
ملکہ کو غش آگیا خواصون نے جو یہ حالت ملکہ کی دیکھی وہان سے اُٹھا لائین گلاب و کیوڑے کے شیشے
اُسی وقت منگائے ملکہ پر چھڑک کے لخلخہ سونگھایا لیلاے کمان ابرو کو ہوش آیا مگر عجیب حالت
بُری کیفیت حالت تباہ لب پر آہ دل مین بدیع الملک کی یاد زبان پر نالہ و فریاد افاقہ ہوتے ہی
خواصون سے پوچھا ارے وہ نوجوان غارتگر دین و ایمان کہان ہی خواصین ملکہ کی حالت دیکھکر تاڑ گئین
عرض کی حضور وہین ٹہل رہے ہین ملکہ نے کہا مجھے بھی وہین لیچلو اُس عابد کش و زاہد فریب کی صورت پھر
دکھا دو میری تو عجیب حالت ہی بُری کیفیت ہی کیا کرون کہان جاؤن کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم خیریت تو ہی
آپ کی طبیعت کو اسوقت انتہاے درجہ نادرست پاتے ہین گھبراتے ہین کچھ خلاصہ حال بیان فرمائیے کنیزون
سے نہ چھپائیے ملکہ نے ایک آہ سرد بھری کہا ارے اس جوان کی صورت دلفریب نے میرے دل کو بیتاب
کر دیا دل کو غم و الم سے بھر دیا اگر یہ میرے پاس نہ آئیگا تو زندگی دشوار ہوگی جینا مشکل ہوگا کنیزون نے
عرض کی پھر جو کچھ ارشاد فرمائیے ہم بجا لائین ملکہ نے کہا تم وزیر زادی کو ابھی جاکر لاؤ یہ کام اسی سے انجام پائیگا

تم لوگ اُسکو اچھی طرح انجام نہین دیسکوگی کنیزون نے عرض کی ہم ابھی جاتے ہین وزیرزادی کو لاتے ہین
یہکر چند خواصین تو ملکہ کے پاس رہین باقی سب روانہ ہوئین وزیرزادی ملکہ لیلاے ابروکمان کی زرین
گلگون لباس دختر شعلہ پوش جادو وزیر فیروز ستارہ پیشانی اپنے باغ مین بیٹھی تھی کہ کنیزان ملکہ لیلاے
کمان ابرو نے آکے سلام کیا زرین نے پوچھا کیون خیر ہی سب نے ملکہ کی کیفیت بیان کی وزیرزادی
کو بہت ہنسی آئی کہا ملکہ کو تو ہمیشہ ایسی باتین ناپسند تھین عاشقون کی مذمت کیا کرتی تھین آج خود مبتلاے
عشق ہوگئین کنیزون نے عرض کی اب جلد تشریف لیچلیے عرصہ نہ فرمایئے ملکہ کی عجیب کیفیت ہی اگر شاہزادہ
سوار ہوجائیگا تو کچھ بن نہ آئیگا وزیرزادی اُٹھی کنیزون کے ہمراہ ہوئی ملکہ کے پاس آئی کیفیت جو ملکہ کی دیکھی
تو عجیب حالت پائی قریب آکر مسکرا کے پوچھا کیون ملکہ عالم مزاج کیسا ہی ملکہ نے کہا اے زرین گلگون لباس
کیا حالت پوچھتی ہو عجب کیفیت ہی کیا بیان کرون ایک جوان غارتگر دین و ایمان کے حسن دلفریب نے صبر دل کا
چھین لیا مجکو دیوانہ بنادیا اب بھلا کوئی تدبیر بتادے اُس سے ملادے زرین نے عرض کی واری یہ تو
آپ نے ایسی نازک بات بیان فرمائی جسکا انتظام بہت مشکل ہی مین کیونکر اس کام کو انجام دے سکونگی
اگر اسکی اطلاع شہنشاہ کو ہوجائیگی تو وہ کیا کرینگے مجھے زندہ نہ چھوڑینگے ملکہ نے کہا اے زرین اب اسوقت
تو جو ہوسکے اُسکے ملنے کی تدبیر نکال دے پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا میری جان جائیگی اگر وہ عابدکش فریب
مجھ تک نہ آئیگا زرین نے عرض کی ملکہ مین بھی اُنکے دیکھنے کی مشتاق ہون ملکہ نے اپنے ہمراہ لیا
بدیع الملک جہان ٹہل رہے تھے وہان لاکر زرین گلگون پوش سے کہا دیکھو یہی جوان ہی زرین کی
جو نگاہ بدیع الملک پر پڑی دلمین کہا ملکہ نے بیجا عشق نہین کیا اصل مین یہ جوان اُسی کے لائق ہی دیر تک
بدیع الملک کا جمال دیکھا کی جب دیر ہوئی ملکہ نے کہا اے زرین اب دیر نہ کر دیکھتی ہو کہ کشتیان لب ساحل
لگی ہوئی ہین قریب ہی کہ سوار ہوکر روانہ ہوجائین زرین نے عرض کی واری پھر جو کچھ آپ ارشاد فرمایئے
مین بجالاؤن ملکہ نے کہا جو تم مناسب جانو وہ کرو زرین نے کہا مین اپنے تئین ظاہر کرتی ہون شاہزادے
کے پاس جاتی ہون آپ کا پیام پہونچاتی ہون ملکہ نے کہا تمھین اختیار ہی زرین بدیع الملک کے
قریب آئی اپنی صورت دکھائی بدیع الملک کو سلام کیا شاہزادے نے جواب سلام دیا زرین نے
عرض کی آپ کہان سے تشریف لائے ہین کس ارادے سے آئے ہین بدیع الملک نے اپنے آنے
کی حقیقت بیان کی زرین نے جو کیفیت سنی دنگ ہوگئی کہا پھر اب کہان تشریف لیجایئے گا بدیع الملک
نے فرمایا جب تک تاجر صاحب تشریف نہین لائینگے مین اسی جہاز پر رہونگا اُنکے آنے کے بعد یہان سے
روانہ ہوجاؤنگا زرین نے عرض کی جب تک تاجر صاحب تشریف نہ لائین آپ ہمین سرفراز فرمایئے دعوت
قبول کیجیے بدیع الملک نے جواب دیا مین عذر نہین کرسکتا ہون مگر مجبوری اسوجہ سے ہی کہ مجھے تاجر صاحب
کا حکم نہین ہی اور مین کہین جا نہین سکتا ہون آج بہت دم گھبرایا تو براے سیر لب ساحل آیا یہ بھی تاجر صاحب
سے پوشیدہ ایک بات کی ہی اگر اُنکو خبر ہوگی تو آزردہ ہونگے اور مین اُنکے تئین رنجیدہ کرنا نہین چاہتا ہون
کیونکہ وہ میرے محسن ہین زرین نے عرض کی جہان آپ یہانتک تشریف لائے اب مہربانی فرماکر
میرے غریب خانہ تک بھی قدم رنجہ فرمایئے کنیز کی عزت بڑھایئے بدیع الملک نے فرمایا تمھاری خاطر شکنی بھی
مجھے منظور نہین ہی مگر وعدہ مجھ سے اس بات کا کرو کہ جسوقت مین آنے کی اجازت طلب کرون اسوقت

جب آنے دیا زرین نے عرض کی جس وقت آپ کے مزاج مبارک مین آئے تشریف لے آئیگا مین مانع
ہونگی بدیع الملک نے ملازمین سے کہا ایک شخص حد سے زیادہ مصر ہوتا ہی اُسکی خاطر شکنی کرنا اچھا نہین ہی تم
لوگ بھی میرے ہمراہ چلو دو ایک روز مین واپس آئینگے جبتک تاجر صاحب بھی آجائینگے ملازمین نے عرض
کی آپ کو اختیار ہی ہم مانع نہین ہوسکتے بدیع الملک نے فرمایا کچھ نقصان نہین ہی ہر حال مین خدا نگہبان
ہی یہ کہکر زرین کے ہمراہ ہوئے ملازمین بھی ساتھ چلے مگر زرین نے کہا بھی کہ ان لوگون کی کیا ضرورت ہی
بدیع الملک نے فرمایا ان سب کا لیجانا فرض ہی اگر انھین نہ لیجاؤنگا تو سب کی خاطر شکنی ہوگی اور تاجر
صاحب سے میری شکایت کرینگے زرین نے کہا آپ کو اختیار ہی بدیع الملک زرین کے ہمراہ ہوئے تھوڑی
دور گئے تھے کہ زرین نے بدیع الملک سے عرض کی آپ ذرا توقف فرمائیے مین ایک انتظام کرون
پھر آپکو اپنے ہمراہ لے چلون بدیع الملک وہان ٹھہرے زرین ایک چار دیواری کے قریب پہونچی
اندر گئی تھوڑی دیر کے بعد پھر واپس آئی بدیع الملک سے عرض کی تشریف لیچلیے شاہزادہ آگے بڑھا
زرین ہمراہ ہوئی بدیع الملک کو ایک پھاٹک کے قریب لائی کہا اندر تشریف لیچلیے بدیع الملک اندر
اُس پھاٹک کے آئے دیکھا ایک باغ نہایت پرتکلف وضع مین ایک پتلی سنہری کھڑی ہی اُسکے سامنے
ایک بارہ دری بنی ہی غرض سب مقام نہایت نفیس بدیع الملک بہت خوش ہوئے زرین سے پوچھا کون
صاحب یہ پتلی کیسی ہی زرین نے عرض کی سب حقیقت آپ پر ظاہر ہو جائیگی بدیع الملک خاموش ہو رہے
آگے بڑھے زرین نے بدیع الملک کو ایک کمرے مین لاکے بٹھا دیا ملازمین کے واسطے ایک الگ جگہ
تجویز کی اور کہا کہ آپ لوگ یہان رہین گو سب ملازمین نے انکار کیا اور سب نے یہی کہا کہ ہم شہنشاہ کو اس مکان مین
تنہا نہین چھوڑینگے بدیع الملک نے فرمایا کیا مضائقہ ہی بیخوف رہو فضل الہی شامل حال ہی ملازمین نے بدیع الملک
کا جو ایما پایا وہان جا کر بیٹھے زرین بدیع الملک کے قریب آئی عرض کی اے شہریار جو کچھ مین کہون اُسکو بگوش دل
سماعت فرمائیے اور جواب معقول مرحمت کیجیے بدیع الملک نے فرمایا مین اچھی طرح سُن رہا ہون تم بیان
کرو زرین نے ایک تصویر نکالی بدیع الملک کو دکھائی بدیع الملک کی نگاہ جو تصویر پر پڑی
ایک آہ سرد بھری قریب تھا کہ بیہوش ہو جائین مگر اپنے تئین سنبھالا زرین نے شاہزادے کے چہرے کی طرف
دیکھکر عرض کی اے شہریار آپ تو تصویر کو دیکھکر ایسے بیخود ہو گئے کہ تاب ضبط باقی نہ رہی بدیع الملک
نے فرمایا اسکی وجہ تمھاری سمجھ مین نہ آئی اسوجہ سے تمنے میری بیخودی پر تعجب کیا زرین نے عرض کی اے شہریار
مین نہین سمجھی بدیع الملک نے فرمایا یہ تصویر میرے ایک دوست کی تصویر سے بہت مشابہ ہی مجھے اُسکا
خیال آیا اور کوئی سبب نہ تھا یہ کہکر بدیع الملک نے زرین کو ٹال دیا یہ کمسن ناتجربہ کار بدیع الملک کے
فریب مین آگئی دل مین کہا یہ جوان بھی مقرر کسی پر عاشق ہی اسکا رام ہونا بہت دشوار ہی مگر جو کچھ اس وقت
زبان یاوری دیگی اس سے کہ گذرونگی یہ سوچ کے زرین نے عرض کی اے شہریار جسکی یہ تصویر ہی اگر
اُسکو مین آپ کی خدمت مین حاضر کرون تو آپ کو سکون ہوگا بدیع الملک سمجھے کہ اس بات مین کوئی بھید ہی
یہان عقل سے کام لینا چاہیے اپنا حال اسپر ظاہر کرنا خلاف ہی یہ سوچ کے شاہزادے نے فرمایا کہ اگر اس صاحب تصویر
کو تمنے مجھ تک پہونچایا تو کیا مین جسکی یاد مین بیتاب ہون وہ غارتگر تو نہ ملجائیگا زرین نے عرض کی اے شہریار
آپ فرماتے ہین کہ ایسی ہی صورت ہی آپ کو صورت سے کام ہی بدیع الملک نے فرمایا تمھاری خوشی مجھے ہر طرح

منظور ہو اگر یہی ارادہ ہو تو دیر کرنا کیا ضرور ہی دم بھر دل ہی بہلیگا زرین نے عرض کی پھر آپ تکلیف فرمائین
میرے ساتھ تشریف لائین بدیع الملک اُٹھے زرین گلگون لباس آگے آگے روانہ ہوئی ایک دروازے
کے قریب پہونچ کے پردہ اُٹھایا بدیع الملک نے دیکھا اس پردے کے اُٹھتے ہی ایک آفتاب
محشر دین و ایمان کا غارتگر نمودار ہوا بدیع الملک دیکھکر بیتاب ہوگئے قریب تھا کہ غش کھاکے گرین مگر
اپنے تئین سنبھالا اُس بانی ناز و ادا نے پردا گرا دیا زرین سے کہا ارے یہ کون ہین کہان سے آئے ہین
میرے باغ مین اُنھین کون لایا زرین نے کہا آپ سے عرض کرونگی اسوقت یہ آپکے مہمان ہین آپکو
انکی خاطر لازم ہو تشریف لائیے استقبال کیجیے اپنے ہمراہ اندر لیجائیے مین پھر عرض کرونگی نازنین نے کہا مجھے
تیری خاطر کا پاس ہو ورنہ کبھی نہ آنے دیتی یہ کہکر پردا اُٹھایا بدیع الملک کے قریب آکر کہا کیون صاحب
آپ کون صاحب ہین بے اجازت ہمارے باغ مین تشریف لانے کا سبب کیا ہو بدیع الملک نے
مسکراکے جواب دیا کشش عشق کھینچ لائی تمھاری صورت زیبا دکھائی کیا بتائین کہ کون ہین نازنین نے کہا
صاحب عشق و محبت کی یہان کیا ضرورت ہو اپنے بیان کو ملاحظہ فرمائیے مین نے سوال کیا کیا آپ نے جواب
مین کیا ارشاد فرمایا ہو اچھا گرم گرم فقرا سنایا مین نے جو زرین کی خاطر سے آپکی کیفیت دریافت کی تو آپکو ارمان دل
نکالنے کا حوصلہ ہاتھ آیا اچھا ذریعہ پایا جناب بات کا ٹھیک جواب دیجیے جو اس مین آکر بات کیجیے مین پھر
پوچھتی ہون کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین یہان کیون آئے ہین بدیع الملک نے پھر فرمایا جذب الفت
نے اپنا اثر دکھایا یہان تک کھینچ لایا ملکہ خاموش ہو رہی بدیع الملک سے زرین گلگون لباس نے عرض
کی اے شہریار جواب صاف دیجیے رمز و کنایہ مین بات نہ کیجیے بدیع الملک نے کہا مین نے تو جواب صاف
دیا کوئی پہلو بات مین نہین رکھا اگر آپ لوگون کو ایک نکتہ کا ہزار بار سنکر خوش ہونا اچھا معلوم ہوتا ہو تو جبتک
آپ سوال کرین مین جواب دیتا رہون ملکہ نے کہا زرین خاموش ہو رہو یہ ہماری تمھاری خطا ہو تمنے کیون
مجھے یہان تک آنے پر آمادہ کیا میرا آنا کیا تھا گویا مرادین برآئین اُسے خوشی مین جواب دینے کی عقل باقی
نہ رہی بدیع الملک نے ہنسکر فرمایا آپکی تجاہل سر آنکھون پر جو فرمایا بہت درست ہو مین ہی نے اپنی تصویر
بھیجی آپکی تشریف آوری کے واسطے سعی و کوشش کی اب مجھی کو آپکے آنے سے ناز ہو گیا غرض یہی باتین
کرتے ہوئے بدیع الملک بارہ دری کے اندر تشریف لیگئے ایک مسند زرتار بچھی تھی ملکہ نے عرض کی آپ
ہمارے مہمان ہین اور خاطر مہمان لازم ہو مسند پر تشریف رکھیے بدیع الملک نے فرمایا آپ نے بڑی عنایت
فرمائی میری عزت بڑھائی مسند آپہی کو زیب ہو مین بھی کہین بیٹھ جاؤنگا آپ مسند پر جلوہ فرما ہون ملکہ نے
بدیع الملک کے قریب آکے ہاتھ پکڑ کے مسند پر بٹھایا خود بھی برابر بیٹھ گئین بدیع الملک ہنسکر خاموش ہو رہے
زرین نے جو اشارہ پایا خواصون کو بلایا خواصین شراب کی کشتیان لیکر آئین ملکہ نے ملازمین بدیع الملک کو
شراب بھیجی ایک صراحی اپنے آگے کھینچکر جام بلورین اُٹھایا شراب اونڈیل کے بدیع الملک کی طرف بڑھائی
شاہزادے نے فرمایا ملکہ ایک امر بہت باریک ہو اگر قبول کرو تو مین شراب پیون ملکہ نے کہا بیان فرمائیے بدیع الملک
نے ارشاد کیا کہ ہم لوگ غیر مذہب کے یہان اکل و شرب روا نہین رکھتے ہین اگر تم اپنے مذہب کو ترک کرو مجھے منظور ہو
شراب پیونگا ملکہ نے جواب دیا مجھے آپکی خاطر منظور ہو مگر یہ فرمائیے کہ آپ کس ملت کو پسند کرتے ہین بدیع الملک
فرمایا ہم خدا کو واحد و یکتا جانتے ہین اور سب احکام اُسکے مانتے ہین سامری و جمشید پر لعنت کرتے ہین سحر کو حرام تصور

کرتے ہین اگر یہ باتین آپ قبول کرین مجھے کچھ انکار نہین ملکہ چونکہ شیداے جمال بدیع الملک نوجوان تھی کچھ
عذر نہ کرسکی فوراً مسلمان ہوئی بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیا ملکہ نے دیکھا زرین کے ابرو پر بل آ گیا
ہو مسکرا کے کہا اے زرین کیا تم ہمارا ساتھ نہ دوگی زرین نے عرض کی ملکہ عالم اصل یون ہو کہ دین ایسی شے ہو جو نہین
دیا جاتا ہو یون تو آپ مالک ہین اگر میری جان تک آپ کے کام آئے حاضر ہو مگر اس امر مین مجھے تحریک
نہ فرمایئے مین کبھی نہین قبول کرونگی آپکو مجبوری لاحق تھی جو کچھ کیا خوب کیا اب مجھ سے کیون آپ فرماتی ہین مین کسی پر عاشق
نہین ہون کسی نے مجکو مجبور نہین کیا ہو مین ہرگز ترک مذہب نہ کرونگی ملکہ کو یہ بات زرین کی ناگوار معلوم ہوئی کہا اے
زرین اگر ترک مذہب نہ کروگی تو مجھے ملال ہوگا زرین نے عرض کی مگر مجکو یہ تو معلوم ہوجائے کہ دین اسلام مین
بہتری کس بات کی ہو بدیع الملک نے فرمایا زرین گلگون لباس ہم تمھارے مہمان ہین اور تمھارے کہنے سے
یہان آئے ہین ہماری بات سنو ہم تمھین جو بتاتے ہین اسکو خیال کرو زرین نے کہا آپ میرے مہمان نہین
ملکہ نے آپکو بلایا مین نے جاکر عرض کی آپ تشریف لائے بدیع الملک نے فرمایا اچھا میری بات سنو اگر
تمھارے خیال مین صداقت مذہب اسلام راہ کرے تو ترک مذہب کرنا برا نہین ہو زرین نے بدیع الملک
کا کہنا بھی قبول نہ کیا ملکہ سے کہا مین اسکا جواب پھر دونگی ملکہ خاموش ہو رہی تھوڑی دیر تک صحبت عیش و عشرت
گرم رہی جب رات زیادہ گذری بدیع الملک کو نیند آئی ملکہ نے جلسہ برخاست کیا مسہری پر تشریف لائین
زرین رخصت ہوئی ملکہ نے بہت روکا مگر زرین نے قبول نہ کیا کہا میرے رہنے کا موقع نہین ہو آپ
کی والدہ ماجدہ کے پاس جاؤنگی شاید وہ آپکو پوچھین تو اُنسے کہدون کہ باغ مین تشریف رکھتی ہین صبح کو
آئینگی ملکہ نے کہا تمھین اختیار ہو زرین نے عرض کی اگر اُنسے نہ کہا جائیگا تو انھین شب بھر آپ کا خیال رہیگا کیا عجب ہو
کسی کو باغ کی طرف روانہ کردین اس سبب سے مین اطلاع دیتی ہون یہ کہکر زرین ملکہ سے رخصت ہوئی
اسکے جانے کے بعد ملکہ نے بدیع الملک سے کہا مجھے اسوقت زرین کی ذات سے خوف پیدا ہوا ہو ایسا
نہو کہ یہ اطلاع کردے اور اس امر کا تجسس سب کو ہو والدہ ماجدہ باغ مین کسی کو روانہ کرین بدیع الملک
نے فرمایا ملکہ خاطر جمع رکھو خدا مالک ہو کسی کی اتنی مجال نہین جو ہمین کچھ گزند پہونچا سکے ملکہ خاموش ہو رہین رات
بہت گذر گئی دونون نے آرام کیا مگر زرین جو یہان سے روانہ ہوئی تو ملکہ لیلاے کمان ابرو کی مان کے
پاس آئی ملکہ کی مان نے جو زرین گلگون لباس کو دیکھا کہا ملکہ لیلا کہان ہین زرین نے کہا اپنے باغ
مین ہین اسنے کہا تم یہان کیون آئین انھین تنہا کیون چھوڑا زرین نے کہا انھون نے فرمایا کہ اسوقت یہان
نہ ٹھہرو مین چلی آئی صبح کو پھر جاؤنگی گو والدہ لیلاے کمان ابرو ملکہ خوش نگاہ جادو نے کہا ارے تمھین کیون
رخصت کردیا زرین نے کہا اُنکی خوشی اسوقت وہان صحبت ایسی ہی ہو کہ مین اُس صحبت کو مانع تھی انھون نے
مجھے رخصت کردیا اب بیفکر ہوگئین خوش نگاہ نے کہا اری صحبت کیسی کچھ خلاصہ بیان کر تو کیفیت معلوم ہو زرین
نے سب حال صاف صاف کہدیا ملکہ خوش نگاہ نے جو یہ کیفیت سُنی بہت ہی برا معلوم ہوا کہا اری تو سب
باتین دیکھا کی اور مجھے پہلے سے اطلاع نہ کی زرین نے کہا مین اُسوقت تک آنے نہ پائی تھی اگر ملکہ آنے دیتین
تو مین ضرور آکر آپ کو اطلاع کرتی خوش نگاہ نے کہا مین ابھی جاتی ہون اُسکو لاتی ہون غضب کیا ارے اگر
شہنشاہ کو خبر ہوجائیگی تو وہ کیا حال کرینگے یقین ہو قتل کرڈالینگے اپنے ساتھ اور ایک مسافر کو گرفتار بلا کریگی یہ کہکر
زرین سے کہا میرے ہمراہ چل مین ابھی چلکر لیلا کو سزا دونگی اُس بیچارے مسافر کو رخصت کرونگی زرین نے

کہا مجکو اپنے ہمراہ اسوقت نہ لیجیئے اگر مین جاؤنگی تو ملکہ کو یقین ہوگا کہ اُسی نے اس راز کو فاش کیا اور آپ
جانتی ہین کہ جیسی مجھ سے محبت ہی اور مجھے جیسا اُنکا خیال ہی اس رسم مین ہمیشہ کے واسطے فرق آجائے گا
خوش نگاہ نے کہا اچھا تمہارا جانا مناسب نہین ہی زرین نے کہا اگر وہان جائیے گا تو میرا نام بھی نہ بتائیگا
اور کسی کا نام لیجیے گا کہ آپکے ذریعے سے مجکو یہ اطلاع ہوئی خوش نگاہ نے کہا خاطر جمع رکھو تمہارا نام نہین لونگی
زرین نے کہا اب مین اپنے مکان مین جاتی ہون صبح کو حاضر ہونگی خوش نگاہ نے زرین کو رخصت کیا آپ
ملکہ لیلا کے باغ کی طرف روانہ ہوئی تھوڑے عرصہ مین داخل باغ ملکہ ہوئی یہان ملکہ اور بدیع الملک نوجوان
بخوف محو خواب تھے کنیزون نے جو دیکھا کہ ملکہ خوش نگاہ چلی آتی ہین سب نے جاکے ملکہ کو بیدار کیا
عرض کی داری غضب ہوگیا آپ کی والدہ ملکہ خوش نگاہ جادو تشریف لاتی ہین سواری باغ مین آگئی ہی
عنقریب آیا چاہتی ہین ملکہ لیلا نے جو یہ بات سنی بیتاب ہوگئین کہا ارے اب کیا کرنا چاہیے کنیزون نے کہا
شاہزادے کو پوشیدہ کیجیے ملکہ لیلا نے بدیع الملک کو جگا دیا بدیع الملک کی جو آنکھ کھلی دیکھا ملکہ حد سے
زیادہ بیقرار ہین گھبرا کے پوچھا کیون ملکہ خیر تو ہی لیلا نے کل کیفیت بیان کی بدیع الملک نے فرمایا کچھ خوف
نہ کرو خدا مالک ہی میرے پوشیدہ ہونے کی کچھ ضرورت نہین ہی جب وہ یہان آئینگی دیکھا جائیگا ملکہ لیلا نے
بدیع الملک سے بہت بہت کہا مگر شاہزادے نے قبول نہ کیا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ملکہ خوش نگاہ پردہ
اٹھاکے بارہ دری کے اندر آئین ملکہ لیلا سے کمان ابرو نے جھک کے سلام کیا خوش نگاہ نے جواب
سلام نہ دیا قدم آگے بڑھایا بدیع الملک پر نگاہ پڑی صورت زیبا دیکھکر خوش ہوگئی غصہ بھی کم ہوگیا قریب آئی
بیٹی کو پاس بلایا کہا کیون بی بی یہ تمنے کیا غضب کیا ابھی جو شہنشاہ کو خبر ہوجائے تو وہ سب کے حق مین کیا کرین
ملکہ لیلا نے گردن جھکائی خوش نگاہ بدیع الملک نوجوان کی طرف مخاطب ہوئی کہا کیون جناب آپ کو
کچھ خوف نہ آیا بے تکلفانہ یہان چلے آئے اب اسکی سزا آپکو دیجائے بدیع الملک نے کہا سزا کوئی
نہین دیسکتا ہی اور آپ کا فرمانا بیجا ہی خوف سوائے خدا کے اور کسی کا ہم لوگون کے دل مین نہین ہے
خوش نگاہ نے کہا اب اگر اپنی جان کی خیریت آپ کو منظور رہو تو یہان سے چلے جائیے ورنہ جسوقت
شہنشاہ کو خبر ہوجائیگی وہ آپ کو زندہ نچھوڑینگے بدیع الملک نے فرمایا کیا مجال کسی کی جو کسی کو جان سے مارسکے
اگر شہنشاہ کو خبر ہوجائیگی تو ہمین کیا ہرگز زندہ نہ بچے گا خوش نگاہ نے کہا اے جوان تو اپنی جہالت سے باز نہین
آتا ہی اگر ابھی سحر کرونگی تو تڑپ کے مرجائیگا بدیع الملک نے فرمایا اے خوش نگاہ اپنے دل کا حوصلہ نکال لے
یہ آرزو تیرے دل مین نہ رہجائے خوش نگاہ نے سحر کیا ملکہ لیلا نے چاہا سحر کو دفع کردن مگر خوش نگاہ نے
اُسکے سحر کو سحر کرکے فراموش کرادیا پھر بدیع الملک پر سحر کیا شاہزادے کو کچھ گزند نہ ہوئی خوش نگاہ کو تعجب
ہوا پھر سحر کیا بہت کچھ زور دیا مگر بدیع الملک جس طرح سے بیٹھے تھے بیٹھے رہے خوش نگاہ اور زیادہ متعجب
ہوئی پھر اُسنے سحر کیا جسقدر قوت سحر امین تھی سب صرف کردی مگر بدیع الملک کی ابرو پر بل بھی نہ آیا خوش نگاہ
نے کہا اے جوان مجھ سے تو نے سحر آزمائی کی معلوم ہوا کہ تو خوب سحر جانتا ہی مگر جسوقت شہنشاہ کو اطلاع ہوگی اور
وہ ساحرون کو حکم کرینگے اُنمین کا ایک ساحر تم ایسے ہزار کو کافی ہی بدیع الملک نے جواب دیا اے خوش نگاہ
مین سحر اور ساحر دونون کو برا جانتا ہون اور لعنت کرتا ہون میرا بھروسا خدا پر ہی وہی ہر جگہ حفاظت کرتا ہی شر اعدا
سے بچاتا ہی سحر کی کیا حقیقت ہی جو ہمپر تاثیر کرے خوش نگاہ نے کہا اے جوان تو سحر نہین جانتا اور سحر کو رد کرتا ہی

بدیع الملک نے فرمایا مین سحر کو حرام جانتا ہون مگر فضل الٰہی شامل حال ہی سحر کی کیا مجال ہی جو مجھے گزند
پہونچا سکے خوش نگاہ نے کہا اُسکا کیا سبب ہی بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین کہہ چکا کہ ہم لوگون کا ہر وقت
خدا حافظ رہتا ہی جملہ آفات سے پناہ دیتا ہی خوش نگاہ نے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ تمھارے خداوند
مین ایسی برکت ہی کہ وہ سحر سے پناہ مین رکھتا ہی بدیع الملک نے فرمایا کیا یہی ایک صفت ہمارے پروردگار
مین ہی ایسی ایسی جیسا ب صفتین اُسمین ہین جنکا احاطہ امکان بشری سے باہر ہی بدیع الملک نے اس طور سے
ثنائے الٰہی بیان کی کہ خوش نگاہ کا دل مذہب سامری پرستی کی طرف سے ہٹ گیا بدیع الملک سے کہا
اے جوان مین جو خیال کرتی ہون تو سامری کو قدامت نہین ہی اور تمھارے خداے نادیدہ کا نام سامری
کے لاکھون برس آگے سے ہی جب تک کوئی شے نہین ہوتی ہی اُسکا نام نہین ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ وہی
سب کا خالق ہی اور اُسی نے سب کو بنایا ہی بدیع الملک نے فرمایا سامری جمشید مثل اور کافرون کے
مرتد تھے اگر خداوند اصلی ہوتے اور اُنہین کسی قسم کی قدرت ہوتی تو ہمیشہ دنیا مین رہتے اپنی جگہ پر دوسرے
کو نہ آنے دیتے پھر ایک مدت تک اپنی خداوندی کو نہ ظاہر کیا جب اُنکے ہواخواہون نے از راہ مکر
شہرت دی تو وہ خداوند بنکر بیٹھے لوگ انکی پوجا کرنے لگے معلوم ہوا کہ کچھ نہین تھے اور ایسے ایسے قوی
دلائل پیش کیے کہ خوش نگاہ نے کہا مین بھی اس دین باطل کو ترک کرتی ہون اور آپ کا مذہب اختیار کرتی
ہون بدیع الملک خوش ہوئے ملکہ لیلاے کمان ابرو کو بھی بہت خوشی حاصل ہوئی خوش نگاہ نے
اطاعت اسلام قبول کی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے کہا بی بی خوشا نصیب تمھارا کہ پروردگار نے تمھین
ایسے کا وابستہ کیا جو بزرگ ہی تمام شاہان جلیل سے ملکہ لیلا نے زرین گلگون پوش کی شکایت کی
خوش نگاہ نے کہا اسوقت اسی سبب سے اُسنے مجکو اطلاع کی تھی خیر دیکھا جائیگا اگر وہ ترک مذہب کریگی
تو اسکو اپنے ہمراہ رکھنا ورنہ مین اُسے سزاے سخت دونگی مگر میری کیفیت ابھی اُس سے بیان نہ کرنا کہ وہ
شہنشاہ سے اطلاع کر دیگی اور یہ امر بُرا ہوگا کیونکہ ابھی مجھے کچھ انتظامات کرنا ہین اور تم بھی اپنے تئین پوشیدگی
کی حالت مین رکھو جب اس بات کا وقت آئیگا دیکھا جائیگا یہ کہکر بدیع الملک سے مخاطب ہوئی عرض کی
اب آپ اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد کیجیے کہ اس طرف آنے کا کیونکر اتفاق ہوا بدیع الملک
نے کل کیفیت براے فتاحی طلسم آنے کی اور سردارون کے غائب ہونے کی بیان کی ملکہ خوش نگاہ نے کہا
سردارون کو آپ کے یہان سے کوئی شخص آکر لیگیا ملکہ مریخ آفتاب علم جو وارث تاج و تخت تھا ملکہ لیلا
کا بڑا بھائی تھا اُسکو بھی مع زرین گلگون لباس کے تھائی کے اور چند مع آبی کے گرفتار کر لیگیا یہ نہین معلوم
کون آیا تھا اور کس طرح لیگیا فیروز کو بڑا صدمہ ہی اُسنے کئی آدمیون کو روانہ کیا مگر اُنکا بھی پتہ نہ معلوم ہوا بدیع الملک
رہائی کی کیفیت سنکر بہت خوش ہوئے اور ترکیب رہائی خیال کر کے سمجھ گئے کہ سواے خواجہ کے اور کون
ہی جو یہ بات پیدا کرے مگر کمال کیا طلسم کے اندر کیونکر گئے کس طرح عیاری کی بڑا کار نمایان کیا بدیع الملک
تو یہ خیال کر رہے تھے لیکن خوش نگاہ نے کہا اے شہریار مجھے ایک بہت بڑا خوف ہی ایسا نہو کہ آپ کے لشکر
مین کوئی مریخ آفتاب علم کو قتل کر ڈالے تو میری زندگی دشوار ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا آپ خاطر
جمع رکھیے جبتک ہم لوگ بچائینگے تب تک وہان اُنسے کوئی نہ بولیگا ہان یہ ضرور ہی کہ اُنسے کہا جائیگا کہ اپنے
مذہب باطل کو ترک کرو اگر وہ ترک کرینگے تو اُنکے واسطے جملہ اسباب راحت جو اور سردارون کے واسطے ہین مہیا کر دیے جاینگے

اور اگر ترک مذہب نہ کرینگے تو قید رہینگے جب ہم جائینگے تب اُنسے پھر کہینگے اُسوقت اُنکی نسبت جو کچھ ہونے والا ہی
ہوگا خوش نگاہ کو بدیع الملک کے فرانے سے تسکین ہوئی تھوڑی دیر تک بدیع الملک سے ملکہ خوش نگاہ
نے باتین کین جب عرصہ ہوا تو ملکہ لیلا سے کہا کہ بی بی اب ہم جاتے ہین تم دونون کو خدا کے سپرد کیا اب
زرین سے شاہزادے کو پوشیدہ کرنا جب تک مین اُسکا انتظام نہ کرون گو مین صبح کو تمھارے پاس نہ آنے
دونگی اور موقوف کر دونگی مگر شاید چھپا کے تمھارے پاس آئے تو شاہزادے کو اُسکے سامنے نہ لانا ملکہ لیلا
نے قبول کیا ملکہ خوش نگاہ وہان سے روانہ ہوئی قریب صبح اپنے مکان مین آئی کنیزون نے عرض کی واری آپ
کہان تشریف لیگئی تھین الملکہ نے کہا ایسی ہی ضرورت تھی مگر تم لوگ یہ کام کرنا کہ زرین گلگون لباس کو علی الصباح
بلا لانا مجھے اُس سے کچھ کام ہی کنیزون نے عرض کی ہم صبح کو اُسے حاضر کرینگے ملکہ خوش نگاہ نے باقی شب بھی جاگ کے
بسر کی جب صبح ہوئی تو کنیزین زرین کو بلا کے لائین زرین نے سامنے خوش نگاہ کے آکر سلام کیا ملکہ نے جواب سلام
دیکر کہا کیون زرین تمنے خود ہی اُسکو اس جانب راغب کیا اور آپ ہی اُسکی شکایت مجھ سے کی خود ہی اُس مرد
مسافر کو پیام پہونچایا اور خود ہی اُسکو بلا کر لائین پھر مجھ سے شکایت کی بہتر تمھارے واسطے یہ ہی کہ اب تم ملکہ لیلا کے
پاس نہ جانا اگر مین کبھی تمھین اُسکے پاس دیکھونگی تو سزاے سخت دونگی زرین نے بہت کچھ منت کی مگر خوش نگاہ
نے اسکا کہنا قبول نہ کیا زرین مجبور ہو کے واپس ہوئی چاہا ملکہ کے باغ مین جاؤن مگر پھر خیال آیا ایسا نہو کہ
وہان خوش نگاہ نے کوئی انتظام کر دیا ہو اور مین وہان جاؤن یہان ملکہ کو خبر ہوجائے تو میرے سر بدنامی آئے
یہ سوچ کے اپنے باغ مین گئی فکر کرنے لگی دن بھر تنہائی مین بیٹھی رہی جب دن تمام ہوا تو اُسنے تدبیر کی کہ
اس راز کو فیروز سے بیان کرنا چاہیے جب وہ سنیگا تو ضرور ہی کچھ نہ کچھ بندوبست کریگا ملکہ خوش نگاہ پر بھی خفگی آئیگی میرا
اعتبار زیادہ ہوگا جو کچھ مین کہونگی اُسکو منظور کریگا یہ سوچ کے اُسنے ایک عرضی تحریر کی مضمون اُسکا یہ تھا کہ ملکہ لیلا
نے ایک مرد مسلمان کو اپنے یہان بلایا اور جب اُسنے ملکہ کے ساتھ شراب پینے مین انکار کیا تو ملکہ نے اُس سے
سبب دریافت کیا اُسنے ملکہ کو مسلمان ہونے کی ہدایت کی ملکہ مسلمان ہوئین مذہب سامری پرستی ترک کیا مین نے
ملکہ کو سمجھایا انکو ناگوار ہوا مجھ سے بھی کہا کہ اپنے دین قدیم کو ترک کر مین نے ملکہ عالم کی والدہ ماجدہ کو اس
امر کی اطلاع دی وہ باغ مین گئی تھین نہین معلوم کیا انتظام کر کے آئین مجھکو ملکہ کے باغ مین جانے کو منع کر دیا ہی
قاعدے معلوم ہوتا ہی کہ وہ مرد مسلمان ابتک وہان موجود ہی آپ اس امر کی تحقیق فرمائیے جب یہ عرضی تمام
ہوئی زرین گلگون لباس فیروز کے انتظار مین اُسکے محل کے بالاخانہ پر جا کر بیٹھی مگر اپنے تئین ملکہ خوش نگاہ سے
پوشیدہ رکھا جب فیروز محل مین آیا یہ اُٹھکر ٹہلنے لگی فیروز نے اپنی زوجہ ملکہ خوش نگاہ سے تھوڑی دیر باتین کین
جب عرصہ ہوا تو فیروز وہان سے اُٹھا زوجہ سے رخصت ہو کر روانہ ہوا زرین اُسکے آنے سے پہلے
ڈیوڑھی مین آکے منتظر کھڑی ہوئی جب فیروز ڈیوڑھی مین پہونچا زرین نے عرضی دکھائی فیروز نے اُسکی
صورت پر نگاہ کی مسکرا کے عرضی لی کہا بی زرین گلگون لباس اسمین کیا مضمون ہی زرین نے عرض کی جب
آپ ملاحظہ فرمائینگے تو معلوم ہوجائیگا فیروز نے کہا ہمارے ساتھ آؤ ہم ابھی تمھین اسکا جواب دین زرین اُسکے ہمراہ
ہوئی فیروز ایک مکان مین آیا کہ وہان کوئی نہ تھا مگر اسباب ضرورت سب اُس مکان مین موجود تھا فیروز مسند پر
بیٹھا زرین سے کہا ہمارے پاس آؤ باتین نہ بناؤ ہمنے بے پڑھے عرضی کو قبول کیا تمھاری خاطر ہمین منظور رہی
زبانی بیان کرو زرین نے سر جھکا کے کہا آپ مالک ہین میری اتنی مجال نہین جو آپکے پاس بیٹھ سکون یا عرضی کے

مطلب کو خلاصہ بیان کرون آپ عرضی ملاحظہ فرمائیے فیروز نے کہا ای زرین تمھین جس بات کی ضرورت ہو مجھے
لو مگر میرا کہنا قبول کرو خاطر نہ ملول کرو زرین نے کہا مین تابعدار ہون حضور کی خانہ زاد ہون مجھے عذر کیا ہی
مگر ملکہ عالم کا خوف ہی کہ وہ تو یون بیٹھا مجھ سے آزردہ رہتی ہین اور جب کوئی خطا میری دیکھینگی تو نہین معلوم کیا
حال کرینگی فیروز نے کہا اُنکی کیا مجال جو تمھاری طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکین مین تمھین اپنے پاس رکھونگا
لذت شباب چکھونگا زرین اپنے دل مین کہتی ہی یہ کس عذاب مین پھنسی بڑا غضب ہوا اب اسوقت فیروز
کی بات کو ٹالنا ممکن نہین اور یہ بھی میرے انکار سے نہ مانے گا جو ارادہ ہی ضرور ظہور مین آئیگا غضب ہو جائیگا
کبھی دل مین کہتی ہی کیا بُرائی ہی بادشاہ ہی عالیجاہ ہی اگر اُسکے کہنے کو مانونگی تو عزت بڑھیگی سب لوگ میرا ادب
کرینگے خاتون سلطانی مشہور ہونگی ایسے ایسے خیالات اُسکے دل مین آتے تھے مگر کچھ نہ کہہ سکتی تھی جب اُسکو
فیروز نے خاموش پایا نیم راضی سمجھکر ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا زرین پیچھے ہٹی فیروز مسند سے اُٹھا قریب آگے
آغوش تمنا مین لیا مطلب دل حاصل کیا زرین سے کہا اپنا مطلب بیان کرو زرین نے پھر تو صاف صاف
جو کیفیت گذری تھی بیان کردی فیروز کو سنکر غصہ آیا کہا مین ابھی باغ مین جاتا ہون اور اس امر کو تحقیق کرتا ہون
اگر یہ امر واقعی ہی تو ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلا کو قتل کرونگا تمکو خاتون محل بناؤنگا اور اگر اسمین ذرا بھی خلاف ہوا تو
اسوقت مین تمھارے واسطے کیا سزا ہونا چاہیے زرین نے کہا آپ اسکو تحقیق فرمائیے ملکہ لیلا کی کنیزون کو
بلائیے اگر وہ کہدین کہ ہان ایک مرد مسلمان آیا تھا تو آپ میرے کلام کو صحیح جانئیے گا اور اگر وہ انکار کرین
تو جو آپ کے مزاج مین آئے مجھے سزا دیجیے گا فیروز نے کہا مجھے کیا ضرورت ہی جو مین کنیزون کو بلاؤن
اور اُنسے یہ تحقیق کرون مین خود اسوقت ملکہ کے باغ مین جاتا ہون وہان دیکھونگا اگر اُس مسلمان کا پتہ مجھے ملا اور
مین نے اُسکو دیکھا تو گرفتار کرلاؤنگا نہین تو کنیزون کو لاکر دریافت کرلونگا زرین نے کہا آپ تشریف لیجائیے
فیروز اُسی وقت روانہ ہوا زرین اپنے باغ مین آئی خوشی کے مارے پھولون نہ سمائی دل مین خیال کیا
کہ اب شہنشاہ وہان سے پلٹین گے یقین ہی شاہزادہ وہان ضرور موجود ہوگا اُسکو اسیر کرکے لائینگے سب کو
قتل کرکے مجھے خاتون محل بنائینگے یا کنیزون سے دریافت کرینگے مین اُنکو روپے کا لالچ دونگی وہ بتادینگی
سب کو سزا ہوگی یہان یہ تو اس خیال مین بیٹھی تھی مگر فیروز جو روانہ ہوا تو ملکہ لیلا کے باغ مین پہونچا یہان کی
کیفیت ملاحظہ فرمائی کہ جب ملکہ خوش نگاہ چیا ود واپس آئین تو بدیع الملک نوجوان نے اتنی رات
جاگ کے بسر کی ملکہ لیلا بھی بیدار رہی جب صبح ہوئی تو ملازمین بدیع الملک جو شاہزادے کے ہمراہ آئے
تھے انھون نے کہلا بھیجا کہ اب یقین ہی تاجر صاحب تشریف لائے ہون آپ بھی تشریف لیچلیے بدیع الملک نے
ملکہ سے کہا کہ ملکہ مین دن بھر کے واسطے جاتا ہون مجھ سے بوقت روانگی تاجر صاحب کہہ گئے تھے جو اسباب
یہان باقی ہی اُسکا انتظام کرتے رہنا ایسا نہو کہ خراب ہوجاے اور ملازمین کی فکر رکھنا مین دو روز سے یہان
ہون نہین معلوم کیا کیفیت گذری تاجر صاحب تشریف لائے یا ابھی نہین آئے اگر وہ آئے ہون تو اُنھین
اپنی کیفیت سے بترکیب آگاہ کردون اگر ابھی نہ آئے ہون تو مال کو درست کرادون اور لوگون کو سمجھا دون
کہ ہوشیار رہنا اگر تاجر صاحب یہان آئین اور مجھکو پوچھین تو کہنا کہ ساحل پر برائے سیر گئے ہین ساحل پر آدمی
مقرر کردون کہ وہ مجھے اطلاع دیدین ملکہ نے کہا ای شہریار اس شہر مین آپ کے دشمن سب ہین کوئی دوست
نہین ہی اس طرح علانیہ آپ کا جانا مناسب نہین ہی بدیع الملک نے فرمایا ملکہ کچھ اندیشہ نہ کرو

ہین اجازت دو خدا مالک ہی ملکہ نے بڑی دیر کے بعد جب بہت کچھ گفتگو ہوئی تو مجبوری بدیع الملک کو
اجازت دی مگر تاکید بھی کردی کہ آج ہی واپس آیئے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ مجھے خود قرار نہو گا یقین
ہی اتنی ہی دیر مین میری عجب حالت ہو جائیگی مگر مجبور ہون کہ تاجر صاحب کو مین اپنا بزرگ و محسن جانتا
ہون یہ کہکر بدیع الملک نوجوان وہان سے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب کیفیت فیروز کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو باغ مین ملکہ لیلا کے پہونچا کنیزون نے ملکہ کو اطلاع دی کہ شہنشاہ آتے ہین ملکہ کا رنگ رخ اڑگیا
مگر شکر کیا کہ بدیع الملک جا چکے تھے کنیزون سے کہا کہان ہین سب نے کہا باغ مین ہین ملکہ پلنگ پر
چپکی لیٹ رہین کنیزون سے کہا اگر مجھے تحقیق کرین تو کہدینا کہ اندر ہین کنیزون نے کہا آپ تشریف لیچلیے
ملکہ تو اندر بارہ دری کے تشریف لائین دو تین کنیزین بھی ملکہ کے ہمراہ آئین ملکہ مسہری پر جا کر لیٹ رہین
کنیزون نے رومال ہلانا شروع کیا فیروز بارہ دری کے قریب آیا جو کنیزین باہر تھین انھون نے سلام کیا فیروز
نے کہا ملکہ کہان ہین سب نے جواب دیا اندر آرام فرماتی ہین فیروز بے تکلف اندر بارہ دری کے داخل
ہوا دیکھا ملکہ پلنگ پر سو رہی ہین کنیزین رومال ہلاتی ہین فیروز نے وہان کسی کا نشان بھی نہ پایا بیٹی کے قریب
آیا کنیزین اُٹھ کھڑی ہوئین فیروز نے لیلا کو جگایا ملکہ نے اُٹھکر سلام کیا فیروز نے گلے سے لگایا مزاج پوچھا
ملکہ کے پاس بیٹھ گیا لیلا نے کہا اسوقت آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین فیروز نے کہا مین ایک ضرورت
سے گیا تھا وہان سے واپس آتا تھا راہ مین تمھارا باغ ملا کئی روز سے تمھین نہین دیکھا تھا چلا آیا اب جاتا ہون
ملکہ نے بہت بہت کہا کہ آپنے بہت دنون کے بعد اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس باغ کو منور فرمایا تھوڑی دیر
تشریف رکھیے فیروز نے کہا نہین مجھے اور بہت سے کام ہین اُنکا بندوبست کرتا ہی ملکہ خاموش ہو رہین فیروز
وہان سے اُٹھا باہر آکے دو کنیزون سے کہا میرے ہمراہ چلو تمسے ایک کام ہی کنیزین اُسکے ہمراہ ہوئین
فیروز نے اُنھین اپنے تخت پر بٹھایا تخت اُڑاتا ہوا اپنے مکان مین آیا زرین کے پاس خواصون کو بھیجا زرین
آئی کہا مین ملکہ کے باغ مین گیا تھا وہان کسی کو نہین پایا کنیزون کو لیتا آیا ہون اُنسے دریافت کرتا ہون زرین
نے کہا کہین پوشیدہ کر دیا ہوگا فیروز نے کہا اب کنیزون سے سب کیفیت دریافت ہو جائیگی یہ کہکر کنیزون
کی طرف مخاطب ہوا زر و جواہر کا انبار لگا دیا کہا یہ سب مال تم لو مگر ایک بات بتا دو کنیزون نے کہا جو آپ تحقیق
فرماتے ہین ہطرح عرض کرنے مین عذر نہین ہی فیروز نے کہا ملکہ نے کسی مرد مسلمان کو بلایا تھا اور اُسنے ملکہ کو
مسلمان کیا تھا کنیزین بھی مسلمان ہو چکی تھین سب نے کہا آپ سے کسنے بیان کیا فیروز نے کہا اس تحقیق سے
تمکو کیا ضرورت ہی جو بات ہم دریافت کرتے ہین اُسکا جواب دو کنیزون نے کہا یہ بالکل جھوٹ ہی بھلا ملکہ مسلمان
کو بلائین اور خود بھی مسلمان ہو جائین بڑے بڑے شاہان جلیل نے ملکہ کی خواستگاری کی آپ نے
سب کی تصویرین منگائین ملکہ کو دکھائین اُنکو تو ملکہ نے نامنظور کیا اور ایک مرد مسافر غیر مذہب کو بخواہش
بلالیا آپ کو ایسی باتین یقین آجائین تو تعجب ہی فیروز نے جو کنیزون کی یہ گفتگو سنی دل مین قائل ہوا مگر
احتیاطاً کہا کہ تم یون صاف صاف نہ بتاؤگی جب تک سزا نہ پاؤگی یہ کہکے تازیانہ ہاتھ مین لیا کنیزون کو
قریب بلایا سب کو مارنا شروع کیا مگر کنیزون نے جو پہلے کہا تھا وہی کہا اب فیروز کو یقین کامل ہو گیا

کہ کنیزین سچ کہتی ہین اور زرین نے ملکہ پر تہمت کی تھی یہ جو اسکو یقین ہوا وہی تازیانہ لیکر زرین کی طرف
بڑھا زرین نے بہت کچھ باتین بنائین مگر فیروز نے ایک بات اُسکی نہ سُنی اسقدر تازیانے لگائے کہ یہ
جان بلب ہوگئی فیروز نے کنیزون کو بہت کچھ مال و زر دیکر رخصت کیا چلتے وقت کہدیا کہ اس امر کا ذکر
ملکہ سے نہ کرنا اگر مین سنونگا تو قتل کرڈالونگا کنیزون نے کہا ہماری کیا مجال ہی جو زبان پر لائین یہ کہکر کنیزین
رخصت ہوئین فیروز زرین کو لیے ہوئے ملکہ خوش نگاہ کے پاس آیا کل کیفیت بیان کی ملکہ نے سنکر
کہا اُسکو آپنے سزا نہین دی فیروز نے کہا مین نے بہت کچھ زد و کوب کی اور اب اُسکو یہان سے نکالے
دیتا ہون ملکہ سے بھی اطلاع کراتا ہون کہ اگر زرین کو اپنے پاس آنے دوگی تو مین آزردہ ہونگا ملکہ
خوش نگاہ اس کیفیت کو سنکر خوش بھی ہوئین مگر ساتھ ہی اُسکے اس خیال نے دل کو مضطرب کیا کہ اگر بدیع الملک
وہان موجود ہوتے اور یہ دیکھ لیتا تو کیا ہوتا اسی خیال مین ملکہ کو بڑے بڑے خیالات پیدا ہوئے فیروز
سے کہا مین خود ملکہ لیلا کے باغ مین جاتی ہون اُسکو منع کردون کہ زرین کو اپنے یہان نہ آنے دینا فیروز
نے کہا اور کوئی بات نہ بیان کرنا اُسکو صدمہ ہوگا ملکہ خوش نگاہ نے کہا مین اُسکا ذکر بھی نہین لاؤنگی یہ کہکر ملکہ
خوش نگاہ روانہ ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہی

کہ ملکہ لیلا سے جو رخصت ہوکر آئے تو جہان سے ملکہ کے ساتھ گئے تھے وہان پہونچکے جو دیکھا تو کشتیونکا
پتہ نہ پایا جہاز کو بھی نہ دیکھا بدیع الملک بہت گھبرائے ملازمین جو ہمراہ تھے اُنسے تحقیق کیا کہ یہ کیا معرکہ گذرا
سب نے عرض کی معلوم ہوتا ہی جسوقت آپ یہان سے گئے اُسی وقت تاجر صاحب آئے آپکو یہان
نہ پایا ہوگا تلاش کرایا ہوگا مجبور ہوکے جہاز کو روانہ کردیا ہوگا بدیع الملک نے کہا یہ بات عقل کے خلاف ہی
اگر تاجر صاحب یہان آتے اور مجھے نہ پاتے تو کم از کم ہفتہ بھر مجھے تلاش کراتے ملازمین نے عرض کی پھر
کیا بات ہوئی یہ ذکر تھا کہ دو تین کشتیان سامنے سے نمودار ہوئین بدیع الملک نے کشتیبانون سے کہا یہان
ایک جہاز لنگر زن تھا اور چند کشتیان کنارے پر تھین وہ کیا ہوئین کشتیبانون نے کہا جہاز کے واسطے حکم
شاہی صادر ہوا تھا کہ یہان سے جہاز کو لیجاؤ جسوقت سوار ہونے کی ضرورت ہوگی اُسوقت لے آنا جہازران
یہان سے جہاز کو لیگئے ہین بدیع الملک نے فرمایا جہاز کتنی دور گیا ہی کشتیبانون نے عرض کی یہان سے
تھوڑی دور پر ہی بدیع الملک نے کہا ہمین وہان تک پہونچا سکتے ہو کشتیبانون نے عرض کی آپ
تشریف لائیے ہم آپکو وہان پہونچا دینگے بدیع الملک کشتی پر بیٹھے اور ملازمین بھی سوار ہوئے
کشتی چل نکلی جب وسط دریا مین پہونچی اور دور نکل گئے تو ہوا تیز چلنے لگی پانی کے منڈھے اُچھلنے لگے
چادرین کشتی پر گرنے لگین کشتی کو بے ترکیبی سے جنبش ہونے لگی ہوا تیز ہوئی پانی کے تھپیڑے جو کشتی پر
پڑے کشتی کا پیندا ٹوٹ گیا سب لوگ دریا مین غوطے کھانے لگے عجب حالت ہوگئی سب لوگ متفرق ہوگئے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت مریخ آفتاب علم کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہ جو مع سرداران اسلام رنگین چشم جادو کے ہمراہ اُس سمت روانہ ہوا جس طرف باشندگان طلسم

نہین جاتے تھے دو تین کوس کے بعد اسنے دیکھا کہ ایک پھاٹک آہنی بہت بلند معلوم ہوتا ہی اور دیوار آہنی طلسم کی معلوم ہوتی ہی مریخ نے کہا ای رنگین چشم دیوار طلسم مین پھاٹک کیسا ہی رنگین چشم نے کہا اس جانب کی کیفیتین ہمین نہین معلوم گو یہ امر تعجب خیز ہی طلسم کا راستہ تو کسی جانب بھی نہین ہی مگر یہ پھاٹک کہان کے جانے کے واسطے بنایا ہی شاہزادہ امیر الزمان نے کہا پھاٹک کے اندر چلو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی مریخ حسب الارشاد شاہزادہ پھاٹک کے اندر گیا دیکھا صحرائے خار دار طلسم ہی حیران ہوا رنگین چشم سے کہا اب تو طلسم کے اندر آگئے یہ صحرائے خار زار طلسم ہی یہان کا حال اکثر لوگون سے سنا کرتے تھے کہ طبقہ الٹا ہی گو یہان کئی بار آئے مگر اسطرح دیکھکر پلٹ گئے آج اسکے نیچے بھی سیر کرین کیا عجب ہی جو صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اسطرف تشریف لائے ہون اور یہان کے نگہبانون نے بھگا دیا ہو یہ خیال کرکے مریخ نے وہان کے داروغہ کو بلایا جب وہ حاضر ہوا کہا طبقہ کا دروازہ کھولو ہم اندر جائینگے داروغہ تو اسطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت رہ نورد جادو کی ملاحظہ فرمائیے

کہ سب طرف سے بدیع الملک نوجوان کو تلاش کرکے پلٹا تھا جب وہان پہونچا تو اسنے دیکھا ایک لشکر اترا ہی رہ نورد قریب آیا دیکھا مریخ آفتاب علم اور رنگین چشم جادو اور چند سردار ہمراہ ہین مگر سردارون کی صورتین صاحبقران سے بہت ملتی ہین رہ نورد کو تعجب ہوا مریخ آفتاب علم کے قریب آیا جھک کے سلام کیا مریخ نے جواب سلام دیا کہا ای رہ نورد جادو کہان گئے تھے رہ نورد نے عرض کی کار سرکاری کے واسطے گیا تھا مریخ نے کہا ای رہ نورد تم یہان زیادہ گشت کرتے ہو صاحبقران زمان جو لشکر اسلام کے سرغنہ ہین اسطرف کو تو تشریف نہین لاتے ہین ہم لوگ انھین کی تلاش مین نکلے ہین رہ نورد سمجھا کہ یہ صاحبقران کے گرفتار کرنے کو آئے ہین یہ سوچ کے اسنے جواب دیا اسطرف تو نہین آئے مریخ نے کہا اگر اب امیر اسطرف تشریف لائین تو انکو گزند نہ پہونچانا راہ بتا دینا بخاطر پیش آنا اپنا مالک جاننا رہ نورد نے جو یہ گفتگو سنی عرض کی ای شاہزادہ عالم اسکا کیا سبب آپ کو تو ان لوگون سے بغض و عناد رکھنا چاہیے مریخ آفتاب علم نے کہا مین نے ان لوگون کی اطاعت اختیار کی اور مذہب سامری پرستی کو ترک کیا رہ نورد نے عرض کی اگر یہ بات ہی تو پھر صاحبقران میرے یہان موجود ہین آپ بھی تشریف لیچلیے مین بدیع الملک نوجوان کی تلاش مین گیا تھا مگر کہین انکا پتہ نہین پایا مجبور ہو کے واپس آیا اب صاحبقران کی خدمت مین جاتا ہون انسے عرض کرونگا کہ بدیع الملک کا کہین پتہ نہین معلوم ہوتا ہی وہ جو کوئی بات فرمائینگے اسکی فکر کرونگا مریخ نے کہا مین بھی تمھارے ہمراہ چلتا ہون مگر قدرے توقف کرو مین نے داروغہ خار زار کو بلایا تھا وہ پھاٹک کھولنے گیا ہی جب وہ آجائیگا مین تمکو ہمراہ لیکر چلونگا مگر یہ کیفیت کسی سے بیان نہ کرنا رہ نورد نے عرض کی آپ ایسا فرماتے ہین مجھے خود ایسی باتون کا خیال ہی بلا بہت خائف ہون کوئی مجھ سے آجکل بات بھی نہ کرے شاید کوئی کلمہ ایسا میری زبان سے نہ نکل جائے جو میرے مسلمان ہو جانے کا کسی کو یقین دلائے اگر صاحبقران کو فتح طلسم کرنا منظور نہ ہوتا تو کچھ خوف نہ تھا علانیہ اس بات کو بیان کرتے کہ ہمنے دین سامری پرستی ترک کیا ہی مگر امیر کو ابھی طلسم مین جانا ہی اور وہان بہت سے مقامات پر ہم لوگون کا کام ہی اس وجہ سے یہ بات ہی کہ ہم اپنے تئین پوشیدہ کرنا اچھا جانتے ہین

یہ باتین ہو رہی تھین کہ داروغہ خارزار حاضر ہوا مریخ سے عرض کی تشریف لیچلیے مریخ آفتاب علم اُٹھا نور الدہر وغیرہ کے پاس آیا عرض کی حضور میرے ساتھ تکلیف فرمائین ایک عجائب سیر ملاحظہ کرین سب سردار اُٹھے مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے رہ نورد بھی ساتھ ہوا داروغہ مریخ آفتاب علم کو ہمراہ لیے آیا مریخ شہر قفلوب مین داخل ہوا سب سردارون نے اس کیفیت کو دیکھکر کمال تعجب کیا رہ نورد نے مریخ سے کہا اگر تکلیف نہو تو میرے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے مریخ نے کہا مین ضرور چلونگا جسقدر رہلا زمین طلسم اسوقت وہان موجود تھے سب مریخ کے ساتھ ہوئے مریخ نے سب کو رخصت کیا آپ مع سرداران اسلام رہ نورد کے مکان پر آئے رہ نورد نے صاحبقران کو اطلاع دی کہ شاہزادہ طلسم آپسے ملنے کو آیا ہی اور آپکے یہان کے بہت سے سردار اُسکے ہمراہ ہین امیر خوش ہوئے کہا جلد بلاؤ رہ نورد نے اپنے مکان مین فرش کیا مریخ کو مع سردارون کے اندر لیگیا سردارون نے جو صاحبقران کو دیکھا سب نے قدمبوسی کی امیر نے سب کو گلے سے لگایا سردارون کے رہائی کا باعث پوچھا سب سے کیفیت خواجہ کے جانے کی بیان کی امیر بہت خوش ہوئے خواجہ کو آفرین و مرحبا سے یاد کیا پھر سب نے مریخ آفتاب علم کو صاحبقران سے ملوایا مریخ نے قدمبوسی کی صاحبقران نے گلے سے لگایا اپنے پاس بٹھایا مریخ نے عرض کی مجکو حضور کی قدمبوسی کی آرزو تھی یہی ہر وقت جستجو تھی شکر ہی خدائے عزوجل کا کہ اسنے آج مراد دلی کو پورا کیا جب خواجہ مجھے لائے اور مذہب حق اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی اسوقت ایک کلمہ بے ادبانہ میری زبان سے یہ نکلا کہ مین ایک شرط سے اسلام قبول کرتا ہون خواجہ سے مین نے اُس شرط کے متعلق چند باتین بیان کرین انھون نے فرمایا کہ جب صاحبقران زمان تشریف لائینگے تو وہ اس شرط کو پورا کرینگے پھر مین اپنی بے ادبی پر محجوب ہوکر خاموش ہو رہا امیر نے فرمایا اب مجھسے اُس شرط کو بیان کرو مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران وہ ایک وقت ایسا تھا کہ مین عالم حیرت مین تھا اور یہ خیال کر رہا تھا کہ مین یہان کیونکر آیا اُس عالم حیرت مین میرے منھ سے یہ کلمہ نکل گیا اب مین اُسکا عرض کرنا نہین چاہتا ہون امیر نے فرمایا ای مریخ آفتاب علم تمھین بیان کرنا ہوگا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران مین بہت خوش ہونگا اگر آپ اس امر کی تحقیق مجھسے نفرمائینگے صاحبقران نے فرمایا ای مریخ آفتاب علم اگر تمھین یہی منظور تھا تو اُسکا اظہار نہ کرتے اور اگر اظہار کیا ہی تو خلاصہ بیان کرو مریخ جب مجبور ہوا تو عرض کی یا صاحبقران وہ امر ایسا ہی کہ جسکا عرض کرنا مین گستاخی جانتا ہون صاحبقران نے کہا آپ حضرات کو سب گستاخیان معاف ہین بیان کیجیے مریخ مجبور ہوا عرض کی مین سلطان روشن جبین جادو کی دختر پر عاشق ہون مگر تین مرتبہ لشکرکشی کرکے وہان گیا ہر مرتبہ شکست پاکے واپس آیا کچھ نہ بنا سکا اور مجھے اپنی فکر کی وجہ سے ہر وقت غم رہتا ہی صاحبقران نے فرمایا مین مجبور اس امر سے ہون کہ اب طلسم مین داخل ہوچکا اور فیروزہ کو نامہ بھی تحریر کرچکا اگر جنگ آغاز نہ کرتا تو مین بیشتر تمھارے کام کو انجام دیتا پھر کوئی دوسری فکر کرتا مگر اب بعد فتح طلسم فیروزہ انشاء اللہ تعالیٰ تمھارے ہمراہ چلونگا سلطان روشن جبین سے فہمایش کرونگا اگر اُسنے قبول کیا تو خیر ورنہ بزور شمشیر تم اس سے بیٹی لینا مریخ نے عرض کی اگر آپ کا اقبال شریک حال ہوگا تو وہ کیا چیز ہی اور کون نہ میرے ساتھ عقد کریگا امیر نے فرمایا مین وعدہ کرتا ہون کہ دلا دونگا مریخ بہت خوش ہوا پھر صاحبقران نے فرمایا کہ بدیع الملک کے نہ آنے سے میری عجیب کیفیت ہی نہین معلوم اس شیر بیشۂ جرأت پر کیا گذری اور کہان گیا کون لے گیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی اب اُنکو شہر فیروزہ مین تلاش کرنا چاہیے اور صورت انکی

یہ ہی کہ جو لوگ ابھی ظاہر مین مسلمان نہین ہوئے ہین اور باطن مین مسلمان ہین انکو شہر فیروزیہ مین روانہ کرنا چاہیے کہ وہ لوگ بدیع الملک نوجوان کو تلاش کرین اور آپ بھی براے تلاش تشریف لے چلیے آپ کے چلنے سے دو مطلب نکلین گے اول تو طلسم کے بہت سے ملازمین جلیل کو مین آپ کا مطیع کرادونگا سب کو آپ سے ملاؤنگا اور بدیع الملک نوجوان کو تلاش بھی کرتا رہونگا اور آپ کو مقامات طلسم کے بھی دکھلاؤنگا آخر آپ اب یہان ٹھہر کے کیا کیجیے گا صاحبقران نے فرمایا میرا خود یہ ارادہ ہی کہ اپنے لشکر کیطرف واپس جاؤن مریخ نے عرض کی آج یہان اور تشریف رکھیے مگر کل یہان سے روانہ ہو جایئے صاحبقران نے قبول فرمایا مریخ نے رہ نورد جادو سے کہا ای رہ نورد تم اب یہان رہ کے کیا کروگے بہتر یہ ہی کہ تم شہر فیروزیہ مین جاؤ اور شاہزادے کو وہان تلاش کرو رہ نورد نے عرض کی مین وہان جاتا ہون مگر صاحبقران زمان کو ابھی نہ لیجایئے امیر نے فرمایا ای رہ نورد ہمارا یہان رہنا بیکار ہی جب تک یہان رہینگے سب کام موقوف رہینگے پھر آخر جس لیے یہان آئے ہین کچھ اسکا انتظام بھی کرنا چاہیے رہ نورد نے صاحبقران سے بہت بہت عرض کی مگر امیر نے قبول نہ کیا آخر کار رہ نورد مجبور ہو گیا عرض کی اب آپ کو مین کہان پاؤنگا مریخ نے جواب دیا کہ جب ہم لوگ فتاحی طلسم کے واسطے جائینگے تمھین ہمراہ لے لینگے اور اگر تم بدیع الملک کو تلاش کرکے لانا تو اپنے یہان رکھنا ہم دورہ کرتے ہوئے جاتے ہین اگر ہمسے ملاقات ہوگی تو ہم اپنے ہمراہ لیجائینگے رہ نورد نے منظور کیا صاحبقران نے وہ شب تو وہان بسر کی دوسرے روز وہان سے مریخ آفتاب علم کو مع اور جملہ سردارون کے ہمراہ لیکر طرف اپنے لشکر کے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت لشکر صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب مریخ آفتاب علم کو روانہ ہوئے کچھ عرصہ ہو گیا تو ایک روز جملہ سردار جو لشکر مین باقی تھے خواجہ عمرو ثانی کی بارگاہ مین آئے اور خواجہ سے کہا کہ اب پھر کوئی تدبیر آپ نکالیے اور سب کو تلاش فرمایئے خواجہ نے جواب دیا کہ گھڑی گھڑی تدبیر نکالنا میرا کام نہین ہی آپ لوگون نے جو جو باتین تجویز فرمائی ہون مجھ سے بیان کیجیے مین جسکو اچھا جانونگا وہ آپ سب لوگ کیجیے گا سردارون نے کہا یہ بات بھی بہت خوب ہی ہم اپنی اپنی رائین آپ سے بیان کرتے ہین ایک نے کہا ہمارا یہ ارادہ ہی کہ تلاش مین صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کی ایک ایک شخص روانہ ہو اور کچھ لوگ یہان موجود رہین خواجہ نے کہا مین بچند وجوہ ان باتون کو ناپسند کرتا ہون کیونکہ جب صاحبقران کے تلاش کرنے کو مریخ سا شخص گیا ہی تو ہم لوگ کس شمار مین ہین جو براے تلاش جائین اور امیر کو تلاش کرین اسمین تمام لشکر متفرق ہو جائیگا اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا مین مریخ کا جانا بھی گوارا نہین کرتا تھا مگر وہ واقفکار طلسم تھا اسو جہ سے اسکو روانہ کر دیا اب کسی کا جدا ہونا مناسب نہین ہی سب نے خواجہ کے کہنے کو قبول کیا پھر اور لوگون نے کہا کہ اگر سب ملکر صاحبقران زمان اور بدیع الملک نوجوان کی تلاش مین چلین تو کیا برائی ہی خواجہ نے کہا ہان یہ بات مین بھی پسند کرتا ہون کہ تمام لشکر یہان سے کوچ کرے اور ہر مقام پر صاحبقران کو تلاش کرتے ہوئے طرف طلسم کے چلین اور چاردیواری طلسم کا دورہ کرین خواجہ نے جو اس راے کو پسند کیا سب نے قبول کر لیا اس روز تو وہین رہے دوسرے روز علی الصباح سب اس صحرا سے بتلاش امیر روانہ ہوئے خواجہ قریب چاردیواری کے پہونچے ایک سمت کو جانیکا ارادہ کر رہے تھے

کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا دو تین سردار لشکر سے غائب ہوگئے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی گلیم اوڑھ لی
لشکر کو اس طرف سے پھیرا دوسری جانب کا ارادہ کیا اسطرف روانہ ہوئے شام تک رہروی کی جب آفتاب
غروب ہوا خواجہ نے مقام کیا اسی طرح تین دن تک تلاش امیر مین سرگردان رہے چوتھے روز ایک دریا
کے کنارے پہونچے خواجہ نے کہا آج یہین قیام کرنا چاہیے سب سردارون کی بھی یہی راے ہوئی وہین
بارگاہین استادہ ہوگئین خواجہ دریا کے کنارے جاکے بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک گٹھری دریا
مین بہتی آتی ہی بیشتر تو خواجہ کو یہ خیال ہوا کہ نہین معلوم یہ گٹھری کیسی ہی اور اسمین کیا ہی مگر پھر دل مین خیال کیا
اگر کچھ ہنوگا تو گٹھری بھر کر کپڑا ہی کیا کم ہی اسکو جانے دینا خلاف ہی یہ سوچکر اُس گٹھری کو نکالا کھول کر دیکھا
تو اسمین ایک صندوقچہ بند تھا ہی خواجہ صندوقچہ کو کھولنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک گٹھری اور بہتی نظر آئی
خواجہ نے اُسکو بھی نکالا کھولا دیکھا اسمین بھی ایک صندوقچہ ہی خواجہ نے دونون صندوقچون کو کھولا ایک
مین موتی نکلے دوسری گٹھری مین مختلف قسم کا جواہرات بیش قیمت پایا خواجہ بہت خوش ہوئے دونون
صندوقچون کو داخل زنبیل کیا نگاہ جو اُٹھائی دیکھا ایک گٹھری اور بہتی ہوئی آتی ہی خواجہ نے دوڑ کے
اس گٹھری کو بھی نکالا اسمین بھی صندوقچہ پایا جب صندوقچے کو کھولا تو اسمین ایک تصویر ملکہ زہرہ شمایل کی
نکلی نام اس تصویر پر لکھا تھا اور ایک مہر پائی کہ اسپر نام شمس بازرگان کندہ تھا خواجہ نے اُس صندوقچے
کو بھی داخل زنبیل کیا تھوڑی دیر کے بعد ایک تختہ بہتا ہوا نظر آیا خواجہ نے جو نگاہ کی تو اُسپر ایک آدمی کو
دیکھا کہ غش مین پڑا ہی جب وہ تختہ قریب آیا تو خواجہ نے بدیع الملک نوجوان کو دیکھا کہ اُس تختے پر پڑے
ہین خواجہ نے دوڑ کے بدیع الملک کو دریا سے نکالا کنارے پر لاکے منھ پر پانی چھڑکا بدیع الملک
نوجوان کو ہوش آیا اپنے قریب خواجہ کو پایا خواجہ نے بدیع الملک کو اُٹھاکے بٹھایا تھا کہ ایک تختہ
اور بہتا ہوا نظر آیا بدیع الملک نے اُس تختہ کو دیکھکر خواجہ سے کہا اُس تختے کو نہ جانے دیجیے گا مقرر
کوئی ہمارا ساتھی ہی خواجہ نے اُس تختے کو بھی پانی سے نکالا بدیع الملک کے قریب لائے شاہزادے
نے دیکھکر پہچانا آہستہ سے کہا خواجہ یہ شخص ہمارا محسن ہی اسکے واسطے بھی تمھین کوشش لازم شمس بازرگان
اسکا نام بڑا تاجر ہی خواجہ نے شمس کے منھ پر بھی پانی کے چھینٹے دیے شمس کو ہوش آیا اپنے کو دریا کے
کنارے پایا خواجہ وہان ٹھہرے رہے مراد ٹھہرنے سے یہ تھی کہ شاید اور کچھ مال ملجائے تو مراد بر آئے مگر
خواجہ دیر تک وہان ٹھہرے رہے کچھ بھی نظر نہ آیا آخر کار مجبور ہوکے بدیع الملک نوجوان کو پہلے لشکر مین
پہونچایا لوگون نے جو شاہزادے کی یہ حالت دیکھی فوراً علاج شروع ہوا پھر خواجہ شمس بازرگان کو اُٹھاکے
لائے اُسکا بھی علاج ہوا دو روز مین بدیع الملک نوجوان کا وہ سب ضعف برطرف ہوا آٹھوین روز شمس نے
صحت پائی غسل صحت کرکے شمس نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آپ یہان کیونکر تشریف لائے
بدیع الملک نے جواب دیا کہ جس طرح آپ تشریف لائے اسیطرح مین بھی آیا شمس بہت خوش ہوا مال کے
جانے کا بھی افسوس نہ کیا بلکہ بدیع الملک نوجوان نے کہا کہ تاجر صاحب آپکا بہت بڑا نقصان ہوا تاجر نے جواب دیا
اے شہریار خدا آپ کو صحیح و سالم رکھے مجھے کسی چیز کی ضرورت نہین ہی آپ سے ملا گویا مجھکو دولت لازوال ملگئی
بدیع الملک نے کہا آپ کب تشریف لائے اور کیا حال ہوا شمس بازرگان نے اپنی کیفیت بیان کی اور
بدیع الملک نوجوان پر جو کیفیت گذری تھی وہ سب دریافت کی بدیع الملک نے خواجہ سے صاحبقران

کی خیریت دریافت کی خواجہ نے کہا آپ کے جانے کے بعد امیر بھی آپ کی تلاش مین گئے ابھی تک انکا پتہ
نہین ہی بدیع الملک نے فرمایا ہمسے ملاقات ہوئی تھی مگر ایک ایسے صحرا مین پہونچے کہ جہان پانی ممکن نہ تھا
اور صاحبقران زمان کو تشنگی کی شدت ہوئی مین پانی لینے گیا بہت دور کے بعد ایک کنوان نظر آیا مین نے
اس چاہ سے پانی بھرا جب ایک کوس تک نکل آیا تو پانی خشک ہو گیا مین پھر دوسری مرتبہ واپس گیا اور
پانی بھرا اسی طرح کئی چکر مجکو ہوئے آخر خالی ہاتھ یہ خیال کر کے روانہ ہوا کہ صاحبقران کو کنوین پر لے آؤن
اور وہین پانی بھر کے پلاؤن مگر صاحبقران کو نہ پایا راستہ بھی بھول گیا بڑے بڑے مصائب اُٹھائے
آخر مین تاجر صاحب سے ملاقات ہوئی اُنھون نے عنایت کی اپنی ہمراہی مین شہر فیروزیہ لیگئے وہان عجیب
عجیب باتین گذرین جو اسوقت یاد آکر دل کو مغموم دے گئین وہان سے تقدیر نے یہ گردش دکھائی یہانتک
پہونچایا آپ لوگون سے ملا یا مگر مین تاجر صاحب کا ممنون احسان ہون انھون نے میرے واسطے بڑی
بڑی زحمتین گوارا کین مجکو راحتین دین تاجر نے عرض کی ای شہریار مین آپ کی خدمت نہ کر سکا محجوب ہون
بدیع الملک نے فرمایا اب صاحبقران کی تلاش مین چلنا ضرور ہی خواجہ نے کہا ہم لوگ اسی واسطے
نکلے تھے کہ امیر کو تلاش کرین شکر ہی کہ آپ سے ملاقات ہو گئی بدیع الملک نے خواجہ سے کہا اب
لشکر کو طرف شہر کے لے چلو یقین ہی صاحبقران بھی شہر کی طرف گئے ہون خواجہ نے منظور کیا اُسی روز سے
وہان سے کوچ کیا ساتوین روز ایک صحرا مین پہونچے بدیع الملک نے فرمایا آج لشکر کو اسی جگہ ٹھہراؤ
کل یہان سے کوچ کرینگے خواجہ نے بھی یہ بات پسند کی اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین سب سردار
وہین اُترے بدیع الملک نوجوان باہر بارگاہ کے آگے ٹہلنے لگے صحرا کی کیفیت دیکھ رہے تھے کہ
ایک جانب سے گرد اڑی بدیع الملک اس گرد کی طرف دیکھنے لگے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو شاہزادہ
نے دیکھا ایک لشکر گران اسطرف آتا ہی بدیع الملک نے اور سردارون کو دکھایا سب نے عرض کی نہین
معلوم یہ کون لوگ ہین کہان جاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا قریب آنے دو سب کیفیت دریافت
ہو جائیگی یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ لشکر قریب آیا بدیع الملک نوجوان نے دیکھا آگے آگے گینڈے پر
ایک پہلوان سوار ایک گرز گران ہاتھ مین لیے کبر و نخوت مین مست چلا آتا ہی عقب مین اُسکے دو ہزار
پہلوان پیادہ پا بعد اسکے اور لشکری گھوڑون پر سوار آتے ہین جب وہ پہلوان مقابلے مین لشکر بدیع الملک
کے پہونچا اپنے یہان سے ہرکارے کو بھیجا کہ وہ جا کر دریافت کرے کہ لشکر کسکا ہی ہرکارہ بدیع الملک
کے لشکر مین آیا لوگون سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہو سب نے خلاصہ حال بتا دیا ہرکارہ پلٹ گیا اس
پہلوان نے لشکر مقابلے مین لشکر بدیع الملک کے آتارا اور ایک نامہ اس مضمون کا بدیع الملک نوجوان
کو تحریر کیا کہ آگاہ ہو کہ مین بلداق گرد ملازم ستارہ پیشانی خاص اس غرض سے نکلا ہون کہ جو کوئی باغی
خداوند کا مجکو ملے اُسکو گرفتار کر کے لیجاؤن لہذا خداوند فیروز کا تم لوگون سے زیادہ کون باغی ہوگا اگر تمھین اپنی
خیریت منظور رہی تو میرے پاس چلے آؤ میری اطاعت قبول کرو مین خداوند سے چلکر تمھاری سفارش کر دون وہان
سے تمھاری عفو تقصیر ہو جاسے اپنے ملک کو واپس جاؤ اگر یہ بات نہ منظور رہو تو میدان مین آؤ مجھ سے مقابلہ
کرو یہ نامہ لکھکر ایک نامہ دار کو دیا کہ وہ اسکا شاگرد تھا فن کشتی مین استاد تھا نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا لشکر اسلام
مین پہونچا بارگاہ بدیع الملک کے قریب آیا دربانون نے اُسکو روکا کہا ہم پیشتر تمھاری اطلاع کرین

پھر جیسا حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا نامہ وار دوبر پھرا اہلازمین نے بدیع الملک سے آکے عرض کی حضور ایک
نامہ وار دربارگاہ پر حاضر ہی امیدوار باریابی ہی کیا حکم ہوتا ہی بدیع الملک نے فرمایا بلا لو ملازم باہر آئے نامہ وار
کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے نامہ وار نے جو رونق بارگاہ اور جوانان شیروں کی صورت دیکھی محو دیدہ ہوگیا
بدیع الملک نے کہا بھائی جس کام کو آیا ہی پہلے اُسے انجام دے پھر اور طرف دیکھنا نامہ وار نے نامہ
بدیع الملک کو دیا بدیع الملک نے نامہ پڑھا شاہزادے کو غصہ آگیا نامہ چاک کرکے پھینک دیا اور
نامہ وار سے کہا کہ اُس بے ادب سے کہدینا کہ اگر تجھے ہماری اطاعت منظور ہو تو خیر ہی ورنہ ایک دم مین
سب لشکر کو تباہ کردونگا اپنے لشکر پر نازنہ کرنا نامہ وار خود بھی مغرور تھا چین بر جبین ہو کر جواب دیا کہ ہمارے
استاد کا مثل نہین ہی کیا مجال کسی کی جو انکو ہمارے روبرو کچھ کہہ سکے بدیع الملک نوجوان نے کہا
اے شخص تو نامہ وار ہی تجھے ان باتون سے کیا کام تو جاکر کہدینا اور بدزبانی تیرے حق مین بری ہی نامہ وار
نے بدیع الملک کو پھر جواب ترش دیا قریب اُسکے بدیع الزمان نامدار بیٹھے تھے سنکر تاب نرہی ایک
طمانچہ اُسکے مارا کہ نامہ وار دور جاکے گرا اُٹھ نہ سکا تڑپ تڑپ کے مرگیا بدیع الملک نے فرمایا اسکی لاش
کو باہر پھینک دو اُسکے لشکر سے کوئی آکے اُٹھا لیجائیگا ملازمین نے لاش اسکی باہر لیجاکر دور پھینکدی یہان تو
اس نامہ وار پر یہ واقعہ گذرا اُدھر بلداق گرد نے اُسکا راستہ بہت دیکھکر دوسرے پہلوان کو اسکی خبر کیواسطے
روانہ کیا پہلوان اپنے لشکر سے چلا تھوڑی دور کے بعد اُسنے دیکھا ایک لاش پڑی ہی پہلوان اُس لاش
کے قریب آیا دیکھا لاش اُسی نامہ وار کی ہی اُسکو بہت صدمہ ہوا لاش کو اُٹھایا بلداق کے پاس پھر واپس
آیا اُسنے دیکھے کسی نے اُسکو قتل کیا بلداق نے کہا اب تو لشکر اسلام مین جا اور یہ تحقیق کرکہ اُسکو کسنے قتل کیا ہی
وہ پہلوان بھی روانہ ہوا لشکر اسلام مین آیا بدیع الملک کی بارگاہ مین جانے کا ارادہ کیا دربانون نے
روکا بدیع الملک نوجوان کو اطلاع دی بدیع الملک نے اُسکو بھی اندر بلا لیا اُسنے جاتے ہی کہا ہمارے
لشکر کے نامہ وار کو کسنے قتل کیا بدیع الملک نے فرمایا جو بدزبانی کریگا ایسی ہی سزا پائیگا اپنی جان سے جائیگا
پہلوان نے کہا مین اُسکے قاتل کو پوچھتا ہون کہ اُس سے عوض لون بدیع الزمان نے فرمایا مین نے
اُس دریدہ دہن کو قتل کیا ہی پہلوان نے کہا آپ نے بہت برا کیا مین آپ سے اسکا عوض خون لونگا یہ سنکر
بدیع الزمان نے ایک طمانچہ اُسکے مارا اُسکی بھی کیفیت وہی ہوئی جو اُس نامہ وار کی ہوئی تھی بدیع الملک
نے اُسکی لاش بھی پھکوا دی یہان جب اُسے عرصہ ہوا تو بلداق گرد نے اور ایک پہلوان کو روانہ کیا کہا تو جاکر
صرف اُسکی خبر لانا اگر وہ لشکر اسلام مین ہو تو واپس آنا اُسکے پاس نجانا یہ پہلوان جو روانہ ہوا تھوڑی دور کے
بعد اُسنے اُسکی لاش دیکھی لاش اُٹھاکے لیگیا بلداق کو لاش دکھائی بلداق نے کہا معلوم ہوا کہ مسلمان
بہت مغرور ہین خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر اُسنے اپنے لشکر مین طبل جنگی بجوایا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود
تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے ہاتھ اُٹھاکر دعا دی کہ الٰہی تیرا اقبال تا قیامت
طالع رہے بلداق نے طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرائے نبرد ہو
بدیع الملک نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی
نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین شب بھر سامان جنگ مین بسر کی
جب شہسوار زرین پوش مشرق نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین لیکر اسپ فلک زبرجدی پر سوار ہوا اور لشکر سیارگان

میدان چرخ سے بھگایا اور اپنے نور سے ظلمت کدۂ عالم کو روشن و منور فرمایا یعنے شب گذری سحر ہوئی
بدیع الملک نوجوان براے نماز سجادے پر تشریف لائے بعد فراغ سلاح طلب کیے ملازمین نے
کشتیان سلاح کی حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار سجے بارگاہ سے برآمد ہوئے یہان خادم دیر سے
مرکب لیے موجود تھے شاہزادہ نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوا سب لشکر کو ہمراہ لیا میدان کارزار مین آکر
اپنے لشکر کے صفوف آراستہ کرکے فوج مخالف کا انتظار کرنے لگے کہ سب نے دیکھا کہ بلداق گرد
بھی اپنا لشکر ہمراہ لیے ہوئے میدان مین آیا اُسنے بھی پرا جمایا نقیب دونون لشکرون سے نکلے نقابت
کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا بلداق گرد نے کہا اے فرقہ خدا پرستان کل تم لوگون نے میرے دو پہلوانون
کو بیجا قتل کیا آج اُنکے خون ناحق کا بدلا تم سب سے لونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا گو مجھے حکم خداوند
کہ جو سردار لشکر اسلام کا ہے اُسکو زندہ گرفتار کرکے لاؤن مگر اب میری آنکھون مین دنیا اندھیری ہے مین حکم شاہی
کو بھی نہ مانونگا جو میرے مزاج مین آئے گا وہ کرونگا اور اب بھی ایک شرط سے تم لوگون کو امان دیتا ہون
اگر تم سب میری اطاعت قبول کرو تو مین چلکر خداوند سے تمھاری سفارش کردون بدیع الملک نے کہا
او دیو ہ گو یہ مقام وعظ و پند نہین ہے میدان جنگ ہے یہان زبان شمشیر سے سوال و جواب ہوتے ہین
بلداق نے یہ سنکر اپنے لشکر کی طرف دیکھا صفوان گرد اسکے لشکر سے نکلا میدان مین آکر نعرہ کیا کہ
اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے شہنشاہ
گوہر کلاہ روبرو بدیع الملک کے آئے کہا اجازت میدان عطا فرمایئے ورنہ لگا دیئے بدیع الملک
نے شہنشاہ کو بہت روکا مگر شہنشاہ نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہو کے بدیع الملک نے میدان کی اجازت
دی شہنشاہ گوہر کلاہ میدان مین آئے صفوان نگاور زن ہوا آپس مین نیزہ چلنے لگا دیر تک نیزہ بازی
رہی ایک مقام پر شہنشاہ نے گانٹھ کے تھپیڑا مارا کہ نیزہ صفوان کے ہاتھ سے نکل گیا اُسکی آنکھون مین
دنیا سیاہ ہوئی کہا اے جوان تو نے غضب کیا میرے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا یہ کہکر اسنے تلوار میان سے لی
شہنشاہ نے بھی تلوار نکالی صفوان نے وار کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے وار کو خالی دیا اُسنے پھر وار کیا شہنشاہ
گوہر کلاہ نے پھر وار کو خالی دیکر کہا اے صفوان اب ہوشیار ہو جا کہ مین وار کرتا ہون صفوان نے
سپر اُٹھائی شہنشاہ نے تلوار لگائی تیغ سپر پر پڑی سپر کو کاٹ کے خود مین در آئی خود کو دو پارہ کر کے
سر مین اُتر آئی سر کو کاٹتی ہوئی سینے کا لہو چاٹتی ہوئی زین فرس تک پہونچی وہان بھی نہ ٹھہری فرس کو کاٹا
زمین کو بوسہ دیکے اُٹھی صفوان کے مع مرکب چار ٹکڑے ہوئے زمین پر گرا فوجون سے شور
تحسین و آفرین بلند ہوا بلداق کے ہوش اُڑ گئے پھر اپنی فوج کی طرف نگاہ کی ایک پہلوان قہار
شیر قوت اُسکے لشکر سے بڑھا شہنشاہ گوہر کلاہ کے مقابلے مین آیا گرز گران اُٹھایا شہنشاہ نے پھر سپر اٹھائی
اُسنے وار کیا شہنشاہ نے سپر کو سر کی پناہ کیا اور اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا پنجہ مروڑ کے گرز چھین لیا خبردار خبردار
کہکے وہی گرز اُسکے سر پر لگایا کہ کاسہ سر چور ہوا پیوند خاک وہ مغرور ہوا بلداق نے اور پہلوان اپنے لشکر
سے بھیجا شہنشاہ گوہر کلاہ نے اُسکو بھی قتل کیا اسی طرح دس پہلوان لشکر بلداق سے آئے اور شہنشاہ
گوہر کلاہ کے ہاتھ سے مارے گئے دن بھی اسی جنگ مین ختم ہو گیا بلداق طبل بازگشت بجوا کر
واپس آیا بدیع الملک نے شہنشاہ کی بہت تعریف کی خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف سدھارے مگر بلداق گرد

جو میدان سے واپس گیا اپنے خیمے مین جاکر سب سردارون کو جمع کیا کہا آج ایک سردار لشکر اسلام
سے آیا اسنے تو یہ قیامت بپا کی اور اگر مین کسی اور پہلوان کو بھیجتا تو وہ جنگ کرنے سے عاجز تھا ابھی بڑے
بڑے سردار لشکر مین باقی ہین جب اُنکی نوبت آئیگی تو کیا ہوگا خصوصًا جب بدیع الملک میدان مین آئینگے
تو یقین ہی کسی کو زندہ نہ چھوڑینگے سب نے کہا پھر آپ کی کیا راے ہی بلداق نے کہا مین ایک نامہ خداوند
طلسم کو تحریر کرتا ہون اور مدد طلب کرتا ہون جب تک وہان سے فوج آئیگی تب تک جسطرح بن پڑیگا
مین مقابلہ کرتا رہونگا سب نے اس بات کو پسند کیا بلداق نے اُسی وقت ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا
کہ مین نے لشکر اسلام کو راہ مین روکا اور اُنسے بہت اچھی طرح جنگ کی مگر لڑائی بگڑ گئی اب آپ اس عریضہ
کے دیکھتے ہی فوج براے مدد روانہ فرمایئے جسوقت تک آپ فوج روانہ فرمایئے گا مین مقابلہ کرتا رہونگا
اگر دیر ہو جائیگی تو پھر مجھسے کچھ بن نہ پڑیگا اور مسلمان غالب آئینگے انکے مقابلہ کے واسطے ساحرون کو
روانہ فرمایئے تو بہت مناسب ہو جب یہ نامہ لکھ چکا تو ایک شخص کو دیکر جانب طلسم روانہ کیا شب بھر
جاگ کے بسر کی جب صبح ہوئی تو اپنے لشکر کو لیکر میدان مین آیا یہان سے بدیع الملک نوجوان بھی
اپنے لشکر ظفر اثر کو لیکر میدان جنگ مین تشریف لائے صفوف لشکر جانبین درست ہوئین نقیبون نے نقابت
کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے بلداق گردونے اپنے لشکر سے ایک پہلوان کو بھیجا اُسنے آکر میدان مین نعرہ کیا
کہ اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے مین آئے کچھ ہنر جنگ دکھائے
مین شاگرد بلداق ہون فن سپہ گری مین بہت طاق ہون کل جو دس جوان یہان کے قتل ہوئے وہ سب
تو لازم تھے آج میرے ہاتھ سے کوئی نہ بچیگا بدیع الملک نے جو اسکی یاوہ گوئی سنی چاہا مرکب بڑھا کے
میدان مین جاؤن اُس سے مقابلہ کرون کہ شہنشاہ گوہر کلاہ سامنے آئے کہا آج بھی مین ہی اُسکے مقابلے
مین جاؤنگا آپ کیون تکلیف فرمایئے بدیع الملک نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو منع کیا مگر شہنشاہ نے بدیع الملک
کو مجبور کرکے رخصت میدان لی اُسکے مقابلے مین آکے کہا اے یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہی پہلوان نے کہا
اے جوان تونے میرا نام سُنا ہوگا کہ مین بیژن گرد ہون بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کیا ہی اور بہت
لوگون نے میری اطاعت قبول کی ہی تونے جو کل دس جوانون کو قتل کیا اس بات پر بہت نازان ہو آج
میرے ہاتھ سے تمھارا بچنا دشوار ہی شہنشاہ نے جواب دیا اے بیژن مجھے دس پہلوانون کو قتل کرکے تاز نہین
ہی اگر پہلوان ہوتے تو وہ اس طرح ذلت وخواری سے قتل نہوتے مگر معلوم ہوتا ہی کہ تو بھی مثل اُنھین کے یاوہ گو
ہی اور وہی انجام تیرا بھی ہونا ہی بیژن نے جواب دیا اس گفتگو سے کیا حاصل ہی ابھی معلوم ہو جائیگا شہنشاہ
گوہر کلاہ نے فرمایا پھر لا جو حربہ رکھتا ہو بیژن نے کہا مین کیا پہلے وار کرون پیشتر تم اپنے دل کا حوصلہ نکال لو
اگر مین وار کرونگا تو تمھین وار کرنے کی طاقت نرہیگی شہنشاہ نے فرمایا او بیہودہ گو مجھے اس سے کیا مطلب ہی
اگر وار کرنا ہی تو مین موجود ہون وار کر جب تیرے وار سے خدا بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے ہم لوگون کا دستور نہین
کہ وار مین سبقت کرین بیژن نے تلوار میان سے لی کہا اے جوان مین مجبور ہون تو خود چاہتا ہی کہ حوصلہ دل کا دل ہی
مین رہے شہنشاہ نے فرمایا تو شوق سے وار کر بیژن نے تلوار لگائی شہنشاہ نے اُسکے وار کو خالی دیکر ہاتھ
بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اُسنے دوسرا ہاتھ شہنشاہ گوہر کلاہ کی کمر مین ڈالا زور ہونے لگا جو جو سواران
جنگ آزما لشکر طرفین مین سے تھے اُس تماشے کے دیکھنے کو آگے بڑھ آئے سب نے کہا اب بہتر ہے

گھوڑون کی جان بچاؤ زمین پر آؤ کہ لنگر تمھارا سوا اماد گیتی کے دوسرا نہین اُٹھا سکتا ہی دونون پہلوان گھٹے ہوئے
گھوڑون سے اُترے زمین پر آتے ہی بیژن نے شہنشاہ کو ریل کر دس قدم پر لا کے ہکہ مارا شہنشاہ نے لنگر
قائم کیا اُسنے بہت بہت زور کیا مگر لنگر نہ اُکھڑ سکا جب شہنشاہ نے دیکھا کہ اب اُسکے زور مین کمی ہی سینے مین سر
اَڑا کے سے دوڑے بیس قدم پر لا کے ہکہ مارا بیژن نے لنگر قائم کیا شہنشاہ نے دیر تک زور کیا جب عرصہ
ہوا پھر بیژن پانچ قدم شہنشاہ کو ہٹا لایا تھوڑی دیر زور کیا شہنشاہ موقع پا کے اُسے سات قدم ہٹا لے گئے اب
اس قسم کے آپس مین زور ہونے لگے اسی رد و بدل مین شام ہوئی بیژن شہنشاہ کو روک کے کھڑا ہوا کہا
ای جوان آج تو مجھ سے خوب لڑا مگر دن برائے جنگ اور رات برائے راحت ہی اب جا کر اپنے خیمے مین استراحت
کر کل پھر میرے تیرے مقابلہ ہوگا شہنشاہ نے جواب دیا ای بیژن ہم لوگون کا یہ قاعدہ نہین ہی یا زیر کرکے
یا زیر ہوکے پلٹینگے اگر خدا تجھے ظفریاب کریگا تو بخوشی و خرمی اپنی طرف واپس جانا اگر اللہ ہمین فتح دیگا ہم اپنے
لشکر کی طرف واپس جائینگے بیژن نے کہا ای شہنشاہ رات کو ہماری تمھاری جانبازی کون دیکھیگا اسکو
جنگ کو صبح پر موقوف رکھو شہنشاہ گوہرکلاہ نے فرمایا ای بیژن یہ بات ہمارے یہان کے دستور کے
خلاف ہی ہم ایسا نہین کرسکتے جب بیژن مجبور رہا کہا پھر رات کو کیا معلوم ہوگا اور سب لوگ کیونکر دیکھین گے
شہنشاہ نے کہا رات کا دن ہونا کیا بڑی بات ہی روشنی کراؤ بیژن مجبور ہوا اپنے لشکر کی طرف دیکھ کر
روشنی کا اشارہ کیا ملیداق نے اسی وقت روشنی کا بند و بست کیا یہان بدیع الملک نوجوان نے بھی روشنی
کرائی میدان جنگ مین اسقدر روشنی ہوئی کہ دن سے بہتر اُجالا ہوگیا بیژن و شہنشاہ دونون پھر گرم جنگ
ہوئے وہ شب بھی بسر ہوگئی دن ہوا تو بیژن کو شدت گرسنگی نے بیتاب کیا شہنشاہ گوہرکلاہ کو پھر روک کے
کھڑا ہوا اور کہا ای شہنشاہ کل صبح سے ہم تم مصروف جانبازی ہین اور اسوقت تک بے آب و دانہ
جانبازی کر رہے ہین اب مناسب یہ ہی کہ کچھ ضرور از قسم میوہ جات وغیرہ کھانا چاہیے کہ قوت جنگ ہو
اور زندگی تلخ نہو شہنشاہ نے جواب دیا کہ ای بیژن یہ بھی ہمارے قواعد کے خلاف ہی اگر تمھین ضرورت
ہی تو ہم مانع نہین ہین تم کھاؤ بیژن نے کہا بھلا یہ ہو سکتا ہی کہ مین تو کھاؤن اور آپ اسی حالت مین رہین
شہنشاہ نے فرمایا چونکہ ہمارا دستور نہین ہی پس اسلیے تمھارے واسطے عیب نہین ہی بیژن نے کہا یہ
نہ ہوگا شہنشاہ گوہرکلاہ نے فرمایا تمھین اختیار ہی بیژن پھر لڑنے لگا شہنشاہ بھی مشغول زور آزمائی
ہوئے تھوڑی دیر کے بعد بیژن مین قوت باقی نہ رہی اور بھوک کی شدت ہوئی شہنشاہ گوہرکلاہ سے
کہا اگر آپ اجازت دین تو مین ہی کچھ شغل اکل و شرب کرون گو یہ امر خلاف ہی مگر مجبور ہون کہ اس وقت
مجھ سے کچھ نہین ہو سکتا شہنشاہ نے کہا مین تمھین نہ اسوقت مین مانع تھا نہ اب مانع ہون بیژن نے فوج
کی طرف دیکھ کے اشارہ کیا اسی وقت ملیداق نے میوہ و فواکہات کشتیون مین لگا کے اسکے واسطے
بھیجے دودھ بھی کثرت سے آیا بیژن نے میوے کے دو چار پھنکے لگائے کچھ فواکہات کھا کر دودھ پیا
تازہ دم ہوکر پھر شہنشاہ کے سامنے آیا کہا مین بہت محجوب ہون مگر کیا کرتا مجبور تھا شہنشاہ گوہرکلاہ نے
کہا حجاب کی کیا بات ہی اگر ہمارے یہان یہ بات متروک نہوتی تو ہم بھی ایسا ہی کرتے بیژن نے پھر
ہاتھ ملایا اب شہنشاہ نے زیادتیان کرنا شروع کین جہان قابو پایا دو چار رگڑے ایسے دیے کہ بیژن
کے حواس جاتے رہے ہانپنے لگا تڑپ کے نکلا پھر شہنشاہ گوہرکلاہ نے اسکو باندھا دو چار رگڑے

دیکھے یہ کیفیت جو بلداق نے دیکھی آنکھون مین روز روشن تاریک ہوا اپنے سب پہلوانون سے کہا غضب
کی بات ہو کہ بیژن ابھی تازہ دم ہو اور شہنشاہ نے ابتک کچھ نہین کھایا ہو مگر بیشتر سے اب زیادہ تیان
کر رہا ہو اگر بیژن زیر ہو گیا تو میرا بازو ٹوٹ جائیگا اب ایسا میرا کوئی شاگرد نہین ہو مین خود اُس سے
نہین لڑ سکتا تھا بڑی قوت اسمین تھی مگر خدا پرست قوت کے پتلے نہے ہین بیژن کی قربہی شہنشاہ سے بہت
زیادہ ہو اور لنگر بھی شہنشاہ کا بیژن کے آگے کوئی چیز نہین ہو مگر شہنشاہ ہر مقام پر اُسکو عاجز کرتا ہو اور
بیژن سے اُسکا لنگر نہین اُکھڑ سکتا ہو سب لوگ کہتے تھے کہ شہنشاہ اگر خود زیر نہ ہوگا تو بیژن کو زیر
بھی نہین کر سکیگا یہان تو لوگ اس خیال مین تھے اور شہنشاہ گوہر کلاہ - بیژن کو دے دوڑے اُسنے
چاہا بیٹھ کر شہنشاہ کو دھوکا دون مگر شہنشاہ نے اُسکی کمر مین ہاتھ دیکر ہکا مارا کہ بیژن کے ہوش اُڑ گئے
لنگر قائم نہ کر سکا شہنشاہ نے اُسکو تا بہ سینہ اُٹھا لیا دوسرا زور کرکے سر سے زیادہ بلند کیا چاہا زمین پر ماریں کہ
استخوان بیژن کے چور چور ہو جائین مگر بیژن نے عرض کی اے شہریار اب غلام کو امان دیجیے اگر
سر سے بلند کیا ہو تو خاک مذلت پر گرا کے ذلت نہ دیجیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا اے بیژن اگر اپنے
مذہب باطل کو ترک کرو تو امان دیجائے بیژن نے عرض کی مین نے اپنے مذہب باطل کو ترک کیا اور
آپکی اطاعت قبول کی شہنشاہ نے اُسکو باہستگی زمین پر رکھدیا دونون لشکرون سے صدائے تحسین و آفرین
بلند ہوئی بیژن شہنشاہ کے قدمون پر گرا شہنشاہ نے بغلگیر کیا بفتح و فیروزی میدان جنگ سے پلٹے
مگر بلداق نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک کوہ الم اسکے دلپر گرا اُسی وقت اُسنے طبل بازگشت بجوایا اپنے
خیمے کی طرف پلٹا بدیع الملک بھی شہنشاہ گوہر کلاہ کو لیکر خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوئے
سردارون نے شہنشاہ پر سے بہت کچھ زر و جواہر نثار کیا بدیع الملک اپنی بارگاہ مین آئے جلسہ
عیش و نشاط آراستہ کیا بیژن کو شہنشاہ نے بدیع الملک سے ملایا بدیع الملک نے اسکو کلمہ
تعلیم فرمایا بیژن نے کلمہ پڑھا شریک جلسہ عشرت ہوا یہان تو یہ عیش و عشرت کی تیاریان تھین مگر بلداق
جو اپنے خیمے مین واپس آیا سب پہلوانون کو بلایا کہا بیژن سے بڑھکے تم مین کون ہو سب نے کہا سوائے
آپکے اور کوئی بیژن سے زیادہ نہین ہو بلداق گرد نے کہا جب بیژن زیر ہو گیا تو اب اہل اسلام سے
لڑکر کون فتح پائیگا غضب تو یہ ہوا کہ بیژن نے اپنا مذہب بھی ترک کر دیا اور مسلمان ہو گیا اگر نہ کرتا تو یقین
ہو شہنشاہ کے ہاتھ سے قتل ہو جاتا سب نے کہا یہ بات تو ضرور تھی مگر بیژن کو ایسا لازم نہ تھا
بلداق نے کہا وہ تو جو کچھ ہونے والا تھا وہ ہوا اب اہل اسلام سے مقابلے کی کیا تدبیر کیجائے سب نے
کہا ہم لوگ حاضر ہین جس طرح بن پڑیگا اُس سے مقابلہ کرینگے اپنی جان دینگے بلداق نے کہا
یہ مجکو منظور نہین ہو مین اپنی جان سے تمھاری جان کو بہتر سمجھتا ہون سب نے کہا اگر آپ کو مقابلہ کرنا منظور
نہین ہو تو ایک نامہ بدیع الملک کو تحریر فرمائیے اور مہلت مانگیے دیکھیے وہ مہلت دیتے ہین یا
نہین بلداق نے اس بات کو پسند کیا اور ایک نامہ بدیع الملک نوجوان کو تحریر کیا مضمون اس
نامہ کا یہ تھا کہ مجکو ترتیب فوج کی ضرورت ہو اور میری فوج مین بعض بعض سردار علیل ہین اسواسطے
مجکو آٹھ روز کی مہلت درکار ہو یہ مضمون لکھکر ایک پہلوان کو بلایا اُسے نامہ دیکر کہا اگر بدیع الملک
یا اور کوئی سردار کوئی کلمہ میری شان مین خلاف زبان سے نکالے تو اُسکو سنکر خاموش ہو رہنا جواب سخت

ندیا جب خداوند طلسم کے یہان سے فوج ساحران آئیگی تو اوسوقت عوض لے لینگے یہ سب باتین سمجھا کر نامہ دار کو
روانہ کیا وہ نامہ دار لشکر اسلام مین آیا بارگاہ بدیع الملک کے دروازے پر پہونچا بدیع الملک کے
ملازم جو بعہدہ نگہبانی دربارگاہ پر بیٹھے تھے انھون نے اُسکو روکا کہا ہم تمھاری اطلاع کرین جو حکم
ہوگا ویسا کیا جائیگا نامہ دار وہین ٹھہر رہا دربانون نے ہرکارے کو بلایا ہرکارہ جب آیا تو نگہبانون نے
کہا یہ ایک شخص آیا ہی بلداق گرد کا نامہ لایا ہی شہریار کی قدمبوسی کا خواستگار ہی اُسکی اطلاع کرو ہرکارہ اندر
آیا بدیع الملک سے عرض کی حضور ایک نامہ دار بلداق کا آیا ہی امیدوار باریابی ہی بدیع الملک
نے فرمایا بلا لو ہرکارہ باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا نامہ دار نے رونق بارگاہ کو دیکھا بیژن کے
جاہ و حشم پر نگاہ کی دیکھا ایک ونگل پر بیٹھا ہی لباس فاخرہ زیب جسم ہی سرداران اسلام سے باتین کر رہا
ہی نامہ دار کو اسکی صورت دیکھکر غصہ آگیا مگر بلداق گرد نے کہدیا تھا کہ خبردار کوئی بات سخت زبان سے
نہ نکالنا اسی وجہ سے خاموش ہو رہا نامہ بدیع الملک کو دیا بدیع الملک نے جواب نامہ اُسکی
پشت پر لکھدیا کہ جب تک تم پیام جنگ ہمکو نہ دوگے ہم تمسے مقابلہ کے واسطے نہین کہین گے جب
تمھارا سب انتظام درست ہو جائے اسوقت تم ہمین اطلاع دینا یہ جواب لکھکر اُس نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ
ہوا بیژن نے بدیع الملک سے کہا آپ جانتے ہین کہ یہ فرصت کسواسطے مانگی ہی بدیع الملک نے
فرمایا عذر یہ لکھا تھا کہ میرے یہان سردار علیل ہین مین کچھ درستی فوج کی کرونگا بیژن نے عرض کی اصل
اُسکی یہ ہی کہ بلداق نے ایک عرضی فیروز ستارہ پیشانی کو روانہ کی ہی مضمون اُسکا یہ ہی کہ یہان لڑائی
بگڑگئی ہی اور مسلمان اسوقت ہمسے زیادہ ہین اگر آپ لشکر ساحران روانہ نفرمائینگے تو مسلمان مجھپر غالب
آئینگے جس دن وہان سے فوج آئیگی اسی دن یہ طبل جنگی بجوائیگا بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہی
اگر فوج ساحران بھی آئیگی تو میرا کیا بنائیگی بیژن نے عرض کی اے شہریار وہ لوگ جو آئینگے
تو سحر کرینگے بدیع الملک نے کہا اگر سحر کرینگے تو کیا ہوگا بیژن ایسی ہی باتین بدیع الملک سے
کرتا رہا مگر نامہ دار جو جواب نامہ لیکر بلداق کے پاس پہونچا نامہ دکھایا بلداق گرد خوش ہو کہا واقعی یہ
لوگ بڑے جری ہین اور بہادری مین اُنکی کلام نہین ہی مین نے صرف آٹھ روز کی مہلت چاہی تھی
بدیع الملک نامدار نے اُسکے جواب مین یہ تحریر فرمایا ہی کہ جب تک تم ہمین پیام جنگ نہ دوگے تب تک
ہم مقابلہ نہ کرینگے تم بسہولیت اپنا بندوبست کرو جس وقت سب انتظام ٹھیک ہو جائے اُس وقت
جنگ آغاز کرو سب لوگون نے کہا اب آپ کو مدتون کی فرصت ہوگی جب تک فوج وہان سے
نہ آئے تب تک خاموش رہیے بلداق گرد نے کہا اگر بدیع الملک نامدار لشکر ساحران پر بھی
غالب آئے تو مین اُنسے مقابلہ کرونگا اگر زیر کرونگا تو اپنے لشکر کا بادشاہ بناؤنگا اور اگر زیر ہو جاؤنگا
تو اُنکی اطاعت قبول کرونگا سب نے کہا ہم لوگون کی بھی یہی راے تھی کہ آپ بدیع الملک سے مقابلہ
کرین ان سب کو تو اِس کیفیت مین چھوڑیے

اب حال نامہ دار بلداق کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ جو نامہ لیکر روانہ ہوا تو دوسرے روز فیروز کے پاس پہونچا نامہ بلداق گرد کا دیا فیروز نے

نامہ کو پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی نجتگان سے مخاطب ہو کر کہا یہ مسلمان بڑے جری ہین جس سے
مقابلہ کرتے ہین اُنکو عاجز کر دیتے ہین ایسا پہلوان نامی یہ لکھتا ہو کہ مین مقابلہ کرنے سے عاجز ہون اگر
آپ فوج ساحران روانہ نہ کیجیے گا تو لڑائی بگڑ جائیگی مسلمان غالب آئینگے نجتگان نے کہا ان لوگون
سے ہر ایک وتیا ہی بڑے تیغزن صف شکن ہین آج تک بڑے بڑے طلسم فتح کیے کیسے کیسے ساحر
اُنکے ہاتھ سے قتل ہوئے فیروز نے کہا ابھی تو مین کچھ نہین بولتا ہون مگر جب یہ لوگ طلسم کے اندر
کسی قسم کا فساد برپا کرینگے اسوقت مین اُنکی خبر لونگا ابھی تو یہ لوگ لڑتے ہین اور یقین ہو جبتک کہ طلسم کے اندر
پہونچین گے تب تک اِنکے سردار بھی بہت کم رہجائینگے اب مین یلداق کو جو فوج روانہ کرتا ہون یہ لوگ
ایسے ہین جو آج تک سحر مین کسی سے نہین دبے اور مکر اُنکے حصے مین ہو نجتگان نے کہا اسکا انتظار
نہ فرمایئے کہ جب یہ لوگ طلسم کے اندر آئین اسوقت آپ اُنسے مقابلہ کیجیے جو کچھ آپکو کرنا منظور ہو ابھی
سے آپ اُسکا انتظام شروع کر دیجیے اور اُس روز جیسا آپ نے فرمایا تھا کہ ایک ساحر نے مجھے خبر دی
ہو کہ طلسم مین ایک دروازہ پیدا ہوا ہو اور ایک جوان خارزار طلسم مین آکر غائب ہو گیا ایک جوان اور کسی
طرف چلا گیا وہان بعض لوگ قتل ہوئے پس یہ دروازہ خلاف قاعدہ کیسا پیدا ہوا اور جوان کون تھے جو
وہان آکے غائب ہو گئے اور ان لوگون کو قتل کس نے کیا یہ سب باتین آپ نے سنین اور ابھی تک
کچھ انتظام نہین کیا فیروز نے کہا اے نجتگان اس امر کا مجھے بھی تعجب ہو کہ یہ دروازہ طلسم مین کیسا
پیدا ہوا ہو بلکہ مین یلداق گرد کو فوج روانہ کرلون تو خود اُس دروازے کے دیکھنے کو جاؤن اور اُسکی
اصلیت کو بھی تحقیق کرون نجتگان نے کہا آپ تو خداوند طلسم ہین آپ کو اصلیت کے تحقیق کرنے کی
ضرورت ہی کیا ہو کیا آپ کو معلوم نہین ہو فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ دروازہ کیسا
ہو جس دن سے اس طلسم کی حکومت میرے قبضے مین آئی اُس روز سے مین نے یہ بات نہین دیکھی کہ
طلسم مین دروازہ پیدا ہوا اور پیدا بھی ہوا تو اُس سمت جس سمت کوئی جاتا نہین ہو یہ عجب کی بات ہو
اور دو جوانون کا اُسی طرف سے آنا بڑے تعجب کی بات ہو میری عقل حیران ہو اور احتیاطاً خارزار طلسم
بنایا گیا ہو کس کی مجال ہو جو طلسم کے اندر آسکے وہان جابجا ملازمین طلسم کے مکان نئے طور سے واقع ہین
کہ زمین کا ایک طبقہ بالکل صاف کئی کوس تک ہو اور اسکے نیچے شہر آباد ہو وہان ملازمین طلسم کے مکان
ہین جب یہان سے فرصت پاتے ہین تو وہان جاتے ہین اُنکے سوا اور کوئی وہان نہین رہتا ہو نجتگان
نے کہا پھر فوج روانہ کرکے آپ بھی وہان تشریف لے چلیے اُسکا بندوبست کیجیے فیروز
ستارہ پیشانی نے اپنے ملازمین کو آواز دی وہ لوگ آئے فیروز نے ایک پرچہ لکھا ایک ملازم کو
دیا کہا معین جادو کو یہ پرچہ جاکر دو ساحر روانہ ہوا فیروز نے دوسرا پرچہ لکھکر دوسرے ساحر کو
دیا کہا یہ جاکر عتیق جادو کو دو اور ابھی واپس آؤ بلکہ اُنکو بھی لاؤ وہ بھی ساحر روانہ ہوا نجتگان نے کہا
اب آپ کے چلنے مین کتنی دیر ہو فیروز نے جواب دیا کہ معین جادو اور عتیق جادو آلین تو مین
چلون نجتگان نے کہا یہ کون بزرگوار ہین کچھ اُنکی تعریف بیان کیجیے فیروز نے کہا معین جادو
اس طلسم کے قدیم مددگار ہین اور ساحر یکتا ہین اُنکے پاس دس ہزار پتلے سحر کے بنے ہوئے ہین جو کام
اُنکا ہوتا ہو ان پتلون کے ذریعہ سے ہوتا ہو ظاہر مین آدمی معلوم ہوتے ہین بات کرتے ہین بات کا

جواب دیتے ہین کھانا کھاتے ہین مگر وہ مر نہین سکتے اُنکی مرگ و زیست مین معین جادو کو اختیار ہی جب
معین جادو چاہین اُنکو مار ڈالین جب چاہین اُنکی صورت کے دس پیدا کردین اُنکو برائے مقابلہ
لشکر اسلام روانہ کریگا اور عتیق جادو بھی ساحر کیتا ہین اُنکا بھی جواب دینے والا بہت کم ہی بعض لوگ اس
طلسم مین ایسے ہین جو اُنکے مقابلہ کے ہین ورنہ اُنسے بہتر کوئی سحر مین دخل نہین رکھتا ہی انھون نے ایک
بارگاہ سحر بنائی ہو اس بارگاہ مین حریف کو مع لشکر بلاکر بٹھاتے ہین جب لشکر حریف کے سب لوگ جمع
ہوجاتے ہین بارگاہ کو سحر کرکے اُڑا دیتے ہین وہ بارگاہ چارون طرف سے لوہے سے زیادہ مستحکم ہوجاتی ہی
اگر کوئی چاہے کہ بارگاہ کے اندر سے نکل جائے یہ بات ممکن نہین وہ بارگاہ ایک دریا مین جاکر اُن
سب اسیرون کو ڈبو دیتی ہو اسیر چالیس دن تک اس دریا مین رہتے ہین اگر اُنکی اطاعت قبول کرتے
ہین تو وہ رہا کر دیتے ہین اور اگر سرتابی کرتے ہین تو وہ اپنے یہان کے زندانخانہ مین بھیجدیتے ہین بختگان نے
کہا واقعی یہ دونون باتین آج نئی سُنین ایسے ساحر سُنے آج تک نہین دیکھے بڑے بڑے طلسمون مین
جانے کا اتفاق ہوا مگر یہ بات کہین نہین دیکھی فیروز نے کہا بختگان ابھی تمنے اس طلسم مین کیا دیکھا ہی
ذرا حمزہ کو طلسم کے اندر آنے دو پھر سحر کی کیفیت دیکھنا کہ کیا آفت برپا کرتا ہون اور کیونکر حمزہ کو ایک
دن مین گرفتار کرلیتا ہون اسم اعظم اور حرز ہیکل کچھ نہ بنا سکیگی وہ اسیر ہوجائیگا اپنی خطاؤن کی سزا پائیگا
یہان کے ساحر ایسے سحر کرتے ہین جو دوسرے طلسم کے بادشاہون نے خواب مین بھی نہین دیکھے
ہین بختگان کو یہ باتین سنکر بہت تعجب ہوا فیروز کی مدح و ثنا کرنے لگا یہ باتین ہورہی تھین کہ
آسمان پر سناٹا ہوا ایک برق چمکی بختگان ڈرا فیروز ستارہ پیشانی نے اُسکے چہرے کی طرف دیکھا کہا
اے بختگان خوف کا مقام نہین ہی یہ معین جادو کی آمد ہی اژدر شیر سوار آتا ہی بختگان نے دیکھا
ایک انسان اژدر سر ایک شیر پر سوار بلندی سے مثل طائر کے نیچے اُترا فیروز ستارہ پیشانی کو سجدہ کیا کہا
معین جادو آتے ہین فیروز نے کہا مین یہین موجود ہون وہ شوق سے آئین مجھ سے ملاقات ہوگی
اژدر شیر سوار رخصت ہوا بختگان نے فیروز سے پوچھا یہ کون صاحب ہین فیروز نے کہا یہ اژدر
شیر سوار بیٹا معین جادو کا ہی مگر سحر مین باپ سے بڑھکر ہی باپ کی اطاعت مین بدل و جان مصروف
رہتا ہی ہر وقت اُسکے ہمراہ رہتا ہی اُسکے خود عجائبات ایسے ایسے ہین جو باعث قوت طلسم ہین پہلے میرا
ارادہ تھا کہ تنہا اسی کو روانہ کرون مگر پھر سوچا کہ اُنکی شان کے خلاف ہی یہ اعلے درجے کے ساحرون سے
مقابلے کے واسطے بھیجا جاتا ہی غیر ساحر اس سے کیا مقابلہ کرینگے اور اُسکے بھی خلاف ہوتا میرے حکم کی
تعمیل تو ضرور کرتا چلا جاتا مگر رنجیدہ ہوتا اور معین جادو کو بھی صدمۂ عظیم ہوتا ہے مجھے صدمہ ان لوگون
کا خوش نہین آتا مین ان سب کو عزیز جانتا ہون بختگان نے کہا واقعی آپ خداوند طلسم ہین جب تو
ایسے ایسے ساحر آپ کے مطیع ہین فیروز ستارہ پیشانی نے جواب دیا اے بختگان ابھی تمنے
کچھ بھی نہین دیکھا ہی اگر تمھین طلسم کی پوری سیر کرا دون تو تمھین حیرت ہوجائے مین سچ سچ کہتا ہون کہ
اس طلسم سے بڑھکر کوئی اور دوسرا طلسم نہین ہی بختگان نے کہا مجھے آپ کے فرمانے کا
یقین کامل ہی اور اب ہماری خاطر بھی مطمئن ہی اور امید قوی ہی کہ آپ اہل اسلام کو ضرور گرفتار کرینگے
اور مسلمان آپ سے لڑکے سرسبز نہونگے یہ باتین ہورہی تھین کہ پھر برق چمکی فیروز نے کہا اب معین جادو

تشریف لائے بختگان نے دیکھا ایک ساحر ضعیف تاج سرپر رکھے ہوئے لباس پہنے ہوئے تخت پر سے
اُترکے فیروز کے قریب آیا فیروز نے سلام کیا معین جادو نے اسکو دعا دی فیروز ستارہ پیشانی الگ
اوپسے بیٹھا معین جادو بھی اُسکے پاس بیٹھا کہا کیون شہنشاہ مجھے کیون بلایا تھا فیروز نے سب
حال کہا معین جادو نے کہا بھلا مین غیر ساحرون سے مقابلہ کرنے کو جاؤن یہ بات تمھاری عقل کے خلاف
ہو فیروز ستارہ پیشانی نے کہا وجہ یہ ہو کہ اُنمین بعض لوگ ایسے ہین کہ جنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو اُسکے مقابلے
مین اور ساحرون کے جانے سے آپکا جانا بہتر ہو معین جادو نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہو تو مین جاتا
ہون فیروز نے کہا مین نے عتیق جادو کو بھی بلایا ہو یقین ہو کہ وہ بھی آتے ہون معین جادو نے کہا اب
اُنھین کیون تکلیف دو مین جاتا ہون سب کام درست کردونگا فیروز نے کہا بہت دنون سے آپ اور
وہ ہمسفر بھی نہین ہوئے ہین آپکا اور اُنکا ساتھ ہو جائیگا تو مجھے اطمینان رہیگا معین جادو نے کہا
تمھین اختیار ہو یہ ذکر تھا کہ پھر برق چمکی ایک ساحر اژدر پر سوار آیا فیروز ستارہ پیشانی کو سلام کیا
جھکسے سجدہ کیا فیروز نے پوچھا کیا خبر ہو اُس ساحر نے کہا عتیق جادو تشریف لاتے ہین فیروز
نے کہا جلد آئین ایسے ہی معین جادو بھی میرے پاس موجود ہین اگر ابھی آئینگے تو آپسے
ملاقات ہو جائیگی اگر دیر لگائینگے تو اُنکو یہان نہ پائینگے وہ ساحر اُسی وقت رخصت ہوا تھوڑی دیر مین
پھر برق چمکی سب نے دیکھا ایک ساحر بلند قامت ایک تخت پر سوار آیا تخت اتارا آپ تخت سے اُترا فیروز
کو سلام کیا فیروز نے اپنے پاس اُسکو بھی بٹھایا کہا مین نے تمکو اسواسطے بلایا ہو کہ مسلمانون نے بہت
سر اُٹھایا ہو تم اور معین جادو دونون ملکر جاؤ سب کو گرفتار کرلاؤ عتیق جادو نے جواب دیا جب
مین جاتا ہون تو معین جادو کی کیا ضرورت ہو اور اگر معین صاحب کا ارادہ ہو تو میری کیا ضرورت
ہو فیروز نے کہا اُنمین بعض لوگ ایسے ہین جو سحر کی حقیقت نہین جانتے ہین اور اُنپر وہ اصل
سحر تاثیر نہین کرتا ہو اسواسطے مین آپ دونون صاحبون کو روانہ کرتا ہون کہ جہانتک ممکن ہو دونون صاحبین
کوشش بلیغ فرمایئے عتیق جادو نے کہا آپکی خوشی بہرحال مجھکو منظور ہو ورنہ معین صاحب کے جانے کی
کیا ضرورت ہے فیروز نے کہا آپ لیتے جایئے عتیق جادو خاموش ہو رہا فیروز نے کہا اب عرصہ
نہ فرمایئے یہان سے جاکر اسباب سفر درست کیجیے اور معین صاحب آپ بھی تشریف لیجایئے مین اور
ایک کام کو جاتا ہون معین جادو اور عتیق جادو اپنے مکانون پر آئے وہ شب و روز تو سامان سفر مین
بسر کیا دوسرے روز معین جادو اور عتیق جادو دونون نے ملکر جانب بلداق گرد سفر کیا کہ ذکر اُنکا
وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب کیفیت مریخ آفتاب علم اور صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ لوگ جو اپنے لشکر کی تلاش مین روانہ ہوئے شب و روز کوچ و مقام کرتے ہوئے آٹھوین روز ایک صحرا
مین پہونچے امیر کو اس صحرا کی فضا بہت پسند آئی مریخ آفتاب علم سے فرمایا آج اسی جگہ قیام کرو صبح
کو پھر چلینگے مریخ نے عرض کی یا صاحبقران زمان یہ صحرا لائق اُترنے کے نہین ہو یہان کی آب وہوا
بہت خراب ہو آج تک باشندگان طلسم اس طرف سے راستہ نہین چلتے ہین ایسی ہی کوئی ضرورت

ہوتی ہو تو اسطرف آتے ہین یا کسی قیدی کو مارنا منظور ہوتا ہو تو اس طرف لاتے ہین اور یہان لاکر چھوڑجاتے
ہین وہ دو ایک روز مین تمام ہو جاتا ہو صاحبقران نے فرمایا تو یہان سے جلد نکلنا چاہیے اسقدر بھی ٹھہرنا
مناسب نہین ہو مریخ آفتاب علم نے لشکر سے کہا کہ اس صحرا مین دیر تک نہ ٹھہرنا جہانتک ہوسکے جلد
نکل چلو لشکریون نے جو یہ خبر سنی گھوڑون کو سرپٹ ڈال دیا ایک دن مین اُس صحرا کو طے کیا قریب شام
ایک پہاڑ کے متصل پہونچے مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی یا صاحبقران زمان
اب یہان قیام فرمائیے بلکہ دو ایک روز ٹھہر جائیے کہ یہان کی آب و ہوا بہت مفید ہو اور ایک مطلب
اور بھی ہو مین یہان کے سردار کو بلاؤنگا آپ کا مطیع کراؤنگا وہ ایک دربند کا مالک ہو طلسم کا پہلا دربند
وہی ہو صاحبقران زمان نے کہا جو تمھاری خوشی ہو وہ کرو مین دو تین دن تک یہان مقام کرونگا
مریخ آفتاب علم نے لشکر کو روکا صاحبقران زمان گھوڑے سے اُترے اپنی بارگاہ مین داخل
ہوئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین آئے مریخ آفتاب علم نے ایک دستک دی
سب نے دیکھا ایک طائر سفید رنگ آیا مریخ آفتاب علم نے اُس طائر کو اپنے پاس بلایا سر پر ہاتھ
پھیرا ایک نامہ لکھکر اُسکے گلے مین ڈال دیا اور کان مین کچھ کہا وہ طائر مریخ کے ہاتھ پر سے اُڑگیا سب نے
مریخ سے پوچھا یہ طائر کہان گیا ہو مریخ نے کہا ایک ساحر کے بلانے کو گیا ہو تھوڑی دیر مین ساحر کو
اپنے ہمراہ لیکر واپس آئیگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم اپنے خیمے مین گیا ملازمون سے کہا کہ جو کوئی ساحر
ہمین دریافت کرے تو ہمارے پاس پہونچا دینا تھوڑی دیر اُسکو اپنے خیمے مین ہوئی تھی کہ صاحبقران
زمان نے ایک خادم کو بھیجکر اپنے یہان بلالیا مریخ آفتاب علم صاحبقران کے خیمے مین گیا تھوڑی
دیر مین ملازم نے مریخ سے آکے عرض کی جسکی نسبت آپ فرما آئے تھے وہ حاضر ہو مریخ نے
صاحبقران سے عرض کی یا صاحبقران گوگرد جادو مالک مرحلہ اول حاضر ہو مین نے اُسکو بلایا تھا اگر
آپ کی اجازت ہو تو اندر بلا لون امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہو بلالو مریخ آفتاب علم نے کہا بلالو
ملازم پھر آیا گوگرد جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گیا گوگرد جیسے اندر بارگاہ کے آیا زینت بارگاہ دیکھکر
حیران ہوا مریخ آفتاب علم سے پہلے صاحبقران زمان کو سلام کیا پھر مریخ کو سلام کیا مریخ کو تعجب
ہوا اپنے دل مین کہا یہ کیا باعث کہ گوگرد جادو نے صاحبقران زمان کو پیشتر سلام کیا اور مجھے بعد سلام کیا
صاحبقران زمان کو آج تک گوگرد جادو نے نہین دیکھا تھا اور مجھے خوب جانتا ہو مگر کیا سبب جو صاحبقران
زمان کو پہلے سلام کیا اس فکر مین تھا کہ گوگرد جادو نے عرض کی کہ اے شہریار آپ کو کس بات کی
فکر ہو گوگرد جادو نے جو خود پوچھا تو مریخ آفتاب علم نے کہا کیا سبب ہو جو تمنے پیشتر مجھے سلام
نہ کیا اور میرے آقا کو سلام کیا کیا تمھین یہ کیفیت معلوم تھی گوگرد نے عرض کی کہ مین نے اُس تمام
محفل مین سب سے زیادہ جاہ و حشم جسکا دیکھا اُسکو پیشتر سلام کیا مریخ نے کہا یہ سب کے
آقا ہین اور میرے بھی مالک ہین اگر تم اُنھین پہلے سلام نہ کرتے تو مین خود اُسکی ہدایت کرتا
مگر اقبال مندی ہمارے آقائے نامدار کی ایسی تھی کہ تمنے خود پہلے اُنکو سلام کیا گوگرد جادو نے کہا
مین نے آجتک اُنکو طلسم مین نہین دیکھا اور آپ جو اپنا مالک و آقا فرماتے ہین اِسکا کیا سبب ہو
مریخ آفتاب علم نے کہا صاحبقران زمان ہین مین نے سال مین اُنکی اطاعت قبول کی اور اپنے

مذہب باطل کو ترک کیا گوگرد جادو نے عرض کی ای شہریار مین آپ کے ارشاد کو ابھی تک نہین سمجھا کہ آپ نے کیا ارشاد کیا اور اُسکا کیا مطلب ہوا مریخ آفتاب علم نے تب پورا قصہ اپنا بیان کیا گوگرد کو سنکے کمال حیرت ہوئی کہا یہ کیا مین نے آج نئی کیفیت سنی مریخ آفتاب علم نے کہا تم بھی میری تقلید کرو اپنے دین ناقص کو چھوڑو مذہب حق اختیار کرو کہ عقبے مین راحت ہو اور آقاے نامدار کی اطاعت قبول کرو کہ یہ بزرگ قوم ہین اور اقبال مندی اُنکی تمکو خوب معلوم ہو گئی کہ پہلے تمنے باوجود نہ جاننے کے اُنھین کو سلام کیا گوگرد نے خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو مریخ آفتاب علم زندہ نچھوڑیگا اور اب طلسم کا باقی رہنا بھی مشکل ہی جب ایسا شخص شریک ہوا ہی تو یہ طلسم بھر کو اسی طور سے زیر کریگا جو سرتابی کریگا اُسکو قتل کر ڈالیگا سحر مین طاقت مین کوئی اُسکا ہمسر نہین ہی اُس سے کون مقابلہ کر سکیگا اور اصل بھی یہ ہی کہ اُس شخص کے اقبالمند ہونے مین کوئی شبہہ نہین ہی اور طلسم کشا بھی اقبالمند ہی بلکہ شاہزادے سے زیادہ اقبالمند ہی جب تو شاہزادے نے اُنکی اطاعت قبول کی اور مین نے بھی پیشتر اُسکو سلام کیا اصل تو یون ہی کہ یہ شخص اقبالمند ہی اور اُنکی اطاعت کرنا بہت اچھا نتیجہ دیگی اور مذہب کی نسبت درست تو یون ہی کہ ہمارا مذہب سامری پرستی بالکل بے بنیاد ہی یہ سوچ کے اُسنے مریخ آفتاب علم سے کہا آپ نے جو کچھ فرمایا مین نے بسر و چشم منظور کیا مریخ نے کہا یا صاحبقران گوگرد جادو کو کلمہ تعلیم فرمایئے یہ مذہب حق اختیار کرتے ہین صاحبقران زمان نے گوگرد کو اپنے پاس بلایا چاہا کلمہ تعلیم فرمائین گوگرد نے عرض کی یا صاحبقران ابھی آپ کو طلسم فتح کرنا ہی اور غلام ور نبدادل کا حاکم ہی اگر مین ابھی کلمہ پڑھ لونگا تو سحر نہ کر سکونگا امیر نے فرمایا بھائی خدا مالک ہی ہین اُنکی مدد درکار ہی مریخ نے کہا یا صاحبقران ابھی اُنسے سحر کی تو بہ نہ کرایئے بعض کام ایسے ہین جو بغیر اُنکے نہ نکلین گے اور اُنھین بھی خوف ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ ابھی اُنکو سحر کرنے سے مانع نہو جیے صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہی گوگرد جادو نے عرض کی اگر تکلیف نہو تو ور نبد پر تشریف لیچلیئے دو ایک روز وہان قیام فرمایئے مریخ آفتاب علم نے کہا انشاء اللہ تعالے اب ایک ہی بار آئینگے ابھی تو اپنے لشکر سے ملنے جاتے ہین گوگرد نے پوچھا لشکر اور بھی ہی مریخ نے کہا یہان لشکر کہان ہی یہ تو چند لوگ جو عزیزان صاحبقران سے ہین وہ براے تلاش صاحبقران زمان آئے تھے اور کچھ میرے ملازمین ہین باقی لشکر ایک مقام پر قیام پذیر ہی اُس لشکر سے بھی ملنا مقصود ہی اور بدیع الملک نوجوان کو بھی تلاش کرنا ہی اگر اس زمانہ مین مل گئے تو خیر ورنہ لشکر کو ہمراہ لیکر پھر اُنکی تلاش مین نکلینگے اور طلسم مین داخلہ کرینگے گوگرد نے سب کیفیتین دریافت کرین بدیع الملک نوجوان کی وضع صورت سب تحقیق کرکے عرض کی کہ مین بھی وقتاً فوقتاً اُنکو تلاش کرتا رہونگا اگر کہین پتہ لجائیگا تو اپنے یہان لیجا کر رکھونگا جب آپ اسطرف تشریف لائیے گا تو اُنسے ملاقات ہو جائیگی مریخ آفتاب علم نے کہا بہت مناسب ہی گوگرد تھوڑی دیر ٹھہر کے وہان سے رخصت ہوا صاحبقران زمان نے دو روز اُس کوہ کے قریب قیام فرمایا تیسرے روز وہان سے روانہ ہوئے اور اپنے لشکر کی طرف چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت معین جادو اور عتیق جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو فیروز سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے تیسرے روز جہان یلداق گرد تھا وہان آکے

پہونچے بلداق تو انکا منتظر تھا جیسے ہی یہ لوگ آئے اور نامہ دار بلداق نے جواب نامہ کا دیا اس مین
لکھا تھا کہ ہم معین جادو اور عتیق جادو کو روانہ کرتے ہین یہ لوگ کل کام درست کر دینگے انکو مثل میرے
جاننا اور انکے احکام سے سرتابی نہ کرنا ورنہ مین بہت ناخوش ہونگا بلداق گرد اس جواب کو دیکھکر خوش
ہوگیا معین جادو نے بلداق سے کہا اپنے ملازمین کو بلاؤ بلداق نے اُسی وقت ملازمین کو بلایا
معین جادو نے کہا خیمے صحرا مین استاد کرو بلداق نے کہا کسقدر خیام اُستاد کیے جائین معین جادو نے کہا
قریب ڈھائی ہزار کے خیمے استادہ ہو جائین بلداق گرد نے کہا خیمے تو میرے پاس نہین ہین معین جادو نے کہا
خیر اگر خیمے نہین ہین تو کیا ڈر ہی ہم اور انتظام کیے لیتے ہین مگر تم طبل جنگی بجواؤ اسنے اسی وقت کہا کہ طبل
جنگی پر چوب پڑے اُسکے لشکر مین طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے وہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ
ہوئے بارگاہ مین بدیع الملک نوجوان کی آئے عرض کی پروردگار تا دیرگاہ قیامت آفتاب شوکت و
اقبال کو تابان رکھے بلداق نے طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرا
نبرد ہو بدیع الملک نوجوان نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے
یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جرار تیاری اسباب جنگ مین مصروف ہوئے بدیع الملک
نے بیژن سے کہا شاید فیروز کے یہان سے مدد آگئی بیژن نے عرض کی بے مدد کے بھلا وہ طبل جنگی
کیون بجواتا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی کل میدان مین دیکھین گے کہ کون کون جوان آتے ہین
اور کیا کیا ہنر جنگ دکھاتے ہین بیژن نے کہا اے شہریار سب ساحر آئے ہونگے غیر ساحر نہونگے کیونکہ بلداق
نے لکھا تھا کہ لشکر ساحران روانہ کیجیے غیر ساحر مقابلہ نہین کر سکین گے بدیع الملک نے فرمایا اگر ساحر
آئے ہونگے تو کیا خوف ہی اُنسے بھی مقابلہ کرینگے بیژن نے عرض کی اے شہریار ساحرون سے مقابلہ کیونکر
ہو گا آپ تو سحر سے ناواقف ہین بدیع الملک نے فرمایا مین کہہ چکا تھا شاید تمھین یاد ہو کہ خدا ہر حال مین
ہماری مدد کرتا ہی ہر بلا کو رد کرتا ہی بیژن خاموش ہو رہا بدیع الملک نوجوان اور باتون مین مشغول
ہوئے مگر بلداق نے معین جادو سے کہا کہ مین نے آپ کے حسب الحکم طبل جنگی بجوایا ہی
معین جادو نے ایک صندوقچہ اپنی جھولی سے نکالا اُسمین سے کاغذ کے خیمے نکالے بلداق کے
ملازمین سے کہا کہ ان خیمون کو جاکر استادہ کراؤ مگر یہ خیال رہے کہ ایک خیمے بھر کے فاصلے پر دوسرا
خیمہ استادہ کرنا یہ نہ جاننا کہ یہ خیمے چھوٹے چھوٹے ہین جیسے اصلی خیمے ہوتے ہین یہ ویسے ہی ہوجاتے
ہین جگہ کا خیال رکھنا ملازمین بلداق گرد وہ خیمہ لیکر میدان مین آئے جس طور سے معین جادو نے
کہا اُسی طور سے سب خیمون کو استادہ کیا جب فراغت پائی معین جادو کو آکر اطلاع دی معین جادو
اُٹھا خیمون کے پاس آیا پھر وہی صندوقچہ نکالا اُسکو کھولا کاغذ کے پتلے اُسمین سے نکالے ایک ایک
خیمے مین ایک ایک پتلا رکھا جب خیمون مین پتلے رکھ چکا تو اُسنے سب لوگون سے کہا کہ اب یہان سے
تم سب ہٹ جاؤ اس طرف کوئی نہ دیکھے جو دیکھے گا وہ پتھر کا ہو جائیگا سب لوگ وہان سے بخوف جان
اپنے خیمون مین آکے پوشیدہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد معین جادو بلداق گرد کے خیمے مین آیا کہا
اب لوگ جہان جانے والے ہون جائین بلداق بھی مشتاق تھا کہ معین یہ کیا طلسم بنا رہا ہی فوراً اپنے
خیمے سے نکلا باہر آکے دیکھا دور تک خیمے استادہ ہین سب مین روشنی ہو رہی ہے ایک ایک

خیمے مین ایک ایک جوان کوہ پیکر دیو قامت بیٹھا ہی ایک ایک صراحی شراب کی آگے رکھے جام بھر بھر کے
پی رہا ہی ایک جانب لشکر کا اصطبل معلوم ہوتا ہی گھوڑے کوہ کفل بندھے ہین سائیس اُنکے آگے سب بیٹھے
ہین یلداق گرد کو یہ سامان دیکھکر تعجب ہوا کہا آپ نے یہ کیا کیا جو یک ناگاہ یہان یہ سب چیزین پیدا
ہو گئین معین جادو نے کہا مین جو کام کرتا ہون ایسا ہی کرتا ہون جو دوسرا نہین کر سکتا ہو اب یہی لوگ
صبح کو میدان مین جاینگے اور سرداران اسلام کو گرفتار کرکے لائینگے یلداق گرد نے بہت کچھ اسکی مدح و
ثنا کی عتیق جادو نے اپنی بارگاہ استاد کی یلداق نے کہا آپ نے کوئی سحر تیار نہین کیا عتیق جادو نے
جواب دیا مجھے جب ضرورت ہوگی سب کو یکبارگی گرفتار کرکے لیجاؤنگا اس بارگاہ سے سحر پیدا ہو جائیگا
یلداق گرد بہت خوش ہوا شب بھر اسکو نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو معین جادو اُٹھکر خیام کی طرف
گیا اور بہ آواز بلند کہا ای جوانان شیر دل ہوشیار ہو جاؤ وقت حرب و پیکار آگیا سب نے دیکھا کہ وہی
پتلے سلاح جنگ جسم پر آراستہ کرکے اپنے خیمون کے دروازے پر آئے سائیسون نے سب کے
مرکب لاکے موجود کیے سب سوار ہوئے یلداق گرد بھی اپنے گینڈے پر سوار ہوکے آیا دیکھا کہ ایک
ایک جوان قوی ہیکل ہی گھوڑے ایسے ہین کہ جو اُنکا بار سنبھالے ہین ورنہ ہر ایک مرکب سے ایسے
جوان کا بار اُٹھنا مشکل ہو اس طرح سے یلداق گرد میدان کی طرف روانہ ہوا معین جادو بھی سیر
دیکھنے کو ایک تخت پر سوار ہوکے اُسکے ہمراہ ہوا یلداق گرد نے معین جادو اور عتیق جادو سے
کہا کہ آپ لوگ اپنے تخت آگے بڑھائیے معین جادو اور عتیق جادو نے اپنے تخت آگے
بڑھائے اِس صورت سے میدان مین آکے صف بندی ہوئی لشکر آراستہ کرکے کھڑے ہوئے مگر
بدیع الملک نوجوان جو بیدار ہوئے نماز سحر سے فراغت حاصل کرکے سلاح طلب کیے خادمون نے
کشتیان سلاح کی حاضر کین بدیع الملک نوجوان نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر
تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک نوجوان نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوئے
لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان کارزار روانہ ہوئے میدان مین پہونچکے لشکر حریف کو دیکھا تو عجیب انداز کے
جوان نظر آئے بدیع الملک نوجوان دیکھکر خوش ہو گئے دل مین خیال کیا کہ اگر یہ سب جوان اطاعت
قبول کرین اور اپنے مذہب باطل کو ترک کرین تو زینت لشکر ہین ایسے رعنا جوان اور اسقدر فیروز کو
کیونکر ممکن ہوئے یہ خیال کر رہے تھے کہ نقابت شروع ہو گئی کڑکیت بھی کڑکا کہکر ہٹ آئے اب یلداق گرد
نے مرکب اپنا صف کے آگے بڑھایا کہا ای بدیع الملک نوجوان مجھ پر ظاہر ہوا کہ آپ کی ہمت و
جرأت مین فرق نہین ہی اور آپ سا بہادر میری نگاہ سے نہین گذرا اور مین نے آپ کی بہت کچھ تعریف
اپنے سردارون سے کی مجھے آپ کی اِس جرأت و شجاعت پر رحم آتا ہی اِس سے بہتر یہ ہی کہ آپ اُس
لشکر سے نکل جائین ہم اور لشکریون سے سمجھ لینگے اور صاحبقران کو بھی تلاش کر لینگے اور آپ اُس لشکر مین
ہونگے تو گرفتار ہو جائینگے اور شکست کھائینگے بدیع الملک نوجوان نے جواب دیا کہ ای یلداق گرد
بڑے افسوس کی بات ہی کہ تم ایسی بات کہتے ہو جب مین دشمن کی بُرائی نہین چاہتا تو بھلا اپنے لشکر کو
چھوڑکر ہٹ جاؤنگا تم خود خیال کرو کہ جو جو کلمات تمنے میری نسبت کہے ہین اُنکا یہی تقاضا ہی کہ مین سب کو
چھوڑکے ہٹ جاؤن شاید تم رسم جرأت و مردانگی سے آگاہ نہین ہو یہ خلاف ہی کہ مین اپنی جان بچاکر

چلا جاؤن اور جب مجھے یہ امید ہو توسب کے پہلے اپنی جان دون مگر مجھے تو ایسی امید نہین ہی جیسا کہ تم کہ رہے ہو یلداق گردنے کہا آپ کو اختیار ہو مجھے جو کچھ حق ادب ادا کرنا تھا آپ سے کہ چکا بدیع الملک نے فرمایا اب اِس کلام کو ختم کرو یلداق ہٹ گیا صف مین جاکر اُسنے معین جادو کی طرف دیکھا معین جادو نے کہا اسقدر جوان صف لبستہ کھڑے ہین اُنمین سے جسکو چاہیے میدان مین بھیجے ایک جوان تمام لشکر کو کافی ہوگا یلداق گردنے غور سے دیکھا ایک جوان سب مین طویل القامت اور قوی ہیکل نظر آیا یلداق گردنے اُسکی طرف اشارہ کیا وہ جوان صف سے نکلا میدان کارزار مین آیا نعرہ کیا کہ ای فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میدان مین آئے اپنے ہنر جنگ دکھائے اسکی صدائین سکے بیژن لشکر اسلام سے بدیع الملک کے قریب آیا پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی کہ اے شہریار مین آج میدان مین جاؤن بدیع الملک نوجوان نے فرمایا ای بیژن تمھارے جانے کی کیا ضرورت ہو اور کسی سردار کو روانہ کرتا ہون بیژن نے عرض کی آقاے نامدار اگر آپ مجھے اجازت میدان عطا نفرماینگے تو مجھے ملال ہوگا اور تمام ہمچشمون مین ذلت ہوگی کہ مین صف سے گھوڑا بڑھاکے خاص اسی واسطے حاضر خدمت بابرکت ہوا ہون بدیع الملک نوجوان مجبور ہوئے فرمایا تمھین اختیار ہی جاؤ بیژن اذن جنگ پاکر خوش ہوگیا مرکب کو ٹھکراکر آگے بڑھا اُس جوان کے مقابلے مین آیا کہا ای جوان اپنے نام سے مجکو آگاہ کر تعجب ہو کہ مین نے آج تک تیرے تئین اُس طلسم مین نہین دیکھا ہو اُس جوان نے کہا آگاہ ہو کہ میرا نام اوتاد گرد ہی اس طلسم کے پہلوانان نامی سے ہون بیژن نے کہا مین نے آج تک تجھے طلسم مین نہین دیکھا اوتاد نے جواب دیا کہ مین کیا تیری طرح ہون جو ہر ایک جگہ پھرون مجکو خداوند طلسم یعنے فیروز کے یہان سے اہا نہ ملتا ہو اپنے مکان مین رہتا ہون جب کبھی مجھے خداوند یاد فرماتے ہین حاضر ہو جایا کرتا ہون یہ کہکر کہا ای جوان تو مجکو باتون مین ٹالتا ہی یہ میدان جنگ ہی جاے مکالمہ نہین اگر کچھ حربہ رکھتا ہو تو پیش کر بیژن نے جواب دیا ای جوان ہمارے آقا کا یہ دستور نہین ہو کہ وہ پیشدستی کرین وہی ہمارا بھی دستور ہو پہلے تو وار کر جب تیری ضرب سے ہمین خدا بچائیگا تو ہم وار کرینگے اوتاد گرد نے تلوار لگائی بیژن نے سپر اٹھائی تلوار سپر پر پڑکے اُچٹ گئی اوتاد نے کہا ای جوان اب مین تیری ضرب کا مشتاق ہون بیژن نے اُسکے سر پر تلوار لگائی اُسنے بھی سپر اٹھائی جیسے ہی تلوار سپر پر پڑی ٹوٹ گئی بیژن حیران ہوا اوتاد نے کہا ای بیژن اب مین وار کرتا ہون خبردار رہنا بیژن نے کہا تو شوق سے وار کر مین خبردار ہون اوتاد نے پھر تلوار لگائی سپر کو کاٹ کے تلوار تھوڑی سی بیژن کے سر مین اُتر آئی بیژن نے دستانہ مارا تلوار نکل گئی بیژن نے پلٹ کے دیکھا ملازم نے اُسکو اُسی حال مین دوسری تلوار پہونچائی بیژن نے پھر وار کیا تلوار پھر ٹوٹ گئی اب بیژن بہت پریشان ہوا اوتاد نے کہا ای بیژن اگر تجھے کوئی تلوار عمدہ نہین ممکن ہو تو ایسی تلوارین رکھنے کی کیا ضرورت ہو جو وقت پر دغا کرین خیر اب مین پھر تجھے مہلت دیتا ہون اور تلوار منگالے بیژن نے اور تلوار منگائی ملازم نے دوسری تلوار اُسکو پہونچائی بیژن نے کہا اب میرے وار کرنے کی باری ہو بیژن نے کہا پھر تجھے کون مانع ہو وار کر اوتاد نے پھر تلوار اُسکے سر پر لگائی سپر اُسکے ہاتھ سے زمین پر گری تلوار پھر اُسی زخم مین اُتر گئی خون کی چادر منھ پر آئی بیژن

گھوڑے سے زمین پر گرا اوتاد نے اسکو نیزے پر اٹھا لیا چرخ دیکر زمین پر مارا کہ بسفران گرد جان بحق تسلیم ہوا اسکی فوج کے لوگون نے صدائے تحسین و آفرین بلند کی بدیع الملک کو اسکے قتل ہونیکا بہت صدمہ ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ کو بھی رنج ہوا اوتاد گرد نے پھر کہا ای فرقہ خدا پرستان اسکا لاشہ اُٹھا لیجاؤ اور میرے مقابلے مین آؤ شہنشاہ گوہر کلاہ بدیع الملک نوجوان کے قریب آئے کہا مین میدان مین جاتا ہون اُس جوان کا سر کاٹ کے لاتا ہون بدیع الملک نے بہت روکا مگر شہنشاہ گوہر کلاہ نے بدیع الملک کو مجبور کر دیا آپ میدان جنگ مین آئے اوتاد گرد نے کہا ای جوان تو ناحق اپنی جوانی برباد کرتا ہی بہتر تیرے واسطے یہ ہو کہ تو پلٹ جا شہنشاہ نے فرمایا یہ یاوہ گوئی فضول ہی طول کلام سے کیا حصول ہی لا جو حربہ رکھتا ہو اُسنے تلوار کا وار کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے چاہا کہ اسکے وار کو خالی دین کہ گھوڑے نے سکندری کھائی خود شہنشاہ گوہر کلاہ کے سر سے ہٹ گیا تلوار چل چکی تھی سر پر پڑی زخم کاری آیا قریب تھا کہ شہنشاہ بھی گھوڑے سے گرین مگر سنبھل گئے اسکے اور خادم آکرنے لگے شہنشاہ گوہر کلاہ بیہوش ہو گئے اوتاد نے پھر نعرہ کیا بدیع الملک نوجوان نے مرکب آگے بڑھایا بلداق گرد بڑھا کہا ای بدیع الملک نوجوان مین پھر آپ سے عرض کرتا ہون کہ آپ مقابلہ نفرمایئے واپس جایئے اس جوان سے لڑکر فتحیاب نہوجیئے گا بدیع الملک نے فرمایا ای بلداق گرد اگر تم کو ایسا ہی میرا پاس ہی تو فیروز ستارہ پیشانی کی رفاقت ترک کر دو میرے لشکر مین آؤ جو کچھ فیروز تمسے سلوک کرتا ہی اُس سے زیادہ یہان ہوگا اور قدر کیجائیگی بلداق گرد نے کہا بھلا یہ ممکن ہی کہ مین خداوند طلسم کی ملازمت ترک کر دون بدیع الملک نے فرمایا جب تم خلاف جانتے ہو تو مین کب گوارا کرونگا کہ اپنے لشکر کو چھوڑ کے چلا جاؤن صاحبقران کو کیا منھ دکھاؤنگا اور ہمچشم مجھے کیا کہینگے بلداق گرد خاموش ہو رہا بدیع الملک اُس جوان کے مقابلے مین آئے فرمایا ای جوان بہت مغرور ہوا گر کچھ دعوے ہی تو مین موجود ہون جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اوتاد گرد نے تلوار کا وار کیا بدیع الملک نے بازو بچاکے اُسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی بلداق گرد کو بہت تعجب ہوا معین جادو کو بھی حیرت ہوئی اوتاد نے خنجر نکال کر بدیع الملک کے شکم پر مارا شاہزادے نے خنجر بھی اُسکے ہاتھ سے چھین لیا جب اوتاد ہر طرح سے عاجز ہوا تو اسنے بدیع الملک کی کمر مین ہاتھ ڈال دیا بدیع الملک نے بھی اُسکی کمر مین ہاتھ ڈالا نعرہ کر کے زمین سے اُٹھا لیا چرخ دیکر زمین پر مارا اوتاد اُٹھ کھڑا ہوا تب بدیع الملک کو یقین ہوا کہ یہ ساحر ہی مگر معین جادو نے یہ کیفیت جو دیکھی عتیق جادو سے کہا اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسکے پاس کوئی تحفہ ہی یا تو اسکو کسی طور سے لینا چاہیے یا تم اپنے سحر مین اسے مبتلا کرو عتیق جادو نے کہا مین شب کو اسکا بندوبست کرونگا معین جادو نے کہا اچھی بات ہی بغیر اس سحر کے یہ لوگ اسیر نہونگے وہان تو یہ باتین ہو رہی تھین یہان اوتاد گرد پھر بدیع الملک نوجوان کے مقابلے مین آیا بدیع الملک نے پھر اسکو زمین سے اُٹھا لیا لیکر اپنے لشکر کی طرف آئے خواجہ عمرو سے کہا اس مکار سے ہوشیار رہنا خواجہ عمرو نے فوراً اسکی زبان مین سوزن و بیڑیان ہاتھ پاؤن مین باندھین بدیع الملک نوجوان پھر میدان مین آئے معین جادو نے پھر ایک جوان کو بھیجا بدیع الملک اُسکو بھی اُٹھا لے گئے اُسی طرح دس جوانون کو بدیع الملک اٹھا لائے اور خواجہ عمرو ثانی نے

دسون جوانون کی زبانون مین سوزن دیکر اسیر کر لیا جب معین جادو نے یہ کیفیت دیکھی سب جوانون کو اشارہ دیا جسقدر تھے تلوارین لیکر بدیع الملک نوجوان پر ٹوٹ پڑے بدیع الملک ہنگانہ و پلنگانہ وغا کرنے لگے لشکر اسلام نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ ٹوٹ پڑے تلوار چلنے لگی مگر بدیع الملک نے جو خیال کر کے دیکھا تو لشکر حریف کا کوئی بھی زخمی نہین ہوا اور اپنے لشکر کے بہت سے جوان قتل پائے اور بہت سے زخمدار دیکھے بدیع الملک کو تعجب ہوا مگر مجبور کیا کرین پھر پشت و پہلو سے ہوشیار ہو گئے بہت عرصہ ہو گیا مگر کثرت لشکر حریف کم نہ ہوئی بدیع الملک نوجوان کے ہاتھ بھی تھک گئے گو زخم تو بدن پر کوئی نہین آیا کیونکہ بدیع الملک نوجوان لوح محفوظ اور بازوبند وغیرہ پہنے تھے اِن لشکر کے بہت سے جوان قتل ہوکے گرے بدیع الملک بہت مجبور ہوئے درگاہ قاضی الحاجات مین ہاتھ اُٹھا کر عرض کی اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اے کس بیکسان ای چارہ ساز غریبان وقت مدد ہی بدیع الملک نے تڑپ کے جو دعا کی قبول درگاہ آلہی ہوئی صحرا کی ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی سب لوگ اس گرد کی طرف دیکھنے لگے بلداق گرد نے کہا شاید خداوند نے اور مدد ہمارے واسطے روانہ فرمائی ہو بلداق گرد یہ خیال کر رہا تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ صاحبقران نامدار بڑے جاہ و حشم سے سب سرداران نامی کو ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین اور ایک جوان صاحب شوکت و شان بھی ہمراہ ہی بدیع الملک نوجوان بہت خوش ہوئے صاحبقران زمان جو قریب پہونچے اپنے لشکر کو اس آفت مین مبتلا پایا بدیع الملک کو لڑتے دیکھا مریخ آفتاب علم کی نگاہ جو پڑی کہا یا صاحبقران دیکھیے یہ سب لوگ سحر کے بنے ہوئے ہین جو لڑ رہے ہین صاحبقران نے فرمایا بدیع الملک بیکار کر رہے ہین مریخ آفتاب علم نے پھر عرض کی یا صاحبقران زمان کیا بدیع الملک نوجوان پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی امیر نے فرمایا آن پر سحر اثر نہین کرتا ہی صاحب تحفہ جات ہین مریخ آفتاب علم بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے امیر تلوار کھینچ کے جا پڑے مریخ نے عرض کی یا امیر یہ لوگ یون دفع نہ ہونگے مین اُنکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر تلوار میان سے لی اور اپنے تئین اُس مجمع کے بیچ مین ڈال دیا جسکے ہوا بھی لگ گئی جل کے خاک ہو گیا معین جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی یلداق گرد اور عتیق جادو سے کہا تعجب کی بات ہی کہ مریخ آفتاب علم مسلمانون کی طرف سے لڑ رہا ہی ہم تو یہ سمجھے تھے کہ ہماری مدد کو آیا ہی بلداق نے کہا ہمارے قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ مریخ کے آگے جو شخص تھا صاحبقران اُنھین کا نام ہی اور مریخ کے برابر جو لوگ تھے وہ سردار ہین جو قیدخانہ طلسمی سے چھوٹ کر آئے ہین معین جادو نے کہا کیا عجب ہی مگر اب کیا کیا جاسے جو اس وقت سب کی جان بچے اگر کچھ بندوبست نہ کیا جائیگا تو مریخ سب کا خاتمہ کر دیگا اور پھر ہم لوگون تک کو زندہ نہ چھوڑیگا یلداق نے کہا پھر اب کیا کرنا چاہیے عتیق جادو نے کہا طبل بازگشت بجواؤ بلداق گرد نے بھی پسند کیا اُسی وقت طبل بازگشت بجا امیر نے مریخ آفتاب علم کو بڑھ کے روکا سب جوانان سحر اپنی طرف پلٹے صاحبقران اپنے لشکر کی طرف واپس آئے سب سردار بھی آئے اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران بارگاہ سلیمانی مین تشریف لے گئے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے تھوڑی دیر کے بعد امیر کی بارگاہ مین سردار آنے لگے

بدیع الملک تو صاحبقران کے ہمراہ بارگاہ سلیمانی مین تشریف لے گئے تھے اور امیر سے سب کیفیت اپنی بیان کی تھی مریخ آفتاب علم کا سب حال پوچھا تھا اور خواجہ عمرو بھی ساتھ تھے صاحبقران زمان بھی بارگاہ مین آئے تھے جب سب لوگ جمع ہونے لگے تو پھر صاحبقران نے فرمایا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کہان ہین بدیع الملک نے شہنشاہ گوہر کلاہ کی کیفیت بیان کی امیر نے فرمایا اُنکی عیادت کو ضرور جانا چاہیے غضب ہوا ایسے شیر جوان کے زخم لگا خدا نے بڑا فضل کیا کہ اس مکار نے سحر کو اُسوقت زور نہ دیا بدیع الملک نے عرض کی پیشتر یہ معلوم نہ تھا کہ یہ لوگ ساحر ہین مین ہر ایک کو جوان غیر ساحر جانتا تھا یہ باتین تھین کہ مریخ آفتاب علم آیا صاحبقران زمان نے کہا اے مریخ ساحرون نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو زخمی کیا ہے ہم اُنکی عیادت کو جاتے ہین مریخ آفتاب علم نے کہا یا صاحبقران زمان اگر خدا نے چاہا تو زخم کو بھی صحت ہو جائیگی امیر نے فرمایا کیونکر مریخ نے عرض کی یا امیر یہ زخم سحر ہے مرہم سے اچھا ہوگا اور خود بخود فوراً اچھا ہو جائیگا صاحبقران نے مریخ کو بھی ہمراہ لیا شہنشاہ گوہر کلاہ کی بارگاہ مین آئے دیکھا شہنشاہ مسہری پر بیہوش پڑے ہین امیر نے قریب جاکے اسم اعظم پڑھا بدیع الملک نے لوح محفوظ شہنشاہ کے جسم سے مس کی شہنشاہ کو ہوش آیا امیر کو اپنے پاس پایا اسم اعظم کی برکت سے اُٹھے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے مزاج پوچھا شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی کہ آج تک مین نے بہت سے زخم کھائے مگر یہ حالت میری کبھی نہین ہوئی خلاصہ نہین معلوم ہوا مین جانتا ہون کہ تلوار زہر مین بجھی تھی زخم مین ابتک آگ لگی ہے اسوقت تو سکون ہے اور زخم مین ٹھنڈک معلوم ہوتی ہے مگر قبل آپ کی تشریف آوری کے اسقدر زخم مین سوزش تھی کہ مین بات نہ کر سکتا تھا صاحبقران نے فرمایا تلوار زہر کی بجھی نہ تھی بلکہ وہ لوگ ساحر تھے یہ فرماکر اسم اعظم پڑھا زخم پر دم کیا بدیع الملک نے لوح محفوظ اور مہرۂ سلیمانی اور بازو بند زخم سر سے مس کیا زخم اُسی وقت جاتا رہا شہنشاہ صاحبقران کے ہمراہ بارگاہ سلیمانی مین آئے اب سب سردار جمع ہوئے کہ مریخ آفتاب علم نے بدیع الملک سے عرض کی حضور کی تلاش مین غلام سرگردان رہا مگر افسوس پیشتر پتہ آپ کا نہ پایا اور آپ یہان تشریف رکھتے تھے بدیع الملک نے اپنی حقیقت بیان کی کہا مین کیونکر آپ لوگون کو ملتا مجھپر یہ مصائب گذرے تھوڑے دنون کے بعد لشکر مین آیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی مین قبل کا ذکر کرتا ہون جب آپ صاحبقران زمان کے ساتھ سے الگ ہوئے ہین اُسکے تھوڑے دلون کے بعد آپ کو تلاش کیا اگر اُس روز کہین آپ کی قدمبوسی حاصل ہو جاتی تو کئی باتین ایسی تھین جو بہت حسن سے ہوتین بدیع الملک نوجوان نے فرمایا انشاء اللہ تعالے وہ اب ہو جائینگی مگر آپ سے کچھ ضروری باتین کہنا ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی ارشاد فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا کہ میری بارگاہ مین تشریف لے چلیے تو مین سب باتین بیان کردون مریخ آفتاب علم نے عرض کی مین ہمراہ رکاب ہون بدیع الملک اُٹھے صاحبقران سے عرض کی اگر اجازت ہو تو مین مریخ آفتاب علم کو اپنے خیمے مین لیجاؤن کچھ باتین ضروری کہنا ہین صاحبقران زمان نے فرمایا جلد آنا بدیع الملک رخصت ہوکر مریخ کو ہمراہ لیے ہوئے اپنی بارگاہ مین آئے پہلے مریخ کی بہت خاطر کی پھر کہا آپ کو ملکہ خوش نگاہ جادو بہت یاد فرماتی ہین اور آپکی مفارقت

انھین بہت ناگوار ہی اور ملکہ لیلائے کمان ابرو بھی اکثر آپ کو یاد کرکے آبدیدہ ہوتی ہین اگر ممکن ہو
تو کسی طرح اپنے تئین ایک نظر دکھا آیئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی اے شہریار مین مجبور
ہون کہ کسی صورت سے وہان نہین جا سکتا مگر آپ یہ ارشاد فرمایئے کہ آپ وہان تک کیونکر تشریف
لے گئے اور ان حضرات سے کیونکر یکجائی ہوئی جو اس قسم کے تذکرے درمیان مین آئے بدیع الملک
نے بہ تہذیب پوری حکایت بیان کردی بعد مین یہ بھی کہا کہ مین یہان نہین معلوم کیونکر ہون مین وعدہ
کرکے آیا تھا کہ ایک دن کے بعد آؤنگا مگر اب تک نہ جا سکا نہین معلوم وہان کیا کیفیت ہوگی مریخ اُس
کلام کو سُنکر خاموش ہوگیا بدیع الملک نے بمصلحت اِس ذکر کو ٹال دیا کہا مین نے خواجہ کی
زبانی سنا تھا کہ آپ نے کوئی شرط فرمائی ہو مریخ نے عرض کی مین نے صاحبقران سے اُس شرط کا اظہار
کردیا ہو مگر مین نہین چاہتا کہ وہ شرط پوری کیجائے بدیع الملک نے فرمایا ہم آپ کی شرط انشاءاللہ
تعالے پوری کرونگے مریخ نے عرض کی مجکو یہ امید قوی ہو مگر آپ کو تکلیف دینا نہین چاہتا ہون
بدیع الملک نے کہا بھائی جب تک تمھاری شرط پوری نہ کرلینگے دوسرے کام مین دخل نہ دینگے
اور کیا کرین مجبور ہین کہ اس حالت مین ہین اور اب صاحبقران نامدار کو تنہا چھوڑ نہین سکتے ہین
اگر پیشتر سے یہ کیفیت معلوم ہوتی تو اب تک مین اس کوشش سے فراغت حاصل کرچکا ہوتا مریخ نے
عرض کی انشاءاللہ تعالے اب اسکا انتظام ہو جائیگا اور میرے نزدیک تو فضول ہو بدیع الملک نے
فرمایا اُسکی نسبت جسقدر آپ اصرار کیجیے گا اُسی قدر مین اپنی آمادگی ظاہر کرونگا مریخ آفتاب علم نے
عرض کی جو آپ کی مرضی بدیع الملک نے تھوڑی دیر تک مریخ آفتاب علم سے باتین کین جب بہت
دیر ہوئی تو بدیع الملک بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے مریخ کو بھی ہمراہ لائے صاحبقران سے
مریخ آفتاب علم کے خلق کی بہت تعریفین کین صاحبقران نے بھی مریخ کی مدح وثنا بیان کی
بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران زمان مریخ آفتاب علم کی جو شرط آپ نے سنی ہو مین نے
اُس شرط کے پورا ہونے کا وعدہ کیا ہو اگر خدا نے چاہا تو ضرور اُس شرط کو پورا کرونگا صاحبقران نے فرمایا
اے بدیع الملک مین خود قصد رکھتا ہون انشاءاللہ تعالے بعد فتح طلسم مین سب لشکر کو ہمراہ لیکر مریخ
آفتاب علم کے ساتھ جاؤنگا جس طرح بن پڑیگا اُنکا مطلب پورا کرونگا بدیع الملک نے عرض کی اس
معاملے کو میرے سپرد فرمایئے مین درست کرلونگا صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہو جسوقت مزاج
مین آئے اُنکے ہمراہ وہان جاکر پہلے آشتی گفتگو کرنا جب وہ قبول نہ کرین پھر جو مزاج مین آئے وہ کرنا
مگر بے لیے واپس نہ آنا بدیع الملک نوجوان نے عرض کی مجھے تو وُ اُسکا خیال رہیگا اور ضرور ہی ایسا
ہوگا صاحبقران نے فرمایا جسوقت یہ کہین اُسی وقت اُنکے ہمراہ جاؤ بدیع الملک نے عرض کی
یہ تو بہت ہی معذرت پیش کرتے ہین صاحبقران نے فرمایا اُنکے عذر قابل سماعت نہین اُسی گفتگو
مین رات گذری تا شب بھر محفل عیش ونشاط گرم رہی جب صبح ہوئی صاحبقران فریضہ سحری سے
فراغت حاصل کرکے بارگاہ کے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر با توقیر گھوڑے پر
سوار ہوئے میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئے میدان مین پہونچ کے لشکر حریف کو نہ پایا مریخ
آفتاب علم سے فرمایا ابھی تک میدان مین کوئی نہین آیا اِسکا کیا سبب ہو مریخ نے عرض کی یا امیر

اُنکے خیام بھی نہین معلوم ہوتے ہین صاحبقران زمان نے چند ہرکارون کو روانہ کیا کہ جاکر خبر لائین ہرکارے جاکر تھوڑی دیر مین واپس آئے عرض کی وہان کوئی بھی نہین ہو دو ایک خیمے خالی پڑے ہین دو ایک زخمی پڑے ہین امیر نے بدیع الملک سے فرمایا یہ کیا ہوا بدیع الملک کو بھی تعجب ہوا کہ اسقدر خیام یہان ایستادہ تھے کہ اُنکے کھلنے مین دو دن صرف ہوتے شب بھر مین سب انتظام کیونکر ہوا مریخ نے عرض کی اسکا تعجب بیکار ہو کہ بندوبست بھاگ جانے کا اسقدر جلدی کیونکر ہو گیا بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم یہ امر امکان سے باہر ہو کہ اسقدر جلدی سب انتظام ہو جاے مریخ نے کل حقیقت خیام کی اور اُن جوانون کی بیان کی امیر کو تعجب ہوا میدان سے واپس آئے اپنی اپنی بارگاہون مین گئے صاحبقران نے مریخ آفتاب علم اور بدیع الملک نوجوان کو بلایا جملہ سردارون کو بھی طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو صاحبقران نے فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہیے مریخ نے عرض کی میرے نزدیک بہتر و مناسب یہ ہو کہ مرحلہ جات طلسم کی طرف تشریف لے چلیے بعد فتح ہو جانے مراحل کے لوح کی جستجو کیجائے خاص طلسم مین داخلہ ہو جو طلسم اُسکے متعلق ہین اُنکی فتاحی کی صورت نکالی جاے وہ طلسم فتح ہون تو اُسکی قوت گھٹ جائے اور یہ بھی فتح ہو امیر نے اس راے کو پسند کیا اس روز تو وہین قیام کیا دوسرے روز وہان سے طرف مرحلہ گوگرد جادو کے روانہ ہوئے کہ یہ پہلا در بند طلسم ہو ذکر اُسکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب کیفیت معین اور عتیق جادو کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ لوگ جو بخوف مریخ آفتاب علم فرار ہوئے تو دو روز کے بعد فیروز کے یہان پہونچے فیروز اُسوقت محل مین تھا یہ لوگ جو گئے بختگان اور زمرد ثانی اور تورج نے اُنھین بٹھایا کیفیت دریافت کی معین جادو نے کہا ہم کیا سحر کر سکتے اور کس سے لڑتے غضب تو یہ ہو کہ مریخ آفتاب علم شاہزادہ طلسم مسلمانون کی مدد کرتا ہو پھر طلسم بھر مین سواے فیروز ستارہ پیشانی کے اور دوسرا کون ہو جو مریخ سے مقابلہ کرے بختگان نے کہا بڑے تعجب کی بات ہو جو شاہزادہ طلسم شریک ہوا معین جادو نے کہا وہ لوگ خود کیا کم ہین ایک ایک جوان اُنمین ایسا ہو کہ میرے تین جوانون کو گرفتار کرکے لیگیا بڑے بڑے ساحرون کی تو مجال نہین جو اُنکی طرف دیکھ سکین یہ لوگ جسطرف دیکھ لین وہ پانی ہو کر بہ جاے جل جائے جسپر وار کرین وہ زخمی کبھی اچھا نہ ہو یا اُنھین کو ایک جوان غیر ساحر اسیر کرکے لیجاے بختگان اپنے دل مین خائف ہوا خیال کیا کہ اب اس طلسم کا بھی بچنا دشوار ہو مسلمان ایسے ہین کہ جہان جاتے ہین اُنکی بات رہتی ہو دیکھا چاہیے کب تک اس جگہ پر آتے ہین معین جادو یہ باتین کر رہے تھے کہ فیروز آیا معین جادو کو دیکھکر پوچھا آپ کیون تشریف لائے کیا سب لوگ اسیر ہو گئے معین نے کل کیفیت بیان کی فیروز نے عتیق جادو سے کہا تمنے کوئی تدبیر نہ کی عتیق جادو نے کہا جب وہ لوگ میری بارگاہ مین آتے تو شاہزادۂ عالم بارگاہ کو اُڑا ہی دیتے بھلا میرے سحر کو اُنکے سامنے فروغ ہوتا یہ آپ کیا خیال کرتے ہین فیروز مریخ آفتاب علم کی یہ کیفیت سنکر تنگ ہو گیا قریب تھا رونے لگے مگر اُسنے گریہ کو ضبط کیا معین جادو سے کہا پھر اب کیا تدبیر کرنا چاہیے کسی طور سے مریخ آفتاب علم کو گرفتار کرو جبتک

وہ گرفتار ہوگا تب تک مسلمانون پر فتح پانا دشوار ہی معین اور عتیق نے کہا ایسا کون ہی جو اُنکو گرفتار کر سکے اگر آپ تشریف لیجائین تو البتہ یہ بات ممکن ہو ورنہ اُسسے بہتر طلسم بھر مین کوئی سحر کا جاننے والا نہین ہی فیروز نے کہا اگر مین بھی جاؤنگا تو بھی نہین ممکن ہی اُسکے سب سحر قیامت کے ہین اور علاوہ اسکے میرے سب تحفہ جات اُسی کے پاس ہین مین کیا کر سکتا ہون یہ کہکر اسی غم و ملال مین اندر آیا اپنی زوجہ ملکہ خوش نگاہ جادو سے بلاکر کہا آپ کے صاحبزادے نے اطاعت مسلمانون کی اختیار کی ہی مین نے دو ساحرون کو برائے گرفتاری مسلمانان روانہ کیا تھا اُنھون نے دونون کے سحر بگاڑ دیے وہ وہان سے بھاگ کر میرے پاس آئے خوش نگاہ دل مین تو خوش ہوئی مگر ظاہر مین اُسکے دکھانے کو بہت افسوس ظاہر کیا تھوڑی دیر فیروز یہان ٹھہرا پھر باہر چلا گیا اُسکے جاتے ہی خوش نگاہ ملکہ لیلائے کمان ابرو کے باغ مین گئی کہا لو بی بی تم بہت مضطر و بیتاب تھین آج تمھارے بھائی صاحب کی خبر آئی اُنھون نے بھی مذہب باطل کو ترک کیا اب لشکر اسلام مین ہین ابھی شہنشاہ نے مجھ سے کہا تھا اُنھین تو بہت افسوس ہی ملکہ لیلائے کمان ابرو نے عرض کی اے مادر مہربان کچھ شاہزادے کی بھی کیفیت معلوم ہوئی خوش نگاہ نے کہا بی بی مین کیونکر دریافت کرتی اور کس سے دریافت کرتی اب میرا یہ قصد ہی کہ تمھارے بھائی صاحب کو ایک نامہ لکھون اور اُسمین سب کیفیت تحریر کردون جسوقت وہ دیکھینگے بہت خوش ہونگے یقین ہی ہم لوگون کو یہان سے لیجانے کی تدبیر نکالینگے یا اپنے تئین یہان تک پہونچا دینگے جس طرح بن پڑیگا آئینگے ملکہ لیلائے کمان ابرو نے عرض کی میری کیفیت نہ تحریر فرمائیے گا اور جو مزاج مبارک مین آئے بطور مناسب لکھدیجیے خوش نگاہ نے کہا بی بی مین اس طور سے تحریر کرونگی کہ انکو ناگوار نہ ہوگا ملکہ خوش ہوگئے ملکہ خاموش ہو رہین خوش نگاہ نے کہا اب یہ نہین معلوم کہ مریخ آفتاب علم کہان ہین ملکہ لیلائے کمان ابرو نے کہا آپ نے دریافت کیون نہ فرمایا خوش نگاہ نے جواب دیا اسوقت ایسا موقع نہ تھا مگر دریافت کرا لونگی یہ کہکر خوش نگاہ لیلائے کمان ابرو کے یہان سے رخصت ہو کر اپنے مکان مین آئی ملکہ لیلائے کمان ابرو کی فراق بدیع الملک مین حالت ابتر ہوئی حد سے زیادہ مضطر ہوئی لب پر آہ حالت تباہ آنکھون سے آنسو جاری دل پر ہجوم بیقراری کنیزون نے جو ملکہ کی یہ حالت دیکھی سب نے آکے عرض کی ملکہ عالم مزاج کیسا ہی آج حضور کو بہت بیقرار پاتے ہین اسکا کیا سبب ہی ملکہ نے کیفیت اپنے بھائی مریخ آفتاب علم کی بیان کی اور کہا سب کی کیفیت معلوم ہوئی مگر بدیع الملک نوجوان کے حال سے آگاہی نہ ہوئی اُسی وجہ سے قلب بیقرار ہی اگر کوئی صورت ایسی ہوتی کہ بدیع الملک نوجوان کا حال معلوم ہو جاتا تو دل کو قرار آتا کنیزون نے عرض کی جو کچھ ارشاد ہو ہم بجالائین جہان حکم ہو وہان جائین ملکہ نے کہا مجھکو ابھی تک خلاصہ نہین معلوم کہ لشکر اسلام کہان ہی اور کون کون شخص ہمراہ ہی کنیزون نے عرض کی اس امر کو آپ شہنشاہ سے یون دریافت کیجیے کہ مین نے سنا ہی بھائی صاحب نے ترک مذہب کر دیا آپ کو کس سے یہ کیفیت معلوم ہوئی اور کہان جنگ واقع ہوئی وہ خود سب کیفیت بیان کر دینگے اُسی تذکرے مین آپ سب حال خلاصہ خلاصہ تحقیق کر لیجیے گا ملکہ لیلائے کمان ابرو کو یہ بات بہت پسند آئی کہا مین ابھی جاتی ہون اسی طور سے تحقیق کرونگی یہ کہکر ملکہ نے اپنا تخت طلب کیا کنیزون نے تخت حاضر کیا ملکہ دو چار کنیزون کو ہمراہ لیکر تخت پر سوار ہوئین تخت کو

سحر سے روان کیا جانب ایوان شاہی روانہ ہوئین تھوڑی دیر مین محل مین جا پہونچین خوش نگاہ نے جو ملکہ لیلا کو دیکھا کہا بی بی خیر ہی ملکہ نے عرض کی اسوقت میرا دم گھبرایا آپ کے پاس چلی آئی ملکہ خوش نگاہ نے کہا بی بی تمنے بہت اچھا کیا ملکہ لیلا نے کہا اسوقت کسی طرح شہنشاہ کو بلایئے مین اُنسے چند باتین تحقیق کرونگی ملکہ خوش نگاہ نے کہا بی بی وہ آج کل کثرت کار سے اندر بہت کم آتے ہین مگر مین تمھارے نام سے بلاتی ہون یقین ہی چلے آئین ملکہ نے کہا آپ شوق سے میرے نام سے طلب فرمایئے وہ ابھی چلے آئینگے ملکہ خوش نگاہ نے اُسی وقت محلدار کو طلب کیا جب محلدار حاضر ہوئی تو کہا کہ جاکر چوبدار سے کہو کہ شہنشاہ کی خدمت مین جاکر عرض کرے کہ ملکہ لیلا سے کمان ابرو آئی ہین آپ کو بلاتی ہین محلدار نے چوبدار سے آکر عرض کی چوبدار نے جاکر فیروز کو اطلاع دی فیروز پہلے سے بہت مایوس تھا اُسیوقت دربار سے اُٹھکر چلا آیا محفل مین آکر بیٹی کو گلے سے لگایا کہا بی بی اسوقت تمھارے آنے کا کیا سبب ہی ملکہ نے کہا مین نے سُنا ہی کہ بھائی صاحب نے ترک مذہب کردیا کیا یہ امر صحیح ہی فیروز نے کہا واقعی یہ بات سچ ہی ملکہ نے ظاہری بہت افسوس کیا پھر کہا یہ کیا سبب تھا جو ایسا ہوا فیروز نے ابتدا سے سب کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا اب سب لوگ کہان ہین اور بھائی صاحب کہان ہین فیروز نے کہا مسلمانون کے لشکر کے ہمراہ ہین لشکر نہین معلوم اب کسطرف گیا ہو پہلے تو قریب دریاے طلسم کے لڑائی تھی اب نہین معلوم لشکر کس جانب جائے مین یقین کرتا ہون کہ اب وہ لوگ طلسم کے اندر جانے کا ارادہ کرین اور مرحلہ جات کی طرف جائینگے اگر یہ ارادہ ہوگا تو سب پہلے دربند پر جائینگے ۔ ہان گو گرد جادو حاکم ہی یقین ہی اُس سے مقابلہ پڑیگا اب مجھے اُس سے تحقیق کرنا ہی کہ تمھاری طرف تو ابھی تک کوئی نہین آیا ملکہ لیلا نے سب باتون کو سنا اور خیال رکھا فیروز تھوڑی دیر بیٹھکے وہان سے روانہ ہوگیا ملکہ نے خوش نگاہ سے عرض کی اب آپ جسکو چاہین روانہ کرین وہ دربند اول کی طرف آئینگے اسی راہ سے نامہ روانہ فرمایئے راہ مین ضرور ملاقات ہوجائیگی خوش نگاہ نے بیٹی کے کہنے کو قبول کیا اُسی وقت نامہ لکھا ایک کنیز کو بلایا کہ وہ ملکہ خوش نگاہ کے پاس بہت زمانہ سے تھی اور سحر مین بھی بہت طاق تھی اُسکو نامہ دیا سب باتین تعلیم کردین کہا اس طور سے نامہ دینا کہ کسی کو خبر نہو اور مریخ آفتاب علم نامہ کو دیکھے کنیز نے سب کیفیتین دریافت کین اور جانب دربند اول روانہ ہوئی کہ ذکر اِسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہی

کہ امیر ثانی جو مریخ آفتاب علم کے کہنے سے روانہ ہوئے تیسرے روز ایک دریا کے قریب پہونچے مریخ نے عرض کی یا صاحبقران آج یہان قیام فرمایئے کل کشتیان منگا کر سوار ہوجیے گا یہان ایک ضرورت بھی ہی کہ دریا بار جادو کو بلاتا ہو اُس سے چند باتین پوچھنا ہین صاحبقران نے اُس روز وہین قیام کیا مریخ آفتاب علم نے اپنے ایک ملازم کو نامہ لکھکر دیا کہا دریا بار جادو کو بلا لاؤ ملازمین مریخ روانہ ہوئے دریا بار جادو کہان رہتا تھا اُسکے مکان پر جاکر نامہ دیا دریا بار جادو نے اُس نامہ کو پڑھا کہا مین ابھی حاضر ہوتا ہون ملازمین مریخ آفتاب علم وہان سے واپس آئے مریخ سے آکر کہہ دیا کہ دریا بار جادو آتا ہی مریخ نے صاحبقران سے عرض کی یہان بغیر کشتیان نہ ملتین اسوجہ سے

اُسے طلب کیا امیر نے فرمایا کیا یہ سرحد طلسم کی زمین ہی مریخ نے عرض کی حوالی طلسم مین اسکا شمار ہے مگر
عملداری سب ساحرون کی ہی یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک ساحر مریخ کے پاس آیا مریخ نے کہا ہمین
کشتیان درکار ہین کل صبح کو کشتیان مہیا کر دو دریا بار رخصت ہوا دوسرے روز کشتیون کا انتظام ہو گیا
صاحبقران وہان سے روانہ ہوئے تین روز تک دریا مین رہے چوتھے روز دریا سے خشکی مین آئے
مریخ نے عرض کی سامنے ورنہ معلوم ہوتا ہی یہین قیام فرمایئے صاحبقران نے لشکر اُسی وقت روکا
بارگاہین استادہ ہونے کا حکم دیا فورًا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران زمان اپنی بارگاہ مین تشریف
لیگئے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مریخ آفتاب علم بھی اپنی بارگاہ مین جا کے بیٹھا تھا کہ ایک
پرچہ اُسکی گود مین گرا مریخ نے جو اُس پرچے کو دیکھا ملکہ خوش نگاہ کے ہاتھ کا لکھا پایا مضمون پڑھا تعجب ہوا
اُسمین لکھا تھا کہ مجکو تمھارے تبدیل مذہب کرنے کی خبر سنکر بہت خوشی ہوئی مین نے بھی مذہب باطل کو ترک
کر کے دین حق اختیار کیا اُسکا سبب جب تمسے ملونگی تو بیان کرونگی ابھی نہین کہہ سکتی مگر جسطرح ہو سکے اپنی
صورت دکھا جاؤ کہ ایک مدت سے تمھین نہین دیکھا اور بہت سے ضروری امر بیان کرنا ہین مریخ نے اُسیوقت
جواب لکھا کہ مجھے کل کیفیتین آپ کی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے معلوم ہوئی تھین مگر کیا کرتا مجبور تھا
کہ آپ تک آنہین سکتا تھا اب انشاء اللہ تعالی بعد فتح مرحلہ جات آپ کی قدمبوسی سے مشرف ہونگا اور
آپ کا ابھی کنارہ کش ہونا مناسب نہین ہی کیونکہ صاحبقران نامدار کو طلسم کی فتاحی منظور رہی اور آپسے
اُسمین مدد ملتی رہینگی گو مین بفضل الٰہی سب کام انجام دے لونگا مگر آپکا وہان ہونا بھی بہت ضروریات
سے ہی آپسے وہان کے حالات دریافت ہوتے رہینگے اور مین یہان کے حالات آپکو تحریر کرتا رہونگا یہ جواب
لکھکر اُسنے رکھا نامہ غائب ہو گیا مریخ آفتاب علم بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا خط دکھایا
بدیع الملک کی بابت ملکہ خوش نگاہ نے بہت کچھ لکھا تھا شاہزادے نے جو خط کو دیکھا ملکہ لیلاے
کمان ابرو کی یاد آئی دل بیتاب ہو گیا مگر صبر اختیار کیا مریخ آفتاب علم سے فرمایا تمنے بروقت تحریر جواب
مجکو اطلاع نہ کی مین کچھ امور خود بھی تحریر کر دیتا کہ وہ ملکہ کو پہونچ جاتے اور اُنکے ذریعہ سے میری خیریت
کی آگاہی ہو جاتی مریخ آفتاب علم نے عرض کی اے شہریار مجھے بروقت تحریر جواب اس بات کا خیال
نہ رہا واقعی مجھسے خطا ہوئی مگر جب فرمایئے گا مین وہان خط روانہ کر سکتا ہون اور اب تو اکثر مین وہان سے
واقعات دریافت کرنے کے واسطے خط و کتابت رکھونگا بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اگر تمنے خود
لکھدیا ہی تو خیر کیا ہرج ہی خیریت معلوم ہو جانے سے مطلب ہی مریخ آفتاب علم تھوڑی دیر ٹھہر کے
بدیع الملک نوجوان سے رخصت ہوا اپنی بارگاہ مین آیا ایک نامہ گوگرد جادو کو لکھا اپنے ملازم کو
دیکر روانہ کیا جب نامہ گوگرد جادو کو پہونچا گوگرد جادو نامہ کو دیکھکر فورًا روانہ ہوا مریخ آفتاب علم
کے پاس آیا مریخ نے صاحبقران زمان کی خدمت مین بھیجا گوگرد امیر کے پاس آیا صاحبقران
نے بڑی خاطر کی مریخ آفتاب علم حاضر ہوا گوگرد سے مخاطب ہو کے کہا اے گوگرد جادو اب تم اپنے
مرحلے ... سحر کو مٹا دو تا کہ ہم آگے سے چلے جائین مریخ آفتاب علم نے جو گوگرد جادو سے یہ کہا گوگرد نے جوابدیا
کہ آپ تشریف لے چلیے مین بھی آپکے ہمراہ ہون مریخ نے کہا ابھی تمھارے چلنے کی کیا ضرورت ہی
گوگرد نے عرض کی جب مرحلہ ٹوٹ جائیگا تو مین پھر کیونکر رہ سکتا ہون فیروز ستارہ پیشانی مجھے

زندہ نہ چھوڑینگے مریخ آفتاب علم نے کہا تم میرے ہمراہ چلو کچھ خوف نہین گوگرد مریخ کو اپنے دربند پر
لیکر آیا صاحبقران بھی ہمراہ تھے گوگرد نے آکر اپنے تمام سحر کو خراب کیا وربند ٹوٹ گیا صاحبقران زمان
ایک روز وہان رہے دوسرے دن وہان سے کوچ کیا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اب
طرف دربند الوان جادو کے تشریف لیچلئے مین اُسکو بھی آپ کا مطیع کردون صاحبقران زمان طرف
روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب اسنے معین جادو اور عتیق جادو اور یلداق گرد کی زبانی کیفیت صاحبقران کی سنی اور مریخ
آفتاب علم کا شریک ہوجانا سنا تو اُسکو بڑا افسوس ہوا معین سے اُسنے صلاح لیکر ایک خط گوگرد جادو
کے نام تحریر کیا کہ مسلمان تمھارے مرحلے کی طرف آتے ہین بہت ہوشیار رہنا ہم تمھارے واسطے اور
بھی مدد روانہ کرتے ہین جہانتک ہوسکے خود بچکر سب کو گرفتار کرنا یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا ساحر نامہ لے کر
روانہ ہوا فیروز نے معین سے کہا میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ آپ اور عتیق جادو اور اژدر شیر سوار
لشکر ساحران ہمراہ لیکر دربند گوگرد پر جائیے اور وہان مسلمانون سے مقابلہ کیجیے کر سب گرفتار کیجیے معین جادو
نے کہا اے فیروز بڑی بات تو یہ ہے کہ صاحبقران کے ہمراہ مریخ آفتاب علم ہے وہ کس مکر مین مبتلا ہوگا
تمام طلسم سے سحر اچھا جانتا ہے ہمت و شجاعت مین بھی مرد ہے بھلا اُسکے مقابلے مین ہم لوگ کیا کرسکتے ہین بلقا
کے طلسم سے ساحران سامری کو طلب فرمائیے وہ لوگ البتہ اُسکا مقابلہ کرسکینگے فیروز نے کہا ابھی اُنکی
کیا ضرورت ہے کیا مین اُسکے لیے کافی نہین ہون جس وقت مین جاؤنگا پھر اُسکو کچھ بن نہ پڑیگا گو میرے
تحفہ جات سب اُسکے پاس ہین مگر پھر بھی مین وہ وہ سحر کرونگا کہ جنکا رد ممکن نہو گا معین نے کہا پھر ایک
وقت آپ ہی تشریف لیچلئے جو کچھ مناسب جانیئے وہ انتظام کیجیے فیروز نے جواب دیا آپ لوگ
اس طلسم کے پُرانے ملازم ہین اگر اسوقت مین ایک مشکل آگئی ہے تو آپ لوگ بھی پہلو تہی کرتے ہین
یہ بات آپ کو زیب نہین ہے معین جادو نے جو فیروز ستارہ پیشانی کو برہم پایا کہا مین آپ کا کہنا
قبول کرتا ہون آپ اتنی نہ تکلیف فرمائیے مین اور اژدر شیر سوار اور عتیق جادو آج ہی وہان
روانہ ہوجائینگے یہ ذکر تھا کہ نامہ دار جو گوگرد جادو کے پاس نامہ لیکر گیا تھا فیروز کے پاس آیا پہلے
نامہ واپس دیا پھر کہا کہ وہان کچھ بھی نہین ہے میدان پڑا ہے نہ گوگرد سے ملاقات ہوئی نہ علامت دربند
نظر آئی مجبور ہوکر واپس آیا فیروز نے کہا ارے تو راہ بھول گیا ہوگا بھلا یہ ممکن تھا کہ گوگرد جادو سے
ملاقات نہ ہوتی اور علامت دربند نہ معلوم ہوتی اگر نہین ہے تو پھر کیا ہوا اگر گوگرد کو کوئی قتل کرتا تو مجھے
اطلاع ہوجاتی اُسکی شبیہ میرے پاس موجود ہے یہ جل جاتی ابھی تک شبیہ سامنے موجود ہے بلکہ تو بھی
دیکھ لے تو نے راہ فراموش کی ہے ساحر نے کہا اب آپ کسی اور ساحر کو وہان بھیجیے دیکھیے وہ کیا کہتا ہے
فیروز نے اُسی وقت اور ایک ساحر کو بلایا اُسکو نامہ دیکر روانہ کیا وہ ساحر بھی تھوڑی دیر کے بعد
واپس آیا کہا مین سب دیکھ آیا کہین دربند کی علامت نہین ہے اور نہ گوگرد جادو کا پتہ ہے فیروز کو حیرت ہوئی
معین جادو کی طرف مخاطب ہوکر کہا آپ اُنکی باتین سنتے ہین اگر دربند ٹوٹتا تو گوگرد ضرور قتل ہوتا

جب گوگرد قتل ہوتا تو اسکی شبیہ جل جاتی شبیہ ابھی تک سالم ہو اور ان لوگون کو پتہ نہین معلوم ہوتا
عتیق جادو نے کہا اب مین جاتا ہون خلاصہ خبر لاتا ہون فیروز نے کہا بغیر تمھارے جائے یہ بات درست
نہ ہوگی عتیق جادو روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد گھبرایا ہوا آیا کہا واقعی دونون ساحر سچ کہتے ہین جہان پر
عمارت درہند تھی وہان میدان پڑا ہو فیروز نے کہا آخر یہ کیا غضب کیا اور وہ مرحلہ کیا ہوگیا عتیق جادو
نے کہا کچھ سمجھ مین نہین آتا ہو کہ یہ کیا معاملہ ہوا فیروز نے کہا اب مرحلہ الوان جادو کی خبر لینا چاہیے کہ
وہان کیا ہو رہا ہو عتیق جادو نے کہا مین کل الوان جادو کے مرحلے پر جاؤنگا وہین سے گوگرد جادو کی
بھی حالت تحقیق ہوجائیگی کہ اس بیچارے پر کیا گذری فیروز نے کہا کل ضرور جانا عتیق نے کہا آپکے
کہنے کی ضرورت نہین ہو مین خود جاؤنگا یہ کہکر عتیق جادو رخصت ہوا یہان فیروز نے معین کو اپنے
ہمراہ لیا اور جانب خارزار طلسم روانہ ہوا معین جادو نے راہ مین پوچھا کہ خارزار مین کیا ضرورت
ہو فیروز نے پھاٹک ظاہر ہونے کی حقیقت بیان کی معین جادو کو تعجب ہوا کہا مین ایک مدت سے اس طلسم
مین ہون مگر آج تک کبھی ایسی بات نہین دیکھی اور طلسم کے باہر جب کوئی جاتا تھا تو ہر طرف کی سیر کرتا
تھا مگر اس سمت کو نہین جاتا تھا اور آج تک اُسکی وجہ نہین معلوم ہوئی کہ اس طرف لوگ کیون نہین
جاتے ہین فیروز اور معین یہ باتین کرتے ہوئے قریب خارزار پہونچے فیروز نے ملازمین
کو وہان سے طلب کیا بہت ملازم آئے فیروز نے کہا وہ پھاٹک کہان ہو ہم دیکھینگے ملازمین فیروز کو اپنے
ہمراہ اُس پھاٹک تک لائے فیروز نے دیکھا ایک پھاٹک بہت بڑا آہنی پرانا بنا ہوا معلوم ہوتا ہو فیروز
کو تعجب ہوا معین جادو بھی دیر تک دیکھا کیا فیروز نے کہا اطراف کے در بند فتح کرکے اسی پھاٹک سے
طلسم کشا طلسم مین آئیگا معین نے کہا آپ اُسکو بند کرا دیجیے فیروز نے بہت سے ملازمین کو بلا کے کہا
اس پھاٹک کو بند کردو سب ملازمین نے ملکر زور کیا مگر پھاٹک بند نہوا رات بھر سب ساحر پریشان ہوئے
جب صبح ہوگئی تو معین جادو نے کہا اب اُسکو اسی حالت مین رہنے دو اور یہان بہت سے ساحران
نامی کو بھیجدو کہ وہ شب و روز اُسکی حفاظت کرین ایسا نہو طلسم کشا چلا آئے فیروز ستارہ پیشانی نے
کہا ابھی تو طلسم کشا یہان نہین آسکتا ہو ابھی تو بڑی بڑی لڑائیان مرحلہ جات پر پڑینگی جب سب مرحلے فتح
ہولینگے تب تلاش مین لوح کی جائیگا اگر لوح ملجائیگی تو یہان آئیگا معین جادو نے کہا لوح دار کہان ہو
فیروز نے کہا لوح دار یہان سے بہت دور ہو وہان تک جانا بہت مشکل ہو معین جادو نے کہا
مریخ آفتاب علم ضرور جائیگا فیروز نے کہا اگر جائیگا تو لوح دار کا کیا بنائیگا لوح دار پر سحر تاثیر نہین کرتا اور وہ سب پر
غالب آسکتا ہو وہان جو جائیگا مصیبت اُٹھائے گا یہان کی لوح عجیب ترکیب سے ہو جو کسی کو مل نہین سکتی
اور اگر لوح مل بھی جائے گی تو ناقص رہیگی جب ملحقات کے طلسم فتح ہوکر اُنکی لوحین جمع نہ ہولینگی
تب تک لوح ناقص رہیگی ہر روز ایک لوح کام دیتی ہو جب تک سب لوحین جمع نہ کریگا اسوقت تک
طلسم مین کیونکر آسکتا ہو اور سب طلسم فتح کرنے کے واسطے کسقدر مدت درکار ہو اور کون ایسا ہو جو سب
طلسمون کو فتح کرلے مریخ آفتاب علم کی کیا مجال ہو جو اُنمین سے ایک طلسم بھی فتح کرسکے اُن طلسمون کے
ساحر سب ساحران سامری مشہور ہین اُنمین جو جو باتین کمال کی ہین وہ مریخ آفتاب علم کہان سے پیدا
کریگا معین جادو نے کہا یہ مجکو بھی معلوم ہو مگر یہان کے جو عجائبات تباہ ہوئے ہین اب اسکے واسطے

درستی کیونکر ہوگی فیروز نے کہا پھر اب مین کیا کرسکتا ہون جہانتک میرے امکان مین ہو کوشش کرتا ہون اگر کوشش کارگر ہو تو میری غفلت نہین ہو معین جادو نے کہا اب یہان کے واسطے ساحر تجویز کرو فیروز نے کہا پھر تشریف لیجلیے جن جن لوگون کو پسند فرمایئے اُنکو یہان روانہ کر دیجیے معین جادو اور فیروز وہان سے روانہ ہوئے اور اپنے مکان کو چلے کہ ذکر اُنکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کی عرض کیجاتی ہے

کہ مریخ جو صاحبقران کو لیکر مرحلہ الوان کی جانب روانہ ہوا چوتھے روز دربند الوان کے نزدیک پہونچا ایک صحرا نہایت پرفضا تھا مریخ نے صاحبقران سے عرض کی یہین قیام فرمایئے مین الوان جادو کو بلاتا ہون صاحبقران نے حکم دیا لشکر ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین سب اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے مریخ آفتاب علم نے اُسی وقت ایک نامہ الوان جادو کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے الوان جادو آگاہ ہو کہ مین اچھی طرح اس صحرا مین وارد ہوا ہون تمسے ایک کار ضروری ہے جس حال مین ہو اپنے کو جلد میرے پاس پہونچاؤ اگر دیر لگاؤ گے تو بہت پچھتاؤ گے یہ نامہ ایک ساحر کو دیکر الوان جادو کے پاس روانہ کیا ساحر الوان جادو کے پاس گیا نامہ دیا الوان جادو نے کہا جب شاہزادۂ عالم تشریف لائے تھے تو یہان کیون نہ آئے جو صحرا مین مقیم ہوئے یہان سب غلامان جانباز موجود تھے ساحر نے کہا اُنکے ساتھ لشکر بہت ہے اگر یہان آتے تو جگہ نہ ملتی اس سبب سے اُس صحرا مین قیام فرمایا یہان نہین تشریف لائے الوان جادو اُسی وقت اُٹھا اپنے درباری کپڑے نکالے سب ساحرون کو بھی لباس درباری پہنایا جواہرات کی کشتیان برائے نذر ہمراہ لین اس تکلف سے مریخ آفتاب علم کے پاس چلا قضائے کار عتیق جادو جو چلا تھا آج اُس دربند کے قریب پہونچا راہ مین الوان جادو سے ملاقات ہوئی عتیق جادو نے کہا اے الوان جادو اس تکلف سے کہان جاتے ہو الوان نے کہا تمھین نہین معلوم شاہزادۂ مریخ آفتاب علم یہان تشریف لائے ہین میرے نام حکم نامہ صادر ہوا ہو طلبی ہو برائے قدمبوسی شاہزادہ جاتا ہون عتیق جادو نے کہا بہت اچھا ہوا جو تمسے اسوقت ملاقات ہوگئی اگر تم وہان پہونچ جاتے تو غضب ہو جاتا شہنشاہ کا عتاب تم پر آتا شاہزادۂ مریخ نے دین قدیم ترک کر دیا ہو اور مذہب جدید اختیار کیا ہو الوان جادو نے کہا کون مذہب جدید اختیار کیا عتیق جادو نے کہا مسلمان ہوگئے ہین ایک شخص حمزہ ثانی اُس طلسم مین بارادۂ فتاحی طلسم آیا ہو اُسکی اطاعت قبول کی ہو اُسکی طرف سے ہر ایک ساحر کو نہ پرکرتے پھرتے ہین گوگرد جادو کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہو کہ کیا ہوگیا اُسکی تلاش مین سرگردان رہا مگر کہین اُسکا نشان نہ ملا اسی اطلاع کے واسطے تمھارے پاس آیا تھا کہ اگر مریخ آفتاب علم اسطرف آئین اور تمھین بلائین تو ہرگز نہ جانا بلکہ اُنھین آگے نہ بڑھنے دینا اگر گرفتار کرلوگے تو شہنشاہ بہت خوش ہونگے اور عہدۂ جلیل عطا فرماینگے الوان جادو نے جو یہ کیفیت سنی دنگ ہوگیا کہا اے عتیق جادو مجکو تمھاری بات کا اعتبار نہین ہے مین جب تک خود جاکر نہ دیکھونگا اعتبار نہ ہوگا عتیق نے کہا اگر تم وہان جاؤگے تو فوراً اسیر ہو جاؤگے اور شہنشاہ کے بھی خلاف ہوگا عتیق نے جب اس طرح کہا تو الوان جادو کو بھی کچھ یقین آیا کہا مین اپنے ایک ملازم کو بھیجتا ہون یہ جاکر پوشیدہ طور سے

سب حال دریافت کریگا عتیق نے کہا اسکا مضائقہ نہین تم اپنے ایک ملازم کو روانہ کرو وہ جاکر کیفیت
وہان کی پوشیدہ طور سے دریافت کر آئے الوان جادو نے ایک ساحر سے کہا تم لشکر مین مریخ
آفتاب علم کے جاؤ اور بالا بالا حال دریافت کر آؤ ساحر روانہ ہوا لشکر اسلام مین پہونچ کے اسنے کل
کیفیت دریافت کی اُسی وقت آکے الوان جادو کو خبر دی کہ جو کچھ آپ نے سنا وہ سب صحیح ہو ایک
حرف بھی غلط نہین ہو بلکہ عتیق جادو نے جو کچھ بیان کیا اُس سے بڑھ کے وہان پایا جاتا ہو الوان جادو
دنگ ہو گیا وہان سے پلٹا عتیق جادو بھی اُسکے ہمراہ آیا جب اپنے مکان پر پہونچا عتیق جادو سے کہا
اب کیا بندوبست کرنا چاہیے مین تنہا تو مریخ کے سحر کا جواب نہین دیکھتا ہون شہنشاہ سے عرض کرنا کہ
مدد کے لیے ساحران جلیل کو روانہ کرین جب تک ساحر نہ آئینگے مین کیا کر سکونگا عتیق جادو نے کہا تم خاطر جمع
رکھو شہنشاہ کو خود تمھارا خیال ہو مین اسی وقت جاتا ہون کل کیفیت شہنشاہ سے بیان کرونگا کل تک
مدد لیکے تمھارے پاس آؤنگا الوان جادو نے عتیق جادو کو رخصت کیا چلتے چلتے کہدیا کہ اگر کل
مدد نہ آئیگی تو خرابی ہوگی عتیق جادو نے کہا تم خاطر جمع رکھو جب مدد نہ آئے تو اسوقت تمکو اختیار ہو دربند
کو چھوڑ کے ہٹ جانا اپنی جان بچانا الوان جادو خاموش ہو رہا عتیق جادو روانہ ہوا بزور سحر اڑتا ہوا
فیروز کے پاس آیا کہا مین سب کیفیت تحقیق کر آیا ہون مریخ آفتاب علم اور طلسم کشا
الوان جادو کے مرحلے پر پہونچ گئے ہین الوان جادو کو مریخ آفتاب علم نے طلب کیا تھا وہ
جاتا تھا راہ مین مجھ سے ملاقات ہو گئی مین نے منع کیا جب اُسنے کیفیت تحقیق کی تو گھبرا گیا اب اُسکے واسطے
مدد روانہ فرمایئے نہین تو دربند ٹوٹ جائیگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مین اسی وقت ساحرون کو
روانہ کرتا ہون یہ کہکر اُسنے معین جادو اور اژدر سوار جادو کو بلایا کہا آپ لوگ دربند الوان پر
تشریف لیجائین اور اسکی مدد کرین اژدر شیر سوار نے کہا آپ کیون اسقدر کوشش فرماتے ہین مین تنہا
جاؤنگا طلسم کشا کو اسیر کرکے لے آؤنگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا وہان مریخ آفتاب علم بھی
ہو اژدر شیر سوار نے کہا پھر کیا خوف ہو مین کیا اُنسے کم ہون ایک ہی جگہ مین نے اور مریخ آفتاب علم
نے تعلیم پائی ہو فیروز نے کہا کیا مضائقہ ہو معین جادو اور عتیق جادو کو بھی لیتے جاؤ اژدر شیر سوار
خاموش ہو رہا فیروز نے کہا اب یہان توقف کرنے کی ضرورت نہین ہو اسی وقت روانہ ہو جاؤ اژدر شیر سوار
اُسی وقت روانہ ہو گیا قریب شام الوان جادو کے مرحلے پر جا کے پہونچا الوان جادو تو ان سب کا
منتظر تھا اپنے مکان پر لے گیا بڑی خاطر سے پیش آیا عتیق جادو نے کہا اے الوان جادو پھر تو مریخ
آفتاب علم نے کسی کو نہین بھیجا تھا الوان جادو نے کہا دو بار آدمی آچکا ہو مین نے بہانہ کر دیا تھا کہ مین
ایک کار ضروری مین مصروف ہون فراغت کر لون تو حاضر ہون یہ ذکر تھا کہ پھر مریخ آفتاب علم
کا ملازم آیا کہا اے الوان جادو آقاے نامدار فرماتے ہین اگر نہ آؤگے تو ایک دم مین سارے دربند کو
تہ و بالا کر دونگا اگر اپنی جان عزیز ہو تو ابھی میرے پاس آؤ الوان جادو نے چاہا کہ مین کچھ کہون مگر اژدر شیر سوار
نے کہا کہدینا کہ الوان جادو نہین آئینگے اگر تمھین کچھ کام ہو تو یہین آکے بیان کرو ہمارے مذہب
مین مسلمان کے پاس جانا گناہ ہو ملازم مریخ آفتاب علم یہ باتین سُنکر روانہ ہوا مریخ آفتاب علم
کے پاس آیا کل قصہ سنایا مریخ کو غصہ آگیا کہا ارے یہ کسنے کہا کہ ہمارے مذہب مین مسلمان سے

ملاقات کرنا حرام ہی ملازم نے عرض کی اژدر شیر سوار وہان موجود تھا اُسنے کہا مریخ آفتاب علم نے
کہا مین ایک دم مین اُسکا سب غرور مٹا دونگا خاک مین ملا دونگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم وہان سے اُٹھا امیر
کی بارگاہ مین آیا صاحبقران زمان سے عرض کی تھوڑے روز کا زمانہ ہوا کہ مین نے الوان جادو کو ایک
نامہ تحریر کیا اور اُسے بلایا تھا مگر وہان عتیق جادو اور معین جادو اور اژدر شیر سوار یہ سب لوگ
آگئے ہین اُنھون نے اُسکو اِس کیفیت سے مطلع کردیا ہو اب اُسے دشمنی پیدا ہوگئی ہو اور اسوقت
جو مین نے اپنے ملازم کو اسکے پاس بھیجا تو اُسنے جواب سخت دیا اور اژدر شیر سوار نے کہا کہ ہمارے
مذہب مین مسلمان کے پاس جانا گناہ ہو مجھے یہ کلمہ بہت ناگوار معلوم ہوا ہو اب آپ کل اُس طرف
تشریف لیچلیے جب وہ راستہ روکیگا تو مین اُسوقت سمجھ لونگا امیر نے فرمایا کل یہان سے چلینگے
مریخ نے اُسی وقت سب اہالیان لشکر کو حکم امیر سے مطلع کیا کہ کل صاحبقران زمان یہان سے
کوچ کرینگے سب لشکر مین تیاریان ہونے لگین دوسرے روز صاحبقران نے اُس صحرا سے کوچ کیا
اور دربند الوان جادو کی طرف روانہ ہوئے دربند وہان سے بہت نزدیک تھا تھوڑی دیر مین
جا پہونچے ملازمین دربند نے الوان جادو کو خبر پہونچائی کہ مریخ آفتاب علم لشکر گران ہمراہ لیے
ہوئے آتا ہو الوان جادو نے معین جادو سے کہا اب اُسکو روکیے معین جادو اُٹھا عتیق جادو بھی
اُسکے ساتھ اُٹھا اژدر شیر سوار نے کہا آپ دونون صاحب یہین تشریف رکھین مین جاتا ہون اور فوج
کو اپنے ہمراہ لیتا ہون الوان جادو نے کہا فوج تیار موجود ہو مین نے اطلاع دیدی ہو پھر اژدر شیر سوار
نے کہا مجھے فوج کی بھی ضرورت نہین ہو بلکہ کچھ لوگ درکار رہین الوان نے کہا جب فوج تیار ہو تو آپ
کیون کم لشکر لیجائیے عتیق جادو نے بھی کہا کہ سب فوج کو ہمراہ لیجائیے اژدر شیر سوار اُٹھا
اسباب سحر درست کیا معین جادو نے بھی اسباب سحر درست کیا اور عتیق جادو نے بھی اپنی جھولی سنبھالی
سب درست ہوکر چلے الوان جادو بھی ہمراہ ہوا باہر مکان کے آکر سب فوج کو ساتھ لیا آگے بڑھے
تھے کہ لشکر صاحبقران کے نشان نظر آئے الوان جادو نے کہا دیکھیے لشکر آتا ہو عتیق نے کہا لشکر بھی
بہت ہو معین جادو نے کہا ایسا نہوتا تو براے فتح طلسم مین کیونکہ آتا ہر ایک کا کام نہین ہو جو طلسم کے
فتح کرنے کا ارادہ کرے ایسے ہی شجاعون کا کام ہو یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ مریخ کی نگاہ
سب پر پڑی صاحبقران زمان سے عرض کی یا امیر ملاحظہ فرمائیے یہ لوگ ساحران جلیل اس طلسم کے
ہین امیر نے سب کو دیکھا اژدر شیر سوار نے جو صاحبقران زمان کو دیکھا معین سے پوچھا یہ کون ہین
معین نے کہا طلسم کشا یہی ہین انھین کی اطاعت مریخ آفتاب علم نے قبول کی ہو اژدر شیر سوار آگے
بڑھا اور نعرہ کیا کہ او حمزہ خبردار آگے جانے کا ارادہ نہ کرنا اگر اپنی خیریت درکار ہو تو واپس جا ورنہ
بہت پچھتائیگا مریخ نے چاہا آگے بڑھکے جواب دون مگر صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو روکا
اور فرمایا او مکار کیا بیہودہ بکتا ہو ہم تیرے روکے سے کب رکینگے اژدر شیر سوار نے کہا برا ہوگا امیر نے
فرمایا جو برا اسے تو نے تجویز کی ہو اُسکو اُٹھا نرکھ اژدر نے ایک تیر کمان مین پیوستہ کرکے طرف صاحبقران
کے سر کیا امیر نے تلوار میان سے لی اُس تیر کو قلم کیا اُسنے دوسرا تیر پھر صاحبقران کی جانب پھینکا امیر نے
اُسکو بھی قلم کیا اُسنے بیس تیر امیر کی جانب سر کیے مگر صاحبقران نے سب قلم کیے مریخ نے پہلے ہی

سب حال دریافت کریگا عتیق نے کہا اسکا مضائقہ نہین تم اپنے ایک ملازم کو روانہ کرو وہ جاکر کیفیت
وہان کی پوشیدہ طور سے دریافت کر آئے الوان جادو نے ایک ساحر سے کہا تم لشکر مین مریخ
آفتاب علم کے جاؤ اور بالا بالا حال دریافت کر آؤ ساحر روانہ ہوا لشکر اسلام مین پہونچ کے اسنے کل
کیفیت دریافت کی اُسی وقت آ کے الوان جادو کو خبر دی کہ جو کچھ آپ نے سنا وہ سب صحیح ہی ایک
حرف بھی غلط نہین ہی بلکہ عتیق جادو نے جو کچھ بیان کیا اُس سے بڑھ کے وہان پایا جاتا ہی الوان جادو
دنگ ہو گیا وہان سے پلٹا عتیق جادو بھی اُسکے ہمراہ آیا جب اپنے مکان پر پہونچا عتیق جادو سے کہا
اب کیا بندوبست کرنا چاہیے مین تنہا تو مریخ کے سحر کا جواب نہین دیکھتا ہون شہنشاہ سے عرض کرنا کہ
مدد کے لیے ساحران جلیل کو روانہ کرین جب تک ساحر نہ آئینگے مین کیا کر سکونگا عتیق جادو نے کہا تم خاطر جمع
رکھو شہنشاہ کو خود تمھارا خیال ہی مین اسی وقت جاتا ہون کل کیفیت شہنشاہ سے بیان کرونگا کل تک
مدد لیکر تمھارے پاس آؤنگا الوان جادو نے عتیق جادو کو رخصت کیا چلتے چلتے کہدیا کہ اگر کل
مدد نہ آئیگی تو خرابی ہو گی عتیق جادو نے کہا تم خاطر جمع رکھو جب مدد نہ آئے تو اسوقت تمکو اختیار ہی دربند
کو چھوڑ کے ہٹ جانا اپنی جان بچانا الوان جادو خاموش ہو رہا عتیق جادو روانہ ہوا بزور سحر اُڑتا ہوا
فیروز کے پاس آیا کہا مین سب کیفیت تحقیق کر آیا ہون مریخ آفتاب علم اور طلسم کشا
الوان جادو کے مرحلے پر پہونچ گئے ہین الوان جادو کو مریخ آفتاب علم نے طلب کیا تھا وہ
جاتا تھا راہ مین مجھ سے ملاقات ہو گئی مین نے منع کیا جب اُسنے کیفیت تحقیق کی تو گھبرا گیا اب اُسکے واسطے
مدد روانہ فرمایئے نہین تو دربند ٹوٹ جائیگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مین اسی وقت ساحرون کو
روانہ کرتا ہون یہ کہکر اُسنے معین جادو اور اژدر سوار جادو کو بلایا کہا آپ لوگ دربند الوان پر
تشریف لیجائین اور اسکی مدد کرین اژدر شیر سوار نے کہا آپ کیون اسقدر کوشش فرماتے ہین مین تنہا
جاؤنگا طلسم کشا کو اسیر کر کے لے آؤنگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا وہان مریخ آفتاب علم بھی
ہی اژدر شیر سوار نے کہا پھر کیا خوف ہی مین کیا اُس سے کم ہون ایک ہی جگہ مین نے اور مریخ آفتاب علم
نے تعلیم پائی ہی فیروز نے کہا کیا مضائقہ ہی معین جادو اور عتیق جادو کو بھی لیتے جاؤ اژدر شیر سوار
خاموش ہو رہا فیروز نے کہا اب یہان توقف کرنے کی ضرورت نہین ہی اسی وقت روانہ ہو جاؤ اژدر شیر سوار
اُسی وقت روانہ ہو گیا قریب شام الوان جادو کے مرحلے پر جا کے پہونچا الوان جادو تو ان سب کا
منتظر تھا اپنے مکان پر لے گیا بڑی خاطر سے پیش آیا عتیق جادو نے کہا ای الوان جادو پھر تو مریخ
آفتاب علم نے کسی کو نہین بھیجا تھا الوان جادو نے کہا دو بار آدمی آ چکا ہی مین نے بہانہ کر دیا تھا کہ مین
ایک کار ضروری مین مصروف ہون فراغت کر لون تو حاضر ہون یہ ذکر تھا کہ پھر مریخ آفتاب علم
کا ملازم آیا کہا ای الوان جادو آقا سے نامدار فرماتے ہین اگر نہ آؤگے تو ایک دم مین سارے دربند کو
تہ و بالا کر دونگا اگر اپنی جان عزیز ہی تو ابھی میرے پاس آؤ الوان جادو نے چاہا کہ مین کچھ کہون مگر اژدر شیر سوار
نے کہا کہدینا کہ الوان جادو نہین آئینگے اگر تمھین کچھ کام ہی تو یہین آ کے بیان کرو ہمارے مذہب
مین مسلمان کے پاس جانا گناہ ہی ملازم مریخ آفتاب علم یہ باتین سنکر روانہ ہوا مریخ آفتاب علم
کے پاس آیا کل قصہ سنایا مریخ کو غصہ آ گیا کہا ارے یہ کسنے کہا کہ ہمارے مذہب مین مسلمان سے

ملاقات کرنا حرام ہی ملازم نے عرض کی اژدر شیر سوار وہان موجود تھا اُسنے کہا مریخ آفتاب علم نے
کہا مین ایک دم مین اُسکا سب غرور مٹا دونگا خاک مین ملا دونگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم وہان سے اُٹھا امیر
کی بارگاہ مین آیا صاحبقران زمان سے عرض کی تھوڑے روز کا زمانہ ہوا کہ مین نے الوان جادو کو ایک
نامہ تحریر کیا اور اُسے بلایا تھا مگر وہان عتیق جادو اور معین جادو اور اژدر شیر سوار یہ سب لوگ
آگئے ہین اُنھون نے اُسکو اس کیفیت سے مطلع کر دیا ہو اب اُسے دشمنی پیدا ہوگئی ہو اور اسوقت
جو مین نے اپنے ملازم کو اسکے پاس بھیجا تو اُسنے جواب سخت دیا اور اژدر شیر سوار نے کہا کہ ہمارے
مذہب مین مسلمان کے پاس جانا گناہ ہو مجھے یہ کلمہ بہت ناگوار معلوم ہوا ہو اب آپ کل اُس طرف
تشریف لیچلیے جب وہ راستہ روکیگا تو مین اُسوقت سمجھ لونگا امیر نے فرمایا کل یہان سے چلینگے
مریخ نے اُسی وقت سب اہالیان لشکر کو حکم امیر سے مطلع کیا کہ کل صاحبقران زمان یہان سے
کوچ کرینگے سب لشکر مین تیاریان ہونے لگین دوسرے روز صاحبقران نے اُس صحرا سے کوچ کیا
اور وربند الوان جادو کی طرف روانہ ہوئے وربند وہان سے بہت نزدیک تھا تھوڑی دیر مین
جا پہونچے ملازمین وربند نے الوان جادو کو خبر پہونچائی کہ مریخ آفتاب علم لشکر گران ہمراہ لیے
ہوئے آتا ہو الوان جادو نے معین جادو سے کہا اب اُسکو روکیے معین جادو اُٹھا عتیق جادو بھی
اُسکے ساتھ اُٹھا اژدر شیر سوار نے کہا آپ دونون صاحب یہین تشریف رکھین مین جاتا ہون اور فوج
کو اپنے ہمراہ لیتا ہون الوان جادو نے کہا فوج تیار موجود ہو مین نے اطلاع دیدی ہو پھر اژدر شیر سوار
نے کہا مجھے فوج کی بھی ضرورت نہین ہو بلکہ کچھ لوگ درکار ہین الوان نے کہا جب فوج تیار ہو تو آپ
کیون کم لشکر لیجائیے عتیق جادو نے بھی کہا کہ سب فوج کو ہمراہ لیجائیے اژدر شیر سوار اُٹھا
اسباب سحر درست کیا معین جادو نے بھی اسباب سحر درست کیا اور عتیق جادو نے بھی اپنی جھولی سنبھالی
سب درست ہوکر چلے الوان جادو بھی ہمراہ ہوا باہر مکان کے آکر سب فوج کو ساتھ لیا آگے بڑھے
تھے کہ لشکر صاحبقران کے نشان نظر آئے الوان جادو نے کہا دیکھیے لشکر آتا ہو عتیق نے کہا لشکر بھی
بہت ہی معین جادو نے کہا ایسا نہوتا تو براے فتاحی طلسم مین کیونکہ آتا ہر ایک کا کام نہین ہو جو طلسم کے
فتح کرنے کا ارادہ کرے ایسے ہی شجاعون کا کام ہو یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ مریخ کی نگاہ
سب پر پڑی صاحبقران زمان سے عرض کی یا امیر ملاحظہ فرمائیے یہ لوگ ساحران جلیل اس طلسم کے
ہین امیر نے سب کو دیکھا اژدر شیر سوار نے جو صاحبقران زمان کو دیکھا معین سے پوچھا یہ کون ہین
معین نے کہا طلسم کشا یہی ہین انھین کی اطاعت مریخ آفتاب علم نے قبول کی ہو اژدر شیر سوار آگے
بڑھا اور نعرہ کیا کہ او حمزہ خبردار آگے جانے کا ارادہ نہ کرنا اگر اپنی خیریت درکار ہو تو واپس جا ورنہ
بہت پچھتائیگا مریخ نے چاہا آگے بڑھ کے جواب دون مگر صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو روکا
اور فرمایا او مکار کیا بیہودہ بکتا ہو ہم تیرے روکے سے کب رکینگے اژدر شیر سوار نے کہا بُرا ہوگا امیر نے
فرمایا جو راے تو نے تجویز کی ہو اُسکو اُٹھا نرکھ اژدر نے ایک تیر کمان مین پیوستہ کرکے طرف صاحبقران
کے سر کیا امیر نے تلوار میان سے لی اُس تیر کو قلم کیا اُسنے دوسرا تیر پھر صاحبقران کی جانب پھینکا امیر نے
اُسکو بھی قلم کیا اُسنے بیس تیر امیر کی جانب سر کیے مگر صاحبقران نے سب قلم کیے مریخ نے پہلے ہی

وار مین امیر سے کہا تھا یا صاحبقران یہ خدنگ سحر ہین اسم اعظم الٰہی ورد زبان رکھیے گا صاحبقران
اسم اعظم پڑھ رہے تھے اسوجہ سے خدنگ خطا کرتے تھے جب اسکا ترکش خالی ہوگیا تو اژدر شیر سوار نے
معین جادو سے پلٹ کے کہا معلوم ہوتا ہی مریخ آفتاب علم سحر کو دفع کرتا جاتا ہی نہین تو یہ ایک خدنگ
تمام فوج کو کافی تھا صاحبقران نے بین تیر قلم کیے یہ سوچ کر اسنے کہا اے مریخ آفتاب علم یہ بات اچھی
نہین ہی کہ تم چھپ کر میرے سحر کو دفع کرتے ہو اگر حقیقتین سحر آزمائی کرتا ہی تو میرے سامنے آکے کچھ کمالات
دکھاؤ مریخ آفتاب علم نے کہا او مکار جب عاجز ہوا تو یہ باتین بنانے لگا ارے کسکی مجال ہی جو صاحبقران
زمان سے مقابلہ کرسکے کیا اصل ہی تیرے سحر کی جو اُنپر اثر کرے اگر سامری اور جمشید بھی ہوتے تو
انکا سحر تاثیر نہ کرتا تو کیا چیز ہی اژدر شیر سوار نے کہا یہ مین نہین یقین کرتا کہ انسان پر سحر تاثیر نہ کرے مریخ
نے کہا اب جو تیرے مزاج مین آئے سحر کر دیکھون کیونکر تیرا سحر تاثیر کرتا ہی اژدر شیر سوار نے کہا مین تجکو
اپنے مقابلے مین بلاتا ہون مریخ آفتاب علم نے کہا مین موجود ہون یہ کہکر صاحبقران سے عرض
کی اب میرے بارے مین کیا ارشاد ہی حریف مجھسے کہہ رہا ہی صاحبقران نے فرمایا اُسکے مقابلے
مین جاؤ خدا فتح دیگا مریخ رکاب سعادت انتساب صاحبقران کو بوسہ دیکر صف سے آگے
بڑھا اژدر شیر سوار نے ایک ناریل جھولی سے نکالکر کہا اے مریخ جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہی مریخ
نے جواب دیا کہ اشیا بخس مین سے کوئی شی ہی اژدر نے اُس ناریل کو ہتھیلی پر رکھا وہ ناریل آسمان
کی طرف چلا دور جاکے ناریل کے دو ٹکڑے ہوئے ایک دھوان نکلا اور پھیلنے لگا مریخ آفتاب علم
سیر دیکھ رہا ہی وہ دھوان اسقدر پھیلا کہ تمام میدان مین تاریکی ہوگئی اور ایک کو دوسرے کی صورت دیکھنے
مین تکلف ہوا اُس وقت اژدر شیر سوار نیچے سے کر بڑھا مریخ آفتاب علم نے ایک آفتاب جھولی
سے نکال کر آسمان کی طرف پھینکا اُس آفتاب نے چمک دکھائی تاریکی دفع ہوئی آفتاب
کی چمک بڑھنے لگی یہان تک ترقی پذیر ہوئی کہ آنکھ نہ ٹھہر سکی سب نے آنکھین بند کرلین مریخ
آفتاب علم نے سحر کو اور زور دیا آفتاب کی چمک اور زیادہ بڑھی مریخ آفتاب علم نے
اور سحر کو قوت دی آفتاب مین حدت پیدا ہونا شروع ہوئی یہان تک حدت بڑھی کہ اژدر شیر سوار
اور عتیق جادو اور معین جادو وغیرہ بیتاب ہوگئے مگر مجبور کیا کرسکتے تھے آنکھین کھول نہین سکتے
سحر کیونکر کرین سر نیچے کیے ہوئے ہونٹ ہلا رہے ہین مگر کچھ فائدہ نہین ہوتا ہی اب مریخ آفتاب علم
ریسمان و سوزن لیکر آگے بڑھا پہلے اُسنے اژدر شیر سوار کی زبان مین سوزن دیا پھر
معین جادو کو گرفتار کیا پھر عتیق جادو کو قید کیا الوان جادو کے ہاتھ پانون خوب مضبوطی
سے باندھے اور جسقدر ساحر تھے سب کو گرفتار کرکے خدمت مین صاحبقران زمان کی
حاضر ہوا آفتاب کو کچھ اشارہ کیا وہ پستی کی طرف مائل ہوا حدت اور روشنی کم ہوگئی ایک تانبے
کا چکر زمین پر آکے گرا مریخ آفتاب علم نے اُٹھا کر جھولی مین رکھا صاحبقران سے عرض کی اب
الوان جادو کے مکان مین تشریف لے چلیے وہان تھوڑی دیر ٹھہریے پھر جو مزاج مبارک
مین آئے وہ کیجیے گا صاحبقران الوان جادو کے مکان مین آئے مریخ جادو نے سب کو
ایک ستون سے باندھ دیا ہوشیار کیا سب نے اپنے تئین عجب حالت مین پایا مریخ آفتاب علم نے کہا

کیون ہی اژدر شیر سوار اب تو لپنے کو کس حال مین پاتا ہی اژدر شیر سوار نے گردن جھکائی مریخ صاحبقران
کے پاس حاضر ہوا عرض کی یا امیر اب انکی بابت کیا حکم ہی صاحبقران نے فرمایا اسکے آگے قلم دوات
رکھو اگر یہ اپنے دین باطل کو ترک کرین تو انھین رہا کرو ورنہ تمھین اپنے اسیرون کا اختیار ہی مریخ
آفتاب علم نے سب کے آگے قلم دوات رکھکر کاغذ ہر ایک کو دیا کہا مین تم سب سے کہتا ہون کہ اب
بھی اپنے مذہب باطل کو ترک کرتے ہو یا نہین سب نے انکار کیا مریخ سب کو وہان سے لایا پہلا کے پہلے
معین جادو کو قتل کیا اسکے مرنے سے تاریکی چھاگئی آواز آئی کشتی مرا نام من معین جادو بود اسکے بعد عتیق جادو
کو قتل کیا اسکے مرتے ہی تاریکی ہوگئی آواز آئی کشتی مرا نام من عتیق جادو بود اسکے بعد اژدر شیر سوار کو قتل کیا اسکے
مرتے ہی آندھی چلنے لگی سنگ باری ہونے لگی آواز آئی کشتی مرا نام من اژدر شیر سوار بود اسکے بعد الوان
جادو کو قتل کیا اسکے مرتے ہی عمارتین بہت سی گرین مرحلے کی علامت ملی آواز آئی کشتی مرا نام من الوان
جادو مالک دربند طلسم بود پھر اور ساحرون کو جو اسیر ہوئے تھے مریخ نے قتل کیا جب سبکو قتل کرکے
فراغت پائی تو صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران فتح مبارک امیر نے فرمایا اب
خدا کی عنایت ہی اور تم لوگون کی کوششون کا نتیجہ ہی اس روز صاحبقران نے جلسہ آراستہ کیا تمام شب
عیش و عشرت مین بسر کی صبح کو صحبت برخاست ہوئی مریخ آفتاب علم نے عرض کی اب ایک دربند اور باقی ہی مگر
وہ بہت سخت ہی صاحبقران نے فرمایا خدا اسے آسان کریگا مریخ نے عرض کی بہتر ہو جو آج ہی تشریف لیچلیے
امیر نے فرمایا مجھے کچھ عذر نہین ہی جسوقت کہو مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب اسکے
مرنے کی خبر فیروز ستارہ پیشانی کو ہوگئی ہوگی وہ ضرور دربند احتشام کے واسطے بندوبست کریگا اس سے
بہتر یہ ہی کہ پہلے ہی وہان پہونچ جائین اور احتشام جادو کو بلا کر سمجھائین اگر وہ شراکت منظور کرے بہتر ہی ورنہ
اسے قتل کرین صاحبقران زمان نے اسی روز وہان سے کوچ کیا اور طرف دربند احتشام کے
روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کی جاتی ہی

کہ جسوقت یہان مریخ آفتاب علم نے ساحرون کو قتل کیا انکی تصویرین جو فیروز کے سامنے رکھی تھین جلنے لگین
فیروز گھبرا گیا کہا غضب ہوا معین جادو قتل ہوا ابھی اسکی تصویر جل رہی تھی کہ عتیق کی تصویر مین آگ لگی
فیروز نے کہا ارے عتیق کو بھی کسی نے مارا یہ کہہ رہا تھا کہ اژدر شیر سوار کی تصویر بھی جلنے لگی فیروز نے
کہا لو اژدر بھی قتل ہوا کہ الوان جادو کی بھی تصویر جل اٹھی فیروز نے کہا لو صاحب خاتمہ کر دیا مرحلہ فتح ہوگیا
تجتگان نے جو یہ کیفیت دیکھی زمرد ثانی سے کہا اب اس طلسم کا بھی بچنا بہت دشوار ہی دیکھیے کیسے کیسے
ساحران جلیل قتل ہوگئے مرحلہ فتح ہوگیا زمرد نے کہا غضب ہوا مین یہ سمجھا تھا کہ یہ طلسم کسی سے فتح نہوگا مگر
اب امید میری قطع ہوگئی تجتگان نے کہا واقعی اہل اسلام صاحب اقبال ہین اسلئے انکے کوئی سر نہین
ہوتا ہی زمرد و تجتگان تو یہ باتین کر رہے تھے کہ فیروز نے اسی وقت اپنے نازمین کو بلایا ایک رقعہ
لکھ کر دیا کہا اس رقعہ کو فیل زور جادو کے پاس پہونچاؤ کہ بلا دیر ابھی اپنے ہمراہ لیکر آؤ [illegible]
فیروز نے تجتگان سے کہا اب مین نے اس شخص کو بلایا ہی جو یکتا ہے روزگار ہی بڑا مکار ہی اسنے

ہزارون ساحرون کو ازراہ مکر قتل کیا ہی بہت سی جگہ کی حکومت مکر سے لی اسکا مثل نہین ہی اگر یہ جائیگا تو ضرور دام مکر
پھیلائیگا اور اُسکے سحر بھی عجائب ہین مریخ آفتاب علم سوائے اُسکے اور کسی سے گرفتار نہوگا بختگان نے کہا
مین بھی انکے دیکھنے کا بہت مشتاق ہون فیروز نے کہا ابھی آئینگے دیکھ لینا یہ ذکر تھا کہ ایک برق چمکی بختگان نے
دیکھا ایک ساحر فیروز کے سامنے آیا کہا فیل زور جادو آتے ہین فیروز نے کہا مین منتظر ہون جلد آئین اب
دیر نہ لگائین وہ ساحر رخصت ہوا اُسکے تھوڑی دیر کے بعد سب نے دیکھا کہ ایک ابر سیاہ اُٹھا اور برقین چمکنے لگین
فیروز نے کہا فیل زور آتا ہی بختگان کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا فیروز نے جو اُنکی حالت دیکھی کہا ای
بختگان تمھاری ابھی سے یہ کیفیت ہی جب فیل زور کی صورت دیکھو گے اُسوقت تمھاری کیا حالت ہوگی
بختگان خاموش رہا کچھ جواب ندیا وہ ابر قریب آیا ایک برق چمکی کہ سب کی آنکھین جھپک گئین آنکھین جو کھولین
دیکھا ایک مرد طویل القامت ہاتھی کا سر ایک خرطوم بڑی لمبی لٹکی ہوئی فیروز کے سامنے آکے سلام کیا فیروز
نے جواب سلام دیا فیل زور جادو نے کہا کیون ای شہنشاہ اِس وقت مجھے کیون یاد فرمایا فیروز نے
سب کیفیت آمد صاحبقران کی بیان کی اور مریخ جادو کا مسلمان ہو جانا پھر اِن ساحران نامی کا قتل ہونا اور
مرحلون کا برباد ہونا سب بیان کیا جب سب کہہ چکا تو آخر مین کہا اب تم مرحلہ احتشام جادو پر جاؤ اور
اُس کو بچاؤ ورنہ وہ بھی ٹوٹ جائیگا فیل زور جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین سب کو ایک دن مین اسیر
کر کے بھیجدونگا فیروز نے کہا مجھے تمھاری ذات سے امید قوی ہی کہ تم ضرور ایسا ہی کروگے فیل زور
اُسی وقت رخصت ہوا فیروز نے کہا اب تم کب جاؤگے فیل زور نے کہا مین آج ہی روانہ ہوجاؤنگا فیروز
نے بہت کچھ اُسکو لالچ دیا فیل زور روانہ ہوگیا کہ ذکر اِسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب امیر بعد فتح در بند الوان جادو روانہ ہوے آٹھوین روز مرحلۂ احتشام پر پہونچے مریخ آفتاب علم
نے ایک نامہ احتشام جادو کو لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ہم ایک ضرورت خاص سے یہان آئے ہین لازم تمھین
یہ ہی کہ اپنے تئین بہت جلد ہمارے پاس پہونچاؤ یہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور احتشام جادو کے پاس روانہ کیا ساحر
جس وقت نامہ لیکر احتشام جادو کے پاس پہونچا احتشام جادو نے نامے کو بوسہ دیا کہا مین ابھی چلتا ہون اُسوقت
اپنے لباس پہنا نامہ دار کے ہمراہ روانہ ہوا تھوڑی دیر مین مریخ آفتاب علم کے پاس پہونچا مریخ کو سلام
کیا مریخ نے مزاج پوچھا اِسنے سب طلسم کی خیریت بیان کی مریخ آفتاب علم نے کہا ای احتشام جادو تم مجھے
کیا جانتے ہو احتشام جادو نے کہا مین آپکو اپنا مالک جانتا ہون مریخ نے کہا جو بات ہم اختیار کرین تمھین اُسکے
گوارا کرنے مین عذر تو نہوگا احتشام نے عرض کی میری جان تک حاضر ہی اگر آپکے کام آئے تو یہ سر موجود ہی
مریخ نے کہا ہمین اور کوئی ضرورت نہین ہی صرف یہ چاہتے ہین کہ تم ہمیشہ ہمارے پاس رہو احتشام نے
عرض کی کہ مین حاضر ہون مریخ نے کہا ایک شرط یہ ہی اگر اُسکو قبول کرو احتشام نے عرض کی مین نے اُس
شرط کو بھی قبول کیا اگر حکم ہووے تو مکان بھی نہ جاؤن آپ ہی کی خدمت مین رہون مریخ نے جب اُسکو
اچھی طرح پکا کر لیا تب کہا ہمنے صاحبقران زمان کی اطاعت قبول کی ہی تمکو بھی لازم ہی کہ اپنے مذہب باطل کو
ترک کر کے صاحبقران کی اطاعت کرو اور مذہب حق اختیار کرو احتشام جادو نے کہا ای شاہزادۂ عالم مذہب

حق کیا ہی مریخ نے کہا مذہب اسلام مذہب حق ہی اور دین سامری فرقہ گمراہی ہوا احتشام جادو نے کہا اے شہریار یہ تو آپ نے بہت سخت بات فرمائی ہی مین اسکو نہین قبول کرسکتا ہون اور آپکو مانع نہین ہون اُپنے جو کچھ کیا بہت خوب کیا مین آپکی اطاعت سے سرتابی نہ کرونگا مگر مجھ سے یہ نہوگا کہ اپنے مذہب قدیم کو ترک کرکے جدید طریقہ اختیار کرون مریخ آفتاب علم نے اسکو بہت سمجھایا مگر یہ سیہ قلب تھا مریخ کے سمجھانے پر بھی راہ راست پر نہ آیا جب مریخ بہت کچھ فہمایش کرچکا اور اسنے قبول نہ کیا تو مریخ کو غصہ آیا کہا اے احتشام تم جانتے ہو کہ اِس طلسم مین کوئی ساحر ایسا نہین ہی جو میرا ہم نبرد ہو مین تمسے ایک محبت قلبی رکھتا ہون اس وجہ سے اس طرح کہتا ہون ورنہ مین سختی بھی کرسکتا ہون یہ بھی مجھے معلوم ہی کہ تم مجھسے سحر مین زیادہ ہوگے قوت مین بڑھ کے ہوگے سب باتون مین تم مجھ سے کم ہو جب تم میری خلاف مرضی کروگے تو مین ضرور تمھین اُسکی سزا دونگا احتشام نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر اس وقت مین انکار ہی کیے جاتا ہون تو ایسا نہو کہ یہ جھلا کے سحر کردے تو مین روک بھی نہ سکونگا مفت مین جان جائیگی اس سے بہتر یہ ہی کہ اسوقت کوئی حیلہ کرکے یہان سے جان بچاکر جانا چاہیے اور بعد مین فیروز کو اطلاع دیکر وہان سے مدد طلب کرکے اِس سے مقابلہ کرنا چاہیے یہ سوچ کے اسنے عرض کی اے شاہزادۂ عالم مین دین اسلام اور مذہب سامری دونون کا مقابلہ کرونگا اور دونون کی بہتری اور بدتری دیکھونگا جس مذہب کو قدیم اور بہتر دیکھونگا اُسے اختیار کرونگا امیدوار ہون کہ آج مجھے فرصت رخصت فرمائی جائے کل مین عرض کردونگا مریخ آفتاب علم نے کہا اسکا مضائقہ نہین مین تمھین دو روز کی مہلت دیتا ہون تم خوب غور کرلو پھر جسکو قدیم اور بہتر دیکھو اُسے اختیار کرو مگر دونون کی بھلائیان اور برائیان جو جو تجویز کرنا مجھ سے بھی بیان کردینا احتشام نے عرض کی مین ضرور آپکی خدمت مین عرض کرونگا یہ کہکر احتشام جادو رخصت ہوکر اپنے گھر مین آیا ملازمین کو بلایا کہا آج غضب ہوا تھا اگر ایک بات ذہن مین نہ آتی تو نہین معلوم کیا کیفیت ہوجاتی ملازمین نے حقیقت دریافت کی احتشام جادو نے سب کیفیت خلاصہ بیان کردی ملازمین احتشام کو تعجب ہوا سب نے کہا پھر اب آپ کیا انتظام فرمائیے گا احتشام نے کہا مین اسوقت ایک نامہ شہنشاہ کی خدمت مین روانہ کرتا ہون اور مدد اُنسے طلب کرتا ہون مگر جلد کیونکہ مین نے ایک ہی دن کی مہلت لی ہی ایک دن اور ٹل سکتا ہی کہ مریخ نے مجھسے کہا ہی کہ ہمنے تمکو دو روز کی فرصت دی ملازمین نے کہا پھر آپ جلد نامہ تحریر فرمائیے دیر نہ لگائیے احتشام نے اُسی وقت ایک نامہ لکھا اور یہ سب مضمون اُسمین تحریر کردیا جب سب لکھ چکا تو ایک ساحر کو بلاکے نامہ دیا رخصت کیا کہا خداوند کی خدمت مین یہ عریضہ لیجانا اور اسکا جواب لیکر بہت جلد آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا احتشام اپنے باغ مین آکے بیٹھا ملازمین سے یہی باتین کررہا ہی کہ آسمان پر ایک برق چمکی احتشام نے آنکھ اٹھاکے دیکھا فیل زور جادو زمین پر آیا احتشام اُسکو دیکھکر خوش ہوگیا کہا اے فیل زور جادو تم بہت اچھے وقت پر آئے یہ کہکے اسنے کل کیفیت مریخ آفتاب علم کی بیان کی فیل زور جادو نے کہا مجھے یہ سب کیفیت معلوم ہی خداوند طلسم نے تمھاری مدد کے واسطے مجھے بھیجا ہی احتشام نے کہا مین ایک عریضہ خدمت مین خداوند طلسم کی روانہ کرچکا ہون اور اُسمین بھی یہی مضمون ہی بلکہ مین نے مدد طلب کی ہی فیل زور نے کہا وہ نامہ پڑھکے جواب لکھ دینگے مگر اب تم سامان جنگ درست کرو احتشام نے لشکر ساحران کو اطلاع دی کہ فوج ہر وقت مسلح و مکمل رہے اُسکے لشکر مین جسقدر لوگ تھے ہر وقت مسلح و مکمل رہنے لگے دوسرے روز مریخ آفتاب علم نے اپنے ملازم کو اُسکے یہان بھیجا

اور رقعہ دیا تھا اُسمین لکھا تھا کہ ای احتشام جادو کہو تم نے کیا بات تجویز کی اور کس وقت ہمارے پاس آؤ گے رقعہ جو احتشام جادو کو لا دیئے فیل زور جادو کو دکھایا اُسنے اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ مین نے دو نون مذہبون کی برائی بھلائی پر نظر کی ابتک میرے ذہن مین جسقدر بھلائیان مذہب اسلام کی آئی ہین اسقدر اپنے مذہب کی بھلائیان نہین پائی ہین دو روز کی مہلت کا اور طلبگار ہون وعدہ کرتا ہون کہ مین آپ کا مذہب اختیار کرونگا آپ میری طرف سے خاطر جمع رکھیے یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا اور رخصت کیا نامہ دار نے مریخ آفتاب علم کو نامہ دکھایا مریخ عبارت کو دیکھکر بہت خوش ہوا کہا اچھا ہے اور دو روز کی مہلت دی یہان فیل زور جادو نے احتشام جادو سے کہا اب مریخ آفتاب علم کو بکڑ کر گرفتار کر دیون تو ہرگز سحر کی لڑائی مین فتح نپائینگے بلکہ جان سے مارے جائینگے مریخ آفتاب علم سحر مین یکتا ہو اسکا جواب دینے والا اس طلسم مین کوئی نہین ہو ہان طلسمات کے طلسمون مین ساحران سامری البتہ ایسے ہین جو اسکو برسون تعلیم کرین احتشام جادو نے کہا پھر جو آپ کی راے ہو وہ کیا جاے فیل زور جادو نے کہا تم کل مریخ آفتاب علم کے پاس جاؤ اور اُسکو بحیلہ دعوت یہان بلا کے لاؤ میرے آنے کا ذکر ہرگز نہ کرنا نہین وہ نہ آئے گا سمجھ جائے گا کہ اسمین مکر ہو احتشام جادو نے کہا مین کل جا کر ضرور کہہ آؤنگا مگر جب وہ یہان آئیگا تو کیا بات بنجاینگی فیل زور نے کہا تکو اس سے کیا بحث ہو تم جا کر اُسکو مدعو کر آؤ احتشام نے کہا اگر آپ کا یہ ارادہ ہو کہ اسکو بیہوشی پلا کے بیہوش کرین تو وہ ہرگز بیہوشی نہ پیے گا اور اُسی وقت اُسکو معلوم ہو جائیگا فیل زور نے کہا مین بیہوشی نہین پلاؤنگا دوسری ترکیب کرونگا احتشام جادو نے کہا مجھے وہ ترکیب پیشتر بتا دو تو مین البتہ وہان جاؤن اور اپنے ہمراہ لاؤن فیل زور نے کہا مریخ آفتاب علم سلطان روشن جبین جادو کی دختر پر عاشق ہو مین ایک تصویر اُسکی یہان لگاؤنگا اُسی کے ذریعہ سے اپنا کام نکالونگا احتشام نے کہا اب مین سمجھا کل جا کر مریخ کو اپنے ہمراہ لے آؤنگا انھین باتون مین رات گذر گئی صبح کو احتشام جادو اُٹھا مریخ آفتاب علم کی بارگاہ مین آیا مریخ نے کہا ای احتشام اس وقت تمھارے آنے کا کیونکر اتفاق ہوا احتشام نے عرض کی مجھکو چند باتین آپ سے دریافت کرنا ہین اُسی کی وجہ سے چلا آیا مریخ آفتاب علم نے کہا جو کچھ تمھین تحقیق کرنا منظور ہو پوچھ لو احتشام جادو نے دو چار باتین دریافت کین مریخ نے اُنکا جواب دیا احتشام نے عرض کی ای شہنشاہ اب مجھے کوئی عذر نہین ہو فقط ایک بات اور پوچھنا ہو جسوقت اُس سے فراغت پاؤنگا مسلمان ہو جاؤنگا مریخ نے کہا تمھین اختیار ہو ایک روز اور باقی ہے احتشام نے عرض کی ایک بات کا امیدوار ہون اگر قبول فرمایئے گا تو میری عزت بڑھ جائیگی مریخ آفتاب علم نے کہا جو کچھ کہو احتشام نے عرض کی امیدوار ہون کہ ایک روز عدوی کے یہان تشریف لایئے ماحضر نوش فرمایئے مریخ آفتاب علم نے کہا جب تم وعدہ پورا کر وگے تو مین ضرور تمھارے یہان آؤنگا کھانا کھاؤن گا ابھی کوئی ضرورت نہین ہو احتشام نے دیکھا مریخ نہ جائینگے کہا ای شہریار اگر آپ کو یہی انکار ہو تو مین اُسوقت موجود ہون آپ کلمہ تعلیم فرمایئے مریخ نے کہا ابھی تمکو صاحبقران کی خدمت مین لے چلونگا جب اُنکی قدمبوسی سے مشرف ہونا تب اپنی یہ خواہش ظاہر کرنا وہی تمھین کلمہ تعلیم فرمائینگے احتشام نے عرض کی مین حاضر ہون خدمت مین صاحبقران زمان کے لے چلیے مین اُنکی قدمبوسی سے بھی مشرف ہو جاؤن اُنکو بھی اپنے یہان لیچلون مریخ آفتاب علم احتشام جادو کو ہمراہ لیکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا احتشام نے صاحبقران

کے قدمون کو بوسہ دیا امیر نے سر اسکا چھاتی سے لگایا مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب انکو کلمہ تعلیم فرمائیے یہ آپکی اطاعت بدل وجان قبول کرتے ہین امیر نے چاہا اسکو کلمہ پڑھائین اسنے عرض کی یا صاحبقران ابھی مجھکو آپ کے واسطے سحر کرنے کی ضرورت ہوگی سحر سے اسلیئے تو بہ نکرونگا امیر نے فرمایا تمھین کچھ ضرورت نہوگی بہت سے ساحر موجود ہین ہم تو سحر کو برا جانتے ہین احتشام نے عرض کی اگر یہی آپکی خوشی ہی تو مین موجود ہون صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا احتشام کلمہ پڑھ کے بکر مسلمان ہوا صاحبقران سے عرض کی اب امیدوار ہون کہ مجھے سرفراز کیجیے دعوت قبول فرمائیے امیر نے فرمایا انشاء اللہ تعالی بعد فتح طلسم تمھاری دعوت قبول کرینگے خاطر نہ ملول کرینگے ابھی بہت سی باتون کی جلدی ہی عرصہ ہونا اُن کے واسطے باعث خرابی ہی احتشام نے عرض کی یا صاحبقران اگر دعوت نہ قبول فرمائیے گا مجھے صدمہ عظیم ہوگا اور سب سے لینے مکان پر کہکے آیا ہون کہ مین صاحبقران زمان کو لینے مکان پر لاتا ہون بلکہ وہ لوگ آپ کے منتظر ہین اگر آپ تشریف لیجائینگے تو وہ سب لوگ ایمان لائین گے اور اگر نہ تشریف لیجائیے گا تو وہ تو مسلمان ہونگے مگر مین محجوب ہونگا صاحبقران مجبور ہوے کہا مین چلونگا احتشام نے عرض کی مع جملہ سردارون کے تشریف لائیے گا امیر نے فرمایا سب سے وعدہ لو احتشام جادو سب سردارون کی بارگاہ مین آیا سب سے وعدہ لیا مگر خواجہ کی بارگاہ مین جسوقت آیا اور خواجہ نے اُسکی پیشانی کی طرف دیکھا مکر کی علامت ظاہر ہوئی خواجہ نے اُسکو اپنے پاس بٹھایا باتین کرنا شروع کین کہا اے احتشام جادو تم نے بہت بہت حجتین کین آخر کار قائل ہوے اور دین سامری پرستی ترک کیا احتشام جادو نے کہا خواجہ مین کیا کرتا مجبور تھا بے اس دین کے قبول کیے ہوے چارہ نہ تھا ہر طرح مین نے اپنے دین کو بے بنیاد اور کمزور پایا جب مجبور ہوا اور کوئی دلیل نہ بن پڑی تو یقین کیا کہ دین اسلام بہت قوی ہی مین نے اسکو قبول کیا ابھی اور لوگ بھی مسلمان ہونے والے ہین جب صاحبقران وہان تشریف لے چلین گے تو وہ لوگ بھی ایمان لائین گے خواجہ نے پھر تو ایسی دلجوئی کی باتین کین کہ احتشام جادو نے بہت ہی خوشی خوشی اپنے دل کی کیفیت خواجہ کے آگے بیان کر دی جب خواجہ نے اُسکی دلی کیفیت سنی کہا مجھکو اسکا یقین نہین تم نے میرے پوچھنے پر اپنے دل کا حال کہا اگر اسکو ایک کاغذ پر تحریر کردو تو مین کوشش کرکے صاحبقران کو اور جملہ سرداران کو گرفتار کرا دون احتشام نے کہا آپ کاغذ دیجیے مین ابھی لکھ دون خواجہ نے اُسکو کاغذ دیا احتشام جادو نے سب کیفیت اپنے دل کی لکھ دی اور مہر کرکے خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے کہا اب مین صاحبقران کو گرفتار کرا دونگا تم خاطر جمع رکھو مگر شہنشاہ کے پاس مجکو لیچلنا اور اُنکی قدمبوسی سے مشرف کرانا احتشام نے کہا خواجہ وہان تمھارا بڑا مرتبہ ہوگا مجھے اب معلوم ہوا کہ تم سامری پرست ہو خواجہ نے کہا مین ایک مدت سے سامری پرست ہون اور لشکر اسلام مین بھی بعض آدمی مجھکو جانتے ہین مگر میرا خوف ایسا غالب ہی کہ کوئی کچھ نہین کہہ سکتا ہی احتشام نے کہا فیلزور جادو بھی تمکو دیکھکر بہت خوش ہونگے خواجہ نے کہا مین اُنسے ضرور ملونگا احتشام نے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون خواجہ نے کہا افسوس کی بات ہی کہ تم ایسے وقت مین میرے مہمان ہوے کہ مین تمھاری خاطر نکر سکا دیکھو اگر کہین کچھ شراب ملے تو تمھارے واسطے لاؤن احتشام نے کہا خواجہ آپ تکلیف نفرمائین خواجہ نے کہا صاحب یہ میرے یہان کا دستور نہین ہی جو شخص آتا ہی مین اُسکو ضرور شراب پلاتا ہون نہایت اصرار کیا کہ احتشام جادو عاجز ہو گیا خواجہ اسکو بٹھا کے بارگاہ کے باہر نکلے صاحبقران کے قریب

آئے عرض کی یا امیر آپنے جسکو مسلمان کیا ہی وہ بہ مکر مسلمان ہوا اور اپنے یہان لیجا کر آپ سے دغا کریگا
صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم ہر شخص کی نسبت ایسا ہی کہا کرتے ہو بھلا احتشام جادو مجھ سے دغا کریگا
خواجہ نے عرض کی جو مین عرض کرتا ہون اُسکو یقین مانیے میرے کہنے کو خلاف نہ جانیے امیر نے کہا
مین ضرور اِسے خلاف جانونگا کبھی نہ مانونگا مریخ آفتاب علم نے جو یہ گفتگو سُنی کہا خواجہ آپ بہت صحیح
ارشاد فرماتے ہین مجھکو بھی اُسکی طرف ایسا ہی گمان ہی امیر نے فرمایا جب اُسنے ہمارے سامنے کلمہ پڑھا
اور سامری و جمشید کو برا کہا تو اب وہ دغا کرے یہ ممکن نہین جب صاحبقران نے کئی بار انکار کیا تو خواجہ
نے اُسکے ہاتھ کا کتبہ نکال کے صاحبقران کو دیا عرض کی ملاحظہ فرمایئے اسنے اپنے ہاتھ سے لکھا ہی اب تو
مریخ آفتاب علم اور جملہ سردار اُس کتبے کے دیکھنے کو صاحبقران کے نزدیک آئے سب نے عمرو سے
پوچھا خواجہ اسپنے یہ اُس سے کیونکر دریافت کیا خواجہ نے سب حقیقت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ اسکے
یہان فیل زور جادو آیا ہی وہ کچھ مکر پھیلائے گا مریخ نے کہا خواجہ فیل زور بڑا مکار ہی خواجہ نے کہا مین
تو اسکو جانتا بھی نہین ہون فقط نام اس وقت احتشام کی زبانی سنا ہی جب صاحبقران نے یہ کیفیت دیکھی
تو کہا احتشام جادو کو یہان لاؤ ہم اُسکے خط سے اس خط کو ملائینگے خواجہ نے کہا مین ابھی حاضر کرتا ہون یہ کہکر
بارگاہ صاحبقران سے باہر آئے اپنی بارگاہ مین داخل ہوے ایک صراحی ہاتھ مین لے لی کہا بھائی احتشام
کیا کہون اس وقت کہین شراب ممکن نہوئی صاحبقران کے میخانے سے خاصے کی شراب لایا ہون احتشام
نے کہا اس سے بہتر اور کوئی شراب کیا ہوگی خواجہ نے جام بھر کے احتشام کو دیا احتشام اُس جام کو پی گیا
خواجہ نے دوسرا جام بھی فوراً دیا احتشام اُس جام کو بھی پی گیا اتنے سر چکرایا آنکھون مین اندھیرا آیا عرض
کی کیون خواجہ اس شراب مین کیا تھا میرا سر چکراتا ہی خواجہ نے کہا صاحبقران کے میخانے کی شراب ہی
وہان بہت تیز شراب ہوتی ہی اُٹھکر ٹہلو یہ بات دفع ہو جائیگی احتشام ٹہلنے کو اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا
لڑکھڑا کے گرا خواجہ نے اسکی زبان مین سوزن دیا پشتارہ باندھ کے خدمت مین صاحبقران کے لائے صاحبقران
نے فرمایا خواجہ اِس صورت سے کیون لائے خواجہ نے عرض کی یا امیر اور صورت سے یہ میرے ہمراہ
نہ آتا بڑا مکار تھا فوراً تاڑ جاتا امیر نے کہا اچھا اسکو ہوشیار کرو خواجہ نے ہوشیار کیا احتشام نے اپنے کو اس
حالت مین پایا کہا یا صاحبقران مجھسے کیا خطا سرزد ہوئی جسکی یہ تعذیر مجھکو ملی امیر نے وہ کتبہ اُسکے پیش کش
کیا کہا یہ تمنے کیا لکھا ہی احتشام نے کہا یہ ہرگز میرے ہاتھ کا لکھا نہین ہی امیر نے خواجہ کی طرف دیکھا
کہا کیون خواجہ یہ کیا کہتا ہی خواجہ نے کہا اس سے کچھ اور لکھوایئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی اسکی
کوئی ضرورت نہین ہی ابھی معلوم ہو جائیگا یہ کہکر عرض کیا اسکو مین ایک جام شراب پلاتا ہون ابھی کل کیفیت
اپنی بیان کردیگا صاحبقران نے کہا جب یہ خود کہہ دیگا تو مجھکو یقین ہوگا مریخ نے ایک جام مین شراب بھری
خواجہ نے کہا اے احتشام اس جام کو پیو احتشام نے کہا مین ہرگز نہ پیونگا ایک بار پلاکے آپ نے
بیہوش کیا تھا اب اگر مین شراب پیونگا تو نہین معلوم میرا کیا نقشہ ہوگا خواجہ نے کہا تم اس شراب کو پیو صرف
تمھارے جھوٹ سچ کے خلاصے کے واسطے یہ شراب تمھین پلائی جاتی ہی ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی احتشام نے
بہت بہت انکار کیا مگر مریخ آفتاب علم نے شراب اُسکو پلا دی شراب کے پیتے ہی اِسنے کل کیفیت بیان
کردی مریخ نے اُسکو قید کرکے اپنے ملازمین کے سپرد کیا اور آپ اِسکے مکان کی طرف روانہ ہوے یہان

فیل زور جادو منتظر تھا کہ احتشام مریخ کو لائے تو مین دام مکر پھیلاؤن یہ اس فکر مین بیٹھا تھا کہ شاہزادہ مریخ آفتاب علم جا کر پہونچے فیل زور جادو مریخ آفتاب علم کو دیکھکر ڈر گیا چاہا سحر کرون مگر مریخ نے اسکی زبان بندی پیشتر ہی سے کر دی تھی کہ اسکو سحر یاد نہ آیا مریخ آفتاب علم نے اسکی مشکین باندھ لین اور اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوے یہان آکر صاحبقران کے سامنے فیل زور جادو کو ڈال دیا خواجہ نے فیل زور کی صورت دیکھکر کہا ای مریخ آفتاب علم اسکی زبان مین سوزن نہین دیا ہی مریخ نے کہا خواجہ سوزن دینے کی کیا ضرورت ہی مین نے احتشام جادو کی زبان سے بھی سوزن آپکے سامنے نکال لیا تھا خواجہ نے کہا مین اس وقت تعجب کرتا تھا کہ یہ باتین کیونکر کر رہا ہی اس وقت تم سے معلوم ہوا کہ اسکی زبان سے سوزن نکال لیا تھا مریخ نے کہا خواجہ یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین سحر اور شی ہی انکو سحر مین ذرا دخل نہین ہی خواجہ سے یہ کہہ کے مریخ آفتاب علم نے فیل زور جادو کو ہوشیار کیا کہا ای فیل زور اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتے ہو فیل زور جادو نے کہا مین ہرگز اطاعت فیروز سے منہ نہ موڑونگا اور دین سامری پرستی نہ چھوڑونگا مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی اب اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی امیر نے فرمایا تمھین اپنے قیدی کے حق مین اختیار ہی مریخ نے اسکو باہر لاکے قتل کیا پھر احتشام جادو کو لاکر امیر کے سامنے رکھا کہا ای احتشام اب کیا کہتے ہو احتشام نے کہا مین دین سامری پرستی کو ترک نہ کرونگا امیر نے فرمایا اسکو بھی قتل کرو مریخ اسکو بھی باہر لایا قتل کیا اسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا عمارتین مرحلے کی گرنے لگین بعد عرصہ کے آواز آئی کشتی مرا نام من احتشام جادو مالک مرحلہ طلسم فیروز بود اسکے مرحلے کی جسقدر عمارتین تھین سب گر گئین مریخ نے امیر سے آکر عرض کی مبارک ہو کہ احتشام جادو قتل ہوا اور مرحلہ فتح ہوا صاحبقران نے شکر خدا کیا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اب یہان قیام نہ فرمائیے سب در بند فتح ہو چکے اب طلسم کے اندر چلنا چاہیے امیر نے فرمایا آج یہان انشاءاللہ قیام کرو کل روانہ ہو جائینگے مریخ آفتاب علم نے عرض کی جو آپ کی مرضی ہو وہ کیجیے صاحبقران نے اُس شب وہان قیام فرمایا صبح کو معہ لشکر گران بارادہ داخلہ طلسم وہان سے روانہ ہوے کہ ذکر انکا دقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کی جاتی ہی

کہ جسوقت یہان مریخ نے فیل زور جادو کو قتل کیا وہان اسکی تصویر مین آگ لگ گئی فیروز نے جو تصویر کو جلتے دیکھا گھبرا کے کہا ارے یہ کیا غضب ہوا کس نے فیل زور کو قتل کیا ابھی یہ کہہ رہا تھا کہ احتشام کی تصویر مین بھی آگ لگ گئی اسکی تصویر بھی جلنے لگی فیروز نے زانو پر ہاتھ مار کے کہا لو غضب ہوا درسپت آخری بھی فتح ہوا اب طلسم کشا کو طلسم کے اندر آنے کا موقع ملا یا برا اب تلاش لوح جانے کو اندر آئیگا اب ساحرون مین یہان کوئی ایسا نہین ہی جو مریخ آفتاب علم کو جا کے روکے اور اس طرف نہ آنے دے بخجنگان نے کہا اس طلسم سے وسیع طلسم آجتک مین نے نہین دیکھا اور جسقدر ساحر یہان پائے جاتے ہین اسقدر دوسرے طلسم مین نہین ہین پھر آپ یہ شکایت کرتے ہین کہ کوئی ساحر ایسا نہین ہی کہ جو جاکے مریخ آفتاب علم کو روکے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا کہ مجھ سے بہتر سحر کا جاننے والا اس طلسم مین کوئی نہین ہی اگر مین جاتا ہون تو میرے تخت جامع اسکے پاس ہین جب مین

اس سے مقابلہ کے واسطے جاؤنگا وہ میرے تحفہ جات بھی پر صرف کریگا اور انکار دکرنا ممکن نہین ہو بختگان
نے کہا پھر آپ کیا کیجیے گا فیروز نے کہا اب ملحقات کے طلسم مین نامے بھیجتا ہون وہان سے ساحران
سامری کو طلب کرتا ہون جبتک وہ لوگ نہین آئینگے طلسم کی نگرانی نہین ہوگی بختگان نے کہا پھر اب جلد
نامے تحریر فرمائیے دیر نہ لگائیے فیروز نے اسی وقت میر منشی کو بلایا چند خط لکھوائے ملحقات کے
طلسمون مین روانہ کردیے اور ایک خادم کو بلاکر کہا کہ میری ایک عرضی استاد کی خدمت مین لیجاؤ مین جانتا ہون
کہ وہ تشریف نہ لائینگے مگر کچھ تدبیر بتائینگے اور اگر تشریف لے آئے تو پھر ساحران سامری کی بھی ضرورت نہین
ہو جو کچھ اُنھون نے دیکھا ہو سامری کے خواب مین بھی وہ نہ آیا ہوگا اور جو سحر وہ کرسکتے ہین اب کوئی اُسکا
جواب دینے والا نہین ہوا اسی سے ہمعصر سامری کا خطاب اُنکو ملا ہو بختگان نے کہا آپ اُنکو اگر
عریضہ روانہ فرمائیے تو میرے ہاتھ بھیجیے مین اپنے ہاتھ سے جاکر اُنکو عریضہ دونگا اور زبانی بھی اس
طور سے عرض کرونگا کہ اُنکو سواے تشریف لانے کے دوسری بات بن نہ آئیگی فیروز نے کہا بہت اچھی
بات ہو مین عریضہ تحریر کرتا ہون تم اُسکو لیجاؤ مگر ایک خیال ہو کہ تم کسقدر ساحرون سے ڈرتے ہو یہان جب
کوئی ساحر آیا تمھارے چہرے سے رنگ اُڑگیا اور اُنکی صورت ایسی ہو جسکو دیکھکر تمھارے حواس درست
نہ رہینگے وہ اصل مین انسان ہین مگر بصورت حیوان ہین بختگان نے کہا وہ مجھے کچھ تکلیف تو نہین
پہونچائینگے فیروز نے جوابدیا نہین بلکہ بخاطر پیش آئینگے بختگان نے کہا پھر مجھے جانے مین کیا عذر ہو صورت
اگر اُنکی مہیب ہو تو مین نہ ڈرونگا مگر مجھے کسی قسم کا گزند نہ پہونچائین فیروز نے کہا خاطر جمع رکھو بختگان نے
کہا کہ آپ عریضہ تحریر فرمائیے فیروز نے اُسی وقت ایک عرضی لکھی بختگان کو دی ایک ساحر کو بلایا اور
تخت منگایا بختگان کو تخت پر بٹھا کے ساحر سے کہا اُنکو بعزت و حرمت لیجانا اور بہ آسایش لے آنا ساحر
تخت اُڑا کے چلا دو روز کے بعد بختگان نے دیکھا ایک جگہ پر دریاے خون بہ رہا ہو کچھ ہاتھ پانون آدمیون
کے کٹے ہوے اُسمین نظر آتے ہین کچھ سر دکھائی دیتے ہین بختگان نے اس ساحر سے کہا یہ
دریاے خون کیسا ہو ساحر نے کہا ابھی حقیقت معلوم ہو جائیگی بختگان خاموش ہوا ساحر نے تخت کو
پستی کی طرف رجوع کیا تھوڑی دیر مین تخت زمین پر آیا بختگان سے کہا اب تخت سے اُترئیے میرے ہمراہ
تشریف لے چلیے بختگان تخت سے اُترا ساحر کے ساتھ ہوا ساحر ایک مقام پر پہونچا کہ وہان نیزے زمین
مین گڑے ہوے تھے ساحر نے بختگان سے کہا آپ میری پشت پر سوار ہون کہ اس جگہ سے آپ کو پار
پہونچاؤن بختگان ساحر کی پیٹھ پر سوار ہوا ساحر بختگان کو لیکر پار گیا بختگان نے دیکھا ایک پہاڑ سیاہ
معلوم ہوتا ہو بختگان نے اُس ساحر سے کہا یہ پہاڑ بھی طے کرنا پڑیگا ساحر نے کہا یہ پہاڑ نہین ہو ہمعصر سامری کے
مکان کی دیوار ہو بختگان اور آگے بڑھا دیکھا ایک سر دکھائی دیتا ہو مگر عورت کا سر ہو کہ وہ سر دیوار سے
بہت اونچا ہو بختگان نے کہا ای شخص یہ سر کسکا ہو ساحر نے کہا یہ سر ہمعصر سامری کی زوجہ کا ہو بختگان نے
کہا اسقدر اونچی دیوار ہو اور سر اسکا بھی بہت اونچا ہو یہ آدمی ہو ساحر نے کہا یہ تو نسبت ہمعصر سامری بہت
کوتاہ قامت ہو جسوقت آپ ہمعصر سامری کو ملاحظہ فرمائینگے تو یقین ہو ڈرجائینگے بختگان نے کہا ڈر کی
کیا بات ہو مگر تعجب اس بات کا ہو کہ آجتک ایسا قد کسیکا نہین دیکھا ساحر سے یہ باتین کرتا ہوا بختگان آگے بڑھا
ساحر ایک مکان مین آیا بختگان نے دیکھا ایک شخص خون کے دریا مین لیٹا ہو صورت اسکی ایسی مہیب ہو کہ پاس

جانے کو جی نہین چاہتا ہی بختگان نے اُس ساحر سے پوچھا کیون بھائی یہ شخص کون ہی ساحر نے کہا ہمعصر
سامری اُنھین کا نام ہی بختگان نے کہا مین تو اُنکے پاس نجاؤنگا مجھے واقعی خوف آتا ہی کیا عجب ہی جو یہ
مجھے کھا جائین یہ دریاے خون اُنکے نیچے کیسا بہ رہا ہی ساحر نے کہا ابھی سے تو آپکی یہ کیفیت ہی
اگر اُنکی وجہ بیان کر دونگا تو آپ ہوش مین نرہینگے ابھی بیہوش ہو کر گر پڑینگے بختگان نے اصرار کیا
ساحر نے کہا ہمعصر سامری آدمی جانور پتھر کنکر گھانس درخت مٹی جو پاتے ہین کھا جاتے ہین مگر کبھی اُنکا
پیٹ نہین بھرتا ہی دن بھر یہی شغل رہتا ہی ایک ہفتہ تک اپنا پیٹ بھرتے ہین اور ایک ہفتہ تک اُسی
شکل سے سویا کرتے ہین معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر اس طرف سے آیا تھا اُنکو پیٹ بھرنے کا موقع ہاتھ
آیا بختگان نے کہا کہین مجھے بھی نہ کھا جائین ساحر نے کہا آپکی بہت خاطر کرینگے مگر جو بات کہین
اُسکا جواب بہت سمجھ کے دیجیے گا ایسا کم عقل بھی نہین ہی عقل نہایت ہی سالم ہی بختگان نے کہا
مین اُنکے پاس نہ جاؤنگا ساحر نے جواب دیا آپ کا خوف بیکار ہی غرض ساحر نے بختگان کو بہت
بہت کچھ کہا تو بختگان قریب آیا ہمعصر سامری کے پاس جا کے بیٹھا ساحر نے کہا پاؤن دباؤ آنکھ کھل جائیگی
بختگان نے ڈرتے ڈرتے پاؤن دبائے ہمعصر سامری نے آنکھ کھولی انگڑائی لیکر اُٹھ بیٹھا بختگان سے
کہا لاؤ نامہ دو بختگان نے پہلے سلام کیا پھر نامہ دیا ہمعصر سامری نے نامے کو پڑھا بہت ہنسا بختگان
اسقدر ڈرا کہ اُسکا پیشاب خطا ہو گیا جب ہمعصر سامری نامے کو پڑھ چکا تو اُسنے بختگان سے کہا ہی بختگان
مین اگر وہان جاؤن تو میری غذا کہان ممکن ہو سکتی ہی میرے ہنسنے کا باعث تم نہین سمجھے اس نامے مین ہمارے
شاگرد صاحب نے لکھا ہی کہ مین بیس آدمی آپکے واسطے روز حاضر کیا کرونگا آپ یہان تشریف لائیے
بیس آدمی اگر مین روز کھاؤنگا تو دو تین دن مین مرجاؤنگا اسنے تو مجھے نہین کیے جائینگے یہان تو
صحراؤن مین نکل جاتا ہون جانورون کو کھاتا ہون جب اُنسے کچھ تسکین نہین ہوتی ہی تو صحراؤن سے
درخت کھا لیتا ہون جو درخت بدمزہ ہوتا ہی اُسکو چھوڑ دیتا ہون پتھر کھا کے بسر کرتا ہون بعض اوقات ایسا
ہوتا ہی کہ مٹی پر اکتفا کرتا ہون پھر یہ سب چیزین وہان کیونکر دستیاب ہونگی بختگان نے ڈرتے ڈرتے
کہا آپ جسوقت وہان تشریف لیجائینگے تو سب کچھ ممکن ہو جائیگا ہمعصر سامری نے کہا وہان آدمی
تو بیس روز ضرور ہی ملینگے کچھ جانور سو پچاس مل جائینگے درخت وغیرہ کہان ہین طلسم بھر کے درخت دو
دن مین کھا جاؤنگا بختگان نے کہا آپکو کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی آپ تشریف تو لیچلین اور خیال
فرمائین کہ اس وقت مین آپکو ضرور مدد فرمانا چاہیے کہ طلسم کی حالت دگرگون ہی ہمعصر سامری نے کہا اب
طلسم کی عمر تمام ہوئی ہی ان لوگون کے بچائے طلسم نہین بچیگا ہان اگر اب کوئی اُس طلسم کی عمر کو دوبارہ بڑھا دے
تو طلسم بچ جائے بختگان نے کل کیفیت زمردشانی کی بیان کی ہمعصر سامری نے کہا مین خوب آگاہ ہون اور
صاحبقران کو بھی خوب جانتا ہون مگر مجبور ہون کہ میرے کھانے کی فکر وہان ہو سکیگی نہین تو صاحبقران
کو معہ لشکر ایک چشم زدن مین تمام کر دون اور طلسم کو پھر آراستہ کر دون دو ایک ہزار برس کی فرصت ہو جائے
بختگان نے اُس سے ایسی کچھ منت وسماجت کی کہ ہمعصر سامری کو رحم آگیا کہا ہی بختگان تم جاؤ مین
بھی کسی موقع پر آؤنگا ابھی تو ساحران سامری طلسم ملحقات سے آئینگے اپنے اپنے ہنر دکھائینگے جب اُنسے بھی کچھ
نہو سکیگا تو مین آؤنگا سب باتین ٹھیک کر دونگا بختگان نے کہا اگر ابھی تشریف لے چلیے تو کیا ہی ہمعصر

سامری نے جواب دیا کہ ابھی مین نہ آؤنگا میرے آنے کا سامان ابھی سے وہان درست ہونا چاہیے بیس
آدمی اور سو جانور روز جمع کیے جائین جسوقت مین وہان آؤن اُسوقت وہ میرے سپرد کیے جائین کہ دو روز تک
تو مین پیٹ بھر کے کھانا کھاؤن بلا سے دو ایک روز نصف شکم کھا لونگا بختگان نے کہا مین جا کر اسکا انتظام
کرتا ہون مگر جس وقت آپکو اطلاع دیجائے اُسی وقت تشریف لے آییئے گا دیر نہ لگائیے گا مختصر سامری
نے کہا مین فوراً چلا آؤنگا اور ایک ہفتہ مین سب انتظام درست کر دونگا بختگان نے رخصت چاہی مختصر
سامری نے ہاتھ بڑھایا بختگان سمجھا کہ اب مجھکو کھا لیگا گر اُسنے جو ہاتھ کھینچا تو ایک مالا موتیون کا اُسکے
ہاتھ مین تھا مالا اُسنے بختگان کے گلے مین ڈال دیا بختگان بہت خوش ہوا سلام کر کے پیچھے ہٹا
اپنے تخت پر سوار ہو کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین فیروز کے پاس پہونچا فیروز نے جو اُسکی صورت دیکھی تو
رنگ رو متغیر پایا کہا کیون بختگان کیا کیفیت ہی بختگان نے کہا اگر مین یہ کیفیت جانتا ہوتا تو ہرگز جانے کا
ارادہ نکرتا ابتک میرا دل قابو مین نہین ہی فیروز نے مالا دیکھا کہا ای بختگان تمھاری تو بڑی خاطر کی اُستانی
کے گلے کا مالا دیدیا اس پر تمھاری یہ کیفیت ہوئی بختگان نے کہا مجھے ہر مرتبہ یہ خیال ہوتا تھا کہ اب مجھکو کھا جاینگے
مگر بڑی مشکل سے جان بچی اور بہت خاطر کی فیروز نے کہا اب یہ بتاؤ کہ وعدہ کیا فرمایا ہی بختگان سے جو جو گفتگو
ہوئی تھی سب بیان کی اور کہدیا کہ اب بیس آدمی اور سو جانور روز جمع کرتے رہیے جب وہ یہان تشریف لائین
تو اُنکی نذر کیجیے اُنھون نے خود فرمادیا ہی کہ مین دو تین روز تو پیٹ بھر کے کھانا کھالون باقی دو تین روز
نصف خوراک پر بسر کرونگا ایک ہفتہ وہان رہونگا سب انتظام درست کر دونگا فیروز نے کہا یہان ہر وقت
سب انتظام درست ہی جس وقت اُنکے مزاج مین آئے تشریف لائین اور ساحران سامری کی حقیقت اُنسے
کسنے بیان کر دی بختگان نے کہا بہت سی باتین ایسی ہی دیکھنے مین آئین جنکی وجہ سے مجھے بھی تعجب ہی
جیسے ہی اُنکی آنکھ کھلی میرا نام لیکر کہا کہ نامہ دو مین نے عریضہ پیش کیا میرا نام اُنکو کسنے بتا دیا فیروز نے
کہا وہ بعض وقت ایسی باتین کرتے ہین کہ انسان کو تعجب ہو جاتا ہی ہمیشہ اُنسے اور سامری سے فساد رہا
انھون نے سامری کو سجدہ نہین کیا اور خود دعوی خدائی کا کیا اُنکا اعتقاد سب سے الگ ہی وہ یہ کہتے ہین کہ
خداوندی کسی کے لیے نہین ہی اور قدرت اکثر کے لیے ہی سامری کو یہ بات اُنکی بہت ناگوار تھی مگر کچھ کر نہین سکتے
تھے ہمیشہ سنا کیے یہ ذکر تھا کہ ایک نامہ دار نے جو ساحران سامری کے طلب کرنے کو بادشاہان طلسم ملحقات
کو روانہ کیا تھا جواب نامہ لا کر فیروز کو دیا فیروز نے جو اُسکو پڑھا تو لکھا تھا کہ ایسی حالت مین ساحران سامری
نہین آسکتے ہین کیونکہ ہمکو اب اپنے طلسم کی بھی حفاظت کا خیال ہوا ہی جب آپکے طلسم پر کسی نے چڑھائی کی ہی
تو وہ ہمارے یہان پہلے آئیگا جب ملحقات سے فراغت کریگا تب آپکے یہان جائیگا پس ہم ساحران سامری
کو نہین روانہ کر سکتے ہین یہ جواب دیکھکر فیروز بہت رنجیدہ ہوا کہ دوسرے نامہ دار نے آکے جواب دیا اُسمین
بھی یہی لکھا تھا فیروز کو اور زیادہ ملال ہوا اسی طرح سب جگہ سے صاف صاف جواب آئے فیروز
نے سب جواب بختگان کو دکھائے کہا اب کیا کرنا چاہیے استاد کے پاس ان خطوط کو روانہ کرتا ہون بختگان
نے کہا بہت اچھی بات ہی جب وہ اِنکی عبارت دیکھینگے تو ضرور جلد آئینگے فیروز نے کہا ای بختگان تم ہی
پھر تکلیف کرو ان خطون کو اُستاد کے پاس لیجاؤ بختگان نے کہا اب مجھے معاف رکھیے کسی اور کے ہاتھ روانہ فرمائیے
فیروز نے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ انھون نے تمھاری اسقدر خاطر کی اور تمکو ابھی تک خوف باقی ہی بختگان نے

کہا کچھ ہو مین سنتا ہون جسوقت اُنکو بہوک معلوم ہوتی ہی اسوقت وہ کچھ نہین سمجھتے جسکو پاتے ہین کہا جاتے ہین اگر اُنھون نے مجھکو اُٹھا کے منھ مین رکھ لیا تو مین کہین کا نہ رہا فیروز نے بہت کہا مگر اُسنے قبول نہ کیا فیروز نے مجبور ہو کے ایک ساحر کو بلایا اُسکو وہ خط دیے اور ایک عرضی اور تحریر کردی ساحر سے کہا یہ سب خطوط مع عرضی ہمارے اُستاد کی خدمت مین لیجاؤ اور زبانی کہنا اگر آپ تشریف نہ لائینگے تو مین اپنی جان دیدونگا مجھے یہ رسوائی نہ اُٹھائی جائیگی ساحر روانہ ہوا فیروز محل مین گیا اپنی زوجہ سے سب کیفیت بیان کی کہ مسلمانون نے بہت پریشان کیا ہی اب سب ور بند فتح کرلیے ہین سنتا ہون خاص طلسم مین آتے ہین یہان کے عجائب وغرائب دیکھینگے پھر تلاش لوح مین جائینگے لوح کے ذریعہ سے طلسم ملحقات کی تحقیق کرینگے اسکو فتح کرکے اس طلسم کو بھی توڑینگے مین نے عاجز ہو کے ایک عرضی استاد کی خدمت مین بھیجی تھی اُنھون نے بہت سے عذرات پیش کردیے مگر اب مین نے اُنکے بلانے کی ایک ترکیب کی ہی اگر وہ چلے آئے تو سب کام بنجائیگا ورنہ مین ملحقات کے طلسمون مین جاکر پوشیدہ ہوجاؤنگا خوش نگاہ نے سب کیفیت سُنی تھوڑی دیر تک فیروز وہان بیٹھا رہا جب باہر چلا تو اِسنے اُسی وقت ایک نامہ مریخ آفتاب علم کو لکھا مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ بعد دعا کے معلوم ہو کہ فیروز نے ایک عرضی اپنے اُستاد ہمعصر سامری کو لکھی ہی یقین ہی کہ وہ ضرور آئین اور اِسکی مدد کرین تم خوب جانتے ہو کہ ہمعصر سامری جو شخص ہی اُسکے مقابلہ کے واسطے کیا کروگے لہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہی کہ بہت ہوشیاری سے رہنا اور وقتاً فوقتاً کیفیت ہمعصر سامری کی دریافت کرتے رہنا جسوقت وہ یہان آئے اپنے کو پوشیدہ کردینا اُسکے سامنے نہ آنا اور اگر طلسم کشا مقابلہ کرنا چاہین تو ہرگز اُنکو بھی مقابلہ نہ کرنے دینا یہ کیفیت نامے مین تحریر کرکے ایک کنیز کو بلایا اُسکو سب پتہ بتایا مریخ آفتاب علم کے پاس روانہ کیا کنیز نامہ لیکر روانہ ہوئی کہ ذکر اِسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب مرحلہ آتشام جادو فتح ہوا اور مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی کہ اب طلسم مین تشریف لیچلیے وہان زندان خانے پر قبضہ کرکے اسیران طلسم کو رہا کیجیے اُنکو لیکر پھر لوح کی تلاش مین چلے امیر وہان سے روانہ ہوے تین روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے مریخ آفتاب علم نے لشکر کو وہین روکا بارگاہین اُستادہ ہونے لگین مریخ ٹہلنے لگا ایک نامہ اسکے پاس گرا اُسنے نامے کو اُٹھا لیا کھولکر پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی وہ نامہ لیے ہوے مریخ امیر کے پاس آیا صاحبقران سے عرض کی گھر سے نامہ آیا ہی اسمین عجب وحشت خیز حال لکھا ہی صاحبقران نے کہا خیر تو ہی مریخ نے عرض کی اب والد ماجد تو عاجز ہین اور کسی صورت سے تاب مقابلہ نہین لاسکتے ہین مگر عاجز ہوکے اب ایک نامہ اپنے استاد کو لکھا ہی اور وہ شخص ایسا ہی کہ جو ہمعصر سامری مشہور ہی اُسکے مقابلے کا ساحر دوسرا اب نہین ہی زمانہ سامری مین اُسنے سامری سے مقابلہ کیا اور سجدہ نہ کیا زور وطاقت مین یکتائے روزگار ہی آدمی نہین ہی دیو ہی صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہی اگر وہ آئیگا تو کیا بنائیگا مریخ نے عرض کی یہ تو آپکا فرمانا بجا ہی مگر مین اُس سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون مجھ ایسے اُسکے یہان بہت سے خدمتگار ہین اب کیا تدبیر کیجائے امیر نے فرمایا اُسکو آنے دو دیکھا جائیگا مریخ خاموش ہو رہا بدیع الملک کو نامہ دکھایا شاہزادے نے نامہ پڑھکے فرمایا جب وہ آئیگا تو خدا ہماری مدد کریگا اسوقت اِس نامے کا جواب لکھدو مریخ آفتاب علم نے اُسی وقت

نامے کا جواب لکھکر بروے ہوا اُڑا رہا وہ پرچہ غائب ہوگیا بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم صاحبقران کے
خیمے مین آئے امیر نے کہا اے مریخ تم بڑے بڑے ساحرون سے لڑے مگر تمھاری یہ کیفیت نہین ہوئی
جو ایک ساحر کی آمد کی خبر سنکر تمھاری حالت ہوگئی مریخ نے عرض کی یا صاحبقران وہ اصل مین تو انسان
ہی مگر بشکل دیو ہی اُسکے سحر آپنے ابھی ملاحظہ نہین فرمائے ہین اول تو اسقدر قوی ہیکل ہی کہ اکثر دیو سے کشتی لڑا
اور غالب آیا اور سحر کی یہ کیفیت ہی کہ جسوقت سحر کیا طبقۂ زمین اُلٹ دیا لشکر حریف و بکر مر گیا اسکی بھی اسکو ضرورت
نہین ہی کہ کسی پر سحر تاثیر کرتا ہی یا نہین ہر ایک شخص پر غالب آجانا اسکا کام ہی وہ کسی سے نہین دبتا صاحبقران مریخ
کے بیان کو سنکر ہنسنے لگے سنا کیے جب یہ سب بیان کر چکا تو امیر نے فرمایا جب وہ آئیگا تم اُسکے مقابلے مین
نہ جانا ہم اُس سے مقابلہ کرینگے دیکھین وہ مکار کیا کر سکتا ہی مریخ خاموش ہو رہا اُس دن اُسی جگہ قیام کیا
دوسرے دن صاحبقران نے مریخ سے کہا اب کوچ کرنا چاہیے مریخ نے سب لشکر مین اطلاع کرائی لشکر مین
سامان سفر درست ہوا امیر نے وہان سے طرف زندان خانۂ طلسمی کے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت ہمعصر سامری کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب اُسکے پاس نامہ فیروز کا پہونچا اور اُسنے سب خطوط طلسم ملحقات کے دیکھے اور اُنمین یہ مضمون پایا کہ ایسے
وقت مین ساحر یہان سے نہین آسکتے ہین جب اُسنے اِن مضمون کے خط دیکھے تو مجبور ہوگیا کہا میری طرف سے کہدینا کہ
آج کے چوتھے روز وہان آؤنگا ایک دم مین سب مسلمانون کو مٹا دونگا مگر میرے کھانے کا انتظام درست رہے کسی
قسم کی مجھکو تکلیف نہونے پائے ساحر یہ جواب لیکر وہان سے روانہ ہوا فیروز سے آکر کہا آج کے چوتھے روز
استاد یہان تشریف لائینگے مگر فرمایا ہی کہ سب انتظام میرے کھانے کا درست رہے کسی قسم کی تکلیف نہونے
پائے فیروز نے کہا یہان سب انتظام درست ہی وہ تشریف تو لائین نامہ دار کو رخصت کر دیا آپ پھر محل مین آیا ملکہ
خوش نگاہ سے کہا استاد نے وعدہ فرمالیا اب مجھے کسی قسم کا اضطراب نہین ہی بلکہ امید قوی ہوگئی اب اُنکے کھانے کا
انتظام کرنا ہی ملکہ خوش نگاہ نے جو سنا رنگ چہرے کا اُڑ گیا مگر فیروز سے کہا کہ اب اُنکے کھانے کے واسطے کیا انتظام
ہوگا فیروز نے کہا مین قریات سے اپنے کچھ آدمی منگاتا ہون وہ چار سو آدمی جمع ہو جائینگے اور کچھ جانور صحرائی کو منگاتا ہون
وہ ایک ہفتہ یہان تشریف رکھینگے اُنکی دعوت یہی ہی کہ کچھ آدمی کچھ جانور اُنکے کھانے کے واسطے
ہر وقت موجود رہین ملکہ خوش نگاہ یہ باتین سنکر دل ہی دل مین بیقرار ہوتی ہین خیالات فاسد آتے ہین مگر
کیا کرین مجبور ہین کچھ بس نہین ہی فیروز تھوڑی دیر کے بعد وہان سے چلا آیا ملکہ خوش نگاہ نے پھر مریخ
آفتاب علم کو نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے مریخ آفتاب علم اب بہتر تم سبکے حق مین یہ ہی کہ کہین جا کر پوشیدہ
ہو جاؤ اور اس طلسم مین نہ رہو کہ اب وہ شخص آنے والا ہی جو سامری عہد ہی اُسکے سحر سے کون بچیگا جسکو پائیگا
کھا جائیگا اب تم لوگون کا اس طلسم مین رہنا مناسب نہین ہی یہ نامہ لکھکر اپنی کنیز کو دیکر روانہ کیا کنیز نامہ لیکر آئی جہان
لشکر اسلام قیام پذیر تھا وہان پہونچکے مریخ آفتاب [illegible] گئی نامہ دیا مریخ آفتاب علم نے نامے کو پڑھا
متردد و متفکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران یہ نامہ آیا ہی صاحبقران نے نامہ طلب کیا مریخ نے نامہ کو دکھایا
صاحبقران نامے کو دیکھکے ہنسے فرمایا اے مریخ آفتاب علم اب تمھارا کیا ارادہ ہی مریخ نے عرض کی جو حضور کی مرضی ہو
صاحبقران نے فرمایا خدا کو یاد کرو اسقدر نہ ڈرو وہ کیا چیز ہی تم نے ابھی ساحرون کو نہین دیکھا ہی نہین معلوم کیسے کیسے ساحر

نگاہ سے گذرے ہین اور کن کن ساحرون سے مقابلے ہوے ہین بڑے بڑے ساحری عہد اور جمشید زمان مقابلے مین آئے مگر بفضل خدا قتل ہوے یہ کیا چیز ہو اگر آئیگا تو شکست اُٹھائیگا مریخ آفتاب علم نے اُس نامے کا جواب لکھدیا صاحبقران نے بدیع الملک کو طلب فرمایا بدیع الملک حاضر ہوے امیر نے کہا مریخ آفتاب علم کی عجب کیفیت ہو اُسکو سمجھاؤ ایسا نہو اسی خوف مین اپنی جان دیدے بدیع الملک نوجوان مریخ آفتاب علم کی بارگاہ مین آئے مریخ کو دیکھا کہ سر بزانو بیٹھا ہو بدیع الملک کو دیکھکر بڑی تعظیم سے اُٹھا شاہزادہ اسکے پاس جا کے بیٹھا کہا کہ مریخ آفتاب علم بڑے تعجب کی بات ہو کہ تم اسقدر خائف ہو اگر تمھین اُسکے قوت مقابلہ نہین ہو تو مقابلہ نہ کرنا ہم لوگ سمجھ لینگے مگر اس دہشت کو تم اپنے دل سے دور کرو یہ اچھی بات نہین ہو مریخ نے عرض کی مجھے بڑے بڑے خیال ہین بدیع الملک نے فرمایا اُن خیالات کو بھی ظاہر کرو تا کہ اُنکی تدبیر کیجائے مریخ نے عرض کی اول تو وہ جسکو پائیگا کھا جائیگا آتے ہی کوئی سحر ایسا کریگا کہ طبقہ یہان کا اُلٹ دیگا مقابلے کی نوبت ہی نہین آئیگی بدیع الملک نے فرمایا کیا اُسوقت مین خدا ہماری مدد نہ کریگا اِس آفت ناگہانی کو رد نہ کریگا مریخ نے عرض کی یہ تو امید قوی ہو اور خدا ضرور ہی مدد کریگا اُسکی کوئی حقیقت نہین ہو اللہ فتح دیگا لیکن حالات ظاہری ایسے ہوتے ہین کہ جو دل کو پریشان کر دیتے ہین بدیع الملک نے فرمایا قدرت الٰہی پر جب تکیہ کیا تو حالات ظاہری اور اسباب ظاہری پر نظر کرنا خلاف ہو مریخ آفتاب علم کو بدیع الملک نے ایسا سمجھایا کہ اُسکے دل سے سب خوف کافور ہو گیا عرض کی اے شہریار اس وقت کے کلام نے میرے دل کو قوی کر دیا ورنہ عجب حالت تھی اب اگر ہمعصر سامری بھی مجھ سے مقابلہ کرے تو مین ضرور اُس سے ہر طرح لڑون بدیع الملک نے فرمایا اس امر سے مطمئن رہو تمھین اُسکے مقابلہ مین نہین بھیجین گے ہم لوگ جائینگے مریخ نے عرض کی اے شہریار اب تو مین اُس سے مقابلہ ضرور کرونگا اگر قسمت مین فتح ہو تو نصیب ہوگی ورنہ جو منظور الٰہی ہو بدیع الملک تھوڑی دیر اسکے خیمے مین بیٹھے رہے جب مریخ کی طبیعت کو سکون ہو گیا تو بدیع الملک پھر صاحبقران کے خیمے مین آئے امیر نے پوچھا اب مریخ کی کیا کیفیت ہو بدیع الملک نے کہا اب تو طبیعت کو سکون ہو اہو مقابلہ کرنے کو کہتے ہین صاحبقران نے فرمایا مریخ آفتاب علم مرد شجاع ہو اپنے کو اُسکے مقابلے کے لائق نہین پاتا ہو یہی وجہ ہو کہ مضطرب ہو اہو ہم لوگون کی حالت سے ابھی بخوبی واقف نہین ہو اسوجہ سے اسکے قلب کی یہ کیفیت ہو بدیع الملک نے فرمایا واقعی ہمعصر سامری ایسا ہی ہو کہ اس سے خوف کرنا چاہیے سب ساحرون سے سحر بہتر جانتا ہو اور قوی ہیکل بھی ہو مگر کیا کر سکتا ہو صاحبقران اور بدیع الملک سے تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب عرصہ ہوا بدیع الملک اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آئے شب بھر صاحبقران وہان مقیم رہے صبح کو کوچ کیا چونکہ طلسم وہان سے بہت نزدیک تھا تھوڑی دیر مین دروازے کے قریب پہونچے طلسم مین داخلہ ہوا مگر فیروز نے معین جادو کے کہنے سے وہان بہت سے ساحران نامی مقرر کر دیے تھے کہ وہ دروازے کی نگہبانی کرتے رہتے تھے اُن لوگون نے جو لشکر کو آتے دیکھا سحر کرنا شروع کیا مگر مریخ آفتاب علم نے سب کے سحر کو باطل کیا لوگ قتل ہوے جب نگہبانون نے یہ کیفیت دیکھی بخوف جان وہان سے ہٹ گئے صاحبقران کا زمان طلسم کے اندر داخل ہوے دیکھا عجب عجب عمارتین بنی ہوئی ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران جسقدر عمارتین آپ ملاحظہ فرماتے ہین یہ سب عجائب و غرائب طلسم ہو انشاء اللہ تعالیٰ بعد حاصل کرنے لوح کے اور فتح کرنے طلسمات ملحقات کے یہ سب برباد ہوگا اور اُسکے پتے لوح سے ملینگے صاحبقران سب سیر کرتے ہوے قریب زندان طلسمی کے پہونچے تھے کہ دیکھا سامنے سے گرد اڑی امیر نے کہا شاید کوئی لشکر آتا ہو مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران آپ ہی سے لوگ مقابلے کیواسطے آتے ہین امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہو یہ ذکر تھا کہ وامنہ گرد ننگا فتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا

کہ لشکر عظیم آتا ہے سب کے آگے تو برج گھوڑے پر سوار عقب میں ہزارہا سوار ایک لشکر ساحران غدار کا اسکے آگے فیروز
ستارہ پیشانی ایک تخت پر سوار چار اژدران آتش فشان تخت اٹھائے ہوئے گرد جوانان حسین چنور کرتے ہوئے بڑی
شان و شوکت سے تاج شہریاری کج سر پر دھرے ہوئے آتا ہے ایک طرف اسکے زمرد نگار تخت پر عقب میں اسکے
نجتگان بیٹھا ہوا یہ بھی تاج سر پر رکھے چپ و راست بہت سے ساحران غدار گھنٹ اور ناقوس بجاتے سب لشکر کے آگے
باجے بجتے ہوئے چلے آتے ہیں اسطرح سے لشکر کی آمد جو صاحبقران نے دیکھی بدیع الملک سے فرمایا فیروز نے لشکر
بہت جمع کیا ہے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ بہت کم لشکر ہے جسقدر لشکر طلسم کا ہے وہ متفرق رہتا ہے یہاں جسقدر ملازم موجود تھے
انکو اپنے ہمراہ لیکر چلے آئے ہیں یہ باتیں ہوتی تھیں کہ لشکر قریب آیا میدان وسیع اس جگہ تھا فیروز نے ایک ساحر کو روانہ کیا اسسے
کہدیا کہ جاکر امیر سے کہو کہ پلٹ جائیں مقابلہ نہ کریں نہیں بہت پچھتائینگے ساحر صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوا رعب و
جلالت دیکھکر بخوف جان عرض کی صاحبقران زمان میں پیامبر ہوں اگر حکم ہو تو جو پیام لایا ہوں عرض کروں صاحبقران نے
فرمایا شوق سے کہو تمہارے واسطے کل باتیں معاف ہیں پیامبر نے جو کچھ فیروز سے سنا تھا سب امیر کی خدمت میں
عرض کیا صاحبقران نے فرمایا اس مکار سے کہدو کہ یہیں ضرور کے جانے دے ورنہ بہت پچھتائیگا یہ سب جاہ و حشم
ایک دم میں ہٹ جائیگا ساحر وہاں سے پلٹا فیروز کے پاس آیا سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا اب یہ لوگ
یوں نہ مانینگے جبتک سزا نہ پائینگے یہ کہکر اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ بارگاہیں استادہ کرو لشکر کو یہیں اتارو اسکے یہاں
بارگاہیں استادہ ہونے لگیں دوسرے ساحر کو بلایا صاحبقران کے پاس بھیجا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ آج تو
دن بھی بہت قلیل باقی ہے اور لشکروں کو مسافت راہ طے کرنے کی وجہ سے سستی بھی ہے مگر کل ہمسے آپ سے مقابلہ
ہوگا یہ نامہ ساحر کو دیکر صاحبقران کے پاس روانہ کیا ساحر نے امیر کی خدمت میں حاضر ہوکر نامہ دیا صاحبقران نے
بدیع الملک کو نامہ دکھایا بدیع الملک نے کہا پھر آپ بھی لشکر کو ٹھہرائیے یہیں قیام فرمائیے صاحبقران نے
بھی لشکر کو ٹھہرایا بارگاہیں استادہ ہونے کا حکم دیا خادموں نے جلدی جلدی بارگاہیں استادہ کیں سب سردار گھوڑوں سے
اترے صاحبقران بارگاہ سلیمانی میں داخل ہوئے اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے فیروز نے
اترتے ہی طبل جنگی بجوادیا ہرکاروں نے صاحبقران سے آکر عرض کی فیروز نے طبل جنگی بجوایا ہے امیر نے فرمایا
ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں
ہونے لگیں بہادران اسلام تیغوں پر صیقل کرنے لگے کسی جرار نے اپنے خنجر کو پتھر پر چٹایا کسی نے نیزہ کی سنان کو رگڑا کوئی
زرہ کی کڑیوں کو دیکھنے لگا کسی نے خود کی درستی کی کوئی اپنے مجمع احباب میں گیا ذکر جنگ شروع کیا کہ کل دیکھیں
کس کس کے حصے میں دولت فتح آنیوالی ہے کون کون ہنر جنگ دکھاتا ہے دشمن کو کون ٹوکتا ہے وار نیزہ و شمشیر روکتا ہے
کون اپنا نام پردہ دنیا پر کرجاتا ہے لشکر سے بجرأت تمام لڑ بھڑ کے مرجاتا ہے بعض کہتے تھے اگر فضل الٰہی شامل حال ہے
اور یاور اقبال ہے تو دشمن کو لوک کے مانینگے تیغ کے گھاٹ اتارینگے تلوار کھینچکے لشکر حریف پر جا پڑینگے خدا نے چاہا تو فوج
سے خوب لڑینگے سبکی صورت بگاڑ دینگے علم فوج صاحبقران بارگاہ فیروز پر جاکے گاڑ دینگے جو بہادر کل جنگ
کی کڑی سہ جائیگا پردہ دنیا پر اسکا نام رہجائیگا لشکر فیروز میں بھی جنگ کے ذکر تھے سب محو فکر تھے ایک ایک سے کہتا تھا
کل روز جنگ ہے مقابلہ نیزہ و خدنگ ہے دیکھیں کیا ہوتا ہے کون ہنستا ہے کون روتا ہے مسلمانوں کی تو جرأتیں بڑھی ہوئی ہیں ابھی سے
آستینیں چڑھی ہوئی ہیں دیکھیں کل یہ لوگ کس طرح جنگ کرتے ہیں بہادری پر تو بہت مرتے ہیں بعض کہتے
تھے اگر اور کسی سے جنگ ہوتی تو ہمیں عذر نہ تھا مقابلہ کرتے مجادلہ کرتے مگر مسلمانوں کے نام سے دل تھراتا ہے ان

لوگون کے جنگ کی کیفیت کتابون مین دیکھی ہین کہان کہان لڑے ہین کیسے کیسے نام کیے ہین کن کن بادشاہان جلیل کو مارا ہی کفر کی عمارتون کو بگاڑا ہو بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ساحرون کو بھی قتل کیا اسنے جنگ کرنا بیکار ہی ہم تو اس وقت جاتے ہین رسالدار صاحب کو ایک خط دکھاتے ہین گھر سے خط آیا ہی اہلخانہ نے بلایا ہو بیٹے کی طبیعت علیل ہو یہان ٹھہرنے کی اب کیا سبیل ہی ہمکو جانا ضرور ہی نوکری کرنا نہین منظور رہی کہین اور جاکر ملازمت کرینگے اگر جان سلامت ہی تو نوکری ہزارون جگہ موجود ہی یہ کہکر اُٹھے رسالدار صاحب کے پاس ایک خط مصنوعی بناکر لائے سلام کیا رسالدار صاحب نے گردن اُٹھائی کہا کیون میان کیا کام ہی کچھ سلاح جنگ کی ضرورت ہی گھوڑے کا اسباب چاہیے ہو گردن جھکاکے کہا جناب کیا عرض کرون کسی شی کی ضرورت نہین بلکہ نوکری کی بھی حاجت نہین ہو رسالدار صاحب گھبرائے کہا کیون صاحب نوکری سے کیون بیزار ہو عرض کی کیا کہون گھر سے یہ خط آیا ہی بی بی نے بلایا ہو آپکے تابعدار کی طبیعت علیل ہوگئی ہو وہان جانا ضرور ہی جبتک مین نجاؤنگا علاج وغیرہ کون کریگا اگر جی چاہے رخصت دیجیے نہین تو میرا نام کاٹ دیجیے مین اور کہین آپکا نام لیکر کما کھاؤنگا مگر گھر ضرور جاؤنگا رسالدار صاحب مسکرائے کہا بھائی کل روز جنگ ہی بعد اُس لڑائی کے پھر تمہین اختیار ہی جتنے دنون کے واسطے جی چاہے گھر جانا ہم رخصت دینگے بلکہ تنخواہ بھی پیشگی ملجائیگی اور سرکار سے انعام عطا ہوگا اسوقت جانا ابھی سے جاکے کیا کروگے سپاہی میان نے عرض کی اجی جناب ہمین پیشگی تنخواہ کی ضرورت نہین انعام کی حاجت نہین بلکہ اور جو ہماری تنخواہ ہو وہ بھی ہتنے چھوڑی نوکری کو بھی سلام کیا یہ کہکر رسالدار صاحب کی طرف سے منھ پھیرا رسالدار صاحب پکارتے رہے مگر سماعت بھی نہ کی رسالدار صاحب ہنس کے چپ ہو رہے اُنکے جاتے ہی دوسرے صاحب نے آکے سلام کیا رسالدار صاحب نے گردن اُٹھاکے دیکھا کہا کیون صاحب کیا ضرورت ہی سپاہی میان نے عرض کیا حضور کیا کہون شرم دامنگیر ہی جو مدعا ہی اُسکو ادا نہین کرسکتا ہون رسالدار صاحب نے کہا ارشاد فرمائیے سپاہی صاحب نے کہا آپ جانتے ہین اب مین ضعیف ہوا اور لڑنے بھڑنے کے لائق نہین رہا آنکھون سے کم دکھائی دیتا ہی کانون سے اونچا سنائی دیتا ہی امیدوار ہون کہ اب میری تنخواہ جو باقی ہو مرحمت فرمائی جائے اور میرا نام دفتر سرکار سے خارج کردیا جائے رسالدار نے کہا جناب کل تو آپ اپنے ساتھ کے سپاہی سے کہہ رہے تھے کہ مین تنہا سو پر کافی ہون اور مین نے اپنی عمر ورزش مین صرف کی ہو اب بھی جوان مجھسے مقابلہ نہین کرسکتا ہو یا آج آپ یہ کلمات فرماتے ہین سپاہی صاحب نے کہا جناب مین سابق کا ذکر کرتا تھا بابا میرے کہنے کا یہی منشا تھا کہ ایک زمانہ وہ بھی ہوگیا کہ مین کسی کو اصل نہ جانتا تھا یا اب یہ حالت ہی کہ ایک بچہ میرا ہاتھ پکڑلے تو چھڑانا مشکل ہوجائے رسالدار صاحب نے کہا اِس جنگ کے بعد آپ کی تنخواہ ملجائیگی بلکہ اور آپ کی پرورش کے واسطے بھی کچھ مقرر ہوجائیگا کل شریک جنگ ہوجیے پھر چلے جائیگا سپاہی صاحب نے کہا جناب آپنے اپنی عمر عمدہ رسالداری مین صرف کی مگر اتبک آپ کو یہ بات نہین معلوم ہوئی کہ لڑنے کے قابل کون ہی اور کون نہین ہو اگر مجھ مین اتنی قوت ہوتی تو مین اسوقت آپکو یہ پیام کیون دیتا کہ میرا نام دفتر سے خارج کردیجیے مجھ مین قوت جنگ نہین ہو مبادا کسی سے مقابلہ پڑا اسنے مجھے قتل کیا تو مفت جان بھی گئی رسالدار صاحب نے جواب دیا کہ بہادرون کے واسطے لڑبھڑکر مرجانا حیات ابدی سے بہتر ہی کیا آپ نے اِس بات کو نہین سُنا ہی سپاہی صاحب نے ترش ہوکر جواب دیا کہ آپکا ارادہ یہ ہو کہ مین کل جاکر اپنی جان دیدون اور بقیہ تنخواہ میری آپ کے صرف مین آئے تو آپ کو میری تنخواہ مبارک رہے مین نوکری نہین کرتا یہ کہکر رسالدار صاحب کی طرف سے منھ پھیرا روانہ ہوے لوگ پکارتے رہے مگر ایک کو

جواب نہ دیا اپنی بستر پر آئے سائیس سے کہا ارے جلدی گھوڑا کھینچکر لا ہم ایسے ناقدر کی نوکری نہین کرتے
ساتھ والون نے کہا کیون بھائی صاحب خیر تو ہو کسپر اسقدر غصہ آگیا جھلا کے کہا جناب اس وقت مجھسے بات
نہ کیجیے میری طبیعت ٹھیک نہین ہو لوگون نے کہا جناب خلاصہ بتائیے جسنے آپ کے ساتھ بدزبانی کی ہو ہم
اُسکو سزا دین کہا مین کیا سزا دینے کو کم ہون مین خود ایک متنفس سو کو کافی ہون مگر کیا کہون بعض باتین نازک
ہوتی ہین ابھی رسالدار صاحب کو گزر بر کر دیتا مگر کیا کہون کہ میرے افسر ہین آپ ہی سب لوگ مجھکو قائل کرتے
کہ اپنے افسر کا لحاظ نہ کیا اُنکی ناقدری اور زبان آوری کا کوئی خیال نہ کرتا تھا لوگون نے کہا جناب کچھ تو خلاصہ فرمائیے
ہم لوگ بھی سنین سپاہی صاحب نے کہا جناب مین اپنی تنخواہ طلب کرتا تھا مجھے ضرورت تھی رسالدار صاحب نے فرمایا
بعد ختم جنگ تنخواہ تقسیم ہوگی ارادہ یہ ہو کہ جن جن لوگون کی تنخواہ باقی ہو وہ کل لڑائی مین قتل ہون اُنکی تنخواہ پر
رسالدار صاحب قبضہ کرین سب لوگون نے جو یہ سُنا یہ بھی ہمت ہارے ہوئے تھے حیلہ ڈھونڈھتے تھے یہی
بہانہ ہاتھ آیا سب نے یک زبان ہوکر کہا ہم بھی آپ کے ساتھ ہین یہ کہکر سب رسالدار کے پاس گئے کہا جناب
ہمارے جوڑی دار نے ملازمت ترک کردی ہو ہم بھی آپ کی نوکری نہین کرتے رسالدار نے کہا حضرت اگر
اُنھون نے اپنی نوکری ترک کردی تو آپ کو کون مجبور کرتا ہو کہ آپ بھی ترک روزگار کرین سب نے کہا
حضرت ایک مدت سے ہم وہ ایک جگہ نوکر رہے عزیزون سے بڑھکے باہمی محبت ہوگئی اب بے اُنکے
ہمین یہان آرام نہ ہوگا اور کہین جاکے اُنکے ساتھ نوکری کرینگے مگر آپ کے یہان نہ رہینگے رسالدار نے
بہت بہت روکا مگر کوئی نہ رکا سب سپاہیون نے ترک روزگار کردیا اُسی وقت وہان سے چلے گئے لشکر
مین بھی نہ ٹھہرے بعض جنکو نوکری بھی عزیز تھی اور جان بھی پیاری تھی اُنھون نے سائیسون کو بلایا عرضیان لکھین مضمون
اُنکے یہ تھے کہ اس وقت طبیعت بہت سُست ہو شدت سے بخار ہو لہذا دواخانہ لشکر سے ہمارے واسطے
دوا بھیجی جائے اور کل تک لشکر کے ہمراہ جانے سے معاف رکھے جائین بعض نے کچھ مختلف قسم کے امراض تحریر
کرکے رسالدار کے پاس عرضیان روانہ کردین رسالہ دار نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ تمام لشکر پر ہیبت طاری
ہو انکو بھی خفقان ہوا دل مین سوچے اب لشکر کا جی چھوٹ گیا تو مین کیا بنا سکونگا کچھ تدبیر اپنے واسطے بھی
نکالنا چاہیے یہ سوچکے اسیوقت فیروز ستارہ پیشانی کی بارگاہ کے دروازے پر آئے چوبدار سے
اپنی اطلاع کرائی چوبدار نے فیروز سے آکر کہا فلان رسالہ کے رسالدار آتے ہین کچھ آپ سے عرض
کرنے کی ضرورت ہو فیروز نے کہا اندر بلا لو چوبدار باہر آیا رسالدار صاحب کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا رسالدار
صاحب نے سلام کیا فیروز نے کہا کیون رسالدار صاحب آپ کس غرض سے تشریف لائے ہین کہا حضور کیا کہون
تمام رسالے کی عجیب کیفیت ہو جسکو دیکھتا ہون نوکری چھوڑنے پر آمادہ ہو کسی نے اپنی علالت کا بہانہ کیا
کسی نے ایک مصنوعی خط لاکے دکھا کر مجھسے کہا اب مین لائق جنگ نہین ہون میرا نام دفتر سے خارج
کیا جائے کوئی بگڑکے آیا کہ ہمارے جوڑی دار نے ترک روزگار کیا ہو ہم بھی نوکری نہین کرتے ہین عجب
کیفیت ہو اب مین کیا کرسکتا ہون مجھکو بھی حکم ہو جائے کہ رخصت ہون فیروز نے جو یہ کیفیت سنی کہا
رسالدار صاحب بلا وجہ سب ترک روزگار کرتے ہین رسالدار نے کہا ہیبت لشکر حریف سے ایسا ہی
ہوتا ہو فیروز نے کہا کوئی نہین جانے پائیگا جو ترک روزگار کا نام منھ سے نکالیگا سزا سخت پائیگا آپ
اپنے رسالے مین جائیے اور حکم دیدیجیے کہ کوئی نہ جائے جو جائیگا وہ قتل کیا جائیگا رسالدار صاحب نے

کہا میرے کہنے کو کوئی قبول نہ کریگا آپ اپنے بیان سے کسی کو روانہ فرمایئے وہ جاکر کہے تو یقین ہو سب
لوگ اپنے ارادے سے باز رہین مگر بہت سے لوگ روانہ ہو چکے ہین اُنکو کیونکر بلا سکتا ہون فیروز نے کہا
سب انتظام ہو جائیگا آپ رسالے مین جایئے رسالدار سلام کرکے چلا گیا فیروز نے شملہ پوش جادو سے کہ
وزیر اعظم اُسکا تھا کہا کہ تم جاکے اِسکا انتظام کرلو جو کوئی جائے اُسکو منع کرو اگر نہ مانے تو قتل کرو بخوف جان سب
بھاگتے ہین جب دو ایک کو قتل کردگے پھر کوئی جانے کا نام نہ لیگا شملہ پوش جادو باہر آیا اُس رسالے مین
گیا جہان سے لوگ فرار ہو رہے تھے اِتنے آتے ہی اور رسالون سے سوارون کو بلایا کہا جو لوگ بھاگ گئے
ہین اُنکو گرفتار کرلاؤ سوار اُنکے تعاقب مین چلے تھوڑی دور پر جاکے روکا یہ لوگ تو یہ سمجھے تھے کہ اب
نکل آئے جان بچی نوکری پھر ملجائیگی مگر سوارون نے جو روکا تو اُنھون نے کہا ہمکو رسالہ دار نے برطرف کردیا
ہو اب ہم واپس نہ جائینگے اپنا منھ لشکر مین نہ دکھائینگے رسالدار کو جس وقت ہم لوگ دیکھینگے ہمین غصہ
آجائیگا اُنکو قتل کرڈالینگے اور جو کوئی ہمسے بولیگا مارا جائیگا سوارون نے کہا تمھین وزیر اعظم بلاتے ہین اگر
نہ چلوگے تو خرابی ہوگی جب مجبور ہوے تو سوارون کے ہمراہ آئے یہان شملہ پوش جادو اُنکا منتظر تھا
کہا کیون تم لوگون نے نوکری ترک کی سب نے اپنے اپنے حیلے بیان کیے شملہ پوش نے کہا یہان
کچھ سماعت نہ ہوگی اگر ترک روزگار کردگے تو قتل کیے جاؤگے ملازمین نے کہا ہمین قتل منظور ہو مگر نوکری
نہین کرینگے شملہ پوش جادو نے دو تین کو قتل کرا ڈالا سب کے دلون پر خوف طاری ہوا اپنے اپنے
ارادون سے باز رہے اِس اضطراب مین شب گذری کہ ناگاہ لشکر ثوابت و سیارگان میدان چرخ زبرجدی
سے گریزان ہوا اور افسر لشکر یعنے قمر کو شکست فاش ہوئی بھاگنے کی تلاش ہوئی رُخ پر سفیدی چھاگئی ذلت
شکست نے جبین کو داغدار بنایا اور سلطان زرین کلاہ مشرق نے ظلمت کدۂ عالم کو اپنے نور سے منور فرمایا یعنے
آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب گذری روز ہوا لشکر اسلام سے نعرہ اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی
غازی مجاہدون پر آئے طاعت الٰہی مین سب نے سر جھکائے فریضۂ سحری سے فراغت پاکر ہتھیار لگاکر جملہ
سرداران نامی و گرامی در دولت صاحبقران عالی شان پر حاضر ہوے امیر باتوقیر بھی فریضۂ سحر ادا کرکے
مسلح بارگاہ سے برآمد ہوے شور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند ہوا اعدا کا دل دردمند ہوا فرس صبادم دربارگاہ پر
حاضر تھا صاحبقران زمان نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوکر راہی میدان کارزار ہوے اُس طرف سے
فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور تورج لشکر گران ہمراہ لیے ہوے میدان مین آئے فوج کے پرے
جمائے لشکر صاحبقران مین بھی صف بندی ہوئی نقیب برائے نقابت بڑھے پہلے دنیا کی مذمت بیان
کی کہ اے بہادران عالی شان یہ سراے فانی ہو مانند حباب ہر ذیحیات ہو یہان کسی کو بقا نہین ہو کیسے کیسے شاہان
عالی جاہ اس دنیا سے باحسرت و ارمان گذر گئے اپنے نام کر گئے مگر موت نے کسی کو نچھوڑا وہ کونسا گل اِس
گلشن مین کھلا جسکو گلچین قضا نے نہ توڑا ؎ ہیہات باحیات کسے درجہان نماند ✤ از دست مرگ ہیچ کسے در امان
نماند ✤ ہر بلبلے کہ بود درین گلشن جہان ✤ فریاد کرد و رفت درین بوستان نماند ✤ اے غازیان تہور شعار دُنیا ناپایدار ہو
کسی کو سواے ذات آلٰہی بقا نہین کوئی ہمیشہ جیا نہین مگر نام باقی رہجاتا ہو رہروان ملک عدم کی یاد دلاتا ہو
اِس جہان فانی مین جہانتک ہوسکے نام کرجائے لڑ بھڑکر مرجائے ایسا مرنا حیات ابدی سے بہتر ہو پس
ہر ایک شیر بیشہ دغا و یکہ تاز میدان ہیجا کو لازم ہو کہ آج وہ نام کرے جو تا قیامت باقی رہے اپنے

بزرگون کے مراتب کا خیال کرتے نئے ناموں کو ہے کیجئے جو آج کے روز دست اعدا سے مارا جائیگا اپنے نام کی وجہ سے حیات ابدی پائیگا نقیبون نے اِس طور سے مذمت دنیا بیان کی اور نام آوری کی تعریف و توصیف مین اشعار پُرجوش انکائی پڑھے کہ سب بہادرون کے دلون مین جوش جنگ پیدا ہوا سب نے چاہا بہادرون کو بڑھا کے لشکر حریف پر جا پڑین انکی سب کو خاک مین ملا دین نقیب نقابت کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا شروع کیا بہادرون کو اور زیادہ جوش دغا ہوا کڑکیت بھی کڑکا کہکر پیچھے ہٹے فیروز ستارہ پیشانی شُعلہ پوش جادو کی طرف مخاطب ہوا اس سے دیر تک باتین کرکے لشکر کے آگے روانہ کیا شُعلہ پوش جادو لشکر فریقین کے میدان مین آکے کھڑا ہوا پہلے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیا پھر شُعلہ پوش نے بآواز بلند کہا یا صاحبقران ہمارے خداوند طلسم فرماتے ہین کہ غیر ساحر غیر ساحر سے اور ساحر ساحر سے مقابلہ کرین لشکر کے دو حصے کیے جائین ایک طرف ساحر گرم پیکار ہون ایک طرف غیر ساحر معرکہ آرائی کرین صاحبقران نے فرمایا ہمین سب باتین منظور ہین مگر لشکر کے دو حصے نہین ہو سکتے یا پہلے ساحر لڑین یا غیر ساحر مقابلہ کرین شُعلہ پوش جادو پھر فیروز کے پاس گیا کہا صاحبقران زمان یہ فرماتے ہین کہ لشکر کے دو حصے نہین ہو سکتے ہین یا ساحر پہلے لڑین یا غیر ساحر مقابلہ کرین فیروز نے کہا بہت اچھی بات ہو غیر ساحر پہلے جنگ شروع کرین شُعلہ پوش جادو پھر میدان مین آیا عرض کی یا صاحبقران خداوند کو بھی منظور ہو پہلے غیر ساحر مقابلہ کرین آپ اپنے لشکر سے کسی کو میدان مین روانہ فرمائیے ہمارے یہان سے بھی پہلوان آئیگا امیر نے فرمایا سبقت جنگ ہمارا دستور نہین ہو جب تمھارے یہان سے مبارزطلبی ہوگی اُس وقت دیکھا جائے گا شُعلہ پوش جادو میدان سے پلٹا فیروز کے پاس آیا کہا صاحبقران فرماتے ہین پہلے اپنے لشکر سے کسی پہلوان کو بھیجو تختنکان نے کہا اُن لوگون کا دستور یہ نہین ہو کہ جنگ مین کسی بات کو پیشتر کرین جو بات ہوتی ہو پہلے حریف کی طرف سے ہوتی ہو فیروز نے کہا تورج کو اختیار ہو جو اُنکے مزاج مین آئے وہ کیا جائے تورج نے چاہا مین خود گھوڑا بڑھاؤن مقابلے کو جاؤن مگر فیروز نے کہا ابھی تمھاری کیا ضرورت ہو لشکر مین بہت سے پہلوان نامی موجود ہین اُنہین سے کسی کو میدان مین بھیجو تورج نے بھی مناسب جانا ایک پہلوان کو کہ نام اُسکا محلال زنجیربند تھا میدان مین روانہ کیا محلال میدان مین آیا نعرہ کیا اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سُنکر لشکر اسلام سے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے گھوڑا بڑھایا صاحبقران کے قریب آئے عرض کی اجازت میدان عطا فرمائیے صاحبقران نے کہا میدان مین جاؤ خدا کے سپرد کیا آصف انجم طلعت میدان مین آئے محلال زنجیربند نے کہا اے جوان تو کیا میرے مقابلے مین آیا ہو کسی اور جوان کو بھیجا ہوتا تو بھلا مجھ سے کیا مقابلہ کرے گا آصف انجم طلعت نے کہا او بیہودہ گو تو کیا بکتا ہو اور کیون اسقدر کلمات نخوت زبان سے نکالتا ہو خدا نے ایک سے ایک کو بہتر ایک سے ایک کو برتر بنایا ہو نہ کوئی بہتری مین یکتا ہو نہ بدتری مین بے ہمتا ہو یکتائی سوائے ذات خدا کے اور کسی کو زیب نہین ہو محلال نے کہا اے جوان مین اصل مین یکتا ہون میرے مقابلے کی تاب لانا محال ہو آصف انجم طلعت نے کہا یہ میدان جنگ ہو جائے مکالمہ نہین ہو لا جو حربہ رکھتا ہو محلال نے گرز گران کا وار کیا شاہزادہ آصف انجم طلعت نے اُس وار کو خالی دیکر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا گرز ہاتھ سے چھین لیا لشکر فیروز کی طرف پھینکا ایک سوار کے سر پر پڑا وہ گھوڑے سے گر کے مرگیا لشکرون مین شور احسنت و آفرین بلند ہوا حاسد کا دل دردمند ہوا محلال زنجیربند نے تلوار میان سے لی کہا اے جوان اب اِس تلوار کی

ضرب سے تیرا بچنا محال ہے آصف انجم طلعت نے فرمایا گرز بھی تو یہی دعوے کرکے اُٹھایا تھا بڑے دعوے
سے میرے سر پر لگایا تھا محلال نے کہا گرز مین اگرچہ مین ناکامیاب رہا مگر تلوار مین اپنی مراد کو پہونچونگا مین نے
تیغ زنی مین کمال حاصل کیا ہے بڑے بڑے شجاع میری تلوار سے مارے گئے آصف انجم طلعت نے کہا
اب یاوہ گوئی کو ختم کرو محلال نے تلوار لگائی آصف انجم طلعت نے تلوار اُٹھائی تیغ اسکی تلوار پر پڑی شاہزادے
نے سپر کی اوجھڑ دی کہ تلوار محلال کی ٹوٹ گئی محلال بہت شرمندہ ہوا آصف انجم طلعت نے کہا تیغ زنی مین
بہت کمال تھا مگر تلوار کو بچا نہ سکا محلال نے کہا اے جوان بہت نازان نہو یہ کہکر کمر سے خنجر نکالا آصف انجم طلعت
کے گھوڑے سے گھوڑا ملا کے چاہا خنجر لگاؤن مگر شاہزادے نے ہاتھ اُسکا پکڑا دوسرا ہاتھ کمر مین ڈالا محلال نے
اپنا ہاتھ آصف انجم طلعت کے گریبان مین ڈالا دونون لپٹے ہوئے گھوڑون سے نیچے اُترے
اُترتے ہی آصف انجم طلعت نے محلال کو زمین سے اُٹھالیا چرخ دیکر زمین پر دے مارا کہ استخوان
اُسکے ریزہ ریزہ ہوگئے لشکرون سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا شاہزادہ پھر مرکب پر سوار ہوا تورج نے
اور پہلوان کو بھیجا آصف انجم طلعت نے اُسکو بھی قتل کیا تورج نے دس پہلوان آصف انجم طلعت کے مقابلے
کے لیے روانہ کیے شاہزادے نے سب کو قتل کیا دن تمام ہوگیا فیروز طبل بازگشت بجاکے اپنے لشکرگاہ کی طرف
پلٹا صاحبقران زمان بھی خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوئے بارگاہ مین آکر آصف انجم طلعت
کی بہت تعریف کی سب سردار آکر بارگاہ مین جمع ہوئے صاحبقران نے فرمایا آج تو تورج بڑے لشکر کو
ہمراہ لیکر آیا تھا مگر کسی سے مقابلہ نہین کیا شاید کل کسی سے مقابلے کا ارادہ کرے بدیع الملک نوجوان نے
عرض کی مین تورج کو جبتک قتل نہ کرونگا مجھے راحت نہ ملیگی اُسنے کیسے کیسے سردار میرے یہان کے قتل کیے
جنکا مثل و نظیر ممکن نہین اُن سب کا داغ اس وقت تک میرے دل پر ہے صاحبقران نے فرمایا ابتو زمرد
بیدین بھی بہت خوش ہے کثرت سپاہ پر فیروز بھی نازان ہے مہرخ آفتاب علم نے عرض کی جس روز ساحرون سے
مقابلہ پڑیگا ایک ساحر سحر نہ کرسکیگا سب کو فراموش ہوجائیگا بدیع الملک نے فرمایا مین جانتا ہون سحر کی نوبت
بھی نہ آئیگی یونہین لڑائی ختم ہوجائیگی جوہر ساحر کیا کم ہین جو ساحر مقابلہ کرین اسی ذکر مین شب بسر ہوئی صبح کو پھر دونون
لشکر میدان کارزار مین آئے پرے جمائے نقیبون نے نقابت کی کرایت کرکا کہکر ہٹے تورج نے ایک
جوان کو کہ نام اُسکا ہزبر ساحر صورت تھا میدان مین بھیجا ہزبر نے نعرہ کیا کہ اے فرقہ خداپرستان تم مین سے
جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے شاہزادہ سکندر صاحبقران سے رخصت لیکر میدان مین آئے
ہزبر نگاورزن ہوا نیزہ سنبھال کے وار کیا شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے اُسکے وار کو خالی دیا بند بند چھٹنے
لگے ایک مقام پر اُسنے شاہزادے کے سینے کو تاکا سکندر فرخ لقا نے وار اُسکا نیزے پر روک کر جھٹکا
مارا نیزہ ہزبر کے ہاتھ سے نکل گیا کمال خفت ہوئی تلوار میان سے لی کہا اے جوان نیزہ بازی خلال بازی ہے
تلوار کی لڑائی مجھے پسند ہے سکندر فرخ لقا نے بھی تیغ آبدار میان سے لی آپس مین تلوار چلنے لگی ہزبر نے
شاہزادہ سکندر کے سر پر وار کیا سکندر نے تلوار پر روکا الجھاوے سے ہاتھ نکال کے خبردار خبردار کہکے تلوار لگائی
اُسنے سپر سر کے بچانے کو اُٹھائی مگر تلوار جو پڑی سپر کٹی خود کے دو ٹکڑے ہوئے سر مین اُتر کر سینے مین درآئی
سینے سے تا کمر آئی کمر کو کاٹ کر زین فرس پر بھری ہزبر مرکے گرا لشکرون سے شور تحسین اُٹھا سکندر
فرخ لقا نے تلوار روک لی تورج نے جو یہ کیفیت دیکھی تمام لشکر کو اشارہ کیا کہ یکبارگی شاہزادہ سکندر پر

ٹوٹ پڑو سپ نے اشارہ جو پایا تلوارین لیکر سکندر پر ٹوٹ پڑے سکندر فرخ لقا بھی شیرانہ وغا کرنے لگے لشکر اسلام
نے جو یہ کیفیت دیکھی سب آپڑے جنگ مغلوبہ ہوئی فیروز نے جو موقع پایا ساحرون سے کہا تم بھی ٹوٹ پڑو سحر کرو
غیر ساحرون کو مبتلا کر کے گرا دو ساحر بڑھے تھے کہ مرنج نے بھی ساحرون کو اشارہ کیا یہ لوگ بھی بڑھے ایک
طرف ساحر سحر آزمائی کرنے لگے ایک طرف غیر ساحر تیغ و تیر سے گرم پیکار ہوے سر مانند حباب دریاے خون مین بہتے
نظر آتے تھے تن مقتولون کے غوطے کہاتے تھے صداے بزن و بکش کی بلند تھی ڈھالون کا ابر چھایا تھا برق شمشیر
چمک رہی تھی سر تنون سے گر رہے تھے ایک ایک سردار اسلام کی یہ حالت تھی کہ جس طرف گھوڑے کو
ٹھکرا کے گیا سو سو کو بیجان کر دیا صفین درہم و برہم ہوئین مورچے شکست بھاگنے کا بندوبست سپاہ کا عجب عالم
کفار مین سب بیدم بدیع الملک نوجوان اُسی ہنگامہ دار و گیر مین علمدار فوج کے قریب پہونچے علم فوج کو قلم کیا
قریب تھا کہ تورج کو زخمی کرین کہ اِسکی نگاہ بدیع الملک نوجوان پر پڑی اِسنے تلوار لگائی بدیع الملک نے
اُسکی تلوار کو تلوار پر روکا اُلجھاوے سے ہاتھ نکال کے اُسکے سر پر وار کیا اِسنے مرکب کو پیچھے ہٹایا بدیع الملک کا وار
خالی گیا تورج وہان سے گریزان ہوا بدیع الملک نے چاہا تعاقب کرون بہت سے لوگ بیچ مین آگئے بدیع الملک
اُنکے قتل کرنے مین رُکے تورج گھوڑا بھگا کے نکل گیا ایک طرف امیر ثانی صفون کو درہم و برہم کر کے زمرد ثانی کے
قریب پہونچے بختگان نے جو امیر کو آتے ہوے دیکھا زمرد سے کہا غضب ہوا صاحبقران آپہونچے زمرد ثانی
نے فیروز سے کہا ارے طبل بازگشت بجوا دے فیروز نے اسی وقت طبل بازگشت بجوایا صاحبقران
نے تلوار روک لی سب سردار بھی رُکے فیروز ملول و غمگین میدان جنگ سے پھرا صاحبقران زمان
طبل خوشی بجوا کے میدان سے واپس آئے بارگاہ سلیمانی مین سامان جشن ہوا گر فیروز جو پلٹ کے گیا
زمرد ثانی سے کہا آج خدا پرستون کا حال مجھکو معلوم ہوا بھلا اُنسے کون جنگ کرسکتا ہو ایک ایک جوان نے
ہزارون کو قتل کیا اگر مین طبل امان نہ بجواتا تو تمام لشکر آج قتل ہوجاتا زمرد نے کہا لڑائی بگڑ گئی ورنہ فوج
بہت تھی اگر قاعدے سے لڑتے تو کبھی شکست نہوتی فیروز نے کہا اور کس طرح مقابلہ کرتے زمرد نے
کہا جس طرح پہلے جنگ شروع ہوئی تھی اُسی صورت سے لڑتے رہتے مغلوبہ کی کوئی ضرورت نہ تھی فیروز
نے کہا اگر اُس طرح بھی لڑتے تو فتحیاب نہوتے آپ نے کل کیفیت کیا نہین دیکھی ایک جوان خدا پرست نے
دس پہلوانون کو میدان مین قتل کیا اور پھر کسی طرح کا فرق اُسکی ہمت مین نہ تھا اگر اور کوئی پہلوان اُسکے مقابلہ
مین جاتا تو اس سے بھی لڑتا مین نے بہتر نہ جانا طبل بازگشت بجوا دیا اگر آج اس جوان سے بھی لڑتے
تو یہ بھی دس بیس پہلوانون کو قتل کرتا تورج نے جنگ مغلوبہ کو اس وقت اچھا نجانا لشکر کو اشارہ دیدیا
مگر نہین معلوم خود کس طرف نکل گیا زمرد نے کہا سواے اس طلسم کے اور کہان جائیگا فیروز نے کہا
اب مجھکو لشکر کی کیفیت دیکھنا ہو کسقدر لشکر باقی ہو زمرد ثانی نے کہا نصف سے زیادہ لوگ قتل ہوے اور
زخمی بہت یہان موجود ہین کچھ میدان جنگ مین پڑے تڑپ رہے ہین یقین ہو اب زندہ بھی ہون فیروز
نے کہا مین ابھی جا کے لشکر کو دیکھتا ہون کیفیت معلوم ہوجائیگی یہ کہکے اُٹھا باہر آیا لشکر کے خیمہ گاہ کی طرف گیا
جس خیمے مین گیا اُسکو خالی پایا جب تمام لشکر مین دورہ کیا تو کیفیت معلوم ہوئی نصف سے کم لوگ زندہ پائے
اُنمین بھی بہت سے زخمدار قریب مرگ ملے فیروز وہان سے گھبرایا ہوا آیا زمرد سے کہا اب لشکر باقی نہین
رہا جو لوگ اِس وقت موجود ہین اُنمین قابل جنگ شاید سو دو سو آدمی زخمی نہونگے ورنہ سب زخمی ہین اب لشکر

رلنے کے لایق نہین ہو زمرد نے کہا لشکر اسلام مین کسی کو بھیج کے خبر منگا ؤکہ وہان کی کیا کیفیت ہو فیروز نے ہرکارون کو فوراً روانہ کیا ہرکارے چھپ کر لشکر اسلام مین آئے دیکھا وہین چہل پہل تھی بازارمین لوگ چھپر رہے تھے نقارہ بج رہا تھا رونق بڑھی ہوئی تھی ہر جگہ آئینہ بندی روشنی کے سامان ہو رہے تھے ہرکارے سردارون کی بارگاہون کے قریب آئے یہان اور زیادہ رونق پائی ہرکارے دنگ ہو گئے بارگاہ صاحبقران کی طرف روانہ ہوے یہان تو جلسہ کی تیاریان ہو رہی تھین سب جگہ سے بڑھ کے یہان رونق تھی ہرکارون نے یہ سب تیاریان دیکھین واپس گئے فیروز سے جا کے سب حقیقت بیان کی کہ وہان جشن کی تیاریان ہو رہی ہین سب لشکر مین رونق ہو بازار مین اس وقت کیفیت ہو سردارون کی بارگاہون مین تیاریان ہین صاحبقران کی بارگاہ مین روشنی کی تیاریان ہو رہی ہین آج وہان جلسہ ہو فیروز نے کہا اے زمرد ثانی اب لشکر مین میرا ٹھہرنا مناسب نہین ہو اور تم کو بھی مین یہان نہ چھوڑونگا رائے میری یہ ہو کہ اپنے تمام لشکر کو لیکر اسی وقت یہان سے نکل چلون زمرد نے کہا مین بھی آپکی راے سے اتفاق کرتا ہون بخیگان نے کہا بہت اچھی بات ہو فیروز نے کہا اب اُستادو کے آنے مین دو روز اور باقی ہین جب وہ آئینگے تو اُنکے سامان لشکر کشی کرینگے وہ سب کو درست کر دینگے ایک دن اُنکی دعوت کر دیجائیگی خوب پیٹ بھر جائیگا زمرد نے فیروز کی راے سے اتفاق کیا فیروز اسی وقت اپنی بارگاہ سے باہر آیا سب لشکریون کو اپنے ارادے سے مطلع کیا سب لوگ تیار ہو گئے فیروز اسی وقت روانہ ہو گیا کہ ذکر اُسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہو

کہ جب صاحبقران نے وقت صبح جشن سے فراغت پائی مریخ آفتاب علم کو طلب کیا کہا کسی کو میدان مین بھیجو وہ جاکر خبر لائے کہ لشکر حریف میدان مین آیا یا نہین مریخ آفتاب علم نے لازمین کو میدان مین بھیجا ملازم اُسکے میدان مین جاکر واپس آئے مریخ سے آکر عرض کی کہ وہان تو کوئی نہین ہو بلکہ بارگاہین بھی لشکر کی نہین معلوم ہوتی ہین مریخ تحقیق کے واسطے خود اُٹھا میدان مین گیا سب طرف دیکھا کسی جانب لشکر کا نشان نہین پایا واپس آیا صاحبقران سے آکر عرض کی یا امیر ہم لوگ یہان مصروف عیش و نشاط رہے اور لشکر مخالف یہان سے چلا گیا صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہو دیکھا جائیگا بھاگ کے کہان جائینگے مریخ نے عرض کی آپ زندان خانے کی طرف تشریف لے چلیے قیدیون کو وہان سے رہا کیجیے صاحبقران نے لشکر کو ہمراہ لیا زندانخانے کیطرف تشریف لائے یہان جو ساحر موجود تھے وہ مانع ہوے مریخ آفتاب علم نے سب کو روکا جب ساحرون نے بلوہ کیا مریخ آفتاب علم نے سحر کرکے سب کو بیکار کیا صاحبقران سے کہا آپ اندر تشریف لے چلیے امیر قریب در آئے دیکھا ایک قفل آہنی دروازے مین پڑا ہی بدیع الملک نے اُس قفل کو بڑھ کے توڑ ڈالا دروازہ کھولا صاحبقران مع بدیع الملک و مریخ آفتاب علم اندر تشریف لے گئے امیر نے جو نگاہ کی بڑے تاجدارون کو اسیر دیکھا مریخ سے کہا یہ کون لوگ ہین مریخ نے عرض کی یا صاحبقران یہ بھی بہ ارادہ طلسم کشائی یہان آئے تھے اسیر ہو گئے امیر نے پہلے اُن لوگون کو رہا کیا وہ سب مسلمان ہوے صاحبقران اور آگے بڑھے مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اُن سب کے پہلے شفیق جادو اور رفیق جادو کو رہا کیجیے امیر نے فرمایا وہ کون ہین مریخ نے عرض کی وہ لوگ

ایک طلسم کے بادشاہ بڑے عالی جاہ ہین اس طلسم مین ایک غرض سے آئے تھے اسیر ہوئے اگر وہ رہا ہون
تو اُنسے ایک بڑا کام نکلے طلسم ملحقات کے پتے کچھ اُنکی ذات سے معلوم ہونگے اور لوح لانے کی ترکیب بھی
وہی خوب بتائینگے صاحبقران نے کہا وہ لوگ کس طرف اسیر ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ میرے
ہمراہ تشریف لائیے امیر مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے مریخ صاحبقران کو ایک مکان تنگ مین لیکر آیا صاحبقران
نے دیکھا ایک زنجیر آہن مین دو جوانان حسین اُلٹے لٹکے ہوئے آہ و زاری کر رہے ہین صاحبقران نے
زنجیر کو توڑا ساحرون کی زبان سے سوزن نکالے دونون کو اپنے ہمراہ لیکر باہر تشریف لائے رفیق جادو
اور شفیق جادو اسی وقت مسلمان ہوئے صاحبقران زندان خانے کے اندر آئے اور اسیرون کو رہا کیا
ایک درجے مین تشریف لے گئے وہان ایک دروازہ نظر پڑا مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران
اس طرف تشریف نہ لیجائیے گا امیر نے فرمایا کیا سبب ہی مریخ نے عرض کی مین سبب پھر عرض کرونگا اس وقت
آپ اس طرف تشریف نہ لے جائیے صاحبقران نے فرمایا جبتک سبب نہ بتاؤگے مین قبول نہ کرونگا ضرور
اس طرف جاؤنگا مریخ نے عرض کی اسطرف آفتاب ہزار سر قید ہی اگر آپ وہان جائیے گا تو ٹھہرنے کی تاب نہ لائیے گا
امیر نے فرمایا وہان کیا ہی مریخ نے عرض کی اُسکے آگے ایک کنوان ہی اُس کنوئین مین آگ روشن ہی
اُسکے بعد مقام قید آفتاب ہی اگر آپ تشریف لے جاتے تو ضرور کنوئین مین پھاندتے وہان آگ گزند
پہونچاتی ہی صاحبقران نے فرمایا پھر اُسکو بھی رہا کرنا چاہیے مریخ آفتاب علم نے کہا اُسکو رہا کرکے کیا فائدہ
ہوگا ایک اور لڑائی مفت مین سر لگے گی وہ آدمی نہین ہی دیو ہی امیر نے فرمایا اُسکو کس خطا پر قید کیا ہی
مریخ نے عرض کی مین خلاصہ حال اُسکا عرض کرونگا مگر اس وقت مجملاً عرض کرتا ہون کہ اُسکا رہا کرنا بدیع الملک
نوجوان کے واسطے اچھا نہوگا امیر رُک گئے کہا مین اس قصے کو پھر سنونگا اور اس وقت اُسکو رہا نہ کرونگا
یہ فرماکے اور طرف مُتوجہ ہوئے بہت سے قیدیون کو رہا کیا سب مسلمان ہوئے جب صاحبقران سب کو
رہا کر چکے تو قصد کیا کہ مین باہر جاؤن مریخ نے عرض کی ابھی آپ نے خاص اسیر کو جسکے واسطے اس طلسم
کے زندان خانے مین آئے ہین اُسی کو رہا نہ کیا صاحبقران نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم وہ کون شخص
ہی جسکے واسطے ہم خاص اس زندان مین آئے ہین مریخ نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے
صاحبقران مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے مریخ ایک مقام تنگ و تاریک مین آیا صاحبقران سے عرض
کی آپ یہان تشریف رکھیے مین حاضر ہوتا ہون امیر وہین ٹھہرے مریخ چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد آیا مگر
اُسکے آنے سے اُس خانہ تاریک مین روشنی پیدا ہوگئی صاحبقران نے دیکھا مریخ کے ہاتھ مین ایک مہرہ
ہی اُسکی ضیا سے سب خانہ تاریک منور ہی صاحبقران کے قریب آکے مریخ آفتاب علم نے عرض کی
آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے صاحبقران پھر مریخ کے ساتھ ہوئے مریخ امیر کو ایک چاہ کے
قریب لایا عرض کی اس چاہ مین نام خدا لیکر پھاند پڑے صاحبقران اُس چاہ مین پھاندے مریخ بھی
پھاند پڑا جب پانون امیر کے آشنا بزمین ہوئے ایک صحراے لق و دق نظر آیا مریخ سے فرمایا یہ مقام
کیسا ہی کیا زندان خانے سے الگ ہی مریخ نے عرض کی یا امیر یہ مقام بھی شامل ہی زندان خانہ طلسمی مین
مگر یہان وارث شمری اس طلسم کا اسیر ہی جب وہ رہا ہوگا تو البتہ سب کو حیران کریگا اور اُس سے کوئی
مقابلہ نہ کرسکیگا امیر نے فرمایا وہ کون شخص ہی مریخ نے عرض کی یہ طلسم جسنے بنایا تھا اُسکا پسر ہی اور مرد مسلمان

صاحب ایمان ہو صاحبقران بہت خوش ہوے فرمایا ای مریخ کیا تم نے کام کیا ہو مین ضرور اُسکو رہا کرونگا مریخ نے عرض کی مین قبل عرض کر چکا تھا کہ یہ وارث شرعی اس طلسم کا ہو اور اسکے باپ نے اِس طلسم کو بنایا وہ بہت بڑا حکیم زبردست تھا اور یہ بھی فنِ حکمت مین اچھا دخل رکھتا ہو اور علم نجوم سے بھی بخوبی ماہر ہو عامل بھی بہت زبردست ہو صاحبقران نے فرمایا وہ یہان کس جگہ اسیر ہو مریخ نے عرض کی وہ سامنے جو ایک چاہ معلوم ہوتا ہو وہین اُسکو اسیر کیا ہو صاحبقران اُس چاہ کے قریب آئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی بیخوف چاہ مین کود پڑے اُسکے اندر ایک مکان بہت عمدہ بنا ہو صاحبقران اُس چاہ مین کود پڑے جب پانون زمین سے آشنا ہوے صاحبقران نے ایک مکان نہایت نفیس پایا مریخ آفتاب علم بھی آیا ایک حجرے کا دروازہ کھولا صاحبقران نے دیکھا ایک نوجوان حسین لباس شرعی پہنے ہوے لیٹا ہو سینے پر ایک سنگ گران رکھا اور زبان چھدی ہوئی ہو ایک تار زبان مین پڑا ہو اُسکے دونون سرے چھت مین بندھے ہین صاحبقران نے جو اُس حالت مین اُس جوان کو دیکھا بہت افسوس کیا جلدی سے اسکے قریب آئے اُس تار کو پہلے کاٹا اُس جوان نے سلام کیا صاحبقران نے پتھر اُسکے سینے سے اُتارا جوان بڑی دیر کے بعد اُٹھ بیٹھا صاحبقران نے فرمایا ای جوان اپنا نام بتا کچھ اپنے حسب و نسب سے آگاہ کر اس جوان نے کہا مین گم کردہ مکان غریب و بیکس اسیر و بے بس اپنی کیا کیفیت بیان کرون حسب و نسب کر کیونکر عیان کرون شرم آتی ہو صاحبقران نے فرمایا ای جوان ہم خوب جانتے ہین مگر تیرے نام سے واقف نہین ہین اُس جوان نے عرض کی ای شہریار نام مجھ بے نشان کا قرنطین ذوفنون ہو ایک مدت سے یہان اسیر تھا شکر ہو کہ اِس وقت خدا نے میری مشکل آسان کی قید اہم سے رہائی دی آپکو میرے حال پر مہربان کیا آپ یہان تشریف لائے صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہو مریخ نے عرض کی تشریف لے چلیے یہ کہکے سحر کیا وہ عمارت منہدم ہوئی راستہ صاف ہو گیا صاحبقران وہان سے آئے تھوڑی دیر کے بعد اپنے لشکر مین پہونچے لوگون نے جو حکیم قرنطین ذوفنون کو دیکھا آپس مین کہا یہ کون جوان ہو جسکو صاحبقران اپنے ہمراہ لاتے ہین بدیع الملک سے بعض لوگون نے پوچھا بدیع الملک نے فرمایا مجھکو جس وقت امیر نے رخصت کیا تھا یہ جوان اُس وقت صاحبقران کے ہمراہ نہ تھا کوئی اسیران طلسم سے ہوگا جب صاحبقران اس سے حال دریافت فرمائینگے معلوم ہو جائیگا یہ ذکر تھا کہ صاحبقران وہین تشریف لائے اپنے مرکب پر سوار ہوے مریخ نے عرض کی یا امیر آج شب بھر یہان قیام فرمایئے حکیم صاحب سے رائے لیجیے جو آپکی رائے ہو وہ کیا جائے صاحبقران نے فرمایا کیا مضایقہ ہو جہان بارگاہین استادہ تھین وہان تشریف لائے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سرداران بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد استراحت سے فراغت کر کے سب صاحبقران کی بارگاہ مین حاضر ہوے اور دربار آراستہ ہوا اُسوقت صاحبقران نے حکیم قرنطین ذوفنون کو اپنے پاس بلایا اعزاز و اکرام سے بٹھایا فرمایا حکیم صاحب اب آپ پیشتر اپنی کیفیت خلاصہ بیان فرمایئے حکیم قرنطین ذوفنون نے عرض کی یا صاحبقران مین حکیم عالینوس کا بیٹا ہون میرے باپ نے اُس طلسم کو بنایا تھا اور بڑے بڑے عجائبات و غرائبات اُس مین ایجاد کیے تھے وہ عجائبات دوسرے طلسمون مین نہین پائے جاتے ہین اور والد ماجد کی ایک دختر بلند اختر تھی یعنی والدہ مریخ آفتاب علم کی جسکی شادی فیروز ستارہ پیشانی

سے ہوئی ہی مین اُس زمانے مین بہت صغیر السن تھا جب والد ماجد کا زمانۂ وفات قریب آیا اُنھون نے فیروز ستارہ پیشانی کو اس طلسم کا حاکم بنایا اور وصیت کی کہ جب میرا پسر ارجمند قابل حکومت کے ہو تو یہ طلسم اُسکو دینا اور وہ تمھاری اطاعت کریگا اے شہریار مین اس زمانہ مین اپنی والدہ کے پاس رہا انھون نے میری تعلیم مین بہت کچھ کوشش کی بڑے بڑے لوگون سے مجھکو پڑھوایا جب سن میرا قریب دس برس کے ہوا تو والدہ نے بھی انتقال کیا مگر مین اپنے اعزا کے پاس رہا اور وہ لوگ بھی میری تعلیم مین کوشش کرتے رہے دس برس تک مین نے تحصیل علم شب و روز کی جب بیس برس کا مین ہوا تو حکماے نامی و گرامی سے مین نے مقابلہ کیا مگر کوئی میرے سوالات کا جواب نہ دے سکا چونکہ پیشتر سے مجھکو شوق علم تھا اپنے باپ کے کتب خانے کو دیکھا تو اس مین عملیات کی کتب بہت دیکھین اُنھین سے جو کتب کہ کیمیا تھین اُنکو زیادہ دیکھا جب میرا سن بیس سال کا ہوا تو فیروز ستارہ پیشانی کے پاس آیا وصیت نامہ جو والد ماجد کا میرے [illegible] تھا دکھایا فیروز نے کہا طلسم حاضر ہی مجھکو آج تک اس امانت کی نگہبانی مین بڑی کوشش کرنی پڑی مگر شکر ہی کہ آپ تک آپکا حق پہونچا اُسی شب کو مجھے اثناے خواب مین گرفتار کر لیا اور اس حال مین اسیر کیا کہ مین بالکل بے بس رہا اب مین اپنا طلسم اُس سے لونگا دیکھون اب مجھے کیونکر اسیر کریگا صاحبقران نے کیفیت حکیم قرنطین کی سنکر بہت افسوس کیا قرنطین نے عرض کی اب مین مشتاق ہون کہ آپ اپنی کیفیت سے آگاہی دیجیے صاحبقران نے فرمایا مین اپنی کیفیت کیا بیان کرون اس طلسم مین ایک ضرورت سے آیا ہون حکیم نے عرض کی جو کچھ ضرورت ہو مجھ سے ارشاد فرمایئے مین اُسکو بسر و چشم بجا لاؤن صاحبقران نے فرمایا آپکی عنایت کافی ہی مین سواے خدا کے اور کسی کی مدد نہین چاہتا ہون حکیم نے عرض کی مجھے یہ فرمایئے کہ آپ اس طلسم مین کس واسطے تشریف لائے ہین صاحبقران نے کل کیفیت اپنی بیان کی حکیم نے کہا اے شہریار ایک دم مین سب طلسم کو مٹا دونگا جسقدر مقامات ہین اُنکو باقی نہین رکھونگا اور ملحقات کے طلسم جو ہین وہ بھی ایک دن مین فتح ہونگے صاحبقران نے کہا اب طلسم کا مٹانا ٹھیک نہین ہی بلکہ ساحرون کو قتل کرنا مناسب ہی حکیم نے عرض کی ساحر بھی ایک دم مین فنا ہو جاینگے مگر مجھکو ایک ماہ کی مہلت عطا فرمایئے کہ مین اپنے اعزا سے جا کر ملون اور اُنکی حالت دیکھون مجھکو بہت زمانہ ہوا جیسے یہان قید ہون کچھ کتب اس طلسم کے متعلق جو والد ماجد نے لکھی تھے اُنکو لاؤن اور علم طلسم کو دریافت کرون صاحبقران زمان نے فرمایا آپ شوق سے تشریف لیجایئے حکیم قرنطین دو دلمون صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے ملک کو روانہ ہوے کہ ذکر اُنکا وقت پر تحریر کیا جائے گا۔

اب کیفیت صاحبقران و مریخ آفتاب علم بیان کیجاتی ہی

اُنکے جانے کے بعد صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا اب کیا کرنا چاہیے مریخ نے عرض کی اب رفیق جادو اور شفیق جادو کو طلب فرمایئے اُنسے کیفیت لوح کی پوچھیے دیکھیے وہ کیا بتاتے ہین صاحبقران زمان نے اسی وقت رفیق جادو اور شفیق جادو کو طلب فرمایا یہ دونون حاضر ہوے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے اُنکو بھی باعزاز ایک کرسی بیٹھنے کو عنایت فرمائی دونون ساحر کرسیون پر بیٹھے صاحبقران نے فرمایا اپنی کیفیت بیان کرو رفیق جادو نے سب حالت اپنی صاحبقران کے سامنے بیان کی امیر نے فرمایا آپ لوگ اپنے اپنے طلسمون مین واپس جائین مگر یہ بتائین کہ لوح کہان ہی اور کسکے قبضے مین ہی رفیق جادو نے عرض کی لوح

صحراے خدنگ نگاہ مین ہی اور ملکہ خدنگ نگاہ جادو کے پاس ہی اول تو وہ خود بھی بلا کی ساحرہ ہی اور علاوہ اس کے سات مرحلے درمیان مین ہین جب اُن ساتون مرحلون کو طے کرے تب صحرا مین پہونچے پھر صحرا کے عجائبات وغرائبات کو دفع کرکے ملکہ خدنگ نگاہ کے سر سے پنجے لگا کر اپنا دوست بناے یا قتل کرے تب لوح لے پھر اُسکا قتل ہونا بہت مشکل ہی اور دوست بنانا بھی ممکن نہین ہی صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہی جب اُسکا وقت آئے گا دیکھا جائے گا مگر اب یہان سے بتلاش لوح روانہ ہونا چاہیئے سب نے امیر کی راے کو پسند کیا صاحبقران اُس شب بھر تو وہین رہے دوسرے روز علی الصباح لشکر کو ہمراہ لیکر براے تلاش لوح گلزار خدنگ کیطرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہی

کہ یہ جو بخوف امیر گریزان ہوا فیروز اپنے تخت گاہ مین آیا سب لوگون کو جمع کیا کہا اب مسلمان یہان بھی آئنگے اور اپنا قبضہ کرینگے شملہ پوش جادو نے کہا یہان ابھی کیونکر آسکتے ہین جبتک لوح حاصل نکرین فیروز نے کہا کہ لوح کا حاصل کرلینا کیا بڑی بات ہی یقین ہی زندان خانہ پر انھون نے قبضہ کرلیا ہوگا اور وہان سے اسیرون کو رہا کیا ہوگا مسیح آفتاب علم اُنکے ہمراہ ہی اُسنے حکیم کا پتہ بتایا ہوگا اب حکیم کو رہا کرلیا ہوگا وہ سب سحرونکو باطل کردیگا لوح کا لیجانا بہت آسان ہی اُسکو کوئی روک نہین سکتا ہی سنجگان نے کہا حضور آج تو معصر سامری آپ کے استاد والا تشریف لائینگے اُنسے کون مقابلہ کرسکیگا فیروز نے جواب دیا کہ حکیم فریطین ذوفنون ایسا شخص ہی کہ اُسکا کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی شملہ پوش نے کہا آپ کسی کو وہان روانہ فرمایئے کہ وہ جاکر خبر لائے کہ زندانخانہ کی کیا کیفیت ہے فیروز نے اُسی وقت ایک ساحر کو روانہ کیا ساحر زندان خانہ کی طرف آیا یہان سب عمارتون کو خراب پایا مگر ایک درجہ قیدخانہ کا سالم پایا اُس درجے کے اندر آکے دیکھا آفتاب ہزار سر کی جگہ پائی وہان سے واپس آیا فیروز سے سب کیفیت بیان کرکے یہ بھی کہا کہ نہین معلوم کیا بات ہی کہ آفتاب ہزار سر ابھی تک قید ہی فیروز نے کہا مسیح آفتاب علم نے از راہ بغض اُسکو رہا نکیا ہوگا اب اُسکے ذریعہ سے مدد ملیگی اور یہ حکیم سے سب طرح مقابلہ کرسکیگا کیونکہ یہ بھی حکیم زبردست ہی اور آپ لوگون کو معلوم ہی کہ یہ میرے یہان کیون آیا تھا اور مین نے اُسکو کیون قید کیا شملہ پوش نے کہا بہت مناسب ہی کہ آپ اسکو رہا کیجیے اور وعدہ فرمایئے کہ تمھاری مراد دلی برآئیگی مگر مسلمانون کو اسیر کردو اور حکیم کو قتل کرو یقین ہی وہ قبول کرے فیروز نے کہا مین ابھی اُسکے پاس جاتا ہون اور سب ذکر کرتا ہون اُسکو راضی کرکے لاتا ہون یقین ہی آج استاد بھی تشریف لائین گے اُن دونون کو لشکر گران دیکر روانہ کرونگا ابھی مسلمان گلزار خدنگ تک پہونچنے بھی نہ پائے ہونگے یہ لوگ راہ مین جاکر سدراہ ہوجائینگے شملہ پوش جادو اور سنجگان فیروز کے ہمراہ ہوے زندان خانے مین آئے جہان آفتاب اسیر تھا وہان کی آتش کو سحر کرکے بجھا دیا آفتاب کے قریب آیا سنجگان نے دیکھا ایک جوان دیو مثال زنجیرون مین جکڑا ہوا سلاخہاے آہنی مین چھدا ہوا معکوس سقف زندان مین آویزان ہی مگر اُسکو معلوم نہین ہوتا اسقدر چہرہ روشن ہی کہ نگاہ کام نہین کرتی سنجگان ڈرا فیروز نے کہا اے سنجگان مقام خوف نہین ہی کہ یہ حالت اسیری مین ہی اسوقت کچھ نہین کرسکتا ہی سنجگان سے یہ کہکر فیروز آفتاب کی طرف مخاطب ہوا کچھ سحر کیا کہ زنجیرین کٹ کے گرین آفتاب زمین پر آیا فیروز نے کہا اے آفتاب آج تک مین تمھارا دشمن تھا

مگر آج سے تمھارا دوست ہون اور جس امر کے واسطے تم یہان آئے تھے ہین اُسکا بھی انتظام کرتا ہون آفتاب ہزار سر
نے اشارہ کیا کہ مین بھی تمھارا جان نثار ہون مگر سوزن میری زبان سے نکالو تو مین کچھ باتین کرسکون فیروز نے
اپنے ہاتھ سے اُسکی زبان کا سوزن نکالا آفتاب نے کہا جو کچھ آپنے فرمایا مین نے بخوبی تمام سنا اور جو کچھ آپ
فرماتے ہین مین یقین کررہا ہون مگر میرے درد دل کی دوا دیجیے یعنی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے ملا دیجیے فیروز
نے جواب دیا کہ اے آفتاب تم خاطر جمع رکھو مین بڑی دھوم سے تمھاری شادی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے کردونگا
اپنی اس سلطنت کا تمکو مالک بناؤنگا جب مجھسا اور تمسا کار پرداز اس طلسم مین ہو تو کیا مجال ہے کسیکی جو طلسم کیطرف
نگاہ اُٹھاکے دیکھ سکے آفتاب نے جواب دیا کہ آپ جب میرے سپرد اس طلسم کا انتظام فرمائیے گا تو مین اپنے طلسم کو
اور اُسکو ایک کرلونگا دونون کا انتظام بخوبی کرتا رہونگا آپ بعیش و عشرت ایک گوشہ مین تشریف رکھیے گا فیروز نے
کہا مین اس سے بڑھکے تم سے امید رکھتا ہون مگر کیا کہون آجتک لوگون کے کہنے سے تمکو اسقدر تکلیف پہونچی
کہ جسکے سبب سے بہت محجوب ہوا اور اپنی خطا پر بہت نادم ہون آفتاب نے جواب دیا مجھکو کچھ رنج آپ سے
نہین فیروز ایسی مکر آمیز باتین کرکے آفتاب کو اپنے مکان پر لایا بہت اعزاز اکرام سے بٹھایا اُسی وقت
حمام کو روانہ کیا آفتاب کیواسطے لباس پر تکلف منگاکے رکھا جب حمام سے آفتاب باہر آیا لباس پہنا
فیروز کے پاس آکر بیٹھا زہرہ کی طرف دیکھکر کہا یہ کون صاحب ہین فیروز نے کہا یہ خداوند زادے ہین اسوقت
مسلمانون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہین اگر کچھ بن نہین پڑتا ہے میرے یہان آکر ٹھہرے تھے مسلمان یہان بھی آئے
آفت بپا کردی زندان خانہ طلسم کو فتح کرکے سب اسیرون کو رہا کرلیگئے دربند بھی سب فتح ہوے ایکبار
مجھسے مقابلہ پڑا اُسوقت میرے ہمراہ فوج بہت کم تھی سواے فرار کے اور کچھ بن نہ پڑا وہان سے یہان بھاگ
کے آیا اب وہ لوگ لوح کی تلاش مین گلزار خدنگ کی جانب روانہ ہوے ہین مینے استاد معظم کو عریضہ تحریر
کیا ہے اُنھون نے تشریف لانے کا وعدہ بھی فرمایا ہے یقین ہے آج یہان آجائین لیکن اب ایک بات ایسی ہے کہ اُستاد بھی اسکے
دفع کرنے مین عاجز ہین آفتاب نے کہا وہ کیا بات ہے فیروز نے جواب دیا کہ قرنبطین ذوفنون جو مالک طلسم ہے
اُسکو مسلمانون نے رہا کرلیا ہے اور وہ اُنکے ہمراہ ہے کسکا حوصلہ ہوسکتا ہے جو اس سے مقابلہ کرے استاد اگر
ساحر زبردست ہین تو وہ عامل بے بدل ہے پھر از راہ حکمت اُنھین ایسے ایسے نکات معلوم ہین کہ جو استاد کے
دفع کرنے سے رد نہ ہونگے آفتاب نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے وہ کیا ہے جو لوح لے آئیگا مین آج ہی جاتا ہون اور
سب کو گرفتار کرکے لیے آتا ہون حکیم میرا کیا بنا سکتا ہے مینے بھی علم حکمت کو بہت دنون حاصل کیا ہے اُسسے اچھا
اس فن خاص مین دخل رکھتا ہون فیروز نے کہا مین جانتا ہون مگر تم کیون تکلیف کرو استاد تشریف لائینگے
وہ کسیطرح سے اسیر کرلینگے آفتاب نے کہا اُنسے کچھ نہوسکیگا جس وقت وہ سحر کرین گے حکیم بزور عمل دفع
کرکے اُنکو قتل کرڈالیگا اور جب مین جاؤنگا تو میرے اُسکے بحث فن حکمت مین پڑجائیگی اسمین عمل کی ضرورت نہوگی
آپسمین حکمت آزمائی ہوگی مین اُسکو گرفتار کرلونگا فیروز نے کہا استاد کو بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ تم حکیم کو گرفتار کرنا
وہ اور لوگون کو اسیر کرین گے [illegible] آفتاب علم وہان کیسا ساحر زبردست موجود ہے وہ سواے سحر اُستاد کے
اور کسی کے سحر کو نہ مانیگا آفتاب نے جواب دیا کہ مین اُسکو بھی اسیر کرلاؤنگا فیروز نے جواب دیا اور لوگ جو سرداران
اسلام مین نامی و گرامی ہین اُنکے اسیر کرنے مین مشکل پیش آئیگی وہ لوگ صاحب تحفہ جات ہین آفتاب نے
کہا مین سبکو اسیر کرلاؤنگا فیروز نے مجھکان کیجانب نگاہ کی کہا کہ کیون مجھکان تمھاری کیا راے ہے مین آفتاب ہزار سر کو تمھارا دوست

کرون نجگان نے جواب دیا کہ یہ بات بالکل خلاف ہے کہ ایک شخص تنہا جائے اسمین جانیوالے کی عزت نہین باقی رہتی ہے
مین اس بات کو برا جانتا ہون ہان جب کچھ استاد تشریف لائین تو انکے ہمراہ روانہ کیجیے اور لشکر بھی تھوڑا سا
ساتھ جائے کہ مسلمانون کو انکی طرف سے خوف بھی پیدا ہو اور انکی عظمت وشان ظاہر ہو فیروز نے کہا اے نجگان مین تمہاری
رائے سے اتفاق کرتا ہون آفتاب بھی کچھ سمجھ کے خاموش ہو رہا اور باتین ہونے لگین تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایک
آواز مہیب بلند ہوئی اور ہوا سے تیز چلنے لگی درخت اکھڑ اکھڑ کر گرنے لگے جانور متفرق ہونے لگے خاک اڑنے لگی نجگان
ڈرا فیروز سے کہا اے شہنشاہ یہ کیا آفت آئی ہے فیروز نے کہا استاد معظم تشریف لاتے ہین یہ انھین کی تشریف آوری
کی علامتین ہین یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک پہاڑ صحن مین آکر گرا اسمین ہمعصر سامری کو بیٹھا پایا لوگ متعجب ہوسے
فیروز معہ سب درباریون کے باہر آیا اس کوہ کے اوپر گیا ہمعصر سامری کو سجدہ کیا سب درباریون نے بھی قدمبوسی
کی ہمعصر سامری نے کہا اے فیروز تمنے مجھکو تکلیف بہت دی مگر اب کچھ میرے کھانے کو منگاؤ کہ مین اتنی دور سے آتا ہون سات
راہ جوٹے کی ہے تو بھوک معلوم ہوتی ہے اس وقت پیٹ بھر کے کھانا مجھے دینا پھر تمہین اختیار ہے فیروز نے کہا مین ہر روز
موافق مرضی کے طعام لذیذ آپکی خدمت مین حاضر کرتا رہونگا ہمعصر نے ہنس کر کہا یہ تمہارے امکان مین نہین ہے تم
کہان سے اسقدر آدمی جمع کر سکوگے اگر ابھی کہو تو تمہارے طلسم کے آدمیون کو دو دن مین کھا جاؤن فیروز نے
کہا استاد ایسا غضب نکیجیےگا کہ طلسم کے آدمیون کو کھا جائیے ہمعصر سامری نے کہا جب مجھے بھوک زیادہ ہوگی تو
مین کچھ خیال نکرونگا جو میرے سامنے آئیگا اسکو کھا جاؤنگا فیروز نے کہا آپکو اختیار ہے یہ طلسم آپ ہی کا ہے چاہیے اسکو تباہ کیجیے
چاہے آباد رکھیے ہمعصر سامری نے کہا اچھا اسوقت تو میرے کھانے کیواسطے منگاؤ فیروز نے اسیوقت ملازمون کو بلایا
کہا جسقدر آدمی اس وقت ممکن ہوسکین استاد کی خدمت مین حاضر کرو کہ استاد گرسنہ ہین ملازمین وہان سے روانہ ہوے
فیروز نے ہمعصر سامری سے کہا اب آپ کہان تشریف رکھینگے بارگاہ مین استادہ کی جائین ہمعصر سامری نے جواب دیا
کہ مین بارگاہ مین کیونکر رہ سکونگا فیروز نے کہا سو دو سو خیمے برابر استادہ کرا دیے جائینگے ہمعصر سامری نے نامنظور کیا کہا مین
اپنے رہنے کا ٹھکانا بنا لونگا یہ ذکر تھا کہ ملازمین بہت سے آدمیون کو لیکر آئے فیروز سے کہا حضور یہ حاضر ہین فیروز نے
ہمعصر سامری کیطرف دیکھکر کہا آپ نوش فرمائیے ہمعصر سامری نے کہا بھلا یہ اتنے سے آدمیون سے میرا پیٹ بھریگا فیروز
نے کہا آپ جبتلک انھین نوش فرمائیے مین اور لوگون کو روانہ کرتا ہون وہ بہت سے آدمی حاضر کرینگے ہمعصر سامری نے دو آدمیون
کی ٹانگین پکڑ کے اٹھایا منھ کے قریب لایا چبانا شروع کیا آفتاب ہزار سحر اور جسقدر لوگ وہان موجود تھے اس کیفیت کو
دیکھکر دنگ ہوگئے آفتاب نے فیروز ستارہ پیشانی سے کہا یہ جب ایسی قدرت رکھتے ہین تو پھر انسے کون مقابلہ کریگا
حکیم قرنطین اپنا عمل کرتا رہیگا اور حکمت کو زور دیتا رہیگا یہ نوش جان کر جائینگے فیروز نے کہا اے آفتاب تمنے سنا ہوگا
کہ عہد سامری مین انھون نے سامری کو سجدہ نہین کیا اور برابر مقابلہ کیا آخر کار سامری سے ایسے شخص کو جسکو
ایک عالم بخداوندی مانتا ہے شکست دی سامری ہمیشہ انسے خائف رہے آفتاب نے کہا مجھے اسوقت حیرت ہوگئی فیروز نے
کہا اسوقت حیرت کا محل نہین ہے جب انھین کسی وقت آدمی نہین ممکن ہوتے ہین تو یہ درخت جڑ سے اکھاڑ کر کھا لیتے
ہین جب درختون کے کھانے سے پیٹ نہین بھرتا ہے تو پہاڑون کے پتھر کھاتے ہین زمین کھود کے مٹی کھایا کرتے ہین جانور
صحرائی مثل شیر خرس ہاتھی وغیرہ کے جو ملجاتے ہین تو کھا جاتے ہین آفتاب سب باتین سنکر دنگ ہوگیا ہمعصر سامری نے
سب آدمیونکو کھا کر فیروز سے کہا اب مجھ مین تاب ضبط باقی نہین ہے تھوڑا سا کھا کے بھوک بڑھگئی ہے فیروز نے ملازمین سے کہا
جلد جاؤ جہانتک آدمی ممکن ہون استاد کیواسطے لاؤ ملازمین دوڑ گئے اور آدمیون کو تلاش کرکے لائے ہمعصر سامری نے

انکو بھی کھا لیا مگر پیٹ نہ بھرا پھر فیروز سے حکایت کی فیروز نے اصطبل سے کچھ گھوڑے منگا کے دیے کچھ فیلخانے سے ہاتھی منگا کر نذر کیے ہمعصر ساحری نے کہا اے فیروز اب زیادہ کوشش نکرو اسوقت مجھے کچھ تسکین ہو گئی مگر دوسرے وقت کیواسطے اچھی طرح سے بندوبست کر لینا فیروز نے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے اسوقت مین بہت سے آدمی حاضر خدمت کرونگا ہمعصر نے کہا اب کیفیت بیان کرو کہ مسلمان یہان کیون آئے اور کسطرح مقابلہ پڑا انھون نے کیا بندوبست کیا فیروز نے سب کیفیت بیان کی ہمعصر ساحری نے کہا اب وہ لوگ کہان ہین فیروز نے کہا ہے گلزار خدنگ کی جانب برائے تلاش لوح گئے ہین اور حکیم قرنطین ذوفنون انکے ہمراہ ہے وہ ایک لمحہ مین لوح لے لیگا اور ساحر اس سے مقابلہ بھی نہین کر سکتے ہین ہمعصر ساحری نے کہا یہ تو خیال خام ہے کہ ساحر مقابلہ نہین کر سکتے مگر جسوقت میرے سامنے آئیگا سب حال کھلجائیگا حکیم کیا چیز ہے اور حمزہ ثانی کی کیا طاقت ہے جو مجھسے مقابلہ کر سکین ایک لقمہ کر جاؤنگا پتہ بھی نہ معلوم ہوگا فیروز نے کہا پھر آپ تشریف لیجائیے اور اپنے ہمراہ آفتاب ہزار سر کو بھی لیتے جائیے کہ یہ علم حکمت کو خوب جانتا ہے فیروز نے جو یہ کہا ہمعصر ساحری نے جواب دیا کہ آفتاب کے جانے کی کیا ضرورت ہے اور یہ وہان جا کر کیا بنا لین گے فیروز نے کہا آپ میری خاطر سے انکو اپنے ہمراہ لیتے جائیے بلکہ تھوڑا سا لشکر بھی ساتھ لیجیے کہ باعث زینت ہے ہمعصر ساحری نے کہا تمھاری خوشی مجھکو منظور ہے خیر لیتا جاؤنگا فیروز نے کہا اب آپ عرصہ نہ فرمائیے تشریف لے جائیے ہمعصر ساحری اسی وقت تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیکر معہ آفتاب ہزار سر برائے تلاش لشکر اسلام روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب صاحبقران معہ جملہ سردارون کے جانب گلزار خدنگ روانہ ہوئے دوسرے روز ایک میدان ملا مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران یہ عجیب مقام ہے یہان کی آب و ہوا بہت مفید ہے جب روسا طلسم کوئی جلیل القدر آتا ہے تو میدان مین سکونت اختیار کرتا ہے اگر مزاج مبارک مین آئے تو دو چار روز یہان تشریف رکھیے پھر اس طرف تشریف لے چلیے گا صاحبقران نے فرمایا اگر تمھاری خوشی ہے تو مجھے کیا انکار ہے یہ فرما کر صاحبقران نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہونے کا حکم دیا ملازمین نے فوراً بارگاہین استادہ کین لشکر اترا صاحبقران زمان بارگاہ سلیمانی مین داخل ہوئے اور جملہ سردار بھی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی جب ماندگی رفع ہوئی صاحبقران نے ہر ایک کو طلب فرمایا سردار بارگاہ صاحبقران مین حاضر ہوئے امیر نے بدیع الملک سے فرمایا فیروز نے جس ساحر کو اطلاع دی تھی وہ ابھی تک نہین آیا بدیع الملک نے عرض کی شاید کوئی بات اور تجویز کی گئی ہوگی اسوجہ سے اسکا آنا ملتوی رہا مریخ آفتاب علم سے دریافت کرتا ہون وہ خلاصہ کیفیت شاید جانتا ہو صاحبقران نے فرمایا ضرور دریافت کرنا چاہیے بدیع الملک نوجوان نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا کہ جس ساحر کو فیروز ستارہ پیشانی نے طلب کیا تھا اور جسکی سبب سے تمکو بہت اضطراب تھا وہ ابھی تک نہین آیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی کہ اسکا آنا بہت مشکل ہے اول تو اسکو یہان غذا کہان ممکن ہوتی دوم رستے کا ٹھکانا کہین نہ تھا ہر طرح اسکے لیے مشکل تھی اسوجہ سے یہان نہین آیا اور ان سب باتون کے علاوہ اسکو اپنی جگہ سے اٹھکر چلنا ناگوار ہے ہر وقت ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا آدمیون کو کھایا کرتا ہے جب وہ تین دن کے بعد خوب پیٹ بھر جاتا ہے تو اسی جگہ پر لیٹ کر سو جاتا ہے چوتھے پانچوین دن آنکھ کھلتی ہے پھر کھانے کی تلاش ہوتی ہے یہی کام مین وہ مصروف رہتا ہے اسے اسقدر مہلت کہان جو وہ یہان آئے صاحبقران نے فرمایا اسنے تو وعدہ مستحکم کیا تھا کہ مین ضرور آؤنگا مریخ آفتاب علم نے عرض کی

ایسے بہت سے وعدہ رہتے ہین مگر اسکے وعدے کبھی ایفا نہین ہوتے ہین صاحبقران مریخ آفتاب علم سے یہ باتین
کر رہے تھے کہ مہیب صدائین کان مین آنے لگین ہوا بہت تیز چلنے لگی صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے کہا یہ
کیا آفت آئی ہی مریخ نے عرض کی کہ آپ جسکو ابھی یاد فرما رہے تھے شاید وہی ساحر آتا ہی صاحبقران نے فرمایا مین اسکے
آنے کی سیر دیکھونگا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اسوقت آپ باہر تشریف نہ لیجائیے امیر نے فرمایا کیا سبب ہی
مریخ آفتاب علم نے عرض کی اسوقت آپکا جانا میرے نزدیک مناسب نہین ہی صاحبقران نے فرمایا میرے نہ جانے
سے کیا فائدہ ہی اور جانے مین کیا نقصان ہی مریخ نے عرض کی وہ ساحر غدار ہی بڑا مکار ہی ایسا نہو کوئی مکر پھیلائے
صاحبقران نے فرمایا اے مریخ اس قسم کے خیالات ہمارے دل مین نہین آتے ہین تم ہمین مانع نہو ہم ضرور
جائینگے اگر تمہارا دل گوارا نکرے تو ہمارے ہمراہ جانے کی کوئی ضرورت نہین ہی مریخ آفتاب علم نے کہا مین آپکے ہمراہ
رکاب ہون مجھے کیا عذر ہی صاحبقران اپنی جگہ سے اٹھے بدیع الملک نوجوان بھی امیر کے ہمراہ ہوے اور جملہ
سردار بھی ساتھ چلے صاحبقران در بارگاہ پر تشریف لائے دیکھا ایک ابر تیرہ و تار سامنے سے آتا ہی برقین چمک
رہی ہین ہوا اس زور سے چلتی ہی کہ جنگل کے درخت جڑ سے اکھڑے جاتے ہین بارگاہ بھی جنبش مین ہی جھونکے یہین
یہ معلوم ہوتا ہی کہ ابھی بارگاہ زمین پر گر پڑے گی اور بہت سے خیمے اکھڑ گئے ہین لشکر کے گھوڑے کھل گئے
ہین ہوا مین چارون طرف تباہ ہین صاحبقران نے فرمایا خیام کا جلد بند و بست کرو طنابین مستحکم کر کے کھینچو
ملازمین خیام کی درستی مین مشغول ہوے صاحبقران نے دیکھا کہ وہ ابر قریب آیا زمین پر اترا مگر کچھ صورت اسکی
تبدیل نہین ہوئی صاحبقران نے مریخ سے کہا اس ابر کی صورت ابھی تک تبدیل نہین ہوئی ہی اسکا کیا سبب ہی
مریخ نے عرض کی ہمعصر سامری اس ابر کے اندر ہی کچھ عجائبات و غرائبات کر رہا ہوگا جب فراغت پائیگا تو ابر کو ہٹا
کے اپنے تئین ظاہر کریگا صاحبقران یہ باتین کر رہے تھے کہ دوسرا ابر آسمان پر آیا اور قریب اس ابر کے پہونچ
کے شق ہوا سب نے دیکھا ایک جوان سیہ فام مگر سر کی جا پر ایک روشنی معلوم ہوتی ہی اس ابر سے عیان ہوا
صاحبقران نے مریخ سے فرمایا یہ کون شخص ہی مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ وہ شخص ہی جسکے رہا کرنے کو مین نے
منع کیا تھا معلوم ہوتا ہی شعلہ پوش جادو نے اسکو قید سے رہا کرایا ہی دام مکر مین پھنسایا ہی دیکھیے اگر بدیع الملک
نوجوان اسکے حال سے آگاہ ہو جائینگے تو قتل کرینگے بڑی لڑائی پڑیگی یہ بھی مالک طلسم ہی اور یہ ملعون بڑا
زبردست ہی علم حکمت مین بھی دخل رکھتا ہی اسکے برابر کوئی صاحب عقل دوسرا اس طلسم مین نہین ہی اسنے خاص اپنی زور
طبیعت سے ایک طلسم بنایا ہی اس طلسم مین جو جو باتین نئی پیدا کی ہین وہ سوائے اسکے اسوقت مین دوسرا نہین کر سکتا
ہی دیکھیے اب کیا ہوتا ہی ہمعصر سامری کی آمد کی خبر سنکر تو مجھے کچھ خیال تھا ہی مگر آفتاب ہزار سر کا آنا اور بھی قیامت ہی دیکھیے
یہ کیا غضب کرتا ہی صاحبقران نے فرمایا اے مریخ تم خدا کو قادر نہین جانتے ہو ابھی تک تمہارے عقیدے مین قوت نہین
ہی بڑے افسوس کی بات ہی ع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است + اگر یہ آیا تو کیا کر سکتا ہی اگر اس سے خوف ہی مقابلہ تک
ہم سمجھ لینگے مریخ آفتاب علم نے جو صاحبقران کو آزردہ پایا عرض کی یا صاحبقران مین ان لوگون کی اس
مکاری اور غداری سے خائف نہین ہون بلکہ میرے عرض کرنیکا منشا یہ ہی کہ یہ لوگ مکار ہین ایسے جہانتک ہو سکے بچنا بہتر ہی
صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہی وہی سبکی حفاظت کرتا ہی یہ بات ہمارے اختیار سے باہر ہی کہ کسیکی فکر سے بچ سکین خدا
ہر حال مین ہمکو بچاتا ہی مریخ نے عرض کی مین نے صرف انکی مکاری آپسے عرض کی ہی ورنہ مین کسیطرح خائف نہین ہون صاحبقران
خاموش ہو رہے آفتاب ہزار سر وہان اترا جو کچھ لشکر اسکے ہمراہ تھا وہ بھی وہین مقیم ہوا صاحبقران اپنی بارگاہ مین واپس آئے بدیع الملک

نوجوان سے فرمایا کہ آفتاب ہزار سر جسکا نام ہی اُسکا سر نہین معلوم ہوتا ہی ایک روشنی نظر آتی ہی بدیع الملک نے
عرض کی کہ مین نے بھی اس امر کے دریافت کرنے کی بہت کوشش کی مگر نہین معلوم ہوا کہ کیا ہی امیر نے فرمایا مریخ آفتاب علم
سے دریافت کرو حال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک نوجوان نے مریخ آفتاب علم کو بلایا فرمایا اے مریخ آفتاب
ہزار سر کا سر نہین نظر آتا ہی بلکہ ایک روشنی دکھائی دیتی ہی اسکا کیا سبب ہی مریخ نے عرض کی اسکا سحر ہی یہی ہے
ابھی آپ نے اس روشنی کو بے پردہ نہین ملاحظہ فرمایا ہی اُسکے چہرے پر نقاب ہی جسوقت وہ نقاب اُٹھاتا ہی اور
زیادہ روشنی ہوتی ہی اُسکی وجہ سے کسیکی آنکھ ٹھہر نہین سکتی ہی اُس عالم مین یہ اپنے سحر کو زور دیتا ہی اور اُسپر
سحر کرتا ہی یہ سب سحر سے بنایا ہی امیر نے فرمایا اسکا طلسم یہان سے کتنی دور ہی مریخ نے عرض کی کہ یہان سے بہت نزدیک
ہی طلسم بہت اچھا ہی مگر افسوس یہ ہی کہ اُس طلسم مین جسقدر چیزین ہین وہ سحر سے نہین بنی ہین بلکہ سب حکمت
کے ذریعہ سے بنائی گئی ہین صاحبقران نے فرمایا اُس طلسم کو بھی ضرور دیکھین گے کیونکہ بے سحر کے بنایا ہی اور
کیا کیا عجائب و غرائب اسمین ایجاد کیے ہین مریخ نے عرض کی کہ عجائب و غرائب وہان کے قابل دید ہین جسوقت
ملاحظہ فرمایئے گا خوش ہو جایئے گا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک نامہ دار نے بارگاہ پر آکے ملازمین سے کہا کہ ہمارا نام
اندر پہونچا دو ملازمین نے کہا ہم پیشتر تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا نامہ لیجاسکو گے اور اگر تمھاری طلبی ہوگی تو تم
چلنا یہ کہکر ہرکارے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوے بعد دعاے دولت کے عرض کی کہ ایک نامہ دار دربارگاہ پر حاضر
ہی ایک نامہ لایا ہی اُسکے واسطے کیا حکم ہی صاحبقران نے فرمایا اندر بلالو ہرکارے پھر باہر آئے نامہ دار کو اپنے
ہمراہ اندر لیگئے نامہ دار نے اندر آکے جو رونق بارگاہ صاحبقران کو دیکھا دنگ ہو گیا نامہ امیر کے پیشکیں کیا
صاحبقران نے نامہ کو پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ اے طلسم کشا براے عفو تقصیر خدمت فیروز ستارہ پیشانی خداوند طلسم
مین چل اور اُسکی اطاعت قبول کر ورنہ بہت پچھتائیگا سواے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا صاحبقران نے
جو اس مضمون کو پڑھا غصہ آگیا فرمایا اے نامہ دار اُس بدتہذیب یاوہ گو سے کہدینا کہ جو تجھسے ہمارے حق مین برائی
ہوسکے اُٹھا نرکھو اور اگر اب اس قسم کا اپنی زبان سے نکالے گا تو بہت پچھتائیگا نامہ دار نے جو صاحبقران کے چہرے کی
کیفیت حالت غصہ مین دیکھی کانپ گیا سلام کرکے بارگاہ کے باہر آیا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوا یہان کی کیفیت
یہ تھی کہ نامہ صاحبقران زمان کو آفتاب ہزار سر نے روانہ کیا تھا یہ جواب نامہ کی راہ دیکھ رہا تھا کہ نامہ دار نے
جاکے کہا آپ نے ایسی جگہ مجھکو بھیجا تھا کہ اگر کوئی بات منھ سے نکالتا تو زندہ آپکے پاس واپس نہ آتا آفتاب نے
کہا اُنھون نے جواب کیا دیا نامہ دار نے کہا جواب اُنھون نے ایسا دیا ہی جو مین آپکے سامنے بیان نہین
کرسکتا ہون جب آفتاب نے بہت پوچھا تو نامہ دار نے سب کیفیت بیان کی آفتاب کو بھی بہت غصہ آیا
کہا طبل جنگی اسیوقت ہمارے لشکر مین بجے صبح کو لشکر اسلام کے مقابلہ مین جا کے دیکھین کون کون ساحران
جلیل سے ہمارے مقابلہ مین آتا ہی اور کیا ہوتا ہی غرض لشکر آفتاب مین اُسیوقت طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر
اسلام کے یہان موجود تھے یہ سب خبر لیکر روانہ ہوے بارگاہ صاحبقران مین آئے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی
بجا لائے اور عرض کی کہ آفتاب نے طبل جنگی بجوایا ہی امیر نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی طبل ایزدی بجوا دیا سیدربانی طبل جنگی
بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جب آفتاب عالمتاب فلک
چہارم پر جلوہ گر ہوا تو آفتاب ہزار سر اسباب سحر سے آراستہ ہوکر میدان جنگ مین آیا اپنے ہمراہ لشکر ذلیل کو بھی لایا
اُس طرف سے صاحبقران زمان مع لشکر گران میدان مین آئے بہادرون نے پرے جمائے نقیبون نے

نقابت کی کڑکیت کڑکا کھکر ہٹے آفتاب نے اپنا تخت آگے بڑھایا للکار کر آواز دی ای فرقہ خدا پرستان تمہین سے
جسکو اپنے سحر پر ناز ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر مریخ آفتاب علم صف سے آگے بڑھا صاحبقران کے
سامنے آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان مرحمت فرمائیے ہمچشمون مین عزت بڑھائیے امیر نے
فرمایا ای مریخ اور ساحر یہان موجود ہین وہ جائینگے تمکو ابھی کیا ضرورت ہے مریخ آفتاب علم نے عرض کی اور ساحر
اس لائق نہین ہین جو اُسکے مقابلے مین جائین امیر نے فرمایا خدا حافظ ہے میدان مین جاؤ دشمن کو خاک و
خون مین ملاؤ کے آؤ مریخ آفتاب علم نے پایہ رکاب کو بوسہ دیا اور جانب میدان روانہ ہوا اُسکے مقابلہ مین آکے
کہا کہ اوبا وہ گو کیا لاف وگزاف منہ سے نکال رہا ہے مقام ادب ہے خاموش رہ آفتاب ہزار سر نے کہا ای مریخ
تجھکو یہ بات زیب نہ تھی کہ شاہزادہ طلسم ہوکر ایک خلاف مذہب کی اطاعت اختیار کرے اور پھر اُسکی طرف
سے میرے مقابلہ مین آئے مریخ نے کہا تجھکو میرے کام مین دخل نہین ہے جو میرے مزاج مین آیا وہ مین نے کیا آفتاب
نے کہا اچھا جو تیرے بھروسے کا سحر ہو مجھپر کرلے کہ تیرے دلمین حوصلہ باقی نہ رہے مریخ نے جواب دیا کہ ہمارے آقاے نامدار
کا یہ دستور نہین ہے کہ وہ کسی پر پہلے وار کرین وہی ہم خادمون کی بھی خصلت ہے جب تیرے شر سے خدا بچا لیگا تو ہم بھی
وار کرینگے آفتاب نے ہنسکر کہا کہ ای مریخ تیرے دل مین حسرت رہجائیگی اور کچھ حاصل نہوگا مریخ نے کہا تجھے اس
سے کیا اگر تو ارادہ سحر رکھتا ہے مین موجود ہون سنکر آفتاب ہزار سر نے نقاب چہرے سے الٹی مریخ جادو بھی سنبھلا
سحر کرنا شروع کیا آفتاب نے ایک نارنج اپنی جھولی سے نکالکر طرف آسمان کے پھینکا وہ نارنج دور جاکے پھٹا اور اُس مین
سے ایک نور پیدا ہوا مریخ آفتاب علم کو اُس نور نے چارون طرف سے محصور کرلیا مریخ نے ایک ڈبیا اپنی جھولی سے نکالی
اُسکو کھولا خاک سیاہ نکالکر اُڑائی خاک چارون طرف پھیلی وہ نور دفع ہوا تاریکی چھاگئی آفتاب نے ایک نشتر
اپنی جھولی سے نکالا پیشانی پر مارا چند قطرے خون کے اپنے ہاتھ مین لیے کچھ اسم سحر پڑھکر مریخ کیطرف پھینکے وہ
قطرے برق بنکر مریخ پر گرے مریخ نے بہتیرا کیا مگر نہ رک سکے چارون طرف سے مریخ کو ایک برق نے گھیر لیا مریخ
نے نکلنے کی بہت کوشش کی مگر نکل نسکا آفتاب قریب پہونچا ایک ناریل جھولی سے نکالا اُسمین پانی بھرا تھا وہ
اُس پر چھڑکا شعلہ برق غرق زمین ہوگئی سب نے دیکھا تو مریخ آفتاب علم کو وہان نہ پایا صاحبقران کو یہ حالت
دیکھکر بہت افسوس ہوا آفتاب نے پھر نعرہ کیا کہ جسکو حوصلہ باقی ہو وہ میرے مقابلے مین آئے اپنے اپنے ہنر سحر دکھائے
اور ایک ساحر صاحبقران کے لشکر سے اُسکے مقابلہ مین گیا آفتاب نے اُسکو بھی اسیر کیا اسی طور سے تا بہ شام
بہت ساحر لشکر اسلام سے گئے اور سب اسیر ہوے جب آفتاب غروب ہوا تو دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ
کی جانب روانہ ہوے صاحبقران جو اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار صاحبقران کے پاس آئے سب نے
عرض کی یا امیر آج بڑا ستم ہوا وہ ساحر جلیل گرفتار ہوگیا جسکا مثل اس طلسم مین نہین ہے اور اُسکی وجہ سے لشکر مین قوت
تھی سب ساحرون سے لشکر خالی ہوگیا اُسکے مصاحبین جو ساحران نامی و گرامی تھے وہ بھی اُسکے ساتھ اسیر ہوگئے اب
کیا ہو سکتا ہے صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے جب کل وہ میدان مین آئیگا دیکھا جائیگا اسی ذکر مین شب بسر کی
صبح کو پھر صاحبقران مع لشکر میدان جنگ مین تشریف لائے اُس طرف سے آفتاب ہزار سر اپنے ساتھ چند
ساحرون کو لیکر امیر کے مقابلہ مین آیا طرفین کے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کھکر ہٹے آفتاب
جادو نے تخت اپنا آگے بڑھایا نعرہ کیا ای فرقہ خدا پرستان تم مین سے جس ساحر کو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر
رفیق جادو اور شفیق جادو صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوے عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان عطا فرمائیے

امیر نے فرمایا ای رفیق جادو کل کی کیفیت تم دیکھ چکے ہو آج مین تمکو نہین جانے دونگا میرا قصد یہ ہے کہ آج ساحرونکو مقابلے مین
نہ بھیجون سب غیر ساحر آج لڑین رفیق نے عرض کی یا صاحبقران جیسے ساحر اس طرح گرفتار ہو جاتے ہین تو غیر ساحر کیا چیز
ہین امیر نے فرمایا خدا مالک ہے مین خود مقابلہ کرونگا بدیع الملک نے جو یہ باتین سنین کہا ای رفیق جادو آج مین اس سے
مقابلہ کرونگا رفیق جادو نے بدیع الملک سے بھی یہی کہا کہ ابھی آپ مقابلہ نہ کیجیے غلام کو اجازت میدان دیجیے
دیکھیے کیا ہوتا ہے آخر مین آپکو اختیار ہے بدیع الملک خاموش ہوے صاحبقران سے رفیق نے عرض کی امیر بھی
مجبور ہوے اسکو اجازت میدان دیکر رخصت کیا رفیق جادو پیدل روانہ ہوا میدان مین آیا آفتاب نے اسکی طرف
دیکھا کہا ای رفیق کیا تکلیفین قید خانے کی فراموش کین جو اسطرح مجھسے مقابلہ کرنے آے ہو رفیق جادو نے کہا کہ ای
آفتاب مجھپر تکلیف قید بہت کم تھی اسوجہ سے مین رہا ہوتے ہی اسکو بھول گیا مگر تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تمھین بھی اپنا
وہ زمانہ یاد ہے یا نہین آفتاب نے جو دندان شکن جواب پایا سر جھکا کے کہا اچھا اس گفتگو بیجا سے کیا حاصل ہے جس
واسطے میدان جنگ مین آئے ہو اس کام کو انجام دو رفیق جادو نے کہا ہمارے آقا کا دستور ہے کہ وہ جنگ مین سبقت نہین
کرتے ہین اور یہی قاعدہ ہم لوگون کا بھی ہے کہ کسی جنگ مین پہلے وار نہین کرتے اگر ہمکو تمھاری ضرب سے خدا بچائیگا تو ہم بھی
حملہ کرینگے آفتاب نے کہا ای رفیق مین یہی خیال کرتا ہون کہ تمھارے دل ہی مین ہوس رہجائیگی اور حملہ نکر سکوگے رفیق
نے کہا تمھین اس سے کیا مطلب ہے اگر وار کرنا ہے کرو آفتاب نے کہا ای رفیق اب بھی میرا کہنا قبول کرو خاطر نہ ملول کرو
دیکھو فیروز ستارہ پیشانی خداوند طلسم کیا کیا قدرتین رکھتا ہے اور کیسی کیسی چیزین اسنے بنائی ہین کہ عقل ہماری
تمھاری کام نہین کرتی ہے اس طلسم کے عجائب و غرائب کیسے بنائے ہین دوسرے کے امکان سے باہر ہین علاوہ
اسکے اب انکو یہ قدرت اسوقت حاصل ہے کہ اپنے طلسم مین جسکو چاہین عمر ابد عطا کردین اور جسکو چاہین ابھی فنا
ہو جاے پھر ایسے خداوند کو چھوڑ کے تم لوگون نے ایک مسلمان مسافر کی اطاعت قبول کی ہے یہ بالکل تمھاری عقل سے
دور ہے اگر اپنی عمر اور راحت کی فراوانی درکار ہے تو ہمارے خداوند کی اطاعت قبول کرو اور اپنے عفو تقصیر کے خواستگار
ہو اطاعت اسلام سے منھ موڑو حمزۂ ثانی کی اطاعت کو چھوڑو ایسا نہو غضب خداوندی تمپر نازل ہو جاے تم مین سے
ایک ایک ساحر اپنے کیے کی سزا پاے اس ترکیب سے اس گفتگو کو آفتاب ہزار سحر نے بیان کیا اور اسمین سحر بھی شامل کیا
کہ رفیق جادو کا دل بھر آیا ہاتھ باندھکر آفتاب کے قریب پہونچا کہا مین آپسے پناہ مانگتا ہون آپ اپنے ہمراہ مجھکو خدمتین
خداوند طلسم کے لے چلیے اور خطا معاف کرا دیجیے مین بہت نادم ہون آفتاب نے کہا مین یون تمھین نہین لیجاؤنگا رفیق نے
کہا جسطرح آپکے مزاج مبارک مین آے مجھکو لیچلیے مین راضی ہون آفتاب نے اپنے ملازمین کو آواز دی وہ
لوگ آئے آفتاب نے کہا زنجیرین لاؤ زنجیرین بھی ملازمین نے لاکر رکھین طوق آہن بھی موجود کیا آفتاب نے رفیق
سے کہا اس قید کو پہنو اور اس صورت سے میرے ہمراہ چلو رفیق جادو نے اسیوقت سب قید پہن لی آفتاب نے
ملازمین سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو ملازمین نے رفیق جادو کی زبان مین سوزن دیا اپنے ہمراہ لیگئے
چلتے وقت رفیق جادو کو ہوش آیا تو اپنے کو اس حال مین پایا حیران ہو گیا مگر مجبور سب کے ساتھ چلا گیا یہان آفتاب
ہزار سحر نے پھر نعرہ بلند کیا کہ ای فرقۂ اسلام کیا اب تم مین کوئی اور باقی ہے یہ سنکر شفیق جادو صاحبقران کے قریب حاضر
ہوا اور پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی یا صاحبقران مجھکو بھی اجازت میدان مرحمت فرمائیے مین بھی جاکر اس سے
مقابلہ کرون آپ نے اسوقت ملاحظہ فرمایا کہ رفیق جادو کو کس عنوان سے اس مکالمے گرفتار کیا باتون باتون مین
سحر کردیا اور انکو ثابت نہوا جو سحر کو دفع کرتے صاحبقران نے کہا اب مین تمھارا جانا مناسب نہین جانتا ہون

کیونکہ اُسنے یہ کہکے آواز نہین دی کہ ساحر میرے مقابلے مین آئے مین خود جاتا ہون رفیق جادو نے عرض
کی یا امیر اگر مین نجاؤنگا تو میرے دل مین حسرت رہجائیگی اور لوگ طعنہ زن ہونگے کہ بھائی کو اپنے سامنے اسیر
کرا دیا اور کوشش نہ کی میرا جانا مناسب ہی صاحبقران نے اسکو بہت منع کیا مگر شفیق جادو نے بڑی کوشش
سے اجازت لی اور میدان مین آیا آفتاب نے اِسکو دیکھکر کہا اے شفیق کیا تمھین اسیری اچھی معلوم ہوتی
ہی شفیق نے جواب دیا او بیہودہ کیا یاوہ گوئی کرتا ہی تجھکو اپنے سحر پر بڑا ناز ہی دو تین سردارون کو بمکر گرفتار کرکے
بڑا ساحر بن گیا آفتاب نے جواب دیا کہ مین نے سر میدان بزور سحر سب کو گرفتار کیا اور کوئی میرا کچھ نہ کرسکا جو
تمھارے یہان افسر علی یعنی مریخ آفتاب علم شاہزادہ طلسم یکتائے روزگار تھا وہ بھی سر میدان اسیر ہوا اور جو جو
ساحران نامی تھے وہ سب گرفتار ہوے اگر سحر مین مجھسے اچھے ہوتے تو کیون اپنے تئین مبتلاے بلا کرتے اب تو
میرے مقابلے کے واسطے آیا ہی تجھے بھی گرفتار کرکے لیجاؤنگا پھر دوسرے کو بلاؤنگا شفیق نے جواب دیا کہ اے
آفتاب یہ خیال خام تصور ناتمام ہی آفتاب نے کہا اچھا سحر کر مین دیکھون کہ تجھ مین کیا کمال ہی شفیق
جادو نے کہا مین سبقت نکرونگا پہلے تو سحر کر پھر مین بھی سمجھ لونگا آفتاب جادو نے کہا اے شفیق مین سحر تو بعد مین
کرونگا مگر پہلے ایک بات تجھسے دریافت کرتا ہون اِسکا جواب مجھے بہت سمجھکے دینا شفیق نے کہا جہانتک ہوگا
مین جواب دونگا آفتاب نے ایک آئنہ اپنی جھولی سے نکالا اور کہا اے شفیق مین نے سُنا ہی کہ تم کسی پر عاشق ہو
شفیق نے کہا بالکل غلط ہی آفتاب نے کہا بھلا اس تصویر کو پہچانتے ہو یہ کہکر وہ آئنہ شفیق کے سامنے رکھا شفیق نے
جو آئنہ کو دیکھا ایک صورت زیبا نظر آئی کہ شفیق کا دل بیقابو ہو نیرہا بیتاب ہوگیا آفتاب نے جلدی سے اُس تصویر
کو جھولی مین رکھلیا شفیق نے کہا اے آفتاب مین اُسیر عاشق ہون ایکبار پھر مجھے اور اُس تصویر کو
دکھادے آفتاب نے کہا اب مین ہرگز نہ دکھاؤنگا شفیق نے کہا اگر نہ دکھاؤگے تو میری جان جائیگی آفتاب
نے کہا ایک شرط اگر میری قبول کرو تو مین ابھی تمکو یہ تصویر دکھادون شفیق نے کہا جو کچھ کہو مجکو منظور ہے
آفتاب نے کہا اپنی عفو تقصیر کیواسطے خداوند طلسم کی خدمت مین قید آہن پہنکر چلو جب وہ خطا تمھاری
معاف فرماوینگے تو مین اس نازنین کو تمھارے پاس حاضر کردونگا شفیق حالت محویت مین تھا کہا اے آفتاب
مجھے منظور ہی مین تمھارے ہمراہ چلتا ہون آفتاب نے کہا یون نہ چلو قید آہن پہن لو شفیق نے کہا مجھے کیا انکار
ہی آفتاب نے اُسی وقت زنجیرین منگائین ملازمین اسکے قید آہن لیکر آئے اس نے کہا اے شفیق جا دیکھ
یہ سب موجود ہی شفیق نے بڑھکر سب قید پہنی آفتاب نے ملازمین سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو ملازمین
بڑھکے شفیق کی زبان مین سوزن دیتے ہی تھے کہ اسکو ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا بہت حیران ہوا آفتاب نے
ملازمین سے کہا اسکو یہان سے لے جاؤ ملازمین شفیق کو بھی وہان سے لیگئے آفتاب نے نعرہ کیا کہ اب کون
دلیر ہی جو میرے مقابلے مین آئے ہنر دکھلائے اِسکی صدا سنکر صاحبقران نے چاہا مین مرکب بڑھاکے جاؤن
بدیع الملک نے عرض کی یا امیر مجھے اجازت مرحمت ہو کہ مین جاکر اسکو قتل کرون صاحبقران نے فرمایا
مین خود جاتا ہون بدیع الملک نے عرض کی آپکو ابھی تشریف لے جانے کی ضرورت نہین ہی جب مین ناکامیاب
ہون اسوقت آپکو اختیار ہی صاحبقران خاموش ہو رہے بدیع الملک نے سلام رخصت کیا میدان کو
روانہ ہوے آفتاب نے جو بدیع الملک کو آتے ہوے دیکھا کہا اے جوان کیا تو بھی ساحر ہی بدیع الملک
نے کہا ہم سحر اور ساحر دونو پر لعنت کرتے ہین سحر ہمارے مذہب مین حرام ہی آفتاب نے کہا پھر تو مجھسے

کیا مقابلہ کریگا بدیع الملک نے فرمایا اس بحث سے تجھکو کیا فائدہ ہی جو تیرے مزاج مین آئے سحر کر آفتاب نے
بہت سے شعبدات کیے مگر بدیع الملک پر کارگر نہوے جب یہ بہت سے سحر کرکے تھکا تو اُسنے بدیع الملک
سے کہا اب مین تیرے حربے کا مشتاق ہون بدیع الملک آگے بڑھے اسپر تلوار کا وار کیا آفتاب نے سپر
سحر کو اٹھایا وار کو روکا اپنی کمر سے نیمچہ سحر نکالا بدیع الملک پر وار کیا بدیع الملک نے اسکے وار کو خالی دیا
اُسنے پھر وار کیا بدیع الملک نے پھر وار اسکا خالی دیا آفتاب جب مجبور رہوا اور اسکو یقین ہوا کہ یہ جوان
ضرور مجھے ہلاک کریگا سحر کرکے غرق زمین ہوگیا بدیع الملک تلوار کھینچکر اسکی فوج پر جا پڑے چند
ساحرون کو قتل بھی کیا ساحرون نے یہ حال دیکھکر پناہ طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب ساحر
ہاتھ باندھکر بدیع الملک کیخدمت مین حاضر ہوے ایمان لائے بدیع الملک خوشی خوشی اپنے لشکر کی
جانب واپس ہوے صاحبقران بہت خوش ہوے طبل خوشی پر چوب پڑی امیر اپنی بارگاہ کیطرف روانہ
ہوے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو مقابلہ بدیع الملک سے فرار ہوکر بھاگا اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا بدیع الملک نوجوان اُس روز اسوجہ سے
اُسکی بارگاہ تک تشریف نہ لے گئے تھے کہ چند کفار نے طبل بازگشت بجوا دیا تھا اور چند خدمت بدیع الملک
مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوے تھے اس وجہ سے بدیع الملک نوجوان اُسکی بارگاہ تک نہین
گئے تھے اور خیام لشکر آفتاب تباہ نہین کئے تھے مگر آفتاب جو اپنی بارگاہ مین واپس آیا تو ہمعصر سامری
کے پاس گیا سب کیفیت بیان کی ہمعصر سامری نے کہا اب تم کچھ فکر نکرو جب کل لشکر میدان مین جائیگا
تو مین آؤنگا سب فوج حمزہ کو کھا جاؤنگا آفتاب وہان سے واپس آیا اور اسکو امید قوی ہوئی کہ اب
مسلمان کیونکر بچین گے اسی خوشی مین یہ شب بھر بیدار رہا جب صبح ہوئی تو پھر اپنے بقیہ لشکر کو میدان مین
لے گیا امیر عالی توقیر بھی میدان مین تشریف لائے دونون لشکرون نے پرے جمائے نقیبون نے نقابت
سے فراغت کی آفتاب چاہتا ہی کہ آگے بڑھے کہ ایک آواز مہیب آئی دونون لشکرون کے لوگ نگران ہوے
گھوڑے بھڑکنے لگے عجب کیفیت ہوئی صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا معلوم ہوتا ہی ہمعصر سامری
آتا ہی بدیع الملک نے عرض کی مجھکو بھی یہی گمان ہی یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک دیو صورت حیوان سیرت
پر ہنر عجیب انداز سے لشکر کے سامنے آکھڑا ہوا پکار کے کہا ای حمزہ ثانی تو کہان ہی آج میرے مقابلے مین
آ کچھ جوہر جرأت دکھا صاحبقران زمان نے گھوڑے کو پرے سے آگے بڑھایا اسکے مقابلہ مین آئے ہمعصر
سامری نے کہا ای حمزہ اب اطاعت فرود کیون نہین اختیار کرتا ہی اور اپنے مذہب سے کیون نہین
انکار کرتا صاحبقران نے تیغ میان سے نکالی فرمایا او بیہودہ اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ سر تن پر
نہوگا ہمعصر سامری نے جو یہ کلمہ سخت زبان صاحبقران سے سنا ہاتھ بڑھایا امیر کی کمر مین ہاتھ ڈالدیا قصد
یہ ہوا کہ صاحبقران کو کھا جاؤن مگر امیر نے لنگر قایم کیا اُسنے بہت بہت زور کیا مگر صاحبقران کو اٹھا نہ سکا
جب مجبور ہوا تو اسنے سحر کرنا شروع کیا یہان صاحبقران کے پاس حرز ہیکل موجود تھی سحر کیونکر تاثیر کرتا یہ
سحر کرکے بھی مجبور ہوا صاحبقران زمان نے فرمایا ای ہمعصر سامری اب بھی خیر ہی تو اپنے ارادے سے

باز رہو اور اس دین باطل کو ترک کرو ہمعصر ساحری نے جواب دیا کہ اے حمزہ تو اپنے زور بازو پر اسقدر نازان
ہے مین ہرگز اپنے مذہب سے نہ پھرونگا اگر اسوقت تو میرے قبضے مین نہین آتا ہے تو دوسرے وقت تجھکو زیر
کرونگا مگر اب مین تجھکو اجازت دیتا ہون کہ تو اپنا وار کر صاحبقران نے اسکا ہاتھ پکڑکر جھٹکا دیا کہ ہمعصر ساحری
دنگ ہوگیا سحر کرکے اپنے تئین غرق زمین کیا صاحبقران کے ہاتھ سے اسکا ہاتھ نکل گیا ہمعصر ساحری غرق
ہوا اسکی طرف جو اور لوگ تھے وہ طبل بازگشت بجواکر پلٹے صاحبقران بھی اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ہمعصر ساحری کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو غرق زمین ہوا تو اپنی جگہ پر آیا اُسی وقت اسنے آفتاب ہزار سر کو بلایا آفتاب سے کہا حمزہ کے پاس جبتک
تحفہ جات موجود ہین تب تک قابو مین نہین آئیگا آفتاب نے کہا اب تحفہ جات کیونکر ملسکتے ہین ہمعصر ساحری نے
کہا مکر لینا چاہیے آفتاب نے کہا اگر یون بن نہین پڑیگا بیشتر حمزہ ثانی سے کچھ دنون کی مہلت طلب کرو دیکھو وہ
مہلت دیتا ہے یا نہین ہمعصر ساحری نے کہا مجھے یقین ہے کہ حمزہ ثانی ضرور ہی مہلت دیگا کیونکہ مین نے اکثر اُسکی
تعریف سُنی ہے کہ بہت صاحب جرأت ہے آفتاب نے اُسی وقت ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ ہمین درستی
فوج کرنے کی نہایت ضرورت ہے اس واسطے ایک ہفتہ کی مہلت درکار ہے جب یہ نامہ تیار ہوگیا ایک ساحر کو بلایا
نامہ دیکر کہا یہ نامہ صاحبقران ثانی کے پاس لیجا اگر وہ کچھ کلمات سخت و درشت کہین تو اُسکا جواب نہ دینا
خاموش ہو رہنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا حمزہ ثانی کی بارگاہ کے قریب پہونچا یہان نگہبان دربارگاہ پر
بیٹھے تھے ساحر کو جو آتے دیکھا سب نے منع کیا ساحر نے نامہ دکھایا نگہبانون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین جو کچھ
حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا ساحر وہان ٹھہر گیا چوبدار صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوے عرض کی ایک ساحر دربارگاہ
پر حاضر ہے قاعدے سے کسی کا نامہ دار معلوم ہوتا ہے امیدوار باریابی بھی ہے اگر حکم ہو تو یہان حاضر کیا جائے
صاحبقران نے فرمایا اندر بلاؤ ساحر کو چوبدار اپنے ہمراہ اندر بارگاہ کے لے گئے ساحر نے نامہ صاحبقران کو دیا امیر
نے نامہ کے مضمون کو پڑھا پشت پر تحریر کردیا کہ ہمنے مہلت دی جب تمھارے مزاج مین آئے ہمسے مقابلہ کرنا
یہ نامہ لکھکر ساحر کو دیا ساحر امیر سے رخصت ہوا یہان آفتاب اسکا منتظر تھا ساحر نے آکر جواب نامہ آفتاب
کو دیا آفتاب نے جو جواب دیکھا اپنے دلمین سوچا بہت خوش ہوا ہمعصر ساحری کے پاس آیا کہا واقعی جیسا آپ
نے فرمایا تھا حمزہ ثانی نے اسی سے پڑھکے کہا یعنی اس نامہ کے جواب مین کیا لکھا ہے کہ جب تمھارے مزاج مین
آئے ہمسے مقابلہ کرنا ہمعصر ساحری نے کہا حمزہ کی بہادری مین فرق نہین ہے مین نے بہت سی لڑائیان حمزہ کی
دیکھی ہین اور خوب آگاہ ہون حمزہ کا مثل نہین ہے مین خود اُس سے مقابلہ کرنے مین عاجز ہون مگر کیا کرون مجھ
سے نہین رہا جاتا اگر نہین لڑتا ہون تو طلسم غارت ہوتا ہے اور اگر اُس سے مقابلہ کرتا ہون تو خوف جان ہے مگر اب اس
تدبیر سے بہتر کوئی بات نہین ہے کہ حمزہ ثانی کے تحفہ جات اپنے قبضے مین کرنا چاہیے اور اسم اعظم بند کرنا چاہیے جبتک
یہ انتظام نہوگا حمزہ اسیر نہوگا آفتاب نے کہا پھر آپنے کیا فکر کی ہے ہمعصر ساحری نے کہا میرے نزدیک یہ بات مناسب
ہے کہ کوئی شخص رات کو جائے اور حمزہ کو اثنائے خواب مین اسیر کرکے لے آئے اور اگر حمزہ کو نہ لاسکے تو
اُسکے گلے سے حرز ہیکل اُتار لائے آفتاب نے کہا افسوس ہے کہ اس کام کے واسطے یہان کوئی

موجود نہین ہمعصر سامری نے کہا ای آفتاب اگر کوئی نہین ہے تو تم خود جاؤ اور اپنے تئین بصورت جلال صاحبقران کے خیمے مین پہونچاؤ امیر کی حرز ہیکل لاؤ اور اگر صاحبقران کو لا سکو تو بہت اچھی بات ہے آفتاب نے کہا مین آج شب کو جاؤنگا جسطرح بن پڑیگا امیر کو لاؤنگا اور اگر صاحبقران کو نہ لا سکونگا تو حرز ہیکل ضرور لاؤنگا یہ کہکر آفتاب وہان سے اپنی بارگاہ مین آیا تمام دن اسنے اسی فکر مین بسر کیا کہ کس صورت سے بارگاہ امیر مین جاؤن اور کیونکر صاحبقران کو لاؤن جب دن گذر گیا تو اسنے اپنے تئین غرق زمین کیا اور صاحبقران کی بارگاہ مین آ کر پہونچا مگر سحر کے ذریعہ سے اپنے تئین نظر مردم سے پوشیدہ رکھا یہان سب سردار جمع تھے جنگ کی صلاحین ہو رہی تھین سب لوگ خوش و خرم بیٹھے تھے آفتاب ہزار سر نظر مردم سے پوشیدہ بیٹھا رہا جب رات زیادہ گئی اور سب لوگ صاحبقران زمان سے رخصت ہو کر اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوئے امیر بھی فرش خواب پر تشریف لائے تھوڑی دیر تک بیدار رہے جب عرصہ ہوا تو صاحبقران نے آرام فرمایا جب امیر غافل ہو گئے تو آفتاب ہزار سر قریب آیا صاحبقران کے گلے سے حرز ہیکل اُتارنا چاہی امیر کی آنکھ کھل گئی چارون طرف نگاہ کی کسیکو نہ پایا پھر صاحبقران تھوڑی دیر مین غافل ہو گئے آفتاب نے اپنی جھولی سے بیہوشی نکالی امیر کے دماغ مین پہونچائی صاحبقران کو چھینک آئی امیر بیہوش ہوئے آفتاب نے امیر کے گلے سے حرز ہیکل اُتاری چاہا صاحبقران کو لے چلوں مگر ہمت نہ پڑی مجبور ہو گیا حرز ہیکل لیکر وہان سے پھر غرق زمین ہوا اپنی بارگاہ مین آیا رات بہت قلیل باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہو گئی یہان صاحبقران زمان بیدار ہوئے حرز ہیکل گلے مین نہ پائی حیران ہوئے خادم جو اُسوقت حاضر خدمت تھے سب سے فرمایا سب نے عرض کی یا صاحبقران ہم لوگ شب بھر بیدار رہے اگر کوئی آتا تو ہمکو ضرور معلوم معلوم ہوتا مگر کوئی بارگاہ مین نہین آیا خواجہ کو اس امر کی خبر ہوئی خواجہ بارگاہ صاحبقران مین آئے چارون طرف دیکھا کسی طرف نشان قدم نہ پایا خواجہ نے کہا یا صاحبقران کسیطرف نشان قدم بھی نہین معلوم ہوتا ہے یہ کہکر خواجہ نے فرش بارگاہ کی ایک گوشہ کی جانب فرش کو چاک پایا وہان جا کر دیکھا تو ایک نقب معلوم ہوتی ہے خواجہ نے نقب کی صورت جو دیکھی تو دہنہ نقب بہت ہی چھوٹا پایا امیر سے عرض کی یا صاحبقران اس نقب کے منھ کو ملاحظہ فرمائیے آدمی کسیطرح نہین جا سکتا ہے کسی ساحر کا کام ہے کوئی ساحر حرز ہیکل لیگیا ہے صاحبقران نے فرمایا کل کیفیت معلوم ہو جائیگی خواجہ نے عرض کی مین ابھی اس امر کی تحقیق کرتا ہون معلوم ہو جائے گا یہ کہکر خواجہ وہان سے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا ۔

اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ حرز ہیکل صاحبقران کی لیکر آیا تمام شب فرط خوشی سے بیدار رہا جب صبح ہوئی تو حرز ہیکل لیکر ہمعصر سامری کے پاس گیا حرز ہیکل دکھائی ہمعصر سامری نے کہا ای آفتاب حرز ہیکل مجھکو دیدے اب مین اسم اعظم امیر بھی بند کیے لیتا ہون آفتاب نے حرز ہیکل ہمعصر سامری کو دی ہمعصر سامری نے اسی وقت حرز ہیکل کو الگ رکھی ایک دستک دی کہ ایک طائر سفید رنگ کا آیا ہمعصر سامری نے اس طائر کو اپنے پاس بلایا اور کچھ اس طائر سے کہا وہ طائر لشکر اسلام کیطرف روانہ ہوا یہان صاحبقران متردد بارگاہ کے آگے ٹہل رہے تھے اور بہت سے سردار بھی صاحبقران کے ہمراہ تھے امیر فرما رہے تھے کہ یہ کام سوائے ہمعصر سامری کے

دوسرے کا نہین ہے یہ ذکر تھا کہ ایک ساحر نے آکر گرد سر صاحبقران چکر مارا اور ایک وار ضرب آپ کی صاحبقران ہان
بیہوش ہوکر زمین پر گرے سردار جو صاحبقران کے ہمراہ تھے سب گھبرا گئے امیر کو اٹھا کے بارگاہ کے اندر لے گئے
صاحبقران کی عجیب حالت ہوئی یہ خبر بدیع الملک نوجوان کو معلوم ہوئی فوراً اپنی بارگاہ سے آئے صاحبقران
کے قریب آکے بیٹھے گلے سے لوح محفوظ اُتاری امیر کے گلے مین ڈالی صاحبقران کو ہوش آیا طبیعت درست
ہوئی امیر اُٹھ کے بیٹھے بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران مزاج مبارک کی اب کیا کیفیت ہے صاحبقران
نے فرمایا اب تسکین ہے کسی قسم کی تکلیف نہین ہے مگر اب فکر اسم اعظم اور حرز ہیکل کی کرنا ضرور ہے کفار سر اٹھاینگے داد کر
بہت کچھ پھیلاینگے بدیع الملک نے عرض کی کیا مجال جو کچھ بنا سکین خدا مالک ہے وہی ہر وقت مین حافظ و نگہبان
ہے صاحبقران نے فرمایا اور تو کچھ خوف نہین ہے لیکن اتنا خیال ہے یہ لوگ مکار ہین ایسا نہو کہ اور سرداران کو
اسیر کرکے لے جائین اور فیروز اطلاع دین وہ بھی یہین آئے لشکر گران ساتھ لائے اُس وقت کی زحمت
کے خیال سے اسوقت فکر کرنا خوب ہے بدیع الملک نے عرض کی ابھی تو اُن لوگون نے تھوڑے دنون کی مہلت
مانگی ہے دیکھین اب وہ کب طبل جنگی بجواتے ہین میدان مین آتے ہین صاحبقران نے فرمایا کیا عجب ہے
جو اب طبل جنگی بھی لشکر کفار مین بجے اور جنگ شروع ہو جائے بدیع الملک نے عرض کی جسوقت وہان طبل
جنگی بجے گا اُس وقت دیکھا جائے گا یہ ذکر تھا کہ ہرکارے بارگاہ صاحبقران مین آئے ہاتھ اٹھا کر صاحبقران
کو دعائے دولت دی پھر عرض کی کہ آج لشکر کفار مین طبل جنگی بجا ہے آفتاب ہزار سر کہتا ہے کہ مین کل میدان مین
جا کر اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا صاحبقران نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل
جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین تیاریان جنگ کی ہونے لگین مگر خواجہ عمرو ثانی جو لشکر
اسلام سے برائے تحقیق کیفیت حرز ہیکل روانہ ہوئے بصورت مبدل لشکر ساحران مین آئے آفتاب ہزار سر
کی بارگاہ کے قریب گئے ایک چوبدار کو بلایا جب وہ خواجہ کے پاس آیا اُسکو باتون مین لگا کے اپنے ہمراہ ایک
گوشے مین لے گئے وہان بیہوش کرکے اُسکا لباس اُتار لیا چوبدار کو داخل زنبیل کیا ایک نامہ ہاتھ مین لیا
آفتاب کے خیمے کے اندر آئے آفتاب اُس وقت تخت پر بیٹھا ہوا تھا بہت سے لوگ اُسکے پاس موجود تھے
سب سے کہہ رہا تھا کہ کل جا کر تمام لشکر اسلام کو گرفتار کرونگا ایک کو نہ چھوڑونگا آج مین نے حمزہ کا اسم اعظم بھی
بند کر دیا ہے ہمعصر سامری نے مجھکو بہت اچھی راے دی اگر یہ نہوتا تو مجھے مشکل پیش آتی کوئی سحر تازہ تیار کرتا
یا از راہ حکمت کوئی چیز بناتا اسکو گرفتار کر لیتا مگر اب بہت آسان ہو گیا صاحبقران کیا بنا سکینگے حرز ہیکل
اور اسم اعظم پر بہت نازان تھے آج مبتلاے سحر ہونگے کسی کروٹ چین نہ آتا ہوگا دل گھبراتا ہوگا عجیب کیفیت
بری حالت ہوگی آفتاب کے ہواخواہ اُسکی مدح و ثنا کرتے تھے کوئی کہتا تھا کسکی مجال ہے جو آپ سے مقابلہ
کرکے فتحیاب ہو کسی کا قول تھا اگر سامری جمشید ہوتے اور آپکے سحر کو دیکھتے یقین ہے حلقۂ غلامی کان مین
ڈالتے آپکے آگے سحر کا نام نہ لیتے یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک چوبدار نے آکر سلام کیا آفتاب نے کہا کیون اسوقت
کس واسطے یہان آیا ہے چوبدار نے ایک نامہ آفتاب کے ہاتھ مین دیا کہا حضور اس نامہ کو ملاحظہ فرمائین ابھی لشکر
اسلام سے ایک نامہ دار آیا یہ نامہ دیکر چلا گیا آفتاب نے کہا او مکار مجھے اپنے مکر مین پھنساتا ہے چوبدار نے
کہا حضور مین آپ سے خلاف نہین عرض کرتا ہون واقعی لشکر اسلام سے نامہ آیا ایک جوان لایا ہے مجھکو دیکر
بارگاہ کے دروازے پر ٹھہر گیا ہے اگر حکم ہو تو اسکو حاضر خدمت کرون یہ کہکر چوبدار پیچھے ہٹا آفتاب نے

ایک چیخ ماری کہ او مکار کہان جاتا ہی چوبدار لڑکھڑا کے زمین پر گرا اب جو لوگون نے خیال کیا تو ایک مرد لاغر چوبدار
کا لباس پہنے زمین پر پڑا ہی سبکو تعجب ہوا گھبرا کے سب نے آفتاب سے کہا حضور یہ کیا معاملہ ہی آفتاب نے
کہا یہ عیار لشکر اسلام کا ہی جسنے مجھے دھوکا دیتے آیا تھا بھلا مین اسکے مکر مین کیونکر گرفتار ہوتا جب مین نے اسم اعظم
حمزہ اور حرز ہیکل حمزہ اپنے قبضے مین کری اور اسکو مبتلاے سحر کر دیا تو اسکی کیا حقیقت تھی جو مجھکو دام مکر مین
پھنساتا یہ کہکر اسنے چند سردارون سے کہا اسکو یہان سے اٹھا لیجاؤ قید کرو مین عنقریب سامری کو بھی دکھاؤنگا مگر
اسکی حفاظت بہت اچھی طرح سے کی جائے یہ شخص بہت مکار معلوم ہوتا ہی لوگ وہان سے اُٹھا کے لیگئے ایک
خیمہ مین لیجا کر ڈال دیا اور خیمہ پر بہت سے لوگ تلوارین کھینچکر بیٹھے تھوڑی دیر نگذری تھی کہ خیمہ سے گانے کی آواز
آئی جو لوگ نگہبانی کر رہے تھے اُنکے دل بیتاب ہوگئے سبنے کہا یہ کون گاتا ہی تانے لگاتا ہی بعض نے کہا قیدی
جو آج اسیر ہوا ہی اُسکے سوا اس خیمہ مین اور کون ہی وہی گاتا ہوگا تانین لگاتا ہوگا بعض نے جوابدیا کہ وہ کیا گائیگا
اُسنے اپنی جان کے خوف سے ہوش نہوگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ گانے کی آواز بہت اچھی طرح سے آنے لگی
سبکے دل زیادہ بیتاب ہوے آپسمین یہ بات قرار پائی کہ خیمہ کے اندر چلکر دیکھو کون گاتا ہے دو تین آدمی باہر
رہے باقی نگہبان خیمے کے اندر آئے دیکھا قیدی زمین پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا ہی سب نے کہا کیون میان قیدی
یہان کون گا رہا تھا قیدی نے جواب دیا کہ مین کیا جانون کون گاتا تھا مین اس مصیبت مین مبتلا ہون لوگون نے
کہا ابھی خیمے کے اندر سے آواز آتی تھی قیدی نے کہا بھائی یہ بات ایسی نہین ہی جو بتائی جائے یہ کلمہ جو قیدی کی
زبان سے سبنے سُنا کہا اب ضرور ہی ہم اسکو تحقیق کرینگے قیدی نے کہا مین ہرگز نہ بتاؤنگا نگہبانون نے
کہا تمھین بتانے مین کیا عذر ہی قیدی نے جوابدیا کہ مین اگر تمھین بتادونگا تو میرا بڑا نقصان ہوگا اور گانے والا
میرے ہاتھ سے جائیگا نگہبانون نے کہا میان قیدی صاحب تم خاطر جمع رکھو گانے والا تمھارے ہاتھ سے نہین
جائے گا ہم صرف اُسکا گانا سنین گے قیدی نے کہا اس قید کو مجھسے دور کرو تو مین تمھین گانے والے کو دکھادون
نگہبانون نے قید جسم سے دور کی قیدی نے کہا آپ لوگ تھوڑی دیر کے واسطے باہر تشریف لے جائین مین جبتک
نہ بلاؤن یہان تشریف نہ لائیے گا نگہبان باہر آگئے خواجہ نے گلیم اوڑھکے آواز دی بھائی اندر آؤ گانیوالے
کو دیکھ جاؤ نگہبان اندر آئے خواجہ ایک کنارے کھڑے ہوگئے نگہبان چارون طرف دیکھنے لگے آپسمین کہا
یہان تو کوئی بھی نہین معلوم ہوتا ہی قیدی بھی کہین غائب ہوگیا بڑا غضب ہوا اب آفتاب ہزار سر کو جو یہ
خبر پہونچے گی تو وہ کیا کریگا اور ہم لوگون کو کیا سزا دیگا تعجب کی بات ہی ہم لوگ خیمہ کے چارون طرف موجود
رہے نہین معلوم قیدی کسطرف سے نکل گیا یہ ذکر تھا کہ اُنمین سے ایک نے دوسرے سے کہا ارے
بھائی تمھاری ٹوپی کیا ہو گئی اُسنے سر پر ہاتھ رکھا ادھر اُدھر دیکھکر کہا ارے بھائی اور تمھاری ٹوپی بھی تو غائب ہے
اُسنے جو گردن اُٹھائی کہا بھائی تم ایک میری ٹوپی کو کہتے ہو سب کی ٹوپیان کون لے گیا اب سب نے ٹوپیان
دیکھنا شروع کین سب کو تعجب ہوا کہ سر سے ٹوپی کون اُتار لے گیا اس فکر مین تھے کہ سب نے دیکھا در خیمہ پر
ہنگامہ ہوا نگہبان کچھ باہر سے اندر آئے جو لوگ اندر تھے اُسنے کہا جلدی چلو آفتاب ہزار سر تشریف لائے ہین تم
سبکو بلاتے ہین ان لوگون نے کہا اے بھائی بڑا غضب ہوگیا ہی قیدی یہان سے غائب ہوگیا ہی اب اگر اُنکے پاس
جائینگے تو وہ کیا کہینگے سب نے کہا مجبوری ہی وہان تک چلنا ضروری ہی مجبور ہوکر یہ لوگ بھی خیمے سے باہر آئے
دیکھا آفتاب ہزار سر ایک تخت پر سوار تخت بر روے ہوا قائم خیمہ کے سامنے موجود ہی سب نے سلام کیا آفتاب

نے کہا اسوقت مجھے بیرون نے خبر دی تھی کہ قیدی تم لوگون کی غفلت سے نکل گیا کیا یہ بات سچ ہے سب نگہبان کانپنے
لگے ہاتھ باندھ کے کہا کہ حضور ہماری غفلت سے نہین ملکہ اپنی فطرت سے نکل گیا ہے ہم لوگ خطاوار تو ضرور ہین جو چاہے
سزا دیجیے آفتاب نے کہا اب مین ہمعصر سامری کے پاس جاتا ہون تم سب کو میرے ہمراہ چلکر اس امر کی شہادت
دینا ہوگی جیسا کچھ وہ کہینگے وہ کیا جائے گا نگہبان لرزان و ترسان آفتاب کے ہمراہ ہوے آفتاب تخت اڑاتا ہوا
ہمعصر سامری کے مکان دودی کے قریب آیا نگہبانون سے کہا پیشتر جاکر ہماری اطلاع کرو نگہبان گئے ہمعصر
سامری کو جاکر اطلاع دی کہ آفتاب ہزار سر آپ کے پاس آئے ہین ہمعصر سامری نے کہا بلا لو نگہبان باہر آئے
آفتاب سے کہا آپکو اندر بلاتے ہین تشریف لے چلیے آفتاب اسی طرح تخت اڑاتا ہوا اندر آیا سب نگہبان
بھی اسکے ہمراہ آئے آفتاب نے ہمعصر سامری کو سلام کرکے کہا اسوقت آپسے ملنے کی خاص ضرورت یہ تھی کہ مین نے
لشکر کے ایک عیار طرار کو اسیر کرکے ان لوگون کے سپرد کیا تھا انھون نے اسکی نگہبانی مین بہت غفلت کی وہ
نکل گیا اب انکی سزا مین نے یہ تجویز کی ہے کہ آپ ان سب کو کھا جایئے زندہ نہ چھوڑیے تاکہ اور لوگون کو ہیبت
ہو اور آیندہ ایسی غفلت نکرین ہمعصر سامری نے دیکھا اسوقت تھوڑا سا کھانا ملتا ہے آفتاب سے کہا ان
لوگون کی یہی سزا ہے یہ کہکر ایک ایک نگہبان کو کھا گیا جب سب نگہبانون کو کھا چکا تو آفتاب سے کہا اے آفتاب
اسوقت اتنے سے آدمیون کو کھا کر بھوک زیادہ ہو گئی ہے اب اور کچھ تدبیر کرو کہین سے تھوڑے آدمی اور منگا دو
کہ میرا پیٹ بھر جائے آفتاب نے کہا مین ابھی حاضر کرتا ہون وہان سے آفتاب باہر آیا ایک نامہ لکھا
مضمون اسکا یہ تھا کہ او ہمعصر سامری تجھکو اپنے کمال پر بہت ناز ہے مجھسے حکومت کرتا ہے اگر تو استاد ہے تو
فیروز ستارہ پیشانی کا ہے مجھسے اگر ابکی بار تو نے آدمیونکی فرمائش کی تو مین اسکے جواب مین بہت بری طرح
پیش آؤنگا مین کسیکی حقیقت نہین سمجھتا ہون مجھے خود اس وقت اتنی قدرت ہے کہ تجھ سے گران تن کو کافی ہون اگر تو
سحر مین یکتا ہے تو مین علم حکمت مین لاثانی ہون تو میرے مقابلے مین ہر وقت عاجز ہے اب اگر تجھے اپنی خیریت منظور ہے
تو مجھسے اس قسم کی حکومت نکرنا جب یہ مضمون ختم ہوا تو اسکے نیچے آفتاب ہزار سر ساحر بے عدیل و حکیم بے نظیر
لکھکر ایک ساحر کو بلایا جب ساحر قریب آیا تو اس کو یہ نامہ دیکر روانہ کیا ہمعصر سامری کے پاس وہ ساحر
آیا آفتاب کا نامہ دکھایا ہمعصر سامری نے جو نامے کو پڑھا آگ ہو گیا جھلا کے نامے کو پھاڑ ڈالا کہا یہ آفتاب
اپنے دلمین کیا خیال کرتا ہے ایکدم مین سارا غرور بھلا دونگا کچھ بن نہ پڑیگا جب میرا سامری کچھ نکر سکے
تو یہ کیا چیز ہے یہ کہکر ساحر کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کیون او بے ادب تو ایسا نامہ میرے پاس کیون لایا یہ کہکر ساحر کی
ٹانگین چیر کر کھا گیا پھر ان ساحرون مین سے ایک ساحر کو بلایا کہا اسی وقت آفتاب ہزار سر کے پاس جاؤ اور میرا
یہ پیام پہونچاؤ کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو مجھے آکر سجدہ کرو ورنہ سخت خرابی ہوگی ایک دم مین سب سحر اور حکمت
بھلا دونگا ساحر یہ سنکر روانہ ہوا آفتاب کی بارگاہ مین آیا آفتاب اسوقت سو رہا تھا ساحر نے نگہبانون سے کہا
ہم ہمعصر سامری کا کچھ پیام لائے ہین آفتاب سے کہتا ہے جگا دو لوگون نے ہمعصر سامری کا نام سنکر آفتاب کو
جگا دیا آفتاب آنکھین ملتا ہوا اٹھا ساحر کو اندر بلایا کہا اسوقت ہمعصر سامری نے مجھکو کیون تکلیف دی جو کچھ
کہنا ہوتا وہ مجھسے صبح کو کہدیتا ساحر نے کہا ہمعصر سامری فرماتے ہین کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو مجھکو اسیر تسف
سجدہ کرو ورنہ ایکدم مین فنا کر دونگا آفتاب نے کہا ہمعصر سامری کی شامتین آئی ہین ایک دم مین سب سحر
بھلا دونگا مین انکی حقیقت کچھ نہین سمجھتا ہون ایک دم مین سبکو خود فنا کر دونگا مین نے جو بوجہ فیروز انکی اطاعت کی

تو انھین یہ گمان ہوا کہ مین دب گیا ہون یہ خیال اپنے دل سے دور رکھین مین خود بادشاہ طلسم ہون ہمعصر سامری
میرے سامنے ایک طفل مکتب کے برابر نہین ہے یہ کہکر ساحر سے کہا جا کر اُس بیہودہ سے کہدینا کہ جو تیرے مزاج مین آئے
میرے حق مین کر مین موجود ہون مگر جسوقت مین برسر فساد ہونگا اُسوقت میان ہمعصر سامری کچھ نہ بنا سکینگے
ابھی تو مجھکو فیروز کا خیال ہے مگر اس لڑائی کے بعد جب مین سب مسلمانون کو اسیر کرکے یہان سے لیجاؤنگا
اُس وقت فیروز کے روبرو ہمعصر سامری کو راضی کرونگا ساحر یہ سُنکر واپس آیا ہمعصر سامری سے سب گفتگو بیان
کی ہمعصر سامری نے کہا ابھی مجھکو بھی یہی خیال ہے کہ فیروز مجھسے شکایت کریگا لیکن بعد اس لڑائی کے اسکو چیر پھاڑ
کے کھاجاؤنگا ہمعصر سامری تو یہان یہ باتین کر رہا تھا مگر آفتاب ہزار سر اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا لوگون سے کہتا تھا
آج کیا بات تھی کہ جو ہمعصر سامری نے یہ پیام مجھے ایسے وقت مین بھیجا کیا اسکے دماغ مین خلل ہے اگر کہنا تھا تو مجھسے خود
کہا ہوتا اور کسی وقت اس بات کا اظہار کرنا لازم تھا اسوقت کیا ضرورت تھی یہ ذکر تھا کہ لوگون نے آکے خبر
دی کہ آپنے جو ایک عیار لشکر اسلام کا گرفتار کیا تھا اُسکا پتہ نہین ہے آفتاب یہ سُنکر گھبرا گیا کہا تم لوگون کو کیونکر
معلوم ہوا سب نے کہا ہم اس وقت اُس جانب ٹہلتے ہوے گئے خیمہ کو خالی پایا وہان دربان بھی نہین ہین قیدی کا
بھی پتہ نہین ہے آفتاب اُٹھا اپنی بارگاہ سے باہر آیا ہر ایک خیمے کو جا کر دیکھا کہین قیدی کا پتہ نپایا لوگون سے تحقیق
کرنا شروع کیا سب سے دریافت کر چکا تو مجبور واپس ہوا راہ مین ایک ملازم ہمعصر سامری کا ملا اُس سے آفتاب نے
دریافت کیا ملازم نے جواب دیا کہ آپ خود ہی دربانون کو اپنے ہمراہ لیگئے ہمارے آقاے نامدار سے کہا کہ انکو سزا دیجیے
اُنھون نے قیدی کی حفاظت نہ کی وہ کھاگئے اب آپ ہی دریافت کرتے ہین آفتاب اس بات کو سُنکر اور گھبرایا ملازم سے کہا
مین تمھارے یہان نہین گیا ملازم نے کہا آپ دریافت کرلین آفتاب نے اپنے ملازمین سے کہا جاکر تحقیق کرو یہ کیا معاملہ ہے ملازمین
آفتاب ہمعصر سامری کے خیمے مین آئے کل کیفیت ہمعصر سامری سے بیان کی ہمعصر سامری نے کہا آفتاب خود میرے خیمے مین
آیا اپنے ساتھ نگہبانون کو لایا مجھسے کہا آپ انکو اس خطا پر یہ سزا دیجیے کہ سبکو کھا لیجیے یہ بات سب نگہبانون کو معلوم ہوگی تو بخوف جان
پھر ایسی غفلت نکرینگے مین بھی اس بات کو اچھا سمجھا اُن سبکو کھالیا چونکہ آدمی تھوڑے سے تھے مین نے
جو انکو کھایا بھوک اور زیادہ ہوگئی آفتاب سے مین نے بھوک کی شکایت کی اُسنے کہا مین جاتا ہون ابھی
اور آدمی حاضر کرتا ہون یہان سے جاکے ایک رقعہ میرے پاس بھیجا یہ کہکر وہ رقعہ دکھایا ملازمین آفتاب
نے جو رقعہ کو دیکھا تو اُسمین لکھا تھا کہ او ہمعصر سامری کیا تو اپنے سحر پر بہت نازان ہے مین تجھے ایک طفل مکتب سے
بھی کم جانتا ہون خبردار ایسی فرمایشین مجھسے کبھی نکرنا ورنہ بہت پچھتائیگا ایک دن زک اُٹھائیگا یہ مضمون جو ملازمین
نے دیکھا ہمعصر سامری سے کہا یہ آفتاب ہزار سر کے ہاتھ کا لکھا نہین ہے اور وہ یہان تشریف نہین لائے حسب
آپکا رقعہ اس مضمون کا گیا کہ تم مجھے سجدہ کرو اُس وقت وہ خواب سے بیدار ہوے آپ کے رقعہ کو دیکھکر بہت حیران
تھے سب سے کہتے تھے کہ اگر اس امر کا اظہار آفتاب ہزار سر کو لازم تھا تو مجھے صبح کو کہا ہوتا مین اس کا
جواب دیتا اس وقت کیا ضرورت تھی ہمعصر سامری نے جواب دیا کہ جب یہ نامہ تمھارے آفتاب ہزار سر کا
آچکا ہے تب مین نے اس کے جواب مین یہ باتین لکھی ہین ملازم دنگ ہوگیا وہان سے آفتاب ہزار سر کے
پاس آیا کل حال کہہ سنایا آفتاب کو بھی حیرت ہوئی کہا یہ سب کام اُسی عیار کے ہین بڑا غضب کیا تھا اب نہین
معلوم کہان ہے مین ہمعصر سامری سے بھی بڑا ہوا اور اُنکی طرف سے دل مین رنج پیدا ہوگیا اسکی شکایت مین
فیروز سے ضرور کرونگا لوگون نے کہا حضور وہ بے خطا ہین اُنھون نے اس خط کے جواب مین یہ کچھ لکھا اگر

یہ نامہ کرسے اُن تک نہ جاتا وہ کیون ایسا جواب لکھتے آفتاب نے کہا اب اس عیار کو تلاش کرنا چاہیے
ایسا نہو کہ کوئی اور مکر کرے لوگون نے کہا پھر اسکو کیونکر تلاش کرین آفتاب نے کہا ابھی معلوم ہوا جاتا ہے یہ کہکر
اُسنے ایک آئینہ جھولی سے نکالا اُسمین کچھ دیر تک دیکھا کیا جب دیکھ چکا تو اپنے ملازمین سے کہا کہ وہ میری
بارگاہ کے باہر ایک دربان کی صورت بنا ہوا بیٹھا ہے سب دربانون کو اندر لے آؤ کیفیت معلوم ہوجائیگی
لوگ باہر چلے یہان خواجہ نے جو ان لوگون کو آتے ہوے دیکھا یقین کیا کہ آفتاب آگاہ ہے یہ خیال کرکے نگہبانون
کے غول سے آنکھ بچا کے الگ ہوئے کیم اودھر کر اک کنارے کھڑے ہوگئے ملازمین آفتاب نگہبانون کو
پکڑ لے گئے خواجہ سمجھے کہ آفتاب نے اپنے سحر کے زور سے دریافت کیا ہوگا تو اُسے یہ پتہ معلوم ہوا ہوگا
کہ دربانون مین کوئی عیار ہے بہتر ہے کہ تھوڑی دیر اسکو پریشان کرو یہ سوچ کر چوبدارون کے نزدیک
آکر کھڑے ہوے اپنی صورت بھی ایک چوبدار کی ایسی بنائی وہان ملازمین آفتاب دربانون کو اندر لیگئے
آفتاب نے کہا انمین سے ایک ایک کو میرے پاس لاؤ ملازمون نے ایک دربان کو آفتاب کے آگے
کیا آفتاب نے اُس سے آنکھ ملائی تھوڑی دیر کے بعد کہا اسکو لے جاؤ دوسرے کو لاؤ لوگ دوسرے کو اُسکے
قریب لے گئے آفتاب نے اس سے بھی آنکھ ملائی تھوڑی دیر کے بعد اسکو بھی ہٹا دیا اسیطرح ایک ایک
سے آنکھ ملا کر سبکو رخصت کیا پھر آئینہ نکالا لوگون سے کہا تعجب کی بات ہے اس مرآۃ سامری کا حکم باطل
ہوگیا اسمین یہ لکھا ہوا تھا کہ ایک عیار جسکا نام عمرو ثانی ہے دربارگاہ پر دربانون مین ملا بیٹھا ہے مین نے
اسی وجہ سے سب دربانون کو بلایا مگر جسکی طرف دیکھا سب اپنی صورت اصلی پر رہے کوئی انمین عیار نتھا اگر
عیار ہوتا تو رنگ و روغن عیاری کا جل جاتا صورت اصلی ظاہر ہوتی مگر یہ عیار نہ تھے سب میرے ملازم
تھے لیکن اب مین پھر دیکھتا ہون دیکھیے کیا بات ثابت ہوتی ہے یہ کہکر اُسنے پھر آئینے کو دیکھا معلوم ہوا چوبدارون مین
شامل ہے اسنے اپنے ملازمین سے کہا جاکر سب چوبدارون کو لاؤ ملازمین چوبدارون کے لینے کو روانہ ہوے
لیکن جب نگہبان باہر آئے تو خواجہ نے بہ شکل چوبدار اُنسے جاکر دریافت کیا کہ تم لوگ اندر کیون بلائے گئے
تھے اُنھون نے سب کیفیت بیان کی چونکہ خواجہ نے اس سے پہلے تنہائی مین جاکر زنبیل پر ہاتھ رکھکر اپنی صورت ایک
چوبدار کی بنائی تھی اور ناظرین خوب جانتے ہین کہ جب خواجہ اپنی صورت اسطور سے تبدیل کرتے ہین تو سحر سے اس
صورت کا بگڑنا دشوار ہوتا ہے اسیواسطے خواجہ نے اپنی صورت اس طور سے تبدیل کرلی تھی اور چوبدارون مین آگے
کھڑے ہوے تھے کہ لوگ آفتاب کے آئے چوبدارون سے کہا تمھین اندر طلب کیا ہے چوبدار اندر چلے
خواجہ بھی بشکل چوبدار ان سب کے ساتھ روانہ ہوے بارگاہ کے اندر آئے آفتاب نے بطور سابق
ایک ایک کو اپنے پاس بلایا آنکھ ملا کے سبکو دیکھا مگر انمین سے بھی کسیکی صورت تبدیل نہوئی آفتاب بہت متعجب ہوا
کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ مرآۃ سامری کے حکم غلط ہورہے ہین آفتاب تو یہ کہہ رہا تھا کہ ایک چوبدار نے
بڑھکے کہا حضور کیا فرماتے ہین کس بات کی تحقیق منظور ہے آفتاب نے کہا ایک عیار لشکر اسلام کا یہان آیا ہے
کہین چھپا ہے مین اُسکو تلاش کرتا ہون مگر پتہ نہین معلوم ہوتا پیشتر تو مین نے آئینہ سے یہ حکم پایا کہ وہ نگہبانون
مین ہے چنانچہ سب دربانون کو بلایا ایک ایک کا امتحان کیا مگر انمین سے کسیکو عیار نہ پایا پھر مین نے تحقیق کیا تو
معلوم ہوا کہ وہ چوبدارون مین ہے مین نے تم سبکو بلایا تم مین بھی کوئی نہین ہے اب مین پھر آئینہ دیکھتا ہون دیکھون
اب کیا حکم ہوتا ہے چوبدار نے کہا حضور خود عاقل ہوشیار ہوکر ایسی باتین فرماتے ہین اس وقت مرآۃ سامری

کا حکم صحیح نہوگا آفتاب نے کہا اسکا کیا سبب ہی چوبدار نے کہا مین یون نہین عرض کرونگا جبتک تخلیہ نہوگا آفتاب
نے اُسیوقت سب ملازمین سے کہا کتم لوگ باہر جاؤ مجھے کچھ تحقیق کرنا چاہیے جسقدر ملازمین آفتاب وہان
موجود تھے وہ سب باہر آئے آفتاب چوبدار کی طرف مخاطب ہوا کہا اب بیان کرو چوبدار نے کہا آپ جانتے ہین کہ
ہمعصر سامری آپ سے عداوت رکھتے ہین اُنھون نے اس آئنہ پر سحر کیا ہی آفتاب نے کہا یہ بات خلاف
ہی وہ مجھسے عداوت نہین رکھتے ہین بلکہ اُسی عیار کی کارروائی سے یہ بات پیدا ہوئی ایک نامہ میری طرف سے
لکھ کے لیگیا تھا اُسکا جواب انھون نے مجھکو بھیجا تھا وہ اُنکا فعل خود کردہ نہ تھا بلکہ اُس عیار کی مکاری سے ایسا ہوا
چوبدار نے کہا آپ ایسی باتین فرماتے ہین کہ جو بالکل آپ کی عقل کے خلاف ہین بھلا عیار وہان جاتا اور وہ عیار
کو پہچان نہ لیتے یہ صرف اس واسطے کیا گیا ہی کہ فیروز کے نزدیک جائے اعتراض باقی نہ رہے اور یہ بے خطا
رہین ورنہ فیروز انکو کسطرح قائل کریگا آفتاب نے کہا ہان اس بات کو تو مین بھی یقین کرتا ہون کہ وہ عیار کو بخوبی
پہچان سکتا ہی چوبدار نے کہا یہ صرف آپ ہی کی ترکیب ہی وہ فیروز کے اُستاد ہین اب یہ چاہتے ہین کہ سب
ہماری اطاعت کرین آفتاب نے کہا پھر مجھسے اگر وہ آزردہ ہین تو میرے اسباب سحر کے کیون دشمن ہین چوبدار
نے کہا اب تو آلات سحر کو وہ ضرور خراب کرینگے شاید کوئی وقت ایسا آجائے کہ آپ سے مقابلہ کرنے کی ضرورت ہو تو آپ
کے آلات سحر سب بیکار ہون اُسوقت کام نہ دے سکین آفتاب نے کہا پھر اسکی کیا تدبیر کرنا چاہیے چوبدار نے
کہا جبتک ہمعصر سامری زندہ ہی اُسوقت تک یہ سب باتین پیدا ہونگی اسکے تئین آپ قتل کر ڈالین تب
بیخوف ہو جائین جو چاہین سو کرین آفتاب نے کہا اے چوبدار بڑی نازک بات ہی تم اس راز سے آگاہ نہین ہو
مین تمھین اس وقت اپنی کل کیفیت سنائے دیتا ہون چوبدار نے کہا ارشاد فرمائیے ہم غلامان جانباز ہین اگر آپکے
راز ہمین لوگون سے مخفی رہے تو بڑے تعجب کی بات ہی آفتاب نے کہا جب مین پہلے اس طلسم مین آیا تھا تو مطلب
میرا یہ تھا کہ فیروز کو پیام دونگا کہ اپنی دختر نیک اختر یعنی ملکہ لیلائے کمان ابرو کا عقد میرے ساتھ کردو جب یہان آیا تو
فیروز کو برہم پایا مین نے پیام دیا اسنے نا منظور کیا مجھے غصہ آیا لشکر میرے ہمراہ بہت کم تھا مگر مین نے فیروز
سے مقابلہ کیا اسنے بمکر مجھکو گرفتار کر لیا ایک مدت تک یہان قید رہا جب مسلمانون نے فیروز کو آکر ستایا تو اُسنے
مجھکو رہا کیا اور وعدہ کیا کہ اگر تم مسلمانون کو گرفتار کردوگے تو مین عقد ملکہ لیلائے کمان ابرو کا تمھارے
ساتھ کردونگا اور یہ سلطنت بھی تمکو دونگا آج تک مین تمھارا دشمن تھا مگر آج سے مین تمکو مریخ آفتاب علم کی جا پر
تصور کرتا ہون اس وجہ سے مین یہ سب کوشش کر رہا ہون اور قلب کی میرے یہ حالت ہی کہ ہر وقت فراق
ملکہ مین بیقرار رہتا ہی اسی وجہ سے ابتک کوئی چیز مین نے بزور حکمت بھی نہین بنائی کہ میرا دماغ صحیح نہین
ہی اگر مجھے ملکہ کیطرف سے سلام پیام کا بھی سہارا ہوتا تو ایک روز مین سب مسلمانون کو گرفتار کر لیتا ایک
چیز ایسی بناتا کہ سبکو بے حس و حرکت کر دیتا مگر کیا کہون کہ مجبور ہون ہر وقت ملکہ کی تصویر پیش نگاہ ہی اب
اگر فیروز سے کہتا ہون کہ ملکہ کا عقد میرے ساتھ کردو تو وہ بھی منظور کیون کریگا اور مجھے بھی حجاب مانع ہی ابھی
نہین کہہ سکتا ہون یہ لڑائی ختم ہو جائے تو مین اُسکو پیام دون اسیوجہ سے ہمعصر سامری سے بھی
زیادہ نہین کہہ سکتا ہون اور کسی قسم کا کلمہ سخت اُسکی شان مین نہین نکال سکتا کہ وہ فیروز کا اُستاد ہی
فیروز بڑا ادب کرتا ہی اگر کوئی بات اسکے خلاف ہوگی تو یہ فیروز سے میری شکایت کریگا فیروز اسکا کہنا
قبول کریگا اور میرا مطلب فوت ہو جائیگا پھر مجھے کوشش کرنا ہوگی چوبدار نے کہا اب آپ کیون

ڈرتے ہین آپ کو کوئی اسیر نہین کرسکتا فیروز سے اپنا عوض لیجیے ایک ایک ساحر کو قتل کیجیے ملک کو یہان سے لیجلیے
آفتاب نے کہا میرا لشکر یہان موجود نہین ہے جب کوئی میرے طلسم مین جاے اور وہان سے لشکر لاے
تب کچھ انتظام درست ہو پھر اس انتظام کے واسطے مدت مدید درکار ہے کون ایسا ہے جو اتنی کوشش کرسکے
چوبدار نے کہا مین حاضر ہون جو کچھ حکم ہو بسر و چشم بجا لاؤن آپ کے طلسم مین جاؤن وہان سے لشکر لیکر آؤن
آپ فیروز سے مقابلہ کیجیے آفتاب نے کہا وہان کی کیفیت بھی ابھی تک نہین معلوم ہوئی کہ وہان کیا ہوا
کون منتظم سلطنت ہوا کیا خرابیان سلطنت مین واقع ہوئی ہین کون کون سی اچھی باتین پیدا ہوگئین کیا حال ہے
مین یہان پانچ سال سے اسیر ہون ابھی اسکی کیفیت دریافت کرنے مین بڑی کوشش کرنا ہوگی اور اب
طلسم کے عجائب و غرائب کی وہ کیفیت بھی نہوگی کیونکہ وہ طلسم مین نے بزور سحر نہین بنایا ہے بلکہ وہ حکمت سے
تعلق رکھتا ہے جبتک مین وہان موجود تھا اسوقت تک اُسکی ہر ایک چیز کو درست کرتا رہتا تھا اب وہان ایسا
کون ہے جو اُسکے عجائب و غرائب کو درست کرتا رہے ہر طرح طلسم خراب ہوگیا ہوگا چوبدار نے کہا پھر کوئی انتظام
تو ایسا کرنا چاہئے کہ ہمعصر سامری بنے کی کچھ سزا دیجائے آفتاب نے جواب دیا کہ مین تھوڑی دیر یہان موجود ہون
جبتک رات باقی ہے جسوقت یہ شب گذر جاے گی میدان مین جاؤنگا اُسکو گرفتار کرکے آؤنگا صاحبقران
کا اسم اعظم بھی بند کرلیا ہے اور حرز ہیکل بھی لے لی ہے حمزہ مین اب طاقت جنگ باقی نہین ہے سحر مین مبتلا ہے جب
اُسکا لشکر آئے گا تو مین سب کو گرفتار کرلونگا لڑائی فتح ہوجائیگی یہان سے فیروز کے پاس جاؤن گا
جسوقت مین اس طلسم کی سلطنت پر حکمرانی کرونگا اُس وقت اسکا عوض ہمعصر سامری سے لونگا چوبدار
نے کہا یہ خیال نہ کیجیے گا کہ مین اُس وقت مین اسکا عوض لے لونگا جو کچھ آپ کو کرنا ہے اسی وقت کر لیجیے
آفتاب نے جواب دیا کہ ابھی مین مناسب نہین جانتا ہون وہ میرے سحر کو تو خاطر مین نہ لائیگا ہان
بزور حکمت مارا جائیگا جب مین کوئی شے حکمت کی زور سے تیار کرونگا اور اُسکو دوست بنکر دونگا اُسوقت
یہ مبتلاے آفت ہوگا چوبدار نے کہا آپ نے حرز ہیکل کیا کی آفتاب نے کہا مین نے ہمعصر سامری کو دیدی
اُسی کے زانو کے نیچے رکھی رہتی ہے اور دوسری جانب شیشہ رکھا رہتا ہے اُسمین اسم اعظم بند ہے
چوبدار نے کہا اور یہ سب قیدی جو اہل اسلام کے یہان آئے وہ سب کیا ہوے آفتاب نے کہا
مریخ آفتاب علم تو وہان قید ہے جہان مین اسیر تھا اور سب ساحر اُسی زندانخانہ کے ایک طبقہ مین قید ہین
اُنکو اب کوئی رہا نہین کرسکتا ہے جبتک مین نہ قتل ہون وہ لوگ رہا نہین ہوسکتے ہین اگر مین قتل ہوجاؤن تو
البتہ اُن لوگون پر سے سحر اُترے اور رہائی پائین چوبدار نے کہا اب عیار کی تلاش کیونکر کی جاے آفتاب
نے کہا مین پھر آئینے کو دیکھتا ہون چوبدار نے کہا آئینہ پھر ویسی ہی خبر دیگا آفتاب نے کہا معلوم ہوجائیگا اگر
خبر اصلی ہوگی تو پوشیدہ نہین رہیگی مین اور طرح سے دریافت کرلونگا یہ کہکر جھولی سے آئینہ نکالا اُسکو
دیکھا تھوڑی دیر کے بعد گردن اُٹھائی کہا اے چوبدار تم سچ کہتے تھے آئینہ خبر غلط دے رہا ہے اسمین یہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ تم عیار ہو چوبدار نے کہا حضور جس طرح چاہین میرا امتحان کرلین آفتاب نے کہا مجھے
اب یقین کامل ہوگیا کہ میرے آلات سحر ہمعصر سامری نے بیکار کردیے اب کسی کام کے نہین رہے چوبدار نے
کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے تو مین عیار کا پتہ لگادون آفتاب نے کہا بھلا تم کیونکر پتہ لگاؤگے
چوبدار نے کہا مجھے کسطرح کیفیت معلوم ہوجائیگی مین اُسکو تلاش کردونگا مگر آپ

پوشیدہ طور سے میرے ہمراہ چلے آفتاب چوبدار کے ہمراہ بارگاہ کے باہر آیا چوبدار نے آفتاب کو باہر لا کے ایک گوشے مین کھڑا کیا اور آپ صورت بدل کے پھر ہمعصر سامری کی بارگاہ مین آیا ہمعصر سامری اُس وقت اپنے ٹھکانے پر بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا کہ دیکھا ایک آدمی سامنے سے آتا ہے ہمعصر سامری نے کہا کون آتا ہے جواب پایا کہ آپکا خادم ہے ہمعصر سامری نے کہا کیا کام ہے خواجہ نے جوابدیا کہ آپ کو آفتاب ہزار سر بلاتے ہین کچھ ضروری باتین آپ سے کہنا ہین ہمعصر سامری نے کہا او مکار ایکبار تو نے مجھے مکر مین مبتلا کر کے آفتاب سے خجل کرایا اب پھر میرے پاس آیا ہے یہ کہکر اُسنے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کے اُٹھا لون خواجہ گلیم اوڑھ کے غائب ہو گئے ہمعصر سامری چارون طرف دیکھنے لگا خواجہ اُسکی دیوار دودی کے باہر آئے تھے کہ دیکھا سامنے سے آفتاب ہزار سر آتا ہے خواجہ نے خیال کیا کہ اب عیاری یون نہ بن پڑے گی ان لوگون پر اپنے کو ظاہر کر کے عیاری کرو یہ سوچ کے خواجہ نے آفتاب کے سر سے تاج اُتار لیا آفتاب کو جو ذرا سر ہلکا معلوم ہوا سر پر ہاتھ پھیرا تاج نہ پایا سخت گھبرایا خیال کیا کہ یہین کہین گر گیا ہوگا سب طرف تلاش کیا مگر نہ پایا اب آفتاب کو یقین ہوا کہ وہ شخص جو مجھسے باتین کر رہا تھا بیشک وہ عیار تھا کیونکہ اسقدر چوبدار آتے تھے اور کسی نے مجھسے اسقدر باتین نہ کین اسکو کیا ضرورت تھی جو اتنی دیر تک مجھسے سب ساز میرے دریافت کیے اور پھر غائب ہو گیا ضرور عیار تھا اس وقت میرے سر سے تاج بھی لیگیا یہین کہین پوشیدہ ہوگا اسکو اسی وقت تلاش کرنا چاہیے یہ سوچ کے اسنے اپنے ملازمین کو آواز دی جب سب ملازمین اسکے پاس آئے تو اسنے کہا کہ ہمعصر سامری کو اطلاع کرو کہ آج ایک عیار ایسا آیا ہے جسنے بہت ہی پریشان کیا ہے اور اب صبح بھی قریب ہے ایسا نہو کوئی فقرہ اُسکا کارگر ہو جائے اور خرابی آئے اس سے بہتر یہ ہے کہ اُسکی تلاش کرو ملازم یہ بات سنکر ہمعصر سامری کے پاس روانہ ہوئے آفتاب یہان تلاش کرنے مین مصروف ہوا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک گوشے مین آئے بارگاہ دانیال استاد کی بارگاہ کے اندر جا کے بیٹھے آفتاب تلاش کرتا ہوا اس طرف بھی آیا دیکھا ایک بارگاہ چھوٹی سی استادہ ہے اسمین ایک پلنگڑی جواہر نگار پڑی ہے پلنگڑی پر ایک مرد ضعیف القوی لیٹا ہے ایک نازنین پاؤن دبا رہی ہے آفتاب اُس بارگاہ کے قریب آیا کہا یہ بارگاہ کسکی ہے خواجہ نے کہا جو بارگاہ مین موجود ہے آفتاب نے کہا تم کون ہو خواجہ نے کہا مرد عاقل ہون آفتاب نے کہا او عیار مین تجھکو خوب جانتا ہون جب مجھسے کچھ بن نہ پڑا تو تو نے یہ مکر پھیلایا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہے یہ کہکر اسنے چاہا کہ بارگاہ کے اندر جائے حلقۂ کمند جو آویزان تھے اُسکی گردن و بازو مین اُلجھے چاہا کہ سحر کرون مگر سحر یاد نہ آیا خواجہ نے اُٹھکر اُسے داخل زنبیل کیا پھر پلنگڑی پر آ کے بیٹھ رہے تھوڑی دیر کے بعد ہمعصر سامری بھی اُس جگہ پر آیا اس کیفیت کو دیکھکر حیران ہوا کہا اے شخص تو کون ہے خواجہ نے کہا مین ایک مرد عاقل ہون ہمعصر سامری نے کہا یہان تمہارا کیا کام ہے خواجہ نے جواب دیا کہ تمہارے گرفتار کرنے کو یہان آیا ہون ہمعصر سامری نے کہا او عیار تو مجھے کیا گرفتار کریگا ابھی تجھے کھائے جاتا ہون یہ کہکر آگے بڑھا بارگاہ مین ہاتھ ڈالا حلقۂ کمند مین ہاتھ پھنسا اس نے دوسرا ہاتھ بڑھایا وہ ہاتھ بھی اُلجھ گیا ہمعصر سامری نے چاہا پاؤن کی مدد سے ہاتھون کو چھڑا لون پاؤن بڑھایا پاؤن بھی کمند مین اُلجھا اسنے دوسرا پاؤن بڑھایا وہ پاؤن بھی اُلجھ گیا اب خواجہ نے نعرہ کیا اور ہمعصر سامری کے قریب آ کے کہا او بے ایمان اب کیا

کہتا ہو ہمعصر سامری نے کہا ارے مین نے ایسی بہت سی باتین دیکھی ہین جو تیرے دل مین خیال ہو وہ کبھی پورا
نہو گا اگر تو چاہے کہ مجھے قتل کرے یہ بات ممکن نہین ہو مجھے کوئی قتل ہی نہین کر سکتا ہے اسیر کرنے کی بابت
ممکن نہین کہ تو مجھے اسیر کر کے کسی زندانخانے مین رکھے یا میدان مین رکھے مین جب چاہونگا نکل جاؤنگا
خواجہ نے کہا پھر اس وقت کیون نہین نکل جاتا کون مانع ہو ہمعصر سامری نے بہت بہت سحر کو یاد کیا مگر یاد نہ آیا
مجبور ہوگیا کہا اسوقت مین اگر اپنے تئین رہا کرنے مین مجبور ہوگیا تو دوسرے وقت رہا ہو جاؤنگا مگر تجھے زندہ
نچھوڑونگا خواجہ نے کہا او مکار کیون بیہودہ بکتا ہو یہ کہکر اُسکو بھی نذر زنبیل کیا وہان سے اسکی جائے نشست پر آکے نقشہ
اسم اعظم توڑا احرز ہیکل اُسی جا پر رکھی دیکھی اٹھا کر اپنے قبضہ مین کی وہان سے روانہ ہوے اپنے لشکر مین قریب
صبح پہونچے یہان سبکو بیدار پایا صاحبقران کی بارگاہ مین آئے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے کہا خواجہ کہان
تھے عمرو نے سب کیفیت بیان کی صاحبقران نے فرمایا ہم تمہارے اسیرون کو دیکھین خواجہ نے پہلے آفتاب
ہزار سر کو نکالکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا اُسکی زبان مین سوزن خواجہ دے چکے تھے صاحبقران نے
فرمایا خواجہ انکو دوات و قلم لا کر دو تو اُنسے کچھ سوال کرین خواجہ نے دوات و قلم اُسکے سامنے لا کے
رکھا امیر نے آفتاب ہزار سر سے کہا اے آفتاب اب اپنے مذہب باطل کو ترک کر اور دین اسلام کو قبول
کرو آفتاب نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو جان جاتی ہو یہ لوگ زندہ نچھوڑینگے یہ سوچ کے
بمکر مسلمان ہوا کاغذ پر لکھا کہ مین اپنے دین باطل کو ترک کرتا ہون اور آپ کے مذہب حق کو اختیار کرتا ہون
صاحبقران نے جو اس مضمون کو دیکھا خواجہ سے کہا خواجہ آفتاب کی مشکین کھول دو خواجہ نے اسکی
پیشانی کیطرف دیکھا عرض کی یا امیر یہ بمکر مسلمان ہوتا ہو ضرور دغا کریگا صاحبقران نے کہا خواجہ تمھارے
دل مین ہر ایک شخص کیطرف سے شبہہ رہتا ہو جب وہ اقرار کرتا ہو تو ہمین شبہہ کرنے کی کیا ضرورت ہو اگر کچھ
اسنے مکر کیا ہو سزا پائیگا ہمارا کیا جائیگا خواجہ نے صاحبقران سے بہت بہت کہا مگر امیر نے قبول نہ کیا آفتاب
کی مشکین کھلوا دین آفتاب صاحبقران کے قدمون پر گرا امیر نے اُسکو گلے سے لگایا اُسی وقت اسنے کلمہ
پڑھا سبکو بہت ہی خوشی ہوئی اب خواجہ نے ہمعصر سامری کو زنبیل سے نکالنے کا ارادہ کیا صاحبقران سے عرض کی
یا امیر باہر تشریف لے چلیے کہ مین ہمعصر سامری کو زنبیل سے نکالون صاحبقران باہر تشریف لائے خواجہ نے
ہمعصر سامری کو زنبیل سے نکالا اسکی زبان مین بھی سوزن تھا صاحبقران نے کہا خواجہ اس سے بھی تحقیق کرو
دیکھو اسکی نیت مین کیا ہو خواجہ نے دوات و قلم اسکے آگے بھی رکھا صاحبقران نے کہا اے ہمعصر سامری
اب شناخت مین پروردگار واحد و یکتا کے کیا کہتے ہو ہمعصر سامری نے اسی کاغذ پر لکھا کہ مین خود خداوندی کا
دعوی رکھتا ہون اگر اپنی قدرت کا اظہار کرونگا تو سبکو فنا کر دونگا مین ہرگز کسی کی پرستش نکرونگا امیر نے
جو اس مضمون کو دیکھا غصہ آگیا خواجہ سے کہا تمھین اپنے قیدی کا اختیار ہو جو چاہے وہ کرو خواجہ نے کہا
سوائے اسکے کہ اس ملعون کو جلا دون اور دوسری سزا اسکے لیے نہین ہو امیر نے کہا تمھین اختیار ہے
خواجہ نے اسکو جلانا چاہا بہت کچھ تدبیرین کین مگر یہ نہ جلا جب بہت کچھ حکمتین کر چکے اور مجبور ہوے تو
صاحبقران سے آکر عرض کی یا امیر وہ ملعون کسیطرح ہلاک نہین ہوتا ہو نہ خنجر اسکے گلے پر کام کرتا ہو نہ آگ
اسکو ضرر پہونچاتی ہو صاحبقران نے کہا ابھی اسکو اسیر رکھو دیکھا جائیگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران
اسکا اسیر رہنا میرے نزدیک مناسب نہین ہو صاحبقران نے فرمایا پھر کیا ہونا چاہیے خواجہ نے عرض کی

کوئی صورت اسکے قتل ہونے کی ضرور ہونا چاہئے امیر نے کہا دیکھا جائیگا ابھی اسیر رکھو اُسکے قتل کیواسطے کچھ اسباب کی ضرورت ہوگی جب وہ معلوم ہو جاینگے اسوقت قتل کر لینا خواجہ وہان سے خاموش واپس آئے ہمعصر ساحر کو اسی جگہ پر رہنے دیا پھر خیال آیا مبادا کوئی لشکر کفار سے ایسا آئے کہ اسکی زبان سے سوزن نکال دے تو غضب ہو جائے یہ سوچکر پھر اُسے نذر زنبیل کیا صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوے امیر نے فرمایا خواجہ ہمعصر ساحر کو کیا کیا خواجہ نے عرض کی مین نے اُسکو اسیر رکھا ہی جب اُسکی موت آئے گی آپ ہی مر جائیگا امیر نے فرمایا اب یہان ٹھہرنے سے کیا فائدہ ہی مریخ آفتاب علم اور ساحرون کو رہا کرنے جاتا ہی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مجکو معلوم ہی جہان مریخ آفتاب علم قید ہی مگر ابھی جانا بہتر نہین ہی یہان سے تھوڑی دور پر گلزار خدنگ ہی وہان تشریف لے چلیے لوح حاصل کیجیے جب لوح پاس آئیگی سب آسان ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ مریخ اتنے عرصے تک مبتلاے تکلیف رہیگا اور لوگون نے بھی کہا کہ مریخ واقف کار طلسم ہی اُسکا ساتھ ہونا ضرور ہی آفتاب ہزار سر نے عرض کی ای شہریار اگر آپ کو واقف کار کی ضرورت ہی تو مجھسے بہتر واقف کار یہان کوئی نہین اور سحر کی بھی کیفیت آپ پر بخوبی روشن ہی بسم اللہ آپ تشریف لے چلین مین تو آپ کے ہمراہ ہون جب موقع ایسا آئیگا اُس وقت مریخ سے بڑھ کے کام کرونگا امیر نے فرمایا مجھے واقف کار و مددگار کی ضرورت نہین ہی بلکہ افسوس اس بات کا ہی کہ مریخ تکلیف مین مبتلا ہی اسکو اس تکلیف سے رہائی دینا عین دوستی ہی اسنے ہمارے واسطے کیا کیا مصیبتین اپنے اوپر گوارا کین کہ ہمسے اُنکا عوض نہین ہو سکتا ہی آفتاب نے عرض کی میری راے یہ نہین ہی کہ آپ مریخ کی رہائی کو تشریف نہ لے چلین میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ پہلے لوح حاصل کر لیجیے پھر مریخ کا رہا کر لینا کتنی بڑی بات ہی صاحبقران مجبور ہوگئے کہا بہتر ہی کل یہان سے سفر کرنا ہوگا یہ خبر تمام لشکر مین پہونچی لوگون نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا اُس شب تو صاحبقران وہین قیام پذیر رہے دوسرے روز علی الصباح جانب گلزار خدنگ معہ لشکر گران آفتاب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت سامعین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب آفتاب اور ہمعصر ساحر کو عرصہ ہوا اور یہ لوگ اسکے پاس واپس نہ گئے اور نہ کسی قیدی کو سوائے مریخ وغیرہ کے وہان روانہ کیا تو فیروز نے نحجتگان اور شملہ پوش جادو کو بلایا کہا دو تین روز سے کوئی اسیر لشکر اسلام کا نہین آیا اور نہ کسی ساحر کو آفتاب نے مجھ تک بھیجا نہین معلوم کیا کیفیت ہی کسی ہرکارے کو روانہ کرنا چاہئے کہ وہ جا کے خبر لائے نحجتگان نے کہا کسی انتظام مین مصروف ہونگے شملہ پوش جادو نے کہا مین ابھی ایک ساحر کو روانہ کرتا ہون تھوڑی دیر مین مفصل کیفیت معلوم ہو جاتی ہی یہ کہکر وہان سے اُٹھا باہر آیا ایک ساحر کو کہ نام اُسکا ضرغام جادو تھا بلا کر کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ ابھی جاؤ اور اسی وقت پوری پوری مفصل خبر لیکر واپس آؤ ضرغام جادو یہ سنکر روانہ ہوا شملہ پوش جادو آیا فیروز ستارہ پیشانی سے کہا مین نے ایک ساحر کو روانہ کر دیا ہی یقین ہی بہت جلد واپس آئے اور خبر خوش سنائے فیروز نے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ ابھی تک کسی قیدی کو روانہ نہین کیا گو مجھے دونون صاحبون کی طرف سے اطمینان کامل ہی کہ اونکا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی مگر مجھے حکیم فرنطین ذو فنون کا بہت بڑا خیال ہی کہ وہ علم حکمت مین بے مثل و بے نظیر ہی ایسا نہو کوئی بات ایسی نکالے کہ دونون

کو بیکار کردے شملہ پوش نے کہا آفتاب ہزار سر بھی علم حکمت کو خوب جانتا ہی اور علم شیرنج مین بھی تجوبی دخل رکھتا ہی کبھی کسی بات مین بند نہین رہیگا سخت گان نے کہا ای شہنشاہ آپکو حکیم کا خیال ہی اور مجھے اور لوگون کا خیال ہی فیروز نے پوچھا وہ کون لوگ ہین جو حکیمون سے بڑھ کے ہین سخت گان نے کہا مجھے عیاران اسلام کا خیال ہی کہ وہ لوگ اپنی حکمت کو دخل نہ دین فیروز نے کہا عیار اُن لوگون کا کچھ نہین بنا سکتے ہین نہ اُنپر بیہوشی اثر کرتی ہی نہ عیار اُنکے سامنے اپنی صورت اصلی پر قایم رہ سکتا ہی سخت گان نے کہا وہ لوگ بلا کے ہین مین آپسے پیشتر بھی اُنکی بابت عرض کرچکا ہون اور اب بھی کہتا ہون کہ وہ لوگ ایسے نہین ہین جو اُنکی عیاری سے کوئی بچ جائے آپ ایکبار میرے عرض کرنیکا امتحان کرلیا مگر ابھی تک آپکو یقین نہین ہی جو کچھ مین کہتا ہون اُسکو ہر وقت اپنے خیال مین رکھیے اور خوف کیجیے اگر حمزہ ثانی یہان نہین ہین تو آپکو لازم ہی کہ اپنی ہر وقت حفاظت رکھیے ایسا نہو کہ کوئی عیار یہان آئے اور عیاری کرجاے فیروز نے کہا مین تو البتہ عیارون سے خائف ہون اور اپنی حفاظت رکھتا ہون مگر وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ جو عیاری مین گرفتار ہوجائین آفتاب ہزار سر خود ہزارون نسخے بنا سکتا ہی حکیم ہی اُسپر بیہوشی تاثیر نہین کرتی ہی اور عیار جب اُسکے سامنے جائیگا جو کچھ رنگ و روغن عیاری لگایا ہوگا سب اُڑ جائیگا اور اُستاد کو کوئی گرفتار کیونکر کریگا اگر اُنپر قابو بھی پایا اور اُنھین اسیر بھی کیا تو وہ قتل ہوسکتے ہین نہ وہ اسیر ہوسکتے ہین اگر اسیر کرنے کا قصد کرے تو اُنھین کہان لیجاکر قید کرے کونسی جگہ ہی جہان وہ رہ سکتے ہین سخت گان یہ باتین سُن رہا تھا کہ ضرغام جادو نے فیروز کو آکر سلام کیا فیروز نے کہا ای ضرغام جادو کیا کیفیت ہی ضرغام نے عرض کی نہ وہان آفتاب ہزار سر کو دیکھا نہ آپکے اُستاد کو پایا لشکر اسلام بھی نتھا جب مین آگے گیا تو لشکر کا نشان معلوم ہوا مین نے اور آگے بڑھ کے نگاہ کی تو معلوم ہوا حمزہ ثانی اپنے لشکر کو لیے ہوے گلزار خدنگ کیطرف جاتے ہین آفتاب ہزار سر لشکر ساحران کا انتظام کرتا ہوا صاحبقران کے ہمراہ رکاب جاتا ہی اور آپکے اُستاد کا پتہ نہین ہی فیروز نے جو یہ کیفیت سُنی رنگ اُڑگیا کہا ارے یہ کیا غضب ہوا آفتاب ہزار سر شریک اہل اسلام ہوگیا اور اُستاد کا پتہ نہین ضرغام نے کہا مین نے بہت تلاش کی مگر کہین نہ پایا فیروز نے کہا معلوم ہوتا ہی اپنے مکان واپس گئے اور لڑائی سے عاجز ہوگئے اُسیوقت اُسکے مکان خاص پر ساحرون کو روانہ کیا سب نے آکر یہی خبر دی کہ وہان بھی نہین ہین فیروز حیرت مین ہوا سخت گان سے کہا ای سخت گان مین بہت متعجب ہون کہ اُستاد کیا ہوگئے اُنکو کوئی قتل نہین کرسکتا ہی جو مین یہ گمان کرون کہ کسی نے قتل کرڈالا اور اگر ایسا ہوتا تو یہ طلسم نصف رہ جاتا بہت سی چیزین اسمین سے غائب ہوجاتین اور بہت سے ساحر مرجاتے جتنے طلسمون سے یہ طلسم تعلق رکھتا ہی سب مین خبر ہوجاتی تین دن تک آواز آیا کرتی کہ ہمعصر سامری قتل ہوا سب طلسمون کے بادشاہ یہان آتے اور ایسی ہی بہت سی علامتین ظاہر ہوتین سخت گان نے کہا مین جو کچھ آپسے عرض کرتا تھا آپنے امتحان کیا یہ کام بہت بڑے شخص کا ہی ہمعصر سامری اگر زندہ موجود ہین تو ایسی جگہ ہین کہ آپ لوگ اُنکو نہین دیکھ سکتے فیروز نے کہا ای سخت گان یہ کیا کہا سخت گان نے کہا یہ ایسی بات ہی جسکو مین نہین کہ سکتا ہون آپ پر ظاہر ہوجائیگی اگر بتا دونگا تو ابھی یہان قیامت بپا ہوجائیگی فیروز بھی اس واقعہ کو سُنکر ذرا خائف ہوا کہا ای سخت گان خبردار کوئی ایسی بات نہ بیان کرنا مجھکو معلوم ہوجائیگا مین پھر بھی تجسے تحقیق کرلونگا مگر اب کیا بندوبست کیا جاے سخت گان نے کہا اب آپ لوح دار کو اس واقعہ کی اطلاع دیجیے کہ وہ وہانکا انتظام درست کرے بلکہ میرے نزدیک تو یہ بات مناسب ہی کہ آپ لوح اپنے پاس منگا لیجیے اور یہین لوح کو رکھیے فیروز نے کہا یہ بات ممکن نہین لوح وہان سے آ نہین سکتی

نخجگان نے کہا تو لوح دار کو اطلاع دیدیجیے فیروز نے کہا یہ بات ممکن ہے اور دوسرا امر یہ ہے کہ مین بھی کچھ لشکر ہمراہ لیکر یہان
سے روانہ ہو جاؤن ایکبار لشکر اسلام سے پھر مقابلہ کرون ابکی بار جسقدر فوج میرے پاس ہے سب کو لیکر جاؤنگا اور اہل اسلام
سے مقابلہ کرونگا مگر افسوس ہے کہ لوریج کا پتہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ کیا ہوا اور کہان گیا مین نے اسکو بہت بہت تلاش
کرایا مگر کہین پتہ نہ پایا اگر وہ ہوتا تو اس وقت مین انتظام لشکر بہت اچھی طرح سے ہو جاتا اور وہ مقابلے کے لائق بھی تھا
نخجگان نے کہا اب لوریج بھی جوانان اسلام کا ہو مان گیا مینبر اسکی اور کیفیت تھی بہت سے سردار اسنے لشکر اسلام کے
ہلاک کیے اور بہت بہت جگہ مقابلے کیے حمزہ ثانی کو بہت پریشان کیا مگر اب اسکی ہمت مین فرق آگیا اب الا میرے مقابلہ نہ
کر سکتا فیروز نے کہا تاہم اسکی وجہ سے بڑی قوت رہتی تھی اب اسکے نہونے سے سپاہ بے رونق ہے نخجگان نے
کہا مجبوری ہے جو جو سردار آپ کے یہان نامی و نامدار ہون انکو بلایے سپہ سالار بنایے فوج بے حساب بھیجیے اور تب
مقابلہ اہل اسلام مین چلیے فیروز نے اسیوقت اپنے ملازمین کو بلایا خطوط تحریر کرا کے علاقہ جات پر جو فوج تھی اُن
سب کی طلبی کیواسطے ساحرون کو خط دیکر روانہ کیا اور جہان جہان فوج تھی وہان وہان نامے روانہ کیے ساحران
نامی کو بھی طلب کیا نخجگان سے کہا اب مین دعوی کرتا ہون کہ صاحبقران مجھسے مقابلہ نکر سکینگے میرے
ہمراہ فوج بیشمار ہوگی ساحران نامی ہمراہ ہونگے جسوقت جاؤنگا صاحبقران فوج کو دیکھکر گھبرا جاینگے تاب مقابلہ نہ
لائینگے نخجگان نے کہا اے شہنشاہ وہ لوگ ایسے نہین ہین جو کثرت فوج سے گھبرا جائین تاب مقابلہ نہ لائین
وہ سب مرجانے کو حیات ابدی جانتے ہین اور لڑائی کو شغل سمجھتے ہین اُنکے واسطے یہ بات نہین ہے کہ وہ
ہمت ہارین اور کثرت فوج کو دیکھکر پریشان ہو جائین فیروز نے کہا اے نخجگان تم اُن لوگون کے بہت مداح رہتے
ہو اسکا کیا سبب ہے نخجگان نے کہا اے شہنشاہ مین اُن لوگونکا مداح نہین ہون بلکہ جو باتین اُنمین ہین اُنکو
کہتا ہون جو کچھ مین نے آپسے عرض کیا یہ ذرا بھی خلاف نہین آپنے آج تک میری کسی بات کو خلاف پایا مین نے
آپسے عیارون کی نسبت عرض کیا تھا آپنے ملاحظہ فرمایا کہ عیار کیونکر طلسم کے اندر آئے اور اپنے یہان کے قیدیون کو
رہا کیا پھر لوریج کو اسیر کیا آپکو رقعہ لکھکر دیا اور پھر یہان سے چلے گئے آپکے طلسم مین اُسوقت تک کسیکی مجال نتھی جو
آسکتا مگر عیار لوگ اپنی حکمت عملی سے چلے آئے اور سب کام اپنا انجام دیکر چلے گئے آپ کچھ نہ کر سکے علاوہ
عیارون کے آپ لشکر کشی کرکے گئے آپکی فوج بھی لشکر اسلام سے کم نہ تھی لیکن وہان کے ایک ایک جوان نے آپکے
یہان کے دس دس جوانون کو کیسی بہادری سے زیر کیا اور قتل کیا آخر آپ اس جنگ مین بھی تاب مقابلہ نہ لا سکے
اگر اسطرف نہ چلے آتے تو نہ جانے کیا ہوتا فیروز نے کہا یہ بات تو واقعی ہے کہ وہ لوگ بہادر ہین مگر ایسے بھی نہین ہین جیسا کہ تم بیان
کرتے ہو بھلا یہ بات غیر ممکن ہے کہ مین اسقدر فوج گران اپنے ہمراہ لیکر جاؤن اور حمزہ ثانی کو ہراس نہو وہ باستقلال
تمام مجھسے مقابلہ کرین نخجگان نے کہا اے شہنشاہ اگر مین زیادہ عرض کرونگا تو آپکے خلاف ہوگا اس سے بہتر یہ ہے
کہ اس ذکر کو جانے دیجیے اور کچھ فرمایے اس بات کو اب نہ بڑھایے فیروز نے کہا ہم نے تمھاری بے ادبی معاف
کی جو تمھارے مزاج مین آئے کہو یہ نسبت ہمارے تم اُن لوگون کو خوب جانتے ہو اور تمسے اتفاق جنگ بھی
زیادہ ہوا ہے نخجگان نے کہا میرے نزدیک تو اُن لوگون کے برابر شجاع و صاحب قوت اب پردہ دنیا پر کوئی نہین ہے
آپنے ابھی اُن لوگون کی جنگ نہین دیکھی ہے اس روز جنگ نتھی اُن لوگون کے نزدیک ایک شغل تھا اگر اُنکی جنگ
ملاحظہ فرمایے تو آپ مجھسے زیادہ متحیر ہو جایے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی بہادری کے جھنڈے گاڑ دیے بڑے
بڑے شجاعان روزگار کے چھکے چھڑا دیے اُنسے مقابلہ کرنے کے لیے ایسا ہی دلیر ہونا چاہیے جیسے کہ مین لوریج

پھر دونوں اُسنے مقابلہ کیا اور بہت سے سرداران نامی اُسکے قتل کیے مگر آخر مین وہ بھی اُنکا لوہا مان گیا ایک جنگ
مین اُنکے سامنے سے بھاگا اگر نہ بھاگتا تو اُس روز زندہ نہ بچتا پھر آپکے طلسم مین آکر مقابلہ پڑا یہان بھی اُسنے فرار یہ
قرار کیا اور ایسا بھاگا کہ آج تک اُسکا پتہ نہین ملتا فیروز نے کہا مجھے یہ بھی گمان ہی کہ حمزۂ ثانی نے یا تو اسکو قتل
کر ڈالا ہی یا اُنکے یہان اسیر ہی نخجگان نے کہا کیا عجب ہی لیکن ایسا نہین ہوا ہی اگر وہ قتل ہوتا یا اسیر ہو کر
صاحبقران کے یہان جاتا تو پوشیدہ نہ رہتا ظاہر ہو جاتا فیروز نے کہا مین نے تمام طلسم مین اُسکے تلاش کرنے کو
آدمی روانہ کیے مگر اُسکا پتہ مطلق نہین معلوم ہوا اگر وہ میری سرحد مین ہوتا تو ضرور معلوم ہو جاتا کوئی تو اُسکی خبر
مجھ تک لاتا نخجگان نے کہا پھر طلسم سے نکل سکے کہان جائیگا اور کون لیجائیگا فیروز نے کہا اجی طلسم کا راستہ کھلا
ہوا ہی کیا ہوا کسی اور جانب چلا گیا ہوگا نخجگان نے کہا اگر وہ ہوتا تو کیا ہوتا اسقدر فوج آپکے ہمراہ ہی اگر وہ آج نہین ہی
تو کیا نقصان ہی فیروز خاموش ہو رہا صحبت برخاست ہوئی سب لوگ متفرق ہوگئے فوجین علاقہ جات سے آنے لگین یہان تک دن
مین سب جگہ سے فوجین آگئین چوتھے روز فیروز ستارہ پیشانی نے لشکر گران ہمراہ لیکر جانب گلزار خند کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت [illegible]

اب کچھ کیفیت لشکر اسلام اور آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہی

سابق مین کمترین نے عرض کیا تھا کہ آفتاب بخوف جان ظاہر مسلمان ہوا تھا بغض اسکے دل مین باقی تھا شب و روز اسی فکر
مین رہتا تھا کہ تمام لشکر اسلام کو مبتلاے مصیبت کردن چونکہ علم حکمت بھی کسیقدر جانتا تھا اُسنے ایک چیز ایسی تیار کی
جسکی تاثیر یہ تھی کہ جب کوئی اُسکو جلاے اور اُسکا دھوان نکلے جسکے جسم مین وہ دھوان لگے وہ بیحس و حرکت
ہو جائے جب اُسنے اسکے تیار کرنے سے فراغت پائی تو ایک میدان مین جاکر اُسکو روشن کیا وہ میدان لشکر سے بہت قریب
تھا ہوا بھی اُسوقت تیز تھی دھوان لشکر اسلام کیطرف آنے لگا جسکے دھوان لگا وہ بیحس ہو کر زمین پر گرا جب
چند آدمی اس سے ضایع ہوئے اور بہت سے لوگ بیکار ہوئے تو سرداران اسلام اس امر کی تحقیق کو اپنے اپنے
خیام سے باہر آئے یہ لوگ بھی بیحس و حرکت ہو کر زمین پر گرے صاحبقران زمان کو خبر پہونچی امیر بھی اپنی بارگاہ سے
برآمد ہوئے دیکھا صحرا کی جانب سے دھوان آتا ہی صاحبقران آگے بڑھے بیہوش ہو کر زمین پر گرے اسیطرح
تمام لشکر اسلام بیکار ہو گیا جب کوئی باقی نہ رہا تو آفتاب اُس صحرا سے آیا سبکی حالت دیکھی صاحبقران زمان
کے گلے سے حرز ہیکل بی بدیع الملک کے جملہ تحفہ جات اپنے قبضے مین کیے ان سب کو اسی حال مین چھوڑا
آپ ایک میدان مین چلا آیا اُسی وقت ایک تخت سحر بنایا تخت پر سوار ہو کر فیروز کی جانب روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر [illegible]

اب کیفیت حکیم قرنطین ذوفنون کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہ جب صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے وطن مین آیا سب لوگون سے ملا اپنی کیفیت بیان کی سبکو نہایت افسوس ہوا
حکیم کے اعزا نے کہا اب ہم تمھاری مدد کرینگے فیروز کیا چیز ہی ایکدم مین اُسکو ہلاک کر ڈالینگے سلطنت طلسم تمکو دلائینگے وہان کا
بادشاہ بنائینگے قرنطین نے ایک کی مدد قبول نہ کی سب سے یہی کہا مین صرف آپ حضرات سے ملنے کو آیا تھا اب جاکر ایکدن
مین طلسم کو صاف کر دونگا مجھے صرف کتاب طلسم دیکھنا ہی اور چند اشیا کی ضرورت ہی وہ لے لون تو پھر طلسم کیطرف روانہ ہون
سب نے بہت بہت چاہا کہ ہم حکیم کی مدد کرین مگر قرنطین نے قبول نہ کیا دو روز تک اپنے شہر مین مقیم رہا تیسرے روز وہان سے
تحفہ جات ساختہ حکماے اشراقین و کتاب طلسم لیکر روانہ ہوا نجوم مین بھی دخل وافی و کافی رکھتا تھا تحقیق کرنے سے

معلوم ہوا کہ لشکر اسلام مصیبت عظیم مین گرفتار ہی فلان سمت ایک صحرا مین سب لوگ اپنی بارگاہون سے باہر پڑے
ہین مگر عجب حالت مین گرفتار ہین نہ بول سکتے ہین نہ اپنی جگہ سے حرکت کر سکتے ہین یہ کیفیت جو حکیم قرنطین
کو معلوم ہوئی اپنے تئین جلد پہونچانے کی کوشش کی بہ تعجیل تمام دو روز مین اپنے تئین اس صحرا مین پہونچایا دیکھا
سبکی عجب حالت ہی خیمون سے باہر بیہوش مانند مردون کے پڑے ہین بہت سے ضائع ہو گئے ہین بہت سے
قریب مرگ ہین بہت لوگ ایسے ہین جو علاج سے بھی شفا نہین پا سکتے لشکر کے چارونطرف کی بھی وہی حالت ہی سب بیہوش
پڑے ہین قرنطین نے یہ کیفیت دیکھی معلوم ہوا کہ کسی نے ان لوگون پر دود دشمنی گرایا ہی سبکو تعجب و حیرت بنایا
ہی حکیم نے اسیوقت دافع مرض کچھ ادویہ اپنے پاس سے نکالین انکو روشن کیا تھوڑی دیر مین دھوان بلند ہوا جو لوگ
بیہوش پڑے تھے انکے جو دھوان لگا سبکو ہوش آنے لگا سب سے پہلے خواجہ عمرو ثانی ہوشیار ہوے چاہتے تھے کہ بھاگ
جاوین مگر صاحبقران زمان کو جو مبتلا دیکھا بہت افسوس کیا امیر کے قریب آئے چاہا صاحبقران کو اٹھا کر زنبیل مین رکھ
لون کسی سے اس مرض کا علاج کراؤنگا لیکن جیسے ہی خواجہ نے صاحبقران کے ہاتھ لگایا امیر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر
کھڑے ہو گئے فرمایا خواجہ یہ کیا مرض تھا جسمین ہملوگ گرفتار تھے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مجھے نہین معلوم امیر نے
اور لوگون کی طرف دیکھا سبکو بیہوش پایا صحرا کیجانب خیال کیا تو ایک آدمی دور نظر آیا اور اس طرف سے دھوان آتے ہوے
دیکھا صاحبقران نے خواجہ سے کہا جب ہم لوگ اس آفت مین مبتلا ہوے تھے اسوقت بھی دھوان آیا تھا اور اسوقت یہ
دھوان ہمکو فائدہ پہونچا رہا ہی دیکھو جسکے دھوان لگتا ہی وہ ہوشیار ہو جاتا ہی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین متعجب ہون
کہ یہ دھوان کیسا ہی صاحبقران نے فرمایا آؤ قریب چلکر دیکھین ایک آدمی بھی وہان معلوم ہوتا ہی خواجہ نے کہا آپ تشریف
لے جائیے مجھے اپنی جان عزیز ہی ہرگز نہ جاؤنگا امیر نے فرمایا خواجہ ہان جان تمھاری کون لیگا معلوم ہوتا ہی کوئی ہمارا دوست
ہی کہ اسنے ہمکو اس بلا سے نجات دی ہی خواجہ نے کہا آپ تشریف لے جائیے اگر کوئی دوست ہو تو مجھکو پکار لیجیے گا مین وہان
آکر اسکا شکریہ ادا کرونگا صاحبقران آگے بڑھے خواجہ اسی جگہ کھڑے رہے امیر نے تھوڑی راہ طے کی تھی کہ حکیم قرنطین
کی نگاہ صاحبقران پر پڑی وہین سے سر جھکا کر صاحبقران کیطرف بڑھے قریب آکے قدمون کو بوسہ دیا امیر نے سر
قرنطین کا چھاتی سے لگایا فرمایا حکیم صاحب یہ کیا کیفیت ہی حکیم نے عرض کی یا صاحبقران مین اس حال سے مطلق
آگاہ نہین ہین نے آپ کی کیفیت نجوم سے دریافت کی تو یہ حالت معلوم ہوئی مین وہان سے روانہ ہوا چالیس دن
کی راہ تین روز مین طی کی یہان آکے آپ لوگون کو اس حالت مین پایا مین ابھی عرض کرونگا کہ یہ کام کسکا ہی پیشتر سبکو
ہوشیار کر لون صاحبقران خاموش ہوے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے تئین بہ تعجیل تمام صاحبقران کے قریب
پہونچایا حکیم سے ہاتھ ملایا بہت کچھ تعریف کی حکیم پھر اپنی دواؤن کے قریب آیا سبکو ہوشیار کیا سب لوگ صاحبقران کے
قدمبوس ہوے ہر ایک نے حقیقت دریافت کرنا چاہی امیر نے سب سے کہا ابھی ٹھہر جاؤ جب حکیم صاحب فراغت
پائینگے تو مفصل کیفیت بیان فرمائینگے سب سردار خاموش ہو رہے جب قرنطین نے فراغت پائی لوگ ہوشیار ہو گئے
تو صاحبقران حکیم کو اپنی بارگاہ مین لائے بڑے اعزاز و اکرام سے بٹھایا سب سردار بھی جمع ہوے حکیم نے کچھ ادویہ اپنے
پاس سے نکالین ہر ایک شخص کو کھلا کر غسل کرایا بعد فراغت سبکو قوت آئی صاحبقران نے حکیم سے فرمایا آپ تحقیق فرمائیے
کہ یہ کام کسکا ہی گو مجھے معلوم ہی مگر شک ہی آپ بھی تحقیق فرمائیے حکیم نے بقاعدہ نجوم سب کیفیت دریافت کی صاحبقران سے
عرض کیا کہ یا امیر آفتاب ہزار سر کوئی ساحر ہی جو حکمت بھی تھوڑی سی جانتا ہی یہ سب اسی کا کام ہی امیر نے فرمایا میرا بھی یہی
خیال تھا ضرور اسی سے یہ بات ہوئی ہی مگر اب اسکا پتہ نہین ہی یہ کہکر صاحبقران نے حرز ہیکل کیطرف خیال کیا تو گلے مین

نہ پایا بہت گھبراے کہا خواجہ آفتاب حرز ہیکل لیگیا بدیع الملک نے اپنے تحفہ جات کو دیکھا ایک چیز نہ پائی اُنکو بھی کمال
رنج ہوا امیر سے عرض کی میرے تحفے بھی لیگیا حکیم قرنطین نے عرض کی آپ لوگ کیون گھبراتے ہین سب تحفہ جات
مل جاینگے اور آفتاب بھی گرفتار ہوگا ایک لشکر عظیم اس طرف آتا ہی آفتاب بھی اُسکے ہمراہ ہی بلکہ فیروز ستارہ پیشانی
تمام طلسم کی فوج کو لیے ہوے آتا ہی صاحبقران نے فرمایا ایکبار تو مقابلہ کرکے شکست اُٹھا چکا ہی لیکن ابھی تک اپنی
سزا کو نہین پہونچا آرزوے جنگ باقی ہی حکیم نے عرض کی آفتاب نے جاکر اسکو اطلاع دی ہوگی کہ لشکر اسلام کو مین اس مصیبت مین گرفتار
کر آیا ہون اب چلکر سبکو گرفتار کرلو اسیواسطے سب آتے ہین اگر آفتاب کے ہمراہ کچھ لوگ ہوتے تو آپ حضرات کو وہ یہان کیون
چھوڑ جاتا امیر نے فرمایا جب لشکر آئیگا دیکھا جائیگا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران اب خاطر جمع رکھیے بہت جلد فیروز
کو گرفتار کیے لیتا ہون اور طلسم آپکے قبضہ مین آتا ہی امیر نے فرمایا مجھے طلسم سے کام نہین ہی مگر زمرد ثانی کیوجہ سے مین کوشش
کر رہا ہون یہ باتین ہو رہی تھین کہ صحرا سے گرد اُٹھی صاحبقران اور جملہ سرداران اس طرف دیکھنے لگے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا فیروز ستارہ پیشانی لشکر گران ہمراہ لیے ہوے آتا ہی زمرد ثانی اور نخجگان ایک تخت پر بیٹھے ہین آفتاب
ہزار سر ایک تخت پر سوار ہی فیروز کے تخت کو چار نہنگ اُٹھاے ہین سر پر ایک چتر مرصع کار گردش کر رہا ہی ایک ہما آگے آگے
ندا کرتا ہی کہ یہ بادشاہ ہی تمام روے زمین کا اور خداوند ہی اس طلسم کا اسکو اختیار ہی جسکی زندگی کو چاہے بڑھاے اور
جسکی عمر چاہے کم کرے ہر ایک کو اسکی اطاعت لازم ہی جو اسکی اطاعت کریگا حیات ابدی پائیگا اور جو اطاعت
نکریگا وہ مرکر عذاب عظیم مین مبتلا کیا جائیگا صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا دیکھو ابکی بار ایک ہما سفید کچھ
آگے کہتا آتا ہی بدیع الملک نے عرض کی یہ سب سحر کے زور سے ہی حکیم نے عرض کی جسوقت فیروز مجھکو دیکھے گا
بہت پچھتائیگا اپنے آنے پر افسوس کریگا یہ ذکر تھا کہ لشکر فیروز قریب آگیا آفتاب نے کہا بس لشکر یہین ٹھہریگا یہین
مین نے سبکو بیحس و حرکت کرکے چھوڑا ہی فیروز کی نگاہ لشکر اسلام کے خیام پر پڑی لوگون کو چلتے پھرتے جو دیکھا
آفتاب سے کہا ای آفتاب تم تو کہتے تھے کہ مین نے سبکو بیحس و حرکت کردیا ہی یہان تو سب چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہین
آفتاب نے بھی خیال کیا کہ مین سبکو ایسی حالت مین چھوڑ گیا تھا کہ کسی کے جسم مین جان تک باقی نتھی نہین معلوم کیا ہوا
کہ یہ سب لوگ رہا ہوگئے فیروز نے کہا تعجب کی بات ہی تمھارے کہنے کو بھی مین خلاف نہین تصور کرتا ہون آفتاب
نے کہا اگر مین سبکو بیہوش نکرتا تو حرز ہیکل اور تحفہ جات بدیع الملک کیونکر لاکر آپ کو دیتا فیروز نے کہا اب بھی کچھ
مشکل نہین ہی تم کہتے ہو کہ صاحبقران کے پاس اسم اعظم ہی مین اسم اعظم کو بند کرتا ہون جب اسم اعظم بند ہو جائے گا
اُسوقت امیر کیا کر سکین گے ایکدم مین گرفتار کرلونگا یہ کہکر فیروز نے لشکر کو وہین ٹھہرایا آپ تخت سے اُترا سب لوگ
پیادہ ہوے بارگاہین استادہ ہوئین سب داخل ہوے فیروز نے نخجگان اور زمرد ثانی اور آفتاب ہزار سر
کو اپنی بارگاہ مین بلایا کہا دیکھو مین کس عنوان سے اسم اعظم حمزہ بند کرتا ہون آفتاب نے کہا ای شہنشاہ اسم اعظم
بند کرکے یہ امید نہ رکھیے کہ اب ہم فتحیاب ہونگے آپکے استاد نے اسم اعظم بند کیا عیاران اسلام آکے بڑے جد و جہد
سے اسم اعظم اور حرز ہیکل لیگئے مجھے اور آپ کے استاد کو اسیر کیا مین نے بمکر اسلام قبول کیا اس وجہ سے میرا اعتبار سبکو رہا
آپکے استاد نے اسلام قبول نہ کیا انھین اسیر کیا فیروز نے کہا ای آفتاب استاد کہان اسیر ہین آفتاب نے کہا مجھے
نہین معلوم کہ انکو کہان اسیر کیا ہی مین اسیقدر جانتا ہون کہ انکے قتل کی تدبیر تھی جب وہ کسیطرح سے قتل نہوسکے تو انھین
اسیر کیا نخجگان نے کہا مین جو کچھ آپ سے عرض کرتا تھا اسکا امتحان ہوا فیروز نے کہا مین اسی تعجب مین ہون کہ استاد
کہان اسیر ہین نخجگان نے کہا ایسی جگہ اسیر ہین جہان کسیکا گذر نہین ہی نہ آپ جا سکتے ہین نہ کوئی ساحر وہان پہونچ سکتا ہی فیروز

نے بہت بہت پوچھا مگر سنجگان نے نہ بتایا فیروز بھی خاموش ہو رہا آفتاب نے کہا اب اسم اعظم بند کرکے طبل جنگی بجوایے
فیروز نے کہا مین ابھی اسم اعظم بند کرتا ہون سنجگان نے کہا اے شہنشاہ اگر میری عرض قبول فرمایئے تو کچھ کہون فیروز نے
کہا اے سنجگان مین تمھارا کہنا ضرور مانونگا کہو سنجگان نے کہا آپ اسم اعظم حمزہ نہ بند کیجیے نہین تو عیارون کی آمد شروع
ہو جایگی جان بچانا مشکل ہوگی گو اب بھی وہ لوگ خاموش نہ بیٹھے رہینگے ضرور آئین گے مگر اسم اعظم بند ہونے پر تو نہی
جات لڑ کے عیاری کرینگے اور عیاری اُن لوگون کی خالی نہ جایگی فیروز نے کہا اے سنجگان اب عیار میرا کچھ نہین
بنا سکتے ہین جبتک مین اُس راز سے ناواقف تھا اُسوقت تک دھوکا کھایا اور اب مین جانتا ہون کہ عیار
ضرور آینگے مین اُس کا انتظام کیے لیتا ہون ایک حصار قائم کرتا ہون جو عیار اس حصار کے اندر آنیکا ارادہ
کریگا سر کٹ کے زمین پر گر پڑیگا سنجگان نے کہا آپکے اُستاد جو اِس وقت سحر مین یکتاے روزگار ہین وہ تو عیاری
مین پھنس گئے اب مین کیونکر امید کرون کہ آپ اُسکا انتظام کرلینگے فیروز نے کہا اُنکو بھی یہ کیفیت معلوم تھی اگر آگاہ
ہوتے تو کیا مجال تھی عیار کی جو اُنھین مار مین گرفتار کرتا سنجگان نے کہا آپکو اختیار ہے مگر حصار پہلے بنا لیجیے
اور اپنے یہان شغل شراب موقوف رکھیے جبتک یہ جنگ رہے اُس وقت تک شراب کا چرچا محفل مین نہونے
پائے فیروز نے کہا یہ بات ممکن ہے مین حصار کی ابھی سے تیاری کرتا ہون اور شراب بھی محفل مین نہ آنے پائیگی
یہ کہکر فیروز اُٹھا ایک نیزہ میدان مین لیکر آیا اور لوگ بھی اسکے ہمراہ ہوے اسنے اپنے لشکر کے گرد ایک خط اُس نیزہ
سے کھینچا پھر ایک جگہ پر کھڑے ہو کر کچھ سحر کیا سب نے دیکھا ایک غبار لشکر کے چارون طرف پیدا ہوگیا فیروز نے
سنجگان سے کہا اب جو اسکے اندر آنے کا ارادہ کرے گا سر کٹ کے گر پڑے گا سنجگان نے کہا آپ کے
جو لوگ ہین وہ بھی نہین آسکتے ہین فیروز نے کہا وہ لوگ برابر آئینگے سنجگان نے کہا اگر انھین کی شکل
بنکر عیار آئے فیروز نے کہا عیار کی مجال نہین جو آسکے جو ایکبار اس حصار کے اندر سے باہر جائے گا
وہ آسکتا ہے اور جو کوئی باہر سے آنے کا ارادہ کرے گا وہ قتل ہو جائے گا سنجگان خاموش ہو رہا فیروز
نے کہا ایک بات اور تحقیق طلب ہے سنجگان نے کہا فرمایئے اگر مجھے معلوم ہوگی بتا دونگا فیروز نے کہا عیاران
اسلام کے نام کیا ہین یہ مین اُنکے نام بھی بتا دون تاکہ میرے بیر اُنکو پہچان لین سنجگان نے کہا آپ نے بہت
مشکل بات دریافت کی ہے مین عیارون کے نام نہ بتاونگا فیروز نے کہا تمھین نام بتانے مین کیا تکلیف ہے
سنجگان نے کہا مین اور سبکے نام بتائے دیتا ہون مگر جو صاحب سبکے اُستاد ہین اُنکا اسم مبارک نہ عرض
کرونگا فیروز نے کہا اس کا کیا سبب ہے سنجگان نے کہا اُنکے اسم مبارک مین یہ تاثیر ہے کہ جب کوئی ایکبار
اُنکا ذکر کرتا ہے تو وہ اُسی جانب منھ کرتے ہین جب اُنکا ذکر آغاز کیا جاتا ہے تو وہ اُس جانب چلتے ہین جب اُنکا نام
لیا جاتا ہے تو وہ موجود ہو جاتے ہین پھر اُنکا تشریف لانا اور ملک الموت کا آنا یکسان ہے فیروز اس کیفیت کو
سنکر بہت ہنسا کہا اے سنجگان تمھاری بھی عجیب باتین ہین بھلا عیار مین یہ بات کیونکر پیدا ہو سکتی ہے کہ جو کوئی
اُسکا خیال کرے تو وہ اُس طرف منھ کرکے بیٹھے اور جب اُسکا ذکر شروع کرے تو وہ اُس جانب روانہ ہوا اور
نام لیتے ہی محفل مین آکر موجود ہو جائے اور سب اُسکو دیکھ لین کوئی اُسکا کچھ نہ بنا سکے وہ اپنا کام کرکے چلا جائے
یہ بات بالکل خلاف ہے مین ایسی باتون یقین نہین کرتا ہون سنجگان نے کہا آپ اس بات مین زیادہ حجت نکرین
ورنہ انجام بہت برا ہوگا فیروز نے کہا مین اِس وقت ضرور حجت کرونگا اور تمکو نام بتانا ہوگا سنجگان نے کہا اے شہنشاہ
اب اس ذکر کو جانے دیجیے مفت آفت اپنے سر نہ لیجیے مین اس امر کا امتحان کر چکا ہون آپ ابھی نہین واقف ہین فیروز نے کہا

اے بختگان بہت اچھا ہوگا اگر وہ اس وقت یہان آجائیگا بختگان نے کہا بہت ہی برا ہوگا یہ محفل درہم وبرہم
ہو جائیگی بڑی بڑی خرابیان واقع ہونگی فیروز نے جواب دیا بیانعلا ابھی نہ سکیگا حصار تک پہونچ کے رہجائیگا سر
کٹ کے زمین پہ گر پڑیگا تمکو لازم ہے کہ ایسے وقت مین ضرور نام لو کہ ابھی اسکا فیصلہ ہوجائے جھگڑا جائے بختگان نے
کہا اب مین زیادہ ذکر کرتے ہوئے ڈر رہا ہون یقین ہے وہ تشریف لائے ہونگے مگر ابھی ظہور نہین فرمایا نام لینے کے
منتظر ہین بختگان نے جو یہ کہا کہ وہ تشریف لاتے ہونگے فیروز نے کہا یہ سب خلاف ہے اگر کوئی میرے حصار کے اندر
آتا تو سر کٹکر گر پڑتا کوئی بھی نہین آیا ہے سب تمہارے شک ہین تم نام لو جب بختگان بہت مجبور رہا تو فیروز سے کہا
اگر آپ کو یہی منظور ہے تو کچھ نذرانہ رکھیے تو مین انکا نام لون فیروز نے کہا یہ کیا بختگان نے جواب دیا کہ دستور یہ ہے
کہ جب انکا نام لیا جائے تو کچھ روپیہ بطور نذر رکھ دیا جائے کہ وہ تشریف لاکر اس روپیہ کو لے لین فیروز نے کہا یہ بھی
ممکن ہے یہ کہکر اپنے خادمون کو بلایا ایک لاکھ روپیہ منگایا بختگان سے کہا اب آپ نام لیجیے بختگان روبہ قبلہ ہوکر
بیٹھا کہا اے شہنشاہ اب میری طرف مخاطب ہوجیے اور انکا القاب ملاحظہ فرمایئے فیروز بختگان کیطرف مخاطب ہوا
بختگان نے کہا مہتران مہتر وبہتران بہتر مردان راسر ہنگ ونامردان را بلا لنگ صاحب قنطورہ وزنگ جناب
نصرت مآب سرخیل بساط بلاد بنی آدم مولانائے معظم عمرو ثانی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار یہ کہکر کہا آئیے تشریف
لائیے نذر قبول فرمایئے بختگان کا یہ کہنا تھا کہ سب نے دیکھا کہ ایک مرد عجیب الخلقت طویل و بر کا جسم بہ نسبت اسکے کوتاہ
سر مانند ناریل آنکھین ریزہ سی چھوٹی اسی جگہ سے پیدا ہوا اور روپیہ پر قبضہ کیا سب نے کمر تک لاتے دیکھا پھر نہ معلوم
ہوا کہ روپیہ کیا ہو گیا فیروز نے چاہا سحر کرے خواجہ نے ایک ساحر کو خنجر مارا اسکا شکم چاک ہوا مرکے گرا اسکے مرتے ہی
اندھیرا ہوا خواجہ نے اسی اندھیرے مین گلیم اوڑھی سبکی نظرون سے غائب ہو گئے فیروز اس معرکے کو دیکھکر
حیران ہو گیا کہا اے بختگان تو بہت صحیح کہتا تھا عجب بات دیکھنے مین آئی بختگان نے خوف کے مارے کچھ جواب نہ دیا
فیروز نے اسکے چہرے کا رنگ زرد پایا کہا اے بختگان اب کیا خوف ہے جو امر ہونے والا تھا وہ ہوا اب جو مزاج مین
آئے باتین کرو مگر بختگان نے جواب نہ دیا فیروز بھی خاموش ہو رہا سب لوگ وہان سے اپنی اپنی جگہ پر آئے
مگر بختگان فیروز کے ہمراہ اسکی بارگاہ مین آیا کہا آپ مجھکو کسیطرح سے تختگاہ تک پہونچا دیجیے مین اب یہان نہ
رہونگا فیروز نے کہا اے بختگان خوف کی کیا ضرورت ہے ہم تو انسے مقابلہ کرنے آئے ہین یا فتح پائینگے یا شکست
اٹھائینگے اگر ایسے ہی خوف کرین تو ہماری طرف سے انسے مقابلہ کون کریگا اور یہ لڑائی کیونکر بسر ہوگی بختگان
اسکے سمجھانے سے خاموش ہو رہا مگر دل کا عجیب عالم رہا فیروز نے کہا مین اسم اعظم حمزہ ضرور بند کرونگا دیکھون
عیار میرا کیا کرتے ہین جب مین اپنے یہان شغل شراب وکباب نہ رکھونگا تو عیاری مجھپر کیونکر ہوگی علاوہ اسکے میرے
پاس تحفہ جات ایسے ایسے موجود ہین جو مجھے خبردار کرتے رہینگے اور عیار مجھ تک نہ آسکیگا اگر آجائیگا تو رنگ روغن
عیاری کا جلکر خاک ہوگا صورت اصلی عیان ہو جائیگی یہ سوچکر اسنے اپنے سب ملازمین کو بلایا کہا مین آج اسم اعظم
صاحبقران بند کرتا ہون تم سب لوگ اسکی محافظت کرتے رہنا خبردار کوئی عیار اس تک نجانے پائے یہ کہکر اسنے
اپنی جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک ناریل مسلم نکالا اسمین سوراخ کیا ناریل کو ہتھیلی پر رکھا کچھ اسم سحر پڑھا ناریل
اڑ گیا کہ ذکر اس ناریل کا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت دربار صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب لشکر فیروز اتر چکا تو صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لائے جملہ سرداران نامی وگرامی بھی حاضر ہوئے

حکیم قرنطین بھی ایک کرسی زرنگار پر آکر بیٹھے آپس مین صلاح ہو رہی تھی کہ ایک برق چمکی صاحبقران نے دیکھا
بارگاہ کے باہر ایک برق چمک رہی ہو بدیع الملک سے کہا یہ کیا ہوتا ہو بدیع الملک نے چاہا اٹھ کے باہر جائین
کچھ کیفیت دریافت کرین مگر حکیم قرنطین نے عرض کی آپ کیون تکلیف فرماتے ہین مین جاتا ہون اسکو بھی دفع
کیے دیتا ہون یہ کہکر حکیم بارگاہ کے باہر آیا کچھ پڑھکر اس برق کی طرف پھونک دیا ایک دھوان ہوا اور ایک آواز
مہیب آئی حکیم کے سامنے ایک ناریل گرا قرنطین نے اس ناریل کو اٹھا کر صاحبقران کی خدمت مین حاضر
کیا امیر نے فرمایا یہ کس واسطے یہان آیا تھا حکیم نے عرض کی فیروز نے کسی واسطے سحر کیا ہوگا مگر کیا کر سکتا تھا اگر ہزار
سحر ایسے کر چکا تو کیا ہوگا امیر نے فرمایا معلوم ہوتا ہو اس نے اسم اعظم بند کرنے کی ترکیب کی تھی قرنطین نے
عرض کی آپ اسم اعظم کا ورد رکھین کسی وقت موقوف نکرین جب اسم اعظم ورد زبان رہیگا کبھی بند نہوگا اور جب موقوف
فرمایئے گا تو ضرور بند ہو جائیگا کیونکہ تاثیر اسم اعظم بے پڑھے نہین ظاہر ہوتی ہو اس سے مناسب یہ ہو کہ آپ اسم اعظم
ورد زبان رکھیے امیر نے اسم اعظم پڑھنا شروع کیا لیکن فیروز ستارہ پیشانی ناریل کو جب اڑا چکا تو اپنے ملازمین
سے کہا ایک گڑھا بہت گہرا کھودو جب ناریل واپس آئیگا تو مین اسی گڑھے مین اسکو دفن کر دونگا تم لوگ یہان
موجود رہنا کہ عیار نہ آسکے بختگان نے کہا آپنے بہت برا کیا کہ اسم اعظم کی فکر کی فیروز نے کہا اے بختگان لڑائی کی یہی
صورتین ہین خود ہی اگر خائف ہون اور کچھ کوشش نکرین تو پھر دشمن غالب نہ آجائے بختگان نے کہا کیا اور صورتین نہین
ہین فیروز نے جواب دیا کہ اب سب صورتین کی جاتی ہین اس حصار کو اور زیادہ مستحکم کرتا ہون مجھے اس بات کا تعجب
ہو کہ عیار کیونکر یہانتک آگیا مین نے اس حصار مین یہ بات پیدا کی تھی کہ جو کوئی اسکے اندر آتا اسکا سر کٹ کے گر پڑتا
بختگان نے کہا اسکی حقیقت کیا ہو اور جو کچھ آپ انتظام کیجیے گا وہ سب ہیچ ہو جائیگا جو آنے والا ہو وہ ضرور آئیگا فیروز نے
کہا نے مجھے اپنی حفاظت پر غور کرنا ہو اب اگر کوئی آئے تو مین مجبور ہون یہ کہکر اسنے پھر سحر کرنا شروع کیا وہ غبار ہر طرف
ہوا سب نے دیکھا دھوین نے حصار کر لیا تھوڑی دیر کے بعد وہ دھوان بھی برطرف ہو گیا ایک دیوار برف کی گرد لشکر
کے نظر آنے لگی فیروز نے بختگان سے کہا اب جو اس دیوار کے اندر ہو وہ باہر نہین جا سکتا اور جو باہر ہو وہ اندر نہین
آسکتا ہو اگر کوئی عیار لشکر اسلام کا اس وقت یہان موجود بھی ہوگا تو اب اسکو اس دیوار کے باہر جانا ممکن نہوگا
مین ایک دھوان اس قسم کا بناتا ہون جو عیاری کے رنگ و روغن کو عیار کے چہرے سے کھو دے اور جو کوئی عیار
یہان ہو وہ فوراً گرفتار ہو جائے یہ کہکر اسنے سحر کیا سب نے دیکھا ایک دھوان زمین سے پیدا ہوا اور وہ لشکر مین
چارون طرف پھیل گیا فیروز نے چند ملازمین سے کہا تم لوگ اس امر کی فکر رکھو جسکو اپنے لشکر مین غیر شخص دیکھو فوراً
میرے پاس گرفتار کر لاؤ ملازمین چارون طرف تلاش کرنے مین مشغول ہوئے فیروز نے کہا اب طبل جنگ بجوانا چاہیے
یہ کہکر اور ملازمین کو بلایا کہا لشکر مین طبل جنگ بجنے کا حکم سناؤ ملازمین لشکر مین آئے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام کے
ہرکارون نے جو صدائے طبل جنگی سنی وہان سے روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران مین آئے ہاتھ اٹھا کر پہلے دعا و ثنائے
صاحبقران بجا لائے پھر عرض کی فیروز نے طبل جنگ بجوایا ہو اسکا ارادہ ہو کہ صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرا
ہو صاحبقران نے یہ سنکر فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ
رزمی پر چوب پڑی لشکر مین تیاریان ہونے لگین مگر فیروز ستارہ پیشانی نے ناریل اسم اعظم بند کرنے کو روانہ کیا تھا اسکا
انتظار کر رہا ہو جب عرصہ ہوا اور ناریل پلٹ کے نہ گیا تو اسنے اپنے ملازمین سے کہا کیا سبب ہو جو ابتک ناریل واپس
نہین آیا بڑا عرصہ ہوا معلوم ہوتا ہو لشکر امیر مین کوئی ساحر ہو اسنے میرے سحر کو رد کیا اب مین دوسرا سحر کرتا ہون ابکی بار

کوئی میرے سحر کو رد نکر سکیگا یہ کہکر اسنے جھولی سے ایک شیشہ مثل قرابے کے نکالا کچھ ماش کے دانے اسپر رکھے وہ شیشہ بلند ہوا بارگاہ صاحبقران کی طرف چلا یہان امیر بارگاہ مین تشریف رکھتے تھے شیشہ دربارگاہ پر آکے ٹھہرا دربان جو بارگاہ کے دریر بیٹھے تھے وہ ہلاک ہوے آواز مہیب ہوئی حکیم قرنطین پھر اٹھا باہر آیا اس شیشے کو بھی اٹھاکے صاحبقران کی خدمت مین لیگیا امیر نے کہا ابکی بار شیشہ آیا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران مین دیکھون فیروز کہانتک سحر کرتا ہے آپ اسم اعظم ورد زبان رکھیے جبتک اسم اعظم ورد زبان رہیگا کوئی سحر تاثیر نہین کریگا اور اگر حرز ہیکل آپکے پاس ہوتی تو کوئی ضرورت نہ تھی کہ آپ اسم اعظم پڑھتے رہتے چونکہ حرز ہیکل آپکے پاس نہین ہے اسوجہ سے عرض کیا جاتا ہے کہ ہر دم آپ اسم اعظم پڑھتے رہیے گو بعض جہلا کا قول ہے کہ اسم اعظم حرز ہیکل کی موجودگی مین بھی بند ہو جاتا ہے مگر یہ غلط ہے اور اسم پڑھتے پڑھتے زبان مین لکنت آجاتی ہے یہ بات بھی خلاف ہے جب حرز ہیکل پاس نہو تو اسم اعظم ورد زبان رہنے سے سحر تاثیر نہین کرتا ہے اگر اسم اعظم نہ پڑھے تو البتہ سحر تاثیر کرتا ہے اور زبان مین لکنت آجاتی ہے غرضکہ صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد صحبت کو برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمہ مین گئے لیکن فیروز ستارہ پیشانی جب شیشہ روانہ کر چکا تو اسنے اپنے ملازمین سے کہا دیکھتے رہنا اب کی مین نے بہت بڑا سحر کیا ہے جسوقت شیشے کو آتے ہوے دیکھنا ہٹ جانا ایسا نہو دو ایک دمی ضایع ہو جائین ملازمین یہ سنکر منتظر ہو گئے فیروز نے شیشہ کا دیرتک انتظار کیا جب شیشہ واپس نہ آیا تو اسنے سحر نگان سے مخاطب ہو کر کہا اب کوشش کرنا بیکار ہے اسم اعظم حمزہ کسیطرح نہین بند ہوگا مین نے ابکی بار بہت بڑا سحر کیا تھا مگر ابھی تک شیشہ واپس نہین آیا معلوم ہوتا ہے میرا سحر خالی گیا سحر نگان نے کہا ہمنے آپ سے پیشتر ہی عرض کیا تھا آپ نے قبول نہ فرمایا اب تشریف لے چلیے آرام فرمائیے صبح کو مقابلہ کرنا ہے فیروز وہان سے واپس آیا اپنی بارگاہ مین آکے سو رہا شب بھر اسنے یون بسر کی جب صبح ہوئی تو سوکے اٹھا لشکر کی تیاری کو حکم دیا لشکر تیار ہونے لگا فیروز بھی اپنے آلات سحر درست کرنے لگا یہان تو یہ حالت تھی لیکن لشکر امیر مین سب سرداران نامی جو خواب سے بیدار ہوے فریضۂ سحری ادا کرکے سلاح ذات پر آراستہ کرکے صاحبقران زمان کی بارگاہ کے سامنے آکر کھڑے ہوے امیر بھی بعد فراغ نماز برآمد ہوے سب سردارون نے صاحبقران کو سلام کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر ہمراہ رکاب چلا حکیم قرنطین بھی ہوادار پر سوار ہوے اس جاہ و تجمل سے صاحبقران میدان مین تشریف لائے اس طرف سے فیروز اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر زمرد تاجی کو تخت پر بٹھا کے میدان مین آیا دونون لشکرون کی صفین درست ہوئین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کرکا کہکر ہٹے فیروز نے آفتاب ہزار سر کیطرف اشارہ کیا آفتاب نے اپنا تخت آگے بڑھایا میدان مین آیا پکار کے آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلہ مین آئے یہ سنکر حکیم قرنطین نے اپنا ہوادار بڑھایا صاحبقران کے قریب آکے عرض کی اجازت میدان فرمائیے امیر نے کہا حکیم صاحب آپ کیون تکلیف فرمائیے یہان اور لوگ موجود ہین مین خود میدان مین جاتا ہون حکیم نے عرض کی مین ضرور جاؤنگا آپ کیون تکلیف فرمائیے صاحبقران نے جب دیکھا کہ حکیم صاحب کسیطرح نہین رکین گے مجبور ہوکے کہا آپکو اختیار ہے تشریف لے جائیے حکیم قرنطین میدان مین آیا آفتاب نے کہا اے شخص پہلے اپنا نام بتا دے کہ بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے حکیم نے اپنا نام بتایا آفتاب ہزار سر نے کہا مین آج تک تمھارا نام سنتا تھا مگر آج مقابلہ ہوا دیکھون تم نے اپنی عمر مین کسقدر علم حکمت کو حاصل کیا ہے قرنطین نے کہا یادہ گوئی کی ضرورت نہین ہے جو تجھے حربہ سحر کرنا منظور ہو کر مین موجود ہون آفتاب نے کہا مین جانتا ہون

میرے تمھارے مقابلہ یون ہو کہ دیکھنے والون کو کچھ لطف اُٹھے اور وہ امر ابھی ممکن نہین ہی کیونکہ میرے پاس
ابھی اشیاء ضروری موجود نہین ہین اور تم کل چیزین تیار کر چکے ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ آج کچھ آغاز جنگ ہو جائے
پھر دیکھا جائیگا حکیم نے کہا تمھین اختیار ہی مگر ای آفتاب تمھین کیا ضرورت ہی جو دوسرے کے واسطے اپنے
تئین اسقدر پریشان کرتے ہو آفتاب نے کہا حکیم صاحب آپ اس راز سے واقف نہین ہین اگر مین اس لڑائی
کو سر کرونگا تو فیروز مجھے اپنی بیٹی دیگا اور اس طلسم کا مالک کریگا مین دو طلسم کا بادشاہ ہونگا اسکی دختر پر ایک مدت سے
فریفتہ ہون کسی طرح امید بر نہین آتی تھی یہ شرط قرار پائی ہی کہ مین اس لڑائی کو فتح کر دون تو میرا عقد اسکے ساتھ
ہو جائے طلسم بھی قبضہ مین آئے قرنطین نے کہا ای آفتاب تمکو اسکے قول کا یقین ہو گیا جب اسنے میرے
طلسم کو مجھے واپس نہ دیا تو بھلا تم ایسے شخص کو وہ کیا طلسم کی حکومت دیگا یہ امر فقط اپنی مدد کے واسطے
کیا ہی تمھین ہرگز اُسکی ذات سے کچھ فائدہ نہین پہونچے گا اور لڑائی اب فتح نہوگی اول تو خود صاحبقران کیا کم
ہین جسوقت چاہین تنہا اس طلسم کو فتح کر لین اُنکے بعد مجھکو تم خوب جانتے ہو کہ یہ طلسم میرا ہی اور ہمارے یہان
اسکی بنا ہوئی ہی ہم اسکے عجائب و غرائب کو فیروز سے بڑھ کے جانتے ہین کتاب طلسم ہمارے پاس ہی ہم
دیکھ چکے کہ صاحبقران زمان فاتح طلسم ہین والد ماجد نے تصویر صاحبقران کی بنا دی ہی اور لکھ دیا ہی کہ یہ شخص
فاتح طلسم ہی اور اب عمر طلسم تمام ہو گئی طلسم باقی نرہیگا اور فیروز کی زندگی اب دشوار ہی تم کیون اپنے تئین پریشان
کرتے ہو ہمارے یہان آؤ اسلام قبول کرو عہدہ جلیل پاؤ اگر طلسم کے خواہان ہو تو ہم صاحبقران سے بعد فتح تمھین
اس طلسم کی حکومت دلا دینگے آفتاب ہزار سر نے کہا مین فیروز کی اطاعت ترک نہ کرونگا قرنطین نے کہا تمھین
اختیار ہی ہمکو جسقدر سمجھانا تھا تم سے کہہ چکے اگر ہمارے کہنے کو قبول کروگے اچھے رہوگے آفتاب نے کہا اب مین
تمسے ایک ہفتہ کی مہلت مانگتا ہون بعد ایک ہفتہ کے تم سے مقابلہ کرونگا قرنطین نے کہا تمھین اختیار
ہی آفتاب میدان سے واپس ہوا فیروز نے کہا ای آفتاب میدان سے کیون واپس آئے آفتاب
نے سب کیفیت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ قرنطین حکیم زبردست ہی مین اس سے ابھی مقابلہ نہین
کر سکتا ہون ایک ہفتہ کی مین نے مہلت طلب کی ہی جب مین بھی کچھ چیزین تیار کر لونگا اس وقت قرنطین
سے مقابلہ کرونگا فیروز نے کہا تمھین اختیار ہی مین صاحبقران سے ایک ہفتہ کی مہلت مانگتا ہون گو میری
طرف سے بدگمان ہین لیکن مہلت ضرور دینگے یہ کہکر اپنا تخت آگے بڑھایا میدان مین آیا صاحبقران
سے عرض کی کہ مین ایک ہفتہ کی مہلت چاہتا ہون آفتاب ہزار سر کو کچھ اشیاء تیار کرنا ہین جب یہ فراغت پائیگا
تو مین مقابلہ کرونگا صاحبقران نے ایک ہفتہ کی مہلت دی فیروز میدان سے اپنی بارگاہ کی جانب واپس آیا
صاحبقران خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوے سب لوگون کو خوشی ہوئی بدیع الملک نے
صاحبقران سے عرض کی اب فیروز کو کچھ بن نہین پڑتا ہی دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی صاحبقران
نے فرمایا اگر فیروز ایمان لائے اور زمرد ثانی کو میرے حوالے کر دے تو مین ابھی یہان سے واپس جاؤن
بدیع الملک نے عرض کی ابھی تو آفتاب کچھ تیاری کرنے گیا ہی دیکھین کیا کرتا ہی یہ باتین کرتے ہوے
صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار جمع ہوے صاحبقران نے حکیم قرنطین سے پوچھا
آپ سے آفتاب ہزار سر نے کیا کہا تھا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران جب وہ میرے مقابلے مین آیا
تو میرا نام تحقیق کیا پھر مجھسے عذر کیا کہ مین ابھی تم سے مقابلہ نکرونگا میرے پاس ابھی کچھ اشیاء

تمھارے مقابلے کے لایق تیار نہین ہین ایک ہفتہ کی مہلت ہو تو مین کچھ اشیا تیار کرون مین نے مہلت
بہت دی پھر مین نے کہا ای آفتاب تمھین کیا ضرورت ہی جو ایک شخص غیر کے واسطے اپنے تئین اسقدر
پریشان کرتے ہو اسنے بیان کیا کہ مجھسے فیروز نے وعدہ کیا ہی کہ اگر اس لڑائی کو فتح کر دو گے تو مین اس
طلسم کی حکومت تمھین دونگا اور اپنی لڑکی کی شادی تمھارے ساتھ کرونگا اور آفتاب اُسکی لڑکی پر مائل
بھی ہی بدیع الملک نے جو یہ بات سُنی گھبرا کے پوچھا کون فیروز کی دختر پر مائل ہی حکیم نے عرض کی آفتاب ہزار سر
فیروز کی دختر پر مائل ہی بدیع الملک کو غصہ آگیا بیخودی کے عالم مین منہہ سے نکل گیا کہ اگر میرے سامنے اس
کلمہ کو کہتا تو مین زبان تیغ سے جواب دیتا آپ کیون خاموش ہو رہے حکیم نے عرض کی مین اسکو مہلت دے چکا
تھا اس وجہ سے خاموش ہو رہا ورنہ مین خود اس کلام کا جواب دیتا میرے بھی خلاف ہوا تھا آپ
جانتے ہین کہ فیروز سے اور مجھسے کیسا نازک رشتہ ہی اور جو کچھ آفتاب نے کہا اسکو کہا مگر مین مجبور تھا بدیع الملک
کے منہہ سے یہ کلمہ نکل تو گیا مگر خود ہی خیال آیا کہ مین نے کیا آفتاب کو کیا گمان ہوا ہوگا صاحبقران کیا سمجھے
ہونگے امیر نے جو یہ کلمہ بدیع الملک کے منہہ سے سُنا تو صریح آفتاب علم کا کہنا یاد آیا صریح آفتاب علم
نے کہا تھا کہ آپ آفتاب ہزار سر کو رہا نہ کیجیے ورنہ بدیع الملک تو جو ان کے خلاف ہو گا صاحبقران
اس بات کو سمجھکر خاموش ہو رہے اور ذکر ختم ہو گیا مگر بدیع الملک کی عجیب حالت ہو گئی کچھ دل مین
ملکہ ہلال کمان ابرو کی یاد آئی اُسنے قاب کو بیچین کر دیا کچھ آفتاب کے کہنے کا ملال ہوا غصہ آیا
مگر پاس خاطر صاحبقران خاموش بیٹھے رہے امیر نے چہرہ بدیع الملک کی جو کیفیت دیکھی سمجھے اس وقت
بدیع الملک کو غصہ بھی ہی اور دختر فیروز کی بھی یاد دلی ہی انکا دل بہلانا ضرور ہی ایسا نہو غصہ مین خلاف
کوئی بات اُنسے ہو جائے یا آفتاب کے خیمہ مین چلے جائین یہ سوچکر صاحبقران نے خواجہ عمرو ثانی
بلایا خواجہ آئے امیر نے پاس بلا کے خواجہ کے کان مین سب قصہ بیان کیا اور کہا خواجہ اس وقت ایسی
باتین کرو کہ بدیع الملک کا دل بہلجائے اور خیال منتشر ہو جائے ورنہ مجھے خوف ہی کہ مبادا یہ جوش
غیظ مین آفتاب کے خیمہ مین چلے جائین اور اس سے مقابلہ کرنے کو آمادہ ہون اسکو بھی یہ امر ناگوار
ہوگا تحفہ جات اسکے پاس موجود نہین ہین وہ ساحر ہی نہین معلوم کیا ہو خواجہ نے بدیع الملک کے
چہرے کی طرف دیکھکر صاحبقران سے عرض کی کہ واقعی آپ بہت صحیح فرماتے ہین اس وقت بدیع الملک
کے چہرے سے یہ بات ظاہر ہی مین ابھی بہلائے دیتا ہون یہ خیال برطرف ہو جائیگا طبیعت درست
ہو جائیگی یہ کہکر خواجہ نے باتین کرنا شروع کین ایسے ظرافت آمیز جملے بیان کیے کہ بدیع الملک
کی طبیعت درست ہوئی خواجہ کی طرف مخاطب ہوے اور جملہ سردار بھی بیتاب ہو گئے بارگاہ مین
اسی وقت خواجہ نے سبکو ہنسایا جب بدیع الملک کی طبیعت اصلاح پر آئی تو خواجہ نے دربردہ
نصیحت کی بدیع الملک منشار تقریر خواجہ کا سمجھکر بہت محجوب ہوے دل مین خیال کیا
اس وقت حالت بیخودی مین میرے منہہ سے ایسا کلمہ نکل گیا جسکی وجہ سے مجھکو ایسی ندامت
ہوئی اب اپنے اور ارادون سے باز رہون ورنہ سب پر خلاصہ ہو جائیگا قبل خواجہ
کے آنے کے بدیع الملک کے دل مین یہ خیال تھا کہ جب صاحبقران جلسہ برخاست فرمائینگے
اور سب سردار اپنی بارگاہون مین چلے جائینگے مین آفتاب کے خیمہ مین

جاکر اس بے ادبی کی سزا دونگا سارا عشق بھلا دونگا مگر خواجہ کے کہنے سے طبیعت کو سکون اور حجاب مانع ہوا
بدیع الملک اپنے ارادوں سے باز رہے جب خواجہ کو یقین ہوگیا کہ اب بدیع الملک کے وہ ارادے نہیں
رہے تو اپنی گفتگو کو ختم کیا صاحبقران کے پاس آئے عرض کی اب بدیع الملک اپنے ارادے سے باز
آئے ہیں اور غصہ بھی اب نہیں ہے صحبت کو برخاست فرمایئے سب لوگ اپنی اپنی بارگاہوں میں جائیں رات
زیادہ آگئی ہے صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیموں میں گئے صاحبقران بھی فرش خواب
پر تشریف لائے تھوڑی دیر بیدار رہے آخر آرام فرمایا اسکا ذکر اپنے وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت فیروز کی عرض کی جاتی ہے

کہ جو واپس گیا تو آفتاب ہزار سر سے کہا کہ میں مقابلہ سے اس بات کو اچھا جانتا ہوں کہ میں اپنے عیار تیز نگاہ
کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کروں اور وہ قرنطین کو چرا لائے مگر جس وقت قرنطین یہاں آئے تو اسکو
بے ہوشیار کیے ہوئے اسی وقت قتل کر ڈالا جائے پھر صاحبقران کا اسم اعظم بھی بہت جلد بند ہوجائیگا
صرف اسی کی وجہ سے خوف ہے آفتاب نے کہا میں بھی اسی بات کو اچھا جانتا ہوں فیروز نے کہا آفتاب
غروب ہوجائے تو میں تیز نگاہ کو بلاؤں اس سے یہ کیفیت بیان کروں آفتاب نے کہا اگر ایسا
ہوجائیگا تو لشکر اسلام بہت جلد شکست پائیگا اور سب سردار گرفتار ہوجائیں گے فیروز اسی انتظار میں بیٹھا رہا
تھوڑی دیر میں آفتاب غروب ہوا اور تاریکی پھیل گئی فیروز نے اپنے عیار کو بلایا کل واقعہ اس سے بیان
کیا عیار نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں میں بہت جلد لا دونگا پھر آپ کو اختیار ہے جو مزاج مبارک میں آئے
اسکے حق میں کیجیے گا یہ کہکر عیار تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے روانہ ہوا جانب لشکر اسلام چلا یہاں
اسوقت آکر پہونچا کہ قرنطین صاحبقران سے بیان کر رہے تھے کہ آفتاب دختر فیروز پر فریفتہ ہے
اور بدیع الملک نوجوان بگڑ کے جواب دے رہے تھے کہ آپنے اس بیہودہ گو کو فوراً قتل کیوں نہ کیا
عیار اس گفتگو کو سنکر کھٹکا یقین کیا کہ یہ جوان بھی شاید دختر فیروز پر فریفتہ ہے دیر تک بدیع الملک
کی طرف دیکھا کیا اور نگاہ کو دیکھ دیکھکر کہتا تھا کہ ضرور یہ جوان بھی اسکے عاشقوں میں ہے مگر خاموش
رہا جب صاحبقران نے دربار برخاست کیا اور سب لوگ اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے قرنطین
بھی اپنی بارگاہ میں گیا تیز نگاہ بھی اسکے ہمراہ اسکی بارگاہ تک آیا دروازے پر ٹھہر گیا قرنطین
بارگاہ کے اندر گیا تیز نگاہ دیکھتا رہا جب قرنطین پر غفلت طاری ہوئی اور ملازمین کو بھی غنودگی نے
ستایا تیز نگاہ عقب بارگاہ سے سراپردہ چاک کرکے اندر آیا پھر اپنی بیہوشی کے چھوڑے سے ملازمین حکیم
بالکل غافل ہوگئے تیز نگاہ پلنگ کے قریب آیا کانپتے ہوئے دوشالہ ہٹایا پھنکنے میں بیہوشی بھرکر
قریب دماغ پہونچائی حکیم نے سانس جو لی چھینک آئی اسکو یقین ہوا بیہوشی نے اپنا اثر دکھایا پشتارہ
باندھکر بارگاہ سے نکلا قریب صبح اپنے لشکر میں داخل ہوا فیروز تو اسکا منتظر تھا جیسے ہی تیز نگاہ
کو آتے دیکھا خوش ہوگیا تیز نگاہ نے پشتارہ فیروز کے آگے رکھدیا فیروز نے آفتاب اور بختگان
اور شملہ پوش جادو اور چند ساحران جلیل کو بلایا کہا اب آپ لوگوں کی کیا رائے ہے میں اسیوقت
قرنطین کو قتل کروں یا اسکو بدستور قدیم اسیر کروں بختگان نے کہا آپ کی کیا رائے ہے فیروز نے
کہا میں اسی وقت اسکا قتل کرنا اچھا جانتا ہوں یہ وہ شخص ہے کہ جسوقت اسکو موقع ملے گا طلسم کو تہ و بالا

کر دیگا ایک کے روکے سے نہ رکیگا اور اسکو اسیر رکھنا بھی بہت مشکل ہی جبتک اسکی زبان چھید کر منہہ سے باہر نہ نکالی جاے اور سینے پر اسکے ایک سنگ گران نہ رکھا جاے اُس وقت تک یہ قیدخانے مین ٹھہر نہین سکتا بختگان نے کہا پھر ایسے شخص کا زندہ رکھنا کیا ضرور ہی ابھی قتل کیجیے فیروز نے آفتاب کیطرف دیکھا آفتاب نے کہا میری راے نہین ہی کہ آپ اسکو ابھی قتل کیجیے ایسا شخص اب دوسرا نہین ہی اسنے مجھکو بہت کچھ سمجھایا تھا مین اب اسکو سمجھاؤنگا اگر راضی ہو جاے تو اس سے بہتر حکیم ممکن نہین ہی طلسم کے عجائب و غرائب کو بڑھائے گا اور بہت سے کام اسکے ذریعہ سے نکلین گے شعلہ پوش جادو کی بھی یہی راے ہوئی فیروز خاموش ہو رہا اُسی حالت بیہوشی مین اسکو قیدخانے کیطرف روانہ کیا بعد اسکے آپ بھی گیا قیدخانے مین جا کر حکیم کو بدستور سابق قید کیا وہان سے واپس آیا آفتاب نے کہا ایک ہفتہ کی مہلت لشکر اسلام سے لی ہی اچھی بات ہی جبتک دم لین جب ایام مہلت ختم ہو جائین گے تو ایک دن مین مقابلہ کر کے سبکو گرفتار کر لین گے فیروز نے بھی اسکی راے سے اتفاق کیا آفتاب نے کہا پھر یہان کیون بیکار رہیے براے شکار تشریف لے چلیے فیروز نے کہا مین بھی یہی چاہتا تھا ضرور براے شکار جاؤنگا بلکہ اپنے ہمراہ بہت سے آدمیون کو لے جاؤنگا بختگان نے کہا اے شہنشاہ میرے نزدیک شکار کو جانا اچھا نہین ہی فیروز نے کہا کیا سبب ہی بختگان نے کہا آپ عیاران اسلام کی حقیقت جانتے ہین اور پھر مجھسے فرماتے ہین ابھی آپ نے حکیم کو اُنکے یہان سے منگوایا ہی اب بھلا وہان کے عیار خاموش رہینگے فیروز نے جواب دیا کہ مین انتظام کر کے جاؤنگا میرے عیار کچھ نہ بنا سکینگے جو قت میرے سامنے آینگے اپنی صورت اصلی اُنکو نظر آئیگی مین چند چیزین ایسی اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون کہ جو وہان عیارون سے مجھکو بچا لینگی بختگان نے کہا آپ عیارون کی کارروائیان دیکھتے جاتے ہین مگر آپکے دل مین ڈر نہین پیدا ہوتا ہی فیروز نے کہا تم خاطر جمع رکھو اگر زیادہ خوف ہی میرے ہمراہ نہ چلو بختگان نے کہا مین تو آپکے ہمراہ ہرگز نہ جاؤنگا آپ اور لوگون کو لے جائیے مین یہان رہونگا فیروز ہنس کے خاموش ہو رہا اسکے عیار تیز نگاہ نے کہا وزیر صاحب آپ ناحق خوف کرتے ہین مین شہنشاہ کے ہمراہ جاؤنگا پھر کسی عیار کی مجال ہی جو میری موجودگی مین عیاری کر سکے بختگان نے کہا جب وہ لوگ ساحرون سے نہین ڈرتے ہین اور ساحرون پر اُنکی عیاری کارگر ہوتی ہی تو تم کیا چیز ہو صرف ہم پیشہ ہونے کے سبب سے کہتے ہو تو وہ لوگ ایسی عیاری نہین کرتے ہین جو سبکی سمجھ مین آجائے یا عیار اُسکو پہچان لے تیز نگاہ نے کہا وہ اور عیار ہونگے جو اُنکی عیاری کو نجان سکین اب اُنکی عیاریان ہماری سمجھ مین آگئی ہین اب وہ ہمارے سامنے عیاری نہین کر سکتے اور اگر اُنمین سے کوئی آئیگا تو ہم ضرور اسکو گرفتار کر لینگے بختگان نے کہا اچھا ہم زیادہ بحث نہین کرتے ہین تمکو آپ معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا اُسکی نوبت ہی کیون آنے لگی جب کوئی عیار آئے گا مجھکو خود معلوم ہو جائیگا یہ کہکر اسنے روز اسباب سفر درست کیا اور ہمراہ اپنے

لشکر ایک صحرا کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہان جو سب لوگ صبح کو بیدار ہوے صاحبقران کے سلام کو آئے امیر نے جب حکیم قرنطین کو نہ پایا فرمایا خواجہ حکیم صاحب ابھی تک تشریف نہین لائے ذرا اُنکی بارگاہ مین جاؤ اگر بیدار ہون تو اپنے ہمراہ لے آؤ خواجہ حکیم قرنطین کی بارگاہ مین آئے یہان آکر کسیکو نہ دیکھا سرچہ چاک پایا سمجھ گئے کوئی عیار حکیم صاحب کو لیگیا

صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوے سب ماجرا عرض کیا امیر کو بہت افسوس ہوا فرمایا بڑا غضب ہوا اب حکیم صاحب
پر پھر وہی مصائب پڑینگے یا فیروز از راہ دشمنی انکو قتل کر ڈالیگا کیا انتظام کرنا چاہیے خواجہ تم جاؤ اور انکی خبر
مفصل لاؤ کہ کیا گذری خواجہ اسیوقت روانہ ہوے تھوڑی دور جاکے دیکھا تو عجب سامان نظر آیا کہ کچھ بارگاہین
کچھ لوگ ایک طرف جاتے ہین کچھ اسباب شکار بھی انکے ہمراہ ہی خواجہ نے اپنی صورت تبدیل کی اور قریب ان لوگونکے آئے پوچھا کیون
بھائی یہ اسباب کسکا ہی اور کہان جاتا ہی انھون نے جواب دیا کہ تمھین کیا کیون جانا ہی خواجہ نے کہا بھائی اگر تمھین کسی مزدور کی ضرورت ہو تو
مین موجود ہون اُن لوگون کے افسر کو رحم آیا کہا اچھا ہمارے ساتھ چلو جو کچھ کام ہوگا تمسے لیا جائیگا اور تمھارے
کھانے وغیرہ کی خبر لی جائیگی خواجہ خوشی خوشی اُن سبکے ہمراہ ہوے افسر نے پوچھا کیون میان تمھارا نام کیا ہے
خواجہ نے کہا میرا نام مغلوب جادو ہی افسر نے کہا آپ ساحر بھی ہین مغلوب نقلی نے جواب دیا کہ ہان بچپن مین
کچھ سحر حاصل کیا تھا مگر نہین آیا اور میرے عزیز بڑے ساحر ہین اور امیر کبیر ہین مگر مین انکے یہان نہین رہتا ہون جو کچھ اپنے
قوت بازو سے ملتا ہی اُسی پر اکتفا کرتا ہون گو یہ بات میرے اعزا کے خلاف ہی مگر میری غیرت تقاضا نہین کرتی ہی کہ مین
اسوقت مین انکو کسی قسم کی اپنے واسطے تکلیف دون افسر نے کہا بھائی اچھی بات ہی تم ہمارے یہان رہو ہم تمھین نوکر
رکھا دینگے بخوبی تمام تمھاری اوقات بسر ہوگی مغلوب نے کہا اگر ایسا ہو جائے تو میری زندگی ہو جائے مین تمام
عمر آپکا ممنون و مشکور ہون اپنے تئین بندہ بے دام تصور کرون اور جو کچھ میری تنخواہ ہو وہ سب آپ ہی کے ہاتھ مین دون
آپ صرف میرے کھانے پینے کی فکر رکھین باقی اور سبکا آپکو اختیار ہی جو مزاج مین آئے کیجیے افسر نے کہا ہم شکار سے
واپس آلین تو تمھاری سعی اپنے شہنشاہ سے کرین مغلوب نقلی نے کہا آپکے شہنشاہ بھلا مجھکو کیون نوکر رکھنے لگے
مین اُنکے کس کام کا ہون افسر نے کہا ہزارون کام ہین ہم اپنی مدد کے واسطے تمھارے بارے مین سفارش کرینگے
کہ ہمین ایک آدمی کی ضرورت ہی اور یہ آدمی معتمد موجود ہی اسکو ملازم کیجیے شہنشاہ اُسیوقت حکم دیدینگے تم شب و روز
ہمارے پاس رہنا مغلوب نے کہا رات دن آپکے پاس رہونگا خوب راضی کرونگا آپ مجھسے بہت خوش ہونگے
ایسی ایسی باتین کرتے ہوے میان مغلوب نقلی افسر سے تھوڑی دور تک گئے جب فیروز ایک صحرا مین پہنچا
اُسنے سب لوگون کو روکا خیمہ استادہ ہونے کا حکم دیا اُسی وقت خیمے بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ اُترے
مغلوب نے افسر سے پوچھا کیون جناب افسر صاحب آپکا نام کیا ہی مجھکو آگاہی دیجیے افسر نے کہا میرا نام برقتاب
جادو ہی مین شہنشاہ فیروز کا ملازم قدیم ہون بچپن سے ہم اور شہنشاہ ساتھ کھیل کے بڑے ہوے ہین میرا انھین بہت
پاس ہی جو بات مین اُنسے کہتا ہون اُسکو منظور کرتے ہین مغلوب نقلی نے کہا آپ بھی تو ساحر یکتا
ہین اور وہ کیون نہ آپ کی عزت و حرمت کرین آپ بھی عالی خاندان اور اُنکے دوست قدیم ہین مگر
آپ مجھکو ضرور ہی نوکر رکھا دیجیے گا اور شہنشاہ مجھے نوکر رکھ لینگے برقتاب جادو نے کہا ای مغلوب
جادو مین تم سے کہہ چکا اگر وہ تمھین نوکر نہ بھی رکھین گے تو مین تمھین اپنے پاس نوکر رکھ لونگا مغلوب
نے کہا بھلا مین آپ سے تو تنخواہ نہ لونگا جیسے مین اپنے اور بزرگون کو تکلیف دینا نہین چاہتا ویسے ہی
آپ کی تکلیف مجھکو گوارا نہو گی برقتاب نے کہا وہ لوگ تمسے کام نہین لیتے ہین اور مین تمسے کام
لونگا اُسکی اُجرت تمکو دونگا مغلوب نے کہا مین آپ سے کام کی اُجرت بھی نہ لونگا برقتاب نے کہا ای مغلوب
تمکو خلل دماغ بھی ہی بیکار بیکار باتین کرتے ہو مین تمکو شہنشاہ کے پاس ملازم کرادونگا اب طول کلام کی کیا ضرورت
ہی مغلوب نے کہا آپ کو میری باتین ناگوار ہین مین بات نکرون برقتاب نے کہا نہین میان مغلوب تمھاری

باتین مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہین تم باتین کیے جاؤ یہن تمھاری تسکین کیواسطے کہتا ہون کہ تم طول کلام نکرو
ہین تمھین نوکر رکھا دونگا ورنہ باتین تمھاری بہت اچھی ہین مجکو پسند آئین تم یونہین باتین کیے جاؤ میرا دل بہلتا ہی
مغلوب نقلی نے کہا جناب کیا باتین کرون اسوقت میری طبیعت درست نہین ہی برقتاب نے کہا خیریت ہی
مغلوب نے جواب دیا مین شراب دووقت پیتا ہون اسوقت کہین ممکن نہوئی تو مجبور ہوکر آپ لوگونکے ہمراہ
یہان آیا ارادہ یہ تھا کہ جب آپکی مزدوری سے فراغت پاؤنگا اور جو کچھ اجرت ملیگی اُسکی شراب پیونگا مگر یہان
میرے واسطے عمر بھر کا ٹھکانا ہوگیا اب کیونکر جا سکتا ہون اگر آپکے یہان کچھ شراب ہو تو مجھے عنایت فرمائیے برقتاب
نے کہا میان مغلوب شراب کا تو مین بھی بہت عادی ہون مگر مجبور رہتا ہون کہ شہنشاہ کا حکم قطعی ہی کہ شراب کا چرچا
مطلق ہمارے لشکر مین نہو آج آٹھ دن سے شراب نہین پی ہی کیا کہون جو دل کی کیفیت ہی طبیعت بھی نادرست
ہی عجب حالت ہی کوئی بات خوش نہین آتی ہی طبیعت گھبراتی ہی مغلوب نقلی نے کہا کیا شہنشاہ شراب نہین
پیتے ہین برقتاب نے کہا شدت سے شراب پیتے ہین مگر بخوف عیاران اسلام منع کیا ہی کہ وہ لوگ شراب مین بیہوشی
ملا کے لوگونکو بیہوش کرتے ہین اور عیاری کرکے چلے جاتے ہین مغلوب نے کہا اب یہان عیار کہان موجود ہین
آپ شراب منگائیے برقتاب نے کہا بھلا یہان جنگل مین شراب کہان ممکن ہی مغلوب نے کہا مین بستی سے جاکر
لے آؤنگا وہان ایک بھٹی ہی بہت عمدہ شراب بناتا ہی اور مجھسے اُس سے شناسائی بھی ہی اکثر مین اُس سے قرض
بھی لیتا ہون برقتاب نے کہا اچھا جائیے شراب لائیے مغلوب نے کہا کوئی صراحی آپکے یہان ہو تو مجکو عنایت
کیجیے برقتاب نے کہا میان مغلوب جب تم اُسکو جانتے ہو اُسی کے یہان سے صراحی لے لینا جب خالی
ہوجائیگی دیدینا یہ کہکر کچھ دام برقتاب نے مغلوب نقلی کو دیے مغلوب وہان سے روانہ ہوا تھوڑی دیر
کے بعد ایک صراحی بلورین نہایت عمدہ ہاتھ مین لیے ہوئے آیا برقتاب سے کہا پیجیے شراب بہت عمدہ ہی
اگر پیجیے گا تو لطف ملیگا برقتاب نے کہا میان مغلوب تمھین سب کو شراب تقسیم کرو مغلوب نے کہا حضور
اور شراب منگائین تو سب کو پہونچیگی اور جب شراب سب کو دی جائیگی تو یہ لوگ شراب پیکر بدمست
ہونگے اسکی خبر شہنشاہ کو پہونچیگی وہ آزردہ ہونگے اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ میرے ہمراہ تخلیہ مین تشریف
لیچلیے وہان شراب نوش فرمائین کسیکو خبر بھی نہوگی برقتاب نے کہا میان مغلوب بہت سچ کہتے ہو یہ کہکر
اُٹھا ایک خیمہ تنہا تھا وہان گیا مغلوب سے کہا کچھ تبدیل ذائقہ کیواسطے بھی ضرور ہونا چاہیے مغلوب
نے کہا اور کچھ یہان نہین ملیگا شراب ہی سے تبدیل ذائقہ ہوجائیگا برقتاب خاموش ہو رہا مغلوب نے
جام شراب سے لبریز کرکے برقتاب کو دیا برقتاب نے کئی روز سے شراب نہین پی تھی جلدی سے جام
لیکر پی گیا مغلوب نے دوسرا جام بھی اسی کو دیا اسنے وہ جام بھی پیا اسیطرح چار جام برقتاب کو مغلوب
نے پلائے ابتو برقتاب کی آنکھون مین سرسون پھولی کہا کیون میان مغلوب یہ فیروز نے جو شراب
پینے کو منع کیا تو عیاران اسلام سے ڈر گیا مغلوب نے کہا ضرور اسکے دلمین خوف پیدا ہوا برقتاب
نے کہا مین اپنے یہان شب و روز شراب کا چرچا رکھتا ہون بھلا دیکھون کیونکر عیار آتے ہین فیروز کو
خاک بھی سحر مین دخل نہین ہی اُس سے اچھا تو مین سحر جانتا ہون اگر عیار میرے سامنے آئے تو اُس کا
حال کھلجائے جو بات کل ہونیوالی ہی وہ مین آج ہی بتادیتا ہون مغلوب نے کہا پھر آپ بیکار اُسکی ملازمت
گوارا کرتے ہین میرے نزدیک تو یہ طلسم اُس سے چھین لیجیے اور خود اُسکی بادشاہی کیجیے برقتاب نے کہا میر بھی

یہی ارادہ تھا مگر آجتک کوئی ایسا معتمد مجکو نہین ملتا تھا کہ مین ایسا قصد کرون اب تم یہان آئے ہو دیکھو مین ایک خط اُسکے پاس بھیجونگا کہ سلطنت بخوشی و رضا مجکو دیدے اگر عذر کریگا تو دیکھا جائیگا مغلوب نے کہا بہت اچھی بات ہو یہ کہتے کہتے کچھ سمجھکے اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گرکے بیہوش ہوا مغلوب نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو ثانی نعرہ کرکے اُسکا لباس اُتار لیا اُسکو نذر زنبیل کیا آپ اُس کی صورت بنکر اُسی کا لباس پہنکر باہر آئے ملازمین نے دیکھا میان برقتاب جادو ایک خیمے سے اکیلے آتے ہین سب قریب آئے پوچھا کیون جناب آپ کہان سے تشریف لاتے ہین برقتاب نقلی نے کہا مین ایک ضرورت سے اس خیمے مین گیا تھا لوگون نے کہا مغلوب کہان گیا برقتاب نے کہا اُسکو نوکری منظور نہوئی مین نے کچھ مزدوری دیکر رخصت کردیا اپنے گھر چلا گیا ہوگا سب خاموش ہو رہے میان برقتاب اپنی بارگاہ مین گئے جو کچھ اسباب شکار تھا وہ برقتاب جادو کے پاس رہتا تھا جانوران شکاری بھی انھین کے تحت مین تھے اُس شب کو تو فیروز نے یونہین بسر کی دوسرے روز صبح کو اسباب شکار طلب کیا برقتاب جادو نے سب سامان شکار نوکرون کے ہاتھ روانہ کیا آپ نہ گئے فیروز نے ملازمین سے پوچھا کہ برقتاب کیون نہین آئے سب نے کہدیا کہ اُنکو کار سرکار سے فرصت نہین تھی کیونکر آتے فیروز نے کہا ہمنے اُنکو مہلت دی وہ آئین ملازمین اُنھون نے آکر برقتاب کو اطلاع دی کہ آپکو شہنشاہ نے فرصت دی ہو اور فرمایا ہو کہ کار سرکار کو دو ایک روز موقوف رکھو یہان آکر شکار کھیلو برقتاب نے کہا میری طرف سے آداب و تسلیمات حضور شہنشاہ مین عرض کرکے کہنا کہ مین کچھ اسباب شکار درست کرتا ہون جب یہ تیار ہو جائیگا تو حاضر خدمت ہونگا ملازمین نے فیروز سے جاکر یہ سب باتین کہدین فیروز خاموش ہو رہا برقتاب نقلی نے وقت جو پایا اور دیکھا کہ سب شکار کو گئے ہوئے ہین کوئی ایسا نہین ہو جسکا کچھ خوف ہو یہ سوچکر اپنی بارگاہ سے نکلے پہلے فیروز کی بارگاہ مین آئے یہان کچھ دربان بیٹھے تھے برقتاب انکی نظر بچاکے بارگاہ کے اندر گئے سب بارگاہ کو آراستہ پایا مسہری جو فیروز کے سونے کی بچھی تھی اُسکے قریب آئے تکیے اُٹھائے اور تکیے اپنے پاس سے اُسکی جگہ پر رکھے شمعین جو رکھی تھین وہ بھی بدل دین اور تھوڑا اسباب اسیطرح بدل کر بارگاہ سے باہر آئے اور برقتاب کی بارگاہ مین جاکر سب کام درست کیا وہان سے اور چند سردارون کی بارگاہ مین گئے سب کے یہان تکیے بدلکر اور تکیے رکھدیے اس کام سے فراغت کرکے پھر اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھ رہے ملازمین سے کام لینے لگے دن بھر خوب سیر حکومت کی جب دن کم رہا اور آفتاب قریب غروب پہونچا تو فیروز مع سب سردارون کے شکار کھیل کر واپس آیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تبدیل لباس کرکے پھر فیروز کی بارگاہ مین آئے تھوڑی دیر تک صحبت رہی فیروز نے جب کھانے سے فراغت کی صحبت برخاست ہوئی سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے فیروز اپنی خوابگاہ مین آیا چند ملازمین اُسکے ہمراہ آئے اب میان برقتاب نقلی لباس شبروی پہنکر اپنے خیمے سے نکلے پہلے فیروز کی بارگاہ کے قریب پہونچے دیکھا بہت سے لوگ بارگاہ کے گرد پھر رہے ہین اور ایک عیار طرار بھی بانہا ہے عیاری سے درست بارگاہ کے گرد گشت کر رہا ہو برقتاب نے عقب بارگاہ پر آکے نقب لگانا شروع کی تھوڑی دیر مین نقب تیار کرکے بارگاہ کے اندر ایک گوشے مین سر نکالا دیکھا فیروز مسہری پر گیا ہو لیٹا چاہتا ہو ملازمین کھڑے ہین برقتاب نقلی وہین ٹھہر رہا تھوڑی دیر کے بعد فیروز مسہری پر لیٹا جیسے ہی تکیہ پر سر رکھا تکیہ پھٹا کچھ خاک اُسمین سے اُڑی فیروز چھینک لیکر بیہوش ہوا اور ملازمین جو کھڑے تھے وہ سب بھی بیہوش ہوکر گرے اب تو برقتاب نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو ثانی عیار صاحبقران

نعرہ کرکے فیروز کے قریب آئے پشتارہ باندھ کے لے نکلے مگر عیار فیروز یعنے تیز نگاہ یہ چارون طرف گشت کر رہا
تھا جب عقب بارگاہ پر پہونچا تو اسکو دہنہ نقب دکھائی دیا ازبسکہ شوخ و طرار تھا کچھ خوف نہ کیا نقب مین چلا
بڑا چند قدم کے بعد اسکو روشنی معلوم ہوئی تیز نگاہ نے کہا کون اس نقب مین آتا ہے خواجہ نے جو آواز
سنی ہوش اڑ گئے حباب بیہوشی نکالا قریب پہونچتے ہی حباب مار دیا تیز نگاہ بھی بیہوش ہوکر گرا خواجہ نے
اسکو وہین چھوڑا دماغ پر اسکے بھی بیہوشی کی چڑھادی آپ نقب سے نکلکر آفتاب کی بارگاہ مین پہونچے
آفتاب کو مع جملہ ملازمین بارگاہ مین بیہوش پایا اسکو خواجہ نے نذر زنبیل کیا اور سردارون کے خیمون
مین گئے سب بیہوش پڑے تھے خواجہ نے سب کو نذر زنبیل کیا مگر فیروز کو زنبیل مین داخل نہ کیا اسکا پشتارہ
پیٹھ پر لادے ہوئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے مگر خواجہ عمرو فیروز کی زبان مین سوزن دینا بھول گئے
تھے راہ مین بیہوشی جو فیروز کی دفع ہوئی اپنے کو عجب حالت مین پایا سخت گھبرایا دیکھا تو ایک عیار
پشتارہ باندھے لیے جاتا ہے فیروز نے سحر کیا خواجہ زمین پر گرے فیروز سنبھل کر کھڑا ہوا نعرہ کیا او مکار
تو کون ہے خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا فیروز نے خواجہ کو تو مبتلائے سحر کرکے وہین چھوڑا اور آپ اپنی بارگاہ
کیطرف آیا یہان آکر سب ملازمین کو ہوشیار پایا فیروز نے ایک ایک سے اپنا واقعہ بیان کیا سب نے
تعجب کیا فیروز آفتاب کے خیمے مین گیا آفتاب کو خیمے مین نپایا اور گھبرایا شعلہ پوش جادو کی بارگاہ مین
آیا یہان بھی کچھ ملازمین کو بیہوش دیکھا گھبرا کے بارگاہ سے نکلا باہر آکے طلایہ دارون سے کہا مین ایک عیار
کو مبتلائے سحر کرکے یہان سے دو کوس پر ڈالکر آیا ہون جلد جاکر اسکو اٹھا لاؤ لوگ اسی وقت روانہ ہوئے
تھوڑی دیر مین اس صحرا مین پہونچے جہان خواجہ عمرو مبتلائے سحر پڑے تھے طلایہ دارون نے خواجہ کو اٹھا لیا
کہا ای شخص تو نے غضب کیا خداوند طلسم کو بیہوش کرکے لیے جاتا تھا یہ نہ سمجھا کہ بھلا وہ تیرے مکر مین گرفتار ہونگے
خواجہ نے جواب دیا کہ مین نہین معلوم کیا سمجھکر انکو لیے جاتا تھا اور کیا ہوگیا دربان خواجہ کو فیروز کے پاس لائے
فیروز نے خواجہ کو دیکھکر پہچانا کہا کیون صاحب آپ تو بڑے صاحب کمال تھے گرفتار نہوئے ہوتے خواجہ
نے کہا میری صاحب کمالی کی آج آپ نے داد دی اور اب مجھے آپ سے امید ہوئی کہ آپ میری قدردانی فرمائینگے
فیروز نے کہا او مکار تو مجھسے مکر کی باتین کرتا ہے مین تیرے مکر مین نہ آؤنگا خواجہ نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہین حضور ہم
لوگ عیار ہین جب قدردان مالک پاتے ہین تو اپنے کمالات دکھاتے ہین جبتک مین صاحبقران کے پاس
رہا اُنکا تابعدار تھا مگر انھون نے میری قدردانی نہ کی مہینون کی تنخواہ چڑھا لی جب دس مہینے گذر گئے تو دو ماہ کی
تنخواہ ملی ان تکلیفون مین بسر کی مگر رفاقت حمزہ سے منھ نہین موڑا اب مین اچھی طرح سے انکا امتحان کر چکا
انھین میری ذرا بھی قدر نہین ہے مین خود چاہتا تھا کہ کسیطرح سے مین وہان سے نجات پاؤن اور کہین چلا جاؤن
تقدیر اچھی تھی کہ آپ سا مالک مجھے ملا اب حضور کی رفاقت کرونگا جو کچھ حکم ہوگا بجا لاؤنگا فیروز نے کہا خواجہ بہت
باتین نہ بناؤ مین تمھارے مکر مین گرفتار نہونگا تم اور حمزہ کی اطاعت سے منھ موڑو بھلا یہ ہو سکتا ہے کہ جسقدر مسلمان
ہین آجتک انمین سے کوئی سامری پرست نہین ہوا اور اقوام کے لوگ ترک مذہب بھی کر دیتے ہین مگر مسلمان
کبھی اپنا مذہب بدلکر سامری پرست نہین ہوتے خواجہ نے کہا آپ جانتے ہین کہ ہم لوگون کا پیشہ کیسا ہے جسکے پاس
رہے اُسی کا مذہب بھی اختیار کیا اور حمزہ کی رفاقت ہمسے کیونکر نہ ترک ہوگی جب آپ سا قدردان مالک
ہمین ملیگا تو ضرور ہے کہ ہم اسکی رفاقت ترک کر دینگے اسنے مجکو مول تو لیا نہین ہے جو آپ [illegible] آپ ہمکو

باتون کو خلاف نہ جانیے فیروز نے کہا کہ آفتاب ہزار سر اور شعلہ پوش جادو اور میرے مصاحبین خاص جنکو تم لیگئے ہو وہ کہان ہین خواجہ نے کہا اسکو نہ دریافت کیجیے کہ وہ لوگ کہان ہین فیروز نے کہا یہ ہو سکتا ہی کہ مین انکو نہ دریافت کرون خواجہ نے کہا مین بیان نہین کر سکتا اور آپ اُن تک پہونچ نہین سکتے فیروز نے کہا تم بیان کرو ہم کسیطرح اُنتک جائینگے رہا کرکے لائینگے خواجہ نے کہا اگر آپ مجکو رہا کر دینے کا وعدہ کرین تو مین آپکو بتادون فیروز نے کہا مین تمھین ضرور رہا کر دونگا خواجہ نے کہا آپ مجھپر سے سحر اُتارین تو مین آپکو بتادون فیروز نے کہا خواجہ تمنے پھر مکر کیا مین تمپر سے سحر اُتارون تم اپنے لشکر کا راستہ لو تو مین تمھارا کیا کر سکتا ہون خواجہ نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہین جو میرے امکان مین نہین آپ ایک اشارہ کر دین تو ابھی مین زمین سے ہل نہ سکون بھلا آپ کے سامنے سے بھاگ کے کیونکر جا سکتا ہون فیروز نے کہا مین سحر تمپر سے نہین اُتارونگا اگر تمھین بتانا ہی تو بتادو ورنہ ابھی تمکو قیدخانے روانہ کرتا ہون خواجہ نے کہا آپ مالک ہین مین آپ سے زیادہ نہین کہ سکتا جو آپ کے مزاج مین آئے میرے حق مین کیجیے مین اسوقت مجبور ہون آپکو میرے عرض کرنے کا اعتبار نہین ہی فیروز نے کہا خواجہ ابھی خیریت ہی بتادو کہ تمنے آفتاب وغیرہ کو کیا کیا نہین تو مین تمھین مریخ کے پاس بھیجتا ہون خواجہ نے جواب دیا کہ مین یون تو نہین بتا سکتا ہون کہ مین نے اُن لوگون کو کہان چھوڑا فیروز نے اپنے ملازمین کو پکارا جب دو تین ملازم آئے تو اُسنے کہا اس عیار کو لیجاؤ مریخ آفتاب علم اور ساحران لشکر اسلام جہان اسیر ہین وہین اسکو بھی قید کرنا مگر خبردار بڑی ہوشیاری سے لیجانا یہ مکاری مین اپنا مثل نہین رکھتا ہی راہ مین ضرور مکر کریگا ساحرون نے کہا حضور ہم اسکو بڑی احتیاط سے لیجائینگے قید کرکے آئینگے ہمسے ذرا بھی مکر نہین کر سکتا ہی فیروز نے کہا اگر لشکر مین لیجانا تو بختگان کو دکھادینا اور کہنا کہ جس شخص کا تمکو خوف تھا وہ اسیر ہوگیا اب آکے ہمارے ساتھ شکار کھیلو اور یہ بھی کہدینا کہ تمھارا دعوی باطل ہوا عیار نے عیاری کی ہمنے اسکو گرفتار کرلیا ملازمین فیروز سے رخصت ہوئے فیروز کو آفتاب وغیرہ کے غائب ہوجانیکا بڑا افسوس تھا اپنے ملازمین سے کہا اس صحرا مین تلاش کرو شاید عمرو نے آفتاب وغیرہ کو بیہوش کرکے کہین ڈالدیا ہو جو اُن سب کو تلاش کرکے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا لوگ روانہ ہوئے مگر ساحر خواجہ کو لیکر چلے تو پہلے لشکر فیروز مین آئے یہان آکر خواجہ کو قیدگران پہنائی پھر بختگان سے کہا کہ آپکو جس شخص کا خوف تھا وہ اسیر ہوکر آیا ہی چلکر دیکھیے شہنشاہ نے ہمسے کہدیا تھا کہ بختگان کو ضرور دکھادینا اور کہدینا کہ اب تو تمھارا دعوی غلط ہوا عمرو گرفتار ہوگیا اب تمھین آنے مین کیا عذر ہی اگر چلے آؤ تو مین دو تین روز اور اس صحرا مین رہون سیر و شکار رہو طبیعت بہلے کیونکہ آفتاب وغیرہ کو اس عیار نے کہین پوشیدہ کردیا ہی بتاتا نہین ہی مین یہان تنہا ہون تمکو لازم ہی کہ ضرور میرے پاس چلے آؤ بختگان نے جو یہ خبر سنی ساحرون سے کہا مین اُس قیدی کے دیکھنے کو نہین جاؤنگا اور شہنشاہ کے پاس جاؤنگا اگرچہ مجھے وہان جانے سے بھی خوف ہی لیکن اس حالتمین جانا ضرور ہی کیونکہ شہنشاہ تنہا ہین مین ضرور جاؤنگا ساحرون نے بہت بہت کہا مگر بختگان خواجہ کے دیکھنے کو نہ آیا ساحر خواجہ کی قید لیکر روانہ ہوگئے دوسرے روز زندانخانہ مین آکر پہونچے داروغہ زندانخانہ کو بلایا خواجہ کی قید سپرد کی سحر اُتار اکہا داروغہ صاحب شہنشاہ نے فرمایا ہی کہ اس شخص کی حفاظت تم لوگون سے نہ ہوسکیگی اور لوگون کو بلا کر اپنا شریک کرنا یہ وہ شخص ہی جسکا مثل نہین ہی عیاری کوئی اس سے بہتر دوسرا نہین جانتا لازم ہی اسکی حفاظت مین جہانتک کوشش ہوسکے کرو اسکی بات کا اعتبار نہ کرو اور جسقدر ساحرون کی ضرورت ہو بلا کر

اپنے ہمراہ رکھو تنخواہ خزانہ شاہی سے ملیگی داروغہ زندانخانہ نے کہا ہم اسکی حفاظت بہت اچھی طرح کرینگے اسکی مجال نہین جو ہمارے یہان سے نکل جائے ساحر خواجہ کو سپرد کرکے روانہ ہوئے داروغہ نے خواجہ کو ایک حجرے مین لاکر بند کرنا چاہا خواجہ نے کہا کیون داروغہ صاحب اب میری رہائی کی بھی کوئی صورت ہوگی داروغہ نے کچھ جواب نہ دیا بند کرکے چلا گیا عمرو نے اپنے دلمین خیال کیا کہ بڑی مشکل ہے فیروز نے شاید ان لوگون سے منع کر دیا ہے کہ کوئی اسکی بات کا جواب نہ دے لیکن دیکھا جائیگا اسی سوچ مین خواجہ تمام دن بیٹھے رہے جب شام ہوئی تو داروغہ آیا اپنے ہمراہ چند ساحرون کو اور لایا جس حجرے مین خواجہ قید تھے اُس حجرے کو کھولا کچھ کھانا خواجہ کے آگے رکھا کہا اے قیدی جلدی کھانا کھالے کہ ہمین شہنشاہ کا حکم نہین ہے کہ زیادہ دیر تک تیرے پاس ٹھہرین خواجہ نے کہا اب مین کھانا نہ کھاؤنگا اپنی جان دونگا داروغہ نے کہا اے شخص تو کیون اپنی جان دیتا ہے شاید شہنشاہ کو تیرے حال پر رحم آجائے اور تجھے رہا کردین تو کھانا کھائے خواجہ نے کہا مین ہرگز کھانا نہ کھاؤنگا داروغہ نے نے ملازمان زندانخانہ سے کہا اگر یہ کھانا نہین کھاتا ہے تو اسکے آگے سے اُٹھالو جب زیادہ گرسنہ ہوگا تو آپ ہی کھائیگا لوگون نے کھانا خواجہ کے آگے سے اُٹھا لیا داروغہ نے حجرے کو بند کیا اور قیدیون کو کھانا دیا خواجہ پھر فکر کرنے لگے تمام شب فکر مین بسر کی جب صبح ہوئی تو داروغہ نے آکر پھر خواجہ کا حجرہ کھولا ملازمون نے پھر کھانا خواجہ کے آگے رکھا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب اگر آپکو میرا قتل کرنا منظور ہے تو جلد قتل کیجیے دیر نہ لگائیے داروغہ نے کہا اے شخص تیرے واسطے حکم قتل نہین تو ناحق ڈرتا ہے صرف حکم قید ہے جب شہنشاہ آئینگے تیری خطا معاف فرمائینگے رہا ہو جائیگا تجھے ابھی تک یہ خیال تھا کہ تیرے بے حکم قتل صادر ہوا ہے خواجہ نے کہا مین خود چاہتا ہون کہ مجھکو کوئی قتل کرڈالے کہ مین اس عذاب سے نجات پاؤن داروغہ نے کہا یہ ممکن نہین کہ کوئی تجھے قتل کرسکے اول تو شہنشاہ کا حکم نہین ہے دوسرے ہمکو بیکار تیری جان لینے سے کیا فائدہ ہوگا خواجہ نے کہا مین نے اپنا خون بھی معاف کیا اور جو کچھ زر و جواہر میرے پاس موجود ہے وہ بھی مین بخشد شرائط دیتا ہون آپ مجھکو قتل کیجیے داروغہ نے جو زر و جواہر کا نام سنا کان کھڑے کیے مگر اور لوگ اُسوقت ہمراہ تھے اس سبب سے خلاصہ کچھ دریافت نہ کیا کہا اے شخص مین مجبور ہون کہ میرے امکان مین تیری رہائی نہین ہے اگر میرے امکان مین ہوتی تو مین تجھکو رہا کردیتا خواجہ نے کہا اے داروغہ صاحب مین اپنی جان جانے کا افسوس نہین کرتا ہون مگر کیا کرون آپکے برابر سترہ بیٹے ہین اور سب بے ہاتھ پاؤن کے اُن سب کا خرچ پھر تین بیبیان اُن سبکی خبرگیری اب مجھے اُنکی حالت پر رونا آتا ہے کہ اُنکی کیا کیفیت ہوگی اور اُنھین کون پرورش کریگا داروغہ چونکہ زر و جواہر کا نام سن چکا تھا خواجہ سے تشفی کی باتین کرنے لگا کہا بھائی تم گھبراؤ نہین جب شہنشاہ یہان تشریف لائینگے مین تمھین رہائی دلوادونگا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب شہنشاہ نہین معلوم کب آئین اور اُسوقت تک میرے اہل و عیال کا کیا نقشہ ہوجائے مجھے اب اپنی زندگی دوبھر ہے آپ ایک تلوار میری گردن پر لگائیے کہ میرا سر کٹ جائے جب شہنشاہ آپسے دریافت کرین تو اُنکو میرا لاشہ دکھا دیجیے گا داروغہ نے کہا بھلا یہ ممکن ہے خواجہ نے کہا مین آپکو اپنا خون معاف کرتا ہون اور جو کچھ زر و جواہر میرے پاس ہے وہ آپکو دیتا ہون کچھ آپ میرے اہل و عیال کو روانہ کردیجیے گا اور کچھ آپ اپنے تصرف مین لائیے گا داروغہ نے کہا جو کچھ تمھارے پاس مال و زر ہے وہ سب تمھین مبارک رہے مین شہنشاہ سے کہکر تمھاری رہائی کرا دونگا خواجہ نے کہا مجھسے اسقدر صدمہ نہین اُٹھ سکیگا کہ اتنے دنون رنج اسیری مین مبتلا رہون داروغہ نے

نے کہا اچھا اب ہم اسوقت اگر تمسے باتین کرینگے ہین زیادہ حکم تمھارے پاس ٹھہرنے کا نہین ہی تم کھانا کھاؤ
خواجہ نے کہا مین کھانا نہ کھاؤنگا داروغہ مجبور ہوگیا ملازمین سے کہا کھانا اٹھا لو ملازمین نے کھانا اٹھا لیا داروغہ
نے در حجرہ بند کیا باہر آیا قفل دیکر دوسرے قیدیون کیطرف گیا سب کو آب و طعام پہونچا کر ملازمین زندانخانہ
کو رخصت کیا آپ پھر خواجہ کے حجرے کے قریب آیا پھر سوچا کہ اسوقت خالی ہاتھ چلنا مناسب نہین ہی کچھ طعام لذیذ
قیدی کیواسطے لیچلنا چاہیے یہ سوچ کے اپنے مکان پر گیا طعام لذیذ تیار کرایا پھر قیدخانے مین آیا جہان خواجہ قید
تھے اس حجرے کو کھولا خواجہ نے سلام کیا کہا داروغہ صاحب آج آپ خلاف وقت کیون تشریف لائے داروغہ
نے کہا مجھے تمھارے حال پر رحم آتا ہی تمنے دو روز سے کھانا نہین کھایا ہی مین اسوقت تمھارے واسطے
طعام لذیذ پکوا کے لایا ہون اسکو کچھ کھا لو خواجہ نے کہا داروغہ صاحب آپ مجھسے زیادہ اصرار نہ فرمایئے مین
کھانا نہ کھاؤنگا اپنی جان دونگا بلکہ آپ اسوقت تشریف لائے بہت ہی اچھا ہوا مجھے کچھ ضروری باتین آپسے
کرنا ہین داروغہ نے کہا پہلے تم کھانا کھالو پھر مین تمھاری باتین سنونگا خواجہ نے کہا مین کھانا نہین کھاؤنگا
آپ میری باتین سن لین داروغہ تو یہ چاہتا ہی تھا برابر خواجہ کے بیٹھ گیا کہا بیان کرو خواجہ نے کہا میرے
پاس بہت کچھ جواہرات ہین چاہتا ہون کہ اسمین سے دو حصہ ہو جائین ایک حصہ تو آپ میرے گھر
روانہ کردین اور دوسرا حصہ مین آپکو بخشش و رضا دیتا ہون داروغہ نے کہا مین دونون حصہ تمھارے گھر
بھیجدونگا تم سے کیا لون صاحب عیال ہو تمھارے اہل و عیال مین صرف ہوگا خواجہ نے کہا تو مین نہ دونگا آپ
میرے کہنے کو قبول فرمایئے تو مین آپکو دون داروغہ نے کہا اچھا جو کچھ تم کہتے ہو وہی کیا جائیگا خواجہ نے کہا
مین مجبور ہون کہ کوئی چیز نکال نہین سکتا داروغہ نے زنجیرین اور بیڑیان وغیرہ خواجہ کے دست و پا سے
دور کردین خواجہ نے ایک ڈبیا نکالی اسکو کھولا داروغہ نے دیکھا اسمین مروارید بے بہا رکھے ہین خوش
ہوگیا دلمین خیال کیا اسوقت اس سے لون دولت لازوال ہاتھ آتی ہی نوکری کی حاجت نہ رہیگی
امیر کبیر ہوجاؤنگا اسقدر دولت پاؤنگا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب میری طرف مخاطب ہوجیے داروغہ
خواجہ کے جانب مخاطب ہوا خواجہ نے وہ موتی گنے دس عدد تھے کہا داروغہ صاحب اسمین سے پانچ موتی آپ
لین اور پانچ موتی میرے مکان کو روانہ کردین داروغہ نے وہ دسون موتی لیے پھر خواجہ نے ایک تھیلی نکالی کہا
اسمین دانہ ہاے یاقوت سرخ ہین داروغہ نے کہا اسکو کھولو خواجہ نے اس تھیلی کو کھولا یاقوت سرخ کے دانے
اس تھیلی مین نکلے خواجہ نے وہ بھی نصف نصف کردیے پھر خواجہ نے ایک صندوقچی نکالی اسمین سے کچھ دانے
الماس کے نکالے وہ بھی نصف نصف کردیے پھر ایک پوٹلی نکالی اسمین کچھ زیور جڑاؤ رکھا تھا وہ بھی نصف
نصف کردیا داروغہ خوش ہوا اپنے دلمین خیال کرتا ہی کہ اب کئی سلطنتون کی قیمت میرے پاس آگئی اس
طلسم کی کیا حقیقت ہی مین خود ایسے ایسے دس طلسم خرید کرکے لوگون کو دیدونگا اس فکر مین تھا کہ خواجہ نے
ایک ڈبا نکالا اسکو کھولا تو ایک جوڑی موتی کی بہت بڑی آبدار نکلی خواجہ نے کہا داروغہ صاحب یہ وہ موتی
ہین جنکی قیمت آجتک بادشاہان عالم نہ دے سکے اور مثل انکا دوسرے زمین پہ ممکن نہوا داروغہ موتیون
کو دیکھکر خوش ہوگیا کہا خواجہ واقعی آجتک میری نگاہ سے ایسے موتی نہین گذرے خواجہ نے کہا اسمین سے
ایک اپنے پاس رکھیے گا اور ایک میرے گھر بھیجدیجیے گا اور اگر آپ کے بہت ہی پسند ہون تو جو مزاج مین
آئے اسکے عوض مین روپیہ میرے گھر روانہ کردیجیے گا کیونکہ ایسی جوڑی دستیاب نہوگی داروغہ نے

کھلا دیکھا جائیگا ان سب کے بعد خواجہ نے ایک ڈبیا مرصع جواہر کی نکالی بہت بہت زور کیا مگر وہ ڈبیا نہ کھلی خواجہ نے
کہا داروغہ صاحب اس ڈبیا مین عجائب روزگار ایک چیز ہی مگر کیا کرون مجبور ہون کہ مجھسے کسیطرح یہ نہین کھل سکتی
ہی آپ اس ڈبیا کو میرے مکان پر بھیجدیجئے گا داروغہ نے کہا خواجہ مین دیکھون اسمین کیا ہی خواجہ نے کہا اگر آپ سے
کھل سکے تو دیکھ لیجئے داروغہ نے بہت زور کیا ڈبیا کھل گئی کچھ خاک سی اڑی داروغہ بیہوش ہوکر زمین پر گرا
خواجہ نعرہ کرکے اٹھے جو جو اسباب داروغہ کو دیا تھا سب داخل زنبیل کیا داروغہ کا لباس اتارا وہ آپ پہنا
اپنی صورت داروغہ کی بنائی داروغہ کو اپنی صورت بنایا سب قید اسکو پہنا کی خلق مین گیند عیاری کا ٹھونس
دیا کنجیان لیکر حجرے سے باہر آئے قفل دیکر روانہ ہوئے تھوڑی دور جا کے ایک حجرہ اور نظر آیا خواجہ نے اسکو
کھولا دیکھا اپنے ہی لشکر کا ایک ساحر قید ہی خواجہ بصورت داروغہ اسکے قریب گئے زبان سے سوزن
نکالا اپنے تئین ظاہر کیا ساحر نے خواجہ کی بہت تعریف کی چاہا ہمراہ چلے مگر خواجہ نے روک دیا کہا جسوقت
مین مرصع آفتاب علم کو رہا کرونگا اسوقت آپ لوگون کو بھی اپنے ہمراہ لونگا ابھی مجھے انکو رہا کرنا ہی ساحر نے
کہا پھر جو کچھ آپ فرمائیے خواجہ نے کہا تم یہین رہو مین حجرے کو بند کیے جاتا ہون ساحر نے قبول کیا خواجہ
اس حجرے سے باہر آئے قفل دیکر آگے بڑھے اور ایک حجرہ نظر آیا اسکو کھولا دیکھا رفیق جادو قید آہن مین
جکڑا پڑا ہی خواجہ بصورت داروغہ اسکے قریب آئے رفیق جادو نے بنگاہ غضب دیکھا خواجہ نے مسکرا کے اسکی
زبان سے سوزن لیا رفیق جادو نے سحر کیا کہ سب قید جسم سے کٹ کے گری کہا داروغہ صاحب آج کیا سبب ہی
جو آپ نے مجکو رہا کیا خواجہ نے اپنے تئین ظاہر کیا رفیق جادو خواجہ کے قدمون پر گر پڑا بہت کچھ تعریف کی خواجہ نے کہا
ابھی تم اسی حجرے مین رہو جب مین مرصع آفتاب علم کو رہا کرونگا تو سب کو اپنے ساتھ لیکر چلونگا رفیق بھی حجرے
مین رہا خواجہ کو آگے اور ایک حجرہ ملا اسکو کھولا شفیق جادو کو وہان اسیر پایا اسکو بھی خواجہ نے رہا کیا مگر
شفیق کو بھی اسی حجرے مین چھوڑا اور آگے بڑھے کئی ساحر اسیطرح رہا کیے بعد سب کے خواجہ ایک مقام پر پہونچے
دیکھا کہ وہان بہت سے آدمی دروازے پر بیٹھے ہین اور بڑے بڑے ساحران غدار سانپ بچھو گلے مین ڈالے
ہوئے نگہبانی کر رہے ہین مکان بھی نہایت نفیس بنا ہوا ہی سب سامان شاہی وہان موجود ہی مگر دروازہ
مقفل ہی خواجہ سمجھے کہ مرصع اسی جگہ اسیر ہی مگر مشکل یہ ہی کہ بڑے بڑے ساحر وہان موجود ہین ایسا نہو کہ عیاری
کھل جائے تو محنت ضائع ہو اور پھر تمام عمر رہائی کبھی نہ ملے یہ سوچکر چاہا ٹھہرون وہان نہ جاؤن مگر پھر خیال مین
آیا کہ دیکھا جائیگا قفل در کھولون کہ ساحرون نے کہا داروغہ صاحب آج آپ خلاف وقت کیون کھولتے ہین کیا
حکم شہنشاہ بھول گئے داروغہ نقلی نے جواب دیا ایک کار ضروری ہی اسوقت اندر جانا ضرور ہی خاص حکم شہنشاہی
میرے پاس مع ایک قیدی کے آیا ہی ساحرون نے کہا ہم بھی سنا چاہتے ہین داروغہ نے کہا شہنشاہ نے ایک
گلدستہ مجکو بھیجا ہی اور ارشاد کیا ہی کہ اس گلدستے کو مرصع کو سونگھا دینا اسکے تعمیل کیواسطے جاتا ہون ساحر
خاموش ہو رہے داروغہ نقلی نے قفل کھولا اندر آیا دیکھا مکان بہت آراستہ ہی خادم خدمتگار چارو طرف
پھر رہے ہین داروغہ نقلی آگے بڑھا دیکھا ایک پردہ اطلس زری کا پڑا ہی اس پردے کو اٹھایا خادمون
نے کہا داروغہ صاحب اسوقت اندر تشریف نہ لیجائیے شاہزادہ عالم خواب مین ہین داروغہ نے کہا ہمکو حکم
شہنشاہ پہونچا ہی کہ اسیوقت اندر جائین تم لوگ کیون مانع ہوتے ہو سب خاموش ہو رہے داروغہ نقلی پردہ
اٹھا کے اندر آیا دیکھا فرش نہایت پر تکلف بچھا ہی ایک جانب مسند زرتار بچھی ہی اسیر مرصع آفتاب علم

لباس پر تکلف پہنے چاندی سونے کی زنجیرون مین جکڑا ہوا بیٹھا ہے زبان مین سوزن ہے خواجہ قریب آکے دیکھا
مریخ سو رہا ہے داروغہ نقلی نے ہاتھ دبایا مریخ نے آنکھ کھولی نگاہ غضب داروغہ کیطرف دیکھا داروغہ نقلی نے زبان
سے سوزن نکالا مریخ نے زنجیرون کیطرف دیکھا سب زنجیرین ٹوٹ گئین مریخ آفتاب علم اٹھا کہا اے
داروغہ تو نے مجھے کیون رہا کیا داروغہ نقلی نے اپنے تئین ظاہر کیا مریخ نے دیکھا خواجہ عمرو نامدار ہین قدمو پر گر پڑا
کہا خواجہ سوا آپ کے اور یہ بات کسکو حاصل ہے صاحبقران نامدار کے مزاج کی کیفیت بیان فرمائیے خواجہ نے
کل حال بیان کیا مریخ آفتاب علم نے کہا اسوقت یہان ٹھہرنا بہتر نہین ہے جلد تشریف لیچلیے خواجہ نے کہا مین
نے سب کو رہا کیا ہے وہ لوگ رہ نہ جائین مریخ نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے کوئی نہین بول سکتا ہے
جسوقت تک میری زبان مین سوزن تھا اسوقت تک مین مجبور تھا اب کسکی مجال ہے جو مجھسے بول سکے
جو دیکھے گا ہٹ جائیگا یا میرے ساتھ آئیگا اگرچہ مدت سے والدہ ماجدہ کی خدمت مین نہین گیا ہون وہان
ضرور جاؤنگا آپ ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکے روانہ ہوجائیے مین آپ سے انشاء اللہ تعالی راہ مین ملاقات کرونگا
خواجہ نے کہا مین کسی کے ہمراہ نہین جاؤنگا ایسا ہو کوئی مجھے راہ مین گرفتار کرلے مریخ نے کہا مین آپکے
واسطے بندوبست کرونگا خواجہ نے کہا مجھے تنہا ہی جانے دو مریخ آفتاب علم نے کہا اچھا آپ کسی اور جگہ جاکر
میرا انتظار کیجیے گا مین آپکے پاس حاضر ہوتا ہون خواجہ نے ایک مقام قرار دیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی
آپ باہر تشریف لیچلیے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی مریخ باہر آیا جو ساحر بعہدہ نگہبانی وہان موجود تھے انھون نے مریخ
کو جو دیکھا سب کانپ گئے مریخ نے کہا کیون صاحب آپ لوگ ہماری محافظت کرتے تھے اب آپکے لیے کیا سزا
تجویز کیجائے ساحرون نے ہاتھ باندھکر عرض کی ہم حکم شہنشاہ سے مجبور تھے آپ بھی ہمارے مالک ہین جو مزاج
مین آئے وہ ہمارے حق مین کیجیے مریخ نے کہا اگر تم سب کو اپنی جان عزیز ہو تو اس مذہب باطل کو ترک کرو ورنہ
ابھی ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کی جان جائیگی ایک دم مین تمام طلسم کو تہ و بالا کردونگا ساحرون نے جو
مریخ کو اسدرجہ برہم پایا بہت سے تو مسلمان ہوئے بہت سے ایمان نہ لائے مریخ نے برقین گرا گرا کے ان کو
جلا دیا ساحرون کو رہا کیا سب نے مریخ کو سلام کیا مریخ نے کہا آپ لوگ تشریف لے چلیے مین آپ سے
راہ مین مل جاؤنگا اور جس صحرا کا وعدہ خواجہ سے کیا تھا وہی صحرا ان سب کو بتادیا اور یہ بھی کہدیا کہ وہان
خواجہ عمرو ثانی بھی ملین گے جب آپ لوگ وہان پہونچین تو خواجہ کو تلاش کرلین اور انکی محافظت رکھیے گا
کہ اس طلسم مین انکے دشمن بہت سے ہین ساحرون نے کہا آپکے فرمانے پر موقوف نہین ہے ہمکو خود خواجہ
کا خیال ہے یہ کہکر ساحر روانہ ہوئے مریخ آفتاب علم اپنے مکان کیطرف گیا جب مکان کے قریب پہونچا
جو لوگ وہان محافظت کر رہے تھے سب نے مریخ کو جو آتے ہوئے دیکھا آپسمین کہا اب تو مریخ آفتاب علم
کا یہان آنا مناسب نہین ہے اگر شہنشاہ سنین گے تو کیا کہین گے مگر غضب یہ ہے کہ ہم روک بھی تو نہین سکتے جسکو اپنی
جان دوبھر ہو وہ روکے یہ لوگ اسی خیال مین رہے مگر مریخ آفتاب علم مکان کے اندر چلا گیا سب خاموش
کھڑے رہگئے مریخ جو گھر مین آیا اپنی مان ملکہ خوش نگاہ سے ملا مان نے جو بہت دنون کے بعد دیکھا گلے سے
لگا لیا دیر تک رویا کین پھر اپنے تئین ملکہ لیلاے کمان ابرو سے ملایا پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ملکہ خوش نگاہ
سے رخصت طلب کی ملکہ نے بہت بہت روکا مگر مریخ نے سبب اپنے چلے جانیکا بیان کردیا ملکہ خاموش ہوئی
اتنا کہا کہ ہماری طرف سے بدیع الملک کو دعا کہنا اور حسرت دیدار ظاہر کرنا مریخ خاموش ہو رہا رخصت ہوکر

باہر آیا جہان کا خواجہ نے وعدہ کیا تھا اُس صحرا کیطرف روانہ ہوا یہان خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے پہونچے ایک
درخت کے سایے مین جاکر بیٹھ رہے تھوڑی دیر کے بعد اور ساحر بھی آئے خواجہ نے سب کو پہچانا مگر اپنے
تئین ظاہر نہ کیا اُن لوگون نے خواجہ کو تلاش کرنا شروع کیا بہت سی آوازین دین مگر خواجہ نے جواب نہ دیا
جب مریخ آفتاب علم اُس صحرا مین آیا اور خواجہ نے مریخ کو بخوبی تمام پہچان لیا تو اپنے تئین ظاہر کیا مریخ
نے کہا خواجہ اب یہان سے اگر پیادہ پا چلین گے تو بہت دنون مین پہونچین گے وہان مہلت کے دن ختم ہوجائینگے
اور صاحبقران سے جنگ شروع ہوجائیگی اس سے بہتر یہ ہے کہ مین تخت سحر بناتا ہون آپ سب لوگ ایک ہی
تخت پر بیٹھ لین تو ایک روز مین وہان پہونچ جائینگے خواجہ نے کہا اے مریخ آفتاب علم مہلت کے دن تو ختم
ہوچکے یقین ہے کل مقابلہ ہو مریخ نے کہا اگر خدا چاہے تو مین عین وقت مقابلہ وہان پہونچون یہ کہکر ایک تخت سحر بہت طویل
بنایا سب ساحرون کو بٹھایا آپ بھی بیٹھا تخت کو سحر کرکے بلند کیا اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام اور فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب فیروز نے خواجہ عمرو ثانی کو اسیر کرکے جانب قیدخانہ روانہ کیا تو اور ملازمین کو بلایا اُنسے کہا کہ بختگان
کو اپنے ساتھ لے آؤ بلکہ زمرد ثانی کو بھی میرا سلام کہنا اور کہنا کہ ایسے وقت مین آپ کا تشریف لانا بہت مناسب
ہے کہ مین تنہا ہون ایک دو روز یہان اور قیام کرونگا پھر برائے مقابلہ حمزہ لشکر مین چلونگا آپ ضرور تشریف
لائیے ملازمین زمرد ثانی کے آئے جو کچھ فیروز نے پیام دیا تھا وہ سب زمرد سے کہا زمرد گرفتاری
عمرو کی سنکر بہت خوش ہوا بختگان سے کہا اب چلنے مین کیا قباحت ہے بختگان نے کہا میرے پاس بھی
فیروز ستارہ پیشانی نے پیام بھیجا ہے بلکہ جسوقت خواجہ کی قید جاتی تھی اُسوقت لوگ میرے پاس آئے
تھے اور کہتے تھے کہ قیدی کے دیکھنے کو چلو مین تو نہین گیا اور لوگ گئے تھے آپکو کیا یہ یقین ہے کہ قیدی قید ہی رہیگا
نہین معلوم اور کسقدر لوگون کو ہلاک کرکے وہ اپنے لشکر مین آگئے ہونگے اور اب یہان بھی تشریف لائینگے
اس موقع پر وہان جانا میرے نزدیک اچھا نہین ہے کسی حیلے سے ٹال دیجیے زمرد نے ساحرون سے کہا ہماری
طرف سے اپنے شہنشاہ کو سلام کہنا اور کہہ دینا اگر مین اور بختگان اسوقت مین وہان جاؤنگا تو فوج کے
انتظامات کون کریگا اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم لوگون کو یہین رہنے دیجیے بلکہ آپ بھی یہین تشریف لے آئیے اب
وہان زیادہ رہنا اچھا نہین ہے کل تین دن اور باقی ہین ایسا نہو کہ مسلمان لوگ شبخون آجائین تو بڑی مشکل ہو
یہ کہکر ساحرون کو روانہ کیا ساحرون نے آکر فیروز سے کہا فیروز نے جو سنا کہ مسلمان شبخون آئینگے گھبرا گیا کہا
اب مین یہان نہ رہونگا نہین تو لشکر میرا تباہ ہوجائیگا اسیوقت حکم پہونچا دو کہ چلنے کی تیاری ہو ساحرون نے
سب ملازمون سے کہا کہ شہنشاہ اب یہان سے کوچ کرینگے اپنے لشکر کیطرف چلین گے چلنے کی تیاری کرو آج اور
یہان مقیم ہین کل صبح کو روانہ ہوجائینگے ساحرون نے جو یہ خبر سنی سب نے جلد ہی جلد ہی چلنے کی تیاری
کردی فیروز اُس شب کو تو وہین رہا دوسرے روز وہان سے روانہ ہوا قریب شام اپنے لشکر مین آکے پہونچا
زمرد سے کل کیفیت عیاری کی بیان کی بختگان نے کہا مین نے تو آپ سے عرض کر دیا تھا کہ عیار لوگ غافل
نہین رہتے ہین فیروز نے کہا پھر اپنی سزا کو بھی تو پہونچ گئے مین نے قید کرکے بھیجدیا ہے اب تمام عمر رہائی
نہ پائینگے قیدخانے مین مرجائینگے بختگان نے کہا اس خیال کو محال تصور فرمائیے یقین ہے کہ وہ اپنے لشکر مین چین کرتے

ہونگے زمرد نے بھی کہا ای بختگان تمکو تو عیارون کے نام سے خوف آتا ہی اور ساحرون کی حقیقت نہین جانتے
ہو بختگان نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہین ہزارون عیاریان آپ انکی دیکھ چکے خداوند نالان و گریان ہو کر
یہان سے چلے گئے اور آپ ایسا فرماتے ہین زمرد خاموش ہو رہا فیروز نے کہا مین نے بڑے بڑے انتظام
کر لیے ہین اب کسیکی مجال نہین جو اُس قید سے نکل سکے بختگان نے کہا جب وہ یہان تشریف لاینگے آپ
پر ظاہر ہو جائیگا فیروز نے کہا اب کس بات کا انتظار ہی فرصت تو آفتاب ہزار سر نے لی تھی وہ تو ہی نہین پس اب
مین کیونکر اسبات کو ملتوی رکھون بختگان نے کہا میری بھی یہی صلاح ہی فیروز نے کہا آج مین اسم اعظم
حمزہ کا بند کر لونگا پہلے حکیم کی وجہ سے اسم اعظم نہ بند ہوا اب مین بند کرونگا بختگان نے کہا آپکو اختیار ہی
فیروز نے اُسیوقت ایک طائر سیاہ جھولی سے نکالا کچھ پڑھ کے اُسکی طرف پھونکا طائر نے ایک چیخ ماری پر ہلائے
فیروز نے کہا ای طائر مین چاہتا ہون اسم اعظم حمزہ کو بند کر اور اُسکی زبان مین لکنت پیدا کر طائر نے کہا
یہ کیا بڑی بات ہی مین ابھی جاتا ہون اسم اعظم بند کیے لیتا ہون یہ کہکر طائر اُڑا اور لشکر اسلام کیطرف چلا
یہان صاحبقران زمان اُسوقت بارگاہ کے باہر ٹہل رہے تھے اور سردار بھی ہمراہ تھے آپسمین ذکر ہو رہا
تھا کہ فیروز نے بڑی مکاری کی حکیم قرنطین کو عیار کے ذریعہ سے منگا کر اسیر کیا نہین معلوم اُس بیچارے
پر کیا گذری ہو صاحبقران فرماتے تھے حکیم کا مجھے بہت خیال ہی مگر خواجہ دو تین روز سے کہین گئے ہوئے ہین
اُنکی کیفیت بالکل نہین معلوم ہوئی یہ امر باعث انتشار ہی نہین معلوم خواجہ کہان ہین اور اُنپر کیا مصیبت پڑی
جو دو تین روز ہو گئے مین نے چالاک و برق کو بھی روانہ کیا تھا وہ لوگ گئے تھوڑی دیر مین واپس آئے
مجھسے کہا کہ وہان راستہ بند ہی کوئی صورت جانیکی نہین ملتی بدیع الملک نے عرض کیا کیا عجب ہی جو خواجہ
کسی حکمت سے اندر چلے گئے ہون صاحبقران نے فرمایا اگر خواجہ آزاد ہوتے تو ضرور آتے کبھی دو تین دن
نہ لگاتے کوئی ایسی ہی بات ہی جو اُنکو عرصہ ہو گیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سب نے دیکھا ایک طائر سیاہ رنگ
اُڑتا ہوا آیا قریب صاحبقران کے پہونچ کے ایک چیخ ماری کہ بہت سے لوگ گر پڑے اور جو خاص خاص
سردار تھے وہ بھی متحیر ہو گئے صاحبقران زمان سر تھام کر زمین پر بیٹھ گئے وہ طائر اُڑتا ہوا چلا
گیا بدیع الملک نے تیر بھی لگایا مگر طائر تک نہ پہونچا سب سردار صاحبقران کے گرد آ گئے امیر کو
اُٹھا کے بارگاہ مین لا کے کچھ افاقہ ہوا صاحبقران سے لوگون نے عرض کی یا امیر مزاج مبارک کی
کیا کیفیت ہی امیر نے اشارے سے فرمایا مجھ مین طاقت گفتار نہین ہی زبان قابو مین ہو تو کچھ کہون بدیع الملک
نے کہا فیروز نے اسم اعظم بند کیا ہی صاحبقران فرش خواب پر آ کر لیٹ رہے سردار گرد جمع ہوئے
امیر جب کروٹ لیتے تھے اشارے سے فرماتے تھے کہ دلمین آتش مشتعل ہی بدیع الملک کی
آنکھون سے آنسو جاری تھے یہان تو یہ حالت تھی کہ ہرکارون نے آ کر دعاے دولت دی اور
عرض کی کہ فیروز نے طبل جنگی بجوایا ہے صاحبقران نے اُسی حالت مین اشارہ کیا مطلب یہ تھا کہ
ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے بدیع الملک نے اجازت طبل بجنے کی دی لشکر اسلام
مین بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی تیاری جنگ کی ہونے لگی شب بھر لشکرون مین تیاریان رہین جب چار
پہر رات گذری اور آفتاب فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا تو بدیع الملک نوجوان نے فریضہ سحری سے فراغت
کی صاحبقران زمان بھی بوقت تمام اُٹھے بگنایہ نماز خدا بجا لائے مرکب طلب کیا خادم دربارگاہ پر اسپ

ہوا بار

صبا رفتار لائے صاحبقران بارگاہ سے باہر تشریف لائے یہان سب لوگ منتظر تھے امیر کو سب نے
سلام کیا صاحبقران گھوڑے پر سوار ہوئے جانب میدان کارزار چلے اسطرف فیروز ستارہ پیشانی
اور زمرد ثانی لشکر بیشمار ہمراہ لیکر میدان مین آیا جانبین کے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت
کی اشعار عبرت خیز حیرت انگیز پڑھے کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے فیروز نے اپنا تخت آگے بڑہایا اور پکار کر کہا اے
حمزہ ثانی اب بھی کچھ نہین گیا ہے اپنے ارادے سے باز آؤ میرے طلسم سے واپس جاؤ مجھے تمھاری شجاعت
پر رحم آتا ہے واقعی تمسا شجاع آجتک میری نگاہ سے نہین گذرا مین تمکو اپنی سرحد سے نکال دونگا یہان
کوئی تمسے نہ بولیگا اور مجھسے لڑکے فتح نہ پاؤ گے مین خداوند طلسم ہون اناپ حکیم قرنطین پر تمکو ناز تھا
اسکو بھی مین نے اسیر کر لیا اب کس پر ناز کرو گے اسم اعظم بھی تمھارے پاس نہین ہے جو سحر سے امان دیگا
اس سے بہتر یہ ہے کہ اب واپس جاؤ اپنے ارادے سے باز آؤ صاحبقران زبان مین طاقت گفتار نتھی مگر
ہونٹھ چبا کر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا بدیع الملک نے آگے بڑھ کے فرمایا او بیہودہ گو کیا یاوہ گوئی کرتا ہے ہمکو سوا
ذات خدا اور کسی شئے پر ناز نہین ہے وہی ہر حال مین ہمارا حامی و مددگار ہے حکیم قرنطین کو اگر تو نے مکاری
سے گرفتار کرا لیا تو کیا ہوا اور اسم اعظم بند کر لیا تو کیا ہوا جو خدا چاہیگا وہ ہوگا کچھ اسم اعظم بند کر لینے سے
تجھکو فتح نصیب ہوگی جو تیرے مزاج مین آئے وہ ہماری ہلاکت کیواسطے کر ہمارا خدا مالک ہے ہم اپنے ارادے
سے باز نہ آئینگے جبتک زندہ ہین بے فتح کیے واپس نہ جائینگے فیروز نے کہا اے جوان گو ابھی تو بہت کمسن
ہے مگر تجھسا شجاع بھی پردۂ دنیا پر پیدا نہین ہوا ہے مین تجھسے یہ تو نہین کہسکتا ہون کہ تو اپنا ترک مذہب
کردے مگر اسقدر ضرور کہونگا کہ تو بھی اپنے ارادے سے باز آ اور میرے طلسم سے نکل جا بدیع الملک نے
کہا کیا ایکبار کا کہنا تجھے کافی نہین ہوا ہے جو بار بار مجھسے کہتا ہے جو بات ایکبار ہملوگون کی زبان سے نکل جائے
اسکو یقین کر اور یہ خیال نہ کر کہ ہم اسکے خلاف کرینگے فیروز نے کہا اب تمھین اختیار ہے مین بہت سمجھا چکا
یہ کہکر پھر اپنی جگہ پر جا کے کھڑا ہوا فوج کیطرف دیکھا ایک ساحر کو اشارہ کیا وہ میدان مین آیا لشکر اسلام
سے بدیع الملک نوجوان نے گھوڑا بڑھایا قریب صاحبقران کے آئے عرض کی یا امیر اجازت
میدان دیجیے امیر نے چاہا کچھ کہون بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران کچھ فرمانے کی ضرورت نہین
ہے یہ وقت ایسا ہے کہ اسمین سب برابر ہین آپ مجکو اجازت میدان مرحمت فرمائیے صاحبقران نے
اشارے سے کہا کہ جاؤ بدیع الملک نام خدا لیکر میدان مین آئے ساحر نے کہا اے جوان تو مجھسے
کسطرح مقابلہ کرنا چاہتا ہے بدیع الملک نے ارشاد کیا کہ جسطرح تیرے مزاج مین آئے مین موجود ہون
ساحر نے کہا اے جوان پہلے تو مجھپر حربے کرلے کہ تجھے حسرت نہ رہجائے بدیع الملک نے فرمایا ہم لوگونکا
یہ دستور نہین ہے جب تیری ضرب سے خدا بچائیگا تو ہم بھی وار کرلین گے ساحر نے تلوار میان سے نکالی
بدیع الملک کے سر پر وار کیا بدیع الملک نے سپر اٹھائی مگر اسنے تلوار سحر کر کے لگائی تھی سپر کیونکر
روکتی تلوار نے سپر کو کاٹا سر مین اتر آئی ساحر نے عمداً ہاتھ روک لیا بدیع الملک نوجوان پر بیہوشی
طاری ہوئی گھوڑے سے زمین پر گرے ساحر نے بدیع الملک کو اٹھایا اور اپنے لشکر کیطرف واپس گیا دوسرا ساحر
نکلا اسنے آواز دی ابکی ایرج صاحبقران کے سامنے حاضر ہوئے اجازت میدان لیکر آئے ساحر نے کہا اے
جوان تو وار کرلے ایرج نے فرمایا ہمارا دستور نہین ہے پہلے تو وار کر ساحر نے نیزہ ایرج پر مارا

ایرج نامدار نے چاہا نیزے کو خالی دین مگر اُسنے سحر کے ذریعے سے وار کیا تھا ایرج بھی زخمی ہوئے بیہوش ہوکر گھوڑے سے گرے ساحر انکو اٹھا کر لیگیا اسکی جگہ پر دوسرا ساحر آیا لشکر اسلام سے شاہزادہ سکندر فرخ لقا امیر سے اجازت لیکر میدان مین گئے یہ بھی زخمی ہوکر اسیر ہوگئے اسیطرح تا شام دس سردار لشکر اسلام کے گرفتار ہوئے جب آفتاب غروب ہوا دونون لشکر اپنی اپنی طرف واپس ہوئے صاحبقران جو اپنی بارگاہ مین آئے سردارون کے غم والم مین اور زیادہ تردد بڑھا شب بھر جاگ نے بسر کی صبح کو پھر میدان کارزار مین تشریف لائے اُس روز بھی بہت سے سردار تا شام اسیر ہوئے آٹھ روز تک معرکہ کارزار گرم رہا نوین روز صاحبقران زمان کو فیروز نے بتلاے سحر کیا قریب تھا کہ فیروز امیر کو اٹھا کر لیجائے کہ یکایک برق چمکی فیروز کی آنکھ جھپک گئی جب خیرگی دفع ہوئی اسنے صاحبقران کو سامنے نہ پایا سخت گھبرایا پلٹ کے جو دیکھا اپنی سپاہ مین بہت سے لوگون کو بے سر پایا گھبرا کے آگے بڑھا تھا کہ دو صفین اسکے لشکر کی زمین پر گرین سب کے سر اُڑ گئے فیروز نے آسمان کیطرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا اور آگے بڑھا دیکھا مریخ آفتاب علم اور بہت سے ساحران جلیل ایک جانب کھڑے ہوئے سحر کر رہے ہین فیروز نے کہا او نمکحرامو میرے ہاتھ سے بچکر اب کہان جاؤگے یہ کہکر آگے بڑھا مریخ آفتاب علم نے ساحرون سے کہا آپ لوگ فوج کو تباہ کرین مین اسنے سمجھ لونگا ساحر تو حربہ ہاے سحر لیکر فوج کیطرف مخاطب ہوئے مریخ آفتاب علم نے بڑھ کے فیروز پر نیچہ سحر کا وار کیا فیروز نے خالی دیا جھولی سے اپنا نیچہ نکالا مریخ و فیروز مین نیچہ چلنے لگا دیر تک آپسمین خوب نیچہ چلا جب دونون خوب تھکگئے تو فیروز ٹھہر گیا جھولی سے ایک آئینہ نکالا مریخ کیطرف اُس آئینے کو بڑھایا مریخ نے بھی جھولی سے ایک آئینہ نکالا فیروز کیطرف بڑھایا دونون آئینے جلکر خاک ہوئے فیروز نے پلٹ کے جو دیکھا تو فوج کم باقی رہگئی اور وہ بھی تھوڑی دیر مین قتل ہوا چاہتی ہو اسنے مریخ سے کہا آج مین مہلت مانگتا ہون مجھے نہ معلوم تھا کہ تجھسے مقابلہ پڑیگا نہین تو مین اپنا سامان درست کرلیتا مگر کل تجھسے ضرور مقابلہ کرونگا مریخ نے جواب دیا کہ ویسا ہی مقابلہ ہوگا جیسے ایکبار ہوا تھا کہ مہلت طلب کرکے فرار برقرار کیا تھا فیروز نے جواب دیا کہ وہ وقت اور تھا اور اب تو مجھے مسلمانون کا مٹا دینا منظور ہو اُسوقت تک تو یہ خیال تھا کہ شاید اہل اسلام اب بھی راہ پر آجائین اور میری اطاعت قبول کرین جب مجھکو یقین کامل ہوگیا کہ یہ لوگ میری اطاعت قبول نہ کرینگے تو مین انکو مٹا دونگا مریخ نے کہا کوئی انکو نہین مٹا سکتا ہو سواے خدا کے یہ دعوے باطل ہو فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مین کل دکھا دونگا مریخ آفتاب علم نے جواب دیا ہم دیکھ لینگے یہ باتین کرکے فیروز اپنے لشکر کیطرف پلٹا مریخ نے ساحرون کو منع کیا سب ٹھہر گئے فیروز ستارہ پیشانی اپنے لشکرگاہ کیطرف واپس گیا مریخ اپنی طرف واپس آئے سب لشکر اسلام بھی پلٹا سردارون نے صاحبقران ثانی کو بارگاہ سلیمانی مین پایا مریخ نے کہا یہان صاحبقران کو کون لایا ہو مریخ نے کہا مین صاحبقران کو یہان پہونچا گیا تھا یہ ذکر تھا خواجہ بھی آئے مریخ نے کہا خواجہ آپ نے کہان دیر لگائی تھی خواجہ نے کہا مین ایک ضرورت سے لشکر مین مشغول رہا تھا مریخ خاموش ہو رہا سرداران اسلام سے مریخ نے کہا کہ خواجہ مقتولان کفار کے کپڑے اُتار رہے تھے مریخ ہنس کے خاموش ہو رہا خواجہ نے صاحبقران کی جو کیفیت دیکھی بہت افسوس کیا مریخ نے عرض کی خواجہ آپ گھبرائیے نہین یہ حالت ابھی دفع ہوئی جاتی ہو یہ کہکر بارگاہ

سے نکلا میدان مین آیا جھولی سے ایک عقاب کاغذ کا نکالا اُسپر کچھ پڑھکے پھونکا وہ عقاب اُڑکے ہاتھ پر بیٹھا مریخ نے کہا ای عقاب طائر سامری کو لاسکتا ہی عقاب نے کہا کیا بڑی بات ہی مریخ نے کہا جا اور ابھی لا عقاب مریخ کے ہاتھ پر سے اُڑا لشکر فیروز کے جانب چلا تھوڑی دیر مین سب نے دیکھا کہ وہی عقاب ایک طائر سیاہ کو پنجہ مین دبائے ہوئے آتا ہی دیکھتے دیکھتے وہ عقاب مریخ آفتاب علم کے ہاتھ پر آکے بیٹھا مریخ نے عقاب کی گردن پر ہاتھ پھیرا اپنی پیشانی پر ایک سوزن مارکر خون کا ایک قطرہ اُس عقاب کے منھ مین دیا عقاب اُڑتا ہوا چلا گیا مریخ نے اُس طائر کو کارد سحر نکالکر اُسیوقت ذبح کیا اُسکے ذبح ہوتے ہی تاریکی چھاگئی سنگ باری برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من طیران جادو بود اُسکے مرتے ہی امیر کو ہوش آیا زبان قابو مین ہوئی امیر نے اسم اعظم پڑھا قلب کی سوزش برطرف ہوئی مریخ آفتاب علم نے سامنے آکے امیر کو سلام کیا صاحبقران مریخ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے گلے سے لگا لیا خواجہ بھی حاضر ہوئے امیر نے کہا خواجہ تم کہان تھے خواجہ نے کل کیفیت بیان کی امیر نے بہت تعریف کی مریخ نے بھی کہا کہ صاحبقران اگر خواجہ تشریف نہ لیجاتے تو میری آزادی غیر ممکن تھی امیر نے فرمایا اب سردارون کے فراق مین میری عجب کیفیت ہی نہین معلوم فیروز بدین اُن دلیرون سے کیونکر پیش آئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیے آج شب کو سب سردار آپ کے یہان آجائینگے امیر نے مریخ سے حکیم کے آنیکی کل کیفیت بیان کی اور پھر اسیر ہوجانیکی حقیقت بھی کہی مریخ نے عرض کی کل شب کو مین حکیم صاحب کو ضرور رہا کرلاؤنگا خواجہ نے آفتاب ہزار سر اور شملہ پوش جادو اور مصاحبان فیروز کو زنبیل سے نکال کے ستون بارگاہ سے روبروے صاحبقران باندھ دیا صاحبقران نے جوان ساحرون کو دیکھا خواجہ سے فرمایا خواجہ اُنسے تحقیق کرو کہ اب یہ لوگ کیا کہتے ہین خواجہ نے اُسیوقت قلم دوات طلب کیا سب کے سامنے رکھکر سوال کیا کہ ای منکران دین اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتے ہو شملہ پوش جادو نے جو آنکھ کھولی اپنے کو اس کیفیت مین پایا سخت گھبرایا دلمین خیال کیا کہ اب اسلام سے انکار کرنا اچھا نہین کیونکہ اہل اسلام کی اقبالمندی مین شک نہین ہی یہ لوگ اس طلسم کو فتح کرلینگے اور سب لوگ ان کے ہاتھ سے مارے جائینگے فیروز کے بنائے کچھ نہ بنیگا یہ سوچ کے شملہ پوش جادو نے پرچے پر لکھا کہ مین بصدق دل اسلام قبول کرتا ہون اور مذہب سامری پرستی کو ترک کرتا ہون یہ لکھکر خواجہ کو دیا خواجہ نے اُس پرچے کو صاحبقران گیتی ستان کے پیش کیا امیر نے پڑھکر فرمایا خواجہ اس کو قید سے رہا کردو کہ اسنے ہمارا دین قبول کیا ہی خواجہ نے شملہ پوش جادو کی پیشانی کو دیکھا نور اسلام سے منور پایا اُسکی زبان سے سوزن نکالا مشکین کھولدین شملہ پوش دوڑکر صاحبقران کے قدمون پر گر پڑا امیر نے سر اُٹھاکے چھاتی سے لگایا دربار مین بیٹھنے کا حکم دیا اور مصاحبین فیروز بھی مسلمان ہوئے خواجہ نے سب کو رہا کیا صاحبقران نے سب کو بیٹھنے کی اجازت دی آفتاب ہزار سر کے قریب خواجہ آئے خواجہ نے کہا ای آفتاب اب شناخت مین خداوند عالم کے کیا کہتا ہی آفتاب نے پرچے پر لکھا کہ مین ہرگز مسلمان نہونگا خواجہ نے وہ پرچہ بھی امیر کو دکھایا صاحبقران نے کہا خواجہ تمھین اپنے قیدی کے حق مین اختیار ہی مین اس سے آزردہ ہون خواجہ نے عرض کی یا امیر جب آپ آزردہ ہین تو مین اسکے بابت کیا کرون سوا اسکے کہ اسکو قتل کرون صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہی خواجہ آفتاب ہزار سر کو باہر لیکر آئے مریخ آفتاب علم بھی خواجہ کے ہمراہ آیا خواجہ نے جلاد کو بلایا مریخ نے کہا خواجہ اسکے سر مین ایک مہرہ ہی اُسکے

وجہ سے اسکی یہ آب و تاب ہی اور اسکے چہرے پر نگاہ نہین ٹھہرتی ہی وہ مہرہ اسکے سر سے نکال لو تو یہ قتل ہوگا خواجہ
بڑھے مریخ آفتاب علم نے عرض کی خواجہ وہ مہرہ تمسے نہ نکلیگا بڑی تکلیف ہوگی مین نکالے دیتا ہون یہ کہکر
مریخ آگے بڑھا اور کارد چھوٹی کسے نکالی اُس کارد پر دیر تک کچھ پڑھا قریب آکے اسکے سر کو تھوڑا چاک کیا خواجہ
نے دیکھا ایک مہرہ مانند ستارے کے تابان ہی آفتاب کے سر سے نکلا مریخ اُس مہرے کو لیکر خدمت
صاحبقران مین روانہ ہوا یہان خواجہ نے جلاد کو اشارہ کیا جلاد نے چاہا کہ ہاتھ مارے ایک برق زمین پر گری
جلاد کا سر اُڑ گیا سب کی آنکھین بند ہوگئین جب خیرگی دفع ہوئی خواجہ نے دیکھا آفتاب وہان نہین ہی متحیر
ہوئے سب طرف تلاش کیا جب کہین پتہ نہ پایا تو صاحبقران کی خدمتمین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران
یہ واقعہ گذرا امیر نے فرمایا اسکی قضا ابھی نہین تھی خواجہ نے عرض کی مجھے حیرت اس بات کی ہی کہ اسوقت
آفتاب کو کون لیگیا مریخ نے کہا خواجہ مین جانتا ہون کہ کوئی لشکر حریف سے آیا ہوگا اُسنے یہ کیفیت دیکھی جلاد
کو ہلاک کیا آفتاب کو اُٹھا لیگیا مگر اب اُسکے سحر مین تاثیر باقی نہین رہی اور ساحری اُسکی بہت کمزور ہوگئی یہ
کہکر مریخ وہان آیا جہان آفتاب نابکار سر کو بر لب قتل بیٹھایا تھا وہان کی خاک اُٹھائی اُس خاک کو علحدہ
زمین پر رکھکر کچھ سحر کیا ایک ساحر کی شکل زمین پر بنی مریخ آفتاب علم نے خواجہ سے کہا ای خواجہ اکوان
جادو ایک ساحر ہی وہ آفتاب کو اُٹھا لیگیا ہی یہ اُسکی صورت نکلی خواجہ نے کہا دیکھا جائیگا کہانتک بچے گا
کبھی تو اُسکی موت دامنگیر ہوگی مریخ نے عرض کی اگر آپکو یہی منظور ہی تو مین ابھی اُسکو لا سکتا ہون خواجہ نے
جواب دیا کہ کیا ضرورت ہی جب اُسکی موت آئیگی آپ ہی یہان آجائیگا مریخ خاموش ہو رہا صاحبقران نے
مریخ سے کہا بدیع الملک نوجوان کا مجھکو بہت خیال ہی کہ وہ صاحب تحفہ ہی حیات ہی ایسا نہو کہ اُسکو دشمن کچھ گزند
پہونچائین مریخ نے عرض کی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے کسیکی اتنی مجال نہین جو بدیع الملک نوجوان کو گزند
پہونچا سکے جبتک تین برس نہ گذر جائین اسوقت تک قیدیان طلسم قتل نہین ہوتے صاحبقران زمان خاموش
ہو رہے دن کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہوگئی مریخ صاحبقران زمان کے پاس آیا عرض کی مین جاتا ہون سرداران کو
رہا کرکے لاتا ہون امیر نے مریخ کو رخصت کیا مریخ آفتاب علم برائے رہائی سرداران اسلام روانہ ہوا کر ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اسیرون کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب فیروز مریخ آفتاب علم سے مہلت لیکر جنگ سے واپس آیا تو اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا اب قیدیون
کا یہان رہنا اچھا نہین ہی مریخ آفتاب علم نہین معلوم کسطرح سے رہائی پاکے یہان آگیا ہی وہ ضرور قیدیون کو
لیجائیگا بہتر یہ ہی کہ سب اسیرون کو زندانخانہ طلسمی مین روانہ کرو ملازمین اُسیوقت سرداران اسلام کی
قید لیکر روانہ ہوئے ایک دن کے بعد شہر فیروزیہ مین پہونچے خبر عام ہوئی کہ سرداران اسلام قید ہوکر آئے
ہین یہ بات محل مین پہونچی ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلاے کمان ابرو نے بھی سنا ملکہ لیلا اپنی مان کے
پاس آئی عرض کی ای والدہ مہربان مین نے ابھی کنیزون سے سنا ہی کہ کچھ سردار لشکر اسلام سے اسیر ہوکر
آئے ہین میرے قلب کی عجب کیفیت ہی کسی طور سے تحقیق کرائیے کہ کون کون سردار ہین ملکہ خوش نگاہ
نے کہا مجھکو بھی تردد ہی ابھی سب کے نام تحقیق کراتی ہون یہ کہکر جو کنیزین رازدار تھین اُنکو بلا کر فرمایا کہ مین نے
سنا ہی کچھ سردار لشکر اسلام کے گرفتار ہوکر آئے ہین تم جاکر کیفیت دریافت کرو کہ کون کون لوگ اسیر ہوئے ہین تمام

سب کے تحقیق کر لینا کنیزین اُسیوقت روانہ ہوئین ملکہ خوش نگاہ نے کہا اے لیلاے کمان ابرو مین نے
کنیزون کو روانہ کیا ہے یقین ہے بہت جلد خبر معلوم ہو جائے ملکہ لیلا نے عرض کی کنیزین نہین معلوم کب خبر
لائین مین خود جاؤنگی اور سب کی خبر لاؤنگی ملکہ نے بہت بہت روکا مگر لیلاے کمان ابرو نہ ٹھہرین سحر کرکے بلند
ہو گئین قریب دارالامارہ پہونچین دیکھا بہت سے سردار ایک زنجیر آہنین مین مسلسل ہین ساحر کشان
کشان لیے جاتے ہین مگر سب مبتلاے سحر ہین ملکہ سردارون کو دیکھ رہی تھین کہ نگاہ بدیع الملک نوجوان
پر پڑی ملکہ لیلاے کمان ابرو بیتاب ہو گئین چاہا اسیوقت رہا کر لیجاؤن مگر مناسب وقت نہ جانا کیونکہ
رسوائی کا خیال تھا اسوقت تو گریان و نالان واپس آئین اور ان سے سب حال بیان کیا ملکہ خوش نگاہ کی آنکھونسے آنسو ٹپک پڑے
مگر متحیر ہو کر کہا تعجب کی بات ہے اُس شیر بیشۂ جرأت کو ان لوگون نے کیونکر گرفتار کیا اسیر تو سحر تاثیر نہین کرتا
معلوم ہوتا ہے تمنے کسی اور کو دیکھا ہوگا صاحبقران کے لشکر مین جسقدر عزیزان امیر ہین اُن سب کی صورتین
باہمدگر بہت مشابہ ہین ملکہ لیلاے کمان ابرو نے کہا آپ خود تشریف لیجائیے دیکھ آئیے میری عرض کرنیکا
یقین ہو جائے ملکہ خوش نگاہ سحر کرکے بلند ہوئین جب قریب دارالامارہ پہونچین دیکھا سب سرداران
اسلام زنجیر آہنین مین مسلسل ہین گرفتار سحر ہین ساحر انکو کشان کشان لیے جاتے ہین جب دو تین سردار
آگے بڑھ گئے تو ملکہ خوش نگاہ نے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان زنجیر آہنی مین جکڑے ہوے ہین گریبان مین
ایک ساحر سر زنجیر کا پکڑے ہوے کشان کشان لیے جاتا ہے ملکہ خوش نگاہ کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے چاہا
اسیوقت رہا کر دون مگر خیال آیا ایسا نہو ساحرون سے مقابلہ پڑ جائے تو غضب ہو یہ پردہ فاش ہو فیروز
تک یہ خبر پہونچے وہ نہین معلوم کسطرح پیش آئے اس کام کو سمجھ کے کرنا چاہیے یہ سوچ کے ملکہ خوش نگاہ
واپس آئین یہان لیلاے کمان ابرو کی عجب حالت تھی ملکہ خوش نگاہ نے بہت کچھ تشفی دی کہا بی بی
اسقدر پریشان نہو مین اسکا بندوبست کرونگی غافل نہ رہونگی شب کو زندانخانہ سے جا کر لے آئینگے بلکہ
اور سب سردارون کو بھی قید سے چھڑا لائینگے ملکہ خوش نگاہ نے بہت کچھ سمجھایا لیکن لیلاے کمان ابرو
کا اضطراب کم نہوا روتے روتے دن تو تمام کیا جب شام ہوئی تو ملکہ خوش نگاہ نے کہا بی بی اب رونا موقوف
کرو میرا قصد ہے کہ جب بارہ بج جائین تو مین قیدخانہ کیطرف جاؤن سب کو رہا کرکے لاؤن تمہاری وجہ سے اسوقت
تک ان لوگون کے رہنے کیواسطے کوئی مقام تجویز نہین کیا گیا کوئی سامان نہ درست ہو سکا اب جو وہ لوگ
آئینگے تو کہان رہینگے ملکہ لیلا کے بھی خیال مین آیا کہا واقعی مادر مہربان بہت صحیح فرماتی ہین اُن لوگون
کے رہنے کیواسطے انتظام کرنا چاہیے یہ خیال کرکے فوراً اُٹھین منہ دھویا کنیزون کو بلایا سب سے فرمایا
کہ ہمارے باغ مین جاؤ کل سب محلسرا اون کو صاف کرکے فرش بچھاؤ کنیزین اُسیوقت حکم پاتے ہی وہانسے
روانہ ہو گئین ملکہ خوش نگاہ نے کہا بی بی اپنے باغ مین رکھنا اچھا نہین ہے لیلاے کمان ابرو نے
کہا اور کوئی مقام اُس سے بہتر نہین ہے اول تو اس شہر کی سیر جدید باغ ہے دوسرے اُس باغ مین محلسرائین
اس قسم کی ہین جہان دو ہزار آدمی پوشیدہ ہو سکتے ہین تو خوش نگاہ نے کہا تمہاری خوشی جس بات
مین ہو مجھے وہی منظور ہے اور مقام بھی اچھا ہے وہان باغ اور مکانات ایسے ہین جو کوئی نہین جان سکتا
ہے لیلاے کمان ابرو نے عرض کی اب آپ تشریف لیچلیے دیر نہ فرمائیے ملکہ خوش نگاہ جادو اُٹھین
لیلاے کمان ابرو بھی ہمراہ ہوئین تھوڑی دیر کے بعد زندانخانہ کے قریب پہونچین دیکھا دربان جاگ

رہے ہین داروغہ زندانخانہ ایک جانب بیٹھا ہی بہت سے لوگ اسکے گرد جمع ہین ملکہ لیلاے کمان ابرو
نے ملکہ خوش نگاہ سے کہا اب کیا ارادہ ہی داروغہ زندانخانہ بھی جاگ رہا ہی اور لوگ بھی ہوشیار ہین ملکہ
خوش نگاہ نے کہا بی بی اسکا کچھ خوف نہ کرو ہم اپنے جانیکے واسطے دوسرا راستہ پیدا کرلینگے ملکہ خاموش
ہو رہین خوش نگاہ عقب زندانخانہ پر آئین سحر کرکے دیوار مین در بنایا لیلاے کمان ابرو سے کہا
بی بی تم یہان موجود رہو مین اسیرونکو وہان سے لاتی ہون تم اپنے ساتھ یہان سے تخت پر لیکر باغ تک پہونچاؤ
مگر جب باغ سے واپس آنا تو اپنے ہمراہ کنیزون کو لیتی آنا کہ وہ سب کو یہان سے لیجائین اور بار بار جانیکی
تکلیف نہو ملکہ لیلاے کمان ابرو باہر رہین خوش نگاہ قید خانے کے اندر آئین پہلے شہزادہ
بدیع الملک نوجوان کو اٹھاکر باہر لائین ملکہ لیلاے کمان ابرو کو دیا ملکہ نے بدیع الملک نوجوان
کو خوش نگاہ کے سامنے تو یوہین تخت پر ڈال کے تخت کو بلند کیا جب کچھ دور نکل آئین تو سر شاہزادے کا
اپنے زانو پر لیکر سحر اتارا بدیع الملک کو ہوش آیا اپنے کو زمین سے بلند پایا گھبرا کے آنکھ کھول دی دیکھا
کہ ملکہ لیلاے کمان ابرو سرہانے بیٹھی ہین خوش ہوگئے مگر کمال حیرت ہوئی دلمین کہتے تھے کہ یہ واقعہ
اصلی ہی یا خواب ہو مگر اتنے مین ملکہ سے ملے ملکہ بھی اتنے دنون کی مفارقت کشیدہ تھین راہ بھر خوب خوب
باتین رہین شکایتون کے دفتر کھلے جب ملکہ باغ مین پہونچین تو بدیع الملک کو اپنی بارہ دری مین
لاکر مسند پر بٹھایا عرض کی مین ابھی حاضر ہوتی ہون آپ کے ہمراہیون کو بھی لے آؤن تو پھر خدمتگذاری
مین مصروف ہون بدیع الملک نوجوان نے کہا ہان ملکہ اسقدر تکلیف تمھین ضرور ہوگی مگر سب سردار
رہا ہوجائینگے آرام پائینگے ملکہ نے کنیزون کو بلایا سب کو اپنے ہمراہ لیکر پھر زندانخانہ کیطرف روانہ ہوئین
تھوڑی دیر مین زندانخانہ کی دیوار کے پاس پہونچین یہان ملکہ خوش نگاہ منتظر تھین کنیزون کو اپنے
ہمراہ اندر لیگئین سب سردارون کو کنیزین باہر لائین کچھ ملکہ خوش نگاہ نے اپنے تخت پر لیے کچھ
ملکہ لیلاے کمان ابرو نے اپنے تخت پر لیے سب کنیزون نے سردارون کو لیا وہان سے ملکہ کے باغ مین
آکر تخت اتارے جہان جہان ملکہ نے فرش کو حکم دیا تھا کنیزون نے سب مکان آراستہ کر رکھے تھے
سردارون پر سے سحر اتار کر ان مکانون مین روانہ کیا آدمی انکی خدمت کو مقرر کیے کنیزین گئین
سب انتظامات درست ہوگئے سرداران اسلام متعجب ہوئے کہ ہمتو اس بلا مین مبتلا تھے یا یہ راحت ملی
یہ کیا بات ہی اسکا سبب کیا ہی مگر ملکہ لیلاے کمان ابرو اور ملکہ خوش نگاہ جادو سب سردارون کو
مکانون مین روانہ کرکے بدیع الملک نوجوان کی خدمت مین حاضر ہوئین ملکہ خوش نگاہ جادو نے
بدیع الملک کی بلائین لین کہا مجھے ایک مدت سے آپکے مزاج کی کیفیت نہین معلوم ہوتی تھی مریخ نے
جب یہان رہائی پائی تھی تو تھوڑی دیر کیلیے میرے پاس آیا تھا مینے اس سے کچھ کیفیت آپ کی پوچھی
اسنے کہا جسوقت تک مین لشکر اسلام مین تھا اسوقت تک خیریت تھی اب حال نہین معلوم مجھے یقین
تھا کہ آپ سے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی سحر سے آپ محفوظ ہین اس سبب سے کچھ اندیشہ نہ تھا اگر مجھے یہ
معلوم ہوتا تو کیا مجال تھی کسیکی جو آپکو اسیر کرسکتا بدیع الملک نے فرمایا آپکو میری کیفیت کیونکر معلوم
ہوتی سبب میری اسیری کا یہ ہوا کہ جو تحفہ جات میرے پاس دافع سحر تھے وہ فیروز نے اپنے لشکر سے
آفتاب کو بھیجکر منگا لیے بلکہ صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند کیا تھا حرز ہیکل بھی لے لی ہی اسم اعظم تو مریخ آفتاب علم

نے کھول دیا مگر حرز ہیکل ابھی تک نہین ملی ہے آفتاب نے بکر مسلمان ہو کے ہمسے دغا کی راہ مین سب کو بیہوش
کرکے تحفہ جات لیگیا اسی سبب سے میری یہ حالت ہوئی اگر فیروز غیر ساحر کو میرے مقابلے مین بھیجتا اور ساحرون
کے ذریعے سے مقابلہ نہ کرتا تو مین فضل خدا سے لڑائی فتح کر لیتا مگر اُسنے مکر کیا اور انصاف کو کام مین نہ لایا
ساحرون سے مدد چاہی سب لشکر کو خراب کر دیا نہین معلوم صاحبقران پر کیا گذری اور کون کون سردار
میرے یہان کے اسیر ہو کر یہان آئے مین سب کو دیکھنا چاہتا ہون خوش نگاہ نے کہا صبح کو سب سے ملیے گا
اسوقت موقع نہین ہے بدیع الملک نے کہا مین صبح کو ضرور سب کو دیکھونگا اور صبح کو آپسے رخصت بھی ہونگا بلکہ
لیلاے کمان ابرو نے جو یہ بات سنی بدیع الملک کیطرف نگاہ حسرت دیکھا بدیع الملک کی بھی نگاہ ملکہ
کے چہرے پر پڑی لیلاے کمان ابرو کے آنسو ٹپک پڑے بدیع الملک مجبور ہو گئے ملکہ کو تسکین بھی نہ دیسکے
تھے کیونکہ سامنے ملکہ خوش نگاہ بیٹھی تھین لیکن خوش نگاہ نے جو یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک سے عرض کی
اب مین رخصت ہوتی ہون صبح کو پھر حاضر ہونگی اور جو جو امور ضروری ہین اُنکی نسبت عرض کرونگی بدیع الملک
نے ملکہ خوش نگاہ کو روکا مگر ملکہ نے کہا اب میرا ٹھہرنا مناسب نہین ہے محل مین سب کو میرا انتظار ہوگا لوگ پریشان
ہونگے میرا جانا اچھا ہے بدیع الملک تو خود چاہتے تھے کہا آپ تشریف لیجائیے مگر صبح کو ضرور تشریف لائیے گا
کہ مین آپسے بھی رخصت ہو کر جاؤن ملکہ خوش نگاہ نے عرض کی ابھی تو آپ تشریف نہ لیجائیے کچھ دنون
یہان قیام فرمائیے جب مین عرض کرون اسوقت آپکو اختیار ہے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا مین کل
کیفیت آپ سے صبح کو عرض کرونگا ملکہ خوش نگاہ وہان سے روانہ ہوئین بدیع الملک نوجوان نے ملکہ
لیلاے کمان ابرو کو تشفی دی آنسو پوچھے کہا ملکہ مین مجبور ہون صاحبقران زمان پر نہین معلوم وہان کیا گذری
ہو اور اُنکی کیا کیفیت ہو اگر مین نہ جاؤنگا تو خرابی ہوگی اُسکے علاوہ اسقدر سردار یہان موجود ہین اور یہی لوگ
جان لشکر ہین اگر یہ نہون تو لشکر بیکار ہے انھین سب کو لیکر جاؤنگا صاحبقران سے ملونگا دیکھون مقابلے کی کیا
صورت ہوتی ہے اب فیروز کسطرح مقابلہ کرتا ہے اسکے علاوہ اپنے تحفہ جات مجکو بہم کرنا ہین جبتک تحفہ جات
میرے پاس نہین ہین مجکو اپنی زندگی دشوار ہے ملکہ لیلا نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیے تحفہ جات آپکے مین لادونگی
اور مقابلہ کے واسطے بھائی صاحب وہان موجود ہین کون ایسا ہے جو اُنسے مقابلہ کر سکے خود والد ماجد اُنسے مقابلہ
کر نہین سکتے ہین علاوہ اسکے والد ماجد کے سب تحفہ جات بھائی صاحب کے پاس ہین وہ بالکل بے دست
وپا ہین کیا کر سکین گے لڑائی فتح ہو جائیگی آپ کے جانیکی ضرورت نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اگر
مین تنہا ہوتا تو ہرگز نہ جاتا تمھاری خوشی کرتا اب مجبور ہون کہ میرے ہمراہ اتنے سردار ہین اگر مین نہ جاؤنگا
تو یہ سب بھی یہین رہینگے لشکر مین کوئی نہ ہوگا امیر کے دلکی کیا کیفیت ہوگی اگر کسی نے مقابلہ کیا اور بڑے بڑے
سردار آگئے تو اُنکے مقابلے کیواسطے کون جائے گا اس سے میرا جانا مناسب ہوگا ملکہ نے کہا اگر آپکو یہ خیال
ہے تو مین سردارون کو کل ہی لشکر مین روانہ کردونگی ایک دن مین سب لوگ صاحبقران زمان کے
پاس پہونچ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا یہ ہوسکتا ہے کہ سب جائین اور مین یہان رہجاؤن صاحبقران شکر کیا
فرمائین گے اور میرے ہمچشمون مین مجکو کیسی ذلت ہوگی ملکہ لیلا نے جب دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان کسیطرح
کہنا قبول نہ کرینگے تو مجبور ہو کر رونا شروع کیا بدیع الملک نے بہت بہت سمجھایا مگر ملکہ نے گریہ موقوف نہ کیا آخر
بدیع الملک نوجوان مجبور ہوئے ملکہ نے شب بھر رونے مین بسر کی صبح کو بدیع الملک نوجوان مغموم و مضمحل بیٹھے تھے

کہ ملکہ خوش نگاہ تشریف لائین بدیع الملک کی بلائین لین ملکہ لیلائے کمان ابرو کی حالت دیکھی کہا
بی بی خیر ہی کچھ اپنی پریشانی کا سبب بتاؤ بدیع الملک نے سب کیفیت بیان کی اور حملہ باتین ملکہ خوش نگاہ
کو سمجھائین چونکہ ملکہ خوش نگاہ مسن تھی اور تقریر بدیع الملک نوجوان کی بہت طریقہ کی تھی ملکہ خوش نگاہ
نے سب باتون کو تسلیم کیا بیٹی سے کہا بی بی ایسے وقت مین انکو روکنا میرے نزدیک خلاف محبت ہے اگر خدا
نے چاہا تو بہت جلد تمسے پھر ملین گے اور خیریت سے ہر روز تمھین آگاہی ہوتی رہیگی کیون اسقدر پریشان ہوتی
ہو اگر وہ نہ جائینگے تو واقعی نقصان ہوگا صاحبقران وہان تنہا ہین ان سب سردارون کے خیال مین انکو
زندگی تلخ ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ شاہزادے کو جانے دو اگر ایسا ہی تمھین خیال ہے تو ہم مریخ کو اطلاع دینگے وہ
بعد فراغت بدیع الملک نوجوان کو یہان پہونچا جائینگے ملکہ لیلا نے جب دیکھا کہ ملکہ خوش نگاہ کی بھی یہی مرضی
ہے تو مجبور ہو کر خاموش ہوئین بدیع الملک نوجوان نے کہا اب مجھے رخصت کرو دیر اچھی نہین ہے ملکہ لیلا
نے جواب دیا کہ شب بھر تو عجب حالت مین بسر ہوئی آپ پر روشن ہے اور اسوقت تک جو قلب کی حالت ہے
وہ آپ دیکھ رہے ہین کہ آپکی خاطر کا بھی کچھ خیال نہین ہے دو ایک روز تو اور تشریف رکھیے کہ مین کچھ آپکی خاطر
و تواضع کرلون بدیع الملک نے کہا ملکہ تمھاری خوشی مجھے منظور ہے ورنہ مین ایسے حال مین نہ ٹھہرتا ملکہ لیلا
نے کہا تین روز آپ تشریف رکھیے چوتھے روز تشریف لیجائیے گا بدیع الملک کو کچھ نہ بن پڑا ناچار اقرار
کرلیا ملکہ نے اسیوقت کنیزون کو حکم دیا کہ سامان عیش و نشاط مہیا کرین سب کنیزین درستی اسباب
جلسہ مین مصروف ہوئین ملکہ لیلائے کمان ابرو بدیع الملک کو اپنے ہمراہ باغ مین لائین دیر تک باغ
مین صحبت گرم رہی پھر بارہ دری مین آکے کچھ دیر تک شغل رقص و سرود رہا اسیطور سے تین دن بسر ہوے
چوتھے روز بدیع الملک نوجوان علی الصباح بیدار ہوے ملکہ خوش نگاہ بھی آئین بدیع الملک ملکہ
خوش نگاہ سے ملے خوش نگاہ اسیوقت اپنے محل کیطرف روانہ ہوگئین یہان ملکہ لیلائے کمان ابرو
نے اپنی عجب حالت پائی بمشکل تمام بدیع الملک مع جملہ سرداران صاحبقران باغ سے باہر آئے ملکہ نے
راہ بتادی تھی مخفی بلکہ چند کنیزون سے کہا تھا کہ تم پوشیدہ طور سے شاہزادے کے ہمراہ جانا شاید کہین راہ فراموش
کرین تو بتادینا یا خدانخواستہ راہ مین کوئی بات واقع ہو تو اسکی اطلاع ہمکو دینا کنیزین بھی پوشیدہ ہو کر شاہزادہ
بدیع الملک کے ہمراہ ہوئین شاہزادہ مع سب سرداران لشکر صاحبقران کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر
انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت مریخ آفتاب علم کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو برائے رہائی سرداران اسلام اپنے لشکر سے روانہ ہوا پہلے لشکر فیروز مین آکے تلاش کیا کسیکو
نہ پایا خیال کیا کہ شاید فیروز نے سب کو زندانخانہ مین روانہ کردیا ہے یہ سوچ کے زندانخانہ کیطرف چلا تین
دن کے بعد قیدخانہ کے قریب پہونچا یہان آکر یہ غوغا سنا کہ قیدی زندانخانہ سے غائب ہوگئے نہین معلوم
کون لیگیا مریخ آفتاب علم کو خیال ہوا کہ سوائے خواجہ عمرو نامدار کے اور یہ قدرت کس مین ہے جو زندانخانہ
طلسمی سے قیدیون کو رہا کرکے لیجائے وہی آئے ہونگے سب کو رہا کرکے لیگئے ہونگے یہ سوچ کے وہان سے
پلٹا لشکر صاحبقران مین حاضر ہوا کہ امیر نے جو مریخ کو خالی پایا فرمایا ای مریخ تم کس کام کو گئے تھے

مریخ نے عرض کی یا صاحبقران بھلا میری مجال ہی کہ خواجہ کے سامنے کوئی کام کرسکون خواجہ اسیرونکو
رہا کر لائے امیر نے فرمایا سردار یہان نہین ہین مریخ نے عرض کی خواجہ کے پاس ہونگے امیر نے فرمایا خواجہ
تین روز سے کہین نہین گئے مریخ نے عرض کی سواے خواجہ کے یہ کام کسی دوسرے سے نہین ہوسکتا ہی امیر
نے اسیوقت خواجہ کو طلب کیا خواجہ حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا خواجہ تمھین مریخ آفتاب علم پوچھتے
ہین خواجہ نے مریخ آفتاب علم کی طرف مخاطب ہوکر کہا کیون صاحب آپ کو مجھسے کیا کام
ہی مریخ نے عرض کی خواجہ آپ سردارون کو رہا کرکے لائے ہین خواجہ نے بقسم کہا کہ مین نہین لایا ہون اگر لاتا تو
صاحبقران کے سامنے لاتا اور سردارون کو پوشیدہ کیون کرتا مریخ نے عرض کی خواجہ جب مین صاحبقران
سے رخصت ہوکر گیا تو لشکر فیروز مین پہونچا وہان کسیکو نہ پایا مجبور ہوکر زندانخانہ کیطرف گیا وہان بھی کسیکا
پتہ نہ ملا بلکہ یہ غوغا سنا کہ کوئی شب کو اسیرون کے لینے کو یہان آیا اور لیگیا مجکو یہ گمان ہوا کہ سواے آپکے
اور یہ کام کسیکا نہین ہی کہ زندانخانہ طلسمی سے قیدیون کو نکال لیجائے خواجہ بھی حیران ہوئے امیر بھی متردد
ہوئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب پھر جاتا ہون اگر خدا نے چاہا تو ابکی بار ضرور
تلاش کرکے لاؤنگا صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو رخصت کیا مریخ براے تلاش سرداران اسلام
روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب اکوان جادو آفتاب کو جلاد کے سامنے سے اٹھا لیگیا تو فیروز کے سامنے لیجا کر آفتاب کو
پیش کیا آفتاب بوجہ زخم سر کے بہت تکلیف مین تھا ہوش باقی نتھا فیروز نے جو آفتاب کی یہ کیفیت
دیکھی اکوان سے کہا اے اکوان جادو اسوقت تمھین کیونکر موقع ہاتھ آیا جو تم آفتاب کو لائے
اکوان نے کل کیفیت بیان کی فیروز نے اکوان کی بہت کچھ تعریف کی اور بہت کچھ انعام بھی دیا آفتاب کے
زخم مین ٹانکے لگائے گئے بڑی دیر کے بعد اسکو ہوش آیا آفتاب نے آنکھ کھولی اپنے قریب فیروز ستارہ شناس
کو دیکھا چاہا اٹھکے بیٹھون فیروز نے منع کیا کہا اے آفتاب تمھارے زخم سر مین ٹانکے دیے گئے ہین تمھین اٹھنا
نہین چاہیئے آفتاب نے کہا اے شہنشاہ مین یہانتک کیونکر آیا اور مجھے کون لایا فیروز نے کہا تمھین اکوان
لایا ہی مگر یہ سر مین تمھارے زخم کیسا ہی کیا کسی سے لڑائی ہوئی تھی قید توڑکے نکلنا چاہا تھا آفتاب نے کہا اے
شہنشاہ یہ زخم مریخ آفتاب علم نے لگایا ہی میرے سر مین ایک مہرہ تھا جو آجتک سواے میرے دوسرا نہین
جانتا تھا نہین معلوم مریخ کو کیونکر معلوم ہوا اور انھون نے میرے سر سے وہ مہرہ نکال لیا اب مین کسی کام کا نہین
رہا نہ میرے سحر مین قوت ہوگی نہ مین بقوت کسی سے لڑ سکونگا نہ اب طلسم مین حکومت کرسکونگا اب مین
کسی کام کا نہین رہا فیروز نے بہت افسوس کیا کہا اے آفتاب اب کیا انتظام کیا جائے جو تمھارے
سحر مین قوت آئے آفتاب نے کہا میرے طلسم مین ایک ساحر ہی کہ وہ ہمیشہ ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہی اور
پہاڑ کے چارون طرف شعلہ ہاے آتش نکلتے رہتے ہین اسی آگ مین وہ ساحر رہتا ہی لوگ اسکو پہلو نشین
سامری کہتے ہین مین نے اسکو بھائی بنایا تھا یہ مہرہ اسی سے ہاتھ آیا تھا اسنے اپنی عمر صرف کرکے خاص
اپنے واسطے دو مہرے بنائے تھے ایک اسکے پاس ہی اور یہ ایک مجکو دیا تھا اس مہرہ کی وجہ سے مین تمام عالم

ساحرون سے مقابلہ کرتا تھا اور سب ساحر مجھسے خوف کرتے تھے چہرہ میرا نظر نہین آتا تھا روشنی معلوم ہوتی
تھی اب مین ہر ایک سے خوف کرتا ہون اور مجھ مین اب وہ بات نہین ہی جب مین پھر اپنے طلسم مین جاؤن
اور پہلونشین ساحری سے ملاقات کرون اور منت وساجت اُنسے عرض کرون تو شاید وہ مہرہ میرے ہاتھ
آجاے تو کسیکی مجال نہین جو مجھسے مقابلہ کرسکے وہ مہرہ اس سے بہتر ہی اُسمین اور بھی بہت سی صفتین ہین فیروز
نے کہا ای آفتاب تمکو لازم ہی کہ لشکر ہمراہ لیکر اپنے طلسم کیطرف جاؤ اور جسطرح بن پڑے وہ مہرہ پہلونشین ساحری
سے لاؤ آفتاب نے کہا میرے زخم سر کو جلد اچھا کرائیے جراحون سے تاکید فرمائیے تو مین جاؤن مہرہ لیکر
آؤن فیروز نے اسیوقت جراحون کو طلب کیا تاکید شدید کی سب نے بڑی کوشش کرکے دو دن
مین زخم سر آفتاب کو اچھا کیا زخم جب رو بصحت نظر آیا تو فیروز نے جراحون کو ساتھ کرکے آفتاب کو
اسکے طلسم کیطرف روانہ کیا آفتاب براے ملاقات پہلونشین ساحری روانہ ہوا لشکر بھی تھوڑا سا ساحرون
کا ہمراہ لیا تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچ کے مقام کیا اسکے ملازمین نے بارگاہین استادہ کردین آفتاب
بارگاہ کے باہر ٹہلنے لگا صحرا کی سیر دیکھنے مین محو تھا کہ ایک جانب سے گرد اُڑی آفتاب اسطرف مخاطب
ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا معلوم ہوتا ہی کچھ لوگ اسطرف سے آتے ہین ہمارے شہنشاہ کے پاس جاتے
ہین ایک امر ضروری مجھے کہنا ہی وہ انھین لوگون کے ذریعہ سے کہلا بھیجونگا یہ باتین کر رہا تھا کہ دامن گرد شگافتہ
ہوا آفتاب نے دیکھا بدیع الملک نوجوان اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا اور جملہ سرداران اسلام گھوڑون
پر سوار بڑی شان وشوکت سے چلے آتے ہین آفتاب نے بدیع الملک اور جملہ سرداران اسلام کو جو
دیکھا اپنے ہمراہیون سے کہا انکو تو شہنشاہ نے اسیر کرکے قیدخانہ طلسمی مین قید کرایا تھا نہین معلوم کیا باعث
ہوا جو یہ لوگ رہا ہوگئے اور اس جاہ وتجمل سے آتے ہین مگر تم سب ہوشیار رہنا اب بدیع الملک کے پاس
تحفہ جات تو ہین نہین جو سحر اپنا تاثیر نہ کرے انھین اسیر کرو سب لوگون نے کہا ہمارا بھی یہی ارادہ ہی
کہ یہ لوگ اپنے لشکر تک نہ پہونچنے پائین آفتاب نے کہا تم سب لوگ بھی آلات جنگ سے آراستہ
ہو جاؤ کہ ہم انکو آگے نہ بڑھنے دین سب لشکری اپنے اپنے حربون سے درست ہو کر آفتاب کے
سامنے آئے اتنے عرصے مین بدیع الملک نوجوان اور سرداران اسلام بھی نزدیک آگئے آفتاب
نے آگے بڑھکے بدیع الملک کو ٹوکا کہ او اسیر طلسم تو کہان جاتا ہی بدیع الملک نے آفتاب کو پہچانا قبضہ
شمشیر پر ہاتھ ڈالا نعرہ کیا کہ او مکار خبردار ہمین نہ روکنا ورنہ بہت پچھتائیگا اپنی جان سے جائیگا تو کہان جاتا ہی
آفتاب نے کہا مین تیری تلاش مین تھا اب پھر تجکو اسیر کرکے قیدخانہ مین لیجاؤنگا اور ایسی قید شدید مین رکھونگا
کہ جان نہ بچیگی اب اب طلسم مین تمکو قید نہ کرونگا بلکہ اپنے طلسم مین لیجاونگا بدیع الملک نے فرمایا کیون نیا وہ گوئی
کرتا ہی تیری خود زندگی دشوار ہوگی موت گلے کا ہار ہوگی آفتاب نے کہا اچھا جو تمہارے مزاج مین آئے وار
کرو کہ دل مین حسرت نہ رہجائے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا تو جانتا ہی کہ ہم لوگونکا یہ قاعدہ نہین ہی کہ
پہلے وار کرین جب تیری ضرب سے خدا ہمین بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے آفتاب نے کہا ای بدیع الملک مین
ایک ہاتھ مین تمہارا کام تمام کردونگا تم وار کیا کروگے بدیع الملک نے فرمایا مین نے تجکو اجازت دی اب تو
وار کر آفتاب نے نیمچہ سحر نکالا چاہا بدیع الملک نوجوان پر وار کرے کہ طاقت ہاتھ کی زائل ہوگئی نیمچہ اٹھا
نہ سکا ہاتھ سے زمین پر گرا آفتاب حیران ہوا کہ یہ کیا باعث ہی جو اسوقت میرے ہاتھ نے خطا کی اسنے

دوسرے ہاتھ مین نیمچہ اٹھایا وار کیا بدیع الملک نے اس وار کو سپر پر روکا آفتاب کو اور زیادہ حیرت ہوئی
کہ نیمچہ سحر کا وار سپر پر رک گیا تعجب ہے اسیطرح بدیع الملک نے اسکے دو تین وار رد کیے گر دلمین اسکی طرف سے
عناد بھرا ہوا تھا سن چکے تھے کہ یہ ملکہ لیلاے کمان ابرو پر عاشق ہے خبردار خبردار کہکر وار کیا آفتاب نے
سپر سحر کو چہرے کی پناہ کیا مگر تلوار جو پڑی تو سپر کو کاٹ کے سر مین اتر آئی سر کو کاٹ کے سینے مین در آئی بدیع الملک
نے یون ہی ہاتھ کھینچ لیا آفتاب دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا اسکے گرتے ہی ایک ہنگامہ عظیم بلند ہوا ساحر جو
اسکے ہمراہ تھے وہ حربہ ہاے سحر لیکر بدیع الملک پر آپڑے جو لوگ بدیع الملک کے ہمراہ تھے یہ سب بھی
تلوارین کھینچ کر گرے مگر تاریکی اسقدر پھیلی تھی کہ کچھ سمجھائی نہ دیتا تھا جب ساحر سحر کرتے تھے تو کچھ روشنی ہوجاتی تھی
ورنہ تاریکی دفع نہوتی تھی ہواے تند چل رہی تھی درخت جڑون سے اکھڑ اکھڑ کے گر رہے تھے سنگ باری
برف باری ہورہی تھی شہزادہ بدیع الملک اس عالم مین بھی ساحرون کو قتل کر رہے تھے ساحر خود بھی آپسمین لڑجاتے
تھے ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتا تھا جب اس حالت کو عرصہ ہوا اور سب کے دم گھبرانے لگے تو ایک برق چمکی وہ سب
تاریکی دفع ہوئی آواز مہیب آئی کہ کشتی ہزار نام من آفتاب ہزار سر جادو بود افسوس مردیم وجا ندادیم و بمطالب خود
نرسیدیم اس آواز کے آنے سے سنگ باری موقوف ہوئی بدیع الملک نے دیکھا سب ساحر مرے پڑے ہین
اور سرداران اسلام بھی بعض بعض بیہوش ہین بدیع الملک گھبرائے دیکھا مریخ آفتاب علم ایک جانب سرداران
اسلام کو ہوشیار کر رہا ہے بدیع الملک پر جو مریخ کی نگاہ پڑی ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار سبحان اللہ یہ معرکہ
بھی قابل دید تھا اتنے بڑے ساحر کو حضور نے قتل کیا جسکا شہرہ تھا بدیع الملک نے شکر خدا کیا مریخ سے پوچھا
تم کسوقت یہان آئے اور کیونکر انکا اتفاق ہوا خبر رہائی تو تمھاری سنی تھی مگر یہان کیونکر آنا ہوا مریخ نے عرض
کی حضور ہی کی تلاش مین نکلا تھا ایکبار تا بہ زندانخانہ گیا وہان سنا کوئی اسیرون کو لیگیا پھر صاحبقران زمان کی
خدمت مین گیا خواجہ بدگمان تھا انھون نے فرمایا مین زندان تک گیا تھا مین مجبور ہوکر پھر نکلا یاوری قسمت سے
آج قدمبوسی حاصل ہوئی جب آپکو آفتاب نے روکا تھا مین اسیوقت سے حاضر ہون مگر اپنے کو ظاہر نہین کیا
تھا بدیع الملک نوجوان سمجھے کہ اسی کے سبب سے آفتاب قتل ہوا ہے مریخ سے کہا پھر اب کیا عزم ہے مریخ
نے عرض کی جو حضور فرمائین بدیع الملک نے فرمایا صاحبقران کی کیا کیفیت ہے اور جنگ موقوف ہے یا ہو
رہی ہے مریخ نے سب کیفیت بیان کی بدیع الملک نے فرمایا آج اسی صحرا مین قیام کرو کل یہان سے لشکر
کی طرف روانہ ہوجائینگے مریخ نے اسیوقت وہین قیام کیا بارگاہین جو آفتاب کے ہمراہ تھین انپر بدیع الملک نے
قبضہ کیا شب بھر وہان بسر کی صبح کو پھر لشکر کی جانب کوچ کیا چوتھے روز لشکر مین آکے پہونچے صاحبقران زمان
بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے سب نے پوچھا اے شہریار آپ نے کیونکر رہائی پائی بدیع الملک
نے فرمایا منظور الہی تھا رہا ہوگیا صاحبقران سمجھ گئے سب کو اشارہ دیا کہ خاموش رہو زیادہ نہ پوچھو سب لوگ
خاموش ہوگئے مریخ کو اسیوقت معلوم ہوگیا تھا جب بدیع الملک نے فرمایا تھا کہ ہم تمھاری رہائی کی خبر
سن چکے تھے بسبب شرم مریخ نے زیادہ بدیع الملک سے نہ پوچھا تھا یہان صاحبقران نے سب کو منع
کردیا مگر امیر کو بڑی خوشی ہوئی مریخ سے کہا اے مریخ آفتاب علم تمنے بڑی کوشش و جانفشانی کی مگر افسوس
کہ حکیم قسطنطین ابھی تک اسیر ہے مریخ نے عرض کی انشاء اللہ تعالے بہت جلد انکو رہا کر کے لاؤنگا صاحبقران
نے فرمایا ایک تعجب ہے کہ فیروز نے ابھی تک طبل جنگی نہین بجوایا مریخ نے عرض کی وہ کوئی سحر تیار کرتے ہونگے جب

فراغت پا لینگے تو طبل جنگی بجوائینگے امیر نے فرمایا ابھی گلزار خدنگ تک جانا ہو لوح لاتا ہو عرصہ پسند نہین مرجع نے عرض
کی یہانسے جسوقت فراغت ہوگی پھر گلزار خدنگ تک جانا کیا مشکل ہو یہان سے بہت نزدیک ہو تھوڑی دیر تک یہ باتین
رہین جب مرجع نے ساعت کو خیال کیا اور نیک پایا تو صاحبقران سے عرض کی اب غلام کو رخصت دیجیے کہ برائے رہائی حکیم
قرنطیس جائے امیر نے مرجع آفتاب علم کو رخصت کیا اور یہ جانب زندان حکیم روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہو

کہ اسنے جب آفتاب ہزار سحر کو روانہ کیا تو آپ ایک بارگاہ مین گیا ملازمون سے کہا اس بارگاہ مین چار روز کا
کھانا مع جملہ اسباب ضروری کے رکھدو اور چار روز تک اس بارگاہ مین نہ آنا مین ایک سحر تیار کرتا ہون مرجع یون
گرفتار نہوگا اسکے پاس سب تحفہ جات موجود ہین اور مین کوئی تحفہ نہین رکھتا ہون جبتک مین سحر تیار نہ کرونگا تب
تک مرجع گرفتار نہوگا یہ گرفتار ہوئے تو مین حمزہ کو بھی گرفتار کرکے فراغت پاؤن سب سردار تو گرفتار ہوچکے ہین اب
صرف حمزہ باقی ہو جب حمزہ گرفتار ہو جائیگا تو سب لشکر اسکا میری اطاعت کریگا مین تو حمزہ کو اسی روز گرفتار
کرلیتا مگر کیا کرون مرجع کے آنے سے مجبور ہوگیا اگر وہ اسوقت نہ آجاتا تو مین حمزہ کو گرفتار کرچکا تھا ملازمین نے کہا
اب آپ جسوقت جائینگے گرفتار کرلینگے فیروز نے کہا کیا بڑی بات ہو مین مرجع کی تدبیر پیشتر کرون پھر حمزہ کو تم لوگ
گرفتار کرسکتے ہو یہ کہکر اس بارگاہ مین گیا ملازمین نے سب اسباب ضروری رکھدیا فیروز سحر تیار کرنے لگا کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت خواجہ عمرو نامدار کی بیان کیجاتی ہو

کہ انھون نے جو سنا کہ فیروز نے ایک دیوار برف کی بنائی ہو اور وہان کوئی جا نہین سکتا ہو اس دیوار کے اندر لشکر
اترا ہوا ہو فیروز بھی بیخوف شب و روز بسر کرتا ہو اسے یقین ہو کہ یہان کوئی آ نہین سکتا ہو جو چیزین اسکے پاس
تھین وہ سب سے بازوون پرسے کھولڈالی ہین اب اسکا قول ہو کہ یہان کوئی آ نہین سکتا ہو خواجہ نے خیال
کیا ایسے وقت مین بہت ہی اچھی عیاری ہوگی وہان تک کسی طرح پہونچنا ضرور ہو یہ سوچ کے بانا ہائے عیاری سے
آراستہ ہوکر روانہ ہوئے اپنے لشکر سے نکلکر صورت بدل لی ایک مرد مسافر کی شکل بنائی فیروز کے لشکر کی طرف چلے
جب دور نکل گئے تو دیکھا ایک دھواں سا معلوم ہوتا ہو خواجہ اس دھوئین کے قریب پہونچے زنبیل سے تخت نکالا
دھوئین کے قریب تخت کو بچھایا رنگ روغن نکالکر اپنی صورت مہیب بنائی اس تخت پر بیٹھے تخت کو بلند کیا
اس دھوئین کے اوپر جاکے نگاہ جو کی تو دیوار برف کی نظر آئی خواجہ اس دیوار کو پھاندکر اندر آئے دیکھا میدان وسیع ہو
اور کچھ لوگ معلوم ہوتے ہین خواجہ نے دیوار سے اندر آتے ہی مارے خوف کے گلیم اوڑھ لی اسیصورت سے اس
میدان کو طے کرکے جب قریب پہونچے تو معلوم ہوا لشکر فیروز اترا ہوا ہو خواجہ نے کہا اسنے بڑا میدان بیکار اتارا ہو
اور دیوار بہت دور تک بنائی ہو یہ سوچتے ہوئے لشکر مین داخل ہوئے دیکھا بڑی چہل پہل ہو دوکانین کھلی ہوئی ہین
لشکری سودا خرید رہے ہین خواجہ نے ایک گوشے مین جاکر اپنی صورت ایک مزدور کی بنائی بازار مین آکے ٹہلنے لگے
تھوڑی دیر کے بعد ایک ساحر نے کچھ سودا خریدا مزدور کی تلاش مین پھرنے لگا خواجہ اسکے سامنے آئے اسنے بلایا کہا
ہمارا سودا لشکر مین پہونچا دے خواجہ نے سودا اٹھایا اسکے ہمراہ ہوئے ساحر لشکر مین آیا اپنی بارگاہ مین گیا کہا اے مزدور
اسباب یہان رکھدے مزدور نقلی نے اسباب وہان رکھا ساحر نے ایک روپیہ نکالکر مزدور نقلی کو دیا مزدور نقلی روپیہ کو دیکھکر

بہت خوش ہوا کہا صاحب آپ کیا بادشاہ ہین ساحر نے کہا ارے میری بادشاہی تو نے کیونکر جانی مزدور نے کہا روپیہ سوائے بادشاہ کے اور کسیکے پاس نہین ہوتا آپ نے جو مجکو روپیہ دکھایا اور دیدیا تو اس سے مجکو معلوم ہوا کہ آپ بادشاہ ہین ساحر بہت ہنسا کہا ارے مین بادشاہ نہین ہون بادشاہ کا نوکر ہون مزدور نقلی نے کہا آپ چھپاتے ہین کہین نوکر کسیکو روپیہ دیتے ہین یہان ہم بہت سے نوکرون کی مزدوری کرتے ہین کبھی کسی نے ایک پیسا بھی نہین دیا ساحر نے کہا ارے بھر تو کھانا کہانسے کھاتا ہو جب تجھے پیسا بھی مزدوری کا نہین ملتا مزدور نقلی نے کہا جس دوکاندار کا اسباب اٹھا کر رکھدیا اسی نے رات کو کھانا کھلا دیا اب مین خود دوکان رکھونگا ایک خیمہ بھی مول لے لونگا آپ میرے یہان سے سودا لیا کیجیے گا ساحر نے کہا تو بڑا احمق ہو ایک روپیہ مین دوکان رکھے گا اور خیمہ بھی مول لیگا مزدور نقلی نے کہا جی نہین کیا سب روپیہ تھوڑی صرف کرونگا اسمین سے نصف کی دوکان رکھونگا اور نصف اپنے پاس رہنے دونگا ساحر نے ہنسکر کہا تو سڑی ہو کہین آدھے روپیہ مین دوکان ہوتی ہو مزدور نے کہا کیا اس سے بھی کم صرف ہوتا ہو ساحر نے کہا ارے دوکان کیواسطے بہت سا روپیہ درکار ہوتا ہو مزدور نقلی نے کہا آپ مجھے بیوقوف بناتے ہین بہت سا روپیہ نصیب کسکو ہوتا ہو ایک ہی روپیہ مشکل سے ملتا ہو نہین معلوم آج مین کسکا منھ دیکھکر اٹھا تھا جو مجھے ایک روپیہ ملگیا بہت سے دوکاندار آپ کے لشکر مین ہین انکے پاس نصف روپیہ بھی نہین ہو ساحر سمجھا یہ سڑی ہو اسوقت اسکو یہی دہن ہو باتین بنا رہا ہو کہا اچھا میان مزدور تم یہان بیٹھو ہم تمھاری دوکان کے لیے بہت سے خریدار ڈھونڈھے لاتے ہین مزدور وہان بیٹھ گیا ساحر نکلا اور ساحرون کے خیمے مین گیا کہا مین ابھی بازار گیا تھا وہان سے کچھ سودا لیا مزدور کی تلاش تھی ایک مزدور مفلوک ملا اسکو لایا جب اسنے سودا رکھدیا تو مین نے ایک روپیہ اسکو دیا وہ مزدور سڑی ہو روپیے کو دیکھکر بہت خوش ہوا ایسی ایسی باتین بنائین کہ مجھے بہت ہنسی آئی چلو اسکی باتین سنو ساحر اسکے ہمراہ خیمے مین آکے دیکھا ایک مزدور مفلوک دھوتی باندھے بیٹھا ہو ساحرون نے دیکھکر کہا صورت بھی اسکی عجیب ہو قریب آکے سب نے کہا کیون میان مزدور تم روپیہ لیکر بہت خوش ہوئے مزدور نے کہا اور تم سب کو رشک ہوا ساحر ہنسنے لگے کہا میان مزدور صاحب خفا ہوجیے آپکو روپیہ ملا ہمین بہت خوشی ہوئی ہمنے سنا ہو کہ آپ دوکان رکھیے گا مزدور نے کہا ہان دوکان تو مین ضرور رکھونگا جو ساحر اپنے ہمراہ لایا تھا اسنے کہا میان مزدور آپکا نام کیا ہو جب ہم لوگ بازار مین آئین تو آپکی دوکان کو کسکے نام سے پوچھین مزدور نے جواب دیا کہ مین اپنا نام آپکو نہ بتاؤنگا پہلے آپ اپنا نام بتایے مین سن لون پھر اپنا نام بھی بتاؤنگا ساحر نے کہا میرا نام **کلنگ جادو** ہو مزدور نے دوسرے ساحر سے کہا آپکا کیا نام ہو اسنے جواب دیا میرا نام **اکوان جادو** ہو مزدور نے تیسرے ساحر سے پوچھا آپکا کیا نام ہو اسنے کہا میرا نام **مترک جادو** ہو اسیطور سے مزدور نے سب کے نام دریافت کیے مگر جب نام **اکوان جادو** کا سنا تو دلمین کہا کہ یہی مکار آفتاب کو جلاد کے سامنے سے لیگیا اور جلاد کو بھی ہلاک کر گیا تھا اب کہان جائیگا اس سے عوض خون جلاد لینا چاہیے یہ سوچکر کہا پھر مین بھی اب نام بتاؤن سب نے کہا اسی کیواسطے تو ہم سب نے اپنے اپنے نام بتائے ہین اب اگر آپ اپنا نام نہ بتایے گا تو ہمین صدمہ ہوگا مزدور نقلی نے کہا پہلے تو میرا نام **تاوارجا دو** تھا اور اب زردار جادو ہو اور کل سے **دوکاندار جادو** ہو جائیگا یہ سنکر سب ساحر خوب ہنسے کہا واہ میان صاحب کیا خوب نام بتائے ہین مزدور نے کہا سب کے تین نام ہوتے ہین اگر مین نے تین نام بتائے تو کیا قباحت کی ساحرون نے کہا نہین صاحب آپ نے بہت اچھے اچھے نام بتائے مگر آپ ساحر بھی ہین مزدور نے کہا ساحر تو نہین ہون ساحرون سے کہا ہم

آپنے نادار جادو اور زردار جادو اور دوکاندار جادو اپنے نام کیون بتائے لفظ جادو تو اُسی شخص کے نام
کے آخر مین ہوتا ہی جو سحر جانتا ہو مزدور نے جواب دیا کہ اب میرے پاس روپیہ ہی جو کچھ اپنے کو کہونگا وہ زیب ہوجائیگا
آپ لوگ اس بات مین دخل نہ دین ساحر ہنس کے خاموش ہو رہے **کلنگ جادو** نے کہا کیون میان زردار
جادو اب دوکان کس چیز کی رکھوگے مزدور نے کہا اگر غلہ کی دوکان رکھونگا تو مجھسے وزن نہ کیا جائیگا کیونکہ بہت
نحیف و ناتوان ہون اور اگر کسی دوسری شئے کی دوکان رکھونگا تو مجھسے اسکے مصائب نہ اُٹھین گے کیونکہ
یہان اور بہت سے دوکاندار ہین وہ از راہ دشمنی میرے تئین کسی نہ کسی ترکیب سے نقصان پہونچائین گے اگر کسی نے
آگ لگادی اور مال دوکان کا جل گیا تو نقصان عظیم ہوا اس سے مناسب میرے نزدیک یہ ہی کہ مین دوکان
جواہر کی رکھونگا اور مال بہت عمدہ فراہم کرونگا اُسمین کسی قسم کا خوف نہین ہی اگر کوئی آگ بھی لگا دیگا تو جواہرات
کو نقصان نہ پہونچے گا ساحرون نے کہا ہان یہ بات بہت مناسب ہی مزدور نے کہا اب مین پورا روپیہ دوکان
مین لگا دونگا تب سب سے عمدہ میری دوکان ہوگی ساحرون نے کہا اتنی دیر اس سے باتین کی ہین اور
کچھ اسکو دیدینا چاہئے یہ سوچکر سب نے ایک ایک روپیہ مزدور کو دیا اب تو میان مزدور کی اور ہی کیفیت ہوگئی
کہا صاحب اب مین دوکان نہین رکھونگا ساحرون نے کہا کیون اب تو تمھین لازم ہی کہ بہت بڑی دوکان رکھو
جسکا ثانی یہ دنیا پر ممکن نہو مزدور نے جواب دیا اب دوکان رکھنے کی کیا ضرورت ہی ساحرون نے کہا پھر
روپیہ کیا کیجیے گا مزدور نے کہا کسی صحرا مین جا کر ملک بناؤنگا اُس جنگل کو آباد کرونگا بہت سے ملازم رکھونگا سب
میری رعیت ہونگے مین سب کا شہنشاہ ہونگا جب مین بادشاہ ہو جاؤنگا تو اپنی شادی کسی بادشاہزادی
کے ساتھ کرونگا بادشاہ کا داماد بنونگا مگر ایسے بادشاہ کی بیٹی لونگا جسکے یہان کوئی بیٹا ولیعہد نہو کہ اُسکے بعد مین تخت
پر بیٹھون دو ملکون کا بادشاہ بنون بڑا عالیجاہ ہون اگر جی چاہیگا تو پھر اور کسی بادشاہ کی بیٹی کے ساتھ عقد کرونگا
جب دو تین بادشاہون کی بیٹیان بیاہ لاؤنگا اور دو تین ملکون کی حکومت ملجائیگی تب تمام روے زمین کی
سلطنتون پر لشکر کشی کرکے سب کو فتح کرلونگا اور بادشاہ روے زمین بنکر بیٹھونگا اسوقت کوئی نسخہ حیات ابدی کا
تیار کراکے استعمال کرونگا ہمیشہ زندہ رہونگا ساحر بہت ہنسے کہا جناب جب آپ تمام روے زمین کے بادشاہ ہونگے
تو اُسکے بعد کچھ اور ترقی کی کوشش نہ فرمائینگے مزدور نے کہا ہوس زر تو جب بھی باقی رہیگی مگر کہان سے دولت
ملیگی ساحرون نے کہا آپکی وضع بھی جب اور ہی کچھ ہو جائیگی اور لباس بھی بہت ہی پر تکلف آپکے زیب جسم ہوگا اور
ملازمین بھی بہت سے ہونگے اور علاوہ اسکے بہت سے سامان ہونگے مزدور نے کہا وضع جو آپ لوگ اسوقت
دیکھتے ہین یہی رہیگی بلکہ اسوقت تو ایک دھوتی بھی ہی اور جب مین روے زمین کا بادشاہ ہو جاؤنگا تو یہی عزت
میرے لیے کیا کم ہوگی جو مین دھوتی کی عزت دینے کا محتاج رہون اسکو بھی توشہ خانہ مین داخل کرادونگا بشرطیکہ
جبتک یہ باقی رہے اور ملازمین کی ضرورت نہوگی اسوقت مین خود اپنے کام کرلونگا کیونکہ اسوقت مین دوسرون
کے کام کرنے مین بہت چالاک و چست ہون اور اسوقت جو میری بادشاہی کا زمانہ ہوگا تو کیا اپنے کام کرنے مین سست
ہو جاؤنگا یہ بات ممکن نہین اگر ایسے ہی اخراجات بیجا کرونگا تو سلطنت کاہیکو رہیگی بمجبوری ایک نسخہ حیات ابدی
کا تیار کرا ہونگا ساحرون نے کہا یہ تو عجیب شخص ہی لائق اسکے ہی کہ اسے شہنشاہ کی خدمت مین لیچلین اور اُنھین اسکی
باتین سنوا دین وہانسے اسکو دو تین ہزار روپیہ ملجائیگا اسکی غریبی بھی دفع ہو جائیگی اور شہنشاہ بھی بہت خوش
ہونگے کلنگ جادو نے کہا میری بھی یہی صلاح ہی کہ اسکو دربار شاہی مین لیچلین وہان شہنشاہ کو اسکی باتین سنوا دین

سب نے کہا پھر ہملوگ تو وہانتک جا نہین سکتے ہین کسی اور شخص سے اسکی سعی کرانا چاہیے کلنگ جادو نے
کہا سنجگان وزیر زمرد ثانی تو وہ بہت گستاخ ہی اور اسسے ہر طرحکا اختیار ہی شہنشاہ اسکی بات کو رد نہین کرتے ہین اسکے
پاس اسکو پہونچاؤ اور اُس سے کہین کہ آپ اسکو اپنے ہمراہ دربار مین لیجائیے سب نے کہا بہت اچھی بات ہی یہ صلاح
کرکے سب ساحر مزدور کے قریب آئے کہا میان زردار جادو صاحب آپ ہمارے شہنشاہ کی خدمتمین چلیے وہان کچھ
دیر باتین بنائیے مزدور نے کہا چلیے مین کیا آپکے شہنشاہ سے ڈرتا ہون اتو میرے پاس دس روپیے ہین ساحرون نے
کہا اجی جناب یہ باتین نہ کیجیے خاموش رہیے شہنشاہ سے سب ڈرتے ہین مزدور نے کہا میان کلنگ جادو
کیا آپ بھی ڈرتے ہین کلنگ جادو نے کہا مین بھی ڈرتا ہون مزدور نے کہا اتو مجھے بھی اُنسے خوف معلوم ہوتا
ہی ہرگز نہ جاؤنگا ساحرون نے کہا کیون وہان کے چلنے سے کیا ہوگا مزدور نے کہا ہمارے کلنگ جادو ڈرتے ہین
تو ہمین بھی خوف آتا ہی وہان مین جاؤن تمھارے شہنشاہ مجکو دوڑکے کاٹ کھائین تو مین کیا کرون ساحرون
نے کہا چپ چپ ایسی بات نہین کہتے ہین ارے ہم لوگ انکے جبر و قہر سے ڈرتے ہین مزدور نے کہا کیا وہ جابر بھی ہین
ساحرون نے کہا بادشاہ ہین انکا جابر ہونا اور قاہر ہونا ضرور ہی مزدور نے کہا تو مین نہ جاؤنگا وہ میرے روپیے چھین
لین گے کلنگ جادو نے کہا تو سٹری ہی ارے کہین بادشاہ کسی کے روپیہ چھین لیتے ہین مزدور نے کہا بڑے
بڑے ملک جب چھین لیتے ہین تو چھوٹا سا روپیہ چھین لینا انکے آگے کوئی حقیقت نہین وہ ضرور چھین لین گے مین
ہرگز نہ جاؤنگا کلنگ جادو نے کہا ارے ملک چھین لینا اور بات ہی انھین روپیے کی کیا کمی ہی بلکہ تجکو دو تین ہزار
روپیہ دینگے یہ سنکر مزدور نے اس زور سے قہقہہ مارا کہ سب ساحر اُچھل پڑے کہا اب مین ضرور چلونگا ساحر اسکو
لیکر سنجگان کے خیمے مین آئے سنجگان اُسوقت اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا کچھ فواکہات کھا رہا تھا ساحرون نے در خیمہ
پر آکے اپنی اطلاع کرائی دربانون نے سنجگان سے جاکر کہا کلنگ جادو اور اکوان جادو اور متروک جادو
آئے ہین امیدوار باریابی ہین سنجگان نے کہا بلالو دربان باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے سنجگان
کو سب ساحرون نے سلام کیا مگر مزدور نے عجب ترکیب سے سلام کیا سنجگان نے جو مزدور کی صورت دیکھی مسند
پرسے اُٹھ کھڑا ہوا ساحرون نے کہا یہ ایک مزدور عجیب طرح کا آدمی ہی ایسی باتین کرتا ہی کہ لائق سننے کے ہین سنجگان
نے کہا آپ لوگ انکو چھوڑتے جائیں مین انسے باتین کرونگا ساحرون نے کہا ہم لوگ یہ چاہتے تھے کہ آپ اسکو
شہنشاہ کی خدمت مین لیجائین اور انھین اُسکی باتین سنوائین سنجگان نے کہا مین لیجاؤنگا آپ لوگ
تشریف لیجائین مین انسے باتین کرونگا ساحر سنجگان کے خیمے سے نکلے باہر آکے سب نے کہا عجب بداخلاق ہی اسکو
بڑا غرور ہی اگر ہم لوگون کو تھوڑی دیر بٹھاتا تو کیا ہو جاتا معلوم ہوتا ہی اسکو مزدور کے آنیکی خبر پہلے سے معلوم ہو گئی
تھی اسیوجہ سے اسنے مزدور کو اپنے پاس روک لیا اُس سے تنہائی مین باتین کریگا یہان تو ساحر یہ باتین کر رہے تھے
مگر وہان مزدور نے سنجگان سے کہا کہ مین خاص تیرے پاس آیا ہون سنجگان نے عرض کی جو ارشاد ہو بسر و چشم
بجا لاؤن مزدور نقلی نے کہا یہ بتا کہ تحفہ جات جو آفتاب ہزار سر لایا تھا وہ فیروز نے کہان رکھے ہین
سنجگان نے عرض کی اُسی کے پاس ہین مزدور نقلی نے کہا وہ کہان ہی سنجگان نے کہا وہ آجکل سحر تیار کرنیکو
ایک بارگاہ مین گیا ہی اور حکم یہ دیا ہی کہ کوئی اُس بارگاہ کے اندر چار دن تک نہ آسکے جو کوئی آئیگا وہ سزاے سخت
پائیگا خواجہ کو اور جو جو باتین تحقیق کرنا منظور تھین سنجگان سے دریافت کین جب سب امور طے ہو گئے تو کہا اے سنجگان
تم اسوقت یہ فواکہات کھا رہے تھے میرے آنے سے موقوف کردیا اب تم اسکو کھاؤ سنجگان نے کہا مین خوب سیر ہون

مزدور نقلی نے کہا نہین تمہین یہ سب کھانا ہوگا بختگان نے بمجبوری اس میوے کو کھایا سر چکرایا چھینک لیکر بیہوش
ہوا مزدور نقلی نے بختگان کو چھپا کہین پوشیدہ کرے ایک قنات سامنے لپٹی ہوئی رکھی تھی اسکو کھولکر بختگان
کو لپیٹ دیا آپ وہان سے نکلکر بختگان کی صورت بنائی بارگاہ کے باہر آئے لوگون نے جو دیکھا کہ وزیر صاحب تشریف
لاتے ہین سب لوگ تعظیم کو کھڑے ہوگئے بختگان نقلی ٹہلتا ہوا اکوان جادو کے خیمے کے قریب آیا پکار کر
آواز دی میان اکوان جادو اکوان جادو خیمے سے باہر نکلا دیکھا بختگان کھڑا ہے اسنے جھک کے سلام
کیا خیمے کے اندر لیگیا بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آیا عرض کی حضور اسوقت کہانسے تشریف لاتے ہین بختگان نقلی
نے کہا اپنی بارگاہ سے آتا ہون جس مزدور کو تم میرے یہان بٹھا گئے تھے اسنے واقعی ایسی باتین کین کہ مجکو بہت ہنسی آئی
مگر بعض باتین اسکی ایسی تھین جو خلاف صحبت شاہی تھین مین نے اس سے اتنا کہا کہ جب دربار مین بادشاہ کے
جانا تو ایسی باتون کا خیال رکھنا اسنے کہا بادشاہ میرا کیا بنا لین گے مین نے کہا وہ حاکم ہین انھین ہر طرح کا
اختیار ہے یہ سنکر اسنے کہا جب انھین ہر طرح کا اختیار ہے تو کہین ایسا نہو کہ میرے روپیے چھین لین یہ کہکر میرے
پاس سے اٹھکر بھاگ گیا مین نے بہت بہت روکا آدمیون کو پیچھے دوڑایا مگر اسکا پتہ بھی نہ معلوم ہوا بازار کیجانب
بھاگ گیا اکوان نے کہا حضور وہ سڑی تھا اسکو اپنے نفع و نقصان کا خیال نہین بختگان نے کہا کیون میان
اکوان جادو تمنے آفتاب ہزار سر کو اس آفت سے بچایا اور پھر شہنشاہ نے اسکے صلے مین تمکو کچھ بھی انعام نہ دیا اکوان
جادو نے کہا جو کچھ مجکو ملا وہ آپکے سامنے ملا بختگان نے کہا میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ بہت کم انعام تمہین دیا
کام تمہارا اس انعام سے بہت بڑھکے تھا اکوان جادو نے کہا جو کچھ ملگیا غنیمت ہے شہنشاہ نے قدر تو کی
بختگان نے کہا اگر مین تمہارے شہنشاہ کی جگہ پر ہوتا تو اس احسان کے عوض مین اپنا نصف ملک تمکو دیدیتا اکوان
نے جوابدیا شہنشاہ کا دل ایسا نہین ہے جو ایسا کرین آجتک سوا میرے اور کیسکو انعام دینے کی نوبت ہی نہین آئی بلکہ
مین نے اہل اسلام کے یہان اس بات کو دیکھا ہے کہ وہ لوگ اپنے سردارون کی بڑی قدر کرتے ہین اور جو کوئی کام
انکے سردار اچھا کرتے ہین وہ اس سے دس حصے بڑھکے انعام دیتے ہین بختگان نے کہا مین خوب آگاہ ہون
مجھسے کیا کہتے ہو مگر مین دیکھا چاہتا ہون کہ تمہین انعام مین کیا کیا ملا اس روز مین نے اچھی طرح سے نہین دیکھا تھا اکوان
جادو نے صندوق کھولا ایک دوشالہ نہایت عمدہ اور ایک پٹکہ بہت باریک شال کا اور ایک رومال نکال کے
بختگان نقلی کے آگے لاکر رکھدیا اور ایک صندوقچہ اسی صندوق سے نکالا وہ بھی لاکر رکھا بختگان نقلی نے کہا
اسمین کیا ہے اکوان نے کہا روپیہ ہے بختگان نے اس دوشالے کو دیکھا پٹکے کو اچھی طرح دیکھا رومال کی تعریف کی کہا یہ
اشیا تمہارے کس کام کے ہین اگر اسکو بیچ کرو تو مین خرید کرتا ہون اکوان جادو نے اپنے دلمین خیال کیا کہ واقعی
مین ان چیزونکو لیکر کیا کرونگا اسوقت اسکے دام اچھے ملینگے بیچ ڈالون یہ سوچکر کہا کہ وزیر صاحب ارادہ میرا یہ تھا کہ عزت کی چیز
ہے پڑی رہیگی جب کبھی کوئی تقریب ہوگی اسوقت اسکے لگانے کا موقع ہوگا چار ہمچشمون مین عزت ہوگی مگر آپکا
فرمانا بھی نہین ٹال سکتا ہون یہ آپکی نذر ہین آپ انکو لیجائیے بختگان نے کہا انکی قیمت جو مناسب جانو وہ مجھسے
کہدو مین ابھی دیدون اکوان جادو نے کہا جو حضور کی مرضی ہو بختگان نے کہا نہین تمہارا مال ہے جو قیمت مناسب
جانو وہ کہدو اکوان نے کہا مین نے بازار لشکر مین محض امتحان کی غرض سے اسکو دکھایا تھا ایک مہاجن بارہ ہزار روپیے
دیتا تھا بختگان نقلی نے پوچھا اس مہاجن کا کیا نام ہے اکوان جادو نے مہاجن کا نام بتایا بختگان نے کہا اگر تمہارے
مزاج مین آئے دس ہزار روپیے مجھسے لو اور یہ اشیا میرے حوالے کرو اکوان جادو نے کہا آپکو روپیہ دینے کی کیا ضرورت

ہے

ہے یہ یون ہی آپکی نذر ہین بختگان نے کہا مین تمہارا نقصان نہین چاہتا ہون اکوان نے کہا حضور مین خلاف
نہین عرض کرتا ہون آپ اس مہاجن سے دریافت کرلین بختگان نقلی نے کہا اگر یہی مرضی ہو تو میرے
یہان چلو مین تمھین روپیہ دیدون اکوان نے کہا مین چلتا ہون بختگان نقلی نے کہا روپیہ کر روانہ
کردوگے اکوان نے کہا حضور اب گھر کیونکر روانہ کرسکتا ہون جب یہ لڑائی ہو لیگی اور یہان سے لشکر
جائیگا تو خود ہی لیتا جاؤنگا بختگان نے کہا پھر کہان رکھوگے اکوان نے کہا یہین رکھونگا بختگان نے کہا
میرے نزدیک یہان رکھنا مناسب نہین ہے تم برائے جنگ جاؤ یہان کوئی شخص روپیہ پر اپنا قبضہ کرے یا سب کو
تمھین ہلاک کرکے روپیہ لیجائے تو کیسا ہو اکوان نے کہا پھر جو کچھ آپ فرمائیے بختگان نے کہا میری رائے تو
یہ ہے کہ جو کچھ روپیہ تمھارے پاس موجود ہے یہ بھی تم اپنے یہان نہ رکھو اکوان نے کہا پھر کسکو دون بختگان نے کہا اگر
کوئی نہین رکھتا ہے تو میری بارگاہ مین رکھ آؤ اکوان نے کہا اسسے بہتر کیا بات ہے مین عرض نکر سکتا تھا بختگان
نے کہا مین تو یہ جانتا ہون کہ تم جیسے مین بڑے نامور ہو شب کو بھی میری بارگاہ مین سو رہا کرو اکوان بختگان کے
اخلاق کو دیکھکر بہت خوش ہوا دلمین خیال کیا کہ ہم لوگ جو جو باتین اسوقت کہتے تھے وہ بالکل غلط تھین وزیر صاحب
بڑے لائق ہین یہ خیال کرکے کہا وزیر صاحب مین ابھی اپنا سب اسباب آپکی بارگاہ مین پہونچائے دیتا ہون بختگان
نقلی نے کہا بہت اچھی بات ہے حفاظت سے رہیگا یہ کہکر بختگان نقلی وہانسے اٹھا اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا تھوڑی
دیر کے بعد اکوان جادو جو کچھ کہ اسکے پاس از قسم زر و جواہر تھا لیکر بختگان کی بارگاہ مین آیا سب بختگان
کے سپرد کرکے کہا غلام رخصت ہوتا ہے جسوقت حضور کے آرام کا وقت ہوگا حاضر ہوجاؤنگا کشتی جو بختگان کے آگے
فواکہات کی رکھی تھی اسمین سے بختگان اصلی نے تھوڑی سی ترکاری کھائی تھی باقی یون ہی رکھی ہوئی تھی بختگان
نقلی نے کہا اکوان جادو یہ ترکاری کچھ تھوڑی سی رکھی ہے اگر جی چاہے تو کھاؤ اکوان نے سلام کرکے ترکاری
اٹھالی بختگان نے کہا کھالو اکوان نے کچھ انکار کیا مگر بختگان نے کہا تمھین کہتا ہون مجبور ہوکے اکوان جادو
نے وہ ترکاری کھائی دو ہی تین پھل کھائے تھے کہ چھینک آئی بیہوش ہوکر زمین پر گرا بختگان نقلی نے اسکی
زبان مین سوزن دیکر داخل زنبیل کیا اور جو کچھ نقدی امانت لایا تھا وہ بھی نذر زنبیل کیا اس کاروبار مین شام
ہوگئی بختگان نقلی نے گلیم اوڑھ لی فیروز کی بارگاہ کیطرف آئے دیکھا دربان دربارگاہ پر بیٹھے ہوئے ہین بے تکلف
بارگاہ کے اندر داخل ہوئے کسی نے بھی نہ دیکھا کہ کون گیا مگر ٹوپیان سب کی لیتے گئے اندر بارگاہ کے آکر دیکھا تو
فیروز کو ایک چوکی پر بیٹھا پایا دیکھا کچھ اسباب سحر اسکے آگے رکھا ہے ایک پتلا مٹی کا بنا ہوا آگے کھڑا ہے بختگان نقلی نے
اسی صورت سے اپنے تئین چوکی کے نیچے پہونچایا چوکی کے پیچھے پہونچ کے اپنی صورت مہیب بنائی زبان نکی ہاتھ کی
منھ مین لگائے بال سر کے بہت لمبے بنائے آنکھین بڑی بڑی بنا کے فیروز کی چوکی کے نیچے بیٹھا ذرا ذرا چوکی کو
جنبش دی چوکی جو ہلی فیروز نے جھک کے دیکھا صورت مہیب نظر آئی فیروز ڈر گیا جلدی سے گردن اٹھالی قریب تھا کہ
اٹھ کے بھاگ جائے مگر ضبط کرکے چپکا بیٹھا رہا جب اسے خاموش بیٹھے دیر گذری تو اسنے دیکھا کہ چوکی کے نیچے سے
ایک دھوان پیدا ہوا فیروز نے چاہا اس دھوئین سے بچون نہین معلوم یہ دھوان کیا تاثیر دکھائے یہ سوچکر اٹھا اٹھکر کھڑا
کے گر بیہوش ہوگیا تخت کے نیچے سے نعرہ ہوا منم عمرو ثانی تخت سے نکلکر خنجر مارا مگر خنجر بیکار ہوگیا اور بہت سی کوششین
کین مگر فیروز قتل نہوا آخرکار خواجہ مجبور ہوکے چاہا اسکی زبان مین سوزن دون منھ کھولکر اسکی زبان دہن سے
باہر نکالی سوزن اپنے پاس سے نکالا بہت بہت کوشش کی مگر زبان بھی مر سکی نہ چھدی خواجہ نے اسکی چھوٹی کھولکر عرض کی صاحبقران

اور تحفہ جات بدیع الملک نوجوان نکالے قصد کیا اسکو داخل زنبیل کرون اور بارگاہ سے نکلون کہ یکایک برق چمکی
آواز مہیب آئی خواجہ نے دیکھا وہ پتلا جو سامنے کھڑا تھا اسنے ہاتھ پاؤن ہلانا شروع کیے اور اسکی زبان مین گویائی پیدا ہونے
لگی یہ ماجرا دیکھکے خواجہ نے گلیم اوڑھی اور بارگاہ سے باہر آئے اپنے لشکر کیطرف راہی ہوئے قریب دیوار پہونچ کے تخت زنبیل
سے نکالا اسپر بیٹھ کے دیوار کے پار ہوئے تخت اتار کے داخل زنبیل کیا پیادہ پا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر
مین قریب لشکر پہونچے یہان صاحبقران زمان اور بدیع الملک نوجوان اور کئی سرداران نامی بارگاہ کے آگے ٹہل رہے تھے
بدیع الملک نوجوان امیر سے عرض کرتے تھے کہ تحفہ جات کے جانیکا مجھے صدمہ عظیم ہے اول تو وہ اشیاء متبرک تھے دوم
یہ کہ کیسے کیسے لوگون کی نشانی تھی صاحبقران فرماتے تھے اب انشاء اللہ تعالی فیروز سے مقابلہ کرنا ہے اسکو زیر کرکے سب
اشیاء لینا ہین بدیع الملک اور صاحبقران یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ عمرو نامدار سامنے سے آئے امیر نے فرمایا خواجہ
اسوقت کہان سے آتے ہو عمرو نے عرض کی یا صاحبقران فیروز کے لشکر مین گیا تھا وہ سحر تیار کر رہا ہے ابھی تک تیار نہین ہوا ہے
ایک پتلا مٹی کا بنایا ہے نہین معلوم اسمین کیا بات پیدا کریگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے خواجہ نے عرض کی مین نے
اس سے حرز ہیکل وغیرہ لی مگر کیا کہون کیا ہوگئی مجھے بڑا افسوس ہے بدیع الملک نے خواجہ کیطرف مسکرا کے دیکھا امیر نے فرمایا
خواجہ اگر تمھین روپیہ کی ضرورت ہو تو لو مگر حرز ہیکل اور تحفہ جات بدیع الملک دیدو خواجہ نے کہا میرے پاس نہین ہین
آپ روپیہ دیجیے مین لا دونگا امیر نے خواجہ کو بہت کچھ روپیہ دیا خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کیا تم اپنے تحفہ جات نہ
منگاؤگے بدیع الملک نے بھی خواجہ کو بہت روپیہ دیا خواجہ نے زر روپیہ نذر زنبیل کیا اپنی بارگاہ مین آئے حرز ہیکل وغیرہ نکال
کے صاحبقران کے پاس حاضر ہوئے سب تحفہ جات صاحبقران کے سامنے رکھ دیئے امیر نے حرز ہیکل اپنے گلے مین پہنی اور سب
تحفہ جات بدیع الملک کو عطا فرمائے سب کو بڑی خوشی ہوئی صاحبقران نے خواجہ کی بہت تعریف کی اس خوشی مین ایک جلسہ
تہنیت مقرر کیا عین جلسہ مین مریخ نے آکر صاحبقران کو سلام کیا امیر نے مریخ کو اپنے پاس بلایا کہا حکیم کا حال بیان کرو
مریخ نے عرض کی یا امیر حکیم کا پتہ نہین ہے نہین معلوم کہان اسیر کیا ہے مین نے بہت سے مقامات دیکھے مگر کہین انکو نہ پایا مجبور
ہو کے واپس آیا صاحبقران خاموش ہو رہے صدمہ بھی ہوا مگر فرمایا انشاء اللہ تعالی بعد فتح طلسم حکیم کا پتہ معلوم ہو جائیگا
کہان پوشیدہ کریگا مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا تو طلسم ملحقات مین کہین قید ہے یا کسی اور صحرا مین رکھا ہے
صاحبقران نے فرمایا جہان ہوگا معلوم ہو جائیگا مریخ نے امیر کے گلے مین حرز ہیکل دیکھ کے بہت تعجب کیا آخر ضبط نہو سکا
عرض کی حرز ہیکل آپ تک کیونکر آئی امیر نے کل کیفیت بیان فرمائی مریخ نے خواجہ کی بہت تعریف کی پھر کیفیت جنگ دریافت
کی خواجہ نے سحر تیار کرنیکی اور وہان پتلے کے جسم مین حرکت پیدا ہونیکی کیفیت بیان کردی مریخ نے کہا خواجہ سحر تیار ہو چکا
تھا اگر آپ وہان تھوڑی دیر اور ٹھہرتے تو بڑا غضب ہو جاتا یہ وہ سحر تیار کیا گیا ہے جسکے وار کو کوئی روک نہین سکتا ہے فیروز
میدان مین آئیگا تو ایک تخت اژدرہی ہمراہ ہوگا اس تخت پر شبیہ سامری ہو گی خواجہ نے پوچھا شبیہ سامری کون
شخص ہے مریخ نے کہا یہ پتلا سامری کی صورت بنا کر اور سامری کی روح کو بلا کر اس پتلے مین بھر دیا ہے اسکے سحر کو ساحر دفع
نہین کر سکتا ہے اور غیر ساحر کی تو یہ بھی مجال نہین جو اسکے سامنے جا سکے جسوقت یہ پتلا اپنے چہرہ سے نقاب اٹھائیگا جو اسکے
منھ کی طرف دیکھے کا بیہوش ہو جائیگا خواجہ نے کہا جسوقت مین وہان موجود تھا تو پتلا بالکل ساکت کھڑا تھا جب مین
وہان سے آنیکے لیے اٹھا تو ایک آواز مہیب آئی اور پتلے کے جسم مین حرکت پیدا ہوئی زبان مین گویائی آنے لگی آنکھین کھلئین
مین وہان سے چلا آیا مریخ نے کہا روح سامری کو بلایا ہوگا وہ آئی ہوگی جب آپ تشریف لیگئے ہونگے اسوقت روح کو
طلب کیا ہوگا اتنے عرصے مین روح آگئی خواجہ خاموش ہو رہے مریخ نے صاحبقران سے عرض کی اسکے سحر کا روکنے

سوائے ہمعصر سامری کے اور کوئی نہین ہے میرے فرمایا ہے مریخ خدا مالک ہے وہ کیا بنا سکیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین
اب کیفیت فیروز کی سنیئے کہ اسکو جو ہوش آیا اپنے کو عجیب حالت مین پایا اسباب سحر کو خراب دیکھا پڑے اپنے جسم
مین نہ پائے مگر چیلے کیطرف نگاہ کی چیلے نے قہقہہ لگایا اور کہا اے فیروز بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو ایک عیار سے
دیسا ڈرا کہ بیہوش ہو گیا اور اپنا سب اسباب چھنوا دیا تجھے شرم نہین آتی تو طلسم کی سلطنت کیا کرتا ہوگا فیروز
بہت شرمندہ ہوا کہا اے شبیہ سامری مین نے اسکی صورت جو دیکھی میرے ہوش پراگندہ ہو گئے اپنی مدت العمر مین مین نے
ایسی صورت مہیب نہین دیکھی تھی چیلے نے جواب دیا اب کیا ارادہ ہے اور مجھے کیون تکلیف دی ہے فیروز نے کہا آپ پر خوب
روشن ہے میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے چیلے نے کہا مین تو جانتا ہون مگر تو بھی بیان کر فیروز نے کہا مین چاہتا
ہون کہ اہل اسلام کو اسیر کرون مگر انکی مدد کو مریخ آفتاب علم موجود ہے اور میرے تحفہ جات سحر سب اسکے پاس ہین مین
اس سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون اسکے علاوہ مسلمان خود بھی ایسے اقبالمند ہین کہ جنکو سحر سے خوف نہین اور سحر
اثر تاثیر نہین کرتا ہے چیلے نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے ایکدم مین سب کو گرفتار کرونگا میرے سامنے مریخ آفتاب علم
کیا بنا سکیگا اور مسلمان کیا کرینگے فیروز نے جواب دیا مجھے آپ سے یہی امید ہے چیلے نے کہا تو ابھی جا اور میرے تخت کی تیاری
کرا اور طبل جنگی بجوا دے مین کل میدان مین چلکر سب کو اسیر کرونگا فیروز باہر آیا اپنی خاص بارگاہ مین گیا ملازمین کو بلایا
کہا ہمارے خزانے مین ایک تخت جواہر نگار ہے جس پر تخت سامری لکھا ہے اس تخت کو لاؤ اور صحرائے خارزار مین چار شیر رہتے
ہین انسے جاکر کہو کہ ہم شبیہ سامری نے تمکو طلب کیا ہے ان شیرون کو لیکر بہت جلد یہان آؤ ملازمین روانہ ہوئے فیروز
نے اپنے مصاحبین کو بلایا لوگ آئے جب سب آچکے تو فیروز نے بختگان کو نہ پایا تو لوگون سے کہا بختگان کو بھی جاکر اطلاع
دو کہ جلد آئے زمرد ثانی نے کہا آج دن بھر وہ میرے پاس نہین آیا ملازم بختگان کے خیمے مین گئے خیمے کو تنہا پایا فیروز سے
آکر کہا کہ بختگان کا کہین پتہ نہین فیروز نے تمام لشکر مین تلاش کرایا مگر کہین نہ پایا جب مجبور ہوا تو ہم شبیہ سامری کی
بارگاہ مین آیا ہاتھ باندھکر کہا ایک کار ضروری کیواسطے حاضر ہوا ہون ہم شبیہ سامری نے کہا بیان کر فیروز نے کہا بختگان
کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے ہم شبیہ سامری نے ہنسکر کہا اپنی بارگاہ مین ہے ایک قنات مین لپٹا ہوا ہے فیروز نے کہا
اسکو قنات مین کسنے لپیٹا ہم شبیہ سامری نے کہا جو عیار لشکر اسلام سے آیا تھا یہ سب کام اسی کے ہین ایک سردار کو بھی
تمھارے یہانسے لیگیا ہے فیروز باہر آیا ملازمین سے کہا بختگان اپنی بارگاہ مین ہے ایک قنات وہان ہے اسی قنات
مین لپٹا ہے لوگ آئے قنات کو جو کھولا تو بختگان لرزان و ترسان قنات کے باہر آیا لوگون نے کہا وزیر صاحب یہ کیا واقعہ ہے
بختگان نے کہا تمکو اسکی تحقیق سے کیا ضرورت ہے سب خاموش ہو رہے بختگان نے لباس منگایا جلدی جلدی کپڑے
پہن کے فیروز کے پاس آیا یہان سب لوگ اسکے منتظر تھے زمرد ثانی نے جو بختگان کو دیکھا کہا آج دن بھر میرے پاس
نہ آنیکا کیا سبب تھا بختگان نے کہا مین نہین عرض کر سکتا فیروز نے کہا مجھے تمھاری کل کیفیت معلوم ہے بختگان نے
کہا جناب آپکی دیوار نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا فیروز نے محجوب ہوکر سر جھکا لیا بختگان نے کہا اب کسی بات کو میری خلاف نہ جانیے گا
فیروز نے کہا مجھے حیرت یہ ہے کہ دربان موجود تھے اور لوگ محافظان حصار سے تھے کسی نے اس شخص کو نہ دیکھا اور
وہ چلا آیا بختگان نے کہا انکو کوئی مانع نہین ہے اگر آگ کا دریا بھی ہو تو وہ اپنے کام کر جائینگے فیروز نے کہا غضب
کیا تھا میرا سحر اگر ناتمام ہوتا تو وہ سحر کو بگاڑ کے چلا جاتا اور اسی واسطے یہان آیا تھا مگر موقع نہ پایا چلا گیا بختگان نے کہا کسی
قسم کا کوئی نقصان تو نہین پہونچا فیروز نے کہا میرا تو کوئی نقصان نہین ہوا مگر ایک سردار اکوان جادو جو آفتاب ہزار سر
کو لیکر آیا تھا اسکا پتہ نہین ہے ابھی معلوم ہوا کہ اسکو لیگیا بختگان نے کہا خیر جو ہوا بہت اچھا ہوا آپکی جان بچی فیروز

نے کہا اے سختگان یہ بات ممکن نہ تھی جو وہ میرے تئین کسی قسم کا گزند پہونچا سکتا سوا اسکے کہ اسیر کر کے لیجاتا تسلی
تو مجھے کوئی نہین کر سکتا ہے سختگان نے کہا آپ نے پھر میرے کہنے کو خلاف تصور کیا فیروز نے کہا اے سختگان مجھے یقین
ہوا واقعی وہ ایسا ہی شخص ہے کہ اس سے ڈرنا چاہیے سختگان نے کہا پھر اب کیا ارادہ ہے فیروز نے کہا اب مین طبل جنگی
بجواتا ہون ارادہ یہ ہے کہ کل میدان مین جا کر سب کو اسیر کرون اب وہان اور کون باقی ہے سوا صاحبقران اور
مریخ آفتاب علم کے اور لوگ جو لشکری ہین انسے کسیطرح کا خوف نہین ہے جب امیر گرفتار ہو جاینگے تو وہ سب بسر و چشم
اطاعت قبول کرینگے سختگان نے کہا پھر طبل جنگی بجنے کو حکم دیجیے فیروز نے رسالدارون کے پاس پیام بھیجے کہ طبل
جنگی بجوا دو رسالدار نے نقارہ خانہ مین خبر دی طبل جنگ بجا لشکر اسلام کے ہرکارے آواز طبل سنکر روانہ ہوے بارگاہ
صاحبقران مین حاضر ہوے ہاتھ اٹھا کر عرض کی پروردگار عالم تا بقاے جہان آفتاب اقبال اور کوکب جاہ و جلال
کو تابان و درخشان رکھے فیروز نے طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ اسکا یہ ہے کہ صبح کو میدان رزم مین آکر معرکہ آراے نبرد ہو
صاحبقران نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی
لشکر مین تیاری ہونے لگی شب بھر تیاری جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو صاحبقران زبان سجادے پر تشریف لاے
فریضہ سحری ادا کر کے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان حاضر کین صاحبقران نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ
سے باہر تشریف لاے دربارگاہ پر خادم اسپ صبا رفتار لیے حاضر تھے امیر نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان
جنگ مین تشریف لاے اسطرف سے فیروز اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر آیا صاحبقران نے دیکھا کہ فیروز کے تخت کے آگے آگے ایک
تخت جواہر نگار ہے چار شیر اس تخت کو اٹھاے ہوے ہین بہت سے ساحر گرد تخت کے حلقہ کیے ہوے دو تین ساحر چنور ہلاتے ہوے ایک
شان شوکت دکھاتے ہوے میدان جنگ مین آکے ٹھہرے زمرد ثانی نے بھی ایک جانب پیا تخت رکھا لشکر کی صف بندی
ہوئی صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے پوچھا کہ سب کے آگے جو تخت ہے اسپر کون ہے مریخ نے عرض کی کہ ہم شبیہ
سامری اسی کا نام ہے صاحبقران نے فرمایا فیروز نے یہی سحر تیار کیا ہے مریخ نے عرض کی یہی سحر ہے اسی سے سب ساحر عاجز
ہین مگر آپ چاہینگے تو یہ سحر باطل ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے یہ ذکر تھا کہ ہم شبیہ سامری نے اپنا تخت
آگے بڑھایا نعرہ کیا کہ اے حمزہ اب تک تو نے طلسم مین بہت غدر برپا کیا مگر اب اپنے ارادے سے باز آ اور طلسم سے واپس جا
کہ مین بڑے مدد فیروز کو آیا ہون اب کسیکی مجال نہین جو اس طلسم کو فتح کر سکے صاحبقران نے بھی اپنا مرکب آگے بڑھا کر فرمایا او
مکار اگر تو فیروز کی مدد کو آیا ہے تو ہمین کیا خوف ہے نہ ہم فیروز سے خائف تھے نہ تجھسے ڈرتے ہین جو تیرے مزاج مین ہو وہ
ہمارے حق مین برائی کر ہم موجود ہین دیکھین تیری کد سے ہمارا کیا نقصان ہوتا ہے ہم لوگونکا یہ دستور نہین ہے جو بات منھ سے
کہی وہ ضرور کی اور جس کام کا ارادہ کیا اسکو انجام دیا ہم شبیہ سامری نے کہا اے حمزہ اگر تجھے اپنے زور و بازو پر ناز ہے تو مین
علاوہ سحر کے فن سپہگری مین بھی دخل رکھتا ہون مجھسے مقابلہ کر صاحبقران نے فرمایا مجھے کیا عذر ہے تیرے
سامنے موجود ہون پھر تو ہم شبیہ سامری نے فوج کیطرف دیکھا فیروز تخت بڑھا کے آگے آیا ہاتھ باندھکر کہا کیا حکم ہے ہم شبیہ سامری
نے کہا ایک مرکب حاضر کر دولت تیغ و نیزہ سے لڑینگے سحر نہین کرینگے فیروز نے اسیوقت رسالے لے ایک مرکب منگا کر
ہم شبیہ سامری کو دیا ہم شبیہ سامری سوار ہوا صاحبقران کے مقابلے مین آکے کہا او حمزہ مجھپر وار کر صاحبقران نے
فرمایا کیا تو آگاہ نہین ہے کہ میرا یہ دستور نہین کہ وار مین سبقت کرون ہم شبیہ سامری نے کہا دلمین حسرت باقی رہجائیگی اسکے
نے فرمایا تیری تو جرات آنکھ مین وار پہلے نہ کرونگا ہم شبیہ سامری نے تلوار میان سے نکالی کہ تلوار قہر کی صاحبقران کے
سر پر وار کیا امیر کے پاس حرز ہیکل موجود تھی وار کو خالی دیکر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا تلوار ہاتھ سے چھین کر دور

بھیتلکدی تلوار جو زمین پر گری صاحبقران نے دیکھا ایک کاغذ کی تلوار بنی ہو آب و تاب بالکل نہین صاحبقران
نے فرمایا کیون ہم شبیہ سامری تونے وعدہ کیا تھا کہ مین سحر نہ کرونگا ہم شبیہ سامری نے دیکھا
کہ صاحبقران ثانی پہ سحر تاثیر نہین کرتا ہی اور مین قوت مین اسنے بڑھکے نہین ہون کسی طرح لڑکر
فتحیاب نہونگا یہ سوچکر چاہا پرپرواز پیدا کرکے اُڑدن اور معرکہ جنگ سے ٹلجاؤن صاحبقران نے اسکا ہاتھ پکڑکے
ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ گردن ہم شبیہ سامری کی پلٹ گئی سر دور جاکے گرا اندھیرا ہوگیا لشکرون سے شور
احسنت و آفرین بلند ہوا سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من ہم شبیہ سامری
بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی رفع ہوئی فیروز کے ہوش اُڑ گئے صاحبقران نے فیروز اور زمرد کیطرف نگاہ
غضب دیکھا فیروز نے اپنے لشکر سے کہا ارے تم اسقدر ہو اگر جرأت کرکے جا پڑوگے تو حمزہ کے لشکر سے کچھ بھی نہ بن پڑیگا
سب ساحر حربہ ہاے سحر لیکر ٹوٹ پڑے صاحبقران زمان بھی ہوشیار ہوگئے سرداران امیر بھی آگے بڑھے مریخ
نے گوے سحر کے پھینکنا شروع کیے جسطرف گولا پھینکتا سو دو سو جادوگر واصل جہنم ہوتے بدیع الملک نوجوان
تلوار کھینچکر بڑھے صفون کو درہم و برہم کردیا اور سرداران اسلام تلوارین کھینچ کر جو گرے تو ساحرونکو قتل کرنا شروع
کیا جو کوئی سردار مبتلاے سحر ہوکے گرا بدیع الملک نے پڑھکر لوح محفوظ کا عکس ڈالا سردارون کے ہوش
بجا ہوئے کبھی صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر دم کیا کبھی مریخ آفتاب علم نے سحر اُتارا اسیطرح تا شام خوب
جنگ مغلوبہ رہی فیروز نے جب اپنی شکست دیکھی گھبرایا ہوا زمرد ثانی کے پاس آیا زمرد نے کہا ای فیروز اب
آثار اچھے نہین ہین سخت گان نے کہا طبل بازگشت بجوا دیجیے فیروز چاہتا ہی کہ مین پلٹ کر طبل امان کا حکم دون کہ
بدیع الملک نوجوان قریب پہونچ گئے اسنے چاہا اسطرف سے نہ جاؤن دوسری جانب سے نکل جاؤن اُدھر امیر
کو پایا زمرد نے امیر کی صورت دیکھی کہا ای فیروز جلد یہان سے بھاگنے کی تدبیر کرو حمزہ آگیا فیروز نے سخت گان اور
زمرد کو اپنے کاندھو پر بٹھایا سحر کرکے وہانسے اُڑ گیا صاحبقران کو اس ہنگامہ مین کچھ معلوم نہوا فیروز زمرد ثانی
اور سخت گان کو لیکر نکل گیا اسکی فوج کے لوگون نے جو دیکھا کہ فیروز اور زمرد نہین ہین اپنی جان بچا کر نکل گئے یہ
لوگ بھی مجبور ہوئے مریخ نے بھی اس کیفیت کو دیکھکر سب کو مبتلاے سحر کیا مریخ کا سحر یہ لوگ کیا رد کرسکتے ہین
صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اور سرداران اسلام بھی بڑی ہوشیاری سے لڑ رہے تھے ساحران
فیروز کو جب اپنی زندگی سے یاس ہوئی سب نے مجبور ہوکے چادرین ہلانا شروع کین امیر نے ہاتھ روکا سب
لوگ ٹھہر گئے ساحر ہاتھ باندھ باندھکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر نے سب کو مسلمان کیا ساحرون
نے بصدق دل اسلام قبول کیا خیمہ و خرگاہ فیروز کا سب لوٹ لیا طبل شادمانی بجا کر میدان سے بفتح و فیروزی
واپس آئے اس خوشی کے سبب تین دن تک لشکر اسلام مین جلسہ تہنیت برپا رہا چوتھے روز مریخ آفتاب علم
نے صاحبقران کی خدمت مین عرض کی کہ اب طرف گلزار خدنگ کے تشریف لیچلیے یہان ٹھہرنا بیکار ہی لوح حاصل
کیجیے ملحقات کے طلسم فتح کرکے فراغت حاصل کیجیے امیر نے فرمایا لشکر مین سبکو اطلاع دو کہ کل یہانسے کوچ ہی سب کو اپنا اپنا
اسباب سفر درست کرنا چاہیے لشکر مین اطلاع ہوگئی سب لوگون نے اسی روز اپنا اپنا اسباب سفر درست کیا دوسرے دن
امیر جانب گلزار خدنگ روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو بخوف صاحبقران زمرد اور بختگان کو عین گرمی جنگ مین فرار ہوا تو اپنی تختگاہ مین آکر پہونچا زمرد
اور بختگان کو کاندھے سے اوتارا آپ تخت پر بیٹھکر رونے لگا بختگان نے کہا اے شہنشاہ محل گریہ نہین ہی لڑائی کا
یہی دستور ہی ابکی بار لڑائی بگڑ گئی ہے اگلی بار فتح نصیب ہوگی آپکو ہراس کس بات سے ہی فیروز نے جواب دیا اے
بختگان مجھے اب فتح کی امید منقطع ہوگئی مین مسلمانون سے لڑکر فتحیاب نہونگا اب میرے پاس لشکر بھی موجود
نہین ہی جو پھر لشکر کشی کرکے اونکی طرف جاؤن اور اونسے مقابلہ کرون بختگان نے کہا آپ کہتے ہین کہ اس طلسم سے
بہت طلسم ملحق ہین وہانسے مدد طلب فرمایئے فیروز نے کہا وہ لوگ مجکو مدد نہین دینگے جب یہ خبرین سنین گے تو اپنے طلسم کی
حفاظت کرینگے اس سے بہتر میرے نزدیک یہ ہی کہ اب کسی طلسم مین جاکر اسکو گوشۂ امان قرار دین مسلمان اب گلزار خدنگ
پہونچ گئے ہونگے مریخ آفتاب علم انکے ہمراہ ہی وہ ایکدن مین لوح دلا دیگا بے لوح پائے تو انکی یہ حالت تھی جب لوح پائینگے تو کیا جانے کیا
آفت برپا کرینگے طلسم ملحقات کیطرف روانہ ہوجائینگے لوح کام دیتی رہیگی وہان کی لوحین بھی حاصل کرلینگے ان طلسمون کو بھی خراب
کرینگے مریخ آفتاب علم سا ساحر انکے ہمراہ ہی خود صاحب اسم اعظم ہین بدیع الملک سا شخص جسکو صاحبقران ثالث کہنا
زیبا ہی وہ انکے ہمراہ ہی کسکی مجال ہی جو انسے مقابلہ کرسکے عیار ایسا انکے ہمراہ ہی جسکے مکر سے کوئی نہین بچ سکتا خود صاحبقران اقبالمند
ہین بختگان نے فیروز کے دلکو بہت ہی خائف پایا کہا آپکی اقبالمندی کی کیا کمی ہی ایک طلسم کے بادشاہ ہین سحر مین یکتائے
روزگار نامی و نامدار دعوی دار خداوندی آپ سے کون مقابلہ کرسکتا ہی فیروز نے جواب دیا میرے اقبال مین اب فرق آگیا
ہمصر سامری سا شخص جب گرفتار ہوگیا تو مین کیا چیز ہون جو مسلمانون سے لڑکر فتح پاؤنگا جبتک اقبال میرا زور پر تھا تب تک
مین نے اپنے طلسم مین دعوی خداوندی کیا اب میرا اقبال ترقی پر نہین ہی بختگان نے فیروز کو بہت بہت سمجھایا مگر فیروز
کی ہمت مین زیادتی نہوئی بختگان مجبور ہوگیا فیروز نے کہا اے بختگان میرا ارادہ ہی کہ اس طلسم سے نکلکر اور اپنے اہل و عیال کو لیکر
طلسم مراۃ العدم مین چلون کہ وہ طلسم بہت ہی سخت ہی اور کسیکی مجال نہین جو وہان جاسکے اول تو یہ بات ہی کہ وہان کا
بادشاہ ملک قیصر صاف باطن بڑا شجاع ہی اور طلسم مین علاوہ ساحران نامی کے پہلوان اسقدر ہین کہ ایک شہر
پہلوانون کا وہان آباد ہی اور انکی پرورش بادشاہ طلسم کے یہانسے ہوتی ہی وہ لوگ فن سپہ گری کو خوب جانتے ہین
قریب دو لاکھ کے پہلوان اوس شہر مین رہتے ہین علاوہ انکے ساحران نامی وہان ایسے ایسے ہین کہ میرے استاد ہمصر سامری کے
مقابلے کے ہین بعض بعض ایسے ہین جو انکے سحر کو بھی خیال مین نہین لاتے ہین اور بہت سی باتین اوس طلسم مین ایسی ہین جنکی
وجہ سے اوسکو کوئی فتح نہین کرسکتا ہی لوح وہانکی دستیاب نہین ہوسکتی اور اگر مل بھی جائے تو برعکس حکم دے طلسم کشا اگر لوح
کے احکام پر کام کرے تو گرفتار بلا ہو یہ کتنی بڑی بات ہی اس سبب سے وہان کا چلنا بہت مناسب ہی بختگان نے کہا
آپ جسوقت مین اپنے طلسم کو خالی کر دیجیے گا تو صاحبقران یہان کسیکو بادشاہ بنادینگے طلسم آپکے قبضے سے نکل جائیگا پھر اسپر
مشکل سے قبضہ ہوگا اور مسلمان وہان ضرور پہونچین گے فیروز نے کہا میری جان تو بچ جائیگی اور زمرد ثانی کو امان
تو ملیگی بختگان نے کہا وہ طلسم یہان سے کتنے فاصلے پر ہی فیروز نے جواب دیا یہان سے ایکسال کی راہ ہی مگر بزور
سحر چار دن کے عرصے مین وہان پہونچ جاؤنگا دو روز طلسم کے باہر مسافرخانۂ طلسمی مین رہنا ہوگا تیسرے روز سلطان
کی ملاقات ہوگی طلسم کے اندر جانا ہوگا وہان کے عجائب و غرائب جسوقت دیکھوگے تو تعجب کروگے حسینان عالم کے
رہنے کا مکان ہی عجب طلسم ہی مین نے حکیم قسطنطین ذوفنون کو اسیر کرکے وہین بھیجدیا ہی اور وہان کے بادشاہ نے
اپنے طلسم سے باہر ایک صحرا مین مکان سحر بناکر حکیم کو وہان قید کیا ہی برائے حفاظت کچھ عجائبات اوس مکان مین
بنادیے ہین بختگان نے جو اوس طلسم کی تعریف سنی کہا اے شہنشاہ پھر وہین تشریف لے چلیے یہان سے کتنے لاکھ درجہ بہتر ہی جب سال بھر

مسلمان کوشش کرینگے تو وہان تک پہونچین گے فیروز نے کہا ابھی تو مسلمان لوح لینگے نہین معلوم کیا کیا کوشش کرنا
ہوگی اور کہان کہان جانا ہوگا وہ طلسم سب طلسمون کے بعد ہر پہلے نو طلسم ہین ایک میرا طلسم تو ناقص ہوگیا اب
آٹھ اور باقی ہین جب ان طلسمون کو فتح کر چکینگے تب طلسم مرآۃ العدم تک پہونچینگے پھر ایک طلسم سے دوسرے
طلسم کی راہ ایک سال کی ہر دس برس مسلمان راہ طے کرینگے نہین بسر کرینگے اور آٹھون طلسمون مین رہین گے نہین معلوم
طلسمون مین کیا بات ہو کہین اسیر ہو جائین قتل ہون کیا کیفیت گذرے ممکن نہین جو اس طلسم تک جا سکین بہت
مشکل ہر اور اگر وہان پہونچ بھی جائینگے تو طلسم مین بے لوح کے داخلہ نہین ہو سکتا ہر پھر لوح طلسم کے اندر ہر کیا
کر سکینگے مرجان طلسم تک بھی مسلمان نہ پہونچ سکین گے بختگان نے کہا پھر آپ تشریف لیجلیے یہان ٹھہرنا اچھا نہین
ہر فیروز نے کہا مین جا کر ملکہ خوش نگاہ سے بیان کرتا ہون دیکھون اُنکی کیا راے ہوتی ہر بختگان نے کہا عورتون
کی راے ہمیشہ بری ہوتی ہر آپ نے جو کچھ تجویز کیا ہر میرے نزدیک یہی بہت بہتر ہر آپ اور کسی سے اسکا ذکر بھی نہ فرمایے
فیروز نے کہا اے بختگان ملکہ خوش نگاہ جادو مثل اور نسوان کے نہین ہین وہ بھی سحر مین یکتاے روزگار ہین
اُنسے بھی ہر ایک ساحر کی مجال نہین جو مقابلہ کر سکے وہ حکیم قرنطین کی حقیقی بہن ہین علم حکمت مین بھی بہت اچھا
بختگان نے کہا آپکی خوشی جا کر دریافت فرمایئے فیروز اسیوقت اُٹھا محل مین آیا یہان ملکہ خوش نگاہ اپنی کنیزون
سے بدیع الملک اور صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کا ذکر کر رہی تھین ملکہ لیلاے کمان ابرو بھی بیٹھی تھین
فراق بدیع الملک مین دلگیر و رنج و ملال تھا عجب حال تھا ملکہ خوش نگاہ سمجھاتی تھین کہ بی بی اسقدر ملال نہ کرو خدا
جامع المتفرقین ہر شاہزادہ بفتح و فیروزی واپس آئے گا مین نے مریخ آفتاب علم کے پاس ایک خط روانہ کیا تھا مگر
اسوقت بازار موت معرکہ رزم گرم تھا کافر قتل ہو رہے تھے جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کنیزون کو وقت نہ ملا جو میرا خط مریخ
کو پہونچاتین مجبور ہو کر واپس آئین اب مین پھر آج ہی خط روانہ کرتی ہون جو کیفیت ہر معلوم ہو جائیگی اگر لڑائی
ختم ہو گئی ہوگی تو شاہزادے کو یہان بلاؤنگی دو تین روز یہان تشریف رکھینگے پھر چلے جائینگے ملکہ لیلا کہتی تھین کہ اب
آپکے ارشاد سے میرا انتشار اور زیادہ ہوگیا نہین معلوم لڑائی مین کیا کیفیت گذری ہو ملکہ خوش نگاہ نے کہا خاطر جمع
رکھو سب خیریت ہوگی یہ ذکر تھا کہ کنیزون نے کہا شہنشاہ تشریف لاتے ہین ملکہ خوش نگاہ کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا
یقین ہوا کہ لڑائی اہل اسلام کی بگڑ گئی جب تو شہنشاہ اپنے شہر کو واپس آئے مگر ضبط کیا اتنے عرصے مین فیروز سامنے
سے آیا ملکہ نے فیروز کے چہرے کیطرف دیکھا اُداس پایا طبیعت ٹھکانے ہوئی سمجھی شکست اُٹھا کر آیا ہر مگر آگے بڑھ کے استقبال
کیا فیروز کو مسند پر لا کے بٹھایا کہا اے شہنشاہ اسوقت آپکی تشریف آوری کا کیا سبب ہر خیر تو ہر آپ تو بڑے مقابلے
تشریف لیگئے تھے کیون واپس آئے فیروز نے جواب دیا ملکہ کیا پوچھتی ہو غضب ہوگیا ملکہ خوش نگاہ نے کہا جلدی
بیان کیجیے فیروز نے تمام کیفیت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ اب مین اس لائق نہین ہون کہ اہل اسلام سے مقابلہ
کر سکون نہ اب میرے پاس لشکر ہر نہ مقابلہ کرنیکی ہمت ہر ہر طرح مجبور ہون اگر فکر کر کے لشکر فراہم بھی کرونگا تو اسوقت
تک مسلمان لوح حاصل کر لین گے جب بے لوح ان لوگون نے یہ آفت برپا کی تھی تو لوح ملجانے پر کیا کرینگے ملکہ نے
کہا اے شہنشاہ اسقدر لشکر آپ کے پاس تھا سب کیا ہوگیا فیروز نے کہا سب تباہ ہوا تین بار لشکر اسلام سے مقابلہ ہوا
ہر مرتبہ لڑائی بگڑ گئی لوگ مارے گئے کچھ مسلمان ہوئے جو ساحران نامی وگرامی تھے انمین سے اب ایک بھی باقی نہین ہر
کچھ مسلمان ہو گئے کچھ قتل ہوئے اور وہ وہ لوگ مسلمان ہوگئے جنکی طرف شبہہ نہ تھا حد کی بات ہر کہ ولیعہد طلسم یعنے مریخ
آفتاب علم مسلمان ہوگیا اُسکے مسلمان ہو جانے نے قیامت برپا کر دی اگر وہ مسلمان نہوتا تو مین ضرور اہل اسلام کے مقابلے

مین ہروقت چاق و توانا رہتا مگر اُسی کی وجہ سے میری ہمت پست ہوگئی پھر بڑا دعوی مجکو اُستاد پر تھا وہ بھی قید ہوگئے نہین معلوم اہل اسلام نے اُنکو کہان قید کیا ہو آجتک یہ حال نہین کھلا لشکر ایکی بار مین اسقدر اپنے ہمراہ لیگیا تھا کہ صحرا مین اُترنے کے لیے مقام نہ ملتا تھا اور راہ مین مشکل کسیطرح سے ٹھہرجاتے تھے مگر اہل اسلام نے اس غضب کی جنگ کی کہ مین وہانسے زمرد ثانی اور تحفگان کو لیکر چلا آیا نہین معلوم وہان لشکر پر کیا گذری ابھی تک کسیکو برائے خبر بھی روانہ نہین کیا یقین ہو سب لشکر قتل ہوگیا ہوا اور بہت لوگ بخوف جان مسلمان ہوگئے ہونگے اب کوئی لشکر سے میرے پاس واپس نہ آئیگا سب مسلمانون کے ہمراہ ہوجائینگے ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلا کمان ابرو یہ حال سنکر دلمین تو خوش ہوگئین مگر ظاہر بہت افسوس کیا کہا پھر کیا ارادہ ہو فیروز نے کہا اب میری یہ راے ہو کہ مین طلسم مرۃ العدم مین جاؤن اور وہان پناہ لون تمکو تو نکو بھی اپنے ہمراہ لیچلون وہان مسلمان کسیطرح نہین پہونچ سکینگے ملک قیصر صاف باطن بھی مدد دیگا مسلمانون کو گرفتار کرکے قتل کرڈالونگا پھر اپنے طلسم مین آجاونگا اور اگر کچھ نہوگا تو جان تو بچ جائیگی ملکہ خوش نگاہ نے خیال کیا کہ اگر مین اسکے ہمراہ وہان جاؤنگی تو پھر اہل اسلام سے ملاقات نہوا ہوجائیگی اور لیلا اپنی جان دیدیگی بھلا یہ تاب مفارقت بدیع الملک کیونکر لائیگی تڑپ تڑپ کے مرجائیگی اس وجہ سے جانا بہتر نہین ہو اسکو بھیجا چاہیے یہ سوچکر ملکہ نے کہا اے شہنشاہ میرے نزدیک یہ بہت مناسب ہو اگر آپ جسوقت تشریف لیجائینگے قیصر صاف باطن ضرور آپکی مدد کریگا اور مسلمانون کو گرفتار کریگا آپ ضرور تشریف لیجائیے اور یہ میرا طلسم ہو میرا یہان رہنا انسب ہو کیونکہ ایک خوف ہو کہ مبادا مسلمان اپنا قبضہ اس طلسم پر کرلین تو پھر آپکو بہت مشکل ہوگی اور اُنسے طلسم نہ ملیگا اس سے بہتر یہ ہو کہ مین یہان کے انتظام کرتی رہون اور آپ طلسم مراۃ العدم مین تشریف لیجائیے فیروز نے بہت بہت کہا مگر خوش نگاہ نے منظور نہ کیا اور بہت سی باتین ایسی بیان کین کہ فیروز نے ملکہ کا چھوڑجانا ہی اچھا جانا کہا اگر یہی خوشی ہو تو تم طلسم مین رہو مگر بہت ہوشیاری رکھنا اور انتظام مین کسیقسم کا فرق نہ آنے دینا خوش نگاہ نے کہا آپ جانتے ہین کہ سحر مین بھی کسی سے کم نہین ہون اور علم حکمت مین بھی بخوبی ماہر ہون اگر لشکر اسلام اسطرف آئیگا تو مین طلسم کی سلطنت پر کیسکو قبضہ نہ کرنے دونگی فیروز نے کہا اب مین جاتا ہون دیکھون اب کب تمسے ملون ملکہ نے کہا بہت جلد آپ طلسم مین تشریف لائینگے قیصر صاف باطن آپکو دیکھتے ہی انتظام کریگا اور اسکی وجہ سے اہل اسلام گرفتار ہوجائینگے فیروز ملکہ سے رخصت ہوکر باہر آیا تحفگان سے کل کیفیت بیان کی کہا کہ ملکہ کی یہ راے ہو تحفگان نے کہا بہت اچھی بات ہو مین بھی پسند کرتا ہون آپ تشریف لیچلیے اور ملکہ یہین رہین وہ انتظام کرینگی آپ وہان سے کوشش کیجیے گا جیسا ہوگا دیکھا جائیگا تشریف لیچلیے تحفگان کے کہنے سے فیروز نے اُسی دن وہانسے سفر کیا اور طلسم مراۃ العدم کی جانب روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ خوش نگاہ کی تحریر کیجاتی ہو

کہ جب فیروز جانب طلسم روانہ ہوا تو ملکہ خوش نگاہ نے ایک نامہ مریخ آفتاب علم کے پاس روانہ کیا اور اسمین سب کیفیت تحریر کردی پتہ تو فیروز سے تحقیق کرلیا تھا کہ مریخ آفتاب علم صاحبقران کے ہمراہ گلزار خدنگ کیطرف گیا ہو کنیز کو اسی پتہ سے روانہ کیا کہ کنیز نامہ لیکر روانہ ہوئی ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر صاحبقران کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب امیر مع لشکر گران طرف گلزار خدنگ کے روانہ ہوئے چوتھے روز ایک صحرا مین پہونچے مریخ آفتاب علم نے

عرض کی یا صاحبقران اب ہملوگ آپکے ہمراہ نہین جاسکتے یہان سے سرحد گلزار خدنگ شروع ہے اور لوح گلزار خدنگ مین ہے آپ تنہا تشریف لیجائیے صاحبقران نے فرمایا آپ لوگ یہین ٹھہرین مین تنہا جاؤنگا سرداران اسلام نے مریخ سے کہا آپ کے نہ جانے کا کیا سبب ہے مریخ نے جواب دیا کہ ہملوگ ساحر ہین اور یہ دیار لوح ہے یہان ہملوگونکا جانا مناسب نہین ہے اور آپ کی نسبت بھی یہی بات ہے کہ آپ شریک طلسم کشا ہین آپکو بھی نہین جانا چاہئے طلسم کشا تلاش لوح کیواسطے تنہا جائے یہ شرط طلسم مین ہوتی ہے گو مین وقتاً فوقتاً حاضر خدمت ہوتا رہونگا امیر نے فرمایا مین تنہا جاؤنگا خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران تنہا تشریف لیے جاتے ہین کہا مین تو آپ کے ہمراہ ضرور چلونگا صاحبقران نے کہا خواجہ تمھارے جانیکی ضرورت نہین ہے مین تنہا جاؤنگا خواجہ نے بہت بہت کہا مگر صاحبقران نے منظور نہ کیا اسیوقت تنہا سے ملکر روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت کنیز ملکہ خوش نگاہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ چونامہ لیکر چلی لشکر اسلام کو تلاش کرتی ہوئی چوتھے روز یہ بھی دیکھا ایک صحرا ہے بارگاہین استادہ ہین سرداران اسلام اپنی اپنی بارگاہون کے آگے کرسیون پر بیٹھے صحرا کی سیر کررہے ہین تلاش کرکے مریخ آفتاب علم کی بارگاہ کے قریب آئی دیکھا مریخ بھی اپنی بارگاہ کے آگے بیٹھا ہے گرد مصاحب جمع ہین کنیز نے پرچہ مریخ آفتاب علم کی گود مین ڈالدیا مریخ نے پرچہ اٹھایا پڑھنے لگا اسمین لکھا تھا کہ فیروز بخت صاحبقران یہان سے بھاگ کر طلسم ہزار العدم مین گیا ہے مجکو بھی اپنے ہمراہ لیے جاتا تھا مگر مین نے انکار کیا اور مین بجلیہ انتظام طلسم یہان رہگئی اب میرے واسطے کوئی انتظام معقول کرو لوح پاکر دوسرے طلسم کیطرف نہ چلے جانا سمجھکے کام کرنا شاہزادہ بدیع الملک کو یہ پرچہ دکھا دینا جو کچھ انکی راے ہو وہ کرنا مریخ اسکا پرچہ لیکر بدیع الملک نوجوان کی خدمتمین حاضر ہوا بدیع الملک نے جو مریخ کو آتے ہوئے دیکھا اپنے مصاحبین کو بھیجا کہ جاکر مریخ کو باعزاز اپنے ہمراہ لائین مصاحبین شہزادہ بدیع الملک مریخ کو اپنے ہمراہ لیگئے بدیع الملک نے اپنے پاس بلاکے بٹھایا مریخ نے پرچہ نذر دیا بدیع الملک نے پرچے کو پڑھا جب سب پڑھ چکے تو مریخ سے کہا میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ آپ ملکہ کو یہین لے آئیے اور تختگاہ مین جو کچھ عجائبات سحر ہون اُن سب کو دفع کردیجیے مریخ نے کہا مجھے صاحبقران زمان کا خوف ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جبتک لوح نہ آئے تب تک کوئی کام نہ کرنا چاہئے جب صاحبقران لوح لیکر آئینگے اُسوقت وہان کے عجائبات مٹاکے جائینگے اور خزانہ طلسمی قبضے مین آئیگا بدیع الملک نے فرمایا آپ ملکہ کو لیتے آئیے مریخ نے عرض کی اگر یہ امر بھی صاحبقران کے خلاف ہوا تو میرے واسطے باعث خرابی ہے بدیع الملک نے فرمایا جو کام میری ذات سے ہوگا صاحبقران کے خلاف نہوگا آپ جاکر ملکہ کو لے آئیے مریخ نے عرض کی مین آج ہی جاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا آپ بھی تشریف لیجائیے مریخ بدیع الملک سے رخصت ہوکر اسیوقت روانہ ہوا دوسرے روز اسیمکان پر پہونچا وہان جو کچھ لے سکے تحفہ جات سحر تھے وہ سب لیے اور ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلاے کمان ابرو کو ساتھ لیکر روانہ ہوا دوسرے روز لشکر اسلام مین آکر پہونچا یہان بدیع الملک نوجوان نے ایک بارگاہ بہت عمدہ انکے استقبال کرائی تھی مریخ کے انتظار مین اپنی بارگاہ کے آگے بیٹھے رہتے تھے چوتھے روز مریخ نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ کیا ہوا مریخ نے عرض کی مین جس کام کیواسطے گیا تھا اسکو انجام دیا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ کہان ہین مریخ نے عرض کی میری بارگاہ مین ہین بدیع الملک نے فرمایا مین نے اُن لوگون کیواسطے ایک

انکے استاد گرامی ہیں وہان لیجاؤ مریخ نے ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلاے کمان ابرو کو اس بارگاہ مین لاکر
اتارا بدیع الملک نے ارادہ کیا کہ ملکہ لیلا کمان ابرو سے ملنے کو جائین مریخ آفتاب علم ہاتھ باندھکر سامنے
آیا عرض کی اے شہریار غلام کی ایک عرض ہے اگر قبول ہو تو کمترین کی خاطر نہ ملول ہو گو سراسر بے ادبی ہے مگر مجبور
ہو کر عرض کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم تم جو کچھ کہو مجکو بسر و چشم منظور ہے مریخ نے عرض
کی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے جبتک عقد شرعی نہو آپ تشریف نہ لیجائین جب صاحبقران تشریف لائین
اور عقد شرعی ہو جائے اسوقت آپکو اختیار ہے میرا فخر ہے کہ آپ سا عالی نسب مجکو ایسی عزت بخشے مگر اتنا عذر ہے اگر
مزاج مبارک مین آئے قبول فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ مجکو بسر و چشم منظور ہے تمھاری خاطر کا خیال ہے
مریخ قدمون پر بدیع الملک کے گر پڑا کہا اے شہریار میری خطا عفو فرمائیے گا بدیع الملک نے کہا اے مریخ مین
تمسے بہت خوش ہون مجھے تمھاری طرف سے کسی قسم کا ملال نہین ہے مریخ اپنی بارگاہ مین آیا بدیع الملک نے سامان
دعوت ملکہ خوش نگاہ و ملکہ لیلاے کمان ابرو کیا سب لشکر مین حیران ہوئے کہ بدیع الملک کے پاس کون آیا ہے
اور بارگاہ مین کسکو رکھا ہے مریخ سے جسنے پوچھا مریخ نے جواب دیا کہ مجھے بھلا انکے معاملات مین کیا دخل ہے مین
کیا جانون کسکی دعوت ہے اور کسکے واسطے بارگاہ استاد گرامی ہے سب لوگ خاموش ہو رہے بدیع الملک سے
کوئی دریافت نہ کر سکا مگر خواجہ عمرو نامدار بدیع الملک کے پاس آئے سب کیفیت دریافت کرکے بدیع الملک سے
کہا کہ تمنے برا کیا مین تمھاری شکایت صاحبقران سے کرونگا تمنے بے اجازت امیر ناموس فیروز کو یہان کیون بلایا
اب اگر فیروز ستارہ پیشانی کو اس بات کی خبر ہو جائے اور وہ کوئی فتنہ اٹھائے تو صاحبقران بھی یہان موجود
نہین ہین بدیع الملک نے کہا خواجہ ہم سمجھ لین گے اور صاحبقران زبان سے عرض کر دینگے وہ آزردہ
نہین ہونگے خواجہ نے ایسی ایسی باتین کین کہ بدیع الملک کے دلمین خوف پیدا ہوا کہا خواجہ واقعی تم صحیح
کہتے ہو مجھسے غلطی ہوئی صاحبقران کے سامنے اس قسم کی باتین نہ کرنا خواجہ نے کہا مین ضرور کہونگا کہ بدیع الملک
کے سبب سے مریخ آفتاب علم کی جان جائیگی وہ صاحب غیرت ہے ضرور اپنی جان دیدیگا میرے پاس آیا تھا کہتا تھا کہ خواجہ
مجھے ایک ہیرے کی کنی چاہیے ہے یقین ہے اسیواسطے طلب کرتا ہوگا بدیع الملک نے کہا خواجہ واقعی مریخ تمسے ہیرے
کی کنی مانگنے گیا تھا خواجہ نے کہا مین تمسے خلاف کہونگا بدیع الملک نے کہا خواجہ اگر مریخ اپنی جان دیدیگا تو امیر کو
یقین کامل ہو جائیگا اور مجھسے بہت آزردہ ہونگے خواجہ نے کہا ممکن ہے کہ مین مریخ کو سمجھاؤن اور وہ اپنے ارادے
سے باز رہے بدیع الملک نے کہا خواجہ پھر آپ مریخ کو سمجھائیے نہین تو غضب ہو جائیگا خواجہ نے کہا مجھے کیا ضرورت
ہے جو مین بیکار اسکو سمجھاؤن بدیع الملک سمجھے کہ خواجہ بے لیے راضی نہونگے اسیوقت ایک بازو بند بازو پر سے کھول
کے خواجہ کو دیا اور کہا یہ بازو بند مجھے طلسم سفاکیہ مین ملا تھا اسکی قیمت بڑے بڑے بادشاہ جلیل نہین دے سکتے ہین
یہ مین تمھاری نذر کرتا ہون خواجہ نے بازو بند لیا کہا مریخ کو سمجھا دونگا مگر تم اس سے اس امر مین کچھ تحقیق نہ کرنا نہین وہ
مجھسے اس بات کی شکایت کریگا اور آیندہ میرے کہنے کو قبول نکریگا بدیع الملک نے کہا خواجہ مین کبھی اس سے
ذکر نہ کرونگا خواجہ وہانسے اٹھے مریخ کی بارگاہ مین آئے کہا کیون صاحب تمنے بے اجازت صاحبقران کسکو لشکر
مین لاکر رکھا ہے مریخ نے کل کیفیت خواجہ سے بیان کر دی مگر بدیع الملک کی خصوصیت بوجہ شرم ظاہر نہین کی خواجہ
نے کہا آپنے بہت برا کیا اور صاحبقران جب آئینگے تو بہت آزردہ ہونگے مین خود انسے اس کیفیت کو بیان کرونگا
مریخ نے کہا خواجہ غضب ہو جائیگا صاحبقران کی آزردگی اچھی نہین ہے خواجہ نے کہا ابھی تک تمنے امیر کی آزردگی نہین دیکھی ہے تم تو نئے نوکر ہوا

نے اپنے پرائے سردار ونکو ذرا ذرا سی بات پر ایسی قعذیر دی ہے کہ وہ لوگ بہت ہی پچھتائے ہین جب وہ مجھے بعض وقت
چشم مروت پھیر لیتے ہین تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے مرجخ نے کہا خواجہ اب تم اسمین کچھ سعی کرو خواجہ نے کہا صاحب مجھے
کیا کام جو پرائی بلا ہین اپنے سر لون گو یہ امر ضرور ہے کہ مین جسوقت صاحبقران سے کہدونگا اور انھین یہ ترکیب
سمجھا دونگا تو وہ کچھ نہ کہینگے مگر مجھے کیا نفع جو مین بیکار پرائی آفت مین پھنسون مرجخ سمجھا کہ خواجہ کی کچھ نذر کرنا ضرور ہے
بے اسکے خواجہ راضی نہونگے یہ سوچکے مرجخ نے ایک صندوقچہ کھولا اس صندوقچہ سے دو تختیان الماس کی نکالین ہاتھ پر
رکھ کے خواجہ کو نذر دین کہا خواجہ غلام کی نذر قبول فرمائیے آج آپ پہلے پہل یہان تشریف لائے ہین مجھے فرض ہے کہ
آپکو نذر دون خواجہ نے تختیان مرجخ کے ہاتھ سے اٹھا لین کہا او مرجخ خاطر جمع رکھو مین صاحبقران سے تمھاری
سعی کرونگا تمھارے واسطے بدنامی ہوگی مرجخ نے ہنسکر کہا آپکی نوازش اگر شامل حال ہوجائیگی تو مین بچ جاونگا
اور بیخوف رہونگا خواجہ نے کہا اب تم خاطر جمع رکھو مین سب سمجھ لونگا یہ کہکر مرجخ سے فرمایا کہ اب کچھ کیفیت راہ گلزار خدنگ
کی بیان کرو مرجخ نے عرض کی خواجہ آپکو وہانکی کیفیت دریافت کرنیکی کیا ضرورت ہے اگر یہ ارادہ ہے کہ آپ وہان تشریف
لیجائین اور امیر سے ملاقات کرین تو یہ بڑی مشکل بات ہے ممکن نہین صاحبقران عجیب و غریب راہون سے
تشریف لیجائینگے انکو بہت سے عجائبات طلسم راہ مین ملین گے کہین پر صحرا معلوم ہوگا اسی صحرا کا دریا پنجا ہوگا
کسی مقام پر باغ معلوم ہوگا پھر وہی باغ آتشکدہ معلوم ہوگا بہت سے دشمن صاحبقران کو راہ مین ملینگے دشمن
کیا کرینگے حرز ہیکل لینے کی تدبیر کیا کرینگے اسم اعظم صاحبقران کے بند کرنیکی فکر کرینگے آپ وہان نہین جا سکتے
خواجہ نے کہا تمھین اس سے کیا کام ہے مین جو کچھ تمسے پوچھتا ہون وہ مجھے بتا دو مرجخ نے عرض کی خواجہ مجھے یہ خوف
ہے کہ آپ وہان تشریف نہ لیجائین خواجہ نے کہا تم بیان کرو اگر مین جاونگا تو خود زحمت اٹھاؤنگا اور بڑے بڑے
طلسمون مین جب گیا اسوقت تو افضال الہی سے کسیطرح کا گزند نہ پہونچا بھلا یہان کیا ہوگا مرجخ جب مجبور ہوا
تو خواجہ کو کل پتے گلزار خدنگ کے بتائے خواجہ سب امور تحقیق کرکے وہان سے اٹھے اپنی بارگاہ مین آئے دن بھر
لشکر مین موجود رہے قریب شام نام خدا لیکر روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب امیر با توقیر لشکر سے چلکر روانہ ہوئے تو دو روز تک صاحبقران کو کوئی جگہ ایسی نہ ملی کہ جہان دم بھر استراحت
فرماتے تیسرے روز جب تھک گئے تو ایک درخت سامنے دکھائی دیا امیر اس درخت کے قریب آئے چاہا بیٹھون
وہ درخت شق ہوگیا اور زمین سے شعلہ ہاے آتش نکلنے لگے صاحبقران اور آگے بڑھے ایک درخت اور نظر آیا
امیر اس درخت کے قریب آئے وہ درخت بھی شق ہوا اور شعلہ ہاے آتش نکلنے لگے صاحبقران وہانسے بھی مجبور
ہوکے پلٹے اور درخت کے پاس آئے وہان بھی یہی کیفیت گذری صاحبقران اسیطور سے دن بھر پریشان پھرے
جب آفتاب غروب ہوا تو امیر ایک کوہ کے قریب پہونچے اس کوہ پر تشریف لیگئے ایک درے مین جاکر دیکھا مار و کژدم
کثرت سے نظر آتے ہین امیر نے اسم اعظم الہی ورد زبان کیا وہ سانپ بچھو وہانسے ہٹ گئے امیر نے مرکب کو زیر
کوہ چھوڑ رکھا زین پوش اپنے ساتھ لیتے گئے تھے بچھا کر اس درۂ کوہ مین بیٹھے ہوا سرد چل رہی تھی صاحبقران
دن بھر کے تھکے ہوئے تھے آنکھ بند ہوگئی خواب مین ایک بزرگوار نظر آئے صاحبقران سے فرمایا کہ یہ مقام لائق
ٹھہرنے کے نہین ہے تھوڑی دیر اگر یہان ٹھہروگے تو پہاڑ پھٹ جائیگا اور شعلہ ہاے آتش زمین سے بلند ہونگے

ممکن ہوگا بہتر یہ ہو کہ یہانسے چلے جاؤ اور ایک اسم تعلیم فرمایا اور تاکید کردی کہ اس اسم کو ہر وقت ورد زبان رکھنا جبتک
یہ اسم تمھارے ورد زبان رہیگا تب تک حفاظت تمھاری رہیگی اور یہ وہ صحرا ہو کہ جہان بڑے بڑے لوگ آئے اور
زک اٹھا کر واپس گئے اور بھی بہت سے ایسے صحرا ہین پریشان ہونا بڑی ہوشیاری سے کام کرنا دھوکا نہ کھانا اسمین
علم حکمت اور سحر دونون شامل ہین مگر اس اسم مذکور کو ہر وقت ورد زبان رکھنا اچھا ہو دو روز کے بعد خدا اپنی مدد کریگا
ایک شخص تمھارا دوست بنیگا اسکی ذات سے بہت کام انجام پائینگے بعد اسکے پھر تمھین یہان بہت سے دوست ملینگے
یہ فرما کر وہ بزرگوار غائب ہوئے صاحبقران کی آنکھ کھلی اسم یاد پایا شکر خدا کیا اسیوقت اسم پڑھتے ہوئے زیر کوہ تشریف
لائے مرکب کو اسپہ پایا سوار ہوئے چاہتے ہین کہ روانہ ہون گھوڑے کو تازیانہ کرین کہ پہاڑ شق ہوا اور ٹکڑے اسکے
چارون طرف گرنے لگے مگر ببرکت اسم اعظم صاحبقران کو کسی قسم کا ضرر نہ پہونچا جب وہ پہاڑ اڑ گیا تو زمین سے شعلے
آتش نکلنے لگے اور وہ آگ بڑھنے لگی یہانتک کہ تمام صحرا مین وہ آگ پھیل گئی مگر صاحبقران زبان اسم اعظم پڑھتے
ہوئے اسی آگ مین روانہ ہوئے آگ نے کچھ گزند نہ پہونچایا امیر نے شب بھر اس آگ مین رہروی کی قریب صبح ایک
صحرا مین پہونچے وہ آگ دفع ہوئی صاحبقران نے اس صحرا کو نہایت پر فضا پایا گھوڑا ٹھہرایا صحرا کے چارون طرف
نگاہ کی عجیب کیفیت نظر آئی درخت نایاب روزگار نظر آئے پھول پھل سب نئے قسم کے پائے صاحبقران
صحرا مین چارون طرف ٹہلنے لگے ہوا بھی اچھی معلوم ہوئی ایک درخت کے سایے مین زین پوش بچھا کے بیٹھے تھوڑی دیر کے
بعد ایک ہواے تند چلی صاحبقران نے دیکھا جانوران پرندے انتہا اڑے چلے جاتے ہین دیر تک بہت سے
جانور اڑ کے جب انکی آمد ختم ہوئی تو جانوران درند کو دیکھا کہ گھبرائے ہوئے ایک جانب بھاگے جاتے ہین امیر نے خیال کیا
کہ کیا آفت آنیوالی ہو جو بیسب سراسیمہ بھاگے جاتے ہین جب درندگان صحرائی بھی جا چکے تو انکے بعد کچھ آدمی برہنہ عجیب الخلقت
اسطرف سے گذرے انکے بعد انکی عورتین اسی تعجیل سے نکل گئین صاحبقران اسی شجر کے سایے مین زین پوش
بچھائے بیٹھے رہے جب سب جا چکے تو امیر نے دیکھا ایک فیل مست جھومتا ہوا سامنے سے آیا ہو گھبرایا ہوا وہ فیل مست بھی
نکل گیا اسکے بعد دو تین شیر ببر بھی اسطرف سے گذرے بعد ان شیرون کے گذر جانیکے نوبت کی آواز آئی امیر چارون طرف
دیکھنے لگے دیکھا جس جانب سے جانور بھاگے ہوئے گئے تھے اسیطرف سے نوبت کی آواز آتی ہو صاحبقران ادھر
متوجہ ہوئے دیکھا چند اژدران آتش فشان پر نوبت رکھی ہوئی از خود بجتی ہوئی چلی آتی ہو امیر کو کمال تعجب ہوا
نوبت جب آگے نکل گئی تو اسکے بعد کچھ اژدران آتش فشان کچھ فیلان مست کچھ شیران ببر کچھ اسپان کوہ کفل زنجیرہاے
آہنی پہنے فیلان مست کے گلے مین گھنٹے سونے چاندی کے پڑے ہوئے شیرون کے گلے مین چاندی کی زنجیرین
پڑی ہوئین انکے بعد بہت سے غلامان زرین کمر تلوارین برہنہ ہاتھون مین لیے ہوئے انکے بعد کرگدن سوار گرز گران اٹھائے
ہوئے انکے بعد چند کنیزان مرصع پوش حسین مہ جبین گلفشانی کرتی ہوئی آتی ہین انکے بعد ایک تخت جواہر نگار
اسپر ایک قتال عالم سوار تاج شہریاری سر پر رکھے لباس پر تکلف زیب جسم کیے کنیزان مہ جبین مروحہ جنبانی کرتی ہوئی
چلی آتی ہین اس شان و شوکت سے صاحبقران نے جو سواری آتے دیکھی امیر محو ہوگئے اسم اعظم بھی پڑھنا موقوف
کیا وہ سواری قریب پہونچی اور امیر کی نگاہ جو جمال جہان آراے نازنین تخت سوار پر پڑی صاحبقران کا دل بیتاب
ہو گیا اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے اس نازنین کی بھی نظر صاحبقران پر پڑی تخت کو روکا صاحبقران کیطرف بغور
دیکھا امیر نے بھی اس نازنین کی صورت دیکھی نازنین مسکرائی صاحبقران کو بھی ہنسی آئی نازنین تخت سے
اتری ٹہلتی ہوئی قریب صاحبقران کے آئی مسکرا کے کہا کیون صاحب آپ ہماری سیرگاہ مین کیون تشریف لائے امیر نے

فرمایا آپکے جمال باکمال دیکھنے کو آیا ہون نقد دل نذر دینے کو لایا ہون نازنین مسکرائی کہا آپ پتا نام فرمائیے تشریف
لانیکا سبب واقعی بتلائیے صاحبقران نے فرمایا میرا نام پوچھکر کیا حاصل ہوگا اور سبب واقعی یہان آنیکا بتلا دیا
نازنین نے کہا اگر آپنے یہان تکلیف فرمائی تو میرے ہمراہ تشریف لے چلیے صاحبقران نازنین کے ہمراہ ہوکے اسکے
مکان پر آئے دیکھا ایک باغ نہایت نفیس عمارتین پتھر کی اسمین بنی ہوئین امیر باغ کی نفاست دیکھکر حیران ہوگئے
نازنین نے عرض کی اے شہنشاہ باغ کو ملاحظہ فرمائیے گا ابھی تو میرے ہمراہ تشریف لائیے تھوڑی دیر استراحت فرمائیے
صاحبقران نازنین کے ہمراہ باغ کے اندر تشریف لا کے بارہ دری کو بہت سجا پایا نازنین نے صاحبقران کو مسند پر
بٹھایا آپ بھی بیٹھی کنیزون کو طلب کیا کنیزین حاضر ہوئین نازنین نے کہا ارباب نشاط کو طلب کرو کہ یہان حاضر
ہون کشتیان شراب کی جلد حاضر کرو کنیزین سلام کرکے پیچھے ہٹین تھوڑی دیر کے بعد صاحبقران نے دیکھا کہ قریب
ایک سو کے کنیزان مرصع پوش کشتیان شراب کی لیکر آئین محفل مین قاعدے سے رکھین کشتی پوش ہٹائے ظرفہای
یاقوتی زمردی دکھائی دین جام مینا کار محفل مین لا کر رکھے صاحبقران اس سامان کو دیکھکر دلمین خیال کر رہے
ہین کہ شاید یہی لوح دار ہے اگر ایسا ہے تو اب زیادہ زحمت نہوگی لوح بہت جلد حاصل ہوجائیگی مراد بر آئیگی یہ سوچ کے
صاحبقران نے خیال کیا کہ اسکا نام دریافت کرنا چاہیے اگر خدنگ نگاہ نام ہے تو لوح اسی کے پاس ہے لا کلام ہے امیر نے
کہا اے جان جہان و اے راحت قلب عاشقان اپنا نام بتاؤ اس راز کو نہ چھپاؤ نازنین نے مسکرا کے جواب دیا آپکو میرے
نام سے کیا کام آپکو خود معلوم ہوجائیگا صاحبقران نے کہا اگر آپ بتا دینگی تو کیا حرج ہے نازنین نے کہا میرا نام [illegible]
ہے اس صحرا مین کبھی کبھی برائے تفریح آتی ہون مکان خاص میرا یہان نہین ہے اور طلسم کی رہنے والی ہون
صاحبقران کا جو خیال تھا وہ جاتا رہا مگر امیر اس نازنین کے ملنے سے بہت خوش ہوئے دن بھر صحبت عیش و نشاط
گرم رہی شب کو بھی بہت عرصہ تک جلسہ رہا جب رات بہت گذری تو صاحبقران کو بوجہ خستگی نیند آئی نازنین نے
عرض کی آپ آرام فرمائیے رات بہت آئی ہے صاحبقران نے فرمایا اگر تمھاری خوشی ہو تو مین مسہری پر جاؤن نازنین نے عرض
کی آپکو لازم ہے کہ استراحت فرمائیے کیونکہ آپ نے مسافت سفر کی بہت اٹھائی ہے اور یہ خستگی بے آرام کیے دفع نہوگی صاحبقران
مسہری پر تشریف لائے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا نازنین بیدار رہی صاحبقران نے اثناے خواب مین دیکھا کہ وہی
بزرگوار جو اسم اعظم تعلیم فرما گئے تھے تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ تمنے ہمارے کہنے کو قبول نہ کیا اور اسم اعظم ورد زبان
نہ رکھا آخر اپنے کو مصیبت مین پھنسایا اب بھی کچھ نقصان نہین ہوا ہے اسم اعظم ورد زبان کرو کل تمھارا ایک دوست
اس جگہ پر تمسے ملیگا اور اسکے ذریعے سے تمھارے بہت سے کام انجام پاجائینگے مگر اسکی موجودگی مین بھی اسم اعظم کو
ورد زبان رکھنا امیر نے گھبرا کے آنکھین کھولین اسم اعظم پڑھا اٹھ بیٹھے دیکھا نہ روشنی ہے نہ مسہری ہے زمین پر بیٹھا
ہون اچھی طرح سے چارون طرف نگاہ کی کچھ نظر نہ آیا نازنین کو بھی اپنے پاس نہ پایا صاحبقران لاحول ولا قوۃ
کہکر اٹھے دیکھا مگر کہین بھی نہین ہے پیادہ پا ایک طرف روانہ ہوئے تمام شب صاحبقران نے رہروی کی جب صبح ہوئی
تو امیر ایک دریا کے قریب پہونچے مگر اسم اعظم ورد زبان ہے دریا پر جا کے کشتیبانون کو بلایا کوئی کشتیبان نہ آیا سب نے
انکار کیا صاحبقران اس دریا کے کنارے بیٹھ کے سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اس پار کیونکر جانا ہو تمام دن
دریا کے کنارے جنگل گذارا جب وقت غروب آفتاب قریب ہوا تو ایک ضعیف کشتیبان نے صاحبقران کے قریب
آکے کہا اگر آپ اپنا یہ لباس دین تو مین آپکو دریا کے پار پہونچا دون صاحبقران نے فرمایا اے شخص اس لباس
کے عوض مین مین تجکو بہت کچھ زر نقد دیتا ہون تو مجھے دریا کے پار پہونچا دے کشتیبان نے کہا یہ ممکن نہین

کرین بے لباس بیے ہوئے آپکو اس دریا کے پار پہونچا دون صاحبقران نے منظور نہ کیا جب وہ کشتیبان مجبور
ہوا تو صاحبقران سے کہا آپ میری کشتی پر چلیے مین آپکو پہونچا دونگا مگر جو کچھ زر نقد آپ کے پاس ہو وہ پیشتر مجکو دیدیجیے
صاحبقران نے کچھ زر و جواہر اسکو دیا کشتیبان نے صاحبقران کو کشتی پر بٹھایا لنگر اُٹھایا کشتی چل نکلی جب رات
زیادہ گئی صاحبقران نے فرمایا اے کشتیبان اب ساحل کتنی دور ہے کشتیبان نے عرض کی ابھی کئی دن کی راہ ہے امیر
نے فرمایا بھائی جب ساحل یہان سے بہت دور ہے تو کشتی کو لنگر زن کر دینا رات کو
ایسے دریا مین کشتی کا روان رہنا اچھا نہین ہے کشتیبان نے کہا اگر آپکو ایسا ہی خوف ہے تو میری کشتی سے اُتر جائیے
صاحبقران نے فرمایا ہمین جہان سے سوار کیا ہے وہین پہونچا دے کشتیبان نے جواب دیا کہ اگر ایسا ہی ہوتا تو آپ
طلسم فتح نہ کر لیتے یہ کہکر دریا مین کود پڑا کشتی چکر کھانے لگی ٹکڑے ٹکڑے کشتی کے ہو گئے قریب تھا کہ صاحبقران
غرق ہون کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا امیر کو اُٹھا لیگیا صاحبقران تکان سے بیہوش ہو گئے بڑی دیر کے بعد ہوش آیا
اپنے تئین ایک کوہ پر پایا سامنے ایک فقیر کو بیٹھے دیکھا امیر اُٹھکر بیٹھے درویش نے کہا اے شخص تو کون ہے اور تجھپر
کیا مصیبت پڑی جو اسطرف آکے ان مکارون مین پھنسا ارے یہ لوگ ساحر ہین یہان بڑے نگہبانی رہتے ہین انکو
حکم ہے کہ جو کوئی آئے اسکو غرق دریا کرو سحر کرکے مار ڈالو اور کسی آفت مین مبتلا کرو شب کو مین یاد الٰہی مین مشغول
تھا کہ ایک آواز دردناک میرے کانون مین آئی کہ اے درویش ایک مرد مسلمان کی جان مفت جاتی ہے جلد جا اور اسکو آفت
سے بچا مین دریا کیطرف آیا تمکو اس کیفیت مین پایا اب اپنی کیفیت بیان کر کہ اسطرف کیون آنا ہوا کیا کام تھا کہان
آنیکا اتفاق ہوا ہے کیا نام ہے کس خاندان سے ہو صاحبقران نے اپنی کل کیفیت بیان کی درویش نے اپنی جگہ سے
اُٹھکر صاحبقران کے قدمونکو بوسہ دیا امیر نے کہا مین برائے فتح طلسم یہان آیا تھا سب طلسم کو فتح کر چکا ہون صرف قتل فیروز
باقی ہے درویش نے کہا اے صاحبقران ابھی کل طلسم نہین فتح ہوا طلسم باطن ابھی باقی ہے جبتک اسکو نہ فتح فرمایئے گا
فیروز مارا نہ جائیگا امیر نے فرمایا اسکی خبر مجکو مطلق نہ تھی گو میرے پاس فیروز کا بیٹا مریخ آفتاب علم ہے اور اُسنے سب
نشانات طلسم مجکو بتائے لیکن آجتک طلسم باطن کا ذکر نہین کیا درویش نے کہا طلسم باطن کا حال کسیکو نہین معلوم ہے خود
فیروز نہین جانتا ہے یہ کیفیت مجکو معلوم ہے اور مین اس راز سے بخوبی ماہر ہون پہلے طلسم باطن فتح کیجیے پھر طلسم ملحقات
مین تشریف لیجائیے جبتک یہ طلسم بھی باقی رہیگا اسوقت تک کوئی بادشاہ قتل نہوگا جب طلسم فتح ہو جائینگے تو بادشاہ بھی
قتل ہو سکتے ہین صاحبقران نے فرمایا اے درویش پھر مین ابھی اسطرف بیکار آیا طلسم باطن کو بھی فتح کر لیتا تو اسطرف آتا
درویش نے کہا جبتک لوح نہ ملیگی طلسم باطن کا پتہ نہ معلوم ہوگا اصل طلسم وہی ہے اور جسکو آپنے فتح کیا وہ سب فیروز کے
سحر کا بنایا ہوا تھا اسکے واسطے لوح کی ضرورت بھی نہ تھی مگر طلسم باطن مین جب آپ تشریف لیجائیے گا تب لوح کی ضرورت
ہوگی اور وہ بے لوح کے فتح بھی نہوگا صاحبقران نے فرمایا خدا لوح بھی دلا دیگا درویش نے عرض کی آپ ضرور اس
طلسم کو فتح کرینگے یہ بات مدت سے مجکو معلوم تھی کہ طلسم کشا مسلمان ہوگا اور شریف خاندان ہوگا شجاع و دلیر
ہوگا البتہ جرأت کا شیر ہوگا آپ مین سب باتین موجود ہین اور اسقدر کوشش فرما کے آپ یہان تشریف لائے ہین
دوسرے کی مجال نہ تھی جو یہان تک آ سکتا صاحبقران نے فرمایا اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو ضرور اس طلسم کو فتح
کرونگا مجھے محض ایک شخص کیواسطے اس طلسم کو فتح کرنا ہے درویش نے کہا یا صاحبقران کس شخص کے لیے آپ اسقدر
زحمت گوارا کرتے ہین امیر نے زمرد ثانی کی کل کیفیت بیان کی درویش نے عرض کی انشاءاللہ تعالے آپ اپنے
مقصد پر پہونچینگے اور طلسم آپکے ہاتھ سے فتح ہوگا صاحبقران نے فرمایا اب مجھے رخصت کرو زیادہ ٹھہرنا اچھا

نہین

نہیں ہو تلاش لوح مین جاتا ہو درویش نے عرض کی آپ دو تین روز یہان تشریف رکھیے مین آپکو گلزار خدنگ تک پہونچا دونگا امیر نے فرمایا دو چار روز بہت ہوئے مین اسقدر نہین رہونگا سب لشکر سرحد پر میرا انتظار کر رہا ہو اگر مجھے بہت عرصہ ہوگا تو وہ لوگ گھبرائینگے درویش نے عرض کی ابھی جانا مناسب نہین ہوا سو جہ سے عرض کرتا ہون ورنہ مین خود آپکو چلنے کی راے دیتا جسوقت تشریف لیجانیکا وقت آئیگا فقیر ہمراہ رکاب چلیگا آپ کو گلزار خدنگ تک پہونچا دیگا صاحبقران نے فرمایا آپکی خوشی مجھے منظور ہو جبتک آپ نہ فرمائیگا مین نہ جاونگا فقیر نے کہا شکر ہو خدا کا کہ آپ یہانتک تشریف لائے اور مجھے زیارت نصیب ہوگئی مین ایک مدت سے آپکا نام نامی و توصیف ذات گرامی سنتا تھا قدمبوسی کا بہت مشتاق تھا مگر آنے سے مجبور تھا کہ سو برس سے اس کوہ پر رہتا ہون کبھی اس کوہ کے باہر قدم نہین نکالا لیکن جب کل میرے کان مین آواز آئی تو مین نے اپنی عہد شکنی کی اور اب آپکے ہمراہ رکاب گلزار خدنگ تک چلونگا صاحبقران نے فرمایا درویش صاحب گر آپنے عہد کیا ہو تو اپنی عہد شکنی نہ کیجیے خدا مالک ہو مین کسیطرح وہانتک پہونچ جاونگا درویش نے کہا یا صاحبقران اب عہد کہان باقی رہا جب مین کل دریا تک گیا تو اب جہان مزاج مین آئیگا جاؤنگا لیکن معلوم ہوتا ہو کہ اب پیمانہ عمر لبریز ہوگیا شکر ہو کہ آپ ایسا مرد بزرگ یہان موجود ہو فقیر کی آرزوئین پوری ہو جائینگی صاحبقران نے فرمایا درویش صاحب یہ آپ نے کیا فرمایا میری سمجھ مین نہ آیا درویش نے کہا یہ راز آپ پر ابھی افشا نہوگا مگر کچھ دنون کے بعد کھل جائیگا مین عرض نہین کرسکتا ہون صاحبقران نے بہت بہت طرح سے پوچھا مگر درویش نے بیان نہ کیا آخر امیر مجبور ہوکر خاموش ہو رہے تین دن تک درویش کے یہان مہمان رہے چوتھے روز علی الصباح فقیر نے کہا یا صاحبقران اب تشریف لیچلیے وقت بہت مناسب ہو امیر نے فرمایا مین ابھی موجود ہون درویش صاحبقران کو پہاڑ پر سے لیکر نیچے اترا امیر نے دیکھا صحرا بہت وسیع ہے دور پر ایک پہاڑ نظر آتا ہو کچھ شعلہ ہاے آتش بھڑکتے معلوم ہوتے ہین امیر نے فرمایا درویش صاحب یہ کوہ آتش فشان کیسا ہو درویش نے عرض کی یہ گلزار خدنگ کا پھاٹک ہو نگہبان پوجا کر رہے ہین وہان کے لوگ سب آتش پرست ہین بلکہ خدنگ نگاہ جادو بھی آتش پرست ہو امیر نے فرمایا پھاٹک پر نگہبانون نے پوجا کر نیکو اسقدر آگ روشن کی ہے درویش نے کہا نگہبانون نے آگ روشن نہین کی ہو بلکہ آتشکدہ کا پھاٹک کھولا ہو شعلے وہان کے نظر آتے ہین یہ آتشکدہ ہو اسکے اندر ایک بت آتش کا رکھا ہو وہ بزور سحر گویا ہوتا ہو سب سے باتین کرتا ہو وہ لوگ اسکو اپنا خداوند جانتے ہین بہت مانتے ہین اسی کی وجہ سے کوئی اندر نہین جانے پاتا ہو جو آتا ہو دروازے پر سے گرفتار ہو جاتا ہو بت بتلا دیتا ہو کہ فلان شخص آیا ہو اسکو لاکر خداوند کے حضور مین حاضر کرو مین اسکو سزا دونگا جہنم مین روانہ کردونگا سب لوگ اسکو گرفتار کرکے لیجاتے ہین بت منھ کھولتا ہو لوگ اسکے منھ کے اندر اس شخص کو ڈالدیتے ہین بت کا منھ بند ہو جاتا ہو اس آدمی کا پتہ نہین معلوم ہوتا صاحبقران نے کہا یہ نئی بات آپنے ارشاد فرمائی کہ بت منھ کھولتا ہو اور لوگ آدمی کو اسکے منھ کے اندر ڈال دیتے ہین غضب کا سحر کیا ہو درویش نے کہا اسکو یہان کے سب لوگ خداوند آتشین کہتے ہین اور جسکی مراد ہوتی ہو وہ یہین لیکر آتا ہو بت کے جو مزاج مین آتا ہو وہ کہ دیتا ہو تھوڑا زمانہ ہوا کہ اسنے کہا تھا کہ اب مین قیامت برپا کرونگا جسقدر لوگ مین نے پیدا کیے ہین ان سب کو ناپید کرکے اپنی صورت کے آدمی خلق کرونگا کہ وہ لوگ میرے پاس آسکین اور مجھے بوسہ دے سکین تم لوگ ناقص ہو میرے پاس نہین آسکتے مجھے بوسہ نہین دے سکتے میری عبادت مین فرق آتا ہو تم لوگونکو تباہ کردونگا اور لوگ آتشی پیدا کرونگا اس حکم پر بہت سے لوگون نے جا کر استغاثہ کیا تھا جب اسنے سو آدمی شہر کے کھائے تب لوگون سے کہا

اب مین تمھین لوگونکو ہمیشہ زندہ رکھونگا اور دوسری خلقت نہ پیدا کرونگا صاحبقران بہت ہنسے درویش یہ
باتین کرتا ہوا قریب اس دروازے کے پہونچا جب گلزار خدنگ بہت قریب رہا تو درویش نے عرض کی یا امیر
مین نے آپکو بہت جلد یہان پہونچا دیا نہین تو آپ تمام عمر یہان سرگردان رہتے اور راہ نہ ملتی اب آپ تشریف لیجائیے
درویش رخصت ہوتا ہی مگر دو باتونکا امیدوار ہون اگر منظور فرمائیے تو عرض کرون صاحبقران نے فرمایا
بیان کرو درویش نے عرض کی پہلی عرض تو یہ ہی کہ جو اسم اعظم آپکو خواب مین تعلیم فرمایا ہی اسکو ورد زبان رکھیے گا
دوسرے جب لوح حاصل کرکے فراغت پائیے گا تو فقیر کے یہان قدم رنجہ فرمائیے گا امیر نے کہا ای درویش
مین ضرور آؤنگا اور اسم اعظم بھی ورد زبان رکھونگا درویش صاحبقران سے رخصت ہوا امیر گلزار خدنگ
کے قریب آئے دیکھا دروازے پر ہنگامہ عظیم برپا ہے لوگ آتے ہین چارونطرف آگ روشن ہی ساحر حربہ ہا
سحر لیے ہوئے ٹہل رہے ہین صاحبقران اندر دروازے کے تشریف لیگئے دیکھا ایک پہاڑ سونے کا بنا ہی اسپر
ایک حجرہ ہی اس حجرے کے چارونطرف آگ روشن ہی امیر نے چاہا اس کوہ پر تشریف لیجائین مگر بہت سے ساحر
قریب آگئے صاحبقران پر حملہ کیا سب نے کہا ای شخص تو مسلمان ہی یہان بارادہ فتاحی طلسم آیا ہی تجھے خداوند
بلاتے ہین سزا دینگے صاحبقران نے تلوار میان سے لی ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا مگر امیر پر سحر کیا تاثیر
کرتا جب ساحر سحر کرکے مجبور ہوئے تو سب نے تلوارین کھینچین امیر نے مقابلہ کیا صاحبقران تیغ بیدریغ سبکو
قتل کرنے لگے جب بہت سے ساحر قتل ہوئے اور صاحبقران بھی زخمی ہوئے تو امیر نے دیکھا ایک مرد بزرگ
ریش سفید ایک جانب سے پیدا ہوئے انھون نے آکر ساحرون کیطرف اشارہ کیا کہ سب ساحر الگ ہوگئے
مرد سفید ریش صاحبقران کے قریب آئے اور کہا ای شخص کیا کہتا تو نے بڑی جرات کی مگر مجھے درویش کے حال پر
افسوس آتا ہی بیچارہ ناحق اسنے جب آپکو پہونچایا تو اندر گلزار خدنگ کے آکے مدد نہ کی صاحبقران نے فرمایا
خدا ہر جگہ مددگار ہی مجھے کسیکی مدد کی تمنا نہین ہی پیر مرد نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے مین آپکی طرف سے
ساحرون کو قتل کرونگا اور جو کچھ آپکی تمنائے دلی ہو وہ بر لاؤنگا صاحبقران نے فرمایا آپکی دعا کافی ہی مین ان کافرونکو
دم بھر مین واصل جہنم کرتا ہون پیر مرد نے کہا ابھی تامل فرمائیے وقت مناسب نہین ہی جسوقت مین عرض کرون
اسوقت آپ پر حملہ کیجیے صاحبقران نے تلوار میان مین رکھی پیر مرد کے ہمراہ ہوئے پیر مرد صاحبقران
کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے ایک میدان مین آئے وہان ایک حجرہ بنا تھا امیر سے عرض کی آپ اس حجرے مین تشریف
لیجائیے درویش کوہ نشین نے غضب کیا بے موقع آپکو یہان بھیجدیا اور تشریح بھی نہ بتائی مین آپکو ایک
تختی دیتا ہون جبتک آپکے پاس لوح نہ آئیگی وہ تختی سب باتین ٹھیک بتائیگی صاحبقران بہت خوش ہوے
پھر پیر مرد نے صاحبقران کو حجرے مین بٹھایا آپ وہان سے غائب ہوئے تھوڑی دیر کے بعد ایک تختی ہاتھ مین
لیے ہوئے آئے صاحبقران سے کہا اس تختی کو لیجیے اور دو دن توقف کیجیے تیسرے روز تشریف لیجائیے گا
صاحبقران اس تختی کو دیکھکر بہت خوش ہوئے دو روز پیر مرد کے یہان رہے تیسرے روز صاحبقران
نے اس تختی کو دیکھا لکھا تھا کہ طلسم کشا کو لازم ہی کہ اپنے تئین چاہ تاریک پر پہونچائے راہ مین جو عجائب و غرائب
نظر سے گذرین اسکو خیال مین نہ لائے جب وہان پہونچے تو پھر لوح دیکھے جو حکم پائے اسکو عمل مین لائے
بعد اسکے چاہ تاریک کا پتہ لکھا تھا صاحبقران نے پیر مرد سے کل کیفیت بیان کی پیر مرد نے کہا مین بھی آپکے
ہمراہ ہون تشریف لیچلیے صاحبقران مع پیر مرد کے چاہ تاریک کے جانب روانہ ہوئے تھوڑی راہ طے کرکے

ایک مقام پر پہونچے وہان مار و کژدم انتہا سے زیادہ نظر آئے صاحبقران کو دیکھکر سب امیر کیطرف چلے پیر مرد نے
اشارہ کیا سب ٹھہر گئے امیر خوشی خوشی سب عجائب و غرائب کو طے کرکے چاہ تاریک پر پہونچے پیر مرد نے کہا
یا صاحبقران چاہ تاریک یہی ہے امیر نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ اگر طلسم کشا چاہ تاریک تک پہونچے
تو لازم ہے کہ چاہ مین بیخوف کود پڑے ملکہ خدنگ نگاہ کے پاس پہونچیگا صاحبقران نے پھاندنے کا ارادہ
کیا پیر مرد نے کہا یا صاحبقران سلاح یہین رکھدیجیے امیر نے فرمایا یہ کیونکر ہوسکتا ہے پیر مرد نے کہا لوح کو ملاحظہ
ملاحظہ فرمائیے صاحبقران نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ صرف تلوار اپنے پاس رہنے دو اور باقی سب سلاح
پیر مرد کے سپرد کرو جسوقت تم ملکہ خدنگ نگاہ کے باغ مین پہونچوگے سب شیا تمھاری ملجائینگی بلکہ لباس بھی
بقدر ضرورت رہنے دو باقی پیر مرد کو دیدو امیر نے ویسا ہی کیا پیر مرد نے کہا یا صاحبقران مین آپ سے
پہلے وہان پہونچونگا صاحبقران چاہ مین کود پڑے صاحبقران کودتے ہی بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا
اپنے کو ایک صحرا مین پایا چارون طرف نگاہ کی سامنے وہی دروازہ معلوم ہوتا ہے جس راہ سے گذر ازخود
مین گئے تھے امیر نے چاہا لوح کو دیکھین لوح گلے مین نہ پائی اور حرز ہیکل بھی نظر نہ آئی گھبرا گئے چاہا
اسم اعظم پڑھون زبان مین گویائی نہ پائی صاحبقران نے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا یہ شخص جو
پیر مرد بنکر آیا تھا کوئی ساحر تھا یہ سوچکر صاحبقران مجبور ہوکے پھر اُسی دروازے کی جانب چلے
پشت سے قہقہے کی آواز آئی امیر نے پلٹ کے دیکھا تو ایک ساحر سیہ فام نظر آیا اُس نے
صاحبقران سے آنکھ ملاکے کہا او حمزہ تو لوح کا لیجانا اور ملکہ خدنگ نگاہ جادو تک پہونچنا آسان سمجھا تھا
اب کیا کرسکتا ہے صاحبقران اُسکی طرف جھپٹے ساحر غائب ہوگیا امیر روانہ ہوتے جیسے ہی در کے قریب
پہونچے اندر آئے پھر ساحر قریب صاحبقران آئے امیر سے کہا اے شخص تجھے اپنی جان کا مطلق خیال نہین
ہے کیا تجھے کچھ خوف نہین ہے بس اب خداوند کی خدمت مین چل وہ تجھے سزا دینگے صاحبقران نے چاہا ساحرون
پر حملہ کرون مگر سب نے سحر کیا امیر بیہوش ہوکر زمین پر گرے ساحرون نے صاحبقران کو اٹھا لیا اُس
کوہ پر لیگئے حجرے کے قریب پہونچے وہان بت آتشین رکھا تھا اُسنے منھ کھولا ساحرون نے چاہا کہ صاحبقران
اُس بت کے منھ مین گرا دین کہ بت کے قریب سے ایک صورت مہیب ظاہر ہوئی سب لوگ اُس
صورت کو دیکھکر ہٹے بہت سے غش کھاکر گر پڑے بعض نے کہا آج خداوند نے ظہور فرمایا اُس صورت سے
آواز آئی اے بندگان آج تمنے اِس شخص کو گرفتار کیا ہے کہ جو یکتائے روزگار ہے اور جسنے ہزارون ساحرون
کو بیجان کردیا بلکہ تم لوگون نے آج مجھے ایسا خوش کیا کہ مین نے اُسکے عوض مین اپنا جمال باکمال تمھین
دکھا دیا اب اور جو کچھ تمھین طلب کرنا منظور ہو مجھسے طلب کرو اور بت کی طرف اشارہ کرکے کہا اے بت
آتشین تو نے مجھے پہچانا بت کے اندر سے ڈرتی ہوئی آواز آئی کہ مین نے آپکو خوب پہچانا آپ سامری ہین
سب کے خداوند ہین مرد مہیب نے کہا تو نے ہرگز مجھے نہین پہچانا سامری کی کیا ہستی تھی جو میری ہمسری کرتا اُسکو
بھی مین نے بنایا اپنا وزیر قرار دیا دنیا مین بھیجا جب اُسنے خود دعوی خداوندی کیا مین نے اُسکو فنا کردیا
اب مین تجکو بھی ایک دن فنا کردونگا تیرا بھی غرور بہت بڑھ گیا ہے بت آتشین سے آواز آئی اے خداوند میرا
غرور بالکل نہین بڑھا آپ سچے خداوند ہین جو کچھ مجھسے خطائین ہوئی ہون اُنکو معاف فرمادیجیے مین آپ کا
ایک بندہ کمتر ہون اپنا نام نامی مجھے بتائیے کہ مین اُس نام سے آپکی عبادت کیا کرون مرد مہیب نے

کہا میرا نام ابو السامری ہے میں نے پونے دو سو وزیر اپنے مقرر کیے مگر سب نے دعوی باطل کیا میں نے سبکو فنا کر دیا
بت آتشین سے آواز آئی میں آپکا ادنے غلام ہوں ابو السامری نے کہا اے بندگان اس شخص کو مجھے
دو کہ میں اسے سزا دوں اُن ساحروں نے صاحبقران کو دیا ابو السامری نے سب کے ہاتھوں سے لیا
لوگوں نے صاحبقران کو ابو السامری کے ہاتھ میں جلتے دیکھا لیکن پھر صاحبقران کسیکو نظر نہ آئے ساحروں
نے کہا واقعی یہ سچے خداوند ہیں ابو السامری نے کہا اب تم لوگ کیا چاہتے ہو جو طلب کرو وہ تمھیں دیا جائے
سب نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ حیات ابدی پائیں اور ہمارا طلسم ہمیشہ برقرار رہے ابو السامری نے کہا اگر
تم لوگوں کو حیات ابدی درکار ہے تو ایکبار اپنے تمام اہل شہر کو جمع کرو چشمہ فیض خداوندی اُس روز
جاری ہو جائیگا جو اس چشمے سے سیراب ہو جائیگا وہ حیات ابدی پائیگا ساحروں نے عرض کی کہ جس روز
حکم ہو ہملوگ اپنے اہل شہر کو اطلاع دیں بلکہ ملکہ تک تشریف لائیں ابو السامری نے کہا آج کے چوتھے روز
سب لوگ جمع ہو جائیں اور شراب کی تدبیر کرو کہ کم نہ پڑے سب نے منظور کیا اور شراب جمع کی شہر میں منادی
کرا دی کہ آج کے چوتھے روز جسکو حیات ابدی درکار ہو وہ کوہ آتشین پر حاضر ہو کر قدمبوسی خداوند سے
مشرف ہو یہ خبر جو عام ہوئی ہر ایک حرص ازدیاد عمر میں کوہ کے جانب روانہ ہوا ساکنان کوہ
آتشین ملکہ خدنگ نگاہ کے پاس گئے ملکہ سے کل کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا میں بھی ضرور جاؤنگی اور
باتیں بھی خداوند سے دریافت کرونگی ساحر ملکہ کو اطلاع کر کے واپس آئے چوتھے روز ابو السامری نے
بت آتشین سے کہا اب تم بھی باہر آؤ سب کو اپنی صورت دکھاؤ بت آتشین نے کہا مجھے کچھ عذر نہیں ہے
ابھی حاضر ہوتا ہوں سب نے دیکھا کہ اس بت کے دو ٹکڑے ہوئے اُسمیں سے ایک مرد لاغر سیاہ فام نکلا
نکلتے ہی ابو السامری کے قدموں پر گرا ابو السامری نے کہا ہمنے آج سے تجھے اپنا وزیر کیا بت آتشین
نے جھک کے سلام کیا ابو السامری باہر آیا شراب کے پاس آ کے کہا اے ساحران نامی و گرامی اب تم میں
کوئی غیر خداوند کی پرستش کرنیوالا تو نہیں ہے سب نے کہا ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کسی دوسرے خداوند
کی پرستش کرتا ہو ابو السامری نے کہا تم سب سامری و جمشید پر لعنت کرو سب نے سامری و جمشید پر
لعنت کی ابو السامری نے کہا اب اہل شہر سے کوئی ایسا تو نہیں ہے جو غیر حاضر ہو سب نے عرض کی ابھی ملکہ
خدنگ نگاہ جادو نہیں تشریف لائی ہیں ابو السامری نے کہا اُسکو جلد جا کر لاؤ ساحر روانہ ہوئے اُسیوقت
ملکہ خدنگ نگاہ کو لائے ابو السامری نے پھر سب سے پوچھا کہ ابتو اہل شہر سے کوئی باقی نہیں ہے ملکہ خدنگ نگاہ
نے عرض کی خداوند کو خوب روشن ہے کہ میں نے جو ایک شخص کو اپنے یہاں لا کر رکھا ہے وہ بھی آپ کی پرستش
کرتا ہے مگر میں اسوقت آپکے خوف کے سبب سے اُسکو تو نہیں لائی اگر حکم ہو تو اُسے لے آؤں گو وہ سحر
نہیں جانتا ہے مگر آپکی پرستش کرتا ہے ابو السامری نے کہا اُسکے لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم اُسکے واسطے
جام شراب بھیجدینگے اُسکی عمر بھی بڑھ جائیگی ملکہ نے کہا آپکو اختیار ہے ابو السامری نے جام ہاتھ میں اُٹھایا
کہا ہر شخص اپنا اپنا ظرف لیکر میرے قریب آئے جام بھر کر شراب لیجائے مگر جبتک میرا حکم نہو کوئی پینے کا ارادہ
نہ کرے سب نے کہا کیا مجال ہے جو بے حکم آپکے شراب پئیں ابو السامری نے جام میں شراب بھری پہلے ملکہ
خدنگ نگاہ جادو کو دی پھر سب لوگ اپنے اپنے ظرف لیکر پہونچے ابو السامری نے سب کو شراب دی
جب شراب سب کو پہونچگئی تب ابو السامری نے حکم دیا کہ اب سب لوگ برابر شراب پئیں اور میرا نام لیتے

جائین سب ساحرون نے شراب پینا شروع کی جب سب شراب پی چکے تو ابو الساہری نے کہا اب سبکو یہان ٹھہرنا نہ چاہیے سب لوگ اپنے اپنے مکانون کی طرف بہ تعجیل روانہ ہوجائین اور میری طرف پلٹ کے نہ دیکھین یہ جو لوگون نے سنا دوڑتے ہوئے اپنے اپنے مکانون کیطرف بھاگے جو اٹھا وہ گرا کوئی دو قدم چلکر گرپڑا کوئی چار قدم چلکر گر پڑا جب سب بیہوش ہوکر گرے تو ابو الساہری نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ عمرو ذو فنون تصنیف مؤلف

(ذو فنون تصنیف مؤلف)	مین ایسا ہون عیار صاحبقران	لقب ہے مرا قاتل ساحران
سدا مکر و فطرت مرا کام ہے	کہ خواجہ عمرو دہر مین نام ہے	نعرہ کرکے خنجر نکالا پہلے تو سب

ساحرون کی زبانون مین سوزن دیا پھر آتشین جادو کو قتل کیا دریا نون کو ہلاک کیا ملکہ خدنگ نگاہ کو داخل زنبیل کیا صاحبقران کو زنبیل سے نکالا دریا نون کے مرنے سے امیر کو ہوش آیا تھا صاحبقران نے دیکھا کہ خواجہ عمرو کا خنجر چل رہا ہے کہا خواجہ تم یہان کیونکر آئے خواجہ نے عرض کی آپ کے تشریف لانے کے دوسرے روز مین نے مرجخ سے سب حال یہان کا دریافت کیا بت آتشین کی کیفیت پوچھی معلوم ہوا کہ ایک ساحر ہے اسنے اپنے سحر کے زور سے ایک آتشکدہ بنایا ہے وہان ایک صورت آتشین بناکر بٹھا ہے اور کل حالات یہان کے تحقیق کیے تھے راہ بہت آسان معلوم ہوگئی جب یہان آیا تو درویش کوہ نشین سے راہ مین ملاقات ہوئی مین نے درویش سے کیفیت دریافت کی درویش کو مسلمان پایا آپ کا پتہ دیا اسنے کہا مین ابھی پہونچا کے آیا ہون مین جو یہان آیا آپ کو نہ پایا اسی تلاش مین پھرتا تھا چار روز کے بعد اس کوہ پر آیا تو آپ کو عجیب حالت مین پایا وہان اور کچھ نہ بن پڑا یہ ترکیب کی صاحبقران نے خواجہ کی بہت کچھ تعریف کی اور فرمایا خواجہ تعجب کی بات ہے کہ آتش سحر نے تمکو گزند نہ پہونچایا خواجہ نے کہا یا صاحبقران درویش کوہ نشین نے ایک مہرہ دیا تھا کہا تھا کہ جبتک تم اس گلزار کے اندر رہوگے کسیکا سحر تمپر تاثیر نہین کریگا اسوجہ سے مین نے بیخوف ہوکر عیاری کی ورنہ وہانتک کیونکر جا سکتا امیر نے فرمایا خواجہ اب کیا کرنا چاہیے خواجہ نے عرض کی اب ملکہ خدنگ نگاہ کے یہان تشریف لیچلیے وہان لوح پر قبضہ کیجیے صاحبقران خواجہ کے ہمراہ ملکہ خدنگ نگاہ کے مکان پر آئے بہت بہت تلاش کیا مگر لوح کا پتہ نہ ملا اسی مکان کے مقابل اور ایک مکان تھا صاحبقران وہان تشریف لائے چند آدمی وہان نظر آئے صاحبقران کو دیکھکر سب نے چاہا بھاگین مگر امیر نے سب کو بہ تشفی روکا وہان لوگ امیر کے تشفی دینے سے ٹھہرے امیر نے سب کو اپنے قریب بلایا کہا تم لوگ یہان کس عہدے پر ہو انھون نے عرض کی ہم لوگ توپخانے کے ملازم تھے جب ہماری ملکہ کوہ پر گئین تو آقا نے نامدار نے ہمین خبر کے واسطے بھیجا وہان جاکر ہمنے سب کی عجب حالت دیکھی سب ذبح پڑے ہوئے تھے ہم بخوف جان وہان سے بھاگ کے آئے سب کیفیت اپنے آقا سے بیان کی انھون نے اپنی جان بچانے کی تدبیر نکالی گھوڑے پر سوار ہوکر نکل گئے ہمکو یہین چھوڑ گئے صاحبقران نے فرمایا اب تم لوگون کو اپنا دین باطل ترک کرنے مین کیا انکار ہے سب نے صاحبقران سے عرض کی کہ ہمارے افسر سے کہیے اگر وہ اپنا مذہب ترک کرینگے تو ہم بھی بے عذر ترک مذہب کردینگے اور اگر انھین کچھ عذر ہوگا تو ہم انکے تابع ہین کیونکر مذہب ترک کرینگے امیر نے فرمایا تم اپنا مذہب ترک کرو تمھارے افسر کی مجال نہین ہے جو تمھارے ساتھ کچھ کہہ سکے اگر وہ اسلام قبول کرینگے تو ہم انھین بڑی عزت دینگے اور بہت سے آدمیون کی افسری دینگے اور اگر اسلام قبول نہ کرینگے تو ہمارے ہاتھ سے قتل ہونگے

سب نے کہا آپ ہمکو افسر کی بیداد سے بچا لیجیے گا صاحبقران نے فرمایا تم لوگ خوف نہ کرو غرضکہ وہ سب
صاحبقران زمان کے سمجھانے سے مسلمان ہوئے صاحبقران نے فرمایا اب اپنے افسر کو بلا لاؤ وہ
سب گئے اور اپنے افسر کو لیکر صاحبقران کے پاس آئے امیر نے دیکھا ایک جوان کمسن سپاہی وضع تلوار
کاندھے پر رکھے ہوئے سپر دامن دار پشت پر ڈالے ہوئے بل کرتا ہوا آیا صاحبقران کی شوکت وصولت
دیکھکر سلام کیا امیر نے فرمایا ای جوان تیرا کیا نام ہے اسنے عرض کی کہ مجکو بلداق گرد کہتے ہین صاحبقران نے
فرمایا ای بلداق تجکو دیکھکر بہت طبیعت خوش ہوئی مگر ایک بات ملنے کہتے ہین اگر تم مانوگے تو بہت اچھی بات
ہے بلداق نے عرض کی جو ارشاد ہوا امیر نے فرمایا اب اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور دین اسلام
اختیار کرو بلداق نے کہا میری شرط یہ ہے کہ جو شخص مجھے زیر کریگا مین اُسکا مذہب اختیار کرونگا صاحبقران نے
فرمایا اگر یہ شرط ہے تو مجھے منظور ہے بلداق نے کہا پھر دیر نہ لگائیے میرے ہمراہ تشریف لائیے صاحبقران
بلداق کے ہمراہ ہوئے بلداق امیر کو اپنے مکان پر لایا کہا ای شہریار دو ایک روز توقف فرمائیے پھر مقابلہ
کیجیے گا آپنے مسافت سفر بہت اُٹھائی ہے ابھی آپ کو مقابلہ کرنا لازم نہین ہے صاحبقران نے فرمایا ای
بلداق مین ایک لمحہ صبر نہ کرونگا پہلے میرے تمھارے مقابلہ ہو جائے پھر جو کچھ کہوگے مجھے منظور ہوگا بلداق
نے صاحبقران سے بہت بہت کہا مگر امیر نے قبول نہ کیا آخر صاحبقران سے عرض کی اکھاڑے پر تشریف
لیچلیے امیر بلداق کے ہمراہ اکھاڑے پر تشریف لائے بلداق نے اپنا لباس اُتارا چٹ لنگوٹ کسکر
اکھاڑے مین آیا صاحبقران بھی اکھاڑے مین تشریف لائے پہلے ہاتھ ملا بلداق اور صاحبقران مین کشتی
ہونے لگی دن بھر کشتی رہی جب آفتاب قریب غروب پہونچا بلداق نے عرض کی یا صاحبقران اب کل پھر زور
ہوگا دن تمام ہوگیا شب کو کیا لطف ہوگا امیر نے فرمایا ای بلداق ہمارا یہ دستور نہین ہے بلداق مجبور
ہوگیا صاحبقران نے دیکھا کہ اب بلداق کا دم بھر گیا ہے ایک مقام پر بلداق کو اُٹھا لیا زمین پر لا کے
چت کیا بلداق نے کلمہ پڑھا بصدق دل مسلمان ہوا صاحبقران کو اپنے مکان پر لایا امیر کی دعوت کی
صاحبقران نے فرمایا ای بلداق تم یہان کس عہدے پر ملازم تھے بلداق نے عرض کی پہلے مین ملکہ خدنگ نگاہ
کے پاس ملازم تھا دربارہ دری پر بعہدہ نگہبانی رہتا تھا جب ملک فوج یہان آئے تو مین اُنکے ساتھ رہا اُنسے زور کیا کرتا تھا
وہ مجھے اپنا مصاحب جانتے تھے سب مانتے تھے صاحبقران نے فرمایا لوح کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے طبیعت
بہت منتشر ہے بلداق نے عرض کی مین صبح کو آپکے ساتھ چلونگا لوح کا پتہ بتا دونگا مگر یہ مین نے سنا ہے کہ جبتک
کوئی ملکہ کو قتل نہ کرے تب تک لوح اُسکے ہاتھ نہ آئیگی صاحبقران نے کہا دیکھا جائیگا شب بھر تو امیر
بلداق کے یہان رہے صبح کو بلداق کے ہمراہ ہوئے بلداق صاحبقران کو ایک باغ مین لایا کہ اُسمین
ایک بارہ دری سنگ مرمر کی بنی تھی بلداق نے عرض کی یا صاحبقران لوح طلسمی اس بارہ دری مین ہے
امیر نام خدا لیکر بارہ دری مین تشریف لائے دیکھا بارہ دری بہت آراستہ ہے شہ نشین پر ایک صندوق
سونے کا رکھا ہے کنجی اُسکی قفل مین آویزان ہے ایک پرچہ لکھا ہے کہ ہذا لک طلسم کشا امیر نے اُس صندوق کو
کھولا دیکھا سلاح اور پوشاک اُسمین رکھی ہے صاحبقران سلاح کو دیکھکر خوش ہوگئے لباس زیب جسم کیا سلاح
ذات پر آراستہ کیے ایک صندوق اور نظر آیا صاحبقران نے اُسکو بھی کھولا دیکھا ایک صندوقچہ طلائی اُسمین رکھا ہے
صاحبقران نے اُس صندوقچے کو کھولا اُسمین سے ایک خنجر برآمد ہوا اور ایک پرچہ بھی رکھا تھا امیر نے جو اُس خنجر کو دیکھا

بہت خوش ہوئے پرچے کو اُٹھاکے پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ طلسم کشا کو لازم ہی کہ ملکہ خدنگ نگاہ کی پیشانی سے لوح نکالے صاحبقران نے خواجہ سے کہا خواجہ نے ملکہ خدنگ نگاہ کو زنبیل سے نکالا صاحبقران نے کانسہ ملکہ خدنگ نگاہ کا جدا کیا لوح پیشانی سے برآمد ہوئی امیر نے لوح کو بسم اللہ کہکر گلے مین ڈالا ملکہ کے مرنے سے تاریکی چھا گئی تھی صاحبقران نے لوح چمکادی روشنی ہوئی تاریکی دفع ہوئی صاحبقران بارہ دری سے باہر تشریف لائے بارہ دری گر گئی اور بہت سے مکانات باہر آکے منہدم دیکھے یا تو باغ نظر آتا تھا یا اُسی جگہ کو صحرا سے بدتر پایا صاحبقران نے بلداق سے کہا کہ ایسا سحر کا زور تھا کہ اُسنے کیا کیا چیزین بنائی تھین مگر اب سب منہدم ہو گئین یہ باتین کرتے ہوئے بلداق کے مکان پر تشریف لائے دو روز بلداق کے یہان تشریف فرما رہے تیسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی تو نوشتہ پایا کہ اے فتاح طلسم اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور لوح قبضے مین آئے تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ تلاش اسپ طلسمی مین جا کے کوہ خون رنگ کے جائے اور وہانسے گھوڑا اپنے قبضے مین کرے کہ وہ مال طلسم کشا کا ہی امیر نے خواجہ سے کہا خواجہ نے عرض کی تشریف لے چلیے امیر خواجہ اور بلداق کو لیکر کوہ خون رنگ کے جانب روانہ ہوئے انکو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر ان سب کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت توریج کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو لشکر فیروز سے عین گرمی جنگ مین فرار ہوا تھا تو راہ مین ملکہ خدنگ نگاہ جادو کی نگاہ اسپر پڑی ملکہ عاشق ہو کر اُسکو اُٹھا لے گئی اُسدن سے توریج خدنگ نگاہ جادو کے یہان رہتا تھا جب صاحبقران زمان وہان تشریف لیگئے اور خواجہ نے سب ساحران غدار کو قتل کیا تو توریج نے خبر منگائی اُسکے ملازمین نے جاکر اس سے کل کیفیت بیان کی یہ وہانسے بھی روانہ ہوا اور راہ ایک صحرا کیطرف نکل گیا دوسرے روز ایک جگہ ٹھہرا تھا اور پریشان تھا کہ اب کیا کرون اور کہان جاؤن کہ صحرا کیطرف سے گرد اُڑی توریج ڈرا اُسکو یقین ہوا کہ لشکر صاحبقران کا آتا ہی یہ سوچکر پوشیدہ ہو گیا وہ گرد شگافتہ ہوئی اسنے دیکھا ایک تخت آتا ہی اُسکے عقب مین چند ساحر معلوم ہوتے ہین توریج کا یقین برطرف ہوا درختون کی آڑ سے نکلا دیکھا فیروز ستارہ پیشانی اور زمرشانی اور سنجگان اور دو تین ساحران نامی ایک تخت پر بیٹھے ہین چند ساحر تخت کے عقب مین آتے ہین توریج فیروز کو دیکھکر خوش ہو گیا آگے بڑھا تخت جب قریب آیا فیروز نے جو توریج کو دیکھا تخت روکا کہا اے توریج اس صحرا مین تم کیونکر آئے توریج نے اپنی کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ صاحبقران نے لوح لے لی ہوگی میرے سامنے عمرو نے وہان سب ساحرون کو بیہوش کیا تھا اور خداوند آتشین کو قتل کیا تھا ملکہ خدنگ نگاہ کو بھی اسیر کر لیا تھا مکانات ملکہ کی طرف آتے تھے مین وہانسے بوجہ تنہائی کے چلا آیا اگر لشکر ہوتا تو ضرور مقابلہ کرتا فیروز نے سنجگان سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا اب حمزہ آفت برپا کر دیگا طلسم ملحقات کو بھی فتح کریگا اب اسکو لوح سب پتے بتاتی رہیگی وہ لوح کے احکام پر کام کریگا مریخ آفتاب علم سا ساحر اُسکے ہمراہ ہی عیار کیسا ساتھ ہی طلسم ملحقات کا فتح کر لینا اُسکے آگے کتنی بڑی بات ہی سنجگان نے کہا اے شہنشاہ ابھی بہت زمانہ چاہیے دیکھیے کیا ہوتا ہی کہان کہان گرفتار ہو کہان کہان مصیبت اُٹھائے گیا کیا وقت پیش آئے فیروز نے کہا مجھے طلسمون مین اس بات کی اطلاع کرنا ضرور ہی کہ سب لوگ حمزہ سے ہوشیار رہین اور سب لوگ حمزہ کی فکر کرین

جو پائے وہ قتل کرڈالے بختگان نے کہا پھر اب کیونکر اطلاع کیجیے گا فیروز نے کہا جب طلسم مراۃ العدم مین
پہونچونگا وہانسے سب کو اطلاع کردونگا یہان تو ٹھہر نہین سکتا ہون اب حمزہ کسی طلسم کی طرف جائیگا میرے یہان
تو اب کچھ باقی نہین ہو شاید خزانہ طلسمی کی تلاش مین جائے اور ملکہ خوش نگاہ کو ستائے اس سے بہتر یہ ہو
کہ ملکہ خوش نگاہ کو بھی اپنے ہمراہ لے یون اب وہ کیا انتظام کرینگی اور انسے کیا ہوسکیگا بختگان نے
کہا آپ کا تشریف لیجانا مناسب نہین ہو تورج نے کہا مین نے ملکہ خدنگ نگاہ سے سنا تھا کہ طلسم باطن بھی
کوئی اس طلسم کا حصہ ہو فیروز نے کہا ہمین آجتک طلسم باطن کا پتہ نہین معلوم ہوا ہمنے اپنے سحر سے جو کچھ
بنایا تھا وہ سب برباد ہوگیا اب طلسم باطن کو ہم نہین جانتے یہ حکیم قرطین کو معلوم ہو گو ہمنے سنا تھا کہ
طلسم باطن بھی کوئی حصہ ہو کہ وہ ظاہر نہین ہو اور وہان طلسم اصلی ہو آفتاب و ماہتاب حکمت کے زور سے
بنائے گئے ہین اور بہت سی چیزین ایسی ہین جسکو کوئی فتح نہین کرسکتا ہو مگر آجتک مجھے اس طلسم کی کیفیت نہین
معلوم ہوئی بختگان نے کہا تعجب کی بات ہو کہ آپ خداوند طلسم ہوکر ایسا فرماتے ہین اسکی کوشش فرمائیے فیروز
نے جواب دیا مین نے بہت بہت کوشش کی مگر آجتک ممکن نہوا بختگان نے کہا پھر کوشش کیجیے اور طلسم کا پتہ
لگائیے اگر وہ طلسم معلوم ہوجائے تو مسلمان کیون اسقدر سر اٹھا سکین انکے لیے انتظام اور کیا جائے فیروز
نے کہا اگر آفتاب ہزار سر یہان ہوتا تو مین اسکی کوشش کرتا کہ وہ علم حکمت مین بھی دخل رکھتا ہو کسی طور سے
طلسم کو ظاہر کرتا اور اسکے سبب سے اسکا انتظام بھی اچھی طرح سے کرسکتا تھا اب کچھ بن نہ پڑیگا اگر مین یہ کوشش کرونگا تو پریشان
ہونگا اس سے بہتر یہ ہو کہ اب مین ملکہ خوش نگاہ جادو کو جاکر اپنے ہمراہ لاؤن ایسا نہو مسلمان انکو کسی طرح کی
تکلیف پہونچائین بختگان نے کہا آپ ملکہ کو نامہ روانہ فرمائیے خود وہان نہ جائیے ملکہ یہان تشریف لائین یا
طلسم مراۃ العدم مین آئین آپکا جانا مناسب نہین ہو فیروز نے بختگان کے کہنے کو قبول کیا اور اسی وقت ایک
نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ مین بقین براے انتظام وہان چھوڑ آیا تھا مگر اب موقع نہین ہو مسلمانون نے لوح
حاصل کرلی ہو وہ خزانہ طلسمی پر آملینگے تم لوگون کو تکلیف پہونچائینگے اب تمھارا وہان رہنا اچھا نہین ہو لازم یہ
ہو کہ اس خط کے دیکھتے ہی یہان چلی آؤ اور اپنی جملہ کنیزون کو اور جسقدر لوگ آنے پر آمادہ ہون انکو بھی اپنے ہمراہ لاؤ
جب مین طلسم مراۃ العدم مین پہونچونگا اسوقت سب انتظام ہوجائیگا یہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا ابھی وقت یہ نامہ
ملکہ خوش نگاہ کے پاس پہونچانا ساحر روانہ ہوا تھوڑی دیر مین ملکہ خوش نگاہ کی ڈیوڑھی پر پہونچا دربانون
سے کہا محلدار کو بلاؤ مین نامہ شہنشاہ کا ملکہ عالم کے پاس لایا ہون ایک ضروری کام ہے دربانون
نے کہا محل خالی پڑا ہو بہت دنون سے ملکہ کا پتا نہین ہے اور کنیزین بھی نہین دکھائی دیتی ہین محل مین کوئی نہین ہو
نامہ دار نے کہا محلدار کو بلاؤ مین اس سے خلاصہ کیفیت دریافت کرونگا دربانون نے کہا محل مین کوئی عورت
نہین ہو خالی مکان پڑا ہو چلو تمھین بھی دکھا دین یہ کہکر دربان نامہ دار کو اپنے ہمراہ محل کے اندر لائے ساحر نے جو
محل مین آکے دیکھا مکان کو تنہا پایا سخت گھبرایا دربانون سے کہا بڑے تعجب کی بات ہو سب لوگ کہان گئے
کیا ہوئے دربانون نے جواب دیا کہ ہم اس حال سے آگاہ نہین ہین کہ ملکہ کہان گئین اور کون لیگیا اور کیون
گئین ہمین خبر بھی نہین کہ سب لوگ کس وقت یہانسے چلے گئے نامہ دار گھبرایا ہوا وہان سے واپس ہوا
فیروز کے پاس آیا کہا اے شہنشاہ مین آپکا نامہ لیکر گیا محل مین کسیکو نہ پایا بہت کچھ پتہ لگایا آخر مجبور ہوکر واپس آیا اب
جو حکم ہو بجالاؤن جہان ارشاد ہو وہان جاؤن فیروز اس خبر کو سنکر گھبرا گیا کہا اے مہتاب جادو یہ کیا باتین کر رہا

ہے ملکہ لیلا مکان سے کہان جاتین تیری بات کو مین یقین نہین سمجھتا ہون مہتاب نے کہا دوسرے ساحر کو روانہ
کیجیے فیروز نے دوسرے ساحر کو روانہ کیا یہ بھی تھوڑی دیر مین واپس آیا جو کیفیت مہتاب جادو نے بیان
کی تھی وہی اسنے بھی بیان کی فیروز کو تعجب ہوا کہا مین خود جاتا ہون بختگان نے بہت بہت روکا مگر فیروز
نہ رکا اسیوقت ملکہ کی ڈیوڑھی پر آکے پوچھا مکان کے اندر گیا مکان کو خالی پایا سخت گھبرایا پھر واپس گیا
زمرد ثانی نے کہا آپ تشریف لیگئے تھے کیا حال معلوم ہوا فیروز نے کہا جو سب بیان کرتے تھے وہ امر صحیح
ہے اب مین تحقیق کرتا ہون کہ ملکہ کہان ہین یہ کہکر اسنے جھولی سے ایک آئینہ نکالا کہا اے آئینہ سامری ملکہ
کی کل کیفیت آئینہ کردے سب نے دیکھا اُس آئینے مین ایک صورت مہیب نظر آئی اُسنے جواب دیا کہ ملکہ لشکر
اسلام مین ہین مریخ آفتاب علم اپنے ہمراہ لیگیا فیروز نے کہا ملکہ لیلا کہان ہین اُس صورت نے کہا وہ بھی لشکر
اسلام مین ہین فیروز نے کہا کیا مریخ بزور سحر لیگیا ہے جواب ملا کہ ملکہ اپنی خوشی سے گئی ہین اور اسلام قبول کیا ہے
فیروز نے کہا اسکا کیا سبب ہے جو ملکہ نے دین سامری ترک کیا وہ صورت ہنسی جواب دیا اے فیروز اس
کیفیت کو نہ پوچھ فیروز نے کہا مین ضرور تحقیق کرونگا صورت نے کہا ملکہ لیلا اسے کمان ابرو آپکی دختر
بلند اختر مریخ الملک پر فریفتہ ہوئین بدیع الملک وہان مہمان رہے ملکہ خوش نگاہ بھی بدیع الملک
کے کہنے سے مسلمان ہوئین برابر نامہ آتے جاتے تھے جب آپ طلسم کی جانب روانہ ہوئے اُسی دن
ملکہ نے مریخ کو اطلاع دی وہ آکر لیگیا اب لشکر اسلام مین موجود ہین سب کنیزین بھی اُنکے ہمراہ ہین فیروز نے
جو بیٹی کی یہ کیفیت سنی شرم سے عرق آگیا سر جھکا لیا دلمین کہا اس بدبخت کی وجہ سے اسوقت ذلت ہوئی اب
بختگان اور زمرد ثانی مضحکہ کرینگے اپنی جگہ پر کہین گے کہ فیروز کی زوجہ اور دختر اہل اسلام کے سردارون
پر فریفتہ ہو ہو کر چلی گئین یہ خیال جو اسکو آیا بڑی دیر تک سر نیچا کئے رہا بختگان نے قریب آکر کہا اے شہنشاہ
ایسی فکر نہ فرمائیے جو آپ کے دشمنون کو تمام کردے یہ خیال فرمائیے کہ جب انکو آپکی محبت نہ تھی تو آپکو اُنکی محبت
بھی ہونا چاہیے فیروز نے کہا اے بختگان مجھے اُنکی محبت کا خیال نہین ہے بلکہ بہت سے خیالات ایسے آتے ہین
جو میری زندگی تلخ کرتے ہین اول تو کیسی شرم کی بات ہے کہ سب لوگ کیا کہین گے اور کیا خیال کرینگے یہ امر
میرے واسطے باعث ہتک ہے اسکے سبب سے اور بھی پریشان ہون مگر کیا کرون جان دینا بھی تو اپنے اختیار
مین نہین ہے بختگان نے کہا اے شہنشاہ اس بات کا خیال نہ فرمائیے بڑے بڑے شاہان جلیل پر یہ مصیبت پڑی
ہے اور وہ مجبور رہ گئے ہین اہل اسلام مین یہ بھی ایک بات ضرور ہے کہ یہ لوگ جس طلسم مین جاتے ہین وہان یہی کیفیت
ہوتی ہے اب جو کچھ ہوا صبر فرمائیے اور فکر کیجیے فیروز خاموش ہو رہا بختگان نے کہا اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین
ہے آپ تشریف لے چلیے زمرد کی بھی یہی رائے ہوئی کہ چلنا ہی بہتر ہے فیروز اسیوقت وہان سے روانہ ہوا
طرف طلسم مراۃ العدم کے چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب امیر حسب ہدایت لوح کوہ خون رنگ کی طرف روانہ ہوئے ایک روز کے بعد اُس پہاڑ پر پہونچے امیر
نے دیکھا ایک قلعہ بالائے کوہ بنا ہے کچھ آدمی بھی معلوم ہوتے ہین صاحبقران نے بلداق سے پوچھا کہ یہ قلعہ
کیسا ہے بلداق نے عرض کی اسمین لشکر ہے جب آپ وہان تشریف لیجائیے گا افسر سے ملاقات ہوگی

وہ لوح دیکھکر آپکی اطاعت قبول کریگا لشکر آپکے ہمراہ ہوگا خزانہ بھی جو اس قلعہ مین ہی وہ سب آپکے قبضے مین
آئیگا اور کچھ اشیا ربھی جو طلسم کشا کے واسطے ہین وہ سب آپکو ملین گی صاحبقران زمان نے فرمایا ای یلداق
یہ کیا سبب ہی کہ طلسم کشا کیواسطے ایسے ایسے اشیا ریہان رکھے گئے اور لشکر بھی جمع کیا گیا یلداق نے
عرض کی یا صاحبقران جب حکیم نے یہ طلسم بنایا تھا تو اُسکو دعوی تھا کہ میرے طلسم کو کوئی شخص فتح نہین
کرسکتا ہی اُسکے دعوی کرنے پر بہت سے شاہان جلیل آئے اور طلسم مین آکر اسیر ہوئے حکیم نے اسقدر اشیار
تیار کراکے رکھے اور اس بات کا اعلان کرایا کہ جو ہمارے طلسم کو فتح کرے یہ اشیار لیجائے اُس وقت سے
ابتک رکھے ہین گو طلسم کی اب وہ صورت نہین رہی ایک طلسم کے دس حصے ہوگئے دس صورتین ہوگئین ہر ایک
نے اپنی اپنی ترکیب جدا کر لی سوا ایک طلسم کے کہ وہ ان سب سے سخت ہی اور وہان فتاحی بہت مشکل
ہی کہ وہ بدستور قدیم قائم ہی صاحبقران نے فرمایا وہ کونسا طلسم ہی یلداق نے عرض کی طلسم مراۃ العدم اُسکا
نام ہی وہ طلسم کسی سے فتح نہین ہوسکتا ہی وہان کا بادشاہ بھی بہت دلیر ہی ایک شہر پہلوانون سے آباد ہی کہ وہ
سب لوگ فن سپہگری کو خوب جانتے ہین سحر اس طلسم مین بہت کم ہی اور اگر ہی تو ایسا ہی کہ اُسکا جواب ممکن
نہین امیر نے فرمایا اُسمین بھی کچھ شرط ہی یلداق نے کہا وہان کی شرط سے مین واقف نہین ہون لیکن یہ
کہ سکتا ہون کہ ان طلسمون سے بڑھکے وہان کی شرط ہوگی صاحبقران یہ باتین کرتے ہوئے قلعے کے قریب آئے
یلداق نے عرض کی مین آپکی اطلاع یہان کے افسر کو کرون وہ استقبال کو آئے صاحبقران نے فرمایا تمھین
اختیار ہی یلداق کوہ کے اوپر آیا افسر کے پاس گیا افسر یہان کا روشن قلب جادو تھا یلداق روشن قلب
کے پاس گیا صاحبقران کا کل حال بیان کیا روشن قلب نے کہا ای یلداق مجھے تمسے بیشتر طلسم کشا کی
خبر معلوم ہوئی تھی مگر بھی مین شرط طلسم اُسکو بے امتحان جراٴت نہین دیسکتا ہون یلداق نے کہا آپ اُنکی
جراٴت کا امتحان کیا کرینگے بیکار بندگان خدا کا خون اپنی گردن پر لیجیے گا روشن قلب نے کہا یہ بھی شرط
طلسم ہی بے اسکے کچھ نہین ہوسکتا جبتک مین جراٴت طلسم کشا کا امتحان نہ کرونگا اُسوقت تک شرط طلسم نہین
دیسکتا ہون یلداق نے کہا آپکو اختیار ہی روشن قلب جادو لشکر کو لیکر باہر آیا زیر کوہ اُترا صاحبقران
کی صولت و شوکت دیکھکر دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے کہا ایسے بھی لوگ دنیا مین ہین یہ کہتا ہوا امیر
کے قریب آیا عرض کی ای طلسم کشا آپکی ہمت و جراٴت مین شک نہین ہی لیکن شرط یہ ہی کہ مین بھی امتحان جراٴت
کرون گو آپکا امتحان یہی کیا کم ہی کہ یہانتک تشریف لائے مگر مین وصیت حکیم سے مجبور ہون صاحبقران نے
فرمایا تمھین اختیار ہی مجھے کیا انکار ہی روشن قلب نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلیے جو جو امتحان مقرر ہین
اُنکو ملاحظہ فرمائیے صاحبقران روشن قلب کے ہمراہ کوہ پر تشریف لائے قلعہ بہت مستحکم پایا قلعے کے سامنے
میدان تھا اُس میدان مین ایک پتھر نصب تھا اُسپر کندہ تھا کہ جب طلسم کشا لوح لیکر یہانتک آئے تو اُسکو
لازم ہی کہ اپنی جراٴت دکھائے سامنے جو ایک چاہ معلوم ہوتا ہی اس چاہ مین کود پڑے جو جو مرحلے پیش ہین
اُنکو سر کرے جب سب مرحلون کو فتح کرکے واپس آئیگا تب شرط پائیگا صاحبقران جب اس عبارت کو پڑھ چکے
تو لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ ای طلسم کشا نام خدا لیکر اس چاہ مین بیباکانہ پڑو طلسم باطن کی یہی راہ
ہی اُسی کی فتاحی مشکل ہی امیر قریب چاہ آئے نام خدا لیکر اُس چاہ مین کود پڑے خواجہ اور یلداق باہر رہے
او صاحبقران جو اس چاہ مین کودے تھوڑی دیر کے بعد پاؤن امیر کے آشنا بہ زمین ہوئے صاحبقران

نے دیکھا ایک شہر آباد مین ہون تعجب ہوا لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا ای طلسم کشا لازم ہی کہ اپنے تئین
مہر افروز کے مقام پر پہونچا مگر اسکے فریب سے ہوشیار رہنا صاحبقران نے پتہ مہر افروز جادو کے مکان
کا دیکھا سب پتہ صاف صاف تحریر تھا صاحبقران اس طرف روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد ایک
باغ رشک گلزار جہان نظر آیا امیر اس باغ مین تشریف لیگئے دیکھا باغ مین ہر طرف تصویرین پتھر کی رکھی
ہین صاحبقران جس تصویر کے پاس گئے وہ تصویر غرق زمین ہو گئی امیر اس سانحے کو دیکھکر متحیر ہوئے
اور آگے بڑھے دیکھا درخت نہایت نفیس خوشبودار پھولے ہوئے ہین امیر جس درخت کے پاس گئے وہ
درخت بھی غرق زمین ہو گیا صاحبقران نہر کے قریب پہونچے نہر کو بہت صاف و شفاف پایا چاہا کہ ہاتھ دھوئین
جیسے ہی ہاتھ نہر مین ڈالا سب پانی خشک ہو گیا صاحبقران وہان سے اٹھے نہر کے قریب بارہ دری بنی تھی
صاحبقران نے بارہ دری کے اندر جانیکا ارادہ کیا بارہ دری نظرون سے غائب ہو گئی امیر وہان سے
پلٹے کچھ دور بڑھے تھے کہ نہر مین پانی بھی نظر آیا بارہ دری بھی دکھائی دی درخت بھی نظر آئے تصویرین بھی
دکھائی دین صاحبقران نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ یہ کارخانہ حکمت ہی جس مقام پر کھڑے
ہو وہین زمین کھودو ایک نقب ظاہر ہوگی اس نقب مین جانا جب راہ نقب طی ہو جائے تو پھر لوح کو
دیکھنا جو لکھا ہو اسپر عمل کرنا صاحبقران نے کمر سے خنجر نکالا زمین کھودی دہنہ نقب ظاہر ہوا صاحبقران
اس نقب کے اندر تشریف لیگئے بڑی دیر کے بعد روشنی نظر آئی صاحبقران نے دیکھا نقب کا منھ کھلا ہی
باہر تشریف لائے دیکھا ایک حجرہ پتھر کا سامنے بنا ہی قفل اس حجرے کا بند ہی امیر نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ
اس قفل کو بزور طلسم کشائی توڑو اور اس حجرے کے اندر جاؤ ایک شمع روشن ہی اسکو گل کرو پھر قدرت
خدا کا تماشا دیکھو صاحبقران اس قفل کے قریب آئے قفل کو توڑا حجرے کو کھولا دیکھا واقعی ایک شمع روشن
ہی امیر نے اس شمع کو گل کیا تاریکی ہو گئی سناٹے کی آواز صاحبقران کے کان مین آئی تھوڑی تک تاریکی
رہی اور سناٹے کی آواز آیا کی جب عرصہ ہوا تو وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی صاحبقران نے دیکھا
ایک تاجدار تخت پر بیٹھا ہی ارا کین سلطنت اپنی اپنی جگہ پر حاضر ہین دربار آراستہ ہی لوگ خوش وضع بیٹھے
ہین اس تاجدار نے صاحبقران کو دیکھا تعظیم کے لیے اٹھا عرض کی ای طلسم کشا آپکی ہمت و شجاعت
مین شک نہین واقعی آپ نے بہت بڑا کام کیا مگر اب لوح طلسمی میرے حوالے کیجیے مین طلسم کو درست کرونگا
آپ تشریف لیجائیے صاحبقران نے فرمایا آپ نے تو عجیب بات فرمائی جو میری سمجھ مین نہ آئی مین لوح
طلسمی آپکو کیون دیدون آپ کون ہین اس تاجدار نے جواب دیا مین بادشاہ ہون اس مرحلے کا مہر افروز
تاجدار میرا نام ہی آپکی ہمت و شجاعت سے بہت خوش ہوا اگر لوح مجکو عنایت فرمائیے جسقدر زر و جواہر کی ضرورت
ہو حاضر کیا جائے منصب و جاگیر کی خواہش ہو تو وہ بھی ممکن ہی امیر نے فرمایا ہمین کسی چیز کی ضرورت نہین
ہی محض اس طلسم کے فتح کرنے کی حاجت ہی طلسم کو فتح کرکے فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور سختگان
کو اسیر کرنا منظور ہے اگر یہ کافر ایمان لائینگے تو امان پائینگے ورنہ سب کو قتل کرونگا اسکے
بعد خانہ کعبہ جاونگا مہر افروز نے عرض کی ای طلسم کشا فیروز کون شخص ہی اور زمرد ثانی کون ہی اور بختگان
کسکا نام ہی صاحبقران نے کہا فیروز آپکے طلسم کا حاکم ہی مالک ہی زمرد ثانی ایک مرد کافر ہی جس نے اسکے پاس آ کے
پناہ لی ہی بختگان زمرد کا وزیر ہی مہر افروز نے عرض کی فیروز حاکم طلسم نہین ہی صاحبقران نے فرمایا کہ

آپ کسکو حاکم طلسم کہتے ہین مہرافروز نے کہا حکیم قرنظین ذوفنون حاکم طلسم تھے صاحبقران نے فرمایا
حکیم قرنظین قید ہوا ایکبار مین نے حکیم کو رہا کیا حکیم نے اسلام قبول کیا ایک مدت تک اپنے وطن خاص مین مگر
میرے پاس آئے تھے پھر اسیر ہوگئے اب انکی رہائی کی کوشش کر رہا ہون اس طلسم کو فتح کرون تو انکی
رہائی کی فکر کرون اور مقام قید انکا معلوم ہو تو جا کر رہا کر لاؤن مہرافروز نے جو یہ سنا کہا اے طلسم کشا
حکیم قرنظین کیونکر قید ہوا اور کیا مصیبت پڑی جو اسکو لوگون نے اسیر کر لیا اور وہ اسیر ہوگیا صاحبقران نے
سب کیفیت بیان کی مہرافروز نے کہا مین حکیم کو بھی رہا کرون گا مگر آپ لوح طلسمی مجھے دیدیجیے صاحبقران
نے کہا آپ حکیم قرنظین کو رہا کر کے کیا کیجیے گا مہرافروز نے عرض کی وہ ہمارے مالک ہین انھین بادشاہ طلسم
کرین گے انکے حکم کے بموجب کام کرینگے صاحبقران نے فرمایا جب آپ حکیم کو رہا کر کے لائیے گا اور حکیم مجھسے
لوح طلسمی طلب کرینگے تو مین انھین دونگا اور آپ لوگون مین یہ قوت نہین ہے کہ لوح مجھسے لے سکین مہرافروز نے
کہا اے طلسم کشا اس بات پر ناز نہ کرنا کہ اسقدر طلسم کو خراب کر کے آئے ہو یہ اور جگہ ہے یہان سحر بالکل نہین ہے
لوح سوائے خبر کے دوسرا کام نہین دیسکتی ہے صرف خبر دیدیگی کہ یہ امر تمھارے واسطے برا ہوتا ہے اگر تمھارے
امکان مین ہو تو اپنی جان بچاؤ صاحبقران نے فرمایا خدا ہے مین آفت سے بچائیگا جو آپ لوگون
کے مزاج مین آئے ہمارے حق مین برائی کیجیے مہرافروز نے بہت سمجھایا مگر صاحبقران نے قبول نہ کیا آخرکار
مہرافروز مجبور ہوا اپنے ملازمین سے کہا طلسم کشا کو گرفتار کرلو یہ میرے سمجھانے سے لوح نہ دیگا جبتک کچھ
دنون ایذا نہ اُٹھائیگا تب تک راضی نہوگا لوح چھین کر اسکو اسیر کرلو ملازمین مہرافروز صاحبقران کی طرف
بڑھے امیر نے تلوار میان سے لی ملازم قریب آئے صاحبقران پر ہاتھ ڈالا امیر نے ایک ملازم پر تلوار لگائی
سر اسکا اُڑ گیا خون کے بدلے اسکے حلق بریدہ سے دھوان نکلا صاحبقران کے دماغ مین دھوان
جو پہونچا امیر بیہوش ہوگئے مہرافروز نے اور ملازمین سے کہا طلسم کشا سے لوح لیلو ملازمین نے لوح صاحبقران
کے گلے سے اُتار لی امیر کو ہوش آیا اپنے ہاتھ پاؤن کو بیکار پایا صاحبقران مجبور ہوئے مہرافروز نے
کہا زندانخانہ مین بیجاؤ ملازمین صاحبقران کو قیدخانے مین لائے داروغہ زندانخانہ کو بلوایا جب
داروغہ آیا تو ملازمین مہرافروز نے صاحبقران کو داروغہ کے سپرد کیا اور تاکید کردی کہ قیدی کو کسی
قسم کی تکلیف نہ دینا یہ شخص بڑا اجری ہے اور ہمارے شہنشاہ نے فرمادیا ہے کہ جو خاطر ہوسکے اسکی خاطر کرو
داروغہ صاحبقران کو زندانخانہ مین لیگیا ملازمین مہرافروز واپس آئے داروغہ نے صاحبقران
سے عرض کی کہ اے طلسم کشا کچھ اپنے حسب و نسب سے آگاہ فرمائیے امیر نے اپنا حسب و نسب داروغہ
کو بتادیا داروغہ بھی مسلمان تھا صاحبقران زمان کا نام جو سنا امیر کے قدمونپر گر پڑا عرض کی مجھکو
اپنا غلام تصور فرمائیے ایک مدت سے اس طلسم مین ملازم ہون اور میرا طریق بھی خدا پرستی ہے یہان اپنے
تئین پوشیدہ کئے ہون کسی پر یہ راز ظاہر نہین ہے کوئی اسبات سے ماہر نہین ہے آپ غریب خانہ پر تشریف
لیچلیے مین انشاء اللہ تعالے آپکے دست و پا کا علاج بہت جلد کرونگا اور آپکو بہت جلد صحت ہوگی امیر کو
داروغہ اپنے گھر لیگیا صاحبقران کا علاج کیا امیر کو دو روز مین افاقہ ہوا صاحبقران نے کہا داروغہ صاحب
مجکو لوح لینا ضرور ہے اب مین لوح کی تلاش مین جاؤنگا داروغہ نے عرض کی لوح مہرافروز کے گلے مین ہے
آپ دربار مین اگر تشریف لیجائیے گا تو مہرافروز پھر گرفتار کریگا مین آپکو لوح لادونگا صاحبقران نے

فرمایا اگر یہ بات ہی تو مین مہر افروز کو ایک نامہ لکھتا ہون کسیکی معرفت وہان پہونچا دو داروغہ نے کہا اگر آپ
نامہ تحریر فرمائیے گا تو وہ مجھسے ضرور دریافت کریگا کہ کسنے علاج کیا جو ہاتھ پاؤن مین قوت ہوئی صاحبقران
نے کہا اگر یہ بات ہی تو تم اپنے ہاتھ سے لکھو مین مضمون نامہ بتاتا ہون داروغہ نے کہا یہ ممکن ہی امیر نے قلم
دوات طلب کیا داروغہ سے کہا لکھو کہ آپکو مین مکار نہ جانتا تھا میرا گمان یہ تھا کہ آپ مجھسے مردان عالم کیطرح
سے مقابلہ کرین گے مغلوب غالب کی اطاعت کریگا لیکن آپ نے اسکے خلاف کیا بمکر مجھے گرفتار کیا یہ بات
آپکی وضع کے خلاف ہی اگر آپ کچھ جرات کو کام مین لائین تو مقابلہ کیجیے مین تنہا رہون آپ لشکر کو لیکے لڑئیے داروغہ
نے یہ مضمون تحریر کیا جب نامہ ختم ہوا تو ایک ملازم کو دیکر مہر افروز کے پاس روانہ کیا غلام زندانخانہ وہ نامہ
لیکر روانہ ہوا مہر افروز کے پاس آیا نامہ دیا مہر افروز نے نامہ پڑھا اپنے دلمین منفعل ہوا وزرا سے کہا
طلسم کشا بڑا جری ہی جو کچھ اسنے لکھا ہی بہت صحیح ہی مین اس سے ضرور مقابلہ کرونگا اسکا علاج کرنا لازم
ہی وزرا نے کہا حضور جو بات ہونا تھی وہ ہو گئی اب مقابلہ کرنا بیکار ہی مہر افروز نے کہا بدنامی ہوگی مقابلہ
ضرور کرنا چاہیے وزرا خاموش ہو رہے مہر افروز نے نامہ کے جواب مین لکھا کہ مین مقابلہ کرنے مین بھی
عاجز نہین ہون آپ کے علاج کرنے کے واسطے آدمی روانہ کیے جاتے ہین جب آپکو صحت ہو جائے
تب مین مقابلہ کرونگا یہ جواب لکھکر صاحبقران کے پاس روانہ کیا ایک حکیم کو برائے علاج صاحبقران
بھیجا حکیم نے آکر صاحبقران کا علاج شروع کیا افاقہ تو ہو ہی چکا تھا دو روز مین صحت کامل شافی مطلق
نے عنایت فرمائی حکیم مہر افروز کے پاس آیا کہا مین نے طلسم کشا کا علاج کیا اب صحیح ہین اگر آپکو مقابلہ
کرنا منظور ہو تو پیام دیجیے مہر افروز نے کہا مین ضرور مقابلہ کرونگا بلکہ اسی وقت پیام طلسم کشا کے پاس
بھیجتا ہون یہ کہکر ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اگر آپکو مجھسے مقابلہ کرنا منظور ہو تو مین آپ کو
فرصت دیتا ہون آپ تشریف لیجائیے اور اپنی فوج کو لائیے اگر آپکو جانا گران ہو تو پتہ دیجیے کہ آپ کا
لشکر کہان ہی مین دو تین دن مین آپ کے لشکر کو یہان بلا لون کہ آپ اچھی طرح سے مقابلہ کر سکین یہ کہکر
صاحبقران کے پاس روانہ کیا نامہ دار نے نامہ امیر کو لا کر دیا صاحبقران نے اس نامے کو پڑھا
پشت پر لکھدیا کہ مجھے لشکر کے بلانے کی ضرورت نہین ہی مین لشکر کے بھروسے پر کسی سے جنگ نہین
کرتا ہون آپ اپنے لشکر مین سب کو درست کر لیجیے اور جس روز مزاج مبارک مین آئے مقابلہ کیجیے
نامہ دار کو یہ جواب دیکر رخصت کیا نامہ دار پھر مہر افروز کے پاس آیا جواب نامہ دکھایا مہر افروز نے
کہا طلسم کشا بڑا مرد شجاع ہی وہ لشکر کو کبھی نہ بلائیگا وزرا نے کہا پھر تنہا کیونکر مقابلہ کریگا مہر افروز نے
جواب دیا کہ ہمت تو اسمین ہی اسوقت اگر اسیر ہو جائیگا تو اسکے دل کی حسرت نکلجائیگی پھر جائے شکایت
باقی نہ رہیگی اور مین خود بھی اسیر کرکے رہا کر دونگا جب زیر ہوگا تو میری اطاعت قبول کریگا جب ایسا شخص
میرے پاس رہیگا تو کسکی مجال ہی جو مجھسے مقابلہ کر سکے ہمت اسکی دیکھیے کہ طلسم مین آیا تمام طلسم کو
درہم وبرہم کرکے لوح حاصل کرلی یہ بات امکان بشری سے باہر تھی مین ضرور اس سے مقابلہ کرونگا
یہ کہکر ایک دن مقابلے کیواسطے قرار دیا صاحبقران کو بھی اطلاع دی امیر سنکر خاموش ہو رہے مہر افروز
نے اپنے لشکر کے سو جوان چھانٹ کر نکالے انسے کہا تم لوگ مسلح و مکمل رہنا جسوقت مین تمکو اطلاع دونگا
میرے پاس آنا جوانان لشکر رخصت ہوئے مہر افروز نے صاحبقران کے پاس پہلے ایک رقعہ لکھا مضمون یہ

تھا کہ جس چیز کی ضرورت ہو آپ کے واسطے یہاں سے بھیجدی جائے اگر سلاح جنگ کی ضرورت ہو تو موجود ہین اگر
مرکب درکار ہو تو حاضر کیا جائے آپکے ہمراہ کچھ آدمیون کی ضرورت ہو تو آدمی بھیجے جاینَ صاحبقران نے
جو اس نامے کو دیکھا پشت پر لکھدیا ہمین کسی تنفس کی ضرورت نہین ہی مہرافروز خاموش ہو رہا اسی طرح
تین روز گذرے چوتھا روز مقابلے کا آیا صاحبقران زمان وقت نماز بیدار ہوئے فریضۂ سحری سے فراغت
کر کے سلاح ذات پر آراستہ کیے داروغہ نے عرض کی یا صاحبقران مین آپ کے ہمراہ چلونگا صاحبقران نے
فرمایا تمھاری کچھ ضرورت نہین ہی داروغہ نے عرض کی یا امیر مین ضرور چلونگا اگرچہ مہرافروز مجھسے بدظن
ہوگا مگر مجھے اسکا کچھ خیال نہین ہی صاحبقران زمان نے کہا مہرافروز کے یہان سے سب تماشہ دیکھنے
آئینگے تم بھی انھین لوگون کے ہمراہ آنا داروغہ نے عرض کی یا امیر مین آپکی طرف سے مقابلہ کرونگا
صاحبقران نے فرمایا اسکی ضرورت نہین ہی جب مین نے مہرافروز کے نامے کے جواب مین لکھدیا کہ مین
اپنے لشکر کو نہین بلانا چاہتا ہون تو اب تمھین کیون بیچاؤن داروغہ خاموش ہو رہا صاحبقران زمان ہتھیار
لگاکے میدان مین تشریف لائے اس طرف سے مہرافروز جادو مع ایک سو جوانان قوی ہیکل کے میدان مین
آیا صاحبقران زمان پیادہ پاتھے مہرافروز نے کہا ای طلسم کشا گھوڑا موجود ہی لے لیجیے تکلیف نہ کیجیے
صاحبقران نے فرمایا ہمین حریف کی مدد درکار نہین اگر خدا ہمین قوت بازو سے دلادیگا تو مرکب بھی
لے لینگے مہرافروز خاموش ہو رہا صاحبقران زمان سے کہا کہ آپ اپنے ارادے سے باز آئیے
مین آپ کو اسیر نہ رکھونگا آپکو اپنے شہر کا منتظم قرار دونگا صاحبقران نے فرمایا مین اس امر کو منظور نہین
کر سکتا ہون اگر آپ تجویز میری کیجیےگا تو مین آپ کی فرمانے کو بسر و چشم بجا لاؤنگا اسوقت مین مجھے
کچھ عذر نہوگا مہرافروز نے کہا آپ تنہا ہین میرے ہمراہ اسوقت سو آدمی ہین اسپر بھی آپ کو خوف نہین
ہی صاحبقران ثانی نے فرمایا ہم سوائے خدا کے اور کسی سے نہین ڈرتے ہین اگر تم لوگ سو ہو تو ہمین کچھ
خوف نہین ہی مہرافروز نے کہا مین حجت تمام کر چکا اب کچھ نہ عرض کرونگا یہ کہکے اپنی فوج کی طرف پلٹا
ایک جوان سے اشارہ کیا وہ گھوڑے کو چمکاکے میدان مین آیا صاحبقران پر آتے ہی وار کیا امیر
نے اسکے وار کو خالی دیکر ایک ہاتھ سے اسکی کلائی پکڑ کے طمانچہ مارا جوان گھوڑے سے چکر کھاکے دور گرا
صاحبقران نے گھوڑے کو چمکارا باگ پر ہاتھ ڈال دیا گردن پر ایک ہاتھ رکھدیا گھوڑا ٹھہرا صاحبقران
اسی مرکب پر سوار ہوئے مہرافروز حیران ہوگیا دوسرے جوان کی طرف اشارہ کیا وہ میدان مین آیا
امیر ثانی سے کہا ای طلسم کشا آپ نے اس جوان کو مار لیا مگر میری ضرب سے بچیے تو آپکی قوت و جرأت
کا قائل ہون امیر نامدار نے فرمایا یاوہ گوئی مردان عالم کے واسطے عیب ہی تم ایسے جری ہو کر اپنی تعریف
اپنے منھ سے کرتے ہو یہ بری بات ہے اس جوان کو غیرت آئی عرض کی یا صاحبقران آپ
بیشک صاحبقران ہین مین آپ سے مقابلہ نہ کرونگا اور آپکی اطاعت کرونگا امیر ثانی نے
فرمایا بھائی اپنے آقا کا خیال چاہیے ایسا نہو میرے ساتھ مصیبت مین گرفتار ہو اس جوان نے عرض
کی جو کچھ ہو مین آپ کی اطاعت سے منھ نہ موڑونگا صاحبقران نے فرمایا بھائی تمھین اختیار
ہی وہ جوان صاحبقران کے قدمون پر گر پڑا امیر ثانی نے گلے سے لگا لیا اپنے برابر جگہ دی اس
جوان نے عرض کی یا صاحبقران اگر ابکی بار کوئی مقابلے کو آئیگا تو مین اس سے مقابلہ کرونگا صاحبقران

نے فرمایا اگر وہ تمھارا نام لیکر پکارے تو تمھین اختیار ہو اور اگر میرا نام لے تو تم ہرگز نہ جانا مین مقابلہ کرونگا
میرا دستور یہ ہو کہ جو میرا نام لیکر پکارتا ہو مین ہی اسکے مقابلے مین جاتا ہون دوسرا نہین جاتا ہو یہان
یہ ذکر تھا مگر مہرافروز نے جو یہ کیفیت دیکھی اسکو بہت تعجب ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا کیا طلسم کشا
ساحر ہو یا کوئی عمل تسخیر اسکے پاس ہو کیسے شخص کو اپنا مطیع کر لیا جو یہان سے دعوی کر کے گیا تھا کہ مین
طلسم کشا کو ابھی اسیر کر کے لے آونگا مہرافروز کے ہمراہیون نے کہا پھر اب کیا حکم ہو مہرافروز نے
کہا ایک اور شخص برائے مقابلہ جائے مگر خبردار طلسم کشا سے نہ ملجانا سب نے کہا ہماری کیا حقیقت ہو
جو ہم طلسم کشا سے ملجائین یہ کہکر ایک جوان میدان مین آیا صاحبقران کو آواز دی امیر ثانی نے مرکب
آگے بڑھایا اس جوان نے وار کیا صاحبقران نے وار کو خالی دیا امیر نے فرمایا اے جوان تو دل کھول کے
وار کرلے میرے وار کا منتظر نہ رہ اسنے متواتر دس وار شمشیر کے صاحبقران پر کیے مگر امیر نے سب
وار اسکے خالی دیے ایک جگہ پر صاحبقران نے اسکی تلوار کو تلوار پر روکا کہا اے جوان ہوشیار ہوجا
اسنے سپر چہرے کے بچانے کو اٹھائی امیر نے تلوار لگائی سپر کو کاٹ کے مع خود سر کے چار حصے کیے سینہ مین در
آئی زین فرس تک ترائی مرکب کو کاٹا مرکب کے دو ٹکڑے ہوئے زمین کو بوسہ دیکے اٹھی صاحبقران
نے نعرہ تکبیر بلند کیا جوانان مہرافروز کی زبان سے بھی کلمات صفت و ثنا نکل گئے پھر خود ہی کچھ سوچ کے خاموش
ہوا مہرافروز نے تا شام چالیس جوان میدان کو روانہ کیے مگر سب امیر نامدار کے ہاتھ سے قتل ہوئے
جب آفتاب قریب غروب پہونچا تو مہرافروز نے آگے بڑھ کے عرض کی اے طلسم کشا آج ہمکو معاف فرمائیے
کل ہم پھر آپ سے مقابلہ کرینگے صاحبقران نے فرمایا جب آپکے مزاج مین آئے مین ہر وقت موجود ہون
کسی وقت مجھے عذر نہین ہو مہرافروز نے کہا اب آپ میرے یہان تشریف لائیے وہین رہیے صاحبقران
نے فرمایا مین آپ ہی کے یہان ہون مگر آج مین مجبور ہون نہین حاضر ہو سکتا یہ جو ایک جوان آپکے لشکر
سے میرے پاس آیا ہو مجھے اسکی خاطر لازم ہو اسنے اپنے مکان پر لیجانے کا وعدہ کیا ہو کل انشاء اللہ تعالے
دیکھا جائیگا مہرافروز واپس گیا صاحبقران زمان بھی اپنی طرف واپس آئے جوان مہرافروز امیر
کو اپنے مکان پر لیگیا شب بھر امیر اسکے یہان رہے صبح کو بعد سلاح ذات پر آراستہ کر کے میدان مین تشریف
لائے مہرافروز لشکر گران ہمراہ لیکر میدان مین آیا صاحبقران زمان مہرافروز کی طرف دیکھکے مسکرائے
مہرافروز نے گردن نیچی کر لی صاحبقران بھی خاموش کھڑے رہے مہرافروز نے ایک جوان کو امیر کے
مقابلے مین بھیجا اسنے آکر صاحبقران کو پکارا امیر نے گھوڑا آگے بڑھایا اسکے قریب آئے اسنے نیزے
کا وار کیا امیر نے وار کو روکا نیزہ بازی شروع ہوئی دو ہی تین طعنون مین صاحبقران نے اسکے ہاتھ
سے نیزہ نکال دیا نیزے کے نکلتے ہی اسکے چہرے کا رنگ اڑگیا چاہا تلوار مرکب صاحبقران پر لگاوے
امیر نے اسکے تیور دیکھے اسنے جھک کے وار کیا صاحبقران نے گھوڑے کی باگ کھینچی مرکب علیحدہ
ہوا تلوار اسکے ہاتھ سے نکل گئی جھونک مین منھ کے بھل زمین پر گرا صاحبقران نے باگ مرکب کی
ہاتھ سے چھوڑ دی گھوڑے نے پانون زمین مین لگائے یہ پہلے گر چکا تھا گھوڑے کی ٹاپون سے جسم اسکا
نگار ہو گیا مہرافروز نے دوسرے جوان کو بھیجا وہ بھی صاحبقران کے ہاتھ سے مارا گیا جب بیس جوان
لشکر مہرافروز کے قتل ہوئے تو اسنے جھلاکے اپنے لشکر کی طرف اشارہ کیا کہ سب ملکر طلسم کشا پر ٹوٹ

پڑے وسے لشکر والون نے جو اشارہ پایا سب صاحبقران پر ٹوٹ پڑے امیر پشت و پہلو سے ہوشیار ہو گئے
جنگ شیرانہ کرنے لگے صفون کو درہم و برہم کرتے ہوئے قریب مہرافروز کے پہونچے مہرافروز نے چاہا
پیچھے ہٹون صاحبقران نے دوال کمر مین ہاتھ ڈالکر اسکو مرکب سے اٹھا لیا اسیطرح لڑتے ہوئے
بہر قلب سپاہ مین آئے مہرافروز نے ہاتھ باندھکر امان طلب کی صاحبقران نے کہا اے مہرافروز امان
بے ایمان ممکن نہین مہرافروز مسلمان ہوا صاحبقران نے مہرافروز کو زمین پر رکھدیا مہرافروز نے
سپاہ کو روکا سب ہاتھ باندھکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے امیر نے سب کی خطا معاف فرمائی
مہرافروز بصدق دل مسلمان ہوا لوح صاحبقران کے حوالے کی اپنے مکان پر لایا امیر سے عرض کی
آپ تخت پر تشریف رکھیے مین خدمت کرون صاحبقران نے فرمایا اے مہرافروز ہمکو اگر تاج و تخت
کی پروا ہوتی تو ہفت اقلیم کی بادشاہت ممکن تھی مگر کیا کرین ہمارے کس کام کا ہے ہمین دین حق
کا رواج کرنا منظور ہے تمہارا تاج و تخت تمھین مبارک رہے ہم آج یہان ہین کل چلے جاینگے مہرافروز
نے کہا آپ اپنے ہاتھ سے میرے سر پر تاج رکھین صاحبقران نے خود مہرافروز کو تاج پہنایا اس روز ہر ایک
کو انعام و خلعت تقسیم ہوا صاحبقران تین روز تک مہرافروز کے مہمان رہے چوتھے روز امیر نے
فرمایا اب مجھے اور مرحلہ جات کی طرف جانا ہے اور پھر اپنے لشکر سے بھی ملنا ہے خواجہ کو مین کوہ خون رنگ
پر چھوڑ کے آیا ہون مہرافروز نے عرض کی آپ یہین تشریف رکھیے لوح لے لیجیے مین کل مرحلہ جات
کے حاکمون کو اطلاع دیتا ہون سب آپکے ہمراہ حکیم قرنطین ذوفنون کی رہائی کو چلین گے
صاحبقران نے وہین توقف فرمایا مہرافروز نے مرحلہ جات پر اطلاع کرائی سب مرحلون کے حاکم
جمع ہوئے مہرافروز نے کہا طلسم کشا کی اطاعت آپ لوگون پر واجب ہے کیونکہ ہم سب کے مالک ہین
اور حکیم قرنطین ذوفنون صاحبقران کی اطاعت اختیار کر چکے سب نے امیر کی اطاعت قبول کی
مہرافروز نے کہا آپ سب لوگونکو لازم ہے کہ برائے رہائی حکیم تشریف لیچلیے سب راضی ہوئے
صاحبقران نے کہا پھر آپ لوگ کیون تکلیف کرتے ہین خدا مالک ہے مین بہت جلد حکیم صاحب
کو رہا کر کے طلسم کی طرف روانہ کرونگا سب نے عرض کی ہم لوگ بھی رکاب سعادت انتساب کے ہمراہ
رہینگے شرف حضوری ہر وقت حاصل رہیگا امیر مجبور ہوئے دوسرے روز صاحبقران نے مہرافروز
سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنے سے ہرج ہوتا ہے بہتر یہ ہے آج یہانسے کوچ کیجیے سب لوگ تیار ہوئے پھر مہرافروز
نے اسی روز وہان سے کوچ کیا دوسرے روز کوہ خون رنگ کی جانب روانہ ہوئے
یہان یلداق وغیرہ منتظر تھے خواجہ کی عجیب کیفیت تھی روز صاحبقران کو یاد کرتے تھے روشن قلب
بھی کہتا تھا کہ بہت عرصہ ہوا خواجہ سب کو لیکر جاتے تھے دہنہ نقب کے پاس بیٹھے تھے انتظار امیر مین
عجب حالت تھی حسب معمول خواجہ ایک روز نقب کے پاس بیٹھے تھے کہ صاحبقران اسی راہ
سے تشریف لائینگے یلداق نے عرض کی خواجہ دیکھیے صحرا کیطرف سے گرد عظیم بلند ہوئی معلوم ہوتا
ہے کوئی لشکر آتا ہے خواجہ اسطرف دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران
عالیشان گھوڑے پر سوار عقب مین لشکر بیشمار ہیبت سے تاجدار انتظام لشکر کرتے ہوئے بڑے جاہ و جلال
سے لشکر آتا ہے خواجہ خوش ہو گئے کہا اے یلداق صاحبقران زمان تشریف لاتے ہین یلداق اور

خواجہ مین یہ باتین ہورہی تھین کہ روشن قلب جادو نے پکارکے کہا اے بلداق خواجہ کہان ہین
اطلاع کردو کہ صاحبقران تشریف لائے ہین مین بھی برائے استقبال جاتا ہون یہ کہکر روشن قلب
نے اپنے لشکر کو درست کیا کوہ کے نیچے آیا خواجہ بھی اسکے ہمراہ ہوئے بلداق بھی ساتھ چلا روشن قلب
قریب پہونچا گھوڑے سے اترا صاحبقران کے پایۂ رکاب کو بوسہ دیا عرض کی یا صاحبقران آپ نے
اس طلسم کو فتح کیا ورنہ دوسرے کی مجال تھی امیر نے فرمایا جو کچھ ہوا خدا کی مدد سے ہوا یہ باتین کرتے
ہوئے قلعے مین آئے سب لشکر اترا بدشواری جگہ ممکن ہوئی مگر سب لوگ قلعے مین نہ آسکے کچھ زیر کوہ
قیام پذیر ہوئے صاحبقران نے وہان قیام کیا دوسرے روز روشن قلب سے کہا مین نے درویش
کوہ نشین سے وعدہ کیا تھا وہان جانا ضرور ہے پہلے ایفائے وعدہ کرلون پھر اپنے لشکر کیطرف چلون
روشن قلب نے صاحبقران کو مرکب طلسم لاکر نذر دیا عرض کی آپ سوار ہوکر تشریف لیجائین یہ
مرکب آپکو درویش کے پاس پہونچا دیگا صاحبقران گھوڑے پر سوار ہوئے گھوڑے نے طرارہ بھرا
دم بھر مین صاحبقران کو درویش کے مقام پر پہونچایا درویش نے جو صاحبقران کو دیکھا خوش ہوگیا
عرض کی یا امیر بہت اچھے وقت پر آپ تشریف لائے اب فقیر کی کچھ وصیتین ملاحظہ فرمائیے یہ کہکر
ایک کاغذ صاحبقران کو لاکر دیا امیر نے اُسکو پڑھا لکھا تھا کہ اے صاحبقران بعد میرے آپ اپنے
ہاتھ سے مجھے غسل و کفن دیکر دفن کیجیے گا اور میرا لباس لیتے جائیے گا جب خزانۂ طلسمی مین پہونچیے گا
اس لباس کو نگہبان طلسم کو دکھائیے گا وہ آپ کو ایک تحفہ دیگا اُس تحفے سے آپکے بہت سے کام نکلینگے
اور میرا جسقدر اسباب ہے یہ سب فقرا اور مساکین کو تقسیم فرمادیجیے گا اور اسی قسم کی بہت وصیتین اُسمین
تحریر تھین صاحبقران نے فرمایا اے درویش یہ کیا کہا درویش نے عرض کی اب پیمانۂ عمر فقیر کا لبریز
ہوا یہ کہکر ایک انگوٹھی صاحبقران کو دی اور کہا یا صاحبقران جو شخص طلسم مراۃ العدم مین جائے
اُسکو یہ انگشتری دیجیے گا کہ یہ وہان بکار آمد ہوگی یہ کہکر زمین پر بیٹھا اور کلمۂ طیبہ زبان پر لایا آنکھین بند
ہوگئین دم نکل گیا صاحبقران نے بہت افسوس کیا اُسکی لاش کو اپنے ہاتھ سے غسل و کفن دیکر
دفن کیا وہانسے روانہ ہوئے مرکب طلسمی پر سوار ہوتے ہی امیر قلعے مین داخل ہوئے یہان سب لوگ
صاحبقران کے منتظر تھے امیر کو دیکھکر خوش ہوئے خواجہ امیر کے قریب آئے کہا یا صاحبقران درویش
نے آپکو کیا دیا امیر نے کہا سوائے غم اور کچھ نہین دیا خواجہ عمرو ثانی نے کہا یا صاحبقران اگر اُسنے کچھ دیا
بھی ہوگا تو آپ کیون ظاہر کرینگے امیر نے سب کیفیت درویش کی بیان کی کہا یہ اسباب اُسکا ہے اُسنے
وصیت کی ہے کہ غربا اور فقرا کو تقسیم کردیجیے گا خواجہ نے کہا پھر مجھسے سوا کون غریب ہوگا آپ مجھی کو دیدیجیے
مین شاہ صاحب کی فاتحہ بھی دلاتا رہونگا امیر نے کہا خواجہ تمھارا حق نہین ہے خواجہ نے عرض کی یا امیر
مین دیکھ لون کہ اسمین کیا کیا ہے صاحبقران نے خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے اُس رومال کو کھولا دیکھا
کچھ جواہرات بیش قیمت اسمین رکھا ہے خواجہ عمرو ثانی کی رال ٹپک پڑی کہا یا صاحبقران غریب
و محتاج اسکی قدر کیا جانین یہ تو آپ مجھے دیدیجیے تو بہت اچھا ہے صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم یہ لیکر
کیا کروگے مین تمھین خزانۂ طلسمی سے جواہرات بیش بہا دونگا خواجہ نے کہا وہ بھی دیجیے گا یہ بھی دیدیجیے
امیر نے کہا یہ ہرگز تم نہین پاؤگے جب مین لشکر مین جاؤنگا تو وہان غربا کو تقسیم کردونگا خواجہ مایوس ہوگئے

صاحبقران ایک روز وہان رہے دوسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور حصۂ اول اس طلسم کا فتح ہو جائے تو طلسم کشا کو لازم ہر کہ اپنے لشکر سے ملے اور طلسم ملحقات کے فتح کرنے کی تدبیر کرے صاحبقران نے سب سے کہا کہ کل یہان سے کوچ کرینگے سب لوگ تیار رہین یہ حکم سنکر سب تیار ہو گئے دوسرے روز وہان سے صاحبقران نے بڑے جاہ و حشم سے کوچ کیا اور اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر اُن کا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب ذکر لشکر صاحبقران کا ملاحظہ فرمایئے

کہ جب صاحبقران زمان کو بہت دن گذرے تو شاہزادۂ بدیع الملک بہت گھبرائے اور سردارون کی بھی عجیب حالت ہوئی مریخ آفتاب علم شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان کے پاس آیا عرض کی اے شہریار ابھی تک صاحبقران زمان تشریف نہین لائے ہین بدیع الملک نے فرمایا ابھی دم بہت گھبراتا ہر ارادہ ہر کہ مین تلاش مین صاحبقران زمان کے جاؤن اور جس طرح بن پڑے امیر کو تلاش کرکے لاؤن مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ تکلیف نہ فرمایئے مین جاتا ہون صاحبقران کا پتہ لگاتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ایک امر سب سے بہتر ہر کہ ہم تم ملکر سب یہان سے چلین مریخ نے عرض کی نسوان کا ساتھ ہر یہ کیونکر ہو سکتا ہر اگر آپ بھی تشریف لیجائینگے تو یہان ان لوگون کی کون خبر لے گا شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال نہ کرو مین اپنے سردارون کو یہین چھوڑتا جاؤنگا یہ لوگ مجھسے بڑھ کے خیال رکھین گے مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپکو اختیار ہر بدیع الملک نے سامان سفر درست کیا مریخ آفتاب علم کو اپنے ہمراہ لیکر کوچ کیا لشکر مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ شہزادہ بدیع الملک برائے تلاش صاحبقران گئے ہین اور مریخ آفتاب علم بھی ہمراہ ہر ایرج نامدار نے فرمایا ہم بھی برائے تلاش صاحبقران جائینگے رستم ثانی نے عرض کی مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگا ایرج نامدار نے رستم ثانی کو اپنے ہمراہ لیا انھون نے بھی دوسرے روز برائے تلاش صاحبقران کوچ کیا کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہر

کہ جب صاحبقران وہان سے روانہ ہوئے لشکر بیشمار ہمراہ تھا راہ مین صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اب فیروز کے پاس لشکر بھی نہین رہا ہر وہ کیونکر مقابلہ کریگا اور زمرد ثانی کو اب کہان پوشیدہ کریگا خواجہ نے کہا یا امیر کہین سے مدد طلب کریگا کوئی صورت نکالے گا صاحبقران نے فرمایا اُس سے کچھ بن نہ پڑیگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سامنے سے گرد اڑی خواجہ نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران کوئی لشکر آتا ہر امیر نے فرمایا جو ہوگا سامنے آئیگا یہ فرما رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ زمرد ثانی اور فیروز ستارہ پیشانی اور نخجگان اور بہت سے ساحران بے ایمان چلے آتے ہین امیر نے فرمایا خواجہ دیکھو فیروز آتا ہر خواجہ نے دیکھکر عرض کی یا صاحبقران طلسم سے کہین بھاگا جاتا ہر امیر نے فرمایا شاید ایسا ہی ہو یہ ذکر تھا کہ فیروز قریب پہونچا اور لگا نخجگان کی امید پر

پڑی اسکا رنگ اڑگیا فیروز سے کہا اے شہنشاہ آپ نے کچھ اور بھی ملاحظہ فرمایا یہ سامنے لشکر کسکا آتا ہے فیروز
نے دیکھا تو صاحبقران پر نظر پڑی فیروز نے جو یہ جاہ وحشم صاحبقران کا دیکھا بختگان سے کہا اسقدر
لشکر امیر کو کہانسے ممکن ہو گیا بختگان نے کہا یہ بعد کو پوچھیے گا پہلے اپنے بچنے کی تدبیر کیجیے آپ دیکھتے ہین
کہ صاحبقران کی نگاہ کیسی پڑ رہی ہے فیروز نے کہا اے بختگان اب کیا کیا جائے اگر مین بھاگتا ہون تو
تم لوگ یہین رہے جاتے ہو کچھ بن نہین پڑتا ہے اور اب لوح طلسمی صاحبقران کے پاس ہے مین سحر
بھی انکے سامنے نہین کرسکتا ہون اگر مین تجکو اپنے کاندھے پر بٹھا کے اونچا ہو جاؤنگا تو صاحبقران
لوح کا عکس ڈالین کے میرا سحر باطل ہو جائیگا زمین پر گر پڑونگا ہر طرح مشکل ہے بختگان نے کہا ایک
بات بہت آسان ہے اگر آپ قبول کرین تو مین عرض کرون فیروز نے کہا جو کچھ کہوگے مین منظور کرونگا
بختگان نے کہا آپ صاحبقران کے پاس جائیے مزاج کی کیفیت دریافت فرمائیے کہدیجیے کہ مین لشکر
کی تلاش مین جاتا ہون جب لشکر مہیا کرلونگا تو آپ سے لڑونگا صاحبقران کبھی آپ سے مقابلہ نہ
کرینگے فیروز نے کہا مین یہی کرونگا مگر خیال یہ ہے کہ کہین صاحبقران گرفتار نہ کرین بختگان نے کہا امیر
ہرگز گرفتار نہین کرینگے یہ انکا شیوہ نہین ہے اگر انسے کوئی منت کرتا ہے تو وہ فوراً اسکی بات منظور
کرتے ہین اور خلاف شجاعت انسے کوئی بات نہین ہوتی ہے فیروز نے کہا مین جاتا ہون یہ کہکر تخت سے
اترا صاحبقران کے قریب پہونچا عرض کی یا امیر آپ کہانسے تشریف لاتے ہین صاحبقران نے فرمایا
طلسم باطن کو فتح کرکے آتا ہون فیروز نے کہا مین لشکر کیطرف جاتا ہون لشکر مہیا کرلون تو آپ سے
مقابلہ کرون امیر نے فرمایا تمھین اختیار ہے جسوقت مزاج مین آئے مقابلہ کرنا فیروز نے عرض کی مجکو عرصہ ہوگا
آپ منتظر رہیے گا صاحبقران نے کہا مین موجود ہون جسوقت تمھارے مزاج مین آئے مقابلہ کرنا فیروز
پیچھے ہٹا صاحبقران نے کہا اے فیروز بیکار پریشان ہوتے ہو اب بھی کچھ نہین گیا ہے زمرد شاہ کو
میرے حوالے کرو اور حکیم کو رہا کردو تم اسلام قبول کرو مین یہانسے خانۂ کعبہ چلا جاؤنگا فیروز نے کہا
یا امیر جیسا کچھ ہوگا بعد ایک مقابلے کے دیکھا جائیگا ابھی مین ایک مرتبہ اور لڑونگا صاحبقران نے
فرمایا اپنی حسرت نکال لو فیروز روانہ ہو گیا بختگان سے آکر کہا اسوقت جان بچ گئی غضب ہو گیا
تھا صاحبقران کی وجہ سے سب لوگ خاموش رہے اگر امیر نہوتے تو تاجداران طلسم باطن مجھے
ہلاک کرڈالتے سب غصے کی نگاہون سے دیکھ رہے تھے مجھے تعجب ہے کہ طلسم باطن مین اسقدر وسعت
تھی کہ اتنی سلطنتین آباد تھین امیر نے فرمایا سب کو زیر کیا اب نہین معلوم کیا ارادہ ہے بختگان نے
جواب دیا کہ صاحبقران اب خزانۂ طلسمی کی طرف جائینگے پھر کچھ اور تدبیر کرینگے فیروز نے کہا مین جا
قیصر صفات باطن سے کل کیفیت بیان کرونگا وہ صاحبقران کو ضرور اسیر کریگا بختگان نے کہا دیکھا
جائیگا اسوقت جان بچگئی غنیمت ہوا فیروز اور بختگان اور زمرد تو یہ باتین کہتے ہوئے اسطرف
کو روانہ ہوئے صاحبقران زمان نے خواجہ سے کہا یہ سب باتین بختگان اور زمرد نے فیروز کو تعلیم
کین تھین ورنہ یہ ان باتون کو کیا جانے اسوقت جان بچاکر نکل گیا خواجہ نے کہا یا امیر کہان جائیگا
ایک دن ضرور قبضے مین آئے گا یہ باتین کرتے ہوئے صاحبقران آتے تھے کہ ایک جانب سے گرد
اٹھی امیر نے کہا اب کون آتا ہے خواجہ نے عرض کی نہین معلوم کچھ لوگ اسکے ساتھی ہونگے یہ کہا

رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا امیر نے دیکھا کہ شاہزادہ بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم گھوڑے
دوڑاتے ہوئے چلے آتے ہین صاحبقران نے فرمایا خواجہ بدیع الملک کو چین نہ آیا آخر میری تلاش
مین نکلے مریخ آفتاب علم بھی ہمراہ ہے خواجہ نے شاہزادہ بدیع الملک کی کل کیفیت بیان کی کہ فیروز
کی بیٹی کو اور ملکہ خوش نگاہ امریخ کی مان کو بلا لیا ہے لشکر مین ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی ہے وہان اُن
لوگون کو رکھا ہے صاحبقران نے کہا کیا نقصان ہے خواجہ نے عرض کی دونون آپ سے بہت خائف ہین
مجھسے مریخ آفتاب علم اور شاہزادہ بدیع الملک نے بہت بہت منت کی تھی کہ صاحبقران سے اسکی
بابت کچھ ایسے امور بیان کر دیجیے گا کہ وہ آزردہ نہون امیر نے فرمایا بہت اچھا کیا جب اُن لوگون نے
اسلام قبول کیا ہے تو اُنھین کافر کے پاس رہنا روا بھی نہین تھا خواجہ نے عرض کی مجھسے مریخ آفتاب علم
نے فیروز کی کیفیت بھی نہین بیان کی یہ باتین کرتے ہوئے قریب بدیع الملک کے پہونچے بدیع الملک
نے جو صاحبقران کو دیکھا گھوڑے سے اُتر پڑے مریخ بھی پیادہ ہوا صاحبقران بھی شاہزادہ
بدیع الملک کو دیکھ افراط محبت سے گھوڑے سے کود پڑے امیر کے پیادہ ہوتے ہی تمام لشکر
پیادہ ہو گیا بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا از لطافت صاحبقران دیکھا مریخ آفتاب علم
نے عرض کی آپ کے جانب صاحبقران کے خیالات بہت ہین اور آپکو اپنا قوت و بازو جانتے ہین شاہزادہ
بدیع الملک صاحبقران کے قریب آئے امیر نے بدیع الملک کو گلے سے لگا لیا دیر تک
گلے سے لگائے رہے پھر مریخ آفتاب علم کو گلے سے لگایا بدیع الملک سے لشکر کی کیفیت پوچھی
بدیع الملک نے سب کی خیریت بیان کی صاحبقران کو خوشی ہوئی فرمایا یہان سے لشکر کتنے فاصلے
پر ہے بدیع الملک نے عرض کی دو دن کی راہ ہے صاحبقران نے فرمایا اب بہت قریب آ گئے ہین
آج یہین قیام کرینگے کل پھر چلین گے تو لشکر مین پہونچ جاوینگے بدیع الملک نے عرض کی بہت اچھی
بات ہے یہ صحرا مجھے بہت پسند آتا ہے مین بھی یہی عرض کرنے کو تھا صاحبقران نے حکم دیا لشکر یہین ٹھہرے
بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لائے بدیع الملک کو بھی اپنے ہمراہ
لائے سب تاجدارون کو جمع کیا اور جسقدر لوگ تھے سب کو بلایا تاجدار بدیع الملک نوجوان کو دیکھکر
بہت خوش ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ سب صاحبون کو لازم ہے کہ بدیع الملک نوجوان کو مثل
میرے تصور فرمایئے اور اُنکے احکام مثل میرے کہنے کے تصور کیجیے جو یہ کہین آپ لوگ اس سے ہرگز انکار
نہ کیجیے گا سب نے عرض کی ہماری کیا مجال جو ہم خلاف حکم کرین بعد اسکے صاحبقران نے سب کو رخصت
کر دیا بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم اور تاجدار بارگاہ مین رہے بزم عشرت آراستہ ہوئی شب بھر
صاحبقران بیدار رہے جلسہ عیش برپا رہا صبح کو امیر نے صحبت برخاست کی نماز سحر پڑھی لشکر تو تیار
ہو چکا تھا صاحبقران بھی سلاح ذات پر آراستہ کر کے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادمون نے
مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی
راہ طے کی تھی کہ سامنے سے گرد اُڑی صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا شاید کوئی ہمارے لشکر
سے اور آتا ہے بدیع الملک نے عرض کی کیا تعجب ہے یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے
دیکھا کہ ملک ایرج نامدار اور رستم ثانی اور دو تین سردار آتے ہین صاحبقران زمان ہنسکر خاموش ہو گئے

ایرج قریب پہونچے صاحبقران نے گلے سے لگایا اُسی روز قریب شام صاحبقران اپنے لشکر مین داخل ہوئے سب سردارون کو امیر کے آنے کی بڑی خوشی ہوئی جلسۂ تہنیت برپا ہوا تین دن تک جلسہ رہا چوتھے روز صاحبقران نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا اے طلسم کشا یہ طلسم تمھارے ہاتھ سے فتح ہوا اب اور طلسم جو ملحقات کے ہین اُنکے فتاح اور لوگ ہین لازم یہ ہو کہ تم طرف خزانۂ طلسم کے جاؤ اور وہان قیام کرو اور اپنے سردارون کے نام لکھکر کسی کاہن کو دو اور طلسمون کے نام بھی اُسکو بتاؤ جسکے نام جس طلسم کی فتاحی ہو اُسکو اُس طلسم کے فتح کرنے کو روانہ کرو صاحبقران نے اُسی روز وہانسے کوچ کیا دوسرے روز خزانۂ طلسم مین تشریف لائے مال و اسباب جو کچھ تھا سب پر قبضہ کیا قلعۂ طلسمی مین جاکر مقیم ہوئے خواجہ دریادل پسر بزرجمہر کو طلب فرمایا سردارون کو بلایا جو سرداران نامی تھے اُنکے نام صاحبقران نے لکھکر خواجہ دریادل کو دیئے طلسمون کے نام تحقیق کیواسطے مریخ آفتاب علم کو بلایا اور فرمایا اے مریخ آفتاب علم طلسم ملحقات کے نام لکھکر دو مریخ آفتاب علم نے اُسی وقت سب طلسمون کے نام لکھکر صاحبقران کو دیئے امیر نے وہ اسم خواجہ دریادل کو دیے فرمایا یہ آپ ملاحظہ فرمایئے کہ کس سردار کو کس طلسم کیطرف روانہ کرون خواجہ دریادل نے فکر کی قرعہ پھینکا تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ یا صاحبقران طلسم بیت الجمال کی فتاحی آصف انجم طلعت کے نام نکلی ہو صاحبقران نے آصف انجم طلعت سے فرمایا آصف انجم طلعت خوش ہوئے مریخ آفتاب علم نے جو صاحبقران کے چہرہ کو متغیر پایا عرض کی یا امیر اُس طلسم کی فتاحی آسان ہو وہان کی سلطنت ایک عورت کے قبضے مین ہو خدا نے چاہا تو بہت جلد فتح ہوگا مریخ آفتاب علم یہ باتین کر رہا تھا کہ خواجہ دریادل نے کہا یا صاحبقران طلسم رنگین فلک کی فتاحی شاہزادہ سکندر فرخ لقا کے نام ہو سکندر فرخ لقا خوش ہوئے مریخ نے عرض کی آپکو یاد ہوگا کہ آپ حضرات نے ان طلسمون کا حال غلام سے سنکر جو باتین کین تھین شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے فرمایا خدا نے مراد پوری کی مریخ آفتاب علم نے عرض کی وہان کا بادشاہ جسکا نام مریخ لالہ رنگ ہو ساحر نہین ہو اور مرحلہ جات اُسکے سخت نہین ہین سکندر نے کہا اگر سخت بھی ہونگے تو خدا آسان کردیگا یہ باتین تھین کہ خواجہ دریادل نے پھر کہا یا صاحبقران طلسم بیت الحزن کی فتاحی شاہزادہ امیر الزمان کے نام ہو مریخ آفتاب علم نے کہا یہ مقام سخت ہو مگر محل خوف نہین ہو حاکم اُس طلسم کی ملکہ شاہ سیمین ساق ہو سحر مین طاق ہو طلسم بھی بہت بڑا ہو خواجہ دریادل نے کہا یا امیر طلسم ارژنگ یاقوت نگار کی فتاحی نور الدہر کے نام ہو اور طلسم بیت المال کی فتاحی خواجہ عمرو کے نام ہو مریخ ہنسا کہا خواجہ آپکو زر و جواہر بہت عزیز ہو طلسم کو فتح کیجیے مال بیشمار لیجیے خواجہ نے کہا مین باز آیا طلسم کا فتح کرنا میرا کام نہین ہو میری طرف سے صاحبقران جاکر فتح کرینگے جب طلسم فتح ہوجائیگا مین زر و جواہر وہانسے لے آؤنگا مریخ نے کہا فتاحی آپ کے نام ہو صاحبقران کیون فتح کرینگے خواجہ نے کہا میری اجازت سے فتح کرینگے مریخ نے کہا ایسا نہین ہوسکتا خواجہ نے کہا اور کسی سردار کو بھیجدو مین ہرگز طلسم فتح کرنے نہ جاؤنگا وہان بڑے بڑے ساحر ہونگے مین اُنکے مقابلے مین کیونکر جاؤنگا مریخ نے کہا مین آپ سے سب کیفیت وہان کی بیان کردونگا خواجہ نے کہا مین نہ سنونگا مریخ خاموش ہوا خواجہ دریادل نے کہا طلسم سحر آفرین کی فتاحی رستم ثانی کے نام ہو اور طلسم ذوفنون کی فتاحی شاہزادہ

شہنشاہ گوہر کلاہ کے نام ہو اور طلسم عفریت چہل پیکر کی فتاحی ہلاک ایرج کے نام ہو مرجح نے کہا یا امیر
یہ وہ طلسم ہو کہ جسقدر نام آپنے سنے اُنسے سخت ہو اسمین عجیب عجیب قسم کے لشکر ہین یہ طلسم بہت ہی
سخت ہو مگر اب جو ایک طلسم باقی ہو جسکا نام طلسم مراۃ العدم ہو وہ طلسم سب سے زیادہ ہو عفریت چہل پیکر
کی حقیقت نہین جو وہان کے ایک مرحلے کو فتح کرسکے اور طلسم چہل پیکر طلسم مراۃ العدم کے ایک درجہ
کے برابر ہو نہین معلوم وہ طلسم کسکے نام ہو یقین ہو سواے آپ کے اور اسکا فتاح کوئی نہوگا پھر خواجہ دریادل نے کہا
طلسم مراۃ العدم کی فتاحی بدیع الملک نوجوان کے نام ہو مرجح کا رنگ اُڑ گیا کہا یا صاحبقران بدیع الملک
نوجوان کی شجاعت و اقبالمندی مین فرد ہین امیر کو تردد ہوا مرجح نے عرض کی کچھ فکر نہ فرمائیے جب فتاحی
اُنکے نام ہو تو فتح ہوگا اُنکے دشمنون کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے گی امیر نے خواجہ دریادل سے فرمایا
آپ پھر ملاحظہ فرمائیے کہ بدیع الملک وہان سے بفتح و فیروزی واپس آئینگے کسی قسم کا گزند تو نہین پہونچنے
پائیگا خواجہ دریادل نے پھر دیر تک غور کرکے کہا یا صاحبقران طلسم کی فتاحی مین جو جو باتین ہوتی ہین وہ
سب پیش آئینگی آپ جانتے ہین کہ طلسم کی فتاحی مین کسی وقت راحت بھی بیشمار ہوتی ہو اور کسی وقت
رنج بھی بہت ہوتا ہو یہ سب باتین ہوتی ہین وہی شاہزادے کیواسطے بھی ہونی ہین اور دو سال مین یہ
طلسم فتح ہوگا بعد ختم سال سوم بدیع الملک نوجوان آپ سے ملین گے صاحبقران نے فرمایا مدت بہت
ہو مرجح آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اگر ایسا نہوگا تو بدیع الملک طلسم کیونکر فتح کرینگے اور
آپ زمرد شاہ کو کیونکر قتل کرینگے زمرد وغیرہ اُسی طلسم مین ہین صاحبقران نے فرمایا اگر میرے جانے
مین کوئی نقصان نہو تو مین بھی بدیع الملک کے ہمراہ جاؤن وہان زمرد بھی ہو اُسکو اپنے قبضے مین کرون
خواجہ دریادل نے کہا آپکا جانا مناسب نہین ہو آپ قلعہ طلسمی مین مقیم رہیے یقین ہو اس عرصے
مین ایکبار آپ سے بدیع الملک ملین صاحبقران مجبور ہوے اُس روز جلسہ مقرر کیا سب سردار
جمع ہوے صبح تک جلسہ رہا جب وقت نماز آیا سب نے نماز پڑھی سب سردار صاحبقران سے گلے ملنے کو آئے
سب نے اپنے اپنے مرکب طلب کیے اپنے اپنے سردار دنکو سامان سفر کا حکم دیا سب مسلح و مکمل ہوگئے
سب کے پہلے بدیع الملک نوجوان خدمت صاحبقران مین حاضر ہوے عرض کی یا صاحبقران مین
رخصت ہوتا ہون اجازت دیجیے امیر نے بدیع الملک نوجوان کے چہرے کی طرف بحسرت دیکھا دیر تک
دیکھا کیے پھر گلے سے لگایا عرصہ تک گلے لگائے رہے صاحبقران کی آنکھون مین اُسوقت آنسو بھر آئے
بدیع الملک سے کہا اگر کوئی رفیق ایسا مل جائے کہ دو چار روز مین خبر تمھاری ہم تک پہونچا سکے تو ضرور
اپنی خیریت سے مطلع کرتے رہنا اور واقعات جنگ سے آگاہ کرنا مرجح آفتاب علم نے عرض کی کیا
صاحبقران مین اکثر خدمت مین جایا کرونگا خبر خیریت لایا کرونگا امیر نے جو انگوٹھی درویش گوشہ نشین
سے پائی تھی بدیع الملک کو عنایت کی کہا مین جب لوح کی تلاش مین گیا تھا تو ایک درویش سے ملاقات
ہوئی تھی اُسنے مجکو دو چیزین دی تھین ایک تو اپنا جامہ دیا تھا اور کہدیا تھا کہ جب خزانہ طلسمی مین جائیگا
تو وہان کے مالک کو دکھا دیجیے گا وہ آپکو اسکے عوض مین کچھ دیگا مگر جب وہان گیا تو اُسکو زندہ نہ پایا
نہین معلوم وہ کیا شے مجکو دیتا اور یہ ایک انگشتری دی تھی اور کہدیا تھا کہ جو شخص طلسم مراۃ العدم کی فتاحی
کو جائے اُسکو یہ انگوٹھی دیدیجیے گا کہ اُس طلسم مین اس انگشتری کی وجہ سے بڑے بڑے کام نکلین گے لہذا تم اس

انگشتری کو پہن لو بدیع الملک نے صاحبقران کو سلام کرکے انگوٹھی ہاتھ مین پہنکر امیر سے رخصت ہوئے صاحبقران نے کہا مین تھوڑی دور تمہارے ہمراہ جاؤنگا بدیع الملک نے کہا آپ زحمت نہ فرمائین یہین تشریف رکھین اور سردار بھی آپ سے رخصت ہونے کو آتے ہین صاحبقران نے فرمایا جو آئیگا بارگاہ مین ٹھہر جائیگا مین چند قدم تمہارے ساتھ جاؤنگا اب نہین معلوم کب ملاقات ہو کیونکر ملین بدیع الملک کا بھی دل بھر آیا صاحبقران سے ہاتھ باندھکر عرض کی آپ کیون اسقدر رنج کرتے ہین اگر فضل خدا شامل حال ہے تو بہت جلد قدمبوسی سے مشرف ہونگا صاحبقران بدیع الملک سے باتین کرتے ہوئے آئے بارگاہ کے دروازے پر مرکب بدیع الملک حاضر تھا صاحبقران نے اپنا مرکب طلب کیا خادمون نے فوراً گھوڑا حاضر کیا بدیع الملک نے بہت چاہا کہ صاحبقران بارگاہ مین واپس جائین مگر امیر نے قبول نہ کیا جب سردارون نے دیکھا کہ صاحبقران بدیع الملک کے ساتھ جاتے ہین مجبور ہوکے سب امیر کے ہمراہ ہوئے بدیع الملک کے جملہ سردار نامی وگرامی بدیع الملک کے ساتھ ہوئے صاحبقران نے اپنے یہان سے بہت سا لشکر بدیع الملک کو دیا بلکہ ارادہ کیا تھا کہ مریخ آفتاب علم کو بھی بدیع الملک کے ہمراہ کردون لیکن بدیع الملک نے امیر کو منع کردیا اور عرض کی اگر آپ مریخ کو بھی میرے ہمراہ کردینگے تو میری خبر آپ تک اور آپکی خبر مجھ تک کیونکر پہونچیگی مریخ آفتاب علم کے یہان رہنے سے یہ فائدہ بڑا ہے علاوہ اسکے مریخ کی ہمراہی مین کچھ مستورات بھی ہین اگر مریخ آفتاب علم یہان نہونگے تو وہ بہت گھبرا جائینگی صاحبقران سمجھ گئے کہ ملکہ لیلا کیوجہ سے بدیع الملک مریخ کو نہین لیجاتا اس بات کو سوچکر صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو روک لیا اور باتین شروع کردین بہت کچھ سمجھایا اور یہ بھی فرمایا کہ تم ماشاء اللہ خود تجربہ کار ہو مگر ساحرون کے مکر ایسے ہوتے ہین کہ بڑے بڑے تجربہ کار گرفتار مکر ہوجاتے ہین ایسے امور کا خیال رکھنا بدیع الملک نے عرض کی اگر فضل خدا اور اقبال حضور شامل حال ہوگا تو اس طلسم کو فتح کرونگا صاحبقران بدیع الملک سے باتین کرتے ہوئے بہت دور تک آئے جب بدیع الملک نے دیکھا کہ امیر کو تکلیف ہوتی ہے ہاتھ باندھکر عرض کی یا صاحبقران اب آپ تکلیف نہ فرمایئے واپس جایئے امیر نے کہا اے بدیع الملک مین تمہارے ہمراہ چلونگا طلسم کے باہر رہونگا روز تمہاری کیفیت معلوم ہوتی رہیگی بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران اسقدر زحمت کی کیا ضرورت ہے خواجہ دریادل آپ سے فرما چکے ہین کہ سوائے میرے اور کسی کا جانا وہان مناسب نہین ہے امیر نے فرمایا طلسم کے اندر مین نہ جاؤنگا بدیع الملک نے کہا آپکو لوح طلسمی بھی خبر دے چکی ہے کہ آپ قلعہ طلسمی مین مقیم رہین کہ یہان آپکی تمنا بر آئیگی آپکا یہین رہنا مناسب ہے صاحبقران مجبور ہوئے بدیع الملک نے سلام کیا امیر بچشم اشکبار بدیع الملک کو رخصت کرکے واپس ہوئے دور تک پلٹ پلٹ کے بدیع الملک کو دیکھا کیے بدیع الملک بھی پلٹ پلٹ کے صاحبقران کو دیکھتے رہے جب بدیع الملک دور نکل گئے تو صاحبقران بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار یہان جمع تھے کہ امیر کے ہمراہ گئے تھے جب سب سردار ایک جا جمع ہوئے تو ایرج تاجدار نے صاحبقران سے عرض کی مجھے بھی اجازت ہو امیر نے ایرج تاجدار کو بھی رخصت کیا ایرج جانب طلسم چہل پیکر روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ آصف انجم طلعت صاحبقران کے پاس آئے اجازت چاہی امیر نے انکو بھی اجازت دی آصف انجم طلعت بھی سب سے ملکر جانب طلسم

بیت الجمال روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ سکندر فرخ لقا صاحبقران کے پاس آئے اور اجازت لیکر
سب سرداروں سے ملکر جانب طلسم رنگین فلک روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ امیر الزمان
صاحبقران کے پاس آئے امیر سے رخصت ہوئے سب سرداروں سے ملے جانب طلسم بیت الحزن
روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ نور الدہر نامدار صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر سے اجازت
طلب کی امیر نے اجازت دی نور الدہر سب سرداروں سے ملکر جانب طلسم ارژنگ یاقوت نگار روانہ ہوئے
انکے بعد شہنشاہ گوہر کلاہ حاضر خدمت صاحبقران ہوئے امیر سے رخصت ہوکر جانب طلسم ذو فنون روانہ
ہوئے انکے بعد رستم ثانی حاضر خدمت صاحبقران ہوے امیر نے انکو بھی اجازت دی رستم ثانی بھی
جانب طلسم سحر آفرین روانہ ہوئے جب سب لوگ جاچکے تو صاحبقران نے فرمایا ابھی تک خواجہ عمرو ثانی
نہین آئے انکی بارگاہ مین جاکر دیکھو کس انتظام مین مصروف ہین لوگ خواجہ کی بارگاہ مین آئے
دیکھا عمرو اپنے بستر خواب پر محو خواب ہین سرداروں نے خواجہ کو جگایا خواجہ اٹھے سب نے کہا آپکو صاحبقران
یاد فرماتے ہین سب سردار رخصت ہوکر جاچکے آپ ابھی تک آرام فرمارہے ہین خواجہ نے کہا پھر مین کیا کرون سب
نے کہا آپکو بھی جانا چاہئے اپنی تیاری کیجیے خواجہ نے کہا مین اپنی طرف سے صاحبقران کو بھیجدونگا
انکے ہمراہ چلا جاؤنگا سب نے کہا آپ صاحبقران کے پاس چلیے جیسا انکے مزاج مین آئیگا آپکو
کرنا ہوگا خواجہ صاحبقران کی بارگاہ مین آئے امیر نے فرمایا خواجہ سب سردار جاچکے تم ابھی تک یہین ہو
کسی سردار سے ملنے بھی نہ آئے خواجہ نے کہا کوئی سردار مجھسے ملنے نہین آیا مین کیون کسی سے ملتا امیر نے
فرمایا اب کیا ارادہ ہے خواجہ نے کہا ارادہ یہ ہے کہ آپ طلسم بیت المال مین تشریف لیجائین میری طرف سے
اس طلسم کو فتح کرین جو کچھ مال وزر وہان سے حاصل ہوگا مین لے لونگا امیر نے کہا خواجہ یہ بات ممکن نہین
کہ مین تمھارے ہمراہ جاؤن اور طلسم میرے ہاتھ سے فتح ہو فتاحی اس طلسم کی تمھارے نام ہے جبتک تم نہ
جاؤگے طلسم فتح نہوگا خواجہ نے کہا مین تو ہرگز نہ جاؤنگا نہ میرے پاس لشکر نہ مین نے آج تک کوئی طلسم فتح
کیا وہان کے قاعدے سے واقف نہین ساحرون کی بستی ذرا سے اشارے مین تو غیر ساحر کو گرفتار کرلیتے
ہین مین ہرگز نہ جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا اور لوگ جو گئے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ بدیع الملک
نوجوان صاحب تحفہ جات ہین انپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ دو ایک طلسم فتح کرچکے اور سب
سردار بھی بخوبی واقف ہین مین ہرگز نہ جاؤنگا صاحبقران مجبور ہوئے کہا خواجہ اگر تمھین یہ عذر ہے کہ لشکر
تمھارے پاس نہین ہے تو میرے یہان سے جسقدر چاہو لو خواجہ نے کہا آپ کے لشکر کے لوگ میری مرضی کے
موافق کام نہین کرینگے مین انکو اپنے ساتھ لیجاکر کیا کرون اگر میرے پاس اسقدر روپیہ ہوتا تو کچھ لوگ اپنے
ہمراہ ملازم کرکے لیجاتا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم اپنی مرضی کے لوگ ملازم کرلو جو کچھ انکی تنخواہ ہوگی
خزانہ سے مل جائیگی خواجہ نے کہا انکی تنخواہ خزانے سے ملیگی اور مین یہان سے طلسم مین انھین لیجاؤنگا
راہ مین جو صرف کی ضرورت ہوگی وہ کہان سے ممکن ہوگا دیکھیے جسقدر سردار گئے ہین سب کے ہمراہ
مال وخزانہ بیشمار ہے صاحبقران نے کہا آپکے ہمراہ بھی ہوگا خواجہ نے کہا پیشتر سب مہیا کردیجیے تو مین
جاؤن صاحبقران نے کہا تم ملازم کرو خواجہ نے کہا آپ مجھے روپیہ دیدیجیے مین ملازم کرلونگا اپنے ہاتھ
سے تنخواہ دونگا تا وہ لوگ بھی جانین کہ ہم خواجہ کے ملازم ہین امیر نے بہت کچھ مال وزر خواجہ کو دیا

خواجہ نے سب اُٹھاکر نذر زنبیل کیا کہا اب مین لشکر کی تلاش مین جاتا ہون یہ کہکر صاحبقران اور جملہ سرداروں سے رخصت ہوئے امیر نے کہا خواجہ لشکر کو تلاش کر کے کب تک آؤ گے خواجہ نے عرض کی جب میرا لشکر درست ہوجائیگا حاضر ہونگا صاحبقران خاموش ہوئے خواجہ روانہ ہوئے ان کو تو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر ان کا بھی وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور تیجگان کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ لوگ جو صاحبقران زمان سے اپنی جان بچاکر بھاگے راہ مین کہین مقام نہ کیا سرحد طلسم مراۃ العدم پر جاکر پہونچے اس طلسم کا یہ دستور تھا کہ بیرون سرحد ایک مسافر خانہ بنا تھا جو کوئی طلسم مین جاتا تھا پہلے مسافر خانے مین جاکر مقیم ہوتا تھا تین دن تک مسافر خانے مین رہتا تھا چوتھے روز ملک قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم کو خبر ہوتی تھی وہ گنجینۂ جمشیدی منگاتا تھا گنجینۂ جمشیدی مین پونے دوسو شبیہین تھین جس کو قیصر کہتا تھا کہ یہ پونے دوسو خداوندون کی روحین ہین جسکے قالب مین چھوڑ دون وہ خداوندی کرنے لگے گنجینۂ سامری مین سے ایک تصویر کو نکالتا تھا اُس سے کیفیت دریافت کرتا تھا اگر شبیہ لانے کی اجازت دیتی تھی تو اندر بلاتا تھا اگر شبیہ منع کرتی تھی تو نہین بلاتا تھا سوا اسکے اور کوئی تحفۂ سحر اسکے پاس نہ تھا گو سب کو گمان تھا کہ طلسم مراۃ العدم مین بڑے بڑے ساحر رہتے ہین مگر سحر اس کے یہان نہ تھا سب کارخانہ حکمت جاری تھا فیروز ستارہ پیشانی جو زمرد ثانی وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر گیا مسافر خانے مین جاکے قیام کیا ملازمین مسافر خانہ نے اسباب راحت سب مہیا کر دیا فیروز ستارہ پیشانی کو سب نے پہچانا کیفیت پوچھی فیروز نے سب حال بیان کیا ملازمین نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہمارے شہنشاہ آپ کے طلسم کو مسلمانون سے خالی کرا دین گے اور سب کو گرفتار کر لین گے آپ نے بہت اچھا کیا جو یہان تشریف لائے ہم لوگ آج ہی آپکی اطلاع کرین گے یقین ہے آپ کو یہان زیادہ رہنا نہ پڑے شہنشاہ بہت جلد آپ کو طلب کرین گے فیروز نے کہا بہت ہی اچھا ہو اگر آپ لوگ آج ہی میری اطلاع کر دین ملازمین اسیوقت فیروز سے رخصت ہو گئے ملک قیصر صاف باطن کو فیروز ستارہ پیشانی کے آنیکی اطلاع کی قیصر نے جو فیروز کی کیفیت سنی گنجینۂ سامری طلب کیا قفل کھولا کہا اے خداوند جمشید تشریف لایئے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے ایک پتلا الماس کا صندوقچے سے نکلا ملک قیصر نے سجدہ کیا پتلے نے کہا اے قیصر خداوند کو اسوقت کیون تکلیف دی قیصر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی بادشاہ طلسم فیروز آیا ہے آپ کی اجازت ہے مین اُسکو بلاؤن پتلے نے کہا خبردار اُسے نہ بلانا اگر بلاؤ گے تو بہت زک اُٹھاؤ گے قیصر خاموش ہو رہا کہا آپ تشریف لیجایئے پتلا صندوقچے کے اندر گیا قیصر نے کہا یا خداوند سامری آپ تکلیف فرمایئے کچھ حال آپ سے دریافت کرنا ہے ایک پتلا یاقوت کا صندوقچے سے نکلا قیصر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی میری ملاقات کو آیا ہے اگر حکم ہو تو اُسکو بلاؤن پتلے نے کہا مجھے اختیار ہے مین نہین جانتا قیصر نے کہا آپ بھی تشریف لیجایئے وہ پتلا بھی چلا گیا قیصر نے اسی طرح ہر ایک کو بلایا سب سے پوچھا سب نے کہا ہمکو اس بات مین دخل نہین ہے اگر تیرا جی چاہے بلا لے قیصر مجبور رہا ملازمین سے کہا خداوندون کی تو یہ ہوا ہے اب مین کیا کرون ملازمین نے کہا ہمکو حضور اس امر مین کیا دخل ہے ذرا سے دریافت فرمایئے قیصر

نے اُسی وقت وزرا کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو قیصر نے اس بات کو بیان کیا سب نے کہا کہ ایسے
شخص کا یہان آنا اور بے ملاقات ہوئے واپس جانا اچھا نہین ہو کیونکہ وہ بھی بادشاہ طلسم ہو اور اس کی بھی
بادشاہت بہت ہو اگر آپ نہ ملیے گا تو فیروز کو آپ سے ملال عظیم ہو گا قیصر نے کہا خداوندون کے احکام
نہ مانون وزرا نے کہا آپ خود جا کر ملیے اور مہانسرا مین دو چار روز قیام فرمایئے اُن کی دعوت وغیرہ وہین
ہو جس کام کو آئے ہون اُس کو دہین اُن سے دریافت فرمایئے قیصر کو یہ بات پسند آئی ملازمین سے کہا ہم طلسم
کے باہر جائین گے سامان سواری درست کرو قیصر نے وزرا سے کہا تم لوگ اور اسباب ضروری درست
کرو مین وہین اُن کی دعوت کرون گا وزرا نے کہا آپ تشریف لیجایئن ہم لوگ سب سامان درست کر دین گے
قیصر اُسی وقت روانہ ہوا یہان فیروز زمرد ثانی سے کہہ رہا تھا کہ اب وہان اطلاع ہوگی فوراً وہ طلب کرین گے
آپ اس طلسم کی بھی ترکیبین ملاحظہ فرمایئے گا ایسے طلسم بھی دیکھنے مین نہین آئے ہین یہان سحر بہت کم ہو جسقدر
عجائبات و غرائبات ہین سب حکمت کے ذریعے سے ہین زمرد ثانی بھی تعریف کر رہا تھا بختگان بھی احوال
سن سنکر خوش ہوتا تھا یہ باتین ہو رہی تھین کہ چند ملازمین مہانسرا مین فیروز کے پاس آئے کہا آپ یہان بیٹھے ہین
شہنشاہ آپ کے پاس تشریف لائے ہین فیروز خوش ہو گیا زمرد سے کہا مین کہتا تھا کہ جسوقت اُن کو خبر ہوگی
پہلے خود ہی میرے پاس آئین گے یہ کہکر اُٹھا زمرد و بختگان کو بھی اپنے ہمراہ لیا مہانسرا کے باہر آیا دیکھا
سامنے سے سواری ملک قیصر صاف باطن کی آتی ہو فیروز نے سلام کیا قیصر نے جواب سلام دیکر تخت
زمین پر اُتارا فیروز کے پاس آیا بغل گیر ہوا اپنے ساتھ فیروز کو مہانسرا مین لایا بڑے اعزاز سے پیش
آیا تھوڑی دیر کے بعد قیصر نے فیروز سے کہا آپ کے تشریف لانے کی کیا وجہ ہو جو اسطرح تشریف لائے
ایک بار آپ نے اور بھی سرفراز فرمایا تھا وہ آپ کا جاہ و حشم آجتک نہین بھولا اب دشمنون پر کیا مصیبت ہو
جو اسطرح آئے فیروز نے کہا بھائی صاحب مسلمانون نے سب جاہ و حشم کو مٹا دیا غریب و محتاج بنا دیا جان
ہی بچ گئی بڑی بات ہوئی اگر مین آپ کے یہان نہ آتا تو جان نہ بچتی سب ساحران نامی قتل ہوئے استاد اسوقت
تک اسیر ہین جو کچھ مین نے اپنے سحر کے زور سے بنایا تھا وہ سب مٹ گیا حکیم صاحب کی جو چیزین ساختہ تھین
جسے ہم لوگ طلسم باطن کہتے تھے وہ سب بھی برباد ہوئین گھر بھی تباہ ہو گیا مین مجبور ہو کر یہان چلا آیا قیصر
نے بہت افسوس کیا کہا آپ سے اور اہل اسلام سے کیونکر جنگ آغاز ہوئی بنائے مخاصمت کی وجہ
بیان فرمایئے فیروز نے اس کو نہ پوچھیے سب میری قسمت کی خوبیان تھین قیصر نے کہا صاف
صاف بیان کیجیے فیروز نے زمرد ثانی کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ بخوف اہل اسلام میرے یہان
تشریف لائے مین نے آپ کو اپنے یہان رکھا مسلمان بھی آپ کے آنے کے بعد آئے اسی وجہ سے
جنگ شروع ہوئی قیصر نے کہا یہ کون صاحب ہین فیروز نے زمرد کی سب کیفیت بیان کی قیصر
نے کہا اب آپ کا کیا ارادہ ہو فیروز نے کہا مین چاہتا ہون کہ طلسم پر قبضہ پھر ہوجائے گو اب طلسم مین کیا
باقی رہا ہو مگر مین پھر سب درست کر لون گا دو تین برس کے عرصے مین پھر وہی کیفیت طلسم کی ہو رہیگی گو اب
طلسم باطن کا بننا تو ممکن نہین مگر دربند اور مرحلے سب درست ہو جائین گے قیصر نے کہا آپ توقف
کرین مین آج آپ کے بلانے کے لیے گنجینہ جمشیدی سے دریافت کیا تھا سب خداوندون کی یہی رائے ہوئی
کہ یہان بلانا اچھا نہین ہو مین خاموش ہو رہا دو چار روز کے بعد مین پھر گنجینہ سامری کو دیکھون گا اگر

آپ کے آنے کی راے سب نے دی تو مین آپکو طلسم کے اندر لیچلونگا آپ وہان چین سے رہیے گا طلسم آپ کا
بہت جلد دلادونگا اور ہر ایک مسلمان کو گرفتار کر کے آپکے حوالے کر دونگا فیروز نے کہا آپ کو اختیار ہے مین
آپ سے مدد طلب کرنے آیا ہون قیصر نے کہا مین موجود ہون ہر حال مین آپکی شرکت کرونگا اور اگر گنجینۂ
جمشیدی آپکے آنے پر راضی نہوگا تو مین آپکے واسطے اسی مہانسرا کے قریب ایک مکان تیار کرا دونگا
آپ اُس مکان مین بیخوف تشریف رکھیے گا مین سب انتظام درست کر دونگا فیروز خوش ہوا قیصر تھوڑی دیر ٹھہر
کے فیروز سے رخصت ہوا اپنے طلسم مین آیا وزراکو بلایا سب حال بیان کیا وزیرون نے کہا بڑے تعجب کی
بات ہے کہ مسلمانون سے فیروز دب جائین اور وہ سب طلسم غارت کرین ہمنے ہر ایک شخص سے سنا
ہے کہ مسلمان سحر نہین جانتے اور فیروز کے یہان بڑے بڑے ساحر تھے پھر غیر ساحر نے ساحرون کو کیونکر قتل کیا
ہوگا قیصر نے کہا کوئی بات تو ایسی ہوئی کہ اُن لوگون نے طلسم کو برباد کیا وزیرون نے کہا پھر آپ کی کیا راے
ہے قیصر نے کہا مین فیروز کی مدد ضرور کرونگا میرا اُسکا طلسم ایک ہے مین فیروز کو اپنا دوست جانتا ہون
اُس سے مجھے ہر طرح کی امید ہے مین مسلمانون کو اسیر کر کے اُسکے حوالے کرونگا اور اُسکے طلسم مین عجائبات
اور کل سامان طلسم بناؤنگا وزیرون نے کہا آپ کو اختیار ہے ہم کچھ نہین عرض کر سکتے ہین قیصر نے کہا تم لوگون کی کیا
راے ہے وزیرون نے کہا ہماری راے یہ ہے کہ آپ کچھ لشکر فیروز کے حوالے کیجیے خزانہ دیجیے روانہ کر دیجیے وہ پھر جاکر
مقابلہ کرے آپکو کیا ضرورت ہے جو اسقدر کوشش فرمایئے قیصر نے کہا یہ نہین ہو سکتا ہے کہ مین اُسکو ٹال دون
وزیر خاموش ہو رہے فیروز نے دوسرے روز پھر گنجینۂ جمشیدی طلب کیا صندوقچے کو کھولا آواز دی اے
خداوند جمشید مجھے آپ سے عرض کرنا ہے تھوڑی کے واسطے تکلیف فرمایئے الماس کا پتلا صندوقچے سے
نکلا قیصر نے کہا اب آپ کی کیا راے ہے مین فیروز کو بلاؤن اور اُسکی مدد کرون پتلے نے کہا اگر تو فیروز کو
یہان بلائیگا اور اُسکی مدد کریگا تو مسلمانون سے بڑی لڑائی پڑیگی ہملوگون کو دخل دینا ہوگا بے ہمارے
لڑائی فتح نہوگی تیرے طلسم کی طرف ایک شخص آتا ہے ارادہ اُسکا یہ ہے کہ طلسم کو فتح کرے اب تجھے لازم ہے کہ
بندوبست اچھی طرح کرا اب کی سال طلسم پر سخت ہے اور تین سال تک طلسم پر آفت آتی رہیگی بڑا خوف ہے
جو بات کرنا بہت سمجھ کے کرنا مسلمانون کو یہ نہ جاننا کہ یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین سب مسلمان بلا کے ہین سامری کی
مجال نہین جو اُن سے مقابلہ کر سکے قیصر نے جو شبیہ جمشید سے یہ بات سنی گھبرا گیا کہا یا خداوند میرے طلسم مین
سحر تو بالکل نہین ہے اور نہ مین سحر کر کے کسی سے مقابلہ کرتا ہون کل اشیا میرے یہان حکمت کے ذریعے
سے بنے ہین مسلمان اور ساحر اور ہر ایک شخص یہان عاجز ہے کسیکی مجال نہین جو یہان آسکے اور طلسم
کو فتح کر سکے شبیہ جمشید نے کہا اس خیال مین نہ رہنا مجکو اب طلسم کی عمر ختم معلوم ہوتی ہے قیصر نے کہا
اس طلسم کی عمر کبھی ختم نہین ہو سکتی آپ ایسی بات فرماتے ہین یہ طلسم ہمیشہ یونہین رہیگا شبیہ جمشید نے
کہا اے قیصر اس دھوکے مین نہ رہنا ورنہ تو زک اُٹھائیگا اور فیروز کو اپنے یہان نہ بلانا اُس کے
ساتھ زمرد شاہ ہے اس کی سبز قدمی مشہور ہے جہان گیا اُس طلسم کو پھر سلامت رہنا نصیب نہوا اگر یہان آگیا
تو اپنے ساتھ آفت لائیگا قیصر نے کہا مین فیروز کو اپنے یہان نہ لاؤنگا اُسکے واسطے وہین ایک مکان
بناتا ہون وہ وہین رہیگا کچھ خزانہ کچھ لشکر دیکر اُسے روانہ کر دونگا شبیہ جمشید نے کہا یہ اچھی بات ہے کہ
اُسکو کچھ خزانہ کچھ لشکر دیکر روانہ کر دو صاف صاف حال اُس سے بتا دو کہ ہمین حکم خداوند نہین ہے تمکو بلا

نہین سکتے ہین قیصر نے کہا مین آج ہی اُنکو رخصت کر دونگا آپ تشریف لیجایئے شبیہ جمشید صندوقچے
مین گئی قیصر نے وزرا سے کہا اب مین مجبور ہون کہ خداوند کی راے مطلق نہین ہے کہ مین فیروز کو بلاؤن وزرا نے
کہا ہمنے پہلے ہی آپ سے عرض کیا تھا اگر آپ نے ہمارا کہنا قبول نہ فرمایا اب دیکھیے نہ آخر خداوند کی بھی یہی راے
ہوئی قیصر نے کہا مین ابھی جا کے سب کو رخصت کرتا ہون مگر آپ لوگ یہ انتظام کرین کہ لشکر مین جو جو
لوگ لائق چھانٹنے کے ہون اُنھین مسلح و مکمل کر کے طلسم کے باہر لائیے اور خزانہ تھوڑا سا ساتھ کر لیجیے شہر
گردستان مین سے دو چار پہلوان جو لائق رہنے کے نہ ہون اُنھین لے لیجیے دو تین حکیم ہمراہ کر کے ایک
لشکر درست کر لینا ضرور ہے مین یہ سب فیروز کے سپرد کر کے اُس کو رخصت کر دونگا وزیر اُسیوقت روانہ ہوے
لشکر مین سے ایک ہزار سوار اور کچھ پیادے چن لیے باقی کچھ اور لوگ تازے ملازم کیے شہر گردستان
مین جا کر چند پہلوان جو نحیف الجثہ تھے اُنکو ہمراہ لیا کچھ خزانہ بہم پہنچایا چار حکیم ساتھ لیے وہان سے
طلسم کے باہر آئے قیصر ان سب سے پہلے فیروز کے پاس آگیا وزرا جو لشکر اور خزانہ لیکر آئے تو فیروز
نے قیصر سے کہا کیا یہ لشکر آپ کا ہے کہان جاتا ہے قیصر نے کہا اب یہ لشکر آپکا ہے آپ کے ہمراہ جائیگا مین مجبور
ہون کہ خداوند کی راے نہین ہے کہ آپ لوگون کو طلسم کے اندر بلاؤن یا براے مدد آپ کے ہمراہ چلون
یہ لشکر میرا موجود ہے خزانہ بھی حاضر ہے آپ جائین مسلمانون سے جنگ کرین اگر کسی قسم کی ضرورت پھر لاحق
ہو تو مجھے اطلاع دیجیے گا مین ضرور آپ کی شرکت کرونگا فیروز مایوس ہو گیا کہا آپ نے ایسے وقت پر میرا
ساتھ چھوڑا کہ مین اپنا کفیل کسیکو نہین پاتا ہون قیصر نے کہا آپ ہراسان نہون لشکر مین دیتا ہون یہ لوگ
وہ ہین جو کسی سے زیر نہونگے میرا لشکر خاص ہے اسی کے بھروسے پر مین دعوی کرتا ہون ان لوگون کی جرأت
پر مجکو ناز ہے آپ ان کو اپنے ہمراہ لیجائین مسلمانون سے مقابلہ کرین اگر پھر آپ کو لشکر کی ضرورت ہوگی تو مین
روانہ کر دونگا اور اگر موقع ملیگا تو مین خود آؤنگا آپ تشریف لیجایئے فیروز مجبور ہو کے اُسی روز
وہان سے روانہ ہوا لشکر و خزانہ جو کچھ قیصر نے دیا تھا اپنے ہمراہ لیا زہرہ نے کہا اب کیا ہوگا آپ
کے پاس لشکر بہت کم ہے حمزہ سے کیونکر مقابلہ کیجیے گا فیروز نے کہا مین اب دوسرے طلسم مین جاؤنگا
وہان سے کچھ مدد لونگا اسی طرح مین ہر ایک طلسم سے مدد لیتا ہوا اپنے طلسم مین پہونچونگا ایک بار حمزہ سے پھر
مقابلہ کرونگا زہرہ نے کہا اب آپ کس طلسم مین چلیے گا فیروز نے کہا اب مجھے آفتاب ہزار سر کے یہان جانا ہے
جیسے وہ مہرہ لینے کو گیا ابتک واپس نہ آیا معلوم ہوتا ہے بخوف جان اپنے طلسم مین بیٹھ رہا ہے بختگان نے کہا
یقین ہے آفتاب کے یہان بھی لشکر ہو فیروز نے کہا اُس طلسم مین کس بات کی کمی ہے سبھی کچھ ہے بختگان نے کہا
آپ وہین چلکر مقیم ہو جیے اور ہر ایک طلسم مین خط روانہ فرمایئے فیروز نے کہا دیکھا جائیگا یہ باتین
کرتا ہوا فیروز ایک صحرا مین پہونچا تورج اُس کے ہمراہ تھا اُس نے لشکر کو روکا فیروز
نے تورج سے کہا یہان لشکر کو کیون روکتے ہو تورج نے کہا یہان بعض لوگ ایسے ہین جو مجھے بہت
اچھی طرح جانتے ہین مجکو اُن سے ملنا ہے اگر وہ لوگ مل جائینگے تو لشکر اور زیادہ ہوگا کچھ مدد دینگے فیروز نے کہا
بہت اچھی بات ہے تدبیر کرو تورج نے لشکر کو اُتارا جب سب لوگ بارگاہون مین چلے گئے تورج اپنی بارگاہ
مین گیا تھوڑی دیر کے بعد گھوڑے پر سوار ہو کے شہر کی طرف روانہ ہوا اُس صحرا سے دس کوس پر شہر
کلچین تھا بادشاہ وہان کا کلچین تاجدار جادو تھا وہ تورج کو اچھی طرح سے جانتا تھا بہت مانتا تھا جب

تورج اُس شہر مین ہونچا گلچین تاجدار کے مکان کے برابر آیا دربانون سے اپنے اطلاع کرائی بادشاہ کو جو
خبر معلوم ہوئی تورج کو اپنے پاس بلایا تورج نے سامنے جا کر سلام کیا گلچین تاجدار نے کہا اے تورج یہ تم
کس کیفیت سے آئے لشکر تمھارا کہان ہی تورج نے اپنی تباہی و بربادی کی سب کیفیت بیان کی گلچین نے بہت
افسوس کیا کہا اب کسی قسم کا خیال نہ کرو بے خوف میرے پاس رہو لشکر میرا موجود ہی جو چاہو ان لوگون سے کام لو
تورج نے فیروز کا حال بیان کیا گلچین نے کہا فیروز ستارہ پیشانی بڑا بادشاہ تھا اُس پر کیا
آفت پڑی جو مسلمانون سے زیر ہو گیا تورج نے کہا مین نے آپ سے سب کیفیت اُنکی بیان کر دی گلچین نے کہا اُسکو
بھی لے آؤ وہ بھی ہمارے یہان رہے لشکر لو مسلمانون سے مقابلہ کرو تورج نے کہا مین جاتا ہون اپنے
ساتھ سب کو لاتا ہون گلچین نے کہا ضرور لاؤ مین فیروز کی مدد کرون گا تورج اُسیوقت وہان سے
روانہ ہوا فیروز کے پاس آیا سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا مین جو وہان جاؤن گا تو آفتاب کے یہان
نہ جا سکون گا تورج نے کہا پہلے ان سے مل لیجیے لشکر وغیرہ آپ کو یہان سے ملیگا پھر یہان سے آفتاب کے
یہان تشریف لے چلیے گا فیروز راضی ہوا تورج نے اُس روز تو وہین قیام کیا دوسرے دن مع فیروز
و زمرد ثانی و بختگان گلچین کے پاس آیا فیروز کی ملاقات کرائی گلچین نے فیروز کی بہت خاطر کی سب
حال فیروز سے پوچھا زمرد سے بھی بخاطر پیش آیا کہا آپ لوگ خاطر جمع رکھین مین مسلمانون کو خوب راضی کرون گا
اُن لوگون نے بہت سر اُٹھایا ہی آپ لوگون کو جو رکن مذہب سامری و جمشید مانے جاتے تھے اس طرح ستایا
مین ان کی بنیاد مٹاؤن گا فیروز نے کہا مین آفتاب ہزار سر کے طلسم مین جاتا ہون اُس سے بھی مدد لونگا
اور لوگون سے بھی کہون گا کچھ دنون تامل فرمائیے جب مین ان لوگون سے مل آؤن گا اُسوقت آپ سب سامان
کیجیے گا گلچین نے کہا آپ تو کہین جانے کی ضرورت نہین ہی مین سب کو اطلاع کرا دون گا بلکہ اکثر شاہان
طلسم سے ملاقات ہی مین اُنکو بھی خط روانہ کرتا ہون سب آپ کی مدد کرینگے اور اب آپ کو کسیکی مدد کی کیا ضرورت
ہی مین تو اقرار کرتا ہون فیروز نے کہا آپ کا فرمانا بجا ہی مگر مسلمان قیامت برپا کر دیتے ہین مین تین بار لشکر
کشی کر کے گیا ہر مرتبہ شکست اُٹھائی آخر مجبور ہو گیا اُن لوگون نے طلسم فتح کر لیا مین کچھ نہ بنا سکا گلچین نے
کہا آپ خاطر جمع رکھین جب مین مسلمانون پر غالب نہ آؤن گا تو اور لوگون سے مدد طلب کرون گا فیروز
نے کہا مین آپ کی خوشی کرونگا کہین نہ جاؤنگا مسلمانون سے لڑونگا گلچین نے کہا ایک ہفتہ آپ یہان
تشریف رکھیے مین سامان لشکر کشی درست کرتا ہون بعد ایک ہفتہ کے آپ کو ہمراہ لیکر آپ کے طلسم کیطرف
چلون گا فیروز سے تورج نے کہا اب آپ کو کیا تردد ہی جو کچھ شہریار کہتے ہین آپ منظور فرمائیے عذر نہ کیجیے
دیکھا جائیگا فیروز نے کہا مجھے آفتاب ہزار سر کا خیال تھا اگر وہ بھی ہوتا تو بہت اچھی بات تھی تورج نے
کہا جب یہان سے کوچ کیجیے گا اُسوقت آفتاب ہزار سر کے یہان بھی تشریف لیجایے گا فیروز نے
منظور کیا گلچین نے اُسی روز اپنے وزرا کو بلایا کہا ہمارا حکم سب کو پہونچا دو کہ ہم بعد ایک ہفتہ کے یہان سے
سفر کرین گے وزرا نے لشکر مین یہ خبر پہونچائی سب نے تیاریان سفر کی کرنا شروع کین سات دن تک
سب لوگ تیاری مین مصروف رہے آٹھوین روز گلچین نے زمرد اور فیروز ستارہ پیشانی اور تورج
اور بختگان کو مع لشکر طلسم مراۃ العدم وہان سے کوچ کیا اپنا لشکر بھی بہت ہمراہ لیا فیروز نے
کہا مین آفتاب ہزار سر کو ضرور ہمراہ لون گا گلچین نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہی تو اُسی طرف تشریف

لے چلیے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہان سے وہ طلسم کتنی دور ہی گلچین نے کہا طلسم آفتاب ہزار سر یہان سے
بہت نزدیک ہی فیروز نے کہا پھر چلنے مین کیا عذر ہی تشریف لیچلیے گلچین فیروز کو لیکر طلسم آفتاب کی
طرف روانہ ہوا جب سے قریب طلسم کے پہونچے تو فیروز ستارہ پیشانی نے کہا آپ سے بھی رسم ہی یا نہین گلچین نے کہا مین آفتاب
ہزار سر کو جانتا ہون مگر وہ مجھسے نہین واقف ہی فیروز نے کہا مین نامہ لکھتا ہون آپ اپنے
یہان کے ساحر کی معرفت طلسم مین بھجوا دیجیے گلچین نے کہا آپ نامہ لکھیے فیروز نے آفتاب ہزار سر
کو نامہ لکھا مضمون نامہ کا یہ تھا کہ اے آفتاب ہزار سر تم جس روز سے آئے اب تک اپنی خیریت سے بھی نہ مطلع
کیا یہان یہ مصائب گذر گئے کہ طلسم برباد ہو گیا لشکر تباہ ہو گیا مین اپنی جان بچا کر وہان سے نکل آیا اب تھم
لشکر جمع کیا ہی تمھین بھی اطلاع دیتا ہون کہ اب جس طرح بن پڑے لشکر کو درست کر کے میرے ساتھ
چلو اور باتین بھی تحریر کی تھین جلنے تاکید ظاہر تھی جب نامہ تیار ہوا تو فیروز نے گلچین سے کہا آپ
ایک ساحر کو بلائیے وہ نامہ لیجائے گلچین نے ایک ساحر کو بلایا نامہ دیکر جانب طلسم روانہ کیا
کیفیت اسکی بھی وقت پر تحریر ہوگی

اب طلسم کا حال بیان کیا جاتا ہی

کہ جیسے آفتاب فیروز ستارہ پیشانی کے طلسم مین قید ہوا تھا تو طلسم کی سلطنت اسکا بھائی مہتاب
کوہ پیکر کرتا تھا اسکو آفتاب ہزار سر سے عداوت قلبی تھی اسواسطے اُس نے کبھی اُس کی رہائی کی
تدبیر نہین کی بلکہ جب لوگون سے سنا کہ آفتاب ہزار سر نے رہائی پائی ہی تو اس نے جابجا طلسم
مین بندوبست کر دیے تھے کہ اگر آفتاب ہزار سر یہان آوے تو آنے نہ پائے اُسنے بزرگون کا نام ڈبویا
طلسم فیروز مین جا کر اسیر ہوا اُن لوگون سے باوصف حکمت جاننے کے مقابلہ نہ کر سکا ایسے نالائق کا طلسم
مین آنا اچھا نہین ہی لوگ جابجا اسی واسطے مقرر تھے کہ جب آفتاب ہزار سر کو دیکھو بے ہمارے
حکم کے قتل کر دو اور خود انتظام طلسم مین مصروف تھا طلسم کو بہت زور دیا تھا اور عجائبات بنائے
تھے شب و روز طلسم کو ترقی دیتا تھا ایک وقت مقرر کیا تھا کہ اُسوقت طلسم کے عجائبات کو زور دیتا تھا
دو وقت دربار ہوتا تھا اصلاح کار آمد تھے ترقی طلسم کی رائے ہوتی تھی ایک روز اپنے دربار مین بیٹھا
ہوا ذکر کر رہا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی نے آفتاب ہزار سر کو کیون رہا کر دیا اس کی خبر ضرور منگانا چاہیے
تاکہ حال معلوم ہو دو زرانے ساحرون کو روانہ کیا ساحرون نے مہتاب کو مفصل خبر پہونچائی اُسی وقت
اور چند ساحر آئے اُنھون نے کہا مسلمانون نے آفتاب ہزار سر کو قتل کیا مہتاب بہت خوش ہوا مگر
سب کے دکھانے کو اپنے تئین غمگین بنایا لوگون نے کہا آپ کی تو عین خوشی تھی یہان آپ نے ہر ایک سے
یہی تاکید فرمائی تھی اب اسقدر کیون غمگین ہوتے ہین مہتاب نے جواب دیا مین اُس کے قتل ہونے
سے غمگین نہین ہون بلکہ یہ رنج ہی کہ آج تک ہمارے خاندان کا کوئی شخص مسلمانون کے ہاتھ سے قتل نہین ہوا
اور آفتاب سا شخص جو چند سے اس طلسم کی بادشاہت کر چکا تھا گو نالائق تھا مگر مسلمانون کے ہاتھ
سے اُس کا قتل ہونا بہت بری بات ہوئی مین اسکی سزا مسلمانون کو ایسی دون گا کہ ان لوگون کا نشان
مٹا دونگا لوگون نے کہا ہان یہ بات واقعی بری ہوئی مگر آپکو کیا ضرورت ہی جو مسلمانون سے اُلجھیے

مہتاب نے کہا مین مسلمانون سے خائف نہین ہون جسوقت چاہونگا اُن لوگون کو گرفتار کرلونگا مگر فیروز
ستارہ پیشانی کو اطلاع دینا چاہیے کہ قاتل آفتاب کو میرے پاس گرفتار کرکے بھیجدو اگر قاتل آجائے
تو مین اُس سے عوض خون آفتاب لون اور لوگون کو فیروز قتل کرے یا رہا کرے مجھے اور کسی سے
کام نہین ہی صرف قاتل آفتاب کی ضرورت ہی لوگون نے کہا فیروز خود مسلمانون سے گھبرایا ہوا ہی آپ
کے پاس قاتل کو کیا بھیجیگا ہان اگر آپ لشکر کشی کرکے جائین اور فیروز کی مدد کرین تو البتہ ممکن ہی کہ قاتل
بھی گرفتار ہوجائے اور فیروز ستارہ پیشانی کا طلسم بھی بچے مہتاب نے کہا ابھی تو لڑائی شروع ہوئی
ہی دیکھا جائیگا سب لوگ بھی خاموش ہو رہے اس واقعہ کو بہت دن گذر گئے طلسم فیروز فتح بھی ہوگیا
فیروز فرار بھی ہوا اہل اسلام طلسم ملمعات کی فتاحی کو روانہ ہوگئے اب مہتاب کو خیال آیا تو اپنے وزرا
سے کہا کہ تمھین کہا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی کی خبر لیتے رہنا اب وہان کی کیا کیفیت ہی وزرا نے کہا
طلسم فتح ہوگیا فیروز کا پتہ نہین کہین فرار ہوگیا مسلمان طلسم ملمعات کی فتاحی کو گئے ہین مہتاب
نے کہا فیروز تو بڑا بودا نکلا مسلمانون سے ڈر گیا یہ ذکر تھا کہ ملازمان مہتاب نے آکر کہا حضور ایک ساحر
آیا ہی ایک نامہ فیروز کا لایا ہی مہتاب نے کہا میرے پاس لاؤ لوگ اُس کو اپنے ساتھ اندر لیگئے
فرستادہ فیروز نے نامہ مہتاب کے ہاتھ مین دیا مہتاب نے نامہ پڑھا اُس مین لکھا تھا کہ اے
آفتاب ہزار سر تمھے بہت عرصہ گیا ابھی تک نہ آئے یہان یہ کیفیتین گذرین اب تمھین لازم ہی کہ اس
نامے کے دیکھتے ہی میرے پاس آؤ لشکر بھی لاؤ مین نے اور بھی لشکر جمع کیا ہی اب تمھارے آنے کی دیر ہی
جبتک تم نہ آؤگے مین نہ جاؤنگا مہتاب نے نامے کے جواب مین لکھا اے فیروز تو نے اپنے بودے پن
سے آفتاب ہزار سر کو قتل کرا دیا اور مسلمانون سے ڈر کے بھاگا اب ہر ایک کی خوشامد کرتا پھرتا
ہی تیری مدد کرنا بیکار ہی اگر کوئی مرد شجاع و دلیر ہمسے مدد طلب کرتا تو ہم ضرور اُسکی مدد کرتے تو نے بری
بات کی جو مسلمانون سے بھاگا ہم تیری مدد نہین کرینگے اور مسلمانون سے اپنے بھائی کے خون کا عوض
لینگے تیرے واسطے خیریت اسی مین ہی کہ ہماری سرحد سے چلا جا ورنہ تجھے اور تیرے ہمراہیون کو ایک
دم مین قتل کر ڈالونگا یہ جواب لکھکر اُس ساحر کو دیا ساحر جواب لیکر روانہ ہوا فیروز نامہ روانہ کرکے
منتظر جواب بیٹھا تھا گلچین سے کہہ رہا تھا کہ آفتاب ہزار سر جسوقت میرا نامہ پائیگا خبر دینے کو آئیگا
گلچین یہ کہتا تھا کہ مجھے معلوم ہوتا ہی کہ پوشیدہ ہوجائیگا اور نامہ کا جواب بھی نہ دیگا یہ ذکر تھا کہ ساحر
نامہ ہاتھ مین لیئے ہوئے واپس آیا فیروز کے ہاتھ مین نامے کا جواب دیا گلچین نے کہا اے فیروز
اسمین کیا تحریر ہی فیروز نے چاہا کہ حیلہ کردون مگر گلچین نے نامہ ہاتھ سے چھین لیا پڑھا تو اُس مین یہ
لکھا تھا کہ اگر میری سرحد سے آج ہی نہ چلا جائیگا تو بہت پچھتائیگا گلچین نے کہا مہتاب بہت مغرور ہی
مین ایک دم مین سب اسکا غرور مٹا دونگا طلسم چھین لونگا اسکو تخت پر کس نے بٹھایا فیروز نے
گلچین کو بہت سمجھایا مگر گلچین نے قبول نہ کیا کہا اے فیروز ستارہ پیشانی تجھے اس امر کی نسبت کچھ
نہ کہنا ورنہ مجھے ملال ہوگا اُس نے نامہ مین لکھا ہی کہ مین تجکو اور تیرے ہمراہیون کو قتل کرونگا مجھسے بھی نہ
ڈرا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا اُس کو یہ نہ معلوم ہوگا کہ آپ میرے ہمراہ ہین گلچین نے کہا میرے
یہان کا ساحر نامہ لیکر گیا سو بار نامہ جا چکا ہی وہ خوب پہچانتا ہی اسی وجہ سے اُس نے یہ کلمہ لکھا

اور تمنے اپنے یہان نامے مین بھی میرا نام لکھدیا تھا اسکو میریطرف سے عناد بھی ہے فیروز کے کہنے
کو گلچین نے قبول نکیا اسی وقت دوسرا نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے مہتاب اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے
تو ہمارے پاس آکر اپنی تقصیر کی معافی مانگ ورنہ ہم تیرے طلسم کو خاک مین ملا دین گے اس گستاخی کی سزا دین گے
یہ لکھکر اپنی مہر کی نامہ ساحر کو دیکر روانہ کیا ساحر پھر مہتاب کے پاس آیا نامہ دیا مہتاب نے نامہ
پڑھا بہت ہنسا وزرا سے کہا گلچین کو غصہ آیا ہی مجھے ڈراتا ہے کہ مین تمھارے طلسم کو مٹا دون گا نہین
تو اپنی خطا عفو کرا اسکی شامتین آئی ہین اپنی زندگی دوبھر ہی مین کل جا کر اسے اس گستاخی کی سزا دون گا
اور فیروز ستارہ پیشانی کو اسیر کرون گا یہ لکھکر پشت پر نامے کی لکھا مین مع لشکر کل آؤن گا میدان
جنگ مین تمھین کیفیت دکھاؤن گا یہ لکھکر ساحر کو دیا ساحر روانہ ہوا گلچین نے جواب نامہ دیکھا
کہا میرے لشکر مین اطلاع کردو کہ سب سامان جنگ درست کرین صبح کو مہتاب سے مقابلہ ہوگا اسکے
ملازمون نے لشکر مین خبر کی سب لوگ تیاری کرنے لگے بختگان فیروز ستارہ پیشانی کے پاس آیا کہا آپ
کس غفلت مین بیٹھے ہین یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہی کل جنگ ہوگی سواران لشکر مارے جائین گے
مہتاب بادشاہ طلسم ہی وہ ضرور گلچین پر غالب آئیگا گرفتار کرکے لے جائے گا آپ تنہا کیا
کرین گے کچھ بس نہ چلیگا وہ آپکو بھی گرفتار کرلے گا ہم لوگ بھی گرفتار ہو جائین گے حسرت دل دل ہی
مین رہجائیگی فیروز ستارہ پیشانی نے کہا اے بختگان بہت سچ کہتے ہو مگر کیا کرون کیونکر یہان
سے چلون بختگان نے کہا شب کو اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر یہان سے تشریف لے چلیے سب
لوگون اسی وقت اطلاع دیدی جائے کہ شب کو درست رہین فیروز ستارہ پیشانی نے کہا
صبح کو روز مقابلہ ہی شب بھر تیاری جنگ لشکر گلچین مین رہیگی کیونکر جا سکین گے بختگان نے کہا
اسی وقت سے دو دو چار چار آدمی روانہ ہوتے رہین ایک مقام مقرر کر دیجیے کہ سب وہان جاکر
ٹھہر جائین نصف شب کو آپ بھی تشریف لے چلیے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہ بات
میرے پسند ہی اس کا انتظام کرو بختگان اٹھا فیروز ستارہ پیشانی کے ہمراہیون کے پاس
آیا سب کو یہ بات تعلیم کی لوگ اسی وقت سے روانہ ہونے لگے شام تک جسقدر فیروز ستارہ
پیشانی کے ہمراہ تھے وہ سب روانہ ہوگئے صرف فیروز ستارہ پیشانی اور بختگان اور
زمردثانی اور تورج باقی رہے ان لوگون نے یہ صلاح کی کہ بعد نصف شب یہان سے چلین گے
اسی انتظار مین بیٹھے رہے جب آدھی رات گذرگئی تو بختگان نے فیروز ستارہ پیشانی
سے کہا اب تشریف لے چلیے فیروز ستارہ پیشانی نے تخت سحر نکالا اسی تخت پر
سب کو بٹھا کے جہان اور لوگ ٹھہرے ہوئے تھے اس جانب روانہ ہوا لیکن لشکر مین جو
لوگ طلایہ پھر رہے تھے انھون نے جو فیروز ستارہ پیشانی وغیرہ کو جاتے دیکھا آپس مین
اس بات کا چرچا کیا یہ خبر شدہ شدہ رسالدار تک پہونچی رسالدار نے کہا مین ابھی شہنشاہ
سے اطلاع کرتا ہون یہ کہکر رسالدار گلچین کی بارگاہ مین پہونچا گلچین سورہا تھا رسالدار نے
گلچین تاجدار کو جگایا یہ گھبرا کے اٹھا کہا خیر تو ہے رسالدار نے سب کیفیت بیان
کی گلچین تاجدار نے کہا مین ابھی جاتا ہون سب معلوم ہوا جاتا ہی کہ وہ لوگ

بخوف جنگ بھاگا جاتا ہی یہ کہکر اپنی بارگاہ سے نکلا فیروز دور جاچکا تھا یہ بھی سحر کرکے بلند ہوا فیروز نے وہین سے
دیکھا کہ گلچین آتا ہی اس نے بختگان سے کہا کہ گلچین آتا ہی اگر اس کے ساتھ فوج نہ ہوگی تو مین اُسکو مار
ڈالونگا یہ ذکر تھا کہ گلچین قریب آیا نعرہ کیا او فیروز تو بڑا بودا ہی خوف جنگ سے بھاگا جاتا ہی فیروز نے جواب
دیا اے گلچین اپنی زبان سنبھال مین تجھسے ساحر بہت بنایا کرتا ہون اپنے سحر پر ناز نہ کر نا صرف مین اس وجہ سے
تیری شرکت پسند نہین کرتا ہون کہ آفتاب سے اور مجھسے محبت قلبی تھی اب اُس کا بھائی اگر میرے خلاف
باتین کرتا ہی تو مین اسکو سزا نہین دے سکتا ہون کیونکہ روح آفتاب کو صدمہ پہونچے گا گلچین نے کہا اے
فیروز اب تو میرے ہاتھ سے بچکے کہان جاے گا یہ نہ سمجھنا کہ تو ایک زمانہ مین بادشاہ طلسم تھا جب غنبر ساحر ون
کا تو کچھ نہ بنا سکا تو مین تو ساحر ہون میرا تو کیا کر سکیگا یہ کہتا ہوا قریب آیا فیروز نے جھولی سے ایک
کارو سحر نکالی گلچین کی طرف پھینکی گلچین نے بہت بہت روکا مگر وہ کارو نہ رُکی اُس کے سر پر آکے پڑی سر
زخمی ہوا گلچین نے تخت کو پھیرا فیروز کے سامنے سے بھاگا بختگان نے فیروز کی بہت تعریف کی
فیروز نے کہا نابدولت کا سحر کوئی روک سکتا ہی یہ باتین کرتے ہوئے روانہ ہوئے رات بہت کم باقی
رہی ایک دریا کے کنارے پر صبح ہوئی بختگان نے فیروز سے کہا اے شہنشاہ یہ دریا بہت بڑا ہی
فیروز نے کہا یہ دریا اصلی نہین ہی بلکہ سحر کے ذریعہ سے بنا ہی بختگان نے کہا یہان دریاے سحر بنانے
سے کیا فائدہ ہی فیروز نے کہا معلوم ہوتا ہی اس دریا کے بعد کوئی طلسم واقع ہی بختگان نے کہا آپ شاہ
طلسم سے ملاقات کیجیے فیروز نے کہا کیا فائدہ ہوگا بختگان نے کہا اگر ملاقات ہوجاے گی تو کسی نہ کسی وقت کوئی
کام نکل ہی جائے گا فیروز نے جواب دیا کہ نہین معلوم یہان ملاقات کا کیا دستور ہی مزاج بادشاہ طلسم کا
کیسا ہی بختگان نے کہا آپ ساحر ہین اس دریا کے پار تشریف لیجیے سرحد طلسم پر پہونچکر اپنی اطلاع کرائیے گا
جب وہ نام نامی آپ کا سنین گے تو ضرور آپ کے لینے کو آئین گے فیروز نے کہا اے بختگان بہت سے طلسم ایسے
ہین کہ وہان کے بادشاہ مجھسے عناد رکھتے ہین اگر اُنمین سے کوئی ہوا تو اس وقت مین اس حالت مین ہون
لشکر بھی میرے ہمراہ بہت کم ہی اگر کسی سے مقابلہ پڑا تو مشکل ہوگی یہ ذکر تھا کہ نوبت نقارے کی آواز آئی اور باجے
بجتے معلوم ہوئے فیروز حیران ہوکر چارون طرف دیکھنے لگا وسط دریا سے کشتیان پیدا ہونے لگین سب
نے دیکھا پہلے ایک کشتی پر کچھ ساحر کفر کے باجے بجاتے ہوئے ظاہر ہوئے بعد اُنکے کچھ ساحر نشان لیے ہوئے
دریا سے نکلے فیروز نے کہا اے بختگان معلوم ہوتا ہی کہ سلطان طلسم آتا ہی بختگان نے کہا بہت اچھی بات ہی
آپ سے ملاقات ہوجائیگی یہان تو یہ گفتگو رہی وہان قریب دو ہزار کشتیون کے دریا سے نکلین جب سب
کشتیان نکل چکین تو سب کے بعد ایک کشتی طلائی جواہر کار دریا سے برآمد ہوئی فیروز وغیرہ نے دیکھا اُس
کشتی پر ایک جوان قوی ہیکل تاج شہریاری سر پر رکھے لباس فاخرہ پہنے بہت سے خادم خدمتگار اُسکے ہمراہ
دریا سے پیدا ہوا فیروز نے کہا ہی بختگان یہی بادشاہ طلسم ہی بختگان نے کہا آپ بھی اپنا تخت پانی مین لے
چلیے اس سے ملاقات کیجیے فیروز نے کہا مجھے کیا ضرورت ہی اگر وہ بلائے گا تو مین جاؤنگا یہ باتین ہو رہی تھین
کہ اُس بادشاہ کی نگاہ فیروز پر پڑی اپنے خادمون سے کہا قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ شخص بھی بادشاہ ہی
مگر تباہی کی حالت مین اس طرف آگیا ہی نہین معلوم اس پر کیا مصیبت پڑی ہی یہ کہکر کہا اسکو میرے پاس
بلاکے لاؤ مین اس کی کیفیت دریافت کرونگا خادم چلے اُس نے کہا دیکھو کوئی کلمہ ایسا نہ آنے پائے جو اُسکے

خلاف شان ہو جس طرح بادشاہون سے عرض کرتے ہین اُس طرح عرض کرنا پہلے میرا سلام کہنا پھر پیام دینا
خادمون نے کہا غلام اسی طرح عرض کرین گے یہ کہکے خادم فیروز کے پاس آئے ہاتھ باندھ کے کہا آپ کو ہمارے
شہنشاہ نے سلام کہا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر عنایت فرمائیے اور تھوڑی دیر کے واسطے یہان تشریف لائیے تو دور از
عنایت نہ ہوگا فیروز نے کہا مین ابھی چلتا ہون یہ کہکر سحر کیا تخت دریا مین ڈال دیا کشتی کے پاس آیا وہ بادشاہ
بھی اُٹھ کھڑا ہوا فیروز کو بڑے اعزاز سے اپنے پاس بلا کے بٹھایا کہا آپ یہان کیونکر تشریف لائے کیا اتفاق ہوا
فیروز نے اپنی کل کیفیت بیان کی اُس بادشاہ نے بہت افسوس کیا فیروز نے کہا اپنے نام نامی سے
آگاہ فرمائیے بادشاہ نے کہا میرا نام ملک اشراق آئینہ پرست ہی یہ طلسم میرے قبضے مین ہی فیروز
نے کہا اس طلسم کا کیا نام ہی اشراق نے کہا اسکو طلسم نہ طاق کہتے ہین اب آپ تشریف لے چلینگے تو سب
عجائب و غرائب اُس کے ملاحظہ فرمائینگے اب مین آپ کو نہین جانے دونگا مین بھی ایک مدت سے مسلمانونکا دشمن
تھا مگر موقع ہاتھ نہ آتا تھا جو ان لوگون سے مقابلہ کرون اب آپ کا ذریعہ بہت اچھا ہاتھ آیا اسی بہانے سے
ان لوگون سے مقابلہ کرونگا جہان ہون گے وہان سے گرفتار کرکے بلوالونگا سوا میرے پاس آنے کے اور رکھا
ہی نہ آئیگا فیروز نے اسکے سحر کا امتحان کیا اپنے سے زیادہ پایا یقین ہوا کہ یہ اگر میری مدد کرے گا تو ضرور طلسم
دلوادیگا فیروز راضی ہو گیا اشراق نے زمرد ثانی کو پوچھا فیروز نے سب کیفیت زمرد کی بیان کی اشراق
نے کہا اب یہان آپ کی خداوندی نہین چلیگی ہمارے خداوند کو سجدہ کرنا پڑیگا فیروز نے کہا مین موجود ہون
آپ کے خداوند کو سجدہ کرونگا مگر جب اُنکی خدائی کا امتحان کرونگا اشراق نے کہا اس کا آپ کو اختیار ہی
جسطرح مزاج مین آئے امتحان خداوندی کر لیجیے گا فیروز خاموش ہو گیا نجتگان نے کہا اے شہنشاہ ہمکو سجدہ کرنے
سے انکار نہین ہی مگر خداوند سے مدد مانگینگے جب وہ ہماری مدد کرین گے اور ہم اپنی مراد کو پہونچین گے تب ہم انکو
سجدہ کرینگے اشراق نے کہا ہمکو منظور ہی آپ ہمارے خداوند سے جلکر اپنی تمنا ظاہر کیجیے دیکھیے وہ کیا مدد کرتے
ہین فیروز نے کہا میرے لشکر کو پیشتر بھجوا دیجیے تب مین بھی آپ کے ہمراہ چلون اشراق آئینہ پرست
نے کہا مین آپ کی فوج کو پہلے روانہ کیے دیتا ہون آپ بھی تشریف لے چلیے یہ کہکے اس نے خادمون سے
کہا وہ لوگ جو دریا کے کنارے کھڑے ہین ان سب کو اپنے ہمراہ لے آؤ ساحر اُس طرف گئے یہان کشتیان
پانی مین غرق ہونے لگین نجتگان ڈرا فیروز سے کہا اے شہنشاہ اب یہ کشتی بھی غرق ہو جائے گی فیروز نے
کہا ڈر کی بات نہین ہی کشتیان غرق نہین ہوتی ہین بلکہ راہ مین ہین طلسم کے اندر جا کے پہونچینگی نجتگان چپ
ہو رہا مگر دلمین خائف تھا کہتا تھا خیر ہو کشتی غرق آب ہو کے نہین معلوم کیا گذرے یہ خیال کر رہا تھا
کہ اس کی کشتی بھی غرق ہو گئی نجتگان فرط خوف سے بیہوش ہو گیا بڑی دیر کے بعد آنکھ جو کھولی تو اپنے کو ایک
نفیس بارہ دری مین ایک پلنگ پر پایا دیکھا چند آدمی بیٹھے ہوئے رومال ہلا رہے ہین لخلخہ سونگھا رہے ہین
نجتگان گھبرا کے اُٹھ بیٹھا خادم جو بیٹھے تھے اُن سے پوچھا مین کہان ہون شہنشاہ کیا ہوے سب نے کہا
گھبرائیے نہین سب ہین آپ فرط خوف سے بیہوش ہو گئے تھے اس وجہ سے آپ کو یہان لے آئے سب
صاحب ہمارے شہنشاہ کے پاس ہین نجتگان نے کہا مین بھی چلونگا خادم نجتگان کو لیکر جہان سب بیٹھے
تھے وہان لائے نجتگان نے دیکھا کہ بڑا دربار ہی ہزارون آدمی لباس فاخرہ پہنے ہوئے بیٹھے ہین اشراق
آئینہ پرست کے سر پر چتر زرین از خود گردش کر رہا ہی ایک ہما چکر لگا رہا ہی نجتگان نے اشراق

کو سلام کیا اشراق نے کہا وزیر صاحب آپ بیہوش ہوگئے تھے یہ نہ تصور کیا کہ دریا مین کوئی جان کر غرق ہوتا ہی
بختگان نے جواب دیا کہ مجھے اُس وقت کچھ سجھائی نہ دیا گو شہنشاہ نے مجھسے بہت کہا اگر میرا خوف دفع نہ ہوا
اشراق نے بیٹھنے کی اجازت دی بختگان حلقۂ وزرا مین جاکر بیٹھا مگر حیران حیران حسار سوگران کیفیت دربار
دیکھکر دلمین کہتا تھا آجتک ایسا مجمع کسی طلسم مین نہین دیکھا یہ تو یہ خیال کر رہا تھا مگر اشراق نے فیروز
سے کہا اب خداوند کی زیارت کو تشریف لے چلیئے فیروز نے کہا مین ضرور جاؤنگا زمرد سے کہا آپ بھی
تشریف لیچلیئے جو مزاج مین آئے امتحان خداوندی کر لیجیئے فیروز زمرد کو لیکر اُٹھا بختگان و تورج بھی ہمراہ
ہوئے ایک تخت آیا اُس تخت پر اشراق آئینہ پرست نے زمرد و فیروز و تورج و بختگان کو بٹھایا
آپ دوسرے تخت پر بیٹھا تخت پر بیٹھا تخت روانہ ہوا تھوڑی دیر مین ایک مکان کے قریب پہونچے سب نے
دیکھا شیشے کا مکان بنا ہی دروازہ کسی سمت نظر نہین آتا مکان کی نفاست حد بیان سے باہر ہی فیروز نے
زمرد سے کہا اس مکان کی جھلکی دیکھیئے ایسا مکان آجتک نگاہ سے نہین گذرا زمرد نے کہا یہ سب سحر کا بنا
ہوا ہی فیروز نے کہا سحر کا نہین ہی یہ مکان اصلی شیشے کا بنا ہی اشراق نے کہا ابھی آپ لوگ یہان
کے حالات سے واقف نہین ہین یہ مکان سحر کا نہین بنا ہی بلکہ قدرت خداوندی کا نمونہ ہی جب اندر
تشریف لیچلیئے گا تو اور تکلفات دیکھنے مین آئینگے یہ کہتا ہوا اشراق فیروز کو اپنے ہمراہ لیے ہوے
اُس مکان کے اندر آیا تورج وغیرہ بھی ہمراہ تھے وہان کے تکلفات بیان کرنا باعث طول ہی اشراق جب
مکان کے اندر پہونچا سب نے دیکھا میدان وسیع ہی ایک جانب باغ معلوم ہوتا ہی ایک حجرہ بھی باغ
مین بنا ہی اشراق اُس باغ مین آیا حجرے کے اندر گیا سب نے دیکھا ایک زینہ بنا ہی اشراق نے
کہا عرش پہ جانیکا راستہ یہی ہی یہ کہکر پہلے آپ قدم زینے پر رکھا پھر فیروز و زمرد سے کہا آپ لوگ
بھی تشریف لائیے یہ سب بھی آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد زینہ ختم ہوا ایک میدان دکھائی دیا جیسے ہی اُس
میدان مین سب پہونچے ہوا سے سردآئی کہ سب کی آنکھین بند ہوگئین تھوڑی دیر کے بعد آنکھ جو کھلی
اپنے کو ایک بارہ دری مین پایا سب نے دیکھا سامنے ایک شخص قوی ہیکل بیٹھا ہی تمام جسم مانند آئینے
کے چمکتا ہی صورت نہین نظر آتی ہی نگاہ نہین ٹھہرتی اشراق نے سجدہ کیا فیروز سے کہا آپ بھی سجدہ
کیجیے فیروز ٹھہرا تھا کہ اُس آئینہ تن نے کہا اے فیروز ستارہ پیشانی تجھے میرا امتحان لینا منظور ہی مین ابھی
تجھے آدمی سے حیوان بنائے دیتا ہون یہ کہکر اُس نے فیروز کی طرف دیکھا جسم تو اُس کا روشن تھا خیال
جو کیا تو فیروز نے اپنی صورت خرس کی پائی سب کو بھی نظر آیا جہان فیروز ٹھہرا تھا ایک خرس کھڑا ہی
بختگان ڈر کر ہٹا اُس خرس نے کہا مین آپ کو سجدہ کرتا ہون آپ اپنا نام نامی بتائیے مین اُس کی
عبادت کرون آواز آئی کہ منم خداوند آئینہ اندام اُس خرس نے جھک کے سجدہ کیا آئینہ
اندام نے زمرد سے کہا اے زمرد تو اپنی خداوندی پر نازان ہی اب کوئی قدرت دکھا سب نے
دیکھا زمرد کی صورت بچۂ خر کی ہوگئی بختگان و فیروز و تورج کو بڑی ہنسی آئی زمرد نے بھی سجدہ کیا فوراً
صورت اصلی پر آگیا بختگان نے بخوف جلدی سے سجدہ کیا سب کافر سجدہ کرکے الگ ہٹے آئینہ اندام
نے کہا اے اشراق تو نے زمرد سے سبز قدم کو اپنے یہان پناہ دی اچھا نہ کیا اب خداوند کو اس نے
سجدہ کیا ہی تو خداوند بھی اس کی مدد کرینگے ورنہ دلمین خداوند کے یہ تھا کہ اس کو غیر کف کے ہاتھ سے بذلت

وخواری قتل کرائین اسی وجہ سے آجتک مسلمانون کو زندہ رکھا مگر اب اس نے ہمین سجدہ کیا ہی ہم بھی اس کو
پناہ دینگے مسلمان ضرور یہان آئینگے خداوند سب کو برباد کردینگے ایک دم مین سب فنا ہوجائینگے اُن کی
روحون کو صاف و پاک کرکے پھر اُنکے قالبونمین داخل کرینگے جب وہ دوبارہ زندہ ہونگے تو خداوند کو سجدہ کرینگے
بختگان سب باتین سنا کیا تھوڑی دیر تک اشراق وہان بیٹھا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو آئینہ اندام
نے کہا اے اشراق اب یہان بیٹھنا اچھا نہین ہی اس وقت کچھ فرشتون سے ضروری کام ہین انھین بلانا ہے
اب تم چلے جاؤ اشراق نے فیروز و زمرد کو اپنے ہمراہ لیا کہا اب یہان سے آپ لوگ چلین مختصر
سیر طلسم کی ہوجائے گی سب اس کے ہمراہ باہر بارہ دری کے آئے سب کی آنکھین بند ہوئین تھوڑی دیر مین
جو آنکھین کھولین اپنے کو اُسی زینے کے قریب پایا اشراق سب کو اپنے ہمراہ لیکر نیچے آیا اُس مکان سے
باہر آکے سیر طلسم مین مشغول ہوئے سب طلسم کی سیر کرائی اپنے مکان کے قریب پہونچا فیروز سے کہا
اس مکان کو ملاحظہ فرمایئے فیروز نے مکان کو دیکھا مکان نہایت نفیس بنا تھا فیروز نے مکان کی تعریف کی
اشراق نے کہا آپ نے ابھی اِس مکان کی تحکلگی کو خیال نہین کیا ذرا بغور ملاحظہ فرمایئے یہ مکان کس چیز
کا بنا ہی اور کس جگہ قائم ہی فیروز نے جو خیال کیا تو مکان زمین سے بہت اونچا نظر آیا معلق دکھائی دیا
فیروز نے کہا یہ مکان معلق ہی اشراق نے کہا یہ آپ خوب جان سکتے ہین کہ یہ عمارت سحر نہین ہے
فیروز کہا ظاہر ہی کہ مکان سحر سے نہین بنا ہی مگر نہین معلوم اِس کے بنانے مین کیا صنعت صرف کی گئی ہی
جو معلق ہی اشراق نے کہا یہ سب قدرت خداوندی کا نمونہ ہی آپ یہ نہین بتا سکتے کہ یہ مکان کس چیز کا
بنا ہی فیروز نے بہت بہت خیال کیا بختگان نے کہا مجھے یہ مکان شیشے کا معلوم ہوتا ہی اشراق بختگان
وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر مکان کے قریب آیا دیوار کے قریب آکر کہا دیکھو کیا شے ہی بختگان نے دیکھا
پانی کی دیوار بنی ہی پانی لہرین لے رہا ہی دیوار پر ہاتھ رکھا ہاتھ تر ہوگیا اشراق نے کہا اے بختگان چلّو مین
پانی لیکر پی جاؤ تمھاری عمر بڑھ جائیگی بختگان نے چلّو مین پانی لیکر پیا عجب ذائقہ اُس پانی مین پایا سب
نے اُس دیوار سے پانی لیکر پیا بختگان نے کہا اے شہنشاہ واقعی آپ کے یہان جو شے ہی نایاب روزگار
ہی اور کیون نہ ہو جب خداوند یہان موجود ہین تو اور کسی شے کی کیا حقیقت ہی اشراق نے کہا آپ
لوگون کو اب تو میرے کہنے کا یقین آیا اور خداوند آئینہ اندام کو خداوندی مانا سب نے کہا ہمین اب
اعتقاد کامل ہوا سب لوگ تو دیوار کو دیکھ رہے تھے مگر تورج اُس دیوار کے ایک سرے تک پہونچا
دیکھا دیوار دوسری جانب کی دکھائی دیتی ہی اُس کا رنگ سرخ ہی تورج اُس طرف چلا گیا قریب جاکے دیکھا
تو پانی سرخ رنگ کا معلوم ہوا تورج اُس دیوار کو دیکھ رہا تھا کہ برق چمکی ایک تخت اُس کے سامنے آکے
اُترا تورج نے دیکھا اُس تخت پر ایک نازنین زیور جواہر مین لپٹی ہی تورج تاب نظارہ نہ لا سکا غش کھاکے
گرا نازنین نے جو تورج کو دیکھا اُسکا بھی دل مائل ہوا اپنے تخت پر ڈال کے لیگئی جب باغ مین پہونچی تو تورج
کو ہوشیار کیا تورج کی جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک بارہ دری مین پایا دیکھا سرہانے وہی نازنین بیٹھی ہی سر
اپنے زانو پر لیے ہی تورج اُٹھ بیٹھا اُس نازنین نے باہین گلے مین ڈال دین خواصین جو وہان موجود تھین یہ
حال دیکھکر ہٹ گئین تورج بھی فریفتہ تھا اسکی مراد بر آئی اسنے بھی گلے مین ہاتھ ڈالے خیال جو کیا تو وہ صورت
نازنین کی نہین ہی ایک بڑھیا اسّی برس کے سن کی بیٹھی ہی تورج بہت خجل ہوا گردن سے ہاتھ نکال لیئے

خیال جو کیا تو وہی نازنین معلوم ہوئی تورج نے چاہا مین پھر گلے مین ہاتھ ڈالون اُس نازنین نے کہا مین تیری محبت کا امتحان کرتی تھی معلوم ہو گیا کہ تجھکو مجھسے محبت نہین ہی بلکہ تو صورت پرست ہی مین ایسے شخص سے رسم نہین رکھتی تورج نے بہت کچھ خوشامد کی نازنین راضی ہوئی تورج نے اپنی مراد دل حاصل کی نازنین پھر ویسی ہی صورت ہو گئی تورج سمجھا یہ امتحان محبت کرتی ہی اس خیال سے اس نے انکار و انحراف کیا جب دن تمام ہوا تو اُس ضعیفہ نے کہا ای تورج اب تو نہین پوشیدہ ہو جا تورج نے کہا کیون کس کا ڈر ہے ضعیفہ نے کہا اب شہنشاہ کے تشریف لانیکا وقت ہی وہ تشریف لائینگے اگر تجھے دیکھین گے تو بہت آزردہ ہونگے تورج نے کہا پھر جہان حکم ہو مین اپنے تئین پوشیدہ کرون اُس ضعیفہ نے کہا تو میرے پاس آ مین تجھے ابھی غائب کردون تورج اُس کے پاس گیا ضعیفہ نے کہا اپنی آنکھین بند کرلے تورج نے آنکھین بند کین ضعیفہ نے کہا آنکھین کھولدے اس نے آنکھین کھولین اپنے کو ایک باغ پر بہار مین پایا اور زیادہ گھبرایا اٹھکر بیٹھا دیکھا سامنے ایک عورت کمسن سانولی نہ حسین نہ بدشکل مناسب صورت کی ٹہل رہی ہی مگر انیسین جلیسین بہت ہمراہ ہین زیور بھی بہت سا پہنے ہی تورج کو اس کی صورت اچھی معلوم ہوئی اپنی جگہ سے اُٹھکر ٹہلنے لگا اُس عورت کی نگاہ جو تورج پر پڑی تورج نے اُسکی طرف دیکھا اُس نے مسکرا کے کہا اے شخص میری طرف کیون دیکھتا ہی تورج نے کہا آپ کے جمال جہان آرا کی زیارت کرتا ہون اور خداوند آئینہ اندام کی قدرت دیکھتا ہون کہ اُنھون نے ایسے حسین بھی خلق کیے ہین اُس عورت نے کہا ای تورج میری طرف نہ دیکھ اور نہ مین تیری طرف دیکھون گی تورج نے کہا اس کا سبب فرمایئے خلاصہ کیفیت بتلایئے اُس نے جواب دیا تمھین یہان مادر مہربان نے بھیجا ہی اگر مین تمھین دیکھکر ہنسون گی یا تم مجھے دیکھکر ہنسوگے یہ سب خبر اُن کو معلوم ہو جائیگی وہ آفت برپا کرین گی تورج نے کہا انھین کیونکر معلوم ہوگا آپ شوق سے ہنسیئے بولیئے وہان کون اطلاع کریگا عورت نے جواب دیا یہ خیال نہ کرنا جسقدر طلسم مین عجائبات ہین یہ سب انھین کی ذات سے بنے ہین شہنشاہ کو سحر مین بالکل دخل نہین ہی مثل اورون کے وہ بھی سحر جانتے ہین یہ سب مادر مہربان نے بنایا ہی تورج نے کہا ہمارے شہنشاہ فیروز ستارہ پیشانی تو اشراق کی بہت تعریف کرتے تھے فرماتے تھے کہ یہ مجھسے زیادہ کے سحر جانتے ہین اور آپ یہ فرماتی ہین اُس عورت نے کہا فیروز کیا سحر جانتا ہی اور اُسکا اُستاد ہمعصر سامری کیا تھا ان سب لوگون کو مادر مہربان نے سالہا سال تعلیم کیا ہی ہمعصر سامری بھی مدت تک شاگرد رہا جب اُس کو کچھ نہ آیا تو نکال دیا وہ شہر سامری مین پہونچا سامری نے کہا تو مجھے سجدہ کر وہ خداوند آئینہ اندام کو مانتا تھا اُس نے سامری کو سجدہ نہ کیا سامری نے بہت چاہا کہ اُس کو ہلاک کرین مگر نہ ممکن ہوا بھلا وہ سامری سے کیا چوٹ کھاتا سامری سے دس شاگرد اُس کے تھے مگر ہمارے یہان کے لائق اُس کو سحر نہ آیا اس لیئے اُس کو یہان سے نکال دیا تھا تورج نے کہا آپ کی مادر مہربان کیا سامری سے بھی پیشتر کی ہین ذرا اُنکا نام نامی مجھے بتایئے اور اپنے اسم مبارک سے بھی مجھے آگاہی دیجیے مین نے اکثر کتابون مین دیکھا ہی کہ چند آدمی جو زمانہ سامری کے اب تک حیات ہین اُن کے نام لکھے ہین اس عورت نے کہا میرا نام فرخ نگار جادو ہی اور اُن کا نام ملکہ سمن فام جادو ہے وہ سامری سے بہت زمانہ کی ہین مین تو ابھی بہت ہی صغیر سن ہون جب مادر مہربان نے شہنشاہ کو شاہ طلسم بنا دیا اور اس طلسم کے عجائب و غرائب بنائے اُس کے بعد جو جو حالات ہوئے اُن سے بھی مین آگاہ نہین

ہان مگر لوگون کی زبانی حالات سُنے کہ والدہ ماجدہ نے اتنی عمر مین تو طلسم بنائے اور ہر ایک طلسم کی عمر ایک ایک سو برس کی تھی سب کے بعد اس طلسم کو بنایا اس کی عمر خداوند نے ہمیشہ کی مقرر کر دی کبھی اس کو گزند پہونچ ہی نہین سکتا تورج نے کہا اے ملکہ فرخ نگار جادو اب بارہ دری کے اندر تشریف لیچلو فرخ نگار نے کہا یہ ممکن نہین کہ مین تمسے تخلیہ مین باتین کر سکون گو مین بھی تمسے بڑھکے بیقرار ہون مگر مجبور و ناچار ہون کچھ بس نہین چلتا کیا کرون ابھی والدہ ماجدہ کو خبر ہو جائے وہ دوڑی آئینگی میری بری حالت بنائینگی تم کو بھی سزا دینگی غضب ہو جائے گا تورج نے کہا مجھے سب منظور ہے حسرت دل تو نکل جائی گی پھر جو کچھ ہوگا دیکھ لینگے فرخ نگار بھی اس پر مائل تھی قریب آئی ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ بارہ دری مین لائی تورج بیقرار تھا اس کے گلے مین ہاتھ ڈال دیے قریب تھا کہ مراد دلی حاصل کرے کہ برق چمکی فرخ نگار تو سحر کر کے غرق زمین ہوئی تورج نے چاہا مین بھی اپنے تئین پوشیدہ کرون مگر کچھ بن نہ پڑا نعرہ ہوا ہتم سمن فام جادو آ اور تورج میرے حال سے تجھکو لوگون نے آگاہ بھی کیا مگر تجھے ذرا خوف میرا نہ ہوا اب تجھے کیا سزا دیجائے تورج نے ہاتھ باندھے سمن فام کے پانون پر گرا سمن فام نے کہا اب ایسی خطا نہ کرنا ورنہ تجھے سزاے سخت دون گی ابھی تیرے واسطے شہنشاہ سے بحث ہو رہی تھی تورج نے کہا وہ بھی اس حال سے ماہر ہو گئے سمن فام نے کہا ماہر کیون نہ ہو جاتے اُن کے ساتھ سے مین تجھکو اُٹھا لائی تھی وہ میرے خصائل سے بخوبی آگاہ ہین مجھے اُن کا خوف نہین مگر محبت اُن سے زیادہ ہے اس وجہ سے اُن کا کہنا زیادہ قبول کرتی ہون ابھی وہ کہتے تھے کہ ملکہ تم نے غضب کیا ایک بادشاہ میرے یہان مہمان آیا ہے اُس کے مصاحب کو تم اُٹھا لائین اب وہ مجھے بدنام کرے گا مین نے کہدیا کہ خاطر جمع رکھو مین اُس سے منع کر دون گی وہ کبھی زبان پر نہ لائیگا تورج نے کہا میری کیا مجال جو ایک شمہ اس راز کو ظاہر کرون سمن فام نے کہا جب یہان سے جانا اور کوئی پوچھے تو کہدینا کہ مین عجائبات طلسم مین مبتلا ہو گیا تھا مین تجھکو شہنشاہ کے ہمراہ کر دونگی اب شہنشاہ بھی تجھسے خائف رہینگے ہر وقت اُنھین یہ خوف رہے گا کہ یہ اظہار نہ کر دے تورج نے کہا ایسا نہ ہو کہ اس دشمنی پر وہ مجھکو مار ڈالین سمن فام نے کہا خاطر جمع رکھو مین شہنشاہ سے اس بابت کہدون گی وہ خود تیری محافظت رکھین گے اور مین تجھکو روئین تن بنا دون گی کہ کوئی حربہ تجھپر تاثیر نہ کریگا سحر مین کبھی مبتلا نہ ہوگا تورج بہت خوش ہوا اپنے دل مین کہا کہ جب مین روئین تن ہو جاؤنگا کسی کی مجال نہین جو مجھسے مقابلہ کر سکے اور یہ بات بھی حاصل ہو جائیگی کہ مجھپر سحر بھی تاثیر نہ کریگا سمن فام جادو نے کہا اب میرے ہمراہ چل مین تجھکو شہنشاہ کے ہمراہ کر دون وہ اپنے ہمراہ لیجائین گے سب کو ثابت ہوگا کہ یہ عجائبات طلسم مین گرفتار ہو گیا تھا جب شہنشاہ گئے تو اس کی رہائی کی تورج نے کہا جو آپ کی خوشی مجھے کیا عذر ہے سمن فام نے تورج کو اپنے ہمراہ لیا تورج بخوف جان اس کے ہمراہ ہوا مگر دل کی عجب حالت تھی بری کیفیت تھی فرخ نگار جادو کی یاد ستاتی تھی طبیعت گھبراتی تھی خوف کے مارے آہ بھی نہ کر سکتا تھا خاموش چلا جاتا تھا جب سمن فام صحن مکان مین پہونچی تورج سے کہا آنکھین بند کر تورج نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد سمن فام نے کہا اے تورج آنکھین کھول دے تورج نے آنکھین کھولین دیکھا جہان سے گیا تھا اُسی بارہ دری مین ہون سامنے اشراق جادو بیٹھا ہے تورج نے اشراق جادو کو سلام کیا اشراق نے کہا اے تورج تم یہان کہان تورج نے سر جھکا کے کہا

مین آپ کے ساتھ سے الگ ہو کر عجائبات طلسم مین گرفتار ہو گیا ملکہ عالم مجھکو وہان سے رہا کر کے لائین اگر ملکہ
تشریف نہ لے جاتین تو مین زندہ نہ بچتا اشراق جادو خاموش ہو رہا سمن فام نے کہا اے اشراق
نورج کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہونچنے پائے اگر اسے کوئی صدمہ پہونچے گا تو مجھے رنج ہو گا اور جب مین مجھسے رنجیدہ
ہونگی تو خداوند کا عتاب تجھپر نازل ہو گا سب طلسم درہم برہم ہو جائے گا اشراق نے کہا میری کیا
مجال ہو جو نورج کو کسی قسم کی تکلیف پہونچاؤن بلکہ پیشتر سے بڑھکے اب خاطر کرون گا سمن فام نے کہا شب
کو اس کو یہان بھیجدینا اس وقت ابھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ اشراق نے کہا مین ضرور شب کو بھیجدون گا
مگر ایک خیال ہو کہ فیروز جو مجھسے پوچھین آپ میرے مصاحب کو کہان بھیجتے ہین تو مین اُن کو کیا جواب دونگا
سمن فام نے کہا تم کہدینا کہ یہ اس وقت خداوند کو سجدہ کرنے جاتا ہے اُنھین کی قدرت سے
اس نے عجائبات کی اسیری سے رہائی پائی ہو اس وقت اُن کے سجدے کو جاتا ہے اور نورج بھی کہدے
کہ مین سجدۂ خداوند کو جاتا ہون اشراق وہان سے اُٹھا نورج کو اپنے ہمراہ لیا فیروز
کے پاس آیا فیروز نے جو نورج کو دیکھا بہت متردد پایا کہا اے نورج خیر تو ہی تم کہان تھے تمھین
بہت بہت تلاش کیا اگر شہنشاہ خود تلاش کرنے نہ جاتے تو تمھارا پتہ نہ ملتا نورج نے کہا حقیقت تو یہ ہے
کہ اگر شہنشاہ نہ جاتے اور خداوند آئینہ اندام مدد نہ کرتے تو مین ہرگز قید سے رہائی نہ پاتا آپ لوگ جس
وقت دیوار کو دیکھ رہے تھے مین آگے بڑھ گیا اُس طرف جا کے ایک دیوار سرخ رنگ دیکھی مین نے چاہا
اس کو دیکھون کہ یہ دیوار کس چیز کی بنی ہوئی ہو یہ خیال کر کے دیوار کو ہاتھ لگایا ہاتھ لگاتے ہی اُس دیوار مین پیوست
ہو گیا اے شہنشاہ میری عجب حالت تھی قریب تھا کہ دم نکل جائے مین نے خداوند کو پکارا فوراً شہنشاہ
تشریف لائے اور مجھکو اُس دیوار سے نکالا دیر تک خداوند کے پاس رہا جب ہوش درست
ہوئے خداوند نے کہا اب میرے سجدے کو فراموش نہ کرنا فیروز نے کہا اے نورج واقعی خداوند
ایسے ہی ہین مین تو دن بھر مین پچاس بار سجدہ کرتا ہون نورج نے کہا مین شب کو عبادت خداوند
آئینہ اندام مین بسر کرون گا اُنھین کے روبرو جا کے عبادت کرون گا فیروز نے کہا مین بھی تمھارے
ہمراہ چلونگا اشراق نے کہا یہ ممکن نہین کہ دو آدمی ملکر شب بھر خداوند کے سامنے عبادت کرین جو شخص
شب بھر عبادت کرتا ہو صبح کو اُسے فرشتے بہشت کی سیر کو لیجاتے ہین اور جب دو آدمی ہوتے ہین تو سیر
بہشت سے دونون محروم رہتے ہین اس سے بہتر یہ ہو کہ آٹھ روز تک نورج عبادت کرین اور آٹھ روز تک
آپ عبادت کرین فیروز نے کہا بہت اچھی بات ہو مین اس راز سے آگاہ نہ تھا اس وجہ سے
یہ کہتا تھا اب مین بعد آٹھ روز کے جا کر عبادت کرون گا اشراق نے کہا دوسری بات یہ ہے کہ
جب خداوند کو منظور ہوتا ہو تو وہ خود بلاتے ہین جب تک خداوند طلب نہ کرین لازم ہو کہ وہان نہ جائے
فیروز نے کہا اگر عبادت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو بھی نہ جائے اشراق نے کہا کبھی نہ جائے اپنے
گھر مین عبادت کرے وہان نہ جائے اور زیارت کے واسطے یہ بات ہو کہ تھوڑی دیر کے واسطے وہان جا کر
سجدہ کر آئے زیادہ نہ ٹھہرے جب مجھ سے شخص کو وہ کہہ دیتے ہین کہ اب تمھارے ٹھہرنے کا موقع
نہین ہو چلے جاؤ تو اور لوگون کی کیا حقیقت ہو فیروز نے کہا آپ آداب عبادت خداوند
مجھکو تعلیم فرمادین اور اصول مذہب سے آگاہ کر دین تا مجھسے کسی وقت مین کوئی خطا نہ ہو اشراق نے

کہا تم ایک روز خداوندکی خدمت مین تھوڑی دیر کے واسطے جاؤ اُنسے یہ باتین کرو وہ سب امور ایک دم
مین تعلیم کردین گے فیروز نے کہا جب آپ کا حکم ہوگا مین خدمت خداوند مین جاؤن گا اُن کو سجدہ کرون گا
اشراق نے کہا جب مین کل صبح کو سیر جنت کے واسطے جاؤن گا تو کل باتین خداوند سے طے کرلون گا
فیروز خاموش ہو رہا نجتگان نے اہل اسلام کا ذکر چھیڑ دیا اشراق نے کہا اے نجتگان تم جو اس قدر
جرأت و ہمت مسلمانون کی بیان کرتے ہو سب بیکار ہے جسوقت مین چاہونگا سب مسلمانون کو گرفتار
کرلونگا نجتگان نے کہا پھر اُن لوگون کی جلدی فکر کیجیے کہ ہمارے شہنشاہ فیروز کا طلسم اُن کے
قبضے سے نکلے اُنکی سلطنت اُن کو ملے اشراق نے کہا ویسے سو طلسمون کی بادشاہت مین اسوقت
فیروز کو دیتا ہون جس مقام پر کہین مین طلسم تیار کردون اُس کے سیاہ و سفید کا اُن کو اختیار رہے خزانہ
اُس طلسم سے زیادہ فراہم کردون فوج وہان سے زیادہ اُن کو دون عجائبات کہین افزون ہون جملہ
باتین وہان سے زیادہ ہون وہ ایک طلسم تھا یہان سو طلسم ہون وہ طلسم ایسا تھا کہ جو فتح ہوگیا یہ ایسا ہوگا
کبھی کسی سے فتح نہ ہوسکے اُن کے طلسم مین اب کیا رہا ہے جو یہ وہان جانے کو کہتے ہین فیروز نے کہا مجھے منظور ہے
آپ مجھے ویسا ہی طلسم بنا دیجیے مگر عوض مسلمانون سے ضرور لون گا اشراق نے کہا یہ تو مین خود
چاہتا ہون کہ کوئی حیلہ مجھکو ایسا ملے جس کی وجہ سے مین مسلمانون سے مقابلہ کرون مگر خداوند نے مجھے
یہ فرمایا ہے کہ عنقریب مسلمان یہین آئین گے خداوند اُن کو راہ راست پر لائین گے زہرہ کے پریشان کرنے
کو اتبک اُنھین گمراہ رکھا مگر اب زہرہ نے ہمکو سجدہ کیا اب ہم مسلمانون کو بھی ٹھیک کیے دیتے ہین اس
وجہ سے مین وہان نہین جاسکتا ہون مسلمان خود یہان آئین گے اور اب مجھکو آپ سے بھی محبت
ہوگئی ہے مین نہین چاہتا کہ آپ مجھسے جدا ہوکر رہین اس واسطے اپنے طلسم کی سرحد سے ملحق آپ کے
واسطے طلسم تیار کرتا ہون فیروز نے کہا وہ زمین کس کی سرحد مین ہے اشراق نے کہا یہ زمین
ماہتاب کی سرحد مین ہے ماہتاب بھی صاحب طلسم ہے مگر وہ زمین بالکل بیکار ہے اُس زمین پر زراعت
نہین ہوتی ہے اور کسی کام کی بھی نہین ہے میدان بہت وسیع ہے قریب پہاڑ ہے اُس کے قریب زمین
بیکار پڑی ہے اُسی جا پر آپ کو طلسم بنا دونگا فیروز نے کہا اگر ماہتاب کچھ کہے تو آپ کیا جواب دیجیے گا
اشراق نے کہا ماہتاب کی مجال نہین جو کچھ کہہ سکے اُس کا بھائی آفتاب ہزار سر ہمیشہ جب تک اُس
طلسم کا بادشاہ رہا برابر ہمین خراج دیا کیا جب سے وہ آپ کے یہان جاکر قید ہوگیا اور ماہتاب تخت نشین
ہوا اُس نے خراج نہین دیا چونکہ جزو معاملہ تھا اس وجہ سے ہمنے بھی کد نہ کی ورنہ جب چاہتے اُس
کے طلسم کو خالی کرا لیتے فیروز نے کہا مین نے ماہتاب کی بہت کچھ تعریف سنی ہے کہ وہ سحر خوب
جانتا ہے اور حکمت مین بھی دخل رکھتا ہے اُس نے طلسم کو بہت زور دیا ہے اشراق نے کہا یہ مجال نہین ہے
جو وہ میرے معاملے مین دخل دے سکے آپ کل میرے ہمراہ تشریف لیچلیے مین طلسم کی تیاری
کل سے شروع کردون ایک سال کے عرصہ مین طلسم تیار ہوگا مین آپ کو کتاب طلسم بنا دونگا
سب آپ کے مطیع ہون گے جسقدر فرمایئے گا اُسقدر عمر طلسم مع آپ کی عمر کے مقرر کردی جائیگی
فیروز نے کہا جسقدر عمر آپ کے طلسم کی ہو اُسی قدر مقرر فرمایئے گا اشراق نے کہا میرا
طلسم تو ہمیشہ یون ہی رہے گا اور مین بھی ہمیشہ زندہ رہون گا آپ کے واسطے ایسا مین

نہین کرسکتا ہون یہ اختیار خداوند کو ہی مین صرف ایک لاکھ برس تک کی عمر بڑھا سکتا ہون زیادہ کا اختیار
نہین ہی آپ خداوند کے پاس جائیے گا اُن سے منت کیجیے گا یقین ہی کہ وہ ضرور آپ کا کہنا قبول کرین خاطر آپ
کی نہ ملول کرینگے مین بھی سفارش کرون گا جہانتک کہا جائیگا کہون گا یقین تو ہی ایسا ہو جائے اور آپ کو بھی عمر
دوامی خداوند سے عنایت ہو فیروز نے کہا مین یہ بھی چاہتا ہون کہ زمرد ثانی کو کوئی ایسا منصب ملجائے
کہ یہ اپنے اختیارات قدیم کے موافق کام کرین اشراق نے کہا اختیارات قدیم کیسے فیروز نے
کہا جیسی یہ خداوندی کرتے تھے اب بھی کوئی عہدہ ایسا ہی ان کو ملجائے کہ انکی بھی خاطر شکنی نہ ہو اشراق نے
کہا ان سے خداوند آزردہ ہین ان کے واسطے کبھی کوئی بات نہ کرین گے یہی بڑی بات ہوئی کہ ان کی خطا معاف
ہوگئی مجھکو تو اسی بات مین شک تھا اگر مین ان کے واسطے بھی ایک طلسم بنا دون گا زمرد ثانی نے کہا
مجھے طلسم کی ضرورت نہین جو میری مراد ہی آپ اُس کی کوشش کر دیجیے اشراق نے کہا اُس
کو بیان کرو زمرد نے کہا آپ حمزہ ثانی کو گرفتار کر کے میرے حوالے کر دیجیے مین آپ کے
طلسم سے چلا جاؤن اشراق نے جواب دیا اگر خداوند کا حکم ہوگا تو ایسا بھی کرون گا فیروز نے اشارے
سے کہا اے زمرد تم خاموش رہو مین تمھارے بارے مین سفارش کرتا ہون تم کیون اسقدر مضطرب ہوتے
ہو زمرد خاموش ہو رہا فیروز نے کہا اے شہنشاہ آپ نے کہا خداوند کو سجدہ کرو زمرد ثانی نے خداوند کو سجدہ
بھی کیا اور جو جو باتین آپ نے بیان کین وہ سب زمرد نے قبول کین اب خداوند اس امر کی اجازت کیون
نہ دینگے اشراق نے کہا خداوند ان سے بہت آزردہ ہین انھون نے دعوی خداوندی کیا اور یہ
بات سوائے خداوند کے اور کسی کو شایان نہین ہے فیروز نے کہا اب تو آپ کی تقصیر بھی عفو ہوگئی
خداوند آپ سے راضی بھی ہوگئے اب کیا انکار ہی اشراق نے کہا جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا
ابھی آپ اس بات مین دخل نہ دیجیے فیروز نے کہا اے شہنشاہ آپ خوب جانتے ہین کہ مین نے
جو اپنا تمام گھر برباد کیا محض زمرد کی وجہ سے برباد کیا ہی اور اُنھین کا مطلب نہ ہو مین اس بات کو گوارا نہ
کرون گا اشراق نے کہا مین آپ سے اس کی بابت الگ کچھ باتین کرون گا یہ کہکر فیروز کو اپنے ہمراہ لیا
تخلیہ مین آیا کہا خداوند نے چشم نمائی فرمائی ہی اور مجھے بھی تاکید کر دی ہی کہ جہانتک ہو زمرد کو میرے قہر و غضب
سے ڈراتے رہو تقصیر تو عفو ہوگئی ہی اور جو کچھ زمرد مانگے گا خداوند دین گے مگر جب یہ اپنی خدائی سے توبہ کریگا
اور بصدق دل خداوند کو بخداوندی مانیگا فیروز نے کہا اب اُس کا قلب صاف ہی اشراق نے
کہا اُس کا قلب ابھی صاف نہین ہی اگر اس وقت اُس کو حکومت ملجائے اور سر حمزہ اُس کے ہاتھ آئے وہ پھر جائے ہان
جبتک یہان رہیگا اسوقت تک بخوف جان پرستش خداوند کریگا جب یہان سے چلا جائیگا پھر
دعوے خداوندی کریگا آپ اس کے دل کی حالت سے ابھی آگاہ نہین ہین مین خوب جانتا ہون فیروز
خاموش ہو رہا اشراق نے کہا آپ تنہائی مین اس کو سمجھا دیجیے فیروز نے کہا آج مین اُسکو
تاکید کرون گا یقین ہی میرے سمجھانے سے راہ راست پہ آجائے اور اطاعت خداوند کی اختیار کرے
اشراق نے کہا اگر آپ کے سمجھانے سے راہ راست پر آجائے گا تو مین آج ہی اس کے واسطے
کوشش کرون گا اور حمزہ کو گرفتار کرا دون گا فیروز و اشراق یہ باتین کرتے ہوئے دربار مین
آئے اشراق اپنے تخت پر گیا فیروز زمرد کے پاس آیا کہا آپ نے دیکھا اس وقت

اشراق نے کیا کیا باتین کی ہین اور مجھسے تنہائی مین لیجاکر تمھاری نسبت کیا کہا ہی زمرد نے کہا میرا دل
نہین چاہتا ہی کہ مین یہان رہون آج یہان سے چلا جاؤنگا کسی اور اقلیم مین جاکر مدد چاہون گا وہان کچھ
بندوبست کرون گا آپ یہان تشریف رکھیے فیروز نے کہا مجھسے یہ نہ ہوگا کہ آپ کا ساتھ چھوڑدون اور یہان رہون
زمرد نے کہا آپکے واسطے یہان طلسم بنے گا اور حکومت ملیگی میرا کیا مطلب نکلتا ہے اگر آپ میری مدد کیجیےگا
تو اشراق کے خلاف ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ یہین تشریف رکھیے اور مجھے جانے کی اجازت
دیجیے مین بچگان کو اپنے ہمراہ لیکر کسی طرف چلا جاؤن گا فیروز نے کہا اگر آپ بھی یہان مثل
میرے سمجھے جائین تو تشریف رکھیے گا زمرد نے کہا ضرور رہون گا فیروز نے کہا اس بات
مین چند شرطین ہین اگر اُن شرائط کو منظور فرمایئے تو مجھسے بڑھکے آپکی قدر اس طلسم مین ہوگی
زمرد نے کہا مین سب شرطین قبول کرون گا فیروز نے کئی مرتبہ زمرد سے اقرار کرایا جب دیکھا کہ اب
زمرد بصدق دل کہہ رہا ہی تب کہا کہ آپ کے دل مین اعتقاد خداوند آئینہ اندام جادو اچھی طرح سے
نہین ہی اور اپنی خداوندی کا ابھی تک دعوے ہی اگر آپ خداوندی خدائی کا اعتقاد کیجیے اور اُن کی پرستش
سچے دل سے قبول فرمایئے اور اپنے تئین اُن کا بندہ تصور کیجیے تو جو بات میرے واسطے ہی اس سے زیادہ
آپکے واسطے ہو زمرد نے کہا مین صدق دل سے اُن کی پرستش کرون گا اور اُنھین اپنا خداوند جانونگا
فیروز نے کہا اس کا اعتبار کیونکر ہو کہ آپ اُن کو بصدق دل خداوند جانتے ہین زمرد نے کہا آپ مجھے
اُن کے پاس لیچلیے اگر وہ خداوند اصلی ہین تو اُن پر یہ حال ظاہر ہوجائیگا فیروز نے کہا بہت اچھی بات
ہی مین ابھی اشراق سے کہتا ہون یہ کہکر فیروز اشراق کے پاس آیا کہا مین نے زمرد کو راضی کیا
ہی اب وہ بصدق دل اطاعت خداوندی قبول کرتا ہی مین نے اس بات کو سنکر کہا کہ تمھارے دل کی کیفیت
کیونکر معلوم ہو اُس نے کہا مجھے خداوند کی خدمت مین لیچلو اگر وہ سچے خداوند ہین تو ضرور پہچان لین گے
کہ میرے دل کی کیا کیفیت ہی لہذا آپ اس وقت اُس کو خداوند کے پاس لیچلیے دیکھیے وہ کیا فرماتے
ہین اشراق نے کہا اس وقت وہان جانیکا موقع نہین ہی اس وقت تورج برائے عبادت
جائیگا دوسرے کی اندر آنے کی اجازت نہ ہوگی صبح کو چلیے گا سب کیفیت معلوم ہوجائیگی فیروز
خاموش ہو رہا اشراق نے تورج سے کہا اے تورج اب رات زیادہ آگئی ہی تم جاؤ تورج حاضرین
دربار سے رخصت ہوا باہر آتے ہی ایک پنجہ گرا اُس کو اُٹھا لیگیا تورج بیہوش ہوگیا تھا جب اس کو ہوش
آیا اپنے کو سمن فام جادو کے پاس پایا سمن فام نے کہا اے تورج اتنی دیر کیون لگائی
مین دیر سے تیری منتظر تھی اگر اور دم بھر نہ آتا تو مین دربار کے اندر سے تجھے لے آتی تورج نے کہا زمرد
ثانی جو ہمارے ہمراہ آیا ہی اُس کو پرستش خداوندی سے انکار ہی اور کچھ مطالب بھی رکھتا ہے
شہنشاہ سے آج کہتا تھا کہ میرے مطالب کی کوشش فرمایئے اُنھون نے انکار کیا یہ بات فرمائی
کہ جب تک تم خداوند کو بصدق دل پرستش نہ کروگے اُس وقت تک تمھین اپنے مطالب پر کامیابی
حاصل نہ ہوگی اُس نے بصدق دل مذہب آئینہ پرستی قبول کیا ہی اب کل اُس کو خداوند کے
پاس لیجائین گے وہ اُس کے دل کا حال دریافت کرین گے سمن فام نے کہا اگر مذہب آئینہ پرستی قبول
نہ کریگا تو اپنی جان سے جائیگا سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئے گا تورج نے کہا اُس کے

مطالب بھی بہت ہین اور وہ مسلمانون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہو چکا ہی یقین ہی مذہب آئینہ پرستی قبول
کرے اور اطاعت بسر و چشم خداوندا آئینہ اندام گی گرے سمن فام نے کہا جیسا ہوگا صبح کو دیکھا جائیگا
اس وقت ایسی باتین نہ کرو رات بہت کم باقی ہی یہ کہکر اس نے صراحی شراب کی اُٹھائی اپنے ہاتھ سے دو جام
بھر کے تورج کو دیئے بعد اُس کے دس بارہ جام آپ پیئے پھر تورج کو اور شراب پلائی جب دونون
کو نشہ ہوا آپس مین بغلگیر ہوئے راز و نیاز کی باتین ہونے لگین اسی طرح شب بسر ہوئی رات گذری سحر
ہوئی تورج نے کہا اب مجھکو پہونچا دیجیے مین اس وقت خداوند کے پاس جاؤنگا دیکھون زمرد کی کیا
کیفیت ہوتی ہی سمن فام نے کہا ارے مین خود تجھکو پہونچائے دیتی ہون اسقدر جلدی کی کیا ضرورت ہے
معلوم ہوتا ہی میری صحبت سے تجھکو نفرت ہی اگر اُسی صورت پر رہتی جو تجھکو دکھائی تھی تو ہر وقت تو میرے
پاس سے نہ جاتا مانند چاکران کمترین حاضر رہتا مین نے جو اپنی صورت اصلی دکھائی تجھے نفرت ہوگئی تورج
نے کہا یہ آپ کیا خیال فرماتی ہین آپ کی صورت اس حال مین ہزار درجہ اُس شکل سے بہتر ہے
جو آپ نے دکھائی تھی مین اُس سے بڑھ کر ترجیح دیتا ہون سمن فام نے کہا ایسی باتین مین نے
بہت سنی ہین اگر تجھے رغبت اِس صورت پر ہوتی تو جسوقت مین نے اپنی صورت اصلی ظاہر کی
تھی تو گلے سے ہاتھ نہ نکال لیتا تورج نے کہا مین نے رعب حسن سے ایسا کیا تھا سمن فام خاموش
ہورہی تورج کو اپنے ہمراہ میدان مین لائی کہا اے تورج آنکھین بند کرو تورج نے آنکھین بند کین تھوڑی
دیر کے بعد سمن فام نے کہا اے تورج آنکھین کھولدو تورج نے آنکھین جو کھولین اپنے کو در دارالامارہ
شاہی پر پایا تورج اندر آیا اشراق جادو نے کہا اے تورج بہشت کی سیر خوب کی ہوگی تورج نے
کہا اے شہریار مین نے وہ وہ عجائبات و غرائبات دیکھے جو آج تک خواب مین بھی نظر نہ آئے تھے واقعی
خداوند کی قدرت کی جس قدر تعریف کیجائے کم ہی فیروز نے اُٹھکر تورج کے پانون چوم لیئے تورج نے کہا اے
شہنشاہ اب کیا ارادہ ہے زمرد ثانی نے جو کچھ کل کہا تھا آج اُس کی تصدیق کے واسطے چلیے گا
یا نہین اشراق کہا صرف تمھارا راستہ دیکھتے تھے اب زمرد سے کہو تورج نے زمرد
سے کہا اب تشریف لیچلیئے اور خداوند کے روبرو اپنے فرمانے کی تصدیق کرا دیجیے زمرد اُٹھا اشراق
نے بھی دربار برخاست کیا فیروز و نجتگان ہمراہ ہوئے اشراق اُس مکان جلی
تک آیا زینے پر گیا وہان سب پر بیہوشی طاری ہوئی جب سب کی آنکھین کھلین تو اپنے کو آئینہ اندام
کے پاس پایا سب نے سجدے کو سر جھکایا جب سب کافر سجدے سے سر اُٹھا چکے تو اشراق
نے کہا یا خداوند زمرد ثانی نے آپ کی اطاعت بدل قبول کی ہی اور اپنے دعوے سے انکار کیا
ہے اپنے تیئن آپ کا بندۂ ذلیل تصور کرتا ہی ہملوگون کو اِس کے کہنے کا اعتبار نہین ہے اور مکر کا
گمان کرتے ہین اب آپ فرمایئے کہ زمرد سچ کہتا ہی یا خلاف کہتا ہی آئینہ اندام نے کہا جب
تک میرے طلسم مین ہی اُس وقت تک اِس کو میری خدائی کا اقرار ہی جب یہان سے اور جگہ جائیگا
تو یہ بات اِس کے دل سے جاتی رہیگی اور میری خداوندی کو بھلا دیگا اشراق نے زمرد
کی طرف دیکھا زمرد نے کہا مجھسے ایسی خطا کبھی نہ ہوگی مین ہر جگہ پرستش خداوند سے غافل نہ ہونگا
آئینہ اندام نے کہا مین نے تیرے دل مین یہ بات پیدا نہین کی ہی جو تو راہ راست پر

اسنے مجھے منظور ہی کہ تجھکو جہنم مین بھیجون تونے بڑا گناہ کیا ہی مدت تک دعوی خدائی کرتا رہا تیرا باپ اُس
وقت تک جہنم مین جل رہا ہی زمرد نے کہا مین تو بصدق اقرار کرتا ہون کہ مین نے آپ کی خداوندی کو قبول
کیا آئینہ اندام نے کہا مین کیونکر تیرے کہنے کا یقین کرون جب تک مین تیرے دل مین نور ایمان پیدا
نہ کرون گا اُس وقت تک تو میری خداوندی کا کیونکر یقین لاسکے گا زمرد نے چاہا مین پھر کچھہ کہون کہ نخجتگان
قریب آیا جھک کر زمرد کے کان مین کہا بڑھ کے اِس کے قدمون پر گرپڑیے اور کہیے کہ میرے دل مین نور
ایمان پیدا کر دیجیے زمرد آگے بڑھا آئینہ اندام نے کہا نخجتگان کے کہنے سے تو میری طرف آتا ہے
زمرد نے کہا یا خداوند مجھے پہلے اِس بات کا خیال نہ تھا اور جلال خداوندی سے خائف تھا اب میری
خطا معاف فرمائیے اور نور ایمان میرے دل مین پیدا کر دیجیے آئینہ اندام نے کہا مین ہرگز تیرے
دل مین نور ایمان نہ پیدا کرون گا زمرد نے اپنے تئین آئینہ اندام کے پانون پر گرا دیا
بہت کچھہ منت و سماجت کی فیروز نے اشراق سے بڑھ کے کہا آپ کچھہ سفارش
نہین کرتے ہین یہی موقع ہی جو کچھہ کہنا ہو کہہ دیجیے آپ کا کہنا خداوند قبول کرین گے اُس کی تقصیر عفو
فرمائین گے اشراق نے کہا آپ کی خاطر سے مین کہتا ہون شاید میرا کہنا قبول کرین یہ کہکر
اشراق آگے بڑھا کہا یا خداوند اب زمرد کی خطا معاف فرمائیے اور اُس کے دل مین
نور ایمان پیدا کر دیجیے آئینہ اندام نے کہا اے اشراق معاملات خدائی مین دخل نہ دو
جو ہمارے مزاج مین آتا ہی اپنے بندون کے حق مین کرتے ہین تمہین کیا ضرورت ہے جو زمرد کی سفارش
کرتے ہو اشراق ڈر گیا وہان سے ہٹ آیا فیروز سے کہا آپ نے اسوقت مجھے بھیجکر مزاج خداوند
برہم کرا دیا اب عفو تقصیر ہونا محال ہی فیروز نے کہا مین یہ سمجھتا تھا کہ آپ کے کہنے کو رد نہ
کرین گے ضرور قبول کرین گے زمرد کی تقصیر عفو ہو جائیگی مراد دل بر آئی گی مگر اُنھون نے آپ کے کہنے
کو بھی ٹال دیا اب کیا ہو سکتا ہی اشراق نے کہا اب ایک تدبیر باقی ہی اگر وہ ہو تو شاید خداوند
قبول کرکے نور ایمان اُس کے دل مین پیدا کر دین فیروز نے کہا وہ کیا تدبیر ہے جلد فرمائیے
دیر نہ لگائیے اشراق نے کہا اگر ملکہ سمن فام جادو اور ملکہ فرخ نگار جادو آکر خداوند سے کہین
اور زمرد کی سعی کرین تو خداوند نور ایمان اُس کے دل مین پیدا کر دین فیروز نے کہا وہان تک کسکی
رسائی ہی اور کون جا سکتا ہی یہ دونون صاحب کہان مقیم ہین کون ہین اشراق نے کہا مین اپنے یہان
کا ذکر کرتا ہون فیروز نے جواب دیا کہ پھر آپ سے بہتر اُن سے کون کہہ سکیگا اشراق نے کہا اگر مین
کہون گا تو خداوند کے خلاف ہوگا اُن کو معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا پھر اور کون کہہ سکتا ہی اگر اجازت
ہو تو مین ایک عرضداشت لکھکر لے جاؤن ملکہ عالم کی خدمت مین پہونچاؤن یقین ہے رحم آجائے
عرض قبول ہو مدعائے دل حصول ہو اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہی مین اِس بابت کچھہ
نہین کہہ سکتا ہون فیروز وہان سے روانہ ہوا اپنے مقام پر آیا اُسی وقت اِس نے ایک عرضداشت
تحریر کی مضمون اُس کا یہ تھا کہ خداوند اپنے ایک بندہ سے آزردہ ہین اور مین اُس کو عزیز رکھتا ہون مین
نے آپ کے یہان پناہ لی ہی خداوند کو سجدہ کیا ہی مذہب آئینہ پرستی اختیار کیا ہی اگر آپ اُس کی سفارش
فرما دین تو خداوند اُسکے قلب مین نور ایمان اُتارین اور اُس کی مرادین بر آئین جب عرضداشت

تمام ہوئی تو خود لیکر اشراق کے مکان پر گیا یہان ڈیوڑھی پر بہت سے دربان سپاہی چوبدار جمع تھے
فیروز کو جو سب نے آتے ہوئے دیکھا قاعدے سے کھڑے ہوگئے سب نے جھک کے سلام کیا فیروز
نے کہا مخلدار کو بلاؤ مجھے ایک عریضہ ملکۂ عالم کی خدمت مین بھیجنا ہی فوراً سب نے مخلدار کو بلایا مخلدار آئی فیروز
نے وہی عریضہ مخلدار کے ہاتھ مین دیکر کہا اس عریضہ کو ملکۂ عالم کی خدمت مین پہونچانا جو کچھ وہ ارشاد
فرمائین مجھے آکر کہہ جانا مخلدار عریضہ لیکر اندر آئی سمن فام کو دیا کہا حضور جو بادشاہ آج کل شہنشاہ
کے یہان مہمان ہوا ہی اس نے یہ عریضہ آپ کی خدمت مین بھیجا ہی سمن فام نے عریضہ لیا پڑھا
مضمون سے آگاہ ہوئی کہا اے مخلدار فیروز سے جاکر کہہ مجھے تمہاری خاطر منظور ہی اس وجہ سے مین ہمیشہ
سفارش کرتی ہون ورنہ ایسے لوگون کے واسطے مین ہرگز نہین کہتی ہون تم جاؤ اسکا انتظام
ہوجائیگا مخلدار نے سب کیفیت فیروز سے آکر بیان کی فیروز وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام کے مقام
پر آیا دیکھا زمرد کی وہی حالت ہی آئینہ اندام کے پیرون پر سر رکھے پڑا ہی آئینہ اندام غصّہ مین کلمات
خشن بک رہا ہی فیروز جو آیا آئینہ اندام نے کہا او فیروز تو کیا یہ جانتا ہی کہ مجھے کسی کے دل کا حال نہین
معلوم ہوتا ہی ارے مین خداوند ہون ہر ایک شخص کے دل کی کیفیت مجھپر آئینہ ہی تجھے کس نے کہا تھا
کہ تو سمن فام کے پاس جا اور اُس کی سعی کی کوشش کر اگر تو زمرد کو دوست رکھتا ہی تو میرے سامنے
سے ہٹ جا ورنہ تیرا ابھی یہی حال کرون گا نور ایمان تیرے دل سے نکال لون گا فیروز دوڑ کے پاؤن پر گر پڑا کہا
یا خداوند مین یہ چاہتا ہون کہ دنیا مین کوئی ایسا نہ ہو جو آپ کی خدائی کو نہ مانے آئینہ اندام نے کہا
اے فیروز مین تیرے دل کی کیفیت سے آگاہ ہون کہ بصدق دل آئینہ پرست ہوا اگر رموز خداوندی مین
تجھے کیا دخل ہی نہین معلوم مین کس واسطے ایک کو کافر بناتا ہون اور کس لیے ایک کو ایمان دار بناتا ہون اب
دیکھنا جب مسلمان یہان آئین گے اُن کی روحین نکال لون گا پھر سب کی روحین صاف کرکے اُنکے قالبو نمین
پہونچاؤن گا دلونمین سب کے نور ایمان پیدا کرونگا وہ سب بھی آئینہ پرست ہوجائین گے جو اُن سب مین
سردار ہی جس کا نام حمزۂ ثانی ہی اُس کو اپنا وزیر خاص قرار دونگا وہ لائق اسی کے ہی بڑا صاحب عقل ہی فیروز
یہ باتین سُن رہا تھا کہ چھت پر سے ایک پردہ گرا آئینہ اندام نے اپنے پاس سے زمرد اور فیروز کو ہٹایا
کہا تم لوگ اس پردے کے باہر ٹھہرو مین تھوڑی دیر مین سب سے باتین کرتا فیروز و زمرد پردے
کے باہر آئے دیر تک وہ پردہ پڑا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو پردہ اُٹھ گیا [illegible] نظر آیا سب نے پھر آئینہ اندام
کو سجدہ کیا آئینہ اندام نے زمرد ثانی کو اپنے قریب بلایا ہاتھ پکڑ کے ایک صراحی شراب کی اُٹھائی
گلاس مین شراب بھری زمرد سے کہا شراب پی کوئی جام زمرد نے اُس جام کو پیا پیتے ہی عجیب کیفیت
ہوگئی آئینہ اندام کے روبرو سر جھکایا تلوار کھینچ کے رکھدی کہا یا خداوند آپ مجھکو قتل کرین مین نے بڑی
خطا کی اب ایسی خطا نہ ہوگی اگر آپ مجھے فنا کردین گے تو مین حیات ابدی پاؤن گا مجھے اس وقت عجب
سیر نظر آتی ہی باغ پر بہار دکھائی دیتا ہی حسینان مہ جبین میری طرف دیکھکر اشارے کرتی ہین کہتی ہین
تو نے اطاعت خداوند اختیار کی اب ہم تیرے تابعدار ہین کیون خداوند یہ کون لوگ ہین آئینہ اندام
نے کہا مین نے اس وقت تیرے آگے سے پردے حجاب کے اُٹھا دیے ہین تجھے بہشت نظر
آتا ہے ابھی اور اور کیفیتین نظر آئینگی مگر اب تجھے میری خداوندی کا یقین کامل ہوا میرے بندے گا ن

خاص مین داخل ہوا اب مین تجھکو اپنی خدمت مین رکھونگا تجھے اکثر باتین دنیا کے انتظام کی سپرد کرونگا
زمرد بہت خوش ہوا آئینہ اندام نے کہا اب ہم پردہ ہاے حجاب گراتے مین تجھے جس چیز کو دیکھتا ہو اچھی
طرح دیکھ لے زمرد نے کہا خداوند مین چاہتا ہون مجھے ہمیشہ کے واسطے یہی باغ رہنے کو ملے آئینہ اندام
نے کہا بھلا یہ ممکن ہی کہ مین ابھی سے تجھکو اس باغ مین بھیجدون جب تیری عمر ختم ہوجائیگی اور دنیا سے تجھکو
نفرت ہوگی اُس وقت یہ باغ تجھے رہنے کو ملیگا زمرد ثانی نے کہا مین اب دنیا مین رہنا نہین چاہتا ہون
آپ مجھے اس باغ مین بھیجدیجیے آئینہ اندام نے کہا اِس وقت تیرے دل کی یہ کیفیت ہی اور جب وہان
جائیگا تو یاد دنیا بہت ستائیگی زمرد خاموش ہوا آئینہ اندام نے کہا ای زمرد اب آنکھین
بند کرو زمرد نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد آئینہ اندام نے کہا ای زمرد آنکھین کھول دو زمرد نے
آنکھین کھول دین دیکھا نہ وہ باغ ہی نہ مکان نظر آتا ہی نہ وہ نازنینان مہ جبین ہین زمرد بیتاب ہوگیا کہا یا
خداوند یہ کیا غضب ہوا اب کچھ نظر نہین آتا آئینہ اندام نے کہا اتنی دیر بہت سیر کی اب جب اِس
دنیا کو ترک کروگے تب دیکھوگے زمرد نے کہا مین ابھی اِس دنیا کے چھوڑنے پر راضی ہون آئینہ اندام
نے کہا ابھی ہم گوارا نہین کرتے زمرد نے سر جھکا لیا فیروز نے جو یہ کیفیت دیکھی آگے بڑھا کہا یا خداوند
جو شخص بچہ و پھر آپ کی خداوندی کو مانے اُسکو سیر جنت زندگی مین نصیب ہوجاے اور جو بصدق
دل آپ کی خدائی کو مانے اسکو مرنے کے بعد بھی اُمید نہ ہو آئینہ اندام نے کہا ای فیروز اگر تم نہ دیکھو
تو مین کیا کرون تم میری جانب دیکھ رہے ہو گردن اُٹھاؤ تم کو بھی سب سامان نظر آئے فیروز نے
گردن اُٹھائی جو جو کیفیت زمرد کو نظر آئی تھی وہی فیروز نے بھی دیکھی تھوڑی دیر کے بعد اسکی
آنکھون سے بھی وہ سامان غائب ہوگیا زمرد کی طرح سے اِس نے بھی بہت کچھ شور و غوغا مچایا مگر پھر وہ
سامان نظر نہ آیا تخجگان آگے بڑھا کہا یا خداوند مین بھی مشتاق ہون آئینہ اندام نے کہا کیا مین تمھین مانع
ہون گردن اُٹھاؤ دیکھو کیا دکھائی دیتا ہی ؎ دل کے آئینہ مین ہی تصویر یار * جب ذرا گردن اُٹھائی دیکھلی *
تخجگان نے جو سر اُٹھایا وہی سب سامان نظر آیا یہ بھی دیر تک دیکھا کیا تھوڑی دیر کے بعد اِس کی نظرون سے بھی وہ
سامان غائب ہوگیا اس نے بھی بہت گریہ و زاری کی مگر آئینہ اندام نے کچھ سماعت نہ کی اِسکے بعد لورج آگے بڑھا کہا
یا خداوند مین کیون محروم رہون آئینہ اندام نے کہا یہ تجھسے کس نے کہا ہی گردن اُٹھاؤ دیکھو لورج نے بھی گردن اُٹھائی وہی
کیفیت نظر آئی دیر تک لورج دیکھا کیا جب عرصہ ہوا سب سامان نظرون سے غائب ہوگیا لورج نے چاہا مین
اپنا گلا کاٹ کے مرجاؤن تلوار کھینچ کر گلے پر رکھی لوگ بڑھے کہ اس کا ہاتھ پکڑ لین آئینہ اندام نے کہا
تم لوگ ہمسے بڑھکے اسکی محافظت کرسکتے ہو خبردار کوئی ہاتھ نہ لگائے سب لوگ الگ ہٹے لورج نے
تلوار گلے پر پھیری کچھ تکلیف نہ پہونچی نشان تک گردن پر نہ پڑا آئینہ اندام نے کہا تمنے میری خدائی
کا لطف دیکھا کہ تلوار اِس کو تکلیف نہ دے سکی سب نے اِس کی بہت تعریفین کین آئینہ اندام نے
کہا ای زمرد ثانی اِس وقت خداوند تم سے بہت خوش ہین تمھین جو مطلوب ہو عرض کرو زمرد نے کہا یا خداوند
مین دو چیزین طلب کرتا ہون ایک تو سر حمزہ دوسرے یہ باغ مجھے دنیا مین ملجاے جسکو مین ابھی دیکھ رہا تھا
آئینہ اندام نے کہا سر حمزہ تمکو دیا جائیگا اور یہ باغ بھی ملیگا مگر شرط ہی زمرد نے کہا یا خداوند شرط
ارشاد فرمایئے آئینہ اندام نے کہا پانچ برس میری عبادت کرو جب پانچ سال گذر جائینگے اُسوقت یہ دعا قبول

ہوگی قدرت اسی وقت حمزہ کو بلائینگے وہ لشکرکشی کرکے آئیگا سر اُسکا تمھین دیا جائیگا مگر فوراً واپس لیکر پھر تن
کے قالب سے ملایا جائیگا اور روح پاک اُس کے جسم مین داخل کیجائیگی وہ بھی مذہب آئینہ پرستی اختیار
کریگا زمرد نے کہا پھر آپ کو اختیار ہے اُس کے قالب مین روح داخل کیجیے گا مین ایک بار اپنے ہاتھ سے
سر حمزہ جدا کرونگا فیروز سے کہا اے فیروز تم کیا طلب کرتے ہو فیروز نے کہا جو کچھ زمرد ثانی
نے طلب کیا ہے مین بھی اُسی کا خواستگار ہون آئینہ اندام نے کہا تم بھی پانچ برس تک عبادت کرو
تورج سے کہا تم کیا طلب کرتے ہو تورج نے کہا مین بھی فیروز اور زمرد کی راے سے اتفاق کرتا ہون
آئینہ اندام نے کہا تم بھی پانچ برس عبادت کرو بختگان سے پوچھا اس نے کہا مین بھی یہی چاہتا ہون
کر دینا مین مجھے ایک باغ ملجاے اور حیات ابدی حاصل ہو آئینہ اندام نے اُس سے بھی
کہا کہ پانچ سال عبادت کرو سب نے عبادت کرنے کا وعدہ کیا آئینہ اندام نے اشراق
سے کہا آپ کے واسطے ایک عبادت گاہ بنوادو کہ یہ سب لوگ وہان جاکے عبادت کرین اشراق نے
کہا جہان آپ کا حکم ہو ان کے واسطے عبادت گاہ بنوا دی جاے آئینہ اندام نے کہا طلسم کے قلعہ
کے پاس جو میدان ہے جہان دیو تمھارے عبادت کرتے ہین دیوون کی عبادت گاہ کے قریب ان کی
عبادت گاہ بنائی جائے اشراق نے کہا ایک ماہ کے عرصے مین تیار ہو جائے گی یہ کہکر اشراق
وہان سے روانہ ہوا قلعہ طلسمی کے پاس آیا لوگون کو بلایا زمین دکھائی سب سے کہا یہان ایک چاردیواری
تیس کوس کے مربع مین جلد تیار کرو عبادت گاہ بنائی جاے گی معمارون نے دیوار بنانا شروع کی
دو ہفتے مین دیوار تیار ہوئی اشراق کو خبر ہوئی اُس نے جاکر چاردیواری کے اندر سحر کرکے مکان بنایا
ایک پتھر کا بنگلہ بیچ مین بنا کر اُس مین تصویر آئینہ اندام کی رکھی اُس کے گرد چار حجرے پتھر کے
بنواے زمرد و بختگان و فیروز و تورج کو اپنے ہمراہ لیا آئینہ اندام کے پاس گیا کہا آج
عبادت گاہ تیار ہوگئی ہے آئینہ اندام نے سب سے کہا کہ جاؤ اور میری عبادت مین مشغول ہو اشراق
سے کہا جسوقت انھین وہان لیجانا دیوون کی عبادت گاہ دکھا دینا کہ یہ لوگ طرز عبادت دیکھ لین
اشراق اپنے ہمراہ لیکر سب کو دیوون کی عبادت گاہ مین آیا سب نے دیکھا دیوان قوی ہیکل حجرون
مین بیٹھے ہوئے ہین کسی حجرے مین کوئی دیو برہنہ کھڑا ہے کوئی برہنہ لیٹا ہوا قہقہات بک رہا ہے کسی
کے ہاتھ مین ایک کتاب ہے وہ اُس کتاب کو پڑھ رہا ہے مگر سب برہنہ ہین اشراق عبادت گاہ
دیوان دکھا کر باہر آیا فیروز نے کہا دیو بھی خداوند کی عبادت کرتے ہین اشراق نے کہا اسقدر دیو
صاحب مراد ہین اس وجہ سے یہان بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے ہین اور کئی لاکھ دیو جو کسی طرح کی مراد نہین
رکھتے ہین وہ اپنے اپنے مکانون مین رہتے ہین مگر ہر روز صبح کو خداوند آئینہ اندام کی عبادت
ضرور کرتے ہین اور دیوون پر کیا منحصر ہے ابھی آپ لوگون نے عبادت گاہ حیوانی نہین دیکھی ہے وہان
بہت سے حیوان عبادت کر رہے ہین مثل شیر و فیل و مار و کژدم بہت سے جانور ہین جو مراد نہین رکھتے
ہین وہ اپنے اپنے ٹھکانون پر روز صبح کو خداوند کی عبادت کرتے ہین فیروز وغیرہ نے
کہا واقعی خداوند ایسے ہی ہین یہ باتین کرتے ہوئے اُس در مین آئے اشراق نے پہلے زمرد ثانی کو ایک
حجرے مین لیجا کر بٹھایا زمرد نے دیکھا ایک چوکی بچھی ہے ایک کتاب رکھی ہے زمرد اُس چوکی پر

بیٹھ گیا اشراق نے کہا یہ کتاب جو رکھی ہے اِس کو اُٹھا لو دیکھو اِس مین طریقے عبادت کے تحریر ہین اُسکی کے مطابق عمل مین لانا زہر دنے کہا مین سب باتین اس کتاب کی دیکھ لونگا اشراق نے کہا دو وقت برابر تمھارے واسطے آب و طعام و شراب و کباب اور جملہ اسباب راحت یہان پہونچا کریگا قریب غروب آفتاب حجرے سے باہر نکلنا ہر طرف باغ ہی باغون کی سیر کرنا جب آفتاب غروب ہو جائے اپنے حجرے مین واپس آنا کھانے سے فراغت کرکے عبادت مین مشغول ہونا تم سب لوگون کے کھانا کھانے کے واسطے ایک ٹھکانا مقرر کیا گیا ہے جو شخص کھانا لیکر آئیگا وہ تمھین ٹھکانا بتا دیگا ہر روز وہین جا کر کھانا کھانا نصف شب تک عبادت کرنا پھر سو رہنا جب پہر بھر رات باقی رہے اُس وقت سے پھر عبادت شروع کرنا زہر دنے کہا جو امور اس کتاب مین لکھے ہونگے مین کرونگا اشراق وہان سے روانہ ہوا فیروز کو ایک حجرے مین لیگیا اسے بھی وہی باتین تعلیم کین جو زہر د ثانی سے کہین تھین یہ بھی حجرے مین بیٹھا نجتگان کو اور تورج کو بھی اسی طرح ایک ایک حجرے مین بٹھایا سب باتین اُن کو بھی تعلیم کرکے وہان سے روانہ ہوا یہ سب کافر تو اُس دیر مین مصروف عبادت ہوئے ان سب کو اسی حال مین چھوڑیئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی ملاحظہ فرمایئے

دو کلمہ داستان جلالت عنوان بدیع الملک نوجوان کے روانہ ہونا بدیع الملک کا طلسم مراۃ العدم کی طرف اور پہونچنا سر حد طلسم پر اور جنگ ہونا نگہبانان طلسم سے گرفتار ہو جانا بدیع الملک کا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ

ساقیا وہ شراب دے اسدم
کچھ شجاعت کا حال لکھنا ہے
پی کے مے نشہ سے ہو یہ مرا حال
کرون تیغ زبان سے جو رنگ
اشہب کلک کو کرون مہمیز
حاسدون کے جگر ہون جلکے کباب
ہر سطر اس طرح سے ہو تحریر
بنے میدان جنگ کا نقشا
ہو عبارت بھی مختصر اور خوب
نقطہ تک بھی کوئی فضول نہ ہو
نظم سے نثر کو بڑھاتے ہین
صاف سلجھی ہوئی عبارت ہو

جس سے بڑھ جائے اور زور قلم
قلب حاسد مجھے جلاتا ہے
طبع ہو مائل جدال و قتال
جس گھڑی نشہ کی سوا ہو ترنگ
لکھون وہ داستان حیرت خیز
کچھ مضامین آبدار لکھون
صف لشکر کی جو بنے تصویر
یون رقم حال جنگ ہو جائے
ناظرین کو جو ہو بدل مرغوب
یہ نہ ہو جس طرح سے بعض جہل
خوبی داستان مٹاتے ہین
طرز تحریر بے اصول نہ ہو

داستان جدال لکھتا ہو
امتیاز ورق قلم دکھاتا ہو
کوئی حاسد ہو گر تو ہو سرِ جنگ
اور جنگ و جدال کی ہو امنگ
شاد سن سن کے جسکو ہون احباب
حال میدان کارزار لکھون
وقت تحریر صفحہ کاغذ کا
دیکھے حاسد تو دنگ ہو جائے
بے سبب داستان کو طول نہ ہو
بیجا تکثیر کے ایک طول غزل
ہان مضامین کی لطافت ہو
خاطر ناظرین ملول نہ ہو

چہرہ شہسواران میدان مضامین جنگ و جدل و فارسان عرصہ داستان رزم و بدل اشہب تیز گام خامہ کو میدان قرطاس پر یون جولان کرتے ہین شہسواران عرصہ بیجا ہمی نگارند داستان و غازہ ناظرین ذوالاحترام و سامعین ذوالاحتشام کو یاد ہوگا کہ کمترین نے قبل مین تحریر کیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان

صاحبقران زمان سے رخصت ہوکر جانب طلسم مرآۃ العدم روانہ ہوئے لشکر گران بھی ان کے ہمراہ تھا
تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے بدیع الملک کو فضائے صحرا پسند آئی لشکریون سے کہا آج کی شب
اسی جا قیام کرو صبح کو یہان سے چلینگے لشکر ٹھہرا خادمون نے بارگاہین استادہ کین بدیع الملک بارگاہ مین تشریف
لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر
ہوئے بدیع الملک سے سب نے عرض کی یہانسے طلسم بھی قریب ہے یقین ہے دو تین روز مین قریب طلسم
پہونچ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا پھر آپ لوگون کی کیا رائے ہے سب نے عرض کی اگر مزاج مبارک
مین آئے تو اس صحرا مین کچھ دنون قیام فرمایئے پھر تشریف لیچلیئے گا یہان شکار کثرت سے پایا جاتا ہے دو
ایک روز شکار کھیلین گے صحرا کی سیر کرینگے پھر یہان سے طلسم مین جا کر پہونچین گے بدیع الملک نے
کہا اگر آپ لوگون کی یہی رائے ہے تو مین جب تک آپ لوگ نہ کہین گے تب تک اس صحرا سے نہ جاؤنگا
سردار بہت خوش ہوئے سب نے عرض کی آپ بھی برائے شکار تشریف لیچلیے گا بدیع الملک نے فرمایا
مین ضرور چلونگا شب بھر اسی ذکر مین بسر کی صبح کو بدیع الملک نامدار مع جملہ سرداران نامی برائے
شکار روانہ ہوئے لشکر گاہ سے جب دور نکل گئے تو ایک کوہ سنگ سیاہ کا نظر آیا بدیع الملک نے
سردارون سے فرمایا اس کوہ کی بلندی حد سے زیادہ ہے آج تک اتنا اونچا پہاڑ نظر سے نہین گذرا سب نے
عرض کی واقعی آجتک ایسا پہاڑ نہین دیکھا اس کے اوپر چلکر دیکھنا چاہیے کہ کیا ہے سب نے عرض کی
پہاڑ ہوگا یا کچھ آبادی ہوگی بدیع الملک نے کہا یہان کے لوگون کو دیکھنا چاہیے کہ انکی کیسی صورتین ہین
زبان کیا ہے کس طرح کے لوگ ہین سردار مجبور ہوئے بدیع الملک اُس کوہ کے قریب
آئے کئی سردارون کو زیر کوہ چھوڑا مرکب انکے سپرد کیے چند سردارون کو ہمراہ لیکر اُس کوہ پر چڑھے
تھوڑا راستہ طے کیا ہوگا کہ ایک دیو بشکل مہیب نظر آیا بدیع الملک کو دیکھکر دیو نے چیخ ماری اور بہت
سے دیو آگئے سب نے قصد کیا کہ بدیع الملک کو مع سردارون کے اٹھا لیجائین مگر بدیع الملک نوجوان
کے پاس بازو بند سلیمانی موجود تھا دیوان شریر کی جرأت نہ ہوئی جو کچھ کرسکتے مجبور ہوکے سردارون
پر حملہ آور ہوئے بدیع الملک نے تلوار علم کی دیوؤن کو قتل کرنا شروع کیا جب بہت سے دیو قتل ہوئے
تو ایک دیو ضعیف اُنمین سے فرار ہوا بدیع الملک نے چاہا اُسکو بھی بڑھ کے واصل جہنم کرین مگر اور
دیو بیچ مین آگئے بدیع الملک نوجوان اُنکے قتل کرنے مین مشغول ہوئے وہ دیو نکل گیا تھوڑی دیر کے
بعد بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک جانب سے بہت سے دیوان مکار ایک تخت کاندھون پر اُٹھائے
ہوئے پیدا ہوئے اُس تخت پر ایک دیو قوی ہیکل مہیب صورت کو بیٹھے دیکھا بدیع الملک نے صورت
اُسکی دیکھکر خدا کو یاد کیا دیوؤن نے تخت اُسکا لاکر رکھدیا وہ دیو اُترا بدیع الملک کی طرف دیکھکر
کہا اے نوجوان یہ بازو بند ہمارے حوالے کر اور تو جہان سے آیا ہے چلا جا اگر اس کے خلاف کرے گا
تو بہت پچھتائیگا یہان سے زندہ نکلنے نہ جائیگا بدیع الملک نے فرمایا یہ بازو بند یون نہ ہاتھ
آئیگا اگر زندگی ہے تو مجھکو قتل کر تو بازو بند لیجا دیو نے قریب آکے چاہا دار شمشاد کا وار کرون بدیع الملک نے
اُس کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا دیو نے بہت زور کیا مگر پنجۂ بدیع الملک سے کلائی نہ چھوٹی بدیع الملک
نے ایک طمانچہ اُس کے رخسار پر مارا کہ سر دیو کا اُڑ گیا اُس کے مرتے ہی آفت عظیم برپا ہوئی آندھی اس

زور سے آئی کہ پہاڑ کی چوٹی سے پتھر ٹوٹ ٹوٹ کے گرنے لگے درخت جڑون سے اُکھڑنے لگے عجب حالت
ہو گئی سب دیو چیخین مار مار کے رونے لگے تھوڑی دیر مین وہ طوفان برطرف ہوا روشنی ہوئی بدیع الملک
نامدار نے دیکھا کہ اُس دیو کی لاش پر ایک مہ جبین مہر تمکین بیٹھی رو رہی ہی بدیع الملک اُس نازنین
کے قریب آئے بہت کچھ تشفی دلاسا دیکر اُسکو خموش کیا پھر پوچھا ای نازنین اپنی گریہ کا سبب بتا کہ اسکی
لاش پر گریہ کیون کرتی ہی غیر جنس تھا تو انسان ہی وہ دیو تھا اُس نازنین نے کہا ای شہریار اس امر کو تحقیق نفرمایئے لائق
عرض نہین ہی بدیع الملک نے بہت اصرار کیا اُس نازنین نے عرض کی یہان عرض نہین کر سکتی اگر آپ
تکلیف فرمایئے یہانسے غریب خانہ بہت قریب ہی وہان تشریف لیچلیئے تو مین کیفیت اسکی عرض کرون بدیع الملک
نے فرمایا مین ابھی تیرے ہمراہ چلتا ہون نازنین نے کہا اور لوگ آپکے ہمراہ ہین اُن کو چھوڑ دیجیے کہ یہ
لوگ وہان نہین جا سکتے ہین بدیع الملک نے سردارون سے کہا آپ لوگ یہین ٹھہرین مین اس نازنین
کے ہمراہ جاتا ہون تحقیق کرنا منظور ہی کہ یہ اس عفریت کی لاش پر اسقدر گریہ کیون کرتی تھی سردارون نے
عرض کی ای شہریار آپ بھی کسکی باتکو صحیح جانتے ہین بھلا یہ عورت آپ سے اپنا راز بتائے گی بات نہ چھپا ئیگی
ہمین اس بات کا یقین نہین ضرور یہ مکارہ ہی آپ کو ہم نہ جانے دینگے بدیع الملک نے فرمایا
خدا میرا حامی ہی مین ضرور جاؤنگا اُس کی بات سنونگا سردارون نے ہر چند منع کیا مگر بدیع الملک
نے قبول نہ کیا سب سردارون کو یہین چھوڑا آپ اُس نازنین کے ہمراہ ہوے نازنین ایک جانب چلی
بدیع الملک بھی اُس کے ساتھ ساتھ روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد ایک چاہ نظر آیا نازنین نے
بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار اگر آپ مجھکو مکارہ تصور نہ فرمائین تو اس چاہ کے اندر تشریف لیچلین
بدیع الملک نے چاہ کے قریب آکے دیکھا تو راستہ نیچے جانیکا بنا تھا بدیع الملک نے نام خدا لیکر قدم بڑھایا
نازنین دوسری طرف گئی بدیع الملک کے ساتھ ساتھ راہ طے کی چاہ کے نیچے پہونچے بدیع الملک
نے دیکھا تو ایک باغ پر بہار رشک گلزار فرخار نظر آیا ہر درخت کو گل و ثمر سے مزین پایا قمریون کو قریب سرو قہقہے
لگاتے دیکھا صبا کو گیسوان سنبل بناتے دیکھا بلبلون کا قریب گل مجمع کثیر نظر آیا اور پھولون نے بھی اپنا رنگ
دکھایا بدیع الملک صانع قدرت کی صنعت کا تماشا دیکھکر حیران ہوئے طفل غنچہ یہ کیفیت دیکھکر خندان
ہوئے ہر پھول سے صدائے عجیب بلند ہوئی وہ نازنین جو بدیع الملک کے ہمراہ تھی یہ کیفیت دیکھکر
دردمند ہوئی بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار آج خلاف معمول اس باغ کا ہر پھول مسکراتا ہی عجیب
وغریب صدا سناتا ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا نگہبان ہی اس قدر کیون طبیعت پریشان ہی تم تو یہان کی
رہنے والی ہو یہان کے حال سے آگاہ ہوگی یہ بھی کوئی مکر کی راہ ہوگی نازنین نے عرض کی مین پیشتر خدمت عالی
مین کہہ چکی ہون کہ اگر آپ کو مجھپر کسی قسم کا دھوکا ہو تو تشریف نہ لیچلیئے اب آپ یہ کیا فرماتے ہین بدیع الملک
نے کہا مین نے تمھاری نسبت نہین کہا بلکہ یہ عجب وغریب باتین جو ظاہر ہوئین تو مین نے اس جگہ کی
نسبت یہ بات کہی نازنین خاموش ہو رہی ہر ثمر ہر پھول ہر شجر اپنی اپنی باتین کرتا رہا بدیع الملک
نوجوان نے کسی سمت خیال بھی نہ کیا اُس نازنین کے ساتھ چلے گئے قریب ایک بارہ دری کے پہونچے
بدیع الملک نے بارہ دری کو نہایت پر تکلف پایا نازنین سے فرمایا یہ بارہ دری رشک پری کس نے
تعمیر کرائی تھی عمارت بہت کہنہ معلوم ہوتی ہی نازنین نے عرض کی ای شہریار مین یہان کے کسی راز سے واقف نہین

آپ کو میرا حال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک خاموش ہوئے نازنین پردہ اُٹھا کے بارہ دری کے اندر آئی اپنے ہمراہ بدیع الملک کو بھی لائی شاہزادے نے دیکھا دریچۂ بارہ دری مین ایک آئینہ قد آدم رکھا ہی قصد کیا اُس کے قریب جا کے دیکھین نازنین نے منع کیا بدیع الملک اُس طرف سے ہٹے نازنین شاہزادے کو شہ نشین پر لائی یہان عجب کیفیت نظر آئی بدیع الملک نے دیکھا ایک پلنگڑی جواہر نگار بچھی ہے اُس پر کوئی شخص سوتا ہی دوشالہ اوپر پڑا ہی نازنین نے کہا اے شہریار آپ تشریف رکھین اور یہ وعدہ فرمائین کہ مین تیرے مقصد کے واسطے کوشش کرونگا تو مین ماجرا اپنے رونیکا بیان کرون بدیع الملک نے فرمایا تم کیفیت کہو خدا مالک ہی اگر اُسکا فضل شامل حال ہوگا تو مین تمھارے مطلب کے واسطے کوشش کرونگا اُس نازنین نے عرض کی ای شہریار یہ پلنگڑی جو بچھی ہی اس پر ملکہ شاداب اختر جبین دختر ملک قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم مراۃ العدم محو خواب ہین ایک مدت گذری کہ وہ عفریت خانہ خراب جو آپ کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا ملکہ کو اور مجھے باغ سے اُٹھا لایا تھا اس باغ مین لا کے رکھا تھا دن بھر اس کا پتہ نہ رہتا تھا مگر وقت شب آتا تھا نہین معلوم اس آئینے سے کیا بات کہتا تھا کہ ایک تیلی زمرد کی بنی ہوئی اُس آئینے سے برآمد ہوتی تھی ہاتھ مین اُس تیلی کے ایک پھول ہوتا تھا جب وہ قریب ملکہ آتی تھی پھول سنگھاتی تھی ملکہ عالم اُٹھ بیٹھتی تھین شب بھر بیدار رہتی تھین وہ تیلی پھول سنگھا کے پھر اسی آئینے مین چلی جاتی تھی وہ عفریت شب بھر ملکہ سے منت و سماجت کرتا تھا چاہتا تھا ملکہ وصل پر راضی ہون اپنی صورت نہایت حسین بناتا تھا ملکہ سے کہتا تھا کہ میری صورت اصلی یہ ہی آپ کیون انکار فرماتی ہین میرے دل کو جلاتی ہین ملکہ راضی نہ ہوتی تھین جب تک بیدار رہتی تھین روتی تھین جب شب اسی بحث مین بسر ہوتی تھی اور سحر ہوتی تھی تو عفریت آئینے کے پاس جاتا تھا اپنی آواز سناتا تھا ایک تیلی یاقوت کی آئینے سے برآمد ہوتی تھی ملکہ کے قریب آکر ایک پھول سنگھاتی تھی ملکہ بیہوش ہو جاتی تھین مین تنہا اس مکان مین قریب ملکہ بیٹھی مگس رانی کیا کرتی تھی اب کون ایسا ہی جو ملکہ کو اس خواب سحر سے بیدار کرے بدیع الملک نے جو یہ تقریر اُس نازنین کی سنی پلنگ کے پاس آئے دوشالہ ہٹایا ایک نور نظر آیا بدیع الملک کی آنکھین جھپک گئین تاب نظارۂ جمال نہ لائے غش کھا کر گرے اُس نازنین نے بدیع الملک کی جو یہ کیفیت دیکھی گھبرائی قریب شاہزادے کے آئی اپنے دامن سے ہوا دی تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک کو ہوش آیا نازنین نے عرض کی ای شہریار مزاج مبارک کیسا ہی بدیع الملک نے فرمایا اب مزاج پوچھنا بیکار ہی دل بیقرار ہی طبیعت گھبراتی ہی جنگل کی یاد آتی ہی نازنین نے جو بدیع الملک کی یہ حالت دیکھی عاقلہ تھی فوراً سمجھی کہ شاہزادہ ملکہ پر مائل ہوا تیغ ابرو کا گھایل ہوا اب خدا ہی خیر کرے انجام بخیر ہووے اِس کی جوانی مفت رائگان جائیگی مراد بر نہ آئیگی یہ خیال کر کے کہا ای شہریار صبر کیجیے دل پر جبر کیجیے اسقدر بیتاب نہ ہونا چاہیے یون اشکون سے دامن نہ بھگونا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا صبر کسکو کہتے ہین اور جبر کسکا نام ہی بیتابی و بیقراری یہ البتہ اپنا کام ہی ای نازنین تو نے غضب کیا میرے سردارون کو ہمراہ نہ آنے دیا اگر وہ لوگ آتے تو کچھ تو تدبیر بتاتے مگر اب خدا جو چاہیگا کریگا تم یہان ٹھہرو مین اُس کی تدبیر مین جاتا ہون اگر کچھ تدبیر بن پڑیگی تو آؤنگا ورنہ زندگی سے ہاتھ اُٹھاؤنگا نازنین نے کہا ای شہریار مین ہرگز آپ کو نہ جانے دونگی ایک کی وجہ سے تو یہ ملال ہی اگر آپ کے دشمنون پر کسی طرح کا ملال پہونچے گا تو اس سے زیادہ مجھکو صدمہ ہوگا بدیع الملک نے کہا اب روکنا بیکار ہی مین نہ ٹھہرونگا ضرور جاؤنگا نازنین مجبور ہوئی

بدیع الملک اُس مکان سے باہر آئے راستہ طے کرکے اپنے سرداروں سے ملے سب نے بدیع الملک
کی جو یہ کیفیت دیکھی گھبرا گئے پاس آکے عرض کی ای شہریار مزاج کیسا ہے بدیع الملک نے فرمایا مزاج کی صحت
اب کہاں اک زہرہ جبین پر دل آگیا اور غم قلب مضطر پر چھا گیا سرداروں نے کیفیت پوچھی بدیع الملک نے
کل ماجرا بیان کردیا سرداروں نے عرض کی حضور بھی کس امر کا خیال فرماتے ہیں نہیں معلوم کیا بات ہے
آپ لشکر کو تشریف لیچلیے کچھ خیال نہ کیجیے بدیع الملک نے فرمایا مین جب تک اس بات کو صاف نہ کرونگا
لشکر مین واپس نہ جاؤنگا سرداروں نے عرض کی آپ کو طلسم مین جانا ہے اگر عرصہ ہوگا تو زمانہ فتح ہی مین خلل
پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا جو کچھ ہو مجھے منظور ہے پہلے مین اُس نازنین کی فکر کرلون پھر اور کام کرونگا
سردار خاموش ہو رہے بدیع الملک نے کہا آپ لوگ لشکر مین تشریف لیجائین وہان سب کو آگاہ کردین
اور وہین قیام فرمائین مین انشاءاللہ تعالی بہت جلد آپ سے ملونگا سرداروں نے عرض کی اب ہم
ایسے وقت مین آپ سے جدا نہ ہونگے تنہا آپ کو نہ چھوڑینگے بدیع الملک نے فرمایا آپ کے جانے
سے لشکر مین سب لوگون کو کیفیت معلوم ہو جائیگی وہ باطمینان خاطر وہان قیام پذیر رہینگے اور اگر آپ
لوگ انہین میری اطلاع نہ دینگے تو وہ لوگ گھبرا کر واپس نہین اور چلے جائینگے پھر انکا پتہ ملنا مشکل ہوگا سردارون
نے عرض کی آپ ہم لوگون کو چھوڑکر کہان تشریف لیجائینگے بدیع الملک نے فرمایا مین اسی نازنین کے
بیدار کرنے کی فکر مین جاؤنگا اگر کوئی ترکیب ہاتھ آجائیگی تو پھر یہان آکر اس نازنین کو بیدار کرونگا سردارون
نے عرض کی کوئی جگہ خاص ہے جہان جانے سے تدبیر اُس نازنین کے بیدار کرنے کی دستیاب
ہوگی بدیع الملک نے کہا کوئی جگہ خاص نہین ہے سردارون نے کہا پھر آپ کہان تشریف لیجائینگے
بدیع الملک نے کہا مین ان دیوان شریر کو تلاش کرونگا جو اسکا تخت اُٹھا کے لائے تھے سردارون
نے عرض کی اُنکا ملنا ممکن نہین آپ اُن کے نامون سے واقف نہین اُنکی جائے سکونت سے آگاہ نہین
بدیع الملک نے فرمایا کہین پتہ مل ہی جائیگا سردارون نے عرض کی ای شہریار انکا پتہ نہ ملیگا بدیع الملک نے کہا جب
پتہ انکا نہ معلوم ہوگا اسوقت دوسری تدبیر کیجائیگی سردارون نے بہت بہت کہا مگر بدیع الملک کی سمجھ مین آیا
سردار مجبور ہوگئے بدیع الملک خدا حافظ کہکر آگے بڑھے سردار ساتھ چلے بدیع الملک نے فرمایا آپ
لوگ تکلیف نہ فرمائین لشکر کو واپس جائین سردارون نے عرض کی ہم لشکر مین اطلاع کرائے دیتے ہین
آپ خاطر جمع رکھین ایک سردار کوہ کے نیچے آیا جو لوگ گھوڑے لیے کھڑے تھے اُنسے کہا لشکر مین جاکر اطلاع
کردو کہ بدیع الملک نامدار کوہ پر تشریف رکھتے ہین اگر عرصہ ہو جائے تو لشکر مین کوئی مضطرب نہ ہو
وہین سب قیام پذیر رہین انشاءاللہ جلد آکر ملینگے وہ لوگ گھوڑے لیکر روانہ ہوئے سردار بدیع الملک
کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سب ملکر ایک جانب روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن دیوان شریر کی بیان کیجاتی ہے

جو اس دیو قوی ہیکل کا تخت اُٹھا کے لائے تھے یہ سب اُسی کوہ کے نیچے ایک غار مین رہتے تھے یہ
سب اس کو اپنا معبد جانتے تھے جو دیو دست بدیع الملک سے مارا گیا اس کو اپنا بادشاہ بنایا تھا
اُسکے تابع فرمان رہتے تھے اسکے مارے جانے کے بعد سب دیو متفرق ہوگئے مگر ایک دیو ضعیف کہ کثرت

زخمداری سے بھاگ نہ سکا ایک غار مین لیٹ رہا بدیع الملک نوجوان جب چلے تھوڑی دیر مین اُس غار کے قریب
آکے پہونچے دیکھا ایک دیو ضعیف غار مین پڑا ہی بدیع الملک اُس دیو کے قریب آئے کہا ای عفریت بیدار ہو
دیو نے جو آنکھ کھول کے دیکھا بدیع الملک کو اپنے قریب پایا گھبرا گیا ہاتھ باندھ کے عرض کی ای شہریار پناہ
دیجے بدیع الملک نے فرمایا اسلام قبول کر دیو مسلمان ہوا بدیع الملک کے سردارون نے اُسکے زخمون مین
اپنے ہاتھ سے ٹانکے لگائے دیو سے پوچھا کہ یہ جو تم سب کا سردار مارا گیا اسکا کیا نام تھا اُس نے عرض کی کوہان
بن سوہان اُس کو کہتے تھے یہ ہم سب کا بادشاہ تھا بدیع الملک نے فرمایا کس شغل مین رہتا تھا دیو نے کہا
ایک مہینہ سے طلسم نہ طاق مین ملازم تھا اور آئینہ اندام جادو کو اپنا خداوند جانتا تھا یہان بھی ایک تصویر
آئینہ اندام کی لا رکھی تھی ہم سب اُسی تصویر کی پرستش کرتے تھے یہ صبح کو وہان جاتا تھا تمام دن طلسم مین رہتا
تھا شام کو وہان سے آکے تھوڑی دیر ہملوگون سے باتین کرتا تھا طلسم کے واقعات بیان کرتا تھا پھر اپنے مکان مین
جاتا تھا ایک شاہزادی کو کہین سے اُٹھا لایا تھا اُس کے عشق مین دیوانہ تھا شب بھر اُس کی منت کرتا تھا
وہ وصل پر راضی نہ ہوتی تھی جب صبح کو جاتا تھا اُس کو بیہوش کر کے چلا جاتا تھا بدیع الملک نے فرمایا
اُسکو بیہوش کیونکر کرتا تھا اور وہ ہوشیار کسطرح ہوتی تھی دیو نے کہا ایک آئینہ طلسم سے لایا تھا اُس مین
دو شیشیان سبز و سرخ تھین اُنکے ذریعہ سے بیہوش اور ہشیار کر لیتا تھا بدیع الملک نے پوچھا کیا اُس آئینہ مین سحر ہی
اگر اُس کو کوئی توڑ ڈالے تو اُس شاہزادی کو ہوش آجائے عفریت نے کہا آئینے کے توڑ ڈالنے سے کچھ
نہین ہوگا جب تک آپ تصویر آئینہ اندام کو نہ توڑیے گا بدیع الملک نے فرمایا تصویر آئینہ اندام کہان
ہی عفریت نے کہا اسی کوہ پر ہی مگر وہان تک جانا بہت مشکل ہی گرد اُس تصویر کے آتش سحر روشن ہی جب
اُس آتش سے گذر جائیے تو دیوان شریر ہزارون جمع ہین اُنسے مقابلہ کرنا اور فتحیاب ہونا مشکل ہی جب
اُن دیوون پر فتحیاب ہو تو تصویر تک پہونچے تصویر خود ساختہ سحر ہی اُس کو توڑنا آسان نہین بدیع الملک
نے فرمایا سب خدا آسان کر دیگا ہمکو اُس تصویر تک پہونچا دو دیو نے عرض کی ای شہریار آپ تصویر کے پاس
جا کر کیا کرینگے بدیع الملک نے فرمایا اُس تصویر کو توڑونگا دیو سمجھا کہ شاہزادی کو بدیع الملک نے دیکھ لیا ہی
اُسی کے واسطے تدبیر کرتے ہین بہت بہت سمجھایا بدیع الملک نے نہ مانا دیو مجبور ہو گیا بدیع الملک کو مع
سردارون کے اپنے ہمراہ لیکر چلا عجیب و غریب راہون کو طے کر کے ایک چاہ کے قریب پہونچا بدیع الملک
سے عرض کی آپ جھک کے ملاحظہ فرمائین کہ آتش سحر اس چاہ مین مشتعل معلوم ہوتی ہی بدیع الملک نے جھک
کے دیکھا تو آگ روشن معلوم ہوئی شعلے بھڑکتے نظر آئے یہ پیروان خلیل اللہ تھے آگ سے کیا ڈرتے نام خدا
لیکر اُس چاہ مین کود پڑے دیو نے چاہا مین بھی کود پڑون سردارون نے منع کیا کہا ارے کیون اپنی جان دیگا
آقاے نامدار صاحب اقبال ہین آگ بجھ جائے گی اگر تو کودیگا تو جل جائیگا دیو قریب چاہ آیا جھک کے
دیکھا آگ کو بجھا پایا سردارون سے کہا اب آتش سرد ہو گئی جلنے مین کوئی مضایقہ نہین ہی سب سردار بھی
اُس چاہ مین کود پڑے دیو بھی کودا اگر بدیع الملک جو چاہ مین کودے آتش سرد ہو گئی بدیع الملک نے دیکھا
میدان وسیع نظر آیا ایک جانب چلے لوح محفوظ اور تحفہ جات دافع سحر اُنکے پاس موجود تھی کچھ خوف
سحر نہ تھا دو چار قدم بڑھکے بدیع الملک نے دیکھا ایک دیر نظر آتا ہی چاہا اُس دیر کی طرف چلیون کہ ایک
دیو اُس دیر سے نکلکے بدیع الملک کے سامنے آیا کہا ای جوان مسلمان تو کہان جاتا ہی یہ ہملوگون کی معبدگاہ ہی

یہ کہکے بدیع الملک کی طرف ہاتھ بڑھایا بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ کے جھٹکا دیا دیو کا ہاتھ بیکار ہوا اس نے چیخ ماری بہت سے دیوان شہر پر آکر جمع ہوئے سب بدیع الملک پر حملہ آور ہوئے مگر دور کے حربون سے کام لیا بازوبند سلیمانی کی برکت سے کوئی بدیع الملک کے قریب نہ آیا شاہزادہ سب کے وار بچانے لگا بہت سے دیودن کو قتل کیا آخر تھک کر ایک درخت کے سایہ مین دم لیا دیودن کو موقع ملا پتھر مارنا شروع کیے بدیع الملک نے ہاتھ اُٹھاکر درگاہ کبریا مین عرض کی اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اے کس بیکسان اے چارہ ساز غریبان وقت مدد ہے تڑپ کے جو دعا کی ایک جانب سے گرد اُڑی بدیع الملک نے دیکھا کہ سرداران نامی آپہونچے آتے ہی سب سردار دیودن پر لوٹ پڑے وہ دیو جوان سب کو لیکر یہان تک آیا تھا اُس نے بہت سے دیودن کو ہلاک کیا چار سردار بدیع الملک کے جان بحق تسلیم ہوئے شاہزادے کو اُن کا بہت افسوس ہوا اسی ملال مین تلوار کھینچ کر دیودن پر جا پڑے قتل کرنا شروع کیا آخر دیو تاب مقابلہ نہ لائے سامنے سے فرار ہوے بدیع الملک اُس در مین تشریف لائے دیکھا ایک تصویر بہت بڑی پتھر کی ترشی ہوئی رکھی ہے بدیع الملک اُس تصویر کے قریب گئے لوح محفوظہ کا عکس جو تصویر پڑا تصویر از خود ٹوٹ گئی بدیع الملک نے شکر خدا کیا بہت سے دیو مطیع ہوئے بدیع الملک نے اُس دیو ضعیف سے پوچھا اب کیا کرنا چاہیے اُس نے کہا اب آئینہ ٹوٹ گیا ہوگا شاہزادی کو ہوش آیا ہوگا بدیع الملک وہان سے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت ملکہ شاداب اختر جبین کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک نے یہان معبدگاہ کو تباہ کیا اور تصویر آئینہ اندام جادو کی ٹوٹی تو مرآۃ سحر بھی ٹوٹا ملکہ شاداب اختر جبین کو ہوش آیا آنکھین کھولین اُٹھ بیٹھین اپنی وزیرزادی شوخ نگاہ کو آواز دی شوخ نگاہ قریب تھی ملکہ کو جو ہوشیار پایا قریب آئی بلائین لین ملکہ نے کہا آج خلاف دستور مجھکو ہوش کیون آیا خیال جو کیا تو سحر بھی یاد تھا ملکہ سحر مین دخل دافی رکھتی تھی شوخ نگاہ سے کہا اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے نہین معلوم کیا بات پیش آئے نکل چلنا بہت اچھا ہے شوخ نگاہ نے بدیع الملک کی سب کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا اگر وہ ہمارا عاشق صادق ہوگا تو ہمارے مکان تک آئیگا ہر طرح اپنے کو وہان پہونچائیگا یہان ٹھہرنا اچھا نہین یہ کہکے اُسی پلنگڑی پر شوخ نگاہ کو بلایا سحر کیا پلنگڑی تخت کی طرح بلند ہوئی ملکہ وہان سے روانہ ہوگئی کہ حال اُسکا وقت پر لکھا جاے گا

اب بدیع الملک کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو وہانسے تصویر کو شکست کرکے ملکہ کی بارہ دری مین آئے یہان کسیکو نہ پایا بدیع الملک گھبرائے بیتاب ہوگئے سردارون سے کہا غضب ہوا نہین معلوم ملکہ کو اب کون لیگیا دیودن نے عرض کی اے شہریار ملکہ سحر خوب جانتی تھین معلوم ہوتا ہے اپنے مکان کو روانہ ہوگئین کیونکہ جس وقت آئینہ ٹوٹا ہوگا ملکہ کو ضرور ہوش آیا ہوگا اور سحر بھی یاد ہوا ہوگا وہ اپنی وزیرزادی کو لیکر نکل گئین بدیع الملک نے فرمایا اس کی کیفیت کیونکر معلوم ہو دیودن نے عرض کی ہم ابھی دریافت کرتے ہین یہ کہکر دو تین دیو بدیع الملک سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین طلسم

ہمراۃ العدم کے قریب جا پہونچے طلسم کے اندر آئے دیکھا سب شہر مین خوشی ہو رہی ہی تیاریان روشنی کی ہوتی ہین دیو مکانات شاہی کے اوپر آئے دیکھا محل مین سب لوگ خوشی کر رہے ہین ایک نازنین کو چند خواصین حمام مین لیے جاتی ہین دیو یہ کیفیت دیکھکر سمجھ گئے کہ یہی ملکہ ہی ابھی آئی ہی لوگ اس کو حمام مین لیے جاتے ہین یہ حال دیکھکر واپس ہوئے بدیع الملک کی خدمت مین آئے سب حال عرض کیا بدیع الملک نے کہا اگر ملکہ اپنے مکانمین ہین تو کیا مضائقہ ہی مین وہین جاتا ہون انشاء اللہ تعالے وہین ملاقات ہوگی یہ کہکر دیو دن کو رخصت کیا دیو دن نے عرض کی آپ طلسم کی طرف تشریف لیے جاتے ہین اگر خلاف مزاج نہ ہو تو ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ چلین بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کے تشریف لیجانیکی کوئی ضرورت نہین ہی خدا کی حمایت کافی ہی دیو دن نے عرض کی ہم وقتاً فوقتاً حاضر خدمت ہوتے رہینگے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کو اختیار ہی مین اس بابت مانع نہین دیو سب رخصت ہوے بدیع الملک کوہ سے اُترے اپنے لشکر مین تشریف لائے سبنے بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہو حقیقت دریافت کی شاہزادے نے مناسب جانکر بعض حال بیان کر دیئے اُس روز وہین قیام کیا دوسرے روز طلسم کی طرف روانہ ہوئے چوتھے روز مسافر خانہ طلسمی کے قریب پہونچے مہمان سرا کے لوگ لینے کو آئے بدیع الملک سے آکر سب نے عرض کی مہمان سرا مین تشریف لیچلئے بدیع الملک نے پوچھا یہ مہمانسرا کسکی ہی اسکا مالک کون ہی سب نے کہا یہ مہمان سرا ملک قیصر صاف باطن کی طرف سے ہی یہان عام اجازت ہی اگر کوئی اس طرف سے کہین اور بھی جاتا ہی ایک شب مہمان سرا مین رہتا ہی دوسرے روز اپنی منزل کی طرف روانہ ہوتا ہی بدیع الملک نے فرمایا ہم آپ کی مہمانسرا مین نہین جا سکتے سب نے عرض کی ایک روز آپ کو ضرور ہملوگون پر عنایت فرمانا ہوگی بدیع الملک نے فرمایا ہم بغرض فتاحی طلسم یہان آئے ہین اگر آپ ہمکو اپنی مہمان سرا مین مہمان کیجیے گا تو آپ پر عتاب سلطانی ہوگا ہم نہین چاہتے کہ آپ ہمارے سبب سے مورد عتاب ہون یہ جو ملازمین مہمانسرا نے سُنا سب بہت ہنسے کہا آپ نے وہ ارادہ کیا جو کبھی پورا نہ ہوگا بھلا طلسم ہمراۃ العدم آپ سے فتح ہوگا بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کو غیب دانی کسنے بتائی ہی کس وجہ سے آپ یہ دعوی کرتے ہین کہ طلسم فتح نہ ہوگا سب نے کہا یہ طلسم ایسا نہین جو فتح ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا یہ آپ لوگون کا خیال خام ہی طلسم ضرور فتح ہوگا اور ہمین بفضل خدا فتح کرینگے ملازمین اُسی وقت واپس گئے طلسم کے اندر آئے ملک قیصر صاف باطن کی ڈیوڑھی پر آئے اپنی اطلاع کرائی چوبدارون سے کہا کہ خدمت شہنشاہ مین عرض کر دینا کہ ملازمین مہمانسرا حاضر ہین کچھ امور ضروری عرض کرنا چاہتے ہین اگر اجازت ہو تو حاضر خدمت ہوکر آپ سے عرض کرین چوبدار اندر آئے ملک قیصر اُس وقت اپنے دربار مین بیٹھا تھا لوگ فیروز کا ذکر رہے تھے قیصر کہتا تھا فیروز کا چلا جانا اچھا ہوا اگر وہ یہان رہتا تو ضرور مسلمان یہان آتے مفت فساد عظیم برپا ہوتا مجھکو خداوندون نے منع کیا مین نے اُس کا بلانا اچھا نہ جانا وہین جاکر رخصت کر دیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ چوبدارون نے آکر کہا ملازمین مہمان سرا بدر دولت پر حاضر ہین کچھ امور ضروری آپ سے عرض کرنا ہین امیدوار باریابی ہین قیصر نے کہا بلا لو چوبدار باہر آئے ملازمین مہمان سرا کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے ملازمین نے قیصر کو سلام کیا قیصر نے بیٹھنے کی اجازت دی ملازمین بیٹھے قیصر نے پوچھا آج تملوگون کے آنیکا کیونکر اتفاق ہوا سب نے کہا کچھ امور ضروری آپ سے عرض کرنا ہین قیصر نے تخلیہ کیا ملازمین مہمان سرا نے بدیع الملک کے آنیکی کیفیت بیان کی قیصر نے کہا یہ بھی کوئی راز کی بات تھی جسکو تملوگون نے اس طرح پوشیدہ کیا مین اسی وقت سب مسلمانون کو گرفتار کراتے

لیتا ہون کیا مجال کسی کی جو میرے طلسم کی طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے تم لوگ جاؤ مین ابھی اُن لوگون کے واسطے فکر کرتا ہون ملازمین مہمان سرا رخصت ہوئے قیصر نے سب کو بلایا سب لوگ آئے قیصر نے کہا مسلمان آگئے کوئی شخص بدیع الملک ہی کہ وہ سب کا سردار ہی اُسی کے ہمراہ لشکر ہی وہی بارادہ قناجی یہان آیا ہی وزرا ابھی اس بات کو سُنکے بہت ہنسے قیصر نے کہا تھوڑا سا لشکر بھیجدینا کہ وہ جا کر اُن لوگون کو گرفتار کر لائے وزرا نے اسیوقت اُسکا انتظام کیا لشکر جانب سرحد روانہ کردیا لشکر تو طلسم کی سرحد پر آکے اُترا اگر بدیع الملک نوجوان نے اپنے یہان کی بارگاہین خاص حد طلسم مین استادہ کرائین لشکر قیصر نے منع بھی کیا مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا کہا ہم قیصر کو نامہ لکھتے ہین اُسکے جواب کے منتظر ہین اگر ہماری مرضی کے موافق جواب آئیگا تو خود قیصر ہمارے بلانیکو آئیگا اور اگر ہمارے خلاف مرضی جواب آیا تو ہم طلسم کے اندر چلے جائینگے سرداران لشکر قیصر نے کہا ہم آپ کو یہان بارگاہین نہ استادہ کرنے دینگے ہمین حکم ہی کہ آپ کو مع لشکر اسیر کرکے خدمت مین سلطان کے بھیجین بدیع الملک نے فرمایا پھر آپ کس کی راہ دیکھتے ہین اگر یہ امر آپ کے امکان مین ہو تو مین موجود ہون آپ گرفتار کرکے بھیجیے سرداران نے دیکھا کہ یہ لوگ یون اسیر نہ ہونگے جب تک اُنسے مقابلہ نہ کیا جائے یہ سوچ کر بدیع الملک سے افسر فوج نے کہا کل میدان جنگ مین آپ کو گرفتار کرلینگے آج آپ بھی مسافت راہ اُٹھائے ہوئے ہین اور ہم لوگ بھی ابھی آئے ہین شب بھر آرام کرلین پھر آپ سے مقابلہ ہو بدیع الملک نے فرمایا آپ کو اختیار ہی ہم ہر وقت موجود ہین سرداران فوج قیصر وہانسے واپس آئے بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے سردارون نے بدیع الملک سے عرض کی اب آپ کیا ارشاد ہی قیصر کو نامہ لکھیے گا بدیع الملک نے فرمایا اب نامہ لکھنے کی کیا ضرورت ہی اُس کو اطلاع ہوگئی اُس نے لشکر برائے مقابلہ روانہ کیا اب صبح سے مقابلہ شروع ہو جائیگا نامہ لکھنے کی ضرورت نہین ہی سردار خاموش ہو رہے ہرکارون نے آکر بدیع الملک کو دعا دی پھر عرض کی لشکر دشمن مین طبل جنگی بجا ہی بدیع الملک نے فرمایا الفضل ایزدی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرونمین تیاریان ہونے لگین رات تو سامان جنگ مین بسر کی جب قیصر زرین کلاہ مشرق فوج سیارگان کو بھگا کے فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب گذری روز ہوا تو بدیع الملک نوجوان بیدار ہوئے فریضہ سحری ادا کرکے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین شاہزادہ ہتھیار جسم پر آراستہ کرکے بارگاہ سے برآمد ہوا خادم مرکب لیے دیر سے حاضر تھے بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان کارزار روانہ ہوئے اُس طرف سے افسر لشکر یعنے گُردقوی بازو اپنے لشکر کو لیکر میدانمین آیا دونون طرف صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا لشکر سے گُردقوی بازو صف سے آگے بڑھا کہا اے بدیع الملک اگر تم میرا کہنا قبول کرو تو بندگان سامری کی جان بچے بدیع الملک نے کہا بیان کرو گُردقوی بازو نے کہا لشکر تمھارے بھی ہمراہ ہی اور مین بھی اس قدر لشکر لیکر آیا ہون اگر دونان لشکر آپسمین معرکہ آرائی کرینگے تو بہت سے آدمی قتل ہونگے بہتر یہ ہی کہ مین تم آپس مین مقابلہ کرکے ایک دوسرے کو زیر کرین جو مغلوب ہو غالب کی اطاعت کرے بدیع الملک نے فرمایا مجھکو منظور ہی گُردقوی بازو نیزہ گاو زن ہوا نیزہ کے دوچار وار بدیع الملک پر کیے بدیع الملک نے وار اُسکے رد کیے جب یہ دوچار وار کرچکا تو بدیع الملک نے نیزہ سیدھا کیا ایک وار اُسکے گلوگاہ پر کیا اُس نے نیزے کو نیزے پر روکا چاہتا تھا کہ وار کرے نگرستان ملتے ہی بدیع الملک نوجوان نے نیزے کی چوب اُسکے نیزے سے لاکے ایسا جھٹکا مارا کہ نیزہ اُس کے ہاتھ سے نکل گیا اُس نے خفیف ہو کے تلوار میان سے

لی کہا ای جوان اب میرے ہاتھ سے کیونکر بچیگا بدیع الملک نے فرمایا جسطرح نیزہ بازی مین بچا اُسی طرح اب بھی بچونگا گرد قوی بازو نے کہا اب مین تجھکو اجازت دیتا ہون تو تلوار کا وار کر بدیع الملک نے فرمایا ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ جنگ مین سبقت کرین پہلے تم وار کرو جب تمھارے وار سے خدا ہمکو بچا ئیگا تو ہم بھی وار کرلینگے گرد قوی بازو نے کئی بار بدیع الملک سے کہا مگر شاہزادے نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا جب گرد قوی بازو مجبور ہوا تو وار تلوار کا سر بدیع الملک پر کیا شاہزادے نے اُس وار کو خالی دیا گرد قوی بازو نے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے اُس وار کو تلوار پر روکا اس نے فوراً تیسرا وار کیا بدیع الملک نے اُس وار کو خالی دیکر خبر دار خبر دار لکر وار کیا گرد قوی بازو نے سپر اُٹھائی تلوار سپر پر پڑکے اُچٹ گئی مگر مرکب قوی بازو نے بدلگامی کی تیغ سر مرکب پر پڑی گھوڑے کی گردن کٹ کے زمین پر گری دھڑ کے ساتھ قوی بازو بھی گرا اس نے گرتے ہی چاہا کہ بدیع الملک کے گھوڑے کو پے کرے مگر شاہزادہ گھوڑے سے کود امرکب کو اپنی پشت پر لیا قوی بازو تلوار لیے قریب آیا چاہا اب بدیع الملک پر وار کرون بدیع الملک نے اس کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا تیغ اسکے ہاتھ سے چھین کر زمین پر پھینکدیا قوی بازو نے چاہا بدیع الملک سے لپٹ جاؤن کشتی کے فن دکھاؤن لیکن بدیع الملک نوجوان نے اس کو اپنے قریب نہ آنے دیا دیر تک اس کوشش مین رہا جب تھک گیا تو مجبور ہوکر بدیع الملک سے کہا ای جوان اب مین چاہتا ہون کہ مجھسے کشتی مین مقابلہ کر بدیع الملک نے کہا مین موجود ہون یہ کہکر تھم گئے قوی بازو قریب آیا بدیع الملک کی کمر مین ہاتھ ڈال کے بہت کچھ زور کیا مگر بدیع الملک کو جنبش بھی نہ ہوئی جب بہت زور کر چکا تو کہا ای جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون بدیع الملک نے بلکہ دیا کہ پانون گرد قوی بازو کے زمین سے اُٹھ گئے بدیع الملک نے دوسرا زور کیا سینے تک لائے تیسرے زور مین سر سے بلند کیا چاہا زمین پر پھینکین گرد قوی بازو نے عرض کی ای شہریار مین آپ کی اطاعت قبول کرتا ہون بدیع الملک نے بآسانی اس کو زمین پر رکھدیا گرد قوی بازو کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا اپنے لشکر کو بلایا کہا مین نے اطاعت آقاے تاجدار کی قبول کی ہی تم مین سے جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ ایمان لائے نصف سے زیادہ مسلمان ہوئے باقی لشکری ایمان نہ لائے حیلہ کرکے وہان سے فرار ہوگئے بدیع الملک تاجدار بفتح و فیروزی میدان جنگ سے پلٹے اپنی بارگاہ مین آئے گرد قوی بازو کو بھی ہمراہ لائے سب سے فرمایا آج شب بھر یہان قیام کرینگے صبح کو انشاءاللہ تعالے سرحد طلسم مین داخلہ کرینگے لوح کی کوئی تدبیر کیجا ئیگی گرد قوی بازو نے عرض کی ای شہریار لوح اس طلسم کی کسی کو معلوم نہین کہ کہان ہی بدیع الملک نے فرمایا جب فضل خدا ہوگا تو سب کیفیت معلوم ہوجائیگی گرد قوی بازو خاموش ہورہا اور سردار بدیع الملک کے پاس حاضر ہوئے اور اور باتین ہونے لگین تھوڑی دیر صحبت رہی جب رات زیادہ گئی تو جلسہ برخاست ہوا بدیع الملک نے آرام فرمایا اور سب سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے بستر خواب پر جاکے محو خواب ہوئے ان لوگون کو تو اس حال مین چھوڑیئے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن لوگون کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جو گرد قوی بازو کے لشکر سے بھاگ گئے تھے اور مسلمان ہونے سے انکار کیا تھا یہ لوگ بھاگ گئے بھاگتے طلسم کے اندر پہونچے ملک قیصر صاف باطن کو خبر ہوئی کہ تھوڑا سا لشکر بے سردار بھاگ کر طلسم مین آیا ہی

قیصر نے کہا اُن لوگون کو ہمارے پاس لاؤ ہم سب کی کیفیت دریافت کرینگے لوگ اُسی وقت روانہ ہوئے گرد قوی بازو کے لشکر کو اپنے ہمراہ قیصر صاف باطن کے پاس لائے قیصر نے کہا تملوگون پر کیا مصیبت پڑی جو بھاگ آئے لشکریون نے کل ماجرا بیان کیا قیصر گرد قوی بازو کی کیفیت سُنکر بہت جھلّا یا سب سے کہا غضب کی بات ہے ایسا شجاع وصاحب ہمت یون مسلمان ہو جائے اور مسلمان یون اُس کو زیر کرین لشکریون سے بدیع الملک کی سپہ گری کی تعریف کی ملک قیصر نے کہا کیا یہ شخص جو فتاحی کے ارادے سے آیا ہے مرد شجاع ہے سب نے کہا شجاعت مین اُس کی کچھ شک نہین ہے بڑے زور شور سے قوی بازو کو زیر کیا ہر بات مین عاجز کر دیا اُس نے نیزہ بازی سے جنگ آغاز کی بدیع الملک نے نیزہ اُس کے ہاتھ سے نکال دیا اُس نے تلوار نکالی تلوار اُس کے ہاتھ سے چھین لی قوی بازو نے چاہا مین لپٹ جاؤن زمین پر دے مارون اُس نے اپنے قریب نہین آنے دیا جب قوی بازو نے خود کہا کہ مین زور کرنا چاہتا ہون وہ ٹھہر گیا قوی بازو نے دیر تک زور کیا مگر اُس کے قدم مین جنبش بھی نہ ہوئی جب خود قوی بازو نے کہا اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون اُس جوان نے ہاتھ مارا کہ قوی بازو کے پانون زمین سے اُٹھ گئے دو زور دو مین سر سے بلند کیا وہ چاہتا ہر مقام پر قوی بازو کو قتل کر سکتا تھا مگر قوی بازو کی خوشی پر لڑا کیا جب سر سے اونچا کیا قوی بازو نے پناہ طلب کی اُس نے باہستگی زمین پر رکھدیا قوی بازو مسلمان ہو گیا ہملوگون کو بلایا کہا جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ اطاعت بدیع الملک قبول کرے بہت سے لوگون نے بخوف و بپاس روزگار اطاعت بدیع الملک قبول کی ہملوگون کو یہ بات گوارا نہ ہوئی بسبب بے سرداری کے مقابلہ نہ کر سکے یہان واپس آئے اب جو حکم والا ہو بجالائین ملک قیصر صاف باطن ان لوگون سے بہت خوش ہوا کہا تملوگ جاؤ مین تمھارے عہدے بڑھاؤنگا اپنا خیر خواہ تصور کرونگا اور برائے بدیع الملک مین اور انتظام کرتا ہون اب بدیع الملک کہان جائیگا مین کسی کو مقابلے کے واسطے نہین بھیجونگا بیکار اُس کی گرفتاری مین عرصہ ہونا اچھا نہین یہ کہکے اس نے خادمون کو طلب کیا جب خادم آئے ایک پرچہ لکھکر اُنکو دیا کہا یہ پرچہ حکیم روشن تدبیر کے پاس لیجاؤ اور جلد اس کا جواب لیکر آؤ خادم پرچہ لیکر روانہ ہوئے حکیم روشن تدبیر کے پاس پہونچے حکیم اُس وقت اپنے مکان مین تھا جب قیصر کے ملازمین آئے حکیم کو اطلاع کرائی حکیم باہر آیا خادمون نے پرچہ دیا حکیم نے اُس پرچے کو پڑھا لکھا تھا کہ ایک شخص مسلمان برائے فتاحی طلسم آیا ہے اگر اُس کے مقابلے کیواسطے لشکر کو روانہ کرتا ہون تو مفت مین لوگون کا خون ہوگا بہتر یہ ہے کہ آپ کوئی تدبیر ایسی بتائیے کہ سب اسیر ہو جائین جھگڑا نہ ہو حکیم نے اُسی وقت اُس پرچہ کی پشت پر جواب لکھا کہ مین نے ایک تدبیر سوچی ہے آپ کے پاس آکر بیان کرونگا یہ لکھکر ملازمین قیصر کو رخصت کیا ان لوگون نے وہ پرچہ قیصر کو لا کر دیا قیصر نے اسکو پڑھا اُسیوقت حکیم کے واسطے سواری روانہ کی حکیم قیصر کے پاس آیا قیصر تعظیم کو اُٹھا کہا حکیم صاحب آپنے کیا تدبیر کی ہے حکیم نے کہا آپ لشکر کو برائے مقابلہ نہ بھیجے مین ایک تدبیر ایسی کرونگا کہ لشکر حریف کے لوگ نابینا ہو جائینگے مقابلے کی نوبت نہ آئیگی قیصر نے کہا بہت اچھی بات ہے اُسی وقت اُس نے وزرا سے کہا کہ لشکر تیار کرکے مقابلہ مسلمانان کے واسطے روانہ کردو حکیم صاحب کوئی تدبیر فرمائینگے حکیم نے کہا جسوقت لشکر وہان جائے رسالدار کو میرے پاس بھجدیجے گا مین کچھ باتین رسالدار سے کرونگا قیصر نے اُسی وقت رسالدار کو طلب کیا رسالدار آیا حکیم نے رسالدار کو اپنے ہمراہ لیا اپنے مکان پر لایا تھوڑی سی خاک سفید رسالدار کو دی کہا جسوقت سقے برائے آبپاشی میدان مین جائین یہ خاک اُنکی مشک مین ڈال دیجیے گا اور ایک سرمہ دیا

کہا آپ سب لوگ اس سرمہ کو لگا لیجیے گا اس کی وجہ سے آپ کو کسیطرح کا گزند نہین پہونچے گا اور لشکر حریف کے
سب لوگ نابینا ہو جاینگے رسالدار وہ خاک اور وہ سرمہ لیکر اپنے رسالے مین آیا دوسرے روز لشکر کو لیکر روانہ
ہوگیا اسکو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جب خواب سے بیدار ہوے تو لشکر تیار تھا شاہزادے نے اسی وقت کوچ کیا اگرد قوی بازو بھی ہمراہ ہی راستہ
تہا جاتا تہا قریب ایک کوس کے نکل گئے بدیع الملک نے فرمایا ای قوی بازو یہ صحرا بہت پر فضا ہی قوی بازو نے
کہا یہ سیرگاہ قیصر ہی یہان بادشاہ طلسم اکثر آتا ہی سیر کرتا ہی بدیع الملک اُس صحرا کی سیر کرتے ہوئے جاتے ہین کہ
سامنے سے گرد اُڑتی بدیع الملک نے فرمایا معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر آتا ہی قوی بازو نے کہا کیا عجب ہی جو میری کیفیت
قیصر کو معلوم ہوئی ہو اور اُس نے لشکر روانہ کیا ہو یہ باتین تھین کہ دفعتہ گرد شگافتہ ہوئی سب نے دیکھا
لشکر قلیل آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا ای قوی بازو قیصر کو اپنے یہان کے جن پہلوانون پر ناز ہی اُن کو نہین
بھیجتا جو یہ لشکر روانہ کرتا ہی کیا لشکر اُس کے پاس نہین ہی قوی بازو نے عرض کی ای شہریار یہ بات پوچھو اور سے
مین عرض نہین کر سکتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ضرور مجھکو آگاہ کرو کہ یہ کیا بات ہی قوی بازو نے عرض کی سبب
اس کا یہ ہی کہ قیصر ابھی آپ کی جرأت و شجاعت سے واقف نہین ہی اور پہلوان جو شہر گردستان مین
رہتے ہین وہ لوگ کبھی کہین بھیجے نہین جاتے ہین اُنکا ہمسر کوئی نظر نہین آتا اگر کبھی کوئی بادشاہ جلیل
لشکر کشی کر کے آتا ہی اور بڑی لڑائی پڑتی ہی تو انھین سے ایک پہلوان جو سب مین کم قوت ہوتا ہی برائے مقابلہ لشکر
تھوڑی سی فوج ہمراہ کر کے روانہ کیا جاتا ہی ورنہ جو خاص خاص ہین وہ پہلوان کہین نہین بھیجے جاتے اور لشکر کی بھی یہی
کیفیت ہی کہ لشکر خاص کہین نہین روانہ کیا جاتا جو لوگ عام لشکر کے ہین وہ ہر ایک کے مقابلے کے واسطے جاتے
ہین بدیع الملک نے فرمایا لشکر خاص کی کیا کیفیت ہی اور اُس لشکر مین کس طرح کے لوگ ہین قوی بازو نے
عرض کی لشکر خاص بہت ہی اور اُس مین بیشمار لوگ ہین سب کا شمار ایک ماہ مین بھی نہین ہو سکتا ہی بدیع الملک نے فرمایا
وہ لشکر کہان رہتا ہی قوی بازو نے عرض کی وہ لشکر بھی طلسم مین رہتا ہی بدیع الملک نے فرمایا گردستان کتنا بڑا
شہر ہی اور اُس مین کسقدر پہلوان ہین قوی بازو نے عرض کی شہر بڑا ہی کئی لاکھ پہلوان ہین اُنکے شاگرد
بہت ہین اُس شہر کا حاکم ہومان کوہ ور ہی وہ جب اپنی طاقت کسی کو دکھاتا ہی پہاڑ کو جڑ سے اُکھاڑ کے پھینک
دیتا ہی بدیع الملک کو تعجب ہوا فرمایا مقرر وہ ساحر ہی قوی بازو نے عرض کی ای شہریار اس طلسم مین کوئی ساحر
نہین ہی بدیع الملک نے فرمایا مین یقین نہین کرتا جسوقت مقابلہ ہوگا تمھین حال کھل جائیگا قوی بازو خاموش
ہو رہا لشکر قریب آ پہونچا رسالدار نے بڑھ کے بدیع الملک کو روکا کہا جب تک آپ مجھسے مقابلہ نہ کر لیجیے آگے نہ
بڑھیے گا بدیع الملک نے کہا مین تجھسے ضرور مقابلہ کرونگا رسالدار نے کہا لشکر کو ٹھہرایئے مین طبل جنگ بجواتا ہون
کل اسی میدان مین مقابلہ ہو بدیع الملک نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین دونون لشکر اُترے رسالدار
قیصر نے اُسی وقت طبل جنگی بجوادیا ہرکارون نے بدیع الملک سے آکے عرض کی بدیع الملک نامدار کے لشکر مین بھی
نقارۂ رزمی پر چوب پڑی شب تو سامان جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نامدار بصد شوکت و وقار
اپنے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر میدان مین آئے اُس طرف سے لشکر اشراق بھی آیا نقیب پہلے آبپاشی کر گئے تھے

بدیع الملک نے لشکر کی صفین آراستہ کین دیکھا زمین سے دھوان نکل رہا ہی سب سے کہا اس کا کیا سبب
ہی سب نے عرض کی زمین کے بخارات ہین قوی بازو نے عرض کی یہ صحرا مدت سے یونہین پڑا تھا آج آب پاشی جو ہوئی
زمین سے دھوان نکلتا ہی بدیع الملک جب لشکر کو درست کر چکے صف کے آگے کھڑے ہوئے رسالدار لشکر قیصر
نے گھوڑا آگے بڑھا کے کہا اے جوان اگر اپنی جان کی خیر درکار ہی تو واپس جا ورنہ زک اُٹھائے گا بہت پچھتائے گا
بدیع الملک نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے جواب دیا رسالدار صاحب یہ میدان جنگ ہی مقام وعظ و پند نہین
ہی اور ہملوگون کا یہ دستور ہی کہ جو بات زبان سے نکل جاے وہ ضرور کرتے ہین اب ہم کیا واپس جائینگے تمکو مقابلہ
کرنا ہی میدان مین موجود ہو مقابلہ کرو بدیع الملک یہ باتین کر رہے تھے کہ آنکھون مین سوزش پیدا ہوئی جس قدر
جو اشیا نظر آتے تھے معدوم ہو گئے بدیع الملک کو تعجب ہوا کلام کرتے کرتے ٹھہر گئے پلٹ کے فوج والون
سے یہ سانحہ بیان کیا سب نے عرض کی اے شہریار اپنی بھی یہی کیفیت ہی بدیع الملک حیران ہوئے قوی بازو
سے فرمایا وہ جو دھوان زمین سے اُٹھتا تھا اُس نے یہ تاثیر دکھائی یہ لوگ تو اس مصیبت مین مبتلا تھے لشکر قیصر
کے رسالدار نے یہ کیفیت دیکھکر فوج کو اشارہ کیا کہ مسلمانون پر ٹوٹ پڑو کسیکو قتل نہ کرنا سب کو کمندین مار مار کے
اسیر کرلو اشارہ پاتے ہی فوج آپڑی کمندین ڈال ڈال کے سب کو اسیر کرلیا گو دلیران اسلام نے کمندین توڑ
ڈالین مگر کیا کر سکتے تھے فوج کفار نے سب کو گرفتار کرلیا اُسی دن سب کی قید لیکر کوچ کیا ایک نامہ قیصر
صاف باطن کو لکھا کہ ہملوگ اہل اسلام کی قید لیے ہوئے آتے ہین یہ نامہ جو قیصر کے پاس پہونچا قیصر بہت
خوش ہوا اُس نے حکم دیا کہ شہر مین آراستگی ہو دوکانین سجی جائین لوگ براے سیر و تماشا رہگذر مین آکر جمع ہون
جب ہماری شہر پناہ تک وہ لوگ پہونچین گے تو ہم لینے جائینگے بڑی عزت و حرمت سے سب کو لائینگے شہر مین منادی
ہوگئی دوکاندار اپنی دوکانین سجنے مین مشغول ہوئے بادشاہ کیطرف سے روشنی کی ٹٹیان شہر کے کوچہ و بازار
مین گاڑی گئین یہ خبر محل شاہی مین بھی پہونچی کہ کوئی شخص براے فتح طلسم یہان آیا تھا وہ اسیر ہو گیا ہی کل اُسکی
قید لیکر لوگ آئینگے شہر مین تیاریان ہو رہی ہین بڑے سامان ہین بادشاہ کی طرف سے بھی انتظام ہوا ہی شہر مین
منادی کرائی گئی ہی کہ ہر شخص براے تماشا رہگذر مین آکر ٹھہرے جہان پناہ خود تشریف لیجائینگے بڑے اعزاز و اکرام سے
اُن لوگون کو لائینگے یہ سُنکر ملکہ شاداب اختر جبین نے کہا ہم بھی قیدیونکا تماشا دیکھنے جائینگے شاداب کی ماں
ملکہ زُنار ماہ روتے کہا بی بی قیدیونکا تماشا کیا دیکھو گی وہ بیچارے اپنی مصیبت مین مبتلا ہونگے اُنکو زد و کوب کرتے
ہوئے ملازمان سلطانی لائینگے بہت سے زخمی ہونگے بہت سے سر ہونگے کہین دشمن تمھارے اُنکو دیکھکر دہل
نجائین تو اور مشکل ہو ملکہ شاداب نے کہا اُنکو دیکھکر ڈر کس بات کا ہی اور اُن پر رحم کھانے کی کیا ضرورت ہی مین
تو شہنشاہ سے عرض کرونگی کہ اُنکی گردن کشی کا حکم دیجیے اُنھون نے طلسم کے فتح کرنیکا ارادہ کیا تھا ایسون کا زندہ
رہنا برا ہی مین ضرور جاؤنگی ملکہ زنار نے کہا بی بی ہمارا کہنا مانو وہان نہ جاؤ شاداب نے کہا آپ بھی تشریف
لیچلیے مین آپ کے ہمراہ چلونگی زنار نے کہا مین شہنشاہ کی خدمت مین عرضی روانہ کرتی ہون اگر وہ اجازت
دینگے تو مین چلونگی شاداب نے کہا اسی وقت عرضی شہنشاہ کی خدمت مین روانہ فرمائیے ملکہ زنار مجبور
ہوئین اُسیوقت قیصر کو عرضی بھیجی قیصر نے عرضی کو پڑھا اُس مین لکھا تھا کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو اسیران اسلام
کا تماشا دیکھنے کو مین بھی جاؤن قیصر نے اُس عرضی پر دستخط کیے کہ ضرور جانا لازم ہی مین خود تمکو وہان بھیجنے کا ارادہ
رکھتا تھا جب عرضی واپس آئی ملکہ زنار نے جواب پڑھا کہا لو بی بی تمھاری مراد برآئی شہنشاہ نے

بھی اجازت دی اب شوق سے چلو اسیرونکا تماشا دیکھو ملکہ شاداب نے اُسی وقت جانیکی تیاری کی قریب شام
وہان سے سوار ہو کر چوک مین جو مکانات شاہی تھے وہان آئین شب بھر اُس مکان مین رہین صبح کو جب قیدیون کی
آمد کی دھوم ہوئی کنیزون نے ملکہ کو بیدار کیا شوخ نگاہ نے ملکہ شاداب کو جگایا پھر دونون کے پاس آگئے سب
بیٹھین ایک جانب ملکہ زنار مع اپنی کنیزون کے ایک جانب ملکہ شاداب مع شوخ نگاہ وزیرزادی کے
بیٹھین تھوڑی دیر کے بعد ایک غلغلہ بلند ہوا سب نے کہا اب قیدی آتے ہین ملکہ زنار اور ملکہ شاداب بغور
اُس طرف متوجہ ہوئین دیکھا چند پیادے و سوار تلوارین برہنہ ہاتھون مین لیے ہوئے گذرے بعد اُنکے کچھ اسیر نابینا
زنجیرون مین مسلسل گذرے اُسکے بعد دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک اسیر کی زنجیرین پکڑے ہوئے کشان کشان لیے ہوئے
جاتے ہین ملکہ شاداب کی نگاہ جو اُس قیدی پر پڑی حسن و جمال دیکھکر شیدائے صورت زیبا ہو گئین ملکہ کو غش
آگیا شوخ نگاہ نے جو اُس اسیر کو دیکھا پہچانا کہ وہی ستم رسیدہ آفت کشیدہ ہے جو کوہ پر آیا تھا آفت سے چھڑایا تھا
مگر ملکہ کی جو یہ حالت دیکھی اُسی وقت رومال ہلانے لگی گلاب کیوڑا منگایا ملکہ کے منہ پر چھینٹے دیے دیر کے بعد ملکہ
شاداب کو ہوش آیا زنار نے جو یہ کیفیت دیکھی قریب آئین کہا مین کہتی تھی کہ بی بی تم نہ جاؤ دشمن دہل جائینگے میرا کہنا
نہ مانا غضب ہو گیا کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم گھبرانیکی بات نہین ہے ملکہ کو افاقہ ہو گیا چونکہ کبھی ایسی حالت کسی کی نہین
دیکھی تھی اس وجہ سے غش آگیا کنیزین تو ملکہ سے یہ باتین کر رہی تھین مگر شوخ نگاہ وزیرزادی اپنے دل مین کہتی تھی
کہ اس جوان نے غضب کیا اپنی جان کو نہ ڈرا طلسم کی تباہی کو یہان آیا اور اس کے عشق نے ایسا اثر دکھایا کہ ملکہ
بھی بیہوش ہو گئین یہ تو اس خیال مین تھی مگر ملکہ کو جو ہوش آیا تو عجب حالت ہو گئی بُری کیفیت ہو گئی طبیعت
کا رنگ بدل گیا خنجر الم دل پر چل گیا آنکھین اشکبار ہوئین انتہا سے زیادہ بیقرار ہوئین شوخ نگاہ تو اس راز کو
پہلے ہی سمجھ چکی تھی ملکہ زنار سے کہا اگر آپ کی اجازت ہو تو مین ملکہ عالم کو باغ مین لیجاؤن وہان انکا دل بہلاؤن ملکہ زنار
نے کہا مین بھی چلونگی تنہا ملکہ کو نہ چھوڑونگی شوخ نگاہ نے کہا آپ کا جانا مناسب وقت نہین ہے آپ کے تشریف
لیجانے سے ملکہ بے تکلفی سے ہنس بول نہ سکین گی آپ کا ادب مانع رہیگا اس لیے آپ یہین تشریف رکھیے مین
تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو پھیر لے آؤنگی زنار کی سمجھ مین بھی یہ بات آئی کہا اے شوخ نگاہ ضرور اپنے ہمراہ
ملکہ کو لیجاؤ باغ کی ہوا کھلاؤ ملکہ کی طبیعت جب تک درست نہ ہو میرے پاس نہ لانا شوخ نگاہ نے عرض کی طبیعت
ابھی ٹھیک ہو جائے گی یہ کیفیت اس وجہ سے ہوئی کہ آج تک ایسی حالت کسی کی دیکھی نہین تھی دل نازک ہے
تاب دید نہ لائین بیہوش ہو گئین یہ کہکر سواری طلب کی ملکہ کو اپنے ہمراہ لیا سوار ہو کر باغ مین آئی ملکہ کا باغ عمارات
شاہی سے بہت دور تھا باغ نہایت پرتکلف بنا تھا جب شوخ نگاہ ملکہ شاداب اختر جبین کو باغ مین لائی
ملکہ کی اور بُری حالت پائی بارہ دری مین لیگئی بلائین لیکر عرض کی واری مزاج کیسا ہے ملکہ نے ایک آہ سرد بھری
کہا اے شوخ نگاہ حال دل کیونکر بیان کرون جو گذرتی ہے کسطرح عیان کرون شوخ نگاہ نے کہا واری مین خوب
جانتی ہون کل حالتون کو پہچانتی ہون اگر خطا معاف ہو تو کچھ عرض کرون شاداب نے کہا کہو خاموش نہ رہو
شوخ نگاہ نے عرض کی واری جس اسیر کو دیکھکر آپ کا یہ حال ہوا اسقدر ملال ہوا اُسی نے اُس قید سے رہائی
دلائی اپنی جانبازی دکھائی کہ دیو شریر کو قتل کیا میرے رونے پر اس کو رحم آیا حال میرا دریافت کیا مین آپ
تک لائی سب کیفیت بیان کی اس آفت کشیدہ نے آپ کے چہرے سے دوشالہ اُٹھایا صورت زیبا
دیکھکر فریفتہ ہو گیا آپ کے ہوشیار کرنے کی تدبیر پوچھی مین نے کیفیت بیان کی یہ وہان سے راہی ہوا نہین معلوم

کیا جانبازی کی جو آپکو قید سے رہائی ملی جبوقت آپنے چلنے کا قصد فرمایا تھا کنیز نے عرض کی تھی آپنے کہا تھا
کہ اگر ہمارا عاشق صادق ہوگا تو ہمارے مکان تک آئیگا اُس نے اپنی محبت حد تک پہونچا دی آپ کے مکان تک
آیا اب آپ کیا فرماتی ہین ملکہ نے جو یہ داستان سنی کہا اے شوخ نگاہ واقعی اُسکا عشق صادق ہے میرے دل
پر بھی اثر پہونچا یا لیلی سے مجنون بنایا للہ اُس اسیر بلا کی رہائی کی تدبیر بتا جسطرح بن پڑے میرے پاس لا شوخ نگاہ
نے عرض کی واری میرے امکان مین کوئی تدبیر نہین ہے اگر آپ چاہین تو ممکن ہے ملکہ نے کہا [illegible] تو [illegible] آج
شب کو جاؤنگی اُس کو رہا کرکے لاؤنگی وزیرزادی نے عرض کی واری یہ بات پوشیدہ نہ ہوگی جسوقت شہنشاہ
گنجینۂ جمشیدی کو ملاحظہ فرمائینگے سب راز افشا ہوجائینگے پھر آپ کیا کیجیے گا شاداب نے کہا اے شوخ نگاہ
جب مین غائب ہوگئی تھی تو والد نامدار نے کیا کیا شرطین مقرر کی تھین ایک شرط تو یہ تھی کہ جو ملکہ کو رہا کرکے لائے
عقد اُسکا ملکہ کے ساتھ کیا جائے دوسری شرط یہ تھی کہ نصف حکومت طلسم کا بھی مالک ہو علاوہ اِس کے اور
بہت سی شرطین تھین پھر اُس نے مجھکو رہا کیا شرط کا مستحق ہے اگر ایسا بھی ہوگا کہ والد نامدار کو یہ حال معلوم ہوجائیگا
تو جلسے عذر باقی ہے اُنسے کہا جائیگا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے مجھکو رہا کیا تھا شوخ نگاہ نے کہا آپ ان امور کو خوب
سمجھ لیجیے ملکہ نے کہا مجھے اب زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہین ہے مین آج شب کو جاکر اُسے رہا کر لاؤنگی شوخ نگاہ
نے عرض کی ایک طور اور بھی ہے اگر آپ پسند فرمائیے تو مین کوشش کرون ملکہ نے کہا بیان کرو شاید میری
فکر سے بہتر ہو شوخ نگاہ نے کہا مین آپ کی والدہ ماجدہ سے اِس کیفیت کو بیان کرون کہ جو شخص اسیر ہوکر
آیا ہے اسی نے ہم سب کو رہا کیا ہے بڑی جانبازی سے دیوؤن کو قتل کیا پھر ملکہ کی ہوشیاری کی تدبیر کی ملکہ کو
جسوقت ہوش آیا یہان تشریف لے آئین یہ کیفیت نہین معلوم ہوئی کہ اس نے پھر کیا جانبازی کی جو یہان
تک آیا شاداب نے کہا میرے نزدیک یہ بات بہت مناسب ہے تم اِس کا ذکر کردو دیکھو والدہ ماجدہ اِس
کے بابت کیا فرماتی ہین شوخ نگاہ نے کہا مین ابھی جاتی ہون ملکہ شاداب نے کہا اگر میرے تئین پوچھین کہنا اب
طبیعت بحال ہے یہان آتی تھین مین نے منع کیا خود اُنکے مزاج کی خبر عرض کرنیکو حاضر ہوئی شوخ نگاہ اُسی
وقت ملکہ سے رخصت ہوئی تھوڑی دیر مین ملکہ زنار کے پاس پہونچی زنار فکرمند بیٹھی تھی شوخ نگاہ
کو دیکھکر کہا ملکہ کی اب کیا کیفیت ہے شوخ نگاہ نے عرض کی اب اچھی ہین باغ مین خواصون سے ہنس بول رہی
ہین یہان تشریف لاتی تھین مین نے منع کیا خود خیریت مزاج عرض کرنیکو حاضر ہوئی زنار نے کہا اے شوخ نگاہ
مین تمکو بھی ملکہ کے برابر سمجھتی ہون تمنے کہان کہان ملکہ کا ساتھ دیا اور ہر حال مین ملکہ کی راحت کی خواستگار
رہین شوخ نگاہ نے بہت کچھ عجز وانکسار کیا تھوڑی دیر کے بعد مصلحت آمیز باتین کرکے کہا ملکہ عالم یہ شخص جو اسیر
ہوکے آیا ہے اسی نے ہملوگون کو قید سے چھڑایا ہے واقعی بڑی جانبازی کی دیوان شریر کو قتل کیا پھر ملکہ کے
ہوشیار کرنے کی تدبیر کی نہین معلوم کیا جانبازی کی جو ملکہ کو ہوش آیا زنار نے کہا اے شوخ نگاہ وہ کوئی
اور ہوگا تمکو دھوکا ہوا ہے شوخ نگاہ نے عرض کی اگر اُس جوان کا نام بدیع الملک ہے تو ضرور اُسی نے ملکہ
کو رہا کیا ہے اور اگر نام کچھ اور ہے تو مین نے دھوکا کھایا وہ کوئی اور جانباز ہوگا زنار نے کہا اگر ایسا ہے تو مین ابھی شہنشاہ
کو بلاتی ہون اُنسے سب حال بیان کرونگی اگر وہ اِس کیفیت سے آگاہ ہوجائین گے تو اُس کی سب خطائین
عفو فرمائینگے عزت بڑھائینگے جو جو شرطین کی ہین وہ سب پوری کرین گے شوخ نگاہ نے عرض کی آپ
شہنشاہ سے کہیے کہ اِس جوان کا نام ونشان دریافت فرمائین ملکہ زنار نے کہا مین ابھی شہنشاہ

اکو بلاتی ہون یہ کہکے محلدار کو بلایا کہا جاکر چوبدارون سے اطلاع کرو کہ شہنشاہ کی خدمت مین جاکر عرض کرین
کہ آپ کو محل مین تشریف لانا چاہیے محلدار نے چوبدارون سے آکر کہا چوبدارون نے قیصر کو اطلاع دی قیصر
اُسی وقت محل مین آیا ملکہ زنار سے کہا اس وقت مجھے کیون بلایا مین بہت سے کامون مین مشغول تھا اسیر
آئے ہین اُن کی قید کا انتظام کر رہا تھا لوگون کو انعام تقسیم کرتا تھا ملکہ نے کہا ایک امر ضروری عرض کرنا تھا قیصر
نے کہا جلد کہو مین اس وقت زیادہ نہین ٹھہر سکتا باہر سب لوگ میرے منتظر ہونگے ملکہ زنار نے کہا شوخ نگاہ
کہتی ہے کہ یہ جو شخص اسیر ہوکر آیا ہے اس نے ملکہ کو قید سے چھڑایا ہے قیصر نے کہا بہت سے لوگ گرفتار ہوکر آئے ہین شوخ نگاہ
نے بدیع الملک کا پتہ دیا قیصر نے کہا تمھین دھوکا ہے وہ کوئی اور ہوگا شوخ نگاہ نے کہا اگر نام اس جوان کا
بدیع الملک ہے تو اسی نے ہم لوگون کو قید سے چھڑایا ہے اور اگر کچھ اور نام ہے تو میری راے غلطی پر ہے قیصر نے
نام جو سنا گھبرا گیا کہا اے شوخ نگاہ نام تو بیشک یہی ہے مگر تم جانتی ہو کہ یہ شخص یہان کس واسطے آیا ہے
شوخ نگاہ نے کہا اپنی شرط لینے آیا ہوگا قیصر نے کہا نہین طلسم فتح کرنے آیا ہے شوخ نگاہ نے کہا سبب اس کا یہ ہے کہ
ملکہ نے ہوشیار ہوکر مجھسے فرمایا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے اور یہ جوان پہلے جب عفریت پلید کو قتل کر چکا اور میرے
رونے پر اس کو رحم آیا تو میرے ساتھ آکر ملکہ کی حالت دیکھی بہت افسوس کیا کہا مین جاتا ہون کوئی تدبیر ایسی
کرونگا کہ ملکہ کو ہوش آئے یہ کہکر وہان سے روانہ ہوا ہمین معلوم کیا جانبازی کی جو ملکہ کو ہوش آیا ملکہ نے اُسیوقت چلنے
کی تیاری کر دی گو مین نے بہت سمجھایا مگر ملکہ نے نہ مانا یہان چلی آئین اسوجہ سے اُس کو طلسم مین آنیکی ضرورت ہوئی
مرد شجاع تھا اپنے نزدیک طلسم کا فتح کر لینا آسان سمجھا اس ارادے سے آیا اگر خیال کیجیے تو ہم اُس کے ممنون ہین
وہ ہمارا محسن ہے قیصر نے کہا اگر یہ بات ہے تو مین ابھی اُس کو بلاتا ہون کل کیفیت دریافت کرتا ہون اگر یہ بات سچ ہے
تو ابھی رہا کر دونگا مگر میری بھی چند شرطین ہین اول تو یہ کہ دین سامری پرستی اختیار کرے اپنے ارادے سے
باز آئے صاحبقران جس شخص کا نام ہے اُسکی اطاعت ترک کرے تب مین اپنی شرطین پوری کرونگا شوخ نگاہ
نے کہا یہ آپ کو اختیار ہے مجھکو جسقدر معلوم تھا خدمت والا مین عرض کر دیا قیصر اُسی وقت باہر آیا وزرا سے کہا
بدیع الملک کو جلد لاؤ ہمین کچھ ضروری امور اُس سے تحقیق کرنا ہین وزرا نے اُسی وقت بدیع الملک کو
بلوایا لوگ گئے زندان خانے سے بدیع الملک کو لائے قیصر نے کہا بدیع الملک کو یہان بٹھا دیجیے اور آپ
سب لوگ تشریف لیجائین یہ کہکر دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے مکانون کو روانہ ہوئے دربار مین
صرف بدیع الملک نامدار اور ملک قیصر صاف باطن رہگئے ملک قیصر نے بدیع الملک سے کہا اے نوجوان کسی
کوہ پر تمسے اور دیوان شر پرست سے مقابلہ ہوا تھا تمنے دیوون کو قتل کیا تھا بدیع الملک نے کہا دیو دن کو بھی قتل کیا
تھا اور ایک اسیر کو بھی رہا کیا تھا قیصر نے کہا وہ اسیر کہان ہے بدیع الملک نے کہا اپنے گھر مین ہوگا مگر وہ میرے
حال سے ابھی تک آگاہ نہین قیصر نے کہا اے بدیع الملک جس اسیر کو تمنے رہا کیا تھا اگر وہ تمھین دیکھے تو کیا
کرسکتا ہے بدیع الملک نے فرمایا وہ مجھکو مطلق نہین پہچانتا ہے اگر اُسکو پتہ دون اور جو شخص اُس کے ہمراہ
تھا وہ بھی کہے تو کیا عجب ہے کہ مجھکو اس حالت مین نہ دیکھ سکے قیصر نے اُسی وقت ملازمین کو بلایا ایک پرچہ حکیم روشن
تدبیر کے پاس بھیجا مضمون اسکا یہ تھا کہ اگر مین اُن اسیرون کی آنکھون کا علاج کرنا چاہون تو کیا تدبیر کرون ملازمین
پرچہ لیکر حکیم کے پاس گئے حکیم نے ایک سرمہ دیا کہا اس سرمہ کو جسکی آنکھ مین لگا دیجیے گا بینا ہو جائیگا ملازمین
نے وہ سرمہ قیصر کو لاکر دیا قیصر نے اپنے ہاتھ سے بدیع الملک کی آنکھون مین لگایا آنکھین روشن ہوگئین

بدیع الملک نے قیصر کی صورت دیکھی قیصر نے اُسی وقت قید جسم بدیع الملک سے دور کرائی حمام مین روانہ
کیا سب سردارون کو بدیع الملک کے بلایا سب کی آنکھون مین سرمہ لگایا آنکھونمین روشنی پیدا ہوئی سب کو حمام مین
بھیجا جب بدیع الملک حمام سے تشریف لائے قیصر نے بڑے اعزاز و اکرام سے بدیع الملک کو بٹھایا کہا آپ مرد شجاع
ہین مجھکو آپ کا اعتبار تھا اس وجہ سے مین نے آپکو رہا کیا اب مین جو کچھ عرض کرون اُس کو قبول فرمایئے آپ نے
مجھپر احسان کیا ہے اور مین نے چند شرطین کی ہین جس اسیر کو آپ نے رہا کیا وہ میری دختر نیک اختر ہے مین نے
یہ شرط کی تھی کہ جو کوئی اُس کو رہا کر کے لائیگا مین اپنے طلسم کی نصف حکومت اُس کو دونگا اور شادی ملکہ کی اُسکے
ساتھ کرونگا مگر ایک شرط اور بھی تھی وہ یہ کہ مذہب سامری پرستی اختیار کرے اگر آپ اس شرط کو قبول فرمایئن
تو مین اپنے تمام طلسم کی حکومت آپ کو دون خود ایک گوشے مین بیٹھ کے عبادت سامری کرون بدیع الملک نے
فرمایا ای قیصر جو کچھ تمنے کہا مین اُس کو ہرگز نہین منظور کر سکتا ہون اگر تم تمام عالم کی حکومت مجھکو دوگے تو بھی
یہ شرط مجھسے پوری نہ ہوگی اول تو مجھے سلطنت کی پروا نہین اگر سلطنت کی حاجت ہوتی تو ابتک بہت سے ملک
میرے قبضے مین ہوتے تمنے اکثر کتابون مین یہ کیفیتین دیکھی ہونگی کہ مین نے کہان کہان کے بادشاہون کو زیر کیا اور
کس کس سلطنت پر قبضہ کیا قیصر نے کہا ای بدیع الملک نوجوان مین نے تمھاری تعریفین بہت سی کتابون مین دیکھی
ہین اور تمھاری شجاعت سے بخوبی آگاہ ہون مگر تمھین میری شرط پوری کرنے مین کیا انکار ہے یہ ممکن نہین کہ تم اس طلسم
کو فتح کر سکو یا میرے یہان سے کہین جا سکو بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر یہ تمھارا خیال خام اور تصور ناتمام ہے اگر مین
چاہون اسوقت جا سکتا ہون مگر تمنے میری آنکھون کی بینائی کا علاج کیا مجھپر احسان ہوا اس امر کا خیال ہے ورنہ تم روک
نہین سکتے ہو قیصر نے کہا اے بدیع الملک اگر اُس حالت نابینائی مین کہین جاتے تو مین البتہ جانتا کہ تم مرد دلیر ہو
بدیع الملک کو یہ کلام سنکر غصہ آگیا فرمایا اگر خدا کا فضل شریک ہوتا تو ہماری آنکھونمین روشنی پیدا ہوجاتی قیصر
نے کہا اب زیادہ غصہ نہ فرمایئے جو کچھ مین کہتا ہون اُس کو قبول فرمایئے بدیع الملک نے کہا ای قیصر اگر تمھین یہی منظور
ہے تو اپنے دین باطل کو ترک کر کے اسلام قبول کرو مین اپنے ارادے سے باز رہون قیصر نے کہا یہ کیا کہا اب
ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالیے گا مین اب نہ سن سکونگا بدیع الملک نے فرمایا تو اب تم بھی اس قسم کی باتین نہ کرنا ورنہ
اور طرح جواب پاؤ گے قیصر نے کہا ای بدیع الملک میرے رہا کر دینے پر تم نازان ہو اور یہ جانتے ہو کہ مین اب یہان
سے جا سکتا ہون یہ تمھارا خیال خام ہے مجال نہین جو تم یہان سے ایک قدم آگے بڑھا سکو بدیع الملک نے کہا تمھاری
بھی مجال نہین جو مجھکو روک سکو قیصر نے کہا مین ابھی تمھین گرفتار کیے لیتا ہون بدیع الملک نے کہا تمھاری کیا طاقت ہے
قیصر نے ملازمین کو آواز دی سب آکر جمع ہوئے قیصر نے کہا بدیع الملک کو گرفتار کرلو سب بدیع الملک کی طرف بڑھے
شاہزادے نے تلوار کھینچی کسی کی ہمت نہ ہوئی جو بدیع الملک کے پاس آتا شاہزادہ وہان سے دو چار ملازمین قیصر کو
قتل کر کے باہر نکل گیا اور جملہ سردار بھی ہمراہ آئے ہلڑ ہو گیا ملازمین نے دوڑ کے لشکر مین خبر کی وہ لوگ مسلح و مکمل
ہو کر آگئے بدیع الملک کو روکا تلوار چلی آخر کار قیصر کے لوگ فرار ہو گئے بدیع الملک ایک جانب نکل گئے
جب قیصر نے دیکھا کہ یہ کسی طرح نہین رکتے ہین ملازمین سے کہا جلد جاؤ حکیم صاحب سے یہ کیفیت بیان کرو وہ
کوئی تدبیر کرین چند ملازمین کو اُس طرف روانہ کیا چند لوگون کو لشکر کیطرف بھیجا کہ جو لشکر یہان سے قریب ہو اُس کو
جا کر اطلاع کرو کہ جلد آئے اور ان لوگون کو گرفتار کرے ملازمین نے جا کر جو لشکر شہر کے گرد و نواح مین تھا
اُن کو اطلاع دی وہ سب مسلح و مکمل ہو کر آئے بدیع الملک سے تلوار چلنے لگی سردار ان بدیع الملک

سنے سوارون کو قتل کر کے اُن کے گھوڑے لیے ایسی تیغزنی کی کہ قیصر کی فوج کے ہوش اُوڑ گئے سواے بھاگنے
کے کچھ بن نہ پڑا آخر گریزان ہوئے بدیع الملک نے سردارون سے فرمایا اب انکا تعاقب کرنا اچھا نہین ہی سردار
ٹھہر گئے بدیع الملک نوجوان ایک جانب لشکر کو لیکر نکل گئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قیصر کی بیان کی جاتی ہی

کہ جب اس نے سنا کہ بدیع الملک لشکر کو زخمی کر کے اپنے سردارون کو لیکر کسی طرف نکل گیا کسی کو اتنی ہمت نہ ہوئی
کہ اس کا تعاقب کرتا قیصر نے بہت افسوس کیا کہا مجھی سے غلطی ہوئی مین نے اُس کو کیون رہا کیا اب نہین معلوم
وہ کیا آفت برپا کرے گا یہ کہہ رہا تھا کہ حکیم روشن تدبیر کے یہان سے ملازمین واپس آئے رقعہ دیا قیصر نے
رقعہ کو پڑھا اس مین لکھا تھا کہ اے قیصر سر دست مین کوئی تدبیر نہین کرسکتا ہون مگر وہ ایک روز مین ایسی فکر کرونگا
کہ بدیع الملک گرفتار ہو جائے گا تمام عمر رہائی نہ پائیگا قیصر نے کہا اب حکیم صاحب کے بھروسے پر نہ رہنا
چاہیے لشکر خاص کو لیکر خود تلاش بدیع الملک مین جاؤنگا جہان ملیگا بزور تیغ گرفتار کرلاؤنگا وزرا نے عرض
کی آپ کے جانیکی کیا ضرورت ہی جب وہ طلسم کی تباہی کا ارادہ کر کے آئے ہین تو مرحلہ جات کی طرف ضرور جائینگے
جب وہان جائینگے تو زک اُٹھاوینگے مرحلہ جات کو کسی طرح فتح نہین کرسکتے قیصر نے کہا مجھے ایک خوف ہی ایسا
نہ ہو کہ اس کو لوح طلسم بچا دے یا کتاب طلسم ہاتھ آئے تو اس کو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی پھر مشکل ہوگا وزرا
نے کہا کتاب طلسم اس کو کیونکر ملجائیگی اور لوح کس طرح ہاتھ آئیگی قیصر نے کہا بعض عورتین ایسی بھی ہین جب وزرا
نے بہت پوچھا تو قیصر نے کہا ملکہ کو اسی نے قید سے رہا کیا ہی اور شوخ چشم کو اس کی محبت ہی اسی نے مجھ سے سعی
کی تھی اب جو اس کو اس کی آزادی کی خبر ہوگی ضرور کوئی تدبیر کریگی شوخ چشم کا باپ ارسطو نظیر قیصر کا وزیر ہی اس
نے جو یہ بات سنی کہا حضور اس امر سے خاطر جمع رکھین آپ کی کنیز سے ایسی حرکت نہ ہوگی میری ساتوین پشت سے لیکے بعد
دیگرے وزیر ہوتے چلے آئے ہین آج تک کسی کے یہان کوئی خرابی نہین ہوئی مین کیونکر یقین کرون کہ اس سے
ایسی باتین ظہور مین آئین گی قیصر نے کہا مین گنجینہ جمشیدی منگاتا ہون تم کو سب حال آئینہ ہو جائیگا ارسطو نظیر نے
کہا حضور طلب فرمائین اس امر کو تحقیق فرمائین اگر ایسا ہو تو مین ابھی اس کا بندوبست کرون شوخ چشم کو سزا دون
قیصر نے گنجینہ سامری منگا صندوقچہ کھولا کہا یا خداوند جمشید باہر تشریف لائیے کچھ عرض کرنا ہی ایک پتلا الماس کا اُس
صندوقچے سے باہر آیا قیصر نے کہا اے خداوند جمشید شوخ چشم بدیع الملک پر مائل ہی یا نہین اور اس کی رہائی
چاہتی تھی یا نہ چاہتی تھی اس پتلے نے کہا اے قیصر شوخ چشم کو رہائی بدیع الملک تو منظور تھی مگر کسی طرح کی
محبت اور الفت بدیع الملک کی اس کے دل مین نہین ہی لیکن ملکہ شاداب اختر جبین البتہ عاشق
بدیع الملک مین بیتاب ہین انھین کی وجہ سے شوخ چشم بھی رہائی بدیع الملک کی تدبیر کر رہی تھی دوسری
بات یہ ہی کہ شوخ چشم اور ملکہ شاداب اختر جبین ان دونون کے دلون سے نور مذہب سامری پرستی جاتا رہا
اور ہم لوگون کی الفت اُنکے دلون مین باقی نہین ہی کیا عجب ہی جو مسلمان ہو جائین قیصر نے جو یہ بات سنی اس کے
چہرے سے رنگ اُڑ گیا عرق شرم مین نہا گیا غصہ آگیا ارسطو نظیر نے جو یہ حالت دیکھی کہا اے شہنشاہ واقعی
شوخ چشم کی خطا ہی مین اُس کو بلا کر ضرور تعذیر دونگا قیصر صاف باطن نے کہا شوخ چشم نگاہ بالکل بیخطا
ہی سراسر شاداب اختر جبین کی خطا ہی مین اس کو سزا دونگا قید کرونگا پتلے نے کہا آپ جو کچھ کیجیے اب اُس کے

دل مین ہماری محبت پیدا نہ ہوگی قاعدہ ہم لوگون کا یہ ہی کہ جسکے دل سے اپنی محبت نکال لیتے ہین پھر اُس کے دل مین
نور ایمان نہین پیدا کرسکتے اب مین اسکے دل مین ہرگز نور ایمان نہین پیدا کرونگا قیصر نے کہا یا خداوند آپ کو اتنی
سی خطا پر ایسی تعذیب دینا نہین چاہیے تیلے نے کہا تمھین امور خدائی مین کیا دخل ہو جو ہمارے مزاج مین
آتا ہی کرتے ہین قیصر خاموش ہو رہا وزیر نے کہا یا خداوند اب بدیع الملک کی کیفیت بیان فرمایئے وہ کہان
ہی تیلے نے کہا بدیع الملک ایک صحرا مین جاتا ہی ابھی اُسکو اپنی زندگی کی امید ہی اور مین موت کے فرشتے
کو حکم دے چکا ہون کہ بدیع الملک کی قبض روح کرا ور سردارون کو بھی زندہ نہ رہنے دے تھوڑی
دیر مین بدیع الملک اپنی موت کے مقام پر پہونچتا ہی قیصر نے خوش ہو کر کہا یا خداوند بدیع الملک کا مقام موت
کہان ہی یہ مجھ سے فرمایئے وہ کس صحرا مین جاتا ہی تیلے نے کہا بدیع الملک اِس وقت صحراے عنبر فام مین
جاتا ہی قریب ہی کہ مکان عنبر نگار مین پہونچے اور وہان ملک الموت اُس کی قبض روح کو جائے قیصر نے وزیرون
سے کہا اگر بدیع الملک صحراے عنبر فام مین گیا ہی تو اب زندہ بچکر نہ آئیگا عنبر نگار بلا کا حکیم ہی وہ اپنے
یہان کے عجائب غرائب مین پھنسا کے مار ڈالیگا خداوند کا قول خلاف کب ہو سکتا ہی تیلے نے کہا خداوند نے اس
وقت اسکے دل مین یہ بات پیدا کی جو وہ اس طرف گیا اب زندہ نہ بچے گا قیصر نے کہا یا خداوند آپ تو فرماتے تھے
کہ مسلمانون کا یہان آنا اچھا نہ ہوگا تیلے نے کہا پھر کیا بھلائی ہوئی ملکہ شاداب اور شوخ چشم کے دل سے
ہماری محبت نکل گئی دونون کے جینے کا فرنبا دیا قیصر نے کہا آپ ان لوگون کی بھی خطا معاف فرما دیجیے بدیع الملک
نے اُنکے ساتھ احسان کیا تھا اگر انکو اُسکی رہائی کے بابت کد ہوئی تو کیا مضائقہ ہوا تیلے نے کہا مین اب اُن کے دل
مین ہرگز نور ایمان پیدا نہین کرونگا وزیرون نے قیصر کو اشارہ دیا کہ اس وقت خداوند کو غصہ ہی پھر خطا معاف
کرا لیجیے گا قیصر خاموش ہو رہا تیلے نے کہا ای قیصر اب تو میرا کام نہین ہی مین جاتا ہون قیصر نے کہا آپ تشریف
لیجایئے تیلا صندوقچے مین گیا قیصر نے صندوقچہ بند کیا وزیرون سے کہا اب کیا کرنا چاہیے خداوند نے
نور ایمان شاداب کے دل سے نا پید کر دیا اور شوخ چشم کو بھی کا فرنبا دیا اسکا کیا انتظام کرنا چاہیے اُنکے
واسطے باعث خرابی ہی اب ہمارے یہان اُنکی وجہ سے عبادت مین فرق آئیگا کیونکہ جس شے کو ہاتھ لگائینگے وہ نجس
سمجھی جائیگی بڑی مشکل ہوئی وزیرون نے کہا اِس وقت خداوند کو غصہ تھا اور کسی وقت عفو تقصیر کرا لیجیے گا
قیصر نے کہا خداوند ابھی فرماتے تھے کہ ہم جسکے دل سے نور ایمان دور کرتے ہین پھر وہ صاحب ایمان نہین ہوتا
اور نہ ہم اپنی محبت پھر اُس کے دل مین پیدا کرتے ہین وزیرون نے کہا یہ سب غصے کی باتین ہین دو ایک روز
کے بعد خطا معاف کرا لیجیے گا قیصر نے کہا مجھے اِس بات کا بہت افسوس ہی وزیرون نے کہا جو کچھ ہوا اچھا ہوا اُس
بدنامی سے بچے خداوند نے بدیع الملک کو فنا کر دیا اگر وہ زندہ رہتا اور ملکہ مسلمان ہو جاتین تو کیسی بدنامی
ہوتی قیصر نے کہا یہ بھی سچ ہی یہ کہکر اُٹھا کہا مین محل مین جاتا ہون ملکہ شاداب کو چشم نمائی کرون اور شوخ چشم
سے بھی کہون وزیر نے کہا آپ ضرور دونون کو چشم نمائی فرمایئے اُنکے حق مین بہت مفید ہوگا قیصر اُٹھا محل کے
اندر آیا اپنی زوجہ ملکہ زنار کو بلایا کہا آپ نے اپنی صاحبزادی کا بھی حال سنا زنار نے کہا مجھے مطلق کیفیت
نہین معلوم قیصر نے سب حال بیان کیا کہا اب اُن کے دل سے نور ایمان سامری پرستی خداوند سامری
اور خداوند جمشید نے نکال لیا وہ کافر ہین اگر بدیع الملک کو فنا نہ کر دیتے تو ملکہ ضرور مسلمان ہو جاتی اور
شوخ چشم کی بھی یہی کیفیت ہوتی ان دونون کو خداوندون نے کافر بنا دیا اور بدیع الملک کو صحراے

عنبر فام کی طرف بھیجکے فنا کرو یا یقین ہو اب صحراے عنبر فام مین پہونچا ہوگا اور عنبر نگار کو بھی اُسکے
آنے کی خبر ہوگی ہوگی وہ ایک دم مین جان سے مار ڈالیگا ملکہ زنار سب باتین سنا کین تھوڑی دیر کے
بعد قیصر نے کہا شاداب کہان ہی مین اُسکو تعذیر دونگا زنار نے کہا اپنے باغ مین ہی اُسکی طبیعت اُسی روز
سے نادرست ہی ایسے وقت مین تعذیر دینا اچھا نہین اگر آپکو چشم نمائی فرمانا ہی تو دو تین روز تامل فرمایئے پھر
جو مزاج مین آئے تعذیر دے لیجیے گا قیصر وہان سے اُٹھا باہر آیا زنار نے جو قیصر سے یہ کیفیت سنی اُسکو
بہت صدمہ ہوا اُسی وقت سواری منگائی شاداب کے باغ مین آئی شاداب اس وقت مضطر و
بیتاب بستر غم پر پڑی آنسو بہا رہی تھی شوخ چشم پاس بیٹھی سمجھا رہی تھی کہتی تھی ملکہ عالم آپ خاطر جمع رکھین
مین نے شہریار سے کل کیفیت عرض کی ہی یقین ہی اُنھون نے شاہزادے کو بلایا ہو حال دریافت فرمایا
ہو ایک شرط اُنکی ایسی ہی کہ اُس سے دل مین شک آتا ہی یقین ہو بدیع الملک منظور نہ فرماوین ملکہ
نے کہا کیا شرط ہی شوخ چشم نے عرض کی شرط یہ ہو کہ مذہب سامری پرستی قبول کرے بھلا بدیع الملک
مذہب سامری پرستی قبول کرینگے ملکہ شاداب نے کہا بھلا کوئی اپنا مذہب کیون چھوڑیگا اور یہ تو شرط
جدید ہی پہلے تو اس بات کی قید نہ تھی بلکہ یہ قول تھا کہ کوئی کیون نہ ہو جو رہا کرکے لائیگا اُسکو نصف طلسم
کی سلطنت دیجائیگی اور ملکہ کی شادی کیجائیگی اب اسنے شرط جو پوری کی تو شہریار نے ایک بات اور
بڑھائی یہ بات خلاف ہو وہ مستحق ہی اُسکو حکومت نصف طلسم کی دینا لازم ہی یہ ذکر تھا کہ کنیزون نے ملکہ
شاداب سے آکر عرض کی حضور کی والدہ ماجدہ تشریف لائی ہین شاداب نے کہا اِس وقت اُنکے آنیکا
کیا سبب ہی شوخ چشم نے کہا اِسی بابت کوئی بات ہی ملکہ نے کہا نہین معلوم کیا واردات ہی یہ ذکر تھا
کہ ملکہ زنار بارہ دری کے اندر آئین شاداب اُٹھ بیٹھین تعظیم کرکے مان کو بٹھایا مزاج پوچھا کہا اسوقت
آپکی تشریف آوری کا کیا سبب ہوا ملکہ زنار نے کہا بی بی کیا کہون میرے تو ہوش بجا نہین ہین شاداب
نے کہا بیان فرمایئے ملکہ زنار نے سب قصہ بدیع الملک کی رہائی اور دین سامری پرستی نہ قبول کرنے کا
بیان کیا پھر یہ بھی کہا کہ بی بی تمھارے دل سے نور ایمان سامری پرستی خداوندون نے دور کرکے تمھین اور
شوخ چشم دونون کو کافر بنایا اور بدیع الملک کے واسطے ملک الموت کو حکم دیا اب بدیع الملک صحراے
عنبر فام مین گیا ہی وہان عنبر نگار اُسکو قتل کریگا لشکر والے بھی اُسکے سب قتل ہونگے خداوند نے
کہا ہی اگر مین اُسکو فنا نہ کر دیتا تو شاداب اور شوخ چشم اسلام قبول کرلیتین ملکہ نے جو یہ کیفیت سنی ہوش
اُڑ گئے کہا ای مادر مہربان مین اُسکی صورت سے بھی آگاہ نہین ہون خداوند اچھے ہین جو بے سمجھے بوجھے
ایک مسافر کو فنا کر دیا ملکہ زنار نے کہا ای شاداب اب تمھین لازم یہ ہی کہ تم عبادت خداوندون کی کرو کہ
اُنکو تمھارے حال پر رحم آئے اور تمھاری خطا معاف کرکے نور ایمان سے تمھارے دل کو منور کرین ملکہ
شاداب نے اُس وقت مصلحت وقت جانکر کہا مین ضرور عبادت کرونگی خداوند مجھ سے بہت
راضی ہونگے اور اچھا کیا جو اُسکو فنا کر دیا مجھے تو اُسکے نام سے بھی آگاہی نہین اور وہ کیا مجھکو رہا کرتا
مجھکو سامری و جمشید ہی نے رہائی دلائی ملکہ زنار نے شوخ چشم کی طرف مخاطب ہو کر کہا ای شوخ چشم
تم بھی خداوند سامری و جمشید کی عبادت کرو کہ تمھارے دل مین بھی نور ایمان پیدا ہو شوخ چشم
نے بھی اُس وقت اقرار کیا ملکہ زنار تھوڑی دیر کے بعد وہان سے اُٹھ کر اپنے محل مین آئی ملکہ

شاداب نے شوخ چشم سے کہا ای شوخ چشم کیا تمھارے دل مین کچھ خوف سامری وجمشید کا پیدا ہوا ہے شوخ چشم نے عرض کی کیا آپ کو اس امر کا کچھ خیال ہی ملکہ نے کہا مین تو اب ہرگز سامری وجمشید کی پرستش نہ کرونگی مین نے بہت بہت سامری وجمشید سے اسیری مین دعا کی مگر ایک نے میری مدد نہ کی ایک مرد مسلمان نے آکر رہا کیا آدمی ہوکر دیوؤن سے لڑا سامری سے بڑھکے کام کیا مین تو سامری وجمشید پر لعنت کرتی ہون شوخ چشم نے کہا واری میرے دل مین بھی ایسے ہی خیالات ہین ملکہ نے کہا اب ایک امر بہت مشکل کا ہی شاہزادہ صحرائے عنبر فام کی طرف گیا ہی یہ بات تو بیجا ہی کہ سامری اُس کے دشمنون کو فنا کردین وہ کیا مجال رکھتے ہین جو کسی کو فنا کرین اگر ایسے ہی ہوتے تو خود کیون فنا ہو جاتے مگر خوف اس بات کا ہی کہ عنبر نگار مکار ہی اور اُس کے یہان عجائب وغرایب بہت سے ہین بدیع الملک دھوکا کھائینگے گرفتار ہو جائینگے اُنکی مدد کو چلنا ضرور ہی شاداب سے یہ سنکر شوخ چشم نے عرض کی واری اگر آپ تشریف لیجائیے گا تو یہ حال بھی گنجینہ سامری کے ذریعہ سے شہنشاہ کو معلوم ہو جائیگا وہ اور زیادہ آزردہ ہونگے ملکہ نے کہا اگر وہ آزردہ بھی ہونگے تو میرا کیا بنا لینگے مین ایک سحر مین تمام طلسم کو درہم وبرہم کردونگی سحر کے آگے حکمت کام نہین دیگی شوخ چشم نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہی شاداب نے کہا مین جاتی ہون بدیع الملک کو عنبر نگار کی آفت سے بچاتی ہون شوخ چشم نے کہا آپ کی خوشی مین مانع نہین ہوسکتی ہون شاداب نے کہا مین ضرور جاونگی یہ کہکر اپنا تخت سحر منگایا تخت پر بیٹھ کے جانب صحرائے عنبر فام روانہ ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی ملاحظہ فرمایئے

کہ شاہزادہ جو فوج قیصر کو پامال کرکے روانہ ہوا قریب شام ایک صحرا مین پہونچا سب لشکر ہمراہ تھا بدیع الملک نے فرمایا آج شب کو اسی جا بسر کرو صبح کو پھر روانہ ہونگے لشکر ٹھہر گھوڑون کو درختون سے باندھا زین پوش بچھا کے سب اُسی صحرا مین لیٹے رات بھر جاگ کے بسر کی صبح کو بدیع الملک نے بعد فراغ نماز پھر وہان سے کوچ کیا شام تک رہروی کرکے ایک قلعہ کے قریب پہونچے بدیع الملک نے فرمایا شاید یہ قلعہ طلسمی ہی یہان بھی فوج ضرور ہوگی اس وقت آگے بڑھنا مناسب نہین ہی یہین مقام کرنا اچھا ہی سب ٹھہر گئے پھر زین پوش بچھا کے میدان مین لیٹے خیمے اور بارگاہین تو باقی نہ تھین سب فوج قیصر نے لوٹ لی تھین بدیع الملک ارجان قلعہ کی طرف دیکھ رہے تھے کہ ایک لکہ ابر آیا اور ترشح شروع ہوگیا بدیع الملک نے کہا اگر پانی زیادہ برسے گا تو بڑا غضب ہوگا گھوڑون لوگون کو نقصان پہونچے گا سب نے عرض کی پھر کیا کیا جائے جو مشیت باری بدیع الملک یہ کہہ رہے تھے کہ باران کی ترقی شروع ہوئی اس قدر پانی برسا کہ صحرا مثل دریا کے ہوگیا بدیع الملک کے جملہ سردار غرق آب ہوئے بعض جو فن شناوری مین دخل رکھتے تھے تھوڑی دیر پانی پر تیرتے رہے جب دم بھر گیا وہ بھی غرق ہوئے بدیع الملک بھی قریب تھا کہ غرق ہو جائین مگر شاہزادے نے دیکھا ایک درخت جڑ سے اکھڑا ہوا بہتا چلا آتا ہی شاہزادہ اُس درخت پر جا کے بیٹھا ڈوبنے سے محفوظ رہا بدیع الملک نے دیکھا کہ سب پانی یہ کر قلعہ کی خندق مین گرتا ہی اور خندق سے غائب ہو جاتا ہی خیال کیا کہ کوئی جا ہوگی جہان یہ پانی جاتا ہی درخت بھی اُسی طرف چلا بدیع الملک

نے تصور کیا اگر درخت جائیگا تو یہ بھی غائب ہوگا نہین معلوم کہان جاکر نکلے کیا بات ہے یہ سونچکر ذرا دیگر درخت
پر لپٹے وہ درخت مُڑکا مگر آہستہ آہستہ خندق کی طرف چلا بدیع الملک نے دیکھا لاشین سردارون
کے خندق مین گرتے ہین اور پانی کے ساتھ غائب ہوجاتے ہین شاہزادے کو یہ حال دیکھکر
کمال افسوس ہوا دل مین کہا جب سردارون کی یہ کیفیت ہوئی تو اپنی جان کی نگہبانی کرنا بیکار ہے تنہا
لطف زندگی نہین جب پلٹکے صاحبقران کی خدمت مین تنہا جائینگے تو امیر سردارون کو ضرور
پوچھینگے اس وقت کیا جواب دینگے سب یہی کہین گے کہ اپنی جان بچاکر چلے آئے سردارون کا خیال
نہ کیا بہتر یہ ہے جو سب کے واسطے ہوا وہی اپنے اوپر بھی گوارا کرین یہ سونچ کے درخت پر جو زور کر رہے
تھے وہ موقوف کیا درخت پھر یہ چلا قریب خندق درخت پہونچا تھا کہ آسمان سے ایک پنجہ گرا بدیع الملک
کو اٹھائے گیا بدیع الملک بیہوش ہوگئے جب عرصہ کے بعد ہوش آیا بدیع الملک نے آنکھ
کھولی دیکھا ایک مکان جنت نشان مین ہون شاہزادہ گھبرا کے اٹھ بیٹھا چارون طرف دیکھا سرہانے
جو نگاہ کی وہ تمثال عالم جس کو قید عفریت سے چھڑایا تھا نظر آئی بدیع الملک صورت زیبا دیکھکر پھر
بیہوش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا بدیع الملک نے ایک آہ سرد بھری نازنین نے کہا
ای شہریار اب آپ کو کس بات کا افسوس ہے خدا نے آپ کی جان بچائی بدیع الملک نے کہا ای
ملکہ تم کو تو عوض احسان کے اچھا موقع ملا مگر میرے حق مین برا ہوا شاداب اختر جبین نے عرض کی ای
شہریار آپ کیا فرماتے ہین آپ کے حق مین کیون برا ہوا بدیع الملک نے فرمایا میرے سب سردار
ضائع ہوئے اگر تنہا میری جان بچی تو کیا اب مین اپنی زندگی اچھی نہین سمجھتا ہون مجھے تم اپنے ہاتھ سے قتل کرو
مین نے خون تم کو معاف کیا مین اب اس قابل نہین رہا کہ صاحبقران کی خدمت مین جاؤن اور اُن کو
منھ دکھاؤن ملکہ شاداب نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین آپ کے سردار سلامت ہین ضائع نہین
ہوئے یہ باران اصلی نہین تھا عنبر نگار کی مرحلے کے عجائب و غرائب ایسے ہی ہین اگر آب اصلی ہوتا
تو اس قدر طغیانی نہ کرتا کہ صحرا کے تمام درخت اکھڑ جائین اور پھر وہ سب پانی قلعہ کی خندق مین
جاکے غائب ہوجائے بدیع الملک نے فرمایا پھر میرے سب سردار کہان ہونگے ملکہ شاداب
نے عرض کی سب اسیر ہوگئے ہونگے آپ کل تشریف لیجائیے گا سب کو رہا کر لیجیے گا بدیع الملک
بہت خوش ہوئے حواس و ہوش بجا ہوئے ملکہ شاداب سے آنے کی کیفیت پوچھی شوخ چشم نے
آکر سلام کیا بدیع الملک نے شوخ چشم سے شکایت کی کہ تمھین یہ بات لازم نہ تھی کہ بے
ہم سے اطلاع کیے ہوئے چلی آئین شوخ چشم نے بہت کچھ عذر کیا شاداب نے کہا اب عذر کو
موقوف کرو شاہزادے کی دعوت کے واسطے سامان کرو شوخ چشم نے سب انتظام کیا شراب
کی کشتیان محفل مین آئین شاداب نے اپنے ہاتھ سے جام لبریز کیا بدیع الملک سے کہا آپ
شراب نوش فرمائیے شاہزادے نے انکار کیا ملکہ نے کہا کیا کسی نے قسم دی یا خود بے کسی کے
شراب پینے کا عہد کیا ہے بدیع الملک نے مسکرا کے فرمایا یہ آپ نے عجب بات کہی بے جسکے شراب
پینے کا عہد کیا تھا وہ اس وقت موجود ہے اور قسم کون دینے والا تھا شاید اب قسم دے جاتی تو عجب نہین
ہے مگر ہم لوگون مین غیر کفو کے ہاتھ سے کسی چیز کا اکل و شرب کرنا ممنوع ہے ملکہ نے کہا آپ جس بات مین خوش

ہون وہ کی جاسئے اگر آپ کو یہ خیال ہی کہ مین سامری پرست ہون تو یہ خیال بیجا ہی مین سامری پر لعنت
کرچکی اب آپ یہ فرماتے ہین تو اپنے مذہب کے قواعد تعلیم فرمایئے **بدیع الملک** نے ملکہ کو کلمہ طیبہ
تعلیم فرمایا ملکہ **شاداب** کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوئین **شوخ چشم** سے کہا تم بھی کلمہ پڑھو
شوخ چشم نے بھی کلمہ پڑھا مسلمان ہوئی کفر چھوڑا صاحب ایمان ہوئی ملکہ **شاداب** سے کہا
واری آپ نے بپاس خاطر شہریار دین سامری پرستی کو ترک کیا مجھے آپ کا پاس تھا ملکہ نے فرمایا آپ
کے اس کہنے سے مجھے یقین آیا کہ آپ نے میری خاطر سے ترک مذہب کیا مین اس وقت تک یہ خیال
کرتی ہون کہ آپ مجھ سے قبل ترک مذہب کرچکین جس روز شہریار کوہ پر تشریف لائے پہلے آپ ہی
کو مسلمان کیا ہوگا **شوخ چشم** نے کہا ملکہ عالم مجھے ایسی باتین خوش نہین آتین آپ کی خاطر سے مین
نے ترک مذہب کیا اور آپ ہی ایسا گرم گرم فقرا مجھکو سناتی ہین ملکہ نے کہا برا نہ مانو اگر تم نے پہلے اسلام
قبول کیا تو تمھارا ابھی مرتبہ بڑھا ہے تمھین سلام کرونگی اپنا بڑا جانونگی یہ کہکے جام **شوخ چشم** کی
طرف بڑھایا کہا تو تمھین اپنے ہاتھ سے جام پلاؤن دوبارہ جام بھرکے دونگی **شوخ چشم** شرمندہ
ہوکر آبدیدہ ہوئی کہا ملکہ عالم اگر آپکو ذلیل کرنا ہی تو مین مجبور ہون ورنہ ایسی باتون سے مجھکو معاف رکھیے مجھے
مذہب سامری برا معلوم ہوا مین نے ترک کردیا کسی پر فریفتہ ہوکر ترک مذہب نہین کیا **شاداب** نے
جو یہ کی بات سنی شرماکے سر جھکایا **شوخ چشم** کو گلے سے لگایا کہا مین ہنستی ہون ذرا ذراسی بات پر
برا ماننا تمھارا ہی کام ہی **بدیع الملک** نے بھی سمجھایا **شوخ چشم** خاموش ہوئی ملکہ نے پھر **بدیع الملک**
کی طرف جام بڑھایا کہا اب تو کوئی عذر باقی نہین ہی بسم اللہ نوش فرمایئے **بدیع الملک** نے ملکہ کے
ہاتھ سے جام لیا کہا ای ملکہ آپ میری خوشی کرو میرے ہاتھ سے تم پیو ملکہ نے بہت انکار کیا **بدیع الملک** نے
نہ مانا وہ جام اپنے ہاتھ سے ملکہ کو پلایا ملکہ نے دوسرا جام بھرا کہا بسم اللہ یہ جام نوش فرمایئے یہ کہکر
بدیع الملک کے ہاتھ مین جام دیا **بدیع الملک** جام لیکر ساکت ہوئے ملکہ نے کہا ای شہریار نوش
فرمایئے دیر نہ لگایئے **بدیع الملک** نے کہا ہم اپنے ہاتھ سے بھی اونڈیل کر پی سکتے تھے آپ نے
اس قدر بھی بیکار تکلیف فرمائی ملکہ یہ فقرا سنکر مسکرائین کہا اگر آپ کو دوسرے کے ہاتھ سے شراب پینا
اچھا معلوم ہوتا ہی تو **شوخ چشم** آپ کو شراب پلاونگی جام بلورین اپنے دست حنائی پر رکھکر آپ
کے لب مبارک سے ملادینگی **بدیع الملک** نے کہا اس کا جواب مین کیا دون بہتر یہ ہی کہ خاموش
رہون مگر چپ نہ رہونگا اتنا ضرور کہونگا کہ تاثیر صحبت ضرور ہو جاتی ہی آپ نے انسانون کے آداب
صحبت کو بہت تھوڑے دنون مین فراموش فرمایا اور جیسی صحبت ہوئی ویسے ہی طریقے اختیار کیے
ملکہ نے کہا مین حیوانون کی صحبت مین کب رہی یہ کیا آپ نے فرمایا مجھکو انسان سے حیوان بنایا
بدیع الملک نے کہا مین نے آپ کو حیوان نہین بنایا بلکہ یہ کہا کہ آپ کو جیسی صحبت ہوئی ویسی ہی
آپ کی خصلت ہوئی اگر ہم بھی آپ کی سی صحبت پاتے تو یقین ہی آپ کی صحبت کے قابل
ہوتے ملکہ سمجھی **بدیع الملک** اس عفریت کی طرف اشارہ کرتے ہین یہ سوچ کے کہا ای
شہریار آپ جو کچھ فرماتے ہین بجا ہی اب مجھکو معلوم ہوا لوگون نے آپ کی عادت کو خراب کیا ہی
وہ لوگ راہ عشق سے ماہر ہونگے آپ پر فریفتہ ہوکر اپنے ہاتھ سے شراب پلاتے ہونگے مین

ان راہون کو کیا جانون صرف آپ کو اپنا محسن جاننا اس وجہ سے خدمتگذاری اپنے اوپر واجب سمجھی یہ باتین انھین لوگون کیواسطے رہنے دیجیے یہان مہربانی فرمایئے شراب نوش کیجیے بدیع الملک نے کہا مین شراب پینے سے انکار نہین کرتا ہون مگر جس طرح مین شراب پیتا ہون جب اس طرح شراب پلایئے گا تو انکار نکرونگا ملکہ نے کہا مین آپکی شراب پلانے والی کو کہان سے لاؤن جو آپ کو شراب پلاؤن شاہزادے نے کہا شراب پلانے والی کیسی اس وقت آپ سے بہتر کون ہی اگر خاطر منظور ہی شراب پلایئے ملکہ نے کہا اگر آپ کی اسی مین خوشی ہی تو مین مجبور ہون یہ کہکر جام ہاتھ مین اُٹھایا شاہزادے کے ہونٹھون سے ملایا بدیع الملک نے شراب پی ملکہ کی خوشی کی پھر تو دو چار جام پے درپے ملکہ نے بدیع الملک کو پلائے بدیع الملک نے ملکہ کو دیئے تھوڑی دیر مین دماغ بادۂ ناب سے گرم ہر ایک بے شرم ہوا بدیع الملک نے دست شوق بڑھایا ملکہ نے شرما کے سر جھکایا کہا ای شہریار مین نے جو آپ کی خوشی کی اپنے ہاتھ سے شراب پلائی آپ نے اچھا خیال کیا خوب سمجھے ایسی باتین جن لوگون کے واسطے ہین اُنھین کو مبارک رہین مین ان راہون سے آگاہ نہین مجھکو معاف فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اس قدر انکار قیامت کرتا ہی یہ تو سمجھو کوئی ہجران دیدہ مصیبت کشیدہ کتنی کوششون سے تم تک آیا قسمت نے یہ دن دکھایا اب بھی اُس کی ارمان و تمنا کا نکلنا تم کو ناگوار ہی یہ جانا کہ اس کا قلب بے قرار ہی ملکہ نے کہا ایسی باتین اکثر کتابون مین لکھی دیکھی ہین کہ رنگین مزاج ذرا سی بات کو بتاؤ بناتے ہین ہر ایک پر اظہار عشق کرتے ہین سب پر مرتے ہین بہت سے ایسے بھی ہین جو اُن کے کلام کا اعتبار کرتے ہین اُن کو سچا جانتے ہین اُن کے کہنے کو مانتے ہین میرے نزدیک تو وہ بھی بے وقوف ہوتے ہین یا صاحبان شوق سے ایسی باتین ظہور پذیر ہو جاتی ہین جہان کسی نے اظہار عشق کیا اُن کو اپنے حسن پر ناز ہوا دو تین بار انکار کیا آخر اپنا فخر سمجھکر مان لیا بدیع الملک ان باتون کو سنکر اور زیادہ بیتاب ہوئے کہا ملکہ وہ اور لوگ ہوتے ہین جو جھوٹا وعدہ کرتے ہین ہر ایک پر مرتے ہین میری طرف ایسا گمان نہ کرنا مین نے آج تک کبھی وعدہ باطل نہین کیا ہر ایک کو دل نہین دیا نہین معلوم فلک کو کیا منظور تھا جو تمھارا عاشق بنایا قسمت نے یہان تک پہونچایا ملکہ یہ سنکر بہت ہنسین کہا آپ ہمارے عاشق ہین محبت مین صادق ہین عاشقون مین جو باتین ہوتی ہین وہ آپ مین بھی ضرور ہونگی گریبان کا پھاڑنا اپنی اچھی بھلی صورت کو بگاڑنا جنگلون مین رہنا غم و الم سہنا دل مین ہر وقت محبوب کی یاد قلب و جگر مائل فریاد انسانون سے نفرت وحشیون سے رغبت رات کا نہ سونا ہر وقت رونا نحیف و نزار مجبور ونا چار راتون کو اختر شماری دن کو آہ و زاری کرتے ہونگے خون جگر لخت دل دشمنون کی غذا ہوگی مرض ہجر کی دارو دی وصل دوا ہوگی جب آہ کرتے ہونگے عرش کو ہلا دیتے ہونگے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہونگے ہر وقت میری تصویر خیالی پیش نگاہ ہوگی آنکھون مین آنسو ہونگے لب پر آہ ہوگی جو کوئی معشوق کو پوچھتا ہوگا عضو عضو کی تعریف کرتے ہونگے ایک ایک پر مرتے ہون گے زلف کو مار سیاہ یا عاشقون کا دُود آہ بتاتے ہونگے پیشانی کو صبح نور سے تشبیہ دیتے ہونگے طباعی سے

کام لیتے ہونگے ابرؤن کو تلوار مژہ کو خار چشم کو ہا دو یا دشت چین کا آہو رخسار کو گلاب کا پھول
یا قمر بہشتی کو نور کا منبر لب کو نوشین یا برگ یاسمین دندان کو گوہر یا تا شیدہ اختر زبان کو ماہی
بحر طلاقت یا غواص لجۂ فصاحت زنخدان کو چاہ نور یا چشمہ بلور گلو کو صراحی الماس صاف خوبصورت
وشفاف اسی طرح تعریف کرتے ہونگے ایک ایک عضو کی توصیف کرتے ہونگے بدیع الملک نے
ہنسکر جواب دیا کہ آپ نے اپنا سراپا خوب بیان کیا معلوم ہوا آپ حسین ہین مہر تسکین ہین مین
پیشتر ہی سے جانتا تھا آپ کے فرمانے کی ضرورت نہ تھی اسقدر تعریف بیان کرنے کی حاجت
نہ تھی لیکن پورا سراپا بیان کیا ہوتا ہر ایک عضو کا حال عیان کیا ہوتا کچھ اپنی سنگ دلی کی تعریف
کی ہوتی بیوفا ہونے کی توصیف کی ہوتی اس پردے مین یہ حال بھی ظاہر کر دیا ہوتا اپنی عادتون
سے بھی ماہر کر دیا ہوتا ملکہ نے اسقدر شوخی تو کی مگر جواب باصواب پا کر شرما گئین رات بھر ایسی ہی
باتین لطف کی حکایتین رہین ناگہان دشمن شب وصل عاشقان یعنے مؤذن نے نعرۂ اللہ اکبر
بلند کیا بدیع الملک کے دل کو دردمند کیا شاہزادہ اٹھا فریضہ سحری کو ادا کیا ملکہ سے کہا اب
ان گرفتاران مصیبت کی خبر لینا چاہیے جنکو سیلاب جدائی نے ہم سے چھڑایا ہے غریق لجۂ آفت
بنایا ہے ملکہ نے عرض کی اے شہریار ابھی صبر فرمایئے زیادہ بیتاب نہ ہوجیے مین ابھی چاہتی ہون وہ طلسم
بھی آپ کو فتح کرنا ہوگا مین آپ کے سردارون کو رہا کر دونگی پھر آپ کو اختیار ہے اس مرحلے کو
فتح کیجیے گا اس کے بعد اور مرحلہ جات ملینگے وہی لوح کے ملنے کی راہ ہے مین بھی وقتاً فوقتاً
حاضر خدمت ہوتی رہونگی بدیع الملک نے فرمایا اس کی ضرورت نہین سوائے خدا دوسرے کی
مدد کی حاجت نہین مگر آپ کو اتنی تکلیف ہوگی کہ جہان سب قید ہین وہان تک پہونچا دیجیے
پھر خدا مالک ہے ملکہ نے کہا مین ابھی پہونچائے دیتی ہون سردارون کو قید سے چھڑائے دیتی ہون
یہ کہکر تخت سحر طلب کیا کنیزین تخت لیکر آئین ملکہ نے بدیع الملک کو تخت پر بٹھایا تخت کو
بلند کیا تھوڑی دیر مین صحرائے عنبر فام نظر آیا بدیع الملک نے فرمایا ہم اسی صحرا مین مقیم
تھے یہین سے سب طغیانی آب سے تا بہ خندق قلعہ پہونچے ملکہ نے عرض کی یہی صحرائے عنبر فام ہے
عنبر نگار اسی ورشید کے حاکم کا نام ہے یہ کہتی ہوئی قلعہ کے قریب آئین خندق کو پھاند کر پار
پہونچین ایک میدان مین عمارت پتھر کی بنی تھی ملکہ نے کہا اسی مین سب سردار اسیر ہین یہ کہکر
سحر کیا وہ عمارت منہدم ہوئی بدیع الملک نے دیکھا سب سردار زنجیرین آہنی پہنے ہوئے
مغموم ومضمحل بیٹھے ہین ملکہ نے سحر کیا سب کی زنجیرین کٹ کر زمین پر گرین سردار نعرے کرکے
اٹھے ملکہ نے ایک گوشہ مین تخت اتارا بدیع الملک سے رخصت ہوئین بدیع الملک
تخت سے اترے ملکہ اس طرف روانہ ہوئین بدیع الملک سردارون کے قریب آئے
سردارون نے جو بدیع الملک کو دیکھا بہت خوش ہوئے سب نے عرض کی اے شہریار
آپ کہان تشریف فرما تھے بدیع الملک نے فرمایا مجھ پر خدا نے فضل کیا آپ لوگون کی رہائی
کی تدبیر کرتا تھا سردارون نے عرض کی اب کیا ارادہ ہے بدیع الملک نے فرمایا اب اس
مرحلے کے شکست کرنے کا قصد ہے سردارون نے کہا کیا یہ مرحلہ ہے بدیع الملک نے کہا یہان کے

مرحلے ایسے ہی ہین کل آپ لوگون پر کیا مصیبت پڑی سب نے عرض کی جب کہ سیلاب ہمکو یہانتک بہا لایا
تو ہم لوگ بیہوش تھے آنکھ جو کھلی اپنے کو ان حجرہاے تاریک مین اسیر پایا قریب شام ایک شخص کچھ کھانا
ہم لوگون کے واسطے لایا پھر حجرے مین بند کرکے چلا گیا اُس سے چند باتین تحقیق کرنا چاہین مگر اُس نے
جواب بھی نہ دیا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہ مرحلہ عنبر نگار ہی وہ بڑا مکار ہی سحر تو
یہان بالکل نہین ہی مگر سب علم حکمت کے عجائب و غرائب ہین یہ باتین کرتے ہوے شاہزادہ
بدیع الملک مع جماعہ سردارون کے آگے بڑھے تھوڑی دور جا کے ایک مکان پتھر کا
دکھائی دیا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا یقین ہی عنبر نگار اسی مکان مین رہتا ہوگا سب
نے عرض کی مکان کی شان سے تو یہی بات ظاہر ہوتی ہی یہ باتین کر رہے تھے کہ اس مکان سے
ایک آفتاب نکلا بدیع الملک نے دیکھا اُسکا عکس جس پر پڑتا ہی جل جاتا ہی یہ کیفیت جو دیکھی
سردارون سے کہا یہ بلاے عظیم ہی اسکے دفع کرنے کی تدبیر کرنا چاہیے سب نے کہا
اے شہریار اسکی تدبیر کیا ہوسکتی ہی شاہزادہ بدیع الملک نے خدا کو یاد کیا برق چمک کر
اُس آفتاب پر گری آفتاب کے دو ٹکڑے ہوئے جو لوگ جلکر گرے تھے وہ ہوشیار
ہوگئے شاہزادہ بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک حوض آب مصفا پتھر کا بنا ہی شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا نہین معلوم اس حوض مین کیا آفت ہی یہ کہہ رہے تھے کہ حوض سے
ایک ماہی نہایت مہیب بر آمد ہوئی مانند اژدر کے اُس ماہی نے دم کھینچا سب سردار اُسکے
منھ مین چلے شاہزادہ بدیع الملک نے تلوار علم کی قریب اُس ماہی کے پہونچے اُسنے سانس
کھینچی شاہزادہ بدیع الملک بھی ماہی کے منھ مین گئے مچھلی سب کو نگل گئی سب بیہوش ہوگئے
تھے تھوڑی دیر مین سب کو ہوش جو آیا اپنے کو زمین پر پایا سب لوگ اُٹھے بدیع الملک
بھی اُٹھکر آگے بڑھے سردارون سے پوچھا یہ کیا بات تھی جو کچھ گزند نہ پہونچی دیکھا تو سامنے مچھلی
کے دو ٹکڑے پڑے تھے شاہزادہ بدیع الملک کو تعجب ہوا ایک پرچہ گود مین آکے گرا
شاہزادہ بدیع الملک نے اُس پرچے کو پڑھا اُس مین لکھا تھا کہ اے شہریار آپ یہین توقف
فرمائیے جب تک مین عرض نہ کرون آگے تشریف نہ لیجائیے گا اُسکے بعد نام ملکہ شاداب
کا لکھا تھا شاہزادہ بدیع الملک نے سردارون سے کہا ابھی یہین توقف کرنا مناسب ہی جب تک
مین نہ کہون آگے نہ جائیے گا سردارون نے عرض کی ہم لوگ یہین ٹھہرتے ہین شاہزادہ بدیع الملک
نے دیر تک وہان توقف کیا جب بہت عرصہ ہوا تو ایک پرچہ پھر شاہزادہ بدیع الملک
کے پاس آکے گرا شاہزادے نے پرچے کو اُٹھا کے دیکھا اُس مین لکھا تھا کہ آپ گوشے مین
تشریف لائیے کچھ امور ضروری عرض کرنا ہین شاہزادہ بدیع الملک سب سردارون کو اُسی جگہ
ٹھہرا کے ایک گوشے مین گئے دیکھا ملکہ شاداب موجود ہین بدیع الملک نے کہا ملکہ تم اس قدر
کیون تکلیف کرتی ہو خدا مالک ہی اگر ہماری قسمت مین فتح ہی تو ہر طرح ہوگی ملکہ نے عرض کی اے شہریار
یہان کا معاملہ عجیب ہی اگر ساحرون کا مجمع ہوتا تو مین حاضر نہ رہتی مجھے اطمینان ہوتا کہ آپ پر سحر
تاثیر نہین کرتا ہی مگر یہان معاملات حکمت ہین اس سے بچنے کے واسطے ایک چیز لائی ہون جبتک

آپ کے پاس موجود رہیگی کبھی کوئی تکلیف نہین پہونچیگی یہ کہکر ایک شیشہ شاہزادہ بدیع الملک کو دیا
عرض کی اِس شیشے مین جو روغن ہو اپنی جسم پر لگایئے تمام لشکر کو عطا فرمایئے جب تک یہ روغن
جسم پر باقی رہیگا کوئی چیز اثر نہ کریگی شاہزادہ بدیع الملک نے وہ روغن جسم پر لگایا اپنے سردارون
کو دیا سب نے اُس روغن کو لگایا ملکہ شاہزادہ بدیع الملک سے رخصت ہوئین شاہزادہ
بدیع الملک آگے بڑھے ایک باغ نظر آیا باغ مین ایک بنگلہ دیکھا بدیع الملک اُس بنگلے
کے قریب آئے دیکھا ایک مرد ضعیف اُس بنگلے مین بیٹھا ہو دو تین خدمتگار اُسکے روبرو کھڑے ہین
بدیع الملک کو جو اُس مرد ضعیف نے دیکھا کہا اوجوان تو کون ہو کہان سے آیا ہو کیا نام ہو شاہزادہ
بدیع الملک نے اپنا نام بتایا طلسم مین آنے کا ارادہ ظاہر کیا اُس مرد ضعیف نے کہا اے جوان مجھے
تیرے شباب پر رحم آتا ہو اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو واپس جا ورنہ بہت پریشان ہوگا مجھکو
نہین جانتا کہ مین کون ہون شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا مین تجھسے واقف نہین اور اپنا
یہ دستور ہو کہ جس امر کا ارادہ کیا اُس کو انجام دیا اب مین بے فتح طلسم یہان سے واپس نہ جاؤن گا
اس مرد ضعیف نے کہا مین عنبر نگار حکیم ہون اس مرحلے کا کل انتظام میرے سپرد ہی مین ایک
دم مین تجھے اور تیرے لشکر کو تباہ کر سکتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تیری بھلا کیا
مجال ہو جو ہمین تباہ کر سکے عنبر نگار نے کہا مین فوج بھی بیشمار رکھتا ہون تو جن چند بہادرون
کے بھروسے پر ناز کرتا ہو اُنکی کچھ حقیقت نہین ہو شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جو تیرے
دل مین ارادہ ہو اُس سے باز نہ رہ مین موجود ہون عنبر نگار نے اتنی دیر مین بہت سی باتین شاہزادہ
بدیع الملک کی پریشانی کے واسطے کین مگر شاہزادے پر کسی نے تاثیر نہ کی عنبر نگار
مجبور ہوا کہا اے شاہزادہ بدیع الملک اگر تمھین اپنے قوت بازو پر کچھ ناز ہو تو مین تم سے مقابلہ
کرونگا میرے پاس بھی فوج موجود ہی بدیع الملک نے فرمایا جب جی چاہے مقابلہ کر مین موجود
ہون عنبر نگار نے کہا آج شب کو آپ یہان مقیم رہین کل مقابلہ ہوگا شاہزادہ بدیع الملک
نے سب سردارون سے کہا آج کوئی مقام مناسب دیکھ کر قیام کرنا چاہیے کل عنبر نگار مقابلہ
کرنے کو کہتا ہو سب نے عرض کی جہان آپ مناسب جانین قیام فرمائین بدیع الملک ایک
نخلستان مین جا کر ٹھہرے عنبر نگار نے اپنے ایک ملازم کی معرفت رقعہ بدیع الملک
کے پاس بھیجا مضمون اُس کا یہ تھا کہ اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو بلا تکلف یہان سے طلب
فرمایئے مین فوراً روانہ کرون گا شاہزادہ بدیع الملک نے جواب مین لکھا ہمین کسی شے کی
ضرورت نہین ہو صرف مقابلہ کرنا مقصود ہی جواب جب عنبر نگار کے پاس گیا اپنے مصاحبین
کو اُسنے جواب دکھایا کہا یہ جوان بڑا صاحب غیرت ہو اپنے اوپر کیا کیا تکلیفین گوارا کین مگر ہم سے
مدد نہ چاہی سب نے جواب دیا جتنے سلطان ہین سب کے یہی قاعدے ہین کبھی دشمن کا احسان نہین
لیتے عنبر نگار نے اُسی وقت اپنی فوج کو اطلاع کرائی کہ صبح کو مقابلہ کرنا ہوگا لازم ہو کہ سب لوگ
مسلح و مکمل رہین یہ خبر جو فوج مین پہونچی سب نے جنگ کی تیاری کرنا شروع کی رات بھر سامان جنگ
مین مصروف رہے جب صبح عنبر نگار کے مکان پر آئے عنبر نگار نے فوج مین جانے کی اجازت دی فوج میدان

کو روانہ ہوئی اس طرف سے بدیع الملک نامدار اپنے سردارون کو لیکر میدان مین آئے مرکب بھی
ان لوگون کے پاس نہ تھے پیادہ پا میدان مین آکر کھڑے ہوے لشکر حریف نے پرے جماکر جوانون کو
اجازت دی دو جوان میدان مین آئے مبارز طلب کیے لشکر اسلام سے بھی دو جوان گئے جاتے ہی
حریفون کو قتل کیا انکے مرکب لیکر خدمت شاہزادہ بدیع الملک مین حاضر ہوے عرض کی آقاے نامدار
مرکب حاضر ہین شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تمھین مبارک ہون مجھکو بھی خدا مرکب دیگا سردارون نے
عرض کی اے شہریار آپ سوار ہو جیے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ان مرکبون کو لشکر مین چھوڑ جاؤ
جب سب کے پاس مرکب آجاینگے اسوقت سوار ہونا سردارون نے بہت چاہا کہ بدیع الملک
گھوڑے پر سوار ہون مگر شاہزادے نے قبول نہ کیا سردار مجبور ہوگئے گھوڑے لشکر مین لوگون کو دیکر پھر
میدان کی طرف روانہ ہوے لشکر عنبر نگار سے پھر دو جوان نکلے مبارز طلبی کی لشکر اسلام سے
جو دو جوان بڑھے تھے انھون نے مقابلہ کیا کچھ عرصہ بھی نہ ہوا جاتے ہی مار لیا یہ کیفیت جو افسر فوج
نے دیکھی تمام لشکر سے اشارہ کیا کہ یکبارگی ٹوٹ پڑو جنگ مغلوبہ کرکے سب کو مار لو فوج اشارہ
پاکے ٹوٹ پڑی لشکر اسلام کے سردارون نے جو یہ کیفیت دیکھی یہ سب بھی تلوارین کھینچ کے
ٹوٹ پڑے شاہزادہ بدیع الملک نامدار نے جاتے ہی افسر فوج کو قتل کیا اسکا مرکب لیا اور
سردارون نے بھی جوانان لشکر حریف کو قتل کرکے انکے مرکب لیے تھوڑی دیر مین سپاہ حریف کو
شکست فاش ہوئی افسر کے مارے جانے سے سپاہ کے ہوش جاتے رہے سب نے امان
طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب سوار شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت مین حاضر
ہوئے بدیع الملک نے سب کو مسلمان کیا وہان سے عنبر نگار کے مکان کی طرف چلے
عنبر نگار نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے دل مین خیال کیا کہ اب جان نہ بچیگی بہتر یہ ہے کہ اس جوان
کی اطاعت قبول کرون یہ سوچ کے اپنے بنگلے سے نکلا شاہزادہ بدیع الملک کے استقبال کو آیا
دور سے بدیع الملک کو دیکھکر پیادہ پا ہوا ہاتھون کو رومال سے باندھا شاہزادہ بدیع الملک
کے قریب آکے عرض کی اے شہریار مین آپ کی غلامی قبول کرتا ہون میری جان بخشی فرمایئے
شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار اگر اسلام قبول کرو تو تمھاری جان بخشی کی جائے
عنبر نگار بصدق دل مسلمان ہوا شاہزادہ بدیع الملک کو اپنے گھر لیگیا بڑی خاطر سے پیش
آیا شاہزادے کے واسطے صحبت عیش و نشاط برپا کی شب بھر صحبت رہی صبح کو بدیع الملک نے
کہا اے عنبر نگار اب ہمین رخصت کرو ابھی بڑے بڑے مرحلے طے کرنا ہین تلاش لوح مین جانا
ہے عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار دو روز یہان توقف فرمایئے غلام آپ کے ہمراہ
چلیگا یہان کی کل کیفیتون سے بخوبی واقف ہون انشاء اللہ تعالے بخیر و عافیت مقام لوح تک پہونچا دونگا
بدیع الملک نے فرمایا تمھاری خوشی منظور ہو دو روز تک شاہزادے نے وہان قیام کیا تیسرے روز
عنبر نگار نے لشکر گران ہمراہ لیا شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت مین آیا عرض کی اے شہریار
اب تشریف لے چلیے بدیع الملک مع جملہ سردارون کے تیار تھے اسی وقت ہمراہ ہوے
عنبر نگار نے کہا اے شہریار یہان سے گلزار کہکشان مین چلنا چاہیے لوح طلسم وہین

ہر مالک وحاکم وہان کا کہکشان کفن پوش ہر لوح طلسمی اُسی کے پاس ہر بڑا فقیر کامل ہر اُس کے
یہان جانا اور لوح لانا امکان بشر سے دور ہر انسان کا کیا مقدور ہر جو وہان تک جاسکے یا ٹھہرنے کی
تاب لاسکے وہ عجیب مقام پُرہول ہر اگر آپ طلسم کشائے اصلی ہین تو ضرور وہان تک پہونچینگے لوح حاصل
ہوگی مرحلہ جات دقیق فتح ہونگے طلسم کو شکست ہوگی اور اگر حضور کے نام اس طلسم کی فتاحی نہین ہر تو لوح
ہاتھ نہ آئیگی وہان تک جانا مشکل ہوگا گلزار کہکشان تک نہ پہونچیگا یہ بھی امتحان طلسم کشا ہر جو
اس طلسم کا فتح کرنے والا ہوگا اسکو لوح وار تک جانا بہت آسان ہوگا اور باغ مین پہونچ جائیگا جو
طلسم کشا نہین ہر وہ بار تک جا نہین سکتا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہر اگر ہم اس
طلسم کے فتاح ہین تو ضرور وہان تک جاینگے لوح لائینگے کارخانہ طلسم مٹائینگے اور اگر ہماری قسمت مین فتاحی طلسم
نہین ہر تو مجبور واپس آئینگے یا اپنے کیے کی سزا پائینگے یہ باتین کرتے ہوئے گلزار کہکشان کی طرف روانہ ہوئے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت قیصر صاف باطن کی عرض کیجاتی ہر

کہ اسکو گنجینہ سامری دیکھنے سے معلوم ہوا تھا کہ شاہزادہ بدیع الملک مرحلہ عنبر نگار
کی طرف گئے اور جمشید نے یہ بھی کہا تھا کہ اب طلسم کشا زندہ نہ رہیگا یہ بالکل بےفکر ہو گیا تھا تیسرے
روز کچھ لوگ اُسکے دربار مین آئے اُنھون نے کہا آپ نے گنجینہ جمشید کو ملاحظہ فرمایا تھا ہمین طلسم کشا کی
کیا کیفیت معلوم ہوئی قیصر نے کہا طلسم کشا کو خداوند نے فنا کر دیا وہ عنبر فام کے میدان
مین مارا گیا اور لشکر بھی اُسکا جان سے گیا ارسطو نظیر وزیر نے کہا اس وقت پھر ملاحظہ فرمائیے دیکھیے
کیا واقعہ گذرا اور کس کے ہاتھ سے طلسم کشا مارا گیا اب تک حضور مین سر طلسم کشا کیون نہین آیا قیصر نے
اُسی وقت گنجینہ جمشید طلب کیا صندوقچہ کھولا کہا یا خداوند جمشید اس وقت ایک امر ضروری آپ سے
دریافت کرنا ہر باہر تشریف لائیے الماس کا پتلا اُس صندوقچے سے باہر آیا قیصر نے پہلے تو
سجدہ کیا پھر کہا یا خداوند اب طلسم کشا کی لاش کس میدان مین پڑی ہر پتلے نے کہا اے قیصر طلسم کشا
ابھی فنا نہین ہوا طرف گلزار کہکشان کے جاتا ہر اور عنبر نگار اُسکے ہمراہ ہر قیصر نے کہا
یا خداوند آپ نے ملک الموت کو جو حکم دیا تھا ملک الموت نے آپ کا کہنا قبول
نہین کیا یہ کیا سبب ہوا قیصر نے جو یہ کہا تو پتلے کو بُرا معلوم ہوا کہا او بے ادب کیا بیہودہ بکتا ہر نہین
جانتا کہ خداوند کا کوئی فعل خالی از مصلحت نہین ہوتا ہر تجھے ہمارے کارخانون مین کیا دخل ہر جو ہمارا جی
چاہتا ہر وہ کرتے ہین اب ہم طلسم کشا کو عمر دائمی عطا کرینگے اور تیرے طلسم کو طلسم کشا کے ہاتھ سے تباہ
کرادینگے اُس کے دل مین نور ایمان پیدا کرکے اپنا بندۂ خاص بنائینگے قیصر اس بات کو سُنکر
کانپ اُٹھا ہاتھ باندھکر کہا یا خداوند مجھ سے خطا ہوئی اب نہ عرض کرونگا آپ مالک ہین جو آپ کے
مزاج مین آئے میرے واسطے کیجیے مین کیا کر سکتا ہون پتلے نے کہا تیری نبیلی نے غضب کیا اُس کو
جاکر صحرائے عنبر فام سے لے آئی وہان کے عجائب وغرائب کو سحر کے زور سے مٹا دیا آپ
مسلمان ہوگئی اب عنبر نگار بھی مسلمان ہوگیا طلسم کشا کو لیکر گلزار کہکشان کی طرف گیا ہر خداوند

آپ گلزار کہکشان کو بھی فتح کرا دینگے کہکشان کفن پوش بھی مارا جائیگا طلسم کشا کو لوح ملجائیگی طلسم کو برباد
کریگا قیصر نے کہا یا خداوند مین تو آپ کا بندہ کمتر ہون کبھی مین نے عبادت سے غفلت نہین کی
آپ مجھ سے کیون آزردہ ہوئے پتلے نے کہا اب تیرے مزاج مین غرور زیادہ ہو گیا ہی اور خداوند کو
غرور ناپسند ہی اس وجہ سے تجکو اب فنا کر دینگے قیصر نے کہا یا خداوند مین اب غرور کو اپنے دل سے
دور کرتا ہون ہر ایک سے بعجز و انکساری پیش آؤنگا سب کو اپنا مالک و بزرگ جانونگا پتلے نے کہا اب
تیرے کلام کا قدرت کو اعتبار نہین ہی وزیر نے اشارہ دیا اس وقت خداوند کو غصہ ہی عرض حاجت کرنا
اچھا نہین پھر کہیے گا اس وقت خاموش ہو رہیے قیصر خاموش ہو رہا کہا آپ تشریف لیجائیے
مجھے اسی قدر امور تحقیق کرنا تھے پتلے نے کہا اب ہم نہین جائینگے اور جو ہمارے بھائی اس صندوقچے
مین بند ہین ان سب کو بھی بلا لینگے تیرے یہان اب نہین رہینگے قیصر نے جب بہت کچھ منت و سماجت
کی تب پتلا صندوقچے کے اندر گیا قیصر نے صندوقچہ بند کیا وزیرون سے کہا غضب ہو گیا یہ شخص
کیسا ہی کہ اس عنبر نام کے صحرا سے گذر گیا اور عنبر نگار کو اپنا مطیع بنا لیا یہ غضب کریگا لوح لیجائیگا
کیا عجب ہی جو خداوند اسکی مدد کرین اور لوح اسکو ملجائے وزرا نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہی قیصر
نے کہا مجھے پر اس تو نہین ہی وہ کیا بنا سکتا ہی میرے ایک لشکر سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی کردستان سے ایک
پہلوان بلا کر اسکے مقابلے کو بھیجون تو تمام لشکر کو وہان کے میرے یہان کا ایک پہلوان کافی ہو وزرا
نے کہا پھر آپ کو جو کچھ کرنا ہو جلد کیجیے اسمین عرصہ لگانا خلاف عقل ہی ایسا نہ ہو لوح اسکے ہاتھ آجائے
تو غضب ہو قیصر نے کہا لوح تو نہین پائیگا اور اگر مل بھی جائیگی تو اسکے پاس نہین رہیگی ایک پہلوان
کو بھیج دونگا تو وہ اس سے لوح چھین لیگا وزیرون نے کہا ایک مرحلہ تو برباد ہو جائیگا آپ اسکی جلد
فکر کرین قیصر نے کہا اگر آپ لوگون کو اس امر کا خیال ہی تو ایک نامہ شہر کردستان مین بھیجیے
وہان سے ایک پہلوان کو بلا لیجیے یہان اسکے ساتھ لشکر کرکے روانہ کیجیے وہ راہ سے گرفتار
کر لائیگا وزیرون نے کہا حضور جس پہلوان کو فرمائین وہ بلایا جائے قیصر نے کہا دفتر فہرست
پہلوانون کے نام کی منگاؤ تین قسم کے پہلوان ہین جو قسم سب مین سے آخر ہی اسمین جس کا نام آخر مین
لکھا ہو اسکو بلاؤ وزیرون نے کہا کہ اعلے درجے کے پہلوانون کو بلایے تو کیا برائی ہی قیصر نے کہا
ان لوگون کی شان کے خلاف ہی وزیرون نے اسی وقت پہلوانون کے نام کا دفتر لاکر اسکے سامنے
رکھا اسنے تیسری قسم کے پہلوانون کے نام دیکھے جو نام سب کے آخر مین لکھا تھا وزیرون سے کہا اسکے
نام خط روانہ کرو اسکو بلاؤ وزرا نے دیکھا تو اسمین بہمن شیر دل کا نام لکھا ہی وزرا نے اسی وقت ایک
خط بہمن شیر دل کے نام روانہ کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ ای بہمن شیر دل آگاہ ہو کہ آج کل سلطان طلسم
کے مقابلے کے واسطے ایک جوان صاحب شوکت و شان آیا ہی اسنے ایک در بند طلسم فتح کر لیا ہی
اب تمکو لازم ہی کہ اپنے تئین بہت جلد یہان پہونچاؤ لشکر یہان سے تمھارے ہمراہ کیا جائیگا اور بہت کچھ
خزانہ سرکار شاہی سے دیا جائیگا جب یہ نامہ ختم ہوا ایک قاصد کو بلایا نامہ دیا زبانی بھی کہدیا کہ سلطان
کی طرف سے تاکید کرنا کہ جہانتک ممکن ہو اپنے تئین جلد یہان پہونچاؤ دیر نہ لگاؤ قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا
دوسرے روز شہر کردستان مین پہونچا بہمن شیر دل کے مکان پر گیا نامہ دیا بہمن نے نامے کو پڑھا

اسمین یہ مضمون لکھا تھا قاصد نے زبانی بھی کہا کہ سلطان نے فرمایا ہے کہ جہانتک ہوسکے اپنے کو یہان جلد پہونچاؤ کہ مقابلے کے واسطے جبتک تم نہ آؤگے کوئی نہ بھیجا جائیگا اور طلسم گلزار کہکشان کی طرف گیا ہے ایسا نہ ہو وہان جاکر کوئی فساد برپا کرے تو بڑا غضب ہو بہمن نے کہا مین جاتا ہون یہ فرمان اپنے سردار گرگین ورغشت چنگال کو دکھاتا ہون اُنسے اجازت لیکر آج ہی یہان سے روانہ ہوجاؤنگا قاصد نے کہا مین تم کو اپنے ہمراہ لیکر جاؤنگا بہمن نے کہا مین تمہارے ہمراہ چلونگا یہ کہکے اُٹھا اپنا گرگدان طلب کیا ملازمون نے گرگدن کو درست کیا بہمن سوار ہوا گرگین ورغشت چنگال کے پاس گیا نامہ قیصر کا دکھایا گرگین نے کہا ضرور جانا چاہیے اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے بہمن گرگین سے اُسی وقت رخصت ہوا چند خادم اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا دوسرے روز قیصر کے یہان آیا اپنی اطلاع کرائی قیصر اُس وقت دربار مین بیٹھا اُسی کا ذکر کر رہا تھا کہ چوبدار نے آکے کہا حضور بہمن شیردل حاضر ہوا امیدوار باریابی ہے قیصر نے خوش ہوکر کہا جلدی میرے پاس لاؤ مین اُسی کا منتظر تھا چوبدار باہر آئے بہمن کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے سب نے دیکھا ایک مرد قوی ہیکل دیو صورت سیہ فام گردن کی تیاری سے سہر چھوٹا معلوم ہوتا ہے دونون ہاتھ خرطوم فیل سے زیادہ تیار بازون ستون سنگ سے زیادہ سخت آکر قیصر کو سلام کیا قیصر بھی بغور اسکی صورت دیکھنے لگا کہا اے بہمن بیٹھو بہمن نے کہا حضور مین یہان کہان بیٹھ سکتا ہون قیصر نے اُسی وقت اُس کے واسطے ایک بارگاہ استادہ ہونے کا حکم دیا بارگاہ استادہ ہوئی یہ بارگاہ مین گیا قیصر بھی اُسکے ہمراہ آیا کہا اے بہمن تم کس درجے کے پہلوانون مین ہو بہمن نے کہا مین درجہ سوم کے پہلوانون مین ہون وزرا نے کہا حضور درجہ دوم کے جو پہلوان ہین وہ اس سے بھی زیادہ قوی تن ہین اور درجہ اول کے پہلوان آدمی نہین معلوم ہوتے ہین دیوون سے زیادہ ہین قیصر نے کہا اسکا درجہ درجہ سوم کے پہلوان سے بھی کم ہے سب کے آخر مین اسکا نام ہے مگر اور شہر مین ایسے پہلوان کبھی نہین دکھائی دیتے ہین بہمن نے کہا حضور کا فرمان پہونچا غلام کی عزت بڑھی اب ایک بات کا امیدوار ہون کہ جب حریف کو مع لشکر گرفتار کرکے لاؤن تو مجھے درجۂ دوم مین لکھیے گا قیصر نے کہا تیری ہی خوشی کرینگے دوسرا درجہ دینگے بہمن نے کہا لشکر میرے ہمراہ کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے مین تنہا جاکر سب کو اسیر کر لاؤنگا قیصر نے کہا لشکر سے تیری وقعت زیادہ سمجھی جائیگی اور مین تیرے ہمراہ اپنا لشکر خاص کرونگا جسکا ہر ایک جوان اس قابل ہے جو تیرے ہمراہ رہے تجھے اُس لشکر کی افسری زیبا بھی ہے وہ لشکر زنگیون کا ہے بہمن نے کہا جو آپ فرمائین مین بجالاؤن لشکر کو بھی ہمراہ لیجاؤنگا میرے نزدیک تو یہ بہتر ہے کہ آپ مجھے تنہا جانے دیجیے کہ اس طرح جانے مین دل حریف پر میری ہیبت ہوگی اور وہ خیال کریگا کہ یہ تنہا آیا ہے اس سبب سے مین مقابلہ کرسکونگا قیصر نے کہا اے بہمن شیردل ہماری خوشی یہی ہے کہ تم اپنے ہمراہ لشکر لیتے جاؤ بہمن مجبور ہوکر خاموش ہوا قیصر نے اُسی وقت لشکر مین اطلاع کرائی لشکر تیار ہوا شب بھر قیصر نے بہمن کو مہمان کیا صبح کو لشکر گران اُسکے ہمراہ کیا بہمن جانب گلزار کہکشان روانہ ہوا کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہو

کہ یہ جو عنبر نگار کے ہمراہ جانب گلزار کہکشان تلاش لوح مین روانہ ہوئے دوسرے روز ایک
میدان نظر آیا شاہزادے نے اس میدان کو بہت صاف وشفاف پایا عنبر نگار سے
کہا یہ میدان کیسا ہو اتنا وسیع میدان اسقدر صاف کیون بنایا گیا عنبر نگار نے عرض کی یہان
ایک حکیم رہتا ہو اس میدان مین کچھ عجائبات اُسنے بنائے ہین یقین ہو آپکے سامنے آئین شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا حکیم کا مکان کہان ہو عنبر نگار نے عرض کی حکیم کا مکان یہان سے
بہت دور ہو اپنے مکان تک اُسنے عجائب وغرائب بنائے ہین یہ بھی ایک مرحلہ ہو اسکو فتح کیجیے
یہ حکیم بھی تھوڑا سا لشکر رکھتا ہو شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اب اُسکے مکان کی طرف چلنا ضرور
ہو جبتک یہ مرحلہ فتح نہ ہوگا گلزار کہکشان کا راستہ نہ کھلیگا عنبر نگار نے عرض کی آپکو
اختیار ہو اُسکے مکان پر تشریف لے چلیے مگر راہ کے عجائب وغرائب کو پہلے دفع کر لیجیے جب تک
راہ صاف نہ ہوگی وہان تک کیونکر پہونچیے گا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جب کوئی چیز
سامنے آئیگی اُسوقت دیکھا جائیگا ابھی تو کچھ نظر بھی نہین آتا ہو عنبر نگار شاہزادہ بدیع الملک
کو اپنے ہمراہ لیکر حکیم کے مکان کی طرف چلا شاہزادہ بدیع الملک نے پوچھا کہ اس حکیم کا کیا نام ہو
عنبر نگار نے عرض کی حکیم کا نام حیران تیز فطرت ہو اسکو سب کہتے ہین اُسنے بہت سے عجائب و
غرائب اور مقامات پر بھی بنائے ہین قیصر اسکو اپنا رفیق جانتا ہو بہت مانتا ہو اسکے مرحلے
مین بہت کچھ مال وزر بھی موجود ہو اگر یہ مرحلہ فتح ہو جائیگا تو علاوہ تحفہ جات کے مال واسباب بہت
ہاتھ آئیگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو اس مرحلے کو بھی
فتح کر لینگے یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ شاہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک چادر دھوئین
کی ہموے ہوا اُڑتی ہوئی آتی ہو شاہزادہ بدیع الملک نے عنبر نگار سے کہا اے عنبر نگار
یہ چادر کیسی آتی ہو عنبر نگار نے اس چادر کی طرف دیکھا عرض کی یہ چادر دھوئین کی ہو جس لشکر پر
گریگی اُسکو بیہوش کر دیگی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تم اپنے لشکر کا بندوبست کرو عنبر نگار
نے عرض کی مین اس چادر کو ابھی دفع کیے دیتا ہون یہ کہکر کچھ برادہ ادویہ منگایا اس برادے کو
ایک مجمر آہنی مین روشن کیا اُسکا دھوان بلند ہوا چادر جو لشکر کی طرف آتی تھی منتشر ہو گئی شاہزادہ بدیع الملک
آگے بڑھے دیکھا زمین سے پانی اُبل رہا ہو عنبر نگار نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار
یہین ٹھہریے آگے تشریف نہ لیجائیے اس پانی مین یہ تاثیر ہو کہ جو اس پانی کے قریب آئے اور
ایک قطرہ آب اسپر پڑ جائے فوراً پانی ہو کر بہ جائے دل کی حسرت دل ہی مین رہجائے شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار مجھکو اور میرے لشکر کو اسکا خوف نہین ہو تمھارے واسطے
جو تدبیر کہو کیجائے عنبر نگار نے عرض کی آپکے اقبال سے مین اسکو دفع کیے دیتا ہون اسکی تاثیر
باقی رہیگی یہ کہکر عنبر نگار آگے بڑھا بہت بہت تدبیرین کین مگر پانی دفع نہوا عنبر نگار مجبور ہوا
شاہزادہ بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار یہ پانی مجھسے دفع نہوگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا

یہ کہان سے آتا ہی عنبر نگار نے عرض کی یہان تہ خانہ ہی اُس مین ایک چشمہ ہی اُس چشمہ کے بیچ مین
ایک شمع روشن ہی شمع گھل گھل کر اس پانی مین گرتی ہی یہ پانی ابلتا ہی اس شمع مین یہ تاثیر ہی جو اسکی روشنی
دیکھے پانی ہوکر بہ جائے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تہخانے کا راستہ کس جانب ہی عنبر نگار
نے راستہ تہ خانے کا شاہزادۂ بدیع الملک کو بتایا شاہزادہ اس طرف روانہ ہوا سب سردار بھی
ہمراہ ہوئے شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا آپ لوگ تکلیف نہ فرمائین مین جاتا ہون اُس شمع کو بجھاتا
ہون جب یہ پانی موقوف ہو جائیگا اُس وقت آپ لوگ تشریف لے چلیے گا عنبر نگار نے
بہت بہت منع کیا مگر شاہزادۂ بدیع الملک نے کہنا نہ مانا اُس جانب روانہ ہوئے راہ طے کرکے
تہ خانے کی راہ پر آئے دیکھا ایک دہنہ نقب بنا ہی شاہزادۂ بدیع الملک نام خدا لیکر اس نقب مین
داخل ہوئے تھوڑی دیر کے بعد نقب سے باہر نکلے دیکھا چند جوان مسلح بیٹھے ہین شاہزادۂ بدیع الملک
کو دیکھکر وہ سب آگے بڑھے تلوارین میان سے لیکر وار کرنا شروع کیے شاہزادۂ بدیع الملک نے
بھی تلوار نکالی سب کے وار روکے دو تین کو زخمی کیا سب کی ہمت مین فرق آگیا فرار نہین ہوئے
شاہزادۂ بدیع الملک سے لڑتے رہے شاہزادے نے جب دو ایک کو قتل کیا سب کے
حواس منتشر ہوئے ہتھیار پھینک کے بھاگے شاہزادۂ بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک چشمہ آب
مصفا ہی اسکے بیچ مین ایک شمع روشن ہی شاہزادۂ بدیع الملک اُسکے قریب آئے شمع کو ہوا دی
مگر کچھ گزند نہ پہونچی شاہزادۂ بدیع الملک نے تلوار سے شمع کو کاٹا گل جو پانی مین گرا تلاطم پڑ گیا چشمہ سے
پانی اُبلنے لگا قریب تھا کہ سب مکان گر پڑے مگر شمع بجھ گئی پانی اُسی وقت خشک ہوگیا شاہزادہ
بدیع الملک نے شکر خدا کیا وہان سے باہر تشریف لائے عنبر نگار نے بہت تعریف کی کہا
اے شہریار بیشک آپ طلسم کشا اصلی ہین کیا طاقت تھی جو کوئی اس شمع کو گل کر دیتا یہ
آپ کے اقبال کی خوبی تھی جو شمع گل ہو گئی بدیع الملک آگے بڑھے پتھر کی عمارت نظر آئی
بدیع الملک نے عنبر نگار سے پوچھا یہ عمارت کیسی ہی عنبر نگار نے کہا حکیم پیران کا مکان
یہی ہی اسکو قلعہ قرار دیا ہی یہان فوج رہتی ہی بدیع الملک نے فرمایا اب کچھ عجائب و غرائب باقی نہین
ہین عنبر نگار نے عرض کی ابھی جو خاص خاص چیزین ہین وہ آپ نے ملاحظہ نہین فرمائی
ہین جب حکیم سے مقابلہ ہوگا اُس وقت وہ اشیا آپ ملاحظہ فرمائینگے بدیع الملک تو عنبر نگار
سے یہ باتین کرتے جاتے تھے کہ سامنے قلعہ پر سے کچھ لوگ نیچے اُترے اُنھون نے کچھ نشان
کھولے عنبر نگار نے بدیع الملک سے عرض کی اب لشکر آپ کے روکنے کو آتا ہی بدیع الملک
نے فرمایا خدا مالک ہی یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے دیکھا قلعہ پر سے لشکر کی آمد شروع ہوئی تھوڑی دیر مین
لشکر کثیر جمع ہوگیا بدیع الملک نے عنبر نگار سے فرمایا کہ حکیم پیران کو میرے آنے کی خبر کیونکر
معلوم ہوگئی جو اس نے سب انتظام درست کیے عنبر نگار نے عرض کی یہان جتنے مرحلے ہین سب کے
حاکم علم نجوم مین مہارت کامل رکھتے ہین ہر وقت دیکھتے رہتے ہین کہ کون آتا ہی مرحلے کے دن
کیسے ہین انکو حالات سے آگاہی رہتی ہی بدیع الملک یہ باتین کر رہے تھے کہ لشکر قریب آگیا
رسالدار نے آگے بڑھ کے کہا اے جوان کہان آتا ہی ٹھہر جا بدیع الملک نے فرمایا ہم اُسی طرف جائینگے

تم پلٹ جاؤ نہین راستہ دو رسالدار نے کہا ہم تیرے روکنے کو آئے ہین یہ مرحلہ ہی طلسم مراۃ العدم کا
تیرا یہان کیا کام ہی اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو پلٹ جا ورنہ بہت پچھتائیگا اپنے کیے کی سزا پائیگا ایک
مرحلے کے فتح ہو جانے سے نازان نہ ہو وہ مرحلہ بہت کم زور تھا اس سے فتح ہو گیا یہ ایسا مقام نہین ہی جو
تجھ سے فتح ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہی اگر تو ہمارے روکنے کو
آیا ہی تو اپنے کام کو انجام دے اگر ہم جا سکینگے تو جائینگے اور اگر تیرا قابو ہو گا ہمین گرفتار کر لیجانا رسالدار نے
کہا اگر یہی ہی تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر بدیع الملک نے فرمایا پہلے تو اپنا وار کر لے پھر ہم وار کرینگے رسالدار
نے کہا اے جوان مین تجھ سے مقابلہ کرنا ننگ سمجھتا ہون مگر مجبور ہون کہ تجھپر رحم آتا ہی ایسا اگر اور کسی جوان کو تیرے مقابلے
کے واسطے بھیجتا ہون تو وہ تجھکو جان سے مار ڈالیگا اور اگر مین تجھ سے لڑونگا تو خیال رکھونگا بدیع الملک
نے فرمایا او یاوہ گو اپنی تمام فوج کو بلا کے مجھ سے مقابلہ کر رسالدار نے کہا پہلے تم مجھ سے مقابلہ کر لو پھر لشکر کا
نام لینا بدیع الملک نے فرمایا اب انتظار تجھے کسکا ہی رسالدار نے گرز کا وار کیا بدیع الملک نے وار
خالی دیا ہاتھ اسکا جھوٹا پڑا گرز کے جھونک مین گھوڑے سے گرا بدیع الملک خاموش کھڑے رہے
یہ اٹھا گرد جھاڑی گھوڑے پر سوار ہوا بدیع الملک نے کہا اب ایسا وار نہ کرنا اگر دوسرا ہوتا تو اسوقت
تجھے اتنی مہلت نہ دیتا رسالدار نے کہا اے جوان یہ امر شدنی تھا اور تیری جرأت سے یہ بات بعید تھی جو
تو ایسے وقت مین مجھپر حملہ کرتا بدیع الملک نے کہا اب وار کر رسالدار نے تلوار میان سے لی
بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے سپر اٹھائی گھوڑے نے سکندری کھائی خود سر سے ہٹ گیا
ہاتھ پورا اٹھ نہ سکا تلوار سر پر پڑی زخم کاری لگا بدیع الملک نے دستانہ مار دیا تلوار نکل گئی خون کی
چادر منھ پر آئی بدیع الملک کو چکر آ گیا قریب تھا گھوڑے سے گرین مگر اپنے تئین سنبھالا رسالدار نے
جو بدیع الملک کو اس حال مین پایا دوسرا وار کیا بدیع الملک نے اسی حالت مین اسکی تلوار کو تلوار
پر روکا الجھاوے سے ہاتھ نکال کے تیغے کا وار کیا اسنے سپر اٹھائی مگر سپر کیا کر سکتی ہی تیغہ جو پڑا سپر کو
کاٹ کے خود کو دو پارہ کرتا ہوا سر مین در آیا سر سے سینے مین آیا رسالدار گھوڑے سے گرا شاہزادہ
بدیع الملک سے بھی نہ سنبھلا گیا یہ بھی مرکب سے زمین پر آئے فوج مخالف نے جو یہ کیفیت دیکھی
چاہا بدیع الملک کو ہلاک کرین یہ خیال کرکے سب بڑھے مگر سرداران بدیع الملک آ پہونچے
تھے شاہزادہ بدیع الملک کو اٹھا لے گئے فوج مخالف سے تلوار چلنے لگی تھوڑی دیر مین شام ہو گئی
دونون لشکر اپنی اپنی طرف واپس گئے بدیع الملک تو جوان کو سردارون نے بارگاہ مین لا کر مسہری پر
لٹا دیا زخم مین ٹانکے دیے گئے شاہزادہ بیہوش تھا دیر کے بعد ہوش آیا سردارون سے جنگ کی کیفیت
پوچھی سردارون نے حالت جنگ بیان کی بدیع الملک نے فرمایا اب وہ لوگ کل پھر میدان مین آئینگے
سردارون نے عرض کی ہم بھی انکے مقابلے کے واسطے جائینگے عنبر نگار حاضر ہوا کچھ دوا دیکر بدیع الملک
کے زخم پر چھڑکی عرض کی زخم شب بھر مین اچھا ہو جائیگا بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار حکیم پیران
کل پھر مقابلہ کریگا عنبر نگار نے کہا آج فوج بہت تنگ دل ہو گئی ہی یقین ہی کل مقابلہ نہ کرے یہان تو
[illegible] مگر فوج جو حیران و پریشان میدان جنگ سے پلٹی اور پیران کے پاس گئی پیران نے کیفیت
دریافت کی سب نے کہا غضب ہوا رسالدار صاحب کو طلسم کشا نے حالت زخمداری مین قتل کیا

یقین ہو کہ زندہ نہ ہو رسالدار صاحب نے تلوار اُسکے سر پر لگائی تھی خود کو کاٹ کے تا دو ابرو اُتر آئی تھی
طلسم کشا گھوڑے سے گرتے گرتے سنبھلا رسالدار صاحب نے چاہا دوسرا وار کرین اُسنے تلوار چمکائی رسالدار
صاحب کئے وار کیا طلسم کشا نے تلوار پر روکا الجھاوے سے ہاتھ نکال کے وار کیا طلسم کشا کی قوت اس
حالت مین ظاہر ہوئی کہ تلوار رسالدار صاحب کی سینے تک اُتر آئی رسالدار صاحب گھوڑے سے گرے طلسم کشا
سے بھی نہ سنبھلا گیا زمین پر گرا ہم لوگون نے چاہا بلوہ کر کے ہلاک کرین مگر اُسکے سردار دوڑ پڑے اُٹھا لیگئے
لشکر طلسم کشا سے اسوقت جنگ مغلوبہ ہوئی اُن لوگون کے یہان کوئی قتل نہین ہوا ہماری فوج نصف سے
زیادہ تباہ ہوگئی حکیم پیران یہ حال سُنکر بہت رنجیدہ ہوا افسران فوج سے کہا اب کیا کرنا چاہیے افسرون
نے کہا ہم کل مقابلے مین جانے کے لائق نہین ہین ہمارے یہان کوئی ایسا نہین ہی جو زخمدار نہ ہو زخمدار
کیا مقابلہ کر سکینگے حکیم پیران نے کہا اگر تم مین سے کوئی مقابلے کے واسطے نہ جائیگا تو طلسم کشا قلعے مین
آجائیگا اور قلعہ کو خالی کرالیگا سب نے کہا طلسم کشا کل تک زندہ نہ رہیگا زخم بہت کاری لگا ہی حکیم
پیران نے کہا اُسکے ساتھ عنبر نگار ہی وہ ضرور علاج کریگا مرہم بتائیگا ہر طرح زخم سر کو اچھا کردیگا لوگون
نے کہا جب اچھا ہوگا اُس وقت طلسم کشا یہان آئیگا اور ابھی زخم اچھا ہونے مین عرصہ ہی آپ سلطان طلسم
کو یہ کیفیت لکھئے وہان سے فوج بلا لیجیے جب وہان سے فوج آجائیگی تو طلسم کشا کے یہان کون ایسا ہی جو
مقابلہ کریگا پیران نے کہا مین اسی وقت خط لکھتا ہون یہ کہکر اُسنے اُسی وقت ایک خط قیصر صاف باطن کو
لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ عنبر نگار مسلمان ہوگیا آپ نے اُسکی خبر نہ لی ایک شخص طلسم کشائی کے واسطے
یہان آیا ہی آپکو اسکی اطلاع کسی نے نہین دی اب میرے مرحلے پر آکے اُسنے قیامت برپا کی ہی اُسپر کوئی
اسم تاثیر نہین کرتا بہت سی چیزین میرے طلسم کی برباد ہوگئین چشمہ روشن جبین مین جو شمع روشن تھی اور اُسکے پانی
کی یہ تاثیر تھی کہ جسپر ایک قطرہ اُس پانی پڑ جاتا وہ بھی پانی ہوجاتا مگر طلسم کشا نے خود شمع کو گل کردیا چشمہ
خشک ہوگیا چادر دود مین نے بھیجی وہ چادر عنبر نگار نے خراب کی اب جو تحفہ جات میرے پاس موجود
ہین اُنکو صرف کرنا بیکار جانتا ہون یہ یقین ہی کہ طلسم کشا پر کوئی تاثیر نہ کریگا اور عنبر نگار سا شخص اُسکے
ہمراہ موجود ہی ہر ایک شے کا دفعیہ کرسکتا ہی اگر مین کوئی تحفہ صرف کرونگا عنبر نگار اُسکو دفع کردیگا لشکر کشی
کی اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ طلسم کشا نے حالت زخمداری مین میرے رسالدار کو قتل کیا اسکی فوج نے میری نصف
سے زیادہ فوج تباہ کردی جو لوگ اسوقت موجود ہین وہ بالکل بیکار ہین کوئی مقابلے کے لائق نہین ہی
سب زخمدار ہین اگر آپ اس عریضے کے دیکھتے ہی لشکر نہ بھیجے گا تو یقین ہی کہ طلسم کشا صحت پاکر مرحلہ
فتح کرلیگا اور اس مرحلے کے فتح ہونے سے گلزار کہکشان کا راستہ کھل جائیگا طلسم کشا لوح لینے
وہان جائیگا جب سب مضمون لکھ چکا تو اپنی مہر کر کے ایک قاصد کو بلا کر دیا تاکید کردی کہ بہت جلد اس عریضے کو
سلطان کی خدمت مین پہونچانا راہ مین عرصہ نہ لگانا قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب حال بہمن شیر دل کا عرض کیا جاتا ہی

کہ یہ جواپنے ہمراہ زنگیون کی فوج لیکر چلا تیسرے روز صحرائے عنبر فام مین پہونچا عنبر نگار کے
مکان پر گیا کسی کو نہ پایا اپنے ہمراہیون سے کہا اب کیا کرنا چاہیے سب نے کہا اور آگے چلیے یقین ہی

مرحلہ پیران پر سب لوگ گئے ہونگے بہمن شیردل اس طرف روانہ ہوا ایک روز زہر دی کی جب
رات ہوگئی تو بہمن نے لشکر کو روکا آپ وہین ٹھہرا خیمے استادہ ہوئے سب لوگ اپنے اپنے خیمہ مین گئے
پیران کا مرحلہ وہان سے بہت قریب تھا بہمن تھوڑی دیر کے بعد اپنے خیمے سے باہر آیا ٹہلنے لگا صحرا
کی سیر کر رہا تھا کہ ایک جانب سے گرد اڑی بہمن نے اور لوگون سے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی جانور صحرائی
بھاگا ہوا آتا ہے یہ کہہ رہا تھا کہ وا منہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک شتر سوار اونٹ کو دوڑائے ہوئے
آتا ہے بہمن نے اپنے ہمراہیون سے کہا اس شتر سوار کو آگے نہ جانے دینا مین کیفیت دریافت کرونگا کہ
یہ کہان سے آتا ہے لوگ آگے بڑھے شتر سوار کے پاس گئے کہا اے شخص اونٹ ٹھہرائے شتر سوار نے
کہا مین حکیم پیران کا بھیجا ہوا خدمت مین سلطان کے جاتا ہون ایک کار ضروری ہے یہان ٹھہر نہین سکتا اگر ٹھہرونگا
تو مجھکو عرصہ ہوگا عرصہ ہونا اچھا نہین ہے پیران نے تاکید کردی ہے کہ جلد خدمت سلطان مین پہنچنا لوگون نے
کہا بھائی ہم بھی سلطان کے ملازم ہین اور پیران کی مدد کو جاتے ہین صرف تجھسے یہ تحقیق کرنا ہے کہ
طلسم کشا اوس طرف نہین گیا اُس شتر سوار نے جب یہ سنا کہ یہ لوگ پیران کی مدد کو جاتے ہین تو شتر کو
روکا بہمن کے ملازمین اُسکو اپنے ہمراہ لیکر آئے بہمن نے کہا اے شتر سوار تو کہان جاتا ہے اُسنے سب
حقیقت اپنی بیان کی بہمن نے کہا طلسم کشا وہان کیا کر رہا ہے شتر سوار نے کہا طلسم کشا نے آفت برپا کردی
ہے قریب ہے کہ مرحلہ فتح کرلے بڑے بڑے عجائبات تباہ کر دیے ہین اب مرحلے پر کچھ باقی نہین ہے فوج
بھی سب کام آگئی اسی واسطے پیران نے مجھکو سلطان کے پاس بھیجا ہے کہ مین جاکر وہان سے مدد لاؤن بہمن
نے کہا اب تمھارا جانا بیکار ہے مین تو پیران کی مدد کو جاتا ہون طلسم کشا کو اسیر کر لاؤنگا شتر سوار نے کہا
آپ سے ملاقات ہو جانا بہت اچھا ہوا اگر آپ یہان نہ ملجاتے تو مین ضرور سلطان کی خدمت مین جاتا
انکو عریضہ دکھاتا انھین تردد پیدا ہوتا آپ کا خیال ہوتا بہمن نے کہا آج شب کو مین یہین قیام کرونگا کل چلونگا
شتر سوار نے کہا مجھکو اجازت دیجیے مین جاکر آپ کی اطلاع کرون کہ سب لوگ آپ کے استقبال کو
آئین باعزاز و اکرام لیجائین بہمن نے کہا کل میرے ہمراہ چلنا ابھی کیا جلدی ہے نامہ دار نے جواب دیا اگر مین
اسی وقت جاکے اطلاع کرونگا تو وہ کوئی دوسرا انتظام نہ کرینگے کیونکہ کل صبح کو مقابلہ ہوا ایسا نہو وہ اسوقت
کوئی انتظام اور کرین یا فرصت طلب کرین طلسم کشا کو فرصت دینے مین عذر نہ ہوگا کیونکہ وہ خود بھی زخمدار
ہے ضرور مہلت دیدیگا پھر اُس سے دو تین دن کے بعد مقابلہ ہوگا جبتک اُسکا زخم سر اچھا بھی ہو جائیگا
بہمن نے کہا ہمین کچھ خوف نہین اگر طلسم کشا زخمدار ہے تو ہم خود اس سے مقابلہ نہ کرینگے جب وہ اچھا ہو جائیگا
اسوقت اس سے لڑینگے وہ کسی حال مین ہم سے مقابلہ نہین کر سکتا نامہ دار نے کہا یہ تو مین بخوبی جانتا ہون
مگر مجھے پیران کا خوف ہے ایسا نہو وہ مجھسے اس بات پر آزردہ ہون اور کہین کہ تو نے ہمین اُسی وقت
کیون نہ اطلاع دی تو مین کیا جواب دونگا بہمن نے کہا تم جو کچھ پیران سے کہدوگے وہ قبول کرینگے تم
اسقدر خوف نہ کرو رات بھر کا واسطہ ہے صبح کو مین بھی یہان سے چلونگا میرے ہمراہ چلنا اور اب تو اسوقت
یہان سے روانہ ہو جانا کہ وہان خاص مقابلے کے وقت جاکر پہونچے اگر لشکر طلسم کشا میدان مین
آئیگا تو مین مقابلہ کرونگا شتر سوار مجبور ہوگیا بہمن نے اسکو روک لیا شب بھر بہمن جاگتا رہا جب دو گھڑی
رات باقی رہی اُسی وقت بہمن نے سردارون کو بلا کر کہا لشکر مین روانگی بول دو سردارون نے لشکر کو

کہا اب ٹھہرنا اچھا نہین بہمن شیر دل اپنی بارگاہ سے باہر آئے چلے سب یہ خبر سنکر اُٹھے مسلح تو دیر سے تھے گھوڑون پر سوار ہوئے بہمن بھی اپنے کرگدن پر سوار ہوا لشکر کو ساتھ لیکر جانب قلعہ حکیم پیران روانہ ہوا اسکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت پیران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب یہ نامہ روانہ کر چکا تو اپنے مصاحبین سے کہا اب کیا انتظام کرنا چاہیے صبح کو طلسم کشا فوج کو لے کر ضرور میدان مین آئے گا اور اگر بوجہ زخم سر خود میدان مین آنے کے لائق نہوگا تو فوج کو عنبر نگار کے سپرد کرکے بھیجے گا ایسے وقت مین وہ خاموش نہ رہیگا لشکریون نے کہا آپ بیکار خیال کرتے ہین ہم جانتے ہین طلسم کشا زندہ نہ ہوگا پیران نے کہا مین ابھی لوگون کو بھیجتا ہون سب کیفیت وہان کی معلوم ہوئی جاتی ہی یہ کہکر اُسنے اپنے عیار صمصام صرصر قدم کو بلایا کہا لشکر طلسم کشا مین جاکر یہ حال تحقیق کر لو کہ طلسم کشا پر کیا گذری عیار اُسی وقت روانہ ہوا یہان بدیع الملک نوجوان کے زخم پر جو عنبر نگار نے ادویہ لگائی تھی تو زخم سر شاہزادے کا تھوڑی ہی دیر مین رو بصحت ہو گیا تھا اور عنبر نگار نے بدیع الملک سے عرض کی تھی شب بھر مین زخم اچھا ہو جائے گا بدیع الملک کو تعجب تھا کہ شب بھر مین زخم کیونکر بھر آئیگا مگر جب رات زیادہ گئی اور بدیع الملک کو درد مین کمی معلوم ہوئی تو یقین ہوا اُٹھ کے بیٹھے باتین کرنے لگے عنبر نگار نے پھر دوا لگائی دوا لگانے کے واسطے پٹی جو کھولی لوگون کو بلا کے دکھایا سب نے دیکھا زخم نصف سے زیادہ بھر آیا تھا سب کو تعجب ہوا کہا اے عنبر نگار تمنے کمال کیا اسقدر جلد زخم کو اچھا کیا عنبر نگار نے کہا یہ زخم تو بہت ہی ہلکا تھا بڑے بڑے زخم تھوڑی دیر مین اچھے ہوئے ہین بدیع الملک فرما رہے تھے مین خود کل مقابلے کے واسطے جاؤنگا عنبر نگار رکتا تھا اسیواسطے مین نے ایسا علاج کیا ہی کہ جلد صحت ہو جائے یہان تو باتین ہو رہی تھین کہ عیار پیران آیا اسنے چھپکر سب کیفیت دیکھی بدیع الملک کو ہوشیار پایا بلکہ یہ کہتے سنا کہ مین کل مقابلے کو جاؤنگا عیار سب باتین سنکر وہان سے روانہ ہوا پیران کے پاس آیا پیران اسکا منتظر تھا صورت دیکھکر کہا اے صمصام کیا خبر لائے صمصام نے کہا طلسم کشا چاق و توانا ہی کہہ رہا تھا کہ مین کل مقابلے کے واسطے جاؤنگا کل قصہ مختصر کردونگا آگے بڑھونگا پیران کے ہوش اُڑ گئے اپنے مصاحبون سے کہا غضب ہو گیا کل وہ مقابلے کو آئیگا فوج کے لوگون سے کہا اگر ہم تمھارے کہنے پر عمل کرتے تو کیا ہوتا اب کیا انتظام کیا جائے لشکریون نے کہا ہم تو کل مقابلے مین نہین جا سکتے ہین طلسم کشا کے لشکر مین جو لوگ ہین وہ سب صحیح و سالم ہین اور ہم لوگ انتہا کے زخمدار ہین کیونکر مقابلہ کرینگے بہتر یہ ہی کہ جب وہ میدان مین آئے آپ دو روز یا تین روز کی مہلت اُس سے طلب کیجیے یقین ہی مہلت دیدے کیونکہ وہ بھی تو آج کی جنگ مین مع لشکر بہت ہی مضمحل ہو گیا ہی پیران نے کہا وہ تم لوگون کی طرح سے نہین ہی جو ایک دن کے مقابلے مین مضمحل ہو جائے مجھکو یقین نہین جو وہ مہلت دیدے سرداران لشکر نے کہا پھر کیا کیا جائے اور اس سے کیونکر جان بچے پیران نے کہا سوا اس بات کے کہ مین اس سے مہلت طلب کرون اگر وہ مہلت نہ دے تو اسکی اطاعت قبول کرون یا اپنی جان دون اور کچھ نہین بن پڑتا ہی سردارون نے کہا کل دیکھا جائیگا پیران کو شب بھر بہت انتشار رہا علی الصباح اپنی زخمی سپاہ کو لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا یہان بدیع الملک نے علی الصباح نماز سے فراغت حاصل کرکے

زخم سر کو جو کھولا تو نشان زخم بھی نہ ملا بدیع الملک بہت خوش ہوئے عنبر نگار کی بہت تعریف کی سلاح
طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین شاہزادے نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ
کے باہر تشریف لائے خادم مرکب لیے حاضر تھے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیا طرف
میدان جنگ کے روانہ ہوئے قریب رزمگاہ پہونچے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی بدیع الملک
اس طرف متوجہ ہوئے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو شاہزادے نے دیکھا کہ ایک پہلوان عفریت مثال کرگدن
مست پر سوار ایک زنجیر آہنی کمر سے باندھے ہوئے جھومتا چلا آتا ہی عقب مین اُسکے لشکر بیشمار ہی بدیع الملک
نے عنبر نگار سے کہا ای عنبر نگار یہ کون آتا ہی عنبر نگار نے جو دیکھا اسکا رنگ اڑ گیا عرض کی ای شہریار
غضب ہوا پیران کی مدد کے واسطے قیصر نے فوج بھیجی ہی بدیع الملک نے فرمایا پھر خوف کس کا ہے
عنبر نگار نے کہا ای شہریار آپ جانتے ہین یہ کون شخص ہی جو اس فوج کے آگے آتا ہی یہ پہلوان شہر
گردستان کا ہی کون اس لوگون سے لڑسکتا ہی بدیع الملک نے فرمایا ای عنبر نگار تم اُس کا لطف بھی دیکھنا
اگر یہ مقابلہ کریگا تو مین بفضل ایزدی تمکو تماشا دکھاؤنگا عنبر نگار ادب کی وجہ سے خاموش ہو رہا اپنے
دل مین خیال کیا کہ کہان یہ دیو قوی الجثہ کہان بدیع الملک کیونکر مقابلہ ہوسکتا ہی یہ خیال کرتا ہوا میدان جنگ
مین پہونچا لشکر کو درست کیا صف بندی ہو چکی بدیع الملک سب کے آگے کھڑے ہوئے قریب تھا کہ
پیران کچھ بدیع الملک سے کہے کہ اسکے مصاحبون نے کہا آپ دیکھین کہ فوج کیسی ہی پیران نے جو
فوج کی طرف دیکھا اپنے نامہ دار کو بھی ہمراہ پایا خوش ہو گیا کہا سلطان نے میرے واسطے اس فوج کو
روانہ کیا ہی اب مین طلسم کشا سے ضرور مقابلہ کرونگا کس پہلوان کو بھیجا ہی بھلا اس سے کون لڑسکیگا یہ کہہ رہا تھا کہ
کہ بہمن اُسکے لشکر مین آیا پیران نے بہمن کی بڑی عزت کی بہمن نے کہا طلسم کشا کا لشکر کہان ہی پیران
نے کہا سامنے جو لوگ صفین جمائے کھڑے ہین یہ سب طلسم کشا کے یہان کے لوگ ہین بہمن نے کہا
طلسم کشا کہان ہی پیران نے کہا جو صف کے آگے کھڑا ہی وہی طلسم کشا ہی بہمن نے کہا بڑے افسوس
کی بات ہی سلطان نے میری قدر نہ کی کس کے مقابلے کیواسطے مجھکو بھیجا ہی بھلا مین اس طفل نادان سے مقابلہ کرون
مجھکو لوگ کیا کہینگے مین ہرگز اس سے نہین لڑونگا اور سردار میرے یہان ایسے ہین جو اسکو ابھی گرفتار کر لائینگے
یہ کہکے اسنے ایک زنگی کی طرف اشارہ کیا کہا ای ہیجیر زنگی تو میدان مین جا اور طلسم کشا کو گرفتار کر لا ہیجیر
زنگی نے کہا مین آپ کا فرمانا بجالاتا ہون ورنہ طلسم کشا سے مین کیا مقابلہ کرون اگر آپ اور کسی کو میدان
مین بھیجیے تو بہت اچھا ہی بہمن نے کہا اب عرصہ نہ کرو تمہین میدان مین جاؤ ہیجیر زنگی نے مرکب صف سے
بڑھایا میدان مین آیا سلحشوری دکھا کے مبارزطلبی کی کہا ای طلسم کشا مین چاہتا ہون کہ تو میرے مقابلے
مین آ کچھ ہنر جنگ دکھا بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا عنبر نگار کی فوج والون نے آکے عرض کی غلامان
جانباز کس واسطے ہین بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ نہین واقف ہین ہم لوگون مین رسم جنگ یہ ہی
کہ جو جسکا نام لیکر پکارتا ہی وہی اُسکے مقابلے مین جاتا ہی اگر ایسا ہوتا تو میرے سرداران قدیم اس بات
کو کیونکر گوارا کرتے سب خاموش ہو گئے بدیع الملک نوجوان میدان مین آئے ہیجیر نے کہا ای طلسم کشا
ایک مرحلہ فتح کر کے تجھکو ناز ہو گیا ہی یا کل ایک رسالدار کو قتل کر کے دعوے کرتا ہی بدیع الملک
نے فرمایا ای زنگی کیا بیہودہ بکتا ہی مین نے کونسی بات دعوے کی کہی اور کس بات سے تجھکو یہ ناز

تابت ہوا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہی تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر ہیجر زنگی نے کہا ایک یہی تیرا غرور ہی کہ پہلے خود حربہ
نہین کرتا بدیع الملک نے فرمایا ہم لوگون کا دستور نہین ہی کہ جنگ مین پیش دستی کرین ہیجر نے کہا مین اجازت
دیتا ہون تو مجھ پر پانچ وار کر جب تو وار کر چکے گا تب مین حملہ کرونگا بدیع الملک نے کہا او زنگی زیادہ گوئی
نہ کر اگر تجھے وار کرنا ہی تو مین موجود ہون اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہین ہی تو اپنے لشکر کو پلٹ جا اور کسی کو بھیجدے
ہیجر نے کہا اگر تجھکو یہی منظور ہی تو مین مجبور ہون یہ کہکے تیر کا وار کیا بدیع الملک نے سپر کی اوجھڑ ماری تیر اُسکے
ہاتھ سے چھوٹ گیا ہیجر بہت خفیف ہوا گرز اُٹھایا گرز کا وار سر بدیع الملک پر کیا بدیع الملک
نے گرز اسکے ہاتھ سے چھین کر پھینک دیا ہیجر کو زیادہ خفت ہوئی تلوار میان سے لی کہا ای
طلسم کشا تلوار کی لڑائی لڑ تو مین جانون تو مرد جنگ آزما ہی بدیع الملک نے فرمایا تو وار کر ہیجر
نے وار کیا بدیع الملک نے سپر پر اُسکا وار روکا اُسنے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے خالی دیا اسیطرح
متواتر تین وار ہیجر نے اور کیے بدیع الملک نے سب وار اُسکے خالی دیے جب اُسنے
دیکھا کہ طلسم کشا پر کوئی حربہ کارگر نہ ہوا تب مجبور ہوکے کہا ای طلسم کشا اب مین تیری ضرب کا مشتاق
ہون بدیع الملک نے تلوار اُسکی کمر پر لگائی اُسنے سپر پر وار رد کرنا چاہا مگر تلوار نہ رُکی کمر پر پورا ہاتھ پڑا
مانند خیار تر دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا لشکر سے شور تحسین بلند ہوا پیران کے ہوش اُڑ گئے لشکر اسلام مین
عنبر نگار رنگ ہو گیا بہمن نے دوسرے زنگی کی طرف اشارہ کیا یہ ہیجر سے زیادہ قوی تن تھا
جب بہمن نے اس سے کہا کہ ای ہومان زنگی تم میدان مین جاؤ اُسنے بھی ہیجر کی طرح بہت کچھ عذر
کیا مگر بہمن نے اُسکو میدان مین بھیجا ہومان میدان مین آیا بدیع الملک سے کہا ای طلسم کشا یہ نہ جاننا کہ مین نے
ہیجر زنگی کو قتل کیا اب مجھ سے کون مقابلہ کرسکیگا مین وہ ہون کہ تجھ سے مقابلہ کرنا بُرا سمجھتا ہون لیکن مجبور
ہو گیا کہ بہمن نے ازراہ ناقدردانی مجھکو میدان مین بھیجدیا تو میری ایک ضرب نہ اُٹھا سکیگا بدیع الملک نے
فرمایا اس بیہودہ گوئی کی کیا ضرورت ہی اگر مقابلے کے واسطے آیا ہی وار کر ہومان زنگی نے بھی پہلے وار
کرنے سے انکار کیا مگر بدیع الملک نے اُسکو مجبور کردیا اُسنے نیزہ سنبھالا اور [illegible] نیزے کے دو چار
بند باندھے بدیع الملک نے بآسانی اُن بندون کو کھولدیا اُسنے گلوگاہ کو تاکا وار کیا بدیع الملک نے سنان
نیزہ کو سنان پر روکا اُسنے پہلو پر وار کیا بدیع الملک نے اُس وار کو بھی رد کیا اُسنے اسی طرح دو چار وار کیے
مگر سب بدیع الملک نے خالی دیے ایک مقام پر بدیع الملک نے پکار کر کہا ای ہومان ہوشیار ہوجا اُسنے گھبرا کر سپر اٹھائی
نیزہ چڑھایا بدیع الملک نے وار کیا اُسنے چاہا مین بھی نیزے کو نیزے کی سنان پر روکون جیسے ہی اُسکا نیزہ قریب پہونچا
بدیع الملک نے گانٹھ کے تھپیڑا مارا کہ نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا یہ نیزے کی طرف لپٹا بدیع الملک نے دوسرا وار کیا
نیزہ اسکے سینے پر پڑا بدیع الملک نے تکان دیکر اُسکو فرس پر سے اٹھا لیا بہمن شیر دل اگرچہ بدیع الملک کا
حریف تھا مگر اس ہنر کو دیکھکر اسکے منہ سے بھی کلمات تعریف نکل گئے اور لشکر والون نے بھی بہت تعریف کی بدیع الملک
نے اُسکو زمین پر پٹک دیا مرغ روح اُسکا قفس تن سے پرواز کرچکا تھا زمین پر گرکے سانس بھی نہ آئی بہمن نے اسی طرح
دس پہلوان زنگی باری باری بدیع الملک کے مقابلے کو بھیجے بدیع الملک نے سب کو ضرب ہندی سے
قتل کیا کہ بہمن دنگ ہو گیا دن بہت کم باقی رہگیا تھا بہمن نے پیران سے کہا آج تو جنگ
موقوف رہ طبل بازگشت بجوادو کل مین اس جوان سے مقابلہ کرونگا گرفتار کرکے اپنا مصاحب

بناؤنگا ساتھ لیجاؤنگا پیران نے کہا ای بہمن تحقیق آج ہی مقابلہ کرنا تھا بہمن نے کہا میرے واسطے
باعث سبکی ہی جو مین اس طفل سے مقابلہ کرون مگر مجبور ہون اور آج اُسکے ہنر جنگ بھی ظاہر ہوے قوت
کا حال بھی آئینہ ہوا مین پہلے اس جوان کو ایسا نہ جانتا تھا پیران نے طبل بازگشت بجوایا بدیع الملک
میدان سے پہلے عنبر نگار نے بدیع الملک کے ہاتھ چوم لیے عرض کی ای شہریار یہ جنگ نہ تھی اعجاز
تھا بدیع الملک نے فرمایا ای عنبر نگار ابھی تم نے جنگ نہین دیکھی ہی اگر وقت آئیگا تو جنگ
بھی دیکھ لینا عنبر نگار نے عرض کی ای شہریار اب اس سے بڑھکے اور کوئی کیا جنگ کرے گا
بدیع الملک نے فرمایا جب وقت آئیگا تم پر حال کھل جائیگا یہ ذکر کرتے ہوے میدان جنگ سے اپنی
بارگاہ کی طرف واپس آئے سب دلیرون نے کمرین کھولین مصروف عیش و نشاط ہوے مگر پیران
مغموم و مضمحل میدان جنگ سے اپنے قلعہ کی طرف ملٹا راہ مین بہمن شیردل نے جو پیران کو مغموم
پایا کہا ای پیران تم تنگ دل نہ ہو کل مین طلسم کشا کو اسیر کر دونگا کیا ہوا اگر آج اُسنے تھوڑے
سردار میرے قتل کیے لڑائی مین یہی ہوتا ہی آج میدان اُسکے ہاتھ رہا کل ہمارے ہاتھ رہیگا پیران
نے کہا ای بہمن مجھے ایک بات کی فکر ہی بہمن نے کہا تم اُس فکر کو ظاہر کرو مین تمھارے دل کو تسکین دون
پیران نے کہا کہ طلسم کشا ہنر جنگ مین یکتا ہی اور قوت بھی اس سے زیادہ دوسرے مین نہین پائی جاتی ہی اگر
کل بھی کچھ ایسا ہی واقعہ درپیش ہوا تو غضب ہو جائیگا بہمن کو یہ بات بُری معلوم ہوئی کہا ای پیران تم امور
جنگ و جدال سے آگاہ نہین ہو تم ان باتون مین دخل نہ دو جو مین کہون اُسکو منظور کرو آج اُسنے جو تھوڑے
سے پہلوان قتل کیے اب تمھارے نزدیک وہ قوت مین بھی بےمثل ہو گیا اور ہنر جنگ مین بھی یکتا ہو گیا بھلا
یہ بات قرین قیاس ہی کہ وہ مجھ سے مقابلہ کر سکے ظاہر پر خیال کرو پیران نے کہا جن جن لوگون کو اُسنے قتل
کیا وہ بھی قد و قامت مین اُس سے کہین زیادہ تھے قوت مین دونے تھے بہمن نے کہا اور مین اُس سے
کسقدر زیادہ ہون پیران نے کہا تم دس حصے زیادہ ہو بہمن نے جواب دیا جب مین دس حصے اُس سے
زیادہ ہون تو وہ مجھ سے کیا لڑ سکیگا ایسی ایسی باتین کرکے پیران کو تسکین دی راہ بھر یہی باتین رہین بہمن
قلعہ پر آیا اپنی بارگاہ استادہ کرائی پیران نے کہا قلعہ کے اندر چلو بہمن نے کہا مین قلعہ کے اندر نہ جاسکونگا
قلعہ کے نیچے تہخانہ ہی سقف تہ خانہ میرا بار نہ اُٹھائے گی پیران خاموش ہو رہا بہمن اپنی بارگاہ مین گیا
ہتھیار کھولے ملازمین اُسکے پاس آئے باتین ہونے لگین جب رات زیادہ گئی تو بہمن شیردل سو رہا
یہان تو یہ کیفیت گذری مگر بدیع الملک نامدار جو بارگاہ مین تشریف لائے عنبر نگار نے عرض کی ای
شہریار کل بہمن شیردل جو شہر کردستان سے آیا ہی آپ سے ضرور مقابلہ کریگا بدیع الملک
نے فرمایا خدا مالک ہی تم متردد نہو اگر وہ کل مقابلے کو آئیگا تو کیفیت جنگ دیکھنا عنبر نگار نے عرض کی
ای شہریار یہ لوگ بڑے صاحب قوت ہین اور ہنر جنگ بھی خوب جانتے ہین بدیع الملک نے
فرمایا لطف جنگ بھی ایسے ہی سے مقابلہ کرنے مین حاصل ہوتا ہی جو ہنر جنگ سے آگاہ ہو قوت رکھتا ہو
شجاع ہو سخن بیہودہ زبان پر نہ لائے تہذیب کا مقابلہ ہو عنبر نگار اس فکر مین شب بھر جاگا کہ کل آقاے نامدار
اور بہمن شیردل سے مقابلہ ہوگا آقاے نامدار جری ہین ہنر جنگ سے خوب ماہر ہین مگر قوت بہمن میں
زیادہ ہی خدا خیر کرے دیکھئے کیا ہوتا ہی اسی فکر مین عنبر نگار شب بھر جاگا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے بعد

جب رات زیادہ گئی تو آرام فرمایا اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین سے گئے کچھ محو خواب ہوئے کچھ جاگا کیے اسی طور سے شب بسر ہوئی اور آفتاب عالمتاب پردۂ مشرق سے برآمد ہوا تیرگی شب رفع ہوئی بدیع الملک بیدار ہوئے فریضۂ سحری ادا کر کے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار لگائے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان خادم مرکب لیے منتظر تھے بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ ہوا میدان جنگ کو روانہ ہوئے اُس طرف سے پیران اور بہمن لشکرگران ہمراہ لیکر آئے میدان مین پہونچ کے پرے جائے بدیع الملک نوجوان سے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے بہمن نے اپنا کرگدن آگے بڑھایا میدان مین آیا پکار کر آواز دی ای طلسم کشا ہمت و جرأت کے پادشاہ مین مشتاق ہون تشریف لائیے بدیع الملک نامدار نے عنبر نگار سے کہا دیکھو مین نے جو کچھ تم سے کہا تھا اُسکا ظہور ہوا جتنے صاحبان ہمت ہین وہ جب مبارزطلبی کرتے ہین تو حریف کیواسطے کلمات شائستہ صرف کرتے ہین یہ کہکر مرکب بڑھایا عنبر نگار کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑگیا سرداران بدیع الملک نے کہا ای عنبر نگار تمھین آقائے نامدار کے زمانے کا اعتبار نہین ہی بہمن کیا چیز ہی اس سے زیادہ قوی الجثہ پہلوانون کو آقائے نامدار نے زیر کیا ہی خدا نے چاہا تو اسکو بھی زیر کرینگے عنبر نگار نے کہا مین نے کبھی آقائے نامدار کو جنگ کرتے ایسے لوگون سے نہین دیکھا ہی اس سبب سے میری یہ کیفیت ہی سردارون نے کہا تم تردد نہ کرو اِس پہلوان کو زیر سمجھو یہان تو یہ ذکر تھا اور وہان بدیع الملک نوجوان بہمن کے قریب پہونچے بہمن نے عرض کی ای طلسم کشا کل آپکی ہنرمندی دیکھکر مین بہت خوش ہوا کیا تعریف کرون کل کی جنگ یادگار تھی بدیع الملک نے فرمایا ای بہمن شیر دل تم قدردان ہو اور جنگ مین یہی ہوتا ہی اگر کل مجھ سے دس آدمی زیر ہوئے تو کیا فخر کی بات ہی بہمن نے عرض کی مین ایک بات عرض کرتا ہون اگر آپ قبول فرمائیے بدیع الملک نے کہا اگر لائق ماننے کے ہوگی تو ضرور قبول کرونگا بہمن نے کہا آپ اپنے ارادے سے باز آئین اور جہان سے تشریف لائے ہین وہان واپس جائین یہ طلسم ہی آپ اِس لشکر قلیل کو لیکر جو آپ آئے ہین تو طلسم کا کیا نقصان ہوگا ہان آپ ہی کا لشکر ضائع جائیگا اس طلسم مین بہت سے پہلوان ایسے ہین جو یکہ و تنہا آپکے تمام لشکر کو کافی ہین اور وہ اعلے درجے کے پہلوان نہین ہین درجۂ سوم مین انکا شمار ہی بدیع الملک نے فرمایا ای بہمن مردان عالم جس بات کا آغاز کرتے ہین حتے الوسع اُسکو انجام تک پہونچاتے ہین جبتک مین زندہ ہون اپنے قول کے خلاف نہ کرونگا جو کہا ہی اُسکو ضرور انجام دونگا بہمن نے کہا اگر آپکو یہ خیال ہی تو مین سلطان طلسم سے صفائی کرا دون بدیع الملک نے فرمایا ہان لیکن ایک شرط ہی کہ تمھارے بادشاہ اپنے مذہب باطل کو ترک کر کے اطاعت اسلام قبول کرین اور شرط میری مجھکو دین مین ابھی اس طلسم سے واپس جاؤن مگر لوح چندے کے واسطے لیتا جاؤنگا کیونکہ بے اس لوح کے طلسم فیروز بیم فتح نہوگا اور فیروز ستارہ پیشانی قتل نہوگا بہمن نے جواب دیا بھلا یہ اُنسے ہوگا کہ آپکے خوف سے اپنا مذہب ترک کردین اور لوح بھی آپکو دین مجھے آپکی ہمت و جرأت پر رحم آیا اس وجہ سے مین نے آپ سے یہ بات کہی ورنہ سلطان طلسم آپ سے خائف نہین ابھی وہ اپنے ایک ادنے غلام سے اشارہ کردین تو وہ آپکے تمام لشکر کو کافی ہی بدیع الملک نے فرمایا اب اِس کلام کو تمام کرو جسواسطے یہان آئے ہو اُس کام کو انجام دو بہمن نے کہا آپکی خوشی اگر نہین ہی تو مین مجبور ہون گو میرا جی نہین چاہتا کہ آپ سے مقابلہ کرون

بدیع الملک نے فرمایا مین اس بات کو تو نہین منظور کرونگا کہ مین اپنے ارادے سے باز آؤن اور جہان
آیا ہون وہین واپس جاؤن صاحبقران کیا فرمائینگے اور سردار کیا خیال کرین کے بہمن نے کہا آپ
کو اختیار ہی یہ کہکے اس نے نیزہ سنبھالا کہا اے شہریار کچھ ہنر نیزے کے ملاحظہ فرمائیے جنگ آزما لوگ جمع
ہین کچھ انکو لطف جنگ ہو بدیع الملک نے فرمایا بسم اللہ مقدم وار کرو بہمن نے عرض کی اگر گستاخی
معاف ہو تو عرض کرون بدیع الملک نے فرمایا کہو بہمن نے کہا اگر حضور پہلے وار کرین تو مناسب
ہی بدیع الملک نے فرمایا اے بہمن شیر دل تم ابھی ہم لوگون کے دستور سے واقف نہین ہو ہمارا شیوہ
یہ نہین ہی کہ جنگ مین سبقت کرین جب تمہارے وار سے خدا بچائیگا تو ہم بھی وار کرلین گے بہمن نے
کہا ایک عرض اور ہی بدیع الملک نے فرمایا بیان کرو بہمن نے کہا مغلوب غالب کی اطاعت کرے
اس کے مذہب کو پسند کرے غالب اسکی عزت کرے اس کے دل کو خورسند کرے بدیع الملک نے
فرمایا یہ مجھے منظور ہی بہمن نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے خالی دیکر سنان نیزہ اس کے چوب نیزہ پر
لگائی کہ چوب اس کے نیزے کی ٹوٹ گئی بہمن نے چوب شکستہ کو ہاتھ سے پھینک دیا تلوار میان سے لی
عرض کی اور حربے بیکار ہین تلوار کی لڑائی میرے پسند ہی بدیع الملک نے بھی تلوار نکالی تیغزنی ہونے لگی
دیر تک ردوبدل رہی بہمن نے چاہا بدیع الملک نوجوان کی کمر پر وار کرے یہ سوچ کے پیترا بدلا ہاتھ
بڑھایا وار کیا بدیع الملک نے وار سپر پر روک کے اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا بہمن نے کمر بدیع الملک
مین ہاتھ ڈالا چاہا زین فرس سے بدیع الملک کو اٹھالون ہر چند زور کیا مگر بدیع الملک کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی
گھوڑے پر جو زور آزمائی ہوئی بدیع الملک کے مرکب نے گھٹنے زمین پر ٹیک دیئے دیکھنے والے صف
لشکر سے آگے بڑھ آئے تھے انھون نے پکارکے آواز دی اے بہادرو تمہارا بار سوائے مادر گیتی کے کون اٹھا
سکتا ہی مرکبون کی جان مفت مین جاتی ہی یہ سنکر بہمن و بدیع الملک اپنے اپنے مرکب سے کودے کودتے
ہی بہمن بدیع الملک کو لے دوڑا دس قدم پر لاکے پٹکا مارا بدیع الملک نے لنگر قائم کیا بہمن نے بہت بہت
چاہا کہ بدیع الملک کو زمین سے اٹھائے مگر کیا اٹھا سکتا تھا یہ شیر بیشہ صاحبقرانی اس کن سے بیٹھا تھا
کہ حریف کی مجال نہین جو لنگر اکھاڑ سکے جب بہمن عاجز ہوا بدیع الملک نوجوان اٹھے سر اسکے سینے مین
اڑا کے دوڑے بیس قدم تک لاکر پٹکا مارا بہمن کے پاؤن زمین سے اٹھ گئے زور کیا اس کو تا بہ سینہ لائے
دوسرا زور کیا سر سے بلند ہو گیا بہمن کی آنکھون مین زمانہ تاریک ہو گیا لشکر والون نے احسنت و آفرین کا شور
بلند ہوا قلب عدا دردمند ہوا بدیع الملک نے داہنا قدم آگے بڑھا کے چاہا بہمن کو چرخ دیکر زمین پہ
مارون کہ استخوان تک اسکے ریزہ ریزہ ہو جائین بہمن نے عرض کی اے شہریار مین خدمت والا مین اقرار کرچکا
ہون کہ مغلوب غالب کی اطاعت کرے اب مین آپ کی اطاعت کرونگا اور اپنے مذہب باطل کو ترک
کرکے آپکا دین حق قبول کرتا ہون مجھے اپنے غلامان جان نثار مین محسوب فرمائیے بدیع الملک نے باہستگی
بہمن شیر دل کو زمین پر رکھا بہمن کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا اپنے ہاتھ رومال سے باندھے
بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار مجھسے خطاے عظیم سرزد ہوئی حضور سے لڑا میری اس خطا کو
معاف فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا اے بہمن مردان عالم کے یہی شیوے ہین مین تم سے بہت خوش ہون
یہ فرماکر بہمن کے ہاتھ کھولے بہمن نے اپنی فوج کو بلایا کہا مین نے آج سے اطاعت بدیع الملک نامدار

کی قبول کی اور انکا حلقہ غلامی اپنے کانین ڈالا اپنے مذہب باطل کو ترک کیا اور دین اسلام قبول کیا جسکو
میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ دین سامری پرستی ترک کرے بہت سے لوگون نے اُسی وقت اپنے مذہب
باطل کو ترک کیا مسلمان ہوئے کچھ لوگ جو سیہ قلب تھے وہ پیران کی طرف واپس گئے بہمن آگے
بڑھا پیران کے پاس آیا کہا ای پیران اب تمھین اطاعت بدیع الملک نامدار سے کیون انکار ہی اگر یہ
جانتے ہو کہ مین پھر قیصر کو عرضی لکھونگا وہ میرے واسطے مدد بھیجینگے اکی بار مقابلہ کرکے مین فتح کرونگا تو
یہ تمھارا خیال خام ہی اگر تا قیامت تم لڑتے رہوگے تو ہمیشہ شکست پاوگے ایک دن انجام یہی ہوگا کہ اپنی
جان سے جاوگے اُس سے بہتر یہ ہی کہ اطاعت آقاے نامدار کی قبول کرو اپنے دین باطل کو چھوڑو تا انجام
بخیر ہو اب طلسم کا باقی رہنا اور قیصر کا آقاے نامدار پر فتحیاب ہونا ممکن نہین یہ طلسم فتح ہو جائیگا کوئی کچھ نہین
کرسکتا ایسی ایسی باتین بہمن نے کین کہ پیران کی سمجھ مین آئین اپنے دل مین خیال کیا کہ جو کچھ بہمن کہتا ہی
خلاف نہین ہی جب ایسا پہلوان یون زیر ہو گیا تو اور کوئی لڑکر کیا بنا لیگا جو آئیگا وہ زیر ہو جائیگا بدیع الملک
کا اقبال ترقی پر ہی انسے لڑکر کوئی سر برنہ ہوگا اور دین بھی انھین کا قوی ہی کیونکہ جب سے جنگ شروع ہوئی سامری
اور جمشید اور جملہ خداوندان سے التجا کی مگر ایک کام نہ آیا بدیع الملک کے خدا نے اُسکی مدد کی
اُس نے اتنے بڑے پہلوان کو یون زیر کیا پس معلوم ہوا کہ اُسی کا خدا برحق ہی یہ سوچکر اسنے بہمن سے کہا
ای بہمن تم بہت سچ کہتے ہو مین بھی اطاعت بدیع الملک نامدار کی قبول کرتا ہون مجھے اپنے ہمراہ خدمت
مین اپنے آقاے نامدار کے لیچلو بہمن نے پیران کو ساتھ لیا پیران نے پکارکے کہا جسکو میرا ساتھ دینا
منظور ہو میرے ہمراہ آئے مین خدمت بدیع الملک نامدار مین جاتا ہون جب پیران کو سب نے
جاتے ہوئے دیکھا آپس مین صلاح کی کہ اب یہان رہنا بہتر نہین ہی یا تو بدیع الملک کے پاس
جاکر دین اسلام قبول کرین یا قیصر کے پاس چلین بعض تو پیران کے ہمراہ ہوئے بعض حیلہ کرکے بھاگے قیصر
کیطرف روانہ ہوئے انکا ذکر آئندہ کیا جائیگا پیران جو مع اپنے مصاحبین کے بہمن کے ہمراہ چلا آتا تھا
راہ مین دیکھا کہ ایک تالاب نہایت پرتکلف معلوم ہوتا ہی اور ایک فقیر تالاب سے کچھ فاصلہ پر بیٹھا ہی اور تسبیح
نکاری کی پڑھ رہا ہی کہ پیران کی نگاہ پڑی حال تالاب ان لوگون کو پوچھنا منظور تھا قریب شاہ صاحب
کے آئے اور جھک کر سلام کیا شاہ صاحب نے کہا کہ بچہ بھلا ہو کیا مطلب ہی جو فقیر کے پاس تم دونون پہلوان
آئے اُنھون نے عرض کی کہ یہ تالاب جو اس مقام پر نمایان ہوا ہی اس کی حقیقت پوچھنا منظور تھی فقیر نے
کہا کہ مین نے مرشد کی زبانی سنا تھا کہ یہ عجائب خانہ سلیمانی ہی پیران نے کہا کہ ہم بھی اس کی سیر کرنا چاہتے ہین
تو کیونکر کرین اسوقت شاہ صاحب نے کہا کہ کہان سے آتے ہو اور کدھر کا عزم ہی اس وقت پیران نے کہا
اُس کے پاس جاتے ہین کہ جو صاحبقران بن صاحبقران ہی وہ ہم سب کو دائرہ اسلام مین لائیگا اور تحسین
پھر دی ہمکو زیر کیا شاہ جی اسوقت دیکھکر بہت ہنسے اور کہا کہ بابا اپنا اپنا مذہب ہی خیر تو سیر کو کہتا ہی تجھکو سیر کرا دی جائیگی
مگر ایک ایک دمی کو غرض یہ کہکر شاہ صاحب نے پیران کو ساتھ لیا اور برابر اس دروازے کے آئے اور قفل
پر چھڑی کو رکھا کہ قفل کھل گیا اور یہ لوگ داخل ہوئے پیران نے دیکھا کہ تالاب کے سامنے جو چمن نمایان
ہین نمونہ بہشت برین نظر آتے ہین عجیب طرح کے جانور ہر شاخ درخت پر جلوہ گر ہین اور چہچہے کر رہے ہین اور یہ
اشعار پڑھ رہے ہین شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ÷ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ÷ اور کوئی طائر اپنے

دلمین خزان کو یاد کر کے یہ پڑھ رہا تھا شعر قافلہ یادبہاری کا روان ہوجائے گا ؛ آخرش یہ باغ پامال خزان
ہو جائیگا یہ رنگ دیکھکر بیران کے ہوش و حواس جاتے رہے شاہ صاحب بیران کا ہاتھ پکڑے ہوئے کنارے
تالاب کے آئے اسکے پہلو مین ایک چاہ عمیق دیکھا شاہ صاحب نے کہا کہ اب ملاحظہ فرمایئے اسنے دیکھا تو ایک
نازنین مہ جبین مہر تمکین نہایت حسین تہ آب معلوم ہوتی ہے بیران نے ایسی شکل بے مثال کبھی نہ دیکھی تھی مبہوت
پلٹ کر شاہ صاحب سے کہا کہ کیونکر اس کی حضوری مین حاضر ہون اور حال اپنا اس سے کہون اور اسکا حال
پوچھون شاہ صاحب مسکرائے اور کہا کہ اچھا بابا یہ کہکر ایک گوشہ مین لے گئے ایک دروازہ اور مقفل تھا
شاہ صاحب نے اس کی طرف نگاہ کی وہ بھی قفل کھل گیا دروازے وا ہوگئے شاہ صاحب نے کہا جایئے
مکان کے اندر جیسے ہی قدم رکھا دیکھا ایک محلدار سامنے سے نمایان ہوئی کہا کہ آپ تشریف لایئے ملکہ نے برے
استقبال مجھے بھیجا ہے بیران اس کے ساتھ قریب بارہ دری جواہر نگار جا کر پہونچے دیکھا کہ وہی نازنین جسکو تہ
آب دیکھا تھا وہ مسند ناز پر بیٹھی ہے بیران وجد مین آکر کہتا تھا کہ کیا یاوری میرے مقدر نے کی کہ ایسی نازنین
کی قربت مجھے نصیب ہوئی لیکن سامنے اس نازنین کے ایک کشتی رکھی ہوئی ہے اور ایک فصادہ بیٹھی ہوئی ہے
بیران سے کہا کہ آپ تشریف رکھیے مین اس درد سر سے افاقہ پاؤن تو آپکا حال پوچھون اور اپنا حال کہون
بیران تو بیٹھ گیا اور اس نے فصادہ کی طرف ہاتھ بڑھا دیا وہ کلائی مثل بلور کے شانہ تک کھلی ہوئی اس جلد
نازک مین مچھلی کا پھڑکنا مثل ماہی بیقرار کے عجب طرح کا حال اس بازوے پر تکلف مین تھا کہ فصادہ نے نشتر
دیا اور دھار خون کی پیدا ہوئی بیران کی نگاہ جو پڑی خون کے دیکھتے ہی اسنے ایک نعرہ آہ کا مارا اور خود بخود بیہوش
ہوگیا بعد ازان سامنے سے ایک حبشی پیدا ہوا اسنے آکر ہاتھون مین ہتھکڑیان اور پیرون مین بیڑیان ڈالکر
ایک حجرے مین انھین تو قید کیا شاہ صاحب جو باہر آئے بہمن شیر دل نے کہا کہ مین بھی اس سیر کا مشتاق
ہون مجکو بھی لے چلیے شاہ صاحب بہمن شیر دل کو اپنے ساتھ لیکر چلے جب اس نے پوچھا کہ شاہ صاحب
بیران کہان ہین تو انھون نے جواب دیا کہ بچہ اسی کے پاس تجھے پہونچانے دیتا ہون غرضکہ ایک دروازہ عمدہ
کے پاس پہونچا اور پردہ اٹھا اور ایک محلدار پوشاک سرخ پہنے ہوئے آئی شاہ صاحب کو سلام کیا اور بہمن
شیر دل کو بھی مجرا کیا اور کہا کہ ملکہ آپکی مشتاق جمال باکمال بیٹھی ہین بہمن شیر دل نہایت پریشان ہوا کہ کون
ملکہ ہین اور کون مشتاق میرا ہے مین بھی ذرا چلکر دیکھون غرض کہ ہمراہ محلدار کے بہمن شیر دل چلا اور شاہ صاحب
ہمراہ ہین اب تھوڑا سا راستہ طے کر کے اندرون باغ داخل ہوا دیکھا اسنے ایک چمن عقیق سرخ کا نمایان ہے
برگ و نہال جواہر نگار اور طائر بھی جتنے تھے اسی مثل کے کہ کسی کی منقارین ہیرے کی اور جواہر اور یاقوت
اور زمرد وغیرہ جتنے کہ خالق نے پیدا کئے ہین سب قسم کے تھے بہمن شیر دل نے غور کر کے جو دیکھا تو ایک
نازنین مہ جبین مہر تمکین دُر در گوش مرصع پوش مسند ناز پر بیٹھی ہے بہمن سے کہا کہ اسوقت تک کھانا نہین کھایا تمھارے
اشتیاق مین بیٹھی تھی بہمن نے اپنے دلمین کہا کہ سچ ہے شعر دوستو جب مرے ایام بھلے آئینگے +
بن بلائے مرے گھر آپ چلے آئینگے + دوستی مین شاہزادہ بدیع الملک کی اور بہ دولت دین اسلام
کے کیا کیا نعمتین حاصل ہوئین چنانچہ ادھر سے ملکہ بڑھی ادھر سے بہمن شیر دل بڑھا ملکہ نے ہاتھ پکڑ کر مسند
پر لاکر بٹھلایا کنیزون سے کہا جلدی دسترخوان بچھاؤ کہ شاہزادہ بھی بھوکا ہے اور ہم بھی بھوکے ہین فوراً دستر
خوان بچھایا گیا اور قسم قسم کے طعام لطیف دسترخوان پر چنے گئے بہمن سے کہا کہ کھانا نوش

سے کیجیے پھر ہماری آپ کی صحبت ناچ ورنگ مین بسر ہو بہمن شیر دل نے کہا کہ اے ملکہ مین تو آپ کا بندہ بے دام
ہوا غرض کہ دسترخوان پر بیٹھکر دونون نے کھانا کھایا بہمن شیر دل کھانا کھاتا تھا اور پیٹ نہ بھرتا تھا اور حجاب
کرتا تھا ملکہ نے کہا کہ مرد کی بھوک زیادہ ہوتی ہے ابھی آپ نے کھایا کیا ہے اور بہمن کو رغبت اسی کھانے سے
تھی کہ ملکہ کے کہنے سے اور دو چار قابین اٹھا کر کھالین اور ملکہ کا منھ دیکھنے لگا ملکہ نے کہا کہ یہ کھانا آپ ہی کیواسطے
ہے آپ کھاتے کیون نہین ہین بہمن نے پھر کھانا شروع کیا حتے کہ جسقدر کھانا دسترخوان پر تھا سب کھا گیا
ملکہ نے اور کھانا منگوایا وہ بھی نوش جان کیا منتظر اور کھانے کے تھے کہ ملکہ نے کہا کہ اور لاؤ داروغہ باورچیخانہ
نے کہا کہ اب کچھ کھانا نہین ہے ہم لوگون کا بھی کھانا کھا گئے اور یہ دسترخوان پر سے اٹھتے نہ تھے ملکہ نے کہا
کہ کیا اب مجھے کھاؤگے سن چکے کہ اب کھانا نہین ہے نوج ایسے شخص سے کوئی عشق کرے کہ جو سارے
گھر کا کھانا کھا جاوے اور پیٹ نہ بھرے مین نے لشکر اسیر مین سنا تھا کہ کوئی پہلوان عادی تھا کہ کھانا بہت
کھاتا تھا تمنے تو اسکے بھی کان کاٹے یہ کہکر ملکہ اٹھکے چلی تھی کہ بہمن نے دلمین کہا کہ نہ تو پیٹ بھرا اور نہ
صنم ملا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی تاثیر عجائب خانہ سلیمانی کی ہے چونکہ خفیف تو ہو ہی چکا تھا
دوڑ کے ملکہ کا ہاتھ پکڑ لیا ملکہ نے ایک چکر پلٹے کے جو مارا تو مثل لوٹن کبوتر کے لوٹنے لگا اس نے آواز دی
کہ منم میخوار جادو یہ کہکر بہمن کی مشکین باندھ لین بہمن کو جو ہوش آیا تو اپنے تئین اسیر پایا دیکھا ایک ساحرہ
نہایت کریہ منظر کیسی بھوت سی بھیاونی بیجا سی ڈراونی ماتھے نیل مین رنگا لی ہے ہاتھی کے ایسے کان بوڑھے
ریچھ کے سے بال پدو کے بدھنا تانے آبنوس کی بنائی ہے کوے سے کالی بین شام جٹہ دیہ رنگ کہان پائی ہے
سامنے بیٹھی ہے غرض بہمن شیر دل ناچار ناچار دیکھتا تھا اور کچھ جواب اسکو نہ دیتا تھا اتنے مین میخوار جادو نے آواز دی
کہ بیران کو بھی لاؤ بیران کو سامنے لاکر حاضر کیا بہمن شیر دل نے پوچھا کہ برادر یہ کیا حال ہوا اس نے کہا کہ اس نے
شکل حسین بناکر مجھے بھی اسیر کیا اور آپکو بھی گرفتار کیا افسوس کہ شاہزادہ بدیع الملک تک نہ پہونچنے پائے اور
سامان قضا و قدر درمیان ہی ہمارے آپ کیواسطے پیدا ہو گیا اسوقت اس ساحرہ نے کہا کہ تم اپنا معشوق
مجھے گردانو اور روزمرہ میری خدمتگذاری کرو تو مین تمھاری جان بخشی کرون انھون نے استغفار پڑھی اور
کہا خدا تیری صورت کو غارت کردے ہنس کے بیران نے کہا کہ آپ کا سن شریف کیا ہوگا سر کو جھکا کر کہا کہ
سوا سات سو برس کی عمر میری ہے اور ابھی تک گل باغ جوانی نہین چنا ایک آدھ دفعہ کبھی دیوون سے لیو دیو ہوگئی
ہے بہمن نے بہت سخت سست کہا تھا تو قابو مین تھے ہی نہین ورنہ مار بیٹھتا یہ جھنجھلا کے ان دونونکو لیکر عجائب خانہ
سلیمانی کے باہر آئی اور دربان جادو یعنے وہ فقیر مکار جو کہ لگا کے لایا تھا اسکے پاس لائی ہمراہیان بہمن و بیران نے جو
دیکھا تو واسطے اسکی رہائی کے پہلے اسنے سحر کیا سب زمین مین کمر کمر غرق ہو گئے اب دیکھکر کہا کہ انکو قیصر جادو کے
پاس بھیجدینا چاہیے کہ یہ لوگ بادشاہ طلسم سے پھر گئے ہین اسوقت دربان جادو نے یہ کہا کہ چاہئے یہ دین
قدیم پر آئین ہمین بھیجین اور بادشاہ کے پاس بھیجنے سے کوئی مطلب برار نہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ کل کے روز انکو قتل کیا جائے کہ دن سامری
اور جمشید کا ہے کہ اس دن مین جو خون خدا پرستونکا کیجے اور کباب کھائے تو بڑا ثواب ملے یہ کہکر تمام سامان انکے قتل کا
فراہم کیا گیا یعنے بہمن شیر دل کے ذبح کا سامان مہیا ہوا اسوقت سب نے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیا دیکھا
گرد اوڑی اور ایک نقابدار سبز پوش پیدا ہوا اور آواز دی کہ باش اے قرمساق مین آ پہونچا میخوار جادو نے سحر کیا انھون
نے ایک کشتی لوح کی دکھائی سحر باطل ہوا نقابدار نے تیغہ مارا اسکے دو ٹکڑے ہوے دربان چھپا اسکو بھی مارا اسن سب کو رہا کیا

یہ لوگ نہایت شکرگزار ہوئے اب بیران بہمن کے ہمراہ چلا بہمن بیران کو لیکر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا
بدیع الملک کو جو بیران نے دیکھا دوڑ کے قدمون پر گرا عرض کی اے شہریار میری خطا معاف فرمائیے بدیع الملک
نے بیران کو گلے سے لگایا بیران نے کلمہ پڑھا بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک سے عرض کی اب قلعہ مین تشریف
لیچلیے آرام وہان تشریف رکھیے بدیع الملک نے فرمایا اے بیران ہمین زیادہ یہان رہنا منظور نہین ہے طرف گلزار
کہکشان کے جانا ہے بیران نے کہا غلام بھی ہمراہ رکاب چلیگا ابھی گلزار کہکشان بہت دور ہے راہ مین دو مرحلے عظیم
ہین جبتک انکو فتح نہ فرمائیے گا گلزار کہکشان تک کیونکر تشریف لیجلیے گا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے وہ مرحلے
بھی فتح ہو جائینگے بیران بدیع الملک نوجوان کو اپنے ہمراہ قلعہ پر لیگیا بڑی خاطر سے پیش آیا بزم عشرت کا سامان کیا تین روز
تک بدیع الملک بیران کے مہمان رہے چوتھے روز شاہزادے نے بیران سے کہا اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے بہتر
یہ ہے کہ اب ہمین رخصت کرو بیران نے عرض کی اگر یہی آپکی خوشی ہے غلام کو کیا انکار ہے بہمن نے عرض کی اے شہریار
کل یہان سے تشریف لیچلیے گا آج لشکر مین سامان کیواسطے حکم دیجیے کہ سب لوگ اسباب سفر درست کرین بدیع الملک
نے کہا یہ بات تمہارے تعلق ہے تم جا کر سب کو اسباب کی اطلاع دو کہ کل یہان سے کوچ ہوگا سب لوگ اپنا اپنا سامان سفر درست
کرین بہمن بدیع الملک کے پاس سے اٹھا لشکر مین جا کر سب کو اطلاع دی سب نے اپنا سامان سفر درست کیا
دوسرے روز بدیع الملک تامدار مع حکیم بیران و بہمن شیردل و حکیم عنبر نگار لشکر گران ہمراہ لیکر جانب
گلزار کہکشان روانہ ہوئے اُن کو تو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت کچھ فراریون کی بیان کیجاتی ہے

جو لوگ بیران اور بہمن کے لشکر سے بعد مسلمان ہونے بیران وغیرہ کے قیصر کی طرف روانہ ہوئے تھے یہ سب لوگ قریب
ایک سو کے تھے اپنا مذہب انھون نے بوجہ سیہ قلبی تبدیل نہ کیا بھاگ کر قیصر کے پاس پہونچے قیصر نے جسدن سے
بہمن شیردل کو روانہ کیا تھا اسدن سے اکثر یہ ذکر کیا کرتا تھا کہ اب دو ہی ایک روز مین بہمن شیردل طلسم کشا کو اسیر
کرکے لاتا ہوگا وزرا اس سے کہتے تھے آپ نے بھی ایسے شخص کو بھیجا ہے کہ جسکو دیکھکر طلسم کشا کی بھی ہمت مین فرق
آجائیگا قیصر جواب دیتا تھا کہ تم لوگون نے مجھسے کہا مین نے بہمن کو بھیجدیا ورنہ میری راے یہ تھی کہ اپنے لشکر
خاص سے چند جوان بھیجدون وہ کافی ہونگے تم لوگون نے بہمن کو وہان بھیجدیا مین ایسی مہم پر ایسے لوگون کا جانا خلاف
سمجھتا ہون اور دربار مین یہی ذکر رہتا تھا حسب معمول ایک روز قیصر جو اپنے دربار مین آیا وزرا نے کہا بہت دن گذرے
ابھی تک کوئی خبر نہین معلوم ہوئی کیا بہمن سب کو اسیر کرکے اپنے لشکر مین لیگیا یا حکیم بیران نے بہمن کو روکا کچھ کیفیت
خلاصہ نہین معلوم ہوتی ہے قیصر نے کہا معلوم ہوتا ہے لڑائی فتح ہوئی بیران نے خوشی مین جلسہ کیا ہوگا بہمن کو نہ آنے
دیا ہوگا وزرا نے کہا گنجینہ جمشید منگا کر کیفیت دریافت فرمائیے قیصر نے کہا اب مین گنجینہ نہ دیکھونگا سب خداوند
مجھسے آزردہ ہین شاید اور زیادہ خفا ہون اس سے بہتر یہ ہے کہ مین گنجینہ نہ دیکھونگا وزرا نے کہا اُس روز صرف خداوند
جمشید نے کچھ آپسے فرمایا تھا اور کسی نے بھی کچھ نہین کہا تھا جمشید نے کہا ایک خداوند کی خفگی ہونے سے سب آزردہ ہوگئے
ہونگے انھون نے جا کر سب سے کہدیا ہوگا اب کوئی میری سماعت نکریگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ دو چوبدار قیصر کے پاس آئے
سلام کیا کہا کچھ لوگ مرحلہ بیران سے آئے ہین در دولت پر حاضر ہین امیدوار باریابی ہین قیصر نے کہا جلد لاو چوبدار
باہر آئے اُن لوگون کو اپنے ہمراہ لیگئے سب نے قیصر کو سلام کیا قیصر نے جو صورتین دیکھین سبکو اداس پایا کہا کیون خیریت تو ہے
سب نے کہا اے شہنشاہ غضب ہوگیا طلسم کشا نے دربند بیران فتح کرلیا بیران مسلمان ہوگیا قیصر نے کہا ارے بہمن نے

طلسم کشا کو اسیر نہ کرلیا جو لوگ بہمن کے ساتھ کے تھے اُنھون نے کہا بہمن بھی مسلمان ہوگیا قیصر نے کہا ارے بہمن
کیونکر مسلمان ہو کہا اُن لوگون نے مقابلے کی کیفیت بیان کی قیصر کے ہوش اُڑ گئے وزرا سے کہا طلسم کشا بلا کا بنا ہی کتنے جیّد
پہلوان کو زیر کیا یہ کہکر کہا اب طلسم کشا کی شامتین آ گئین اب تک مین یہ جانتا تھا کہ یہ ٹکرا کر میرے طلسم سے
نکل جائیگا مگر اب مین اُسکو گرفتار کرونگا بہمن سے پہلوان کو زیر کیا وزرا نے کہا اب جو کچھ ہم عرض کرین آپ اُسکو
قبول فرمائین قیصر نے کہا آپ لوگ اس معاملے مین دخل نہ دین مین طلسم کشا سے سمجھ لونگا اُسکو یہ دعوی ہی کہ مین
جری ہون اب مین اُس سے خود مقابلہ کرونگا یہ کہکر اُسنے سب لوگون کو جو بھاگ کے آئے تھے رخصت کیا اور میر منشی کو
بلا کر کہا ایک نامہ گرگین درشت چنگال کے نام لکھو مضمون اُسکا یہ ہو کہ اپنے کل پہلوانون کو لیکر میرے یہان آؤ مین طلسم کشا
سے مقابلہ کرنے کو جاؤنگا اُسکو اسیر کرکے لاؤنگا طلسم کشا نے غضب کیا تمھارے یہان کے پہلوان بہمن شیر دل کو زیر
کرکے مسلمان کیا اور دو مرحلے بھی فتح کرلئے اب دو مرحلے اور باقی ہین اگر اُنکو بھی وہ فتح کرلیگا تو لوح لے لیگا میر منشی نے
اُسیوقت اس مضمون کا نامہ لکھا جب نامہ تیار ہوگیا تو قیصر نے ایک قاصد کو بلا کر نامہ دیا اور جانب شہر
گردستان روانہ کیا قاصد تیسرے روز شہر گردستان مین پہونچا گرگین درشت چنگال کے پاس گیا نامہ دیا گرگین
نے نامہ کو پڑھا مضمون سے آگاہ ہوا اسیوقت اُسنے جواب لکھا کہ مین چند پہلوان نامی آپکی خدمت مین روانہ کرتا
ہون اور سب کو لیکر میرا آنا تو ایسے وقت مین بھی مناسب نتھا کہ آپکے طلسم پر تمام مخلوق حملہ کرتی ہین کسکے مقابلہ
کیواسطے آؤن دنیا مین میرا ہم نبرد کون ہی آپکو ایسا حکم میری نسبت صادر کرنا نہ چاہئے تھا یہ جواب لکھکر اپنے خادمون کو بلایا
کہا جاکر سرخ لنگر بند اور قبچاق شیر افگن اور دولاب کوہ سینہ اور چہلان بیشہ نشین کو بلا لاؤ ملازمین اُسیوقت روانہ
ہوئے گرگین نے قاصد قیصر سے کہا تم اپنے ہمراہ ان چار پہلوانون کو لیتے جاؤ اور میری طرف سے زبانی بھی کہنا کہ یہ چار پہلوان کافی
ہین اگر طلسم کشا کے ساتھ دیو بھی آئے ہونگے تو یہ لوگ ایسے ہین کہ اُنسے بھی مقابلہ کرینگے اور سب کو زیر کرکے آپکے
حوالے کرینگے لیکن ان لوگونکا بھیجنا بھی ننگ و عار سمجھتا تھا مگر آپکے فرمان سے مجبور ہوگیا یہ باتین کر رہا تھا کہ ملازمین
چارون پہلوانون کو بلا کرلے آئے گرگین کو پہلوانون نے سلام کیا اُسکے پانون چومے کہا آپنے اسوقت ہملوگونکو
کیون طلب فرمایا گرگین نے سب قصہ بیان کیا پہلوانون نے کہا آپ ایک طفل نادان کے مقابلے مین اگر ہمکو بھیجین تو ہم
جائین کچھ عذر زبان پر نہ لائین مگر آپکو سب کیا کہینگے جہان آپ ہمکو بھیجتے ہین وہان کوئی ہمارا ہم نبرد نہین ہی گرگین
نے کہا پہلے میرا ارادہ یہ تھا کہ اپنے خاص خاص شاگردونکو بھیجون مگر تمھارا جانا بہتر ہی بادشاہ نے تو مجھکو بلایا ہی مگر مین
کیا جاؤن اور اپنے خاص پہلوانون کو کیا بھیجون تمھارا جانا اچھا ہی یہ لوگ مجبور ہوئے گرگین نے کہا اب توقف کی
کوئی ضرورت نہین ہی تم جاؤ پہلوان قاصد کے ہمراہ ہوئے قاصد نے کہا آپ لوگون کو کچھ سامان سفر درست کرنا ہی پہلوانون نے
کہا ہمین کچھ سامان کی ضرورت نہین ہی قاصد نے کہا پیادہ پا تشریف لیچلئیگا سب نے کہا ہمین سواری کون دیسکتا ہی
قاصد خاموش ہو رہا پہلوان اُسکے ساتھ روانہ ہوئے دوسرے روز قیصر کے یہان آکر پہونچے قاصد نے اپنی اطلاع
کرائی قیصر نے اسیوقت اندر بلایا قاصد نے سلام کرکے جواب نامہ دکھایا قیصر نے جواب پڑھا اور وزرا سے کہا گرگین نے
آنے سے انکار کیا اس مین لکھا ہی کہ وہان میرا ہم نبرد کون ہی جسکے واسطے مین آؤن اور آپکو ایسا حکم میرے واسطے صادر نکرنا
تھا وزرا نے کہا پھر کیا ہوگا قیصر نے کہا جو کچھ اُسنے لکھا بہت سچ ہی میری غلطی تھی جو مین نے ایسا اُسکو لکھا وہ اگر یہان آئے تو اُسکا
مقابلہ کون کرسکتا ہی اُسنے چار پہلوان نامی روانہ کیے ہین اُنکی نسبت کچھ تعریف لکھی ہی اب مین جاکر ان پہلوانونکو دیکھون کیسے
ہین وزرا نے کہا اُنکو یہین طلب فرمائیے قیصر نے کہا وہ لوگ یہان نہین آسکتے ہین دروازہ چھوٹا ہی وہ لوگ قوی الجثہ

ہین یہان ہنین آ سکتے ہین وزرا نے کہا تشریف لیچلیے اُنکو ملاحظہ فرمایئے قیصر اُٹھا سب درباری بھی اُسکے ہمراہ ہوے باہر
آیا جہان پہلوان بیٹھے تھے قاصد نے قیصر کو وہان لا کر کہا حضور ملاحظہ فرمایئن قیصر نے پہلوانون کو دیکھا بہت خوش ہوا
وزرا سے کہا بھلا یہ لوگ میرے ہمراہ ہون اور لڑائی فتح نہ ہو وزرا نے کہا آپ کیون تشریف لیجایئن انھین لوگونکو لشکر دیکر
روانہ کرین یہ جاکر طلسم کشا کو گرفتار کر لاینگے قیصر نے کہا میری بھی یہی رائے ہی کہ ان لوگون کو روانہ کر دون مین جا کر
کیا کرونگا پہلوانون نے قیصر کو دیکھکر سلام کیا قیصر نے ہر ایک کا نام پوچھا سب نے اپنا اپنا نام بتایا قیصر نے کہا آپ لوگون کو
مین لشکر گران دیکر کل روانہ کرونگا پہلوانون نے کہا ہم لوگ لشکر اپنے ہمراہ نہ لیجاینگے ہمارے واسطے ذلت ہوگی اگر ہمارے
ساتھ لشکر ہوگا تو ہماری عزت ہی قیصر نے کہا آپکے یہان کا رسم اور ہی اور یہان کا رسم اور ہو اگر لشکر اپنے ہمراہ نہ لیجایئےگا تو الٹی بات
ہوگی پہلوان مجبور ہوے قیصر نے اُسیوقت اپنے لشکر مین اطلاع کرائی بارہ ہزار جوانان زنگی مسلح و مکمل
ہوکر آئے قیصر نے پہلوان چار ہزار جوان تقسیم کئے اُس شب تو پہلوان وہین رہے دوسرے روز لشکر کو ہمراہ لیکر کوچ
کیا قیصر نے اُن لوگونکو بھی ہمراہ کر دیا جو پیران کے لشکر سے بھاگ کر آئے تھے وہ لوگ رہبری کیلئے اُنکے ہمراہ ہوے
جانب مرحلہ پیران روانہ ہوے کم اُنکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ شاہزادہ جو فوج گران ہمراہ لیکر جانب گلزار گلستان روانہ ہوا پیران نے راہ مین عرض کی ای شہریار جبتک
ریحان تیز پرواز کے مرحلے کو فتح نہ کیجیےگا آگے راستہ نہین ملیگا بدیع الملک نے فرمایا ریحان تیز پرواز
کا مرحلہ کہان ہی پیران نے عرض کی ای شہریار یہانسے بہت قریب ہی مگر اُس مرحلے تک جلتے ہوے خوف آتا ہو وہان
ہزاران خم نشین ایک حکیم ہی اُسنے ایک دریا بنایا ہی اُس دریا سے کوئی پار جا نہین سکتا اور ہزاران خم نشین
نے اپنے تئین ایک خم مین بند کرکے اُسی دریا مین رہنا اختیار کیا ہی نہین معلوم اُس دریا کے خشک کرنیکی کیا ترکیب
ہی جب اُس دریا سے نجات ملے تو اور تحفہ جات ریحان کے پاس موجود ہین اور فوج بھی زیادہ ہی فوج کا تو کچھ خوف
نہین مگر دریا سے گذرنا دشوار ہی اور ریحان کے تحفہ جات سے بچنا مشکل ہی بدیع الملک نے فرمایا ای پیران
تم مجکو وہان لیچلو مین سب کام درست کرلونگا پیران نے عرض کی ای شہریار مجھے خوف آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا
مالک ہی خوف کی کیا بات ہی وہان چلتے ہین اگر ہمارے مقدر مین طلسم کشائی ہی اُس مرحلہ کو سر کرینگے اور اگر خدا کو منظور نہین
ہی تو ناکامیاب ہونگے پیران مشکل بدیع الملک کو لیکر اُس جانب روانہ ہوا دوسرے روز دریاے قہار ملا پیران
نے عرض کی ای شہریار یہی دریا ہی ہزاران خم نشین اسی کے اندر ہی بدیع الملک قریب ساحل آئے دیکھا
کہ دوسرا گھاٹ دریا کا نظر نہین آتا ہی پانی اسقدر پیچ و تاب کھا رہا ہی کہ کشتی ٹھہر نہین سکتی مینڈھے اُچھلتے ہین نادین
اُڑتی ہین بھنور چکر کھا رہے ہین طوفان برپا ہی بدیع الملک نے جو یہ کیفیت دیکھی خدا کو یاد کیا مجبور ہوے بہت
عقل کو زور دیا مگر کوئی بات سمجھ مین نہ آئی پیران سے کہا ای پیران لشکر کو ٹھہرا دو آج یہین قیام کیجیے کل اگر خدا نے
چاہا تو اس دریا کے پار جاینگے پیران نے لشکر کو ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ جو بدیع الملک
کے پاس تھے شاہزادے نے اُنسے مخاطب ہوکر کہا آپ لوگ اپنی اپنی بارگاہ مین تشریف لے جایئن سردار ولت
نے عرض کی آپ بھی تشریف لیچلیے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ تشریف لیجایئن مین بھی آؤنگا جو سرداران قدیم
تھے بدیع الملک کے مزاج سے آگاہ تھے اُنھون نے سب سے کہا آپ لوگ آقاے نامدار کے مزاج سے واقف نہین ہین
جو کچھ فرماتے ہین اُسپر عمل کیجیے زیادہ طول کلام اچھا نہین ہی سب لوگ واپس آئے بدیع الملک نوجوان اُس دریا کے کنارے

پھر رہے جب شاہزادے نے دیکھا اب سب سردار دور نکل گئے ہین گھوڑے سے اُترے زین پوش بچھایا دریا کے
قریب بیٹھے دن بہت قلیل باقی تھا تھوڑی دیر مین آفتاب غروب ہوگیا بدیع الملک نوجوان نے فریضہ مغرب
کو ادا کرکے ہاتھ پہلے دعا اُٹھائے درگاہ کبریا مین عرض مدعا کرنے لگے دیر تک بدیع الملک بگریہ وزاری مصروف
رہا ہے جب رات نصف سے زیادہ گذری بدیع الملک روتے روتے سو گئے اثناء خواب مین ایک بزرگوار تشریف
لائے بدیع الملک کے آنسو پونچھے فرمایا اے شیر بیشہ جرأت کیا مشکل درپیش ہے جو اسقدر بیتاب و مضطر ہے بدیع الملک
نے عرض کی اس دریا سے گذرنا بہت دشوار ہے اسکے واسطے درگاہ کبریا مین عرض کرتا ہون اُن بزرگوار نے فرمایا یہان سے
تھوڑی دور پر ایک حجرۂ سنگ بنا ہے اپنے تئین وہان تک پہونچاؤ ایک فقیر وہان رہتا ہے اُسکے پاس ایک خاک
ہے اگر اُس خاک کو اس دریا مین ڈال دوگے دریا منجمد ہو جائیگا تم پار اُتر جانا بدیع الملک نے عرض کی وہ فقیر
خاک کیون دیگا مرد بزرگ نے فرمایا ہم اُسکو بھی ہدایت کرتے ہین جسوقت تم وہان جاؤ گے فقیر خاک دیگا بدیع الملک
خوش ہوے خوشی سے آنکھ کھلگئی اپنے تئین زین پوش پر پایا اُٹھکر سجدۂ شکر بجا لائے گھوڑے پر سوار ہوکے اُس
حجرے کی طرف روانہ ہوے قریب صبح اس میدان مین پہونچے جہان وہ حجرہ بنا تھا بدیع الملک حجرے کے قریب
آئے دیکھا ایک فقیر حجرے مین بیٹھا ہے بدیع الملک اور آگے بڑھے فقیر نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا حجرے کے باہر آیا
بدیع الملک کو سلام کیا عرض کی آپ تشریف لے چلیے جو کچھ فقیر کے پاس حاضر ہے عذر نکریگا بدیع الملک اُسکے
ہمراہ حجرے کے اندر آئے فقیر نے ایک ناریل نکالا بدیع الملک کو دیا عرض کی شب کو ایک بزرگوار خواب مین تشریف
لائے تھے مجھے فرماگئے تھے کہ صبح کو بدیع الملک نامدار تیرے پاس آئینگے خاک جو تیرے پاس موجود ہے وہ اُن کو
دینا یہ حاضر ہے بدیع الملک نے وہ ناریل لیا فقیر نے عرض کی اے شہریار میرے پاس اور بھی تحفہ جات ہین اگر آپ
تھوڑی دیر توقف فرمایئن تو مین حاضر کرون بدیع الملک نے فرمایا مین یہان موجود ہون آپ تحفہ جات کی فکر
مین تشریف لیجایئے فقیر بدیع الملک سے رخصت ہوکر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد فقیر واپس آیا بدیع الملک سے
عرض کی اے شہریار اب لوح باسانی ملجائیگی یہ کہکر ایک پھول بدیع الملک کو دیا کہا جب آپ چشمہ کہکشان کفن پوش
کے قریب جایئے گا یہ پھول چشمہ مین ڈال دیجیے گا سب پانی خشک ہو جائیگا کہکشان کا مکان نظر آئیگا اسی
کے پاس لوح ہے جب آپ اُسکے کانسہ سر کو اُتاریئے گا تب لوح ملے گی بدیع الملک نے پھول بھی لیا فقیر نے اور تحفہ جات بھی
دیئے کہا اگر ان اشیا کو اپنے پاس رکھیئے گا طلسم مین جسقدر عجائبات ہین سب آپ پر ظاہر ہو جایا کرینگے اور کوئی چیز گزند
نہ پہونچا سکیگی بدیع الملک نے سب تحفہ جات فقیر سے لئے اپنے پاس رکھے تھوڑی دیر کے بعد اجازت چاہی فقیر نے
بدیع الملک کو رخصت کیا شاہزادہ اپنے لشکر مین آیا یہان سب لوگ منتشر تھے بیران وغیرہ آپسمین کہتے تھے
کہ آقائے نامدار جوش شجاعت مین دریا کی اصل نہ سمجھے ہونگے کود پڑے ہونگے نہین معلوم کیا گذری ہو یہ ذکر تھا کہ
بدیع الملک نوجوان داخل لشکر ہوے سب کو بڑی خوشی ہوئی بیران اور عنبر نگار قریب آئے سب نے عرض کی اے شہریار
آپ کہان تشریف لیگئے تھے غلام کئی بار دریا کے پاس گئے آپکو وہان نہ پایا ہم سبکی عجب حالت تھی بدیع الملک نے فرمایا
مین ایک ضرورت سے گیا تھا لشکر مین اطلاع کیجیے کہ سب تیار رہین بیران و عنبر نگار نے تمام لشکر مین اطلاع
کردی تھوڑی دیر مین سب تیار ہوگئے بدیع الملک نوجوان نے تھوڑی دیر استراحت فرمائی بعد نصف النہار مرکب
طلب کیا خادم اسپ صبا رفتار لیکر حاضر ہوے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر کو ہمراہ لیکر طرف
دریا کے چلے عنبر نگار نے کہا اے حکیم بیران آقائے نامدار دریا کی طرف جاتے ہین کیا کرینگے بیران نے جواب دیا

کوئی بات ہوگی یہ باتین کرتے ہوے بدیع الملک کے ہمراہ دریا کے کنارے پر آئے بدیع الملک نے وہ ناریل
نکالا خاک دریا مین ڈالی تھوڑی دیر مین سب نے دیکھا آب دریا منجمد ہوگیا بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا سب
لشکر چلا پیران و عنبر نگار اس کیفیت کو دیکھکر دنگ ہوگئے قریب شام اُس دریا کے پار پہونچے بدیع الملک
نے بارگاہین استادہ کرائین سب لشکر ٹھہرا بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار اپنی اپنی
بارگاہون مین گئے پیران و عنبر نگار بدیع الملک کے ہمراہ آئے جب بدیع الملک اپنی بارگاہ مین رونق افروز ہوئے
پیران و عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار ہم لوگ بہت حیران ہین کہ مدت سے اس طلسم کے مرحلہ جات ہماری زیر جلو
رہے آجتک یہ بات نہ معلوم ہوئی کہ اس دریا کے خشک کرنے کی کیا ترکیب ہے آپکو یہ بات کیونکر حاصل ہوئی اور یہ
دریا کیونکر خشک ہوگیا بدیع الملک نے فرمایا فضل خدا شامل حال ہوا دریا کی کیا حقیقت تھی جو مشکل ہوتی یون ہی
آسان ہوجاتی عنبر نگار اور پیران کو اس بات کا بڑا تعجب ہوا مگر پھر نہ کہہ سکے جو بدیع الملک سے کیفیت دریافت
کرتے کیونکہ ایسا شاہزادے کا سمجھ گئے تھے خاموش ہو رہے مگر آپس مین کہتے تھے کہ آقاے نامدار طلسم کشاے اصلی ہین
جو جو باتین طلسم کشا کی تعریف کی سنا کرتے تھے وہ سب آقاے نامدار مین موجود ہین بدیع الملک نے شب بھر وہان قیام
فرمایا صبح کو مع لشکر مرحلہ ریحان تیز پرواز کی طرف روانہ ہوے تھوڑی دور کے بعد بدیع الملک نے ایک چار دیواری
پتھر کی بہت اونچی دیکھی پیران سے فرمایا اے پیران یہ چار دیواری کیسی ہے پیران نے عرض کی یہی مرحلہ ہے آگے جانے کا
راستہ نہین ہے بدیع الملک نے لشکر کو روکا پیران سے فرمایا آج دریہ واسطے کہین وہانسے بارگاہین بار کرائی گئین پیران
نے عرض کی اگر پیشتر سے یہ کیفیت معلوم ہوتی تو بارگاہین یہین بھیجتین مین نے اس مرحلہ کی سیر نہین کی تھی صرف نقشہ یہان
کا دیکھا تھا اُس سے خلاصہ کیفیت معلوم نہین ہوئی تھی بدیع الملک نے لشکر کو وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین سب
اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر استراحت کرکے پھر بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر ہوے پیران اور عنبر
نگار نے عرض کی اے شہریار آج کی شب ہوشیاری سے رہنا چاہیے حکیم ریحان ضرور کوئی فساد برپا کریگا بدیع الملک نے
فرمایا خدا حافظ حقیقی ہے وہ ہماری حفاظت کریگا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست کیا سب
لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے بدیع الملک نے بھی آرام فرمایا مگر پیران اور عنبر نگار ایک ہی بارگاہ مین بیدار
رہے جب رات کم باقی رہی تو پیران نے عنبر نگار سے کہا اب تو شب گذر گئی جو جو خوف تھے وہ جاتے رہے
اب جاگنا بیکار ہے عنبر نگار نے کہا ریحان تیز پرواز بلاے روزگار ہے وہ غافل نہ رہیگا ضرور کچھ فطرت پھیلائیگا
پیران نے جواب دیا کہ اگر اُسے کچھ کرنا ہوتا تو ابتک خاموش نہ رہتا ضرور کوئی انتظام کرتا عنبر نگار نے کہا مین بیدار
رہونگا تم اپنی بارگاہ مین جاؤ آرام کرو پیران عنبر نگار سے رخصت ہوکر بارگاہ سے باہر نکلا دیکھا دھوان لشکر کے
گرد حصار کئے ہوے ہے پیران واپس آیا عنبر نگار سے کیفیت بیان کی عنبر نگار اسکے ساتھ ہوا دونون
بارگاہ سے باہر آئے عنبر نگار نے کہا سردارون کے خیمے مین چلکر دیکھنا چاہیے کہ اُنکی کیا کیفیت ہے پیران آگے بڑھا
نگہبانون کو بیہوش پایا عنبر نگار نے کہا غضب ہوگیا سب بیہوش ہوگئے ہونگے اور اُنکو ہوش آنا بہت مشکل ہے پیران
نے جواب دیا اے عنبر نگار یہ گھبرانے کی بات نہین ہے پہلے چلکر سردارون کی کیفیت دیکھو اگر سب بیہوش ہین تو مین
جلد ہوشیار کرلونگا یہ کہتے ہوے دونون حکیم ایک سردار کی بارگاہ مین آئے اُسکو بیہوش پایا پیران نے کہا کچھ مضایقہ
نہین ہے مین ہوشیار کرلونگا وہانسے اور سردارون کی بارگاہ مین گئے جسکو جگایا اُسنے جواب نہ دیا وہانسے بدیع الملک
نوجوان کی بارگاہ مین آئے دربانون کو بیہوش پایا اور سب خادمونکو بھی بیہوش دیکھا پیران قریب بدیع الملک آیا پائینتی

بدیع الملک بیدار ہوئے فرمایا خیر ہی بیران نے عرض کی غلام کو شک تھا اسوجہ سے حاضر ہوا بدیع الملک نے فرمایا اور
سب سردار خیریت سے ہین عنبر نگار نے عرض کی سب بیہوش پڑے ہین دھوان لشکر کے گرد چھایا ہوا ہی اگر ہم لوگ تھوڑی دیر نہ
خبر لیتے تو غضب ہوجاتا بدیع الملک تلوار ٹھیک کر اٹھے بیران نے عرض کی آپ تشریف نہ لے جائین ورنہ
نقصان پہونچے گا بدیع الملک نے فرمایا میرے سرداران قدیم بیہوش نہ ہونگے بیران نے عرض کی ہم انکی بارگاہ مین نہین
گئے بدیع الملک بیران کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے دیکھا دھوان لشکر کے گرد پھیلا ہی اپنے سرداران خاص کی بارگاہ ہو نہین
تشریف لیگئے جسکو جگایا وہ اٹھ بیٹھا بیران نے عنبر نگار سے کہا نہین معلوم کیا سبب ہی جو آقائے نامدار پر اور انکی سرداران خاص
پر کوئی چیز تاثیر نہین کرتی ہی بدیع الملک سب سرداروں کی بارگاہ ہو نہین گئے سب کو جگا کر اپنے ہمراہ لیا اس دھوئین کے
قریب آئے سرداروں کو بھی لائے بیران اپنی بارگاہ مین گیا کچھ اشیا لایا انکو جلایا جب اسکا دھوان بلند ہوا اور بارگاہوں
کے اندر گیا جو جو لوگ بیہوش تھے وہ ہوشیار ہوے بدیع الملک نے فرمایا یہ کیا بات تھی بیران نے عرض کی کہ حکیم ریحان نے
موقع پاکر سب کو بیہوش کیا تھا تھوڑی دیر مین آتا سب کو گرفتار کرکے لیجاتا یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا دیوار کیطرف روشنی پیدا ہوئی
عنبر نگار نے کہا حکیم ریحان آتا ہی وہ روشنی قریب آئی بدیع الملک نے دیکھا ایک مرد ضعیف بے پر و بال کے پرواز کرتا ہوا
آتا ہی آگے آگے اسکے ایک شعلہ ہی روشنی اسکی دور تک جاتی ہی مرد ضعیف کی صورت صاف نظر آتی ہی بدیع الملک نے بیران
سے فرمایا یہ بے بال و پر کے پرواز کرتا ہی بیران نے عرض کی اسنے اپنی حکمت سے یہ بات پیدا کی ہی قوت نامیہ کے ذریعہ سے یہ بات
نکالی ہی بیران یہ کہہ رہا تھا کہ ریحان بدیع الملک کی بارگاہ کے قریب آیا اسنے قصد کیا کہ مین بارگاہ کے اندر
جاؤن بہمن شیر دل مسلح بدیع الملک کے قریب کھڑا تھا اسنے شانے سے کمان اتاری ترکش سے تیر نکالا بہرہ کمان مین
پیوست کرکے ایک خدنگ سر کیا حکیم کے سر پر پڑا کاسہ سر اسکا اڑ گیا زمین پر گر کے تڑپنے لگا بدیع الملک حیران ہوے
کہ یہ کیا واقعہ ہی پلٹ کے دیکھا بہمن کے ہاتھ مین کمان پائی کہا اے بہمن تمنے اسکو ہلاک کیون کیا اسے زندہ گرفتار کرتے اگر
وہ اسلام قبول کرتا تو جان بخشی کرتے بہمن نے عرض کی اے شہریار بیتے تیر لگا یا میری خطا معاف فرمائیے واقعی مجھسے غلطی
ہوئی بدیع الملک حکیم ریحان کے قریب آئے ریحان مین دم باقی تھا بدیع الملک نے اسکا لاشہ دور پھکوا دیا رات
بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی بدیع الملک نے بیران سے کہا لشکر مین جاکر اطلاع کردو کہ سب لوگ چلین بیران
نے سب کو اطلاع دی بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر بھی ہمراہ ہوا بدیع الملک اس دیوار کے قریب آئے تو
بیران سے کہا اس دیوار کو منہدم کرادو بیران نے لوگونکو جمع کیا دیوار کھودنا شروع ہوئی تھوڑی دیر مین دیوار بقدر ضرورت
کھودی گئی بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا اندر تشریف لائے سب لشکر بھی اندر آیا میدان وسیع دیکھا بدیع الملک آگے
بڑھے ایک قلعہ بلندی پر نظر آیا بدیع الملک اس قلعہ کیطرف گئے دیکھا قلعہ پر آبادی معلوم ہوتی ہی اہل قلعہ نے جو بدیع الملک
کو دیکھا سب نے غوغا کیا قلعہ کے اندر سے افسران لشکر کو اطلاع دی سب مسلح و مکمل ہوکر نکلے قلعہ کے نیچے آئے بدیع الملک
کو روکا سب نے تلوارین کھینچ لین لشکر بدیع الملک مین بھی سب نے تلوارین علم کین جنگ شروع ہوگئی بہمن شیر دل نے
صفین کی صفین درہم و برہم کردین تھوڑی دیر مین فوج کے ہوش اڑ گئے سب نے پناہ طلب کی بدیع الملک نے پناہ
دی افسران لشکر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوے اپنی عفو تقصیر کی خواستگار ہوئے بدیع الملک نے سب کو مسلمان
کیا قلعہ پر تشریف لائے خزانہ وافر قبضہ مین آیا بیران اور عنبر نگار بہت خوش ہوے بدیع الملک نے جشن تہنیت کی بنا کی
تین دن تک جشن رہا چوتھے روز بدیع الملک نے عنبر نگار اور بیران سے پوچھا اب کس طرف جانا ہوگا عنبر نگار نے
عرض کی اب ایک مرحلہ اور باقی ہی اسکے بعد گلزار کہکشان ہی بدیع الملک نے فرمایا اسیطرف چلنا چاہئے عنبر نگار نے

عرض کی او شہریار دہ مرحلہ بہت چھوٹا ہی اسکا فتح کرلینا مشکل نہین مگر وہان پانی ممکن نہین ہوتا ہی اسکا انتظام نہین سے کرنا
چاہئے بدیع الملک نے اپنے سرداروں کو بلایا فرمایا اب جو ایک مرحلہ ملیگا وہان پانی دستیاب نہوگا بہتر یہ ہی کہ پانی کا انتظام
یہین سے ہوجائے سرداروں نے پانی کا انتظام کرنا شروع کیا پکھالین بھر بھر کر اونٹون پر بار کردین اُسی روز پیش خیمہ
روانہ ہوگیا دوسرے روز بدیع الملک نوجوان نے لشکر ہمراہ لیکر کوچ کیا ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن چار پہلوانون کی عرض کیجاتی ہی

جنکو قیصر نے لشکر گران دیکر تلاش بدیع الملک مین روانہ کیا تھا یہ لوگ جو قیصر سے رخصت ہوکر چلے اُنکے ہمراہ وہ لوگ
بھی تھے جو مرحلہ سیران سے فرار ہوگئے تھے وہ اپنے ہمراہ لیکر سیران کے مرحلے پر آئے یہان کسیکو نہ پایا پہلوانون نے کہا اب
کیا کرنا چاہئے سب نے کہا معلوم ہوتا ہی وہ لوگ یہانسے روانہ ہوگئے ہین آپ لوگ بھی آگے چلین پہلوان وہان ایک
دن بھی نہ ٹھہرے آگے روانہ ہوئے تیسرے روز مرحلہ ریحان پر آکے پہونچے یہان بھی سب ویران پایا اور آگے بڑھے تین
چار کوس کے بعد دولاب کوہ سینہ نے کہا اب یہان دو تین روز قیام کرنا چاہئے نہین معلوم طلسم کشا کس طرف گیا ہی
سب کی یہی رائے ہوئی اس صحرا مین خیمے استادہ ہوئے لشکر اُترا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے پہلوان میدان مین رہے
چار روز تک اُس صحرا مین قیام کیا پانچوین روز برزخ لنگر بند نے کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی تلاش طلسم کشا مین چلنا چاہئے
اُسی روز لشکر کو لیکر چارون پہلوان روانہ ہوئے دو روز برابر رہروی کی تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک
لشکر گران صحرا مین اُترا ہی برزخ لنگر بند نے کہا یقین ہی طلسم کشا کا یہی لشکر ہی جو لوگ واقف کار اُنکے ہمراہ تھے اُنھون
نے سرداران بدیع الملک کو پہچانکر کہا طلسم کشا اسی صحرا مین اُترا ہی برزخ لنگر بند نے قیماق شیر افگن سے کہا لشکر کو
یہین روکو اگر جی چاہے اسی وقت طلسم کشا کو گرفتار کرلو نہین صبح کو سبکو گرفتار کرکے لیچلین گے قیماق نے کہا طلسم کشا کو اطلاع
دینی چاہئے اگر وہ خود ہماری اطاعت قبول کرے تو کیون اُسکو گرفتار کرکے لیچلین برزخ لنگر بند کو بھی یہ بات پسند آئی کہا
بہت اچھی بات ہی اُسیوقت ایک منشی کو بلایا کہا ایک نامہ لکھو مضمون اُسکا یہ ہو کہ او طلسم کشا تو نے بہمن شیر دل کو زیر
کیا وہ ہم لوگون کے یہان سب مین ذلیل پہلوان تھا اُسکو زیر کرکے نازان نہ ہو اگر اپنی جان عزیز ہی تو ہمارے پاس آ اپنی تقصیر
عفو کرا ورنہ تجھکو ایکدم مین گرفتار کرلینگے تو تو آدمی ہی ہم لوگ وہ ہین جو دیو کی حقیقت نہین جانتے ہین منشی نے اس مضمون کا نامہ
لکھا جب نامہ تمام ہوا تو سب پہلوانون نے اپنے ہاتھ سے اپنے نام لکھے ایک سوار کو بلایا وہ نامہ دیا کہا اس نامے کو طلسم کشا کے
پاس لیجا اگر وہ کسی قسم کی سخت کلامی کرے خاموش رہنا جواب دندان شکن دینا سوار نامہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک کے لشکر مین آیا یہان
لشکر مین چہل پہل تھی بارگاہ بدیع الملک کے پاس سو جوان مسلح و مکمل موجود تھے ہر ایک سردار بدیع الملک کی
بارگاہ پر نگہبان بیٹھے تھے سوار نے جو یہ کیفیت دیکھی گھبرایا لوگون سے پوچھا طلسم کشا کی بارگاہ کہان ہی سب نے پتہ بتایا سوار
بارگاہ بدیع الملک کے در پر آیا چاہا جاوے نگہبانون نے روکا کہا او شخص تو کون ہی کہان سے آیا ہی سوار نے کہا مین
نامہ لایا ہون طلسم کشا کو دونگا نگہبانون نے چوبدار کو بلایا سوار کی اطلاع کرائی چوبدار اندر بارگاہ کے آئے دعا و ثنای
شاہی بجا لاکر عرض کی کہ ایک سوار آیا ہی کسی کا نامہ لایا ہی در دولت پر حاضر ہی امیدوار باریابی ہی بدیع الملک نے فرمایا اندر
بلاو چوبدار باہر آئے سوار سے کہا تمھیں آقا سے نامدار یاد فرماتے ہین چلکر شرف قدمبوسی حاصل کرو سوار کو لیکے چوبدار آگے آگے
چلے سوار کو اندر لیکر آئے سوار نے چو طرف بارگاہ کو دیکھا اور بدیع الملک کی شان و شوکت پر نظر کی دنگ ہوگیا حیران حیران
چارون طرف دیکھنے لگا بدیع الملک نے کہا او شخص تو جس کام کو آیا ہی پہلے اُسے انجام دے سلے سمجھنے کا اختیار رہی سوار نے
نامہ پہلوانون کا بدیع الملک کو نذر دیا بدیع الملک نے نامہ پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی شاہزادے کے تیور بدل گئے

قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا کہ ان بیہودہ گویون سے کہہ دینا کہ جو تمھارے مزاج مین آئے کرو ہم ہر طرح موجود ہین اور اگر ایسی بدزبانی
پھر کروگے تو تمھارے لشکر مین گھس کے سبکو ہلاک کر ڈالونگا سوار نے بدیع الملک کو اسقدر جو برہم پایا دلمین کہا پہلوانون نے
کہدیا تھا کہ اگر کوئی بات خلاف پیش آئے تو درگذر کرنا ہم سمجھ لینگے یہ سوچ کر سوار نے کہا آپ بھی ایسی خلاف بات زبان سے نہ نکالئے
گا ورنہ اچھا نہوگا بدیع الملک نے سوار سے آنکھ ملاکر کہا او بے ادب تجھکو ہماری بات مین کیا دخل ہے خبردار اب کوئی کلمہ زبان سے
جو نکالا تو زبان کھینچ لونگا بدیع الملک نے ڈانٹ کے جو کہا سوار منہ کے بل زمین پر گر پڑا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
مجھسے خطا ہوئی معاف فرمایئے گا بدیع الملک نے فرمایا کہ ہماری طرف سے کہہ دینا کہ ہم ہر وقت موجود ہین جو برائی ہمارے واسطے تجویز
کی ہے اُٹھا نہ رکھو سوار نے کہا مین یون ہی جاکر کہدونگا یہ کہا اُٹھا اپنی جان بچا کر گرتا پڑتا بارگاہ کے باہر آیا اپنے لشکر کیطرف روانہ
ہوا لشکر مین جاکر قیماق کے پاس گیا قیماق نے کہا کیا جواب لایا سوار نے کہا نہین جواس درست کرون تو تجھسے بیان کرون
قیماق شیر افگن کے پاس دولاب کوہ سینہ بیٹھا تھا اسنے کہا ارے اسقدر بد حواس کیون ہے سوار نے کہا آپ لوگون نے
اچھی بات مجھکو تعلیم کی تھی بچ گیا اگر ذرا بھی کچھ اور منہ سے نکالتا تو ابھی جان گئی تھی بہمرخ لنگر بند نے کہا ارے کیا کسی سے
لڑائی ہوئی سوار نے کہا لڑائی کی طاقت کس مین ہے مین نے آپلوگونکا نامہ دیا وہان ایک جوان شیر صورت بیٹھا تھا اسنے نامہ
پڑھکے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کہا ہم موجود ہین جو برائی ان لوگون نے تجویز کی ہو اُٹھا نہ رکھین اور اگر ایسی بیہودہ گوئی کرینگے
تو لشکر مین گھس کے سب کے سر کاٹ لونگا مین نے آپکے حکم کی تعمیل کی صرف اتنا ہی کہا کہ آپ بھی کلمات بیجا منہ سے نہ نکالئے
ورنہ برا ہوگا میرا اتنا کہنا تھا کہ آفت آگئی اس جوان نے اس تیور سے کہا کہ تجھے ہماری بات مین کیا دخل ہے اگر اب کوئی کلمہ
زبان سے نکالیگا تو زبان کھینچ لونگا مین منہ کے بل زمین پر گر پڑا اگر مین کچھ اور کہتا تو مجھے وہ قتل کر ڈالتا پہلوانون نے جواب
دیا کہ اگر وہ تجھکو قتل کرتا تو ہم ابھی اسکو مع لشکر قتل کرتے سوار نے کہا میری تو جان جاتی پہلوان خاموش ہو رہے سوار نے کہا
اب آپلوگونکی کیا رائے ہے سب خاموش رہے مگر قیماق نے جواب دیا کہ لشکر مین جاکر اطلاع کرو طبل جنگی بجے ہم کل میدان مین
جاکر انسکو گرفتار کرینگے سوار نے اسی وقت لشکر مین جاکر اطلاع کی طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر
لیکر روانہ ہوے بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنائے بادشاہی بجا لائے عرض کی حضور قیماق و دولاب
و جولان و بہمرخ نے طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ انکا یہ ہے کہ کل میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرائے نبرد ہون بدیع الملک نے فرمایا
ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین تیاری جنگ کی ہونے لگی
جب چار پہر رات گذری آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ فرما ہوا بدیع الملک نے فریضہ سحری ادا کیا سلاح طلب کئے
خادمون نے کشتیان حاضر کین شاہزادے نے ہتیار جسم پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادم دیر سے مرکب لیے موجود
تھے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر حاضر رکاب ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہوا بدیع الملک نے سب کو ہمراہ
لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے اس طرف سے لشکر حریف کی آمد ہوئی بدیع الملک نے دیکھا ایک پہلوان قوی ہیکل
پشت پر لشکر گران لیے ہوے ایک گرز گاؤسر ہلاتا پیادہ پا چلا آتا ہے اسکے عقب مین لشکر گران ہے بدیع الملک نے بہمن
شیر دل کو قریب بلایا کہا یہ کون پہلوان ہے بہمن شیر دل نے عرض کی اس کا نام بہمرخ لنگر بند ہے یہ شہر کردستان کے مشہور
پہلوانون سے ہے یہ ذکر تھا کہ ایک غول اور اسیطرح کا نظر آیا بدیع الملک نے دیکھا آگے آگے ایک دیو پیکر سیاہ فام ایک
ساطور ہاتھ مین لیے پیادہ پا چلا آتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اے بہمن یہ کون ہے بہمن نے عرض کی اس کا نام دولاب
کوہ سینہ ہے یہ بھی بہمرخ کے درجے کا پہلوان ہے اسکے بعد اور ایک غول ظاہر ہوا بدیع الملک نے دیکھا پہلوان ایک تبر
گران ہاتھ مین لیے آتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اے بہمن یہ کون ہے بہمن نے عرض کی یہ جولان بیشہ نشین ہے

اسکے بعد اور ایک غول اسی طرح کا آیا بدیع الملک نے کہا اس پہلوان کا کیا نام ہی بہمن نے عرض کی اسکو قپچاق شیرافگن
کہتے ہین یہ سب ایک ہی جگہ کے باشندے ہین بدیع الملک بہمن سے باتین کرتے رہے پہلوانون نے اپنے اپنے لشکر کی
صف بندی کی لشکر بدیع الملک مین بھی صف بندی ہوئی نقیب برلب نقابت آگے بڑھے پیران و عنبر نگار بدیع الملک
کے قریب آئے عرض کی اے شہریار اگر حکم ہو تو ابھی اس لشکر کو بیہوش کردین ان پہلوانونکو قتل کر لیجیے بدیع الملک نے فرمایا
یہ بات شجاعت کے خلاف ہی جو سنے گا وہ کیا کہے گا پیران نے عرض کی اے شہریار ان لوگونسے کون مقابلہ کریگا بدیع الملک
نے فرمایا جب وہ مبارز طلب کرینگے آپ پر حال کھل جائیگا پیران خاموش ہو رہا عنبر نگار نے چاہا مین کچھ کہون بہمن نے اشارہ
سے منع کیا کہ خبردار کچھ نہ کہنا آقاے نامدار کے خلاف ہوگا عنبر نگار چپ ہو رہا نقیبون نے نقابت ختم کی کڑکیت کرکے کا
کھکر ہٹے سب کے پہلے دولاب کوہ سینہ میدان مین آیا ساطور تول کر آواز دی اے فرقہ خدا پرستان اگر تمسب کو تمناے مرگ
کی ہو تو میرے مقابلہ مین آؤ بدیع الملک نے بہمن سے فرمایا تم میرے مرکب کی حفاظت کرو مین اسکے مقابلہ مین جاتا ہون
بہمن نے کہا اے آقاے نامدار غلامان جانباز کس واسطے ہین بدیع الملک نے فرمایا اسنے مبارز طلبی کرکے میری طرف دیکھا تھا
مین ہی اسکے مقابلہ مین جاؤنگا بہمن نے عرض کی مرکب آپ کیون چھوڑتے ہین بدیع الملک نے فرمایا وہ پیادہ ہی مین مرکب
پر سوار ہو کر اسکے مقابلہ مین نہ جاؤنگا یہ آئین شجاعت سے یہ بات خلاف ہی بہمن خاموش ہوا بدیع الملک گھوڑے سے
اُترے پیران نے عنبر نگار سے کہا آقاے نامدار کی جرأت دیکھو پہلوان پیادہ پا ہی تو خود بھی پیادہ جاتے ہین عنبر نگار نے
کہا اے پیران جب بہمن سے مقابلہ ہوا ہی اسوقت مین کہتا تھا کہ آقاے نامدار کیونکر فتح پائینگے مگر خدا نے فضل کیا
بہمن زیر ہوا اسوقت کیسے شخص سے مقابلہ ہی پیران نے کہا خدا خیر کرے مجھے اسوقت دنیا سیاہ معلوم ہوتی ہی عنبر نگار
نے کہا آقاے نامدار اسبھی فتحیاب ہونگے عنبر نگار اور پیران مین یہان یہ باتین ہو رہی تھین وہان بدیع الملک
نامدار دولاب کوہ سینہ کے قریب پہونچے دولاب نے کہا اے شخص تو نے مجھے تودہ خاک سمجھا ہی جو تنہا مقابلے کیواسطے
آیا ہی اور تکلف یہ کہ گھوڑا بھی وہین چھوڑ آیا اپنے تمام لشکر کو بلا سب ملکر مجھپر حملہ کرین بدیع الملک نے فرمایا جب مین
تیرے حملونکا جواب نہ دے سکونگا اسوقت تو میرے تمام لشکر کو بلانا دولاب نے کہا تیرے دلکی بھی حسرت نکل جائے تو جی
بھرکے مجھپر وار کرلے جب تو تھک جانا تو مجھسے کہدینا یا اپنے لشکر کو بلا لینا بدیع الملک نے فرمایا زیادہ یاوہ گوئی سے
کچھ حاصل نہین ہی اگر تجکو مقابلہ کرنا ہی مین موجود ہون جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہین ہی اپنے لشکر کو
پلٹ جا جسکا جی چاہے گا مقابلہ کو آئیگا دولاب بہت ہنسا کہا اے جوان تجھے اپنے قوت و بازو پر بڑا ناز ہی ابھی ایک ہاتھ
سے چاہون تو تجھے میدان سے اپنے لشکر مین اٹھا لیجاؤن بدیع الملک نے فرمایا اے دولاب اگر بدزبانی کریگا تو
سزا پائیگا تجھے وار کرنا ہو تو وار کر دولاب نے کہا مین وار پہلے نکرونگا بدیع الملک نے فرمایا ہمارا بھی دستور نہین جو جنگ
مین پیشدستی کرین دولاب عاجز ہوا کہا اے جوان تو مجبور کرتا ہی تو مین وار کرتا ہون یہ کہکر ساطور کا وار کیا بدیع الملک نے اُسکی
کلائی پر ہاتھ ڈالدیا ساطور ہاتھ سے چھین کر پھینک دیا دولاب دنگ ہو گیا اپنے دلمین خیال کیا کہ اس جوان مین اسقدر
طاقت ہی کہ میرے ہاتھ سے ساطور چھین لیا یہ سوچکر دولاب آگے بڑھا چاہا بدیع الملک کو زمین سے اٹھاؤن بدیع الملک
کی طرف جھپٹ کے چلا بدیع الملک نے خالی دی دولاب اپنے لنگر کو سنبھال نہ سکا منہ کے بھل زمین پر گرا
سر اسکا شگافتہ ہوگیا کئی دانت ٹوٹ گئے بدیع الملک نے مسکرا کر فرمایا اے دولاب سنبھلکر مقابلہ کر اگر ساطور تیرے پاس نہین
ہی تو مردان عالم کو حربہ ضایع جانے سے ایسا ہراس نہین ہوتا ہی دولاب بدیع الملک کے مسکرانے سے شرمندہ ہوا زمین سے
اُٹھا پھر بدیع الملک کی طرف جھپٹا شاہزادے نے پھر خالی دی دولاب پھر زمین پر گرا سر اور زیادہ شگافتہ ہوگیا خون کی

جا در مشہر یہ آئی دولاب گھبرا گیا کچھ بن نہ آیا اپنے لشکر کیطرف یہ کہتا ہوا بھاگا کہ مین تو زخمی ہو گیا ہون ورنہ تجھے مزہ
چکھا دیتا اگر اب جا کر قیماق شیر افگن کو بھیجتا ہون وہ تجھسے مقابلہ کریگا بدیع الملک نے فرمایا ای دولاب اس حالت
مین تجھکو کیا قتل کرون جا چلا جا اور جسپر دعوی ہو اسکو میدان مین بھیجدے دولاب کی یہ حالت دیکھکر قیماق شیر افگن
نے کہا ای دولاب تو نے نام گردستانیون کا ڈبو دیا تجھے یہ لازم تھا اگر اس حالت مین بھی تو ایک ہاتھ چلا دیتا تو طلسم کشا زمین
پر گر پڑتا ایسا جی چھوڑا اور ہمت ہاری کہ میدان سے بھاگ آیا دولاب نے کہا اب تم جاؤ اور طلسم کشا کو گرفتار کر لاؤ اسمین بڑی
طاقت ہی اس زور سے اسنے میری کلائی پکڑی مجھے گمان ہی کہ کلائی ٹوٹ گئی ہو قیماق نے جواب دیا تو بہت بودا ہی اگر
ساطور کو بقوت اپنے قبضے مین رکھتا تو کیا کسیکی مجال تھی کہ تیرے ہاتھ سے ساطور چھین لیتا دولاب نے جواب دیا کہ مین زخم
سر سے اسوقت بہت پریشان ہون مقابلہ کیواسطے جاؤ جب وہانسے واپس آؤ گے تو مین تمسے بات کرونگا قیماق تبر لیکر چلا
بدیع الملک نوجوان میدان مین موجود تھے قیماق نے بدیع الملک سے کہا آپنے بہمن شیر دل کو زیر کیا دولاب
کو اپنے سامنے سے بھگا دیا اسپر بھاگتے وقت بھی حملہ نہ کیا آپکی شجاعت ہر طرح ظاہر ہی اگر خلاف مرضی مبارک نہو تو مین کچھ عرض
کرون بدیع الملک نے فرمایا شوق سے کہو قیماق نے کہا آپکی شجاعت و ہمت کے تذکرے مین نے اکثر پہلوانون سے سنے
ہین اور آج دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا مجھے آپکی ہمت و جرأت پر رحم آتا ہی آپ خود انصاف کرین کہ مین اگر چاہون تو تنہا ایک فوج کو شکست دون
اور اگر طاقت دکھاؤن تو پہاڑ کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دون مین انسان ہون مگر دیو سے بڑھکے طاقت رکھتا ہون
اگر آپکو میرے کلام کا اعتبار نہو تو اس صحرا مین بڑے بڑے درخت ہین جس درخت کو حکم کیجیے زمین سے اکھاڑ کے پھینکدون
اگر آپ مجھسے مقابلہ کرینگے تو مجھے زیر نہ کر سکینگے بدیع الملک نے فرمایا ای قیماق تمہارے طرز کلام سے معلوم ہوا کہ تم بھی
مرد شجاع ہو اور صاحب ہمت بھی ہو لیکن اس دعوی سے کچھ حاصل نہین ہی خداوند عالم قادر و توانا ہی اگر اسکی مصلحت ہوتی ہی تو
وہ ایک مور ضعیف کو فیل مست پر غالب کرتا ہی اگر مین تمسے مقابلہ کر کے فتحیاب نہونگا تو زیر ہو کر تمہاری اطاعت قبول کرونگا
اور اگر مین بفضل خدا تمپر غالب آیا تو تمھین دین اسلام قبول کرنا ہوگا قیماق نے کہا آپنے میری عرض کو قبول نہ فرمایا
مجبور ہون جو کچھ آپ فرماتے ہین مجھے منظور ہی اگر مین آپسے زیر ہو جاؤنگا تو حلقۂ غلامی کا نہین ڈالونگا اور جسقدر لشکر
اور پہلوان میرے ہمراہ ہین یہ سب آپکی اطاعت قبول کرینگے جو انمین سے میرا کہنا قبول نکریگا اور آپکا حلقۂ غلامی اپنے کان مین
نہ ڈالیگا اسکو قتل کرونگا بدیع الملک نے فرمایا مجھکو منظور ہی تم وار کرو قیماق نے پہلے وار کرنے سے عذر کیا بدیع الملک
نے کہا ای قیماق یہ عذر تمہارا لائق قبول نہین ہی تمھین پہلے وار کرنا ہوگا قیماق نے مجبور ہو کر تبر اٹھایا بدیع الملک
کے سر پر لگایا شاہزادے نے تبر کو بیچ مین روکا تبر اسکا اچٹ گیا اسنے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے اس وار کو خالی دیا قیماق
نے کہا اب مین آپکی ضرب کا مشتاق ہون بدیع الملک نے فرمایا ای قیماق ایک وار کی تمھین اور اجازت دی قیماق نے پھر
بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے تبر اسکے ہاتھ سے چھین لیا قیماق دنگ ہو گیا بدیع الملک نے فرمایا اگر تم بھی دولاب
کیطرح حربہ چھن جانے سے بدحواس ہو گئے ہو تو مین تمہارا تبر واپس دون قیماق نے کہا ای جوان جو چیز اپنے پاس سے قبضۂ غیر
مین چلی جائے اسکا واپس لینا خلاف ہی اور مین دولاب کیطرح بدحواس نہین ہون اگر تبر چھن گیا تو چھن گیا مین اب کشتی لڑونگا
خوشی اس بات کی ہی کہ تجھسے شجاع سے مقابلہ ہی کوئی بات خلاف ظہور مین نہ آئیگی بدیع الملک نے فرمایا ای قیماق واقعی تم
مرد دلیر ہو قیماق نے کہا اب ہوشیار رہنا یہ کہکر بدیع الملک کی کمر مین ہاتھ ڈال کے زور کرنا شروع کیا پہر کامل قیماق
شیر افگن زور کرتا رہا مگر بدیع الملک کے لنگر مین جنبش نہ پائی آخر کار عاجز ہو کر کہا ای جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون
بدیع الملک نے فرمایا خبردار ہو جا کہ مین زور کرتا ہون قیماق نے لنگر جمایا بدیع الملک نے اسکی کمر مین ہاتھ دیکر زور کیا قیماق

۴

نے چاہا مین لنگر جمائے رہون مگر حریف زبردست سے کیا زور چلتا ہی پہلے ہی زور مین قیماق کے پانون زمین سے اُٹھ گئے بدیع الملک نے
دوسرا زور کیا اُسکو سینے تک اُٹھا لیا تیسرے زور مین سر سے بلند کیا قیماق نے امان طلب کی بدیع الملک نے فرمایا امان بے ایمان ممکن
نہین قیماق نے عرض کی مین آپکی طاعت قبول کرتا ہون اور دین سامری پر لعنت کرتا ہون بدیع الملک نے بآسانی اُسکو زمین پر رکھدیا قیماق کا جگر
بصدق دل مسلمان ہوا پیران رعب نگار اور حملہ نے سردار یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگئے ایک ایک سے کہتا تھا کہ آقائے نامدار
کی قوت دیکھی کون دنیا مین انکا ہمسر ہو یہان تو یہ ذکر تھا مگر فوج کفار مین سبکے چہرونکے رنگ اُڑ گئے قیماق فوج کیطرف
نیزہ لیکر بڑھا پکارکر آواز دی اے فرقہ باطل تم مین سے جسکو اسلام قبول کرنا ہو وہ میرے پاس آئے آقائے نامدار کی قدمبوسی سے
مشرف ہو اور جسکو اپنی زندگی ناگوار ہو وہ اس بات سے انکار کرے دولاب نے کہا اے قیماق تونے نمک حرامی کی ایسا
بودا پن کیا کہ زیر ہوکر مسلمان ہو گیا قیماق نے کہا میرا قدم معرکہ کارزار سے نہین ہٹا تیری طرح سے نہین بھاگا ایسے جری
کی غلامی بھی ہر ایک کیواسطے فخر ہی اگر تو انکار کریگا تو بہت پچھتائیگا دولاب نے کہا مین تو ہرگز اسلام قبول نکرونگا قیماق
نے کہا اگر تو اسلام قبول نکریگا تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا دولاب نے کہا تیری مجال نہین جو مجھکو قتل کرے قیماق نے کہا
میدان مین آ تو حال کھلجائے صفون کی آڑ مین پوشیدہ ہوکر کیون بکتا ہی دولاب نے کہا اگر تجھے مجھسے مقابلہ کرنا منظور ہی تو میرے زخم سر کو
اچھا ہونے دے چندن مین صحت پاؤنگا تجھسے مقابلہ کرونگا قیماق نے کہا اگر تو مہلت طلب کرتا ہی تو مین تجھے مہلت دیتا ہون
جب اچھا ہو تب مجھسے مقابلہ کرنا دولاب نے کہا مین ضرور تجھسے مقابلہ کرونگا دولاب میدان سے پلٹا قیماق نے جولان بیشہ شمشیر
اور برزخ لنگر بند سے کہا تم لوگ کیا کہتے ہو اگر کچھ ہوس مقابلہ ہو تو مین موجود ہون برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ نشین
نے جواب دیا کہ ہمین ہوس مقابلہ تجھسے نہین ہی بلکہ طلسم کشا سے ہم لڑینگے اور اگر وہ ہمکو زیر کریگا تو ہم اطاعت اُسکی قبول کرینگے
قیماق شیرافگن نے جواب دیا کہ تم لوگ بالکل عقل سے دور ہو سراسر بے شعور ہو بھلا یہ خیال کرو کہ جب اس شیر بیشہ جرأت نے مجھکو
زیر کیا تو تمھارے زیر کرنے مین اُسے کیا تکلف ہوگا ہم تم ایک ساتھ کے ہین کل باتون مین برابر ہین جو جوہر مین نے دکھائے وہی
تم بھی صرف کروگے برزخ لنگر بند نے کہا اے قیماق تم بہت صحیح کہتے ہو اور میرا دل چاہتا ہی کہ مین اطاعت طلسم کشا قبول
کرون مگر مقابلہ ہو جاتا تو اچھی بات تھی قیماق نے کہا اگر ایسا ہی تو تمھین ایسے وقت مین مقابلہ کرنیکی کیا ضرورت ہی آقائے
نامدار برائے تلاش لوح جاتے ہین دو دن وہ تمھارے واسطے یہان قیام فرمائین انکا ہرج کار ہو یہ بات خلاف ہی اگر تمھین
مقابلہ کرنا منظور ہی تو بعد فتح طلسم مقابلہ کرلینا برزخ نے جولان کی طرف دیکھا جولان نے کہا قیماق بہت صحیح کہتے ہین اور
ہمین اُس یکہ تاز میدان بہادری کی اطاعت کرنا ضرور ہی ایسا جری آجتک نگاہ سے نہین گذرا ہمت اُس صاحب جرأت
پر ختم ہی برزخ نے کہا پھر تمھاری کیا راے ہی جولان نے جواب دیا کہ چلکر طلسم کشا کے شریک ہو جائین برزخ نے قبول کیا
قیماق سے کہا ہم تمھارے ساتھ چلتے ہین مگر طلسم کشا سے یہ بات کہدینا کہ مقابلہ جب تک نہوگا اُسوقت تک ہم لوگ ترک
مذہب نکرینگے قیماق نے کہا مین ایسی بیہودہ بات آقائے نامدار سے نہین کہونگا اور تم بھی اسکا اظہار نکرنا جب وقت آئیگا اُسوقت
دیکھا جائیگا برزخ نے کہا اے قیماق ہمارا مطلب تو نکلیگا اگر طلسم کشا ہمین زیر نکرینگے تو ہم اپنا تبدیل مذہب کرکے خفیف
ہونگے اس سے بہتر یہ ہی کہ اسی وقت اس بات کا خلاصہ ہو جائے تم کہدینا کہ یہ آپکے ہمراہ ہر جگہ آپکی مدد کرتے رہینگے مگر جب تک
آپ انکو زیر نہ کیجیے گا اُسوقت تک ایمان نہین لائینگے اور بعد فتح طلسم یہ لوگ آپسے مقابلہ کرینگے قیماق نے کہا مین نہین یہ کہہ سکتا خلاف
رعب ہی اگر مین خدمت آقائے نامدار مین عرض کرون اور انھین کچھ گمان میری طرف بھی ہو کہ یہ بھی بگڑکر مسلمان ہوا ہی تو نہین معلوم
میرے واسطے کیا کرین مین ہرگز نہین کہونگا برزخ نے کہا چلو ہم خود بترکیب اس بات کا اظہار کر دینگے قیماق نے کہا جو تمھارا
یہ ارادہ ہی تو میرے ساتھ چلو مین لشکر مین جاتا ہون تملوگ آقائے نامدار کی خدمت مین حاضر ہونا برزخ نے کہا تم چلو ہم آتے ہین

قیماق نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا کہا تملوگونمین کون میرا ساتھ دینا چاہتا ہی جسقدر لوگ اسکے ہمراہ آئے تھے سب نے کہا اب
کسکی مجال ہی جو آپکا ساتھ نہ دے یہ کہکر سب لوگ اُسکے ہمراہ ہوئے قیماق چار ہزار جوانان زنگی کو لیکر بدیع الملک
کیخدمت مین حاضر ہوا عرض کی آقاے نامدار ان سب کو بھی کلمہ پڑھائیے بدیع الملک نے سبکو مسلمان کیا چاہا میدانسے
پلٹین قیماق نے عرض کی ابھی آپکی خدمت مین اور لوگ بھی حاضر ہوتے ہین بدیع الملک میدانمین ٹھہرے
تھوڑی دیر کے بعد برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ نشین اپنے اپنے ہمراہیونکو لیکر آئے بدیع الملک کو دونون نے
جھک کے سلام کیا عرض کی ای طلسم کشا ہم آپکی اطاعت بدل وجان قبول کرتے ہین مگر جب تک آپ اس طلسم کو فتح نفرمائینگے تب تک
ہم مسلمان نہونگے بدیع الملک نے فرمایا اسکی وجہ بیان کرو برزخ وجولان نے عرض کی ہملوگونکا جو مقصد ہو وہ آپ پر
ظاہر ہو جائیگا بدیع الملک نے فرمایا اگرچہ شرط کرتے ہو کہ بے فتح طلسم ہم مسلمان نہونگے تو میرے یہان رہو خدانے چاہا مین
طلسم کو فتح کرونگا اور اگر تمہارا کوئی مقصد ہو اور وہ تمھیں کہنے والے ہو اسوقت مجھے بوجہ جنگ طلسم کے عدیم الفرصت جانکر نہین
کہتے ہو تو بیان کرو مین پہلے تمہارے کام کو انجام دونگا پھر طلسم کو فتح کرونگا برزخ نے عرض کی ای شہریار ہمارا مطلب ایسا ہے جو
بے فتح طلسم ہو نہین سکتا ہم ہر حال مین آپکی غلامی کا دم بھرینگے کبھی کسی طرح کی عدول حکمی نکرینگے مثل چاکران کمترین کے حاضر
خدمت رہینگے بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہی برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ نشین معہ اپنے لشکر کے
بدیع الملک کے ہمراہ ہوئے شاہزادہ بفتح وفیروزی میدان جنگ سے اپنے لشکرگاہ کیطرف پلٹا سب لوگ خوشی خوشی
بدیع الملک نو جوان کے ہمراہ بارگاہ مین آئے شاہزادے نے سب کے واسطے جلسہ طرب منعقد کیا بیران وعنبر نگار
خدمتمین حاضر ہوئے عرض کی ای شہریار یہانسے دو کوس پر مرحلہ صفیہ ہی اُس مرحلے کو فتح کرکے گلزار کہکشان مین تشریف
لیچلیے لوح ہاتھ آئے تو خاص طلسم کی فتاحی کی صورت بندھے بدیع الملک نے فرمایا دو روز یہان قیام کرنا ہوگا جو لشکر
اپنے مقابلہ مین اترا ہی اُس سے مقابلہ کرنا ہوگا دولاب نے مہلت طلب کی ہی بیران نے عرض کی دو روز تک اور یہان قیام
فرمایئے پھر تشریف لیچلیے گا بدیع الملک نے برزخ سے کہا ای برزخ لنگر بند تمنے کئی روز کی مہلت دی ہی برزخ لنگر بند نے عرض
کی وہ گفتگو مجھسے نہتی قیماق نے اُسکی خوشی پر مہلت دی ہی جب اُسکا زخم سر اچھا ہوگا اُسوقت مقابلہ کریگا بدیع الملک
خاموش ہو رہے شب بھر جلسہ رہا جب صبح ہوئی بدیع الملک نے جلسہ برخاست کیا سردار بارگاہ سے باہر آئے پہلوانون
نے کہا خبر منگانا چاہیے کہ دولاب کی اب کیا حالت ہی اور کیا ارادہ ہی یہ سوچکر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے
عرض کی اگر اجازت ہو تو لشکر دولاب کی خبر منگائین کہ اب اُسکا کیا ارادہ ہی بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگونکو اختیار ہی
پہلوانون نے تین چار سوار روانہ کئے اُنسے کہدیا کہ اچھے طور سے سب کیفیت دریافت کرنا سوار دولاب کے لشکر کیطرف روانہ
ہوئے جہان دولاب لشکر کو لیے ہوئے ٹھہرا تھا وہان جاکر کچھ نہ پایا میدان خالی تھا سوارون نے چارونطرف تلاش کیا جب کہین لشکر کا پتہ
نہ معلوم ہوا تو سوار مجبور ہو کے پلٹے برزخ و قیماق وجولان کو اطلاع دی کہ ہملوگ تلاش کر آئے دولاب مع لشکر غائب ہی قیماق
نے کہا ای برزخ وہ انتہا کا بزدل تھا معلوم ہوتا ہی رات کو مع لشکر یہانسے بھاگ گیا برزخ نے کہا اگر تمہاری راے ہو تو اسکی
تلاش کرین قیماق نے کہا آقاے نامدار سے پہلے اجازت لو مین جانتا ہون وہ کبھی نامنظور کرینگے برزخ نے کہا اُنسے اطلاع کرنا ضرور ہی
یہ کہکر اُسکے تینون پہلوان بدیع الملک کی بارگاہ پر حاضر ہوئے چوبدارونسے عرض کی کہ آقاے نامدار کیخدمت مین ہماری طرف
سے بعد آداب کے عرض کرنا کہ دولاب دہشت حضور سے بھاگ گیا اگر اجازت ہو تو ہملوگ اسکے تعاقب مین جائین تھوڑی
ہی دور پہونچا ہوگا اسکو گرفتار کر لائین چوبدارون نے بدیع الملک سے آکر عرض کی بدیع الملک نے فرمایا اب اسکے تعاقب
مین جانا بیکار ہی اسی کی وجہ سے یہان ٹھہرے ہوئے تھے اب مرحلہ صفیہ پر چلنا ہوگا چوبدارون نے پہلوانونکو آکر اطلاع دی

سب لوگ اپنے ٹھکانے پر آئے ایک روز اور بدیع الملک نے وہان قیام فرمایا دوسرے دن سب لشکر کو مع پہلوانون کے ہمراہ لیکر جانب مرحلۂ صقیہ کوچ کیا ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا ؛

اب کیفیت دولاب کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب میدان جنگ سے پلٹ کے اپنے یہان آیا تو اسنے جملہ لشکریون کو بلا کے کہا کہ طلسم کشا ہی مقابلہ کرنیکو کیا کم تھا اور اب تو اسکے یہان تین پہلوان چلے گئے اسکو اور زیادہ قوت ہوگئی اب اس سے مین کیونکر جنگ کرسکونگا بہتر یہ ہی کہ آج رات کو یہانسے نکل چلو اور جسطرح بن پڑے اپنے تئین جلد خدمت سلطان مین پہونچاؤ مین سلطان سے سب کیفیت یہانکی بیان کرونگا وہ اور کوئی انتظام کرینگے گردستان سے اور پہلوان بلائینگے اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر آؤنگا اسوقت طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا لشکریون نے اسکی بات کو قبول کیا سر شام سے سب نے انتظام کردیا سو سو دو دو سو جانے لگے نصف شب تک تمام لشکر چلا گیا سب کے بعد دولاب بھی پیادہ پا دوڑتا ہوا روانہ ہوا ایک جگہ مقرر کرلی تھی وہان سب لشکر جاکر ٹھہرا دولاب بھی جب وہان جاکر پہونچا دم بھر وہان نہ ٹھہرا لشکر کو ساتھ لیکے آگے بڑھا تیسرے روز قیصر صاف باطن کے یہان پہونچا اپنی اطلاع کرائی چوبدارون نے قیصر سے آکر کہا کہ دولاب کو دسینہ آیا ہی کچھ حضور سے عرض کرنیکی ضرورت ہی اگر تشریف لیچلیے تو وہ کچھ آپسے کہے قیصر اُٹھا چوبدارون سے پوچھا دولاب کچھ خوش حال آیا ہی سب نے جواب دیا سر زخمی ہی حیران و پریشان معلوم ہوتا ہی قیصر نے کہا معلوم ہوتا ہی آپسمین کسی سے فساد ہوا ورنہ اور کسکی مجال تھی جو اُسکو زخمی کرسکتا چوبدارون نے کہا اسکی حقیقت ہمکو نہین معلوم ہی آپ تشریف لیچلیےگا تو البتہ حال معلوم ہوگا قیصر چوبدار سے یہ باتین کرتا ہوا دولاب کے قریب آیا دولاب کی جو حالت دیکھی دنگ ہوگیا کہا اے دولاب یہ تمھاری کیا حالت ہی دولاب نے قیصر کو سلام کیا کہا کیا عرض کرون طلسم کشا کے ہاتھ سے یہ حالت ہوئی اگر مین نہوتا تو طلسم کشا ابتک لعل لیچکا ہوتا مگر مین نے تنہا چار دن تک طلسم کشا سے مقابلہ کیا اور جو تین پہلوان میرے ہمراہ تھے وہ طلسم کشا کے شریک ہوگئے انکو طلسم کشا نے زیر کرکے مسلمان کرلیا مین نے تین دن تک چار لاکھ فوج سے مقابلہ کیا اپنے برابر کے چار پہلوانون سے وار روکے بہت سی فوج طلسم کشا کی زخمی کی نصف سے زیادہ قتل ہوگئے طلسم کشا بھی میرے ہاتھ سے بہت زخمی ہوا مین نے تو قتل ہی کرڈالا تھا لیکن اور لوگ درمیان مین آگئے طلسم کو اٹھا لیگئے پھر تن تنہا [illegible] اور سب پہلوانو سے مقابلہ پڑا اُن لوگون نے مجھکو زخمی کیا طلسم کشا مجبور ہوکر فرار ہوگیا کچھ لشکر جو اسوقت میدان مین باقی رہگیا تھا وہ امان طلب ہوا مین نے سبکو امان دی اُن لوگون نے ملکر میری اطاعت قبول کی شب کو وہ سب لوگ بھی بھاگ گئے مین نے کئی روز تک ان سب کو تلاش کیا کہین اُنکا نشان نہ پایا اور فوج بھی میرے ساتھ بہت کم تھی اب آپ گردستان سے جن جن پہلوانون کو مین کہون انھین بلایئے اور فوج میرے ساتھ کیجیے مین پھر جاؤن طلسم کشا کو تلاش کرکے گرفتار کرون قیصر نے کہا دولاب تمنے بڑا کام کیا کسکی مجال تھی جو اس مرحلۂ عظیم کو سر کرتا مگر طلسم کشا انسان ہی یا از قوم جنی جان ہی ایسے ایسے پہلوان نامی کو یون زیر کیا بشر کا تو مقدور نتھا جو انکو زیر کرلیتا دولاب نے کہا وہ لوگ انتہا کے زبردست تھے اور طلسم کشا کے صاحب ہمت ہونے مین شک نہین ذرا سے کرتے پرتے اُن لوگون نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کی قیصر نے کہا جن پہلوانون کو تم کہو مین ابھی بلاؤن دولاب کو دسینہ نے کہا آپ کیرتک فیل پیشانی اور ارشنگ بالا قامت کو بلایئے گا چار پہلوان [illegible] ہین گرگین درست چنگال انکو مثل اپنے جانتا ہی ورزشگاہ گرگین مین جسقدر آلات ورزش ہین وہ سوا [illegible] کے اور کوئی نہین اُٹھا سکتا قیصر نے کہا اُن چارون کے نام بتاؤ مین انکو بھی طلب کرون دولاب نے [illegible] قیصر نے کہا میرے بلانے سے چلے آئینگے تم اُنکے نام بتاؤ دولاب نے کہا اخوان آہن خوار اور تہلیل سنگ ہندی اور شہر ماہان گران گوش اور نہرال شاخ سندیہ چار پہلوان گرگین درست چنگال سے کم نہین ہین اگر آپ بلایئے گا تو وہ ہرگز [illegible]

کہ ہمارے واسطے باعث ذلت ہے ہم نہ آئینگے قیصر نے کہا مین ابھی نامہ گرگین کے پاس بھیجتا ہون دیکھون وہ کیا جواب لکھتا ہے دولاب
نے کہا جلد نامہ روانہ کیجیے ایسا نہو طلسم کشا مرحلہ صفیہ تک پہونچ جائے اور اس مرحلے کو بھی شکست کرے قیصر نے کہا اب کئی
مرحلہ اور باقی رہگیا ہے دولاب نے کہا کل سب مرحلے شکست ہوے قیصر نے کہا اگلی بار آپ لوگ بے طلسم کشا کے گرفتار کیے واپس
نہ آیئے گا دولاب نے کہا مین اُسکے بھاگ جانیسے ایسا مجبور ہوگیا ورنہ مین اُسکو گرفتار کرلاتا قیصر نے کہا اگلی بار جا کر گرفتار
کرلانا یہ کہکر بارہ دری کے اندر آیا میر منشی کو بلایا جب منشی آیا قیصر نے کہا ایک نامہ گرگین درشت چنگال کو تحریر کرو مضمون
اسکا یہ ہو کہ جو پہلوان آپنے بڑے دعوی سے بھیجے تھے وہ سب طلسم کشا سے زیر ہوگئے اور سب نے اطاعت طلسم کشا قبول کی اپنے
مذہب بھی تبدیل کیے سواے دولاب کے اور سب بزدلے تھے دولاب نے بڑا کام کیا سب سے تنہا لڑا اب آپکو لازم ہے کہ اس
خط کے دیکھتے ہی یا تو سب پہلوانون کو اپنے ہمراہ لیکر خود تشریف لائیے نہین تو گیر تنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بالاقامت
اور اخوان آہن خوار اور مہلیل سنگ بند اور شریان گران گوش اور زہرل شاخ بلند کو یہان بھیج دیجیے جب تک یہ لوگ نجائینگے
لڑائی فتح نہوگی منشی نے اس مضمون کا نامہ لکھا جب نامہ تمام ہوا قیصر نے ایک قاصد کو بلایا نامہ دیکر روانہ کیا اپنے وزرا کیطرف
متوجہ ہوا کہا طلسم کشا نے آفت بپا کر دی تین پہلوان جو دیکھنے مین دولاب سے کہین زیادہ معلوم ہوتے تھے انکو زیر کیا اگر دولاب
مقابلہ نکرتا تو سب طلسم کشا کو لوح تک لیجاتے اور طلسم کشا لوح حاصل کرلیتا اب تک خاص طلسم مین مقابلہ کرنیکو آ گیا ہوتا وزرا نے
کہا حضور آپ تو بادشاہ ہین آپکی فہم و ذکا کو ہم لوگ نہین پاسکتے ہین مگر تعجب کی بات ہے کہ ایک طلسم کشا نے تین پہلوانان نامی کو جو
دولاب سے کہین زیادہ تھے زیر کرلیا اور سب ملکر دولاب سے لڑے اور اسکو زیر نکرسکے یہ بات بالکل خلاف معلوم ہوتی
ہے دولاب کا قول بایہ اعتبار نہین معلوم ہوتا ہے یہ شکست فاش اُٹھا کر آیا ہے قیصر نے کہا مجھے جیسا کچھ اسنے کہا مین نے اُسے
صحیح جانا وزیرون نے کہا اسکے دریافت کرنیکو گنجینہ جمشید سے بڑھکر دوسری چیز نہین ہے اس مین سب آپ کو اختیار ہے جس خداوند سے
چاہیے گا دریافت فرمائیے گا قیصر نے کہا یہ تو مین بھی جانتا ہون کہ گنجینہ سے بڑھکر دوسری چیز نہین ہے مگر مین خائف ہون ایسا
نہو کہ خداوند صندوقچے سے نکلکر پھر کوئی آفت بپا کرین تو مین کیا کرسکتا ہون وزرا نے کہا آپ خداوند جمشید کو نہ پکاریے گا خداوند
سامری سے تحقیق فرمائیے گا قیصر نے کہا مین تو اس بات کی قسم کھا چکا ہون کہ جب تک طلسم کشا کو قتل نکرلونگا تب تک گنجینہ جمشید
نہ کھولونگا وزرا نے کہا یہ اور بُری بات ہے سب خداوند یہی سمجھینگے کہ اب انکے دل مین ہماری طرف سے غبار آیا قیصر نے جواب دیا کہ خداوند پر
سب حال آئینہ ہوتا ہے وہ ہر ایک کے دل کا حال بخوبی جانتے ہین میرے دل کی کیفیت سے بھی ضرور آگاہ ہونگے وزرا نے کہا آپ
گنجینہ منگائیے دیکھیے تو اب سبکی مزاج کی کیا کیفیت ہے قیصر نے مجبور ہو کر ملازمین کو بلایا گنجینہ جمشیدی منگایا صندوقچہ کھولا
کہا یا خداوند سامری اسوقت آپ سے کچھ ضروری امور تحقیق کرتا ہون باہر تشریف لائیے ایک پتلا یاقوت سرخ کا صندوقچے سے
باہر آیا کہا اے قیصر کیا کہتے ہو قیصر نے کہا دولاب کوہ سینہ طلسم کشا سے شکست کھا کے آیا ہے یا شکست دیکے آیا ہے اور اب
طلسم کشا کہان ہے اور کس حال مین ہے پتلے نے گردن جھکائی دیر کے بعد کہا اے قیصر دولاب طلسم کشا کے خوف سے بھاگ
آیا ہے اور طلسم کشا اب مرحلہ صفیہ پر پہونچا چاہتا ہے کل مرحلہ صفیہ کو شکست کرکے راستہ صاف کر دیگا یقین ہے دو ایک روز
وہان مقیم ہو کے گلزار کہکشان کی طرف جائے اور وہان بھی جنگ عظیم برپا کرے طلسم کشا فتح کرکے لوح حاصل کرے سب کام
درست ہون خاص طلسم مین آئے بڑے بڑے مصائب اُٹھائے آخر طلسم کو فتح کرے اور اپنی راہ لے قیصر نے کہا یا خداوند
جو چاہے آپ کرین پتلے نے کہا اے قیصر ایک شرط سے ہم تیری مدد کرتے ہین اگر تو ہمارے کہنے سے اس امر کی کوشش کرے اور وہ مجھکو
ممکن ہو جائے تو ہم طلسم کشا کو ایک دم مین مع لشکر فنا کردین قیصر نے کہا فرمائیے مین بسر و چشم بجا لاونگا پتلے نے کہا تو جمشید کو
راضی کر جبتک جمشید راضی نہوگا ہم لوگ تیری مدد نکرینگے قیصر نے کہا یا خداوند وہ مجھسے زبردستی خفا ہوگئے ہین مین نے تو کوئی خطا بھی انکی

نہین کی پتلے نے کہا اب تیرے مزاج مین خودی پیدا ہو گئی ہی اور خودی جمشید کو بالکل ناپسند ہی بلکہ ہم لوگ بھی ناپسند کرتے ہین اس خودی کو اپنے دل سے دور کر اور خداوندونکے قول کو سچا جان جب تک یہ بات تیرے دلمین پیدا نہو گی ہم لوگ تجھسے راضی نہونگے قیصر نے کہا مین نے خودی کو اپنے دل سے دور کیا اور آپکی بات کا یقین ہوا پتلے نے کہا جمشید کو بلا اُسکو سجدہ کر جب وہ تیرے گناہ عفو کریگا تو ہم لوگ بھی تجھسے راضی ہونگے قیصر نے کہا یا خداوند جمشید جلد تشریف لائیے مین آپکو سجدہ کرونگا قیصر یہ کہکر خاموش ہوا صندوقچہ سے کوئی باہر نہ آیا پھر قیصر نے آواز دی کوئی صندوقچے سے باہر نہ آیا سات بار قیصر نے پکارا کچھ جواب نہ پایا مجبور ہو کے کہا یا خداوندسامری اب آپ میری سفارش کرین اور اپنے ہمراہ خداوند جمشید کو لائین پتلے نے کہا اے قیصر مجھے تیری عجز پر رحم آتا ہی دیکھ جمشید کے پاس جاتا ہون اگر وہ راضی ہوا تو لاتا ہون یہ کہکے وہ پتلا صندوقچے مین گیا تھوڑی دیر کے بعد اپنے ساتھ الماس کے پتلے کو لیکر نکلا قیصر نے سجدہ کیا کہا یا خداوند جمشید آپ مجھسے اسقدر آزردہ ہوئے کہ مین نے سات بار خدمت والا مین عرض کی اور آپ تشریف نہ لائے الماس کے پتلے نے کہا تو نے کام ہی ایسا کیا تھا مین تو ہرگز تیری عفو تقصیر نکرتا مگر مجبور ہو گیا اب کیا کہتا ہی میرے قول کو ہمیشہ صحیح جانیگا قیصر نے ہاتھ باندھ کے کہا یا خداوند مین آپکے کلام کو ہمیشہ صحیح جانتا تھا اور صحیح جانونگا پتلے نے کہا اب یہ نہ کہنا کہ طلسم کو کوئی فتح نہین کر سکتا ہی قیصر نے کہا یا خداوند جسکو آپ قوت طلسم کشائی مرحمت فرمایئے وہی طلسم کو فتح کرے پتلے نے کہا اب اپنا مقصد بیان کر قیصر نے کہا مین چاہتا ہون کہ طلسم میرا باقی رہے اور طلسم کشا اسیر ہو جائے پتلے نے کہا طلسم تیرا باقی رہیگا اور طلسم کشا اسیر ہو جائیگا قیصر نے کہا اب مجھے اطمینان ہو گیا آپکی رای ہو تو مین نے گردستان سے پہلوان بلائے ہین انکو طلسم کشا کے مقابلے کیواسطے روانہ کرون پتلے نے کہا ضرور ان پہلوانون کو طلسم کشا کی اسیری کیواسطے بھیجدے ہم انمین اس قسم کی قوت پیدا کر دینگے کہ وہ طلسم کشا کو اسیر کر کے تیرے پاس لائینگے قیصر نے کہا اب طلسم کشا کب تک اسیر ہو جائیگا پتلے نے کہا اس تحقیق کی تجھے کیا ضرورت ہی جب ہمارے مزاج مین آئے گا اُسکو گرفتار کرا دینگے قیصر خاموش ہو رہا پتلے صندوقچہ کے اندر گئے قیصر نے ملازمون سے کہا گنجینہ رکھ آؤ ملازمین گنجینہ جمشیدی اُٹھا کر لیگئے قیصر نے کہا اب مجھے اطمینان ہو گیا وزرا نے کہا اگر ہم عرض نکرتے تو آپ اس وقت بھی گنجینہ جمشیدی طلب نکرتے سب خداوند اسیطرح آزردہ رہتے قیصر نے کہا تم لوگون نے بہت اچھی صلاح دی تھی مین بہت خوش ہوا اب طلسم کشا ضرور گرفتار ہو جائیگا مگر دولاب نے جو اسقدر زیادہ گوئی کی ہی اسکی کیا سزا ہی وزرا نے کہا اسکی نسبت آپکو اختیار ہی جو جی چاہے سزا دیجیے قیصر نے کہا مین ابھی ایک نامہ اور گرگین کو لکھتا ہون اُسمین سب کیفیت دولاب کی تحریر کرونگا گرگین اسکو بلا کر سزا دیگا اسکو سب پہلوانون مین ذلیل کریگا آیندہ اس سے ایسی حرکت نہو گی وزرا نے کہا یہ بات بھی خوب ہی قیصر نے اسیوقت ایک نامہ لکھوایا کیفیت دولاب کی اس نامہ مین تحریر ہوئی جب نامہ ختم ہوا قیصر نے ارسطو وزیر کو دیا کہا یہ جا کر دولاب کو دو اور میری طرف سے کہنا کہ تمھین اب اپنے شہر مین جانا چاہیے تمنے بڑی نیک نامی کا کام کیا ہی اب تمھین تکلیف مقابلہ نہین دیجائیگی اور یہ نامہ گرگین درشت چنگال کو اپنے ہاتھ سے دینا تمھارے واسطے بڑا مرتبہ ہوگا ارسطو نظیر اس نامہ کو لیکر باہر آیا دولاب کو نامہ دیکر سب کیفیت زبانی کہی دولاب تو یہ چاہتا ہی تھا کہ اب مین مقابلے کے واسطے نہ بھیجا جاؤن شب و روز اسی فکر مین تھا کہ کوئی تدبیر ایسی نکالون کہ اپنے شہر مین جا کر رہون ارسطو نظیر نے جو اسکو یہ خبر دی دولاب خوش ہو گیا سب کے دکھانے سنانے کو کہا میری طرف سے عرض کرو کہ مین نے طلسم کشا کو اسیر کئے ہوئے نہ جاؤنگا اور مجھے کسی قسم کی تکلیف نہو گی ارسطو نظیر نے کہا اب تمھین اس کہنے کی کیا ضرورت ہی سلطان منظور نکرینگے تم یہان سے جاؤ تمھارے واسطے وہان بھی اسباب راحت مہیا کیا جائیگا بعد گرگین کے تم اس شہر کے حاکم سمجھے جاؤگے اس نامے مین سلطان نے تحریر کر دیا ہی دولاب نے خوشی خوشی وہ نامہ لیا سب سے رخصت ہوا جو چار ہزار جوان اسکے ہمراہ تھے وہ اسکے ساتھ ہو لیے دولاب تنہا گردستان کو روانہ ہوا خوشی کے مارے اسقدر جلد گیا کہ ایک شب و روز

مین گرگستان پہونچا سب نے دیکھا دولاب خوشی خوشی آتا ہی پہلوانون نے کہا دولاب تم کہان سے آتے ہو دولاب نے کہا مین سلطان کے یہان سے آتا ہون میری عزت بڑھائی ہی بعد گرگین درشت جنگال کے یہان کی حکومت مجکو عطا فرمائی ہی اور مین نے بھی تو وہ کارنمایان کیا ہی جو کسی سے نہو سکتا لوگون نے پوچھا ای دولاب کیا کام کیا دولاب نے جواب دیا جسکو سننا منظور ہو میرے ہمراہ آئے مین گرگین درشت جنگال کے پاس جاتا ہون سب کیفیت اپنی بیان کرونگا ایک نامہ سلطان کا لایا ہون وہ بھی دکھاؤنگا جس نے سنا وہ اسکے ساتھ ہوا گرگین کے مکان تک آتے آتے مجمع کثیر دولاب کیساتھ ہوگیا دولاب گرگین کے مکان کے اندر اسوقت آیا جسوقت نامہ دار قیصر نے جاکر نامہ گرگین کو دیا تھا ہنوز گرگین اس نامے کو پڑھنے نہ پایا تھا کہ دولاب پہونچا گرگین کو دیکھکر برابر والونکی طرحسے سلام کیا پاس جاکے بیٹھ گیا گرگین کو اسکی دونون باتین بہت بری معلوم ہوئین کہا ای دولاب کیا تجکو خلل دماغ ہوگیا ہی جو میرے برابر آکے بیٹھا ہی دولاب نے کہا ابتو نے سمجھے یہ کلمہ منہ سے نکالا اگر ایکبار کوئی بات اسطرح کی زبان سے نکالوگے تو جواب پاؤگے تمھین نہین معلوم ہی مجھے سلطان نے بعد تمھارے اس شہر کا حاکم کیا ہی اور سند نامہ تمکو دیا ہی یہ کہکے نامہ گرگین کو دیا اور نامہ دار قیصر جو سامنے کھڑا تھا اسکی طرف مخاطب ہوکے کہا تم اپنے ہمراہ پہلوانونکو لیتے جاؤ مین ابھی بلائے دیتا ہون گرگین نے کہا ای دولاب تامل کرو مین نامہ تو پڑھ لون دولاب نے کہا تامل کیسا سلطان کے کام مین تاخیر کرنا اچھا نہین گیرنگ دار شنگ و اخوان و سہیل و شہریان و زہرال کو جلد بلاؤ اور ابھی روانہ کردو گرگین نے کہا یہ پہلوان نہین جائینگے دولاب نے کہا میرے حکم سے جائینگے آپ میرے حکم کو نا سوخ نہین کرسکتے گرگین نے کہا مین نامہ تو پڑھ لون دولاب نے کہا تم نامہ پڑھا کرو مین پہلوانون کو بلواتا ہون گرگین نے کہا ای دولاب اتنا تو کہو کہ تمھین کیون یہان کا حاکم کیا دولاب نے کہا مین نے کام ہی ایسا کیا ہی جو تمھارے یہان کے بڑے بڑے پہلوان گئے تھے وہ سب طلسم کشا سے زیر ہوگئے جب میری باری آئی مین نے لشکر طلسم کشا تباہ کردیا نصف سے زیادہ کو قتل کیا اور دو تین پہلوانونکو زیر کیا طلسم کشا کو زیر کیا سب نے میری اطاعت قبول کی مگر سب مکار تھے شب کو بھاگ گئے مین نے بہت تلاش کیا کسیکا پتہ نہین ملا گرگین نے کہا اس خط مین شہنشاہ نے جو کچھ لکھا ہوگا وہ سچ ہوگا مین خط پڑھ لون تو تجسے کلام کرون دولاب نے کہا تمھین میری بات کا یقین نہین آتا ہی اگر اسکے خلاف ہو تو تمھین میرے حق مین اختیار ہی جو چاہے سزا دینا اور اگر میرا بیان صحیح نکلا تو مین تمھین جو چاہونگا سزا دونگا گرگین نے کہا مین نے اس شرط کو قبول کیا یہ کہکے نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا جب نامہ پڑھ چکا تو کہا ای دولاب واقعی تم نے وہ کام کیا جو میرے یہان کے ایک پہلوان سے نہوتا اور نہ مجھسے ہوسکتا تھا مگر اپنی ثنا و صفت تو پڑھو کہ تمھین سلطان کیا کیا لکھتے ہین مگر آواز بلند پڑھنا کہ یہ جو انبوہ کثیر تمھارے ساتھ آیا ہی یہ بھی تمھارے صفات سے واقف ہوجائے دولاب نے نامہ گرگین کے ہاتھ سے لیا دیکھا تو اس مین خلاصہ کیفیت جو جنگ مین گذری تھی وہ تحریر ہی دولاب بہت شرمندہ ہوا کہا ای گرگین تم نے نامہ بدل لیا نامہ اصلی جو تھا وہ تم نے اپنے پاس رکھ لیا یہ کوئی اور نامہ مجکو دیا ہی گرگین کو اسکی بے ادبی پر پہلے ہی غصہ آیا تھا اور نامہ دیکھکر اور زیادہ آتش غیظ بھڑک گئی تھی دولاب اسکے پاس تو بیٹھا ہی تھا گرگین سے صبر نہوا ایک طمانچہ دولاب کو مارا دو سر اسکا اُڑ گیا دولاب گر کر تڑپنے لگا گرگین نے اپنے ملازمین سے کہا اسکا لاشہ لیجا کر کسی صحرا مین پھینک دو کہ طعمہ درندگان ہوجائے ملازم گرگین دولاب کی لاش اٹھالیگئے گرگین نے قیصر کا نامہ اول پڑھا اسمین دولاب کی تعریف لکھی تھی اسکو تعجب ہوا قاصد سے پوچھا قاصد نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ نجیبہ جمشیدی سے حال دریافت کیا ہوگا اس لیے اسکو آپکے پاس بھیجا گرگین نے کہا سچ ہی یہی بات ہوگی یہ کہکر اسنے کہا طلسم کشا کوئی بڑا قوی ہیکل جوان ہی جو ایسے ایسے پہلوانونکو تنہا زیر کرتا ہو یا ساحر ہو کیا بات ہی قاصد نے کہا طلسم کشا مسلمان ہی اور مسلمانون مین سحر بالکل حرام ہی قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ طلسم کشا صاحب قوت ہی فنون جنگ سے بھی ماہر ہی گرگین نے کہا مین اب پہلوانونکو نہین بھیجونگا گیرنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت کو

بھیجے دیتا ہون اگران دونون پہلوانون کو بھی طلسم کشا نے زیر کیا تو پھر مین خود مقابلے کو چلونگا یہ کہکر اُسنے اُسیوقت گیرنگ فیل پیشانی اور ارژنگ بلندقامت کو بلایا نامہ دار کے ہمراہ کرکے اُسیوقت روانہ کیا دونون پہلوان نامہ دار کے ہمراہ روانہ ہوے تیسرے روز قیصر کے یہان آکے پہونچے نامہ دار قیصر کے پاس آیا قیصر نے کہا کیا کیفیت گذری پہلے تو نامہ دار نے سب حال دولاب کا بیان کیا بعد اُسکے کہا کہ گیرنگ فیل پیشانی اور ارژنگ بلندقامت کو گرگین درشت چنگال نے ہمراہ کیا ہے اور عرض کی ہے کہ اگر انکو بھی طلسم کشا زیر کریگا تو مین اپنے سب پہلوانون کو لیکر اور آپکے لشکر کو ساتھ لیکر طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا قیصر نے کہا اب انکے مقابلہ کی ضرورت نہوگی خداوند نے وعدہ فرمایا ہے یہی دو پہلوان طلسم کشا کو کافی ہونگے مین آج ہی انکو لشکر دیکر روانہ کرتا ہون یہ کہکر اپنے وزرا کو ساتھ لیکر باہر آیا دیکھا دو پہلوان قوی ہیکل ایک جا بیٹھے ہین قیصر نے وزرا سے کہا یہ پہلوان اُن لوگون سے بھی زبردست ہین وزرا نے کہا یہ خاص خاص پہلوان ہین انسے کون مقابلہ کرسکتا ہے قیصر نے کہا اب طلسم کشا کو معلوم ہوگا تین چار پہلوانونکو زیر کرکے بہت مغرور ہوگیا ہے ان لوگون سے کیونکر مقابلہ کریگا وزرا نے کہا انکو آج ہی روانہ کر دیجیے قیصر نے کہا ایکدن ان لوگونکو یہان مہمان رہنے دو کل روانہ کرونگے وزرا خاموش ہو رہے قیصر نے دونون پہلوانون کی دعوت کا سامان کیا ایک شب و روز اُنکو مہمان رکھا دوسرے دن لشکر گران اُنکے ہمراہ کرکے روانہ کیا وہ ایک رہبر بھی ساتھ کیے سب سے کہدیا کہ طلسم کشا مرحلہ صفیہ پر گیا ہے وہین ان لوگون کو بھیجا پہلوان روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی ملاحظہ فرمائیے

کہ شاہزادہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوا دوسرے روز مرحلہ صفیہ پر پہونچا بدیع الملک سے بیران و عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار سامنے جو قلعہ دکھائی دیتا ہے یہی مرحلہ صفیہ ہے آپ لشکر یہین ٹھہرائیے اتنا فاصلہ رہنا بہت اچھا ہے بدیع الملک نے لشکر روکا بارگاہین استادہ ہوئین شہزادہ بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے عنبر نگار اور بیران بدیع الملک نامدار کی خدمت مین حاضر ہوے بدیع الملک نے دونون حکیمون کو بلاکر اپنے پاس بٹھایا بیران نے عرض کی اے شہریار مرحلہ صفیہ کا حاکم صفیہ آئینہ قلب ہے اگر آپ اس کو ایک نامہ تحریر فرمائیے اور اپنی کل کیفیت لکھیے کہ مین نے یون مرحلہ جات کو شکست کیا تو کیا عجب ہے کہ وہ آپکی اطاعت بخوف قبول کرے کیونکہ وہ مرحلہ ان سب مرحلون سے چھوٹا ہے اور حاکم وہان کا صفیہ آئینہ قلب مرد ضعیف و صاحب تجربہ ہے اگر وہ آپکی اطاعت قبول کریگا تو اس طلسم کا مفصل حال اُسکے ذریعہ سے دریافت ہو جائیگا بدیع الملک نے اسی وقت نامہ تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے صفیہ آئینہ قلب مین نے تین مرحلے فتح کیے دو کے حاکم میرے ساتھ اسوقت موجود ہین اور مرحلہ سوم کے حاکم کو میرے ایک رفیق نے قتل کیا مجکو گلزار کہکشان تک جانا ضرور ہے اگر تم مجھے راستہ دو تو بہت اچھی بات ہے مین گلزار کی طرف چلا جاؤن یہ نامہ لکھکر ایک نامہ دار کو دیا اور جانب مرحلہ روانہ کیا نامہ دار مرحلے کے قریب پہونچا عجائب و غرائب دیکھے نامہ دار نے وہان کے باشندون سے کہا مین نامہ لیکر آیا ہون صفیہ آئینہ قلب تک جانا چاہتا ہون لوگون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا تمھین اپنے ہمراہ لیجائینگے یہ کہکر وہ لوگ مرحلے کے اندر گئے صفیہ کو خبر کی صفیہ نے کہا نامہ دار کو میرے پاس لاؤ پھر وہ لوگ باہر آئے نامہ دار کو اپنے ساتھ لیگئے نامہ دار نے دیکھا باغ نہایت پرتکلف ہے مگر ہر شجر مین ثمر وگل کے مقام پر شیشے کے پھول پھل معلوم ہوتے ہین نامہ دار یہ کیفیت دیکھتا ہوا آگے بڑھا جو لوگ اُسکو لینے اپنے ہمراہ گئے تھے وہ ایک بارہ دری کے اندر گئے نامہ دار سے کہا تم ابھی یہین ٹھہرو نامہ دار وہین ٹھہرا وہ لوگ تھوڑی دیر کے بعد اندر سے آئے اُسکو اپنے ہمراہ اندر لیگئے نامہ دار نے بارہ دری کو پرتکلف پایا دیکھا ایک مرد ضعیف تاج سر پر رکھے بیٹھا ہے گرد مصاحبان ضعیف موجود ہین سب سے باتین کر رہا ہے نامہ دار کو دیکھکر بلایا بیٹھنے کا اشارہ کیا نامہ دار نے نامہ دیا صفیہ نے نامہ پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی اُسی وقت قلمدان طلب کیا جواب نامہ کا اس طور سے لکھا کہ اے طلسم کشا ایک نامہ آپکا میرے پاس آیا معلوم ہوا کہ آپنے تین مرحلے فتح کیے مگر مین آپکو راستہ کیونکر

دیسکتا ہون اگر آپ اس مرحلے کو بھی فتح کرین تو آپکو اختیار ہے گلزار کہکشان کی طرف جائین جبتک میرا مرحلہ باقی ہے آپ گلزار
کی طرف تشریف نہین لیجا سکتے ہین بلکہ مین آپکو یہ راے دیتا ہون کہ آپ واپس جائین میرے مرحلے کیطرف نہ آئین کو یہان
عجائبات بہت کم ہین مگر اور مرحلون سے میرا مرحلہ بہت سخت ہے آپ اس مرحلے کو مختصر تصور نفرمائیے آیندہ جو آپکی خوشی ہو یہ لکھکر
نامہ دار کو نامہ دیا نامہ دار روانہ ہوا بدیع الملک نامدار کی خدمت مین حاضر ہو کر جواب نامہ نذر کیا شہزادہ بدیع الملک نے
نامہ کے جواب کو پڑھا بیران اور عنبر نگار کو بلا کر نامہ دکھایا عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار یہ سب آپکے روکنے کے واسطے
لکھا ہے معمولی عجائبات اسکے یہان ہین اور لشکر بھی زیادہ نہین ہے بدیع الملک نے کہا ہمین کسی بات کا خوف نہین کل وہان چلینگے
عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار ہمین جاتے ہی وہان کے عجائبات کو دفع کر دونگا اگر وہ لشکر کو لیکر نکلیگا تو دیکھا جائیگا بدیع الملک
نے شب بھر اسی جا قیام کیا صبح کو نماز سحر ادا کرکے مع لشکر آگے بڑھے صفیہ آئینہ قلب نے بھی اپنے یہان انتظام کر لیا تھا اسکا
لشکر بھی تیار تھا بدیع الملک نامدار جب قریب مرحلے کے پہونچے عنبر نگار نے عجائبات کو دفع کیا بدیع الملک آگے بڑھے
صفیہ آئینہ قلب لشکر لیے موجود تھا لشکر کو اشارہ کیا لشکر نے بدیع الملک کو روکا بدیع الملک نامدار تلوار میان سے
کھینچ کر لشکر صفیہ پر جا پڑے بدیع الملک کی فوج نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ تلوارین کھینچکر جا پڑے کچھ دیر بھی نہوئی کہ
لشکر صفیہ گریزان ہوا شہزادہ بدیع الملک صفیہ آئینہ قلب کے پاس پہونچے صفیہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے صفیہ اب کیا ارادہ
ہے صفیہ نے کہا اے طلسم کشا مین تیری اطاعت قبول کرتا ہون بدیع الملک نامدار نے صفیہ کو کلمہ پڑھایا مسلمان کیا
صفیہ بدیع الملک کو اپنے مکان مین لے گیا بڑی خاطر سے پیش آیا عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف رکھیے بدیع الملک
نے انکار کیا صفیہ نے بہت بہت کہا اگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ ہمین تخت و تاج کی ضرورت نہین ہے اگر
ایسا ہی چاہتے تو بہت سے شہر اپنی زیر حکومت ہوتے ہر اقلیم سے خراج لیتے مگر ہمین تمناے سلطنت نہین صفیہ مجبور ہو کر خاموش ہوا
بدیع الملک تخت سے الگ تشریف فرما ہوے سب سردار بھی بیٹھے صفیہ نے تین دن تک شہزادہ بدیع الملک کو اپنے یہان مہمان رکھا
چوتھے روز شاہزادہ نے کہا اے صفیہ اب ہمین جانے دو ابھی مرحلہ سخت درپیش ہے گلزار کہکشان کی طرف جاتا ہے لوح لاتا ہے
صفیہ نے عرض کی یہ خادم ضعیف بھی ہمراہ چلے گا غلام کو اس طلسم کے ہر ایک راز سے آگاہی ہے جب یہ طلسم بنا ہے تو مین نے
اسکی بنا مین شراکت کی تھی مگر مین بجنبہ وجوہ گوشہ نشین ہو گیا تھا قیصر میرا ادب کرتا ہے کبھی اسنے کسی کام کیواسطے مجھسے نہین
کہا مین نے جو اپنا مکان یہان بنایا تھا اس سے یہ مراد نہ تھی کہ یہ مرحلہ سمجھا جائے بلکہ اپنی حفاظت اور تفریح کیواسطے کچھ عجائبات بنائے
تھے بیران اور عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار صفیہ آئینہ قلب استاد طلسم مشہور ہین مگر نہین معلوم کیا سبب ہے جو یہ اپنے کمال کو
ظاہر نہین کرتے اگر ایسا ہوتا تو کسیکی مجال نتھی جو انکے عجائبات کو رد کرتا یہ اس طلسم کے بانی تصور کیے جاتے ہین صفیہ نے کہا اے
عنبر نگار تمھین اسکی کیفیت نہین معلوم ہے مین اب خلاصہ بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ مین ہمیشہ سے خدا کو واحد و قادر جانتا ہون
اور یہان جن جن لوگون نے عجائبات و غرائبات بنائے ہین انکا قول یہ ہے کہ خدا ہمارے اوپر قادر نہین ہے حیات و ممات کسی کے قبضے
مین نہین جو ہمارے مزاج مین آتا ہے وہ ہم کرتے ہین اسکے علاوہ انکے خیالات اور اور قسم کے ہین بعض لوگ پونے دو سو کو مانتے ہین انکو
اپنا خداوند جانتے ہین مین ان سب باتون سے بری ہون خدا کو قادر توانا جانتا ہون ہمیشہ اسکے قدرت پر بھروسا رکھا مجھے یقین ہے
کہ جبتک اس کا فضل شامل ہے اسوقت تک کوئی میرے واسطے برا بات نہین کر سکتا ہے اور اب اس اعتقاد کو ترقی ہوگئی اسوجہ
سے کبھی کوئی چیز ایسی نہین بنائی جس سے اپنی حفاظت کر سکتا بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے صفیہ کیا تم پیشتر سے مسلمان تھے
صفیہ نے عرض کی مین بخوف اپنے تئین پوشیدہ کیے تھا اب خدا نے اپنا فضل کیا آپکو یہان بھیجا میرا انجام بخیر ہو گیا اب اس عمر دو روزہ کو
سایہ دامن دولت مین بسر کرون گا حضور سے یہ وصیت ہے کہ جب غلام کا طائر روح قفس تن سے پرواز کرے حضور اپنے ہاتھ

سے غلام کے دفن وکفن کا انتظام فرمائین کہ گناہ اس عاصی کے بخشے جائین شہزادہ بدیع الملک صفیہ کی باتون سے بہت خوش ہوئے تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب عرصہ ہوا بدیع الملک نامدار نے کہا اے صفیہ آئینہ قلب اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہماری رائے یہ ہے کہ تم یہان رہو ہمین رخصت کرو تم ضعیف ہو مسافت سفر کے متحمل نہوگے صفیہ نے عرض کی اے شہریار بھلا یہ ہوسکتا ہے کہ مین دامن دولت کو چھوڑدون اب تا زیست قدم سے جدا نہونگا بدیع الملک نے فرمایا جب ہم طلسم کو فتح کرینگے اور اپنے لشکر کو لیکر صاحبقران زمان کے پاس جائینگے تمھین بھی ہمراہ لے لینگے صفیہ نے عرض کی آپ میری ضعیفی پر خیال نفرمائیے مین جوانون سے ہمت مین زیادہ ہون عنبر نگار نے بدیع الملک نامدار سے عرض کی آپ صفیہ آئینہ قلب کو اپنے ساتھ لیچلیے انسے بہت سی باتین معلوم ہونگی یہ واقف کار طلسم ہین بدیع الملک نامدار نے فرمایا مجھے انکی تکلیف کا خیال ہے عنبر نگار نے عرض کی یہ خیال نفرمائیے صفیہ ہملوگون سے زیادہ توانا ہے بدیع الملک نے فرمایا آپلوگون کو اختیار ہے صفیہ نے اپنا سامان سفر درست کیا بدیع الملک نے وہان سے مع صفیہ کوچ کیا طرف گلزار کہکشان کے روانہ ہوئے انکو راہ مین چھوڑئیے کہ ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت گیرنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ لوگ جو لشکر گران ہمراہ لیکر قیصر کے یہان سے روانہ ہوئے ہر ایک مرحلے پر آئے سب کو ویران پایا دو دو روز ہر ایک مرحلے پر قیام کیا کئی روز کے بعد مرحلہ صفیہ پر پہونچے اس مرحلے کو بھی برباد پایا پہلوانون نے کہا بہت دنون سے شکار نہین کیا ہے اگر یہان دو تین روز قیام کیا جائے تو کچھ شغل شکار رہے ارشنگ وگیرنگ آپسمین یہ صلاح کرکے مرحلہ صفیہ پر ٹھہرے لشکر سے کہا ہملوگ یہان کئی روز قیام کرینگے تم سب اپنے واسطے بارگاہین استاد کرو اپنے رہنے کا انتظام درست کرو لشکر نے سب انتظام کر لیا غرضکہ ارشنگ وگیرنگ اسی دن صحرا کی طرف نکل گئے شکار انکو نظر نہ آیا تلاش مین شکار کے آگے بڑھے دن بہت قلیل تھا انھون نے اس امر کا بھی خیال نہ کیا بڑھے چلے گئے جب بالکل شام ہوگئی اور غلبہ گرسنگی سے ارشنگ بلند قامت وگیرنگ فیل پیشانی کی عجب حالت ہوئی تو ارشنگ بلند قامت نے گیرنگ فیل پیشانی سے کہا اے گیرنگ شدت گرسنگی سے طاقت رفتار مجھ مین باقی نہین ہے گیرنگ نے کہا صحرا کی حد سے نکل چلو بستی مین چلکر جس سے چاہینگے کھانا طلب کرینگے اگر کوئی عذر کریگا شہر کو لوٹ لینگے ارشنگ بلند قامت نے کہا مجھ مین اب طاقت رفتار باقی نہین ہے گیرنگ نے کہا تم یہان ٹھہرو مین برائے تلاش طعام جاتا ہون جو کچھ ملیگا پہلے تمھارے واسطے لاؤنگا پھر خود کھاؤنگا ارشنگ بلند قامت نے کہا جو کچھ ہو مین بھی تمھارے ساتھ چلونگا یہان تنہا کیا کرونگا گیرنگ فیل پیشانی نے کہا مجھے تمھاری پریشانی کا خیال ہے ارشنگ بلند قامت نے کہا جو کچھ ہو مین تمھارے ہمراہ چلونگا گیرنگ فیل پیشانی نے ارشنگ بلند قامت کو بہت بہت منع کیا مگر ارشنگ بلند قامت نے نمانا اسکے ساتھ چلا شب بھر دونون پہلوان چلے مگر کہین بستی نہ ملی جب صبح ہوئی تو ارشنگ بلند قامت نے دور سے دیکھا کہ کچھ بارگاہین معلوم ہوتی ہین ارشنگ بلند قامت نے گیرنگ فیل پیشانی سے کہا سامنے کچھ بارگاہین معلوم ہوتی ہین شاید کسی کا لشکر اترا ہوا ہے گیرنگ فیل پیشانی نے کہا اسی لشکر مین چلو کھانے کی تدبیر ہو جائیگی اگر وہ لوگ ہمین کھانا ندینگے تو ہم سپاہ کے گھوڑے ذبح کرکے کھاجائینگے اور ان لوگون کا مال واسباب لوٹ کر انھین بھی قتل کرینگے ارشنگ بلند قامت آگے بڑھا تھوڑی دور جاکے ارشنگ بلند قامت نے کہا اے گیرنگ فیل پیشانی بڑا لشکر معلوم ہوتا ہے گیرنگ فیل پیشانی نے کہا شاید طلسم کشا کا یہی لشکر ہے ارشنگ بلند قامت نے جوابدیا اگر طلسم کشا کا یہی لشکر ہے تو اور اچھی بات ہے سب کو اسیوقت ہلاک کرڈالینگے یہ کہتے ہوئے جاتے تھے کہ سامنے سے برزخ لنگر بند آیا ارشنگ بلند قامت نے کہا اے گیرنگ فیل پیشانی تم سچ کہتے ہو طلسم کشا کا یہی لشکر ہے دیکھو برزخ لنگر بند سامنے سے آتا ہے گیرنگ فیل پیشانی نے دیکھکر کہا وہ برزخ لنگر بند تو کہانسے آتا ہے برزخ لنگر بند نے دیکھا کہ ارشنگ بلند قامت وگیرنگ فیل پیشانی آتے ہین اسنے جواب دیا

مین آفت تاجدار کے لشکر سے آتا ہون ارشنگ بلند قامت نے کہا مین ابھی چلکر تیرے آقا کو گرفتار کئے لیتا ہون
برزخ لنگر بند نے کہا تیری کیا مجال ہے جو اُنکا نام بھی اس بے ادبی سے لے سکے ارشنگ بلند قامت نے کہا طلسم کشا کہان
ہے برزخ لنگر بند نے جواب دیا کہ آقائے نامدار اس وقت مصروف سیر و شکار ہین ارشنگ بلند قامت نے کہا مین ضرور
طلسم کشا تک جاؤنگا اُنکو اپنا مطیع بناؤنگا برزخ لنگر بند نے چاہا مین بزور شمشیر جواب دون کہ سامنے سے جولان
بیشہ نشین بھی آیا جولان بیشہ نشین نے ارشنگ بلند قامت و گیرنگ فیل پیشانی کو دیکھکر وہین سے نعرہ کیا
ارشنگ بلند قامت نے کہا تملوگ کیسی ہی زیادتی کروگے مگر ہم تمسے نہین لڑینگے طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے جولان
بیشہ نشین نے کہا اے ارشنگ بلند قامت تو کیا اُنسے مقابلہ کریگا تیری یہ مجال ہے کہ جو اُنکے ہاتھ ملا سکے وہ ہزبر بیشۂ
شجاعت یکہ تاز میدان جلالت قوت مین بےمثل و یکتا ہین کیسے کیسے زبردست پہلوانون کو زیر کیا ہے جنکا مثل و نظیر
نہین تم کیا ہو جو اُنسے مقابلہ کر سکو ارشنگ بلند قامت نے کہا تملوگ کیا زیر ہوے کہ زمانہ زیر ہو گیا تمھاری حقیقت
کیا ایک طفل نادان تمھارے زیر کرنیکے لیے کافی ہے جولان بیشہ نشین و برزخ لنگر بند نے جواب دیا ہم زیر نہین
ہوے مگر اُنکی شجاعت و قدردانی کو دیکھکر حلقۂ غلامی کان مین ڈالا پہلے دل مین یہ خیال تھا کہ کبھی ہمین ایسا
موقع ملجائے گا کہ آقائے نامدار سے مقابلہ کرکے اُنکا امتحان قوت کرینگے مگر یہ بات خلاف ہے جسکی اطاعت کی اُس سے مقابلہ
کرنا بالکل خلاف ہے لوگ کیا کہین گے اگر زیر ہوے تو اُس وقت مین ذلت ہوئی اور نہ زیر ہوے تو بھی ایک طرح کی ذلت
ہوئی اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم اُنسے مقابلہ نکرین یہی بات ہمارے واسطے کیا کم ہے کہ ہم زیر کردہ نہین ہین ورنہ اُنکے جتنے
سردار ہین سب زیر کردہ ہین ارشنگ بلند قامت نے اس تقریر کو سنکر کہا اے برزخ لنگر بند اگر تمنے بے زیر ہوے اطاعت
اُنکی قبول کی تو بہت برا کیا اگر تم طلسم کشا سے مقابلہ کرتے تو ضرور زیر کر لیتے برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ نشین نے کہا
خبردار اب ایسی بات منھ سے نہ نکالنا ورنہ بہت برا ہوگا ارشنگ بلند قامت و برزخ لنگر بند وغیرہ مین تو یہ گفتگو
ہو رہی تھی مگر شہزادہ بدیع الملک نامدار مع اپنے رفیقون کے سیر و شکار کرتے ہوے چلے آتے ہین برزخ کو
جو پہلوانون سے گفتگو کرتے دیکھا ایک طرف درخت کثرت سے تھے اُن درختون کی آڑ مین جاکر سب کی گفتگو سننے لگے دیکھا
کہ یک بیک ایک آواز شور کی پیدا ہوئی اور کچھ گرد اُڑتی ہوئی دکھائی دی قریب آکر دامن گرد شگافتہ ہوا دیکھا کہ سر چہار
منھ پہاڑ دیو سامنے سے نمایان ہوا یہ چارون سردار جو آپسمین باتین کر رہے تھے دیو کو آتے ہوے دیکھکر چارون
حیران و پریشان ہو گئے ارشنگ بلند قامت و گیرنگ فیل پیشانی نے کہا اے برادر اب جان بچتی معلوم نہین
ہوتی دیو کے اور انسان کے مقابلہ کیا ان دونون پہلوانون نے آپسمین کہا اس آفت سخت سے خداوند سامری
بچا دے اُس وقت بدیع الملک نامدار نے دیکھا کہ وہ دیو بہت قریب آیا برزخ لنگر بند نے دیکھکر کہا خداوند سامری
نے آپکے کوئی مدد نہ کی مگر اب مین درگاہ خداوند کریم مین دعا کرتا ہون دیکھو تو تماشہ ہماری دعا کا یہ کہکر دست مناجات
بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کئے اور عرض کرنے لگے **مناجات**

اے شہنشاہ عرب میر امم عالیجناب
تا کجا دنیا مین کھینچون عذاب بیحساب
مصطفٰے کے واسطے میری مدد کیجیے شتاب
ہے یہی ورد زبان مجکو بعین اضطراب
یا علی یا ملیا یا ابوالحسن یا بوتراب
حل مشکل سرور دین شافع یوم الحساب

اس مناجات کے تمام ہوتے ہی شاہزادہ بدیع الملک نے ایک نقاب چہرہ پر ڈال کر کہا باش او گیدی کہان جاتا ہے وہ
دیو انکی جانب کو پلٹا اور چاہا کہ شاخون پر اٹھا لون اس شہباز معالی وقار نے داہنے ہاتھ سے داہنے شاخ پکڑ کے ایک جھٹکا
مارا کہ دیو اوندھے منھ گر پڑا بدیع الملک نامدار نے ایک ٹھوکر ایسی ماری کہ چت ہوا اور پکڑ کر شاخین اب جو مروڑا تو تن پر سے
سر کھینچ لیا اور پہلوانون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھو ہمارے خداوند ایسے ہین اور آپ اُسی درختون کی آڑ مین

جاکر سب کی گفتگو سنتے مین مصروف ہوے تمام و کمال گفتگو برزخ و جولان کی سنی بدیع الملک کو ناگوار ہوا ایران
عنبر نگار سے فرمایا کہ آج مجھکو ان لوگون کے اسلام نہ قبول کرنے کا سبب معلوم ہوا دیکھا جائیگا معنی جرأت بھی یہی
ہین یہ کہکر بدیع الملک نامدار وہان سے ہٹے اور دوسری سمت سے گھوڑا چمکا کے میدان مین آئے برزخ لنگر بندے
جو بدیع الملک کو آتے ہوے دیکھا گھوڑے کے قریب آکے رکاب بدیع الملک کو بوسہ دیا بدیع الملک
نے پوچھا اے برزخ یہ کون لوگ ہین برزخ نے عرض کی یہ گیرنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت پہلوان
نامی ہین انکا نظیر شہر گردستان مین نہین ہے علاوہ پانچ جوانون کے کہ وہ لوگ یکتاے روزگار مانے جاتے ہین
اُسکے بعد یہ دو جوان ہین بدیع الملک نے فرمایا یہان یہ لوگ کیون آئے ہین برزخ نے عرض کی مقابلے کیواسطے آئے
ہین بدیع الملک نے فرمایا اب انھین مقابلہ کرنے سے کون مانع ہے برزخ نے عرض کی آپ کو پہچانتے نہین ہین
بدیع الملک نے فرمایا میرا نام انپر ظاہر کردو برزخ آگے بڑھا کہا اے گیرنگ و ارشنگ آگاہ ہو کہ ہمارے آقاے
نامدار اس طلسم کے فتاح یہی ہین اگر تمھین اپنی جان کی خیریت منظور ہو تو آکر رکاب سعادت انتساب کو بوسہ دو
اور دین حق اختیار کرو گیرنگ نے کہا اے برزخ تو مضحکہ کرتا ہے بھلا اس جوان کی مجال ہے کہ گردستان کے
پہلوانون کو زیر کرے برزخ نے کہا گردستان کے پہلوانون کی کیا حقیقت ہے اگر عفریت بھی اُنکے سامنے ہوگے تو بھی
زیر ہوا ارشنگ نے گیرنگ کی طرف دیکھکر کہا مین بڑھکر اٹھاے لیتا ہون اسکو یون ہی اسکے لشکر مین لیچلو
وہان کچھ کھانے کا انتظام کرو اب تاب کلام تک باقی نہین ہے یہ کہکر ارشنگ آگے بڑھا ہاتھ بڑھایا چاہا بدیع الملک
کو مرکب سے اٹھاون بدیع الملک خاموش کھڑے رہے ارشنگ نے شاہزادے کی کمر مین ہاتھ ڈال کے
بہت زور کیا مگر بدیع الملک کو ذرا بھی جنبش نہوئی برزخ اس کیفیت کو دیکھکر دنگ ہوگیا دل مین کہتا تھا جب
اتنا بڑا جوان یون زور کر رہا ہے اور آقاے نامدار کے خیال مین بھی نہین آتا ہے تو مین مقابلہ کرکے کیا بنا لونگا یہی
جولان کے دل کی کیفیت تھی جب دیر تک ارشنگ نے زور کیا اور کچھ حاصل نہوا تو اسنے مجبور ہوکے دوسرا
ہاتھ بھی کمر مین بدیع الملک کے ڈالدیا اور زور کیا پھر بھی بدیع الملک کے تیور پر بل نہ آیا ارشنگ
دیر تک زور کرکے تھکا جب بے بس ہوگیا تو کہا اے جوان مین تیرے زور کا مشتاق ہون بدیع الملک نے فرمایا اے
ارشنگ مین ابھی زور نہ کرونگا تو گیرنگ کو بھی بلالے مین گھوڑے سے اُترتا ہون اب تم اور گیرنگ ملکر خوب
زور کرو دیکھون کسکی قوت سوا ہے ارشنگ نے کہا ایسا نہین ہوسکتا ہے بدیع الملک نے فرمایا مین اجازت دیتا ہون
گیرنگ نے کہا اے طلسم کشا یہ ہرگز نہوگا بدیع الملک نے فرمایا تمھین بعد مین اختیار ہے مجھسے مقابلہ کرنا گیرنگ
مجبور ہوا بدیع الملک نوجوان مرکب سے اُترے گیرنگ فیل پیشانی داہنی جانب اور ارشنگ بلند قامت
بائین جانب آئے دونون پہلوانون نے کمر بدیع الملک مین ہاتھ ڈالدیئے بدیع الملک سنبھلکر کھڑے ہوے
گیرنگ و ارشنگ نے زور کرنا شروع کیا پھر بکمال دونون پہلوانون نے زور کیا مگر بدیع الملک جس ترکیب
سے کھڑے تھے اُسی طرح کھڑے رہے ذرا بھی جنبش نہوئی برزخ اور جولان کے چہرے کا رنگ اُڑگیا آپسمین
کہا آقاے نامدار کی قوت دیکھو دو پہلوان عفریت پیکر زور کر رہے ہین مگر آنکھ تک نہین جھپکتی ہے بھلا ہملوگون کی کیا مجال
ہے جو اُنسے مقابلہ کرسکین برزخ نے کہا مین تو اب مقابلہ نکرونگا جولان نے کہا مین بھی کبھی ایسی گستاخی نہین کرونگا
یہان تو یہ باتین ہورہی تھین وہان ارشنگ و گیرنگ نے بدیع الملک کی کمر سے ہاتھ نکال لیے قدمون پر
گر پڑے عرض کی اے شہریار ہماری مجال نہین ہے جو آپ سے مقابلہ کرسکین بدیع الملک نے دونون کو

گلے سے لگاکر کلمہ پڑھایا دونوں مسلمان ہوے بدیع الملک اپنا ساتھ لیکر لشکر مین آئے یہان سب نے جو گیرنگ
اور ارشنگ کو دیکھا حیرت ہوگئی گیرنگ و ارشنگ نے عرض کی ہم لوگون کے ہمراہ لشکر بہت ہی اگر اجازت ہو تو
جاکر ان سبکو یہان لے آئین یا کوئی شخص ہمارا نامہ لشکر کو انکو پہونچا دے وہ لوگ یہان چلے آئینگے بدیع الملک
نے کہا نامہ لے جانے کو بہت لوگ موجود ہین آپ لوگ استراحت کرین ارشنگ و گیرنگ نے اسی وقت نامہ
لکھا مضمون نامے کا یہ تھا کہ ہم لشکر آقاے نامدار یعنی بدیع الملک ذیوقار مین مقیم ہین تم لوگ اس نامے کے
دیکھتے ہی اپنے تئین یہان پہونچاؤ جب یہ نامہ تیار ہوا ارشنگ نے ایک قاصد کو دیکر روانہ کیا سب پتہ ٹھیک بتادیا
قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر گیرنگ و ارشنگ کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب گیرنگ و ارشنگ برائے شکار آئے تھے تو لشکری بھی اپنے اپنے پسند خاطر کامون مین مصروف ہوے تھے
دو گھڑی رات تک انکا انتظار سب نے کیا جب ارشنگ و گیرنگ واپس نہ آئے تو سبکو تشویش پیدا ہوئی مگر
بعض نے کہا ان لوگون کے شکار مین نہین معلوم کیا قاعدہ ہی کسطرح شکار کھیلتے ہین آئینگے کسیطرح کی تشویش
نکرنا چاہیے کیونکہ ان لوگون سے کون بول سکتا ہی درندگان صحرائی انکی صورت دیکھکر بھاگینگے کسی آدمی کی
مجال نہین جو انسے مقابلہ کرے کسی طرف صحرا مین شکار کھیلتے ہوے چلے گئے ہونگے جب انکے مزاج مین آئیگا چلے آئینگے
لشکری یہ ذکر شب بھر کرتے رہے جب صبح ہوئی سب متفرق ہوگئے بعض انکی تلاش مین روانہ ہوے مگر افسر لشکر
قہار کوتاہ گردن لشکر مین رہا اور بعض بعض لوگ لشکر مین رہے باقی سب متفرق ہوگئے جب دن بھی بہت آیا تو قہار
گھبرایا اپنے خیمے سے نکلکر باہر ٹہلنے لگا کہ اسنے دیکھا سامنے سے گرد اڑی سمجھا ارشنگ و گیرنگ آتے ہین
لوگون سے کہا وہ لوگ آپہونچے سب اس طرف مخاطب ہوے دامنہ گرد شگافتہ ہوا قہار نے دیکھا ایک
سوار گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوے چلا آتا ہی قہار نے لوگون سے کہا اس سوار کو روک لینا اس سے کیفیت
دریافت کرینگے نہین معلوم کون ہی کہان جاتا ہی لوگ آگے بڑھے سوار کے قریب پہونچے پکارکر آواز دی کہ اے
سوار کہان جاتا ہی ٹھہر جا سوار نے کہا تمھارے لشکر مین جاؤنگا قہار کو ایک نامہ دکھاؤنگا سب لوگ ٹھہر گئے سوار
کو اپنے ہمراہ قہار کے پاس لائے قہار کو سوار نے نامہ دیا قہار نے نامے کو پڑھا کہا اے نامہ دار بدیع الملک
کون شخص ہے سوار نے جواب دیا ہمارے آقاے نامدار ہین اس طلسم کے فتح کرنے کو آئے ہین انھون نے
گیرنگ و ارشنگ کو زیر کیا ہی گیرنگ و ارشنگ نے تم لوگون کو بلایا ہی جلد چلو یہان نہ ٹھہرو قہار یہ خبر
وحشت اثر سنکر دنگ ہوگیا کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا یہان سے اپنے شہنشاہ کے پاس جاتا ہون انکو یہ کل کیفیت
سناتا ہون انکی بار اور فوج لیکر آؤنگا گردستان سے اور پہلوان بلاؤنگا طلسم کشا کو گرفتار کرلونگا سوار نے کہا اے
قہار تیری کیا مجال ہی جو آقاے نامدار کی شان مین کوئی کلمہ خلاف لائے اگر ابکی تو نے کوئی کلمہ زبان سے نکالا تو زبان
کھینچ لونگا قہار نے کہا او نامہ دار تجھے میری بات مین کیا دخل تھا جو تو نے ایسا کلمہ سخت مجھکو کہا اب تیری سزا یہ ہی
کہ تجھکو گرفتار کرون اور ہر روز ایک ایک عضو تیرا کاٹ کر تجھے ہلاک کرون نامہ دار نے کہا تیری کیا مجال ہی قہار
نے ہاتھ بڑھایا نامہ دار اسکے قریب بیٹھا تھا ایک طمانچہ اس زور سے قہار کے منھ پر مارا کہ قہار زمین پر گر پڑا اسکی فوج
والون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ آگئے چارون طرف سے نامہ دار کو گھیر لیا مگر نامہ دار نے بھی تلوار

کھینچی غول کو درہم برہم کر کے نکل گیا لوگون نے چاہا تعاقب کرین مگر کسی کی ہمت نہ پڑی نامہ دار وہان سے روانہ
ہو کر اپنے لشکر مین پہونچا چونکہ بہت سے لوگون نے اُسکو گھیر لیا تھا اس وجہ سے زخمی بھی بہت ہو گیا تھا لشکر مین
آکر بدیع الملک کی خدمت مین گیا بدیع الملک نے جو نامہ دار کی یہ حالت دیکھی کیفیت دریافت فرمائی
اسنے سب حال بیان کیا بدیع الملک نے اسکے زخمون مین ٹانکے لگانے کا حکم دیا گیرنگ وارشنگ کو یہ خبر
معلوم ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اگر آپکا حکم ہو تو ہم لوگ تعاقب مین اُن لوگون کے جائین جہان ملین انکو
گرفتار کر کے لائین بدیع الملک نے فرمایا اب تعاقب کرنا بیکار ہے وہ لوگ بچکر کہان جائینگے کبھی تو ہمسے مقابلہ
پڑیگا اور مردان عالم کے شیوے بھی یہی ہین ہمارا سوار اُسنے دب کر نہین آیا اگر زخمی ہوا تو کیا مضائقہ ہے اس نے
بھی دس بیس سو پچاس کو زخمی کیا ہوگا گیرنگ وارشنگ نے عرض کی آپکے حکم کے پابند ہین اگر اجازت نہین ہے
وہ لوگ بچ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا اُنکے تعاقب مین جانا بیکار ہے نہین معلوم وہ لوگ کہان ہین اور کسطرف
گئے ہون آپ لوگ اُنکے تعاقب مین نہ جائین عرصہ ہوگا مجھکو جانا ضرور ہے اب دیر نہونا چاہیے گیرنگ وارشنگ نے
عرض کی ہمین جانے کی کوئی ضرورت نہین ہے اگر آپ مانع ہین ہم لوگ نہ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا آج کی
شب یہان اور قیام کرتے ہین کل باغ کہکشان کی طرف ... عرض گیرنگ خاموش ہوا بدیع الملک نے
ایکدن وہان اور قیام کیا دوسرے روز لشکر گراں ... رہنے کا ... روانہ ہوئے طرف گلزار کہکشان کے چلے
انکو تو راہ مین چھوڑا ہے اب ساحران غول ... آ ملے گا

	اب کیا بہت مشکل ہوا ... سان کفن بدوش ... فرمایئے	

کہ یہ چہ لشکر کو اپنے ساتھ لیے ہوئے صحرا مین مقیم تھا جب اسکو نامہ گیرنگ وارشنگ کا پہونچا اور کیفیت معلوم
ہوئی سوار سے جو بحث پڑی وہ ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہین اس واقعہ کے دو روز کے بعد قہار نے سب لشکر کو
کو جمع کر کے کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے ایسا نہو کہ طلسم کشا لشکر لیکر یہان آ جائے اور ہم لوگون کو قتل کرے
بہتر یہ ہے کہ سلطان کو جا کر اس امر کی خبر کرین وہ کوئی انتظام کر لینگے اور لشکر یہان بھیجین گے سب لشکری متفق الرائے
ہوئے قہار اسی روز سبکو اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا دس دن کے بعد قیصر کے یہان پہونچا اپنی اطلاع کرائی قیصر
اسوقت اپنے مصاحبین سے ذکر کر رہا تھا کہ اب تک گیرنگ وارشنگ کی خبر نہ آئی بہت دن گذر گئے ہین
نہین معلوم کیا واقعہ گذرا وزرا و مصاحبین کہتے تھے کہ ابتو وہان بھی پہلوانان گردستان موجود ہین وہ سب
مقابلہ کرینگے ضرور جنگ مین طول ہوگا قیصر کہتا تھا کہ گیرنگ وارشنگ کا کوئی ہم نبرد نہین ہے یہ ذکر ہو رہا تھا
کہ چوبدار نے آکے قیصر سے کہا قہار سپہ سالار رسالۂ خاص حاضر ہے قیصر نے کہا اور گیرنگ وارشنگ جو اسکے
ہمراہ تھے وہ کہان ہین چوبدار نے کہا مجھے اُنکی کیفیت نہین معلوم ہے قہار اندر آنا چاہتا ہے قیصر نے کہا جلد بلاؤ
چوبدار باہر آکے قہار کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے قہار نے قیصر کو سلام کیا قیصر نے بیٹھنے کی اجازت دی قہار
بیٹھا قیصر نے کہا کیفیت جنگ بیان کرو اور گیرنگ وارشنگ کا حال کہو اُن لوگونکو کہان چھوڑا قہار نے سب
کیفیت بیان کی قیصر نے سب کیفیت سنکر وزرا سے کہا یہ کیا غضب ہوا خداوند نے تو کہدیا تھا کہ ان لوگونکو بے
جنگ روانہ کرو فتح ہوگی اب شکست کیون ہو گئی اسکی کیفیت خداوند سے دریافت کرنا ضرور ہے وزرا نے کہا اسطرح
نہ دریافت کیجیے گا کہ خلاف ہو قیصر نے کہا یہ بات نہوگی یہ کہکر گنجینۂ جمشیدی طلب کیا ملازمین نے گنجینہ لا کر اسکے

سامنے رکھا قیصر نے صندوقچے کو کھولا کہا یا خداوند جمشید کچھ عرض کرنے کی ضرورت ہے باہر تشریف لائیے الماس
کا پتلا باہر آیا جمشید نے سجدہ کیا کہا یا خداوند آپ کے فرمانے سے مین نے کیمرنگ وارشنگ کو بھیجا تھا طلسم کشا
نے انکو بھی زیر کر لیا اب کیا ہو سکتا ہے پتلے نے کہا اے قیصر ان دونون نے یہ دعوی کیا کہ ہم طلسم کشا کو زیر کر لینگے
غرور انکا حد سے زیادہ ہو گیا تھا انکے دلون سے اپنی محبت نکال لی اب وہ مسلمان ہو گئے انکو سزا دے گئے
قیصر نے کہا یا خداوند اب مین کیا کرون پتلے نے کہا اب تو اپنے ساتھ لشکر لیکر جا قدرت تیری مدد کرینگے جبتک
تو نہ جائیگا فتح نہوگی جس پہلوان کو بھیجے گا وہ کلمات غرور زبان سے نکالے گا ہم اسکے دل سے نور ایمان
نکالکر کافر بنا دینگے قیصر نے کہا اب کیفیت طلسم کشا کی بیان فرمائیے پتلے نے کہا طلسم کشا گلزار کہکستان تک
پہونچ گیا ہے آج کی شب وہین قیام کرنے کا ارادہ ہے کل سے جنگ شروع کریگا قیصر نے کہا مین گرگین درشت چنگال
کو مع جملہ پہلوانون کے بلاتا ہون یہان اپنے لشکر کو درست کرتا ہون دو ایک روز مین یہان سے کوچ کرونگا پتلے
نے کہا بہت اچھی بات ہے اگر تو لشکر کشی کر کے جائیگا تو طلسم کشا کو ضرور گرفتار کر کے لائے گا قیصر نے کہا یا خداوند
طلسم کشا طلسم خاص مین بعد لوح حاصل کرنے کے جب آئے گا تو کیا لوح اسکے پاس سے غائب ہو جائیگی
اور لوگ از راہ مکر و فریب اس سے لوح نہ لے لینگے پتلے نے کہا جب لوح اسکو ملجائے گی تو وہ تھوڑے
حصہ مین جو عجائبات یہان کے سخت ہین انکو فتح کر سکے گا تم لوگون سے اس حالت مین کچھ نہو سکیگا قیصر نے
کہا حکما جو اس طلسم کے معین ہین وہ لوگ کچھ نہ بتا سکیں متفرق ہو گئے کسی کی کچھ نہ چلیگی بہتر یہی ہے کہ لوح طلسم کشا
کو نہ لینے دو قیصر نے کہا آپ تشریف لیجائیے اب میں باقی سب متفرق پہلوانون کو روانہ کرتا ہون اور حکیمون
کو بلواتا ہون لشکر جسقدر میرے یہان موجود ہے اسکو اور جسقدر اطراف و جوانب طلسم مین لشکر
ہے اسکو بلاتا ہون مجھکو کم از کم دس دن یہان گذر جائینگے پتلا صندوقچے مین داخل ہوا قیصر نے منشی کو
طلب کیا پہلے ایک نامہ گرگین درشت چنگال کو تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے گرگین درشت چنگال
تمنے جو کیمرنگ وارشنگ کو بڑے دعوے سے بھیجا تھا وہ بھی طلسم کشا سے زیر ہوئے اب خداوند کی یہ رائے
ہے کہ مین لشکر کشی کر کے جاؤن اور تم بھی مع جملہ پہلوانون کے میرے ہمراہ چلو اگر نہ آؤگے تو حکم خداوند کے خلاف
کروگے مجھے بھی تم سے رنج ہوگا اور خداوند بھی آزردہ ہونگے یہ نامہ جب تمام ہوا ایک نامہ دار کو دیکر روانہ کیا
اور نامے جابجا روانہ کیے لشکر کو طلب کیا تین دن تک نامے جابجا روانہ کرتا رہا چوتھے روز سے لشکر کی آمد شروع
ہوئی حکما آنے لگے پہلوانون کی آمد ہوئی گرگدستان مین جو نامہ پہونچا گرگین نے پڑھا اپنے پہلوانونکو بلایا نامہ دکھایا
کہا اب مین مجبور ہون اول تو حکم خداوند ہے دوسرے سلطان خود جاتے ہین اور عاجز ہو کر مجھکو بلاتے ہین اب نہ جانا
بھی برا ہے مین ضرور جاؤنگا اور طلسم کشا بھی مرد قوی معلوم ہوتا ہے اسکا مقابلہ مین عیب نہین ہے سب نے رائے
چلنے کی دی گرگین درشت چنگال نے سلاح خانے کے داروغہ کو بلایا کہا سبکا سلاح نکالو داروغہ نے پہلوانون
کا سلاح نکالا سب نے ہتھیار لگائے جن جن پہلوانون کو کرگدن فیل سواری دیسکتے تھے وہ سوار ہوئے جو لوگ
قوی ہیکل تھے اور انکو کوئی جانور سواری نہین دیسکتا تھا وہ پیادہ دریائے آہن مین غرق ہو کر چلنے پر تیار ہوئے
گرگین درشت چنگال نے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیا اپنے گھر سے نکلا سب کو ساتھ لیکر قیصر کی طرف
روانہ ہوا ایک روز کے بعد قیصر کے یہان پہونچا اپنی اطلاع کرائی قیصر خود پیشوائی کو آیا بڑے اعزاز و
اکرام سے گرگین کو لیگیا دس دن تک فوجین جمع ہوتی رہین گیارھوین روز سب جگہ سے لوگ آگئے

قیصر نے خزانۂ بیشمار ساتھ لیکر کوچ کیا طرف گلزار کہکشان کے روانہ ہوا اسکو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کی جاتی ہے

الغرض یہ جو بعد مقابلہ گرگ نما و ارشنگ گلزار کہکشان کی طرف روانہ ہوے دوسرے روز گلزار کے قریب پہونچے حکیم پیران اور حکیم عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار اب آگے تشریف لیجانا اچھا نہین ہے یہ جاے لوح ہے آئین نیرنگ طرح طرح کے عجائب و غرائب ہین جبتک انکا بندوبست بخیہ طور سے نہوگا اسوقت تک وہانتک جانا ممکن نہین ہے بدیع الملک نے لشکر وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے تھوڑی دیر تک استراحت کی پھر سب بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر ہوے پیران و عنبر نگار بھی آئے پیران نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اس گلزار کی حقیقت عجیب و غریب ہے جسقدر مجھکو یاد ہے عرض کرتا ہون باقی حالات صفیہ آئینہ قلب سے دریافت فرمایئے صفیہ آئینہ قلب بھی اُس وقت دربار مین حاضر تھا پیران سے کہا آپ خاموش رہین مین یہان کی سب حقیقت بیان کیے دیتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے صفیہ تم بیان کرو صفیہ نے عرض کی اے شہریار اس مرحلے کی حقیقت یہ ہے کہ حکیم عالینوس نے جب یہ طلسم بنایا تھا تو خاص اپنے رہنے کا مقام اس گلزار کو قرار دیا تھا یہان سواے عجائبات حکمت کے کچھ سحر کے بھی کارخانے ہین اسمین پانچ ہزار ساحران غدار حبس دم کیے ہوے بیٹھے ہین جسوقت آپ تشریف لے جائیے گا وہ بیدار کیے جائینگے اور کہکشان کفن پوش خود بھی ساحر زبردست ہے اُسنے اپنے سحر کی قوت سے بہت سے عجائب و غرائب بنائے ہین اسکا فتح کرنا بہت مشکل ہے اور ساحرون سے بچنا بھی دشوار ہے بدیع الملک نے فرمایا سب خدا آسان کر دیگا آپ وہان کی سب کیفیت بیان فرمایئے صفیہ نے کہا لشکر بھی بہت ہے ایک قصر حسینان ہے وہان ایک ساحرہ رہتی ہے اُسکے حسن و جمال کا شہرہ ہے بہت سے بادشاہان جلیل نے چاہا کہ اُسکو اپنے پاس رکھین مگر اُسنے کسیکو قبول نہین کیا بدیع الملک نے کہا اے صفیہ آئینہ قلب اُس ساحرہ کا کیا نام ہے صفیہ نے عرض کی کہ سب اُس ساحرہ کو پرجبین شیرین لب کہتے ہین بدیع الملک نے جو ذکر سُنا کچھ توجہ ہوئی اور حال دریافت کیا صفیہ چونکہ جہاندیدہ اور سن رسیدہ تھا بات کو سمجھا اُس ذکر کو قطع کیا بدیع الملک نے پوچھا اے صفیہ پرجبین شیرین لب کا حال خلاصہ بیان کرو صفیہ نے کہا حضور وہ اصل مین ضعیفہ ہے حکیم عالینوس کے زمانے مین اُسکا شباب تھا جب اُسپر لوگ مائل تھے اب بوجہ ضعیفی کے کوئی خواستگاری نہین کرتا ہے گو وہ بزور سحر اپنی صورت بہت ہی اچھی بنائے رہتی ہین مگر جو لوگ اِس راز سے واقف ہین وہ کبھی اسکی خواستگاری نہین کرتے ہین بدیع الملک بھی صفیہ کا مطلب سمجھے مسکرا کے خاموش ہو رہے پھر کہا اے صفیہ مین اُسکے حسن و جمال کی نسبت تم سے کچھ نہین پوچھتا ہون بلکہ وہان کی کیفیت کو دریافت کرتا ہون کہ وہان کیا کیا عجائب و غرائب سحر کے زور سے بنے ہین صفیہ نے عرض کی وہان کے عجائبات ایسے ہین جو سمجھ مین نہین آتے ایک گلشن سلاح ہے وہان درخت نہین ہین درختون کے عوض تیغ و خنجر نیزہ و تیر ہین جو کوئی اُس گلشن مین جاتا ہے وہ زندہ پھر کے نہین آتا ہے اُسکے علاوہ ایک گلشن پرسہار ہے وہان درخت ہر قسم کے ہین مگر سب درخت گویا ہین جو کوئی جاتا ہے درخت اُسکا نام لیکر پکارتے ہین لوگ اُنکو اُسکو گرفتار کرلیتے ہین اُسکے علاوہ اور بہت سے عجائب و غرائب ایسے ہی اُس قصر مین ہین دوسرے کی مجال نہین جو اُنکو بنا سکے وہ پرجبین شیرین لب کے سحر سے بنے ہوے ہین بدیع الملک نے پوچھا اُسکے علاوہ

اور بہ حبس شیرین لب نے کیا کیا چیزین بنائی ہین صفیہ نے عرض کی اور کیفیت مجھکو نہین معلوم جب آپ وہان تشریف
لیجائینگے تو سب حال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک نے زیادہ کیفیت تحقیق کرنا مناسب نجانا کہا اے صفیہ وہانکے
اور حالات بیان کرو صفیہ نے کہا وہان کے حالات بہت سے ایسے ہین جو مجھکو بھی نہین معلوم جب آپ تشریف لیجائینگے
سب حالات معلوم ہو جائینگے بدیع الملک نے فرمایا کل اس طرف چلین گے صفیہ نے عرض کی اے شہریار یون
جانا اچھا نہین ہے وہان کارخانہ سحر ہے جبتک اسکا انتظام نکریجیے اس وقت تک وہان جانے کا ارادہ نہ فرمائیے
بدیع الملک نے فرمایا اے صفیہ تم خاطر جمع رکھو سحر سے بھی خدا بچائیگا صفیہ نے عرض کی اے شہریار ابھی تو کہکشان
کفن پوش کو اطلاع ہوگی وہ دیکھیے کیا انتظام کرتا ہے بدیع الملک نے فرمایا جو انتظام کریگا ہمارے حق مین اچھا
ہوگا صفیہ خاموش ہو رہا سب لوگ متفرق ہوگئے دربار برخاست ہوا بدیع الملک نوجوان اپنی خوابگاہ مین
تشریف لائے آرام فرمایا ان سبکو تو اس حالت مین چھوڑیے کہ انکا ذکر وقت پر ہوگا

اب کیفیت کہکشان کفن پوش کی تحریر کیجاتی ہے

کہ اسکو خبرداروں نے خبر دی کہ جو شخص بہ ارادۂ طلسم کشائی اس طلسم مین آیا ہے وہ سب مرحلے فتح کرکے یہانتک
آگیا لشکر بہت قریب اترا ہے اسکا ارادہ یہ ہے کہ کل یہان آئے اور آپ سے جنگ آغاز کرے کہکشان کفن پوش
نے کہا کیا مجال رکھتا ہے جو یہانتک آسکے اگر یہان آئے تو فوراً گرفتار ہو جائے اور مجھے یہ بھی اختیار ہے کہ وہان بھی
گرفتار کر سکتا ہون مگر اسکا عزم مصمم معلوم ہونا چاہیے خبرداروں نے کہا اس کا مصمم ارادہ ہے کہ کل یہان آئے اور
اپنے لشکر کو ساتھ لائے کہکشان نے کہا مین ابھی اسکا انتظام کرتا ہون یہ کہکر اپنے مقام سے اٹھا اسکے باغ
مین بہت سے ساحر حبس دم کیے بیٹھے تھے سبکو بیدار کیا جب سب چونکے تو ہر ایک نے کہکشان سے پوچھا
کہ اے کہکشان ہمین کیون بیدار کیا کہکشان نے کہا کل یہان طلسم کشا آئیگا اور اپنے ہمراہ فوج بیشمار لائے گا سب
نے کہا یہ بات بالکل غلط ہے وہ طلسم کشا ہرگز نہین ہے طلسم کشا کی یہ شناخت ہے کہ جب وہ یہان آئے تو تنہا ہو اور جبتک
طلسم کشا تنہا یہان نہ آئے گا لوح نہ پائے گا ابھی طلسم کشا کے آنے کے بہت دن ہین یہ طلسم کشا بھی نقلی ہے ہملوگون
کو تم نے عبث بیدار کیا جب طلسم کشا اصلی آتا ہم خود بیدار ہو جاتے کہکشان نے کہا اسنے سب مرحلہ جات
فتح کر لیے ہین بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا ہے ساحرون نے کہا کیا اسکے واسطے تم کافی نتھے جو ہمکو بیدار کیا
کہکشان نے کہا اب تو مجھسے خطا ہوئی اور آپ لوگونکو بیدار کیا اب آپ طلسم کشا سے مقابلہ کرکے پھر آرام فرمائیے
گا ساحرون نے کہا ہم ایسے طلسم کشا سے مقابلہ نہین کرتے ہین تم اسکے واسطے کافی ہو کہکشان نے جواب دیا کہ آپکا
ہونا بھی ضرور ہے ساحرون نے بڑی مشکل سے منظور کیا کہکشان نے کہا بہتر ہوگا کہ آپ لوگ اسی وقت
کوئی کوشش ایسی کرین کہ طلسم کشا گرفتار ہوکر یہان آجائے ساحرون نے کہا یہ بات بھی ممکن ہے ہم اسیوقت
سحر کرتے ہین ہمارے سحر طلسم کشا کو جاکر گرفتار کر لائینگے یہ کہکر ساحر وہان سے اٹھے کہکشان کے ہمراہ
آئے کہکشان نے ایک مکان وسیع انکے واسطے خالی کر دیا ساحر اس مکان مین جاکر بیٹھے سحر کرنا شروع کیے
سب نے ملکر ایک پتلہ بنایا اپنے اپنے سحر کی قوت اسمین دی شب بھر مین وہ گویا ہو گیا صبح کو ساحر باہر آئے
کہکشان سے کہا ہم سب نے ملکر ایک سحر تیار کیا ہے تم طلسم کشا کے یہان اس سحر کو بھیجو لشکر بھی ہمراہ کر دو یہ اکیلے
طلسم کشا کے تمام لشکر کو گرفتار کر لائے گا کہکشان نے اسی وقت لشکر ساحران کو طلب کیا لشکر اسباب سحر سے

آراستہ ہوکر اسکے پاس آیا کہکشان نے کہا لشکر تیار ہو ساحرون نے اس چیلے کو بلایا کہا اے سنگبار جادو اس لشکر کو اپنے ہمراہ لے جا اور طلسم کشائے نقلی کو گرفتار کر لا چیلا لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا که ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب شاہزادہ خواب سے بیدار ہوا نماز سحر ادا کرکے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار لگائے بارگاہ کے باہر آئے لشکر بھی تیار رکھا سکو بدیع الملک نے قریب بلایا فرمایا اب گلزار کی طرف چلنا ضرور ہے یہان ٹھہرنے سے کوئی مطلب نہ نکلیگا پیران و عنبر نگار و صفیہ نے عرض کی اے شہریار وہان جانے مین فوج کا بہت بڑا نقصان ہوگا بدیع الملک نے فرمایا مین لشکر کو ہمراہ نہ لے جاؤنگا تنہا اس طرف جاتا ہون اگر فضل خدا شامل حال ہے تو لوح حاصل کرونگا صفیہ نے عرض کی بھلا یہ ممکن ہے کہ ہم لوگ آپ کو تنہا جانے دین بدیع الملک نے فرمایا قاعدہ طلسم یون ہی ہے آپ لوگ مین کچھ نہین کر سکتے اکثر طلسم فتح کیے مگر کبھی فوج لیکر لوح لینے کا اتفاق نہین ہوا جہان کی لوح حاصل ہوئی تنہا جانے سے حاصل ہوئی شہزادہ اس امر کو فراموش کیے ہوئے تھا مگر اس وقت یاد آیا یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے سے گرد اڑی پیران نے عرض کی گلزار کیطرف سے کچھ لوگ آتے ہین جب دامن گرد شگافتہ ہوا اسپ سے بڑھکر ایک ساحر سیہ فام قوی ہیکل آگے آگے تخت پر سوار آتا ہے عقب مین اسکے لشکر ساحران ہے بدیع الملک نے سکو روکا فرمایا ان لوگون کو آنے دو پھر گلزار کی طرف چلنا ابھی معلوم ہونا چاہیے کہ یہ لوگ کس غرض سے یہان آتے ہین یہ فرما رہے تھے کہ وہ ساحر تخت نشین قریب آیا نعرہ کیا منم سنگبار جادو او طلسم کشائے نقلی کیا ارادہ ہے نہین جانتا کہ یہ گلزار کہکشان ہے یہان کسکی مجال ہے جو آسکے بدیع الملک نے اس ساحر کی طرف دیکھکر کہا او مکار کیا بیہودہ بکتا ہے صفیہ نے عرض کی آقائے نامدار یہ ساحر ہے اس سے کلام نفرمائیے ایسا نہو سحر کرے بدیع الملک نے فرمایا اگر سحر کریگا تو کیا بنا سکتا ہے صفیہ سے یہ فرما کر پھر ساحر کیطرف مخاطب ہوئے فرمایا اے سنگبار جادو تو کس واسطے آیا ہے سنگبار نے کہا مین تیرے گرفتار کرنے کو آیا ہون ابھی تجھکو مع لشکر گرفتار کرکے لیے جاتا ہون بدیع الملک نے فرمایا تیری مجال نہین جو مجھے گرفتار کرسکے مین موجود ہون جو تیرے دل مین حوصلہ ہو نکال لے سنگبار نے کہا اے طلسم کشا تو سحر جانتا ہے یا نہین بدیع الملک نے فرمایا مین سحر اور ساحر دونو پر لعنت کرتا ہون سنگبار نے کہا مجھسے کشتی لڑیگا بدیع الملک نے فرمایا اگر تیرا جی چاہے مین موجود ہون سنگبار تخت سے اترا بدیع الملک سے کہا گھوڑے سے اترو میرے مقابلہ مین آؤ سب سرداران جدید نے بدیع الملک کو منع کیا ہر ایک کہتا تھا آقائے نامدار وہ سحر کرکے آپ سے کشتی لڑیگا سحر اور قوت کا کیا مقابلہ ہے بدیع الملک نے ہر ایک سے کہا آپ لوگ خاطر جمع رکھین اگر خدا نگہبان ہے تو یہ کیا کر سکتا ہے زیر ہو جائیگا سب مجبور ہوکر خاموش رہے بدیع الملک سنگبار کے سامنے گئے سنگبار نے سحر کرنا شروع کیا مگر شاہزادے کے پاس تحفہ جات دافع سحر موجود تھے سحر کیونکر تاثیر کرتا جب دیر تک یہ اسم سحر پڑھ چکا تب بدیع الملک سے کہا اے طلسم کشا مجھسے ہاتھ ملا بدیع الملک نے فرمایا مجھکو کون مانع ہے سنگبار نے بدیع الملک سے ہاتھ ملایا شاہزادے نے اسکا ہاتھ پکڑکے ایسا کھینچا کہ منہ کے بل زمین پر گرا سنگبار زمین پر گرتے گرتا تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی

دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام سنگ بار جادو بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی دفع ہوئی سب نے دیکھا
ایک ماش کے آٹے کا پتلا زمین پر پڑا ہوا ہے بیران و عنبر نگار و صفیہ اور جملہ سرداران حیدید دنگ ہو گئے
مگر ہمراہیان سنگبار نے جو یہ کیفیت دیکھی سب سحر کرنے لگے بدیع الملک تلوار لیکر ساحرون کے غول پر جا پڑے
بہت سے ساحر قتل کیے آخر کار ساحرون نے پناہ طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی ساحر خدمت مین حاضر
ہوے بدیع الملک نے سبکو مسلمان کیا اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار بھی حاضر ہوے عنبر نگار
و بیران و صفیہ نے عرض کی اے شہریار واقعی آپ طلسم کشاے اصلی ہین مگر تعجب یہ ہے کہ سحر آپ پر کیون نہین تاثیر
کرتا بدیع الملک نے فرمایا جب خدا کا فضل ہوتا ہے یہی کیفیت ہوتی ہے سبکو کمال تعجب ہوا بدیع الملک
نے ساحرونکو طلب کیا سب حاضر ہوے شاہزادے نے فرمایا تمھین کس نے بھیجا تھا سب نے عرض کی کہکشان
کفن پوش نے آپکی گرفتاری کے واسطے بھیجا تھا اور سنگ بار جادو ہے تھا جو ساحر ایک مدت سے حبس دم کیے
بیٹھے تھے اُنھون نے اسکو بنایا تھا دعوی کیا تھا کہ یہ جا کر طلسم کشا کو گرفتار کر لائے گا وہ آپکے ہاتھ سے
قتل ہوا بدیع الملک نے فرمایا اب چلنے مین کیا کلام ہے اُنھون نے فوج بھی ہماری گرفتاری کو بھیجی سبقت
کی اب ضرور چاہیے کہ لشکر کشی کرین سب سردار موجود ہوے بدیع الملک نے فرمایا آجکی شب یہان قیام کرنا
اچھا ہے کل علی الصباح لشکر کو لیکر چلین گے ساحرون نے عرض کی ابھی آپکا تشریف لیجانا اچھا نہین ہے دیکھیے
کہکشان کیا انتظام کرتا ہے ابھی اور ساحر اس طرف روانہ کریگا وہ لوگ آئینگے گلزار کا راستہ کھلے گا آپکو تشریف
لے جانے کا موقع ملیگا ابھی تو راہ گلزار بند ہے ہم لوگ بزور سحر دیوار پھاند کر آئے ہین بدیع الملک نے فرمایا جسوقت
وہان جائینگے راستہ بھی ہو جائے گا ساحر خاموش ہوے صفیہ نے عرض کی اے شہریار جبتک راستہ نہوگا آپ
کیونکر تشریف لیجلینگے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے راہ بھی ہو جائیگی آپ لوگ حاکمان طلسم ہین مگر
رموز طلسم سے واقف نہین ہین یہان تو یہ باتین تھین لیکن سنگ بار جادو کے قتل کے بعد جو بعض ساحر بھاگے
تھے وہ سب کہکشان کے پاس پہونچے سب حال اسکو کہہ سنایا کہکشان بہت گھبرایا جن ساحرون نے
وہ سحر بنایا تھا اُنکے پاس آکر سب کیفیت بیان کی ساحرون کو کمال تعجب ہوا ہر ایک نے کہا معلوم ہوتا ہے طلسم کشا
ساحر بھی ہے جو لوگ بھاگ گئے تھے اُنھون نے کہا طلسم کشا کہتا ہے کہ مین سحر نہین جانتا ہون میرے مذہب مین
سحر حرام ہے ان لوگون نے کہا وہ سحر ضرور جانتا ہے مگر پوشیدہ کرتا ہے بے سحر جانے ایسا ہو نہین سکتا کہ ہم لوگون
کے سحر کو بگاڑ دے اور سحر بھی اچھی طرح جانتا ہے کیونکہ جو سحر ہم لوگون نے تیار کیا تھا وہ کمزور نہ تھا طلسم کشا
نے اسکو یون رد کیا اب ہم اسکا بند و بست کرلین گے آج شب کو تمام فوج طلسم کشا مع طلسم کشا اسیر ہو جائیگی
کہکشان نے کہا جب آپ لوگ کوشش کرتے ہین تو میری ضرورت نہین ساحرون نے کہا ہم سب انتظام
کر دین گے یہ کہکے اُسی وقت ہر ایک نے اسباب سحر لیا اور وہان سے روانہ ہوے گلزار کے قریب
ایک کوہ تھا اُس کوہ پر آکے سحر کرنا شروع کیا ابر سحر بنا کے قایم کیا جب دن گذرا تو ابر کی طرف اشارہ
کیا ابر لشکر بدیع الملک کی طرف چلا یہان سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین بےخوف بیٹھے تھے کچھ سردار
بدیع الملک کی بارگاہ مین موجود تھے بعض سردار باہر ٹہل رہے تھے کہ ابر آیا اور ترشح شروع ہوا جو سردار
باہر تھے اُنھون نے خیال کیا ابر آیا ہے تھوڑی دیر پانی برس کر کھل جائیگا مگر باران کو ترقی ہونے
لگی سردارون نے انتظام کیا گھوڑے جو باہر تھے اُنھین اصطبل مین بندھوایا اور جو اسباب

باہر تھا سبکو ٹھکانے سے رکھا پانی کی ترقی یہانتک ہوئی کہ صحرا مین قد آدم پانی رواں ہوا لوگون نے بدیع الملک
کو خبر کی شاہزادہ بارگاہ سے باہر آیا دیکھا پانی بہ رہا ہی بارگاہون کے اندر بھی پانی جاتا ہی بدیع الملک سخت
حیران ہوے پانی کی روانی اور سوا ہوئی یہانتک پانی بڑھا کہ سب بارگاہین اور سردار ڈوب گئے مگر بارگاہ
بدیع الملک جہان تھی وہانتک پانی نہ آیا بدیع الملک جس جگہ جاتے تھے وہان پانی خشک ہوجاتا تھا
یہ کیفیت جو شاہزادے نے دیکھی گمان ہوا کہ کسی نے آب سحر برسایا ہی یہ سوچ کے بہت بہت کوشش کی مگر طغیانی
اب کم نہوئی بدیع الملک مجبور رہوے صبح تک پانی بہا کیا جب شب گذری تو بدیع الملک نے دیکھا زمین
خشک پڑی ہی مگر سردار اور بارگاہین کوئی چیز نظر نہین آتی ہی بدیع الملک کو تعجب ہوا بہت پریشان ہوے بارگاہ
مین تشریف لائے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے تنہا طرف گلزار کے روانہ ہوتے کہ انکا ذکر وقت پہ بخدمت سامعین
عرض کیا جائیگا

اب کیفیت کہکشان نقش پرست جادو کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب ساحر اس سے کہکر سحر کرنے کو گئے کہکشان نے اپنے ملازمین کو بلایا کہا جا کر دیکھو سب ساحران کیا کیا
کرتے ہین اور کس طرف گئے ہین ملازمان کہکشان روانہ ہوے جا کر دیکھا تو سب ساحر ایک کوہ پر بیٹھے ابھی سحر پڑھ رہے
تھے ملازمین واپس آئے کہکشان سے کیفیت بیان کی کہکشان نے کہا مین بھی جا کر اس سحر کی کیفیت دیکھونگا
یہ کہکر اپنی جگہ سے اُس کوہ کی جانب روانہ ہوا دور سے دیکھا کہ سب ساحر سحر کر رہے ہین کہکشان اُسی جگہ ٹھہر گیا
ان لوگون کے سحر کی کیفیت دیکھتا رہا جب رات ہوئی تو ان لوگون نے ابر کو لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ
کیا کہکشان نے ملازمون سے کہا عجب طرح کا سحر کیا ہی اب دیکھنا چاہیے اسکی تاثیر کیا ہوتی ہی کہکشان اسی فکر
مین شب بھر وہان موجود رہا جب رات گذر گئی تو اسنے دیکھا زیر کوہ کئی لاکھ جوان بیہوش پڑا ہی کہکشان
کو حیرت ہوگئی چاہا جا کر دریافت کرون مگر ملازمین نے کہا آپکا جانا مناسب نہین ہی ایسا نہو اُن لوگون کے خلاف
ہو آپ یہین تشریف رکھیے جو کچھ ہوگا یہین معلوم ہو جائیگا کہکشان نے کہا سچ کہتے ہو بلکہ یہان ٹھہرنا بھی مناسب
نہین ہی ملازمین سے کہا بہتر یہ ہی کہ آپ تشریف لے چلین اب وہ لوگ آئینگے آپسے خود اطلاع کرینگے کہکشان وہانسے
اپنے مکان کی طرف آیا سب لوگون سے کہا انکا خیال رکھنا جس وقت آئین مجھکو اطلاع دینا ملازمین باہر آئے ساحرون
کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد سب ساحر تختون پر سوار آئے ملازمین کہکشان کو خبر کی کہکشان باہر آیا اپنے
ساتھ سبکو اندر لیگیا ساحرون نے کہا ہمنے طلسم کشا کو معہ لشکر گرفتار کر لیا ہی اپنے ملازمین کو روانہ کرو کوہ کے نیچے
سب لوگ بیہوش پڑے ہین انکو طوق و زنجیر پہنا کرے آئین کہکشان نے کہا آپ لوگون نے کیونکر سب کو گرفتار
کر لیا ساحرون نے کہا اے کہکشان ہم لوگ تاتک ساحری کی خدمت مین رہتے ہین جو بات ہم کر لینگے وہ بڑے
بڑے ساحران جلیل سے نہوگی ایکدم مین طلسم کشا کو مع لشکر گرفتار کر لیا کس مین اتنی قوت تھی کہکشان
نے ان لوگون کی بہت تعریف کی لشکر مین اطلاع کرائی لشکر سے لوگ آئے کہکشان نے کہا کوہ کی طرف جاؤ
طلسم کشا مع لشکر وہان بیہوش پڑا ہی اسکو اسیر کر لاؤ سب اسی وقت روانہ ہوے تھوڑی دیر مین کوہ کے قریب
پہونچے سب لشکر کو مسلسل و مطوق کر کے کشان کشان کہکشان کے پاس لائے کہکشان بہت خوش ہوا ساحرون نے
پوچھا ان سب مین طلسم کشا کون ہی ساحرون نے کہا یہ ہمین نہین معلوم ان لوگونکو ہوشیار کرتے ہین جو طلسم کشا
ہوگا معلوم ہو جائیگا یہ کہکے سب نے سحر اُتارا سرداران بدیع الملک جو ہوشیار ہوے تو اپنے کو عجیب حال مین پایا سب

حیران و پریشان چہارسو دیکھنے لگے کہکشان نے کہا اے طلسم کشا اب اپنے کو کس حال مین پاتا ہے سب سردارون نے
چارطرف دیکھا گمان سبکو یہ ہوا کہ آقاے نامدار بھی یہان موجود ہین مگر کسی سمت بدیع الملک نظر نہ آئے
عنبر نگار نے کہا اے کہکشان طلسم کشا اس محفل مین کہان تشریف رکھتے ہین جو تو اُسنے کلام کرتا ہے کہکشان
نے کہا پھر طلسم کشا کہان ہے عنبر نگار سمجھا کہ آقاے نامدار محفوظ رہے اُسنے کہا طلسم کشا ابھی بہت دور ہین تم لوگونکو
کچھ لشکر ایکا اس طرف بھیج دیا اُسکے ہمراہ لشکر گران ہے بہت سے ساحران نامی ہین جسوقت وہ یہان تشریف لائینگے
اس مرحلے کو بھی فتح کرینگے کہکشان نے کہا اے شخص مین نے تجھکو اس طلسم مین کہین دیکھا تھا تو طلسم کشا
کے ہمراہ کیونکر ہوگیا عنبر نگار نے کہا اے کہکشان مجھے اس طرح کہتا ہے کہ کہین اس طلسم مین دیکھا تھا ارے مین عنبر نگار
مالک مرحلہ اول ہون مجھکو طلسم کشا نے مسلمان کیا مرحلہ فتح کرلیا مین نے اُنکی اطاعت قبول کی میرے بعد بیران
کے مرحلے پر گئے بیران کو بھی مسلمان کیا صفیہ کو مسلمان کیا حسن نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا وہ قتل
ہوا اگر تجھے اپنی خیریت منظور ہے تو اپنے دین باطل کو ترک کر اور مسلمان ہو ورنہ جسوقت آقاے نامدار یہان تشریف
لائینگے وہ تمام گلزار مین آفت برپا کردینگے کہکشان کفن پوش نے کہا اے عنبر نگار تو ہی ایسا تھا جو بخوف جان
مسلمان ہوگیا اگر مجھکو کوئی دار پر کھینچ دیتا تو ہرگز مسلمان نہوتا اور تو نے ایسی نمک حرامی کی کہ ترک مذہب کرکے مرحلہ جات فتح
کرائے تجھے یہ لازم تھا اب مین اسکی سزا تجھکو دونگا دار پر کھینچونگا عنبر نگار نے کہا تیری کیا مجال جو تو مجھے دار پر کھینچ سکے
ہر امر کا اختیار خدا کو ہے اور مرحلہ جات کے فتح کرنے مین بھلا مین آقاے نامدار کی کیا مدد کرتا وہ خود کیا کم ہین تو خود
خیال کر کہ اگر مین نے اور مرحلون کے فتح کرنے مین اُنکی مدد کی اور میری مدد سے سب مرحلے فتح ہوئے تو خاص
میرا مرحلہ جو اُنھون نے فتح کیا تو اس وقت مین سواے خدا کے اور اُنکی مدد کسنے کی تھی کہکشان کفن پوش جواب
باصواب پاکر خاموش ہو رہا تمام ساحران غدار نے جنھون نے اپنے سحر کی قوت سے سب سردارون کو
اسیر کیا تھا عنبر نگار کی طرف مخاطب ہوکے کہا اے عنبر نگار اگر تجھے اپنی جان بچانا منظور ہے تو خداوند سامری
کو سجدہ کر اور اپنی عفو تقصیر کا خواہان ہو ہم لوگ سعی کرین شاید تیری خطا عفو کیجائے اور انجام تیرا اچھا ہوگا ورنہ
بہت پچھتائے گا مرکے جہنم مین جائے گا عنبر نگار نے کہا اپنی خیریت اگر تم سبکو منظور ہو تو سامری و جمشید پر
لعنت کرو اور اسلام قبول کرو تاکہ جان بھی بچے اور انجام بھی بخیر ہو سامری و جمشید کیا چیز ہین جنکو سجدہ کرون وہ بھی مثل
ہمارے تمھارے آدمی تھے اُنھون نے دعوی خدائی کا کیا مرکے جہنم مین گئے اگر تم لوگ اُنکی پرستش
کروگے تمھارا حشر بھی اُنھین کے ساتھ ہوگا ساحرون نے کہکشان کفن پوش سے کہا عنبر نگار کو قتل کرو کہ
اسکے دل سے نور ایمان بالکل جاتا رہا ہے اسنے ابھی شان مین خداوند سامری کے کیا کیا کلمات ناروا
نکالے ہین کہکشان نے کہا یہ سب مجرمان سلطانی ہین اُنکو قتل کرنا نہین چاہیے پہلے سلطان کی خدمت مین
ان سب کو روانہ کرینگے جب وہ حکم قتل دینگے اُسوقت ہمکو اختیار ہے اُنکو وہان سے لے آئینگے جس طرح
جی چاہیگا اُنکو اذیت دیکر قتل کرینگے ساحر خاموش ہو رہے کہکشان نے اُسی وقت ایک نامہ قیصر
تو اس مضمون کا لکھا کہ طلسم کشا میرے مرحلے کی طرف آتا ہے پہلے اُسنے اپنا لشکر میری طرف روانہ کیا مین نے
لشکر کو گرفتار کرلیا ہے آپ کی خدمت مین روانہ کرتا ہون اگر ان لوگونکے واسطے حکم قتل صادر فرماییے گا
تو سبکو میرے پاس بھیج دیجیے گا مین انکو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا یہ نامہ لکھکر ایک نامہ دار کو دیا کہا تم پہلے جاؤ
تمھارے بعد مین قیدی روانہ کرتا ہون نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا بعد جانے نامہ دار کے کہکشان کفن پوش

قید کبھی روانہ کی سب سرداران نالان و گریان روانہ ہوے ہر ایک کو فراق بدیع الملک کا نہایت درجہ صدمہ تھا
آپس مین کہتے تھے کہ نہین معلوم آقاے نامدار کہان ہین اور کس حال مین ہین اور انپر نہین معلوم کیا گذری سیران
اور عنبر نگار اور صفیہ کا قول تھا کہ آقاے نامدار ہم لوگون کی رہائی کی تدبیر ضرور کرینگے کبھی کہتے تھے کہ کہان تک
ہو سکتا ہی اب ہم لوگ قیصر کے پاس جائینگے نہین معلوم وہ ہمارے حق مین کیا کرے اور آقاے نامدار
کو تنہا پاکر یہ لوگ کیا کرین اور کس طرح پیش آئین اب تو لشکر بھی انکے پاس نہین ہی جو سرداران قدیم
بدیع الملک کے تھے وہ کہتے تھے کہ کوئی صاحب ہر اسان نہون آقاے نامدار ہم لوگون کی تدبیر کرینگے اور
رہائی دلاینگے جو لوگ ملازمان جدید تھے وہ بھی دعا کرتے تھے اس کیفیت سے ان سب کو کہکشان کفن پوش
کے لشکری لیکر قیصر کیطرف چلے انکو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہی

کہ شاہزادہ جو تنہا بارگاہ کو صحرا مین چھوڑکر روانہ ہوے تھوڑی دیر مین مرحلے کے قریب پہونچے دیکھا چار دیواری
پتھر کی معلوم ہوتی ہی بدیع الملک دیوار کے پاس آئے ہر ایک جانب کی دیوار کو جاکر دیکھا مگر کسی طرف اندر
جانے کا راستہ نہ پایا مجبور ہوکے ایک گوشے مین بیٹھے خیال کیا کہ اب اندر جانا بہت مشکل ہی کیا تدبیر ہوسکتی یہ
خیال کررہے تھے کہ برق چمکی بدیع الملک نے آنکھ اٹھائی دیکھا ایک جانب سے ابر آتا ہی بدیع الملک سمجھے
کہ پھر پانی برسانے کا سامان ساحرون نے کیا ہی شاہزادے نے لوح محفوظ اور بازوبند سلیمانی اور مہرۂ سلیمانی
تمام جسم سے مس کیا سنبھلکر بیٹھ گئے اسماے ردسحر پڑھنا شروع کیے تھوڑی دیر مین وہ ابر قریب آیا ایک
آواز ابر سے آئی برق چمکی بدیع الملک کی آنکھین بند ہوگئین شاہزادے نے جلدی سے آنکھین کھولدین
دیکھا سامنے مریخ آفتاب علم کھڑا ہی مریخ نے بدیع الملک کو سلام کیا بدیع الملک نے مریخ کو گلے سے
لگایا فرمایا ای مریخ اس وقت تمہارا آنا کیونکر ہوا مریخ نے عرض کی صاحبقران رات سے بہت بیتاب تھے
آپ کو کئی بار یاد کیا تھا صبح کو مجھسے فرمایا ای مریخ تمنے وعدہ کیا تھا کہ مین خبر خیریت لاؤنگا مگر ابتک تم نہ گئے
اگر ممکن ہو تو آج جاؤ خبر لاؤ گو مین اس طرف نہ آتا مگر صاحبقران زمان کی بیقراری سے مجبور ہوگیا اور مدت
سے آپکی بھی زیارت نہین نصیب ہوئی تھی کمال اشتیاق تھا کہ شرف قدمبوسی حاصل کرون شکر ہی کہ آج
مراد دلی برآئی زیارت نصیب ہوئی مگر ای شہریار اس وقت آپ کس جا تمین یہان تشریف رکھتے ہین لشکر جو آپکے
ہمراہ آیا تھا کہان ہی بدیع الملک نے کل کیفیت اپنی بیان کی مریخ نے عرض کی ای شہریار اب لشکر کہان ہی
بدیع الملک نے فرمایا لشکر بھی سب غرق آب سحر ہوگیا مریخ سب کیفیت سنکر خوش بھی ہوا مگر حالت
بدیع الملک دیکھکر صدمہ بھی ہوا عرض کی ای شہریار مین اس گلزار کے اندر جاتا ہون لشکر کو ابھی رہا کرتا ہون
بدیع الملک نے فرمایا مین تمھین تکلیف نہ دونگا خدا میری مدد کریگا کوئی اور صورت نکالونگا اپنے تئین ہر طرح
اندر پہونچاؤنگا مریخ نے عرض کی ای شہریار آپ تنہا اندر تشریف نہ لیجائین مین پیشتر آپکے سرداران کو رہا کرلاؤن
پھر آپ تشریف لے جائیے گا بدیع الملک نے فرمایا ای مریخ تم ہرگز اندر نہ جانا وہان کارخانہ حکمت ہی سحر بہت کم
ہی اگر تم اندر جاؤگے تو سحر سے کام نہین نکلیگا مریخ نے عرض کی ای شہریار جو کچھ ہوتا ہی وہ ہوگا مگر مین آپکے لشکر کو ضرور
رہا کرونگا بدیع الملک نے کہا مجھکو منظور نہین تم ہرگز نہ جانا مریخ نے بدیع الملک کیطرف دیکھا شاہزادگی ازبسکہ بل پایا دیکھ

خیال کیا کہ مرد میری ناگوار ہو یہ سمجھ کے خاموش ہو رہا بدیع الملک نے فرمایا لشکر مین سب کے مزاج کی کیفیت بیان
کرو مریخ نے عرض کی ہر شخص آپ ہی کو بہت یاد کرتا ہے یون تو سب سردار یاد آتے ہین لیکن آپکے فراق مین صاحبقران
نامدار اکثر آبدیدہ ہو جاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ یہ مرحلہ آخری باقی ہے اگر خدا نے اپنا فضل کیا
اور یہ مرحلہ میرے ہاتھ سے فتح ہوگیا تو لوح حاصل ہوگی جسوقت لوح مل جائیگی طلسم خاص کی فتحی شروع ہوگی بہت
جلد اس کام سے فرصت کرکے صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہونگا جب جانا سب سردار ونکو سلام کہنا صاحبقران
زمان کی خدمت مین آداب و تسلیمات عرض کرنا اور اشتیاق حصول قدمبوسی ظاہر کرنا مریخ سمجھا کہ اب شاہزادے کو میرا
ٹھہرنا بھی ناگوار ہے عرض کی غلام رخصت ہوتا ہے بدیع الملک تو یہ چاہتے ہی تھے فرمایا اے مریخ اگر تکلیف نہو تو
کبھی کبھی خیر خیریت سبکی کہہ جانا مریخ نے عرض کی مین ضرور حاضر ہونگا اور اگر حکم ہو تو صاحبقران سے آپ کی خیریت
عرض کرکے واپس آؤن شب و روز حاضر خدمت رہون بدیع الملک نے فرمایا صاحبقران زمان تمہاری
وجہ سے بنتے ہین مین تمہارا وہین رہنا مناسب سمجھتا ہون مریخ نے عرض کی جو آپکی خوشی مجھے کیا عذر ہے یہ
کہکے مریخ بدیع الملک سے رخصت ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ مریخ بلند ہوکر غائب ہوا شاہزادہ سمجھا کہ اب مریخ
گیا مگر مریخ آفتاب عالم سحر سے پوشیدہ ہوگیا تھا اس کیفیت مین بدیع الملک کو دیکھا تھا کیونکر چلا جاتا وہین موجود رہا
مگر بدیع الملک کو نظر نہ آتا تھا بدیع الملک نے جب مریخ کو رخصت کیا تو آپ بھی آگے بڑھے دیوار کے
چارو نطرف پھر ایک چکر کیا مگر کہین راستہ نہ پایا مجبور ہوکر ایک جگہ بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد برق چمکی بدیع الملک
نے آنکھ اٹھائی دیکھا ملکہ شاداب ختر جبین دختر قیصر صاف باطن ایک تخت پر سوار نظر آئین بدیع الملک
خوش ہوگئے ملکہ نے تخت اتارا بدیع الملک کے قریب آئین بدیع الملک نے ملکہ سے بہت شکایت کی کہ ایسا فراموش
کیا کہ خبر بھی نہ لی ملکہ نے کہا اے شہریار مین مجبور ہوگئی تھی کیا کرتی بدیع الملک نے کیفیت دریافت کی ملکہ نے عرض کی
آپکو خوب معلوم ہے کہ والد کے پاس گنجینہ جمشیدی ہے اسمین پونے دوسو خداوندونکی تصویرین ہین وہ ہر ایک امر
اُن سے دریافت کرتے ہین جو امر ہوتا ہے وہ تصویرین بیان کردیتی ہین میری کیفیت بھی اُنھون نے بیان کردی
تھی اُس دن سے والد کو اس امر کا خیال تھا جب آپ نے متواتر مرحلہ جات فتح کیے اُنکو یقین ہوا کہ یہ امر میرے
سبب سے ہوتا ہے اُنھون نے پہلے مجھکو بہت کچھ نصیحت کی آخرکار مجھے اپنے محل مین لاکے ایک مکان مین بند کردیا
گو ہر طرح کی راحت تھی مگر اتنا وقت نہ ملتا تھا کہ آپ کے پاس حاضر ہوسکتی آج بڑی مشکل سے اپنے تئین یہانتک پہونچایا
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمہارے آنے سے میرے دل کا اضطراب جاتا رہا ملکہ نے کہا اے شہریار کل شب سے میری
طبیعت کی عجب کیفیت تھی یون تو روز ہی آپکی تصویر پیش نگاہ رہتی تھی مگر کل شب کو مین نے ایک خواب
پریشان دیکھا اُس خواب نے میرے دلکو اور زیادہ بیقرار کردیا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمنے کیا خواب دیکھا
تھا ملکہ نے کہا آپکو ایسی کیفیت مین دیکھا جس حال مین اب دیکھ رہی ہون اب آپ یہ فرمائیے کہ یہ کیا حادثہ گذرا
بدیع الملک نے کل کیفیت بیان کی ملکہ نے عرض کی اے شہریار اگر آپ اندر تشریف لیجائینگے تو وہان
ساحرون سے مقابلہ پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے سحر کیا کرسکتا ہے ملکہ نے عرض کی کیا سحر آپ پر تاثیر
نہین کریگا آپ صاحب اقبال ہین سحر کی آپکے سامنے کیا حقیقت ہے ہرگز آپکے دشمنو کو ضرر نہین پہونچ سکتا بدیع الملک
نے فرمایا مین نے اکثر اس امر کا ذکر تم سے کیا ہے تم خوب جانتی ہو ملکہ شاداب نے عرض کی مین آپکو ایک شرط سے اندر پہونچانے
دیتی ہون بدیع الملک نے فرمایا مین شرط تمہاری قبول کرونگا ملکہ نے کہا کہ گلزار کے اندر ساحران مکار بہت ہیں

اور بکر اُنکے ایسے ہین کہ اچھے اچھے تجربہ کار گرفتار قریب ہو جاتے ہین اس بات کا خیال رکھیے گا اور ہر ایک کے قول پر
بے سمجھے اعتبار نہ کیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تم خوب جانتی ہو کہ مین ہر حال مین خدا پر نگاہ رکھتا ہون اور قول میرا
یہ ہر کہ جو بات خدا کو منظور ہوتی ہر اُسکا ظہور ضرور ہوتا ہر اگر کوئی شخص میرے سامنے آئیگا اور اپنے مسلمان ہونیکا
اقرار کریگا مجھے اُسپر اعتماد کامل ہو جائیگا چاہے وہ مجھکو قتل کرے مگر مین اُسکے کلام کو خلاف نہ جانونگا ملکہ نے کہا
یہ بات اگر وہان ہوگی تو بہت برا ہوگا وہان بہت سے لوگ آپکو ایسے ملینگے جو بمکر اسلام قبول کرین گے اور آخر مین
آپ کے ساتھ دغا کرینگے بدیع الملک نے فرمایا خدا اسکا اجر اُنکو دیگا اور میری حفاظت کریگا ملکہ نے عرض کی
خصوصاً یک شخص کہ وہ اس گلزار مین بڑا مکار ہر اور اُسنے اپنے مکر سے بہت سے لوگون کو دیوانہ بنا رکھا ہر
چنانچہ والد آج تک اُسکے نام پر جان دیتے ہین بدیع الملک نے فرمایا اُسکا نام مجھے بتا دو مین احتیاط کرونگا ملکہ نے
کہا وہ ایک زن ساحرہ ہر اپنے تئین ملکہ پری جبین کے لقب سے مشہور کیا ہر ایک قصر بنایا ہر اُسمین بہت عورتین
جمع کی ہین ہر ایک کو سحر کے زور سے کم سن بنایا ہر سب کی صورتین دیکھنے مین ایسی حسین ہین کہ اگر عابد تو دسالہ
دیکھے تو بھی دل بیقرار ہو جائے اور اپنی صورت سحر کے زور سے ایسی بنائی ہر کہ شاہان عالم خواستگاری کرتے ہین
فراق مین مرتے ہین ملک و مال دیتے ہین مگر ایک کو قبول نہین کرتی تحفہ و تحایف ہر ایک ملک سے آتے ہین اُسکی
وجہ سے بڑے عظم و شان سے رہتی ہر قصر کا نام قصر حسینان رکھا ہر وہان اپنے سحر کے عجائب و غرائب بنائے ہین جو
کوئی وہان جاتا ہر اُسکے سحر مین مبتلا ہوتا ہر والد آجتک اپنے ملک کی حکومت اُسکو دیتے ہین مگر وہ قبول نہین کرتی
اصل مین زن ضعیفہ ہر شکل اصلی ایسی ہر جسکو دیکھکر ڈر معلوم ہوتا ہر اگر آپ اُس طرف تشریف لیجائیے گا تو اُسکی باتون
مین نہ آئیے گا فوراً قتل کیجیے گا بدیع الملک اس تقریر کو سنکر مسکرائے کہا اے ملکہ جیسا تم کہتے ہو یہی ہوگا مین ایکبار
اُسکو دیکھون گا اُسکے قصر کی سیر کرونگا دیکھون اُسنے کیا کیا عجائب و غرائب بنائے ہین اور جہانتک ممکن ہوگا احتیاط
رکھونگا کسی کے کلام کا اعتبار نکرونگا ملکہ نے عرض کی آپ میرے تخت پر بیٹھین مین آپکو گلزار کے اندر پہونچا دونگی
بدیع الملک تخت پر بیٹھے ملکہ نے سحر کرکے تخت بلند کیا ہر چند آفتاب علم اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوئے
سب کیفیتین دیکھ رہا تھا اُسنے جو ملکہ شاداب کو بدیع الملک پر مایل پایا اپنے دل مین کہا یہ لوگ ہر طرح صاحب
اقبال ہین جہان جاتے ہین وہان کی شاہزادیان ان لوگونپر ضرور مایل ہوتی ہین یہ خیال کرکے مریخ بھی دیوار
کے پار آیا مگر اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے رہا دیکھا ملکہ نے تخت اُتارا بدیع الملک نوجوان تخت سے اُترے
ملکہ نے کہا اے شہریار اب مین رخصت ہوتی ہون بدیع الملک نے فرمایا اے ملکہ نہین معلوم اب کب
ملاقات ہو ملکہ نے عرض کی انشاء اللہ تعالے حاضر خدمت ہونگی آپ لوح حاصل کر لین تو مجھکو اطمینان ہو جائے
پھر مین اور انتظام کرون بدیع الملک نے فرمایا ملکہ خدا مالک ہر اگر منظور الٰہی ہر تو مین لوح لیکر گلزار سے پلٹونگا
ملکہ نے بدیع الملک کے سامنے تخت بلند کیا تھوڑی دور تک تو تخت نظر آتا رہا
بدیع الملک وہین کھڑے رہے جب تخت نظر سے غائب ہو گیا بدیع الملک سمجھے اب ملکہ گئین مگر ملکہ بھی
سحر کرکے پوشیدہ ہو گئی تھین بدیع الملک آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد ایک قصر نہایت نفیس نظر آیا
بدیع الملک اُس قصر کی طرف تشریف لیچلے تھوڑی دور گئے ہونگے کہ ایک نازنین زہرہ جبین نظر آئی بدیع الملک
کے سامنے آکے اپنے چہرے سے نقاب اُٹھائی شاہزادے نے جو چہرے پر نظر کی نہایت حسین پایا مگر ملکہ شاداب
کا قول یاد آیا بدیع الملک سمجھے کہ یہ وہی لوگ ہین جنکو پری جبین نے اپنے سحر کے زور سے حسین و کم سن

بنا رکھا ہے مگر پھر خیال کیا کہ ملکہ کا کہنا مطلب تھا کیا عجب ہے جو اسکی اصلیت ہو اور یہ صورتین ایسی ہی ہون صرف
ملکہ نے بوجوہ چند در چند ایک بات کہدی یہ سوچ کے اُس نازنین کے قریب آئے نازنین نے جو شہزادہ
بدیع الملک کو دیکھا کچھ خوف معلوم ہوا کچھ شرم آئی اپنے چہرے پر نقاب ڈالکر کہا اے جوان تو کون ہے اس باغ مین
کیون آیا ہے بدیع الملک نے کہا مین ایک غرض سے یہان آیا ہون نازنین نے کہا یہان تیری غرض نہین
ہے اگر اپنی جان کی خیریت چاہتا ہے تو واپس جا اگر ہماری ملکہ کو خبر ہو جائیگی تو غضب ہوگا وہ تجھکو زندہ نچھوڑینگی تو
جانتا ہے کہ یہ قصر حسینان ہے یہان کوئی آ نہین سکتا ہے تجھے کسنے یہان آنے دیا اور گلزار کے اندر کیونکر آیا
بدیع الملک نے فرمایا اے مہجبین اسقدر آزردہ نہو مین اس جگہ ضرورت خاص سے آیا ہون مجھے کہکشان
کفن پوش سے کچھ کام ہے نازنین نے کہا اپنا کام بتاؤ بدیع الملک نے فرمایا تجھے بتانے کی ضرورت نہین
ہے نازنین نے جواب دیا اے جوان اگر نہ بتائے گا تو بہت پچھتائے گا ابھی تیری جان جائے گی مراد بر نہ آئیگی
بدیع الملک کو غصہ آگیا کہا بس زبان سنبھال کے بات کرنا نازنین نے سحر کیا بدیع الملک پر سحر
کیونکر تاثیر کرتا سحر زدہ ہوا بدیع الملک نے ایک طمانچہ اُس نازنین کو مارا کہ سر اُڑگیا مرکے زمین پر گری
اندھیرا ہوگیا آواز آئی کُشتی مرا نام من مہتاب جادو بود آواز آنے سے تاریکی دفع ہوئی بدیع الملک نے
دیکھا نازنین کی صورت ویسی ہے خیال کیا اگر یہ صورت سحر کی بنی ہوتی تو ضرور تبدیل ہو جاتی اسکی صورت
اصلی یہی ہے بدیع الملک کو بہت افسوس ہوا خیال کیا کہ ایسی نازنین کا قتل کرنا بالکل خلاف تھا یہ سوچکر آگے
بڑھے کچھ دور چلے تھے کہ بدیع الملک کے کان مین آواز رونے کی آئی شہزادے نے گردن اُٹھاکے دیکھا ایک
مجمع نازنینون کا اشکباری کرتا ہوا آتا ہے اُنمین سے ایک حسین مہر تمکین روتی پیٹتی اُس نازنین کی لاش
پر گئی سر کو اُٹھاکر لائی تن سے ملایا سب نے لاش کو گھیر لیا رونا شروع کیا بڑی دیر تک مصروف آہ وزاری
رہین جب رونے سے فراغت پائی تو سب نے لاشہ اُس نازنین کا اُٹھایا ایک جانب روانہ ہوئین
بدیع الملک بھی اُنکے تعاقب مین چلے وہ سب ایک بارہ دری کے قریب آئین لاش وہین رکھدی
روتی پیٹتی اندر گئین بدیع الملک نامدار باہر رہے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے دیکھا ایک حسین
کم سن نازنین سب کے آگے آگے تاج سر پر رکھے ہوئے آئی اسکی لاش کو دیر تک دیکھا کی بعد مین سب سے کہا اسکو
دفن کردو ہم قاتل کا ابھی پتہ لگاتے ہین جہان ہوگا سر کے بل یہان آئیگا جب آئیگا تو اپنی خطا کی سزا پائیگا
بدیع الملک نے جو اُس نازنین کو دیکھا سمجھ گئے کہ ملکہ رجبین اسی قتال عالم کا نام ہے اسکی صورت بھی اصلی ہے
سحر سے بنی ہوئی نہین ہے یہ سوچ کے آگے بڑھنے کا قصد کیا جیسے ہی شاہزادے نے باغ کے اندر قدم رکھا پھولون
نے آواز دی اے نگہبانو ہوشیار ہو جاؤ کہ آج اُس شخص کا گذر اس باغ مین ہوا ہے جو اس طلسم کا غارت کرنیوالا ہے
اور جو قتال ساحران ہے جلد ہماری خبر لو ورنہ ہم جلے جاتے ہین نگہبانون نے جو پھولون کی یہ آواز سنی ہوشیار ہوے
چارون طرف دیکھا ایک جانب جو نگاہ کی تو بسکے ہوش اُڑگئے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت وشان
سلاح جنگ جسم پر آراستہ کیے ہوے خرامان خرامان چلا آتا ہے نگہبانون نے چاہا روکین مگر جرأت نہوئی سب
ٹھہر گئے ایک نے دوسرے سے کہا تم دیکھ رہے ہو بڑھ کر روکتے نہین اُسنے جواب دیا کہ تجھکو کون مانع ہے
یہ گفتگو ہوا کی اور غنچے غل مچایا کیے مگر کوئی نگہبان بدیع الملک کے قریب نہ آیا شاہزادہ قریب بارہ دری
پہونچا نگہبانون نے جو یہ حال دیکھا کہا اگر یہ شخص بارہ دری کے اندر چلا گیا تو ملکہ اسکی جان لینگی ایک کو زندہ

نہ چھوڑینگی یہ سوچ کے آگے بڑھے دوسرے دروازے سے بارہ دری مین آئے ملکہ کو اطلاع کرائی کہ آپ سے
ایک امر ضروری عرض کرنا ہی جلد تشریف لائیے خواصون نے ملکہ کو خبر پہونچائی ملکہ اسوقت قاتل مہتاب
کی تحقیق کتاب جمشیدی سے کر رہی تھین خواصون سے کہا تم چلو مین آتی ہون خواصون نے کہا اگر جلد تشریف
نہ لے جائیے گا تو ہرج ہوگا نگہبان کہتے ہین کہ ایسا نہو موقع ہاتھ سے جاتے اور ہم لوگون پر الزام آئے
جلد تشریف لے چلیے ملکہ نے جو یہ بات سُنی گھبرا کے اُٹھین دربانون کے پاس آئین کہا ارے کیا ہی کیون
اسقدر تعجیل کی ہین مہتاب کے قاتل کو دریافت کر رہی تھی جلد بتاؤ سبنے کہا ملکہ عالم ہم لوگ نگہبانی مین
مصروف تھے کہ غیب سے آوازین دین کہ اے نگہبانو ہوشیار ہو جاؤ کہ اس قصر مین آج وہ شخص آتا ہی
جو اس طلسم کو تباہ کردیگا ہم چلے جاتے ہین جلد ملکہ عالم کو خبر کردو ہمنے جو دیکھا تو ایک جوان حسین بسلاح جنگ
لگائے ہوے بڑی شان و شوکت سے خرامان خرامان آتا ہی سب نے چاہا کہ اسکو روکین مگر اسکا رعب مانع ہوا
ہم کچھ نہ کہسکے مجبور ہوگئے آپ کے پاس حاضر ہوے ہین وہ بارہ دری کے قریب پہونچ چکا ہی یقین ہی اب بارہ دری
مین آ گیا ہو ملکہ نے کہا تم لوگ جاؤ ہم اسکو ابھی گرفتار کیے لیتے ہین معلوم ہوتا ہی میری خواص کو بھی اسی نے
قتل کیا ہی نہین معلوم کون ہی مین ابھی اسکو قتل کرونگی یہ کہکے ملکہ واپس ہوئین جیسے ہی وسط بارہ دری
مین پہونچین دیکھا ایک جوان حسین سامنے سے آتا ہی ملکہ کی نگاہ جو جمال بدیع الملک پر پڑی غش کھا کے
گری دیر تک بیہوش رہی بدیع الملک قریب آئے چاہا سر ملکہ کا زانو پر رکھون کہ ملکہ کو ہوش آگیا آنکھین
کھول کے چہرۂ بدیع الملک دیکھا وہان سے اُٹھکر دور جا کے کھڑی ہوئین کہا کیون صاحب آپ کون
ہین میری بارہ دری مین بے اذن کیون آئے آپ ہی نے میری خواص کو قتل کیا اب اسکے عوض مین کیا کیا
جائے بدیع الملک نامدار نے فرمایا آپ مجھکو قتل کرین ملکہ نے کہا مین آپکو قتل کرکے کیا پاؤنگی آپ نے خواص
کو قتل کیا تو اس سے کیا گناہ ہوا تھا جسکی سزا آپ نے ایسی سخت دی کہ اسکی جان لی بدیع الملک نے فرمایا
اے ملکہ مین واقعی خطاوار ہون اسوقت اسنے ایسے کلمات سخت کہے کہ مجھے بھی غصہ آگیا تاب خود نہ رہی مین نے
طمانچہ مارا اسکا سر اُڑ گیا ملکہ نے کہا آپکو یہان کون لیکر آیا بدیع الملک نے فرمایا تمھارا شوق دید یہان تک لایا جذب
محبت نے تم تک پہونچایا ملکہ نے کہا شوق دید کسکو کہتے ہین اور جذب محبت سے کیا مراد ہی سادگی طبیعت آپکی
کیواسطے بتائی گئی ہی کہ بے اذن مکان غیر مین چلے آئے اور ایک بیگناہ کو قتل بھی کیا خون ناحق اپنے سر لیا آپکو
ایسا نہ لازم تھا خواصون نے کہا ملکہ عالم آپ کس سے باتین کرتی ہین ایک برق گرائیے کہ اسکے سر کے دو ٹکڑے
ہو جائین ملکہ نے پلٹ کے خواصونکو جواب دیا تمھین اس بات مین کیا دخل ہی کیون اپنی راے دیتی
ہو آدمی کو پہچان کے بات کرنا چاہیے نہین معلوم کون ہی کہانسے آیا ہی کیا کام ہی کسی شہر کا شہزادہ ہی یا کسی
اقلیم کا بادشاہ عالیجاہ ہزارن لوگون کیواسطے ایسی باتین زیب نہین اور ہم اسکو کیا قتل کرسکین گے
جب اسکو ایسی ہی کوئی بات حاصل ہی تب تو یہان اسطرح بے خوف ہوکے آیا ہی خواصین خاموش ہوئین
آپسمین اشارے کرنے لگین ملکہ پھر بدیع الملک کیطرف مخاطب ہوئین کہا آپکی کیا مرضی ہی جسکو
قتل کرنا منظور ہو قتل کیجیے اپنی راہ لیجیے بدیع الملک نے فرمایا ہم خود قتیل تیغ ابرو ہین کسیکو کیا قتل کرینگے
ملکہ نے کہا یہ کیا فرمایا جسکا مطلب سمجھ مین نہین آیا بدیع الملک نے فرمایا ایسے مطالب آپکی سمجھ مین کیون
آئینگے ملکہ نے کہا صاف صاف بات کیجیے مین کنایہ اشارہ نہین جانتی آپ یہان کیون تشریف لائے

ہم لوگون نے آپکی کیا خطا کی ہی جو ہمارے خون کے پیاسے ہین بدیع الملک نے جوابدیا یہ آپکا فرمانا بیکار
ہی مجھسے دھوکے مین ایک خطا ہوگئی مین نادم ہون آپ کو اجازت دی کہ آپ سزا دیجیے آپنے شاید ایکبار
سے عرض کرنے کو خیال نہین فرمایا جو بار بار میرے مجوب کرنے کو وہی کلمات فرماتی ہین بھولی بات کو پھر یاد
دلاتی ہین اگر آپکو سزا دینا ہی مین موجود ہون اپنا خون معاف کرتا ہون آپ مجھے قتل کرین اور اگر تلوار اُٹھانا بار
ہو تو مین خود اپنے ہاتھ سے سر کاٹ کے نثار کرتا ہون یہ کہکے بدیع الملک نے خنجر کمر سے نکالا ابھی بات کی بےتکلف
کرنے کی نوبت کی خنجر گلے پر رکھا بھلا ملکہ مہرجبین کو کب صبر ہوتا دوڑ کے خنجر ہاتھ سے چھین لیا دوسرا ہاتھ گلے پر
رکھ دیا آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے عرض کی اے شہریار اگر آپ ایسی باتین کرین گے تو مین واقعی جان
دیدونگی بدیع الملک نے کہا پھر آپ ہی ہر بات مین طعنہ دیتی ہین مین مجبور ہون ملکہ تو اسوقت بیخود ہوگئی تھی
بےتکلف زبان سے نکلا کہ مین دل لگی سے کہتی تھی آپ میرے کلام کو صحیح سمجھے یہ کہکے ہاتھ پکڑے ہوے آگے بڑھی
بدیع الملک سے کہا میرے ہمراہ تشریف لائیے آپ ہمارے یہان تشریف لائے ہین ہمکو عزت دی ہی تھوڑی دیر استراحت
فرمائیے میری خطا معاف کیجیے گا مین کیا جانتی تھی کہ دل لگی طبع نازک کو ناگوار ہی بدیع الملک نے کہا اے ملکہ اگر اور باتین
کہتین مجھے خیال ہوتا مگر تمنے ہر بار اسکے قتل کی مثال دیکر مجھے بہت مجوب کیا مین اپنی جان دیدیتا ملکہ نے کہا اے
شہریار اب اسکو درگذر کیجیے مین بہت نادم ہوئی اب یہ فرمائیے کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین یہان کیون آئے
بدیع الملک نے فرمایا انشاء اللہ تعالی بیان کرونگا اپنی کیفیت دل عیان کرونگا میرا قصہ بہت طویل ہی جسوقت آپ
سنیے گا بہت تاسف فرمائیے گا ملکہ باتین کرتی ہوئی بدیع الملک کو شہ نشین پر لائی مسند پر بیٹھایا عرض کی اب
اپنی کیفیت بیان فرمائیے بدیع الملک نے ابتدا سے ذکر چھیڑا ملکہ نے سب تقریر بدیع الملک کی بدل سنی کہین بہت
خوش ہوئی کہین بڑا افسوس کیا جب سب کیفیت بدیع الملک اپنی طلسم مین آنے کی بیان کرچکے آخر مین یہ کہا
کہ مین اس باغ کے اندر بتلاش لوح آیا تو ملکہ نے پوچھا اے شہریار یہانتک آپکو کس نے پہونچایا بدیع الملک نے فرمایا
میرے ایک دوست نے مجھے باغ کے اندر پہونچادیا سب پتہ یہان کا بتادیا ملکہ نے اسیری سے آزادی کی کیفیت بھی سنکر
پوچھا کہ آپکو اسیری سے کس نے رہائی دلائی بدیع الملک نے فرمایا تھا کہ خدا نے رہائی دلائی اور یہان بھی ایسا ہی جملہ
کہدیا کہ خدا نے مدد کی ایک دوست کو بھیجا اسنے مجھکو باغ کے اندر پہونچایا ملکہ مہرجبین نے کہا اے شہریار اس طلسم
مین دو جگہ ساحر رہتے ہین ایک تو میرا مکان ہی اور دوسرے گلزار کہکشان ہی اور ایک ٹھکانا اور ہی آپ نے
وہان کی نسبت بھی اتنا جملہ بیان فرمایا ہی کہ مجھے اسیری سے ایک ساحر نے رہائی دی ہی وہان ملکہ شاداب دختر
قیصر صاف باطن سحر جانتی ہین اور جو آپنے بیان فرمایا کہ وہ ایک شخص کو دیوان شریر کے قید سے
چھڑایا اور بہت سے وقت پر وہ کام آیا تو ملکہ شاداب البتہ دیوان شریر کے قید مین تھین اور انکی نسبت
قیصر نے یہ شرط کی تھی کہ جو قید سے ملکہ کو چھڑا کے لائیگا اُسکا عقد ملکہ کے ساتھ کیا جائے گا معلوم ہوتا ہی آپنے اس
شرط کو پورا کیا اور قیصر نے خلاف ملت دیکھکر آپ سے انکار کیا آپنے طلسم کے فتح کرنیکا قصد کیا بدیع الملک
نے کہا ملکہ تم اچھی خیالی باتین کرتے ہو کہان مین کہان ملکہ شاداب اسوقت تمہاری زبان سے نام سنا آج تک
واقف نہ تھا مین نے جسکو قید سے چھڑایا وہ اور شخص تھا بھلا ملکہ کی قید تک مین کیونکر پہونچتا اور رہا کیون کرتا
مہرجبین نے کہا اے شہریار آپ کی باتون سے ظاہر ہوتا ہی کہ آپ ہی نے ملکہ شاداب کو رہائی دلائی اور انھین کے
فراق مین یہانتک آئے یہ مصیبت عظیم اُٹھائی خیر آپ کی مراد کسی صورت بر آئے محنت رائیگان نہ جائے ملکہ آپکو

مل جائین ارمان دل نکلین آپکی طبیعت خوش ہو محنت وصول ہو دعاے دل حصول ہو بدیع الملک نے
فرمایا مین مطلق ملکہ شاداب سے نہین واقف ہون یہ سب تمھارا خیال ہر کہان مین کہان ملکہ مین ایک مرد غریب وہ شاہزادی
بھلا مین ایسا حوصلہ کرسکتا ہون تمھین اگر مجھے اپنے پاس بلاتین تو مین کیا کرسکتا تھا اب تمھارے پاس بیٹھا ہون
تم یہان سے اُٹھا دو تو مین کچھ کہہ سکتا ہون ملکہ برجلیس نے کہا اے شہریار آپکی غریبی آپ کے چہرے سے ظاہر
ہے اور مین آپکو اُٹھا سکون یہ میری مجال نہین ہان اگر مین کی شاہزادی ہوتی تو امارت کی راہ سے ایسا بھی کرتی
اب کیا کرسکتی ہون مین خود اپنے تئین بے بضاعت تصور کرتی ہون ہمیشہ سے طلسم مین والدین ملازم رہے
اب مین ملازم ہون آپکو اُٹھا سکون اتنی مجال نہین ہر ایک صورت سے آپ مالک ہین مین جیسے کہ ادب
شاہزادیکا کرتی ہون اُس سے زیادہ آپ کا ادب کرنا لازم ہے یہ کہکے مسند سے دور ہٹکے بیٹھی ہاتھ باندھ کے
باتین کرنے لگی بدیع الملک مسکرائے کہا ملکہ تمھین اب یقین کامل ہوگیا کہ مین نے شاداب کو رہا کیا ہے ملکہ
برجلیس نے کہا اے شہریار آپ میری بات کو خلاف جانتے ہین مین کبھی خلاف نہ کہونگی آپ نے ضرور ملکہ شاداب
کو رہا کیا اور اُسیکی وجہ سے اس طلسم مین آئے بدیع الملک نے فرمایا آپ کے اس شک کو کون رفع کرسکتا ہے ملکہ
برجلیس نے کہا اگر آپ کو یہ ذکر ناگوار ہے تو مین اور باتین کرتی ہون یہ کہکے کنیزون کو اشارہ کیا کہ شراب لاؤ کنیزین لانے
ہوئین بدیع الملک اور ملکہ برجلیس مین جسوقت یہ باتین ہو رہی تھین اُسوقت ملکہ شاداب بھی موجود
تھین مگر سحر کرکے اپنے تئین پوشیدہ کرلیا تھا کوئی نہ جانتا تھا بدیع الملک بخوف باتین کر رہے تھے اور مرزا
آفتاب علم بھی موجود تھا یہ بھی اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوے تھا اسکو بھی کوئی نہ جان سکتا تھا جب کنیزین
محفل مین شراب لیکر آئین ملکہ نے صراحی طلب کی ایک کنیز نے زمرد کی صراحی ملکہ کو دی ملکہ نے جام اُٹھایا شراب
اونڈیلی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار نوش فرمائیے بدیع الملک نے انکار کیا ملکہ نے انکار کا سبب پوچھا
بدیع الملک نے فرمایا ہم لوگون مین یہ دستور ہے خیال اس کا ضرور ہے کہ غیر مذہب کے ہاتھ سے جو شے مس ہو جائے اُسکا
اکل وشرب کرنا ممنوع ہے ملکہ برجلیس نے کہا پھر آپکی کیا مرضی ہے بدیع الملک نے فرمایا دین حق اختیار کرو سامری پرستی
کو ترک کرو ملکہ برجلیس نے عرض کی آپ مجھکو اپنے مذہب کے عقائد سے آگاہ فرمائیے بدیع الملک نے ملکہ کو کلمہ پڑھایا
ملکہ برجلیس مسلمان ہوئین بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیکر نوش کیا پھر خود جام بھر کے ملکہ کو دیا ملکہ نے جام
پیا اسیطرح متواتر دو تین جام چلے نشہ مے کا سرور رہا حجاب دور ہوا بدیع الملک نے دست شوق بڑھایا ملکہ
برجلیس نے عرض کی اے شہریار کیا اس وقت تجھیر ملکہ شاداب کا دھوکا ہوا جو اس بلاتکلفی سے ہاتھ بڑھایا
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اب اس ذکر کو جانے دو تمھین میری بات کا اعتبار نہین ملکہ برجلیس نے عرض کی مین آپکی
بات کو صحیح جانتی ہون مگر اپنے کلام کے سچ ہونے کا بھی دعوی کرتی ہون بدیع الملک نے فرمایا اس ذکر کو موقوف
کرو اور باتین کیا کم ہین جو اسی ذکر مین صبح ہوئین صبح کو یہان نہ ٹھہرونگا لوح لینے کو جاؤنگا ملکہ نے عرض کی ابھی مین
آپ کو نہ جانے دونگی لوح کا لینا آسان نہین ساحران نامی کہکشان کفن پوش کے یہان موجود ہین وہ کیونکر
لوح آپ کو دینگے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ خدا اپنا فضل کریگا لوح ملجائیگی لشکر بھی میرا سب یہان اسیر
ہے اُسکو رہا کرنا ہے ملکہ نے لشکر کی جو کیفیت سنی عرض کی اے شہریار لشکر قیصر صاف باطن کے پاس بھیجدیا گیا ہے
سب لوگ اسیر ہوکے یہان آئے تھے کہکشان کفن پوش نے سب کو طوق و زنجیر پہنا کے قیصر صاف باطن کے
پاس بھیجدیا بدیع الملک کو افسوس ہوا فرمایا اے ملکہ مین اگر جانتا تو ابھی یہان نہ آتا پہلے اپنی فوج کو رہا

کرتا پھر یہان آنے کا ارادہ کرتا ملکہ برجبیس نے عرض کی آپ دو تین روز یہان تشریف رکھیے ابھی کہکشان کو آپکی بھی
تلاش ہی اگر وہ آپکو دیکھیگا تو ضرور قصد جنگ کریگا آپ تنہا ہین کیونکر اُسکا مقابلہ کیجیے گا اور اگر آپ کے ہمراہ
آپکا لشکر بھی ہوتا تو بھی وہ سحر کرکے آپ سے مقابلہ کرتا آپ مجبور تھے بدیع الملک نے فرمایا اب ایک لمحہ
مجھے ٹھہرنا دشوار ہی ممکن نہین جو مین دو تین روز یہان قیام کرون ملکہ برجبیس نے بہت بہت کہا مگر بدیع الملک
نوجوان نے قبول نہ کیا ملکہ مجبور ہوگئین شب بھر یہی باتین رہین جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نامدار نے
ملکہ سے اجازت چاہی ملکہ بہت غمگین ہوئین کئی بار کہا اے شہریار آپ جانتے ہین وہ لوگ ساحر ہین آپ
اُنسے کیونکر مقابلہ کیجیے گا بدیع الملک نے کہا ملکہ خدا ہر حال مین ہمارا حامی ہی سب آفتون سے وہی ہمکو
بچالے گا ملکہ نے جب خیال کیا کہ شاہزادہ کسیطرح نہ مانے گا مجبور ہو کر کہا اے شہریار آپ تشریف لے جائیے مگر
ساحرون کے مکر سے اپنے تئین بچائیے گا مین بھی وقتاً فوقتاً حاضر ہوتی رہونگی بدیع الملک نے فرمایا تمھارے
آنے کی کوئی ضرورت نہین ہی ایسا قصد نہ کرنا مجھے سوائے خدا کے کسی کی مدد درکار نہین ہی ملکہ نے کہا اے شہریار
میری کیا مجال جو آپ کی مدد کر سکون مگر بے آپ کے دیکھے مجھے چین نہ آئے گا اس لیے حاضر خدمت ہونگی
بدیع الملک نے فرمایا مین اسکو بھی برا سمجھتا ہون مگر تمھین اختیار ہی یہ کہکر برجبیس کے باغ سے باہر آئے
ملکہ نے سب پتے بدیع الملک کو بتا دیے تھے بدیع الملک کہکشان کفن پوش کے مکان کی طرف روانہ
ہوے ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ مریخ آفتاب علم اور ملکہ شاداب بھی بدیع الملک کے ہمراہ ہین مگر یہ لوگ
اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوے ہین ملکہ شاداب کی عجب حالت ہی جو وقت پر عرض کی جائیگی اور مریخ
آفتاب علم اپنے دل مین کہتا ہی کہ بدیع الملک کے اقبالمند ہونے مین شک نہین کیسے مرحلے پر سے آ کے
سلامت پھر کے خدا نے فضل کیا مالک مرحلہ فریفتہ ہوگئی ان لوگون کے یہ خیال ہین مگر بدیع الملک نوجوان
اپنے دل مین خیال کرتے ہین کہ یہ راز برجبیس پر کیونکر ظاہر ہوا کہ مین ملکہ شاداب کے فراق مین بیتاب ہون اور
مین اُس سے تعلق دلی رکھتا ہون کبھی خود ہی جواب دیتے ہین کہ مین نے جو ملکہ کی رہائی کی کیفیت بیان
کی گو طرز بدل دیا تھا مگر برجبیس عاقلہ ہی سمجھ گئی اور یہان کا آنا یہ بھی اُسنے خیال کیا کہ بے مدد کسی ساحر کے یہان
آنا دشوار تھا جب یہ خیال آتا ہی کہ ملکہ شاداب نے منع کردیا تھا اور اب یہ راز اُنپر بھی افشا ہو جائیگا تو وہ کیا
کہینگی بدیع الملک محجوب ہو جاتے ہین یہ سوچتے ہوئے مکان کہکشان کے قریب پہونچے دیکھا ایک
قلعہ آہنی مکان کہکشان کے سامنے بنا ہی اُس قلعہ پر فوج بھی معلوم ہوتی ہی بدیع الملک اور آگے بڑھے
کہکشان کے مکان پر پہونچے پھاٹک پر لوگ بیٹھے تھے اُنھون نے جو بدیع الملک کو آتے دیکھا سب
کھڑے ہوگئے بدیع الملک کو روکا شاہزادے نے کہا مین کہکشان کفن پوش کے پاس جاؤنگا اُس سے
کچھ باتین ضروری کرنا ہین سب نے کہا ہم آپ کی اطلاع کرتے ہین جو کچھ حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا بدیع الملک
نے کہا جلد جاکے اطلاع کرو جسقدر لوگ وہان جمع تھے اُنمین سے چند شخص اندر گئے کہکشان اُسوقت ساحرون
سے باتین کر رہا تھا کہ طلسم کشا کا پتہ نہ ملا کہ وہ کیا ہوگیا ساحر کہتے تھے جہان ہوگا اُسکو بھی ڈھونڈھ کے پیدا کرینگے
کہ چوبدارون نے کہکشان کو سلام کرکے کہا ایک جوان رعنا سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے ہوے در دولت پر حاضر ہی
مگر ایسا جوان صاحب شوکت و شان آجتک نگاہ سے نہین گذرا آپ سے کچھ باتین کرنے کو کہتا ہی کہکشان
نے کہا ارے طلسم کشا نہو یہ کہکے ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا چوبدارون کے ہمراہ باہر آیا بدیع الملک پر جو نگاہ

بڑی رعب چھا گیا ساحرون سے کہا آپ لوگ اس سے کلام کرین مین بات نکرونگا ساحر آگے بڑھے بدیع الملک
سے کہا اے جوان تو کون ہے یہان کیونکر آیا ہے بدیع الملک نے فرمایا مین کہکشان کفن پوش کے پاس
آیا ہون اسکے پاس اس طلسم کی لوح ہے اگر وہ لوح دینا گوارا کرے تو مین لوح لیکر واپس جاؤن طلسم مین ابھی
بہت جگہ مقابلہ پڑینگے بہت عرصہ ہونا اچھا نہین ہے ساحرون نے کہا اے جوان تو عقل سے خلاف بات
کرتا ہے تنہا آکر لوح مانگتا ہے بھلا تمام دنیا کو اپنے ہمراہ لاکر لوح حاصل کر تو بھی ہم جانین کہ تو بڑا مرد ہے بدیع الملک
نے فرمایا جوانمرد کے بھروسے پر کام کرتے ہین وہ مرد نہین ہوتے جب مین تنہا لوح نہ لے سکونگا تو مجمع کثیر
اپنے ہمراہ لاکر تم سے مقابلہ کرونگا ساحرون نے کہا جب زندہ یہان سے جاتا تو مجمع کثیر اپنے ہمراہ لیکر آتا
بدیع الملک نے فرمایا کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہ نکالنا ورنہ سزا پاؤگے بہت پچھتاؤگے ساحرون نے جو
یہ کلمہ بدیع الملک سے سُنا پڑھ پڑھ کے سحر کیا بدیع الملک کے پاس تحفہ جات موجود تھے سحر نے تاثیر نہ کی ساحر
حیران ہوے بہت سے سحر کیے مگر بدیع الملک پر کسی کے سحر نے تاثیر نہ کی جب ساحرون نے دیکھا کہ
بدیع الملک پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے تو کہکشان سے کہا کچھ حکمت کے تحفہ جات صرف کرو سحر اس جوان پر
اثر نہین کرتا کہکشان نے بہت سے تحفہ جات حکمت صرف کیے مگر بدیع الملک پر کسی نے اثر نہ کیا
کہکشان حیران ہوگیا ساحرون سے کہا اب کیا ہوسکتا ہے اس پر تو حکمت بھی کام نہین کرتی ساحرون نے کہا یہ
طلسم کشا اصلی ہے اب شرط تنہائی بھی پوری ہوگئی نہین معلوم یہ یہانتک کیونکر آیا ہے ورنہ کسیکی مجال تھی جو گلزار
کے اندر آسکتا کہکشان نے کہا سواے اسکے کہ مین فوج کو اطلاع کراؤن اور وہ سب لوگ اسکو آکر گرفتار کرلین اور کیا ہوسکتا
ہے ساحرون نے کہا یہ بہت اچھی بات ہے فوج اگر یہان آجائیگی تو یہ ابھی گرفتار ہو جائیگا کہکشان نے اپنے
ملازمین سے کہا تم لوگ جلد جاؤ اور اس حادثہ کی اطلاع لشکر مین کرو اور کہو کہ جلد لشکر یہان آئے اگر عرصہ ہو جائیگا
تو یہ جوان قیامت برپا کردیگا اس کی تھوڑی سی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ ہم لوگون کی کچھ حقیقت نہین سمجھتا
ہے جلد فوج کو لاؤ ملازمین یہ بات سن کے وہان سے روانہ ہوے یہان کہکشان نے بدیع الملک سے کہا
اے جوان اگر تجھے اپنی جان کی حفاظت منظور ہے تو واپس جا یہان کے عجائب و غرائب ابھی تو نے نہین دیکھے
ہین اگر ایک اشارہ کردون تو ابھی جلکر خاک ہو جاے پتہ بھی نہ ملے مجھے تیری جوانی پر افسوس آتا ہے اسوجہ سے
ایسا کہتا ہون بدیع الملک نے کہا اے کہکشان مین موجود ہون جو تو نے میرے واسطے برائی تجویز کی ہے
اُٹھا نرکھ کہکشان نے جوابدیا ابھی مین فوج کو اگر بلاؤن اور فوج والے ایک ایک چٹکی خاک کی ڈالدین تو تیرا
پتہ نہ معلوم ہو بدیع الملک نے فرمایا پھر تجھکو کون مانع ہے کہکشان نے کہا اے جوان جہالت کو دخل نہ دے یہان
سے واپس جا بدیع الملک نے فرمایا خبردار اب یہ کلمہ زبان سے نہ نکالنا مین ہرگز نہین جاؤنگا تجھسے
لوح لیکر پلٹونگا کہکشان نے کہا لوح کا ملنا دشوار ہے ایسا خیال نہ کر بدیع الملک نے فرمایا جو تجھسے
ہوسکے تو کر یہ کہکے آگے بڑھے کہکشان ڈر کے پیچھے ہٹا اتنے عرصے مین فوج بھی آگئی کہکشان نے پکار
کے کہا اے لشکریو اس جوان کو لینا خبردار جانے نہ پائے لشکری بدیع الملک پر تلوارین کھینچکر ٹوٹ
پڑے بدیع الملک نے بھی تلوار میان سے لی پشت و پہلو سے ہوشیار ہوکے جنگ کرنے لگے یہ کیفیت
ملکہ شاداب اور مریخ آفتاب علم نے جو دیکھی یہ لوگ اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوے
تھے یہ حال جو دیکھا تاب نہ رہی پہلے مریخ آفتاب علم نے ایک جانب جاکر اشارہ کیا بہت سے سپاہیون

کے سر اُڑ گئے بہت سے سوار گھوڑون سے گر کے مرے ملکہ شاداب نے جو یہ کیفیت دیکھی مریخ آفتاب علم تو
اپنے تئین پوشیدہ کیے ہوے تھا ملکہ کو نظر نہ آیا مگر خیال ملکہ کو یہ ہوا کہ شاید ملکہ برجیس نے آ کر ان سوارون کو قتل
کیا یہ سوچ کے ملکہ شاداب نے بھی ایک جانب اشارہ کیا دو تین سو جوانون کے سر اُڑے مریخ نے جو یہ کیفیت
دیکھی پھر سحر کیا زیادہ آدمی مرے گرے ملکہ نے پھر سحر کیا اُس سے زیادہ آدمی قتل کیے اسی بحث مین لشکر تمام
ہو گیا مگر اس ہلڑ مین بدیع الملک کو ثابت نہوا کہ یہ لوگ کس طرح سے قتل ہوے ہین اور بدیع الملک نامدار
نے بھی بہت سے سوارون کو قتل کیا تھا کہکشان وغیرہ کو بھی یہی گمان ہوا کہ اس جوان نے اتنے آدمی قتل کیے
جب فوج تباہ ہو گئی اور کوئی باقی نرہا تو بدیع الملک کہکشان کفن پوش کیطرف چلے کہکشان نے ساحرون
سے کہا اس جوان سے بچانا اگر یہ مجھپر آ جائے گا تو غضب ہوگا ساحرون نے کہا ہم اس وقت اس خیال مین ہین
کہ اپنی جان کیونکر بچائین یہ کہہ رہے تھے کہ بدیع الملک قریب کہکشان پہونچ گئے کہکشان سحر کر کے غرق
زمین ہونا چاہتا تھا نا مگر زمین مین غرق ہو گیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان نے بڑھ کے اسکا ہاتھ پکڑا جھٹکا دیا کہ زمین سے
باہر آیا بدیع الملک نے فرمایا ای کہکشان اب شناخت مین خدا کی کیا کہتا ہی کہکشان نے کہا او طلسم کشا مین اگر قتل
بھی ہو جاؤنگا تو تیرا مدعا بر نہ آئے گا مین ہرگز مسلمان نہونگا بدیع الملک نے خنجر کمر سے نکال کے اسکے گلے پر پھیرا یہ
روئین تن تھا خنجر کی باڑھ مڑ گئی تھی بدیع الملک کو اُسوقت غصہ تھا اسکو تا بہ سینہ چیر ڈالا کہکشان مر گیا
اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام من کہکشان کفن پوش بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب
خود نرسیدیم بدیع الملک آگے بڑھتے تھے کہ شاداب نے سامنے آ کے کہا ای شہریار آپ کہان جاتے ہین لوح اُسکی
پیشانی مین ہی جلد پیشانی کو چاک کر کے لوح لیجیے ورنہ اور ساحران غدار اُسکی پیشانی سے لوح نکال لے جائینگے
بدیع الملک نے دیکھا ملکہ کی عجب حالت ہی بال سر کے پریشان ہین آنکھوں مین آنسو بھرے ہین چہرہ اُترا ہوا ہی
غصہ بھی معلوم ہوتا ہی بدیع الملک نے کہا ملکہ خیر تو ہی اس وقت تمھاری کیا حالت ہی ملکہ نے عرض کی یہ وقت
ایسا نہین ہی جو مین آپ سے کہہ سکون آپ لوح لیجیے اسکے بعد مین عرض کرونگی بدیع الملک نے فرمایا مین
جبتک تمھاری کیفیت نہ سُن لونگا تب تک لوح نہ لونگا ملکہ نے کہا مجھے ایسا ہی صدمہ عظیم پہونچا ہی اسکی وجہ سے
میری یہ حالت ہو گئی ہی والد نے میرے تئین قید شدید مین رکھا تھا اسوجہ سے یہ کیفیت ہی بدیع الملک نے
فرمایا انشاء اللہ اسکا عوض مین قیصر سے لونگا یہان تو بدیع الملک اور ملکہ مین یہ باتین ہو رہی تھین کہکشان
کفن پوش کا لاشہ جو سامنے پڑا تھا اسکے مرنے سے جو عمارتین سحر کی گلزار مین تھین سب گر پڑین ملکہ برجیس اپنے
باغ مین تھین انھون نے جو یہ کیفیت دیکھی سمجھ گئین کہ بدیع الملک نے کہکشان کو قتل کیا یہ سوچ کے اُٹھین
کہ ایسا نہو لوح کے راز سے واقف ہون کسیطرف اور چلے جائین اس سے بہتر یہ ہی کہ جا کر آگاہی دون فوراً تخت
منگایا تخت پر بیٹھ کے کہکشان کے مکان کی طرف روانہ ہوئین اُسوقت آ کے پہونچین کہ ملکہ شاداب بدیع الملک
سے رخصت ہو کر جایا چاہتی تھین ملکہ برجیس نے ملکہ شاداب کو اس تعجیل مین نہ دیکھا فوراً اپنا تخت اُتار کے
بدیع الملک کے پاس آئین کہا ای شہریار مبارک ہو کہ لوح دار جادو کو آپنے قتل کیا اتنا کہکے خیال جو کیا
تو شاداب کو اپنے سامنے پایا ملکہ برجیس کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا بدیع الملک بھی شرمندہ ہوے
ملکہ شاداب نے کہا ای شہریار لوح بڑھ کے نکالیے پھر جو مزاج مین آئے کیجیے گا بدیع الملک بھی سوچے
کہ ایسا نہو یہان بحث بڑھ جائے اور لوح ہاتھ نہ آئے تو محنت رائگان ہو یہ سوچ کے کہکشان کی لاش

کے قریب آئے پیشانی اسکی چاک کی لوح نکالی بدیع الملک نے دیکھا ایک تختی الماس کی نہایت بیش قیمت
اسپر یاقوت سرخ سے بخط نسخ لکھا ہوا ہے ہذا لوح طلسم مراۃ العدم بدیع الملک نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکے لوح گلے مین ڈالی وہان سے پلٹ کے آئے ملکہ شاداب نے برجبیں سے کہا بوا اب نہین کہتین کہ
مبارک ہو شاہزادے نے لوح پائی ہے تمھین مبارکباد دینا ضرور ہے ملکہ برجبیں نے کہا شاہزادی صاحب ایکبار
مین نے مبارکباد دی ابکی آپ بھی فرمائیے کہ مبارک ہو ملکہ شاداب نے کہا مجھے کیا ضرورت ہے جو مین
مبارکباد دون مبارکباد وہ دے جو خوش ہو مین مبارکباد کیون دون ملکہ برجبیں نے کہا ہمتو شاہزادے کے
دوست ہین ہمتو سو بار مبارکباد دینگے آپ کو کیون خوشی ہوگی بلکہ مل جانے کا ملال ہوا ہوگا اگر خدانخواستہ
انکے دشمن لوح نہ پاتے تو آپ البتہ خوش ہوتین ملکہ شاداب نے کہا اے برجبیں مجھے بہت باتین نہ بنانا یہ نہ
جاننا کہ تم اس وقت شہریار کے پاس کھڑی ہو برجبیں نے کہا مین جانتی ہون کہ آپ کو بہ نسبت میرے شاہزادہ پر
زیادہ دعوے ہے اور آپ مرتبے مین بھی مجھسے ہر طرح زیادہ ہین مگر جیسا آپ نے فرمایا اسکا جواب مین نے عرض کیا
اور جو کچھ فرمائیے گا اسکا جواب پائیے گا ملکہ شاداب نے کہا تیری کیا مجال ہے جو ہمکو جواب دے سکے ملکہ برجبیں
نے کہا اسوقت کوئی جاننے والا نہین ہے جو مزاج مین آئے فرمائیے اگر جاننے والون کے سامنے آپ یہ کلمہ کہین تو
اسکا جواب پائین اگر آپ کو دعوے ریاست آج سے ہے تو مجھے بھی آپکے والد ماجد کی سلطنت سے قبل اس
طلسم کی حکومت کا دعوی ہے آپ یہ کیا فرماتی ہین اگر حال خلاصہ کہون گی تو آپ شرمندہ ہونگی شاداب
خاموش ہو رہین مگر بدیع الملک اس کیفیت کو سنکر حیران ہوے کہ برجبیں نے یہ کیا بات کہی اور شاداب
کیون خاموش ہوئی مگر کچھ نہ کہہ سکے ملکہ شاداب اور ملکہ برجبیں سے بڑی دیر تک صحبت رہی جب دن تمام ہوا تو
بدیع الملک نے کہا مین اب جاتا ہون نہین معلوم لشکر پر کیا گذری ہو جبتک اپنے لشکر کو قید سے نہ چھڑاونگا
مجھے چین نہ آئے گا ملکہ شاداب نے کہا تخت موجود ہے آپ ملکہ برجبیں کو اپنے ہمراہ لین تخت میرے باغ مین جاکر
اتریگا برجبیں کو وہین چھوڑ دیگا آپکا جہان جی چاہے تشریف لے جائیے گا بدیع الملک نے فرمایا مجھکو اس
قسم کی باتین بالکل بری معلوم ہوتی ہین ایسے جھگڑے تمھین سے خوب فیصل ہوتے ہین مجھکو تخت کی ضرورت
نہین ہے تم تخت اپنے ساتھ لانا مین نہین معلوم کس طرف جاؤن میرا جانا لوح کے حکم پر موقوف ہے جسطرف کا حکم
لوح سے ملیگا وہ کرونگا ملکہ برجبیں نے کہا اے شہریار یہان فوج ابھی بہت باقی ہے خزانہ وافر ہے یہ سب آپ کیون
چھوڑتے ہین قلعہ پر تشریف لے جائیے وہان فوج موجود ہے خزانہ ہے تحفہ جات ہین سب پر قبضہ کیجیے بدیع الملک
نے فرمایا مین لوح کل دیکھون گا جو ہدایت ہوگی وہ کرونگا ملکہ برجبیں نے عرض کی پھر آج یہان تشریف رکھیے صبح
کو لوح کے احکام پر عمل فرمائیے گا ملکہ شاداب نے کہا صاف کیون نہین کہتین کہ کہین تشریف نہ لے جائیے
یہین رہیے ملکہ برجبیں نے جواب دیا کہ آپ کو اگر یہی منظور ہے کہ شاہزادے کو اپنے ہمراہ لے جائین تو خلاصہ
کیون نہین کہدیتی ہین کہ میرے ہمراہ چلیے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون نے پھر وہی باتین شروع کین
مجھے عرصہ ہوتا ہے مین جاتا ہون ملکہ شاداب نے کہا آپ سے مین نے ایکبار گزارش کی کہ تخت موجود ہے آپ
جہان چاہین تشریف لے جائین اور ملکہ برجبیں کو بھی اپنے ہمراہ لیے جائین بدیع الملک نے فرمایا مین آج
شب بھر عبادت الہی مین بسر کرونگا صبح کو لوح دیکھونگا جو ہدایت ہوگی اسپر عمل کرونگا ملکہ شاداب نے عرض
کی عبادت کہان کیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا کسی گوشہ تنہائی مین جاکر عبادت کرونگا ملکہ خاموش ہوئین بدیع الملک

آگے بڑھے مگر یہ بھی خیال تھا کہ ایسا نہو ملکہ شاداب اور ملکہ برجیس مین بات بڑھ جائے اور نوبت سحر کی آئے تو غضب ہوگا اس خیال سے بہت پریشان تھے مگر وہان سے صبر کیے ہوئے چلے آئے قریب ایک کوس کے آگر ایک نخلستان ملا بدیع الملک ایک نخل کے نیچے جاکر بیٹھے تمام شب اسی نخل کے نیچے بسر کی صبح کو لوح ملاحظہ فرمائی اسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل و کرم کرے اور طلسم کشا کو لوح ملے تو لازم ہے کہ اپنے تئین قلعہ گلزار پر پہونچائے وہان اسباب برائے طلسم کشا رکھا ہے اس اسباب پر قبضہ کرے فوج موجود ہے اسکو ہمراہ لیکر قلعہ طلسمی کی جانب روانہ ہو پھر جو ضرورت پیش آئے لوح دیکھے بدیع الملک قلعہ گلزار کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت ملکہ شاداب و ملکہ برجیس کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب بدیع الملک نوجوان روانہ ہوے تو ملکہ برجیس نے ملکہ شاداب سے کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے میرے یہان تشریف لے چلیے استراحت فرمائیے شاہزادہ قلعہ گلزار کی طرف گیا ہے یقین ہے دو ایک روز مین لشکر ملکہ واپس ہو ملکہ شاداب نے جواب دیا کہ مین آپ کے یہان جاکر خلل انداز صحبت عیش ہون اب شاہزادہ آپ کے یہان جائے گا میرے جانیکی کیا ضرورت ہے ملکہ برجیس نے جواب دیا آپکے عذر کا منشا میری سمجھ مین آیا اب یہان سے شہریار کے پاس جاینگی انکو اپنے ہمراہ لیکر باغ کیطرف روانہ ہونگی بسم اللہ آپ تشریف لے جائیں مین مانع نہین ہو سکتی ملکہ شاداب کو غصہ آیا کہا ہم ایسا ہی کرینگے اگر آپکو ہم سے زیادہ استحقاق ہے آپ روک لین ملکہ برجیس نے کہا آپکو زیادہ استحقاق ہے مدت سے آپ سے رسم ہے دیوان قمر کے قید سے آپکو چھڑایا آپ نے انکو رہائی دی علاوہ اسکے بہت سی جگہ انکی مدد کی ہین تو محض شرط مہمانی اُنسے بجالائی خاطر آپ کی زیادہ منظور ہوگی ملکہ شاداب نے کچھ جواب نہ دیا سحر کرکے بلند ہوئین تخت ہوا پر ٹھہرا تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوئین اپنے باغ کی سمت چلین ملکہ برجیس اپنے باغ کی طرف روانہ ہو گئین ان دونون کا ذکر وقت پر بخدمت ناظرین والاتمکین کے کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر بدیع الملک کی بیان کی جاتی ہے

کہ ملازمین کہکشان کفن پوش جوان سبکو قید آہن پنہا کیے چلے ان سب کو یہ گمان تھا کہ قیصر صاف باطن اپنے مکان پر ہے یہ سمجھ کے سب لوگ پہلے قیصر کے مکان پر آئے یہان سب کیفیت قیصر کے سفر کی سنی سب نے ایک روز یہان قیام کیا دوسرے روز سب قیدیون کو لیکر قیصر کی تلاش مین روانہ ہوے دس روز تک ان لوگون نے شب بھر کہین قیام نہین کیا گیارھوین روز قیصر سے دربند صفیہ پر ملاقات ہوئی ملازمین کہکشان قیصر کے پاس آئے قیصر کو نامہ کہکشان کفن پوش کا دکھایا سب قیدیون کو پیش کیا قیصر بہت خوش ہوا اپنے وزرا کو بلایا کہا خداوند جمشید نے سبکو گرفتار کرا دیا مگر ابھی طلسم کشا نہین گرفتار ہوا وہ بھی اسیر ہو جائے گا مین کہکشان کفن پوش کے پاس جاؤنگا اسکی عزت بڑھاؤنگا اُسنے بڑا کارنمایان کیا ہے خط مین لکھا ہے کہ اگر آپ ان کو اسیر سمجھیے گا تو آپ کی خوشی اور اگر قتل کرنے کا ارادہ ہو تو ان اسیرون کو میرے پاس روانہ فرمائیے مین انھین اذیت شدید دیکر قتل کرونگا مین قیدیون کو لیکر

اُسکے پاس جاتا ہون جو کچھ وہ کہے گا اُسکا کہنا قبول کرونگا سب اسیرون کو اپنے سامنے بلایا جب پہلوانان
گردستان اُسکے سامنے آئے تو اُنسے پوچھا تمنے طلسم کشا کی اطاعت کیونکر قبول کی پہلوانون نے کہا ہمین طلسم کشا
نے زیر کیا ہمنے اُنکی اطاعت قبول کی قیصر نے کہا تمہین طلسم کشا نے کسطرح زیر کیا پہلوانون نے سب کیفیت
بیان کی قیصر کو تعجب ہوا گرگین ورشت چنگال کو بلایا کہا طلسم کشا کی حقیقت سنو پھر پہلوانون نے
مقابلے کی کیفیت بیان کی گرگین نے کہا تمہین شرم نہین آتی جو اپنے زیر ہونے کی کیفیت بیان کرتے ہو
پہلوانون نے کہا اگر ہم کسی ذلیل و حقیر سے زیر ہوتے تو البتہ شرم کی بات تھی جب ایسے شخص سے زیر
ہوے کہ جو نہنگ بحر شجاعت ہو کوئی اُسکا ہم نبرد نہین ہو تو ہمین اپنی کیفیت بیان کرنے مین شرم کی کیا بات
ہو اگر وہ آئے گا اور تمسے مقابلہ ہوگا تو حال کھلجائے گا گرگین نے کہا بھلا مین اُس سے مقابلہ کیون کرونگا
تم لوگونکو اپنے یہان سب مین حقیر جانتا تھا اس وجہ سے اُسکے مقابلہ کیواسطے بھیجدیا تھا مین کیفیت جنگ
دیکھنے کو شہنشاہ کے ساتھ آیا ہون اور مقابلہ مین کس سے کرونگا کوئی میرا مد مقابل آج تک خلق ہی
نہین ہوا ہو پہلوانون نے جواب دیا جسوقت شہریار سے مقابلہ پڑے گا تو حال کھلجائے گا گرگین نے
چاہا اُٹھکر قتل کرے مگر قیصر نے منع کیا کہا یہ لوگ جبتک کہکشان کے پاس نہ پہونچ لین اُسوقت تک
انکو قتل کرنا اچھا نہین ہو کہکشان کفن پوش انکو اپنے ہاتھ سے تکلیف دیکر قتل کریگا گرگین خاموش
ہو رہا قیصر نے سب قیدیون کو اُنکے ٹھکانے پر روانہ کیا آپ اپنی بارگاہ مین آیا شب بھر مرحلہ صفیہ
پر مقیم رہا صبح کو سبکو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا آگے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال بدیع الملک کا عرض کیا جاتا ہے ٭ ٭

کہ شاہزادہ جو لوح دیکھکر روانہ ہوا تو قلعہ وہان سے قریب تھا تھوڑی دیر مین قلعہ کے قریب پہونچا لوگ
جو قلعہ پر موجود تھے اُنھون نے بدیع الملک نوجوان کو آتے ہوے دیکھا قلعہ کے اندر جاکر اطلاع کی کہ جس شخص
نے کہکشان کفن پوش کو قتل کرکے لوح لی ہو وہ آتا ہو مگر تنہا ہو لوح طلسم گلے مین پڑی ہو قلعہ مین جو لشکر
موجود تھا سب مسلح ہوکر اس ارادے سے باہر آیا کہ طلسم کشا کو روکین قلعہ پر نہ آنے دین لیکن بدیع الملک
قریب خندق پہونچے دیکھا تختہ خندق گرا ہوا ہو بدیع الملک نوجوان نے بے خوف خندق کے پار پہونچے لشکر
نے بڑھکے روکنا چاہا شاہزادے نے تلوار میان سے لی لشکر ٹوٹ پڑا بدیع الملک بھی نہنگانہ بیباکانہ
جنگ کرنے لگے جسکو صف سے آگے بڑھتے دیکھا اُسکو خاک پر گرادیا جو پہلوان دعوے کرکے آیا اُسکو
قتل کیا تھوڑی دیر مین قریب نصف لشکر کے قتل کیا یہ کیفیت دیکھکر فوج کے حواس جاتے رہے سب نے
آپس مین صلاح کی کہ اس جوان سے لڑنا اچھا نہین ہو اگر تھوڑی دیر اور لڑین گے تو یہ سب کو قتل
کریگا اور اگر انصاف کیا جائے تو ہم لوگ اسکی جنگ کیواسطے نہین ہین ہمین تو یہ حکم ہو کہ جب طلسم کشا
لوح لے لے تو اُسکی اطاعت کرین ہمین اسکی اطاعت کرنا ضرور لازم ہو یہ سوچ کے سب نے امان
طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب لشکر ہاتھ باندھکر خدمت بدیع الملک مین حاضر ہوا
شاہزادے نے سب کو مسلمان کیا لشکری بدیع الملک نوجوان کو قلعہ کے اندر لائے قلعہ مین ایک جانب
ایک درجہ نہایت نفیس بنا تھا اُسمین اسباب راحت مہیا تھا ایک تخت بچھا تھا تاج تخت پر رکھا تھا لشکریون نے

عرض کی یہ تاج و تخت آپکو مبارک ہو تخت پر تشریف فرما ہوجیے بدیع الملک نے کہا مین تخت پر نہ بیٹھونگا میرے واسطے عیب ہے یہ کہکے ایک دنگل زرین پر جلوہ افروز ہوے سب لشکری خدمت مین حاضر ہوے عرض کی اے شہریار اگر مزاج مین آئے تو اسیوقت تشریف لے چلیے ورنہ آج کی شب یہان آرام فرمایئے کل صبح کو خزانہ مین تشریف لے چلیے گا وہان جو جو تحفہ جات موجود ہین وہ لیجیے سلاح نہایت عمدہ آپکے واسطے ایک مدت سے رکھے ہین ایک اسپ صبا رفتار بھی وہین ہے یہ سب آپکے واسطے ہے بدیع الملک نے فرمایا کل چلونگا اُس روز بدیع الملک وہین مقیم رہے دوسرے روز لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر خزانہ کی طرف روانہ ہوے خزانہ مین آکر پہلے سلاح خانے مین گئے دیکھا ایک صندوق طلائی مقفل رکھا ہے کنجی بھی قفل مین لگی ہے بدیع الملک نے اُس صندوق کو کھولا خادم آئے صندوق سے چار کشتیان سلاح کی نکالین شہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک کشتی مین ایک زرہ جسمین چاندی سونے کی کڑیان ہین رکھی ہے بدیع الملک نامدار زرہ دیکھکر خوش ہوگئے خادمون سے اشارہ کیا اسکو ہمراہ لیے چلو دوسری کشتی کا کشتی پوش ہٹایا دیکھا تلوار نہایت عمدہ رکھی ہے بدیع الملک نے تلوار کو بھی قبضے مین کیا کل سلاح اُس صندوق سے نکال کے خادمون کو دیئے کہا اسکو ہمراہ لے چلنا اور سب خزانہ کی نسبت حکم دیا کہ جب ہم یہان سے چلین گے تو ہمارے ہمراہ جایئے گا وہان سے باہر تشریف لائے ملازمون نے عرض کی مرکب حاضر کرین بدیع الملک نامدار ٹھہرے ملازم روانہ ہوے تھوڑے عرصے مین ایک مرکب کوہ کفل لیکر حاضر ہوے بدیع الملک گھوڑے کو دیکھکر بہت خوش ہوے گردن پر ہاتھ پھیر کے سوار ہوے قلعہ مین تشریف لائے دو روز وہان قیام فرمایا تیسرے روز حکم دیا کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین ہم کل یہان سے کوچ کرینگے قلعہ طلسمی کیطرف جاینگے اپنے لشکر کو چھوڑ جائینگے سب نے سامان سفر درست کیا بدیع الملک نوجوان نے دوسرے روز با جاہ و حشم لشکر گران ہمراہ لیکر طرف قلعہ طلسمی کے کوچ کیا انکو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا بخدمت سامعین وقت پر کیا جایگا

دو کلمہ داستان جلالت عنوان ملک ایرج بن قاسم روانہ ہونا ایرج نامدار کا جانب طلسم چہل پیکر اور پہونچنا سرحد طلسم مین ملاقات ہونا خواجہ نورالزمان درویش سے اور حاصل ہونا جامۂ سلیمانی کا اور داخل ہونا طلسم مین باقی حالات متعلقۂ داستان ہذا ساقی نامہ

ساقیا دے شراب عنبر بیز
لو ہا تیغ زبان کا مان سے گرے
ہو اساقی جو مجھپہ تیرا اکرم
کہ بڑھے اور قوت تحریر
لکھون وہ داستان جنگ و جدال
ہون مضامین جدید اور نفیس
جس جگہ حسن و عشق کا ہو بیان
درد دل کی کہین حکایت ہو

جس سے تیغ زبان اور ہو تیز
شگفتگی میری تیزی تقریر
مین نے دکھلایا خوب زور قلم
تشنہ بحر مین جو رہون جس دم
جس سے ظاہر ہو میری طبع کا حال
کرون جس جا یہ حال جنگ رقم
ہو وفا و جفا کا حال عیان
کہین جور حبیب کا ہو بیان

اسکو حاسد کی مجھکو جان سے گئے
سر دشمن کے واسطے شمشیر
آج بھر دے شراب پر تاثیر
تیغ کی طرح سے اُٹھاؤن قلم
ہو عبارت فصیح اور سلیس
کار رستم دکھائے میرا قلم
جور افلاک کی شکایت ہو
عاشقون کی کہین وفا ہو عیان

ہو کسی جا شکایت فرقت
بزم غم کا کہین پہ ہو سامان
لطف اس داستان مین ایسا ہو
رشک سے بے چھری عدو ہون حلال
ناظرین جس گھڑی نگاہ کرین

اور کسی جا حکایت وصلت
کہین حال طلسم ہو تحریر
دنگ حاسد ہون دیکھکر جسکو
لفظ تک بھی نہ داستان مین ہو سست
وجد مین آکے واہ واہ کرین

محفل عیش کا ہو گاہ بیان
کہین جادو کا حال ہو تسطیر
لکھون ایرج کی جنگ کا وہ حال
ہون مضامین ایسے چست و درست
چہرۂ راقمان احوال شجاعت و محرران

مضامین ہمت حال شوکت آل ایرج نوجوان مین یون خامہ فرسائی فرماتے ہین شعر لکھتے ہین نشان نیک آل ایرج نوجوان کی جنگ کا حال ؎ ناظرین با تمکین کو یاد ہو گا کہ کمترین نے قبل عرض کیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان اور شاہزادہ آصف انجم طلعت اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا اور نور الدہر اور شہنشاہ گوہر کلاہ اور رستم ثانی اور خواجہ عمر و ثانی اور ایرج نوجوان یہ سب سردار صاحبقران سے رخصت ہوکر ایک ایک طلسم کی جانب روانہ ہوے بدیع الملک پر جو کیفیت گذری تھی تحریر کی گئی اور جو حال باقی ہے انشاء اللہ تعالی وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت ایرج نامدار کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب طلسم جہل پیکر روانہ ہوے دو روز کے بعد سفر دریا پیش آیا شاہزادے نے کشتیان طلب کین مع فوج کشتیون پر سوار ہوکے جانب طلسم جہل پیکر روانہ ہوے دس دن تک دریا مین رہے گیارھوین روز کشتیان ساحل پر پہونچین سب لوگ کشتیون سے اترے ایرج نامدار نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کی جائین خادمون نے اسی وقت بارگاہین استادہ کین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین داخل ہوے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر ایرج نامدار کی بارگاہ مین آئے سب نے عرض کی اب شہر بار طلسم جہل پیکر یہان سے بہت نزدیک ہے سنتے ہین دس دن کی راہ ہے بدیع الملک نے فرمایا ابھی دو منزلین اور باقی ہین جب دو منزلین طے ہو جائینگی تب دس دن کا راستہ باقی رہیگا سب نے عرض کی آپ یہان کبتک قیام فرمائیے گا ایرج نے فرمایا دو روز یہان مقیم رہونگا تیسرے روز کوچ کرونگا ایک دن مین دونون منزلون کو طے کرونگا سب نے عرض کی یہان ایک ہفتہ قیام فرمائیے تو بہت مناسب ہے کیونکہ اتنے دنون دریا کا سفر کیا ہے اب کچھ دنون خشکی مین استراحت کرلین ایرج نامدار نے فرمایا اگر تم لوگون کی یہی خوشی ہے تو مین دو ہفتہ یہان قیام کرونگا مگر خیال اس بات کا ہے کہ طلسم مین جلد جانا چاہیے اور فتح کرکے سب سے پہلے پلٹنا چاہیے لشکریون نے عرض کی ابھی اور لوگ نصف راہ بھی نہ طے کر چکے ہونگے پھر طلسم مین جائینگے وہان کے مصائب اٹھائین گے نہین معلوم کس وقت فتح کرکے فراغت پائین ایرج نے فرمایا یہی بات ہمارے واسطے بھی ہے ہم جاتے ہی فتح کرلین یہ ممکن نہین تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات زیادہ گذری تو ایرج نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوے ایرج نوجوان فرش خواب پر تشریف لائے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا سب سردار بھی اپنی اپنی جگہ پر جاکر محو خواب ہوے ایرج نوجوان نے اثنائے خواب مین دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین زہرہ شمائل حور خصائل ایک ہاتھ مین جام شراب لیے ہوے زمین سے پیدا ہوئی تا کمر زمین

سے نکلکر آواز دی اے ایرج نامدار مین یہ جام تمھارے واسطے لائی ہون اگر تمھین تکلیف نہو تو اس
شراب کو نوش کرو ایرج نامدار نے جو اس نازنین کی صورت دیکھی بیتاب ہوگئے کہا اے نازنین مین شراب
ضرور پیونگا یہ کہکے ہاتھ بڑھایا اُس نازنین نے جام شراب ایرج کو دیا شاہزادے نے چاہا منھ تک لیجاکر شراب
پیون کہ جام ہاتھ سے گرا شراب بہ گئی ایرج کی آنکھ کھلی گھبرا کے چارونطرف دیکھا سرہانے اُسی نازنین کو تاکمر
زمین سے بلند پایا خوش ہو کر کہا اے نازنین تو کون ہے اگر اتنی عنایت فرمائی ہے تو میرے پاس آ کر مسہری
پر بیٹھ جاؤ نازنین نے جواب دیا کہ مین نہین آسکتی اگر تمھین آنا منظور ہے تو میرے ہمراہ مکان پر چلو تکلف
نہ کرو ایرج صورت دلفریب پر فریفتہ ہو چکے تھے فرمایا اے نازنین مین کیونکر تیرے ہمراہ آؤن تو بزور سحر یہان
آئی ہے نہین معلوم تیرا مکان کہان ہے نازنین نے جواب دیا کہ آپ اسکا خیال نہ کرین مین نے نقب لگائی
ہے آپ بلا تکلف میرے ہمراہ تشریف لائیے ایرج نامدار مسہری سے اُٹھے نازنین غرق زمین ہوئی ایرج
نے دیکھا نقب معلوم ہوتی ہے بیخوف نقب مین کھاند پڑے بڑی دیر کے بعد زمین پر پہونچے اس صدمے
سے بیہوش ہوگئے تھے جب عرصہ تک زمین پر پڑے رہے تو ہوش آیا اپنے کو ایک صحرا مین پایا ایرج
نامدار گھبرائے چارونطرف حیران حیران نگران ہوئے جب کوئی نظر نہ آیا تو چاہا اُٹھکر ایک جانب
چلون اُٹھنے کا جو ارادہ کیا ہاتھ پاؤن مین طاقت نہ پائی حرکت تک نہ کی گئی مجبور ہوگئے خدا کو یاد کیا
تھوڑی دیر مین وہی نازنین ایرج کے سامنے آئی کہا اے ایرج مجھے پہچانا میں مشام صحرا نشین ملازم
خداوند جہل پیکر اے ایرج تم کس خیال خام مین ہو اور کہان جاتے ہو بھلا وہ طلسم تمسے فتح ہوگا ارے یہ وہ
طلسم نہین ہے جو فتح ہو جاے وہ جاے سکونت خداوند ہے کسکی مجال ہے جو وہان تک جاسکے اگر اب بھی اپنے
ارادے سے باز آؤ تو مین تمھین تمھارے لشکر مین پہونچا دون ایرج نامدار نے چین بجبین ہو کر فرمایا او مکارہ
کیا بیہودہ بکتی ہے ہم اپنے ارادے سے ہرگز نہ پھرینگے مشام صحرا نشین نے کہا اے ایرج ابھی سرحد طلسم
بہت دور ہے وہان تک کیونکر جاؤگے راہ مین کون کونسی مصیبتین اُٹھاؤگے یہ تو بہت ہی آسان بات ہے
کہ ارادے سے باز آؤ یہان سے واپس جاؤ کیسے عقلمند ہو جو ایسی آسان بات کو چھوڑکے اس مشکل کو
قبول کرتے ہو اگر نہ مانوگے تو تمھین ابھی خدمت مین خداوند کے لے جاؤنگی وہ فنا کر دینگے ایرج نامدار نے
فرمایا اُسکی کیا مجال ہے جو ہمین فنا کر سکے سواے ذات خدا کے دوسرے کو اختیار نہین کہ کیسکو فنا کر دے
اگر تو مجھکو وہان لے بھی جائیگی تو خدا کوئی دوسرا وسیلہ رہائی کا پیدا کر دیگا مشام نے کہا اے ایرج مجھکو غصہ نہ دلاؤ
ابھی تک مجھے تمھاری جوانی پر رحم آتا ہے اگر زیادہ غصہ دلاؤگے تو تمھارے لشکر کو یہان لاؤنگی اور سب کو
کھا جاؤنگی تمھارا ایک ایک عضو کاٹکر نمک چھڑکونگی اس اذیت سے قتل کرونگی ایرج نے فرمایا تیری
کیا مجال ہے جو تو ایسا کر سکے مشام نے کہا اگر تجھے یہی ضد ہے تو مین ابھی تجھکو سزا دیتی ہون یہ کہکے مشام غرق
زمین ہوئی اُسکی کیفیت پھر بیان کی جائیگی

اب حال عفریت جہل پیکر کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ روز علی الصباح اپنے طلسم کی سرحد سے نکلکر ایک گشت روز کرتا تھا اُس روز اتفاق سے اسی طرف
آیا دیکھا ایک جوان حسین مشام جادو کے ٹھکانے پر پڑا ہے مگر مبتلاے سحر ہے جہل پیکر نے اُس کا

سحر اُتارا ایرج نوجوان اُٹھ بیٹھے چہل پیکر اپنی صورت بدل کر ایرج کے سامنے آیا کہا اے جوان تو کون
ہے کہان سے آیا ہے کون یہان لایا ہے کیون اس عذاب مین پھنسا یا ہے ایرج نوجوان نے دیکھا ایک مرد پیر ریش سفید
حال دریافت کرتا ہے اسکو میرے حال پر رحم آیا ہے سحر اُتارا ہے اسکو کیفیت سے آگاہ کرنا چاہیے یہ سوچ
کے فرمایا اے مرد بزرگ مین اپنے لشکر کو لیے ایک صحرا مین قریب دریا مقیم تھا شب کو مین نے خواب مین
ایک نازنین کو دیکھا اُسنے ایک جام شراب مجھکو دیا مین نے اُسکے ہاتھ سے لیکر چاہا اُس جام کو پیون مگر جام
میرے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا میری آنکھ کھلی اُس نازنین کو اپنے سرہانے تاکمر زمین سے اونچا پایا مین نے
کہا اُس مسہری پر آکے بیٹھو اُسنے کہا میرے ساتھ آؤ مین اُسکے ساتھ چلنے پر آمادہ ہوا وہ نقب مین
غائب ہوئی مین جو چھاندا تو بیہوش ہو گیا ابھی ہوش آیا تو اپنے کو اس صحرا مین پایا اگر میری زندگی ہے تو
بچ جاؤنگا ورنہ جو منظور خدا ہو گا وہ ہو گا چہل پیکر نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اس جوان پر اپنے کو ظاہر
کرنا اچھا نہین ہے یہ بالکل ناواقف ہے اگر صورت اصلی دیکھے گا ڈر کر مر جائے گا ایسا جوان صاحب جمال
پھر ممکن نہو گا جری بھی معلوم ہوتا ہے اسکو یہان سے لے چلنا اچھا ہے جب لے جاؤنگا اور اسکو کوئی عہدہ
جلیل دونگا تب اپنے تئین ظاہر کرکے سجدہ کراؤنگا یہ سوچ کے عفریت چہل پیکر نے کہا اے جوان مین
اُس مکارہ کو ابھی سزا دونگا تجھے اپنے ہمراہ لے چلونگا لشکر بھی تیرا ابھی تیرے پاس آجائے گا یہ کہکے ایک
دستک دی ایرج نوجوان نے دیکھا ایک ساحرہ سیہ فام سو سوا سو برس کا سن نیلی دھوتی باندھے ایک
میلا لتکڑا اوڑھے ہوئے باچھون مین خون بھرا ہوا سامنے سے دوڑی ہوئی آئی اُس پیر مرد کے آگے
سر جھکایا کہا یا خداوند آپنے مجھکو کیون طلب کیا ہے پیر مرد نے کہا اس جوان کا لشکر کہان ہے اُس ساحرہ
نے کہا اسکا لشکر قریب ساحل ہے پیر مرد نے کہا تو کہان گئی تھی ساحرہ نے کہا مین اسکے لشکر مین گئی تھی
پیر مرد نے پوچھا وہان کیا کرتی تھی ساحرہ نے جواب دیا مین شدت گرسنگی سے بہت بیتاب تھی اسکے لشکر
مین دو گھوڑے کھائے تھے قصد تھا کہ دو ایک آدمی بھی کھا جاؤن مگر آپنے طلب فرمایا مین چلی آئی پیر مرد
نے اسکو ایک طمانچہ مارا کہ یہ گر کے بیہوش ہوئی ایرج نوجوان سے کہا اے جوان مین تیرے لشکر کو یہان
لاتا ہون یہ کہکے پیر مرد غائب ہوا ایرج نامدار حیران ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے یہ پیر مرد کون ہے اسکو طمانچہ
کیون مارا اس فکر مین تھے کہ وہی پیر مرد ظاہر ہوا کہا اے جوان آج کے تیسرے روز تیری فوج یہان آجائیگی
اگر ایک دو آدمی ہوتے تو اسی وقت آجاتے مگر تیرے ہمراہ تو لشکر بیشمار ہے خیمہ و خرگاہ ہے مین تیرے واسطے
بارگاہ بھیجتا ہون جبتک تو اس بارگاہ مین بسر کرنا جسوقت تیری فوج آجائے بلا تکلف میرے پاس
آنا کچھ ضروری باتین تجھسے کہونگا ایرج نامدار نے شکر خدا کیا پیر مرد رخصت ہوا تھوڑی دیر کے بعد
ایرج نے دیکھا کچھ لوگ ایک بارگاہ چھکڑے پر بار کرکے لائے اُسی میدان مین بارگاہ استاد کی
ایرج سے کہا تشریف لائیے ایرج نامدار بارگاہ مین تشریف لے گئے بہت سے لوگ حاضر ہوئے سب نے
عرض کی جو آپکو ضرورت ہو ہم لوگ حاضر ہین ایرج نے فرمایا آپ لوگ بہ آسایش رہین دو تین روز مین
میرا لشکر آجائے گا آپ حضرات کے واسطے اور زیادہ آسایش ہو گی تھوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی جب رات
زیادہ گذری ایرج نامدار نے آرام فرمایا تین دن تک اُس صحرا مین بسر کی چوتھے روز ایرج نامدار
بارگاہ کے آگے زیر سائبان فروکش تھے کہ صحرا کے ایک جانب سے گرد اُڑی ایرج نامدار نے

خوش ہوکے فرمایا ہمارا لشکر آتا ہے سب نے عرض کی کیا عجب ہے جو آپ کا لشکر ہو یہ ذکر تھا کہ دامن گرد نمایان ہوا سب نے دیکھا لشکر بیحساب آتا ہے ایرج نامدار نے فرمایا ان سبکو باعزاز واکرام یہان لانا چاہیئے یہ کہکے جو لوگ اُس وقت ایرج نامدار کے پاس موجود تھے اُنکو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھے افسران لشکر نے جو ایرج کو آتے ہوے دیکھا سب لوگ گھوڑے سے اُترے ایرج کے قریب آئے سب نے سلام کیا ایرج نامدار سب کو لیکر اپنی بارگاہ کی طرف آئے اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے تھوڑی دیر کے بعد پھر سب ایرج نوجوان کی بارگاہ مین حاضر ہوے سب نے عرض کی آقائے نامدار آپ یہان کیونکر تشریف لائے ایرج نوجوان نے اپنی کل کیفیت بیان کی پھر لشکر سے پوچھا کہ تم لوگون کو کیونکر میری خبر ہوئی اور یہانتک کیونکر آئے سردارون نے عرض کی آپ نے ایک پیرمرد کو ہم لوگون کے پاس بھیجا تھا اُسنے اُسی وقت ہم لوگون سے کہا کہ اپنے چلنے کی تیاری کرو ہم لوگ اُسی وقت تیار ہوے اُس پیرمرد نے ایک صحرا مین آکر چھوڑا پتہ بتا دیا کہا دس دن کی راہ ہمنے قطع کرا دی اب تین دن کی راہ اور باقی ہے تم اس پتہ سے وہان چلے آنا ہم لوگ راہ مین کہین نہین ٹھہرے ایرج نے فرمایا یہان سے کل اُس پیرمرد کی ملاقات کو چلنا ہے اُس شب تو وہین قیام کیا دوسرے روز علی الصباح ایرج نامدار نے وہان سے کوچ کیا جو لوگ بارگاہ لیکر آئے تھے وہ ہمراہ ہوے تمام دن کے بعد ایرج نامدار ایک کوہ کے قریب پہونچے دیکھا پہاڑ مین ایک در بنا ہے اُس در مین بہت سے دیو اُن شریر بیٹھے ہین ایرج نے اُن لوگون سے پوچھا جو بارگاہ لیکر آئے تھے کہ یہ پھاٹک کیسا ہے سب نے کہا یہ پھاٹک طلسم جہل پیکر کا ہے جو آپ کے پاس پیرمرد کی شکل پر آئے تھے وہ خداوند جہل پیکر تھے اپنی صورت اسوجہ سے اُس وقت تبدیل کر لی تھی کہ آپ خائف نہون اب چلکر اُنکو سجدہ کیجیے گا خوف نہ فرمائیے گا اُنکی صورت بہت مہیب ہے ایرج نے جو یہ بات سنی فرمایا ارے یہ کیا کہا مین اُس مردود کو سجدہ کرونگا سب نے کہا ایسا نہ کہیے نہین وہ ابھی فنا کر دینگے اُنکو سب کیفیت انسان کے ظاہر و باطن کی معلوم ہو جاتی ہے ایرج نے فرمایا محض جھوٹ ہے اگر ایسا ہی ہوتا تو وہ میرے واسطے اتنی خاطر کرتا تم لوگ نہین جانتے ہو کہ مین یہان کس واسطے آیا ہون سب نے عرض کی ہم لوگ مطلق آگاہ نہین ہین کہ آپ کیون تشریف لائے ہین ایرج نے فرمایا مین جہل پیکر کو مسلمان کرنے آیا ہون اگر مسلمان ہوگا اور لوح طلسم مجھے دیگا تو اُسکی جان بچے گی اور اگر مسلمان ہونے سے انکار کرے گا تو طلسم کو تباہ کر دونگا اُسکی جان بھی مفت مین جائیگی ملازمین جہل پیکر نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہین اب ایسا کلمہ منھ سے نہ نکالیے گا ایرج نوجوان نے کہا خاموش رہنا اب کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ تم بھی مبتلائے بلا ہوگے اگر اپنی خیریت چاہو تو خدا کو واحد و یکتا جانو ملازمین نے کہا ہمتو ہرگز اپنے دین کو ترک نکرینگے ایرج نے فرمایا اگر دین کو ترک نہ کروگے تو قتل کیے جاؤگے ملازمین جہل پیکر نے کہا کسکی مجال ہے جو ہمکو قتل کر سکے ایرج نوجوان نے چاہا طمانچہ مارین کہ سر اُڑ جائے لگا اور سردار بیچ مین آگئے سب نے ملازمین جہل پیکر کو گرفتار کرکے خنجر گلون پر رکھ دیئے بعض نے تو سیہ قلبی کے سبب سے کچھ نہ کہا اور جہل پیکر کا دم بھرا کیے اُنکو تو سرداران ایرج نوجوان نے قتل کیا اور بعض مسلمان ہوے اُنکو امان دی وہ لوگ ایرج نامدار کے قدمون پر گرے ایرج نے کلمہ پڑھایا اُنھون نے عرض کی اے شہریار اگر مزاج مبارک مین آئے تو اس پہاڑ کے اوپر تشریف لے چلیے ایک مرد بزرگ صاحب ایمان اس پہاڑ پر رہتے ہین آج تک بہت سی تدبیرین

کین کہ اُنکو یہان سے اُٹھا دین مگر کوئی تدبیرین نہ پڑی جب کوئی ساحر اِس طرف آیا اور پہاڑ پر بعزم ایذا رسانی چڑھا گر کے مر گیا جب تین چار ساحر گر کے مرے ہین کوئی اسطرف آنے کا نام نہین لیتا ہی ایرج نے فرمایا مین ضرور اس پہاڑ پر جاؤنگا اس مرد بزرگ سے ملونگا یہ کہکر ایرج نامدار آگے بڑھے ملازمین و سردار ہمراہ ہوے ایرج پہاڑ پر تشریف لائے دیکھا سامنے ایک حجرہ بنا ہی اُسکے آگے ایک باغچہ ہی کچھ درخت خوشبودار پھولون کے لگے ہوئے ہین ایرج اُس حجرے کے قریب آئے دیکھا ایک مرد بزرگوار قریب ایک حوض کے پوست آہو بچھائے بیٹھے ہین ایرج نامدار کو جو ان مرد بزرگ نے دیکھا ہنس کے کہا ای جوان میرے پاس آ مین ایک مدت سے تیرا انتظار کرتا تھا ایرج نامدار آگے بڑھے اُن مرد بزرگ کے قریب گئے پیر مرد آگے بڑھے ایرج نامدار کو گلے سے لگایا فرمایا میرے ہمراہ آؤ اپنی فوج کو یہین ٹھہراؤ ایرج نامدار نے فوج کو وہین ٹھہرایا آپ پیر مرد کے ہمراہ حجرے مین گئے پیر مرد نے ایرج کو صندل کی چوکی پر بٹھایا آپ بھی قریب بیٹھے کہا اے ایرج تمنے مجھکو نہایت خوش کیا مین مدت سے تمھارا منتظر تھا مگر تین چار روز سے مجھکو ایک بزرگوار بشارت دیا کرتے تھے کہ آگاہ ہو اب وہ شخص آنے والا ہی جو اس طلسم کو فتح کریگا اور یہان کے کافرون کو مسلمان کریگا لازم ہی کہ اُسکی تعظیم و توضیع مین کمی نہ کرنا ای ایرج مین صاحبقران سے بھی بخوبی آگاہ ہون اگر تم یہان سے صاحبقران ثانی کے پاس جانا میری کیفیت اُنسے بیان کرنا وہ مجھے بہت اچھی طرح سے جانتے ہین اور امیر کشورگیر یعنی صاحبقران اول کو بھی مین نے دیکھا ہی ایک مدت گذری کہ صاحبقران اول سے ملاقات ہوئی تھی مگر نوبت کلام کی نہین آئی ایرج سر جھکائے بیٹھے رہے پیر مرد نے دیر تک باتین کین بعد گفتگو کے ایرج نامدار سے کہا اس طلسم کی کیفیت تم سے بیان کرتا ہون جن جن باتون کو منع کرون اُنکا خیال رکھنا خبردار اُنسے پرہیز کرنا اگر میری بات نہ مانوگے تو بہت پچھتاؤگے بڑی تکلیف اُٹھاؤگے عمر بھر طلسم سے باہر جانا نصیب نہوگا ایرج نے کہا مین آپکے ارشاد کے خلاف نکرونگا جو جو باتین آپ فرمائینگے اُنپر عمل کرونگا پیر مرد نے کہا اس طلسم کا حاکم عفریت چہل پیکر ہی یہ ایک مدت سے یہان آکر رہا ہی جو بادشاہ اصلی اس طلسم کا تھا اُسکو قتل کیا اُسکی ایک دختر نیک اختر ہی بار رہا چہل پیکر نے اُس سے وصل حاصل کرنا چاہا مگر اُسنے انکار کیا اُسکو بھی قید شدید مین رکھا ہی اگر تم جانا اور اُسکو رہا کرنا تو اُس سے خواستگار وصل نہونا اگر ایسا کروگے تو بہت پچھتاؤگے ایرج نے کہا کبھی ایسا نہوگا پیر مرد نے کہا جب طلسم سے جانا یہان کی حکومت اُسکو دیتے جانا کہ وہ ذی حق ہی ایرج نے کہا ایسا ہی ہوگا پیر مرد نے کہا اس طلسم کی لوح ملکہ تنگ قبا کے پاس ہی اور وہ ساحرہ مکر و فریب سے بھری ہی اگر وہان جانا تو اُسکے مکر سے اپنے کو بچانا اگر وہ تمھاری دلجوئی کرے تو اُسے سچ کا گمان نکرنا سب باتون کو خلاف جاننا اسیطرح کی بہت سی باتین پیر مرد نے بتائین جب سب اُمور تعلیم کر چکے تو کہا ای ایرج مین ایک چیز تمھین دیتا ہون جو تمھارے بکار آمد ہوگی اور ہر جگہ تمھین مدد دیگی مگر اُسکی احتیاط تمپر واجب ہی اُسکا احترام لازم ہی اگر احتیاط نکروگے تو ضایع ہو جائیگی پھر ہاتھ نہ آئیگی ہان اگر کوئی ساحر تم سے مکر کر کے لے جائے تو ملنے کی اُمید رکھنا اور اگر از خود تمھارے پاس سے غائب ہو جائے تو پھر یہ اُمید نکرنا کہ اب ہمین یہ تحفہ ملیگا ایرج نے کہا آپ عطا فرمائیے مین حتی الوسع اُسکی احتیاط کرونگا پیر مرد نے کہا اول تو جب وہ تمھارے پاس موجود ہو تو شراب نہ پینا اور جسوقت شب کو بستر خواب پر جانا اُسکو اپنے پاس سے دور کرنا مقام طاہر پر رکھنا کچھ لوگ اُسکی حفاظت

کے واسطے مقرر کر دینا بلکہ بہتر یہ ہے کہ وقت جنگ اُسکو پاس رکھنا جب رزمگاہ سے واپس آنا پھر اپنے پاس
نہ رکھنا ایرج نے فرمایا ایسا ہی ہوگا پیر مرد نے ایک صندوق کھولا اُسمین سے ایک جامہ سبز نکالکر ایرج
کو دیا کہا یہ جامہ سلیمانی ہے جبتک زیب جسم کیے رہوگے اس طلسم مین کوئی کچھ نہ کر سکیگا اور تکلف یہ ہے کہ زخم تلوار
کا بھی نہ پڑنے پائیگا ایرج نامدار نے خوش ہو کے اُس جامے کو لیا پیر مرد نے کہا اس جامے کو پہن کے طلسم
مین داخلہ کرنا تاکہ سب پر خوف طاری ہو یہان دیو ان شریر بعض بعض مقام پر رہتے ہین جب وہ اس جامے
کو دیکھینگے خوف کرین کے یہان نہ ٹھہرینگے گو حاکم طلسم بھی عفریت ہے مگر وہ فکر اس جامے کے لینے کی کریگا
اور بہت سے ساحران مکار کو بھیجیگا تم ہر وقت ہوشیار رہنا جامے کی احتیاط کرنا ایرج نے جامہ پہنا پیر مرد نے
کہا تمھین لازم ہے کہ پہلے لوح کی تلاش مین جاؤ جب لوح ملجائے تب اور کام مین مصروف ہو ایرج نے کہا
اول مین لوح کی تلاش مین جاتا ہون اگر فضل خدا شریک حال ہے تو لوح لیتا ہون پیر مرد نے کہا پہلے افغان جادو
کے یہان جاؤ اسکو قتل کرو اُسکے بعد مکان تنگ قبا کا راستہ ملیگا افغان جادو کے مکان کا پتہ بتایا ملکہ تنگ قبا
کے یہان کے سب عجائب وغرائب بتائے ایرج نامدار رخصت ہوئے سب فوج کو ہمراہ لیا پہاڑ کے نیچے اُترے چاہا
طلسم کے اندر داخل ہون کہ لوگ جو بعہدہ نگہبانی موجود تھے وہ ایرج نامدار کو مانع ہوئے شاہزادے نے بھی تلوار کھینچی
سب فوج والون نے بھی تلوارین کھینچ لین نگہبانون نے سحر کرنا شروع کیا مگر ببرکت جامہ سلیمانی سے سحر نے کسی پر اثر
نہ کیا ایرج نامدار لڑتے بھڑتے پھاٹک کے اندر داخل ہوئے دیکھا میدان وسیع نظر آتا ہے جہانتک نگاہ کام کرتی ہے سوائے
میدان کے دوسری چیز نہین دکھائی دیتی ہے ایرج نامدار نے اپنے ملازمین سے فرمایا یہ طلسم کیسا ہے کہ جہان عمارت
کا پتہ نہین جو لوگ ملازمین جہل پیکر سے ایرج کے ہمراہ آئے تھے اُنھون نے عرض کی اے شہریار ابھی طلسم بہت دور
ہے یہ تو سرحد طلسم ہے چہار طرف اسکے حدین ہین اور اسی طرح کے پھاٹک بنے ہین طلسم یہان سے چار دن کی
راہ پر ہے جب چار منزلین شب و روز کی ہون تب طلسم مین داخلہ ہو پھر اُسکے بعد مرحلہ جات طلسم ایسے ہین کہ
جو ایک ایک مہینے کی راہ پر ہین شہر طلسم سب کے بیچ مین ہے گرد مرحلہ جات ہین اور عجائبات ہین ایرج نے فرمایا ابھی
تو تلاش لوح مین جاتا ہے پتہ اُسکا مجھکو خواجہ نور الزمان نے بتایا ہے مین اُس طرف جاؤنگا لوح طلسم لاؤنگا
سب نے عرض کی پہلے مرحلہ جات تو فتح فرمایئے جبتک مرحلہ جات فتح نہونگے لوح تک کیونکر رسائی ہوگی ایرج نے فرمایا
مرحلہ جات کی راہون سے نہین جاینگے صرف ایک مرحلہ ملیگا وہان افغان جادو رہتا ہے اُس سے مقابلہ
پڑیگا اگر خدا نے چاہا تو اسکو قتل کر کے ملکہ تنگ قبا کے مکان پر جاؤنگا وہان کے اکثر عجائبات ایسے ہین جو
بمشکل دفع ہونگے مگر خدا مالک ہے دیکھا جائیگا سُنا ہے کہ ملکہ تنگ قبا بڑی مکار ہے اُسکے مکر سے بچنا بھی لازم ہے
سب نے عرض کی یہان سے کے روز کی راہ ہے ایرج نامدار نے فرمایا کہ یہان سے تین چار دن کا راستہ ہے اب راہ
مین قیام نکرینگے وہین چلکر ٹھہرینگے یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ صحرا مین ایک جانب سے گرد اُڑی
ایرج نامدار نے کہا معلوم ہوتا ہے لشکر آتا ہے کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ چند ساحر بازبط قرقرے پر سوار
آگے آگے چند ساحر تخت پر بیٹھے ہوئے آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوئے آتے ہین ایرج نے کہا معلوم ہوتا ہے یہ لوگ
ہماری تلاش مین آتے ہین ملازمین جہل پیکر نے عرض کی آپ کی تلاش مین نہین آتے ہین ان لوگون کا
یہی دستور ہے کہ شب و روز حوالی طلسم مین گشت کرتے ہین جو کوئی نیا آدمی کہین سے طلسم مین آجاتا ہے اُسکو گرفتار
کر کے لے جاتے ہین بعض لوگ طلسم مین آدم خوار بھی ہین وہ اُسکو کھاتے ہین ایرج نے فرمایا ابتو ہم سے

انسے مقابلہ ضرور پڑیگا ملازمین نے عرض کی معلوم ہوتا ہی کہ انکو ہم لوگون کی خبر کسی نے پہونچائی اسی سبب سے
یہ اس طرف آئے ہین یہ ذکر تھا کہ وہ لوگ قریب آ گئے سب نے تعجب کیے کہ کون آتا ہی ٹھہر جائے ایرج
نامدار نے ٹھہرنا مناسب نجانا آگے بڑھے چلے گئے جب قریب پہونچے ساحرون نے ایرج سے بڑھ کے کہا
ای جوان تو کون ہی جو ہمارے حکم کو نہین مانتا ایرج نے جواب دیا کہ تم لوگ کون ہو جو بلا واسطہ ہم کو روکتے
ہو ساحرون نے کہا ہم ملازمین خداوند جہل پیکر ہین تمھین اسیر کرکے وہان لیجائینگے چند بندگان خداوند
آدمیون کا گوشت کھاتے ہین آج وہ سب خوب شکم سیر ہونگے ایرج نے کہا یہ تم لوگون کا خیال خام ہی تمھاری
مجال نہین جو ہم مین سے ایک کو بھی لے جا سکو ساحر آگے بڑھے سحر کیا ایرج نامدار پر سحر کچھو نکر تا ثیر کرتا
سب ساحر جب سحر کرکے عاجز ہوئے تو تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے ایرج نے بھی تلوار کھینچی ساحرون
کو قتل کرنا شروع کیا لشکر بھی مصروف جنگ ہو گیا تھوڑی دیر مین ساحرون کو سواے فرار کے
اور کوئی تدبیر نہ آئی سب بھاگے فوج ایرج نے تعاقب کیا افسر سب ساحرون کا احتراق جادو مرد
عاقل تھا سونچا ان لوگون سے بھاگ کے بھی جان نہ بچیگی اپنے ہمراہیون سے کہا اب امان طلب کرو
ایک جگہ ٹھہر جاؤ سبکو یہ بات پسند آئی امان طلبی کی ایرج نامدار نے فوج کو روکا سب ساحر ٹھہرے ایرج نامدار کے
پاس حاضر ہوے ایرج نامدار نے احتراق جادو کو بلایا کہا ای احتراق تمنے امان طلبی کی ہمنے پناہ تمکو دی
اب لازم تمھین یہ ہی کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور جہل پیکر پر لعنت کرکے مسلمان ہو تمھاری جان بچیگی
عزت بھی بڑھیگی احتراق جادو نے خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو ابھی جان جاتی ہی یہ جوان زندہ نہ چھوڑیگا اور
ترک مذہب کرنا بھی اچھا نہین ہی کیونکہ خداوند جہل پیکر بہت اچھے خداوند ہین انکے مرتبے بڑے ہین اور
یہ لوگ مسلمان ہین خداے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین بہتر یہ ہی کہ اس جوان سے کچھ سوال ایسے کرنا چاہیے
کہ یہ مجبور ہو جائے اور خداوند جہل پیکر پر ایمان لائے بڑا مرد دلیر معلوم ہوتا ہی خداوند نے اسکو جیسے خلق کیا
ہی شاید اسکی جرأت کا امتحان نہین لیا ہی مین اسکو اپنے ساتھ وہان لے جاؤنگا خداوند کو دکھاؤنگا وہ بہت
خوش ہونگے اسکو کوئی عہدہ جلیل عنایت فرمائینگے یہ سوچ کے احتراق نے عرض کی مین آپ سے
کچھ سوال کرنا چاہتا ہون ایرج نامدار نے فرمایا ای احتراق جو سوال کرنا منظور ہو شوق سے بیان کرو
احتراق جادو نے عرض کی آپ کے خدا کو کسی نے دیکھا نہین ہی اور جبتک کسی چیز کو دیکھ نہ لے اسکے ہونے
مین شک ہوتا ہی اور ہمارے خداوند کو سب دیکھتے ہین انکے کشف و کرامات کا ظہور ہوتا ہی اب آپ کے
خدا کے ہونے کی دلیل کیا ہی ایرج نے فرمایا ای احتراق تمنے بہت آسان سوال کیا بہت سی چیزین ایسی
ہین جو ہین اور نہین معلوم ہوتین مثل روح کے کہ جسم انسان مین روح موجود ہی مگر اسکو کوئی دیکھ نہین
سکتا ہی مگر سب چیزون سے روح افضل ہی اگر روح جسم انسان مین نہو تو کوئی کام نہین کر سکتا ہی اور بہت سی
چیزین ایسی ہین جنکی ظاہری قدرت سب دیکھکر انکو باطنی ہنر و نیز فضیلت دیتے ہین وہ بالکل بیکار
ہین مثل دست و پا چشم و گوش انسان ہاتھ کے ذریعے سے بہت سے کام کر سکتا ہی آنکھ سے دیکھ سکتا ہی
پانون سے چل سکتا ہی اور یہ چیزین انسان مین ایسی ہین کہ جنکو سب دیکھ سکتے ہین مگر کسی حال مین یہ
روح سے جو نادیدہ چیز ہی بہتر نہین ہو سکتین یہی کیفیت تمھارے جہل پیکر کی ہی کہ اسنے ازراہ سیہ قلبی دعوی خدائی
کیا ہی اور تم جاہلون کے سامنے جو اس نے بقوت سحر کچھ عجائب و غرائب دکھائے تمھین وہ اسکی قدرت کا

یقین ہوگیا اور اصل مین وہ کوئی چیز نہین ہے ایک مرد کافر ہے اگر اسکو دعوی خدائی ہے تو کل باتین اسکو
معلوم ہوتی رہتی ہونگی اسوقت تمھاری مدد کیون نہ کی اور ہمارے خدا کی قدرت دیکھو کہ تمھارے سحر سے
ہمکو بچایا کہ ہم سحر نہین جانتے ہین اسنے ہمکو تمپر فتحیاب کیا اب کسکی خدائی کے تم قائل ہوے احتراق
نے عرض کی اے شہریار جسقدر آپ نے فرمایا یہ سب بہت سچ ہے ہم جہل سپکر پر لعنت کرتے ہین اور آپ کی
اطاعت قبول کرتے ہین ہمین ارکان مذہب بتلائیے ایرج نامدار نے کلمہ پڑھایا احتراق جادو مسلمان ہوا
ایرج نامدار نے گلے سے لگایا احتراق نے اپنے ہمراہیون سے کہا اگر تمھین میرا ساتھ دینا منظور رہے
تو دین باطل کو ترک کرو اور مذہب حق اختیار کرو سب نے کلمہ پڑھا مگر وہ لوگ محروم رہے جو فرار ہو گئے
تھے ایرج نامدار نے خادمون سے فرمایا بارگاہ استادہ کردو آج کی شب یہین قیام کرینگے کل چلینگے
خادمون نے بارگاہین استادہ کین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون
مین داخل ہوے تھوڑی دیر تک سب نے استراحت کی پھر بارگاہ ایرج مین حاضر ہوے سب ساحر بھی
آئے احتراق نے ایرج نامدار سے عرض کی آپ کی تشریف آوری کا کیا سبب ہے یہان کیون کر تشریف
لائے ایرج نامدار نے کل کیفیت بیان فرمائی احتراق متحیر ہوگیا عرض کی اے شہریار آپ نے وہ عزم کیا ہے
جو دوسرے کا کام نہین اس طلسم کا فتح ہونا بہت مشکل ہے یہان بہت سی چیزین ایسی ہین کہ انکے فتح کرنے کو
سامان کی ضرورت ہوگی ایرج نامدار نے فرمایا خدا سب مہیا کردیگا طلسم فیروزیہ کی کیفیت سنکر احتراق متعجب
ہوا عرض کی جنے طلسم فیروزیہ کو فتح کیا کمال کیا وہ طلسم ایسا نہ تھا جو فتح ہوجاتا ایرج نے کہا بہت سے
سردار برائے فتاحی طلسم گئے ہوئے ہین جبتک طلسم ملحقات فتح نہونگے اس وقت تک فیروز قتل
نہوگا احتراق نے کہا اے شہریار اور سردار جو طلسم فتح کرنے کو گئے ہین بعض طلسم تو ایسے ہین جو فتح ہوجائینگے
اور بعض ایسے ہین جنکا فتح ہونا ممکن نہین سب سے بڑھکے سخت طلسم مراۃ العدم ہے اسکے بعد یہ
طلسم ہے جو شخص وہان گیا ہوگا اسکا زندہ واپس آنا معلوم ہے وہ زندہ واپس نہ آئیگا وہان علاوہ سحر کے تحفہ جات
حکمت بہت ہین اور لشکر بھی بیشمار ہے ایک شہر پہلوانون کا وہان آباد ہے کہ اسکو شہر گردستان کہتے ہین ایک ایک پہلوان
لاکھ لاکھ آدمیون کو کافی ہے اسکے علاوہ اور بہت سی باتین اس طلسم مین ایسی ہین جو بہت مشکل ہین
پہلے پانچ مرحلے فتح کرے پھر لوح سے لوح لیکر طلسم مین خاص خاص مقامات کو فتح کرے وہ بہت سخت
طلسم ہے وہان جانا اور فتح کرکے آنا ممکن نہین ایرج نامدار نے سردارون سے کہا طلسم مراۃ العدم
مین کون گیا ہے سردارون نے عرض کی بدیع الملک گئے ہین ایرج نے کہا طلسم کیا فتح ہوگا شکست
اٹھاکے وہان سے آئینگے شب بھر یہی گفتگو رہی صبح کو ایرج نے مع لشکر وہان سے جانب مکان
افغان جادو کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن فراریون کی عرض کیجاتی ہے

کہ جو احتراق جادو کے ساتھ سے بھاگ گئے تھے یہ سب لوگ بھاگ کر جہل سپکر کے پاس پہونچے جہل سپکر
اسوقت اپنے وزرا سے کہہ رہا تھا کہ مین نے ایک جوان کو مشام جادو سے چھینکر صحراے مشام مین
رکھا تھا اور اسکے لشکر کو جاکر خود اطلاع دی تھی کہ تم سب صحراے مشام مین جاؤ وہان تم سے اور

تمھارے آقا سے ملاقات ہوگی بلکہ دس دن کی راہ قدرت نے ایسا آسان کردی تھی کہ وہ لوگ ایک دن
مین دس دن کا راستہ طے کرکے صحراے مشام کے قریب پہونچ گئے تھے قدرت نے اُس جوان کے واسطے
بارگاہ بھیج دی تھی کچھ آدمی خدمت کو بھیجے تھے اُس سے کہدیا تھا کہ جس وقت لشکر تیرا آجائے فوراً میرے
پاس آنا مگر ابھی تک میرے پاس نہین آیا نہین معلوم کیا باعث ہی اگر وہ جوان یہان آلے تو قدرت اُسکو
اپنا بندۂ خاص بناکر انتظام جنگی اُسکے سپرد کرین کیونکہ قدرت نے جب اُسکو خلق کیا تھا تو دل اُسکا بہت قوی
بنایا تھا اور اُسکے مزاج مین جرأت پیدا کی تھی اگر وہ یہان آئیگا تو سب لوگ اُس سے بہت خوش ہونگے قدرت
نے علاوہ شجاعت کے اُسکو حسن ایسا عطا فرمایا ہی جو آپ لوگون نے کبھی خواب مین نہ دیکھا ہوگا وزیرون نے
کہا جب قدرت اُسکو اپنا بندۂ خاص قرار دینگے تو پھر جو بات اُسمین ہوگی وہ بہت اچھی ہوگی چہل پیکر
نے کہا کچھ لوگون کو روانہ کرو کہ وہ جاکر اُسکو ہمارے پاس لے آئین وزرا نے اُسی وقت چوبدارون سے کہا
ساندنی سوارون کو حکم خداوند پہونچا دو کہ صحراے مشام مین جائین اور اُس جوان کو وہان سے لے آئین
چوبدار باہر آئے دیکھا چند ساحر حیران و پریشان کھڑے ہین چوبدارون نے کہا تم لوگ یہان کیون آئے ہو
اُنھون نے کہا ہم خداوند کے پاس فریادی آئے ہین جب خداوند ہمکو بلائینگے تو ہم جاکر اپنا حال کہین
چوبدار پلٹے آکر چہل پیکر سے کہا چند ساحر فریادی حاضر ہین آپ ہی سے عرض کرینگے چہل پیکر نے کہا بلاؤ
چوبدار باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ لے گئے ساحر جو چہل پیکر کے سامنے گئے سب نے جھک جھک کے سجدہ
کیا چہل پیکر نے کہا کس بات کی فریاد لیکر آئے ہو ساحرون نے کہا یا خداوند ہم لوگ حسب دستور قدیم صحرا
مین آدمیون کو تلاش کرتے پھرتے تھے ایک لشکر ملا کہ سردار اُس لشکر کا ایک جوان صاحب شوکت
و شان تھا ہمنے چاہا اُس کو گرفتار کرلین اُسنے ہمسے مقابلہ کیا ہم لوگون نے بہت بہت سحر کیا مگر اُس
جوان پر سحر نے تاثیر نہ کی اُسنے مع حملہ لشکر ہمپر حملہ کیا ہم لوگ تاب مقابلہ نہ لاسکے فرار ہوئے افسر ہمارے
احتراق جادو اور چند سردار وہین رہ گئے نہین معلوم اُنپر کیا گذری یقین ہی اُس جوان نے ان سب کو
بھی قتل کیا ہو چہل پیکر نے کہا اُس جوان کی صورت کیسی ہی ساحرون نے صورت بنائی تقریر مین تصویر
دکھائی چہل پیکر نے کہا اُس جوان کو قدرت نے اپنا بندۂ خاص بنایا ہے تمنے بہت برا کیا جو اُس سے
مقابلہ کیا ساحرون نے کہا ہمین کیا معلوم تھا اگر جانتے ہوتے تو اُسکو نہ روکتے چہل پیکر نے کہا سب مین منادی
کرادی جائے کہ اُس جوان کو کوئی نہ روکے جس طرف سے اُسکے مزاج مین آئے سیر کرتا ہوا ہمارے پاس
آئے جہان جائے اُسکی خاطر و تواضع ہو وہ ہمارا بندۂ خاص ہی وزرا نے اسی وقت ساحرون کو تمام طلسم مین
بھیجکر منادی کرادی کہ ایک جوان اس طلسم مین آیا ہی جس مرحلے پر وہ جائے کوئی اُسکو مانع نہو بلکہ اُسکی
خاطر کرنا سب پر واجب ہی اور جو مانع ہوگا وہ جوان اُسکو ہلاک کریگا اور خداوند بھی آزردہ ہونگے
طلسم بھر مین یہ منادی ہوگئی چہل پیکر نے وزرا سے کہا اب اُسکے پاس آدمی بھیجنے کی کیا ضرورت ہی
وہ خود ہی یہان آتا ہی دو ایک روز مین شرف خدمت گذاری خداوند حاصل کریگا
وزرا نے چوبدارون کو منع کردیا کہ اب جانے کی کوئی ضرورت نہین ہی چوبدارون نے ساندنی
سوارونکو اطلاع کی اُن لوگون نے کمرین کھول ڈالین چہل پیکر نے وزرا سے کہا ایسا نہو وہ جوان
دور دور کے مرحلون پر جائے وہان ابھی اطلاع نہ کی گئی ہوگی بہتر یہ ہی کہ نامے لکھ لکھکر

دور دور کے مرحلون پر روانہ کردو وزرانے نامے بھی روانہ کر دیے جہل پیکر کو انتظار رہوا ہر وقت وزرا
سے یہی ذکر کرتا تھا کہ ابتک وہ جوان نہین آیا یہان تو یہ حالت ہوئی مگر ایرج نوجوان جو احتراق جادو کو
اپنے ہمراہ لیکر چلے تین روز کے بعد افغان جادو کے مکانپر پہونچے ایرج نامدار نے دیکھا کہ چار دیواری آہنی
بنی ہو ایک طرف پھاٹک نہایت عالیشان ہو اندر باغ بھی معلوم ہوتا ہو احتراق جادو سے فرمایا افغان
جادو کا مکان یہی ہو احتراق نے عرض کی افغان اسی مکان مین رہتا ہو ایرج نامدار پھاٹک کے اندر
تشریف لائے افغان کو نامہ جہل پیکر کا پہونچ چکا تھا کہ جو کوئی جوان اس صورت کا تمھارے یہان
آئے اُسکی خاطر کرنا کوئی بات اُسکے خلاف مرضی ہونے پائے ورنہ قدرت آزردہ ہونگے جس روز
سے اُسکو یہ نامہ پہونچا تھا شب و روز منتظر رہتا تھا چنانچہ اُس روز بھی اپنے باغ مین بیٹھا تھا اور ہرکارونکو
روانہ کیا تھا کہ جاکر خبر لاؤ اگر وہ جوان آتا ہو تو مجھے اطلاع دو ملازم چلے تھے کہ ایرج نامدار پھاٹک کے اندر
داخل ہوے افغان نے جو ایرج نامدار کی صورت دیکھی تخت سے اُٹھا ایرج کے قریب آیا جھک کے
سلام کیا اپنے ہمراہ لے گیا تخت پر بیٹھنے کو کہا ایرج نامدار نے انکار کیا ایک دنگل قریب بچھا تھا اُس دنگل
پر بیٹھ گئے افغان نے ہاتھ باندھ کے عرض کی آپکی تشریف آوری کی خبر خداوند نے دی تھی ایک
فرمان آیا تھا اُسمین تحریر تھا کہ جب کوئی جوان صاحب شوکت و شان تشریف لائے اُسکی اطاعت کرنا
ایرج نامدار سمجھے یہ مکر کرتا ہو مگر کچھ نہ فرمایا اُسکے کلام کی تائید کی افغان نے عرض کی آپ اپنے نام نامی سے
آگاہ فرمایئے ایرج نامدار نے اپنا نام بتایا افغان نے عرض کی آپکو خداوند نے کیونکر دیکھا ایرج نے
فرمایا کون خداوند افغان نے عرض کی خداوند جہل پیکر ایرج نے کہا اے افغان خبردار اب اُسے خداوند
نہ کہنا وہ مرد مکار ہو خدا اور حدو یکتا ہو یہ بات اپنے دل سے دور کرو اور اس مذہب باطل کو ترک کر کے
دین اسلام اختیار کرو افغان نے عرض کی مین آپکی سب خاطرین کرونگا مگر ترک مذہب نکرونگا اگر آپ
آزردہ ہونگے تو میرا کیا نقصان ہوگا مین خداوند سے یہی کہہ سکتا ہون کہ مین بے گناہ تھا مجھسے کہا کہ اپنا دین
تبدیل کرو مین نے ترک مذہب کرنے مین عذر کیا اسی بات پر فساد ہوا ایرج نامدار نے فرمایا پھر تم نے
میرے سامنے اُس مکار کو خداوند کہا اب نہ کہنا ورنہ بہت پچھتاؤ گے افغان نے کہا مین سو بار اُنکو خداوند
کہونگا آپ کیا کرینگے آپ زیادہ کلمات اُنکی شان مین نہ فرمایئے نہین بڑی ہوگی ایرج کو نہایت ناگوار
ہوا افغان قریب تو بیٹھا ہی تھا ایرج نے ایک طمانچہ اُسکو مارا کہ سر اُڑ گیا افغان مر کے زمین پر گرا
اُسکے مرنے سے تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصہ کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من
افغان جادو بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی ہر طرف ہوئی ملازمین افغان نے جو یہ آواز سنی سب دوڑے
ایرج نامدار کو آ کے سب نے گھیر لیا شاہزادہ تلوار پکڑ کے اُٹھا اور سب سرداری جا پڑے ملازمین افغان
سحر کرنے لگے احتراق نے سحر کو دفع کیا اور سحر نے ایرج نامدار پر اثر بھی نہ کیا آخرکار ملازمین افغان
سحر کر کے عاجز ہوے اور بہت سے لوگ قتل ہوے تب مجبور ہو کے سبنے امان طلب کی ایرج نامدار
نے تلوار روک لی سب ساحر حاضر خدمت ہوے ایرج نامدار نے سب کو مسلمان کیا سب ایمان لائے ایرج
نامدار کو باغ سے بارہ دری کے اندر لائے عرض کی اے شہریار تشریف رکھیے یہان جو کچھ مال و اسباب
موجود ہو قبضہ مین لیجیے ایرج نے احتراق جادو سے فرمایا ان امور کا تم انتظام کرو احتراق جادو ملازمین

کے ہمراہ خزانے مین آیا سب مال و اسباب اپنے قبضے مین کیا باہر آکے فوج ایرج نامدار کے خزانے مین
شامل کیا شاہزادہ وہان تین دن رہا چوتھے روز بتلاش لوح بین ملکہ تنگ قبا کے مکان کی جانب کوچ کیا
احتراق جادو نے راہ مین عرض کی ملکہ تنگ قبا کا مکان یہان سے بہت نزدیک ہے اُسکے یہان کے
عجائبات بہت مشہور ہین بہت ہوشیار رہنا چاہیئے یہ نہو کہ کوئی ساحر مکار آئے اور دام مکر پھیلائے ایرج نامدار
نے فرمایا ہر حال مین خدا حافظ ہے اگر اُسکا فضل ہے تو کوئی مکار مکر نہین کر سکتا ہے جو آئے گا مجبور ہو جائیگا احتراق
نے عرض کی ملکہ تنگ قبا خود بڑی مکار ہے اُسکے واسطے بہت شاہزادگان عالی مرتبت یہان آئے مگر اُسنے
ایسی شرطین بیان کین کہ سب مجبور ہوکے واپس گئے بعض نے اداے شرط کی فکر کی اپنی جان دی اُمید
نہ برآئی مجبور ہوکر دنیا سے کنارہ کشی اختیار کی ایرج نے فرمایا کیا ملکہ تنگ قبا حسین بھی ہے احتراق جادو
نے کہا اُسکے حسن مین شک کیا ہے آپنے ابھی دیکھا نہین ہے جسوقت اُسکے مکان پر تشریف لے جائیے گا
تصویر ملکہ کی دروازے پر آویزان ہے ملاحظہ فرمائیے کا حسن و جمال کی کیفیت آئینہ ہو جائے گی ایرج نوجوان نے
فرمایا شرطین اُسکی کیا ہین احتراق نے عرض کی بہت سی شرطین ہین مجھکو معلوم نہین جب آپ اُسکے
یہان جائیے گا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی ایرج نے جو یہ کیفیت حسنی ملکہ تنگ قبا کے دیکھنے کا اشتیاق
ہوا دل مائل دید ہوا جو جو کیفیت احتراق نے بیان کی ایرج نے خوب سُنی ہر ایک بات کو اچھی طرح تحقیق کیا
احتراق نے جو جو باتین لوگون سے سنی تھین سب ایرج نامدار سے بیان کین ایرج نامدار کو راہ پہاڑ ہو گئی
خدا خدا کرکے تین دن کی راہ دو روز مین ختم کی باغ ملکہ تنگ قبا کے دروازے پر پہونچے یہان ملکہ کو
نامہ جہل سکیر کا پہونچ چکا تھا کہ جو کوئی جوان اس صورت کا تمھاری طرف آئے جو کچھ وہ کہے قبول کرنا انکار کیا تو
جہنم مین پٹک دی جاؤگی یہ سنتے ہی ملکہ تنگ قبا نے اُسی روز سے آدمی مقرر کر دیے تھے کہ اگر کوئی جوان
اس صورت کا کہین نظر آئے تو اُسکو فوراً ہمارے پاس لانا بلکہ ہمین اطلاع دینا ہم اُسکے استقبال کو چلینگے
لوگ ہر وقت اسی خیال مین رہتے تھے ملکہ نے بھی اپنا مکان اور باغ بہت اچھی طرح آراستہ کیا تھا
ہر وقت نازنینان مہجبین و مہ جبینان مہر تمکین بناؤ سنگار کیے موجود رہتی تھین کشتیان کباب کی
گلابیان شراب کی ہر وقت بارہ دری مین چنی رہتی تھین ارباب نشاط ہر وقت ساز و سامان سے درست و موجود
رہتے تھے بلکہ روز آخر وقت دن کو اپنے باغ مین آکر اسی انتظار مین بیٹھتی تھی کہ شاید وہ جوان اب آجائے
حسب معمول اُس روز بھی ملکہ اپنے باغ مین بیٹھی تھی جس روز ایرج نامدار اُسکے مکان پر پہونچے لوگ
تو موجود تھے جا کر ملکہ کو خبر دی کہ آپ نے جس جوان کی نسبت فرمایا تھا وہ دروازے پر موجود ہے ملکہ یہ خبر
سنکر اُٹھی دروازے پر آئی یہان ایرج نامدار مرکب سے اُترکے باغ مین جانا چاہتے تھے کہ دیکھا سامنے
سے ایک حور مثال آفتاب جمال نازنین مہر تمکین خرامان خرامان آتی ہے ایرج نامدار کی نگاہ جو ملکہ تنگ قبا
پر پڑی تھی تاب نظارہ نہ لاکے غش آگیا سرداروں نے بڑھ کے شاہزادے کو سنبھالا اُدھر ملکہ تنگ قبا
کی نگاہ جو ایرج نامدار پر پڑی یہی کیفیت ملکہ کی بھی ہوئی کنیزین گھبرا گئین ہاتھون ہاتھ ملکہ کو باغ کے صحن مین
لائین گلاب و کیوڑا منگایا عرق بید مشک طلب کیا ملکہ کے منہ پر چھینٹے دیے تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو ہوش آیا
آنکھ کھولتے ہی آہ کی غم سے حالت تباہ کی کنیزون نے عرض کی واری مزاج کیسا ہے ملکہ نے کہا ارے
اسوقت طبیعت کی کیفیت بدل گئی دیکھو جلد جاؤ اُس جوان کے ساتھ جو لوگ ہین اُنکے واسطے

جو مکان دوسرا ہو وہان اُن لوگون کو لے جا کر جگہ دو اُس جوان کو یہان لاؤ مین استقبال کو جا نہین سکتی مجبور
ہون اُنکے ہمراہ بہت لوگ ہین کنیزین آگے بڑھین یہان سردارون نے ایرج نامدار کو بھی ہوشیار کیا تھا
شاہزادے کی بھی عجیب حالت تھی سینے مین دل طپان تھا یہ شعر مصحفی کا ورد زبان تھا ؎ دکھا دیا مجھے
جلوہ یہ کہنے چھپ سکے کہ مین ہو امید لذت نظارۂ دگر مین رہا ہو ملازمین عرض کرتے تھے ای شہریار مزاج مبارک
کیسا ہی ایرج نامدار فرماتے تھے اب مزاج کی کیا حالت بتائین درد دل کیونکر دکھائین ایرج نامدار یہ باتین کر رہے
تھے کہ دو تین کنیزین در باغ پر آئین دربانون سے پکار کے کہا تم لوگون نے بڑی غفلت کی اب تک فوج
نے ٹھکانہ نپایا ملکۂ عالم دیر سے برائے استقبال موجود ہین تم لوگ لشکر کو لے جاؤ اور شاہزادے کو یہان
بھیجو ملکۂ عالم برائے استقبال کھڑی ہین ایرج نامدار نے جو یہ بات سُنی قدم آگے بڑھایا احتراق نے
عرض کی ای شہریار بے سمجھے جانا خلاف ہی ملکہ تنگ قبا کے مکر مشہور خلق ہین ایرج نامدار نے فرمایا ہمارا
خدا حامی ہی یہ کہکر آگے بڑھے پھاٹک کے اندر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے قدم رکھا ملکہ تنگ قبا نے جو آتے
دیکھا آگے بڑھکر استقبال کیا عرض کی ای شہریار آپ کے بارے مین ایک فرمان خداوند کا آیا تھا اُسمین یہ
حکم تحریر تھا کہ اگر آپ تشریف لائین تو ہمکو خاطر و تواضع واجب ہی ایرج نامدار حیران ہوے کہ یہ کیا سبب ہے
افغان جادو نے بھی یہی بات کہی تھی اور ملکہ تنگ قبا بھی فرمان کا ذکر کرتی ہین ایرج نے فرمایا ای ملکہ فرمان
کیسا آیا تھا ملکہ نے عرض کی آپ تشریف لے چلین باغ مین چلکر بیٹھین تو فرمان خداوند حاضر کرون ایرج
نامدار ملکہ کے ہمراہ آئے ملکہ نے باغ مین لا کر ایرج کو بٹھایا کنیزون سے کہا جو فرمان خداوند کے یہان سے آیا
ہے جلد لاؤ اور کنیزون کو اطلاع دو کہ سامان سے محفل مین حاضر ہون کنیزین روانہ ہوئین تھوڑی
دیر کے بعد واپس آئین ایک کاغذ ملکہ کو دیا ملکہ نے ایرج نامدار کے پیش کیا شاہزادہ نے اس کاغذ کو
کھولا دیکھا تو اُسمین جیپل پیکر کی طرف سے لکھا تھا کہ ای تنگ قبا آگاہ ہو کہ ایک بندہ خاص قدرت کا
جو ایک مدت سے گمراہ تھا اب ہمارے پاس پہونچا قدرت نے خود اُسکے دل مین یہ بات پیدا کی کہ وہ یہان آیا
مگر ہمین بالکل نہین جانتا ہی اگر وہ تمھاری طرف آجائے تو اُسکی خاطر کرنا اور جس بات کو وہ کہے انکار نہ کرنا
اگر میرے لکھنے کے خلاف کروگی تو سزا پاؤ گی بہت پچھتاؤ گی اسکے بعد جیپل پیکر کی مہر تھی ایرج نامدار نے وہ
نامہ تو رکھ دیا اور ملکہ تنگ قبا سے کہا جسنے یہ نامہ لکھا ہے وہ بالکل بیوقوف ہی اور واجب القتل ہی اگر اپنے
افعال سے تائب نہوگا تو میرے ہاتھ سے مارا جائے گا مگر تم ہرگز اس کو خداوند نہ کہنا وہ بالکل مکار ہی تم نے
آجتک اُسکو خداوندی مانا بہت برا کیا ملکہ نے جو تقریر ایرج نامدار کی سنی تعجب کیا عرض کی ای شہریار عجیب کی بات
ہی کہ خداوند تو آپ کو اسطرح تحریر فرمائین اپنا بندۂ خاص لکھین اور آپ اُنکی شان مین ایسے کلمات زبان سے
نکالین ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ اب ایسی بات نہ کہنا اسی تکرار مین افغان جادو کی جان گئی مین مسلمان ہون
خدا کو واحد یکتا قادر و قیوم جانتا ہون ایسے مکارون کو کب مانتا ہون تم بھی اس مذہب باطل کو ترک کر کے اسلام
قبول کرو ملکہ نے عرض کی ای شہریار کیسے ہوسکتا ہی کہ مین بے سمجھے اپنے مذہب کو ترک کردون اس وقت آپنے
خداوند کے حال سے خوب آگاہ ہون یہ جانتی ہون کہ جو بات میرے دل مین آتی ہی وہ اُنکو فوراً معلوم ہوجاتی
ہی اور آپکے خداے نادیدہ کے حال سے اچھی طرح آگاہ نہین مین کیونکر ترک مذہب کر سکتی ہون ایرج
نے کہا ملکہ تم عاقلہ ہوکے ایسی بات کہتی ہو اگر جیپل پیکر کو ذرا بھی کسی کے دل کی کیفیت معلوم ہوتی

تو یہ حرکت اصل سے ظہور پذیر نہوتی کہ مین اسکا دشمن ہون اور وہ مجھکو ایسا لکھ رہا ہو مین اس طلسم مین طلسم
کے تباہ کرنے کو آیا ہون اور اسکے سامان جمع کر چکا ہون مگر اب تک اسکو اسکی حقیقت نہ معلوم ہوئی کہ یہ لوگ
یہان کس واسطے آئے ہین خود میرے واسطے کوشش کی اب ہر جگہ یہ خط لکھے ہین کہ مین جہان جاتا ہون
لوگ میری خاطر کرتے ہین ہمارے خدا کی قدرت ظاہر ہی کہ اس وقت مین اسنے ہماری کیسی مدد کی دشمنون
کے ہاتھ سے راحت دلائی اور کیا قدرت تم دیکھنا چاہتی ہو ملکہ تنگ قبا نے ایرج نامدار کے آنے کی کیفیت
پوچھی شاہزادہ نے سب حال بیان کیا ملکہ نے اسیوقت لوح لا کر ایرج کے سامنے پھینکدی شاہزادے نے لوح گلے
مین ڈالی بڑی خوشی سے کہا ملکہ مین سردارون کو یہ خوشخبری دے آؤن کہ مین نے لوح پائی وہ لوگ میرے
تنہا آنے پر بہت پریشان تھے مین سبکو تشفی دیکر آیا تھا اب جا کر ان سبکو خوشخبری دونگا تو انھین تسکین ہوگی
ملکہ نے کہا بہت اچھی بات ہی مگر ابھی تشریف لائیے گا دیر نہ لگائیے گا ایرج نے فرمایا ملکہ میرا دل نہ لگیگا ابھی
آتا ہون یہ کہکر باہر تشریف لائے جہان سب سردار مقیم تھے وہان آئے سب سردارون کی عجب حالت
تھی احتراق جادو سے سب کہہ رہے تھے کہ نہین معلوم شہریار نے لوح پائی یا ابھی ہاتھ نہین آئی احتراق جادو
کہتا تھا کہ آقاے نامدار پر سحر تو تاثیر نہین کریگا مگر خدا انکو مکر سے بچائے ایسا نہو کہ ملکہ تنگ قبا اپنے سحر کے
عجائب و غرائب دکھا کے انکو مکر مین پھنسائے سردار کہتے تھے کہ شرط بھی لوح لینے کی یہی ہو اگر تنہا جائے
احتراق نے سردارون کو جو اس درجہ مضطرب پایا کہا آپ لوگ بہت مضطرب ہین مین ابھی شہریار کی
خبر لاتا ہون یہ کہہ کے احتراق اٹھا کہ سامنے سے ایرج نامدار تشریف لائے احتراق جادو نے جو ایرج نامدار
کو آتے دیکھا خوش ہو کر عرض کی آقاے نامدار آپ اسوقت کہان سے تشریف لائے ایرج نے فرمایا اے احتراق
لوح مل گئی یہ کہکر لوح دکھائی احتراق نے عرض کی آپ اس طلسم کے فتاح ہین سواے آپ کے اس طلسم کو
دوسرا فتح نہین کرسکتا ہر لوح کا ایسی جگہ سے یون مل جانا تائید الٰہی ہی ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ بھی مسلمان
ہو گئین صاحب ایمان ہو گئین احتراق نے عرض کی اے شہریار یہ اور تعجب کی بات ہی ملکہ کا مسلمان ہونا
بہت مشکل تھا یا اس طور سے مسلمان ہوگئین ایرج نامدار نے فرمایا سب تائید الٰہی ہی یہ کہتے ہوے اور
سردارون کے پاس آئے سبکو لوح دکھائی سب سردار خوش ہوے تھوڑی دیر تک ایرج باہر ٹھہرے پھر ملکہ کے
باغ کے اندر آئے ملکہ نے شراب طلب کی ایرج نامدار نے فرمایا اے ملکہ مین مجبور ہون کہ شراب نہین پی سکتا
یہ جامہ سبز جو تم میرے گلے مین دیکھتی ہو یہ جامہ سلیمانی ہی اگر مین شراب پیونگا تو اسکی تاثیر جاتی رہیگی اور
یہ جامہ میرے پاس سے غائب ہو جائے گا اس وجہ سے مین انکار کرتا ہون ملکہ تنگ قبا خاموش ہو رہی
ایرج نوجوان شب بھر ملکہ سے باتین کرتے رہے جب رات گذر گئی تو شاہزادہ باغ سے باہر آیا سردارون سے
کہا آج کے دن یہان اور مقیم ہین کل حسب ہدایت لوح سفر کرینگے سردارون نے عرض کی جو آپ کی راے ہو وہی
مناسب ہی ایرج نوجوان اس دن ملکہ کے باغ مین رہے دن بھر ملکہ سے باتین کین طلسم کی حالتین دریافت
فرمائین جب شام ہوئی تو ایرج نے فرمایا ملکہ ہم کل یہان سے کوچ کرینگے تمھین لازم یہ ہی کہ بخوشی ہمین اجازت دو ملکہ
نے عرض کی اے شہریار یہ بات ممکن نہین مین چاہتی ہون آپ ایک ہفتہ میرے یہان تشریف رکھیے ایرج
نے فرمایا اے ملکہ ایک ہفتہ مین نہین رہ سکتا ہون مجھے اس طلسم کے فتح کرنے کی بہت جلدی ہی ملکہ نے عرض
کی ایک ہفتہ یہان قیام کرنے مین حرج نہین ہوگا ایرج نے فرمایا یہ امر ایسا ہی ہو جسکی وجہ سے میرا حرج ہو جائے گا اور مجھے

بہت خفت ہوگی ملکہ نے عرض کی اب مین مجبور ہون نہین روک سکتی ایرج نامدار نے فرمایا کہا آج کی شب ہم
عبادت کرین گے صبح کو لوح دیکھین جو ہدایت ہوگی اُسکے مطابق کام کرینگے ملکہ نے عرض کی آپکو اختیار
ہو ایرج نامدار پھر باہر تشریف لائے یہان خادمون نے سجادہ ایک گوشے مین بچھا دیا ایرج نامدار مصروف اطاعت
پروردگار ہوے شب بھر تسبیح و تہلیل مین بسر کی جب رات گذر گئی تو شاہزادے نے فریضۂ سحری ادا کر کے
لوح ملاحظہ فرمائی لوشتہ پایا کہ ای طلسم کشا اگر خدا فضل کرے اور لوح طلسمی دستیاب ہوجاے تو لازم ہو کہ اپنے کو
تنہا خیابان شمشاد مین پہونچاے شمشاد جادو کو قتل کرے تو آگے راستہ ملے ایرج نے سردارون سے کہا آپ لوگ
یہین تشریف رکھین لوح خبر دیتی ہو کہ مین تنہا جاؤن خیابان شمشاد تک اپنے کو پہونچاؤن خیابان
جادو کو قتل کرون تو آگے راستہ صاف ہو سردارون نے عرض کی ای شہریار ہم لوگ یہان سے آپکے ہمراہ چلتے
ہین جب آپ خیابان شمشاد کے نزدیک پہونچ جائیے گا تو ہم لوگ وہین ٹھہرین گے آپ آگے روانہ ہوجیے
گا ایرج نے فرمایا نہین معلوم راہ مین کیا کیا عجائب و غرائب پیش آئین اور کن راہون سے مین جاؤن
کیونکہ لوح خبر دیتی ہو کہ راہ مین جو عجائبات نظر آئین بے حکم لوح کے کوئی کام نکرنا سردار بہت پریشان ہوے
ایرج نامدار نے سبکو تسلی دی ملکہ تنگ قبا کے پاس تشریف لائے فرمایا ملکہ لوح مین لکھا ہو کہ ہم خیابان شمشاد
مین جائین اپنے کو وہان پہونچائین شمشاد جادو کو قتل کرین پھر آگے بڑھین راہ مین جو عجائبات نظر آئین
بے ہدایت لوح کوئی کام نکرین شرط تنہائی کی بھی ہو ملکہ نے عرض کی ای شہریار یہ شرط بہت بری ہو مین نے اسوقت
یہ خیال کیا تھا کہ مین بھی آپکے ہمراہ چلتی اپنا ساتھی سفر درست کرا یا تھا مگر کیا کر سکتی ہون لوح یہ خبر دیتی ہو کہ آپ تنہا
تشریف لے جائین مین مجبور ہون ایرج ملکہ سے رخصت ہوے باہر تشریف لائے سب سردارون سے ملے
خادم نے مرکب حاضر کیا ایرج نامدار گھوڑے پر سوار ہوے نام خدا لیکر جانب خیابان روانہ ہوے انکا ذکر
انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت خیابان شمشاد کی عرض کیجاتی ہو

کہ شمشاد جادو ساحر مکار ہو اُسنے اپنے سحر سے ایک آفتاب اور ایک ماہتاب بنایا ہو اپنے خیابان کے دروازے
پر دونون کو نصب کیا ہو جب کوئی شخص غیر آتا ہو آفتاب تمازت دکھاتا ہو آنے والا جلکر مرجاتا ہو اور شب کو
جو کوئی آنے کا ارادہ کرتا ہو تو چاند اسقدر روشنی پیدا کرتا ہو کہ دیکھنے والا تاب نہین لا سکتا ہو آنکھین بند
ہوجاتی ہین چاندنی مین اسقدر سردی پیدا ہوتی ہو کہ آنے والا سردی کی وجہ سے مرجاتا ہو اسکے باغ کے
اندر کوئی نہین جا سکتا اور باغ کے اندر جو جو عجائبات ہین وہ وقت پر بیان کیے جائینگے شمشاد جادو نے
اپنے رہنے کیواسطے باغ مین جو مکان بنایا ہو وہ مکان زیر زمین ہو نہر باغ سے اُسکا راستہ ہو نہر مین آب
اصلی نہین ہو سحر سے ہر ایک کو یہ معلوم ہوتا ہو کہ نہر مین پانی بھرا ہو مگر نہر خالی ہو جس روز سے اس کو نامہ جہل بیگم
پہونچا ہو اُس روز سے یہ بھی قتل ملکہ کے منتظر رہتا ہو کیونکہ اسکے نامے مین بھی جہل بیگم نے یہی تحریر کیا ہے
کہ ایک جوان اس صورت کا اگر تمھارے یہان آوے تو بخاطر اُس سے پیش آنا اور وہ جس بات کی فرمائش
کرے قبول کرنا اگر خلاف کروگے سزا پاؤگے شمشاد جادو نے اپنے ملازمون سے کہدیا ہے
کہ تم لوگ خبر رکھو جس وقت وہ جوان آوے ہمکو اطلاع دو ہم اُسکی پیشوائی کو جائینگے عزت و حرمت

سے اُسکو لاتین گے ملازمین اسکے ہر وقت اسی تلاش مین پھرتے ہین ایک ایک صحرا مین جاتے ہین پتہ لگاتے
ہین مگر جب کسیکو نہین پاتے ہین تو مجبور ہوکر واپس آتے ہین شمشاد اُن لوگون پر خفا ہوتا ہی کہ تمنے اچھی طرح تلاش
نہین کیا ایک روز جو ملازمین حسب دستور اُسطرف ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک جوان درخت کے سایے
مین سلاح جنگی جسم پر آراستہ کیے بیٹھا ہی ملازمین نے آپسمین کہا کیا عجب ہی کہ یہی جوان ہو جو کچھ پتہ بتایا گیا ہی
وہ سب اِسمین موجود ہی جیسی صورت بتائی ہو ویسی ہی صورت ہی جیسا قد بتایا ہی ویسا ہی قد ہی اب قریب جاکر
دریافت کرین تو حال خلاصہ معلوم ہو یہ کہکے ملازمین قریب آئے کہا ای جوان اپنے نام نامی سے ہمین آگاہی دو
جوان نے کہا میرا نام ایرج بن ملک قاسم ہی ملازمین نے پوچھا خداوند چہل پیکر کے بندۂ خاص آپ ہی ہین
ایرج نے فرمایا مین خداوند واحد و یکتا کا عبد ذلیل ہون چہل پیکر مردم مکار ہی اُسکے واسطے یہ کلمہ زیب نہین
ہی ملازمین شمشاد نے کہا یہ وہ جوان نہین ہی یہ کوئی اور شخص معلوم ہوتا ہی مگر کافر ہی اسکو قتل کرنا چاہیئے یہ کہکے
ملازمین شمشاد نے کہا ای شخص تو کون ہی جو ایسے کلمات ناروا ہمارے خداوند کی شان مین نکالتا ہی ایرج نے
کہا ای گمراہو خاموش رہو ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالو اور توبہ کرو خدائی سواے اُس معبود حقیقی رب تحقیقی کے
دوسرے کو زیبا نہین تم کیا کہتے ہو کہ چہل پیکر خداوند ہی اگر وہ خداوند ہی تو اپنی قدرت کیون نہین دکھاتا ہی
ملازمون نے کہا اُنکی قدرت بھی کیا کم ہی کہ اُنھون نے ہر ایک کو بنایا اور سب چیزین دنیا مین خلق کین ایرج
نے فرمایا یہ سب جھوٹ ہی وہ کیا مجال رکھتا ہی جو ایک چیز بھی بنا سکے سب اُس صانع حقیقی کی صنعت ہی جسنے
ایک لفظ کن سے دو عالم کو بنایا اپنی قدرت کاملہ کا تماشا دکھایا چہل پیکر کیا چیز ہی جو کسیکو کچھ قدرت
ایجاد رکھتا ہو اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ملازمین شمشاد ساحر تھے اُن لوگون نے ایرج نامدار پر سحر کیا
ایرج نامدار پر سحر تاثیر کیا کرتا ملازمین شمشاد دیر تک سحر کرتے رہے مگر ایرج پر سحر نے تاثیر نہ کی آخر مجبور ہو
وہان سے فرار ہوے ایرج نامدار نے اُنکا تعاقب نہ کیا وہ سب بھاگ کر شمشاد کے پاس آئے کہا ہم لوگ
حسب دستور اُس جوان کی تلاش کرتے تھے مگر اُسکا تو پتہ نہین ملا ایک اور جوان اُسی صورت
کا آپکے خیابان کے قریب ملا ہمنے اُس سے پوچھا کہ خداوند کے بندۂ خاص آپ ہی ہین اُسنے خداوند
کی شان مین ایسے کلمات ناروا زبان سے نکالے کہ ہم لوگ اُنکے سننے کی تاب نہ لا سکے اُس جوان
کو ہلاک کرنا چاہا بہت سے سحر کیے مگر ایک سحر کارگر نہوا آخر مجبور ہو کے آپکے پاس آئے ہین شمشاد نے کہا مین
ابھی چلکر اُس جوان کو دیکھتا ہون کہ وہ کون ہی جسنے خداوند کی شان مین کلمات ناروا صرف کیے ہین
یہ کہکے اُٹھا ملازمین کے ہمراہ باہر آیا یہان آکے جو دیکھا تو ایرج نوجوان بہت قریب آگئے تھے اُسنے وہین سے
نعرہ کیا باش ای جوان منم شمشاد جادو ایرج نوجوان سنبھل کے گھوڑے پر بیٹھے شمشاد نے آتے آتے
سحر کیا ایرج نامدار کے پاس لوح طلسمی موجود تھی جامہ سلیمانی زیب جسم تھا سحر کیونکر تاثیر کرتا شمشاد نے
کہا ای جوان تو کون ہی جو تنہا اس طرف آتا ہی ایرج نامدار نے کہا مین اس طلسم کے فتح کرنے کو یہان آیا ہون
دیکھ یہ لوح طلسمی مین نے حاصل کری ہی لوح طلسمی جو شمشاد نے دیکھی کانپ گیا دل مین کہا اس جوان
سے کیا مقابلہ کرون اگر ہزار سحر کرونگا سب باطل ہو جاینگے یہ سوچ کے اپنے مکر کو کام دیا کہا ای جوان اب
مین کیا کر سکتا ہون تو صاحب اقبال ہی مین تیری اطاعت قبول کرونگا اب مجھکو پناہ دے ایرج نے فرمایا
امان یون نہ ملیگی جبتک دین اسلام نہ اختیار کروگے شمشاد نے کہا مین اسلام قبول کرتا ہون ایرج

نے اسکو بھی پڑھایا شمشاد کلمہ پڑھ کے بمکر مسلمان ہوا ایرج کو اپنے ہمراہ خیابان کے اندر لایا عرض کی کہ اے
آقائے نامدار آپ تنہا اس طلسم مین تشریف لائے ہین ایرج نامدار نے فرمایا میرے ہمراہ لشکر ہے مگر لوح کا حکم یہ ہوا
کہ مین تنہا بڑے فتاحی طلسم نکلون اسوجہ سے لشکر کو لوح دار کے باغ مین چھوڑ کے تنہا اس طرف آیا شمشاد
نے عرض کی اب یہان سے کہان تشریف لے جایئے گا ایرج نامدار نے فرمایا حکم لوح پر منحصر ہے جیسا کچھ حکم لوح
کا ہوگا وہ کیا جائے گا شمشاد نے عرض کی اب مین آپ کو تنہا نجانے دونگا ہمراہ رکاب چلونگا ایرج نامدار نے
فرمایا اگر لوح تنہا جانے کی ہدایت کریگی تو مین مجبور ہوجاؤنگا نہین لیجا سکتا اور اگر تنہا جانے کا حکم لوح سے
نہ ملا تو تم میرے ہمراہ چلنا شمشاد نے عرض کی ابھی تو دو روز یہان استراحت فرمایئے بعد دو روز کے آپکو
اختیار ہے تشریف لے جایئے گا ایرج نامدار نے فرمایا اے شمشاد ہم کو زیادہ ٹھہرنے کو بہت سی وجہین ایسی
ہین جنکے سبب سے ہمین اس طلسم کے فتح کرنے کی جلدی ہے شمشاد نے عرض کی کہ آقائے نامدار دو روز
مین ہرج نہوگا آپ اتنی دور سے تشریف لاتے ہین دو روز بھی استراحت نہ فرمایئے گا تو طبیعت بہت
پریشان ہوگی اور میری خوشی یہی ہے کہ آپنے اگر مجھے دین حق تعلیم فرمایا ہے تو میری عزت بھی بڑھایئے دعوت
قبول فرمایئے ایرج مجبور ہوے فرمایا اے شمشاد تمنے مجبور کردیا مین تمھاری خوشی کرونگا دو روز بعد جاؤنگا
شمشاد خوش ہوا ملازمین کو بلایا کہا بارہ دری کو جلد آراستہ کرو آقائے نامدار اندر تشریف لیجاوینگے
ملازمین بارہ دری کے اندر گئے بارہ دری کو آراستہ کیا شمشاد کو اطلاع دی شمشاد نے ایرج نامدار سے
عرض کی آقائے نامدار تشریف لے چلیے ایرج شمشاد کے ہمراہ بارہ دری مین تشریف لائے شمشاد نے
اپنے مصاحبین کو بلا کر ایرج کے پاس بٹھایا عرض کی آقائے نامدار مین تھوڑی دیر کے واسطے آپ سے
اجازت چاہتا ہون ابھی حاضر خدمت ہونگا ایرج نے فرمایا شوق سے جاؤ شمشاد باہر آیا ملازمین سے
کہا شراب مین بیہوشی ملادو اور طعام مین بھی جہانتک ہوسکے بیہوشی ملاؤ مین اس جوان کو گرفتار کرکے خداوند
کی خدمت مین روانہ کردون اسنے غضب کیا لوح طلسمی ایسی جلدی حاصل کرلی کچھ مشکل بھی نہ پڑی
اب اسکو طلسم مین لڑتے کیا عار ہوگا پھر لوح طلسمی لیکر لڑنا اور غضب ہے اسکے پاس جامہ سلیمانی ہے لوح طلسم
ہے نہ ساحر اس سے مقابلہ کرسکتا ہے نہ دیو لڑ سکتے ہین جامہ سلیمانی جسوقت دیو دیکھین گے مقابلہ نکرین گے ساحر
ہزار سحر کرین گے برکت لوح سے اُس پر سحر تاثیر نکریگا اسکا گرفتار کرلینا بہت اچھا ہے ملازمین شمشاد نے شراب
وطعام مین خوب بیہوشی ملائی تھوڑی دیر تک شمشاد نے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا جب سب چیزین تیار ہوگئین
تو ایرج نامدار کے پاس حاضر ہوکر عرض کی اے شہریار اگر حکم ہو تو شراب حاضر کرون ایرج نے فرمایا مین شراب
نہین پی سکتا میرے پاس جامہ سلیمانی ہے اسکا احترام مجھپر واجب ہے شمشاد خاموش ہو رہا تھوڑی دیر تک
ایرج کیفیت طلسم دریافت کرتے رہے جب رات زیادہ گئی تو شمشاد جادو نے ملازمین سے کہا دسترخوان لاؤ
ملازمین نے ایک درجے مین دسترخوان چنا شمشاد کو آکر اطلاع دی شمشاد نے ایرج نامدار سے عرض کی کہ
اے آقائے نامدار تشریف لے چلیے دسترخوان تیار ہے ایرج نامدار اُٹھے شمشاد کے ہمراہ دسترخوان پر تشریف
لائے شمشاد ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا عرض کی آقائے نامدار آپ نوش فرمایئے یہ خادم حسب شرط
خدمتگزاری بجالائے ایرج نامدار نے فرمایا اے شمشاد یہ ہرگز نہوگا تم بھی شرکت کرو شمشاد نے بہت انکار
کیا مگر ایرج نامدار نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہوکے شمشاد کو بھی شریک ہونا پڑا اسنے ملازمین سے اشارہ کیا ملازمین

اور قابین لائے کہ اُنمین بیہوشی آمیز تھی اسکے آگے لگائین شمشاد نے ایرج سے عرض کی ای شہریار بسم اللہ
اب کسکا انتظار ہے ایرج نے قاب مین ہاتھ ڈالا قاب فوراً اُلٹ گئی شاہزادے کو تعجب ہوا لوح کو دیکھا لکھا
تھا ای طلسم کشا اس کھانے کو ہرگز نہ کھانا اگر یہ کھاؤ گے ابھی بیہوش ہو جاؤ گے ایرج نے فرمایا ای شمشاد
تم میری قاب مین کھانا کھاؤ شمشاد نے عرض کی ای شہریار یہ بے ادبی مجھسے نہو گی ایرج نے فرمایا مین اجازت
دیتا ہون شمشاد نے کہا مجھسے ہرگز ایسی گستاخی نہو گی ایرج نامدار نے بہت اصرار کیا جب شمشاد نے
دیکھا کہ اب بے تعمیل حکم کیے چارہ نہین مجبور ہو کے کہا مین ہرگز نہ کھاؤنگا اگر زیادہ اصرار کروگے تو بہت
پچھتاؤ گے ایرج نامدار نے تلوار میان سے لی کہا ای شمشاد اگر اس طعام کو نہ کھائے گا تو ابھی تجھکو قتل کرونگا شمشاد
نے کہا اس جوان کو گرفتار کرو خبردار جانے نہ دینا یہ گنہگار خداوند ہے سب لوگ ایرج نامدار کیطرف بڑھے
شاہزادے نے قتل کرنا شروع کیا شمشاد اسی ہنگامے مین نکل گیا اور جہل پیکر کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملازمین شمشاد اور ایرج والا نژاد کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہان ایرج نوجوان نے تھوڑی دیر مین بہت سے ملازمین کو قتل کیا آخر ملازمین تاب مقابلہ نہ لائے بہت سے
فرار ہوئے بہت سے مارے گئے بہت سے زخمی ہو کر گرے بعض نے بخوف جان اطاعت ایرج نامدار کی قبول
کی شاہزادے نے تلوار میان مین رکھی جن لوگون نے اطاعت قبول کی تھی اُنکو پناہ دی وہ لوگ ایرج کو
اپنے مکان پر لے گئے سب نے عرض کی ای شہریار آپ اس مرحلے کے عجائبات کو تباہ کر دیجیے معلوم ہوتا ہے
شمشاد جہل پیکر کے پاس گیا ہے اس سے آپکی کل حقیقت بیان کرے گا ایرج نامدار نے فرمایا اگر وہان جائیگا
تو کیا بنائے گا ملازمین شمشاد نے عرض کی وہ اپنی جان بچانے کو چلا گیا ہے شب بھر ایرج نامدار سب سے باتین
کرتے رہے صبح کو پھر خیابان شمشاد مین تشریف لے گئے جو جو عجائبات سحر تھے اُنکو مٹایا بعض ایسے تھے جو
بے قتل شمشاد نہین مٹ سکتے تھے وہ باقی رہے ایرج نامدار نے فرمایا انکے رہنے سے کچھ نقصان نہین کہین
شمشاد جادو بھی مل جائے گا اسکو قتل کرونگا یہ سب بھی مٹ جائینگے یہ فرما کے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا جن
لوگون نے تمھاری اطاعت قبول کی ہے اُنکو اپنے ہمراہ لیکر طرف میدان برف خیز کے روانہ ہو اور کوہ برف خیز کو توڑ کر
برف خیز جادو کو قتل کرو یہ مرحلہ بہت سخت ہے کوئی کام بے لوح دیکھے نہ کرنا ایرج نوجوان نے ہدایت لوح سب سے
بیان کی جو لوگ ایرج کے مطیع تھے اُنھون نے عرض کی ہم بسر و چشم ہمراہ رکاب چلین گے ایرج نامدار نے
اسیوقت وہان سے کوچ کیا اور طرف میدان برف خیز کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت شمشاد جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو بخوف جان ایرج کے سامنے سے فرار ہوا اُسی وقت اسنے اپنے تئین جہل پیکر کے پاس پہونچایا جہل پیکر
اُسوقت اپنے دربار مین بیٹھا وزرا سے باتین کر رہا تھا کہ شمشاد جادو نے جا کر پہلے سلام کیا پھر سجدے کو
سر جھکایا جہل پیکر نے کہا ای شمشاد اس وقت تمھارا آنا کیونکر ہوا شمشاد نے کہا یا خداوند آپ پر خوب
روشن ہے مگر مین بھی عرض کرتا ہون جس روز سے آپکا فرمان میرے پاس پہونچا مین شب و روز اس فکر مین تھا کہ اُس
جوان کے استقبال کو جاؤن اور بعزت و حرمت اپنے یہان لا کر مہمان کرون اسیواسطے مین نے بہت سے سرکار

مقرر کر دیئے کہ وہ ہر روز دور جاکے اُس جوان کو تلاش کرتے رہین چنانچہ کل جب ہرکارے ایک صحرا مین پہونچے اُنھون نے ایک جوان کو دیکھا صورت بھی جیسی آپنے تحریر فرمائی تھی بجنسہ ویسی تھی ملازمین نے کہا اے شخص کیا تو خداوند کا بندۂ خاص ہو اس جوان نے آپکی شان مین ایسے کلمات ناسزا اپنی زبان سے نکالے کہ مین تعجب کرتا ہون کہ زبان اُسکی کیون نہ جل گئی اور آپنے اُسکے حال پر رحم کیون کیا میرے ملازمان کو یہ بات اُسکی بہت بری معلوم ہوئی اُنھون نے سحر کیا اُسپر سحر نے تاثیر نہ کی وہ لوگ بخوف جان میرے پاس بھاگ کے آئے مین نے جو اُنکی یہ حالت دیکھی تو دریافت کیا کہ تمھاری کیا حالت ہو اُنھون نے کل قصہ مجھسے بیان کیا مین جو باہر آیا تو اُس جوان کو صاحب لوح پایا اس طلسم کی لوح اُسکے پاس موجود تھی اور جامہ سلیمانی اُسکے جسم مین تھا مین بھی کچھ نہ کر سکا آخر مجبور ہو کے اُسکی اطاعت قبول کی یہ سوچا کہ اسکو اپنے یہان مہمان کر کے اُسکو بیہوش کرونگا اور گرفتار کر کے آپکی خدمت مین پہونچاؤنگا یا خداوند جب مین نے اُسکے واسطے دسترخوان بچھوایا اور کھانا بیہوشی ملا کے اُسکے آگے رکھا قاب لوٹ گئی نہین معلوم اسکو کیونکر معلوم ہوا کہ اِس کھانے مین بیہوشی ملی ہو مجھسے کہا کہ اس طعام کو تم کھاؤ مین نے انکار کیا اُسنے تلوار میان سے لی کہا اے شمشاد اگر اس کھانے سے انکار کریگا تو تجھے ابھی قتل کرونگا یا خداوند مین مجبور ہو گیا ملازمین کو آواز دی کہا اس جوان کو گرفتار کرو وہ لوگ اُس سے مقابلہ کرنے مین مشغول ہوے مین اپنی جان بچا کے اس طرف چلا آیا اور آپکو اس امر کی اطلاع دینا بھی ضرور تھی کہ اُسنے لوح طلسمی لے لی ہو اب جلد کچھ انتظام فرمایئے جہل پیکر اس کیفیت کو سُنکر دنگ ہو گیا کہا اے شمشاد اور تو کچھ خوف نہین ہو مگر مجھے حیرت اس بات کی ہو کہ یہ جوان کس راہ سے لوح تک پہونچا اور یہ لوح اسنے کیونکر حاصل کر لی خیر تم اپنے مرحلے پر جاؤ ہم خداوند عزرائیل کو حکم دیتے ہین کہ وہ ابھی جاکر اُسکی قبض روح کرے اب تم کسی قسم کا خوف نکرنا اُس جوان کو مردہ تصور کرو اور لوح اس کے سے لے لو جب تم یہان سے جاؤ گے اُسکی لاش پاؤ گے شمشاد بہت خوش ہوا سلام کر کے اُٹھا اپنے مرحلے کیطرف روانہ ہوا یہان جہل پیکر نے ایک ساحر کو بلایا کہ نام اُسکا افتخار جادو تھا اُس سے کہا اے افتخار جادو ایک جوان بعزم طلسم کشائی یہان آیا ہو لہذا تمھین حکم خداوند ہوتا ہو کہ تم جاکر اُس سے لوح لے آؤ افتخار جادو نے عرض کی مین ابھی جاتا ہون لوح لیکر آتا ہون مگر خداوند میری مدد کرین دشمن پر فتح دین جہل پیکر نے کہا خاطر جمع رکھو ہم تمھاری مدد کرین گے دشمن پر فتح دینگے تم اُس جوان کو زندہ نہ چھوڑنا طلسم سے اُٹھا کر کسی صحرا مین لے جانا وہان اُسکو ہلاک کرنا لاش وہین چھوڑ کے چلے آنا لوح اور جامہ سلیمانی لیتے آنا قدرت تمھین لوح دار بنا دینگے افتخار نے عرض کی مین جاتا ہون یہ کہکے وہان سے روانہ ہوا آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت شمشاد جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو جہل پیکر سے رخصت ہو کر چلا پروسے ہوا آتا تھا جب اپنے خیابان کے قریب پہونچا تو اُسنے دیکھا ایک بارگاہ اُستادہ ہو وہان کچھ لوگ دربارگاہ پر بیٹھے ہین سحر کرتا ہوا زمین پر اُترا دیکھا تو سب ملازمون کو پہچانا قریب آیا کہا تم لوگ تو میرے ملازم تھے یہان کیونکر آئے ملازمین نے جواب دیا کہ ہم تیرے ملازم اسوقت تک تھے جسوقت تک ہمارے دل مین نور ایمان پیدا نہوا تھا اور اب ہمنے تیرے مذہب پر لعنت کی اور دین حق اختیار کیا اب ہم غلامان ایرج نوجوان ہین اگر ہمسے زیادہ گفتگو کریگا تو ہم تجھے سزا دین گے شمشاد نے کہا

تمھاری کیا مجال ہی جو مجھسے آنکھ ملاسکو یہان تو یہ گفتگو ہورہی تھی اور ایرج نامدار بارگاہ سے سن رہے تھے
باہر آئے دیکھا شمشاد ملازمین سے سخت کلامی کر رہا ہی قریب آکے فرمایا اے شمشاد اگر اپنی جان عزیز ہی تو یہان
سے چلا جا شمشاد نے کہا اے جوان کیون گھبراتا ہی تیرے واسطے خداوند نے ملک الموت کو حکم دیدیا ہی وہ تو تیری
قبض روح کرنے کو آتا ہی ایرج نامدار کو غصہ آیا بڑھ کے ایک طمانچہ اُسکو مارا کہ سر اُسکا اُڑگیا زمین پر مر کے
گرا تاریکی چھاگئی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من شمشاد جادو بالک مرحلہ طلسم جہل پیکر بود اُس
آواز کے آنے سے تاریکی برطرف ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا لاش شمشاد جادو کی جل گئی تھی ملازمین شمشاد
نے عرض کی اب اس کا مرحلہ بالکل تباہ ہوگیا ہوگا ایرج نامدار نے فرمایا مرحلہ اُسکا پیشتر ہی تباہ ہوچکا تھا
ملازمین نے عرض کی اگر اب وہان تشریف لے چلئے تو خزانہ ہاتھ آئے ایرج نے فرمایا اب واپس جانا
مناسب نہین ہی اگر ہماری قسمت کا ہوتا تو اُسی وقت مل جاتا اب اُسکے واسطے یہان سے واپس جانا
خلاف ہی بہتر یہ ہی کہ اب برف خیز کیطرف چلین جب وہان سے فرصت ملیگی پھر جو لوح کی ہدایت ہوگی وہ
کیا جائیگا ملازمین مجبور ہوگئے ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے شب بھر وہان قیام فرمایا صبح
کو پھر روانہ ہوئے دن بھر رہروی کی شب کو ایک دریا کے قریب پہونچے ایرج نامدار نے فرمایا کشتیان طلب
کرو ملازمین نے عرض کی اے شہریار یہ وہ دریا ہی جہان کشتی نہین ملتی ہی ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا
تھا کہ اسم حاشیہ لوح سات بار پڑھو کشتی ظاہر ہوگی مع اپنے ہمراہیون کے اُس کشتی پر بیٹھ کے روانہ ہونا
اگر عجائبات وغرائبات ملین تو بے ہدایت لوح کوئی کام نکرنا ایرج نامدار نے اسم حاشیہ لوح کو سات بار
پڑھا دیکھا ایک کشتی وسط دریا سے پیدا ہوئی کنارے پر آئی ایرج نامدار اُس کشتی پر سوار ہوے کشتی روانہ
ہوگئی ایرج نامدار نے دریا کی وسعت دیکھکر اپنے ہمراہیون سے فرمایا اس دریا کی وسعت پر تعجب ہی ہم
مین نے آجتک ایسا دریا نہین دیکھا اس زور سے پانی بہتا ہی کہ کشتی یہان ٹھہر نہین سکتی ہی ملازمین نے
عرض کی اسی وجہ سے کوئی کشتی یہان نہین رہتی ہے آج تک اس دریا مین کسی نے کشتی
نہین چھوڑی اور اس طرف سے کوئی جانے کا قصد بھی نہین کرتا ہی آج آپ اس طرف تشریف لائے
تو آپکے واسطے کشتی بھی موجود ہوگئی ایرج نامدار نے فرمایا یہ قدرت الٰہی ہی اس مین تعجب کیا ہی یہ باتین کرتے ہوے
جاتے تھے کہ ایک ستون دریا مین نظر آیا ایرج نے فرمایا یہ ستون کیسا ہی ملازمین نے عرض کی اسکی کیفیت سے
ہم آگاہ نہین ہین یہ ذکر تھا کہ کشتی اُس ستون کے پاس جاکر ٹھہر گئی ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ
پایا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور کشتی ستون تک بخیر و عافیت پہونچ جائے تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ اسم
حاشیہ تین بار پڑھے اور جست کرے اگر پہلی جست مین ستون کے اوپر پہونچ جائے گا تو راہ پائے گا کوئی
مشکل درپیش نہوگی اور اگر پہلی جست مین ناکامیاب رہا تو دوسری جست مین پہونچ جائے گا اور راہ
کسیقدر سخت پائے گا اور تکلیف اُٹھائے گا اور اگر دوسری جست مین بھی ناکامیاب رہا تو تیسری جست
کرے اگر پہونچ جائے گا تو راہ ملے گی مگر بڑی تکلیف ہوگی اور بڑی بڑی سختیان درپیش ہون گی اگر
تیسری جست مین بھی ناکامیاب رہا تو لازم ہی کہ چوتھی جست نہ کرے ورنہ دریا مین ڈوب کے مرجائے
گا پھر لوح دیکھے جو حکم لوح ہو وہ کرے ایرج نامدار نے خدا کو یاد کیا اور اسم حاشیہ لوح تین بار
پڑھکر جست کی دامن کشتی مین اُلجھا اوپر ستون کے نہ جاسکے ایرج نامدار نے

پھر اسم حاشیہ پڑھا خدا کو یاد کرکے چھت کی ستون کے اوپر پہونچے دیکھا وہ نقب کا بنا ہی ایرج نامدار
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اسکے اندر کود پڑو ایرج نامدار نام خدا لیکر کود پڑے آنکھیں بند ہوگئیں
تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھولی پاؤن آشنا بزمین ہوئے جسم مین ہوا لگی ایرج نامدار نے اپنے تئین ایک
میدان وسیع مین کھڑا ہوا پایا دیکھا سامنے ایک پہاڑ کی چوٹی معلوم ہوتی ہی مگر سفید ایرج نامدار نے
خیال کیا کہ کوہ برف نیز یہی ہی یہ سوچ کے آگے بڑھے دیکھا سامنے سے سب ہمراہی آتے ہین ایرج
نامدار بہت ہی خوش ہوے سب سے گلے ملے کل حال دریافت کیا کہ تمھین یہانتک کسنے پہونچایا اور کیونکر
آئے سب نے عرض کی کہ جب آپ تشریف لے گئے تھے تو کشتی غرق ہوگئی ہم لوگ بیہوش ہوگئے
تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے تئین اس صحرا مین پایا گھبرائے ایک مرد ضعیف نے آکے
کہا اس طرف جاؤ طلسم کشا سے ملاقات ہوگی ہم لوگ اُسی طرف چلے آئے آپ سے ملاقات حاصل
ہوئی ایرج نامدار نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ جس طرف جاتے ہو چلے جاؤ تھوڑی دور کے
بعد تمھین ایک درخت ملے گا کہ جس مین بجاے برگ و ثمر کے دست و پا آویزان ہونگے اس درخت کو
بقوت طلسم کشائی زمین سے اُکھاڑنا اُسمین سے ایک نقب ظاہر ہوگی بے خوف داخل نقب ہونا
تھوڑی دیر مین کوہ برف خیز پر جاکے پہونچوگے ایرج نامدار آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد دیکھا
کہ ایک درخت نہایت عالیشان معلوم ہوتا ہی کہ اُس مین بجاے برگ و ثمر کے دست و پا آویزان
ہین ایرج نامدار اُس درخت کے پاس آئے درخت کو آغوش مین لیکر زور کیا پہلے زور مین درخت
کو حرکت ہوئی دوسرے زور مین زمین وہان کی شق ہوگئی تیسرے زور مین درخت جڑ سے اُکھڑ آیا
درخت کے اُکھڑتے ہی ایک تاریکی چھا گئی آسمان کی سمت لوح چمکائی وہ تاریکی دفع ہوئی ایرج
نامدار نے دیکھا ایک دہنہ نقب معلوم ہوتا ہی بسم اللہ کہکر دہنہ نقب مین داخل ہوے
ہمراہی بھی ایرج نامدار کے بعد کو اُس نقب مین پھاند پڑے دیر تک اُس نقب مین رہے قریب
شام ایرج نامدار اُس نقب سے باہر تشریف لائے دیکھا سامنے سے ایک کوہ برف
معلوم ہوتا ہی مگر گرد اس کوہ کے دریا معلوم ہوتا ہے پانی بہت زور شور سے بہ رہا ہی برف
کے پہاڑ سے دھوان انتہا سے زیادہ نکل رہا ہے مثل ابر اُس مین پانی برستا ہی برف کی سلین
پہاڑ سے چٹک چٹک کر کوسون کے فاصلے پہ جاتی ہین ایرج نوجوان اُس تماشے کو بغور
دیکھنے لگے ملازمین نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ اے آقاے نامدار آپنے یہ تماشا ملاحظہ فرمایا کہ اس
کوہ مین کیسے کیسے عجائبات بھرے ہین ایرج نوجوان نے فرمایا سب خدا کے فضل و کرم سے دفع
ہو جائینگے یہ فرماکے لوح کو پھر ملاحظہ فرمایا اُسمین نوشتہ پایا کہ اے فاتح طلسم اے سیارہ
عجائبات یہ دریا جو کوہ کے گرد معلوم ہوتا ہے یہ دریاے سحر ہے اس سے خوف نکرو اور بالکل
اندیشہ کو اپنے دل مین راہ ندو یہ سب لغو بیہودہ ہی جب تم قریب جاؤگے اور جامۂ سلیمانی
کا سایہ اس دریا پر پڑیگا اُسکی برکت و عظمت سے یہ دریا خشک ہو جائیگا خاک اُڑنے لگے
گی پانی کا نام و نشان بھی باقی نرہے گا پہاڑ پر سے جو بہت بڑی سلین برف کی چٹک چٹک کر بہت
دور دور جاتی تھین ملکۂ سحر گر کے باغ کے باہر آئین دیکھا سامنے سے ایرج نوجوان بصد شوکت و شان

تشریف لاتے ہین مگر تحفا اور پیادہ پا ہین ملکہ سے یہ کیفیت شاہزادے کی نہ دیکھی گئی تخت اُتار ایرج
کے سامنے آ بیٹھی شاہزادے نے جو ملکہ شاداب کو دیکھا خوش ہو گیا ہنسکر کہا ای ملکہ تمھین میرے آنے کی
کس نے اطلاع دی ملکہ شاداب نے عرض کی ای شہریار میرے دل نے مجھکو آگاہ کیا مگر ایک امر
کا بڑا تعجب ہی ایرج نامدار نے فرمایا بیان کرو ملکہ شاداب نے کہا آپنے ملکہ پرجبین کو کہان چھوڑا
ایرج نامدار ملکہ پرجبین کا نام سنکر ہنسے جواب دیا کہ مین اس امر سے مطلق آگاہ نہین ہون کہ ملکہ پرجبین
کہان ہین جس وقت سے مین رخصت ہوا مجھے اُنکی کیفیت نہین معلوم ہی کہ وہ کس کام مین مصروف ہین
اور کہان ہین ملکہ شاداب نے عرض کی ای شہریار آپنے غضب کیا اُنکو تنہا چھوڑ دیا ماشاء اللہ وہ حسین ہین بہت سے
ساحر اُنکی الفت کا دم بھرتے ہین اُنکی ہر ایک ادا پر مرتے ہین خود سلطان طلسم جان دیتا ہی ایسا نہو ایسے وقت
مین کوئی جادوگر اُنھین لیجائے تو آپ کے دشمنون کو صدمہ ہو اب تو اُنکے پاس مرحلۂ ایرج بھی نہین ہی اور جو جادو
جادو بھی اُنکی مدد کے واسطے نہین ہی جو کوئی ساحر اُن تلک نہ پہونچ سکے اب تو جسکے مزاج مین آئیگا اُنھین باغ
سے لیجائیگا ایرج نے فرمایا پھر تمکو صدمہ کرنیکا کیا سبب ہی مین کیون رنجیدہ ہونے لگا اگر اُنکی قسمت مین یہی ہی تو
ضرور پیش آئیگا ملکہ شاداب نے عرض کی ای شہریار میری زبان نہ کھلوائیے زیادہ تجاہل عارفانہ نفرمائیے ورنہ
مین صاف صاف کہونگی تو آپ کو ناگوار ہوگا ایرج نامدار نے خیال کیا ایسا نہو ملکہ سے گفتگو بڑھ جاے اور کوئی
کلمہ ایسا زبان سے نکل جاے جو ملکہ کے خلاف ہو اور اُنکو رنج پہونچے یہ سونچ کے خاموش ہو رہے اتنا تو
کہا کہ ملکہ جو کچھ کہتی ہو بہت بجا ہی مگر اسی وقت تمھین جملہ شکایتون سے فراغت کرنا ہی ملکہ سمجھین ایرج نامدار کو میرا کہنا
ناگوار ہوا اب زیادہ شکایت کرنا اچھا نہین ہی ایسا نہو کہ زیادہ غصہ آجائے اور یہین سے یہ واپس جاے تو
غضب ہوگا پھر شاہزادے کا ملنا ممکن نہوگا یہ سوچ کے عقلمندی سے بات کو ٹالا عرض کی ای شہریار آپنے
میری باتون کو صحیح جانا مذاق مین برا مانا اگر آپکی طبع مبارک کی یہی کیفیت ہے تو مین آیندہ ایسے امور خدمت والا
مین عرض نکرونگی اس وقت میری خطا معاف فرمائیے مین آگاہ نہ تھی کہ اس وقت طبع مبارک مائل فکر ہی
ایرج نے فرمایا مجھکو تمھاری بات ناگوار نہین ہوئی اگر تم اس امر کو بیان نہ کرتین تو مین ہرگز مانع نہوتا لیکن تمنے
ایسی بات کا ذکر کیا جس نے مجھے رنج پہونچایا ملکہ نے گردن جھکائی عرض کی معاف فرمائیے تخت پر تشریف لائیے
اندر چلیے ایرج نامدار ملکہ کے ہمراہ تخت پر بیٹھے ملکہ نے تخت کو بلند کرنا چاہا مگر تخت نے زمین سے جنبش نہ کی ملکہ مجبور
ہوئین ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ یہ تخت سحر ہی جب تک مین بیٹھا رہونگا تخت بلند نہوگا تم اندر جاؤ مین آتا ہون
ملکہ نے عرض کی یہ ہوسکتا ہی ایرج نامدار نے فرمایا مین بھی تو اس طرح نہین جا سکتا ہون ملکہ شاداب مجبور ہوئین
عرض کی آپ یہان توقف فرمائین مین مرکب حاضر کرتی ہون ایرج نے فرمایا ملکہ کیا ضرورت ہی پہلے تو باغ
دور نہین ہی مین تمسے قبل پہونچ جاؤنگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ایک طرف سے گرد اڑی ایرج نامدار نے اُس طرف
دیکھا ملکہ سے فرمایا نہین معلوم کون لوگ آتے ہین اب تمھارا یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی تم اندر جاؤ مین ان لوگون
کو دیکھون کہ اس جانب کس واسطے آتے ہین ایرج نامدار یہ فرما رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا ایرج نے دیکھا
کہ جن ہمراہیون کو دریا کے کنارے پر چھوڑا تھا وہ سب لوگ رواروی کرتے ہوے آتے ہین ایرج نامدار بہت خوش
و مسرور ہو گئے ملکہ سے کہا یہ سب میرے ہمراہی ہین تم اندر جاؤ مین ان لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آؤنگا ملکہ ایرج نامدار
سے رخصت ہو کر باغ کے اندر آئین ایرج نامدار اُن لوگون کے لینے کو بڑھے وہ سب بھی نزدیک پہونچ چکے تھے ایرج

نامدار کو سب نے دیکھا گھوڑون سے اُتر پڑے سب نے آکر ایرج نامدار کے قدمون کو بوسہ دیا مرکب ایرج نامدار حاضر کیا شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا باغ کے اندر آیا یہان بھی ملکہ شاداب نے سب کو اطلاع دی تھی کہ شاہزادہ آپہونچا ہی جو جو سردار ایرج نامدار کے یہان مقیم تھے وہ سب بھی لشکر کو آراستہ کرکے برائے استقبال ایرج نامدار باہر آیتوا ئے تھے کہ پھاٹک پر غل ہوا سب لوگ آگے بڑھے دیکھا ایرج نامدار پھاٹک کے اندر تشریف لاچکے ہین سب سردارون نے جو ایرج کو بہت دنون کے بعد دیکھا سب طرف سے آکر ایرج نامدار کے گرد حلقہ کر لیا ہر ایک نے قدم ایرج کو بوسہ دیا ایرج نامدار نے بھی سبکو گلے سے لگایا ہر ایک کا مزاج پوچھا اپنی بارہ دری مین آکے جلوہ فرما ہوے جو ہمراہی ایرج نامدار کے دریا کے کنارے پر چھوٹ گئے تھے اُنکو شاہزادے نے اپنے پاس بلایا فرمایا تم لوگ یہا تنک کیونکر آئے دریا سے کیونکر پار اُترے سب نے عرض کی جب آپ سے ہملوگ جدا ہوئے اُس کے تھوڑی دیر کے بعد ایک پیر مرد ظاہر ہوے ہملوگون کے قریب آئے فرمایا تم لوگ کون ہو یہان کیون ٹہلتے ہو ہمنے کل کیفیت بیان کی اُن پیر مرد نے کہا تملوگ اپنی آنکھین بند کرو ہم تمھین دریا کے اُس پار پہونچا دین جب ہم لوگون نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ آنکھین کھولدو ہمنے آنکھین جو کھولین اپنے کو دریا کے اُس پار پایا ایک آواز آئی کہ سامنے جو ایک درخت معلوم ہوتا ہی اُسی سمت چلے جاؤ اور کسی راہ نہ جانا ورنہ راستہ بھول جاؤگے تو غضب ہوگا ہم بموجب ہدایت اُس پیر مرد کے اِس طرف آئے بخت رسا نے آپ کے قدمون سے ہم سبکو مشرف کیا دولت کونین ہاتھ آئی ایرج نامدار نے فرمایا آپ لوگ تشریف لیجائین تھوڑی دیر استراحت فرمائین مسافت راہ طے کی ہی سب نے عرض کی ہمین استراحت سے زیادہ راحت ملتی ہی کہ آپ کے حضور مین حاضر ہین ایرج نامدار خاموش ہوے اور سردارون نے کیفیت دریافت کرنا شروع کی کسی نے عرض کی اے شہریار لوح کیونکر پائی گلزار لوح کیا تھا راہ مین جس مرحلے کو فتح کیا وہان کیا کیا عجائبات دیکھے ایرج نامدار نے سب کیفیت بیان فرمائی تھوڑی دیر کے بعد محل مین جانیکا ارادہ کیا چاہا اُٹھین کہ ایک پرچہ گردین گرا ایرج نامدار نے اس پرچے کو اٹھایا پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکے معلوم ہوا کہ ملکہ مہرجبین کی طرف سے لکھا ہی کہ مین ملکہ شاداب کے باغ مین ہرگز نہ آؤنگی آپ کے سامنے اُس روز کیسی سخت گفتگو آگئی تھی اب جو مین وہان آؤنگی تو ضرور ملکہ مجھے طعنہ دینگی اس سے بہتر یہ ہی کہ جب آپ وہان سے مع لشکر سفر کرین مجھے اطلاع دین مین حاضر خدمت ہو جاؤن ایرج نامدار نے اس کے جواب مین اُسیوقت تحریر کیا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ تم اپنے تئین جلد یہان پہونچاؤ مین تمھارے واسطے دوسری جگہ تجویز کردونگا ملکہ شاداب کو یہ کیفیت معلوم بھی نہوگی اور جسوقت مین سفر کرونگا تمھین کیونکر اطلاع دونگا یہان کوئی ساحر ایسا نہین ہی جو تم تک جائے اور تمھین اطلاع دیکر واپس آئے تم اس نامہ کے دیکھتے ہی میرے پاس آؤ مین تمھارے واسطے یہان بند و بست کردونگا جب سفر کرونگا تمھین اپنے ہمراہ لونگا یہ نامہ لکھکر ایرج نامدار نے اپنے زانو پر رکھا سب نے دیکھا نامہ غائب ہوگیا ایرج نامدار وہان سے اُٹھے اندر تشریف لائے ملکہ شاداب منتظر تھین ایرج نامدار کو دیکھکر عرض کی اے شہریار آپ نے بہت دیر لگائی پیشتر یہان تشریف لائے ایرج نے فرمایا ملکہ میرے سردارون نے مجھے بہت دن کے بعد دیکھا تھا کیفیت سفر دریافت کرتے تھے اُن سے ذکر کر رہا تھا ملکہ خاموش ہو رہین ایرج نامدار مسند پر جلوہ فرما ہوے حکم دیا گائن کو بلاؤ سنتے ہی ملازم گئے ایک گائن کو بلا کے لائے سامنے وہ گائن بڑے ناز و انداز سے آکے بیٹھی سازندون نے ساز ملائے اُس گائن نے پہلے گت ناچی بعد اُسکے یہ غزل وزیر علی انجم کی شروع کی

غزل

جان مضطر عمر بھر سہتی رہی غم دل کے ساتھ
ہے خمیر بیوفائی طینت قاتل کے ساتھ
اُسکو شغل نالہ اُنکو اشک ریزی سے غرض
زخم دل مین عکس روے مہ جبین سے دو ہی
بدگمان ہو یار دشمن کو خبر ہو راز سے
لیلی پردہ نشین سمجھی کہ مجنون کی ہے خاک
لاکھ ہو سینہ مین چھپتا کسی سے پیار نہین
ساقیا یون مجھ لگا نا مے کا ہے مطلق حرام
ہاتھ مین دل لیکے پہلے پھر گیا پامال غم
کاہش اُسکی اور زوال اُسکو ہے کیا تشبیہ دون
رکھ نہ محروم شہادت ہان لگا دے بڑھ کے ہاتھ
سخت جانیکا یہ مطلب تھا شہادت ہی نہو
سر ٹپکتا دوڑتا نالہ کنان حسرت نصیب
اُسنے منہ پھیرا تڑپکر اسنے دیدی اپنی جان
حافظ جان قاتل عالم ہین یہ تیغ و سپر
بیخودی کے جوش مین فرقت کی شب وحشت زدہ
دل خدا جانے کہان ہے سینہ و پہلو کہان
تیغ ابرو جب چلی تیر مژہ ہمراہ تھے
کشمکش مین کیا کرون مدت سے پہلو مین نہین
جب لڑی آنکھ اس پری سے دل بھی مائل ہو گیا
صحبت نافہم مطلب آشنا سے دور بھاگ

اب وہ دشمن بن گیا رہنے لگا قاتل کے ساتھ
داغ ناکامی ہوا ہے خلق میرے دل کے ساتھ
مبتلاے غم ہین آنکھین بھی ہمارے دل کے ساتھ
چاندنی نے یہ ستم تازہ کیا گھائل کے ساتھ
اس سبب باتین کبھی کرتا نہین ہین دل کے ساتھ
گر غبار راہ بھی اُٹھکر چلا محمل کے ساتھ
یار کا تیر نظر کیا آشنا ہے دل کے ساتھ
لطف دور جام ہے اس رونق محفل کے ساتھ
دست رنگین نے کتنی شوخی دکھائی دل کے ساتھ
مہر کو تلوون سے اور رخ کو مہ کامل کے ساتھ
اتنی بیدردی نکر او سنگدل بسمل کے ساتھ
جان فشانی خنجر قاتل نے کی بسمل کے ساتھ
قیس یون آتا ہوا ہے لیلی تیرے محمل کے ساتھ
رسم جانبازی ادا بسمل نے کی قاتل کے ساتھ
قتل ہوا ہے خلق اس سے ابرو قاتل کے ساتھ
دل کیا کرتا ہے باتین مجھسے اور مین دل کے ساتھ
دل لگی اچھی نہین تیر ادا بیدل کے ساتھ
رسم جنسیت نے دکھلایا اثر شامل کے ساتھ
کیون خدنگ ناز کاوش دل لگی ہے بیدل کے ساتھ
ربط ہمدردی کیا ہمجنس نے شامل کے ساتھ
غم اٹھانا ہو تو انجم رسم کر جاہل کے ساتھ

دو روز تک صحبت عیش و نشاط منعقد رہی تیسرے روز ایرج نامدار نے خیال کیا کہ ابھی تک ملکہ پرچھین نہین آئین اور نہ کسی نامہ دار کو بھیجا یہ سوچکر سمجھے کہ ملکہ کو یہان آنے سے بالکل انکار ہے یقین ہے کہ وہ نہ آئین اور اب یہان زیادہ ٹھہرنا بھی اچھا نہین ہے مناسب ہے کہ لوح کو دیکھکر سفر کرین یہ خیال جو آیا اُسیوقت ملکہ شاداب سے فرمایا کہ اب زیادہ ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہے کل لوح دیکھونگا جو ہدایت ہوگی اس پر عمل کرونگا ملکہ شاداب نے عرض کی اے شہریار بہت دنون کے بعد آپ سفر سے تشریف لائے ہین کچھ دنون یہان تشریف رکھیے ابھی تو مسافت سفر بھی زائل نہین ہوئی ہے دو تین روز کے بعد تشریف لیجائیے گا ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ مین اپنے آنے کا سبب تمسے بیان کرچکا ہون اور ایسی حالت مین دیر کرنا اچھا نہین ہے اگر اور لوگ طلسم فتح کرکے لشکر صاحبقران مین آجائینگے تو مجھے ندامت ہوگی ملکہ شاداب نے کہا آپکو اختیار ہے مین مانع نہین ہون ایرج نامدار نے وہ شب بھی بہ عیش و عشرت بسر کی صبح کو لوح ملاحظہ فرمائی تو نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اب لازم ہے کہ اپنے تئین طلسم خاص مین پہونچا اور قلعہ طلسمی کو فتح کرکے اسیران زندانخانہ طلسمی کو رہائی دے کہ فتح طلسم آسان ہو ایرج نامدار نے

لشکر مین حکم دیا کہ ہر ایک سامان سفر درست کرے یہان سب لوگ پہلے ہی سے تیار رہتے حکم پاتے
ہی مسلح و مکمل ہو گئے ایرج نامدار کو اطلاع دی کہ ہم لوگ تیار ہین جس وقت مزاج مبارک مین آئے تشریف
لیچلیے ایرج نامدار اسی وقت ملکہ شاداب سے رخصت ہوے باہر تشریف لائے لشکر کو ہمراہ لیکر جسطرف
کو نوح نے ہدایت کی تھی ادوہر روانہ ہوے تین چار کوس کے بعد ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک ابر گلابی
رنگ کا آتا ہے ابر سے پھول برس رہے ہین طائران خوش الحان ابر کے نیچے زمزمہ سرائی کرتے ہوے آتے ہین
ایرج نے ہمراہیون سے فرمایا یہ ابر کیسا ہے سب نے عرض کی اے شہریار کوئی ساحرہ آئی ہے ایرج کو چونکہ
ملکہ مہ جبین کا خیال تھا لشکر کو ٹھہرایا ساحرون کو طلب کیا فرمایا اس ابر کو آگے نہ بڑھنے دینا نہین روک
لینا سب نے عرض کی کیا بڑی بات ہے ہم ابھی اس ابر کو روکے لیتے ہین یہ کہکے دو تین ساحران جلیل
آگے بڑھے ابر بھی قریب پہونچ چکا تھا ساحرون نے کچھ سرسون کچھ ماش کے دانے اسم سحر پڑھ پڑھ کر ابر
کی طرف پھینکے ابر رک گیا ابر کے رکتے ہی ایک برق چمک کر گری کہ ساحرون کے سر اڑ گئے ایرج کو کمال
افسوس ہوا فرمایا یہ کیا غضب ہوا اور ساحر ابر کی طرف بڑھے ایرج نامدار نے فرمایا تم لوگ اپنی جگہ پر کھڑے
رہو کوئی آگے بڑھنے کا ارادہ نکرے ساحرون نے حکم ایرج کی تعمیل کی جہان پر کھڑے تھے کھڑے رہے
ایرج نامدار آگے بڑھے لوح کا عکس اس ابر پر ڈالا ابر کا ایرج نے دیکھا ایک برق چمکی کہ ابر پھٹ گیا ایک
تخت جواہر نگار نظر آیا اس پر ملکہ مہ جبین کو پایا شاہزادہ خوش ہو گیا ملکہ کی نگاہ بھی شاہزادے پر پڑی
منفعل ہو کر تخت زمین پر اتارا شاہزادے کے قریب آکے عرض کی اے شہریار معاف فرمایئے گا مجھے نہین
معلوم تھا کہ یہ لشکر آپ کا ہے ورنہ مین ساحرون کو قتل نہ کرتی مین آپ سے بہت محجوب ہوئی ایرج نے فرمایا ملکہ
اسمین انفعال کی کیا ضرورت ہے تم نے نادانستگی مین ساحرون کو قتل کیا یہ فرما کر حکم دیا کہ بارگاہین استادہ
ہون اسیوقت بارگاہین استادہ ہوئین ایرج نامدار نے ملکہ مہ جبین کو ایک بارگاہ اترنے کو دی ملکہ مہ جبین
اس بارگاہ مین گئین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر
بیٹھے دوسرے روز وقت سحر ایرج نامدار نے ملکہ سے کہا آج ہمارا دل چاہتا ہے کہ واسطے شکار کے جائین
صحراے سبزہ زار کی سیر کرین وحوش و طیور کو شکار کرین ملکہ نے کہا آپ کو اختیار ہے مین مانع نہین مگر جلد آیئے گا
دیر نہ لگایئے گا ایرج نے جواب دیا اے ملکہ ہم اقرار کرتے ہین کہ بہت جلد آئینگے عجب نہین کہ آج شام ہی
تک چلے آئین یہ کہکر بارگاہ سے باہر آکر سردارون اور قراولون وغیرہ سے پوچھا یہان قریب تر کوئی
ایسا مقام بھی ہے کہ جہان ہم شکار کھیلین طائران شکاری بکثرت ہاتھ آئین انمین سے چند آدمیون نے
عرض کیا حضور یہان پانچ کوس سے کچھ زیادہ ایک صحراے سبزہ زار ہے اور ایک مختصر کوہ ہے چشمے اس سے
جاری ہین وہ مقام قابل سیر ہے اور وحوش و طیور اسمین کثرت سے ہین شاہ و شہریار اسی صحرا مین آکر شکار
جانورون کا کرتے ہین کبھی کبھی شیر بھی اس صحرا مین آجاتا ہے کیونکہ ترائی وہان بہت ہے پہاڑ کی گھاٹیون مین اور ترائی
کے مقامون مین شیر رہتا ہے غزال اس درجہ ہین کہ اگر مہندس انکا شمار اور حساب کرے تو بھی ممکن نہین کہ انکی
تعداد دریافت کرسکے علاوہ غزالون کے اور طرح طرح کے چوپائے بیشتر سے اس صحرا مین اور طائران انواع
اقسام بھی بکثرت ہین اگر آپ اس صحرا مین تشریف لیچلیے اور شکار وحوش و طیور کا کیجیے تو بہت سے وحوش و
طیور کو شکار کیجیے گا اور دل کو بھی اس صحرا کی سیر سے فرحت ہوگی آپ تو صحیح و سالم ہین کسیطرح کی شکایت نہوگی ہم دعا کرتے ہین

کہ وہ صحرا سبزہ زار ہی گلہاے خودروسے پر بہار ہو کہ اگر بیر سونگہا بیمار بلکہ وہ بیمار کہ جسے حضرت عیسی بھی جواب دے چکے ہون اور لبون پر اسکے دم ہوا آثار مرگ چہرہ سے اسکے ہویدا ہون اس صحرا مین جاے اور وہان کی ہوا کھاے چندے وہان قیام کرے تو امراض سے نجات پاے بالکل صحیح و تندرست ہوجاے کیونکہ وہانکی ہوا دم عیسیٰ سے بھی زیادہ اثر رکھتی ہو پانی اس کوہ کے چشمونکا ایسا ہو کہ آب حیات لو جو اپنی آبرو ریزی کے اسکے روبرو نہین آتا بلکہ شرم و غیرت سے اسے ایسی حیا آئی ہو کہ پردۂ ظلمات مین جاکر چھپا ہو صاف و شیرین ایسا ہو کہ صفائی اسکی آبرو ریز آب گہر ہو اور شیرین ایسا ہو کہ جان شیرین اسپر نثار ہو زیادہ تعریف اگر اس کوہ و صحرا کی کیجاے شاید خیال ہو کہ جھوٹ ہو اسوجہ سے ہم اس کی اور تعریف و ثنا نہین کرتے ہین اگر حضور تشریف لیچلینگے تو خود اس کوہ و صحرا کی کیفیت دیکھکر ہمارے عرض کرنے کو صدق جانینگے ایرج نامدار نے اوصاف اس صحراے سبزہ زار کے اسقدر سنکے بصد اشتیاق فرمایا ہم ضرور اس صحرا مین واسطے شکار وحوش و طیور کے چلینگے تمکو وہین لیچلو اور جلد تر اسیوقت سامان شکار رتیار کرو ہمراہ خیام و بارگاہ لیلو اور وہ اشیا بھی ہمراہ ہون جنکی وہان ضرورت درپیش ہو سبھون نے دست بستہ عرض کیا ایسا ہی ہوگا چنانچہ حسب الحکم انھون نے سامان شکار درست کیا ایرج نامدار مرکب پر سوار ہوے چند سردارونکو اپنے ہمراہ لیا اور چند سردارونکو واسطے حفاظت اور نگہبانی ملکہ کے وہین چھوڑا پھر قراول اور میر شکار کو ساتھ لیا اسیوقت باز بحری جرہ اور کتے کی جوڑیونکو جو شکاری تھین خدام نے انکو ہمراہ لے لیا سواری ایرج کی آگے بڑھی اثناے راہ مین ایرج سردارون سے باتین کرتے ہوے چلے جاتے تھے بعد قطع راہ جب قریب تر اس صحرا کے پہونچے دیکھا وہ عجیب کوہ باشکوہ ہو کوہ طور سے منزلت مین فزون ہو دل مومن کیطرح پاک و صاف ہو چشمے اس سے جابجا جاری ہین صفت اسکی یہ ہو نظم

کوہ وہ تھا برنگ کوہ بلور	جل گیا تھا اسی کے رشک سے طور	حسن مین مثل کوہ تمکین تھا	رشک شیرین وہ کوہ شیرین تھا
تیغ کوہ گران تھی وہ جلاد	جسکی گردن پہ خون صد فرہاد	راہ پر پیچ اسکی تھی بالکل	غیرت راہ گوچہ کاکل
چشمے اسپر وہ صاف اور پر آب	موجزن مثل چشمۂ سیماب	لیکے آب اسکی نہر سے رضوان	سیچتا تھا ریاض باغ جنان
دلربا آبشار کی آواز	فرحت افزا برنگ نغمہ ساز	ہر شجر اسکا نخل گلشن طور	ہر ثمر رشک سیب عارض حور
اک طرف چشم نرگسی کہسار	دیدۂ مست کی طرح ہشیار	وہ درختوں پہ مرغ خوش الحان	نغمہ آموز عندلیب جنان

ایرج نوجوان اس کوہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوے بعد ازان صحرا کی طرف دیکھا عجیب صحراے سبزہ زار نظر آیا کہ کوسون تک سبزہ شاداب سطرح نظر آتا تھا گویا مخمل سبز کا زمین پر فرش تھا اسکے دیکھنے سے آنکھونمین خنکی و بصارت دلکو شگفتگی و فرحت ہوتی تھی وہ گلہاے خودرو کی صحرا مین بہار جس سے شان پروردگار آشکار تھی ہوا سرد ایسی چلتی تھی کہ دلکو فرحت ہوتی تھی غنچہ دل پژمردہ شگفتہ و شاداب ہوتا تھا جسقدر اس صحراے سبزہ زار مین درخت تھے سب مثل طوبے سرسبز تھے طائران خوش الحان انپر بیٹھے ذکر و حمد باغبان گلشن جہان کرتے تھے سیکڑون درختون سے اڑکر صحرا مین پرواز کرتے تھے اور ہزارون چہچہے کرتے ہوے انہین درختون پر آکر بیٹھتے تھے چوپاے مثل ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ بے شمار تھے جسطرف دیکھا ہزارون آہوے شوخ و شنگ سبزہ شاداب چرتے ہوے نظر آئے جو ایرج اور انکے ہمراہیونکو دیکھکر گھبراے اور چوکڑی بھر کر ادھر سے ادھر بھاگ گئے ایرج نامدار ایسا صحرا اور ایسے وحوش و طیور دیکھکر بدرجہ کمال مسرور ہوے چند ملازمون سے کہا بارگاہ و خیام برپا کرو مین ان وحوش و طیور کو شکار کرتا ہون انھون نے عرض کیا بہت بہتر ایرج تو چند سردارونکو ہمراہ لیکر تیر و کمان ہاتھ مین لیکر شکار کھیلنے مین مصروف ہوے

ادھر خدام نے بارگاہ خیام استادہ کیے تھوڑی ہی دیر مین ایرج نامدار اور اُنکے ہمراہی سردارون نے اسقدر
وحوش وطیور شکار کیے کہ صحرا مین جابجا انبار لگا دیے ایرج نے خدام سے کہا ان وحوش وطیور مین سے چند
طائرون اور چند چوپاؤنکے گوشت کے کباب درست کرو اب ہم شکار کھیلینگے کیونکہ اب کباب کھائینگے اُنھون نے
حکم کی تعمیل کی ایرج نے ہمراہ اُنھین سردارونکے بارگاہ مین آکر کباب کھائے بعد ازان سب وحوش وطیور کو
گاڑیون پر بار کراکے ہمراہ لیکر وہانسے روانہ ہوے اور قریب شام اپنے لشکر مین آکر پہونچے ملکہ کو اپنے شکار کیے ہوے
تمام چرند وپرند دکھائے اور کہا یہ تھوڑے سے دیرین مین نے شکار کیے اگر کہین پہر دو پہر یا دو چار روز تک شکار کھیلتا تو شکار کیے
ہوے وحوش وطیور گاڑیون پر لاد کر یہان لاتا تمہارے کہنے کے بموجب ہمنے وہان توقف نہین کیا تھوڑی دیر شکار
کھیلکے چلے آئے ملکہ ہزارون پرندون اور سیکڑون چوپاؤن کو دیکھکر متحیر ہوکر خوش ہوئین اور کنیزون سے
کہا ان جانوران شکاری سے چند طائران مذبوح کے کباب تیار کیے جائین اُنھون نے کباب تیار کیے پلیٹون مین
رکھکر روبرو ملکہ کے لائین ملکہ نے کباب پاس اپنے رکھکر کشتی شراب کی طلب کی جب کشتی مے بھی کنیزین لا چکین ملکہ
نے اپنے ہاتھ سے جام شراب بھر کر ایرج نامدار کو وہ جام دیا شاہزادے نے انکار کیا فرمایا اے ملکہ مجبور ہون کہ جامہ
سلیمانی میرے گلے مین ہے شراب نہین پی سکتا ملکہ مجبور ہوئین خود بھی شراب نہ پی ایرج نامدار مسہری پر تشریف
لائے ملکہ برجیس بھی مسہری پر گئین تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا جب صبح ہوئی ایرج نامدار بیدار ہوے ملکہ سے
فرمایا کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے عرصہ ہونا اچھا نہین ملکہ برجیس نے عرض کی جو آپ کی خوشی ہو وہ کیجیے شاہزادے
نے فوج کو حکم دیا کہ سب لوگ درست رہین کل ہم یہان سے کوچ کرینگے شاہزادے کا حکم پاتے ہی تمام لشکر
مسلح ومکمل ہوکر منتظر روانگی ہوا اُس روز بھی ایرج نامدار وہان فروکش رہے دوسرے روز علی الصباح لشکر
کو ہمراہ لیکر ایرج نے طرف قلعہ طلسمی کے کوچ کیا کچھ ذکر ان کا وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت قلعہ طلسمی اور عفریت چہل پیکر کی تحریر کی جاتی ہے

کہ قلعہ طلسمی ایک دریا کے کنارے کے اوپر بزور سحر بنایا ہے کاموس قلعہ دار ہے طلسم بھر مین اُس قلعہ کی فتح مشکل
ہے جو کچھ عجائب وغرائب علی درجے کا ہے وہ اس قلعہ مین موجود ہے کاموس کے پاس ایک کتاب ہے اُسکے ذریعہ
سے اُسکو ایک سال کی حالت معلوم ہوجاتی ہے جب سال تمام ہوجاتا ہے تو کاموس اس کتاب کو دیکھتا
ہے جو کیفیت ہونے والی ہوتی ہے اس پر آئینہ ہوجاتی ہے اگر کوئی آفت آنے والی ہوتی ہے یہ اُسکا دفعیہ کرتا ہے
وہ آفت قلعہ پر نہین آتی ہے اسی کی وجہ سے چہل پیکر بھی مطمئن ہے کاموس جادو نے اپنے رہنے کیواسطے
ایک برج طلائی بنایا ہے برج بہت بلند ہے کاموس شب وروز اس برج پر بیٹھا رہتا ہے اسکے ملازمین برج کے
گرد جمع رہتے ہین جسوقت اُسکو کوئی کام ہوتا ہے طائر سحر کو چھوڑتا ہے وہ ملازمین کو اطلاع دیتا ہے ملازمین اُسکے
پاس جاتے ہین جو کام اُس کو لینا منظور ہوتا ہے ملازمین سے کہدیتا ہے وہ لوگ اُسی وقت اُس کام کو انجام
دیدیتے ہین ایک روز کاموس جادو اپنے برج مین بیٹھا تھا اس نے شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ سال تمام
ہوا اس نے ایک دستک دی طائر سیاہ رنگ پیدا ہوا کاموس نے کہا جاکر داراب کتاب دار سے
کہو کہ کتاب طلسمی لیکر حاضر ہو کچھ امور ضروری تحقیق کرنا ہین طائر اُڑا داراب کتاب دار کے پاس آیا داراب
اسوقت اپنے مکان مین مصروف میخواری تھا اُس نے جو طائر کو آتے ہوے دیکھا اپنے مصاحبین سے
کہا نہین معلوم اس وقت طائر طلسمی کس کام کو آتا ہے مصاحبین نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ سال تمام ہوا کتاب

کی ضرورت ہوئی ہی اس وجہ سے کاموس جادو نے آپکے پاس بھیجا ہی داراب نے کہا مین تو اسوقت کتاب
لیکر ہرگز نہ جاونگا بھلا یہ کونسا وقت ہی مین یہان مصروف عیش و نشاط ہون جب اس صحبت کو برخاست
کرون تو کاموس کے پاس جاؤن وہ تو آرام سے بیٹھے ہونگے مین اس وقت ہرگز نہ جاونگا مصاحبین نے کہا آپ
ایک رقعہ کاموس جادو کو تحریر فرمائیے اُسمین عذر کیجیے کہ اس وقت مین ایک کار ضروری مین مصروف
ہون اسوجہ سے حاضر خدمت نہین ہو سکتا تھوڑی دیر کے بعد ضرور آؤنگا تھوڑی دیر مین اُنکا کچھ نقصان نہوگا
اور آپکو بھی تکلیف نہوگی داراب جادو اُس وقت نشے مین تھا مصاحبین سے اُلجھ پڑا کہا کیا مین کاموس
جادو سے ڈرتا ہون جو اسطرح کا رقعہ لکھون مصاحبین خاموش ہو رہے طائر داراب جادو کے قریب آیا
کہا اے داراب جادو تمھین کاموس جادو بلاتے ہین کتاب طلسمی لیکر چلو داراب نے کہا اے طائر طلسمی جا کر
کاموس سے کہدینا کہ مین اس وقت نہین آ سکتا ہون میرے یہان اسوقت جلسہ آراستہ ہی اگر مین ان
سب کو چھوڑ کر تیرے پاس آؤنگا تو جلسہ برہم ہو جائیگا اور میرے لطف مین خلل آئیگا کل کتاب لیکر آؤنگا ایک
روز مین کچھ ہرج نہین ہی طائر نے جو داراب کی یہ تقریر سنی کہا او بے ادب تو ہمارے مالک کی نسبت کیا کلمات
ناشایستہ زبان سے نکالتا ہی داراب جادو نے کہا او طائر طلسمی کیا تیری موت آئی ہی تجھے ہم لوگون کے بارے مین
کیا دخل ہی جو ہم کہتے ہین تو جا کر کاموس جادو سے کہدینا طائر نے جواب دیا مین ہرگز نہین کہونگا تجھکو میرے
ہمراہ چلنا ہوگا اگر عذر کریگا تو بہت پچھتائیگا داراب اسوقت نشے مین تھا اُس کو بہت بُرا معلوم ہوا ایک کارد
سحر جھولی سے نکالکر طائر پر کھینچ مارا طائر جھپاک سے اُڑ گیا چھری زمین پر گری طائر وہانسے کاموس جادو کے
پاس آیا کاموس نے طائر کو دیکھتے ہی ایک چیخ ماری کہا ارے تو نے اتنی دیر کہان لگائی اور داراب
جادو کو اپنے ساتھ کیون نہ لایا طائر نے کہا آپکو اس کی کیفیت معلوم ہی ہو گئی ہوگی اس مین میری خطا نہین ہی
جب مین داراب جادو کے مکان پر گیا تو داراب اسوقت شراب پی رہا تھا اور لوگ بھی اُسکے پاس
بیٹھے تھے مین نے جب جا کر آپکا پیام دیا اُس نے کہا مین ہرگز اس وقت نہ جاؤنگا اگر مین یہانسے اُٹھونگا
تو یہ صحبت برہم ہو جائیگی میرے لطف مین فرق آئیگا کل کتاب لیکر آؤنگا ایک دن کے گذر جانے مین کیا
نقصان ہوگا کاموس نے کہا تو نے اسکو ہلاک کر ڈالا ہوتا طائر نے جواب دیا مین آپکے خوف سے چپکا چلا آیا ورنہ ارادہ تو
میرا بھی تھا کہ اُس کو قتل کرون اُس نے مجھ پر کارد سحر کا وار کیا مین نے اُسکی کارد کو خالی دیا اور آپکے خوف
سے خاموش ہو رہا اُسکے جواب مین کوئی سحر نہ کیا ورنہ آپکو معلوم ہی کہ مین جو سحر کرتا تو داراب جادو کی مجال
نتھی جو میرے سحر کو روک سکتا کاموس نے کہا اب جا کر اُس کو میرے پاس لا اگر خالی واپس آئیگا تو قتل
کیا جائیگا طائر نے کہا مین جاتا ہون ابھی لیکر آتا ہون اُس کی مجال ہی جو میرے سحر کو روک سکے جسطرح حضور
حکم دین مین اُسکو ابھی حاضر خدمت کرون کاموس نے کہا اُسکو گرفتار کرکے مع جملہ ملازمین کے مائید ولت
کیخدمت مین حاضر کر اور کتاب بھی لیتا آنا طائر اُڑا پھر داراب کے مکان پر آیا داراب کو اور زیادہ نشہ ہوا تھا
دونون ہاتھ زمین پر ٹیکے ہوے بیہودہ بک رہا تھا مصاحبین اُسکے بجا درست کہتے جاتے تھے کہ طائر طلسمی نے
اُسکے سر پر آکے اس زور سے چیخ ماری کہ داراب کے ہوش اُڑ گئے سارا نشہ ہرن ہو گیا زمین پر گرا غشی
طاری ہوئی اُسکے سب ملازمین بھی گر کے بیہوش ہوے طائر نے کتاب طلسمی اُسکی جھولی سے نکالی
داراب کو پنجون مین دبا یا وہانسے اُڑ کر کاموس جادو کے پاس آیا کتاب طلسم کاموس کے سامنے

رکھدی داراب کو بھی آگے ڈالدیا کاموس نے داراب کو ہوشیار کیا داراب نے گھبرا کے آنکھ
کھولی اپنے کو سامنے کاموس کے پایا چاہا سحر کرون کاموس نے کہا او داراب جب تو طائر طلسمی سے
مقابلہ نکر سکا اور جانور پر تیرے سحر نے تاثیر نہ کی تو بھلا مجھ پر تیرا سحر کیا تاثیر کریگا داراب نے بھی خیال کیا کہ جو کچھ
کاموس کہتا ہو بہت سچ ہو مین لاکھ سحر کرون مگر کاموس پہ تاثیر نہ ہوگی بہتر یہ ہو کہ اب عفو تقصیر کراؤن
یہ سوچ کے کاموس جادو کے پاؤن پر گر پڑا کہا مجھسے بڑی خطا ہوئی معاف فرمائیے گا مین اسوقت
نشہ مین تھا اس سبب سے کچھ کلمات ناشائستہ آپکی شان مین میرے مُنھ سے نکل گئے آپ معاف
فرماوین یا جو مزاج مبارک مین آئے سزا دین کاموس نے کہا اُسوقت تو تو نشے مین تھا مگر اسوقت حالت
ہوشیاری مین جو تو نے سحر کرنیکا قصد کیا اسکا کیا سبب داراب نے کہا مین عجب عالم مین تھا جسوقت میری
آنکھ کھلی مین نے مطلق آپکو نہین پہچانا بلکہ یہ گمان ہوا کہ نہین معلوم کون ساحر ہو اسوجہ سے سحر کرنا چاہتا تھا
جب آپنے منع کیا مین ٹھہر گیا کاموس نے کہا ہم تیری خطا ابھی نہین معاف کر سکتے ہین جب تک کتاب
نہ دیکھ لین اگر کتاب مین تیری تقصیر کی معافی کی اجازت ہوگی تو ہم بھی تیری خطا معاف کرینگے ورنہ جو سزا تجویز ہوگی
تجھکو دیجاویگی داراب نے کہا آپ کو اختیار ہو کاموس جادو نے کتاب کھولی پہلے اسی کیفیت کو دیکھا کہ مین
داراب جادو کی تقصیر معاف کرون یا نکرون اس سے کبھی اور بھی کوئی خطا سرزد ہوگی یا نہ ہوگی کتاب
مین یہ لکھا تھا کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہو کہ ایک مرد مسلمان لشکر بیحساب اپنے ہمراہ لیکر اس
طلسم کے فتح کرنیکو آئیگا اور لوح اسکو مل جائیگی وہ لوح لیکر قلعہ کیطرف متوجہ ہوگا کوئی اسکو نہ روک
سکیگا مگر وہ داراب کے مکر مین گرفتار ہوکر اپنے لشکر سے چھوٹ جائیگا اور بہت کچھ تکلیف اُٹھائیگا اگر اسوقت
مین کوئی اسکو گرفتار کریگا تو طلسم بچیگا ورنہ طلسم کا رہنا ممکن نہین اور وہ شخص بہت جلد داخل سرحد
قلعہ طلسم ہوا چاہتا ہو اور یہ سال آخر ہو اس طلسم کا اے کاموس تجھکو لازم ہو کہ داراب کی تقصیر عفو کردے
اگر تو اسے قتل کریگا تو طلسم کشا کو کوئی اسیر نکر سکیگا اور اے کاموس اب لازم ہو کہ اس طلسم کی خبر رہے
اور اپنے قلعہ پر ہوشیاری سے ہر ایک بات کر اور جہل پیکر کو اس بات کی اطلاع دیدے کہ یہ سال
آخری طلسم ہو جو انتظام ہو سکے جلد کیا جائے اگر طلسم فتح ہو جائیگا تو ہزارہا بندگان سامری و جمشید
قتل ہونگے اور جہل پیکر بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے مارا جائیگا کاموس جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ
ہوگیا اسدرجہ اسکو صدمہ ہوا کہ آنکھون سے آنسو بہنے لگے داراب جادو سے کہا مین نے
تمھاری خطا معاف کی داراب خوش ہوگیا مگر کاموس جادو کو اشکبار دیکھکر پوچھا یہ تو فرمائیے کہ آپ
اس وقت اشکبار کیون بیٹھے ہین کاموس جادو نے کہا اے داراب جادو اس گا کچھ
سبب نہ دریافت کرو اگر مین اپنی اشکباری کا تمسے سبب بیان کرونگا تو تمھین مجھسے بڑھ کے
رقت آئیگی داراب جادو نے کہا اب مین ضرور تحقیق کرونگا آپ نے یہ بات کہکے مجھے
اور زیادہ بیتاب کر دیا ہو برائے سامری و جمشید بیان فرمائیے اب دیر نہ لگائیے
کاموس نے جو جو کیفیت کتاب مین دیکھی تھی داراب سے بیان کی داراب نے بھی
بہت افسوس کیا اور کاموس سے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین اسکا انتظام کرتا ہون میرے
ہاتھ سے طلسم کشا بچکر کہان جائیگا یہ بہت اچھی بات ہوئی یہ جو کیفیت معلوم ہوگئی

مین طلسم کشا کو اپنے دام طلسم مین پھنساتا ہون آپ اسکی گرفتاری کی کوشش کرین کاموس نے کہا اے دارا
سب سے بہتر بات یہ ہے کہ مین اُسکی آگاہی خداوند جہیل بیگر کو کردون وہ اگر چاہینگے تو ایک دم مین طلسم کشا کو
فنا کردینگے داراب نے کہا بہتر ہے مین بھی آپکی رائے سے موافقت کرتا ہون بلکہ مناسب یہ ہے کہ اسکی اطلاع کیواسطے
آپ خود تشریف وہان لیجائیے کاموس نے کہا یہ بات بھی مجھکو پسند ہے مین خود ہی جاؤنگا جسطرح مین کہدونگا
اِسطور سے دوسرا اور کوئی نہ بیان کریگا داراب نے کہا اب آپ تشریف لیجائیے مین قلعے کی نگہبانی کرونگا جب جب اسکو
آپ حاکم دیجائیے گا وہ ہوتے رہینگے کاموس نے کہا مجھے وہان عرصہ نہوگا بہت جلد واپس آؤنگا ایکدم وہان ٹھہرونگا
زیادہ نہ ٹھہرونگا مجھکو قلعے کے عجائب وغرائب کو زور دینا ہے اور انتظام جدید کرنا ہے صرف ایک روز وہان رہونگا
داراب نے کہا جسوقت مزاج مین آپکے آئے اسوقت تشریف لیجائیے مگر عرصہ نہ لگائیے گا کاموس نے اُسیوقت اپنا
اژدر آتش فشان طلب کیا ملازمین اسکا اژدر لیکر آئے کاموس اژدر پر سوار ہوکر خداوند عفریت جہیل بیگر کیطرف
روانہ ہوا اسکا ذکر اسکے وقت پر تحریر کیا جائیگا لیکن اب حال ایرج نامدار کا بیان ہوتا ہے کہ شاہزادہ جو قلعہ طلسمی تک پہنچا بہ سبب
ہدایت لوح روانہ ہوا کوچ اور مقام کرتا ہوا دسوین روز ایک صحراے سبزہ زار مین پہونچا صحرا اگرچہ نہایت پُرفضا پایا حکم
دیا کہ لشکر کو ٹھہراؤ فوراً لشکر ٹھہرا کہا ہم آج کی شب یہین قیام کرینگے صبح کو اگر جی چاہیگا تو چلینگے ورنہ یہان شکار کھیلینگے
لشکر ٹھہرا فوراً خادمون نے بارگاہین استادہ کین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لائے اور سب سردار بھی اپنی اپنی
بارگاہون مین داخل ہوے دیر تک جلسۂ عیش وعشرت گرم رہا جب رات زیادہ گئی تو ایرج نامدار نے صحبت برخاست
کی آرامگاہ مین تشریف لائے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب نے آرام کیا جب
رات بسر ہوگئی تو ایرج نامدار خواب سے بیدار ہوے بعد رفع حاجت مشغول عبادت پروردگار ہوے فریضۂ سحر سے
فراغت حاصل کرکے باہر تشریف لائے سردارون کو طلب کیا سب سردار حاضر ہوے ایرج نامدار نے فرمایا مین آج
کے روز اس صحرا مین اور قیام کرونگا یہان شکار کھیلونگا کل ضرور یہان سے روانہ ہوجاؤنگا سب سردارون نے
دست بستہ عرض کی جو آپکی خوشی ہمین کیا عذر ہے ایرج نے چند سردارون کو ہمراہ لیا صحرا کی جانب روانہ ہوے
جانوران صحرائی کو شکار کرتے ہوے ایک سمت نکل گئے دن بھر سیر وشکار مین گذرا جب کہ آفتاب قریب غروب کے
پہونچا تو ایرج نامدار اپنے لشکر کیطرف پلٹے تھوڑی راہ طے کی ہوگی کہ ایرج نامدار نے دیکھا صحرا کے ایک سمت سے
شعلے بھڑکتے ہوے آتے ہین ایرج نامدار نے اپنے ہمراہیون سے فرمایا سامنے جو شعلے بھڑکتے ہوے آتے ہین
یہ کیا ہے جو لوگ ساحر تھے اُنھون نے عرض کی معلوم ہوتا ہے کوئی ساحر اژدر آتش فشان پر سوار چلا آتا ہے یہ راستہ
جہیل بیگر کے مکان کا ہے وہین یہ ساحر جاتا ہوگا یہ گفتگو ابھی ختم نہوئی تھی کہ سب نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بدانجام
تاج سر پر رکھے نیلا لباس پہنے ایک ہاتھ مین گرز آتشین دوسرے ہاتھ مین ترسول لیے ہوے اژدر آتش فشان
کو دوڑاتا ہوا چلا آتا ہے جو جو ساحر اسکو جانتے تھے اُنھون نے ایرج نامدار سے عرض کی اے شہریار اسکا نام کاموس
جادو ہے یہی قلعہ دار ہے بڑا مکار ہے معلوم ہوتا ہے آپ کی تشریف آوری کی خبر اسکو پہونچ گئی آپکے روکنے کیواسطے ادھر آیا ہے
اپنے سحر پر اس مغرور کو اس درجہ ناز ہے کہ تنہا قصد کیا کسی کو اپنے ہمراہ بھی نہ لیا ایرج نامدار نے فرمایا پروردگار عالم
مالک و مختار ہے یہ کیا چیز ہے اور کیا کرسکتا ہے اور ہماری قضا اسکے ہاتھ سے ہے تو کیا چارہ ہے اور اگر اسکی قضا ہمارے
ہاتھ ہے تو انشاء اللہ مار لینگے یہ فرماکر آگے بڑھے کاموس جادو کی بھی نگاہ ایرج نامدار پر پڑی اژدر اسکا رک گیا
کاموس نے پہچانا کہ طلسم کشا یہی ہین یہ سوچکر ایرج کو ٹوکا کہ اے نوجوان تو کون ہے اور کہان جاتا ہے ایرج نامدار

نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے فرمایا ہم قلعۂ طلسمی کی طرف جاتے ہین اس صحرا مین پرلے شکار آئے ہین دو ایک روز یہان
قیام کرینگے پھر قلعۂ طلسمی کیطرف جائینگے کاموس نے کہا قلعۂ طلسمی مین تیرا کیا کام ہی ایرج نے فرمایا وہان کے قلعہ دار
سے کچھ ضروری باتین کہنا ہین اگر وہ ہمارے کہنے کو منظور کریگا تو وہان سے اور آگے جائینگے جہل پیکر کو مسلمان
کرینگے لوح طلسمی اس سے لیکر روانہ ہونگے اور اگر قلعہ دار ہماری باتین قبول نہ کریگا تو اسکو قتل کرینگے اور قلعے کو تباہ
برباد کرینگے اور آگے جائینگے کاموس جادو نے جو ایرج نامدار کے تیورون کو دیکھا اپنے دل مین سوچکر خیال کیا کہ یہ جوان
صاحب لوح ہی اگر اس سے زیادہ گفتگو کرونگا تو خرابی ہوگی اور اچھا نہو گا مزاج بھی اس جوان کا سخت معلوم ہوتا ہی اور
اس کے جری اور بہادر ہونے مین بھی شک نہین مناسب وقت یہ ہی کہ اس سے زیادہ گفتگو نہ کرون اپنی جان کو
غنیمت جانکے نکل چلون جب خداوند جہل پیکر کو اطلاع کرکے واپس آؤنگا تو اسکے گرفتار کر لینے کی کچھ نہ کچھ
تدبیر کرونگا یہ خیال کرکے ایرج نامدار سے کہا اے جوان مین نے ایک بات دریافت کی وہ اس درجہ تجھکو ناگوار ہوئی
کہ تو نے تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈال کے جواب دیا اگر ایسا ہی مین خطاوار ہون تو جو تیرے مزاج مین آئے مجھے
سزا دے مین نے محض تیری دوستی سے یہ بات کہی تھی کہ یہ جگہ سب سحر سے مملو ہی یہان اسطرح بے تکلف پھرنا اچھا
نہین تجھکو میرا پوچھنا بہت ناگوار ہوا اب مین ایسی بات نہ کہونگا کہ جو تجھکو ناگوار گذرے یہ کہکر سحر کیا دونون پاؤن
زمین مین مارے غرق زمین ہو گیا جو ساحر ایرج نامدار کے ہمراہ تھے انھون نے عرض کی اے شہریار کاموس جادو
آپکے قریب کھڑا رہا آپ نے اسکو قتل کیون نہ کیا اب ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا یہ سنکر ایرج نامدار نے فرمایا اسوقت
اسکو قتل کرنا خلاف جرأت تھا کیونکہ وہ عذر کرنے لگا اگر وہ آمادہ پیکار ہوتا تو مین بے قتل کیے نہ چھوڑتا ساحرون
نے عرض کی اب بہت مشکل سے ہاتھ آئیگا قلعے مین جاکر اور کوئی انتظام کریگا کچھ مکر کریگا ایرج نے جواب دیا اگر اسکی قضا
میرے ہاتھ سے ہی تو ضرور قتل ہوگا اور مکر سے بچانے والا پروردگار ہی ساحر خاموش ہو رہے ایرج نامدار اپنے لشکر
مین تشریف لائے شب بھر جلسۂ عیش و نشاط رہا صبح کو مع لشکر روانہ ہوے اور طرف قلعۂ طلسمی کے چلے کہ ذکر اسکا
وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت کاموس جادو کی عرض کیجاتی ہے کہ یہ جو ایرج نامدار کے سامنے سے ڈر کر غرق زمین
ہوا سحر کرتا ہوا تھوڑی دیر مین جہل پیکر کے مکان پر پہونچا جہل پیکر اسوقت دربار مین بیٹھا ہوا تھا گرد اسکے وزرا
امرا حلقہ کیے ہوے تھے اور اہل دربار بھی موجود تھے جو کوئی آتے تھے اسکو سجدہ کرتے تھے اور چلے جاتے تھے کہ
ہرکارے نے آکے اطلاع کی یا خداوند کاموس جادو جو قلعۂ طلسمی کا قلعہ دار ہی برائے سجدۂ خداوند حاضر ہوا ہی
امیدوار اجازت ہی یہ سنکر جہل پیکر نے اشارے سے کہا بلالو ہرکارہ وہ باہر آیا یہان کاموس جادو نے اپنی صورت
فریادیون کی سی بنائی تھی ہرکارے نے آکے کہا اے کاموس جادو آپ کو خداوند اپنی حضوری مین طلب فرماتے
ہین چلیے زیارت سے مشرف ہو جیے کاموس جادو اندر آیا آتے ہی اس کافر نے جہل پیکر کو سجدہ کیا جہل پیکر
نے جو اسکی کیفیت دیکھی گھبرا کے پوچھا ارے کاموس جادو تو نے یہ کیا حالت بنائی تجھے کسنے ستایا جو میرے پاس فریادی
بنکر آیا کاموس جادو نے کہا خداوند نے جسکو قوی بنا دیا اسی نے مجھکو ستایا جہل پیکر نے سر جھکایا تھوڑے عرصے
کے بعد سر اٹھا کے کہا اے کاموس جادو وجہ یہ ہی کہ ہم اس جوان کو بہت عزیز رکھتے ہین اور اسکے واسطے ہمنے
یہ انتظام کیا تھا کہ سب مرحلون پر کہلا بھیجا تھا کہ خبردار کوئی اسکو روکنے کا ارادہ نہ کرے ورنہ غضب ہو جائیگا اور
اس جوان نے جس کو اپنے اوپر مہربان پایا سر اٹھایا بہت سے مرحلے برباد کر دیے سنا ہی کہ لوح کے مقام تک
پہونچگیا نہین معلوم وہ اور کیا آفت برپا کرے مگر قدرت کو اس سے از حد محبت ہی جس روز غصہ آجائیگا اسکو جاکر

گرفتار کر لائینگے لوح وغیرہ بھی اگر وہ نے لیگا تو اوس سے چھین لینگے اپنا مطیع کرینگے وہ کہان جائیگا اسکو مین آپکے
طلسم کا منتظم بناؤنگا عزت بڑھاؤنگا کہ تمام عالم دیکھکر رشک کریگا کاموس جادو نے کہا خداوندا یہ آپ کیا فرماتے
ہین اسنے غضب کر دیا لوحدار کو قتل کیا لوح لی میرے قلعے کی طرف آتا تھا مین نے کتاب طلسمی مین اسکے آنیکی خبر
پائی اور یہ بھی تو مشتہر پایا کہ عمر طلسم تمام ہوئی یہ آخری سال ہے اور یہی جوان اس طلسم کو فتح کریگا مین یہ حال دیکھکر
گھبرا گیا آپکے پاس حاضر ہوا اب جو ارشاد فیض بنیاد ہو وہ بجا لاؤن اور اسپر کاربند ہون جہل بیگم نے کہا ہے کاموس
جادو تونے کتاب بے وقت کیون دیکھی کاموس جادو نے عرض کی سال ختم ہوا مین نے کتاب حسب معمول طلب
کی اور داراب اسوقت نشے مین تھا اسنے کلمات واہیات زبان سے میرے حق مین نکالے مجھکو نہایت ناگوار
معلوم ہوا مین نے فوراً طائر طلسمی کو بھیجکر داراب کو گرفتار کرا لیا چاہا داراب کو قتل کرون اسنے عذر کیا
مین نے کتاب طلسمی مین دیکھا کہ اسکا قتل کرنا کیسا ہے کتاب مین یہ سب کیفیت نظر آئی بلکہ یہ بھی تحریر تھا کہ داراب
جادو کا قتل کرنا مناسب نہین ہے یہ طلسم کشا کو راستہ بتلائیگا لشکر سے انکو بچھڑائیگا جب مین نے یہ کیفیت لکھی دیکھی
اسکا قصور معاف کیا قید سے رہا کیا اور بہت کچھ عذر کیا مگر یہ بات جو دیکھی کہ طلسم کشا اب وہی ایک روز مین آنیوالا ہے
اس سبب سے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اب جو کچھ آپ ارشاد فرمائین وہ کیا جائے جہل بیگم نے کہا یہ کارخانہ قدرت
ہے جو تونے دیکھے تجھکو کیا معلوم ہے کہ کیا ہوا قدرت کو تیری بعض باتین ناگوار ہوئین اس سبب سے تجھے اتنا پریشان
کر دیا اب جا کر اپنے قلعے مین رہ کبھی کسی سے بہ نخوت و غرور پیش نہ آنا ورنہ اس سے بدتر حال ہوگا بہت کچھ ہو چکا
تونے داراب جادو کو جو اپنے سے کمزور پایا تو اسقدر ستایا کہ وہ تجھسے عذر کرنے لگا کیا نہین جانتا تھا کہ قدرت
ہر مقام پر موجود رہتے ہین اور سب کیفیتین دیکھتے رہتے ہین قدرت کو یہ بات بہت ناگوار ہوئی تجھے غیر ساحر کے ہاتھ
سے ذلیل کرایا اب جا اور اس جوان کو گرفتار کرکے بہت جلد میرے پاس بھیجدے مین اسکے دل مین نور ایمان
پیدا کرون اور اپنا بندۂ خاص اس جوان کو بناؤن کاموس جادو نے کہا یا خداوند مین توبہ کرتا ہون آپ میرے
گناہ معاف فرمائیے مین اب کسی کو نہ ستاؤنگا ہر ایک کو اپنے سے بہتر اور افضل جانونگا آپ کا کہنا مانونگا جہل بیگم
نے کہا تو اسی وقت اپنے قلعے پر جا اور فوراً اس جوان کو گرفتار کر لے کاموس جادو اٹھکر رخصت ہو کر
وہان سے اپنے قلعے کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا اب بیان سے کیفیت ایرج نامدار کی بیان
کیجاتی ہے کہ یہ جوان اپنے لشکر کو لیکر جانب قلعۂ طلسمی روانہ ہوئے دو منزلہ سہ منزلہ کرتے ہوئے تین روز کے بعد قلعۂ
طلسمی کے قریب پہونچے شاہزادہ ایرج نامدار نے دیکھا کہ قلعے کے گرد دریا جوش مار رہا ہے اور بیچ مین قلعہ بنا ہوا ہے مگر
دریاے زخار ناپیدا کنار ہے کشتی نظر نہین آتی پانی اس درجہ اچھل رہا ہے کہ دریا کے پار جانا ممکن نہین یہ کیفیت دریا کی
دیکھکر ایرج نامدار نے اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ شاید یہ دریاے سحر ہے سب نے عرض کی اے شہریار یہ دریاے سحر نہین
ہے بلکہ قلعہ سحر کا بنا ہوا ہے یہ دریا اصلی ہے ایرج نامدار نے فرمایا اگر یہ دریا اصلی ہے تو اسکے پار جانا مشکل ہے پانی
کی عجب حالت ہے کیا کہون کیا کیفیت ہے کشتی کی مجال نہین جو اس پانی پر دم بھر بھی ٹھہر سکے اور کوئی صورت نظر نہین
آتی کہ اس دریاے زخار کے پار جانا ہو ساحر جو ایرج نامدار کے ہمراہ تھے انھون نے عرض کی اے شہریار آستانہ آپکے
پاس موجود ہے اس سے کیون نہین دریافت فرماتے یعنے لوح کو ملاحظہ فرمائیے جو لوح حکم دے اسپر عمل فرمائیے یہ
سنتے ہی ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین تحریر تھا کہ اے طلسم کشا اب اپنے لشکر کو اسی مقام پر چھوڑ کر اور
اسم حاشیۂ لوح کو سات بار پڑھ بموجب اسم حاشیۂ لوح کو پڑھوگے تو ایک تخت ہوا پر اڑتا ہوا آئیگا اور تمھارے قریب آکے

زمین پر اُتریگا تم اُس تخت پر بیٹھ جانا وہ تخت تمھین اُس قلعے کے اندر پہونچا دیگا مگر کوئی بات بے لوح کے دیکھے
نہ کرنا ورنہ بہت زک اُٹھاؤگے عمر بھر پچھتاؤگے قلعے کے اندر بڑے بڑے مکار رہتے ہین سب کے مکر سے بچنا کسی کے مکر
مین نہ پھنسنا ایرج نامدار لوح کو ملاحظہ فرما کر لشکر کیطرف مخاطب ہوے سب سے فرمایا کہ بارگاہین وخیمے اسی جگہ
استادہ کرو جب تک مین تمھارے پاس نہ آؤن کہین تم لوگ جانے کا ارادہ نہ کرنا مجھے حکم لوح یہ ہے کہ مین اپنے تئین
تن تنہا اس قلعے مین پہونچاؤن تم سب کو یہین چھوڑ جاؤن لشکری یہ سنکر رنجیدہ ہوے بعض ساحرون نے دست بستہ
عرض کی اے شہریار آپکے تشریف لیجانے کے بعد ہم قلعے مین حاضر ہون ایرج نامدار نے لوگونکو بھی منع کر دیا کہ خبردار میرے بعد
قلعے کیطرف آنے کا ارادہ نہ کرنا ورنہ مجھے ناگوار ہوگا سب لوگ مجبور ہوگئے ایرج نامدار سب سے رخصت ہوے قریب ساحل
آئے اسم حاشیہ لوح کو ورد زبان کیا دیکھا ایک تخت جواہر نگار بروے ہوا اُترتا ہوا آتا ہے ایرج نامدار اسم کو پڑھتے گئے وہ تخت
قریب آکے زمین پر اترا ایرج تخت پر سوار ہوے تخت بلند ہوا لمحہ بھر کے بعد ایرج نامدار کو قلعے کی خندق کے پار جا کر اتارا
ایرج نامدار نے شکر کیا تخت سے اُترے قریب قلعے کے پھاٹک پر پہونچے دیکھا دروازہ قلعے کا بند ہے قفل آہنی اسمین پڑا
ہوا ہے ایرج نامدار نے بسم اللہ کہکر قفل پر ہاتھ ڈالا جھٹکا دیکر قفل کو توڑ ڈالا دروازہ کھولکر قلعے کے اندر داخل ہوے
جو لوگ نگہبانی کیواسطے قلعے کے دروازے پر بیٹھے تھے اُنھون نے جو ایرج نامدار کو آتے ہوے دیکھا شور مچایا شہزادے کو
چاہا روکین ایرج نامدار نے تلوار نیام سے کھینچی ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا ایرج نامدار پر سحر نے تاثیر نہ کی شاہزادہ آگے
بڑھا جب ساحرون نے دیکھا کہ اس جوان پر سحر تاثیر نہین کرتا نیزہ و شمشیر لیکر آگے بڑھے ایرج نامدار نے بہت لوگون کو قتل کیا جب
یہ نوبت پہونچی کہ نصف سے زیادہ لوگ قتل ہوے تو وہ سب وہان سے بھاگے کاموس جادو کے مکان کی طرف
چلے کاموس جادو کے مکان پر پہونچ کے سب نے غل مچانا شروع کیا کاموس جادو وہان موجود نتھا مگر اسکے
عوض داراب جادو کام کرتا تھا سب ملازمین قلعہ کی دیکھ بھال اسی کے حوالے تھی اسنے جو شور و غل کی آواز
سنی ملازمون سے کہا ارے جلدی باہر جاؤ دریافت کرو کہ یہ غل کیسا ہے ملازم اُسی وقت باہر آئے دیکھا نگہبان شور و
غل مچا رہے ہین داراب نے اُنسے دریافت کیا کہ تم لوگون پر کیا مصیبت پڑی ہے جو اس درجہ بدحواس و مضطر ہو رہے ہو
کہا ہم اپنے مالک سے جا کر اپنی کیفیت بیان کرینگے ملازمین داراب نے کہا ہم اُنھین کے حکم سے تمھاری کیفیت
تحقیق کرنے آئے ہین یہ سنکر نگہبانون نے کہا ہم تم لوگون سے نہ بیان کرینگے ملازمان داراب مجبور و ناچار ہو کے داراب
جادو کے پاس واپس آئے کہا وہ لوگ ہمسے اپنی کیفیت نہین بیان کرتے ہین ہمنے بہت اُنسے دریافت کیا مگر ہر ایک
یہی کہتا ہے کہ تمسے ہرگز نہ بیان کرینگے اگر ہمارے مالک ہمسے بلاکے دریافت کرینگے تو بیان کرینگے داراب نے
کہا سب کو میرے پاس بلا لاؤ ملازمین داراب جادو پھر باہر آئے سب نگہبانون کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے داراب جادو
نے جو اُنکی صورتین دیکھین کسی کو زخمی کسیکو بدحواس کسیکو بے لباس پایا گھبرا کے کہا ارے یہ کیا مصیبت تم لوگون پر
پڑی نگہبانون نے رو رو کر کہا ہم پر آفت آئی ہے ہم پھاٹک پر موجود تھے کہ قفل جو قلعہ مین باہر سے دیا گیا تھا وہ قفل کسی نے توڑا
ہم لوگون نے چاہا کہ اندر سے قفل دین اتنے عرصے مین دروازہ قلعے کا کھلگیا ایک جوان سلاح جنگ سے آراستہ
پیراستہ قلعے کے اندر چلا آیا ہمنے چاہا اسکو روکین سحر کیا مگر سحر نے اُسپر تاثیر نہ کی ہمنے تلوار اور نیزے سے اُسکو زخمی کرنا چاہا مگر تلوار
کا بھی زخم اسکے جسم پر نہ آیا اور اُسنے بہت سے نگہبانون کو قتل کیا اور بہت نگہبانون کو زخمی بھی کیا اب آپ کے مکان کی جانب
آتا ہے داراب کا رنگ رو متغیر ہوگیا دلمین خیال کیا طلسم کشا آگیا اب خیر نہین معلوم ہوتی یہ سوچکر دربانون سے کہا تم لوگ
جاؤ مین اسکا انتظام کرتا ہون اگر وہ جوان اندر قلعے کے آگیا تو کیا خوف ہے مین جا کے ابھی اُسکو گرفتار کیے لیتا ہون دربان

تو یہ سنکر باہر آئے داراب جادو نے اپنی صورت بزور سحر تبدیل کی ایک نازنین کی صورت بنائی اسکے
مکان سے قریب باغ تھا وہان جاکر بارہ دری مین بیٹھا اور ساحرون کو بلایا انھین بھی عورتون کی صورت
بنایا کہا جسوقت طلسم کشا اسطرف سے جائے اُسکو سلام کرنا بعد سلام کے کہنا اے شہریار آپ کو ہماری
ملکہ طلب فرماتی ہین تشریف لیچلیے اگر تحقیق کرے کہ تمھاری ملکہ کون ہین تو کہنا کاموس جادو کی دختر نیک اختر
ہین اس قلعے کا انتظام انھین کے سپرد ہے آپ کے حسن و جمال کا شہرہ بہت دنون سے سنتی تھین بلکہ
آپکی تصویر بھی دیکھی تھی اُس روز سے شب و روز یہی دعا کرتی تھین کہ کسی طرح شاہزادہ اسطرف آئے آج جو
آپکی تشریف آوری کی خبر سنی ہے بہت خوش ہین ساحرون نے کہا ہم اسیطرح سب کیفیت بیان کرینگے اپنے
دام فریب مین شاہزادے کو پھنسا کے لاوینگے داراب جادو نے کہا ایسا ہو کہ تم لوگون سے بات کہتے نہ بن پڑے
اور شاہزادہ اس راز سے ماہر ہو جائے تو غضب ہو سب نے کہا کیا مجال جو شاہزادے کو اس امر کی کیفیت
معلوم ہو جائے داراب نے کہا اگر تم لوگ شاہزادے کو یہان لے آؤگے تو بہت کچھ انعام پاؤگے ساحرون
نے کہا آپ خاطر جمع رکھین جو کام ہوگا بہت مناسب طرح سے ہوگا یہ کہکر سب ساحر باہر آئے آگے بڑھے
دیکھا کہ ایک جوان باشوکت و شان یکہ و تنہا سامنے سے چلا آتا ہے مگر آثار جلالت چہرے سے ظاہر ہین ساحر
دیکھکر پلٹے در باغ پر آکے ٹھہرے ایرج نامدار بھی قریب پہونچ گئے دیکھا ایک باغ نہایت پربہار نظر آتا ہے در
باغ پر چند نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین کسیکی منتظر کھڑی ہین ایرج نامدار اُن نازنینون کی طرف متوجہ
ہوئے فرمایا یہ باغ کسکا ہے تم لوگ کون ہو یہان کسکا انتظار ہے سب نے عرض کی ہم ملکہ ارغوان پوش
کے ملازم ہین ایرج نے فرمایا ملکہ ارغوان پوش کون ہین سب نے عرض کی ملکہ ارغوان پوش کاموس
تاجدار کی دختر نیک اختر ہین ایک مدت سے آپ کا نام نامی سنتی تھین اسی وجہ سے تصویر بھی آپکی منگائی
تھی جس روز سے تصویر کو دیکھا شیدائے جمال ہو گئین بارہا ساحرون کو نامے دے دیکر آپکی خدمت مین روانہ
کیا بلکہ ساحرون کو آپکا پتہ نہ ملا مجبور ہوکر سب واپس آئے آج آپکی تشریف آوری کی خبر سنی ہم لوگون سے
تاکید فرمائی کہ آپکا انتظار کرین جسوقت آپ اسطرف سے تشریف لائین آپکو ملکہ کے پیام سے مطلع کرین
ایرج نوجوان نے خیال کیا کہ جب کنیزین ایسی حسین ہین تو ملکہ کی صورت تو قدرت صانع حقیقی کا نمونہ ہوگی یہ
سوچکر کنیزون کے ہمراہ باغ کے اندر آئے دیکھا باغ نہایت آراستہ ہے ہر طرف مکانات پر تکلف بنے ہین کنیزون
نے عرض کی اگر خلاف مرضی مبارک نہو تو کنیزین ملکہ عالم کو اطلاع تشریف آوری کی کرین تاکہ ملکہ آپکے استقبال
کو آئین باعزاز و اکرام لیجائین ایرج نوجوان نے فرمایا تم لوگ اطلاع کرو مگر ملکہ اسقدر زحمت نہ فرمائین کنیزون
نے عرض کی ہمین ملکہ عالم نے حکم دیا تھا کہ جب شاہزادۂ عالم باغ مین تشریف لائین تو ہمین اسیوقت اطلاع
دینا ہے تعمیل حکم ملکہ ضرور کرینگے ایرج نامدار نے فرمایا تم لوگ جاؤ ملکہ کو خبر کرکے آؤ کنیزین رخصت ہوئین
ایرج ایک شجر کے سایہ مین ٹھہرے تھوڑی دیر کے بعد پھر کنیزین خدمت ایرج نامدار مین حاضر ہوئین عرض کی
ملکہ عالم خود برائے استقبال تشریف لاتی ہین ایرج نے فرمایا ملکہ نے ناحق تکلیف کی مین خود وہان چلتا
ملکہ سے ملتا کنیزون نے عرض کی ہمنے آپکی طرف سے بہت کچھ کہا کہ ملکہ عالم شہریار نے فرمادیا ہے کہ آپ
تکلیف نہ فرمائین مین خود آتا ہون مگر ملکہ عالم نے قبول نفرمایا ہم لوگ بھی مجبور ہوگئے کنیزین تو یہ کہہ رہی تھین کہ
ایرج نامدار نے دیکھا سامنے سے ایک آفتاب محشر رشک قمر حسینون کے غول مین خرامان خرامان آتی ہے

ایرج نامدار کی نگاہ جو جمال بیمثال پر پڑی تاب نظارہ نہ لاسکے بیہوش ہوکر گرے کنیزین ایرج کے پاس
موجود تھین اُنھون نے سر زانو پر لیا اُس نازنین کو موقع ملا کنیزون کو اشارہ دیا کہ لوح شاہزادہ کی گلے سے اتار لو جامۂ
سلیمانی بھی اس جوان کے جسم سے دور کرو کنیزین چاہتی تھین کہ لوح شاہزادے کے گلے سے اُتارین
کہ ایرج نامدار نے آنکھین کھولدین دیکھا کنیزین لوح تک ہاتھ لائی ہین ایرج نے فرمایا ہٹ جاؤ سب
کنیزین شاہزادہ کے پاس سے ہٹ گئین ایرج نامدار نے لوح پر نگاہ کی لکھا تھا اگر اپنی خیریت درکار ہو
تو اس نازنین کو جسکو سب ملکہ کہتے ہین قتل کرو یہ عورت نہین ہو ساحرہ ہو اسکا نام داراب جادو ہو اگر اسکے
دام مکر مین پھنسو گے تمام عمر رہائی نہ پاؤ گے اسنے محض تمھارے گرفتار کرنیکو اس باغ مین یہ انتظام کیا
تھا اور اپنی یہ صورت بنائی تھی ایرج نامدار نے جو یہ کیفیت لوح مین ملاحظہ فرمائی کمال تعجب ہوا تلوار
میان سے لی اس نازنین کیطرف چلے نازنین کی نگاہ جو ایرج نوجوان پر پڑی شاہزادے کے چہرے کو
غیظ و غضب سے سرخ پایا چاہا سحر کرکے نکل جاؤن مگر عکس لوح نے سحر فراموش کر دیا تھا اور ایرج نامدار
بھی قریب پہونچ چکے تھے وار تلوار کا سر داراب پر کیا داراب نے سپر سحر اٹھائی مگر شہزادہ صاحب لوح
تھے سپر سحر کیا کر سکتی تھی تلوار جو پڑی داراب کے سر مین در آئی داراب زمین پر گرا تاریکی چھا گئی
سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصہ دراز کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من داراب جادو بود اس آواز
کے آتے ہی جسقدر ساحر کنیزون کی صورت بنے ہوئے تھے سب نے وہان سے فرار کیا ایرج نے تعاقب کرنا
مناسب نہ جانا اس باغ کی بارہ دری مین تشریف لائے دیکھا ایک دہنہ نقب معلوم ہوتا ہو ایرج نامدار
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا اس نقب مین پھاند پڑو ایرج نامدار نام خدا لیکر اس نقب مین پھاند پڑے
تھوڑی دیر کے بعد پاؤن آشنا زمین ہوئے شاہزادے نے دیکھا کہ ایک میدان وسیع ہو سامنے ایک
منارہ معلوم ہوتا ہو اس منارے پر ایک آفتاب تابان نظر آتا ہو جیسے ہی ایرج اس میدان مین پہونچے
آفتاب کی حدت بڑھنے لگی شاہزادے کو جو زیادہ گرمی معلوم ہوئی لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اگر خدا
اپنا فضل و کرم کرے اور اس باغ مین بخیر و عافیت پہونچنا نصیب ہو تو لازم ہو کہ اسم حاشیہ لوح کو سات
بار پڑھ کے اپنے بازون پر دم کرو اور اس منارے کو زمین سے اکھاڑ کے پھینکدو جب منارہ ٹوٹ جائیگا
قلعہ بھی منہدم ہوگا اسی کی وجہ سے قلعہ تھا سحر اصلی یہی ہو ایرج نامدار نے اسم حاشیہ کو سات بار پڑھکر
اپنے بازوؤن پر دم کیا منارے کے قریب آئے منارے پر زور کیا ایک صدائے مہیب آئی منارہ زمین
سے اُکھڑا تاریکی چھا گئی آفتاب جو بالائے منارہ نظر آتا تھا چکر کھاکر زمین پر گرا اندھیرا ہوگیا صدائین
مہیب آنے لگین ایرج نامدار نے لوح چمکائی تاریکی برطرف ہوئی ایک میدان وسیع اور نظر آیا ایرج
نامدار نے دیکھا اس میدان مین ایک برج سنگی بنا ہو اسکے اندر ایک مورت پتھر کی رکھی ہو ایرج کو دیکھکر
وہ مورت گویا ہوئی کہا اے طلسم کشا اس صحرا مین تیرا کیا کام ہو کیون آیا ہو واپس جا ورنہ بہت رنج
اٹھائیگا ایرج نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ عکس لوح اسپر ڈالو یہ از خود جلجائیگا اور کچھ سامان نظر آئیگا ایرج
نامدار نے بڑھ کے اس بت پر عکس لوح ڈالا بت جلنے لگا جب سب جلکر خاک ہوگیا تو پانی برسنے لگا پہلے
دیر تک پانی برستا رہا جب باران موقوف ہوا تو آگ برسی مگر کسی چیز سے ایرج نامدار کو گزند نہ پہونچائی
جب آگ بھی اسکی موقوف ہوئی تو تاریکی چھا گئی دیر تک کچھ نظر نہ آیا ایرج نامدار لوح چمکاتے رہے عرصے کے

بعد

بعد وہ تاریکی برطرف ہوئی ایرج نے دیکھا ایک دریاے زخار ناپیدا کنار کے بیچ مین ایک کشتی پر سوار
ہون شاہزادے کو کمال حیرت ہوئی اسیوقت لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا اپنا فضل
کرے طلسم کا قلعہ فتح ہو اور کشتی سواری کو ملے تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ اپنے لشکر سے ملے اور سب کو ہمراہ لیکر
طرف مکان جہل پیکر کے روانہ ہو اور جہل پیکر کو قتل کرے ایرج نے سب یہ اپنے لشکر کیطرف جانے
کا لوح کے ذریعے سے معلوم کیا اتنے عرصے مین کشتی بھی کنارے پر پہونچی ایرج نامدار کشتی سے اُترے
اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت کاموس جادو کی بیان کیجاتی ہی

کہ یہ جو جہل پیکر سے رخصت ہو کر چلا تھوڑی دیر مین اپنے قلعے کے قریب آیا دریا کو بدستور قدیم پایا مگر
قلعے کا نشان نظر نہ آیا حیران ہو گیا اپنے سحر کے زور سے دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی کہ قلعہ منہدم ہو گیا
طلسم کشا نے قلعہ کو فتح کر لیا داراب جادو مع اوراہالیان قلعہ کے قتل ہو گیا یہ کیفیت جو کاموس
جادو کو معلوم ہوئی اسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا اپنے دلمین خیال کیا کہ اب طلسم کا بچنا محال ہی جیسا
کچھ مین نے کتاب سامری مین دیکھا ہی وہ سچ ہی طلسم کشا اصلی یہی جوان ہی یہ سوچکر وہان سے جہل پیکر کیطرف
روانہ ہوا تھوڑی دیر مین جہل پیکر کے پاس پہونچا اپنی اطلاع کرائی جہل پیکر نے اسکو اندر بلا لیا
کاموس جادو روتا پیٹتا اندر گیا جہل پیکر نے اسکو جو اس کیفیت سے دیکھا گھبرا گیا کہا ارے
کاموس جادو یہ کیا کیفیت بنائی ہی کاموس نے کہا یا خداوندا تو مین نے غرور سے بھی
توبہ کر لی ہی اور کسیکو آزار بھی نہین پہونچاتا ہون اب آپ نے مجھکو کیون برباد کیا جو زن و فرزند میرے مارے گئے
اور قلعہ طلسم کشا نے فتح کر لیا جہل پیکر نے جو قلعے کے فتح ہونیکی خبر سنی اسکے بھی ہوش اُڑ گئے مگر سب
کے سامنے اپنے اضطراب کو ظاہر نہ کیا سنکر کہا اے کاموس جادو قدرت کو اس بندۂ خاص کی خوشی
منظور ہی جو وہ چاہتا ہی قدرت اسکی خوشی کرتے ہین تو خاطر جمع رکھ قلعہ برباد نہین ہوا ہی صرف نظر مردم
سے پوشیدہ ہو گیا ہی جب قدرت اسکے دلمین نور ایمان پیدا کر دینگے تو قلعہ بھی ظاہر ہو جائیگا ابھی اگر قلعے
کو ظاہر کر دینگے تو ہمارے بندۂ خاص کو صدمۂ عظیم ہوگا اپنے دلمین کہے گا کہ مین ایک قلعہ تک فتح نہ کر سکا
ایسا نہو کہ غیرت کی وجہ سے اپنی جان دیدے کاموس نے کہا جان دیدینا اسکے قابو کی بات نہین
ہی اگر قدرت ملک الموت کو حکم نہ دینگے تو ہرگز اسکی روح قبض نہوگی جہل پیکر نے کہا یہ بات تو صحیح
ہی مگر ہمین اپنے بندۂ خاص کی خجالت گوارا نہین ابھی چندے صبر کرو جب قدرت اسکے دلمین نور ایمان
اُتار دینگے اسوقت جو جو اشیا طلسم سے غائب ہو گئی ہین اور جنپر سب کو یہ گمان ہی کہ وہ مرحلہ جات بالکل
ضائع ہو گئے ہین وہ سب ظاہر ہو جائینگے کاموس نے کہا یا خداوند آپ مجھکو بھی میرے اہل و عیال کے
پاس بھیجدیجیے جب سب اشیا طلسم ظاہر ہونگے اسیوقت مین مجھکو بھی ظاہر فرمائیے گا جہل پیکر نے کہا
جو لوگ اسکے ہاتھ سے زخمی ہو کر مر گئے ہین انکو درجۂ شہادت قدرت نے عطا فرمایا ہی اور جب مزاج
مین آئیگا انکو ظاہر کرینگے اور عمر ابد عطا فرمائینگے تو اسکے ہاتھ سے زخمی نہین ہوا ہی اسوجہ سے اس درجے
کے پانیکا مستحق نہین ہو سکتا ہی کارخانۂ قدرت مین دخل نہ دے ابھی چندے مفارقت اپنے عزیزون کی

گوارا کر کاموس نے کہا قدرت مجکو صبر عطا فرماوین تو مین گریہ وزاری نہ کرون چہل پیکر نے کہا
تو جا کر میری عبادت مین بصدق دل مصروف ہو جب رجوع قلب سے میری عبادت کریگا رنج و الم
تیرے دل سے دور ہوگا دل مسرور ہوگا کاموس نے کہا یا خداوند یہ امر ممکن نہین ہین ایسے وقت مین
کیونکر رجوع قلب آپکی عبادت کرسکتا ہون کہ صدمۂ فراق اعزا سے دل مانند ماہی بے آب مضطرب
ہے چہل پیکر تو یہ چاہتا ہی تھا کہ اسکی زبان سے کوئی کلمہ ایسا نکلے کہ جسکی وجہ سے اسپر جرم ثابت کرکے
گردن زدنی کا حکم دون جیسے ہی اسکی زبان سے یہ بات نکلی چہل پیکر نے کہا او کافر تجھے اپنے عزیز قدرت
سے زیادہ عزیز ہین اور میری عبادت سے زیادہ ہین تو کافر ہی قدرت اسکی ملک الموت کو حکم دیتے ہین
کہ وہ تیری قبض روح کریگا کاموس نے کہا او چہل پیکر آجتک مین گمراہ رہا اور تجھے خداوندی مانا
کیا میرے خداوند ساحری وجمشید ہین تو کیا چیز ہی تو جھوٹا دعوی خدائی کرتا ہو ایک غیر ساحر سے تو زور نہین
چلتا ہو اور دعوی خداوندی کرتا ہو چہل پیکر نے کہا او مکار تو کیا واہیات کہتا ہو نہین جانتا کہ مین خداوند
ہون ابھی ملک الموت کو حکم دون تو تیری قبض روح کرے اور تیرے تئین آخرت مین جہنم نصیب کرون
یہ کہکر اسنے ایک ساحر کیطرف اشارہ کیا وہ آگے بڑھا کاموس جادو نے چاہا ہوشیار ہو کر سحر کرے مگر
چہل پیکر اسکو پہلے ہی مبتلاے سحر کر چکا تھا اسکو سحر یاد نہ آیا اس ساحر نے ایک گولہ اسکی طرف پھینکا
اسکے گرنے سے ایک شعلہ نکلا کاموس جادو جلکر مر گیا اسکے بعد چہل پیکر نے اپنے ملازمین کو طلب کیا
جب سب حاضر ہوئے تو اسنے کیفیت بیان کی سب نے کہا آپ طلسم کشا کو گرفتار کرسکتے ہین ابھی اسکی
تقدیر ایسی کر دیجے کہ وہ گرفتار ہو جائے تو کیون ملازمین طلسم پریشان ہون چہل پیکر نے کہا مین خود جاؤنگا
اسکو گرفتار کرکے لاؤنگا مگر سامان سفر درست کیا جائے لشکر کو بھی اطلاع کر دو کہ سب لوگ تیار رہین
جسوقت مین حکم دون سب روانہ ہو جاوین ملازمین نے اسیوقت لشکر کے رسالدارون کو طلب کیا
سب سے کہا کہ خداوند کا حکم ہو کہ بہت جلد سامان سفر درست کرو وہی ایک روز مین براے اسیری طلسم کشا
خداوند مع لشکر گران روانہ ہونگے رسالدارنے جو یہ کیفیت سنی اسیوقت اپنے اپنے رسالون مین آئے
سب کو اس امر کی اطلاع دی اہالیان لشکر نے تیاریان کرنا شروع کین دو روز مین سب نے اسباب سفر
درست کیا رسالدارون نے وزیران چہل پیکر کو آکر اطلاع دی وزرا نے چہل پیکر سے آکر کہا یا خداوند لشکر
تیار ہو جسوقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لیچلیے چہل پیکر نے وزرا سے کہا مین آجکی شب اور
یہان قیام کرونگا کل علی الصباح یہان سے روانہ ہو جاؤنگا وزیرون نے اسکے جانے کا بھی سامان درست
کیا دوسرے روز علی الصباح چہل پیکر مع لشکر تلاش ایرج مین روانہ ہوا اور لشکر گران ہمراہ لیکر چلا کہ ذکر
اسکا بھی وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت ایرج نامدار کی عرض کیجاتی ہو

کہ شاہزادہ حسب ہدایت لوح روانہ ہوا تین چار روز کے بعد ایرج نوجوان ایک میدان مین پہونچے
شاہزادے کو وہانکی فضا پسند آئی اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ یہان خیمے استادہ کر دو ایک روز یہان قیام
کرینگے ابھی کیا تعجیل ہو اور لوگ ابھی اپنی منزلون پر بھی نہ پہونچے ہونگے اور یہان بفضل ایزدی طلسم

قریب فتح پہونچ گیا کیا عجب ہی جو ابکی بار جنگ آخری ہو سب سرداروں نے عرض کی آپ کا فرمانا بہت
صحیح ہی ابھی طلسم تک بھی کوئی نہ پہونچا ہوگا خادمون نے بارگاہین استادکردین شاہزادہ ایرج نوجوان اپنی بارگاہ
مین داخل ہوئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد استراحت سے فراغت
حاصل کرکے سب لوگ ایرج نامدار کی بارگاہ مین آئے شاہزادے نے فرمایا اگر یہان شکار ملتا ہو تو دو ایک روز
اسی شغل مین بسر کرین جو لوگ وہان کے واقف کار تھے انھون نے عرض کی اے شہریار شکار یہان کثرت سے
پایا جاتا ہی ایرج نامدار نے فرمایا کل ہم شکار کیواسطے جائینگے سب سامان درست کیا جائے ملازمین نے اسیوقت
سے اسباب شکار درست کرنا شروع کیا شب بھر شاہزادہ مجلس عیش مین جلوہ فرما رہا علی الصباح بعد فراغ نماز
وہان سے برائے شکار ایک جانب روانہ ہوا کچھ سردار بھی ہمراہ ہوئے سب لوگ شکار کھیلتے ہوئے ایک جانب
نکل گئے ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک آہو گھوڑے کے برابر ایک نخلستان سے نکلا جو کڑی بھرتا ہوا ایک
جانب چلا شاہزادے نے ہمراہیون سے کہا یہ آہو جانے نہ پائے جو اسکو گرفتار کریگا انعام پائیگا یہ کہکر
خود بھی گھوڑا بڑھایا سردار بھی چلے چارون طرف سے ہرن کو گھیر لیا ہرن ایک طرف جھکائی دیکر نکل گیا ایرج
نامدار نے گھوڑا اُس آہو کے عقب مین اٹھایا ہرن چوکڑی بھرتا ہوا چلا سردار جو ایرج نامدار کے ہمراہ
تھے سب تھک کر رہگئے مگر ایرج نامدار نے تعاقب اُس آہو کا نہ چھوڑا دور نکل گئے آہو ایک حوض کے
قریب پہونچا ایرج نامدار نے چاہا تیر لگائین مگر آہو حوض کے کنارے پہنچکر اُس حوض مین کود پڑا ایرج نامدار
بھی مع اسپ اُس حوض مین پھاندے کودتے ہی شاہزادے کی آنکھین بند ہوگئین دیر کے بعد ہوش
آیا اپنے کو ایک قصر نفیس مین پایا دیکھا گرد نازنینان مہ جبین و مہ جبینان حور تمکین جمع ہین ایک
حور خصال پری جمال سرہانے بیٹھی مروحہ جنبانی کر رہی ہی ایرج نے جو اُس نازنین کی صورت دیکھی عقل
سے سمجھے کہ یہ نازنین مقرر کسی ملک کی شاہزادی ہی مگر نازنین نے جو شاہزادے کو ہوشیار پایا اُٹھکے سلام کیا
ایرج نامدار نے جواب سلام دیکر کہا اے نازنین اپنی کیفیت سے آگاہ کر اُسنے عرض کی اے شہریار مین اپنا
کیفیت کس زبان سے بیان کرون کیونکر اپنا حال عیان کرون آپکو مین ہی نے اسقدر تکلیف دی معاف
فرمائیے گا مگر کیا کرتی مجبور تھی کہ آپ تک نہ پہونچ سکتی تھی اور سواے آپکے دوسرا یہانتک نہ آسکتا تھا ایرج
نے فرمایا تجھے جس کام کیواسطے مجھے یہان بلایا ہی بیان کر خدا چاہیگا تو مین تمھارے کام کو انجام دونگا نازنین
نے عرض کی اے شہریار مین ملک صمصام کی دختر ہون میرے باپ کو عفریت جہل پیکر نے اسیر کرلیا ہی اور
مجکو دو تین بار پیام دے چکا ہی کہ میرے تئین نکاح مین قبول کرو مین نے عذر کیا ہی دو ماہ کی مہلت لی ہی پہلے
والد نامدار سے کہا انھون نے قبول نہ کیا جہل پیکر کو غصہ آیا اُنکو اسیر کرکے میرے پاس پیام بھیجا مین نے
دو ماہ کی مہلت مانگی اُسنے قبول کی اب بہت زمانہ کم رہگیا ہی مین خیال کرتی تھی کہ اپنی جان دیدونگی مگر آپکی
تشریف آوری کی خبر سنی اور یہ بھی سنا کہ آپنے لوح طلسم حاصل کرلی ہی اور قلعہ طلسمی کو فتح کرلیا ہی اور اب
جہل پیکر کے مقابلے کیواسطے تشریف لیے جاتے ہین لہذا ایک عرض میری ہی اگر قبول فرمائیے تو عرض کرون
ایرج نے کہا مین قبول کرونگا ملکہ نے عرض کی میرے والد نامدار زندانخانہ طلسمی مین اسیر ہین آپ اُنکو
رہا کرکے کو کب کجکلاہ کو رہا فرمائیے کہ میرے والد نامدار نے میرے عقد کیواسطے اُسکو بلایا تھا جہل پیکر
نے اُسکو بھی اسیر کرلیا ہی ایرج نامدار نے فرمایا مین دونون کو بفضل خدا رہا کرسکتا ہون نازنین نے عرض

کی اگر آپ ان دونون صاحبون کو رہا کردین تو مین اپنی جان دینے سے باز آؤن ایرج نامدار نے فرمایا تم خاطر جمع رکھو مین سب کو رہا کر کے لاؤنگا تمسے ملاؤنگا یہ فرما کر لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ اے طلسم کشا زندانخانۂ طلسمی یہان سے بہت نزدیک ہے اگر آپ نہ جائینگے تو وہ لوگ آج تڑپ تڑپ کے مرجائینگے ایرج نامدار نے سب پتہ زندانخانۂ طلسمی کا دیکھا جب راہ بخوبی تمام معلوم ہو گئی تو نازنین سے کہا مین اب یہان ٹھہر نہین سکتا ہون مجھے رخصت کرو نازنین نے عرض کی اے شہریار اسقدر تعجیل کی کیا ضرورت ہے دو ایک روز یہان تشریف رکھیے آپکو بڑی زحمت ہوئی ہے بعد دو تین روز کے تشریف لیجائیے گا ایرج نامدار نے کہا اگر مین آج نجاؤنگا تو وہ لوگ تڑپ تڑپ کے مرجائینگے نہین معلوم اُنپر کیا تکلیف شدید پہونچی ہے ملکہ یہ سنکر بیتاب ہو گئی ایرج نامدار رخصت ہوئے ملکہ خود تھوڑی دور تک پہونچانیکو آئی پھر اپنی کنیزون کو ایرج نامدار کے ہمراہ کیا سب سے تاکید کردی کہ شاہزادے کو لشکر تک بحفاظت پہونچا دینا ایرج نے تھوڑی دور کے بعد اپنے ساتھ سے کنیزون کو رخصت کردیا لوح پاس موجود تھی راستہ لوح کے ذریعہ سے معلوم کر لیا تھوڑی دیر مین اپنے لشکر مین پہونچے یہان سب لوگ ایرج کے منتظر تھے جو لوگ ہمراہ ایرج شکار کیواسطے گئے تھے جب ایرج آہو کے تعاقب مین تشریف لیگئے تو اُن لوگون نے بھی شاہزادے کو تلاش کرنا شروع کیا پھر سب کو یہ خیال ہوا کہ شاید شاہزادہ لشکر کیطرف نہ تشریف لیگیا ہو یہ سوچ لشکر مین آئے تو ایرج نامدار کو لشکر مین پایا سب نے کیفیت پوچھی ایرج نامدار نے کل حال بیان کیا اور یہ بھی فرمایا کہ سامان سفر درست کرو صبح کو زندانخانۂ طلسمی کی طرف جائینگے وہان سے اسیرون کو رہا کر کے لائینگے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا شب بھر ایرج نامدار نے عیش و عشرت مین بسر کی صبح کو لشکر ہمراہ لیکر طرف زندانخانۂ طلسمی کے روانہ ہوئے وہان سے زندانخانہ بہت نزدیک تھا قریب شام ایرج نامدار زندانخانہ کی سرحد مین پہونچے عمارات وہانکی نظر آنے لگین تھوڑی دور کے بعد ایک مکان قلعے کے مانند نظر آیا جو ساحر کہ واقف کاران طلسم سے ایرج نامدار کے ہمراہ تھے اُنھون نے عرض کی اے شہریار زندانخانۂ طلسمی یہی ہے ایرج نامدار نے لشکر کو روکا سب سردار ٹھہرے بارگاہین استادہ ہوئین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے ایرج نامدار نے فرمایا کہ علی الصباح زندانخانہ کی طرف چلین کے ساحرون نے عرض کی اگر خلاف طبع مبارک نہو تو خادم کچھ عرض کرین ایرج نے فرمایا کہو ساحرون نے عرض کی ایک نامہ اگر داروغۂ زندانخانہ کے نام روانہ فرمایئے تو کیا حرج ہے یقین ہے وہ نامے کو دیکھکر آپکی اطاعت قبول کرے اور خود حاضر خدمت بابرکت ہو ایرج نامدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اسیوقت ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ ہم اس طلسم مین براے فتاحی آئے ہین بفضل ایزدی لوح طلسم حاصل کر لی ہے اور مرحلجات بھی شکست کیے ہین اگر تم زندانخانہ کے اسیرون کو رہا کردو تو ہم تمسے خبر نہون چہل پیکر کیطرف چلے جائین اور جو تمھین اس بات مین تامل ہو تو ہم دوسرا انتظام کرین جب یہ نامہ تمام ہوا تو ایرج نامدار نے ایک نامہ بر کو بلا کے دیا وہ نامہ لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد داروغۂ زندانخانہ کے پاس پہونچا داروغہ نے دیکھا ایک ساحر آتا ہے نامہ لاتا ہے اپنے ملازمین سے کہا اس ساحر کو وہین روکو اسکا مطلب دریافت کرو دیکھو کس غرض سے یہان آیا ہے کسکا نامہ لایا ہے ساحر آگے بڑھے اسکو آگے روک لیا کہا اے شخص تو کون ہے کہان سے آیا ہے نامہ دار ایرج نے نامہ دیا کہا مین ایرج نامدار فتاح طلسم کا نامہ

لایا ہون داروغہ کے پاس لیجاؤنگا اُسکو دکھا دونگا ساحرون نے کہا اُنکا حکم ہو کہ جو نامہ دار آئے میرے پاس نہ آنے پائے پہلے نامہ روانہ کرے اگر میرا جی چاہے گا تو اُس کو اپنے پاس بلاؤنگا ورنہ جواب نامہ لکھدونگا نامہ دار ایرج نے نامہ اُس ساحر کے حوالے کیا ساحر نامہ لیکر دارو غہ زندانخانہ کے پاس آیا کیفیت بیان کی کہ کوئی شخص اس طلسم مین برائے طلسم کشائی آیا ہو اُسنے ایک نامہ بھیجا ہو داروغہ نے وہ نامہ کھولا دیکھا تو ایرج نامدار نے لکھا تھا کہ تم زندانخانہ کے اسیرون کو رہا کردو یہ مضمون پڑھکے داروغہ بہت غضبناک ہوا کہا طلسم کشا اس طلسم کو کیا فتح کریگا کیا نہین جانتا کہ یہ وہ طلسم ہو جو خاص خداوند جمیل بیگ کا مسکن ہو بھلا اسکو کیونکر فتح کریگا یہ کہکر اُسنے نامہ پھاڑ ڈالا اور ساحرون سے کہا کہ جا کر نامہ دار طلسم کشا سے کہدینا کہ اپنے مالک سے ہماری طرف سے کہدے کہ جو تیرے مزاج مین آئے بازنہ آ ساحرون نے نامہ دار سے آکر یہی کہدیا نامہ دار پیچ و تاب کھا کر وہانسے واپس آیا ایرج نامدار سے آکر عرض کی کہ اُس مکار نے یہ جواب دیا ہو ایرج کو غصہ آگیا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے فرمایا انشاء اللہ تعالے کل تمام زندانخانہ کو منہدم کر دونگا دیکھون کون روک سکتا ہو اسی ذکر مین شب بسر کی علی الصباح فریضۂ سحری ادا کرکے ایرج نامدار نے اسپ صبا دم طلب فرمایا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا سب لشکر تیار تھا ایرج نامدار نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا طرف زندانخانہ طلسمی کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت داروغہ زندانخانہ کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب اُسنے نامہ ایرج نامدار کا چاک کر ڈالا اور نامہ دار کو جواب سخت دیکر رخصت کیا تو اپنے ملازمین کو بلا کر کہا مین نے اسوقت نامہ دار طلسم کشا کو اسطرحکا جواب دیکر رخصت تو کر دیا مگر خیال یہ ہو کہ صبح کو وہ لشکر لیکر ضرور آئیگا اور معرکہ پڑیگا اسکے مقابلے کا انتظام کر لینا چاہیے کیونکہ وہ شخص ایسا ویسا نہین ہو مین نے سنا ہو کہ لوح طلسمی بھی حاصل کرلی ہو اور اکثر مرحلے بھی فتح کیے ہین اُس سے مقابلہ کرنا آسان نہین ہو جبتک کوئی انتظام مناسب نہوگا اُس سے مقابلہ مین فتح پانا مشکل ہو ملازمین نے کہا کہ لشکر سحر کرکے اُس سے نہ لڑے تیغ و شمشیر سے جنگ کرے داروغہ نے کہا اُسکے ہمراہ لشکر بھی بیشمار ہوگا ملازمین نے کہا دو ایک روز جو لشکر یہان ہو طلسم کشا کو روک سکتا ہو جبتک اور لشکر بھی آجائیگا کہا تبتک لڑیگا داروغہ نے اُسیوقت اپنی فوج مین اطلاع کرائی کہ ہر شخص تیار رہے صبح کو طلسم کشا یہان آئیگا اُس سے مقابلہ کرنا ہوگا یہ اطلاع پاتے ہی سب فوج مسلح و مکمل ہو گئی رات بھر داروغہ کو خوف کے مارے نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو اپنے لشکر کو طلب کیا سب لشکر حاضر حاضر ہوکر اُسکے پاس آیا داروغہ سب کو ہمراہ لیکر اپنے مکان کے آگے بڑھا لوگون سے کہا مین جہان جہان تمھین مقرر کرون وہان وہان حفاظت کرتے رہو اگر طلسم کشا آجائے تو اُسکو روک لینا جبتک تم لوگ اُس سے مقابلہ کروگے مین خداوند کی خدمت مین ایک عرضداشت روانہ کرونگا وہانسے اور لشکر میری مدد کو آئیگا طلسم کشا سے مقابلہ کرکے اُسکو گرفتار کرلونگا ملازمین نے جواب دیا کہ ہم لوگ کیا کم ہین جو آپ اور لشکر خداوند سے طلب فرمائین خداوند بھی خیال کرینگے کہ داروغہ زندانخانہ عجب کم ہمت ہو جو طلسم کشا سے باین لشکر بیشمار مقابلہ نہ کرسکا آپ لشکر وہانسے طلب نہ کیجیے ہم لوگ اُسکو گرفتار کرلینگے داروغہ نے جواب دیا مین تم لوگون کے کہنے پر ہرگز عمل نہ کرونگا طلسم کشا مرد جرار ہو اُسکے ہمراہ لشکر بھی بیشمار

ہے اگر ایسا صاحب ہمت نہوتا تو تنہا اس طلسم مین آنیکا ارادہ نہ کرتا ہم لوگ ملازم ہین اور طلسم کشا سحر سے آگاہ
نہین محض اپنے قوت بازو پر اسکو ناز ہے اور اسی وجہ سے لشکر ہمراہ لیکر اس طلسم مین آیا اب اسنے لوح بھی حاصل
کرلی ہے اور زیادہ دعوی اسکا بڑھ گیا ہے جو اسکے مقابلے مین جائیگا اسکو ہراس نہوگا بلکہ مقابلہ کیواسطے
آمادہ ہو جائیگا ملازمین خاموش ہو رہے داروغہ زندانخانہ نے سب کو چاروں طرف تقسیم کرنا شروع کیا
ابھی سب لشکر کو روانہ کرنے سے فراغت نہ پائی تھی کہ ایک جانب سے گرد اڑی داروغہ نے کہا طلسم کشا
آگیا ہے کہکے سب کو آواز دی کہ اب کسی طرف نہ جاؤ مین اس سے مقابلہ کرونگا سب لوگ واپس آئے اسکے
صف جا کر قاعدے سے سب کو استادہ کیا اتنے مین دامن گرد شگافتہ ہوا دیکھا ایک جوان صاحب شوکت
و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے اسپ صبا رفتار پر سوار رہواروی کرتا ہوا چلا آتا ہے گلے مین لوح
مانند آفتاب درخشان زیب جسم جامہ سلیمانی داروغہ جاہ و حشم دیکھکر دنگ ہو گیا اپنے ملازمین سے کہا
اس جوان کے چہرے سے آثار جلالت نمایان ہین دیکھو کس شان و شوکت سے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا
آتا ہے لشکر بھی کسقدر ساتھ ہے بھلا تم لوگ اسکو روک سکوگے سر میدان روک سکوگے سب نے از راہ
غرور جواب دیا کہ اسکی کیا حقیقت ہے جو ہم اسے نہ روک لین داروغہ نے کہا مین تمہاری بات کا اعتبار
نہین کرتا اور ایسے کلمات زبان سے نہ نکالو تم نہین جانتے ہو کہ غرور خداوند کو بہت ناپسند ہے ایسا نہو انجام
کار خفت اٹھانا پڑے اور تم سب لوگون کے ساتھ مین بھی تباہ ہون ملازمین نے کہا آپکے خیالات ایسے ہی
قسم کے رہتے ہین ہم لوگ آجتک کسی سے دبے نہین کوئی ہمپر غالب نہین آسکا جو بات اصلی ہے وہ بیان کرتے
ہین اگر کوئی دعوے دروغ کرین تو ہمین خوف ہو کہ خداوند کو غرور ناپسند ہے داروغہ زندانخانہ یہ باتین
کر رہا تھا کہ ایرج نامدار قریب پہونچے شاہزادے سے واقف کار لوگون نے عرض کی کہ اے شہریار یہ ساحر
جو آپکے سامنے تخت پر بیٹھا ہے یہی داروغہ زندانخانہ طلسم ہے اور اسقدر لوگ اسکے یہان ملازم ہین سب
کو اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے آپ سے مقابلہ کریگا ایرج نامدار نے کہا خدا مالک ہے یہ کیا کر سکتا ہے یہ فرماتے
ہوئے آگے بڑھے داروغہ زندانخانہ نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ بڑھ کے اس جوان کو روک لو ملازمین
داروغہ آگے بڑھے ایرج نامدار نے جو سب کو آتے ہوئے دیکھا تلوار میان سے لی لشکر اسلام
کے جوان بھی اپنے اپنے گھوڑون پر سنبھلے سب نے تلوارین میان سے لین ملازمین داروغہ آگر گرے
تلوار چلنے لگی داروغہ زندانخانہ نے اسیوقت ایک نامہ لکھا اور ایک ساحر کو بلا کے نامہ دیا کہ یہ نامہ
خداوندکی خدمت مین پہونچانا اور جو کیفیت دیکھ رہا ہے بیان کر دینا اور اسیوقت اس نامے کا جواب لیکر
آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا یہان ایرج نامدار نے تھوڑی ہی دیر مین تمام لشکر کو پسپا کر دیا آخرکار فوج تاب
مقابلہ نہ لاسکی فرار پر قرار کیا داروغہ کو ایرج نے گرفتار کیا اور سب فوج بھاگ گئی دن آخر تھا تھوڑی دیر
مین شام ہوگئی لشکر ایرج نامدار بفتح و فیروزی اپنی بارگاہون کی طرف پلٹا سب لوگ اپنی اپنی
بارگاہون مین گئے ایرج نامدار بھی بارگاہ مین داخل ہوئے داروغہ زندانخانہ کو طلب کیا ملازمین
ایرج داروغہ کو زنجیر آہنین مین اسیر کیے ہوئے روبرو لائے ایرج نامدار نے فرمایا
شناخت مین خدائے واحد و یکتا کے کیا کہتا ہے داروغہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر انکار
کرتا ہون تو جان جاتی ہے اور اطاعت اس شیر بیشہ جرات کی اختیار کرنا اچھا بھی ہے کیونکہ یہ قدر دان

ہے

ہی اور مذہب بھی اسی کا سچا ہی یہ سوچ کے عرض کی اے شہریار مین بسر و چشم آپکی غلامی قبول کرتا ہون مجھے
کلمہ تعلیم فرمائیے ایرج نامدار نے اسیوقت کلمہ تعلیم فرمایا داروغہ مسلمان ہوا صاحب ایمان ہوا ایرج کے
قدمون پر گرا ایرج نامدار نے سر چھاتی سے لگایا بارگاہ مین بیٹھنے کا اشارہ کیا داروغہ سلام کرکے ایک جگہ بیٹھا ہاتھ
باندھ کے ایرج سے عرض کی اے شہریار اب یہان تشریف رکھنا کیا ضرور ہی تھوڑی دور تکلیف فرمائیے
میری عزت بڑھائیے غلام کا غریب خانہ حاضر ہی وہان تشریف لے چلیے ایرج نامدار نے فرمایا شب کا وقت ہی اور
رات بھی تھوڑی باقی ہی بہتر یہ ہی کہ اتنی شب بھی یہین بسر کرین صبح کو وہان چلین گے زندانخانے کی بھی سیر
کرینگے داروغہ نے ایرج کی مرضی نہ پائی خاموش ہو رہا وہ شب سب سردارون نے ایرج کی بارگاہ مین بیٹھکر
بسر کی رات بھر جلسۂ عیش و نشاط گرم رہا جب صحبت انجم برخاست ہوئی اور سلطان ماہ نے عزم دیار مغرب
کا کیا اور بادشاہ زرین پوش فلک نے ظلمت کدۂ عالم کو منور فرمایا ایرج نامدار نے فریضۂ سحری
ادا کیا تمام سردار بھی نماز سے فارغ ہوکر مسلح و مکمل ہوئے داروغہ زندانخانہ ایرج نامدار کی خدمت مین
حاضر ہوا عرض کی اے شہریار اب تشریف لے چلیے لشکر تیار ہی ایرج نامدار بارگاہ سے باہر تشریف لائے اسپ
صبا رفتار در بارگاہ پر حاضر تھا ایرج نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا داروغہ زندانخانے
کے ہمراہ روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت چہل پیکر کی تحریر کیجاتی ہی

کہ جب یہ لشکر ہمراہ لیکر چلا کوچ و مقام کرتا ہوا تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچا فوج کو روکا کہا مین آج شب بھر
یہین رہونگا اس صحرا کی فضا مجکو بہت پسند آئی ہی صبح کو یہان سے روانہ ہونگا سب لشکر وہین اترا اسکے
واسطے ایک بارگاہ زربفتی استادہ ہوئی گرد چار ہزار دران آتش فشان نگہبانی مین مصروف ہوئے اسنے خود
سحر کیا کہ گرد بارگاہ کے آتش مشتعل ہوگئی اور سب لوگ بھی اسکی بارگاہ کی حفاظت کرنے لگے چہل پیکر اپنی
بارگاہ مین جاکے بیٹھا اور جملہ مصاحبین بھی اسکے پاس گئے شراب کا دور چلنے لگا دربارگاہ پر چند ساحر برہنہ
تلوارین ہاتھون مین لیکر حربہاے سحر سے درست ہوکر بیٹھے تھے انھون نے دیکھا کہ ایک ساحر بزور سحر آسمان
پر اڑتا ہوا جاتا ہی ان لوگون نے دستک دی اسکے کان مین آواز گئی ساحر سمجھا یہان بھی کوئی لشکر ساحرون
کا ٹھہرا ہی مجکو طلب کرتا ہی یہ سوچ کے زمین پر آیا دیکھا کہ چہل پیکر کی بارگاہ استادہ ہی خوش ہوگیا دربانون
نے کہا اے افروز جادو اسوقت تم کہان جاتے ہو افروز نے کہا مین خداوند کے پاس نامہ لایا ہون مجکو
داروغہ زندانخانہ نے بھیجا ہی وہان طلسم کشا نے جاکر آفت برپا کردی ہی لشکر زندانخانہ بڑی مصیبت مین
مبتلا ہے داروغہ صاحب نے یہ ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین بھیجا ہی دربانون نے کہا کہ تم یہین ٹھہرو ہم جاکر
تمھاری اطلاع کرتے ہین جیسا کچھ خداوند کا حکم ہوگا وہ کیا جائیگا افروز جادو وہین ٹھہرا دربانون نے
چوبدار کو بلایا کہا داروغہ زندانخانہ نے ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین بھیجا ہی جاکر عرض کر دو چوبدار اندر
بارگاہ کے گئے یہان چہل پیکر مصروف میخواری تھا چوبدار نے کہا یا خداوند داروغہ زندانخانہ طلسم نے
ایک عرضی آپکی خدمت مین بھیجی ہی افروز جادو لیکر آیا ہی کچھ زبانی بھی عرض کریگا چہل پیکر نے کہا بلا لو چوبدار
باہر آیا افروز جادو کو اپنے ہمراہ لیگیا افروز جادو نے چہل پیکر کو از راہ سیہ قلبی سجدہ کیا اور نامہ دیا

جہل بیگ نے نامہ کھولا پڑھا تو اُسمین لکھا تھا کہ یا خداوند طلسم کشا لشکر گران ہمراہ لیکر آیا ہو ہین اُس سے
مقابلہ کر سکونگا اُسکے پاس لوح طلسم بھی موجود ہو اگر آپ اسوقت کچھ مدد فرماوین اور اسکی تقدیر برسی کردین کہ مین
اُسکو گرفتار کر لون تو اچھی بات ہو اور اگر آپ کچھ خیال نہ فرماوینگے تو مین طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہو جاؤنگا جب
جہل بیگ نامہ پڑھ چکا تو افروز جادو کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ ہم خود اُسکی مدد کو چلتے ہین افروز نے کہا یا
خداوند مجھسے داروغہ صاحب نے کہا ہو کہ خداوند کو میری طرف سے سجدہ کرنا اور عرض کر دینا کہ اب یہان
نوبت بجان ہو اگر آپ مدد فرمانے مین عرصہ لگاوینگے تو غضب ہو جائیگا اور جو کیفیت وہان دیکھی تھی وہ سب
بیان کی جہل بیگ نے کہا اے افروز جادو تم خاطر جمع رکھا اور اسی وقت جا کر داروغہ سے کہدو کہ تم بھی
خاطر جمع رکھو صبح کو خداوند خود تشریف لاوینگے اور تمھاری مدد فرماوینگے افروز جادو کو اُسی وقت روانہ کیا افروز جادو
چلا اسکو تو راستے مین دو روز صرف ہو گئے تھے اپنے تئین بہت جلد زندانخانہ طلسمی کیطرف پہونچایا یہان آکر
عجب کیفیت دیکھی کہ مکان داروغہ زندانخانہ پر روشنی ہو رہی ہو ہجوم عام ہو تمام بستی مین خوشی پھیلی
ہوئی ہو ہر ایک مصروف عیش و نشاط ہو افروز جادو یہ سمجھا کہ شاید طلسم کشا کو داروغہ صاحب نے اسیر کر لیا
ہو یہ سوچ کے خوشی خوشی داروغہ کے مکان مین آیا یہان آکر دیکھا کہ شاہزادہ ایرج نامدار مسند زرتار
پر جلوہ فرما ہین اور سب سردار بھی باادب سامنے شاہزادے کے دست بستہ حاضر ہین داروغہ صاحب دست بستہ
کھڑے ہین ایرج نامدار کی خدمت مین حاضر ہین افروز جادو یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گیا داروغہ کو اشارے
سے الگ بلایا کہا خداوند نے ارشاد کیا ہو کہ ہم کل تمھاری مدد کو پہونچ جاوینگے خاطر جمع رکھنا داروغہ نے
کہا اے افروز جادو اُس مکار پر لعنت کرو اور اطاعت آقاے نامدار کی قبول کرکے مذہب حق اختیار
کرو دنیا و عقبیٰ مین انجام بخیر ہو افروز جادو نے کہا مین ہرگز مسلمان نہونگا جو میرے جد و آبا کا مذہب ہو
اُسکو ترک نہ کرونگا اور آپ سے بھی یہ بات بہت دور تھی کہ خوف جان سے مذہب تبدیل کردیا اگر جان جاتی
کچھ مضائقہ نہ تھا ایمان تو باقی رہتا داروغہ کو اسکا کہنا بہت برا معلوم ہوا کہا اے افروز جادو تو سیاہ قلب ہے
اور تیرا انجام بہت برا ہوگا افروز نے کہا اے داروغہ خداوند جہل بیگ میری مدد کرینگے اور تجھے جہنم مین بھیجین گے
داروغہ نے خنجر اُسکے سینے پر مارا کہ شکم تک اتر آیا افروز جادو مرکے گرا تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام من افروز
جادو بود داروغہ نے ملازمین سے کہا لاشہ افروز جادو کا پھینکدو ملازمین نے لاشہ اسکا پھینک دیا داروغہ
پھر خدمت ایرج نامدار مین حاضر ہوا ایرج نے فرمایا داروغہ صاحب کہان تشریف لیگئے تھے اسنے عرض کی
اے شہریار مین نے ایک نامہ جہل بیگ کے پاس بھیجا تھا اُسکے جواب مین اسنے کہلا بھیجا تھا کہ مین خود کل
آؤنگا اور لشکر گران بھی ہمراہ لاؤنگا مین نے اپنے نامہ دار سے کہا اگر وہ مکار یہان آئیگا تو ذلت اُٹھائیگا
قتل ہوگا یا ایمان لاکر رتبہ اعلیٰ پائیگا اُسنے از راہ سیہ قلبی مجھسے ایسی باتین کین کہ مجھے غصہ آیا اُسکو قتل کیا مگر
کل جہل بیگ یہان لشکر گران لیکر آئیگا اُس سے مقابلہ کرنا ہوگا ایرج نامدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہو اگر وہ
یہان آئیگا تو جو مناسب وقت ہوگا اُسکے حق مین کیا جائیگا مگر لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ ہوشیار
ہو جائین داروغہ نے اُسیوقت سرداران لشکر اسلام کو طلب کیا سب سے خبر آمد جہل بیگ بیان کردی
اور یہ بھی کہدیا کہ آپ لوگ ہوشیار رہین نہین معلوم وہ مکار کس وقت آئے اور کیا انتظام کرے سب نے جوابدیا
کہ ہمارے آقا کا اقبال اوج پر ہو وہ مکار کیا کر سکتا ہو یہ کہکر سب رخصت ہوکے لشکر مین آکر سب لشکریون

کو اطلاع دی کہ ہوشیار رہو اور سلاح جنگ کی درستی کرلو سب لوگ درستی سلاح مین مصروف ہوئے یہان
ایرج نوجوان نے بھی اپنے خاص خاص سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگ بھی اسکا انتظام کرین سب نے
عرض کی اے آقاے نامدار ہمین ضرورت انتظام نہین ہے سب لوگ تیار ہین شب بھر ایرج نامدار مصروف
عیش رہے صبح کو بعد اداے نماز صبح باہر تشریف لائے اپنے لشکر کی طرف گئے سب نے سلام کیا ایرج
نامدار ایک ایک رسالدار کی بارگاہ مین تشریف لیگئے دیکھا سب لوگ درستی سلاح مین مصروف ہین سب کی
کیفیت دیکھکر داروغہ کو مع اپنے سرداران نامی کے ہمراہ لیا اور زندانخانے کیطرف روانہ ہوئے داروغہ نے عرض
کی اگر حکم فرمائیے تو مین جاکر زندانخانہ کے حجرون کو کھولدون اور تہ خانون کو جو ایک مدت سے بند ہین
اور تاریک رہتے ہین اُنکے دروازے کھولکر روشنی پہونچاؤن قیدیون کو آپکی تشریف آوری کی اطلاع
دون کہ سب کو خوشی حاصل ہو ایرج نامدار نے فرمایا بہت اچھی بات ہے تم جاکر سب انتظام درست
کرو اور اسیران کہنہ کو جاکر یہ خوشی سناؤ کہ خدا نے تمھارے حال پر رحم کیا اور زمانہ تمھاری رہائی کا بہت
نزدیک آگیا داروغہ آگے بڑھا زندانخانے مین آیا سب دروازے کھولدیے ایک ایک قیدی کے
پاس جاکر مژدہ رہائی سنایا سب اس خبر فرحت اثر کے سننے سے خوش ہوئے داروغہ نے تہ خانے کھولے
بہت سے قیدی ایسے تھے کہ جنھون نے ایک مدت سے آفتاب کو نہ دیکھا تھا اسی خانۂ تنگ و تاریک
مین بسر کرتے تھے داروغہ ایک وقت اپنے ملازمین کو ہمراہ لیکر جاتا تھا سب کو کھانا پہونچاتا تھا بڑی مصیبت
مین سب کی بسر ہوتی تھی زندگی سے عاجز تھے داروغہ سے جو رہائی کا مژدہ سنا تن بیجان مین جان آگئی سب
منتظر ہوئے کہ اتنے مین دروازۂ زندانخانہ پر شور ہوا آواز بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آئی سب اسیرون نے
چاہا استقبال کو جائین مگر قید مین مبتلا تھے اٹھ نہ سکے داروغہ نے اُنکے ارادے دیکھکر کہا صبر کرو ہم تمھین رہا
کردیتے مگر مجبور ہین کہ آقاے نامدار جبتک نہ آئین اور تمھین اپنے ہاتھ سے رہا نہ کرین تب تک تمھاری
رہائی ممکن نہین ہے کیونکہ تمپر جہیل پیکر کا سحر ہے اور اس سحر کو ہم اُتار نہین سکتا جب آقاے نامدار
تشریف لائینگے تو اُنکے عکس لباس سے تمھاری قید کٹ کے گر پڑیگی رہائی پاؤگے یہ ذکر تھا کہ سب نے
دیکھا ایرج نوجوان بصد شوکت و شان تشریف لاتے ہین سرداران نامی بھی سب کے سب ہمراہ ہین صورت
دیکھکر اسیران زندان شیداے جمال بیمثال ہوگئے ایرج نامدار کو جو داروغہ نے دیکھا شان و شوکت دیکھکر
بہت خوش ہوا دوڑ کے قدمون کو بوسہ دیا ایرج نامدار کو زندان کے ہر حجرے مین لیگیا ایرج نے پہلے کوکب
کجکلاہ کو رہا کیا اور اُس نازنین کا پیام دیا جسنے ایرج نامدار کو آہو کے ذریعے سے بلایا تھا کوکب کجکلاہ ایرج
نامدار کے قدمون پر گر پڑا ایرج نے اسکو مسلمان کیا پھر اُس نازنین کے باپ کو رہا کیا وہ بھی مسلمان
ہوا اسی طور سے بہت سے اسیرون کو رہا کیا سب نے اسلام قبول کیا دن بھر ایرج نامدار رہائی اسیران
مین مصروف رہے جب دن بہت کم باقی رہا تو زندانخانہ سے باہر تشریف لائے سب اسیر بھی ہمراہ ہوئے
ایرج نامدار کچھ دور زندانخانے سے آگے بڑھے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی شاہزادہ اپنے
سردارون کیطرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے جہیل پیکر اپنا لشکر لیکر آ پہونچا سب نے عرض کی
ہم لوگ بھی ایسا ہی خیال کرتے ہین یہ ذکر تھا کہ داروغۂ زندانخانہ حاضر خدمت ہوا دعاے دولت دیکر
عرض کی اے شہریار جہیل پیکر کی آمد ہے ایرج نے فرمایا مین پیشتر خیال کرچکا ہون داروغہ نے عرض کی کیفیت قابل دید

ہو ضرور ملاحظہ فرمایئے اس مکار نے کیا کیا سامان اپنی سواری کیواسطے مقرر کیا ہو ایرج نامدار نے فرمایا
مین ضرور دیکھونگا داروغہ نے عرض کی آپ میرے غریب خانہ کے کوٹھے پر چل کے تشریف رکھین اور کیفیت
دیکھین ایرج نامدار داروغہ کے مکان پر تشریف لائے کوٹھے پر جا کے تماشائے لشکر چہل پیکر کا دیکھنے لگے پہلے
کچھ ساحران غدار سامری و جمشید کو پکارتے گھنٹے و ناقوس بجاتے ہوئے آئے اُنکے بعد کچھ ساحر چہل پیکر
کا نام لیتے ہوئے سیاہ جھنڈے ہاتھون مین لیے ہوئے ناریل و ترنج اُچھالتے آپس مین سحر آزمائی
کرتے ہوئے نکل گئے اُنکے بعد بہت سے اژدران آتش فشان منھ سے قلابہ ہائے آتشین چھوڑتے
ہوئے نکل گئے ایرج نوجوان نے داروغہ سے پوچھا کہ یہ اژدر اسکے ہمراہ کیون رہتے ہین داروغہ
نے عرض کی اژدرون کی صورت مین ساحر ہین صرف چہل پیکر کو اپنی سواری کا تجمل دکھانا منظور
ہو یہ ذکر تھا کہ ایرج نے دیکھا کہ شیران ببر قریب دو ہزار کے اُچھل کود کرتے ہوئے آتے ہین جب
شیر بھی نکل گئے تو کرگدن مست جھومتے ہوئے پیدا ہوئے یہ بھی نکل گئے اسکے بعد کچھ فیلان کوہ پیکر
جھومتے ہوئے آئے یہ سب بھی نکل گئے پھر ایک لشکر پہلوانون کا دکھائی دیا ایرج نامدار نے دیکھا
ایک ایک پہلوان غیرت سام و نریمان کوہ پیکر گرز ہاتھون میں لیے ہوئے قریب ایک لاکھ کے چہل پیکر کا
نام لیتے ہوئے نکل گئے ایرج نامدار نے داروغہ سے فرمایا یہ لوگ ساحر ہین یا غیر ساحر ہین داروغہ نے عرض
کی یہ سب ساحران مکار ہین انکی صورت اصلی یہ نہین ہو محض زینت سواری کیواسطے ان لوگون نے اپنی صورتین
ایسی بنائی ہین جب پہلوان بھی نکل گئے تو ایرج نامدار نے دیکھا ساحران غدار عجیب و غریب
صورتون سے آگے بڑھتے ہوئے چلے آتے ہین کسی کا سر ہاتھی کا اور سارا جسم انسان کا کسی
کا جسم مانند اسپ اور سر انسان کا کوئی شیر کی صورت کسیکی سور کی شباہت کوئی چار ہاتھ رکھتا ہو کسی کے دس
ہین اسی طور سے سب کی شکلین مختلف مگر عجیب و غریب ایرج کو ہنسی آئی جب یہ لوگ بھی گذر گئے
لشکر ساحرون کا نمودار ہوا بڑی دیر تک لشکر آتا رہا جب ختم ہوا تو لغیر ساحرون کی فوج آنا شروع
ہوئی عرصہ کے بعد وہ فوج بھی گذر گئی پھر ساحرون کا لشکر نکلنا شروع ہوا مگر ساحران مہیب صورت بلند
قامت ہر ایک کے منھ سے شعلہ ہائے آتش نکلتے ہوئے سب چہل پیکر کا نام لیتے ہوئے اُسطرف
سے گذرے اُنکے بعد ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک ٹکڑہ ابر گلنار آتا ہو ترشح ہو رہا ہو وہ ٹکڑہ ابر آگے
آگے نکل گیا اُسکے بعد چند ساحر ترسول آہنی نقرئی طلائی لیے ہوئے اُنکے پھریرے کھلے ہوئے پشت
پر تعریف چہل پیکر مکار کی لکھی گھنٹے و ناقوس بجاتے ہوئے اُس طرف سے گذرے اُنکے بعد نازنینان
مہ جبین گلیاشی کرتی آپسمین دل لگی مذاق اشارات و کنایات کرتی ہوئی آتی ہین عقب مین اُن مہ جبینون
کے دس فیلان مست مگر بہت اونچے دسون ہاتھیون پر ایک تختہ رکھا ہوا اُسپر ایک بارگاہ زربفتی
کھچی ہوئی پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے اُسکے اندر چار ساحر دست بستہ استادہ ہین ایک ساحر
سیہ فام لاغر اندام ایک تاج بیش قیمت سر پر رکھے ہوئے معلق بارگاہ کے اندر نظر آتا ہو سب اسباب
بھی معلق ہو دو ساحر اُسکے عقب پر چنور برداری کر رہے ہین ایرج نامدار نے داروغہ سے کہا چہل پیکر
اسی کا نام ہو داروغہ نے عرض کی اے شہریار یہ چہل پیکر نہین ہو چہل پیکر ابھی بہت دور ہو یہ وزیر ہو مگر
رتبہ اسکا سب سے کم ہو اسکے بعد اور تین وزیر آئینگے اور ہر ایک کی سواری کے آگے اسیقدر مجمع ہوگا جسقدر

آپ ملاحظہ فرما چکے ہین ایرج نامدار نے کہا اسنے سحر سے بہت سی چیزین بنائی ہین اور لشکر بھی بہت جمع کیا ہی داروغہ نے عرض کی اسکے یہان اسقدر لشکر ہی کہ جو اس طلسم مین نہین آسکتا اور کل کو اسنے نہین بلایا ہی اگر سب لوگ یہان آجاتے تو جگہ نہ ملتی نصف لشکر اسنے جمع کیا ہی ایرج نامدار یہ باتین کر رہے تھے کہ وہ سواری نکل گئی اور دوسرے وزیر کی سواری کا جلوس نکلنا شروع ہوا عرصہ تک وہ جلوس بھی نکلا کیا پھر وزیر کی سواری اسیطرح سے آئی جسطرح عرض کیا گیا ہی اسیطرح چارون وزیر نکل گئے اُنکے بعد ایک ہنگامہ برپا ہوا ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک عفریت کریہ منظر قوی الجثہ اژدر آتش فشان پر سوار سر پہ ابر سیاہ چارو نطرف بجلین گرتی ہوئی ساحر قدم قدم پر سجدہ کرتے چلے آتے ہین داروغہ نے بڑھکے عرض کی ای شہریار جہل پیکر اسی مکار کا نام ہی مالک طلسم یہی بدانجام ہے ایرج بغور اُسکی طرف دیکھا کیے جب اژدر آتش قریب بام پہونچا تو سر اوسکا بام سے بھی زیادہ اونچا تھا ایرج نامدار بام پر جلوہ فرما تھے اسکی نگاہ جو پڑی چاہا ہاتھ بڑھاکے ایرج کو اُٹھالون شاہزادے نے تلوار میان سے نکالی اُسنے ہاتھ بڑھایا ایرج نے وار تلوار کا کیا کہ ہاتھ اُسکا کٹکر گر پڑا جہل پیکر کو غصہ آیا دوسرا ہاتھ بڑھایا ایرج نامدار نے اُس ہاتھ پر بھی تلوار لگائی کہ وہ ہاتھ بھی کٹ کے گرا اب تو جہل پیکر کے ہوش اُڑگئے ایک چیخ ماری کہ سب ساحر ٹھہر گئے جو رسالے آگے بڑھ گئے تھے سب پلٹے جہل پیکر کو اس کیفیت مین دیکھا سب نے چاہا مکان کو سحر کرکے زمین سے اُکھاڑ ڈالین مگر ایرج نامدار بالاخانے پر تشریف رکھتے تھے اور لوح موجود تھی کسی سے مکان نہ گرایا گیا ایرج نامدار تلوار لیے ہوئے کوٹھے پر کھڑے رہے ساحر سب انتظام کرتے رہے جب جہل پیکر نے دیکھا کہ اس جوان سے سر بر نہونگا چاہا بھاگ کے اسوقت نکل جاؤن یہ سوچکے تاکہ غرق زمین ہو ایرج نامدار نے اسکی گردن پر تلوار کا وار کیا کہ سر جہل پیکر کا کٹکر زمین پر گرا تاریکی چھاگئی ہوا سے تند چلنے لگی درخت جڑون سے اکھڑنے لگے آوازین مہیب آنے لگین سنگ باری برف باری ہونے لگی عمارتین طلسم کی منہدم ہونے لگین ایک روز کامل یہی کیفیت رہی دوسرے روز وہ تاریکی دفع ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا بہت سے ساحر مرے پڑے ہین بہت سے ساحر رو رہے ہین ایرج بالاخانے سے اُترے اپنے لشکریون سے آکے ملے سب نے مبارکباد دی ایرج نے کہا خدا نے اپنا فضل شامل حال کیا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایرج نامدار نے دیکھا سامنے سے لشکر ساحران وغیر ساحران تلوارین کھینچے ہوئے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے آتے ہین شاہزادے نے اپنے سردارون سے کہا کہ اب جہل پیکر کے ہمراہیون کو ہوش آیا بعزم جنگ اسطرف آتے ہین سرداران اسلام بھی مسلح موجود تھے اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہوکے مقابلہ کرنے پر موجود آمادہ ہوگئے لشکر جہل پیکر کے لوگ آپڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی جہل پیکر کا لشکر بہت تھا مگر اہل اسلام شیرانہ و نہنگانہ وغا کرنے لگے دو روز تک معرکہ کارزار گرم رہا تیسرے روز لشکر جہل پیکر مقابلے کی تاب نلایا سب مجبور ہوئے اپنی جگہ پر خیال کیا کہ اگر فرار ہوتے ہین تو یہ لوگ نہ چھوڑینگے گھیر کے مارینگے بہتر اسی مین ہی کہ طلسم کشا کی اطاعت قبول کرین اور جہل پیکر کی پرستش سے ہاتھ اُٹھائین یہ سوچ کے جو اعلیٰ درجہ کے سردار تھے سب نے اُنسے اپنی اپنی رائے ظاہر کی اُن لوگون نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی مناسب ہی جب ہر ایک متفق الرائے ہوگیا تو ساحرون نے چادرین ہلانا شروع کین ایرج نامدار نے ہاتھ روک لیا سپاہ اسلام بھی ٹھہری سب ساحر اپنے اپنے ہاتھ رومال سے باندھ کے ایرج کی خدمت مین حاضر

ہوئے ایرج نامدار نے سب کی خطائین معاف کین ساحر کلمہ پڑھ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہو گئے ایرج نامدار بفتح و فیروزی اپنی فوج کو ہمراہ لیکر دار و غہ زندانخانہ کے مکان کیطرف واپس آئے داروغہ نے نذر دی ایرج نامدار کو کمال مسرت حاصل ہوئی اور ملازمین بھی حاضر ہوئے سب نے نذرین گذرانین ایرج نامدار نے سب کو خلعت و انعام سے سرفراز کیا آٹھ دنتک وہان جلسہ رہا نوین روز شاہزادہ طرف خزانۂ طلسم کے روانہ ہوا خزانہ طلسم وہان سے دو روز کی راہ پر تھا ایرج دوسرے روز بیت السلطنت مین داخل ہوا یہان جو جو بت رکھے تھے اُن سب کو توڑ ڈالا ایک روز جہل پیکر کی تختگاہ مین قیام کیا دوسرے روز خزانۂ طلسمی مین تشریف لائے مال و اسباب بیشمار ہاتھ آیا ایرج نامدار نے پھر سب ملازمین کو خلعت و انعام سے سرفراز فرمایا اور کوکب کجکلاہ کو بلا کے اُس طلسم کا حاکم مقرر کیا ملکہ سحاب جسنے ایرج نامدار کو ایک آہو کے ذریعے سے دھوکا دیکر اپنے یہان بلایا تھا اُسکا عقد کوکب کجکلاہ کے ساتھ کیا کوکب بہت خوش ہوا دس دن تک وہان جشن رہا گیارھوین روز ایرج نامدار نے چلنے کا ارادہ کیا کوکب نے عرض کی اے شہریار مجکو بھی ہمراہ رکاب رکھیے مگر ایرج نامدار نے قبول نہ فرمایا اور لشکر گران ہمراہ لیکر اُسی روز طلسم جہل پیکر سے صاحبقران ثانی کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائے گا

داستان جلالت عنوان شاہزادۂ آصف انجم طلعت کا طلسم بیت الجمال مین تشریف لیجانا اور خبردار ہونا ملکہ اختر جمال جادو بادشاہ طلسم کو خبر آمد طلسم کشا ہو پہنچانا اور اُسکا ملکہ مخمور چشم جادو کو برائے گرفتاری شاہزادہ روانہ کرنا اور مخمور جادو کا شاہزادے سے زیر ہو کر اطاعت اسلام قبول کرنا اور ملکہ اختر جمال کا شبیہ طلسم کشا منگانا تصویر دیکھکر شیدائے جمال بے مثال ہونا اور لوح مجبوری دیکر شاہزادے کے ہمراہ طرف لشکر صاحبقران کے کوچ کرنا باقی حالات متعلقہ

داستان ہذا مخمسہ عوض ساقی نامہ

رہی ہے برق عالم سوز آہ آتشین برسون
اٹھا طوفان چشم تر سے میرے گھر مین برسون
مری فریاد سے گھبرا گئے ہین دو دن نشین برسون
ہلے کیونکر نہ تیری رہگذر کی سرزمین برسون
کہ نالون سے مرے کانپا کیا عرش برین برسون

بسر کی عمر جسنے رات دن عیش مخلد مین
گذرتی تھی پری زادون کی بھی جسکی خوشامد مین
وہ عاشق ہے اسطرح سے مبتلا ہو لیج لحد مین
بھلا کیا خاک سوئے چین سے وہ کنج مرقد مین
رہا ہو جسکے سر کا تکیہ دوش نازنین برسون

ملا ہا نور ہی تو رنگ ہے تجھ مین تجلی کا
یہ ہے تصویر کی خوبی کہ سایہ ہو بہت اچھا
مصور خود ہی محو حسن کیونکر بن سکے سایا
تری صورت کا نقشہ جب کبھی کھینچ جائیگا پورا
تو صنعت پر کریگا ناز صورت آفرین برسون

وفور ضعف سے ہے عرض مطلب مین زبان قاصر
اشارون سے مجھے کرنا پڑا احوال دل ظاہر
مزہ اس تیر آخر کا اٹھائیگا وہی کافر
عجب حسرت سے دیکھا ہے سوئے جانان دم آخر
رہیگی یاد اسکو بھی نگاہ واپسین برسون

کسی مہجور کو معشوق کی فرقت کا رونا ہے
کسیکو آبرو کا رنج ہے عزت کا رونا ہے
تجھے تقدیر کا رونا مجھے قسمت کا رونا ہے
نہ ہنسنے میرے رونے پر یہ وہ آفت کا رونا ہے
کہ جسکو دیکھکر رویا کیے روح الامین برسون

چھپایا راز دل کس طرح ہمنے محبت مین | مگر کیا کیجیے پیدا تھا ہین اپنی قسمت مین | یہی تھا ایک سوالی کا پڑا اس مصیبت مین | اگر ہین دو جہان ہاتھون نے اسکی جوش وحشت مین

رہی تھی دیدۂ خونبار پر جو آستین برسون

پتہ میرا کہین بھی بصورت عنقا نہ پائینگے | اگر ڈھونڈینگے لاکھ میری جستجو اصلا نہ پائینگے | نہ پائینگے نہ پائینگے مجھے جا شانہ پائینگے | کیا عشق کرنے بے نشان ایسا نہ پائینگے

عدم مین بھی اگر ڈھونڈھینگے مجکو تمکین برسون

جراحت وہ جراحت ہی کہ جو ہو تازہ و گلگون | لہو جاری ہو اسسے بھی رنگ دے پہ پر خون | پھرون تلوار کا دم اور قاتل کو دعا دین | رفاقت لذت زخم جگر تیری ہین جبا بون

کہ مرقد مین بھی میرے منھ سے نکلی آفرین برسون

محرران فسانہ ہاے شجاعت و جلالت حال شوکت مآل شاہزادہ آصف انجم طلعت یون تحریر فرماتے ہین شعر دا تقان فسانہ ہاے غریب + می نگارند داستان عجیب + ناظرین والا مقام و سامعین ذوالاحتشام کو یاد ہوگا کہ کمترین سابق مین عرض کرچکا تھا کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت صاحبقران ثانی سے رخصت ہوکر جانب طلسم بیت الجمال روانہ ہوئے تھے جب شاہزادہ تین روز تک گرم رہروی رہا تو نشان طلسم بیت الجمال نظر آیا سب لشکریون نے دیکھا کہ ایک برج آہنی دریا کے بیچ مین بنا ہوا اس برج پر ایک زنگی قرنا منھ سے لگائے کھڑا ہی جب نگاہ اس زنگی کی لشکر پر پڑی قرنا پھونکا سب نے دیکھا کہ قرنے سے ایک شعلہ آتش نکلکر آسمان کیطرف گیا تھوڑی دور جاکر بشکل طائر بنگیا اور جاکر ملکہ اختر جمال جادو کو شاہزادہ انجم طلعت کے آنے سے طرف طلسم بیت الجمال کے خبر کی ملکہ یہ خبر سنتے ہی بدحواس ہوگئی ہوش و حواس منتشر ہوگئے عیش و عشرت بھول گئی چند ساعت تک یہ عالم اسپر طاری رہا تھوڑی دیر کے بعد جب حواس تقشرہ بجا ہوئے ملکہ نے دستک دی عیار جادو حاضر ہوا ملکہ نے ایک خط دیا اور زبانی کہا کہ مخمور چشم جادو کے پاس جا اور یہ کہنا کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت سرحد طلسم بیت الجمال پر آگیا ہی فوراً اسکی گرفتاری کے واسطے سرحد پر جائے عیار جادو پیام لیکر اور خط طرف مکان مخمور چشم جادو کے روانہ ہوا مخمور چشم جادو اسوقت اپنے کمرے مین بیٹھی ہوئی مطربان خوش الحان و رقاصان پری جمال کا گانا سن رہی تھی کہ سارا مکان ہلگیا در و دیوار کو زلزلہ آیا مطربون کی آواز بند ہوئی ایک سناٹے کا عالم ہوگیا یکایک زمین شق ہوئی عیار جادو تہ زمین سے برآمد ہوا آداب بجالایا وہ خط دیا اور زبانی پیغام کہ سنایا کہ آپ بہت جلد اسی وقت روانگی سرحد پر مستعد ہوجائیے مقام درنگ نہین ہی مخمور چشم جادو نے خط کھولا اسمین لکھا تھا کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت طلسم کشا سرحد طلسم بیت الجمال پر آگیا ہی جسطرح ممکن ہو اسکی گرفتاری کے بیے تم جاؤ اور اسکو گرفتار کرکے حاضر خدمت کرو مخمور چشم جادو نے دستک دی کہ صباے جادو اور مست جادو آکر حاضر ہوئے انسے مفصل حال کہا اور حکم دیا کہ فوج اسی وقت تیار ہو سرحد طلسم بیت الجمال پر چلنا ہے صباے جادو اور مست جادو اسیوقت افسر فوج کے پاس آئے اور حکم مخمور چشم جادو سے اطلاع دی خون آشام جادو افسر فوج نے اسیوقت فوج تیار کی اور مسلح ہوکر مع تمام لشکر ساحران در دولت مخمور چشم جادو پہ حاضر ہوا مخمور چشم جادو نے حساب فوج دریافت کیا خون آشام جادو نے ایک لاکھ کا شمار بتلایا مخمور چشم جادو بھی تیار ہوکر بہ تسلیم یلغار روانہ سرحد طلسم بیت الجمال ہوئے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے ذرا فصل دیکر دریا سے قیام کیا یہ دریا سراسر آتشکدہ تھا انسان تو کیا کسی ساحر کی بھی یہ مجال نہ تھی کہ اس دریاے زخار سے گذر کرتا پرندون کے پر جلتے تھے بڑے بڑے ساحرون کے ہوش اڑتے تھے اس دریا کو ملکہ اختر جمال جادو نے بزور سحر سرحد

طلسم ہیبت الجمال پر بنایا تھا اور وسط دریا میں ایک برج آہنی کہ جو بزور سحر ملکہ قائم تھا اس برج میں ایک
مکان بہت وسیع خوش قطع پر تکلف بنا تھا اور کنگرۂ برج آہنی پر اسود جادو کو جو قرنا بدست تھا ہر وقت
وہان موجود رہتا تھا وہ دتاً فوقتاً حسب ضرورت دریا کو زور دیا کرتا تھا اور چند زور دریا کا اسود جادو کے اختیار میں
تھا اسود جادو ملکہ اختر جمال جادو کا رازدار اور بڑا رفیق تھا جب شاہزادۂ آصف انجم طلعت کو
مع لشکر گران اُترتے دیکھا اور خیام شاہی استادہ ہونے لگے تو یہ دیکھکر خاموش ہو اکہ آیندہ اسکا حال
معلوم ہوگا شاہزادہ آصف انجم طلعت کے خیمے استادہ ہو چکے تھے بارگاہین قائم ہوئین ہر فرد بشر اپنے اپنے
کاروبار میں مصروف ہوا دلاوران رومین جنگ سہراب مازو اپنے اپنے اسلحہ کی درستی مین مشغول تھے صیقل
گردن نے تیغون کو آب دیکر آئینہ بنا دیا ایسا جوہر دیا تھو ران شجاعت پیشہ اپنی لن ترانیون مین اُلجھے ہوئے ہر ایک
رستم جگر اسفند یار تن خون آشامی ساحران رویہ پیشہ کے لیے وہان آزاد کیے ہوئے بار بار اپنے خنجر
بران کو دیکھتے تیر و تیر نظر ڈالتے دلیرانہ باتین کرتے نامردون کے دلون کو شیر بناتے ڈھالون پر نظرین ڈالتے
طلسم ہیبت الجمال کی سرحد کو تیر نظارہ سے ہدف مراد بناتے تھے کہ لشکریون نے شور و غل مچایا صدا ے واویلا
بلند کی شاہزادہ نے ہرکارے سے دریافت فرمایا کہ یہ شور و غوغا کیون ہے ہرکارہ باد صبا و رصرصر کو اپنی تیز
رفتاری سے پس پا کرتا ہوا فوج میں آیا دریافت حال کیا لشکریون نے سیلابی دریا کا حال بیان کیا ہرکارہ
نے رجعت القہقری کرکے طغیانی دریا کا حال شاہزادے سے من و عن عرض کیا کہ دریا کا پانی بڑھتا
چلا آتا ہے قریب ہے کہ خیام لشکر تک پہونچ جائے اور تمامی لشکر کو غریق بحر فنا کرکے آغوش دایہ عدم میں پہونچاے
شاہزادہ دیکھنے کو آگے بڑھا پانی نزدیک ہوتا چلا آتا تھا شاہزادہ حالت دریا کی اچھی طرح دیکھ رہا تھا کہ ایک
جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی شاہزادہ متحیر و حیران اُسطرف متوجہ ہوا اتنے میں پانی بڑھا آیا لوگ غرق
ہونے لگے صداے واویلا بلند ہوئی چارون طرف فغان و مصیبتا پیدا ہوئی اُنکی آواز دلخراش گونج گونجکر
آسمان تک پہونچتی تھی یہانتک کہ سب خیام لشکر شاہزادۂ آصف انجم طلعت کے غرق ہوے اور
جسقدر سرداران نامی و افسران گرامی لشکر میں تھے سب مع شاہزادۂ عالیجاہ غرق آب سحر ہوئے پانی
گھٹنا شروع ہوا تھوڑی دیر میں اپنی حد پر جاکر ساکت ہوگیا میدان فرودگاہ شاہزادہ صاف نظر آنے لگا
اسود جادو نے کہ جسکا ذکر ہو چکا ہے اُسنے اول ملکہ کو اطلاع دی بعد کو اُسنے ان سب کو بزور سحر گرفتار
کیا مگر وہ گرد جو بیابان سے اُڑتی تھی وہ لشکر ملکہ مخمور چشم جادو تھا ملکہ نے آکر دیکھا تو کسی کا نشان نہ پایا
سردارون نے ملکہ سے عرض کی کہ میدان صاف ہے کوئی مخالف نظر نہین آتا کسی لشکر کا نشان نہین پایا
جاتا ملکہ مخمور چشم جادو نے کہا کہ اسود جادو نے سب کو گرفتار کرلیا یہان اب ٹھہرنا بیکار ہے اسود جادو
سے اسیرون کو لیکر خدمت ملکۂ عالم اختر جمال جادو مین حاضر ہون یہ سوچکر مع لشکر دریا سے اسود جادو
کیطرف روانہ ہوئین جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب تھوڑی کیفیت بیجان عیار شاہزادۂ باوقار آصف انجم طلعت کی بیان کیجاتی ہے

کہ بیجان عیار لشکر اسلام سے کسی ضرورت سے کہین گیا تھا تھوڑی دیر کے بعد جب وہ واپس آیا
تو میدان صاف نظر آیا مقام فرودگاہ لشکر پر کسی کا پتہ نہ پایا سخت مضطر و حیران ہوا کہ الٰہی ابھی لشکر اسلام یہان

فروکش تھا اتنے عرصے مین کیا ہوگیا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ساحر زبردست آگیا اور گرفتار کر لیگیا لیکن جسقدر دن
باقی تھا وہ لشکر کی تلاش مین صرف کیا کہ اگر گرفتار ہوا ہے تو ضرور یہین کہین ہوگا جبکہ دن ختم ہونے لگا اور کہین
سراغ لشکر نہ ملا سخت حیران ہوا کہ آمد شاہ جادوے شب کی دھوم مچی سلطان روز نہانخانہ مغرب مین جا چھپا ساحر
شب گرد مع اپنے تمامی خدم و حشم کے جلوہ گر ہوا صحرا مین تاریکی چھا گئی وہ صحراے لق و دق کہ جسکے دیکھنے سے رستم
و اسفندیار کے چہرے فق ہوتے تھے زہرہ آب ہوتا تھا رات کی گھٹا گھنگھور تاریکی درختون کی اونچان ہو کا میدان
سناٹے کا عالم جانوران درندہ کی مہیب صدائین دل دہلانے والی جنگل کی خوفناک آوازین بیجان عیار
بخیال جانوردرندہ ایک اونچے درخت پر چڑھ کے بیٹھا دیر تک اسی خیال کے ادھیڑبن مین رہا کہ شاہزادہ آصف
انجم طلعت کیا ہوا کون لیگیا جبکہ زلف لیلاے شب دراز ہو کر کمر تک پہونچی بیجان عیار نے دیکھا کہ کچھ دور پر صحرا
مین روشنی ہوتی ہے خیال کیا کہ شاید کوئی لشکر اترا ہو وہان چلنا مناسب ہے یہ سوچکر درخت سے اترا اور
آہستہ آہستہ ہوش و حواس درست کیے ہوئے اسی روشنی کے سمت چلا قریب پہونچکر دیکھا کہ ایک کوہ فلک شکوہ
ہے اس پہاڑ کے درختون کی پتیان لطف سرو چراغان دکھا رہی ہین گویا کسی نے ڈال ڈال مشعلین باندھی ہین
کہ جسکی روشنی چرخ چہارم تک جاتی ہے سارا جنگل کوہ طور نظر آتا ہے یا آفتاب اس پہاڑ پر ساطع ولامع ہے
موسی کو وادی ایمن کا دھوکا ہے عارفان فنافی اللہ کو نزول انوار باری کا شبہہ ہوا ہے عیار کو تعجب ہوا کوہ کے اوپر
چڑھنے لگا لیکن یہ بھی خیال ہوا کہ ایسا نہو کوئی طلسم ہو لیکن مثل شیدان وادی مقدس اس کوہ فلک شکوہ پر بلاش
ضرور چڑھنا شروع کیا جب کوہ کے اوپر آیا دیکھا کہ ایک حجرہ بہت نفیس خوبصورت مربع سنگ سفید کا بنا ہوا ہے
بالکل کاشانۂ نور کا سمان دکھا رہا ہے حجرہ کے دروازے پر ایک بوریاے بے ریا بچھا ہے ایک پیر مرد صاحب کمال
شیر نیستان معرفت بوریہ نشین ہے از بسکہ لاغری سے رگ رگ زنار آسا جسم پر نمایان ہین قد خمیدہ کمان کشیدہ
ہدف مقصد کو تیر آرزو کا نشانہ کر رہا ہے چہرہ پر شوکت سے جلال باری نمایان آنکھون مین سرخی جمال دیدہ
وحدانیت عیان ہے ہر دو عالم سے دست فشان ہے باقی ماندہ انفاس یاد الٰہی مین صرف کر رہا ہے بیجان عیار خائف
و ترسان کلیم تمثال کلام عصا دلمین کرتا ہوا سامنے گیا چپ مہر سکوت بدہان کھڑا رہا وہ پیر مرد بھی اپنے وظیفہ
مین ہر دو عالم سے کنارے یاد الٰہی مین سرتاپا محو تھا بیجان نے آہستہ یہ زبان پر جاری کیا شعر من از
خوف تو ای تمکین نہ یاراے نہ تقریرے ✽ بدان ماندکہ ہم نیرست تصویرے بہ تصویرے ✽ تھوڑی دیر کے بعد
اس مرد با خدا نے جبکہ اس سے فراغت پائی دونون ہاتھون سے پلکون کو کہ حاجب پردۂ حجاب مستورۂ انوار اجلال
باری تھین اٹھا کر نظر ملائی بیجان عیار نے بھی آنکھ سے آنکھ لڑائی بدن مین تھرتھری پڑگئی جسم بھر مین عرق آگیا
نہ مجال سلام نہ یاراے کلام ✽ اللہ رے جلال چہرۂ پاک ✽ تھراتے تھے جسکو دیکھے افلاک ✽ وہ حسن کہ جس سے
ختم ظاہر ✽ نیرنگ جہان سے خوب ماہر ✽ وہ مینی پر صفا و پر ضو ✽ تھی صاف چراغ کعبہ کی لو ✽ عیار نے پشت تسلیم
خم کرکے آداب عرض کیا پیر مرد نے دعاے خیر کہکر بیٹھنے کی اجازت دی عیار بیٹھ گیا پیر مرد نے کیفیت دریافت
کی عیار نے اپنی کیفیت اور شاہزادۂ آصف انجم طلعت کے گم ہونے کی بیان کی پیر مرد نے نام شہزادہ
دریافت کیا عیار نے نام بتایا اور شاہزادہ کا سب حسب و نسب بھی ظاہر کیا پیر مرد روشن ضمیر نے نام شاہزادے
کا جس وقت سنا نہایت متردد ہوا دیر تک سر بجیب و گریبان رہا چند ساعت کے بعد اس شاہین بلند پرواز
عالم لاہوتی نے سر اٹھا کر فرمایا کہ اے شخص محل تردد نہین ہے اگر منظور الٰہی ہے تو شاہزادہ کل ہی آئیگا

جسنے گم کیا ہے وہ ذلت اُٹھائیگا تمہارے ہاتھون سے گرفتار ہوگا کیفیت اسیری شاہزادہ بیان کرتا ہون اور
اسکا مقام بتاتا ہون اگر تو وہان جائے اور شاہزادے کو رہا کرکے میرے پاس لاویگا تو مین کچھ اشیاء متبرکہ
نذر شاہزادہ کرونگا عیار نے کہا آپ پتہ بتلائین مین تلاش کو جاتا ہون خدا نے چاہا تو شاہزادے کو رہا کرکے لاونگا
پیرمرد نے ارشاد کیا کہ اسود جادو نگہبان سرحد طلسم بیت الجمال نے گرفتار کر لیا ہے اور صبح کو مخمور چشم
اُن سب کو لیکر ملکہ اختر جمال کے پاس جائیگی پھر کچھ بنائے بن نہین پڑیگی بہتر یہ ہے کہ تو اسیوقت جا اور شاہزادہ
کو رہا کرکے یہان لا بیچان عیار نے اسقدر بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکر اُسی سمت کا عازم ہوا پیرمرد نے کہا کہ اس
درخت سے دو پتے توڑ لے اور با احتیاط تمام اپنے پاس رکھے جبکہ دریا کے قریب پہونچنا انکو پیرون پر باندھ لینا
اور بلا خوف تلاطم امواج دریا مین چلے جانا بفضل ایزدی و تعالیٰ بحفظ دریا سے نکل جاوگے اب جا بیچان عیار
نے وہ پتے لیکر سلام کیا اور اُسیوقت روانہ ہوا کہ اسکا ذکر وقت پر ہوگا مگر ملکہ مخمور چشم جادو مع لشکر ساحران اسود جادو
کی طرف چلی جب دریا کے قریب پہونچی شعلہ ہاے آتشین دریا کے عبور سے مانع آئے مخمور چشم جادو نے بزور سحر چاہا کہ ہوا بر طرف
ہو لیکن مشکل معلوم ہوا ہرچند سحر کیا مگر نہ جا سکی مخمور چشم نے ایک دستک دی کہ ایک مار سیاہ پیدا ہوا اُس کو
اسود جادو کیطرف روانہ کیا اور کہا کہ اسود جادو سے کہو کہ ہم آنا چاہتے ہین اسنے جاکے اسود جادو سے
کہا اسود جادو نے شعلہ ہاے آتشین دریا کو بزور سحر کم کیا ملکہ مع تمامی لشکر اُس سے ملی اسود جادو نے سبب
دریافت کیا مخمور چشم نے کہا کہ مین بحکم ملکہ عالم اختر جمال جادو کے برائے گرفتاری طلسم کشا یہان آئی تھی لیکن قبل
میرے آنیکے تمنے گرفتار کر لیا مین چاہتی ہون کہ اسیرون کو میرے سپرد کرو تاکہ مین لیکر صبح ہوتے ہی ملکہ عالم
کی خدمت مین پہونچون اسود جادو نے جو کچھ ما حضر تھا پیش کیا مخمور چشم بعد فراغت طعام کے اسیرون کو لیکر سمت
ملکہ اختر جمال کے روانہ ہوئی جسکا ذکر موقع پر کیا جائیگا مگر بیچان عیار بانہاے عیاری سے آراستہ عازم دریا
شرربار ہوا جب قریب پہونچا تو دیکھا کہ شعلہ ہاے آتشین آسمان تک جاتے ہین ساحران زمان الامان پکارتے
ہین ہر ایک موج سنگ ربا تھی دریا تھا کہ قہر الٰہی کا کامل نمونہ تھا دوزخ بھی مات خوردہ تھی سیروا دیو نے
اسی سے سبق لیا تھا بیچان عیار نے بسم اللہ کہکر پتون کو پیرون سے باندھا دریا مین آیا سار ادریا بفضل
خدا منجمد ہوکر رہگیا یہ جاتے جاتے قریب برج آہنی کے گیا دیکھا کہ اسکے دروازے پر دو آدمی پاسبانی کررہے
ہین بیچان عیار نے ایک گوشہ مین چھپکر ساحرون کا لباس زیب بدن کیا اور قشقہ لگایا اور قریب دروازہ گیا
جب اندر جانے لگا پاسبانون نے مزاحمت کی اسنے کہا کہ مین ملکہ عالم اختر جمال جادو کے پاس سے آیا ہون
اور مخمور چشم کے پاس جاؤنگا پاسبانون نے کہا کوئی سند ہے اسنے ایک کاغذ جیب سے نکالکر دیا کہ دیکھو تمہارے
واسطے یہ سند ہے جیسے ہی اُن لوگون نے اُس کاغذ کو کھولنا چاہا ایک قمقمہ داروے بیہوشی کا انپر مارا کہ وہ داروے
بیہوشی انکے دماغ مین پہونچی وہ اسیوقت بیہوش ہوگئے عیار نے فوراً اُن دونونکو ایک کپڑے سے لپیٹ کر دروازے
کی اوٹ مین کھڑا کردیا اور برج کے اندر آیا دیکھنا شروع کیا دیکھتے دیکھتے اُس مکان کے قریب پہونچگیا جہان اسیران
لشکر اسلام مع شاہزادہ مقید تھے یہ اُن لوگونکی رہائی مین مصروف تھا وہان مخمور چشم جادو نے اسود جادو سے رخصت
ہوکر کوچ کیا جبکہ ملکہ مخمور چشم جادو اُس مکان سے نکل کے قریب دروازہ برج کے پہونچی عیار نے بجا لا کی تمام اسود
جادو کے پاس آکر کہا کہ ملکہ مخمور چشم جادو نے یہ خلعت آپکو دیا ہے اور کہا ہے کہ مین وقت ملاقات آپکو دینا بھول گئی
تھی یہ آپ لیجیے اور اسکو ابھی پہن لیجیے اسود جادو نے وہ خلعت لیکے پہننا چاہا تب بیچان عیار نے کہا کہ

حضرت اسکو مین آپکو پہناونگا انعام کا طالب ہونگا آپ کو شایان نہین کہ اسکو آپ اپنے ہاتھ سے پہنین اسود
جادو خاموش ہو رہا بیجان عیار نے وہ خلعت پہنانا شروع کیا جسوقت کہ کپڑے خلعت کے پہنا چکا تب ایک
رومال اسکے ہاتھ مین دیا اور کہا دیکھیے آپنے اسقدر مینوشی کی ہے کہ تمام چہرے پر گزک بیدھڑک کھانے سے مکھیان
چمٹ رہی ہین اسود جادو نے رومال سے منہ پوچھنا شروع کیا جیسے ہی پوچھا ویسے ہی اسکو ایک چھینک آئی اور
بیہوش ہوکر گر پڑا بیجان عیار جلدی سے اسکا پشتارہ باندھ کے بیچ سے نکلا اور وہ قرنا جسکو ضرورت کے وقت
اسود جادو پھونکا کرتا تھا ایک گڈھے مین ڈالدیا اور وہان کچھ نشان کر دیا پھر بہ تعجیل تمام ملکہ مخمور چشم جادو
کے فریب دینے کو چلا ملکہ مخمور چشم جب دروازے سے نکلکر آگے چلی تھی کہ یکایک پلٹ کر پیچھے دیکھا کہ کچھ روشنی
نظر آتی ہے ملکہ نے خیال کیا کہ شاید اسود جادو کے پاس سے کوئی آرہا ہے ملکہ ٹھہر گئی اور سارا لشکر بھی ٹھہر گیا
ملکہ نے دیکھا کہ ایک شخص عجیب الخلقت طویل القامت گراز دندان ترش پیشانی رواروی کرتا ہوا چلا آتا ہے
ملکہ کے قریب آکر دونون ہاتھون سے سلام کیا اور یہ عرض کیا کہ اسود جادو نے کہا ہے کہ ایک سردار گرفتار ہونے
سے رہگیا ہے وہ بلا کد و کوشش آپکے گرفتار نہین ہو سکتا ہے اور اسپر کسی قسم کا سحر کارگر نہین ہوتا مسلح میدان مین
ٹہل رہا ہے مجھکو اسکی گرفتاری کے واسطے بھیجا تھا اگر مین میدان سے بھاگ نہ جاتا تو وہ ضرور مجھکو قتل
کرڈالتا آپ تشریف لیچلین اسکو گرفتار کرلین ملکہ مخمور چشم جادو نے کہا کہ میرے ساتھ اسقدر لشکر ہے سب ملکر اسکو
گرفتار کرلینگے ساحر نقلی نے کہا آپ میرے ساتھ چلین مین اسکا نشان بتلا کر ابھی اسکو گرفتار کرادون ملکہ مخمور چشم جادو
نے مع لشکر ساحران جنگل کا عزم کیا اور ہمراہ لشکر اس مقام پر آئین جہان سے شاہزادہ آصف انجم طلعت
مع لشکر گم ہوئے تھے ساحر نقلی نے کہا کہ میرے ساتھ چند آدمی کیجیے کہ مین اسکو تلاش کرون اور آپ یہان قیام
فرمائین ملکہ نے آدمیونکو اجازت دی کہ اس طلسم کشا کو گرفتار کرین تمامی لشکر تلاش طلسم کشا مین مصروف ہوئے
ساحر نقلی نے ایک گوشہ مین بیٹھکر ایک مٹی کا پتلا بنایا اور اندر سے جوف کرکے اسمین دھوان بھر دیا جسمین دارو
بیہوشی ملی تھی تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور ملکہ سے جو کہ ایک جھاڑی کے قریب تنہا کھڑی تھین یہ کہا کہ وہ شخص
ایک جھاڑی کی آڑ مین بیٹھا ہے آپ چلیے اور اپنے دست مبارک سے اسکا سر کاٹ لیجیے شیوۂ مردانگی کیجیے داد
شجاعت دیجیے ساحر نقلی کے ساتھ روانہ ہوئین اس جھاڑی کے قریب آئین دیکھا کہ ایک جوان حسین خوبصورت کہ
حسن خداداد اوسکے چہرے سے ظاہر تھا مسلح بیٹھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کئی دن کا جاگا ہوا ہے غفلت کی نیند مین
بیٹھکے سو گیا ہے مخمور چشم جادو نیمچہ خون آشام کھینچکر جوان کے قریب آئین اور ایک ہی وار کیا سر جوان عملی کا مثل
خیار تر کے کٹ کے دھڑ سے زمین پر گرا سر کے گرتے ہی حلق بریدہ سے دھوان جو بلند ہوا ملکہ کے منخرین مین
وابستہ ہوا چھینک آئی غفلت نے طمانچہ بیہوشی نے مارا زمین پر گر پڑی ساحر نقلی نے جھٹ پٹ ملکہ کا پشتارہ
باندھکر ایک محفوظ مقام مین لاکر رکھدیا اور آپ ملکہ کا لباس پہنکر اپنی صورت ملکہ کی بنائی جہان تخت ملکہ تھا وہان
آکر بیٹھ گیا مردمان لشکر ملکہ مخمور چشم جادو تلاش کرتے ہوئے اسطرف آئے دیکھا کہ ایک جوان رعنا سر بریدہ زمین پر
پڑا ہے یہ لوگ حیران ہوئے گرد تخت ملکہ جمع ہوئے سبھون نے ملکہ کو تخت پر رونق افروز دیکھا ملکہ نے فرط خوشی مین آکر کہا اے
ہمراہیان باوفا مین نے اس شخص طلسم کشا کو قتل کیا آؤ شربت نوشی کرو تمھاری دعوت ہے اسیوقت شربت طیار ہوا ملکہ
کے سامنے شربت لایا گیا ملکہ نقلی نے اپنے تاج مکلل سے ایک ڈبیا نکالی اور کہا کہ اسمین خمیرۂ آب حیات
ہے جو اسکو پیئے گا وہ ہمیشہ زندہ رہیگا یہ بڑی مشکل سے مجھکو ملکہ اختر جمال جادو نے دیا تھا جبکہ میری کارگذاری سے بہت

خوش ہوئین یقین اب مین اسوقت بہت خوش ہون تم سب کو یہ انعام دیتی ہون شربت مین آمیز کرکے اسکو نوش
کرو لشکریون نے سلام کیا اور شربت مین آمیز کرکے پینا شروع کیا جسنے پیا وہ چھینک لیکر بیہوش ہوگیا تھوڑی دیر مین سارا
لشکر بیہوش ہوگیا جب ملکہ مصنوعی نے دیکھا کہ سب از خود رفتہ مین بہتون کے سر کاٹکر واصل جہنم کیا انکے اعمال کی انکو
یہ سزا دی اور بہتون کو روغن نفت سے جلا کر خاک سیاہ کرکے انبار خاکستر کردیا اور بہتونکو ایک پشتارہ باندھکے کسی
مغاک مین ڈالدیا اور راسود جادو اور ملکہ مخمور حشیم جادو اور شاہزادۂ آصف انجم طلعت کا پشتارہ لیکر علی الصباح
پیرمرد روشنضمیر کی خدمت مین حاضر ہوکر پایۂ ادب کو بوسہ دیا اور ساری کیفیت مفصل کہ سنائی شاہزادہ آصف
انجم طلعت کو ہوش مین لایا پیرمرد صاحب کمال کا شاہزادیکو پابوس کرایا شاہزادہ بصدق دل پیرمرد کا معتقد ہوا
فقیر صاحب کمال نے بیٹھنے کا اشارہ کیا اتنے مین شہنشاہ سپاہ افلاک نے افق مشرق سے جلوہ گر ہوکر خوابندگان عالم کو
خبردار کیا فقیر صاحب کمال بعد فراغ وظائف معمولی وادائے نماز چاشت پرسان حال شاہزادہ ہوا شاہزادے نے
اول سے آخر تک ساری کیفیت مفصل کہ سنائی اور عرض کیا کہ میرا عزم محکم طلسم کشائی بیت الجمال کا ہے مگر آپکی
نظر عنایت کا خواستگار ہون مرد فقیر صاحب کمال نے کہا کہ اے شاہزادۂ والاجاہ انجم سپاہ طلسم بیت الجمال ایسا نہین
ہے جسکا فتح ہوجانا آسان امر ہو وہانتک جاتے جاتے نہین معلوم کسقدر آفات کا سامنا ہو طلسم بیت الجمال کی
راہین بہت دشوار گذار ہین ہر مقام پر نئے نئے شعبدے نئے نیرنگ طرح طرح کی سحرکاریان ہین لیکن فتح طلسم بیت الجمال
انشاءاللہ تیرے ہاتھ سے ہے اور تو اسکا فاتح مشہور ہوگا ایک لوح بے نظیر ہے بلا اسکے ملے ہوئے طلسم بیت المال کا فتح ہونا
بہت مشکل ہے اور وہ لوح ہزاران حزم واحتیاط سے ملکہ اختر جمال جادو شاہ طلسم اپنے پاس رکھتی ہے یہ ممکن نہین
کہ کوئی اسکو ہاتھ لگا سکے یا کوئی ساحر مقرب یا اسکا ہمنشین اسکو چھو سکے لیکن دو چیزین جنکا مین اس شخص سے وعدہ کرچکا ہون
تیری نذر کرتا ہون کہ وہ دافع سحر ہین اسکی برکت سے تجھپر سحر کارگر نہوگا اور نہ کوئی اسکو تجھسے چھین سکیگا شاہزادے نے
پایۂ ادب کو بوسہ دیا فقیر صاحب کمال اٹھکر اسی کوٹھری کے اندر گیا اور وہانسے ایک طیلسان ادریسی اور ایک
جام حیات لاکر شاہزادہ کو دیا اور کہا کہ یہ چیزین لے یہ طیلسان ادریس نبی ہے اسکا بہت بڑا خواص ہے جسوقت اسکو کشادہ
کریگا تیرا تمام لشکر اسکے سایہ مین ہوجائیگا اور تیرے لشکر پر اسوقت سحر موثر نہوگا اور اہالیان لشکر محفوظ بحفظ حافظ حقیقی
رہینگے اور یہ جام حیات ہے اسمین شربت بھردینا اس سے سارا لشکر آسودہ ہوجائیگا یہ نصائح پیرمرد کے گوش دل سے
شاہزادے نے سنے اور نہایت عجز سے آداب بجالایا فقیر صاحب کمال نے ارشاد کیا کہ اب بجا جا سدا اسکو سے
رہ مترہ ہنستے اور بیری روتے رہین علی کی امان امام ثامن ضامن حامی ومددگار شاہزادے نے قدمبوسی حاصل
کی اور رخصت ہوا پیچان عیار اس مقام پر لایا جہان ملکہ مخمور حشیم کو گرفتار کیا تھا لشکری شاہزادہ آصف انجم طلعت
کے اسی طرح بیہوش و حواس پڑے تھے شاہزادے نے جو یہ سب کی حالت دیکھی جام حیات مین پانی بھرا اور سب
کے اوپر آب پاشی کی جس شخص پر ایک قطرہ بھی پڑگیا وہ اسیوقت جاگ اٹھا لشکریون نے اپنے اپنے شاہزادیکو
دیکھا سب کے سب قدمون پر گرپڑے اور استفسار کیفیت کیا شاہزادے نے سب حال کہا اور اپنی بارگاہ
عالی مین تشریف فرما ہوئے جشن کا حکم دیا ہدایت کو جبکہ ساقیان مہ پارہ اور رقاصان مہوش نے اہل بزم کو اپنے حرکات
زیبا و خوش الحانی سے خوش حال کیا ہر طرف سے صدائے واہ واہ بلند ہوئی پیچان عیار نے دست بستہ بارگاہ
عالی مین حاضر ہوکر پایۂ تخت کو بوسہ دیا اور مودب دست بستہ روبروے شاہزادۂ والا گہر کھڑا ہوا اور عرض کی اے
شہریار مین آپکے خادمون کا خادم ہون لطف وعنایت خسروانہ کا امیدوار ہون شاہزادۂ عالیجاہ نے ارشاد کیا کہ اے پیچان

تمنے بہت بڑا کار نمایان کیا اسکے صلہ مین بہت انعام واکرام سرکار عالی سے پاؤ گے بیجان نے عرض کیا کہ حضور
کی سرکار سے ہمیشہ انعام واقرپاتا ہون کہ جیسکا مین کیا بلکہ میرے حہند بس خیال بھی شمار نہین کر سکتے ہین کچھ اور بہی
عرض کرنیوالا ہون اگر جان کی امان پاؤن شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے فرمایا کہ بلا خیال کسی اَمر کے
عرض کر ضرور انشاء اللہ تعالی قبول ہوگی بیجان نے عرض کیا کہ ای شہریار کامگار روا ہو شاہزادۂ والا تبار گردون وقار
خادم نے ملکہ مخمور چشم جادو کو گرفتار کیا ہی اور یہ بندہ اسکے خدنگ ولدوز کا زخمی ہی اور اسکی سنان ابرو کا گھائل
اگر وہ مطیع اسلام ہو تو سرکار سے مجھے مرحمت ہو کہ حق بحقدار رسد شاہزادۂ عالی مرتبت آصف انجم طلعت بیجان
کی اس تقریر سے ہنس پڑے شاہزادے کے ہنستے ہی سب حضار دربار ہنس پڑے اور کہا کہ واہ بیجان خوب ہی دور
کی سوجھی واقعی اسکے عشق مین غلطان و پیچان ہو ہان صاحب معلوم ہوا کہ آپ اسی کی وجہ سے اسقدر زحمت کے
متحمل ہوئے خیر صاحب مراد دلی تو پائی بیجان نے کہا واہ حضرت آپ لوگ ایسا خیال نہ فرماوین کیونکہ آپ لوگون
کے تصدق مین یہ حاصل ہوا بیجان نے یہ کہکر پشتارہ کھولا اور مخمور چشم جادو کو ستون بارگاہ عالیہ سے باندھکر
تازیانہ لیکر کھڑا ہوا اور بیہوشی کی پٹی جو دماغ سے بندھی تھی کھولی اور گل دافع بیہوشی سنگھایا مخمور چشم کو ہوش آیا
دیکھا کہ بُری پھنسی ہون اسیر پنجۂ دشمن ہون مگر حالت استعجاب مین تھی کہ یہ کیا واقعہ ہی ابھی کچھ عرصہ ہوا کہ مین
یون اسیر نہ تھی بیجان نے دوات قلم مخمور چشم کے روبرو رکھا اور کہا شناخت وحدانیت خداوند تعالی مین کیا کہتی ہی
ملکہ مخمور چشم جادو نے دلمین خیال کیا کہ اگر انکار کرتی ہون اسکا نتیجہ اچھا ظہور مین نہ آئیگا بلا شک مسلمانون کا خدا
برحق ہی اور ضرور یہ فاتح طلسم ہونگے یہ خیال کرکے دل سے تصدیق ایمان کی اور کہا کہ مین بصدق دل مسلمان
ہوتی ہون اور خدائے واحد پر بلا دلیل ایمان لاتی ہون بیجان نے پرچۂ کاغذ تسلیم ایمان و اسلام شاہزادۂ
آصف انجم طلعت کو دکھایا شاہزادے نے زبان سے سوزن نکالنے کا حکم دیا بیجان نے زبان ملکہ مخمور چشم سے
سوزن نکالی ملکہ نے ستون سے کھلتے ہی مکرر صدق دل سے سب کے روبرو کلمہ طیبہ پڑھا مسلمان ہوئی بیجان نے
شاہزادۂ آصف انجم طلعت کو جھک کر سلام کیا اور اپنے خیمے مین لایا پھر بیجان نے اسود جادو پاسبان دیوار
آہن کو پشتارہ سے نکالکے ستون بارگاہ شاہزادے سے مستحکم باندھا اور تازیانہ لیکر نگاہ خشم آلودہ کھڑا ہوا اور
داروے دافع بیہوشی سنگھائی چھینک آئی اسود جادو نے جو اپنے کو یون گرفتار پنجۂ دشمن دیکھا سکتہ کی حالت طاری ہوگئی
بیجان عیار نے دوات قلم اسکے سامنے رکھا اور کہا ای اسود جادو خدائے واحد کے نسبت کیا کہتا ہی اسود جادو
نے کہ دل اسکا قساوت سے سیاہ ہوگیا تھا اسکا آئینہ دل ایسا نتھا کہ جسپر نور ایمان متجلی ہوتا اور غار ضلالت سے
راہ ہدایت پر لاتا دلمین کہا کہ گرفتار تو ہوگیا ہون اور اگر مسلمان ہوگیا تو سوائے خادم بننے کے اور کیا ہی اس سے
بہتر یہ ہی کہ جان دیدون اور مسلمان نہون صاف انکار کیا شاہزادے نے قتل کا حکم دیا بیجان عیار نے اس کو
باہر لاکر بہزار خرابی قتل کیا جہنم واصل ہوا اسود سواد الوجہ فی الدارین ہوا پھر بیجان عیار نے اس صحرا مین
جاکر لشکریان باقی ماندہ ملکہ مخمور چشم کو حاضر خدمت آصفی کیا اور ملکہ سے کہا تمھارے لشکر کے آدمیون کو لایا ہون
ملکہ نے کہا کہ وہ آدمی میرے روبرو دستے جاوین امید ہی کہ میری وجہ سے سب مسلمان ہوجاوینگے بیجان نے شاہزادۂ
والا گہر سے ملکہ کی تقریر کو بیان کیا شاہزادے نے کہا بہتر ہی کہ اسکے لشکر کے آدمی مین ضرور ہی کہ اپنے افسر کو جس حالت
مین دیکھینگے وہی حالت وہ بھی اختیار کرینگے بیجان نے سبکو ملکہ کے روبرو پیش کیا جبکہ وہ لوگ عمل بیجان سے
ہوش مین آئے ملکہ نے اُنسے کہا کہ ای جری بہادرو ای میرے لشکریو مین صدق دل سے مسلمان ہوئی تم بھی سب مسلمان ہوجاؤ

سبھون نے تصدیق کی اور مسلمان ہوئے شاہزادے سے پیچان نے سب حال بیان کیا کہ وہ سب مسلمان
ہوگئے شاہزادہ والا قدر نے حکم دیا افسر فوج کو کہ جسقدر لشکریان ملکہ مخمور حشیم ہین انکی جگہ لشکر مین کرد یجادے اور انکے
عہدے انکی میر منشی کو لکھا دیے جاوین جب یہ سب ہو چکا تب شاہزادے نے جشن طرب منعقد فرمایا امیرون اور
افسرون کو موافق قدر و منزلت کے خلعت اور عہدے تقسیم ہوئے دو روز تک خوب جشن رہے پھر شاہزادہ
آصف انجم طلعت بعد دو روز کے بیت الجمال کیطرف عازم ہوئے اور صبح ہوتے ہوتے مع تمامی لشکر و افسر
جانب طلسم بیت الجمال کوچ فرمایا جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ خورشید تنظیر اختر جمال جادو کی مفصل تحریر کیجاتی ہے

کہ جب مخمور جادو کو ایک عرصہ گذرا اور کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ مخمور کے ساتھ کیا ہوا اور مخمور نے کیا کیا اسکو نہایت
حیرت تھی اور دل کو بیکلی پیدا ہوئی کسی صورت سے اسکو آرام و قرار نہتھا اور اس خیال مین تھی کہ نہین معلوم کیا ہوا نہ تو
کوئی قاصد آیا نہ نامہ آیا نہ کوئی خبر ہی آئی نہ اسود جادو نے کچھ خبر دی کچھ تو اسکو اضطراب اور کچھ غصہ سوار
ہوا کہ اسود جادو کو ابھی اس عہدے سے معزول کرون اور دوسرا سردار اسکی جگہ پر مقرر کردون اور
مخمور حشیم جادو کو بھی سزا ایسے سخت دون کہ جسکی وہ متحمل نہو دوسرے شخص جلاد کو اسطرف روانہ کرون یہ
خیال کرنے کرتے کچھ حواس درست ہوئے تو اسنے دستک دی کہ ایک ساحر کامل فن عیار پیشہ پیدا ہوا آداب
بجا لایا اور عرض کیا کہ اے ملکہ زمان کیا ضرورت درپیش ہے جو مجکو بعد مدت یاد کیا ہے فرمایئے کہ اسکی انجام دہی کی کوشش کرون
اختر جمال جادو نے کہا اے صرصر جادو بلا شک مجکو اسوقت ایسی تشویش ہے کہ جس سے سخت متردد ہون اور
فکر مین ہون کہ کیا کرون خیال مین آیا کہ تجھے بلاؤن تو جلد سرحد طلسم بیت الجمال کیطرف جا اور یہ خبر لا کہ
فاتح طلسم جو سرحد طلسم بیت الجمال پر آیا تھا اور اسود جادو نے مجکو بذریعہ ایک طائر کے اطلاع دی تھی مین نے ملکہ مخمور حشیم
جادو کو اسطرف واسطے گرفتاری طلسم کشا کے روانہ کیا ہے ایک عرصہ گذرا کہ ابھی تک کچھ خبر کسی طرح کی نہین آئی صرصر جادو
یہ سنتے ہی صرصر کردار اسقدر تیز چلا کہ ہوا اسے تند اسکی گرد کو نہ پہونچتی تھی اسکی للکد کونی سے پس پا ہوئی ایک طرفۃ العین
مین اس مقام پر آیا دیکھا کہ برج خالی ہے نہ اسود جادو نہ قرنا نہ کوئی لشکر نہ فوج نہ ملکہ کا نشان دریا کے پار کچھ فاصلے سے
ایک لشکر یا فوج گران اسطرف آ رہا ہے جسکی ہیبت سے شیر غران خوف کھاتا ہے پیل دمان پناہ مانگتا ہے ہر ایک فرد سپر
سر تا پا آہن مین غرق ہے بلکہ آہن کا معدن بنا ہوا ہے گھوڑے زیر سواران نیزے چمکتے ہوئے خود بخود دلسے پار ہوتے تھے
ہر ایک آدمی کے چہرے سے عرق شجاعت ٹپکتا تھا آثار سرفروشی و جانبازی بشرون سے ظاہر ہوتے تھے صرصر جادو کے
یہ دیکھتے ہی حواس باختہ ہوئے افتان و خیزان ملکہ اختر جمال کی خدمتمین حاضر ہوا اور یون عارض حال ہوا کہ اے
ملکہ عالم سرحد طلسم بیت الجمال پر نہ تو اسود جادو ہے اور نہ لشکر مخمور حشیم ہے ہان ایک لشکر یا گروہ شاہزادہ آصف
انجم طلعت کا یلغار کرتا ہوا چلا آتا ہے کہ جسکی ہیبت سے شیران زمان و تہوران دوران پناہ مانگتے ہین جو سوار ہے وہ نرالا
شہسوار ہے سر تا پا آہن مین غرق ہاتھ شمشیر بکف ہین منتظر اس بات کے ہین کہ افسر حکم دے اور خون دشمن کا پی لین
انکے نیزون کی بھالین ایسی صیقل کی ہوئی ہین کہ آنکھین چوندھیائی جاتی ہین مثل برق لمعان کے آفتاب کی کرن
کے روبرو جھپک جاتے ہین جسکے دیکھنے سے خود بخود شہسوار ہوش و حواس نیم بسمل ہوکے غلطان ہوتے ہین بڑے بڑے
دلاورون کے زہرے آب ہوکر کلیجے سے باہر بہ جاوین وہ انکی ہیبتناک صورتین کہ جنسے شجاعت و شہامت کا عرق ٹپکتا ہے بہادرونکی

بدلا انکو ہلا دینے والے ہین اُنکا ایک افسر جو شاہزادہ آصف انجم طلعت ہی علاوہ خوبی و دلیری و شجاعت کے ایک
اور بھی خوبی اُسمین ہی کہ شاید اُنکی فوج مین کسیکو ہو بلکہ یقیناً کہہ سکتا ہون کہ کوئی نہوگا وہ ایک جوان ہی حسین و خوبصورت
جسکی اُٹھتی ہوئی جوانی پر آفتاب و ماہتاب نثار ہوتے ہین اُسکے اُبھرے ہوئے شانے کہ جنپر سیاہ سیاہ بال خمدار نے
چارونطرف سے گھیر لیا ہی ایسے ہی خوبصورت ہین گویا کہ حسن کے کان ہین کہ کسیکی نظر نہین پڑتی ہی تناسب اعضا
ایسی ہی ہی کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا ایسے ہی کی خوبصورتی بیان کرنا اور داد حسن دینا گویا منھ چڑھانا ہی اے ملکہ
اگر اُسکو حسینان طلسم دیکھین بلا اُسکے لڑے ہوئے اُسکے مفتوح ہو جاوین اُسکو یہ ضرورت نہین کہ وہ بگرز و شمشیر
طلسم کو فتح کرے اے ملکہ مین اُسکے حسن ظاہری کی جو علاوہ اُسکی بہادری اور دلیری کی اُسمین ہی سر مو تعریف نہین
کر سکتا ملکہ اختر جمال شاہ طلسم نے صرصر جادو کو تو رخصت کیا مگر زبانی صرصر جادو کے حسن خداداد شہزادہ آصف
انجم طلعت سنکر غائبانہ عاشق زار ہوئی اور صدق دلسے شیفتہ و بیقرار ہوئی دلسے کہنے لگی کہ اے دل ایسے شخص
سے لڑنا اور جنگ کرنا خلاف مصلحت ہی بلکہ بے دیکھے اُسکے میرے دلکو اسطرح بیقراری پیدا ہوئی تو نہین معلوم کہ
جسوقت وہ ساعت آئے کہ میدان جنگ مین میرا اُسکا مقابلہ ہوا اور میری نظر اُسپر پڑی تو کیا عالم ہوگا سواے اسکے
کہ اپنے آدمیونکے روبرو ذلیل ہون اور کیا ہوگا چونکہ ملکہ اختر جمال کے خمیر مین مادہ حسن پرستی موجود تھا اور روز ازل سے صناع
لم یزل نے شیوہ عشق کا اُسکی خلقت مین رکھدیا تھا بلا کسی سبب کے وہ عاشق زار ہو گئی نہ تو دلکو چین نہ روح کو
آرام جو آہ سرد دلسے نکلتی ہی آصف انجم طلعت کے نام پر ٹوٹتی ہی رنگ زرد لبون پر آہ سرد ہوش و حواس باختہ
مضطرب سراسیمہ وار اپنے پائین باغ مین ٹہلنے لگی باغ مین تفریح اور بھی اُسکے لیے خار جفا بنکے دلمین چبھتی تھی
ہر ایک روش گلزار تختۂ دشت پرخار کا رنگ دکھاتا تھا ہر ایک برگ گل خار دلدوز بنکر دلمین سوراخ کرتا تھا لالہ داغدار
دل بریان کا شاہد تھا سوسن اسکی تنگ مقالی کا دفتر تھا شمشاد اسکا ہمراز افسانۂ ہجران تھا سیر کرتے کرتے دفعتاً خیال
آیا کہ اُس شاہزادے کی تصویر منگانا چاہئے کہ جسکے دیکھنے سے قدرے صبر آوے دلکو ضبط ہو رفع غم ہو اگر معشوق
نہین تصویر معشوق تو ہو اُسیوقت ایک دستک دی کہ مکار جادو حاضر ہوا پایۂ ادب کو بوسہ دیا ملکہ اختر جمال کی
صورت حزین دیکھکر خاموش کھڑا ہو گیا زبان پر سوا ادب سمجھکر کچھ نہ لا سکا ملکہ اختر جمال نے اُسے دیکھکر کہا کہ اے
مکار جادو جلد جا اور صورت نگار جادو کو جسطرح بیٹھا ہو ساتھ لا مکار جادو یہ سنتے ہی مانند بوے گل بزور صبا کے
سحر اڑا اور ایک دم مین صورت نگار جادو کو لاکر حاضر کیا ملکہ دیکھتے ہی کہا کہ اے صورت نگار جادو تجکو بلانے کا یہ سبب
ہوا ہی کہ ایک شاہزادہ آصف انجم طلعت فاتح طلسم بارادۂ طلسم کشائی ہیبت الجمال کے آیا ہی اور سرحد طلسم
ہیبت الجمال کو طے کر کے اسطرف بڑھتا چلا آتا ہی تو جا اور اُسکی تصویر کھینچ لا مین اُسکو دیکھکر حکم کرون کہ آیا فاتح طلسم ہی
یا نہین صورت نگار جادو نے آداب عرض کی اور خلعت رخصت سے سرفراز ہو کر جانب لشکر فیروزی اثر شاہزادہ
آصف انجم طلعت روانہ ہوا صورت نگار جادو حسب نشاندہی صرصر جادو کے روارو چلا آیا یہانتک کہ لشکر آصف
انجم طلعت کا دیکھا کہ لشکر شاہزادہ ایک مقام پر فروکش ہی جو دلکش اور نہایت پر فضا سراسر رشک جنان نمونۂ روضۂ رضوان
تھا اُس مقام کی ہری ہری گھاس خودروئی خدا نے فرش زمردین بچھایا تھا گلہاے رنگا رنگ صدہا اقسام کے
عجب لطف دکھا رہے تھے کہ اگر مردۂ صد سالہ وہان لایا جاتا تر و تازگی سے تازہ دم ہو کر اُٹھ بیٹھتا نرم نرم ہوا اُسکے
جھکورون سے درختون کا باہم ڈالیون سے مصافحہ کرنا آدمیون کو تہذیب سکھاتا تھا طرہ یہ تھا کہ ایسے مقام دلکش مین
خیمہ ہاے عالیشان زربفتی زرتاری اطلسی استادہ تھے کہ جسکے اوپر سے طائر خیال رستہ کاٹکر اُڑتے تھے چوپڑ بازار چوک

بازار بھی مجمع خریداران و سوداگرون سے گرم تھا ہر ایک دوکاندار اپنی اپنی دوکان مین سرگرم اہتمام تھا کسیکو کسی سے سوائے محبت و الفت
کے اور سروکار نہ تھا ہر فرد بشر مصروف کار تھا صورت نگار جادو بزور سحر خود کو پوشیدہ کیے ہوئے یہ سب تماشے
اور جلوس دیکھتا ہوا ایک ایک چیز کا معائنہ کرتا ہوا طرف آرزوے معلی کے گام فرسا ہوا دیکھا کہ ایک بارگاہ عالی سب
بارگاہون سے کہین افضل و اعلی استادہ ہے اور بارگاہ کے آگے ایک بہت ہی نفیس جواہر نگار زربفتی سائبان ہے
گرداگرد اسکے بہت خدام جان نثار شمشیر برہنہ بکف استادہ ہین جنکی تلوارین ایسی چمکتی ہین کہ بجلی بھی دیکھکر چکاچوند مین
آتی تھی نظارگیون کی نظر کام کرتی تھی زیر سائبان زربفتی ایک کرسی مطلا و مکلل بچھی ہے جسپر ایک جوان رعنا فرشتہ
خصلت پاک سیرت زاہد عادت آفتاب محشر قیامت نمونہ جلوس فرما ہے کہ جسکی رخ روشن کی چمک نے بے قنادیل و
چراغان اس دشت کو منور کر دیا ہے دیکھنے والونکو نکلتے ہوئے آفتاب کا دھوکا ہوتا ہے جو ذرہ ریگ آتشین رخسار
پر تھا تابش حسن خداداد سے نجم درخشان کا مقابلہ کرتا تھا صورت نگار جادو نے دلمین کہا کہ یہ جوان حسین و رعنا بلاشک
اپنی تیغ و ابرو تیر مژگان سے بلا واسطہ کسی دوسرے کے بیت الجمال کو فتح کریگا کسی ساحر کا سحر آگے اسکے نہ چلیگا
ہر ساحر طلسم اسکا کلمہ پڑھیگا اگر یہ شاہزادہ ایسا نہوتا تو کیون عازم طلسم کشائی ہوتا علاوہ اسکے آثار شجاعت و شہامت
اسکے چہرۂ تابان سے لمعان ہے شرافت و نجابت اسکے بشرہ سے تابان ہے دیر تک صورت نگار جادو اپنی حالت
فراموش کر کے نظارۂ جمال آصفی سے دل شاد کرتا رہا اور متحیر تھا کہ اس جوان کی صورت نگاری کیونکر کرون
اسکے اوصاف ظاہری و باطنی موقع سے کیونکر دکھاؤن یہ اسی کشمکش و پیچ مین تھا کہ صورت نگار اقلیم مصوری
نے مع سامان صورت پردازی گوشۂ افق سے برآمد ہو کر عاشقان شیدا و شیفتگان والہ کو وصل معشوق و بوس و کنار
دلبر کا مژدہ دیا قنادیل و شمعین روشن ہوئین جھاڑ فانوس جلائے گئے روشنی بھی کثرت سے تھی کہ آفتاب کے
طلوع ہونیکا گمان تھا اگر ایک سوئی بھی اس جنگل مین گرتی پیرزال سال خوردہ بلا تردد اٹھا لیتی جو شعاع چراغانکی
چہرۂ شاہزادہ آصف انجم طلعت پر پڑتی تھی ایک اور ہی اپنا لطف دکھاتی تھی صورت نگار جادو نے کاغذ
و قلم جھولی سے نکالا اور استاد کا نام لیکر قریب شاہزادہ آصف انجم طلعت کے کھڑا ہو کر نقش کشی مین مصروف
ہوا شاہزادہ آصف انجم طلعت کی شبیہ درست کر کے ملان شروع کی ہر جگہ کی اندھیارے اجیالے درست
کیے استخوان پر پوست چڑھایا پوست پر موے باریک کا پرواز اٹھایا اسوقت شاہزادہ بہت ہی شاد و فرحان بیٹھا
تھا چہرہ قیامت زا آفت نمونہ سے تبسم ظاہر تھا آنکھ مین خمار عشرت سے خرمی پیدا تھی چشمان نرگسین مخمور
مست وار نیچے جھکی تھین لیکن کنار چشم سے ہر ایک طرف دیکھنا غضب کرتا تھا صورت نگار نے مزاج ہر ایک
عضو کا درست کیا بعد درستی شبیہ شاہزادہ آصف انجم طلعت کے چلنے کا ارادہ کیا اگرچہ ایسی جگہ چھوڑ کر
دل اسکا نہین چاہتا تھا کہ طرف طلسم بیت الجمال کے جائے بمجبوری تمام صورت نگار جادو شبیہ شاہزادہ
لیکر طلسم کیطرف روانہ ہوا دلمین کہتا تھا جبکہ میرا دل اس جلسہ عالی کو دیکھکر قدم شاہزادہ آصف سے جدا
ہونیکو گوارا نہین کرتا ہے تو ملکہ اسکی شبیہ دیکھکر کیونکر اپنے دلکو بے اختیار نہونے دیگی یہ صورت وہ نہین
کہ جو طلسم کو بلا جنگ و معرکہ فتح نہ کرے صورت نگار جادو ہر ایک طرح کے خیالات دلمین کرتا ہوا اپنے مکانپر پہونچا
اور تصویر شاہزادے کو رنگ و روغن سے بخوبی تمام مرتب کیا اگر مانی و بہزاد اس مرقع کو دیکھتے یکقلم دعوی استادی
کو چھوڑ کے شاگردی اختیار کرتے جبکہ کوئی دقیقہ اس تصویر کی خوش اسلوبی کے پرواز کا اٹھا نہ رہا تو صورت نگار اپنی
اس تصویر کشی پر فریفتہ ہو کر خود اپنے ہاتھ چومتا تھا صبح کو کہ بلبل گل کے گلے سے مل ملکر شبنم نمط روتی تھی

صورت نگار جادو اٹھکر ضروری کامون سے فارغ ہوکر مرقع تصویر کو ایک بہت عمدہ رومال مین لپیٹکر طرف ملکہ اختر جمال
کے روانہ ہوا ملکہ تو پہلے ہی سے عاشق زار شاہزادہ آصف انجم طلعت ہو چکی تھی اب تصویر کے دیکھنے کی منتظر تھی کہ
صورت نگار جادو مع تصویر شاہزادہ حاضر خدمت ہوکر آداب بجالایا ملکہ اختر جمال نے دیکھتے ہی کہا کہ ارے
صورت نگار جادو تصویر فاتح طلسم لایا ہو صورت نگار نے کہا لایا ہون اور رومال سے مرقع شاہزادہ کہ
آصف انجم طلعت کا نکالکر پیش کیا ملکہ نے تصویر دیکھتے ہی ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر فرش زمین پر مثل ماہی بے آب
غلطان ہوئی اسقدر بیہوش ہوئی کہ تن کو نہ فکر جان نہ جان کو پروا ے تن رہی اسوقت جو حالت ملکہ کی تھی سو بالکل
بیخبری کی تھی خواصون نے جلدی سے گلاب کیوڑا بید مشک چھڑکا لخلخہ سنگھایا تلوے سہلانے لگین بارے ہوش
آیا اٹھکر بیٹھی مرقع کو پھر ہاتھوں مین لیکر بغور تمام دیکھنے لگی ملکہ کی نظر جو اس شبیہ اقدس پر پڑی تاب نظارہ جمال سراسر
جلال شاہزادے کی نہ لاکر دوبارہ غش کھاکر گر پڑی اول تو بطور سرسری دیکھا تھا اب بنظر تمام دیکھا اور بھی حالت
بیہوشی طاری ہوئی دیر تک اسی حالت مین رہی جب خوب سر دھوا مین دی گئین اور عطر سنگھایا گیا تو ہوش آیا لیکن
نظر باز فوراً تاڑ گئے کہ جمال باکمال تصویر شاہزادہ آصف انجم طلعت نے دل ملکہ اختر جمال مین گھر کر لیا اور برق
آتشین رخسار مرقع شاہزادے نے خرمن عقل ملکہ کو یک لخت جلاکر خاک کر دیا ہر چند چاہا کہ صبر کرون دیپر جبر کرون لیکن
دل مین خیال کیا کہ واقعی یہ طلسم کشا ہے اور طلسم ہیبت الجمال کو فتح کریگا اس تصویر مین یہ تاثیر ہوئی کہ میرے دیدہ و اثر پڑا
جس سے مین بیہوش ہو گئی بادی النظر مین جب تصویر شاہزادہ فاتح طلسم ہیبت الجمال ایسی ہے تو نہین معلوم کہ اسکے
چہرہ خاص پر کسقدر رعب و جلال ہوگا عجب نہین کہ کل ساحران طلسم اسکی صورت دیکھتے ہی جان سے ہاتھ دھوئین
سوائے اطاعت اور کچھ دل مین نہ لائین اسیلئے تصویر بانیان طلسم نے بناکر دفینہ جادو مین رکھی ہے نہین معلوم کہ اسکا انجام
کیا ہو اور مآل طلسم ہیبت الجمال کیا ہو ساحری خیر کرے نتیجہ اچھا نظر نہین آتا ہے یہ کہکر ملکہ خاموش ہوئی لیکن حضار
انجمن ملکہ اختر جمال فوراً تاڑ گئے اور اسکے عشق سے واقف ہو گئے اور سمجھ گئے کہ یہ لطائف الحیل مین ٹال رہی ہے
لیکن شاہزادے کے عشق نے اسکے دل مین گھر کیا ہے دیکھا چاہیے کہ مآل کار کیا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین ملکہ اختر جمال
نے کہا کہ تم سب رخصت ہو مین کچھ اسکے دفینہ کی صورت نکالون کوئی تازہ سحر پیدا کرون یہ کلام سنکر حضار دربار ملکہ
اختر جمال سے رخصت ہوئے ملکہ با دل غمناک گریبان چاک اپنی آرامگاہ مین آئی ذکر جسکا وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے حال جلالت عنوان شاہزادہ آصف انجم طلعت کے بیان کیے جاتے ہین

کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت کو جب دو روز دریاے سرحد طلسم ہیبت الجمال سے فاصلے پر جشن و آرام کرتے
ہوئے ہو گیا تیسرے روز ارکین و عمائد دربار سے ارشاد فرمایا کہ کل اس دریا سے گذر کر اندرون سرحد طلسم ہیبت الجمال
خیام استادہ ہون سب فسلرن نامی و سرداران گرامی نے حسب ارشاد شاہزادہ والا اپنی خوابگاہون مین آکر آرام گزین
ہوئے صبح ہوتے نماز فجر سے فارغ ہو کر کوچ فرمایا جب لشکر نصرت اثر قریب دریاے سرحد کے پہونچے حرارت آتش
دریا سے کسی کی یہ تاب نہ تھی جو گذر کرتا ہر ایک شعلہ اسکا کرہ نار سے مقابل تھا یا کوہ آتش فشان کا نمونہ تھا سبھون
نے شاہزادہ والا جاہ سے عرض کیا کہ بادشاہ والا تبار کا اس دریاے آتشین موج سے گذر کرنا محال ہے شاہزادہ نامدار
نے طیلسان ادریسی کو پھیلایا سب لشکر آصف زیر سایہ طیلسان ادریسی تھا جب سب ساحل پر پہونچے تو دیکھا دریا
بالکل خشک ہے کہین نمی و تری کا نام نہین تمامی لشکر اس دریاے سحر سے گذر کر سرحد طلسم ہیبت الجمال پر پہونچا ایک جائے

عمدہ دیکھکے خیام شاہزادہ استادہ ہوئے درباری وبازاری اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے رات کی رات تو
وہان بسر کی صبح ہوتے ہی وہانسے لشکر نے کوچ کیا سامنے سے ایک باغ نمودار ہوا جسکے ہزارون برج تھے لیکن کوئی
دروازہ نظر نہین آتا تھا قریب اسکے خیام شاہزادہ نصب ہوئے شام کیوقت ایک ساحر مکار آیا اور کہا کہ اگر جان سلامت
چاہتے ہو تو یہان سے واپس جاؤ ورنہ اس سے گذرنا آسان نہین یہ ٹیڑھی کھیر ہے شاہزادہ اس سے محض بیخوف تھا
صاف جواب دیا کہ جاؤ کہدو اگر جان عزیز ہے تو آکر اسلام قبول کرے ورنہ زاغ وزغن تا قیامت اُسکی مرگ بیکسی پر
روینگے وہ ساحر مکار واپس گیا جب عامل قبہ زندہ دار نے باخیل ولشکر سیارگان ساحر غدار روز کو نہانخانہ مغرب
مین گرفتار کیا پیران عیار بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکر اس باغ کیطرف چلا جسکا ذکر وقت پر آئیگا ملکہ جب اپنی
خوابگاہ مین گئی وہی تصویر نظر مین پھرنے لگی لیٹے لیٹے پسلیان درد کرنے لگین اُٹھ بیٹھی ہر چند ضبط وفغان کرتی لیکن
بے اختیار آہ سرد منھ سے نکلجاتی جب یون بھی آرام نہ آتا تو پھر لیٹتی لیکن کہاب سیج تھی ہر طرف کروٹین لیتی آرام کہان تاب و
طاقت سب ایک ہی نظارے کے ساتھ رم ہوئی صبر وشکیب گم ہوئے غرضکہ وہ رات جو پہاڑ سی اُس فراق خوردہ کو معلوم
ہوتی تھی جاگ کر کاٹی کہ یوسف زرین لباس دریاے نیل مشرق سے جلوہ افروز عماری روزگار ہوا یہ زلیخا وار بستر خواب
سے رات بھر کی جاگی ہوئی پریشان حال الجھے بال بکھری ہوئی زلفین جو اسکی رات بھر کی بیخوابی اور بیچینی کی شہادت
دیتی تھین اُٹھی اور ایک نامہ اشتیاق پرور فراق اپنے اُن نازک ہاتھون سے جنکو تحریر اشتیاق نامہ کے لیے قلم
بناؤ تھے لکھا جسکے مضمون سے ضمیر ملکہ اختر جمال صاف ظاہر ہوتا ہو مضمون اُسکا یہ تھا اے گل بادہ ریاض جمال غنچہ
سر سبز گلزار اجلال مہر درخشان سپہر رعنائی بدر تابان آسمان زیبائی زیدا قدہ حسنہ وجمالہ بعد از اشتیاق حصول دیدار و
بعد تمناے بوس وکنار مکشوف ضمیر منجلی تخمیر ہو کہ آپ فاتحی طلسم کو نہ جائین اولاً آپ میرے پاس تشریف لائین کچھ امور
ضروری خاص آپ سے کہنا ہین اور وہ ایسے ہین کہ بوسیلہ مراسلت ادا نہین ہوسکتے آپ کچھ اور خیال نہ فرمائین آپکے
مفید مطلب کچھ باتین عرض کیجائیگی امید ہے کہ وہ آپ سنکر خوش ہونگے اور خود فاتحی طلسم کا ارادہ نہ کرینگے بغیر محنت ومشقت یہ کام حاصل
ہوا اور ایسے بھی کچھ مضامین مضمرہ تحریر کیے اور ایک ساحر کو جو راز دار ملکہ اختر جمال تھا نامہ دیکر شاہزادہ آصف انجم طلعت
کیطرف روانہ کیا ساحر نے نامہ لیکر بعجلت تمام لاکر شاہزادہ آصف انجم طلعت کو دیا جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا لیکن پیران
عیار جو بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکر لشکر سے نکلا تھا اُس اندھیری رات مین کہ گھٹا چھائی ہوئی تھی ہاتھ کو ہاتھ نہین
معلوم ہوتا تھا یہ باستخارہ تسخیر سیارگان براہ کہکشان چلا جاتا تھا اور یہ خیال جمائے تھا کہ مین اس باغ کیطرف جا رہا ہون
تھوڑی دور گیا تھا کہ اسکو کچھ روشنی دکھائی دی یہ اُس روشنی کے سمت چل نکلا قریب گیا دیکھا کہ باغ گردش کر رہا ہے
ہر دم ساتھ [illegible] اسکی گردش کو نہین پہونچتی ہے یہ ایک جھاڑی کی آڑ مین کھڑا تھا دیکھا کہ ایک ساحر اس باغ کے اندر سے
نکلا لیکن کوئی دروازہ نظر نہین آتا تھا ہر سمت دیوار باغ مین جو بہت بلند تھی طائر بلند پرواز کی مجال نتھی جو اسکے حد تک
جاتے کمند خیال رسستہ تھی اُس تک پہونچنے کے لیے شکستہ تھی یہ خیال کرتا تھا کہ اس باغ مین کیونکر پہونچون کہ ایک جھروکا
دکھلائی دیا خیال کیا کہ جست کرون لیکن محض بیسود سمجھکر بیٹھا رہا کہ وہ ساحر باہر آیا بعد اسکے دوسرا آیا اور یہ دونون
ایک سمت کو چل نکلے یہ بھی پیچھے پیچھے چلا آگے چلکر ایک ساحر بیٹھ گیا دوسرا آگے بڑھا اسنے بھی اسکا ساتھ کیا دیکھا کہ
قریب لشکر شاہزادہ گیا اور کچھ سحر کرکے چلا پیران عیار بعد اسکے آنے سے اُس ساحر سے ملا اور کہا کہ مین کام بنا آیا
اور ایک سر دیا اور کہا کہ دیکھو افسر لشکر اسلام کا سر لایا ہون اسکو لے مین دوسرا لاؤن اُس ساحر نے جیسے ہاتھ سر لینے
کو پھیلایا اسنے اُس سر کو اسکے ہاتھ پر زور سے مارا کہ ایک گرد اس سے اُڑی اور اسکے دماغ تک پہونچی چھینک آئی بیہوش ہو گیا اسکو ایک

گدڑے مین ڈالکر اسکا لباس اپنے جسم پر آراستہ کیا اور اسکی جھولی گلے مین ڈالی اتنے مین دوسرا ساحر آیا اور کہا کہ مین نے ایک ایسا سحر گرد لشکر شاہزادہ کیا ہو کہ جو اسکا پانی پیے گا یا اُس جنگل کی کوئی چیز چھوئے گا فوراً گرفتار بلا ہو جاویگا اور اس سحر سے سارا لشکر اسلام گرفتار ہوگا اسنے کہا کہ چل مین بھی ایک سحر کر آؤن تو اگر اس سحر سے بچین تو اس سے نہ بچین ساحر اصلی نے کہا کہ مین بیٹھا ہون تو جا یہ گیا اور ذرا دیر مین واپس آیا اور کہا کہ دیکھ سحر اسکو کہتے ہین کہ اسیوقت ان سب کو گرفتار سحر کر آیا اب کوئی نہ بچیگا ساحر اصلی نے کہا کہ کیا کیا ہو ساحر علی نے کہا کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہو چلکر دیکھ لو ساحر اصلی اسکے ساتھ چلا راستہ مین ساحر اصلی سے نقلی نے کہا کہ یہ گولا ہاتھ مین لو مین ذرا پیشاب کرون اصلی نے گولا لینے کو ہاتھ پھیلایا تھا کہ اسنے زور سے اسکے ہاتھ پر مارا کہ گولا پھٹا اور سفوف بیہوشی نے دماغ مین پہونچکر غافل کیا اسنے اسکو بھی ایک گدڑے مین ڈالا اور آپ اُس حجرے کے نیچے کھڑا ہوا کہ ایک عقاب بلند پرواز باغ سے نکلا اور اسنے پنجے مین داب کر باغ کے اندر پہونچایا یہ اُس بارہ دری کیطرف چلا جدہر آتشخوار جادو افسر اس باغ کے ساحرون کا تھا اور یہ دوسری سرحد طلسم ہیبت الجلال کی تھی دیکھا کہ وہان آتشخوار جادو بیٹھا ہو مینوشی کر رہا ہو کہ یکایک اُسنے آواز دی ایک ساحر جو یہان پاسبان تھا اندر گیا اور بعد تھوڑی دیر کے باہر آیا یہ منتظر وقت تھا کہ وہ اپنے مقام سے اُٹھکر ایک گوشۂ باغ مین گیا اور شراب پینا شروع کیا اتنے مین آتشخوار جادو نے پھر آواز دی وہ پاسبان دوڑتا ہوا اُٹھکے چل گیا ساحر علی نے فوراً صراحی مین سفوف بیہوشی ملا دی جسوقت وہ پاسبان باہر آیا مے نوشی شروع کی ایک ہی جام پیا تھا کہ چھینک آئی اور بیہوش ہو گیا اسنے اُسکو برہنہ کر کے اسکے کپڑے زیب بدن کیے اور اُسکو ایک مقام مین بالکل پوشیدہ کر دیا کہ آتشخوار نے آواز دی یہ اُسوقت اندر گیا کہ آئینہ سے ایک تصویر بولی کہ یہان لشکر اسلام کا ایک عیار آیا ہو آتشخوار نے کہا کہ کوئی عیار ضرور آیا ہو پاسبان علی نے کہا کہ یہ تصویر جھوٹ کہتی ہو یہان ساحر تک تو آ نہین سکتے عیار کے اتنے دل گردے کہان جو یہان قدم رکھے آتشخوار جادو نے کہا کہ اگر عیار آیا ہو تو خود بخود گرفتار ہو جائیگا پاسبان علی نے کہا کہ اسکو مین تلاش کر لون تب آپ تکلیف کرین آتشخوار جادو نے کہا کہ تو شراب پلا اور مین اسکو خود یہان بیٹھے ہوئے دریافت کر لونگا ابھی ایک پتلہ بھیجتا ہون باغ کے اندر جہان ہوگا گرفتار کر لائیگا پاسبان علی نے جلدی سے شراب جام مین بھری اور بجا لا کی تمام سفوف بیہوشی ملا کر سامنے لیگیا پیتے ہی اُسکو چھینک آئی بیہوش ہو گیا اسنے آتشخوار جادو کو ایک فرش کے نیچے جلدی سے داب دیا اور خود اسکے کپڑے پہنکر بیٹھا اور آواز دی پاسبان لوگ حاضر ہوئے اسنے کہا کہ مین تمکو شراب پلواتا ہون اور ملکہ اختر جمال نے آج ایک تحفہ بھیجا ہو کہ سب کو اسمین شریک کرون وہ سفوف نکالکر صراحی مین آمیز کیا اور سب کو اپنے ہاتھ سے ایک ایک جام دیا اور ایک جام خود لیا اُن حضرات نے جیسے ہی وہ پیا سب کے سب بیہوش ہو گئے اُن سب کو ایک گوشہ مین ڈالدیا اور وہ آئینہ جسمین پتلیان تھین سب کو توڑ ڈالا اسمین ایک آئینہ تھا کہ اس باغ کا راز طلسم اُس آئینہ مین تھا جیسے ہی اُسکو توڑا ایک صدائے عجیب و غریب از بس مہیب پیدا ہوئی یہ ایک گوشہ مین متواری ہوا کہ اس باغ مین جسقدر ساحر تھے سب دوڑ کر اور اس کمرہ کے دروازے پر جمع ہوئے پھر اُن اُسی لباس آتشخوار مین جو پہنے تھا ظاہر ہوا یہ کہا کہ شاید کوئی عیار آیا ہو یہ کہکر ایک حقہ پر از دارو بیہوشی نکالکے زمین پر مارا سفوف اُسمین سے اُڑا اور دماغون مین پہونچکر سب کو بیہوش کیا ایک پتلہ سحر کا وہان سے اُڑا اور ملکہ اختر جمال کے پاس حاضر ہو کر بربادی باغ کا ذکر کیا اور جلکر فنا ہو گیا اُس عیار نے اُن سب کو ٹھکانے لگایا اور لشکر فیروزی اثر مین داخل ہوا اسوقت کہ یہ پتلہ اختر جمال جادو کے پاس پہونچا اُسوقت ملکہ خط روانہ کر چکی تھی اور نہایت غمگین حالت مین بیٹھی تھی اور عشق شاہزادہ آصف انجم

ہوی در ابلق اشک سلک مروارید مین پرو رہی تھی اور سلک رشک سے اپنے جیب و دامن بھر رہی تھی کہ مرغ
زرین بال نے بیضۂ ماکیان کو توڑ بانگ صبح دی خوابیدگان شب بستر غفلت سے بیدار ہوئے ملکہ بھی اپنے بستر و
آرام گاہ سے اُٹھی بکھری ہوئی زلفین جو اوپنچے اور ڈھلے ہوئے شانو نکو گھیرے ہوئے تھین اُسکی پریشانی سے
الجھ رہی تھین کچھ عالم یاس کچھ ہراس مین بیٹھی منتظر جواب تھی کہ جسکا وقت پر ذکر ہوگا جسوقت ساحر نے نامہ لاکر
شاہزادۂ آصف انجم طلعت کو دیا شاہزادے نے منشی کو طلب کیا نامہ پڑھوا کر سنا ضمیر ملکہ اختر جمال سے آگاہ
ہوا اور تحریر سے سمجھ گیا کہ سبا سے امید نے گلستان آمال مین کوئی تازہ شگوفہ کھلایا ہے ملکہ کو کسی قسم کا خیال میرا آیا ہے
کوچ کا حکم دیا خیمے ڈیرے اُسیوقت اُکھڑ گئے کوچ کی ٹھہر گئی شاہزادۂ آصف انجم طلعت بھی مع جمیع ہمراہیان
جان نثار وفا شعار کے روانہ طرف مکان ملکہ اختر جمال جادو کے ہوئے جسکا ذکر وقت پر آئیگا یہان جب ملکہ کے
پاس اُس چیلے نے پہونچکر بربادی باغ کا حال سنایا ملکہ متعجب ہوئی اور ایک ساحر کو بلاکر کہا کہ جاکر ناکیداروں
سے کہدو کہ شہزادۂ آصف انجم طلعت براے صلح آتے ہین کسیطرح سے اُنسے مزاحمت نہ کیجاوے برابر راستے
کھولدیے جاوین اُس ساحر نے چشم زدن مین آکر سب سے اطلاع کردی کہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت سے
کسی قسم کی مزاحمت نہ کیجاوے ملکہ اختر جمال کا یہ حکم ہے ساحر یہ حکم پہونچا کر واپس گیا ساحران نامدار جو منازل
طلسم بیت الجمال کے بعض بعض مقام پر رہتے تھے ان سبھون نے اُس ارادے سے دلکو صاف کیا کسی نے کسی قسم
کی مزاحمت کا دعوی نہ کیا شاہزادۂ والاجاہ آصف انجم طلعت نے طرف مکان ملکہ اختر جمال جادو کے قصد
کیا خیمے ڈیرے اُسی روز لد گئے تھے جبکہ مسافر فلک کرہ کی جست یا ندھے ہوئے طے مراحل فلک کے لیے سر اپے
افق مشرق سے برآمد ہوا شاہزادہ بھی بعد فراغ نماز چاشت مع افسران نامی و سرداران گرامی چلا ہمراہیان جان نثار
سے راستہ مین ہر قسم کی باتین کرتے چلے جاتے تھے اور عجائبات طلسم دیکھتے جاتے تھے کہ بعد طے مراحل و قطع منازل تین
شبانہ روز کے داخل طلسم بیت الجمال ہوئے قریب دار الامارہ شاہی کے پہونچے ہرکارے جو براے خبر رسانی معین
تھے منزل منزل کی خبر حضور ملکہ مین برابر پہونچاتے تھے جبکہ ایک منزل شاہزادۂ آصف انجم طلعت رہگیا تھا ملکہ نے
مہانداری شاہزادے کے لیے ایک باغ علیحدہ آراستہ کیا تھا جو سراسر گلزار ارم تھا خشت طلا و خشت نقرہ سے چار دیواری
باغ کی بنی تھی دروازہ عظیم الشان لگا ہوا مثل آغوش عاشق جانباز در ہاے باغ وا تھے جبکہ شاہزادے کی
خبر ہرکارون نے ملکہ کو دی کہ قریب شہر پناہ دار الامارہ شاہی کے آگئے ہین ملکہ نے چند معززین طلسم بیت الجمال کو
براے استقبال شاہزادے روانہ کیا معززین نے استقبال کیا شاہزادے کو لاکر باغ مین بکمال اعزاز و اکرام پہونچایا
شاہزادہ باغ مین رونق افروز ہوا دیکھا کہ میوے گونا گون لگے ہین بلبلون کے چہچہے ہین گلون کے قہقہے ہین سرو
لب جو براے استقبال شاہدان رعنا بیک پا استادہ ہے روے گل نو شگفتہ پر سنبل کا جھرمٹ ہے سوسن زبان
حال کھولے ہوئے مدح الٰہی مین مشغول ہے گل شبو کی بھینی بھینی بو باس کی لپیٹ ہے گل خودرو کی نرالی بہار ہے مہندیون
کی قطار ہے کیلے لگے ہین لیکن اکیلے نہین اس کثرت سے ہین کہ ٹھکر پہونچے ہین شمشاد کسی معشوق کی آمد کا منتظر
ہے ایک پاؤن سے براے تعظیم استادہ ہے جلاجل اوراق برگ شجر درختان سے صداے دلکش آرہی ہے کرشمۂ دامن
دل پکڑتا ہے کہ کہان جائیگا تیری جگہ یہی ہے نسرین و نسترن شگفتہ کی عجب جھمک ہے گل چاندنی کی نرالی چمک ہے تختۂ گلزار
رشک چاندنی ہے چاندنی بھی مات ہے وصف گلزار تحریر کرتے ہوئے قلم مین برگ نکلے ہین لکھنا بار ہوتا ہے درمیان باغ
مین ایک حوض مصفا بنا ہے ہزارے کا فوارہ لگا ہے سیرابی عالم کے لیے چشمۂ حیات ہے نہرین جاری ہین بجاے سنگریزہ

لعل خوشاب بدرشہوار جڑے ہین اُن گملون پہ پانی کا رک رک کر چلنا موج کی کلائی کا نزاکت سے
ٹوٹنا عجب لطف دکھاتا ہے دل شیدائیان لبھاتا ہے قمریون کی بحث مین بلبلون کے نغمے طاوسون کے ترانے
دلکو بے اختیار کرتے ہین اگر اس باغ کے ایک تختہ کی صفت لکھی جاوے تا عمر نوح و حیات خضر ممکن نہین
کہ لکھ سکے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے اس باغ کو نمونہ بہشت عنبر سرشت دیکھا جنت الماوی کا نقشہ
آنکھون کے نیچے پھر گیا وہ طلسم دیکھکر حیرت زدہ ہوگیا شاہزادہ دیکھا کہ ایک بارہ دری پرتکلف مین جو وسط باغ مین
بنی تھی باعزاز تمام مسند زرتار پر بٹھایا شاہزادہ اس بارہ دری کو دیکھکے متعجب ہوتا بارہ دری کے
ستون طلائی سبک سڈول بنے ہوئے معشوقان گل اندام کے بازوؤن پر طعنہ کش تھے صفائی منبت و نقشبندی
زاہدان خلوت صفا پر طعنہ کرتی تھی سنگ مرمر کی زمین سنگ اسود و سنگ سرخ کی تحریر عجب گلکاری تھی
نئی پچیکاری آگے بارہ دری کے ایک بہت ہی نفیس پرتکلف شہ نشین بنا ہوا ایک مسند مغرق بچھی ہوئی فرش
گلکار سے مزین ایک مسہری گوشہ بارہ دری مین بچھی ہوئی جسے دیکھکر طائر ہوش و حواس اُڑتے تھے عقل دنگ
تھی باد صبا خود چور رنگ تھی پیر فلک نے با این گردش پیرانہ سری ایسی بارہ دری کبھی چشم خیال سے نہ
دیکھی نہ گوش وہم سے سنی تھی کہ اہالیان لشکر شاہزادہ آصف انجم طلعت بھی جمع ہوئے انکو فرودگہ
کی جگہ بتائی گئی مطربان حنجرہ داؤدی و قوالان لحن باربدی پر شرف رکھنے والے حاضر ہوئے رقص و سرود
کا سامان ہوا رقاصان پری جمال و لولیان زہرہ خصال نے رنگ جمایا کہ مغرب فلک بھی دنگ ہوا
ایک سمان بندھا ہوا تھا ہر ایک اپنے سرور مین خوش رنگ تھا کسیکو کسیکی فکر نہ تھی نہ تن کو پروا سے جان
تھی نہ روح کو خواہش تن شاہزادہ مع جمیع افسران گرامی رقص و سرود مین مشغول تھا کہ ایک کنیز
ملکہ اختر جمال حاضر خدمت ہوئی اور شاہزادے کو ایک پرچہ دیا آصف انجم طلعت نے دیکھا
کہ ملکہ اختر جمال کیطرف سے لکھا ہے کہ اب تھوڑی دیر کے لیے مفارقت احباب گوارا فرمائیے میرے پاس
تشریف لائیے مین بخواہش تمام خدمت عالی مین مصدع ہون شاہزادے نے حسب استمزاج ہمراہیان
جان نثار طیلسان ادریسی اور دستکر جانب مکان ملکہ اختر جمال عزم روانگی کیا ملکہ اختر جمال نے اپنی پوشاک
اُتاری ملبوس خاص زیب بدن کیا سنگار کیا بانداز نازنینی کرسی جواہر نگار پر منتظر قدوم شاہزادہ بیٹھی تھی چشم دل
مشتاق نظر دل دار نرگس وار کشادہ تھی ناگاہ کنیز ملکہ نے خبر دی کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت در دولت
تک آگئے چلمنین دروازے کی اُٹھادی گئین شاہزادے نے قدم آگے رکھا دیکھا کہ مکان بہت ہی پرتکلف
بنا ہے معماران جہان کے ہوش و حواس دنگ ہین شش شدر کھڑے ہین حواس خمسہ گم ہین یاد نہین کہ کہان کھوے
ہین جب شاہزادے کی ملکہ سے اور ملکہ کی شاہزادے سے آنکھین چار ہوئین ایک کی محبت نے دوسرے
کے دل پر اثر کیا حضرت سلطان عشق نے اپنا گذر کیا شاہزادہ بھی ملکہ کو دیکھتے ہی بدحواس ہوا زمین پر لوٹنے
لگا اور وہ ملکہ کا بھی برا حال ہوا اول تو شیفتہ تھی پر ملتفت نہ دیکھا اب بہ نسبت اول کے اور بھی حالت
غیر ہوئی دونون غش کھا کے گر پڑے آنکھین بند ہو گئین لپٹ کر اپنی اپنی بیتابیان بیقراریان ظاہر کر رہے تھے
در و دیوار سے رنگ عشق کے جوش مین یہ آواز آتی تھی سے من از آن حسن روز افزون کہ یوسف داشت
دانستم بلکہ عشق از پردہ عصمت برون آرد زلیخا را دیر تک دونون مثل ماہی بے آب تڑپتے رہے کہ
لخلخہ سنگھایا گیا بید مشک گلاب انپر چھڑکا گیا بارے ہوش آیا زینت افروز کرسی مرصع ہوئے چند

لمحہ تاب اپنے دلون کی حالت ضبط کر نہین سکے ساکت رہے تھوڑی دیر کے بعد ملکہ نے بعد از مزاج پرسی وگواراے زحمت سفر خطرناک باعث تشریف آوری دریافت کیا شاہزادہ آصف انجم طلعت نے بعد اداے دو کلمہ خیریت امتزاج سبب عزم طلسم کشائی بیان کیا کہ جناب صاحبقران ثانی براے قتل زمرد طلسم فیروزیہ تشریف لائے ہین بفضل خلاق انس وجان صاحبقران نے اسکو فتح کیا مگر زمرد اور فیروز وہان سے کسی جانب فرار ہوگئے اور نہین معلوم کہ کہان چھپ گئے اور متعلق طلسم فیروزیہ یہ تو طلسم مشہور ہین جب ان سب کی لوحین صاحبقران کے پاس پہونچینگی تو فیروز قتل ہوگا چنانچہ مین لوح لینے آیا ہون ملکہ نے جو یہ کیفیت سنی رنگ چہرہ سے اڑ گیا ہوا ئیان چھوٹنے لگین چہرہ متغیر ہوگیا تکدر و تیرہ نظر آنے لگا ملکہ نے شاہزادیکو سمجھایا کہ صاحبقران کی اطاعت سے تمکو کیا فائدہ سواے دردسری اور زحمت بیہودہ کے اور کچھ نتیجہ نہین ایسے ایسے مقام دہشتناک پر ایسے ایسے شکیل وجمیل جوانون کا بھیجنا خلاف مصلحت ہے افسوس صد افسوس صاحبقران کو ذرا بھی ایسے حسین جوانون کا خیال نہین اے شاہزادہ خیال کرسکتے ہو کہ اگر یون مصالحت نہوتی تو کسقدر تمکو مصیبت کا سامنا ہوتا ایسے شخص سے دست کش ہونا میرے نزدیک ہزار درجہ اولی ہے دیکھو اس طلسم مین اگر یہ معاملہ درپیش نہوتا تو اے شاہزادے یہ طلسم فتح ہونا بہت مشکل تھا یہان کی سیر کرو مین پرستارانہ خدمت کو موجود ہون شاہزادے نے کہا اے ملکہ یہ تو ممکن نہین ہین اس زحمت کو عین راحت جانتا ہون مرد میدان ہون شیر نیستان ہون سر کٹا نا مرجانا ہمارا فخر ہے ملکہ نے دیکھا کہ یہ شاہزادہ میری تقریر مین نہ آئیگا یہ پڑھا جن ہے کبھی شیشہ مین نہ اتریگا اظہار محبت وعشق کیا لیکن لوح دینے کا نام زبان پر نہ آتا تھا شاہزادے نے کہا کہ اے ملکہ مین بے لوح لیے نہین جاؤنگا اگر یہ طریقہ نہوتا اور لڑائی ٹھہرتی تو ضرور تھا کہ مین فاتح ہوتا ملکہ نے دیکھا کہ یہ نہین مانیگا اور میرے دام تقریر مین نہ پھنسیگا لوح دینے پر مستعد ہوئی آٹھوین روز شاہزادے نے لوح طلب کی ملکہ نے مجبوری تمام لوح دی شاہزادے نے لوح پاتے ہی ہمراہیان کو طلب کیا لشکر مین حکم سامان سفر بھیجا دو روز تک سامان سفر مین بسر ہوئے تیسرے روز شاہزادے نے مع ملکہ اختر جمال جادو جانب لشکر صاحبقران ثانی کے کوچ فرمایا کہ ذکر اسکا موقع پر آوے گا

اب دو کلمے داستان جلالت عنوان ظرافت بیان بعیاری داخل ہونا خواجہ عمرو ثانی کا طلسم بیت المال مین اور آگاہ ہونا محاسن افراز جادو بادشاہ طلسم کا اور عیاری خواجہ کی باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

حریفان مال ساحران بدخصلت وصاحبان مکر وفطرت قطع کنندگان منازل سحر وساحری وبادیہ پیمان مراحل جرأت و دلاوری سرکوب کافران دشمن ساحران عیاران بیدرنگ صاحبان فتطورہ رنگ بامید حصول در مضامین عجیب وغریب طلسم سخن مین یون عیاری کرتے ہین سے واقفان رموز مکاری + مینگا رند حال عیاری پہ ناظرین والاتمکین کو خیال ہوگا کہ سابق مین کمترین عرض کرچکا ہے کہ خواجہ عمرو ثانی بھی صاحبقران ثانی سے رخصت ہوکر طلسم بیت المال کیطرف روانہ ہوئے تھے مگر خواجہ اسطور سے سب سے ملکر صاحبقران کے سامنے سے روانہ ہوئے تھے کہ سب کو خواجہ کے آنے مین شبہ تھا ہر ایک آدمی یہ تصور کرتا تھا کہ خواجہ اپنی مرضی کے آدمی نوکر رکھنے گئے ہین لیکن عمرو ثانی جو لشکر سے روانہ ہوئے تو صبح آفتاب عالم سے سارے نشان وپتے طلسم بیت المال کے دریافت کرلیے تھے خواجہ عمرو ثانی روا رو چلے جاتے تھے تین روز کے بعد

ایک صحرائے لق و دق مین پہونچے جہان سبزہ زار قدرتی نے فرش زمردین سے صحرا کو طلسم اخضر بنا رکھا
تھا چشمے جاری تھے نہرین روان تھین ہرے ہرے درخت گنجان چارون طرف لگے تھے جو کہ اپنے سایہ سے
مسافرونکو آرام دیتے تھے اس جنگل مین چند کاہ فروشونکو جو گھاس چھیلتے تھے خواجہ نے دیکھا اونکے قریب
آکے صورت ساحرون کی بنائے ہوئے کاہ فروشون سے پوچھا کہ طلسم ہیبت المال یہان سے کسقدر مسافت
پر ہی سب نے کہا کہ یہان سے تین منزل کی راہ پر طلسم ہیبت المال ہی خواجہ یہ سنتے ہی حیران ہوئے کہا
یا الٰہی اسقدر مسافت کیونکر طی کرونگا پھر خواجہ نے کاہ فروشون سے طلسم کے حالات دریافت کیے کاہ فروشون
نے کہا کہ یہان سے دو دن کی راہ پر سرحد طلسم ہیبت المال ہی سرحد طلسم پر ایک دیوار طلائی دس ہزار
کوس مربع مین بنائی ہی اسکے اندرونی حالات سے واقفیت نہین ہی لیکن فرنگار یہان سے بہت قریب
وہان کے رئیس اسکی اندرونی کیفیت سے واقف ہین وہانکی بادشاہ ملکہ کاکل کشا دختر محاسن دراز
جادو بادشاہ طلسم کی ہی بہت سے شاہان عالی وقار و شہزادگان والا تبار اسکے خواستگار ہوئے لیکن کسی سے
وہ شادی کرنا منظور نہین کرتی ہی محاسن دراز جادو شاہ طلسم ہیبت المال کو یہ امر سخت ناگوار ہے اور
بہت حیران ہی کیونکہ محاسن دراز بہت ضعیف آدمی اور سن ہی رسیدہ گرم و سرد زمانہ چشیدہ و گرگ باران دیدہ
ہی محاسن دراز بوجہ اپنی معمری اور پیرانہ سالی کے قطع امید زیست سے ہو بیٹھا ہی چراغ سحری سمجھتا ہی جو دم
ہی غنیمت جانتا ہی اسکا دلی منشا یہ ہی کہ اگر کوئی شخص عالی خاندان والا تبار عصمت کا مارا کہین سے دستیاب
ہو جائے اور اسکی مدبری اور صحت انساب ہو اور رموز جہانبانی و قواعد کشورستانی جملہ امور سلطنت سے
واقف ہو اور کل علوم و فنون سے ماہر ہو جبکہ ان اوصاف مین کامل ہو تو محاسن دراز جادو عقد ملکہ
کاکل کشا کا اسکے ساتھ کردے اور اس شخص کو محاسن دراز جادو اپنا وصی اور خلیفہ سمجھے بلکہ کل کاروبار
سلطنت و زمام جہانبانی اسکے ہاتھ مین دے اور محاسن دراز جادو ایک گوشہ مین بیٹھکر خداوند قمر
کی عبادت کرے خواجہ نے یہ سب سنکے کہا کہ کس جادو کا نام ہی یہ نام آج ہی سنا گیا کاہ فروش
کہنے لگے کہ اجی میان صاحب آپ مجھے زبان دراز معلوم ہوتے ہین ایسے کلمات لغو منہ سے نکالتے ہین خیر ہی
کہ یہان کوئی اچھا آدمی نہین تھا ورنہ آپکو ابھی اسکا مطلب سمجھا دیتا اجی حضرت آپ اب کبھی ایسا نہ فرمایئے
وہ ہمارے خداوند ہین ہمارے خالق ہین ہم انکی پرستش کرتے ہین ہم لوگون کا مذہب قمر پرستی ہی ہمارے
خداوند چاہ نخشب مین [illegible] ہلال و [illegible] عکس مین برابر ہین انکا نور کروسون چمکتا ہی خود کبھی کبھی اس چاہ نخشب
سے نکلتے ہین لیکن [illegible] قصر خداوندی کے باہر [illegible] دیتا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نظارگیون کی نظرین خیرہ
ہو جاتی ہین [illegible] چند مین ایک [illegible] سوائے خاندان شاہی کے دوسرے کی مجال نہین کہ قصر خداوند
کے اندر جا سکے کیونکہ خداوند قمر [illegible] حکیم المعروف [illegible] خواجہ [illegible] سن کے خاموش ہو رہے اور
باقی حالات [illegible] دریافت کیے [illegible] رخصت ہو کر [illegible] روانہ ہوئے قریب دو کوس
کے خواجہ نکل گئے تھے کہ ایک مقام پر چند درخت گنجان [illegible] اور خوشنما [illegible] دیکھنے سے صانع حقیقی
کی صنعت کی دلیل ملتی تھی تمازت آفتاب سے خواجہ بہت پریشان تھے ان درختون کی ٹھنڈی چھان
دیکھکے سایہ مین بیٹھ گئے اور سوچنے لگے کہ اس شہر مین داخل کیونکر ہو اور داخلہ کی بنا تجویز کرنا چاہئے جو
اس شہر مین پہونچا ہو اور شاہزادی ملکہ کاکل کشا مین کیونکر رسائی ہو تھوڑی دیر کے بعد

سب نشیب و فراز سمجھ کے رنگ و روغن نکالا ایک جوان حسین طرحدار بہت خوبصورت کی شکل بنائی اٹھتی ہوئی
جوانی بھرے ہوئے گال ریش و بروت سب ندارد لیکن سبزہ آغاز نغفقوان شباب سے مخمور ریحان جوانی
سے چور لباس بہت نفیس پر تکلف بیش بہا لیکن میلا اور کہنہ جا بجا سے پھٹا ہوا کرم خوردہ زیب جسم کیا نشان
معلومہ پر چلے کہ انکا حال وقت پر تحریر ہوگا

اب کیفیت ملک زرنگار کی تحریر کیجاتی ہے

کہ یہاں کی حکمران ملکہ کاکل کشا دختر نیک اختر محاسن دراز جادو بادشاہ طلسم بیت المال تھی اسنے اپنی
مدبری اور رائے صائب اور حسن انتظامی سے شہر کو ایسا آراستہ کیا ہر کہ لائق تعریف کے ہر شہر مین جا بجا سڑکین
متعدد دیل بنے ہوئے سڑکین وسیع فراخ کہ کیسی ہی سواریان یا گاڑیان نکلین لیکن پیادہ رو کو تکلیف نہو ایک
سڑک پر جائے اور سارے شہر مین گلی در گلی پھر آئے ہر سڑک کی موڑ اور راستہ کا نام سائن بورڈ پر لکھا ہوا ہر سڑکون
پر برابر چھڑکاؤ گرد کا نام نہین تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر کنوئین کھدے ہوئے اسباب آب کشی موجود شہر
صاف و شفاف مثل آئینہ چمکتا ہوا کوڑہ کرکٹ کا نشان نہین بازار بہت عمدہ بازاریون کی پوشاکین عمدہ نفیس
کہ جنکے دیکھنے سے منتظم شہر کی رائے زرین کی دلیل تھی ہر شہر دوکانداروں کے یہان تیار جو سائل جس چیز کا ہو
اسیوقت موجود دنیا بھر کی نعمتین فراہم بزازون کی دوکانین خوش اسلوب متاع قیمتی بیش بہا مہیا ہر ایک
اقمشہ و امتعہ بزازون کی دوکان مین انبار لگے ہوئے جوہریون کی دوکانون مین خوشہ ہائے جواہرات
بجائے قمقمے کے لٹکتے لعل خوشاب کے چبوترہ سے بنے ہوئے غرضکہ آرائش شہر کی ایسی تھی کہ کسی بادشاہ سے ایسی
ممکن نہ تھی یہ اسکے دریا دلی و رائے صائب کا نتیجہ تھا مسافر خانون مین برابر ہر ایک مسافر کی مسافر نوازی ہوتی
تھی پکا پکایا کھانا ملتا جن ظروف مین مسافر کھانا کھاتا وہ ظرف اُسی کی ملک ہو جاتے
بھٹیاریان وضیع خوش پوشاک اور کہین کی بیگمین وہان کی بھٹیاریون سے سربراہ نہین ہو سکتی تھین طلاقت زبان
فصاحت کلام اس شہر کے حصہ مین تھی بڑے بڑے شہر ہائے دور دراز سے آدمی وہانکی زباندانی سیکھنے جاتے
عدالتین کھلی ہوئین ہر ایک طرح کے مقدمہ فیصل ہوتے حق حق مقدمہ طے ہوتا فریقین راضی رہتے حق و باطل کا عدالتون
مین انکشاف ہوتا حق پر آفرین ہوتی باطل پر نفرین اور سزا ہوتی ہر ایک طرح کے محکمہ کا اجرا آبپاشی کا محکمہ جداگانہ
ملازمان آبپاشی ہر وقت فکر و تردد مزارعان مین مصروف ملازمان پولیس بھی ایسے ہی رفاہ عام کے سوا اور
کوئی کام انکے ذہن یا خیال مین نہ آتا اقلیم کا نقشہ موجود جس سے حدود ملک کی حفاظت کا اہتمام ہوتا تھا یہ خوش
انتظامی تھی کہ اگر ایک پیرزال کا زن خانہ دیکھا جاتا تو نقشہ سے ایک لڑکا ابجد خوان بتلا دیتا مردم شماری
کا دفتر قائم جس سے ترقی و تنزل و آبادی کا حال معلوم ہوتا مرگ و پیدائش کا حال کھلتا درباری ہر ایک شریف
صحیح النسب معقول الحسب ہر ایک کی جائے نشست مقرر ایک سے دوسرے کو سوائے اپنے کار منصبی کے
کچھ سروکار نہ تھا غرضکہ کوئی ایسا بندوبست نہ تھا کہ جس سے رفاہ عام مین خلل واقع ہوتا ہر ایک عدالت
ہر ایک محکمہ مین تختہ لگا ہوا محلات شاہی بھی ایسے عمدہ بنے تھے کہ جنکی تعریف غیر ممکن ہر قلعے کا بندوبست
ہر وقت برج پر توپ کا تیار رہنا رسالہ کا مسلح موجود ہونا کنگال کا نام گمنام اگر قارون ایسے شہر مین
ہوتا زکوۃ ضرور ادا کرتا انکار حکم موسوی سے نہ کرتا ہر ایک شخص فارغ البال ہر ایک مزدور خوشحال

اگر تلاش ہوتی تو اُس ملک مین سائل کا نشان نہ ملتا مسکین مثل عنقا گم تھا سب مردمان شہر اہل حرفہ پیشہ ور
نوکر چاکر پنشن دار ورہا ہے ماہ بماہ ملتا ایک دن زیادہ نہونے پاتا راتو نکو برابر مشعل روشن ہوتین گلی کوچون مین
سر و چراغان کی روشنی ہوتی شام سے تا صبح برابر چراغ جلتے اگر رات مین ایک سوئی بھی گرتی کثرت روشنی
سے نابینا اپنی سوئی اُٹھا لیتا غیر ملک کے آدمی کو دوپہر کا دھوکا ہوتا یہ خوبی حسن و انتظام کا ثمر ہے جو آج کل صفحۂ
تواریخ پر ثبت ہے ملکہ کاکل کشا جادو نے اپنے واسطے ایک مکان جو دار الامارہ شاہی مین لکھا جاتا تھا بکمال
زیب و زینت بنایا تھا چار و نطرف سے آئینہ بندی تھی بنایان بےمثل نے اس ترکیب سے اُس مکان
کو بنایا تھا کہ شہر مین جو حادثہ اور یا واقعہ یا مظلمہ ہوتا تھا سب اُسمین معلوم ہوتا تھا زنجیر عدالت اُس
مکان سے ہر ایک کوچہ و بازار مین پہونچائی گئی تھین اُسکی عدل گستری سے ایک مور ضعیف فیل دمان
سے انتقام لیتے یہان شیر غزان تھی دروازہ مکان پر ہزارون سپاہیون کا پہرہ رہتا تھا توپین بیشمار لگی
رہتی تھین بعض بعض مقامات پر سحر کی چیزین عجائب و غرائب بنی تھین جو کوئی تازہ واقعہ ہوتا فوراً ملکہ
خبردار ہوتی ہر ایک ظلم کرتے ڈرتا تھا زبردست کی یہ طاقت نہین جو زیردست کو نگاہ کم دیکھتا کیونکہ اسکی خبر
فوراً ہی ملکہ کو پہونچتی اُسیوقت بعد دریافت ملکہ سزا دیتی شہر کے گرد ایک شہر پناہ عظیم الشان بنی ہوئی
کہ طائر بلند پرواز قیاس کی تاب نہین جو اُس تک پہونچتا وہم و خیال کی طاقت نہین جو اُسکی چوٹی تک
کمند گمان کو پہونچائے شہر پناہ مین آمد و رفت کے لیے پھاٹک دروازہ کھڑکیان لگی ہوئی تھین جو راستہ جسطرف
گیا تھا وہ دروازہ اُسی راستہ سے مشہور تھا پھاٹکون اور دروازون پر سوارون کے پہرے رہتے اپنے
کام سے بہت ہوشیار تھے ایک دم غافل نہین ہو سکتے تھے شہر پناہ کے بعد ایک منارہ پتھر کا بنا ہوا تھا
جو بہت وسیع اور بلند تھا زینہ لگا تھا اسقدر عریض تھا کہ ایک رسالہ برابر اُس زینہ سے اُسکی چوٹی تک
پہونچتا اُس منار کے کچھ اونچے پر ایک تختہ طلائی نصب تھا جسپر آب زر سے یہ لکھا تھا کہ جو کوئی بادشاہ
شاہزادہ عالیجاہ والا تبار گردش فلکی سے تباہ ہو کر وارد شہر زرنگار ہو اُسکو لازم ہے کہ پہلے اپنے آنیکی
اطلاع سلطان شہر کو پہونچائے اور منارہ کے قریب چند آدمی ہر وقت موجود رہتے تھے جو کوئی بادشاہ
یا شاہزادہ فرزین رفتاری فلک سے مات کھائے حیران و پریشان ہو کر اسطرف آتا تھا اُن کو
وہ مردمان مقررہ بعد دریافت جملہ کیفیت ملکہ کے پاس لیجاتے تھے ملکہ کاکل کشا اسکو سرای سلطانی
مین تین روز مہمان رکھتی تھی جملہ طرح سے اُسکی مہمانداری کیجاتی تھی چوتھے روز محاسن دراز جادو
شاہ طلسم بیت المال کے پاس پہونچا دیتی تھی محاسن دراز جادو سب روسا و امرا و وزرا کو
جمع کرکے تخلیہ مین اُسکا حسب و نسب و تختگاہ سب دریافت کرتا تھا اس سے مراد ان دونون کی
یہ تھی کہ اگر کوئی شاہزادہ یا بادشاہ ملگیا اور گردش فلکی سے عاجز ہو کر ہمارے ہاتھ آگیا مدبر منتظم عالی
خاندان ہو تو ملکہ کاکل کشا کا عقد اُسکے ساتھ کردین اور کل کاروبار سلطنت اُسکے سپرد کردین مگر حسب
اتفاق ایسا کوئی شخص نہ آیا جو اُسکے لائق ہوتا اور جیسا محاسن دراز جادو چاہتا تھا اُسکے ہاتھ
آتا بعض بعض آئے لیکن محض بنے ہوئے کہ جنکو بعد دریافت حال خوابگاہ عدم مین پہونچایا مجبور ہو کر
محروق جادو وزیر کو بلوایا اور کہا اے وزیر خوش تدبیر یہ تدبیر راست نہ آئی اور اس سے کچھ فائدہ حاصل
نہوا اور مین نے بہت تدبیرین آج تک کین مگر کسی سے کچھ عقدہ کشائی نہوئی

کوئی ایسا شخص دستیاب نہوا جو ملکہ کاکل کشا کے لائق ہوتا بہتر یہ ہو کہ اُس منارہ کو جاکر گرا دے محروق جادو
نے بیشتر بہت سمجھایا کہ یہ منار جس کام کیواسطے بنایا گیا اُسی کی یادگار کہین چھوڑ دیجیے تاکہ ایک نشان اور یادگار
رہے محاسن دراز جادو نے کہا اے محروق جادو جس چیز سے کچھ فائدہ نہین اُسکا رکھنا محض بیکار ہو اور پھر سوائے
غم تازہ ہونے کے اُس سے اور کوئی نتیجہ نہین ابھی جاکر گرادو محروق جادو نے اُسیوقت منتظمان منارہ
کو پرچہ لکھا کہ بموجب حکم محاسن دراز جادو کے منارہ کو ابھی گرادو اور مزاج جادو کو وہ خط دیا اور کہا کہ یہ خط
ابھی جاکر منتظمان منارہ کو دو اور کہو کہ یہ منارہ ابھی گرادیا جائے مزاج جادو کو ایک روز قطع منازل مین
گذار دوسرے روز منارہ کے وہان پہونچا اور خط جاکر منتظمان منارہ کو دیا اور حکم سلطانی سے آگاہ کیا
منتظمان منارہ نے یہ حکم پاتے ہی بیلدارون کو طلب کیا بیلدار مرزائیان پہنے آدھی دھوتیان باندھے آدھی
سر سے لپیٹے کدال کاندھو پر رکھے ہوئے حاضر ہوئے منتظمان نے کہا کہ یہ منارہ ابھی گرادو بیلدارون نے
مرزائیان اُتارین اور دھوتیون کو کمر سے لپیٹکر پھاوڑے لیکر گرانا چاہتے تھے کہ جنگل کی سمت سے کچھ گرد اُڑی
سب اُسطرف مخاطب ہوئے خیال کیا شاید کوئی آتا ہو منتظمان منارہ اسلئے گرائے جائیکا حکم عجلت دیکھکر تعجب
مین تھے سمجھے کہ شاید کوئی دوسرا فرمان امتناعی آتا ہو یہ سوچکر ٹھہر گئے جب دامن باد نے گرد کو شگافتہ کیا
دل گرد سے ایک جوان رعنا طرحدار رنگیلا خوش وضع پیدا ہوا دیکھا کہ یہ جوان با شوکت و شان ہو چہرے سے
آثار بزرگی نمایان بشرہ سے نشان زیرکی عیان لباس پر تکلف لیکن خرقہ بر خرقہ کسیف بوسیدہ زیب جسم
ہو تاج شہریاری و کلاہ جہانبانی کج برسر ہو یہ جوان قریب منارہ آیا اور عبارت منارہ پڑھی منتظمان منارہ سے
کہا کہ مین ملک چہارگلشن کا شہریار ہون گردش آسیائے فلک سے خانمان خراب ہون دشت پیمائے
افلاس و ادبار ہون نہ کوئی مددگار ہے نہ غمگسار ہے ایسی سخت حالت مین مبتلا ہون جیسا کہ تم دیکھ رہے
ہو چارہ کار نہین جانتا کہ مین اپنے لیے کیا کرون سخت مضطر و بیقرار ہون مین یہان ایک ساعت نہین ٹھہر سکتا
میرے آنیکی اطلاع ملکہ کاکل کشا کو کردو منتظمان منارہ نے بڑی دقت و خرابی سے ایک روز مہمان کیا
دوسرے روز آدمی کے ساتھ ملکہ کاکل کشا کی خدمت مین بھیجا دارالامارہ شاہی کیطرف جب یہ جوان گیا
وہ محلات اور اُنکی تعمیر دیکھکر بہت متحیر اور متعجب ہوا خشتہاے طلائی کہ جسکی چمک دمک سے شعلۂ خورشید
ماند ہوتی تھی دیکھکر رال منھ سے ٹپک گئی دارالامارہ کا صدر دروازہ جو پھاٹک نہایت بڑا اور وسیع تھا جو بہت
دور سے دکھائی دیتا تھا اُس صدر دروازہ پر ایک لاکھ سوار جرار زرہ پوش مستعد کارزار لڑائی کو کھیل رزم کو بزم
جاننے والے پہرے مین مشغول تھے آفتاب اژدر دم چرخ پہ چڑھی ہوئین تھا بیان روشن اگر حکم ہو جائے
اپنے اطفل نوزائیدہ آتشین دم سے ایکدم مین نشان عالم صفحۂ ہستی سے مٹادین ہمراہی
جوان نے اُن سردارون سے کہا کہ ملکہ کاکل کشا کو اسکے آنے کی اطلاع کردو کہ ایک شاہزادہ از بس حسین
دروازہ پر آیا ہو ملکہ کو جب یہ خبر ہوئی سرائے سلطانی مین ٹھہرنے کا حکم دیا جسوقت سرائے مین آیا وہان
کے سامان ظروف و فروش و اشیائے خوردنی و نوشیدنی دیکھکر کمال محظوظ ہوا اور حرص دامنگیر ہوئی اور خیال کیا
کہ اگر یہ سب مال ملجاتا تو مین امیر ہو جاتا سب کا قرض ادا ہو جاتا جب مسافر فلک خوابگاہ مغرب مین گیا اور
سفرچی شب نے خوان الوان کو قرص ماہ و بیضہ ہائے ماکیان سے آراستہ کیا یہ جوان بھی ایک گوشہ
سرائے مین بیٹھا تھا کہ یکا دل آیا اور آفتابہ جواہر لاکر طشت زرین مین ہاتھ دھولانے

اور دسترخوان زربفت بچھایا گیا طعامہاے لذیذ مرغن مقوی مہی مشتہی ممسک اچار مربے چٹنی لوزیات حلویات ترکاریان چہار اقسام کے مرغ بریان مرغ پلاؤ نان خطائی شیرمال باقرخانی نان فطیری تنک دوپیازہ سیرپلاؤ یخنی پلاؤ قورمہ پلاؤ قورمہ سادہ فیرنی غرضکہ ایک ایک مسافر کے سیے ایک دسترخوان پر ہزار قسم کے ہنیا ماکول و مشرب سے چنے گئے یہ جوان بھی کھانے مین مصروف تھا لیکن دل مین جل جل کے کباب ہوتا تھا دل خود بخود قیمہ ہوا جاتا تھا اور کبھی فرط خوشی سے مثل نان خمیری کے کلیجہ سا پھولا جاتا تھا کبھی کثرت غم سے نان تنک ہو کے گلگلے کے مثل سینہ مشبک کرتا تھا جو خیال کرتا تھا یاس و امید کا مقابلہ پاتا تھا پوری فکر کرتا تھا لیکن ادھ کچری معلوم ہوتی تھی بعد کھانا کھانے کے ہاتھ منھ دھونے کے بستر بچھا دیے گئے اپنی اپنی آرامگاہون مین سو رہے لیکن اس جوان کو نیند کب آتی تھی دیکھا جبکہ سب سو گئے اٹھا اور مال تلاش کرنے لگا لیکن کہین پتہ نہ لگا کہ ایک مکان کیطرف گیا جو سراے سے ملحق تھا وہان جا کر فتیلہ عیاری روشن کیا اور آہستہ سے اسکا دروازہ کھولا دیکھا تمام مال و متاع بیش قیمتی ظروف طلائی و نقرئی و جواہراتی اشیا رکھے ہین کہ جنکی روشنی سے وہ سارا مکان منور ہے اسنے جھٹ پٹ ایک ایک اٹھا کر سب داخل زنبیل کیا ناظرین والا تمکین کو معلوم ہو کہ یہ جوان خواجہ عمرو ثانی ہین وہ سب مال لیکر اسی طرح سے دروازہ مقفل کر اپنے بستر پر سو رہے لیلاے شب ابھی بستر خواب پر آرام فرما تھی کہ طباخ فلک نے اپنا تنور گرم کیا مہمانان نہ افسراے خواب سے جاگے ایک ہرکارہ سرا مین آیا اور تلاش جوان کرنے لگا جوان پہلے سے منتظر بیٹھا تھا اسیوقت اٹھ کھڑا ہوا اور ہمراہ ہرکارہ چلا جسوقت وہ جوان دروازہ ملکہ کاکل کشا پر گیا تھا اسوقت ملکہ کاکل کشا بالاخانے پر بیٹھی تھی کہ ایک کنیز نے جا کر اطلاع آمد جوان کی دی قضاعند اللہ کاکل کشا کی نگاہ اس جوان پر پڑ گئی ایک نظر دیکھا تھا کہ تیر عشق نشانہ دل پر ترازو ہو گیا اسیوقت سے یہ عاشق زار ہو گئی رات بھر اسکو بیکلی رہی جاگ کر کاٹی صبح ہوتے ہی جوان کو طلب کیا اور خود ہزاران آرایش و زیبایش لباس و زیور ہر ہفت سے آراستہ و پیراستہ سرتاپا نور مین نہائی ہوئی کرسی جواہر نگار پر بیٹھی تھی کہ جوان کی آمد کی خبر کنیز باتمیز نے دی دوسری کرسی مکلل و مرصع پر جوان بٹھلایا گیا ملکہ اور جوان کے درمیان ایک ایسی چیز حائل تھی کہ جس سے دونون کی نگاہین باریک سوراخون سے نکلکر ایک دوسرے کے چہرے پر پڑتی تھین ملکہ دیکھتے ہی غش کھا کر گری ہوش و حواس نہ رہے کنیزون نے جلدی سے تلوے سہلائے بید مشک و گلاب چھڑکا عطر سونگھایا قدرے افاقہ ہوا مسند پر گاؤتکیہ کے سہارے سے ملکہ کو بٹھلایا بعد لوازم مزاج پرسی معرفت اتالیقون کے دریافت حسب و نسب ہوا جوان بولا کہ اے ملکہ کاملکشا مین ملک چہار چمن کا رہنے والا ہون میرے باپ کا نام شہنشاہ زمرد بخت ہے اور میرا نام جو حاضر درگاہ عالیہ ہے شاہزادہ درع پوش ہے اے ملکہ مین اپنی کیفیت کو کچھ بیان نہین کر سکتا جو مجھپر مصیبت پڑی ہے ایک ہزار تاجدار میرے باپ کے خراج گذار تھے اور یہ انکے خراج نامہ مین بعجلت تمام زنبیل سے ایک فہرست نکال کے ملکہ کو دی ملکہ نے وہ فہرست دیکھی یقین ہوا کہ ضرور یہ صادق الکلام ہے جوان نے کہا کہ دشمنون نے بعد انتقال پدر بزرگوار کے مجھپر یورش کی مین اپنے جوش شجاعت سے مخالفون سے لڑا اور انکو شکست فاش دی تعاقب مین جاتا تھا کہ ایک جبنیر قدیم نے پیچھے سے میرے تلوار ماری جسکی ضرب سے مین زمین پر

گیا اور وزیر نے افواہ کیا کہ شاہزادہ مرگیا فوج واقعی جا لگرا ور اپنے کو بے والی وارث سمجھکر بھاگی
دشمن نے دہر لیا مجکو جب ہوش آیا مین سنے رنگ اور دیکھا مین دوسری ولایت مفتوحہ مین گیا وہان
بھی نہ ٹھہر سکا گریزان گریزان اسطرف آیا اگر مطلب دلی حاصل ہو بعد چندے اپنی میراث آیا ئی
کو دشمنون سے لون جوان رعنا نے اس بیان کو ایسے پیرایہ مین بیان کیا کہ ملکہ مع جملہ اپنے مقربون کے
رونے لگی ملکہ کی ہچکیان بندھ گئین دم نہین سماتا تھا کہ جوان نے منع کیا ملکہ کے جب آنسو تھمے اور دل پر
قابو ہوا تو دوسری طرف سے بیقراری پیدا ہوئی اور ایک نظر ٹکٹکی باندھ کے دیکھا کی جوان بھی اسکی طرف
نظر جمائے تھا قاعدہ ہر دوگانہ ہو نگی جب چار ہوتی ہین عشق کی برچھیان کلیجون سے گذر جاتی ہین سپر تدبیر
مانع نہین ہو سکتی لاکھ خفقان و حلیہ ہون کوئی روک نہین سکتا ملکہ اس جوان کے عشق مین ایسی گھائل ہوئی کہ اسکی
عزت کی مجال نہ تھی جب دوپہر کا وقت قریب آیا جوان رخصت ہو کر مہمانسرا مین آیا یہان غل غپاڑا
مچا ہوا تھا کہ کوئی ایسا چور آ گیا جسنے کل سامان مہمانسرا لوٹ لیا اور کسی کو کانون کان خبر نہوئی
کوئی چور آسمان کا تھا یا زمین کھا گئی ملکہ کو اس بات کی خبر ہوئی اسنے کہا خاموش رہو دوسرا سامان مہمانسرا
کا تیار کر لو اس جوان رعنا کو نہ خبر ہو ورنہ خیال کریگا کہ مین مصیبت زدہ ہون شاید کچھ بدگمانی ہو یا اس ملکہ سے کچھ
بندوبست نہین ہو سکتا غرضکہ سب چپ چپ ہو گئے اور خفیہ طور سے افسران پولیس کو چشم نمائی کی گئی اور عتاب
ظاہر کیا گیا دوپہر کو جب جوان کے روبرو سفرہ سلطانی بچھایا گیا اسنے انکار کیا ملکہ کو خبر ہوئی کنیز کو طلب کیا
اور کہا کہ جا جوان سے عرض کر کہ آپکو تکلیف ہوگی ذرا قدم رنجہ فرمایئے کنیز آئی جوان سے کہا کہ ملکۂ زمان آپ کو
یاد فرماتی ہین جوان چین بر جبین ہوا اور کہا کہ جاؤ ہم آئین گے کنیز نے آکر ملکہ سے کہا ملکہ سمجھی کہ شاید
کوئی امر خلاف طبع ہوا لہذا کہا کہ کنیز جا اور منت عرض کر کنیز آئی اور بہت خوشامد سے عرض کیا خیر جوان
راضی ہوا اور ملکہ کے قریب گیا ملکہ نے سبب نہ کھانے کا پوچھا اول بذریعہ اتالیق کلام تھا اب ملکہ خود
دریافت کرتی ہو جوان نے کچھ رونے کی حالت بنا کے کہا خواہش نہین ہو ملکہ نے کہا نہین کھانا ضرور نوش
کیجیے ورنہ میرے دلکو بہت بڑا صدمہ ہوگا جوان نے جب زیادہ انکار کیا ملکہ مثل ابر نوبہار کے دُر اشک
سے دامن قبا کو تر کرنے لگی اور سسکی بندھ گئی جوان نے دیکھا کہ میرا عشق اسکے دلمین جاگزین ہو گیا
جبراً جوان نے منظور کیا خاصہ طلب ہوا ملکہ نے اپنے ہاتھ سے خاصہ مرتب کیا اور اپنے سامنے جوان کو
کھانا کھلایا جب جوان کھا چکا ملکہ مسکرائی اور کہا اللہ رے ناز ابتدائی سے یہ نخرے جوان نے آہستہ سے
کہا جو عاشق ہوگا آپکے نخرے اور ناز سہے گا ابھی کیا دیکھیے آگے کسطرح کروگا اور آپکو سب سہنا ہونگی دو دو
باتین ہو گئین جوان آکر داخل مہمانسرا ہوا ادھر ملکہ کا یہ حال ہوا جبتک ملکہ منتی بولتی رہی جب سے
جوان نظرون سے اوٹ ہوا دل ملکہ کو عجب صدمہ ہوا آنسوون کا تار بندھ رہا تھا انیسین جلیسین سمجھاتی
تھین کہ اے ملکہ تم کیون اپنی حالت غیر کرتی ہو یون کسی کے سے عشق ہو تمکو کیا ہو گیا ہے اے ملکہ تم ایسی نادان
نہین ہو خود سمجھتی ہو یہ جان کو عذاب مین ڈالنا محض بیفائدہ ہو جب ملکہ کو انیسین جلیسین سمجھاتی تھین
تو ملکہ آہ سرد کھینچکر دلکو ہاتھون سے پکڑ کے یہ کہتی تھین شعر از سر بالین من برخیز ای نادان طبیب
دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست + جوان رعنا تین روز تک ملکہ کا مہمان رہا چوتھے روز حسب قاعدہ
مقررہ محاسن دراز جادو کے پاس جوان رعنا ایک مقرب ملکہ کے ساتھ گیا موافق آئین شاہان و شاہزادگان

کے سلام و آداب کرکے بیٹھ گیا محاسن دراز جادو نے سب کیفیت دریافت کی جوان رعنا نے وہ سب
حال من وعن جسطرح ملکہ کاکل کشا سے بیان کیا تھا عرض کیا محاسن دراز جادو نے کہا کہ اب کل اسکی
امتحان لیا جاویگا جوان رعنا واپس آکر مہمانسرا مین آیا جب پیر فلک آئینہ نورانی ہاتھ مین لیکر روشنی بخش
عالم ہوا جوان رعنا اپنے حوائج سے فارغ ہوکر محاسن دراز جادو کے دربار مین گیا محاسن دراز نے
بیٹھنے کا اشارہ کیا جوان رعنا بیٹھ گیا محاسن دراز جادو نے ایک دستک دی کہ محرم جادو زمین چاک کرتا ہوا
آیا اور مودب کھڑا ہوا محاسن دراز جادو نے کہا اہ محرم جادو گنجینۂ جادو مین جا اور وہان ایک آئینہ بہت
بڑا رکھا ہی لے آ محرم جادو اُسیوقت گیا اور طرفۃ العین مین آئینہ پیش کیا محاسن دراز جادو نے کہا کہ اہ جوان
تیرے حسب ونسب کا حال مین اس سے دریافت کرتا ہون یہ کہکر محاسن دراز جادو نے کہا اہ آئینہ سامری یہ معلوم ہو کہ
یہ جوان رعنا کون ہی وہ آئینہ بیچ سے شق ہوا اور ایک ساحر کہ جسکا نصف جسم بالا آدمی کا تھا کان بیل کے اور ناک
لمبی آنکھین بڑی بڑی نکلتے ہی اُسنے کہا کہ اہ بادشاہ طلسم بیت المال یہ صاحبقران کا ایک عیار ہی
عمرو ثانی نام ہی لوح لینے آیا ہی فاتح طلسم ہی تجکو پریشان کریگا نہ بادشاہ ہی نہ شاہزادہ ہی سراسر دھوکا دیتا ہی یہ کہکر
وہ آئینہ مین چلا گیا لینا لینا کا غل ہوا جوان رعنا گلیم اوڑھ کے روپوش ہوگئے سب ساحر دیکھتے رہے کہ ابھی کیا
تھا اور کیا ہوگیا نظرون کے سامنے تھا یون غائب ہوا سب نے اُسکی تصدیق کی اور کہا بلاشک یہ عیار لشکر اسلام
ہی محرم جادو آئینہ لیکر گنجینہ جادو کیطرف گیا محاسن دراز جادو نے ایک دستک دی کہ کچھ ابر سا آیا بعد
اُسکے آگ برسنے لگی ابر ہٹا تو ایک ساحر آتش جادو درگاہ محاسن دراز جادو مین آیا اور کھڑا ہوا کہ
محاسن دراز جادو نے کہا کہ اہ آتش جادو ایک عیار لشکر اسلام کا ابھی میرے سامنے سے غائب ہوا ہی
جہان ہو اُسکو مارکر خاتمہ کر آتش جادو وہان سے چلا اور تمام شہر مین تلاش کیا کہین اُسکا پتہ نہ لگا واپس
دربار محاسن دراز جادو مین آیا کہ اسکا ذکر وقت پر ہوگا جوان گلیم عیاری اوڑھے ہوئے برنگ بوے
گل باہر نکل گیا اور وہان جاکر گلیم اوڑھے ہوئے اندرون خانہ محاسن دراز جادو پہونچا وہان کی سب
عورتون کو دیکھ بھال کر اور ایک ساحر کی صورت بنکر طرف ملکہ کاکل کشا جادو کے چلا اور دربانون سے
اجازت لیکر اندرون محل سرا گیا اور ملکہ کاکل کشا کو ایک خط دیا اور زبانی بھی کہا کہ یہ آپکی والدہ نے دیا ہی
اور کہا ہی کہ تم بہت جلد تختۂ ارم مین میری بہن کا باغ ہی ملو مین تمسے تمہاری مفید مطلب بات کہونگی
کیونکہ تمہارے باپ کو تمہاری بہبودی کی نظر نہین ہی ملکہ نے خط کھولا اُسمین لکھا تھا کہ ایک جوان جو ایسا
خوبصورت تھا اور وہ تمہاری مدنظر تمہارے باپ محاسن دراز جادو کے دربار مین حاضر ہوا اپنا
حسب ونسب سب بیان کیا مین نے بھی دیکھا تھا واقعی وہ جوان بہت اچھا لائق تمہارے تھا تمہارے
باپ نے اُسکو مروا ڈالا یہ ایسا ہی کہ کوئی نہوگا بارہا مین نے سمجھایا بھی تو کہا کہ اسقدر ملک و دولت میرا ہی
اگر مین کاکل کشا کے ساتھ کسیکا عقد کردون تو وہ دعویدار ہو تخت پر بیٹھتا تا پڑے اور یہ مجھسے تاحیات
خود نہوگا جب مین مرجاؤن کاکل کشا کا جو دل چاہے سو کرے اہ لخت جگر تمہارا باپ ایسا ہی کہ اسکو
تیرا بالکل قلق نہین اُس جوان کو مفت ؛ ڈالا تم بہت جلد آؤ یہ خط ملکہ کاکل کشا اپنی مان مشکین جعد جادو
کا پڑھکر اور زبانی سنکر نہایت غمگین ہوئی اور بلبلا کر رونے لگی ساحر نقلی نے کہا کیا کہتی ہو ملکہ نے جواب دیا
کہ کل علی الصباح ضرور حاضر ہونگی یہ ساحر علیحدہ سے روانہ ہوا اور کنیز ملکہ کاکل کشا کی محلسرا مین

پہونچا اور ایک خط ملکہ مشکین جعد جادو کو دیا اور زبانی کہا کاکل کشا شہر کے باہر ایک ضرورت سے آئی
ہین ابھی اسی دم چلیے ملکہ مشکین جعد زبانی سنکر اور خط دیکھکر ہمراہ کنیز روانہ ہوئی آگے آگے ملکہ اور پیچھے کنیز چلی
چلی اسنے پیچھے سے ایک قمقمہ مارا جس سے سفوف بیہوشی اُڑا اور اُسکو چھینک آئی بیہوشی سرایت کر گئی
جھٹ پٹ اُٹھا داخل زنبیل کیا اور وہانسے سیدھا تختۂ ارم کی طرف چلا باغ خالی تھا یہ اُسمین منتظر بیٹھا رہا
کہ آمد ملکہ کاکل کشا ہوئی یہ بلباس ملکہ مشکین جعد کے بنا ہوا بیٹھا تھا کہ ملکہ کاکل کشا آئی جھک کے سلام
کیا اشارہ پاتے ہی کاکل کشا بیٹھ گئی لیکن آثار ماتم چہرے سے ظاہر تھے جو کلام منھ سے نکلتا تھا لفظ عزا
پایا جاتا تھا بیقراری رنگ چہرے سے عیان تھی موعشق سے جام چشم نرگسین لبریز پائے جاتے تھے بات بات
در دیدہ آہ نکلتی تھی قلق مادری ظاہر کرنے لگی سمجھایا بجھایا اور کہا اے دلبند تو غمگین نہو مین اُسکی لاش کو
خداوند قمر کے حضور مین لیجاؤنگی اُسی سے استدعا کرونگی امید ہے کہ خداوند قمر رحم کرے اور وہ مردہ زندہ
ہو تو اپنے دل محزون کو تسکین دے ضبط فغان کر دل پر جبر کر اس بلاے ناگہانی سے صبر کر دیکھ تو
میری پیاری بچی تو اتنا رنج کرتی ہے میرا دل کڑھتا ہے کلیجہ پھٹا جاتا ہے ملکہ کاکل کشا بولی کہ اے مادر مہربان
یہ آپ بہت صحیح فرماتی ہین لیکن بعد مدت کے ایک جوان رعنا والا نسب عالی حسب گنجینۂ رموز جہانبانی
دفینۂ اسرار کشورستانی زیب انجمن آفاق گیری و سادہ آراے محفل دارائی واقف علوم لطیف ماہر
فنون شریف تھا علاوہ ان خوبیون کے حسن مین بیمثال کہ پری جمالان عالم تاب نظارہ نہ لاسکین عاشقان
شیدا جی بھر کے نہ دیکھ سکین حسینان عالم اُسکے کار دابروے خمدار سے دل کے ٹکڑے کرین ہاتھ آیا تھا لیکن
بادشاہ کو کیا کہون کہ ذرا بھی اُسے ترس نہ آیا بخوف و خطر بلا خیال کسی امر کے اُسکو قتل کرکے اپنا نامۂ
اعمال سیاہ کیا اپنی گردن پر یہ خون ناحق لیا ملکہ مشکین جعد جادو بولی کہ اے پیاری لڑکی زمانہ نہ دیکھی
ہوئی گردش فلکی یہی ہے کجرفتاری گردون دون اسی کا نام ہے واقعی بادشاہ طلسم محاسن دراز جادو ایسا ہی
بیرحم ہے وہ بیچارہ مصیبت کا مارا یہان پناہ لینے کو آیا یہی تھا کہ شادی نہ کرتے لیکن قتل بیفائدہ کیا اے میری
پیاری بیٹی بادشاہ سے مین نے کئی دفعہ تیری شادی کے لیے کہا لیکن جب یہ ذکر آیا ایسا برہم ہوا کہ مین کچھ
کہہ نہین سکتی صاف یہ جواب دیا کہ مین نے یہ ملک و مال جمع کیا ہے اسواسطے اسکو فضول صرف کرون اور اپنا
شریک کرون لڑکی بعد میرے جب مین نہونگا جو چاہے سو کرے میری بلا سے یہ مال و دولت یہ ملک و حشمت
بعد میرے جو چاہے سو ہو لیکن اپنے جیتے جی مین یہ امر ہرگز نہ کرونگا مین نے اسکو جواب دیا لیکن میرے جواب
سے سخت برہم ہوا اگر کچھ زور و قابو پاتا تو ضرور مجکو مار ڈالتا لیکن خداوند سامری نے اُسکو میرے اوپر
ایسا زور نہین دیا جو بال بیکار کرسکے دور شراب شروع ہوا اسکا ذکر وقت پر عرض کیا جائے گا

اب کیفیت محاسن دراز جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب آتش جادو دربار مین حاضر ہوا تب محاسن دراز نے ایک ساحر کو سبزۂ صحرا کی طرف روانہ
کیا اور کہا کہ دژم جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آ ساحر طرف سبزۂ صحرائی کے گیا اور چشم زدن مین دژم جادو
کو لیکر حاضر ہوا دژم نے دست بستہ سلام کرکے عرض کیا کہ اے شہریار آپنے کس لیے مجکو یاد فرمایا ہے محاسن
دراز جادو نے کہا کہ اے دژم جادو ایک عیار عمرو ثانی لشکر صاحبقران ثانی کا یہان

آیا تھا میرے روبرو سے پوشیدہ ہوگیا اسکا جلد پتہ لگاکہ وہ کہان ہو وزرم جادو سلام کرکے رخصت ہوا اور ہر ایک کوچہ و بازار مین تلاش کرتا شروع کیا تین شبانہ روز اسکی تلاش مین رہا لیکن کہین پتا نہ لگا تب ہر ایک مکانون مین تلاش کرنا شروع کیا کہین نشان نہ معلوم ہوا محلات شاہی کی طرف گیا ملکہ مشکین جعد جادو کو سلام کرنے کے لیے اس مکان شاہی مین بھی گیا دیکھا کہ مشکین جعد نہین ہین خواصون سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ شہر زرنگار مین ملکہ کاکل کشا کے دیکھنے کو تشریف لے گئی ہین اسکو شبہ ہوا کہ عجب نہین کاکل کشا کے وہان وہ عیار ہو زرنگار گیا وہان بھی ملکہ کاکل کشا اور مشکین جعد نہین تھین نہایت حیران ہوا اور ایک جنگل مین بیٹھکر پرستش شروع کی اور اپنی کتاب طلسم مین دیکھا معلوم ہوا کہ تختۂ ارم مین بلباس ملکہ مشکین جعد وہ عیار بیٹھا ہو یہ سر پا ؤن رکھکے چلا دربار مین حاضر ہوکر محاسن دراز جادو سے عرض کیا کہ تختۂ ارم مین وہ شخص ہو محاسن دراز جادو نے وزرم جادو کو مع آتش جادو کے روانہ کیا آتش جادو جب پہونچا تختۂ ارم مین آگ برسانا شروع کیا ملکہ مشکین جعد جعلی ملکہ کاکل کشا جادو سے باتین کر رہی تھین دیکھا کہ تمام آگ برس رہی ہو اور اس طرف آگ برستی آرہی ہے ملکہ جعلی نے کاکل کشا سے کہا کہ دیکھو محاسن دراز جادو کو معلوم ہوگیا کہ ہم تم یہان ہین اسنے آتش جادو کو گرفتاری کے لیے بھیجا ہو تو اس سے سربراہ نہین ہو سکتی ہین اسکا مقابلہ کرتی ہون اور ابھی اسکو گرفتار کرتی ہون آ مین تجکو چھپا لون یہ کہکر جھٹ پٹ ملکہ کاکل کشا کو بغل مین دباکر نذر زنبیل کیا اور آپ گلیم اوڑھکر غائب ہوگئے وزرم جادو اور آتش جادو آگ برساتے ہوے نیچے اترے دیکھا کوئی نہین کسی کا نشان نہین نہایت حیرت مین ہوئے دونون وہان سے دربار محاسن دراز جادو مین واپس آئے اور عرض کیا کہ حضور وہان کوئی بھی نہین ملا تب محاسن دراز جادو نہایت متحیر ہوا اور دونون کو رخصت کیا وہ دونون محاسن دراز جادو سے رخصت ہوکر اپنی جگہون پر گئے خواجہ دوسری فکر مین مبتلا ہوئے خواجہ ایک گوشے مین بیٹھے اور وہان سوچتے سوچتے دریاے فکر مین غوطہ زن ہوئے کہ ایک بات سمجھکر خواجہ نے ایک سوداگر کی صورت بنائی اور خوب رنگ و روغن آب و تاب دیکر تاجرانہ لباس زیب بدن کیا کہ آگے ذکر اسکا موقع پر آئے گا

اب کیفیت محاسن دراز جادو کی عرض کیجاتی ہو

کہ اسنے ملکہ مشکین جعد کو ایک صلاح کے لیے طلب کیا محل بزم اغیار سے خالی تھا خلوت کا مکان تھا خواص نے آکر کہا کہ اے بادشاہ طلسم کئی روز ہوئے کہ مشکین جعد ملکہ کاکل کشا کے دیکھنے کو گئی تھین اس روز سے نہین آئین ایک ساحر کو ملک زرنگار کی طرف روانہ کیا جب ساحر زرنگار پہونچا دریافت کیا کہ ملکہ مشکین جعد یہان تھین آئین اور ملکہ کاکل کشا بھی کئی روز ہوئے کہ تختۂ ارم کیطرف گئین وہ بھی ابھی نہین آئین ساحر نے سب حال آکر عرض کیا محاسن دراز جادو نے اس ساحر کو تختۂ ارم کی طرف روانہ کیا وہان سے بھی بے نیل مرام واپس آیا اور آکے سب حال بیان کیا محاسن دراز جادو نہایت متحیر ہوا اور چند ساحرون کو اس تلاش کے لیے مقرر کیا کہ طلسم بیت المال مین تلاش کرین دو تین شبانہ روز برابر تلاشی ہوئے لیکن پتہ نہ لگا سخت متردد ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے محاسن دراز جادو

نے اپنی کتاب انکشاف الاسرار مین دیکھا معلوم ہوا کہ لشکر صاحبقران کا ایک عیار عمر و ثانی آیا اور
اُسنے دونون کو گرفتار کیا یہ حال دیکھتے ہی ہوش و حواس باختہ ہوگئے دیر تک بحس و حرکت مثل بت آذری
سن بیٹھا رہا بعد چند ساعت کے جو اس منتشرہ جمع ہوئے یہ خیال پیش نظر ہوا کہ وہ عیار بڑا چالاک ہے
میری ناموس کو بھی برباد کیا عزت مین داغ لگایا سب ساحرون کی نگاہ مین حقیر و ذلیل شمار ہونگا اسکا
انتقام لینا ضرور ہے اور اس عیار کو گرفتار کرنا فرض ہے یہ ارادہ مصمم کرکے دربار مین آیا اور یہ مشہور
کیا کہ دونون مان بیٹیان برائے تفریح طبع گلدستہ ہفت در کیطرف گئی ہین ہفتہ عشرہ مین آونگی
دربار مین بیٹھے بیٹھے تجویز کیا کہ اُس عیار کو عیار کے ذریعے سے گرفتار کراؤن اُسی وقت ایک ساحر کو
گلون عیار اور رلمعان عیار کے بلانے کیواسطے بھیجا کہ جنکا ذکر موقع پر آویگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ سوداگر کا مل بن چکے تب انکو یہ خیال پیدا ہوا کہ یہان طلسم بیت المال مین عرصہ ہوگیا مین
بہت قرضدار ہوگیا اور لشکر صاحبقران ثانی مین بھی قرضدار ہوگیا ہون اور بہت قرضہ بڑھ گیا ہے اُسکی
ادا کرنا ضرور ہے اگر یہ قرضہ نہ ادا کیا گیا تو دوبارہ جب مجھکو ضرورت ہوگی تو کوئی قرض نہ دیویگا اور نادہندگی
مین میرا نام لکھا جاویگا اور سارا کاروبار میرا ابتر ہوجاویگا اس سے بہتر یہ ہے کہ کچھ فکر کرکے روپیہ پیدا کرون
تاکہ سب کی ادائی ہوجاوے اور پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آویگا دیر تک اسی فکر مین غلطان و پیچان رہے دفعتہً
خیال گذرا کہ ملک زرنگار کیطرف چلنا چاہیے میان عزیمت چست باندھکر روانہ ملک زرنگار ہوئے
بلباس سوداگران جا کے مہمانسرا مین قیام کیا دیکھا کہ وہی سامان موجود ہے جب تجار گردون وقار فلک
نے اپنی دوکان تجارت گرم کی دسترخوان دعوت بچھایا گیا مقیمان مہمانسرا دسترخوان پر بیٹھے یہ بھی جاکر بیٹھے
کھانا کھایا اور ہاتھ منھ دھو اپنے بستر پر آرام کے لیے لیٹے جب لیلاے شب نے جعد مشکین کھینچکر
کمر سے لٹکائی سوداگر مصنوعی اُٹھا اور کمرہ کا قفل جسمین ظروف اور سامان دعوت رکھا تھا آہستہ سے
کھولا اور بحساب مال و متاع سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا جسمین کہ کچھ گرد تھی اُسکے ساتھ رسید زنبیل کیا
اور دروازہ مقفل کر اپنے بستر پر آرام سے لیٹ رہے جب ملک التجار گردون نے اپنی گرم بازاری
کی ہر ایک خفتہ بستر خواب سے اُٹھا مہتممان دعوت نے سامان دعوت کا سرانجام شروع کیا دیکھا کوئی
چیز نہین ہے پولیس کو اطلاع ہوئی سب کی تلاشی لی گئی کہین سراغ نہ لگا نہایت خستہ و خراب ہوئے
حیرت زدہ ایک دوسرے کا منھ تکتا تھا زبان پر کچھ سواے سکوت کے اور نہ آتا تھا سوداگر مصنوعی مہمانسرا
سے رخصت ہوا اور باہر جاکر ایک مقام محفوظ مین بیٹھکر ملکہ کاکل کشا کی صورت بنا سر سے پاتک شبیہ
مطلق بنگیا ایک تخت پر سوار داخل محل ہوا سب نے دیکھا کہ ملکہ کاکل کشا آگئین خوشیان منانے لگین
ہر ایک نے آداب و تسلیم و مجرا کیا ملکہ کاکل کشا اپنی مسند پر رونق افروز ہوئین اور خازن کو بلا کر کہا کہ جتنا
خفیہ مال و متاع ہے سب نکالکر حاضر کرو محاسن دراز جادو کا حکم ہے مین وہین رہونگی ہمدا ابھی کوچ کرنا
ہے خازن یہ سنتے ہی سرگرم اہتمام ہوا ایسے تعداد مال و اسباب تھا مہندس گمان کی مجال نہ تھی جو شمار کرسکتا
نہ محاسب قیاس کا یارا تھا جو حساب لگا تا جبکہ سب خزانے خالی ہوگئے اور مال و متاع انبار ہوگیا تب

ملکہ کاکل کشا اپنی مسند سے اُٹھین اور چادر بچھا کر سب اُسمین رکھکر باندھا اور ملازمان موجودہ سے کہا کہ
تم سب آگے چلو فقط شمع رو جادو اور گلچین و نسیم و نیم پیکر رازدار رہگئین انکو مکان مقفل کرنے کے واسطے
امور کیا اور یہان وہ سب مال و اسباب اُٹھا کر نذر زنبیل کر کے فراغت سے بیٹھ رہین جبکہ وہ مامورین اپنے
اپنے کامون سے فراغت کر چکین حاضر خدمت ملکہ ہوئین تب اسنے ایک گلدستہ نکالا اور کہا کہ تم جانتی ہو یہ
کیا ہے سبھون نے کہا کہ حضور ملکہ عالم ہم سوائے گلدستہ کے اور کچھ نہین کہ سکتے ملکہ نے کہا ہان یہ گلدستہ تو ہے
لیکن یہ اسرار طلسم ہے اسکا یہ خواص ہے کہ جو کوئی اسکو سونگھے سب اسرار طلسم اُسپر منکشف ہوجاوین خداوند
سامری نے اسکو خاص اپنے لیے بنایا تھا اب یہ خداوند قمر کے پاس تھا جب مین خدمت خداوند قمر
مین حاضر ہوئی نہایت خضوع و خشوع قلب سے پرستش کی خداوند قمر مجھسے خوش ہوئے اور یہ گلدستہ دیا
اور کہا کہ زرنگار کو چھوڑ طلسم بیت المال مین رہ اور مجھپر سب اسرار طلسم منکشف ہوگئے اب مین اگر چاہون
تو ایسے صدہا طلسم بناڈالون چونکہ تم لوگ میرے محرم راز اور پردہ دار اسرار ہو تمسے یہ اسرار اخفا کرنا آئین
دوستی سے خلاف ہے تو تم بھی سب ملکر اسکو سونگھو جیسے ہی سبھون نے سونگھا سب کو ایکدم سے چھینکین آئین
اور بیہوش ہوگئین ملکہ مصنوعی نے سب کو باندھکر داخل زنبیل کیا اور اُٹھکر محلات شاہی کے اسباب
جو عمارہ سے تھے اور جو جواہرات طلا و نقرہ کی قسم سے ہاتھ لگا سب لیکر نذر زنبیل کیا اُس ایوان شاہی
کو ایک سنسان مقام بنادیا جو ہاتھ لگا اُسکو حوالہ زنبیل شریف کیا اور وہان سے نکلے طرف شہر پناہ
کے متوجہ ہوئے کہ ذکر اسکا موقع پر کیا جائیگا جبکہ ساحر غدار بہرہ و عیارون کو لیکر بارگاہ سلطانی مین
حاضر ہوا محاسن دراز جادو نے اُن دونون عیارونکو انعام کا امیدوار کیا اور کہا کہ ایک عیار
چالاک دست تیز لشکر سما جیتران ثانی کا واسطے فتح بیت المال کے آیا ہے لہذا تم اسواسطے طلب
کیے گئے ہو کہ اُس عیار کو گرفتار کر کے حاضر کرو حسب صلہ زیادہ انعام پاؤگے اُن دونون عیار
کامل العیار صاحب فن نے عرض کیا کہ اگر وہ کیا اُسکے ایسے لاکھ عیار ہونگے تو ہمسے جانبر نہون گے یہ کہکر
رخصت ہوئے باز اسے عیاری سے آراستہ و پیراستہ صحرا کا عزم کیا انکا ذکر موقع پر آویگا خواجہ بلا دغدغہ
جانب شہر پناہ چلے جاتے جاتے شہر پناہ کے قریب ہو پہنچے دیکھا ایک دیوار طلائے خالص کی ہزارون
کوس کے گرد مین ہے بلند اسقدر کہ دستار عقل لشیب پر گرے طائر حواس وہانتک جا نہین سکتا خواجہ
اُس دیوار کو حیرت کی نگاہون سے دیکھ رہے تھے اور سمجھاتے تھے کہ اسکو کیونکر لون اگر یہ دیوار طلائی میرے
قبضے مین آجاوے تو مین مالدار ہوجاؤن پھر محاصرہ محنت کو ادا نہ کرنا پڑے نہ کسی سے قرض لینا ہو
اور نہ کسی کا قرضہ مجھپر رہے یہ خیال کرتے تھے کہ اُنھون نے ایکبار جال ادریسی پھینکا کہ وہ دیوار سمٹ
کر جال مین آگئی یہ اُسکی برکت تھی ناظرین اس تبرکات سے بخوبی واقف ہین اور جو جو عجائب کارنامے
خواجہ عمرو کے ہوتے ہین اُسسے بھی خوب ماہر ہین اُس دیوار کو بھی خواجہ نے نذر زنبیل کیا اب خواجہ نے
خوشی خوشی طلسم بیت المال کیطرف ارادہ کیا کہ اسکا ذکر موقع پر آئیگا

اب عیاران محاسن دراز کی کیفیت عرض کیجاتی ہے

گلگون عیار نے جنگل مین ایک بارگاہ عالی استادہ کی اور بہت سے نقلی ساحر مٹی کے بناکے دروازے

پر بٹھا دیئے اور خود ایک ملکہ حسینہ بنکر بارگاہ مین بیٹھا اور لمعان عیار ایک درخت پر چڑھکر چارونطرف دیکھنے لگا دیکھا کہ ایک شخص لانبا قد لانبی لانبی ٹانگین تیزروی کے ساتھ آرہا ہی قیافہ سے معلوم کیا کہ یہی عیار ہی خواجہ بلباس مسافران جلدی جلدی آرہے تھے کہ لمعان عیار درخت سے اُترا جلدی ایک مسافر کی صورت بنکر چلا تھوڑے عرصہ مین خواجہ اسکے قریب آئے اپنا ہمرنگ پایا تفتیش حال کیا لمعان نے کہا کہ مین جنگل کا رہنے والا ہون ڈاکہ زنی میرا کام ہی آج اس جنگل مین ایک خیمہ کسی سوداگر کا استادہ ہوا ہی بہت مالدار ہی جاتا ہون کہ اسکو تنہا لوٹون اور تجکو اپنی شجاعت دکھا کر دادون مال کا نام سنکے خواجہ کے منہ مین پانی بھر آیا بلا خیال کسی امر کے خواجہ ساتھ چلے اور دلمین کہتے تھے کہ جہانتک ہو اس مال کو لوٹون یہ خیال کرتے جا رہے تھے کہ سامنے بارگاہ دکھائی دی خواجہ نے دیکھا کہ ایک خیمہ عالی ہی زربفت کا نہایت آب و تاب سے بنا ہوا جواہرات گران بہا کی جھالر لگی ہوئی استادہ ہی گرد بارگاہ کے کچھ آدمی بلباس ساحران بیٹھے ہین فرش تکلف پر تکلف بچھا ہی مسندین زرتار مغرق گاؤتکیہ غلاف مخمل کا شالی کا ناہی جا زرکار مسہری بہت عمدہ نفیس نور کے سانچے کی ڈھلی ہوئی شفق مشرق کا گمان ہوتا تھا نظر خیرہ ہوتی تھی تاب بصارت نہین جو نظر ڈالسکے خواجہ کے دلمین لالچ دامنگیر ہوا کہ خاتون فلک نے سراپردۂ مغرب سے سر نکالا چارونطرف روشنی نمودار ہوئی جنگل وادی ایمن کا نمونہ ہوگیا تجلی باریتعالی کا نزول معلوم ہوتا تھا کہ لمعان نے خواجہ سے کہا کہ اب رات زیادہ گئی ہی آدمی آرام مین ہونگے آؤ چلو مال و اسباب لوٹ لین خواجہ ساتھ چلے جب دربارگاہ کے قریب پہونچے لمعان نے کہا کہ آپ اندر جایئن اور مین دروازہ پر مستعد رہون خواجہ نے کہا کہ یہ کام میرا ہی تم اندر جاؤ لمعان نے کہا نہین آپ اندیشہ نہ کرین مین دھوکا نہ کرونگا آپ جایئن تو سہی ناچار مال کے لالچ مین خواجہ نے قدم رکھا کچھ خیال آگیا کہ شاید اسمین کوئی سحر ہو اور عیاری کرکے سحر سے گرفتار کرلیا جاؤن جامے حزم و احتیاط ہی خواجہ غلام گردش کی آڑ مین ہوکر بارگاہ مین پہونچے اور مسہری کو دیکھا حواس باختہ ہوگئے خواجہ نے کہا کہ آجتک میری نگاہ سے ایسی مسہری نہین گذری نگاہ کو جمایا دیکھا کہ ایک آفتاب جمال قیامت نمونہ آفت محشر پندرہ یا سولہ برس کا سن لیکن اُٹھتی جوانی ہی جوبن زور شباب دکھاتا تھا گات کسی ہی کہ قمقمۂ نور طشت زرین مین رکھے ہین یا حباب آب ہین جو موج دریاے حسن کے جوہر ہین زلف اُلجھی ہوئی کمر سے لپٹ رہی ہی یا ناگنین کمر کا حلقہ کئے ہین دست غیر نامحرم وہانتک نہ پہونچے خواجہ اسکے فزاے حسن کی بناوٹ پر نہایت بیچین ہوئے خیال آیا کہ اسکو پہلے گرفتار کرون بعد کو مال پر ہاتھ ڈالون یہ قریب مسہری گئے لیکن دھوان جو روشنی کا نکلتا تھا اُس سے کچھ اشتباہ ہوا خیمے سے فوراً باہر آئے آثار چھینک معلوم ہوئے جلدی سے ایک سفوف خمار بیہوشی شکن سونگھا کہ جس سے چھینک کا اثر موقوف ہوا لیکن جسم بھر مین ایک لغزش تھی دوسرا سفوف منہ مین ڈالا حلق سے اُترتے ہی وہ رہا سہا خمار دفع ہوا فوراً سمجھ گئے کہ اس روشنی کے ساتھ بیہوشی ہی اور یہ عیار ہین آہستہ سے قریب مسہری کے گئے کچھ آثار غنودگی کے اسمین پائے سفوف بیہوشی نکالکے ناک کے سامنے کیا دم کے ساتھ سفوف دماغ پر پہونچا چھینک آئی بیہوش ہوئی لمعان نے خیال کیا کہ یہ چھینک اس آدمی کو آئی ہی اسنے خیمے کے اندر قدم جلدی کے ساتھ رکھا خواجہ نے گلیم اوڑھی اور رجال مارا کہ لمعان پابند ہوگیا

خواجہ نے فوراً دارو ہی بیہوشی سنگھا کر غافل کیا اور اُسے پلنگ پر ڈالا باہر نکل کے اُن آدمیون پر جال پھینکا لنڈھک کر گرے چور چور ہو گئے اُنکے شکمون سے ایک دھوان نکلا خواجہ نے نتھنون کو بند کر لیا اور سفوف دافع بیہوشی زیر حلق اُتارا معلوم ہوا کہ یہ سارا عیاری کا کرشمہ تھا خیمے کے اندر آئے اور گلگون و لمعان کو ایک دوسرے کے قریب لٹا دیا لیکن جال اور رسی سے بندھے ہوئے رکھا خیمہ مع سامان آرائش سب داخل زنبیل کیا جب نہانخانہ مشرق سے شاہ خاور تخت گردون پر جلوہ گر ہوا دوا دافع بیہوشی سنگھائی خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے مسہری کے قریب کھڑے ہو گئے دونون کو چھینک آئی ہوش مین ہوئے تو گلگون نے دیکھا کہ لمعان نے دست درازی کی ہر شجر شباب کے ثمر توڑنے کو ہاتھ بڑھائے ہین اور دونون مثل درخت خزان خوردہ عریان ہین لمعان نے بھی دیکھا کہ میرے ہاتھ نہال گلستان حسن کے ثمر خام توڑتے ہین حرارت غریزی جوش مین آئی گلگون عیارہ نے گالیان دینا شروع کین دونون شربت وصل ناچشیدہ نے ہٹنے کا قصد کیا اپنے کو گران وزن پایا اُٹھنے بیٹھنے سے معذور دیکھا لمعان نے کہا اے عیارہ تو میری عصمت کو خراب کرنا چاہتی تھی گلگون نے سیکڑون مغلظات بے نقط سنائین اور کہا اے عیار مکار تیرا فریب مین سمجھ گئی تو نے آج میرے دامن عفت کو جلا دیا خیر اگر زندہ رہی تو اسکا بدلا لونگی جب تیری مان بہنون کے ساتھ اسکا عوض نہ لون تو میرا نام عیارہ نہ کہنا غرضکہ عریان تن گلگون فرط غم سے عرق ریز آب آب ہو گئی لمعان بھی پشیمان و شرمندہ نہ یارا اسے معذرت نہ توانائی کلام خواجہ نے گلیم اُتاری سامنے آئے اور کہا ہین یہ کیا مبادرت تھی سوا اسکے اور کوئی مقام نہ تھا واہ چہ خوش اچھی جگہ تجویز کی تھی خواجہ کو دیکھکر دونون از بس نادم و منفعل ہوئے خواجہ نے جال اور رسی کو سمیٹا دونون بند کشادہ ہوئے تن پوشی کی دونون ایک ایک سمت روانہ ہوئے خواجہ بہ تبدیل ہیئت آگے بڑھے دو روز برابر چلے گئے طلسم بیت المال مین داخل ہوئے ایک گوشہ مین بیٹھکر مکر تازہ کی فکر ہوئی وہین ایک کنیز کی صورت بنکے رنگ و روغن درست کرکے ساز و سامان سب موقع موقع کا ٹھیک کر جانب دربار محاسن دراز جادو چلے در دولت پر جا کے دربان سے کہا کہ شاہ طلسم کو خبر کرو ملکہ نسرین ساق جادو کی کنیز آئی ہے دربان نے جا کے شاہ جادو سے عرض کیا کہ ملکہ نسرین ساق جادو کی کنیز در دولت پر حاضر ہے شاہ طلسم محاسن دراز جادو نے حاضری کا حکم دیا کنیز جعلی دربار مین حاضر ہوئی اور باادب تمام عرض کیا کہ حضور سے پیام ملکہ نسرین جادو کا تنہائی مین عرض کرتا ہو محاسن دراز جادو نے خلوت کا حکم کیا سب جلوت مبدل بخلوت ہوئی کنیز جعلی نے کہا کہ حضور ملکہ نسرین ساق جادو نے آپ کے مجرم کو جو لشکر حمزۂ صاحبقران سے فاتحی طلسم بیت المال مین آتا ہو گرفتار کر لیا ہے آپ بہت جلد تشریف لائین اور مین چلتی ہون محاسن دراز جادو نے کہا کہ تو چل وہا تک نہ پہونچیگی کہ مین بھی یہان سے رخصت ہوتا ہون اُس شخص نے بہت بڑی عیاری میرے ساتھ کی ہے کنیز جعلی دربار سے نکل کے ایک گوشہ مین بیٹھ رہی محاسن دراز جادو مع اپنے خدم و حشم کے طرف ملکہ نسرین ساق جادو کے روانہ ہوا جب وہ تھوڑی

دور نکل گیا ادھر کنیز جعلی پھر دربار مین واپس آئی اور ایک رقعہ دربان کو محاسن درازجادو
کی طرف سے دیا اور آپ اندرون دربار عدالت گئی جھٹ پٹ جال ادریسی مارا جسقدر کہ وہان
مال و اسباب مہیا تھا سب داخل زنبیل کر کے نکلی کہ دربان نے ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یہ جعلی رقعہ محاسن دراز
جادو کا لائی ہو اور شور جو کیا تمام ساحر جمع ہو گئے استفسار حال کیا کنیز جعلی نے کہا تمکو یقین
نہین ہو تو چلو خود دریافت کرلو ابھی ایوان شاہی مین ہین ٹھہر وہان نہ کچھ جو ٹھہر کرتے اور ٹھہر
مانگی ہے تو مین ٹھہرلیے جاتی ہون ساحرون نے کہا کہ چلو دریافت تو کرین ساحر سب مل کے
ایوان شاہی کیطرف چلے یہ پیشاب کے بہانے سے ایک آڑ مین بیٹھ گئی جب وہ آگے نکل گئے
جال ادریسی مارا سب دربانون کا مال داخل زنبیل کیا اور یہ چل وہ چل کافور ہو گئی کہ پتہ
بھی نہ لگا ساحر سب ایوان شاہی پر گئے تلاش کیا محاسن دراز کہین نہین ملا پھر سب واپس آئے
در دربار پر اپنی جگہ بیٹھے دیکھین تو کسی کا مال ہی نہین سب ساحر انگشت بدندان ہوئے کہ
یہ کیا ماجرا ہوا اندرون دربار گئے جمیع لوازمات شاہی ندارد ساحرون سے کہا ضرور یہ وہی عیار
تھا جسنے محاسن دراز جادو کو حیران کیا ہو محاسن دراز جادو و ملکہ نسرین ساق جادو کے
وہان گئے اور حال بیان کیا ملکہ نے اپنی لاعلمی ظاہر کی محاسن دراز جادو نے خاموشی
اختیار کی اور وہان سے اسی وقت عازم دارالامارۃ ہوا یہان جو آیا تو ایوان دربار کی عجب
کیفیت دیکھی چارون طرف سے شور و غوغا بلند تھا دل ہی دل مین کہتا تھا کہ اس عیار نے
بڑی عیاری کی نہین معلوم کہ ان عیاران طلسم کی کیا کیفیت ہوئی محاسن دراز جادو نے ایک
ساحر کو شعلہ پیکر کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ شعلہ پیکر جادو کو اپنے ساتھ لیکر آؤ وہ ساحر اوج گرا ہے
آسمان ہوا ایک دم مین شعلہ پیکر جادو کے وہان جو خاص راز دار خداوند قمر تھی پہونچا اور حال محاسن دراز
جادو کا کہا شعلہ پیکر جادو با سترضائے خداوند قمر طلسم بیت المال مین آئی اور محاسن دراز جادو
سے بعد آداب کے عرض پرداز ہوئی کہ حضور نے کیون یاد فرمایا ہو محاسن دراز جادو نے
سب حال مفصل کہا شعلہ پیکر نے سر دربار گرفتاری عیار کا بیڑہ اٹھایا شعلہ پیکر نے بزور سحر
ایک مکان جواہر نگار بنایا جسمین ہزارون خوشے جواہرات بیش بہا کے آویزان سکیے ایک دانہ
مروارید کا دروازہ صدر اور ایک دانہ یاقوت کا دوسرا دروازہ بنایا اور کمرے کی کانسوان کا چند
پتلے طلسمی رکھے جو ہر شخص کے آنے کی آواز دیتے تھے کہ فلان شخص آیا ہو شعلہ پیکر جب اپنے انتظام
سے فارغ ہوئی ایک تخت بہت ہی خوبصورت طاؤس کا جسکی آنکھین لعل کی اور بازو زمرد کے
اور سینہ یاقوت رمانی کا اور سر ہیرے کا اور پر مرجان کے اوسپر جلوس فرما ہوئی کہ گلگون اور لمعان
بھی تلاش یار اور دلدار مین ادھر آ نکلے خیال کیا کہ کیا عجب ہو عیار صاحبقران نے کوئی حکمت تازہ
کی ہو بہ تبدیل لباس ساحران شعلہ پیکر کے مکان مین آ گئے طائران طلسم نے آوازین دین
کہ عیار آئے ہین شعلہ پیکر نے زمین پر سر مارا زمین نے دونون کے پیر پکڑے یہ دونون فریاد کرنے لگے
کہ جناب کیا ہمین مارے ڈالتی ہو ہم تو حضور کے عیار ہین اسکی تلاش مین نکلے ہین شعلہ پیکر نے ان دونون
کو چھوڑ دیا خواجہ بہ تبدیل لباس ایک گوشہ عافیت مین کسی سوچ مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ نگاہ انکی دونون

عیارون پر پڑی ہی خاموش ہو رہے دانون گھات مین لگے تھے کہ خواجہ نے اپنے کو لمعان بنایا اور گلگون کے پاس آے اور کہا کہ آج مین اُس عیار کو ضرور پکڑ لونگا گلگون نے کہا کیونکر لمعان نے کہا کہ مین نے اُس عیار کو ایک ساحر کے لباس مین بنتے دیکھا ہو ضرور ہو کہ وہ شعلہ بیگم کے وہان جاکر کچھ افساد کریگا مین پہلے ہی سے وہان جاکر چھپتا ہون اور ایک عملی دروازہ بناؤنگا وہ ضرور ہو کہ آہستہ سے دروازہ کھولکر جاوے جیسے ہی دروازہ کھولیگا فوراً بیہوش ہو جائیگا گلگون نے کہا ہو تو ٹھیک چلو چلین گلگون اور لمعان جعلی دونون چلے باتین کرتے کرتے کہا کہ دروازے مین پھول لگانے کے لیے ایک زنجیر بنائی ہو دیکھو کیسی ہو کوئی تمیز نقلی زنجیر کی نہ کریگا گلگون نے کہا دیکھون لمعان جعلی نے جھولی سے زنجیر نکالی اور کہا یہ بہت ہی سبک ہو آہستہ سے لینا ایسا نہو کہ تم بیہوش ہو جاؤ گلگون نے کہا مین جانتی ہون لاؤ دیکھون لمعان نے گلگون کے ہاتھ مین وہ زنجیر دی گلگون نے دیکھکے احسنت کہا اور تعریف کی لمعان نے ہاتھ پھیلایا کہ لاؤ دیکھ چکین گلگون نے کہا ہان جیسے ہی گلگون زنجیر دینے لگی کہ لمعان جعلی نے ایک اُنگلی ماری زنجیر پھٹی اور پانی اُسکا چہرۂ گلگون پر پڑا اور نخلخے کا کام کرگئی فوراً بیہوش ہوکے گری لمعان جعلی جلدی سے اُٹھاکر ایک گوشے مین لیگیا اور گلگون کی صورت بنکر لمعان کو تلاش کرنے لگا اور لمعان عیار کو دیکھکر کہا کہ آج وہ عیار محاسن درازجادو کے سر پر نہین معلوم کیا بلا لائیگا مین نے ایک گوشہ مین اُسے شعلہ بیگم کا رنگ بناتے دیکھا ہو تمکو اطلاع کرنے آئی کہ چلکر آج اُسے گرفتار کرین لمعان ساتھ ہوا باتین کرتے جاتے تھے کہ اثناے گفتگو مین گلگون جعلی نے کہا کہ مین نے ایک بادکش بنایا ہو جسوقت وہ بیٹھے گا بزور سحر گرمی کیجاویگی مین پنکھا جھلنے اُٹھونگی بزور سحر اُسکا اثر کسی پر سوا اُسے عیار کے نہ پڑیگا لمعان نے کہا دیکھون شاید کچھ رہگیا ہو مین درست کردون گلگون نے کہا میرا اصل مطلب یہی تھا لو دیکھو یہکہکر گلگون جعلی نے پنکھا نکالکر دیا لمعان نے دیکھکر پسند کیا گلگون نے کہا اسکو جھلکر دیکھو لمعان نے کہا نہین گلگون نے کہا ابھی آزمین کیا ہروہ تو وقت پر ہوگا لو دیکھو مین ابھی جھلتی ہون یہ کہکر گلگون نے خوب اپنے اوپر جھلا لمعان سے کہا کہ آزمین ایک خوبی اور رہی جو تمکو اسکے جھلنے مین معلوم ہوگی اس عرصہ مین دواے بیہوشی اسمین دیکر لمعان کے ہاتھ مین دیا لمعان نے جیسے ہی جھلا ویسے ہی اُسکی ہوا سے سفوف نے نکلکر دماغ لمعان کو بیہوش کیا گلگون جعلی جلدی سے اُسکو اُٹھا ایک گوشے مین لیکر گیا اور وہان صورت تبدیل کرکے اُسکی صورت بنکر اور اُسکو ایک گڈھے مین چھپا کے طرف شعلہ بیگم کے چلا جب درکمرہ پر پہونچا دربانون نے روکا اُسنے کہا کہ شعلہ بیگم سے کہدو کہ لمعان عیار آیا ہو شعلہ بیگم نے یہ خبر پاتے ہی اندر بلا لیا اُسنے جیسے ہی قدم اندر رکھا کہ طائر طلسمی بولے کہ عیار آیا ہو لمعان نے کہا اے شعلہ بیگم تم بلاشک اُسکو گرفتار کرلوگی وہ ایک ہی موذی ہو بڑا زبردست ہو باتون باتون مین آنکھ کا کاجل نکالکر بیہوش کرتا ہو شعلہ بیگم نے کہا اے لمعان تم عیار ساحر کو کیونکر گرفتار کرتے ہو اور کیسے بیہوش کرتے ہو لمعان نے کہا ترکیب سے گرفتار کرتے ہین اور بیہوش بالکل کرتے ہین یہ نہین کہ وہ بیہوش ہوجاوے باتین کرتا ہے فقط اتنا ہوتا ہو کہ طبیعت اُسکی بھاری ہوجاتی ہے جیسے سوء ہضمی ہوتی ہو یہ لوگ جب اپنی ترکیب سے قابو مین کرلیتے ہین اُسکو بیہوش کرنا سکتے ہین شعلہ بیگم نے کہا مین بھی دیکھون لمعان نے کہا بہت خوب ایک ساحر

بلا یا گیا لمعان نے چھپٹے کے جال اور رسی مارا کہ وہ گرفتار ہو گیا شعلہ بیگم نے کہا کیا اب یہ گرفتار ہو گیا
کہا ہان شعلہ بیگم نے کہا مین اسکو چھوڑے دیتا ہون یہ کہکر سحر کرنا شروع کیا اُسنے جال اور رسی کھینچ لیا
شعلہ بیگم نے کہا عقل تیری بیہوش ہوتا ہے لمعان نقلی نے کہا ہان شعلہ بیگم نے کہا مجکو نہین گرفتار کر سکتے اگر گرفتار
کرو بہت انعام دون لمعان نقلی نے کہا پہلے دیدیجیے شعلہ بیگم نے جواہرات کے انبار لگا دیئے لمعان
نقلی نے بیٹھے بیٹھے جال اور رسی مارا شعلہ بیگم بیتاب ہو اچاہا سحر کرے لمعان
نقلی نے گلیم اور ڈھولی اور جال کو کشادہ کیا جسقدر رکھا وہ سب مع شعلہ بیگم کھینچ آیا شعلہ بیگم چلانے لگی
کہ اے لمعان برائے خداوند قمر مجکو چھوڑ دے لیکن لمعان نقلی کب چھوڑتے ہین لمعان نے شعلہ بیگم
کو بھی مع تمام اثاث البیت مشعہ وامتعہ کے داخل زنبیل کیا اور وہان سے چلتے پھرتے نظر آئے ایک ساحر
جو اس واقعہ کے قبل کہین گیا تھا آیا دیکھا کچھ نشان تک نہین حیرت زدہ ہو کر محاسن دراز جادو کیطرف
گیا اور سب حال بیان کیا محاسن دراز جادو نہایت ہی فکر مند ہوا اور شعلہ بیگم کے گرفتار ہونے سے نہایت
رنج والم ہوا سب فکرین کرتا تھا لیکن کوئی بن نہ آتی تھی خواجہ ایک گوشہ مین گئے اور ایک نہایت خوشرو
جوان حسین طرحدار بنے سبزہ آغاز خوب روغن بھرا ہوا چہرہ چمکتا ہوا تلوار کمر سے لگی ہوئی تیر و ترکش کاندھے
سے دوسرے شانے پہ سپر پڑی ہوئی نئی سج دھج نرالی آن بان کے جوان بنکے بارگاہ محاسن دراز جادو
مین گئے سلام کرکے بیٹھ گئے محاسن دراز جادو کو آج باطمینان تمام دیکھا کہ بھٹا سا سر نہین معکوس ہنڈیا
یا کٹھل کہنا چاہیئے بال سر کے اور ابرو اور موچھ کے ندارد گویا ساون کی جھڑی مین جھینگر اسکی مان کے پیٹ
مین سب چاٹ گئے تھے چہرہ پر فقط ڈاڑھی ڈاڑھی تھی ڈاڑھی کیا تھی شیطان کی آنت کچھ تو سر سے بطور عمامہ
باندھے اور کچھ گردن سے مثل گلوبند کے لپیٹے ہوئے اور اُس سے کمر سحر سازی مضبوط باندھے ہوئے باقی
ہزار گز کے قریب زمین روبی کے لیے نذر زمین رہا کرتی تھی پڑے اور لانبے ہونٹھ ناک ندارد غلہ ایسی آنکھین
سینہ پر کینہ تنگ چھاتیان تومڑی مثال بڑھی ہوئی پیٹ کی لپیٹ سے باہر پڑی ہوئین آزاد سناسی جوگی
بنا پر ناخرانٹ دو ہزار برس سے عمر گذری ہوئی گرگ باران دیدہ محنت کشیدہ کالا کوئلہ روغن قیر کا پہاڑ
محض ایک تو وہ بیکار ہڈی پسلی کا سوا چرام گوشت کے نام نہین یا وصف این خوبہاے لا تعد آپ پیر نابالغ
تھے خواجہ نے الامان کہکر نعوذ باللہ پڑھا خدا سے پناہ کا خواستگار رہا لڑکے اگر اسکو دیکھتے تھے جو چوسکے بھاگتے
تھے گویا راکشش بنا بیٹھا تھا محاسن دراز جادو نے خواجہ کیطرف مخاطب ہو کے کہا کہان سے آنا ہوا
کہان جاؤ گے خواجہ نے مفصل حال اپنا مناسب طور پر کہہ سنایا بعد کو یہ کہا مین اسقدر آپکا نام سنکے آیا ہون
اور اسی بات کی امید رکھتا ہون کہ ملکہ کاکل کشا کے ساتھ میرا عقد کر دیجیے تو بہتر ہے محاسن دراز نے کہا
کہ اے شخص کاکل کشا کا پتہ نہین ایک شخص عیار چالاک فاتح طلسم بیت المال کے لیے لشکر صاحبقران سے
آیا اُسنے کچھ فریب دیکر دست بردی کی ہے جسکے مکافات مین صبح و شام سزا پایا چاہتا ہے جوان حسین بولا کہ
آپ شادی کا اقرار کیجیے مین اسکو گرفتار کرکے حاضر خدمت کرون محاسن دراز جادو نے کہا کہ اے جوان اس سے ہزار دہ
مقر نہین تو اکیلا اسکو گرفتار نہین کر سکتا جوان حسین بولا کہ آپ کو اس سے کیا جو کچھ ہوگا مین دیکھ لونگا مین تو
اُسے گرفتار کرونگا آپ سے امداد کا خواستگار نہونگا محاسن دراز جادو نے کہا جب وہ ملیگی تیرے
ساتھ شادی ہوگی جوان حسین نے کہا کہ یہ بھی کہدیجیے کہ جہیز مین کیا ملیگا محاسن دراز جادو نے کہا اسکا تصفیہ کیونکر ہو

ہان ملک زرنگار اسکے قبضے مین ہے وہ ہی ملیگا جوان حسین نے کہا اتنے ملک پر اسقدر زحمت نہ اُٹھائی جائیگی محاسن دراز جادو سنے اور چند چیزین دینے کا اقرار کیا اور کہا کہ جسقدر تجھسے مال خزانہ چل سکے لے لینا جوان حسین نے کہا کہ ابھی دیدو تو مین ابھی اُسکو تلاش کردون محاسن دراز جادو نے خازن کو بلا کر حکم دیا کہ جسقدر اس سے چل سکے دیدو جوان حسین خازن کے ساتھ چلا در خزانہ کھولدیا گیا اسنے گلیم بچھا اُسپر رکھنا شروع کیا یہانتک کہ سارا خزانہ جو اُسنے اپنی اس عمر گران مین جمع کیا تھا سب گلیم پر رکھ لیا دروازے بھی اُتارے خازن دیکھکر متعجب ہوا کہ یہ کیسے جائیگا خواجہ نے سب باندھ بغل مین داب کر داخل زنبیل کیا اور محاسن دراز جادو کے پاس آیا اور کہا کہ خزانہ خالی ہو اگر مشکین جعد کو چیزین دو تو زحمت اُٹھا دین کہ اتنے مین خازن آیا اور اُسنے سب مفصل حال کہا محاسن دراز جادو نے کہا معلوم ہوتا ہو کہ یہی عیار ہو جانے نہ پاوے جوان حسین نے جال ادریسی مارا اور گلیم اوڑھ لی جسقدر مال و متاع آرائش مکان تھا سب کھینچ لیا محاسن دراز جادو کو کمال صدمہ ہوا خواجہ ایک گوشے مین بیٹھے خیال کرتے تھے کچھ سوچ گئے فوراً ایک مسافر کی صورت بنکے طرف خداوند قمر کے چلے جاتے جاتے جب در دولت پر گئے اور دیر تک یم قلزم فکر مین غواصی کرتے رہے کہ در شہوار مقصد دستیاب ہو گلیم اوڑھ داخل محلسرا ے خداوند قمر ہوے دیکھا کہ بیشمار ساحر پرستش کنان ہین بہت سے ساحر سجدہ مین نہادہ مین بہت سے دست بستہ استادہ ہین بہت سے چلہ کشی اور خلوت نشینی مین ہین چارو نطرف خداوند قمر خداوند قمر کی صدائین بلند ہین یہ جانب شہ نشین خداوند قمر گیا دیکھا کہ از سر تا ناف سور کا جسم ہو اور ناف سے پیر تک انسان کا جسم ہو اور عجیب الخلقت کریہ منظر بدہیبت بدوضع فیل سر موے سر ندارد گویا بال خورہ کا عارضہ ہو کائی سی کھوپری وارنش رنگ تیرسے کی ہوئی بڑھی بڑی بھوین موٹی قاش حزیرہ یا بند ریا گھانس بہم ژولیدہ ناک لانبی کہ منھ سے نیچی آکے کچھ کچھ سینہ تک پہونچی ہو دندان باہر نکلے ہوئے بہت بڑے گرکساران کے ایسے لب بالا سے پردۂ بینی سے گذرا ہوا لب زیرین توند کی پیٹ تک لٹکا ہوا گردن فربہ ایسی کہ کسیطرف مڑکر نہین دیکھ سکتا سینہ فراز کا اُس جسم ناموزون پر اُبھار مثل کدوے دراز کے پس پشت پڑی ہوئین گویا دو تھیلیاں لٹکی ہوئین پیٹ کے لپیٹے کی کچھ انتہا نہین بجز خاک کے کبھی پیٹ بھرا نہین عجب بدنما پیٹ کی لپیٹ تھی دھونکنی آہنگر شرماتی تھی کپی اونٹ کی کھال سے بنا ہوا ناف ایک گڑھا تنگ و تاریک کہ اگر دیوان قاف کو اُسکی طرف قاصدی کرتا ہوتی مارے خوف کے کبھی نہ جاتے عجب پیچدار ناف تھی لجہ بحر فنا تھی عمق پیٹ کی گرداب تھی غرضکہ ایسا بدہیئت اور بدصورت تھا کہ بیان سے باہر اگر وہ تشکل نجس عفریت بیابانی دیکھتا مارے خوف کے مشرق سے مغرب تک بھاگتا پھرتا اور ایک چاند بہت بڑا طویل و عریض محاذی جبین غلاظت آگین پہ بسرعت تمام چرخ مارتا تھا اور اس چاند کو اسنے بزور سحر بنا کر گردان کیا تھا اُسکی سب پرستش کرتے تھے خداوند قمر کہتے تھے خواجہ نے یہ کیفیت جو دیکھی لاحول پڑھ کے باہر نکلے اور ایک مسافر کی صورت بنکر دروازے پر آئے دربانون سے کہا کہ مین خداوند قمر سے ملنا چاہتا ہون اُسکو سجدہ کرونگا دربان مقربان قمر کی خدمت مین لے گئے اُنسے خواجہ نے اپنا حال کہا مقربان قمر اسکے روبرو لیگئے جب مسافر مصنوعی حضوری قمر مین پہونچ گیا کہا اے خداوند قمر مجکو امید ہو کہ آپکے کشف و کرامات دیکھون تاکہ اعتقاد میرا درست ہو خداوند قمر نے کہا دیکھ ایک ساحر کو قتل کیا اور اُسکو پھر زندہ کیا اور اُسکو ایک کوٹھری دکھائی کہ جسمین عجائبات رنگا رنگ بھرے تھے پانی برسایا اولے گرائے اور ایک دم مین موقوف کیا مسافر نے کہا اسقدر مین بھی کرامات جانتا ہون اور مجکو بھی ایسے اختیارات ہین

قمر نے کہا دکھا مسافر جعلی نے زنبیل کی کھونٹیان کھولین اور کہا دیکھیے دیکھا تو عجائبات عالم نظر آئے کہا اسکے اندر جاکر دیکھیے خداوند قمر اندر گئے پوجاریون نے کہا کہ خداوند قمر کہان گئے مسافر نے کہا تم بھی جاکر دیکھو ان سبکو یکے بعد دیگرے داخل زنبیل کیا جب سب سے فراغت پائی اپنی تئین اُسکی صورت بنا اُسکے تخت پر جلوہ افروز ہوئے اور ایک دربان سے کہا کہ محاسن دراز جادو کو بلالا وہ دربان اُسیوقت محاسن دراز جادو کی خدمت مین حاضر ہوا اور پیام خداوندی سنایا محاسن دراز جادو حاضر خدمت ہوا دست بستہ سامنے کھڑا ہو گیا خداوند قمر نے کہا اسے محاسن دراز جادو عیار لشکر صاحبقران آئے ہوئے ہین بہتر یہ ہے کہ تم لوح کو یہان رکھدو وہان سے جاتی رہیگی تو کچھ بن نہ پڑیگی لوح کی عیار تلاش مین آئے ہین محاسن دراز جادو نے وہ لوح ایک پتلے کے ذریعے سے منگا کر حاضر حضور خداوند قمر کی جب مسافر نے وہ لوح ہاتھ مین لی تب کہا او محاسن دراز جادو تجکو عیارون سے تیری نسبت بہت اندیشہ ہے مین تجھے ایک مقام پر بھیجتا ہون تو وہان جا اور وہان سے ایک لوح لاکر تجھپر عیاری اثر نہ کریگی یہ کہکر کھونٹی زنبیل کی کھولی اور محاسن دراز جادو کو دکھایا محاسن دراز جادو نے عجیب و غریب طلسمات دیکھے اُسکے اندر گیا آپ نے زنبیل بند کی اور لشکر امیر کی طرف روانہ ہوئے

اب دو کلمے داستان جلالت عنوان داخل ہونا شاہزادہ سکندر فرخ لقا کا طلسم زنگین فلک مین اور اُٹھا لیجانا ایک ساحرہ کا سرحد طلسم پر سے عاشق جمال ہوکر اور تباہ ہونا لشکر شاہزادے کا دیار آدمخواران مین جاکر اور خبر پانا شاہی لشکر کی مذبوح لالہ رنگ جادو بادشاہ طلسم مذکور کا اور تلاش کرانا طلسم کشا کو باقی حالات متعلقہ داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

کہتے تھے وہ بشر کو جو دل دے بشر غلط
دیوانہ ہو کسیکا کوئی سر بسر غلط
شامت جو آئی انکا بیان جانکر غلط
ہین ہے کہا کہ دعوے الفت مگر غلط
کہنے لگے کہ ہان غلط اور کسقدر غلط

ہوتے ہین بات بات کی تہ مین ہزار جھوٹ
تصدیق کیجیے تو بس انجام کار جھوٹ
اور پھر ڈرا ہین بولکے پے اعتبار جھوٹ
تاثیر آہ و زاری شبہائے تار جھوٹ
آوازۂ قبول دعائے سحر غلط

یا لب پہ کوئی قطرۂ می چشم کے رنگ کا
یا کچھ عیان ہوا اثر گرمی غذا
یا جھوٹ بولنے کی خدا نے یہ دی سزا
سوز جگر سے ہو نہ کچھ یہ نتیجا ادا فقط
شور فغان سے جنبش دیوار و در غلط

ہان سچ نہین حکایت حال زبون دروغ
ہان شکوہ و شکایت صبر و سکون دروغ
ہان سر بسر دماغ مین جوش جنون دروغ
ہان سینے سے نالش داغ درون دروغ
ہان آنکھ سے تراوش خون جگر غلط

ہان بے بسی ہین جسم و خطا کچھ نہ کیجیے
تسلیم و عاجزی کے سوا کچھ نہ کیجیے
ظاہر سوائے مہر و وفا کچھ نہ کیجیے
آجائے کوئی دم مین تو کیا کچھ نہ کیجیے
عشق مجاز چشم حقیقت نگر غلط

آگے نہ تھے زمانہ مین جو اب فریب ہین
ایمان و دین و ملت و مذہب فریب ہین
چلتے ہوئے جہان کے ہین تہذیب و فریب ہین
بوس و کنار کے لیے یہ سب فریب ہین
اظہار پاکبازی ذوق نظر غلط

یہ کذب یہ دروغ یہ بہتان الامان
کیا جھوٹ بولنے کو ملی ہوا نہین زبان
شاعر ملا ہے ہین زمین اور آسمان
پوچھا جب آفتاب کہان اور ہم کہان
احمق نہین نہ سمجھین ہم اسکو اگر غلط

معدوم تو وہ شے ہی ہے جسے لاکھ نکتہ چین | ثابت کرین ہزار وہ ثابت کہین نہین
یہ بات کیا کہ دل تو نہ ہو اور ہو حزین | سینہ مین اپنے جانتے ہو تم کہ دل نہین
ہمکو سمجھتے ہو کہ ہے اُنکی کمر غلط

کیا ہو یقین جو کوئی کہے ذکر رات ہے | ہم جانتے ہین پیچ ہے بے شبہ گھات ہے
ایسے مبالغے سے غرض التفات ہے | کہنا ادا کو تیغ خوشامد کی بات ہے
سینے کو اپنے اُسکی سمجھنا سپر غلط

اک آہ سرد بھر کے کیا طور بیخودی | اُسکو دیا یہ دم کہ مجھے جان نذر کی
لو دینے والے ہوتے ہین ایسے ہی تو سخی | مٹھی مین کیا دھری تھی کہ چپکے سے نذر دی
جان عزیز پیش کش نامہ بر غلط

اعجاز تو نہین یہ جو قائل ہے خاص و عام | گر کہیے شعبدہ ہے محبت تو بس سلام
اب امتحان سہی چلو قصہ ہوا تمام | پوچھو تو کوئی مر کے بھی کرتا ہے کچھ کلام
کہتے ہو جان دی ہے سر رہگذر غلط

اجرت یہ دو نہ دو اے مقر ہین جا بجا | میت کو ڈھونڈھیے تو عدم تک نہین پتا
یاں پاس خیال سے کہین ٹھہرین بیوفا | ہم پوچھتے پھرے کہ جنازہ کدھر گیا
مرنے کی آپ نے یہ اُڑائی خبر غلط

کیونکر برابر انکھ کے نرگس کو مانیے | کسطرح بڑھکے خلد سے مجلس کو مانیے
سارے بیان مین ہے غلطی کسکو مانیے | آیت نہین حدیث نہین جسکو مانیے
ہم نظم و نثر اہل سخن سر بسر غلط

جو عرض کی تھی داغ نے آخر وہی ہوا | کوئی خفا ہوا کہ ہو چھیڑ کا مزا
دیکھا نہ آخر آج وہ بدخو برس پڑا | یہ کچھ سنا جواب مین ناظم ستم کیا
یہ کیون کہا کہ دعوی الفت مگر غلط

سیاحان اقلیم طلسم خوش بیانی طلسم کشایان کشور سحر زباندانی ترنج تراشان گلوے جباران گردن فشلان
مغروران منکران عنوان داستان جلالت بنیان شاہزادہ سکندر فرخ لقا عرضگاہ صفحۂ قرطاس مین بزبان
معجز بیان خامہ یون طبع آزمائی و جولانی کرتے ہین سے راویان فصیح در دفتر + می نگارند حال اسکندر
ناظرین والا تمکین و سامعین ابار ایک ہین کو اسقدر یاد ہوگا کہ شاہزادہ عالی تبار گردون وقار سکندر فرخ لقا
جناب صاحبقران ثانی سے شرف اندوز خلعت رخصت ہو کر عازم سمت طلسم رنگین فلک ہوئے خیمہ فرش
اسباب وغیرہ اُسی روز بار ہوا شاہزادہ عالیجاہ مع تمامی لشکر نصرت پیکر ظفر اثر روانہ ہوئے حسب طے منازل و
قطع مراحل کرکے قریب سرحد طلسم رنگین فلک کے پہونچے ہرچند آفتاب علم نے جو جو پتے دیے تھے سب موجود
پائے شاہزادہ عالیجاہ نے دیکھا کہ ایک دریاے خونخوار عمان ناپیدا کنار مین ہیم خون روان ہے سرخی روانی
دریاے خون سے سارا دشت سرخ دکھائی دیتا ہے نمونہ مطلع شفق معلوم ہوتا ہے اس زور سے بہتا ہے کہ کوسون تلک
آواز غرش جاتی ہے بڑے بڑے کوہ بڑے بڑے پہاڑ تیزی روانی موج سے بہتے چلے جاتے ہین ایک پر ایک
گرتا ہے پتھرون کی ٹکرون سے صداے مہیب بلند ہوتی ہے اس زور کی آواز آتی ہے کہ کان کے پردے پھٹے
جاتے ہین ناخداے فلک نے باین درازی عمر کبھی اسکا ساحل خشک لب نہ دیکھا اطراف دریا پر خوف کے مارے
درندگان صحرا نہین آتے ہین ناخداؤن کی تاب نہین جو کنارے آسکین کسی غواص کی یہ قدرت نہین جو حصول
درمقصد کا اُس طرف خیال کرے پرندے دکھائی نہین دیتے تھے درندے نظر نہین آتے تھے وسط دریاے
خون مین دیوارین آہنی بنی تھین از بسکہ طویل و عریض تھین مثل دریاے خون کے ان دیوارون کے
اور چھور کا بھی پتہ نہ تھا اشہب تند لجام کی مجال نہ تھی کہ ہزار برس مین اس سرے سے اُس سرے تک جاسکے سمند
خیال تیز خرام اُسکے سرے کنارے دریافت کرنے سے شکم شکستہ تھے رفعت بھی اسیقدر تھی کہ آسمان سے سر بسر ملی ہوئی

شام وسحر فلک کے کنارون سے اُسکی سیاہی نمودار ہوتی تھی عفریت بزور سحر اُس تک نہین جا سکتے دیوان دلیر
قدم نہین رکھ سکتے تھے شاہزادہ والا مرتبت نے خیام استادہ ہونے کا حکم دیا خیام شاہی نصب ہوئے بازارین
کھل گئین ہر ایک لشکری اپنے اپنے کاروبار مین مصروف تھا شاہزادہ قریب دریا کے گیا اُسکی تیزی روانگی زور
تلاطم امواج دیوارون کا طول وعرض دیکھ رہا تھا اور حیرت مین تھا کہ اسکے پار کیونکر جاتا ہو اس دریاے
ناپید اکنار نا معلوم ساحل سے عبور کیونکر ہو اسی بحر حیرت مین غوطہ زن تھا اور تلاش در مقصد مین غواصی کر رہا تھا
تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ یکایک کچھ ابر تاریک نمودار رہا اثر شبح کا خیال ہوا دفعتاً تھا دم رعد سے پارچہ دو
ٹکڑے ہوا ایک پنجہ فولاد زمین پر گرا اور طرفۃ العین مین شاہزادے کو لیکر اوج گراے آسمان ہوا الکا ایہ ہوستہ
ہو گیا تھوڑی دور جا کر غائب ہو گیا ہمراہیان جان فدائیان نے ہر چند فکر کی کہ اسکو روکین لیکن کچھ نہ کر سکے تھے
دیکھتے رہ گئے کہ شاہزادہ راہی عالم بالا ہوا بلند پروازی کا دعوی ہوا ہمراہی عاجز ہو گئے با دل
محزون وقلب غمگین روتے پیٹتے خاک سر پر اُڑاتے خیمون وفرودگاہون کیطرف چلے آئے اور داخل لشکر ہوئے
کہ ذکر ان سب کا وقت پر بیان ہوگا

اب کیفیت شاہزادے کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ ایک تو کسل سفر سے پریشان دوسرے بلند پروازی کی ہکان سے دیر تک بیہوش رہا عطر بیزی کی گئی لخلخہ
سنگھایا گیا گلاب پاشی ہوئی بید مشک چھڑکا گیا تھوڑی دیر کے بعد شاہزادے کو ہوش آیا دیکھا کہ نہ وہ خیام ہین نہ وہ
بارگاہین نہ وہ میرا لشکر نہ یار و یاور نہ رہبر ایک ایسے مکان مین ہون جسکو کبھی میرے خیال نے نہ دیکھا تھا ایک بارہ دری
بہت خوش اسلوب بنی ہے در و دیوار مطلا ہین سراسر طلائی ستون ہین تیر سقف شاخ مرجان سے ہین مروارید ویاقوت
سے چھت بنی ہے مسندین زرتار جا بجا بچھی ہین بادامی پردے درون پر پڑے ہین کچھ کشادہ کچھ بند ہین کمرے
بہت عمدہ خوبصورت سڈول ایک ایک در اُسکا انمول محرابین پیالہ دار بنی ہین چلونین پڑی ہین جھجھر کھٹے
نیچے ہین ایک سمت مسہری بہت جگمگاتی ہوئی بچھی ہے اسقدر نور وضیا ہے دیکھنے والے کو آفتاب کا ظن قطعی
ہوتا ہے بڑے بڑے گوہر خوشاب بجاے آویزے کے لٹکتے تھے جواہرات سے سجی ہوئی ہے پر تکلف قالین کاشانی
مخمل زیر مسہری پا انداز زربفتی کی چادر پڑی ہوئی حریر کتان کے پردے مسہری سے لٹکتے تھے دیکھا کہ ایک
عورت ساحرہ سیہ فام سیہ چہرہ مہیب بد شکل سر سے پیر تک روغن قیر مین نہائی ہوئی کالی بھجوائی کی دادی
عفریت کی مان کالے پہاڑ کی بھالو سر کے بال کو لاکھ لاکھ طرح سے سلجھاتی تھی لیکن اُسکی تیر کی اُلجھن ایسی تھی
مشک وزنگ کو منہ چڑھاتی تھی دست بستہ کھڑی ہے اگرچہ اپنے سحر سے کمسن بنی ہے نابالغیت کا دم بھرتی ہے
دوشیزگی کا دعوی ہے لیکن رگ رگ ڈھیلی چہرے کی جھریان رخسارون سے لپٹ کر رہگئی تھین آنکھون مین حلقے
پڑے ہوئے کاجل لگا تھا جو پھیلکر تھوڑی تک آ گیا تھا محرم کسے چھاتیون کو چھپائے اگر محرم بند کھلتا سینہ پا بوسی
کے لیے قدمون پر گرتا ژولیدہ اور گھنی گھنی رگین اوپر سے تار زنار مثال گنی جاتی تھین شاہزادہ دلیر نے ایک
سخت آواز سے کہا تو کون ہے زن ساحرہ خم ہو کر عرض کرنے لگی کہ حضور کی کنیز ہون ادنی خادمہ ہون شاہزادہ
بات مطلب کی سنکر خیال کرنے لگا کہ پیرانہ سالی وپیری کی خواہش نفسانی ولذت حیوانی نے ستایا ہے
مجھکو یہان لے آئی یہ سوچکر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کھینچی تلوار کو نکالا چین بر جبین ہو کر فرمایا صاف صاف

بیان کر کہ مجھے یہان کون لایا ہو اور تو کون ہو جو صحیح ہو وہ بیان کر تا زن ساحرہ نے کہا کہ مین دبا اختر ساحر
کی بیٹی ہون سنگ اندام میرا نام ہو میرا باپ اس سرزمین کا حاکم ہو ایک عرصہ دراز گذرا کہ حضور پر عاشق ہوئی
گھر بار چھوڑا اس ویرانہ مین مسکن اختیار کیا آپکی شبہاے ہجران نہین معلوم کسطرح کاٹی ہین کیونکر یہ جان زار
جسم نحیف مین برقرار رہی عزیز و اقارب سب سے آپکی محبت مین منہ موڑا رشتہ قرابت توڑا ہر وقت لبون پر
آہ سرد رہتی ہو رنگ زرد ہوگیا آب ودانہ حرام ہوگیا ہو بیٹھے بیٹھے چکر آتے ہین دل سنسناتا ہو اٹھتی ہون پر کانپتے
ہین جب یہ صدمہ اٹھائے اور خیال ہوا کہ جبتک وصل نہوگا صدمۂ جدائی سے یون ہی ناامید مرجاؤنگی
اس بات کو پیش نظر کرکے حضور کو یہان اٹھا لائی ہون خطاوار ہون جو چاہے کیجیے لیکن معافی کی خواستگار
ہون گل و بلبل کا ساتھ ہو جہان گل ہو وہان خار بھی ہو اگر میری مراد جو ہو اسے پورا کیجیے تو آپکو روئین تن
بنادون بشرطیکہ آپ مجھسے اقرار وصل کرین اور میرا وصل قبول کرین یہ سنکر شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے
کہا او غیبانی مکارہ دور ہو میرے سامنے سے ہٹ جا کیون شامت اعمال سوار ہو قحبہ نابکار شیرون کو یون
اسیر پنجۂ بلا کرتی ہو اور بہت سے کلمات سخت و سست کہے جبین پر چین ہوا ناک بھون سمیٹی ساحرہ مکارہ نے
یہ سنکر عرض کیا اور کہا اے گل گلزار حسن و خوبی و اے غنچۂ نودمیدۂ بوستان محبوبی سرو مراد شمشاد آرزو جو مین عرض
کرتی ہون بگوش دل سن لیجیے آپ اگر میری مراد کو پورا کرین اور شربت وصل سے لذت روح بخشین مجھ
ہجرت زدہ کو اس گرداب بلا سے کنارۂ ساحل مراد پر پہونچائین تو مین آپکو بزور سحر روئین تن بنادون کہ جو آپ کے
جسم پر کوئی حربہ کارگر نہو ہزارون آدمی ایک دم سے وار کرین تو کچھ اثر نہو تن تنہا لاکھون آدمیون کو قتل کر لیجیے
شاہزادے نے کہا او قطامہ قحبہ پیرزد یہ خصائل مردان وغا و شیران قوی پنجہ کہین یہ کرتے ہین اور اسطرح سے
کسیکو قتل کرتے ہین میرے سامنے سے ہٹ جا اپنا روسیہ مت دکھا ورنہ اس اعمال بد کی سزایاب ہوگی
جب وہ ساحرہ سنگ اندام ہر طرح سے عاجز ہوئی کوئی افسون تقریر کارگر نہوا زار زار رونے لگی دامن و آستین
کو آنسوؤن سے تر کرنے لگی اور کہا او شاہزادے یہ بہتر نہوگا دیکھ لے جو کہتی ہون مان جا ابھی کچھ نہین گیا ہو
شاہزادے نے کہا قول مردان جان دارد مردمیدان کہین زبان سے کہکے بدلتے ہین زن ساحرہ سنگ اندام
جب عاجز آگئی اور یہ سمجھی کہ شاہزادہ کسیطرح نہ مانے گا مجبور ہوکے شاہزادے کو زندانخانے مین قید کیا شہزادۂ
سکندر فرخ لقا کو اس صحبت ناجنس سے وہ زندان بہتر معلوم ہوتا تھا کیونکہ وہ زندانخانہ بہت شکستہ اور
پرانا تھا اسکی مشتبک حالت اسکی کہنگی پر دلیل تھی جابجا گڑھے سوکھے پرانے درخت جمگادڑون اور بومون
کے بسیرے سنسان سناٹے کا میدان گزندون کا معدن درندون کا مسکن ایسے ہولناک مقام مین شاہزادۂ
والاجاہ سکندر فرخ لقا کا وطن ہوا انکو اس کیفیت مین چھوڑیے اور حال لشکر کا ملاحظہ فرمائیے کہ ان بیچارون
غربت زدون بے شاہ و شہریار پر کیا گذری یہ لشکر اسلام اس روز تو اسی رنج و تعب مین مبتلا رہا رات تو
گریہ وزاری سے کاٹی افسران فوج روتے روتے تھک گئے تھے حتی کہ رونا بھی نہ آتا تھا جو آنسو نکلتا تھا
کلیجے کے ٹکڑے نوک مژگان سے زمین پر گرتے تھے جب مسافر گم کردہ کاروان شب زندان مغرب مین مقید ہوا اور
شاہ خاور سپاہ بجلوس تمامتر رونق افروز تخت گردون ہوا فوج بے شاہزادہ صبح کو ایک جا ہوئی آپسمین صلاح و مشورہ
کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے جو افسران نامی تھے انھون نے کہا کہ تلاش آقاے نامدار مین چلنا ضرور ہو یہان رہکر کیا کرین
محض بیفائدہ ہو بعضون نے کہا کہ اس دریاے قہار سے عبور کیونکر ہو سکیگا سب سردارون نے متفق الراے

ہو کر کہا کہ آؤ اس دریا کے کنارے کنارے چلیں اگر خدا چاہیگا اور دیدار آقاے نامدار میسر ہونا ہوگا تو بفضل ایزدی
شاہراہ مقصد تک پہونچیں گے کہیں نہ کہیں پتہ شاہزادے کا معلوم ہی ہو جائیگا یا سراغ رسانی کرینگے ہزار تدبیریں
کرینگے آقاے نامدار سے ملیں گے جب سب کا اتفاق راے ہوا خیمے اکھاڑے گئے باربرداریوں پر لادے
گئے سب سردار مع تمامی لشکر دریا کے کنارے چلے دوسرے روز ایک مقام پر دیکھا کہ قافلہ سوداگروں کا
قیام پذیر ہے بظاہر زیادہ خوشحال ہیں جب نصف شب گذری چند آدمیوں نے شبخون مارا مال و اسباب لوٹنا شروع
کیا سوداگروں نے شور و غل مچایا افسران فوج نے اُن کی مدد کی شبخون مارنے والوں کو گرفتار کیا
اچھے وقت میں کاروان کی مدد کی جبکہ وہ سب فساد دفع ہوا سوداگر رات بھر جاگتے رہے جبکہ کاروان
بے جرس و ناقوس کنارہ افق مشرق سے برآمد ہوا سب افسران تامی نے مع فوج وہاں سے کوچ کیا پانچویں روز ایک
شہر پناہ نظر آئی بہت بلند کمند خیال اُسکی اونچان پر نہیں پہونچ سکتی تھی نہ طائر عقل وہاں تک اُڑ سکتا تھا شہر پناہ
کے بہت پھاٹک اور دروازے تھے سب سے بڑا پھاٹک یہ تھا جسطرف یہ لشکر پہونچا تھا افسران فوج بہت خوش
ہوئے خداے قادر کے سجدۂ شکر ادا کیے اس شہر کے اندر داخل ہونے لگے دربانان دروازۂ عظیم الشان نے
اس فوج کو روکا لیکن یہ کب رک سکتے تھے تھوڑی دور نہ گئے تھے کہ سارا شہر تھرتھرا گیا ہلڑ پڑ گیا رعایا برایا نے
دروازے بند کر لیے کہ ایک دم میں یہ آفت ناگہانی کہاں سے آگئی یہ خبر وہاں کے بادشاہ کرگس آدمخوار جادو
کو پہونچی اُسنے اُسیوقت ایک فوج جرار بڑے جاہ و حشم سے واسطے مقابلہ فوج اسلام کے روانہ کی وزیر خوش تدبیر
نے کہا کہ اول دریافت کیا جاوے وہ کون ہیں شاید کوئی قافلہ بازرگان ہو براے تجارت نکل آیا ہو تو محض بیفائدہ
اُن لوگوں کا خون ناحق ہو بادشاہ کرگس نے ایک ہرکارہ برق دم صبا رفتار کو بھیجا کہ جا کر دریافت کرو یہ لوگ کون
ہیں کہاں سے آئے ہیں کدھر جائینگے طریقہ مذہب اُنکا کیا ہے اُنکے سردار عالی کا نام کیا ہے ہرکارہ جون باد صرصر
بسرعت تمام فوج میں آ پہونچا اور آکر افسر فوج سے سارا حال دریافت کیا اُنھوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں ہمارا
شاہزادہ یکایک غائب ہو گیا ہم اُسکی تلاش میں نکلے ہیں ہرکاروں نے جو سنا تھا وہ حرف بحرف بادشاہ کرگس
جادو سے مفصل کہا بادشاہ نے یہ سنتے ہی کہا کہ یہ تو قاتل ساحران ہیں فتاح طلسم ہیں انکا چھوڑنا کسی حال میں
بہتر نہیں یہ کہکر فوج کو قتل کا حکم دیدیا اور یہ بھی کہا کہ ہمارے لشکری اُن آدمیوں کو کھالیں اور اُنکا افسر جو ہے اُسکو
میرے واسطے لا دیں کہ اُسکو میں کھاؤنگا یہ اطلاع پاتے ہی لشکر آدمخواران کو ہوئی لشکر اسلام میں گھس پڑے
اور کھانا شروع کیا مسلمانوں نے بھی تلواریں کھینچیں اور ایک شبانہ روز سخت ہنگامہ قیامت برپا رہا ہر ایک
آدمخوار آدمی کو حلواے بیدود سمجھتا تھا خوب جی کھول کے کھاتے تھے لیکن مسلمان بھی اس داد مردانگی سے
لڑے کہ اُنکے دانت کھٹے ہو گئے سیکڑوں کو قتل کر ڈالا واصل جہنم کر کے مالک دوزخ کے حوالہ کیا اُنکے دانتوں کی
اوجھڑ جس لشکری کے پڑتی تھی سواے زمین کے قاش زین میسر نہ آتا تھا مسلمان بھی اس بہادری سے اللہ اکبر
کے نعرے کے ساتھ تلوار مارتے تھے کہ ترک فلک چرخ چہارم پر کانپتا تھا بادشاہ کرگس جادو نے چند ہزار مردمخوار
اور بھیجے مسلمانوں کی ہمتیں لوٹ گئیں چھکے چھوٹ گئے کہ لشکر نصف سے بھی کم رہ گیا تھا اور جو باقی تھے سب
زخمی تھے نہ لڑ سکتے تھے نہ بھاگ سکتے تھے کہ دفعتاً مردمخواروں کا نرغہ ہوا ایک آدمی پر دس دس
مردمخوار گر پڑے جانبری کیونکر ہوتی سبھوں نے ملکر کھا لیا بلکہ خون جو زمین پر گرا تھا اُسکی مٹی تک اٹھا کر
کھاگئے بارگاہیں اور اسباب لشکر کا سب لوٹ لیا کچھ جلا دیا انہر تو یہ مصیبت پڑی کہ سب جان بحق تسلیم

ہوئے اب کیفیت شاہزادہ سکندر فرخ لقا کی سنیئے کہ جب شاہزادے کو اس زندان تنگ و تاریک میں ایک عرصہ گذر گیا اور قید ساحرہ سے رہائی نہوئی زیست سے تنگ آئے بصدق دل درگاہ قاضی الحاجات میں دست بدعا ہوئے اور گریہ وزاری شروع کی اور کہنے لگے کہ اے داور داد گر و اے مالک روز محشر اے توانائی دہ دل ناتوانان و اے یاری رسان بے یاران اے قادر بے نیاز اے خالق کریم کارساز یا تو مجکو اس قید غم سے امن دے اس قید ساحرہ سے رہا کر اور دشمنوں پر فتحیاب کر کہ سرخرو اپنے ہمنشینوں میں ہوں یا اب تو مجکو اپنے پاس بلالے کہ یہ زمین بہ سبب وسعت کے مجپر بہت تنگ ہے میں اسطرح اپنا رہنا نہیں چاہتا اے فریادرس مظلوماں میری فریاد سن یہ دعا کرتے کرتے دفعتاً سو گیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک بزرگوار مرد پیر سفید محاسن جو بصورت آثار اجلال باری تعالی انکے چہرۂ نورانی سے ہویدا تھے اور علم معرفت خداوندی کا انکے بشرے سے پیدا کریم الخلق رحیم المزاج گھٹا ملتے کا کثرت سجود سے سویدائے دل زاہدان نقش بدر کامل درخشاں تھا تشریف فرما ہوئے اور دست شفقت پدری شاہزادے پہ پھیر کر کہا کہ اے شاہزادۂ گرامی نژاد و اے شہریار پاک نہاد پریشان نہ ہو صبر کر و شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود مرد باید کہ ہراسان نشود گھبراؤ نہیں خدا مددگار ہے وہی بیڑا پار کریگا خدا تمکو سرخرو کریگا دشمن سرنگوں ہوگا حاسد خوار روز یوں رہیگا ہر چیز کا ایک وقت ہے کل امر مرہون باوقاتہا کل کاروبار کے ایک وقت ہوتے ہیں وہ حکیم مطلق ہے جب اسکی رائے میں آتا ہے تب وہ کام کرتا ہے فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ اس حکیم برحق کا کوئی فعل خالی حکمت سے نہیں انسان نکتہ کو نہیں سمجھ سکتا ہے انسان جلد باز ہے چاہتا ہے کہ سب اسیوقت ہو جاوے کان الانسان عجولا اے شاہزادے اب وہ وقت آگیا ہے میں تجھے ایک اسم پاک بتلاتا ہوں خواص اسکا یہ ہے کہ اسکو پڑھکر جدہر چلے جاؤگے کوئی روک نہ سکے گا کوئی تمپر سحر کرے ہرگز موثر نہوگا جبتک یہ ورد زبان رہیگا کسی ساحر کا سحر کارگر نہوگا یہ کہکر وہ غائب ہوگئے اور شاہزادہ اٹھا اسم اعظم پڑھا اور آگے قدم رکھا ملکہ کو آدمیوں نے اطلاع کی ملکہ نے بزور سحر اسکو روکنا چاہا لیکن اسم اعظم کی برکت سے وہ سب سحر گرد برد ہوا اور وہاں سے نکلے آگے بڑھے مکان ملکہ پر خود تشریف لائے ملکہ نے زبانی کہا کہ اے بیمروت جفا شعار ذرا بھی تجکو ترس نہیں آیا شاہزادے نے کہا اے ملکہ جسقدر میں تجکو دل سے پیار کرتا ہوں دوسرا ایسا نہیں کر سکتا یہ کہکر فلکہ سے کہا آگے آؤ ملکہ سمجھی کہ شاہزادہ مجھسے ڈر گیا ملکہ شاہزادے کے آگے آئی شاہزادے نے بسم اللہ کہکے ایک ہاتھ جو مارا سر مثل خیار تر کے دھڑ سے جدا ہوکر زمین بوس درگاہ بدبختی ہوا اور جسقدر کہ وہاں تھے سب ساحروں کو فی النار کیا اس خطہ کو ساحروں سے پاک کیا اس روز شاہزادے نے وہیں قیام فرمایا کہ جبکہ ساحر فلک اپنے معبد سے نکلکر کرسی نشین فلک ہوا شاہزادے نے تلاش لشکر کا خیال کیا کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت کرگس آدمخوار جادو کی لکھی جاتی ہے

وہ یہ ہے کہ اسنے مذلوج لالہ رنگ سلطان طلسم رنگین فلک کو اس بات کی خبر کی کہ مسلمان بارادۂ فتح طلسم یہاں پہونچے ہیں میں نے انکے لشکر کو طعمہ اپنی فوج گرسنہ کا کرا دیا مگر اس شخص کا جسپر فتح ہونا طلسم کا منحصر ہے یہ نہیں معلوم ہوتا ہے اسکی فوج کے آدمی بیان کرتے تھے کہ جسوقت ہم شاہزادے کے ساتھ سرحد

طلسم رنگین فلک پر آئے شاہزادہ دریلے خون کا تماشا کر رہا تھا کہ کسی ساحر کے پنجہ نے اُٹھا لیا اور ہم لوگو نکی
نظر سے غائب ہوگیا مذبوح لالہ رنگ نے یہ خبر سنتے ہی ساحرون کو بلا کر کہا کہ دیکھو مسلمان بغرض فتحا حی
طلسم رنگین فلک آئے ہین طلسم کشا غائب ہو اُسکو تلاش کرو یہ بڑے غضب کی بات ہو کہ مسلمان
لوگ یہان تک آجا دین اور اسکی فتاحی کا ارادہ کرین مذبوح لالہ رنگ یہ گفتگو کر رہا تھا کہ دیوار شق ہوئی
اور اُسمین سے ایک پتلہ فولادی کا نکلا اُسنے کہا کہ حضور عالم سنگ اندام ساحرہ قتل ہوئی اُسے ایک مسلمان نے
قتل کر ڈالا وہ اُس مسلمان کو سرحد طلسم سے اُٹھا لائی تھی اُس سے ملاقات کرنا چاہتی تھی اُس مسلمان نے
نے انکار کیا کہ یہ مین برا فعل نہ کرونگا سنگ اندام نے اُسے قید کیا تھا وہ شخص چند دنون کے بعد قید خانے
سے نکل آیا اور اُسے قتل کر ڈالا مذبوح لالہ رنگ نے کہا کہ وہی طلسم کشا ہو اُسیوقت چند ساحرونکو
طلب کیا اور طرف مکان سنگ اندام ساحرہ کے روانہ کیا کہ جنکا ذکر وقت پر ہوگا ادھر شاہزادہ سکندر فرخ لقا
جو وہان سے بہ تلاش لشکر چلا آگے ایک مکان انکو دکھائی دیا بہت بلند ایوان رفیع قدر شہ وسیع شہزادے
نے قدم آگے رکھا جب قریب آیا دیکھا کہ مکان بہت بلند ہو ہر ایک برج مکان سقف فلک سے گذرا ہوا مطلا
منقش ہزارون اسکے دروازے ہین لیکن کوئی نہ پاسبان ہو نہ دربان کا نشان ہو یہ شاہزادے عالیجاہ
بلا خوف و خطر اُس مکان کے اندر چلے گئے جیسے ہی ساتون دروازے اُس مکان کے طرکیے تھے کہ ایک بہت
سخت مہیب دہشتناک آواز آئی گویا ہزارون توپین ایکدم سے چھوٹ گئین یا صدمہ آواز صور اسرافیل
سے پہاڑ پھٹ گئے شاہزادہ چارونطرف دیکھنے لگا کوئی نہین دکھائی دیا یہ بلا تامل اسم اعظم بر زبان
آگے بڑھے دیکھا کہ اس مکان کے اندر بہت سے مکانات بنے ہین ایک طرف ایک باغ مختصر ہو لیکن بہت
زینت کے ساتھ بنا ہو گلدار و رختون کی کیاریان خوشنما دل کی لبھانے والی مہندی کی ٹٹیون کی نرالی بہار تھی برابر
ایک سرے سے دوسرے سرے تک میوہ دار درخت لگے ہوئے پختہ و خام اثمار سے لدے ہوئے بلبلون کی دلکش
آوازین کو کلا کا دم ستانے کا عالم پپیہے کا شور فاختہ کی حق سرہ کی پکار مور کا رقص چکورون کا آپسمین بحث
کرنا چاندنی کیطرف دوڑنا فرش زمردین باغ مین بچھا ہوا نہرین کیاریون مین جاری ہر روش چمن آب جو
سے سیراب ہر درخت سبز و شاداب موسم خزان کا نام نہین بہار دل سے اُس باغیچے پر قربان تھی وسط
باغ مین ایک چھوٹا سا بنگلہ راحت کے لیے بنا ہوا طلائی ستون نقرئی کی بندش منقش تراشیدہ کی چھاونی
نظارگاہ عشاق کی گونتھ لگی ہوئی محراب بنگلہ مین بہت خوشنما بیلین بنی ہوئین خوشہ انگور لگے ہوئے چڑیون
نے دھوکھا کھایا مصورون کو اصل ہونے کا گمان تھا اُس نقاش کے ہاتھ چومنے والے تھے جسنے
ایسی گلکاری کی تھی اُس بنگلہ کے محاذی ایک چھوٹا سا حوض بنا تھا و قد آدم گہرا تھا آب زلال بھرا
ہوا چشمہ حیات کو اُسپر رشک تھا درمیان حوض مین ایک ہزارکا فوارہ لگا ہوا چارون کونون پر چار
کرسیان پڑی ہوئین اور اُنپر بادل اُٹھا ہوا کالے مینگھا چڑھے ہوئے کرسی پر بیٹھنے سے اُسکا اور
لطف زیادہ ہوتا تھا یہ گمان ہوتا تھا کہ یہ ابر برسنا چاہتا ہو بارنک بوندیون سے ترشح ہوتا عجب کیفیت
تھی ساون کی گھٹا کا لطف دکھاتا تھا مقابل حوض کے ایک چبوترہ بنا ہوا سنگ مرمر کا یہ چبوترہ تھا بہت
اچھی اچھی بیلین بنی تھین شنجرف کی تحریر تھی اودی سرخ و زرد سبز کبود گلکاری تھی یہ چبوترہ اپنے
حسن مین غضب کا بنا تھا اور کچھ آلات ورزش یہان چبوترے پر رکھے ہوئے تھے چبوترہ کے نیچے اکھاڑہ

کھڑا ہو شاہزادے نے کہا معلوم ہوتا ہو کہ یہ مکان کسی پہلوان بے نظیر کا ہو کہ اُسنے اسطرح سے سجا ہو
اتنے مین کہ رستم سپہر دوار روز رزش کرنے کے لیے پردۂ مغرب مین گیا اور شاہزادۂ لیل مع تمامی لشکر سیارگان کے
اریکہ آراے بزم خلوت ہوا شاہزادے نے ایک محفوظ مقام اُس مکان کا تجویز کرکے آرام کی ٹھہرائی یکبارگی
ہزارون مومی بتیان فانوسون مین روشن ہوگئین بڑے بڑے جھاڑ ہانڈیان مردنگ روشن ہوئے رات
بمقابلہ دن تھی کسیکو رات ہونے کا گمان نہوتا جبکہ لیلاے لیل نے اپنی جعد کو دراز کیا تا کمر پڑھی کہ مسند زرتار
بچھی ہوئی گاؤ تکیہ آرام تکیہ رکھے ہوئے اگالدان چنگیر دان حسندان مسند کے روبرو رکھا ہو شاہزادہ متحیر
تھا کہ یہ کیا معاملہ ہو کوئی تازہ طلسم ہو ایسا نہو کہ دھوکے دھوکے گرفتار ہو جاؤن لیکن دل کو قوی کیا اور
اسم اعظم زبان دل سے پڑھنا شروع کیا کہ یکایک لکۂ ابر آئے گھٹا ٹوپ تاریکی چھا گئی کچھ ترشح ہونے لگا کہ دل
ابر سے ایک ماہ سیما مہ پارہ نمونۂ قیامت محشر فریب کم عمر ہر ہفت سے سجی ہوئی اُتری اور اُسکے ساتھ مین
کئی خواصین مہ جبین پریزاد کہ حسن خداداد اُنکا آتش فشان تھا اس آفت کا ہاتھ پکڑے ہوئے مسند پر لا کر
بٹھایا محفل سرود جا بجا گئی گانا ہونے لگا اعتدری وہ آواز پر دلکش دلدوز تھی سننے والے بے اختیار مرغ بسمل کی صورت
تڑپتے تھے شاہزادہ نا لیقدر اسکندر فرخ لقا ایک حجرے سے بیٹھے بیٹھے دیکھ رہے تھے اپنی دانست مین بالکل
روپوش تھے کوئی اُن تک نہین پہونچا تھا کہ ایک خواص واسطے ضرورت خاص کے اُدھر سے نکلی اسکی نگاہ اُس
حجرے کے اندرونی سطح پر پڑی دیکھا کہ آئینۂ آفتاب اُسکے اندر جلوہ گر ہو روشنی پھیلی ہو جب اسنے خوب
جھانک کر دیکھا معلوم ہوا کہ ایک اجنبی شخص بیٹھا ہو نو وارد ہو وحشت اُسکے چہرے سے برس رہی ہو مسافرت
اسکی صورت سے ٹپک رہی ہو یہ جلدی اُلٹے پاؤن پھری ملکہ سے کہا کہ اے شاہزادی ایک نیا گل شگفتہ ہو جسے
سونگھو گی تو مست ہو جاؤ گی دامن صبا نے آجتک ایسا گل شگفتہ نہین کیا ہو ملکہ نے کہا توڑ لا کنیز بولی کہ حضور عالم
وہ اس قابل نہین کہ شاخ گلبن سے پھول علیحدہ کیا جائے تا قیامت گلبن اپنی گریہ سے نہ رکیگا بہتر یہ ہو کہ خود ہی
قدم رنجہ فرما کر دیکھ لیجیے دور نہین ہو نزدیک ہو اسی روش مین ہو شاہزادی بہزار نزاکت مسند سے اُٹھی اور
اس طرف چلی جسطرف وہ کنیز چلی جب حجرہ کے قریب لیگئی ملکہ سے کہا دیکھیے اس حجرے مین تازہ پھول کھلا ہو
شاہزادہ یہ باتین سن رہا تھا اسم اعظم کا ورد کیا وہ نام پاک پڑھنے لگا ملکہ نے جیسے ہی قدم حجرے کے اندر رکھا
رکھنے کے ساتھ ہی بیہوش ہوئی کھڑے سے گری سر ملکہ آغوش شاہزادہ مین پہونچا شہزادے نے فوراً شاہزادی
کو اُٹھا لیا اور اُسے پلنگ پر لٹا کے آہستہ آہستہ دامن سے ہوا دینے لگا اور عرق چہرے کا دامن قبا سے
پونچھ اپنے اسم اعظم کے دمون سے تخلخلے اور بید مشک سے زیادہ کام لیا اور کنیزین گرد و پیش استادہ مہر سکوت
بدہان کچھ منھ سے نکال نہ سکتی تھین چند ساعت مین ملکہ کو ہوش آیا دیکھا کہ پلنگ پر لیٹی ہون ایک فتنۂ عالم
جو کہ ابھی مجکو اس بلاے بے درمان مین ڈال چکا ہو سرہانے بیٹھا ہوا مصروف تیمارداری مہہ ہے بدل و جان
غمگساری کر رہا ہو شاہزادی نے آنکھین نیچی کرلین مارے شرم کے کچھ منھ سے نہ نکال سکی خواصون نے
پلنگ سے اُٹھایا مسند تک لائین شاہزادہ اسکندر فرخ لقا اُسی حجرے مین بیٹھے رہے ملکہ کو اب تاب کہان
دل ہو کہ اُسیطرف بھاگا جاتا ہو اور کلیجہ منھ کو چلا آتا ہو بیقراری سے آثار عشق ظاہر اُن خمار آلودہ آنکھون سے سحر محبت
والفت پایا جاتا تھا اسکی خشکی لب اور اُڑے ہوئے رنگ چہرہ سے ثابت ہوتا تھا کہ تیر محبت کا لگ چکا ہو زخم خوردہ
ہو گئی ہین خواص کو اشارہ کیا وہ کنیز دوڑتی ہوئی حجرے مین آئی اور شاہزادے کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھایا کہ چلیے ملکہ عالم بلاتی ہین ابھی تشریف لیچلیے

شاہزادہ بلا خوف و باک بسم اعظم پڑھتا ہوا ملکہ کیطرف چلا جیسے ہی شاہزادے نے قدم رکھا شاہزادی برق
اُٹھ کھڑی ہوئی اور مسند خالی کر دی شاہزادے کو اُس مسند پر بٹھایا آپ مقابل مسند بیٹھ گئی شاہزادے
نے جو نظر ملکہ پر ڈالی گلشن حسن کا ایک ناشگفتہ پھول پایا سیاہ بال گھونگھر والے زلفین مانگ نکالے سیندور بھرا ہوا
گویا ماہ شنجرف کھنچا ہوا راہ ظلمات تنگ و تاریک خضر کو راہ چلنا دشوار تھا چوٹی کمر تک پڑی ہوئی سرخ موباف اُس
کا گویا سرخ سانپ کالے کو نگل کے بیٹھ رہا ہے بیاض گردن صاف چشمۂ حیات تھا صبح صادق کے لیے شمع
کافوری تھی اُس تن نازک پر سینہ کا اُبھار غضب اُبھری ہوئیں بند خرم تنگ سے چھاتیاں نکلنے کو آمادہ تھیں شکم صاف
تختۂ قاقم نظر آتا تھا کلائی نازک مین سیاہ چوڑیاں گویا گرد شاخ صندلین سانپ حلقہ کیے تھے پور پور چھلّے پہنے
دزد حنا چھلوں کے چرانے کی گھات مین جو قطرہ چہرے سے ٹپکتا تھا قطرۂ آب حیات تھا مانی و بہزاد نے ایسی
تصویر خواب مین بھی نہ دیکھی ہوگی اگر دیکھتے تو یہ طاقت نہتھی کہ وہ تصویر بنا سکتے اگر بناتے تو وہ ناز و کرشمہ کہان
پاتے کنیز باتمیز منھ چڑھی بولی کہ اے صاحب یہ خاموشی کب تک رہیگی کیا رات کہین اور دن ہو جائیگی
ملکہ نے ایک آہ سرد کھینچکر دونون ہاتھون سے کلیجے کو تھام کر کہا کہ آپ اپنے نام و نشان سے واقف کیجیے کہان سے
تشریف لائے ہین اور کہان تشریف لیجائیے گا شاہزادے نے کہا میرا نام اسکندر فرخ لقا ہے فاتح طلسم
رنگین فلک کو آیا ہون جسطرح ہوسکے گا اسکو فتح کرونگا اور باقی کیفیت لشکر کے گم ہونے کی اور اپنا گم ہو جانا اور
حسب و نسب سب بتا دیا اور ملکہ سے استفسار حال کیا کہ آپ بھی تکلیف فرما کے اپنی سرگذشت ارشاد کرین ملکہ نے
کہا سنیے میری کیفیت یہ ہے لیکن مین چاہتی ہون ع پتہ خانہ بدوشون سے نہ پوچھو آشیانے کا شہزادے
نے کہا یہ مثل مجھپر واقعی صادق ہے آپکے یہ مصداق نہین اگر آپ نے کسی اور معنے مین کہا ہے تو بھی قبول زمرگ
واویلا محض بےجوڑ بات ہے شاہزادی کچھ کھسیانی ہوئی شاہزادے نے کہا کھسیانی مت ہو یہ شرم کھانیکی بات
نہین ہے اپنی اپنی سمجھ ہے ہان فرمائیے ملکہ عرق عرق ہوگئی طبیعت کو درست کرکے کہا کہ اے شاہزادہ والا جاہ
نزہت سہار یہان ایک مقام ہے وہان کا بادشاہ قتیل گل پیرہن جادو میرا باپ ہے سنبل دراز
جادو میرا نام ہے ایک روز مین اپنے باپ کی خدمت مین بیٹھی تھی وہ علم نجوم و رمل سے خوب واقف
ہین بیٹھے بیٹھے رمل و نجوم دیکھنے لگے درباب طلسمات دیکھا معلوم ہوا کہ ایک شخص طلسم رنگین فلک
کو فتح کریگا اور اسیوقت ایک تصویر بھی میرے کہنے کے بموجب بہت عمدہ کھینچی اور کہا اے سنبل دراز جادو
یہ تصویر اس شاہزادہ فاتح طلسم رنگین فلک کی ہے مین نے وہ تصویر اپنے پاس رکھ لی لیکن وہ تصویر
دیکھنے سے میرا دل گھبرانے لگا ان نشیلی آنکھون سے جو تیر مژگان نکلے براہ راست میرے کلیجے سے پار ہوگئے
سنان الفت دلمین جا کر دوسار ہو گئی آج قضا و قدر نے نقل سے اصل کو دکھایا قسمت کا لکھا پیش آیا یہ باغ جو آپنے دیکھا ہے میرا بھائی اسکا
مالک ہے اُسنے بنوایا ہے آئین ورزش کرتا ہے طلسمات مین ایک بیمثل پہلوان شمار کیا جاتا ہے روزانہ یہان وہ ورزش کرنے آتا ہے
صبح کو وہ آئیگا اُس سے مقابلہ کرو خدا تمکو اُسپر فتح دیگا وہ تمہارا ساتھ طلمات کی فتح مین دیگا مین مجبور
اُس سے روز دعا مانگتی تھی کہ جلدی سے شبہائے ہجران آخر ہون اے شاہزادے مین اپنی زیست
سے عاجز آگئی اگر چندے دیدار نہ میسر ہوتا تو ضرور تھا کہ آپ مجکو زندہ نہ پاتے خیر خداوند سامری کی مہربانی
ہے جو اُسنے ملاقات کرائی شاہزادے نے جیسے ہی خداوند سامری کا نام سنا غصہ مین بھرا ہوا
اور کہا کہ اے ملکہ بہت برا مین نے تمہارا خیال کیا جو یہ سنا کہ اگر کوئی دوسرا یہ نام میرے سامنے لیتا تو بلا تامل قتل

کرتا زندہ نہ چھوڑتا ملکہ خوف سے سہم کر بولی خطا معاف پھر جو کہو اسمین خادمہ ہون جو کہو گے وہ کرونگی کشور بدن تمہارا قبضہ ہو جو چاہے سو کہو لو یہ حضرت عشق ایسے نہین جو اپنا نہ کرکے رکھین اچھا شاہزادے آپ فرمائین کہ کیا کہون شاہزادے نے اپنی تقریر فصیح و بیان بلیغ سے اسلام کی خوبیان اور اگلی عمر گیان بیان کین اور کہا دیکھو تم اہالیان طلسم کا کچھ زور ہم لوگون سے نہین چلتا یہ برکت ہمارے خدا کے نام مین ہو مین تنہا طلسم رنگین فلک کو جا سکتا ہون ملکہ سنبل دراز جادو نے کہا بلاشک بہت صحیح ہو شاہزادے نے کہا ای ملکہ اگر مجھپر تمہارا دل ہو تو جو مین کہون وہ کرو اسوقت بخوشی خود اور اگر خدا نے مجکو فتحیاب کیا تو تمکو زبردستی مسلمان کرونگا شاہزادی سنبل دراز جادو نے کہا کہ ای شاہزادے اگر سر طلب کرو حاضر ہو ؎ ای دوست اگر جان طلبی جان بتو بخشم ؛ از جان چہ عزیز ست بگو آن بتو بخشم ؛ شاہزادے نے جب دیکھا کہ یہ ہر صورت سے راضی ہو تب شاہزادے نے اسکو مع کنیزان بصفا مسلمان کیا دل سے تصدیق اسلام کی ملکہ سنبل دراز جادو نے کہا ای شاہزادے صبح کو میرا بھائی یہان دربار کو آئیگا تمکو دیکھکے عجب نہین کہ کشتی لڑے اسکو کسی حکمت سے مسلمان کرلو وہ تمہارا ساتھ بہت دیگا اس طلسم مین وہ اکیلا پہلوان ہو اور اسکا نام پیل صمصام جادو ہو شاہزادے نے کہا خدا نے چاہا تو اسکو بھی مسلمان کرونگا جب سب ذکر مذکور ہو چکے اور شاہزادے کو قدرے امید فتحیابی کی ہوئی شاہزادی نے دربردہ کچھ باتین چھیڑین خلوت تو تھی ہی شاہزادے نے کہا ای ملکہ سنبل دراز یہ ہمارا قاعدہ نہین کہ اس طرح بے اختیار ہو کر ہر ایک عورت سے آزادانہ حالت مین وصل کرین تا وقتیکہ کامل حق اسپر اپنا ثابت نہوا اور صحیح ملک نہو جاوے ملکہ نے اور کچھ باتین چھیڑین شاہزادے نے بعد فتح طلسم عجائبات و غرائبات روبروے امیر صاحبقران ثانی عقد ہونے کا اقرار کیا اور وعدہ کیا پھر کہا کہ ملکہ سنبل دراز یہ ممکن نہین جو تیرا خیال ہو مسلمانون مین یہ قاعدہ نہین اور اپنی بھی سادی محبت جتائی کہ تم ہی نہین بلکہ مین بھی عاشق ہون یہ باتین حد اختتام کو نہ پہونچی تھین کہ محفل جلسہ عشاق تفرقہ انداز محبان و مطلوبان پیر چرخ مشرق سے سر نکالکر پردہ دری خلائق مین مصروف ہوا شاہزادہ مسند سے اٹھا اور وضو کیا اور نماز ادا کی ملکہ سنبل دراز جادو اور کنیزونکو سب قواعد ارکان نماز سکھائے بعد ازان سنبل دراز مع کنیزان محلات شاہی مین چلی گئین اتنے مین دیکھا کہ پیل صمصام جادو تخت روان پر ہوا معلق چلا آتا ہو شاہزادہ سنبھل کر کمرے مین جا بیٹھا کہ پیل صمصام جادو کا تخت اترا گھڑی اُتاری اور اکھاڑے کی طرف چلا شاہزادے نے دیکھا کہ ایک عفریت ہو اگر جادو ہے تو دیو سفید کی آنکھ نکالے اسفندیار کا پنجہ پھیرے زور آزمائی کو ایک کھیل جانتا ہو شجاعت شہامت کے علامات اسکے چہرے سے ہویدا ہو رہے نکلتے ہین خم ٹھونک اکھاڑے مین اپنے خداوند کا نام لیکر دو ہاتھ کے اسکی نظر کمرے کیطرف جا پہونچی دیکھا کہ ایک حسین طرحدار جوان کچھ آثار ملال سفر کے اسکے چہرے سے پیدا ہو رہے ہین کچھ متحیر سا ہو اسنے اکھاڑے سے آواز دی کہ ای جوان تو کون ہو جلدی حال کہہ ایسا نہو کہ مفت میرے سحر مین گرفتار ہو شاہزادہ کی رگ خاندانی جوش مین آئی اور کہا کہ مین شاہزادہ اسکندر رفیع نقا فاتح طلسم رنگین فلک ہون قاتل ساحران اور یہ خصال ہون پیل صمصام جادو نام سنتے ہی مثل بید کے کانپ گیا اور کہا یہ فاتح طلسم شاہزادہ کمرے سے نکلکر باہر آیا پیل صمصام جادو نے بزور سحر سانپ بچھو برسائے اسنے اسم اعظم کو ورد زبان کیا سانپ

پھر سب جلکر خاک ہو جاتے تھے تب صمصام جادو نے آگ برسائی وہ بھی ببرکت اسم پاک موثر نہوئی تب اُسنے بزور سحر تلوار و نکا حملہ کیا کئی ہزار تلوارین ایکدم سے شاہزادے پر لوٹ پڑین ببرکت اسم اعظم سب رد ہوگئین شاہزادے نے کہا اے پیل صمصام جادو اگر تمام طلسم کے ساحر جمع ہون انشاءاللہ تعالیٰ ایک بھی مجھپر غالب نہوگا ناحق محنت کرکے پریشان ہوتا ہے پیل صمصام نے کشتی کا ارادہ کیا شاہزادہ بھی بسم اللہ کہکے اکھاڑے مین اترا گاؤزوری ہونے لگی کبھی وہ انکو اکھاڑے سے باہر کرتا اور کبھی یہ اسکو اکھاڑے سے باہر پیجاتے ہین اس کشمکش مین تمام زمین دھنس گئی بڑے بڑے غار پڑگئے پیل صمصام جادو دلمین کہتا تھا کہ آج ایک شخص دکھائی دیا ہے طلسم بھرمین کسیکو نہین جانتا تھا لیکن فاتح طلسم بہت طاقتور ہے پیل صمصام جادو نے کہا کہ اب آپ بھی ذرا دم لے لین اور مین بھی دم راست کرلون تب پھر زور ہو شاہزادہ سمجھ گیا تھا کہ بہت محنت کی ہے اسکا دم اکھڑ گیا عاجز ہوگیا ہے شاہزادے نے کہا اے صمصام جادو مین تمکو بہت بڑا پہلوان جانتا تھا لیکن کچھ بھی نہین تھوڑی گاؤزوری مین تیرا دل گھبرا گیا خیر دم راست کرلے انکو تو اس حال مین چھوڑیے کہ انکا ذکر مناسب وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سنبل دراز جادو کی بیان کیجاتی ہے

کہ وہ اپنے محلات مین گئی دن بھر پریشان رہی کسی صورت سے اسے آرام نہ تھا دل پہلو مین گھبراتا تھا منتظر تھی کہ شام جلد ہو مین چلون لیکن انتظاری کے دن رات بڑے ہوتے ہین کاٹے نہین کٹتے وصل کے ایام بالکل معلوم نہین ہوتے اور یہ بھی خیال تھا کہ صمصام جادو گیا ہے نہین معلوم کیا حالت ہوئی ہو لیکن یہ سبب قوی تھا فوراً رخصت ہوئی اور داخل باغ ہوئی دیکھا کہ صمصام سے جنگ ہورہی ہے کہ شاہزادے کی نظر سنبل دراز جادو پر پڑی صمصام جادو نے کہا کہ اے سنبل دراز جادو آج یہ شخص ملا ہے اتنی مدت مین نہین معلوم کہ کاہیکا بنا ہوا ہے اور ایک دفعہ بہت زور سے لنگر اکھاڑنا چاہا لیکن صمصام سے لنگر شاہزادہ کا نہ اکھڑا کہ شاہزادے نے بسم اللہ کہکے اسم اعظم بزبان کرکے لنگر صمصام جادو کا اکھاڑ معلق زمین کرکے سنبل دراز کے سامنے زمین پر کھڑا کردیا اور کہا کہ صدق دل سے اسلام لا اور کلمہ پڑھ ورنہ مفر اب نہین بہتر یہی ہے صمصام جادو نے صدق دل سے کلمۂ اسلام پڑھا خاصہ مسلمان بنگیا اب شادیانہ خوشی کا دل ہی دل مین سنبل دراز جادو بجاتی تھی اور کہتی تھی کہ زہے نصیب ایسا شخص میری زوجیت مین ہوا اور ایسا شاہزادہ میرا مالک کیا جائیگا دعوت کا سامان ہوا دو روز شاہزادے کو دعوت مین گذرے ملکہ سنبل دراز نے خوب جشن کیے خوب جی بھر کے نظارۂ یار کیا ہر وقت بلا خوف و خطر شاہزادے کے ہم پہلو رہا کی تیسرے روز شاہزادۂ اسکندر نے رخصت کا سامان کیا اور صمصام جادو سے ملکر رخصت چاہی صمصام جادو نے کہا کہ مین ضرور ہمراہ چلونگا انشاءاللہ بہت جلد طلسم فتح ہوگا شاہزادی سنبل دراز نے کہا کہ مین امید کرتی ہون کہ مین بھی اس سفر مین چلون شاہزادے نے منع کیا صمصام جادو اپنے باپ کے توشہ خانہ مین گیا اور وہان سے ایک خیمہ ہزار چوب اور کچھ ہتھیار اور ایک چادر لایا اور شاہزادے سے کہا کہ یہ سب اشیاء طلسمی ہین خاص خداوند سامری کے ہین اسکے بڑے خواص ہین خیمہ ہزار چوب ہے دیکھنے مین بالکل کچھ نہین لیکن لاکھون آدمی اسمین آجاتا ہے کوسون تک پھیل جاتا ہے اور یہ ہتھیار سلیمانی زیب بدن کیجیے ساحر اسکی صورت سے بھاگتے ہین اور یہ چادر بھی اُس خداوند سامری کی ہے لاکھون ساحر قید کرلیجیے یہ چادر اُنپر ڈال

دیکھے سب کے سرون پر یہ چادر پہونچیگی کسی ساحر کی یہ مجال نہو گی جو اسکے نیچے سے نکل جائے اسکے پیچھے
سحر بھی نہین کرسکتا سنبل دراز جادو یہ محبت اپنے بھائی کی دیکھ کے بہت خوش ہوئی صمصام جادو نے
بھی یہ معلوم کرلیا تھا کہ مجھسے پہلے میری بہن اسطرح سے مع خواصوان کے مسلمان ہو گئی ہے پانچوین روز شاہزادہ
اسکندر فرخ لقا مع صمصام جادو کے آگے چلے یہ دو شخص چلے جاتے تھے دریافت راستہ کی کوئی ضرورت
نہین تھی کہ صمصام سب جانتا تھا دوسرے روز ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ آگ کا دریا ہے تمام آگ بھری ہے شعلے
آسمان تک جاتے ہین دریا کے اس ساحل پر ایک قلعہ بہت آہنی اور سنگین بنا ہے صمصام نے اسکا نام قلعہ
تیغفاریہ بتایا اور کہا اسکا افسر طیفال جادو نام ہے شیوۂ مردانگی مین فرد مرد میدان نبرد ہے صمصام جادو
نے وہ خیمۂ عالی استادہ کیا خود بخود تمام زمین گھیر لی تمام خرگاہین تمام بارگاہین جدا جدا کمرے دو منزلہ سہ منزلہ بنے ہوئے
سب سامان پر تکلف اسمین موجود شاہزادہ اپنی بارگاہ مین آیا صمصام بھی اسی مین آرام گزین ہوا ابلا
اندیشہ و تامل رات گذری جب سیاہ دیو لیل آرام گزین نہانخانہ ہوا اور ترک فلک تیغ اجلال بکف میدان
نبرد مین آیا دیکھا کہ ساحر آرہا ہے صمصام نے کہا دیکھیے ایک ساحر آتا ہے کہ وہ آگے آتے معلوم ہوا اور یہ کہا کہ مجھے طیفال
جادو افسر نے بھیجا ہے اور دریافت کیا ہے کہ تم کہانسے آئے ہو اور کہان جاؤ گے شاہزادے نے کہا کہ ہم لشکر
صاحبقران سے واسطے فتح طلسم رنگین فلک کے آئے ہین وہ ساحر اسیوقت واپس گیا اور جاکر طیفال
جادو سے کہا طیفال نے طبل جنگ بجا دیا دیکھتے کیا ہین کہ آگ کا دریا بڑھتا چلا آتا ہے تمام خیمے کے اندر دھوان
چھا گیا شاہزادہ نے اسم اعظم ورد زبان کیا وہ دھوان اسوقت موقوف ہو گیا صاف میدان نظر آنے لگا
تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دیکھا لشکر ساحران ہزار در ہزار پرے جمائے آگ کے بیچ مین چلے آتے ہین گویا صاحب
دوزخ ہین کہ چارو نطرف انکے آگ ہے بیچ مین وہ ہین مقابل آکر صف آرائی کی ادھر سے شاہزادہ مع اپنے
سامنے صمصام جادو کے میدن مین آیا طیفال جادو سے ساحرون نے کہا کہ حریف کی طرف سے فقط
دو آدمی ہین اور کوئی بھی نہین طیفال جادو نے کہا ایک ساحر جاوے اور جلد انکو گرفتار کر لائے رنگ رن
جادو آیا اور سحر کا کارخانہ پھیلایا صمصام جادو نے وہ چادر لیکر اسپر پھینکی کہ وہ اسکے نیچے دب گیا
جب وہ ناکامیاب ہوا تب بحکم طیفال جادو کے اور چند ساحر آئے اسیطرح سے بہت سے آئے
لیکن چادر کے وزن سے کسی نے رہائی نہ پائی صمصام جادو نے شاہزادے سے کہا کہ یہ کارخانہ سحر ہے
یون ہی برسون لڑائی رہیگی اور ساحر آتے جائینگے چلیے قلب دشمن پر حملہ کرین شاہزادے نے کہا بہتر ہے چلیے
دونون صاحب سامنے بہنوئی شمشیر بکف ہو کر چلے اسم اعظم پڑھکر صمصام پر دم کیا اور ایکدم سے اللہ اکبر
کا نعرہ مارتے ہوئے فوج دشمن پر حملہ آور ہوئے دیر تک خوب لڑائی ہوئی کشتون کے پشتے لگ گئے تودہ
انبار ہو گئے ساحرون کو جان بچانا مشکل ہوئی طیفال جادو بار بار نیا سحر کرتا تھا لیکن ببرکت اسم پاک کے
دو تون کارروایان بھی میلا نہوتا چار گھنٹے کامل تیغ زنی رہی کہ ہزارون کافر واصل جہنم ہوئے اور ہزارون
زخمی ہو گئے میدان کارزار صاف نظر آنے لگا ساحرون سے جنگل پٹ گیا لاشون سے دشت اٹ گیا
طیفال جادو کو صمصام جادو نے گرفتار کیا جب سردار مقید ہو گیا لشکریون نے اطاعت قبول کی سب
جو بچے تھے مع طیفال جادو کے مسلمان کیا کلمہ پڑھایا وہ سب صدق دل سے پکے مسلمان ہو گئے جبکہ خسرو
چرخ حجلہ مغرب مین روپوش ہوا اور سرہنگ شب مع تمامی لشکر رونق افروز میدان نبرد ہوا کیفیت

اسکے ساتھ ساری رات پھر خوب جشن رہے یا تو شب اولی مین فقط دو ہی آدمی اُتنے بڑے خیمے مین آرام پذیر
تھے یا آج وہ خیمہ مسلمانون سے بھرا ہوا دکھائی دیتا تھا طیفال جادو نے افسری لشکر کی سرکار شاہزادے سے
پائی خلعت عطا ہوئے طیفال جادو خرم و خندان خیمہ مین آرام پذیر ہوا لشکر والے سب بستر خواب پر آرام
کرتے تھے کہ سپیدہ دم افق مشرق سے طالع ہوا اپنے بسترون سے اُٹھے خیمہ اکھڑا گیا آگے بڑھنے کی ٹھہری
جو دریائے آتش دیکھا تھا محض ایک صاف جگہ نظر آتی تھی نہ آتش تھی نہ دھوان تھا سحر کا کرشمہ تھا شاہزادہ
قلعہ قیقفاریہ مین آیا طیفال نے دعوت کی ایک روز یہان دعوت مین گذرا طیفال کے زن و فرزند عزیز
اقارب سب مسلمان ہوئے سچے کلمہ گو بنے ارکان اسلام انکو شاہزادے نے بتائے دوسرے روز وہان سے
آگے بڑھے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا اب یہ کیفیت ملاحظہ ہو جب یہان لڑائی یون ہوئی اور سب مسلمان ہوئے
ایک ساحر قلعہ قیقفاریہ کا دربان بھاگ کر فلیوح لالہ رنگ جادو بادشاہ طلسم کے پاس گیا اور سب حال بیان
کیا اور کہا کہ قلعہ قیقفاریہ کا افسر لڑنے سے حیث عاجز ہو گیا مجبوری مسلمان ہو گیا کل وہ قلعہ سنجریہ پر آجاوینگے
فلیوح لالہ رنگ جادو نے کسکس جادو کو طلب کیا اور کہا کہ ملکہ نوبہار سفید پوش جادو کو اطلاع دو کہ فوراً
مع فوج بیشمار بمقابلہ حریف پر جائے کسکس جادو نے ملکہ نوبہار جادو کے پاس پہونچکر سب حال سنایا اسنے اسیوقت
ارادہ نہضت کیا اور فوج ساحران لاکھ در لاکھ لیکر روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر آویگا طیفال جادو نے مع لشکر
قلعہ سنجریہ کا محاصرہ کیا قلعہ سنجریہ کا ایک افسر تھا گرگ دندان جادو نام اُسنے بہت سے سحر قلعے کے اندر
سے کیے آگ برسائی سانپ برسائے لیکن بہ برکت اسم پاک کچھ بھی اثر نہوا گرگ دندان لشکر ساحران لیکر
نکلا اور لڑائی کی ٹھہری دونون لشکر آپسمین مل گئے خوب تلوار چلی صمصام جادو اور شاہزادہ اور طیفال
نے ساحرون کا قافیہ تنگ کر دیا ایک چند ساعت مین نشان اسلامی پر فتح کا پرچم اُڑنے لگا دشمنان بیدین
روبہ مثال بھاگے صمصام جادو نے چادر کے ذریعہ سے سب کو گرفتار کیا گرگ دندان عین میدان جنگ
مین قتل ہوا بہ نسبت جنگ سابق کے اسی لڑائی مین بہت ساحر مارے گئے صمصام جادو نے اسلام
پیش کیا اُن سبھون نے اسلام بخوشی خاطر منظور کیا سب پابند ہوئے اسکا بھی افسر طیفال جادو مقرر ہوا
قلعہ سنجریہ خوب لوٹا گیا بیشمار مال و متاع قلعہ سنجریہ کا خزانہ عامرہ شاہزادے مین جمع ہوا جب قلعہ سنجریہ سے
طیفال جادو نے طرف بیت الفرح کے کوچ کیا آمد لشکر اسلام کی طلسم مین بڑا بڑا دھوم مچی تھی کہ مسلمانون کا
لشکر آیا ہے برابر فتح کرتے چلے آتے ہین ایک نامہ طیفال جادو سے لکھا کر حاکم بیت الفرح کے پاس اس
مضمون کا بھیجا کہ معلوم ہو حاکم بیت الفرح کو کہ لشکر نصرت اثر شاہزادہ اسکندر فرخ لقا کا اس طرف آیا
ہے کہ فاتح طلسم ہین لوح لیکر صاحبقران کے پاس واپس جاینگے شاہزادے پر کوئی سحر تمہارا تاثیر نہ کریگا لڑائی
بیکار ہے اگر تم آکر پابوس ہو تو بہتر ہے ورنہ راے خود یہ ایک شخص لشکری کے ہاتھ وہان بھیجا حاکم بیت الفرح
مسند پر بیٹھا مے نوشی مین مصروف تھا تو لیان سیمین ساق سے ہم کنار ساقیان مہوش سے ہم پہلو مہ جبینان ماہ
طلعت رقص مین موجود تھین عجب رنگ کی کیفیت تھی کہ اسوقت کی محفل قابل دید تھی کسی دربان نے
بوجہ نامہ طیفال جادو کے نذرو کا سیدھا یہ ہنسراج جادو حاکم بیت الفرح کے محل مین گیا
اور کہا کہ مین طیفال جادو کے پاس سے آیا ہون اور یہ خط لایا ہون ہنسراج جادو نے جیسے ہی وہ
خط پڑھا کمال غضب سے سرخ چہرہ ہو گیا دانت سے دانت بجنے لگا جسم بھر مین رعشہ آگیا نامہ کو پھاڑ ڈالا اور

پیامبر کو قید کرلیا کہ اسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ نوبہار سفید پوش کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ دس لاکھ ساحر کی فوج لیکر روانہ ہوئی اور ہنسراج حاکم بیت الفرح سے ملی ملکہ کی دعوت کی گئی ہنسراج
جادو نے بزور سحر ایک آہنی دیوار لشکر اسلام کے روبرو بنادی کہ ساحر غدار فلک نے مشرق سے سر نکالا
صف آرائی ہوئی برق و سنان و شمشیر چمکنے لگی رستخیز کا نمونہ گرم تھا ملک الموت نے بھی اپنا خیمہ نصب کیا لشکر اسلام
نے دیکھا کہ ایک دیوار آہن حائل ہے اور لشکر ساحران اس دیوار سے ادھر آیا اور ترتیب صف آرائی مین مصروف
ہے کہ ملکہ نوبہار سفید پوش جادو میدان مین آئی اور بزور سحر اسنے ایک باغ آراستہ کیا اور جامہ اپنا ہلایا باغ
مین بہار آئی ازاہیر خوشرنگ شگفتہ ہوئے کلیان چٹک کر ہنسنے لگین جب باغ بہار سے آراستہ ہوا
دفعتہً باغ کا پردہ الٹ دیا سب نے اپنی آنکھون سے وہ باغ کی بہار دیکھی بیچ مین ملکہ نوبہار سفید پوش جادو
بہت عمدہ پوشاک پہنے بیٹھی ہے ملکہ نے کہا اے بہار ببرکت سحر ساحری اڑا لیا ان لشکر اسلام اس باغکی طرف
بے اختیار دوڑے کوئی کسیکی نہین سنتا تھا دیوانہ وار اُس طرف چلے جاتے تھے لشکر اسلام کا رنگ بگڑنے لگا
شاہزادے نے جلدی سے اسم اعظم پڑھکر پانی پر دم کیا سب پر چھڑکا جو باقی تھے وہ رہ گئے جو چلے گئے
تھے وہ بہار کے مقید ہوئے بہار نے سب سے کہا کہ جاؤ سب کو قتل کرو صمصام جادو نے چادر کو پھیلایا
اور سب کی گردن پر ڈالا وہ چادر اسقدر طویل ہوئی کہ باغ کو بھی گھیر لیا ملکہ نے دیکھتے ہی جلدی سے بزور سحر
اپنے کو غائب کیا شاہزادے نے سب پر پانی پڑھکر چھڑکا سب بہار کے سحر سے رہا ہوئے قدم شاہزادے
پر گرے وہ باغکی بہار خزان ہوئی ملکہ ہنسراج جادو کے پاس گئی اور سارا حال بیان کیا جب سپہ گردان
شب نے ساحر روز کو شکست دی ملکہ نوبہار سفید پوش جادو بہ تبدیل لباس خیمۂ عالی شاہزادے
مین آئی دیکھا کہ ایک ماہ پیکر عطارد و مشتری زہرہ جبین پر تمکین بستر استراحت پر آرام فرما ہے چہرے کی
ضیا سے مثل مشعل ماند ہوتی ہے ہزار جان سے عاشق ہو گئی امید وصل نے دل مین گھر کیا بے اختیار
ہو کر چاہتی تھی کہ منھ سے منھ ملا دے لیکن بعض اسباب مانع اس حرکت بیجا کا نہ کے ہوئے بزور سحر
مع مسہری زرتار کے خیمے سے اُٹھا اپنے ملک مین واپس گئی کہ جسکا ذکر وقت پر آویگا اب کیفیت
جنگ کی ملاحظہ ہو جب کہ شہنشاہ فلک خواب نوشین سے بیدار ہوا اور دریچۂ دارالامارۂ مشرق سے سر
نکالا صمصام جادو اور طیفال جادو اسکے شاہزادے کے حجرے کو آئے دیکھا کہ شاہزادہ غائب ہے
دیر تک سکوت مین رہے صمصام جادو نے کہا کہ عذر کرنا بیفائدہ ہے دشمن مقابل ہے جنگ کی ٹھہرے
ادھر طبل جنگ بجا ہے لیکن لشکریون پر ظاہر ہو طیفال جادو نے کمان فوج ہاتھ مین لی اور لڑائی کو نکلا
صفین غلطے پٹ ہوگئین ؎ بروز نبرد آن یل ارجمند ۔ بشمشیر و خنجر بگرز و کمند ۔ دریدہ بریدہ شکست و بست ۔
یلان را سر و سینہ و پا و دست ۔ صمصام جادو نے داد مردانگی دی خوب ساحرون کو قتل کیا ہنسراج
جادو بوجہ نہونے ملکہ نوبہار سفید پوش کے متحیر تھا اور فکر مین ڈوبا تھا کہ وہ کیون میدان معرکہ سے چلی گئی
فوج ہمین چھوڑ گئی طیفال جادو بھی طریقہ سرفروشی و جان دہی کا دکھلاتا تھا کہ صمصام جادو نے
سب لشکر پر حملہ کیا ہے ۔ مبارز فلک آرام کرنے کے لیے خیمۂ مغرب مین گیا اور دریچۂ شب سے نکلے ماہ نو

کے سلانے کے لیے بستر آرام بچھایا دونون لشکر اپنی جگہ پر آ رہے فریقین کو تفکر پیدا ہوا صمصام جادو یہ جانتا تھا کہ شاہزادے پر سحر موثر نہین ہوتا لیکن معلوم نہین کہ کس ساحر نے یہ چالاکی کی اور شاہزادیکو کسنے غائب کیا ہنسراج جادو نے بزور سحر اپنے لشکر کے گرد ایک اژدہا قوی ہیکل آتشین دم بنا یا جو لشکر کا طلایہ دار و محافظ تھا اسکی اوبخان کے سایے مین لشکر ساحران پوشیدہ تھا لیکن ہنسراج کو بھی نہایت تعجب تھا کہ ملکہ نوبہار سفید پوش جادو بے کہے سنے چلی گئی اسکا سبب نہین معلوم ہوتا کہ کیون چلی گئی اور کہان گئی اور وہ کون بات تھی جو نہین کہی گئی رات ہی کو ایک ساحر و چار چالاکدست عیارون کو بادشاہ طلسم مذبوح لالہ رنگ کی خدمتمین روانہ کیا اور سارا حال گذشتہ مع ملکہ کے فکھدیا سلطان طلسم کھاتا کھارہا تھا کہ ساحر پہونچا اسکا ذکر وقت پر آویگا اب ملکہ نوبہار کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ وہ شاہزادے کو لیکر مکان پر پہونچی اور گل تر و تازہ رخسار شاہزادے کی اپنے نرم ملائم حنائی ہاتھو نسے بلائین لینے لگی کہ شاہزادے نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا تو کون ہی ملکہ ہاتھ چھڑا کے روپوش ہوئی شاہزادہ اُٹھ بیٹھا اور متحیر ہر سو نگران ہوا کہ مین کہان ہون اور غصہ مین آکر چاہا نعرہ اللہ اکبر مارے کہ ملکہ نوبہار جادو سامنے موجود ہوئی اور دست بستہ عرض کی کہ ❊ یہ گھر گو کہ میرا ہی تیرا نہین ❊ پر اب گھر یہ تیرا ہی میرا نہین ❊ بلا شک یہ خادمہ قصوروار ہی سراسر خطاکار ہی مستوجب تعزیر ہی کچھ حقیقت حال میری سن لین کہ بادشاہان عالیجاہ و شہریاران کامگار اسیواسطے ہوتے ہین کہ مظلومون بیکسون کی فریاد سنین شاہزادے نے کہا کہ بیان کر ہم تیرا انصاف کرینگے ملکہ نے سلام کیا اور کہا کہ مین بنظر عداوت آپ سے جنگ کرنے گئی تھی اور مجھے اپنے سحر پہ بڑا غرور تھا اور مین سحر سازی مین سب پر کامیاب ہوتی ہون جسوقت لڑائی کا رنگ بگڑا اور آپ کے لشکری چلے گئے مجھکو خیال ہوا کہ صاحب لشکر کو دیکھنا ضرور ہی آپ کے خیمے مین گئی آپ آرام کرتے تھے آپ کے سنان وابرو تیر مژگان کلیجے سے نکل گئے تیغ محبت نے گھائل کیا غمزہ بینی نے دل کو چاک کیا آتش حسن رخسار نے خرمن دل کو جلا دیا مین بزور سحر بلا لایا آپ کو یہان لائی اسکی داد چاہتی ہون مین مظلوم ہون جو تمہارا خداوند ہی اسکے وسیلہ سے مجھ خستہ پر رحم کرو ورنہ مین ابھی اپنے کو مار کر مرجاؤنگی شاہزادے نے کہا ای ملکہ دیکھ تونے بڑا دھوکا دیا تو میری قطعی دشمن ہی ایسے وقت مین ایسا دھوکا اچھا نہ تھا اور یہ جان رکھ کہ مجھپر تم لوگون کا سحر اثر نہ کریگا مین ابھی جا سکتا ہون کوئی ساحر طلسم مجکو روک نہین سکتا اگر تو پہونچا دے تو بہتر ہی کہ تکلیف نہو ورنہ مین ابھی جاتا ہون ملکہ نے قدمونپر گر کے کہا کہ بادشاہ عادل سب کام ترک کر کے پہلے عدل کرتے ہین عدل سب سے زیادہ ہی مجھ مظلومہ کا انصاف کیا جاوے یہ کہکر خنجر کھینچ لیا اور کہا کہ مین مارے لیتی ہون شاہزادے نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ای ملکہ مین بلا عقد موافق اپنے طریقہ کے کوئی کام نہین کر سکتا ملکہ نے کہا کہ مین موجود ہون شاہزادے نے کہا کہ میرا عقد امیر صاحبقران کے روبرو ہوسکتا ہی جب یہ طلسم فتح کر کے جاؤنگا تب عقد ہوگا ملکہ نے کہا مین یہ کچھ نہین جانتی میرا انصاف ضرور کیا جاوے جسطرح سے چاہو مین حاضر ہون یہ کہکر ملکہ نے بیحیائی شروع کی پردون کو درمیانے کا بیچ سے علحدہ کر دیا اپنی صورت زیبا کا لطف ہر طرح سے دکھایا شاہزادے کو دام مین لائی تھی لیکن شاہزادہ اپنی بات پر قائم رہا اور وعدہ صادق دیا کہ ضرور مین تمسے ایفاے وعدہ کرونگا لیکن چندے تامل کرو تب شاہزادے نے

اسلام پیش کیا ملکہ نے عرض کیا کہ اگر جان بخشی ہو تو عرض کرون شاہزادے نے کہا بلا تکلف بیان کرو ملکہ نے
کہا کہ مین اسوقت موجود ہون میری جان تک نثار ہی تو طریقہ کیا چیز ہو اور دل سے مجھے مسلمان سمجھو لیکن
جبتک طلسم آپ فتح نہ کرلین تب تک مجھے اسی حالت پر چھوڑ دین اور وعدہ صادق لیا کہ کیسا ہی ہو مین
آپکا ساتھ دونگی اور مسلمان ہون لیکن افشاء راز میرا بعد فتح طلسم ہو اور اے شاہزادے اگر مین آپکے مقابلہ کو
آؤن تو برا نہ مانیے گا اور کچھ خیال نہ کیجیے گا مجبوری مین آؤنگی اور دل سے مین آپکی اس امر مین ساعی ہون شاہزادے
نے کہا اے ملکہ اب مجھے پہونچادو ملکہ نے کہا اے شاہزادے آپ کیون گھبراتے ہین میری چھوٹی بہن سراج
جادو گھڑی گھڑی کی خبر دیگی اگر کچھ بھی ہوگا فوراً اپنے تئین پہونچاؤنگی افسوس ہے کہ اسقدر عرصہ دراز کا
وعدہ ہے اور یون جدائی مین زندگی کیونکر ہوگی اپنی فوج کو اطلاع کردیجیے اور اگر موقع دیکھیے تو یہان سے
لڑائی شروع کردیجیے شاہزادے نے اپنے سامنے صمصام جادو کے نام مفصل حال لکھکر چھوٹی سالی
سراج جادو کے معرفت بھیجا سراج جادو زمین کے اندر سے مقام نشست صمصام جادو مین جا نکلی
صمصام جادو حیرت مین ہوگیا کہ اسنے خط دیا صمصام جادو نے خط پڑھا اور جواب نامہ لکھا سراج جادو
کو دیا سراج جادو نے لاکر شاہزادے کو دیا شاہزادہ کسیقدر مطمئن ہوا اور یہان بھی سب کو اطمینان ہوا ادھر
کا حال سنیے جسوقت ساحر مرسلہ سراج جادو طلسم کے پاس پہونچا سلطان نے حقیقت حال نامے سے
واقف ہوکر ایک غضب نامہ توبہار جادو کو تحریر کیا اور لکھا کہ بہت جلد ہنسراج جادو سے مل اور ایک
ساحر کے ہاتھ روانہ کیا ساحر تہ زمین چاک کرتا ہوا مکان ملکہ مین تہ زمین سے نکلا اسوقت ملکہ عین لطف
مین شاہزادے کے زانو سے لگی ہوئی اٹھکھیلیون کے ساتھ باتین کرتی تھی کہ ساحر کو دیکھکر رنگ رو متغیر ہوا
عتاب نامہ پڑھا اور پڑھکر جواب لکھا ساحر کو روانہ کیا شاہزادے سے ملکہ نے کہا کہ عتاب سلطانی ہوا
یہ آپکی محبت مین نتیجہ ملا دیکھیے کیا ہوتا ہے وہ ساحر سلطان طلسم کی خدمت مین حاضر ہوا اور ساری
کیفیت زبانی جو دیکھی تھی عرض کی سلطان طلسم سخت غصہ مین ہوا ادھر ملکہ نے اپنی بہن کے معرفت شہزادے
کو لشکر مین بھیجا اور آپ اسیوقت ہنسراج جادو کی طرف روانہ ہوئی شاہزادہ اپنی بارگاہ مین آیا اور
صمصام جادو کو طلب کیا صمصام جادو حاضر ہوا جنگ گزشتہ کا حال دریافت کیا اسنے بیان
کیا ادھر سلطان کا قاصد ملکہ کے مکان پر آیا دیکھا کوئی نہین ہے واپس گیا سلطان اور بھی غضبناک ہوا جبکہ سلطان
چرخ چہارم بادشاہ شب کو شکست دیکر تخت فتحیابی پر بیٹھا طبل جنگ بجا صفین استادہ ہوئین جزنغار و
برنغار و سرنغار ترتیب دی گئین میمنہ میسرہ جناح قلب سب آراستہ ہوئین ہر ایک سردار اپنی کمان لیے درستی مین
مصروف برق سنان کوندنے لگی آتش شمشیر ملتہب ہوئی آفتاب کی کرنین شمشیرون کے جوہر کو اسطرح سے
دکھلاتی تھین کہ نگاہ چکا چوند مین آتی تھی ہر ایک سوار غرق آہن تھا عرصہ نبرد گویا آہن کا معدن تھا گھوڑے
برق دم صبا رفتار پر نظر شہسوار قدم دشمنون پر جولانی کرنے مین برق تھے چالاکی تیزی و تند لگامی سے شہسواران
چابک عنان کے جوہر فوج تھے کہ لڑائی شروع ہوئی ملکہ توبہار جادو سرگرم [illegible] تھی ہنسراج جادو
قلوب فوج کو بڑھاوے دے رہا تھا کہ غضب نامہ سلطان ہنسراج جادو کو دربارہ ملکہ پہونچا ہنسراج جادو
دیکھکر سخت متحیر تھا ملکہ نے حال غضب نامہ سلطانی بیان کیا ملکہ نے کہا مین فوج کو لیے ہوئے دربار سلطانی
مین جاتی ہون ہنسراج سمجھا کہ اگر یہ چلی جائیگی فوج کے پاؤن [illegible] جائینگے ملکہ کو سمجھانے لگا ملکہ نے کہا کہ

کمبخت یہ سارا فساد تیرا ہی برپا کیا ہوا ہے زہر دیکر نوشدارو دیتا ہے سلطان طلسم کے حواس باختہ ہیں کبھی فاتح طلسم پر کامیاب نہوگا شاہزادہ فاتح طلسم سبکو گرفتار کریگا ہمنسراج جادو ملکہ پر برہم ہوا از حد غصہ کیا ملکہ نے اپنی فوج کو جنگ گاہ سے علیحدہ کیا اور ہمراہی ہمنسراج سے جدا ہوئی سیدھی لشکر شاہزادے سے آملی فوج کو علیحدہ ٹھہرا دیا سہ پہر تک خوب فوجی لڑائی ہوئی لشکر شاہزادہ چیرہ دست ہوتا چلا جاتا تھا کہ صمصام جادو نے قلب لشکر پر ایک سمت سے حملہ کیا کہ فوج کے پاؤں اکھڑ گئے ہمنسراج جادو نے بزور سحر ایک اژدہا بنایا اور صمصام جادو پر دوانہ کیا اژدہے نے دم کھینچا کہ صمصام جادو کو پیٹ میں رکھ لیا یہاں لشکر شاہزادے میں صمصام جادو کا غل مچگیا فوج دل شکستہ ہوگئی رنگ لڑائی کا بدلا چاہتا تھا کہ ایک طرف سے شاہزادے نے بہت سخت حملہ قلب لشکر پر کیا ہمنسراج جادو نے سحر کاری شروع کی لیکن شاہزادہ قریب پہونچ گیا اور ایک ہاتھ تلوار کا ایسا مارا کہ ہمنسراج جادو دوزخ میں پہونچ گیا حوالہ شیطان علیہ اللعن ہوا اسکی فوج لگی بھاگنے غدر ہوگیا ہلڑ مچگیا لشکر اسلام نے لاکھوں کو تعاقب کرکے راہ عدم دکھائی اور لاکھوں کو گرفتار کیا منصور و مظفر شاہزادہ جنگ گاہ سے واپس پھرا مال و متاع کی کوئی انتہا نہ تھی مال بیشمار خزانہ حساب سے باہر ہاتھ آیا جبکہ احمر پوش نہار گلکدہ عشرت شفق میں تشریف فرما ہوا تھکے ہوئے لشکر اسلام کے مقام فرودگاہ پر آئے آرام کرنے لگے شب پردہ دار اسرار طالبان و مطلوبان جو زلف دراز سے ٹھنڈی سانسیں لیتی تھی ملکہ کو شاہزادے نے طلب کیا ملکہ خیمہ شاہزادے میں آئی شاہزادے نے سبب اس امر کا دریافت کیا ملکہ نے کہا آپکی محبت و عشق نے مجکو بجز اسکے کہ آپکی خدمت میں موجود رہوں اور کسی کام کا نہ رکھا میں اپنے دل سے بے قابو ہوں وہاں کوئی اور نتھا درمیان ملکہ و شاہزادے کے رمز کی باتیں ہو رہی تھیں کہ خروس عرش نے اللہ اکبر کی ندا دی مصلی فلک محراب شفق میں نماز فجر ختم کرکے وظیفہ میں مشغول تھا کہ شاہزادے نے حسب اتفاق رائے ملکہ بیت الفرح کا کوچ فرمایا اسکا ذکر وقت پر ہوگا ادھر جنگ وستیز سے ایک ہرکارہ سلطان طلسم کی خدمت میں پہونچا اور کیفیت جنگ موبموعیان کی حال قتل ہمنسراج جادو سنکر سلطان طلسم نہایت اندوہگین ہوا جامہ ماتم زیب جسم فرمایا بعد تین روز کی عزاداری کے ایک خط فریب جادو کو لکھا اور ساری کیفیت مرقوم کی فریب جادو بمجرد وصول فرمان سلطانی روانہ ہوا اسکا ذکر وقت پر آئیگا یہاں شاہزادے نے چلتے وقت صمصام جادو کو تلاش کیا پتہ نہ لگا فوج نے جو دیکھا تھا عرض کیا ملکہ نے بزور سحر اژدہے کو بلایا اور صمصام جادو کو طلب کیا اژدہے نے صمصام جادو کو لاکر حاضر کیا اس خوشی میں شاہزادے نے ایک دن جشن میں صرف کیا دوسرے روز شاہزادہ مع ارکین لشکر و ملکہ بیت الفرح کیطرف چلے بیت الفرح ایسی جگہ تھی کہ سلاطین طلسمات یہاں سیر کو آیا کرتے تھے سلاطین طلسمات نے نئے نئے عجائبات بنائے تھے سب طلسموں سے یہ جگہ بہت خوب تھی نزہتگاہ سلاطین طلسمات بیت الفرح مشہور تھا ملکہ نے سب طلسمات عجائبات و غرائبات دکھلائے شاہزادے نے خوب بیت الفرح کی سیر کی کہ ایک ساحر لشکر ملکہ نے فریب جادو کے آنے سے اطلاع کی ملکہ نے شاہزادے سے کہا شاہزادے نے اسی روز کوچ کیا وقت غروب آفتاب کے شہر پناہ رنگین فلک پر جا پہونچے فریب جادو فوج گران لیے پڑا تھا رات تو آسائش سے گذری صبح ہوتے ہی فریب جادو نے تیروستان و خنجر و شمشیر لشکر اسلام پر برسانا شروع کیا سارا لشکر خیمے کے اندر

آگیا وہ خیمہ گویا انکا سر تھا نوبہار سفید پوش جادو نے بہار کو بلایا ہزارون پری جمال عورتین ہاتھ مین گلدستے لیے ہوئے آپہونچین اور باغ تیار کیا جب سب آرائش سے باغ تیار ہوگیا بہار جھومتی اٹکھیلیان کرتی ہوئی باغ کی زیب و زینت مین مصروف ہوئی نوبہار ایک تخت پر متمکن تھی ہزارون پرستاران مہ جبین گلدستے لیے ملکہ نوبہار کے گرد پیش کھڑی تھین کہ ایک دم سے پردۂ باغ کو شل سین تھیٹر کے اُلٹ دیا کہ جس سے فوج فریب جادو کا کایا پلٹ ہوگیا سب بے اختیار ملکہ نوبہار کیطرف بھاگ آئے ملکہ نوبہار نے کہا کہ جاؤ فریب جادو کو مار کر یہان آؤ لشکر فریب جادو پر جا گرا فریب بھاگ نہ سکا وہین کا وہین رہ گیا لشکریون نے کام فریب جادو کا تمام کیا ملکہ نوبہار کیطرف آئے ملکہ نے وہ بہار رخصت کی ساحر سب سکوت مین تھے کہ ملکہ نے ایک پانی برسایا سب خوب نہائے حواس درست ہوئے شاہزادے کی خدمت مین لائی شاہزادے نے سب کو مسلمان کیا اور اس روز بیرون شہر پناہ قیام کیا جب شاہ خاور بزم افروز فلک چہارم ہوا شاہزادہ اسکندر فرخ لقا شہر پناہ سے گذر کر شہر کے اندر آئے سلطان طلسم مذبوح لالہ رنگ لشکر لیکر لڑائی پر موجود ہوا سات روز تک برابر شبانہ روز سخت لڑائی رہی ملکہ سے سحر آزمائیان ہوئین سلطان طلسم نے ملکہ طلسم کیجانب کہ وہ سحر تازہ کی فکر مین بیخبر بیٹھی تھی ایک پنجہ فولادی بھیجا پنجہ گرتے ہی ملکہ نوبہار جادو کو اٹھا لیگیا سلطان نے بنظر غضب دیکھکر گلزار لوح مین قید کیا جنگ منجر بہ تیغ و سنان ہوئی خوب خوب لڑائی ہوئی تین شبانہ روز تیغ زنی ہوئی کشتون سے پشتے لگ گئے شہر کے اندر دریائے خون بہ چلا سر مقتولان دریائے خون مین مثل حباب تیرتے تھے شاہزادے اور صمصام جادو نے بڑی دلیری کی ہزارون کو دریائے فنا کے گھاٹ اُتار دیا رنگ جنگ بدل گیا سلطان طلسم مارا پڑا طلسم لوح گلزار کی طرف بھاگا لشکر اسلام نے خوب مال غنیمت پایا بے تعداد مال و خزانہ داخل خزانہ عامرہ شاہزادہ ہوا لشکریون کو تقسیم مال غنائم سے اسقدر حصہ ملا کہ بے پروا ہوگئے استغنائی کا دم بھرنے لگے شہر ویران کرکے شاہزادہ طلسم گلزار لوح کی طرف چلا لاکھون آدمیون کا مجمع کوسون تک و در تسلسل جاری فرود گاہ صف اولی منزل صف آخری تھی لیکن شاہزادہ بوجہ گرفتاری ملکہ نوبہار جادو کے نہایت رنجیدہ تھا کہ جسکا ذکر وقت پر ہوگا کیفیت ملکہ ملاحظہ ہو کہ جب ملکہ طلسم گلزار لوح مین قید ہوئی تو انواع و اقسام کی عقوبتین اُسپر روا رکھین اور ہزارون سختیان صبح و شام اُسپر گذرتی تھین دونون ہاتھ ہتھکڑیون طلائی سے بندھے ہوئے پیرون مین بیڑیان گردن مین طوق کمر مین زنجیر کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو اُٹھا رہی تھی سلطان طلسم نے لشکر کشی کی تیاری کی فوج منتخب ہوئی جوانان دلیر و گردان لشکر شکن کئی لاکھ ساحرون کا جھرمٹ کہ ایک روز ایک ساحر نے شاہزادے سے کہا کہ آپکو طلسم گلزار لوح دکھانا چاہیئے شاہزادے نے بوجہ نہونے ملکہ نوبہار سفید پوش جادو کے انکار کیا اور برابر یلغار کرکے برسم یلغار لشکر حریف کے مقابل ہوئے فوج کو درست کیا چند ٹکڑے کیے اور یہ حکم کیا کہ جو فوج لڑتی ہو اُسکی مدد کو دوسرا حصہ پہونچے اور گرم پیکار ہو وہ حصہ جبتک آرام کرے غرضکہ رات کی رات سب قواعد فوج کی ترمیم کی کہ سلطان احمر لباس با تیغ و شعاع جلوہ گر تخت سپہر ہوا طبل جنگ بجا لڑائی شروع ہوئی شاہزادہ بیخوف و باک متواتر حملے کرتا تھا دشمنون کو سانس کا لینا محال تھا طیفال جادو نے کچھ فوج لیکر عقب سلطان سے حملہ کیا فوج ساحران کے پانون اُکھڑ گئے شاہزادے نے قلب لشکر پر حملہ کیا صمصام جادو نے سلطان طلسم پر جادو پھینکی سلطان طلسم قید ہوگیا فتح بنام شاہ ہوگئی میدان جنگ سے بھاگ نکلی تعاقب کرکے لاکھون کو اسیر کیا مقتولون کے انبار ہوگئے لشکر شاہزادہ بفتح

وفیروزی جنگ گاہ سے خیام عالی مین آیا طیفال جادو وصمصام جادو کو لیکر ملکہ کی رہائی کو گئے دیکھا کہ ملکہ سخت قید مین مبتلا ہے قید جلد جدا کی ملکہ نے رہائی پائی قدمونپر گر پڑی مکان لوح کیطرف لیگئی بموجب حکم شاہزادہ سلطان طلسم حاضر کیا گیا سلطان سے لوح طلسم طلب کی سلطان نے لوح منگاکے دی شاہزادے نے اسیرون کو سامنے بلایا اسلام پیش کیا ساحرون نے بصدق دل اسلام قبول کیا مسلمان ہوئے سلطان طلسم سے بھی اسلام کے خواستگار ہوئے سلطان نے کہا کہ مین صاحبقران ثانی کے روبرو مسلمان ہونگا شاہزادے نے غارت ساحران کا حکم دیا لشکری ٹوٹ پڑے ایک ہفتہ تک خوب لوٹا ملکہ نے وہان کے مکانون کی سیر کرائی عجائبات وغرائبات طلسم دکھائے جو طلسم دیکھا عجیب وغریب کہ عقل انسان حیران تھی شاہزادہ لیفتح وفیروزی وہان سے پھرا ملکہ نوبہار کو ساتھ لیا سلطان طلسم مع اپنے تمامی خاندان کے پابزنجیر ہمراہ لشکر چلا نزہت بہار مین مقیم ہوا فتیل گاپیرہن جادو کو مسلمان کیا ملکہ سنبل دراز جادو کو بھی وہان سے اپنے ہمراہ لیا کوچ ومنزل کرتے ہوئے مع جملہ سرداران وافسران فوج کے شادان وفرحان لوح طلسم لیکر جانب لشکر حمزہ ثانی روانہ ہوئے

اب دوسکلے داستان جلالت عنوان تشریف لیجانا شاہزادہ امیرالزمان کا رخصت ہوکر صاحبقران سے طرف طلسم بیت الحزن کے اور پہونچنا ایک دریا پر اور کشتیون کا تباہ ہونا شاہزادے کا ملک پریزادان مین پہونچنا شاہرخ کا دریا پہ پیراسے سیر آنا اور جمال شاہزادے پہ فریفتہ ہوکر اٹھا لیجانا امیرالزمان مکان شاہرخ مین تصویر ملکہ شاہد سیمتن ساق کی دیکھنا اور مائل ہوکر شاہرخ سے کیفیت دریافت کرنا اور سب حالات سے آگاہ ہوکر طلسم بیت الحزن کے جانب کوچ کرنا راہ مین لشکر کا ملجانا اور باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

خمسہ عوض ساقی نامہ

مدعی کون وہان دخل کسیکا کیسا	اپنے سائے سے بھی بچتا تھا وہ کیسا کیسا	دیکھتے دیکھتے پلٹا ہے زمانہ کیسا	جلد جم جاتا ہے ہر شخص کا نقشہ کیسا
	سادہ دل ہے وہ بت آئینہ سیما کیسا		
طعن کرتے ہین نہین نیچا یہ بھی انکو نظر	اور فرہاد تھا مزدور کہ ڈھوتے تھے پتھر	میری شامت سے دکھاؤن جو تجھین اپنا جگر	ہین ابھی کس گنتی مین ہون قیس کا قصہ سنکر
	کہتے ہین یہ بھی اک انداز ہے سودا کیسا		
لوگ ہمسایہ کے سب ہین پریشان خاطر	لاش پہ روتے ہین ہوتا نہین قاتل ظاہر	اُنکی سنیے تو حقیقت ہے نہایت نادر	کرکے خون ایک کا جا بیٹھے ہین گھر مین اودہر
	پوچھتے ہین کہ مرے در پہ ہے غوغا کیسا		
یون تو ہین چیزین جہان مین بہت اچھی ایسی	دیکھیے چشم حقیقت سے یہ شئی ہے جیسی	کسنے دیکھی ہے بجز اسکے تجلی ایسی	جلوہ حسن بتان کی ہے نمایش کیسی
	اے دل اس باغ کا ہوگا چمن آرا کیسا		
جو دکھاتا ہے دکھا گل کے عوض آتش تیز	مین نہین وہ کہ جو موسی کیطرح لاؤن نہ تاب	مجھے دیدار طلب تنگے جہا نہین کمیاب	ذوق دیدار مین تجھ دہون نظر مجھسے حجاب

	اُٹھ گیا بیچ سے حجب مین ہی تو پردا کیسا		
قیس صحرائی و فرہاد تھا کوہستانی	پاس ننگوں کے دھرا کیا تھا بجز عریانی	ایسے سامان ہین تو کس چیز کی ہو حیرانی	تپش و زاری و تنہائی و سرگردانی
	گھر مین سب کچھ ہمین موجود ہی صحرا کیسا		
جوشش عشق نمائی ابھی دیکھی کیا ہی	شدت اشک فشانی ابھی دیکھی کیا ہی	ہو تمھین سیر دکھانی ابھی دیکھی کیا ہی	میرے اشکون کی روانی ابھی دیکھی کیا ہی
	گفتگو نوح کی طوفان مین ہی دریا کیسا		
تھا مین اک بندۂ آسائش و عیش طلب	مجکو کیا غم سے غرض درد والم سے مطلب	آسمان ٹوٹ پڑا ہائے ستم وائے غضب	اور دکھ درد اگر ہون تو بھگت لون یارب
	مجکو بجتا ہی غم جو صلہ فرسا کیسا		
جسمین انصاف ہو ضد ہو وہ طبیعت مین بُرا	لوگ جو کچھ در و بیان کرتے ہین اُس سے اپنا	لطف کیا ایدل ناداں سے سمجھا نیکا	جو ستمگار ہو معتقد مہر و وفا
	کیا وہ سمجھے کہ غم عشق ہی ہوتا کیسا		
چھوٹ ہی جاتے ہین قیس کے افسانے کو	جان دیتے نہین دیکھا کسی دیوانے کو	خیر سے کھیل سمجھتے ہین وہ مرجانیکو	شمع دیکھ کے گرتے ہوئے پروانے کو
	پوچھتے ہین کہ یہ ہوتا ہی تماشا کیسا		
داغ کیا عرض کرینگے یون ہی سرکار خدام	ہو تعجب نہ رہے آپکو فکر انجام	نقد دل بخشدیا جبکہ بطور انعام	طلب بوسہ مین کیا جائے تامل اے ظالم
	دے چکے دل ہی تو پھر اُس سے تقاضا کیسا		

چہرہ طلسم کشایان اقلیم جادو و طرازی و خنجر گذاران معرکہ پردازی کیفیت منازل شاہزادۂ امیر الزمان یون بیان کرتے ہین سے واقفان رموز جنگ و جدال بہ می گگار رند حال فرخ فال ہ کہ شاہزادۂ امیر الزمان بارگاہ صاحبقران سے برای فتاحی طلسم بیت الحزن رخصت ہوئے لشکر گران و عسکر فراوان ہمراہ تھا برابر منزل طی کرتے چلے جاتے تھے دس روز کے بعد قریب دریا کے پہونچے خیام شاہی استادہ ہوئے بارگاہین قائم ہوئین لشکر نے آرام کیا جب زورق آفتاب متموج بحر اخضر سے کنارۂ مشرق پر آئی شاہزادہ ساحل دریا پر کھڑا ہوا کشتیان طلب کین شاہزادہ مع لشکر کشتی پر سوار ہوکر جہاز پر آیا لنگر اُٹھائے گئے بادبان کسے گئے مستول چڑھائے گئے جہاز باد موافق پاکر تین منزل برابر چلا گیا چوتھے روز ناخدا چلائے غل مچانا شروع کیا شاہزادے نے استفسار حال کیا ناخداون نے کہا طوفان عظیم اُٹھا ہی چاہا کہ کشتیان منگا کر سب کو اُتارین مگر ممکن نہوا کہ باد مخالف چلی طوفان عالمگیر ہوا تلاطم آب بڑھگیا مینڈھے اُچھلنے لگے جہاز طوفانی ہوا پیندا جہاز کا پھٹ گیا بادبان گرے مستول کھلے ڈوریان ٹوٹ گئین ناخدا نے باوٹا اور ڈابوتل دریا مین پھینکی توپ فیر کی مگر یہ سب بیکار ہوا نتیجہ کچھ نہ نکلا جہاز ڈوب گیا سب اجزا متفرق ہوگئے ناخدا کشتی کھولکر روانہ ہوا شاہزادہ ایک تختہ پر بہ چلا تموج دریا نے شاہزادے کو بیہوش کیا ایک ہفتہ تک تختہ کے سہارے سے شاہزادہ بہتا چلا گیا آٹھوین روز تختہ کنارے لگا شاہزادے کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے کو کنارے پر پایا بمشکل تمام شاہزادہ تختہ سے اُترکر خشکی پر آیا بوجہ ضعف کے بیہوش ہوگیا گرسنگی سے قوی بیکار تھے حس و حرکت کی قدرت نہ رہی تھی قضاے کار و اتفاقات روزگار سے ایک ملکہ شاہرخ نام اُس مملکت کی شاہزادی تھی براے سیر آئی تھی سیر کرتے کرتے دریا کیطرف نکل آئی دیکھا کہ ایک شخص بیہوش گرفتار آلام زمین پر پڑا ہی لیکن چہرے سے آثار سلطنت پیدا نشان شاہزادگی ہویدا ہین جو ذرہ رخ روشن پر پڑی ہی تابش حسن عہثال سے دعوی انا الشرق کا کرتا ہی سایۂ جمال باکمال انا البرق کا دم بھرتا ہی دل بیتاب

ہوگیا تخت معلق کو ہوا سے زمین پر اُتارا قریب پہونچا چاہا کہ مثل کاغذ وصلی فرط بیقراری سے وصل ہو جائے
لیکن وہان بات کرنا بھی مناسب نہ جانا تخت پر اپنے پیارے نازک ہاتھون سے اُس خرمن گل کو اُٹھا
تخت پر لٹا مروسے ہوا اور نہ ہوئی تخت بلند کیا راستہ مکان کا لیا اپنے مکان کو چشم زدن مین آئی اسکا ذکر
تو وقت پر ہوگا پہلے کیفیت لشکر شاہزادہ پیش کیجاتی ہو کہ شاہزادے کا تو یون تختہ کے سہارے سے بیڑا پار ہوا
لشکر شاہزادہ تختونپر ڈوبتے اُچھلتے ایک کنارے لگے تختون سے اُترے بیحواس نہ طاقت گفتار نہ تاب رفتار
رات بھر پڑے رہے جب باد سحری کی ہلکی اور نرم و ٹھنڈی ہوا بدن آئین روح کو تازگی ہوئی قدرے توانائی
آئی وہانسے چلے ایک باغ مین کہ میوہ دار درخت لگے تھے اندر گئے اور میوے توڑکر کھائے چشمہ سے پانی پیا
دل کو قوت ہوئی کچھ دور چلنے کی طاقت آئی تلاش شاہزادے مین گام فرسا ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر آویگا
اول کیفیت شاہزادہ ملاحظہ ہو کہ جب ملکہ شاہرخ شاہزادے کو اپنے مکان مین لیگئی شاہزادے کو لوزیات
و فواکہات وغیرہ کھلائے کہ شاہزادے کے حواس درست ہوئے نظر اُٹھاکے دیکھا کہ ایک پری تمثال حور لقا
سرتاپا ناز کی شکل بنی ہوئی ہو صناع ازل نے ید قدرت سے اُسکی صورت بے مثال بنائی ہو مصور حقیقی اُس صورت
زیبا پر محو ہو قلم قدرت یہ تصویر بنا کر شکستہ سر ہوگیا وہ چوٹی بالی اور وہ موباف لٹکی پڑا ہوا چوٹی پشت پر لٹکی
ہوئی گویا افعی ہو تسکین دم پانی پی رہا ہو فرق نازک درمیان ہو راستہ طلسم و ظلمات ہو سیدھا خط پیشانی سے
آبحیوان کیطرف گیا ہو جیسے ہانک کہتے ہین سنبل پیچ و تاب مین ہو نافہ چین مشک ختن کہنا سراسر خطا ہو وہ سراسر صواب
ہو نبات ارض سے اُسکو تشبیہ کیا واقعی تو یون ہو کہ غلاف کعبہ ہو پیشانی نور آگین صفو تکدہ ہو یا ہلال عید
ہو اُسی سے ملا ہوا تیغ قتل عشاق بدیدا ہو خنجر ابرو کہ جس سے دل شیدایان ٹکڑے ٹکڑے ہو مردم چشم نے
تیر مژگان سے دل زاہدان کو نشانہ کیا ہو عابدون نے گوشہ عافیت اختیار کیا ہو دنبالہ سرمہ بائین گوش
کھینچا ہو آہوے کعبہ گرمی سے زبانین نکال کے رہگئے ہین دیکھکر اُس دنبالہ کی چال کو غزالان حرم چوکڑی
بھولے ہین بالیان کانون مین پڑی تھین کہ لاؤ پانی سے زندگی کرتی تھین بانسے تھے یا ماہ کے ہالے تھے
بیاض گردن تختۂ ماہ تھا ایسی چمک دمک تھی کہ روشنی ماہ ماند تھی سینہ مصفا کدورت رفتہ صاف شفاف دوگوہر
خوبی مین حباب سے تھے نہین دو اسکندر رومی ہمقران چتر معتبر پر سر تھے نارپستان کی حد سے سینہ مین شگاف
تھا ایک باریک خط درمیان سینہ سے ناف تک گویا افعی زبان نکال رہا ہو کسی کو تاک رہا ہو یا دریاے گنگ
و جمن کا معانقہ ہو ہندوان عالم کا پرستش گاہ ہو شکم صاف تختہ بلور صورت نما کمر باریک کہ جسکی صورت نگاری
محال تھی بجز صانع ازل مصور کی مجال نہین درمیان کمر بند نہین تھا سرین کوہ آویختہ طائر خیال کا وہان تک
پرواز کرنا مشکل تھا درمیان کوہ چشمۂ آبحیات تھا جسکو ایک دفعہ لذت حاصل ہو حیات ابدی پاسکے نہین
حکمت خنگاف ہو دل عالم کو اس سے ایلاف ہو اگر اسکی صفت کیجاوے یہ داستان یونہین ناتمام رہجاوے جامع
محاسن اخلاق معدن حسن اشفاق کریم المزاج معتدل عنایت دریاے حسن مین غوطہ لگائے ہوئے بلکہ سراسر
کان حسن بنی ہوئی نہایت نزاکت سے تکیون پر کہنیان ٹکی ہوئین پنجہ کشادہ سے سر کو پکڑے نیچی نگاہون سے
شاہزادے کو دیکھ رہی ہو شاہزادے نے اسکو دیکھا اور اسنے شاہزادے کو بغور بہت ہم دیکھا ملکہ نے بعد
چند ساعت کے حال دریافت کیا شاہزادے نے کہا کہ مین شاہزادہ امیر الزمان ہون اور اپنا
حسب و نسب بیان کیا اور کہا کہ مین لشکر صاحبقران سے آتا ہون جہاز پر سوار ہو کے عبور کرنا چاہتا تھا

جہاز کو طوفان آیا سب غرق ہو گئے مجکو نہین معلوم کہ ساحل دریا سے یہانتک کیونکر آیا اور میرے لشکر
کی کیفیت نہین معلوم کہ کیا ہو گیا ڈوبا یا نکلا جب شاہزادہ اپنی کیفیت کہہ چکا تب شاہرخ سے استفسار
کیا شاہرخ نے کہا کہ اس سرزمین کا میرا باپ بادشاہ ہے مین اُسکی بیٹی ہون سیر کو جاتی تھی کہ آپ مجھے بیہوش
لب ساحل نظر آئے مجکو اس بیکسی پر ترس آگیا مین اُٹھا کر یہان لے آئی ملکہ نے پوچھا ارادہ کیا ہے شاہزادے
نے کہا کہ فتاح طلسم ہون فتاحی طلسم بیت الحزن کو جاتا ہون ملکہ یہ سنتے ہی گھبرا گئی اور کہا کہ ہین طلسم فتح
کرنے کو شاہزادے نے کہا ہان ملکہ کو سکتہ ہو گیا دیر تک کچھ بیخبر سی رہی بعد کو خبردار ہوئی آنکھون سے آنسو
جاری ہوئے پیہم قطرات اشک گرنے لگے شاہزادہ اس گریہ سے تاڑ گیا کہ اسکے دل مین کچھ میری محبت
آ گئی ہے شاہزادے نے کہا اے ملکہ کیون روتی ہو خیر تو ہے دل ہی دل مین یون پریشان کیون ہوتی ہو کچھ
سبب تو کہو ملکہ نے کہا خوب سے مکر جانیکا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہے سبھون سے پوچھتا ہے کسنے اسکو مار ڈالا ہے
اجی حضرت سنان الفت سے نخچیر کو رکید کے شکار کیا زخمی کر کے کہتے ہو کہ اب نہین معلوم کہ شاہزادے کی
نگاہ جون ہی دیوار پر پڑی دیکھا کہ ایک مرقع طلاکار ہے اور ایک تصویر ہے کہ جوانی صاحب صورت کی خوبی حسن
پر نثار رگیون کو تیار رہی ہے ایک تاج کج بادلے دلبری سر پر رکھے بال زلف کھلے ہوئے کچھ تو آگے اور کچھ پس پشت
پڑے ہوئے وہ لطف دے رہے تھے کہ پیچدار زلفین اونچے صاف چکنے شانون سے پستان تمام اُن
کھچی اور اُٹھی ہوئی چھاتیون کو اپنے سایے مین چھپائے تھین نظر بد سے بچانیوالی ایک تہ محرم تنگ اُسکے
پردہ پوش تھی دوسری زلف کو دیدۂ بازکی نظرون تک نہ پہونچ سکے لیکن اُبھری تھین نیل دست تھین نچرانہ
نکلی پڑتی تھین دہائی گریب کی محرم مین سیاہ روئی طفل مچلتے اور شوخیان مچاتے تھے اسرار قدرت الٰہی
تھے سربستہ رمز نامتناہی تھے کسیکی یہ مجال نہین کہ خواب مین اُنپر دست درازی کا خیال کرے زنجیر زلف
ہتکڑی سینکے ہاتھ باندھے شاہزادہ یہ دیکھتے ہی دھم سے زمین پر گر پڑا اپنے جسم و جان کی خبر نہ رہی ملکہ
شہرخ نے جلدی جلدی دامن قبا سے ہوا دی حنا آلودہ دست نازک سے عرق چہرہ پونچھنے لگی اپنی زلف
عنبرین کا لخلخہ سنگھایا عرق بید مشک چھڑکا شاہزادے کو ہوش آیا اُس تصویر کیطرف تصویر بنکر دیکھنے لگا
جب کسیقدر دلکو تسلی ہوئی شہرخ سے پوچھا کہ یہ تصویر زیبا کس شاہد رعنا کی ہے شہرخ نے کہا خوب چہ خوش آپ فتاحی
طلسم کو نکلے لیکن یہ نہین معلوم کہ یہ کسکی شبیہ ہے آپ کیا فتاحی کرینگے بیفائدہ آپ اس طرف تشریف لیے جاتے
ہین غرض شاہزادہ مہر سکوت بدہان اُس تصویر کیطرف محو تھا سراپا نگار رنگین بنا تھا ملکہ شہرخ نے کہا اے شاہزادہ
عالم یہ تصویر بے نظیر شاہد سیمین ساق کی ہے جو بادشاہ طلسم بیت الحزن ہے بہت سے شاہ و
شہریار اُسکے باجگذار تھے بعد مرنے اپنے باپ کے تخت طلسم پر بیٹھی ہے انتظام طلسم اسکے ہاتھ مین
ہے تمام ساحران طلسم بیت الحزن اسکو اپنا سلطان جانتے ہین اسکے باپ نے اسکی شادی کیواسطے
بہت سامان کیے اور بہت سے شاہزادے اور بادشاہ اور بہت سے سلطان اسپر عاشق ہو کر
بیت الحزن مین آئے لیکن اُسکی شرط پوری نہ کر سکے ملکہ نے اس شرط پوری نہونے پہ سب کو قتل
کیا وہان ایک گلزار رشک بہار ہے اسکا نام مزار عشاقان ہے جو عاشقان ملکہ شاہد سیمین ساق سے
قتل ہوتا ہے وہ اُسی جگہ دفن ہوتا ہے وہ گلزار عشاق ہی کا مدفن ہے شیفتگان شاہد کا وطن ہے شاہزادے
نے دریافت کیا کہ وہ شرط کیا ہے ذرا میرے گوش گذار ہو ملکہ شہرخ نے کہا ضرور آپکے گوش گذار

کرتی ہون بیچے بیٹے کہ شاہد سیمین ساق کے باپ نے اپنے زور سحر سے ایک باغ لگایا ہے اسے بہت
پرتکلف بنایا ہے اشجار اثمار خزان ندیدہ بیشمار نہرین سیکڑون پر تکلف بنی ہین گویا طشت زرین ہو رہی
ہین فوارے جابجا لگے ہین صحن باغ مین ایک بارہ دری بہت ہی خوبصورت بنی ہے اور چمنون مین
جابجا کرسیان جواہر نگار سحر کی بنی ہین جو شخص اُنپر بیٹھتا ہے بزور سحر اُس سے آوازین دلکش اور
ترانہ دلفریب آتے ہین طلسمی ساقیان مہ پارہ گلعذار اور شاہدان سیم اندام اُسمین موجود ہین جو کیفیت
باغ کی دکھلاتے ہین شراب کے دور کرتے ہین اُسمین ایک آئینہ کا ستون نصب کیا ہے اُس ستون مین چند
کھڑکیان بنائی ہین بہت پیاری بنی ہین سر ستون پر ایک پتلی بنی ہے وہ گردش مین مصروف رہتی ہے شبانہ روز
اسکا یہ کام ہے چاک کلال سے زیادہ گردش ہے اُسکی پیشانی پر ایک خال سیاہ ہے بہت باریک اور زیادہ سیاہ
شرط یہ ہے کہ اُن کھڑکیون سے تیر وکمان لے اور اُس خال سیاہ پر مارے وہ جو ایسا قدر انداز ہووے کہ خال
سیاہ پر مارے تیر ترازو ہو کے رہجاوے ملکہ اُسکے ساتھ جائیگی شاہزادے نے اپنے دل کو تقویت دی اور
دل سے کہا کہ انشاء اللہ تعالی اس شرط کو پوری کرونگا مگر اس خیال کو ملکہ شہرخ پر ظاہر نہ کیا تین روز تک ملکہ
شہرخ کا مہمان رہا چوتھے روز اجازت چاہی لیکن ملکہ نے اُس روز بھی روکا شاہزادہ بوجہ اصرار ملکہ
کے رک گیا اس عرصہ مین جو شاہزادہ اور شہرخ کی ہم بزمی اور ہمنشینی رہی ملکہ کا عشق زیادہ بڑھ گیا اور خوبصورتی
حسن بیمثال شاہزادے نے شہرخ کے دل مین خوب جگہ کر لی کہ ملکہ دن بھر رات بھر بیٹھی ہوئی شاہزادے
کا جمال باکمال دیکھا کرتی نہ خواب کی خواہش نہ آرام کی طالب پانچوین روز شہزادہ بالکل چلنے پر تیار
ہو گیا شہرخ بھی سمجھ گئی کہ شاہزادہ نہین رکیگا بیجا با آنسو نکل آئے کہ تار آنسوؤن کا بندھ گیا ہچکی لگ گئی
شاہزادے نے ملکہ شہرخ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ صاحب کیون روتی ہو خدا سے دعا کرو کہ ہم بخیریت تمام بفتح
وفیروزی واپس آئین تمسے ملین دلون کی آرزوئین پوری ہون دامن سے آنسو ملکہ شہرخ کے پونچھنے
لگا اور کہا کہ ملکہ ذرا ہنس دو جس دن سے مین آیا ہون تیرے تمام عضو کی خوبی میرے دل پر جمگئی ہے
لیکن آجتک تیرے دندان مسی آلودہ نہین دیکھے دیکھنا چاہتا ہون کہ کیسے پیارے ہین کہ دل سے بوسہ
دون یہ کہکر دونون ہاتھ منھ پر رکھے ان پیاری باتون سے ملکہ بے اختیار ہنس پڑی قہقہہ دیوار نگلی شاہزادے
نے کہا پیاری اب رخصت کرو دیر ہوتی ہے انشاء اللہ تعالے دو تین ہفتہ مین آجاؤنگا غم نہ کرو ہم تم اتنے
دنون ہم بزم رہے بہتون کو نصیب نہین ہوتا ہے شہرخ نے لشکر دیوان ساتھ کیا اور دیوون سے تاکید کر کے
کہدیا کہ شاہزادے کے ساتھ رہو تم انکو بادشاہ سمجھو جہان جیسا موقع ہو اور جیسا شاہزادہ حکم دے ویسا
کرنا اسکے خلاف سرمو نہو ورنہ مین ایک ایک کو قتل کرونگی دیوون نے اطاعت قبول کی شاہزادہ ملکہ سے
بغلگیر ہوا خوب ملے چلے شہرخ نے دعا دی کہ جیسے پیٹھ دکھاتے ہو خدا اسی طرح تمھارا منھ دکھاوے اور بہت سے
ہرکارے مقرر کیے کہ روز روز کی خبر یہان پہونچتی رہین ہرکارون کی ڈاک بٹھائی گئی شہزادہ ملکہ سے رخصت
ہوا اور چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا مگر لشکر شاہزادہ خراب وخستہ بھوکھا پیاسا تلاش شاہزادے مین
پریشان سرگردان آفت کا مارا کمین ملکہ شہرخ کے ملک مین پہونچا ملکہ کو اطلاع ہوئی کہ ایک لشکر آدمزادون
کا آیا ہے کیا حکم ہوتا ہے ملکہ نے کہا اُن سب کو لے آؤ اُنسے دریافت کیا جاوے کہ کسواسطے آئے ہین دیو
جاکر اُس لشکر کو لے آئے جب داخل بارگاہ ہوئے ملکہ نے دریافت کیا کہ کیون کسطرح آئے ہو

کہان جاؤ گے اُن سبھون نے کہا کہ حضور ہمارے شاہزادہ امیر الزمان کہ جنکا جہاز ٹوٹ گیا تھا اُنکو تلاش
کرتے ہین شاید تختہ کے ذریعے سے بہکر کہین موجود ہون تلاش شاہزادے مین ادھر بھی آنکلے شہرخ نے کہا
شاہزادے تمھارے یہان تھے کل یہان سے طرف طلسم مدینۃ الحزن کے گئے ہین ملکہ نے دیکھا کہ لشکریون کی
حالت بہت شکست ہی اسیوقت انکی درستی ہوئی سب چیزین توشک خانہ سے دلوائی گئین خوب خاطرداری
ہوئی دوسرے روز ملکہ سے عرض کیا کہ ہمکو روانگی کا حکم ہوتا ہی ملکہ نے دیوون کو بلایا اور کہا کہ ان سب کو بہت
جلد شاہزادے تک پہونچا دو دیوون نے اُنکو ساتھ لیا تیسرے روز یہ سب فوج اپنی شاہزادے سے سرحد پہ
ملی شاہزادہ نہایت خوش ہوا لشکری بھی شاہزادے کے قدمون پر نثار ہونے لگے جمعیت کثیر ہوگئی آدمی اور
دیوون کا لشکر ساتھ کوچ و مقام کرتے ہوئے پتلی گلزار کی سرحد پہ پہونچا منتظمان سرحد لشکر دیکھکر گھبرا گئے ہرکارے
نے منتظمون کو اطلاع دی کہ ایک شاہزادہ پتلی گلزار کو جایا چاہتا ہی وہ سب منتظم آئے شاہزادے کو
لیگئے کل منتظمون نے شاہزادے کو سمجھایا بجھایا اور وہان کی آفات سے دھمکایا لیکن شاہزادے نے ایک
بھی نہ سنی کہا مین ضرور جاؤنگا ایک ساحر پیرمرد تھا اُسکو شاہزادے کی جوانی پر ترس آیا رات کو لشکر سے
لیگیا ایک حجرے مین جاکر بند کردیا اور سب لشکریون سے آکے کہدیا کہ تم لوگ پریشان نہونا شاہزادے
کی جان حفاظت مین ہی تم لوگون کی وقتاً فوقتاً ملاقات ہوا کریگی مین نے کچھ سمجھکر شاہزادے کو بند کیا ہی اُس
ساحر پیرمرد کی ایک دختر تھی بہت خوبصورت حسین گیسوطراز نام تھا اُسکے نہال شباب سے کسی نے پھل
نہین کھایا تھا اُسنے ساحر سے کیفیت پوچھی کہ اسکو کیون قید کرکے لائے ہو ساحر نے کہا کہ ای دختر نیک اختر
یہ ایک شاہزادہ ہی جسکے آفتاب و ماہتاب مقابل نہین ہوسکتے اگر عالم مین نظیر اُسکا ہو تو وہ اپنا آپ ہی نظیر ہی
ملکہ شاہد سیمین ساق کا عاشق ہوا ہی پتلی گلزار کو جاتا ہی مجکو اُسکی نوعمری اور اس حسن و خوبصورتی پر
رحم آگیا کہ ایسا جوان وہان جاکر کیون ضائع ہو اسکو بند کیا ہی کہ اُسکا عشق جاتا رہے وہ دختر گیسوطراز سب
کیفیت حسن و خوبصورتی کی سنکر عاشق ہوگئی اور رات کو خفیہ زندانخانہ مین آئی اور شاہزادے کو اپنے
باغ مین لیگئی وہان مسند زرتار پر جلوہ گر کیا دیکھا تو واقعی شاہزادہ بہت حسین ہی کہ کوئی اُسکی تعریف نہین
کرسکتا میری مجال نہین جو اُس سے آنکھ ملائے بعد خیریت مزاج پرسی حالات دریافت کیے شاہزادے نے
بعد خیریت مزاج سب کیفیت گیسوطراز سے بیان کی اور سبب گرفتاری بھی بیان کیا گیسوطراز نے بھی بہت
سمجھایا جب دیکھا کہ شاہزادہ نہین مانتا ہی اور کسی صورت سے نہین سنتا ہی بلکہ نصائح و پند کیطرف کان نہین
لگاتا ہی تو مجبور ہوکر کہا ای شاہزادہ والا جاہ ذوالقران دستگاہ اگر آپ نہین مانتے ہین اور ضرور وہان جائینگے
تو ایک شرط میری آپ پوری کرین اور اقرار صادق کرین تو آپ کی شرطین پوری کیے دیتی ہون اور اُس
شرط کے پوری کرنیکی کامل رائے دون شاہزادہ امیر الزمان نے کہا مین قبول کرونگا جو شرط تو کرنا چاہتی ہی
شرط کرلے انشاء اللہ تعالے اُس سے سرمو فرق نہوگا گیسوطراز نے کہا کہ مجکو ملکہ شاہد سیمین ساق
سے کم نہ سمجھیے گا اور ملکہ کو مجھپر فضیلت نہ دیجیے گا شاہزادے نے بخوشی خاطر قبول کیا گیسوطراز نے کہا کہ گلزار
رنگین مین ایک حوض ہی اُسمین ایک مچھلی ہی اُسکے پیٹ مین ایک تیر ہی وہ تیر مین آپکو لائے دیتی ہون
اُس تیر کو خال سیاہ پتلی سے ایسی نسبت ہی کہ وہ خطا نہ کریگا خود تیر قدر رس ہی پتلی اُس تیر سے نشانہ ہوجائیگی
غرضکہ دوسرے روز گیسوطراز گلزار رنگین کو گئی اور اُس حوض پر جاکے بیٹھی سحر مین مشغول ہوئی کہ مچھلیان آئے

نگین جب وہ مچھلی آئی اسنے اسکو پکڑا باغ مین لائی اور اسکا پیٹ پھاڑ کر تیر نکالا شاہزادے کو دیا اور کہا
جائیے شاہزادہ شادان و فرحان تیلی گلزار کیطرف روانہ ہوے جب تیلی گلزار مین پہونچے دیکھا کہ ایک
باغ بہت عمدہ بنا ہوا ہے خوشرنگ سے مہک رہا ہے مہندیون کی ٹٹیان روشون کے گرد لگی ہین چمنون مین
پھول سگے ہین جو غنچہ ہے اسرار کا دفینہ ہے جو پھول ہے کلید گنجینہ ہے چشم باطن بین کو دلیل کامل ہے فریاد کی روح کا
سیرگاہ مجنون کا نزہت گاہ میوہ ہاے بوقلمون خوشرنگ نونہالون کے نرالے رنگ سرو در از شاہدی کا
راز دار سنبل اسرار مہوشان کی محرم اسرار فاختہ کج ادائی سرو سے شاکی بلبل جو رگل کی حاکی گلون کی بھینی خوشبو
کی لپیٹ کوسون تک جاتی تھی ایک بنگلہ وسط باغ مین بنا تھا نہایت خوش قطع نادر طرح اسی کے محاذی
مین ایک شیشہ کا ستون بہت عمدہ بنا ہوا ہے اسطرف سے اسطرف تک نظر کو کوئی چیز مانع نہین برابر
دکھائی دیتا تھا اسکے اندر ایسے گلدستے بنے تھے جنسے اور بھی اسکے کاریگر کی کمال صنعت پر دلیل تھی معلوم
ہوتا تھا کہ کسی درخت کے اوپر نقرہ کاری کی گئی ہے کھڑکیان جابجا لگی تھین تیر بے تکلف پر عقاب سے درست
رکھے ہوئے سر ستون پر ایک تیلی بہت خوشنما بنی ہوئی واقعی وہ گردش تھی کہ مردم چشم کی نظر ہر ایک مقام سے
پھسلتی تھی قدم نظر نہین جمتا تھا کہ شاہزادے نے بسم اللہ کہکے قبضۂ کمان پر ہاتھ رکھا شست و برابر کر
زاغ کمان کے گوشے برابر دیکھکر تا لب گوش کھینچ تیر کو سوفار سے خالی کیا سوفار کمان سے تیر کا نکلنا تھا کہ
خال تیلی بر تراز و نکر رگہیا تیلی کی گردش موقوف ہوئی صدائین عیب آنے لگین احسنت کی صدائین پیر فلک
نے سنائین دار و گیر و کا غل ہوا سنسنے کا مکان ہوگیا بعد چند ساعت کے وہ غل غپاڑا موقوف ہوا شاہزادہ
تھکا ہوا بنگلہ مین آیا دیکھا کہ مسندین زربفتی بچھی ہین گاؤتکیہ لگے ہین جملہ سامان عیش و عشرت مہیا ہے مسہری
بھی ایک گوشہ مین بچھی ہے شاہزادہ اس بنگلے مین آرام کرنے کے لیے آیا اور مسہری پر جاتے ہی سوگیا
اسکا ذکر وقت پر آویگا ملکہ شاہد سیمین ساق کو اسیوقت اطلاع ہوئی کنیزون کے ہمراہ گلزار تیلی مین آئی
چارون طرف ڈھونڈھنے لگی دیکھا کہ ایک رشک قمر مسہری مین پڑا سو رہا ہے وہ چہرۂ نورانی دیکھتے ہی
عاشق زار ہوگئی دل سے بے اختیار ہوئی وہان سے مکان کو آئی رات بھر بیقراری رہی اور دل سے
خواہش وصل شاہزادے کے جی مین ہوئی کہ ساحر فلک مشرق سے بر آمد ہوا شاہزادہ ایک دیو
کے ہمراہ اپنی فرودگاہ پر آیا ملکہ شاہد سیمین ساق کو خیال آیا کہ جو شبیہ والد ماجد نے طلسم کشا کی بنادی
ہے اس جوان کی صورت اس شبیہ سے زیادہ ملتی ہے یہ سوچکر شبیہ پیکر لیکر واپس آئی دیکھا شاہزادہ باغ
مین نہین ہے تلاش کی معلوم ہوا کہ لشکر مین گیا ملکہ نے شبیہ لیکر خفیہ ہوکر صورت سے ملائی بعینہ ایک سی
پائی نام و نشان بھی دریافت کیا ایک ساحر سے کہا کہ اسکو گرفتار کرے چند ساحر آئے مقابلہ ہوا دیون
نے انکو کھا لیا جبکہ کوئی واپس نہ گیا ایک ساحر کو روانہ کیا کہ دریافت کرکے واپس آوے وہ ساحر گیا
اور اسنے دریافت کیا معلوم ہوا کہ لشکریون نے انکو کھا لیا ملکہ نے اور ساحر روانہ کیے وہ بزور سحر آئے
اور سفیر بنکر شاہزادے سے ملاقی ہوے شاہزادے سے باتین ہو رہی تھین کہ بزور سحر گرفتار کرکے
جلدی ملکہ کے پاس پہونچایا لشکریون نے شاہزادے کو تلاش کیا کہین پتہ نہ لگا حملہ کرکے شہر پر چڑھ دوڑے
ملکہ نے شاہزادے کو ساحر بو حدار کے وہان قید کیا ادھر لشکریون سے لڑائی ہوئی خوب ہی
تلوار چلی دیوون نے اپنا پیٹ بھرنا شروع کیا جانبازون نے خوب تیغزنی کی آخر کار

ساحرون نے بزور سحر گرفتار کیا اور ساحر بو صدار کے وہان انکو بھی قید کیا ساحر بو صدار کا مکان گلزار لوح
مین تھا ملکہ شاہد سیمین ساق نے سب کو قید رہنے کا حکم دیا لیکن ایک عیار کامل العیار بالغ فن جہانگیر
نام باقی رہگیا تھا اسکی کیفیت لکھی جائیگی ملکہ گیسو طراز رہائی شاہزادے کے لیے آئی لیکن یہ بھی گرفتار ہوئی
اور سب قیدیون کے پاس قید کی گئی تب ساحر پیر مرد آیا رات کو خفیہ تاک مین لگا رہا جب رات پردہ پوش
عالم ہوئی ساحر پیر مرد نے بزور سحر سب کے بند کھولے طلسمی پتلے بنائے اُن پتلون نے ایک ایک کو اُٹھا لیا
دیو چھوٹتے ہی روانہ ہوئے سب آکر ساحر پیر مرد کے وہان جمع ہوئے جب ترک خونخوار آزدہا پیکر یا بزادہ
مصاف خیمہ مشرق سے نکلا شاہزادے نے صف آرائی کی ایک دیو کو ملکہ شاہد سیمین ساق کے پاس
روانہ کیا لڑائی کا پیغام دیا جنگل صاف کردیا بیلدارون نے فراز و نشیب درست کیا مرحلہ بندی ہوئی شاہزادہ
آراستگی صفوف مین مصروف ہوا میمنہ میسرہ قلب جناح پر افسرون کو مقرر کیا قلب مین آپ قائم ہوا لشکر دیون
بھی ایک طرف منتظر لڑائی استادہ وہان کرسنگی پہلائے حکم شاہزادے کے منتظر تھے کہ آمد فوج ساحران ہوئی
ملکہ شاہد سیمین ساق کمان فوج اپنے ہاتھ مین لیے ہوئے افسران فوج اپنے اپنے عہدے سے اپنی فوج کے
پرے جمانے کھڑے تھے کہ طبل جنگ بجا مبارزان نامی لشکرون سے نکلنے لگے تیر و تلوار کی ٹھہری نیزہ بازی
ہوئی اپنے اپنے ہنر دکھلائے کچھ دیر تک تو یون ہی لڑائی رہی آخر کار لشکرون کا مقابلہ ہوا دیون نے حملہ کیے
ساحرون کو کھانا شروع کیا آدمیون نے تلوارون نیزون پر دھر لیا برق سنان کوندتی تھی تیرون کے کشاکش
کی صدائین آرہی تھین اس زور کی لڑائی تھی کہ ترک فلک بھی پناہ مانگتا تھا الامان پکارتا تھا کسیکو کسیکی خبر
نہ تھی ایک شبانہ روز جنگ برپا رہی ملکہ شاہد سیمین ساق نے لشکر سے روپوشی کی باقی ماندہ لشکر چلا گیا
میدان مین کوئی کشتہ نظر نہ آتا تھا سب دیوون کے تنور شکم مین چل گئے شاہزادہ مظفر و منصور اپنے خیمے مین آیا
ملکہ نے اپنے محلات و شہر کے گرد ایک آہنی دیوار بزور سحر قائم کردی اور محلات کو بزور سحر چھپا دیا سحر تازہ
کی فکر مین ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت جہانگیر عیار کی بیان کیجاتی ہے

کہ وہ لشکر سے باہر گیا ہوا تھا جوقت یہ لشکر سب گرفتار تھا یہ یہان سے طرف طلسم بیت الحزن کے چلا ساحر
بنا ہوا قشقہ لگا سیندور سر مین بھرا جھولا سحر کاری کا گلے مین پڑا ہوا طرف محلات شاہی کے گیا اور اس فکر مین تھا
کہ کون تدبیر کرنی چاہیئے کہ کچھ مال ہاتھ آئے یہ خیال کرکے ملکہ شاہد سیمین ساق کے مکان
مین گیا لیکن ملکہ شاہد سیمین ساق اسوقت برسر جنگ شاہزادہ میدان کارزار مین تھی جہانگیر کو اچھا موقع ملا
ملکہ کے خازن سے کہا کہ ملکہ نے کہا ہے کہ بہت جلد سب نقد و جنس یہان بھیجو خازن نے جواہرات کی کوٹھری
کھولی اور اُس سے کہا لے جا اسنے چادر عیاری کو بچھا بھرنا شروع کیا خوب بھر کر لاد کر چلا اور لا کر ایک
گوشۂ عافیت مین رکھنا چاہا کہ خیال گذرا شاید کوئی دیکھ لے تلاش لشکر مین آیا دیکھا کہ دونون لشکر باہم
آویختہ مین لا کے ایک گوشہ مین چھپایا جب ملکہ شاہد واپس مکان گئی خازن نے احوال بیان کیا ملکہ نے
اپنی لاعلمی بیان کی اور کہا کہ ضرور یہی کوئی عیار ہوگا ملکہ شاہد نے پھر ایک ہفتہ کے بعد لشکر فراہم کیا اور
برسر جنگ آئی ادھر سے بھی تیاری جنگ ہوئی دلیران جنگ آزما مردِ میدان وغا نے اپنے ہتھیارون

کی صفائی کی صیقل گردون نے آب جوہر دیکر آئینہ بنادیا برچھیان زہرآلودہ مانجین گئین نیمچہ وخنجر سان پر چڑھائے گئے
میدان صاف کیا گیا شاہزادے نے اپنی فوج کے دو حصے کیے ایک حصہ کو واسطے آرام کے اور ایک حصہ واسطے
جنگ کے کہ وہ تاجدار طلسم یعنی ملکہ شاہد سیمین ساق اپنی فوج گران لیکر آپہونچی مردونکو بو فرخون آشامی ہماخرون
کو نیند نہین آتی تھی بار بار بستر سے اُٹھتے تھے رات کو دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ابھی تک مشرق پر سرخی نہین
آئی معلوم ہوتا ہی کہ پہر رات باقی ہی اور یہ سمجھکے اپنے بسترونپر لیٹے رہتے تھے کہتے تھے دیکھا چاہیے کہ کل کسکی عمر کا پیمانہ
لبریز ہوتا ہی کسکا وقت آخر ہی کون مال غنائم سے بہرہ یاب ہو کر شاہد قضا کے آغوش مین سکون پذیر ہوتا ہی
کہ عروس شب حجلۂ عروسی مین گئی اور داماد روز خلوتسراے افق آسمان سے برآمد ہوکر نظارہ کنان احوال
عالم ہوا طبل جنگ بجنے لگے موج دریاے فوج تلاطم مین آئی عزرائیل سفینۂ جان لشکریون پر سوار دریاے
عدم مین ناخدائی کرنے لگے جسکی کشتی گرداب مین آئی بہر دو دست ملک الموت نے لیا دایۂ شہر خموشان کے سپرد
کیا کو وہ انتظار ہی مین تھی سے دو لشکر چو باہم درآویختند + تو گوئی قیامت برانگیختند ؛ دونون لشکر آپس مین ملگئے
کسیکو کسیکی شناخت نتھی نہ باپ کو بیٹا پہچانتا تھا نہ بھائی کو بھائی ایسی لڑائی تھی سنان بر سنان چلتی تھی جس کے
کسی نے برچھی ماری ترچھی ہوگئی ڈانڈ بہرہ پشت سے گذر گئی جس سوار کے تلوار پڑی خود و سر اُس خود دہر
کا آغوش دایۂ اجل مین دکھائی دیا گرز جسکے پڑگیا سر مع مغز صندوق سینہ ہوا نیچہ سر کاٹتا ہوا شکم سے گزرتا قاش
زمین پر پہونچا ٹھہرنے کی تاب نہ آئی گرہ گاہ سے نکلتی ہوئی زمین پر رکی سے سنان بر سنان ضرب بر ضرب تھی؛
اُلٹی قیامت تھی یا حرب تھی + سواران اژدر در پہر برانداز فیل کش جسطرف رخ کرتے تھے صف کی صف اُلٹ
دیتے تھے پیادگان دلیر بیشۂ شجاعت کے شیر فرزین رفتار تھے دہنے بائین برابر مارتے تھے خانہ شاہ
تک پہونچتے تھے فیلبندی پشت دیتے تھے مات برمات ہوتی تھی کوئی منصوبہ کارگر نہوتا تھا بہادران تیز جنگ
برابر شہ مات دیتے ہوئے قلب لشکر تک جاتے تھے پیادہ شہ دیتے تھے دیوون نے علیحدہ اپنی دھوم مچائی چارونطرف
غرّاتے ہوئے دوڑتے تھے الجوع الجوع پکارتے تھے ملک الموت سے پہلے رخ مارتے تھے سموچا منھ مین
رکھ تنور شکم مین آتش تیز کرتے تھے بچے مچے اُڑا گئے حلوان سمجھکر قیمہ نہین کرتے تھے کچا کھاتے تھے ساحران
سحر پرداز اپنی رفتار مین سحر پردازیان بھول گئے جان کے لالے پڑگئے ڈھالون مین منھ چھپاتے تھے ڈھال
کا رنگ نڈھال پناہ نہ دیتی تھی ضرب تلوار سے سپر سپر ہوگئی تھی دم باقی نہ تھا جان بچاتی تھی مثل برگ
سوسن اُڑ رہی تھی ترکش خالی ہوگئے تھے زاغ کمان چلاتا تھا سوفار طالب تیر کرتا تھا زہ کمان چٹکیون کا
مشتاق تھا بنا گوش غافش تیر کی آواز پر شیدا تھی وہ نمونہ قیامت تھا عاشق معشوق کا ساتھ نہ دیتا تھا
عاشق کو بیوفا بتلاتا تھا معشوقان پری جمال خاک پر لوٹتے تھے غرضکہ چار شبانہ روز برابر جنگ رہی ملکہ
شاہد سیمین ساق نے جب یہ رنگ دیکھا چو رنگ ہوکر چال بھول گئی سحر تازہ کی فکر مین ہوئی دستک دی
چند طائر آسمانی سمت آسمان اُڑا غول کا غول تیلون کا بن بن کے زمین پر گرتے تھے لشکریان اسلام سے
آدمیون کو اُٹھاتے تھے ملکہ دیکھ رہی تھی کہ شاہزادہ بھی تیغ بکف کف بدہان ہر چہار دنطرف سے مار رہا
ہی وہ ضرب سخت اُسکی پڑتی ہی کہ ایک ہاتھ مین دو دو ساحر چو رنگ ہوتے ہین دونون گھاٹ کوئی نہین
کام دیتے ہین تیغ ہی کہ شعلۂ آتش جوالہ یا برق خرمن ہستی سوز ہی جسپر پڑتی ہی سواے زمین کے قاش زمین
پر نہین دکھائی دیتا ہی شعر بہر جا کہ شمشیر او کار کرد + بسے رادو گرد و دو را چار کرد جہان گرد مال و اسباب

کے ڈھونڈھنے مین مصروف ہین جو پاتے ہین اُٹھا بجاتے ہین حقہ نفت چلاتے ہین جنسے ساحر جلے جاتے
ہین ملکہ شاہد نے جو یہ رنگ دیکھے دنگ ہو گئی دستک دی کہ اژدہے پیدا ہوے لشکریون پر گرنے
لگے جو آدمی تھے اُنکو اُٹھانے لگے دیوون نے اُسوقت داد شجاعت دی بڑے بڑے درخت اُکھاڑ
کے اُن اژدہون کا مقابلہ کیا دندان کوہ شکن جب اژدہے کو مارتے تھے وہ اژدہا وہین ڈھلک کر بجاتا
تھا ملکہ نے یہ دیکھا دستک دی دھوان بنگیا ایک دیوار ہفت دھات کی بہت بلند اُٹھ گئی لشکر ساحران کی
یون جان بچائی لشکر کو اُس دیوار کے دامن مین پوشیدہ کر دیا لیکن لشکر اسلام سے بہت اسطرح قید ہوئے
دیوان دیو باقی رہگئے معدودے چند آدمی لشکر اسلام کے باقی تھے سب گرفتار سحر تھے شاہزادہ فتحیاب یون
شکست خوردہ ہوا اپنے خیمے کو واپس آیا لشکریون کا صدمہ دیر بہت شاق تھا ملکہ شاہد نے ایک ساحر
کو خط دیا اور کہا کہ سنگ پا جادو کو اپنے ہمراہ لیکر بہت جلد آؤ وہ ساحر ایک دم مین سنگ پا جادو کے
پاس پہونچا خط دیا سارا قصہ کہا سنگ پا جادو اسی ہزار فوج جرار ساحرون کی لیکر ملکہ کی خدمت مین حاضر
ہوا جبکہ عروس دلارام فلک حجلۂ مغرب سے نکلکر مصروف آرائش ہوئی ملکہ کے یہان سنگ پا جادو
کے آنے کی خوشی مین جشن قائم ہوا بزم جشن آراستہ ہوئی ساقیان مہ پارہ جام و صراحی و بربط ہاتھ مین
لیے دور مے ناب مین مصروف تھے دخت رز بزم نشاط مین چارون طرف مٹکتی پھرتی تھی ہر ایک خواستگار
سے سر مجلس اُٹھتی تھی مطربان خوش الحان بصداے دلکش زہرہ و ناہید کے دل لبھانے والے دف و
چنگ لیے نغمہ سرائی کرتے تھے داد خوش الحانی پاتے تھے دامن امید نقد روان سے بھرتے تھے رقاصان
پری کردار و لولیان شوخ شیرین کار گردش مین مصروف ہر ایک اُنکی نازکی و غمزہ سے مالوف یارون
کی قلقلیان بندھی ہوئین ممکن نہین کہ پلک جھپک جاے رات بھر یہی جلسہ رہا ملکہ نے تین روز بزم نشاط
کا جلسہ منعقد فرمایا کہ ذکر اسکا وقت پر آویگا شاہزادہ اپنے خیمے مین بہت سست و مضمحل بیٹھا ہوا تھا کہ
سرداران لشکر حاضر خدمت ہوئے شاہزادے نے ایک آدمی کو گیسو طراز جادو کے پاس روانہ کیا وہ اپنے باغ مین
سیر چاندنی دیکھتی تھی کہ فرستادۂ شاہزادہ پہونچا خط دیا پڑھا پڑھکے نہایت اندوہگین ہوئی باد صبا پر سوار ہوکر
ایک پلک مارنے مین شاہزادے سے آکر ملی شاہزادے نے ساری کیفیت بیان کی گیسو طراز جادو نے کہا
کوئی اندیشہ کی بات نہین وہ فقط گرفتار ہین اُنکی رہائی کی فکر کرونگی کہ اسکا ذکر وقت پر آئیگا ادھر جہانگرد
نے دل مین خیال کیا کہ بیٹھے بیٹھے کیا کرون بیکار بے روزگار جی گھبراتا ہر کچھ کام کرنا چاہیے یہ سوچکر طلسم
ہیبت الحزن کیطرف چلے دن بھر چلے لیکن کہین پتہ نہ لگا دیکھا کہ ایک دیوار آہنی [illegible] وہین سے
نظر آتی ہے خیال کیا کہ اس سے کیونکر اُس طرف جاؤنگا نواح جنگل مین گردش شروع کی دیکھا کوئی آنے
جانیوالا بھی نہین نظر آتا جسکی وجہ سے اُس طرف جاؤن یکایک نگاہ دیوار کی اونچان دیکھنے کی غرض سے
سوے آسمان اُٹھائی دیکھا کہ بہت سے عقاب بلند پرواز ہی پھرتے ہین اور شہر کیطرف بھی جاتے ہین
اور اسطرف بھی آتے ہین جہانگرد نے جھٹ پٹ شکار جانوران کرکے پارچہ گوشت مین خوب اپنے جسم
کو لپیٹا اور مردے کی صورت زمین پر لیٹ گئے عقاب کی نظر پارچہ گوشت پر پڑی عقاب نے زمین کا رخ
کیا جہانگرد کو یقین ہو گیا کہ یہ ضرور مجھپر آئیگا اور مجکو لیجائیگا اتنے مین عقاب اسپر گرا اور پنجون مین دابکر
لے اُڑا شہر کے قریب ایک درخت بہت بلند تھا اُسپر ٹھہرا اسنے جھٹ پٹ پارچہ گوشت کے جسم سے جدا

گیے اور ایک پتوں کے جھنڈ مین اپنے کو چھپایا جب سیمرغ فلک نے آشیانہ مغرب مین گیا اور بلبل شب
باشتیاق وصل گل گلستان جمال بوستان عالم مین آئی چھانگرو نے درخت سے اُترنا شروع کیا زمین پر آیا
لباس ساحر زیب بدن کیا اور محلات شاہی کیطرف چلا جاتے جاتے ایک محل کی کیطرف گیا وہان سے آواز
سرود نغمہ سنائی دی جاکے دروازے پر پہونچا پاسبانون سے کہا کہ مین دور سے آتا ہون ملکہ نے کام کیواسطے
بھیجا تھا مدد کی خواستگار ہوئین تھین پاسبانون نے اجازت دی یہ اندر مکان کے گیا دیکھا کہ بزم جشن منعقد ہے
سنگ پا جادو مے نوشی کر رہا ہے نشہ مین چور ہے مخموری شراب سے کوسون تک عقل وا
دانش سے دور ہے دنیا و مافیہا کی خبر نہین لیکن ملکہ شاہد شریک جلسہ نہین ہے قیاس سے معلوم ہوا کہ کہین
دور گئی ہین آج اُنکا آنا نہوگا اتنے مین ایک رقاصہ کسی ضرورت سے محفل سے باہر نکلی آفتابہ طلب
کیا ساحر علی نے آفتابہ جلدی سے دیا رفع حاجت کو گئی پیچھے یہ بھی گیا رقاصہ نے فارغ ہوکر جیسے ہی آفتابہ
سے پانی لینا چاہا کہ اُسمین سے بقہ بیہوشی کا اُڑا بیہوش ہوگئی جلدی سے ایک گوشہ مین اُسکی صورت بن اُسکو
ایک گڈھے مین ڈال اُسکے کپڑون سے جسم کو آراستہ کیا داخل بزم جشن ہوئی رقص شروع کیا ایسی گائے کہ
سنگ پا جادو کو سرور زیادہ ہوا ایک گلدستہ ہاتھ مین لیکر رقاصہ نے رقص شروع کیا ایسا رنگ باندھا کہ
سنگ پا جادو زیادہ خوش ہوا بولا کہ اے رقاصہ ہم چاہتے ہین کہ تیرے نازنین ہاتھون سے مے پئین اگر
ناگوار خاطر نہو تو جام مے کو دور مین لا اور ان سب کو بھی پلا اسنے جلدی سے ساقی گری اختیار کی اور بجالا کی
تمام سفوف بیہوشی نکال کے داخل کیا اور ایک دم سے سب کو جام بھر کر پلانا شروع کیا اہل محفل پیتے ہی
سب کے سب بیہوش ہوگئے کسی کو ہوش نہ رہا اسنے جلدی سے سنگ پا جادو کو ایک گوشہ مین لاکر
اُسکی پوشاک بدلی اور اپنے زیب جسم کی اور کل مال و اسباب وہان کا لیکر ایک جگہ چھپا دیا اور پھر آپ
سنگ پا جادو کی شکل بنکر بیٹھ گیا اور دربان کو پکارا کہا کہ ہماری فوج کو حکم ابھی کوچ کا دو کئی روز ہوئے تجکو زیر
ہوئے مین چاہتا ہون کہ صبح ہوتے ہوتے شاہزادہ فاتح طلسم کا کام تمام کردون دربانون نے حکم فوج کو سنگ پا جادو
کا دیا فوج تیار ہوئی قرنا بجی سنگ پا جادو تخت روان پر سوار ہوکے چلا ساحرون سے کہا کہ ہم تمہارا سحر
دیکھا چاہتے ہین کہ تم کسقدر ہو اس دیوار کو ہٹاؤ تو معلوم ہو کہ تم حریف سے سحر مین سر بر ہوگے ساحرون نے
بزور سحر اُسکو ہٹادیا جنگل مین خیمہ استادہ ہوا فوج سے کہا آرام کرو جسوقت مین کہون مگر جنگ باندھی جائے
مین بہت تھکا ہوا ہون اور کئی روز کا جاگا ہون ذرا مین بھی آرام کرلون فوج سب آرام مین مصروف
ہوئی کہ سنگ پا جادو علی لشکر شاہزادے مین آیا اور شاہزادے سے ملا اور شاہزادے سے کہا
اے یون ہے کہ دیوؤن کو حکم کیا جاوے فوج سنگ پا جادو کو دیکھ لین جو مین اپنے ساتھ لگا لایا ہون
شاہزادے نے کہا آئین مردی سے یہ دور ہے شاہزادگان والاتبار ایسا نہین کرتے جہانگرو نے کہا کہ حضور
عالی الحرب خدعۃ نہین سنا ہے کس شیر کا قول ہے شاہزادے نے کہا دیوون سے کہدیا گیا ہر دیو دوڑ پڑے اور
ایک دم مین سب کو دیکھ لیا نام تک اُنکا باقی نہ رہا ایک بھی نہ بچا سب لقمہ دیوان ہوئے جب دیو فلک صفت سر
خوابگاہ سے صفحہ مشرق سے عکس فگن ہوا ملکہ نے سنگ پا جادو کو بلوایا کہین پر اُسکا پتہ نہ پایا متحیر ہوئی کہ
یہ کیا معاملہ ہے اسکا ذکر وقت پر کیا جائے گا ٭

اب کیفیت گیسو طراز کی عرض کیجاتی ہے

گیسو دراز نے سب کیفیت سنکر پیر مرد یعنے اپنے باپ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور سب حال بیان کیا مرد پیر با تدبیر
نے ایک دستک دی کہ ناگنین بہت سی پیدا ہوئین اور سامنے آکر عارض ہوئین کہ باعث تکلیف دہی
کیا ہی مرد پیر نے سب حال بیان کیا ناگنون نے کہا کہ وہ دشت ادبار مین مقید ہین اگر آپ تشریف
لیجائین تو وہ رہا ہون ناگنین یہ کہکر روانہ ہوئین اور گیسو دراز اور مرد پیر دشت ادبار کیطرف گئے اور بزور
سحر اُن سب کو رہا کرکے خدمت مین شاہزادہ اسکندر فرخ لقا کے پہونچایا شاہزادہ بہت خوش ہوا
مرد فقیر صاحب تدبیر کا شکریہ ادا کیا اہل لشکر اپنے شاہزادے کو دیکھکر سب قدمبوس ہوئے اب کیفیت
ملکہ شاہد کی عرض کیجاتی ہی ملاحظہ ہو کہ ملکہ اسی فکر مین تھی لشکر سنگ پا جادو تلاش کیا اُسکا پتا بھی ندارد
اور بھی متحیر ہوئی ساحر کو سنگ پا جادو کے مکان پر بھیجا کہ شاید مکان کو گیا ہو وہان سے بے نیل مرام واپس
آیا ملکہ سے سب کہدیا ملکہ نے پاسبانون سے پوچھا کہ تمکو معلوم ہی سنگ پا جادو کہان ہی پاسبانون نے کہا کہ حضور
ملکہ عالم یہان ایک آدمی آیا اور اُسنے اظہار کیا کہ ملکہ کے پاس جاؤنگا چنانچہ وہ گیا پھر اندر کا حال معلوم
نہین کہ آدھی رات باقی تھی کہ سنگ پا جادو کا حکم فوج کی تیاری کا ہوا اور سنگ پا جادو اُسیوقت
فوج لیکر فتاح طلسم سے جنگ کرنے گئے وہان کا حال نہین معلوم کہ کیا ہوا ملکہ بہت متعجب ہوئی کہ یہ معاملہ کیا ہی
ایک ساحر کو اُس طرف روانہ کیا وہ میدان نبردگاہ مین آیا دیکھا کوئی نہین رجعت القہقری کرکے ملکہ کے پاس پہونچا
اور عرض کیا کہ ملکہ عالم میدان جنگ مین کوئی نہین سواے خیام فتاح طلسم کے ملکہ نے دیوار آہن کو جو پوشیدہ تھی دریافت
کیا کہ مین نے شہر کی حوالی مین دیوار بنائی ہی ساحر نے کہا کہ دیوار کا بھی نشان نہین ہی ملکہ اپنے دلمین بہت متحیر و
حیران تھی کہ نہ تو سنگ پا جادو کا نشان معلوم ہوتا ہی نہ فوج کا پتہ چلتا ہی عجب نہین کہ کوئی عیار آیا ہو اور
سنگ پا جادو کو مع فوج لیگیا ہو یہ بھی غیر ممکن ہی ایک ساحر کو روانہ کیا کہ جا دیکھ لشکر فتاح طلسم مین کوئی ہی یا نہین
وہ ساحر آیا دیکھا کوئی نہین معلوم ہوا واپس گیا ملکہ کو کمال تعجب ہوا ذکر اسکا وقت پر ہوگا مگر کیفیت شاہزادہ عرض
کیجاتی ہی کہ صبح ہوتے ہی شاہزادے نے حکم دیا کہ یکبارگی طلسم بیت الحزن پر چڑھ دوڑو فوج تیار ہوئی علم اسلام
کا پرچم اُڑتا ہوا بوق و قرنا بجا نعرہ شیران میدان جنگ سرفروشان عرصۂ نبرد بید رنگ نیزون کو سنبھالے
آگے آگے دیوون کا لشکر اُنکے پیچھے شجاعت شعارون کے پرے بیچ مین شاہزادہ عالیجاہ اسکندر فرخ لقا
تاج شہریاری کج سر پہ رکھے توسن سبک خرام تیز گام زیر ران شمشیر خونخوار کمر سے لگی ہوئی کمان بندوق پس زینت دوش
پشت آثار جلال چہرے سے ظاہر نشان شجاعت بشرہ سے باہر ہمرہ فوج گران فتح و نصرت جلو ریز
رکاب ظفر انتساب حملہ آور طلسم بیت الحزن ہوئے سامنے سے جو نظر آتا دیوون کا لقمہ ہوتا دیوان البرز شکن
بیڑی تناور درخت کندہ بیر رکھے بعض آسیا سے سنگ دوش پر کہ ایک ساعت مین شہر کے اندر
گھسے کہ ہرکارون نے خبر فتاح طلسم کے حملہ کی پہونچائی ملکہ اُسوقت بحر استعجاب مین غرق تھی در مقصود تلاش کرتی
تھی کہ ہرکارے نے سب کیفیت کہی ملکہ بحر فکر مین مستغرق حواس پریشان یہ خبر سنتے ہی ایسی چونکی جیسے کوئی
یکایک خواب غفلت یا کسی صدمہ سے چونک پڑے سب عقل جاتی رہی چارہ کار پر غور کرنے لگے پاسبان
کو حکم دیا کہ چند ساحر لیجا کر روکے سر سنگ چند آدمیون کو پکڑ سامنے آیا دیوون نے تنور سر دین ڈالا کسیقدر
آتش تنور شکم تیز ہوئی ملکہ نے جلدی سے ایک ساحر کو بھیجا کہ فوج تیار ہووے ساحر نے جاتے ہی فوج کو
حکم دیا ساحر لوگ دوڑ پڑے ملکہ بھی تند تر سے نکلی دونون لشکر جم گئے تلوار چلنے لگی چقاچاق شمشیر

سے ترک فلک کے کان گران ہوئے برج دلو مین منہ چھپایا تیرون کی بوچھار نیزون کی مار آتش تیغ گرم تھی
بہادرون کے دل بڑھے تھے قدم آگے پڑتے تھے کسیکو اپنے سر و پا کی خبر نہ تھی برق آہن کوندرہی تھی خرمن جان
پر برابر گرتی تھی حضرت عزرائیل بھی برائے تماشا دل وجان سے کھڑے کیفیت دیکھ رہے تھے کشتون سے
شہر پٹ گئے گڈھے اٹ گئے دیوون نے مردون کو چھوڑ دیا زندہ ساحرون کو کھانے لگے کہ ذکر اسکا آگے چلکر
بیان ہوگا اب کچھ کیفیت ملکہ شاہرخ کی ملاحظہ ہو جب جنگ دوشنبہ مین لشکر اسلام کو بزور سحر ملکہ شاہد سیمین ساق
نے گرفتار کیا تھا اہلکاران ملکہ شہرخ نے سب کیفیت سن کے افسوس کیا اور ایک خط شاہزادہ اسکندر
فرخ لقا کو لکھا اور دو ہزار دیو واسطے کمک کے روانہ کیے تھے وہ دیو کا لشکر جو سرہی قاصد آتا تھا کہ ذکر اسکا
آگے آویگا کیفیت لڑائی ملکہ شاہد سیمین ساق اور شاہزادہ اسکندر فرخ لقا ملاحظہ ہو کہ بہیر لڑائی خوب
دلچسپی سے ہو رہی تھی مردان وغا کوشش جنگ مین سرگرم تھے میدان قتال لاشون سے بھر گیا تھا
یکہ تازان شمشیر بران مصروف جان نثاری تھے گھوڑون اور پیادون کو جگہ نہ تھی جز زمین پر پیر رکھتے
ہوا فرفا دیا سے مردہ کھندل کے ریزہ ریزہ ہوگئے تھے دو نیم افرش خاک معلوم ہوتا تھا خون کے
دریا بہ رہے تھے گھوڑون کے تنگ و زین تک دریاے خون کی سیلابی تھی سر مقتولان مثل کدوے
خالی کے تیرتے تھے لاشے شناوری کرتے تھے گرد اڑتی ہوئی معلوم ہوئی ہوا کے سناٹے کا زور تھا
صدائین مہیب آرہی تھین شاہزادے کو خیال گذرا کہ کوئی مددگار ساحر غدار ملکہ کا وابستہ برائے
کمک آرہا ہے ایسا ہی ملکہ کو خیال ہوا کہ کوئی لشکر ساحران میری مدد کو آتا ہے لیکن دامن باد
نے جیب قباے گرد کو چاک کیا لباس گرد سے لشکر دیوان نمودار ہوا لشکر شاہزادے مین آ ترپڑے شاہزادے کا
دل مع لشکر بڑھ گیا دل ملکہ شاہد سیمین ساق منکسر ہوا خط ملکہ شہرخ کا قاصد نے شاہزادے کو
دیا دیو مصروف ساحر خواری ہوئے لشکر ساحر ایک ساعت مین سب غذاے دیوان ہوا ملکہ میدان
مین تنہا رہگئی کہ ایک دیو نے لپک کر ملکہ کو قابش تخت روان سے جھٹ پٹ اتار لیا روبرو شاہزادے
پیش کیا ملکہ نے دیکھا کہ بس رشتہ حیات اسیقدر طول رکھتا تھا جان سے ہاتھ دھوؤن اس تیرہ بختی و منحوس
طالعی کو روؤن اسی روز بد دیکھنے کے لیے مین ننگ خاندان زندہ رہی پہلے ہی اس کیفیت کے ظہور سے
کیون نہ مرگئی پلک پلک کر طفل اشک آنکھون سے نکل رہے تھے دامن قبا کو آنسوؤن سے بھگوتی تھی
شاہزادے نے قریب بلا لیا پاس بٹھلایا اسکی عزت و حرمت مین کچھ فرق نہ کیا شاہزادی شاہد سیمین ساق
نے اب اچھی طرح سے رخ پرنور کو دیکھا ہزار جان سے عاشق ہوئی اگرچہ پہلے سے عاشق ہو چکی تھی اور
تخم محبت دلمین جم گیا تھا لیکن بسبب فتاح طلسم ہونے کے کدورت بھی تھی اور دل سے اپنے کو دق
رکھتی تھی عشق کو بڑھنے نہ دیتی تھی شاہزادے نے بھی نزدیک سے ملکہ شاہد کو دیکھا قریب تھا کہ بیہوش
ہو جائین لیکن سنبھال چند امور کے تکیہ کا سہارا دیکر لیٹ گیا اور اپنے گوروکا دیر تک گلستان حسن
ملکہ شاہد کی گلگشت کرتا رہا اگرچہ چہرے سے پریشانی ظاہر تھی لیکن آب چشم نے گرد و غبار جنگ کی دہوکر
چہرہ کو روغن تازہ سے درخشان کردیا سر پہ بالون کا جھرمٹ چوٹی ٹوٹا کمر پڑی ہوئی کمر نازک کی ضامن تھی
زلف پرشکن بکھری ہوئی رخ روشن کی دربانی کرتی تھی یا چشمہ حیات مین افعی پانی پیتے تھے درمیان
مین فرق نازک باریک کھینچی ہوئی جس سے دل عاشق بے اختیار یہ کہ بیٹھتا تھا ست دین و

ایمان ہی تو یہ زلف رسا مانگے ہو ✦ دیکھیے مانگ کو کافر کی کہ کیا مانگے ہو ✦ سیدھی راہ ظلمات تھی خضر کو بھی طی مسافت کے لیے درکار ایک دن و رات تھی جبین صفا آگین بلند و وسیع اقبالمندی کی نشانی نور جبین سے ظاہر آثار کشورستانی ابرو خمدار قتل عشاق پر تیار مژگان سفاک و بے رحم آبدار خنجر آسا گرد مردم چشم پر اچھالے ہوئے بینی حسن کا ستون الف دار راست کہ اُسکی راستی قامتی پر دلیل تھی رخسار سے بھرے خون ٹپکتا تھا ماہ پارہ تھی گل شرماتے تھے منھ چھپاتے تھے دندان باریک ایک سے ایک ملا دہان تنگ بتیس آفتاب اور ایک برج بتیس گہر خوشاب اور ایک درج سرخی لب سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی عاشق کا خون پیا ہو عقیق یمن جسے دیکھ ہیرا کھاتا ہو لعل بدخشان دامن کوہ سے منھ چھپاتا ہو چشمۂ حیات ذقن مین موجود ہو یوسف کنعان نے اسکی چاہ مین کنوئین جھانکے سینہ حسن کا گنجینہ ہو اگرچہ کسی ہین لیکن سرکشی سے نکل آتی ہین شکست رونق بازار نار پستان کی انھین سے ہو دریاے ذخار سے سرخاب منھ نکال کے رہگئے ہین بڑے سرکش ہین قاعدہ سے معلوم ہوتا ہو کہ آگے چلکر جفا کش بھی بڑے ہونگے طشت زرین مین دو شمعین ہین یا بحر خوبی کے حباب ہین شکم ساحت حسن کا نمونہ ہو اطلس کہین تو بجا ہو یا پارچہ حریر ہو بہت نرم و نازک ناف پیچدار محبت و الفت کے خواستگاران وصال کے لیے گرداب بلا ہو یہ سراب بر روے آب ہو بازو سے مصفا ضیا کدہ ہو بھرے گول سڈول نرم ملائم ہاتھ مین کلائی ہمثال سیاہ چوڑیان نیا رنگ دکھاتی تھین سے چوری بدست آن نگارے ✦ بشاخ صندلین پیچیدہ مارے ✦ رانین سیم خالص کی بنی ہوئین معدن سیم بے غل و غش تھین صفائی دیکھ کے سیم آب آب تھی اپنی سیاہ روی پر بیتاب تھی کارگزاران قضا و قدر نے اُس نازنین مہ جبین غیرت گلعذاران لندن و چین کو نور کے سانچے مین ڈھالا تھا چہرہ پرداز ازل نے اُسکے نقش دہن کو اپنے ید قدرت سے بنایا تھا شاہزادہ بے صبر اپنے دل ناشکیبا کو حکمت عملی سے روکے رہا ملکہ شاہ سمین ساق پر اپنی بیقراری ثابت ہونے دی کہا اے ملکہ وحدانیت خدا مین کیا کہتی ہو قبول اسلام مین کیا عذر ہو ملکہ تو پہلے سے انجام پر غور کر رہی تھی اب نتیجہ کھل گیا دل سے صلاح کر رہی تھی کہ اگر قبول اسلام نہین کرتی تو مسلح قتل مین پہونچتی ہون کوئی دم مین گلا ہو اور دست جلاد یا تیغ ہو اس سے گریز نہین اور اگر قبول وحدانیت خدا کرتی ہون جان بچتی ہو اس ضمن مین شاید میرا مطلب نکلے شاہزادے سے کہنے لگی کہ اے شاہزادہ والا جاہ مین نے زشتی اعمال کی سزا پائی جو کچھ ہوا بہتر ہوا دبیر قضا نے میری لوح تقدیر مین ایسا ہی لکھدیا تھا کہ جس سے یہ روز بد دیکھنا پڑا اب مین صدق دل سے اسلام کی طالب ہون شاہزادہ اسکندر رفرح لقا نے مسلمان کیا دو روز ملکہ شاہزادے کی مہمان رہین خط فتح لکھکر ملکہ شہرخ کے پاس قاصد کے ہاتھ روانہ کیا ملکہ شہرخ کو واپسی شاہزادے کی امید قوی ہوئی تمناے دل نے جوش مارا تیسرے روز ملکہ شاہ سمین ساق شاہزادے سے رخصت ہوکے اپنے مشکوے معلی مین آئی تدبیر گرفتاری شاہزادہ و لشکر مین مبتلا ہوئی خیال کرتے کرتے دور کی سوجھ گئی ایک قاصد خاص خدمت شاہزادے مین روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ آج آپ کی دعوت ہو آپ مع لشکر تشریف لائیے خارستان وکلبہ احزان فدویہ کو رشک چمن بوستان فرمائیے یہ خادمہ بدل مشکور ہوگی شاہزادہ بلا خیال کسی امر کے چلا مکان ملکہ پر پہونچا ملکہ نے دور سے استقبال کیا مکان کو خوب سجا درست کیا ایک مسند زرتار بچھی تھی بجاے تخت کے مرصع تصویر کھچا تی تھی شاہزادے کو لاکر اُسپر بٹھایا شاہزادہ اُس مکان کی

خوبی و لطافت دیکھکر ششدر ہو گیا کمرے بہت نفیس پر زیب و صفا بنے ہوے نہ بہت اونچے نہ بہت نیچے اوسط درجہ کے بنے ہوئے شہ نشین ویسی ہی دلکش مصفا بنی تھی نمایان چابکدست حیران تھے بنائے مکان انکی خیال عقل سے دور تھی حواس گم ہوتے تھے ایک تخت طلا سے خالص سے تعمیر تھے بیل بوٹے بہت خوبصورت پیارے پیارے سپنے تھے مصوران عالم کو رحص ہونے کا گمان تھا گمان بیجا نہ تھا وسط مکان مین شہ نشین کے آگے ایک باغ پر تکلف سجا ہوا تھا گل چاندنی نے صحن بوستان کو صیقل کیا تھا نسرین و نسترن کی بہار تھی کیلون کی تھار گل شبو کی مہک گل چنبہ کی جھلک طائران خوش نوا سرود سرائی سے مانوس تھے قصہ فرہاد و قیس سنا رہے تھے غنچہ سربستہ اسرار الٰہی محرم راز گل شگفتہ کا بے تہائی عالم پر خندہ دراز معشوقان طناز کا ربا غبانی مین مشتاق زاہدان صد سالہ انکے کلام کے مشتاق شاہزادہ کو اس شہ نشین سے باغ کی سیر کرا انکو لائے درمیان باغ مین ایک پر تکلف بنگلہ بنا ہوا جو بالکل جواہرات سے بنا تھا مردم نظر کے پاؤن پھسلتے تھے مانی و بہزاد غش کھا کے گرے پڑتے تھے تھوڑی دیر کے بعد خاصہ طلب ہوا شاہزادہ دسترخوان پر بیٹھا اقسام اقسام کے میوہ طرح طرح کے کھانے ہزارون قسم کی چیزین خاصہ پر چنی گئین وہاں خاصہ خاص لشکریون نے بے بھی گیا کھانا کھاتے ہی شاہزادے کو چکر آیا بیہوش ہو کر فرش خاک پر گرا ہوش و حواس کافور ہوئے جسم کی خبر نہ رہی ملکہ نے جلد ایک ساحر کو بلا کر قید کیا لشکری بھی کھانا کھاتے ہی بیحواس ہوئے سب کے سب گرفتار نشہ بیہوشی ہو گئے ایک مرد بھی نہ بچا جو اس حال زار کو دیکھتا ملکہ نے سب کو گرفتار کیا گلزار لوح مین قید کیا ذکر اسکا آگے آئے گا

اب کیفیت جہانگرد عیار کی ملاحظہ ہو

کہ جہانگرد عیار لشکر سے باہر کسی کام کو گیا تھا دعوت مین شریک تھا جب سیر کر کے وہ آیا تو دیکھا کہ وہان سے خیام شاہی اکھڑ گئے ہین اس صحرا پر فضا مین کسی کا پتہ نہین دریاے فکر مین غواص ہوا دیر تک بیٹھا سوچتا رہا کہ یا الٰہی یہ کیا مضمون ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا ہوا یہ لشکر کہان گیا اے پیر فلک تو ہی بتا دے کہ وہ شاہ شاہزادہ عالیشان کدھر گیا لشکر کو تو نے کہان چھپایا سوچتے سوچتے خیال آیا کہ پیر مرد کے وہان چلنا چاہیئے اس سے اس راز کے انکشاف مین کوشش کی جاوے جہانگرد عیار پیر مرد کی خدمت مین پہونچا بعد سلام و نیاز کے حال کہا پیر مرد نے کہا اے جہانگرد ملکہ سے لڑائی ہوئی شاہزادہ فتحیاب ہوا ملکہ نے اطاعت قبول کی سوا اسکے اور کوئی علاج ہاتھ نہ آیا اس اطاعت مین اپنا مطلب نکالا شاہزادے کی دعوت کی دارو بیہوشی پلا شاہزادے کو مع لشکر گرفتار کیا یون دام تزویر سے سب کو قید کیا گلزار لوح کے قید خانے مین سب کو رکھا جہانگرد یہ سنکے خاک بر سر افشان ہوا فکر تازہ رہائی مین مصروف ہوا ایک ساحر کی صورت بنا ملکہ کے روبرو گیا سلام کیا اور چاہا کہ مین کچھ کلام کرون اسکا رنگ و روغن سب اڑ گیا پورا عیار کی صورت نظر آنے لگا ملکہ کے پاس جو کوئی ہیئت بدل کے آتا تھا اسکا رنگ و روغن اڑ جاتا تھا کچھ اس کے پاس ایسے تحفہ جات طلسمی موجود تھے کہ جن سے کسی عیار کی عیاری نہ چلتی تھی ملکہ نے ساحر کو آواز دی کہ اسکو گرفتار کرو جانے نہ پائے یہ عیار مکار ہے جہانگرد بھی گرفتار ہوا گلزار لوح مین قید ہوا یہ جا کر سب سے ملا اور کہا کہ مین

بھی تم سب کی خدمت مین آیا ہون وہ زندانخانہ بلاشک غمکدہ مصیبت تھا غم بھی اُس زندان کی صورت دیکھکر رحم
کرتا تھا شیران مہیب آواز و پلنگان مردم در سے آباد تھا درندون گزندون کا ماوا تھا جو کہین سے بھاگا اُس
مقام پر اُسکو پناہ ملتی تھی اُجاڑ چاہنے والی چڑیون کا مسکن تھا بوم شوم کا وطن تھا بجائے سبزہ زار کے سراپا
خار تھا پاؤن رکھنا محال تھا شاہزادے کی گریہ وزاری لشکر کی بیقراری دیوون کی غرش عجب کیفیت سے وہ
زندان مالامال تھا دود آہ سے سارا زندان سیاہ و تاریک تھا گیسوطراز رہائی کے لیے آئی اور لوحدار جادو
کے پاس گئی وہ ایک قرمساق خشک دہان خشک دل سال قحط بھی اُس خشک دلی سے دور بھاگتا تھا پیرمرد
نود سالہ مرنے پر تیار بیٹھا قبر مین پیر لٹکائے ایک مسند پر بیٹھا تھا گیسوطراز نے بزور سحر اُس پر حملہ کیا وہ وار خالی
گیا آگ بنکے برس پڑی لوحدار جادو نے ابر باران سے وہ آگ بجھائی آئینہ بنکے سامنے ہوئی حور چہرہ
بنکے یہ اسیر دوڑا گیسوطراز نے اس سے فرصت نہ پائی لوحدار جادو نے فوری اسکو گرفتار کیا اُسی زندانخانہ
مین سب کے پاس بھیجدیا پیرمرد بھی بیچارے آئے بڑی جانفشانیان کین سحر آزمائیان کین ایک شبانہ روز
لوحدار جادو سے بدیر کلہ تکلہ لڑتا رہا ہر ایک کا جواب دیتا رہا لیکن آفت شام بلا انپر بھی آئی لوحدار جادو
نے انکو بھی گرفتار کیا اُسی زندانخانہ مین بھیجدیا ملکہ کے پاس لوحدار جادو نے دونون کی گرفتاری کی اطلاع دی
ملکہ بہت خوش ہوئی لوحدار جادو کو خلعت و انعام بھیجا اب ملکہ کو کوئی دغدغہ شہزادے کیطرف سے نہین رہا اپنے
حساب قصہ تصفیہ کردیا کوئی امر متنازع فیہ نہ رہا آرام سے خواب راحت مین پاؤن پھیلا کے سوئی جہانگرد کی کیفیت
ملاحظہ ہو کہ یہ گریہ وزاری شاہزادے سے بیچین بیٹھا تھا مناجات بدرگاہ مستجاب الدعوات کرتا ہوا خدا سے مدد مانگتا تھا
خلاصی چاہتا تھا کہ ایک روز داروغہ زندان کو تنہا پاکر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا ایسا رویا کہ داروغہ کا دل بھر آیا اگرچہ وہ
بھی بڑا سنگدل تھا اور پھر ان لوگون کے حق مین کہ سنگدلی عین خوشی سلطان طلسم کی تھی جہانگرد سے پوچھنے لگا کہ
اے شخص تو سب سے زیادہ بیقرار کیون ہوتا ہے جو سب کا حال وہ تیرا حال ہے تو کیون اسقدر آہ وزاری کرتا ہے
کہ میرا دماغ پریشان ہوتا ہے خاموش رہ یہ سنکر جہانگرد اور بھی رونے لگا اور کہا اے داروغہ آپ بڑے مہربان
ہین مین آپکی عنایت کا شکریہ نہین ادا کرسکتا آپ کے سلوک مجھپر بہت ہین کہ جنکا شمار نہین ہو سکتا ہے اگر
قبول ہو ایک عرض کرون چونکہ تخلیہ تو تھا ہی داروغہ نے کہا کیا کہتا ہے جہانگرد نے کہا کہ میری ایک ضعیفہ
مان ہے سوا اسکے میرے اسکا کوئی نہین ہے میرے پاس کچھ ایسا مال ہے کہ جسکو گھر بھیجنا چاہتا ہون کہ جس سے وہ
ضعیفہ اپنا قوت سد رمق حاصل کرتی رہے اگر آپ چاہین گے تو وہ میری مان کو ملجائیگا یہ کہکر دو موتی بہت بڑے
جیب سے نکالے اور کہا کہ ایک آپ لے لین اور ایک میری مان کو بھیجدین داروغہ نے کہا کہ نہین دونون
بھیجدینگے جہانگرد نے کہا نہین ایک آپ لین اور ایک روانہ کردین داروغہ کی آنکھین کھل گئین کحل الجواہر
سے زیادہ جانکر آنکھون مین رکھا اور دلمین کہا کہ اتنے بڑے موتی تو ہمنے طلسم مین بھی نہین دیکھے اسکو کہان سے
ملے داروغہ نے بہت شفقت کی جب جہانگرد نے دیکھا کہ زر بر سر فولاد نہی نرم شود ایک ڈبیا جیب سے
نکالی اور کہا یہ بھی روانہ کردیجیے لیکن اسکو کھولنا نہین داروغہ نے کہا اسکو ضرور دیکھونگا جہانگرد نے منع
کیا لیکن داروغہ نے نہ مانا اُس ڈبیا کو کھولا جیسے کھولا ویسے ہی خاک ڈبیا سے اُڑی اور دماغ
مین پہونچی چھینک آئی بیہوش ہوگیا جہانگرد نے جلدی سے کپڑے اُسکے اُتار کر اپنے جسم پر
پہنے اور اُس کی صورت بنکر بیٹھا اور اُسکو اپنی صورت بنایا دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھائی سنگلے مین

گولہ دیا زبان مین سوزن دیکر اور قیدیون مین داخل کردیا اور آپ داروغۂ زندان بنکے بیٹھا پھر دریاے فکر مین
مین غوطہ زن ہوکر لوحدار جادو کے پاس گیا اور کہا کہ زندان مین چلیے ایک ضروری امر آپ سے عرض کرنا
ہی لوحدار جادو اُسیوقت زندان مین آیا مسند پر بٹھایا عزت و توقیر کی قلمدان سامنے رکھدیا اور کہا کہ ایک
خط ملکہ کو اپنے قلم سے لکھیے لوحدار جادو نے کاغذ طلب کیا اسنے سربستہ ایک کاغذ جیب سے نکالا لوحدار
جادو جیسے ہی اُسکو کھولنے لگا کہ اُس سے سفوف اُڑا لوحدار جادو چھینک کر بیہوش ہوا اسنے لوحدار
کو شاہزادے کی شکل بنا دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا گلے مین گولہ اور زبان مین سوزن لگا بجاے شاہزادے
کے بٹھایا اور شاہزادے کو رہا کر دیا اور آپ لوحدار کی صورت بنکر جملہ ملازمین لوحدار کو زندانخانہ مین لایا
سب کو شربت بیہوشی پلا بیہوش کیا اسنے ایک کو سرداران لشکر اسلام کی صورت بنا کر قید کیا اور لوحدار کی
کی دختر کو شاہزادی عشق کی صورت بنایا اور زوجۂ لوحدار جادو کو گیسو طراز کی صورت بنایا اور جادر عیاری
اوڑھکر سنگ یا جادو کو گڈھے سے نکال پیرمرد کی صورت پر بنایا اور ان سب کو مع لشکر رہا کیا یہ سب
چلتے ہوئے امیرالزمان سے کہا کہ شاہزادۂ عالم لوح طلسم تو لے لیجیے شاہزادے نے کہا کہ کہان ہے
جہانگرد نے جب لوحدار جادو کو بصورت داروغہ لاکر زندان مین بٹھایا تو ان باتون مین لوح طلسم کو
دریافت کر لیا تھا اُسے سب پتے تو دے ہی دیے تھے امیرالزمان سے کہا کہ لوحدار جادو کے مکان مین ایک مختصر سا
باغ ہے اُسمین ایک حوض ہے حوض مین ایک صندوق ہے اُس صندوق مین ایک صندوقچی جواہرات
کی ہے اُس صندوقچی مین لوح طلسم پارچۂ حریر مین لپٹی ہوئی رکھی ہے جاؤ جلدی سے اسکو دستیاب کرو شاہزادہ
فوراً بلا خطر اُس باغ مین آیا اور حوض مین کود صندوق نکالا اُسکو کھولکر صندوقچی کو کھولا دیکھا کہ پارچۂ حریر
مین لوح طلسم رکھی ہے اُس صندوقچی کو قبضہ مین کیا گیسو طراز کے مکان پر آئے جہانگرد نے بلباس لوحدار جادو
ایک خط ملکہ شاہدر کو لکھا کہ آپ کو معلوم ہو کہ جب آپ کے والد لب دم ہو رہے تھے وصیت کی تھی کہ جب
فاتحان طلسم ادھر آوین اور وہ قید ہو جائین تو فوراً قتل کرڈالنا اب فاتحان طلسم سب قید ہین مین نے
آج لوح طلسم دیکھی معلوم ہوا کہ اب فاتحان طلسم مین کوئی باقی نہین ہے اور یہ بھی لوح مین نکلا کہ اُن سب کو ایکدم
سے قتل کرڈالین اور اگر ایک ایک قتل ہوگا تو طلسم مین بڑی خرابی پڑیگی لہذا آپکو چاہیے کہ اسیوقت ان سب
کو قتل کرڈالیے اور ایک دم سے سب مسلمان قتل ہون آگے پیچھے ہونے پاوین ایک ساتھ سب کے سر قلم
ہون اگر ایک بھی قتل ہونے سے باقی رہا تو طلسم مین آگ لگجائیگی اور کچھ بنائے نہ بن پڑیگی اور یہ وصیت
آپ کے نام شاہ طلسم کی تھی یہ خط جیسے ہی ملکہ کے پاس پہونچا جلادون کو طلب کیا اور گاڑیان ساحرون کی
روانہ کین کہ فاتحان طلسم کو لے آوین ساحر آئے اور گاڑیون پر سوار کرایا اور ملکہ کے حضور مین لے گئے
ملکہ نے سب کو دیکھا اور صورت شاہزادہ دیکھی آنکھون سے آنسو گر پڑے جلد ہی سے تا انکشاف عشق نہو
کمرہ مین گئی فاتح طلسم کی تصویر وہان رکھی تھی اُس سے مخاطب ہوئی اور کہا کہ افسوس اے شاہزادے جو تجھپر
دل آیا تو ہلو گو نکا تو قاتل نکلا اسے دوست ہم جسکو سمجھے تھے وہ دشمن نکلا خضر راہ جانتے تھے جسکو وہ رہزن نکلا
افسوس مین کیا کرون کہ وصیت والد اور قواعد طلسم سے مجبور ہون ورنہ تجھ ایسا شاہزادہ معشوق دست عاشق
سے قتل ہو چارہ کار یہی ہے کہ جلادون کو حکم دیا جائے کہ سب کو برابر بٹھلا دین اور جسوقت مین دستک دون ایک
ساتھ ہی سب قتل ہون اگر کسی کا ہاتھ رکا یا دیر مین قتل ہوا وہ بجاے اُسکے مارا جاویگا جلادون نے یہ حکم

سنتے ہی تلوارون کو دیکھا بھالا آزمائش کی تلوار کو پورا دیکھا آب اچھی پائی گردنون پر کوبلے کا خط دیا ڈورا باندھا
ٹوپ سر پر چڑھایا گرد ہین سب کی جھکا کے بٹھلایا اور منتظر دستک تھے کہ ملکہ نے ساحر کو بھیجا کہ دیکھو جلاد سب
تیار ہین کچھ دیر تو نہین ہے ساحر نے آکے دیکھا کہ منتظر دستک ہین انکے کام مین کوئی دیر نہین اپنی ترکیب
سے کھڑے ہین دستک ہوتے ہی سب کے سر ایک ساتھ زمین پر گرین ساحر نے آکے ملکہ سے کہا کہ حضور
وہان کچھ دیر نہین جلاد منتظر دستک ہین ادھر دستک ہوئی کہ سب کے سر زمین پر لوٹتے ہونگے ملکہ نے یہ خبر سنتے ہی
دستک دی کہ جلادون نے ہاتھ چھوڑے ایکبارگی سب کے سر زمین پر دکھائی دیے ایک تاریکی طلسم مین
چھاگئی آوازین آنے لگین کہ کشتی مرا نام من لوحدار جادو بود کشتی مرا نام من فیل اندام داروغہ زندان
بود کشتی مرا نام من سنگ پا جادو بود کشتی مرا نام میمونہ جادو زوجہ لوحدار طلسم بود غرضکہ دو گھڑی تک
یہ آوازین آتی رہین ملکہ نے دست تغابن ران پر مارا اور کہا افسوس یہ کیا غضب ہوا سب آوازین موقوف
ہوئین وہ دود تاریکی دفع ہوئی شعلہ جادو سنگ پا جادو کے مکان پر پہونچا اور آواز دی اور ایک چکر مار زمین
پر گرکے غائب ہو گیا سنگ پا جادو کی عورت نے یہ سنا تاریکی چھاگئی لشکر لیکر روانہ ہوئی اور یلغار کر کے
بیت الحزن پہونچی کہ ذکر اسکا وقت پر آویگا ملکہ بعد فرو ہونے ان آوازون کے دیر تک سکوت مین
رہی بعد کو سب ساحرون کو جمع کر کے لشکر کشی کی اور طلسم گلزار لوح مین آئی کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا
شاہزادی کو جب خبر قتل ساحران پہونچی لشکر جرار صف شکن لیکر چلی راہ مین شاہزادہ اور شاہد کے لشکر
کا مقابلہ ہوا نیچے استادہ ہوئے لشکریون نے اپنے اپنے ہتھیارون کو صاف کیا روان کیا مردمیدان
تیغ زن و گردان صف شکن اپنی اپنی دلیریون کے بیان کو طول دے رہے تھے ادا سے حق نمک شاہزادیکا
اقرار زبان سے کرتے تھے ہر ایک سینہ سپر ہونے کا اقبال کرتا تھا جو تھا دریاے شجاعت کا نہنگ ہر فرد بشر
بیشۂ دلیری کا نرہ شیر معرکہ رستم و اسفندیار بازی طفلان جانتے تھے دیو ان مردم خوار خوشیان مناتے تھے
شاہزادے کو دعا دیتے تھے کہ بدولت شاہزادہ خوب آسودہ ہوئے گوشت ساحرون سے جسم مین
توانائی آئی دونی طاقت پائی جب ترک فلک خنجر بکف جنگ گاہ مین آیا لشکر کی صف آرائی ہوئی
آواز برق کوس و کرنا سے آسمان دہل گیا خونخوار فلک کا کلیجہ ہل گیا کہ دریاے فوج کو تلاطم آیا آپسمین بھڑ گئے
تیر و سنان چلنے لگے ساحر کٹ کٹ کر زمین پر گرنے لگے شاہزادہ امید وفور طرب سے اور فتحیابی سے کامیاب
معلوم ہوتا تھا چہرہ بشاش فلک سے صداے شاباش آرہی تھی لیکن ملکہ کو کچھ رنج ساحران مقتول کا اور کچھ
صدمہ اپنی شکست یلغار کا چپ سکوت مین تھی تماشاے کارزار دیکھ رہی تھی کہ عقب سے گرد نمایان
ہوئی جب گرد پھٹی دل کردے ایک فوج جرار پیدا ہوئی اور آتے ہی اسنے چھاپا فوج ملکہ پر مارا جس سے
ملکہ کو اور ہراس پیدا ہوا زیست سے ناامید ہوئی تمناے فتح منقطع ہوگئی ساحر کو ادھر روانہ کیا کہ یہ کون
صاحب لشکر ہے ساحر نے دریافت کر کے کہا کہ سنگ پا جادو کی عورت ہے اور مایوس ہوئی لیکن
جھٹ پٹ اسکو شیشہ مین اتار صلح کر کے موافق کر لیا دونون لشکر ایک ہوگئے خوب تلوار چلی اللہ اکبر
کے نعرے بلند تھے شاہزادہ اپنی فوج کو بڑھاوے دے رہا تھا نقیب کڑکے کڑک کڑک کر شاباش کہتے
تھے سات شبانہ روز لڑائی رہی دیوون نے جو حملہ کیا ایک دم مین صف کی صف الٹ دی لشکریان
شہریار چیرہ دست ہوتے چلے جاتے تھے اور ساحران غدار کے پانون پیچھے ہٹتے تھے کہ

سنگ پا جادو کی عورت میدان مین آئی جنگ چاہی ایک جوان اُس سے مقابل ہوا اور ایک ہی وار مین سر اُس نابکار کا مثل خیار تر اُتار لیا لشکر ملکہ بہت کم رہگیا انجم سحری وار کچھ تھوڑے سے رہگئے لیکن ملکہ قلب لشکر مین مضبوط جمی تھی کہ شاہزادے نے قلب لشکر پر حملہ کیا صف کی صف ایک دم مین قتل کی ملکہ تنہا رہگئی شاہزادے نے قاش زین سے بیکدست مثل گل کے اُٹھا لیا لشکر مین لے آیا قید کیا باقی ماندہ لشکر خور اک دیوان ہوا طلسم بیت الحزن اپنے نام کا پورا مصداق ہوا شہر ویران و سنسان ہوگیا کسی ساحر کا نام نہ رہا سب شہر خاموشان مین آباد ہوئے لشکر شہر مین گھسا لوٹنا شروع کیا کئی روز تک شہر کو لوٹا جہانگردے تے بہت سا مال از قسم جواہرات پایا فوج منظفر و منصور اپنی فرودگاہ پر آئی ملکہ کو شاہزادے نے سامنے بلایا مسلمان ہونے کے لیے کہا ملکہ نے بدل و جان منظور کیا کلمۂ اسلام پڑھا صدق دل سے اسلام لائی گیسوطراز کو بھی مسلمان کیا اور سب کو ساتھ لیکر ملکہ شہرخ کے وہان آئے بموجب اقرار کے وہان دو تین روز دعوت مین گذرے خوب جشن فتح کے ہوئے چوتھے روز شاہزادہ مع لوح طلسم و ملکہ شاہد و شہرخ و گیسوطراز مع جاہ و حشم کے کوچ و مقام کرتے ہوے طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر آئے گا

اب دو کلمے داستان روانہ ہونا شاہزادہ رستم ثانی بن ملک ایرج کا طرف طلسم سحر آفرین کے اور راہ مین ملاقات ہونا ملک الماس سلطان طلسم سے ملک الماس کا شاہزادے سے بہ شفقت پیش آنا اپنے طلسم کے اندر لیجانا کیفیت تشریف آوری دریافت کرنا رستم کا حالت ناداںستگی مین اپنا حال بیان کردینا سلطان طلسم کا گرفتار کرنا باقی حالات متعلق داستان

ہذ مخمسہ عوض ساقی نامہ

پہلے تھا دخل یہ دشوار ترے کوچے مین ｜ کہ صبا کو بھی نہ تھا بار ترے کوچے مین ｜ اب ہوہی مجمع اغیار ترے کوچے مین ｜ روز ہو گرمی بازار ترے کوچے مین
جمع ہین تیرے خریدار ترے کوچے مین

تو نے غرفے سے جو کچھ ہمکو دکھایا جھلکا ｜ ہوگئے بیخود و بیہوش ہوا ہے ہوش ربا ｜ اب کہان جائین کدھر جائین سے ۔۔۔ ｜ دیکھکر تجکو قدم اُٹھ نہین سکتا اپنا
بنگئے صورت دیوار ترے کوچے مین تو

ہو محبت بھی تری قہر خدا سخت عذاب ｜ کردیا ایک نے مانند اسی سنے بیتاب ｜ کفر و اسلام ہوا دونون کو گھر کردین خراب ｜ دیر ویران ہو ترے عہد مین کعبہ ہو خراب
جمع ہین کافر و دیندار ترے کوچے مین

کیا خبر ہی تجھے کس حال مین ہے مین کیا ہون ｜ جادۂ راہ کہ ہین نقش قدم ہون کیا مین پامال ہون ｜ آسمان ٹوٹ پڑے مجھپہ جو اُٹھنا چاہون ｜ پانون پھیلائے زمین پہ مین پڑا رہتا ہون
صورت سایۂ دیوار ترے کوچے مین

خاک سے کرتے ہین ہم آغوش پڑے رہتے ہین ｜ صورت مے کش و مدہوش پڑے ہو رہتے ہین ｜ بیخود و غافل و خاموش پڑے رہتے ہین ｜ روز یہان سیکڑون بیہوش پڑے رہتے ہین
ہے مگر خانۂ خمار ترے کوچے مین

آرزو ہو دل بیتاب کی فریاد سنے ｜ کہ ترے کان تک آوازہماری پہونچے ｜ پیر جو اندیشہ ہو یہ بھی کوئی پہچان نہ لے ｜ پاسبانونکی طرح راتکو بیتابی سے
نالے ہم کرتے ہین اے یار ترے کوچے مین

تھی نہ امید ہمین ایسی فسونسازی کی | اسنے تو چھوٹتے ہی ہمسے دغابازی کی | ہاے کمبخت نے کیسی غلط اندازی کی | روز ہی عشق نے یہ تفرقہ پردازی کی
ہم ہین زندانئین دل زار ترے کوچے مین

شکل فرہاد جنون پیشہ و مثل مجنون | خاک برباد کرے میری نہ چرخ واژون | دے اجازت تو رہون تا بقیامت ممنون | آرزو ہے جو مرون بھی تو مین فن بھی ہون
ہو جگہ تھوڑی سی درکار ترے کوچے مین

دوست دشمن ہین سبھی تیری ادا پر بسمل | خنجر رشک سے ہر ایک ہوا ہے بسمل | ہمکو پروا نہین غمگین ہو کوئی یا خوشدل | گر یہی ہین ترے ابرو کے اشارے قاتل
آج کل چلتی ہے تلوار ترے کوچے مین

بے کہے اسنے کیا ہو جو وفا کا اظہار | عار سننے سے سمجھے ہو اسے کہنا دشوار | داغ نے آج یہ دیکھا ہے کہ ہو کر ناچار | حال دل کہنے کی ناسخ جو نہین پایا بار
پھینک آتا ہے وہ اشعار ترے کوچے مین

چہرہ نا سخان سحر و ساحری و شکست کنندگان طلسم سامری اعجوبہ نگاران طلسم عجیب و دوانندگان سحر غریب اس داستان جلالت بنیان کو یون بیان فرماتے ہین کہ جب شاہزادہ والاقدر رستم ثانی بن ملک ایرج اجازت لیکر مع لشکر فراوان و فوج گران صاحبقران ثانی سے رخصت ہوئے کمر ہمت چست باندھی برابر کوچ و مقام کرتے چلے جاتے تھے بعد طے مراحل و قطع منازل ایک دشت سراسر وحشت ناک مین جو نصف سرحد طلسم مین تھا پہونچے خیام شاہی استادہ ہوئے بارگاہین قائم ہوئین مسندین معرق بچھی ہوئین اُس جنگل مین چلتے پھرتے آدمی لشکری سرداروان کے نظر آتے تھے بعد مدت کے اُس جنگل کی تقدیر جاگی یا تو سراسر خارستان سنسان ہو کا میدان تھا یا گلستان تازہ کا نمونہ دکھائی دینے لگا شاہزادہ اُس جنگل مین شکار کھیلنے لگا دور سے دیکھا کہ ایک تاجدار والا تبار بھی مصروف صید افگنی ہے صورت سے معمر معلوم ہوتا ہے لیکن شجاعت و شہامت چہرے سے ہویدا ہے ایالت و جلالت بشرہ سے پیدا شکن چہرے پر ذرا بھی نہین نوجوانی پوری معلوم ہوتی ہے اعصاب قوی اعضاو جوارح کی توانائی مین فرق نہین نخچیر اُسکا دیکھا بچتا نہین کہ اسنے مین اُسکی نظر بھی شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک جوان حسین رعنا گلستان نازپروران کا گل یچان خلیلی سے سنبل پریشان ہے جبین نور آگین ہلال آسمان ہے چہرہ بدر کامل مثال درخشان ہے طلاقت لسانی سے سوسن خاموش شاہد فرحت دوشادوش ہے مرشجاعت و دلاوت سے آنکھین مخمور ہین خود شیر افگنی و فیلکشی سے چہرحسن بیمثال سے مغرور ہے مردم آزاری سے نفور کلاہ کج سر پہ قبائے شاہزادگی بر مین صید افگنی مین مصروف ہے ہمہ تن شکار مین مشغوف ہے دل قوی بہادران تو زنار رستم و اسفندیار سے زیادہ ہے دل سے بے اختیار مثل سیماب بیقرار ہوا صید افگنی چھوڑ ادھر کو چلا قریب آیا حسن دو بالا پایا اوج دلبری کا یکتا ماہ پایا قریب سے جو دیکھا ایک عجیب جوان خوبرو نظر پڑا موافق رسم و قاعدہ شاہان سلام و علیک ہوئی بغلگیر ہوئے مزاج پرسی کی شاہزادہ خیمے مین لے آیا اُس شہریار نے اُسیوقت جنگل سے ساتھ لیا ایک طرفۃ العین مین مع فوج داخل طلسم ہوئے رونق افروز مشکوے حرم سلطانی ہوئے فوج کے لیے مقام تجویز ہوا شاہزادے کیواسطے محلات سے ایک مکان خالی کیا گیا شاہزادے کا آرامگاہ مقرر ہوا وہ مکان پر تکلف بنا ہوا یاقوت کے خشت زبرجد کی تحریر لعل کے قمقمے لٹکتے بھاری بھاری سرو چراغان لاکھون فانوس خود بخود روشن ہوتے ہوے چاندنی کی کیفیت میوہ دار درختون کی نرالی حالات خام و پختہ میوے سے لگے ڈالیان بار ثمر سے تواضع کرکے زمین بوسی کرتی تھین شاہدان چمن نشئہ حسن سے مغرور اکڑتے تھے سبزہ بختان گلشن مردہ بہری سے چور بل کھاتے تھے حوض مین فوارہ چڑا ہوا ابشار

سوراخون سے صحن خیابان کو سیراب کرتا تھا ابر ساون کا سراسر آب بط و قاز سرخاب حوض مین
تیرتے تھے عاشقان والہ کو بحر محبت کی شناوری سکھاتے تھے وسط گلزار مین گلپوش بنگلہ پڑا ہوا چارون
طرف کی کیفیت دکھاتا تھا نسیم سرد ہوا آ رہی تھی نصف شب کو خاصہ موجود ہوا شاہزادے نے کھانا تناول فرمایا
بستر خواب پر سو رہا کہ شاہد سیمین تن مرصع پوش منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوا شاہزادہ بستر خواب نوشین
سے بیدار ہوا حوض کے کنارے بیٹھکر کیفیت آب مصفا دیکھنے لگا ذکر اسکا وقت پر آئیگا پہلے کیفیت شاہ
طلسم ملک الماس کی ملاحظہ ہو جب شاہزادے کو محلات شاہی مین لایا اور ایک محل سلطانی آپکے لیے تجویز
ہوا ان انتظام مین دیر ہوئی مشکوے خاص مین جانیکا وقفہ ہوا جب خاطرداری شاہزادے سے فراغت پائی
مشکوے خاص مین رونق افروز ہوا عشرت آرا زوجۂ شاہ طلسم نے سبب دیری دریافت کیا شاہ طلسم نے کہا کہ آج
ایک نیا شکار ہاتھ آیا کہ ایسا شکار کبھی ہاتھ نہ لگا تھا اسیوجہ سے مجکو دیر ہوئی کہ اسکا انتظام مہمانداری کرتا تھا زوجۂ
شاہ نے پوچھا کیا شاہ طلسم نے کہا کہ جب مین سرحد طلسم کے صحرا مین شکار کھیلتا تھا دیکھا کہ ایک شاہزادہ عالیخاندان
نہایت حسین و زیبا صورت نہایت جمیل و شکیل کہ مین نے اپنی اتنی عمر دراز مین کسی طلسم مین ایسا شاہزادہ
حسین نہین دیکھا اگرچہ ہزارون خوبصورت و رعنا میری نگاہ سے گذرے لیکن ایسا شاہزادہ ہرگز ہرگز نہ گذرا کہ
بے اختیار دل اسطرف کھنچا جاتا تھا میری طبیعت مجھے زبردستی اس طرف کھینچ لیگئی اس سے ملاقات کی جیسی صورت
ویسی سیرت و خصلت اسکی تمام چیزون کو ایک پر ایک کو شرف ہے بطور مہمانی اسکو اپنے ساتھ لیتا
آیا ہون کہ چندے اس سے غم غلط کرونگا شاہزادی گلتاج پوش اسکی لڑکی یہ تعریف شاہزادے کی سنکر غائبانہ
عاشق و شیدا ہوگئی بے دیکھے شاہزادے پر مبتلا ہوئی دل ہاتھ سے جاتا رہا کہ شاہ طلسم نے بیٹی کو اشارہ کیا ملکہ نے
کہا بیٹی جاؤ رات زیادہ گئی ہے سو رہو خواصین شاہزادی کو آرامگاہ مین لے آئین جب شاہزادی چلی گئی تب
شاہ طلسم نے خلوت کی اور کہا کہ اصل تجویز کہ ایسا شاہزادہ جامع فنون جمیع علوم دلیر توانا زبردست اگر متحمل ہیکے ملکہ
ڈھونڈھین تو نہین ملیگا یہ خیال آیا کہ اگر اسکا عقد لڑکی کے ساتھ ہو تو قران السعدین ہوجائے آفتاب و ماہتاب
ایک برج مین وصل معلوم ہون اور علاوہ ازین شجاعت و شہامت مین بھی ایسا ہے کہ کل شاہان طلسم کو زیر کریگا
سب سے باج لیگا سلطنت کو رونق ہوگی رعایا شادان و فرحان رہیگی ملکہ بولی کہ مین بھی دیکھنے کی امیدوار تھی شاہ طلسم
نے کہا اب رات کو کیا دیکھوگی اسکو بھی تکلیف ہوگی سوتا ہوگا جاگتا ہوا غالب کہ سو گیا ہو صبح کو دیکھیے گا یقین لائیے گا
اگر بجائے کدورت دل کو نہ کاٹ مجھسے زیادہ نہ بیقرار ہو تو کیا بات ہے ملکہ نے کہا کہ اگر آپکو پسند ہے میری طبیعت بھی
خرسند ہے جو آپ کرینگے بہتر ہوگا شاہ طلسم نے کہا کہ مین اپنے نزدیک کیا بلکہ سب کے نزدیک صحیح الخیال اور منصف
سمجھا جاؤنگا دشمن بھی فریفتہ ہوگا کہ سلطان خاور سرحد طلسم اخضر پر تفریح کرنے لگا شاہ طلسم خوابگاہ سے اُٹھا
خواجہ سرا حاضر ہوئے آفتابہ و سیلابچی لا موجود کیا ہاتھ منہ دھوکر فراغت کی ایک خواجہ سرا کو شاہزادے کی
خدمت مین روانہ کیا کہ دیکھو شاہزادہ آرامگاہ سے اُٹھا یا نہین خواجہ سرا آیا دیکھا کہ شاہزادہ حوائج ضروری سے
فارغ ہوکر مسند مغرق پر رونق افزا ہے افسران فوج گرد و پیش اپنے اپنے قرینے سے بادب بیٹھے ہین خواجہ سرا نے
جو وہ چہرۂ پُرنور آتشین دیکھا طلسمی تصویر آنکھ سے گذر گئی اسلیے پاؤن شاہ طلسم کی خدمت حاضر ہوا سب حال کہہ
سنایا کہ ملکہ بھی خلوتکدہ خاص مین تشریف فرما ہو مین ملکہ نے کہا اے شاہ عالم اس شاہزادے کو بلوا لیجیے دیکھین
دل کو ٹھنڈا کرین رات بھر بیقرار رہی دعا تھی کہ جلد صبح ہو یہ حال فتح ہو صورت شاہزادہ دیکھون

دل بے اختیار کو قبضے مین کرون اسکا ذکر وقت پر آئیگا

اب دو کلمے شاہزادی گلتاج پوش کے عرض کیے جاتے ہین

کہ شاہزادی جسوقت بصفت غائبانہ شاہزادے کی سنکر اپنی آرامگاہ مین آئی عجب حالت تھی دل سے آہ سرد نکلتی تھی رنگ سرخ مبدل بہ زرد تھا سارے آثار عشق دل سے اُسکے چہرے سے ظہور کرتے تھے فرحت و مسرت کو دور کرتے تھے سہ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد * بسا کین دولت از گفتار خیزد * رات بھر اسی خیال مین پڑی رہی کہ زہے نصیب اُسکے کہ ایسا شاہزادہ اُسکے ہم پہلو ہو وہ بخت بلند اُس عورت کے کہ آنکھین اُسکے جمال باکمال شاہزادے سے منور ہون کیون بادشاہ نے اُسکی تعریف میرے روبرو کی اگر کی تو طبیعت کیون آئی اگر دل مائل ہوا ہو تو اُسکی دستیابی ہو ورنہ اس زیست سے مرجانا بہتر ہے تمام عمر رونا نہ پڑے ایک نظر دیکھ لیتی دلکو بارے تسکین ہوتی یہ تقریر کرسی نشین ہوتی ذکر اسکا وقت پر ہوگا اب وہ کیفیت ملاحظہ ہو شاہ طلسم نے ملکہ سے کہا کہ مین شاہزادے کو لیے آتا ہون یہ کہکر بادشاہ طلسم شاہزادے کی طرف چلا ملکہ نے مکان کو ایک ساعت مین گلدستہ نور بنا دیا کل سامان جدید عمدہ سے کہ جس سے مکان کی رونق دونی ہوئی سج رہا خبرداروں نے شاہزادے کو خبر دی کہ بادشاہ طلسم آتا ہے شاہزادہ بصد قد صدر دروازہ مکان پر آکر کھڑا ہوگیا بادشاہ دور سے شاہزادے کو صدر دروازے پر دیکھ کے وہین سواری سے اُتر پڑا دونون نے معانقہ کیا مصافحہ ہوا شاہزادے نے لاکے مسند پر بٹھایا قدر دیر باتین ہوئین بادشاہ نے کہا شاہزادۂ عالم تشریف لیچلیے آپکو سیر طلسم کراؤن تاکہ طبیعت آپکی نہ گھبرائے شاہزادہ بدل ممنون ہوا دونون شاہ و شاہزادہ ہاتھ مین ہاتھ ملائے باہر آکے تخت روان پر سوار کیا خواجہ سراؤن نے ملکہ کو آمد شاہزادے سے اطلاع کی ملکہ ایک چلونوں کی آڑ مین ہوگئی تمام محلات شاہی مین دھوم مچگئی کہ شاہزادہ آیا ہے جسنے آفتاب کو صورت انسان مین نہ دیکھا ہو وہ اس ملک خصال کو دیکھے گرمی حسن یوسفی کا بازار گرم ہے خریداران شیدا آوین نقد جان لیتے آوین یہ خبر شاہزادی گلتاج پوش نے بھی سنی سیماب دار بیقرار ہو کر آتش فراق سے جلی ہوئی محل مین آئی اور ایک بام محل پر کہ جہان سے شاہزادے کا دیدار ہو سکتا تھا کوئی شے مانع نہ تھی رونق افروز مسند رعنائی ہوئی کہ شہریار طلسم مع شاہزادۂ والا ہمم داخل مشکوے سلطانی ہوا مسندین مغرق بچھی تھین دونون مسند و بیز رونق افروز تھے جمال شاہزادے سے وہ مکان سارا روشن ہوگیا گیسوان خلیلی رگ ہاشمی ذ قار عبد المطلبی کو ملکہ دیکھ کے ہزار جان سے شیفتہ ہوگئین مدہوش ہوکے آغوش انیس مین گرین پنکھا جھلا گیا مشک چھڑکا گیا ملکہ کو ہوش آیا جسقدر زبانی شاہ طلسم سے سنا تھا اُس سے سو حصہ زیادہ پایا جو شخص تھا جمال یوسفی کو دیکھکر از خود رفتہ ہو تا تھا عنان صبر و تحمل ہاتھ سے جاتی تھی کسیکو ہوش نہ تھے گلتاج پوش نے دیکھتے ہی نقاب غفلت سے منھ چھپایا جلباب مدہوشی مین منھ چھپین خواصین یہ حالت دیکھ بام سے نیچے لائین ہوا دینے لگین کہ گرمی زیادہ ہوگئی ابخرے دماغ پر پہونچے جلدی جلدی لخلخہ سنگھایا گلاب پاشی ہوئی تھوڑی دیر کے بعد شاہزادی کو ہوش آیا مضطرب آتش فراق سے چون کباب جلتی بار بار پہلو بدلتی تھی غرضکہ محلسرا سے شاہی مین کوئی ایسا نہ تھا جو از خود فراموش نہوا ہو اسیر حلقۂ گیسوان خلیلی نہ بنا ہو چارون طرف شور نشور برپا تھا کہ شاہزادے نے قیامت ڈھائی سب کو گرفتار بلا کیا باتون مین قید محبت کیا دام الفت مین سب کو

پہنسا یا کہ خاصہ کا وقت قریب آیا خدمتگار آفتابہ وسیلابچی لایا ہاتھ دھلائے خاصہ چنا گیا شہریار اور شہزادے
نے کھانا نوش فرمایا شاہزادہ اپنی فرودگاہ مین آکر سو رہا شہریار بھی اپنے حرم خاص مین گیا دیر تک ملکہ اور
شہریار طلسم سے باتین ہوتی رہین ملکہ نے بھی از حد شاہزادے کی تعریف کی کہ سب صغیر و کبیر نے زبان وصف
شاہزادے مین کھولی شاہ طلسم نے کہا اے ملکہ تمنے شاہزادے کو دیکھا سچ کہنا کہ شکل و شمائل مین کیسا ہے یقین ہے
کہ جیسا مین نے کہا اس سے زیادہ دیکھا ہوگا زبان سے اسکی تعریف کرنا بہت مشکل ہے سوا اسکے کہ صورت
دیکھکر دل مین سمجھے نہ کہ کچھ بیان کر سکے ملکہ نے بھی کہا کہ بلا شک ایسا شاہزادہ مین نے بھی آج تک نہین
دیکھا جب کہ حضور نے خود نہین دیکھا تو مین کہان سے دیکھتی یہ باتین کرکے وہ تو سو گئی ملکہ گلتاج پوش
کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ بعد جانے شاہزادے کے اپنے کمرے مین آئی اور زار زار رونا شروع کیا دامن قبا
کو باران چشم سے بھگوتی تھی دل ہی دلمین گھٹتی تھی خواصون نے دیکھکے کہا کہ اے شاہزادی آپ کیون
روتی ہین اپنی جان یون مفت کھوتی ہین اس سے نتیجہ کیا نکلے گا اجی شہزادی صاحبہ یہ شہزادہ آپ کے
زیر قدم رہے گا آپ کیون روتی ہین ہم سب سن چکے ہین شاہ طلسم اور ملکہ سے باتین ہوتی تھین
ساری یہی تجویز ہے کہ آپ کے ساتھ انکا مدامی رہنا ہو گلتاج پوش کی یہ باتین سنکے ذرا دل کی تسکین ہوئی
کچھ مسکراہٹ ہونٹھو پر آئی دُرِ دندان صاعقہ وار چمک گئے اور کہا کیون کمبختو مستانی ہوئی ہو ایسی بیہودہ
باتین کہتی ہو نہین معلوم کہ مین اپنے کس غم مین روتی ہون کیا میرے دل پر گذر رہی ہے موزہ کا زخم ہیری
جاتا ہے خواصون نے کہا واری صحیح تو یہ امر ہے کہ شاہزادے کے عشق نے زور کیا شاہزادی صاحبہ کے چہرے
سے عشق برستا ہے ہر نفس کے ساتھ آہ عشق نکلتی ہے کہ آفتاب کی آمد ہوئی اپنے بسترون سے رات بھر
کے سونیوالے اُٹھے اپنے کامون مین مصروف ہوئے شاہ طلسم صبح ہوتے ہی فرودگاہ شاہزادے
مین آپہونچا شاہزادہ اُٹھا تھا کہ شاہ کی آمد ہوئی شاہزادہ دروازے سے استقبال کو لے گیا شاہ نے
کہا اے شاہزادۂ والاجاہ عجائبات طلسم کی سیر کیجیے شاہزادہ بعد فراغت پارچہ پوشی وغیرہ عجائبات طلسم
کی سیر کو چلا اول طلسم ہفت در مین گئے وہان عجیب و غریب عجائبات دیکھے یہ اول عجائبات کا طلسم
تھا یہان کی خوب سیر کرائی آگے یہان سے چل کے تہنیت باغ مین پہونچے سلطان طلسم نے یہان کی بھی سیر
کرائی اور شاہزادہ نہایت مسرور ہوتا تھا سیر کامل ہونے پائی تھی کہ شاہ نے دستک دی کاؤ ساحر پیدا ہوئے
دسترخوان بچھا ایک سے ایک لذیذ کھانا چند یا تازہ تازہ میوہ ڈالیون سے توڑکر پیشکش کیا شاہزادہ
یہ سب کیفیت دیکھ رہا تھا جب کھانے سے فارغ ہوئے شاہزادے نے عرض کیا کہ دولتسرا کیطرف تشریف
لیچلیے بادشاہ نے ایک دستک دی دوسرا ساحر پیدا ہوا بادشاہ نے اشارہ کیا تخت رواں جو بہت
نفیس بنا تھا حاضر کیا شہریار و شاہزادہ دونون بیٹھ کے مکان کو آئے وہ انکو پہونچا کے اسی باغ مین گیا
شاہزادے کے ساتھ ساتھ شاہ بھی یہان آیا اور شاہزادے سے سلسلہ تقریر شروع کیا حسب و
نسب ارادہ سرحد پر آنے کا شکار کھیلنا یہ سب دریافت کیا شاہزادے اپنا حسب و نسب بتایا
خواجہ عبد المطلب جو خانۂ کعبہ کی جاروب کش ہین جد اعلے ہین اُنسے ہمارا سلسلہ ہے
صاحبقران طرف طلسم فیروزیہ واسطے قتل فیروز کے گئے ہین اس کے متعلق نو طلسم ہین کہ جنکے فتح کے
واسطے ایک ایک عزیز خاص گیا ہے اس طرف مین آیا ہون ملک الماس کو مار کر لوح طلسم لیکر واپس

جاؤنگا جب سب دھن طلسم کی صاحبقران کو پہونچیگی تو وہ مردود قتل ہوگا ملک الماس نے گوش دل سے
یہ سب باتین سنی جب شاہزادہ کہہ چکا تو ملک الماس نے کہا اے شاہزادے بلاشک خاندان کے آپ بہت
بڑے شریف صحیح الحسب معتبر النسب آپکے رخ روشن سے شرافت خاندان برستی ہے اگر آپ نہ ظاہر کرتے
تو بھی خود معلوم ہوجاتا اور مین ملک الماس شاہ طلسم سحر آفرین مین ہون جو طلسم آپ نے دیکھے ہین کل دو
دیکھے ہین یہ گویا شروع طلسم ہے یہ کچھ نہین ہے ایسے طلسم یہان کے ادنی ساحر بنا کے دکھاتے ہین اب آگے انکے
طلسم ہین وہ لائق تعریف کے ہین ان طلسمون مین بھی اگر ایک آدمی ڈالدیا جاوے اور ساحران طلسم اسکو
مدت العمر تلاش کرین ممکن نہین کہ اسکو نکال لاوین شاہزادے نے یہ کیفیت سنی اور سکتہ کا عالم ہوگیا کہ
یہ خود شاہ ہے مین اختیاط کیون نہ کیا افسوس از ماست کہ بر ماست خود کردہ را علاجے نیست شاہ طلسم
نے دیکھا کہ کچھ سکوت ہوا شاہزادے سے کہا کہ اے نور نظر تم اسکا قصد نہ کرو اسمین بہت آفات سخت ہین
اپنی جان معرض خطر مین نہ ڈالو کیونکہ اسوقت تمپر سب طور سے مجھکو اختیار حاصل ہے لیکن تمکو مین پیرانہ نصیحت
کرتا ہون تمکو لازم ہے کہ اسکو گوش دل سے سنو یہ مقام طلسم ہے اسکا نام سحر آفرین ہے روز ایک سحر تازہ ہوتا ہے
بیحد و بیشمار اسکا سحر ہے اور جو طلسم ہین انکے سحر کی حد قائم ہے لیکن نہین ہے تو اسکی یہ سب طلسمون سے سخت تر
ہے اور مین خود اسکا بادشاہ ہون لیکن بنظر اسکے کہ تمکو وہان سے لایا ہون مہمان کیا ہے محلات شاہی کو تمسے
زیادہ نسبت ہوگئی ہے اگر سلطنت کی خواہش ہے تو تاج و تخت حاضر ہے شوق دل سے حکمرانی کیجیے اختیارات
طلسم ہاتھ مین لیجیے مین گوشۂ عافیت مین عبادت کرون لیکن ان خیالات مین نہ پڑو شاہزادے نے کہا
کہ آپ کا فرمانا بہت صحیح ہے لیکن مین اس بارہ مین جان دینا بہتر سمجھتا ہون کیونکہ سب کے سامنے دروغگو
کم ہمت بنجانا افسوس کا مقام ہے کہ دلیری خاندانی شرافت و عظمت کو اس خوف سے خاک مین ملاؤن مقتضائے
شاہان ذوالاحترام نہین اور قول مردان جاندارو + نامردی و مردی قدمے فاصلہ دارد + لیکن آپکا نمک
کھا چکا تعارف ہوگیا آپ میرے ناصح ہوئے آپکے ساتھ کسیطرح بدعنوانی نہوگی آپ کے وہ مرتبہ شایانہ
خیال کیا جائیگا شوکت و منزلت آپکی ویسی ہی برقرار رہیگی شاہ طلسم نے کہا اے شاہزادے مین اسوقت
جاتا ہون خوب اپنے دل مین سمجھ لو افسرون سے اور سب سے راے لے لو بعد کو مجھکو جواب دینا یہ کہکر
شاہ طلسم مکان مین آیا خاص محل مین گیا خلوت کا جلسہ ہوا ملکہ حاضر آئین تاج سر سے اتار کر رکھدیا اور سکوت
مین بیٹھا رہا ملکہ نے کہا کہ اے شاہ طلسم کیا ہوا یہان سے تو خوش و خرم گئے تھے یہ اب کیا کیفیت ہوئی کونسی
بات نصیب دشمنان خلاف گذری شاہ طلسم نے کہا اے ملکہ غضب ہوا کیا ہمنے خیال کیا تھا کیا ہوگیا افسوس
صد افسوس ملکہ نے کہا کہیے تو کیا ہوا حسب و نسب کیسا ہے کہا حسب و نسب بہت عمدہ ہے اصلی شاہزادے
ہین سب باتین وہی لیکن وہ فتاح طلسم ہے مسلمان ہے اس نیت سے وہ ادھر آتا ہی تھا کہ بلا پرسش کسی امر
کے مین اسکو لے آیا اگر کوئی بدسلوکی ہو تو بدنامی ہے اس حیص بیص مین ہون کیا کرون میرے ہوش و حواس
جاتے رہے عقل بجا نہ رہی کہ کچھ نہین بنتا ملکہ نے کہا کہ بلاشک خلاف تو یہی ہے کہ وہ مسلمان ہے اور فتاح
طلسم ہے تو ہماری خرابی کے درپے ہے پر سر جنگ ہوگا نہین معلوم کہ کیسی گذرے شاہ طلسم پھر شاہزادے
سے آکر ملاقی ہوا اور پھر سمجھایا اور خوب عجائبات و غرائبات طلسم سے خوف زدہ کیا لیکن شاہزادے
نے نہین سنا اور کہا اے شہریار یہ ممکن نہین کہ یون ہی چلا جاؤن یا آرام سے بیٹھ رہون اپنے چشمون کو

کیا منھ دکھاؤنگا اس کا اب نتیجہ جو ظہور مین آوے اس سے کچھ اندیشہ نہین کیونکہ لڑنے اور مرنے کے لیے پیدا ہوئے
وقت پر لڑائی کے میری قوت یا زوال ہے شہریار دیکھنا کہ کیسی ہوا ور کیونکر لڑتا ہون شہریار نا امید ہوا اور
ملکہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ملکہ وہ شاہزادہ بلاشک دلیر اور بہادر ہے اسکی بہادری اور دلیری مین فرق نہین
وہ کسی سحر سے نہین ڈرتا ہے اگر اور کوئی ہوتا تو وہ بلاشک خوف زدہ ہوجاتا سارا کلام اسکا دلیرانہ چست ہے کسیطرح
سے وہ سست نہین ہے بلا خوف و بیباک ہے ملکہ نے سنکے کہا خیر کیا کیا جاوے اسکی وجہ سے جیسی خوشیان
دلمین آئی تھین ویسے ہی غم کی ہوائین دل مین چل رہی ہین دل بے قابو ہو گیا صبر و ضبط جاتا رہا جیسا مناسب
سمجھے ویسا کیجیے لیکن تکلیف نہو کہ اسوقت تک مدعو تھا اور آپ اپنے ساتھ لائے اسکی جوانی پر صدمہ نہ آنے
پائے شاہ طلسم نے ایک پتلہ سحر کو بلوایا اور شاہزادے کو اوٹھا منگایا وہ پتلہ گرا اور شاہزادے کو لے محلسرا مین آیا
یہان سب خواصون اور ملکہ نے اور خود شاہ طلسم نے مکرر سہ کرر سمجھایا شاہزادے نے کہا کہ اے ملکہ اس سے
میرا اعتبار جائیگا اور اسکی یہ صورت ہے کہ مین اپنے صاحبقران سے فتح طلسم سحر آفرین کا اقرار کرکے چلا اب اگر
آپ کے یہان رہجاؤن اور تخت و تاج بھی مجکو ملے مملکت طلسم عطا ہو اگرچہ مملکت کچھ نہین کیونکہ جو مین نے
سلطنتین فتح کی ہین اسکا یہ ایک صوبہ ہے لیکن سب سحر کا کارخانہ ہے اسوجہ سے رونق تر ہے تو اس سے کیا کیونکہ
جب انکے ساتھ وعدہ وفائی نہ کی اور انکے ساتھ کوئی سلوک نہ کیا اور وعدہ شکن مشہور ہوا تو آپ کو مجھسے کیا
امید کی صورت ہوسکتی ہے کیونکہ جب ایک سے جھوٹا ہوا تو سب سے ہوگیا جیسے ایک مرتبہ وعدہ شکن ہوا
ویسے ہی سو مرتبہ ہوا اے ملکہ بڑا اسکا خیال ہے کہ ہر ایک کی نظر سے گر جاؤنگا بادشاہون کی بادشاہت فقط زبان
کی صداقت پر ہے اسکی تقریر سے سب دنگ ہوگئے شہریار طلسم یہان سے اٹھکے ایک کمرے مین گیا اور
ایک ساحر کو بلایا اور کہا کہ زندان چار باغ مین شاہزادے کو گرفتار کر دو وہ ساحر قضائے مبرم کیطرح نازل
ہوا سب خواصین اور ملکہ ڈر گئین آنسو نکلنے لگے ملکہ بیہوش ہوگئی خواصین واویلا واحسرتا کہنے لگین کہ وہ ساحر
بزور سحر شاہزادے کو طرف آسمان کے لیکر دوڑا اور ایک آن مین زندان چار باغ مین پہونچایا ذکر اسکا
وقت پر آئیگا جب شاہزادے کو رات ہوگئی اور شاہزادہ نہ آیا فوج کے افسر منتشر ہوئے اور ایک افسر
دروازہ شاہ پر آیا کہ شاہزادے سے ملاقات کرنا ہے پاسبانون نے سب کیفیت بیان کی وہ افسر یہ سنکے
بیہوش ہوگیا مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا جب افاقہ ہوا لشکر کو گیا اور ساری کیفیت بیان کی فوج نے کہا
کہ ابھی ایک دم سے حملہ کرکے شاہ طلسم کو مار ڈالین شاہزادہ رہا ہوجائے افسرون نے کہا اس سے
کیا فائدہ یہ ساحران طلسم ہین سب ایک دم مین گرفتار ہوجاؤگے جبتک شاہزادہ نہ رہا ہو کوئی فکر کی جاوے
یہان قیام کیے پڑے رہین گے تو شاہ کے یہان کچھ سراغ لگا لینگے شاہ طلسم نے ایک ساحر فوج مین روانہ کیا یہ پیغام دیا کہ
جسطرح سے تم شاہزادے کے نوکر تھے ویسے ہی تم اب بھی سمجھو تمکو جس چیز کی ضرورت ہو برابر خزانہ عامرہ سے ملیگی
بیرون شہر تمھارا قیام ہوگا جو افسر ملنے والا ہو بلا خیال کسی امر کے ہمسے ملا کرے افسرون نے یہ نامہ پڑھا اسیوقت
بیرون شہر روانہ ہوئے چھاؤنی تیار دیکھی فقط انھین کے رونق دینے کی دیر تھی کہ لشکریون نے جاکے
بستر لگائے دعاؤن مین مشغول ہوئے شاہ طلسم نے سیکڑون من غلہ اور گوشت کھانیوالے جانور چڑیان غرضکہ
جملہ سامان عیش انکے لیے فراہم کر دیا تاکہ تکلیف نہو اور حکم دیا کہ روز بروز اپنی کیفیت سے اطلاع دیا کرو
کہ تکلیف کسی قسم کی روا نہین ہے یہ لشکر شاہزادہ تو با آرام تمام بیرون شہر چھاؤنی مین ہے اب کیفیت شاہزادہ ملاحظہ

ہوکہ جب شاہزادہ اُس زندان مین گیا اگرچہ وہ زندان کچھ ایسا سجا ہوا نہ تھا ایک دیو اگیری لگی تھی اور ایک
فانوس روشنی کا تھا ایک مختصر سا کمرہ اُسمین میلا فرش بچھا تھا گوشہ مین ایک پلنگ تکلف سے بری معمولی
کل دو دروازے تھے دو ایک گھڑے پانی پینے کے رکھے تھے بے وقت روشنی ہوتی تھی جب سب کہین سے
فراغت ہوتی تو وہان روشنی کیجاتی تھی جبتک شاہزادہ اُس تیرگی و تاریکی مین بیٹھا رہتا اپنے معاملہ مین غور و
فکر کیا کرتا لیکن دل کو قوی کرتا اور کہتا کیا ہوگا جو خدا چاہیگا وہ ہوگا کچھ تنہا مین ہی فاتحی طلسم کو نہین آیا ہون
اور بھی سب گئے ہین اُنکی بھی ضروری کچھ بری حالتین ہوئی ہونگی فاتحی طلسم اور خانہ خودکا معاملہ نہین ہے
مردون کا یہی کام ہے جب کھانیکا وقت ہوا دروازہ کھلا ایک آدمی ساحر خوان لیکر آیا دسترخوان بچھایا خاصہ
چنا کھانا بھی معمولی کچھ تکلف کا نہ تھا اور میوہ بھی دو ایک روز کا اور مٹھائی بھی باسی تھی شاہزادے نے
کچھ کھایا اور واپس کردیا آگے وقت پر اسکا ذکر ہوگا اب کیفیت **گلتاج پوش** کی ملاحظہ ہو کہ اُسکی حالت کیا ہے
گلتاج پوش کو سواے وزارت کے رونے کے اور کچھ کام نہتھا نہ تو وہ اُسکا کھیل رہا نہ وہ لڑکیون مین زیادہ
نشست و برخاست رہی فقط بند مکان تنہائی مین پڑے رہنا ایک دو وقت اُس کمرے تک جہان شاہزادہ
بیٹھا تھا ضرور آنا اور حسرت آلودہ نگاہون سے دیکھنا اور تعجب مین ہوکے مثل گل بادصرصر خوردہ مرجھا کے
رہجانا والدین کے پاس بھی دو روز نہ آئی تیسرے روز اس نیت سے آئی کہ شاید شاہ طلسم کے ہمراہ
شاہزادہ آیا ہو تو دیکھ لون لیکن کہین نہین تب اپنی ایک جلیس خواص سے سبب دریافت کیا یہ خواص
ذرا شاہزادی کی منھ چڑھی زیادہ تھی اور شاہزادی اُسکو بہت مانتی تھی بہن کہتی تھی کیونکہ یہ دونون ایک
دن اور ایک وقت مین پیدا ہوئی تھین فقط ایک ساعت کی خردی و بزرگی تھی شاہزادی نے خلوت کی
اور اُس انیس سے پوچھا کہ اے انیس من اُس روز سے شاہزادہ پھر نہین آیا کیا معلوم کہان وہ چلا گیا اور اگر
ہے تو وہ شاہزادہ آیا کیون نہین کیا سبب ہوا اسکو دریافت کرکے اُسکی جواب دے وہ انیس بولی کہ اے شاہزادی
بڑی سیدھی سادھی ہو یہ نہین جانتی ہو کہ شاہ طلسم نے اُسے قید کیا ہے زندان چارباغ مین اُسے بھیجا
ہے لیکن یہ نہین معلوم کہ کس وجہ سے اُسے قید کیا ہے جسوقت زندان ساحر مین لیگیا مین ملکہ کے حضور مین
تھی ملکہ بھی اسوقت زار زار روتی تھین اور تمام آنسو آنکھون سے جاری تھے کہ دامن قبا تمام تر ہوگیا
مجکو یہ مجال نہ تھی کہ جو اُنسے حال دریافت کرتی بعض وقت آپ ہی غصہ مین ہوجاتی ہین مناتے مناتے
جان جاتی ہے بھلا اُنکی کون کہے سواے شاہ طلسم کے اور کون اُنسے سوال و جواب کرسکتا ہے شاہزادی
یہ سنتے ہی نہایت رنجیدہ ہوئی اور بے اختیار ہوکر فرش زمین پر گر پڑی دیر تک ہوش نہ آیا خود بیہوش و
حرکت پڑی رہی خواصون نے گلاب پاشی کی جب دیر کے بعد ہوش آیا تو ایک سرد آہ دل پر درد سے
کھینچکر بولی کہ افسوس ایسے شاہزادون کو قید کرنے کی کیا ضرورت تھی کچھ دل سنبھال کر
نہا دھو لباس پہن شاہ طلسم کی خدمت مین حاضر ہوئی آداب کرکے بیٹھ گئی شاہ طلسم شاہزادی کو
دیکھکر رونے لگا کہا اے گلتاج پوش دو تین روز سے کہان تھی کہا حضور یہ خادمہ علیل تھی حاضری سے
معذور رہی اب آپکی دعا سے صحت ہے آج غسل کرکے حاضر خدمت ہوئی شاہ طلسم الفت پدری مین
آکے لڑکی کو گود مین اُٹھاکے سر کے بوسے لینے لگا شاہزادی نے دیکھا کہ شاہ طلسم اسوقت مجھسے محبت کرتے
ہین پوچھا کہ اے شاہ طلسم اُس روز کون شاہزادہ تھا جو خاص حرم سراے سلطانی مین بیٹھا تھا اور اُس روز کے

وہ کہان ہے اور مجکو آپ دیکھکر آج کیون روے کبھی ایسا اتفاق نہوا تھا شاہ طلسم یہ سنکر بہت رنجیدہ ہوکر
کہنے لگا کہ اے شاہزادی یہ حال مت پوچھ کہ اور بھی مجکو صدمہ ہوگا شاہزادی نے اصرار کیا شاہ طلسم نے سارا
حال شاہزادے کا بیان کیا اول سے آخر تک کہہ سنایا شاہزادی سنتی رہی جب سب سن چکی تب شاہزادی
رخصت ہوئی مکان پر آئی فکر پڑی شاہزادے مین مبتلا ہوئی لیکن دن رات سواے رونے کے اور کچھ بھی
نتھا سوچے سوچتے ایک روز اپنے استاد کے پاس گئی اور انعام کا لالچ دیا اسوقت تو ایک لعل بے بہا
جو چراغ خزانہ شہریاری تھا دیا اور کہا کہ ایسا معاملہ ہے آپ اسکو اگر کسیطرح سے رہا کردین تو آپ کا بہت
احسان ہوگا اور خدمت واقعی کرونگی استاد لالچ مین آگئے شاہزادے کے رہا کردینے کا اقرار کیا رات
کو خفیہ یہ اپنی انیس کے ساتھ گئی دیکھا کہ شاہزادہ عالم متفکر بیٹھا ہے آثار ضعف و ناتوانی ظاہر ہوتے ہین یہ
دیکھکر اور بھی شاہزادی رونے لگی کہ یکایک ایک نرم آواز آئی اور دیوار درمیان سے شق ہوگئی شاہزادہ
باہر دکھائی دیا شاہزادی نے جو دیکھا کہ استاد ہین ان کی یہ سحر سازی ہے اسیوقت ملبوس خاص اُتار
استاد کو دیا استاد چلے گئے یہ بہت خوش ہوئی شاہزادی کو اسوقت حجاب بالکل نہ رہا بے تحاشہ
ہوکر ہاے شاہزادہ کہکر چمٹ گئی شاہزادے نے کہا کون ہے انیس بولی کہ حضور نے اسے قتل کیا اور
آپ نہین پہچانتے یہ قتیل جفا ہے اپنی دیت طلب کرتی ہے شاہزادے نے بھی جو وہ گلے لپٹ گئی تھی خوب
گلے چمٹا لیا بعد دیر کے انیس نے علحدہ کیا شاہزادہ حسب نشاندہی انیس کے جنگل مین خفیہ ہوکے
بیٹھ رہا اور انیس نے وہان سے ایک ساحر لشکر شاہزادے مین روانہ کیا اسنے لشکر شاہزادے کو
رہائی شاہزادے سے اطلاع دی اور مقام بتلایا فوج اسی وقت افتان و خیزان آکر قدمبوس شاہزادہ
ہوئی شاہزادہ ہر ایک سے خوب گلے ملا ہمراہ فوج اسی چھاؤنی مین مقام کیا دوپہر کو جب سفرچی کھانا
لیکے آیا وہان کچھ کسی کا پتہ بھی نہ پایا اسنے جاکے سلطان طلسم سے بیان کیا سلطان نے خیال کیا کہ
غضب ہوا ضرور ہے کچھ رنگ لائیگا فساد مچائیگا کچھ نہ کچھ کر گذریگا افسر فوج فیلدہان جادو کو بلایا اور حکم
سنایا کہ اپنی فوج لیکے اُس طرف کوچ کرو اور کل جنگ ہووے ایکدم سے سب مطلع صاف ہوجائے
لیکن شاہزادہ قتل نہونے پاوے زندہ گرفتار کرلینا اسکا خیال رہے اسکا ذکر وقت پر ہوگا کیفیت شاہزادی
کی ملاحظہ ہو کہ شاہزادے کو رہا کرکے اپنی خوابگاہ کی طرف آئی روتی دھوتی رہی جب دل کو تسکین
ہوئی انیس سے سب حال پوچھنے لگی کہ اے انیس اب کیا ہوگا انیس نے کہا جو ہو شاہزادی نے کہا اگر شاہزادے کا
معاملہ برعکس ہوا اور نصیب دشمنان کوئی زخم لگا تو اپنی جان مین ضرور دیدونگی مجکو یہ تاب نہوگی جو اسکو
مین اس حالت مین سنونگی اے انیس شاید شاہزادے کو مثل اسکے اسوقت کھانا نہ ملا ہو یہ خاصہ دے آ
انیس نے وہ خاصہ لیا جسمین سو آدمیون کا کھانا تھا بلباس مرد ساحر کے شاہزادے کے پاس آئے اور
خاصہ دیا اور آہستہ سے کہا کہ اسی نے دیا ہے جو آپ کے گلے لپٹ کے روئی تھی شہزادے نے وہ
خاصہ لیا ایک مہر خاص اپنی انگلی کی دی اور کہا کہ یہ اسی کو دیدینا نشانی سمجھین انیس وہ لے کے اور
لیکے دم بھر مین آپہونچی اور وہ انگشتری دی شاہزادی رو رہی تھی وہ انگشتری صندوق دل مین پوشیدہ
کر رکھی اور انیس نے کہا کہ اے شاہزادی فیلدہان جادو واسطے مقابلہ کے گیا ہے وہ بہت سخت موذی ہے
دیکھا چاہیے کہ یہ لڑائی کیونکر ہوتی ہے شاہزادی بولی کہ شاہزادہ اسے واقعی مار یگا بزور سحر خواہ کچھ ہو یون شاہزادے

سے سارے طلسم مین ایک بھی نہ بچیگے گارات کو انیس کے ہاتھ اُسی طرح سے یہ خاصہ بھیجا اور ایک عنبر چہ
بہت عمدہ شاہزادے کو بھیجا انیس نے وہ اشیاء دین اور واپس آئی جب صبح ہوئی شاہ طلسم بھی عماری زرنگار
مین بیٹھا قلب لشکر مین آموجود ہوا شاہزادے نے اپنی فوج کا پرا جمایا یمین و یسار کے حلقہ درست کیے
گھوڑے کو آگے بڑھایا شاہ طلسم کیطرف بنگاہ غضب دیکھا لیکن بادشاہ طلسم اسکو محض دا سے شاہزادہ
سمجھا کہ مبارز طلبی ہونے لگی بہادران قوی بازو صفون سے نکل کے مقابلے کو میدان مین جانے لگے کچھ دیر
تک یون ہی لڑائی رہی بعد کو دونون لشکر مثل موج دریا کے آپسمین لڑ گئے آتش آہن برسنے لگی گرزدن
کے تراقون کی آواز سے نفخ صور برپا تھا شاہزادے نے بھی بسم اللہ کہکے گھوڑے کو جولان کیا شمشیر آتش فشان
بکف چپ و راست مارتا تھا جو سامنے مرد آگیا گرد برد ہو گیا قلب لشکر تک جا پہونچا چاہا کہ شاہ طلسم کو تخت
فنا پر سولا دے لیکن اُسکی تو اضع دل مین بھری تھی سر نیچے کیے ہوئے ہٹ آیا شاہ طلسم یہ دیکھ رہا تھا فوج مین ابھی
تلوار چل رہی تھی کہ ایک ابر تیرہ تار اُٹھا اہالیان لشکر اسلام سمجھے کہ کوئی سحر کا کرشمہ ہے نا امید ہوئے قید ہونے
کے سامان نظر آئے شاہ طلسم بھی حیرت مین تھا کہ یہ ابر کیسا ہے کہ دفعتہً ایک شعلہ نکلا ابر سے شاہزادے پر
اور اوج گراے فلک ہوا شاہ طلسم نے اُسی وقت لڑائی موقوف کی اور لشکر کو علیحدہ کیا ساحرون
کے کشتے اسقدر تھے کہ شمار سے باہر تھے لیکن لشکر اسلام کے مقتول اسقدر نہ تھے کہ لشکریون کی ہمت
ٹوٹ جاتی اگر شاہزادہ غائب نہوتا تو شام تک ایک ساحر بھی میدان جنگ مین دکھائی نہ پڑتا شاہ طلسم
بھی متفکر تھا سمجھا کہ فیلدہان نے کچھ سحر کاری کی ہو اور افسران ساحر یہ سمجھے کہ شاہ طلسم نے یہ سحر کیا ہے
غرضکہ جو تھا اپنے خیال مین تھا لشکر اسلام بھی یہ سمجھے تھے جب فوج اپنے خیمون مین آئی شاہ طلسم بھی
افسران فوج اسلام مین آیا سب تعظیم کے لیے اُٹھے شاہ طلسم نے یہ قسم کھائی کہ ہماری طرف سے کوئی سحر
نہین ہوا مین بھی مرد میدان ہون جبتک شاہزادہ نہ آوے گا تمھارا روزینہ اسیطرح سے جاری رہیگا تم نہ
گھبرانا یہ سبب دریافت کرلونگا تمسے اطلاع دیجائیگی اگر کسی ساحر نے ایسا کیا ہوگا وہ اپنی سزاے اعمال
پائیگا لشکر اسلام کو تسلی دی اور شاہ طلسم داخل محلسرا ہوا ذکر اسکا وقت پر ہوگا اب کیفیت شاہزادے کی
عرض کیجاتی ہے کہ جب وہ شعلہ بلند ہوا شاہزادہ بیہوش ہو گیا حدت آفتاب سخت تھی محنت جنگ بھی شاہزادے
کی کرخت تھی یہ غفلت مین تھے کہ ایک دم مین درختون کے سایہ مین اُتارے گئے درختون نے دامن برگ
سے ٹھنڈھی ہوا دی شاہزادہ ہوش مین آیا دیکھا کہ مین ایک باغ مین ہون جو اپنی نشو و نما مین کامیاب ہے
برگ درختان سے صدا سے مرغوب آرہی ہے تراوہ دلکش بلند ہین صحن گلستان صاف خس و خاشاک کا نام
نہین گل اشرفی اسکی زیبائی پر نثار ہے سنبل دفینہ مشک تتار ہے از دحام بتان فرخار ہے پردہ عالم مین ایک
ہی گلزار ہے سب جو سمر و منتظر استقبال پری رخان ہے مسکن مہر خان ہے چاندنی اسی باغ مین کھیت کر رہی ہے ایک
کمرہ بہت نفیس یہ تعمیر سلیس ہے لیکن استادان بالغ فن دیکھ کر حیران و ششدر ہین خیال مین اسکا نقشہ نہین جمتا
ہزار غور و فکر یہ معاینہ کھلتا دیکھا کہ بالین پر ایک آفتاب لقا حور فریب فتنہ قیامت نمودار محشر آشکار ابروان خمیدہ
بنگاہ کج بادا سے دلبری ایک نظر دیکھ رہی ہے شاہزادہ تخت سے اُٹھ بیٹھا چارون طرف دیکھنے لگا کچھ کچھ کمرہ
شاہ طلسم کا نقشہ آنکھون مین سما گیا شاہزادے نے چاہا کہ اُس حور کردار کو پکڑ کر مارون کہ یہ چھلا تک بھر اندر دوسرے
کمرے مین آئی شاہزادہ بھی اسکے پیچھے کمرے مین آیا اُسنے کہا کہ اجی آپ کون ہین میرے دامن عصمت

کو خراب کرنا چاہتے ہین ابھی آواز دونگی چلاؤنگی میرے پیچھے کیون آتے ہو مین پردہ پوش ہون میرے پردۂ عفت کو آپ اُٹھانا چاہتے ہین شریف آدمی کسیکی عزت نہین لیتے مجھ عورت پر کیا ہاتھ ڈالتے ہو تنہا گھر کو دیکھ حملہ کرتے ہو شاہزادہ یہ تقریر سنکر سکتہ مین ہو گیا شکل دیوار بن کے رہگیا کچھ دیر تک اسی سکوت مین رہا کہ مین کہان ہون سمجھا کہ شاہ طلسم نے مجکو گرفتار کیا یہ زندانخانہ ہے اور وہ حسینہ شاہزادے سے یہ کہکر چلی گئی شاہزادہ ہکا بکا چارون طرف گری نگاہون سے دیکھ رہا تھا اور دل مین قطعی یقین ہوا کہ شاہ طلسم نے گرفتار کیا ہے افسوس جیسے قلب لشکر مین پہونچا تھا خواب عدم مین کیون نہ پہونچا یا یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ حسینہ تاج مرصع سر پر رکھے بال زلفون کے بکھرے ہوئے پشت پر پڑے تھے کچھ کمر سے لپٹے تھے فرق نازک درمیان ظلمات راستہ آبحیات جبین صفوت آگین مین قشقہ لگا چارون طرف افشان چھڑکی ہوئی گرد ماہ سیارونکا ہجوم ناک مصحف رخ مین الف تھی درمیان دو صاد دونکے جگہ پائی تھی رخسارے اُبھرے اُبھرے پر گوشت مصحف کے دو ورق تھے حمد باری سے منقش تھے یا سراسر گلزار تھا یا جنت کا کھلا گلدستہ تھا خال زاغ سبز کیان یا حبشی بچہ حلب مین غلامی کو آئے تھے نہین نظر بد کے لیے سپند تھے حفاظت چہرے کے لیے کالا دانہ تھی زلف معنبرین اسکا دھوان تھا غبغب طوق گلو تھا یا دل عاشق کا گلو گیر تھا اچھی جگہ پائی قباے ملوکانہ اطلس کار دربر خواصین اس نازنین کو روکے سنبھالے قریب مسند شاہزادہ لاکر بٹھا دیا شاہزادہ او متعجب ہوا کر گہری نگاہون سے دیکھنے لگا ہر چند شناخت کیا لیکن نہ پہچان سکا اس فرشتہ خو نے آنچل کا نقاب منھ پہ ڈالا اور ناز سے کہنے لگی کہ حضرت آپ کا اسم گرامی وطن شریف نسب مبارک ادھر کہان سے تشریف لائے سبب تشریف آوری کیا ہے اور کہان قدم رنجہ فرمائیے گا کس طرف تشریف لیجائیے گا شاہزادہ حالت استعجاب سے نکل یون کلام کرنے لگا کہ اس خانہ نشین کا نام رستم ثانی بن ملک ایرج نسبت حسب ہاشمی عبد المطلبی قریشی لشکر صاحبقران سے رخصت ہو کر واسطے فتح طلسم سحر آفرین گیا تھا آج لڑائی تھی اب آپ فرمائیے کہ آپکا نام نامی کیا ہے تشریف لانیکا سبب فرمائیے کہ کس غرض سے آئین حسینہ بولی کہ میرا نام ملکہ قمر الاقمار ہے اس خطہ بے نظیر زعفران زار کا تختہ ارم نام ہے اور میرے باپ مرحوم منصور شاہ یہان کے بادشاہ تھے چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس دنیاے دنی کو چھوڑ کر راہگراے ملک بقا ہوئے یہ ننگ خاندان اب اس سرزمین کی حکمران ہے بلا سہیم و شریک فرمانروا ہے آگے کیا سوال ہے شاہزادے نے کہا کہ مجکو یہان کیون لائین شاہزادی نے کہا مجکو کیا ضرورت تھی جو آپ کو مین بلا سبب لے آتی میرے آپکے کوئی درجہ تعارف بھی نہین شاہزادی نے جسوقت یہ کہا شاہزادے نے اپنے دلمین کہا الحمد للہ کہ یہ زندان نہین ہے بلکہ بادشاہزادی کا مکان ہے اور اٹھ کھڑا ہوا ملکہ نے کہا آپ کیون اٹھے شاہزادے نے کہا کوئی لانے والا نہین تھا نہین معلوم کون شیطان تھا جسنے یہ تکلیف دی ہماری محنت اسکو اچھی معلوم ہوئی پشت پھیر کر چلا شاہزادی نے جیسے دیکھا آواز دی کہ دروازہ بند کر لو یہ شخص جو جا رہے ہین جانے نہ پائین اس بات پر شاہزادے کو غصہ آیا تلوار کمر سے کھینچکر دھمکایا شاہزادی نے تاج اتار زمین پر جھکا دیا یہ فروتنی دیکھ شاہزادے کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی آنسو نکل آئے شاہزادی نے آنسو نکلتے دیکھا بلا تحاشا دامن قبا سے آنسو پونچھے ہاتھ پکڑ کر مسند پر بٹھا لیا اور کہا اے شاہزادے آپکو بھی ناز معشوقانہ معلوم ہین اللہ اکبر شاہزادے نے یہ نام پاک جو سنا پوچھا تمکو یہ نام کیسے معلوم ہوا شاہزادی نے کہا الحمد للہ مین مسلمان ہون مین ایک عرصہ سے آپکے گیسوے اسلام

خلیلی کی عاشق زار تھی خواب و خور میرا جاتا رہا کسی صورت مجکو آرام نہ تھا دن رات اُسی فکر مین تھی کہ آج
ہرکارے نے خبر دی مین اُسیوقت براہ راست اُس طلسم کے وہان پہونچی اور آپکو دیرتک مشغول بلڑائی
دیکھا کی اور بھی دل بیقرار ہوا نہ رہا گیا اگرچہ خیال ہوا کہ آپ جنگ مین مصروف ہین کفارون کی سزادہی مین
مالوف ہین مناسب نہین کہ اسوقت خلل انداز ہون لیکن دل سے بے اختیار تھی میری خطا نہین یہ خطا حضرت
دل کی ہی دل حاضر ہی جو سزا تجویز ہو دیجائے اُسیوقت میدان جنگ سے معلق اُٹھا تخت پر سوار کیا ادھر
سے آپ ہرکارے نے مجکو خبر دی کہ لڑائی اسی وقت موقوف ہوئی شاہ طلسم نے فوج کی دلجوئی کی تا آنے
شاہزادے کے لڑائی موقوف رہی اب آپکو معلوم ہوا کہ مین ہی ساری خطاوار ہون لیکن معافی کی
خواستگار ہون آیندہ رائے عالی اسکا ذکر وقت پر ہوگا

اب کیفیت شاہ طلسم کی عرض کیجاتی ہی

کہ جسوقت شاہ طلسم محل خاص مین پہونچا ملکہ نے آکے اپنے ہاتھون سے گرد جنگ جھاڑی بادکشی کرنا شروع
کی جب طبیعت شاہ درست ہوئی ملکہ سے مخاطب ہوا کہ آج لڑائی ہو رہی تھی مین قلب فوج مین سے دیکھ
رہا تھا کہ شاہزادہ لڑتا ہوا میرے قریب آگیا اگر چاہتا تو مجکو خواب عدم مین روانہ کرتا لیکن نیچی نگاہ کیے
ہوئے مقابلے سے ہٹ گیا قوی بازو ایسا ہی کہ مین اُسکی تعریف نہین کر سکتا اگر فیل دمان و شیر غران سامنے
آوے تو حقیقت نہین سمجھتا کہ کون بلا ہی قابل افسوس یہ ہی کہ وہ اسطرح سے محنت کر رہا تھا کہ ایک ابر تیرہ و تار
ظاہر ہوا مین سمجھا کہ کوئی ساحر سحر خوانی مین مصروف ہی کہ دفعتہً ایک شعلۂ آتش اُس ابر سے شاہزادے پر گرا اور
آسمان پر لیگیا پھر نہین معلوم کہ شاہزادہ کیا ہوا لڑائی اُسوقت بند کر دی گئی ہر چند فوج بیدل تھی لیکن
برابر لڑے جاتی تھی فوج ساحر کی بہت کٹ گئی واقعی یہ لوگ بڑے بہادر ہین کئی لاکھ کے لیے اسقدر فوج شاہزادہ
کافی ہی لڑائی کیوقت فوج کوہ آہن معلوم ہوتی ہی اب مجکو بہت بڑا افسوس ہی کہ ایسے وقت مین شاہزادہ درمیان
سے اُٹھ گیا ای ملکہ نہین معلوم کہ میرے خیالات کیا تھے اور کیا ہو گئے شاہزادہ و عدے اور زبان کا بھی بڑا
پابند ہی یہ وعدہ وفائی کا دم بھرتا ہی ورنہ وہ مجھسے کبھی نہ لڑتا آج مین نے میدان جنگ مین اُسکی تواضع اور
جرأت دیکھ لی جو اُس روز کہتا تھا کہ لڑائی مین میری قوت و بازو دیکھیے گا واقعی بہت ہی دلیر جنگ ہے

اب کیفیت شاہزادی گلتاج پوش کی عرض کیجاتی ہی

کہ جسوقت یہ خبر شاہزادی کو ملی اُسنے سنتے ہی برا حال کیا کہ کپڑے پھاڑ ڈالے بال جو گلدستۂ سنبل تھے پریشان
کرکے طمانچے سے رخ روشن کو نیلا کر دیا پارچۂ کبود سے آراستہ ہوئی بیہوش فرش خاک پر لوٹنے لگی خواصون نے
دروازے سب کمرون کے بند کر دیے تاکہ اس حالت مین شاہزادی کو کوئی نہ دیکھے گلاب پاشی کیگئی
عطر بید مشک چھڑکا گیا بارے کسیقدر ہوش مین آئی دونون ہاتھون سے کلیجے کو پکڑے ہوئے اُٹھی لیکن
پھر گر پڑی جون مرغ بسمل حرکت مذبوحی ظاہر ہو رہی تھی کہ سبھون نے پھر اُٹھا کے بٹھلایا پنکھے چلنے لگے
خواصین ہوا دینے لگین شاہزادی اُٹھی لیکن کراہ رہی تھی خواصون نے سمجھانا شروع کیا ہر ایک
فراز و نشیب سمجھائے لیکن عشق صادق کسیکا وعظ سننے نہین دیتا واعظ سے سخت عداوت رہتی ہی

بعض خواصین طعن آمیز باتین کرکے نصیحت کرتی تھین لیکن شاہزادی کسیکی بھی نصیحت نہین سنتی تھی اور سنتی کیا حضرت عشق جب سنتے دین عشق صادق تو اعصاب و شرائین مین پیوست ہوگیا شاہزادی نے صحیح کیفیت دریافت کی خواصون نے کہا ہمنے اسی قدر سنا کہ کوئی اُٹھین اُٹھا لیگیا شاہزادی نے اپنے اُستاد کو بلایا دریافت کیا کہ ساحران طلسم سے کسی نے ایسا کیا ہو اُستاد نے سر شاہزادی کی قسم کھاکے کہا کہ ساحران طلسم مین سے کسی نے کچھ نہین کیا یہ دقیقہ مشکل سے حل ہوگا کہ شاہزادہ کہان ہو سحر سے فقط طلسم کے حالات معلوم ہونگے اور اندر حد قاسم کی کارگر ہو یہ کہکے شاہزادی سے رخصت ہوئے لیکن دل شاہزادی کے لیے کچھ دوا نہ ہوئی جب عروس روز نے محل اسود سحر سے اوڑھی شاہزادی فوج لیکر شاہزادے کی طرف چلی انیس محرم اور آپ جب خیمے کے قریب پہونچی انیس کو افسر فوج کے پاس بھیجا کہ یہان بلا لاؤ انیس بزود سحر افسر فوج کے روبرو پہونچی اور افسر فوج کو روبروے شاہزادی لے آئی انیس نے اس افسر کو سب شاہزادی کے حالات بتایے افسر نے بوقت باعزاز تمام خیمہ شاہزادے مین لیگیا مسند پر بٹھایا صورت دیکھتے ہی افسر سمجھ گیا کہ بلاشک خال ہاشمی گیسوان خلیلی کی شیدا ہو عجب نہین کہ فراق شاہزادے مین جان دیدے شہزادی نے حال شاہزادہ افسر سے دریافت کیا افسر نے من وعن کیفیت جو گذری تھی کہ سنائی جب شاہزادی نے سنا نہایت بیچو تاب ہوئی ایسی چلائی کہ قریب تھا کہ سونے والے جاگ اُٹھتے تشنگی غالب ہوئی شاہزادی نے پانی طلب کیا افسر نے پانی تازہ بہت عمدہ سرد شربت بنا پلوایا شاہزادی نے کہا کہ یہ میری فوج ہو تکلیف ہرگز ہونے پاوے کھانا ان سب کا ہمارے باورچی خانہ سے آئیگا تم لوگون کی دو روز تک دعوت ہو اور خرچ کی ضرورت ہو تو کہو جس چیز کی کمی ہو وہ بیان کرو اگر شاہزادہ نہین تو مین تو ہون تم سب میرے وابستہ ہو افسر نے سلام کیا انیس سے کہا کہ جلدی سب کے لیے باورچیخانہ سے کھانا تیار کراکے ابھی بھیجو ایک آنًا فانًا مین کھانا گرما گرم انیس لیکر آپہونچی فوج کو تقسیم ہونے لگا افسرون نے اپنے ہاتھ سے بانٹنا شروع کیا لشکری بہت خوش ہوکے دعا دیتے تھے کوئی اپنی حاجت یون بیان کرتا کہ حضور ملکہ عالم کپڑے بہت شکست ہوگئے اگر شاہزادے ہوتے تو یہ کپڑے نہ پہننے دیتے کیا کرین غرضکہ اسی طرح سے ہر ایک اپنی اپنی داستان کہتا تھا ملکہ نے قبول کیا کئی لاکھ روپیہ انیس سے منگواکے دیا جب کسی قدر رات باقی تھی شاہزادی افسران فوج سے رخصت ہوکر اپنی دولتسرا مین پہونچی بستر پر لیٹ رہی لیکن آرام کیسا گرفتار مصائب و آلام تھی کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت شاہزادہ عرض کیجاتی ہو

کہ قمرالاقمار شاہزادی نے کہا اے شاہزادے مین بہت سے آپ کے گیسوان خلیلی کی کشتہ ہون للہ مجھپر رحم کیجیے شاہزادے نے کہا کہ تم مسلمان ہو اور بلا عقد مین تمسے وعدۂ وصال نہین کرسکتا اور میرا عقد صاحبقران کے روبرو ہوگا اُنکی غیبت مین ہو نہین سکتا جو کیفیت تھی وہ کہدی ہان اقرار کامل کرسکتا ہون کہ وقت فتح طلسم کے تمکو اپنے ساتھ لیچلون اور پیشتر تمسے عقد ہو شاہزادی قمرالاقمار نے منظور کیا کہ وعدہ پر عمر بسر کرینگے دل غمگین کو آجکل کرکے سمجھا لینگے شاہزادے نے کہا کہ اے شاہزادی اب ہمکو رخصت کرو تاکہ اپنے کام مین مصروف ہون کیونکہ اس طرف جسقدر دیر ہوگی اتنی ہی دیر ادھر ہوگی بلکہ آپ بھی اسقدر محنت کرین اور

دعا کرین کہ جانتک ہو جلد فتح ہو بفیروزی تمام لشکر کیطرف روانہ ہون شاہزادی قمر الاقمار نے کہا کہ اے شاہزادے
تو ایک وزتور دے روشن کو دیکھکے دلکو ٹھنڈک دون ابھی آپ گھبراتے کیون ہین لشکر دیوان واجنہ آپکا موجود
ہے اگر وہ ساحر ہین تو ادھر بھی دیوان شریر و اجنہ موجود ہین بیچارے آدمی اُنسے لڑینگے شاہزادے نے کہا اے
شاہزادی میری فوج خوب لڑتی ہے لیکن سحر سے مجبور ہے مین اس قلیل فوج پر چار لاکھ ساحر کا مقابلہ کر سکتا ہون
کیون آپکا لشکر تباہ ہو شاہزادی نے کہا یہ اور وہ دونون آپکے ہین بقول شاعرے سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را + چار پانچ روز شاہزادے کو وہان رکھا شاہزادے نے ایک خط افسر فوج
کو لکھا کہ تم لڑائی شروع کرو کسی طرح شاہ طلسم سے نہ دینا اندر شہر پناہ کے داخل ہو کہ شاہ خود لڑائی پر
آمادہ ہو جائیگا ورنہ اُسکو لکھ بھیجو اور تم بالکل گھبراؤ نہین مین بخیریت ہون فوج مدد کو روانہ کرتا ہون یا ساتھ
لیکر آتا ہون لیکن تم طبل جنگ بجوادو اور سبکو ہماری خیریت سے اطلاع دینا یہ فرمان قضا جریان ایک جن
نے افسر فوج کو دیا سردار لشکر نے خط پڑھا اُسی وقت نقارے پر چوب پڑی لشکر پھر گھبرا گیا پوچھنے دوڑا آیا
امیر لشکر نے حکم شاہزادے سے لشکر کو واقف کیا اور کہا بیخوف ہوکے لڑو مدد آتی ہے اور ایک خط شاہ طلسم
کو سردار لشکر نے لکھا کہ بموجب حکم شاہزادہ نامدار کل سے آپ سے لڑائی ہوگی اگر نہو گی تو شہر پناہ کے اندر
بقصد جنگ ہم گھس آئینگے کل آپسے لڑائی شروع ہوگی اور اُسی جن کے ہاتھ شاہ طلسم کے پاس خط بھیجا
جن اپنی اصلی حالت سے زمین چاک کرتا ہوا دربار شاہ طلسم مین پہونچا شاہ طلسم حیرت مین ہو گیا کہ کون ہے پوچھا
حال دریافت کیا جن نے کہا کہ شاہزادے کا لشکری ہون ایک لاکھ جوان ہم مین سے شاہزادے نے انتخاب
کرکے بھیجا ہے ہم سب یہان آ گئے شاہزادہ دو تین روز مین آویگا شاہ طلسم نے وہ نامہ پڑھکے جواب
لکھدیا کہ کل تامل ہے پرسون میری فوج تمسے لڑیگی جن رخصت ہوا اور افسر کو جواب خط دیا افسر نے کہا
شاہ طلسم ڈر گیا ورنہ وہ کل ضرور آتا جن نے ساری کیفیت بیان کی افسر فوج نے ایک خط گلتاج پوش
کو خیریت شاہزادہ اور تعین جنگ مین لکھا جن لیکر گیا شاہزادی دیکھکر بہت ڈری پوچھا تو کون ہے کہا مین قاصد
ہون ملازم شاہزادہ ہون شاہزادہ ہم لوگون کو لینے گیا تھا ابھی وہین ہے ایک لاکھ جوان جرار ہم مین سے
انتخاب کرکے جنگ پر بھیجا ہے شاہزادی نے جن کو بہت کچھ انعام دیا جن بہت خوش ہوا اور سلام کر کے رخصت
ہوا لشکر مین آیا صبح ہوتے اپنے ملک کو گیا اور سب حال جا کے شاہزادی سے بیان کیا شاہزادی نے
افسر فوج کو بلاکے کہا کہ ہمسے لڑائی ہے دس ہزار دیو جنگی اور بتیس ہزار جن جنگی جنگگاہ مین جائین اور
برابر کلہ بکلہ لڑائی ہووے یہان سے اور مدد دی جائیگی سامان کوچ تیار کیا گیا کئی لاکھ روپیہ سے سامان
جنگ درست ہوا لشکر روانہ ہوا شام ہوتے ہی لشکر خونخوار آ پہونچا افسران فوج اسلام نے خیمے نصب
کرائے باعزاز تمام اُتارا کہ ذکر اُنکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت شاہ طلسم کی بیان کیجاتی ہے

جب خط سردار لشکر کا شاہ طلسم کے پاس پہونچا شاہ طلسم کے حواس باختہ ہو گئے منشی کو بلوا کر متعدد نامے
لکھوائے حکمرانان طلسم کو ایک ایک نامہ لکھا کہ فتح طلسم کو ایک شاہزادہ آیا ہے تم سب اگر طلسم کو چاہتے ہو
جان و مال سے شریک ہو کر جنگ کرو ورنہ طلسم شکست ہو جائیگا لہذا دیکھتے ہی اس نامے کے فوراً حاضر

ہو ساحرنامہ لیکے ہر ایک رئیس طلسم کے پاس پہونچے اُن سبھون نے تیاری لشکر کی اور دوسرے روز سب طلسم
سحرآفرین مین داخل ہوئے کثرت لشکر سے جگہ ملنا دشوار تھی سیکڑون کوس تک خیمے نصب تھے ہر ایک رئیس
کا جدا جدا خیمہ تھا شاہ طلسم نے ہر ایک کو گلے لگایا مفصل حال سب سنایا جملہ رئیسان طلسم نے دعوی کیا
جان دینے پر آمادہ ہوگئے کہ آفتاب کی شعاعین کنارۂ آسمان سے چمکنے لگین بیلدار میدان مین آئے درستی
زمین مین مصروف ہوئے خیمے نصب ہوگئے ایک لاکھ ساحر غدار میدان کارزار مین آیا لباس ساحرون
کا پہنے گھوڑون پر سوار اسلحہ سے سجے ہوئے تیر و کمان سے درست زمین نبرد گاہ چمکتی تھی دو وزرات
سارا انتظام مین گذر گیا جب جلاد فلک نادرگاہ عالم مین جلوہ افروز ہوا طبل جنگ بجا بہادران کینہ پیشہ
میدان زور آزمائی مین نکلنے لگے دو پہر تک یونہین کشت و خون رہا ہزارون آدمیون کے خون سے زمین
لالہ رنگ ہوگئی تیسرے پہر سے لڑائی موقوف ہوئی بہادر لوگ اپنے خیمون مین آئے آرام کرنے لگے
مجروحون کی زخم دوزی ہوئی سینک ہونے لگی پٹیان چڑھائی گئین ٹانکے لگائے گئے علاج شروع
ہوا انکا ذکر وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت شاہزادے کی ملاحظہ ہو

کہ جب فوج روانہ ہوچکی تب شاہزادے کو اطمینان ہوا دور روز تک اور جشن جمشیدی ہوا روح جم تازہ ہوئی
فریدون کو فرحت ہوئی گلعذاران سیمین تن و گلبدنان لالہ بدن ساقی گری مین لولیان شیرین کار شہر آشوب
نادر روزگار نغمہ سرائی مین رقاصان ناہید طلعت زہرہ جبین رقص مین مصروف در و دیوار سب
نشۂ مسرت سے چور تھی مے بہجت سے مخمور تھی شجر و حجر جھوم کے رہجاتے تھے کوکلا کا دم بھول گیا کبک رعنا
کی کوئی حقیقت نہ تھی تدرو کوہساری اپنی رقص پر شرماتا تھا شاہزادہ راح ریحانی سے اُلمست شاہزادی
قمر الاقمار بھی مے ارغوانی سے بدمست تھی رمز و کنایہ کی باتین ہوتی تھین نوک جھوک کی چھیڑ چھاڑ تھی
عجب دل کی بہار تھی ایک دوسرے پر قہقہہ بازی کرتا تھا شرط لگا کے بازی جیتا تھا ایک دوسرے
کو پشیمان کرتا دوسرا اسکو حیران کرتا رات بھر یہی رنگ جشن رہا جب محتسب صفۂ فضا صفۂ افق سے برآمد ہوا
صبح صادق نے اُسکے آنے کی دھوم مچائی ایک ایک خمار شکن دور ہوا شاہزادہ مسند سے اُٹھ منھ ہاتھ
دھونے لگا ادھر ملکہ بھی ہاتھ منھ دھونے مین مصروف ہوئی کہ ایک قاصد لشکر سے آیا خط دیا جسمین کیفیت جنگ
لکھی تھی شاہزادہ افسر فوج کی کارگذاری سے خوش ہوا شاہزادے نے رخصت چاہی صباحی خاصہ
تیار تھا شاہزادے نے خاصہ چاشت نوش فرمایا ملکہ نے ایک تاج مکلل بہت عمدہ بیش قیمت شاہزادہ کو
دیا شاہزادے نے وہ تاج سر پر رکھا ملکہ نے آیت الکرسی پڑھ کے دم کی نظر بد کے لیے سپند جلایا کمر بند
مرصع کمر مین ملکہ نے اپنے ہاتھ سے باندھا شمشیر حمائل کر نیزہ بکف سپر بدوش پشت پر ترکش کمر سے
کمان کاندھے سے پڑی ہوئی اسوقت کا جوبن اور سجاوٹ اور بناوٹ شاہزادے کی ملکہ دیکھکر
ہزار جان سے فریفتہ ہوگئی ادھر گیسوان خلیلی رنگ ہاشمی اپنا حسن دکھاتی تھین شجاعت عبدالمطلبی
وقار صاحبقرانی نے چہرے کی آب و تاب اور ہی بڑھا دی تھی آفتاب بھی بدیدۂ ظاہر نگران تھا
لیکن خجالت سے بار بار نقاب ابر سے منھ چھپا لیتا تھا شاہزادہ نصر من اللہ کہکر روانہ ہوا

ملکہ نے کہا ای صاحب تخت رکھا ہی اسپر جائیے واہ حضرت خواص کو آواز دی تخت روان حاضر ہوا
شاہزادہ اُس تخت پر رونق افروز ہوا دیوون نے تخت اُٹھایا بر دوش فلک چلے جاتے تھے عالم بالا
کی سیر کرتے تھے فرشتون کی صدا ئین سنتے تھے کہ عقوبت در پی تخت روان جنگ گاہ مین پہونچا فوج
حملہ پر حملہ کر رہی تھی شاہ طلسم بھی کھڑا تھا دیکھا کہ ابر تیرہ و تاریک چھا گیا شاہ طلسم اُس طرف متوجہ ہوا تخت
زمین پر اُتارا دیو اور جن دوڑے قدمبوس ہوئے فوج نے سلامی دی حکم دیا کہ لڑائی برابر جاری رہے
شاہ طلسم یہ حال دیکھکر خوفناک ہوگیا اپنے رکیبون سے کہا کہ نہین معلوم شاہزادے کو یہ اقتدار کہان
سے ملا بظاہر تخت طلسم بھی نہین یہ تو ملک پریزاد ان کا معلوم ہوتا ہی شاہزادے کی وہانتک رسائی کیونکر ہوئی
یہ فوج بھی وہین کی ہی ایک کی ایک سے لڑائی ہوتی رہی شام سے لڑائی موقوف ہوئی شاہ طلسم نے اور
فوج بلوائی دو لاکھ ساحر اور جمع ہوئے صبح تک کئی لاکھ ساحر اُس میدان مین جمع ہو گیا تل رکھنے کی جگہ باقی
نہ تھی شاہزادے نے وہ فوج کثیر دیکھی خدا سے نصرت کا طالب ہوا کہ شب نے چادر کحلی آدمیون پر ڈالی
شاہزادے نے ایک جن کو پہلے گلتاج پوش کے پاس روانہ کیا اپنے آنے کی اطلاع دی بعد کو خود ایک
جن کے ساتھ گیا گلتاج پوش یہ خبر سنتے ہی بیٹھے سے اُچھل پڑی ایسی خوشی ہوئی کہ شادی مرگ کا
گمان تھا جلدی سے چلو مین اُٹھا دی گئین دروازوں پر سب کے پہرے ہوگئے حکم ہوگیا کہ کوئی اسوقت نہ آنے
پائے کہ شاہزادہ ایک جن پر سوار صحن مکان مین اُتر پڑا گلتاج پوش یہ دیکھتے ہی تعجب مین رہ گئی شاہزادہ
اُترکے اندر مسند پر آبیٹھا جن کو حکم دیا کہ اسوقت ہوشیار رہنا کوئی آنے نہ پائے جو کوئی زبردستی آئے اُسکو
گرفتار کر لینا کہ شاہزادہ گلتاج پوش سے باتون مین مصروف ہوا دیکھا کہ شاہزادی ایک سادہ حالت
مین بیٹھی ہی کپڑے بھی میلے ہین قرائن سے معلوم ہوتا ہی کہ کئی روز سے کھانا بھی نہین کھایا منھ بھی نہین دھویا
گلتاج پوش سے پوچھا کہ ای شاہزادی یہ کیفیت کیا ہی شاہزادی نے کہا حال مین احوال میں جو کیفیت
اپنی گذرتی ہی وہ سوائے دل کے آپ کو نہین معلوم ہو سکتا اگر دل میرا چاک کیا جائے ہزارون سوراخ
دکھائی دینگے کہ انیس محرم راز سوتے سے جاگی جلدی سے اُٹھی دیکھا کہ شاہزادہ رونق افروز ہی بکمال
استعجاب قدم شاہزادے پر گر پڑی شاہزادے نے سر اُٹھایا انیس نے کہا کہ شاہزادی کی تو کیفیت غیر ہی
آج پندرہ دن ہوئے کھانا بالکل نہین کھایا سوائے الائچی کے ایک دانہ بھی قسم کھانے کو نہین کھایا
شاہزادی نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور یہ پڑھا شعر حساب آب ودانہ حشر مین
ہوگا تو کہدینگے ✤ پیا ہی عمر بھر خون جگر غم ہمنے کھایا ہی ✤ انیس نے کہا ای شہزادی صاحبہ بندی کی
بھی یہ کیفیت ہی ہے ہماری سادہ لوحی کام آئی + حساب روز محشر پاک نکلا شاہزادے نے
دسترخوان منگایا خاصہ آیا شاہزادی کے سامنے بچھایا گیا شاہزادی نے شاہزادے سے کہا کہ آپ بھی
کھائین شاہزادے نے انکار کیا انیس نے کہا اگر آپ کھائینگے تو یہ بھی کھائینگی ورنہ ہرگز نہ کھائین کی کیونکہ
انھون نے قسم کھائی ہی کہ بے شاہزادے کے ساتھ کے مین کھانا نہ کھاؤنگی دو ہفتہ سے کھانا چھوڑ دیا
ہی ایسے ہی ایک دن مرجاتین شاہزادے نے برائے خوشی گلتاج پوش کے کھانے پر ہاتھ بڑھایا
دو ایک لقمہ کھائے شاہزادی نے بھی کچھ ایسا ہی کھانا کھایا کچھ میوے سے اور شربت سے تفریح کی گئی
دسترخوان بڑھا گیا ہاتھ منھ دھویا ملکہ نے سرگذشت پوچھنا شروع کی شاہزادے نے سب کیفیت

بیان کی کہ لڑائی مین یون مصروف تھا کہ ایک لکہ ابر آیا اور عین گرمی جنگ سے اُٹھا لیگیا کچھ دیر کے بعد ایک
باغ مین تخت مرصع پر بٹھا یا گیا دیکھا نہ وہ میدان ہی نہ وہ فوج ہی ایک باغ بہت عمدہ بنا تھا اُسکا صاحب
بھی ایسے خدادادحسن سے متصف تھا جسقدر اُسکی تعریف کیجاے درست ہی میری بابین پہ وہ موجود تھا
مین سے سخت کلامی پیش آیا لیکن اُسنے نرم آوازون سے ایسا میرے دلکو نرم کیا کہ ممکن نتھا کہ مین کچھ کہتا اُسنے
اپنے عشق کی داستان چھیڑی کئی روز تک یہی کہا کی وصل کی خواستگار ہوئی لیکن ادھر سے انکار در پیش
ہوا سبب انکار گلتاج پوش سنے دریافت کیا شاہزادے نے حال انکار بیان کیا اور اُسکا مدد کرنا لشکر
ساتھ کرنا یہ سب بیان کیا شاہزادی دختر شاہ طلسم بہت خوش ہوئی لیکن اسکے ساتھ سوتیا ڈاہ کی جلن
بھی پیدا ہوئی اپنی نسبت شاہزادے سے سب قول و اقرار کیا شاہزادے نے ثابت قدمی بیان کی
گلتاج پوش سمجھی کہ شاہزادہ وعدے کا صادق ہی اپنے کلام مین واثق ہی خلاف کبھی نہ کریگا جو کہے گا وہ سب
کر دکھلانے گا جب سپیدہ دم کی دھوم مچی شاہزادہ رخصت ہوا گلتاج پوش مثل شبنم اشک ریزان
رخ گل پر ہوئی شاہزادے نے تسلی دی اور کہا گریہ و زاری سے کچھ کام نہین نکلتا ہی کچھ دن باقی ہین یہ سب جھیل
جاینگے شاہزادے سنے اپنے مذہب کی ترغیب دی شاہزادی سنے تسلیم کیا اور کہا مین ابھی موجود ہون لیکن
بروقت کچھ مدد نہو سکے گی جب جی چاہے اپنے مذہب مین شریک کرلو شاہزادہ اُس گلعذار سے رخصت
ہو کر لشکر مین آیا

اب کیفیت شاہ طلسم کی عرض کیجاتی ہی

کہ وہ دن پھر بیان مصروف پیکار رہا جب شام ہوئی دولتسرا مین آیا رات کو جب خلوت ہوئی ملکہ سے سب
حال بیان کیا اور شاہزادے کی رفعت و شوکت اور دیوون اور جنون کے لشکر کی مدد بھی بیان کی اور کہا کہ لڑائی
سنگین ہو گئی نہین معلوم کہ لڑائی کا انجام کیا ہو اور ایسا شاہزادہ عالیقدر ہاتھ سے جاتا ہی اگر اب بھی وہ جنگ
سے باز آسکے وہی اقرار میرا درست ہی اور مین بخوشی دل منظور کرون لیکن وہ اس کام سے باز نہ آئیگا
خیر پھر جو باد ابا دجب شب سے لعل درخشان نکلا بادشاہ طلسم میدان مین پہونچا ایوان جادو
رئیس طلسم بھی شامل فوج ہوا بدستور سابق لڑائی کا آغاز ہوا کشت و خون جاری ہوا ہزارون ساحر اور
آدمی کام آگئے دیو اور جنات بھی خوب دل کھول کے لڑے کشتون سے جنگل پاٹ دیا لاکھون تلوار کے
گھاٹ ہو گیا جب زنگی شب نے میدان مین اپنا پرا جمایا ہر ایک لشکری اپنے خیمے مین آیا بادشاہ طلسم نے
دو دو روز کی مہلت طلب کی اور والیان طلسم کو لکھے کل رئیسون فرمانرواؤن کو نامے روانہ کیے ساری
کیفیت درج نامہ کی دو دو روز مین سب اہالیان و والیان طلسم موجود ہوے کوئی ایسا نہ تھا جو اُس طلسم مین لڑنے
کو نہ آیا ہو رعایا بھی شریک جنگ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب دو کلمے شاہزادی گلتاج پوش کے عرض کیے جاتے ہین

کہ رات کو تنہا لیٹی فراق دلدار مین اپنے دل کو شمع وار گھلا رہی تھی کہ خیال ہوا اسطرح کہانتک لڑائی
ہو گی ہزارون مر جاوینگے اور طلسم بھی سارا کٹ جائیگا ایسی تدبیر ہونا چاہیے کہ لڑائی موقوف رہے

اور شاہزادہ فتحیاب ہو خیال کرنے لگے یہ اسکے ذہن مین آیا کہ اگر کسی صورت سے لوح طلسم شاہزادی کو ملجاوے
تو ایکدم مین سب جھگڑا دفع ہو یون تو برسون لڑائی رہیگی اور میری جان تب محرق فراق سے جلیگی بادشاہ
طلسم سے لوح طلسم دریافت کیجائے اور شاہزادہ اسکو حاصل کرے طلسم خود فتح ہوجائیگا یہ خیال کر حمام مین
جانہا دھو بہت عمدہ کپڑے پہن دولتسرائے شاہی مین آئی اپنی مان کے پاس گئی مان نے پیشانی کو بوسہ دیا
پیار کیا زانو پر بٹھلایا دست شفقت سر پر پھیرا کہا ہو شاہزادی طبیعت کیسی ہے شاہزادی نے باادب تمام
عرض کیا کہ کچھ تپ کی شکایت تھی اور آپ میرے مزاج سے واقف ہین اتنی تپ کی متحمل نہوئی دو تین روز
فرش پر لیٹنا پڑا آج مین اچھی ہون کسیقدر خفیف حرارت ہے دل نے چاہا کہ والدین کو دیکھون سب آزار
جاتا رہے لہذا مین حاضر ہوئی ملکہ نے دعا دی پھر بادشاہ طلسم کو پوچھا معلوم ہوا کہ روزرات کو مکانپر رہتے
ہین اب آتے ہونگے تب تک اپنی سہیلیون کے ساتھ کھیلا کی کہ نقیب نے آمد بادشاہ کی اطلاع دی دروازے
تک مان بیٹی استقبال کو آئین بادشاہ طلسم نے بیٹی کو دیکھتے ہی گود مین اٹھا لیا اور پیار کیا حال پوچھا
شاہزادی نے سب کیفیت کہکر خیریت مزاج بادشاہ پوچھنے لگی بادشاہ نے سب حال بیان کیا مسند پر
بادشاہ بیٹھ گیا اور شاہزادی کو گود مین بٹھا لیا چشم دروکو بوسہ دیا ملکہ نے کیفیت جنگ پوچھی بادشاہ نے
سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ آج بہت سخت لڑائی ہوئی لاکھون آدمی مارے گئے تل رکھنے کی میدان
مین جگہ نہ تھی لیکن اب انسے کچھ سحرکاریان بھی ہونگی اور الوان جادو اسوقت مین بڑا ساحر ہے خاصکر
اسی غرض سے اور بھی بلایا گیا ہے اسکے سحر سے سب مقید ہونگے ایک بھی نہ بچیگا اور دیوون کے
واسطے عفریت جادو کو بلواؤنگا کہ وہ دیوون کو گرفتار کریگا اور باقی دیوون کو کوئی گرفتار نہین کر سکتا
اور طلسم ساز جادو جو کہ یہان سب کو سحر سکھاتا ہے وہ بھی طلب کیا جائیگا اس سے بڑی مدد ملیگی اہالیان
ووالیان طلسم کا سیکڑون برس سے وہ ہی معلم ہے گلتاج پوش نے بادشاہ سے کہا کہ یہ لڑائی کیون ہے
آج تک آپ سے کسی سے لڑائی نہ ہوئی معاملہ کیا ہے بادشاہ نے سب کیفیت جنگ بیان کی اور کہا
یہ سبب ہے شاہزادی نے کہا لوح طلسم کہان ہے ایسا نہو کہ لوح طلسم ملجاوے اور آپ دیکھتے رہجاوین
شاہ طلسم نے کہا کہ لوح میرے بے حکم کسیکو مل نہین سکتی اور نہ کوئی جانتا ہے فقط سوائے خاندان شاہی
کے یا والیان طلسم کے اور کوئی نہین جانتا کہ کہان ہے تب شاہزادی نے کہا کہ مجکو بھی معلوم ہونا ضرور ہے
کہ مین بھی خاندان شاہی سے ہون اس سے مین کیون علیحدہ کی گئی بادشاہ نے کہا کہ سحر آفرین ایک
مقام ہے یہان ایک منزل پر کہ اسی کیوجہ سے سارا طلسم سحر آفرین مشہور ہے وہان ایک باغ ہے اس باغ مین
ایک درخت شمشاد ہے اس درخت کے نیچے ایک ساحر لوحدار جادو کھڑا ہے اور اس درخت مین جوف ہے اندرون
جوف ایک صندوق مین ایک مرغ ہے جسکے سینے مین لوح طلسم چھپا ہے بعد سال کے وہ مرغ اندر سے آواز
دیتا ہے جو طلسم کے متعلق چاہیے وہ مرغ بتلاتا ہے اور سنتے ہی وہ اسکو بتلاتا ہے وہ لوحدار جادو
سب سنکے شاہ طلسم کو خبر دیتا ہے شاہ طلسم اسکے بموجب کارروائی کرتا ہے اور سوائے لوحدار جادو کے
اور کوئی عام آدمیون مین سے سوائے خاندان شاہی کے اس مرغ کی آواز نہین سنتا گلتاج پوش
یہ سب بدل وجان سنتی رہی اسکے دل کو اطمینان ہوا اور کچھ شب تا ڈھلے رخصت ہوکر اپنے مکان کو
آئی تمام رات اس راز کی خبر ملنے سے خوب بیخبر ہو کے سو لی تھی کہ شاہزادہ بھی ایک جن کے ساتھ آ پہنچا

انیس نے کہا کہ آج بعد مدت کے سو گئی ہین جیسا مناسب سمجھیے کیجیے شاہزادہ قریب مسہری کے گیا کہ پیر کی آہٹ
جو ہوئی شاہزادی جاگ اٹھی دیکھا کہ شاہزادہ بالین پر کھڑا ہے فوراً اٹھ کے قدمبوس ہوئی اور مسند پہ بیٹھ گئی
شاہزادی نے کہا آج مجکو ایک ایسی خوشی ہوئی کہ اگر آپ سے وصل ہوتا تو بھی ایسی خوشی نہوتی بلکہ اس
خوشی کو مین کامل وصل سمجھتی ہون شاہزادہ بھی بہت خوش ہوا اور کہا اے شاہزادی ہے وہ خوشی بیان
کرنیوالی ہے شاہزادی نے کہا آپ ہی کے تو مطلب کی ہے اسیوجہ سے اسقدر خوشی پیدا ہے شاہزادے نے کہا
بیان کرو شاہزادی کہنے لگی کہ مین اپنے باپ کے پاس گئی اور وہان سے سب اسرار لوح کی دریافت کر آئی
ہون اور سارا پتہ معلوم ہو گیا اب دو روز اور بادشاہ طلسم سے لڑیئے تیسرے روز لوح طلسم سے آپ کے سب
جھگڑا پاک ہے اُسنے شاہزادیکو سب نشان لوح طلسم کا پتہ دیا شاہزادہ بھی خوش ہوا اور شاہزادی کے ہاتھون
کو چوما اور کہا کہ حیا مانع ہے ورنہ آپ کے دہن کو چومتا کیونکہ ایسے دہن لطیف سے ایسی خبر سنی شاہزادی
نے خود منہ سے منہ ملا دیا اور آپ ہی بوسہ شاہزادے کا لینے لگی اس خوشی مین رات بھر شاہزادہ اور شاہزادی
برابر باتین کرتے رہے جب سرخی آفتاب نمودار ہونے لگی شاہزادہ رخصت ہو لشکر مین آیا سامان جنگ مین
مصروف ہوا صیقلگرون نے ہتھیارون کو صاف کیا جسکے جوہر مین ذرا بھی کمی دیکھی اسکو خوب جوہردار بنادیا
میدان کو لاشون سے بیلدارون نے صاف آئینہ بنادیا مورچہ بندی کی گئی بہادرون کو بلایا اور کہا کہ اے
بہادران شمشیرزن واے یلان صف شکن پانچ روز کی اور لڑائی و قیام یہان بفضلہ ہوگا انشاء اللہ تعالی چھٹے روز
یہان سے صاحبقران کی طرف چلین گے اُس چار دن کی لڑائی کو خوب دل کھول کے لڑو بہادرو نہین
نام آور ہو اور افسران فوج کو خلوت مین طلب کرکے کہا کہ مجکو زبانی شاہزادی گلتاج پوش کے لوح طلسم
کی خبر ملی ہے چند ہزار جن اور دیو علیحدہ ایک رسالہ کرکے تیار رکھو دو روز یہان لڑونگا تیسرے روز لوح
طلسم لینے جاؤنگا تم لوگ بے خارشہ یہان لڑنا کوئی دلمین وسوسہ نہ لانا یہ بھی شاہ طلسم کو ایک دھوکا دینا
ہے افسران فوج نے سر تسلیم خم کیا شاہ حبش نے اپنا سکہ جمایا شاہزادے نے بھی آرام کیا چند گھڑیان لی ہونگی کہ مرغ
فلک نے آواز دی سب جاگ اٹھے بعد فراغت حوائج ضروری کی صف بندی ہوئی بادشاہ طلسم بھی اپنی فوج
کی صف بندی مین مصروف تھا افسران فوج میدان مین پرے جمائے تھے شاہزادے نے جرنغار
برنغار مرتب کیا ساقہ اور کمینگاہ بھی درست سب چاق و چست ہوئے سب کو امید ہوگئی کہ چوتھے پانچوین
روز یہان سے کوچ کرینگے اب دل کھول کے خوب لڑینگے کہ طبل جنگ بجا نقارے پر چوب پڑی نعرہ ہل من مبارز
کا بلند ہوا نعرہ بوق و کوس سے صدائے نفخ فی الصور پھیلی تھی کہ لشکر مثل دریائے مواج کے دونون طرف سے
بڑھے سپاہی سفیدی سب آپسمین ملگئی تلوارین علم ہوئین تیغے سر ہونے لگے بھالے پر بھالا چلتا تھا جسکے نیزہ
لگا مہرہ پشت سے توڑ کر نکلگیا جسپر تلوار کا وار ہوا ملک الموت کا اسیر دار و مدار ہوا آتش آہن آسمان
سے برستی تھی گھوڑون کی دوڑ سمون سے زمین کا کھند لا گرد کا اڑنا آسمان پر زمین کی تہ جسم گئی تھی آسمان
بوجھ سے لٹک آیا تھا ہنگامہ رستخیز تھا اور قصہ عبرت انگیز کا مرقع کھنچا تھا دو شبانہ روز یہی بیکار غضب کی مار
دھاڑ رہی بادشاہ طلسم بھی برابر پرا جمائے قلب مین کھڑا رہا کہ شاہزادے نے ایک حملہ سخت کیا الوان جادو
ابھی زیر سے مارا پڑا شاہزادے کے ہاتھ سے شربت موت پیا تیسرے روز حسب ایماے شاہزادہ فوج نے میدان
دیکھا ان چار سیدن کے سیے روک لی تھی شاہزادیکے ساتھ روانہ طلسم سحر آفرین ہوئی چند یلغار کرکے باغ پر جا پہونچا

دیوون کا چارون طرف پہرا ہوگیا کہ کسی طرف کوئی نکلنے نہ پاوے شاہزادہ آجنہ کو لیکر باغ کے اندر آیا دیکھا کہ ایک درخت شمشاد کے نیچے وہ ساحر لوحدار بیٹھا ہو اُسنے شاہزادے سے پوچھا آپ کون ہین یہان سے آئے ہین جلد بتایئے تاکہ گرفتار پیرے سحر کی نہون شاہزادے نے کہا کہ مین طلسم سحر آفرین مین بادشاہ طلسم کے پاس سے آرہا ہون باغ کو ملاحظہ کرونگا اُس ساحر نے کہا کہ ابھی چلے جاؤ یہان ٹھہرنے کا مقام نہین مین آپکی صورت پر ترس کھا کے یہ کہتا ہون ورنہ ابتک کیکا جلا تا شاہزادے نے جنون کی طرف دیکھا کہ جنون نے پکڑ کے کھینچنا شروع کیا دیشہ ریشہ جدا ہوگیا ایک جن نے بحکم شاہزادہ اُس درخت کو تلوار سے دو ٹکڑے کیا دیکھا کہ اندر سے جوف ہو صندوق اُسمین رکھا ہو صندوق کھولا گیا مرغ کھڑا تھا اُسکے سینہ پر لوح طلسم آویزان تھی شاہزادے نے لوح طلسم لی اور وہانسے مراجعت کی جبکہ یہ لوحدار جادو اسطرح سے مارا گیا کہ اُسکا پتلہ سحر بھی نہ نکلنے پایا کہ نہ چلایا گیا نہ تلوار سے مارا گیا ریشہ ریشہ جسم سے الگ کر دیا اسکا ذکر آگے آئیگا بادشاہ طلسم کہ مشغول جنگ تھا خود بخود دیوارین شہر پناہ کی گرنے لگین بادشاہ طلسم فوراً جانگیا کہ لوحدار جادو پر کوئی حادثہ پیش آیا ادھر دیوون نے ساحرون کو کھانا شروع کیا جنون نے بھی قتل عام مچا دیا کہ سارا رونق طلسم مٹ گیا ایک دم مین فوج ساحران دیکھی گئی کسی کا نشان بھی اُس میدان مین نہ دکھائی دیا ادھر شاہزادہ مع لوح طلسم کے آیا فوج بہت خوش ہوئی بادشاہ طلسم شہر مین آیا دیکھا کہ رنگ سب اُڑا ہوا نہ وہ کیفیت ہو نہ وہ زینت ہو ملکہ کے پاس گھبرایا ہوا آیا اور کہا کہ لوح طلسم پر کچھ آفت آئی کہ اتنے مین شاہزادہ مع ماہی و مراتب دولتخانہ شاہی پر آپہونچا ملکہ دروازے تک استقبال کو آئین لیگئین شاہزادے نے بادشاہ طلسم اور ملکہ کو سلام کیا اور کہا افسوس کا مقام ہو طلسم سے سب جانتے تھے یہ لوح سے نہ معلوم ہوا کہ فلان شخص سے شکست ہوگی یا آپ لوگون کو نہین معلوم ہو سکتا تھا خیر جو کچھ ہوا بہتر ہوا اسلام لایئے بادشاہ نے کہا کہ تمھارے امیر کے سامنے مسلمان ہونگا رستم نے انکو مع ملکہ عشرت آرا کے ساتھ لیا اور شاہزادی کو بھی ایک محافہ مین سوار کیا اور مع لشکر دیوان و جنان شاہزادی قمر الاقمار کے پاس آئے شاہزادی قمر الاقمار نے کہا کہ دو تین روز آپکی فتحیابی کے جشن کرین پھر کا ہیکو یہ دن ہوگا شاہزادی قمر الاقمار نے جشن شروع کیا بادشاہ طلسم مع ملکہ عشرت آرا و گلتاج پوش کے شریک بزم جشن ہوئے دو تین روز یون گذرے شاہزادے نے جلدی کی ملکہ نے سامان سفر کیا جنون دیوون کا لشکر ہمراہ تھا ایک تخت پر ملکہ مع شاہزادے کے سوار اور شاہ طلسم مع اپنی ملکہ اور لڑکی کے طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے داستان نادر بیان داخل ہونا شاہزادۂ نور الدہر کا طلسم ارژنگ یاقوت نگار مین اور بہار انگیز جادو کا شاہزادے کو گرفتار کرکے کوہ برف کے نیچے مع لشکر دفن کرا دینا اور سبک رو عیار کا عیاری کرکے برفبار جادو کو قتل کرنا اور کوہ برف کا اُڑ جانا شاہزادے کا رہائی پانا اور مصروف طلسم کشائی ہونا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

تھی پریشان انتظار سے آنکھ
نہین لگتی تھی ایک بار سے آنکھ
شکر ہے ہو گئی قرار سے آنکھ
لڑ گئی یار گلعذار سے آنکھ
اب نہین چھپتی ہزار سے آنکھ

تو یہ کیا اور اتفا کیسا
تاکنا جھانکنا ہمیشہ رہا تو
یہ نظر باز ہان مین سخت بلا
دید کا بھی ہے کیا برا لپکا
نہین رہتی ذرا قرار سے آنکھ

پھلی پڑتی ہے اک محبت سی
خود بخود چھا رہی ہے الفت سی
صاف ہے آئینے کی صورت سی
کچھ وہ حیرت سے کچھ وہ حسرت سی
خوب بنتی ہے انتظار سے آنکھ

جب مری قبر پر گذر کیجے
پھر تغافل نہ اسقدر کیجے
کام جو کیجے دیکھکر کیجے
تودۂ ناوک نظر کیجے
کیون چرا لی مرے مزار سے آنکھ

یار ہے زود خشم و تیز مزاج
جسکے غصے سے ہو جہان تاراج
نظر آتا نہین کچھ اسکا علاج
اُسکو دیکھا ہے جو مکدر آج
بھر گئی سرمۂ غبار سے آنکھ

چار آنسو بھی جب بہاتے ہین
دل کے ٹکڑے مژہ پر آتے ہین
عشق نے رنگ کیا دکھائے ہین
اشک خونین سے گل کھلائے ہین
آج آئی ہے کس بہار سے آنکھ

نگہ یار ہے غضب قاتل
اس بلا سے نجات ہے مشکل
جسکو دیکھا وہ ہو گیا بسمل
کیا بچے ناوک نظر سے دل
چوکتی ہی نہین شکار سے آنکھ

بزم مین کوئی انجمن آرا
مہربان ہو اگر تو کیا کہنا
دے وہ بھر بھر کے ساغر صہبا
دو بدو یون ہے سیکشی کا مزا
جام سے لب لے تو یار سے آنکھ

اللہ اللہ رے تازگی دماغ
گل ہی گل سوجھتے ہین باغ ہی باغ
ہو گیا عیش جاودان سے فراغ
نشہ تیز اُتر گیا اے داغ
کھل گئی غفلت خمار سے آنکھ

چہرہ محرران جادو رقم و دبیران تیز قلم و اقفان رموز قصہ طرازی و ماہران اسرار سحر پردازی حال شاہزادہ نور الدہر یون بیان کرتے ہین کہ شاہزادہ نور الدہر مع لشکر فیروزی اثر برائے فتح طلسم ارژنگ یاقوت نگار صاحبقران ثانی سے رخصت ہو کر چلے برابر منزلین طے کرتے چلے جاتے تھے بعد چند روز کے ایک مقام پر پہونچے کہ آفتاب سیاح فلک واسطے آرام کے اپنے مکان شب باشی کیطرف رخ کر چکا تھا اور ماہ کا خوابندگان شہر خموشان کے لیے مشعل افروزی کا ارادہ تھا درختون پر سرخ شعاع کا پڑنا ایک کیفیت دکھاتا تھا کہ سامنے سے ایک باغ دکھائی دیا شاہزادے نے قیام کا حکم دیا خیمے استادہ ہو گئے گھوڑے ملے جانے لگے بستر لشکریون کے برابر بچھنے لگے دن بھر کے تھکے ہوئے اپنے آرام مین مشغول ہوئے شاہزادہ بھی دن بھر کی مسافت کے تکان سے سست تھا مسہری جواہر نگار بچھائی گئی آرام فرمانے لگا لیٹے لیٹے سب غرض و فکر کرتے رکا قلزم فکر تامل کاری مین غوطہ زن تھا افسران نامی و گرامی برائے تفریح طبیعت شاہزادہ خیمے مین سب جمع ہوئے ہر ایک طرح طرح کی باتین ہونے لگین فتاحی طلسم کی تجویزین درپیش ہوئین کہ خاصہ طلب ہوا شاہزادۂ عالم مع اپنے افسران فوج کے ایک ساتھ بیٹھکر کھانے مین مشغول ہوئے بعد فراغت کے ہر ایک افسر با جازت شاہزادہ اپنے خیمون مین گئے باقی ماندہ شب سونے مین کاٹی کہ شاہ خاور پردۂ زنگاری اُٹھا کر حجلہ خوابگاہ سے نکلا خیمے اُتارے گئے بار برداری پر بار ہوئے ڈنکا بجا کے سب چل نکلے جس سمت باغ دکھائی دیتا

تھا اُسیطرف چلے لیکن کاسے کوسون کا فر ملک مالوہ کے مثل رواروچلے جاتے تھے وقت زوالِ آفتاب کے اُس باغ کے صدر دروازہ کے قریب پہونچے اُس باغ کا دروازہ اسقدر بلند تھا کہ ایک منزل سے قریب معلوم ہوتا تھا جس مقام پر شب گذشتہ بسر ہوئی تھی وہان ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہم اس باغ کے دروازے پر ہین لیکن ایک منزل کے فاصلے سے تھا وہ باغ سرحد طلسم تھا اور ایک شہر اس مقام پر آباد تھا کہ اُسکا گلزار رمان نام تھا شہر کے کنارے پر ایک باغ بنا رکھا تھا بوجہ شہر کے اسکا بھی نام باغ رمان تھا اور یہان کی سرحد دار ملکہ رمان جادو تھی بہ نسبت اور سرحد دارون کے بہ عقیل تیز دست زبردست مُسِن سالخوردہ تھی شہزادہ نے مع فوج باغ مین آکر شب باشی کی ٹھہرا کی وہ باغ بہت ہی خوبصورت اور دلکش بنا تھا اُس باغ مین ایک طلسم بھی تھا کہ اُسکی دیوار پر ایک برج بنا تھا اُس برج پر ایک آئینہ تھا جو کیفیت یہان ہوتی تھی سرحدار طلسم کو خبر ہوتی تھی وہ مناسب انتظام کرتا تھا جبکہ رات گزری نمودِ میت کی صبح ہوتی ہی آئینے سے دھوان نکلا اور مکان سرحد دار طلسم مین گیا سرحد دار طلسم ملکہ رمان جادو نے دیکھا معلوم ہوا کہ کوئی غنیم آیا ہی اسنے فوراً ایک خط لکھا اور قاصد سحر کے ہاتھ روانہ کیا وہ خط ملکہ بہار انگیز جادو کے پاس پہونچا ملکہ نے کہا وہ فاتح طلسم ہی فوراً اُنکو قید کرکے یہان روانہ کرو ملکہ رمان جادو مع لشکر آ پہونچی اور اُس مکان کو گھیر لیا اور بزور سحر سبکو گرفتار کیا اور ہمراہ کئی سو ساحرون کے روانہ خدمت ملکہ بہار انگیز جادو کیا بہار انگیز جادو نے انکو حکم دیا کہ اسے یون ہی لیجاؤ اور برف بار جادو کے سپرد کرو کہ کوہ برف مین سبکو دفن کردے تاکہ یہ جھگڑا ہی مٹ جاوے اُن ساحرون نے ویسے ہی جا کے برفبار جادو کے سپرد کردیا اور حکم ملکہ سے اطلاع کی سبک رو عیار بھی ان سب کے ساتھ گرفتار تھا اسنے چند چیخین مارین اور اُلٹا سیدھا بکنے لگا کہ آنکھین بیٹھ گئین تیلا آبنوس کا آیا خون جسم سے جاتا رہا سارا بدن زرد ہو گیا اُن آدمیون نے اسکے دفن کی نسبت فضول کام سمجھا اور یہ کہا یہ مردہ ہی اسکو کیا کرین دفن کرکے جنگل مین ڈالدو زاغ و زغن اسکو کھا جاینگے غرضکہ وہ سب مع شاہزادہ دفن ہو گئے اور سبک رو وہان سے ایک جنگل مین پھینک دیا گیا اسکا ذکر وقت پر آویگا

اب کیفیت ملکہ بہار انگیز کی ملاحظہ ہو

کہ جسوقت یہ خبر اُسکو ہوئی کہ فاتح طلسم مع لشکر کوہ برف مین دفن ہو گئے وفور مسرت سے ایک ایک فرمان سبکو جسقدر کہ حکمرانان ارژنگ یاقوت نگار تھے لکھا اور کل رعایا برایا شریک جلسہ دعوت کی گئی بیرونجات مین اس خوشی کی نوید بھی دی گئی مدعو کیے گئے حکمرانان ارژنگ طلب کیے سب جمع ہوئے شہر کے باہر خیمہ زن ہوئے کثرت آدمی سے چیونٹی کو نکلنا دشوار تھا چالیس کوس تک برابر خیمے نصب تھے زمین نظر نہین آتی تھی ارژنگ یاقوت نگار کا ایک آدمی بھی باقی نہ تھا جو شریک دعوت نہوا ہو کیونکہ برابر اشتہار چھپا ہوا تھے انھون نے چند سال پیشتر سے وصیت کی تھی کہ ایک فاتح یاقوت نگار مین آئیگا خرابی پیدا کریگا جسوقت وہ آئے اگر گرفتار ہو گیا تو کمال احتیاط کیجیئے ورنہ سارے طلسم مین آگ لگائیگا کسی ساحر کا زور نہ چلے گا اور ایک تصویر اُسکی کھینچدی کہ ایسا ہوگا وہ تصویر مین نے اپنی نظر سے نہین دیکھی نہ اُس فاتح طلسم کو دیکھا ہی فقط رمان جادو نے اُسکو گرفتار کیا سرحد پر سے پکڑ لیگئی اُسکو بذریعہ آئینہ جام کے معلوم ہوا جو باغ سرحد پر نصب ہی ملکہ رمان جادو نے مجکو اطلاع دی کہ فاتح طلسم سرحد پر آگیا ہی مین نے اُسکو گرفتاری کا حکم کیا وہ سب گرفتار ہو کر آئے اور مین نے کوہ برف مین دفن کرا دیا برف بار جادو نے اپنے ہاتھون سے سبکو دفن کیا ہی لہذا اُسکی خوشی

مین جشن کرنا بہت اچھا معلوم ہوتا ہی اور اہالیان ووالیان طلسم کے ساتھ یکجا ہو کے ہنوشی کیجاوے کیونکہ یہ لطف عیش
مدامی و حظ تمہانہ لینا چاہیے نظر یہ تھی کہ سب علی اوبی شریک جشن کیے جائین لہذا اطلاع ہی کہ جملہ رعایا برایا مہمان ہین
دعوت کا کھانا کھائین شب و روز ناچ دیکھین خوشیان منائین کہ وہ موذی زندہ درگور ہوا یہ اشتہار پڑھکے تمام خلقت
طلسم ارژنگ یاقوت نگار کی وہان موجود ہوئی یہان تو سب سرگرم اہتمام ہین کہ انکا ذکر وقت پر آئیگا مگر پہلے
حال سبک رو عیار کا بیان کیا جاتا ہی کہ جب جنگل مین سبک رو عیار کو سب چھنک کر چلے گئے یہ ایک ساحر کی
صورت بنکر چار طرف گھومنے لگا دیکھا کہ ایک ساحر تلاش آپ بہت جلد چلا آتا ہی ایک چشمہ کے قریب جہان یہ کھڑا
تھا پہونچا اور پانی پینے کا قصد کیا ساحر نقلی نے پکارا کہ اس گڑھے کا پانی ہرگز نہ پینا ادھر آ ساحر اسکے پاس آیا کہا
کہ پیاس کی شدت سے بدحواس ہون پہلے پانی دے پھر حال پوچھ اسنے اپنی جھولی سے کٹورا انکالا اور پانی
اسمین بھرا ہوا سفوف بیہوشی آمیز تھا کہا لے اس ساحر نے جیسے ہی پیا بیہوش ہو گیا اسنے جو تلاشی لی ایک
نامہ از جانب ملکہ بہار انگیز جادو اسکے پاس نکلا پڑھا تو اسمین مضمون گرفتاری فتاح طلسم مرقوم تھا جسکی خوشی مین
سب اہالیان طلسم مدعو کیے گئے تھے یہ نامہ بنام برقبار جادو تھا یہ خوش ہوا اور جلد اسکی صورت بنکر اسکو تو گڑھے
مین ڈال دیا اور آپ وہانسے برقبار جادو کے پاس آیا نامہ پیش کیا برقبار نے پڑھکر کہا مین
ابھی جاتا ہون تب ساحر نقلی نے کہا ایک خط خفیہ بھی آپ کے نام ہی علیحدہ چلیے تو دون برقبار علیحدہ چلا
آسنے ایک نامہ سربستہ دیا جیسے ہی کھولا غبار بیہوشی اڑا اور دماغ مین اسکے سرایت کر گیا یہ تو دھم سے گرا اور وہ آگر
کرسی پر بیٹھا شب کو برقبار کو ایک گوشہ مین لیجا کر قتل کر ڈالا ہنگامہ برپا ہوا اسکے لوگ دوڑے مگر اسنے بہانہ کر دیا
کہ ایک شخص میرے قتل کو آیا تھا مین نے ہرچند سحر کیا مگر کچھ شہزادہ کوہ برف پر قابض ہو گیا مین نے ناچار ہو کر اپنے ہمشبیہ
کو قتل کروا ڈالا اب اسیوقت ملکہ کے پاس چلو سب ملازمین اسکے چلنے پر آمادہ ہوے برقبار جعلی نے کہا پہلے مکان پر
چلو کچھ کھانا کھالین تو چلین سب اسکے ہمراہ ہوئے یہ مکان پر آیا کھانا منگوایا عیال و اطفال سے کہا جلد کھانا کھالو تو
ملکہ کے پاس چلو اور کھانے مین بیجا لاکی تمام سفوف ملا دیا غرضکہ ملازمین اور سب گھر کے آدمی کھانا کھا کر بیہوش ہوئے
اسنے خنجر سے سب کا کام تمام کیا اور جو کچھ مال وہان تھا وہ ایک گڑھے مین دفن کر کے کوہ برف کے قریب آیا
دیکھا کہ کوہ برف ہی نہ کچھ ہی شہزادہ مع لشکر وہان کھڑا ہی سبکرو نے آکر سلام کیا شہزادہ خوش ہوا مع لشکر وہانسے چلا
اور ایک مقام عمدہ پر فروکش ہوا سبکرو طلسم ارژنگ نگار مین گیا دیکھا تو تمام اکابرین طلسم کا مجمع ہی کوسون تک
ڈیرے خیمے استادہ ہین بڑا ہجوم ہی جابجا رقص و سرود ہو رہا ہی سامان جشن مہیا ہی کل امراء طلسم عیش و طرب مین مصروف
ہین اور اسقدر اجتماع اکابرین طلسم ہی کہ یہ دیکھکر گھبرا گیا کہ اگر یہ ساحر سب ملکر جنگ کرینگے تو برسون یہ طلسم فتح نہوگا
ایسے کچھ خیالات کرتا ہوا اشکل ساحر ملکہ سرخ بہار جادو کے خیمے کیطرف گیا بہت ابنوہ کثیر تھا کچھ خیال نہ کیا یہ
ملکہ سرخ بہار کے خیمے مین چھپا کھڑا رہا کہ ملکہ نے ایک کنیز کو بلا کر کہا کہ ملکہ گلفشان جادو کے پاس جا ہمارا اسلام
کہنا اور یہ کہنا کہ آپکو بلایا ہی وہ کنیز چلی پیچھے پیچھے سبکرو بھی چلا باتون مین لگا کر کنیز کو بیہوش کیا اور آپ اسکی صورت بنکر ملکہ گلفشان
جادو کے پاس پہونچا پیام دیا وہ اسیوقت اٹھ کھڑی ہوئی اسنے ایک گلدستہ پیش کیا وہ سونگھکر بیہوش ہوئی
اسنے پشتارہ باندھکر ایک گوشہ مین چھپا دیا اور آپ ملکہ کی صورت بنکر چلا سرخ بہار کے پاس پہونچا وہان بھی گلدستہ
پیش کر کے اسکو بھی بیہوش کیا اور دونون کا پشتارہ لاکر نور الدہر کے لشکر مین داخل ہوا دونون پشتارے پیش کیے
فوراً بیہوشی سونگھا کے سوزن زبان مین دے گئے قلمدان پیش کیا کہ دربارہ اسلام کیا کہتی ہو دونون نے کہا کہ

ہم مطیع اسلام ہین اور شہزادے کو دیکھکر ہزار جان سے عاشق ہوگئین اور کہنے لگین کہ ہم اب آپکے قدم مبارک سے جدا نہونگے شہزادے نے دو خیمے زربفتی استادہ کرادیے یہ اُسمین رہین مگر شب بھر ہجر سے بیقرار کسی پہلو آرام نہ آتا تھا صبح کو سکرو عیار شاہزادے سے رخصت ہوکر کسی طرف چلدیے کہ انکو بھر سے وحشت ہوتی ہو جنگل مین پھرا کرتے ہین گرا پڑا مال تلاش کیا کرتے ہین جو ملجاتا ہو اسکو نعمت غیر مترقبہ خیال کرکے جان سے زیادہ عزیز جانتے تھے اور اسی ضمن مین ایسی کارروائیان بھی کرتے جاتے تھے جو باعث خوشنودی شاہزادہ ہوتی تھین غرضکہ بدستور قدیم ایک جنگل مین بیٹھے ہوئے کچھ سوچتے تھے کہ آیندہ اسکا حال معلوم ہو گا

اب دو کلمے ذکر ملکہ بہار انگیز جادو کے ملاحظہ ہون

کہ ملکہ نے سات روز جشن کیا آٹھوین روز سب کو رخصت کیا اور ہر ایک سے بخوشی دل گلے ملی اور عنایتون کا امیدوار کیا جب سب سے مل چکی خیال آیا کہ گلفشان جادو اور سرخ بہار جادو نہین ہین اُنکو بلوانا چاہیے ساحر سب کہین دیکھ آیا دونون کا نشان نہ معلوم ہوا ملکہ کو تشویش ہوئی وزیرزادی نے کہا کہ کیا عجب کسی وجہ خاص سے بلا ملاقات رخصتی کیے ہوئے مکان کو چلی گئی ہون ملکہ نے آدمی بھیجا وہان بھی پتہ نہ معلوم ہوا فکر مین سراسر غرق ہوگئی چارون طرف آدمی تلاش دونون ملکہ کے روانہ کیے وہ لوگ ہر طرف طلسمات کے دیکھ آئے کہین بھی پتہ نہ معلوم ہوا وہ نہایت حیرت مین تھی کہ دونون کیا ہو گئین کہ ایک ساحر پرانا زمانہ آدم دیکھے ہوئے امیر کی طرف آنکلا اُسنے دیکھا کہ دونون ملکہ زانو بزانو شاہزادہ بیٹھی ہین وہ فوراً روانہ ہوا اور جاکے ملکہ بہار انگیز جادو سے کہا کہ وہ دونون باغ اسلام مین شگفتہ ہوئے کہ جنسے دماغ مسلمانونکا معطر ہو سارا لشکر صورت کشت زعفران ہنسا جاتا ہو شادیانے بجتے ہین دونون ملکہ زانو بزانو شاہزادہ بیٹھی ہین ملکہ بہار انگیز جادو یہ سنکے غصہ مین لال ہوگئی تاب نہ رہی ایک پتلہ سحر بھیجا کہ فوراً معلق اُٹھالائے زمین چاک ہوئی دونون ملکہ سمجھ گئین کہ وہ پتلہ زمین سے نکلا اور حملہ کیا کہ ملکہ گلفشان نے ایک شیشہ آتشی گل پتلہ کو دکھلایا پتلہ یہ دیکھتے ہی خاک ہوگیا ملکہ سرخ بہار جادو نے شاہزادے سے دو دن کی رخصت طلب کی گلفشان مانع ہوئی کہ شاہزادہ کچھ خیال کریگا ملکہ سرخ بہار نے کہا آپ ٹھہرین آپ کہین نہ جائیے شاہزادے کو اطمینان رہے گا مین کل ضرور آجاؤنگی اور شاہزادے کے قدمون پر گرپڑی اور کہا بخوشی دل ایک دن کی اجازت دیجیے شاہزادے نے اجازت دی ملکہ گلفشان نے کہا ہمتو اب اگر اُٹھین تو مرکر اُٹھین مثل نقش کف پا بیٹھ گئے کچھ ہی ہو ملکہ سرخ بہار روانہ ہوئی اور زمین کی تہ توڑتی ہوئی جاکے اپنی مملکت مین پہونچی ایک ساحر کو افسر فوج ملکہ گلفشان کے پاس روانہ کیا افسر فوج اسیوقت کوچ کرکے ملکہ سرخ بہار جادو کے پاس آیا سرخ بہار جادو مع اپنی اور گلفشان کی فوج کے دوسرے روز حاضر خدمت ہوئی شہزادہ متعجب ہوا گلفشان نے کہا کہ واہ بہن مین نہین جانتی تھی کہ تم اسقدر عقلمند نکلوگی مین حیرت مین تھی تم اصرار جانے کا کرتی تھین لیکن نہین معلوم تھا کہ تم اسواسطے جاتی ہو ملکہ سرخ بہار جادو نے کہا کہ بعد میرے جانے کے کوئی خبر ملکہ طلسم کے وہان سے آئی یا نہین ملکہ گلفشان نے کہا کہ ایک ساحر آیا خط دیکھا کہ سراسر عتاب سے بھرا ہوا ہو بلا اصلاح تمھارے جواب نہین لکھا گیا ملکہ سرخ بہار نے وہ خط لیا دیکھا جواب خط لکھا کہ اسے ملکہ طلسم خط آپکا آیا کیفیت مرقومہ معلوم ہوئی مین نے آپ کی اطاعت سے منکل کے شہزادہ نورالدہر کی اطاعت

قبول کرتی ہو مجھے آپ توقع کسی قسم کا نہ رکھین جو آپ کے دل مین آوے کیجیے ہر ایک اپنی طبیعت کا مختار
ہی زیادہ کیا لکھا جاوے یہ خط سر بمہر کر ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کیا ساحر نے جا کے وہ خط دیا ملکہ پڑھتے ہی بے اختیار
ہو گئی آنکھون مین خون اوتر آیا اُسیوقت افسر فوج کو طلب کر کے کوچ کا حکم دیا لشکر فوراً تیار ہوا میدان
کارزار مین آیا کہ جلاد فلک تیغ برہنہ بکف عرصہ نبرد مین جلوہ افروز ہوا میدان کی صفائی ہونے لگی فراز و
نشیب سب ہموار کیا گیا ایک سان تختہ زمین بنا دیا گیا صف آرائیان ہونے لگین مرد میدان وغا تیوری پر
بل ڈالے ہوئے پھر رہے تھے شاہزادہ نور الدہر اشہب سبک عنان پر سوار تاج شہریاری کج بر سر و قبائے
لعل کا ندر بر قلب فوج مین جلوہ گر ہوا ملکہ گلفشان ایک تخت روان پر سوار میمنہ فوج مین رونق افروز
تھی ملکہ سرخ بہار جادو بھی فوج جناح مین زینت بخش تھی دیکھا کہ ملکہ بہار انگیز تاجدار مع چالیس حکمرانون
کے قلب لشکر ساحران مین کھڑی ہو کہ طبل جنگ بجا صدائے برق و کوس سے سارا دشت جنگ ہلگیا گاو ماہی
کا کلیجہ دہل گیا ترک فلک اس جنگ سے الحفیظ پکارتا تھا کسیکو کسی کا قلق باقی نہ تھا نام ہمدردی کا کافور تھا
گویا کسی نے سنا نہ تھا بہادران دلاور قوی جنگ رجزخوانی کرتے ہوئے لشکر سے بڑھے نعرہ ہل من مبارز کا
بلند کیا کچھ دیر تک یون جنگ ہوا کی جب آفتاب خط استوا سے زوال پر آیا دائرۂ شمس النہار سے آگے بڑھا
دونون لشکر آپسمین مل گئے خوب تلوارین چلین ترکش خالی ہوئے بہادران قوی بازو دھما دھم میدان
قتال مین گرتے تھے جانون کے لالے پڑے تھے بازار جان فروشی گرم تھا شیران بیشہ شجاعت بائع تھے
حضرت ملک الموت جانون کے مشتری تھے کہ ترک فلک نے سر مغرب مین چھپایا سفینۂ ماہ دریائے شفق سے
بر آمد ہوئی دونون لشکر اپنی اپنی جگہ پر آئے زخمیون کی مرہم پٹی ہوئی مقتولان لشکر اسلام دفن کیے گئے
لڑائی برابر کی رہی کسیکی فتح بین نہ ہوئی رات بھر بزم آرائی رہی ذکر اسکا وقت پر آویگا ادھر سب عیار جنگل مین بیٹھے
سوچ رہے تھے تازہ فکر مین غرق تھے کہ رنگ و روغن عیاری سے برق ہو قاصد کی صورت بنکر لشکر ملکہ کی سمت
چلے اور فیل تن جادو کے خیمے مین سگئے دیکھا کہ فیل تن جادو بیٹھا ہی مے نوشی کر رہا ہی اسنے سامنے سے
جاکر سلام کیا اور کہا ملکہ گلفشان لشکر فاتح طلسم سے جدا ہو کے جنگ مین کھڑی ہین آپ کو یاد کرتی ہین کچھ
مصالحت چاہتی ہین فیل تن سپہ سالار لشکر ملکہ بہار انگیز جادو خیمے سے نکلا اور میدان مین آیا قاصد نے
کہا آپ ٹھہرئیے مین انکو لیے آتا ہون ایک گوشہ مین بیٹھ جلدی سے ملکہ گلفشان کی صورت بن سامنے آیا
فیل تن نے سلام کیا باتین ہونے لگین مصالحت کی گفتگو درمیان مین آئی فیل تن نے کہا کہ مین ملکہ کو
خوب سمجھا دونگا آپ کچھ اندیشہ نہ کرین ملکہ طلسم کچھ نہ کہے گی جب باتون مین فیل تن کو خوب بیخبر کیا فیل تن
کو کچھ خیال نہ رہا کہ ایک لقمہ سفوف کا مارا وہ بیہوش ہوا جھٹ اسکو پشتارے مین باندھ ایک مقام محفوظ
مین چھپا آیا اور وہانسے لشکر اسلام مین آیا کہ سفینۂ آفتاب دریائے اخضر سے بر روے ساحل آئی جنگ
کی پھر ٹھہری لشکر مین صبح کو غوغا ہوا کہ لشکر مین فیل تن جادو سپہ سالار نہین ہی ملکہ یہ سنکے بحر استعجاب
مین غرق ہوئی نہایت پریشان ہوئی کہ یہ معاملہ کیا ہی کہ سردار غائب ہو جاتے ہین آئینہ کشف الاسرار
منگایا ملکہ نے پوچھا کہ اے کشف الاسرار بتلا کہ فیل تن کیا ہو گیا آئینہ درمیان سے دو ٹکڑے ہو گیا
ایک شعلہ آگ کا نکلا اسنے کہا ایک عیار لشکر اسلام کا یہان آیا اور اسے لیگیا اور آئینہ پھر بدستور مل گیا ملکہ کو
نہایت حیرت ہوئی لشکر لیکر مصروف جنگ آئی ملکہ نے بزور سحر بڑے بڑے پتھر برسائے لشکر اسلام پر گرے

ملکہ گلفشان نے آنکورو کا پانی کے راستہ پر نکال دیا ایک ہوا چلی وہ ابر سنگ بار ایکدم مین اڑ اسے گئی ملکہ نے ایک
جال پھینکا کہ جو اسمین آجاوے گرفتار ہو جاوے اور وہ جال بڑھنے لگا کہ ملکہ گلفشان آگ ہو کے برسنے لگی وہ
جال سارا جل گیا ملکہ کے بجھانے نہ بجھا ملکہ سرخ بہار نے اپنے بال کھول پریشان ہو کر چند گلدستے بنائے اور کہا
کہ اے سرخ بہار جلد آ وہ جنگل سارا سرخ ہو گیا چارون طرف رنگ احمر نظر آتا تھا لشکر ملکہ کے سب ساحر
سرخ درخت کی شکل بن گئے ملکہ نے جو یہ دیکھا کہ سب درخت ہو گئے ملکہ نے آگ برسانا شروع کی اور ایک گلدستہ
ملکہ پر پھینکا ملکہ میدان سے بھاگی سرخ بہار نے پیچھا کیا ملکہ تہ زمین مین سما گئی اور سرخ بہار کے پیچھے سے نکل
ایک حملہ کیا جال مارا کہ سرخ بہار مقید ہو گئی شاہزادہ یہ کیفیت اپنی آنکھون سے دیکھ رہا تھا جب سرخ بہار
قید ہو گئی شاہزادے نے بہت افسوس کیا اور شجاعت صاحبقرانی جوش مین آئی چاہا کہ تن تنہا حملہ کرون
گلفشان نے ساحرون سے کہا کہ جسقدر جلد ممکن ہو یہ درخت کاٹنا شروع کرو ساحرون نے کلہاڑی سے
کاٹنا شروع کیا جو درخت کٹتا تھا ملکہ کے دلیر گویا تلوار پڑتی تھی اور اس درخت کے کٹتے ہی آگ کا شعلہ نکلتا
اور آواز دیتا کہ کشتی مرا نام من فلان جادو بود ملکہ نے جو یہ دیکھا رو بقرار ہوئی اور چند ساحرون کے ہاتھ
سرخ بہار کو طلسم دیو سر مین روانہ کر دیا اور آپ اپنے محلات شاہی مین گئی اور سحر تازہ کی فکر مین ہوئی
اسکا ذکر وقت پر ہو گا ؏ ؏

اب کیفیت سرخ بہار جادو کی ملاحظہ ہو

کہ جسوقت ساحران ملکہ بہار انگیز تاجدار کو لیکر چلے سبک رو بھی دور دور پیچھے لگے ہوئے جا رہے تھے اُن
ساحرون نے ایک زندان مین بند کیا جسمین ملکہ سوا کھڑے ہونے کے بیٹھ نہ سکتی تھی اسقدر تنگ و تاریک
تھا کہ دن رات کھڑی رہتی سلاخ آہنی برابر لگی تھین ذرا بھی کسیطرف جھکتی سنان آہن چبھ جاتے اس زندگی
سے وہ موت کی خواستگار تھی جب وہ ساحر بند کر کے چلے گئے سبک رو نے ہر چند چاہا کہ کسی صورت
سے جاؤن لیکن ممکن نہ تھا کہ جو وہان تک پہونچتی مجبور وہان سے واپس آئی گلفشان سے حال بیان کیا
گلفشان نے کہا کہ تحت الاظلال طلسم مین جا سرخ بہار کا بھائی ہے وہ اگر آوے تو رہائی ممکن ہے ورنہ سوا
ملکہ کے اور کسیکو طاقت نہین کہ وہانسے رہا کرا لاوے کیونکہ وہان اسکا بھائی وہان کا سحر جانتا ہے وہ بزور سحر
رہا کریگا اور ملکہ کا قبضہ ہے جبتک خاص مہری فرمان ملکہ کا نہوا اور خاص کنیز ملکہ کی نوبت تک وہاں کا دار وغہ
رہا نہ کریگا سبک رو عیار نے کہا کہ آخری بات کوئی مشکل نہین یہ تو میرے ذمہ ہے اور اسکے بھائی کا حال
معلوم نہین کہ وہ آوے گلفشان نے کہا وہ اپنی بہن کا عاشق ہے فوراً آ ئیگا اور عجب نہین کہ وہ لڑائی مین
بہن کا ساتھ دے سبک رو نے راہ دریافت کی ملکہ نے کہا کہ ایک ساحر مین بھیجتی ہون تم کہان جاؤ گے
گلفشان نے سرخ بہار کے بھائی کے پاس ایک ساحر روانہ کیا اور ساری کیفیت لکھدی وہ ساحر بہت
جلد یکدست جادو برادر ملکہ سرخ بہار جادو کے پاس پہونچا اور نامہ ملکہ گلفشان کا دیا نامہ پڑھ کے بیقرار ہو گیا
اسیوقت طلسم دیو سر مین پہونچا اور صحرا مین سحر خوانی شروع کی کہ وہ زندان چارو نطرف سے ٹوٹ گیا
اور پتھر برسنا شروع ہوئے جسقدر محافظ وہان تھے سب مارے گئے اور سرخ بہار زندان سے
نکلکر اپنے بھائی سے ملی لیکن بوجہ صدمہ اور تکلیف کے سرخ بہار مین جان باقی نہ تھی بیہوش ہو گئی

تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو ہوش آیا بھائی کو ساتھ لیکر لشکر شاہزادے مین پہونچی بہت بڑی خوشی ہوئی یکدست
جادو سے شاہزادے سے ملاقات ہوئی یکدست شاہزادے کے حسن و اخلاق سے بہت خوش ہوا
درم ناخریدہ غلام ہوا محافظان زندان سے ایک ساحر زندہ بچگیا تھا ملکہ کے پاس گیا سارا قصہ کہ سنایا ملکہ سخت
حیران ہوئی چارہ کار مین فکر کرنے لگی ایک خط فیل خوار جادو کو لکھا فیل خوار نے خط دیکھتے ہی عزم سفر
کیا دوسرے روز ملکہ سے ملاقی ہوا ملکہ اسکی آمد سے بہت خوش ہوئی امید قوی ہوئی رات بھر عیش و عشرت مین
بسر ہوئی کہ شاہ خاور تخت فلک پر جلوہ افروز ہوا فیل خوار جادو چالیس ہزار ساحر سے بر سر میدان آیا ہر کارون نے
لشکر مین خبر پہونچائی کہ فیل خوار جادو میدان مین فوج لیکر آیا ہر ساحرون کے زہرہ آب ہو گئے سب
اسکے سحر سے پناہ مانگتے تھے کہ طبل جنگ بجا فیل خوار جادو نے سحر خوانی شروع کی ابر تیرہ و تار گھر آیا
کچھ سوجھائی نہ دیتا تھا ہر چند ساحرون نے دفعیہ ابر کیا لیکن کچھ نہوا فوج فیل خوار جادو فوج شاہزادے
کی قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین سب تلوار کے گھاٹ ہو گئے فیل خوار جادو زمین کے اندر سے لشکر شاہزادے
مین نکلا اور سب کو بزور سحر گرفتار کر کے ملکہ کی خدمت مین حاضر کیا لشکریان شاہزادے سے ایک بھی نہ بچا جو کسیکے
حلق مین پانی ڈالتا ملکہ نے بقید گران شاہزادے کو مع یکدست جادو و ملکہ گلفشان و ملکہ سرخ بہار جادو کے
طلسم دیو بند کے زندان مین بھیجا کہ انکا ذکر آگے وقت پر ہوگا

سبک رو عیار کی کیفیت ملاحظہ ہو

کہ جسوقت ابر تیرہ و تار گھر آیا تھا یہ لشکر سے جدا ہو کر جنگل کی طرف چلا گیا تھا جب دامن شب نے رخ روشن کو چھپا یا
یہ اُسی مقام پر آیا دیکھا کوئی نہین نہ خیام شاہی ہین نہ فوج کی آبادی ہر جس مقام پر لشکر سے آبادی تھی وہان خفتگان
شہر خموشان آرام مین ہین کسی مین ایک سانس بھی باقی نہین جو کیفیت دریافت کرے سبک رو عیار خوب
زور سے فلک کی طرف دیکھ کر رویا اور دفتر شکایت نیرنگی روزگار ناہنجار رکھول کے سبق پڑھنے لگا تھوڑی دیر کے
بعد خیال کیا کہ جزع فزع سے کچھ کام نہین نکلتا جبتک عمر باقی ہر جزع فزع ہو سکتا ہر سر دست کوئی فکر کرنا چاہیے
کہ جس سے رہائی سب کی ہو یہ انھی رنج و غم مین تھا کہ دل سے خیال کیا کہ کوئی ساحر غدار آیا ہر اُسنے سب کو گرفتار الام
کیا ہر یہ سوچکر جھولی سے رنگ و روغن عیاری نکال ساحر کی صورت بنا اور تلاش حال مین کوچہ و برزن مین گردش
کرنا شروع کی کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت ملکہ بہار انگیز جادو کی ملاحظہ ہو

کہ جب فیل خوار نے شاہزادے کو مع سب کے گرفتار کیا ملکہ مارے خوشی کے جامہ مین پھولے نہ سماتی تھی سب
رئیسان طلسم کو لکھا کہ آپ قدم رنجہ کرین جشن خوشی ہر اور کچھ مشورہ کیا جائیگا یہ خط دیکھتے ہی سب رئیسان طلسم
جمع ہوئے سیکڑون کوس کے گرد مین خیمے استادہ تھے قدم قدم پر بازارین کھلی تھین تمام عالم کے اشیا نادرہ روزگار کے
انبار رکھے جسکا جی چاہے اٹھائے کوئی روک نہ سکتا تھا تاجر اسکی قیمت کا مستحق خزانہ عامرہ ملکہ سے ہوتا فہرست
داخل کرنے پر سب مل جاتی تھی سرکاری باورچیخانہ گرم تھا مسافر کیا ساکنان طلسم کو بھی حکم عام تھا کہ جبتک
جشن ہر کوئی آگ نہ جلائے سب باورچیخانہ خاص سے کھانا کھائین دن رات ناچ رنگ دیکھین خوشیان

کرین وفور طرب سے مردمان شہر تو کیا در و دیوار کوچہ و بازار سب سرخ پوش تھے اگر کوئی اور پوشش
کا پایا جاتا تو معتوب ملکہ ہوتا کوئی سوا سرخ کے دوسرا کپڑا پہنے نہین تھا بہار عالم وہین دوقون پر سے
کھڑی تھی بہار اپنی بہار بھول گئی تھی بہشت کا نمونہ تھا کسیکو کسی سے کچھ سروکار نہ تھا قیدیان دام بلا رہا تھے
عیاشان زمانہ کی بن آئی تھی بوالہوسون کی خوب دال گلی تھی جو جسکو چاہتا پسند کرتا بلا تامل ہاتھ پکڑ لیتا وہ بھی
بدل راضی ہو جاتی کچھ اس خوشی کی وجہ سے کہہ نہ سکتی تھی کسیکی روک ٹوک نہ تھی دربانون کے لیے در بند تھے
پاسبانون کی پاسبانی کیجاتی تھی کسیکو نہ روکین جسکا جو جی چاہے سو کرے قاضی بیکار تھا دم بخود گھر مین بیٹھا تھا ہر نوع
نتھا خوشی کا جلسہ تھا کہ فاتح طلسم مع معاونان خود گرفتار ہوا ہے اب اسکا چھوٹنا محال ہے کسی مین یہ طاقت
نہین کہ اسکو گرفتاری سے نجات دے کہ اسکو دوبارہ حیات کی امید ہو جابجا رقعہ طلائی جشن کے چسپان
تھے انتظام شہر راہ چلنے والون کے ہاتھ مین تھا دوکانین کھلی ہین دوکاندار مصروف سیر بازار جسکا جو جی چاہے
اٹھائے کوئی ہاتھ پکڑتا نہین اگر کوئی ذرا اسکی طرف دیکھے تو معتوب ہو کہ اسکو جشن پسند نہ آیا سخت دفعہ
لگائی جاتی تھی گویا سزائے موت اسکے حق مین تجویز ہوتی گلی کوچون مین شراب کے دریا بہ رہے تھے پیالے سے
پیالے لڑتے تھے پیالیان ٹوٹ کر سڑکین رنگی تھین نہانے کی خواہش ہوتی تو بجز شراب کے آب خالص
میسر نہوتا کل رعایا بندہ غم سے آزاد تھی قمریان بھی شاد تھین نہ خوف دام و دانہ نہ غم صیاد تھا چارون طرف
اہتمام مبارکباد تھا محلات شاہی مین دھوم مچی تھی عام بازاری موافق پسند ہر ایک کنیز سے دست و گریبان
تھا خواہش دل پوری کرتا تھا کسیکو اس سے عار نہ تھا ایوان شاہی مین ملکہ مع مجمع سرداران و رئیسان
طلسم بیٹھی مینوشی مین مصروف تھین ہنسنے بولنے والے برابر مذاق کرتے تھے کہ حکم عام تھا لحاظ کچھ نہ تھا ملکہ
کیا زن بازاری تھی خوب دلگیان ہو رہی تھین ملکہ وفور مسرت اور عالم سرور مین ہر ایک کے لب و دندان
کے بوسے لیتی تھین خواہشون کو پورا کرتی تھین کنیزین سرکاری نہایت شوخی و طراری سے ہر طرف چہلین کرتی پھرتی
تھین فیل خوار جادو مکر سکر ہر ایک سے اپنی دلیری بگھارتا تھا ساقیان مہوش دور جام مین مصروف جسکو
جام مردیا خودی سے گذر گیا بلا خوف گود مین بیٹھا لب لعلین کے بوسے لیتا حرص کو مٹاتا ٹولیان پری تمثال چھما چھم
کر رہی تھین آوازین دلکش ایسی تھین جس وقت تان کی لیتی تھین تان سین کان پکڑتا تھا بجو باورا دیوانہ ہوتا
تھا زہرہ و مشتری غرق عرق خجالت ہوتی تھین پریون کے ہوش اڑتے تھے حواس عقول گم تھے ایسا
رنگ و سمان بندھا تھا کہ کسیکو ہوش نہ تھا اسی رنگ مین عقل فراموش تھی اسی مین اٹھکھیلیان کرتی تھین
ایک دوسرے کو چٹکیان لیتی تھین سبک رو عیار یہ سب رنگ دیکھ رہا تھا دل مین خیال کیا کہ اگر آج کچھ
رنگ نہ بنا تو پھر کب بنے گا ایکدم گوشہ مین بیٹھکر ایک بہت ہی حسین خوش وضع سرخ پوش ساقی بنکر جام و مینا
بدست ساقی گری مین مشغول ہوا شراب مین سفوف بیہوشی ملا منتظر تھا کہ اہالیان جلسہ نے بہت خوبصورت
دیکھکر کہا کہ ابتو ہم اس ساقی سے شراب لیکے پئین گے او ساقی ایسی پلا کہ ہوش نہ رہین ساقی نے کہا کہ حضور اگر
ہوش رہجائین تو گردن مار دیجیے گا سب متفق الراے ہوئے جام شراب مانگا یہ تو چاہتا تھا کہ فی الفور
جام شراب سر پر رکھ تین مرتبہ اچھال سر پر روک خم ہو کر جام شراب دیا سب متوالے اسکی حرکت سے بہت
خوش ہوئے کہنے لگے کہ آجتک ایسا ساقی تیز دست ہمنے نہین دیکھا دوسرا جام پھر سر پر رکھ ناچنا شروع
کیا دوسرے کو دیا اور کہا جناب آٹھون پہر تو سبھی پلاتے ہین جب کوئی ساقی سر سے پلاوے تو جانون، جلد جلد

ایک دورہ شراب تمام کیا جسقدر وہان موجود تھے سب کو پلا یا کسی کو نہ چھوڑا سب کے سب بیہوش ہوئے
جلدی سے پشتارے سب کے باندھ ایک ایک کرکے اندر سے باہر لایا اور ایک گوشہ مین بیٹھ ملکہ کیطرف سے
بنام داروغہ زندان یہ لکھا کہ دیکھتے ہی قیدیون کو رہا کرو انکی خطا معاف ہوئی خداوند طلسم کا حکم ہو یوح طلسم نے اجازت
دی ہر فور رہا کرو یہ لکھ مہر ملکہ کی نیاد یو بند کی طرف چلا پیک وہم سے تیز تر جاتا تھا کہ ایک طرفۃ العین مین زندان
پر جا پہونچا داروغہ کو فوراً جگایا وہ نامہ دیا کہا ابھی رہا کردو داروغہ نے بند سحر کھولدیے وہ سب قید غم سے
چھوٹے یکدست جادو نے بزور سحر اسی مقام پر پہونچایا کہ جہان خیام استاد تھے سبک رو عیار وہانتک ساتھ
آیا شہر کے اندر گیا وہ پشتارے سب کے اٹھا کے بیرون شہر لا کے زبانون مین سوزن لگائے اور خوب بیہوش
کر ایک گڑھے مین کہ بہت عمیق تھا ڈالدیا ساحرون نے بھی اسکی ہدایت کی خبر نہین پائی اسمین سب کو ہر ایک پر
ایک کو ڈالکر منھ اسکا بند کیا سفوف بیہوشی سے اسکا منھ بھی بھر دیا شاید کوئی کھودے وہ بھی اسمین رہجاوے
ان کامون سے فراغت کر کے شہر مین پہونچا در عیاری کھولا بہت سے جواہرات بھرے اور دو تین سے مزدور
کیے چند اقسام اقسام کے میوہ جات و طعام اور بورانیات و حلویات و شیرینی و جواہرات سب بھر کر لشکر مین
آئے یہ سب کئی دنون کے بھوکے تھے خوب سیر ہو کے کھا کے فراغت کی مزدورون کو سفوف بیہوشی سنگھا
ایک خندق مین دفن کر آئے اور شہر کا راستہ لیا پاسبانون سے کہا کہ ملکہ فرماتی ہین کہ اب ہم سب مل کے آرام
کرینگے یہ جلسہ جشن اسی طرح سے قائم رہے یہی انتظام رہے ہملوگ کوئی نہ جگائے جائین تا وقتیکہ ہم خود نہ
جاگین یہ کہکے سبک رو خیام کیطرف آئے جہان خیام حکمرانون کے استادہ تھے حقہ ہاے روغن نفت انپر
پھینکے حقون کے پڑتے ہی خیمون مین آگ لگ گئی سب جلنے لگے آدمی دوڑے بجھانے لگے اُس ہلڑ مین
سفوف بیہوشی اڑایا کہ ہزارون بیہوش ہو کے گر پڑے آگ نے ان سب کو دیکھ لیا آگ کا شعلہ آسمان
تک جاتا تھا درندے گزندے بھاگے پھرتے تھے جو ساحر جلتا تھا آواز آتی تھی کہ سوختم نام من فلان
جادو بود مردمان شہر و لشکر اسکو بجھاتے تھے سحر کرتے تھے پانی برساتے تھے لیکن وہ آگ قہر خدا کا نمونہ
ہو گئی بجھائے نہ بجھی اُس آگ مین ہزارون لشکری جل کے مر گئے کہ جنکی ہڈیان بھی خاک بیزی سے
نہ ملین آوازین برابر آرہی تھین تاریکی چھائی تھی کوسون تک اس آگ کا اثر پہونچا تھا سبک رو
عیار نے جب دیکھا کہ سب اسطرف مصروف ہین جسقدر اسنے دھوئے دھویا گیا خوب نقد و جنس مال و متاع
ڈھویا کہ ڈھوتے ڈھوتے عاجز آگئے لاچار ہو کر چھوڑ دیا پھر خیال آیا کہ خواجہ عمرو ثانی حصہ مانگینگے تو کہان
سے دونگا کچھ انکے لیے حصہ کی فکر کردن شہر مین جا کئی سو مزدور کر انپر لادلائے اور ان سب کو مار کر نکالدیا
کہ جاؤ وہین سے لیلو جہان سے ہم لائے ہین ہمارا نام لیتا وہ تمکو دیدیگے کچھ بھی نہ کہین گے انکو اسطرح سے نکال
باہر کیا اور آپ ترتیب مال مین مصروف ہوئے کہ آفتاب افق مشرق سے برآمد ہوا شاہزادہ خواب راحت
سے اٹھے تہیہ نماز مین مصروف ہوئے ملکہ گلفشان اور ملکہ سرخ بہار و یکدست جادو وغیرہ حاضر بارگاہ
شاہزادہ ہوئے صلاح و مشورے ہونے لگے کہ سبک رو نے پشتارہ لاکے روبرو رکھے پشتارے کھولے
اور ملکہ بہار انگیز جادو و درفیل جادو اور ملکہ گلزار جادو غرضکہ بہت سے حکمرانان طلسم
کو شاہزادے کے روبرو کھڑا کیا شہزادے نے سبکرو سے کیفیت دریافت کی سبکرو نے
سب حال بیان کیا شاہزادے کو سخت عبرت ہوئی سراسر حیرت ہوئی سبک رو

عیار نے ستون بارگاہ سے باندھ تازیانہ لیکر کھڑا ہوا قلم دوات پیش کیا سبھون نے دسلام لانے کا اقرار کیا
سوزنین زبان سے نکالی گئین اُن سب کے دم راست ہوئے شاہزادے نے بہار انگیز کو مسند زرین پر بیٹھایا
برابر کے قواعد سے مزاج پرسی ہوئی ملکہ نے جو نظر جمال باکمال شاہزادے پر ڈالی ہزار جان سے فریفتہ ہوگئی
سلسلہ زنجیر زلف مین پابند ہوئی اسیر حلقہ کمند گیسو کشتۂ خنجر ابرو قتیل سنان مژگان ہوئی حالت غشی طاری
ہوچلی لیکن روکا سنبھالا تکیہ کا سہارا لیا پہلو بدل کے بیٹھ گئی شاہزادے کا دم بھرنے لگی مگر بسبب فتاحی طلسم
کے کوسون دل بھاگتا تھا لیکن حضرت عشق ایسے نہین کہ جو اپنا رنگ نہ جمائین رنگ زرد لب پر آہ سرد
روغن چہرہ مثل بوے کافور اُڑا ہوا شاہزادے سے ملکہ نے سرگوشی کی کانون مین ایک بات کہی کہ شاہزادے
نے منظور کیا شاہزادے نے باعزاز تمام رخصت کیا چلتے وقت پھر تجدید کلام کیا شاہزادے نے اقرار کیا
ملکہ مع دیگر رفقا کے روانہ طلسم ہوئین سرداران لشکر نے شاہزادے سے دریافت کیا کہ دشمن کو اس حالت مین
پاکے رہا کر دینا کیا سبب تھا شاہزادے نے کہا کہ ملکہ نے مجھسے وعدہ کیا ہو کہ مین ضرور مسلمان ہونگی اور
لوح طلسم بھی آپکو دونگی لیکن ایک شرط کی ہو کہ آہن اندام جادو نے مجکو بہت ستایا ہو اُسکو اپنے علم سحر
پر غرہ ہو بڑا سخت ساحر ہو کئی مرتبہ اُسنے میرے شہر کو غارت کیا ہو لشکر لیکر چڑھ آتا ہو رعایا پریشان ہوتی
ہو آپ اُسکو شکست دین اور قتل کرین مین اس خبر کے سنتے ہی مسلمان ہونگی مین اب بر سر پرخاش
نہونگی اس بات کا معاہدہ ہو ملکہ نے دو سردار اپنی فوج کے اور کچھ فوج بھی دینے کو کہی ہو اس شرط پر مین نے
اُس کو رہا کر دیا ہو اگر قتل کرڈالتا آئین مروت سے بعید تھا ملکہ گلفشان اور سرخ بہار جادو اور
یکدست جادو اور سب افسرون نے عقل شاہزادے پر تحسین و آفرین کی اور کہا کہ مصلحت وقت یہی تھا
جیسا آپ نے کیا

اب کیفیت ملکہ کی ملاحظہ ہو

کہ جب ملکہ مع اپنے افسرون کے شہر مین داخل ہوئی جلسہ ہوا ملکہ اپنی مسند پر رونق افروز ہوئی جملہ افسران گرامی
و حکمرانان نامی اُس ماہ کے گرد ہالہ باندھ کے بیٹھے تھے ذکر شاہزادہ ہوا ملکہ نے کہا آپ سب لوگ اپنی راے
دین کہ شاہزادے کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے سب نے کہا کہ جو راے آپکی وہ راے ہماری لیکن جہانتک ہوسکے
مصالحت اُس سے خوب ہو کیونکہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ ضروری طلسم فتح کریگا اور بزرگون نے اُسکی صورت
کی ایک تصویر کھینچدی ہو اور لکھدیا ہو کہ فاتح طلسم یہ شخص ہو تو ضرور ہو کہ یہ فاتح طلسم ہوگا اگر مصالحت ہوگی
تو بہتر ہو کہ رعایا پریشان نہوگی کچھ رنج پیدا نہوگا اور ابتو ہمارا لڑنیکو دل اُس سے نہین چاہتا دیکھا تو بہت ہی
خلیق اور لئیق اور صاحب مروت ہو ایسے سے لڑنا اچھا نہین ملکہ کی تو دل کی یہ بات تھی ملکہ نے کہا بلاشک
صحیح امر یہ ہو کہ شاہزادہ واقعی فاتح طلسم ہو بہت ہی خلق سے پیش آیا کہ مجکو یہ امید نہ تھی مجکو ضرور خیال یہ تھا
کہ ہم سب کو قتل کریگا لیکن اُسنے تہذیب اور خلق سے کلام کیا مین نے شاہزادے سے کلام کیا اور مین نے
شاہزادے سے وعدہ کیا ہو کہ آہن اندام جادو کو آپ قتل کرین بعد کو جو آپ کہین گے مجکو منظور
ہو سر مو انحراف نہوگا سب افسرون نے کہا یہ تجویز بہت خوب ہو اسمین بہت کام نکلین گے اول یہ کہ
اگر آہن اندام جادو گرفتار ہوا تو اُسکی ایذا رسانیون کی تکلیف سے فرصت پائین گے اگر کچھ معاملہ

دگرگون ہوا تو اسکی طرف سے مطمئن ہونگے لیکن خیال ہے کہ آہن اندام جادو سے شاہزادہ جانبر نہوگا ملکہ نے
کہا کہ نہین بلکہ آہن اندام جادو شاہزادے سے ہزیمت پائیگا قتل ہوگا اسکے آثار یہ کہ رہے ہین کہ
یہ مرحلہ بہ جائیگا فتحیاب ہوگا پھر ملکہ افسران فوج کی طرف مخاطب ہوئی اور کہا کہ مین نے شاہزادے سے
ایک اور اقرار کیا ہے وہ یہ ہے کہ شاہزادے کو مین نے اس بات کا امیدوار کیا ہے کہ آہن اندام جادو سے
آپ ارادہ جنگ کیجیے مین فوج مدد کیواسطے دونگی کیونکہ شاہزادے کے پاس فوج بالکل کم ہے افسران فوج بہت
خوش ہوئے اور منظور کیا اور ہر ایک افسر فوج منتظر تھا کہ مین روانہ کیا جاؤن حکمرانان طلسم بھی معاونت کے لیے آمادہ
ہوئے ملکہ نے شاہزادے کو ایک خط لکھا اور قاصد کے ہاتھ روانہ کیا مضمون خط یہ تھا کہ جو مین نے آپ سے
چلتے وقت اقرار کیا ہے آپ مع فوج تشریف لائیے اور دو روز یہان غریب خانہ پر رونق بخش ہوجیے تاکہ
دل مجزون کو تسکین ہو ساحر نے آتے ہی وہ خط دیا شاہزادے نے خط پڑھا افسران فوج اور ملکہ مانع ہوئی
اور کہا کہ شاید کچھ اسمین دھوکھا نہو شاہزادے نے کہا اس سے تم بیخوف رہو اگر اُسنے لڑائی کی ٹھہرائی تو مہمان کے
ساتھ کوئی فریب نہین کرتا اور مجکو ملکہ بہار انگیز جادو کے قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہرگز فریب نکریگی
افسران فوج نے تسلیم کیا شاہزادے نے روانگی کا حکم دیا شاہزادہ مع فوج روانہ ہوا ہرکارون نے
ملکہ کو آمد شاہزادے سے اطلاع دی ملکہ بہار انگیز جادو شہرپناہ تک خود استقبال کو آئی شاہزادے
کو دیکھکر سواری ٹھہرائی فوج نے سلامی دی شاہزادے کو تخت پر سوار کرایا شہر مین آئے شاہزادے نے دیکھا
کہ شہر نمونہ گلزار ہے سراسر رشک بہار ہے شہر آباد مینوسواد طریقہ بازار بہت خوب دوکانین خوش قطع خوش اسلوب
جوہریون کی دوکانین لعل و یاقوت کی کانین کس زیب اور زینت کے ساتھ بازار کی آرائش تھی نہ دیکھی نہ سنی
راستہ دو رستہ صاف کشادہ ہر ایک دوکان کا جو اب موجود ہر ایک شے کا انبار شہرپناہ سے تا دیوان شاہی
فرش زربفت بچھے ہوئے روشنی کا اہتمام برابر کنوین سیتے ہوئے رسی ڈول رکھا ہوا درباری بازاری مین
شناخت لباس کچھ نہ تھے رعایا خوشحال اہالیان شہر مرفہ الحال غریب بھوکے پیاسے کا نام نہین تھا یہ ملکہ کی
خوش انتظامی کی دلیل تھی اسکی بیدار مغزی اور تیز رائی کی حجت کافی تھی بازاریون کی ٹٹیان لگی تھین شاہزادے
کے جمال باکمال کے تماشائی تھے سواری بڑھتی ہوئی ایوان شاہی تک آئی لشکر ایک مکان مین جو بہت وسیع
و پر فضا تھا اُتارا گیا لشکری مع شاہزادہ وہان فروکش ہوئے مکان سجا ہوا تھا فرش فروش سے درست
روشنی سے لیس یہ مکان سب طلاے خالص کا بنا تھا اور کسی چیز کا میل نہ تھا کمرے اُسکے سراسر نقرئی
آگے اسکے ایک مختصر کمرہ شہ نشین یاقوت کا بنا ہوا بغلی کمرہ زبرجد کا قلمکار جو بنانے والے کی اُستادی کا
نشان دیتے تھے اُسکی یکتائی کا دم بھرتے تھے اُسکے روبرو ایک چبوترہ جو باغ کے وسط مین خالص سنگ مرمر
کا تھا طلائی جدول سے آراستہ تھا نہرین چارون طرف بہ رہی تھین کیاریان مختصر سی جنمین نادرے پھولون کے
رکھے ہوئے شاخ شاخ پھول پھوے ہوئے سبز بختان چمن معشوقان سبزہ رنگ گلگون کو نگاہ طعن دیکھتے
تھے پریرویان بہار حیران تھے سرو الف قامتان جنگل پر انگشت نما تھا سوسن کشادہ دہان نغمہ سرائی مین
مصروف سنبل تازیانہ لیے مغرورون کی تہذیب مین مشغوف شاہزادے نے لب جو آرام کے لیے
اہتمام کیا نہر پر مقام کیا لشکری بھی ہاتھ منہ دھو بستر و نہر لیٹے تھے کسیقدر کمرین راست کین تھین کہ ساحر
بطور قاصد حاضر ہوا آداب بجا لایا پیغام ملکہ باین الفاظ ادا کیا کہ اگر شاہزادہ والا تبار کا وقت ضایع نہو آرام

مین تکلیف نہو مخل عیش نہ تصور کیجاؤن تو تھوڑی دیر کے لیے آپکو تکلیف دون خدمت والا مین حاضر ہون دو جملون
کی سمع خراشی کرنا ہے شاہزادے نے ارشاد کیا کہ ملکہ بخوشی خاطر تشریف لائین مین ممنون ہونگا اُنکا قدم رنجہ فرمانا
میرا فخر ہے مین ہمہ تن چشم انتظار ہون تشریف لائین قاصد یہان سے گیا جواب شاہزادہ ملکہ کو پہونچایا ملکہ
اُسیوقت تنہا اُٹھ کھڑی ہوئی اور شاہزادے کے پاس آئی شاہزادہ بھی مسہری سے اُٹھ بیٹھا مسند پر
رونق افروز ہوئے شاہزادے نے کہا واہ صاحب آپکی وہی مثل ہے طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت
ملکہ نے کہا مہمانی چہ معنی دارد مکان آپ کا ملک آپکا ہم آپ کے یہ کیا ارشاد ہوتا ہے شاہزادے نے کہا فرمایئے
باعث تصدیعہ پردازی کیا ہے ملکہ نے کہا بیٹھے بیٹھے طبیعت گھبرائی آرام نہین آتا تھا دل مین یہ خیال
آیا کہ بجز شاہزادے کے دہان اور کہین آرام نہ آویگا شاہزادے نے کلاہ شہریاری کو سر سے ہٹایا کج کیا
رگ عبدالمطلبی جو پوشیدہ تھی چمکی ایک نور سا ملکہ کے چہرے پر ہو کے نکل گیا ملکہ بار بار اُس رگ کو دیکھنے
کا قصد کرتی لیکن جی بھر کر دیکھ نہ سکتی تھی کہ شاید چشم زخم نہو گیسوان خلیلی کی جو ادا دیکھی اور بھی وابستہ زنجیر محبت
ہوئی حالت ملکہ متغیر ہونے لگی عشق بڑھا آثار چہرے سے ظاہر ہونے لگے شاہزادہ بھی دل مین سمجھ گیا اسکو مرغ
محبت ہے عشق نے اسکو گھیر لیا مائل بمحبت ہوئی صلح کی خواستگار ہوئی ملکہ نے یہ خیال کیا کہ شاہزادے
نے تو اپنا پورا وار کیا کسی کام کا نہ رکھا زخم کاری لگا پھر ایسا ہو کہ شاہزادے کو بھی اسیر دام محبت کرے
اگر طلسم فتح کرے تو ساتھ لیجلے ہمیشہ کا نباہ ہو گھر یون نہ تباہ ہو ملکہ اسی خیال مین تھی کہ آفتاب نے اپنا
عمل اُٹھایا حجلہ مین جا کے سو رہا اور شاہد شب نے اپنے نورانی چہرے سے عالم کو تازگی بخشی ملکہ نے رخصت
چاہی اپنے مکان کو آئی جب زلف مشکین لیلاے شب کمر سے نکلی خاصہ آیا ملکہ بھی آ پہونچی اُسوقت ملکہ
بلباس فاخرہ کہ اُس سے زیادہ ممکن نہ تھا کہ میزان قیاس وزن کرتا یا جوہری گمان بیش بہا تصور کرتا ہے ہفت
سے آراستہ مجمع زیبائش و آرائش سے پیراستہ تھی دسترخوان بچھایا گیا ملکہ گلفشان و ملکہ سرخ بہار جادو و
گلدستہ جادو وغیرہ مع تمامی افسران گرامی و سرداران نامی کے بیٹھے شاہزادے نے ملکہ کو بھی تکلیف دی ملکہ
نے انکار کیا شاہزادے نے ہاتھ پکڑا ملکہ کچھ کھسیانی سی ہو گئی اُسوقت ملکہ نے ایسی ادا سے منہ پھیرا کہ شاہزادے
کا دل بیچین ہوا دونون ملکہ ہنسنے لگین تیسری ملکہ اور بھی جھینپی شاہزادے نے شانہ پر ہاتھ رکھ دوسرے ہاتھ
سے سر ملکہ منہ پھیرا ملکہ نے ایسی ترچھی نگاہون سے دیکھا کہ اس مرتبہ شاہزادہ بالکل اُس تیغ ادا کا بسمل
ہو گیا چشم مست سرمگین نے اپنا پورا کام کیا دیر تک شاہزادہ اُسکے چہرے کو دیکھتا رہا دل کو ضبط کیا اپنی
اپنی دانست مین ظاہر نہونے دیا لیکن نظربازی سے تاڑنے والے تاڑ ہی گئے دلون مین سمجھ گئے اور شاہزادہ
بھی ناوک خدنگ مژگان ملکہ کا نخچیر ہوا کہ ملکہ سرخ بہار جادو بولی کہ شاہزادۂ عالم سب منتظر ہین کہ آپ
ہاتھ بڑھا دین کھانا نوش جان فرماوین ملکہ سرخ بہار جادو کے کہتے ہی شاہزادے نے کھانا کھایا حاضرین
دسترخوان بھی مصروف خورش ہوئے کھانے لذیذ اقسام کے پکے ہوئے فواکہات تر و تازہ جو بحکم ملکہ اُسیوقت
درخت سے توڑ وا منگوائے تھے سب نے بعد فراغت طعام حسب اجازت اپنے بسترون پر آ گئے اُس
کمرے مین شاہزادہ اور ملکہ بیٹھی رہین کوئی دوسرا مخل نہ تھا باتین ہونے لگین ملکہ بہار انگیز جادو نے کہا
اے شاہزادۂ عالم مین یہ صورت زیبا دیکھتے ہی عاشق ہو گئی کہ مجھ مین ہوش و حواس باقی نہ رہے مین نے
اُسیوقت مسلمان ہونا خلاف مصلحت سمجھا اگرچہ بعضون کو یہ ظاہر ہو گیا ہے اُن کو اور بھی گمان ہوتا کہ ملکہ

فقط محبت پر مسلمان ہوگئی طلسم فتح کرا دیا اس جہت سے مین نے وہ رنگ بتلا دیا کہ اُسی وجہ سے طلسم کشائی بھی
ہو جاوے اور مطلب برآری بھی ہو فوج مدد کے لیے موجود ہے افسران فوج منتظر حکم ہین جیسا آپ فرماوینگے
ویسا عمل درآمد ہوگا حکمرانان طلسم بھی معاونت مین شریک ہین غرضکہ کوئی ایسا نہین جو آپکا شریک نہین آپکے
صفات محمودہ اور سیرت پسندیدہ کی طلسم بھر معتقد ہے جب رات زیادہ گذر گئی شاہزادے نے آرام کا قصد کیا
اُسوقت ملکہ نے قلب پر ہاتھ پھیر کے دلگی ٹھہرائی خواہان وصل ہوئی شہزادے نے طبیعت کو روکا خاموش
بیٹھ گیا ملکہ نے کہا اے شاہزادے آتش فراق بہت تیز ہوتی ہے آپ وصل سے منطفی کیجیے اسقدر ظلم و ستم بہتر نہین
اگر دل مین شاید کچھ ملال ہو تو آپ ترحم سے دھو ڈالیے شاہزادے نے کہا نہین اے ملکہ آپ کی طرف سے بالکل
ملال نہین نہ کوئی باعث ملال ہے ملکہ نے کہا ہان گلفشان و سرخ بہار مد نظر ہین لطف ادھر کیون
ہوگی وہ تو اول سے مورد عنایات بیغایات ہین شاہزادے نے کہا اے ملکہ تم یہ بات نہین جانتی ہو ہم ایسا
نہین کر سکتے ہین اور یہ قواعد ہین شاہزادے نے سارے قواعد اپنی ملت کے سنائے تب ملکہ نے کہا اے شاہزادہ
عالیجاہ ایک بات کی ضرور ملتجی ہون وہ یہ ہے کہ مجھے اندرون کو شرف نہ دیجیے گا اور حرم سراے پر مجکو اختیار
دیجیے گا شاہزادے نے کہا اے ملکہ منظور ہے جو آپ کہین گی بجا لاؤنگا ملکہ نے کہا یہان سب آزاد ہین ایسی
پابندی قواعد کی نہین ہے ہر شخص اپنے کو آزاد سمجھتا ہے خاص ایسے معاملات مین نہ اور کاروبار مین ملکہ نے
سب قول و قرار شاہزادے سے کیے شاہزادے نے سب منظور کیے لیکن ملکہ ایسی بےچین تھی طبیعت گھبرائی
تھی رات کو نیند نہ آئی تھی وہ رات سب باتون مین کٹ گئی کہ حریف عاشقان پردۂ افق شفق سے برآمد
ہوا شاہزادے نے کہا اے ملکہ اب مجکو اُس طرف جانا ضرور ہے جس طرف کا اقرار ہے بیٹھے بیٹھے طبیعت کو آرام پسند ہو جاتا
ہے مجکو یہان سے جلدی رخصت ہونا ہے اور لشکر صاحبقران سے ملنا ہے وہ انتظار مین ہونگے ملکہ نے ایک
روز اور زبردستی سے روکا دوسرے دن ملکہ نے فیل خوار جادو اور یکدست جادو کو شاہزادے
کے ساتھ کیا شاہزادہ مع افسران گرامی و لشکر شجاعت پیشہ طلسم آہن اندام جادو کی طرف روانہ ہوے
قریب شہر پناہ میدان پر فضا دیکھکر قیام فرمایا لشکر نے آرام کیا بارگاہین اور خیام نصب ہوئے اپنے کامون
مین سب مصروف ہوئے ہرکارون نے آہن اندام جادو کو خبر دی کہ ایک شاہزادہ مع لشکر گران
بیرون شہر پڑا ہے افسران طلسم و غیر طلسم اسکے ساتھ ہین ہر دمیدان جنگ و دریاے شجاعت کے نہنگ نظر
آتے ہین نہین معلوم کہ کس ارادے سے ادھر آئے ہین کدھر جاینگے آہن اندام جادو نے ایک
قاصد کو روانہ کیا اور پیغام دیا کہ آپ کس ارادے سے ادھر آئے ہین معلوم ہونا چاہیے شاہزادے نے
کہا کہ ہم براے جنگ آئے ہین جنگ بے درنگ کرینگے اگر جنگ سے گھبراتا ہے تو مسلمان ہو اسلام قبول کر
آہن اندام جادو یہ سنکر آگ ہو گیا غصہ کے مارے آنکھین لال ہوگئین جسم بھر مین تھرتھراہٹ پڑ گئی تیاری
لشکر کا انتظام کیا سب سامان فراہم ہوا افسران فوج کو حکم دیا کہ لشکر تیار ہو کے آوے حکم کی دیر تھی کہ لشکر
کمربستہ دروازے پر موجود ہوا آہن اندام جادو نے شمار لشکر کرایا اسی ہزار تھا آہن اندام جادو
نے اسی وقت لشکر بیرون شہر قریب لشکر شاہزادہ روانہ کیا اور آپ سرگرم اہتمام ہوا حکم ہوا کہ جنگل
صاف کیا جاوے بیلدارون نے چارون طرف سے زمین صاف کر آئینہ بنا دیا نشیب و فراز کا
نام نہ رہا آہن اندام جادو ترتیب صف مین مصروف ہوا اس اہتمام مین وہ دن آخر ہوا دورہ جلاد فلک تمام

تمام ہوا ملکہ سیل دریائے قیر سے نکلین طلایہ گرد لشکر گھومنے لگا۔ سرداران اسلام کو خواب خور کہان کچھ امید کچھ یاس لیکن بفضل خدا
امید پوری دلوتی تھی کہ باقبال شہزادہ جوان بخت فتحیاب ہونگے لشکریون کے ولدے ہین تھے کہ صبح سے شام تک کسکی حیات
کا پیالہ لبریز ہوکر چھلکتا ہی کسکی زورق حیات ساحل پہ لگتی ہی ہر شخص کو خیال تازہ پیدا ہوتے تھے نئی نئی فکرین دلمین جمتی
تھین کہ آئینواسے ترک فلک نے اپنی چمکتی ہوئی تلوارین اُفق آسمان سے دکھلانا شروع کین خبرداریاش کی صدئین
آنے لگین فوج مسلح ہو میدان مین آئی شاہزادے نے فیل خوار جادو کو جناح پر اور یکدست جادو کو یسرہ
اور طویل العنق جادو کو میمنہ پر قائم کیا افسران لشکر اسلام کو ساقہ اور کمین گاہ اور مدد کیلیے پسند کیا اور آپ بنفس نفیس قلب لشکر مین
رونق افروز ہوئے تاج شاہی بر سر چار قب املوکانہ در بر گیسوان خاپلی سیجدار کاندھون سے نیچے لٹکتی ہوئی بل کھا رہی تھین رخ
ہاشمی مثل ماہ منیر درخشان تھی جوش سے سریع رفتار تھے کہ مبارزان صف شکن نکلنا شروع ہوئے ایک کا ایک سے سامنا ہوا اسنے
اُسکو مارا اُسنے اسکو زیر کیا کہ حضرت عزرائیل مع لشکر گران قابض ارواح درمیان ہردو لشکر خیمہ زن ہوئے ہر ایک
کے حال پر نظر عنایت فرماتے تھے خیرباد کا کلمہ سناتے تھے دوپہر تک لڑائی رہی بعد زوال آفتاب لشکر سے لشکر ملگیا نیزہ و تلوار
چلنے لگی ایک لمحہ مین ہزارون آدمیون کا ڈھیر ہوگیا ہر ایک آدمی سینہ سپر ہوکے لڑتا تھا جان دینے کو سر رکھے دیتا
تھا گرزون کی مار کہ اُسکی آواز سے کوہ وجبال تھراتے تھے حضرت جلاد فلک بھی پناہ مانگتے تھے منھ چھپاتے تھے جبکہ آفتاب
اپنی چمکیلی شعاعون کو بند کرنے لگا سپاہی اُسکی روشنی کو چھپاتی تھی جتنا بیان روشن ہوئین تلوار پر تلوار پڑتی تھی سنان سے
سنان لڑتی تھی آگ نکلتی تھی مقربان ملک الموت دوڑتے تھے تکاپو کرنے سے وہ بھی عاجز آگئے تھے سات شبانہ روز تک برابر لڑائی
گرم رہی آٹھوین روز وہ کشت وخون موقوف ہوا لیکن آہن اندام جادو بہت پست ہوگیا لشکر شہزادہ
ہردم تازہ ہوتا تھا جہان دوپہر ہوئی دوسری فوج پہونچگئی وہ جنگ اور آرام مین مصروف ہوئے کشتون سے صحرا پٹ
گیا سارا جنگل اٹ گیا کوسون تک لاش پر لاش پڑی تھی جو لاش نیچے تھی وہ کھنڈل سے رہگئی ہڈیان تک سرمہ ہوگئین
زاغ وزغن کی بن آئی دور تک اپنے ہم چشمون کو تحفے بھیجے درندون نے خوب شکم سیر ہوکے کھایا جب لشکر آہن اندام جادو
اپنے قیامگاہ کو گیا حساب لشکر کیا چالیس ہزار ساحر گھٹ رہا بیس ہزار زخمی نیجان کہ جنسے ہل کے پانی نہ پیا جانے
بیس ہزار آدمی رہگیا وہ بھی بیجان کہ ذکر انکا آگے وقت پر ہوگا شہزادے نے اپنے مقتولون کو قتلگاہ سے اُٹھوا کے تکفین
وتدفین کی لشکریان اسلام چیرہ دست رہے شمار لشکر برابر بڑھتا گیا ایسے ہی دار فنا سے ملنے گئے تھے اب آہن اندام جادو
کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ وہ بہت ہی پریشان مضمحل ہوگیا ہوش جاتا رہا دہل گیا سب فوج بیجان ہوگئی کسیکو امید نتھی آہن اندام جادو
فکر تازہ مین مصروف ہوا کچھ لشکر اسنے اور طلب کیا دوسرے روز لشکر ساحران آپہونچا طبل جنگ بجوایا مقابلہ
کو آیا کچھ نیرنگ سازیان ہوئین دو دو ہاتھ سحر سازی کے چلے ایک نے وار کیا ایک نے روکا کہ لشکر طرفین سے ملگئے کل
بکلہ شبانہ یشانہ لڑائی ہونے لگی ادھر تو یون لڑائی نے اشتعال تک پائی اور آہن اندام جادو سحر سازی مین مصروف
ہوا دفعتاً گرد اُڑی کچھ سوار دکھائی دیئے معلوم ہوا کہ لڑنے کو آتے ہین یا ہماری مدد کو آتے ہین ادھر مصروف ہوئے
تھے کہ دفعتاً ایک بڑا دھوان سا پیدا ہوا اور جال مار سب کو گرفتار کر لیا اور آہن اندام جادو کے روبرو پہونچا
دیا فوج نے اپنے سردارون کو جونہ دیکھا فوراً معلوم کر لیا کہ گرفتار سحر ہوگئے نشان ہلایا لشکر سے لشکر علیحدہ ہوا لیکن
آج بھی شیردل ہی رہے اور ساحر آج بھی بہت مارے گئے آہن اندام جادو نے ان سب افسران طلسم کو مع
شاہزادہ قلعہ آہن مین قید کیا داروغہ زندان بہت سخت ودرشت تھا برابر تنگ پڑا کھانا جلتا ہوا پانی دیتا
اور عذاب سحر مین ہر وقت مبتلا رکھتا روز کی مار ہر ایک کو دیتا تھا لیکن شاہزادے پر جب ہاتھ اُٹھاتا تھا ہمراہیون

کے دل دہلتے تھے داروغہ سے سفارش کرتے تھے کہ انکو چھوڑدو اسکے عوض ہمسے بدلہ لو لیکن وہ موذی کب سنتا اور سخت تر پیش آتا شہزادے نے کہا کہ ای داروغہ وہ ہنزار و ار کمر کہ جسکا تو بھی متحمل ہوسکے کیونکہ تجکو بھی یہ روز بد دیکھنا ہو کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت سبک رو کی ملاحظہ ہو

کہ یہ حسب معمول جنگل کیطرف گئے ہوئے تھے رات کو لشکر مین آئے دیکھا کہ سب لشکر مین زار و نزار رو رہے ہین شور مخشر برپا ہے ڈاڑھین مار مار کر رو رہے ہین سینہ چاک ہو روتے روتے آنکھین سوجھ گئین ہین سبکرو نے پوچھا کیا واقعہ ہوا ایک نے کہا کہ سب افسر مع شہزادہ قید ہوگئے نہین معلوم کل لڑائی مین کیا ہوا سبکرو نے منع کیا کہ اب لڑائی نہو جبتک شہزادہ نہ آئے اور تم سب رنج مت کرو اپنا اپنا کام کرو انشاءاللہ تعالی یہ کام میرا ہو شہزادے کو مین لاونگا تم صبح ہوتے ہی ایک قاصد آہن اندام جادو کے پاس روانہ کردینا اور جنگ سے مہلت چاہنا وہ مان جائیگا کیونکہ مین اسکو ایک تردد مین ڈالے دیتا ہون یہ کہکر سبکرو عیار ربانہاے عیاری سے آراستہ ہوکر شہر کیطرف چلدیے کہ راہ مین لشکر آہن اندام جادو کا دیکھا ساحر کی شکل بنکے لشکر مین گیا ادھر ادھر دیکھتا بھالتا چلاجاتا تھا کہ افسر لشکر کے خیمے مین پہونچا باورچیخانہ کیطرف گیا دیکھا کہ کھانا تیار ہو جلدی سے سفرچی کی صورت بن افسر لشکر کے پاس گیا اور کہا کہ حضور خاصہ تیار ہو افسر لشکر نے کہا کہ لاو ساحر نقلی باورچیخانہ مین پہونچا اور خاصہ طلب کیا باورچیون نے خوانون مین کھانا لگا لایہ خوان لیکر چلا راستہ مین سفوف بیہوشی ملا سامنے لیگیا امیر لشکر نے جیسے ہی کھایا کہ ایک چھینک آئی بیہوش ہوگیا پشتارہ باندھ ایک گوشہ مین ڈالدیا اور دسترخوان اٹھا اسمین کچھ کھانا کتو نکو دیدیا اور باقی باورچیون کو دیدیا مطبخیون نے جو خوان دیکھا بہت خوش ہوئے اور دلمین کہا یہ سپاہی بڑا ایماندار ہو سفرچیون نے اسیوقت دسترخوان کا کھانا سمیٹ کھا گئے کھاتے ہی بیہوش ہوگئے انکو بھی پشتارے مین باندھ باہر لشکر کے کنوئین مین ڈالدیا اور آپ وہانسے افسر لشکر کے لباس مین درست ہوکے آہن اندام جادو کے پاس آیا اور کہا کہ حضور نے ان قیدیون کو کہان رکھا کیونکہ مین اب فوج کے انتظام سے فارغ ہوا تو معلوم ہونا چاہیے آہن اندام جادو نے کہا کہ تجکو نہین معلوم کہا کہ مین مگر پوچھنا چاہتا ہون کیونکہ اسوقت بوجہ انتظام فوج میرے ہوش درست نہ تھے آہن اندام جادو ہنسا اور سب حال مبتلا یا افسر لشکر نے یہ راے دی کہ کل سب کی گردن مارے جائین تو بہتر ہو آہن اندام جادو نے کہا ایسا نہین ہوسکتا ہو کیونکہ افسران طلسم کبھی ہین معلوم نہین کہ انکے ساتھ کیون ہین اگر مین انکو مارڈالون اسکے تمام اعزا طلسم مین ہین ملکہ طلسم کو خلاف ہو تو مین سب کی چڑھائی سے کیونکر جانبر ہونگا اور تو جانتا ہو کہ مین تنہا ملکہ سے لڑتا ہون اور طلسم والے کبھی مجھسے جیتے نہین لیکن اس معاملہ مین مجھپر سارا طلسم ٹوٹ پڑیگا پھر کچھ نہوسکیگا بہتر یہ ہو کہ زندان مین خود مرجاوینگے مارنے کی کوئی ضرورت نہ پڑیگی افسر فوج نے کہا کہ بہت صحیح ہو یہ کہکر وہ رخصت ہوا اور وہی کپڑے پہنے ہوئے اسطرف چلا جسجگہ قلعہ آہن کے قریب پہونچا دیکھا کہ ایک قلعہ ہو آہنی بن دیوار سے سر دیوار تک شمشیر آبدار برہنہ لگی ہین وہ قلعہ مثل چاک کا ان کے گردش مین ہو سیکڑون اسکے برج ہین شمار سے باہر ہین گرد قلعہ تمام زمین وہانکی آہن سے بنی ہو آگ دہکتی ہو مارے گرمی کے وہ زمین آتشکدہ ہو دور تک جانا محال ہو یہ متحیر تھا کہ کیونکر جاؤن کیا کرون کہ ایک ساحر دکھائی دیا اسکو آواز دی اسنے ہمقوم اور سردار دیکھکر ادھر آیا اسنے شناخت کیا کہ افسر قلعہ ہو پوچھا آپ کیسے آئے کہا داروغہ زندان سے کچھ ضروری باتین کرنا ہین جلدی یہان بھیجو اس ساحر نے جاکے داروغہ زندان سے کہا وہ جاتے ہی اسیوقت افسر قلعہ کے پاس

آیا اور آکے سلام کیا اور کہا کیا ارشاد ہی افسر لشکر نے کہا کہ حکم آہن اندام جادو کا یہ ہی کہ قیدیون کو جو کل آئے ہین اُنکو ہاکرو اور میرے
ساتھ کردو داروغہ نے کہا کہ چلیے آرام کیجے کھانا کھائیے قیدیون کو لیجائیے افسر نے کہا کہ ملکہ طلسم آئی ہین اُنھون نے طلب کیے
ہین مین نے کہا کہ مین لیے آتا ہون آہن اندام نے کہا کہ تم وہان ٹھہر گئے مین قسم کھا گیا اسوجہ سے زندان مین نجاؤنگا
اور نہ تمھارے مکان پر ہان انکو پہونچا کے کرشام تک تمھاری ملاقات کو ضرور آؤنگا داروغہ نے بلا دریافت قیدیون
کو نکال حوالہ کیا تھوڑی دور تک داروغہ بھی ساتھ آیا افسر نقلی نے سفوف کا بھرا ہوا تھا ہاتھ داروغہ کی طرف جیسے کوئی
ہاتھ سے گرد پھونکتا ہی پھونکا بیہوشی کا بقہ اُسکے دماغ مین ٹوٹا داروغہ گرا اسنے پشتارہ باندھا اُسوقت یہ سب
سمجھ گئے کہ سبک رو عیار ہین خیرباد کہا اُنکو رخصت کیا اور کہا کہ داروغہ کو لیکر تم جاؤ لشکر سے ملو اور مین ایک
ضرورت سے فارغ ہوکے آتا ہون ذکر اسکا وقت پر آئیگا یہ سب مع شاہزادہ آکے لشکر مین داخل ہوئے
لشکری بہت خوش ہوئے دعائین دینے لگے خاصہ طلب ہوا افسرون نے کھانا کھایا شاہزادہ غش کھا کے
فرش پر گرا سب دوڑ پڑے مفرحات سونگھانے لگے بید مشک چھڑکا گیا ہوائین دی گئین بڑی دیر کے بعد شاہزادے
کو ہوش آیا شاہزادے نے سب کو بیچا تاکہ پھر ضعف کی حالت پائی گئی مقویات و لوزیات و حلویات
آئے شاہزادے کو کھلائے گئے جسم مین قوت آئی لیکن جسم نازنین سارا نیلگون ہوگیا تھا دمہ لگایا
گیا حمامیون نے جسم مل مل کے خوب نہلایا تب کچھ طبیعت شاہزادی کی درست ہوئی اس لائق ہوئی کہ ذرا دیر
بیٹھ کے باتین کین کہ فوج سے اُس مردود کی کیفیت دریافت کی فوج نے تازہ کیفیت کوئی پیش نہین کی
کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

کیفیت سبک رو عیار کی ملاحظہ ہو

کہ وہ راستہ سے جدا ہوکر لشکر آہن اندام مین گئے دیکھا کہ وہان غوغا مچا ہی سارے لشکر مین شور و غل ہی
کہ افسر فوج کا پتہ نہین یہ خبر آہن اندام جادو کو معلوم ہوئی وہ سخت متردد ہوا اور اُسیوقت اپنے مکان
پر گیا اور وہان اپنی بیوی سے کہا کہ آجتک مجکو کبھی ایسا اتفاق نہوا تھا جیسا اب ہوا اُسکی عورت نے سب حال
پوچھا آہن اندام جادو نے ساری کیفیت کہہ سنائی اُسکی عورت نے کہ بہت عقیل اور صاحب شعور تھی کہا
یہ شخص فاتح طلسم ہی ملکہ طلسم پر چڑھ کے آیا ہوگا ملکہ نے یہ بلا ادھر ٹالدی اور یہ خیال کیا ہوگا کہ اگر شاہزادے
نے بھیجا ہی اس سے فتح پانا مشکل ہی آہن اندام جادو نے کہا کہ مین نے اُن سب کو قید کیا ہی لیکن نیا
واقعہ یہ ہوا کہ خیمہ سے افسر فوج آج گم ہی اُسکا پتہ نہین معلوم کہ کیا ہوا اگر وہ نہ ملا تو میری کمر ہمت ٹوٹ گئی مثل
میرے وہ تھا کسیطرح وہ مجھسے کم نہ تھا سبک رو عیار کہ محلسرا مین خفیہ موجود تھا ایک خواص کی صورت
بن حسب طلب زوجہ آہن اندام جادو کے سنگاردان روبرو رکھا زلفون مین جیسے ہی شانہ کیا ہے کہ
کہ درمیان سے بقہ بیہوشی اُڑا عورت بیہوش ہوئی کہ ایک گوشہ مین لیجا کے اُسکی شکل بنکے ہر صفت سے
سے درست سج دھج بنا کے خاصی زوجہ آہن اندام بنکے بیٹھ رہی جبکہ رات زیادہ گئی اور آہن اندام
باہر سے سیر کرکے آیا خاصہ طلب کیا خواصون کنیزون نے دسترخوان چنا کھانے مین مصروف ہوا بعد فراغت
طعام کے بیوی کے برابر پلنگ بچھایا جسپر وہ لیٹ کے سب باتین مکرر کہنے لگا اور صلاح پوچھی کہ اب کیا کرنا
چاہیے اُسکی عورت نقلی نے جواب دیا کہ بہتر ہوگا تم اُس سے مصالحت کرو کیونکہ ہمین بہت بڑے فائدے

ہین کیونکہ جنگ دو سردار داب وہ افسر فوج کا پتہ بھی نہین نہین معلوم کہ کیا ہوگیا آہن اندام جادو نے کہا کہ مصالحت
کرنا اور مسلمان کے تابع ہونا خلاف مصلحت ہے ملکہ طلسم کی اطاعت تو کی نہین جسطرح ہوگا سحر سے اسکو زیر کرونگا خیر با شد
جو کچھ ہونا ہوگا وہ ہو جائیگا جب رات زیادہ گئی عورت نقلی نے پلنگ پر بیٹھ کے اُس سے چھیڑ چھاڑ شروع کی کہ
آہن اندام جادو نے ہاتھ پکڑکر چاہا کہ مین اسکو برابر لٹاؤن کہ یہ عورت اچک کے اپنے پلنگ پر اور ایک ہاتھ نقلی اسکے
ہاتھ مین اور ہاتھ زور سے چھوٹا تو اُسکے سینہ پر لگا وہ پھٹا آہن اندام جادو بیہوش ہوگیا جلدی سے اسکا
پشتارہ باندھ مکان سے نکل ایک گڈھے مین اسکو ڈال آہن اندام کے مکان مین پھر گیا اور اُسکی ایک لڑکی کہ بہت
حسین تھی اور والیان طلسم اُسکی خواستگاری کرتے تھے ملک وسلطنت سب دیتے تھے لیکن ابھی اسنے کسیکا پیام
منظور نہین کیا سب واپس دیئے وہ آفت جان قیامت نمونہ کمسن قریب شباب کے تھی سو رہی تھی سوتے مین
اُسکو بیہوش کرکے پشتارہ باندھ نکل آیا کہ عیار فلک حال عیاری پر دوش نکلا سبک رو بھی خیمے مین آیا شاہزادے
نے پوچھا کہ اے سبک رو کچھ خبر لائے کیا ہوتا ہے کہا حضور سب خیریت ہے کل یہان سے تشریف لیچلیے میری طبیعت
گھبراتی ہے یہ کہکر باہر گیا ایک ایک کے پشتارے لاتا گیا اور سب کو ستون بارگاہ سے باندھ تازیانہ لیکر کھڑا
ہوا قلم دوات وکاغذ پیش کیا وحدانیت مین پوچھا کیا کہتے ہو سبھون نے دیکھا کہ سوائے اسکے مفر نہین مجبوراً
کہا کہ حضور ملکہ طلسم کے ساتھ مسلمان ہونگے اُسی روز خیمے اُکھاڑے گئے بار ہوئے لشکر کوچ ہوا شاہزادہ
مع افسران فوج پہلے سے ملکہ کی شہر پناہ پر پہونچا ملکہ نے افسران فوج وارا کین سلطنت کو استقبال
کے لیے بھیجا شہر کی آئینہ بندی ہوئی ایکدم مین سب بازار آراستہ ہوئے شاہزادہ مظفر و منصور مع ساحران
ملکہ سے ملا ملکہ ہزار جان سے شیفتہ ہوئی بہت سی مدح وصفت کی شاہزادے نے کہا اے
ملکہ لوح مرحمت ہو ایفائے وعدہ ہو دوسرے روز ملکہ دربار مین بیٹھین گلفشان و ملکہ سرخ بہار وکیدست
وفیل خوار وآہن اندام جادو مع زوجہ ولڑکی ایک جم غفیر وکثیر کے ساتھ سب مسلمان ہوئے
صدق دل سے اسلام لائے دو تین روز دعوت مین گذرے چوتھے روز شہزادہ بفرحت تمام مع ملکہ
بہار انگیز جادو اور دیگر مسلمانون کے لوح لیکر روانہ طرف لشکر امیر کے ہوئے کہ اس کا ذکر وقت پر کیا
جائیگا ؎

ادب و کلمے داستان نادر بیان روانہ ہونا شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کا جانب طلسم ذو فنون رخصت
ہوکر صاحبقران ثانی سے اور آگاہ ہونا حکیم ہفت ہنر سلطان طلسم کا آمد شہنشاہ سے اور گرفتار
کرلینا سرحد طلسم پر اور بھیجنا معلم طلسم کے پاس اور رہائی بادشاہزادے کی باقی حالات
متعلقہ داستان ہذا

انشاپردازان سحر و نیرنگ استان شوکت آل شہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ جب شہزادہ نامدار
صاحبقران ثانی سے رخصت ہوکر جانب طلسم ذو فنون روانہ ہوا اور قصد فتح طلسم کا کیا تو حکیم ہفت ہنر
جو اس طلسم کا بادشاہ تھا اسکو علم نجوم مین دخل وافی وکافی تھا روز اپنے طلسم کے حالات بذریعہ نجوم کے دریافت
کرتا رہتا تھا اسکو کیفیت آمد شہنشاہ گوہر کلاہ معلوم ہوئی اور یہ بھی حال ظاہر ہوا کہ یہ طلسم کشائے اصلی
آتا ہے اب عمر طلسم تمام ہوئی یہ کیفیت جو اسنے دیکھی گھبرا گیا اپنے استاد کے پاس جانیکا ارادہ کیا استاد حکیم
ہفت ہنر کا معلم طلسم کے لقب سے مشہور تھا ہمیشہ عجائبات طلسم بنایا کرتا تھا جب حکیم ہفت ہنر

اسکے پاس آیا برائے سلام سر جھکایا معلم طلسم نے دعا دی اسنے مہربان ہاکر مزاج کی کیفیت پوچھی حکیم ہفت ہنر
نے عرض کی مین نے آج طلسم کی کیفیت دیکھی تو معلوم ہوا کہ ایک شخص بارادہ فتح طلسم آیا ہی لشکر گران ہمراہ اپنے
لایا ہی اور عمر طلسم بھی تمام ہوچکی ہی یہ طلسم کشاے اصلی ہی معلم طلسم نے کہا ای ہفت ہنر تو خاطر جمع رکھ مین
ایسا انتظام کرتا ہون کہ طلسم کشا بہت جلد اسیر ہو جائے اور لشکر بھی اسکا گرفتار ہو ہفت ہنر نے عرض کی
اسیواسطے تو آپکی خدمت مین عرض کیا ہی کہ آپ سے بہتر اس امر کا انتظام دوسرا نہین کرسکتا ہی معلم طلسم
نے کہا مین ایک آئینہ آتشین بناتا ہون اس آئینے کو سرحد طلسم پر نصب کردینا جسوقت طلسم کشا مع لشکر سرحد پر
پہونچیگا اور اس آئینے کو دیکھے گا فوراً دیوانہ ہوجائیگا حکیم ہفت ہنر خوش ہوکر وہان سے پلٹا معلم طلسم
نے اسی وقت اپنے ملازمین کو بلایا جو جو اشیا طلب کرنا تھا کارخانہ طلسم سے منگائے آٹھ دن مین ایک آئینہ
بنایا پھر حکیم ہفت ہنر کو بلایا آئینہ دیا کہا اسکو سرحد طلسم پر نصب کردینا حکیم ہفت ہنر اس آئینے کو لیکر
اپنے مکان پر آیا ملازمین و نگہبانان طلسم کو بلایا آئینہ دیا کہا اس آئینے کو سرحد طلسم پر جاکے نصب کردینا
ملازمین اس آئینے کو لیکر آئے سرحد پر نصب کیا اب حال شہنشاہ گوہر کلاہ عرض کیا جاتا ہی کہ شاہزادہ
جو قطع منازل و طی مراحل کرکے سرحد طلسم پر پہونچا لشکر گران ہمراہ تھا وہان کے باشندون سے جو کیفیت
دریافت کی سب نے کہا سرحد طلسم ذوفنون یہی ہی شہنشاہ نے لشکر کو روکا فرمایا ایک روز یہان
قیام کرنا اچھا ہی کہ زحمت راہ دفع ہو کل انشاء اللہ تعالی کوئی صورت کیجائیگی لشکر وہین ٹھہرا بارگاہین
استادہ ہوئین خیام فوج نصب ہوئے شہنشاہ گوہر کلاہ اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور جملہ سرداران
نامی و گرامی بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر استراحت کی جب زحمت راہ برطرف ہوئی سب
لوگ بارگاہ شہنشاہ مین حاضر ہوئے ذکر طلسم شروع ہوا شہنشاہ نے فرمایا کہ کل ایک نامہ وہان
روانہ کرین گے دیکھیے نامہ کا کیا جواب آتا ہی اگر حکیم ہفت ہنر نے اطاعت اسلام قبول کی اور لوح
دیدی تو یہین سے واپس جائینگے ورنہ طلسم کے اندر چلکر مقابلہ کرینگے اگر خدا نے چاہا تو طلسم کو فتح کرکے
لوح لین گے سب سردارون نے اس رائے کو پسند کیا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات
زیادہ گئی تو شاہزادے نے خاصہ طلب کیا جب کھانے سے فراغت پائی صحبت برخاست ہوئی
شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ اپنی خوابگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل
ہوئے شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ نے آرام فرمایا جب شہنشاہ زرین پوش فلک خوابگاہ مشرق سے برآمد
ہوکر جلوہ فرماے عالم ہوا شاہزادہ بیدار ہوا سب سردار بھی اٹھے شہنشاہ نے فریضہ سحری ادا کرکے
لشکر مین حکم دیا کہ سب سردار حاضر ہون حسب الحکم جملہ سرداران نامی و گرامی دربارگاہ شہنشاہ پر حاضر ہوئے
شاہزادے نے ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ ای حکیم ہفت ہنر آگاہ ہو کہ مین لوح طلسم لینے کو آیا ہون
اور تمنے میری کیفیت کتب مین دیکھی ہوگی کہ مین نے اکثر طلسم فتح کیے اور بہت سے ساحرون کو قتل
کیا اگر تم لوح طلسم مجکو دو اور اطاعت اسلام قبول کرو تو مین لوح لیکر صاحبقران کے پاس جاؤن
امیر لوح لیکر فیروز کو قتل کرین بعد قتل فیروز پھر لوح طلسم تمھارے پاس بھیجدی جائیگی اور اگر میرے
کلام کو نمانوگے تو لوح تمھارے قبضے سے نکل جائیگی کبھی ہاتھ نہ آئیگی یہ لکھکر شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا اس
نامے کو کون لیجائیگا چند سردار موجود ہوئے شہنشاہ گوہر کلاہ نے ایک سردار کو نامہ دیا فرمایا

نامہ لیکر جانا جواب لیکر آنا کسی بات کے جواب دینے مین عاجز ہونا سردار نے عرض کی شہریار آپ کیا فرماتے ہین اس نامے کے ساتھ میری جان ہے اور کسکی مجال ہے جو آپکو میرے سامنے خلاف مرتبہ یاد کرے شہنشاہ نے رخصت کیا سردار روانہ ہوا سرحد تک پہونچ کے چاہا آگے بڑھون کہ آئینہ آتشین جو معلم طلسم نے بنایا تھا اسپر نگاہ پڑی سردار کو ہنسی آئی چاہا ضبط کرون مگر ضبط نہو سکا بے تحاشا ہنسی آنے لگی حواس مین بھی فرق پیدا ہوگیا سردار ہنستے ہنستے مرگیا جب دو روز کا عرصہ ہوا اور جواب نہ آیا تو شہنشاہ نے ایک نامہ اور روانہ فرمایا اُس سردار کی بھی یہی کیفیت ہوئی جب اس کو بھی عرصہ ہوا تو شہنشاہ نے سب سردارون کو بلایا اور ارشاد فرمایا تعجب کی بات ہے مین نے دو نامے روانہ کیے مگر جواب نہ آیا اور نہ سردار واپس آئے معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے سب کو اسیر کر لیا اب مناسب وقت یہ ہے کہ لشکر کشی کرکے یہان سے چلین جو کچھ ہم پیش آئیگی اسسے بفضل خدا سر کرینگے سب نے قبول کیا دوسرے روز شہنشاہ گوہر کلاہ نے لشکر کو ہمراہ لیا اور جانب طلسم روانہ ہوئے جب سرحد کے قریب پہونچے سردارون کے لاشے پڑے ہوئے دیکھے شہنشاہ نے بہت افسوس فرمایا لاشون کو اُٹھوایا تجہیز و تکفین کے بعد شاہزادہ آگے بڑھا قریب سرحد طلسم پہونچا دیکھا ایک آئینہ نصب ہے جیسے ہی آئینے پر نگاہ پڑی شہنشاہ کو ہنسی آئی اور تمام لشکر بھی ہنسنے لگا ملازمین حکیم ہفت ہنر اس تاک مین تھے سب کو بیخود دیکھا گرفتار کر لیا اور سب کو لیکر حکیم ہفت ہنر کے پاس گئے حکیم نے سب لوگون کو دیکھا کہا ان سب کو معلم طلسم کے پاس لیجاؤ جو کچھ وہ مناسب جانینگے ان لوگون کے حق مین کرینگے ملازمان ہفت ہنر سب کو لیکر معلم طلسم کے پاس روانہ ہوئے معلم ان لوگون کا منتظر تھا جیسے ہی لوگون نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو پیش کیا اور معلم طلسم کی نگاہ چہرۂ انور پر پڑی وہ ایک مرد بزرگ تھا قیافے سے سمجھ گیا کہ مقرر یہ کوئی شاہزادۂ عالی تبار ہے نہین معلوم کس وجہ سے اس طلسم کے فتح کرنیکو آیا ہے اور لشکریون کو بھی صاحب شان و شوکت پایا ملازمین ہفت ہنر کو رخصت کیا اُن سب سے کہدیا کہ ہم طلسم کشا کو زندان مین روانہ کرتے ہین تم لوگ جاکر ہفت ہنر سے کہدینا کہ خاطر جمع رکھیے اب طلسم پر کسی طرحکا گزند نہ پہونچے گا ملازمان ہفت ہنر رخصت ہوئے معلم طلسم نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو ہوشیار کیا جب شاہزادے کو ہوش آیا اپنے کو اس کیفیت مین پایا دیکھا سامنے ایک مرد ضعیف ریش سفید ایک عمامہ سیاہ سر پر باندھے کرتہ شنجرفی پہنے بیٹھا ہے گرد اُسکے بہت سے لوگ کتابین لیے بیٹھے ہین مرد ضعیف سب کو درس دے رہا ہے شہنشاہ متعجب ہوئے کہ مین کب گرفتار ہوا اور کسنے گرفتار کیا یہ سوچ کے چاہا بند قید توڑ ڈالون اُس مرد ضعیف نے کہا اے جوان صبر کر اگر اپنی قید توڑ ڈالیگا تو پھر قید پہنا دی جائیگی شہنشاہ گوہر کلاہ کو اور زیادہ خلاف ہوا جھنجھلا کے جھٹکا دیا کہ ہتکڑی ٹوٹ گئی مرد ضعیف یہ قوت دیکھکر حیران ہوگیا کہا اے جوان مین خود تیری قید کٹوا دیتا کیون اسقدر تعجیل کی شہنشاہ نے فرمایا ہم سوائے خدا اور دوسرے کی مدد نہین چاہتے کون ہماری قید کاٹ سکتا ہے مرد پیر نے کہا آپ تشریف رکھین شہنشاہ نے کہا مین جبتک اپنے ہمراہیون کی قید جدا نہ کرونگا مجھے چین نہ آئیگا مرد پیر نے کہا آپ خاطر جمع رکھین سب کی قید کاٹ دی جائیگی شہنشاہ نے کہا مین ہرگز اس امر کو قبول نہ کرونگا پیر مرد نے اُسی وقت آہنگرون کو طلب کیا ہمراہیان شہنشاہ نے رہائی پائی

شاہزادہ ایک دنگل جواہر نگار پر جلوہ فرما ہوا پیر مرد نے کہا مین بہت مشتاق ہون کہ آپ کے حسب و نسب
سے آگاہ ہون اور اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد کیجیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے اپنا حسب و نسب
ظاہر کیا طلسم مین آنیکا سبب بتایا پیر مرد کے چہرے سے رنگ اڑ گیا جو جو لوگ وہان جمع تھے انسے
کہا اسوقت مجھے ان سب کو اسیر کرکے زندانخانہ مین روانہ کرنا ہے آپ لوگ اس وقت معاف فرماوین
تشریف لیجاوین جو جو لوگ وہان موجود تھے وہ سب اٹھ گئے جب اس جگہ کوئی باقی نہ رہا تو پیر مرد ہاتھ باندھے
شہنشاہ کے قدمون پر پڑا عرض کی اے شہریار پہلے میری خطا معاف فرمائیے تو مین کچھ اور عرض کرون
مین بھی مسلمان ہون شہنشاہ نے جو سنا کہ یہ بھی خدا پرست ہے اور مرد بزرگ ہے اپنے قدمون پر سے
سر اسکا اٹھایا فرمایا معلم صاحب یہ آپ کیا فرماتے ہین آپ مرد بزرگ ہین معلم نے عرض کی اے شہریار
اگر یہی ارادہ تھا تو آپ نے قبل مین مجکو اطلاع دی ہوتی شہنشاہ نے فرمایا مجکو آپ کی خبر نہ تھی معلم نے عرض
کی اب مین جو آپ سے عرض کرون اسکو قبول فرمائیے شہنشاہ نے فرمایا آپ فرماوین معلم نے عرض کی اب آپ
اس طلسم کے فتح کرنے سے باز آوین اتنی عنایت میرے حال پر فرماوین شہنشاہ نے فرمایا معلم صاحب یہ کیونکر
ہو سکتا ہے کہ مین اس طلسم سے بے لوح لیے واپس جاؤن اور سردار جو لشکر صاحبقران سے گئے ہین وہ سب
لوحین لیکر آوینگے اور مین یہان سے خالی ہاتھ خدمت باسعادت صاحبقران مین جاؤنگا تو مجھے کیسی
ندامت ہوگی یہ مجھسے نہوگا معلم نے بہت سمجھایا شہنشاہ نے کہا مین ایک شرط سے اپنے ارادے سے
باز آؤنگا کہ آپ لوح طلسم مجھے منگا دیجیے اور ہفت ہنر کو مسلمان کیجیے معلم نے عرض کی ہفت ہنر
مسلمان نہوگا اور لوح بھی نہ دیگا شہنشاہ نے کہا اگر وہ اسلام سے انکار کریگا تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا
معلم نے عرض کی مین ہفت ہنر کو بہت عزیز رکھتا ہون طفلی سے اسکو مین نے تعلیم کیا ہے اسکا قتل ہونا
مجھے گوارا نہین ہے شہنشاہ نے ارشاد کیا کہ مجھے کمال تعجب ہے کہ آپ سا بزرگ ایسی بات کہے آپ کافر سے
انس رکھتے ہین یہ بات آپ کی شان سے خلاف ہے معلم نے عرض کی اے شہریار مین خوب آگاہ ہون
مگر مجبور ہون کہ میرا دل قبول نہین کرتا جو مین ترک محبت کرون مین نے بارہا ہفت ہنر کو ترغیب
دی کہ اپنا ترک مذہب کردے اور بہت سے دلائل پیش کیے مگر اسنے قبول نہ کیا مین مجبور ہون
شہنشاہ نے کہا اگر آپ اس کا ساتھ دینگے تو مجکو ناگوار ہوگا اور آپکو بھی اسی زمرے
مین شمار کرونگا معلم نے دیکھا کہ شہنشاہ کسیطرح میرا کہنا قبول نہ کرینگے اور طلسم کو ضرور فتح کرینگے انکے
مقابلہ بھی کوئی نہ کر سکیگا اگر کوئی وقت مشکل انپر پڑیگا تو منجانب اللہ انکی مدد ہوگی سب بلا رد
ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ انکا ساتھ دینا قبول کرون خاطر نہ ملول کرون انکے خلاف کرنا باعث آزردگی
خدا ہے کیونکہ یہ لوگ محض ترقی دین کے واسطے اپنے اوپر یہ مصائب گوارا کیے ہوئے ہین اور جو کچھ انھون نے
اسوقت فرمایا وہ سب بجا و درست ہے یہ سوچکر عرض کی اے شہریار اب مین زیادہ عرض نہین کر سکتا ہون جو آپکی
خوشی مین ہر حال مین آپکا فرمانبردار ہون اور جو کچھ آپ فرماتے ہین وہ بہت صحیح ہے مگر مین اسے
دل سے مجبور ہون شہنشاہ نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو مین ہفت ہنر کو مسلمان کرونگا معلم نے عرض
کی آپکو اختیار ہے اب آپ اسکو اگر قتل بھی کرینگے تو مین شکایت نہ کرونگا شہنشاہ نے فرمایا اب مین
یہان سے رخصت ہونگا فاتحی طلسم کو جاؤنگا انشاء اللہ تعالی بعد فتح طلسم پھر آپکے پاس آؤنگا معلم

نے عرض کی ای شہریار دو ایک روز یہان تشریف رکھین مجھے کچھ امور ضروری خدمت والا مین عرض
کرنا ہین اور ایک کتاب حاضر کرنا ہر شہنشاہ نے فرمایا مین مجبور ہون اور آپکی خوشی کرنا بھی ضرور ہر
ورنہ مجکو ہر وقت یہ خیال ہر کہ ایسا نہو جو سردار میرے ہمراہ فتاحی طلسم کو روانہ ہوے تھے وہ اپنی اپنی
مرادین حاصل کرکے واپس نہ آجائین تو مین سب کے بعد مین پہونچون معلم نے عرض کی اسکی حقیقت
مین آپکو ابھی دریافت کیے دیتا ہون یہ کہکے تھوڑی دیر سکوت کیا بعد مین عرض کی آپ خاطر جمع رکھین
ابھی کسی نے فتاحی سے فراغت نہین پائی ہر بعض لوگ اپنی اپنی منزل مقصود تک بھی نہین پہونچے ہین
گو معلم کو یہ بات ثابت ہو گئی تھی کہ علاوہ بدیع الملک کے اور سب لوگ روانہ ہو چکے ہین مگر
بمصلحت شہنشاہ سے نہ کہا شہنشاہ جو اس کیفیت کو سنتے تو مغموم ہوتے اسوجہ سے معلم نے
یہ کہدیا کہ ابھی تک کوئی منزل مقصود تک بھی نہین پہونچا ہر شہنشاہ گوہر کلاہ اس بات کو سنکر بہت
خوش ہوئے شکر خدا کیا کہا اب مین آپ کے یہان رہونگا معلم نے عرض کی مین ضروری باتین آپ سے
عرض کرونگا یہ کہکے اپنے ملازمین کو بلایا کہا ایک مکان آراستہ کرو ملازمین نے اسیوقت مطابق حکم کے
مکان وسیع آراستہ کیا معلم نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو مع لشکر اس مکان مین بھیجا دعوت کا سامان کیا
اس روز شب کو شہنشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی ای شہریار اس طلسم مین جسقدر کارخانہ
حکمت کے ہین وہ آپکو فتح کرنے نہونگے اور جو جو سحر کے مرحلے ہین انہین ضرورت ہوگی کو غلام انکا انتظام
کردیگا مگر آپکو بھی تکلیف فرمانا ضرور ہر اور سحر سے بچنا مشکل ہر شہنشاہ نے کہا خدا مالک ہر میرے
پاس ایک چوب سلیمانی ہر مجھپر سحر تاثیر نہ کریگا اور کارخانہ حکمت کی بھی سبیل خدا کردیگا معلم نے
عرض کی کہ مین آپکو سب راہین طلسم کی بتائے دیتا ہون ان ان راستون سے تشریف لیجائیے گا
تو خم لوح تک پہونچ جائیے گا شہنشاہ گوہر کلاہ نے سب راہین معلم سے دریافت کین تین دن تک
معلم کے مہمان رہے سب حقیقت طلسم معلم نے بیان کردی چوتھے روز وقت روانگی ایک کتاب لاکر
نذر دی عرض کی ای شہریار یہ کتاب بھی لوح سے کم نہین ہر جبتک لوح دستیاب نہوگی یہ کتاب آپکو
لوح کے برابر کام دیگی شہنشاہ نے وہ کتاب معلم سے لی سردارون کو حکم دیا کہ لشکر مین اطلاع کرو
کہ سامان سفر درست کیا جائے اسیوقت سردارون نے لشکر مین اطلاع کی سامان سفر درست ہوا
شہنشاہ نے کوچ کیا اور طرف خم لوح کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت حکیم ہفت ہنر کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب اسنے سب کو گرفتار کرکے معلم طلسم کے پاس بھیجدیا تو اسکو اطمینان ہوا اپنے وزرا کو بلا کے کہا کہ مین نے
طلسم کشا کو حکمت کے ذریعہ سے گرفتار کرکے معلم طلسم کے پاس بھیجدیا ہر مگر ابھی تک انھون نے کوئی تجویز
طلسم کشا کے نسبت نہین کی ہے کسی شخص کو وہان بھیجو کہ وہ جاکر اس کیفیت کو تحقیق کرے کہ معلم صاحب
کی کیا رای ہے وزرا نے اسیوقت ملازمان کو معلم طلسم کے پاس بھیجا معلم نے جو ان لوگون کے آنے کی
خبر پائی سب کو اپنے پاس بلایا ملازمین ہفت ہنر نے کیفیت بیان کی معلم نے جواب مین کہا کہ تم یہان سے
جاکر ہفت ہنر کو میرے پاس بھیجدو کچھ امور ضروری اسکے کہنا ہین ملازمین ہفت ہنر رخصت ہوکر ہفت ہنر کے پاس

آئے اور کہا معلم صاحب آپکو بلاتے ہین جبتک آپ تشریف نہ لیجائینگے وہ کچھ بیان نکرینگے ہفت ہنر اسیوقت
سوار ہوکر معلم کے مکان پر آیا معلم نے اپنے پاس بٹھایا ہفت ہنر نے تھوڑی دیر کے بعد کہا معلم صاحب آپنے طلسم کشا
کی بابت کیا بات تجویز فرمائی ہے معلم نے جوابدیا اے ہفت ہنر جو بات مین کہون اسکو قبول کر اگر اسکے خلاف کریگا
تو بلاے عظیم مین پھنسیگا ہفت ہنر نے عرض کی مین نے آجتک آپکے خلاف مرضی کوئی کام نہین کیا اسوقت
آپ کیون ایسا فرماتے ہین معلم نے کہا مین طلسم کشا کی نسبت کوئی بات بدی کی تجویز نہین کرسکتا ہون کیونکہ مین آنکو
اپنا پیشوا جانتا ہون اور واقعی وہ میرے پیشوا ہین اگر تمکو اپنی جان بچانا منظور ہے تو طلسم کشا کی اطاعت قبول کرو اور
دین سامری پر لعنت کرکے شریک اسلام ہو اگر میرا کہنا نہ مانوگے تو بہت پچھتاؤگے ذلت اٹھاؤگے طلسم کشا فتاح
طلسم ہے اس کے ہاتھ سے جان بچانا مشکل ہوگی ہفت ہنر نے جواب دیا کہ مین آپ سے کچھ عرض نہین کرسکتا اگر دوسرا شخص
میرے روبرو ایسے کلمات زبان سے نکالتا تو مین سخت سزا دیتا مگر مجبور ہون آپ میرے استاد ہین اور طلسم کشا کی کیا مجال
جو طلسم کو فتح کرسکے مین زندہ کب رہنے دونگا اسوقت وہ اسیر ہے اور میرے قبضے مین ہے اسکو قتل کرونگا
مجھے مثل اور طلسمون کے تو خوف نہین ہے کہ طلسم کشا کے قتل کرنے سے طلسم مین آگ لگجائیگی میرا طلسم ایسا
نہین ہے معلم نے جواب دیا تیری کیا مجال جو طلسم کشا کو قتل کرسکے یا انکی شان مین کلمات سخت زبان
سے نکال سکے اور اب وہ شیر بیشۂ ہیجا خم لوح کیطرف تشریف لیگیا ہے اگر خدا نے چاہا تو لوح حاصل کرکے میرے
پاس آئیگا پھر صاحبقران کے پاس لوح لیکر جائیگا اگر تو اسلام قبول نہ کریگا تو انکے ہاتھ سے ضرور قتل
ہوگا ہفت ہنر نے کہا اگر آپ نے اسکو رہا کردیا تو غضب کیا جب آپ ہی کو بربادی طلسم منظور ہوئی تو اب
کون اس طلسم کو بچا سکتا ہے معلم طلسم نے کہا مین کیا چیز ہون جو اس صاحب و شوکت کی مدد کرسکون
اور مین کب اسیر کرسکتا ہون انکی مدد خدا کرتا ہے ہفت ہنر نے کہا مین اپنی جان دونگا مگر اس سے ایکبار
مقابلہ ضرور کرونگا معلم نے جواب دیا کہ اگر اس سے مقابلہ کریگا تو ضرور تیری جان جائیگی ہفت ہنر نے کہا
اب جو ہو مین نے یہ ارادہ مستحکم کرلیا ہے معلم نے کہا تجھے اختیار ہے مین تجھسے محبت رکھتا تھا اسوجہ سے اسقدر
سمجھایا ورنہ کوئی ضرورت نہین تھی تو خوب آگاہ ہے کہ مین مسلمان ہون صرف تیری محبت سے اس
طلسم مین رہتا ہون ورنہ جس جگہ چاہون جاکر رہون اور جس طلسم کو چاہے فتح کرلون ہفت ہنر
معلم کی باتین سنکر خاموش ہو رہا تھوڑی دیر کے بعد رخصت طلب کی معلم نے کہا اے ہفت ہنر مین پھر
کہتا ہون کہ میرے کہنے پر عمل کر اور جو کچھ مین تجھے سمجھاتا ہون اسکے تئین اپنے حق مین بہتر جان ہفت ہنر
نے کہا مین اسکا جواب آپکو پھر دونگا معلم مجبور ہوا ہفت ہنر وہان سے روانہ ہوا اپنے مکان پر آیا وزیرون
کو بلایا کہا غضب ہوا معلم طلسم طلسم کشا کا شریک ہوگیا اور اسکو خم لوح کی طرف روانہ کیا ہے یقین ہے کہ کچھ
مدد بھی دی ہو اب طلسم کا بچنا بہت مشکل ہے وزرا نے کہا معلم طلسم نے اگر ایسا کیا تو عجب کی بات ہے ہفت ہنر
نے جواب دیا کہ طلسم کشا اور معلم ہم مذہب ہین بپاس مذہب ایسی بات ہوئی مجکو جو اسوقت بلایا
تھا تو منشا یہ تھا کہ مین بھی انھین کا مذہب اختیار کرون اور لوح طلسم کشا کو دون طلسم کشا لوح لیکر
جائے فیروز ستارہ پیشانی قتل ہو بھلا مجھے کیا ضرورت ہے جو اپنا مذہب ترک کردون اور لوح دون
فیروز ستارہ پیشانی میرا دوست ہے مجھے اس سے مدد کی امید ہے بلکہ اسنے غضب کیا جو مجھے
پہلے سے نامہ نہ لکھا ورنہ مین اسکی مدد کرتا کسیکی کیا مجال تھی جو اس کے طلسم کو برباد کرسکتا

مگر اُسنے خود غلطی کی ویسا ہی مبتلاے عذاب ہوا اب نہین معلوم کہان جاکے پوشیدہ ہوا ہی مگر مین طلسم کشا
کو اسیر کرکے اسکو اپنے یہان لاؤنگا لشکر اُسکے ساتھ کرونگا خود بھی ہمراہ جاؤنگا جس شخص نے طلسم کو فتح کیا ہے
اسکو اسیر کرونگا مسلمانون کا نام صفحۂ دنیا سے مٹا دونگا ایک کو زندہ چھوڑونگا ان لوگون نے بڑے بڑے بزرگان دین کو
قتل کیا سب نے ملکر کیسے کیسے عبادت خانہ مٹا دیئے کن کن ساحرون کو مارا جنکا مثل و نظیر اب ممکن
نہین یہ لوگ لائق اسی کے ہین کہ انکو اسیر کرکے قتل کرون بڑا اجر پاؤنگا سامری و جمشید بہت
خوش ہونگے میری راے تو یہ ہی کہ کسی ترکیب سے معلم طلسم کو گرفتار کرنا چاہیئے کہ یہ بھی مسلمان ہی جبتک
یہ گرفتار نہوگا طلسم کشا کی ہمت مین فرق نہ آئیگا اسکو پہلے اسیر کرنا چاہیے یہ اسیر ہو جاے تو لشکر لیکے طلسم کشا
کیطرف چلنا چاہیے اسکو اسیر کرکے پہلے ہدایت کیجائے اپنا مذہب ترک کرکے دین سامری اختیار کرے
تو جان بچے اگر وہ سامری پرستی سے انکار کرے تو اسکو تکلیف شدید دیکر قتل کرنا چاہیئے وزرا نے کہا
بھلا معلم طلسم کیونکر گرفتار ہو سکتے ہین حکیم ہفت ہنر نے کہا بہت آسان ترکیب ہی ابھی تک وہ غفلت
مین ہین اور میری طرف سے کسی قسم کا خیال نہین شب کو چند آدمی اُنکی خوابگاہ مین جائین اور اُنکو بیخودی
مین گرفتار کرکے لے آئین وزیرون نے ہفت ہنر کی راے سے اتفاق کیا اور ملازمین کو بلا کے کہا کہ
تم لوگ بعد نصف شب پوشیدہ ہوکر معلم طلسم کے مکان پر جانا جب اُسکو غافل پانا تو گرفتار کرکے لے آنا
سب نے منظور کیا جب رات ہوئی ملازمین ہفت ہنر اسباب ضروری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوئے
نصف شب کے بعد معلم طلسم کے مکان پر پہونچے دیکھا بہت سے لوگ نگہبانی کر رہے ہین عیاران
ہفت ہنر پوشیدہ ہوکر اندر آئے خوابگاہ معلم طلسم مین پہونچے دیکھا معلم محو خواب ہی عیارون
نے بیہوشی اسکے دماغ مین پہونچائی معلم کو چھینک آئی بیہوش ہو گیا ملازمین ہفت ہنر اسکا پشتارہ
باندھکر نکلے راہ طی کرکے ہفت ہنر کے پاس پہونچے یہ تو ان لوگون کا منتظر تھا ہی بہت خوش ہوا سب
کو انعام دیا معلم طلسم کی زبان اپنے ہاتھ سے چھیدی دونون ہونٹھ ٹانک دیے قید آہن نہادی
عیارون سے کہا اسکو ہوشیار کرو عیارون نے معلم کو ہوشیار کیا معلم طلسم کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس
کیفیت مین پایا دیکھا سامنے تخت پر ہفت ہنر بیٹھا ہی گرد اسکے وزیر جمع ہین معلم نے چاہا کچھ کہون مگر
کیونکر کلام کرسکتا تھا زبان چھیدی ہوئی تھی ہونٹھ دونون طرف ٹکے ہوئے تھے مجبور ہو گیا ہفت ہنر نے
کہا اے معلم اپنے کیے کی سزا پائی اب بھی اگر اپنا ترک مذہب کرے اور طلسم کشا کو اسیر کردینے کا وعدہ
کرے تو مین رہائی دون معلم نے اشارت سے کہا مین ہرگز اپنا ترک مذہب نہ کرونگا اور
طلسم کشا کی رفاقت سے منہ نہ موڑونگا ہفت ہنر نے ملازمین سے کہا اسکو لیجا کر اسیر کرو سات روز
تک اسکو قید شدید مین رکھو اور ہر طرح کی تکلیف دو اگر ساتوین روز یہ اپنا ترک مذہب کرے تو میرے
پاس لانا نہین اسکو ہلاک کردینا ملازمین ہفت ہنر معلم طلسم کو زندان خانہ مین لیگئے ایک حجرۂ تاریک
مین اسیر کیا کہ حال اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا مگر ہفت ہنر جب معلم کو قید کرچکا تو اپنے وزرا
سے کہا کہ اب سامان لشکر کشی درست کرو مین طلسم کشا کے مقابلے کو جاؤنگا اسکو بھی گرفتار کرکے لاؤنگا
وزرا نے لشکر مین خبر کی سب لوگ تیاریان سفر کی کرنے لگے تین دن تک سامان سفر مین گذرے چوتھے
دن سب نے ہفت ہنر کو اطلاع دی کہ سب سامان سفر درست ہی حسب روز مزاج مین آسکے

براے مقابلہ طلسم کشا تشریف لیچلے ہفت ہنر ہم اُسی روز کوچ کیا اور شہنشاہ گوہر کلاہ کے مقابلے کیواسطے چلا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب حال شوکت آل شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ تحریر کیا جاتا ہی

کہ جب شاہزادہ کتاب طلسم معلم سے لیکر براے فتاحی روانہ ہوا تو تیسرے روز ایک میدان مین پہونچا شہنشاہ نے دیکھا کہ ایک حجرہ وسط میدان مین بنا ہی اُس حجرے سے دھوان نکل رہا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے کتاب طلسم مین اس حجرے کی کیفیت دیکھی لکھا تھا کہ جو اس حجرے کے قریب جائیگا نابینا ہو جائیگا اسس دھوئین کی تاثیر ایسی ہی ہی اگر اسکو شکست کرنا منظور ہو تو زمین مین نقب لگاے حجرے تک نقب لیجاے ایک شمع تہ خانہ مین روشن ہی اُسکو گل کردے دھوان موقوف ہو جائیگا مگر شمع کو گل کرنے کیواسطے سرمہ کحل الجواہر آنکھ مین لگاکے جاے اسکے بعد سرمے کے اجزا التحریر تھے شہنشاہ گوہر کلاہ نے لشکر کو ٹھہرایا اسیوقت بارگاہین استادہ ہوئین شہنشاہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے شہنشاہ نے خادمون کو طلب فرمایا سرمے کی تیاری کا حکم دیا حسب الحکم سرمہ تیار ہوا شہنشاہ نے اپنی آنکھ مین سرمہ لگایا دوسرے روز ملازمین کو حکم دیا کہ نقب لگائین تہ خانہ تک پہونچائین ملازمین نے نقب لگائی دن بھر نقب زنی مین مصروف رہے قریب شام مہرہ نقب تہ خانہ تک پہونچایا وہان سے واپس آئے شہنشاہ سے آکر عرض کیا حضور نقب تہ خانے تک پہونچ گئی شہنشاہ گوہر کلاہ نام خدا لیکر اُٹھے نقب مین داخل ہوئے راہ طے کرکے تہ خانہ مین پہونچے دیکھا ایک شمع روشن ہی شہنشاہ نے اُس شمع کو گل کیا وہان سے باہر تشریف لاے دیکھا دھوان موقوف ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ نے شکر خدا کیا لشکریون سے فرمایا آج کی شب یہان اور قیام کرو انشاء اللہ تعالے کل آگے چلینگے لشکر مین جو کوچ کی خبر پہونچی اہلکیان لشکر نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا شب بھر شہنشاہ گوہر کلاہ عیش و عشرت مین مصروف رہے صبح کو لشکر ہمراہ لیکر آگے روانہ ہوئے

اب حالت ہفت ہنر کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو لشکر اپنے ہمراہ لیکر چلا تھا آٹھوین روز اُس میدان مین پہونچا جہان شہنشاہ گوہر کلاہ نے شمع کو گل کیا تھا اسنے جو آکر حجرے کی حالت تباہ دیکھی گھبرا گیا ملازمین سے کہا معلوم ہوتا ہی معلم نے طلسم کشا کو کتاب طلسم دیدی ہی ورنہ طلسم کشا کی کیا مجال تھی جو اُس شمع کو گل کر سکتا مگر اب کہان جا سکتا ہی مین اسکو سو طرح سے اسیر کرونگا ایک روز وہان قیام کیا دوسرے روز پھر سب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا آٹھوین روز ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک لشکر اُترا ہوا ہی ہفت ہنر نے ملازمین کو خبر کیواسطے بھیجا کہ جاکر خبر لاؤ ملازمین اسکے خبر کیواسطے گئے اور کہا یہ لشکر طلسم کشا کا اُترا ہوا ہی ہفت ہنر نے کہا بہت اچھے مقام پر طلسم کشا سے ملاقات ہوئی اب آگے نہ جا سکینگے تا چندین اُسکو اسیر کرونگا یہ کہکے اسنے ایک نامہ لکھی مضمون اسکا یہ تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ مین حکیم ہفت ہنر اس طلسم کا بادشاہ ہون سات ہنر جانتا ہون سحر مین بھی یکتاے روزگار ہون فنون سپہ گری بھی بہت دنون تک یاد کیے ہین حکمت مین بھی دخل ہے فن رمل کو بھی خوب جانتا ہون علاوہ

سکے اور بھی فن معلوم ہین تم مجھسے مقابلہ نکر سکوگے اور جسکی وجہ سے تم اسقدر نازان ہو اسکو مین نے
اسیر کر لیا ہے اور معلم طلسم کو اب کبھی رہا نہ کرونگا تمھین بھی اسیر کر کے پہنچاؤنگا اُسی کے ساتھ قید کرونگا اور اگر
نیک مذہب گوارا کرو تو تمھین اس طلسم مین وہ عہدۂ جلیل دون کہ سب لوگ باشندگان طلسم تمھاری حالت دیکھکر
رشک کرین یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اس نامے کو طلسم کشا کے ہاتھ مین دینا اور جواب صاف لیکر آنا
ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا یہان شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو دوسرے لشکر کو دیکھا ہرکارون کو بھیجا کہ جاکر خبر لائین لشکر کسکا
اُترا ہے ہرکارے دریافت کر گئے تھے شہنشاہ بھی خوش تھے کہ اب ہفت ہنر سے مقابلہ ہوگا جو کچھ ہونیوالا
ہے یہین فیصلہ ہو جائیگا سردارون سے یہی ذکر کر رہے تھے کہ چوبدار نے آکے دعاے دولت دی اور عرض
کی کہ ہفت ہنر نے ایک نامہ خدمت والا مین بھیجا ہے ایک ساحر لیکر آیا ہے در دولت پر حاضر ہے امیدوار
باریابی ہے کیا حکم ہوتا ہے شہنشاہ نے فرمایا اندر بلا لو ہرکارے باہر آئے ساحر کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے ساحر
نے جو رونق بارگاہ دیکھی دنگ ہو گیا شہنشاہ کی صورت بغور دیکھنے لگا شاہزادے نے کہا بھائی جس کام
کو آیا ہے پہلے اسکو انجام دے پھر اور طرف مخاطب ہونا ساحر نے نامہ شہنشاہ کو دیا شہنشاہ نے نامے کو کھولا
مضمون پڑھ کے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کہا اس مکار سے کہدینا کہ جو تیرے مزاج مین آئے اُٹھا نہ رکھ ہم
موجود ہین یہ کہکر ساحر کو رخصت کیا ساحر کانپتا ہوا بارگاہ سے باہر آیا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوا یہان ہفت ہنر
اسکا منتظر تھا جیسے ہی ساحر کو آتے ہوئے دیکھا جلدی سے اپنے پاس بلا کے پوچھا کہ شاہزادہ کیا کہتا تھا ساحر
نے جواب دیا کہ نامہ دیکھکر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور جھلا کے کہا جو اُنکے مزاج مین آئے اُٹھا نہ رکھین
اور معلم طلسم کو اسیر کر کے مغرور نہون ہفت ہنر نے جو ساحر سے یہ کلمات سنے جھلا کے اپنے لشکر مین طبل جنگی
بجنے کی اطلاع کرائی اسکی فوج مین طبل جنگ پر چوب پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے خبر
لیکر اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے بارگاہ شہنشاہ گوہر کلاہ مین حاضر ہو کر دعا و ثناے پادشاہی بجا لائے اور
عرض کی اے شہریار ہفت ہنر نے طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ میدان جنگ مین نکلکر مقابلہ کرے شہنشاہ
گوہر کلاہ نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون
لشکرون مین تیاریان ہونے لگین ایک شب تیاریون مین بسر کی جب سلطان اقلیم مشرق نیزۂ خطوط شعاعی
ہاتھ مین لیکر میدان فلک پر جلوہ افروز ہوا یعنے شب گذری روز ہوا تو شہنشاہ گوہر کلاہ بصد شوکت و جاہ
خوابگاہ سے برآمد ہوئے فریضۂ سحری ادا کر کے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے
خادم در دولت پر مرکب لیکر حاضر ہوئے شاہزادہ نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوا لشکر کو ہمراہ لیکر میدان جنگ
کیطرف روانہ ہوا اُسطرف سے حکیم بھی اپنا لشکر لیکر آیا میدان مین پہونچ کے دونون لشکرون کی صف بندی
ہوئی نقیبان خوش الحان میدان مین آئے نقابت کر کے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا حکیم ہفت ہنر صف سے
آگے بڑھا پکار کر کہا اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ اب تمھارا ارادۂ فتاحی طلسم بیکار ہے مین نے معلم طلسم کو گرفتار
کر لیا اب تمھین اس طلسم مین رہنا اچھا نہین جبتک معلم موجود تھا تم مجھسے ہر طرح لڑ سکتے تھے اگرچہ جب بھی تمھاری
کوشش بیہودہ ہی ہوتی اور اب تو محض بے سود ہے کیونکہ مین سات ہنر جانتا ہون تم کس بات مین مجھسے مقابلہ
کروگے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا اے ہفت ہنر جب مین صاحبقران نامدار سے رخصت ہو کر
اسطرف چلا تھا اسوقت مجھے معلم طلسم کی ذات کا سہارا نہ تھا محض خداوند کریم کو اپنا معین و مددگار جانکر اس طلسم

سکے فتح کرنیکا ارادہ کیا تھا یہان اگر معلم طلسم سے ملاقات ہوئی وہ بھی مرد مسلمان تھا بخاطر تمام پیش آیا مین دو روز
اسکے یہان رہا اب اگر تو نے اسکو پکڑ اسیر کر لیا تو مجھے کچھ اندیشہ نہین ہو خدا نے چاہا تو اسکو بھی رہا کرونگا اور جو
مدعا سے دل ہو اسکو حاصل کرکے صاحبقران نامدار کی خدمت مین روانہ ہونگا ہفت ہنر نے جواب دیا
ای طلسم کشا مجھے تیرے حسن و شباب پر رحم آتا ہو اگرچہ تو نے گنبد شمع کو توڑا مگر مین اب بھی تجھے کہتا ہون کہ
یہان سے واپس جا یہ طلسم اور طلسمون کی طرح نہین ہو جو تجھسے فتح ہو جائے شہنشاہ نے جواب دیا ایسی بات زبان سے
نہ نکالنا ورنہ بہت پچھتائیگا ابھی سزا دونگا اگر تجھے میری ذات سے خوف ہو تو معلم طلسم کو رہا کر دے اور لوح طلسمی
مجھکو دے اور دین سامری پرستی پر لعنت کر مین بعد قتل فیروز لوح یہان بھیجدونگا یہ جو ہفت ہنر نے سنا اسکو غصہ
آگیا جھلا کے کہا او طلسم کشا کیا کہتا ہے مین ہرگز مذہب سامری پرستی ترک نہین کرونگا اور فیروز کی مدد
کو جاؤنگا جسقدر مسلمان ہین سب کو گرفتار کرکے لاؤنگا جو مذہب سامری پرستی اختیار کریگا اسکو امان دونگا
ورنہ سب کو قتل کرونگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہو یہ میدان نبرد ہو مقام وعظ و
پند نہین ہو اگر کچھ ہنر جنگ دکھانا ہے تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر ہفت ہنر نے اپنی فوج کیطرف دیکھا ایک پہلوان
صف لشکر سے مانند پیل دمان جھومتا ہوا نکلا شہنشاہ سے آنکھ ملا کے کہا ای طلسم کشا مین بہت مشتاق
ہون کہ تجھسے مقابلہ کرون شہنشاہ گوہر کلاہ نام خدا لیکر آگے بڑھے پہلوان نے کہا آگاہ ہو کہ نام میرا
آشام سنگ بازو ہو آج تک کوئی پہلوان میرے مقابلہ مین نہین آیا بہت سے پہلوانون کو مین نے ہنر
جنگ سکھائے اور بہت سے پہلوان میرا نام سنکر مقابلے کو آئے مگر میری صورت دیکھکر تاب مقابلہ نہ لانے مجبور
ہو کے میری اطاعت قبول کی تم جو اسوقت میرے مقابلے مین آئے ہو تو اپنے تئین کیا سمجھتے ہو بھلا خود ہی انصاف
کرو کہ تم مجھسے مقابلہ کر سکوگے شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا تیرے صاحب ہنر ہونے کی ایک دلیل یہی ہو کہ
اپنے منہ سے اپنی تعریف کر رہا ہو اور جو لوگ تیرے مقابلہ کو آئے ہونگے وہ مردان عالم سے نہونگے
تیری کیا مجال ہو جو کوئی تیرا مقابلہ نہ کر سکے اور کس بات پر تو ناز کرتا ہو یہ میدان جنگ ہو یہان زبان نیزہ و خنجر
سے کلام ہوتا ہو اگر تجھے کچھ دعوی ہو تو ہم تیرے سامنے موجود ہین جو حربہ کہ حربہ ہاے جنگ سے رکھتا ہو پیش
کر آشام نے جو تقریر شہنشاہ گوہر کلاہ کی سنی دل مین کہا یہ جوان بڑا جری معلوم ہوتا ہو اسکی باتون سے
شجاعت ٹپکتی ہو یہ سوچ کے آگے بڑھا کہا ای جوان مین تیرے روبرو کھڑا ہون جسقدر وار تیرا جی چاہے
مجھپر لگا لے کہ تیرے دلمین حسرت نہ رہجائے مین آخر مین تجکو میدان سے اٹھا لیجاؤنگا
شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا تو بیہودہ گوئی کرتا ہو تیری کیا مجال جو تو ایک ہاتھ کو ہمارے جنبش دے سکے اور ہمارا
یہ دستور نہین ہو کہ جنگ مین سبقت کرین جب تیرے حربے سے خدا بچا لیگا تو دیکھ لینگے تو وار کر پہلوان نے کہا
ای جوان میرا وار پیام موت ہو شہنشاہ نے کہا بہادرون کو میدان جنگ مین لڑکر مرجانا حیات ابدی
سے بہتر ہو ایسی موت کے ہم طالب ہین تو وار کر جب آشام نے دیکھا کہ یہ جوان کسی طرح نہین مانے گا
مجبور ہوکے گرز کا وار کیا شہنشاہ نے اسکے ہاتھ سے گرز چھین کر پھینکدیا آشام کو کمال خفت ہوئی اور قوت
شہنشاہ دیکھکر متحیر ہو گیا دل مین خیال کیا یہ جوان آفت کا پرکالا ہو ہڈیون مین بجاے مغز قوت بھری
ہو یہ سوچ کے اسنے دوش سے تبر اتارا شہنشاہ پر وار کیا شاہزادے نے تبر بھی اس کے ہاتھ سے
چھین لیا زمین پر پھینکدیا کہا ای آشام وار سمجھکر نہین کرتا ہو دو حربے چھنوا دیئے ابتک تجھے

خیال نہین ہو سمجھکر آشام کی خفت اور زیادہ بڑھی میان سے تیغہ نکالا کہا ای جوان اب تیری جان بچنا محال ہو تو نے مجھے اس مجمع عام مین ذلیل کیا اب بے قتل کیے تجھے نہ چھوڑونگا شہنشاہ نے فرمایا یہ تو تو نے پہلے بھی کہا تھا مگر اپنے کہے کو پورا نہ کیا مین نے ابھی تک کوئی حربہ نہین اٹھایا ہو سپر تک میرے پاس نہین ہو اور تو اسقدر بیحواس ہو آشام نے تیغہ شہنشاہ کے سر پر لگایا شاہزادے نے سپر بھی نہ اٹھائی اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا پنجہ مردی سے تلوار چھین لی توڑکے زمین پر پھینکدی ہنس کے فرمایا ای آشام اب بھی تجھے ہوش نہین آیا ارے کیا غضب کرتا ہو سب دعوے تیرے باطل ہوتے ہین اسی قوت پر تجھکو یہ ناز تھا کہ کوئی پہلوان آجتک میرے مقابلے مین نہین آیا ارے اب بھی کچھ نقصان تجھے نہین پہونچا ہو سمجھ کے کارزار کر اگر حربہ کوئی باقی نہین رہا ہو تو اپنے لشکر سے منگالے مین موجود ہون جبتک تو وار کرنے کی اجازت نہ دیگا مین وار نہ کرونگا آشام نے دیکھا یہ جوان ضرور مجھے قتل کریگا زندہ نہ چھوڑیگا یہ سوچ کے اسنے اپنے لشکر کیطرف دیکھا ایک تلوار طلب کی سوار تلوار اسکے پاس لیگئے اسنے تلوار کو نیام سے نکالکر شہنشاہ پر وار کیا شاہزادے نے پھر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اسنے اپنا ہاتھ کمر مین شہنشاہ کے ڈالا دونون گھوڑے سے اترے زمین پر آتے ہی شہنشاہ آشام کو لے دوڑے دس قدم پر لاکے پٹکدیا زمین سے اٹھالیا چرخ دیکر زمین پر مارا کہ عرصۂ کارزار برلرز گیا استخوان تن آشام چور چور ہوگئے دونون لشکرون سے صدائے تحسین وآفرین بلند ہوئی ہفت ہنر نے جو قوت شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھا دنگ ہوگیا اپنے ملازمین سے مخاطب ہوکر کہا یہ جوان قوت کا پتلا ہو فنون جنگ سے بھی خوب ماہر ہو اسکا ہم نبرد میری فوج مین اسوقت کوئی موجود نہین ہو اور مین مقابلہ کرنا ننگ وعار سمجھتا ہون ہان اگر صاحبقران سے مقابلہ ہوگا تو ہنر جنگ دکھاؤنگا انکو میدان سے مانند طفل اٹھالاؤنگا اس جوان سے کیا مقابلہ کرون ایک ضرب بھی میری اس سے نہ اٹھ سکیگی اور لوگ مجھپر خندہ زن ہونگے کہ ایک جوان سے لڑکر اپنی بات کھوئی اس کے زیر کرنے سے میرے واسطے نیکنامی نہین ہوگی سب نے کہا آپ کے بالکل خلاف شان ہے کہ اس جوان کمسن سے مقابلہ کرین ہفت ہنر نے کہا اگر حمام لنگر بند قبول کرے تو اسکو بلاؤ اور اس جوان کے مقابلے مین بھیجو سب نے کہا حمام لنگر بند اپنے مکان پر ہوگا ہفت ہنر نے کہا مین آج لڑائی موقوف رکھتا ہون کوئی ساحر بھیجا اسکو بلالے جاتے اور تخت سحر پر اسکو بٹھا کے شب بھر مین یہان لے آتے سب نے کہا یہ بات ممکن ہو کہ یہان سے ایک ساحر جائیگا وہ اس کو تھوڑی دیر مین لے آئیگا جب یہ راے قرار پاچکی تو ہفت ہنر نے طبل بازگشت بجوادیا دن بھی بہت کم باقی تھا شہنشاہ گوہر کلاہ شادان وفرحان میدان کارزار سے پلٹے اپنے لشکر مین تشریف لائے سب کو ہمراہ لیکر بارگاہون کیطرف روانہ ہوئے ہفت ہنر بھی میدان سے پلٹا اپنے لشکرگاہ مین آکر ایک ساحر کو بلایا جب ساحر آیا تو ہفت ہنر نے کہا اے ریاض جادو اسوقت جا اور حمام لنگر بند کو اپنے تخت پر سوار کرکے لے آ اور اس سے کہدینا کہ ایک جوان ایسا آیا ہو کہ جسنے آشام کو قتل کیا اور اسوقت دعواے جرأت کر رہا ہو کسیکو اپنا ہم نبرد نہین جانتا ہو اور امر واقعی بھی یہی ہو کہ اسکا ہم نبرد میرے لشکر مین کوئی نہین ہو اور مین اسکا مقابلہ نہ کرونگا کیونکہ میری خلاف شان ہو اگر تم اسوقت مین یہان آجاؤ تو اس سے

مقابلہ کرو ساحر نے کہا مین جاتا ہون ابھی اُسکو لیکر آتا ہون یہ کہکر ساحر وہان سے روانہ ہوا حمام لنگر بند کے مکان پر آیا حمام اُسوقت اپنی ورزش گاہ مین زور کر رہا تھا بہت سے شاگرد جمع تھے سب کو زور دلا رہا تھا کہ فرستادہ ہفت ہنر جاکر پہونچا حمام نے جو ساحر کو آتے ہوئے دیکھا زور دلانا موقوف کیا ساحر کیطرف مخاطب ہوا کہا اے ریاض جادو اسوقت تمہارے آنیکا کیا سبب ہے ریاض جادو نے کہا مجکو حکیم ہفت ہنر نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور بلایا ہے حمام لنگر بند نے کہا بلانے کا سبب بھی کچھ بیان کیا ہے ریاض جادو نے سب کیفیت بیان کی حمام جادو اسیوقت اکھاڑے کے باہر آیا ریاض جادو سے کہا تم جبتک استراحت کرو مین لباس تبدیل کرلون اپنے اسلحہ منگالون تو تمہارے ہمراہ چلون جادو اکھاڑے پر بیٹھا رہا حمام لنگر بند نے لباس تبدیل کیا اسلحہ ذات پر آراستہ کیے ریاض کے تخت پر آکے بیٹھا ریاض نے تخت اُڑایا تھوڑی دیر مین ہفت ہنر کے لشکر مین آکے پہونچے ہفت ہنر اسکے انتظار مین بیٹھا تھا حمام کو دیکھکر بہت خوش ہوا شب بھر اسکے واسطے جلسہ عیش و عشرت منعقد کیا صبح کو لشکر ہمراہ لیا اسکو حربہاے جنگ عمدہ عمدہ دیئے اپنے ساتھ میدان کارزار مین لایا اسطرف تو ہفت ہنر کے لشکر کی صفین جمین اسطرف شہنشاہ گوہر کلاہ بصد شوکت و جاہ اپنے لشکر ظفر اثر کو لیکر میدان جنگ مین تشریف لائے یہان بھی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے ہفت ہنر نے حمام لنگر بند کیطرف اشارہ کیا حمام گینڈے کو جھکا کے میدان مین آیا پکار کے آواز دی اے طلسم کشا اگر کچھ دعوی جرات ہے تو میرے مقابلے مین آ کچھ ہنر جنگ دکھا یہ سنکر شہنشاہ گوہر کلاہ نے گھوڑا بڑھایا میدان مین آئے حمام نے صورت شہنشاہ گوہر کلاہ کی دیکھی ہنس کے کہا اے جوان مین تجھے نہین بلاتا ہون بلکہ طلسم کشا کو بلاتا ہون شہنشاہ نے کہا او کور باطن تجھے کچھ دکھائی بھی نہین دیتا ہے منم طلسم کشا ذو فنون حمام نے کہا مین تجھسے تو ہرگز مقابلہ نہ کرونگا ابتک مین یہ جانتا تھا کہ طلسم کشا بڑا قوی ہیکل جوان ہوگا تو مرد حسین نازک اندام ہے تجھسے کیا مقابلہ کرون شہنشاہ نے فرمایا یاوہ گوئی سے کام نہ نکلے گا حمام نے پلٹ کے دیکھا ہفت ہنر نے اشارہ کیا حمام قریب آکے نگاورزن ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ پر نیزے کا وار کیا شاہزادے نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روک کر تھپیڑا مارا کہ حمام کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا اسکو کمال خفت ہوئی میان سے تلوار لی دیر تک آہستہ تیغ زنی رہی ایک مقام پر حمام نے سر پر شاہزادے کے وار کیا شہنشاہ نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا گھوڑے کی باگ پر ہاتھ سخت ہوا گھوڑا پیچھے ہٹا عقب مین زمین ناہموار تھی گھوڑے کے قدم نہ جمے پانون سے بیکے خود شاہزادے کے سر سے اور سپر چہرے سے ہٹ گئی تلوار سر پر پڑی چار انگل کاٹ کے سر مین اتر گئی شہنشاہ نے دستانہ مارا تیغہ قبضہ سے نکل گیا خون کی چادر منہ پر آلی حمام نے چاہا وار بھی کرے مگر شاہزادے نے اُسی حال مین تلوار میان سے لی حمام کی کمر پر وار کیا کہ مثل خیار حمام کے دو ٹکڑے ہوگئے گھوڑے سے زمین پر مر کے گرا دونون لشکرون سے شور تحسین بلند ہوا ہفت ہنر نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنی فوج سے اشارہ کیا کہ اسوقت طلسم کشا زخمی ہے سب ٹوٹ پڑین اور اسکو گرفتار کرلین اسکا اشارہ پاتے ہی سب فوج ٹوٹ پڑی شہنشاہ نے زخم سر کو جلدی سے باندھا ہوشیار ہوکر زین فرس پر بیٹھے سیاہ اسم اعظم

بھی یہ کیفیت دیکھکر آپڑی جنگ مغلوبہ ہونے لگی شاہزادہ چونکہ زخمی ہوچکا تھا اسوقت جو زیادہ کوشش
جنگ مین کی زخم سر پر اور دو تین زخم کاری پڑے اور زخم بھی سے لگے خون جاری ہوا شاہزادے کا حال
ابتر ہوگیا ہاتھ نے دستگیری نہ کی پانؤن رکابون پر کانپنے لگے پتری اکھڑنے لگی شاہزادے نے مجبور ہوکر
دونون ہاتھ فرس کی گردن مین ڈال دیئے گھوڑا اصیل تھا سمجھا اسوقت میرے آقا پر وقت تنگ ہے لشکر
کی بھیڑ سے نکلا اور ایک جانب صحرا مین روانہ ہوا آگے ذکر اسکا وقت پر آئیگا مگر کیفیت یہان کی جنگ
کی یہ ہوئی کہ دیر تک ہفت ہنر کی فوج مصروف کارزار رہی جب اہل اسلام نے کشتون کے پشتے لگا دیئے
اور سپاہ مخالف کے لوگ انتہا کے زخمدار ہوئے تو مجبور ہوکے سب نے فرار برقرار کیا سپاہ اسلام
نے تعاقب کیا دور تک ان نامردون کو بھگا کے پلٹے یہان خیمہ و خرگاہ سب رہگیا تھا لشکر اسلام نے لوٹ
لیا اب جو خیال کیا تو شاہزادے کو نہ پایا سب لوگ گھبرائے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ شاہزادہ
والاتبار کا پتہ نہین بارگاہ شہنشاہ مین بھی آکے دیکھا مگر کسیکو نہ پایا سخت حیران ہوئے سب نے کہا
اب اسی جگہ قیام کرنا اچھا ہے شاہزادے کو تلاش کرینگے جہان وہ جائینگے پتہ معلوم ہو جائیگا
سب لوگ وہین ٹھہرے اسی روز سے شاہزادے کی تلاش شروع ہوئی اب حال شہنشاہ کا
عرض کیا جاتا ہے کہ انکو جو گھوڑا عین گرمی جنگ سے نڈھال پاکے لے نکلا صحرا کیطرف چلا شب بھر
گھوڑے نے رہروی کی جب صبح ہوئی تو ایک صحرائے پرفضا مین پہونچا دیکھا درخت گنجان زمین سرد
معلوم ہوتی ہے گھوڑا ایک درخت گنجان دیکھکر ٹھہرا آسانی سے بیٹھکر اپنے جسم کو حرکت دی کہ شاہزادہ
زمین پر آیا گھوڑے نے سونگھا سانس جسم مین باقی پائی ایک جانب چرنے لگا کہ قضا سے کار اتفاقات
روزگار ملکہ ناہید ثریا حشم دختر سلطان الاطیا ملک خم لوح کی اسطرف برائے تفریح آنکلی
کنیزین تو بہت ہمراہ تھین صحرا مین پہونچ کے تخت اتارا کنیزین چارون طرف ٹہلنے لگین ایک کنیز کی نگاہ
جو گھوڑے پر پڑی قریب آئی دیکھا ایک جوان رعنا حسن و جمال مین یکتا زیر درخت پڑا ہے مگر قاعدے
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسم مین جان باقی نہین ہے کنیز ملکہ کے پاس آئی ملکہ سے کیفیت بیان کی ملکہ بھی شائق
ہوکر اسطرف تشریف لائین نگاہ جو جمال بیمثال شہنشاہ نامدار پر پڑی ملکہ فریفتہ ہوگئین لڑکھڑاتی
ہوئی شہنشاہ کے قریب آئین سر اپنے زانو پر لیا بہت چاہا ہوشیار کرین مگر شاہزادے کو
ہوش نہ آیا ملکہ اپنے تخت پر ڈال کے اپنے باغ مین لائین جراحون کو طلب کیا سب نے زخمون مین
ٹانکے لگائے دیر کے بعد شاہزادے کو ہوش آیا آنکھ کھولی اپنے کو ایک مکان نفیس مین پایا متحیر ہوکر
چارون طرف دیکھنے لگے ملکہ قریب آئین عرض کی اے شہریار مزاج مبارک کیسا ہے شاہزادے
نے جو ملکہ کی صورت دیکھی ہوش گم ہوئے زنجیر زلف مین دل نادان اسیر ہوگیا کلیجے کے پار عشق
کا تیر ہوگیا پہلے ملکہ نے شاہزادے کی کیفیت دریافت کی پھر اپنی کیفیت بیان کی ہنوز ملکہ کی تقریر ختم ہوئی تھی
کہ شہنشاہ نے دیکھا کہ ایک مرد ضعیف سامنے سے تشریف لاتے ہین ملکہ سے پوچھا کہ یہ مرد ضعیف کون ہین
ملکہ کی جو نگاہ اس مرد ضعیف پر پڑی چہرے سے رنگ اڑگیا عجب کیفیت ہوگئی شہنشاہ نے ملکہ کو جو اس
عالم مین پایا فرمایا ملکہ خیر ہے اسوقت دشمنون کا حال کیون غیر ہے ملکہ نے عرض کی یہ جو تشریف لاتے ہین
میرے والد نامدار ہین اب یہان اگر مجھے اور آپکو قتل کرینگے شہنشاہ نے کہا ملکہ خدا کو یاد کرو بے مصلحت

ابھی کوئی بات نہین ہوئی ہو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُن مرد ضعیف نے بارہ دری کے اندر قدم رکھا پہلے شہنشاہ
پر نگاہ پڑی حسن و جمال دیکھکر پیر مرد دنگ ہوئے مگر حالت زخمداری مین پاکر انکا دل بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوا
شہنشاہ نے چاہا اُٹھون پیر مرد نے کہا ای جوان مجھے یہ نہین گوارا ہو کہ قبل از دریافت حال تجکو تکلیف دون
پہلے مین تیری کیفیت تحقیق کرون شہنشاہ نے ہرچند چاہا مگر اُن پیر مرد نے اُٹھنے نہ دیا قریب مسہری
کے آکے بیٹھے کہا ای جوان اپنی حقیقت بیان کر شہنشاہ گوہر کلاہ نے ابتدا سے اپنا حال کہنا شروع
کیا حسب و نسب بھی بتایا طلسم مین آنے کی وجہ بھی ظاہر کی پیر مرد نے جو کل کیفیت سنی تو معلم کے شریک
ہو جانے کے حال سنے پیر مرد کے دل پر ایسا اثر ڈالا کہ پیر مرد نے کہا ای جوان جب اتنا بڑا شخص جو
اُستاد بادشاہ طلسم ہو وہ تیرا شریک ہوا اور تو نے بجراءت و ہمت اس طلسم مین داخلہ کیا تو اب جو تیری
اطاعت نہ کرے وہ بیوقوف ہو اور مین تیرے حسب و نسب سے بخوبی آگاہ ہون بلکہ معلم طلسم سے
اکثر صاحبقران نامدار کا ذکر رہا ہو اور وہ مدح صاحبقران تھے اُنھون نے اکثر تعریف کی اور
اشتیاق ملاقات ظاہر کیا مگر بوجہ کاروبار طلسم کے ایسی مہلت نہ ملی جو کبھی قدمبوسی صاحبقران سے
مشرف ہوتے ہمارے طالع یاور تھے جو آپ سا صاحب جاہ و حشم والا ہمم اسطرف تشریف لایا ہمارے
کلبۂ احزان کو رشک گلزار فرخار بنایا یہ آپ کا کفش خانہ ہو اور لوح طلسمی حاضر ہو آپ شوق سے لوح
لیجایئن طلسم کو فتح فرمایئن خدا آپکو فتح کرنا طلسم کا مسعود و مبارک کرے شہنشاہ سلطان الاطبا کی
گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے کہا آپ میرے بزرگ ہین حکیم نے کہا مین ایک بات اور عرض کرنا چاہتا
ہون شاہزادے نے کہا ارشاد ہو مین ضرور اسپر عمل کرونگا حکیم نے کہا ابھی اس کنیز کو محل مین بھیجدیجیے
انشاء اللہ تعالے اسکو صاحبقران زمان کے سامنے آپکی کنیزی کے لیے حاضر کرونگا شہنشاہ
نے عرض کی مین خود بھی ایسا ہی چاہتا تھا کہ آپ اس امر کو صاحبقران کے سامنے بطور حکم شریعت عمل
مین لائیے یہ باعث خوشنودی صاحبقران ہوگا اور آپکی عزت صاحبقران زیادہ کرینگے حکیم نے عرض
کی مین اپنے تئین ہرطرح اُنکا خادم تصور کرتا ہون ایک مدت سے اشتیاق قدمبوسی رکھتا تھا اب آپکے
ذریعہ سے ملاقات ہو جائیگی شہنشاہ نے کہا انشاءاللہ تعالی بہت جلد یہان سے صاحبقران کی
خدمت مین چلنا ہوگا حکیم نے اسیوقت اپنی دختر نیک اختر کو محل مین بھیجا اور شاہزادے کو اپنے ہمراہ
لیکر اپنے مکان مین آیا ایک بارہ دری رشک پری شاہزادے کے واسطے آراستہ کرائی شہنشاہ
گوہر کلاہ بارہ دری مین سوار ہو کے گئے حکیم نے جراحون سے تاکید شدید کی کہ علاج شہزادے
کا بتوجہ کرین اور جلد شفا دین جراحون نے بامید انعام بڑی توجہ سے علاج کیا سات دن مین شاہزادے
کو شفا سے کلی ہوئی برائے غسل صحت حمام مین تشریف لیگئے حمام سے آکر پوشاک تبدیل کی حکیم سلطان الاطبا
نے بہت کچھ مال و زر تقسیم کیا ایک جلسۂ تہنیت صحت شاہزادے کا قرار دیکر جسقدر رئیس حوالی کے
کے باشندے تھے سب کو بلایا سب آکر شریک جلسہ ہوئے جب جلسہ مین سب اہالیان حوالی
جمع ہو چکے تو حکیم نے باواز بلند کہا کہ اسوقت ہمارے شہر کے سب صغیر و کبیر برنا و پیر جمع ہین اور
ہمارا خاص منشا اس جلسہ کے منعقد کرنے سے یہی تھا کہ آپ حضرات جمع ہون کیونکہ اسوقت ایک امر
ضروری کا اظہار کرنا تھا سب نے کہا ہم سب بدل آپکے ارشاد کو سن رہے ہین جو فرمائیے گا ہمارے

حق مین بہت مفید ہوگا حکیم نے کہا مین نے آج سے دین سامری پرستی کو ترک کیا اور مذہب اسلام
اختیار کیا جن صاحب کو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ اس دین باطل کو ترک کرین شریک اسلام ہون اور
جن صاحب کو قبول نہو میرے حوالی سے نکل جائین ورنہ قتل کیے جائینگے سب نے ایک زبان ہوکر
کہا ہمکو آپکی اطاعت منظور ہے جو کچھ آپ فرمائین ہم بسر و چشم قبول کرین حکیم نے کہا مین اپنی اطاعت
کا خواستگار نہین ہون بلکہ آپ سب لوگ اطاعت شہنشاہ گوہر کلاہ کی اختیار کرین کہ ایسا آقا سے قدردان
ملنا دشوار ہے مین نے بھی اُنھین کی اطاعت قبول کی ہے اور انکو اپنا مالک و آقا تصور کرتا ہون سب نے کہا
جب آپ انکی غلامی کا دم بھرتے ہین تو ہمین کیا عذر ہے جب آپ انکو ایسا جانینگے تو ہماری کیا مجال ہے جو انکو
بجا و ندی نہ مانین حکیم سلطان الاطبا نے کہا اب مین انکے اوصاف حمیدہ بھی آپ لوگون کے سامنے بیان
کرون اور آپ لوگ بغور سماعت کرین سب نے عرض کی ہم ہمہ تن بگوش ہین آپ بیان فرمائین حکیم نے
کہا انکی عالی خاندانی اظہر من الشمس ہے اور جراءت مردانگی ابین من الامس ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے
انکا سلسلہ ملا ہے اسوقت تک یہ لوگ محض ترقی اسلام کیواسطے اپنے اوپر ایسی جفا گوارا کیے ہوئے ہین کہ لشکر
کو ساتھ لیے ہوئے مانند ماہ شرق سے غرب تک جاتے ہین اور پھر رجعت قہقری کرتے ہوئے اُس جانب سے
واپس آتے ہین انھون نے بڑے بڑے ساحران جلیل کو ذلیل کیا خاک مین ملا دیا انکا ایک طفل
دبستان بھی جراءت و شوکت مین یکتا ہوتا ہے آجتک یہ لوگ کسی سے زیر نہین ہوئے بڑے بڑے گردن کشونکو
زیر کرکے اپنا مطیع بنایا اسلام کا رواج انھین لوگون کی ذات سے ہوا اور ہوتا جاتا ہے یہ سب لوگ
فراش راہ دین اسلام مشہور ہین انکے مراتب سے سب آگاہ ہین بڑے صاحب عزت وجاہ ہین انھین
کی تلوار کا لوہا دلیران عالم مانتے ہین سب انکو فاتح لشکر جانتے ہین اسلئے مقابلہ کرنا بالکل عقل کے خلاف
ہے بہت سی کتابین لوگون نے جو انکے حالات مین تحریر کی ہین اُنکے دیکھنے سے انکی کیفیت خلاصہ
معلوم ہوتی ہے اقبالمند بھی یہ لوگ ایسے ہین کہ جب کسی آفت مین مبتلا ہوجاتے ہین تو انکی مدد
غیب سے ہوتی ہے یہین سے انکی اقبالمندی ظاہر ہے کہ مین اس طلسم کا لوحدار ہون حکیم صفت منزر
مجھے کیسا معتبر جانتا ہے سوائے دو شخصون کے اور کسیکا اُسے اعتبار نہین ایک تو معلم طلسم جو اسکا اُستاد ہے کہ
وہ اس طلسم کے عجائب وغرائب ہمیشہ بنایا کرتا ہے اور دوسرا مین ہون کہ مجھے لوح طلسم کی نگہبانی کیواسطے تجویز
کیا ہے جب یہ طلسم مین آئے پہلے معلم صاحب نے انکی اطاعت قبول کی کتاب طلسم انکو دیدی اُسکے
بعد یہان تشریف لائے مین نے جو جمال جہان آرا انکو دیکھا کچھ نہ کہ سکا لوح حاضر کرنیکا وعدہ کیا اقبالمندی
انکی ظاہر ہے سب نے عرض کی جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت صحیح ہے اور جو کچھ انکی تعریف کیجائے وہ کم ہے
حکیم یہ کہکر خاموش ہوا جلسہ شروع ہوا شہنشاہ نے حکم فرمایا کہ ارباب نشاط محفل مین حاضر ہون خدام
اسیوقت سلام کرکے پچھلے قدمون سے جہان طائفے ٹھہرے تھے وہان آئے سب کو اطلاع دی کہ
سب لوگ تیار رہین ساز درست رہین محفل مین عرصہ ہوجاتے ہی مجرے مین مصروف ہوجائین
یہ خبر سنکر ارباب نشاط مین چلنے کی تیاریان ہونے لگین سازندے ساز ملانے لگے طبلے پر تھاپ لگانے
لگے کسی نے سارنگی ملائی کسی نے طبلے کو ٹھونک کے درست کیا کسی نے گھنگرو باندھے پیشواز زیب جسم
کی پیشخدمت سے کہاری جلدی سے پان دے شہنشاہ طلب فرماتے ہین اگر عرصہ ہوجائیگا

تو مجھپر عتاب آئیگا پیش خدمت نے گلوری دی پان کھاکے ہونٹھون پر مسی کی دھڑی جماکے محفل کیطرف روانہ
ہوئی سازندے بھی ساتھ ساتھ محفل مین آئے شہنشاہ گوہر کلاہ کو لب فرش جھک کے سلام کیا سازندون نے
ہاتھ اٹھا اٹھا کے ترقی عمر و دولت کی دعائین دین بیٹھے پر تھاپ پڑی نازنین نے ٹکڑے لینا شروع کیے
دو تین گتین ناچ کے سلام کیا آگے بڑھکے بیٹھ گئین اور نازنین نے اسطورسے گانا گایا کہ سب اہل محفل
ہمہ تن محو ہو گئے شہنشاہ نے بہت کچھ انعام عطا فرمایا بہت تعریف و توصیف کی نازنین محفل سے خوش
ہوکر رخصت ہوئی دوسرا طائفہ آیا اسنے بھی خوب رنگ جمایا اسیطرح شب بھر صحبت رہی جب وقت
نماز سحر قریب آیا تو شہنشاہ نے جلسہ برخاست کیا برائے نماز سجادے پر تشریف لائے اور سب لوگون
نے بھی فریضہ سحری کو ادا کیا اسیطورسے آٹھ دن تک جلسہ رہا نوین روز شہنشاہ نے حکیم صاحب کو بلا
کہا اگر آپکی اجازت ہو تو جلسہ ختم کیا جاے حکیم نے عرض کی مجھے دوہری خوشی ہو کم از کم یہ محفل ایک ماہ
تک تو رہے پھر آپکو اختیار ہے شہنشاہ نے کہا مین نے آپ سے قبل مین عرض کردیا کہ صاحبقران
زمان طلسم فیروزیہ کے خرابے کی عمارات مین فروکش ہین جبتک ہم لوگ وہان نہ جاینگے اور لوگ جو
حاضر خدمت بابرکت نہ کرینگے صاحبقران زمان وہین فروکش رہینگے اور فیروز بھی زندہ رہیگا
معلوم نہین کہان جانے اور کیا فساد اٹھائے اسکے ہمراہ زمرد ثانی بھی ہے اور سنجگان وزیر زمرد بھی
موجود ہے یہ لوگ بڑے بانی فساد ہین کیا عجب ہے کہین اور جائین کسی طلسم سے رسم و راہ پیدا کرین
اور مدد لیکر آئین پھر صاحبقران زمان سے مقابلہ پڑے اُنکے پاس پھر لشکر موجود ہے جسقدر سرداران
نامی و نامدار تھے وہ سب برائے فتاحی طلسم گئے ہوئے ہین جبتک وہ لوگ صاحبقران کے پاس
واپس نہ جاینگے امیر کو تقویت نہوگی اور ہر ایک کے خیال سے دل پر ملال رہیگا اور جو سب سے
پہلے حاضر خدمت صاحبقران ہوگا وہ فخر کریگا اور سب سردارون کے نزدیک بھی اسکا رتبہ سب
سے افضل ٹھہرایا جائیگا اسوجہ سے مین چاہتا ہون کہ اب دیر نہو اور اس جلسہ کو ختم کرکے مین
برائے مقابلہ ہفت ہفتہ جاؤن اور اسکو اسیر کرکے لاؤن پھر خدمت صاحبقران
مین چلنے کا عزم کیا جائے سامان سفر درست کرنے مین تھوڑا عرصہ ہوگا مجھے یہ خیال ہے کہ ایسا نہو
مین سب کے بعد پہونچون حکیم نے کہا اگر یہی خیال ہے تو آپکو اختیار ہے صحبت برخاست فرمائیے
تشریف لیچلنے کا سامان بھی سب درست ہے شہنشاہ گوہر کلاہ نے صحبت کو برخاست کیا اور
حکیم سے کہا سب لوگ اتنے دنون کے جاگے ہوئے ہین جبتک یہ لوگ جی بھر کے استراحت نہ کرینگے
تھکنگی دفع نہوگی حکیم نے بھی اس بات کو بہت پسند کیا اور سب کو حکم دیا کہ آپ لوگ اپنے اپنے گھرون
مین جاکے آرام فرمائین اور اپنے لشکر مین اطلاع کرادی کہ دو روز سب لوگ استراحت کرین تیسرے
روز یہان سے کوچ ہوگا سب نے جو یہ خبر سنی چونکہ آٹھ نو روز کے جاگے ہوئے تھے سب اپنے اپنے
گھرون مین جاکے سوئے دو روز کے بعد اچھی طرح سے استراحت کرکے حکیم کے پاس آئے
شہنشاہ گوہر کلاہ سب کے منتظر تھے جب سب لوگ حکیم کے پاس آئے اور کیفیت روانگی دریافت
کی حکیم نے شاہزادے سے کہا اب کیا عزم ہے شہنشاہ نے کہا آج ہی یہان سے سفر کیجیے حکیم
نے عرض کی مجھے تھوڑی دیر کے واسطے اجازت دی جاوے کہ مین ایک امر ضروری کیواسطے جاؤن

شہنشاہ نے کہا آپ تشریف لیجائیے حکیم وہانسے اُٹھا جہان تخم لوح تھا وہان آیا لوح کو تخم مین سے نکالا
پھر شہنشاہ کے پاس آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے لوح گلے مین فتنا ہزادے کے پہنا دی شہنشاہ
گوہر کلاہ کا رنگ فرط مسرت سے سرخ ہوگیا حکیم نے عرض کی خادم کے جانے کی ضرورت نہین ہی لشکر گران
موجود ہی اپنے ہمراہ لیجائیے مین اگر آپ کے ہمراہ جاؤنگا تو ایک قسم کا خوف ہی کہ ہفت ہنر میرے
مکان مین آکر سب کو قتل کریگا ایک یہان زندہ نہ بچیگا یون مجھسے عوض لیگا شہنشاہ نے کہا آپ کا جانا منا
وقت نہین ہی بلکہ لشکر کو بھی یہین رہنے دیجیے میرا لشکر موجود ہی وہان سب لوگ پریشان ہونگے مین اب
حسب ہدایت لوح کام کرونگا لوح اگر لشکر مین جانیکو بتا ئیگی تو لشکر کیطرف چلونگا ورنہ جو حکم ہوگا اسپر
عمل کرونگا حکیم نے کہا آپکو تنہا مین ہرگز نہ جانے دونگا لشکر کو ضرور ہمراہ لیجائیے اور تنہا جانا آپکے خلاف
شان ہی کیونکہ راہ مین ہزارون طرح کے مکر جو ساحرون نے اور حکیمون نے بنائے ہین اُن سے بچنا
سوائے واقفکار طلسم کی مجال نہین ہی گو آپکے پاس لوح طلسم موجود ہوگی مگر پھر بھی بغیر واقفکار طلسم کے اُن
عجائب وغرائب سے بچنا بہت مشکل ہوگا شہنشاہ نے کہا اگر آپکی یہی خوشی ہی تو مجھے فوج کے ہمراہ
لیجانے مین کیا عذر ہی مین صرف آپ کی راحت کیواسطے عرض کرتا تھا اور میرے واسطے تو لشکر وہان
بھی موجود ہی یہانسے براے راہبری دو ایک آدمی جو واقفکار طلسم ہونگے اُنکو لیلونگا زیادہ کی ضرورت
نہین حکیم نے کہا اے شہریار مجھ ضعیف کی عرض کو قبول فرمائیے جسقدر رکھتا ہون اُسکو عمل مین لائیے شاہزادے
نے کہا مجھے کچھ انکار نہین آپ جسقدر لوگ میرے ہمراہ کرین مین ہرگز انکار نہ کرونگا حکیم نے فوج کو حکم دیا
کہ شہریار کے ہمراہ جاؤ سب فوج تیار ہوکے شہنشاہ کے ہمراہ ہوئی شاہزادے نے اُسی روز وہان
سے کوچ کیا اور حکیم نے کہا آپ راہ مین جاکر لوح ملاحظہ فرمائیے گا شہنشاہ نے قبول کیا وہان
سے روانہ ہوئے جب وہانسے تین کوس نکل گئے تو لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل وکرم
کرے اور لوح طلسم ملے تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ اپنے ہمراہیون سے ملکہ معلم طلسم کی رہائی
کی تدبیر کرے اور زندان خانہ طلسمی مین داخل ہوکر قیدیون کو رہا کرے شہنشاہ گوہر کلاہ مع جملہ سپاہ
اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ہفت ہنر کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ جو لشکر کو لیکر عین گرمی جنگ سے فرار ہوگیا دو روز کے بعد اپنے مکان مین آکر پہونچا وزرا کو بلایا سب
سے کہا میری سپاہ نے مجھکو کسقدر ذلیل کرایا ان لوگون سے مجھکو یہ امید نہ تھی کہ معرکہ کارزار سے اسطرح
بھاگین گے مگران سب نے غضب کیا مجھکو بھی اسوقت سوا سے چلے آنے کے اور کوئی بات بن نہ پڑی
مگر اسوقت میرے دل کی کیفیت یہ ہی کہ طلسم کشا کے سامنے جانیکو جی نہین چاہتا شرم دامنگیر ہی جب
وہ میری صورت دیکھے گا تو کیا کہیگا اپنے دل مین یہی خیال کریگا کہ کیسا بادشاہ طلسم ہی کہ تاب مقابلہ
نہ لاسکا اور میرے سامنے سے فرار ہوگیا اور کیا عجب ہی کہ خلاصہ میرے منھ پر کہدے اگر اُس نے
صاف صاف میرے منھ پر کہدیا تو اسوقت مجھے سوا سے خودکشی کرلینے کے اور کچھ بن نہ پڑیگا وزرا نے
کہا اے شہریار آپ ایسی باتونکو عبث خیال مین لاتے ہین یہ جنگ مین ضرور ہوتا ہے کہ اپنی جان

دشمن کے ہاتھ سے بچائی جائے خواہ کسی صورت سے ہو ہفت ہنر نے کہا اسکو اپنے مقام پر سمجھو لوگ طلسم کشا کبھی بنا نیکا ہی کیے گا مجھسے لڑنہ سکے مجبور ہو کے بھاگ گئے وزرا نے کہا آپ ایکبار پھر لشکر کشی کیجیے جو لشکر علاقہ جات پر موجود ہے اُسکو اطلاع دیجیے کہ سب جگہ سے فوجین آکے جمع ہون ہفت ہنر اس بات کو سنکر خاموش ہوا دیر تک فکر مین رہا آخر کو اس راے کے خلاف نہوا سب سے کہا آپ لوگ خطوط علاقہ جات مین روانہ کیجیے سب جگہ سے فوجین آجائین وزرا نے اُسیوقت خطوط روانہ کیے سب جگہ سے فوجین چلین آٹھ دن تک فوجین آئین نوین روز ہفت ہنر نے پھر لشکر گران ہمراہ لیکر کوچ کیا اور تلاش مین شہنشاہ کے روانہ ہوا انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت شہنشاہ گوہر کلاہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو لوح لیکر روانہ ہوا اپنی فوج کے قریب آکے پہونچا یہان سب سردار دن سے یہ راے کرتی تھی کہ بارگاہین وغیرہ یہین رہین اور سرداران نامی شاہزادے کی تلاش مین روز جایا کرین جبتک پتہ خلاصی نہ معلوم ہو یہان سے کوچ کا قصد نہ کیا جائے اور ہر ایک سردار دن بھر تلاش کرے بعض شب کو بھی اسی تجسس مین نکل جایا کرین سردار اسی فکر مین شب و روز سرگردان رہتے تھے ایک روز سب نے مجبور ہو کے یہ راے کی کہ چند آدمی تو یہان محافظت کیواسطے رہین اور جسقدر لشکری ہین سب شہریار کی تلاش مین روانہ ہون مختصر اسباب سفر اپنے ہمراہ لے لین کہ بار کی زحمت نہو لوگ اسی دن مختصر اسباب سفر ہمراہ لیکر وہان سے روانہ ہوئے کچھ لوگ براے محافظت وہان چھوڑ دیئے کچھ دور لشکر سے نکل کے گئے تھے کہ صحرا سے گرد اڑی سب نے کہا ہفت ہنر پھر لشکر کشی کرکے آتا ہے یقین ہے اسکی بار اسکے ساتھ پہلوان بہت سے ہون اور کیا عجب ہے جو بڑی لڑائی پڑے سب نے کہا خدا مالک ہے مگر مناسب یہ ہے کہ اسکی آمد کی کیفیت دیکھکر لشکر کیطرف پلٹ چلین یہ کہ رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ بصد شوکت و جاہ سپاہ گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین سب سردار شاہزادے کو دیکھکر خوش ہو گئے آگے بڑھے استقبال کر کے شہنشاہ کو لائے سب حال دریافت کیا شاہزادے نے کل کیفیت بیان کردی لوح دیکھکر سب سردار بہت خوش ہوئے شہنشاہ اپنے لشکر مین تشریف لائے ایک روز وہان قیام کیا دوسرے روز زندانخانۂ طلسمی کیطرف روانہ ہوئے لوگ واقفکار طلسم ہمراہ تھے اور کتاب طلسم اور لوح طلسم بھی پاس تھی دوسرے روز زندانخانہ کے قریب پہونچے ایک نامہ داروغہ زندانخانہ کو تحریر کیا مضمون یہ تھا کہ اے داروغہ زندانخانہ آگاہ ہو کہ ہم اس طلسم مین براے فتاحی آئے ہین اور فضل خدا سے لوح طلسم بھی حاصل کرلی ہے ہمنے سنا ہے کہ معلم طلسم یہان اسیر ہے اور علاوہ اُس کے بڑے بڑے شاہان جلیل القدر مقید ہین لہذا تمھین لازم ہے کہ سب کو لیکر ہمارے پاس آؤ اگر اسکے خلاف کروگے تو ہم سب کو خود آکے رہا کرینگے جب یہ نامہ تیار ہوا ایک سوار کے ہاتھ داروغہ کے پاس روانہ کیا داروغہ نے جو یہ نامہ دیکھا کہا مین مقابلہ کرونگا بلکہ نامے کی پشت پر بھی لکھدیا کہ مین جب آپ سے مقابلہ نہ کرسکونگا تو سب کو لیکر آپ کے پاس آؤنگا یہ لکھکر اُسی سوار کو دیا سوار شہنشاہ کے پاس لایا شاہزادے نے جواب کو دیکھکر فرمایا کل یہانسے زندانخانہ کیطرف چلین گے یہ باتین ہو رہی تھین کہ ہرکارے بارگاہ شہنشاہ کے اندر آئے رسم دعا بجا لائے عرض کی داروغہ زندانخانہ نے طبل جنگی بجوایا ہے

اسکا ارادہ ہی کہ ہنگام نبرد میدان کارزار مین نکلکر معرکہ آرای نبرد ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا بہت اچھی
بات ہی ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی
دونون طرف تیاریان ہونے لگین شب بھر بہادران نامی مصروف سامان جنگ رہے جب شہنشاہ
زرین پوش مشرق تخت زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا اور سیاہی شب دفع ہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے فریضہ
سحری کو ادا کیا سلاح جنگ طلب فرمائے خادم سلاح کی کشتیان لیکر حاضر ہوئے شہنشاہ نے سلاح جسم پر
آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان خادم مرکب لیے در پہ سے حاضر تھے فوج بھی استادہ تھی شہنشاہ نام
خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے اسطرف سے داروغہ
زندانخانہ اپنی فوج کو ہمراہ لیکر آیا جانبین کے لشکرون کی جب صف بندی ہو چکی تو نقیبون نے ہر طرح کے
نقابت کی نرگیت کرکے کنارے ہٹے داروغہ ساحر تھا اپنا تخت آگے بڑھا کے لایا آواز بلند کہا ای طلسم کشا
یہ نہ جاننا کہ مین خالی سحر ہی جانتا ہون میرے پاس فوج بھی بیشمار ہے اگر تو مجھسے مقابلہ کریگا تو ہرگز فتح نہ پاوے گا
شہنشاہ نے فرمایا زیادہ لیا وہ گوئی سے کچھ حاصل نہوگا اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہو تو یا خود میدان مین آ یا کسی اور
پہلوان کو بھیج داروغہ پیچھے ہٹا اپنی فوج کے پہلوانون کیطرف دیکھا ایک پہلوان ملیداق نامے اسکی
صف سے نکلا قریب آ کے اجازت میدان طلب کی داروغہ نے اسکو اجازت دی یلداق میدان مین آیا
لشکر اسلام سے بھی ایک پہلوان طہماس ثالث نامے نکلا اسکے مقابلے کیواسطے گیا یلداق نکاور زن
ہوا نیزے کا وار کیا طہماس ثالث نے اسکے وار کو خالی دیا تھوڑی دیر تک نیزہ بازی رہی جب دونون مین
ایک کو بھی نتیجہ نہ حاصل ہوا تو مجبور ہو کر گرز اٹھائے دیر تک گرز بازی رہی اسمین بھی کچھ فائدہ فریقین
کو حاصل نہوا گرز بھی پھینک دیئے تلوارین کھینچکر عازم پیکار ہوئے طہماس کے سر پر یلداق نے وار
کیا اسنے سپر پر اسکے وار کو روکا تلوار جو سپر پر پڑی طہماس نے اوچھر لگائی تلوار کے دو ٹکڑے ہو گئے اسی حالت
مین یلداق نے دوسری تلوار جو اسکے پاس موجود تھی کھینچی چاہتا تھا وار کرون مگر طہماس نے اسکی گردن
پر وار کیا سپر اسنے اٹھائی مگر سپر سے بھی وار نہ رکا تیغ گردن پر آئی گردن لیکر زمین پر گری لشکرون سے
صدائے تحسین بلند ہوئی طہماس خوش ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ نے بھی بہت تعریف کی طہماس نے جھک کے
سلام کیا مگر داروغہ نے جو یہ کیفیت دیکھی دوسرے پہلوان کیطرف اشارہ کیا کہا اب تو میدان جا اس پہلوان کا
سر کاٹ لا وہ بھی میدان مین آیا طہماس کے ہاتھ سے قتل ہوا اسیطرح دس پہلوان آئے اور
طہماس نے سب کو قتل کیا جب داروغہ مجبور ہوا تو اسنے اپنی تمام فوج کو اشارہ کیا کہ سب ملکر
ٹوٹ پڑو اور اس پہلوان کو جسطرح بن پڑے گرفتار کر لو سارا لشکر طہماس پر ٹوٹ پڑا لشکر اسلام نے
جو یہ کیفیت دیکھی سب تلوارین لیکر پہونچ گئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی دیر تک آپسمین جنگ رہی
جب اہل اسلام نے زیر تیغ رکھ لیا تو کفار تاب مقابلہ نہ لائے گریزان ہوئے اہل اسلام نے
تعاقب کیا زندانخانہ تک ان سب کو پسپا کر لیگئے جب سب نے دیکھا کہ اب مسلمان ہمارا تعاقب نچھوڑینگے
اور جان نہ بچیگی تو مجبور ہو کے سب نے پناہ طلب کی شہنشاہ گوہر کلاہ نے ہاتھ روکا سب لشکر بھی رکا
داروغہ ہاتھ باندھ کے خدمت شہنشاہ مین حاضر ہوا عرض کی اے شہریار میری خطا کو معاف فرمائیے
مین اسلام قبول کرتا ہون مین نے خدمت والا مین بذریعہ عرضی کے گذارش کی تھی کہ جب تاب مقابلہ

نہ لاؤنگا تو اسیران زندان خانہ کو حاضر خدمت کرونگا اب حضور یہانتک تشریف لائے ہین غریب خانہ بہت قریب ہی تشریف لیچلین اس غلام کی دعوت قبول کرین شہنشاہ دارونہ کے ہمراہ اسکے مکان پر گئے دارونہ نے تمام لشکر کی دعوت کی ایک شب شہنشاہ اُسکے مکان مین مع لشکر مقیم رہے دوسرے روز زندانخانہ مین تشریف لیگئے دارونہ بھی ہمراہ کیا شہنشاہ نے بیشتر معلم طلسم کو جاکر رہا کیا زبان سے لنگر دور کیا ہونٹھ کھولے معلم نے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ تشریف لائے ہین ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار آپنے اسوقت مسیحائی فرمائی مین اس آفت مین مبتلا تھا کہ مجکو اپنی زندگی ناگوار تھی شکر ہے کہ آپ اسوقت تشریف لائے پھر شہنشاہ نے اور اسیرون کو رہا کیا سب کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے سب نے اسلام قبول کیا شاہزادہ ایک روز وہان رہا دوسرے روز لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اب طرف خزانہ طلسم کے جاؤ اور گنج طلسم اپنے قبضے مین کرو راہ مین ہفت ہنر سے مقابلہ پڑیگا اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو فتح پاؤگے شہنشاہ اُسی روز وہان سے برائے مقابلہ ہفت ہنر روانہ ہوے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ہفت ہنر کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو دوبار لشکر جمع کرکے برائے مقابلہ شہنشاہ روانہ ہوا اسکو راہ مین خبر پہونچی کہ طلسم کشا نے لوح پر قبضہ کرلیا اور حکیم نوحدار نے اطاعت قبول کی ہفت ہنر کو تعجب ہوا سب سے کہا بڑے حیرت کی بات ہے کہ میرے معتبر لوگ جنھین مین اپنا بزرگ اور مددگار جانتا ہون وہ سب طلسم کشا سے شریک ہوئے جاتے ہین کیا طلسم کشا کے پاس سحر ہے جو سبکو اپنا مطیع بنالیتا ہے اب تو اُسکے پاس لوح موجود ہے کسکی مجال ہے جو سحر و حکمت کے ذریعہ سے اُس سے مقابلہ کرسکے سوائے اسکے کہ تیغ و نیزے کی لڑائی ہو سب نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے جب میدان جنگ مین مقابلہ پڑیگا تو سب کیفیت آئینہ ہو جائیگی ہم طلسم کشا کو اسیر کرلین کے ہفت ہنر نے کہا مجھے یہ یقین نہین کیونکہ اُسکے برابر جری بھی مین کسیکو نہین پاتا ہون وہ جرات و ہمت مین بھی یکتا ہے اگر مقابلہ پڑ جائیگا تو جان بچانا مشکل ہوگی یہ باتین کرتے ہوئے ایک صحرا مین پہونچے ہفت ہنر نے کہا آج اس صحرا مین قیام کرو کل یہان سے روانہ ہونگے لشکر وہین ٹھہرا بارگاہین استادہ ہوگئین ہفت ہنر اپنی بارگاہ کے آگے کھڑا ہوکر صحرا کیطرف دیکھنے لگا کچھ دیر ہوئی تھی کہ اسی جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی ہفت ہنر نے کہا معلوم ہوتا ہے کسی کا لشکر آتا ہے یہ کہکر ہرکارون کو بلایا کہا جاکر دریافت کرو کہ یہ لشکر کسکا آتا ہے اگر ہمارے یہانسے کسیکا لشکر ہو تو آنے دینا اور اگر کسی اور کا لشکر ہو تو ہمین فوراً اطلاع دینا ہرکارے روانہ ہوئے قریب لشکر پہونچے وہان شہنشاہ کو دیکھا خوف کے مارے وہان بھی نہ ٹھہرے بھاگ کے ہفت ہنر کے پاس آئے کہا طلسم کشا کا لشکر ہے ہفت ہنر نے جو نام طلسم کشا کا سنا اسکے چہرے سے رنگ اُڑگیا گھبرا کے کہا ارے سب لوگ مسلح ہوجاؤ ابھی طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا سب نے جلدی جلدی ہتھیار جسم پر آراستہ کیے گھوڑون پر سوار ہوئے ہفت ہنر سب کو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھا قریب لشکر شہنشاہ پہونچ کے ہفت ہنر نے اپنا تخت آگے بڑھایا کہ شہنشاہ پر وار کرون مگر شاہزادے نے اسکو پہچان کے تلوار اسکی گردن

یہ لگائی کہ سرکٹ کے زمین پر گرا لشکر میں اسکے تہلکہ پڑ گیا بعض جرأت کرکے شہنشاہ کیطرف بڑھے سب لشکر اسلام نے سب کو زیر تیغ رکھ لیا تو مجبور ہو کے سب نے امان طلب کی شہنشاہ نے سب کو پناہ دی لشکری حاضر خدمت ہو کر مسلمان ہوئے شاہزادے نے وہین خیمہ برپا کرایا ایک شب اس صحرا مین قیام فرمایا دوسرے روز خزانہ طلسمی مین آکر مال و اسباب اپنے قبضے مین کیا اور جو جو تحفہ جات وہان سے تھے معلم طلسم نے بتائے سب شاہزادے کے پاس آئے ایک روز وہان بھی فروکش ہوئے دوسرے روز وہانسے حسب حکیم سلطان الاطبا کے مکان پر آئے حکیم بہت خوش ہوا شاہزادے کو مبارکباد دی ایک جلسہ اسکی تہنیت مین مقرر کیا شہنشاہ نے حکیم سے کہا آپ کی کیا راے ہے مین اس طلسم کی حکومت کسکے سپرد کرون اگر آپ یہان تشریف رکھنا گوارا فرمائین تو یہ حکومت آپکو مبارک ہو مین ایک روز یہان اور رہونگا حکیم نے کہا اے شہریار مین ایک مدت سے مشتاق زیارت صاحبقران نامدار ہون مین اس سلطنت کو لیکر کیا کرونگا مجھے سو سلطنتون سے بہتر ہے کہ زیارت سے صاحبقران نامی کے مشرف ہون اور اسکے ہمراہ بیت المقدس جاؤن شہنشاہ نے معلم طلسم سے کہا معلم نے بھی انکار کیا جب شاہزادہ مجبور ہوا تو مرد بزرگ کو جو اس طلسم کی حکومت کا مستحق بھی تھا اپنی طرف سے حاکم قرار دیکر سب اہالیان طلسم کو اطلاع کرائی ایک جلسہ عیش منعقد کیا جب اس روز سب جمع ہوئے تو شہنشاہ گوہر کلاہ نے ایک تاج زرین اس مرد کے سر پر رکھا اور سب سے کہا کہ آپ لوگ آج سے انکو اپنا افسر خیال کیجیے گا اور انکی خلاف مرضی کوئی کام نہ کیجیے گا مثل میرے انکی اطاعت و فرمانبرداری مین مصروف رہیے گا سب نے قبول کیا شاہزادے نے جلسہ برخاست کیا حکیم سلطان الاطبا سے کہا اب تشریف لے چلیے حکیم نے سامان سفر درست کیا اور ملکہ کو بھی ہمراہ لیا شاہزادہ بصد جاہ و حشم لشکر گران ہمراہ لیکر وہانسے جانب لشکر صاحبقران طرف طلسم فیروزیہ کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے داستان جلالت عنوان شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے کہ لشکر گران ہمراہ لیکر حسب ہدایت لوح آگے جاتے ہین اور ملک قیصر صاف باطن اپنے تختگاہ کی طرف سے لشکر بیشمار ساتھ لیے ہوئے مع گرگین درشت چنگال حاکم شہر گردستان و ساکنان شہر مذکور کے مقابلہ شاہزادہ بدیع الملک کے واسطے آتا ہے باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

منشیان حالات جنگ و محرران کیفیات طلسم و نیرنگ حال شوکت مآل بدیع الملک نوجوان اسطرح بیان کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ بدیع الملک نوجوان لشکر گران ہمراہ لیکر طلسم لوح سے روانہ ہوئے تھے اور قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم مراۃ العدم کی شہر گردستان کے سب پہلوانون کو علاوہ اور لشکر گران کے اپنے ساتھ لیکر براے مقابلہ بدیع الملک چلا تھا اسکے وزرا نے تھوڑی دور کے بعد اسکو راے دی کہ آپ کا اسطور پر جانا مناسب نہین ہے پیشتر آپ اس کی خبر

منگائین کہ طلسم کشا کہان ہو اور کسطور بت آتا ہو جب اُسکی کیفیت معلوم ہو جائے تو آپ بھی اُسیطرف
سے تشریف لیجائیے قیصر صاف باطن نے اس رائے کو پسند کیا اور چند ساحر ہر ایک جانب روانہ کیے
سب سے تاکید کر دی کہ جہانتک ہو سکے جلد طلسم کشا کے حال سے ہمین آگاہ کرنا سب ساحر اس سے وعدہ
کر کے روانہ ہوئے بعض جا اور اور سمتون کو روانہ ہوئے تھے اُنکے ذکر کی ضرورت نہین مگر جو ساحر
خاص اُس طرف روانہ ہوئے تھے جسطرف سے بدیع الملک تشریف لاتے تھے تین دن تک یہ
ساحر چلے چوتھے روز ایک میدان مین پہونچے تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے دیکھا ایک طرف سے
گرد اُڑتی معلوم ہوتی ہو ساحرون نے کہا معلوم ہوتا ہو جو لوگ ہمارے ہمراہ روانہ ہوئے تھے وہ بھی
اسیطرف آ گئے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر عظیم آتا ہو ساحر تو سحر کر کے
بلند ہو گئے اور لشکر قریب آنے لگا جب لشکر بہت نزدیک پہونچ گیا تو سب نے دیکھا کہ بدیع الملک
نوجوان بصد شوکت و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین ساحر جاہ و حشم شاہزادے کا دیکھکر دنگ ہو گئے
آپسمین کہا یہ جوان بھی بڑا اقبالمند ہو دیکھو کیسے کیسے مصائب اس طلسم مین آ کر اُٹھائے مگر پھر یہ جاہ و حشم
لا یقین ہو کہ اس طلسم کو فتح کرے کیونکہ ابتو اسنے لوح بھی پائی ہو جبتک لوح حاصل نہین کی تھی اُسوقت
تک آسکی کیا کیفیت تھی جو اب باتین ظہور مین آتی ہین یہی جب بھی یقین سحر اسپر تاثیر نہین کرتا ہو جرات
پر قوت ایسی پائی ہو کہ کوئی اسکا مقابلہ نہین کر سکتا صورت ایسی ہو کہ طلسم کی شاہزادیان بدل و جان
اسپر فریفتہ ہوتی ہین اُنکی وجہ سے بہت سے کام نکلتے ہین بعض ساحرون نے کہا یہ لوگ خدا پرست ہین
انکی تعریفین ہر شخص سے سننے مین آتی ہین بڑے تعجب کی بات ہو کہ یہ سامری و جمشید کو برا کہتے ہین
مگر سامری و جمشید انکے واسطے کوئی برائی نہین کر سکتے ہین ہمیشہ یہ لوگ مظفر و منصور رہتے ہین
دو ایک ساحرون نے جو یہ بات سنی سب نے خیال کیا کہا ہان ایسے ہی خیالات بعض وقت ہمین بھی
آتے ہین مگر بوجہ مذہب کے کچھ نہین کہ سکتے کیا کرین ایک بات تو ہو کہ سامری و جمشید مین قدرت باقی
نہین ہو اگر اُنمین کچھ بھی قدرت ہوتی تو ان لوگون کو تباہ کر دیتے اور جو لوگ سامری پرست ہین اور
خدائے نادیدہ کو نہین پہچانتے ہین وہ ان لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوتے ہین اُنکا کوئی سردار
اعلیٰ کسی سامری پرست کے ہاتھ سے قتل نہین ہوا یہ باتین جو آپسمین ہوئین سب کے اعتقاد سامری
و جمشید کیطرف سے ہٹ گئے آپسمین کہا مناسب یہی ہو کہ ان لوگون کی پرستش ترک کر کے اب خدائے
نادیدہ کی خدائی پر ایمان لائیں اور اسی جوان کی اطاعت قبول کرین کیونکہ اسکے یہان کے ملازمین
کیسے خوشحال معلوم ہوتے ہین یہ قدر دان اہل جوہر ہو سب متفق الرائے ہو کر بیٹھے بدیع الملک
نوجوان دور نکل گئے تھے لشکر اُسطرف سے جا رہا تھا کہ ساحرون نے ملازمین لشکر سے کہا ہم لوگ
چاہتے ہین کہ تمھارے آقائے نامدار کی اطاعت کرین ہمین اپنے آقا تک پہونچا دو ملازمین شاہزادہ
بدیع الملک نے جواب دیا کہ تم ہمارے ہمراہ چلو جب لشکر کسی جا پر قیام کریگا تمھین آقائے نامدار
کی خدمت مین لیچلین گے وہ تمھین بعظمت اپنے لشکر مین رکھین گے ساحر لشکر بدیع الملک کے
ہمراہ ہوئے لشکر چلا ایک صحرائے پر فضا راہ مین ملا بدیع الملک کو آب و ہوائے صحرا پسند ہوئی
لشکر کو رو کا بارگاہین ایستادہ ہونیکا حکم دیا اُسیوقت خادمون نے بارگاہین استادہ کین شاہزادہ اپنی

بارگاہ مین داخل ہوا سب لوگ بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر
دربار کا وقت آگیا سب لوگ طرف بارگاہ بدیع الملک کے روانہ ہوئے یہ ساحر جنکے پاس ٹکے تھے اُن
لوگون نے کہا اب وقت وہان چلنے کا آگیا ہو چلو تمھین خدمت مین آقاے نامدار کی لیچلین مگر اسقدر
خیال رہے کوئی بات خلاف ادب زبان سے نہ نکالنا جو کچھ وہ فرمائین اُسکو بدل وجان قبول کرنا ساحرون
نے جواب دیا ہم لوگ بھی بادشاہ کے لازم ہین آداب خسروانہ سے خوب واقف ہین آپ ہمکو اپنے ہمراہ
لیچلین یقین ہو کہ آقاے نامدار بہت مسرور ہون سرداران بدیع الملک ساحرون کو ہمراہ لیکر طرف
بارگاہ بدیع الملک کے چلے در دولت پر پہونچے دربانون نے جو غیر آدمیون کو آتے ہوئے دیکھا
کہا تم لوگ کون ہو کہان سے آئے ہو سرداران بدیع الملک نے کہا یہ لوگ مشتاق قدمبوسی آقاے نامدار
ہین انکو جانے دو دربانون نے کہا جبتک ہم انکی اطلاع نہ کرینگے اُسوقت تک انھین اندر نہ جانے
دینگے آپ لوگ تشریف لیجائین اور ہم انکی اطلاع کرتے ہین سردار مجبور ہوکر بارگاہ کے اندر آئے دربانون
نے اُسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا اندر جاکر اطلاع کرو کہ سات ساحر اشتیاق قدمبوسی مین حاضر
ہوئے ہین امیدوار باریابی ہین اُنکے واسطے کیا حکم ہوتا ہو چوبدار اندر آئے ہاتھ اُٹھاکے دعائے ثنائے
شاہی بجا لائے عرض کی سات ساحر براے قدمبوسی حاضر ہوئے ہین امیدوار باریابی ہین کیا حکم
ہوتا ہو سرداران بدیع الملک پہلے ہی ان سب کی تقریر کر چکے تھے چوبدارون نے
جو عرض کی بدیع الملک نے فرمایا سب کو اندر بلا لو چوبدار باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر
اندر گئے ساحرون نے جو زینت بارگاہ کو دیکھا شاہان روم وچین کے تختگاہ سے زیادہ پایا متحیر ہوکر
چارونطرف دیکھنے لگے آگے بڑھکے بدیع الملک کو سلام کیا پاے مبارک کو بوسہ دیا ہاتھ باندھکے
سامنے کھڑے ہوئے عرض کی اے شہریار ہم لوگ آپ کی خدمت مین اپنی عمر بسر کرینگے ہمین کلمہ طیبہ تعلیم
فرمایا جاوے بدیع الملک نے اُسیوقت سب کو کلمہ پڑھاکر مسلمان کیا ساحر ایمان لائے بدیع الملک
نے اُسیوقت سب کو حمام مین بھیجا شاہزادے کی سرکار سے خلعت پرزر عنایت ہوا ساحرون نے
بعد غسل وہی پوشاک پہنی پھر دربار مین حاضر ہوئے بدیع الملک نے اُنھین باعزاز تمام بیٹھنے کی
اجازت دی ساحر دربار مین بیٹھے بدیع الملک نے فرمایا اپنی کیفیت بیان کرو ساحرون نے
عرض کی اے شہریار ہم لوگ قیصر صاف باطن کے لازم ہین خاص اسواسطے اس طرف آئے
تھے کہ آپ کے حالات سے قیصر کو مطلع کرین اور بہت سے ساحر بھی چارونطرف گئے ہوئے ہین
مگر وہ اس نعمت عظمیٰ سے جو غلامون نے پائی محروم رہینگے جب ہم لوگ اس صحرا مین پہونچے بدرجہ
کمال خستہ تھے ایکدرخت سایہ دار کے نیچے دم لینے کی غرض سے ٹھہرے کہ صحرا سے گرد اُٹھی ہملوگ
اسطرف مخاطب ہوئے گمان سب کا یہ تھا کہ شاید ہمارے ہمراہی آتے ہین مگر جب دامن گرد
شگافتہ ہوا تو لشکر ظفر پیکر نظر پڑا آپ کے جاہ وتجمل نے غلامون کے دلون سے اعتقاد مذہب
سامری پرستی کھو دیا اور کیفیت سامری وجمشید صاف معلوم ہوگئی کہ انمین کسیطرح کی قدرت وقوت
نہین ہو ہم سب نے صلاح کی کہ کسی طور سے خدمت والا تک پہونچین اور شرف قدمبوسی سے مشرف
ہون جب کچھ نہ بن آیا تو مجبور ہوکے آپ کے ملازمین سے عرض حال کی اُن لوگون نے یہ صلاح

دی کہ جب آقائے نامدار کسی جاپر قیام فرمائینگے اُسوقت ہم لوگ تمکو خدمت مین لیجائینگے غلام وہان سے ہمراہ
لشکر ظفر اثر تھے اب یہان قیام فرمایا اس زمین کو رشک گلزار ارم بنایا غلامون کے طالع یاور تھے کہ شرف
خدمت گزاری ملا گل تمنا کھلا بدیع الملک ان لوگون کی گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے اور قیصر
صاف باطن کا نام سنکر فرمایا کہ قیصر آجکل کہان ہی ساحرون نے عرض کی وہ شہر گردستان
کے باشندون کو مع لشکر گران لیے ہوئے آپ کے مقابلہ کے واسطے آتا ہی یقین ہی کہ اب اور ساحرون کو
خبر کیواسطے اس طرف بھیجے کیونکہ اور سب اطراف کے ساحر تو واپس آگئے ہونگے اس جانب سے
جب کوئی نہ جائیگا تو مجبور ہو کر وہ اور ساحر اس طرف روانہ کریگا جب آپکی کیفیت سے اسکو
آگاہی ہوگی تو لشکر کو لیکر اسطرف آئیگا بدیع الملک نے فرمایا ہم خود اسطرف چلتے ہین وہین ملاقات
ہوجائیگی ساحرون نے عرض کی وہ بہت نازان ہی ایکبار اسکے ساتھ فوج بہت ہی اور اسکو یہ امید
ہی کہ مین ایکبار لڑکے فتح پاؤنگا وجہ یہ ہی کہ شہر گردستان کے سب پہلوان اُسنے بلائے ہین اور
گرگین و رشت چنگال مع اپنے چارون پہلو نشینون کے آیا ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک
ہی اگر وہ اپنے ہمراہ تمام دنیا کو بھی لیکر آئیگا تو کیا بنائیگا ساحرون نے عرض کی جو پہلوان
گردستان کے یہان آکر زیر ہوئے قیصر صاف باطن کو بڑا تعجب ہوا آپکی مدح و ثنا بہت کی لوگون
نے بھی سمجھایا کہ اب جنگ موقوف رکھیے اگر ہوسکے تو طلسم کشا سے صفائی کر لیجیے مگر قیصر نے کہا مجکو
شرم آتی ہی مین ہرگز طلسم کشا سے امان طلبی نہ کرونگا ایکبار آخری کارزار قیصر کی ہی وہ خود کہتا
تھا کہ اگر ایکبار میری فتح نہوگی تو طلسم کشا سے صفائی کرلونگا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی مین
ایک روز اور یہان قیام کرونگا کل کچھ سامان درست کرنا ہی پھر اسکی طرف روانہ ہوجاؤنگا لشکر
مین بھی شاہزادے نے اطلاع کرادی کہ سب لوگ اسباب سفر درست کرلین ایک ہی روز
یہان قیام ہوگا سب نے ضروری چیزین خریدنا شروع کین اور جو چرہاتین متعلق سفر تھین سب درست
کی تھین ایک روز بدیع الملک نے اُس صحرا مین قیام فرمایا دوسرے روز لشکر گران لیکر وہانسے
روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قیصر صاف باطن کی عرض کیجاتی ہی

کہ اسنے جو ساحرون کو برائے تلاش بدیع الملک روانہ کیا تھا سب ساحر واپس آئے قیصر سے
سب نے آکے کہا ہمنے بہت دور دور طلسم کشا کو تلاش کیا مگر پتہ نہ ملا قیصر کو یہ گمان ہوا کہ وہ لوح کیواسطے
آیا تھا لوح پاگیا اپنی راہ لی یقین ہی جب لوح سے اُسکا کام نکل جائے تو پھر اس طلسم مین آئے ساحرون
نے کہا اور لوگ جو ہمارے گئے تھے اور جانب شرق روانہ ہوئے تھے وہ ابھی تک واپس نہین
آئے قیصر نے اُنکے نام دریافت کرکے اُسیوقت سحر کے ذریعہ سے کیفیت دریافت کی معلوم
ہوا کہ وہ لوگ زندہ ہین اور بڑے عیش مین ہین قیصر کو کمال تعجب ہوا سمجھا وہ لوگ اپنے اپنے
گھر چلے گئے سب نے میرا حکم نہ مانا اور حیلہ کیا دو ایک روز کے بعد آئینگے کہدینگے کہ طلسم کشا ہمین
نہین ملا یہ سوچ کے قیصر نے اور ساحرون کو روانہ کیا کہ پہلے اُنکے مکانپر جانا اگر مکان پر ملاقات

ہو تو اُنکو تلاش کر کے لاؤ اور طلسم کشا کا پتہ لگانا اگر اُن ساحروں کو اپنے ہمراہ لیکر نہ آؤ گے تو بہت پچتاؤ گے ایک کو تم مین سے زندہ نچھوڑونگا سب کو قتل کرونگا ساحر لرزاں و ترساں وہاں سے روانہ ہوئے دو تین روز برابر تلاش کیا جب کہین پتہ نہ ملا تو تھک کے ایک کوہ پر بیٹھے کہ سامنے سے گرد اُڑی لشکر نمودار ہوا سب نے دیکھا کہ طلسم کشا بصد شوکت لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے ساحروں نے کہا ایک پتہ تو معلوم ہوا اب وہان پہنچنے کی امید ہوئی اُن ساحروں کے نسبت کوئی حیلہ کر دینگے اور طلسم کشا کی خبر مفصل بیان کرینگے سلطان خوش ہو جائینگے ہم خلعت و انعام پائینگے ساحر کوہ پر بیٹھے یہ باتین کر رہے تھے کہ لشکر بدیع الملک قریب آ گیا سب نے دیکھا کہ وہ ساحر جنکو قیصر نے خبر منگانے کو روانہ کیا تھا لشکر کے ہمراہ ہین یہ ساحر خوش ہوئے آپس مین کہا کہ ان لوگوں کا پتہ بھی معلوم ہوا کہ ان سب نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کر لی ہے یہ لوگ تو یہ باتین کر رہے تھے کہ جو ساحر پہلے خبر کیواسطے آئے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے اُنکی نگاہ اُن لوگوں پر پڑی سب نے کہا معلوم ہوتا ہے یہ سب ہماری خبر کیواسطے آئے ہین اب یہانسے جائینگے جو اسوقت دیکھ رہے ہین سب کہ سنائینگے قیصر کو حال آقاے نامدار معلوم ہو جائیگا وہ سب انتظام ابھی سے کریگا مناسب وقت یہ ہے کہ انکو زندہ نچھوڑو یا قتل کرو یا مسلمان بناؤ یہ صلاح کر کے ساحر لشکر سے الگ ہوئے اُس کوہ پر آئے ان ساحروں نے جو دیکھا کہا تم لوگ یہان کس کام کیواسطے آئے تھے اور یہان آکے تمنے کیا کیا کہ اپنا مذہب بھی کھو دیا بزرگوں کا نام ڈبو دیا تمھین ایسا لازم نتھا ساحران اسلام نے جواب دیا کہ اگر تمھین اپنی جان عزیز ہے تو ہمارے آقاے نامدار کی اطاعت قبول کرو ساحروں نے کہا ہم ہرگز اطاعت اُنکی قبول نہ کرینگے اور اپنا مذہب نہ بدلینگے بلکہ تمھین بھی اسیر کر کے سلطان کے پاس لیجائینگے سزا دلائینگے یا تو تمھین پھر سامری پرست بننا پڑیگا یا تم قتل کیے جاؤ گے ان لوگوں نے جو یہ سنا کہا تمھاری کیا مجال جو ہمین گرفتار کر کے لیجا سکو قیصر کے ساحروں نے سحر کیا ان لوگوں نے اس سحر کو دفع کیا اپنا سحر کیا دیر تک سحر ہوئے جب دونوں طرف کے ساحر عاجز ہوئے اور سحر نے ایک کے دوسرے کچھ گزند نہ پہونچایا تو مجبور ہو کر سپیچے میان سے لیے اور تیغ چلنے لگا ساحران اسلام نے تھوڑی دیر مین سب کو قتل کر کے ڈالدیا اپنے اپنے تیغ میانوں مین رکھے کوہ سے اُترے سب کے سر کاٹ لیے سنکے بدیع الملک کی خدمت مین آئے سر دکھائے شاہزادے نے فرمایا یہ سر کسکے ہین ساحروں نے عرض کی قیصر کو آپکی خبر منگانے کی بڑی ضرورت ہے سات ساحر اور آئے تھے ایک کوہ پر بیٹھے تھے ہملوگوں نے دیکھا جانا کہ اس ارادے سے آئے ہین اُنکے پاس گئے کہ یہ بھی ایمان لائین مگر اُنھوں نے ہمارا کہنا قبول نہ کیا آمادہ جنگ ہو گئے ہملوگوں نے اُنکو قتل کیا یہ سر سب کے حاضر ہین بدیع الملک نے ساحروں کو بہت کچھ انعام عطا فرمایا اور حکم دیا کہ سر پھکوا دیئے جائین سر پھینک دیئے گئے بدیع الملک نے ایک روز وہاں بھی قیام کیا جب شب کو دربار آراستہ ہوا تو جو ساحر کہ واقفکار ان طلسم سے تھے اُنھوں نے عرض کی اے شہریار اس کوہ پر ایک باغ نہایت عمدہ ہے وہان ایک چشمہ قیصری ہے اُس چشمے مین ایک پھول ہے سنتے ہین جو کوئی اُس پھول کو اپنے پاس رکھے گا قیصر اُسکے ہاتھ سے قتل ہوگا بدیع الملک نے فرمایا مین صبح کو لوح دیکھونگا اگر وہان جانیکی ہدایت ہوگی تو جاؤنگا اُس پھول کو لاؤنگا اور اگر لوح مین کچھ پتہ اُسکا نہ پایا تو نہ جاؤنگا سبنے عرض کی بہت اچھی بات ہے پھر بدیع الملک نے بعد نماز صبح لوح ملاحظہ کی

اور جانے پر آمادہ ہوئے نوشتہ پایا کہ ای فتاح طلسم ابھی قیصر کی قضا نہین ہے جب اسکی قضا ہوگی پھول
خود تم تک پہونچ جائیگا وہان جانے کا ابھی ارادہ نکرو آگے دیکھو خدا کیا دکھاتا ہے کیا سامان پیش آتا ہے
بدیع الملک نوجوان نے ساحران جلیل سے فرمایا ابھی وہان جانا اچھا نہین ہے ٹھہرو لوح خبر دیتی ہے کہ
جب اسکی موت آئیگی پھول خود تم تک پہونچ جائیگا ساحر مجبور ہوئے بدیع الملک نوجوان نے وہین قیام
فرمایا شب کو جلسہ عیش و نشاط منعقد ہوا سب سردار بدیع الملک کی بارگاہ مین شب بھر حاضر رہے
جب رات کم باقی رہی اور آسمان پر سفیدی سحر ظاہر ہوئی بدیع الملک برائے نماز سجادے پر تشریف
لائے نماز سے جب شاہزادے نے فراغت پائی بارگاہ مین ہواے سرد چلی آئی بدیع الملک کا دل
بیچین ہو گیا جو سردار قریب موجود تھے اُن سے فرمایا اسوقت کی ہوا مجھے اچھی معلوم ہوتی ہے جی چاہتا ہے صحرا
مین جا کر تھوڑی دیر تفریح کرون سردارون نے عرض کی حضور تشریف لیچلین غلام بھی یہی چاہتے تھے واقعی
اسوقت صحرا کی ہوا نہایت اچھی معلوم ہوتی ہے بدیع الملک سب سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اُٹھے
صحرا کی طرف روانہ ہوئے اُسوقت صحرا کی کیفیت عجب بہار دکھاتی تھی قدرت خدا کا نمونہ ہر طرف
نظر آتا تھا جو سردار بدیع الملک کے ہمراہ صحرا مین نہین گئے تھے اُنھون نے جو یہ خبر پائی کہ آقاے نامدار
برائے سیر صحرا مین تشریف لے گئے ہین سب مسلح اور مکمل ہو کر روانہ ہوئے بدیع الملک کو آکر سب نے
سلام کیا شاہزادے نے کہا آپ لوگون نے کیون تکلیف فرمائی ہین اسوقت برائے تفریح اس صحرا مین
چلا آیا تھا سردارون نے عرض کی غلامون کا خود دل چاہتا تھا کہ اسوقت صحرا کی سیر کرین آپ کے تشریف
لانے سے ضرور ہو گیا کہ حاضر خدمت فیضدرجت ہون بدیع الملک سب کو ہمراہ لیکر مصروف سیر ہوئے
ہر ایک درخت صحرا کو ملاحظہ فرماکے صنعت صناع حقیقی کی تعریف کررہے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم
بلند ہوئی بدیع الملک اُسطرف مخاطب ہوئے سردارون نے بھی دیکھا کہ گرد عظیم ایک جانب سے اُٹھی
ہے سب نے بدیع الملک سے عرض کی اے آقاے نامدار کوئی لشکر اس طرف آتا ہے نہین معلوم یہ لوگ
ساحر ہین یا غیر ساحر ہین بدیع الملک نے فرمایا جب یہان آئینگے کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ ذکر تھا
کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا بیرقین زرنگار ہی اُڑتی ہوئی کچھ سوار دورکابے گھوڑے دبیر سوار
رہواروی کرتے ہوئے آتے ہین اُنکے پیچھے پہلوانان دیو قامت ایک سے ایک قوی ہیکل مہیب صورت
مانند پیل مست جھومتے چلے آتے ہین اُسکے بعد اور لشکر گران مانند دریا موج مارتا آتا ہے ایک تخت زمردین
بروے ہوا معلق ہے اُس تخت پر ایک تاجدار بزرگ نورانی صورت بیٹھا ہے لوگ اُسکے سر پر گلفشانی کررہے ہین
ساحران لشکر نے بدیع الملک سے عرض کی یہ قیصر صاف باطن ہے لشکر کو ہمراہ لے کر واسطے مقابلہ آیا ہے
اب بڑا رن پڑیگا یہ خوب لڑیگا بدیع الملک نے جو قیصر کی صورت دیکھی تعجب کرکے سردارون سے
فرمایا کہ قیصر صاف باطن کی صورت سے شان اسلام پیدا ہے مگر یہ ابتک سامری و جمشید کی پرستش
کرتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے سب نے عرض کی حضور اسکے سامنے کوئی اسلام کا نام نہین لے سکتا
ہے بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا چاہے تو مین اسکو مسلمان کرلون سب نے عرض کی حضور اقبالمند ہین
جس امر کا ارادہ فرماتے ہین وہ ممکن ہوتا ہے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لشکر قریب ہو چلا سرداران لشکر
قیصر بالکل قریب سے گذرنے لگے بدیع الملک نوجوان ایک بلندی پر تشریف لائے لشکر کی کیفیت

دیکھنے لگے لوگون نے اسکی خبر قیصر کو پہونچائی کہ طلسم کشا مع چند سردارون کے ایک بلندی پر کھڑا ہوا
آپ کے لشکر کا تماشا دیکھ رہا ہی قیصر نے کہا مین بھی طلسم کشا کی صورت دیکھنا چاہتا تھا وہ لوگ اسکے
ہمراہ ہوئے جب سب لشکر نکل گیا تو قیصر صاف باطن اس بلندی کے قریب آیا جو لوگ اسکو خبر دیتے
گئے تھے اُنھون نے کہا ملاحظہ فرمایئے سامنے طلسم کشا کھڑا ہی قیصر نے جو بدیع الملک کی صورت
دیکھی شان و شوکت پر حیرت کی وزرا جو اسکے قریب بیٹھے تھے اُسنے کہا واقعی یہ جوان ہمت و جراُت
مین ضرور یکتا ہوگا اسکے چہرے سے آثار جلالت پیدا ہین آج تک اس شان و شوکت کا جوان نگاہ سے
نہین گذرا بدیع الملک کیطرف جب اُسنے نگاہ کی تو شاہزادہ بھی اس کی طرف دیکھنے لگا قیصر پر رعب
غالب ہوا آنکھ نیچی کرلی تخت کو بڑھا لیگیا آگے جاکے لشکر کو روکا وزرا سے کہا خیمے بارگاہین اسی جگہ
استادہ ہوجائین طلسم کشا بھی مع لشکر یہان موجود ہی اچھی بات ہی مقابلہ ہوجائے وزرا نے
بارگاہین استادہ کرائین قیصر اپنے تخت سے اُترکے بارگاہ مین گیا اور اسکے ہمراہی بھی اپنے خیمون مین
گئے قیصر نے وزرا کو بلاکر کہا اب کیا راے ہی مین طلسم کشا کو ایک نامہ اس مضمون کا روانہ کرون کہ میرے
ہمراہ ایسے ایسے پہلوان ہین جنمین سے ایک پہلوان تیرے لشکر بھر کو کافی ہی اگر تو مجھ سے لڑیگا تو کبھی فتح نپائیگا
ذلت اُٹھائیگا مناسب تیرے حق مین یہ ہی کہ جنگ کو موقوف کر اور میرے پاس آ مین طلسم کا منتظم اسکے
تجکو بناؤنگا علاوہ اسکے اور بھی عزت بڑھاؤنگا طلسم کشا میرے پہلوانون کو دیکھ بھی چکا ہے یقین ہی
اسکے دل مین خوف سما گیا ہو وزرا نے کہا اگر آپ کی راے مین یون آتا ہی تو ہماری کیا مجال جو کچھ
اور عرض کرسکین آپ طلسم کشا کو ضرور اس مضمون کا نامہ روانہ فرمایئے قیصر نے جواب دیا کہ جو تمھاری
راے ہو وہ ظاہر کرو مین جس بات کو مناسب جانونگا اسپر عمل کرونگا وزرا نے کہا آپنے خود فرمایا تھا
کہ یہ جوان صاحب جراُت ہی کسی کو خیال مین نہین لاتا ہی علاوہ اسکے آپنے استے جوان بھیجے وہ کسی سے
نہین دبا ہر ایک کو بجراُت زیر کرکے اپنا مطیع بنایا بھلا وہ کیونکر آپ کی تحریر کو منظور کریگا اگر کچھ کلمات خلاف
شان اُسکی زبان سے نکلے تو آپ کو ملال ہوگا اگر اسکے دل مین خوف سما گیا ہی تو خود کوئی صورت
نکالیگا آپ کیون سبقت کرین بہتر یہ ہی کہ طبل جنگی بجوا دین قیصر صاف باطن سے جو وزیرون نے
اسطرح کی گفتگو کی اسکی سمجھ مین آیا کہ واقعی مین نے اسقدر پہلوان اس جوان کے مقابلے کیواسطے بھیجے
مگر اُسکو کسی کے آنے سے ہراس نہوا ہر ایک سے بجراُت و ہمت مقابلہ کرکے زیر کیا اپنا مطیع بنایا اگر اسکے
دلمین خوف ہوتا تو ضرور میری اطاعت کرتا یہان سے بھاگ جاتا یہ سوچ کے اُسنے اسیوقت حکم دیا کہ
لشکر مین طبل جنگ بجے اسی وقت اسکے لشکر مین طبل جنگ بجا ہرکارے جو لشکر بدیع الملک کے
یہان موجود تھے اسی وقت خبرین لیکر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے روبرو بدیع الملک کے آئے ہاتھ اُٹھا کر
دعا و ثناے شاہی بجالائے پھر عرض کی اے شہریار لشکر قیصر صاف باطن آیا ہی اسنے طبل جنگ بھی بجوایا
ہی اراداہ اسکا یہ ہی کہ صبح کو میدان جنگ مین نگلہ معرکہ آراے نبرد ہو بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر
مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی نبجے لشکر اسلام مین بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکری
سامان جنگ کی درستی مین مصروف ہوئے کوئی ڈال اور اپنی تیغ آبدار پر صیقل کرتا تھا کوئی سنان برخنجر کو چٹاتا
تھا کوئی زرہ کی کڑیان از راہ خرد مندی دیکھ رہا تھا کوئی اپنے گھوڑے کے ساز کو درست کرا رہا تھا بعض

لوگ جو ہمیشہ انتظام درست رکھتے تھے اپنے روستون کے پاس بیٹھے ہوئے ذکر کر رہے تھے کہ کل روز جنگ ہو دیکھیں خدا کیا دکھاتا ہو کون فتح پاتا ہو دشمن کو کون لوٹ کر قتل کرتا ہو اسکے خون سے اپنی تلوار کو رنگتا ہو کوئی کہتا تھا اگر خدانے مدد کی اور آقاے نامدار کا اقبال شریک حال ہوا تو قیصر کے تخت کے پاس پہونچینگے اس بدبخت کو تخت سے اوتار لینگے آقاے نامدار کی خدمت مین لائینگے اسکو صاحب یمان بنائینگے یہان تو یہ گفتگو تھی مگر لشکر قیصر مین علاوہ پہلوانان گردستان کے سب کا حال عجیب تھا قلب پر انبوہ غم وملال تھا کوئی کہتا تھا سلطان نے ناحق اس جوان سے مقابلہ کیا اب وہ لوح طلسم پا چکا ہو معلوم ہو گیا کہ فتاح طلسم یہی ہو بھلا اب اس سے لوح کیونکر ملیگی جب تک اسکے پاس لوح نہین تھی اسوقت تک یہ امید تھی کہ اگر اس سے مقابلہ ہوگا تو فتح پائینگے مگر اب محال ہو گو جب بھی یہ بات ممکن نہ تھی کہ اس سے مقابلہ کر کے فتح پاتے کیونکہ اگر ایسا ہی ہوتا تو لوح اسکو کیونکر ملجاتی جب اسنے بہادران طلسم کو زیر کیا تب لوح کے باغ تک پہونچا سلطان نے کیسے کیسے پہلوانان نامی وگرامی اسکے مقابلے کیواسطے بھیجے مگر اسنے سبکو زیر کر کے اپنا مطیع بنایا اب جو پہلوان سلطان کے ہمراہ آئے ہین کیا یہ اسکو زیر کر لینگے ممکن نہین وہ ان سب کو زیر کرکے مسلمان ہونے کی ہدایت کریگا جو مسلمان ہو جائیگا امان پائیگا جو انکار کریگا جان سے مارا جائیگا اگر سلطان ساحرون کے بھروسے پر اس سے جنگ کرینگے تو اسپر سحر پہلے ہی تاثیر نہین کرتا تھا اور اب تو صاحب لوح ہو اب کیا سحر تاثیر کریگا ہر طرح سلطان نے یہ بات خلاف عقل کی کسیطرح اس جوان سے مقابلہ کرنا نچاہیے تھا اگر ایسا ہی تھا تو کسیطرح مکر وحیلہ کر کے اسکو گرفتار کر لیتے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑتا تو تحفہ جات اور خزانہ طلسمی لیکر کسی جانب نکل چلتے جب یہ اس طلسم سے مجبور ہو کر چلا جاتا تو پھر آکر اس طلسم کو آباد کر لیتے عجائب وغرائب اور عجائبات یہ لوگ تو یہ باتین کر رہے تھے مگر یلان گردستان نے جسوقت سے بدیع الملک اور لشکر بدیع الملک کو دیکھا تھا اسوقت سے آپسمین کہہ رہے تھے کہ سلطان نے غضب کیا ہمین ان لوگون کے مقابلے کیواسطے لایا جن سے مقابلہ کرنا ہمارے خلاف ہو ہم ان لوگون کو ایسا نہ جانتے تھے خیال ہمارا یہ تھا کہ مثل ہم لوگون کے ہونگے جب تو ہمارے یہان کے پہلوان انسے زیر ہو گئے مگر اسوقت معلوم ہوا کہ یہ سب لوگ ساحر ہین اور ہمارے یہان کے پہلوانون سے سحر مقابلہ کر کے انکو گرفتار کر لیا اور اپنا مطیع بنایا گرگین درشت چنگال جو ان سب کا افسر تھا وہ ہر ایک سے کہتا تھا کہ تم لوگ ہرگز سیاہ طلسم کشا کے مقابلے مین نہ جانا اگر سلطان زیادہ کہینگے تو ہم سمجھ لینگے ہمارے شہر کا نام خراب ہوگا سب پہلوان اسکے کہنے کو صحیح سمجھتے تھے یہ مغرور اپنی تعریفین بھی حد سے زیادہ کر رہا تھا سب لوگ کہتے تھے جو آپ فرما رہے ہین بہت صحیح ہو ان پہلوانون مین یہ ذکر تھا اور قیصر صاف باطن اپنی بارگاہ مین بیٹھا وزیرون سے یہ کہہ رہا تھا کہ میرے نزدیک سب سے بہتر یہ ہو کہ گرگین درشت چنگال کو طلسم کشا کے مقابلے مین بھیجدون اور کسیکے جانے کی احتیاج نہین ہو وہی جا کر گرفتار کر لائیگا وزیر اسکے کہہ رہے تھے کہ پہلے دو چار پہلوانون کو میدان مین بھیجیے گا دیکھیے اسنے کیا کیا باتین ظہور مین آتی ہین اگر انھین سے طلسم کشا زیر ہو گیا تو گرگین کے بھیجنے کی کیا ضرورت ہو اگر ان لوگون سے زیر نہو سکیگا تو گرگین درشت چنگال کسواسطے ہو یہ باتین ہو رہی تھین کہ پہلوان مشرق اپنی ورزشگاہ سے نکلکر میدان چرخ پر آیا اور اپنے نور سے تمام عالم کو منور کیا لشکر اسلام سے آواز اللہ اکبر بلند ہوئی قیصر کے لشکر کے لوگ بیدار ہوئے

تھوڑی دیر مین دونون لشکر حوائج ضروری سے فراغت حاصل کرکے میدان جنگ مین آئے صف بندی ہوئی نقیب دونون لشکرون سے نکلے بجوش الحانی نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا قیصر نے اپنا تخت آگے بڑھایا بدیع الملک نوجوان کے سامنے آیا پکار کر کہا اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ مجھ سے لڑکر فتح نہ پائیگا ذلت اٹھائیگا تیرے حق مین بہتر یہ ہے کہ تو مجھ سے صلح کرلے مین تجھے اس طلسم کی سلطنت کا منتظم اعلےٰ قرار دونگا بہت عزت بڑھاؤنگا اگر تو میرے کلام کو قبول نہ کریگا تو بہت پچھتائیگا میرے شہر گردستان کے دہ دہ پہلوان موجود ہین جنکو رستم و سہراب بھی زیر نہین کرسکتے اگر تو نے دہ چار پہلوانون کو زیر کرلیا ہے تو اس بات پر نازان نہو کیونکہ مین آپکی بار ان لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آیا ہون جو تجھ سے مقابلہ کرنا ننگ و عار جانتے ہین صرف میرے حکم کی وجہ سے لڑنے پر موجود ہین جسوقت یہ لوگ میدان مین برائے مقابلہ آوینگے زمین ہلا دینگے عدو کو خاک مین ملا دینگے بدیع الملک نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر جواب دیا کہ اے قیصر یہ میدان جنگ ہے مقام وعظ و پند نہین ہے اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہے تو مین موجود ہون میدان مین آ یا جسکو تیرا جی چاہے بھیجدے اگر تیری قسمت مین فتح ہے تو میدان تیرے ہاتھ رہیگا اگر میری تقدیر مین ظفر ہے تو مین میدان سے بفتح و فیروزی واپس جاؤنگا اور جو تجھے مقابلہ کرنا منظور نہین ہے تو تو اپنے دین باطل کو ترک کردے اور مذہب اسلام اختیار کر کہ تیرا انجام بخیر ہو قیصر نے یہ سنکر جواب دیا کہ اے طلسم کشا زیادہ جرأت بھی انسان کو خراب کرتی ہے تو اپنی طاقت و شجاعت پر نازان ہے اور ایسے کلمات لاف و گذاف زبان سے نکالتا ہے جو مین نے کسی سے آج تک نہین سنے اگر دوسرا میرے سامنے یہ بات کہتا کہ اپنا مذہب ترک کرکے میرا دین اختیار کر تو مین اسی وقت اس خطا کی سزا دیتا مگر تیرے حسن و شباب و جرأت پر رحم آتا ہے ورنہ ابھی ممکن ہے کہ مین ایک پہلوان سے کہدون تو تیرے تئین مع اسپ زمین سے اٹھالے بدیع الملک نے فرمایا پھر کس بات کا تجھے انتظار ہے تو اپنے پہلوان سے کیون نہین کہتا اگر ایک کی ہمت تقاضا نہین کرتی تو سب ملکر بڑھین اگر میری قسمت مین فتح ہے اور خدا کو ظفریاب کرنا منظور ہے تو ہر طرح سے فتح نصیب ہوگی قیصر یہ گفتگو بدیع الملک کی سنکر پیچھے ہٹا ایک پہلوان سے اشارہ کیا کہ میدان مین جا اور سرداران اسلام سے مقابلہ کر اسکا اشارہ پاکر پہلوان صف سے بڑھا میدان مین آیا سلحشوری دکھاکر آواز دی اے فرقہ خداپرستان تم مین سے جسکو تمنائے مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے کچھ ہنر جنگ دکھائے یہ سنکر بدیع الملک کے لشکر سے ایک پہلوان آگے بڑھا قریب مرکب بدیع الملک کے آکر پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی اے آقائے نامدار اجازت میدان عنایت فرمایئے بدیع الملک نے اذن میدان مین جانے کا دیا پہلوان اسلام میدان مین آیا جو پہلوان قیصر کی طرف سے میدان مین آیا تھا باآواز بلند اسنے نعرہ کرکے کہا اے اجل رسیدہ کیا نہین آگاہ ہے کہ مین کون ہون میرا نام ہلال شیر شکار ہے آج تک کوئی پہلوان میرے مقابلہ مین نہین آیا تجھے اسوقت قضا میرے سامنے لائی ہے ضرور میرے ہاتھ سے مارا جائیگا سردار اسلام نے جواب دیا کہ یہ میدان جنگ ہے مقام یاوہ گوئی نہین ہے اگر تیرا یہی خیال ہے تو مین یقین کرتا ہون کہ مین تیرے واسطے ملک الموت ہون اور تیری قضا نے تجھے میدان مین لائی ہے لاجرم ہاے جنگ سے جو کچھ رکھتا ہو یہ سنکر ہلال شیر شکار نے گرز کا وار کیا سردار اسلام نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا گرز جو پڑا سپر ٹوٹی سر پر چوٹ آئی سردار نے بچلت اس کے وار کو بچایا جب یہ وار کرچکا

تو سردار اسلام نے اسپر گرز لگایا اُسنے بھی سپر کو اُٹھایا مگر گرز جو سپر پر پڑا سپر کو توڑ کے سر کو دو پارہ گیا ہلال گھوڑے سے زمین پر گرا دونون لشکرون سے شور تحسین اُٹھا گرچہ سردار اسلام بھی زخمی ہو چکا تھا سر پر زخم تھا گھوڑے پر سنبھلا گیا جگر تھا کر زمین پر آرہا بدیع الملک نے لوگون کو میدان مین بھیجا سب آکر اسکو میدان سے اُٹھا لیگئے قیصر نے اور ایک پہلوان کی طرف دیکھا وہ بھی میدان مین آیا پہلے خوب سلحشوری دکھائی پھر باواز بلند کہا اے فرقہ خدا پرستان آگاہ ہو کہ مین شمشاد زندہ پیل ہون آج تک میرے ہاتھ سے دشمن جان سلامت نہین لیگیا اگر تم لوگون مین کسی کو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے مین ہنر جنگ دکھاؤ اگر مقابلے کی طاقت نہ رکھتے ہو تو اطاعت سلطان قیصر صاف باطن کی اختیار کرو کہ باعث امان ہو بدیع الملک نے چاہا کہ اپنا مرکب بڑھائین مگر برزخ لنگر بند بدیع الملک کے قدمون پر گر پڑا عرض کی آقائے نامدار ابھی غلامان جانباز زندہ ہین بھلا کیونکر گوارا کرین کہ آپ میدان مین تشریف لیجائین بدیع الملک نے مجبور ہو کر برزخ لنگر بند کو میدان مین جانے کی اجازت دی برزخ میدان کی جانب روانہ ہوا شمشاد زندہ پیل نے جو برزخ کو آتے ہوئے دیکھا للکار کر کہا اے برزخ تو میرے مقابلے مین آتا ہے مین ہرگز تجھ سے مقابلہ نہ کرونگا تو نمک حرام ہے اور اس جوان کے ہاتھ سے زیر ہوا کہ جو سب سے بہت کم قوت نظر آتا ہے مین ایسے سے مقابلہ کرنا عیب جانتا ہون برزخ نے جواب دیا او مکار مین تجھکو خوب جانتا ہون ہمیشہ تیری کیفیت گردستان مین دیکھا کیا کبھی تو نے کسی پہلوان کو زیر نہین کیا ہمیشہ سب سے قوت مین کم رہا اور میرے زیر ہو جانے کی نسبت جو تو کہتا ہے تو دنیا مین کوئی پہلوان ایسا نہین ہے جو آقائے نامدار سے مقابلہ کرکے زیر نہو مین کیا ہون اگر گرگین درشت چنگال بھی اُنکے مقابلہ مین آئیگا تو زیر ہو جائیگا شمشاد نے کہا ہے برزخ ایسی بات میرے سامنے نہ کہہ مین خود دعوی رکھتا ہون کہ تیرے آقا سے مقابلہ کرکے اسکو گرفتار کرلیجاؤن برزخ نے جھلاکے جواب دیا اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو مین موجود ہون اور اگر بیہودہ گوئی کریگا تو اسکی سزا پائیگا اتنے مجمع مین ذلت اُٹھائیگا شمشاد نے کہا جب تیری قضا ہی آئی ہے تو مین مجبور ہون یہ کہکے آگے بڑھا تیغہ کا وار برزخ کے سر پر کیا برزخ نے اُسکے وار کو خالی دیا شمشاد تیغہ کے لنگر مین منہ کے بھل زمین پر آرہا برزخ نے چاہا اسکے سر پر تلوار لگا بیٹھے مگر سوچا کہ ایسے وقت مین اسپر حملہ کرنا مردہ کشی ہے اور یہ بات آقائے نامدار کے خلاف ہوگی یہ سوچ کے شمشاد سے کہا او پہلوان خود ہی وار کیا اور خود ہی اسقدر بدحواس ہو گیا اپنے تئین سنبھال نہ سکا اب سنبھلکر لڑنا شمشاد کو بڑی خفت ہوئی زمین سے اُٹھا برزخ سے کہا وہ وار تو میرا خالی گیا اور مین نے وہ وار سمجھکر نہین کیا تھا اب ایک دو وار اور کرتا ہون اگر اس وار سے تو بچ جائے تو آج سے تیغ و سپر بازی ترک کردون برزخ نے کہا مین موجود ہون تجھے چار وار ون کی اجازت دی جب تک تو چار وار نکر لیگا مین ہرگز ہاتھ نہ اُٹھاؤنگا شمشاد نے پھر تیغہ کا وار برزخ کے سر پر کیا برزخ نے اس وار کو بھی خالی دیا شمشاد اور زیادہ خفیف ہوا برزخ نے کہا ابھی تیرے تین وار اور باقی ہین جب اُن وارون مین کامیاب نہ ہونا تب سکوت کرنا ابھی بیکار مغموم ہوتا ہے شمشاد نے پھر وار کیا برزخ نے خالی دیا شمشاد نے دوسرا وار کیا برزخ نے اسکو بھی خالی دیا شمشاد نے تیسرا وار کیا برزخ نے وار کو خالی دے کر اسکی کلائی پکڑ کے جھٹکا دیا کہ ہاتھ اسکا شانہ سے اُکھڑ آیا برزخ نے ہاتھ زمین پر پھینکدیا اس کے

شانہ سے مشک کے دہانہ کی طرح خون جاری ہوا بہ برزخ نے کہا اے شمشاد اگر جان عزیز ہے تو اطاعت
آقاے نامدار کی قبول کر اور مذہب سامری پرستی پہ لعنت کر میں ابھی تجھے آقاے نامدار کے پاس لیچلون انسے خطا
معاف کرا دون تیرا علاج کیا جائے شمشاد نے جواب دیا کہ مین اطاعت سامری سے منھ نہ موڑونگا اور اب
مجھے امید صحت بھی نہیں ہے تھوڑی دیر مین مرجاؤنگا اتنی سی زندگی کیواسطے ترک مذہب کیون کر دون
یہ کہکر دوسرے ہاتھ سے گرز سر بہ برزخ پر لگایا برزخ نے اس ہاتھ کو بھی شانہ سے اکھاڑ کے پھینکدیا شمشاد
کے جو دونون ہاتھ شانہ سے اکھڑ گئے زمین پر گر کے مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا برزخ کی تعریف دونون
لشکرون نے کی قیصر نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے لشکر کی طرف دیکھکر کہا ایک جوان میدان مین جائے
اور اسکا سر کاٹ کے لے آئے یہ سنکر رحیل عقاب زور صف سے آگے بڑھا قیصر صاف باطن کو
سلام کیا جھومتا ہوا میدان مین آیا برزخ سے کہا اے برزخ لنگر بند تجھے شرم نہیں آتی کہ سلطان کے
سامنے اپنے ہموطنون کو قتل کر رہا ہے کیا تو نے عنایتیں سلطان کی بھلا دین برزخ نے کہا مجھے اپنے آقا کی اطاعت
فرض ہے اگر وہ حکم کرین تو مین قیصر کا سر کاٹنے مین دریغ نہ کرون رحیل نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے
کہ تو ایسا نمک حرام ہو گیا برزخ نے جھنجھلا کے جواب دیا کہ اے رحیل بد زبانی نہ کر ورنہ سزا پائیگا اگر تجھے مقابلہ
کرنا منظور ہے تو مین میدان مین موجود ہون مجبیر وار کر رحیل نے کہا تو ایک مسلمان کا زیر کردہ ہے مین وار
نہ کرونگا تو وار کر مین تو تجھ سے مقابلہ بھی نہ کرتا مگر حکم سلطانی سے مجبور ہوا برزخ نے کہا جب تک تو وار نہ کریگا
مین بھی وار نہ کرونگا کیونکہ ہم سب غلامون کو تقلید آقاے نامدار کی واجب ہے اور انکا یہ شیوہ نہیں ہے کہ وار
کرنے مین سبقت کرین مین ہرگز پہلے وار نہ کرونگا رحیل نے خیال کیا کہ برزخ وار نکریگا یہ سوچ کے گرز اٹھایا
سر برزخ پر لگایا برزخ نے وار کو خالی دیا اور ایسا جھٹکا مارا کہ شانے سے اسکا ہاتھ بھی اکھڑ آیا برزخ
نے زمین پر ہاتھ پھینکدیا رحیل چیختا ہوا اسکے سامنے سے بھاگا برزخ نے چاہا اسکو قتل کرون مگر خیال
کیا کہ ایسے کو قتل کرنے کی کیا حاجت ہے خود ہی دو ایک روز مین مرجائیگا یہ سوچ کے اسکو جانے دیا
رحیل تھوڑی دور جا کے زمین پر گر پڑا تڑپ کے مر گیا قیصر صاف باطن نے پھر اپنی فوج کی طرف
دیکھا ایک پہلوان اسکے سامنے آیا قیصر نے کہا اے جوان تیرا کیا نام ہے اسنے کہا میرا نام مضموم قوی پنجہ
ہے مین آپ سے وعدہ کرتا ہون کہ اس پہلوان کو زیر کرکے لاؤنگا یا قتل کرونگا قیصر نے کہا کہ اگر تو اسکو
زیر کریگا تو مین اسقدر زر و جواہر تجھکو دونگا کہ جسکا بار تجھ سے نہ اٹھ سکیگا مضموم بھی جھومتا ہوا آگے بڑھا
مقابلے مین برزخ کے آکے نیزے کا وار کیا برزخ نے اسکو بھی مثل انھین دونون پہلوانون کے جان سے
مارا اسکے بعد دس پہلوان قیصر کے یہان سے یکے بعد دیگرے برزخ کے مقابلے مین آئے اور برزخ نے
سب کو قتل کیا جب دن قلیل رہا اور آفتاب قریب غروب پہونچا تو قیصر نے مصلحتاً طبل بازگشت بجوا دیا
لڑائی موقوف ہوئی قیصر اپنے لشکرگاہ کیطرف واپس ہوا اور برزخ اپنے لشکر کیطرف پھرا لشکر مین پہونچکے
بدیع الملک کے قدم کو بوسہ دیا بدیع الملک نے بہت تعریف کی اور سب پہلوان بھی اسکے مدح سرا ہوئے
لشکر اسلام خوشی خوشی میدان جنگ سے اپنی بارگاہون کی جانب پلٹا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت قیصر کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو میدان سے اپنی بارگاہ مین آیا وزرا کو بلا کے کہا آج تو برزخ لنگر بند نے غضب کیا یقین ہے

کل بھی وہ میدان مین اپنا رنگ جمائیگا علاوہ اسکے اور پہلوان بھی طلسم کشا کے لشکر مین ایسے موجود ہین جو مثل
برزخ کے ہین اور طلسم کشا خود بھی مرد جری ہے مین چاہتا ہون کل گرگین درشت چنگال کو میدان مین
بھیجون کہ یہ سب سے قوی تن ہے جب یہ میدان مین جائیگا تو خوف سے کوئی مقابلہ کو نہ آئیگا وزرا نے کہا اب
ہماری بھی یہی راے ہے سواے گرگین کے اور کوئی ایسا نہین ہے جو کل براے مقابلہ میدان مین جا سے
اور فتح پاے قیصر نے کہا ایک بات یہ بھی مشکل ہے کہ گرگین منظور نہین کرتا ہے وزرا نے کہا اسوقت آپ
اسکے پاس تشریف لیجلیے اور اس سے کہیے کہ آخر تم ہمارے کس کام کے ہو اسوقت مشکل مین تمھین لازم
ہے کہ ہماری مدد کرو اور اگر ایسے وقت مین مدد نہین کرتے تو ہمارے لشکر مین رہنا بھی بیکار ہے اپنے شہر
مین جاؤ بعیش و آرام بسر کرو ہمارے ساتھ کیون تکلیف اٹھاؤ جب طلسم کشا اس مرحلے سے فراغت
پائیگا تو تمھاری طرف جائیگا جو اسکے حق مین مناسب جانیگا وہ کریگا تم تو بوجہ غرور کے اس سے مقابلہ نکروگے
اپنی سلطنت دیدوگے جب آپ ایسی باتین اس سے کرینگے یقین ہے کہ وہ ضرور خیال کریگا اور کل
مقابلے کے واسطے میدان مین نکلے قیصر نے کہا یہ بات میرے پسند ہے مین اسی وقت گرگین کے پاس
چلتا ہون یہ کہکے مع اپنے وزرا کے اٹھا اور گرگین درشت چنگال کے پاس آیا گرگین زمین پر بیٹھا ہوا
مانند فیل مست جھوم رہا تھا قیصر کو دیکھکر براے تعظیم اٹھا آگے بڑھکے سلام کیا قیصر نے کہا اے گرگین اسوقت تمھارے
پاس مین ایک سوال کرنے کو آیا ہون اگر جواب صاف مجھے نہ دوگے تو مجھکو تمسے ملال عظیم ہوگا گرگین
نے کہا میری کیا مجال جو آپ کے خلاف حکم کرون قیصر نے کہا یہ بات تو براے نام ہے مین اسکا اعتبار نہین کرتا
گرگین نے کہا آپ تو ایسا نہ فرمائین آج تک مین نے غلامی سے گردن تابی نہین کی قیصر نے کہا جو تم میرے
لشکر مین آئے ہو تو کس غرض سے آئے ہو گرگین نے کہا ہم غلامان جانثار ہین آپکے دشمن کے جان
کے خواہان ہین مدد کے واسطے حاضر خدمت ہوئے ہین قیصر نے کہا مدد کی تمسے امید نہین کیونکہ تم مقابلہ
کرنا ننگ و عار جانتے ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ تم اپنے شہر مین جاؤ جب میرے قتل کے بعد طلسم کشا تمھاری
طرف آئیگا تو اسکو سلطنت دیدینا یا جو مناسب جاننا وہ کرنا گرگین نے کہا اے سلطان بڑے تعجب کی
بات ہے کہ آپ مجھ ایسے غلام خیر اندیش سے ایسے کلمات فرماتے ہین مین صرف اسوجہ سے ان لوگون سے
مقابلہ نہین کرتا ہون کہ وہ لوگ کسی حال مین مجھ سے نہین لڑ سکتے اگر جاؤن تو ایک لمحہ بھر مین تمام لشکر
طلسم کشا کو خاک مین ملادون مگر بہادران زمانہ مجھے کیا کہینگے یہ بات تو ضرور ہے کہ طلسم کشا مرد شجاع
ہے اور مجھ سے زور مین بہت کم ہے اگر مین نے اس سے مقابلہ کیا اور وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوا تو سب مجھے
یہی کہینگے کہ ایک مرد شجاع کو اپنے سے کم زور پاکر قتل کرڈالا گرگین کو شرم نہ آئی کسی ہم پلہ سے مقابلہ کیا
ہوتا تو لطف تھا اسوقت مین کیا جواب دونگا قیصر نے جواب دیا اے گرگین اب تو وہ ہمسری کا دعوے کرتا
ہے اور تمھارے یہان کے اعلے درجے کے پہلوانون کو اسنے زیر بھی کیا اب وہ تمسے کمزور کہان رہا صرف تمسے
مقابلہ کرنا باقی ہے اب کیا تم اس بات کے منتظر ہو کہ وہ تمسے خود آکر کہے کہ مین تمسے مقابلہ کرنیکو آیا ہون تب
تم اس سے مقابلہ کروگے گرگین نے کہا آپ جانتے ہین کہ میرے اعلے درجے کے پہلوان بھی ابھی تک میدان
جنگ مین براے مقابلہ نہین گئے ہین انکو بھی مثل میرے ناز ہے اور وہ ان لوگون سے مقابلہ کرنا اپنا ننگ سمجھتے
ہین قیصر نے کہا تو آپ سب لوگ اپنے شہر مین جائین یہان جو کچھ ہوگا ہم لوگ سمجھ لینگے اگر ہماری قسمت مین

فتح ہو تو طلسم کشا کو زیر کر لینگے اور اگر تقدیر مین شکست ہی ہو تو تم لوگ بھی طلسم کشا سے زیر ہو جاوگے صرف تدبیر کیجاتی تھی کہ آپ لوگ اگر مقابلہ کرین تو بہت مناسب ہو گرگین نے جو قیصر کی گفتگو سنی کہا آپ کیون آزردہ ہوتے ہین کل تعمیل حکم والا کیجائیگی مین بھی مقابلہ کرونگا اور اپنے پہلوانون کو بھی میدان مین بھیجونگا بلکہ اسکا وعدہ کرتا ہون کہ مین طلسم کشا کو کل گرفتار کر دونگا قیصر صاف باطن خوش ہو گیا کہا اے گرگین اگر تمنے کل طلسم کشا کو زیر کر لیا تو مین تمھین اس طلسم کا منتظم اعلےٰ قرار دونگا بے تمھاری راے کے کوئی بات نکرونگا گرگین نے کہا آپ خاطر جمع رکھین کل میرے ہاتھ سے طلسم کشا شکست اٹھائیگا قیصر وہان سے واپس آیا اپنی بارگاہ مین آکے وزرا سے کہا آج تو گرگین نے وعدہ مستحکم کیا ہو یقین ہو کہ کل طلسم کشا ضرور اسیر ہو جاے وزرا نے کہا پہلوان تو ایسا ہی ہو مگر طلسم کشا بھی آفت روزگار ہو وہ بھی اس سے ضرور مقابلہ کریگا بڑی لڑائی پڑیگی کل کی کیفیت دیکھنے کے لائق ہوگی قیصر خوشی کے مارے شب بھر جاگتا رہا جب قیصر چرخ چہارم خوابگاہ مشرق سے اٹھکر تخت چرخ زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا اور لشکر اسلام سے نعرہ اللہ اکبر بلند ہوا تو قیصر اپنی بارگاہ سے باہر آیا اسپ تخت اسکا درست ہوا قیصر تخت پہ سوار ہوا لشکر کو عقب مین لیا طرف میدان کے روانہ ہوا ادھر بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے لشکر ہمراہ رکاب ہوا طرف میدان کارزار کے روانہ ہوے میدان مین پہونچ کے لشکر کی صفین درست ہوئین نقیبان خوش الحان دونون لشکرون سے نکلے نقابت کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا بہادرون کے دونکو جوش ہوا اسپ سے چاہا مرکبون کو بڑھا دین لشکر حریف پر جا پڑین اپنی جرات دکھائین مگر سرداران لشکر کے ادب سے رکے رہے قیصر نے پھر اپنا تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کے سامنے آیا کہا اے طلسم کشا اگر کل تونے میرے تھوڑے سے سردارون کو زیر کیا اور وہ سب تیرے پہلوان کے ہاتھ سے قتل ہوے تو اسپر ناز نہ کرنا آج وہ شخص تیرے مقابلے مین آنے والا ہو جو ایک دم مین تمام لشکر کو برباد کر دیگا بہتر یہ ہو کہ اب بھی اپنے ارادے سے باز آ بدیع الملک نے کچھ جواب نہ دیا جب اسنے دو ایک بار اسی تقریر کو بیان کیا اور کچھ جواب نہ پایا تو خفیف ہو کے واپس آیا اور گرگین درشت چنگال سے کہا اب تم مقابلے مین جاو اسوقت مجکو طلسم کشا کی یہ حرکت بہت بری معلوم ہوئی کہ مین نے تو اسکی بہتری کے واسطے اسقدر تقریر کو طول دیا اور اسکنے میری بات کو لائق جواب نہ سمجھا گرگین نے کہا آپ خاطر جمع رکھین طلسم کشا کو سزاے معقول دیجاتی ہے یہ کہکر گیرنگ فیل میشانی کیطرف دیکھا کہا اے گیرنگ میدان مین جا کے طلسم کشا کو ٹوک دے مگر بے زیر کیے واپس نہ آنا گیرنگ نے جواب دیا آپ ایسی بات فرماتے ہین گرگین نے کہا سلطان کا حکم میری نسبت ہو مین تمکو بھیجتا ہون گیرنگ مجبور ہو گیا گرز ہلاتا ہوا میدان کارزار مین آیا پکار کر آواز دی اے طلسم کشا مین وہ ہون جو تجھسے مقابلہ کرنا باعث ننگ و عار جانتا ہون مگر حکم استاد اور فرمان شاہی سے مجبور ہو کے میدان مین آیا ہون مجھے تیری جوانی پر رحم آتا ہو اگر تجھے بھی اپنی جان عزیز ہو تو میرے ساتھ سلطان کی خدمت مین چل مین تیری خطا معاف کرا دون بدیع الملک نے جو یہ تقریر واہیات سنی قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا او وہ گو کیا بیہودہ بکتا ہو گیرنگ کہا میدان مین تکلکر گفتگو کر کہ حقیقت معلوم ہو بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا برزخ وغیرہ آئے رکاب سے لپٹ گئے سب نے عرض کی آقاے نامدار ابھی غلامان جانباز سر فدا کرنے کو حاضر ہین جانین نثار کرنے کو تیار ہین ابھی آپ کیون میدان کا عزم کرتے ہین بدیع الملک نے فرمایا آپ اس معاملے مین دخل نہ دین

پہلوانون کا یہ دستور ہو کہ جب تک کوئی کسی کا نام لیکر نہین پکارتا ہو اسوقت تک تو حریف کے مقابلے مین
جانے کا ہر ایک کو اختیار ہو اور جب کسی نے کسی کا نام لے کر پکارا اُسوقت دوسرا اسکے مقابلہ مین نہین جا سکتا ہو
اور اگر جاسکے تو بالکل خلاف ہو سب پہلوان مجبور ہو گئے بدیع الملک نے نام خدا لیکر مرکب آگے بڑھایا
مقابلے مین گیرنگ کے آئے گیرنگ نے جو شان و شوکت بدیع الملک کی دیکھی خوش ہو گیا اُس کے
دلمین محبت پیدا ہو گئی کہا اے طلسم کشا مین مقابلہ نکرونگا بدیع الملک نے فرمایا اگر مقابلہ کرنا منظور
نہین ہو تو مذہب سامری پرستی کو ترک کر اور طریقۂ اسلام اختیار کر گیرنگ نے کہا یہ ممکن نہین بدیع الملک نے
کہا پھر تجھین اختیار ہو گیرنگ نے کہا اے طلسم کشا مین شرط کرتا ہون اگر اسکو منظور کرو تو میرے نزدیک
بہت بہتر ہو بدیع الملک نے فرمایا کہو گیرنگ نے کہا مین مقابلہ کرتا ہون مگر شرط یہ ہو کہ مغلوب
غالب کی اطاعت کرے اور اُسی کا مذہب بھی اختیار کرے بدیع الملک نے فرمایا مین نے اس شرط
کو قبول کیا تم وار کرو گیرنگ نے کہا پہلا مین وار کیا کرونگا میرا ایک وار بھی تجھسے نہ اُٹھیگا بدیع الملک
نے کہا اگر تیرا وار نہ اُٹھیگا تو مین قتل ہونگا تیرے سلطان کی مراد بر آئیگی گیرنگ نے کہا مین تجھکو قتل کرنا
نہین چاہتا ہون بدیع الملک نے کہا مین وار نہ کرونگا کیونکہ میرے یہان جنگ مین پیشدستی روا نہین
ہو گیرنگ مجبور رہا گرز بدیع الملک پر لگایا شاہزادے نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا گرز سپر پر پڑ کے
اُچٹ گیا بدیع الملک کو ذرا سی حرکت بھی نہوئی گیرنگ دنگ ہو گیا کہا اے جوان اگر مین گرز کا وار
کوہ پر کرتا تو زمین مین پیوست ہو جاتا مگر تو نے میری چوٹ سپر پر روکی مجھے بڑا تعجب ہوا بدیع الملک
نے فرمایا مین نے دو وار اور تجھکو دیے گیرنگ نے کہا اے جوان ایک چوٹ سے بچگیا اب نازان نہ ہو کہ
مین نے چوٹ بچائی نہین معلوم کیا سبب تھا جو تو فرس پر قائم رہا بدیع الملک نے فرمایا دو وار اور کر
تجھپر سبب بھی روشن ہو جائے گیرنگ نے پھر گرز تانا بدیع الملک نے پھر سپر کو چہرے کی پناہ کیا گیرنگ
نے گرز لگایا بدیع الملک نے سپر پر لیا گیرنگ دنگ ہو گیا بدیع الملک نے فرمایا اب عرصہ نہ کر تیسرا
وار بھی کر لے گیرنگ نے سہ بارہ گرز کا وار کیا بدیع الملک نے گرز کو خالی دیا جھونک مین گیرنگ
زمین پر گرا بدیع الملک نے مسکرا کے کہا اے جوان تو ہنر جنگ سے بالکل ماہر نہین گیرنگ کو خفت ہوئی
اپنی فوج کی طرف پلٹ کے دیکھا سب کو اشارہ سے تسکین دی کمر سے تیغہ نکالا بدیع الملک سے
کہا اے جوان تو نے میرے ساتھ گھات کی اب تک مجھکو غصہ نہین آیا تھا مگر اب تیرا بچنا محال ہو یہ کہکے تیغہ
کا وار بدیع الملک پر کیا بدیع الملک نے اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا گیرنگ نے دوسرا ہاتھ
بدیع الملک کے گریبان مین ڈالا چاہا اپنا ہاتھ چھڑا کر اس جوان کو زمین سے اُٹھا لون مگر کیا طاقت
تھی جو بدیع الملک سے شیر کے پنجے سے ہاتھ چھڑا لیتا سب کچھ اسنے ترکیبین کین مگر ہاتھ نہ چھوٹا آخر
مجبور ہو کے گریبان بدیع الملک سے ہاتھ نکال لیا دوال کمر مین ہاتھ ڈالکر تھوڑی دیر تک زور کیا
جب زور کر کے مجبور ہوا تو تھک کے دم لینے لگا مگر اپنے دل مین یہ بھی خیال کرتا تھا کہ اس جوان کی
ہڈیون مین بجائے مغز پارہ اور رگون مین بجائے خون قوت بھری ہو نہ اسکو جنبش ہوتی ہو نہ میرا ہاتھ اسکے پنجے
سے چھوٹ سکتا ہو یہ تو خیال کر رہا تھا اور لشکر قیصر مین تہلکہ پڑا تھا ہر ایک کہ رہا تھا اب گیرنگ
میدان سے زندہ واپس نہ آئیگا کوئی کہتا تھا یہ جوان بلا کا ہو مین اسکو ایسا نہین جانتا تھا کہ اسنے

تو قیامت کی میرے اس پہلوان کو عاجز کیا ہے جو میرا ہمسر ہے بڑی قوت اسمین ہے قیصر نے کہا تمہین اب اسکی قوت
کا یقین ہوا گرگین نے کہا مین اب تک یہ جانتا ہون کہ یہ جوان سحر سے لڑ رہا ہے قیصر نے کہا ان لوگونین
سحر بالکل حرام ہے یہان تو یہ باتین ہین مگر بدیع الملک نے گیرنگ کو زمین سے اٹھایا سر سے بلند کیا
گیرنگ نے عرض کی مین اطاعت قبول کرتا ہون بدیع الملک نے اسکو زمین پر آہستگی رکھدیا گیرنگ
کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک نے اُسکے تئین لشکر کیطرف روانہ کیا دوسرے پہلوان
کے منتظر ہوئے مگر دن تمام ہوگیا تھا قیصر نے پھر طبل بازگشت بجوا دیا اپنے لشکر کیطرف پلٹا بدیع الملک
خوشی خوشی اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے قیصر جو اپنی بارگاہ مین گیا وزرا سے بلا کے کہا بڑا غضب ہوا
آج گرگین بھی خائف ہوگیا اور رعب طلسم کشا بھی غالب ہوگیا دیکھیے کل کیا ہوتا ہے اور یہ پہلوان جو آج
زیر ہوا ہے کسیطرح گرگین درشت چنگال سے کم نتھا اسکو گرگین اپنا قوت بازو جانتا تھا اسکے زیر ہوجانے
سے گرگین کے ہوش بجا نہین ہین یقین ہے کل خود مقابلے کو جاینگے وزرا نے کہا اب گرگین پر بھی اعتبار
نکرنا چاہیے جب طلسم کشا نے آسانی اس پہلوان کو زیر کرلیا تو گرگین درشت چنگال کو کسیقدر دقت
سے زیر کریگا مگر یہ بات ممکن نہین جو گرگین ایسے اور طلسم کشا کو گرفتار کرکے سامنے آئے قیصر
صاف باطن نے کہا پھر اب کیا کیا جائے اور طلسم کشا کے ہاتھ سے کیونکر جان بچے وزرا نے کہا
اب ہم لوگون کی کچھ عقل کام نہین کرتی سوا اسکے کہ یہان سے کسی طرح چھپ کے بھاگ چلیے اور کسی طلسم
مین چلکر پناہ لیجیے قیصر صاف باطن نے کہا مجھے اور کسی دوسرے طلسم سے رسم نہین ہے مین کیونکر
جا سکتا ہون اور یہان سے بھاگنا اچھا نہین ہے کیونکہ لوح طلسم کشا کو میرے گل حیات کی خبر دیگی وہ جاکر اُس
پھول پر قبضہ کریگا اسکو فوراً مل ڈالیگا مین جہان ہونگا زندہ نہونگا وزرا نے کہا اُس پھول کو اپنے ساتھ
لے چلیے قیصر نے کہا جس چشمہ مین وہ پھول ہے اگر اُس چشمہ سے باہر آئے تو میرا جینا محال ہے اُس پھول
کو چشمہ سے نکال نہین سکتا وزرا نے کہا پھر قسمت پر توکل کیجیے یا گنجینہ سامری منگائیے اُس سے مدد لیجیے
دیکھیے کیا ہوتا ہے قیصر صاف باطن نے کہا مجھے اب گنجینہ سامری کا اعتبار نہین ہے جسقدر احکام مجھے
ملے وہ سب خلاف پڑے مین اسکے ذریعہ سے کسی بات کو تحقیق نہ کرونگا اگر جان جانی رہیگی تو مین نجات
پاؤنگا اسکے دیکھنے سے کچھ حاصل نہین ہے قیصر شب بھر یہ ذکر کرتا رہا جب سپیدۂ سحر آسمان پر نمودار ہوا
قیصر بارگاہ سے نکلا تخت پر سوار ہوا لشکر کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے چلا اسطرف سے
لشکر اسلام بھی بصد جاہ و حشم میدان مین آیا لشکر فریقین کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی
کڑکیت کر کا کہکر ہٹے گرگین درشت چنگال نے ارشنگ بالا قامت کی طرف دیکھا یہ گرگین کے
سامنے آیا گرگین نے کہا اے ارشنگ اگر تو نے بھی گیرنگ کی طرح اطاعت طلسم کشا زیر ہوکر اختیار کی
تو مین ہرگز تجھے زندہ نچھوڑونگا تو خوب جانتا ہے کہ مین جسوقت چاہونگا طلسم کشا کے تمام لشکر کو خاک
مین ملا دونگا مگر ابھی ایک وجہ سے جنگ کا عزم نہین کرتا ہون مجھے منظور ہے کہ جسقدر پہلوان میرے یہان
ہین مین اُن سب کا امتحان لے لون جو طلسم کشا کو زیر کریگا اُسکو اپنی جگہ پہ مقرر کرونگا ارشنگ نے
کہا اگر آپ کا اقبال شامل حال ہے تو مین طلسم کشا کو زیر کرکے پلٹونگا گرگین درشت چنگال نے
ارشنگ کو رخصت کیا ارشنگ نے میدان مین آکے نعرہ کیا کہ اے طلسم کشا مین بہت شایق

ہون کہ تیرے ہنر جنگ دیکھون کل تو نے کس شد و مد سے گیر نگ کو زیر کیا مین نے آج تک ایسی جنگ
نہین دیکھی واقعی تیری جرأت و ہمت مین شک نہین ہے بدیع الملک نے کہا اے ارشنگ مین
جانتا ہون کہ تو بھی بڑا صاحب جرأت ہے جو مجھے داد مردانگی دے رہا یہ کہکر شاہزادہ میدان مین تشریف
لایا ارشنگ سے کہا وار کر وار ارشنگ نے چاہا کچھ عذر کرون مگر بدیع الملک نے کہدیا کچھ عذر کام نہ دیگا
مین سبقت نہ کرونگا ارشنگ نے مجبور ہو کے نیزے کا وار بدیع الملک پر کیا شاہزادے نے ازر دے
ہنر اسکے وار کو خالی دیکر نیزے کا تھپیڑا مارا کہ اسکے ہاتھ سے نیزہ نکلگیا ارشنگ دنگ ہوگیا غصہ آگیا تلوار
میان سے لی بدیع الملک پر تلوار لگائی شاہزادے نے سپر کی اوجھڑ سے اسکی تلوار کو دو ٹکڑے کر دیا
ارشنگ بدیع الملک سے لپٹ گیا چاہا زمین سے اٹھالون مگر کیا طاقت تھی جو ارشنگ اس قطب فلک
شجاعت کو حرکت دے سکتا بہت کچھ زور کیا مگر بدیع الملک کے لنگر مین ذرا بھی جنبش نہ پائی مجبور ہو کے
ٹھہر گیا بدیع الملک سے کہا اے جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون شاہزادے نے کمر مین ہاتھ
ڈالکر ہکہ دیا اسنے چاہا مین بھی لنگر قائم کرون مگر کچھ نہ ہوسکا پانون اسکے زمین سے اٹھے بدیع الملک نے
سر سے بلند کیا ارشنگ نے پناہ طلب کی بدیع الملک نے فرمایا اے ارشنگ اگر اسلام قبول کرو تو پناہ
ملے ارشنگ نے عرض کی اے شہریار میری مجال ہے کہ اب اسلام قبول نہ کرون بدیع الملک نے اسکو
باسانی زمین پر رکھدیا ارشنگ کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوا دن بہت قلیل باقی تھا گرگین نے جو
یہ کیفیت دیکھی اسکی آنکھون مین دنیا سیاہ ہوگئی اخوان آہن خوار کی طرف دیکھکر کہا کہ اگر کچھ ہمت رکھتا ہو تو
اس جوان کو جاکر گرفتار کر لا اخوان مار سیاہ کی طرح سے بل کر کے نکلا بدیع الملک کے مقابلے مین آیا
کہا اے جوان کس تکلف سے ارشنگ کو زیر کیا ہے مین بھی مشتاق ہون کہ کچھ ہنر جنگ دیکھون بدیع الملک
نے فرمایا مین موجود ہون اخوان نے کہا اے جوان مین چاہتا ہون کہ جسقدر حربے تیرے پاس ہین تو مجھپر کرے
تاکہ حسرت نہ باقی رہجاوے بدیع الملک نے فرمایا اے اخوان آہن خوار تجھے دیکھا تمھارے لشکر
سے دو جوان آئے اور ہر ایک نے چاہا کہ پیشتر مین حملہ کرون مگر مین نے قبول نہ کیا میرا قول یہ ہے کہ جب حریف کے
حملے سے خدا بچاوے تو خود وار کرے اور پیشدستی کرنا میرے یہان ممنوع ہے اخوان آہن خوار نے عرض کی
اگر آپ قبول نہین فرماتے تو مین مجبور و ناچار ہون یہ کہکے اخوان آہن خوار نے بےخوف و خطر وار تلوار کا کیا
بدیع الملک نوجوان نے اسکے وار کو خالی دیا اخوان آہن خوار نے دوسرا وار کیا بدیع الملک
نوجوان نے اس وار کو سپر پر روکا اخوان آہن خوار نے تیسرا وار کیا بدیع الملک نے ہنسکر
فرمایا اے اخوان چوتھا وار اور کر مین اجازت دیتا ہون اخوان نے عرض کی اب مین وار نہ کرونگا
مین نے تین وار ایسے کئے تھے کہ اگر کوہ پر میری تلوار پڑتی تو مانند کاہ کاٹ دیتی بدیع الملک نے
فرمایا اسمین شک نہین ہے جیسا کچھ کہتے ہو بہت درست ہے مگر دو وار اور کرنا ہونگے اخوان مجبور ہوا پھر تیغ
اٹھائی بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے اسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی اخوان پر ایسا رعب
غالب ہوا کہ بدیع الملک کے قدمون پر گر پڑا عرض کی اے شہریار میری گستاخی کو معاف فرمائیے میری
مجال نہین جو آپ سے مقابلہ کر سکون مین حلقہ غلامی کان مین ڈالتا ہون آپ مجھے کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے
بدیع الملک نے اسی وقت اسکو کلمہ تعلیم کیا اخوان بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کو

بہت خوشی حاصل ہوئی مگر قیصر نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہوگیا حکم دیا کہ طبل بازگشت پر چوب پڑے آخر وقت
طبل بازگشت بجا قیصر اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹا بدیع الملک بھی اخوان آہن خوار کو ہمراہ لیکر
اپنے لشکر مین آئے وہان سے بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے مگر قیصر جو میدان جنگ سے اپنی بارگاہ
کی طرف چلا تھوڑی دیر مین داخل بارگاہ ہوا وزرا کو بلایا کہا آج تو طلسم کشا نے غضب کیا تھوڑی سی
دیر مین دو پہلوان نامی وگرامی زیر کرلیے اب کل اسکے مقابلہ مین کون جائیگا اور اسکو زیر کرکے لائیگا وزرا
نے عرض کی یہ خیال بالکل خام ہے ممکن نہین جو کوئی اس جوان کو زیر کرسکے وہ سب سے زبردست ہے اگر
گرگین بھی اس سے مقابلہ کریگا تو زک اوٹھائیگا بہت پچھتائیگا وہ جوان صاحب شوکت وشان اسکو بھی
زیر کرکے اپنا مطیع بنائیگا قیصر صاف باطن نے کہا پھر کیا کرنا چاہیے وزرا نے کہا یا تو صلح کیجیے جنگ
سے باز آئیے یا یہان سے کسی طرف تشریف لے چلیے قیصر نے جواب دیا کہ یہ دونون امر نا ممکن ہین مین
اگر یہان سے کسیطرف جاؤنگا تو وہ میرے کل حیات پر قبضہ کریگا اور اگر صلح کرونگا تو وہ بے مسلمان کیے
راضی نہوگا وزرا نے کہا پھر ہر طرح مشکل ہے جو آپ کے مزاج مین آئے وہ بہتر ہے قیصر نے کہا مین لڑکر
مرجانا سب سے اچھا جانتا ہون وزرا نے عرض کی اسکا آپ کو اختیار ہے قیصر نے کہا مین کل فیصلہ کرلینا
اچھا جانتا ہون سب لشکر کو حکم دونگا کہ جاکر طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو جس طرح بن پڑے گرفتار کرلو
یا قتل کرکے چھوڑو وزرا نے کہا یہ بات بھی بہت اچھی ہے کل یہ بھی ضرور ہو قیصر شب بھر یہی باتین کرتا رہا
جب صبح ہوئی تو اپنی بارگاہ سے نکلکر جانب جنگاہ کل سپاہ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور بدیع الملک
نوجوان بھی مع لشکر میدان جنگ مین تشریف لائے دونون لشکرون کی صفین آراستہ ہوئین قیصر
گرگین درشت چنگال کے پاس آیا کہا اے گرگین آج میرا ارادہ یہ ہے کہ اپنے لشکر کو یہ حکم دون
کہ سب ملکر طلسم کشا پر ٹوٹ پڑین جس طرح بن پڑے اس جوان کو گرفتار کرین سوا اس انتظام کے
دوسری بات ممکن نہین ہے اور کسی طرح سے یہ زیر نہوگا گرگین نے کہا آپ ابھی یہ قصد نفرمائین مین آج ایسے
شخص کو میدان مین اسکے مقابلہ روانہ کرتا ہون جو رستم وقت ہے یقین ہے کہ اسکے مقابلہ کی تاب طلسم کشا
نہ لاسکے قیصر نے کہا اب تو مجکو اسکی امید اٹھ گئی اگر تم بھی میدان مین جاؤ تو مجھے اس بات کا یقین نہوگا کہ
وہان سے تم طلسم کشا کو زیر کرکے پھروگے گرگین درشت چنگال نے جواب دیا کہ حقیقت مین طلسم کشا
ایسا ہی شیر ہے مگر آج اور تامل فرمائیے کل یہ انتظام کیجیے گا قیصر نے کہا اے گرگین آج تمھاری خوشی
سے مین اس بات کو ملتوی رکھتا ہون کل مین کوئی عذر نہ سنونگا گرگین نے کہا آج مین ہلیل سنگ بند
کو میدان مین بھیجتا ہون یہ عجیب پہلوان ہے اسکے حربے کو بھی آپ ملاحظہ فرمائیگا کہ سو من کا پتھر اپنے
پاس رکھتا ہے ایک پتھر سے اسنے بہت سے پہاڑ توڑ ڈالے آج وہ میدان مین جاکر مقابلہ کریگا
اسکی ضرب طلسم کشا کیونکر اوٹھا سکیگا قیصر نے جواب دیا مجکو اس بات کا یقین نہین گرگین نے کہا آپ
آج ملاحظہ فرمائیے گا قیصر اپنی جگہ پر آیا گرگین نے ہلیل سنگ بند کی طرف اشارہ کیا کہ میدان
مین جاکر طلسم کشا کو گرفتار کرلا یا ہلاک کر ہلیل میدان مین آیا آواز بلند کہا اے طلسم کشا مین
بہت مشتاق ہون کہ میرے آگے آکے امتحان جرأت ہوجاے بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا
اسکے قریب آکے گھوڑے سے اوترے ہلیل نے کہا اے جوان تو کیا خلاف عقل کرتا ہے کہ مرکب سے اوترا

مقابلہ کرنے کے لیے آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا آج تک جسقدر پہلوان شہر گردستان کے میرے مقابلہ
مین آئے اُنہنے اسی طرح مقابلہ کیا آج خلاف دستور کیونکر کرسکتا ہون اور یہ بات بھی بیجا ہی کہ مین پیادے
سے سوار ہو کر لڑون جہلیل نے کہا جب آپ مرکب پر سوار رہتے اُسوقت بھی میرا قد آپ سے بہت بلند
تھا اگر آپ رکابون پر کھڑے بھی ہو جاتے تو بھی میرے سر تک ہاتھ نہ پہونچتا اور اب تو آپ کا ہاتھ میری کمر تک
نہ پہونچیگا بدیع الملک نے فرمایا ان باتون سے کیا مطلب ہی جس کام کو میدان مین آیا ہی پہلے اُسکو انجام
دے سے پھر اور باتین کرنا جہلیل نے جب اسدرجہ بدیع الملک کو آمادہ جنگ پایا کہا مین جانتا ہون
آپ پہلے وار نکرینگے بدیع الملک نے کہا تجھے معلوم ہی جہلیل نے کہا پھر مجھے اجازت دیجیے کہ مین وار
کرون بدیع الملک نے اجازت دی جہلیل نے سنگ گران دونون ہاتھون سے بلند کیا بدیع الملک
نے سپر اُٹھائی جہلیل نے پتھر بدیع الملک کے سر پر لگایا شاہزادے نے سپر پر روکا پتھر زمین پر گرا
بدیع الملک نے سپر چہرے سے ہٹائی جہلیل کی نظر جو بدیع الملک پر پڑی دنگ ہو گیا کہا اے جوان
سچ بتا دے کہ تو بزور سحر تو مقابلہ نہین کرتا ہی بدیع الملک نے فرمایا اے جہلیل ایسی بات زبان سے نہ نکال
مین سحر اور ساحر دونون کو بُرا جانتا ہون تو خوب آگاہ ہی کہ مین اس طلسم مین ساحرون کے قتل کرنے
کو آیا ہون اگر خود بھی سحر جانتا ہوتا تو ساحرون کو قتل کیون کرتا علاوہ اسکے سحر میرے مذہب مین حرام ہی
جہلیل نے کہا اے جوان مین نے بہت سے پہاڑ اسی پتھر سے توڑ ڈالے اور بہت سے دیوؤن کو اسکی ضرب
سے ہلاک کیا آج تک کسی نے ایک وار کے بعد سر نہین اُٹھایا مگر اسوقت مجھے تعجب ہی کہ تیری ابرو پر بل بھی
نہین آیا بدیع الملک نے فرمایا پھر کیا اور وار کرنے کا ارادہ ہی جہلیل نے کہا مین اب وار نہین کرونگا
تیرے وار کا مشتاق ہون بدیع الملک نے فرمایا اے جہلیل اگر جان اپنی عزیز ہی اور انجام بخیر کرانا چاہتا
ہی تو اس مذہب باطل کو ترک کردے اور اطاعت اسلام قبول کر جہلیل چونکہ سیہ قلب تھا مسلمان
نہوا اسی وقت اُسنے جواب دیا کہ مین ہرگز اسلام قبول نہ کرونگا جو تیرے مزاج مین آئے میرے حق مین کر
بدیع الملک نے دو تین بار اس سے کہا جب اُسنے ہر مرتبہ انکار کیا تو بدیع الملک نے مجبور ہو کے
تلوار آبدار میان سے لی خبردار خبردار کہکے اُسکی کمر پر وار کیا جہلیل سمجھا کہ اتنی سی تلوار میری کمر پر پڑکے کیا
کاٹیگی اس جوان کا بھی حوصلہ نکلجانا اچھا ہی اسکے بعد کشتی لڑکے اسکو زیر کرلونگا یہ سوچ کے اُسی صورت سے
کھڑا رہا بدیع الملک کی تلوار جو پڑی مانند خیار تر اُسکے دو ٹکڑے کیے جہلیل زمین پر گرا لشکرون سے
شور تحسین و آفرین بلند ہوا قیصر قوت بدیع الملک دیکھکے دنگ ہو گیا گرگین درشت چنگال کی
آنکھون مین دنیا سیاہ ہو گئی مگر بیساختہ زبان سے کلمات تحسین نکلگئے بدیع الملک نے اُسکو قتل کرکے پامال
کیا قیصر نے یہ کیفیت دیکھکر اپنے لشکر کو اشارہ کردیا کہ طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو خبردار زندہ نہ چھوڑو اشارہ
پاتے ہی تمام لشکر بدیع الملک پر ٹوٹ پڑا گرگین درشت چنگال نے جو یہ حالت دیکھی اپنے پہلوانون
کو لیکر مجبوری آگے بڑھا لشکر اسلام نے جو ان سب کو بدیع الملک کی طرف آتے دیکھا یہ لوگ بھی
تلوارین کھینچکر جا پڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی مگر شہریان گران گوش و مدہر ال شاخ بلند کو گرگین نے
اشارہ کیا کہ تم دونون جاکر طلسم کشا کو گھوڑے سے اُٹھا لو یہ دونون کافر بدیع الملک کی طرف
چلے شاہزادے نے جوان دونون کو آتے ہوئے دیکھا گھوڑا بڑھا کے شہریان کو زمین سے اُٹھا کے

چکر دیا زہران نے چاہا مین ساطور کا وار کرون مگر بدیع الملک نے اس زور سے شریان کو زہران پر
پھینکا کہ دونون کے استخوان بدن چور چور ہو گئے گرگین یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گیا آگے بڑھا للکار کر کہا اے
طلسم کشا ابتک تو مین تجھ سے مقابلہ کرنا ننگ و عار جانتا تھا مگر اب مجھے ضرور ہوا کہ تجھ سے مقابلہ
کرون بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین مین موجود ہون کہنے کی کیا ضرورت ہے اسوقت تو حملہ باتین
تیرے یہان خلاف ہو رہی ہین گرگین نے کہا یہان مقابلہ کرنے کی جگہ نہین ہے کسی میدان مین
چل فوج کے بیچ سے نکل وہان مقابلہ اچھی طرح سے ہوگا بدیع الملک نے فرمایا جس طرح تیرے
مزاج مین آئے فوج سے بھی الگ چل سکتا ہون گرگین درشت چنگال نے کہا پھر دیر کرنے کی کیا
ضرورت ہے بدیع الملک نے تمام صفونکو درہم و برہم کیا گرگین بھی ہمراہ ہوا قلب فوج سے نکلکر تھوڑی
دور پر ایک میدان تھا وہان آئے بدیع الملک گھوڑے سے اترے گرگین نے کہا اے جوان
میرے مقابلے کے واسطے بھی تو گھوڑے سے اترتا ہے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا مین ہرگز مرکب
پر سوار ہو کر پیادے سے دغا نہین کرتا گرگین نے کہا یہ شرط عام کیواسطے ہے مگر مین خاص ہون ابھی چاہون
تو تجھے مع مرکب زمین سے اٹھا کر اتنا بلند پھینکون کہ مثل ستارے کے معلوم ہو بدیع الملک نے
فرمایا یہ دعوے بھی ظاہر ہو جائیگا مگر مین گھوڑے پر سوار ہو کے مقابلہ نکرونگا گرگین مجبور ہو گیا بدیع الملک نے
فرمایا اے گرگین کسکا راستہ دیکھتا ہے اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہے تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر کہ مین اپنی فوج
کو چھوڑ کے تیرے ساتھ آیا ہون جب لشکری مجکو فوج مین نہ پاوینگے نہین معلوم کیا خیال کرینگے
گرگین نے کہا اے جوان مجھ سے بھی تو مثل اور پہلوانون کے باتین کرتا ہے بھلا میری ضرب تجھ سے
اٹھ سکیگی تو پہلے وار کر لے کہ تیرے دل مین حسرت نرہجاے بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین میرے
یہان یہ بات بالکل ناجائز ہے کہ حریف کے وار کرنے مین سبقت کرین جب تیرے حملے سے خدا بچا لیگا تو مین
بھی وار کرونگا گرگین نے جواب دیا کہ اے طلسم کشا مین جانتا ہون کہ تو وار مین سبقت نہین کرتا ہے مگر
یہان کوئی اس بات کا دیکھنے والا نہین ہے اور مین اس راز کو افشا نہ کرونگا بلکہ سب سے یہ بات کہونگا
کہ مین نے پہلے بہت سے وار طلسم کشا پہ کیے پھر طلسم کشا نے مجھپر وار کیا بدیع الملک نے ہنسکر جواب دیا اے گرگین یہ بات
تو نے بالکل خلاف شجاعت کہی ایسا ہو نہین سکتا مین نے کسی کے دکھانے کو یہ بات اختیار نہین کی ہے اور اگر یون
بھی ہوتا تو سب سے بڑھ کے تو دیکھنے والا یہان موجود تھا گرگین نے کہا اے جوان مین نے بھی یہی عہد کر لیا ہے
کہ مین حریف پر پہلے وار نہین کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا پھر امتحان جرأت و مقابلہ کیونکر ہو گا کوئی شرط
مقرر کیجاے گرگین نے کہا اے جوان تیغ و تبر سے مقابلہ اچھا نہین ہے باہم زور ہونا اچھی بات ہے بدیع الملک
نے منظور فرمایا گرگین نے سامنے آ کر ہاتھ بڑھایا بدیع الملک نے اس زور سے اسکا ہاتھ پکڑا کہ اسکو یقین
ہوا کہ میرا ہاتھ ٹوٹ جائیگا گرگین یہ قوت دیکھکر دنگ ہو گیا کہا اے جوان تجھ مین جتنا زور ہو مجھپر کر بدیع الملک
نے فرمایا اے پہلوان تو نے پھر وہی شرط لگائی مین کسی بات مین سبقت نہ کرونگا گرگین جب ہر طرح مجبور
ہوا چاہا بدیع الملک کو لے دوڑون مگر شاہزادے کا قدم زمین سے نہ سرکا گرگین دیر تک زور کرتا رہا
جب مجبور ہو گیا بدیع الملک سے کہا اے جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون شاہزادے نے کہا
اے گرگین دم لیکر پھر اچھی طرح زور کرو گرگین نے کہا مین اب تیرے بعد زور کرونگا پہلے تیری قوت دیکھون

بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین کیا مضائقہ ہے اگر زور کروگے تو تمہاری شجاعت مین فرق نہ آئیگا
گرگین نے پھر زور کرنا شروع کیا دیر تک زور کرتا رہا مگر بدیع الملک کا قدم نہ سرکا اُسکی سانس
چڑھنے لگی کہا اے جوان مین دوبارہ زور کر چکا اب بہت مشتاق ہون کہ تیرا زور دیکھون بدیع الملک
نوجوان گرگین درشت چنگال کو لے دوڑے دس قدم پر لا کے ہکہ دیکر چاہا زمین سے اُٹھا لون مگر
گرگین بھی پہلوان نامی تھا اُسنے لنگر قائم کیا بدیع الملک ٹھہر گئے دیر تک کُشتی سے بیٹھا رہا بدیع الملک
بھی خاموش رہے تھوڑی دیر کے بعد گرگین نے چاہا بدیع الملک کو دھوکا دیکر نکلون جیسے ہی تڑپکے
نکلنا چاہا بدیع الملک نے ہکہ دیا گرگین سے زمین پر نہ ٹھہرا گیا پاؤن اُٹھ گئے بدیع الملک نے سر سے
بلند کیا چاہا چکر دیکر زمین پر مارین گرگین نے ہاتھ باندھکر امان طلب کی بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین
جبتک اپنے مذہب باطل کو ترک نہ کروگے امان نہ ملیگی گرگین نے عرض کی میری کیا مجال جو آپ کی عدول حکمی کرون
بدیع الملک نے آہستہ سے گرگین کو زمین پر رکھدیا گرگین اُسی وقت کلمہ پڑھکے بصدق دل
مسلمان ہوا بدیع الملک کے قدمون پر گرا شاہزادہ نے گلے سے لگایا گرگین نے عرض کی اے شہریار اب فوج
کی طرف تشریف لیچلیے وہ تو اب تک جنگ مین مصروف ہین بدیع الملک گرگین کو ہمراہ لیکر اپنے لشکر
کی طرف چلے یہان ان لوگون مین عجیب آفت برپا تھی لشکر اسلام نے فوج قیصر کے تعاقب مین گھوڑے ڈالدیے
تھے قیصر کا لشکر شکست اُٹھا کر میدان جنگ سے فرار ہوا تھا بدیع الملک نے گرگین سے کہا سب لوگ
اسی طرف آتے ہین گرگین نے عرض کی مین سب کو روکے لیتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین کیا
ضرورت ہے تم کیونکر روکو جب لشکر میرے قریب آئیگا آپ ٹھہر جائیگا یہ فرماتے ہوئے آگے بڑھے لشکر بھی قریب آیا
سب کے آگے قیصر کا تخت تھا بدیع الملک نے بڑھکر تخت قیصر مع قیصر اُٹھا لیا چاہا زمین پر پٹک دون مگر قیصر
تخت سے کود کر بدیع الملک کے قدمون پر گرا عرض کی اے شہریار مجکو پناہ دیجیے بدیع الملک نے فرمایا سامری
و جمشید پر لعنت کرو خدا کو وحدانیت مانو کلمہ طیبہ پڑھو قیصر بصدق دل مسلمان ہوا لشکر کو ٹھہرایا بدیع الملک
کو ہمراہ لیکر لشکرگاہ کی طرف پلٹا بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ مین تشریف لائے گرگین دربارگاہ تک
ہمراہ آیا بدیع الملک نے ایک خیمہ اسکے واسطے بھی آراستہ کرایا گرگین خیمہ مین داخل ہوا قیصر نے اپنی بارگاہ مین
بھی بدیع الملک کے لشکر مین نصب کرائین شاہزادے نے جشن عام کا حکم دیا سب بارگاہون مین تیاریان
ہونے لگین قریب شام جب سب نے انتظام سے فرصت پائی اور روشنی بھی ہو چکی بدیع الملک نے اپنی بارگاہ
مین قیصر کو بلایا اور گرگین کی بارگاہ مین گردستان کے پہلوان گئے چونکہ وہ سب لوگ کسی بارگاہ مین بوجہ
طویل القامتی جا نہ سکتے تھے اسوجہ سے گرگین کی بارگاہ مین سب کو بھیجدیا کہ یہ بارگاہ بہت بڑی تھی بدیع الملک
کو جنگ دیوان کے بعد حاصل ہوئی تھی برائے آرائش یہ بارگاہ بھی بدیع الملک کے لشکر مین استادہ
کیجاتی تھی کوئی اس بارگاہ مین رہتا نہ تھا جب بدیع الملک نے شہر گردستان کے پہلوانون کو زیر کیا تو ان
لوگون کو اس بارگاہ مین رہنے کی اجازت دی وہ لوگ بہت خوش تھے کیونکہ کبھی قیصر نے انکے واسطے بارگاہ
استادہ نہین کرائی تھی ہمیشہ میدان مین یہ لوگ رہتے تھے جب اپنے شہر مین جاتے تھے تو مکان مین رہتے
تھے بلکہ قیصر نے بھی اس بارگاہ کو دیکھکر بہت تعجب کیا تھا بدیع الملک نے اس بارگاہ مین بھی بہت کچھ
آرائش کرائی تھی وہان بھی بڑا مجمع تھا تمام ساکنان شہر گردستان وہان جمع تھے بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین

قیصر صاف باطن اور بہت سے معزز لوگ جمع تھے عام کیواسطے اور ایک جگہ قرار دی گئی تھی کہ وہ لوگ یہان جمع ہوئے تھے ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ مین اپنے رفیقون کو لیے بیٹھا تھا جب سب طرح کی تزئین بارگاہون کی ہوچکی تو جملہ سردار برائے سلام بارگاہ بدیع الملک کی طرف نذرین لیکر چلے باری باری بارگاہ مین آئے بدیع الملک کو نذر دی تھوڑی دیر بیٹھے پھر سلام کرکے اپنی بارگاہ کیطرف پلٹ گئے تھوڑی دیر تک یہ کیفیت رہی جب سب نذرین گذر چکین اور جملہ سردار با طمینان تمام اپنی اپنی بارگاہون مین جاچکے بدیع الملک نے حکم دیا کہ کھانے کے خوان سب کے یہان پہونچائے جائین خادمون نے سب کے یہان خوان پہونچائے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے بھی خاصہ طلب کیا اسی وقت دسترخوان بچھایا گیا شاہزادے نے مع اپنے خاص خاص سردارون کے خاصہ نوش کیا شب بھر عیش و عشرت مین بسر کی جب صبح ہوئی بدیع الملک نوجوان برائے نماز سجادے پر تشریف لائے اور جملہ سردار بھی مصروف طاعت پروردگار ہوئے جب نماز سے فرصت پائی تو بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین قیصر صاف باطن آیا برائے سلام سر جھکایا بدیع الملک نے بیٹھنے کی اجازت دی قیصر سلام کرکے اپنی جگہ پر بیٹھا تھوڑی دیر کے بعد عرض کی اے شہریار اب یہانسے تشریف لیچلیے بدیع الملک نے فرمایا میرا بھی یہی ارادہ ہو کہ تمھارے یہان چلون قیصر نے عرض کی اب یہان ٹھہرنا بیکار ہو لشکر کو حکم روانگی دیجیے بدیع الملک نے سردارونکو طلب کیا حکم دیا کہ لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین یہان سے آج ہی کوچ کرنے کا ارادہ ہو سردارون نے لشکر مین جاکر اطلاع دی پیش خیمہ اسی وقت روانہ ہوگیا سردار سامان سفر درست کرنے لگے تھوڑی دیر مین سب لوگ تیار ہوگئے سردارون نے آکر بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار سب لوگ تیار ہین آپ کے تشریف لیچلنے کی دیر ہو بدیع الملک اسی وقت اٹھے قیصر کو ہمراہ لیا بارگاہ کے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے بڑے جاہ و حشم سے لشکر گران ساتھ لیکر شاہزادے نے وہان سے کوچ کیا قیصر صاف باطن نے اپنے وزرا کو پہلے روانہ کردیا تھا کہ شہر مین جاکر تیاری کرین اور سب کو شاہزادے کی تشریف آوری سے اطلاع کردین وزرا نے آکر سب انتظام شہر مین درست کیا تھا ہر دکان کو آئینہ بندی سے زینت دی تھی لوگونکو بھی انتظار تشریف آوری بدیع الملک حد سے سوا تھا بہت سے لوگ شہر پناہ پر آکے منتظر تھے آپسمین ذکر کررہے تھے کہ طلسم کشا بڑا مرد شجاع تھا کہ اسنے طلسم مراۃ العدم کو اسطرح فتح کیا کہ سلطان تک مطیع و فرمانبردار ہوگیا بعض کہتے تھے کہ طلسم کشا جوان قوی ہیکل ہوگا جب تو شہر کردستان کے پہلوانونکو یون زیر کیا کہ سب سلطے بندہ بیدام ہین یہ ذکر آپسمین ہو رہا تھا کہ قریب نقارے کی آواز آئی سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی سب نے کہا لشکر طلسم کشا آتا ہی پہونچا ہوئے اشتیاق دید مین سب لوگ آگے بڑھے لشکر بھی قریب پہونچا سب نے دیکھا کہ لشکر کے آگے آگے ایک جوان صاحب شوکت و شان مرکب کوہ پیکر پر بصد جاہ و حشم سوار گلے مین لوح طلسم مراۃ العدم پڑی ہوئی گھوڑے کو قدم پر ڈالے ہوئے آتا ہی عقب مین اس جوان کے لشکر گران ہو سب نے آپسمین کہا طلسم کشا یہی شخص ہو جو سب کے آگے آتا ہی اسی کے گلے مین لوح طلسم بھی پڑی ہوئی ہو نہایت تعجب کی بات ہو کہ طلسم کشا نے ایسے ایسے جوانون کو کیونکر زیر کیا یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے بدیع الملک کی سواری قریب آئی سب نے جھک کے

سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا اسی جاہ وحشم سے شہر مین داخل ہوے اہل شہر نے جو بدیع الملک کو دیکھا خوش ہو گئے سب نے سر نیاز خم کیا بدیع الملک سب کو جواب دیتے ہوے دونون ہاتھون سے سلام لیتے ہوے طرف دار الامارۂ شاہی کے چلے مگر شہر کی حالت جو بدیع الملک نے ملاحظہ فرمائی نہایت آباد پایا بہت خوش ہوے قیصر صاف باطن قریب دار الامارۂ شاہی بدیع الملک کو لیکر ہونچا نزدیک جا کر عرض کی اے شہریار تشریف لیچلیے بدیع الملک نے گھوڑے کو روکا مرکب سے اُترے ایوان شاہی مین داخل ہوے قیصر بدیع الملک کو قریب تخت لایا عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف رکھین مین براے خدمتگذاری حاضر ہون بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر تمھارا تخت تمکو مبارک رہے ہمین تخت کی پروا نہین اگر ہمی حاجت ہوتی تو سلطنت ہفت اقلیم پر قبضہ کر لیتے کوئی بادشاہ ہمسے بہتر نہوتا قیصر نے عرض کی اے شہریار اسمین شک نہین مگر اسوقت سواے آپکے اور کوئی سزاوار تخت نہین ہو بدیع الملک نے فرمایا مین اپنی طرف سے تم کو اجازت دیتا ہون تخت پر بیٹھو قیصر نے عرض کی مجھ سے ایسی گستاخی نہوگی بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر مین خود اجازت دیتا ہون یہ کہکے قیصر کا ہاتھ پکڑکے تخت پر بٹھا دیا قیصر سلام کر کے تخت پر بیٹھ گیا بدیع الملک نوجوان ایک دنگل مرصع کار پر رونق افروز ہوے اور سب سردار بھی ادب سے بیٹھے قیصر نے عرض کی اے شہریار اب امیدوار ہون کہ مجھکو اجازت مرحمت فرمائی جاوے کہ مین اور انتظام کرون آپنے مجھے تاج بخشی فرمائی میری عزت بڑھائی مین اب چاہتا ہون کہ حضور کو اس طلسم کی سیر بھی کرادون بدیع الملک نے کہا تمھین اختیار ہو قیصر تخت سے اُٹھا سامان جشن مین مصروف ہوا تھوڑی دیر مین سب سامان جشن تیار ہو گیا قیصر پھر حاضر خدمت بدیع الملک ہوا اور روسا شہر بھی نذرین لے لیکر حاضر ہوے سب نے بدیع الملک کو نذرین دین شاہزادے نے بھی بہت کچھ انعام تقسیم کیا تھوڑی دیر تک یہ جلسہ رہا پھر محفل مین رقص وسرود کا شغل ہوا نصف شب تک یہ چرچا رہا پھر قیصر نے دسترخوان طلب کیا خادمون نے اُسیوقت محفل مین دسترخوان بچھایا بدیع الملک نوجوان نے خاصہ نوش کیا پھر رقص وسرود شروع ہوا جب رات بہت کم باقی رہی بدیع الملک نے صحبت کو برخاست کیا قیصر شاہزادے کو اپنے ہمراہ لیکر خوابگاہ مین آیا خادمون کو مقرر کیا آپ وہان سے باہر آیا بدیع الملک نوجوان مسہری پر تشریف لیگئے شاہزادے نے تھوڑی دیر کے بعد آرام کیا قیصر وہان سے پلٹ کے اپنی خوابگاہ مین آیا بستر خواب پر جاکے لیٹا کئی دن کا جاگا ہوا تھا نیند آگئی رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین قیصر زرین پوش فلک خوابگاہ مشرق سے نکلکر زینت بخش تخت زبرجدی ہوا بدیع الملک بیدار ہوے خادمون نے مصلا بچھایا شاہزادے نے فریضۂ سحری ادا کیا باہر تشریف لائے سب لوگ براے سلام حاضر ہونے لگے قیصر نے عرض کی اے شہریار مین نے کل نذر نہین دی واقعی مجھ سے خطا ہوئی مگر آج امیدوار ہون کہ میری نذر بھی قبول فرمائی جاے یہ کہکے خزانے کی کنجیان حاضر کین بدیع الملک نے کہا اے قیصر تمھاری نذر قبول ہوئی اب یہ مال وزر تمھین کو مبارک رہے مین چاہتا ہون کہ اب مجھے بخوشی یہان سے رخصت کرو کہ حمزۂ صاحبقران زمان طلسم فیروزیہ مین منتظر ہونگے جبتک مین جاکر لوح طلسم نذر انکے نہ دونگا اُسوقت تک فیروز ستارہ پیشانی ادا نہین جائیگا بعد قتل فیروز انشاء اللہ تعالیٰ لوح تمھین بھیجدونگا قیصر نے عرض کی اے شہریار مین رکاب سعادت انتساب سے جدا ہوکر کیونکر رہ سکتا ہون مجھے اب سلطنت کی ضرورت نہین ہو بہت دنون سلطنت کی اب کچھ روز آپکی خدمت مین رہکر اپنی حیات چندروزہ بسر کرونگا تاکہ میرا انجام بخیر ہو بدیع الملک نے یہ کلام قیصر سے سنکر فرمایا کہ ایسا ارادہ نہ کرو اپنی راحت مین خلل نہ ڈالو ہم لوگ بعد قتل زمرد خانۂ کعبہ جائینگے بلکہ تمھکو ابھی اپنے جانے کی

امید بھی نہین ہو کیونکہ بعض دشمنان خدا ایسے ہین جنکی وجہ سے اہل اسلام کو بہت گزند پہونچ رہا ہو اونکے واسطے
صاحبقران شاید مجھکو چھوڑ جائین پس تم میرے ہمراہ رہکر بہت پریشان ہوگی مجھپر بڑے بڑے مصائب پڑینگے
تم اونکے متحمل نہو سکوگے قیصر نے عرض کی ای شہریار آپ کی ہمراہی مین مجھپر جو مصائب گذرینگے مجھے اس راحت
سے زیادہ مزہ دینگے آپ ضرور مجھے ہمراہ رکاب لیتے چلین اگر انکار فرمائیے گا مین اپنے تئین ہلاک کرونگا
بدیع الملک نے جب یہ تقریر قیصر کی سُنی دل مین خیال کیا کہ یہ ہرگز میرا ساتھ نہ چھوڑیگا مجبور ہوکے کہا ای
قیصر یہان کی سلطنت کسکو دیجائے قیصر نے عرض کی جسکو حضور لائق سلطنت سمجھین بدیع الملک نے فرمایا
مین یہان کے معزز لوگون سے مطلق واقف نہین ہون تمھین لازم ہو کہ اس معاملے کے واسطے ایک دن
قرار دو کہ اُس روز جسقدر لوگ خاندان شاہی سے ہون اور جنھین حق سلطنت پہونچ سکتا ہو اُنکو جمع کرو مین جسکو لائق
سلطنت تصور کرونگا اُسے تخت پر بٹھاؤنگا قیصر نے عرض کی یہ کیا مشکل ہو انشاء اللہ تعالے مین کل اس
صحبت کو قرار دونگا یہ کہکے بدیع الملک کے پاس سے اُٹھا وزرا کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے قیصر نے
کہا جسقدر لوگ خاندان شاہی سے ہین وہ سب جمع ہون ہمارے آقائے نامدار جسکو قابل سلطنت دیکھینگے
اُسے تخت پر بٹھائینگے وزرانے اور اہلکاران سلطنت کو بلایا سبکو یہ حکم سلطانی سنایا اہلکار عزیزان شاہی کے مکانون پر
گئے سب کو اطلاع کی کہ کل آپ لوگون کو ایوان سلطانی مین حاضر ہونا چاہیے جنھے سبب دریافت کیا
اہلکاران شاہی نے کہا ہم اس بات سے بالکل ناواقف ہین کہ آپ لوگون کی طلبی کیون ہو سب نے کہا ہم ضرور
جائینگے اہلکاران سرکاری وہان سے واپس آئے وزیر سلطان سے عرض کی جب انکے سب حاضر ہوگئے
وزیرون نے قیصر سے کہا کہ کل سب حاضر ہوجائینگے قیصر نے حکم دیا کہ سامان انجمن مشاورت درست کیا جائے
وزرانے سب انتظام کیا دوسرے روز عزیزان شاہی آکر جمع ہوئے جب سب لوگ جمع ہوچکے تو قیصر نے
بدیع الملک کے پاس آکے عرض کی ای شہریار جو جو لوگ خاندان شاہی سے تھے وہ سب جمع ہین آپ تشریف
لے چلیے بدیع الملک اُٹھے قیصر کے ہمراہ اُس مقام پر تشریف لائے جہان یہ سب لوگ جمع تھے رؤسا نے جو
بدیع الملک کو دیکھا برائے تعظیم اُٹھے سب نے بدیع الملک کے قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک ایک
دنگل زرین پر آکے بیٹھے قیصر سے فرمایا ہر ایک شخص کے نام و نسب سے مجھکو آگاہ کرو قیصر نے سبکی فرد اسما
بدیع الملک کو دی اور ہر ایک کا شجرۂ خاندانی بھی پیش کیا شاہزادے نے ہر ایک کا شجرہ دیکھا جب سب
شجرے نگاہ سے گذر چکے تو آخر مین ایک شجرہ بدیع الملک نے دیکھا کہ وہ شجرہ ملک صمصام روشن بخت کا تھا
سلسلہ اس شجرے کا خاندان اسلام سے ملتا تھا بدیع الملک نے اس شجرے کو پڑھنا شروع کیا قیصر نے جھک کے عرض کی
ای شہریار یہ شخص بڑا شجاع ہو اسکی شجاعت کے سکے پڑے ہوئے ہین بہت لوگ اس سے ناہر ہین قبل مین اُسکے آبا
و اجداد اس طلسم کی سلطنت کرتے رہے ہین یہ واقعی مستحق سلطنت ہو بدیع الملک نے کہا مین بھی اچھا جانتا ہون
قیصر نے عرض کی ای شہریار میری بھی یہی خوشی ہو کہ اس شخص کو اس طلسم کی سلطنت ملے بدیع الملک نے ملک
صمصام روشن بخت کو بلایا اپنے ہاتھ سے تاج پہنایا تخت پر بٹھایا ملک صمصام بہت خوش ہوا بدیع الملک نے
فرمایا ای صمصام یہ سلطنت خاص تمھارے سپرد اسواسطے کیجاتی ہو کہ تم عدل و انصاف سے رعیت کے دل کو
شاد رکھو اور ہمیشہ حق پرستی سے کام رکھو ملک صمصام نے عرض کی ای شہریار ہمیشہ ایسا ہی ہوگا بدیع الملک نے
قیصر سے کہا اب یہان سے سفر کرنا مناسب ہو صاحبقران زمان کو میرا انتظار ہوگا قیصر نے صمصام سے کہا اب

ہم لوگ یہان ٹھہر نہین سکتے تم اپنی سلطنت سے خبردار رہنا کوئی کام خلاف قواعد نہ کرنا ملک صمصام نے عرض
کی اے سلطان طلسم مین ابھی آقاے نامدار کو نہ جانے دونگا جب اُنھون نے مجھکو سلطنت عطا فرمائی ہو اور میری عزت
بڑھائی ہو تو میرے یہان دعوت بھی قبول کرینگے قیصر نے کہا تم اُنسے عرض کرو یقین ہو ایک روز تمھاری خاطر سے رہ
جائین صمصام نے کہا مین ابھی عرض کرتا ہون یہ کہکے بدیع الملک کے سامنے آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے
شہریار امیدوار ہون کہ جب آپنے میری عزت بڑھائی سلطنت عطا فرمائی تو میری ایک عرض اور قبول ہو بدیع الملک
نے فرمایا اے صمصام جو کچھ تمھین کہنا ہو بیان کرو صمصام نے کہا مین چاہتا ہون ایک روز آپ میری خاطر سے
یہان قیام فرمائین دعوت قبول کرین بدیع الملک نے فرمایا اے صمصام مین بہت تعجیل مین ہون مگر دعوت کو
رد بھی نہین کرسکتا جو کچھ تمھاری خوشی ہو مجھے منظور ہے مگر ایک روز سے زیادہ مین نہین قیام کرسکتا صمصام نے عرض کی
میری خوشی ہو جائیگی بدیع الملک نے کہا مجھے منظور ہے صمصام نے اسیوقت سامان دعوت کا حکم دیا تیاری
ہونے لگی بدیع الملک قیصر کے ہمراہ خزانۂ طلسمی مین تشریف لائے جو جو تحفہ جات اعلی درجے کے تھے قیصر
نے شاہزادے کو نذر دیے اور جو کچھ مال بیش بہا تھا وہ سب بدیع الملک کے قبضے مین آیا شاہزادہ دیر تک خزانے
مین رہا جب سب مال و اسباب قیصر نے حاضر کیا اور بدیع الملک نے اپنے خزانے مین داخل کرنیکا حکم دیا سوار
اسباب وہان سے اُٹھائے گئے تب بدیع الملک بھی خزانے سے نکلکر باہر آئے قیصر کو ہمراہ لیا راہ مین فرمایا
ہمارے لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین مین کل یہان سے کوچ کرونگا قیصر نے اسیوقت
ہرکارون کو بلاکے کہا کہ جاکر لشکر مین اطلاع کردو کہ کل یہان سے کوچ ہو ہر ایک اپنا اپنا سامان سفر درست رکھے
ہرکارون نے لشکر بدیع الملک مین آکے سب کو اطلاع کی سب نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا قیصر
نے بھی اپنے رفیقون سے کہا کہ سب لوگ تیار رہین کل جسوقت آقاے نامدار یہان سے رخصت ہونگے مین
ہمراہ ہونگا اسوقت کوئی بات ایسی نہو کسی وجہ سے تم لوگ چلنے سے معذور رہو سب نے کہا ہم لوگ اپنا اپنا
انتظام قبل ہی سے کرچکے ہین اگر آقاے نامدار اسی وقت تشریف لے چلین تو ہم موجود ہین قیصر نے کہا لشکر
مین ابھی اطلاع کردو اور محلات کو بھی اس کیفیت سے آگاہی دو کہ کل یہان سے کوچ ہو ہر ایک کے
یہان براے رخصت جانا ضرور ہے وزرا نے سب انتظام درست کیا قیصر نے بدیع الملک سے عرض کی
اے شہریار تھوڑی دیر کے واسطے اجازت چاہتا ہون کہ اپنے اعزا سے رخصت ہو لون بدیع الملک نے فرمایا
اے قیصر جاؤ مین مانع نہین ہون قیصر محلات کی طرف روانہ ہوا ہر ایک سے رخصت ہوکر تھوڑی دیر مین پھر
بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا دن بہت کم باقی تھا بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر اب ملک صمصام
کے یہان چلنا ضرور ہے قیصر نے عرض کی حضور تشریف لے چلین کئی بار وہان سے چوبدار حاضر ہوا کیفیت معلوم
ہوئی کہ ملک صمصام راہ مین منتظر ہے بدیع الملک اُٹھے اپنے خاص سردارون کو مع قیصر صاف باطن کے
ہمراہ لیا سوار ہوکر ملک صمصام کے مکان کی طرف چلے ملک صمصام صبح سے راہ مین منتظر تھا اسکو ہرکارون
نے خبر دی کہ بدیع الملک تشریف لاتے ہین ملک صمصام آگے بڑھا دیکھا شاہزادہ بدیع الملک نامدار مع چند
سردارون کے تشریف لائے ہین ملک صمصام دوڑکے بدیع الملک کے سامنے آیا رکاب سعادت انتساب کو
بوسہ دیا بہت خوش ہوا اپنے ہمراہ لیکر مکان مین آیا شاہزادے کو مسند زرتار پر بٹھایا اور سردار بھی قاعدے سے
بیٹھے ملک صمصام نذر لیکر بدیع الملک کے سامنے آیا شاہزادے کو نذر دی بدیع الملک نے خلعت بیش قیمت

عنایت فرمایا ملک صمصام دعائین دیتا ہوا پچھلے قدم ہٹا پھر قریب آکر عرض کی اگر حکم ہو تو محفل مین ارباب نشاط
حاضر ہون بدیع الملک نے فرمایا کیا مضائقہ ہی صمصام نے اُسی وقت ارباب نشاط کو طلب کیا ایک نازنین زہرہ جبین
نے مع سازندون کے محفل مین پائین فرش پر آکر سلام کیا سازندون نے ساز ملائے طبلے پر تھاپ پڑی نازنین نے گت
شروع کی تھوڑی دیر تک رقص کی کیفیت دکھائی پھر سلام کرکے بیٹھی گنگنا کے یہ غزل بہ آواز بلند گانا شروع کی غزل

ہلال عید چو بیند کسے بروے کسے
کنون من و غم ہجران جستجوے کسے
نگہ نکرد تنش از شرم دیدنے وارد
فغان ز جنبش لبہاے بذلہ جوے کسے
بصبح عید مرا این قدر غمین بیسند
بہ آب تیغ کسے تر نشد گلوے کسے
چہ شد گذشت ز طفلی مرا بعالم آب
نشد کہ نالم کنم سر زبیم خوے کسے
علاج نیست بجز این ز رواشک واکہ دگر
نشد نصیب کہ خطے بہ رخ زروے کسے
فغان نداد کسے اہ دریغ تا دم مرگ
فغان ز شوخیے طبع بہانہ جوے کسے

گلستان گلستان بردم دل نہ چون لبوے کسے
بنالم آہ چہان و سبدم بجوے کسے
بریدہ نعش من خستہ را بکوے کسے
نماز عید چہان سر کنم کہ کشت مرا
صدا فدا اے تو کردم بیار بوے کسے
گلوے خشک مرا بوسہ گاہ خنجر کرد
میار بہر خدا ایک سخن بروے کسے
خوش آنکہ خود نہ شناسی مراد فرمائی
بمصلحت دو سہ روزی بردم بکوے کسے
من ستم زدہ کو زندگی کجا ہمدم
کجا کجا کہ نرفتم بجستجوے کسے

گذشت آنکہ مرا بود جا بکوے کسے
اجل عنان ہرامی کشد لبوے کسے
بیک سخن لب او دو انشد کہ من مردم
بناز شستن رخسارہ وضوے کسے
بروز عید کہ ہر کس بیادہ کردہ افطار
نشان بوسہ اغیار بر گلوے کسے
خموش میر دم آیوا این چنان نہ خاک
کہ آہ مرد جوانی در آرزوے کسے
طپیدن دل ہصیبر کار آخر کرد
ہمین دو در دزدہ دم کندہ ام گلوے کسے
گہے بہردن ما شادمان گہے گریان

جب نازنین اس غزل کو ختم کر چکی حاضرین محفل بہت خوش ہوے سب نے
تعریف کی بعض نے کہا کوئی اُردو کی غزل کہو نازنین نے یہ غزل شروع کی

بلا سے گر ہو تو الا دہان مار مین دل
نکل نہ جائے دم اضطراب سینے سے
اگر نہین کسی مہوش کے انتظار مین دل
اٹھے گا شل شرر کر لیے ہوے سنگ مزار
نہ دیکھا اپنا شگفتہ کبھی بہار مین دل
برنگ بیضۂ لو روز تو لے دل اُسنے
جو پوچھو کون تو مین یہ کہون ہزار مین دل
یہ جسم زار ہو مرا پیرہن مین ہے یا تار
رہیگا میرے عوض میرا کوئی یار مین دل

لگل بن بیٹھے مرا دل لگل کا دشمن ہی
برنگ شعلہ کہین آہ شعلہ بار مین دل
ترا سنگار رکھی ہی وہ بلا کہ جاے گر
رہا اگر یونہین گرم تپش مزار مین دل
فلک کے رنگ سے ظاہر ہو مانی آثار
ہزارون ایک ہمارا ہو کس قطار مین دل
نہو تین خلد مین حورین تو رہتا خلد مین کون
گرہ ہی تار مین یا میرے جسم زار مین دل

پھنسے نہ حلقۂ گیسوے تابدار مین دل
نہ ایسا ہو کسی دشمن کے بھی کنار مین دل
ہمیشہ روزن سینہ سے کیون ہو چشم براہ
پروئے زلف مسلسل کے تار تار مین دل
برنگ غنچۂ پیکان و غنچۂ تصویر
خوش اپنا کیونکہ ہو اس باتمی حصار مین دل
ہزارون دشمن جان ہے ہی ایک دوست بڑا
لگے ہو صحبت خوبان گلعذار مین دل
اٹھا تو لائے مجھے میرے ہمنشین ای ذوق

اس غزل کو جو نازنین نے شروع کیا ایک تو غزل ہی عمدہ دوسرے اُس نازنین
مہ جبین کا تبا تبا کے گانا ایک دل کو ہزار طرح سے بتایا کبھی آئینہ سے مثال دی کبھی پھول کی تشبیہ دی کبھی ساغر مے سے
دل کو مناسبت دیکر بتایا اس درجہ باتین پیدا کین کہ دیکھنے والے دنگ ہوگئے خوش گلو بھی تھی ایسی ایسی ترکیبین صرف کین کہ
سب کے دل بیتاب کر دیے غرض نازنین نے اس ترکیب سے اس غزل کو ادا کیا کہ تمام اہل محفل محو ہو گئے جب غزل
ختم ہوئی ملک صمصام نے اشارہ کیا دوسری نازنین آئی اُسنے بھی رقص کی کیفیت دکھا کے ایک غزل گائی اسیطرح
دو تین طائفے محفل مین آئے پھر ملک صمصام نے دسترخوان بچھوایا بدیع الملک نوجوان نے خاصہ نوش فرمایا

پھر شغل رقص وسرود شروع ہوا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے کہا اى ملک صمصام اگر جی چاہے تو اب
صحبت کو برخاست کرو رات زیادہ آئی ہی ملک صمصام نے اسی وقت صحبت برخاست کی بدیع الملک کے واسطے
ایک کمرہ مین مسہری بچھائی گئی شاہزادہ وہان تشریف لے گیا سب سردار بھی گئے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک
نے آرام فرمایا سب سردار بھی محو خواب ہوئے رات تو تھوڑی سی باقی تھی چند ساعت کے بعد سحر ہوئی بدیع الملک
برائے نماز اٹھے سجادے پر تشریف لائے فریضہ سحری ادا کرکے قیصر کو طلب فرمایا کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب
نہین ہی اسی وقت یہان سے چلنا اچھا ہی قیصر نے اسی وقت ملک صمصام کو بلایا کہا اى صمصام اب آقاے
نامدار یہان قیام کرنا پسند نہین کرتے ارادہ یہ ہی کہ اسی وقت یہان سے تشریف لیجائین ملک صمصام نے عرض
کی اى شہریار اگر تشریف ہی لیجانا ہی تو قریب شام جائیے گا بدیع الملک نے فرمایا اسوقت سے بہتر برائے سفر
کوئی وقت نہین ہی صمصام مجبور ہوگیا بدیع الملک نے قیصر سے کہا اب لشکر مین اطلاع کرو کہ سب لوگ
سوار ہو جائین قیصر نے اسیوقت لشکر مین اطلاع کی سب لوگ تو اس خبر کے منتظر بیٹھے تھے پیش خیمہ وغیرہ
روانہ ہو چکا تھا جیسے ہی ہرکارون نے جاکر سوار ہونے کو کہا سب لشکری سوار ہو گئے شہزادہ بدیع الملک
نے بھی اسپ صبادم طلب کیا خادم مرکب لیکر حاضر ہوئے شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا قیصر معاف باطن اور
جملہ سرداران نامی وگرامی بدیع الملک کے ہمراہ ہوئے ملک صمصام بھی تھوڑی دور کے واسطے ساتھ ہوئے
بدیع الملک لشکر مین تشریف لائے سب کو اپنے ہمراہ لیا وہان سے ملک صمصام کو بدیع الملک نے
رخصت کیا اور طرف طلسم فیروزیہ کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب سب سردارون کو عرصہ دراز گذرا اور امیر کو کسی کی خبر نہ معلوم ہوئی مریخ آفتاب علم کو صاحبقران ثانی نے
طلب فرمایا جب مریخ حاضر خدمت ہوا تو امیر نے فرمایا اى مریخ آفتاب علم قریب دو سال کے زمانہ گذرا مگر
ابھی تک کیفیت ایرج و رستم ثانی وغیرہ کی نہ معلوم ہوئی خصوصًا بدیع الملک نوجوان کا حال نہ معلوم ہونے سے
طبیعت زیادہ پریشان ہی اگر تم سے ہوسکے تو کسی طرح سے بدیع الملک نوجوان کی خبر لاؤ مریخ نے جب صاحبقران کو
نہایت مضطرب الحال پایا عرض کی یا صاحبقران آپ خاطر جمع رکھین مین آج ہی جاتا ہون انشاء اللہ تعالی ایک
ہفتہ کے بعد شاہزادے کی خبر صحت سے آپکو شاد و مسرور کرونگا امیر نے اسی وقت مریخ کو رخصت کیا مریخ
آفتاب علم تخت پر سوار ہو کے جانب طلسم مرآۃ العدم روانہ ہوا تین روز کے بعد قریب طلسم پہونچا دھوپ
بہت شدت کی تھی مریخ کو پیاس نے بہت پریشان کیا تخت نیچے اتارا سامنے ایک چشمۂ آب تھا مریخ
اس چشمہ کے قریب آیا پانی پیا تھوڑی دیر دم لیا چاہتا تھا کہ پھر تخت کو بلند کرے کہ سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی مریخ
آفتاب علم اس طرف متوجہ ہوا جیسے ہی دامن گرد شگافتہ ہوا مریخ نے دیکھا شاہزادہ بدیع الملک نامدار اسپ صبا رفتار
پر سوار عقب مین لشکر گران بڑے جاہ و تجمل سے تشریف لاتے ہین مریخ شاہزادے کو دیکھکر خوش ہوگیا
آگے بڑھا شاہزادے نے بھی دور ہی سے پہچانا مریخ آفتاب علم نے جھک کے سلام کیا بدیع الملک مریخ
کو بہت عزیز رکھتے تھے گھوڑے سے اتر پڑے بدیع الملک جب گھوڑے سے اترے پھر کسکی مجال تھی جو
پیادہ نہ ہوتا سب لوگ مرکبون سے اتر پڑے مریخ یہ عنایت دیکھ کے خوش ہوا دوڑ کے بدیع الملک کے

پاس آیا چاہا جھک کے قدمون کو بوسہ دون مگر بدیع الملک نے گلے سے لگا لیا مریخ نے عرض کی اے شہریار
مزاج مبارک کی کیفیت بیان فرمائیے بدیع الملک نے ارشاد کیا شکر ہے اُس بے نیاز کا جسنے اتنے بڑے طلسم پر
فتح دی مریخ نے عرض کی اے شہریار صاحبقران زمان شب و روز آپکی یاد مین بہت مضطر رہتے ہین اور جملہ سرداران
نامی آپ ہی کو یاد کرتے ہین جب اضطراب صاحبقران حد سے گذرا تو مجھکو خبر خیریت کیواسطے روانہ کیا بدیع الملک
نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم مجھے خود اس امر کا خیال تھا مگر کیا کرتا مجبور تھا جب طلسم کو خدا نے فتح کرایا تو مین وہان سے روانہ
ہوا فتح طلسم کے بعد دو یا تین روز وہان اور رہا کیونکہ قیصر صاف باطن نے وہان کا رہنا پسند نہین کیا میرے ساتھ آنے پر
کمر کی مین مجبور ہوگیا انتظام سلطنت کے واسطے ایک شخص کو تجویز کرنا تھا جب ایک شخص معتمد کو وہان کا انتظام سپرد کر دیا تب
اس طرف آیا تقدیر نے تمسے ملایا اب یہ بیان کرو کہ کون کون سردار آگئے ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی ابھی تک
تو کوئی بھی نہین آیا اور نہ کسی کی خبر معلوم ہوئی ہے نہین معلوم سب کہان ہین اور کس کس نے طلسم فتح کیا کون کون ابھی ناکامیاب
ہے خلاصہ کیفیت ان لوگون کی نہین معلوم ہے بدیع الملک یہ سنکر خوش ہوے شکر خدا بجالائے مریخ کو بھی خوشی ہوئی
بدیع الملک نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ ہو جائین آج کی شب یہین بسر کرین صبح کو یہان سے چلینگے لشکر یہین ٹھہر گیا
بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک مریخ آفتاب علم کو لیکر اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی
اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر ہوے مریخ کی طرف دیکھ کے
قیصر صاف باطن نے کہا آپ کے والد ماجد یہان تشریف لائے تھے مجھ سے مدد چاہتے تھے مین نے بچند وجوہ
انکار کیا کیونکہ اُنکے ساتھ زمرد ثانی ساحر قدم تھا مین نے اُسکو اپنے یہان رکھنا مناسب نہ جانا اب سُنا ہے کہ وہ
طلسم نہ طاق مین جاکر پوشیدہ ہوا ہے اور آپ کے والد ماجد بھی اُسکے ہمراہ ہین اور دو شخص اور بھی ہین جنکے نام سے
مین واقف نہین ہون بدیع الملک نے فرمایا ایک تورج ہوگا اور ایک بختگان وزیر زمرد ہوگا انشاء اللہ
تعالیٰ یہان سے چلکر طلسم فیروزہ مین کچھ روز قیام کرینگے جب سب سردار ہمارے یہان کے آجائینگے تو طلسم
نہ طاق کی جانب چلینگے قیصر نے عرض کی اے شہریار کیا اس طلسم کو بھی آپ ہی فتح کرینگے بدیع الملک نے فرمایا
جسکے نام اُس طلسم کی تباہی ہوگی وہ فتح کریگا قیصر خاموش ہو رہا مریخ طلسم کے حالات دریافت کرنیکا بدیع الملک
دیر تک سب کیفیتین بیان کرتے رہے مریخ چونکہ بدیع الملک سے کسی قدر گستاخ بھی تھا عرض کی اے ایک امر اور
تحقیق طلب ہے مگر کسی وقت دریافت کرونگا ابھی موقع نہین ہے بدیع الملک نے اسکی طرف دیکھا چہرے پر تبسم پایا کچھ
سمجھ کے مسکرا کے کہا جو اصلی امر ہوگا مین حرف بحرف بیان کردونگا مریخ باتین کرتا رہا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے
بعد خاصہ طلب کیا ملازمون نے دسترخوان لاکر بچھا دیا شاہزادے نے خاصہ نوش کیا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے
صحبت برخاست کی سب سردار اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوے مریخ آفتاب علم کے واسطے بدیع الملک
نے اپنے خوابگاہ مین دوسری مسہری بچھنے کا حکم دیا اُسی وقت خادمون نے تعمیل حکم کی بدیع الملک مریخ کو ہمراہ لیکر
خوابگاہ مین تشریف لائے مریخ نے تخلیہ جو پایا بدیع الملک سے کہا اے شہریار آپ میرے واسطے کیون تکلیف
فرماتے ہین مین سو رہونگا آپ زنانی بارگاہ مین تشریف لیجائین بدیع الملک نے مسکرا کے کہا مریخ تمھین اب اس
امر کی تحقیق کا موقع ملا مریخ ہنس پڑا عرض کی اے شہریار مین یہی پوچھنے والا تھا کہ اب آپکے ہمراہ کسقدر لوگ ہین
بدیع الملک نے کہا میرے ہمراہ تمام لشکر ہے مریخ نے عرض کی اے شہریار یہ مین نہین عرض کرتا ہون بلکہ میرے عرض
کرنے کا یہ منشا ہے کہ محلات معلے سے کون کون ہمراہ ہین بدیع الملک نے چاہا بات کو ٹال دون مگر مریخ نے عرض کیا

مین اچھی طرح اِن باتون سے واقف ہون چند واقعہ میرے سامنے گذرے ہین کہکشان کفن پوش کے باغمین
جب آپ براے لوح تشریف لے گئے تھے تو وہان کا جو واقعہ گذرا میرے سامنے کی بات ہی آپ بیکار پوشیدہ کرتے
ہین مین خود پوشیدہ ہو گیا تھا کہ شاید کوئی مجھکو دیکھکر شرمندہ ہو علاوہ اُسکے اور بہت سے مقامات پر مین نے بہت سی
باتین دیکھین بڑے تعجب کی بات ہی جو آپ مجھ سے پوشیدہ کرین بدیع الملک نے خلاصہ کیفیت مریخ آفتاب علم سے
بیان کر دی مریخ کو سُنکر کسی قدر ملال بھی ہوا مگر ہنسی مین ٹال گیا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات زیادہ گئی
بدیع الملک نوجوان نے آرام فرمایا مریخ آفتاب علم کو بھی نیند آگئی رات تھوڑی سی باقی تھی آثار سحر چند لمحہ کے
فلک پر نمایان ہوے بدیع الملک کی آنکھ کھل گئی مریخ آفتاب علم کو جگایا خادم براے وضو پانی لائے بدیع الملک
نے وضو کرکے نماز سحر ادا کی مریخ نے بھی نماز پڑھی بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سردار براے سلام
حاضر ہونے لگے بدیع الملک نے اسی وقت حکم دیا کہ لشکر مین چلنے کا سامان درست رہے تھوڑی دیر کے بعد
یہان سے چلینگے لشکر مین جو یہ حکم پہونچا سب نے اُسی وقت سے تیاری کرنا شروع کی بدیع الملک نوجوان بعد زوال
آفتاب وہان سے روانہ ہوے مریخ نے عرض کی اے شہریار میرے نزدیک بہتر ہی کہ آپ صنم کدۂ آذری کی سیر بھی کرتے
چلین وہ یہان سے بہت نزدیک ہی اور لائق دید ہی کاہیکو بھی اتفاق ہوگا جو اس طرف تشریف لایئے گا اور سیر دیکھنے کے
قابل ہی بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ صنم کدۂ آذری کیا چیز ہی مریخ نے عرض کی اے شہریار اسکو بھی ایک طلسم تصور
کرنا چاہیے ملکہ ناوک افگن جادو وہان کی بادشاہ ہی طلسم مین کوئی مرد ایسا نہین ہی جسکے ڈارھی موچھین بھی ہون
ہر ایک نوجوان ہی ابھی سبزہ تک آغاز نہین ہی ملکہ بھی بہت کمسن ہی اُسکی ایک وزیر زادی زہرہ جمال جادو آفت روزگار
ہی اُس طلسم کی کیفیت دیکھنے کے لائق ہی جو سحر ہی عجب انداز کا ہی بہت سے بادشاہان عالی جاہ ملکہ ناوک افگن پر
فریفتہ ہوکر آئے وہان تصویر گلی بنکر رہ گئے اگر آپ تشریف لیچلین تو مجھ سے اور وہان کے باشندون سے بہت رسم
ہی ملکہ کی وزیر زادی بھی کچھ مجھکو جانتی ہی مین نے آجتک اُسکی صورت نہین دیکھی اکثر لوگون کی زبانی سنا ہی کہ نہایت
حسین ہی تحفۂ روزگار دید حد سے سوا ہی اگر آپ تشریف لے چلین تو کیا عجب ہی کہ آپکی تشریف آوری کی خبر سنکر
ملکہ ناوک افگن خود آئے اور شرط مہمانداری بجا لائے کیونکہ آپکی شجاعت و جرأت کے شہرے ہر طلسم مین مشہور ہین اور
آپ لوگون کی تصویرین جتنے ساحران عالی جاہ ہین اُنکے پاس رہتی ہین اور تذکرات جنگ جو آپکے لکھے جاتے
ہین تاجر انکو بخوشی لیتے ہین اور بشوق دیکھتے ہین ملکہ ناوک افگن نے بھی ضرور ہی آپکے تذکرے دیکھے
ہونگے جب آپ وہان تشریف لیجائینگے تو ملکہ ضرور بخاطر پیش آئیگی کیونکہ یہ جانتی ہوگی کہ آپ پر سحر نہین تاثیر کرتا ہی اور
علاوہ اسکے اسوقت آپ کے ہمراہ ساحران نامی و گرامی ایسے موجود ہین جنکے سحر سے سامری و جمشید کو امان
نہین بہت شجاعت مین آپسے بڑھکے کون ہی علاوہ اُسکے پہلوانان شہر گردستان جو آپکے ہمراہ ہین اُنکی صورتین
ایسی ہین کہ جو کوئی دیکھے گا اُسکے دل مین خوف پیدا ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال تو مجھکو بالکل نہین ہی مگر دیر
ہوجانیکا لحاظ ہی ایسا نہو مجھے جانے مین عرصہ ہوجائے اور سب سردار وہان آجائین مین سبکے بعد صاحبقران زمان کے
پاس پہونچون مریخ نے عرض کی اے شہریار وہ لوگ ابھی نہین آئینگے بدیع الملک نے فرمایا اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو
مین موجود ہون قیصر نے بھی عرض کی اے شہریار مین نے بھی صنمکدۂ آذری کی بہت کچھ تعریف سنی ہی مگر آجتک اُس طلسم کو
نہین دیکھا اگر آپ تشریف لیچلین تو مین بھی اُس طلسم کی کیفیت دیکھلون بدیع الملک نے فرمایا مجھکو تم سب کی خوشی
کرنا ہی یہ فرماکے مریخ سے کہا وہ طلسم یہان سے کتنی دور ہی مریخ نے عرض کی اے شہریار بہت نزدیک ہی

بدیع الملک نے فرمایا پھر اُسی طرف چلو مریخ نے لشکر کو اسی طرف چلنے کی ہدایت کی سب لوگ اُسی طرف
متوجہ ہوے دن بھر رہروی کی قریب شام ایک صحرا مین پہونچے صحرا کی عجب کیفیت دیکھی باغ سے بہتر بہار
اُس صحرا مین پائی بدیع الملک نے مریخ سے فرمایا کہ یہ صحرا عجب پر فضا ہی اگر چاہو تو بارگاہین یہین آراستہ
کرا دو کیونکہ اب دن بھی بہت کم باقی ہی تھوڑی دیر مین شام ہو جائیگی رات کو رہروی کرنا اچھا نہین ہی شب بھر
یہین رہینگے صبح کو یہان سے پھر چلینگے مریخ نے عرض کی ای شہریار آپکی یہی مرضی ہی تو کیا مضائقہ ہی مگر میرے
نزدیک بہتر یہ تھا کہ سرحد طلسم مین چلکر ٹھہرتے گو یہ بھی سرحد مین شامل ہی مگر سرحد خاص یہ نہین ہی اگر آگے تشریف
لے چلیے گا اس سے زیادہ فضا نظر آئیگی بدیع الملک نے فرمایا دن بہت کم باقی ہی جب بالکل تاریکی
عالمگیر ہو جائیگی تو بارگاہین آراستہ کرنے مین تکلیف ہو گی مریخ نے عرض کی پھر یہین قیام کرنا مناسب ہے
بدیع الملک نے اُس شب وہین قیام کیا صبح کو جب خواب راحت سے بیدار ہوے فریضۂ سحری ادا کرکے
تھوڑی دیر تک صحرا کی سیر دیکھی لشکر مین حکم دیا کہ سب تیار رہین مین بہت جلد آگے چلونگا یہان سب لوگ مسلح و مکمل
ہو گئے جب بدیع الملک کیفیت صحرا دیکھ چکے پلٹے لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے تھوڑی دور کے بعد ایک پھاٹک
طلائی نظر پڑا بدیع الملک نے مریخ سے پوچھا کیا پھاٹک طلسم کا ہی مریخ نے عرض کی ای شہریار یہ طلسم کی سرحد ہی
ابھی طلسم کا دروازہ بہت دور ہی جب وہان پہونچیے گا تو دروازہ بند ملیگا مگر تکلف اُسکا اس دروازے سے
کہین بڑھکے ہو گا اور وہان ایک نہر گرد چار دیواری طلسم کے نظر آئیگی وہ نہر قابل دید ہی بلکہ طلسم کے اندر جائیگا
وہی راستہ ہی بدیع الملک مریخ سے طلسم کی کیفیت پوچھ رہے تھے کہ ایک برق چمک کر گری کہ صحرا
مین چارون طرف نور پھیل گیا سب چیزین نظرون سے بسبب خیرگی چشم کے معدوم ہو گئین سواے روشنی
کے دوسری چیز نظر نہ آتی تھی بدیع الملک نے لوح محفوظ کا عکس ڈالا بازو دوا کیا بازوبند سلیمانی کا بھی عکس پڑا
مریخ آفتاب علم نے سحر کیا اور ساحرون نے بھی سحر کرنا شروع کیا دیر کے بعد وہ نور رفع ہوا بدیع الملک نے دیکھا
ایک جوان نقابدار سامنے کھڑا ہی مریخ نے بڑھکے عرض کی ای شہریار آپ کو اس روشنی کا سبب معلوم ہوا
بدیع الملک نے فرمایا مین آگاہ نہین مریخ نے عرض کی اسی جوان نے نقاب اُلٹ دی تھی اُسکی چہرے کی
روشنی چارون طرف پھیل گئی اِن لوگون کا یہ بھی ایک سحر ہی یہ دربان طلسم ہی اِسکی کچھ حقیقت نہین ہی سرحد طلسم پر
بعہدہ پاسبانی حاضر رہتا ہی اگر کوئی شخص اِس طرف آتا اور وہ صاحب تحفہ جات نہوتا یا سحر اچھی طرح سے نہ جانتا
ہوتا تو یہ اِسکو گرفتار کر لیتا مگر آپ کے پاس تحفہ جات ہین سحر نے تاثیر نہ کی بدیع الملک نے فرمایا اے
مریخ مین اِسکی صورت دیکھنے کا مشتاق ہون کسی طرح اُسکے چہرے سے نقاب دور ہونا چاہیے مریخ
نے عرض کی جب یہ نقاب دور کریگا پھر وہی کیفیت ہو جائیگی بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ نور اصلی ہی مریخ
نے عرض کی نور اصلی تو نہین ہی مگر بزور سحر بنایا گیا ہی جبتک سحر کرنے والا مارا نہ جائیگا اس وقت اِن لوگون کی
اصلی صورت ظاہر نہو گی بدیع الملک نے فرمایا سحر کرنے والا کون ہی مریخ نے عرض کی سلیم جادو مہتمم طلسم ہی اگر
اُسکو قتل کیجیے یا وہ مسلمان ہو تب یہ لوگ اپنی اصلی صورت پر آئین بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ لوگ اصل مین
بھی حسین ہین یا سحر سے حسین بنائے گئے ہین مریخ نے کہا اصل مین بھی انکے حسن عابد کش و زاہد فریب ہین
بدیع الملک نے کہا مین سلیم جادو کو ضرور دیکھونگا اگر بن پڑا تو اُس کو مسلمان کرونگا اگر مسلمان ہونے سے
انکار کریگا تو مین اُسکو قتل کرونگا مریخ نے عرض کی ای شہریار کیا عجب ہی کہ سلیم جادو مسلمان ہو جائے

کیونکہ وہ نسل اسلام سے ہی مگر بعض لوگون نے اُسکو ایسا بہکایا ہی کہ وہ اپنی اصلیت سے واقف نہین ہی ملکہ ناوک
افگن جادو و سلیم جادو کی حقیقی بہن ہی مگر اُسکو یہ بھی نہین معلوم وہ ملکہ ناوک افگن کو اپنا مالک جانتا ہی اور ملکہ بھی اُسکو
مثل نوکرون کے تصور کرتی ہی زہرہ جمال جادو جو وزیرزادی ہی وہ البتہ اس طلسم کے بادشاہ جدید کی بیٹی ہی
ورنہ ملکہ ناوک افگن اور سلیم جادو شاہ قدیم کے صلب سے ہین وہ بادشاہ مسلمان تھا اصل مین یہ طلسم نہ تھا
بلکہ نوذر اور رنگ نشین جسکو سب طلسم کا بادشاہ قدیم کہتے ہین وہ مرد عامل تھا اُسنے اپنے رہنے کو ایک مکان بنایا
تھا اور حفاظت کے واسطے کچھ عجائبات بزور حکمت کچھ بزور عمل بنا دیے تھے سلیم جادو اور ملکہ ناوک افگن اُسی کے
صلب سے ہین یہ دونون بہت صغیر سن تھے کہ نوذر اور رنگ نشین نے انتقال کیا قمقام دریا پرست ایک
ساحر نوذر کے مکان سے قریب رہتا تھا خبر انتقال سُنکر اُسکے مکان مین آیا اُسکی بی بی پر فریفتہ ہوا اُس باعصمت
نے اپنی جان زہر کھا کر دیدی قمقام اولاد نہ رکھتا تھا ان دونون کو جو دیکھا شیدا ے جمال ہوگیا اس مکان پر قبضہ کیا
سحر کے عجائب وغرائب تیار کرکے اُسکو طلسم کر دیا جب ملکہ ناوک افگن ہوشیار ہوئین تو قمقام نے اُنکو سحر تعلیم
کیا اُنھین کے واسطے طلسم بنایا تھا اس وجہ سے صغیر سن لڑکے بلا بلا کے اُنکو سحر تعلیم کرائے سلیم جادو کو مہتمم
طلسم قرار دیا ملکہ ناوک افگن کو اپنی بیٹی بنایا آخر کار جب ملکہ سحر مین طاق ہوگئی قمقام نے تخت پر بٹھا دیا
اور آپ ایک گوشہ مین بیٹھ رہا اس زمانے مین قمقام کی زوجہ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اُسکا نام ملکہ زہرہ
جمال رکھا اور ملکہ ناوک افگن بھی اُس زمانے مین بہت صغیر سن تھین سلیم جادو انتظام سلطنت کرتا تھا یہ دونون
قمقام کے نور نظر تھے باوجود صغر سنی کے ملکہ ناوک افگن سحر بہت خوب جانتی تھین اور سلطان طلسم سب اُنکو
کہتے تھے سلیم جادو مہتمم طلسم مشہور رہا جب سب مین تمیز کو پہونچے ملکہ ناوک افگن نے زہرہ جمال جادو کو اپنی وزیرزادی
قرار دیا اور سلیم منتظم کاروبار طلسم ہوا قمقام نے انتقال کیا ملکہ تخت پر بیٹھین خود سب انتظام کرنے لگین سلیم
براے نام منتظم رہا جو سحر اُسکے اول کے بنائے ہوے تھے اُنھین نوذر و نیا اُسکے تعلق ہی ورنہ اب بہت سے
سحر ملکہ نے ایجاد کیے عجائب وغرائب بہت سے بڑھائے طلسم کی عجیب کیفیت کر دی سب طلسمون سے
بڑھکے یہان حسین ہین اور سحر بھی ہر ایک طلسم سے جدا ہی بدیع الملک نے جو داستان ملکہ ناوک افگن کی سنی
کمال شوق دید پیدا ہوا دل شیدا ہوا فرمایا اے مریخ مین ملکہ کو بھی ضرور دیکھونگا اور سلیم جادو سے بھی ملاقات
کرونگا مریخ نے عرض کی اے شہریار ابھی طلسم تک بخیر و عافیت تشریف لے چلیے پھر جو مزاج مین آئے آپکو
اختیار ہی بدیع الملک نے قیصر سے کہا تمنے اس طلسم کی داستان سُنی قیصر نے عرض کی مین خوب آگاہ ہون
بلکہ مریخ آفتاب علم نے بہت کم بیان کیا اگر پوری کیفیت اُسکی عرض کی جائے تو عجیب دلچسپ قصہ ہی
بدیع الملک اسی قدر کیفیت سنکر مشتاق دید ہوگئے تھے قیصر نے جو یہ بات کہی بدیع الملک نے فرمایا اے
قیصر جو حال تمکو معلوم ہو بیان کرو قیصر نے کہا اے شہریار جو کیفیت خلاصہ تھی وہ مریخ آفتاب علم نے بیان
کر دی مین اُنسے بہتر نہین جان سکتا کیونکہ مین طلسم ملحقات کا بادشاہ ہون اور یہ خاص طلسم کے ولیعہد ہین
مین اُنسے دعوی ہمسری نہین کر سکتا مریخ آفتاب علم نے کہا آپ چونکہ اس طلسم سے بہت ہی قریب تھے اسوجہ
آپکو یہان کی کیفیت مجھ سے بہتر معلوم ہوگی مین نے کسی قدر حال سنا ہی ایک بار ملکہ ناوک افگن نے ایک
نامہ میرے یہان بھیجا تھا کچھ ساحرون کی ضرورت تھی طلسم مین کوئی شخص بعزم طلسم کشائی آنے والا تھا اور
وہ بھی ساحران جلیل سے تھا ملکہ بہت پریشان ہوئی تھی اسی وقت مین کچھ لوگ طلب کیے تھے اُس زمانے

سے کچھ رسم چلا آتا ہی مین نے کچھ ساحر اپنے یہان سے روانہ کیے تھے ملکہ نے جب اُن لوگون کو رخصت کیا تھا
بہت کچھ انعام واکرام دیا تھا ایک بار مین برائے شکار اُس طرف گیا ملکہ کو اطلاع ہوئی میری دعوت کا سامان
کیا مگر مین بعض وجوہ سے وہان نہ جا سکا قیصر نے بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار اِس طلسم مین جو لوگ
آئے ہین آپ کو نہین معلوم کہ کس طلسم سے قمقام نے یہ ساحر بلائے تھے اور کن کن لوگون نے اِس طلسم کو
بنایا بدیع الملک نے فرمایا مین اسیقدر واقف ہون جسقدر مجھ سے مرجخ آفتاب عالم نے بیان کیا اور کیفیت
سے آگاہ نہین قیصر نے کہا ای شہریار یہ طلسم متعلق ہی طلسم نور آگین سے ملکہ ناوک افگن جادو وہان کی منتظم ہین اور
کسی قسم کا اختیار سحر وغیرہ مین نہین ہی لوح طلسم بھی اُسی طلسم مین ہی جب قمقام جادو نے طلسم نور آگین سے مدد
طلب کی تو وہان کے ساحرون نے آکر اِس طلسم کو درست کیا مرجخ نے کہا ای قیصر وہان کے ساحر حسن کی پرستش
کرتے ہین حسین الزمان جادو وہان دعوے خداوندی کرتا ہی یہ لوگ دریا پرست ہین کیونکہ یقین ہو کہ یہ طلسم اُسی سے
متعلق ہو قیصر نے کہا ای شہریار قمقام دریا پرست تھا اِس وجہ سے یہان کے ساحر بھی دریا پرست ہوے مرجخ
خاموش ہو رہا بدیع الملک نے کہا ای قیصر طلسم نور آگین کہان ہی قیصر نے عرض کی وہ طلسم بہت دور ہی وہان
عجائب وغرائب ایسے ہین کہ سمجھ مین نہین آتے یہان تو پھر بھی حسن کم ہی مگر وہان سب سے زیادہ حسن ہی ممکن نہین جو
کوئی دیکھ سکے بدیع الملک نے فرمایا یہ طلسم کیا یون فتح نہین ہو سکتا ہی قیصر نے عرض کی جبتک طلسم نور آگین فتح
نہ ہوگا اُسوقت تک یہ طلسم بھی فتح نہ ہوگا اور ملکہ ناوک افگن پر حسین الزمان جادو عاشق ہی یہ اُسکو قبول نہین کرتی
ہی وہ اسکی خوشامد مین حسین الزمان جادو نے اُسکو یہان کا بادشاہ کیا ہی لوح وغیرہ اُسی طلسم مین ہی اور سلیم جادو جو ملکہ کا
حقیقی بھائی ہی وہ بھی ایک کارپرداز طلسم ہی اختیارات کلی کسی کو حاصل نہین ہین جو چاہتا ہی حسین الزمان کرتا ہی ایک بار
ملکہ ناوک افگن کو گرفتار کر لیا تھا بہت دنون اسیر رکھا پھر خود ہی رحم کھا کر رہا کیا سلطنت دی کبھی کبھی ملکہ کے پاس
آتا ہی خوشامد کرتا ہی ملکہ کسی طرح منظور نہین کرتی ہی بدیع الملک کو یہ سُنکر غصہ آگیا فرمایا مین اُس کافر کو قتل کرونگا
اور ملکہ کو مسلمان کرونگا کل طلسم کا بادشاہ بناؤنگا اول تو اب یہ بات لازم ہوئی کہ مین ملکہ پر یہ راز ظاہر کرون
کہ تم خاندان اسلام سے ہو کر ایسی گمراہ ہو لازم ہی کہ راہ راست پر آؤ مذہب باطل کو ترک کرو قیصر نے
مرجخ کی طرف دیکھا مرجخ نے اشارے سے کہا آقاے نامدار جو کچھ کہتے ہین ایسا ہی کرینگے اور ملکہ ضرور مسلمان ہوکر
اطاعت قبول کریگی یہ باتین آپس مین کرتے ہوے قریب ایک نہر کے پہونچے بدیع الملک نے دیکھا آب نہر
اِس درجہ صاف ہی کہ تہ کی ہر ایک چیز نظر آتی ہی بدیع الملک نے مرجخ سے فرمایا ای مرجخ یہ نہر یہان کس واسطے
بنائی گئی ہی مرجخ نے عرض کی اسکی حقیقت مجھکو نہین معلوم قیصر صاف باطن سے دریافت فرمائیے شاہزادے
نے قیصر سے اُس نہر کی کیفیت دریافت کی قیصر نے بھی انکار کیا بدیع الملک اِس نہر کے قریب آئے مرجخ
نے عرض کی ای شہریار پانی بہت صاف ہی اور آب اصلی ہی سحر کا بنا نہین ہی اگر مزاج مین آئے تو منہ ہاتھ دھو لیجیے بدیع الملک
نے فرمایا میرا بھی جی چاہتا ہی بلکہ مناسب ہی جو لشکر بھی آج یہین قیام کرے اور قریب نہر بارگاہ آراستہ ہو مرجخ اور
قیصر نے عرض کی ای شہریار اگرچہ یہ مقام سحر سے خالی معلوم ہوتا ہی مگر پھر بھی معاملہ طلسم ہی یہان سمجھ کے قیام کرنا
چاہیے شاید کچھ عجائب وغرائب یہان ہون بدیع الملک نے فرمایا خداوند کریم تم سب سے بڑھ کے اپنے
بندے کی حفاظت کرتا ہی اور جو بات وہ کرتا ہی وہ اُسکے بندون کے حق مین مفید ہوتی ہی کوئی خوف نہین ہی شوق سے
لشکر یہان ٹھہراؤ بارگاہین آراستہ ہون مرجخ نے زیادہ اصرار کرنا اچھا نہ جانا بارگاہ مین استادہ ہونے کا حکم دیا

لشکر کو ٹھہرالیا اُسیوقت بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک نے کرسی طلب فرمائی خادمون نے لاکر قریب نہر بچھائی اور لوگ بھی گرد بدیع الملک نامدار بیٹھ گئے شاہزادہ نہر کی کیفیت دیکھنے لگا مریخ بہت مقرب تھا بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آپنے اس پانی کی صفائی بھی ملاحظہ فرمائی گرہا تھ منہ دھو کر اس آب صاف کی آبرو نہ بڑھائی اتنے مین بدیع الملک کرسی سے اُٹھے نہر پر آکے جلوہ فرما ہوے جیسے ہی پانی مین ہاتھ ڈالا ایک شعلہ اس نہر سے آسمان کی طرف گیا بدیع الملک نے اُس شعلہ کی طرف دیکھا دوسرا شعلہ اور پانی سے پیدا ہوا شاہزادے نے لوح محفوظ چمکائی بازوبند سلیمانی کا عکس پانی مین ڈالا نہر خشک ہو گئی بدیع الملک نے دیکھا ایک جوان نقابدار سر جھکائے بیٹھا ہے اُسکی ناف سے ایک چشمہ جاری ہی مگر جو پانی نہر مین آتا ہی خشک ہو جاتا ہی بدیع الملک نے چاہا نہر مین کود کر اُس جوان نقابدار کے چہرے سے نقاب اُلٹ دین مگر مریخ آفتاب علم نے منع کیا عرض کی اے شہریار نہر مین ہرگز تشریف نہ لیجائیے گا نہین معلوم کیا ہو یہ معاملہ طلسم ہی بدیع الملک نے کہا مجھے اِن لوگون کی صورت دیکھنے کا کمال شوق ہے مریخ نے کہا مین اِس جوان کو باہر بلاتا ہون آپ اسکے چہرے سے نقاب اُلٹ دیجئے گا بدیع الملک نے فرمایا جلد بلاؤ مریخ نے ایک گولا اُس جوان کی طرف پھینکا گولے سے پھول نکلے خوشبو جو اس جوان کی ناک مین گئی ہاتھ باندھ کر اپنی جگہ سے اُٹھا مریخ کے پاس آیا عرض کی کیا حکم ہے مریخ نے کہا ہمارے آقاے نامدار تمھاری صورت دیکھنے کے بہت مشتاق ہین اپنے چہرے سے نقاب اُٹھاؤ صورت زیبا دکھاؤ جوان نقابدار نے کہا یہ میرے امکان کی بات نہین ہی مین نقاب اُٹھانے پر قادر نہین ہون مریخ نے کہا جس طرح بن پڑے نقاب اپنے چہرے سے اُٹھاؤ نقابدار نے عرض کی مین نقاب اگر اُٹھاؤنگا تو ابھی میرا سر اُڑ جائیگا آپ صورت نہ دیکھ سکینگے میری جان مفت جائیگی مریخ نے کہا ہم نہین جانتے تم اپنے چہرے سے نقاب اُٹھاؤ جب مریخ نے دوبارہ کہا تو نقابدار نے مجبور ہو کر اپنے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہنوز نقاب نہین اُلٹی تھی کہ سر اُڑ گیا تن بے سر زمین پر گر کے ایڑیان رگڑنے لگا بدیع الملک نے بہت افسوس کیا مریخ سے فرمایا اے مریخ یہ کیا ہوا جو اس جوان کا سر اُڑ گیا مریخ نے عرض کی اے شہریار مین نے پہلے ہی خدمت والا مین عرض کیا تھا کہ جبتک سلیم جادو قتل نہ ہوگا یہ لوگ اپنے چہرے کی نقاب اُٹھا نہین سکتے بدیع الملک نے کہا مین سلیم جادو کو ہدایت کرونگا یقین ہی کہ وہ راستہ پر آجائے ورنہ تاثیر صلب پدر ظاہر ہو مریخ نے عرض کی جبتک آپ سلیم جادو سے فیصلہ نہ کر لیجیے اُسوقت تک خاموش رہیے انکی صورت نہ دیکھیے ورنہ سب کی جان یونہین جائیگی جیسے اسوقت اِس جوان کی مفت جان گئی بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ ایک بات کی مجھے بڑی حیرت ہی کہ یہ لوگ پاسبان ہین مگر کچھ گزند نہین پہونچاتے اور نہ کچھ ایسے سحر کرتے ہین جو دفع نہو سکین نہ اس قسم کے مکر کرتے ہین کہ ضروری گرفتار کرین مریخ نے عرض کی کہ یہ لوگ طلسم کشا کو پہچانتے ہین جبتک یہان طلسم کشاے اصلی نہین آئیگا اُسوقت تک یہ لوگ سحر نہین کرینگے جانتے ہین کہ آپ لوگ برائے سیر یہان آئے ہین سرحد بھر کی سیر کرکے واپس جائینگے جسوقت آپ طلسم کے اندر جانے کا ارادہ کرینگے اسوقت البتہ کچھ لوگ مانع ہونگے اور لڑائی بڑی پڑیگی یہ بات تو معلوم ہوگئی کہ آپ اس طلسم کے فتاح نہین ہین اگر آپ فتاح ہوتے تو ضرور یہ لوگ شور وغوغا بلند کرتے اور آپ کی خبر ملکہ ناوک افگن کو پہونچاتے ملکہ لشکر ساحران ہمراہ لیکر آتی یا اور کوئی انتظام کرتی مگر آپ اس طلسم کے فتاح نہین ہین بدیع الملک نے فرمایا یہ کیونکر معلوم ہوا کہ مین اِس طلسم کا فتاح نہین ہون مریخ نے کہا اول سبب تو یہ ہی کہ تصویر طلسم کشا کی یہان آویزان ہی اور اُس تصویر کو یہ لوگ خوب پہچانتے ہین جب اُس صورت کے آدمی کو دیکھینگے ضرور ملکہ ناوک افگن کو خبر کرینگے علاوہ اسکے آپ بعزم سیر یہان آئے ہین ارادہ

محتاج طلسم کا بھی نہین ہی جو منجم طلسم خبر دے بدیع الملک نے فرمایا اب تو میرا ارادہ ایسا ہی کچھ ہی کہ مین اِس
طلسم کو قبضۂ کافران سے چھین لون اور ملکہ ناوک افگن کو مسلمان کرکے یہ سلطنت اُسکے سپرد کرون مریخ نے
عرض کی ای شہریار تصویر طلسم کشا یہان موجود ہی اگر آپ کی صورت اُس تصویر سے ملتی تو ضرور یہ لوگ ملکہ ناوک افگن
کو اطلاع دیتے اور ملکہ انتظام کرتی بدیع الملک نے فرمایا اگر اُن لوگون کو اس بات کا خیال نہ آیا ہو مریخ نے
عرض کی کیا تعجب ہی ایسا ہی ہوا ہوگا یہ سنکے خاموش ہو رہا بدیع الملک نوجوان وہان سے اُٹھ کے اپنی بارگاہ
مین آئے اور سب سردار بھی شاہزادے کے ہمراہ آئے تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب جلسہ برخاست ہوا اور سب
سردار اپنے اپنے خوابگاہ مین سونے کے واسطے گئے بدیع الملک مریخ کو اپنے ہمراہ لے گئے جب خوابگاہ
پہونچے تو مریخ سے فرمایا کہ میرا ارادہ یہ ہو کہ ایک نامہ ملکہ کو اس مضمون کا روانہ کرون کہ مجھے کچھ امور ضروری تمسے
کہنا ہین اور طلسم کی سیر بھی کرنا مقصود ہی یا میرے یہان آؤ یا جہان تمھارے مزاج مین آئے مجھ سے ملو کہ مین کچھ
ضروری باتین تمسے کہون مریخ نے عرض کی ای شہریار بہت مناسب ہی آپ ملکہ کو نامہ تحریر فرمایئے مین خود اُس نامے کو
لیکر جاؤنگا جواب لاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا میری بھی یہی صلاح ہی کہ تمھین اس نامے کو لیجاؤ اور جواب بھی لے آؤ
مگر مریخ یہ راز افشا نہ ہونے پائے مریخ نے بپاس خاطر شاہزادہ جلیل کو منظور تو کر لیا مگر بچند وجوہ کسی قدر یہ بات
ناگوار خاطر بھی ہوئی کیونکہ مریخ کو خیال پہلے ہی ہوا تھا کہ بدیع الملک نوجوان ملکہ ناوک افگن پر فریفتہ ہو گئے ہین
یہ بات مریخ آفتاب علم کو کسی قدر بغض کی سبب سے ناگوار تھی مگر کچھ کہہ نہ سکتا تھا بدیع الملک کو بھی زیادہ عزیز
رکھتا تھا ہر وقت یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح طبیعت پر کسی قسم کا ملال نہ پہونچے بدیع الملک نامدار کو شب بھر ملکہ کی
یاد مین نیند نہ آئی جاگا کیے مریخ آفتاب علم سے یہی ذکر شب بھر رہا مریخ نے بہت کچھ باتین ملکہ کی بیان کین اُسی
ذکر مین صبح ہو گئی بدیع الملک نوجوان بستر خواب سے اُٹھے خادم حاضر ہوے وضو کے واسطے پانی حاضر کیا شاہزادے
نے وضو کرکے نماز پڑھی بعد نماز ایک نامہ اس مضمون کا ملکہ ناوک افگن کو تحریر کیا کہ مین اس طلسم مین بغرض سیر آیا تھا
تمھاری کیفیت سنکر نہایت ملال ہوا اور بکمال اشتیاق ملاقات بھی پیدا ہوا اور کچھ باتین بھی جو تمھارے مفید مطلب ہین
کہنا لازم ہوئین لہذا کوئی دن مقرر کرو کہ مین وہ باتین کسی طور سے تمھارے سامنے بیان کرون خواہ تکلیف اُٹھاؤ
میرے پاس آؤ یا جہان بہتر سمجھو مین خود بھی آنے کو موجود ہون مگر اس رقعہ کو معمولی تحریر سمجھ کے پھینک نہ دینا جواب
اچھی طرح تحریر کرنا یہ لکھکر مریخ کو دیا کہا اس راز کو اپنے تک رکھنا کسی پر ظاہر نہ کرنا بلکہ ملکہ کو بھی ایسے وقت مین
یہ نامہ دینا کہ کسی قدر تخلیہ ہو مریخ نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین مین آپ کے حسب دلخواہ کام کرونگا یہ کہکر نامہ اپنی
کمر مین رکھا سحر کرکے بلند ہوا تھوڑی دیر مین سینکڑون کا راستہ طے کرکے ملکہ کے تختگاہ کے دروازے پر پہونچا زمین
پر اُترا چوبدارون نے جو اُسکی صورت دیکھی کہا ای شخص تو کون ہی مریخ نے جواب دیا مین نامہ دار ہون بدیع الملک
نوجوان فتاح طلسم مراۃ العدم وغیرہ کا ملکہ عالم کے پاس ایک نامہ لیکر آیا ہون چوبدارون نے دیکھا تو کیفیت
معلوم ہوئی سب نے ہاتھ باندھکر عرض کی شاہزادۂ عالم آپ اس طرف کیونکر تشریف لائے مریخ نے سب
کیفیت بیان کی ساحرون نے عرض کی ہم آپ کی اطلاع ملکہ عالم کو کرتے ہین مریخ نے کہا مین واقعی نامہ لیکر
آیا ہون چوبدارون نے عرض کی کیا اور خادم وہان موجود نہ تھے جو آپنے تکلیف اُٹھائی مریخ نے کہا مین چونکہ
سب خادمون سے کمتر تھا اسوجہ سے نامہ لیکر آیا چوبدار اُسی وقت پردے کے قریب آئے دعاے دولت دیکر
کہا شاہزادہ مریخ آفتاب علم تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ مین کسی کا نامہ لیکر آیا ہون ملکہ نے کہا اُنکے واسطے

اُنکے واسطے باغ مین بارہ دری آراستہ کیجائے ہمارے یہان کے جو لوگ معزز ہین وہ اُنکے استقبال کو جائین
بارہ دری مین لیجاکر بٹھائین سلیم جادو کو اطلاع کرو کہ براے ملاقات آوے چوبدار اُسی وقت یہان سے رخصت
ہوے جو جو لوگ معزز ہین سے تھے اُنکو جاکر اطلاع کی سب حاضر ہوے مریخ آفتاب علم کو بڑے اعزاز و اکرام سے اپنے
ہمراہ ایک بارہ دری مین لے گئے سلیم جادو کو اطلاع ہوئی وہ بھی براے ملاقات آیا مریخ آفتاب علم نے
سلیم جادو کو اپنے پاس بٹھایا سلیم نے مزاج پرسی کرکے آنے کا سبب پوچھا مریخ آفتاب علم نے کیفیت بیان کی
کہ مین نامہ لیکر آیا ہون سلیم نے پوچھا کیا شہنشاہ فیروز نے کوئی نامہ بھیجا ہو مریخ نے کہا اُنکا نامہ لیکر کیون لاتا کیا وہان
اور کوئی نامہ دار موجود نہ تھا اُنکے بہت سے خادم تھے میری کیا ضرورت تھی سلیم نے کہا پھر کون شخص ایسا ہو جسکا
نامہ آپ لیکر آئے ہین مریخ نے کہا مین اُس شخص کا نامہ لیکر آیا ہون جو فیروز سے بھی رتبہ زیادہ رکھتا ہو سلیم
نے نام پوچھا مریخ نے نام بتایا سلیم نے کہا مین اُنسے واقف نہین آپ آگاہ کیجیے مریخ نے بدیع الملک نامدار
کی حسب و نسب کو بڑے تکلف سے بیان کیا سلیم نے جو باتین مریخ کی سُنین کہا اے شاہزادہ عالم جن لوگون کے
آپ نام لے رہے ہین یہ سب تو مسلمان ہین مریخ آفتاب علم نے فرمایا ہان تو صاحب ایمان ہین کیونکہ سوا
اس دین کے اور کونسا مذہب ہو جو اس وقت حق پر ہو سلیم نے کہا آپ تو ایسا فرمائین مریخ نے کہا الحمد للہ بفضل ایزدی
مین بھی مسلمان ہون سلیم نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہین آپکو کسنے مسلمان کیا اور کیونکر مسلمان ہوے مریخ نے
طلسم کے برباد ہونے کی سب کیفیت بیان کی اور فیروز کا فریب کرکے طلسم تہ طاق مین جانا اور بدیع الملک کا طلسم
مرآۃ العدم کی فتاحی کو آنا طلسم کو فتح کرکے واپس ہونا سب بیان کیا سلیم یہ ماجرا سنکر دنگ ہو گیا کہا یہان کس واسطے
نامہ بھیجا ہو بدیع الملک کو ہم اپنے طلسم بھر مین نہ قیام کرنے دینگے اور آپ بھی تشریف لیجائیے چونکہ آپکے ہم ممنون
ہین اس وجہ سے ہمنے آپ کی اسقدر خاطر کی اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ہم اُسکو جیتے جی ہلاک کرتے مریخ نے کہا اے
اے سلیم جادو تم جانتے ہو کہ مین تمھارے یہان کے ساحرون کی کچھ حقیقت نہین جانتا ہون اگر اب ایسے کلمات زبان
سے نکالوگے تو یہان سے طلسم نور آگین تک زمین ہلا دونگا سلیم نے کہا مین تو خود آپ سے کہتا ہون کہ آپ
یہان سے تشریف لیجائین مریخ نے کہا مین جبتک ملکہ ناوک فگن کو نامہ دیکر اُنسے جواب نہ لے لونگا تب تک
نہین جاؤنگا یہان کسی کی مجال نہین جو مجھ سے مقابلہ کر سکے سلیم نے کہا آپ کا نامہ ملکہ تک نہین پہونچ سکے گا
اور آپ کی کوشش بیکار جائیگی آپ نہین جانتے ہین کہ یہان کا کیا انتظام ہو اگر سامری جمشید بھی آئین تو بے ہماری
اجازت کے کوئی بات نہین کر سکتے ہین مریخ نے یہ سنکر سلیم جادو سے آنکھ ملائی تھوڑی دیر مین سلیم کی طبیعت کی
کیفیت بدلنے لگی اور جو لوگ وہان بیٹھے تھے اُنپر بھی یہ اثر پڑا کہ سب سلیم جادو کو سمجھانے لگے سلیم بھی سراہ راست
پر آیا مریخ سے ہاتھ باندھ کر کہا شاہزادہ عالم آپ میری خطا معاف فرمائیے مین نے واقعی بے ادبی کے بیجا ایسے
کلمات زبان سے نکالے آپ مجھے رخصت مرحمت فرمائیے کہ مین جاکر ملکہ سے عرض کرون کہ شاہزادہ عالم اپنے
آقاے نامدار کا نامہ لیکر آئے ہین سواے آپکے دوسرے کو نہین دینگے وہ فوراً یہان تشریف لائینگی نامہ آپ سے
لیکر ملاحظہ فرمائینگی مریخ نے کہا تم ابھی جاؤ ملکہ کو یہان لاؤ مجھے زیادہ ٹھہرنے کا حکم نہین ہو ابھی جواب لیکر جانا ہو
سلیم جادو اپنی جگہ سے اُٹھکر ملکہ ناوک فگن کے پاس آیا کل حال بیان کیا آخر مین یہ بھی کہا ملکہ عالم مریخ آفتاب علم
ایک نامہ لیکر آئے ہین چاہتے ہین کہ آپ نامہ کو ملاحظہ فرماکے اُسکا جواب تحریر فرماوین ملکہ ناوک فگن نے
کہا وہ نامہ کسکا ہو سلیم نے کہا کوئی شخص بدیع الملک خاندان حمزہ صاحبقران سے ہے اُسنے وہ نامہ آپ کو

بھیجا ہو ملکہ ناوک افگن نے کہا ا ئ سلیم اور لوگ جو یہان آکر اسیر ہوے ہین وہ بھی تو نسل صاحبقرانی سے ہین سلیم نے عرض کی یہ اُن سب سے زیادہ جادو چشم رکھتا ہو ایک طلسم کو فتح کرکے آیا ہو ملکہ ناوک افگن نے کہا اُن لوگون نے بھی ایک ایک طلسم فتح کیا ہو سلیم نے کہا آپ تشریف لے چلین مریخ آفتاب علم سے گفتگو کرین سب کیفیت معلوم ہوجاے ملکہ نے کہا تم جاکر شاہزادے کے پاس ٹھہرو مین آتی ہون سلیم جادو وہان سے رخصت ہوا مریخ آفتاب علم کے پاس آیا مریخ نے کہا میرا پیام ملکہ کو دیا سلیم نے عرض کی تشریف لاتی ہین یہ ذکر تھا کہ ایک چوبدار نے سلیم سے آکر کہا ملکہ اپنی بارہ دری مین تشریف لائی ہین شاہزادہ عالم کو بلاتی ہین سلیم نے مریخ سے کہا تشریف لے چلیے بدیع الملک کا نامہ دیجیے مریخ سلیم جادو کے ساتھ ہوا بارہ دری مین آیا اوٹ بیچ مین کھڑا تھا مریخ نے کہا مین حسب الطلب یہان آیا ہون ملکہ ناوک افگن اوٹ کے اس طرف بیٹھین مریخ کی آواز سنکر ملکہ نے کہا مین نے سُنا ہو کہ آپ کسی شخص کا نامہ لیکر آئے ہین مریخ نے جواب دیا کہ مین اپنے آقاے نامدار کا نامہ لایا ہون ملکہ نے کہا آپ کے آقاے نامدار کون ہین مریخ نے بدیع الملک کا نام بتایا ملکہ نے کہا بہت سے لوگ اس طرف لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر آئے اور وہ لوگ مسلمان تھے طلسم مین آنا چاہا مین نے اُنکی ممانعت کی اُنھون نے قبول نہ کیا آخر مین مین نے مجبور ہوکے گرفتار کرلیا سب لوگ طلسم فیروزیہ کے ملحقات کو فتح کرکے پلٹے تھے مگر اس طرف سے کوئی نہین آیا تھا اور اور راہون سے سب آئے گرفتار ہوے مگر آپ کے سبب سے بدیع الملک اصلی راستے سے تشریف لائے اور آپ بھی اُنکے ہمراہ تھے اس وجہ سے کوئی کچھ نہ کہہ سکا ملکہ مجھکو خبر ملی تھی کہ ایک نگہبان بھی میرا مارا گیا لیکن آپکا نام بھی سنا تھا کہ آپ کے سبب سے اُسکی جان گئی ہین اسی سبب سے خاموش ہو رہی کہ اُسکی کوئی خطا ہوگی آپنے اُسکو قتل کیا مریخ نے کہا آقاے نامدار نے اُسکی صورت دیکھنا چاہا اُسنے انکار کیا مین نے اُسیر سحر کردیا اسنے نقاب اُٹھانا چاہی سر اُڑ گیا ملکہ نے کہا وہ لوگ نقاب اپنے ہاتھ سے نہین اُٹھا سکتے ہین آپکو یہ کیفیت معلوم تھی مریخ نے کہا آقاے نامدار نے دو بار فرمایا مین نے مجبور ہوکے ایسا کیا ملکہ نے کہا آپ کے طلسم پر کیا آفت آئی مریخ نے سب کیفیت بیان کی ملکہ ناوک افگن نے کہا میرے یہان جو جو لوگ ملحقات کے طلسمون کی لوحین لیکر آئے ہین سب اسیر ہین اگر آپ کہین تو مین سب سے لوحین لیکر آپ کو دیدون آپ بدیع الملک سے لیجا سکتے ہین جب سب لوحین آپ کے قبضے مین آجائین تو آپ شہنشاہ کے پاس تشریف لیجائین لوحین اُنکو دین کچھ طلسم سلطان طاق سے مدد ملیگی علاوہ اسکے جسقدر لشکر میرے پاس موجود ہو یہ سب حاضر ہی مین خداوند حسین الزمان سے جاکر مدد طلب کرونگی وہان سے بھی ساحر آئینگے اس طلسم مین بھی مجھے بڑے بڑے اختیار رہین خداوند میری بڑی خاطر کرتے ہین جس وقت مین اُنسے سب کیفیت بیان کرونگی وہ کبھی دریغ نہ کرینگے جسقدر مدد مانگونگی وہان سے ملجائیگی آپ مسلمانون سے کہدیجیے گا مریخ آفتاب علم نے کہا اے ملکہ میری کیا مجال جو مین ایسا ارادہ دل مین کرون کس کی طاقت ہو جو ان لوگون سے لڑکر فتح پائے ممکن نہین اُنمین ایک ایک جوان ایک ایک لشکر کے بھگا دینے کو کافی ہو سحر اُن لوگون پر تاثیر نہین کرتا جرات مین اُنسے کوئی بازی لیجا نہین سکتا پھر کس بھروسے پہ اُنسے مقابلہ کرون ملکہ نے کہا ایسا تھا کہ بہت سے لوگ لشکر گران لیکر اس طرف آئے اور گرفتار ہوے ایک بھی مقابلہ نہ کر سکا مریخ نے کہا ان سردارون کا ذکر نہین مین اپنے آقاے نامدار اور صاحبقران ذی وقار کی نسبت کہتا ہون یہ لوگ ایسے اقبالمند

اقبالمند

ہین کہ غیب سے اُنکی مدد ہوتی ہی قوت مین انکا ہمسر کوئی نظر نہین آتا آپ ملاحظہ فرمائین کہ شہر گردستان کے کیسے کیسے پہلوانان نامی اُنھون نے زیر کیے ہین علاوہ انکے اور بہت لڑائیان تنہا فتح کین جنکے ذکر کتابون مین موجود ہین بھلا اُنسے کون مقابلہ کرسکتا ہو ملکہ نے جواب دیا کہ جب آپ پر انکا رعب اسی غالب ہو تو مین کیونکر آپ کو یقین دلاسکتی ہون کہ مین اس لڑائی کو فتح کرا دونگی مریخ نے کہا اب آپ اسکی نسبت مجھسے کچھ نہ فرمائین بلکہ نامہ دیکھکر اُسکا جواب لکھدین ملکہ نے کہا آپ نامہ مجھکو دین مریخ نے نامہ بدیع الملک نوجوان کا ملکہ ناوک افگن کو دیا ملکہ نے نامے کو کھولا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکین تو مریخ سے کہا مین ایسی تحریر کا کیا جواب دون یہ ممکن نہین کہ مین اُنسے بات کرسکون کیونکہ مجھے ممانعت ہو اور سلطان حسین الزمان جو طلسم نور آگین کے خداوند ہین انھون نے چند آدمی اس واسطے مقرر کیے ہین کہ مین کسی غیر شخص سے بات نہ کرسکون آپ کی نسبت مین نے اجازت طلب کی وہان سے حکم ہوا کہ وہ تمھارے محسن ہین اُنسے بات کرنے مین کوئی ہرج نہین ہی جب مجھکو وہان سے اجازت مل چکی ہی جب مین نے آپ سے بات کی ہی اور یہان آئی ہون بھلا ایک مرد غیر مذہب سے بات کرنے کی اجازت مجھکو کیونکر ملیگی اور مین خود کب گوارا کرونگی کہ ایک شخص بیرونی سے باتین کرون مریخ نے کہا اے ملکہ ناوک افگن اگر تم منظور نہ کروگی تو بہت پچھتاؤگی طلسم نور آگین کی قوت پر نازان نہ ہونا اگر آقائے نامدار بگڑینگے تو طلسم نور آگین کی کوئی حقیقت نہین ہی یہان سے وہان تک خون کا دریا بہا دینگے دونون طلسمون کو خاک مین ملا دینگے ملکہ نے کہا یہ بات بالکل خلاف ہی ایسا ہو نہین سکتا ابھی عمر طلسم بہت ہو اور فاتح اس طلسم کا اور ہی شخص ہی گو وہ بھی اہل اسلام سے ہوگا مگر نام طلسم کشا کا رفیع البخت ہوگا بلکہ بانیان طلسم نے یہانتک لکھدیا ہی کہ طلسم کشا یہان عوض خون ناوک کے لینے آئینگے وہی خداوند حسین الزمان کو بھی بہ ظاہر قتل کرینگے مگر خداوند اصل مین قتل نہ ہونگے بلکہ نظر مردم سے پوشیدہ ہوجائینگے اُس جوان پر بھی سحر تاثیر نہ کریگا مریخ یہ کیفیت سنکر بہت حیران ہوا خیال کیا کہ اس نام کا کوئی سردار صاحبقران کے یہان نہین ہی مگر مصلحت وقت جانکر مریخ نے کہا رفیع البخت بھی انھین لوگون سے ہونگے جو اس طلسم کو فتح کرینگے مگر آپ اچھا نہین کرتی ہین جو انکار فرماتی ہین اگر انکو غصہ آجائیگا تو قیامت بپا ہوگی ملکہ نے کہا مین نے جو کچھ کہا وہی بہت ٹھیک ہو اب بار بار اس امر مین مجھسے کہنا بیفائدہ ہی جو کچھ آپ کو اور آپ کے آقائے نامدار کو منظور ہو اُسمین دریغ نہ کرین میرا کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی مریخ کو بہت غصہ آیا کہا اے ملکہ ناوک افگن کیا کہون بوجہ اس وقت مین خاموش ہون اگر دوسرا اس طرح کے کلام میرے سامنے کرتا تو نہین معلوم مین کس طرح سے جواب دیتا مگر آقائے نامدار سے جاکر عرض کراؤن پھر طلسم کی سیر اچھی طرح کرونگا ملکہ نے کہا آپکو اختیار ہو مریخ ہونٹ چباتا ہوا اُٹھا سلیم جادو نے بہت بہت ٹھہرایا مگر مریخ نہ رکا بدیع الملک کی طرف روانہ ہوا کہ اسکا حال وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت ملکہ ناوک افگن کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب مریخ آفتاب علم بگڑ کے چلا گیا تو ملکہ نے سلیم جادو کو بلایا کہا اے سلیم جادو مین نے جس طرح سے اور سرداران اسلام کو گرفتار کرلیا ہی اسکو بھی اسیر کیے لیتی ہون سلیم نے کہا اے ملکہ مریخ ساحر جلیل اور

آفت روزگار دکسکی مجال ہی جو اُس سے مقابلہ کرے مین پہلے بہت کچھ سخت باتین اُسکو کہہ رہا تھا نہین معلوم اُسنے
نگاہ اُٹھاکے کیا سحر کر دیا کہ مین اپنی باتین بھول گیا اور متغل ہو کر ہاتھ باندھنے لگا ورنہ پہلے میرا ارادہ یہ نہ تھا کہ آپ کو
اطلاع کردن اور یہان سے لیجاؤن جب اُسکے سحر کی یہ کیفیت ہی کہ نگاہ ملتے ہی اُسنے مجھ ایسے ساحر کو تسخیر کر دیا
تو اور لوگ جو یہان ہین سب میرا نام سنکے واسطے ہین انکی وہ کیا حقیقت سمجھے گا ایک سحر مین سب کو اپنا مطیع
بنا لیگا جب یہان سے طلسم نور آگین تک یہ خبر پہونچیگی وہان کے ساحر آئینگے وہ تاب مقابلہ نہ لائینگے لکھ نے
کہا کیا حسین الزمان جادو مریخ سے مقابلہ نہین کر سکتے سلیم نے کہا مریخ سے زیادہ نہین ہین اُنکے اُسکے
بھلا برمقابلہ ہوگا کیا عجب ہی جو مریخ اُنکو زیر کرے کیونکہ اُسکے پاس جو جو تحفہ جات ہین وہ اُنھین ممکن نہین اور
جس شخص کا بدیع الملک نام ہی اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا کیا عجب ہی وہ بھی اس معاملے مین کد کرے ملکہ نے کہا
پھر اب کیا کیا جائے سلیم نے کہا آپ اسی وقت حسین الزمان جادو کو اس کیفیت سے مطلع فرمائیے اور وہ
ابھی سے کچھ انتظام اُسکا شروع کر دین تو کیا عجب ہی جو کوئی بات آپ کے مفید مطلب پیدا ہو اور بدیع الملک
وغیرہ پست جائین اگر حسین الزمان کو اطلاع نہ دیجیے گا تو دو طرح کا نقصان ہو گا ایک تو یہ کہ آپ سے
خود کوئی کارروائی نہو سکیگی اور آپ بدیع الملک وغیرہ سے مقابلہ نہ کر سکینگی وہ پھر بھی سب سے مقابلہ
کر لینگے اور اُسنے یہ لوگ کسی قدر خائف ہو جائینگے اور دوسرا نقصان اطلاع نہ کرنے مین یہ ہی کہ جب اُنکو
اس بات کی کیفیت معلوم ہو جائیگی تو آپسے ضرور شکایت کرینگے کہ ہمین اطلاع کیون نہ دی اگرچہ اس وقت آپ
اس طلسم کے سیہ و سفید کی مالک ہین مگر پھر وہ حاکم بالا ہین انکو ہر طرح کا اختیار باقی ہی ملکہ ناوک افگن نے کہا
اے سلیم جادو بہت صحیح کہتے ہو مین اسی وقت مین ایک نامہ حسین الزمان کو بھیجتی ہون وہ نامہ کو دیکھتے
ہی انتظام کرینگے سلیم جادو نے کہا آپ اسی وقت نامہ تحریر فرمایئے ملکہ نے اُسی وقت نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا
کہ ایک شخص اہل اسلام سے اس طلسم مین ایسا آیا ہی جس کی ذات سے بہت بڑا خوف ہی اُسنے طلسم مراۃ العدم کو
فتح کر لیا ہی لوح لیکر طلسم فیروزہ کی طرف جاتا ہی گو اور بھی لوگ اُسی کے عزیز دار آئے مگر وہ سب بہت جلد یا
گرفتار ہو گئے یہ سب سے زیادہ صاحب جرأت ہی اُسکے پاس تحفہ جات اس قسم کے ہین کہ اسپر سحر
تاثیر نہین کرتا ہی اور اُسکے ہمراہی مین مریخ آفتاب علم بھی ہی آپ جانتے ہین کہ مریخ آفتاب علم
اپنے باپ سے بڑھکے سحر جانتا ہی اُس زمانے کے ساحر اُسکو اپنا استاد جانتے ہین بہت مانتے ہین جو سحر اُسکا
ہو بے امان ہی اگر آپ کو طلسم برقرار رکھنا منظور ہی تو اس نامے کے دیکھتے ہی انتظام شروع کیجیے اگر دیر ہو گی تو
طلسم کے عجائب و غرائب تباہ ہونے کی شکایت مجھ سے نہ کیجیے گا جب یہ نامہ تیار ہوا تو ایک ساحر کو نامہ دیا
اور تاکید کرکے حسین الزمان کے پاس روانہ کیا کہ ذکر اُسکا وقت پر بخدمت سامعین گزارش کیا جائیگا

اب کیفیت مریخ آفتاب علم کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب مریخ ملکہ ناوک افگن سے آزردہ ہو کر اُٹھا تو بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا شاہزادے نے
مریخ کے چہرے کی طرف دیکھ کے پہچان لیا کہ اسوقت مریخ کو از حد غصہ ہی سمجھے کہ ملکہ ناوک افگن سے
بحث ہو گئی مگر مریخ کو اپنے پاس بلا کر بٹھایا کہا اے مریخ کیا کیفیت گذری وہان کا حال بیان کرو ملکہ کو کیونکر
نامہ دیا گیا کیا گفتگو ہوئی مریخ نے عرض کی مین نے ملکہ کو نامہ دیا ملکہ نے نامہ پڑھکے مجھ سے کہا کہ مین مجبور ہون

۱۴۰

سے مجھے حسین الزمان جادو کی اجازت نہین کہ مین کسی سے بات کرون تمھارے واسطے اجازت طلب
کی تھی وہان سے یہ حکم آیا کہ مریخ آفتاب علم کے باپ نے تمھارے ساتھ کیسے کیسے احسان کیے ہین
وہ تمھارے محسن ہین ائلیے ضرور ملنا اور بخاطر پیش آنا تب مین نے تم سے بات کی بھلا یہ کیونکر ممکن ہو کہ
مین بدیع الملک نامدار سے بات کرسکون اے شہریار مجھے یہ بات بالکل ناگوار ہوئی مین نے جواب دیا
کہ کوئی ضرورت اجازت کی نہین ہو اگر آپ سے کوئی بولیگا تو سزا پائیگا حسین الزمان کی مجال نہین ہو جو
ہمارے آقائے نامدار سے باتین کرنے کو منع کرے ملکہ نے جواب دیا کہ حسین الزمان دعوے
خداوندی یوہین کرتا ہے بہت سے مسلمان طلسم فتح کرکے یہان آئے مگر سب گرفتار ہوے بدیع الملک
نے جو یہ بات سنی کہا اے مریخ یہ کیا کہا کہ جسقدر سرداران اسلام اس طرف آئے وہ گرفتار ہوے مریخ
نے عرض کی اے شہریار جو جو سردار صاحبقران سے رخصت ہوکر برائے فتاحی طلسم روانہ ہوے تھے وہ
سب طلسم فتح کرکے پلٹے یہان آکر گرفتار ہوگئے بدیع الملک نے فرمایا ابھی صاحبقران تک کوئی نہین
پہونچا مریخ نے عرض کی صاحبقران تک تو ابھی کوئی نہ پہونچا ہوگا مگر یہ کیفیت دریافت کرنا چاہیے کہ یہان
کون کون سردار گرفتار ہین بدیع الملک نے فرمایا تمنے اسی وقت سب کے اسما دریافت نہ کیے مریخ
نے عرض کی اے شہریار مین نے بہت بہت دریافت کیا مگر ملکہ ناوک افگن نے کسی کا نام نہ بتایا
مین مجبور ہوکر خاموش ہو رہا ملکہ نے اور باتین چھیڑ دین یہ بھی کہا کہ تمھارے آقائے نامدار اس طلسم کے فتاح
نہین ہین کیونکہ نام طلسم کشا رفیع البخت ہوگا اور وہ اپنی ماں کے خون ناحق کا عوض لینے اس طلسم مین آئیگا
بدیع الملک نے کہا اے مریخ رفیع البخت کون شخص ہو مین نے آجتک یہ نام نہین سنا تھا مریخ نے
عرض کی اے شہریار ایک بات اور تعجب کے لایق ہو بدیع الملک نے فرمایا وہ بھی بیان کرو مریخ نے
کہا وہ شخص مسلمان ہوگا بڑا صاحب ایمان ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم ضرور وہ شخص
ہم مین سے ہوگا مگر نہین معلوم کون ہوگا اور کس طرح ہوگا مریخ نے کہا اے شہریار اسوقت تو صاحبقران زمان
کے یہان کوئی اس نام کا نہین ہو بدیع الملک نے کہا جو ہونے والا ہو وہ ہوگا اور ظہور مین آئیگا مگر مین اس
طلسم کے فتاحی کو ضرور جاؤنگا اگر ملکہ ناوک افگن اور سلیم جادو مسلمان ہوگئے تو مین آؤنگا ورنہ
طلسم نور افگین تک لڑتا ہوا جاؤنگا حسین الزمان جادو کو بھی قتل کرونگا اپنے یہان کے سردارون کو
بھی قید سے چھڑاؤنگا مریخ نے عرض کی آپ کو اختیار ہو بے اسکے چارہ بھی نہین کیونکہ سردار جو زندان مین
بند ہین جبتک وہ رہا ہونگے مطلب نہ نکلے گا بدیع الملک نے اسی وقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین تیاری کا
حکم دو اور سب سے تاکید کیجائے کہ کل علی الصباح یہان سے روانہ ہو جاینگے اور بعزم جنگ سفر کرنا
منظور ہو مریخ آفتاب علم وہان سے اٹھا لشکر مین آیا سب کو بدیع الملک کے حکم سے مطلع کیا
لشکریون نے اسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا بدیع الملک نے پھر مریخ آفتاب علم
کو اپنے پاس بلایا دربار برخاست کرکے تخلیہ مین آئے مریخ سے فرمایا اے مریخ ملکہ ناوک افگن
کی صورت بھی دیکھی مریخ نے عرض کی اے شہریار مین صورت کیونکر دیکھ سکتا جب بات کرنے کی ان کو
ممانعت ہو تو شکل کیونکر کوئی دیکھ سکتا ہو بدیع الملک نے ٹھنڈی سانس بھر کے فرمایا جو خدا کو منظور ہو وہ ہوگا
اے مریخ مین نے جب سے ملکہ ناوک افگن کا نام سنا ہو اسی وقت سے مجھکو ملکہ کی محبت پیدا ہوگئی

مریخ نے سنکر جواب دیا اے شہریار آپ نے ابھی صورت بھی ملکہ کی نہین دیکھی ہو اور محبت پیدا ہو گئی
بدیع الملک نے فرمایا ہو مریخ مین نے جو جو باتین اُنکی سُنی اُنسے محبت پیدا ہو گئی ہو مین کبھی ایسی بات
زبان سے نہ نکالتا مگر مین نے قیصر صاف باطن کی زبانی یہ سُنا ہو کہ وہ اصل مین نسل اسلام سے ہو مگر
لوگون نے اُسکو گمراہ کر دیا مین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے راہ راست پر آجائے مریخ نے عرض
کی اے شہریار مین ایک بات مین بہت حیران ہون کہ رفیع الجنت کون شخص ہو جو اس طلسم کو فتح کریگا اور
اپنی مان کے خون کا عیوض لیگا بدیع الملک نے فرمایا استقبال کا حال سوائے خدا کے دوسرا نہین جان سکتا
ہو جو شخص ہو گا معلوم ہو جائیگا یقین ہو کہ ہمین مین سے ہو اور اب طلسم کا بچنا بھی مشکل ہو اور اُسکے آنے کا
زمانہ بھی بہت قریب ہو کیونکہ مین جب اس طلسم مین داخلہ کرونگا تو بے طلسم کو توڑے ہوئے یا ملکہ اور
سلیم کو مسلمان کیے ہوئے واپس نہ آؤنگا یقین ہو اسی اثنا مین وہ بھی وارد ہو اور ہر ایک دوسرے کی
مدد سے طلسم کو فتح کرے مریخ سے شب بھر بدیع الملک یہی باتین کرتے رہے جب رات گذر کر
سپیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا تو شاہزادہ بستر خواب سے اُٹھا خادم برائے وضو پانی لیکر حاضر ہوئے
بدیع الملک نے وضو کر کے نماز سحر پڑھی لشکر کو شب سے حکم ملا تھا کہ سب لوگ مسلح و مکمل رہین علی الصباح
بعزم جنگ یہان سے کوچ ہو گا لشکر مین سب سردار رسالدار اپنے اپنے رسالون کو لیے ہوئے در دولت
بدیع الملک پر موجود تھے جب شاہزادے نے نماز سے فراغت پائی صلاح جنگ ذات پر آراستہ
کر کے مریخ کو ہمراہ لیا بارگاہ سے باہر تشریف لائے سب نے سلام کیا خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا
بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے مریخ آفتاب علم بھی گھوڑے پر بیٹھا شاہزادہ نام خدا لیکر طلسم
کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت نامہ دار ملکہ ناوک افگن کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ جو نامہ لیکر چلا اسی روز طلسم نور رنگین مین پہونچا حسین الزمان کے مکان پر آیا چوبدارون سے اپنی اطلاع
کرائی پھر چوبدار حسین الزمان کے پاس آئے پہلے تو اُن گمراہون نے اُس بے ایمان کو سجدہ کیا پھر کہا کہ ایک
نامہ دار ملکہ ناوک افگن کا آیا ہو ایک نامہ لایا ہو حسین الزمان نے خوش ہو کر کہا ارے جلدی بلا لاؤ
شاید ملکہ کو اب میری وفائین یاد آئین اور مجکو اپنا دوست جانا میرے سوال کو قبول کیا چوبدار باہر آیا نامہ دار
کو اپنے ہمراہ لے گیا حسین الزمان نے جیسے ہی نامہ دار کو دیکھا تخت سے کھڑا ہو گیا کہا اے نامہ دار جلدی
نامہ دے مین دیکھون کہ جان جہان و آرام جان عاشقان نے کیا تحریر کیا ہو نامہ دار نے حسین الزمان کو نامہ
دیا حسین الزمان نے نامہ لیکر کھولا پہلے نامہ کو بوسہ دیا پھر پڑھنا شروع کیا جب مضمون سے آگاہی ہوئی تو اپنے
اپنے وزرا کی طرف دیکھا دیکھکر کہا ملکہ کو مسلمانون نے بہت پریشان کیا ہو اسمین لکھتی ہین کہ کئی سرداران
اسلام لشکر گران لیکر آئے ملکہ نے سب کو گرفتار کر لیا ابکی بار ایک شخص ایسا آیا ہو جسکے ہمراہ مریخ آفتاب علم
شاہزادہ طلسم فیروز زریہ بھی ہو اور بہت سے پہلوان اُسکے ہمراہ ایسے ہین جو رستم و سہراب کی حقیقت
نہین جانتے ہین اور وہ اسپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہو ابھی طلسم مرآۃ العدم کو فتح کر کے آیا ہو قیصر صاف باطن
بادشاہ طلسم بھی اُسکے ساتھ ہو لہذا تم سب لوگ بخاطر ملکہ ناوک افگن لشکر ہمراہ لیکر جاؤ مین یہین سے تدبیر

کر کے سب کو فنا کیے دیتا ہون اور اگر ملکہ گرفتار کرنا چاہینگی تو سب گرفتار بھی ہوجائینگے وزرا نے کہا ہین کیا
عذر ہی جس وقت حکم ہو ہم لوگ لشکر ہمراہ لیکر جائین حسین الزمان نے کہا اسی وقت سے جانے کی تیاری
کرو و شام تک یہان سے روانہ ہوجاؤ مین تو انتظام کر لیتا مگر مجبور ہون کہ مجھے ملکہ کی خاطر کا خیال ہی اگر لشکر
وغیرہ یہان سے نہ بھیجونگا تو وہ آزردہ ہوجائینگی یہ بات مجھے گوارا نہین آجتک ملکہ نے مجھسے بات نہین
کی تھی یا اب فرمایش کی ہی خواہ ہون سے کہا یا خداوند آپ نے اُنکے دل مین اپنی محبت پیدا کر دی اس
وجہ سے ایسا ہوا حسین الزمان نے کہا مین نے ہرگز ملکہ کے دل مین اپنی محبت پیدا نہین کی اگر مین ایسا ہی
چاہتا تو پیشتر بھی یہ بات ممکن تھی مین اُنکے دل مین اپنی محبت پیدا کرتا اُنکو اپنے جمال جہان آرا پر شیدا کرتا
مگر آجتک میری خوشی یہ رہی کہ وہ اپنی مرضی سے مجھکو قبول کرین خیر اب اُنکو میرے حال پر رحم آیا جو ایک نامہ
تحریر فرمایا یہ کہکر قلمدان طلب کیا ملازمون نے لا کر دیا حسین الزمان نے جواب نامہ ملکہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا
کہ اے یار وفا اے مہجوران وا اے توجہ فرماے بحال بیقراران پس از اشتیاق دیدار فرحت آثار واضح ہو
کہ ایک نامہ جسکو ثمر باغ محبت کہنا زیبا ہے تمھارے قاصد کے ہاتھ سے ملا فرحت بخش قلب مضطر ہوا کیا کہون
جو خوشی حاصل ہوئی تسکین دل ہوئی تم کسی طرح سے خوف نہ کرنا اگر ہزار ساحر بھی تمھارے یہان بعزم جنگ
آئینگے تو سب زک اُٹھائینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا اُنکی خون سے اپنی تلوار بھرونگا تم تک
کسی قسم کے گزند نہ پہونچنے پائینگے دُشمن ذلیل ہوکر میرے ہاتھ سے مارے جائینگے ایک لمحہ مین تمام
دشمنون کو گرفتار کرونگا میدان جنگ لاشون سے بھر دونگا مین نے اپنے یہان سے لشکر روانہ کیا ہی تمھاری
خدمت مین آتا ہی جس طرح مزاج مین آئے اُنسے مقابلہ کرنا اگر یہ لشکر ناکامیاب ہوگا تو مین اور مدد یہان سے
روانہ کرونگا اول تو یہ بات ممکن نہین کہ میرا لشکر شکست اُٹھائے حریف کے مقابلے سے بھاگ آئے
کیونکہ جس وقت تمھارا نامہ میرے پاس آیا مین نے اُسی وقت مسلمانون کے واسطے تقدیر فنا کر دی ہی
پہلے ہی دن کے مقابلے مین سب قتل کر ڈالے جائینگے مگر بعد فتح جنگ میری عرض قبول فرمائیے گا ہین تشریف
لائیے گا مین آپکو اس طلسم کی بھی حکومت دونگا ہر وقت حاضر خدمت رہونگا وہان کے رہنے مین ایسے
فساوات بہت پیدا ہونگے آپ کا وہان رہنا اچھا نہین ہی یہ کہکر اُسی ساحر کو دیا جو نامہ لیکر آیا تھا کہا اے
نامہ دار اب تو جلد روانہ ہو اور ملکہ کو جا کر تسکین دے کہ لشکر بھی آتا ہی گھبرانے کی بات نہین ہی دو ایک روز
کے بعد لشکر وہان پہونچ جائیگا یہان سے آج ہی سب روانہ ہونگے اس دو تین مہینے کی راہ کو خداوند کی
قدرت سے یہ سب دو دن مین طے کر کے وہان پہونچ جائینگے یہ کہکے نامہ دار کو خلعت روانگی دیکر رخصت کیا نامہ دار
جواب نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر بخدمت شائقین گزارش کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر چلے دوسرے روز طلسم کے خاص دروازے پر آکے پہونچے مریخ آفتاب علم نے
عرض کی اے شہریار آپکا تشریف لیجانا تو بہت آسان ہی مگر اور سردار جو آپ کے ہمراہ ہین یہ نہین جا سکتے کیونکہ
نہ یہ خود سحر جانتے ہین نہ صاحب تحفہ جات ہین اس سے بہتر یہ ہی کہ غلام کو اجازت مرحمت ہو کہ دربانون کو یہان کے
قتل کرے اور اس مرحلے کو فتح کر کے راستہ صاف کرے بدیع الملک نے فرمایا یہ سب لوگ ہین قیام

کرین مین اس مرحلے کو فتح کرتا ہون جب راستہ صاف ہو جائیگا سب کو اپنے ساتھ لیکر آنا مریخ نے عرض کی
اے شہریار اگر یہی ارادہ ہی تو جسقدر ساحر آپ کے ہمراہ ہین ان سب کو ساتھ لے چلیے صرف قیصر صاف باطن
کو یہان چھوڑ دیجیے کہ اور ایک ساحر اور کوئی یہان رہے جو نگہبانی لشکر کی کرے جب راستہ کھلجائیگا سب چلے
آئینگے بدیع الملک نے منظور کیا مریخ نے قیصر صاف باطن سے کہا آپ یہین تشریف رکھیے اور ایک ساحر کو
بھی وہان چھوڑا باقی جتنے ساحر تھے سب کو اپنے ہمراہ لیا قیصر نے بہت کچھ کہا کہ مین ہرگز یہان نہین رہونگا مگر
بدیع الملک نے قیصر کا کہنا منظور نہ کیا سب کو وہین چھوڑ کر لشکر ساحران ہمراہ لیکر نہر کے قریب آئے
مریخ نے عرض کی اے شہریار آپ میرے کاندھون پر پانون رکھین تحفہ جات کسی اور شخص کو دین مین آپکو
دیوار کے پار پہونچا دون بدیع الملک نے لوح محفوظ وغیرہ ایک ساحر کو دی مریخ کے کاندھون پر پانون رکھے
مریخ سحر کر کے بلند ہوا دیوار کے پار پہونچا اور ساحر بھی اسکے ہمراہ دیوار کے پار آئے صرف وہی ساحر
اس طرف رہا جسکے پاس تحفہ جات موجود تھے کیونکہ وہ سحر نہ کر سکتا تھا جب مریخ نے بدیع الملک کو طلسم
کے اندر پہونچایا تو پھر پرواز کر کے دیوار کے باہر آیا تحفہ جات اس ساحر سے لیے بہت بہت سحر کر کے
اڑنا چاہا مگر سحر نے تاثیر نہ کی مریخ حیران ہوا کہ تحفہ جات شاہزادے تک کیونکر پہونچین اس فکر مین تھا کہ اندر سے
کچھ شعلے بلند ہوے کچھ آوازین مہیب آئین مریخ سمجھا جنگ شروع ہوگئی یہ خیال آتے ہی گھبرا گیا جلدی سے
وہ سب تحفہ جات اُسی ساحر کو دیے کہا ان سب کو ہوشیاری سے لیجاؤ اور قیصر صاف باطن کے سپرد
کر کے بہت جلد واپس آؤ ساحر اُسی وقت وہ سب تحفہ جات لیکر وہان سے روانہ ہوا مریخ سحر کر کے اندر
آیا دیکھا کچھ لوگ سحر کر رہے ہین بدیع الملک نے دو چار کو قتل بھی کیا ہی ساحر لوگ شاہزادے کے آگے
کھڑے ہین جو کوئی بدیع الملک پر سحر کرتا ہی ساحر اُسکو دفع کر دیتے ہین مریخ بدیع الملک کے قریب
آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار بہت چاہا کہ تحفہ جات لاؤن مگر مجبور ہوگیا سحر کام نہین کرتا آخر کار
قیصر صاف باطن کے پاس روانہ کر دیے یہ کہکے اپنے بازو سے ایک مہرہ سلیم بدیع الملک
کو دیا عرض کی یہ مہرہ بھی دافع سحر ہی آپ اپنے بازو پر باندھ لین بدیع الملک نے ہرچند انکار کیا مگر مریخ
نے قبول نہ کیا مجبور ہو کے شاہزادے نے اپنے بازو پر مہرہ باندھا جو لوگ سامنے کھڑے تھے مریخ
نے سحر کیا سب کے سر اُڑ گئے اور لوگ آئے اُنکے بھی سر اُڑے جب ساحرون نے مریخ کے سحر کی
یہ کیفیت دیکھی مجبور ہو کے ملکہ ناوک افگن کے پاس گئے بدیع الملک کے آنے کی کیفیت بیان کی یہ بھی
کہا کہ چند شخص اُسکے ہمراہ ہین مگر آفت کے ساحر ہین ایک اشارے مین سو سو دو دو سو سو کے سر اُڑ جاتے
ہین بہت جلد اس بات کا انتظام کیجیے ورنہ وہ لوگ آفت برپا کر دینگے ملکہ نے جو یہ خبر وحشت اثر سنی
تو الفور سلیم جادو کو بلایا کہا ارے بڑا غضب ہوگیا مریخ اپنے ساحرون کو لیکر طلسم کے اندر آگیا اور اُسکے
ہمراہ وہ شخص بھی ہی جسکو وہ اپنا آقا اے نامدار بتاتا ہی سلیم نے کہا آپ گھبراتی کیون ہین مین نے پہلے ہی
سے اسکا انتظام کا بندوبست کر لیا ہی آپ مطمئن رہین یہ کہکر سلیم ملکہ کے پاس سے اُٹھا اپنے مکان مین آیا ملازمون
کو بلایا کہا مین نے آمد مریخ کی خبر سنکے لشکر کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا تھا یقین کامل ہی کہ اس وقت بھی
سب لوگ اسباب سحر سے آراستہ و پیراستہ ہون اور اُنکو جا کر اطلاع کرو کہ اسی وقت میرے یہان آئین
مین بھی اپنا تخت نکالتا ہون مریخ آفتاب علم کے مقابلے کے واسطے جاؤنگا اُسکے ملازم اسی وقت روانہ ہوے

رسالے مین آئے رسالدارون کو اِسکا پیام دیا سب نے کہا ہم اِس وقت بھی تیار ہین ابھی چلتے ہین یہ کہکر رسالدار اُٹھے اپنے اپنے گھوڑے طلب کیے رسالون مین اطلاع ہوئی سب لوگ اپنے اپنے اسباب سحر لیکر جھولیان کاندھون پر ڈالکر تیار ہوگئے رسالہ دار سب کو ہمراہ لیکر سلیم جادو کے مکان پر آئے سلیم جادو اُسی وقت تخت پر سوار ہوا اسکو اپنے ہمراہ لیا جہان بدیع الملک انکدار تھے وہان آیا دیکھا مریخ آفتاب علم نے بہت سے ساحرون کو قتل کیا ہے اور دیوار کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے سلیم نے وہین سے آواز دی او مریخ بہت نادان نہ ہو مین آپہونچا ایک دم مین تیری ہستی مٹا دونگا سب شان وشوکت خاک مین ملا دونگا مریخ نے جو سلیم جادو کو آتے ہوے دیکھا ایک گولا دیوار پر مارا کہ دیوار اُڑ گئی مریخ نے ساحرون سے کہا جاکر لشکر کو اطلاع کرو کہ راستہ صاف ہے سب لوگ آجائین ساحر دوڑے یہان قیصر صاف باطن معہ تمام لشکر کے منتظر تھا جیسے ہی ساحرون کو آتے ہوے دیکھا گھوڑا بڑھا کے قیصر نے پوچھا کیا کیفیت ہے سب نے کہا راستہ صاف ہے آپ لوگون کی طلبی ہے قیصر نے سب لشکر سے کہا آقاے نامدار یاد فرماتے ہین یہ سننا تھا کہ لشکر مین سب نے گھوڑے سرپٹ ڈالدیے پہلوانان گردستان بھی تیزروی سے چلے تھوڑی دیر مین بدیع الملک نامدار سے سب لوگ جا کر ملے قیصر نے سب کے پہلے بدیع الملک کو تحفہ جات دیے شاہزادے نے سب لیکر اپنے پاس رکھے مریخ کو مہرہ دیا سلیم نے جو کثرت لشکر بدیع الملک کو دیکھا گھبرا گیا لشکر کی طرف ایسا محو ہوا کہ سحر کا خیال نہ رہا مریخ نے جو موقع پایا جھولی سے ایک گلدستہ نکال کر اسکی طرف پھینک دیا پھول گلدستہ کے منتشر ہوے خوشبو پھیلی سلیم بیہوش ہو کر تخت سے گرا اُسکے گرتے ہی اور تمام لشکر بھی بیہوش ہو کر گرا مریخ نے ساحرون سے کہا ان سب کو گرفتار کرلو ساحرون نے سب کو گرفتار کرلیا مریخ نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اب دن بہت کم باقی ہے آگے بڑھنے کی نسبت آپ کیا فرماتے ہین طلسم کی نصف قوت گھٹ گئی سلیم جادو منتظم طلسم گرفتار ہوگیا اب ملکہ باقی ہے وہ بھی گرفتار ہو جائیگی بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ ابھی اس طلسم کے مرحلے باقی ہونگے مریخ نے عرض کی یہ طلسم نہین ہے بلکہ ملکہ ناوک افگن کے رہنے کی جگہ ہے اُسکو خود ایک حلقہ طلسم نور آگین سمجھنا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا اب آگے جانا میرے خیال مین بیکار زحمت اٹھانا ہے کوئی مقابلے کو اس وقت نہین آئیگا اب ملکہ کچھ اور بندوبست کریگی لشکر درست ہو لیگا تو مقابلہ کو آئیگی مطلب یہ ہے کہ شب بھر یہان قیام کرین صبح کو آگے بڑھینگے ہمنت سلیم جادو سے بھی باتین ہو جائینگی صبح کو خدا نے چاہا تو زندان خانہ طلسمی کی طرف چلکر اپنے یہان کے سردارون کو رہا کرینگے مریخ نے اُسی وقت بارگاہین آراستہ کرنے کا انتظام کیا ملازمون نے بارگاہین استادکین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے مریخ بھی سلیم جادو کو لیکر حاضر ہوا چوب بارگاہ سے سلیم کو باندھ دیا زبان مین سوزن دیکر مریخ نے اپنا سحر اُتارا سلیم جادو کی آنکھ جو کھلی اپنے تئین اس آفت مین گرفتار پایا دیکھا ایک دربار عالی جاہ آراستہ ہے سامنے ونگل زرین پر ایک جوان بڑی شوکت و شان سے بیٹھا ہے سلیم جادو گھبرا گیا بدیع الملک نے فرمایا اے سلیم کیون خائف ہوتے ہو صبر کرو خاطر جمع رکھو مجھے تم سے کچھ باتین کرنا ہے سلیم نے اشارے سے کہا جو ارشاد ہو مین آپ کی طرف مخاطب ہون بدیع الملک نے فرمایا تمھاری کیفیت سنکر مجھے بڑا افسوس ہوا مین نے سُنا کہ تم اہل اسلام سے ہو مگر بعض کافرون نے تمھین گمراہ کر دیا ہے افسوس کی بات ہے کہ تمھارے دل مین ابتک اس بات کا ولولہ پیدا نہ ہوا کہ اس دین بے بنیاد کو ترک کرکے دین حق اختیار کرتے دیکھو اِس وقت کوئی بھی تمھاری مدد کو آتا ہے یا کسی تمھارے خداوند نے تمھاری مدد کی ہمیشہ سے تم دریا پرستی کرتے ہو دریا تمھین کیا اعجاز دکھاتا ہے اُسی دریا سے پانی لیکر تم اپنی تمام

ضرور تون مین صرف کرتے ہو اُسی پانی کی پرستش کرتے ہو اس سے کیا حاصل ہی اور ایسی ہی بہت باتین
بدیع الملک نے فرمائین کہ سلیم جادو کے دل مین جوش اسلامی پیدا ہوا اُسنے اشارے سے کہا مین اپنے
مذہب کو ترک کرکے اسلام اختیار کرتا ہون بدیع الملک نے مریخ سے کہا سلیم کی مشکین کھول دو مریخ نے سلیم
کو رہا کیا سلیم نے کلمہ پڑھا بدیع الملک کے قدمون کو بوسہ دیا عرض کی اے شہریار اس وقت آپ نے ایسی
بات فرمائی کہ مجھے بہت تعجب ہوا کیا میرا مذہب قدیم دریا پرستی نہ تھا بدیع الملک نے کہا بالکل غلط ہی تمھارا
طریقہ قدیم خدا پرستی ہی تمھارے باپ ایک مرد خدا پرست عامل زبردست تھے انھون نے اپنے رہنے کو
یہ مکان بزور عمل تیار کیا تھا جب انھون نے انتقال فرمایا تو ایک ساحر نے آکر تمھارے باپ کے مال پر قبضہ کیا
تم لوگ اُس زمانہ مین بہت صغیر سن تھے مان تمھاری اپنی عصمت کے خوف سے زہر کھا کے مر گئی تمھین اُسی
ساحر نے پرورش کیا سلیم نے عرض کی اے شہریار یہ بات تو ضرور صحیح ہی کہ اس طلسم مین ایک مقبرہ نوذر اورنگ نشین
کا بنا ہوا ہی اُس مقبرے مین اکثر لوگ جاتے ہین سنا گیا ہی کہ نوذر تخت نشین نے اپنی حیات مین وہ قصرہ بنوایا
تھا بعد مرگ اُسی مین دفن ہوا تو وہ تو ایک مرد مسلمان صاحب ایمان عامل زبردست مشہور ہی اور اکثر قمقام جادو
نے چاہا کہ اُسکو منہدم کرا دے مگر ممکن نہ ہوا جب کسی نے اس غرض سے اُس طرف جانے کا ارادہ
کیا ہاتھ پاؤن بیکار ہو گئے مجبور ہو کر نہ گیا ساحرون نے سحر کیا اُس عمارت پر سحر نے بھی کچھ اثر نہ کیا وہ لوگ بھی
مجبور ہوے آخرکار شہنشاہ قمقام مجبور ہو گئے تھے اُسکو بند کرا دیا کوئی وہان نہین جا سکتا ہی ایک روز کسی ضرورت
کے واسطے قمقام جادو نے اُسکا دروازہ کھولنا چاہا مگر دروازہ نہ کھلا شب کو قمقام نے خواب مین دیکھا کہ
ایک مرد بزرگ کہتے ہین کہ یہ دروازہ اس دن کھلے گا کہ جس دن کوئی فاتحہ پڑھنے والا یہان آئیگا برائے
فاتحہ یہ دروازہ کھلے گا اور فاتحہ خوان کو کچھ پند و نصائح ضروری کہے جائینگے جب وہ باہر آئیگا دروازہ
بند ہو جائیگا پھر کسی کے کھولے نہین کھلیگا اُسکے بعد سے اُسوقت کہ جب طلسم کشا یہان آئیگا اُسکے واسطے بھی یہ دروازہ کھلے گا
اور طلسم کشائے نور آگین کو کچھ تحفہ جات دیکر پھر ہم اس دروازے کو بند کر لینگے اور ہمیشہ یہ دروازہ بند رہیگا
اے شہریار یہ ایک بات تو البتہ سننے مین آئی ورنہ آجتک اس راز سے ماہر نہین ہین ہم کہ وہ بزرگوار کون ہین
ہمسے قمقام جادو نے اس بات کو بالکل پوشیدہ کیا تھا بدیع الملک نے فرمایا اے سلیم جادو نوذر اورنگ نشین
تمھارے والد نامدار تھے تمھین لازم ہی کہ اُنکی قبر پر فاتحہ پڑھنے جاؤ ضرور تمھین کچھ پند و نصائح وہان سے ہونگے
سلیم نے عرض کی اے شہریار آپ بھی تشریف لے چلین اور فاتحہ پڑھ کے اُنکی روح کو شاد کرین بدیع الملک
نے فرمایا مین بھی چلونگا اور ضرور فاتحہ پڑھونگا یقین کرتا ہون کہ میرے واسطے بھی دروازہ کھلجائے سلیم نے عرض
کی کہ مین بعد فراغت جنگ یہان سے جاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا اب تم کو یہ لازم ہی کہ پیشتر فاتحہ پڑھو پھر اور
کامون مین مصروف ہو مریخ نے کہا اے سلیم تم کل میرے ہمراہ وہان چلنا کسی کی مجال نہین جو تمسے آنکھ ملا سکے
سلیم نے کہا مجھکو اس امر کا خوف مطلق نہین ہی مین بیخوف کل جاؤنگا اگر دروازہ کھلے گا تو فاتحہ پڑھ کے چلا آؤنگا
تھوڑی دیر تک یہ ذکر رہا پھر مریخ نے سلیم کے ہمراہیون کو محفل مین لاکر ہوشیار کیا سب نے اپنے کو گرفتار
مصیبت دیکھا سلیم نے سب کو مسلمان ہونے کی ہدایت کی بعض نے اقرار کیا رہائی پائی اور بعض سیہ قلب
ایسے تھے کہ جنھون نے اسلام قبول نہ کیا بدیع الملک نے حکم قتل دیدیا تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب
رات زیادہ گئی بدیع الملک نے صحبت برخاست کی سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے بستر خواب پر

جا کے محو آرام ہوئے ان سب کو اسی حال مین چھوڑیے اب دو کلمہ کیفیت ملکہ ناوک افگن کی ملاحظہ فرمایئے
کہ ملکہ نے جب سلیم جادو کو مع چند ساحرون کے بدیع الملک سے مقابلہ کرنے کو روانہ کیا تو چوبدار مقرر
کر دیے کہ ہر ایک بات کی خبر لحظہ بلحظہ دیتے رہین جب سلیم جادو گرفتار ہوا تو چوبدارون نے جا کر ملکہ
ناوک افگن کو اطلاع دی کہ سلیم جادو مع اپنے جملہ ہمراہیون کے بیہوش ہو کر گرے اور فوج اسلام کے
ساحرون نے سب کی مشکین باندھ لین ملکہ اس خبر کو سنکر بہت بیقرار ہوئین اور اپنی وزیرزادی زہرہ جمال جادو
کو بلا کر سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ اب مین یہ ارادہ کرتی ہون کہ کل اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر مقابلہ مسلمانان مین
جاؤن جبتک مین اُن لوگون سے مقابلہ کرونگی پھر تو حسین الزمان جادو لشکر برائے امداد روانہ ہی کرینگے
وہان سے جس وقت لشکر آ جائیگا اُسوقت ان لوگون کی کیا طاقت ہی جو مقابلہ کر سکین زہرہ جمال نے کہا
واری میرے نزدیک بھی یہی بات مناسب ہی کیونکہ جب سلیم جادو گرفتار ہو گیا تو اور کسپر اعتبار کیا جائے آپ
اُسوقت لشکر مین اطلاع کرا دیجیے کہ وہان سب اپنے اپنے سامان سے درست ہو جائین ملکہ نے کہا مین اسی وقت
سے سب کو مطلع کرتی ہون بلکہ یہ کام تمھارا ہی کہ تم میری طرف سے لشکر مین یہ حکم بھیجو اور وہان سب تیاری کرنا شروع
کرین زہرہ جمال اُسیوقت ملکہ سے رخصت ہوئی کنیزون کو اپنے ہمراہ لیا ہرکارون کو ڈیوڑھی پر طلب کیا جب
ہرکارے آئے تو زہرہ جمال نے کہا لشکر شاہی مین جا کر اطلاع کر دو کہ سب شب بھر مین تیاری جنگ کی کرین
صبح کو ملکہ عالم خود برائے مقابلہ مسلمانان تشریف لیجائینگی ہرکارے لشکر مین آئے رسالہ دارون کو اطلاع دی
فوج مین ہلہلہ پڑ گیا سب جلدی جلدی سامان سحر درست کرنے لگے رسالہ دارون نے ہرکارون سے کہا کہ ہماری
طرف سے عرض کر دو کہ ہم کل علی الصباح مسلح و مکمل حضور کی تشریف آوری کے منتظر رہینگے ہرکارے یہ پیغام لیکر
روانہ ہوئے ڈیوڑھی پر آئے محلدار سے کہا جا کر ہماری اطلاع کرو کہ ہرکارے جو لشکر مین حکم سرکاری لیکر گئے تھے
وہان سے کچھ پیام لیکر آئے ہین اگر حکم ہو گا تو ہم تمسے بیان کرینگے محلدار اندر آئی زہرہ جمال کے پاس گئی کہا جو
ہرکارے حکم شاہی لیکر لشکر مین گئے تھے وہان سے بھی کچھ پیام لیکر آئے ہین اُنکی بابت کیا حکم ہوتا ہی زہرہ جمال
نے کہا اے محلدار تم جا کر اُنسے دریافت کر آؤ مین اُس پیام کو سنون رسالہ دارون نے کسی قسم کا عذر تو نہین
کیا ہی محلدار باہر آئی ہرکارون سے کہا وزیرزادی صاحبہ ارشاد فرماتی ہین کہ جو کچھ تم پیام لائے ہو محلدار سے بیان کرو
ہرکارون نے رسالہ دارون سے جو کچھ سنا تھا وہ محلدار سے بیان کیا اُسی وقت محلدار نے پھر اندر آ کے زہرہ جمال
سے کہا زہرہ جمال خوش ہو گئی ہرکارون کے واسطے خلعت بھیجے ملکہ کے پاس گئی کل کیفیت ملکہ سے بیان کی ملکہ
بھی بہت خوش ہوئی شب بھر زہرہ جمال سے باتین رہین جب رات ختم ہوئی اور سپیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا تو
ملکہ نے اپنا لباس جنگ طلب کیا کنیزون نے وہ لباس حاضر کیا ملکہ نے سب لباس زیب جسم کر کے منھ پر نقاب ڈالی تخت پر
بیٹھ کے وزیرزادی کو ہمراہ لیا اپنے مکان سے باہر آئین لشکر تو یہان منتظر تھا سب نے ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے سب کو
ہمراہ لیا اور بدیع الملک کی طرف برائے مقابلہ روانہ ہوئین کہ ذکر اُنکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک کی ملاحظہ فرمایئے

کہ شاہزادہ جو صبح کو بیدار ہوا نماز سحر ادا کر کے سلاح فوات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر آ کے سب لشکر کو
در بارگاہ پر منتظر پایا نام خدا لیکر روانہ ہوئے اور ملکہ ناوک افگن کے مکان کی طرف چلے مریخ نے راہ مین

عرض کی اے شہریار مجھے یقین ہو کہ ملکہ نے بھی کوئی انتظام ضرور کیا ہوگا مگر ابھی تک معلوم نہین کہ کیا انتظام کیا ہو
بدیع الملک نے فرمایا اب اُسی طرف چلتے ہین جو کچھ ہوگا معلوم ہوجائیگا سلیم جادو نے عرض کی مین جانتا ہون کہ
ملکہ خود مقابلے کے واسطے تشریف لائینگی اپنے لشکر خاص کو ہمراہ لائینگی بدیع الملک نے فرمایا یہ تو میری خاص تمنا
ہو یہ گفتگو کرتے ہوے جاتے تھے کہ سامنے سے گرد اُڑی بدیع الملک نامدار نے فرمایا معلوم ہوتا ہو ملکہ آتی
ہین سلیم جادو نے عرض کی کیا عجب ہو اتنے عرصہ مین دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک نقابدار زرین پوش
ایک تخت مرصع کار پر سوار عقب مین لشکر گرسب لباس زرین پہنے ہوے جھولیان زربفتی کاندھون پر ڈالے
ہوے آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوے آتے ہین بدیع الملک نے سلیم جادو سے پوچھا کہ یہ نقابدار جو تخت پر سوار
ہو کیا ملکہ ناوک افگن یہی ہین سلیم نے عرض کی اے شہریار یہی ملکہ ناوک افگن ہین آج تک مین نے بھی اُنکی
صورت نہین دیکھی مجھپر کیا منحصر ہو اُنکی بعض بعض کنیزون نے بھی صورت نہین دیکھی ہو ملکہ ہر وقت چہرے پر نقاب
ڈالے رہتی ہین بدیع الملک نے مریخ سے کہا اے مریخ ان لوگون مین سے کوئی ضائع ہونے پاے بلکہ تم
کسی پر سحر نہ کرنا جہانتک ممکن ہو ان لوگون کو زندہ گرفتار کر لینا مریخ نے ہنسکر جواب دیا اے شہریار مجھے خود
اس امر کا خیال ہو آپ کیون سعی فرماتے ہین مین ملکہ پر سحر نہ کرونگا مگر لشکر والون پر ضرور سحر کرونگا بے اسکے یہ لوگ
گرفتار نہ ہونگے بدیع الملک نے فرمایا تم خاموش رہنا مین سب کو گرفتار کرلونگا مریخ نے عرض کی مجھے تعمیل حکم والا
مین کیا دریغ ہو جو آپ فرمائینگے مین بسر و چشم بجالاؤنگا یہ ذکر تھا کہ لشکر ملکہ کا قریب آگیا بدیع الملک نوجوان نے
اپنے لشکر کو روکا زہرہ جمال نے بہ آواز بلند کہا اے فرقۂ خدا پرستان اگر اپنے حق مین بہتر جانو تو مقابلہ نہ کرو
ورنہ بہت پچھتاؤگے اور جو تمھارا سردار ہو مین چاہتی ہون کہ اُسکو میدان مین بھیجو کہ مین اُس سے کچھ امور ضروری
کے واسطے ہدایت کرون یہ سنکر بدیع الملک نامدار گھوڑے کو چھیڑکر میدان مین آئے ملکہ ناوک افگن کی نگاہ
جو جمال بدیع الملک پر پڑی تاب دید نہ لاسکین غش آگیا تخت پر گرین زہرہ جمال نے اپنے ہاتھون پر روکا
ادھر بدیع الملک کی یہ کیفیت ہوئی کہ انداز نشست ملکہ دیکھکر قلب بیقرار ہوگیا اشتیاق دیدار بڑھنے لگا مگر
شاہزادی نے ضبط کیا اُس طرف ملکہ کی جو یہ حالت ہوئی زہرہ جمال جادو نے اپنے آنچل سے ہوا دی ہوا
دینے مین نقاب کا ایک گوشہ رخ پر نور ملکہ سے ہٹ گیا لشکر مین اور کسی کی تو نگاہ اُس طرف نہ گئی مگر بدیع الملک
نامدار کی آنکھین اُسی طرف تھین ملکہ کے رخسار زیبا پر نظر پڑگئی قریب تھا کہ شاہزادہ بھی غش کھاکر گھوڑے سے
گرپڑے مگر اپنے تئین بہت روکا اُس رکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ بدیع الملک بدحواس ہوگئے بعض کلمات بالکل
خلاف زبان سے نکلے دو چار شعر بھی عاشقانہ پڑھ دیے مریخ نے بدیع الملک کی جو یہ حالت دیکھی دلمین
خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ شاہزادہ گھوڑے سے زمین پر گرپڑے تو غضب ہوجاے یہ سوچ کے بدیع الملک کے
قریب آکر کھڑا ہوگیا عرض کی اے شہریار یہ کیا حالت ہو صبر کیجیے دلپر جبر کیجیے آپ کو ایسا لازم نہین ہو یہ میدان
جنگ ہو آپکو لازم ہو کہ اپنے تئین سنبھالیے ایسے کلمات زبان سے نہ نکالیے بدیع الملک نے کہا اے مریخ
آفتاب عالم مین نے تو کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہین نکالا جو واقعہ اصلی تھا وہ ادا کیا مریخ نے عرض کی
اُسکے اظہار کا یہ محل ہو آپ کو تو خوشی کرنا لازم ہو کیونکہ جسکے واسطے آپ اسقدر بیتاب ہین اُسکی حالت آپ کے
واسطے آپ سے بڑھکے ہو بدیع الملک سے مریخ نے دو چار باتین اس قسم کی کین شاہزادہ ہوش مین آیا
کسی قدر شرمندہ ہوکر مریخ سے کہا اے مریخ مین اسوقت مجبور ہوگیا تھا مین نے دلپر بہت جبر کیا مگر ضبط

ممکن نہ ہوا قریب تھا کہ مین بھی غش کھا کر گھوڑے سے زمین پر گر پڑون مریخ نے عرض کی اے شہریار ایسے مقامات پر
لازم ہو کہ اپنے دل کو پتھر بنائے بدیع الملک خاموش ہو رہے اُدھر ملکہ کو جو غش سے افاقہ ہوا زہرہ جمال نے
پوچھا دل آرا مزاج کیسا ہو ملکہ نے بات کو ٹال دیا کہا اسقدر راہ جو طے کی اُسی کے سبب سے کچھ طبیعت نادرست
ہو گئی زہرہ جمال نے ملکہ کے دل پر جو ہاتھ رکھ کر دیکھا نہایت بیقرار و مضطر پایا کچھ سمجھی مگر زبان سے نہ نکال سکی
ملکہ سے کہا مین نے افسر سپاہ اسلام کو میدان مین بلایا ہوا ارادہ میرا یہ ہو کہ اُس سے چند باتین اس قسم کی کرون
کہ اُس پر رعب غالب ہو گیا عجب ہو جو لڑنے سے باز رہے اور جس طرف سے آیا ہو اسی طرف واپس جائے
ملکہ خدنگ عشق بدیع الملک سے گھایل ہو چکی تھی اسوقت اور تو کچھ بن نہ آیا زہرہ جمال سے کہا
ابھی ایسی گفتگو کرنا مناسب نہین ہو مجھکو اس شخص نے ایک نامہ اس مضمون کا روانہ کیا تھا کہ مجھے کچھ امور ضروری
کہنا ہین اور طلسم کی سیر بھی کرنا ہو پیشتر اُسکی باتین سننا چاہیے کہ یہ کیا کہتا ہو اگر خالی طلسم کی سیر کے واسطے آیا ہو
تو ہمارا کیا نقصان ہو سیر کر کے واپس جائیگا اور سلیم جادو جو اس سے مل گیا ہو اُسکے واسطے کوئی اور
تدبیر نکالی جائیگی اگر کسی اور قسم کی بات کہے گا تو ویسا جواب دیا جائیگا زہرہ جمال پیشتر ہی اس بات کو سمجھ چکی
تھی یہ بھی مریخ آفتاب علم کی طرف دیکھ کے ٹھنڈی سانسین بھر رہی تھی راضی ہو گئی کہا پھر جو کچھ آپ فرمائین
وہ کیا جائے ملکہ نے کہا تم اس شخص سے یہ کہو کہ تمنے جو نامہ ہمکو تحریر کیا تھا ہم موجود ہین جو کچھ تمھین کہنا منظور ہو ہمسے
بیان کرو زہرہ جمال نے کہا اے سردار گروہ اسلام ہمکو جو تمھارا ایک نامہ گیا تھا اسوقت ہم یہان موجود ہین جو
تمھارے مزاج مین آئے اُسوقت ہمسے کہدو اگر بات تمھاری قابل منظوری ہوگی تو ہم قبول کرینگے اور اگر قابل
منظور نہوگی تو جواب دیا جائیگا بدیع الملک نے فرمایا مین نے تمھارے پاس نامہ نہین روانہ کیا تھا اور نہ تمسے کوئی بات کہنا چاہتا ہون
مین نے جسکو نامہ بھیجا تھا اگر وہ اس بات کو کہے تو مین جواب دون یہ سنکر ملکہ ناوک افگن نے کہا اے زہرہ جمال تم کہو کہ مین
جو کچھ کہہ رہی ہون یہ سب ملکہ کیطرف سے کہتی ہون وہ اس مجمع مین گفتگو نہین کرسکتین زہرہ جمال نے بدیع الملک کیطرف
دیکھکر کہا آپ نہین جانتے ہین کہ ملکہ عالم اس مجمع مین کیونکر گفتگو کرسکتی ہین مگر مجھسے یہ ارشاد فرمایا کہ ان امور کو تحقیق کر دین جو آپسے کہا
بدیع الملک نے فرمایا وہ امور ایسے ہین کہ مین تمسے بیان نہین کرسکتا اور اس مجمع مین انکا اظہار بھی مناسب نہین ہو اگر ملکہ کوئی
دن اسکے واسطے مقرر کرین تو مین اُن باتون کو بیان کرون اگر اپنے مکان تک واپس جانا مشکل ہو تو میری بارگاہ
موجود ہو یہان آئین مجھے جو کچھ بیان کرنا ہو مین کہدونگا ماننا نہ ماننا ملکہ کا کام ہو یہ جو سنا ملکہ ناوک افگن نے زہرہ جمال
سے کہا کہو ہم اپنے باغ مین جاتے ہین آپ بھی وہان تشریف لائیے گفتگو ہو جائیگی بدیع الملک نے مریخ
آفتاب علم کی طرف دیکھکر کہا کیا صلاح ہو مریخ نے عرض کی میرے نزدیک تو مناسب ہو کہ آپ اس امر کو
قبول فرمالین بدیع الملک راضی ہوئے زہرہ جمال نے پھر کہا ہم لوگ چلتے ہین آپ تشریف لائیے گا ملکہ نے
کہا ارے یہ بھی کہدے کہ مع لشکر تشریف لائیے گا زہرہ جمال نے کہدیا بدیع الملک نے منظور کیا ملکہ
تخت پھیرا لشکر بھی چلا بدیع الملک نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ ہو جائین مریخ نے عرض کی بارگاہین استادہ
کرانے کی کیا ضرورت ہو ملکہ کے باغ مین تو چلنا ہے بدیع الملک نے فرمایا ابھی بارگاہین نہین رہنا چاہئین
گفتگو بگڑ جائے اور وہان ٹھہرنے کا موقع نہ ہو تو اُسی وقت واپس آجائینگے مریخ خاموش ہو رہا بارگاہین
استادہ ہوئین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مریخ
بدیع الملک کی بارگاہ مین آیا بدیع الملک نے جو مریخ کی صورت دیکھی چہرے پر آثار عشق نمایان پائے

دل مین خیال کیا مریخ کسپرشیدا ہوگیا یہ سوچکر فرمایا مریخ تمھارے مزاج کی کیا کیفیت ہی مریخ نے عرض کی ای
شہریار فضل خدا سے اچھا ہون بدیع الملک نے کہا اے مریخ پوشیدہ کرنے کی ضرورت نہین ہی جو امر واقعی ہو
صاف صاف کہدو مریخ نے دل مین خیال کیا اب پوشیدہ کرنا اچھا نہین ہی اگر نہ بتاؤنگا تو شاہزادے کے
خلاف ہوگا یہ سوچ کے مریخ نے عرض کی ای شہریار مین مدت سے سنتا تھا کہ زہرہ جمال جادو حسین مہ جبین
ہی علاوہ اُسکے نازو ادا اُسکے حصے مین آئے ہین آج جو مین نے اُسکو دیکھا جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اس سے
زیادہ کہون تو زیبا ہی میرا دل اُسی وقت سے بیقرار ہی مگر خلاف ادب و پر جبر کیے ہون بدیع الملک نے فرمایا
مریخ اگر خدا نے چاہا تو پہلے تمھارے واسطے کوشش کرونگا جبتک تمھارا مطلب بر نہ آئیگا مین اپنے واسطے
بھی کوشش نہ کرونگا مریخ نے عرض کی ای شہریار مین نہین چاہتا کہ میری وجہ سے دشمنون کے دل پر صدمہ رہے
بدیع الملک نے کہا مجھے یہ کب گوارا ہی کہ تم بیتاب و بیقرار رہو مگر ملکہ نے جو اس وقت جنگ موقوف
رکھی اسکا سبب علاوہ اُس حیلہ کے کچھ اور بھی ہی جو ملکہ نے کہا تھا مریخ نے عرض کی ملکہ کو آپ سے مقابلہ
کرنا منظور نہین ہی اُنکی حالت بھی اسوقت ابتر تھی اگر آپ زیادہ گفتگو کرتے اور چاہتے کہ ملکہ خود کلام کرین تو
ملکہ خاموش نہ رہتین ہرگز کہتین کہ مین نے خود زہرہ جمال سے کہا کہ آپ سے کلام کرے بدیع الملک نے
فرمایا یہ بات مجھے بھی منظور نہ تھی کہ ملکہ اُس مجمع عام مین کلام کرین مریخ نے عرض کی اب آپ تشریف کیون
نہین لے چلتے ہین بدیع الملک نے فرمایا شاید ابھی ملکہ باغ مین نہ پہونچی ہون مریخ نے عرض کی ملکہ پہونچ گئی
ہونگی آپ کا انتظار ہوگا بدیع الملک نے فرمایا لشکر مین اطلاع کرو کہ سب لوگ سوار ہون مریخ بارگاہ
بدیع الملک سے باہر آیا لشکریون سے کہا سب لوگ سوار ہون آقاے نامدار تشریف لاتے ہین ملکہ کے
باغ مین تشریف لیجائینگے یہ سنتے ہی سب لوگ گھوڑون پر سوار ہوے مریخ آفتاب علم بارگاہ کے اندر
آیا بدیع الملک سے عرض کی سب لوگ تیار ہین آپ کے منتظر دولت پر حاضر ہین بدیع الملک نام خدا
لیکر اُٹھے مریخ ہمراہ ہوا شاہزادہ بارگاہ کے باہر آیا خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا بدیع الملک
گھوڑے پر سوار ہوے لوگون سے کہا کہ یہان کی نگہبانی کے واسطے تھوڑے سپاہی رہنا چاہیئن یا تو ہم سب کو
وہین بلالینگے ورنہ جیسا مناسب سمجھینگے کرینگے مریخ نے عرض کی دو پہلوان گردستانی یہان چھوڑ دیجیے اور اُنکے
ملازمین بھی رہین بدیع الملک کو یہ راے پسند آئی دو پہلوانون سے فرمایا کہ تم لوگ یہین رہو بارگاہ کی
حفاظت کرو دو پہلوان وہین رہے بدیع الملک لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے طرف ملکہ کے باغ
کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ملکہ ناوک افگن کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو لشکر کو لیکر واپس آئین اپنے باغ مین آکے زہرہ جمال سے کہا ای زہرہ جمال اگرچہ سردار اہل اسلام ہمارا
دشمن ہی مگر اسوقت وہ ہمارے یہان مہمان ہوگا ہمپر واجب ہی کہ اُسکی خاطر کرین لہذا انتظام دعوت کرنا ضرور
ہی اور یہ بات بھی ہی کہ وہ صاحب عزت ہی اُسکے واسطے چند آدمی مقرر کیے جائین کہ جسوقت وہ اسطرف آئے
استقبال کرکے وہ لوگ یہان لائین کہ کوئی بات خلاف آئین سلاطین نہ ہو زہرہ جمال اُسی وقت اُٹھکر الگ آئی
کنیزون سے کہا جاکر محلدار کو اطلاع کرو کہ اندر طلبی ہی کنیزین دربار پر آئین محلدار کو بلایا محلدار آئی کنیزون نے کہا

تھین وزیرزادی صاحبہ یاد فرماتی ہین محلدار دعائین دیتی ہوئی اندر آئی زہرہ جمال کے پاس آکے بلائین لین کہا آپ نے کیون یاد فرمایا ہو زہرہ جمال نے کہا جو ایک شاہزادہ بعزم سیر طلسم یہان آیا ہو اور جس سے ملکہ آج مقابلے کو تشریف لے گئی تھین اسنے ایک نامہ قبل مین یہان بھیجا تھا مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ ہم آپسے کچھ باتین کرنا چاہتے ہین ملکہ نے اس امر کا کچھ خیال نہ کیا اور حکم گرفتاری دیا اُسنے سلیم جادو کو گرفتار کرکے اپنا مطیع کرلیا آج ملکہ خود اُسکے مقابلے کے واسطے گئین مگر جنگ موقوف رہی یہ بات قرار پائی کہ اسکی باتین جو یہ کہنے والا ہو سن لینا ضرور ہین لہذا ملکہ نے اُسکو باغ مین طلب کیا ہو یقین ہو وہ آتا ہو لہذا رائے ملکہ عالم کی یہ ہو کہ کچھ لوگ اُسکے استقبال کے واسطے جائین اور داروغہ باورچی خانہ کو اطلاع دیجائے کہ وہ سامان دعوت درست رکھے اگرچہ وہ دشمن ہو مگر آج مہمان ہو اُسکی دعوت ضرور کیجائیگی محض اسواسطے تمکو بلایا تھا تم جاکر چوبداروں کو سرداروں کے پاس روانہ کرو اور سردار برائے استقبال جائین باعزاز تمام اُسکو یہان لائین اور داروغہ باورچی خانہ سامان دعوت درست کرے مگر یہ خیال رہے کہ وہ مع لشکر یہان آئیگا محلدار رخصت ہوئی باہر آکے چوبداروں کو ہر جگہ روانہ کیا پہلے تو چوبدار سرداران لشکر شاہی کے پاس گئے جو کچھ محلدار نے کہا تھا سب سرداروں سے کہا وہ لوگ اُسی وقت گھوڑون پر سوار ہو کر روانہ ہوے تھوڑی دور پہونچے تھے کہ نوبت نقارے کی آواز آئی گرد بھی اُڑی سرداروں نے کہا معلوم ہوتا ہو لشکر بدیع الملک آتا ہو یہی باتین کرتے ہوے آگے بڑھے کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا بدیع الملک نامدار مرکب صبا رفتار پر سوار عقب مین لشکر جرار بڑی شان و شوکت سے آتے ہین سردار گھوڑون سے اُترے بدیع الملک کے قریب آئے سب نے شاہزادے کو سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا اپنے ہمراہ لیا سرداروں نے عرض کی ملکہ عالم نے آپ کے استقبال کے واسطے ہمکو بھیجا ہو بدیع الملک خوش ہوے انھین سرداروں کے ہمراہ باغ تک آئے یہان بھی سب لوگ منتظر تھے جیسے ہی شاہزادے کو آتے ہوے دیکھا سب نے ملکہ کو جاکر اطلاع کی ملکہ نے ایک بارہ دری پیشتر ہی سے خالی کرائی تھی حکم دیا کہ اسی بارہ دری مین شاہزادے کو اُتارو ملازمین در باغ پر آئے بدیع الملک گھوڑے سے اُترے مرکب آفتاب علم اور اپنے سرداران خاص کو اپنے ہمراہ لیکر اندر باغ کے داخل ہوے لشکر کے واسطے ملکہ نے اور جگہ مقرر کی تھی ملازمین ملکہ لشکر کو وہان لے گئے بدیع الملک بارہ دری مین تشریف لائے خادم برائے خدمت ملکہ کی طرف سے حاضر ہوے بدیع الملک نے ایک کنیز کو کنیزان ملکہ سے طلب کیا کنیز حاضر ہوئی شاہزادے نے کہا اپنی ملکہ کا مزاج ہماری طرف سے پوچھ آؤ کنیز وہان سے روانہ ہوئی ملکہ کی خدمت مین آکر عرض کی شاہزادہ آپ کا مزاج پوچھتا ہو ملکہ نے مسکرا کے جواب دیا ہماری طرف سے بہت بہت شکریہ ادا کرنا اور کہنا کہ آپنے بڑی زحمت گوارا فرمائی مین بہت محجوب ہوئی مگر کیا کرتی مجبور تھی کہ آپ سے وہین تحقیق کرتی کنیز نے بدیع الملک سے آکر ملکہ کا پیام کہا بدیع الملک خوش ہوے چونکہ زیادہ تر اشتیاق تھا کنیز سے کہا اپنی ملکہ سے کہو جس امر کیواسطے مین یہان آیا ہون اسکا اظہار ہوجانا بہت مناسب ہو پھر آپ کو اختیار ہو جو کچھ مجھسے فرمایئے گا مین بسر و چشم قبول کرونگا کنیز نے ملکہ سے جاکر کہا ملکہ نے کہا ابھی وہ تشریف لائے ہین مسافت راہ بھی دفع نہین ہوئی ہو ابھی کیا ضرورت ہو جاکر کہدو کہ تھوڑی دیر استراحت فرمایئے جب کسل راہ دفع ہوجائیگا تو مین حاضر ہون جو کچھ آپ کو فرمانا ہوگا مین حاضر ہو کر سن لونگی کنیز نے بدیع الملک سے پھر آکر کہا بدیع الملک نے فرمایا جبتک تصفیہ نہو لیگا مجھکو چین نہ آئیگا تم جاکر ملکہ سے کہدو کہ ابھی مین باستقلال

یہان مقیم نہین ہون جب میرے آپ کے گفتگو ہوجائیگی اُسوقت استراحت بھی کرونگا کنیز نے پھر ملکہ سے شہزادہ
بدیع الملک کا پیام کہا ملکہ مجبور ہوگئی وزیرزادی کو طلب کیا کہا اے زہرہ جمال شاہزادے کی تقریر سنی
انھون نے فرمایا ہو کہ مجھے اُس وقت تک چین نہین آئیگا جبتک مین تصفیہ نہ کرلونگا اب مین مجبور ہون اسی وقت
گفتگو کرتی ہون تمھاری کیا راے ہو مین خود وہان جاؤن یا شاہزادے کو یہان بلاؤن یہ بات تو ضرور ہو کہ شاہزادہ
کو کمال تکلیف ہوئی اتنی دور سے مسافت طے کرکے یہان آیا اب اور زحمت دینا مناسب نہین ہو باقی جو
راے تمھاری ہو زہرہ جمال عاقلہ بھی ملکہ کے طرز کلام سے سمجھی کہ ملکہ کا خود وہان جانے کو جی چاہتا ہو اچھی بات
ہو وہان جانے سے مریخ آفتاب علم کو بھی مین دیکھ لونگی شاید یہان جو بدیع الملک آئین تو مریخ کو اپنے ہمراہ
نہ لائین ایسی ایسی باتین سوچ کے ملکہ سے کہا میرے نزدیک بھی یہی بات مناسب ہو کہ آپ ہی تشریف لیجلین
واقعی شاہزادے کو بڑی تکلیف ہوئی اب زحمت دینا اچھا بھی نہین ہو ملکہ نے فرمایا پھر چلنے کا سامان کرو زہرہ جمال
نے عرض کی سب لوگ تیار ہین آپ شاہزادے کے پاس پیام بھیجین ملکہ نے ایک کنیز کو بلایا کہا جاکر شاہزادے
سے کہو کہ ہم آتے ہین کنیز وہان سے بدیع الملک کے پاس آئی ملکہ کا پیام دیا بدیع الملک بہت خوش ہوے
تھوڑی دیر مین اور کنیزین آئین اُنھون نے آگے پردے بارہ دری کے کھول دیے ایک جانب شہزادہ
بدیع الملک نامدار مع اپنے جملہ سردارون کے بیٹھے رہے دوسری طرف ملکہ آئین کنیز نے آکر شہزادہ بدیع الملک
سے کہا ملکہ عالم فرماتی ہین کہ اسقدر مجمع مین کیونکر بات کرسکونگی آپ اپنے مصاحبین کو دوسرے کمرے مین جانے کی
اجازت دیجیے بدیع الملک نے سردارون سے کہا آپ لوگ دوسرے کمرے مین تشریف لیجائین مجھے ملکہ
سے کچھ راز کی باتین کرنا ہین ملکہ جواب نہ دے سکینگی اُنھون نے خود یہ پیام میرے پاس بھیجا ہو کہ اس مجمع
مین مجھ سے بات نہ کیجائیگی سردار وہان سے اُٹھ کے دوسرے کمرے مین آئے ملکہ نے کہا ہان فرمائیے آپکو مجھ سے کیا
کہنا ہو بدیع الملک نے کہا مجھکو یہ امر ضروری آپ سے کہنا تھا کہ بڑے افسوس کی بات ہو کہ آپکو آجتک یہ تحقیق ہوا کہ آپ کون
ہین ملکہ نے کہا مین اس طلسم کی حاکم ہون میرے والد نامدار قمقام جادو جنکا نام نامی تھا انھون نے بہت
ہی کمسنی مین مجھے سحر تعلیم کرائے اُس طلسم کی سلطنت مجھکو دیکر سلیم جادو کو یہان کا منتظم مقرر کیا طلسم نور آگین جو مشہور طلسم
ہو وہان کا بادشاہ جسکو لوگ خداوند حسین الزمان کہتے ہین اُسنے بعد میرے والد نامدار کے اس طلسم کو اپنے طلسم
مین شامل کرلیا اسکے سوا مین اور کیفیت نہین جانتی بدیع الملک نامدار نے فرمایا قمقام جادو ایک مرد مکار تھا
اُسنے آپ کو ایسا گمراہ کیا کہ آجتک آپ کو اپنی اصل کیفیت نہ معلوم ہوئی ملکہ نے کہا بھلا ایسا شخص کون ہوگا جس کو
اپنی کیفیت آپ نہ معلوم ہو اور یہ بات خلاف نہین ہر شخص جانتا ہو کہ قمقام جادو میرے والد نامدار کا نام تھا بدیع الملک
نے فرمایا باربار اس کلمہ کو زبان سے نہ نکالیے سلیم جادو جو طلسم کے منتظم رہے ہین انکو بلاکر کیفیت دریافت
فرمائیے تو آپ کو اپنی کیفیت معلوم ہو ملکہ نے کہا سلیم جادو کو بلائیے زہرہ جمال چونکہ مریخ آفتاب علم کے
جمال پر فریفتہ تھی اُسنے کہا سلیم کے علاوہ اور جو لوگ اس راز سے ماہر ہون اُنکو بھی طلب فرمائیے بدیع الملک
نے فرمایا ملک قیصر صفات باطن اس کیفیت سے بخوبی تمام ماہر ہین مریخ آفتاب علم کو بھی کچھ حال معلوم ہو
زہرہ جمال نے کہا دونون صاحبون کو تکلیف دیجیے بدیع الملک نے ایک کنیز سے کہا کہ مریخ آفتاب علم
اور قیصر صفات باطن کو بلا لاؤ سلیم جادو کو بھی اپنے ہمراہ لیتی آنا کنیز وہان سے روانہ ہوئی جس کمرے مین سب سردار
جمع تھے وہان آکر کہا شاہزادہ عالم ملک قیصر صفات باطن اور مریخ آفتاب علم اور سلیم جادو کو طلب فرماتے ہین

یہ سنتے ہی قیصر و مریخ و سلیم اپنی اپنی جگہ سے اُٹھے کنیز کے ہمراہ بارہ دری مین آئے بدیع الملک نے
مریخ آفتاب علم کو اپنے پاس بلا کے بٹھایا قیصر کو بھی جگہ دی وہ بھی قاعدے سے پائین فرش بیٹھا بدیع الملک
نے سلیم کو بھی قریب بلایا کہا اے ملکہ اب سلیم سے اپنی کیفیت دریافت کرو کہ اسنے کل حال بیان کیا ہو
ملکہ نے کہا اے سلیم جادو جو کیفیت تمنے سنی ہو وہ بیان کرو سلیم نے پورا وقعہ ملک نوذر اور زنگ نشین کا بیان کیا
ملکہ کو کمال تعجب ہوا کہا مین اسکو کیونکر تحقیق کر سکتی جب صغر سن سے میری اور سلیم کی پرورش مقام
نے کی تو کیا معلوم ہو سکتا ہو نہین معلوم کہ یہ واقعہ اصل ہو یا نہین کیونکہ آپ نے بھی اس کیفیت کو سنا ہی ہو
اور مین نے بھی مثل آپ کے سنا اسکے سچ ہونے کی دلیل نہ آپ نے ساعت فرمائی نہ میرے سننے مین آئی
بدیع الملک نے فرمایا اُسکے سچ ہونے کی دلیل یہ ہو کہ تمھارے دل مین جوش اسلام پیدا ہوا ہوگا اور اس
مذہب باطل سے تمھارا دل ہٹتا ہوگا ملکہ نے کہا اے شہریار یہ بات تو ضرور ہو مگر مین چاہتی ہون کوئی ایسی
دلیل اُسکے سچ ہونے کی پیش کیجائے کہ مجھے یقین آئے بدیع الملک نے کہا جو لوگ یہان کے
باشندگان قدیم ہین اور جنکے سامنے یہ طلسم بنا ہو اُنکو بلاؤ اور تحقیق کرو اگر وہ آگاہ ہونگے تو ضرور بتاوینگے
ملکہ نے اس بات کو منظور کیا اور اُسی وقت زہرہ جمال سے کہا کہ مہتمان سلطنت کو حکم دو کہ جو لوگ یہان کے
باشندگان قدیم ہین اور جنکے سامنے ملک نوذر تخت نشین یہان رہتے تھے اُنکو بلا لائین زہرہ جمال
نے عرض کی آپ شاہزادہ سے ایک وعدہ فرمالین کہ آج کے دوسرے روز مین اُسکا جواب دونگی اگر
یہان کے باشندگان قدیم نے اِس امر کی تصدیق کر دی تو مین ضرور اسلام قبول کر لونگی اور جو کچھ آپ فرمائینگی
بسر و چشم بجالاونگی ملکہ نے بدیع الملک سے کہا مین اس امر کو تحقیق کرتی ہون اگر یہ بات صحیح ہو تو مین ضرور مسلمان
ہونگی اور جو کچھ آپ فرمائینگے بسر و چشم بجالاونگی دو روز کی مہلت عنایت فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا تمھین
اختیار ہو مین دو روز کی مہلت دیتا ہون یہ کہکے بدیع الملک نے کہا اب میرے یہان ٹھہرنے کی ضرورت نہین
ہو کیونکہ لشکر میرے ہمراہ ہو بار گاہین یہان سے تھوڑی دور پر موجود ہین مین وہان جاؤنگا دوسرے روز جو کچھ
کیفیت ہوگی مجھے اطلاع دینا ملکہ نے کہا آپ کے مذہب مین دعوت رد کرنا ممنوع ہو اور اب آپ ہمارے
مہمان ہو چکے اور خاطر مہمان ہر مذہب و ملت مین واجب ہو اگر آپ دعوت قبول نہ فرمائینگے تو مجھے ملال ہوگا
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ ایک بات دقت کی ہو کہ ہمارے مشرب مین غیر مذہب کے ہاتھ کی اشیا کا
اکل و شرب حرام ہو اس وجہ سے ہم مجبور ہین ملکہ نے کہا اے شہریار اگر آپ کے ہمراہ باورچی ہون تو وہ خاصہ
تیار کرین بدیع الملک نے بہت انکار کیا مگر ملکہ نے قبول نہ کیا آخر کار بدیع الملک مجبور ہوئے کچھ بن نہ پڑا
منظور کیا ملکہ نے کنیزون سے کہا ہمارے باورچی خانہ کے داروغہ سے جا کر کہدو نہ کوئی ہمارا ملازم کسی چیز کو
ہاتھ نہ لگائے اور اہلکاران اسلام نے کھانے کا بندوبست کیا کنیزون نے ڈیوڑھی پر جاکے اطلاع کی مخلدار
نے اُسی وقت چوبدارون کو روانہ کر دیا سب انتظام درست ہو گیا ملکہ بدیع الملک سے رخصت ہو کر اپنی
بارہ دری مین تشریف لائین زہرہ جمال سے کہا مین نے حسین الزمان کو خط لکھا تھا اور وہان سے مدد
طلب کی تھی اب تمھاری کیا رائے ہو مین کیا کرون جو وہان سے لشکر آیا تو پھر کیا ہوگا زہرہ جمال نے کہا ایک نامہ
اور روانہ کر دیجیے مضمون اسکا یہ ہو کہ مین نے اپنی مدد کا ارادہ ترک کیا اب آپ تکلیف نہ فرمایئے اور لشکر نہ روانہ
کیجیے نامہ دار سے یہ تاکید فرما دیجیے کہ اگر راہ مین لشکر ملے تو سب کو اپنے ہمراہ واپس لیجائے اور نامہ دیکر

جلد واپس آئے ملکہ کو یہ رائے بہت پسند آئی ایک نامہ اسی وقت تحریر کیا نامہ دار کو بلا کے نامہ دیا کہا حسبقدر ممکن ہو جلد
اپنے تئین حسین الزمان جادو تک پہونچاؤ اور یہ نامہ جا کر حسین الزمان کو دو اگر راہ مین لشکر ملجائے تو اپنے
ہمراہ واپس لیجانا خبردار یہان لشکر نہ آنے پائے نامہ دار نے عرض کی مین ایک ہی دن مین نامہ وہان
پہونچا دونگا جواب بھی لے آؤنگا ملکہ بہت خوش ہوئین نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا کئی ماہ کا راستہ ایک دن مین بزور سحر
طے کیا حسین الزمان جادو کی سرحد مین اسوقت پہونچا کہ لشکر قریب سرحد پہونچ چکا تھا نامہ دار نے وزرا کو نامہ
ملکہ کا دکھایا کہا آپ لوگون کو واپس جانا چاہیے ملکہ عالم کا یہی حکم ہے مجھ سے بروقت روانگی فرمایا تھا کہ اگر لشکر
راہ مین ملے تو سب کو اپنے ساتھ واپس لیجانا لہذا آپ لوگ میرے ساتھ واپس چلین وزرا نے جو نامہ
ملکہ کا دیکھا آپس مین صلاح کی کہ اب کیا بات مناسب ہے اگر واپس چلینگے تو خداوند کے خلاف ہوگا اور اگر
ملکہ کی طرف جائینگے تو ملکہ کو ناگوار ہوگا اور ملکہ کا ناگوار ہونا بہت برا ہے خداوند کس درجہ ملکہ کو عزیز رکھتے ہین
سب نے کہا سب سے بہتر یہ ہے کہ اسی وقت ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین روانہ کرین اور لکھین جواب اسکا
کیا آتا ہے اگر یہ حکم ملا کہ واپس آؤ تو یہان سے واپس چلینگے اور اگر جانے کا حکم فرمایا تو یہ ارادہ مستحکم ہے سب نے
اسی وقت ایک عرضی بخدمت حسین الزمان اس مضمون کی لکھی کہ ملکہ ناوک افگن کا ایک نامہ دار جو خداوند
کی خدمت مین حاضر ہوتا ہے ہمین راہ مین ملا اور یہ بات ظاہر کی کہ ملکہ نے مسلمانون کو گرفتار کر لیا اب لشکر کے
جانے کی وہان ضرورت نہین ہے لہذا آپ کیا حکم فرماتے ہین یہ لکھکر ساحر کو دیا اور ملکہ کے نامہ دار کے ہمراہ کیا
کہا اسی وقت اسکا جواب لیکر آنا دونون نامہ دار وہان سے روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین حسین الزمان
کے مکان پر پہونچے دربانون نے روکا نامہ دارون نے نامے دکھائے دربانون نے انکی اطلاع حسین الزمان جادو
کو کی حسین الزمان اس وقت یہی گفتگو کر رہا تھا کہ نہین معلوم ملکہ کے یہان اب کیا کیفیت ہے جنگ شروع ہوئی
یا ابھی نہین مدد وقت پر پہونچ جائے کہ ملکہ بھی خوش ہون گو مین سب کے واسطے تقدیر فنا کر چکا ہون مگر حسب الطلب
ملکہ کے وقت پر لشکر پہونچنا چاہیے اسکے ہوا خواہ بھی بجا و درست کہہ رہے تھے کہ چوبدارون نے آ کے کہا
یا خداوند دو نامہ دار آئے ہین امیدوار اندر آنے کے ہین حسین الزمان نے کہا کہان کہان سے نامہ
آیا ہے چوبدارون نے کہا ایک نامہ تو ملکہ عالم نے بھیجا ہے اور ایک نامہ آپ کے لشکر سے آیا ہے حسین الزمان
نے ملکہ کا نام سنکر کہا جلد ان نامہ دارون کو لاؤ دیکھون ملکہ نے کیا تحریر کیا ہے چوبدار باہر آئے نامہ دارون کو
اپنے ہمراہ لے گئے حسین الزمان نے ملکہ کے نامہ دار سے پہلے نامہ طلب کیا لفافہ کھول کے پڑھا بہت
خوش ہوا اپنے ہوا خواہون سے مخاطب ہو کر کہا مین تو پیشتر ہی ان لوگون کے واسطے یہ بات تجویز کر چکا تھا
وہ سب کیونکر مقابلہ کر سکتے تھے یہ کہکے اپنے لشکر کے نامہ دار سے نامہ لیکر پڑھا اسمین لکھا تھا کہ جب ہم لوگ سرحد
پر پہونچے تو ملکہ کا نامہ دار ملا ہم لوگون سے یہ کیفیت بیان کی کہ وہان لشکر حریف گرفتار ہو گیا ملکہ کا یہ حکم ہے کہ
اب تم لوگ اس طرف آنے کا قصد نہ کرو آپ کے خوف کی وجہ سے ہم مجبور ہو کر یہان ٹھہر گئے جو حکم ہو اسکو
بجا لائین حسین الزمان نے کہا اب ان لوگون کو جا کر اطلاع دو کہ سب یہین واپس آئین اب وہان جانے کی
ضرورت نہین اور مین ملکہ کو اسی وقت ایک نامہ تحریر کرتا ہون کہ وہ یہان چلی آئین وہان رہکر تکلیف نہ اٹھائین
اگر وہان رہینگی تو شب و روز یہی آفتین آتی رہینگی اور یہان مین تمام طلسم کی حکومت انکے سپرد کرونگا کچھ حصے
قدرت کے بھی دونگا انکو بھی تقدیر کرنے کی ترکیب بتاؤنگا سب سے زیادہ صاحب عزت بناؤنگا حسین الزمان

کو جو باتین کرنے مین دیر ہوئی ملکہ کے نامہ دار نے کہا یا خداوند ملکہ نے فرمایا تھا کہ جواب جلد لیکر آنا دیر نہ لگانا مناسب ہو کہ آپ جواب
ابھی تحریر فرما دیجیے اگر دیر ہوگی تو ملکہ عالم بہت آزردہ ہو جائینگی میرے واسطے بہت خرابی ہوگی حسین الزمان
نے اُسی وقت نامہ کا جواب لکھدیا نامہ دار لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر مین ملکہ کے پاس پہونچا جواب نامہ دیا ملکہ نے
بے پڑھے چاک کیا زہرہ جمال سے فرمایا اس بات سے تو تسکین ہوئی کہ اب حسین الزمان کے یہان سے
کوئی نہین آئیگا مجھ سے نامہ دار نے وہان کی سب کیفیت بیان کی مین نے نامہ بھی نہ پڑھا یونہین چاک کر ڈالا
زہرہ جمال نے کہا ایسا نہو جو وہ سحر کے ذریعہ سے سب حال یہان کا تحقیق کرلے ملکہ نے جواب دیا کہ اگر اُسکو
یہ کیفیت معلوم بھی ہو جائیگی تو کیا بنا سکتا ہو اگر شاہزادے سے مقابلہ کریگا تو بہت زک اُٹھائیگا فتح نہ پائے گا
شاہزادہ صاحب اقبال ہو اُس سے لڑنا آسان نہین ہو بہت سے طلسم اُسنے فتح کیے ہین بڑے بڑے
ساحر اُسکے ہاتھ سے مارے گئے ہین حسین الزمان کی کیا حقیقت ہو جو وہ مقابلہ کرسکے زہرہ جمال نے کہا
علاوہ شاہزادے کے مریخ آفتاب علم جو ولیعہد طلسم فیروزیہ ہو سحر مین یکتائے روزگار ہو بہت جگہ شاہزادے
کی مدد کرتا رہتا ہو بدیع الملک اُسکو اپنا قوت بازو جانتے ہین بہت مانتے ہین جو بات کرتے ہین پہلے
اُسکی صلاح مریخ آفتاب علم سے لیتے ہین ملکہ نے کہا بدیع الملک نامدار کو کچھ مریخ کی مدد کی پروا نہین
یہ بات ظاہر ہو کہ جب سے طلسم فیروزیہ فتح ہوا ہو اُسی وقت سے مریخ نے شاہزادے کی اطاعت قبول کی ہو
اور بے زیر ہوے بدیع الملک کی اطاعت قبول نہ کی ہوگی شاہزادے کو اپنے زیر کردہ کی مدد کسی حال مین
درکار نہ ہوگی زہرہ جمال نے عرض کی جو کچھ آپ فرماتی ہین وہ بہت صحیح ہو مگر مریخ شاہزادے ہی سے زیر
ہوے دوسرے کی مجال نہین جو ایسا ارادہ کرے کہ مریخ کے مقابلے مین آئے ملکہ ازبسکہ عاقلہ تھی زہرہ جمال
نے اسقدر مریخ کی طرفداری جو کی ملکہ کو خیال پیدا ہوا کہا اے زہرہ جمال تمھاری طرز گفتگو سے عجب بات
ظاہر ہوئی زہرہ جمال نے تجاہل عارفانہ کی راہ سے عرض کی مین آپ کے ارشاد کا مطلب نہ سمجھی امیدوار
ہون کہ خلاصہ بیان فرمائیے ملکہ نے کہا مریخ آفتاب علم کی طرفداری بے سبب نہین کوئی ضروری بات
ہو زہرہ جمال نے شرما کے جواب دیا کہ آپ کیا فرماتی ہین اگر ایسا ہی قیاس ہو تو خطا معاف ہو حضور بدیع الملک
نامدار کی کسقدر طرفداری کرتی ہین اور کتنی رعایت کی کہ میدان جنگ سے لڑائی موقوف کے گفتگو کرنیکا
وعدہ کیا جبتک آپ نے شاہزادے کی صورت زیبا نہین ملاحظہ فرمائی تھی اُس وقت تک مزاج مبارک
کی کیا کیفیت تھی اور اب کیا حالت ہو یا حسین الزمان کو نامہ تحریر کیا گیا تھا اور وہان سے مدد طلب فرمائی
تھی یا اب دوسرا نامہ اس واسطے تحریر کیا کہ وہان سے کوئی آنے نہ پائے شاہزادے کو مقابلے کی تکلیف نہو
علاوہ اُسکے اور بہت سی باتین ایسی ظہور پذیر ہوئین جو ناگفتہ بہ ہین آپ خود تصور فرمالین ملکہ نے چھپتے کی باتین
سُنین شرما گئین کہا اے زہرہ جمال کچھ شامتین آئی ہین اپنی شامت کا کچھ قیاس کرتی ہو زہرہ جمال نے کہا میری کیا
مجال ہو جو کسی قسم کا آپ پر گمان کرون مگر اتنا ضرور عرض کرتی ہون کہ میری نسبت جو آپ نے تصور کیا وہ بہت
صحیح ہو اور جو مین نے ازراہ گستاخی مثالاً عرض کیا وہ بالکل غلط ہو اور مین خطا کی معافی چاہتی ہون ملکہ نے زہرہ جمال
کی یہ جو تقریر سُنی بیساختہ ہنس پڑی اپنے دل مین خیال کیا کہ میرے حال سے زہرہ جمال بخوبی آگاہ ہو چکی
ہو اس سے صاف صاف کہدینا برا نہین ہو کیونکہ یہ بھی مریخ آفتاب علم پر فریفتہ ہو یہ سوچ کے ملکہ نے
کہا اے زہرہ جمال بڑے افسوس کی بات ہو کہ تم اپنا راز مجھسے پوشیدہ کرتی ہو جو کیفیت تمھارے

دل کی تھی وہ پردے پردے مین تمسے بیان کردی اور جو حالت ہمپر گذری وہ تمھارے سامنے گذری تمنے اپنی کیفیت ہمسے کیون پوشیدہ کی زہرہ جمال نے عرض کی اے ملکہ عالم مین بسبب ادب آپ سے کچھ عرض نہ کرسکی مجبور ہوگئی اور سمجھتی تھی کہ آپپر میری حالت ظاہر ہوگئی ہوگی اس وقت آپ نے مجھسے اس طور سے فرمایا مین نے انکار کرنا مناسب نہین جانا اگر اے ملکہ عالم مین انجام جو سوچتی ہون تو بہتر نظر نہین آتا کیونکہ جب اُس کی خبر حسین الزمان تک پہونچیگی تو وہ ضرور کدکریگا آپ پر ایک مدت سے فریفتہ ہے اپنی جان لڑا دیگا گو شاہزادے سے لڑکر فتح تو نہین پائیگا مگر پریشانی بہت ہوگی اور آپ کا قول ہے کہ اُس طلسم کا فتاح رفیع البخت ہے اور عوض خون ناحق مادر کے واسطے یہان آئیگا حسین الزمان جادو اُسی کے ہاتھ سے قتل ہوگا علاوہ اسکے اور جو کوئی اس طلسم مین برائے فتاحی آئیگا وہ مصیبت اُٹھائے گا حسین الزمان اُسکو گرفتار کریگا ضرور ہے کہ بدیع الملک نامدار سے بھی مقابلہ پڑے اور حسین الزمان اُنسے بھی لڑے انکو فتاحی طلسم کا خیال آئے پھر کیسا ہو ملکہ نے جواب دیا اسی سبب سے مین نے حسین الزمان کو نامہ لکھدیا کہ اس طرف فوج روانہ کرنیکا ارادہ نہ کرو یہان مین نے اہل اسلام کو گرفتار کرلیا ہے اور مین اسکا محل بھی نہین آنے دونگی یہان کے باشندگان قدیم کو مین نے طلب کیا ہے جب وہ لوگ آکے مجھسے کیفیت میرے والد نامدار کی بیان کرینگے تو ضرور مین شاہزادے کے ہمراہ مال واسباب لیکر چلی جاؤنگی زہرہ جمال نے کہا اور اگر یہ امر خلاف ہو اور یہان کے باشندگان قدیم نے ہمارے خیال کے موافق رائے نہ دی تو کیا کرنا ہوگا ملکہ نے کہا تو بھی شاہزادے سے مقابلہ نہ کرونگی اور جو کچھ اُنکی مرضی ہوگی وہ کرونگی زہرہ جمال نے کہا آپکے جانے کی خبر کیا حسین الزمان جادو کو نہ معلوم ہوگی اور اس خبر کے سنتے ہی وہ لشکر گران لیکر یہان نہ آئیگا ملکہ نے جواب دیا کہ جب وہ یہان آئیگا تو دیکھا جائیگا خدا ہمارا نگہبان ہے شاہزادہ صاحب اقبال ہے ضرور فتح پائیگا حسین الزمان شکست اُٹھائے گا زہرہ جمال خاموش ہوئی ملکہ نے کہا اب یہان کے باشندگان قدیم کو بلاؤ اُنسے کیفیت دریافت کیجائے زہرہ جمال نے عرض کی مین نے اس کام کا انتظام کیا ہے وہ لوگ بہت جلد حاضر خدمت ہوا چاہتے ہین ملکہ نے کہا پھر چوبداروں سے اطلاع کرو زہرہ جمال نے اُسی وقت محلدار کو طلب کیا کہا ابھی تک اس طلسم کے باشندگان قدیم نہین آئے محلدار نے عرض کی عرصہ سے دردولت پر حاضر ہین ملکہ نے کہا اُن لوگون کو یہان لاؤ مین اُنسے کچھ امور ضروری دریافت کرونگی محلدار باہر اُن لوگون کے لینے کو آئی یہان کنیزون نے اوٹ کھڑے کیے اتنے عرصہ مین محلدار بھی آئی وہان کے باشندگان قدیم کو اپنے ہمراہ لائی ملکہ نے سب کو دیکھا محلدار نے عرض کی حضور یہ لوگ یہان کے باشندگان قدیم ہین حسب الطلب حاضر ہین اُنسے کیا حکم ہوتا ہے ملکہ نے زہرہ جمال سے کہا کہ ان لوگون سے دریافت کرو کہ نوذرا ورنگ نشین جب یہان تھے اُس زمانے مین یہ لوگ اس شہر مین رہتے تھے یا نہین زہرہ جمال نے پوچھا سب نے عرض کی حضور ہم نوذرا ورنگ نشین سے بھی پہلے یہان رہتے تھے ملکہ نے زہرہ جمال سے کہا اب جو جو باتین مناسب ہون اُنسے دریافت کرو کیونکہ تم اس قصہ سے بخوبی آگاہ ہو زہرہ جمال نے کہا جو کچھ ہم تحقیق کرین اسکو اصل اصل بیان کرنا اگر ایک حرف بھی خلاف ہوگا تو تم مین سے کوئی زندہ بچکر نجائیگا سب نے عرض کی جو جو امور ہمین معلوم ہین وہ صاف صاف خدمت والا مین عرض کردینگے زہرہ جمال نے کہا ملکہ عالم نوذرا ورنگ نشین سے کیا نسبت رکھتی ہین خلاصہ بیان کرو سب نے ہاتھ باندھکے عرض کی اگر

جان کی امان پائین تو زبان پر لائین زہرہ جمال نے کہا ہم خود تحقیق کرتے ہین تم سب بخطا ہو جو امر واقعی ہو
اسکو بیان کر دن لوگون نے عرض کی ملک نوذر اور رنگ نشین ملکہ عالم کے والد نامدار تھے جب انھون نے
انتقال کیا تو مقام جادو واس طلسم مین آئے ملکہ کے بھائی سلیم جادو نے دکیا اپنا بیٹا بنایا زوجہ
نوذر اور رنگ نشین پر اپنا عشق جتایا وہ زن عفیفہ تھی زہر کھاکے اپنی جان دی ملکہ کو اور سلیم جادو کو پرورش کرنا
شروع کیا بڑی کوشش اور جانفشانی سے پرورش کیا طلسم کا بادشاہ ملکہ کو بنایا اور انتظام کا حصہ سلیم جادو کے
حصے مین آیا یہ بات اس طرح پوشیدہ ہوئی کہ کوئی زبان سے نہ نکال سکا مگر جو امر حق ہوتا ہو وہ ضرور ایک روز فروغ
پاتا ہو ہم لوگ بھی مسلمان ہین صاحب ایمان ہین مگر بوجہ اپنے بادشاہ کے آجتک اپنا مذہب پوشیدہ کیے رہے آج
جو ملکہ عالم نے اس بات کی تحقیق فرمائی ہمنے بھی اپنی کیفیت عرض کر دی یہ سنکر ملکہ بہت خوش ہوئی زہرہ جمال سے
کہا ان لوگون کو خلعت وانعام دیکر رخصت کرو اور شاہزادے کو اسی وقت اطلاع دو کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ سب
صحیح ہو مین آج تک واقعی گمراہ رہی مگر آج سے توبہ کرتی ہون اور اس دین باطل کو ترک کرکے اپنے
مذہب قدیم کو اختیار کرتی ہون اگر آپ اتنی تکلیف اس وقت فرمائین کہ یہان تشریف لائین تو مین مشرف باسلام
ہون زہرہ جمال نے اسی وقت بدیع الملک نامدار کو کنیزون کی معرفت اطلاع دی شاہزادہ سنکر
انتہا سے زیادہ خوش ہوا اسی وقت مریخ آفتاب علم کو بلاکر مرکب طلب کیا سوار ہو کر ملکہ کی بارہ دری مین
مین آئے یہان پردہ ہوا بدیع الملک نامدار مع مریخ آفتاب علم کے اندر تشریف لے گئے زہرہ جمال
سے ملکہ نے کہا شاہزادے سے کہو کہ قواعد مذہبی تعلیم فرمائین پردے کے اندر تشریف لائین زہرہ جمال نے
پردے کے قریب آکے عرض کی اے شہریار آپ یہان تشریف لائیے قواعد مذہب تعلیم فرمائیے بدیع الملک
خوشی خوشی اُٹھے پردہ اٹھاکے اندر تشریف لے گئے مریخ آفتاب علم پردے کے باہر رہا بدیع الملک
نے جیسے ہی پردہ اٹھایا اور نگاہ جمال ملکہ پر پڑی تاب نظارہ نہ باقی رہا قریب تھا کہ غش کھاکے گرین بدیع الملک
نے اپنے تئین بہت سنبھالا ملکہ نے بھی مسکراکے کہا اے شہریار سنبھلیے سنبھلیے دشمنون کو اسقدر اضطراب کیون ہو
بدیع الملک کسی قدر محجوب ہوے ملکہ مسند سے اٹھین بدیع الملک کا ہاتھ پکڑکے مسند پر بٹھایا چاہتی تھین
کہ آپ پائین مسند بیٹھین مگر بدیع الملک نے ہاتھ پکڑکے اپنے پاس بٹھالیا زہرہ جمال نے جو یہ کیفیت دیکھی
وہان سے ہٹ گئی تخلیہ کر دیا بدیع الملک نے جو وہان کسی کو نہ پایا ملکہ سے اظہار تعشق کیا آغوش مین بٹھایا دست
شوق بڑھایا ملکہ نے پہلے تو انکار کیا اپنی پاکدامنی بہت کچھ بیان کی بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمھارے
صاحب عصمت ہونے مین کیا کلام ہو مگر لازم وواجب ہو کہ اس بات مین انکار نہ کرو جاے شکر ہو کہ تمھین خدا نے
پہلو نشینی کفار سے بچایا ملکہ نے عرض کی اے شہریار اب یہان ٹھہرنا بیکار ہو تشریف لے چلیے صاحبقران کی
زیارت سے مشرف ہو جیسے جیسا کہ آپ کے مذہب مین قواعد مناکحت ہین وہ ادا فرماکر مجھے آپ کے سپرد
کرینگے بدیع الملک نے فرمایا یہ بات مجھے بھی منظور ہو مگر براے فاتحہ مزار نوذر پر جانا ضرور ہو ملکہ نے
عرض کی اے شہریار مین بھی آپ کے ساتھ چلونگی والد ماجد کے مزار پر فاتحہ پڑھونگی بدیع الملک نے فرمایا
سلیم کے بھی لیجانے کا ارادہ ہو یہ کہکر بدیع الملک اُٹھے اپنی بارہ دری مین آئے سلیم سے فرمایا اے
سلیم اب چلنے کا سامان کرو براے فاتحہ مزار نوذر اور رنگ نشین پہ جاتا ہون تم بھی میرے ہمراہ چلو
سلیم موجود ہوا بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا تم یہین رہو لشکر مین اطلاع کرنا کہ سب

اسباب سفر درست کرین مین دو ایک روز مین یہان سے کوچ کرونگا صرف ملکہ کو یہان کے انتظام سے فراغت کرنا
ہی مین جب فاتحہ پڑھکے یہان آؤنگا تو براے رہائی سرداران اسلام طرف زندان خانے کے جاؤنگا مریخ نے
عرض کی آپ تشریف لیجائین مین یہان سب انتظام درست کرونگا بدیع الملک نے سواری طلب کی ملکہ
بھی سوار ہوئین بدیع الملک سلیم جادو کو ہمراہ لیکر مزار نوذر اور رنگ نشین پر آئے دیکھا ایک گنبد
سنگ سیاہ کا بنا ہی گرد اُسکے ایک چہار دیواری بنی ہی ایک پھاٹک آہنی بنا ہی مگر مقفل ہی سلیم نے عرض کی ای
شہریار یہ قفل تو کھل سکتا ہی مگر دروازہ اندر سے بھی بند ہی اُسکے کھلنے کی کیا تدبیر کیجائیگی بدیع الملک نے فرمایا خدا
مالک ہی دروازہ بھی کھل جائیگا پیشتر اس قفل کو کھولو سلیم نے اُس قفل کو کھولا دروازہ از خود وا ہو گیا بدیع الملک نے
فرمایا ای سلیم تمنے دیکھا سلیم نے عرض کی ای شہریار آپ کا اقبال ترقی پر ہی جو کام ہوگا وہ بخیر و خوبی انجام پائے گا
بدیع الملک نوجوان اندر تشریف لائے ملکہ کی سواری بھی آئی مقبرے کے دروازے بند تھے جیسے ہی
بدیع الملک قریب پہونچے وہ دروازے بھی خود بخود کھل گئے شاہزادہ اندر آیا قبر پر فاتحہ پڑھا سلیم نے بھی
فاتحہ پڑھکر ثواب روح نوذر کو بخشا ملکہ نے بھی اس رسم سے فراغت کی بدیع الملک اُٹھے دیکھا سامنے
ایک طاق ہی اُسپر ایک صندوقچہ رکھا ہی صندوقچہ پر لکھا ہی کہ یہ مال اُسکے واسطے ہی جو یہان فاتحہ پڑھنے آئے
بدیع الملک نے اُس صندوقچہ کو لیا سلیم نے عرض کی ای شہریار مین نے اِس صندوقچے کا بھی کچھ ذکر سنا تھا
اور یہ بھی سنا تھا کہ اسمین ایک وصیت نامہ بھی ہی بدیع الملک نے اُس صندوقچہ کو کھولا اسمین سے دو کاغذ
اور ایک تختی الماس کی نکلی بدیع الملک نے پہلے ایک کو کھولا دیکھا کچھ عبارت بطرز اسم اعظم تحریر ہی شاہزادے
نے اُسکو پڑھکر دوسرا کاغذ کھولا دیکھا وصیت نامہ ہی بدیع الملک نے پڑھنا شروع کیا پہلے حمد و نعت پڑھی
بعد اُسکے لکھا تھا کہ ای فاتحہ خوان آگاہ ہو کہ ناوک افگن تیری زوجہ ہی تجھے لازم ہی کہ اُسکی حفاظت جہانتک
ہوسکے اسمین دریغ نکر اور سلیم کو اپنے ساتھ رکھ خداوند کریم تجھے ایک فرزند عطا فرمائیگا کہ وہ طلسم نور آگین
کو فتح کریگا اور یہ تختی الماس جو اس صندوقچے مین رکھی ہی اُسکو امانتاً اپنے پاس رکھنا جب رفیع البخت طلسم کشائی
کے واسطے روانہ ہو تو یہ تختی اُسکو دینا کہ مصیبت راہ کم ہو اور طلسم بہ آسانی فتح ہو جائے گو وہ بھی بڑے بڑے
آلام اُٹھائیگا طلسم مین آکر قید ہو جائیگا مگر اس تختی کی برکت سے رہائی پاکر طلسم کو فتح کریگا اور حسین الزمان جادو
کو قتل کرکے واپس جائیگا اور دوسرا پرچہ جو اس صندوقچے سے برآمد ہوا ہی اسمین اسم اعظم بھی لکھا ہی یہ خاص
تمھارے واسطے ہی اسکو یاد کرو جب کسی ساحر سے مقابلہ پڑے اس کو ورد زبان کرنا سحر تاثیر نہین کریگا
اور ہر مشکل مین کام دیگا اسکی برکت سے نہ پانی گزند پہونچا سکتا ہی نہ آگ مضرت دیسکتی ہی ہر ایک مشکل کے
واسطے یہ اسم اعظم الہی مشکل کشا ہی بدیع الملک بہت خوش ہوئے تھوڑی دیر وہان ٹھہرے پھر ملکہ کو
لیکر وہان سے طرف باغ کے روانہ ہوئے اُنکو تو مین چھوڑے لیے

اب کیفیت مریخ آفتاب علم اور زہرہ جمال کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جب شاہزادہ اور ملکہ اور سلیم براے فاتحہ مزار نوذر کی طرف روانہ ہوئے تو زہرہ جمال جادو نے
کنیزون کو مریخ کے پاس بھیجا اور ہر ایک سے کہدیا کہ مریخ آفتاب علم کو اس طرح سے یہان لے آؤ کہ
اُنکو یہ نہ معلوم ہو کہ زہرہ جمال نے بلایا ہی کنیزون نے عرض کی ہم ابھی لاتے ہین یہ کہکر وہان سے روانہ ہوئین

مرجخ آفتاب علم کے پاس آئین پہلے سلام کیا پھر کہا آپ شہریار کے ہمراہ تشریف نہین لے گئے
مرجخ نے عرض کی مجھکو یہان کچھ انتظام ضروری کرنا ہی اس وجہ سے میرا جانا نہین ہوا معلوم نہین کہ زہرہ جمال
بھی گئین یا نہین کنیزون نے عرض کی انکا بھی جانا نہین ہوا ملکہ اس وقت تنہائی کے سبب سے بہت گھبرائی
ہین ہم لوگون کو اس واسطے بھیجا تھا کہ جاکر سلیم جادو کو اطلاع کرین کہ وہ دم بھر کے واسطے وہین چلکر بیٹھین مگر
وہ بھی نہین ہین مرجخ نے جو یہ کیفیت سنی دل بیتاب ہوگیا کہا اگر ایسی ہی بات ہی تو مین چلتا ہون تم لوگ چلکر پردہ
کراؤ مجھے کچھ امور ضروری بیان کرنا ہین کنیزون نے عرض کی ہم جبتک اجازت نہ لے لین عرض نہین کر سکتے
مرجخ نے کہا جاکر کہو کہ مرجخ آفتاب علم کو کچھ ضروری باتین کہنا ہین اور اس وقت تنہائی کی وجہ سے آپ کا
دل بھی گھبراتا ہو بہتر ہی کہ اُن باتون کو سُن لیجیے کنیزون نے کہا ابھی جاکر عرض کرتے ہین یہ کہکر وہان سے روانہ ہوئین
زہرہ جمال کے پاس آکر عرض کی ہم لوگون نے اس ترکیب سے عرض کیا کہ مرجخ آفتاب علم نے خود اپنے آنیکی
نسبت اجازت چاہی ہی زہرہ جمال نے کل قصہ دریافت کرکے کہا ہماری طرف سے جاکر کہو کہ ہم بے اجازت
ملکہ نہین بلا سکتے اور سلیم جادو کی اور بات تھی ہم اکثر اُنسے امور سلطنت کی باتین کیا کرتے تھے اور اب تو وہ ہمارے
مالک ہین جبتک نہین معلوم تھا اپنا افسر ہی تصور کرتے تھے جیسے یہ امر ظاہر ہوا اپنا مالک جانتے ہین آپ کو
بے اجازت ملکہ نہین بلا سکتے ایسا نہو کہ شہریار کے بھی خلاف ہو اور ملکہ کو بھی یہ امر ناگوار ہو تو میرے واسطے بُرائی ہی
اگر آپ اسکا وعدہ کرین کہ شہریار سے اس امر کی نسبت تمھین کوئی خوف نہین ہی اور ہم اُنسے کہدینگے وہ رنجیدہ
ہونگے تو کیا مضائقہ ہی تشریف لائیے اور اگر یہ بات آپ کے امکان سے باہر ہو تو اس وقت معاف فرمائیے
اور کسی وقت تشریف لائیے گا کنیزون نے یہ پیام جسوقت مرجخ سے آکر کہا مرجخ نے کہا ہم ملکہ اور آقاے نامدار
سے کہدینگے اور تمھین کسی قسم کا خوف نہین ہی تم لوگ جاکر پردہ کراؤ مجھے ضروری امر بیان کرنا ہی کنیزین واپس آئین
زہرہ جمال سے کہا مرجخ آفتاب علم نے وعدہ کیا ہی کہ ہم ملکہ سے کہدینگے کہ ہم خود باتین کرنے کو گئے تھے
کسی نے طلب نہین کیا تھا زہرہ جمال نے کہا بلا لو کنیزین پھر مرجخ کے پاس آئین عرض کی تشریف لے چلیے
مرجخ آفتاب علم اپنی جگہ سے اُٹھکر کنیزون کے ہمراہ اُس بارہ دری مین آیا جہان زہرہ جمال تھی پردے کا
سامان تو وہان موجود تھا زہرہ جمال نے سامنا نہ کیا مرجخ آفتاب علم پردے کے اس طرف بیٹھا زہرہ جمال
نے کلام مین سبقت کی کہ آپ کو کیا امور ضروری بیان کرنا ہین مرجخ نے کہا مجھے ایک امر ضروری تو یہ تھا کہ آپ کی
طبیعت تنہائی مین گھبرا رہی تھی محض باتین کرنے کو چلا آیا اگر خلاف مرضی مبارک ہو تو چلا جاؤن اور دوسرا سبب یہ تھا
کہ آپ سے دریافت کرتا تھا کہ ملکہ عالم کے ہمراہ آپ تشریف لے چلینگی یا نہین زہرہ جمال نے کہا اگر مین بھی
اُنکے ہمراہ جاؤنگی تو یہان کا انتظام کون کریگا میرا جانا تو ممکن نہین مگر آپ نے عجیب بات فرمائی میری طبیعت اگر
گھبراتی تھی تو آپ کو اسکا خیال پیدا ہونے کا سبب کیا تھا اور پھر اس طرح تشریف لانا ماشاء اللہ طبیعت کی
بلا تکلفی کو کیسا ظاہر کرتا ہی اگر ملکہ عالم آزردہ ہون تو آپ کیا کرین مرجخ نے کہا ملکہ عالم مجھسے کبھی آزردہ نہ ہونگی اور اگر
خدانخواستہ کچھ میری طرف سے کبیدہ خاطر بھی ہو جائینگی تو ہمارے آقاے نامدار ضرور عفو تقصیر کرادینگے زہرہ جمال
نے کہا جب ملکہ آزردہ ہوتی ہین تو کسی کی سعی وسفارش کو خیال مین نہین لاتی ہین مرجخ نے کہا اپنے ملازمین کی سعی
وسفارش پر خیال نہ کرتی ہونگی جسوقت آقاے نامدار فرمائینگے تو ملکہ عذر نہ کرینگی آپ ہی خیال فرمائیے کہ ہمارے
آقاے نامدار کی کون کون باتین آپ کی ملکہ عالم نے منظور کین زہرہ جمال نے سچ کی جوبات سنی شرما کے

جواب دیا یہ کیا کہا میری سمجھ مین نہین آیا مریخ نے بات کو پلٹ دیا زہرہ جمال کو جواب دیا کہ اتنے
دنون سے آپ کی ملکہ عالم واقف نہ تھین کہ مقام جادو کون صاحب ہین اور ملک نوذر اورنگ نشین
کن بزرگوار کا نام ہے اور ہمارا مذہب قدیم کیا ہے جب آقائے نامدار نے اس راز کو انسے بیان کیا تو
انھون نے تسلیم کیا سوائے آقائے نامدار کے دوسرے کی بھی یہ مجال تھی کہ وہ ایسے امر کی نسبت ملکہ سے
کہکر منظور کرا دیتا اسی بات کو مین نے بھی اس وقت عرض کیا کہ کون کون باتین آپ کی ملکہ عالم نے منظور
فرمائی ہین آپ نہین معلوم کیا سمجھین جو اسقدر شک پیدا ہوگیا کہ خلاصہ کلام کی نسبت ارشاد فرمایا اس بات سے
تو میرے دل مین عجب عجب خیالات پیدا ہوے اب مین چاہتا ہون کہ اسکی صفائی آپ سے کرون کیا کوئی
ایسا سبب بھی ہے جسکی وجہ سے آپ کو اسقدر شک پیدا ہوا زہرہ جمال اس فقرے پر اور زیادہ محجوب
ہوئی اپنے دل مین خیال کیا کہ مین نے ناحق اس وقت ایسی بات کہی کہ جسکی وجہ سے اتنی باتین سننا پڑین
یہ سوچ کے مریخ سے کہا ماشاء اللہ آپ اپنے مزاج کے موافق دوسرے کے مزاج کو بھی تصور فرماتے
ہین میرے نزدیک تو آپکے مزاج مین شک زیادہ ہے جو میرے پوچھنے سے اسقدر گھبرا گئے مریخ
نے کہا اگر آپ افشا کرنا نہین چاہتی ہین تو مجھے اسکی تحقیق کی بھی کوئی ضرورت نہین ہے معلوم ہوگیا کوئی امر ایسا
ہی ہے جسکا اظہار اچھا نہین بس اسی قدر معلوم ہوجانا کافی ہے زہرہ جمال نے کہا اب زیادہ باتین نہ بنایئے
طلاقت لسانی نہ دکھایئے معلوم ہوا آپ کو رمز کنایہ مین بڑی مہارت ہے مین ایسی باتون سے آگاہ نہین جو اس
قسم کی باتین جانتا ہو اس سے ایسے سوال کیجیے کہ آپ کو جواب بھی ملے مریخ نے کہا مین نے آپکی
بھی بہت تعریف سنی تھی زہرہ جمال نے جواب دیا کہ اب اور باتین کیجیے اس ذکر کو ختم کرنا اچھا ہے مریخ
نے کہا اگر آپ کو ناگوار ہے تو مین اب ایسی بات زبان سے نہ نکالونگا مگر مجھے سوائے ان باتون کے اور
کوئی بات کرنا نہین ہان آپ کو جو کچھ فرمانا ہو ارشاد کیجیے زہرہ جمال نے کہا مجھکو تعجب ہے کہ آپ کا طلسم
اہل اسلام نے کیونکر فتح کر لیا وہان کیسے کیسے ساحر موجود تھے خود آپ کے والد ماجد کیسے ساحر ہین
جنکا نام لیکر ساحر سحر کرتے ہین مگر اہل اسلام نے سب کو زیر کر لیا مریخ نے کہا جب اہل اسلام
پردہ قاف مین جا کر بفتح و فیروزی واپس آئے دیوان قاف تک انسے مقابلہ نہ کر سکے تو ہم لوگون کی
کیا حقیقت تھی جو لڑکر عہدہ برآ ہوتے بلکہ والد ماجد نے محض نادانی کی جو اطاعت قبول نہ کی اور زمرد ثانی کو
گرفتار کرکے حوالے نہ کر دیا اب ان لوگون کی کیا جان بچ جائیگی جسقدر سردار آپکے یہان موجود ہین یہ
سب ملحقات کے طلسم فتح کرکے لوحین لیکے آئے ہین جسوقت یہ سب لوحین صاحبقران کے
پاس پہونچ جائینگی اس وقت امیر طلسم نہ طاق کی طرف روانہ ہوجائینگے وہ طلسم بھی برباد ہوگا کیا عجب
ہے کہ زمرد وغیرہ بھی وہان قتل ہو جائے اور تورج بھی اپنی جان سے جائے زہرہ جمال نے کہا
ملکہ جو شہزادہ بدیع الملک نامدار کے ہمراہ جائینگی تو صاحبقران آزردہ تو ہونگے مریخ نے کہا
امیر بہت خوش ہونگے بلکہ ملکہ کی خاطر حد سے زیادہ کیجائیگی کیونکہ ہمارے آقائے نامدار کو صاحبقران اپنا
قوت بازو جانتے ہین بہت مانتے ہین انکو تو مرتبہ حاصل ہے اگر انکے غلام بھی کسیکو اپنے ہمراہ لیجائین تو وہ بھی ناموس
صاحبقران مین مسطور کیجائے زہرہ جمال نے کہا اسکی کیا ضرورت تھی جو آپ نے کہا کہ انکے غلام
بھی اگر کسی کو لیجائین تو صاحبقران اسکی بھی عزت بڑھائین مریخ نے کہا مین نے جس غرض سے کہا

یقین ہی کہ آپ نے بخوبی سمجھ لیا ہو زہرہ جمال نے کہا میری سمجھ مین بالکل نہین آیا مریخ نے کہا اگر آپ تشریف نے چلینگی تو میرے کلام کی صداقت ہو جائیگی زہرہ جمال نے کہا مجھکو جانے کی ضرورت نہین اگر مین جاؤن گی تو یہان کا انتظام کون کریگا مریخ نے کہا یہ سلطنت قایم ہی نہین رہیگی ملکہ عالم یہان سے مع ال و اسباب تشریف نے چلینگی آپکو کیا ضرورت ہوگی جو آپ یہان تشریف رکھینگی زہرہ جمال نے کہا یہ آپ کا خیال خام و تصور نا تمام ہی مریخ نے کہا خود ملکہ نے مجھسے اس بات کو فرمایا ہی آج آقاے نامدار بھی یہ کہکر گئے ہین کہ لشکر مین اطلاع کردو کہ سب سامان سفر سے درست رہین مین وہان سے آکر زندان خانہ کی طرف جاؤنگا سرداران اسلام کو رہا کرونگا بعد اسکے ملکہ نے کہا ہی کہ یہان کے جسقدر خزائن ہین ان سب کو لے چلنا ہی اور علاوہ خزانون کے تحفہ جات بھی بہت ہین ان سب کا بھی انتظام کرنا ہی جب آقاے نامدار یہ فرماکر باہر تشریف لیگئے اور مین ملکہ عالم کی سواری کے قریب براے سلام آیا تو انھون نے بھی فرمایا کہ اے مریخ آفتاب علم سب انتظام تمھارے سپرد ہی اس کام کو اچھی طرح سے کرنا مگر یہ ملکہ عالم نے نہین فرمایا تھا کہ زہرہ جمال کو بھی چھوڑ جائینگے زہرہ جمال کو اس بات پر ہنسی آگئی مریخ بھی ہنس پڑا کنیزون کی زبان سے نکلا کہ کس واسطے آپ یہان تشریف رکھینگی مریخ نے کہا محض میرے چھیڑنے کو ایسا فرماتی ہین ورنہ انھین یہان رہنے کی کیا ضرورت ہی زہرہ جمال نے کہا آپ کے چھیڑنے سے مجھے کیا حاصل ہوگا مریخ نے کہا اسکو آپ ہی خوب سمجھ سکتی ہین اگر آپ کو چھیڑنا منظور نہوتا تو ابتک اس طرح کی باتین کیون ہوتین یقین ہی اب ملکہ عالم بھی تشریف لاتی ہون زہرہ جمال نے کہا مین تو دعا کر رہی ہون کہ وہ جلد تشریف لائین مریخ نے کہا اگر آپکو میرا بیٹھنا ناگوار ہی تو مین جاتا ہون یہ کہکے مریخ اپنی جگہ سے اُٹھا زہرہ جمال نے کہا معلوم ہوا کہ آپکا خود دم گھبراتا ہی یہان کا بیٹھنا ناگوار ہی مریخ نے کہا اب ایسا نہ فرمایئے گا زہرہ جمال نے کہا اگر خلاف خاطر نہ ہو تو دم بھر اور تشریف رکھیے جب ملکہ عالم تشریف لائینگی پھر آپکو اختیار باقی ہی مریخ نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہی تو مجھے کیا عذر ہی یہ کہکر پھر بیٹھ گیا زہرہ جمال نے کنیزون سے اشارہ کیا کہ صراحی شراب کی لاؤ کنیزون نے اُسی وقت صراحی حاضر کی زہرہ جمال نے اپنے ہاتھ سے جام لبریز کرکے پردے کے باہر ہاتھ نکالا مریخ سے کہا آپ اس وقت ہمارے مہمان ہین ہمپر آپ کی خاطر واجب ہی جام نوش فرمایئے مریخ نے کہا مین جام کے پینے سے انکار نہین کرتا مگر جبتک آپ میرے ہاتھ سے ایک جام نوش نہ کرین گی مین جام نہ پیونگا زہرہ جمال نے کہا جب ہم آپ کے مہمان ہونگے اسوقت آپکو اختیار ہی سو جام اگر پلایئے گا تو انکار نہوگا مریخ نے کہا ایسی قسمت کہان کہ جو آپ میری مہمان ہون زہرہ جمال نے کہا گیا ہوا آپ بھی شاہزادے ہین اگر مین آپکی مہمان ہون تو میری عزت بڑھے مریخ نے کہا طول کلام سے اصل مطلب فوت ہوتا ہی صراحی مجھکو عنایت فرمایئے میرے ہاتھ سے ایک جام پیجیئے اگر آپ کو میری خاطر منظور ہو تو انکار کی ضرورت نہین زہرہ جمال نے صراحی اور جام مریخ کو دیا مریخ نے جام لبریز کرکے پردے کے اندر ہاتھ بڑھایا زہرہ جمال نے چاہا جام مریخ کے ہاتھ سے لیکر پی جائے مریخ نے کہا ہمارے آپ کے یہ شرط نہین ہی ہمارے ہاتھ سے نوش فرمایئے زہرہ جمال مریخ کی شوخی دیکھکر بیتاب ہوگئی چاہا بیساختہ اسکے ہاتھ سے جام پیون مگر کچھ سمجھ کے ٹھہر گئی جواب دیا کہ اسقدر آپ کی خاطر کی اب آپ اتنی خاطر کیجیے کہ جام میرے ہاتھ مین دیجیے مریخ نے کہا آپکو شاید شراب پلانا منظور نہین جو وعدہ کرکے جام نہین نوش فرماتین زہرہ جمال نے دل مین خیال کیا

اب نہ زیادہ مذبذب ہو خوشی کرنا ضرور چاہیے یہ سوچ کے مریخ کے ہاتھ سے جام پیا مریخ نے فوراً دوسرا جام لبریز کرکے اور دیا قسمین دیکر پلایا کنیزون نے جو یہ کیفیت دیکھی وہان سے ہٹ گئین زہرہ جمال نے مریخ سے صراحی لیکر جام بھرا کہا اتو آپ کو انکار ہوگا مریخ نے کہا اگر مین اب بھی انکار کرون تو آپ کیا کرین زہرہ جمال نے کہا اسوقت تو ہر طرح آپ کی خاطر کیجائیگی مریخ نے کہا اگر یہی ہو تو مین شغل مے نوشی بے تکلفی سے اچھا جانتا ہون یہ کہکے پردہ اُلٹ دیا زہرہ جمال نے جام رکھکر دونون ہاتھون سے مُنھ چھپایا مریخ نے قسمین دین بلائین لین زہرہ جمال نے مُنھ پر سے ہاتھ ہٹالیے مریخ چاہتا تھا کہ صورت زہرہ جمال کی اچھی طرح دیکھے کہ در باغ پر شور بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند ہوا مریخ کا دل انتہا سے زیادہ دردمند ہوا بدیع الملک اور ملکہ ناوک افگن کی سواری آگئی زہرہ جمال کے چہرے پر اداسی ازحد چھاگئی مریخ زہرہ جمال سے خدا حافظ کہکر نہایت بے تکلفی سے رخصت ہوا مبتلاے رنج فرقت ہوا اپنی بارہ دری مین آیا سردارون سے کہا شاہزادے کی سواری آئی براے استقبال چلو اپنے ساتھ لاؤ سب سردار اُٹھے بدیع الملک کو اپنے ساتھ لائے اس طرف زنانی ڈیوڑھی پر زہرہ جمال آئی ملکہ کو اپنے ہمراہ لے گئی بدیع الملک نے جو مریخ کے چہرے پر نگاہ کی رنگ اُڑا ہوا پایا مسکراکے کہا اے مریخ آفتاب علم مزاج کیسا ہو اسوقت تمھارے چہرے کی حالت دگرگون ہو خیر تو ہو خلاصہ کیفیت بیان کرو مریخ نے عرض کی اے شہریار دیر سے آپکو نہین دیکھا تھا دل بیتاب تھا بدیع الملک نے کہا باتین نہ بناؤ جو خلاصہ کیفیت ہو وہ بتاؤ مریخ نے عرض کی اے شہریار اور کوئی کیفیت نہین ہو جو امر واقعی تھا حضور سے عرض کردیا بدیع الملک نے کہا اگر صاف حال نہ بیان کروگے تو مجھے ملال ہوگا مریخ نے عرض کی جب آپ بارہ دری مین تشریف لے چلینگے مین خلاصہ کیفیت عرض کرونگا بدیع الملک بصد تعجیل مریخ کے ہمراہ بارہ دری مین آئے اپنی مسند پر جلوہ فرما ہوے سب سردارون سے جو کیفیت گذری تھی وہ حال بیان کیا مریخ بہت خوش ہوا پھر مریخ کو ساتھ لیکر باغ مین آئے فرمایا اے مریخ یہان کوئی نہین ہو جو کیفیت گذری ہو اُسکو بیان کرو مریخ نے سب کیفیت بیان کردی بدیع الملک نے ہنسکر کہا تمھین تو خوشی کرنا چاہیے کہ زہرہ جمال سے بے تکلفی ہوگئی کل پھر ہم لوگ جائینگے تمھین یہین تنہا چھوڑینگے مریخ نے عرض کی مجھے اس امر کا زیادہ خیال نہین اسی وقت تک کسی قدر طبیعت مکدر تھی اب آپ کی خدمت مین حاضر ہون مجھے سب سے بہتر یہی ہو کہ ہر وقت حاضر خدمت رہون بدیع الملک نے کہا مجھے اسی وقت ملکہ کے پاس جانا ہو اور دور بارہ رہائی سرداران اسلام کا فیصلہ کرنا ہو مریخ نے کہا آپ تشریف لیجائین بدیع الملک ملکہ کی طرف روانہ ہوے بارہ دری مین آکے اسوقت پہونچے کہ ملکہ زہرہ جمال کو قسمین دے رہی تھین بدیع الملک سمجھ گئے مگر ملکہ سے پوچھا کیا بات ہو جو زہرہ جمال چھپاتی ہین ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین جس وقت یہان آئی اُنکی کیفیت بہت ابتر پائی میرے لینے کو یہ دروازے تک گئین مگر بدحواس عالم یاس آنکھون مین آنسو بھرے ہوے چہرہ زرد لب پر آہ سرد مین نے کیفیت پوچھی اُنھون نے کہا دیر سے یہان بیٹھی تھی میرا دل گھبرا رہا تھا آپ کا خیال آرہا تھا مین نے اُنسے کہا کہ مین اکثر تمھین تنہا چھوڑ کر گئی مگر ایسی حالت کبھی نہین دیکھی جو بات ہو صاف صاف بیان کرو یہ کچھ خلاصہ کیفیت بیان نہین کرتی ہین بدیع الملک نے کہا کوئی کیفیت نہین ہو جو کچھ اُنھون نے کہا وہی صحیح ہو زیادہ تحقیق کرنے کی کیا ضرورت ہو یہ کہکے ملکہ کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا مطلب یہ تھا

کہ نہ پوچھو مین بیان کرونگا ملکہ نے کہا اب آپنے بھی انھین کی طرفداری کی مجبور ہو گئی اب نہ پوچھونگی یہ سنکے
خاموش ہوئین زہرہ جمال اُٹھکر چلی گئی بدیع الملک نے پورا قصہ مریخ کے آنے کا بیان کیا ملکہ بھی
ہنسین کنیزون نے بھی اقرار کیا بدیع الملک نے کہا ان باتون کو ختم کرو ضروری امر ایک بیان کرنا ہو ملکہ نے
کہا آپ فرمایئے بدیع الملک نے کہا آج تو دن اسقدر باقی نہین ہو جو سرداران اسلام کو یہان لائین مگر زندانخانے
سے اُسی وقت انکو رہائی دلانے کو کسی ساحر کو بھیج دو ملکہ نے اُسی وقت چند ساحرون کو زندان خانہ کی طرف
روانہ کیا سب پر تاکید شدید کردی کہ سب سردارون کو اُسی وقت قید سے رہا کرنا اور جو باغ ہمارا زندان خانے
کے قریب ہو انھین لیجاکر رکھنا صبح کو سب کے واسطے سواریان بھیجی جائینگی ساحر روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین زندانخانے
کے قریب پہونچے داروغہ سے راہ مین ملاقات ہوئی ساحرون نے کہا داروغہ صاحب آپ کے پاس
ملکہ عالم نے بھیجا ہو اپنا رقعہ بھی دیا ہو اور زبانی بھی پیام کہا ہو داروغہ نے کہا زبانی بھی پیام کہو اور رقعہ بھی دو ساحرون
نے پہلے رقعہ دیا پھر زبانی پیام کہا کہ جو سرداران اسلام اسیر ہین انکو اسی وقت رہا کرو اور یہان سے جو باغ
قریب ہو اس باغ مین سب کو بھیجدو صبح کو سواریان آئینگی سب کو ملکہ اپنے یہان بلائینگی داروغہ نے کہا اسکا
سبب بتاؤ کہ ان لوگون کو ملکہ نے رہائی کیون دلائی ہو ساحرون نے جواب دیا اسکا سبب آپ پر ظاہر ہو جائیگا
ہمین حکم نہین ہو جو اس بات کو بیان کرین داروغہ خاموش ہو رہا اُسی وقت زندان خانہ مین آیا اسیران طلسم کو
رہا کیا سب نے رہائی جو پائی داروغہ سے پوچھا اسکا سبب ہمین بتاؤ کہ بلا وجہ ہمکو کیون رہا کیا داروغہ نے کہا
ملکہ عالم کا حکم ابھی ہمارے پاس آیا کہ سب کو رہا کرو ہمین تعمیل حکم سے مطلب ہو سرداران اسلام متعجب ہوئے
داروغہ نے سب کو باغ مین بھیجا جو ساحر نامہ لیکر آئے تھے اُنسے کہا جاکر ملکہ سے عرض کردینا کہ حسب الحکم سب کو
رہا کردیا ساحر اُسی وقت وہان سے روانہ ہوئے ملکہ کی خدمت مین حاضر ہوکر سب کیفیت بیان کی بدیع الملک
نے فرمایا جو جو سردار یہان اسیر ہین اُنکے نام بھی معلوم ہین ملکہ نے عرض کی اے شہریار بعض کے نام مجھے معلوم ہین
اور بعض کے نام سے مین آگاہ نہین بدیع الملک نے فرمایا جنکے نام معلوم ہین انکو بتاؤ باقی سب کو صبح کو
دیکھ لونگا ملکہ نے کہا جو سب سے پہلے اس طلسم مین تشریف لائے وہ ایرج ہین بدیع الملک خوش
ہوئے ملکہ نے کہا ملک ایرج کے بعد سکندر فرخ لقا نام کوئی صاحب تشریف لائے انکے بعد کوئی
صاحب امیر الزمان تشریف لائے اُنکے بعد جو آئے اُنکے نام سے مین آگاہ نہین بدیع الملک نے کہا
سب سردار تو اس طرف سے نہ آئے ہونگے بعض بعض ایسے ہین جنکے دل مین شوق سیاحی حد سے سوا ہو وہ
لوگ اس طرف آتے ہونگے ملکہ نے عرض کی اس طرف پانچ سردار آئے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اور لوگ
یقین ہو خدمت صاحبقران مین پہونچے ہون ملکہ نے کہا پھر آپکو کس بات کا خیال ہو بدیع الملک نے
فرمایا مجھے خیال اس بات کا ہو کہ سب سے پہلے مین رخصت ہوکر آیا تھا مجھی کو سب سے قبل جانا چاہیے اگر
نجاؤنگا تو امیر کو خیال پیدا ہوگا اُسی واسطے اُنھون نے مریخ آفتاب علم کو میری خیریت دریافت کرنے کے
واسطے بھیجا تھا جب سے مریخ میرے پاس آئے اُسی روز سے انکا بھی جانا نہین ہوا یہان رہنے کا اتفاق
ہو گیا اب جہانتک ممکن ہو چلنے مین تعجیل کیجائے ملکہ نے کہا اے شہریار یہ کب ممکن ہو کہ مین سرداران اسلام کی دعوت
نہ کرون بدیع الملک نے فرمایا وہ لوگ دعوت قبول نہ کرینگے تمھین ملال ہوگا کل اُنکے تئین رخصت کرنا
اچھا ہو ملکہ نے کہا ضرور رخصت کرونگی بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہو مگر اب چلنے کا انتظام بہت جلد کرو

کہ یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہو ملکہ نے کہا مین نے مریخ آفتاب علم سے بھی انتظام کو کہدیا ہو یقین ہو وہ بہت
اچھی طرح سے انتظام کرین اور تحفہ جات و خزاین وغیرہ جو اس طلسم مین ہین انکو کل یکجا کرکے سپرد لشکر کردینگے
بدیع الملک دیر تک ملکہ سے یہی باتین کرتے رہے جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے خاصہ نوش
فرماکے آرام کیا وقت نماز صبح بیدار ہوے فریضہ سحری ادا کرکے باہر تشریف لائے سردارون کو ملکہ کے باغ
کی طرف روانہ کیا آپ بھی روانہ ہوے تھوڑی دیر مین وہان پہونچ گئے جو جو سرداران اسلام وہان موجود تھے
سب نے بدیع الملک کی ہمت و جرأت کی بہت تعریف کی مگر ایرج نامدار کے کسی قدر خلاف ہوا
سکندر فرخ لقا بدیع الملک کے پاس آئے شاہزادے نے سب سے کہا آپ لوگ تشریف لے چلیں دو
ایک روز مین مین بھی یہان سے چلونگا مگر کسی نے ٹھہرنا قبول نہ کیا ایرج تو اسی وقت وہان سے روانہ ہو
بعد ایرج کے جانے کے اور سب سردار بھی بدیع الملک سے رخصت ہوکر روانہ ہونے لگے شاہزادہ
وہان سے واپس آیا ملکہ نے عرض کی اے شہریار سرداران اسلام کہان ہین بدیع الملک نے فرمایا وہ اب
روانہ ہوگئے مین نے بہت بہت کہا مگر کسی نے یہان کا ٹھہرنا گوارا نہ کیا مین مجبور ہوگیا ملکہ خاموش ہورہین بدیع الملک
نے فرمایا ملکہ اب انتظام شروع کرو ملکہ نے زہرہ جمال کو بلایا کنیزون سے کہا ہماری سواری کا انتظام کرو ہم تحفہ جات
یہان کے لینے کو جائینگے اور سلیم کو بلاکر فرمایا کہ خزاین طلسم سے مال و اسباب لاکر یکجا کرو سلیم بدیع الملک
نامدار کے لشکر سے سردارون کو لیکر روانہ ہوا خزاین سے مال و اسباب نکالکر بدیع الملک کے پیشکش کیا
شاہزادے نے اپنے خزانہ لشکر مین بھیج دیا دو روز تک اس انتظام مین سب مصروف رہے تیسرے دن
بدیع الملک نے مع تمام اہالیان طلسم و ملکہ ناوک افگن و زہرہ جمال کے وہان سے کوچ کیا اور
طرف طلسم فیروزیہ کے روانہ ہوے انکو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ جس روز سے امیر کو مریخ آفتاب علم نے طلسم مرآۃ العدم کی طرف روانہ کیا تھا شب و روز انتظار مین بسر کرتے
تھے سردارون سے بھی یہی ذکر رہتا تھا کہ ابھی تک کوئی سردار کہین سے واپس نہین آیا اور مریخ آفتاب علم جو بدیع الملک
نامدار کی خیریت دریافت کرنے گیا تھا ہنوز واپس نہین آیا میرے دل کی عجب حالت ہے بعض بعض ساحر جو صاحبقران
کے پاس اُس وقت موجود تھے عرض کرتے تھے اگر حکم ہو تو ہم بھی جائین ہر ایک سردار کی خبر خیریت لائین امیر
سب کو مانع ہوتے تھے سردار مجبور ہوکر خاموش ہو جاتے تھے مگر صاحبقران ہرکارون کو روز دُور دُور روانہ
کرتے تھے کہ اگر کوئی سردار آتا ہو اُسکے آمد کی خبر کرین ایک روز صاحبقران اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما تھے ساحران
نامی بھی حاضر تھے ذکر سردارون کے ہو رہے تھے صاحبقران اس روز بہت بیتاب تھے ساحر سمجھا رہے تھے
امیر فرماتے تھے کہ مین خود طلسم مرآۃ العدم کی طرف جاتا ہون دیکھون وہان کیا واقعہ گذرا جو ابتک بدیع الملک
واپس نہین آئے جب وہان کی کیفیت معلوم ہو جائیگی تو اور سردارون کی بھی خیریت کے واسطے روانہ ہونگا ساحرون نے عرض
کی یا صاحبقران آپ تکلیف نہ فرمائین ہم لوگ جاتے ہین اگر خدا نے چاہا تو سب کی خبر خیریت لاتے ہین امیر نے
فرمایا یہ بات مجھے منظور نہین جب مریخ آفتاب علم سا ساحر ابتک طلسم مرآۃ العدم سے واپس نہین آیا تو آپ لوگ وہان
جاکر کیا کرینگے اس سے بہتر یہی ہے کہ میں بھی مع لشکر چلون شاید کہین لڑائی پڑے اور لشکر کی ضرورت ہو جاے ساحر مجبور رہوے

صاحبقران نے لشکر مین اطلاع کرائی کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین مین کل یہان سے کوچ کرونگا اور تلاش
مین سردارون کے جاؤنگا لشکر مین جو یہ خبر پہونچی سب لوگ سامان سفر درست کرنے مین مشغول ہوئے امیر نے چند
ساحران نامی کو بلا کر کہا آپ لوگ یہان کی محافظت کرین مین برلے تلاش سرداران جاتا ہون معلوم نہین کہ اُن سب پر
کیا گذری ساحرون نے عرض کی غلام اگر ہمراہ رکاب ہے رہین تو اچھا ہے صاحبقران نے فرمایا آپ لوگون کا یہین رہنا اچھا ہے ایسا نہو کہ فیروز
وقت پاکر یہان آجائے اور طلسم پر اپنا قبضہ کرے ساحر مجبور ہوے صاحبقران نے اسی وقت در دولت پر مرکب
طلب کیا بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا صاحبقران نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر
بھی تیار ہوا امیر نے چاہا گھوڑا بڑھا دین کہ سامنے سے گرد اڑی صاحبقران اس طرف متوجہ ہوے جب دامنہ
گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا چند ہرکارے رواروی کرتے ہوے چلے آتے ہین صاحبقران نے دو ہرکارون
کو روانہ کیا کہ انکو جلد جاکر اپنے ہمراہ لے آؤ ہرکارے دوڑے ان سبکو ساتھ لائے ہرکارون نے صاحبقران زمان
کو سلام کیا ہاتھ اُٹھا کے دعائین دین پھر عرض کی یا صاحبقران بدیع الملک نامدار لشکر بیشمار ساتھ لیے
ہوے آتے ہین ایسے ایسے پہلوان اُنکے ہمراہ ہین جو آج تک کسی ملک مین نہین دیکھے یقین ہے کہ مثل اُن کا
دوسرے شہر مین نہوگا علاوہ اُنکے اور لوگ بھی ایسے ایسے ہمراہ ہین جو بڑے قوی الجثہ ہین دو بادشاہان عالیجاہ
بھی ہمراہ ہین سواریان زنانی بھی ساتھ ہین مگر سب سے بڑھ کے پہلوان لائق دیدہ ہین ہمنے آجتک کسی شاہزادے
کو اس شان وشوکت سے آتے نہین دیکھا نہ کسی اقلیم مین کسی بادشاہ کے پاس ایسا لشکر دیکھا حضور جس وقت ملاحظہ
فرمائینگے تو بہت خوش ہونگے امیر نے فرمایا مجھکو یہ خبر سنکر اسقدر مسرت حاصل ہوئی ہے کہ حد بیان سے باہر ہے یہ فرماکر
حکم دیا کہ بارگاہین جلدی جلدی استادہ ہون اور سب لوگ میرے ہمراہ بدیع الملک کی پیشوائی کے واسطے
چلین یہ حکم دیکر صاحبقران نامدار تو مع لشکر اس طرف روانہ ہوے یہان ملازمین بارگاہین آراستہ کرنے مین
مصروف ہوے صاحبقران زمان کچھ دور گئے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی امیر نے فرمایا شاید بدیع الملک
نامدار قریب آگئے یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ بدیع الملک مرکب کوہ کفل پر سوار
عقب مین لشکر بیشمار بڑے جاہ وتجمل سے آتے ہین مگر لشکر کے آخر مین چند ستون نظر آتے ہین امیر نے ہرکارون سے
فرمایا یہ ستون کیسے ہین ہرکارون نے عرض کی یا امیر یہ ستون نہین ہین پہلوان ہین صاحبقران متحیر ہوے
ہرکارون سے کہا لشکر بہت ہے سب نے عرض کی یہ ستون جو نظر آتے ہین وسط لشکر مین ہین اتنا ہی لشکر انکے بعد مین بھی
ہے امیر نے فرمایا بدیع الملک لائق صاحبقرانی ہے اور اس سے بڑھ کے شجاع ہمارے یہان کوئی نہین جو جو باتین
برائے صاحبقرانی درکار ہین وہ سب بدیع الملک مین موجود ہین بلکہ اُس سے بڑھ کے صاحب جرأت ہے یہ
ذکر تھا کہ بدیع الملک کی نظر صاحبقران پر پڑی فوراً گھوڑے سے کود پڑے بدیع الملک کا پیادہ ہونا تھا کہ
تمام لشکر پیادہ ہوا صاحبقران نے جو کیفیت دیکھی امیر بھی گھوڑے سے کود پڑے بدیع الملک اس نوازش کو
دیکھکر خوش ہوگئے مریخ نے فرمایا اے مریخ صاحبقران کی نوازش میرے حال پر کس قدر ہے مریخ نے عرض کی اے
شہریار آپ کو صاحبقران اپنا قوت بازو جانتے ہین اور واقعی بہت صحیح ہے جو کچھ آپ کی نسبت خیال کرین وہ سچ ہے
بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوے آگے بڑھتے ہوے چلے آتے تھے جب قریب پہونچے چاہا دوڑکے صاحبقران سے
ملون مگر امیر خود جھپٹ کے قریب آگئے بدیع الملک کو گلے سے لگایا پیشانی کا بوسہ لیا اپنے ساتھ لیے ہوے بارگاہ
کی طرف روانہ ہوے جو مکانات طلسم فیروزیہ مین باقی تھے بدیع الملک کے سرداران نامی اُن مکانون مین گئے اور

لشکر کے واسطے تو بارگاہین صاحبقران نے پیشتر سے آراستہ کرادی تھین سب لشکر بھی بدیع الملک کا اُترا صاحبقران
گرگین دشت جنگال کو دیکھکر بہت متعجب ہوے فرمایا یہ کون شخص ہی بدیع الملک نے عرض کی یہ ملک گرجستان کا
حاکم ہی اسکے حوالے ایک شہر تھا کہ اُسمین سب پہلوان رہتے تھے وہ سب بھی ہمراہ ہین صاحبقران نے فرمایا مین نے
سب کو دیکھا یہ انسان نہین معلوم ہوتے مگر ای بدیع الملک ہزار ہزار آفرین تمھاری جرأت پر کہ اُنسے مقابلہ کیا اور زیر
کرکے اپنا مطیع بنایا بدیع الملک نے عرض کی آپ کا اقبال اور عنایت آلہی کا سبب تھا ورنہ میری کیا طاقت تھی
جو ان لوگون سے مقابلہ کرسکتا صاحبقران زمان سب لشکر کو مقیم کرکے اپنی بارہ دری مین تشریف لائے ہنوز
بیٹھنے بھی نپائے تھے کہ ہرکارون نے آکر پھر سلام کیا دعاے دولت دیکر عرض کی یا صاحبقران ملک ایرج
نامدار تشریف لاتے ہین صاحبقران خوش ہوے سب سردارون کو ہمراہ لیکر چلے راہ مین مریخ آفتاب علم نے
سب کیفیت سردارون کے اسیر ہوجانے کی بیان کی صاحبقران نے فرمایا ایرج بھی وہین اسیر تھے مریخ نے
عرض کی ایرج اور رستم ثانی اور امیرالزمان اور سکندر فرخ لقا یہ سب لوگ وہان اسیر ہوگئے تھے جب
بدیع الملک نامدار وہان تشریف لے گئے تو سب کو رہائی دلائی امیر نے فرمایا اس بات کو اب مُنھ سے نکالنا
مریخ نے عرض کی مین نے آپ کو آگاہی دی ورنہ اور کسی سے ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہی یہ باتین کرتے ہوے جاتے
تھے کہ ایرج نامدار کا لشکر بھی بصد جاہ و تجمل نمودار ہوا ایرج صاحبقران سے ملے صاحبقران نے فرمایا لشکر مین چلو
ایرج نے عرض کی ابھی رستم ثانی بھی آتے ہین صاحبقران اور آگے بڑھے رستم ثانی بھی امیر سے آکر ملے
صاحبقران نے رستم کو گلے سے لگایا اپنے ہمراہ لیکر لشکر مین آئے دونون سردارون کے لشکر تو بارگاہون مین ٹھہرے
جو خاص خاص سردار تھے اُنکو صاحبقران بارہ دری مین لائے سب کو اپنے آرام کی فکر ہوئی ایرج اور رستم ثانی
تو محفل مین بیٹھے سردارون نے انتظام راحت درست کیا صاحبقران کو تھوڑی دیر بھی نہ گذری تھی کہ پھر ہرکارون نے
عرض کی یا صاحبقران شاہزادہ سکندر فرخ لقا تشریف لاتے ہین امیر خوش ہوے سب سردارون کو ہمراہ
لیکر سکندر کے لینے کو گئے سکندر نے جو صاحبقران کو آتے ہوے دیکھا گھوڑے سے اُتر پڑے امیر نے
سکندر کو بھی گلے سے لگایا اپنے ہمراہ لائے لشکر وہین اُترا صاحبقران بارہ دری مین آئے بیٹھے پھر ہرکارون نے
خبر آمد شاہزادہ امیرالزمان سنائی صاحبقران شاہزادہ امیرالزمان کو اپنے ہمراہ لائے اُنکے بعد پھر ہرکارون
نے عرض کی کہ شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ تشریف لاتے ہین امیر اُنکے بھی لینے کو گئے شام تک سردار آیا کیے
جب سب آچکے تو امیر نے فرمایا ابھی خواجہ نہین آئے بدیع الملک نے عرض کی وہ بھی آجاوینگے صاحبقران نے
صحبت جشن آراستہ کی بدیع الملک نے لوح طلسم مرآۃ العدم نذر دی ایرج نے بھی لوح پیش کی پھر تو سب
سردارون نے لوحین حاضر خدمت کین امیر نے خلعت تحسین و آفرین سے سب کو سرفراز کیا بدیع الملک نے صاحبقران
سے عرض کی کہ میرے ہمراہ جو جو لوگ ہین مین چاہتا ہون ہر ایک کے مرتبے کے موافق اُنکو رہنے کی جگہ دو دن صاحبقران
نے فرمایا تمھین اختیار ہی بدیع الملک نے عرض کی آپ قیصر صاف باطن سے میرے ہمراہیون کی کیفیت
دریافت فرمایئے گا صاحبقران نے فرمایا مین ابھی قیصر سے پوچھتا ہون بدیع الملک نے کہا بعد اس جلسہ کے
تحقیق کیجیے گا امیر سمجھ گئے کہ بدیع الملک کے ہمراہ جو زنانی سواریان ہین اُنکی نسبت یہ اشارہ ہی
یقین ہی قیصر کے متعلقین سے کوئی اُنکے ہمراہ ہی یہ سوچ کے صاحبقران نے بدیع الملک سے کہا مین نے
عورات کو حرم سرا مین بھیج دیا ہی بدیع الملک نے عرض کی اُن سب کی بابت آپکو اختیار تھا وہ سب آپ کی کنیزین ہین

صاحبقران خاموش رہے شب بھر جلسہ رہا جب رات گذر گئی صاحبقران نے نماز سحر ادا کی بدیع الملک سے
فرمایا ابھی تک خواجہ نہین آئے بدیع الملک نے عرض کی کیا عجب ہے جو آج آجائین امیر نے فرمایا تم سے راہ مین
ملاقات نہین ہوئی بدیع الملک نے عرض کی مین نے اُنکی خبر تک نہین پائی گو اور لوگون کی کیفیت سے وقتاً فوقتاً
مطلع ہوتا رہا مگر خواجہ کی کیفیت مجھکو نہین معلوم ہوئی امیر نے اُس روز بھی خواجہ کا انتظار کیا جب خواجہ نہ آئے
تو صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو بلا کر فرمایا اے مریخ بڑے تعجب کی بات ہے خواجہ ابھی تک نہین آئے ہین
مجھے اضطراب ہے اگر ممکن ہو تو اُنکی خبر لاؤ مریخ نے عرض کی خواجہ طلسم بیت المال کی جانب تشریف لے گئے تھے
مین بھی اُسی طرف جاتا ہون امیر نے فرمایا اگر راہ مین ملاقات ہو تو اُنکے ہمراہ آنیکا خیال نہ کرنا مجھے اطلاع دینا مریخ نے
عرض کی مین آپکو بہت جلد اُنکے حال سے مطلع کرونگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم بوقت شب وہان سے روانہ ہوا صبح تک
رہروی کرکے قریب طلسم بیت المال کے پہونچا دیکھا خواجہ سامنے سے آتے ہین مریخ نے بڑھکے خواجہ کو
سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیکر کہا اے مریخ اسوقت تمھارا آنا بہت ہی اچھا ہوا ورنہ مجھے پھر یہان آنا پڑتا
مریخ نے کہا اے خواجہ خیر تو ہے خواجہ نے کہا مین نے جب طلسم کو فتح کیا تو وہان سے مال واسباب بیشمار لیکر چلا
کچھ لوگ بھی میرے ہمراہ تھے ایک صحرا مین پہونچا وہان مقام کیا شب کو قزاقون نے آکے گھیر لیا مین نے ہزار
طرح سے جان بچانا چاہی مگر کوئی صورت نہ نکلی قزاقون نے سب مال واسباب بھی چھین لیا اور جو لوگ میرے
ہمراہ تھے اُنکو بھی اسیر کر لیا لوح طلسم بھی مجھ سے چھین لی مجھکو بھی قتل کیے ڈالتے تھے مگر بڑی مشکل سے اپنی جان
بچائی ایک سوداگر سے کچھ روپیہ قرض لیکر اُنکو دیا تب اُنھون نے مجھکو چھوڑا جب مین نے رہائی پائی تو لوح کی
یاد آئی مین نے اُنسے کہا کہ تم لوگ سب چیزین لے لو مگر لوح مجھکو دیدو کہ مین خاص اُسی کے واسطے آیا تھا
پھر لوح نہ لیکر جاؤنگا تو صاحبقران بہت آزردہ ہونگے اُنھون نے کہا اگر تمھین لوح لینا منظور ہو تو اُسکے عوض مین
ہمین روپیہ دو مین نے اُنسے پوچھا تمھین کسقدر روپیہ درکار ہے اُنھون نے کہا جسقدر ہم لوگ اُٹھا کر لیجا سکین تو اے
مریخ تم جاکر صاحبقران سے یہ سب کیفیت بیان کرو اگر امیر روپیہ روانہ فرمائین تو مین سب کو رہائی بھی دلاؤن
اور لوح بھی لاؤن مریخ نے کہا خواجہ تم مجھے اپنے ہمراہ لیچلو مین اُن لوگون پر سحر کرکے لوح چھین لون خواجہ نے
جواب دیا کہ جب اُنکے پاس لوح موجود ہے تو تم کیونکر سحر کر سکوگے مریخ نے عرض کی خواجہ مین کسی طرح سے
اُنسے لوح لے لونگا خواجہ نے جواب دیا کہ تمھین ان باتون مین دخل نہین ہے تم صاحبقران زمان کے پاس جاؤ
مین جو کچھ تم سے کہتا ہون تم امیر سے جا کر کہدو جب صاحبقران اس بات کی خبر پائینگے فوراً روپیہ روانہ کرینگے
اگر اُسکے خلاف کروگے تو مین آزردہ ہونگا مریخ نے عرض کی میری کیا مجال جو آپ کے خلاف مرضی کوئی کام کرون
ابھی جاتا ہون اور صاحبقران سے کل کیفیت عرض کرتا ہون یہ کہکر مریخ وہان سے روانہ ہوا بصد تعجیل صاحبقران
کی خدمت مین آکر پہونچا امیر نے مریخ کو بہت بدحواس پایا فرمایا اے مریخ خیر تو ہے تم تنہا آئے ہو یا خواجہ کو بھی اپنے ہمراہ
لائے ہو مریخ نے عرض کی مین خواجہ کو کیونکر اپنے ہمراہ لاتا گو خواجہ سے راہ مین ملاقات ہوئی مگر اُنھون نے
یہ بات ظاہر کی کہ مین لوح لیکر وہان سے چلا مگر راہ مین قزاقون سے سامنا پڑا سب نے میرا مال واسباب لوٹکر
مجھکو قید کر لیا ایک سوداگر سے کچھ روپیہ قرض لیکر مین نے اپنی جان بچائی لوح جو اُنسے طلب کی تو اُنھون نے
اُسکے معاوضہ مین روپیہ طلب کیا جب مین نے اُنسے تعداد روپیہ کی دریافت کی تو اُنھون نے کہا وہ قزاق کہتے ہین جسقدر روپیہ
ہم لیجا سکین اسقدر ہمین لا کر دو تو ہم تمھارا [illegible] آئندہ مین نے بہت بہت کہا کہ خواجہ مجھے اپنے ہمراہ لے چلو

اگر خواجہ نے منظور نہ کیا ہی فرمایا کہ تم جا کر صاحبقران سے یہ کیفیت بیان کرو وہ روپیہ جبتک روانہ نکرینگے لوح
نہین ملیگی امیر نے کہا اے مریخ لوح تو خواجہ کے پاس ہوگی مگر یہ سب باتین اُنکی قدیمی ہین تم روپیہ لیجاؤ خواجہ کو
اپنے ہمراہ لے آؤ مریخ نے بہت سا روپیہ خزانے سے لیا اُسی وقت روانہ ہوا پھر خواجہ کی تلاش مین چلا
اُسی صحرا مین خواجہ سے ملاقات ہوئی مریخ نے تخت اُتارا روپیہ خواجہ کو دکھا کر کہا چلیے مین بھی آپ کے ہمراہ
چلتا ہون شاید وہ روپیہ لیکر لوح کے دینے مین کچھ عذر کرین تو مین مدد دونگا خواجہ نے کہا اے مریخ اگر تم میرے
ہمراہ جاؤگے تو وہ لوگ تمھاری صورت دیکھکر پوشیدہ ہو جائینگے میرا مطلب حاصل نہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ
تم جانے کا ارادہ نہ کرو اسی صحرا مین ٹھہرو مین جا کر اُنکو روپیہ دیتا ہون لوح ابھی لیجائیگی مریخ نے عرض کی جو آپکی
خوشی یہ کہکر روپیہ خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے اُٹھا کے تذرنبیل کیا مریخ کو اسی صحرا مین چھوڑ کے ایک
جانب روانہ ہوے مریخ اُسی صحرا مین زیر شجر بیٹھ کے خواجہ کا انتظار کرنے لگا جب بہت عرصہ ہوا تو مریخ
کو خیال آیا ایسا نہ ہو کہ خواجہ کو در اصل قزاق گرفتار کرلین اور لوح نہ دین بہتر یہ ہی کہ اُنکی مدد کیواسطے چلنا چاہیے
یہ سوچ کے مریخ اٹھا اور خواجہ کی تلاش مین آگے بڑھا

اب کیفیت خواجہ کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو روپیہ لیکر آئے ایک گوشے مین آکے اپنی صورت گماشتے کی بنائی تھوڑی دیر وہین بیٹھے رہے جب بہت
عرصہ ہوا تو اُٹھکر چلے راہ مین مریخ سے ملاقات ہوئی مریخ نے دیکھا ایک شخص آتا ہی کاندھے پر اُسکے ایک
تھیلی پڑی ہی چارون طرف دیکھتا ہوا آتا ہی مریخ نے خیال کیا یقین ہی یہ شخص اسی طرف سے آتا ہی اس سے کیفیت
خواجہ کی دریافت کرنا چاہیے یہ سوچ کے مریخ نے کہا میان مسافر تجھسے ایک بات کہنا ہی گماشتہ نقلی
ٹھہر گیا مریخ نے کہا تم کس طرف سے آتے ہو کہان جاتے ہو گماشتہ نے جواب دیا کہ مین مہران بازرگان کا
گماشتہ ہون زرانداز میرا نام ہی ایک شخص خواجہ عمرو نامے اِس طرف آیا تھا شاید طلسم بیت المال کو
فتح کرکے اپنے گھر کو جاتا تھا اسکو راہ مین قزاقون نے گرفتار کرکے مال و اسباب اسکا چھین لیا اور اسکے ہمراہیون کو
اسیر کیا اُسپر بھی سخت اذیتین پڑین ہمارے سوداگر صاحب نے ترس خدا کرکے دو لاکھ روپیہ قزاقون کو دیا تب
اُنھون نے اُس شخص کو رہا کیا جب اسنے رہائی پائی تو لوح طلب کی قزاقون نے لوح کے عوض مین روپیہ طلب کیا
اسکے پاس وہان روپیہ تو موجود نہ تھا مگر کسی طرح سے اُسنے اپنے مالک کو خبر کرائی وہان سے روپیہ آیا قزاقون
سے روپیہ دیکر لوح لی اور روانہ ہوا جب ہمارے سوداگر صاحب نے دیکھا کہ یہ چلا جاتا ہی اور اب یہ نہ ملیگا تو
اس سے روپیہ طلب کیا اُسنے انکار کیا سوداگر صاحب نے اُسکو اسیر کر لیا جب اُسپر مصیبت سخت پڑی تو اُسنے
کہا یہان سے قریب جو صحرا ہی وہان ایک شخص مریخ آفتاب علم نامے ایک شجر کے سایہ مین بیٹھا ہی
اگر اُس تک میری اسیری کی مخبر پہونچ جائے تو یقین ہو کہ وہ اسی وقت روپیے کا سامان کردے لہذا مین
مریخ آفتاب علم کے پاس جاتا ہون اگر وہ اُس صحرا مین مل گیا تو اُس عیار کی کیفیت مریخ سے بیان کرونگا
وہ فوراً روپیہ کا بندوبست کرکے اسکو رہا کر لیجائیگا مریخ نے کہا وہ سوداگر صاحب کہان ہین جنھون نے خواجہ
کو گرفتار کیا ہو گماشتے نے جواب دیا اسکے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہی اگر روپیہ تمھارے پاس موجود ہو
اور تم اُسکو رہا کرنا چاہو تو تحقیق کرو ورنہ مین مریخ کے پاس جاتا ہون وہ فوراً روپیہ لاکر اُس عیار کو رہا کرلے جائیگا

مریخ نے کہا اے شخص تو مریخ کو پہچانتا ہو گماشتے نے کہا مین نے نام بھی آجتک نہ سنا تھا اسوقت اس عیار کی
زبانی معلوم ہوا مریخ نے کہا تو جسکی تلاش مین جاتا ہو وہ مین ہی ہون اپنے سوداگر صاحب کے پاس مجھکو لے چل مین اُنسے
گفتگو کرلونگا گماشتے نے کہا تجھسے سوداگر صاحب اور عیار نے منع کر دیا ہو کہ جبتک وہ روپیہ لیکر نہ آئے یہانتک
اسکو نہ لانا لہذا تم جاکر روپیہ لے آؤ تو مین تمھین اپنے ہمراہ لے چلون مریخ کو غصہ آیا چاہا اس گماشتے کو
ایک ہاتھ تلوار کا مارون کہ سر اڑ جائے لیکن سوچا کہ ایسا نہ ہو کسی طرح کی خرابی واقع ہو اسکی اطلاع پہلے
صاحبقران کو کرنا چاہیے جو کچھ وہ فرمائین وہ کرنا اچھا ہو خیال کر کے گماشتے سے کہا تم یہین ٹھہرو مین
صاحبقران کی خدمت مین جاتا ہون وہان سے ابھی روپیہ لیکر آؤنگا تمھارے ہمراہ چلکر خواجہ کو چھڑاؤنگا
گماشتے نے کہا اگر جلدی آؤگے تو مجھکو یہان پاؤگے ورنہ مین چلا جاؤنگا پھر اس طرف نہ آؤنگا مریخ نے کہا
مین بہت ہی جلد اپنے تئین یہان پہونچاؤنگا مطلق دیر نہ لگاؤنگا مگر بھائی یہ خیال کرو کہ یہان سے دو سو کوس جاتا ہو
پھر وہان سے واپس آتا ہو گماشتے نے کہا تم مضحکہ کرتے ہو بھلا کون شخص ایسا ہو جو ایک دم مین دو سو کوس جائے
اور پھر واپس آئے مریخ نے کہا بھائی یہ کیا بڑی بات ہو مین بزور سحر جاؤنگا اور واپس آؤنگا تمھین اس بات
کا تعجب بیکار ہو گماشتے نے کہا خیر جس طرح تمھارے مزاج مین آئے جاؤ مگر جلد واپس آؤ مریخ وہان سے
روانہ ہوا سحر کو اپنے زور دیا تخت ہوا سے بھی زیادہ روان ہوا تھوڑے عرصے کے بعد خدمت صاحبقران
مین پہونچا امیر بزم عیش مین معہ جملہ سرداران نامی کے فردکش تھے مریخ نے آکے سلام کیا
صاحبقران نے کہا مریخ خواجہ کہان ہین مریخ نے عرض کی خواجہ نے جس سوداگر سے روپیہ قرض لیکر اپنی جان
بچائی تھی اسکا روپیہ دینا ضرور تھا جب خواجہ وہان لوح لینے گئے اور لوح لیکر چلے اس سوداگر نے اپنا
روپیہ خواجہ سے طلب کیا اُنکے پاس کہان تھا سوداگر نے اسیر کر لیا اب بڑی عزت سے اُنکو رکھا ہو اُسکا
گماشتہ میرے پاس آیا ہی دو لاکھ روپیہ طلب کرتا ہو اگر آپ روپیہ مرحمت فرمائین تو مین اسیوقت جاؤن اور خواجہ کو چھڑالاؤن
گماشتہ سے وعدہ کرکے آیا تھا کہ مین ابھی آتا ہون بلکہ اسنے یہ بھی کہا کہ اگر دیر ہو گی تو مین چلا جاؤنگا پھر تمھین
خواجہ کا پتہ نہ ملے گا امیر نے فرمایا اے مریخ خزانے سے روپیہ لو اور اسی وقت جاؤ مگر
خواجہ کو اپنے ہمراہ لانا مریخ نے عرض کی اب خواجہ کے لانے مین کیا عذر رہا یہ کہکر مریخ نے خزانے سے
دو لاکھ روپیہ لیا اور اُس صحرا کی طرف روانہ ہوا صحرا مین پہونچکر مریخ کو شام ہو گئی مگر گماشتے کو زیر نخل پایا مریخ
نے اُسکا بہت کچھ شکریہ ادا کر کے کہا بھائی روپیہ مین لایا ہون اب میرے ہمراہ چلکر خواجہ کو رہا کرا دے
گماشتے نے کہا یہ وقت تاجر صاحب کے عیش و آرام کا ہو کسی قسم کا معاملہ اس وقت نہین ہوتا ہو لازم آپ کو
یہ ہو کہ شب بھر اُسی صحرا مین قیام فرمایئے صبح کو سوداگر صاحب کے پاس چلے چلیے گا مین اسوقت جاکر آپ کا
ذکر کیے دیتا ہون مریخ نے کہا تمھین اختیار ہی مین اسی صحرا مین شب بھر بسر کرونگا گماشتے نقلی نے کہا تجھے
خوف نہین ہو اس صحرا مین کوئی شخص ایسا نہین رہتا ہو کہ جو آپ کو آزار پہونچائے مریخ نے جواب دیا مجھے
اس بات کا خوف نہین ہو مگر اپنی زحمت پر افسوس آتا ہو اگر مین جانتا تو اسوقت اس صحرا مین کبھی نہ آتا شب بھر
شریک بزم عشرت رہتا گماشتہ نقلی نے کہا اگر تم اس وقت نہ آتے تو مجھ سے ملاقات کیونکر ہوتی
اور آپ کا تذکرہ وہان کون کرتا مریخ خاموش ہو رہا گماشتہ مریخ سے رخصت ہو کر روانہ ہوا مریخ نے
تخت کو معلق قایم کیا جب رات زیادہ گئی مریخ سو رہا خواجہ کہ بصورت گماشتہ ایک جگہ پوشیدہ ہو رہے

تھے جب انھون نے دیکھا کہ مریخ سو گیا زنبیل سے تخت نکالا تخت پر بیٹھ کے اسکے تخت کے قریب پہونچے
روپیہ تخت پر رکھا تھا خواجہ نے مریخ کو غافل پاکر روپیہ نذر زنبیل کیا اُسی وقت وہان سے روانہ ہوگئے کہ
ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت مریخ کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب صبح کو مریخ کی آنکھ کھلی اپنے پاس روپیہ نپایا بہت گھبرایا دل مین خیال کیا کہ اب سوداگر کے پاس کیونکر
جاؤن اور خواجہ کو کیونکر رہا کرکے لاؤن پھر خیال کیا کہ اب پھر صاحبقران کے پاس چلکر سب کیفیت بیان
کرون اور روپیہ وہان سے لاکر سوداگر کے پاس جاؤن یہ سوچ کر مریخ وہان سے روانہ ہوا اور طرف صاحبقران
کے چلا اسکو راہ مین چھوڑیے خواجہ کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے کہ خواجہ روپیہ لیکر جو روانہ ہوے قریب صبح طلسم
فیروزیہ مین پہونچے گھبرائے ہوے صاحبقران کے پاس آئے امیر اُسوقت نماز پڑھ رہے تھے خواجہ خاموش
کھڑے رہے جب صاحبقران نے نماز سے فراغت پائی اور سلاح طلب کیے تو خواجہ نے سلام کیا امیر نے
خوش ہوکے کہا اے خواجہ تمنے بڑا عمدہ کیا کہو مریخ آفتاب علم کہان ہے خواجہ نے کہا مین مریخ کے حال سے
واقف نہین ہون آپکی وجہ سے بڑے بڑے مصائب اٹھائے ہین نہین معلوم کس کس طرح سے اپنی جان بچائی
قزاقون نے لوح چھین لی جب آپ نے روپیہ بھیجا تو لوح قزاقون سے لی ایک تاجر سے کچھ روپیہ قرض لیکر
اپنی جان قزاقون کے ہاتھ سے بچائی تھی جب لوح لیکر وہان سے چلا اُس تاجر نے اسیر کیا اُسکے گماشتے کو بھیجا
مریخ کا بھی پتہ صحرا مین نہ معلوم ہوا اسنے لوح لیکر مجھکو رہا کیا کہا جب میرا روپیہ بھیجدوگے تو لوح تمھین ملجائیگی
صاحبقران نے فرمایا خواجہ مین نے مریخ کو روپیہ دیکر روانہ کردیا تھا خواجہ نے کہا اگر اسکو روپیہ پہونچتا تو وہ
لوح کیون چھین لیتا اُسکے بہت سے آدمی آئے ہین لوح بھی لائے ہین روپیہ مجھکو عنایت ہو تو مین جا کر انکو دون
لوح اُنسے لون امیر نے فرمایا خواجہ اُن لوگون کو میرے سامنے لاؤ مین روپیہ اُنکو دیکر لوح لے لونگا خواجہ نے
عرض کی وہ لوگ یہان نہین آتے مین نے بہت بہت کہا اگر انھون نے یہ بات ظاہر کی کہ وہان تمھارا لشکر موجود
ہو اگر ہمکو سب ملکر مار ڈالین اور لوح چھین لین تو ہم انکا کیا بنا سکتے ہین اس خوف سے وہ لوگ بہت دور ٹھہرے
ہوے ہین امیر نے فرمایا خواجہ تمھاری باتین تو مشہور ہین مین روپیہ منگائے دیتا ہون اب تو کوئی ضرورت اور
نہوگی خواجہ نے کہا یہ علم خدا کو ہے مین نہین جانتا مگر اسوقت تو روپیہ منگا دیجیے ایسا نہو وہ لوح طلسم لیکر
چلے جائین تو اور مشکل ہو امیر نے اُسی وقت دو لاکھ روپیہ منگا کر خواجہ کو دیا خواجہ روپیہ لیکر وہان سے
روانہ ہوے تھوڑی دیر کے بعد آئے دیکھا مریخ آفتاب علم صاحبقران کے پاس بیٹھا ہوا کچھ احوال شب بیان
کر رہا ہے خواجہ نے دونون سے کہا ہان مریخ صاحب آپ صاحبقران سے میری رہائی کے واسطے روپیہ
لے گئے تھے کیا کیا مریخ نے کہا خواجہ وہ روپیہ غائب ہوگیا خواجہ نے کہا ممکن نہین کیونکر تمھارے پاس سے
روپیہ غائب ہوا مریخ نے سب کیفیت بیان کی خواجہ نے کہا جب تمنے تخت کو معلق قائم کیا تھا تو قزاقون کی
یہ مجال نہین تھی کہ وہ روپیہ تمھارے تخت پر سے لیجاتے بہتر تمھارے واسطے یہ بات ہو کہ وہ روپیہ مجھکو دو
صاحبقران نے کہا خواجہ اب روپیہ لیکر کیا کروگے خواجہ نے کہا مین اپنے قرضدارون کو کچھ سمجھا دون اتنے
دنون کے بعد یہان آیا ہون قرضدارون نے دیکھ لیا ہے اب میرے واسطے او مصیبت ہے اگر انکو روپیہ نہ پہونچیگا

توبڑی خرابی ہوگی جب مین لوح لیکر چلا توراہ مین میرے قرضداردن نے روکا مین نے لوح دیدی اب مرجؔ سے روپیہ
لیجاکر انکو دونگا تو اس مہینے کا سودا دا ہوگا تب وہ لوح دینگے امیرؔ نے کہا خواجہ اب روپیہ تمھین نہین ملیگا خواجہ نے کہا
لوح بھی نہین آئیگی مرجؔ نے عرض کی خواجہ آپ کیون خفا ہوتے ہین مین روپیہ حاضر کرتا ہون یہ کہکے مرجؔ اٹھا
صاحبقران نے فرمایا ہمارے خزانے سے روپیہ لاکر خواجہ کو دید و خواجہ نے کہا مین جاکر خزانے سے روپیہ لے لونگا
پہلے مرجؔ تو مجھے روپیہ دیدین امیرؔ نے فرمایا اب مرجؔ کی طرف سے ہم دیتے ہین خواجہ نے کہا اسکی ضرورت
نہین مرجؔ کیا محتاج ہو مرجؔ نے سنکر کہا خواجہ مین روپیہ حاضر کرتا ہون یہ کہکر اٹھارو پیہ اپنے ملازمین کے
ہاتھ خواجہ کو بھیج دیا خواجہ خزانہ صاحبقرانؔ مین گئے وہان سے بھی روپیہ لیا تھوڑی دیر کے بعد لوح لیکر آئے یہ وقت
وہ ہو کہ سب سردار صاحبقرانؔ کی بارگاہ مین موجود ہین کہ خواجہ نے آکر امیرؔ کو سلام کیا اپنی کرسی پر بیٹھے امیرؔ نے فرمایا
خواجہ لوح لائے خواجہ نے عرض کی لوح حاضر ہو امیرؔ نے فرمایا مین شایق ہون لوح دکھاؤ خواجہ نے کہا میرے
واسطے انعام جو کچھ آپ نے تجویز کیا ہو وہ پیشتر عنایت فرمایئے تو مین لوح دکھاؤن امیرؔ نے فرمایا خواجہ اسقدر
روپیہ تمنے لیا ابھی تک تمھاری طمع دفع نہین ہوئی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقرانؔ اگر وہ روپیہ مجھکو ملجاتا تو مین ہرگز
آپسے اور روپیہ کا سوال نکرتا وہ تو آپنے اپنی غرض کے واسطے روپیہ دیا اگر آپ نہ دیتے تو لوح کیونکر پاتے اب
میری جانفشانی و عرقریزی پر توجہ فرماکر جو کچھ انعام عطا فرمایئے تھوڑا ہو امیرؔ نے بہت کچھ زر و جواہر اسوقت
بھی خواجہ کو دیا خواجہ نے اٹھاکر نذر زنبیل کیا پھر اپنی کرسی پر جاکے بیٹھے امیرؔ نے فرمایا خواجہ لوح کہان ہو عمروؔ
نے کہا میرے پاس ہو امیرؔ نے فرمایا ابتو انعام بھی پاچکے اب لوح دینے مین کیا انکار ہو عمروؔ نے عرض کی
ابھی لوح کی قیمت باقی ہو مین کیا ایسی بیش قیمت چیز مفت دیدونگا اگر کسی جوہری کے ہاتھ فروخت کرونگا تو بھی مجھے
بہت کچھ روپیہ ملیگا صاحبقرانؔ مجبور ہوے دربار مین سب ہنسنے لگے آخرش صاحبقرانؔ نے خواجہ کو بہت سا روپیہ دیا
جب خواجہ نے لوح زنبیل سے نکالی عرض کی یا صاحبقرانؔ اب ایک شرط سے لوح دیتا ہون کہ جب آپ قتل
فیروزؔ سے فراغت پایئے گا تو لوح مجھی کو واپس دیجیے گا صاحبقرانؔ نے کہا خواجہ ابتو تم قیمت لوح لے چکے
اب کیون لوح کا دعوی کرتے ہو خواجہ نے کہا یا صاحبقرانؔ مین دو وجہ سے لوح طلب کرتا ہون ایک تو یہ سبب ہو کہ
بعد قتل فیروزؔ لوح بیکار رہیگی بیکار شئے کو آپ کیا کرینگے دوسری وجہ یہ ہو کہ مین نے بڑی جانفشانی سے اسکو پایا ہو یہ میرے
پاس ایک سند فتاحی طلسم کی رہیگی امین بھی آپ ہی کا نام ہوگا صاحبقرانؔ نے ہنسی سے کہا اچھا خواجہ بعد قتل فیروزؔ
ہم لوح بھی تمکو دیدینگے خواجہ نے صاحبقرانؔ کو لوح دی امیرؔ نے لوح کو دیکھکر چاہا کسی کے سپرد کرین خواجہ نے
کہا مجھسے بڑھکے اسکی حفاظت کوئی نہ کرسکیگا آپ مجھی کو مرحمت فرمایئے جب ضرورت ہوگی حاضر کرونگا امیرؔ نے
کہا خواجہ اب لوح تمھین نہ ملیگی خواجہ نے عرض کی یا امیرؔ مین اُس لوح کو بڑی جانفشانی سے لایا ہون جیسی حفاظت
اسکی مین کرونگا دوسرے سے نہین ہوگی صاحبقرانؔ نے ہنسکر کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہو تو لوح اپنے پاس رکھو خواجہ
نے لوح صاحبقرانؔ سے لیکر نذر زنبیل کی امیرؔ نے قیصر صاف باطن کو بلایا کہلو بدیع الملکؔ نے کہا تھا
کہ قیصر صاف باطن سے کچھ تحقیق کیجیے گا لہذا کس امر کے واسطے انھون نے کہا ہو قیصرؔ نے عرض کی یا صاحبقرانؔ
شاہزادے نے طلسم نور آگین کے ایک دربند کو فتح کیا کہ نام اُسکا صنم کدہ آذر ہی مشہور ہو وہان کی حکمران
ملکہ ناوک افگنؔ تھین یہ اصل مین خاندان اسلام سے تھین مگر قمقام جادو نے ایسا گمراہ کیا تھا کہ ملکہ کو اپنے مذہب کی
کیفیت مطلق نہ معلوم تھی جب بدیع الملکؔ وہان تشریف لے گئے اور ملکہ کو مسلمان کیا تو پڑا اسے فاتحہ مزار

نو ورا ور نگ نشین پر جو والد ملکہ ناوک افگن جادو کے تھے گئے وہان شاہزادے نے ایک اسم اعظم اور
ایک وصیت نامہ پایا اُس وصیت نامے مین یہ لکھا تھا کہ ملکہ ناوک افگن تیری زوجہ ہی خدا اسکے بطن سے ایک فرزند
عطا فرمائے گا نام اُس فرزند کا رفیع البخت ہوگا وہ شیر شبستان شجاعت طلسم نور آگین کو فتح کریگا لوح اُسی کے
واسطے ہی صاحبقران یہ کیفیت سنکر بہت خوش ہوے اُسی روز شب کو بدیع الملک کا نکاح حسب دستور
ملکہ ناوک افگن سے کیا ناظرین والا تمکین کو اس بات کا خیال رہے کہ بطن ملکہ ناوک افگن سے ایک
شیر بیشہ ہیجا پیدا ہوگا طلسم نور آگین کو عوض مین خون ناحق مادر ملکہ ناوک افگن کے فتح کریگا مگر ذکر اُسکا دفتر
آفتاب شجاعت جو بعد لعل نامے کے ہی اُسمین آئیگا جس وقت ناظرین اُس دفتر کو ملاحظہ فرمائینگے لطف
اُٹھائینگے اُس مین بدیع الملک کے صاحبقرانی کا حال ہی واقعی جو جو طلسم اور جیسی جیسی لڑائیان اُس
دفتر مین ہین اُنکی تعریف امکان سے باہر ہی جہان سے لعل نامہ ختم ہوا ہی وہین سے اُس دفتر کا سلسلہ
ملتا ہی یعنی بدیع الملک صاحبقران ہوتے ہین اور امیر خانہ کعبہ جاتے ہین واقعی یہ وہ دفتر ہی جسکا نام
تک بڑے بڑے داستان گویون نے نہین سنا یون تو کوئی اپنے دہی کو کھٹا نہین کہتا مگر یہ دفتر جیسا ہی ناظرین ملاحظہ فرمالینگے زیادہ
عرض کرنے کی ضرورت نہین ہی مدعاے تقریر یہ ہی کہ رفیع البخت طلسم نور آگین کو فتح کرینگے مگر ذکر اسکا اُس
دفتر مین نہین ہی اب کیفیت صاحبقران کی ملاحظہ فرمایئے کہ جب امیر نے بدیع الملک کا عقد کیا تو اُنکی تہنیت
مین کئی روز جلسہ رہا بعد فراغ امیر نے مریخ آفتاب علم کو بلایا کہا اے مریخ یہ سلطنت تمھین مبارک رہے کہ
سواے تمھارے اسکا مستحق کوئی نہین ہی تم یہان کی حکومت کرو کیونکہ ہمین اب براے تلاش زمرد ثانی اور
فیروز جانا ہی مریخ نے عرض کی یا صاحبقران بھلا مین رکاب سعادت انتساب سے جدا ہو کر
زندہ رہونگا بدیع الملک نامدار کا فراق مجھے ہلاک کر ڈالیگا مین چاہتا ہون اس سلطنت کو آپ پر سے
تصدق کرکے کسی اور کو دیدون اور مین شب و روز غلامی مین حاضر رہون صاحبقران نے بدیع الملک کو بلایا
فرمایا کہ تم مریخ آفتاب علم کو سمجھاؤ کہ اپنی سلطنت لے اور بعیش و عشرت یہان بسر کرے بدیع الملک نے
بھی مریخ سے کہا مگر مریخ نے کسی کا کہنا قبول نہ کیا جب صاحبقران مجبور ہوے تو اور ایک شخص کو وہان کا
حاکم بنایا اسی روز فوج مین بھی اطلاع دی کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین مین زمرد ثانی کی تلاش مین جاؤنگا
لشکر مین جو خبر پہونچی سفر کی تیاری ہونے لگی صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو بلایا کہا اب کس طرف چلنا چاہیے
مریخ نے عرض کی زمرد طلسم نہ طاق مین پوشیدہ ہی اگر وہان تشریف لے چلیے تو کیا عجب ہی کہ سب لوگ
وہین ملین تورج بھی وہین ہو اور فیروز ستارہ پیشانی بھی ہو اگر یہ لوگ متفرق ہوگئے ہونگے تو بھی وہان چلکر
پتہ معلوم ہو جائیگا مگر زمرد تو طلسم نہ طاق مین ہی صاحبقران نے فرمایا اب طلسم نہ طاق کی طرف چلنا ضرور
ہوا اگر اور لوگ وہان نہونگے تو انکا پتہ معلوم ہو جائیگا مریخ آفتاب علم نے عرض کی طلسم نہ طاق عجب طلسم ہی وہان کا
بادشاہ اشراق جادو آئینہ پرست کے لقب سے مشہور ہی اُسکے طلسم مین ایک ساحر ہی جسکو آئینہ اندام جادو کہتے ہین
وہ ملعون دعوے خدائی کرتا ہی اُسکے فرمانبردار بہت سے دیوان شریر ہین بہت سے طائر بہت سے
درندگان صحرائی بہت سے درخت عجیب الخلقت اُسکا نام لیا کرتے ہین ایک صحرا ہی اُس کا نام آئینہ اندام
نے معبد گاہ رکھا ہی جو کوئی اُس مرتد کو خداوند کہتا ہی اور عبادت کرنا چاہتا ہی تو آئینہ اندام اسکو اُسی صحرا مین
بھیج دیتا ہی صحرا مین بہت سے حجرے پتھر کے بنے ہوے ہین وہ لوگ اُنھین حجرون مین جاکر ٹہلتے ہین

آئینہ اندام اُنپر سحر کرتا ہے کہ مبہوت ہو جاتے ہین اُسی غفلت مین شب و روز اس کافر کا نام رٹا کرتے ہین دو وقت اُنکے واسطے کھانا بھیجا جاتا ہے بہت سے لوگ ایسے ہین جنھون نے اپنے تئین زمین مین دفن کرا کے حبس دم کر لیا ہے وہ بزرگان دین مشہور ہین اُنکے مزارون پر میلا ہوتا ہے وہان کے انسان اور حیوان اور درخت اور خاک اور پہاڑ اور دریا سب آئینہ اندام جادو کے سحر سے معمور ہین اگر وہ اشارہ کرے تو دریا تمام طلسم کو غرق کر دے اگر درختون سے اشارہ کرے تو درخت جڑ سے اُکھڑ کر مثل انسان کے کام کرین آئینہ اندام جادو بڑا ساحر زبردست ہے امیر نے فرمایا دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است اگر فضل خدا شامل حال ہے تو اُس کو بھی زیر کرینگے مریخ نے عرض کی اے شہریار اُس طلسم کے عجائبات کہانتک عرض کرون (ایک گلزار) رنہ طاق اُس طلسم مین بنا ہے کہ دروازہ اُسکا ہمیشہ بند رہتا ہے وہان کے دو حاکم ہین ایک کا نام ایوان جادو ہے دوسرے کا نام کیوان جادو ہے جسے طلسم بنا ہے وہ دروازہ بند کر دیا گیا ہے نہین معلوم اُسمین کیا ہے یہ سننے مین آیا ہے کہ جب طلسم کشا اس طلسم مین جائیگا اور رہائیان طلسم اُس سے بہت مجبور ہونگے تو وہ دروازہ کھولا جائیگا امیر نے فرمایا واقعی طلسم بہت بڑا ہے مگر خدا مالک ہے دیر تک صاحبقران سے مریخ آفتاب علم طلسم رنہ طاق کا ذکر کرتا رہا جب صاحبقران کے اور سردار حاضر ہوے امیر اُنسے مخاطب ہوے مریخ خاموش ہو رہا بدیع الملک نامدار نے آگے عرض کی لشکر مین سب تیار ہین جسوقت آپ تشریف لے چلین گے سب ہمراہ ہونگے صاحبقران نے فرمایا پیش خیمہ روانہ کرنا چاہیئے بدیع الملک نے عرض کی یہ انتظام بھی ہو چکا کوئی دقیقہ باقی نہین ہے محض آپ کے چلنے کی دیر ہے صاحبقران نے فرمایا شب بھر یہان جشن ہے صبح کو بعد نماز سحر یہان سے کوچ کرین بدیع الملک نے بھی اس رائے کو پسند کیا شب بھر جلسہ رہا جب رات گذر گئی اور وقت نماز صبح آیا صاحبقران نے معہ جملہ سردارون کے نماز پڑھی بعد نماز سلاح ذات پر آراستہ کر کے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان سب سردار منتظر تھے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے لشکر بیحساب ہمراہ لیکر جانب طلسم رنہ طاق روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ جس دن سے اُسنے فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور رنجنگان اور لوریخ کو گمراہ کر کے معبدگاہ مین بھیجا تھا اُسی روز سے اشراق جادو اکثر کہا کرتا تھا کہ یا خداوند یہ جو چار بندے آپ کی عبادت کرتے ہین بڑے پاک نفس ہین مین جانتا ہون کہ خداوند کو بھی انکا خیال ہوگا اور بعد انقضاے میعاد عبادت اُنکے مطالب دلی ضرور بر آئینگے آئینہ اندام جواب دیتا تھا کہ یہ لوگ ہمیشہ یونہین میری عبادت کرتے رہینگے اگر اُنکے مطالب بر بھی آئینگے اسوقت بھی ان مین کا کوئی صحراے معبدگاہ سے نکلنا منظور نکریگا اور اپنی جملہ راحتون سے میری عبادت کو اچھا جانیگا کیونکہ اب اُنکے دلونمین کسی طرح کی کدورت باقی نہین رہی ہے بلکہ سب کے قلب صاف ہو گئے انکو ذائقہ عبادت سے بڑھکے دوسری چیز مرغوب نہین ہے اور یہ لوگ چند روز مین بزرگان دین تصور کیے جاینگے بڑے رجوع قلب سے میری عبادت کر رہے ہین اشراق آئینہ پرست بہت کچھ حجت کیا کرتا تھا اسی طرح جب مدت دراز گذری تو ایک روز اشراق نے آئینہ اندام جادو سے کہا یا خداوند اب تو مدت عبادت بھی ختم ہو گئی اب آپ کو لازم ہے کہ فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی وغیرہ کی مراد دلی بر لائیے آئینہ اندام نے کہا

مجھسے جا کر کہو اگر وہ جانا قبول کرین تو مین ابھی سامان کر دون وہ جا کر مسلمانون کو قتل کرین اور اگر ان لوگون کا جی یہان
سے جانے کو نہ چاہے تو مین مسلمانون کو یہین بلا لون اور سب کو تباہ و برباد کر دون طلسم فیروز یہ کا سب انتظام
بھی درست ہو جائے حمزہ بھی قتل ہو اسکے سردار بھی مارے جائین اشراق آئینہ پرست یہ بات سنکر
معبدگاہ مین آیا پہلے فیروز ستارہ پیشانی کے حجرے مین گیا دیکھا فیروز آنکھین بند کیے بیٹھا ہے اشراق نے
آواز دی فیروز نے آنکھ کھولی اشراق کو سلام بھی نہین کیا ہاتھ سے اشارہ کر کے پھر آنکھ بند کر لی مطلب اشارے
کا یہ تھا کہ یہان نہ ٹھہرو چلے جاؤ اشراق نے کہا مجھکو خداوند نے تمھارے پاس بھیجا ہے فیروز نے پھر آنکھین کھول دین
ہنسکر کہا اے اشراق تمھین خداوند نے میرے پاس کیون بھیجا ہے کیا کام ہے مین اسوقت ایک باغ پر فضا کی سیر کر رہا
تھا وہان عجب عجب باتین حسینون سے ہو رہی تھین اشراق نے کہا خداوند نے کہا ہے کہ اب اپنے طلسم کی طرف
جانا چاہتے ہو اور مسلمانون سے اپنا عوض لینا چاہتے ہو یا نہین اگر یہان سے اٹھنے کو نہ جی چاہے تو مسلمان یہان
بھی آسکتے ہین خداوند بلا سکتے ہین یہین بلا کر سب کو تباہ و برباد کر دین فیروز نے جواب دیا کہ مین اب طلسم مین نہین
جاؤنگا خداوند مسلمانو نکو یہین بلا کر انکے دل مین نور ایمان اتار دین کہ وہ سب بھی مصروف عبادت ہون اگر
یہ منظور کرین تو خداوند سبکو جلا کر خاک کرین اشراق نے کہا ہے فیروز ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا خداوند نے خود
فرمایا ہے کہ اگر فیروز چاہے تو ہم سابق سے اسکے طلسم کو بڑھا دین اور سحر مین بھی اُس کو ایسی قدرت عطا فرمائین کہ
دنیا مین کوئی ساحر اسکا مقابلہ نکر سکے اور مسلمانون سے عوض بھی ایسا لین کہ ایک کو زندہ نہ چھوڑین یا سب کے
دلون مین نور ایمان پھونک دین فیروز پر آئینہ اندام نے ایسا سحر کیا تھا کہ ہر وقت اس کو شیاطین کی صورتین نظر
آتی تھین انھین کو دیکھا کرتا تھا ہر وقت مبہوت رہتا تھا اس نے اشراق سے کہا خداوند کو اختیار ہے جیسا کچھ وہ
میرے حق مین مناسب سمجھینگے وہ کرینگے مجھکو سب سے بڑھکے یہان کے رہنے مین راحت ہے اشراق
آئینہ پرست حجرے سے یہ کہتا ہوا باہر آیا کہ واقعی خداوند آئینہ اندام کی بڑی قدرت ہے اسنے اپنی عبادت کی ہے اسکو
ہر وقت باغ اور زنان ماہرو کے نظارے میسر رہتے ہین اب اسکو اپنے طلسم کی بھی پروا نہین یہ کہتا ہوا زمرد
ثنائی کے حجرے مین آیا دیکھا زمرد برہنہ زمین پر اوندھا پڑا ہے آنکھین بند ہین اشراق کو کچھ ہنسی آئی مگر ضبط کر کے
زمرد ثنائی کو آواز دی زمرد نے کچھ جواب نہ دیا اشراق نے پھر آواز دی زمرد سیدھا ہوا آنکھین کھولکر اشراق
آئینہ پرست کی طرف دیکھا اشراق نے کہا اے زمرد مجھکو خداوند نے تمھارے پاس بھیجا ہے زمرد نے کہا
اے اشراق اگر تھوڑی دیر تم اور ٹھہر جاتے تو میرا مطلب دل بر آتا مین عجب کیفیت مین تھا ایک جوان
پر قوت مجھسے مصروف اختلاط تھا میرے تمام اعضا کو اسکے بوجھ سے راحت پہونچ رہی تھی تمنے جو آواز دی
مین اٹھ نہ سکا اور ازدیاد حظ سے کچھ جواب بھی نہ دے سکا جب تمنے دوسری آواز دی تو وہ جوان الگ
ہوا مین اٹھ بیٹھا اشراق نے اپنے دل مین کہا ہان تو عجب عجب باتین سننے مین آئین زمرد نے کہا اب جو کچھ
تمھین بیان کرنا ہو جلد بیان کرو کہ مین پھر خداوند کا نام ورد زبان کرون اشراق نے کہا خداوند نے کہا ہے
کہ اب زمانہ عبادت گذر گیا اور تم لوگون نے خوب عبادت کی ہم بہت خوش ہوے اب مسلمانون کے حق مین
جو چاہو ممکن ہے اگر کہو تو تمھارے ہمراہ لشکر کرین تم جا کر حمزہ کو گرفتار کر لاؤ خداوند اسکے دل مین بھی نور ایمان
اتار دین اگر تمھین وہان جانا ناگوار ہو تو خداوند مسلمانون کو یہین بلا لین زمرد بھی سحر کی وجہ سے مبہوت تھا
کہا مین نہین جانتا جو خداوند کے مزاج مین آئے وہ کرین مین اب اپنی بقیہ عمر عبادت مین بسر کرون گا

بھلا یہ لطف کہان ممکن ہوگا اشراق نے کہا اے زمرد بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم ایسا کہتے ہو زمرد نے کہا مین یہان بہت راحت سے ہون مجھے اب کسی بات کی ضرورت نہین ہے مین نہین چاہتا کہ مسلمانون سے لڑون اور اپنی عبادت مین خلل ڈالون جیسا خداوند مناسب جانین کرین جوکچھ مجھسے عالم خواب مین فرما چلے تھے اسکو مین منظور کرلونگا اشراق آتش پرست وہان سے بھی باہر آیا زمرد پھر اُسی صورت سے لیٹ گیا اشراق تورج کے حجرے مین آیا دروازہ کھولا دیکھا تو تورج آنکھین بند کیے ہوے ناچ رہا ہے اشراق نے تین چار آوازین دین تورج نے آنکھ کھولکر اشراق کی طرف بہ نگاہ غضب دیکھکر پھر آنکھ بند کرلی اشراق نے پھر بہ آواز بلند کہا اے تورج مجھے خداوند نے تیرے پاس بھیجا ہے تورج ٹھہر گیا آنکھین کھولکر اشراق جادو سے کہا کیا حکم ہے اشراق نے کہا خداوند نے اس غرض سے مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہے کہ اب مدت عبادت تم لوگون کی ختم ہوئی اور خداوند تم سب سے بہت راضی ہین لہذا مسلمانون کے حق مین کیا چاہتے ہو تورج نے کہا اب ہمین کسی کے حق مین کچھ درکار نہین ہے ہم اپنی عمر عبادت مین صرف کرینگے اس مین ہمکو بڑے بڑے لطف حاصل ہوتے ہین ابھی ایک محفل مین بہت سی نازنینان مہرسیما جمع تھین شغل شراب ہو رہا تھا مین نشہ شراب کی وجہ سے بہک رہا تھا نازنینان محفل میرے گلے مین باہین ڈالکر سنبھالتی تھین مین اور زیادہ بہکتا تھا تمنے بہت سی آوازین دین جب مینے خداوند کا نام سنا تو آنکھ کھولی اگر تم نام خداوند کا نہ لیتے تو مین ہرگز آنکھین نہ کھولتا اشراق آتش پرست نے کہا تمنے جس مراد کے واسطے عبادت اختیار کی تھی وہ مراد تمھاری بر آئی اب تم کیون اتنی تکلیف گوارا کرتے ہو تورج نے جواب دیا یہ تکلیف ہم کو سو راحتون سے زیادہ ہے ہم عبادت کبھی ترک نکرینگے اشراق نے کہا کیا حکم خداوند بھی نہ مانوگے تورج نے جواب دیا کہ اگر خداوند ہمسے فرمائینگے تو ہم اُنکا حکم بسروچشم بجا لائینگے اشراق اس حجرے سے بھی باہر آیا دروازہ بند کیا بختگان کے حجرے مین گیا دیکھا بختگان رو رہا ہے اشراق نے آواز دی بختگان نے آنکھ نہ کھولی پھر اشراق نے کہا اے بختگان مجھکو خداوند نے تیرے پاس بھیجا ہے بختگان نے جلدی سے آنسو پوچھ ڈالے آنکھین کھول دین اشراق کو سلام کیا کہا کیا ارشاد ہوتا ہے اشراق نے کہا خداوند نے فرمایا ہے کہ اب مدت عبادت ختم ہوگئی مسلمانون کے حق مین کیا چاہتے ہو بختگان نے کہا مین نے اسواسطے خداوند کی عبادت نہین کی تھی کہ مین مسلمانان کو سزا دلاؤن اشراق نے کہا پھر تمھاری کیا مراد ہے بختگان نے جواب دیا کہ میری کچھ مراد نہین ہے مین یہی چاہتا ہون کہ ہمیشہ مصروف عبادت خداوند رہون مجھے بڑے بڑے حظ ملتے ہین ابھی مین ایک نازنین کے پاس بیٹھا تھا اُسکا دوسرا یار آیا اُسنے مجھکو خوب مارا اس نازنین کو لیکر چلا گیا مین رو رہا تھا تھوڑی دیر کے بعد وہ نازنین پھر میرے پاس آجاتی مین ہنسنے لگتا مجھے کوئی تمنا نہین ہے مین بقیہ عمر اپنی عبادت ہی مین خداوند کے صرف کرونگا اشراق سب کی تقریر سنکر دنگ ہوگیا بختگان کے حجرے سے بھی باہر آیا ہیبتہ اندام کے پاس گیا کہا یا خداوند آجتک مین نے آپ کی قدرت اچھی طرح سے نہین دیکھی تھی مگر آج امتحان کامل ہوگیا جو لوگ مصروف عبادت ہین انکی تو عجب عجب حالتین ہین ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ کوئی آکر مخل نہو سب اپنے اپنے رنگ مین ہین ہیبتہ اندام نے کہا اے اشراق ابھی تو نے کیا دیکھا ہے میری قدرت کی سیر کون کرسکتا ہے اشراق نے کہا اے خداوند جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت درست ہے مین نے پہلے فیروز سے جاکر ملاقات کی اُس کو عجب حالت مین پایا اُس نے کہا کہ تمھین اب کیا درکار ہے مسلمانون سے

اپنا عوض لو تمھاری مراد برآئی مدت عبادت تمام ہوگئی یہ سُنکر فیروز نے کہا مین کچھ نہین چاہتا خداوند کو اختیار ہے
جو چاہین کرین مین اس حجرے سے باہر نجاؤنگا بقیہ عمر اپنی اسی حجرے مین بسر کرونگا سب مجھے یہان عجب عجب کیفیتین
نظر آتی ہین یا خداوند مین مجبور رہو گیا اسی طرح ہر ایک کے حجرے مین گیا سب کو عجب حالت مین دیکھا جس سے
کہا اب تمھاری عبادت تمام ہوگئی کیا چاہتے ہو سبنے یہی جواب دیا کہ ہم کو کچھ مال دنیا نہین درکار ہے
یہی چاہتے ہین کہ اپنی بقیہ عمر خداوند کی عبادت مین صرف کرین آئینہ اندام جادو نے کہا اے
اشراق اب چند دنون مین یہ لوگ بزرگان دین ماننے جائینگے اور اگر مین اسیوقت انکے ہمراہ
لشکر بھی کر دیتا اور یہ لوگ جب مقابلہ مسلمانان مین جاتے تو غرور ان سب کے حد سے زیادہ بڑھ جاتے
پھر مجھے ان لوگون کا گرفتار کر لینا واجب ہوتا اور اہل اسلام کیسے شجاع ہین اور اپنے خداے نادیدہ کو
کیسا مانتے ہین کبھی کوئی کلمہ تکبر کا اُنکی زبان سے نہین نکلتا اسی وجہ سے ہم بھی انکو ہر جگہ سرفراز رکھتے ہین
جب وہ ہمارے یہان آئینگے تو ہم اُنکے دلون مین نور ایمان اُتار دینگے کہ وہ لوگ بھی شریک
ایمان ہو جائینگے ان سب کے مراتب اتنے زیادہ کرینگے منتظم خدائی ان لوگون کو قرار دینگے اگر یہ
لوگ اُنسے لڑنے کو جاتے تو ہم اُنھین کی مدد کرتے انکو شکست ہوتی یہ لوگ پھر یہان آتے وہ لوگ
تعاقب کرتے یہان بھی آکر طلسم کو تباہ و برباد کرتے یہ اُن لوگون سے لڑکر فتحیاب نہوتے اس وجہ
سے ہمنے انکو اپنی عبادت مین ایسا محو کر دیا کہ انکو اب کسی بات کی ضرورت نہین رہی اور یقین ہے مسلمان
بھی یہان نہ آئینگے مگر میرا ارادہ ہے کہ ان لوگون کو بزور قدرت یہان بلاؤن اور سب کے دلون مین نور
ایمان اُتار دون اشراق نے کہا یا خداوند اگر آپ اُنکے مرتبے بڑھائیےگا تو پھر میری سب عزت
خاک مین مل جائیگی آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تجھین اپنا قایم مقام کرکے مین سبکی نظرون سے
معدوم ہو جاؤنگا تم اُنسے سب کام لینا اشراق بہت خوش ہوا تھوڑی دیر تک آئینہ اندام سے باتین
کرتا رہا جب دیر ہوئی آئینہ اندام نے کہا اے اشراق اب فرشتون کے آنے کا وقت ہے
تم یہان سے چلے جاؤ ورنہ اُنکی صورتین دیکھکر دہل جاؤگے اشراق نے کہا یا خداوند مین ابھی جاتا ہون
آپ فرشتون کو میرے سامنے نہ بلائیےگا یہ کہکر اشراق وہانسے روانہ ہوا اپنی بارہ دری مین آیا وزرا
کو بلایا کہا اس وقت مین نے خداوند کی قدرت دیکھی کمال تعجب ہوا واقعی جو جو قدرتین ہمارے خداوند مین ہین
آجتک کسی مین نہین دیکھین اس وقت مجھسے خداوند نے کہا کہ اب مین عنقریب سبکی نگاہون سے معدوم ہونگا
اور تجھین اپنا قائم مقام کرونگا اہل اسلام کو بزور قدرت یہان بلاؤنگا اُنکے دلون مین نور ایمان اُتارونگا سب کو
منتظم قدرت قرار دونگا ایک بات اُن لوگون مین ایسی ہے جو قدرت کو پسند ہے وزرا نے کہا مسلمانون
مین کیا بات ہے اشراق نے کہا اُن لوگون مین غرور نہین ہے اور جرأت مین سب یکتا ہین مگر ابھی تک
خداوند سے واقف نہین جس دن خداوند اُنکے دلون مین نور ایمان اُتار دینگے اُسی دن سب صاحب ایمان
ہو جائینگے وزرا نے کہا واقعی یہ بات تو بہت صحیح ہے کہ اہل اسلام مین غرور نہین ہے اور شجاعت اُن کی
بہت کتابون مین دیکھی آجتک وہ لوگ کسی سے زیر نہین ہوے بلکہ بڑے بڑے ساحرون کو کیسی کیسی
جرأت سے قتل کیا اشراق نے کہا جبتک خداوند نور ایمان ان کے دلون مین نہ پیدا کرینگے
اُس وقت تک اُنکا سجدہ بھی کرنا محال ہے وزرا نے کہا تو کیا وہ لوگ بہ ارادہ جنگ یہان آئینگے

اشراق نے کہا اگر جنگ کے ارادے سے آئین گے تو کیا خوف ہی خداوند فوراً ان سب کے دلون مین نور
ایمان اتار دینگے جنگ سے باز آکے خداوند کو سجدہ کرینگے وزرا نے کہا دیکھا چاہیئے کہ وہ لوگ کبتک
یہان آتے ہین اشراق نے کہا ابھی خداوند نے ارادہ کیا ہی اگر مین زور دونگا تو یقین ہی جلد بلا لین وزرا نے
کہا اچھی بات ہی جب وہ لوگ آوینگے تو خداوند آپ کو اپنی جگہ پر مقرر فرماوینگے اشراق نے کہا مین اسکو
زیادہ تر خداوند سے نہین کہہ سکتا ایسا نہو انھین یہ خیال پیدا ہو کہ مین نے جو اسکو اپنا قائم مقام مقرر کرنے
کے واسطے تجویز کیا ہی اس سبب سے یہ بار بار مجھسے ایسی باتین کرتا ہی مین اب خداوند سے کچھ نہ کہونگا
اشراق وزرا سے یہ باتین کر رہا تھا کہ ہرکارون نے آکے کہا ایک لشکر عظیم آتا ہی مگر سب لوگ اُس
لشکر کے مسلمان ہین اشراق نے وزرا سے کہا خداوند کو بھی اس امر کا خیال آگیا میرے سامنے کہا تھا کہ
اب میرے پاس فرشتے آئین گے تم چلے جاؤ مین خائف ہو کر چلا آیا تو شاید خداوند نے فرشتون سے حکم کیا ہو گا
کہ جا کر مسلمانون کو لاؤ نہین معلوم کس ارادے سے آتے ہین ہرکارون نے کہا انکے ہمراہ پہلوان ایسے ایسے
ہین جو آجتک نگاہ سے نہین گذرے یون تو ہزارون پہلوان آپکے یہان بھی موجود ہین مگر اس قدر قوی الجثہ نہین ہین اشراق
نے کہا مین تھوڑی دیر کے بعد پھر خداوند کے پاس جاؤنگا اور اُنسے یہ کیفیت بیان کرونگا سب حال
معلوم ہو جائے گا اگر جنگ کے ارادے سے آئے ہونگے تو خداوند ہمسے بیان کر دینگے اور اگر سجدہ
کرنے آتے ہونگے تو معلوم ہو جائیگا وزرا نے کہا ہرکارون کے بیان سے تو معلوم ہوتا ہی کہ بعزم جنگ
آتے ہین کیونکہ انکے ہمراہ بہت سے پہلوان ہین اور سامان حرب و ضرب بھی درست ہی اشراق نے کہا
اس طور سے وہ لوگ ہمیشہ رہتے ہین یہ کہکر اپنی جگہ سے اٹھا آئینہ اندام کے پاس گیا اپنی اطلاع کرائی
آئینہ اندام نے کہا ابھی تو اشراق میرے پاس سے گیا تھا ایسی کیا ضرورت لاحق ہوئی جو ابھی پھر چلا آیا
ہرکارے جو اسکے پاس اطلاع کرنے کو گئے تھے اُنھون نے کہا اس وقت شہنشاہ کے چہرے
سے آثار خوف پیدا ہین آئینہ اندام نے کہا اسکو ہرکارے باہر آئے اپنے ساتھ اشراق کو اندر
لے گئے اشراق نے سجدہ کیا آئینہ اندام نے کہا بلا اشراق ابھی تو تو میرے پاس سے گیا تھا ایسی
کیا ضرورت لاحق ہوئی جو چلا آیا اشراق نے کہا یا خداوند اہل اسلام تو بہت قریب آگئے یہ سنکر آئینہ اندام
رنگ ہو گیا دل مین تو ہراس پیدا ہو گیا مگر اشراق کے ظاہر مین اسنے کہا کہ مین نے ابھی فرشتون سے
کہا تھا کہ ان لوگون کو جس طرح بن پڑے اس طرف پہونچا دو فرشتون نے زمین کی طنابین کھینچ دین
وہ لوگ اس طرف آگئے اب تجھے کیا خوف ہی خوشی کرنے کا محل ہی جسوقت وہ لوگ یہان آئینگے
دو ایک مرحلون پر لڑینگے پھر مین اُنکے دل مین نور ایمان اتار دونگا سب آکر مجھے سجدہ کرینگے
مین انکو مہتمم قرار دیکر تجھے اپنا قائم مقام کر دونگا اشراق نے کہا یا خداوند اسی وقت اُنکے دلون مین
نور پیدا کر دیجئے کیون دو ایک مرحلون پر لڑائی پڑے آئینہ اندام نے کہا اسواسطے دو ایک
مرحلون پر اُن لوگون سے جنگ ہونا اچھا ہی کہ طلسم بھر مین سب اُنکی جرأت سے بھی آگاہ ہو جائین کبھی
کوئی شخص اُنکے آگے سر نہ اٹھا سکے اشراق نے کہا یا خداوند آپ کو اختیار ہے جو مزاج
مبارک مین آئے آپ کرین ہم امور قدرت مین دخل نہین دیسکتے آئینہ اندام نے کہا آخر اپنا نقصان
بیان کرو اشراق نے کہا یا خداوند خوف یہ ہی کہ جب مرحلہ جات پر لڑائی پڑے گی تو ضرور ساحران قدیم

قتل ہونگے اور مرحلے برباد ہونگے اُنکے آباد کرنے مین کوشش ہوگی آئینہ اندام نے کہا اے اشراق
تو یہ نہین سمجھ سکتا کہ مین ایک اشارے مین سو مرحلے اس سے وقت اچھے بنا دون گا اشراق نے جواب دیا
کہ اسی وجہ سے مین نے کچھ نہین کہا مگر یا خداوند مجھے کسی قسم کا گزند نہ پہونچنے پائے آئینہ اندام نے کہا
بھلا تم تک اُن لوگون کی رسائی کیونکر ہوگی بڑے تعجب کی بات ہے کہ تو ساحر ہو کر غیر ساحر سے اس قدر خائف ہے
اشراق نے کہا مین اُنسے نہین ڈرتا ہون بلکہ آپ کی ذات کا خوف ہے اگر آپ نہ چاہین گے تو مجھے کسی قسم کا گزند نہ
پہونچیگا آئینہ اندام نے کہا تم کسی قسم کا خوف نکرو جو بات ہوگی وہ مرحلہ جات پر ہوگی تجھے کوئی مطلب نہین ہے
اشراق وہان سے واپس آیا پھر اپنے وزرا سے صلاح کرنے لگا وزیرون نے کہا آپ کو انتظام ضرور
کرنا چاہیے جتنے مرحلے ہین اُنپر سحر کو زور دیجیے راستہ بند کیجیے اشراق نے کہا مین نے اسکی نسبت خداوند
سے دریافت نہین کیا ہرکارون نے کہا کل تحقیق کیجیےگا ابھی تو وہ لوگ بہت دور ہین یقین ہے وہ تین
روز کے بعد سرحد پر پہونچین اشراق نے کہا مین علی الصباح جب خداوند کے سجدے کے واسطے
جاؤنگا تو اُس امر کو بھی ضرور تحقیق کرونگا وزرا ابھی اسکے بہت خائف ہوے اشراق اسی
فکر مین شب بھر جاگتا رہا جب صبح ہوئی تو اسنے وزرا سے کہا مین اسی وقت خداوند کے پاس جاتا ہون
تم لوگ بھی میرے ہمراہ چلو جس بات کو مین خداوند سے عرض کرون تم سب اُسکی تائید کرنا وزرا بھی
اسکے ہمراہ ہوے اشراق آئینہ پرست آئینہ اندام جادو کے پاس آیا پہلے تو اس گمراہ نے
سجدہ کیا پھر ہاتھ باندھ کر سامنے کھڑا ہوا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق کیا کہتا ہے اشراق نے
کہا یا خداوند اب مجھے کیا حکم ہے مین مرحلہ جات پر جاکر اہتمام کرون یا طلسم معدوم کردون آئینہ اندام نے
کہا بہت اچھی بات ہے جتنے راستے اس طلسم کے ہین اُن سب کو نظر مردم سے معدوم کردے اور جسقدر
مرحلہ جات ہین اُنپر اپنے سحر کو زور دیدے بلکہ مین بھی دو ایک مرحلون کو سحر سے معدوم کردونگا بعض مرحلون
کو سحر بند کردونگا کہ وہان جو کوئی جائیگا وہ ضرور دھوکا کھائیگا اول تو یہ بات ہے کہ خداپرستون کے پاس
جو تحفہ جات ہین انکو اپنے قبضے مین کرنا چاہیے جبتک اُنکے تحفہ جات اُنکے پاس رہین گے اُسوقت
تک وہ کسی سے روکے نہ رکین گے اور جب تحفہ جات اُنکے قبضے سے نکل جائینگے تب وہ گرفتار
ہونگے اشراق نے کہا یا خداوند آپ مجھکو یہ حکم دین کہ مین پورا پورا بندوبست کرون اور
اُنسے بہت اچھی طرح مقابلہ کرون تب میرے دل سے خوف جاتا رہے وہ لوگ کیا چیز ہین جو گرفتار
نہ ہونگے لاکھ اُنکے پاس تحفہ جات موجود ہین مگر میرے آگے کسی کی حقیقت نہین ہے جب چاہونگا
اُنکے تحفہ جات اپنے قبضے مین کرونگا آئینہ اندام نے کہا اگر تم انکو گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ
تو مین تمھین اسی وقت اپنا قائم مقام قرار دیکر نظر مردم سے پوشیدہ ہو جاؤن اشراق نے کہا آپ تو
اُنکی مدد نہ فرماینگے آئینہ اندام نے کہا مین ہرگز اُنکی مدد نکرونگا اشراق نے کہا اب ایک بات
کا اور امیدوار ہون آئینہ اندام نے کہا مین ضرور تمھاری خوشی کرونگا جو بات چاہتے ہو ظاہر کرو
اشراق نے کہا مین چاہتا ہون کہ زہرہ ثانی اور فیروزستارہ پیشانی اور تورج اور بختگان کو بھی حکم
ہو جائے کہ وہ لوگ میرے پاس موجود رہین کیونکہ ان لوگون کے سبب سے خداپرستون کے مزاج
کی کیفیت معلوم ہوتی رہیگی ان لوگون نے بہت دنون اُنسے جنگ کی ہے اُنکی ترکیبون سے بہت اچھی طرح

واقف ہین آئینہ اندام نے اُسی وقت جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک پھول سُرخ رنگ کا نکالا اشراق جادو کو حوالہ کیا جس جس کو اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتے ہو یہ پھول اُسکو سنگھا دینا یقین ہے وہ پھر حجرے مین نہ ٹھہریگا اور اگر یہ پھول کچھ اثر نکرے تو مجھے اسی وقت اطلاع دینا مین اور ترکیب کرونگا سب عبادت میری ترک کرکے تمھارے ساتھ آنے پر راضی ہو جاینگے اشراق وہان سے اُٹھا معبد گاہ مین آیا پہلے فیروز ستارہ پیشانی کے حجرے مین گیا دیکھا فیروز آنکھین بند کیے ہوے سر جھکائے بیٹھا ہے اشراق نے قریب آکے وہ پھول سنگھایا فیروز کو ہوش آیا اشراق کو جھک کر سلام کیا کہا اب تو میری عبادت کے دن پورے ہوے مگر ابھی تک خداوند نے کسی قسم کا انتظام نہین کیا اشراق یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گیا کہا اے فیروز کیا تمھین یہ خیال ہے کہ خداوند نے کوئی بات نہین کی فیروز نے کہا اگر کوئی بات کی ہوتی تو میرے سامنے آتی اشراق نے کہا مسلمان یہان آگئے خداوند نے ایک بار مجکو تمھارے پاس بھیجا تھا مگر تمپر ایک ایسی حالت طاری تھی جسکی سبب سے تمنے کوئی بات عقلمندی کی نہین کی مین نے خود تمسے یہ بات پوچھی کہ اب تم مسلمانون کے حق مین کیا چاہتے ہو تمنے جواب دیا کہ مین کچھ نہین جانتا مطلب میرا یہ ہے کہ بقیہ عمر اپنی عبادت مین خداوند کی صرف کرون یہان مجھکو بڑے بڑے لطف حاصل ہوتے ہین فیروز نے کہا مجھے وہ دن بھی یاد ہے کہ مین نے یہ ایک سبب سے کہا کہ اُس دن تک ایک شخص میرے پاس آکے کہہ جاتا تھا کہ ابھی تمھاری عبادت کی مدت ختم نہین ہوئی اسوقت ایک شخص نے مجھسے آکے کہا اے فیروز آج مدت ختم ہو گئی اور اب وہ سامان جو تجھکو نظر آتے تھے اب نہ دکھائی دینگے مین مجبور ہو گیا بہت بہت چاہا کہ پھر وہی سامان نظر آئین مگر کچھ بھی نہ دکھائی دیا اسی خیال مین آنکھین بند کیے بیٹھا تھا کہ تمنے پھول سنگھایا پھول کے سونگھتے ہی اُن چیزون کے دیکھنے کی خواہش بھی دل سے جاتی رہی اب دل مین یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اپنے طلسم کو قبضہ خداپرستان سے نکالون اور ہر ایک خداپرست کو زندہ نہ چھوڑون اشراق نے کہا یہ سب اعجاز خداوند کا ہے کہ پل بھر مین تمھارے مزاج کی کیا کیفیت کر دی فیروز نے کہا مین خداوند کو بصدق دل مانتا ہون یقین ہے کہ میری مدد بھی خداوند ضرور کرین اشراق نے کہا خاص تمھین لوگون کے واسطے خداوند نے یہ انتظام کیا ہے ورنہ انھین کیا ضرورت تھی جو اسقدر کوشش کرتے اور مسلمانون کو اس طرح یہان بلاتے فیروز نے کہا یہ بھی مجھکو معلوم ہے مگر اب حکم پختہ ہے کہ مین اس حجرے سے باہر آؤن اشراق نے کہا اب تم میرے ہمراہ چلو کیونکہ جنگ مین تمسے صلاح لینا ہے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا جو سب سے بڑھکے مزاحم ان خداپرستان ہے اور جسکی وجہ سے یہ جنگ شروع ہوئی اُسکو بھی تو ساتھ لینا ضرور ہے اشراق نے کہا مین سب کو اسی وقت اپنے ہمراہ لے چلونگا فیروز حجرے کے باہر آیا اشراق زمرد ثانی کے حجرے مین گیا زمرد کو دیکھا خاموش ایک کونے مین بیٹھا ہے اشراق نے وہ پھول زمرد کو بھی سنگھایا اسکو بھی ہوش آیا اشراق کو سلام کیا اشراق نے جواب سلام دیا زمرد نے کہا اب تو مدت عبادت ختم ہو گئی ابھی ایک شخص نے آکے مجھکو اطلاع دی تھی اشراق نے کہا مین اسی واسطے تمھارے پاس آیا ہون خداوند نے سب خداپرستون کو بلا لیا ہے اب کچھ انتظام جنگ کرنے کی ضرورت ہے لہذا تمھارا چلنا ضرور ہے کیونکہ تم خداپرستون کے طریقہ جنگ سے ماہر ہو اور اُنکی عادتین تمھین معلوم ہین

زمرد نے کہا بختگان کا ہونا ضرور ہے جبتک بختگان نہوگا انتظام جنگ نہو سکیگا اشراق نے کہا مین سب کو
اسی وقت اپنے ہمراہ لیتا ہون تم چلو زمرد حجرے سے باہر آیا اشراق نے بختگان کے حجرے مین جا کے
دیکھا اسکو بھی ایک گوشے مین خاموش بیٹھا پایا پھول سنگھایا بختگان بھی ہوشیار ہوا اشراق کو سلام کیا
اشراق نے جواب سلام دیکر اسکو بھی اپنے ہمراہ لیا تورج کے حجرے مین جا کر اسکو بھی پھول سنگھایا تورج
بھی ہوشیار ہوا اسکو بھی اشراق نے اپنے ہمراہ لیا وہان سے اپنے مکان کی طرف چلا بارہ دری مین
آکے سبکو بڑی عزت وحرمت سے بٹھا کے وزرا کو بلایا جب سب جمع ہوے تو اشراق زمرد کی طرف
مخاطب ہوا کہا اے زمرد ثانی تم سے بہتر کیفیت خدا پرستون کی کوئی نہین جانتا ہے اب تمھاری کیا رائے
ہے خدا پرست ہنوز سرحد طلسم تک نہین پہونچے ہین یہ تو مجھکو یقین کامل ہے کہ جب وہ سرحد تک آوینگے تو ضرور
ترک اٹھائینگے مگر چونکہ اُنکے پاس تحفہ جات موجود ہین اسلیے انکے سبب سے گزند کم پہونچیگا اب تمھاری کیا رائے
ہے مین اس طلسم کے راستون کو مسدود کر دون یا سب دروازے کھلے رہنے دون جب خدا پرست
طلسم کے اندر آلین اُس وقت راہ فرار اُنکی مسدود کر دی جائے اور اُنکو لڑ بھڑ کر میرے لشکر کے
لوگ مقید کرلین زمرد نے کہا جب خدا پرست سرحد طلسم پر پہونچینگے تو تمھارے نام نامہ روانہ کرینگے جیسا کچھ
اسکا مضمون ہوگا اسکے موافق کارروائی کرنا اشراق نے کہا مین چاہتا ہون کہ راہین طلسم کی بند کر دیجائین
کہ وہ لوگ آنے نہ پائین اگر یہان آجائینگے تو تحفہ جات کے سبب سے ضرور فساد برپا کرینگے اور ابھی
مین بھی دخل نہین دونگا اور خداوند تو بالکل نہین بولین گے جب مسلمانون کی بدعت حد سے بڑھ جائیگی
اُس وقت مین دخل دونگا اگر میری مدد سے بھی وہ لوگ نہ رکین گے تو خداوند شاید دخل دین اور اُن کو
گرفتار کرلین زمرد نے کہا آخر تم ابھی سے اسکی کوشش کیون نہین کرتے ہو اشراق نے کہا ابھی سے
مین کوشش کرکے کیا کرون بہت سے ساحر میرے ملازم ایسے ہین جو ایک اشارے مین خدا پرستونکو گرفتار
کر لینگے فیروز نے کہا یہ خیال نہ کرنا اہل اسلام کے ہمراہ بہت سے لوگ ساحر بھی ہین اور ساحر بھی ایسے ہین
جنکو ہر ایک ساحر زیر نہین کرسکتا ہے اپنے زمانے کے سامری وجمشید ہین اشراق نے کہا سحر کا
نام نہ لو کس ساحر کی مجال ہے جو اس طلسم کے ادنے ساحر سے بھی مقابلہ کرسکے اور کون کون ساحر ہین مین اُنکے
نام بھی سنا چاہتا ہون فیروز نے کہا مرخ آفتاب علم جسکے پاس ایسے ایسے تحفہ جات سحر موجود ہین جو بڑے
بڑے ساحران نامی کو میسر نہین اشراق نے کہا مرخ کیا کرسکتا ہے ایک اشارے مین سحر فراموش ہو جائیگا
فیروز نے کہا علاوہ اسکے جسقدر ساحران نامی صاحبقران کے ہمراہ ہین وہ سب نامی وگرامی ہین
بہت سے بادشاہان طلسم ہین اور خود حمزہ ثانی صاحب اسم اعظم ہے حرز ہیکل اسکے پاس ہے سحر اسپر تاثیر نہین کرتا ہے
اور جو سرداران امیر ہین بعض بعض اُن مین ایسے ہین کہ انپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہے اشراق نے کہا ان لوگون کے پاس
تحفہ جات ہونگے وہ تھوڑی دیر مین چھین لیے جائینگے فیروز نے کہا اے شہنشاہ اشراق مین جسقدر کہتا ہون اُسکے
خلاف نہ کرو یہ نہ سمجھو کہ مین سحر مین طاق ہون اور مجھسے کوئی سحر مین مقابلہ نہین کرسکتا ہے دیکھو غرور خداوند کو بھی ناپسند
ہے کہین ایسا نہو کہ اسی کی وجہ سے کچھ خرابی پیدا ہو اشراق نے کہا مین یہ کلمات غرور کے نہین کہتا
ہون بلکہ جو امر واقعی ہے وہ بیان کرتا ہون اسمین تم شک نہ لاؤ اور ان امور مین دخل نہ دو مین نے صرف
طریقہ جنگ خدا پرستان تحقیق کرنے کے واسطے تم کو بلایا ہے میری یہ غرض نہین ہے کہ تم مجھکو رائے بھی

ہو اور سب باتین مین بہت اچھی طرح سے انجام دونگا فقط تم اُنکی ترکیبین مجکو بتا دو فیروز نے کہا جو امر تھا وہ مین نے
تم سے کہدیا اب تمھین اختیار ہی اگر میری رائے کے خلاف کروگے تو بڑی دقت پڑیگی اگر میرا کہنا قبول کروگے
تو مسلمانون سے بہت اچھی طرح لڑوگے اور اُنپر غالب آؤگے بختگان نے کہا اے شہنشاہ فیروز آپ نے
جو بات بیان کرنے کی تھی وہی چھوڑدی اشراق نے کہا ای بختگان وہ کیا بات ہی تم بہ نسبت فیروز کے زیادہ
واقف ہو اگر کوئی بات فیروز نے نہ بیان کی ہو تو تم کہدو بختگان نے کہا لشکر اسلام مین عیار آفت روزگار
ہین اُنکے ہاتھ سے بچنا بہت مشکل ہی اور وہ ضرور عیاری کرتے ہین اشراق نے کہا اے بختگان ایسی باتین
نہ کہو یہ اور لوگ خیال کرین مجھے اور میرے ملازمین کو عیارون کا خوف نہین اور یہان جو عیار موجود ہین اُنکا
مثل روے زمین پر خداوند آئینہ اندام نے خلق نہین کیا ایک لشکر عیارون کا یہان موجود ہی اگر کسی وقت
مہلت ہوگی تو اُن کے کمالات تمھین دکھائینگے اگر تم نے عیاران اسلام مین بھی وہ باتین دیکھی ہون تو
مجھ سے بیان کرنا بختگان نے کہا اے شہنشاہ اشراق اس فرمانے کو آپ کے مین ہرگز تسلیم نہین
کرونگا کیونکہ عیاران اسلام سے بڑھکے دنیا مین کوئی عیاری نہین کرسکتا ہی وہ عیاری نہین کرتے اعجاز
دکھاتے ہین آپ کے یہان کے عیار کیا اُن لوگون کا مقابلہ کرسکینگے اشراق نے کہا اس بات کو مین
یقین نہین کرسکتا فیروز نے کہا اے شہنشاہ اشراق بختگان نے جو کچھ کہا یہ بہت سچ ہی اور جسقدر اُنکی
تعریف بیان کی بہت کم بیان کی آپ کے یہان کے عیارون کی مجال نہین جو اُنکا مقابلہ کرسکین خصوصاً نہین
ایک عیار جسکا نام مین نہین لے سکتا ہون اگر اُسکو خداے عیاران کہین تو زیبا ہی اُسکی عیاری نہین واقعی
کرامات ہی بعض وقت تو اُسپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہی اُسمین یہ بھی قدرت ہی کہ نظر مردم سے غائب ہو جائے
جسکی صورت چاہے بنجائے مثل ساحرون کے تخت پر سوار ہوکر تخت کو بروے ہوا بلند کرے علم
موسیقی مین ایسا آجتک نہین سُنا علاوہ علم موسیقی کے جملہ علوم وفنون مین طاق ہی اُس سے بہتر دنیا مین
کوئی عیار نہ ہی نہ ہوا ہی اور نہ ہوگا ہان اُسی کے نسل مین جو لوگ ہین وہ عیاری مین اُسکے قدم بہ قدم ہین
مگر وہ باتین حاصل نہین اشراق نے کہا اُسکا نام کیا ہی بختگان نے فیروز سے کہا کہین نام نہ لے دیجیے اُنکا
جو آفت آجائے اشراق اس بات کو سنکر متعجب ہوا فیروز سے کہا اُسکا نام لیتے مین کیا قباحت ہی بختگان
بول اُٹھا اب ذکر کو طول نہ دیجیے کیونکہ جب کوئی اُنکا خیال کرتا ہی تو وہ اُس طرف منھ کرتے ہین جب اُنکا
ذکر کیا جاتا ہی تو وہ اُس طرف روانہ ہوتے ہین جب کوئی اُنکا نام لیتا ہی تو وہ آکر موجود ہو جاتے ہین پھر اُنکا
آنا اور قیامت کا برپا ہونا محفل مین سب کی مرمت ہوتی ہی اشراق جادو اس ذکر کو سنکر بہت ہنسا کہا ای
بختگان تم لوگ اس قدر خدا پرستون سے خائف ہو اور اتنا رعب اُن لوگون کا تمپر غالب ہی کہ ایسی خلاف
قیاس باتین کرتے ہو بختگان نے جھلا کے جواب دیا آپ ابھی صرف ارادہ کر رہے ہین جب آپ سے سابقہ ہوگا
تو اُنکی کیفیت معلوم ہو جائیگی اشراق نے کہا ایک ادنی عیار میرے یہان کا اُسکو گرفتار کرلیگا
بختگان نے کہا مین ایسی باتون کا اعتبار نہین کرتا آپ کے کہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید آپ نے
وہ کتابین ابھی ملاحظہ نہین فرمائی ہین جنمین اُن لوگون کے تذکرے لکھے ہین اُنھین عیارون کی
کیفیت اگر ملاحظہ فرمائیے تو سکتہ ہو جائے اشراق نے کہا اے بختگان میرے یہان کے عیارون کی
کیفیت اگر تم دیکھو تو اور بھی زیادہ تعجب کرو بختگان نے کہا مین اُنکی کیفیت بیان کرتا ہون سنیے

اُنکی کیفیت بیان فرمایئے اشراق نے کہا بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی آج میرے ہمراہ چلو جہان سب عیاران طلسم رہتے ہین مین تمھین اُنکی عیارون کی کیفیتین دکھادون بختگان نے فیروز کی طرف دیکھا فیروز نے کہا اچھی بات ہی مین بھی عیارون کی کیفیت دیکھنے چلونگا زمرد نے کہا مین بھی بہت شائق ہون تورنج بھی چلنے پر آمادہ ہوا اشراق نے کہا اگر آپ لوگون کو ایسا ہی شوق ہی تو مین ابھی چلتا ہون اُنکے کمال آپ کو دکھاتا ہون فیروز بھی راضی ہوا بختگان نے بھی تائید کی اشراق اُٹھا سب کو ساتھ لیکر لشکر عیاران مین پہونچا سب نے دیکھا کئی سو عیاران طرار لباس عیاری سے آراستہ ہو کر ایک میدان وسیع مین دوڑ رہے ہین بختگان نے جو عیارون کو دیکھا کہا اے شہنشاہ انکے دوڑنے کی کیا وجہ ہی اشراق نے جواب دیا کہ اُنھون نے مشق بہم پہونچائی ہی تیزروی مین کوئی انکا مقابلہ نہین کرسکتا ہی اگر ایک ماہ تک برابر دوڑین تو بھی اُنکے پانون نہ تھکین بختگان نے کہا یہ تو تعجب کی بات نہین ہی مگر عیاران اسلام کے برابر یہ لوگ نہین دوڑ سکتے اشراق نے کہا اے بختگان تم اپنی بات بالا کرنا چاہتے ہو اسوقت تو جو کچھ تم کہو گے مین قبول کرونگا مگر جب مقابلہ پڑے گا تو کیفیت معلوم ہو جائے گی بختگان نے کہا اب مین اُن لوگون کی تعریف آپ کے سامنے نہ کرونگا اشراق نے عیارون کو بلا کر کہا کچھ اپنے ہنر دکھاؤ سب نے اپنے ہنر دکھائے بختگان و فیروز و تورنج و زمرد سب کی زبان سے یہی نکلا کہ سرداران اسلام کے جو عیار ہین وہ اِنسے کہین بڑھ کے کمال رکھتے ہین اشراق خاموش ہو رہا فیروز نے کہا اب انکے کمالات دیکھنے سے کچھ حاصل نہین ہی چلکر مرحلہ جات کو درست کیجیے اور جو جو انتظام جنگ ہو اُسکو اچھی طرح انجام دیجیے اشراق نے کہا ای فیروز مین ابھی چلتا ہون یہ کہکر سبکو اپنے ہمراہ لیا اور برائے درستی مرحلہ جات روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب امیر طلسم فیروزیہ سے چلے راہ مین بہت ہی کم قیام کیا آٹھوین روز بہر طلسم نہ طاق پر پہونچے مرنج آفتاب علم صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہو عرض کی یا صاحبقران یہی طلسم کی سرحد ہی امیر نے کہا پھر کیا رائے ہی مرنج نے عرض کی جو حضور فرمائین غلامان جانباز بسر و چشم بجا لائین صاحبقران نے فرمایا آج لشکر کو یہین قیام کرنا اچھا ہی شب کو طلسم مین جانے کی صلاح ہو گی یہ بھی دیکھا جائے گا کہ اس طلسم کی فتاحی کس کے نام ہی مرنج نے لشکر کو ٹھہرایا بارگاہین آراستہ ہوئین صاحبقران نامدار گھوڑے سے اُترے اور سب جرار بھی پیادہ ہوے صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے صاحبقران نے تھوڑی دیر استراحت فرمائی پھر خاص خاص سرداران کو طلب فرمایا جب سب لوگ جمع ہو چکے صاحبقران نے خواجہ زادون کو یاد کیا خواجہ دریادل وغیرہ بھی بارگاہ مین آئے صندل کی چوکی انکے واسطے بچھائی گئی امیر نے فرمایا مین نے آپ حضرات کو اس واسطے تکلیف دی ہی کہ آپ ملاحظہ فرمائین کہ طلسم نہ طاق کا کون فتاح ہی اسکے منازل عجائب و غرائب کا کون سیاح ہی خواجہ زادون نے قرعہ پھینکا دیر تک اشکال پر نظر کی پھر کچھ نقطہ کاغذ پر لکھکر بنائے طلسم کے بنانے کا سال خیال کیا پھر ساعت تعمیر دیکھکر اس کے حساب سے نام تحقیق کرنے کے واسطے عقل کو زور دیا تو معلوم ہوا کہ فاتح طلسم بدیع الملک

نامدار ہین خواجہ زادون نے عرض کی یا صاحبقران یہ طلسم بھی بہت سخت ہے اور اسمین کا ایک ایک ساحر سامری و جمشید
زمان ہے خراج اس طلسم کے بدیع الملک نامدار ہین صاحبقران خوش ہوے بدیع الملک کے چہرے پر
سرخی چھا گئی امیر نے فرمایا اے بدیع الملک اس طلسم کی بھی فتح تمہی مبارک ہو بدیع الملک نے عرض کی یہ سبب
حضور کا اقبال ہے فضل الٰہی شامل حال ہے خواجہ زادے تو رخصت ہوے امیر نے صلاح کے واسطے جو سرداران نامی
کو بلایا تھا سب سے مخاطب ہوکر فرمایا پیشتر کیا فکر کرنا چاہیے جو یہان کے بادشاہ کو خبر ہوئی ہے یک بان ہوکر یہ رائے
دی کہ ایک نامہ اس مضمون کا تحریر فرمائیے کہ فیروز و نوروز و زہرہ و بختگان طلسم فیروزیہ کی لڑائی مین فرار ہوے
تھے ہمنے خبر پائی ہے کہ وہ لوگ یہان آکر پوشیدہ ہوے ہین لہذا تمہین سے جو تمہارے یہان پوشیدہ ہو
اسکو ہمارے پاس روانہ کرو کہ ہم اسے قتل کرین یا دائرۂ اسلام مین لائین اگر خود گرفتار کرکے بھیجو معیوب
جانتے ہو تو اپنی سرحد سے نکال دو ہم گرفتار کرلین صاحبقران نے بھی اس راے کو پسند کیا پھر فرمایا
کہ یہ نامہ بھی بدیع الملک کے نام سے جائے تو بہت بہتر ہے سرداردن نے عرض کی بہت اچھی بات ہے امیر نے اسی وقت
نامہ تحریر فرمایا مریخ آفتاب علم نے عرض کی اگر حکم ہو تو یہ غلام اس نامے کو لے جائے امیر نے تامل فرمایا بدیع الملک
نے عرض کی یا صاحبقران مین سبکے جانے سے مریخ کا جانا اچھا سمجھتا ہون کہ یہ سبکو دیکھ بھی سکتے ہین اگر فیروز
وغیرہ وہان موجود ہونگے تو انکی کیفیت انسے بخوبی معلوم ہوجائیگی اور طلسم کے نشیب و فراز کا حال بھی معلوم ہوگا صاحبقرا
نے فرمایا ایک خیال ہے کہ مریخ کے سب دشمن ہین اگر فیروز بھی وہان موجود ہوا اور اسنے چاہا کہ مریخ یہان سے
نکلنے پائے اور گرفتار ہوجائے تو پھر مریخ کا آنا مشکل ہوگا وہان لاکھون ساحر موجود ہین یہ تنہا کس کس سے مقابلہ
کریگا بدیع الملک نے عرض کی خدا سب کا معین مددگار ہے آپ اس بات کا خیال نہ فرمائیے مریخ آفتاب علم کو
نامہ دیکر روانہ کیجیے صاحبقران نے مریخ کو نامہ دیا مریخ امیر کو سلام کرکے اسی وقت روانہ ہوا طلسم کی دیوار
کے نزدیک جو پہونچا شعلہ ہاے آتش بلند پائے مریخ نے سحر کیا آگ ٹھنڈی ہوئی مریخ طلسم کے اندر داخل ہوا
پاسبانون نے جو مریخ کو آتے ہوے دیکھا بڑھکے روکا مگر مریخ پاسبانون کے روکے سے کب رکتا ایک سحر
مین سبکو بیہوش کیا آگے بڑھا ایک حجرہ نظر آیا مریخ نے چاہا حجرے کے پار جاوین مگر اس حجرے سے ایک پیرمرد
نے سر نکالا مریخ کی طرف انگشت بدندان ہوکر دیکھا پھر کچھ آواز دی کہ مریخ زمین پر گرا سحر بھی بھولا پیرمرد نے
اپنے ملازمین کو بھیجا کہ جاکر مریخ کو یہان اٹھالاؤ ملازمین مریخ کو آکر اٹھالے گئے جہان پیرمرد بیٹھے تھے مریخ کو
زیر تخت ڈال دیا پیرمرد نے مریخ کی زبان مین سوزن دیا پھر ہوشیار کیا مریخ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس
کیفیت مین پایا سخت گھبرایا پیرمرد نے کہا اے جوان تو کون ہے کہان جاتا تھا مریخ نے اشارہ کیا کہ مین بات کیونکر
کرون مجبور ہون پیرمرد نے ایک تختی صندوقچے سے نکالی مریخ کے گلے مین پہنائی سوزن زبان سے نکالی مریخ نے
چاہا سحر کرون مگر کچھ یاد نہ آیا پیرمرد نے پھر سوال کیا اے جوان تو کون ہے کہان جاتا ہے مریخ نے کہا مین بدیع الملک
کا نامہ لایا ہون اشراق کے پاس جاؤنگا پیرمرد نے کہا بدیع الملک کسکا نام ہے نامہ یہان کیون بھیجا ہے مریخ
نے سب کیفیت بیان کی پیرمرد نے کہا اے شخص بدیع الملک کو شاید عقل نہین جو اس طلسم مین آیا ہے کسکی مجال
ہے جو اسطرف آنکھ اٹھا سکے اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ تجھسا ساحر نامی و گرامی جان بوجھکر ایسی جگہ آنیکا قصد کرے
جب یہان تیری یہ کیفیت ہوئی تو آگے بڑھکے کیا حالت ہوگی مین پاسبانون کا افسر ہون میری کوئی حقیقت
نہین ہے تو جو یہان کے ساحر ذی رتبہ ہین انکے پاس کیونکر جاتا اور یہ نامہ کیونکر دیتا جو اشراق تک پہونچتا

مریخ نے کہا مین ضرور نامہ اشراق کو دونگا اسکا جواب لونگا پیر مرد نے کہا یہان کا یہ دستور نہین ہی جو نامہ آتا ہی وہ ارکین سلطنت
کی معرفت بادشاہ تک پہونچتا ہی نامہ دار کو ہمارے سلطان اپنے دربار مین نہین بلاتے مین مریخ نے کہا مین تو نامہ
انھین کے پاس لے جاؤنگا پیر مرد نے کہا ای جوان تو بھی عقل سے خالی ہی جب یہان سے تیری جان بچیگی تو وہان
جانا مریخ نے جواب دیا کوئی کسی کی جان لینے پر قادر نہین ہی تیری کیا مجال ہی جو مجھے ہلاک کر سکے اول تو یہ بات
خلاف آئین ہی مین نامہ دار ہون ہر طرح کی سزا و جزا سے بری ہون اگر مجھکو تمنے گرفتار کیا تو عبث ہی ہان جسوقت مین بعزم
جنگ یہان آؤنگا اور اپنے آقاے نامدار کو ساتھ لاؤنگا اوس وقت تمھین اختیار ہی پیر مرد نے کہا ای جوان
مین نے اس واسطے تجھے گرفتار نہین کیا ہی کہ مین قید کرکے تجھے زندان خانے مین بھیجدون بلکہ خاص اس غرض سے
تجھکو روکا کہ تیرے حسن و شباب پر مجھکو رحم آیا اگر تو آگے جاتا تو زندہ واپس نہ آتا مریخ نے جواب دیا یہ گمان
بالکل غلط ہی کوئی کسی کی جان لینے پر قادر نہین ہی اور خلاف آئین طلسم کوئی بات کر نہین سکتا پیر مرد نے کہا اگر یہی
تیرا ارادہ ہی کہ مین نامہ سلطان تک پہونچاؤن تو نامہ مجھے دیدے مین وہان بھیجدون مریخ نے کہا مین نامہ سلطان
کے پاس خود ہی لے جاؤنگا پیر مرد نے کہا یہ بات ممکن نہین مریخ نے کہا اگر نہ جاسکونگا تو اپنی جان دونگا واپس
نہ جاؤنگا پیر مرد جب بہت مجبور ہوا تو اپنے ملازمین کو آواز دی کہا اس جوان کو قید آہن پنہا کر وزیر اعظم کے
پاس لے جاؤ اور میری طرف سے عرض کرنا کہ یہ خدا پرستون کا نامہ دار ہی بے اذن طلسم کے اندر چلا آیا مین نے
اسکو اسیر کیا اب یہ نامہ نہین دیتا آپ اسکے بارے مین کیا فرماتے ہین ملازمین نے مریخ کو قید پنہائی کشان کشان
وزیر اعظم کے پاس لائے مریخ نے دیکھا ایک ساحر فربہ اندام مگر سیہ فام صندل کی چوکی پر لباس پر تکلف درباری
پہنے بیٹھا ہی گرد اوسکے بہت سے خادم خدمتگار حلقہ کیے کھڑے ہین مریخ کو جو آتے دیکھا اوس ساحر نے گردن اوٹھائی
کہا ارے یہ کون ہی اسنے کیا گناہ کیا ہی جو لوگ مریخ کو لیے ہوے جاتے تھے اونھون نے کہا یہ خدا پرستون
کا نامہ دار ہی ہمارے افسر صاحب نے اسکو گرفتار کیا ہی بے اذن طلسم کے اندر چلا آیا سرحد کے پاسبانون کو
سحر کرکے بیہوش کر دیا ہمارے افسر صاحب نامہ مانگتے رہے اس نے انکو بھی نامہ نہ دیا وزیر نے کہا اے شخص
نامہ کیون نہین دیتا ہی اور بے اذن طلسم کے اندر کیون چلا آیا سرحد کے پاسبانون کو نامہ دیا ہوتا مریخ نے
کہا مین اس بات کو بالکل خلاف جانتا ہون میرے آقاے نامدار کا یہ حکم ہی کہ نامہ اشراق کے پاس پہونچاؤن
مین دوسرے شخص کو ہرگز نہ دونگا وزیر نے کہا نامہ کس مضمون کا ہی مریخ نے جواب دیا اس کی کیفیت مجھے نہین معلوم
وزیر نے کہا مجھکو نامہ دے مین لے جاؤنگا ابھی جواب لاکر دونگا یہ کہکر ملازمین سے کہا اس جوان کی قید کاٹ دو
سب نے اوسیوقت قید مریخ کے جسم سے دور کی مریخ نے جواب دیا مین خلاف حکم مالک نہ کرونگا اپنے ہاتھ سے بادشاہ
طلسم کو نامہ دونگا وزیر نے کہا ای شخص یہ یہان کا دستور نہین مریخ نے کہا اور یہ ہمارا طریقہ نہین جو کسی کے ہاتھ مین نامہ
دےدین جبتک سلطان تک نہ جاؤنگا نامہ کسیکو نہ دکھاؤنگا وزیر نے کہا ای جوان تو بڑا جاہل ہی تجھے خوف نہین آتا اگر مین
زبردستی تجھسے نامہ لیکر بھیجدون تو تو کیا کر سکتا ہی مریخ کو یہ سنکر غصہ آگیا کہا ای وزیر زیادہ گوئی نکر نا ہم لوگ مر جانے
کو حیات ابدی جانتے ہین اگر ہمارا دسترس وہان تک نہ ہوگا لڑ بھڑ کر مر جائینگے اپنا نام کر جائینگے جسوقت
آقاے نامدار یہان آئینگے اور یہ خبر پائینگے ہمارے خون ناحق کا عوض لینگے سب کو شکست دینگے وزیر مریخ
کی باتون سے مجبور ہوا کہا ای جوان مین مجبور ہون کہ میرے یہان نامہ دار کو قتل نہین کرتے ہین ورنہ تجھے اس بیادبی
سے قتل کرتا کہ زمین و آسمان تیرے حال پر گریان ہوتے مریخ نے کہا تیری کیا مجال تھی جو نگاہ گرم سے میری طرف

دیکھ سکتا وزیر خاموش رہا تھوڑی دیر کے بعد اشراق آئینہ پرست کے پاس آیا اشراق اُسی وقت مرحلہ جات
کی سیر کرکے آیا تھا فیروز وغیرہ سے باتین ہو رہی تھین کہ وزیر نے آکر سلام کیا اشراق نے کہا اے منعم جادو اس وقت
تم کیون آئے منعم جادو یعنی وزیر نے کہا خداپرستون کے یہان سے ایک جوان حسین نامہ لیکر آیا ہے پہلے اُسکو
نگہبان طلسم نے اُسکو روکا بہت بہت چاہا کہ نامہ لیکر میرے پاس بھیجے مگر اُس جوان نے نامہ نہ دیا آخر کار مجبور ہو اُسکو
اسیر کرکے میرے پاس بھیجا مین نے بھی بہت بہت چاہا کہ اُس سے نامہ لے لون مگر اُسنے نامہ نہین دیا یہی کہا کہ مین
نامہ سلطان کے پاس لے جاؤنگا میرے آقا کا یہی حکم ہے مین نے جو کچھ سخت کلامی کی وہ بھی اپنی جان کو نہ ڈرا ایسے ایسے
جواب سخت مجھکو دیئے کہ میری طبیعت برخاستہ ہو گئی مجبور تھا کہ نامہ دار کو میرے یہان قتل نہین کرتے ہین ورنہ اسکو
قتل کرتا بختگان نے کہا وہ لوگ ایسے ہی ہین کبھی کسی سے نہین ڈرتے بلکہ ہمیشہ نامہ داری کے واسطے فرزندان
صاحبقران جاتے ہین وزیر نے کہا اُسکی صورت سے بھی یہ بات ظاہر ہے صاحب عزت ہے اشراق نے کہا اب
کیا کرنا چاہیے بختگان نے کہا اُن لوگون کے پاس اگر آپ نامہ بھیجتے تو یقین ہے وہ نامہ دار کو بڑے اعزاز سے
بلاتے آپ کو بھی لازم ہے کہ اُس کو بعزت و حرمت اپنے دربار مین طلب فرمایئے اشراق نے کہا آج یہ بات
خلاف دستور ہوتی ہے میرا یہ قاعدہ نہین ہے کہ نامہ دار سے خود نامہ لون یا ہر کسی کا سامنا کرون بختگان نے کہا یہ
نامہ آپ خود ہی لین تو بہتر ہے اشراق نے وزیر سے کہا اے منعم جادو جا کر اُس جوان کو ہمارے پاس لاؤ
منعم جادو وہان سے روانہ ہوا باہر آکے مریخ نے کہا اے جوان تیرے واسطے ہمارے سلطان نے
خلاف دستور ایک بات گوارا کی کیونکہ وہ کسیکا سامنا نہین کرتے اور نامہ خود نہین لیتے معرفت ارکین دولت کے
اُنکے پاس عرائض پہونچتے ہین مریخ نے کہا تمھارے سلطان کو شرم آتی ہے جو عورتون کی طرح مردان عالم
کے سامنے محجوب ہوتے ہین منعم نے کہا اے جوان تو بڑا فحش گو ہے میرے سامنے میرے آقا کی مذمت
کرتا ہے مریخ نے جواب دیا تو خود چاہتا ہے کہ کوئی اُنکی مذمت بیان کرے میری کیا خطا ہے تو ہی انصاف کر کہ روپوشی
مردان عالم کی خلاف ہے یا نہین منعم جادو نے کہا وہ سلطان ہین اُنکو سب باتین شایان ہین مریخ چاہتا تھا جواب
دے کہ وزیر نے پردہ اُٹھایا مریخ نے دیکھا سامنے دربار آراستہ ہے وزیر آگے بڑھا اشراق سے کہا حضور وہ نامہ
حاضر ہے اشراق نے کہا میرے سامنے بلاؤ وزیر پردے کے پاس آیا مریخ کو اپنے ہمراہ لیکر جیسے ہی اندر گیا اور
فیروز کی نگاہ مریخ پر پڑی بیساختہ اُس کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اشراق نے جو مریخ کو دیکھا
صورت زیبا دیکھ کر خوش ہو گیا ایک دنگل بچھا تھا اسطرف ہاتھ سے اشارہ کیا مریخ دنگل پر بیٹھا نامہ نکالا اشراق کے
سامنے پیش کیا اشراق نے کہا اے جوان مین نامہ بعد مین پڑھونگا پہلے ایک بات ضروری تمسے تحقیق کرنا ہے مریخ نے
کہا بیان کرو اشراق نے پوچھا کہ حمزہ ثانی سے تمسے کیا سلسلہ ہے مریخ نے کہا مین اُنکا ایک ادنی غلام ہون
وہ آفتاب آسمان مرتبت ہین مین ذرۂ خاک ہون اشراق نے کہا خلاصہ بیان کر مریخ نے جواب دیا ہم لوگ کلام
دروغ زبان پر نہین لاتے جو اصل امر تھا وہ مین نے کہدیا اشراق نے کہا اے جوان مین کیونکر یقین کرون تیری
شان و شوکت سے یہ بات ظاہر ہے کہ تو خاندان حمزہ سے ہے مریخ نے کہا اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ابھی
اُن لوگون کو تو نے نہین دیکھا ہے جو خاندان صاحبقران سے ہین بختگان نے کہا اے شہنشاہ یہ مریخ آفتاب علم ہے اسکا
تذکرہ آپ سے اکثر آیا ہے فیروز کی حالت آپ نے ابھی تک ملاحظہ نہین فرمائی یہ سُنکر اشراق نے پلٹ کے
دیکھا تو فیروز کی آنکھون سے آنسو بہہ رہے تھے اشراق نے کہا اے فیروز یہ تمھارا نور نظر پارۂ جگر ہے

ہین اسکو ابھی ہدایت کرتا ہون کیا مجال اسکی جواب لشکر حمزہ مین جاے فیروز نے کہا اے اشراق لاکھ کوئی
ہدایت کرے مگر یہ طاعت حمزہ ترک نہ کریگا اشراق نے مرزنج کی طرف متوجہ ہوکر کہا ہو مرزنج آفتاب علم تم تو
فیروز کے نورنظر اور پارۂ جگر ہو ہم بھی تمھین اپنا فرزند جانتے ہین ابتک جو کچھ تمنے کیا وہ خوب کیا مگر اب یہ لازم
ہے کہ اپنے والد نامدار کے قدمبوس ہوکر اپنی خطا معاف کراؤ مرزنج نے کہا اے اشراق اس بات مین نصیحت
بیکار ہے ایک شرط سے مین اپنی گستاخیان معاف کراؤن اگر یہ بھی اسلام قبول کرین اور حلقۂ غلامی صاحبقران
زیان اپنے کان مین ڈالین تو مین اپنی خطائین اُنسے معاف کراؤن اور اگر یہ اس بات کو منظور نہین کرتے
تو مین انکی جان کا دشمن ہون کبھی انکے قتل کرنے مین دریغ نہ کرونگا اشراق نے کہا اے مرزنج تو حمزہ
کی صحبت مین رہکر اس درجہ بیباک ہوگیا کہ تجھے میرا بھی خوف نہین مرزنج نے جواب دیا اے اشراق نامہ
پڑھ کر جواب دے مین تجھسے کیا ڈرون سواے خدا کے ہم لوگ کسی سے نہین ڈرتے ہین بختگان نے
اشارہ سے اشراق کو منع کیا اشراق نے نامہ اُٹھا دیا دیکھا لفافے پر بدیع الملک کی مہر ہے کہا اے
مرزنج یہ نامہ کسنے بھیجا ہے اسمین تو حمزہ ثانی کا نام نہین ہے مرزنج نے کہا یہ نامہ بدیع الملک نامدار نے بھیجا ہے
یہ بھی مثل صاحبقران نامدار جری جرار ہین اشراق نے لفافے سے خط نکالا پڑھنا شروع کیا جب سب خط
پڑھ چکا تو اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ مین نے اپنے طلسم مین سب کو رکھا ہے اور یہ ممکن نہین جو انکو نکال دون
جسکو دعوے ہو مجھسے مقابلہ کرے یہ کہکر مرزنج کے حوالے کیا اور کہا یہ نامہ بدیع الملک کو دکھانا اور زبانی
یہ کہنا کہ اے جوان کیا ضرورت ہے جو مین تجھکو پریشان کرون ورنہ ممکن ہے کہ ایک سحر مین تیری تمام فوج مبتلاے
بلا کر دون اب لازم یہ ہے کہ اس نامے کو دیکھکر واپس جا یہان تیری مراد برنہ آئیگی حسرت دل کی دل ہی مین
رہجائے گی مرزنج نے جواب دیا او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے مردان عالم کی غیبت مین ایسے واہیات جو
اُنکی شان مین زبان سے نکالتا ہے بس اب زبان سے کوئی بات نہ نکالنا ورنہ بہت پچھتائیگا اشراق نے
چاہا سحر کرے مگر بختگان وغیرہ نے اشراق کو روک دیا مرزنج آفتاب علم ہونٹ چباتا ہوا باہر آیا
اپنے تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوا اُسکے جانے کے بعد اشراق نے کہا مرزنج مین اہل اسلام کی عادتین
پیدا ہوگئی ہین یہ بات سننے مین آتی ہے کہ وہ لوگ کسی سے خوف نہین کرتے اور جواب دینے مین عاجز
نہین ہوتے وہی کیفیت اس وقت مرزنج کی تھی کیسے کیسے سخت جواب دیے اپنی جان کا خوف نہ کیا
بختگان نے کہا اگر کوئی سردار عزیزان صاحبقران سے یہان آتا تو آپ کو اُن لوگون کی کیفیت معلوم
ہوتی مرزنج سے کچھ باتین ویسی اور نہ ہوئین اگر اُن کے سامنے آپ اتنی بات کہتے تو وہ تلوار کھینچکر جواب
دیتے اشراق نے کہا اب کیا ہوگا جب بدیع الملک نامہ دیکھے گا تو یہان آنے کا ارادہ کرے گا
راستہ نہ پائیگا مجبور ہوکے واپس جائیگا فیروز نے کہا اے اشراق لازم ہے کہ بڑا بندوبست
رہے عیاران اسلام آفت روزگار ہین وہ ساحر کی حقیقت نہین جانتے ہمین ضرور آئینگے عیاری
کرینگے راستہ جبتک پیدا نہ کرلین گے اُن لوگون کو چین نہ ہوگا اشراق نے کہا راستہ کیونکر پائینگے اتنے
بڑے ساحر کو ایک ادنی اخضر بے سامان نے گرفتار کرکے سحر فراموش کرا دیا غیر ساحر یہان آکے
کیا بنائینگے بختگان نے کہا اسیر نازان نہ ہوجیے کہ ساحر کو گرفتار کرلیا وہ غیر ساحر ایسے ہین جنکو ساحر
اسیر نہین کرسکتے اشراق خاموش ہورہا فیروز و نولج وغیرہ بھی چپ ہورہے مگر زمرو کے

دے

دلمین اسیوقت سے خوف وہراس پیدا ہوا اشراف سے کہا جہانتک ممکن ہو مسلمانون کو یہان نہ آنے دو اگر ایک
مسلمان بھی یہان آگیا تو پھر سب یہین موجود ہون گے اور عیار بھی آئین گے اشراف نے کہا اگر تم لوگون
کو ایسا ہی خوف ہی تو مین ابھی چلکر راہ کو بالکل نظر مردم سے معدوم کیے دیتا ہون یہ کہکر اٹھا سب
لوگ اس کے ہمراہ ہوے اشراف سحر کرنے مین مصروف ہوا اس کو اسی حال مین یہان چھوڑیے پہلے

کیفیت مرتخ آفتاب علم کی ملاحظہ فرمائیے

یہ جو جواب نامہ لیکر چلا خدمت مین صاحبقران کی حاضر ہوا نامے کا جواب امیر کو نذر دیا صاحبقران نے
بدیع الملک کو بلایا کہا یہ جواب نامے کا آیا ہی بدیع الملک نے عرض کی آپ نے ملاحظہ کیا صاحبقران نے
فرمایا بے تمہارے مین نے اسکا پڑھنا بھی مناسب نہ جانا بدیع الملک نے صاحبقران سے نامہ لیکر لفافہ
چاک کیا نامے کو پڑھا تو اسمین جواب جنگ لکھا تھا بدیع الملک نے امیر سے عرض کی وہ لوگ
مقابلہ کرنا چاہتے ہین امیر نے فرمایا بہت اچھی بات ہی آج شب بھر یہان اور قیام کرینگے کل صبح کو
یہان سے چلینگے اسوقت لشکر مین اطلاع کر دو کہ سب لوگ تیار رہین بدیع الملک نے مرتخ کو بلایا کہا
جا کر لشکر مین حکم دو کہ کل علی الصباح یہان سے سفر ہوگا مرتخ آفتاب علم لشکر مین آیا سب کو اطلاع دی کہ
کل علی الصباح صاحبقران نامدار طلسم نہ طاق کی طرف تشریف لے جائین گے سب لوگ تیار رہین لشکر مین جو
یہ خبر پہنچی سب نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا یہان صاحبقران زمان اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما
ہوے سب سردار حاضر ہوے مرتخ آفتاب علم نے طلسم کا ذکر شروع کیا امیر نے فرمایا اے مرتخ اپنے
جانے کی کیفیت بیان کرو مرتخ نے جو واقعہ گذرا تھا وہ بھی مرتخ نے عرض کیا صاحبقران نے بہت تحسین
و آفرین کی بدیع الملک بہت خوش ہوے شب بھر یہی ذکر رہا جب رات بسر ہوگئی تو صاحبقران سجادے
پر تشریف لے گئے سب سردار بھی نماز پڑھنے روانہ ہوے جب فریضہ سحری سے فراغت ہوئی لشکر تیار ہوا صاحبقران
زمان سلاح ذات پر آراستہ کرکے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر
سوار ہوے بدیع الملک نامدار بھی اپنی بارگاہ سے نکلے مرکب پر سوار ہوکر صاحبقران کی خدمت
مین حاضر ہوے امیر نے ناد علی پڑھ کے بازوے بدیع الملک پر دم کی فرمایا اے بدیع الملک
اگر یہ مرحلہ بفضل ایزدی سر ہوا اور زمرد بیدین قتل ہوا تو سواے تمہارے صاحبقرانی کے لائق
اور کون ہی بدیع الملک خاموش رہے مگر یہ کلمہ جو زبان صاحبقران سے نکلا بہت سے لوگون
کے خلاف ہوا مگر بپاس صاحبقران کسی نے کچھ نہ کہا بدیع الملک نوجوان امیر کو سلام کرکے آگے
بڑھے بعض بعض سردارون کے ابروؤن پر بل پڑ گئے صاحبقران نامدار نے سب کی یہ
کیفیت دیکھی مگر کچھ اپنی زبان سے نہ فرمایا بدیع الملک نوجوان لشکر کو لیے ہوے دیوار طلسم تک
پہونچے مرتخ آفتاب علم کو بلایا جب مرتخ آفتاب علم حاضر خدمت ہوا تو بدیع الملک نے فرمایا
اے مرتخ آفتاب علم اسکا راستہ کس طرف سے ہی مرتخ نے ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
مین جب اس طرف کو گیا تھا تو ایک پھاٹک عظیم الشان نظر آیا تھا اور کچھ لوگ بیٹھے ہوے سحر کر رہے تھے
معلوم ہوتا ہی کہ بزور سحر اسکو غائب کر دیا ہے بدیع الملک نے فرمایا اب کیا صورت کی جائے

جو طلسم کے اندر پہونچین مرغ نے عرض کی آپ میری پشت پر سوار ہوون مین آپ کو طلسم کے اندر پہونچاؤن
اسی طرح سے صاحب کو طلسم کے اندر پہونچاؤونگا بدیع الملک نے فرمایا یہ امر یہان مناسب نہین ہے
صاحبقران بھی بدیع الملک کے قریب آکے فرمایا کیا صلاح ہے بدیع الملک نے عرض کی راستہ
طلسم کا اشراق آئینہ پرست نے معدوم کردیا ہے اندر جانے کی صلاح کیجاتی ہے امیر نے فرمایا لشکر کو ٹھہرا دو
آج یہین قیام کرو کل دیکھا جائیگا بدیع الملک نے فرمایا اگر آپکی یہی خوشی ہے تو مین مجبور ہوون ورنہ ممکن ہے
کہ ان گروستانیون سے کہون اور وہ لوگ اس دیوار کو منہدم کردین امیر نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو بہت مناسب
ہے بدیع الملک نے گرگین درشت چنگال کو بلایا گرگین ہاتھ باندھکر حاضر ہوا بدیع الملک نے فرمایا اپنے
پہلوانون کو لیجاؤ اس دیوار کو گرادو گرگین نے پہلوانون کو آواز دی سب آکر موجود ہوے گرگین نے کہا آقائے
نامدار حکم فرماتے ہین کہ دیوار قلعہ منہدم کردیجائے سبنے کہا کیا بڑی بات ہے گرگین دیوار کی طرف بڑھا
سب پہلوان بھی سچلے دیوار پر آکے سب نے اس درجہ مشت زنی کی کہ دیوار منہدم ہوگئی
میدان وسیع نظر آیا صاحبقران خوش ہوگئے فرمایا بدیع الملک کی اقبالمندی مین شک نہین اتنی
بڑی دیوار اس قدر جلد گر گئی بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا لشکر بھی بڑھا دیوار کے
اندر پہونچے وہان کے نگہبانون نے جو لشکر کو آتے ہوے دیکھا شور وغوغا مچایا بہت سے ساحر
آکر جمع ہوے سحر کرنا شروع کیا بدیع الملک نامدار نے تلوار میان سے نکالی صاحبقران بھی مانند
شیر غضبناک ساحرون پر جا پڑے ساحران لشکر اسلام بھی سحر کرنے لگے مگر ان لوگون کے سحر نے کچھ اثر
نہ کیا جب کسی پر ان لوگون نے سحر کردیا یہ لوگ اُس پر سے سحر بھی نہ اُتار سکے ہان صاحبقران حرز ہیکل
کا سایہ ڈالکر ہوشیار کردیتے تھے بدیع الملک نامدار لوح محفوظ کے سایہ سے سحر
دفع کردیتے تھے دیرتک ساحرون نے مقابلہ کیا جب نصف سے زیادہ قتل ہوے تو
مجبور ہوکے سب نے فرار پر قرار کیا جب میدان صاف ہوا تو بدیع الملک نے صاحبقران زمان
سے عرض کی اگر حضور پُرنور کا ارشاد ہو تو کل لشکر آج کی شب یہین مقیم ہو کیونکہ اسقدر مسافت
براہ کیا ملم تھی اور اُسپر طرہ یہ ہوا کہ مقابلہ کرنا پڑا اسب کے سب بالکل پست ہین امیر نے بدیع الملک
نوجوان کی راے سے اتفاق کیا اُسی جگہ پر بارگاہین استادہ ہوگئین سب سرداران لشکر بارگاہون مین
گئے شہزادہ بدیع الملک کو صاحبقران عالیجاہ اپنی بارگاہ مین لیکر آئے بہت کچھ مدح وثنا کی
بدیع الملک نوجوان نے سلاح جنگ خادمون کو عنایت کیے پوشاک تبدیل کرکے اپنی جگہ پر
جلوہ فرما ہوے پھر تو سرداران اسلامی بارگاہ صاحبقران مین آنے لگے تھوڑی دیر مین سب جمع
ہوگئے صاحبقران نے حکم صادر فرمایا کہ طلایہ کے واسطے بہت سے لوگ موجود رہین بدیع الملک
نوجوان نے عرض کی گروستانی طلایہ پر ہین اور ساحر بھی بہت سے ہین صاحبقران عالیجاہ نے
فرمایا آج اس طلسم مین پہلا دن ہے یہان کے نشیب وفراز سے آگاہ نہین ہین ہم لوگون کو بھی شب بھر
بیدار رہنا مناسب ہے بدیع الملک نوجوان نے منظور کیا امیر نے خواجہ سے فرمایا خواجہ آج
تو کچھ شغل نے نوازی ہونا چاہیے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین مجبور ہون کہ آج
کے روز میری طبیعت کچھ شگفتہ نہین ہے اور نے نوازی ایسا کام ہے جس کے واسطے طبیعت

طبیعت کا شگفتہ ہونا بھی ضرور ہے صاحبقران نے کہا خواجہ تمہاری طبیعت کیون منغض ہے خواجہ نے عرض کی کہ جتنے
سردار ہر ایک طلسم سے آئے کسی نے کوئی تحفہ مجھکو نہ دیا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب کوئی کہین جاتا ہے وہان کے تحفے
ضرور اپنے ہموطنون کو دیتا ہے مگر تعجب کی بات ہے کہ اتنے سردار سفر سے آئے اور کسی نے کوئی تحفہ نہ دیا صاحبقران
مسکرائے بدیع الملک نے مرخ آفتاب طلم کی طرف دیکھکر فرمایا کچھ تحفہ خواجہ کے واسطے لاؤ مرخ وہان سے
اٹھا بدیع الملک کے جامہ خانہ مین آیا دو دوشالے نہایت نفیس نکالکر کشتی مین لگائے کچھ روپیہ نقد بھی کشتی مین
رکھا خواجہ کے قریب آکر عرض کی تحفہ طلسم مرآۃ العدم حاضر ہے خواجہ نے کشتی پوش اٹھاکے دیکھا دو دوشالے نہایت
نفیس رکھے ہوئے دیکھے خواجہ خوش ہو گئے دوشالے اور روپیہ کشتی اور کشتی پوش نذر قبول کیا ایرج نے اپنے
سردارون سے اشارہ کیا وہ لوگ بھی کچھ پشمینہ کشتی مین لگا کر لائے صاحبقران نے کہا خواجہ سب سے تحفہ جات
تو تم لیتے ہو مگر جب سب تم سے طلب کرینگے تو تم کیا دوگے خواجہ نے کہا جب مین کچھ لایا ہی نہین ہون تو کوئی
مجھسے کیا طلب کریگا جو کچھ ان حضرات کے واسطے لایا تھا وہ ان سب کی قسمت سے راہ مین قزاقون نے
چھین لیا امیر ہنسکر چپ ہوئے سب سردارون نے خواجہ کو بہت کچھ روپیہ اور پشمینہ دیا جب خواجہ سے
وصول کر چکے تو صاحبقران کیطرف متوجہ ہوئے کہا شاباش ہو ان لوگون کو کہ انھون نے اسقدر ہمت کی کہ اپنے
طلسم فیروزہ فتح کیا اور جو کچھ اسکے مال و اسباب مین شریک نہ کیا صاحبقران نے فرمایا خواجہ دروغ گوئیم بر روی تو
تمنے طلسم فیروزہ سے اسقدر پایا اگر کسی طلسم مین ایسا نہ پایا ہوگا خواجہ نے کہا اس سے آپکو کیا مطلب وہ تو میری
قسمت کا تھا ہرطرح مجھکو ملتا کچھ آپ نے اپنی طرف سے تو عنایت نہین فرمایا امیر نے ہنسکر خواجہ کو دو ہزار
روپیہ دیے کہا خواجہ اب کچھ نے نوازی شروع کرو خواجہ نے بغل سے نے نکالی بجانا شروع کی سب لوگ محفل
مین ذوق ہو گئے دیر تک خواجہ مصروف نے نوازی رہے جب رات زیادہ گئی تو خواجہ نے نے موقوف کرکے
باتین کرنا شروع کین شب بھر عیش و نوش رکھا جب رات ختم ہوئی صاحبقران براے نماز سجادے پر تشریف لائے اور رب
العزت کی یاد الٰہی مین مشغول ہوئے بعد فراغت امیر ثانی یعنی بدیع الملک بارگاہ سے باہر تشریف لائے لشکر تو تیار تھا
نامور گھوڑے لیے حاضر تھے بدیع الملک اور صاحبقران مرکبون پر سوار ہوئے نام خدا لیا آگے بڑھے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت ان لوگون کی عرض کیجاتی ہے جو مقابلہ صاحبقران اور بدیع الملک سے فرار ہو گئے تھے

کہ جب فراری لوگ اشراق کے پاس پہنچے اشراق نے جوانون کو باختہ حواس پایا پوچھا خیر تو ہے دربانون
نے کہا خدا پرست طلسم کے اندر آگئے بہت سے دربانون کو قتل کیا ہم لوگ اُنسے نہ لڑ سکے مجبور ہوکے اسطرف
بھاگ آئے اشراق نے کہا ارے مین نے راستہ سحر سے بند کر دیا تھا یہ لوگ یہان کیونکر آئے دربانون نے سب کیفیت
بیان کی اشراق کو تعجب ہوا فیروز سے کہا اہل اسلام مین ایسے ایسے بہادر ہین جنھون نے طلسم کی دیوار گرا دی
فیروز نے کہا ابھی اتنی سی بات پر آپ تعجب کرتے ہین دیکھیے ان لوگون سے کیا کیا باتین ظہور مین آتی ہین اشراق
نے کہا جبتک خداوند توجہ نہین فرماتے ہین اُسوقت تک یہ کیفیت ہے جسدن خداوند ذرا بھی اسطرف توجہ فرمائینگے سب زیر
ہو جائینگے اور ابھی کیا ہے کوئی مرحلہ انکو ملا نہین جب کسی مرحلے پر آئینگے تو کیفیت معلوم ہوگی فیروز نے کہا اے اشراق یہی
کیفیت میری بھی تھی ہر وقت یہی خیال کرتا تھا کہ جسوقت پا ہونگا ان لوگون کو اسیر کر لونگا مگر جب مقابلہ پڑا تو کیفیت معلوم ہوئی
عجیب عجیب باتین دیکھین ان لوگون کی غیب سے مدد ہوتی ہے آپ ابھی سے انتظام فرمائیے ورنہ نکالیے نہین تو سوا

حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا وہ لوگ مرحلہ جات فتح کرکے یہان آجائینگے اُسوقت آپ اُنسے مقابلے کو جائیے گا
لشکر بھی کم باقی رہجائیگا قوت طلسم بھی کم ہوجائیگی اور اگر لوح اُنکو مل گئی تو اور ستم ہوا زمین ہلا دینگے پھر کسی مین یہ مجال باقی
نہ رہیگی جو اُنسے مقابلہ کرسکے اشراق نے جواب دیا اے فیروز تم اپنے طلسم کے خیالات جانے دو یہان اور کیفیت
ہے یہ طلسم نہین بلکہ خداوند کی جلوہ سکونت ہے لوح اُسکی وہ لوگ کیا پائینگے اُسکی لوح کا پتہ آجتک مجکو بھی نہین معلوم ہے
اتنا سُنا ہے کہ خداوند نے ایک فرشتہ کو لوح دیکر تحت الثریٰ مین بھیجدیا ہے وہ فرشتہ وہین بیٹھا رہتا ہے لوح اُسی کے پاس
ہے یہ نہین معلوم کہ تحت الثریٰ مین جانیکا راستہ کس طرف سے ہے فیروز نے کہا اُن لوگون کو سب معلوم ہوجائیگا اشراق
نے کہا خداوند نے آجتک مجھسے تو اس راز کو اچھی طرح بیان نہین کیا اُن لوگون کو کیونکر معلوم ہوجائیگا اور علاوہ اس بات
کے خداوند کی کوئی بات بیکار نہین ہوتی ہے اُنھون نے خود ایک بات خداپرستون کی نسبت مجھسے فرمائی ہے مین اُسکو ابھی زبان
سے نہین نکال سکتا ہون جب یہ لوگ اپنے دین کو ترک کرینگے اُسوقت مین آپ لوگون سے اُس بات کو ظاہر کرونگا ایک
سبب سے خداوند نے اُن لوگون کو ایسی قوت مرحمت فرمائی ہے مطلب یہ کہ ان لوگون کے دلون مین نور ایمان پیدا کرکے سکو
منتظمان خدائی قرار دین اور آپ نظر مردم سے نہان ہوجائین مجکو اپنی جگہ پر مقرر فرمائین اُسی بات کے متعلق ایک امر یہ بھی
ہے مگر حکم خداوند نہین ہے کہ مین اُسکو بیان کرون فیروز نے کہا اگر یہ بات مصلحت خداوندی سے ہوئی ہے تو بہت انسب ہے جو کچھ اُنھون
نے کیا ہوگا وہ بہتر ہی ہوگا کبھی کوئی بات اُنکی ایسی نہین ہوتی ہے جو خالی از حکمت ہو اشراق نے کہا جب یہ بات ہے تو اب
مین کیون کوشش کرون اور مرحلے جو اب اُن لوگون کے درپیش ہونگے وہی کیا کم ہین فیروز نے کہا یہ تو مجکو یقین ہے
کہ مرحلہ جات اس طلسم کے بہت سخت ہین مگر احتیاطاً یہ بات کہتا تھا کہ آپ ابھی سے لشکر کشی کا سامان کرین اشراق نے
کہا اے فیروز تم یہان چین سے بیٹھے رہو سرداران امیر سب گرفتار ہوکر یہان آجائینگے فیروز نے کہا مجھے بھی یہی امید ہے
اشراق نے پاسبانون سے کہا تم لوگ جاؤ اپنے کام مین مصروف ہو اب اُن لوگون سے جنگ نہ کرنا جب
مرحلے پر پہونچینگے سب گرفتار ہوجائینگے تحفہ جات بھی اُنکی چھین جائینگے اور وہ بھی گرفتار ہونگے پاسبان وہان سے
روانہ ہوئے فیروز اشراق جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام جادو کے پاس گیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ
اندام نے جو سُنا فیروز کو اپنے پاس بلایا فیروز نے جاتے ہی سجدہ کیا اشراق نے بھی سر جھکایا آئینہ اندام
نے کہا اے اشراق کچھ مسلمانون کی کیفیت بیان کرو اشراق نے سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا
آپ میری ایک عرض سُن لین اور اگر لائق قبول ہو تو اُسکو قبول فرمائین آئینہ اندام نے کہا اے فیروز مجھے
تمھاری کل باتین بہت پسند ہین بیان کرو فیروز نے کہا یا خداوند آپ خوب جانتے ہین کہ مین طریقۂ جنگ مسلمانان
سے خوب واقف ہون بلکہ ان لوگون کی جملہ عادات سے ماہر ہون مین جس بات کو اُنسے کہتا ہون یہ منظور نہین
کرتے ہین آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تم فیروز کی بات کو کیون قبول نہین کرتے ہو یہ جن جن باتون کو تمسے
کہے تم اُسکے موافق کام کرو کیونکہ یہ مرد تجربہ کار ہے بلکہ میرے نزدیک سب سے بڑھکے زمرد ثانی ہے کہ وہ
مسلمانون سے بہت سی لڑائیان لڑا ہے اور ان لوگون کی جملہ باتون سے خوب ماہر ہے جو جو باتین یہ لوگ کہین اسپر
تم عمل کرو اور مین ابھی کسی طرح سے خبر نہ ہونگا جس وقت میرا جی چاہیگا ایک دم سے مسلمانون کو گرفتار کرلونگا
اشراق نے کہا یا خداوند اب ایسا ہی ہوگا آئینہ اندام فیروز کی طرف متوجہ ہوا کہا مین نے جو اپنے یہان
مسلمانون کو بلایا ہے تو دو وجہون سے بلایا ہے ایک تو یہ کہ تم اور زمرد ان لوگون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے
خصوصاً زمرد کہ کتنی لڑائیان مسلمانون سے لڑا مگر کبھی فتح اُسکو نصیب نہوئی اور تمنے بھی کن کن ترکیبون سے مقابلہ کیا

مگر ان لوگون سے عہدہ برا نہوئے اور یہ لوگ بھی قائل ساحران مشہور ہوگئے قدرت کو یہ بات بُری معلوم ہوئی
اور تم لوگون نے ایسی عبادت کی کہ کیا عجب ہی جو چند دنون مین تم سب بزرگان دین سے مشہور ہوجاؤ اور اس
طلسم کے ساحرون مین بھی مقرب خداوند تصور کیے جاؤ فیروز نے کہا خداوندا اگر آپ کی نظر عنایت رہیگی تو کیا عجب
ہی جو ہم لوگ اپنی مراد دلی کو پہونچین اور مسلمانون پر فتح پائین آئینہ اندام نے کہا مسلمانون پر مین تم لوگون کو
فتحیاب کرونگا اور اُن لوگون کے دلون مین نور ایمان پھونکا جائیگا وہ بھی لائق اسکے ہین کہ منتظم مقرر کیے جائین
مگر اب تم لوگون کو یہ لازم ہی کہ جہانتک ممکن ہو اُن سے بہت سمجھ کے مقابلہ کرو کہ جو تم دونون سے فتحیاب ہوگا خداوند
اُسی کو اپنے طلسم کا منتظم مقرر کرینگے اور وہی زیادہ مقرب خداوند ہوگا اگر مسلمانون نے تم پر فتح پائی تو مین اُنکے
دلمین نور ایمان پیدا کرکے اُنھین اپنا مقرب بناؤنگا اور تم لوگ اُنکے ماتحت رہوگے اور اگر تمنے اُنکو زیر کرلیا تو وہ لوگ
تمھارے ماتحت ہونگے لشکر کی تمھین پروا نہین جسقدر ساحر غیر ساحر تمھین درکار ہون یہان موجود ہین صرف انتظام
جنگ تمھارے سپرد ہی فیروز اور زہرہ نے کہا یا خداوند آپ سے مجبور ہین اگر آپ نے ایک کی تقدیر اچھی
اور ایک کی بُری کردی تو مجبوری ہی آئینہ اندام نے کہا مین چندے دونون کے باب مین کچھ دخل نہ دونگا جب
دیکھونگا کہ کسی کے مزاج مین غرور زیادہ ہوا ہی اُسکو زیر کرادونگا یا فیصلہ مین دیر ہوگی تو ایسی عمدہ طور سے فیصلہ کرادونگا
کہ ایک کو دوسرے سے خفت نہ ہونے پائیگی فیروز نے کہا اب ہماری خاطر جمع ہی ضرور ہم مسلمانون پر فتح پائینگے
بختگان نے کہا یا خداوند ایک بات مین اور عرض کرتا ہون آپ اُسکو بھی منظور کرین آئینہ اندام نے کہا
بیان کرو بختگان نے کہا عیاران اسلام بلائے روزگار ہین کوئی بات ایسی ہونا چاہیے کہ وہ لوگ عیاری
نہ کرسکین آئینہ اندام نے کہا یہ خلاف ہی خداوند جو بات کرتے ہین نہ خلاف انصاف نہین ہوتی ہی تمھارے
یہان بھی عیار موجود ہین کیہ وہان عیاری کرنے کو ضرور جائینگے پھر اُنھون نے کیا خطا کی ہی جو اُنکے عیارون کو بیکار
کردون بختگان نے کہا ہم لوگ عیارون کو اُنکے یہان نہین بھیجینگے آپ اُنکے عیارون مین کوئی بات ایسی پیدا
کردین کہ وہ سب عیاری کرنے سے بیکار ہوجائین آئینہ اندام نے کہا یہ مین ہرگز نہ کرونگا وہ بھی عیاری کرینگے
اور ہمارے یہان کے عیار بھی جائینگے ہمارے یہان سے بہتر وہان عیار نہین ہین بختگان نے کہا خداوند اُن لوگون کو
بڑے بڑے اختیار حاصل ہین اُنمین ایک صاحب ایسے ہین جنپر بعض بعض وقت سحر بھی تاثیر نہین کرتا ہی
آئینہ اندام نے کہا اس سے کیا ہوتا ہی یہان کے بھی بعض بعض عیار ایسے ہین جو سحر مین طاق ہین اُنسے کیونکر وہ
لوگ بچینگے اشراق نے کہا اے بختگان اب تو تمھین میرے کہنے کا اعتبار رہا یا نہین بختگان نے کہا خداوند کی
بات کو بہت صحیح جانتا ہون اور اُن لوگون کی عیاری کے بھی چھالے میرے دل پر پڑے ہوئے ہین آئینہ اندام
نے کہا تمنے آجتک ایسے عیار نہین دیکھے ہین اسوجہ سے یہ بات ہی کہ اُنکا رعب تمپر غالب ہی جب اُنکی صفات
دیکھوگے تو وہ سب تمھاری نظرون سے گرجائینگے بختگان نے کہا اب مجھے امید ہوگئی کہ عیاران اسلام اب کچھ
نہین کرسکتے آئینہ اندام نے کہا یہ بات نہین ہی کہ اب وہ عیاری نہ کرسکین مگر یہ بات ضرور ہی کہ جسطرح پہلے اُنھون
نے عیاریان کین وہ بات اُنکو حاصل نہ ہوگی اگر سو عیاریان کرینگے تو دو چل جائینگی باقی سب بیکار ہونگی اور
تمھارے یہان کے عیار اگر سو عیاریان کرینگے تو دو عیاریان خالی جائینگی باقی سب عیاریان کارگر ہونگی
بختگان یہ سنکر بہت خوش ہوا کہا یا خداوند امیدوار ہون کہ چند عیار مجھکو عطا فرمائے جائین کہ وہ شب و روز
میری محافظت کرین کیونکہ مین عیاران اسلام سے بہت خائف ہون اور شب و روز اُنکے خوف سے مجھکو نیند

نہین آتی ہو اگر آپ کے یہان کے عیار ہمارے محافظت میری بارگاہ مین رہینگے تو عیاران اسلام سے
کوئی نہ آسکیگا آئینہ اندام نے کہا مین نے تمھین سب عیارون کا افسر کیا تمھین ان لوگون سے وقتاً فوقتاً کام
لینا بخشگان نے کہا یا خداوند مین کسی سے کام نہ لونگا ہان یہ البتہ ممکن ہو کہ سب کا صرف نگران رہونگا
ہر ایک کی راحت کا انتظام بہت اچھی طرح سے کرتا رہونگا آئینہ اندام نے کہا تمھین اختیار ہو عیار
سب تمھارے سپرد ہین جب بخشگان کی حجت ختم ہو چکی تو فیروز نے کہا اب ایک بات کا
مین امیدوار ہون کہ مجھ کو ایسے ایسے پہلوان مرحمت ہون جنکا قتل نا ممکن ہو کہ مین انکو عزیزان
صاحبقران سے لڑاؤن اور وہ سب کو زیر کرین آئینہ اندام نے کہا تم لوگون کو جس چیز کی ضرورت ہو
وہ اشراق سے طلب کرو وہ تمھین دیدیگا اور اب یہان نہ ٹھہرو کہ فرشتون کے آنے کا وقت ہو
انکی صورتین ایسی مہیب ہین کہ تم لوگ انکو دیکھکر ہوش مین نہین رہ سکتے اشراق نے کہا یا خداوند
ہم لوگ جاتے ہین ابھی فرشتون کو نہ بلایئے گا آئینہ اندام نے کہا جلد جاؤ اشراق اٹھا فیروز و
زمرد وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر چلا آیا راہ مین فیروز نے کہا اب آپ کی کیا رائے ہو خداوند نے تو فرما دیا کہ
مین دونون کی قسمت مین مطلق دخل نہ دونگا اب انکے مقابلے مین جانا کیسا ہو اشراق نے
کہا پہلے انکی کیفیت دیکھ لو کہ مرحلہ اول پر وہ لوگ کیا کرتے ہین اور کس طرح جنگ ہوتی ہو کیونکہ وہان
بھی لشکر ساحران اور فوج غیر ساحران بہت ہو اور والی مرحلہ گل اندام زردچشم جادو سحر کا پتلا ہو
گھر مین بھی یکتا ہو دیکھو وہ کیا کیا تدبیرین کر سکتا ہو اور مسلمانون سے کیونکر لڑتا ہو اگر اسنے سب کو گرفتار کر لیا
تو مراد بر آئی ورنہ دوسرا مرحلہ جس کو مرحلہ سفیج کہتے ہین اور سفاحت جادو وہان کا حاکم ہو واقعی کیا
ساحر ہو اور مرحلے پر اسنے ایسے ایسے عجائب وغرائب بزور سحر بنائے ہین کہ عقل کام نہین کرتی گو سب مین
قدرت خداوند کی شرکت بھی ضرور ہو مگر اصل بانی وہی ہو اور اسی نے ہر ایک چیز کو بنایا ہو اپنا کمال
دکھایا ہو سحر کے انسان ایسے ایسے بنائے ہین جو لشکر حریف سے ہر طرح مقابلہ کرتے ہین اگر کوئی سحر
کرکے اسنے مقابلہ کرے تو وہ بھی سحر کا جواب دیتے ہین اگر کوئی تیغ وخنجر لیکر اسنے لڑے وہ بھی اسی
صورت سے جنگ کرتے ہین کبھی دشمن کے ہاتھ سے زخمی نہین ہوتے ہمیشہ آپ زخم لگاتے ہین تو دشمن
کو مجروح بناتے ہین علاوہ اسکے اور بہت سی چیزین ایسی بنائی ہو جنکو سنکر انسان دنگ ہوجاتا ہو وہان
اگر مسلمان کیا کر سکینگے اور اگر اس مرحلے سے بھی سلامت واپس آئے تو اس مرحلے کے بعد مرحلہ قبیح
ہو اور قبیح جادو اس مرحلے کا حاکم ہو وہان گرفتار ہو جائینگے اسی طرح اس طلسم کے دس مرحلے ہین اگر
سب مرحلون کو طے کرکے آئینگے تب خاص طلسم مین پہنچینگے پھر خاص طلسم مین وہ وہ صحرا مین جہان فوج درندگان
رہتی ہو جب اس سے بھی سلامت بچینگے تو بعض کوہ ایسے ہین کہ دشمن کو اپنے تحت مین پاکے وہ کوہ
گر پڑینگے اور سب دب کے مر جائینگے اگر ان پہاڑون کی راہ بھی طے کرکے آئینگے تو دریا ایسے ایسے ملینگے جو
انکی صورت دیکھکر جوش مارکے اس درجہ بڑھینگے کہ سب کو غرق کر لینگے اے فیروز اسی طرح سے
اس طلسم مین بہت سی چیزین ایسی ہین جو دشمن کو کبھی نہ چھوڑینگی بفرض محال اگر ان لوگون نے سب کو طے کیا اور
دیوان طلسم کو بھی زیر کیا تو بزرگان دین کی بستی زیر زمین ہو وہ برآمد ہونگے جتنی قبرین اس طلسم مین ہین وہ سب
شق ہونگی اور جو جو لوگ انمین دفن ہین وہ نکلکر اسنے مقابلہ کرینگے بھلا کیا مجال ہو جو یہ لوگ اسنے لڑ سکین

اگر اُدھی اُنھون نے زیر کیا تو پھر خداوند تقدیر کر دینگے اب راہ راست پر آجائینگے فیروز نے کہا اور
ہم لوگون کی نوبت نہ آئیگی اشراق نے جواب دیا کہ جب بزرگان دین رہ چکین گے تو ہم اُنسے مقابلہ
کرینگے اور اپنے ہنر دکھائینگے خداوند اُسی وقت تقدیر کرینگے فیروز نے کہا اور سب مقامات طلسم جو برباد
ہونگے انکا کیا انتظام ہوگا اشراق نے کہا بعد فتح کے خداوند ایک دم مین سب درست کر دینگے زمرد
نے کہا واقعی یہ طلسم ایسا ہی ہو کہ کوئی اسکو فتح نہین کر سکتا اشراق نے کہا آپ لوگ چھپے بیٹھین اگر ایسی
بھی ضرورت ہوگی تو ہم وقتاً فوقتاً مرحلہ جات پر فوجین روانہ کرتے رہینگے کہ انتظام مین فرق نہ آنے پائے
جس وقت الوان نہ طاق کا دروازہ کھلیگا اور وہان کے بادشاہ الوان جادو اور کیوان جادو
اپنی اپنی فوجین لیکر نکلینگے آفت بپا کر دینگے یہ وہ جگہ ہو جسکی کیفیت آجتک سوائے خداوند کے اور کسی کو
معلوم نہین ہو جس دن سے یہ طلسم بنا ہو اُس دن سے اس قصر کا دروازہ بند ہو وہان ایسی
بھی کوئی چیز ہو جسکی وجہ سے طلسم کا نام نہ طاق رکھا گیا ہو فیروز یہ باتین سنا کیا جب اشراق
حالات طلسم بیان کر چکا تو فیروز اور زمرد اور تورج اور بختگان نے کہا اب ہم لوگ اس طلسم
کی کیفیت سے ماہر ہو گئے خاطر جمع ہو گئی جو جو خیالات ہمارے تھے وہ سب دفع ہوئے اب کبھی نہ کہینگے
کہ آپ لشکر کشی کا انتظام کیجیے زمرد نے کہا یہان مسلمانون کا بچنا بہت دشوار ہو کیونکر بچ سکتے ہین ہزارون مقام
ایسے ہین جہان لاکھون عجائبات موجود ہین مسلمانون کے پاس سوائے تحفہ جات کے اور دوسری چیز نہین
ہو جس وقت اُنکے تحفہ جات چھن جائینگے وہ بیکار ہو جائینگے اُسی وقت گرفتار ہو کر یہان آجائینگے اشراق نے
کہا اب ایک کام آپ لوگون سے متعلق ہو کہ آپ سیر مرحلہ جات کو روز دو وقت جایئے اور وہان کی خبرین لایئے
زمرد نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہو ہم روز جائینگے اور وہان سے خبرین لائینگے فیروز راضی ہوا بختگان نے
بھی اقرار کیا تورج بھی آمادہ ہوا اشراق نے کہا مین بھی روز دو وقت جاؤنگا ہر جگہ سحر کو زور دونگا سب کی خبر
لونگا بختگان نے کہا آپکے جانے سے سب تسکین پاتے رہینگے روز بروز سب جگہ کی خبر ملتی رہیگی بلکہ
آپ خداوند سے بھی بہت اچھی طرح سب کیفیت بیان کرینگے ہم لوگون پر تو اُنکا رعب ایسا طاری ہوتا ہو کہ مُنھ
سے آواز بھی نہین نکلتی اشراق نے کہا تم سب خاطر جمع رکھو مین روز کی کیفیت خداوند سے کہونگا گر اُنھین خود
بھی فرشتون کے ذریعہ سے سب حال معلوم ہوتا رہیگا مگر میرے کہنے مین اتنا نفع ہو کہ خداوند کو میرا اضطراب
معلوم ہوگا شاید درمیان مین رحم آجائے اور تقدیر کرکے سب کو اسیر کرین تو بہت ہی اچھی بات ہو بختگان
شب بھر اشراق سے باتین کرتا رہا جب صبح ہوئی تو اشراق نے بختگان اور فیروز اور تورج
اور زمرد کو اپنے ہمراہ لیا کہا کہ چلیے آپ لوگون کو سب مرحلون کی راستے تعلیم کر دون کہ روز آپ لوگون کو
وہان جانا ہوگا سب راضی ہوئے اشراق سب کو اپنے تخت پر بٹھا کے مرحلہ جات کے راستے
بتانے کو روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار اور صاحبقران جرار کی عرض کیجاتی ہو

کہ بدیع الملک اور صاحبقران جو لشکر کو لیکر روانہ ہوئے تو دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے صاحبقران
نے دیکھا سامنے ایک دیوار معلوم ہوتی ہو مگر گرد دیوار کے شعلہ ہائے آتش بھڑک رہے ہین عمیر نے

مریخ سے فرمایا یہ کیا ہو مریخ نے عرض کی قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ کوئی مرحلہ ہو اس طلسم کے تو بہت سے
مرحلے ہین اور کوئی مرحلہ چھوٹا نہین ہو سب جگہ ساحران نامی حاکم ہین یا صاحبقران میرا سحر یہان کسی پر تاثیر
نہین کرتا امیر نے فرمایا تحقیق سحر کرنے کی کیا ضرورت ہو یہ کہتے ہوئے آگے جاتے تھے کہ ایک ساحر نے آکے
صاحبقران کو سلام کیا اور بدیع الملک کی طرف دیکھکر کہا اے جوان مین نے سُنا ہو کہ تو اس طلسم مین بارادۂ
جنگ آیا ہو بدیع الملک نے فرمایا جسنے تجھسے کہا بہت صحیح کہا مین واقعی اسی غرض سے یہان آیا ہون اور
فضل خدا سے یہ امید ہو کہ اس طلسم کو فتح کرکے زمرد و فیروز و تورج و بختگان کو سزاے معقول
دونگا ساحر نے کہا اے جوان اس بات کا تجھے اختیار ہو مین ایک بات تجھسے دریافت کرنے آیا ہون بدیع الملک
نے کہا جو تجھے پوچھنا ہو تحقیق کرلے ساحر نے کہا آپ لوگ سحر سے مقابلہ کرینگے یا بزور بازو لڑینگے بدیع الملک نے
کہا ہم لوگون مین سحر حرام ہو تیغ و خنجر سے سب کو زیر کرینگے ساحر نے کہا مین چاہتا ہون کہ آپ سے مقابلہ کرون
بدیع الملک نے کہا پھر کس بات کا منتظر ہو ساحر نے عرض کی آپ لشکر کو یہان مقیم کرین کل صبح کو ایک فوج یہین آئیگی
اُسمین کسی انسان کے جسم پر سر ہو گا وہ لوگ آپ سے مقابلہ کرینگے بدیع الملک نے فرمایا مجھے منظور ہو ساحر غائب
ہو گیا بدیع الملک نے صاحبقران سے کل کیفیت بیان کی امیر نے فرمایا اچھی بات ہو یہین قیام کرو کل لشکر حریف
یہان آئیگا اُس سے مقابلہ کرنا بدیع الملک نے لشکر کو وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک اور
صاحبقران اپنی اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر
کے بعد سب امیر کی بارگاہ مین حاضر ہوئے صاحبقران نے مریخ سے فرمایا کہ ساحر نے کہا ہو بے سرون کی
فوج آئیگی اور وہ جنگ کریگی مریخ نے عرض کی وہ لوگ ساحر ہونگے بدیع الملک نے کہا عجب بات ہو کہ سر
اُنکے نہونگے تو وہ حریف کو کیونکر دیکھ سکینگے مریخ نے عرض کی وہ لوگ اصلی انسان نہونگے سحر کے ذریعہ سے
بنائے گئے ہونگے اُنکو دیکھنے کی ضرورت نہین ہو جو شخص اُنکا بانی ہوگا وہ جسطرف اشارہ کریگا وہ لوگ اُدھر چلینگے
بدیع الملک اور صاحبقران اور مریخ اور جملہ سردار شب بھر یہی باتین کرتے رہے جب سپیدۂ سحر
چرخ پر ظاہر ہوا امیر برائے نماز سجادے پر تشریف لائے سب سردار بھی مشغول نماز ہوئے صاحبقران
نے سلاح طلب کرکے زیب جسم فرمائے بارگاہ سے برآمد ہوئے بدیع الملک نامدار بھی سلاح ذات پر
آراستہ کرکے بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیے صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان
گھوڑون پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے چلے تھے کہ سامنے سے گرد اُڑی امیر نے بدیع الملک
سے فرمایا حریف کا لشکر بھی میدان مین آگیا بدیع الملک بھی اس طرف متوجہ ہوئے کہ دامنۂ گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا ایک لشکر عظیم مانند دریا موج مارتا ہوا آتا ہو مگر کسی کے تن پر سر نہین ہو گھوڑے تک بے سر کے
ہین سب کو کمال تعجب ہوا لشکر میدان مین آیا صفین درست ہونے لگین صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا
اِن لوگون کی کیفیت قابل دید ہو مثل اصلی انسانون کے کام کر رہے ہین جب دونون لشکرون کی صفین درست
ہو چکی تو لشکر حریف سے ایک شخص گھوڑے کو چمکا کے میدان مین آیا بہت دیر تک سلحشوری دکھا کر مبارزطلبی کی شاہزاد
امیر الزمان خدمت امیر مین حاضر ہوئے عرض کی اجازت میدان عنایت ہو امیر نے بدیع الملک
کی طرف دیکھا بدیع الملک نے عرض کی یہ شخص ساحر ہو آپ کسی کو اُسکے مقابلے مین نہ بھیجیے مین خود جاکر اس سے
مقابلہ کرونگا صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک تمنے جو کچھ تجویز کیا بہت مناسب ہو مگر مین اسکے مقابلے کو

جاؤنگا بدیع الملک نے کہا بیکار آپ تکلیف نہ فرمائیں میں تو موجود ہوں صاحبقران خاموش ہو رہے بدیع الملک نے شاہزادہ امیرالزمان سے فرمایا کہ ابھی تمھارے جانے کی ضرورت نہیں ہے یہ لوگ ساحر ہیں جب غیر ساحر سے مقابلہ ہوگا تو تم میدان میں جانا ہنر جنگ دکھانا امیرالزمان مایوس ہوکے میدان جنگ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی جگہ پر آئے بدیع الملک نامدار نام خدا لیکر میدان کی طرف چلے حریف کے مقابلے میں آکے کھڑے ہوئے اُسنے جو بدیع الملک کو دیکھا کہا اے جوان تیری موت دامنگیر ہے جو مجھ سے مقابلہ کرنے آیا ہے بدیع الملک نے جواب دیا کہ او مکار زیادہ گوئی سے باز آ جو جوہر رکھتا ہو پیش کر اُسنے بدیع الملک پر گرز کا وار کیا شاہزادہ نے بے تکلف گرز پر ہاتھ ڈالدیا اُسنے بہت کچھ زور کیا مگر بدیع الملک نے جھٹکا دیکر اُسکے ہاتھ سے گرز چھین لیا لشکر اسلام میں صدائے تحسین بلند ہوئی اس جوان بے سر نے تلوار کمر سے لی بدیع الملک پر لگائی شاہزادے نے تلوار بھی چھین کر پھینکدی جب اُسنے اپنے تئیں بالکل مجبور پایا بدیع الملک سے لپٹ گیا شاہزادے نے زین فرس سے اٹھا کر پٹکدیا زمین پر دے مارا وہ جوان بے سر اُٹھکر پھر مرکب پر سوار ہوکر بدیع الملک کے مقابلے میں آیا شاہزادے نے اُسکو پھر زین فرس سے اُٹھایا گھوڑے سے اُترکے بقوت تمام چیر کر پھینکدیا اُسکے دو پارہ ہوتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من ضرغام جادو بود بدیع الملک پھر اپنے مرکب پر سوار ہوئے لشکر حریف سے باری باری دس جوان بے سر آئے سب بدیع الملک کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوئے جب دن گذر گیا تو لشکر کفار کی کیطرف سے طبل بازگشت پر چوب پڑی بدیع الملک اپنے لشکر کی طرف پلٹے جوانان بے سر اُسی جگہ غائب ہوگئے صاحبقران نے بدیع الملک کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا بہت کچھ مدح و ثنا کی اپنی بارگاہ کیطرف مع لشکر روانہ ہوئے بدیع الملک کو صاحبقران اپنی بارگاہ میں لیگئے شاہزادے نے وہیں پوشاک تبدیل کی تھوڑی دیر کے بعد مریخ آفتاب علم حاضر ہوا اور سردار بھی آئے صاحبقران نے مریخ سے فرمایا یہ لوگ کون ہیں کیوں مقابلہ کرنے کو آئے ہیں یہ حال کچھ خلاصہ نہیں معلوم ہوتا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران میں اُنکی اصل کیفیت سے تو ماہر نہیں مگر اسقدر عقل کام کرتی ہے کہ یہ لوگ اس مرحلے کے پاسبان ہیں اسی وجہ سے سد راہ ہوئے یا یہ باعث ہوا کہ جو ساحر اس مرحلے کا حاکم ہے اُسکو امتحان منظور ہو کہ آپ لوگوں کا حال ظاہر ہو جنگ کے طریقے معلوم ہوں صاحبقران نے فرمایا اے مریخ یہی بات ہو یا تو یہ لوگ پاسبان مرحلہ ہیں یا خود انکو حاکم مرحلہ نے یہاں بھیجا ہے مگر آجکی جنگ بفضل ایزدی بہت خوب ہوئی میدان ہاتھ رہا مریخ نے عرض کی سحر تو ان لوگوں پر اثر نہیں کریگا میں نے بہت بہت سحر زور دیا دو تین جوانوں کو تاک کے سحر کیا مگر کسی پر سحر نے تاثیر نہ کی امیر نے فرمایا تمھیں کیا ضرورت تھی جو تمنے سحر کیا اب سحر کریگا ارادہ نہ کرنا مریخ نے عرض کی میں فقط امتحان کرتا تھا اب یہ کیفیت مجھکو معلوم ہوگئی کہ ان لوگوں پہ سحر اثر نہیں کرتا ہے کبھی سحر نہ کرونگا بدیع الملک نے فرمایا دیکھیں یہ لوگ کل بھی یہاں آتے ہیں یا آج ہی انکو یہاں آنا تھا مریخ نے عرض کی اگر یہ لوگ اس مرحلے کے نگہبان ہیں تو کل بھی ضرور آئینگے اور اگر برائے امتحان آئے تھے تو کل اور کچھ انتظام ہوگا یہ لوگ یہاں نہ آئینگے مگر اے شہریار آج کی شب بہت ہوشیاری سے بسر کرنا چاہیے اب مرحلے کی سرحد شروع ہو امیر نے کہا واقعی یہ لوگ مکار ہیں ایسا نہو کوئی مکر کریں اور سرداروں کو اُسکے سبب سے گزند پہونچے یہ فرماکے خواجہ عمرو سے کہا کہ خواجہ تم بھی کچھ انتظام کرو خواجہ اپنی جگہ سے اُٹھے باہر آئے طلایہ مقرر کرکے عمرو نے چاہا کہ میں بارگاہ صاحبقران میں جاؤں کہ سامنے روشنی معلوم ہوئی عمرو اس روشنی کی طرف دیکھنے لگے جب دیر تک خیال کیا تو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ ایک جا پر جمع ہیں خواجہ نے گلیم اوڑھی اور اُس روشنی کی طرف چلے

جب قریب پہونچے تو دیکھا چند ساحر ایک ٹیلے پر بیٹھے ہوئے ہین خواجہ اُس ٹیلے پر گئے دیکھا ساحر آپس مین باتین
کر رہے ہین خواجہ ایک گوشے مین کھڑے ہوئے ایک ساحر نے کہا آج تو مسلمانون نے غضب کیا دس نگہبان
قتل کیے دوسرے نے جواب دیا کہ جب مسلمان صاحب تحفہ جات ہین تو اُنپر سحر تاثیر نہین کریگا ایک نے کہا اے
ادرار جادو اگر مسلمان ہم سے بڑھکر مرحلے تک پہونچ گئے تو غضب ہوگا ہر طرح ہم لوگون کی جان جائیگی
اگر مسلمانون سے مقابلہ کرینگے تو مارے جائینگے اور اگر خوف جان سے بھاگ جائین اور مسلمانون کو نہ روکین
تو شہنشاہ گل اندام زرین چشم ہمین زندہ نہ چھوڑینگے جہان جاکر پوشیدہ ہونگے وہ ایک سحر مین سب کو
گرفتار کرینگے اور ادرار جادو نے کہا اے اصفہان جادو کسی اور صورت مین مسلمانون سے مقابلہ کرین
شاید اُنپر رعب غالب ہو اصفہان جادو نے کہا مسلمان جری ہین کسی صورت مین اُنسے مقابلہ کرین مگر اُنھین
کسی قسم کا خوف نہ ہوگا ادرار جادو نے کہا پھر کیا بندوبست کرنا چاہیے اصفہان نے کہا جمعدار صاحب
کے پاس چلو دیکھو وہ کیا رائے دیتے ہین یہ کہکر اصفہان جادو نے اپنے اور ہمراہیون سے کہا کہ تم لوگ
ہوشیار رہنا ہم لوگ جمعدار صاحب کے پاس جاتے ہین ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم یہان ہوشیار
ہین مگر تم جلد واپس آنا اصفہان جادو اور ادرار جادو نے کہا اب ہمارے آنے کے منتظر نہ رہو جب کوئی
رائے عمدہ قرار دے لینگے تب وہان سے واپس آئینگے یہ کہکر دونون ساحر وہان سے روانہ ہوئے خواجہ
بھی گلیم اوڑھے ہوئے دونون کے ہمراہ ہوئے ساحر وہان سے ایک درخت کے نیچے آئے کچھ مٹی ہٹائی
ایک دہنہ نقب نمایان ہوا دونون اُسمین کود پڑے خواجہ بھی اُنکے ساتھ نقب مین کود پڑے ساحرون نے پھر
مٹی ہاتھون سے ہٹانا شروع کی جب دہنہ نقب بند ہو گیا تو دونون نے مشعل سحر روشن کی اُسکی روشنی مین
آگے بڑھے خواجہ بھی دونون کے ہمراہ چلے جب نقب ختم ہوئی تو خواجہ کو ایک میدان وسیع ملا
تھوڑی دور کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک پھاٹک نہایت نفیس بنا ہو دونون ساحر اُس پھاٹک کے
اندر گئے خواجہ بھی دونون کے ساتھ اندر آئے ساحر ایک بارہ دری مین گئے خواجہ بھی اُنکے ساتھ اندر
گئے جیسے ہی ساحرون نے پردہ اُٹھایا خواجہ نے دیکھا ایک ساحر قوی الجثہ تخت پر بیٹھا ہوا بہت سے
ساحر اُسکے گرد حلقہ باندھے ہوئے بیٹھے ہین دونون ساحرون نے جاکر اُسکو سلام کیا اُسنے کہا اے اصفہان
جادو اس وقت تم کیون آئے یہ تو تمھاری نوکری کا وقت تھا اصفہان جادو نے کہا اس وقت ہم لوگ
نگہبانی کر رہے تھے آپس مین ذکر جنگ آگیا آپکو تو سب کیفیت معلوم ہے کہ مسلمانون پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے آج جو آپنے
میدان مین لشکر بھیجا تھا اُسمین سے دس نگہبان قتل ہوئے اُس ساحر نے کہا اس بات سے خاطر جمع رکھو اگر
عمر بھر مسلمان جانا چاہینگے مرحلے تک نہ پہونچ سکینگے تم لوگون کے سامنے جو لوگ قتل ہوئے تھے وہ اصلی
انسان نہ تھے مین نے صرف چند پُتلے بناکر اُنکے نام رکھ دیے تھے آج دس قتل ہوئے ان سے کئی عوض مین
ہین بنا دیے اگر کل بھی مسلمان قتل کرینگے تو مین اور بنا دونگا جب اس بہانے سے مسلمان گھٹ رہینگے کوئی اور
تدبیر کرکے اُن لوگون کے تحفہ جات اپنے قبضے مین کرونگا جس وقت اُنکے تحفہ جات چھن جائینگے پھر وہ
بہت جلد گرفتار ہو جائینگے اصفہان جادو نے کہا کل بھی بے سر کے جوان لڑنے کو جائینگے اُس ساحر نے
جواب دیا کہ کل مین جوانان دراز دست کو میدان مین روانہ کرونگا اُنکے ہاتھ اتنے اتنے بڑے ہو سکینگے
اپنے لشکر مین کھڑے ہوکر حریف کے لشکر پر وار کرینگے مین نے پتلے تو بنوائے ہین وہ تیار ہو رہے ہین

تو مین ہوم خانے مین جاؤن اصفہان نے کہا جمعدار صاحب ایسا ہو سلیمان مرحلے تک چلے جائین جمعدار
نے کہا یہان اصفہان جب تک مین زندہ ہون اُسوقت تک کسی کی مجال نہین جو مرحلے تک پہونچ جائے اور
وہان مقابلہ کرے اگر کوئی مجھے قتل کرے تو البتہ یہ راستہ صاف ہو اصفہان جادو نے کہا مین اسیواسطے
یہان آیا تھا جمعدار نے کہا اب تم جاؤ اور لوگ جو تمھارے ہمراہ ہین وہ سب تمھارے راستہ دیکھ رہے ہونگے
اصفہان جادو اور ادرار جادو دونون جمعدار کو سلام کرکے رخصت ہوئے جمعدار کو خادمون
نے آکے اطلاع دی کہ جمعدار صاحب پتلے تیار ہین ہوم خانے مین تشریف لیچلئے جمعدار اُٹھا ہوم خانے
مین گیا کل پتلے طلب کیے ساحرون نے پتلے لاکر اسکی چوکی کے نیچے رکھدیے جمعدار سحر کرنے لگا تھوڑی دیر کے بعد
سب پتلون کے جسم مین حرکت پیدا ہوئی جمعدار نے سحر کو زور دیا سب پتلے اُٹھ کھڑے ہوئے اُسنے اپنی ران
چاک کی ایک ایک قطرہ خون کا سبکے مُنھ مین لگا دیا سب اسکے سامنے ہاتھ باندھ کے کھڑے ہوئے جمعدار نے کہا
جہان جوانان بے سر ہین وہان جاکر بیٹھو سب سطرف روانہ ہوے جمعدار نے اور پتلے اپنے آگے سرکائے اُن مین
بھی حرکت پیدا ہوئی اُسنے سحر کو زور دیا وہ بھی اُٹھے انکو بھی خون چٹاکر رخصت کیا اسیطرح دس دس پتلے سحر کے بناتا
رہا جب رات کم باقی رہی تو چوکی سے اُٹھا ہوم خانے کے باہر آیا اپنی خوابگاہ کی طرف روانہ ہوا راہ مین ایک آواز
آئی اے جمعدار کہان جاتا ہی سجدہ کر کہ خداوند آئینہ اندام تشریف لائے ہین جمعدار نے چارون طرف دیکھا کسی جانب
کسی کو نہ پایا پھر آگے بڑھا چند قدم کے بعد پھر آواز آئی او بے ادب ایک بار کے کہنے سے تو نے سجدہ نہ کیا اب
کیا چاہتا ہی تیری جان جاسکے ایسین خوش ہی جمعدار اس آواز کو سنکر اسدرجہ خائف ہوا کہ وہین سجدے کو جھکا جیسے ہی
سجدے مین گیا اس زور سے ایک گھونسا اسکے سر پر پڑا کہ اُسکی گردن ٹیڑھی ہو گئی جمعدار نے کہا یا خداوند مین اپنی
سزا کو پہونچ گیا اب معاف فرمائیے ایسی خطا نہو گی جواب ملا کہ اب تیری تقصیر عفو نہین ہو گی ابھی ملک الموت دو چار
لوگون کی قبض روح کے واسطے گیا ہی وہان سے آئے تو مین تیری قبض روح کا حکم دونگا جمعدار نے کہا یا خداوند
مجھے دھوکا ہوا تھا معاف فرمائیے ملک الموت کو حکم نہ دیجئے آواز آئی کہ تیرے مزاج مین غرور حد سے سوا ہو گیا ہی جبتک
غرور تیرا دفع نہوگا اُسوقت تک خداوند تیری خطا معاف نہ کرینگے جمعدار نے کہا یا خداوند اب کبھی غرور نہ کرونگا ہمیشہ
آپ سے جھک کے ملونگا آواز آئی جبتک تیرے دل سے غرور نکالا نہ جائیگا اُسوقت تک تیری طبیعت کی کیفیت
نہین بدلیگی جمعدار نے کہا یا خداوند اگر آپ چاہین تو میرے دل سے غرور نکل جائے آواز آئی اگر تجھے یہی منظور ہی تو
اپنے مکان پر چل جمعدار نے کہا مین ابھی چلتا ہون یہ کہکے آگے بڑھا جلدی جلدی راستہ طے کرکے اپنے مکان مین آیا آواز آئی
کہ جہان تیرے رہنے کا ٹھکانا ہی وہان چل جمعدار اپنے پلنگ پر آیا آواز آئی اپنے عزیزون کو جمع کر جمعدار نے اُسیوقت سبکو
بلایا جب سب جمع ہوئے تو آواز آئی کہ ان سب کو لٹا کے ہر ایک کے دل سے غرور نکالا جائیگا جمعدار نے سب سے
کہا کہ جلد لیٹو سب لیٹ گئے آواز آئی اب ہم ظہور فرماتے ہین سب اپنی اپنی آنکھین بند کرین جسکے پاس ہم آکر کہین آنکھین
کھولدے وہ آنکھ کھولے سب نے اپنی اپنی آنکھین بند کرلین سب کے پہلے جمعدار کے پلنگ پر آواز آئی کہ اے جمعدار آنکھ
کھولدے جمعدار نے آنکھ کھول دی دیکھا ایک مرد طویل القامت روشن اندام چہرہ نظر نہین آتا نگاہ خیرگی کرتی ہی
جمعدار نے ڈر کے اپنی آنکھ بند کر لی کہا یا خداوند آئینہ اندام مین جمال باکمال نہین دیکھ سکتا آئینہ اندام نے کہا
مین تجھے ایک پھول سنگھاتا ہون اسکو سونگھ یہ کہکر اُسکی ناک کے پاس ہاتھ بڑھایا جمعدار نے دم کھینچا خوشبو جو دماغ مین
گئی جمعدار کو چھینک آئی کہ دوسرے پلنگ پر آواز دی کہ اے زوجہ جمعدار آنکھ کھولدے زوجہ جمعدار نے

آنکھ کھولی اُسکو بھی خوف معلوم ہوا کہا یا خداوند آئینہ اندام مجھکو تاب نظارہ باقی نہین ہے آئینہ اندام نے
کہا ایک پھول تو بھی سونگھ یہ کہکر اُسکے ناک کے پاس ہاتھ لیگئے اسکو بھی پھول سونگھتے ہی چھینک آئی اسی
طرح ہر ایک کو پھول سونگھایا جب سب لوگ پھول سونگھکر بیہوش ہوئے تو آئینہ اندام نقلی نے نعرہ کیا
کہ ہم خواجہ عمرو عیار صاحبقران زمان نعرہ کرکے سبکی زبانون مین سوزن دیکر داخل زنبیل کیا جو کچھ مال و اسباب
وہان جمع تھا وہ اپنے قبضے مین کرکے اُسی نقب کے راہ سے خواجہ باہر آئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے
رات تو تھوڑی باقی تھی قریب صبح خواجہ لشکر مین داخل ہوئے پہلے صاحبقران کی بارگاہ مین گئے امیر نماز
سے فراغت پاچکے تھے سلاح ذات پر آراستہ کر رہے تھے کہ خواجہ نے سلام کیا امیر نے فرمایا خواجہ
تمھارا پتہ نہ معلوم ہوا ہمنے کہا تھا کہ غصبانی کرو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین نے بڑا کام کیا کہ یہ سبب دریافت
کرلیا کہ آپ سے ساحرون نے کل کیون مقابلہ کیا تھا امیر نے فرمایا خواجہ کیا سبب دریافت کیا خواجہ نے عرض
کی سب سردارون کو آپنے دیکھئے مین بہت سے ساحر لایا ہون انکو حاضر کرونگا اب کوئی برائے مقابلہ نہ آئیگا امیر
نے کہا اگر یہ بات ہے تو لشکر مین جاکر کہدو کہ سب کمرین کھول ڈالین خواجہ نے کہا ابھی اسکی ضرورت نہین سردارون
کو یہان بلا لیجئے امیر نے خادمون سے فرمایا کہ جملہ سردارون کو یہان بھیجدو خادم باہر آئے یہان سب سردار
مسلح و مکمل در بارگاہ صاحبقران پر موجود تھے خادمان امیر نے کہا آپ حضرات کو صاحبقران یاد فرماتے
ہین یہ سُنکر بدیع الملک نامدار گھوڑے سے کودپڑے بارگاہ کے اندر تشریف لیگئے اور سب سردار بھی بارگاہ مین
داخل ہوئے بدیع الملک نے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا بدیع الملک نے
عرض کی آپنے اسوقت کیون یاد فرمایا امیر نے ارشاد کیا آج کوئی برائے مقابلہ نہین آئیگا خواجہ نے بہت
انتظام درست کرلیا ہے بدیع الملک نے عرض کی اُنکی جنگ مین کسیطرح کا لطف بھی نہین تھا یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ اور سردار بھی آگئے صاحبقران نے سب سے کہا آج کوئی برائے مقابلہ میدان مین نہین آئیگا خواجہ نے
بہت اچھا انتظام کیا ہے جب سب سردار جمع ہوچکے تو امیر نے خواجہ سے کہا ہان خواجہ ساحرون کو لاؤ خواجہ نے کہا
وہ ساحر یون نہین آسکتے ہین جب تک میری عرقریزی اور جانفشانی کی داد حسب مراد نہ ملے امیر نے فرمایا خواجہ
تم کسقدر طماع ہو آخر اور بھی غازی لشکر مین موجود ہین کیسے کیسے کارہائے نمایان کرتے ہین کبھی کوئی بھی ایسی
باتین کرتا ہے خواجہ نے کہا صاحب وہ لوگ پہلوان ہین اور دس ملکر ایک کام کرتے ہین مین ہمیشہ تنہا جاتا ہون اپنی
جان کا خوف نہین کرتا آپ کا کام انجام دیتا ہون اگر آپ کے اور غازی ایسے ہوتے تو کل ہی اسکا انتظام کرلیتے
کہ آج میدان مین کوئی نہ آتا کسی غازی نے جانبازی نہ دکھائی پھر مین کام آئے اپنی جان عزیز نہ کی ساحرونکو گرفتار
کرکے لائے امیر نے ہنسکر فرمایا خواجہ ہم تمھین خوش کردینگے مگر ساحرونکو بھی تو دیکھین کہ وہ کیسے ہین خواجہ نے کہا صاحب
مین کیسیکا اعتبار نہین کرتا میری خاطر تو تواضع کی جائے تب اُن لوگون کو محفل مین لاؤن اور اگر میری تواضع مین دیر ہو گی
مین اُن لوگون کو اسیطرح چھوڑ آؤنگا آپ کو کوشش بلیغ کرنا ہوگی صاحبقران نے خادمون سے اشارہ کیا
خادمون نے بہت کچھ زر و جواہر خواجہ کو دیا امیر نے فرمایا اب تو خوش ہو عمرو نے کہا مین آپ سے رنجیدہ کب
تھا امیر نے فرمایا اب اُن ساحرونکو محفل مین لاؤ خواجہ نے فرمایا آپ کو اُن ساحرون سے کیا مطلب جب طلسم کشا
مجھے گیننگے تو مین اُنسے جو مناسب جانونگا وہ کہونگا امیر نے فرمایا خواجہ پھر مجھسے روپیہ کیون لیا عمرو نے جواب دیا
کہ ایک بات لائق انعام کے کی تھی اگر آپنے اسکے صلہ مین تھوڑا سا زر و جواہر میرے حوصلے سے کم مجھے دیا تو

کیا بڑی بات کی سب مالکون کا یہی قاعدہ ہوتا ہی کہ جب خوش ہوئے مالامال کردیا بدیع الملک خواجہ کی یہ تقریر
سنکر ہنسے مریخ کی طرف اشارہ کیا مریخ اٹھا دو توڑے لاکر خواجہ کے سامنے رکھے خواجہ نے کہا صاحب
طلسم کشا نے اپنے ایک ملازم کی معرفت مجھکو روپیہ دیا میری حقیقت کچھ نہ جانی بدیع الملک ہنستے ہوئے
اُٹھے توڑے اپنے ہاتھ سے خواجہ کو دینے لگے خواجہ نے کہا آپ اپنے نامی و نامدار اتنا سا روپیہ اپنے ہاتھ سے
دیتے ہین آپکو شرم نہین آتی دربار مین سب ہنسنے لگے بدیع الملک نے اور بھی بہت کچھ زر و جواہر اسوقت خواجہ کو
دیا خواجہ نے سب اپنے تھیلے مین کیا زنبیل سے جمعدار کو نکالا پھر اسکے اور عزیزونکو نکالکر ستون بارگاہ سے باندہ
دیا امیر نے فرمایا خواجہ یہ کون ہی عمرو نے عرض کی یا صاحبقران یہ نگہبان طلسم کا جمعدار ہے وہ جو جوانان
بےسرگل مقابلہ کو آئے تھے اسی کے سحر کے بنے تھے اور آج سے مقابلے کیواسطے اسنے مردان دراز دست بنائے
تھے امیر نے فرمایا اسکو ہوشیار کرو خواجہ نے جمعدار کو ہوشیار کیا آنکھ جو کھلی جمعدار صاحب نے اپنے کو عجیب
کیفیت مین پایا گھبراکے چارون طرف دیکھنے لگے خواجہ نے دوات قلم جمعدار کے سامنے رکھا تازیانہ
لیکر سامنے کھڑے ہوئے امیر کیطرف دیکھا صاحبقران نے فرمایا ای جمعدار اب اپنے دین باطل کو ترک کرو اور مذہب
حق اختیار کرو خواجہ نے کہا ای جمعدار سنتے ہو کہ صاحبقران نامدار کیا ارشاد کرتے ہین جمعدار دنگ ہی کہ مین کس کیفیت
مین ہون اور مجھے یہان کون لایا یہ کیا سانحہ گذرا خواجہ نے کہا میان جمعدار اب کیا سوچتے ہو جو کچھ منظور ہو فوراً اس
کاغذ پر تحریر کرو اگر جان عزیز ہی تو اپنے مذہب باطل کو ترک کرو جمعدار نے دل مین خیال کیا کہ اگر اسوقت انکار کرتا
ہون تو جان جاتی ہی بہتر یہی ہے کہ دین کو تبدیل کرون اگر دین اسلام کو اچھا دیکھونگا تو ہمیشہ کے واسطے مسلمان رہونگا
ورنہ ان لوگونکو مکر سے گرفتار کرونگا یہ سوچ کے جمعدار نے کاغذ پر لکھا کہ مین دین اسلام قبول کرتا ہون خواجہ نے
وہ پرچہ امیر کو دکھایا صاحبقران نے فرمایا مشکین کھول دو خواجہ نے جمعدار کی مشکین کھول دین جمعدار امیر
کے قریب آیا قدمونکو بوسہ دیا صاحبقران نے پشت پر ہاتھ رکھدیا جمعدار کو بیٹھنے کی اجازت دی خواجہ
سے کہا اور لوگون کو بھی ہوشیار کرو خواجہ نے سب کو ہوشیار کیا سب نے اپنے کو جو اس حالت مین پایا سخت
حیران ہوئے خواجہ نے انسے بھی پوچھا کہ تم اپنے دین کو ترک کرنا چاہتے ہو یا نہین جمعدار نے عرض کی خواجہ آپ
ٹھہر جائین مین ان لوگون سے کہتا ہون خواجہ ٹھہر گئے جمعدار نے اُنکے سب سے کہا مین نے بھی اسلام قبول کیا
ہے اگر یہ مذہب واقعی پختہ ہی تو صاحبقران میرے سوالات کا جواب دینگے اور اگر یہ مذہب بے بنیاد ہی تو امیر
میرے سوالات کا جواب دینے مین ضرور بند ہو جائینگے مین یہان سے نکل جاؤنگا سب نے اسلام یہ سنکر قبول
کرلیا جمعدار نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران معاملہ ناموس بہت نازک ہوتا ہی اگر حکم ہو تو مین اپنے ناموس کو کسی
محفوظ جگہ پر پہنچاؤن امیر نے فرمایا بہت سے خیام خالی ہین جہان تمہارے مزاج مین آئے جاؤ اور نہین تو اور
خیام استادہ کرادیئے جائین جمعدار نے عرض کی خادمونکو حکم ہو کہ میرے ہمراہ چلکر خیام بتادین امیر نے جمعدار
کے ہمراہ چند خادم روانہ کئے انھون نے خیام جاکر بتائے جمعدار نے اپنے ناموس کو ایک خیمہ مین بٹھایا
صاحبقران نے حکم کیا کہ اسباب ضروری وہان جانا چاہیئے اور دو خدمتگار بھی ضرور جائین اُسی وقت لوگ
اسباب ضروری لیکر جمعدار کے خیمے مین پہونچے دو خادم بھی مقرر کیے گئے جمعدار یہ الطاف صاحبقران
سے دیکھکر خوش ہو گیا جلدی حاضر خدمت امیر ہوا عرض کی یا صاحبقران معافی کا امیدوار ہون کچھ عرض کرنا
منظور ہی امیر نے فرمایا کہو جمعدار نے کہا یا امیر مذہب آئینہ پرستی کس وجہ سے بے بنیاد ہی اور مذہب اسلام

مین ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا صرف طلسم کشا کو اسیر کرکے اشراق کے پاس بھیجدونگا وہ اُسکی بابت جو بات
مناسب سمجھینگے کرینگے مگر تملوگو نکو لازم ہی کہ اسکی خبر رکھو کہ طلسم کشا اسطرف کب آتا ہی سب نے کہا ہم شب و روز اسی
فکر مین رہینگے جب طلسم کشا کو اسطرف آتے دیکھینگے آپکو اطلاع دینگے یہ کہکر نگہبان تو وہان سے روانہ ہوے مگر فیروز
ستارہ پیشانی جو مرحلے کے دیکھنے کو آیا تو گل اندام زرد چشم کے پاس گیا گل اندام نے اسکی بڑی خاطر کی آپ تخت
سے ہٹ کے الگ بیٹھا فیروز کو تخت پر بٹھایا کہا اے شہنشاہ فیروز آج آپکی تشریف آوری کا کیا سبب فیروز نے کہا
جس روز سے مسلمان یہان آئے ہین اُس روز سے شہنشاہ اشراق نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ ایک ایک شخص کے سپرد ایک
ایک مرحلہ کر دیا ہی کہ وہ روز اُس مرحلے کی کیفیت دریافت کر آیا کرے وہ خود بھی تشریف لیجاتے ہین اسی واسطے مین آیا ہون
اب روز آیا کرونگا اور یہان کی حالت دیکھ جایا کرونگا کچھ کیفیت بیان کرو مسلمان تو بہت قریب آگئے ہین گل اندام نے
کہا جمعدار نگہبانان شریک خدا پرستان ہو گیا مگر سبب نہین کھلتا کہ کیون ایسا ہوا نہ کوئی لڑائی ایسی پڑی کہ جسکے سبب
سے وہ زیر ہوتا نہ کوئی اُسکے پاس گیا ایک روز اُسنے اس خوبصورتی سے مسلمانون کو روکا کہ مین بہت خوش ہوا اگر
ہزارون سال وہ مسلمانون سے یونہین جنگ کرتا رہتا تو ایک سپاہی بھی یہانتک نہ آتا اول روز اُسنے جوانان بے سر کو برے
مقابلہ مسلمانان میدان مین بھیجا دوسرے روز جوانان دراز دست تیار کیے اُنکے بھیجنے کا ارادہ تھا کہ وہ خود جاکر
شریک ہو گیا اتنا تو سننے مین آیا کہ شب بھر غائب رہا صبح کو جو سب نے اُسکے مکان مین آکے دیکھا تو ایک چیز بھی
خانہ داری کی نہ پائی فیروز نے کہا کوئی سبب ہوا ہوگا کسی عیار نے عیاری کی ہوگی یا کسی نے اسکے دل پر مسلمانون
کا رعب غالب کر دیا ہوگا سوا اسکے اور کوئی بات نہین ہی اچھا مین اس وقت جاتا ہون کل اپنے ہمراہ تھوڑے سے
عیار لیتا آؤنگا وہ تمھین بہت کام دینگے اب مسلمان اسطرف آتے ہین اُنکے ہمراہی مین عیار بھی موجود ہین وہ ضرور عیاری
کو یہان بھی آئینگے اس مرحلے پر عیارونکا رہنا بہت اچھا ہی گل اندام نے کہا آپ بھی عیار اپنے ہمراہ لائیے اور میرے یہان بھی
بہت سے عیار موجود ہین ان سب کو مین برائے نگہبانی مقرر کر دونگا اور جسطرح بنیگا تحفہ جات خدا پرستون کے لیلون
کہ ان کا اسیر کر لینا پھر بہت آسان ہو جائےگا فیروز وہان سے رخصت ہوا اشراق کے پاس آیا اور لوگ بھی مرحلہ جات
پر سے واپس آئے تھے مرحلہ کی کیفیت بیان کر رہے تھے کہ فیروز نے مرحلہ گل اندام کا حال بیان کیا اشراق
نے کہا کیا ہوا جو ایک جمعدار مسلمان ہو گیا بختکان نے جو یہ کیفیت سنی کہا اے شہنشاہ اشراق عیارون کی آمد شروع
ہو گئی یہ کام سوا اسے عیار کے دوسرے کا نہین ہی جو اس خوبصورتی سے اپنا مطلب نکالے اور جن صاحب
نے یہ عیاری کی ہی انکو بھی مین خوب جانتا ہون اشراق نے کہا کل مین اپنے یہان سے عیار روانہ کر دونگا
فیروز نے کہا مین گل اندام سے وعدہ بھی کر آیا ہون کہ کل تمھارے واسطے عیار لاؤنگا اشراق اُس روز تو خاموش
رہا دوسرے روز اسنے پانچ عیار اور پانچ عیارنیان بلاکر فیروز کے سپرد کین کہا ان سب کو لیجاؤ گل اندام کے
سپرد کرنا تسکین بھی بہت کچھ دینا مین لشکر بھی دونگا اگر کوئی وقت ایسا ہی سخت پڑیگا تو ہم لوگ سب تیری مدد کرینگے اور
خداوند سے بھی سفارش کر دینگے فیروز نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین اچھی طرح سے سمجھا دونگا کوئی بات ایسی نہ ہوگی
کہ گل اندام ہراسان ہونے پائین اول تو اونکو خود بھی دعوی ہے کہ مسلمان میرا کیا کر سکتے ہین لیکن مین بھی کلمات تسلی بہت
کہہ آیا ہون اور کہہ دونگا اشراق نے کہا اسکو دعوی کیونکر نہو گا ساحر جلیل ہی اسکا مثل نہین ہی بہت اچھا ساحر جانتا
ہی فیروز سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا اشراق نے چلتے وقت یہی کہدیا کہ آج آپ یہ بھی دیکھتے آئیے گا کہ مسلمان کہانتک
آگئے ہین فیروز گل اندام کے مرحلے پر آیا عیارونکو گل اندام کے سپرد کیا کہا بھائی صاحب آپ کسی طرح کا خوف

شریک ہوئے گا مین ہر وقت خدمتگذاری کو موجود ہون، اور شہنشاہ اشراق نے بھی فرمایا ہی کہ اگر کوئی وقت ایسا ہی ہوگا تو ہم سب آپ کی شرکت کرینگے خداوند سے بھی سفارش کر کے آپ کے واسطے عہدہ تقدیر کرا دینگے گل اندام نے کہا آپ لوگونکی عنایت کافی ہی مجھکو مطلق ہراس نہین ہی اگر خداپرست یہان آئینگے تو میرا کیا بنا لینگے ایک سحر مین سبکو گرفتار کرونگا اسکے پاس تحفہ جات ہین اُنکو نالہ بیجین تحفہ جات ایک دم مین سب سے چھین لونگا اسیر کر کے خدمت شہنشاہ مین بھیجدونگا فیروز نے کہا ان عیارون کے نام اپنے یہانکے دفتر مین تحریر فرمایئے گل اندام نے اُسی وقت دفتر طلب کیا سب کے نام لکھے فیروز گل اندام سے رخصت ہوا چلتے وقت اسکو یہ بھی خیال آیا کہ اشراق نے کہا تھا کہ مسلمانون کی خبر ضرور لانا وہان بھی چلنا چاہیے دیکھون وہ لوگ کہانتک آ گئے ہین یہ سوچ کر سرحد مرحلے کی طرف چلا تھوڑی دور گیا تھا کہ اُسنے دیکھا سامنے سے لشکر اسلام بڑے جاہ و تجمل سے آتا ہی فیروز ایک کوہ پر چڑھ گیا لشکر اسلام کی کیفیت دیکھنے لگا جب سب لشکر اسکے سامنے سے گذر گیا تو فیروز پھر گل اندام زرد چشم جادو کے پاس آیا کہا مجھسے شہنشاہ اشراق نے کہا تھا کہ لشکر اسلام کی بھی خبر لانا لہذا مین تعمیل ارشاد کے واسطے اسطرف گیا واقعی لشکر اسلام مین بہت لوگ ہین اگر کوئی بے سحر کیے اُن لوگون سے مقابلہ کرے تو واقعی فتح پانا مشکل ہو کیونکہ اسکے ہمراہ ایسے ایسے جوان ہین جو آجتک نگاہ سے نہین گذرے یہ سب طلسم کشا کے لشکر ہین طلسم کشا نے ابھی طلسم مراۃ العدم کو فتح کیا یہ لوگ وہین کے ہین جب مین قیصر صافت باطن کے پاس گیا تھا تو اُسنے کچھ دلسی ان پہلوانون مین سے میرے ہمراہ کیے تھے طلسم مراۃ العدم مین ایک شہر تھا کہ اُسکو گردستان کہتے تھے یہ لوگ وہین رہتے تھے واقعی انسان نہین ہین دیوون سے بھی زیادہ قوی الجثہ ہین ان سب کو بدیع الملک نے زیر کر کے اپنا مطیع بنایا ہی انھین کے بھروسے پر یہان آیا ہی گل اندام نے کہا کیا بنا سکتا ہی ایک سحر مین سب کو فنا کر دونگا مسلمانون مین جو جو صاحب تحفہ جات ہین اگر خود سے اپنے تحفہ نہ دے دین تو ساحری مین اپنا نام نہ رکھون فیروز نے کہا جناب صاحب مجھکو یقین ہی اور شہنشاہ اشراق بھی آپ کو اچھا جانتے ہین غائبانہ آپکی تعریفین بیان کرتے ہین مین تو اسدرجہ آپکے کمالات سے واقف نہین تھا یہ جانتا تھا کہ اگر آپ ایسے نہوتے تو مرحلے کے حاکم کیون قرار دیے جاتے یہ باتین کر کے فیروز نے رخصت طلب کی گل اندام نے کہا مسلمان کہانتک آ گئے ہین فیروز نے کہا آپ کے مرحلے سے بہت قریب ہین گل اندام نے کہا آپ تشریف لیجایئے مین اُنکا بند و بست کرنے کو جاتا ہون دیکھیے اسیوقت کیا بات کرتا ہون کہ سب مسلمان آگے نہ بڑھ سکین فیروز نے کہا مین کل آ کے پھر خبر لونگا آپکی کوشش و محنت کی داد دونگا یہ کہکر فیروز روانہ ہوا گل اندام بھی اپنی جگہ سے اُٹھا اسباب سحر ہمراہ لیا مرحلے کی دیوار سے نکل کر باہر جو آیا عجب کیفیت دیکھی لشکر اسلام کی شان و شوکت جوانان شیر دل کی صولت گل اندام دیر تک سب کی صورتین دیکھا کیا لشکر اسلام بھی بے تکلف آگے بڑھ گیا گل اندام یہ حال دیکھکر وہان سے واپس آیا کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہی

یہ لوگ جو قریب دیوار مرحلے کے پہونچے بدیع الملک نے جوانان گردستان کی طرف دیکھکر اشارہ کیا کہ اس دیوار کو گرا دو سب پہلوان دیوار کی طرف بڑھے دیوار پر بہت کچھ زور کیا مگر کچھ اثر نہ معلوم ہوا مجبور ہو کے خدمت بدیع الملک مین واپس آئے عرض کی شہریار اگر ہم لوگ اسطرح پہاڑ پر زور کرتے تو سرمہ بنا دیتے مگر کیا کرین دیوار کو جنبش نہین ہوتی آپ گرگین درشت چنگال سے فرمایئے وہ جا کر اس دیوار پر زور کرین کیونکہ اُنکی طاقت

ہم سب لوگون کی طاقت سے زیادہ ہے بدیع الملک نے گرگین کی طرف اشارہ کیا گرگین نے جاکر دیر تک زور
کیا مگر دیوار کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی گرگین بھی مجبور ہوکے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی آقاے نامدار
دیوار پر مین نے بہت زور کیا مگر ذرا جنبش بھی نہ معلوم ہوئی مریخ آفتاب علم نے عرض کی شاید یہ دیوار اصلی نہین
ہے سحر کی ہے بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو مین دیوار کو گراتا ہون مریخ نے عرض کی جب تک آپ یا
صاحبقران اس دیوار پر زور نہ کرینگے اسوقت تک اسکا گرنا بہت دشوار ہے بدیع الملک نام خدا لیکر آگے بڑھے
قریب دیوار پہونچے شاہزادے نے ایک گرز دیوار پر مارا گرز پڑتے ہی ایک آواز مہیب آئی دیوار شق ہوئی
دھوان بلند ہوا بدیع الملک نے دوسرا گرز مارا کہ دیوار مین در پیدا ہوگیا شعلہ ہاے آتش بھڑکنے لگے طبقہ جہنم
کی صورت سبکی نگاہون مین پھر گئی دیر تک شعلے اٹھا کئے پھر تاریکی چھائی جب تاریکی بھی دفع ہوئی تو بدیع الملک
نے دیکھا دیوار گر گئی ہے سامنے میدان معلوم ہوتا ہے صاحبقران نے بدیع الملک کی جرأت وہمت کی بہت تعریف
کی لشکر کو لیکے آگے بڑھے وہان سے چند ساحر پیدا ہوئے بدیع الملک کے قریب آئے کہا اے جوان طلسم کشا
تو نے دیوار گرائی اپنی جرأت دکھائی ہمارے شہنشاہ گل اندام آپ سے بہت خوش ہین فرماتے ہین اگر یہ جوان
اپنے ارادے سے باز آئے تو مین اپنے مرحلے کا منتظم اعلےٰ اسکو قرار دون بدیع الملک نے فرمایا مردان عالم
کہین اپنے ارادے سے باز آتے ہین اگر گل اندام کو کچھ خوف ہے تو ہمارا سد راہ نہو جانے دے ساحرون نے کہا یہ
کب ممکن ہے وہ شہنشاہ کی طرف سے اسی واسطے مقرر ہین کہ جو کوئی طلسم کی طرف آئے اسکو روکین بدیع الملک
نے فرمایا تو وہ اپنے کام کو انجام دین اگر ہماری قسمت مین اس طلسم کی فتاحی ہے تو مرحلے کو سر کرکے نکل جائینگے ورنہ جو منظور
الٰہی ہوگا پیش آئیگا ساحرون نے جب بدیع الملک سے جواب صاف پایا واپس ہوئے گل اندام کے پاس
آئے کہا ہم مسلمانون کے لشکر مین گئے تھے انکا ارادہ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ کسی طرح نہ رکینگے اور آپ
کو اس امر کی خبر بھی نہین کہ انھون نے دیوار مرحلہ گرادی ہے اندر چلے آتے ہین گل اندام نے کہا تمنے بہت برا کیا جو تم
پاس سے گئے ہم نہین معلوم کیا سوچتے تھے اور کیا ارادہ تھا ساحرون نے کہا ہمکو آپ کے ارادے کی خبر نہ تھی اسوجہ سے
گئے اگر یہ جانتے کہ آپنے اور کوئی فکر کی ہے تو ہرگز نہ جاتے گل اندام نے کہا جو کچھ ہوا اچھا ہوا اب ان لوگون سے
خبر نہونا مین ایک انتظام بہت معقول کرچکا ہون یہ کہکے گل اندام نے ساحرونکو بلایا ایک نامہ اس مضمون کا
تحریر کیا کہ اے طلسم کشا مین نے سنا ہے کہ تو صاحب جرأت ہے اور خلاف مردانگی کوئی بات نہین کرتا ہے بہتر ہے مین چاہتا ہون
کہ دو روز اپنا لشکر لیکر مقیم ہو تیسرے روز مین تجھسے مقابلہ کرونگا ابھی میرے یہان کوئی بندوبست جنگ کا نہین ہے جب
مین علاقہ جات سے اپنی فوجین بلالونگا تو تجھسے مقابلہ کرونگا یہ نامہ لکھکر ساحرون کو دیا ساحر لیکر روانہ ہوا بدیع الملک
نوجوان لشکر کو لئے ہوئے بڑھے آتے تھے کہ ساحر نے جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا
ساحر نے عرض کی مین طلسم کشا سے ملنا چاہتا ہون بدیع الملک نے فرمایا جو کچھ کہنا ہو بیان کر ساحر نے گل اندام کا نامہ دیا
بدیع الملک نامے کو صاحبقران کے پاس لیکر آئے ایسے عرض کی یہ نامہ حاکم مرحلہ نے بھیجا ہے آپ ملاحظہ فرمالین امیر
نے فرمایا تم نامے کو دیکھو تمھارے پاس آیا ہے بدیع الملک نے نامہ کو پڑھا صاحبقران سے عرض کی گل اندام اجازت چاہتا
ہے کہ اپنا لشکر علاقہ جات پر سے بلالے تین یا چار روز کی مہلت کا طلبگار ہے مین مہلت دیتا ہون صاحبقران نے فرمایا ضرور
مہلت دینا چاہیئے بدیع الملک نے نامے کے پشت پر لکھدیا کہ ہمنے مہلت بخوشی دی یہ لکھکر نامہ دار کو دیا اور لشکر کو ہین
دو کا بارگاہین فوراً استادہ ہوئین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی بارگاہون مین گئے

صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک کو طلب فرمایا بدیع الملک بارگاہ صاحبقران مین گئے
اور سب سردار بھی جمع ہوئے ذکر جنگ شروع ہوا اگر نامہ وار گل اندام جو نامہ لیکر بدیع الملک کے پاس آیا
تھا جواب لیکر واپس ہوا تو گل اندام کے پاس پہونچا نامہ کا جواب دیکھا گل اندام نے کہا واقعی ان لوگون کی ہمت
و جرأت مین شک نہین ہے مین نے مہلت طلب کی فوراً مہلت دیدی اب مین سب انتظام درست کر لونگا یہ کہکر اُس نے
عیارون کو طلب کیا سب عیار آئے گل اندام نے کہا کوئی تم مین ایسا بھی ہے جو تحفہ جات اہل اسلام سے لے آئے
مگر وہان بھی عیار موجود ہین صرخاب عیار اور فتانہ عیارہ کچھ نے کہا اے شہنشاہ اور عیارون کو تو اپنی عیاری پر ناز
ہے یہ تو ایسے مقامات پر نہین جاتے ہین ہم دو سب مین کمتر ہین اگر اجازت ہو تو جاکر آج ہی سب کے تحفہ جات لادین
گل اندام نے کہا جو خدا پرستون کے تحفہ جات لائیگا انعام مین ایک ملک پائے گا صرخاب نے کہا مین جاتا ہون
اور فتانہ کو بھی اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون دونون مین سے جسکی عیاری بن پڑیگی تحفہ جات لا کر آپ کو دیگے گل اندام
نے دونون کو رخصت کیا دونون بانہ ہائے عیاری سے درست ہو کے چلے قریب شام لشکر اسلام مین پہونچے
ان دونون نے اپنی صورتین تبدیل کر لین تھین لشکر اسلام مین پہونچکر لوگون سے پوچھا یہ لشکر کسکا ہے کہان جاتا ہے
لوگون نے کہا یہ لشکر صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کا ہے اس طلسم مین براے فتاحی آئے ہین حاکم طلسم
نے چند روز کی مہلت طلب کی ہے اس وجہ سے یہان لشکر اترا ہے ورنہ بدیع الملک نامدار کا یہ ارادہ تھا کہ
یہان قیام نکرین سب مراحل کو طے کر کے خاص طلسم مین جائین وہان مقابلہ پڑے اب دو ایک روز یہان ٹھہرے
ہین جب گل اندام کا لشکر آئیگا مقابلہ پڑے گا ایک دن مین فیصلہ ہو جائیگا اور آگے بڑھینگے ان لوگون نے کہا
اہل اسلام بھی سحر مین طاق ہین جو ایسے طلسم مین اسطرح آئے ہین اور یہ ارادہ رکھتے ہین کہ خاص طلسم تک
پہونچین لشکر اسلام کے لوگون نے کہا ہم لوگ سحر کو حرام جانتے ہین بجرأت و ہمت مقابلہ کرتے ہین اسیطرح بہت
سے طلسم فتح کیے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا آج تک کسی نے فتح نہ پائی کوئی امیر غالب نہ آیا اب تم اپنی کیفیت بیان
کرو دونون عیارون نے کہا ہم مسافر ہین اپنے گھر سے براے روزگار نکلے تھے اسطرف چلے آتے یہان لشکر کو
ٹھہرے ہوئے دیکھا خیال کیا کہ لشکر مین جائین شاید سرداران لشکر ہمین ملازم کر لین اگر یہان کوئی صورت نکل
آئیگی ٹھہرینگے ورنہ اور آگے جائینگے اہل اسلام نے کہا اگر تمھارا یہی ارادہ ہے تو سرداران اسلام کی بارگاہون مین جاؤ
اُنسے اپنی کیفیت بیان کرو یقین ہے تمھارے واسطے کوئی صورت ہو جائے گی دونو عیار بصورت مبدل وہانسے
چلے قضاے کار خواجہ عمرو نامدار اسطرف سے آتے تھے دو غیر شخصون کو جو دیکھا خواجہ نے دونون کو روک کر کہا تم
کون لوگ ہو کہان جاتے ہو دونون نے جواب دیا ہم لوگ مسافر ہین یہان براے ملازمت آئے تھے لشکر کو اس
جگہ پر ٹھہرے ہوئے دیکھا دو ایک شخصون سے دریافت کیا کہ یہان کوئی صورت روزگار ہو جائیگی اُنھون نے کہا
سردارون کی بارگاہ مین جاؤ یقین ہے کوئی صورت نکل آئے اسی غرض سے ہم لوگ اسطرف جاتے ہین اگر آپ کو
معلوم ہو تو کسی سردار کا نام بتا دیجیے خواجہ نے جو یہ تقریر سنی انداز کلام سے شناخت کر لیا کہ یہ مسافر نہین عیار
ہین گل اندام نے انکو بھیجا ہے سوچ کر خواجہ نے کہا تم لوگ کیا کمال رکھتے ہو کیا نام ہے کہان کے رہنے والے
ہو دونون نے کہا کہ ہم لوگ خدمتگاری کے کام سے بخوبی ماہر ہین ہمارا آبائی پیشہ ہے خواجہ نے نام پوچھے ایک نے کہا
ہمارا نام مسرور نیک قدم ہے دوسرے نے رفیق مبارک فال اپنا نام بتایا خواجہ نے کہا تم لوگ اگر نوکری کے
متلاشی ہو تو مین اپنے پاس تمھین نوکر رکھتا ہون مگر جو جو امور تمسے بیان کرون اُنکی تعمیل کرنا ہوگی دونون نے کہا

ہم لوگ بسروچشم آپ کے ارشاد کی تعمیل کرینگے خواجہ نے کہا اول تو شب بھر تمھین بیدار رہنا ہوگا کہ ہمارے لشکر مین سب سوتے
ہین اور ہر ایک سردار کی بارگاہ مین دورہ کرنا ہوگا اُنکی خیریت سے ہمین وقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہنا یہ سُنکر دونون بہت
خوش ہوے دلمین خیال کیا یہ تو اپنے مفید مطلب بات نکلی خواجہ سے کہا حضور ہم ہر طرح موجود ہین جو آپ حکم فرمائینگے
ہم بسروچشم بجا لائینگے خواجہ دونون کو ہمراہ لیکر اپنی بارگاہ مین آئے ایک جگہ دونون کو بیٹھنے کی اجازت دی باتین کرنا شروع
کین ایسی دلجوئی کی باتین کین کہ دونون دام تقریر خواجہ مین اسیر ہوئے جب خواجہ دونون کو اپنے عمل تقریر سے تسخیر کر چکے تب
کہا بھائی ایک بات ہم کہتے ہین گو تم جدید ملازم ہو مگر ہم تمھین قدیم سے بہتر جانتے ہین اصل مین ہم یہان ایک غرض سے
آئے ہین اس بات کو اپنے ہی تک رکھنا کسی پر افشانہ کردینا دونون نے کہا کیا مجال جو آپ کی بات کسی پر افشا ہو خواجہ نے کہا
سابق مین ہم شہنشاہ فیروز ستارہ پیشانی کے ملازم تھے جب خدا پرست وہان گئے اور طلسم کو ان لوگون نے تباہ کیا اور
شہنشاہ وہان سے نکل گئے تو ہمسے اُنھون نے یہ فرمایا تھا کہ خدا پرست تحفہ جات ہمارے طلسم سے الیسے لیے جاتے ہین جنکی
وجہ سے یہ لوگ بڑے بڑے طلسم فتح کر لینگے اور جب تک حمزہ ثانی اور بدیع الملک زندہ رہینگے اُسوقت تک ہمین
طلسم مین آنا نصیب نہیگا پس تم اپنے تئین ظاہری رفیق مسلمانون کا بتاؤ اور اُنکے ہمراہ رہو اگر موقع پاتا تو انکو قتل کرنا اور تحفہ جات
لیکر ہمارے پاس آنا ہم اپنے طلسم پر جاکر قبضہ کر لینگے پھر جو کوئی ہمارے مقابلے مین آئے ہم اُس سے سمجھ لینگے خوف دو صورت
کی ذات سے ہی جب یہ نہ ہون گے تو ہمین خوف نہ رہیگا اسواسطے ہم اُنکے ہمراہ ہین مگر آجتک کوئی موقع ایسا نہین ملا جو شہنشاہ
کے حکم کی تعمیل کرتے یہانتک اپنا اعتبار بڑھایا ہے کہ شب کو طلایہ داری کے واسطے بھی ہمین جاتے ہین ہر ایک سردار کی بارگاہ
مین شب کو بے تکلف چلے جاتے ہین اپنے ملازمین کو بھیجدیتے ہین سب سردار تو سوتے ہین مگر حمزہ ثانی و بدیع الملک
شب بھر بیدار رہتے ہین جب اُنکی بارگاہ مین کسی ارادے سے گیا اُنکو بیدار پایا مجبور ہو کے واپس آیا اگر اس امر کو تم گوارہ کرو
تو ہین تمھاری تنخواہین بھی بڑھادون اور بڑے آرام سے رکھون دونون عیار خوش ہوئے کہا جناب ہم لوگ خاص اسی کام کے واسطے
آئے ہین اور یہ کوشش خاص شہنشاہ فیروز کے لیے کرتے ہین ہمین نوکری کی کیا ضرورت ہے سلطان اشراق کے ملازم ہین
سو روپیہ ماہوار پاتے ہین علاوہ اسکے ہر مہینے مین انعام اسقدر ملتا ہے کہ تنخواہ کی ضرورت نہین رہتی گل اندام زرد چشم
جادو نے وعدہ کیا ہے کہ اگر حمزہ ثانی اور بدیع الملک سے تحفہ جات لاؤ تو ایک ملک کی سلطنت تمھین انعام مین دین
خواجہ نے جو یہ سنا جلدی سے اُٹھکر بغلگیر ہوئے مگر جب خواجہ فتانہ عیار بچی کے گلے ملے تو فتانہ اپنے تئین بچاتی ہوئی
خواجہ کے گلے ملی خواجہ نے اُس سے آنکھ ملائی معلوم ہوا کہ یہ عیار بچی ہے خواجہ نے کہا اب آپ لوگ اپنی صورت اصلی ظاہر
کرین کیون اسطرح کی صورت بنائے رہین سرخاب نے کہا کہ ایسا نہو عیاران اسلام سے کوئی ہم کو دیکھکر پہچان لے
خواجہ نے کہا اپنے بانا سے عیاری بیان رکھو معمولی پوشاک پہن لو مین تمھین اپنے ہمراہ صاحبقران کی بارگاہ مین لیچلون
جہان جہان تحفہ جات رکھے ہین وہ جگہین بھی تمکو بتا دونگا فتانہ نے عرض کی مین کیونکر جا سکونگی مجھکو اسی حالت پر رہنے دیجیے
خواجہ نے کہا اس صورت کو بدل ڈالو سرخاب نے فوراً رنگ روغن عیاری کا چھڑایا منھ ہاتھ دھو کے معمولی کپڑے پہنے
فتانہ نے بھی رنگ روغن چھڑایا خواجہ کی نگاہ جو فتانہ پر پڑی صورت اچھی معلوم ہوئی خواجہ نے فتانہ کی طرف
دیکھ کر ٹھنڈی سانس بھری فتانہ نے شرما کے گردن جھکالی مگر تبسم سا لبون پر آگیا خواجہ نے کہا اب اپنی صورت تبدیل کرو تو مین تمھین
دربار مین حمزہ کے لے چلون فتانہ نے اُسی وقت اپنی صورت تبدیل کی سرخاب اصلی صورت پر رہا خواجہ دونون
کو ساتھ لیکر دربار مین صاحبقران کے آئے امیر نے دیکھا خواجہ دو اجنبی شخصون کو ساتھ لاتے ہین سمجھے اسمین بھی
کوئی بات ہوگی یہ سوچ کر خاموش ہو رہے خواجہ اپنی کرسی پر آکے بیٹھے ان دونون عیارون کو بھی اپنے پاس بٹھایا

سرداروں نے کہا خواجہ یہ دو شخص تمھارے ساتھ کون ہین خواجہ نے کہا یہ میرے عزیز ہین ایک نسبتی بھائی ہی دوسرے سے ایسا رشتہ ہی جسکو افشا کرنا اچھا نہین ہی آج میرے گھر سے یہ دونون صاحب تشریف لائے ہین انکو بھی روزگار کی ضرورت تھی مین نے کہا تم یہان رہو جب کسی سردار کو ضرورت ہو گی تمھین نوکر رکھا دونگا سردار سمجھ گئے کہ یہ عیارین خواجہ نے انکو اپنے دام مکر مین گرفتار کیا ہی یہ سوچکر سب خاموش ہو رہے تھوڑی دیر تک خواجہ وہان بیٹھے رہے جب رات زیادہ گئی دونون کو اپنے ساتھ لیکر بارگاہ مین آئے شراب و کباب دونون کے سامنے رکھدی عیار دن بھر کے بھوکے تھے شراب جو عمدہ پائی خوب پیا کباب بھی اچھی طرح سے کھائے کھاتے ہی بیہوش ہوئے خواجہ نے دونون کو نذر زنبیل کیا ایک کی صورت بنکر روانہ ہوئے خواجہ نے ان لوگون سے پتا دریافت کرلیا تھا اور جو ضروری باتین تھین وہ بھی پوچھ لی تھین راہ طے کرکے گل اندام جادو کے مکان پر صبح کو پہونچے اسوقت فیروز بھی آیا ہوا تھا خواجہ نے اپنی صورت فتانہ عیار جی کی بنائی تھی بے تکلف گل اندام کے پاس پہونچے دیکھا فیروز شاہ بیٹیانی سامنے بیٹھا ہی فتانہ نقلی نے جھک کے فیروز کو سلام کیا گردن اٹھاکر مسکرا دیا فیروز اس ادا پر مر گیا گل اندام نے کہا اے فتانہ سرخاب کہان ہی فتانہ نے جواب دیا وہ ابھی عیاری کی فکر مین ہین گل اندام نے کہا اور تم کیون واپس آئین فتانہ نے کہا حمزہ کی حرز ہیکل لائی ہون اور سرخاب طلسم کشا کے تحفہ جات کی فکر مین بصورت خدمتگار بارگاہ طلسم کشا مین ہین میرا ارادہ بھی ابھی آنے کا نہ تھا مگر یہ خیال ہوا کہ ایسا نہو یہان کوئی بات پیدا ہو جائے اور ہم لوگ گرفتار ہون تو یہ تحفہ بھی چھین جائے اس سبب سے چلی آئی گل اندام نے کہا اے فتانہ حرز ہیکل مین دیکھون فتانہ نے کہا مین ابھی حاضر کرتی ہون یہ کہکر بقچہ عیاری کھولا ایک ہیکل نکالی گل اندام کو دی کہا اب حمزہ کے پاس کوئی تحفہ نہین ہی صرف بدیع الملک کا خوف باقی ہی یقین ہی کہ سرخاب انکے تحفے جات لائے گل اندام نے ہیکل لیکر اپنے پاس رکھی بہت کچھ زر و جواہر منگاکر فتانہ نقلی کو دیا فتانہ نے کہا مین ایک امر کی اور امیدوار ہون گل اندام نے کہا کہو فتانہ نقلی نے کہا اگر آپکا حکم ہو تو مین یہ ہیکل سلطان اشراق کو دکھاؤن انسے بھی خلعت و انعام پاؤن پھر آپکی خدمت مین حاضر کرونگی فیروز اسکے جان پر فریفتہ ہو ہی چکا تھا کہا میرے نزدیک بہتر ہی کہ یہ ہیکل یہان نہ رہے ایسا نہو عیاران اسلام آئین اور مکر کرکے اسکو یہان سے لیجائین گل اندام نے کہا عیارون کی کیا مجال جو یہان آسکین مین آج ہی اسکا انتظام کیے دیتا ہون فیروز نے کہا حرز ہیکل کا وہین رہنا اچھا ہی گل اندام نے کہا آپ کو اختیار ہی لیتے جائیے فتانہ نے کہا مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگی فیروز نہایت خوش ہوا کہا بہت اچھی بات ہی آج اگر تم وہان چلو تو خلعت و انعام بھی پاؤ فتانہ نے کہا اب دیر نہ لگائیے تشریف لے چلیے فیروز گل اندام سے رخصت ہوا اپنے تخت پر فتانہ نقلی کو بٹھا کر چلا راہ مین فتانہ نے کہا اے شہنشاہ مجھے شدت تشنگی بہت پریشان کیے ہوئے ہی اگر آپ تخت اتارین تو مین کہین پانی تلاش کرکے پیون فیروز بھی چاہتا تھا کہ عرصہ ہو جلدی اشراق کے پاس نہ پہونچین یہ بات جو سنی جلدی سے تخت اتارا فتانہ اتر کر ایک جانب چلی فیروز نے کہا مین بھی تمھارے ساتھ چلون فتانہ نے مسکرا کے جواب دیا آپ میرے ہمراہ نہ آئیے فیروز نے کہا اے جان جہان مین نے جسوقت سے تمھاری صورت دیکھی ہی دل بیتاب ہی خدا کے واسطے رحم کرو دلکو تسلی دو فتانہ نے مسکرا کے کہا آپ کی اچھی طبیعت ہی کہ جلدی سے مائل ہو گئی اور دل بھی بیتاب ہو گیا ایسی باتین مجھسے نہ کیجیے فیروز نے بہت کچھ منت سماجت کی فتانہ نے کہا مین پیشتر پانی پی لون تو میرے حواس درست ہون فیروز خود پانی تلاش کرنے کو ایک سمت چلا فتانہ نقلی دوسری جانب روانہ ہوئی تھوڑی دور کے بعد ایک چشمۂ آب نظر آیا فتانہ نقلی نے آواز دی اے شہنشاہ یہان پانی موجود ہی تشریف لائیے آپ بھی نوش فرمائیے فیروز جھٹ کر آیا فتانہ نے کہا اے شہنشاہ پانی نہایت سرد ہی

نوش فرمایئے فیروز نے باقی پیا پیتے ہی زمین پر گرا بیہوش ہوا فتانہ نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران نعرہ
کرکے فیروز کے زبان مین سوزن دیا داخل زنبیل کیا اب خواجہ نے چاہا کہ سرخاب و فتانہ کو نکالین اور اُنسے کیفیت
اشراق کے یہان کی دریافت کرین پھر خواجہ کو خیال آیا کہ ایسا نہو کوئی ساحر یہان آجائے اور مجھکو بھی اسیر
کرکے لے جائے کسی گوشے مین چلکر ان دونون کو نکالنا چاہیئے یہ سوچ کے خواجہ ایک گوشے مین آئے پہلے
سرخاب کو نکالا سرخاب جو ہوشیار ہوا تو اپنے تئین اس کیفیت مین پایا دیکھا ایک دبلا پتلا آدمی سامنے تازیانہ لیے
کھڑا ہی سرخاب نے کہا ای شخص تو کون ہی اور مجھکو یہان کیون لایا ہی خواجہ نے کہا ای سرخاب اب شناخت مین خداوند
واحد و یکتا کے کیا کہتا ہی سرخاب نے دیکھا اسوقت مسلمان ہوجانے سے جان بچتی ہی کہا ای شخص مجھے کچھ عذر
نہین ہی خواجہ نے اُسکی پیشانی کو دیکھا تو تیرگی کفر دور نہین ہوئی تھی خواجہ نے کہا ای سرخاب مین نے اپنی عمر
قیافہ شناسی مین صرف کی ہی تو بھی بصدق دل مسلمان نہین ہوا ہی سرخاب نے کہا مین بدل مسلمان ہوتا ہون اور اپنے
مذہب باطل پر لعنت کرتا ہون خواجہ نے کہا مین تیری دروغگوئی کا اعتبار نہین کرتا جسوقت تو بصدق دل مسلمان ہوجائیگا
مجھکو معلوم ہوجائیگا سرخاب نے کہا ای شخص اگر تجھے میرا قتل کرنا منظور ہو تو قتل کر مین موجود ہون ورنہ یہ الزام میرے سر پہ
نہ رکھ کہ مین مسلمان نہین ہوا خواجہ نے ایک تازیانہ لگایا سرخاب تڑپ گیا کہا ای شخص مین مسلمان ہون مجھے کیون تازیانے
لگاتا ہی خواجہ نے تین چار تازیانے لگائے مگر اُسنے صدق دل سے اسلام قبول نہین کیا خواجہ نے حباب مار کے اُسکو
بیہوش کیا داخل زنبیل کرکے فتانہ کو نکالا اُسی طرح باندھ دیا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوے مگر دلمین یہ خیال کرتے جاتے
ہین کہ خواجہ اگر فتانہ نے بھی انکار کیا تو کیا اُسکو بھی تازیانے لگاؤگے بھلا کیونکر ہوسکیگا کہ اُسکے جسم نازک پر تازیانے
لگاؤن دیر کے بعد خیال آیا کہ سرخاب جادو کی صورت بنکر اس سے یہ بات ظاہر کی جائے کہ مین مسلمان ہوا
اب تجھے بھی لازم ہی کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کر کیا عجب ہی جو اس بات کو سنکر اپنا مذہب ترک کرے پھر سوچے
کہ وہ بھی عیار ہی ضرور پہچان لے گی یہ سوچ کے خواجہ نے دلمین خیال کیا جو کچھ ہو اگر مسلمان ہونے سے انکار کرے گی
تو بیہوش کرکے پھر پہچلونگا دیکھا جائے گا اور کوئی صورت نکالونگا فتانہ کو ہوشیار کیا فتانہ کچھ سحر بھی جانتی تھی جیسے
ہی خواجہ نے ہوشیار کیا اور اُسنے اپنے تئین اس کیفیت مین پایا اشارہ کیا کہ ریسمان جلکر بدن سے جدا ہوگئے
فتانہ دوڑ کر سحر کرکے اُڑی خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ ساحرہ ہی جلدی سے گلیم اوڑھلی فتانہ حیران ہوئی دلمین اپنے خیال
کیا کہ مین یہان کیونکر آئی اور یہ دبلا سا آدمی کون تھا سرخاب کہان گیا یہ سوچ کے اشراق جادو کی طرف روانہ
ہوئی کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائے گا

اب خواجہ عمرو کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے

کہ انھون نے دیکھا کہ فتانہ اشراق آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوئی سوچے کہ اب اُسطرف جانا اچھا نہین ہی
یہ جاکر وہان سب کو اس حال سے مطلع کرے گی بہتر یہی ہی کہ اب گل اندام کی طرف واپس چلو اور گل اندام
کو اسیر کرکے کچھ مزدوری وہان سے لے کے اپنے لشکر مین چلو یہ سوچ کے خواجہ گل اندام کی طرف روانہ ہوئے
مگر گلیم اوڑھے ہوئے چلے تھوڑی دیر کے بعد گل اندام کے مرحلے پر پہونچے دیکھا ہر ایک جانب شعلہ ہاے
آتش بلند ہین خواجہ نے دلمین یہ خیال کیا کہ اُسنے کہا تھا کہ مین عیارون کے واسطے بندوبست کرونگا یقین ہی
یہی بندوبست اُسنے کیا یہ خیال کرکے خواجہ نے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی گلیم اُتاری ایک طرف دو تین ساحر
جاتے تھے اُنکے پاس پہونچے کہا کیون بھائی یہ آگ کیسی ہی ساحرون نے کہا ہمارے شہنشاہ گل اندام زرد چشم جادو

جواس مرحلے کے حاکم ہین اُنھون نے عیارون کے واسطے یہ بندوبست کیا ہی اب عیار یہان نہین آسکین گے اور اگر آنے کا ارادہ کرینگے دیوار پر پانون رکھتے ہی سر کٹ کے گر پڑیگا خواجہ بہت حیران ہوئے اور آگے بڑھے دیکھا دو تین ساحر سامنے سے آتے ہین خواجہ نے اُنکو آواز دی وہ ساحر قریب آئے خواجہ نے کہا کیون صاحب یہ آگ آج یہان کیسی روشن کی گئی اُن ساحرون نے بھی وہی بات بیان کی جو پہلے ساحرون نے کہی تھی خواجہ نے کہا یہ سحر خاص سلطان کا ہی ساحرون نے کہا سلطان ایسے سحر نہین کرتے یہ سحر آتش بار جادو کا ہی آتش بار جادو قلعہ آتش مین بیٹھا ہی وہان سے سحر کر رہا ہی خواجہ نے کہا کیون بھائی اُسکا قلعہ کہان ہی ساحرون نے پتہ دیا خواجہ اُنکے سامنے تو آگے بڑھ گئے مگر اُن لوگون کے جانے کے بعد خواجہ نے اپنی صورت تبدیل کی اور طرف قلعہ آتشین کے چلے قریب دو کوس کے پہونچ کے خواجہ نے دیکھا ایک قلعہ آگ کا معلوم ہوتا ہی اُسکے نگہبان بھی سب آتشی ہین چارون طرف اژدران آتش فشان بیٹھے ہوئے قلابہائے آتشین چھوڑ رہے ہین خواجہ بہت حیران ہوئے کہ اس آتشکدہ مین کیونکر گذر ہوگا خدا کو یاد کیا آگے بڑھے دیکھا ایک ساحر آتش بدہان آتا ہی خواجہ اُسکے قریب پہونچے کہا کیون بھائی یہ قلعہ کسکا ہی اور یہان کا حاکم کون ہی اُس ساحر نے کہا یہ قلعہ آتشین ہی اور یہان کا حاکم آتش بار جادو گل اندام زرد چشم جادو کا ملازم ہی خواجہ نے کہا بھلا ہو لوگ اُنکی ملاقات کو جاتے ہون گے تو کیونکر جاتے ہونگے ساحر نے ایک چنگاری آگ کی مُنھ سے نکالکر دکھائی کہا جسکو آنے کی ضرورت ہوتی ہی ایسے چنگاری اپنے مُنھ مین رکھکر آتا ہی اُس پر یہ آگ تاثیر نہین کرتی خواجہ نے کہا پھر یہ آگ کہان ممکن ہوتی ہی ساحر نے کہا یہ آگ اشراق جادو کے پاس ہی جسکو آتش بار جادو کی ملاقات کرنا ہوتا ہی وہ پہلے سلطان اشراق کو عرضی دیتا ہی وہ اپنے آتش کدے سے ایک چنگاری منگا کے دیدیتے ہین وہ شخص یہان آتا ہی اول تو جدید کوئی ملاقات کو بھی نہین آتا جو آنے والے ہین اُن کے پاس موجود ہی خواجہ نے کہا تم کس کام پر یہان مامور ہو ساحر نے کہا مین آتش بار جادو کی خدمتگاری مین موجود رہتا ہون جو امور ضروری ہوتے ہین اُنکے واسطے مجھکو بھیجتے ہین خواجہ نے ساحر کو ایسا بانون مین لگایا کہ ساحر نے خواجہ سے کہا اگر تمھارا جی چاہتا ہی کہ اس طلسم کی سیر کردن تو میرے ہمراہ چلو مین تمھین طلسم کی سیر کرادون خواجہ نے کہا مین بہت ممنون احسان ہونگا اگر تم مجھے اس طلسم کی سیر کرالاؤگے ساحر نے اُس آگ کے دو ٹکڑے کیے ایک خواجہ کو دیا ایک اپنے پاس رکھا خواجہ کو اپنے ہمراہ اندر لایا عمرو نے دیکھا ہر طرف سوائے آتش کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی ساحر ایک ایک چیز کی سیر کراتا ہوا خواجہ کو اپنے ٹھکانے پر لایا عمرو نے دیکھا وہ بھی ایک آگ کی زمین ہی ساحر نے کہا اے شخص اپنا نام بتا خواجہ نے کہا میرا نام مشیر چنگ نواز ہی مین اکثر ساحرونکے پاس جاتا ہون چنگ سناتا ہون مجکو بہت کچھ زر انعام ملتا ہی مگر تم اپنا نام تو بتاؤ ساحر نے کہا میرا نام سمن خیز جادو ہی مگر اے مشیر چنگ نواز مین چاہتا ہون کہ تمھارا کمال دیکھون ذرا میرے سامنے تو چنگ بجاؤ خواجہ نے کہا یہان میرے پاس چنگ موجود نہین ہی اگر یہی تمھاری خوشی ہی تو مین کچھ گا کے تمھین سناتا ہون سمن خیز نے کہا مین تمھارے واسطے چنگ لاتا ہون یہ کہکے وہان سے روانہ ہوا آتش بار کے کارخانے سے چنگ اُٹھا لایا مشیر نقلی کو چنگ دیکر کہا بھائی اب چنگ بجاؤ مجھکو سناؤ مشیر نقلی نے چنگ اُٹھا کے بجانا شروع کیا سمن خیز جادو محو ہوگیا تھوڑی دیر تک خواجہ چنگ نوازی کرتے رہے جب خواجہ نے دیکھا کہ اب سمن خیز جادو بالکل مدہوش ہوگیا ہی تو چنگ موقوف کیا سمن خیز کو دیر کے بعد ہوش آیا کہا بھائی مشیر واقعی بیمثل چنگ نوازی کرتے ہو مشیر نقلی نے جواب دیا بھائی کیا اپنی کیفیت تمسے بیان کرون اسی چنگ کی بدولت ہزارون

رو یئے پیدا کیے مگر اب ایک بھی باقی نہین ہی کیا کرین اب ساحر بھی نہین سنتے مجبور ہو کے سطرف آئے تھے یہ خیال کیا
تھا کہ کوئی رئیس ملجائیگا تو کچھ سلسلہ روزگار کا ہو جائیگا سمن خیز نے کہا مین تمھین اپنے آقا کے پاس لیچلتا ہون وہ جسوقت
تمھارا کمال دیکھینگے ضرور ملازم کرلین گے ہم تم ایک جگہ رہینگے اور ہمارے آقاے نامدار تمھاری بہت قدر کرین گے
مشیر نقلی نے کہا مین تمھارا بہت ممنون احسان ہونگا سمن خیز نے کہا تم اسیوقت میرے ہمراہ چلو مشیر نقلی نے کہا اس سے
بہتر کیا بات ہی یہ کہکر اُٹھے سمن خیز بھی ہمراہ ہوا مشیر نقلی کو ایک بارہ دری تک لا کے دروازے پہ ٹھہرایا کہا مین تمھاری
اطلاع کرون تم یہان ٹھہرو مشیر نقلی وہین ٹھہرا رہا سمن خیز آتش بار جادو کے پاس آیا کہا حضور ایک شخص بہت دور
سے آیا ہی جنگ نوازی مین کمال حاصل ہی ابھی مین اسکو اپنے یہان لایا تھا اسنے جنگ بجایا میری عجب کیفیت ہوگئی تھوڑی
دیر کے بعد اُسنے رخصت چاہی مجھکو خیال آیا کہ اگر حضور کی قدمبوسی کے واسطے حاضر ہو تو کیا عجب ہی اسکی مفلسی رفع ہو جائے
آتش بار نے کہا ای سمن خیز اگر وہ شخص ایسا ہی تو میرے پاس لا مین اُسکے کمال کو دیکھونگا سمن خیز جادو باہر آیا مشیر نقلی
کو اپنے ہمراہ لے گیا مشیر نقلی نے آتش بار کو جھک کے سلام کیا دعا دیکر عرض کی آج میری قسمت یاور ہوئی جو آپ سے
شہنشاہ کی قدمبوسی حاصل ہوئی آتش بار نے کہا ای مشیر مین نے تمھاری بہت تعریف سنی ہی دیکھون تمھین فن جنگ نوازی مین
کیسا دخل ہی مشیر نقلی نے عرض کی مین بالکل اس کوچے سے نابلد ہون آپ حضرات کے صدقے مین میرا پیٹ بھر جاتا ہی آتش بار
نے کہا عجز و انکسار کو رہنے دیجئے کچھ کمال دکھائیے مشیر نقلی نے جنگ نوازی شروع کی دیر تک جنگ بجایا آتش باز کی
یہ کیفیت ہوئی کہ جھومنے لگا اور جسقدر ساحر وہان موجود تھے اُنکی بھی عجب حالت ہوئی کسی کو ہوش باقی نرہا جب عصر ہوا تو
مشیر نقلی نے جنگ موقوف کیا آتش بار کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا حواس درست ہوئے آتش باز بہت خوش ہوا
بہت کچھ مال و اسباب دیا کہا ای مشیر جنگ نوازی تیرا اصل نہین ہی مگر افسوس ہی کہ آجتک تو اس کیفیت سے رہا اور کوئی قدردان
تجھے نملا جو تیری افلاس کو دور کرتا مشیر نقلی نے کہا اب حضور کو مین نے اپنی خوش قسمتی سے پایا ہی دامن دولت تا بہ حیات نہ
چھوڑونگا آتش بار نے کہا ای مشیر مین خود تمھین ایک دم جدا نہ کرونگا مشیر نے عرض کی ابھی آپنے میرا کام نہین دیکھا ہی
اگر میری ساقی گری ملاحظہ فرمائیے تو بہت خوش ہو جیے گا آتش بار نے کہا ای مشیر مین تمھاری ساقی گری بھی دیکھنا چاہتا ہون
مشیر نقلی نے کہا پھر کلید میخانہ میرے سپرد ہو اور جسقدر وابستگان دامن دولت ہین اُنکو جمع کیجیے تو آپ کو کیفیت ساقی گری
بھی دکھا دون آتش بار نے اُسی وقت کلید میخانہ مشیر نقلی کے سپرد کی اور اُسی وقت چوبدارون کو طلب کیا کہا جسقدر
ہمارے قلعہ مین لوگ ہین سب کو اطلاع دو کہ آج حاضر ہون ایک مرد کامل آیا ہی اُسکے کمال دیکھین چوبدارون نے سبکو
اس حکم سے مطلع کیا جسقدر باشندگان قلعہ تھے سب جمع ہوئے مشیر نقلی کلید میخانہ پاتے ہی میکدے مین داخل ہوا شراب
کو درست کیا تکلف سے صراحیون مین بھرا صراحیان کشتیون مین لگائین جام بھی قاعدے سے رکھے محفل مین شراب لیکر آیا
آتش بار نے اپنے مصاحبین سے کہا دیکھو مشیر جنگ نواز کس سلیقے سے شراب لایا ہی مشیر نے شراب محفل مین رکھی جام
لبریز کیا خوش الحانی سے چند شعر پڑھے رقصان رقصان جام سر پر رکھے ہوئے آتش بار کے پاس آیا کہا ایسے قدردانون
کو سر سے شراب پلانا چاہیے آتش باز یہ حرکت دیکھکر پھڑک گیا جام لیکر پیا پھر تو مشیر نقلی نے سبکو شراب دی جب ایک
دور ہو چکا تو سبکی آنکھون مین سرسون پھولی آتش بار نے کہا کہ گل اندام اپنے تئین بڑا ساحر تصور کرتا ہی مجھسے حکومت کرتا
ہی ایک سحر مین نے تیار کر رکھا ہی کہ کوئی عیار نہین آسکتا ہی اُس سے یہ نہو سکا اب مین ضرور اشراف جادو سے یہ بات کہونگا کہ اس قلعے
کی حکومت مجھے ملے یہ کبھی یہان کی حکومت کے لائق نہین ہی ایک ذرا سا سحر اس سے تیار نہو سکا اسکے قریب جو مصاحبین
بیٹھے تھے اُنھون نے کہا یہ سب باتین ہمین تک ہین اگر ابھی گل اندام جادو یہان آجائے تو سوائے تعظیم و تکریم کے اور کچھ نہو سکیگا

آتش بار نے کہا کیا واہیات بکتے ہو اگر چاہوں تو ابھی اشراق کی سلطنت چھین لوں مصاحبین نے کہا تیری کیا مجال جو کوئی حرف ناشایستہ سلطان اشراق کی شان میں زبان سے نکال سکے آتش بار جھلا کے اُٹھا اور طلقہ اکے گرا اور لوگ اُسکے اُٹھانے کو اُٹھے وہ بھی گرے پھر محفل میں سب بیہوش ہوئے مشیر نقلی نے نعرہ کنا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران نعرہ کرکے پہلے آتش بار جادو کے زبان میں سوزن دیا پھر سب کی زبانوں میں سوزن دیکر آتش بار کو احتیاطاً از زنبیل میں رکھکر خنجر نکالکر جا پڑے جتنے ساحر بیہوش پڑے تھے سب کو قتل کیا تاریکی چھا گئی آوازیں مہیب آیا کین مگر خواجہ اپنے کام میں مصروف رہے جب سبکو قتل کر چکے تو آتش بار کو زنبیل سے نکالا خنجر مارا کہ آتش بار کا شکم چاک قصہ پاک ہوا اس کے مرتے ہی عمار تین گرنے لگین تاریکی چھائی دیر کے بعد آواز آئی کہتی مرا نام من آتش بار جادو بود اس آواز کے آنے کے بعد خواجہ نے دیکھا وہ قلعہ بھی منہدم ہی صرف ایک بارہ دری باقی ہی خواجہ اسی بارہ دری میں موجود تھے مال و اسباب وہان بہت کچھ تھا خواجہ نے سب مال و اسباب نذر زنبیل کیا کپڑے بھی ساحرون کے اُتار لئے وہان سے آگے بڑھے دیکھا ہر جگہ لوگون کا انبار لگا ہی خواجہ نے شکر خدا کیا گلیم اوڑھ کے پھر مرحلہ گل اندام کی طرف چلے کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت فتانہ جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو قید سے رہا ہوکر بھاگی تو اشراق کے پاس پہونچی اشراق اُسوقت متردد بیٹھا تھا زمرد ثانی اور تو سیج اور بختگان بھی اُسکے پاس موجود تھے کہ فتانہ عیارہ نے سلام کیا اشراق نے خوش ہوکر کہا اے فتانہ اسوقت کسواسطے اسطرف کا عزم کیا فتانہ نے کہا مین حیرت مین ہون میری کچھ سمجھ مین نہین آتا ایک شخص کی قید سے رہا ہوکر آئی ہون اشراق نے کہا تجھے کسنے قید کیا تھا فتانہ نے کہا کہ مین تحفہ جات طلسم کشا لینے کے واسطے سرخاب عیار کے ہمراہ گئی تھی وہان ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ جو شہنشاہ فیروز کا بہت بڑا رفیق ہی اور اس واسطے لشکر اسلام مین رہتا ہی کہ جب موقع پائے تو حمزہ ثانی اور بدیع الملک کو قتل کرے اور تحفہ جات لیکر فیروز کے پاس آئے بختگان یہ سنکر ہنسا کہا ہان بی فتانہ پھر کیا ہوا فتانہ نے کہا اس شخص نے پہلے ہم دونون کو ملازم کیا ہم یہ سمجھے تھے کہ اسکے ملازم رہینگے شبکو عیاری کرکے چلے جائینگے جب وہ ہمین اپنی بارگاہ مین لیگیا تو اُسنے یہ کیفیت بیان کی کہ مین شہنشاہ فیروز کا ملازم ہون اور برائے قتل صاحبقران یہان رہتا ہون مین نے اپنا اعتبار بہم پہونچایا ہی اور ایسی ایسی باتین اس شخص نے کین کہ ہمین یقین کامل ہوگیا کہ یہ جو کچھ کہتا ہی بہت سچ ہی ہمنے اپنی کیفیت جو خلاصہ تھی اُس سے بیان کروے وہ ہمین دربار مین صاحبقران کے لیگیا وہانکے سردارون نے کہا یہ کون ہین اس شخص نے کہا یہ میرے عزیز ہین مکان سے آئے ہین انکو روزگار کی ضرورت ہی تھوڑی دیر وہان نشست ہوئی پھر وہی شخص ہمین اپنی بارگاہ مین لایا شراب و کباب ہمارے آگے رکھدیئے ہمنے شراب پی اسکے بعد سے ہمین خبر نہین کہ کیا ہوا ابھی صحرا مین آنکھ کھلی اپنے پاس کسی شخص کو پایا تازیانہ ہاتھ مین لئے کھڑا تھا مین نے سحر کیا کہ رسیان جو میرے ہاتھون مین بندھی تھین جل گئین مین پھر سحر کرکے بلند ہوئی چاہا کہ اُس شخص کو کمر مین پنجہ دیکر اُٹھا لاؤن مگر اسکا پتہ بھی نہ معلوم ہوا مین مجبور ہوگئی بصد تعجیل اسطرف آئی بختگان نے اشراق کو سلام کیا کہا آپنے عیاران اسلام کی کیفیت دیکھی کیسی صاف عیاری کی ہی اشراق نے کہا ان لوگون کی ناتجربہ کاری سے یہ بات ہوئی اگر کوئی عیار تجربہ کار جاتا تو ممکن تھا وہ لوگ اسطرح اسکو گرفتار کر لیتے بختگان نے کہا اب یہ بھی خبر دو ایک روز مین آجائیگی اشراق نے کہا اسکا مجھے اندیشہ نہین ہی مگر دو روز سے فیروز نہین آئے مین اسکا خیال ہی نہین معلوم کیا بات ہی نئی جنگ شروع ہوگئی یا مسلمان شبخون کے

کیا ہوا کچھ سمجھ مین نہین آتا بخت گان نے کہا جلد کسی کو مرحلے پر روانہ کیجیے کہین آپ نہوبھی تو کسی نے عیاری نہین کی ہی تہراق نے کہا ایسا غضب نہین ہوسکتا ہی بختگان نے کہا اچھا کسی کو روانہ کیجیے تہراق نے ایک ساحر کو طلب کیا کہا ای زرد مختار مرحلہ گل اندام پر جا اور فیروز ستارہ پیشانی کے نہ آنے کا سبب دریافت کرکے ابھی واپس آ زرد رفتار جادو اُسی وقت روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت گل اندام زرد چشم جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب یہ فیروز اور فتانہ نقلی کو روانہ کر چکا سمر خاب کے آنے کا منتظر ہوا جب دیر ہوئی اور سمر خاب واپس نہ آیا تو گل اندام جادو نے اپنے ساحرون کو بلایا کہا معلوم ہوتا ہی سمر خاب جادو گرفتار ہو گیا یقین ہی عیاران اسلام اُسکی صورت بنکر یہان آئین لہذا تم ایک رقعہ میرا آتش بار جادو کو جاکر پہونچاؤ ساحرون نے عرض کی ابھی لیجائینگے گل اندام نے اُسی وقت ایک رقعہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای آتش بار جادو آگاہ ہو کہ مجھسے اور مسلمانون سے جنگ آغاز ہی اور عیاران اسلام کی بہت تعریف سنی ہی کہ آتے ہین اور عیاری کرجاتے ہین لہذا تم وہین سے سحر کرکے میرے مرحلے کے گرد آگ بنا دو مگر اتنا خیال رکھنا کہ مین مرحلے خاص کی نسبت کہتا ہون کیونکہ مسلمان حد مرحلہ توڑکے اندر آگئے ہین مگر ابھی تک میرے قلعہ سے بہت دور ہین مین چاہتا ہون میرے قلعہ کے گرد آتش ہر وقت مشتعل رہے کہ کوئی عیار آنہ سکے جب یہ رقعہ تمام ہوا تو گل اندام نے ساحرون کو دیکر رخصت کیا ساحر وہ رقعہ لیے ہوئے آتش بار جادو کے پاس پہونچے وہ رقعہ دیا آتش بار نے رقعہ پڑھکر اُسی وقت سحر کرنا شروع کیا ساحرون سے کہا تم جاؤ جس وقت اپنے قلعہ کے قریب پہونچوگے آگ روشن پاؤگے ساحر روانہ ہوئے گل اندام کے قلعہ کے قریب جو پہونچے آگ روشن پائی سحر آتش بار کی سحر کی بہت تعریف کی گل اندام سے آکر کہا آتش تو روشن ہوگئی گل اندام بھی بہت خوش ہوا اس شب بھر تو آتش روشن رہی دوسرے روز شب کو ایک بیک وہ آتش سرد ہوگئی جو لوگ وہان موجود تھے انھون نے گل اندام کو خبر دی کہ بڑی تعجب کی بات ہی جو آگ روشن تھی بجھ گئی گل اندام کو بھی حیرت ہوئی اُسی وقت ساحرون کو بلایا ایک نامہ اس مضمون کا لکھ دیا کہ ای آتش بار جادو یہ کیسا کم قوت سحر کیا تھا کہ ایکدن بھی قائم نہ رہا نامہ ساحرون کو دیکر آتش بار جادو کی طرف روانہ کیا بعد نامہ روانہ کرنے کے گل اندام زرد چشم جادو نے اپنے مصاحبین کو طلب کیا جب وہ لوگ آئے گل اندام نے کہا بڑی تعجب کی بات ہی کہ ابھی تک فتانہ عیارہ واپس نہین آئی اور شہنشاہ فیروز بھی دو دن سے نہین آئے ہین مین چاہتا ہون کہ ایک نامہ سلطان اشراق کے نام روانہ کرون کہ یہ کیفیت معلوم ہوجائے مصاحبین نے کہا کیا فیروز ستارہ پیشانی نے آج آنے کا وعدہ فرمایا تھا گل اندام نے کہا فیروز ستارہ پیشانی کو سلطان اشراق کا یہ حکم ہی کہ جب تک مسلمانون سے جنگ رہے اُسوقت تک روز مرحلے پر ایک بار ہو جایا کرین نہین معلوم کیا سبب ہوا جو وہ نہین آئے گل اندام یہ ذکر کر رہا تھا کہ چوبدار آئے کہا شہنشاہ اشراق کا نامہ دار آیا ہی گل اندام نے کہا جلد بلالو چوبدار اُسی وقت باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے اشراق کے نامہ دار نے گل اندام کو نامہ دیا گل اندام نے نامہ پڑھا اسمین لکھا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی اپنی کیفیت تحریر کرین مکہ دو روز سے وہان کیون مقیم ہین اور فتانہ عیارہ اس طرح سے یہان پہونچی اگر ایسی غفلت کروگے تو عیاران اسلام بڑے بڑے نقصان کرینگے اور بڑی بڑی تکلیفین دینگے گل اندام یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگیا صاحبون نے کہا فتانہ تو وہان پہونچگئی مگر فیروز کے نہ پہونچنے کا کیا سبب ہی اس حیرت مین تھا کہ جو نامہ دار آتش بار جادو کے یہان نامہ لیکر گیا تھا روتا پیٹتا گل اندام کے سامنے آیا گل اندام نے کہا ارے خیر تو ہی نامہ دار نے کہا غضب ہوا قلعہ آتشین تباہ ہوگیا کسی نے آتش بار جادو کو مع

جملہ باشندگان قلعہ آتشین کے قتل کیا سب کی لاشین پڑی ہین درندگان صحرائی لاشون کو کھا رہے ہین
جلد کسی کو وہان بھیجیے کہ وہ انکی تجہیز و تکفین کرے گل اندام نے کہا ارے یہ کیا غضب ہوا ایک فکر تو تھی ہی
دوسری فکر یہ کیسی پیدا ہوئی نامہ دار نے کہا اگر آپ بعد مین بھیجیے گا پہلے کچھ آدمی تجہیز و تکفین کے واسطے
روانہ کیجیے گل اندام نے اسی وقت چند ساحرون کو قلعہ آتشین کی طرف روانہ کیا سب سے یہ کہدیا کہ بہت
اچھی طرح سے سب کی تجہیز و تکفین کرنا جو کچھ صرف ہو ہمارے خزانے سے لینا ساحر لوگ اطراف روانہ ہوئے یہان
گل اندام جادو نے ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے شہنشاہ اشراق آپ کا نامہ مجھکو ملا مین اسکے
مضمون سے آگاہ ہوا فیروز ستارہ پیشانی اور فتانہ عیارہ حزنہ ہیکل صاحبقران لیکر روانہ ہوئے تھے
تعجب ہے کہ فتانہ اس کیفیت سے وہان پہونچی اور فیروز کا پتہ نہ معلوم ہوا مین بھی سخت تردد مین تھا کہ دو
روز سے فیروز یہان نہین آئے ہین اس کے علاوہ ایک اور غضب ہوا ہے جس کو لکھتے ہوئے مجھے حجاب
آتا ہے اور فرط الم سے یارائے تحریر نہین ہے مگر اطلاعاً تحریر کرنا ضرور ہے وہ یہ کہ قلعہ آتشین لوٹ گیا آتشبار
جادو مارا گیا نہین معلوم کس نے اسکو قتل کیا عجب ساحر تھا اور جو آپ نے دس عیار یہان بھیجے تھے انمین سے
فتانہ تو آپ کے یہان پہونچی مگر سمرخ ناب عیارہ کا پتہ نہین ہے اب کچھ اور انتظام کیجیے یہان عیاران طرار کو
روانہ فرمائیے کہ مین بھی لشکر اسلام کے سردارون کا مزہ چکھادون یہ نامہ تحریر کرکے نامہ دار اشراقی
کو دیا کہا اسکو لیجاؤ اور زبانی کیفیت بھی بیان کرنا کہ وہان یہ حالت گذری تمھارے سامنے ہیرا نامہ دار
واپس آیا ہے اور اسنے آتش بار کا حال بیان کیا ہے نامہ دار اشراق نے کہا مین سب کیفیت بیان کردونگا یہ
کہکر نامہ دار روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو کلیم عیاری اوڑھ کے مرحلہ گل اندام کی طرف چلے تھے راستہ طے کرکے مرحلے پر پہونچے دیکھا آگ جو بھڑکتی ہی
تھی وہ موقوف ہے ساحر جو چارون طرف پھر رہے تھے وہ بھی نہین معلوم ہوتے ہین مرحلہ پر سناٹا طاری ہے خواجہ
خوشی خوشی قلعہ گل اندام کی طرف چلے دیکھا قلعہ مین بھی سب تجمل مضبوط ہین خواجہ نے ایک گوشے مین بیٹھ کے ایک
ساحر کی صورت بنائی قلعہ کے پھاٹک پر آئے ایک نامہ ہاتھ مین لے لیا دربانون نے کہا اے شخص تو کون ہے
خواجہ نے کہا بھائی مین سلطان اشراق کا نامہ لایا ہون گل اندام کے پاس جاؤنگا دربان ہٹ گئے خواجہ
بصورت نامہ دار قلعہ کے اندر آئے گل اندام کے ٹھکانے پر پہونچے یہان بھی دربانون نے روکا خواجہ
نے کہا جا کر گل اندام کو اطلاع دو کہ سرہنگ نامہ دار سلطان اشراق کا نامہ لیکر آیا ہے امیدوار باریابی ہے کچھ
زبانی بھی کہنا چاہتا ہے دربان اٹھکے اندر آئے گل اندام سے کہا سلطان اشراق نے ایک نامہ دار اور بھیجا ہے
نامہ دار دروازے پر حاضر ہے کچھ زبانی بھی عرض کریگا گل اندام نے کہا بلا لو چوبدار باہر آکر نامہ دار کو اپنے
ساتھ لے گئے نامہ دار نقلی نے جیسے ہی گل اندام کو دیکھا سلام کرکے کہا اے شہریار مجھے کچھ امور زبانی عرض کرنا
ہین اگر آپ تکلیف فرمائیے تنہائی مین تشریف لائیے تو مین عرض کرون گل اندام نے کہا مین چلتا ہون یہ
کہکر اٹھا نامہ دار کے ہمراہ تخلیہ مین آیا کہا جو کچھ کہنا ہو بیان کرو نامہ دار نے کہا اے شہریار سلطان اشراق
نے فرمایا ہے کہ مین خداوند کی خدمت مین گیا تھا تمھاری نسبت بھی مین نے دریافت کیا تو خداوند نے فرمایا ہے کہ گل اندام

پر آج گل ہمار عتاب ہی ہم اسکے مرحلے کو تباہ کر دینگے اور گل اندام کو دست خدا پرستان سے ہلاک کرا دینگے یہی سزا اُسکے واسطے تجویز کی گئی ہی جب سلطان نے پوچھا کہ اسکا سبب کیا ہی خداوند نے فرمایا اُسکے دل میں بعض بعض باتیں ایسی پیدا ہو گئی ہیں جو ہمکو ناپسند ہیں اول تو اپنے سحر کے آگے مسلمانوں کی جرأت کی کوئی حقیقت نہیں جانتا ہی دوسرے اپنے ہمعصر ساحروں سے تکبر و نخوت پیش آتا ہی اور اب قدرت کو اُسکا فنا کر دینا منظور ہی جسطرح بن پڑیگا قدرت اُسکو فنا کر دیگی زندہ نہ رکھینگے اُسکی جگہہ پر اور لوگ مقرر کرینگے کہ وہ انتظام مرحلہ کرینگے کی اور صورت ہو جائیگی سحر یہان بڑھایا جائیگا اور ساحر نوکر رکھے جائینگے جب سلطان اشراق نے یہ گفتگو سنی بہت گھبرائے چونکہ آپ کو ہمارے سلطان صاحب بہت عزیز رکھتے ہیں اسوجہ سے اُنھون نے خداوند سے آپ کی بہت سفارش کی مگر خداوند کو آپ کے حال پر رحم نہ آیا گو سلطان صاحب نے بہت بہت کہا جب سلطان صاحب مجبور ہو گئے تو خداوند سے عرض کی آخر کوئی صورت اُسکی عفو تقصیر کی بھی ہی خداوند نے ایک صورت بتائی ہی وہ یہ کہ آپ کسی صحرا میں جا کر اور زر و جواہر بھی بہت کچھ آپ کے ہمراہ ہو مگر جو لوگ آپ کے ہمراہ جائیں وہ پہونچا کے پلٹ آئیں آپ صحرا میں تنہا رہجائیں اور بصدق دل خداوند کو یاد کریں خداوند تشریف لائینگے آپ اُنکو وہ زر و جواہر نذر دیجیے گا اور اُسیوقت اُنسے خطا معاف کرا لیجیے گا سلطان اشراق نے ترکیبیں خداوند کے بلانے کی اس خط میں لکھدی ہیں آپ صحرا میں تشریف لیجائیں گل اندام نے خط کھولا پڑھا جو نامہ دار نے بیان کیا تھا وہ سب اُسمین لکھا تھا اور کچھ الفاظ مہملات بر آئے طلبی خداوند اُسمین تحریر تھے گل اندام نے کہا میں ضرور جاؤنگا ہی سرہنگ جادو تم اس نامے کا جواب لیتے جاؤ سرہنگ نقلی نے کہا اب میں اور کہیں جاؤنگا آپ جواب کسی اور کے ہاتھ وہان روانہ فرمایئے میں نہیں جاؤنگا مگر جواب لکھکر آپ صحرا کو روانہ ہون گل اندام نے اسیوقت تخلیہ سے باہر آکے ایک نامہ لکھا اُسمین بہت کچھ شکریہ اشراق کا ادا کیا ایک ساحر کو بلا کے وہ نامہ دیا اور آپ صحرا کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت اُس نامہ دار کی عرض کیجاتی ہی جو اشراق آئینہ پرست کے نامے کا جواب گل اندام جادو سے لیکر روانہ ہوا تھا

تھوڑی دیر میں اشراق کے پاس پہونچا نامہ دیا پھر زبانی کہا کہ اے شہریار غضب ہو قلعہ آتشین ٹوٹ گیا نہیں معلوم کتنے آتش بار جادو کو قتل کیا جو قلعہ ویران ہو گیا یہ سنکر اشراق نے زانو پر ہاتھ مار کہا ارے کسنے آتش بار جادو کو قتل کیا نامہ دار نے کہا آپ نامہ ملاحظہ فرمائیں ابھی اسمین اوسکی کیفیت لکھی ہی اشراق نے جلدی سے نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا بختگان و زمرد بھی موجود تھے جب اشراق سب نامہ پڑھ چکا تو بختگان سے کہا کہ بختگان تعجب کی بات ہی گل اندام لکھتا ہی کہ فیروز اور فتانہ دونوں ہمراہ یہان سے روانہ ہوئے تھے مجھے خود تشویش ہی کہ فیروز دو روز سے نہیں آئے ہیں اور فتانہ کے حال سے بھی آگاہی نہیں ہوئی ہی دونو آخر سیل صاحبقران لیکر چلے تھے اور اسکے بعد آتش بار جادو کا حال لکھا ہی بختگان نے کہا اے سلطان اشراق یہ چھوٹی سی عیاری ہی اسکا کیا ذکر ہی آپسے جو کچھ میں نے عرض کیا تھا وہ ظہور میں آیا اشراق نے کہا کیا کر سکتے ہیں گل اندام نے عیار طلب کیے ہیں ابھی بارہ اسے عیار روانہ کرتا ہون جو جاتے ہی پہلے سب عیارون کو گرفتار کرلیں پھر اور کوئی کام کریں بختگان نے کہا میں یہ جانتا ہون کہ ایسا ممکن نہیں وہان کے عیار ایسے نہیں ہیں جو دم بھر میں گرفتار ہو جائیں اشراق نے کہا مگر فیروز کے جانے کا مجھے افسوس ہی میں خود اُس مرحلے پر جاتا ہون ایک سحر کرکے زمین ہلا دونگا

عیار و صرف و سب کو گرفتار کرونگا فیروز کو ضرور قید سے رہا کر کے لاؤنگا یہ ایک بات خلاف ہوئی کیونکہ
خداوند نے یہ نہین فرمایا تھا کہ فیروز گرفتار ہو جائے گا بختگان نے کہا اگر آپکو اس امر کی کوشش کرنا ہے
تو جلد فکر کیجیے ایسا نہ ہو اہل اسلام فیروز کو قتل کر ڈالین اشراق نے کہا مجھے کیا لشکر لینے کی ضرورت
نہین تنہا جاتا ہون یہ کہکے خادمون کو آواز دی خادم آئے اشراق نے کہا ہمارا مرکب پرند لاؤ ملازمین
اسی وقت ایک اسپ پرند لائے اشراق نے وہین عیار بلا لے ایک تخت سحر بنا کر اس پر عیارون کو
بٹھایا آپ مرکب پر سوار ہوا تازیانہ لگایا گھوڑے نے بازو تولے اشراق کو لے اڑا جا تب مرحلہ گل اندام
روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت گل اندام کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کی معرفت اشراق کے پاس روانہ کر چکا تو آپ مال و اسباب ہمراہ لیکر صحرا کی طرف
چلا جنگل وہان سے بہت قریب تھا گل اندام جادو نے تھوڑی دیر کے بعد ایک صحرا مین ایک صندل کی چوکی بچھوا کے
اسی وقت سب سے کہا کہ تم لوگ یہان نہ ٹھہرو مین کچھ سحر تیار کرونگا ملازمین اسی وقت وہان سے روانہ ہوئے
گل اندام جادو نے خط اشراق کا کھولا جو کلمات طلب آنیہ اندام کے لکھے تھے وہ اسنے ورد زبان
کیے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ایک سمت سے پھولون کی خوشبو آئی گل اندام اسطرف مخاطب ہوا دیکھا ایک
مرد طویل القامت عجیب الخلقت دس آنکھین دس کان پانچ منھ اسی طرح ہاتھ بھی دو سے زیادہ صحرا کی ایک
جانب سے تخت پر سوار آتا ہے گل اندام اس صورت عجیب کو دیکھکر بیہوش ہو گیا وہ مرد عجیب الخلقت قریب
آیا ایک رومال گل اندام کی ناک کے پاس رکھا گل اندام نے سانس جو لی چھینک آئی بیہوش ہوا مرد
عجیب الخلقت نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران زمان نعرہ کرنے چاہتا تھا کہ خنجر مارے کہ آسمان
سے نعرہ ہوا منم اشراق جادو بادشاہ نہ طاق او شخص آیا کرتا ہے خواجہ نے جلدی گلیم اوڑھلی نگاہ جو کی تو ایک
ساحر جوان تاج سپہر رکھے مرکب پرند پر سوار آسمان کی طرف سے اترا قریب گل اندام کے آیا ہوشیار کیا
گل اندام کی جو آنکھ کھلی اپنے پاس اشراق جادو کو پایا کہا ہے سلطان آپ نے کیون تکلیف فرمائی ابھی خداوند
تشریف لائے تھے مگر عجیب صورت پر آئے تھے مین نے آجتک اس صورت مین خداوند کو نہین دیکھا اشراق
نے کہا ارے گل اندام تیرا قلب الٹ گیا ہے خداوند یہان کیا کرنے تشریف لاتے گل اندام نے کہا آپنے
لکھا تھا کہ یہ لفظین استعمال کرنا تو خداوند آئینگے تیری تقصیر معاف فرمائینگے مین تعمیل ارشاد کے واسطے
صحرا مین آیا تھا یقین ہے اب تو میرے گناہ معاف ہو گئے ہون اشراق نے کہا ہے گل اندام تجھے کچھ جنون ہو گیا ہے
مین نے اس مضمون کا کوئی نامہ تیرے پاس نہین روانہ کیا نہ مین خداوند کے پاس گیا اور اگر گیا بھی تو اس قسم کا ذکر نہین آیا
گل اندام نے کہا پھر ابھی جو شخص سامنے آیا وہ کون تھا اشراق نے کہا اگر مین دم بھر اور نہ آتا تو تمھارا کام تمام
ہو چکا تھا ایک مرد عجیب الخلقت صحرائی تمھارے قریب آچکا تھا اسنے تمھارا سر کاٹنے کا قصد کیا تھا کہ مین آگیا
گل اندام نے کہا سوائے عیار کے اور دوسرے کا یہ کام نہین اشراق نے کہا اب کیفیت معلوم ہوئی فیروز کو بھی اسی
عیار نے گرفتار کر لیا ہے مین محض فیروز کے رہا کرنے کو آیا ہون کل مسلمانون سے مقابلہ کرونگا آج اپنے عیارون کو وہان بھیجتا
ہون کہ وہ جا کر صاحبقران اور طلسم کشا کے تحفہ جات لے آوین پھر مین سمجھ لونگا یا تو ان سب کو گرفتار کر کے لے جاؤنگا

یا فیروز کو رہا کر لونگا اہی گل اندام فیروز بڑا شخص تھا جو انتظام اُسنے کیے میرے عقل مین بھی نہ آئے تھے اور
نوبج و زمرد و بجنگان لڑنے کے کام کے نہین یہ لوگ طریقہ جنگ مسلمان سے خوب واقف ہین گو نوبج نے
مجھسے اکثر کہا کہ آپ مجھے لشکر غیر ساحران دیجیے مین خدا پرستون سے جاکر مقابلہ کرون سکے تحفہ جات چھین لا دون
مگر یہ مجھے یقین ہی کہ جرأت و قوت مین مسلمان یکتا ہین نوبج اُنسے مقابلہ نہین کر سکتا ہی اسی سے مین نے اُسکو لشکر بھی
نہین دیا ارادہ میرا یہ تھا کہ جب مین لشکر کشی کرتا تو نوبج کو اپنے ہمراہ لیتا مگر ایسے وقت پر آنا ہوا کہ کوئی انتظام ہو سکا
گو کوئی ضرورت بھی نہین تھی مین اکیلا کیا کم تھا جو اور کسی کی مدد ڈھونڈھتا گل اندام نے کہا مین کیا اتنا سمجھ سے باہر
ہون اور مجھے یہ بھی یقین ہو گیا کہ مسلمان اب بچ نہین سکتے اور فیروز مقید نہین رہ سکتے اشراق نے کہا مین بھی
چلتا ہون عیارون کو روانہ کرتا ہون یہ کہکر گل اندام کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا جب گل اندام کے مکان پر کے
پہونچا تو اُسنے دو عیارون کو طلب کیا اور ایک عیار بچی کو بلایا جب سب اس کے پاس آئے تو اُسنے کہا ہی سطیح
آبھو یا مین نے تجھے اس واسطے بلایا ہی کہ یا صاحبقران کو لا یا طلسم کشا کے تحفہ جات لا اگر تحفہ جات اُسکے پاس ہون
تو اُسی کو اُٹھا لا اور دوسرے عیار سے کہا ہی سیہ پوش شیر تک تو ہمہ یا کے ہمراہ جا اور فیروز کا پتہ لگا اگر ملجائے
تو خود بھی اُسکو کسی تدبیر سے لے آ پھر عیار بچی کو اپنے روبرو بلایا کہا ہی تیز زبان تو اُس عیار کو کسیطرح سے
گرفتار کرلا جسنے فیروز زادہ سرخاب کو اسیر کر لیا ہی بلکہ سرخاب کی رہائی کی تدبیر کرنا اور جسطرح بن پڑے سرخاب کو
رہا کرکے لانا اگر عیار نہ ملے تو کوئی فکر آج اُسکی نہ کرنا کل دیکھا جائیگا مگر آج جسطرح ممکن ہو سرخاب کو اپنے ہمراہ لانا
تینون عیار روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب خواجہ اشراق جادو کو دیکھکر پوشیدہ ہو گئے تو گلیم اوڑھے ہوئے بڑی دیر تک اشراق و گل اندام کی باتین
سنا کیے جب یہ دونون وہانسے روانہ ہوئے تو خواجہ بھی اُنکے ساتھ ساتھ آئے جب اشراق کے عیارون کو لشکر
اسلام کی طرف روانہ کیا خواجہ اپنے دلمین سوچے کہ مین تو یہان ہون ایسا نہ ہو یہ لوگ جاکر فساد برپا کرین یہان ٹھہرنا
مناسب نہین ہی اگر ایسا ہی تو پہلے ان عیارون کو لیکر پھر یہان آجائینگے یہ سوچ کر خواجہ اُسی وقت ان عیارون کے
ہمراہ گلیم اوڑھے ہوئے روانہ ہوئے عیار لشکر اسلام مین پہونچے تو تھوڑا سا دن باقی تھا سب نے صلاح کی جسقدر دن
اب باقی ہی اسکو یہین بسر کرو کہین چھپ رہو رات ہو جائیگی تو دیکھا جائیگا اوسوقت عیاری بھی بن پڑیگی سب یہ صلاح
کرکے ایک جھاڑی مین جاکر چھپے خواجہ معًا لطا دیکر جھاڑی کی طرف آئے جھاڑی پر پہلے روغن چھڑکا پھر آگ لگا دی
جھاڑی جلنے لگی عیار نکلکر بھاگے خواجہ نے سمجھا کیا بھلا کیا بھاگ سکتے تھے تھوڑی دور جاکے سب عیار تھک گئے
مجبور ہوکے سب نے تلوارین کھینچ لین خواجہ بھی آمادہ جنگ ہو گئے وہ تینون خواجہ پر حملہ آور ہوئے مگر خواجہ نے
سب کا وار روکا اور خود سب کو زخمی کیا اتفاق سے سیہ پوش کے ہاتھ سے تیغ زمین پر گر پڑا اسکو اٹھانے کی مہلت نہ ملی
مجبور ہوکے کمند کھولی خواجہ کی طرف کمند پھینکی خواجہ نے کمند کو ہاتھ مین لیکر اسی طرف الٹ دیا کہ حلقے اسکے گلا مین پڑے
زمین پر گرا خواجہ نے اپنے دوش سے کمند اُتارے آٹھو قدم کی طرف پھینکی آٹھو قدم نے بھی کمر سے کمند نکالی خواجہ کی طرف
پھینکی آپسمین کمند بازی ہونے لگی ایک جگہ پر خواجہ نے گھات کی بڑی چالاکی کی بات کی کہا ہی آٹھو قدم اسکی سند نہین ہی
کہ اشراق تمھارے پشت پر کھڑا ہو کے سحر کرنے آٹھو قدم نے پلٹ کے دیکھا خواجہ نے اُسکے گلا مین حلقے کمند

کے ڈال دیے ارے کہکے پلٹا خواجہ نے حباب مارا چھینک آئی بیہوش ہوکے گرا تیز زبان عیارہ آگے بڑھی خواجہ
نے اسکو بھی اسیر کیا جب سب اسیر ہو چکے تو خواجہ نے خیال کیا دو روز سے صاحبقران کی بھی زیارت نصیب نہین ہوئی ہے
بہتر ہے جو اسوقت چلکر قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤن یہ سوچ کر خواجہ بارگاہ صاحبقران مین آئے امیر نے جو خواجہ کو
دیکھا خوش ہوئے کہا ای خواجہ تم دو روز سے کہان تھے تمھین سب بہت یاد کرتے تھے ہین نے مریخ آفتاب علم سے تمھاری
بابت کہا تھا اگر آج تم نہ آتے تو مریخ تمھاری تلاش کو جاتے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران کیا عرض کرون کہ کس
آفت مین مبتلا تھا مگر اس مرحلے کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہو گیا کل حال مجھپر ظاہر ہو گیا فیروز کو لایا قلعہ آتشین کو توڑا
آتش بار جادو کو مارا چند عیار گرفتار کیے صاحبقران بہت خوش ہوئے فرمایا خواجہ فیروز کو لاؤ و عیارون کو بھی لاؤ
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین نے بڑی کوشش و جانکاہی سے ان لوگون کو اسیر کیا ہے آمین میرا روپیہ بھی
بہت صرف ہوا ہے امیر نے مسکرا کے فرمایا خواجہ روپیہ بھی تمکو مل جائیگا گھبراؤ نہین فیروز کو یہان لاؤ خواجہ نے
فیروز کو زنبیل سے نکالا چوب بارگاہ سے باندھ دیا پھر سرخاب عیار کو زنبیل سے نکالا اسکو بھی چوب بارگاہ
سے باندھا پھر ان تینون عیارون کو بھی باندھا امیر نے فرمایا انھین ہوشیار کرو خواجہ نے سب کو ہوشیار کیا
آنکھ جو کھلی سب نے اپنے کو اس حالت مین مبتلا پایا ہر ایک بہت گھبرایا خصوصا فیروز حیران تھا کہ مین اس عذاب
مین گرفتار ہوا امیر نے فرمایا خواجہ فیروز سے دریافت کرو یہ ترک مذہب کرنے مین کیا کہتا ہے خواجہ نے فیروز
کے سامنے قلم دوات کاغذ رکھا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے کہا ای فیروز شناخت مین خداوند واحد و یکتا
کے کیا کہتا ہے فیروز نے لکھدیا کہ مین ہرگز اپنا مذہب تبدیل نہین کرونگا خواجہ نے بہت سمجھایا مگر فیروز نے قبول
نہین کیا صاحبقران زمان نے فرمایا خواجہ زیادہ اصرار کرنا بیکار ہے فیروز مسلمان نہین ہوگا اسکا قلب
سیاہ ہے خواجہ نے عرض کی پھر اسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہے امیر نے فرمایا جو بات اور منکران حق کے واسطے ہے وہی
فیروز کے واسطے بھی ہے یہ کہکر کہا لوح طلسم بیت المال دو اسوقت اسکی ضرورت ہے خواجہ نے معمولی حذرات پیش کر کے
کچھ زر و جواہر صاحبقران سے لیا پھر لوح طلسم حاضر کی امیر نے اور سب طلسمون کی بھی لوحین نکالین فرمایا خواجہ
عیارون سے بھی دریافت کرو دیکھو یہ سب کیا کہتے ہین خواجہ نے سب سے دریافت کیا کسی نے مسلمان ہونے
کا اقرار نہ کیا امیر نے فرمایا انکی نسبت بدیع الملک سے دریافت کرو جو کچھ حکم دین وہ کرو خواجہ نے بدیع الملک سے
پوچھا بدیع الملک نے فرمایا جو فیروز کی سزا ہے وہی ان لوگون کے واسطے بھی ہے خواجہ سبکو بارگاہ کے باہر لائے جلادون کو
بلایا صاحبقران نے لوحین جلادون کو دیکر کہا اسکی گردن زدنی کرو جلادون نے ہاتھ مارا کہ فیروز کا سر تن سے اوڑ گیا اسکے
مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی دیر کے بعد ایک آواز آئی کشتی مرا نام من فیروز ستارہ پیشانی
بادشاہ طلسم فیروزیہ بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی دفع ہوئی صاحبقران نے لوحین لین بارگاہ کے اندر تشریف
لائے جلادون نے چارون عیارون کو بھی قتل کیا مگر فیروز کے قتل ہونے کی جو صدا بلند ہوئی تو قلعہ مرصعہ تک پہنچی
وہان گلگل اندام جادو و اشراق آئینہ پرست اس انتظار مین بیٹھے تھے کہ عیار اب واپس آتے ہونگے کچھ جواہرات
طلسم لیکر آتے ہونگے کیا یک یہ آواز کان مین پہونچی کشتی مرا نام من فیروز ستارہ پیشانی بود اسکے سنتے ہی اشراق
کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے کہا ای گلگل اندام غضب ہوا فیروز کو کسی نے قتل کیا گلگل اندام نے کہا آواز تو مین نے
بھی سنی مگر یہ نہین معلوم کسنے قتل کیا اشراق نے کہا خدا پرستون کے لشکر کی طرف سے آواز آئی تھی مین جانتا ہون کہ
یہ کیا غضب ہوا فیروز کو کسنے قتل کیا یہ کہکے اشراق آئینہ پرست لشکر اسلام کی طرف چلا اسوقت پہونچا کہ عیار بھی تھا

ہو چکے تھے اشراق نے جو فیروز کا لاشہ خاک پر پڑا دیکھا اُسکو بہت افسوس ہوا اپنے ساحرون کو بلایا کہا فیروز کا لاشہ لے چلو مین اسکی تجہیز و تکفین کرونگا اُس کے ملازم فیروز کا لاشہ اُٹھالے گئے اشراق نے چاہا کہ مین کچھ سحر کرون مگر پھر مناسب وقت نہ جانا واپس گیا گل اندام سے جا کر کہا بڑے افسوس کی بات ہی کہ فیروز شاہ عالیجاہ خدا پرستون کے ہاتھ سے قتل ہوا اور تم لوگون سے کچھ نہو سکا گل اندام نے کہا ای شہنشاہ مجھسے جسقدر انتظام ہو سکا مین نے کیا اب ناکامیابی ہو تو مین کیا کرون اشراق نے جواب دیا کہ تم لوگ محض اپنی کم توجہی سے ناکامیاب رہتے ہو اب مین اس کام کو انجام دونگا گل اندام نے کہا آپ کی اور بات ہی آپ ساحر یکتا ہین خداوند کے عہد خاص ہین آپ اگر بری بات بھی کرین گے تو وہ اچھی ہوگی اشراق نے کہا چند ساحرون کو بلاؤ مین ابھی ایک نامہ لکھکر توبیج و زمرد و بختگان کو بلاتا ہون یہ لوگ جب یہان آجائینگے تو مین مسلمانون کو کیفیت دکھاؤنگا گل اندام نے اُسی وقت ساحرون کو بلایا کہا دیکھو ہمارے مالک و آقا سلطان اشراق کچھ فرماتے ہین اشراق نے دوات قلم مانگا گل اندام نے قلم دوات لا کر دیا اشراق نے نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے بختگان و توبیج و زمرد مین جسوقت یہان آیا ایسا صدمۂ عظیم اُٹھایا کہ اتبک میرا دل قابو مین نہین ہی وہ یہ کہ شہنشاہ فیروز کو مسلمانون نے قتل کیا اور چند عیار بھی ہماری طرف کے قتل ہوگئے گل اندام جادو سے کوئی صورت بن نہین پڑتی جو خدا پرستون کو اسیر کرے اب میرا یہ ارادہ ہی کہ خود اسکا انتظام کرون اور مسلمانون کو اسیر کرکے خدمت مین خداوند کے پہونچاؤن تم لوگون کو یہ لازم ہی کہ اس نامے کے دیکھتے اپنے کو یہان پہونچاؤ اور گیرنگ و ہمرنگ و سبک خیز و شرارہ و گلچین و فتانہ کو اپنے ہمراہ لیتے آؤ کہ یہ سب عیاری مین بہت اچھی ہین ابھی اسکی ضرورت نہین ہی جو مین اعلے درجے کے عیارون کو تکلیف دون یہی لوگ کافی ہین انھین سے مطلب نکل جائیگا خبردار دیر نہ کرنا مجھے خدا پرستون نے بڑا صدمہ دیا ہی مین ان لوگون سے بہت جلد اسکا عوض لینا چاہتا ہون یہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اسکو آج ہی زمرد ثانی کے پاس پہونچانا اور اُن لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آنا اگر اس کے خلاف کروگے بہت پچھتاؤگے ساحر نے کہا میری کیا مجال جو اسکے خلاف کرون یہ کہکر نامہ لیا روانہ ہوا بڑی کوشش سے اپنے تئین ساحر نے زمرد ثانی کے پاس اُسی روز پہونچایا نامہ اشراق آئینہ پرست کا دیا زمرد نے نامے کو دیکھا بختگان سے کہا فیروز کو مسلمانون نے قتل کیا بختگان نے کہا غضب ہوا اب عیارون نے عیاری کرنا شروع کی زمرد ثانی نے کہا اشراق نے لکھا ہی کہ گل اندام سے انتظام اچھا ہو نہین سکتا ہی اور میرے دل کو صدمہ پہونچا ہی مین مسلمانون سے بہت جلد اسکا عوض لینا چاہتا ہون اور میری طلبی بھی ہی تمکو بھی بلایا ہی توبیج کے واسطے بھی تحریر کیا ہی اور تین عیار اور تین عیار بچیان بھی درکار ہین اُنکو بھی بلایا ہی بختگان نے کہا پھر آپ کا کیا ارادہ ہی زمرد ثانی نے کہا اشراق نے اسطرح لکھا ہی ضرور جانا چاہیے اگر نہ جائینگے اور عذر کرین گے تو اشراق کو ملال ہوگا اور اُنکا ملال اچھا نہین بختگان نے کہا سمجھ لیجیے کہ وہان عیاران اسلام موجود ہین اور آمد و رفت اُنکی شروع ہوگئی ہی جب ہم آپ یہان سے جائینگے تو وہ لوگ ضروری آئینگے پھر اُنکا آنا اور آفت بپا ہونا زمرد نے کہا جب وہان اشراق سا ساحر موجود ہی تو وہ ہزارون بندوبست کردیگا عیار کی کیا مجال ہی جو آسکے بختگان نے جواب دیا کہ یہ بالکل خیال خام ہی اشراق کیا چیز ہی اگر خداوند آئینہ اندام بھی وہان جائین اور سو انتظام کرین تو بھی عیار نہ رکین گے ضروری آئینگے اور عیاری کرینگے زمرد نے کہا ای بختگان چاہے کچھ ہو مین ضرور جاؤنگا مجھے شہنشاہ اشراق کا آزردہ کرنا اچھا نہین معلوم ہوتا مین جسوقت

اُنکو یہ لکھونگا کہ مین نہ آؤنگا تو وہ کیا خیال کرین گے اور اسوقت اُنکی تحریر سے یہ بات ظاہر ہو کہ جسطرح بن پڑے یہان آؤ اگر نہ آؤگے تو مجھے رنج ہوگا جب وہ خود ایسا کچھ تحریر کرتے ہین تو مین کیونکر لکھ سکتا ہون کہ نہین آسکتا بختگان نے کہا آپکو اختیار ہو زمرد نے کہا تو رج کو بلاؤ مین تو رج سے اسکی صلاح کرونگا بختگان نے اسی وقت تو رج کو بلایا تو رج سے زمرد نے کل کیفیت بیان کی فیروز کے قتل کا حال سنکے تو رج بہت ملول غمگین ہوا زمرد نے کہا رنج تو ہمیشہ کے واسطے ہو اب چلنے کی نسبت کیا کہتے ہو اشراق نے اس طور سے لکھا ہو اگر نہین جاتے ہین تو اُنکو ملال ہوتا ہو اگر جاتے ہین تو خوف جان ہو تو رج نے جواب دیا کہ خوف جان کس سبب سے ہو زمرد نے کہا بختگان کی یہ رائے ہو کہ وہان جانا صلاح نہین عیارون کی آمد و رفت شروع ہوگئی ہو جب ہم لوگ جائینگے تو عیار فرض کرکے آئینگے تو رج نے کہا یہ رائے تو بہت ہو مناسب ہو مگر آپ تحریر کے طرز کو ملاحظہ فرماتے ہین میرے نزدیک چلنا بہتر ہو زمرد نے کہا میری بھی یہی رائے ہو بختگان نے دیکھا کہ اب دو آدمی ایک امر کی نسبت رائے دیتے ہین مجبور ہو کہا آپ لوگون کی اگر یہی خوشی ہو تو بہتر ہو کہ عیارون کو طلب کرکے فہمائش کر دیجئے کہ تم لوگ بہت اچھی طرح سے ہم لوگون کی نگہبانی کرنا اور سرداران اسلام کو لاکر اشراق کے حوالے کرنا تو رج نے کہا یہ ابھی ممکن ہو اُسی وقت ایک ساحر کو عیارون کے پاس بھیجا ساحر نے جاکے گیرنگ سرہنگ و سبک خیز و شرارہ و گلچین و فتانہ کو اطلاع دی کہ تمھین شہنشاہ اشراق نے طلب کیا ہو یہ لوگ اُسی وقت اسباب عیاری درست کرکے چلنے پر آمادہ ہوئے ساحر عیارون کو اپنے ہمراہ لیکر زمرد کے پاس آیا زمرد نے بھی اُسی وقت چلنے کی تیاری کی قریب شام وہان سے مع عیارون کے تو رج و بختگان کے ہمراہ جانب مرحلہ گل اندام روانہ ہوا آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کچھ کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہو

کہ جب فیروز قتل ہوا تو خواجہ نے آکر صاحبقران سے عرض کی یا امیر اشراق جادو خود اس مرحلے پر آیا ہو مین نے گل اندام کو گرفتار کیا چاہتا تھا کہ قتل کرون اوسی وقت نوہ ہوا کہ منم اشراق جادو و بادشاہ طلسم نہ طاق مین نے تو اپنے تئین بچایا مگر وہ گل اندام کو لے گیا راہ مین جو جو باتین اشراق نے گل اندام سے کی تھین خواجہ نے سب صاحبقران سے بیان کین امیر نے فرمایا خواجہ بدیع الملک سے ان باتون کو بیان کرو خواجہ نے بدیع الملک نامدار سے سب باتین کہین اور یہ بھی کہا کہ اُسکا منشا یہ ہو کہ پہلے کسی فکر سے آپ لوگون کے تحفہ جات منگائے پھر مقابلہ کرے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو خواجہ نے کہا لازم یہ ہو کہ تحفہ جات کو اپنے پاس ہوشیاری سے رکھئے اگر کوئی شخص کسی وقت طلب کرے تو ہرگز نہ دیجئے بدیع الملک نے کہا خواجہ تحفہ جات کسی کو دیئے جاتے ہین خواجہ نے کہا میرے نزدیک تو مناسب یہ بات ہو کہ ایک نامہ گل اندام کے نام اور بھیجئے مضمون اُس نامے کا یہ ہو کہ تمنے اپنے وعدے کو فراموش کیا ابھی ہمین اور مرحلون پر بھی جانا ہو یا تو ایفائے وعدہ کر دیا جواب صاف دو ہم دوسرے مرحلے کی طرف جائین بدیع الملک کو یہ بات بہت پسند آئی صاحبقران سے عرض کی کہ خواجہ ایسا کہتے ہین امیر نے بھی پسند کیا بدیع الملک نے اُسی وقت نامہ لکھا مریخ موجود تھا عرض کی اے شہریار یہ عہدہ میرا ہی مین ہی دو بار بھی اس طلسم مین لیکر نامہ داری آیا تھا اور اب بھی اس شرف کو حاصل کرنا چاہتا ہون بدیع الملک نے نامہ مریخ کو دیا مریخ نامہ لیکر روانہ ہوا

جب قلعے گل اندام کے پھاٹک پر پہونچا دربانون نے روکا مرتخ نے کہا مین بدیع الملک نامدار کا نامہ دار ہون حاکم مرحلہ کے پاس جاؤنگا دربانون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا تمھین اپنے ہمراہ لیجلینگے اور اگر حکم نہو گا تو مجبور ہین مرتخ خاموش ہو رہا دربانون نے ایک ساحر کو بلایا کہا او پیک جادو شہنشاہ کے پاس جاؤ اور اس نامہ دار کی اطلاع کرو پیک جادو روانہ ہوا گل اندام کے پاس آیا کہا ایک نامہ دار طلسم کشا کی جانب سے آیا ہے دربانون نے قلعہ کے دروازے پر اسکو روکا ہے آپ کیا ارشاد فرماتے ہین گل اندام اشراق کے پاس آیا کہا ایک نامہ طلسم کشا نے بھیجا ہے نامہ دار در قلعہ پر ٹھہرا ہوا ہے آپ کیا حکم فرماتے ہین اشراق نے کہا بلا لو دیکھین کون نامہ دار ہے گل اندام نے پیک جادو سے کہا ہمارے سلطان اسکو طلب فرماتے ہین جا کر اپنے ہمراہ لاؤ پیک جادو در قلعہ پر آیا مرتخ آفتاب علم کو لینے ہمراہ لے گیا جب مرتخ اشراق کے سامنے پہونچا اشراق نے مرتخ کی صورت دیکھکر کہا ہے جوان تو نے اپنے باپ کو قتل کرا دیا اور پھر مجھے منھ دکھانے آیا ہے مرتخ نے جواب دیا اے اشراق اسکی کیا خصوصیت ہے اگر تمام ساحران سامری پرست بلکہ تمام منکران اسلام میرے قتل کرنے سے قتل ہو سکین تو مین ہرگز ہرگز دریغ نہ کرون اور سب کو اپنے ہاتھ سے بصد شادمانی قتل کرون اشراق نے یہ بات جو مرتخ سے سُنی اُسکو بہت غصہ آیا گل اندام سے کہا اس بے ادب کو اسیر کرلو مین مجبور ہون کہ میرے یہان نامہ دار کو قتل نہین کرتے ہین ورنہ مین اسکو ابھی قتل کرتا مرتخ نے کہا تیری کیا مجال ہے جو کسی کو قتل کرسکے گل اندام نے اشارہ کیا مرتخ بیہوش ہوکے زمین پر گرا اشراق نے ساحرون سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو اور زندان خانے مین لے جا کر قید کرو جب مین سب مسلمانون کو گرفتار کرونگا تو اُسکے حق مین جو مناسب جانونگا کرونگا ساحر مرتخ کو زندان کی طرف لیگئے اشراق نے اُسکے جانے کے بعد نامہ کھولا دیکھا پہلے نامے مین حمد خدائے عز و جل تحریر ہے بعد مین نعت جناب خاتم الانبیا تسطیر ہے اُسکے بعد لکھا ہے کہ اے گل اندام کیا تو نے وعدہ فراموش کیا اگر تمھین ایفائے وعدہ کرنا منظور نہین ہے تو جواب صاف دیجیے ہم اور مرحلے کی طرف جائین اشراق نے گل اندام سے کہا اسکا جواب دینا کیا ضرور ہے تھوڑی دیر مین عیار آتے ہونگے اُنکو روانہ کرونگا آج تحفہ جات نے آستینے کل مین طبل جنگی بجوا دونگا گل اندام نے کہا ایسا نہو کہ اُن لوگون کو جواب جانے تو وہ آگے بڑھنے کا ارادہ کرین اشراق نے کہا اب تو اُنکے نامہ دار کو بھی اسیر کرلیا ہے آخر اسکا جواب لیکر کون جائیگا گل اندام نے کہا اپنے کسی ساحر کی معرفت روانہ فرمایئے اور نامے مین صاف صاف تحریر فرما دیجیے کہ تمھارے نامہ دار نے ہمسے سخت کلامی کی اس وجہ سے ہمنے اُسکو اسیر کیا ہے اشراق نے کہا اے گل اندام اُسطرف کا جب نامہ مرتخ آفتاب علم لیکر آیا اور مرتخ آفتاب علم صاحب عزت ہے اسطرف سے بھی کوئی ذی عزت شخص جواب نامہ لیکر جائے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ تم نامہ لیکر جاؤ گل اندام نے کہا مجھکو جواب نامہ کے جانے مین عذر نہین ہے مگر اتنا خیال ہے کہ آپنے اُنکے نامہ دار کو اسیر کرلیا ہے اور وہ لوگ صاحب تحفہ جات ہین ساحر کی حقیقت نہین جانتے ہین ایسا نہو کہ مین نامہ لیکر جاؤن اور فیروز کی سی کیفیت ہو جائے سرداران اسلام سب مجھے بھی قتل کرین اشراق نے کہا یہ بات بالکل خلاف ہے ہمنے اُنکے نامہ دار کو صرف اسیر کرلیا ہے ابھی قتل تو نہین کیا اگر وہ لوگ ایسا ہی عوض لینا چاہینگے تمھین اسیر کرلین گے مین جا کر رہا کرلاؤنگا مگر جانا تمھارا اچھا ہے گل اندام نے کہا اگر یہی آپ کی خوشی ہے تو مین جاتا ہون اشراق نے اُسیوقت نامے کا جواب لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے طلسم کشائے نقلی ایک نامہ تیرا اینجانب کی نگاہ سے گذرا کیفیت معلوم ہوئی تو نے فیروز کو مکر سے گرفتار کرکے قتل جو کیا ہے اس سبب سے شاید کچھ غرور بڑھ گیا ہے مجھسے ایفائے وعدے کی درخواست کرتا ہے اب تک تیری سمجھ مین نہ آیا کہ مین نے کس وجہ سے تجھسے مقابلہ نہین کیا اس کا سبب یہ تھا کہ مجھکو تیرے حال پر

رحم آیا اور یہ تصور کیا کہ شاید یہ خیال خام تیرے دل سے دور ہوا اور تو اپنے طرف واپس جائے تو کاہکو میرے ہاتھ سے قتل ہو ورنہ جسوقت چاہتا تجھے مع تیرے لشکر کے قتل کرتا مگر افسوس ہی کہ ابتک تو میری منشا کو دل کو نہ سمجھا اب مین پھر تجھکو ہدایت کرتا ہون کہ واپس جا اور یہ خیال اپنے دل مین نہ لا یہ طلسم تجھے کیا کسی سے نہ فتح ہو گا اصل مین یہ طلسم نہین ہی خداوند کی جائے سکونت ہی اسکو کوئی تباہ و برباد نہین کر سکتا ہی اگر میری بات کو قبول کریگا تو اچھا رہیگا اگر نہ مانے گا تو بہت پچتائیگا اسوقت تیرے نامہ دار نے ایسے کلمات ناشائستہ زبان سے نکالے کہ مجھے تاب ضبط باقی نہ رہی مگر مجبور رتھا کہ میرے یہان نامہ دار کو قتل نہین کرتے ہین مین نے اسکو اسیر کر لیا ہی اگر تجھے میری اطاعت کرنا قبول ہو تو یہان آ مین نامہ دار کو بھی چھوڑ دونگا اور تیرے واسطے خداوند سے سعی کرونگا خداوند بہت راضی ہونگے تیری عزت بڑھائینگے یہ نامہ جب ختم ہوا اشراق نے اپنی مہر سر نامہ پر کی گل اندام جادو کو دیکر روانہ کیا گل اندام لشکر اسلام مین آیا لوگون سے دریافت کیا کہ طلسم کشائی بارگاہ کہان ہی سرداران اسلام نے بدیع الملک کی بارگاہ تک اسکو پہونچایا گل اندام جادو دربارگاہ پر آیا دربانون نے روکا چوبدارون کو بلا کر کہا آقائے نامدار کی خدمت مین عرض کرو کہ ایک نامہ دار اشراق جادو کا نامہ لایا ہی چوبدار بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے دعا دیکر عرض کی ایک نامہ دار اشراق جادو کا نامہ لایا ہی دربارگاہ پر حاضر ہے اس کی نسبت کیا حکم صادر ہوتا ہی بدیع الملک نے فرمایا اندر بلا لو چوبدار سلام کرکے پیچھے ہٹے دربارگاہ پر آئے گل اندام چوبدار کے ساتھ اندر آیا زینت بارگاہ کو دیکھکر دنگ ہو گیا چارو نطرف حیران حیران دیکھنے لگا بدیع الملک نے فرمایا ای شخص جس کام کے واسطے آیا ہی پہلے اسکو انجام دے پھر جو مزاج مین آئے کر نامہ دار یہ کلام سنکر کانپ گیا جلدی سے آگے بڑھا نامہ بدیع الملک کو نذر دیا اپنے دلمین گل اندام نے اسوقت خیال کیا کہ اشراق جادو نے آج جان لی یہ شیر مجھکو نہ چھوڑے گا ضرور قتل کریگا مگر مجبوری سے کھڑا رہا بدیع الملک نے بیٹھنے کی اجازت دی گل اندام سلام کرکے بیٹھا بدیع الملک نے نامہ کھولا جب سب مضمون پڑھ چکے نامے کو چاک کیا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا ای نامہ دار اس بیہودہ گو اشراق جادو سے کہدینا کہ اگر اپنی جان کی خیریت درکار ہی تو اسی وقت مریخ آفتاب علم کو رہا کردے ورنہ مرحلے پر ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سبکو قتل کرونگا یہان سے آئینہ اندام جادو تک لاشون کے انبار لگا دونگا وہان جاکر اس مکار کو قتل کرونگا مین اس طلسم کی حقیقت نہین جانتا او جسطرح اسکے مزاج مین آئے مجھسے پیش آئے اگر فضل خدا شامل حال ہی تو وہ مردود کیا بنا سکتا ہی گل اندام پر یہانتک رعب بدیع الملک کا غالب ہوا کہ زمین پر گر پڑا بدیع الملک نے جو اسکی یہ حالت دیکھی خادمون سے کہا نامہ دار کو اٹھاؤ خادم آگے بڑھے گل اندام کو اٹھایا بدیع الملک نے فرمایا ای نامہ دار تو کیون خائف ہوتا ہی ہمارا یہ دستور نہین کہ غریب آزاری کرین نامہ دار کو قتل کرین یا گرفتار کر رکھین ہمکو تجھسے کچھ مطلب نہین ہی تو اپنے عیال و اطفال کی پرورش کے واسطے ایسی ایسی مصیبتین گوارہ کرتا ہی ہمین تجھسے کچھ عناد نہین ہی تو خاطر جمع رکھ یہ اشراق ہی نامرد تھا جو ہمارے سردار مریخ آفتاب علم کو نہین معلوم کس مکر سے گرفتار کر لیا بدیع الملک نے جو یہ فرمایا جمعدار مرحلہ جس کو خواجہ اسیر کرکے لائے تھے سوقت دربار بدیع الملک نامدار مین موجود تھا گل اندام زرد چشم جادو کو پہچان کر اسنے بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار یہ ذلیل ساحر ادنی نہین ہی اس مرحلے کا حاکم ہی گل اندام زرد چشم جادو اسیکا نام ہی اسوقت لباس شاہی اتار کے آیا ہی بدیع الملک نے فرمایا کہ اسوقت ہم اسکو کسی قسم کی تکلیف نہین دینگے اول تو نامہ دار ہی دوم جسوقت یہ خالف ہی اسکا جانا ہی اچھا ہی جمعدار نے کہا اے شہریار اسکا جانا اچھا نہین ہی اگر یہ اسوقت چلا جائیگا تو ضرور کوئی مکر کریگا بدیع الملک

نے کہا خدا وحافظ حقیقی ہی اگر وہ مکر کریگا تو ہمارا کیا نقصان ہی یہ فرما کے گل اندام سے کہا اے گل اندام بہتری مین ہی کہ بارگاہ
سے چلا جا ورنہ یہان سے لوگ تجھکو زندہ نہ چھوڑینگے جو جو باتین مین نے کہین ہین یہ جا کر اشراق سے کہدینا گل اندام
سلام کرکے بارگاہ سے باہر آیا گھبرا کے وہان سے بھاگا جب قلعہ پر آیا تب اُسکو یقین ہوا کہ جان بچی وہان سے
اشراق کے پاس آیا اشراق نے جو اُسکی صورت دیکھی کہا اے گل اندام خیر تو ہی اسوقت تیرے چہرے سے آثار خوف پیدا ہین
گل اندام نے جواب دیا کہ اے شہنشاہ آپ نے اسوقت میری جان ہی لی تھی مین جو نامہ لیکر طلسم کشا کی بارگاہ کے اندر گیا رونق
بارگاہ کیونکر بیان کرون مگر اے شہنشاہ طلسم کشا کو جو دیکھا میرے ہوش اوڑ گئے عجب شان وشوکت کا جوان ہی مین محو جمال
ہوگیا جب میری محویت بڑھی تو خود طلسم کشا نے کہا اے نامہ دار جس کام کو آیا ہی اسکو پہلے انجام دے پھر جسکام مین چاہنا مصروف
ہونا مین کانپ گیا جلدی سے نامہ دیا طلسم کشا نے نامے کو پڑھا پڑھتے ہی مزاج برہم ہو گیا اے شہنشاہ ایسی ایسی باتین
اُسنے کہین اور اس ترکیب سے ادا کین کہ مین اُسکے رعب کیوجہ سے اسقدر خائف ہوا کہ زمین پر گر پڑا اُسنے اپنے خادمون سے کہا
اس نامہ دار کو اُٹھاؤ خادمون نے مجھکو اٹھایا طلسم کشا نے کہا بھائی تو کیون اسقدر خائف ہوا ہین مجھے کوئی شکایت نہین ہے
اشراق کی حرکت پر غصہ آتا ہی گو طلسم کشا نے بہت دلجوئی کی مگر میرا خوف دفع نہو جعدار نگہبانان درحلہ وہان موجود تھا اُسنے طلسم کشا
سے میری سب کیفیت بیان کردی مین سمجھا کہ اب یہ حکم دیدیگا کہ اسکو اسیر کرلو لاکھ چاہا سحر کرکے بارگاہ سے نکل آؤن مگر سحر یاد نہ آیا آخر
مجبور ہوا طلسم کشا نے خود ہی کہا کہ اسوقت اسپر رعب غالب ہی اور یہ نامہ دار ہی ہمکو زیبا نہین ہی کہ ہم اسے کسیطرح کی تکلیف دین مجھسے کہا
اے شخص تو جا اور اشراق سے جو جو باتین مین نے اسوقت کی ہین سب بیان کردینا مین اپنی جان بچاکر وہان سے آیا اشراق نے کہا اے
گل اندام تو بڑا بودا ہی دیکھ ایک جوان لشکر اسلام کا یہان نامہ لیکر آیا اُسنے کس طرح گفتگو کی اپنے آقا کی شان مین کوئی کلمہ نکالنے
دیا کیسی جرأت وہمت اپنی ظاہر کی کہ آخر مین نے اسیر کرلیا اسیر ہوئے پر بھی اسکی ہمت مین فرق نہ آیا مجھے تجھسے ایسی امید نہ تھی کہ تو میری
ہجو سنکر اسطرح چلا آئیگا تجھے لازم تھا اپنی جان وہین دیدی ہوتی گل اندام نے کہا اے شہنشاہ آپ مالک ہین جو چاہین فرماوین
اگر مین اسوقت وہان بدکلامی کرتا تو وہ لوگ مجھے زندہ نہ چھوڑتے کئی بار میرے دلمین آیا کہ کچھ کہون مگر مناسب نہ جانا خاموش
ہو رہا اب ان سب باتونکا عوض لونگا اشراق نے کہا تجھسے کچھ بھی نہوگا گل اندام نے کہا پھر مین حاضر ہون جو آپکی مزاج مین
آئے مجھکو سزا دیجئے آپ قتل کا حکم دیدین مجھے منظور ہی مگر وہان کے لوگون کے ہاتھ سے مارا جانا بالکل خلاف ہی اشراق
نے کہا اب تیرے دلپر طلسم کشا کا رعب غالب ہی طلسم کشا کو کوئی اسیر کرکے بھی تیرے سامنے لائیگا تو تجھسے مارے خوف
کے بات نہ کی جائیگی اشراق سے جو یہ باتین گل اندام نے سنی اُسکو کچھ غیرت پیدا ہوئی کہا اے شہنشاہ مین شرط
کرتا ہون کہ اہل اسلام کے تحفہ جات چھین لونگا اور سب کو اسیر کرکے آپکے حوالے کرونگا اب تک تو مین عیارون کے
بھروسے پر خاموش تھا مگر اب مین سحر سے بھی نہین لڑونگا بجرأت لشکر ہمراہ لیکر مقابلہ کرونگا اشراق نے کہا اگر تو اس طور سے
خدا پرستون کے مقابلے مین جائے اور ان لوگون کو اسیر کرکے میرے پاس لائے تو مین اسقدر تیری عزت بڑھاؤن
کہ بڑے بڑے شاہان جلیل تیری عزت کو دیکھکر رشک کرین گل اندام نے کہا آپ حکم دیتے ہین مین اپنے یہان طبل
جنگی بجواؤن اشراق نے کہا تجھے اختیار ہی اگر تیرا جی چاہے اور تجھے یقین ہو کہ مین مسلمانون سے لڑکر فتحیاب بھی ضرور ہونگا
تو طبل جنگی کا انتظام کر گل اندام نے کہا اگر فتحیاب نہونگا تو لڑ بھڑ کر اپنی جان دیدونگا مگر سب سے بے عوض لئے مجھکو
چین نہ آئیگا اشراق نے اور باتین اس قسم کی بیان کین کہ گل اندام کو اور زیادہ جوش پیدا ہوا کہا مین اسطرح اہل اسلام
سے مقابلہ لڑونگا کہ اس طلسم بھر مین کوئی نہین لڑسکیگا مگر ایک مدد آپ کو دینا ہوگی اشراق نے کہا مین ہر طرح کی مدد دونگا
مگر لشکر کو لیکر میدان مین نہین جاؤنگا ہان جب کوئی موقع اس قسم کا ہوگا تو مین بھی وقتاً فوقتاً آجایا کرونگا عیارون سے مجھکو

بجاؤنگا گل اندام سے کہا اب مجھے جب فوج کی ضرورت ہوگی آپ کے یہان سے بلواؤنگا اشراق نے کہا مین ایسے ایسے
پہلوان تیرے یہان جمع کیے دیتا ہون جنکا مثل و نظیر نہین ہی اور فوج جسقدر تو طلب کریگا اسقدر ملے گی گل اندام
نے اسیوقت اپنے ملازمون کو بلایا کہا رسالون مین جاکر خبر دو کہ ہم کل برائے مقابلہ خدا پرستان میدان مین جائینگے
علی الصباح سب لوگ مسلح و مکمل رہین اور طبل جنگی کو بھی حکم دیدیا جائے چوبدار اسی وقت روانہ ہوئے لشکر مین جاکر رسالدارون
کو بلایا سب کیفیت بیان کی رسالدارون نے لشکر مین سب کو مطلع کیا ہر ایک اپنا اپنا سامان درست کرنے لگا قریب
شام نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر اسلام کے ہرکارے جو یہان موجود تھے خبرین لیکر راہی ہوئے بارگاہ بدیع الملک
مین آئے ہاتھ اٹھا کر دعا دی دولت بجا لائے پھر عرض کی اے شہریار گل اندام کے لشکر مین طبل جنگی بجا ہی اسکا ارادہ ہی کہ
کل میدان جنگ مین نکل کر معرکہ آرا ہو بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے یہان
بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جنگ کی تیاری ہونے لگی بدیع الملک صاحبقران نامدار کی بارگاہ مین آئے عرض
کی لشکر کفار مین طبل جنگ بجا تھا مجھکو ہرکارون نے خبر دی مین نے بھی جواب مین نقارہ رزمی بجنے کی اجازت دی امیر
نے فرمایا بہت خوب کیا بڑے عجب کی بات ہی اب گل اندام کو جوش پیدا ہوا بدیع الملک نے نامے کی کیفیت
عرض کی مریخ آفتاب علم کا اسیر ہو جانا بیان کیا صاحبقران کو کیفیت اسیری مریخ سنکر بہت تردد ہوا فرمایا
اے بدیع الملک ایسا نہو کہ کفارہ مریخ کے دشمن ہین اسکو قتل کر ڈالین بدیع الملک نے عرض کی جو منظور الٰہی
کیا چارہ ہی کوشش تو ضرور کرونگا اگر اسکی حیات باقی ہی تو مین رہا کرا لاؤنگا اور اگر جام حیات اسکا لبریز ہو چکا ہی تو مین
مجبور ہون امیر نے فرمایا نہین معلوم کیا بات ہوئی جو مریخ کو کفار نے اسیر کر لیا بدیع الملک نے عرض کی نامہ جو
میرے پاس آیا تھا اسمین یہ تحریر تھا کہ تمھارے نامہ دار نے ایسی سخت کلامی کی کہ ہمین بہت ناگوار ہوا اگر قتل نامہ بر
ہمارے آئین کے خلاف نہوتا تو ہم ہرگز اسکو زندہ نہ چھوڑتے قتل کر ڈالتے مگر ابھی اسکو اسیر رکھا ہی اگر تم راہ راست
پر آؤگے تو اسکو بھی رہا کرینگے اور تمھاری بھی جان بخشی کرینگے اور اگر تم اپنے ارادے سے باز نہ آؤگے تو تمھین
بھی اسیر کرینگے اور تمھارے لشکر کو بھی گرفتار کرکے سبکو ساتھ قتل کرینگے امیر کو بھی غصہ آیا کہا وہ کیا ہماری جان بخشی کریگا
اور کیا ہمین اسیر کریگا یقین ہی خود اسکی اجل دامنگیر ہی جو ایسی باتین بناتا ہی بدیع الملک نے عرض کی مین نے چاہا
تھا کہ فی الفور تلوار پکڑ کے اسطرف جاؤن اور مریخ کو رہا کر کے لے آؤن مگر نامہ دار ایسا خائف ہوا کہ مین
مجبور ہو گیا اور جواب دینا ضرور تھا یہ بات خلاف تھی کہ مین بے اطلاع اسکے یہان چلا جاتا امیر نے فرمایا تمنے
بہت اچھا کیا اب انشاء اللہ تعالیٰ کل میدان جنگ مین سمجھ لینا کہان جاتا ہی یقین ہے اشراق خود لشکر لیکر آئے بدیع الملک
نے کہا سوائے اسکے اور کون ایسا ہی جو لڑیگا تھوڑی دیر تک بدیع الملک صاحبقران سے یہ باتین کرتے
رہے جب رات زیادہ گئی بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لائے خواب راحت کے واسطے مسہری پر تشریف
لیگئے انکو اس کیفیت مین چھوڑے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت زمرد و تجبگان و تورج کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو عیارونکو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے تھے طے مراحل کے بعد اشراق کے پاس اسوقت پہونچے کہ
جب گل اندام طبل جنگ بجوا چکا تھا اشراق نے جو زمرد و تجبگان و تورج کو دیکھا بہت خوش ہوا مگر فیروز کے
قتل ہو جانے کا افسوس ظاہر کیا تجبگان نے کہا اے شہنشاہ آپنے کچھ انتظام کر لیا ہے اشراق نے کہا کس بات کے انتظام کو

کہتے ہو نجتگان نے کہا جسطرح شہنشاہ فیروز کی جان گئی ایسا نہو اسی طرح سے کوئی اور بتلائے بلا ہو اشراق نے جواب
دیا اے نجتگان عیار کی مجال ہے جو یہان آسکے جب تک مین موجود ہون جو عیار آئیگا اُسکے چہرے سے
رنگ روغن اُڑ جائیگا ساحر گرفتار کرلین گے مین نے اسکا انتظام پیشتر سے کرلیا ہے مگر یہ بات مین نے کسی پر مصلحتاً
ظاہر نہین کی گو کچھ خوف تو نہین ہے مگر عیار غضب کے ہوتے ہین نجتگان نے کہا آپنے بہت خوب کیا جو اس بات کو پوشیدہ
رکھا اب کسی کے سامنے اسکا ذکر نہ آئے اشراق نے کہا علاوہ اسکے مین نے ایک سردار کو بھی گرفتار کرلیا ہے
نجتگان نے کہا کسکو اسیر کیا اشراق نے مرخ آفتاب علم کا نام بتایا تورج نے کہا اسکو اپنے باپ کے قتل ہوجانے کا
افسوس نہین ہوا اشراق نے کہا مین نے اس سے کہا تھا اُسنے جواب دیا کہ اگر ہزار بار بھی اسکو کوئی قتل کرے تب مجھے
سوائے خوشی کے رنج نہو زمرد نے کہا اب اُسکے دلمین اہل اسلام کی محبت سب سے زیادہ پیدا ہو گئی مگر
آپنے بہت خوب کیا جو اُسکو اسیر کرلیا اب عیارون کو بھی مین اپنے ہمراہ لایا ہون یہ لوگ کوشش کرینگے یقین ہے
اور بھی سردار گرفتار ہو جائین اشراق نے جواب دیا کہ گل اندام نے طبل جنگ بجوایا ہے صبح کو مسلمانونسے مقابلہ ہے دیکھو کیا تماشا
ہوتا ہے اگر گل اندام اُن لوگون سے اچھی طرح سے لڑتا رہا تو مین یہان سے باہر نہ جاؤنگا اور اگر اُسنے میری مرضی
کے موافق مقابلہ نہ کیا تو مین ضرور جاؤنگا اور اہل اسلام کو اپنے سحر کی کیفیت دکھاؤنگا اگر وہ صاحب تحفہ جات ہین
تو کیا ڈر ہے مجھکو اسکی بھی پروا نہین ہے کہ عیار جائین اور اُسکے تحفہ جات سے آئین تملوگونکو محض سیر جنگ دیکھنے کو بلایا
ہے ایک اشارے مین لشکر اسلام کو بیکار کردونگا خالی طلسم کشا اور حمزہ ثانی کیا بنالینگے زمرد نے کہا جو کچھ آپ فرماتے ہین
بہت صحیح ہے مین اشتیاق دید مین حاضر ہوا ہون اشراق نے عیارونکی طرف دیکھ کے کہا اگر تملوگون کا جی چاہے تو برائے
سیر لشکر اسلام مین جاؤ اگر بن پڑے تو دو ایک سردار لے آؤ اگر کچھ خوف معلوم ہو تو چلے آنا عیاری نہ کرنا عیارون
نے جواب دیا اے شہنشاہ عیاری ہمارا پیشہ ہی ہے اگر خوف کو دلمین راہ دین تو عیاری کو کیونکر کرین اشراق نے کہا
اچھا اگر وعدہ کرکے جاتے ہو تو مین بھی تمسے وعدہ کرتا ہون کہ جو عیار ایک سردار کو گرفتار کرکے لائیگا وہ ایک ملک
انعام مین پائیگا عیارون نے اشراق کو سلام کیا اُسی وقت وہان سے رخصت ہوئے فتانہ چونکہ کسی قدر خواجہ کی
ترکیبون سے ماہر ہوچکی تھی اور نجتگان نے راہ مین بھی اسکو بہت سی باتین عیاران اسلام کی بتادی تھین اس سبب
سے بہ نسبت اور عیارون کے حالات عیاران اسلام سے ماہر تھی اُسنے اپنے ہمراہیون سے کہا ایسی عیاری نہ کرنا جو ہر
ایک جگہ کی جاتی ہے عیاران اسلام بلائے روزگار ہین اول تو ہر فن مین طاق ہین باتین ایسی دلجوئی کی کہتے ہین کہ خواہ
کیسا ہی عیار ہو اُنکے دام تقریر مین گرفتار ہوجاتا ہے ایسی ایسی باتون سے بچے رہنا اور بیہودہ عیاری کرنا اگر عیاری کا موقع
نہ ملے تو نقب لگاکے سردارون کی بارگاہ مین جانا اور انکو بیہوش کرکے لے آنا مگر ایک بات مجھسے عمرو نے کہی تھی کہ طلسم کشا
اور صاحبقران شب بیدار رہتے ہین نہین معلوم یہ بات سچ ہے یا جھوٹ عیارون نے کہا اسکو دریافت کرلینگے فتانہ
نے کہا جس سے دریافت کروگے وہ فوراً تاڑ جائیگا کہ یہ عیار ہین عیارون نے کہا ہم محل مین پہونچکے دیکھینگے جب حمزہ سو جائیگا ہم بھی اسکے
ہمراہ جائینگے جب تک اسکو نیند نہ آئیگی اسوقت تک ہم لوگ عیاری نہ کرینگے فتانہ نے کہا جہانتک بن پڑے بہت بچکر عیاری
کرنا مین نے سنا ہے کہ عمرو شب کو بھی چارون طرف پھرتا ہے عیارون نے کہا بن پڑیگا تو ہم عمرو کو بھی گرفتار کرینگے فتانہ نے کہا
ایسا قصد کبھی نہ کرنا عمرو تو شہنشاہ عیاران ہے کسی ادنے عیار کے گرفتار کرنیکا قصد نہ کرنا ابھی تملوگ انکی ترکیبونسے واقف نہین
ہو اس سبب سے تمکو منع کرتی ہون اور مین بھی کسی عیار پر عیاری نہ کرونگی جسوقت انکی ترکیبون سے واقف ہوجاینگے اسوقت
وہ ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان جائینگے ضرور ہی ہم گرفتار کرلینگے کیرنک و سرہنگ وغیرہ نے کہا اے فتانہ اگرچہ تمام

عیاروں مین تیز ہی مگر ابھی ناتجربہ کار ہی تجھے عیاری کرتے ہوئے بھی خوف آتا ہی فتانہ نے کہا تم سب لوگونکو اختیار ہی
مگر مین جس ترکیب سے عیاری کرونگی مین نے تمسے بیان کر دیا سب نے کہا تجھکو اپنی عیاری کا اختیار ہی ہملوگونکی
باتون مین دخل نہ دے ہماری عمرین گذری ہین آجتک سوائے عیاری دوسرا کام نہین کیا ہے ہمسے بڑھکے عیاری
کے نشیب و فراز کوئی کیا دیکھ سکتا ہی فتانہ سب سے الگ ہوئی اور عیار بھی جدا جدا ہو گئے ہر ایک نے اپنے موافق
مرضی کے اپنی صورت بنائی مگر فتانہ عیارہ نے ایک جوگن کی صورت بنائی بین ہاتھ مین لیے اس ارادے مین چلی کہ
اگر خواجہ ملین تو اُنسے اپنا بدلا لون اور اسی سبب سے یہ سب عیارون کو منع کر رہی تھی کہ خبردار کوئی خواجہ پر عیاری
کرنے کا قصد نہ کرے کیونکہ یہ خیال کرتی تھی کہ اور جو کوئی عیار عیاری کرکے خواجہ کو گرفتار کریگا تو اسکا نام ہوگا مین اپنا
عوض نہ لے سکونگی اور خواجہ کی طراری کا بھی اسکے دلمین خیال تھا کہ اُس شخص نے غضب کیا کیا تقریر کی ہم لوگون
کو تسخیر کر لیا آجتک عیاری کی یہ بات حاصل نہوئی اگر ایکبار خواجہ کا سامنا ہو جائے تو مین بھی ایسی تقریر کرون
کہ خواجہ کو محو گفتار کرکے اسیر کرون اس فکر مین جوگن کی صورت بنکے بھبھوت جسم مین ملکر بین ہاتھ لیکر لشکر اسلام کی طرف
گاتی ہوئی چلی اتفاق سے لشکر اسلام کی طرف سے خواجہ اس فکر مین جاتے تھے کہ اگر بن پڑے تو مین مریخ آفتاب
علم کو کسی صورت سے رہا کر لاؤن ناگہان گانے کی آواز جو خواجہ کے طرف گئی دل بیچین ہوگیا دیوانہ وار چارون طرف
دیکھنے لگے فتانہ نے جو یہ کیفیت دور سے دیکھی یا تو لشکر اسلام کی طرف آتی تھی یا اپنا منھ اور جانب پھیرا اُسی سمت
روانہ ہوئی خواجہ آواز کے سننے پر اُس طرف چلے مگر خواجہ اُسوقت اپنی صورت اصلی پر نہ تھے کیونکہ یہ بھی عیاری کو جاتے
تھے اور فتانہ نے جو دوسری سمت کی راہ لی تھی اسکو یہ خیال ہوا تھا کہ شاید کوئی ساحر آتا ہی یا کوئی عیار ہمارے
ساتھ کا ہی اسنے اپنے تئین پوشیدہ کرنا چاہا تھا خواجہ بھی اُسوقت ایک گوے کی لڑکے کی صورت بنائے ہوئے
طنبورہ کاندھے پر رکھے ہوئے اُسطرف جاتے تھے اسکی آواز سنکر اسدرجہ بیتاب ہوئے کہ اسکو تلاش کرکے
قریب پہونچے خواجہ کی نگاہ جو اسکے چہرے پر پڑی دل بیچین ہو گیا خیال کیا خواجہ یہ آفت جان غارتگر دین و ایمان
کون ہی ارے اس صورت پر اسنے فقیری اختیار کی ہی اسکو کیا ہو گیا ہی کیا یہ کسی پر شیدا ہی یا کسی ملک کی شاہزادی ہی
سلطنت اسکی چھین گئی یہ فقیر ہو کر صحرا مین چلی یہ سوچتے ہوئے بالکل قریب پہونچے کہا ای شخص ذرا ٹھہر جا مین
دور سے تیرے دیکھنے کے اشتیاق مین آیا ہون جوگن نے منھ اپنا پھیر لیا خواجہ دوسری طرف گئے کہا اے
جوگن صاحب کیا آپ کو انسان سے نفرت ہی جوگن نے جواب دیا کہ ای شخص تو جسطرف جاتا ہی جا میری راہ کیون روکتا ہی
خواجہ نے کہا آپکے گانے سے اسوقت دل بیچین ہو گیا نہین معلوم کس کام کو جاتا تھا بیتابانہ اسطرف چلا آیا جوگن نے
دیکھا ایک کمسن جوان میری منتین کرتا ہی اس سے دو دو باتین کر لینے مین کیا نقصان ہی یہ سوچ کے کہا اپنا مطلب
بتاؤ کہان جاتے تھے اسطرف کہان آئے تھے کیون روکا خواجہ نے کہا مین اسوقت اپنی مزدوری کو جاتا تھا یہ لشکر جو سامنے
اترا ہی مین نے سنا ہی کہ بادشاہ طلسم سے یہ لوگ مقابلہ کرنے آئے ہین انکے لشکر مین گیا تھا خیال یہ تھا کہ سردار لشکر کے پاس
جاؤنگا کچھ گانا سناؤنگا اُسکا دل خوش کرونگا یقین ہی کچھ مل جائیگا مگر اُن لوگون نے کہا ہمکو گانا سننے کی ضرورت نہین مجبور ہو کے
مین وہان سے واپس آیا اب کل اندام جادو کے پاس جاتا ہون یقین ہی وہان سے کچھ مل جائے جوگن نے کہا پھر
میری راہ کیون روکتے ہو خواجہ نے کہا تمھاری آواز سننے کا مشتاق ہون مگر پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اس صحرا مین
کیون آئی ہو تم پر کیا مصیبت پڑی ہی کیا نام ہی جوگن نے کہا ای شخص تجھکو میرے نام سے کیا کام اور میری کیفیت دریافت
کرنے سے کیا علاقہ خواجہ نے کہا آپ نے میری کیفیت تحقیق کی جوگن نے کہا ای شخص تیری کیفیت از نقش بیان تھی

میری حالت بیان کے قابل نہین ہے ہان تجھے گانا سننے کا اشتیاق ہے تو ایک شرط سے گانا سناتی ہون کہ پہلے تو اپنا کمال ظاہر کر خواجہ نے کہا میرا کمال کیا مین ایک مزدور ہون یہی میری اوقات بسری کا ذریعہ ہے آپ صاحب کمال ہین کچھ گایئے مجھکو ہوش رہیگا تو آپکے سامنے گاؤنگا جوگن نے جو زیادہ بیقرار دیا اور چھیڑی تان لگائی گانا شروع کیا دیر تک جوگن گایا کی خواجہ بغور سنا کیے جب جوگن نے گانا موقوف کیا خواجہ نے کہا ابھی میری سیری نہین ہوئی کچھ اور گایئے مشتاق ہون جوگن نے کہا اے شخص جب تک تو نہ گائے گا مین بھی نہ گاؤنگی یہ سنکر خواجہ نے طنبورہ سیدھا کیا ملا کر گانا شروع کیا تان جو لگائی جوگن بیقرار ہو گئی کہا اے شخص تو انسان ہے یا جن جانتا ہے آج تک یہ کیفیت کسی کے گانے مین نہین دیکھی اب تو خواجہ نے گانا شروع کیا ایسی ایسی تانین لگائین وہ وہ کیفیتین دکھائین کہ جوگن کو سکتا ہو گیا یہ حالت ہوئی کہ لب پر مہر خموشی آنکھون سے آنسو جاری دل مین بیقراری تھوڑی دیر یہ حالت رہی آخر کو زمین پر گر کر بیہوش ہوئی خواجہ نے جو موقع پایا تھوڑی بیہوشی بھی اسکے دماغ مین پہونچائی جوگن کو چھینک آئی بیہوش ہوئی خواجہ نے اٹھا کے زنبیل کیا وہان سے اپنے لشکر کی طرف چلے مگر اور عیار جو قنات سے ہمراہ آئے تھے انمین سے سرہنگ و کیرنگ نے آپسمین یہ صلاح کی کہ طلسم کشا کی بارگاہ کی طرف چلنا چاہیئے پھر کیرنگ نے کہا اے سرہنگ مین طلسم کشا کی بارگاہ طرف جاتا ہون تم حمزہ ثانی کی بارگاہ کی طرف جاؤ رات زیادہ آئی ہے جاکر دیکھنا چاہیئے کہ صاحبقران کو نیند آئی یا نہین اور طلسم کشا کو جاکر دیکھو کہ نیند آگئی اگر طلسم کشا سو گیا ہوگا تو اپنا کام کرینگے اور اگر بیدار پاینگے واپس آئینگے یہ کہکر سرہنگ دکیرنگ روانہ ہوئے کیرنگ امیر کی بارگاہ کی جانب چلا اور سرہنگ بدیع الملک کی بارگاہ کو روانہ ہوا قضاے کار برق ثانی بھی لشکر سے براے عیاری نکلا تھا اور قلعہ گل اندام کی طرف جاتا تھا اسنے جو دیکھا کہ دو سیہ پوش چھپے ہوئے آتے ہین برق ثانی نے اپنے تئین پوشیدہ کیا انکی نگاہون سے بچکر انکی پشت پر پہونچ گیا اب برق نے تعاقب کیا وہ لوگ جب اسیطرح سے بارگاہون کے قریب پہونچے تو دونون جدا ہوئے ایک بدیع الملک کی بارگاہ کی پشت پر آیا ایک صاحبقران کی بارگاہ کے عقب پر گیا برق صاحبقران کی بارگاہ کی طرف آیا جب وہ سیاہ پوش پہونچ گیا تو نقب لگانا شروع کی برق ثانی یہ تماشا دیکھتا تھا الغرض نقب تیار ہوئی اور وہ سیہ پوش نقب مین داخل ہوا برق ثانی نے مٹی بھرنا شروع کی تھوڑی دیر مین نقب کو پاٹ دیا وہان سے بدیع الملک کی بارگاہ کی طرف آیا دیکھا نقب تیار ہے کوئی شخص اندر معلوم ہوتا ہے برق ثانی نے یہان بھی وہی حرکت کی نقب کو پاٹ کے وہان سے لشکر گل اندام کی طرف چلا کہ سامنے سے خواجہ کو آتے ہوئے دیکھا برق نے بڑھ کے خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے کہا اے برق کہان جاتے ہو برق نے سب کیفیت بیان کی خواجہ نے کہا افسوس تمنے انکے نام نہ دریافت کیے جو اسوقت وہان جاتا ایک ذریعہ پیدا ہوتا یہ کہکر خواجہ نقبون کے پاس آئے مٹی نکالکر جو دیکھا تو دو عیارون کی لاشین دونون نقبون سے نکلین خواجہ نے لباس انکے اتار لیئے برق نے بہت کہا استاد انکو تو مین نے مارا ہے اسمین میرا بھی حصہ ہے خواجہ نے کہا اسمین کیسا حصہ نہین ہے برق خاموش ہو رہا خواجہ نے کہا یقین ہے اور عیار بھی آئے ہونگے اے برق تم ہوشیار رہو مین ذرا اپنی بارگاہ مین جاتا ہون برق نے عرض کی استاد آپ تشریف لے جایئے مین یہان نگہبانی کرتا ہون خواجہ تو اپنی بارگاہ تک آئے پھر برق کی نگاہ بچا کے قلعہ گل اندام کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت برق ثانی کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جب خواجہ اسکے سامنے سے چلے گئے تو برق نے خیال کیا کہ اُستاد اسوقت بھلا بارگاہ مین جلکے کیا
کرینگے ضرور مرحلہ کی طرف تشریف لے گئے ہین اسوقت چلنا بہت اچھا ہی اگر دہان عیاری بن پڑ جائے
تو کیا بات ہے یہ سوچ کے برق ثانی بھی مرحلہ گل اندام کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دور راستہ طے کیا تھا کہ
برق نے دیکھا صحرا مین ایکطرف روشنی ہو رہی ہی برق نے جو روشنی دیکھی دلمین خیال کیا کہ اس روشنی
قریب سے چلکر دیکھا چاہیے یہ سوچ کے برق اُس روشنی کی طرف روانہ ہوا جب قریب روشنی کے پہونچا
دیکھا ایک فقیر بیٹھا ہی برق وہان سے پلٹا تھا کہ اُسنے دیکھا ایک عیارہ پشتارہ بدوش سامنے سے آتی ہی اور بہت قریب
پہونچ چکی ہی برق نے کہا کون آتا ہی عیارہ نے آواز نہ دی پھر برق نے کہا عیارہ نے جواب نہ دیا تیسری بار
جب برق نے پھر کہا اور عیارہ نے جواب نہ دیا تو برق بالکل قریب پہونچ گیا نظر برق کی اُسکے چہرے پر پڑی
عیارہ نے بھی آنکھ لڑائی برق شیدائے جمال ہو گیا مگر ضبط کرکے کہا اے عیارہ تو کہان جاتی ہی یہ پشتارہ کس کا ہی
عیارہ نے کمند کے حلقے برق کی طرف پھینکے برق نے خالی دی اپنی کمند کے حلقے کھولے اسکی طرف پھینکے
اسنے بھی خالی دی تھوڑی دیر تک یہ رد و بدل رہی جب عیارہ مجبور ہوئی تو پشتارہ چھوڑکے بھاگی برق نے
خیال کیا کہ اگر عیارہ کا تعاقب کرتا ہون تو ایسا نہو پشتارہ کوئی لے جائے اور اگر پشتارہ کوئی لیجائے گا تو
اچھا نہوگا یہ سوچ کے برق ثانی نے عیارہ کا تعاقب نہ کیا پشتارہ کھولکر دیکھا تو ایرج نوجوان کو اس مین
بیہوش پایا برق نے فوراً دارو دافع بیہوشی سنگھائی ایرج نامدار نے آنکھ کھول اپنے کو اس عالم مین
پایا سخت حیران ہوئے دیکھا برق ثانی سرہانے کھڑا ہی ایرج نے فرمایا اے برق یہ کیا کیفیت
گذری برق نے سب کیفیت بیان کی ایرج کو غصہ آیا مگر ضبط کرکے اپنی بارگاہ کی طرف
واپس آئے برق بھی اُنکے ہمراہ واپس ہوا کہ رات بہت ہی کم باقی تھی برق و ایرج تو اپنی اپنی بارگاہون
کی طرف روانہ ہوئے مگر خواجہ عمرو ثانی جو روانہ ہوئے تو قریب قلعہ گل اندام جادو کے پہونچے
چاہتے ہین قلعہ کے اندر داخل ہون کہ کان مین زنگ کی آواز آئی خواجہ ٹھہرے دیکھا ایک سیاہ پوش
سامنے سے آتا ہی خواجہ نے گلیم اوڑھ کے کمند راہ مین ڈالی حلقے کھول دیئے پھر ایک درخت
کی آڑ مین آئے گلیم اتاری کمند لیکر بیٹھے جیسے ہی وہ سیہ پوش کمند کے قریب پہونچا خواجہ کے روبرو
آیا خواجہ نے جھٹکا دیا وہ لڑکھڑا کے گرا خواجہ نے جھپٹ کے جواب مار دیا وہ تو بیہوش ہوا مگر خواجہ نے
دیکھا ایک پشتارہ بھی اُسکے پاس پڑا ہی خواجہ نے پشتارہ جو کھولا دیکھا شاہزادہ امیرالزمان بیہوش
پڑے ہین خواجہ نے شاہزادے کو داخل زنبیل کیا اور اُس سیہ پوش کو بھی زنبیل مین رکھ لیا وہان سے
اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے صبح ہوتے ہوتے اپنے لشکر مین آکے پہونچے دیکھا لشکر مین آواز اذان بلند ہے
خواجہ صاحبقران کی بارگاہ مین آئے دیکھا امیر مصروف نماز ہین جب صاحبقران نے نماز سے فراغت
پائی خواجہ نے سلام کیا امیر نے فرمایا خواجہ آج خلاف معمول تم اسوقت یہان کہان خواجہ نے سب کیفیت
بیان کی اور امیرالزمان کو زنبیل سے نکالا امیر کو بہت تعجب ہوا فرمایا خواجہ معلوم ہوتا ہی عیار بہت سے اس
مرحلے پر آئے ہوئے ہین جب تو اس کثرت سے عیار یہان بھی آئے خواجہ نے عرض کی کہ مجھکو بھی یہی
معلوم ہوتا ہی کہ عیار یہان بہت سے ہین امیر نے سلاح جسم پر آراستہ کیے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیا خواجہ
نے امیرالزمان کو بھی ہوشیار کیا شاہزادے کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس کیفیت سے صاحبقران کے

سامنے دیکھکر محجوب ہوا امیر نے فرمایا ای امیر الزمان خدا نے بڑی خیر کی ورنہ وہ مکار تو در قلعہ تک لے ہی
گیا تھا امیر الزمان صاحبقران سے رخصت ہوئے اپنی بارگاہ مین گئے سلاح طلب کیے خادمون نے
سلاح حاضر کیے شاہزادے نے ہتیار لگائے بارگاہ سے باہر آئے خادم مرکب لیکر حاضر ہوئے امیر الزمان
گھوڑے پر سوار ہوئے اسطرف صاحبقران زمان بھی مرکب پر سوار ہوکے آگے بڑھے بدیع الملک نامدار بھی صاحبقران
کے برابر میدان رزم کیطرف چلے قلعہ کیطرف سے گل اندام جادو لشکر بیحساب ہمراہ لیکر میدان مین آیا جب دونون
لشکر میدان مین پہونچ گئے اور صفین درست ہوگئین نقیب دونون لشکرون سے بڑھے نقابت کرکے پیچھے ہٹے پھر
کڑکیت آئے کڑکا کہکر چلے گئے گل اندام جادو نے اسوقت جو بدیع الملک کی طرف دیکھا چونکہ اسکے دل پر رعب بدیع الملک
نوجوان غالب تھا اسوقت بھی اُس کو شاہزادے کی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوا اور اپنے بودے پن کو خیال
کرکے محجوب ہوا لیکن خیال کیا کہ مین جسوقت شاہزادے کے سامنے جاؤنگا کیا مُنھ دکھاؤنگا شاہزادہ مجھے کیا کہے گا اگر
طلسم کشا نے صاف صاف کہدیا کہ ای گل اندام کیا تجھکو اپنی وہ حالت بھول گئی تو مجھے بڑی ندامت ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ
اس شیر کی اطاعت قبول کرون اصل مین اسی کا مذہب اچھا ہے اور مذہب آئینہ پرستی بالکل لغو ہے اگر آئینہ اندام مین کچھ بھی
قدرت ہوتی تو کل میری مدد کرتے اسکو ایسا رعب وجلال کیون دیتے یہ سوچ کے گل اندام نے اپنا تخت بڑھایا بدیع الملک
کے قریب آیا کہا اے شہریار مین اپنی عفو تقصیر کے واسطے حاضر خدمت ہوا ہون اور اس مذہب باطل پر لعنت کرتا
ہون بدیع الملک نے کہا ای گل اندام زہے قسمت تیرے کہ تو مشرف باسلام ہوا یہ کہکر شاہزادے نے کہا ہمارے آقا و مالک
صاحبقران کی خدمت مین جاؤ سر قدم پر جھکاؤ وہ کلمہ تعلیم فرمائینگے تیرے قلب تیرہ کو منور بنائینگے گل اندام جادو صاحبقران
کی خدمت مین حاضر ہوا قدمونکو بوسہ دیا امیر نے اسکو کلمہ تعلیم فرمایا یہ کیفیت جو اسکے لشکر والون نے دیکھی حیران ہوئے کہا
یہ کیا غضب ہوا گل اندام جادو سا ساحر اس طرح جاکر شریک طلسم کشا ہو گیا سب نے کہا اسکی اطلاع سلطان
اشراق کو کرنا چاہیے یہ صلاح کرکے سب نے پلٹنے کا قصد کیا گل اندام نے پکار کے کہا تم مین سے جسکو میرا ساتھ
دینا منظور ہو وہ یہان آئے ایمان لائے اور جسکو اشراق کی رفاقت کرنا منظور ہو وہ چلا جائے لشکر مین سب سیہ
قلب تھے کوئی گل اندام کے پاس نہ آیا سب واپس گئے صاحبقران زمان نے بدیع الملک سے فرمایا اب
یہان ٹھہرنا بیکار ہے بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا اسپ لشکر کو ہمراہ لیکر بارگاہ کیجانب واپس ہوئے سرداران نے لشکرگاہ مین
پہونچ کے کمرین کھولین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب
سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے مگر خواجہ عمرو نامدار جو اپنی بارگاہ مین آئے جوگن کا
خیال آیا انہون نے زنبیل سے نکالا دارو دافع بیہوشی سنگھائی جوگن کو ہوش آیا اپنے کو بارگاہ مین پایا رنگ روغن
بھی اتر گیا تھا خواجہ نے جو نظر کی دیکھا فتانہ جادو ہے مگر ہوشیار کرچکے تھے سوزن زبان مین نہین دیا تھا جیسے ہی فتانہ
کی آنکھ کھلی اور اپنے کو اس حالت مین پایا سحر کرکے بلند ہوئی خواجہ نے پھر بہ تعجیل اس خوف سے گلیم اوڑھ لی
کہ ایسا نہو یہ مجھپر سحر کرے یا کمین مین بچہ دیکر لے اوڑے مگر دل بیتاب ہوگیا خیال کیا کہ خواجہ بڑی غلطی ہوئی کہ اسکی
زبان مین سوزن نہ دیا یہ آہوے دشت جمال دوبار دام مین آکر نکل گیا خواجہ تو اس صدمہ مین رہے مگر فتانہ
عیارہ جو سحر کرکے اوڑی ہوئی اسنے کچھ خیال نہ کیا اپنے قلعہ مین آئی اشراق کے پاس پہونچی دیکھا اشراق غیض
مین بیٹھا ہے زمرد بھی فکر مین ہے سب لوگ متردد و متفکر ہین فتانہ نے اشراق کو سلام کیا اشراق نے جواب سلام دیکے
کہا ای فتانہ تمنے بڑی دیر کی اور ابھی تک اور عیار بھی نہین آئے ہین کیا سبب ہے فتانہ نے اپنی کیفیت بیان کی

نے اشراق سے کہا آپ نے ملاحظہ فرمایا ایک بار ہی فتانہ زک اُٹھا چکی تھین مگر پھر اُنھین حضرت کے دام مکر
مین گرفتار ہوئین اشراق نے کہا بشر سے خطا ہو ہی جاتی ہو کیا عجب ہو اگر اُنسے دو بار ایک خطا ہو گئی اُسکی خوشی کرنا
چاہیے کہ اپنی جان تو سلامت لے آئین مین تو انکو گل اندام سے بہتر جانتا ہون اگر اُسپر یہ مصیبتین پڑتین تو یقین ہو
وہ اُسی وقت مسلمان ہو جاتا یا مر جاتا عجب نہ تھا جو کچھ اُس سے ہوتا بختگان نے کہا جو کچھ آپ فتانہ کی
تعریف فرماتے ہین بہت کم ہو فتانہ نے جو گل اندام کی کیفیت سنی کہا ای شہنشاہ گل اندام پر کیا مصیبت
گذری یہ کیا آپ فرماتے ہین اشراق نے سب کیفیت بیان کی فتانہ کو بھی بڑا تعجب ہوا اشراق سے کہا
ای شہنشاہ تعجب اس بات کا ہو کہ ایسا ساحر جلیل اس طرح طلسم کشا سے لجائے اشراق نے کہا کیا ہوا اُسکے
دل مین جرائت خداوند نے خلق ہی نہین کی تھی فتانہ نے کہا پھر اب آپ مقابلہ مسلمانان کے واسطے کیا
فرماتے ہین اشراق نے کہا میرا یہ ارادہ ہو کہ کل مین ایک ساحر کو سردار لشکر بنا کر روانہ کرونگا وہ جا کر آغاز جنگ کریگا
یہ تو مجھے امید ہو کہ خدا پرست ضرور اُسکو پسپا کرینگے جس وقت دیکھونگا کہ وہ قریب فرار ہو جا کر ایک سحر ایسا کرونگا
کہ لشکر اسلام بیکار ہو جائیگا کوئی ایسا باقی نہ رہیگا کہ جو مقابلہ کر سکے فتانہ نے کہا یہ بہت ہی اچھی بات ہو تھوڑی دیر
تک اشراق جادو یہ باتین کرتا رہا مگر فتانہ کو خواجہ کا خیال رہا کہ کیسی چالاکی کی کسطرح مجھکو گرفتار کیا کبھی یہ بھی
خیال کرتی تھی کہ جلد شام ہو تو مین پھر چلون خواجہ کو گرفتار کرلون عوض ہو جائے مگر پھر دلمین کہتی تھی کہ خواجہ
نے مجھکو دو بار گرفتار کیا مین اگر ایک ہی بار اُنکو گرفتار کرونگی تو کیا حاصل ہو میرا عوض پورا نہوگا بے تکلف تو جب ہو
کہ مین بھی خواجہ کو دو بار گرفتار کرون اسی شش و پنج مین اُسکو دن بسر ہوا جب شب ہوئی تو فتانہ پھر باندہ ہاے
عیاری سے آراستہ ہو کے جانب لشکر اسلام روانہ ہوئی کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ اور لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب سب لوگ میدان سے واپس آئے اور خواجہ اپنی بارگاہ مین جا کر فتانہ کو نکال چلے اور فتانہ جانب
اشراق جادو روانہ ہو چکی تو خواجہ خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے سب عیار دن کی کیفیت بیان کی
امیر نے فرمایا آج بھی ضرور ہی ہوگا اور عیار آئینگے اِس سے بہتر یہ ہو کہ سب عیار ہمارے یہان کے بھی ہوشیار
رہین گل اندام جادو بھی اسوقت بارگاہ صاحبقران مین حاضر تھا اُسنے عرض کی ای شہریار کوئی ضرورت کسی کی
تکلیف کرنے کی نہین ہو غلام آج نگہبانی کریگا امیر نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہو یہ لوگ جسطرح نگہبانی کرینگے
تمسے نہوسکیگی تم اپنی بارگاہ مین جاؤ گل اندام نے عرض کی یا صاحبقران اشراق آئینہ پرست یہان موجود
ہو یقین ہو وہ آج اپنے شہر سے ساحر عیار بلائے اُن لوگون سے یہ کیونکر مقابلہ کر سکینگے صاحبقران نے کہا
سب سے مقابلہ ہو سکتا ہو یہ لوگ سب سے مقابلہ کرنے کو موجود ہین کسی سے خوف نہین کرتے گل اندام نے
پھر عرض کی یا صاحبقران مجھے امید ہو کہ کل اشراق جادو خود برائے مقابلہ آئیگا اور لشکر کو بھی ہمراہ لائیگا امیر
نے کہا کیا تعجب ہو بدیع الملک نے گل اندام سے کہا مریخ آفتاب علم کہان قید ہو اُسکے رہا کرنے کی
فکر کرنا ہو گل اندام نے عرض کی ای شہریار مریخ آفتاب علم اسی مرحلے کے زندانخانے مین اسیر ہو اب مین
فکر نہین کرسکتا کیونکہ اشراق نے کل ہی سے اُسپر اپنا سحر کیا ہو اور اسکا سحر مین اُتار نہین سکتا بدیع الملک نے
فرمایا صرف یہ معلوم ہونا چاہیے کہ خدانہ کردہ اُسکے قتل کی تو مشورت نہین ہوئی تھی گل اندام نے کہا ابھی نہین ہو

مگر عجب نہین ہی جواب پیدا ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی اگر اُسکی حیات باقی ہی تو کسی کی مجال نہین جو
اُسکو قتل کر سکے اور اگر اب پیمانۂ عمر اُسکا لبریز ہو گیا ہی تو کسی کی مجال نہین جو اُسکو بچا سکے غرض شام تک سب سردارون
مین یہی باتین رہین جب آفتاب غروب ہوا اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون کی طرف گئے امیر نے فریضۂ
مغرب ادا کیا سب سردار بھی فراغت کر کے صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے کہ ہرکارون نے عرض کی
کہ لشکر کفار سے صداے طبل جنگ آتی ہی مگر آج وہان تک کوئی جا نہین سکتا راستہ بالکل بند ہی ہمنے بہت اچھی
طرح اس بات کو تحقیق کر لیا ہی کہ یہ صداے طبل جنگ ہی بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کرو
کہ بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین تیاریان ہونے لگین مگر
خواجہ عمرو نامدار کہ فراق فتانہ مین بہت بیتاب تھے دل مین خیال کیا کہ آج فتانہ ضرور آئیگی اور عیاری بھی
جان پر کھیل کے کریگی آج اُسکی عیاری سے بچکر اُسکو گرفتار کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ بانہ ہاے عیاری سے
آراستہ ہوکر اپنی بارگاہ سے نکلے قلعہ گل اندام کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت فتانہ کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو اپنے یہان سے تبلاش خواجہ روانہ ہوئی تو اُسنے یہ تدبیر کی کہ خواجہ کی بارگاہ مین چلکر خواجہ کو اُٹھا لاؤن
پہلے بارگاہ مین آئی خواجہ کو نہ پایا پھر اِسنے سب سردارون کی بارگاہ مین خواجہ کو دیکھا کہین پتہ نہ ملا جب مجبور ہوئی
تو اِسنے خیال کیا کہ خواجہ ضرور میری تلاش مین گئے ہونگے یہ سوچ کے فتانہ ہر طرف نظر کرتی ہوئی چلی اور
خواجہ عمرو نامدار یہ سمجھے ہوئے تھے کہ فتانہ آج ضرور آئیگی اور عیاری بھی کریگی پھر اُسکی عیاری جسمین سحر
بھی شامل ہی اسی خیال سے خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے اُسکو تلاش کرتے پھرتے تھے ایک درخت کے نیچے پہونچکے
خواجہ نے دیکھا کہ ایک مسافر سامنے سے آتا ہی مگر مال و اسباب بہت کچھ اُسکے پاس معلوم ہوتا ہی اور مرد کافر بھی ہی
کیونکہ گلے مین زنار پڑا ہوا ہی خواجہ نے کہا اسکا مال کسی طرح لینا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے اپنی صورت مزدور کی بنائی
گلیم اُتاری اُس مسافر کے پاس آئے پہلے سلام کیا پھر کہا میان مسافر صاحب آپ کو بہت دور جانا ہوگا اور یہان کی
منزل سخت ہی اگر آپ اپنا مال مجکو دین مین اِسکو دو چار منزل پہونچا دون آگے اور مزدور کر لیجیے گا مسافر نے مزدور
کی طرف بغور دیکھا کہا ای شخص مین دیر سے مزدور کی تلاش مین تھا اب تو ملگیا میرا اسباب پہونچا دے جو کچھ طلب کریگا
تجھے اسکی اُجرت دیجائیگی اب تو مزدور نے مسافر کی طرف دیکھا آنکھ ملائی کہا جو کچھ آپ دیجیے گا مین لے لونگا
مسافر نے کہا تمھاری اجرت بہت اچھی طرح سے دیجائیگی یہ کہکے وہ گٹھری مزدور کو دی مزدور نے گٹھری سر پر
رکھی مسافر کے ساتھ ہوا مسافر نے کہا ای مزدور سب کا قاعدہ ہوتا ہی کہ وہ صاحب مال کے آگے چلتے ہین تو کیسا
مزدور ہی کہ برابر چلتا ہی مزدور نقلی نے جواب دیا جب مزدور بد تہذیب اور صاحب مال بیہودہ ہوتے ہین تو یہی بات
ہوتی ہی مین اب بھی بہت خلاف طریقہ سے چل رہا ہون یہ کہکے بالکل پیچھے ہو گیا مسافر نے کہا ای مزدور تو بڑا حاضر جواب
ہی مزدور نقلی نے کہا آپ لوگون کی صحبت اُٹھائی ہی برسون آپ ہی لوگون مین رہنے کا اتفاق ہوا اب گردش زمانہ سے
مزدوری پر اوقات ہی ورنہ میرے باپ اور دادا بڑے نامی و گرامی شخص تھے آپ اُن لوگون سے ابھی ناواقف ہین اگر مین آپ کو
پتہ دونگا تو آپ ضرور مجھکو پہچان لینگے مسافر نے کہا میان مزدور بیان کرو مزدور نقلی نے کہا پہلے تو مین آپکو اپنے خاندانی
کاغذ دکھاتا ہون آپ اسکو ملاحظہ فرمائیے یہ کہکے مزدور نے ایک جگہ گٹھری سر سے اُتار کے رکھی اور ایک گٹھری بغل سے نکالکر

کھولی اسمین سے ایک کاغذ نکالکر مسافر کو دیا مسافر نے کہا بھائی مین اسکو پھر دیکھ لونگا ابھی اسکی ضرورت نہین
مزدور نقلی نے کہا ارے صاحب مین نے آپ ہی کے ملاحظہ کیواسطے اسقدر کوشش کرکے اس کاغذ کو نکالا ہو اگر آپ
نہ پڑھینگے تو مجھے بڑا رنج ہوگا آپ اس کاغذ کو ضرور پڑھین جب مزدور نقلی نے بہت عاجز کیا تو مسافر نے اس کاغذ کو
کھولا کھولتے ہی ایک دھوان نکلا کہ مسافر کو چھینک آئی چھینک آتے ہی مسافر زمین پر گرا مزدور نقلی نے نعرہ کیا منم
خواجہ عمرو بن اُمیّہ ضمری نامدار نعرہ کرکے مسافر کی زبان مین سوزن دیکر منھ جو دھلایا فتانہ کا چہرہ نظر آیا خواجہ نے
دہین پر ہوشیار کیا فتانہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اسیر پایا گھبرائی دیکھا خواجہ سامنے کھڑے ہین چاہا سحر کرکے نکل جاؤن مگر
زبان مین سوزن تھا کیونکر سحر کر سکتی تھی خواجہ نے کہا اے جانِ جہان اے غارتگر دین و ایمان تمکو اب بھی میرے حال پر رحم
نہین آیا ارے دو بار مین نے تمھین اسیر کیا مگر بوجہ محبت کے زبان مین تمھاری سوزن نہ دیا تمنے میری محنت و جانفشانی کی
کبھی داد نہ دی ہمیشہ سمجھین کہ مین بیوقوف ہون جو زبان مین سوزن نہین دیتا ہون سحر کرکے ہر مرتبہ نکل گئین ابکی مین مجبور
ہوگیا تو مین نے یہ حرکت کی تم میری زبان اسکی عوض کاٹ ڈالو اور اس تقصیر کو معاف کردو مگر اے راحت رسان
قلب عاشقان اب لازم یہ ہو کہ مجھپر رحم کرا ور اپنے جور و جفا سے باز آ مذہب آئینہ پرستی کو ترک کرکے مذہب اسلام قبول کر اپنے
عاشق کی خاطر نہ ملول کر فتانہ ابھی جواب بھی نہ دینے پائی تھی کہ آواز مہیب آئی خبردار ا دعیار کیا کرتا ہو منم جوالہ جادو وزیر
طلسم خواجہ نے جو یہ آواز سنی جلدی سے گلیم اوڑھ لی مگر جوالہ جادو زمین پر آیا فتانہ کی زبان سے سوزن نکال لیا فتانہ
سحر کرکے بلند ہوئی جوالہ جادو بھی اُسی کے ہمراہ چلا گیا خواجہ کو بہت افسوس ہوا اپنے دل مین خیال کیا کہ خواجہ بڑی
غلطی ہوئی اگر اسکو اپنی بارگاہ مین لے چلتے اور وہان اُس سے یہ باتین دریافت کرتے تو کیسا تھا کوئی بھی وہان نہ آسکتا
بڑی غلطی ہوئی خواجہ تو یہ افسوس کرتے ہوے اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئے اور جوالہ جادو فتانہ کو
لیکر اشراق کے پاس پہونچا اشراق نے کہا اے فتانہ اگر اس وقت ہم جوالہ جادو کو تمھاری رہائی کے
واسطے روانہ نہ کرتے تو ایک عیار تمکو قتل کر ڈالتا مگر اسوقت مجھکو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ تمپر کوئی مصیبت پڑی مین نے
کتاب سامری کے ذریعہ سے تمھاری کیفیت دریافت کی تو حال معلوم ہوا کہ اُس وقت تم ایک عیار کے
دام مکر مین اسیر ہو فتانہ نے کہا اے سلطان آپ ملاحظہ فرمائیے گا مین کل اُس عیار کو گرفتار کرکے
لاؤنگی اگر کل بھی وہ میرے ہاتھ سے گرفتار نہوا تو عیاری کرنا چھوڑ دونگی اشراق نے کہا اے فتانہ ہمارے
نزدیک اب یہ بہتر ہو کہ تم اُسکے اسیر کرنے سے باز آؤ وہ نہین اسیر ہوگا تمھین سوائے زحمت کے اور کچھ ہاتھ نہین آئیگا
فتانہ نے کہا اے سلطان اب ایک روز مین اور اُسکے اسیر کرنے کو جاؤنگی اگر وہ مل گیا تو اسکو آپ کی
خدمت مین حاضر کرونگی اور اگر وہ گرفتار نہوا تو مین عیاری کرنا چھوڑ دونگی اشراق نے کہا تم کو اختیار ہے مین منع نہین
کرتا اور میرا منع کرنا خاص تمھارے نفع کے واسطے ہو فتانہ نے کہا اے شہریار آج مین تیسری بار اسکے مکر مین
گرفتار ہوئی کیا کرون میرا کوئی بس نہین ہو جو اسکو گرفتار کرون وہ ایسی صاف صاف عیاری کرتا ہو جو میرے سمجھ مین
بھی نہین آتی اور میری سب عیاریان اسپر ظاہر ہو جاتی ہین نہین معلوم یہ کیا بات ہو اشراق نے کہا اے فتانہ
اسمین دو سبب ہین ایک تو تمنے ابھی عیاریان دیکھی نہین اور وہ لاکھون کرورون عیاریان کر چکے اس راہ کی
نشیب و فراز سے وہ لوگ بخوبی ماہر ہین خصوصًا وہ شخص جو تمھین تین بار گرفتار کر چکا ہو مین نے بختگان سے سُنا
ہو کہ وہ شہنشاہ عیاران مشہور ہو اُس سے بہتر دوسرا عیاری نہین کر سکتا ہو اُسکے پاس بہت تحفہ جات ایسے
ہین جو اسکو اُسکے بزرگان دین نے دیے ہین اُنکے سبب سے وہ زیادہ دلیر ہو فتانہ نے کہا کل سب

کیفیت معلوم ہو جائیگی تحفہ جات اُسکے پاس رکھے رہینگے اور مین گرفتار کر لاؤنگی اشراق نے کہا ای فتانہ اگر تم اس عیار کو گرفتار کر لاؤ تو مین تمہین شہنشاہ عیاران خطاب دیکر سب عیارون کا مالک مقرر کرون اور بہت سے ملک تمہین انعام مین دون مجھسے بختگان نے اس عیار کا تذکرہ کیا تھا کہ حمزہ نے بہت سے طلسم اسی عیار کے سبب سے فتح کیے ورنہ تنہا حمزہ کیا بنا سکتا تھا پس جو ایسا شخص ہو اُسکا گرفتار ہونا بہت اچھی بات ہی جو کوئی اُسکو گرفتار کرکے لائیگا مجھسے بہت کچھ ملک و مال انعام مین پائیگا فتانہ نے کہا مین کل اسیر کر لاؤنگی اشراق نے کہا کل اہل اسلام سے کوئی باقی نہ رہیگا فتانہ نے کہا ای شہنشاہ اب تو رات بہت کم باقی ہی ورنہ مین ابھی جاکر اسکا بندوبست کرتی مگر کیا کرون مجبور ہون اشراق نے کہا تمنے ہمت تو کی یہی بہت ہی مجھکو تمھاری ذات سے امید ہی کہ تم ضرور کل اُسکو گرفتار کر لوگی اشراق یہ باتین کر رہا تھا کہ لشکر اسلام سے آواز اللہ اکبر آئی اشراق نے کہا اے فتانہ صبح ہوگئی مسلمانون کے یہان اذان ہوتی ہی اب تم جاؤ مین لشکر کو میدان مین روانہ کرتا ہون فتانہ تو اشراق سے رخصت ہوئی اور اشراق نے ساحرون کو طلب کیا ایک ساحر اشجار جادو سحر مین بہت طاق تھا اُسکو اشراق نے اپنا وزیر بھی کیا تھا کہا اے اشجار جادو تم لشکر لیکر میدان مین جاؤ کسی طرح کا خوف مسلمانون کی طرف سے نہ کرنا مین آخر وقت میدان مین آؤنگا ایک سحر مین سب کو بیکار کر دونگا اشجار جادو نے کہا ای سلطان مین گل اندام نہین ہون جو مسلمانون سے ڈر جاؤن آپ دیکھینگے کہ کیسی جرأت و ہمت سے دغا کرتا ہون اشراق نے اُسکو سپہ سالار لشکر کرکے روانہ کیا اشجار جادو لشکر ساحران وغیرہ ساحران ہمراہ لیکر میدان کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہی

کہ جملہ غازیون نے شب بھر آرام فرمایا جب سپیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا تو بدیع الملک نامدار اور صاحبقران ذیوقار خواب راحت سے بیدار ہوئے وظیفۂ سحری ادا کرکے ہتھیار سج کے بارگاہ سے برآمد ہوئے لشکر مین سب دلیر مسلح مکمل منتظر تھے جیسے ہی بدیع الملک اور صاحبقران بارگاہون سے برآمد ہوئے خادمون نے مرکب حاضر کیے دونون جرار مرکبون پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ ہوا بڑے جاہ و تجمل سے میدان کارزار مین تشریف لائے فوج کی صفین درست ہوئین اسطرف سے اشجار جادو لشکر لیکر آیا اسنے بھی لشکر کو آراستہ کیا نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہ کہتے اشجار جادو نے کہا ای طلسم کشا جسطرح تجھے دغا کرنا منظور رہو ہم لوگ موجود ہین دغا کرا اگر بزور سحر لڑنا چاہتا ہی تو ہم لوگ سحر مین بھی بند نہین ہین اگر بجرأت جنگ کرنا منظور ہی تو ہمین اسمین بھی عذر نہین ہی بدیع الملک نے فرمایا ہم سحر کو بُرا جانتے ہین جرأت و ہمت ہمارا شعار ہی آگے تجھکو اختیار ہی ہم سوائے تیغ و خنجر کے دوسری بات نہین جانتے اشجار جادو نے کہا اپنی فوج سے کسی کو بھیج بدیع الملک نے چاہا خود گھوڑا بڑھائین مگر شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے صاحبقران سے عرض کی اگر اجازت ہو تو مین میدان مین جاؤن صاحبقران نے فرمایا بدیع الملک کو اختیار ہی سکندر فرخ لقا نے بدیع الملک سے کہا بدیع الملک نے بمجبوری سکندر کو اجازت دی سکندر میدان مین آئے اشجار جادو ایک جوان کو بھیج چکا تھا جیسے ہی سکندر میدان مین گئے اس جوان نے نیزے کا وار سکندر پر کیا اشجار جادو نے سحر کرنا شروع کیا سکندر کی طاقت گھٹنے لگی تھوڑی دیر تک شاہزادہ بجبر گھوڑے پر بیٹھا رہا جب بالکل طاقت نہ رہی اور مرکب پر نہ سنبھلا گیا تو سکندر

گھوڑے سے گرے اُس جوان نے چاہا کہ سکندر کو قتل کرے گرگل اندام نے سحر کیا کہ وہ جوان خود بیکار
ہوگیا زمین پر گر کے ایڑیاں رگڑنے لگا اسقدر عرصے مین اور لوگ لشکر اسلام سے پہونچگئے شاہزادے کو اُٹھالا ئے
استجار جادو نے اور ایک جوان کی طرف دیکھا وہ خود نکلکر میدان مین آیا آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان تم مین سے
سبکو تمہاری مرگ کی ہو میرے مقابلہ مین آئے بدیع الملک نے اپنا مرکب بڑھایا گو سب نے شاہزادے کو روکا مگر
بدیع الملک نے سبکو یہی جواب دیا کہ یہ لوگ ساحر ہین سحر کرکے لڑتے ہین انسے یون مقابلہ کرنا اچھا نہین ہو آپ لوگ تکلیف
نہ فرمائین مین اُن مکارون سے مقابلہ کرتا ہون یہ فرما کے بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا اس جوان کے مقابلہ
مین آئے اُسنے جو بدیع الملک کو دیکھا پہلے شہزادے پر گرز گران کا وار کیا بدیع الملک نے وار اُسکا خالی دیا اُسنے
پھر وار کیا بدیع الملک نے پھر خالی دیا اسی طرح متواتر اُسنے دو تین وار کیے مگر بدیع الملک نے سب وار اُسکے خالی
دیے جب یہ مجبور رہا تو گرز کو پھینک کے اُسنے تلوار کمر سے نکالی بدیع الملک سے کہا ای جوان اگر ایسے گرز سے بچگیا
تو اب تلوار سے نہ بچیگا شاہزادے نے جواب دیا کہ یہ بھی حوصلہ نکال لے اُسنے سر پر بدیع الملک کے وار کیا شاہزادے
نے وار کو خالی دیکر اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا کلائی جو بدیع الملک کے ہاتھ مین آئی اس زور سے جھٹکا دیا کہ
شانے سے اُسکا ہاتھ اُکھڑ گیا بدیع الملک نے گھوڑے سے گھوڑا ملا کر اُسکے کلہ پر طمانچہ مارا کہ سر بھی اُسکا اُڑ گیا
مرکز زمین پر گرا اُسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا
نام من مشکین جادو بود آواز کے آنے سے وہ تاریکی برطرف ہوئی بدیع الملک نے استجار جادو کی طرف دیکھا
استجار نے کہا ای جوان ایک ساحر کے مارنے سے نازان نہو مین اور جوان تیرے مقابلے کے واسطے بھیجتا ہون
بدیع الملک نے فرمایا ای استجار جادو تو بڑا بیہودہ گو ہے مین نے کچھ بھی کہا تجھکو یہ کیونکر معلوم ہوگیا کہ مین ایک ساحر کو
قتل کرکے نازان ہوگیا استجار نے کہا تیری نگاہ سے یہ بات ظاہر ہو کہ تو اسوقت اپنی جرأت پر ناز کرتا ہے بدیع الملک نے
فرمایا تو بیجا خیال کرتا ہے استجار جادو ابھی بدیع الملک سے یہ باتین کر رہا تھا کہ ایک ساحر نے ایک نامہ لا کر استجار کو دیا
استجار نے اُس نامے کو کھولا اشراق جادو کی طرف سے لکھا تھا کہ ای استجار اپنی تمام فوج سے کہدو کہ طلسم کشا
پر لوٹ پڑے ہم بھی آتے ہین تجھکو اپنے سحر کا تماشا دکھا دینگے استجار نے جو یہ خط پڑھا اپنی تمام فوج سے اشارہ کیا
سب طلسم کشا پر لوٹ پڑو فوج نے جو اشارہ پایا سب بدیع الملک کی طرف چلے صاحبقران نے جو کیفیت
دیکھی امیر بھی آگے بڑھے اور سردار بھی چلے تمام لشکر اسلام کو جنبش ہوئی دونون لشکر مل گئے جنگ مغلوبہ ہونے
لگی جبکسی پر ساحرون نے سحر کردیا اسنے آواز دی آقا سے امداد بچائیگا یا صاحبقران اُسکے قریب پہونچے
یا بدیع الملک پہونچ گئے اسم اعظم پڑھکے دم کیا سحر اُتر گیا ہوشیار ہوکر پھر جنگ کرنے لگا تھوڑی دیر مین
بدیع الملک نے لاشون کے انبار لگا دیے صاحبقران صفون کو درہم وبرہم کرکے استجار جادو کے پاس
آئے قریب تھا کہ امیر استجار جادو کو تخت سے نیچے کھینچ لین کہ یکایک ایک برق چمکی صدائے مہیب آئے اہل و
طلسم کشا منم اشراق آئینہ پرست بادشاہ طلسم نہ طاق کیا تو نے سر اُٹھایا ہے بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر
مرکب پرند پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے زمین پر اُترا ایک گولا زمین پر مارا کہ تاریکی چھا گئی دھوان نکلنے لگا
بدیع الملک اُسکی طرف بڑھے ایرج و صاحبقران بھی چلے قریب نہ پہونچے تھے کہ اُسنے اور ایک گولا
آسمان کی طرف پھینکا ایک آواز مہیب آئی اشراق سحر کرکے مع سمند غرق زمین ہوا بدیع الملک اور صاحبقران
اور ایرج باقی رہے اِن لوگون نے جو خیال کیا تو کسی کو نہ پایا نہ اپنے لشکر کا پتہ ملا نہ فوج کفار کا نشان پایا

صاحبقران و **بدیع الملک** و **ایرج** بہت متردد ہوئے **امیر** نے فرمایا اس ظالم نے آکے سحر کیا سب کو اسیر کرکے لے گیا پلٹ کے جو دیکھا بارگاہین بھی نظر نہ آئین **امیر** کو صدمہ عظیم ہوا **بدیع الملک** نے عرض کی یا **صاحبقران** اب ٹھہرنا بیکار ہی سامنے قلعہ ہی تلوار پکڑ کے اس قلعہ پر ٹوٹ پڑین جو جو لوگ یہان ہون انکو قتل کرین اگر ہمارے یہان کے سردار بھی سب یہین ہونگے تو انکو بھی رہا کرینگے اور اگر وہ یہان نہ ہونگے تو ہم حلے کو توڑ کے نکل چلینگے **صاحبقران** کو بھی یہ بات پسند آئی فرمایا اے **بدیع الملک** مین بھی تمھاری راے سے اتفاق کرتا ہون **ایرج** نے کہا مین بھی پسند کرتا ہون یہ کہکے گھوڑون کی باگین لین اور قلعہ پر جا پہونچے مگر **اغراق جادو** نے دروازہ قلعہ کا پہلے ہی سے بند کرا دیا تھا **بدیع الملک** نے اُس در آہنی مین ہاتھ ڈالکر زور کیا پہلے زور مین وہ دروازہ ہر جگہ سے شکست ہوا مگر دوسرا زور جو شاہزادے نے کیا ایک ایک جوڑ پھاٹک کا الگ ہو گیا سب ٹکڑے الگ الگ کرے **صاحبقران** اور **ایرج** **بدیع الملک** کی قوت دیکھکر دنگ ہوگئے **بدیع الملک** نے **امیر** سے عرض کی تشریف لائیے **صاحبقران** اور **ایرج** اور **بدیع الملک** ساتھ اُس دروازے کے اندر داخل ہوئے دیکھا تو قلعہ مین کچھ بھی نظر نہین آتا ہی قلعہ خالی پڑا ہی **امیر** نے فرمایا معلوم ہوتا ہی کہ **اغراق جادو** اس مرحلے کے سب ملازمون کو بھی اپنے ہمراہ لے گیا اور اس قلعہ کو خالی چھوڑ دیا **بدیع الملک** نے عرض کی ہر ایک کا اسباب تو یہان موجود ہی یقین ہی ضرور واپس آئین ان سب کا انتظار کرنا چاہیے **صاحبقران** نے کہا کیا عجب ہی جو یہان کے ملازمین سرداورن کو اسیر کرکے لے گئے ہون اس سے بہتر یہ ہی کہ یہان ٹھہر کے سب کا انتظار کرین اگر وہ لوگ آ جائین تو انکو قتل کرکے آگے بڑھین یہ باتین کرتے ہوئے **ایرج** و **بدیع الملک** و **صاحبقران** آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد ایک حجرہ **صاحبقران** زمان کو نظر آیا **امیر** نے **بدیع الملک** سے فرمایا اس حجرے مین کوئی معلوم ہوتا ہی اسکے پاس چلنا چاہیے **بدیع الملک** نے عرض کی تشریف لے چلیے **صاحبقران** اور **ایرج** اور **بدیع الملک** اس حجرے کے قریب آئے دیکھا ایک ضعیف اُس حجرے مین بیٹھا ہی طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ فقیر ہی **صاحبقران** اور **بدیع الملک** کو جو اُس **فقیر** نے دیکھا سلام کیا **امیر** نے جواب سلام دیکر کہا تم کون ہو یہان کیون رہتے ہو **فقیر** نے عرض کی اے شہریار مین **فقیر** ہون اس حجرے مین مدت سے رہتا ہون بارہا ساحرون نے چاہا کہ مجھکو یہان سے نکال دین مگر ہمیشہ یہان سے ذلیل ہوکے واپس گئے **صاحبقران** نے فرمایا تمھاری کیا خطا ہی جو ساحر تمھین یہان سے نکال دینا چاہتے ہین **فقیر** نے کہا اے **شہنشاہ** مین مسلمان ہون شب و روز یہان عبادت کرتا ہون یہ بات اِن لوگون کو ناگوار ہی اسی سبب سے یہ چاہتے ہین کہ مجھکو یہان سے نکال دین **صاحبقران** اُسکی کیفیت سُنکر خوش ہوئے کہا اے مرد بزرگ خدا کا شکر ہی کہ تجھ سے ملاقات ہوئی یہ کہکے **صاحبقران** اور **بدیع الملک** اور **ایرج** حجرے کے اندر گئے **امیر** نے فرمایا بھائی دیر سے ہم لوگ اس قلعہ مین چارون طرف پھر رہے ہین تشنگی انتہا سے زیادہ ہی اگر ممکن ہو تو پانی تھوڑا سا لادے **فقیر** نے عرض کی مین پہلے پانی حاضر کرون پھر آپ کی تشریف آوری کا سبب دریافت کرون یہ کہکے **فقیر** اُٹھا حجرے کے باہر گیا ظرف آب بھی اپنے ہمراہ لیا تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا سب کو پانی پلایا چونکہ رہروی سے سب لوگ خستہ تھے پانی جو پیا گھوڑون سے اُتر کے لیٹے تھے کچھ غنودگی معلوم ہوئی سب کی آنکھ بند ہوگئی **فقیر** نے سب کو گرفتار کیا تحفہ جات لیے پہلے **بدیع الملک** کے گلے سے لوح محفوظ اور بازو سے بازو بند سلیمانی اور مہرہ سلیمانی لیکر اپنے قبضہ مین کیا پھر **صاحبقران** کے تحفہ جات لیے **امیر** کو بھی اسیر کیا **امیر** کے بعد **ایرج** نامدار کہ اُنکے پاس طیلسان ادریسی تھی وہ بھی اُس **فقیر** مکار نے اپنے قبضے مین کی سب کو اسیر کرکے

ایک تخت پر ڈالا دوسرے تخت پر آپ بیٹھا سحر کر کے دونون تخت بلند کیے اشراق کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق کی بیان کیجاتی ہی

کہ یہ جو سب کو اسیر کر کے بلٹا پہلے قلعہ سکمر حلے پر آیا یہان آ کے سب سردارون کو مسلسل بزنجیر کیا جب قید ہو چکے تو ساحرون کے سپرد کر کے سرداران اسلام کو زندان خانہ طلسم کی طرف روانہ کیا اور آپ اشجار جادو سے کہا کہ تم یہان رہو اور مین اپنی طرف جاتا ہون یقین ہی کہ جو دو تین سردار طلسم کشا کے ساتھ بچ گئے ہین وہ ضرور اسطرف آئینگے انکو کسی مکر سے مع طلسم کشا کے گرفتار کر لینا اور اپنے ہمراہ لے آنا اشجار جادو کو وہین چھوڑ کے اشراق زمرد و بختگان و تورج کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے یہان آیا اِسنے صحبت جشن آراستہ کی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ اشجار جادو بھی صاحبقران اور بدیع الملک اور ایرج کی قید لیے ہوئے پہونچا اشراق آئینہ پرست نے جو دیکھا کہ اشجار جادو طلسم کشا کی قید لیے ہوئے آیا ہی خوش ہوگیا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا کہا ای اشجار جادو کیا کام کیا ہی لاؤ اِن لوگون کو میرے سامنے لاؤ مین خداوند کے سامنے سب کو لیجاؤنگا وہ ابھی انکے دلون مین نور ایمان اُتار دینگے اشجار جادو سب کو اشراق کے سامنے لیگیا اشراق نے کہا پہلے طلسم کشا کو ہوشیار کر اشجار نے پہلے بدیع الملک کو ہوشیار کیا شاہزادے نے جو آنکھ کھولی اپنے کو اِس کیفیت مین پایا اشراق نے کہا کہو ای طلسم کشا اب کیا حالت ہی اِسی ہمت پر طلسم فتح کرنے آیا تھا ایک مرحلہ بھی سر نہ ہو سکا اب میرے ہمراہ خداوند آئینہ اندام کی خدمت مین چل مین خداوند سے تیری سعی کر دون بدیع الملک نے فرمایا او کافر کیا بیہودہ بکتا ہی ہم تجھپر اور آئینہ اندام پر لعنت کرتے ہین اشراق نے جو یہ کلمہ سُنا آگ ہوگیا اُسی وقت ساحرون کو آواز دی کہا اِس جوان کو میرے سامنے سے لیجاؤ اور اسقدر تازیانے لگاؤ کہ زندہ نہ رہے بلا سے اگر طلسم مین کسی قسم کا نتیجہ بد ہوگا خداوند دیکھ لینگے ملازمون نے آکر چاہا بدیع الملک کو لیجلین شاہزادے کا اسم اعظم تو کسی نے بند کیا نہ تھا بدیع الملک کو اسم اعظم کا خیال آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اسم اعظم شروع کیا جھٹکا دیا کہ ہتھکڑیان ٹوٹین شاہزادے نے سب قید توڑی اشراق کے تخت کی طرف مخاطب ہوا اشراق نے اشجار جادو سے کہا ارے یہ اور لوگ جو اسیر ہین اِنکو جلد اُٹھا لیجاؤ ایسا نہو یہ جوان اِنکو بھی رہا کر دے اچھا کیا جو تو نے اِنکو ہوشیار نہ کیا بدیع الملک نے کہا او مکار تو کہان جاتا ہی یہ کہکر اشجار جادو کی طرف بڑھے اشجار جادو نے چاہا سحر کر کے نکلجاؤن مگر بدیع الملک نے فرصت نہ دی قریب پہونچ کے ایک طمانچہ اُسکے مارا کہ سر اشجار جادو کا اُڑ گیا اسکے مرتے ہی تاریکی چھائی اشراق کو موقع ملا زمرد و بختگان و تورج کو اپنے ہمراہ لیکر بھاگ گیا یہان تھوڑی دیر تک سنگ باری برف باری رہی پھر ایک آواز آئی کشتی مرا نام من اشجار جادو بود اِس آواز کے آتے ہی تاریکی برطرف ہوئی بدیع الملک نے دیکھا کہ سب تحفہ جات اور سلاح جنگ اشراق کے تخت پر رکھے ہین شاہزادے نے خوش ہو کے سب سلاح اُٹھا کر جسم پر آراستہ کیے تحفہ جات اپنے پاس رکھے صاحبقران کے قریب آئے امیر کو ہوشیار کیا صاحبقران کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اِس کیفیت مین پایا بدیع الملک سے فرمایا ای بدیع الملک یہ کیا بات تھی بدیع الملک نے سب کیفیت عرض کی پھر ایرج کو ہوشیار کیا سب نے اپنے اپنے تحفہ جات پائے صاحبقران نے فرمایا اب یہان سے چلنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی تشریف لے چلیے صاحبقران آگے بڑھے دروازے تک آئے

سب ڈیوڑھیان طے کین جب صدر دروازے پر پہونچے دروازے کا نشان بھی نہ ملا صاحبقران و بدیع الملک وایرج اُسی مکان مین پھرے کسی طرف جانے کا راستہ نہ پایا مجبور ہوکے بالاخانے پر جانیکا ارادہ کیا وہان بھی جانیکا راستہ نہ ملا جب بالکل مجبور ہوئے تو بدیع الملک نے صاحبقران سے عرض کی اِس مکان کی دیوارین گراکے نکل چلنا چاہیے امیر نے کہا تمھین اختیار ہی بدیع الملک ایک دیوار کی طرف چلے تھے کہ آواز مہیب آئی امیر نے بدیع الملک سے کہا یہ مکان روان معلوم ہوتا ہی دیکھو اسکی دیوارون کو حرکت ہی بدیع الملک نے جو دیکھا تو واقعی مکان کو روان پایا ایرج نامدار نے صاحبقران سے عرض کی کہ یہ مکان معلق ہی اشجار جو مکان سے ملبند معلوم ہوتے تھے اب وہی درخت نصف دکھائی دیتے ہین امیر نے خیال فرمایا تو واقعی جو درخت دور سے معلوم ہوتے تھے وہ مکان سے بہت پست ہین صاحبقران نے فرمایا اِس کیفیت کو بھی دیکھنا چاہیے کہ یہ مکان کیا ہوگا امیر اور بدیع الملک اور ایرج یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ ایک آواز مہیب آئی اور تاریکی چھاگئی صاحبقران اور بدیع الملک اور ایرج سب حیران ہوئے کہ یہ تاریکی کیسی چھاگئی مگر کچھ سبب نہ کھلا اِس کیفیت مین اِن لوگون کو جب عرصہ ہوا اور تاریکی دفع نہوئی تو صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا معلوم ہوتا ہی اُسنے اب ہمکو اسیر کرلیا بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران سوائے سحر کے اور دوسری بات نہین مگر تعجب ہی کہ سحر کیسا ہی جو تاریکی کسی طرح برطرف نہین ہوتی ہی لوح محفوظ بھی چمکاتا ہون مہرہ سلیمانی کا بھی عکس ڈالتا ہون مگر تاریکی دفع نہین ہوتی امیر نے فرمایا سحر کی تاریکی نہین اصلی تاریکی ہی نہین معلوم کیا بات ہی یہ بھید کچھ سمجھ مین نہین آتا بدیع الملک اور صاحبقران اور ایرج کو تو اِس کیفیت مین چھوڑیے کہ ذکر اِن لوگون کا وقت پر کیا جائے گا

اب حال اشراق جادو کا ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو مع زمرد وغیرہ فرار ہوا تو آئینہ اندام کے پاس پہونچا سب کیفیت بیان کی آئینہ اندام نے کہا تو جا کر اور انتظام مین مصروف ہو مین نے طلسم کشا کو مع مکان وہان سے ایک جگہ روانہ کردیا ہی اب اُسکے دل مین نور ایمان پیدا ہوگا اور وہ میرے سجدہ کرنے کے واسطے آئیگا اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے کہان روانہ کیا آئینہ اندام نے کہا اِسکو نہ دریافت کر مین نہین بتاؤنگا مگر اب طلسم کشا اور حمزہ ثانی اور ایک سردار اور صاحب ایمان ہوکر میرے پاس آئینگے اشراق نے کہا یا خداوندا ور لوگ جو لشکر طلسم کشا کے اسیر ہین اُنکے واسطے کیا حکم ہوتا ہی آئینہ اندام نے کہا اب اُنکے واسطے جو تیرے مزاج مین آئے وہ کر اگر سب ایمان لائین تو انکو رہا کردے اور اگر اپنا مذہب ترک نہ کرین تو انھین قید مین رہنے دے خداوند کو اُنسے کچھ غرض نہین ہی اشراق نے کہا مین سب کو اپنے سامنے بلاتا ہون اور سجدہ کرنے کی ہدایت کرتا ہون آئینہ اندام نے کہا جاؤ اِس کام مین تعجیل کر اشراق وہان سے باہر آیا اپنی تختگاہ کی طرف چلا لوگون نے کہا حضور تخت گاہ کا پتہ نہین کیا ہوگئی دیر تک معلق رہی پھر کچھ دور جاکے آنکھون سے غائب ہوگئی اشراق نے زمرد ثانی سے کہا تمنے خداوند کی قدرت دیکھی کون ایسا ہی جو مجھ سے مقابلہ کرکے فتحیاب ہو یہ کہتا ہوا دوسرے مکان مین آیا اپنے ملازمین کو بلایا کہا داروغہ زندان خانے کو میرے سامنے لاؤ مین کچھ حکم کرونگا ملازم گئے زندانخانے کے داروغہ کو لائے اشراق نے کہا اے داروغہ سو سو قیدی میرے سامنے لا مین اُنسے کچھ باتین کرونگا داروغہ گیا پہلے جو سردار اعلے اعلے درجے کے تھے انکو لایا اشراق نے کہا اے سرداران اسلام کیا اب بھی تمھین خداوند آئینہ اندام جادو کا اعتقاد نہین ہوا ہی سب نے کہا او مردود کس کا ذکر کا نام لیتا ہی ہم سوائے ذات باری کے دوسرے کو لغو جانتے ہین

خبردار اب ہمارے سامنے ایسی باتین نہ کرنا اشراق نے کہا دیکھو اب یہ امید نہ رکھو کہ طلسم کشا تمھارے چھڑانے کو آئیگا اسکو خداوند نے نہین معلوم کہان بھیجدیا ہی اب وہ آئیگا تو خداوند کو سجدہ کریگا اور حمزہ ثانی اور ایرج بھی سجدہ کرنے کی غرض سے آئینگے سرداروں نے جھلا کے جواب دیا کہ وہی لوگ آکر اس بے ایمان کو قتل کرینگے اشراق نے داروغہ سے کہا ان بے ادبون کو یہان سے لیجاؤ یہ اس لائق نہین ہین کہ انکی سفارش خداوند سے کیجائے یہ سنکر سرداران اسلام نے چاہا کہ زور کر کے قید توڑ ڈالین مگر اشراق نے سحر کردیا سب مجبور ہوگئے داروغہ کشان کشان سب کو قید خانے کی طرف لے گیا وہان سے اور لوگون کو لایا اشراق نے اُنسے بھی کہا اُنھون نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا سب سردار پہلے کہ گئے تھے اشراق نے اُنکو بھی رخصت کیا یہ سب بھی قید خانے کی طرف گئے سہ بارہ داروغہ پھر سو قیدی لایا اشراق نے کہا ای خدا پرستو اب کیا کہتے ہو دیکھو خداوند آئینہ اندام نے تم سب کو کیسی سزا دی اب تمھین لازم ہی کہ خداوند کو سجدہ کرو سب لوگ تو جواب سخت دینے لگے مگر ایک شخص نے کہا ای سلطان اشراق میرے دل مین قبل سے یہ بات تھی کہ مین خداوند کو سجدہ کرون مگر چند باتون سے مجبور تھا اب آپ کا سامنا ہوا ہی مین صاف صاف اپنے دل کا حال بیان کرتا ہون یقین ہی کہ آپ ضرور مجھکو خداوند کے پاس لے چلینگے اور میری خطا معاف کرا دینگے اشراق نے کہا ای شخص تو بڑا صاف ایمان ہی جو اسوقت تو نے خداوند کو بخدائی مانا مین ابھی تجھکو خداوند کے پاس لیے چلتا ہون تو چلکر خداوند کو سجدہ کر مین تجھے کئی ملکون کی حکومت دلا دونگا اُس شخص نے جواب دیا کہ مین آپ سے چند شرطین کرتا ہون اگر آپ میرے شرائط کو قبول فرمائینگے تو مین خداوند کو چلکر سجدہ کرونگا ورنہ خداوند کے نام پر اپنی جان دیدونگا اشراق نے کہا مین تیری سب شرطین قبول کرونگا اُس شخص نے کہا آپ کے یہان جو تین شخص موجود ہین جنکا نام نرمرو ثانی اور تورج اور بختگان ہی یہ سب میرے دشمن ہین اگر مین ایمان بھی لاؤنگا تو یہ لوگ آپ سے یہی کہینگے کہ مین نے مکر کیا ہی اور ای سلطان واقعی مین نے آجتک ہزارون ساحرون کو قتل کیا اور بہت سے ملکون مین گیا وہ ساحر جو دعوے خدائی کرتے تھے میرے ہاتھ سے مارے گئے اور ہر طرح کی فطرت سے مین نے سب کو مارا مگر آجتک یہ بات دلمین پیدا نہین ہوئی جو اسوقت میرے دل مین پیدا ہی خداوند آئینہ اندام کی محبت میرے دلمین اس درجہ بڑھی ہی کہ اگر کوئی انکے نام پر میرا سر بھی طلب کرے تو مین ہرگز عذر نہ کرون اور ایک بات مین آپ سے یہ عرض کرتا ہون کہ مین نے آجتک سب سے زبانی باتین بہت کچھ کین مگر کسی کو سجدہ نہین کیا اور خداوند کو بھی چلکر سجدہ کرتا ہون اگر یہ لوگ میری طرف سے آپ کو بدگمان کرین تو کسی کی بات کا اعتبار نہ کیجیے گا کیونکہ یہ میرے دشمن ہین یقین ہی کہ میری بہت سی شکایتین آپ سے کر چکے ہون اشراق نے کہا ای شخص اپنا نام بتا مجھ سے ان لوگون نے بہت سے سردارون کی شکائتین کی ہین تب اس شخص نے کہا میرا نام خواجہ عمرو ہی مین عیار ہون اشراق نے کہا ای شخص واقعی تورج کہتا ہی بختگان تجھ سے بہت ڈرتا ہی اکثر تیری شکایت مجھ سے کرتا رہتا ہی مگر اب مین اُسکے کہنے کو یقین نہ مانونگا خواجہ نے کہا اور اس بات کا مین وعدہ کرتا ہون کہ مین سب خدا پرستون کو آئینہ پرست بنا دونگا اشراق نے داروغہ سے کہا اِسکو رہا کردو کہ یہ صاحب ایمان ہی داروغہ نے خواجہ کو رہا کردیا اشراق نے خواجہ کو ایک کرسی بیٹھنے کو دی خلعت بھی بہت بھاری دیا کہا خواجہ تمکو اپنا مصاحب خاص بناؤنگا مین نے تمھاری بہت کچھ تعریف سُنی ہی عمرو نے کہا مین آپ کو بہت خوش کرونگا اب تو آپ سا قدردان مالک خداوند آئینہ اندام اشراق نے مجکو دیا ہی اشراق نے داروغہ سے کہا اور قیدیون کو لاؤ مین اُنسے بھی تحقیق کرون خواجہ نے کہا آپ کیون تکلیف کرتے ہین مین سبکو آئینہ پرست بناؤنگا

آپ مجھے خداوند کے پاس لے چلیں اشراق کو یقین آگیا کہا خواجہ تم سچ کہتے ہو جسطرح تم سب سے کہو گے اور خداوند کے
اعجاز بیان کرو گے اسطرح سب مجھسے ادا نہوں گے کیونکہ تم اُن لوگوں کے مزاج سے واقف ہو خواجہ نے کہا آپ اب مجھکو
خداوند کے پاس لے چلیں میں پہلے خداوند کو سجدہ کرلوں تو پھر دوسرے کام میں مصروف ہوں اشراق خواجہ کو ہمراہ لیکر
اُٹھا آئینہ اندام کے مکان پر آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے کہا بلالو بلالیں آئینہ اندام اشراق اور خواجہ کو اپنے
ہمراہ اندر لے گئے جیسے ہی خواجہ نے آئینہ اندام کو دیکھا جلدی سے جھک کے دلمیں خیال کیا ہو خداوند واحد ویکتا سوائے
تیرے کوئی سزاوار پرستش نہیں ہے میں تجھی کو سجدہ کرتا ہوں یہ خیال کرکے خواجہ نے سجدہ کیا اشراق نے کہا خواجہ اب
خداوند کے صاحب ایمان ہونے میں کوئی شک نہیں ہے آئینہ اندام نے بھی کہا واقعی یہ ہمارا بندہ خاص ہے ہم اسکا مرتبہ
سب سے زیادہ کرینگے خواجہ قریب آئینہ اندام کے آگے بیٹھے آئینہ اندام نے نام پوچھا خواجہ نے نام بتایا ہے آئینہ اندام
نے کہا خواجہ اور کوئی تمہارے لشکر میں صاحب ایمان ہوا خواجہ نے عرض کی میں سجدہ کرچکا اجازت چاہتا ہوں یہاں سے
جاکر سب کو آمادہ کرتا ہوں مجھکو اجازت ہوجائے کہ میں جاکر سب کو ہدایت کروں آئینہ اندام نے کہا میں تمکو اجازت دیتا ہوں کہ تم
جاکر سب کو ہدایت کرو کہ سب خداوند کو سجدہ کریں خواجہ نے کہا خداوند میرے کلام میں تاثیر بھی عطا فرمائیں کہ جس سے میں کہوں وہ
انکار نکرے آئینہ اندام نے کہا میں نے تمہارے کلام میں تاثیر بھی دی تم جس سے کہو گے وہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کریگا خواجہ
سلام کرکے بیٹھے اشراق نے کہا یا خداوند توریج و بختگان و زمرد انکے دشمن ہیں اب میں انکو انکے پاس لیے جاتا ہوں وہ
اُنسے صفائی کرائے دیتا ہوں آئینہ اندام نے کہا سب سے کہدینا کہ فرمان خداوندی ہے کہ جو خواجہ کی طرف سے دلمیں عناد
رکھے گا وہ کافر ہے اشراق خواجہ کو لیکر وہاں سے روانہ ہوا جہاں زمرد و بختگان و توریج بیٹھے تھے وہاں آیا بختگان نے دیکھا
اشراق کے ساتھ خواجہ آتے ہیں گھبرا گیا زمرد سے کہا غضب ہوا دیکھئے اشراق کے ہمراہ کون آتا ہے زمرد نے جو دیکھا اسکو
بھی خوف پیدا ہوا اتنے عرصہ میں اشراق نزدیک آیا سب لوگ تعظیم کو اٹھے اشراق نے زمرد سے کہا خواجہ کے گلے ملو
اور اپنے دلمیں اب انکی طرف سے عناد نہ رکھنا کیونکہ خداوند نے فرمایا ہے جو خواجہ کی طرف سے عناد رکھے گا وہ کافر
سمجھا جائے گا زمرد مجبور ہو کے اُٹھا خواجہ کے گلے ملا اشراق نے بختگان سے کہا تم بھی خواجہ کے گلے ملو بختگان
بھی خواجہ کے گلے ملا اشراق نے توریج سے کہا تم بھی خواجہ کے گلے ملو توریج بھی خواجہ کے گلے ملا اشراق نے
کہا جو اب تم لوگوں میں سے خواجہ کی طرف سے عناد رکھے گا وہ کافر سمجھا جائے گا خداوند نے خواجہ کو اپنا بندۂ خاص بنایا ہے
اور خواجہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ میں سب سرداران اسلام کو خداوند کے تابع کرادونگا جہانتک ممکن ہو خواجہ سے کوئی دشمنی نہ رکھے
ورنہ بہت پچھتائے گا رنج اٹھائے گا خداوند فوراً اسکو فنا کردینگے بختگان و توریج و زمرد ثانی نے یہ گفتگو سنا کئے پھر اشراق خواجہ
کو لیکر اپنے ٹھکانے پر آیا خواجہ کے واسطے خادم و خدمتگار مقرر کیے تھوڑی دیر تک خواجہ اشراق آئینہ پرست جادو سے باتیں
کرتے رہے جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے کہا اب مجھکو اپنے کام کے واسطے زندان خانے کی طرف جانا ہے سبکو ہدایت کرتا ہے اشراق نے
کہا خواجہ اگر کچھ ساحروں کی ضرورت ہو تو اپنے ہمراہ لے جاؤ خواجہ نے جواب دیا مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے خداوند نے میرے
کلام میں تاثیر عطا فرمائی ہے عمل تسخیر مجھکو بخش دیا ہے اب میں جس سے باتیں کرونگا وہ میرا معتقد ہوجائیگا اشراق نے کہا خداوند
تمسے بہت راضی ہیں اور ابھی تمہارے واسطے بہت کچھ باتیں ہونگی تمہاری عزت سب سے زیادہ کیجائیگی کیونکہ تم سب سے
پہلے ایمان لائے ہو خواجہ نے جواب دیا میں خوب جانتا تھا کہ سب کو آخر میں مذہب آئینہ پرستی اختیار کرنا ہوگا بہتر یہ ہے کہ میں
پہلے مشرف ہو جاؤں کہ سب سے بڑھ کے مرتبہ پاؤں یہ کہکے خواجہ زندان خانے کی طرف روانہ ہوئے اشراق نے
جاتے ہی چوبداروں کو بلا کر حکم دیا کہ تم ابھی زندانخانے کیطرف جاکر داروغہ زندان خانہ سے کہدو کہ خواجہ عمرو نامدار بندۂ خاص خداوند تشریف لاتے

ہین یہ سب مسلمانون کو ہدایت کرینگے اور مذہب آئینہ پرستی سے سب کو مشرف کرینگے خبردار انکے امور مین خلل نہ دینا جو انکے مزاج
مین آئے وہ کرین کوئی ملازم زندان خانہ اُنکے خلاف حکم نہ کرے اور جو کوئی عدول حکمی خواجہ کی کریگا خداوند اُسکو فنا کرکے جہنم مین
بھیج دینگے جو بدار خواجہ سے پہلے پہونچے داروغہ کے پاس جاکر جو جو باتین شہراق نے کہی تھین سب داروغہ سے بیان کین
داروغہ نے کہا خواجہ کا بڑا مرتبہ ہوا ہرکارون نے جواب دیا خواجہ کا لباس دیکھنا اور مزاج کی کیفیت کو خیال کرنا یقین ہی
آتے ہونگے اب تو خواجہ کی سب باتین نئی ہوگئی ہین جو جو باتین اُنمین پہلے پائی جاتی تھین اُنمین سے ایک بات بھی نہین ہی
اب تو انکی باتین ایسی ہین جو ہمارے بزرگان دین کی باتین ہین بلکہ بعض بعض باتین اُنسے بھی سوا ہین قوت بیانی اور
شیرین زبانی اسدرجہ پائی جاتی ہی کہ جس سے دو باتین کین وہ انکا مطیع ہوگیا یہ بات خداوند نے اُنکو عنایت فرمائی ہی کیونکہ
خواجہ نے کہا تھا کہ مین جاکر سب کو مشرف دین کرونگا آپ میرے کلام مین تاثیر عنایت فرمائیے خداوند نے اُن کے
کلام کو قبول کیا علاوہ اسکے اور بہت سی باتین عطا فرمائین شہنشاہ اشراق سے حکم فرمایا کہ اپنے لباس کے
برابر بلکہ اُس سے بھی بہتر خواجہ کو لباس دو شہنشاہ نے خداوند کے حکم کی تعمیل کی تاج کے سوا اور لباس
اپنی پوشاک سے اچھا خواجہ کے واسطے تیار کرایا ہی ہرکارے یہ کہہ رہے تھے کہ پردہ اُٹھا داروغہ نے دیکھا
کہ خواجہ عمرو نامدار پوشاک زرین پہنے ہوئے تازیانہ ہاتھ مین لئے ہوئے آتے ہین داروغہ خواجہ کی
صورت دیکھکر ڈر گیا تعظیم کے واسطے اُٹھا آگے بڑھا استقبال کرکے خواجہ کو لے گیا آپ لب مسند بیٹھا خواجہ
کو مسند پر بٹھایا عرض کی آپکی تشریف آوری کی خبر میرے پاس ابھی پہونچی شہنشاہ اشراق نے اپنے چوبدار
خاص روانہ کیے تھے خواجہ نے کہا اب زیادہ باتین نہ کرو میرے ہمراہ چلو مجھے ابھی بہت سے کام انجام دینا ہین
داروغہ نے عرض کی ابھی آپ تشریف لائے ہین مجھپر واجب ہے کہ آپ کی خاطر کرون خواجہ نے کہا مین حیران ہون
کہ تم لوگون مین ذرا تمیز نہین ہمارے یہان یہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا تو سب لوگ اُس کو نذر
دیتے تھے دعوت کرتے تھے مگر تمھارے یہان یہ دستور نہین ہی داروغہ نے خیال کیا کہ خواجہ کو ضرور نذر دینا چاہیئے
ایسا نہو یہ خیال کرین کہ آئینہ پرست بدتمیز ہین یہ سوچ کر اُٹھا اپنے گھر مین گیا بہت سا زر و جواہر لاکر خواجہ کے
پیش کش کیا خواجہ نے سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا کہا داروغہ صاحب آپ نے اپنی ہمت سے بہت کم نذر دی داروغہ نے
یہ سنکر پھر بہت کچھ زر و جواہر خواجہ کو نذر دیا خواجہ نے سب نذر زنبیل کیا کہا اب بہت عرصہ ہوگیا ہی وہان سے
پلٹ کے پھر تمھارے یہان آئینگے اور دعوت مین شریک ہونگے اب ہمارے ہمراہ چلو اور کنجیان زندانخانے کی
ہمکو دو داروغہ نے کنجیان زندان خانے کی خواجہ کے حوالے کین آپ ہمراہ ہوا خواجہ زندان خانے مین تشریف
لائے دروازہ کھولا داروغہ سے کہا اب تم میرے ہمراہ نہ آؤ یہین ٹھہرو مین جاکر اُنسے نہین معلوم کس ترکیب سے
کہونگا داروغہ وہین ٹھہرا خواجہ اندر آئے دیکھا ایک حجرے مین شاہزادہ سکندر فرخ لقا قید ہین مین سلسل ہوئے
پڑے ہین خواجہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ مین ان لوگون کا سحر کیونکر اُتار سکونگا اس سے بہتر یہ ہی کہ داروغہ کو بلاؤن
اور اُس سے سحر اتارنے کی نسبت کہدون جب وہ سحر اُتار کے چلا جائے تو مین اپنا کام کرون یہ سوچ کے خواجہ نے
داروغہ کو آواز دی داروغہ اندر آیا خواجہ نے کہا ان سب پر سے سحر اُتار دو تا مین اُنسے کلام کرسکون داروغہ نے
سب پر سے سحر اُتارا سب سرداران اسلام ہوشیار ہوگئے خواجہ نے کہا اے داروغہ اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین
تم باہر جاؤ مین ان لوگون سے یہ ترکیب باتین کرونگا داروغہ نے کہا مین ابھی باہر جاتا ہون آپ جو چاہین کرین
یہ کہکے داروغہ زندان خانے سے باہر آیا خواجہ نے سکندر فرخ لقا سے کہا مین نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے

آئینہ اندام مکار کو اپنے فریب مین پھنسایا ہی اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد تم سب کو رہائی دلاتا ہون مگر یہ تو بتاؤ کہ
میری اس محنت و جانفشانی کے صلے مین کیا دوگے سکندر نے کہا خواجہ جو تم طلب کروگے مجھے انکار نہوگا خواجہ
نے کہا یہ ہوسکتا ہی کہ جس وقت مین تمکو دربار مین اشراق کے بلواؤن تم یہ کہدو کہ مین آئینہ پرستی اختیار کرتا ہون سکندر
نے جواب دیا کہ خواجہ یہ تو مجھسے نہوگا اگر وہ اس قسم کا سوال مجھ سے کریگا تو مین دندان شکن جواب دونگا خواجہ خاموش
ہورہے کہا آج سے تکلیف قید تم لوگون پر نہین ہوگی مین اور کوئی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر سب سردارون کے پاس گئے
سب سے اقرار لیا کہ بعد رہائی بھتین اسقدر روپیہ دینا ہوگا جب سب سردارون سے خواجہ نے اقرار لے لیا تو
برق ثانی و چالاک ثانی کے پاس آئے ان لوگون نے جو خواجہ کو دیکھا خوش ہوگئے خواجہ نے کہا میان
برق خوشی سے کچھ حاصل نہین ہی یہ نہ جاننا کہ مین زندان خانے مین تمھارے رہا کرنے کو آیا ہون اب مین نے
آئینہ اندام کی اطاعت قبول کی ہی مین تم سب کو قتل کرونگا برق ثانی نے عرض کی استاد جو کچھ آپ فرماتے ہین
بہت بجا ہی مین بھی اطاعت قبول کرتا ہون آپ مجھکو اپنے ہمراہ لیتے چلیے خواجہ نے کہا مین یون بھتین ہرگز اپنے ہمراہ
نہین لے جاؤنگا مگر ایک شرط سے کہ میری اس جانفشانی کا صلہ دو برق و چالاک نے عرض کی استاد ہمارے
پاس کیا موجود ہی جو حاضر کرین جسقدر مال و اسباب تھا وہ سب لشکر کفار نے لوٹ لیا ہوگا آپ ہمین یہان سے
لے چلیے اگر ہمارا مال و اسباب خدا دلائیگا تو جو کچھ آپ فرمائینگے ہم نذر کرنے مین دریغ نہ کرینگے خواجہ نے پھر داروغہ کو
آواز دی اور داروغہ حاضر ہوا خواجہ نے کہا یہ دو شخص آئینہ پرستی کا اقرار کرتے ہین جلد انکی قید کاٹ دو داروغہ
نے اسی وقت آہنگرون کو بلایا برق ثانی و چالاک ثانی کی قید کاٹی گئی اسی طرح خواجہ نے سب عیارون کو
رہا کر کے اپنے ہمراہ لیا زندان خانے سے باہر آئے داروغہ سے کہا سب کی قیدین کاٹ دو اور حراست مین سب کو رکھو
کہ ان لوگون کو مذہب آئینہ پرستی اختیار کرنا ضرور ہی مگر بے صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کے انکو تبدیل
مذہب کرنے مین انکار ہی مین آج خداوند کے پاس جاتا ہون سب کے حال سے انکو آگاہ کرون تو پھر جہان صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان اسیر ہین وہان جاؤن انکو آئینہ پرست بناؤن یہ کہکر خواجہ روانہ ہوئے داروغہ نے بہت
ٹھہرایا عمرو نے ٹھہرنا مناسب نہ جانا کیونکہ خواجہ کو بدیع الملک و امیر کا پتہ نہ ملا تھا سب عیارون کو اپنے ہمراہ
لئے ہوئے اشراق کے پاس آئے اشراق خواجہ کا منتظر تھا دیکھا خواجہ چند آدمیون کو ہمراہ لیے ہوئے آتے
ہین اشراق اٹھ کھڑا ہوا اپنے تخت کے برابر خواجہ کو کرسی دی خواجہ سلام کر کے بیٹھے سب عیار بھی وہین بیٹھ گئے
اشراق نے کہا خواجہ کہو کس کس کو آئینہ پرست بنایا خواجہ نے جواب دیا کہ تبدیل مذہب کرنے پر سب آمادہ ہین مگر بے صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان ہر ایک عذر کرتا ہی جسوقت مین نے جاکر انسے کہا سب نے مجھے یہی جواب دیا کہ ہم صاحبقران
اور بدیع الملک کے تابع فرمان ہین جب تک وہ نہ تشریف لائینگے اور اپنا مذہب نہ تبدیل فرمائینگے ہم لوگ اسوقت تک
اس بات مین کچھ نہین کہ سکتے اگر صاحبقران نے اپنا مذہب تبدیل کردیا تو ہم بھی دین آئینہ پرستی اختیار کرینگے اشراق
نے عیارون کی طرف دیکھکر کہا یہ کون لوگ ہین خواجہ نے جواب دیا کہ یہ سب میرے تابعین ہین جب مین نے اپنا مذہب
تبدیل کیا تو انکو کیا عذر تھا اگر انمین سے ایک بھی انکار کرتا تو مین آپ کے بے اذن قتل کر ڈالتا اشراق نے کہا خواجہ
آپ کو میرے اذن کی ضرورت نہین جو آپ کے مزاج مین آئے کیجیے مین آپ کی سب باتین اچھی جانتا ہون کسی جگہ یہ خیال کر کے
کوئی کام کو ناتمام نہ چھوڑنا کہ مین آپ کو اجازت دون بلکہ مین کوئی کام بغیر آپکی اجازت کے نہ کرونگا خواجہ نے کہا اب مجھے
خداوند آئینہ اندام کے پاس جانا ہی اور انسے تنہائی مین کچھ بیان کرنا ہی اشراق نے کہا جسوقت آپکے مزاج مین آئے تشریف لیجائیے گا

خواجہ تھوڑی دیر تک اشراق کے پاس ٹھہرے بعدہ سب عیارون کو اسکی جگہ چھوڑا اور آپ آئینہ اندام جادو کے
مکان پر آئے اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اپنے پاس بلایا خواجہ نے جاکر سلام کیا آئینہ اندام نے کہا اے بندۂ خاص آج
تمھارے آنے کا کیا باعث ہے خواجہ نے ہاتھ باندھ کر کہا یا خداوند حسب الوعدہ مین زندانخانے مین گیا تھا سرداران اسلام کو
ہوشیار کرآیا اُنسے کہا کہ تم لوگون کو لازم ہے کہ اطاعت خداوند آئینہ اندام کی قبول کرو اور مذہب اسلام کو ترک کرو دیکھو مین نے
جو اطاعت خداوند قبول کی ہے اب مجھ مین ادہی بات پیدا ہے خداوند نے حکم دیا ہے کہ جو لباس یہان کا شہنشاہ زیب جسم کرے
وہی مجھکو بھی پہننے کو ملے گھڑی گھڑی بھر کے بعد مین لباس تبدیل کرتا ہون علاوہ اسکے مجھکو ہر طرح کا اختیار ہے جو چاہے کرون
طلسم کشا کے کاروبار مین دخل دون دل میرا نورانی ہوگیا ہے طبیعت بحال ہے اگر تم لوگ خداوند کی اطاعت قبول کروگے یہی باتین
تمھارے واسطے ہونگی خداوند تمھین اشرف بندگان تصور کرینگے یہ سنکر سب کو حرص پیدا ہوئی مگر اے خداوند وہ لوگ مجبور ہین کہ محبت
حمزہ اُنکے دلون مین اسقدر ہے جو کسی طرح رو نہین ہوسکتی اور سب حمزۂ ثانی کے تابع ہین اُنھون نے مجھکو یہ جواب دیا کہ خواجہ جو کچھ
تم کہتے ہو یہ سب سچ ہے مگر تمھین خوب معلوم ہے ہم سب صاحبقران اور بدیع الملک کے تابع ہین اگر وہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کرینگے تو ہمین
بھی کچھ عذر نہوگا اور اگر وہ لوگ اس مذہب سے انکار کرینگے تو ہم مجبور ہین تم خداوند سے جاکر ہماری طرف سے کہدو کہ ہمارے آقا کے دل مین نور ایمان
جلد پیدا کرین تاہم لوگ آکر سجدہ کرین اور شرف دین سے مشرف ہون آئینہ اندام نے کہا اے خواجہ تمنے بہت ہی معقول تقریر کی واقعی
سوائے تمھارے اسطرح اس گفتگو کو کوئی ادا نہ کرسکتا اور اُن لوگون نے بھی بہت معقول جواب دیا اگر اسوقت وہ ترک مذہب کردین
اور حمزہ کی رفاقت چھوڑ دین تو ہمین اُنسے کیا امید ہوگی اور کیونکر ہم اُنھین اپنا بندہ خاص قرار دینگے خواجہ نے کہا یا خداوند
مجھے حکم ہو تو مین جاکر حمزۂ ثانی کو آئینہ پرست ہونے کی ترغیب دون اور بدیع الملک کو بھی سمجھاؤن میرے کہنے سے
وہ دونون ترک مذہب کردینگے مگر شرط یہ ہے کہ آپ اُنکے دلون مین نور ایمان بھی پیدا کردیجیے گا آئینہ اندام جادو نے کہا
خواجہ کیا بے نور ایمان پیدا کیے ہوئے یہ بات حاصل ہوئی کہ سب سردارون کو شوق مذہب آئینہ پرستی پیدا ہوا یہ میری
قدرت تھی مین نے اُنکے دلون مین نور ایمان پیدا کردیا اور تمھارے کلام مین تاثیر عطا کی اب اگر یہی تمھاری خوشی ہے کہ حمزۂ ثانی
اور بدیع الملک سے بھی تمھین کہو اور وہ لوگ بھی تمھارے کہنے سے ایمان لائین تو یہ امر بھی ممکن ہے مین دونون کو کل یہان بلاؤنگا
اُنکے ہمراہ اور لوگ بھی ہین وہ سب یہان آئینگے خواجہ نے کہا یا خداوند اگر میرے کہنے سے وہ لوگ ایمان لائینگے تو میرا مرتبہ
سب سے سوا رہیگا اور وہ لوگ مجھے مانینگے آئینہ اندام نے جواب دیا خواجہ تمکو مین سب سے بڑھ کے عزت دونگا تمھارے
واسطے مین نے عقل اس درجہ خلق کی ہے جو آجتک کسی کو نہین دی تم اس طلسم کے منتظم اعلے ہوگے اور حمزۂ ثانی اور
بدیع الملک وغیرہ کو بھی اعلی درجے کا مہتمم قرار دیکر اشراق کو اپنا نائب خاص بناکے مین روپوشی اختیار کرونگا خواجہ
نے جو یہ سنا رونے لگے آئینہ اندام نے کہا خواجہ گریہ کیون کرتے ہو خواجہ نے جواب دیا خداوند مین اپنی بدقسمتی پر روتا ہون
کہ آپ سا خداوند میری آنکھون سے غائب ہوجائیگا مین شرف زیارت سے کیونکر مشرف ہوا کرونگا آئینہ اندام نے جواب دیا
کہ خواجہ تم اسقدر کیون مضطرب ہوتے ہو اسکی بھی تدبیر کرونگا آٹھوین روز تمھین اپنے پاس بلایا کرونگا خواجہ ہنسنے لگے
آئینہ اندام عمرو کی یہ حرکت دیکھکر بہت ہنسا کہا خواجہ مجھے تمھاری باتین بہت پسند ہین خواجہ نے جواب دیا آپ ہی نے
خود ہی یہ باتین مجھکو دی ہین تھوڑی دیر تک عمرو نے آئینہ اندام سے ایسی ہی باتین کین جب عرصہ ہوا تو کہا خداوند اب
مین امیدوار ہون کہ آپ حمزۂ ثانی اور بدیع الملک کو بلادین آئینہ اندام نے کہا خواجہ مین نے اُن لوگون کو
عجب طرح سے اسیر کیا ہے جب وہ مکان اشراق مین پہونچے اور اُنکے تحفہ جات چھن گئے تو دربار مین اشراق نے ایسی
باتین کہین کہ ان لوگون کو غصہ آگیا قید توڑ ڈالی اشراق وغیرہ کو یہ کیفیت دیکھکر خوف معلوم ہوا اسباب اٹھاکر بھاگے تحفہ جات اشراق کے

تخت پر رکھے رہے اُن لوگون کی نگاہ پڑی اپنے اپنے تحفہ جات اپنے اپنے قبضے مین کئے وہان سے لڑتے ہوے
چلے جاتے تھے کہ باہر نکلین مین نے اسی وقت مکان کو حکم کیا کہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر بروے ہوا روانہ ہو وہ مکان اپنی
جگہ سے اکھڑ کر ہوا پر چلا جب جزیرۂ سواد شب مین پہونچا مین نے حکم کیا کہ اسی مقام پر ٹھہر جا وہ مکان وہین ٹھہر گیا ہی خواجہ
جزیرۂ سواد شب ایسا مقام ہی جہان ہمیشہ تاریکی رہتی ہی کبھی آفتاب اُسطرف نہین جاتا جو لوگ بھاری خطاے
عظیم کرتے ہین اُنکے واسطے ہمنے قید تجویز کی ہی بس اسی سبب سے حمزۂ ثانی اور بدیع الملک
کو بھی ہمنے وہین بھیج دیا ہی اب اگر ہم انھین یہان بلاتے ہین تو وہ لوگ ضرور آمادہ جنگ ہون گے اور ہمین
انکی خاطر بھی منظور ہی اس سبب سے کسی قسم کی تقصیر نہ کرسکین گے وہ لڑ بھڑ کر نکل جائینگے پھر اور
مشکل ہوگی ہمنے یہ تجویز کیا تھا کہ اُن کو ایک سال تک وہان اسیر رکھتے بعد ایک سال کے اُن سے
پوچھتے کہ اب تمھین کیا منظور ہی اے خواجہ جب وہ لوگ اسقدر تکلیف اُٹھاتے تو ضرور تھا کہ میری طرف انکو رغبت
ہوتی اور آکر مجھے سجدہ کرتے مگر تم اُنکے مزاج دان ہو بہتر ہی کہ وہان جاکر اُنسے کہو یقین ہی جس ترکیب سے
تم اُنسے کہوگے دوسرا نہین کہ سکے گا اور مین تمھارے کلام مین تاثیر بھی اس قسم کی دونگا کہ وہ تم سے فوراً
راضی ہو جائینگے خواجہ نے کہا بہتر ہی جو آپ مجھکو وہان روانہ کردین مین اس ترکیب سے جاکر بیان کرونگا کہ سب
لوگ فوراً میری تقریر کو سنتے ہی راضی ہو جائینگے مگر میرے ہمراہ دو تین ساحر بھی ضرور روانہ کیجیے گا کہ وہ وہان
نگہبانی کرین راہ مین کوئی خرابی پیدا ہو آئینہ اندام نے کہا خواجہ تمھارے ساتھ تو بہت ساحر جائینگے مگر یہ خیال
تمھارا بالکل بیجا ہی کہ کسی مقام پر تمھارے واسطے کوئی خرابی ہو کیونکہ قدرت کو تمھاری محبت ہی ہر مقام پر
زمین و آسمان کوہ و دریا تمھاری حفاظت کرینگے خواجہ نے کہا ساحرون کو اسواسطے مین ہمراہ لیتا ہون کہ راہ نہ
فراموش کرون آئینہ اندام نے اسی وقت اپنے ہرکارون کو بلایا کہا خواجہ کو اپنے ہمراہ لے جاؤ جو جو ساحر اس
طلسم مین نامی ہین انکو خواجہ کے ہمراہ کرکے جزیرۂ سواد شب کی طرف روانہ کرو ہرکارون نے خواجہ سے عرض کی
تشریف لے چلیے خواجہ نے آئینہ اندام سے کہا کہ بعض لوگ میرے تابعین سے اسیر تھے انھون نے آئینہ پرستی اختیار کی ہی
مین انکو زندان سے رہا کرالایا ہون اگر حکم ہو تو اُن سب کو بھی ہمراہ لیجاؤن کیونکہ جب بہت سے آدمی ایک زبان
ہو جائینگے تو حمزہ کو بھی خیال پیدا ہوگا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم اپنے تابعین کو رہا کرکے لائے اور مجھے نہ دکھایا خواجہ
نے کہا یا خداوندا مین اس سبب سے نہین لایا کہ شاید آپکے خلاف ہو اب آپ نے فرمایا ہی تو مین اُن لوگون کو
حاضر کرونگا آئینہ اندام نے کہا اب سب کو ساتھ لیکر ایکہی مرتبہ آنا خواجہ نے کہا جو آپ فرمائین مجھے کچھ عذر نہین ہی
یہ کہکر خواجہ وہان سے روانہ ہوئے ہرکارے ہمراہ لیکر پہلے سرخ پوش جادو کے مکان پر آئے سرخ پوش کو بلایا سرخ پوش
نے جو آئینہ اندام کے ہرکارون کو دیکھا جلدی سے باہر آیا ہرکارون کو جھک کے سلام کیا کہا کیا ارشاد ہوتا ہی ہرکارون نے
کہا خداوند کا حکم ہی کہ تم خواجہ کے ہمراہ جاؤ اور اپنے ہمراہ دو تین ساحر نامی و گرامی لو سرخ پوش نے یہ کہکر
کہ مین ابھی جاتا ہون آپ لوگ ساحران نامی کے مکان پر جاکر سب کو حکم خداوندی سے مطلع کیجیے سب میرے
مکان پر آئین مین یہان خواجہ کی خاطر کرتا ہون ہرکارون نے کہا ای سرخ پوش جادو بڑے افسوس کی بات ہی کہ آج
تک تجھے عقل نہ آئی ارے وہ ساحران جلیل تیرے مکان پر آئینگے صرف اسواسطے خواجہ کے ہمراہ کرتے ہین کہ تو جزیرۂ
سواد شب کی راہ سے اچھی طرح واقف ہی اگرچہ اور ساحر بھی جانتے ہین مگر تو ایک مدت سے وہان نگہبانی کرتا رہا ہی اور وہانکی کیفیت
سے بخوبی ماہر ہی تیرا جانا اسوجہ سے اچھا ہی سرخ پوش جادو نے کہا اگر آپ لوگون کی یہ راے نہین ہی تو مین خود چلتا ہون

یہ کہکر اپنے مکان مین گیا اسباب سحر درست کیا اُسی وقت باہر آکے ہرکارون کے ہمراہ ہوا ہرکارے وہان سے شعلہ مزاج
جادو کے مکان پر گئے وہان نگہبان دروازے پر بیٹھے تھے ہرکارون کو روکا کہا ہم جانتے ہین کہ آپ فرستادہ خداوند ہین مگر ہمین
اپنے آقا کا حکم نہین ہے کہ کسی کو بے اذن اندر جانے دین ہرکارون نے کہا ہم خود بے اجازت اندر جانا گوارہ نہین کرتے
ہین تم جاکر اطلاع کرو کہ خداوند نے اپنے بندۂ خاص کو تمھارے مکان پر بھیجا ہے شرف دین حاصل کرنا ہے تو برائے استقبال
باہر آؤ اور خواجہ کو اپنے ہمراہ لیجاؤ کہ اُنکی عزت خداوند بھی کرتے ہین اور شہنشاہ اشراق انکو بھائی صاحب کہکر یاد کرتے
ہین خداوند کا قول ہے کہ یہ ہمارے بندۂ خاص ہین دربانون نے اُسی وقت شعلہ مزاج کو اطلاع کی شعلہ مزاج
اس کلام کے سنتے ہی باہر نکل آیا اُسنے خواجہ کو جو دیکھا جھکے سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیا شعلہ مزاج نے کہا خواجہ
تشریف لے چلیے آپ کے آنے سے میری عزت بڑھی اگر ایک لحظہ بھر کے واسطے میرے غریب خانہ مین تشریف فرما ہو جیے گا تو
خداوند مجھسے بہت خوش ہونگے خواجہ نے کہا اے شعلہ مزاج مین بہت تعجیل مین ہون میرا ٹھہرنا مناسب نہین ہے اور
مین یہ بھی چاہتا ہون کہ میرے سبب سے تمھارا نقصان ہو کیونکہ مین جہان جاتا ہون نذر لیجاتی ہے پس تم اپنا کیون نقصان
کرنا چاہتے ہو مین تمھارے یہان نہین آؤنگا شعلہ مزاج نے عرض کی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نہین چاہتے کہ میری عزت زیادہ ہو
خواجہ نے جواب دیا کہ اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو بہتر ہے موجود ہون یہ کہکر شعلہ مزاج کے ہمراہ اُسکے مکان مین گئے سب عیار
بھی خواجہ کے سبب سے اندر آئے خواجہ نے سب کو اپنے پاس بٹھایا ہرکارون نے شعلہ مزاج سے کہا کہ ہم اگر رخصت چاہتے ہین
آپ خواجہ کو اپنے ہمراہ اور ساحران جلجلیل کے یہان لیجایئے گا یا اُن لوگون کو اپنے یہان بلا کر جزیرۂ سواد سنبل کیطرف جایئے گا
شعلہ مزاج نے کہا آپ لوگون کی اب ضرورت نہین ہے خدمت خداوند مین جاکر عرض کر دیجیے گا کہ جو کچھ فرمان خداوندی ہے وہ بسر و چشم
بجا لاؤنگا خواجہ کو اپنے ہمراہ لیجاؤنگا ہرکارے روانہ ہوئے شعلہ مزاج نے خواجہ سے عرض کی آپ ایک ایک روز یہان تشریف
رکھیے مین اور ساحرون کو یہین بلا لونگا خواجہ نے جواب دیا کہ مین ہرگز اس بات کو قبول نکرونگا کیونکہ ہر ایک مجھسے شکایت
کریگا اور یہی کہیگا کہ کیا شعلہ مزاج کا مرتبہ ہمسے کم تھا جو آپ ہمارے یہان نہ آئے اُسوقت مین کیا جواب دونگا اور یہ بات خداوند کو
بھی ناگوار ہے مین ہرگز یہ نہین چاہتا ہون سب کے مکانون پر جاؤنگا ایک ایک دن سب کے یہان مہمان رہونگا شعلہ مزاج خاموش
ہو رہا دعوت کا سامان ہونے لگا شعلہ مزاج خواجہ کے آنے سے بہت خوش ہوا ایک روز خواجہ اُسکے مہمان رہے دوسرے
روز شعلہ مزاج سے کہا اب یہان ٹھہرنا مصلحت وقت نہین ہے کیونکہ مجھسے خداوند نے فرمایا تھا کہ جہانتک ممکن ہو اس کام کو جلد انجام
دینا شعلہ مزاج مجبور رہا اُسنے خواجہ کو بہت کچھ زر و جواہر دیا اپنے ہمراہ لیکر چلا سیہ تاب جادو کے مکان پر آیا سیہ تاب نے بھی خواجہ
کی بڑی تعظیم و تکریم سے اپنے یہان ایک روز مہمان رکھا بہت سامان و اسباب دیا دوسرے روز گوسال جادو کے مکان پر سب لوگ آئے
گوسال نے بھی خواجہ کو ایک روز مہمان رکھا اُسنے بھی خواجہ کو بہت کچھ دیا دوسرے روز اور ساحرون نے خواجہ سے عرض
کی اب آپ کی کیا رائے ہے اگر فرمایئے تو اور لوگون کو ہمراہ لین ورنہ ہمین لوگ کافی ہین اسوقت اس طلسم مین ہم لوگ ساحران جلجلیل
کے لقب سے مشہور ہین خواجہ نے کہا اگر اور لوگ ممکن ہون تو اُنکو بھی ہمراہ لے لینا اچھا ہے شعلہ مزاج نے دس ساحر اور ہمراہ لیے
خواجہ ایک ایک روز اُن سب کے یہان مہمان رہے اور ان سب نے بھی خواجہ کو بہت کچھ زر و جواہر نذر دیا جب سب کی
مہمانداری سے فراغت پائی تو خواجہ بہت سے ساحرون کو مع جملہ عیارون کے لیکر روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق آئینہ پرست کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اُسنے خواجہ کی روانگی کی خبر پائی تو زبر مہرتانی اور بخت نگون و تورج کے پاس آیا تورج نے کہا اے شہنشاہ آپ نے
غضب کیا ہے آستین مین سانپ پالا ہے اشراق نے کہا اے تورج مین تمھاری بات کا مطلب نہین سمجھا خلاصہ کہو تورج نے کہا

عمرو نے جو اپنا مذہب ترک کیا ہو اور آپنے اُسکے کہنے کو یقین بھی کر لیا ہو یہ بالکل آپکی عقل کے خلاف ہو اول تو اس بات کو ملاحظہ
فرمایئے کہ آجتک کوئی مسلمان اپنا مذہب ترک کر کے دوسرے مذہب مین شامل ہوا ہو اور پھر مسلمان بھی کون جسنے بے انتہا
ساحرون کو قتل کیا اور جو حمزہ کا رفیق خاص اور ندر کردہ بزرگان مشہور ہو علاوہ آئینہ پرستی اختیار کرتا اُسنے فریب کیا ہو اور
ایسی عیاری کریگا کہ آپ تاحیات یاد رکھیے گا اشراق نے جوابدیا ای تورج خواجہ کی نسبت مجھسے کچھ نہ کہو کیونکہ خداوند نے مجھسے
فرمادیا ہو کہ جو خواجہ کی بدی کریگا اور بدی سُنیگا اسکو مین جہنم مین بھیج دونگا اور خواجہ نے خود بھی مجھسے کہا تھا کہ تورج
وغیرہ کو مجھسے کمال دشمنی ہو یہ لوگ میری برائیان کرینگے مین نے کہا تھا کہ خواجہ تم خاطر جمع رکھو جب خداوند تمسے خوش ہین
تو کسی کی مجال نہین جو تمسے دشمنی رکھے کیونکہ جو تمھارا دشمن ہوگا خداوند اسکو سزا دینگے جسوقت خواجہ میرے ہمراہ خداوند کے
پاس گئے اور سجدہ کیا تو خداوند نے مجھسے فرمادیا تھا کہ جو کوئی خلاف مرضی خواجہ کسی طرح کا کام کریگا میرے غضب مین مبتلا ہوگا
اور جو کوئی خواجہ سے دشمنی رکھیگا خداوند اسکو تباہ و برباد کردینگے ای زمرد ثانی تم ہرگز خواجہ سے دشمنی نہ رکھنا ورنہ خداوند
تمھین تباہ و برباد کردینگے اور تورج بہتر ہو کہ جلدی توبہ کر ایسا نہو خداوند کا غضب نازل ہو تورج نے کہا ای شہنشاہ آپکو
ابھی عمرو کے مکر نہین معلوم ہین وہ ایسے ایسے مکر بہت کیا کرتا ہو اشراق نے جوابدیا کہ اگر مین خواجہ کے مکر مین مبتلا ہوتا تو
خداوند خواجہ کے دل کی کیفیت تحقیق نہ کر لیتے کیا خداوند سے کوئی بات پوشیدہ ہو تورج نے پھر جواب دیا کہ خداوند
بھی اُسکے مکر سے واقف نہین ہین اشراق یہ سُنکر جھلا گیا کہا تو کافر ہو جو خداوند کو مثل اپنے تصور کرتا ہو ارے نادان اُنپر سب کے
دل کا حال مانند آئینہ کے روشن ہو اگر خواجہ کے دل مین کچھ بھی خیال اسلام ہوتا تو ضرور تھا کہ وہ برق غضب گرا کے خواجہ کو
خاک سیاہ کردیتے تورج نے کہا مگر خواجہ کا اسبات سے ظاہر ہو کہ اُنھون نے اپنے ہمراہیون کو جو عیاری مین چاق و چوبند تھے
زندانخانے سے رہا کر لیا اور سب سردارون کی قید کٹوادی داروغہ سے کہدیا کہ اُنکو راحت سے رکھو ایسا نہو کہ تکلیف اُٹھا کے
کوئی ضایع ہو جائے اشراق نے کہا کیا تمکو نہین معلوم کہ خواجہ نے اُن لوگون کو اسیر رکھا ہو اور عیارون کو کیون رہا کر لائے ہین
تورج نے جواب دیا کہ مجھے اِسکی کیفیت مطلق نہین معلوم ہو کچھ بیان فرمایئے اشراق نے کہا جو لوگ اسیر ہین وہ حمزہ
کے تابعین ہین اور بدیع الملک کی اطاعت کرتے ہین جبتک وہ لوگ ایمان نہ لائینگے سردارون کو بھی قبول نہو گا مگر توجہ
سبکی مذہب آئینہ پرستی کی طرف ہو صرف اس بات کے منتظر ہین کہ حمزہ و بدیع الملک و ایرج مذہب آئینہ پرستی قبول کرین
تو ہم بھی اُنکے شریک ہون اسیواسطے خواجہ کو خداوند نے جزیرۂ سواد شب کیطرف روانہ کیا ہو کئی ساحر نامی بھی اُنکے ہمراہ ہین
جہان حمزہ ثانی اور بدیع الملک و ایرج اسیر ہین سب ساحر خواجہ کو وہان لیجائینگے ساحر باہر ٹھہرینگے خواجہ صاحبقران
کے پاس جا کر اُنکو ترغیب دیکر آئینہ پرست بنائینگے سب کو خداوند کی خدمت مین لائینگے جب وہ لوگ خداوند کو سجدہ کر چکینگے
تو اُنکے تابعین بھی خداوند کو سجدہ کرینگے اور عیارون کو جو خواجہ رہا کر لائے ہین اسکا یہ باعث ہو کہ وہ سب لوگ خواجہ
کے تابعین تھے جب خواجہ نے بصدق دل خداوند کو سجدہ کیا تو اُنکو کیا عذر تھا اگر وہ لوگ انکار کرتے تو خواجہ بے میری
اطلاع کے سب کو قتل کرتے گو اُنکو کسی کام مین میری اجازت کی ضرورت نہین ہو کہ خداوند نے اُنکو اجازت دیدی ہو اور
واقعی جوبات خواجہ کرینگے ہم لوگون سے نہوگی کیونکہ خداوند نے اُنکو عقل اس درجہ عنایت فرمائی ہو کہ خواجہ اپنی
عقل کے ذریعہ سے ہر شخص کے دل کا حال بیان کرسکتے ہین تورج جب اس کیفیت کو سُن چکا چاہا کچھ کہون مگر زمرد
وبخگان نے اشارہ کیا کہ خاموش رہو ایسا نہو کہ اشراق کو غصہ آجائے اور ہم لوگون کو گرفتار کرلے تورج اشارہ پاکر
اپنے ارادے سے باز رہا اور اشراق کو جواب دیا کہ مجھے یہ کیفیت کماحقہ نہ معلوم تھی اسوجہ سے مین نے اسقدر گستاخانہ گفتگو
کی اب مین خواجہ سے معافی مانگ لونگا اشراق نے کہا تمھین لازم ہو کہ جب خواجہ یہان تشریف لائین تم اُنکی خدمت مین جانا اور

ہاتھون کو رومال سے باندھکر اپنی تقصیر معاف کراتا تورج خاموش ہو رہا اشراق وہان سے اُٹھکر اپنے مکان کی طرف
روانہ ہوا زمرد ثانی نے تورج سے کہا اے تورج تم وقت نہین دیکھتے ہو اور بات کرتے ہو یہ امر تو
ظاہر ہی کہ خواجہ نے سب کو بیوقوف بنایا ہی اور اب خواجہ صاحبقران کو رہا کرکے لاوینگے اور یہان آکے
سب سردارون کو قید سے چھڑا لینگے پھر مرحلون کی طرف روانہ ہونگے اور لڑائی پڑے گی تم ناحق اسقدر
کہ رہے تھے اب اشراق کو یقین نہوگا اور آئینہ اندام بھی کسی کے کلام کو معتبر نہ سمجھے گا تمھین کیا ضرورت
ہی جو اشراق کو اپنا دشمن بناؤ خاموش رہو جو ہونے والا ہی وہ ہوگا تورج نے جواب دیا کہ اگر ایکبار امیر نے
رہائی پائی تو مین لشکر اپنے ہمراہ لیجا کر اُس سے مقابلہ کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا آج تک مجھکو لشکر ایسا
نہ ملا جو مثل سرداران امیر کے جرار ہوتا مگر اس طلسم مین مین نے بعض بعض جوان ایسے دیکھے ہین جو
مانند سرداران امیر جری و جرار ہین اُنکو اپنے ہمراہ لیکر جاؤنگا اور صاحبقران سے مقابلہ کرکے سب
کو قتل کرونگا جب اُن لوگون کو زیر کرکے فرصت ملے گی تو پھر کچھ اس طلسم کی نسبت اشراق سے گفتگو
کرونگا اگر راضی ہونگے اور میری مرضی کے موافق کام کرینگے تو اُنکے مفید مطلب ہوگا ورنہ دیکھا جائیگا زمرد
نے جو تورج کا ارادہ سنا کہا ای تورج اگر یہ خیال تمھارے دلمین ہی تو اسکو ظاہر نہ کرو خاموش رہو وقت
پر دیکھا جائیگا ابھی اسکا ظاہر کرنا اچھا نہین ہی کیونکہ جس سامان کی ضرورت ہوگی وہ ابھی موجود نہین ہی اگر
یہ خبر اشراق کو پہونچ جائیگی تو قیامت آئے گی اس کے سحر سے بچنے کی طاقت ہم لوگون مین نہین
ہی ایک سحر مین سب کو مار ڈالے گا دل کا مطلب دل مین رہجائے گا کچھ ہاتھ نہ آئے گا تورج
نے کہا مین اسوقت آپ سے کہتا ہون اور کسی کے سامنے اس راز کو بیان نہ کرونگا زمرد نے کہا
تمکو معلوم ہی کہ یہان کے ہر دیوار و در مین سحر پیوست ہی اور آئینہ اندام کو روز کی کیفیت معلوم ہوتی ہی
ایک ایک ساحر غائبانہ ہر ایک شخص کے ہمراہ رہتا ہی جو کچھ اُسکی زبان سے نکلتا ہی وہ آئینہ اندام کو
اسکی خبر دیتا ہی اسی وجہ سے وہ سب کے حال سے زیادہ تر ماہر رہتا ہی تورج خاموش ہو رہا بختگان
نے کہا میرے نزدیک اب یہ بہتر ہی کہ یہان سے کسی طرح نکل چلنا چاہیے ٹھہرنا صلاح وقت نہین
کیونکہ جسوقت صاحبقران رہائی پاینگے زمین ہلا دینگے پھر اسیر ہونا ممکن نہین اگر ایک شخص اسیر ہوگا تو
دوسرا باقی رہیگا ان لوگون مین سے جو صاحب تحفہ جات باقی رہجائیگا وہ دوسرے کو رہا کریگا تورج
نے جواب دیا کہ اب سحر کی لڑائی موقوف رہیگی مین لشکر کو ہمراہ لیکر لڑونگا بختگان نے کہا اگر ہزار
پہلوان ہزار لشکر اپنے ہمراہ لیکر لڑینگے تو بھی لشکر اسلام پر فتح نہ پاینگے یہ بات تورج کی بہت خلاف
ہوئی جھلا کے جواب دیا کہ ای بختگان انصاف کے خلاف باتین کرتے ہو کیا مین نے آجتک کسی سردار اسلام
کو قتل نہین کیا اور تمھین اُسکی کیفیت نہین معلوم ہوئی کہان کہان مین نے جاکر سرداران اسلام کو زیر کیا اور کن
کن کو قتل کیا بختگان نے جواب دیا کہ تمنے واقعی بڑی ہمت و جرات سے مقابلے کیے اور نامی سردار تمھارے
ہاتھ سے قتل ہوے مگر اب لشکر اسلام کی کیفیت دوسری ہی بدیع الملک کی شوکت دیکھو کیسے کیسے پہلوان
زیر کرکے لائے ہین جس وقت وہ لوگ میدان مین آئینگے تو کیا قیامت برپا کرینگے اُنسے کون مقابلہ کرسکیگا تم ایک
کو جواب دے سکتے ہو جب ہزار ایک سے ایک بڑھکے جمع ہونگے تو کیا کر سکوگے تورج نے کہا تمنے گردستان
کے پہلوان کو جو دیکھ لیا تمھارے دلپر خوف چھاگیا یہ وہی لوگ ہین جنکو بدیع الملک نے زیر کیا ہے جب

بدیع الملک انکو زیر کر چکے تھے مین کیونکر زیر کرسکونگا بختگان نے کہا اس بحث سے اسوقت کچھ حاصل نہین ہے جب
وقت آئیگا اور ہم یہان موجود ہونگے تو دیکھ لینگے تورج نے جواب دیا کہ مین تمھین بھی کہین نہ جانے دونگا کیونکہ
اس جگہ سے بہتر ہمارے حفاظت کوئی ٹھکانا نہین ہے زمرد نے کہا یہ تو بہت صحیح ہے مگر اب اس جگہ کا بھروسہ کرنا خلاف
عقل ہے کیونکہ اب سرداران اسلام اسیر ہوکر رہا ہوگئے ہین اور وہ لوگ اپنی رہائی پاکے پھر اسیر نہونگے تورج
نے کہا جب تک وہ لوگ اسیر ہین اسوقت تک آپ یہان مقیم رہین جسوقت وہ رہا ہو جائینگے پھر جو آپ کے مزاج مین
آئے کیجیے گا تورج سے زمرد یہ باتین سنکر خاموش ہو رہا اس گفتگو مین شام ہو گئی تھی بختگان نے کہا اب خداوند کے
پاس چلنے کا وقت آگیا ہے عرصہ کرنا مناسب نہین یہ کہکر بختگان اٹھا زمرد اور تورج بھی اٹھے سب
آئینہ اندام جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر ان لوگونکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کی جاتی ہے

خواجہ ساحران طلسم کو اپنے ہمراہ لیکر جزیرہ سوداشب کی طرف روانہ ہوئے ایک روز مین ساحرون نے
سرحد جزیرہ تک خواجہ کو پہونچایا خواجہ نے ساحرون سے کہا کیا یہی جزیرہ ہے سب نے عرض کی یہ جزیرہ کی سرحد
ہے اگر مناسب ہو آج کی شب یہان قیام فرمایئے کل جزیرہ مین تشریف لے جائیے گا خواجہ نے کہا اب مجھکو
ایک لحظہ یہان ٹھہرنا ناگوار ہے مجھکو راہ بتاؤ مین اسی وقت اپنے تابعین کو ہمراہ لیکر اندر جاؤنگا سرخ پوش جادو
نے عرض کی آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیے مین آپ کو جزیرہ تک پہونچا کر واپس آؤنگا خواجہ سرخ پوش جادو
کے ہمراہ ہوے سب عیارونکو بھی اپنے ہمراہ لیا سرخ پوش جادو ایک دہنہ نقب کے قریب آیا عرض کی جزیرہ
کی یہی راہ ہے یہ کہکر جھولی سے ایک مشعل سحر نکالی کچھ اسم سحر پڑھکر اسپر دم کیا مشعل جل اٹھی سرخ پوش نے عرض کی
اس مشعل کو اپنے ہمراہ لیجائیے جزیرے مین تاریکی بہت ہے خواجہ نے سرخ پوش جادو سے مشعل لی سب عیارونکو
اپنے ہمراہ لیا اس دہنہ نقب مین داخل ہوے دو چار قدم کے بعد خواجہ نے دیکھا کہ سواے تاریکی کے اور کچھ نظر
نہین آتا برق فرنگی نے عرض کی استاد اب تو مشعل بھی کچھ کام نہین دیتی ہے خواجہ نے کہا اسی قدر غنیمت ہے کہ راہ
چل سکتے ہین یہ باتین کرتے ہوے جاتے تھے کہ دیوار کی ٹکر لگی خواجہ ٹھہر گئے خیال کرکے دیکھا معلوم
ہوا کہ دیوار ہے خواجہ نے برق سے کہا دیوار معلوم ہوتی ہے اسی دیوار کے سہارے سے چلنا چاہیے سب نے
اس دیوار پر ہاتھ رکھے تھوڑی دور اسی طرح گئے پھر دروازہ معلوم ہوا خواجہ دروازے کے اندر آئے چاہتے تھے
کہ صاحبقران کو آواز دین مگر ایرج نے جو روشنی دیکھی بدیع الملک سے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی ساحر آتا ہے
بدیع الملک نے عرض کی آج خلاف وقت ساحر یہان آکر کیا کریگا معمول ہے کہ دو وقت آب و طعام لیکر ساحر
آتے ہین صاحبقران نے فرمایا کوئی سبب ہوگا بدیع الملک اور صاحبقران مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایرج
نے آواز دی کون آتا ہے خواجہ نے ایرج کی آواز پہچان کر جواب دیا کہ مین ملازم شہنشاہ اشراق ہون مجھے
حکم ہوا ہے کہ تملوگون کو قید بھی پہنچادون اور تمھارے تحفہ جات چھین لون یہ سنکر صاحبقران اور بدیع الملک
اور ایرج کو غصہ آیا سب نے تلوارون کے قبضون پر ہاتھ ڈالے ایرج نے ڈانٹ کر کہا
تیری کیا مجال ہے جو ہملوگونکو قید پہنچا سکے اور تحفہ جات ہمارے لے سکے خواجہ نے پھر آواز بدل کر کہا
کیا تملوگون کو اپنے تحفہ جات پر ناز ہے کہ اسکے سبب سے میرا سحر تمپر تاثیر نہ کریگا تو میرا سحر ایسا نہین ہے
جو اپنا اثر نہ دکھائے علاوہ اسکے مین تملوگون سے طاقت مین بھی کم نہین ہون اگر تمھین اپنی جان

عزیز ہی تو کچھ مجھکو دینے کا اقرار کرو تو مین تمھین یہان سے نکال لیچلون امیر نے جب یہ گفتگو سنی ہنس پڑے بدیع الملک
نے عرض کی آپ کی ہنسی کا کیا سبب ہی امیر نے فرمایا اے بدیع الملک شکر کرو کہ زمانہ رہائی قریب آگیا اور خدا نے
اس بلا سے نجات عطا فرمائی یہ ساحر نہین ہی خواجہ ہین بدیع الملک یہ کلام فرحت انجام صاحبقران سے سُنکر
خوش ہوے ایرج کو بھی مسرت حاصل ہوئی خواجہ نے کہا ای حمزہ میرے سوال کا کچھ جواب نہ دیا گیا مجھے تحفہ جات
چھنوا دینا منظور ہی امیر نے فرمایا مین خوب پہچانتا ہون اب زیادہ باتین بناؤ واقعی تمنے کیا کارنمایان کیا مگر خواجہ
اسوقت میرے پاس کچھ موجود نہین ہی لشکر مین چلکر اسکا عوض تمھارے ساتھ کیا جائیگا خواجہ نے کہا اور بدیع الملک
نوجوان کیا کہتے ہین بدیع الملک نے کہا خواجہ مجھے کیا انکار ہی ایرج نے بھی اقرار کیا خواجہ قریب آئے صاحبقران
کو سلام کیا امیر نے خوش ہو کے خواجہ کو گلے سے لگالیا بدیع الملک نے بھی خواجہ کی بہت تعریف کی خواجہ نے عرض
کی اب میرے ہمراہ تشریف لیچلئے امیر ثانی مع بدیع الملک و ایرج کے وہان سے اُٹھے خواجہ کے ہمراہ ہوئے خواجہ
صاحبقران و بدیع الملک و ایرج کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے یہان سب ساحر دہنہ نقب پر بیٹھے ہوے خواجہ کا انتظار کر رہے
تھے جیسے ہی سب نے خواجہ کو آتے ہوئے دیکھا خوش ہو کر سب نے سلام کیا خواجہ باہر آئے صاحبقران اور بدیع الملک
اور ایرج نے جو ساحرون کو دیکھا خواجہ کیطرف مخاطب ہو کر کہا خواجہ یہ کون لوگ ہین خواجہ نے کہا یہ اس طلسم کے ساحران
جلیل ہین یہ کہکر ساحرون سے کہا تم لوگ جاؤ اور سب کے ٹھیرنیکے واسطے بارگاہ استادہ کرو ساحرون نے عرض کی
غلامون نے پہلے ہی سے سب انتظام درست کر رکھا ہی آپ تشریف لیچلیے خواجہ مع صاحبقران وغیرہ ایک بارگاہ
مین آئے ساحرون سے کہا تم لوگ اور بارگاہ مین جاؤ مجھے کچھ ضروری باتین صاحبقران سے کرنا ہین ساحر
دوسری بارگاہ مین گئے خواجہ نے امیر سے عرض کی مین سب سردارونکو اذیت قید سے رہائی دے آیا ہون آئینہ اندام
جادو مجھے بہت معتمد جانتا ہی اُس نے آپکے پاس بھیجا ہی اگر خدا نے چاہا تو مین آپ کو لشکر سے ملائے دیتا ہون
مگر میری جانفشانی کا خیال رکھیے گا امیر نے فرمایا خواجہ تم خاطر جمع رکھو ہمکو خود خیال ہی اور تمھارے اس کارنمایان کرنے
سے ہم بہت خوش ہین سواے تمھارے دوسرے کی مجال نہین جو یہ کام کرسکے خواجہ نے عرض کی مین اس تعریف
کو پسند نہین رکھتا امیر نے فرمایا خواجہ یہان میرے پاس کچھ موجود نہین ہی جب لشکر مین جاؤنگا اور اپنا مال و
اسباب پاؤنگا تو تمھین خوش کرونگا خواجہ نے پھر عرض کی کہ آپ تحفہ جات مجھکو مرحمت فرمائیے مین سب
تحفے لیکر آئینہ اندام کے پاس جاؤن اور وہان سے سب سرداران کو بلاؤن امیر نے حمائل گلے
سے اُتار کے خواجہ کے حوالے کی عمرو نے بدیع الملک سے کہا آپ بھی اپنے تحفہ جات عنایت
کیجئے بدیع الملک نے بھی اپنے سب تحفہ جات خواجہ کو دیئے ایرج نے بھی طیلسان ادریسی سپرد کی
خواجہ بارگاہ سے باہر آئے ساحرون کو بلایا کہا تم لوگ حمزہ کی حفاظت کرو مین خداوند کے پاس جاتا
ہون ساحرون نے عرض کی حمزہ اور دو جوان جو اسکے ہمراہ ہین وہ صاحب تحفہ جات ہین اگر کسی وقت اُنکا
مزاج برہم ہو جائیگا تو ہم کیونکر روک سکین گے خواجہ نے جواب دیا کہ مین سب کے تحفہ جات لے آیا ہون
اب مجھے کچھ خوف نہین ہی یہ کہکے سب تحفہ جات ساحرونکو دکھا دیئے ساحر خوش ہوے خواجہ پھر بارگاہ
صاحبقران مین حاضر ہوئے امیر سے عرض کی صاحبقران جملہ کام آپ ساحرون سے لیجیے گا مین
ایک روز کے واسطے آئینہ اندام کے پاس جاتا ہون انشاء اللہ تعالی کل حاضر خدمت ہونگا امیر نے
فرمایا خواجہ اگر ممکن ہو تو تم سردارون کی کوشش مین جاؤ ورنہ مین آنکی رہائی کی تدبیر کرونگا خواجہ نے کہا

آپ میرے معاملے مین دخل نہ دین آئینہ اندام یہ بھی کہتا تھا کہ اگر کوئی شخص اسوقت انکی رہائی کی کوشش کرے
تو مین فوراً انکو قتل کر ڈالون بعد مین جو ہو سو ہو امیر نے فرمایا خواجہ تمھین اختیار ہے عمرو پھر بارگاہ امیر سے باہر آئے ساحرون
کو پھر بلا کر کہا کہ حمزہ کے خلاف مرضی کوئی بات نہ کرنا ورنہ خداوند کو ناگوار ہوگا کیونکہ یہ لوگ خداوند کو بہت
پیارے ہین انکے دلون مین نور ایمان آتا جاتا ہے مگر تم کوئی بات خلاف مرضی کروگے تو یہ مجبور ہوکر پھر اسلام اختیار
کر لینگے اور اس بات پر خداوند تمسے بہت آزردہ ہونگے اور مین بھی خداوند سے کہکے تم سب کو جہنم مین پھکوا
دونگا ساحرون نے عرض کی ہماری کیا مجال جو کوئی بات آپکے خلاف کرین خواجہ نے سرخ پوش جادو
سے کہا تم مجھکو خداوند کے پاس لے چلو سرخ پوش جادو نے اسیوقت تخت سحر تیار کیا خواجہ تخت پر بیٹھے
سرخ پوش نے سحر کیا تخت چل نکلا تھوڑی دیر مین سرخ پوش نے تخت زمین پر اتارا خواجہ نے دیکھا
سامنے آئینہ اندام جادو کا مکان معلوم ہوتا ہے خواجہ تخت سے اُترے دروازے پر آئے دربانون سے کہا
خداوند سے ہماری اطلاع کرو کہ ہم آئے ہین مسلمانون کے تحفہ جات لائے ہین خداوند سے کچھ امور ضروری طے
کرنا ہین دربان خواجہ کو دیکھکر کھڑے ہوگئے اُسیوقت چوبدارونکو بلایا کہا جا کر خداوند سے عرض کرو کہ خواجہ عمرو
نامدار تشریف لائے ہین آپ سے کچھ ضروری باتین کرنا چاہتے ہین چوبدار اُسیوقت آئینہ اندام جادو کے پاس آئے
کہا خواجہ صاحب تشریف لائے ہین اندر آنا چاہتے ہین آئینہ اندام نے کہا جلد بلاؤ خواجہ کو کبھی دروازے پر روکا کرو
جسوقت آئین بے اطلاع بھی آسکتے ہین چوبدار باہر آئے دربانون سے کہا خداوند فرماتے ہین کہ خواجہ کیواسطے کسیوقت مین
اندر آنے کی ممانعت نہین ہے جسوقت خواجہ کو ہمارے پاس آنے کی ضرورت ہو بے اطلاع چلے آئین دربانون نے خواجہ سے
عرض کی آپ اندر تشریف لیجائیے خداوند نے حکم دیا ہے کہ آپ کو اطلاع کرانے کی ضرورت نہین ہے جسوقت یہان آنا منظور ہو اپنے گھر
کیطرح تشریف لائیے خواجہ نے کہا خداوند قدردانی فرماتے ہین عزت بڑھاتے ہین یہ کہتے ہوئے اندر داخل ہوئے سرخ پوش باہر ٹھہر رہا جب
خواجہ سب دروازے طے کرکے خاص ڈیوڑھی پر پہونچے پردہ از خود اُٹھا خواجہ نے دیکھا آئینہ اندام جادو سامنے بیٹھا ہے عمرو نے
جھک کے سلام کیا آئینہ اندام ہنسنے لگا کہا اے بندہ خاص حمزہ سے کیسی ٹھہری خواجہ نے کہا جب خداوند نے میری زبان
مین تاثیر عطا فرمائی تھی اور اُسکے دلمین نور ایمان پیدا کردیا تھا تو اُسکی مجال تھی جو اسلام کو ترک نکرتا بلکہ ایک ایک نے
اپنے تحفہ جات بھی دیدیے مین کہ یہ جاکر خداوند کو ہماری طرف سے نذر دینا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم ان لوگون کو اپنے
ہمراہ میرے پاس کیون نہ لائے اگر وہ لوگ اس وقت میرے پاس آتے تو مین انھین اسیوقت خلعت وزارت عنایت
کرتا خواجہ نے کہا یا خداوند حمزہ اور بدیع الملک اور ایرج کو خیال ہے کہ میری فوج مجھ پر طعنہ زنی کریگی پہلے
وہ لوگ اسلام ترک کرین پھر مین مذہب آئینہ پرستی کو ظاہر کردون اور اسکے واسطے ایک بزم خاص قرار
دی جائے اور بانی اسکے حمزہ تالی ہون وہان ایک شخص بزرگان دین سے جاکر آپ کے صفات بیان
کرے حمزہ اس سے کچھ سوال کریگا وہ شخص حمزہ کو قائل کردیگا حمزہ قائل ہوکر اسلام ترک کردیگا آئینہ اندام نے کہا
خواجہ تمھاری رائے بہت اچھی ہے جسطرح تم کہو مجھے منظور ہے خواجہ نے کہا میدان تجویز کیا جائے اور حمزہ کے
سردار مع مال و اسباب جو کچھ یہان لوٹ مین آیا ہے وہان بھیج دیے جائین تاکہ حمزہ الطاف خداوندی بھی دیکھے اسی
میدان مین حمزہ بزم وعظ منعقد کرے تحفہ جات اسکے میرے پاس موجود ہین کسی کی مجال نہین جو مکر کرکے لڑائی
شروع کرے اور لڑ بھڑ کے نکل جائے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ خواجہ اسکا ذکر بھی نہ کرو اب خداوند نے سب کے
دل سے جوش اسلام نکال لیا ہے کوئی برسر فساد نہوگا خواجہ نے کہا پھر اسکا انتظام جلد ہونا چاہیے آئینہ اندام نے

اپنے ملازمین کو پکارا ساحر آئے آئینہ اندام نے کہا اشراق جادو کو بلاؤ ساحر اُسی وقت روانہ ہوئے اشراق
کے پاس پہونچے اشراق مسند زمردثانی کے پاس بیٹھا تھا تورج و بختگان بھی موجود تھے صاحبقران
زمان کا ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکے اشراق کو خبر دی کہ فرستادۂ خداوند آئے ہین کچھ پیغام
ضروری لائے ہین اشراق نے کہا خبردار کوئی اُنکو یہان آنے سے مانع نہو میری اطلاع کرنے کے واسطے
دربان نہ روکین ہرکارے باہر آئے دربانون سے کہا خداوند کے فرستادے آتے ہین اشراق کا حکم ہے کہ انکو
کوئی مانع نہو مجھسے اطلاع کرنے کی ضرورت نہین ہے دربانون نے کہا ہم اطلاع نہ کرینگے یہ ذکر تھا کہ ساحر
فرستادہ آئینہ اندام دروازے پر آگئے دربان تعظیم کے واسطے کھڑے ہوگئے ساحران مغرور دروازے
کے اندر داخل ہوئے پردہ اُٹھاکر دوسری ڈیوڑھی پر پہونچے وہان بھی دربانون نے تعظیم کی ساحر تیسری ڈیوڑھی
پر پہونچے وہان بھی کوئی مانع نہوا اُسی طرح سے سات ڈیوڑھیان طے کرکے اشراق کے پاس پہونچے اشراق
نے ان لوگون کو اپنے پاس بٹھا لیا ساحرون نے کہا خداوند نے آپکو یاد فرمایا ہے حکم ہے کہ بہت جلد حاضر ہون
اشراق نے کہا کچھ سبب طلبی بھی فرمایا ہے ساحرون نے کہا خواجہ صاحب جزیرہ سواد شب سے تشریف
لائے ہین تحفہ جات بھی سلمانون کے پاس ہین حمزہ و بدیع الملک و ایرج نے مذہب اسلام ترک کیا ہے
انھین کیواسطے کچھ انتظام کرنا ہے آپ کو طلب فرمایا ہے اشراق کا چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہوگیا زمردثانی
کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ قدرت خداوندی دیکھی کہ لوگ کہتے تھے کہ خواجہ نے مکر کیا ہے اب بھی تمھارے دلون
مین خواجہ کی طرف سے شک باقی ہے دیکھو حمزہ کے تحفہ جات بھی لے آیا اور حمزہ سے اسلام بھی ترک کرا دیا
زمرد نے چاہا کچھ جواب دون مگر بختگان نے اشارے سے منع کیا اشراق نے کہا اب مین جاتا ہون دیکھون
خداوند مجھسے کیا فرماتے ہین تورج نے کہا آپ جلد تشریف لے جائین اشراق اُٹھا اپنا تخت طلب کیا
ساحرون نے اسکا تخت لاکر رکھا اشراق تخت پر بیٹھا سحر کرکے تخت کو بلند کیا تھوڑی دیر مین آئینہ اندام جادو
کے مکان پر پہونچا دربان نے اشراق کو سلام کیا کہا ابھی یہین توقف فرمایئے ہم آپ کی اطلاع کرین جب
خداوند ارشاد فرمائینگے ہم آپ سے عرض کردینگے اشراق وہین ٹھہر گیا دربانون نے چوبدارون کو بلایا کہا جاکر
عرض کرو کہ سلطان اشراق حاضر ہین اجازت باریابی چاہتے ہین ہرکارے آئینہ اندام کے پاس آئے کہا اشراق
بادشاہ طلسم نہ طاق در دولت پر حاضر ہے اُسکے حق مین کیا حکم صادر ہوتا ہے آئینہ اندام نے کہا اُسکو مین نے بلایا ہے جلد میرے
سامنے لاؤ ہرکارے باہر آئے اشراق کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے اشراق نے دیکھا آئینہ اندام کے پاس خواجہ
عمرو نامدار بیٹھے باتین کر رہے ہین اشراق نے خواجہ کو سلام کیا آئینہ اندام کو سجدہ کیا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق
تمنے بڑی دیر لگائی خواجہ کو کمال تکلیف ہوئی اشراق نے خواجہ سے عرض کی کہ مجھسے خطا ہوئی معاف فرمایئے گا
خواجہ نے کہا کیا مضائقہ ہے مگر اب جلد انتظام کرو اشراق نے کہا جو کچھ فرمایئے مین بسر و چشم ابھی بجا لاؤن خواجہ
نے کہا خداوند سے دریافت کرو جو کچھ وہ حکم کرین اسکی تعمیل مجھپر اور تمپر واجب ہے اشراق آئینہ اندام جادو کی
طرف متوجہ ہوا کہا آپ کیا حکم فرماتے ہین آئینہ اندام نے کہا میرا حکم تمکو یہی ہے کہ جو کچھ خواجہ کہین اُسکو بسر و چشم
قبول اور میرے حکم کے برابر تصور کرو کیونکہ خواجہ میری زبان ہین جو کچھ میرا حکم ہوگا اُسکا اظہار خواجہ کی معرفت
ہوتا رہیگا اب مین کسی سے کلام نہ کرونگا ہر ایک شخص کو خواجہ ہی کے احکام کے موافق کام انجام دینا ہوگا اشراق
پھر خواجہ کیطرف مخاطب ہوا عرض کی اب جو کچھ آپ فرمائین خواجہ نے کہا ایک میدان وسیع تجویز کرو اور وہان

بارگاہین لشکر حمزہ کی بھیج دوین سب بارگاہون کو آراستہ کراؤن جسقدر مال و اسباب تھین اُنکے قبضے سے دستیاب
ہوا ہے وہ سب بھی وہین روانہ کرونگا ہر ایک چیز کو درست کرون پھر سرداران حمزہ کو زندان خانے سے
رہا کرکے وہان بھیجو مین حمزہ کو طلب کرون وہ ایک محفل واعظ منعقد کریگا جو شخص اس طلسم مین صفات خداوند
سب سے زیادہ جانتا ہو اسکو اُس محفل مین واعظ مقرر کرکے سرداران اسلام پر اوصاف خداوند آئینہ اندام
ظاہر کریگا تا ہر ایک کا دل اسلام سے پھر جائے اشراق نے کہا خواجہ بہت سے میدان اس طلسم مین
ایسے ہین جہان لشکر حمزہ بفراغت رہ سکتا ہے خواجہ نے کہا مین دو ایک ٹھکانے دیکھون اگر وہ میدان اس
لائق ہون گے تو مین تمھین اطلاع دونگا تم بارگاہین وہین بھیج دینا اشراق نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف
لے چلین مین سب میدان آپ کو دکھادون خواجہ نے آئینہ اندام سے کہا اب مین اجازت
چاہتا ہون کیونکہ بڑا انتظام کرنا ہے آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم جاؤ طلسم سے بہت سے ساحر تمھارے ہمراہ
جائینگے یہ سب انتظام کرلینگے خواجہ اشراق کو ہمراہ لیکر باہر آئے اشراق نے اپنے تخت پر بٹھایا ایک سمت
تخت کو لے چلا تھوڑی دور کے بعد ایک میدان وسیع مین تخت اُتارا خواجہ سے عرض کی آپ ملاحظہ فرمائین
اگر یہ میدان پسند ہو تو یہین بارگاہین منگالون خواجہ نے خیال کیا کہ اس میدان سے طلسم سے بہت نزدیک ہے
یہان ٹھہرانا اچھا نہین یہ سوچ کے اشراق سے کہا کہ گو یہ میدان بہت وسیع ہے مگر یہان کی آب و ہوا اچھی
نہین معلوم ہوتی اگر کوئی اور جگہ ہو تو اچھا تھا اشراق نے تخت آگے بڑھایا قریب دو سو کوس کے آکر پھر تخت
کو روکا زمین پر اُتارا خواجہ نے دیکھا میدان بہت وسیع ہے دریا بھی قریب ہے سبزہ بھی بہت فرحناک معلوم
ہوتا ہے دلمین آیا کہ یہین بارگاہین طلب کرون مگر پھر خیال آیا کہ اس سے بھی دور کوئی صحرا ملے تو بہت اچھا
ہے یہ سوچ کر اشراق سے کہا صحرا تو بہت اچھا ہے مگر مین چاہتا ہون کہ اور میدان بھی دیکھون اگر اور صحرا میرے
پسند نہ آئینگے تو یہین بارگاہین استادہ ہو جائینگی اشراق نے عرض کی آپ تخت پر تشریف لے چلین مین اور
میدان بھی آپ کو دکھادون خواجہ پھر تخت پر آئے اشراق نے تخت اونچا کیا وہان سے تین چار سو کوس آیا
تخت اُتارا خواجہ سے عرض کی اب اس صحرا سے بہتر کوئی جگہ نہین ہے یہ صحرا سحر سے بنایا گیا ہے یہان سے قریب مرحلہ خونین جشم
ہے خونین جشم جادو وہان کا حاکم ہے ایک دختر رکھتا ہے اُسنے اپنے شکار کھیلنے کو یہ صحرا بنایا ہے کبھی کبھی اس صحرا
مین آتی ہے شکار کھیلتی ہے خداوند نے اسکو اسقدر حسن عطا فرمایا ہے کہ کوئی تاب دید نہین لاسکتا سحر مین بھی
دخل وافی و کافی رکھتی ہے دختر خداوند کی ہم مکتب ہے خواجہ نے کہا خداوند صاحب دختر بھی ہین اشراق
نے کہا خواجہ تمھین یہ کیفیت نہین معلوم خداوند صاحب دختر ہین ملکہ آئینہ ساق جادو مشہور ہین کسی نے
آجتک اُنکی صورت زیبا نہین دیکھی ایوان الماس ایک مقام ہے اُسکے بعد خداوند کا تخت خداوندی ہے جبتک دنیا
مین رہتے ہین تو جہان ہملوگ مشرف جمال ہوتے ہین یہان سب کاروبار دیکھتے ہین جب فرشتون مین کسی قسم کے جھگڑے
پیدا ہوتے ہین خداوند چلے جاتے ہین خواجہ نے کہا مجھکو آجتک یہ بات نہ معلوم تھی اسوقت تمھاری زبانی
معلوم ہوئی اشراق نے کہا خواجہ خداوند سے نہ کہدینا ورنہ وہ مجھے جہنم مین پھینک دین بارہا مین نے شوق
دید ملکہ ظاہر کیا خداوند کو غصہ آگیا انھین گوارا نہین کہ کوئی ذکر ملکہ اُنکے سامنے کرے آجتک شادی ملکہ
کی نہین کی بہت زمانہ ہوا کہ ایک بادشاہ نے پیغام دیا تھا نہین معلوم اُسکو یہ بات کیونکر معلوم ہوگئی تھی خداوند نے اُسکے
طلسم کو تباہ کردیا اسکی نسل مین بھی اب کوئی باقی نہین اُس زمین کے طبقے کو دنیا سے جہنم مین پھنکوادیا اب وہان دریا ہوگیا ہے

اُس دریا کا پانی بھی ایسا ہی جو کسی کو فائدہ نہین پہونچا سکتا خواجہ نے کہا یہ بھی تمنے خوب کیا جو اسوقت سب مجھسے
کہدیا ورنہ میرا ارادہ یہ تھا کہ مین خداوند سے کہتا کہ مین ایوان الماس کے دیکھنے کا مشتاق ہون اشراق
نے کہا ہرگز یہ غرض فرمایئے گا ورنہ اُنھین بہت ناگوار ہوگا تھوڑی دیر تک خواجہ اشراق سے یہ باتین کرتے رہے
جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے کہا یہ صحرا بہت اچھا ہے یہین بارگاہین آراستہ کی جائین اشراق نے عرض کی
مین ساحرون کو بلا کر آپ کی حفاظت کے واسطے یہان چھوڑ دون پھر آپ سے رخصت ہو کر جاؤن اور بارگاہین
ساحرون پر لدوا کر لے آؤن خواجہ نے فرمایا اے اشراق اسکی ضرورت نہین کہ تم میری حفاظت کے واسطے ساحرون
کو یہان بلاؤ تم جاکر بارگاہونکا جلد انتظام کرو اشراق جادو رخصت ہوا جو دو ایک ساحر اسکے ہمراہ تھے وہ
خواجہ کے پاس رہے اشراق تھوڑی دیر مین اپنے مکان پر آیا زمرد و بختگان و تورج کو بلایا کہا تم لوگ کہتے تھے کہ
صاحبقران ترک اسلام نہ کرینگے اسوقت خداوند نے مجھکو بلا کر فرمایا کہ جو کچھ خواجہ کہین اس کام کو انجام دو مین نے
خواجہ سے دریافت کیا خواجہ نے کہا ایک میدان مین بارگاہین استادہ کراکے جملہ سرداران اسلام کو وہان بھیج دو
حمزہ ثانی ایک محفل وعظ منعقد کریگا ایک شخص جو عالم ہوگا اُس محفل مین جاکر خداوند آئینہ اندام کے صفات
بیان اور تردید مذہب اسلام اسطور سے کریگا کہ سردارون کے دل مذہب اسلام کی طرف سے پھر جائینگے زمرد
نے ظاہر مین بہت کچھ تعریف و توصیف کردی مگر باطن مین خوف پیدا ہوا خیال آیا کہ اب حمزہ رہا ہو جائیگا پھر قیامت
برپا ہوگی اشراق تھوڑی دیر تک زمرد و بختگان وغیرہ سے یہ باتین کرکے اُٹھا اپنی نشست گاہ مین آیا وزرا
کو بلا کر کہا بارگاہین لشکر اسلام کی مع جملہ مال و اسباب کے صحرائے خونین مین جلد روانہ کی جائین وزرا نے اسیوقت
سے انتظام شروع کیا اشراق زندان خانے کیطرف آیا داروغہ کو بلایا کہا جسوقت مین رقعہ روانہ کرون اسیوقت
سب سرداران کو صحرائے خونین کیطرف بھیج دینا داروغہ نے عرض کی مین ابھی سے انتظام کرتا ہون اشراق نے
جب ان کامون سے فراغت پائی اپنے تخت پر سوار ہو کر صحرا کی طرف روانہ ہوا یہان لوگ پہونچ گئے تھے خواجہ
بارگاہین آراستہ کرنیکا انتظام کر رہے تھے کہ اشراق پہونچا خواجہ نے کہا اے سلطان ابھی تک سرداران اسلام نہین آئے
ہین جب تک وہ لوگ نہ آئینگے یہ کام انجام نہ پائیگا اول تو مین یہ نہین جانتا کہ کونسی بارگاہ کس کی ہے مال و
اسباب کس کس کا ہے دوسرے یہ کہ ان بارگاہون کا آراستہ کرنا اُنھین لوگونکا کام ہے اشراق نے اسیوقت ایک ساحر کو بلایا اور
ایک نامہ لکھکر اُسکو دیا کہا داروغہ زندانخانہ کو یہ نامہ میرا جاکر دینا اور سردارونکو اپنے ہمراہ لیکر آنا یہان
سب انتظام درست ہے مین داروغہ سے تاکید کر آیا ہون ساحر اشراق کا نامہ لیکر روانہ ہوا داروغہ کے
پاس آیا نامہ دیا داروغہ نے اُسیوقت سب کو رہا کرنا شروع کیا دو دن تک اہل اسلام کو اُسنے روانہ
کیا جب سب لوگ خواجہ کے پاس پہونچ گئے اور بارگاہین بھی آراستہ ہو گئین تو خواجہ نے اشراق سے
کہا کہ اب مین حمزہ ثانی کے لینے کو جاتا ہون تم یہان موجود رہنا اشراق وہین رہا خواجہ چند ساحرون
کو ہمراہ لیکر امیر کی خدمت مین حاضر ہوئے صاحبقران تو خواجہ کے منتظر تھے ہی جیسے ہی عمرو کو آتے دیکھا
خوش ہو کر فرمایا خواجہ تمنے بڑی دیر کی عمرو نے عرض کی یا امیر مین بڑے بڑے کامون مین مصروف تھا اب
اسیوقت آپ تشریف لے چلین لشکر مین ہر ایک کو آپکا انتظار ہے صاحبقران اور بدیع الملک نامدار اور ایرج اس
بات کو سنکر بہت خوش ہوئے امیر نے بدیع الملک سے فرمایا اب کیا رائے ہے بدیع الملک نے عرض کی جو آپکے
مزاج مین آئے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا اسیوقت چلنا مناسب ہے عمرو نے عرض کی اگر عرصہ ہوگا تو اچھا

نہین ہے صاحبقران نام خدا لیکر اُٹھے سب ساحر بھی چلنے پر موجود ہوئے خواجہ نے اُسیوقت تخت منگائے صاحبقران
کو دیکھکر بدیع الملک و ایرج تخت پر بیٹھے ساحرون نے تخت اوڑائے وہان سے روانہ ہوئے
ایک روز کے بعد امیر لشکر مین داخل ہوئے یہان سب لوگ صاحبقران کے مشتاق تھے امیر کو دیکھا
سب نے آکر سلام کیا ہرمز آفتاب علم صاحبقران کو سلام کرکے بدیع الملک کے پاس آیا بدیع الملک نے
ہرمز کو گلے سے لگایا پہلوانان گردستان بدیع الملک کے قدمبوس ہوئے جب امیر سب سے مل چکے اپنی بارگاہ
مین تشریف لائے لشکری حاضر ہونے لگے امیر نے اس خوشی مین جشن کا سامان کیا خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے امیر نے
خواجہ کی تواضع کی خواجہ نے تحفہ جات امیر کے سامنے رکھدیئے صاحبقران نے حرز ہیکل زیب گلو کی
اور تحفہ جات بدیع الملک کو دیئے طیلسان ادریسی ایرج نامدار کو عطا فرمائی خواجہ کی سب نے بہت
کچھ مدح وثنا کی عمرو بارگاہ سے باہر آکر اشراق کے پاس پہونچے اشراق نے کہا خواجہ جب سے صاحبقران
آئے ہین تمھارا مزاج بدل گیا ہے مین دیر سے تمھارا منتظر تھا ایک ضروری بات تمسے کہنا تھی خواجہ نے کہا اے
اشراق صاحبقران میرے مالک ہین آج مدت کے بعد میرے لشکر مین جشن کا سامان ہوا ہے مین خوشی نہ کرون تو کون کرے
تمھین جو کچھ کہنا ہے مجھسے کہو مین موجود ہون اس قسم کی اب کوئی بات مجھسے نہ کہنا جو مجھے خلاف ہو ورنہ خداوند سے
شکایت کردونگا اشراق نے کہا خواجہ مین چاہتا ہون کہ صاحبقران کو میرے پاس لاؤ مین اُنسے ملون بہت
خاطر سے پیش آؤنگا اپنے برابر بٹھاؤنگا خواجہ نے جواب دیا کہ صاحبقران یہان تشریف نہین لائینگے اگر تمھین
اُنسے ملنا ہے تو اُنکی بارگاہ مین چلو سب سردار بھی وہان جمع ہین امیر تمھاری خاطر کرینگے سب سردار بھی تمسے
ملین گے اشراق نے کہا خواجہ مین بادشاہ طلسم ہون یہ بالکل خلاف شان ہے جو مین صاحبقران کی بارگاہ مین
جاؤن خواجہ نے کہا تم ایک طلسم کے بادشاہ ہو اور حمزہ ثانی صاحبقران ہین ہرگز یہان تشریف نہ لائینگے
بلکہ بدیع الملک و ایرج وغیرہ بھی یہان آنا خلاف جانتے ہین اشراق نے کہا خواجہ مین تو وہان نہ
جاؤنگا عمرو نے کہا تمھین اختیار ہے اشراق کے دلمین ان باتون سے خوف پیدا ہوگیا کہا خواجہ اچھا صاحبقران
محفل وعظ کس دن منعقد کرینگے خواجہ نے جواب دیا مین خلاصہ اس امر مین کچھ نہین کہہ سکتا امیر کی مرضی
پر ہے اگر تمھین تحقیق کی ضرورت ہے تو بارگاہ سلیمانی مین چلو دریافت کرلو اشراق نے کہا خواجہ تمنے تو
یہ وعدہ کیا تھا کہ جسوقت صاحبقران آئینگے اُسی وقت صحبت وعظ کا انتظام ہوگا
عالمان مذہب آئینہ پرستی تعریف و توصیف خداوند آئینہ اندام کی کرینگے حمزہ اپنے
سردارون سے کہے گا کہ اب اسلام ترک کرو خواجہ نے جواب دیا کہ یہ تو ضرور ہوگا مگر یہ نہین معلوم
کہ صاحبقران کس روز اسکا انتظام کرینگے تم کو بیکار تعجیل ہے چلو لشکر مین رہو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی
اگر صاحبقران زمان سے ملنا چاہتے ہو میرے ہمراہ چلو مین تمھین ملادون اشراق نے کہا
خواجہ مجھے ملنے کی ضرورت نہین صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ جلسہ وعظ کس روز ہوگا تم حمزہ ثانی
سے جاکر دریافت کراؤ خواجہ اُٹھے پھر صاحبقران کی بارگاہ مین آئے تھوڑی دیر کے بعد
اشراق سے جاکر کہا صاحبقران فرماتے ہین کہ کوئی شخص خداوند کے پاس جاکر تحقیق کرے جس روز
وہ وعظ فرمائین اسی روز جلسہ کا انتظام کیا جائے اشراق نے کہا خواجہ تمھارا جانا مناسب ہے خواجہ
نے کہا مین نہین جاسکتا اگر مین جاؤنگا تو صاحبقران سردارون کو لیکر کسی طرف چلے جائینگے اگر تم اتنی تکلیف

گوارا کرو تو بہت مناسب ہو اشراق اُسی وقت وہان سے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہی

کہ خواجہ نے صاحبقران سے سب کیفیت اشراق کی بیان کی امیر نے فرمایا خواجہ تمنے ناحق اُسکو جانے
دیا میرے پاس لاتے ہین اُس سے ہدایت کرتا اگر وہ اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہوجاتا تو فساد کاہے کو
بڑھتا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران وہ سیہ قلب ہی اسلام قبول نہین کریگا اُسکا جانا ہی اچھا تھا اِس
طلسم مین کوئی ساحر اس مرتبے کا نہین ہی اِسکو آئینہ اندام جادو نے بادشاہ کردیا ہی مالک اصلی اس طلسم
کا آئینہ اندام ہی جبتک آئینہ اندام قتل نہ ہوگا اس وقت تک طلسم فتح نہین ہوگا صاحبقران نے فرمایا
خواجہ کیا اشراق بادشاہ اصلی نہین ہی خواجہ نے عرض کی اصلی مالک سواے آئینہ اندام جادو
کے دوسرا نہین ہی اشراق چونکہ سب سے بڑھکے سحر جانتا ہی اس وجہ سے آئینہ اندام جادو نے اسکو
سلطان ساحران کا خطاب دیا ہی ورنہ کوئی دخل طلسم کے خاص معاملات مین اِسکو نہین ہی بدیع الملک نے
امیر سے عرض کی آئینہ اندام کا قتل کرنا واجب ہی جبتک وہ قتل نہو گا طلسم نہین ٹوٹے گا تھوڑی دیر تک
یہ باتین رہین پھر جلسہ عیش عشرت مین شب بسر کی صبح کو صاحبقران زمان نے بدیع الملک نوجوان سے
فرمایا اب کس طرف چلنے کا ارادہ ہی بدیع الملک نے عرض کی آپ جس طرف فرمائین مین موجود ہون
میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ مرحلہ جات کی طرف تشریف لے چلیے اور مراحل کو فتح کرکے لوح لیجیے
خاص طلسم مین داخلہ کیجیے آئینہ اندام جادو کو قتل کرین طلسم فتح ہو زمرد و بختگان دلتو برج ہاتھ آئین امیر
نے فرمایا یہی میری بھی راے ہی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہان سے نزدیک ایک مرحلہ ہی کہ اسکو
مرحلۂ خونین چشم کہتے ہین وہان کا حاکم خونین چشم جادو ہی اشراق نے اُسکی مدح وثنا بہت کچھ بیان کی
تھی یہ بھی کہا تھا کہ یہ صحرا اُسی کی دختر نے اپنے شکار کھیلنے کو بنوایا ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ اُسی
مرحلے کی طرف چلنا اچھا ہی جب تک اُسکو فتح نہ کرینگے تو آگے کیونکر بڑھینگے امیر نے فرمایا آج کی شب
یہان قیام کرو کل مع لشکر اُس طرف کوچ کرنا لشکر مین بھی سب لوگ سامان سفر درست کرلینگے بدیع الملک
نے صاحبقران کے کہنے پر عمل کیا اُس روز وہین قیام کیا لشکر مین اطلاع ہوئی کہ کل یہان سے کوچ ہوگا
سب نے اسباب سفر درست کرنا شروع کیا شب بھر درستی سامان سفر مین بسر کی صبح کو صاحبقران زمان
کے در دولت پر سب حاضر ہوئے امیر نماز سحر سے فراغت کرکے بارگاہ سے باہر تشریف لائے بدیع الملک
نامدار بھی برآمد ہوئے امیر نے مرکب طلب کیا بدیع الملک نے بھی سواری مانگی خادمون نے مرکب
حاضر کیے صاحبقران و بدیع الملک سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر طرف مرحلہ خونین چشم کے روانہ ہوئے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت اشراق جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو لشکر اسلام سے آئینہ اندام کے پاس آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اسکو اپنے پاس طلب کیا
اشراق نے جاکر سجدہ کیا آئینہ اندام کی نگاہ جو اُسکے چہرے پر پڑی رنگ رو اُڑا ہوا پایا کہا اے اشراق آج

کیا بات ہی جو اسقدر متوحش ہی اشراق نے کہا یا خداوند مین کارخانۂ خداوند مین دخل نہین دے سکتا ہون
مگر اتنا ضرور کہونگا کہ جب سے صاحبقران اور بدیع الملک آئے ہین اور سب سرداران اسلام
مع تمام لشکر راہ ہوکر صحرائے خونین مین پہونچے ہین اُس روز سے خواجہ کی طبیعت اور ہی یا تو ہر وقت
میرے پاس موجود رہتے تھے یا جس دن سے صاحبقران آئے ہین اُس روز سے خواجہ نے میرے
پاس کا آنا بھی ترک کردیا ایک روز تھوڑی دیر کے لیے آئے ہین نے ان سے تحقیق کیا کہ صاحبقران
جلسہ وعظ کبتک منعقد کرینگے خواجہ نے جواب سخت دیے آخر مین نے اس واسطے بھیجا کہ تم جاکر
صاحبقران سے تحقیق کرآؤ کہ کب تک جلسہ کرنے کا ارادہ ہی یہ سنکر خواجہ میرے پاس سے اُٹھے تھوڑی دیر
کے بعد آئے مجھ سے کہا کہ صاحبقران فرماتے ہین کہ جب خداوند کا حکم ہوگا مین جلسہ کرونگا مین نے کہا
خواجہ تم جاکر خداوند سے تحقیق کرآؤ دیکھو خداوند کیا فرماتے ہین خواجہ نے کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا اگر تمھین
ضرورت ہو تو جاکر تحقیق کرآؤ مین نے پھر خواجہ سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ صاحبقران سے ملون اُنکو میری
بارگاہ مین لاؤ مین بہت کچھ خاطر کرونگا اپنے پاس بٹھاؤنگا خواجہ نے مجھے جواب دیا کہ صاحبقران یہان نہین
آئینگے اگر تمھین اُنسے ملنے کی ضرورت ہو تو میرے ہمراہ بارگاہ سلیمانی مین چلو مین امیر سے ملاقات کرادون یہ بات
میرے بہت خلاف ہوئی آئینہ اندام نے جو یہ کیفیت سُنی کہا ہی اشراق گھبرانے کی بات نہین ہی خواجہ سے
کسی طرح کا خیال نہ کرو وہ ہمارا بندہ خاص ہی اُس سے ایسی خطا نہو گی کہ وہ ہم سے پھر جائے اور پھر دین اسلام اختیار
کرلے قدرت نے اُسکے دلمین نور ایمان آئینہ پرستی اُتار دیا ہی اب وہ اسلام اختیار نہین کرسکتا اور حمزہ بھی اب
آئینہ پرست ہوجائیگا خواجہ کے مزاج سے ابھی تم واقف نہین ہو جبتک خواجہ حمزہ کو آئینہ پرست نہ بنا لینگے اُس
وقت تک تم لوگون سے یونہین ملینگے تم جاکر میری طرف سے کہدو کہ خواجہ صاحبقران کو اطلاع دین کہ کل صحبت
منعقد کیجائے اور علماے دین آئینہ پرستی وہان جاکر میری تعریف و توصیف بیان کرین اشراق نے کہا
یا خداوند اب میرے جانے کی کیا ضرورت ہی کسی اور ساحر کو وہان بھیجے دیتا ہون وہ جاکر خواجہ کو اطلاع دیدیگا
اگر مین جاؤنگا تو خواجہ سے بحث ہوجائیگی آئینہ اندام نے کہا اگر یہی خیال ہی تو مین اپنے یہان سے کسی کو
بھیج دون وہ جاکر خواجہ کو میرا حکم سنادے اشراق نے کہا یہ بہت اچھی بات ہی آئینہ اندام نے
اُسی وقت ساحرون کو بلایا جب ساحر آئے تو آئینہ اندام نے کہا کہ تم صحرائے خونین مین جاؤ وہان لشکر
حمزہ مقیم ہی خواجہ کی بارگاہ مین جانا اور میرا حکم پہونچانا کہ کل علماے دین وہان آئینگے حمزہ سے
کہدو کہ صحبت کا سامان کرے ساحر اُسی وقت روانہ ہوئے جب راہ طے کرکے صحرائے خونین مین پہونچے
وہان کسی کو نہ پایا مگر قرینے سے یہ معلوم ہوا کہ لشکر یہان تھا مگر چلا گیا ساحر چارون طرف تلاش کو گئے قریب
شام مجبور ہوکے پھر اُسی صحرا مین واپس آئے یکجا ہوکر آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوئے جب آئینہ اندام
کے پاس پہونچے تو کہا کہ ہمنے لشکر حمزہ کو صحرائے خونین مین بہت تلاش کیا مگر کہین پتا نہ ملا اسقدر
ثابت ہوتا تھا کہ لشکر یہان سے کوچ کرگیا ہی آئینہ اندام نے جو یہ کیفیت سُنی دل مین خیال کیا کہ خواجہ نے
بڑی عیاری کی اب مسلمانون کا گرفتار ہونا مشکل ہی یہ سوچ کے ہرکارون سے کہا کہ اس امر مین تم نے
کوشش نہ کی اور لشکر کا پتہ نہ لگایا ہرکارون نے کہا ہم لوگ تمام صحرا مین تباہ و برباد چارون طرف ڈھونڈتے
پھرے لشکر کہین نہ ملا مجبور ہوکر واپس آئے آئینہ اندام نے کہا اب قدرت اُنکو یہین بلائے لیتے ہین

تم جاکر اشراق کو بلا لاؤ ہرکارے اُسی وقت اشراق کے مکان پر آئے اشراق کو اپنے ہمراہ آئینہ اندام
کے پاس لے گئے آئینہ اندام نے اشراق سے کہا کہ خواجہ نے شاید حمزہ کا مزاج بعد رہائی خلاف
پایا اِس سبب سے اُسکو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھ گئے یقین ہو دو تین روز کے بعد براہ راست حمزہ
کو میرے پاس لے آئین اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے اچھی تقدیر نہین کی نہ حمزہ کے دل مین
اچھی طرح نور ایمان اُتارا مین یہ جانتا ہون کہ خواجہ نے عیاری کی آئینہ اندام نے جواب دیا اول
تو کس کی مجال ہو جو قدرت سے مکر کرسکے اور پھر وہ شخص کہ جس کے دل مین خود قدرت نور ایمان
اُتاردین اور اپنا بندۂ خاص بنائین اشراق نے کہا یا خداوند اب میرے دل مین شک پیدا ہوا ہو
اگر اجازت ہو تو مین خود جاؤن اور لشکر اسلام کا پتہ لگاؤن آئینہ اندام نے کہا تمھاری خوشی اگر یہی ہو تو جاؤ
مگر جس طرح بن پڑے خواجہ کو مجھ تک لے آنا اگر وہ آنے مین انکار کرین تو اٹھا لانا اشراق نے
اُسی وقت تخت طلب کیا دو ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا طرف صحرائے خونین کے روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا
وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہو

کہ یہ لوگ جو خواجہ کی صلاح سے مرحلۂ خونین چشم کی طرف روانہ ہوئے دو روز کے بعد ایک میدان
مین پہونچے صاحبقران زمان سے ہرکارون نے عرض کی یا امیر آگے جانے کی راہ نہین زمین
برف کی ہو کوئی اُس طرف جا نہین سکتا ہو صاحبقران نے فرمایا اگر اصلی ہو تو اُسکی تدبیر کیجائیگی اور اگر
بزور سحر کسی ساحر نے بنائی ہو تو نقصان نہ پہونچائیگی یہ فرماکے آگے بڑھے چند قدم کے بعد صاحبقران
نے دیکھا کہ زمین برف کی معلوم ہوتی ہو دھوان اُٹھ رہا ہو صاحبقران بدیع الملک کی طرف
مخاطب ہوئے فرمایا تم لشکر کو لیکر یہین ٹھہرو مین جاکر اسکی کیفیت دریافت کرتا ہون اگر یہ زمین اصلی ہو
تو کوئی فکر اور کیجائیگی اور اگر بزور سحر بنائی گئی ہو تو کچھ خوف نہین ہو بدیع الملک نے عرض کی آپ
یہین تشریف رکھئے مین جاتا ہون اس کیفیت کو تحقیق کرونگا امیر نے بہت روکا مگر بدیع الملک
نہ ٹھہرے گھوڑے کو بڑھا کے اُس طرف چلے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر بدیع الملک
کا جانا بہت اچھا ہو کیونکہ یہی اس طلسم کے فتاح ہین جو بات اِنکو حاصل ہو آپ کو اِس طلسم مین وہ بات نہین
ممکن ہو امیر خاموش ہو رہے بدیع الملک گھوڑا بڑھائے ہوئے اُس زمین کے قریب آئے
دیکھا تو زمین اصلی ہو بدیع الملک نے گھوڑے کو وہین چھوڑا آپ پشت زین سے اُترے اُس زمین پر
قدم رکھا ہنوز دوسرا پانون اصلی زمین سے اُٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ بدیع الملک نوجوان اُس زمین برف مین
غرق ہو گئے صاحبقران نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا خواجہ غضب ہو گیا بدیع الملک زمین برف مین
غرق ہو گئے مین جاتا ہون خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ تشریف نہ لیجائیے مین جاکر
دیکھتا ہون اگر واقعی بدیع الملک نوجوان غرق ہوئے ہین تو اُنکے نکالنے کی کوشش کرونگا اور اگر
سحر کا معاملہ ہو تو آپ کو بھی وہان جانے کی رائے نہ دونگا امیر نے فرمایا خواجہ اِس وقت مین تمھارا کہنا
قبول نہ کرونگا ضرور جاؤنگا یہ کہکر صاحبقران نے گھوڑا بڑھایا سب سردار امیر کے ہمراہ چلے صاحبقران نے

منع کیا کہ میرے ہمراہ کوئی نہ آئے جب کئی بار صاحبقران نے فرمایا تو لوگ مجبور ہوکے پھرے
صاحبقران زمین برف کے قریب آئے قدم بڑھاکے برف پر رکھا کچھ نہ معلوم ہوا جہان
بدیع الملک نوجوان غرق ہوئے تھے وہان کی زمین بھی برابر پائی صاحبقران اور آگے
بڑھے دور تک اُسی برف پر راہ چلے مگر کچھ پتہ بدیع الملک کا نہ معلوم ہوا مجبور ہوکے صاحبقران
نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ تم لشکر لیکر اسی جگہ ٹھہرو مین بدیع الملک کا پتہ لگاؤنگا براے تلاش
جاؤنگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران لشکر مین اس بات کو کون گوارا کریگا کہ آپ کو
تنہا جانے دے صاحبقران نے فرمایا مین اگر لشکر کو اپنے ہمراہ لیجاؤن تو سب کو زحمت
مین پھنساؤن اس سے بہتر یہ ہو کہ جو کچھ مصیبت ہوگی وہ مجھی پر پڑیگی خواجہ نے عرض کی یا امیر بھلا یہ
ممکن ہو کہ سب آپ کو اپنی مصیبت کے واسطے تنہا جانے دین اُنکو اپنی جان آپ پر سے فدا کر دینا
باعث سعادت ابدی ہو صاحبقران سے خواجہ نے ایسی باتین کین کہ امیر مجبور ہوگئے
لشکر بھی اس گفتگو کو سنکر قریب آگیا سب نے منت و عجز سے امیر کو مجبور کر دیا صاحبقران نے فرمایا
تو اب آپ لوگون کی کیا راے ہو خواجہ نے عرض کی خواجہ زادون کو طلب فرمایئے دیکھیے وہ کیا
کہتے ہین بدیع الملک کی کیفیت معلوم ہو جائیگی امیر نے فرمایا اگر یہ ارادہ ہو تو یہان
قیام کرو خواجہ زادے جیسا کچھ کہینگے اُسکے موافق کام کیا جائیگا خواجہ نے اُسی وقت بارگاہین
استادہ ہونے کا انتظام کیا خادمون نے جلدی جلدی بارگاہین استادہ کین صاحبقران اپنی بارگاہ
مین داخل ہوئے سب سردار بھی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد امیر نے خواجہ زادون کو بلایا
بدیع الملک کی کیفیت بیان کی خواجہ زادون نے طالع پر نگاہ کی تھوڑی دیر کے بعد کہا آپ
اسقدر مغموم نہ ہون بدیع الملک نوجوان راحت سے ہین مگر ملاقات عرصے مین ہوگی اور
آپ کو لازم ہو کہ تلاش بدیع الملک نوجوان مین کوشش فرمایئے صاحبقران خیریت بدیع الملک
سنکر خوش ہوئے مگر اس بات نے دل کو مغموم کر دیا کہ خواجہ زادون نے کہا کہ ملاقات بدیع الملک
سے عرصے مین ہوگی امیر نے خواجہ زادون کو رخصت کیا اور حکم دیا کہ کل یہان سے کوچ
ہوگا پیک آفتاب علم نے لشکر مین اطلاع کی صاحبقران نے شب بھر وہان قیام فرمایا دوسرے
روز وہان سے کوچ کیا اور تلاش مین بدیع الملک نوجوان کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر
کیا جائے گا

اب کیفیت اشراق کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو آئینہ اندام جادو سے اجازت لیکر براے تلاش صاحبقران روانہ ہوا سب سے پہلے صحراے
خونین مین آیا وہان کسی کو نہ پایا اور آگے بڑھا لشکر کا نشان دیکھتا ہوا اُس وقت زمین برف کے
قریب پہونچا کہ جس وقت صاحبقران مع لشکر روانہ ہو چکے تھے اشراق نے جو لشکر کو جاتے ہوئے
دیکھا دل مین خیال کیا کہ اپنے کو ظاہر کرنا بہتر نہین ہو صرف خواجہ کو اُٹھا لے چلنا اچھا ہو یہ سوچ کے
اشراق لشکر مین آیا خواجہ صاحبقران کے ہمراہ جاتے تھے اشراق نے خواجہ کی کمر مین پنجہ دیا

اور وہان سے لے اُڑا خواجہ تو بیہوش ہو گئے مگر امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی تیر لگایا اشراق بلند ہو چکا تھا
تیر صاحبقران کا خالی گیا امیر کو اور زیادہ افسوس ہوا مریخ سے فرمایا کہ غضب ہوا خواجہ کو بھی کوئی
اُٹھا لیگیا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران مین نے بہت کچھ چاہا کہ سحر کرون مگر اُٹھا لے جانیوالے
نے سب کی زبان بندی بھی کر دی تھی مین سحر نہ کر سکا معلوم ہوتا ہی اشراق نے کسی ساحر کو بھیج کے
خواجہ کو منگوا لیا امیر نے فرمایا اے مریخ اب خواجہ کے ملنے کا کیا بندوبست کیا جائے مریخ نے
عرض کی اگر خدا اپنا فضل کریگا تو خواجہ خود ہی ہمسے آکر مل جائینگے ابھی تو بدیع الملک نامدار کو تلاش
کرنا ہی صاحبقران نے فرمایا یہی امر مشکل ہی اگر بدیع الملک کی تلاش کو نہین جاتے ہین تو خرابی ہی اور اگر
خواجہ کے واسطے کوشش نہین کرتے ہین تو بھی خرابی ہی مریخ نے عرض کی یا صاحبقران آپ پیشتر
بدیع الملک نامدار کی تلاش مین تشریف لے چلیے جب اُنکا پتہ معلوم ہو جائیگا تو پھر خواجہ کی تلاش
مین چلئے گا امیر نے کہا خواجہ زادون نے مجھسے کہا ہی کہ بدیع الملک نوجوان سے ابھی ملاقات
نہ ہو گی بہت دن آپ کو تلاش کرنے مین صرف ہو نگے اور خواجہ کے واسطے ابھی تحقیق نہین کیا ہی مریخ
نے عرض کی اگر فراق خواجہ ناگوار ہی تو آپ کو اختیار ہی پہلے تلاش خواجہ مین تشریف لے چلیے انہین کا
پتہ لگائیے امیر نے کہا اے مریخ بدیع الملک تو اِس طلسم کے فتاح ہین ہر طرح اِس طلسم کو فتح کرینگے مجھے
اسقدر جو اُنکا خیال ہی تو سبب یہ ہے کہ بدیع الملک تنہا ہین ایسا نہو کہ ساحر اُنکو مکر سے گرفتار کرین اور تکلیف پہونچائین
گو اِس سے بھی خاطر جمع ہی کہ وہ شیر بیشہ ہیجا ہزبر میدان وغا ہیت سے طلسم تنہا فتح کر چکا ہی ساحرون کی
عادتون سے واقف ہی اور صاحب اسم اعظم ہی تحفہ جات بھی اُسکے پاس موجود ہین اُسکو کوئی زحمت نہین
دیسکتا ہی مگر خواجہ کے تمام ساحر دشمن ہین ایسا نہو کہ کوئی مصیبت عظیم خواجہ پر پڑ جائے اور خواجہ کی
باعث ہلاکت ہو تو بُری بات ہو اِس سبب سے مین خواجہ کی تلاش کو جانا ہی اچھا جانتا ہون اور یہ بھی ناگوار
ہی کہ بدیع الملک کی تلاش کو نہ جاؤن مریخ نے عرض کی آپ خواجہ کی کیفیت اگر دریافت کرنا چاہتے
ہین تو آج یہین قیام فرمایئے مین کل کیفیت خواجہ آپ سے عرض کرونگا صاحبقران مجبور ہوئے
حکم دیا اُس روز لشکر وہین مقیم ہوا مریخ آفتاب علم نے پہلے نجوم سے کیفیت خواجہ کی دریافت کی سمت
وغیرہ معلوم ہونے کے بعد مریخ آفتاب علم صاحبقران سے رخصت ہو کر روانہ ہوا جب مکان آئینہ اندام
کے قریب پہونچا تو دیکھا دربان بیٹھے ہین مریخ نے چاہا اندر جائے مگر موقع نہ پایا مجبور ہو کے واپس ہوا
مگر یہ بات بخوبی معلوم ہو گئی کہ خواجہ اندر ہین مریخ وہان سے پھر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا قریب
صبح صاحبقران کے پاس پہونچا عرض کی مین نے خواجہ کا پتہ لگایا پہلے مین نے بقاعدہ نجوم دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ خاص طلسم مین ہین مین اُس طرف گیا وہان لوگون سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ
آئینہ اندام کے پاس گئے ہین مین نے چاہا کہ مین بھی اپنے تئین بصورت مبدل وہان پہونچاؤن مگر دربان جو
وہان بیٹھے تھے وہ ایک ایک سحر مین طاق تھا مین نے موقع نہ پایا مجبوراً واپس آیا مگر یہ بات مجھکو معلوم ہوتی ہی کہ
خواجہ کسی تکلیف مین نہین ہین اور وہان محفل کی بھی تیاری کیجاتی تھی معلوم ہوتا ہی خواجہ نے کچھ اپنا رنگ
جمایا ہو عنقریب آپکے پاس حاضر ہو نگے صاحبقران نے فرمایا پتہ تو خواجہ کا معلوم ہو گیا مگر یہ بات نہ معلوم
ہوئی کہ خواجہ کس کیفیت مین ہین اگر خدا نخواستہ کوئی وہان خواجہ کو گرفتار کرلے تو بڑا غضب ہو گا کہ وہان

کوئی سوا ے خدا ایسا نہین جو خواجہ کو رہا کرے اسوقت تو خواجہ نے اپنا رنگ جمایا ہو اگر عیاری کھل گئی تو بالکل اعتبار خواجہ کا جاتا رہیگا پھر رہائی مشکل ہوگی مرجان نے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ اُس طرف تشریف بھی لیجایئے گا تب بھی تو خواجہ تک نہ پہونچ سکینگا درمیان مین مرحلے ہین جب تک مرحلے فتح نہونگے خاص طلسم مین کیونکر پہونچیئے گا اور مرحلے بے بدیع الملک نوجوان کے فتح نہین ہونگے کیونکہ وہی اس طلسم کے فتاح ہین پہلے بدیع الملک کو تلاش فرمایئے پھر خواجہ کے واسطے تشریف لیجایئے اگر اس اثنا مین خواجہ یہان آ گئے تو کوئی ضرورت نہین ہی بدیع الملک نامدار کے ہمراہ سب مراحل فتح کرنے مین وہ بھی مدد دینگے امیر نے فرمایا ای مرجان یہ بات البتہ مشکل ہو کہ درمیان مین مرحلے واقع ہین جبتک مرحلے فتح نہونگے وہان تک رسائی مشکل ہوگی اس سے بہتر یہ ہو کہ پہلے بدیع الملک کی تلاش کیجائے سب سردار بھی اس بات کو سنکر خوش ہوئے امیر ے اُسی روز وہان سے کوچ کیا اور تلاش مین بدیع الملک کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال خواجہ عمرو کا بیان کیا جاتا ہی

کہ انکو جو اشراق آئینہ پرست لشکر اسلام سے اُٹھا لیگیا خواجہ بیہوش ہوگئے تھے جب اشراق آئینہ اندام کے سامنے لایا تو آئینہ اندام نے صورت خواجہ کی دیکھی کہا ای اشراق خواجہ کو ہوشیار کرو اشراق نے ہوشیار کیا خواجہ کی جو آنکھ کھلی دیکھا سامنے آئینہ اندام جادو بیٹھا ہو خواجہ کو حیرت تو ہوئی مگر اُسی وقت ادب سے آئینہ اندام کو سجدہ کیا کہا ای خداوند مین اس خدائی کا قائل ہون کہ ابھی مین لشکر حمزہ کے ہمراہ جاتا تھا ابھی آپ نے طلب فرمایا مین یہان موجود ہوگیا ایسی خدائی مین نے نہین دیکھی آئینہ اندام نے کہا خواجہ تمنے مکر کیا تھا اور مجھے مثل اور ساحرون کے تصور کیا تھا کہ جیسے بعض ساحر جھوٹا دعوے کرتے ہین مین خداوند ہون مجھ سے کون مکر کرسکتا ہو خواجہ نے جواب دیا کہ جب آپ کو سب باتین میری معلوم ہین تو یقین ہو میرے دل کی کیفیت بھی معلوم ہوگی کہ مین حمزہ کے ہمراہ کیونکر چلا گیا اور کیا سبب تھا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم نے پھر مکر کرنا شروع کیے خواجہ نے جواب دیا کہ یا خداوند یہ اس وقت آپ کیا فرماتے ہین پہلے میری گذارش سن لیجیے آئینہ اندام نے کہا خواجہ اب تمھارے کہنے کا اعتبار نہین ہو ضرور تمھین مین جہنم مین بھجوا دونگا خواجہ نے کہا آپ کو اختیار ہو مگر میری عرض تو سن لیجیے آئینہ اندام نے کہا اچھا بیان کرو تمھارے قول کی شہادت ابھی ہو جائیگی اگر خلاف کہوگے تو ابھی سب کو معلوم ہو جائیگا خواجہ نے کہا یا خداوند جب مین حمزہ کو رہا کرکے لایا اُسنے مجھ سے کہا مین ایک صحبت وعظ مقرر کرونگا یا خداوند مجھے یقین آگیا مین نے اُسکے لشکر کو بھی صحرا مین بلا کر جمع کیا جب وہ سب لشکر سے مل چکا تو مین نے کہا اب کیا ارادہ ہو اُسنے کہا خواجہ ابھی دو ایک روز اور خاموش رہو سب لوگ نہایت درجہ پریشان ہین جب تک انکا کسل دفع نہوگا اُس وقت تک مین جلسہ منعقد نہ کرونگا یا خداوند مین خاموش ہو رہا مجھ سے شہنشاہ اشراق نے کہا کہ مین حمزہ سے ملنا چاہتا ہون میرے پاس لاؤ مین نے خیال کیا کہ اگر حمزہ سے کہتا ہون کہ وہان چلو تو ضرور اُسکے خلاف ہوگا اس سبب سے مین نے اِنسے یہی کہدیا کہ اگر تمھین ملاقات کرنا منظور ہو تو میرے ہمراہ حمزہ کے پاس چلو مین اُنسے ملاقات کرا دون اُنھون نے قبول نہ کیا مین

مجبور ہوگیا یہ وہان سے براے تحقیق یوم جلسہ آپ کے پاس آئے حمزہ اُنکی وجہ سے خائف تھا
جب اِنھین بھی لشکر مین نہ پایا تو مجھ سے کہا اے خواجہ اگر اب تمھین اپنی زندگی منظور ہو تو اطاعت اسلام
قبول کرو اور خداوند آئینہ اندام کی محبت اپنے دل سے نکال ڈالو اگر اِسکے خلاف کروگے بہت
پچھتاؤگے مین تمھین قتل کر ڈالونگا یا خداوند مین نے انکار کیا حمزہ نے اپنے سردارون سے کہا اِسکو بھی قتل
کرو سردار میری طرف بڑھے مین نے دل مین آپ کا نام لیا حمزہ کو کچھ رحم آگیا کہا ابھی اسکو قتل نکرو
میدان مین لیجاکر تازیانے لگاؤ یا خداوند سردار مجھے میدان مین لائے تازیانے لگانے لگے مین نے
بہت بہت آپ کو پکارا معلوم ہوتا ہو آپ اُس وقت آرام فرماتے تھے جو میری آواز آپ تک نہ پہونچی جب
مین پکار پکار کے مجبور ہوا اور سرداران حمزہ تازیانے لگانے لگے تو مین نے اپنی جان بچانے کو اقرار کیا
کہ مین مذہب آئینہ پرستی ترک کیے دیتا ہون سردارون نے مجھے چھوڑ دیا مین پھر حمزہ کے پاس گیا مگر اس فکر
مین تھا کہ کسی وقت حمزہ کو غافل پاؤن تو اسیر کرکے خداوند کی خدمت مین لیجاؤن آپ نے مجھے یہان
طلب فرمایا فرشتے اُٹھالائے اب امیدوار ہون کہ مجھے پھر لشکر مین بھجوا دیجیے کہ مین حمزہ کو غفلت دیکر اسیر کرلاؤن
آئینہ اندام جادو خواجہ کی تقریر سنکر ہنسا کہا خواجہ تمھارے کلام کا جھوٹ سچ سب ظاہر ہوا جاتا ہو یہ کہکر
اُسنے کہا کہ جو فرشتے خواجہ کے ہمراہ رہتے ہین اس وقت میرے سامنے آئین اور سب کیفیت خواجہ کی مجھسے
بیان کرین خواجہ نے دیکھا دو ساحر عجیب الخلقت سیہ فام حاضر حاضر کہتے ہوئے آئینہ اندام کے سامنے آئے
آئینہ اندام نے کہا خواجہ کی جو کیفیت ہو اسوقت سے بیان کرو کہ جس وقت سے خواجہ اس طلسم مین
آئے ہین ساحرون نے سب حال کہنا شروع کیا جسقدر خواجہ نے عیاریان کی تھین وہ سب بیان کین آخرین
جب خواجہ کی اسیری کا ذکر آیا تو ساحرون نے کہا یا خداوند جب خواجہ اسیر ہوئے اور سلطان اشراق
نے اِنکو اپنے سامنے بلایا تو اِنھون نے کہا کہ ہم دین آئینہ پرستی اختیار کرتے ہین سلطان نے اِنکو رہائی دی
اِنھون نے وعدہ کیا کہ ہم سب سردارون سے بھی مذہب اسلام کو ترک کرا دینگے سلطان اشراق انکو آپکی خدمت مین
لائے آپ نے انکو زندان خانے مین روانہ کیا اور اجازت دی کہ جو تم مناسب جانو وہ کرنا جب یہ زندان خانے
مین گئے تو انھون نے سردارون سے روپیہ طلب کیا اور سب سے یہ بات کہی کہ اگر ہمین کچھ دو تو ہم تمھین رہا
کرادین سردارون نے اقرار کیا انھون نے کہا تکلیف قید تمپر نہوگی اچھی طرح سے براحت تمھاری بسر ہوگی یہ کہکے
اپنے عیارون کو انھون نے رہا کیا اور داروغہ کو بلاکر سب کی قید کٹوا دی اور کہدیا کہ ان سب کو براحت رکھنا
ایسا نہو کہ کوئی تکلیف کی وجہ سے مرجائے تو عتاب خداوندی تمپر آئے داروغہ نے سب کو باغ شاہی مین
بھیج دیا پھر یہ صاحبقران کے پاس گئے انکو بھی رہا کیا لشکر مین تسکین دیتے رہے کہ تمھین خوف نہین ہو مین
جلد رہائی کی تدبیر کرتا ہون جب آپ سے اجازت لیکر صحراے خونین مین گئے اور وہان انھون سب کو
بلایا جب حمزہ ثانی بھی آئے تو خواجہ نے راے دی کہ مرحلہ خونین چشم جادو پر چلنا بہت اچھا ہو پہلے اُسکو
فتح کرنا چاہیے پھر آگے چلنے کا سامان کیا جائے حمزہ اس بات پر راضی ہوگیا خواجہ نے اشراق شاہ کو
آپ کے پاس بھیجا اور خود حمزہ کو مع سب لشکر کے اپنے ہمراہ لیکر مرحلہ خونین چشم کی طرف روانہ ہوئے
اگر شہنشاہ اشراق نہ جاتے تو خواجہ وہان پہونچ جاتے اور ایک سبب اُنکے ملنے کا اور ہوا کہ بدیع الملک
جسکو سب اِس طلسم کا فتاح بتاتے ہین وہ دریاے برف کے قریب پہونچ کے غائب ہوگیا نہین معلوم

اسکو کون لیگیا حمزہ ثانی کو افسوس ہوا اسکے واسطے ایک روز وہان قیام کیا دوسرے روز کچھ پتہ نہ معلوم ہوا اسوقت
تک اسکی تلاش مین چلے کچھ دور آگے بڑھے تھے کہ شہنشاہ نے جاکر خواجہ کو اٹھالیا آپ تک پہونچایا
آئینہ اندام نے کہا خواجہ تمنے اپنی حقیقت سُنی اب یہ بھی مین انھین سے دریافت کرادون کہ جو باتین تم اسوقت
کر رہے ہو سچ ہین یا جھوٹ ہین خواجہ نے عرض کی یا خداوند یہ سب آپ کے مطیع ہین جو آپ ارادہ کرینگے
وہ اِنکے زبان سے نکلیگا مین پہلے بھی عرض کرچکا کہ میرے بارے مین آپ کو اختیار ہو چاہیے مجھے جہنم مین
بھجوا دیجیے یا اپنی برق غضب سے جلا دیجیے مین آپکا بندہ ہون آئینہ اندام پھر انھین ساحرون کیطرف متوجہ ہوا
کہا کیا خواجہ جو کچھ کہ رہے ہین یہ سچ ہو انھون نے کہا خواجہ کی کوئی بات سچ نہین ہو آئینہ اندام نے کہا اب
خواجہ کو قید خانۂ رنگ مین لیجا کر قید کرو کہ اسکا کوئی مکر وہان نہ چل سکے اُن ساحرون نے خواجہ کو اُٹھایا
خواجہ بہت کچھ بکتے رہے کہ مین مسلمان نہین ہون آئینہ پرست ہون مگر کسی نے قبول نہ کیا ساحر کمر مین نیچہ
دیکر بلند ہوئے تھوڑی دیر کے بعد خواجہ کو ایک مکان تنگ و تاریک مین لاکر بند کردیا کہا خواجہ اب کیا
کرسکوگے کوئی مکر تمھارا یہان نہ چلے گا جب تک تمھاری زندگی ہو اس قید خانے سے رہا نہوگے یہ کہکر خواجہ
کو وہین چھوڑا ساحر غائب ہوگئے عمرو نے جو اپنے کو تنہا پایا بہت کچھ تدبیرین کرنا شروع کین پہلے تو بہت
دیر تک پکار پکار کے آئینہ اندام کا نام لیا کیے واسطے دیا کیے اپنے دل مین یہ سمجھے تھے کہ شاید اُسکے
ذریعے سے یہان سے رہائی ہوجائیگی جب خواجہ پکارتے پکارتے تھک گئے اور جواب نہ پایا تو مجبور
ہوئے سمجھے یہان کوئی ساحر نہین رہتا ہو یہ جگہ بڑے مجرمون کے واسطے بنائی گئی ہو یہ سوچ کے ایک جگہ
بیٹھ گئے جب بیٹھے بیٹھے عرصہ ہوا تو پھر تنہائی و تاریکی کے سبب سے دل گھبرایا اور یہ بھی خیال آیا کہ بھلا
کوئی زندان خانہ ایسا بھی ہو جہان کوئی نگہبان نہو ضرور یہان دو چار نگہبان ہونگے مگر تاکید اُنپر یہ ہو کہ اگر
کوئی قیدی فریاد کرے تو اُسکو جواب نہ دو یا خاص میرے ہی واسطے آئینہ اندام نے یہ بندوبست
کردیا ہو یہان نگہبانون کو حکم دیا ہو کہ وہ میری کسی بات کی سماعت نہ کرین خواجہ کو جو یہ خیال آیا
زنبیل سے نَے نکالی کچھ صراحیان شراب کی کچھ اور سامان گزک بھی زنبیل سے نکال کے سامنے رکھا
مسند پُر تکلف بچھا کے خواجہ بیٹھے نَے کو منھ سے لگایا بصد سوز و گداز یہ غزل بجانا شروع کی

غزل

لب تک اُسکے جو ہوئی دسترس جام شراب
عکس خال اپنا سمجھا مگس جام شراب
دست بدست سے کی لوٹ کے فریاد بہت
بے شکست ایک صدا ہو جرس جام شراب
رات میخانہ مین ساقی جو نشے مین بہکا
تازہ مضمون ہو جو باندھون قفس جام شراب
ساقی اِس دور مین کب آنکھ چرا لیتا ہو
ساقیا شربت فریادرس جام شراب
ابلقِ چشم سیہ مست کو تیرے دیکھا

بنگیا خال لب اُسکا مگسِ جام شراب
بازگشت اپنی ہی یون جانب قسام ازل
نہوا کوئی بھی فریادرس جام شراب
محتسب شعلۂ آواز سے جل جاوٴنگا
خس شیشہ کو لگا کے نئے خس جام شراب
دل شکستہ ہون وہ مین ٹوٹ کے ہون سو ٹکڑے
رات بھر گشت کرے ہو عسس جام شراب
بیخبر قافلۂ عیش گذر جاتا ہو
ورنہ ابتک نہ سنا تھا فرسِ جام شراب

کچھ کا مستی مین وہ صاحب ہوس جام شراب
جیسے ساقی کی طرف بازپس جام شراب
جوش مستی ہو عجب قافلہ جسمین کہ نہین
گرچہ ٹوٹا دل آتش نفس جام شراب
مرغ دل نرگس میگون کی ہو مژگان مین اسیر
نام لکھ دے جو کوئی میرا پس جام شراب
نوش دارو سے بھی بہتر ہو دم رنج خمار
بیزبان ہو جو وہان جرس جام شراب
سمجھے میخانے کی عظمت تو نہ بیٹھے ہرگز

سر جمشید پہ اُڑ کر گس جام شراب	نخل مینا سے خدا جانے کہ بھائے کسکو	پہلے پہونچے ثمر شیرین جام شراب
بادۂ صاف مین آیا ہی کہان سے تنکا	عکس مژگان ترا میکش ہی خس جام شراب	مجھکو اُس بوسۂ دندان نے لیا از بوسۂ لب
دیئے نقل نمکین چند بس جام شراب	ذوق جلدی ہی غزل لگ سے بھر ساغر مل	لب نازک کو ہی اُسکے ہوس جام شراب

اُس زندان خانے کے دو نگہبان تھے ایک کا نام قیماق زنگی دوسرے کا نام بلداق زنگی تھا اُنکے کان مین جو نے
کی صدا گئی دونون بیخود ہوگئے بلداق نے قیماق سے کہا آج زندان خانے مین وہ صدائے دلکش آتی ہی جو
آجتک کانون سے نہین سُنی قیماق زنگی نے جواب دیا کہ مین یہی بات تمسے کہنے والا تھا کہ آجتک علم موسیقی کی تحصیل
مین لاکھون روپیہ برباد کیا مگر ایسی نرکیبین آج تک سُننے مین نہین آئین بلداق نے کہا مین تو جاکر دیکھتا ہون کہ یہ
کیا سانحہ ہی قیماق نے کہا بھائی صاحب آپ خوب آگاہ ہین کہ یہان وہ لوگ قید کئے جاتے ہین جو تاعمر رہائی نہین
پاتے ہین خداوند کا حکم ہی کہ یہان کے قیدیون تک روشنی نہ پہونچے بلداق نے اُسکا کہنا نہ مانا اُٹھکر اُس حجرے
کے دروازے پر آیا جہان سے نے کی آواز آرہی تھی دروازہ کھولا دیکھا ایک شخص دُبلا پتلا مسند زرتار پر بیٹھا نے بجا رہا ہی جیسے ہی
اسکی نگاہ بلداق پر پڑی غصے سے کہا او مردود اسقدر مین نے تجھکو آوازین دین مگر تو نے نہ سُنا آخر خداوند نے مجھے
یہین سب سامان عنایت فرمایا اور میری تقصیر بھی معاف کر دی بلداق یہ سامان دیکھکر حیران ہوگیا دلمین خیال کیا بھلا
قیدی کے پاس ایسے سامان کہان اور یہ لباس قیدی کو کیونکر ممکن ہوا جو یہ کہتا ہی بہت صحیح ہی خداوند نے اسکی خطا
معاف کر دی اور یہ سامان اسکے واسطے یہان بھیجا یہ سوچ کر بلداق اُسکے آگے بڑھا ہاتھ باندھکے خواجہ سے
عرض کی کہ مین امیدوار ہون کہ خطا میری معاف فرمایئے مین نے مطلق آپ کا فرمانا نہین سُنا خواجہ نے جواب دیا
کہ جب تک مین تمھاری شکایت خداوند سے نہ کرونگا مجھے چین نہ آئیگا بلداق نے عرض کی خواجہ مین نے آپ کی
خبر گی اکثر سُنی ہی یہ جانتا تھا کہ آپ یہان تشریف لائے ہین تعجب کرتا ہون کہ آپ یہان کیونکر آئے خواجہ نے جواب
دیا ایک گفتگو خداوند سے آگئی تھی اسوجہ سے ایسا ہوگیا مین نے تھوڑی دیر خداوند کا نام لیا اُنھون نے میری خطا
معاف کی مین شراب کا بہت عادی تھا خداوند نے میرے واسطے یہین بھیج دی مسند بھی فرشتے دے گئے اب مین
یہان سے جاتا ہون خداوند سے جاکر تمھاری شکایت کرونگا وہ تمھین جہنم مین ڈالدینگے بلداق ہاتھ باندھنے لگا عرض
کی خواجہ صاحب برائے خداوند میری خطا معاف کر دیجیے خواجہ نے کہا ایک شرط سے تمھاری خطا معاف کی جائیگی
کہ تم اپنا دل خداوند کی طرف سے صاف کرو اور کبر و حسد کو اپنے دل سے دور کرو بلداق نے عرض کی میرا دل خداوند
کی طرف سے بالکل صاف ہی اور غرور بھی میرے دلمین بالکل نہین ہی آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ میرا دل صاف نہین ہی
اور غرور ہی خواجہ نے جواب دیا کہ مجھے خداوند نے یہ قدرت بھی مرحمت فرمائی ہی کہ مین دوسرے کے دل کی کیفیت
معلوم کر لیتا ہون بلداق نے پھر عرض کی خواجہ میرا دل تو بالکل صاف ہی خواجہ نے کہا جبتک تم میری جھوٹی
شراب نہ پیوگے دل تمھارا صاف نہ ہوگا بلداق نے عرض کی خواجہ صاحب مجھے آپ کی جھوٹی شراب پینے
مین کیا عذر ہی خواجہ نے جام اُٹھاکر بلداق کو دیا بلداق اُس جام کو پی گیا پیتے ہی بیہوش ہوا خواجہ نے
اُسکی زبان مین سوزن دیکر داخل زنبیل کیا اُسکی صورت بنکر اُس حجرے سے باہر نکلے دیکھا ایک ساحر
سامنے سے آتا ہی اُسنے جو اپنے بھائی کو آتے دیکھا کہا کیون بھائی صاحب آپ نے ملاحظہ فرمایا اس حجرے
مین کون تھا اور یہ آواز کہان سے آتی تھی بلداق نقلی نے جواب دیا کہ ایک قیدی گا رہا ہی مین نے اُس کو
جاکر دیکھا واقعی بڑا ذی مرتبہ شخص ہی خداوند نے اُسکو ذرا سی بات پر یہان بھیج دیا ہی یقین ہی کہ جب اُسکی تو بہ

قبول ہوجائے گی یہان سے رہا کر دیا جائیگا قیماق نے کہا کیون بھائی صاحب آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ شخص
بڑا ذی مرتبہ ہی بلداق نقلی نے جواب دیا کہ اسکو نہ دریافت کرو مین اگر خلاصہ بیان کرونگا تو تم میری بات کو خلاف
جانوگے قیماق نے کہا بھائی صاحب میری مجال ہی جو آپ کے کلام کو خلاف تصور کرون بلداق نے کہا جب مین
حجرے کے پاس گیا تو مین نے دروازہ کھولا میرے کان مین آواز آئی کہ ای بلداق ادب سے جھک کر سلام کر
کہ یہ شخص بزرگان دین سے ہی اسکو مثل اور قیدیون کے نہ تصور کرنا مین نے جھک کے سلام کیا اس شخص نے جواب
سلام نہ دیا اور مجھپر بقہر و غضب نگاہ کی مین نے آزردگی کا سبب پوچھا اُسنے بیان کیا کہ مین نے کئی بار تجھکو آواز
دی مگر تو نے جواب نہ دیا مین شراب کا بہت عادی ہون اسی واسطے تجھکو پکارتا تھا جب تو نہ آیا تو مجھے خداوند
نے شراب بھیج دی مین نے جو خیال کیا اُسکے آگے زمرد کی صراحیان ہیرے کے جام اور اسباب بیش قیمت
رکھا ہی ایک مسند زرتار بچھی ہی اُسپر وہ مرد نیک سیرت جلوہ فرما ہی یہ سامان دیکھکر مجھے بہت تعجب ہوا
مین نے اپنی خطا معاف کرانا چاہی پہلے تو اُسنے مجھے چشم نمائی کی بعد مین کہا کہ تیرا دل صاف نہین ہی جبتک خداوند
کی طرف سے دل صاف نہ کریگا تب تک تیری خطا معاف نہ کی جائیگی مین نے بہت کچھ منت و سماجت کی
آخر کار اُسکو رحم آیا اپنی جھوٹی شراب مجھکو پلائی شراب کے پیتے ہی میرے سامنے سے پردے
اُٹھ گئے خداوند آئینہ اندام کی صورت نظر آنے لگی اور جو جو کیفیت مجھکو دکھائی دی اُسکو کیونکر بیان کرون
کہ وہ کیا کیفیت تھی آج تک مین نے نہین دیکھی ایک باغ نہایت پُر بہار نظر آیا اُسمین جسقدر درخت تھے
سب ایسے تھے کہ جو مین نے اُجتک نہین دیکھے تھے تھوڑی دیر مین وہ باغ میری نظر سے غائب ہوا ایک مکان
عالیشان نظر آیا اُسمین بھی باغ تھا مگر حسینان زہرہ جمال اُسمین باتین کر رہی تھین مین نے اُنسے ہمکلام ہونے کی
جو خواہش کی سب میری طرف مخاطب ہوگئین کسی نے میرے گلے مین ہاتھ ڈال دیے کسی نے مجھے گلہائے
باغ توڑ کر دیے غرض ہر ایک نے میری ایسی خاطر کی کہ مین از خود فراموش ہوگیا اُسکے بعد وہ سمان میری
نگاہ سے غائب ہوا اور کیفیتین نظر آئین پھر خداوند تشریف لائے اُنھون نے مجھے فرمایا ای بلداق
جادو تجھے موسیقی کا زیادہ شوق ہی ہم تجھے اسمین کمال عطا کرتے ہین یہ کہکر میرے گلے پر ہاتھ پھیرا مجھے اسمین
کمال حاصل ہوگیا مگر ابھی تک امتحان نہین کیا ہی اب ارادہ ہی کہ ایک ٹھکانے پر بیٹھ کے آزماؤن قیماق نے کہا
بھائی صاحب اگر سردار صاحب کے پاس تشریف لے چلیے اور اُنکو اس کیفیت سے اطلاع دیجیے تو وہ آپ
کی توقیر سوا کرین بلداق نے جواب دیا کہ مجھے اسکی ضرورت نہین ہی کہ میری توقیر کوئی سوا کرے اور مجھے اچھا
جانے کیونکہ جب خداوند میری خاطر کرتے ہین تو پھر مجھے بندون کی خوشامد کرنا کیا ضرور ہی ایسا نہو
یہ بات خداوند کے خلاف ہو قیماق نے کہا بھائی صاحب اسمین تو کوئی بات ایسی نہین ہی کہ خداوند
کے خلاف ہو اور وہ آپ سے آزردہ ہون بلداق نے کہا صاحب مین اس کیفیت کے بیان کرنے
کو ہرگز نہ جاؤنگا ہان یہ ہوسکتا ہی کہ تم جا کر کہو اور وہ تمھارے کہنے سے مجھکو طلب کرین یا خود لینے
کو آئین تو مین اُنکی محفل مین جاؤن اپنا کمال بھی اُنکو دکھاؤن اور خداوند کی تعریف و توصیف بھی بیان کرون
مجھسے جو جو باتین فرشتون نے راز کی بیان کی ہین مین سب صاف صاف کہونگا قیماق یہ سنکر وہان سے سردار
کے پاس چلا سردار وہان کا شنجرف جادو تھا کئی ہزار ساحر اُسکے پاس ملازم تھے زندان خانے کا انتظام کرتا تھا
قیماق اسکے پاس آیا سب کیفیت بیان کی شنجرف نے کہا ای قیماق مین خود تمھارے ہمراہ چلتا ہون یہ کہکر قیماق کے

ہمراہ آیا بلداق کے سامنے آکر سلام کیا اپنے ہمراہ بارہ دری مین لے گیا بلداق نقلی نے دیکھا کہ بارہ دری بہت آراستہ ہی اسباب زینت بہت بیش قیمت وہان موجود ہی بلداق نقلی چارون طرف دیکھنے لگا شنجرف جادو نے کہا اے بلداق جادو تم کیا دیکھتے ہو بلداق نقلی نے جواب دیا جو کچھ مجھکو نظر آتا ہی تملوگ نہین دیکھ سکتے شنجرف نے کہا اگر اُسکے اظہار مین کوئی نقصان تمھارا نہو تو بیان کرو بلداق نقلی نے کہا اسوقت خداوند نظر آتے ہین مجھسے فرماتے ہین کہ اے بلداق علم موسیقی مین تیرا کوئی ہمسر نہین ہی اور فن ساقی گری بھی تجھسے بہتر کوئی نہین جانتا ہی بلکہ فرمایش کرتے ہین کہ اگر جی چاہے تو کوئی غزل شروع کر اور شراب بھی محفل مین طلب کر کہ قدرت شریک صحبت ہو نگے شنجرف جادو نے کہا اے بلداق جادو کیا خداوند یہ فرماتے ہین کہ مین شریک صحبت ہونگا بلداق نقلی نے کہا یہی تو کہتے ہین شنجرف نے کہا تم گانا شروع کرو مین ابھی ساقی بحون کو بلاتا ہون شراب محفل مین حاضر ہوتی ہی تھیلین آج سب کو تقسیم کرنا دیکھین تھیلین کیا کمال حیرت ہوا ہی بلداق نقلی نے جو یہ بات سنی خوش ہوے گنگنا کر بجوش الحانی یہ غزل شروع کی

غزل

اس بلندی پہ دیا عشق نے پہونچا ہمکو
اور جون خیمۂ لیلی ہی سویدا ہمکو
رکھو مکدر لیس اب اے چرخ نہ اتنا ہمکو
چاہیے چلے عصا گردش مینا ہمکو
دل شکستہ مگر اُس یار نے سمجھا ہمکو
تجھ پہ بن دیکھے ہی غش جسنے کہ دیکھا ہمکو
ہی وہی جنبش لبہاے جراحت بس قتل
دلکا رہنا نظر آتا نہین اصلا ہمکو
خال سرمہ کا تھیلین چاہیئے زیبایش کو
ایک مدت سے اسی ٹیکے کا درخشا ہمکو
کون خلطیدہ تھا خاک بسر کوے تیری
وہ محبت سے دیا سلسلہ یا ہمکو
دیکھا آخر کو نہ پھوڑے کی طرح پھوٹے ہے
یہ ہدف کسنے کیا تیر جفا کا ہمکو
ہم وہ ہین رند کہ اس عالم پیری مین بھی ہی
ہی سوم مین ترے آنے کا جو دھڑکا ہمکو
بستگی دل کو ہی کیون اُس گرہ زلف کے ساتھ
بھاگے ہی دور ہی سے دیکھ کے صحرا ہمکو
جا بجا نام تو جون نقش قدم چھوڑ گیا
مردود اب تمکو ہمارا ہو تمھارا ہمکو
اثر کفر ہو طاعت سے کبھی اپنی پیدا

دانہ خرمن ہی ہمین قطرہ ہی دریا ہمکو
کہ فلک آیا نظر خال سے چھوٹا ہمکو
اُسنے خط جو قلم سرمہ سے لکھا ہمکو
ہمنے جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہمکو
ذبح کیون کرتے ہی فتراک سے باندھا ہمکو
خط بھی جو خط شکستہ مین ہی لکھا ہمکو
کر دیا گریہ نے آخر سبک ایسا ہمکو
کس لب تیغ کے بوسے کا ہی لپکا ہمکو
ہم وہ ہین گرم رہ راہ وفا جون خورشید
اختر سوختہ ہی اپنا ہی زیبا ہمکو
خط تو امر سے لکھو کہ یہ تاریخ وفات
خواب شب بستر مخمل یہ نہ آیا ہمکو
اک حلاوت ہی عداوت مین بھی اُس ظالم کی
ہم بھرے بیٹھے تھے کیون آپنے چھیڑا ہمکو
ہمسفر ہو نہ سکا کوئی بھی اپنا لیکن
انس میخانہ سے جون شیشہ مینا ہمکو
تو نہ سمجھے یہ کہ مرتے ہین ہم بھی تجھپر
کیا سبب کچھ نہین کھلتا یہ معما ہمکو
کس سے تدبیر درستی ہو ہماری حیف
خاک کم ہو کے گیا ڈھونڈھنے عنقا ہمکو
پھینک کر شیشۂ دل ہاتھ سے کہتا ہی وہ مست
نقش سجدے کا ہی پیشانی پہ ٹیکا ہمکو

آنکھ بے ہی جو نہین نظر کل کا تماشا ہمکو
ہم وہ مجنون ہین کہ نل اپنا ہی صحرا ہمکو
لکھا ایما ے خموشی ہی سویدا ہمکو
شوق مستی مین ہی گلگشت چمن کا ہمکو
چھوڑ ہونے دے ترطپ کر ابھی ٹھنڈا ہمکو
باعث رشک ہوا عشق ہمارا ہمکو
بیگئے اشک بہا جون کف دریا ہمکو
یہ تو یون مضطرب در سینے مین لاکھون روزن
سایہ تک بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہمکو
ٹپکا مژگان سے لہو ہو کے مگر آخر کار
کہ رہے وصل کی تا مرگ تمنا ہمکو
جسکی آہ و فغان سے ہلون وہ لگنے سمیان کے ٹکڑے
کہ اگر زہر بھی دیتا ہی تو میٹھا ہمکو
ٹپکی ہی جاے عرق ہر بن مو سے پیکان
جادو پہونچانے گیا تا لب دریا ہمکو
سنگدل تیرے دربان اب گو مین بھی بھاری ہین
مار ہی ڈالیگا بس رشک ہمارا ہمکو
ہم وہ مجنون ہین کہ گردم آہو کی طرح
کر شکستون سے بنایا ہی سراپا ہمکو
اور ہمارد کہان ہو تو اے حضرت دل
کیا بنایا تھا ہتھیلی کا پھپھولا ہمکو
[illegible]

كثرت زخم سے اک خلعت زیبا ہمکو
تن سے کیا جان کہ جان اپنی نکلنے پائے
ہر نفس باد مخالف کا ہے جھونکا ہمکو
ہم گئے جسکی طرف جون گل بازی اُسنے
خط لکھا غیر کو اور بھول کے بھیجا ہمکو
پھرتے ہی آنکھ کے پھیر ینگے گلے پر خنجر
آگیا مارے خجالت کے پسینا ہمکو

ایکدم تنگ وہ آتے تھے بغل مین اسیر
ہو بشرطے ترے آنیکا بھروسا ہمکو
ہوئینگے لاغری و ضعف کہان مانع شوق
پاس آنے نہ دیا دور ہی پھینکا ہمکو
ہر قدم پانون پہ سر رکھتے ہین خار سر دشت
ہو چکا آپ کا معلوم ہے ایما ہمکو

غم دوری نے کیا تنگ ہے کیا کیا ہمکو
آن پہونچی سر گرداب فنا کشتی عمر
تیری جانب پہ پرواز ہین اعضا ہمکو
رشک تھا اپنے نوشتے ہین کہ اُس شوخ خطا نے
ہے جنون تونے تو کانٹون مین گھسیٹا ہمکو
گرمی تپ سے ہوا سوز درون جو افشا

بلداق نقلی نے اس خوش الحانی سے اس غزل کو ادا کیا کہ شنجرف جادو اور جسقدر لوگ اسوقت محفل مین جمع تھے سب کو سکتا ہو گیا دیر تک سب پر حالت وجد طاری رہی جب عرصہ ہوا تو شنجرف جادو نے ہوشیار ہوکر کہا اے بلداق جادو واقعی تجھین خداوند آئینہ اندام نے گانے مین کمال عطا فرمایا ہے اب سوا تمھارے دوسرا اس فن میں کامل نہین ہے یہ تمھارا ہی حصہ ہو چکا مگر اب یہ شوق ہے کہ تمھاری ساقی گری بھی دیکھین بلداق نقلی نے کہا اب اسکو پھر اسی روز پر اُٹھا رکھو آج ایک کمال تمنے دیکھ لیا میری بھی خاطر جمع ہوگئی اور اب یہ بھی یقین ہو گیا کہ فن ساقی گری مین بھی مجھکو ضرور کمال حاصل ہو گیا ہوگا شنجرف نے کہا اگر مجھپر اسقدر عنایت فرمایئے کہ کمال ساقی گری بھی دکھا دیجئے تو میری حسرت نکل جائے بلداق نے جواب دیا کہ اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو مجھے کیا انکار ہے یہ کہکر شراب کی صراحی اُٹھالی جام مین شراب انڈیلی سر پہ شراب کے جام کو رکھا گت ناچنا شروع کی شنجرف نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہو گیا بلداق نقلی وہ جام سر پہ لئے ہوئے شنجرف کے قریب آیا جھک کر سر سے جام دیا کہا اے شنجرف اسطرح مجھے فرشتون نے شراب پلائی تھی اگر کبھی اور کسی نے تجھے اسطرح شراب پلائی ہو تو مجھسے بیان کرے شنجرف جادو نے جواب دیا کہ اے بلداق آجتک اسطرح کی ساقی گری سنی بھی نہ تھی مین تعجب مین تھا کہ فن ساقی گری مین تمھین کیا کمال حاصل ہوا ہے بلداق نقلی نے کہا ابھی اس شراب کی کیفیت تمھین نہین معلوم ہوئی جب جام پی جاؤ گے تو حالت معلوم ہوگی تمام خدائی تمھارے زیر نگاہ ہوگی جنت کو دیکھو گے لالچ آئیگا آتش دوزخ کا مزہ دیکھو گے شنجرف جادو نے جلدی سے جام بے اندیشہ انجام پی لیا پھر تو بلداق نقلی نے تمام اہل محفل کو شراب پلائی سب کی آنکھون مین سرسون پھولی ایک نے دوسرے کی طرف مخاطب ہوکر کہا دیکھو خداوند آئے ہین مجھسے فرماتے ہین کہ ہم تجھے اپنے ہمراہ جنت مین لئے چلتے ہین دوسرے نے کہا او کمبخت دیوانہ ہوا ہے خداوند تو مجھسے کہ رہے ہین کہ ہمارے ہمراہ فرشتون کے پاس چل اُسنے کہا کچھ خبط ہو گیا ہے خداوند تجھسے کہ رہے ہین کہ مین تجھے جہنم مین پھینکدونگا یہ سنکر اُستے اُٹھنے کا ارادہ کیا بیہوشی سے طمانچہ مار اگر کر بیہوش ہوا بلداق نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا ارے بہرے دربار کو تم سب نے کیا سمجھا ہے جو ایسی مجش باتین کر رہے ہو سب نے جواب دیا تیرے دربار کی حقیقت کیا ہے شنجرف کو یہ کلمہ بہت ناگوار ہوا اپنی جگہ سے اُٹھا لڑکھڑا کر گرا بیہوش ہو گیا پھر تو جو اُٹھا زمین پر گر کر بیہوش ہوا جب سب بیہوش ہو چکے تو بلداق نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمر ثانی بن خواجہ عمرو بن امیہ ضمری عیار صاحبقران ثانی نعرہ کرکے خنجر نکالا پہلے شنجرف کا شکم چاک کیا پھر سب کا تصفیہ پاک کیا مال اسباب لوٹ لیا لاشون کے کپڑے تک اُتار لئے سب کو برہنہ چھوڑ کے خواجہ وہان سے روانہ ہوئے کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا

اب حال بدیع الملک نامدار کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ جو زمین برف مین روبروے صاحبقران غرق ہوئے تو فرط تکلیف سے شاہزادے کو ہوش نہ رہا جب آنکھ کھلی اپنے کو ایک میدان وسیع مین پایا سخت گھبرائے حیران ہوکر چارون طرف دیکھنے لگے لشکر بھی نظر نہ آیا شاہزادے نے خیال کیا کہ یہ نیرنگ طلسم معلوم ہوتا ہے لشکر چھوٹ گیا عجائب غرائب طلسم مین مبتلا ہوکر اس جگہ پہونچے یہ سوچ کے بدیع الملک نے خدا کو یاد کیا ایک طرف

روانہ ہوئے قریب دو کوس کے راہ طی کی ہوگی کہ شاہزادے کو ایک برج پتھر کا دکھائی دیا بدیع الملک اُس برج کی طرف چلے قریب پہونچے تو دیکھا اُس برج کے اندر ایک ساحر ضعیف بیٹھا ہی آگے اُس نکے اسباب سحر رکھا ہی ایک مجمر آہنی مین کچھ لوبان و گوگل وغیرہ سُلگ رہا ہی بدیع الملک اُس برج کے قریب آئے ساحر نے گردن اُٹھا کے بدیع الملک کی طرف دیکھا دیر تک دیکھا کیا بدیع الملک بھی برج کے قریب کھڑے رہے جب ساحر نے خیال کیا کہ اب یہ جوان کام نکریگا تو مجبور ہو کے کہا اے جوان تو کون ہی اور اس صحرا مین کیا کرنے آیا ہی یہان کوئی نہین آسکتا ہی بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین بندۂ خدا ہون زمین برف سے گذرنا چاہتا تھا غرق ہوگیا جب مجھے ہوش آیا اپنے کو ایک میدان مین پایا اسطرف چلا آیا دیکھون اب تقدیر کہان لیجاتی ہی ساحر نے پوچھا اے جوان تو زمین برف پر کیون آیا تھا بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین مرحلہ خوش چشم کی طرف جاتا تھا ساحر نے کہا وہان جاکر کیا کرتا بدیع الملک نے فرمایا تجھے اس تحقیق کی کیا ضرورت ہی ساحر نے کہا مین یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ اس طلسم مین تیرا آنا کیونکر ہوا بدیع الملک نے فرمایا اس طلسم مین ہم خاص اس سبب سے آئے ہین کہ ہمارے مجرم زمرد ثانی او بختگان اور تورج اور فیروز ستارہ پیشانی یہان پوشیدہ تھے پہلے ہمنے اشراق سے اُن لوگون کو طلب کیا جب اشراق نے دینے سے انکار کیا تو ہم مجبور ہوکے اس طلسم مین آئے ایک مجرم کو پایا اُس کو قتل کیا اب تورج و زمرد و بختگان باقی ہین اگر خدا اپنا فضل کریگا تو ان کو بھی واصل جہنم کر کے خانہ کعبہ جائینگے ساحر نے کہا اب کیفیت معلوم ہوئی کہ تو بارادۂ فتاحی طلسم یہان آیا ہی اے جوان مجھکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی اسوجہ سے چند نصیحتین تجھکو کرتا ہون اگر میرا کہنا قبول کریگا راحت پائیگا اور اگر میرے کہنے کے خلاف کریگا تو مارا جائیگا اول تو یہ وہ طلسم نہین جسکو تو فتح کرسکے یہ جائے سکونت خداوند آئینہ اندام ہی جب وہ آسمان سے زمین پر آتے ہین تو یہین قیام فرماتے ہین اس مین سب کارخانے قدرت کے ہین کوئی چیز سحر سے نہین بنی ہوئی ہی علاوہ اس کے یہان کے اشجار و اثمار و کوہ و دریا زمین و صحرا سب خداوند کے تابع فرمان ہین اگر اس وقت وہ زمین کو حکم دیدین تو طبقہ اُڑ جائے تیرا پتہ بھی نہ معلوم ہو اگر دریا کو حکم دین تو تجھے مع تیرے لشکر کے غرق کرلے اگر پہاڑون کو حکم دین تو تجھپر پھٹ پڑین اسی طرح ہر چیز تجھکو ہلاک کرسکتی ہی اور اپنی جرأت و ہمت و سحر پہ نازان نہ ہو کہ یہان کوئی چیز تجھے کام نہین دے سکتی ہی بدیع الملک نے یہ سنکر فرمایا اے ساحر مین ساحر اور سحر دونون کو بُرا جانتا ہون میرے مذہب مین سحر حرام ہی مین فضل خدا سے امید رکھتا ہون اور آئینہ اندام ایک مرد مکار ہی یہ سب کارخانہ سحر کا ہی اگر خدا نے چاہا تو اس سب کو برباد کرونگا زمرد و بختگان و تورج کو یا قتل کرونگا یا مسلمان کرونگا اُس کے بعد خانہ کعبہ جاؤنگا صاحبقران دوران کے حضور مین باریاب ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہونگا ساحر نے جو بدیع الملک کی یہ تقریر سنی جواب دیا کہ اے جوان یہ تیرا خیال خام ہی ہرگز ایسا ارادہ نہ کرنا ابھی تک تجھپر خداوند آئینہ اندام کا عتاب نہین نازل ہوا ہی صرف تجھکو یہ تکلیف اس واسطے دی گئی ہی کہ تو اپنے ارادے سے باز رہے ورنہ اس صحرا مین تیرا کیا کام تھا اب اگر تو اپنے لشکر سے ملنا چاہتا ہی تو میرے ہمراہ چل مین تجھے قنداب جادو کے پاس لیچلون وہ یہان کے خداوند کا وزیر معتمد مشہور ہی اور ایک وقت خداوند کے پاس جاتا ہی جو کیفیت یہان گذرتی ہی سب خداوند سے بیان کرتا ہی اگر تو میرے ہمراہ قنداب جادو کے پاس چلیگا تو مین تیری تقصیر معاف کرادونگا جسوقت

قنداب جادو خداوند کے پاس جائے گا تجھے اپنے ہمراہ لیتا جائے گا خداوند کو جاکر سجدہ کرنا وہ تیرا قصور معاف کردین گے لشکر بھی ملجائیگا اپنے مکان کی طرف واپس جانا پھر کبھی ایسا خیال دلمین نہ لانا اور سوائے میرے قنداب جادو کسی کی سفارش قبول نہین کریگا اول تو کون ایسا ہی جو اُس تک تجھے لیجا سکے وہ خود یہان خداوند خر مشہور ہی جو جو حال گذرتا ہی سب اُس کو معلوم ہوجاتا ہی ہر ایک کے دل کی کیفیت صورت دیکھکر بیان کردیتا ہی اگر تجھے یقین نہ ہو تو میرے ہمراہ چل مین تیرے باب مین کچھ نہ کہونگا وہ خود تیرے دل کی کیفیت بیان کردیگا بدیع الملک نے جواب دیا اب جو کچھ تجھکو کہنا تھا وہ کہ چکا مگر میری بات کو قبول کر کہ تیری جان بچے ساحر نے کہا ای جوان تیری کیا بات ہی جسکے نہ قبول کرنے سے میری جان جائے گی بدیع الملک نے فرمایا اگر اسلام قبول کر اور آئینہ اندام جادو پر لعنت کر تو ممکن ہی کہ تیری جان بچے ورنہ ابھی تجھے قتل کرڈالونگا ساحر یہ بات سنکر ہنسا کہا ای جوان مجھے کوئی ہلاک نہین کرسکتا اول تو میرا چھوٹا بھائی جس کا نام قنداب جادو ہی یہان کا خداوند خر مشہور ہی اُس کے سبب سے خداوند نے میری زندگی ہمیشہ کی کردی اسی سبب سے مین اس صحرا مین آکر بیٹھا ہون اور لوگ مجھکو عالم مذہب آئینہ پرستی کہتے ہین بزرگان دین سے ہمین لوگ ہین بعض ہمارے ساتھی زمین کے نیچے موجود ہین مگر خداوند کی عبادت شب و روز کیا کرتے ہین جس وقت ہم کسی کو دیکھنا چاہتے ہین خداوند سے درخواست کرتے ہین خداوند اُنکی صورتین ہمین دکھادیتے ہین اگر ہوس کلام ہوتی ہی تو اُنسے کلام بھی کرلیتے ہین ایک سبب تو میرے نہ مرنے کا یہ بھی ہی دوسرا باعث یہ ہی کہ تو غیر ساحر ہی ایک اشارہ کردون تو ابھی جلکر خاک ہوجائے تیری یہ مجال نہین ہی جو تو مجھکو قتل کرسکے بدیع الملک نے فرمایا او گمراہ کیا بیہودہ بکتا ہی سوائے ذات خدا کے کسی کو بقا نہین اگر تو ساحر ہی تو کیا کرسکتا ہی ہمنے بہت سے ساحرون کو مسلمان اور ہزارون کو واصل جہنم کیا ہی تیری یہ طاقت نہین ہی جو بے اسلام قبول کیے ہوئے ہمارے ہاتھ سے امان پائے یا زندہ بچ جائے اب زیادہ تقریر کو طول نہ دے آئینہ اندام پر لعنت کر مذہب اسلام اختیار کر ساحر نے جب دوبارہ ایسے کلمات سخت سنے اسکو صبر نرہا بدیع الملک کی طرف اشارہ کیا آگ برسنے لگی مگر بدیع الملک اُس جوان کو گزند نہ پہونچا ساحر دیکھکر حیران ہوا کہا ای جوان تو بیشک ساحر ہی مجھسے پوشیدہ کرتا ہی دیکھ اب مین سحر کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا شوق سے سحر کر ہم پر تیرا سحر اثر نکریگا ساحر نے اپنی جھولی سے ایک کاغذ نکالا بدیع الملک کی طرف پھینکا وہ کاغذ ایک ابر بنکر بدیع الملک کے سر تک آیا جلکر زمین پر گر پڑا ساحر نے جو یہ حال دیکھا کہا ای جوان تو اپنے سحر پر نازان ہی اسی سبب سے اس طلسم کو فتح کرنے آیا ہی بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین سحر کو حرام جانتا ہون ساحر نے کہا مین تیری بات کا یقین نہین کرتا مگر ایک سحر اور کرنا چاہتا ہون اگر تو میرے اس سحر سے بچ جائے گا تو اور سامان کرونگا بدیع الملک نے فرمایا جب تک تیرے مزاج مین آئے سحر کر مین موجود ہون مگر آخر مین تجھے اسلام قبول کرنا ہوگا اگر انکار کریگا میرے ہاتھ سے مارا جائے گا ساحر نے کہا مین ایک سحر اور کرون پھر جواب دون یہ کہکر اپنی پیشانی پر نشتر مارا تھوڑا خون ہاتھ مین لیکر آسمان کیطرف پھینکدیا بدیع الملک نے دیکھا جسقدر قطرے خون کے اس نے پھینکے تھے اُسیقدر ساحر اس کے ہمصورت زمین پر گرے سب ملکر بدیع الملک کی طرف چلے شاہزادے نے تلوار میان سے لی ایک ساحر جو سب سے آگے تھا اُس کو قتل کیا جیسے ہی وہ زمین پر گرا بہت سے ساحر پیدا ہوگئے وہ سب بھی بدیع الملک کی طرف چلے شاہزادے

نے دیکھا جو ساحر مر کے گرا ہے اُس کے گلوے بریدہ سے خون مانند دریا کے جاری ہے اُسی خون سے ساحر نکل نکل کر
آتے ہین شاہزادہ حیران ہوا دلمین خیال کیا کہ اگر تمام عمر اس سے لڑونگا تو بھی یہ مرحلہ سر نہ ہوگا یہ سوچ کے
بدیع الملک نے صبر کیا تلوار روکی ساحر قریب آگئے شاہزادے نے پھر تلوار چمکائی ساحرون نے گردن
جھکائی جسپر تلوار پڑی مر کے زمین پر گرا گلوے بریدہ سے خون مانند دریا کے جاری ہوا ساحر نکلنے لگے بدیع الملک
تاشام اسی طرح جنگ کرتے رہے جب آفتاب غروب ہوا تو بدیع الملک مین طاقت پیکار باقی نرہی بیہوش
ہوکے زمین پر گرے اُس ساحر نے نعرہ کیا منم سیراب جادو نعرہ کر کے بدیع الملک کے قریب آیا اپنی
جھولی سے قید آہن نکال کے شاہزادے کو مسلسل کیا اس کو یہ خیال تھا کہ یہ جوان سحر بھی خوب جانتا ہے اس
خوف سے زبان مین سوزن بھی دبدیا اور اسی برج مین لاکر ڈالدیا جو اس نے بیر سحر سے بلائے تھے انکو رخصت
کیا بدیع الملک کو ہوشیار کر کے کہا ہے جوان اب اپنے کو کس حال مین پاتا ہے یہ کہکے اس نے ایک دستک
دی شاہزادے نے دیکھا دو ساحران زنگی قوی تن اس کے سامنے آئے سیراب جادو نے کہا اس
جوان کو قنداب جادو کے پاس لیجاؤ اور میری طرف سے کہدینا کہ یہ شخص سحر مین طاق ہے اس طلسم مین برائے
فتاحی آیا ہے اس کو خداوند کے پاس بھیجدو اگر دوسرا ساحر اس سے مقابلہ کرتا تو ہرگز فتح نہ پاتا مین نے بڑی کوشش و
جانفشانی سے اس کو اسیر کیا ہے خبردار اس کی زبان سے سوزن نہ نکالنا ورنہ یہ پھر ہاتھ نہ آئے گا زنگیون نے
کہا غلام یونہین عرض کر دینگے یہ کہکے زنگیون نے بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا شاہزادے نے وہان سے
روانہ ہونا اچھا جانا اور نہ ممکن تھا کہ قید توڑ ڈالتے زنگیون کے ہمراہ جب دو کوس طے کیے تو بدیع الملک نوجوان
نے دیکھا ایک پھاٹک نہایت عالیشان آہنی بنا ہے زنگی بدیع الملک کو اُس پھاٹک کے اندر لیکر آئے شاہزادے
نے دیکھا ایک شہر ہے مگر رات تھی خلاصہ کیفیت نہ دیکھ سکے اور اہل شہر نے بھی بدیع الملک کو اچھی طرح نہ دیکھا زنگی
قریب دارالامارۂ شاہی پہونچے اُسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا جاکر خداوند ثانی سے عرض کرو کہ آپ کے
بھائی صاحب نے طلسم کشا کو اسیر کر کے بھیجا ہے در دولت پہ حاضر ہے اُسکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہے چوبدار یہ
خبر لیکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے زنگیون سے کہا خداوند ثانی فرماتے ہین کہ شب بھر
طلسم کشا کو زندان مین اسیر رکھو صبح کو ہم اپنے سامنے بلائینگے زنگی بدیع الملک کو زندان خانے مین
لائے شب بھر شاہزادہ زندان خانے مین رہا جب اسیر مغرب یعنی آفتاب عالمتاب زندان خانہ
مشرق سے رسن ضیا و شعاع مین مسلسل فلک چہارم پہ آیا تو زنگیون نے بدیع الملک کو زندان سے
نکالا اپنے ہمراہ لیکر چلے اب شاہزادے نے کیفیت شہر اچھی طرح دیکھی اور لوگون نے بھی بدیع الملک
کو دیکھا بعض نے جو جاہ و جلالت پر نگاہ کی بیرے سلام ہاتھ اٹھ گیا بدیع الملک نے اشارے سے
جواب سلام دیا بعض نے کہا یہ شخص بڑا جری معلوم ہوتا ہے کہ اس طلسم کی فتاحی کا ارادہ کیا بعض کہتے
تھے یہ جوان بھی کسی اقلیم کا بادشاہ ہے نہین معلوم اس طلسم مین کیون آیا اسی صورت سے بدیع الملک
نوجوان قنداب جادو کے مکان پہ پہونچے زنگیون نے پھر چوبداران کو بلایا اطلاع کرائی قنداب جادو
اُس وقت دربار مین بیٹھا تھا بہت سے لوگ وہان موجود تھے چوبدارون نے جاکر کہا جسکو آپ کے
بھائی صاحب نے اسیر کر کے یہان بھیجا ہے وہ موجود ہے کیا حکم ہوتا ہے قنداب جادو نے کہا ہمارے سامنے
لاؤ چوبدار باہر آئے زنگیون سے کہا خداوند ثانی اندر طلب فرماتے ہین زنگی بدیع الملک کو قنداب

کے سامنے لائے شاہزادے نے دیکھا ایک ساحر ضعیف ریش سفید تاج سر پر رکھے تخت پر بیٹھا ہی تخت کے
نیچے دو شیر ببر بیٹھے ہوئے اُس کی صورت دیکھ رہے ہین گویا منتظر ہین کہ جو کچھ وہ کہے وہ کرین بدیع الملک
نے اور سب دربار کو دیکھا مثل اہل اسلام سلام کیا قنداب شاہزادے کی صورت وجرات دیکھکر
دنگ ہوگیا زنگیون سے کہا زنجیر ہاتھ سے چھوڑدو زنگیون نے زنجیر ہاتھ سے چھوڑدی قنداب نے کہا
اس جوان کی زبان سے سوزن بھی نکال دو اگر ساحر ہی تو یہان کیا کرسکیگا زنگیون نے کہا آپ کے
بھائی صاحب نے منع کیا ہی قنداب نے کہا وہ اس سے خائف ہونگے اس سبب سے منع کیا مگر تم سوزن
اس کی زبان سے نکال لو زنگی بڑھے کہ سوزن شاہزادے کی زبان سے نکالین بدیع الملک نے جھٹکا دیا
کہ ہتھکڑی ٹوٹ گئی اپنے ہاتھ سے سوزن نکال کے پھینک دیا قنداب نے جو قوت بدیع الملک کی دیکھی اسکو
اور زیادہ حیرت ہوئی کہا اے جوان تو نے اتنی بڑی گستاخی میرے سامنے کی نہین جانتا کہ مین کون ہون شہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب مین خوب جانتا ہون کہ تو ایک مرد مکار ہی اور آئینہ اندام ملعون کی طرف سے
یہان حکومت کرتا ہی مجھکو خود یہانتک آنا منظور تھا ورنہ ممکن تھا کہ مین وہین قید توڑ ڈالتا قنداب نے کہا
اے جوان تو اس طلسم مین کس ارادے سے آیا ہی بدیع الملک نے کل حقیقت بیان کی قنداب نے جواب دیا
اے جوان تو نے بہت سے طلسم فتح کیے مین نے اکثر لوگون سے تیری شجاعت کی تعریف سنی مگر یہ طلسم نہین ہی یہ جاے
سکونت خداوند ہی یہان کوئی آ نہین سکتا ہی نہین معلوم خداوند کو تیری کیا خاطر منظور تھی جو اب تک اُنھون
نے تجھکو زندہ رکھا ورنہ کب کا مرچکا ہوتا بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب سوائے خدا کے کوئی کسی کے مارڈالنے
پر قادر نہین ہی اور آئینہ اندام تو ایک مکار ہی اُس کی کیا طاقت جو کسی کو مارڈالے قنداب نے جو یہ بات
بدیع الملک سے سنی کہ آئینہ اندام مکار ہی اس کو تاب نہ رہی ایک ساحر اس کے پہلو مین بیٹھا تھا اُسکی
طرف مخاطب ہوکر کہا اس جوان کو ابھی جلادے اُس ساحر نے کچھ پڑھکے دستک دی ایک بار بجلی گری کہ سب کی
آنکھین بند ہوگئین بعض لوگ بیہوش ہوگئے مگر بدیع الملک نوجوان جسطرح کھڑے تھے کھڑے رہے ذرا بھی
خوف نہ کیا نہ بجلی نے کچھ نقصان پہونچایا قنداب جادو متحیر ہوا کہا اے زرتاب جادو تمنے کیسی بجلی گرائی جسنے
کچھ تاثیر نہ دکھائی زرتاب نے کہا اس جوان کو سوائے آپ کے اور کوئی نہین جلا سکتا مین نے تو چاہا تھا کہ اسکی
خاک تک یہان باقی نہ رہے مگر اُسپر ذرا بھی اثر نہ پڑا قنداب نے اس کی طرف بغیظ دیکھا کہ اسکا رنگ سیاہ ہوگیا
پھر بدیع الملک کی طرف دیر تک دیکھا کیا شاہزادہ بھی آنکھ لڑائے رہا جب عرصہ گذرا تو قنداب جادو نے
آنکھ جھپکائی بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب بڑے افسوس کی بات ہی کہ تو نے اس دربار مین آنکھ نیچی
کرلی کیا سمجھ کے میری طرف دیکھا تھا قنداب کو یہ بات اور بُری معلوم ہوئی سامنے تلوار رکھی تھی کچھ اسم
اُس تلوار پر پڑھکے بدیع الملک کی طرف پھینک دی تلوار زمین پر گری اس نے دیوار کی طرف مخاطب
ہوکر کہا اے دیوار اس جوان پر گر پڑ کہ دب کے مرجائے بدیع الملک اُس دیوار کے قریب کھڑے تھے دیوار
کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی سب نے کہا یہ کیا غضب ہی آج سب چیزین آپ کے احکام کی تعمیل کیون
نہین کرتی ہین قنداب نے کہا خداوند کو اس کا ہلاک ہونا منظور نہین ہی ابھی ایک فرشتہ میرے پاس آیا تھا
اُس نے کہا کہ خبردار اس کو قتل نہ کیجیے گا یہ شخص آخر مین خداوند کا بندہ خاص ہونے والا ہی اس سبب سے
مین نے دیوار کو روک دیا ورنہ ابھی اس پر دیوار گرتی اور یہ ابھی دب کے مرجاتا بدیع الملک نے فرمایا

ای قنداب اب تجھے انصاف لازم ہو اپنے دلمین خیال کر اس وقت آئینہ اندام جادو کا نام لیکر تو نے دیوار سے خطاب کیا مگر دیوار نہ گری پہلے اُسی مکار کا نام لیکر تلوار میری طرف پھینکی اُس سے بھی مجھے خدا نے بچایا اور دیوار بھی اُسی کے نام کی شرکت سے تھمی رہی اب اگر انصاف کر تو اُس دین باطل کو ترک کر کے مذہب اسلام اختیار کر کہ تیرا انجام بخیر ہو قنداب جادو بدیع الملک سے یہ بات سنکر سر بگریبان ہوا اور تخت سے اُٹھکر بدیع الملک کے قدمون پر گرا عرض کی ای شہریار جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت صحیح ہو درحقیقت مذہب آئینہ پرستی بالکل خلاف ہو اور اسلام اشرف ادیان ہو امیدوار ہون کہ مجھے کلمہ طیبہ تعلیم فرما کر میری خطا معاف کیجئے بدیع الملک نے قنداب جادو کا قدمون سے اُٹھا کر چھاتی سے لگایا کلمہ تعلیم فرمایا قنداب جادو مسلمان ہوا صاحب ایمان ہوا بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار آپ تخت پر تشریف رکھین مین خدمتگذاری مین مصروف ہون بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب جادو ہمین پروا ے تاج و تخت بالکل نہین ہو خدا تمھین تخت مبارک کرے ہملوگ فقط راہ دین اسلام مین ہمین طمع دنیا سے مطلق علاقہ نہین قنداب جادو نے بہت کچھ کہا بدیع الملک نے منظور نہ کیا اُسی کو تخت پر بٹھایا آپ دنگل زرنگار پر جلوہ فرما ہوئے قنداب نے اپنے اہل دربار کی طرف مخاطب ہو کر کہا تملوگ اگر میرا ساتھ دینا چاہتے ہو تو اس دین باطل کو ترک کرو اور اطاعت آقاے نامدار کی اختیار کرو سب نے کہا ای شہنشاہ ہم آئینہ پرستی ترک کرتے ہین کیونکہ اس وقت آئینہ اندام جادو کی حقیقت معلوم ہوگئی اگر اُس مکار مین ذرا بھی قدرت ہوتی تو دیوار ہی گر پڑتی یا تلوار ہی آقاے نامدار کے دشمنونکو گزند پہونچاتی سب مسلمان ہوئے بدیع الملک نامدار کو خوشی حاصل ہوئی قنداب جادو نے عرض کی ای شہریار آپ خاطر جمع رکھین مین حضور کو صاحبقران زمان تک پہونچا دونگا اور اس طلسم کی تمام نشیب و فراز غلام کو بخوبی معلوم ہین انشاء اللہ تعالے سب خدمت والا مین عرض کرونگا بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب جادو مین یہان زیادہ نہین رہ سکتا کیونکہ صاحبقران میرے واسطے بہت مضطرب ہونگے مناسب ہو کہ آج ہی یہان سے سفر کرون قنداب جادو نے عرض کی ای شہریار اگر آپ ایسا عزم ظاہر کرین گے تو غلام کے دلمین جسقدر حوصلے ہین وہ نہ نکلین گے ابھی تو یہان کے اہل شہر کو بھی یہ بات نہین معلوم ہوئی ہو مدعا یہ ہو کہ تمام اہل شہر آئینہ پرستی ترک کر کے مذہب حق اختیار کرین اور ایک شہر اس طلسم مین مسلمان ہو جائے اُس وقت مین آپکے ہمراہ رکاب چلونگا اور صاحبقران ثانی کی قدمبوسی حاصل کرونگا بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہو مجھے تمھارا رنج گوارا نہین قنداب جادو نے عرض کی غلام سب انتظام بہت جلد کریگا ایک ہفتے سے زیادہ حضور کو یہان تمام زمانے کی تکلیف نہ ہوگی بدیع الملک نے منظور کیا قنداب جادو نے اسیوقت ارکین دولت کو طلب کیا سب سے کہا شہر مین منادی کیجائے کہ کل سے سب اہل شہر ہمارے مہمان ہین سب کو شریک دعوت ہونا چاہیئے ایک ہفتہ تک سب کی دعوت رہیگی کچھ امور ضروری بھی سب سے کہے جاینگے ارکین دولت نے سب انتظام کیا شہر مین منادی ہوگئی کہ حکم سلطانی ہو کہ تمام اہل شہر کل سے ہمارے مہمان ہین سات روز تک سب کی دعوت رہیگی لازم ہر ایک کو یہ ہو کہ ایوان شاہی مین حاضر ہو کچھ امور ضروری بھی ظاہر کیے جائینگے یہ منادی جو شہر مین ہوئی سب آگاہ ہوئے جو عزیزان سلطانی تھے اُونکو قنداب جادو نے پیام بھیجے جب سہراب جادو کے پاس چوبدار پیام دعوت لیکر آئے سہراب جادو نے

ہرکارون سے پوچھا کہ قنداب نے اتنی بڑی دعوت کس سبب سے کی ہی ہرکارون نے کہا ہمارے سلطان
نے اپنا مذہب تبدیل کرکے اب مذہب حق اختیار کیا ہی اور اسیواسطے ہر ایک کو طلب فرمایا ہی جو مسلمان ہونے
سے انکار کریگا گردن زدنی کا حکم اُس کے واسطے صادر فرمایا جائیگا سیراب جادو نے جو یہ حال سنا اس کو غیظ
آگیا کہا ارے قنداب جادو نے ترک مذہب کیا ہرکارون نے کہا صح اپنے اہل دربار کے مسلمان
ہوئے سیراب جادو نے اس کا سبب دریافت کیا ہرکارون نے خلاصہ احوال بیان کردیا سیراب کو
بڑا رنج ہوا ہرکارون سے کہا تم جاکر قنداب سے کہدینا کہ سیراب جادو خداوند کے پاس گئے ہین وہان سے
اجازت قتل لیکر آئینگے اور تجھے قتل کرینگے ہرکارون نے کہا کیا مجال کسی کی جو ہمارے آقاے نامدار کو قتل
کرسکے اور آئینہ اندام کیا چیز ہی جو تمھین اجازت دیگا اگر خدا نے چاہا تو ہمارے آقاے نامدار اور طلسم کشا
جو ہمارے ملک کے آقا ہین آئینہ اندام جادو کو قتل کرینگے سیراب جادو نے سحر کیا ہرکارے اسکے
سحر کو کیا دفع کرسکتے تھے مبتلاے سحر ہوئے سیراب جادو نے اسیوقت ایک تخت سحر تیار کیا دونون ہرکارونکو تخت
پر ڈال آپ بھی بیٹھا تخت کو اڑا کر آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

مگر اب کیفیت خواجہ عمرو کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو قید سے رہا ہوکر روانہ ہوئے راہ طی کرتے ہوئے چار روز کے بعد ایک شہر مین پہونچے دیکھا شہر
بہت آباد ہی آراستگی بھی خوب ہی سڑکون پر دورویہ روشنی کے واسطے ٹھاٹھر بندی کی ہی بہت سے لوگ
شہر کی زینت کا انتظام کر رہے ہین خواجہ نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ اس شہر مین اس قدر زینت
کیون کیجاتی ہی کیا سبب ہی اُس نے جواب دیا کہ یہان کا بادشاہ مسلمان ہوا ہی اُس نے طلسم کشا کی دعوت
کی ہی بلکہ تمام شہر مدعو ہے سب کو ہدایت بھی کی جائیگی جو مسلمان ہونے سے انکار کریگا وہ قتل کیا جائے گا
خواجہ نے کہا طلسم کشا کون شخص ہی سب نے جواب دیا کہ ایک جوان صاحب شوکت وشان ہی بدیع الملک
نامدار ... نامی ہی یہان اسیر ہوکر آیا بزور بازو سب کو مسلمان کیا اب ارادہ ہی کہ یہان سے فراغت پاکے مہم
جات کی فتاحی مین مصروف ہو خواجہ نے بدیع الملک کا جو نام سنا خوش ہوئے دلمین کہا شکر ہی کہ خدا نے اچھی جگہ
پہونچا دیا اب بدیع الملک نوجوان کے ہمراہ بحفاظت اپنے لشکر مین پہونچ جاؤنگا یہ سوچ کے خواجہ دارالامارۂ
شاہی کے قریب پہونچے یہان سب سے بڑھکے تیاری پائی خواجہ پہلے روشنی کرنے والون کے قریب پہونچے
ارادہ کر رہے تھے کہ کسی کو بیہوش کرکے اُس کی صورت بنین کہ دیکھا سامنے سے دو چوبدار جاتے ہین خواجہ
اُنکے قریب گئے کہا کیون بھائی اس شہر مین اسقدر تیاری کیون ہو رہی ہی چوبدارون نے جو کیفیت اصلی
تھی وہ بیان کردی خواجہ نے کہا تم لوگ کہان جاتے ہو چوبدارون نے کہا ہم ملک نایاب برادر سلطان
کے پاس جاتے ہین انکو اطلاع کرین گے کہ آج شب کو دعوت مین شریک ہون اور سات روز تک مہمان
رہین خواجہ نے کہا وہ تمھارے سلطان کے بڑے بھائی ہین چوبدارون نے کہا بڑے بھائی سلطان کے
سیراب جادو ہین یہ برادر خورد سلطان قنداب جادو کے ہین خواجہ چوبدارون سے باتین کرتے
ہوئے چلے تھوڑی دور پر جاکر ایک میدان بالکل ویران ملا خواجہ نے دونون چوبدارونکو باتون مین
لگاکر بیہوش کیا انکو وہین چھوڑ دیا آپ ایک کی صورت بنکر تیار ہوئے لباس بھی اس کا پہن لیا یہ تو

دریافت کر چکے تھے اُسیطرف روانہ ہوئے جب نایاب جادو کے مکان پر پہونچے دربانون سے کہا
جاکر اطلاع کرو کہ سلطان کا فرمان لیکر ایک چوبدار آیا ہے آپ کے پاس آنیکا امیدوار ہے کچھ زبانی بھی گذارش
کرتا ہے دربانون نے اطلاع کرائی نایاب جادو اسوقت اپنے دربار مین بیٹھا تھا کہ چوبدار نے جاکر
کہا سلطان عالم کا نامہ دار آیا ہے کچھ پیغام زبانی بھی لایا ہے یہان حاضر ہوکر عرض کرنا چاہتا ہے نایاب جادو
نے کہا ابھی بلا لاؤ چوبدار باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ نایاب کے سامنے لیگئے نامہ دار نے جھک
کے سلام کیا پھر نامہ نذر دیا نایاب جادو نے نامے کو پڑھا کہا مین ضرور دعوت مین جاؤنگا نامہ دار نے
کہا کچھ پیغام زبانی بھی ہے خلوت مین عرض کرونگا نایاب نے اسیوقت تخلیہ کیا سب لوگ اُٹھ گئے
نامہ دار نے کہا مجھسے سلطان عالم نے فرمایا تھا کہ زبانی یہ پیغام دینا کہ اگر آپ تشریف لائیے گا تو ہرگز خالی ہاتھ
نہ آئیے گا جو جواہر آپ کے پاس بیش قیمت ہو اپنے ہمراہ لیتے آئیے گا یہان ایک ضرورت ہے بعد ختم جلسہ آپکو
اس کے علاوہ اور بھی جواہر دیا جائیگا مگر ایک ضرورت ایسی ہی ہے جو آپ سے بروقت آنے کے بیان کردی
جائیگی اور اس بات کو کسی پر ظاہر نہ فرمائیے گا بلکہ مین دو ایک جگہ اور بھی پیغام لیکر گیا تھا اُن لوگون نے مجھکو
جواہرات دیا ہے یہ کہکے کمر سے دو ڈبیان نکالین نایاب جادو کو دکھائین نایاب نے جو دیکھا ایک
مین دانہ یاقوت سرخ دوسری مین گوہر نایاب بیضہ کنجشک سے بڑے نایاب موتیون کو دیکھکر خوش
ہوگیا کہا اگر تم بھی جانا چاہتے ہو تو یہان تھوڑی دیر توقف کرو مین ابھی جواہرات منگا کر تمھین دیتا ہون
نامہ دار نے کہا آپ اپنے یہان کے توشخانے سے کل جواہرات منگائیے جو میرے پسند ہوگا وہ لے
جاؤنگا جہان جہان سے مین نے جواہرات لیا ہے اسی طرح لیا ہے نایاب نے کہا مین ابھی اپنے یہان سے
جواہرات منگاتا ہون یہ کہکر نامہ دار کو خلوت مین چھوڑ کر آپ باہر آیا ملازمین کو آواز دی سب حاضر ہوئے
نایاب سے سب نے کہا حضور کے ہمراہ جو نامہ دار خلوتگاہ مین گیا تھا وہ کیا ہوا نایاب نے کہا اُسکو
مین نے وہین سے رخصت کردیا ایک امر ایسا ہی تھا کہ اُسے پوشیدہ طور سے رخصت کرنا اچھا تھا یہ
کہکر اس نے ملازمین سے کہا داروغہ جواہر خانہ کو جاکر اطلاع کرو کہ جسقدر ہمارے جواہر خانہ مین جواہرات
ہین اسیوقت یہان آئے ہمین ایک ضرورت ہے ملازمین اسی وقت داروغہ کے پاس گئے داروغہ کو حکم
نایاب سے اطلاع دی داروغہ نے بتعجیل کل جواہرات کشتیون مین لگا کر روانہ کرنا شروع کیا جب
سب کشتیان نایاب کے پاس پہونچ گئین تو اُس نے دربار برخاست کیا اور خلوت سے نامہ دار کو
بلایا کہا میان نامہ دار یہ جواہرات موجود ہین جو پسند کرو بھائی صاحب کے واسطے لیتے جاؤ نامہ دار
نے کہا ایک چیز مین اور لایا تھا وہ آپ کو دکھانا بھول گیا دیکھئے ایسے جواہر بھی آپنے نہ دیکھے ہونگے
نایاب نے کہا دکھاؤ نامہ دار نے ایک ڈبیا عقیق سرخ کی کمر سے نکالکر نایاب کے ہاتھ مین دی نایاب نے
اُس ڈبیا کو کھولنا چاہا سرپوش اسکا سخت تھا قریب سینہ ہاتھ لاکر زور کیا ڈبیا کا سرپوش جو کھلا تھوڑی سی
خاک اوڑی نایاب کو چھینک آئی بیہوش ہوا نامہ دار نقلی نے سب کشتیان نذر زنبیل کین نایاب
جادو کی زبان مین سوزن دیکر اس کو بھی زنبیل مین رکھا اس کا لباس پہنکر اسی کی صورت بنائی اس کام
مین دن بھی تھوڑا باقی رہگیا تھا نایاب نقلی نے ملازمین کو آواز دی سب حاضر ہوئے نایاب
نقلی نے کہا سواری کا انتظام کرو مین بھائی صاحب کے یہان جاؤنگا ملازمین نے اُسی وقت سواری

تیار کی جو جو لوگ اس کے ہمراہ رکاب رہتے تھے وہ سب حاضر ہوئے نایاب نقلی قنداب جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت قنداب جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ اس نے جو تمام اہل شہر کو مدعو کیا تھا وقت معینہ پر سب حاضر ہوئے ایوان سلطانی مین فرش ہوا عزیزان شاہی کے واسطے ایک بارگاہ الگ استادہ کی گئی جو لوگ عزیزون مین سے آئے وہان بیٹھے عوام کے واسطے الگ فرش تھا جب سب لوگ جمع ہو چکے تو ملازمین نے قنداب جادو سے آکر عرض کی حضور نے جن جن کو طلب فرمایا تھا وہ سب حاضر ہین قنداب جادو آگے بڑھا جہان بدیع الملک نوجوان تشریف رکھتے تھے وہان آیا عرض کی ایے شہریار اگر اجازت ہو تو مین سب کو مسلمان ہونیکی ہدایت کرون بدیع الملک نے فرمایا بہت اچھی بات ہے قنداب جادو نے باآواز بلند کہا کہ مین نے آپ حضرات کو اس واسطے تکلیف دی ہے کہ جو جو صاحب میرا ساتھ دینا قبول کرین اور اطاعت آقائے نامدار بدیع الملک ذی وقار کی چاہتے ہین وہ اپنے دین باطل یعنی آئینہ پرستی کو ترک کرکے مشرف باسلام ہون اور جس کو اسلام اختیار کرنے سے انکار ہو وہ اس محفل سے اٹھ جائے قنداب جادو نے جو یہ بات باآواز بلند کہی بعض لوگ جو بالکل سیاہ قلب تھے وہ محفل سے اُٹھے قنداب جادو نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ انکو گرفتار کرلو جانے نہ دو ملازمین قنداب نے انکو گرفتار کرلیا جو لوگ محفل مین بیٹھے رہے اُن سب نے اقرار کیا کہ ہم شرف اسلام حاصل کرنا چاہتے ہین قنداب جادو ایک ایک شخص کے پاس گیا دریافت کیا کہ آپ نے اپنے دین باطل کو ترک کیا سب نے بخوشی اقرار کیا جب قنداب جادو نایاب جادو کے پاس آیا کہا کیون بھائی تمنے بھی اپنا دین باطل ترک کیا یا نہین نایاب جادو نے کہا مین اسکا جواب دونگا میری طرف سے خاطر جمع رکھو اسلام ضرور قبول کرونگا مگر چند شرطین مجھکو تمھارے آقائے نامدار سے کرنا ہین اور کچھ امور ضروری دریافت کرنا ہین جب وہ مدارج طے ہو جاینگے مین دین آئینہ پرستی ترک کردونگا ابھی آپ سے بھی چند امور بیان کرنا ہین قنداب جادو نے کہا پھر وہ کسوقت بیان کئے جاینگے اس وقت آقائے نامدار بھی تشریف رکھتے ہین اور مین بھی موجود ہون اس سے بہتر وقت نہین ملیگا چلو مین آقائے نامدار کا سامنا کرا دون اُنسے جو جو باتین پوچھنا ہون دریافت کرلو مگر کوئی امر خلاف تہذیب نہ ہو نہ کوئی کلمہ خلاف شان زبان سے نکالنا نایاب نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین جس وقت آقائے نامدار سے بات کرونگا وہ بہت خوش ہونگے قنداب جادو نایاب کو اپنے ہمراہ لیکر بدیع الملک کے پاس حاضر ہوا عرض کی اے شہریار یہ میرا بھائی ہے کچھ امور ضروری دریافت کرنا چاہتا ہے اگر لائق سماعت ہون تو اُس کو جواب عنایت فرمائیے گا ورنہ جو مزاج مبارک مین آئے اس کے حقین آپ کو اختیار ہے بدیع الملک نے نایاب کو اپنے پاس بلا کے بٹھایا بشفقت فرمایا اے نایاب جادو تھین کیا بات تحقیق کرنا ہے نایاب نے عرض کی اول تو یہ بات پوچھنا ہے کہ اگر مین آئینہ پرستی ترک کرکے مذہب اسلام قبول کرونگا تو علاوہ نفع عقبےٰ کے دنیاوی نفع کیا ہوگا اگر کوئی نفع دینوی بھی ہو تو ایسا کیا جاسے بدیع الملک نے فرمایا دوسری بات بھی بیان کرو نایاب نے کہا جب تک اس کا جواب نہ ملیگا دوسری بات نہ بیان کرونگا قنداب نے کہا نفع دینوی سے

کیا مراد ہی نایاب نے کہا کچھ زر و جواہر مال و اسباب اگر ملے نفع دیتا ہی قنداب نے جواب دیا کہ جسقدر
مال و اسباب کہو اسی وقت ممکن ہی نایاب جادو نے کہا اس طرح مین بھی کہ سکتا ہون کہ جو کچھ آپ
کو ضرورت ہو مین موجود کردون پہلے جواہرات طلب فرمایئے مجھکو دکھایئے جو میرے پسند ہوگا لیلونگا
قنداب نے کہا ای نایاب مین نے اکثر یہ بات تجھسے کہی کہ میرے پاس جو کچھ مال و متاع ہی اُس کا
مالک سوائے تیرے دوسرا نہین آج تو مجھسے جواہرات اس طرح طلب کرتا ہی نایاب نے کہا جناب وہ وقت
اور تھا اب اور زمانہ ہی قنداب نے کہا مین وعدہ کرتا ہون کہ جو چیز تجھکو مرغوب ہوگی مین دینے مین
عذر نکرونگا نایاب نے کہا اس وقت مرحمت فرمایئے وعدے پر نہ ٹالیئے قنداب نے بدیع الملک
کی طرف دیکھا بدیع الملک نے فرمایا اگر تمھین دینا منظور ہی تو اسیوقت دیدو جب تک نایاب جادو
مال و اسباب اپنے قبضے مین نہ کریگا اُس وقت تک مسلمان نہ ہوگا قنداب جادو نے عرض کی مجھے
اجازت مرحمت ہو کہ اس کو اپنے ہمراہ لیجاؤن بدیع الملک نے اجازت دی قنداب جادو نایاب
جادو کو اپنے ہمراہ لیگیا جواہر خانے مین لیجا کر سب جواہرات اسکو دکھایا اس نے بہت کچھ پسند کیا قنداب
جادو سے کہا مین نے پسند تو کیا مگر اس وقت یہان سے لیجانا مشکل اور چھوڑنا بھی دشوار ہی قنداب
نے ہنسکر کہا ای نایاب آج تجھکو کیا ہوگیا ہی اگر تجھے کسی کا اعتبار نہین ہی تو کنجیان مجھسے لے اپنے پاس رہنے
دے جب دعوت سے فراغت پانا جس وقت جی چاہے جو چیز پسند کرنا لے لینا نایاب نے خوشی خوشی کنجیان
لیکر اپنے قبضے مین کین کہا مین چاہتا ہون کہ ایک دم بھر کے واسطے اپنے مکان پر جاؤن ابھی حاضر ہونگا
دیر نہ ہوگی قنداب نے اجازت دی نایاب نقلی جن جن لوگون کو اپنے ہمراہ لایا تھا سب کو لیکر واپس گیا جس
خلوت مین نایاب اصلی سے باتین ہوئی تھین وہان آیا اپنا رنگ روغن چھڑا کر پھر نامہ دار کی صورت
بنائی نایاب اصلی کو زنبیل سے نکال کر ایک پلنگڑی سامنے بچھی تھی اس پر لٹا کے ہوشیار کیا نایاب کی جو
آنکھ کھلی اپنے کو پلنگڑی پر پایا دیکھا سامنے وہی نامہ دار موجود ہی جسکو جواہرات دیا تھا نایاب نے کہا ای شخص
مین کس حال مین تھا نامہ دار نے کہا آپ آرام فرماتے تھے مین رسید جواہرات کی لیکر آیا ہون آپ کے
بھائی صاحب نے تاکید فرمائی ہی جلد تشریف لے چلئے بلکہ اُنسے یہ کہیئے گا کہ مین عرصہ سے یہان موجود تھا
ابھی ایک ضرورت سے اپنے مکان گیا تھا اور اگر وہ دریافت کرین تو خاموش رہیئے گا کیونکہ جو لوگ
دیر کرکے آتے ہین آپ کے بھائی صاحب نے اُنسے بڑی شکایت کی ہی میرے نزدیک بہتر ہی کہ آپ
وہان پہونچ کے کچھ نہ فرمائین خاموش رہین قنداب جادو کے خلاف ہوگا نایاب نے کہا ای نامہ دار مین ایسا ہی
کرونگا مگر مجھے اس وقت تعجب ہی کہ مین کیونکر سو گیا اور ایسی تنہائی مین سوتا رہا کوئی میرے پاس نہ آیا یہان
تک مجھکو یاد ہی کہ مین نے جواہر خانے سے جواہرات منگا کر تمھارے سپرد کیا تمنے ایک ڈبیا مجھے دکھائی ڈبیا
مین نے کھولی پھر مجھے نہین معلوم کیا ہوا نامہ دار نے کہا آپ نے ڈبیا سے دانہ یاقوت نکالکر دیکھا مجھکو
رخصت کیا بلکہ یہ بھی فرمایا تھا کہ کسی کے سامنے نہ جانا مین پوشیدہ ہو کر سلطان کی خدمت مین گیا لوگون
کو یہ شک ہوا کہ آپ یہان خلوت مین ہین اسی وجہ سے کوئی نہین آیا اب زیادہ عرصہ نہ کیجیے تشریف
لیجایئے نایاب جادو حیران اٹھا دروازے پر آیا دیکھا سواری تیار ہی سب لوگ منتظر کھڑے ہین نایاب
نے کسی سے کچھ نہ کہا نامہ دار کو رخصت کرکے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر قنداب جادو کیطرف روانہ ہوا

نامہ دار جواہر خانہ قنداب کا بت تو اپنی صورت مین آیا جب در جواہر خانہ پر پہونچا اپنی صورت بھر نایاب
جادو کی بنائی کنجیان لیئے ہوئے جواہر خانے کے اندر گیا جسقدر بیش قیمت جواہرات تھا سب زنبیل
مین ڈال لیا وہان سے دوسرے کوٹھے کی طرف گیا کوٹھے کو کھولا مگر مال کا پتہ نہ پایا بہت دیر تک تلاش کرتا
رہا آخر مجبور ہوکے اور کوٹھون مین گیا کہین مال نہ ملا مجبور ہوکے بصورت قنداب مین آیا دیکھا قنداب
جادو انتظام کر رہا ہے نایاب جادو ایک طرف بیٹھا ہے جب قنداب نے نایاب کو دیکھا کہا اے نایاب
تم اپنے کار ضروری سے فراغت کر آئے نایاب کو نامدار کی بابت یاد آئی عرض کی حضور مین عرصے سے یہان
حاضر ہون ایک کام کیواسطے اپنے مکان پر گیا تھا فراغت کرکے پھر حاضر ہوا قنداب نے کہا اب آقائے نامدار
کی خدمت مین چلو کلمہ پڑھکر مسلمان ہو جو تمھاری شرط تھی اب وہ بھی پوری کی گئی نایاب نے کہا بھائی صاحب
آپنے میری شرط کیا پوری کی قنداب نے کہا تمنے جواہرات بیش بہا مجھسے طلب کیا مین نے تمھین کنجیان
دیدین اب اور کیا چاہتے ہو قنداب سے جو یہ بات نایاب نے سنی کہا بھائی صاحب آپ نے خود اپنے نامدار
کی [illegible] جواہرات بیش قیمت اس وعدہ پر منگایا تھا کہ بعد ختم صحبت واپس دیا جائیگا مین نے
آپ سے کب جواہرات طلب کیا قنداب نے کہا اے نایاب کیا تمھین مسلمان ہونا منظور نہین ہے
نایاب نے کہا مین نہین سمجھا کہ آپ مجھے مسلمان ہونے کی کیون ترغیب دیتے ہین قنداب نے کہا
تمھین یہ بات معلوم نہین ہے کہ مین نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کی اور اسی واسطے یہ صحبت مقرر کی ہے
کہ جسکو آقائے نامدار کی اطاعت منظور ہو وہ مسلمان ہو اور جو اسلام قبول کرنے سے انکار کرے وہ میری
محفل سے اٹھ جائے ابھی تمھارے سامنے مین نے باواز بلند یہ بات کہی تھی جو لوگ سیاہ قلب تھے محفل
سے اٹھے مین نے انھین قید کر لیا ہے قتل کرونگا جب مین نے تمسے دریافت کیا تمنے کہا کہ مین کچھ ضروری
باتین آقائے نامدار سے کرنا چاہتا ہون مین تمھین انکے پاس لیگیا وہان تمنے جواہرات طلب کیا اور یہ
قرار کیا کہ جب تمھین جواہرات پاؤنگا تو یہان لاؤنگا مین تمھین اپنے ہمراہ کوٹھے مین لیگیا تمنے کہا ابھی جواہرات
کا لیجانا مشکل ہے اور یہان چھوڑنا بھی دشوار ہے مین نے احتیاط کیواسطے تمھین کنجیان دیدین تمنے مجھسے اپنے
مکان جانے کی اجازت چاہی مین نے تمھین رخصت دی اب اسوقت یہ عذر پیش کرتے ہو کہ مین کسی
بات سے واقف نہین اگر اسلام قبول نہین کرتے تو تمھارے واسطے بھی وہی بند و بست کیا جائیگا
نایاب جادو نے کہا بھائی صاحب میری مجال ہے جو آپ کے خلاف کوئی کام کرون مگر مین حیران ہون
کہ آپ اس وقت کیا فرماتے ہین مین دین آتش پرستی ترک کرنے سے انکار نہین کرتا ہون مگر آپ یہ تو
فرمائین کہ مین نے آپسے جواہرات طلب کیا کوئی اس امر کا گواہ بھی ہے قنداب جادو نے کہا جو جو لوگ
میرے ہمراہ گئے تھے وہ سب گواہ ہین نایاب نے عرض کی میرے پاس آپکے ہاتھ کی لکھی رسید موجود ہے
جب مین نے آپکو جواہرات روانہ کیا آپنے اس کی رسید اپنے نامدار کی معرفت مجھکو روانہ فرمائی تھی
بلکہ جس وقت آپکا نامہ بر رسید لیکر میرے پاس گیا مین سو رہا تھا اسی نے جاکر مجھسے کہا کہ آپ اب تک
خواب غفلت مین مشغول ہین وہان جلسہ شروع ہو گیا جلد جایئے خبردار یہ بات ان پر ظاہر نہ کیجئے گا کہ مین جلسہ
مین موجود تھا ورنہ بہت آزردہ ہونگے انسے یہ کہیئے گا کہ مین قبل سے جلسے مین موجود تھا ایک ضرورت
سے ابھی اپنے مکان پر گیا تھا قنداب جادو نے کہا اچھا مین اپنی رسید دیکھون نایاب جادو نے

رسید اسی وقت دی قنداب نے اپنی مہر دیکھی گھبرا گیا کہا ای نایاب مین نے ہرگز یہ رسید نہین لکھی
نایاب نے عرض کی بعض امور تو میرے نسبت بھی ایسی وقوع مین آئے کہ جنکے سبب سے مجھے بھی
حیرت ہے قنداب نے کہا پہلے تم آقاے نامدار کی خدمت مین چلو اسلام سے مشرف ہو پھر اسکی نسبت گفتگو
ہو جائیگی اور یہ امر خلاصہ ہوگا نایاب جادو اپنی جگہ سے اٹھا قنداب کے ہمراہ بدیع الملک کے
پاس آیا قنداب نے ہاتھ باندھکے عرض کی ای شہریار آپ کے سامنے نایاب جادو نے کیا اقرار کیا تھا بدیع الملک
نے کل کیفیت بیان کی قنداب نے کہا ای نایاب آقاے نامدار جو فرما رہے ہین اسکو تو یقین
کرتے ہو نایاب نے عرض کی اس کلام کے راست ہونے مین شک نہین مگر کنجیان جواہر خانہ کی میرے پاس
نہین ہین اور نہ مین نے پایا مین نے اس ترکیب کی گفتگو آن بھلا اب مجھے آپ سے اس ترکیب کی گفتگو
کرتے کبھی کسی نے دیکھا ہے مین اس وقت جسقدر مال و اسباب رکھتا ہون اگر آقاے نامدار
قبول فرمائین تو تصدق کرکے تقسیم غربا کو تقسیم کردون مجھے کیا ضرورت تھی جو مین طمع ظاہر کرتا اور مال دنیا کے لالچ
سے اپنا مذہب تبدیل کرتا بدیع الملک اس کلام کو سنکر ہنسنے فرمایا ای قنداب اس معاملے مین خلل ندو
مجھے ایک گمان ہے یقین ہے کہ ضرور یہی بات ہے قنداب نے عرض کی غلامون سے ارشاد فرمائیے بدیع الملک
نے فرمایا تھوڑے عرصے مین وہ بات ظاہر ہو جائیگی مجھکو اسیوقت خیال تھا مگر یقین کامل نہوا تھا اب صدق
ہو گئی تم مرد دانا ہو کر تعجب کی بات نہین ہے تھوڑی دیر مین سب حال خلاصہ ہوا جاتا ہے یہ فرما کر نایاب
جادو کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا نایاب جادو مسلمان ہوا اپنی جگہ پر جاکے بیٹھا جلسہ آراستہ ہوا ارباب نشاط کی آمد
ہوئی بدیع الملک نے دیکھا ایک زہرہ جبین مہر تمکین زیور بیش قیمت زیب جسم کئے ہوے تازہ وادا سے
خرامان خرامان محفل مین آئی ہے بدیع الملک نازنین کی صورت دیکھکر ہنسنے قنداب نے بدیع الملک کو
متبسم کنان پایا پوچھا آقاے نامدار کی نظر اس مہجبین پر پڑی یہی سبب تبسم ہے یقین ہے کچھ پسند خاطر ہوئی ہو یہ سوچ
کے محفل سے اٹھا اس نازنین کے قریب آیا کہا ای مہجبین میرے ہمراہ چل اس نازنین نے جواب دیا کہ صاحب
مین اس وقت اپنے کمال کے ظاہر کرنیکو اس محفل مین آئی ہون آجتک کسی محفل مین نے نہ پائی جو اپنا کمال
ظاہر کرتی آج یہان خاص و عام جمع ہین اپنا کمال دکھاؤنگی دیکھون اور ہم پیشہ کیا کرتی ہین قنداب نے کہا
ای مہجبین تیرے کامل ہونے مین شک نہین مگر اب یہ بات مجھے ناگوار ہے کہ تو محفل مین رقص و سرود کا
شغل کرے نازنین نے جواب دیا کہ صاحب اگر آپکی نگاہ بد ہے تو خاطر جمع رکھیے مین نے آجتک بڑے بڑے
بادشاہ دلی نہین سنی قنداب نے کہا ای مہجبین مین تجھے اپنا مالک جانتا ہون کیا مجال میری جو تیری طرف
نگاہ اٹھاکر دیکھ سکون مگر ایک سبب عظیم ہے اس کا ابھی ظاہر کرنا اچھا نہین ہے صرف اتنا کہونگا کہ تو بڑی صاحب اقبال
ہے تجھپر یہ عنایت جلد افشا ہو جائیگا نازنین نے کہا مین نے ایسے فقرے بہت سنے ہین مین ہرگز
تمھارے کہنے کا اعتبار نہ کرونگی اور تمھارے ہمراہ محفل سے نہ چلونگی تم یہان کے بادشاہ ہو اگر کوئی ظلم بھی تم سے
ہو جائیگا تو لوگ اس کو عدل کہینگے قنداب نے کہا ای نازنین بڑے تعجب کی بات ہے مین تجھکو عاقل و دانا سمجھے
جانتا ہون مگر تو میرے کہنے کو قبول نہین کرتی نازنین نے جواب دیا آپ مجھے دار پر کھچوا دین مگر مین آپ کے
ہمراہ یہان سے نہ چلونگی میرا نقصان ہوگا اگر محفل مین اپنا کمال دکھاؤنگی آپ کے آقاے نامدار کی توجہ سے بہت کچھ
انعام پاؤنگی خلعت فاخرہ ملیگا زر و جواہر بیحساب حاصل ہوگا قنداب نے کہا ای نازنین اگر تو میرے ہمراہ نہ چلے گی

تو تیرے حوصلے سے بڑھکے تجھکو دونگا نازنین نے جو یہ بات سنی کہا آپ پہلے اس امر کا اقرار کریں اگر مجھکو اپنا
محل تو بناینگے قنداب نے کہا میری کیا مجال جو مین اس نگاہ سے تیری طرف دیکھ سکون نازنین قنداب
کے ہمراہ ہولی قنداب نے دوسرا طائفہ محفل مین بلایا نازنین کو ہمراہ لیکر اپنے محل مین آیا نازنین نے کہا
پہلے وعدہ وفا فرمائے اور میرے بیٹھنے کو جگہ تجویز فرمایئے قنداب جادو نے اسی وقت بہت کچھ مال
و اسباب نازنین کو دیا اپنی زوجہ کے پاس بٹھا کے پھر محفل مین آیا بدیع الملک نے قنداب جادو
کو بلا کر فرمایا کہ اس نازنین کو تم محفل سے کہان لیگئے اب قنداب کو یقین کامل ہوا کہ آقائے نامدار کے منظور
ہے ہاتھ باندھ کے عرض کی وہ نازنین اپنے فن مین تاک ہے عالم بیتو مین اوس کا گانا اچھا نہین ہے اس جلسے
کے بعد جسوقت حضور طلب فرمائینگے وہ حاضر خدمت ہوگی بدیع الملک نے فرمایا اگر کوئی خیمہ تخلیہ کا ہو
تو مین اس سے کچھ ضروری باتین اسی وقت کرنا چاہتا ہون قنداب نے عرض کی مین اسیوقت انتظام
کرتا ہون یہ کہکے باہر آیا اس نازنین کو محل سے طلب کیا ایک خالی خیمہ مین سب اسباب راحت مہیا کرکے
نازنین کو اس خیمے مین بٹھایا خود بدیع الملک کیخدمت مین آیا عرض کی وہ نازنین حاضر ہے بدیع الملک
اٹھے قنداب کے ہمراہ اس خیمے مین آئے قنداب دروازے پر ٹھہر گیا بدیع الملک خیمے
کے اندر تشریف لائے دیکھا وہ نازنین بیٹھی ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ صاحبقران کے مزاج کی
کیفیت بیان کرو نازنین نے جواب دیا مین صاحبقران سے نہین واقف بدیع الملک نے کہا خواجہ اب
تمھاری چوری کھل گئی زیادہ اپنے تئین پوشیدہ نکرو غرض بڑی حجت و تکرار کے بعد خواجہ نے اپنی صورت
اصلی ظاہر کی بدیع الملک نے لشکر کی کیفیت دریافت کی خواجہ نے کہا صاحبقران کو آپ کی تلاش ہے
شاہزادے نے کہا ہے کہ بہت عرصے مین ملاقات ہوگی اس کے بعد اپنی کیفیت بیان کی بدیع الملک
خواجہ کے ملنے سے بہت خوش ہوئے خیمے سے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے باہر آئے در خیمہ پر قنداب
جادو کھڑا تھا اس نے جو خواجہ کی صورت دیکھی حیران ہوگیا عرض کی آقائے نامدار یہ کون صاحب ہین
بدیع الملک نے کہا انکو بھی سلام کرو یہ بڑے شخص ہین قنداب نے خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے کہا مین
خالی سلام نہین لیتا جب تک مجھکو نذر کوئی نہین دیتا قنداب نے اسیوقت خواجہ کو نذر دی بدیع الملک
سے عرض کی ای شہریار وہ نازنین کہان ہے بدیع الملک نے فرمایا اس کی کیفیت نہ پوچھو یہ عجب بات
تھی سوا میرے یا صاحبقران کے دوسرے کا کام نہ تھا جو خواجہ کو اس وقت مین پہچان لیتا قنداب جادو
سمجھکے خاموش ہو رہا بدیع الملک خواجہ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے محفل مین آئے خواجہ نے بدیع الملک
کی کیفیت دریافت کی شاہزادے نے اپنا سب حال بیان کیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو بدیع الملک نوجوان
جب فریضہ سحری سے فراغت پا چکے شہر کی سیر کو قنداب جادو کے ہمراہ نکلے دن بھر سیر کی قریب شام
واپس آئے سات روز تک بدیع الملک قنداب کے شہر مین رہے آٹھوین روز علے الصباح شاہزادے
نے قنداب جادو سے کہا اب تمھاری خوشی ہوگئی مناسب ہے کہ اب یہان سے ہمین جانیکی اجازت
دو کہ صاحبقران بہت متردد ہین قنداب جادو بہت مصر ہوا مگر بدیع الملک نے منظور نکیا کہا
آج شام تک مجھکو رخصت کرو قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار یہ امر غیر ممکن ہے مین نے لشکر مین بھی ابھی
اطلاع نہین کی ہے وہ لوگ بھی بے سر و سامان ہین آج انکو اطلاع کیجائیگی علاوہ اسکے امور سلطنت کا بندوبست

کرنا ہی کسی ایسے شخص کو یہان کا حاکم قرار دینا ہی جسکے قبضے سے ساحر سلطنت نہ لے سکین بدیع الملک نے
یہ سنکر فرمایا ای قنداب تم اپنے ملک مین براحت و آرام بسر کرو مجھکو جانے دو اگر حیات مستعار باقی ہی
تو بعد فتح طلسم اس طرف آئینگے صاحبقران زمان بھی ہمارے ہمراہ ہونگے پھر تمہارے مہمان ہونگے
قنداب نے عرض کی غلام رکاب سعادت انتساب سے جدا ہو کر زندہ نہ رہیگا بدیع الملک نے فرمایا
اب میری زبان سے یہ بات نکل گئی مین آج ہی یہان سے کوچ کرونگا قنداب جادو نے عرض کی آپ
یہان سے کسی قریب کے صحرا مین تشریف لیجائین انشاء اللہ تعالی دو ایک روز کے عرصے مین غلام بھی
حاضر ہوگا بدیع الملک نے اس بات کو پسند کیا قنداب جادو نے چند بارگاہین کچھ لشکر بدیع الملک کے ساتھ
کردیا شاہزادہ وہان سے روانہ ہوا قریب شہر ایک صحرا تھا اُس روز وہین آکر سب مقیم ہوئے قنداب جادو
نے دو روز مین انتظام سلطنت سے فراغت پائی اکلیل حق پرست کو تخت پر بٹھایا لشکر گران اور خزانہ بیشمار
ہمراہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا شاہزادے نے اُس شب وہین قیام کیا دوسرے
روز بعد نماز صبح وہان سے حسب صلاح قنداب جادو ایک جانب کو لشکر گران ہمراہ لیکر کوچ فرمایا کہ ذکر انکا
وقت پر آئے گا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو کیفیت قنداب جادو کی سُنکر اپنے ٹھکانے سے آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا دو روز کے بعد
آئینہ اندام کے مکان پر پہونچا دربانون نے اسکو روکا کہا ہم جاکر تمھاری اطلاع کرتے ہین ابھی جانے کا ارادہ
نہ کرو سیراب جادو ٹھہر گیا دربانون نے چوبدارون کو بلایا چوبدار آئے دربانون نے کہا یہ ایک شخص کہین سے
آیا ہی زیارت خداوند کا مشتاق ہی جاکر اطلاع کرو اگر خداوند اجازت دین تو اسکو اپنے ہمراہ لیجانا چوبدار اندر آئے
آئینہ اندام جادو سے عرض کی کہ خداوند کو خود سب کیفیت معلوم ہی مگر حسب قاعدہ ہم لوگ عرض کرتے
کہ ایک بندہ در دولت پر حاضر ہی تمنائے زیارت رکھتا ہی اسکے بارے مین کیا حکم ہی آئینہ اندام جادو نے کہا
مجھے معلوم ہی سیراب جادو آیا ہی اپنے بھائی کی شکایت لایا ہی اسوقت اسکے پاس زمرد و سنگان و تورج
اور اشراق بیٹھے باتین کر رہے تھے تورج نے کہا یا خداوند یہ کیا شکایت لایا ہی آئینہ اندام نے کہا اسکا بھائی
ہمارا بندۂ خاص ہی اور ہمنے اُسے نصف طلسم کی حکومت دی ہی خداوند ثانی اسکا لقب ہی اُس پر بھی سب راز
پوشیدہ ظاہر ہوتے ہین ہمنے علاوہ حکومت کے اسکو قدرت خداوندی بھی کچھ دی ہی اسنے بالفعل مسلمانون سے
ڈرکر بمصلحت اپنا طریقہ ترک کردیا ہی اور مسلمان ہوگیا ہی سیراب اسکی شکایت کرنے کو آیا ہی مین اسکو ابھی
قائل کردونگا یہ کہکے آئینہ اندام نے چوبدارون سے کہا کہ اسکو ہمارے سامنے لاؤ ہم اسکو سمجھا دین وہ جاکر اپنے
بھائی سے ملے چوبدار باہر آئے کہا ای سیراب جادو تمھین خداوند یاد فرماتے ہین سیراب جادو چوبدارون کے
ہمراہ اندر آیا پہلے اس گمراہ نے آئینہ اندام کو سجدہ کیا پھر سامنے بیٹھ گیا آئینہ اندام نے کہا ای سیراب
قنداب جادو مسلمانون سے ڈر گیا اور اپنا مذہب تبدیل کردیا سیراب نے ہاتھ باندھکر کہا آپکو خود یہ کیفیت معلوم
ہوگئی ہی اب میرے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہی جو کچھ آپ حکم فرمائیے وہ کیا جائے آئینہ اندام نے کہا بھلا تمھین یہ
نہ معلوم ہوا کہ قنداب جادو جسکو ہمنے کچھ قواعد خداوندی تعلیم فرمائے ہین وہ اس طرح سے مسلمان ہوجاتا محض اُسنے

ایک حکمت کی ہو مسلمانون کو اپنے دام مین پھنسایا ہو اب رفتہ رفتہ سب کو آئینہ پرست بنالیگا سیراب نے کہا
خداوند نے جو کچھ فرمایا یہ سب بہت صحیح ہو مگر تعجب یہ ہو کہ اسنے آئینہ پرستون کو جو بڑے بڑے لوگ سمجھے اور
جنھین ہم لوگ بزرگان دین کہتے تھے انکو ذلت وخواری سے گرفتار کرلیا ہو اور یقین ہو کہ اب انکو قتل کر ڈالے
آئینہ اندام نے کہا یہ سب تمہارا خیال ہو قدرت نے ابھی تک اُن لوگون کی ایسی تقدیر نہین کی ہو جو کوئی انکو
قتل کرے مگر تم اپنی کوشش کرو کہ قنداب نے بدیع الملک کو اسیر کیا ہو اور انکا دوست بنا ہو تم لشکر حمزہ
کو جاکر تباہ کرو انمین سے ایک کو آزاد نہ چھوڑو جہانتک ممکن ہو سب کو گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ مین اُنکے
دلون مین نور آئینہ پرستی اُتار دون مگر اس بات سے ہوشیار رہنا حمزہ صاحب تحفہ جات ہو اسم اعظم بھی اُسکے
پاس ہو اگر اس سے بے سمجھے دغا کروگے نوک اُٹھاؤگے قدرت کچھ دخل نہ دیگی اور اگر قدرت کی مرضی
کے موافق کام کروگے مین یقین وہ نام دونگا کہ بڑے بڑے ساحر اور بڑے بڑے بہادر رشک کرینگے
سیراب جادو نے کہا جو کچھ حکم خداوندی ہو مین بسر وچشم بجالاؤن آئینہ اندام جادو نے کہا قدرت کی یہ
مرضی ہو کہ تم جاکر حمزہ سے مل جاؤ اور اُسکا اسم اعظم بند کرادو اور حرز ہیکل وغیرہ اپنے قبضے مین کرو اور ایرج
کے پاس ایک چادر نیلگون ہو کہ اسکو طیلسان اویسی کہتے ہین اُس پر قبضہ کرو جب یہ سب چیزین تمہارے
قبضے مین آجائین اُسوقت سب کو مبتلائے سحر کرکے گرفتار کرلو اس انتظام سے قدرت کی یہ مراد ہو کہ حمزہ اور
ہمراہیان حمزہ کو کسی قسم کی تکلیف نہو کیونکہ وہ لوگ قدرت کو بہت پیارے ہین سیراب جادو نے کہا آپنے
جو کچھ فرمایا یہ بہت مناسب ہو مین ایسا ہی کرونگا مگر ایک بات کا امیدوار ہون کہ کچھ ساحر میرے ہمراہ کیے جائین
آئینہ اندام نے کہا یہ ابھی وقت ممکن ہین یہ کہکے اشراق سے کہا سیراب جادو کے ہمراہ کچھ ساحران جلیل کیے جائین
تاکہ یہ جاکر حمزہ کو گرفتار کرلائے اشراق اُسی وقت آئینہ اندام سے رخصت ہوا زمرد وغیرہ بھی اُسکے
ہمراہ ہوئے سیراب جادو بھی ساتھ آیا اشراق سیراب جادو کو اپنے مکان پر لایا بڑی خاطر کی اُسی وقت
اپنے ملازمین کو طلب کیا کہا جاکر ادراک جادو اور مرغوب جادو اور سماق جادو اور دل فگار جادو کو
اطلاع دو کہ مع اپنے جملہ ہمراہیون کے بارادہ سفر میرے پاس آئین ہرکارے اُسی وقت روانہ ہوئے اُن
ساحرون کو جاکر اطلاع دی سب نے اپنے اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیا سامان سفر بھی درست کیا اُسی وقت سب
اشراق کے مکان پر آئے اشراق نے سب سے کہا کہ تم لوگ سیراب جادو کے ہمراہ جاؤ اور جو کچھ
یہ کہین اُس پر عمل کرو اُنکے حکم کو میرے کہنے سے زیادہ ماننا خداوند اُنکو ایک کام کے لیے بھیجتے ہین سب
ساحرون نے کہا جو کچھ یہ کہینگے ہمین بسر وچشم منظور ہوگا کیا مجال جو اُنکے خلاف کرین اشراق نے اُسیوقت سب کو
رخصت کیا سیراب جادو سے بروقت روانگی بھی کہدیا کہ جو کچھ خداوند نے کہا ہو اُسکے خلاف نہ کرنا ورنہ انکو ناگوار
ہوگا ایسا نہو جھنجھلا کے کوئی بری تقدیر کردین تو مفت مین تمہاری جان جائے سیراب جادو نے کہا مین ایک
حرف کم وبیش نہ کرونگا جو کچھ اُنھون نے فرمایا ہو وہ بسر وچشم بجالاؤنگا یہ کہکر سیراب جادو رخصت ہوا آئینہ اندام
نے اسکو یہ بتا دیا تھا کہ صاحبقران سے قریب مرحلہ خونین ملاقات ہوگی یہان سے براہ راست وہین جانا راستے
مین کہین قیام نہ کرنا سیراب جادو سب کو اپنے ہمراہ لیکر مرحلہ خونین کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب امیر حمزہ آفتاب علم کے کہنے سے بدیع الملک کی تلاش کو روانہ ہوئے دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے

صاحبقران نے دیکھا تھوڑی دور پر ایک دیوار آتشین معلوم ہوتی ہی صاحبقران نے واقفکاران طلسم کو طلب کیا سب لوگ حاضر ہوئے امیر نے دیوار کی اصلیت دریافت کی سب نے گذارش کی یہ مرحلہ خونین کی دیوار ہی صاحبقران نے فرمایا اب راستہ کس طرف ہی سوائے اسکے کہ جس طرف سے ہم آئے ہین اُسی طرف واپس چلین تو راہ ملے لوگون نے عرض کی آج یہان قیام فرمائیے کچھ تدبیر کیجائیگی امیر نے اُسی وقت حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کیجائین ہم یہان قیام کرینگے ملازمین نے بعد تعجیل بارگاہین آراستہ کین صاحبقران مرکب سے اُترے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر صاحبقران کی بارگاہ مین حاضر ہوئے امیر نے فرمایا یہ دیوار کس طرح بنائی گئی اور کہانتک دیوار بنی ہی ساحرون نے عرض کی یہ دیوار بہت دور تک ہی فقط اُسی قدر راہ ہی کہ جسقدر ہم لوگون نے طی کی اب آگے نہین جاسکتے دیوار ہر طرف ملیگی راستہ نہین ہی ایک سمت ایک دریا ہی اُسے دریاے آتش روان کہتے ہین وہان بھی بہت کچھ لشکر ساحر موجود ہین اور سب ساحر حد کے مکار ہین اُس طرف بھی جانا اچھا نہین ہی اور رستہ بھی نہین ہی دریا کے بعد پھر مرحلے کی دیوار ہی صاحبقران نے فرمایا اس مرحلے مین داخلہ کرنا چاہیے جب مرحلہ فتح ہوجائیگا راستہ صاف ہوگا واقفکاران طلسم نے عرض کی یا صاحبقران مرحلے کا بے طلسم کشا فتح ہونا دشوار ہی گو یہ بات ضرور ہی کہ آپکے سامنے اُس مرحلے کی اور اس طلسم کی کوئی حقیقت نہین ہی مگر جبتک شراکت طلسم کشا نہوگی مرحلہ کسی طرح فتح نہوگا صاحبقران نے فرمایا اگرچہ مرحلہ فتح نہوگا راستہ تو ملجائیگا سب نے عرض کی شاید یہ بات ممکن ہو امیر نے فرمایا کل انشاء اللہ تعالی مرحلے مین چلینگے لشکر مین اطلاع کردیجائے کہ سب لوگ تیار رہین خواجہ کی بھی کیفیت نہین معلوم ہوئی اور بدیع الملک کے واسطے بھی جانا ضرور ہی جہانتک ہوسکے ہر کام مین تعجیل کیجائے مریخ آفتاب علم نے لشکر مین اطلاع کی بہادران فوج تیاری کرنے لگے شب بھر صاحبقران وہین مقیم رہے صبح کو مع تمام لشکر در مرحلہ کی طرف روانہ ہوئے دن بھر راستہ طی کیا شب کو مرحلے کا دروازہ ملا امیر نے فرمایا اسوقت اندر چلنا صلاح نہین ہی شب بھر یہان بھی قیام کرو صبح کو نامہ یہان کے حاکم کو بھیجینگے مریخ آفتاب علم نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لائے اور سب ساحر و غیر ساحر آپنے اپنے خیامون مین داخل ہوئے امیر نے نامہ بھی اُسی وقت تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے خونین چشم جادو ہم ایک ضرورت سے جاتے ہین بہتر ہی کہ ہمین مرحلے کے اُس پار جانے دو راہ نہ روکو آئندہ جو تمھارے مزاج مین آئے ہمسے شکایت نہ کرنا اگر ہم زبردستی اس مرحلے سے نکل جائین یہ نامہ لکھکر مریخ آفتاب علم کے سپرد کیا فرمایا صبح کو کوئی سردار اس نامے کو لیجائیگا وہان سے جواب لائیگا مریخ نے نامہ اپنے پاس رکھا صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد صحبت برخاست کی خوابگاہ مین تشریف لائے تھوڑی دیر آرام فرمایا تھا کہ صداے اذان صاحبقران کے گوش مبارک مین پہونچی امیر بستر خواب سے اُٹھے اطاعت باری مین مشغول ہوئے بعد فراغ نماز بارگاہ مین تشریف لائے دیکھا مریخ آفتاب علم متحیر بیٹھا ہی امیر نے مریخ سے فرمایا اے مریخ تمھین اس وقت مین کچھ متردد پاتا ہون اسکا کیا سبب ہی مریخ نے عرض کی غلام کو تنہا حیرت نہین ہی بلکہ جو لوگ یہان کے بڑے بڑے واقفکار ہین وہ سب متحیر ہین جو دروازہ طلسم کے مرحلے کا کل نظر آیا تھا آج غائب ہوگیا ہی بہت دور تک سوار گئے کہین پتہ نہ ملا آخر

ہوکے واپس آئے صاحبقران کو بھی حیرت ہوئی امیر نے فرمایا یہ کیا سبب ہوا کہ دروازہ نگاہ سے غائب
ہوگیا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران یہان کے واقفکار جو لوگ ہین وہ یہ کہتے ہین کہ ہمین دھوکا ہوا وہ دروازہ
نہ تھا بلکہ مرحلے کے نگہبانون نے سحر کیا تھا اور سحر سے ایک دروازہ بناکے دکھایا تھا ہمنے اسی وقت اس دروازہ
کا امتحان نہ کیا اسقدر غلطی ہوئی دروازہ یہان سے بہت دور ہو کیونکہ راہ کے نشانات سے معلوم ہوتا ہو امیر
نے اسی وقت وہان سے کوچ کیا تا شام راہ طے کی جب آفتاب غروب ہوا صاحبقران کو ایک پھاٹک عالیشان
نظر آیا امیر نے واقفکاران طلسم کو طلب کیا فرمایا اس دروازے کو دیکھو اگر یہ در اصلی ہو تو یہان قیام کرین
ورنہ آگے بڑھین واقفکاران طلسم نے بہت بہت سحر کیے مگر دروازہ اپنی جگہ پر قائم رہا سب نے امیر
سے عرض کی یا صاحبقران یہ دروازہ اصلی ہو آپ یہین تشریف رکھین اب کچھ خوف نہین ہو امیر نے مریخ
سے کہا بارگاہین استادہ ہونے کو کہو مریخ نے بارگاہین استادہ کرائین صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف
لے گئے اور سب سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے صاحبقران نے سب کو طلب فرمایا تھوڑی دیر تک
صحبت رہی جب رات زیادہ گئی امیر نے محفل کو برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی خوابگاہ مین گئے
استراحت پذیر ہوئے جب شب گذری روز ہوا صاحبقران نے فریضہ سحری کو ادا کیا بارگاہ مین سب
سردار حاضر ہوئے صاحبقران چاہتے تھے کہ نامے کی بابت ذکر کرین کہ مریخ آفتاب علم نے آکر عرض کی
یا صاحبقران جو مشکل کل درپیش ہوئی تھی وہی آج بھی ہو دروازے کا کہین پتہ نہین معلوم ہوتا ہو صاحبقران
کو کمال تعجب ہوا واقفکاران طلسم سے فرمایا عجب کی بات ہو کہ آپ لوگون نے کل بہت اچھی طرح سے
دروازے کو شناخت کر لیا تھا مگر آج پھر وہی مشکل درپیش آئی اسکا کیا سبب ہو معلوم ہوتا ہو خونین چشم جادو کو
ہمارے آنے کی اطلاع ہوگئی اُسنے یہ سب بندوبست کیے ہین ساحرون نے عرض کی یا صاحبقران
آج تشریف لے چلیے جسوقت دروازہ نظر آئے فوراً اندر چلیے ٹھہرنا اچھا نہین ہو صاحبقران کو یہ بات
پسند آئی اُسی وقت وہان سے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو چند ساحر اپنے ہمراہ لیکر تلاش مین صاحبقران کی چلا تھا تین روز کے بعد مرحلہ خونین چشم جادو پر
پہونچا دیکھا ایک لشکر گران درِ طلسم کی تلاش مین جاتا ہو سیراب جادو نے پہچان لیا کہ صاحبقران کا ہی لشکر
ہو مگر رفع شک کے لیے ساحرون سے کہا جاکر دریافت کرو یہ لشکر کسکا ہو ساحر آئے لوگون سے دریافت
کیا واپس گئے سیراب جادو سے جاکر کہا آپ کا خیال بہت صحیح ہو یہ لشکر صاحبقران کا ہو سیراب جادو
نے کہا مین پہلے مالک مرحلہ سے جاکر ملون پھر اُسکے واسطے تدبیر کرون یہ کہکر ایک نامہ خونین چشم جادو
کو اپنے آنے کی اطلاع کا لکھا ایک ساحر کو وہ نامہ دیکر روانہ کیا ساحر نے نامہ لیجاکر خونین چشم جادو کو دیا
خونین چشم نامے کو پڑھکر بہت خوش ہوا کہا ہمارے یہان سے کچھ لوگ جائین بعزت و حرمت
سیراب جادو کو اپنے ہمراہ ہمارے پاس لے آئین جو جو لوگ اسکے یہان معزز تھے وہ نامہ دار سیراب
کے ہمراہ مرحلے سے باہر آئے سیراب جادو کو اپنے ہمراہ لے گئے خونین چشم جادو نے اسکی بہت خاطر کی
سیراب جادو نے کہا مجھکو خداوند نے یہان اسواسطے بھیجا ہو کہ حمزہ اور ہمراہیان حمزہ کو کسی قسم کی تکلیف

ہو نے پائے مین انکو گرفتار کرلون خونین چشم نے کہا ہو سیراب جادو مین نے اُن لوگون کے گرفتار
کرنے کی تدبیر کرلی ہو دو تین روز سے وہ سب پریشان ہین یقین ہو آج پھر در مرحلہ کی تلاش مین جاتے
ہون جب دن بھر چل چکینگے قریب شام انھین دروازہ معلوم ہوگا وہ وہان قیام کرینگے صبح کو دروازہ
نظرون سے غائب ہو جائیگا وہ لوگ مجبور ہوکے پھر کوچ کرینگے اسی طرح ہمیشہ مین اُنکو مبتلاے بلا
رکھونگا جس دن مزاج مین آئیگا گرفتار کرلونگا سیراب جادو نے کہا ای خونین چشم جادو یہ بات بالکل خداوند
کے خلاف ہو مجھ سے فرمایا ہو کہ ہمین ان لوگون کی بھی خاطر منظور ہو اس طرح گرفتار کرنا کہ کسی کو تکلیف نہ پہونچے
خونین چشم نے جواب دیا بھلا ممکن ہو کہ اُنکو بے تکلیف دیے کوئی گرفتار کرلے جب اُنسے کوئی مقابلہ کریگا
وہ لوگ بھی ضرور آمادہ کارزار ہونگے بے کشت و خون کے ممکن نہین کہ وہ لوگ گرفتار ہون سیراب جادو
نے کہا ای خونین چشم تم اس بات مین دخل نہ دو مین اُن لوگون کو بے تکلیف دیے گرفتار کیے لیتا
ہون خونین چشم نے کہا تمھین اختیار ہو سیراب جادو اُس روز تو وہین مہمان رہا دوسرے روز علی الصباح
تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیکر مرحلے سے باہر آیا یہان صاحبقران زمان پر یہ کیفیت گذری کہ جب امیر لشکر
کو لیکر تلاش در مرحلہ روانہ ہوئے شام تک پریشان رہے قریب غروب آفتاب امیر کو پھر دروازہ نظر آیا
صاحبقران نے ہمراہیون سے فرمایا کہ اب ٹھہرنا مناسب نہین ہو دروازے کے اندر داخلہ کرو یہ فرماکر مرکب بڑھایا
در مرحلہ کے اندر تشریف لائے دیکھا میدان وسیع ہو کوسون عمارت کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہو صاحبقران ایک طرف
روانہ ہوئے صبح تک رہروی کی سواے میدان کے عمارت نظر نہ آئی جب صبح ہوئی امیر نے واقفکاران
طلسم سے فرمایا تعجب کی بات ہو کہ ابتک کوئی قلعہ کوئی مکان نظر نہین آیا اکثر نشانات ایسے ملے جو کل کی
منزل مین طی کیے تھے سب نے عرض کی یا امیر جس دروازے مین داخلہ کیا تھا وہ دراصلی نہ تھا بلکہ ساحرون
نے محض ہم لوگون کے گمراہ کرنے کو بنایا تھا امیر نے فرمایا خدا مالک ہو کوئی صورت پیدا ہو جائیگی اندر پہونچ ہی
جائینگے یہ ذکر تھا کہ سامنے سے گرد اُڑی صاحبقران نے فرمایا معلوم ہوتا ہو کوئی لشکر آتا ہو اتنے عرصے مین
دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک ساحر تخت آتشین پر سوار گرداگرد ثعبان آتش فشان حلقہ کیے ہوئے
بہت سے ساحر سحر آزمائی کرتے ہوئے آتے ہین امیر نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا یہ ساحر ہمارے مقابلے
کیواسطے آتا ہو مریخ نے عرض کی خدا مالک ہو جو لوگ واقفکاران طلسم سے امیر کے ہمراہ تھے اُنھون نے
قریب آکر عرض کی یا صاحبقران یہ سیراب جادو ہو شہر قنداب مین رہتا تھا نہین معلوم یہان تک
کیونکر پہونچا اسکا بھائی قنداب جادو بڑا ساحر ہو آئینہ اندام نے اپنی طرف سے اسکو نصف طلسم کا منتظم
قرار دیا ہو اشراق سے اُسکا مرتبہ زیادہ ہو جو لوگ گمراہ ہین وہ اُسکو خداوند ثانی کہتے ہین یہ اُسی کا بھائی
ہو نہین معلوم یہان کیونکر آیا امیر نے فرمایا خونین چشم نے ہم لوگون کے مقابلے کے واسطے اُسکو بلایا ہو گا
یہ باتین تھین کہ سیراب جادو نے صاحبقران کے سامنے آکے کہا یا امیر مین بہت مشتاق ہون کہ
آپ سے مقابلہ کرون مین نے سنا ہو کہ آپ نے بہت سے ساحران نامی کو زیر کیا اور بہت سے سرکشون
کو اپنا مطیع بنایا اگر آپ مجھے زیر کرینگے تو مین آپکی اطاعت قبول کرونگا بصدق دل مسلمان ہونگا صاحبقران
نے فرمایا اگر یہی ارادہ ہو تو کس بات کا انتظار ہو مین موجود ہون جسطرح تیرے مزاج مین آئے مقابلہ کر
سیراب جادو نے سحر کرنا شروع کیا صاحبقران پر سحر نے تاثیر نہ کی اِسکے ہمراہیون نے بھی امیر پر سحر کیا صاحبقران

اپنی جگہ پر کھڑے رہے جب سب لوگ سحر کرکے عاجز ہوئے تو سیراب جادو نے کہا یا صاحبقران اب
ہم لوگ آپکی جنگ دیکھنا چاہتے ہین امیر نے تلوار میان سے لی اور لشکر کفار پر جا پڑے بہت سے
ساحرون کو قتل کیا قریب تخت سیراب پہونچے سیراب نے ہاتھ باندھ کر امان طلب کی صاحبقران
نے ہاتھ روکا سیراب جادو کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوا صاحبقران سے عرض کی یا امیر آپکو یہان ٹھہر کے
مین تکلیف ہوگی امیدوار ہون کہ میرے مکان پر تشریف لے چلئے دو چار روز وہان تشریف رکھئے مین خونین چشم جادو
کو بھی مسلمان ہونے کی ہدایت کرونگا اگر اسنے قبول کیا تو مشرف با اسلام ہوا ورنہ مین اسکو قتل کرونگا امیر نے
فرمایا ای سیراب جادو مجھے تلاش بدیع الملک مین جانا ضرور ہی جبتک اُنسے ملاقات نہین ہوتی میرا
ٹھہرنا مناسب نہین سیراب نے عرض کی یا صاحبقران بدیع الملک ان صاحب کا نام ہی صاحبقران نے
فرمایا جو اس طلسم کے طلسم کشا ہین دریاے برف مین غرق ہو گئے تھے خواجہ زادون سے کہا اُنسے ملاقات
ہوگی مگر تلاش شرط ہی اسی وجہ سے ہین اُنکو تلاش کرنے نکلا ہون اس مرحلے کے سبب سے اتنی دیر لگی
ورنہ نہین معلوم کہان پہونچتا سیراب نے عرض کی یا صاحبقران ایک جوان کو دریاے برف کے پاس
کچھ لوگ خونین چشم جادو کے اُٹھا لائے تھے خونین چشم نے اُس جوان کو بیہوش کرکے آئینہ اندام کے پاس
بھیجدیا آئینہ اندام نے طلسم معدوم مین بھیجکے اسکا قتل کرڈالا یہ کہکے اُسنے بدیع الملک کی صورت کا پتہ دیا
صاحبقران اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی گھبرا گئے کہا ای سیراب جادو یہ کیا کہا ارے غضب ہوگیا
سیراب نے عرض کی اگر حکم ہو تو سر ابھی حاضر کردون اب تک سر اُس جوان کا در قلعہ طلسم معدوم پر آویزان ہی
صاحبقران نے کہا جلد جاکر اُس سر کو لاؤ مین دیکھون سیراب جادو اسی وقت وہان سے روانہ ہوا
آئینہ اندام جادو کے پاس آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اُسی وقت اپنے پاس بلایا سیراب جادو
نے کہا مین نے حسب الحکم حمزہ کو اپنے دام مکر مین پھنسایا ہی اور ایک بات ایسی مفید مطلب اُس سے کہی
ہی کہ جسکے سبب سے وہ بہت پریشان ہوا اور جب خداوند کے سامنے وہ آئیگا تو ضرور ایمان لائیگا آئینہ اندام
نے کہا جلد بیان کر کیا بات کہی ہی سیراب نے کہا مین نے حمزہ سے کہا ہی کہ خداوند نے بدیع الملک کو طلسم معدوم
مین بھیجکر قتل کرا ڈالا اس خبر کے سننے سے حمزہ دیوانہ ہوگیا ہی مین نے اس ترکیب سے کہا کہ اسکو یقین کامل
ہوگیا ہی اب مین یہ وعدہ کرکے آیا ہون کہ سر اُسکا جو در قلعہ طلسم معدوم پر آویزان ہی لاے دیتا ہون جس وقت
حمزہ آپکے سامنے آئے اس سے فرمائیے گا اگر آئینہ پرستی قبول کرو تو خداوند اسکو زندہ کردین یقین ہی اُس
وقت سے حمزہ ضرور اسلام ترک کردے آئینہ اندام بہت خوش ہوا سیراب جادو سے کہا تو نے بہت اچھا
کیا اب سر اُسکے پاس لیجا یقین ہی وہ دیکھکر رنجیدہ ہوگا اُسکو بیہوش کرکے گرفتار کر لینا میرے پاس لانا مین
اُسکو آئینہ پرست بناؤنگا سیراب جادو آئینہ اندام سے رخصت ہوا ایک سر اُسنے سحر سے بنایا اُسی وقت
صاحبقران کے پاس آیا بدیع الملک کو دیکھ چکا تھا ذرا بھی صورت مین فرق نہ رکھا صاحبقران کے
سامنے سر رکھ دیا امیر نے جو بدیع الملک نوجوان کا سر دیکھا بے اختیار رونے لگے سب سردار بھی روتے
روتے بیہوش ہوگئے مہرخ آفتاب علم نے اسقدر سر ٹکرایا کہ کاسۂ سر چور چور ہوگیا دیر تک صاحبقران روتے
رہے آخرکار امیر کو بھی غش آگیا سیراب جادو نے صاحبقران کو بیہوش پاکے حرز ہیکل اتار لی ایرج کی
طبلسان اور سبھی کی سب کو قید سحر پہنادی صاحبقران پر سحر کیا کہ زبان مین لکنت پیدا ہوئی اسم اعظم کی

کیفیت بروقت مقابلہ معلوم ہوگی جب سب لوگ قید ہو چکے سیراب جادو نے خونین چشم جادو کے
ملازمین کو بلایا کہا ان اسیرون کو زندان کی طرف لیجاؤ اور مال و اسباب کو احتیاط سے رکھو مین خداوند
کے پاس جاتا ہون وہان سے جس وقت طلبی ہو سب کو روانہ کرنا ملازمین خونین چشم صاحبقران کو مع
جملہ سردارون کے زندان کی طرف لیچلے گر امیر کو صدمہ بدیع الملک اسقدر تھا کہ کچھ معلوم نہ ہوتا تھا کہ
کیا ہو رہا ہے امیر کے آنسو جاری تھے اور سب سردارون کی بھی یہی حالت تھی اسی کیفیت سے ملازمین
خونین چشم سب کو زندان مین لائے سب اسباب و مال بھی اٹھالے گئے سیراب جادو
آئینہ اندام جادو کے پاس آیا کہا مین نے سب کو اسیر کر کے مرحلہ خونین کے زندان خانے مین اسیر کرایا ہے
اب جو کچھ آپ کا حکم ہو وہ کیا جائے آئینہ اندام نے کہا مین اب حمزہ کو اپنے پاس بلاتا ہون
اور تم بدیع الملک کے اسیر کرنے کو جاؤ اسکو بھی اسی طرح اسیر کرنا مین حمزہ کو آئینہ پرستی کی ہدایت کرتا
ہون جب وہ اسلام ترک کریگا تو اسکے تابعین بھی آئینہ پرست ہو جائینگے تم بدیع الملک کو بہت جلد گرفتار
کرکے لاؤ سیراب جادو روانہ ہوا آئینہ اندام نے اسی وقت ایک چوبدار کو خونین چشم جادو کے پاس بھیجا
کہا حمزہ کو اسی وقت میرے پاس بھیجدو چوبدار نے خونین چشم جادو کو جاکر پیام دیا اسنے زندانخانے
کے داروغہ کو بلایا کہا حمزہ کو اسی وقت حاضر کرو خداوند نے طلب فرمایا ہے داروغہ نے اسیوقت صاحبقران
کو لاکر چوبدار کے حوالے کیا چوبدار نے جو امیر کی حالت دیکھی نہایت تغیر پائی اسنے ایک تخت سحر پر صاحبقران
کو لٹا دیا امیر کو اپنے سر و تن کا مطلق ہوش نہ تھا آہ و زاری لب پر تھی اسی صورت سے چوبدار امیر کو
آئینہ اندام کے پاس لیکر آیا آئینہ اندام نے سحر بھی امیر پر سے اتارا مگر صاحبقران کو ہوش نہ آیا آئینہ اندام
نے کہا بدیع الملک کی خبر مرگ سنکر حمزہ کی یہ حالت ہوئی ہے اس سے کہو کہ اے حمزہ خداوند کو تیری حالت
دیکھکر رحم آیا ہے بدیع الملک کو زندہ کرتے ہین مگر تو ہوشیار ہو کر دو تین باتین خداوند سے کرے ملازمین
آئینہ اندام نے صاحبقران کے گوش مبارک مین کئی بار کہا مگر امیر کو مطلق ہوش نہ آیا آئینہ اندام مجبور
ہو کے تخت سے اٹھا صاحبقران کے قریب آیا کہا اے حمزہ اب اسقدر مغموم نہو مجھکو تیری حالت پر
رحم آگیا ہے مین بدیع الملک کو زندہ کیے دیتا ہون اب گریہ کو موقوف کر جب کئی بار آئینہ اندام نے کہا
تو صاحبقران کو ہوش آیا آنکھ کھول کے دیکھا تو اپنے قریب ایک ساحر کو پایا امیر سمجھے کوئی اپنے ہی
لشکر کا ہے تشفی دیتا ہے یہ سوچکر صاحبقران نے فرمایا بھائی اب زندگانی ہیچ ہے لطف زیست بدیع الملک تو جب
تک تھا آئینہ اندام نے کہا اے حمزہ کیا تو نے مجھکو نہین پہچانا مین خداوند آئینہ اندام ہون تیرے رونے پر
مجھکو رحم آیا ہے مین بدیع الملک کو اب زندہ کرونگا مگر تو اسلام ترک کردے صاحبقران نے جو اسوقت
آئینہ اندام کو اپنے قریب پایا ہاتھ اٹھایا چاہا طمانچہ مارین کہ سر آئینہ اندام کا اڑ جائے مگر اسنے اشارہ
کیا کہ صاحبقران کے دست و پا بیکار ہو گئے امیر نے فرمایا او مردود تو نے چراغ شبستان شجاعت گل کر دیا
بہتر ہے کہ اب مجھے بھی قتل کر آئینہ اندام نے کہا اے حمزہ کیون اسقدر رنجیدہ ہوتا ہے مین بدیع الملک کو زندہ
کرونگا مگر تو اسلام ترک کردے صاحبقران بے بس تھے ہونٹ چبا کر رہ گئے آئینہ اندام نے کہا
اے حمزہ کچھ جواب نہ دیا امیر نے فرمایا او مکار کیا جواب مانگتا ہے افسوس ہے کہ مین اسوقت مجبور ہون
فرط غم سے حواس بجا نہین ہین ورنہ تیرے سوال کا جواب دیتا آئینہ اندام نے کہا اے حمزہ مین ابتک

تجھ سے بدظن نہین ہوا اگر تو اسلام ترک کردے تو مین بدیع الملک کو ابھی زندہ کردون صاحبقران نے کچھ جواب نہ دیا آئینہ اندام نے کہا اے حمزہ مین تجھے ایسی تکلیف شدید پہونچاؤنگا کہ تیری بھی جان جائیگی امیر نے فرمایا مین بہت خوش ہون اگر میری جان جائے تو حیات ابدی سے بہتر ہے آئینہ اندام اپنے ملازمین کی طرف متوجہ ہوا کہا اسکو لیجا کر مرحلۂ خونین چشم کے زندان خانۂ آتشین مین قید کرو ملازمین آئینہ اندام صاحبقران کو وہان سے لیچلے جب مرحلۂ خونین چشم پر پہونچے مالک مرحلہ کے پاس گئے کہا خداوند نے حمزہ کو بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اسکو زندان خانۂ آتشین مین اسیر کرو خونین چشم نے اسیوقت ساحرون کو بلایا کہا وارد غہ زندان خانۂ آتشین کو حاضر کرو ناظرین پر واضح ہو کہ اس مرحلہ مین ایک زندان خانہ اس ترکیب کا بنا ہے کہ جسکی چھت لوہے کی ہے اور زمین پتھر کی ہے چھت کے اوپر ہر وقت آگ روشن رہتی ہے اور تہ خانہ مین بھی یہی انتظام رہتا ہے منتظم یہان کا افروز آتش نفس جادو ہے اسکا یہ سحر ہے کہ جب سانس لیتا ہے جو چیز سامنے ہوتی ہے جل جاتی ہے سقف زندانخانے پر ہر وقت بیٹھا رہتا ہے اسکو خونین چشم جادو بہت عزیز رکھتا ہے جس وقت یہ دربار خونین چشم مین جاتا ہے خلعت و انعام پاتا ہے اور یہ بھی خونین چشم کا تابع فرمان ہے اسکو جو ملازمین خونین چشم نے آکر اطلاع دی کہ تمھاری طلبی ہے فوراً اٹھکر خونین چشم کے پاس آیا خونین چشم نے صاحبقران کو اسکے حوالے کیا بہت کچھ زر و جواہر بھی اسکو دیا کہا اس اسیر کو اپنے زندان خانے مین لیجا کر رکھو یہ خداوند آئینہ اندام سے منحرف ہے افروز آتش نفس جادو صاحبقران کو لیکر زندانخانے مین آیا ایک درجہ مین امیر کو بند کردیا امیر شدت حرارت سے بیتاب ہوئے انکو تو اس کیفیت مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت اور سردارون کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب صاحبقران زمان کو آئینہ اندام مکار نے زندان خانہ آتشین مین روانہ کیا تو سب سرداران اسلام کو طلب کیا جب سب اسکے سامنے آگئے اسنے کہا اے سرداران اسلام حمزہ نے اسلام ترک کرنے سے انکار کیا مین نے مثل بدیع الملک اسکو بھی قتل کیا اب اگر تم لوگ آئینہ پرستی اختیار کرو تو مین بھی یقین رہا کردون ورنہ وہی سزا تمھارے واسطے بھی تجویز کیجائے جو حمزہ و بدیع الملک نے پائی سردارون کو قتل بدیع الملک کا صدمہ تھا مگر صاحبقران کی جو کیفیت سنی اور سب کا حال ابتر ہوگیا ہر ایک نے اسکو کلمات سخت کہے آئینہ اندام نے اپنے ملازمین سے کہا کہ ان لوگون کو مرحلۂ زنگبار جادو پر لیجاؤ وہان دریاے برف کے نیچے سب کو اسیر کرو ملازمین اسکے سرداران امیر کو تختون پہ ڈالکر روانہ ہوئے کہ ذکر ان سب کا وقت پر کیا جائیگا انکے جانے کے بعد آئینہ اندام نے مال و اسباب لشکر اسلام خونین چشم سے طلب کیا خونین چشم جادو نے جسقدر مال تھا سب بھیجدیا آئینہ اندام نے اشراق و زمرد و تختگان و تورج کو بلایا یہ لوگ جو آئے آئینہ اندام نے کہا اے اشراق ان لوگون کو یہ خیال تھا کہ اب مسلمان گرفتار نہ ہونگے خداوند نے ایک سبب سے سب کو رہائی دلادی تھی جب انکے دلون مین نور پیدا کرنے کی مرضی نہ ہوئی سب کو فنا کردیا یہ ان لوگون کا مال و اسباب ہے قدرت اسکو مانگتا تم لوگون کے سپرد کرتے ہین کیونکہ قدرت ان لوگون کو پھر دنیا پر خلق کریگی اور انھین بزرگان دین بنائیگی ابھی بہت عرصہ ہے کیونکہ ایک شخص انہین کا ابھی حیات ہے قدرت نے

اسکی قبض روح کا ابھی حکم نہین دیا ہی مگر قریب اُسکو بھی فنا کرنے والے ہین زمرد نے پوچھا یا خداوند کون
شخص ابھی زندہ ہی آئینہ اندام نے کہا بدیع الملک زندہ ہین اور اسکے ہمراہ ایک شخص اور ہی زمرد نے
پوچھا یا خداوند اسکے ہمراہ کون ہی آئینہ اندام نے کہا عمرو بھی ابھی زندہ ہی تورج نے کہا یا خداوند اُن
لوگون کو آپ نے کیون زندہ رکھا ہی اُن سب کو فنا کر دیجیے آئینہ اندام نے کہا ابھی ایک مصلحت ہی اس
وجہ سے مین اُن لوگون کو فنا نہین کرتا ہون دو تین روز کے بعد دیکھا جائیگا تورج نے کہا آپ کو اختیار
ہی جب مزاج مین آئے زمرد و بختگان و اشراق اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئے مال و اسباب
لیکر اشراق وہان سے روانہ ہوا راہ مین تورج و زمرد و بختگان نے اشراق سے کہا خداوند نے
سب کو فنا کر دیا ہی یا ابھی وہ لوگ زندہ ہین اشراق نے کہا اُن لوگون کے استخوان تک باقی نہین ہین بالکل
فنا ہوگئے اگر زندہ ہوتے تو خداوند مجھسے ضرور فرماتے کہ فلان جگہ اُن لوگون کو اسیر کیا ہی زمرد نے
کہا ابھی بدیع الملک زندہ ہین اور اُنکے ساتھ خواجہ بھی ہین یہ تو بڑے غضب کی بات ہی اشراق نے
کہا کیا تم یہ جانتے ہو کہ ابھی فتنہ و فساد باقی ہی زمرد نے کہا اُنکے زندہ رہنے سے تو خوف ہی اشراق
نے جواب دیا کہ ممکن تھا خداوند حمزہ وغیرہ کے ساتھ بدیع الملک و خواجہ کو بھی فنا کر دیتے مگر کچھ اور
سوچکے اُن لوگون کو زندہ رکھا اب ملک الموت کو حکم دینگے وہ قبض روح کر لینگے یہ باتین کرتے ہوئے
سب اشراق کے مکان پر آئے اشراق نے کہا کہ مین اسباب اہل اسلام کہان رکھون زمرد نے جواب دیا
کہ اپنے صرف مین لائیے خداوند جب اُن لوگون کو خلق ہی نہین کرینگے تو پھر کیا ڈر ہی اشراق نے کہا اگرچہ
خداوند انکو خلق کرین لیکن مین خلاف حکم کبھی نکرونگا یہ کہکے اُسنے ایک ساحر کو بلایا جب ساحر اسکے پاس آیا اُسنے
ایک نامہ افکار جادو کو لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای افکار جادو تمھارے پاس بہت کچھ مال و اسباب
اکٹھا رکھا ہی لہذا مسلمانون کا اسباب بھی تمھارے پاس روانہ کیا جاتا اسکو بھی بحفاظت اپنے پاس رکھو یہ
نامہ لکھکر اس ساحر کو دیا اور اسباب بار کراکے روانہ کیا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو بدیع الملک کی تلاش مین روانہ ہوا پہلے شہر قنداب مین آیا یہان جو دیکھا تو باشندگان شہر کو نہ پایا کچھ
لوگ ایوان شاہی مین پائے کچھ دوکاندارون کو دیکھا سیراب جادو کو تعجب ہوا سب لوگ اسکو بخوبی پہچانتے
تھے بلکہ قنداب کے سبب سے یہ سب پر حکومت کرتا تھا اُسنے ایوان شاہی مین جانیکا ارادہ کیا جو لوگ
ایوان کے محافظ تھے اُنھون نے منع کیا کہ ہمارے سلطان کا حکم ہی کہ آئینہ پرست مکان کے اندر نہ جانے
پائے سیراب جادو نے سحر کیا یہ لوگ بھی آمادہ جنگ ہوئے دیر تک اُسکے سحر روکتے رہے آخرکار مجبور
ہوئے اُسنے سب کو قتل کیا شہر پر قبضہ کر لیا جو لوگ ایمان نہ لائے تھے اور قنداب جادو نے اُنکو اسیر کر لیا
تھا سیراب نے اُنکو رہا کیا بہت کچھ زر و مال اُنکو دیا آپ تخت پر بیٹھا ایک نامہ آئینہ اندام جادو کو لکھا
مضمون اُسکا یہ تھا کہ مین حسب الحکم شہر قنداب مین آیا یہان شہر کو عجب حال مین پایا آبادی بالکل نہ تھی
کچھ لوگ برائے نام باقی یہان مقیم تھے جسوقت مین نے ایوان شاہی مین جانے کا ارادہ کیا تھا اُن لوگون نے
منع کیا مین نے سب کو قتل کیا بعض لوگ جو اپنے مذہب مین بہت پختہ تھے اور جنھون نے آئینہ پرستی ترک نہین کی

تھی اُنکو قنداب جادو نے اسیر کیا تھا مین نے سب کو رہا کیا اب یہان تخت سلطنت پر کوئی نہین ہو اور ساکنان شہر کے مکان بھی خالی پڑے ہین آپ کچھ لوگ یہان روانہ کرین اور کسی کو حاکم تجویز کرین کہ یہان کا انتظام ہو اُسکے بعد مین بدیع الملک کی تلاش مین جاؤن یہ نامہ لکھکر سیراب جادو نے ایک ساحر کو دیا کہا جاکر خداوند کے ہاتھ مین دینا اُسکا جواب لیکر جلد واپس آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام جادو کے مکان پر پہونچا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اُسکو اپنے پاس بلایا ساحر نے نامہ دیا آئینہ اندام نے نامہ پڑھا اُسی وقت اشراق و زمرد و نخجگان و تورج کو طلب کیا سب کے سامنے اُس نامے کو پھر پڑھا اشراق نے کہا یا خداوند وہان کے واسطے آپ کس کو حاکم تجویز فرماتے ہین آئینہ اندام نے کہا میرے نزدیک بہتر ہو کہ مین زمرد ثانی کو وہان کی حکومت دون زمرد خوش ہو گیا مگر تورج کے دل مین خیال ہوا کہ مین نے کیا خطا کی ہو جو مجھے کوئی حکومت نہ ملی یہ سوچکر اُسنے آئینہ اندام سے کہا یا خداوند مین نے کیا خطا کی ہو جو مین محروم رہون آئینہ اندام نے جواب دیا کہ زمرد ثانی تم سے زیادہ مستحق ہو کیونکہ یہ آداب خداوندی سے واقف ہو اور وہ جگہ ایسے ہی شخص کی ہو جو خداوند ثانی کے لقب سے مشہور تھا تم وہان کی حکومت نہین کرسکتے تمھارے واسطے اور کوئی جگہ تجویز کیجائیگی یا تمھین ایک طلسم بنا دینگے وہان کی حکمرانی کرنا تورج نے کہا یا خداوند جبتک آپ مجھے طلسم نہ بنا دینگے اور وہان کی حکومت میرے قبضے مین نہ آئیگی تب تک مین زمرد ثانی کو نہ جانے دونگا آئینہ اندام نے کہا وہ جگہ بے حاکم کے بالکل خراب پڑی ہو جبتک وہان کوئی حاکم نہ جائیگا اُس وقت تک کسی قسم کا انتظام نہوگا زمرد کا جانا ضرور ہو مین وعدہ کرتا ہون کہ تمھین طلسم بنا کر اُسکی حکومت دونگا تورج نے پھر کہا کہ میرے واسطے آج ہی سے طلسم بننا شروع ہو جائے آئینہ اندام نے اُسکا کہنا قبول کیا اشراق کی طرف مخاطب ہو کہا اس طلسم کے ایک صحرا مین تورج کے واسطے طلسم بنانا ضرور ہو لہذا تورج کو اپنے ہمراہ لیجاؤ جس صحرا کو یہ پسند کرے وہان طلسم بنایا جائے اشراق آئینہ پرست تورج کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام نے زمرد سے کہا اب تم شہر قنداب مین جاؤ وہان کی حکومت کرو زمرد بہت خوش ہوا مگر نخجگان کو بعض خیالات نے رنجیدہ کر دیا آئینہ اندام نے جو نخجگان کی صورت دیکھی کہا اے نخجگان تمھین کس بات کا ملال ہو کیا تم بھی کسی جگہ کی حکومت چاہتے ہو نخجگان نے کہا یا خداوند مجھے حکومت نہین درکار ہو مگر ایک سبب سے بہت رنجیدہ ہون آئینہ اندام نے کہا ظاہر کرو نخجگان نے کہا ابھی بدیع الملک جو اس طلسم کے طلسم کشا مشہور ہین زندہ ہین اور اُنکے ہمراہ ایک صاحب ایسے ہین جنکی وجہ سے مجھے بڑا خوف ہو مین نہین چاہتا کہ آپ وہان کی حکومت عطا فرمایئے زمرد نے نخجگان کی طرف گھور کے دیکھا کہا اے نخجگان جب خداوند مجھے وہان کا حاکم بنا دینگے تو میری حفاظت بھی کرینگے کسی کی اتنی مجال نہین جو مجھکو کسی قسم کی تکلیف پہونچا سکے آئینہ اندام نے کہا اے زمرد تمھارا اعتقاد بہت صحیح ہو اور مین تم سے بہت خوش ہون کوئی تمکو اذیت نہین پہونچا سکیگا مگر نخجگان کے کہنے سے خائف ہوتا ہون تمھین وہان تنہا نہین بھیجتا ہون بہت سا لشکر بھی تمھارے ساتھ کرتا ہون کچھ لوگ وہان رہنے کے واسطے بھی تمھارے ہمراہ کئے جائینگے اور حفاظتین بھی تمھارے وہان ہونگی ساحر ایسے ایسے نامی تمھارے ہمراہ جاتے ہین کہ جنکے سامنے عیار آ نہین سکتا زمرد نے کہا یا خداوند مجھے منظور ہو آپ مجھکو وہان بھیجدین آئینہ اندام نے اُسیوقت اپنے ملازمون کو طلب کیا حوالی کے منتظمون کو نامے لکھے کہ اپنے یہان سے کچھ ساحر کچھ غیر ساحر روانہ کرو کہ وہ لوگ شہر قنداب مین رہنے کے واسطے روانہ

کیے جائین بہت سے حاکمون کے نام اُسنے نامے تحریر کیے سب جگہ نامے روانہ کر کے ہمراہ ایک رسالے کے کچھ آدمی چھانٹ کر اُس طرف روانہ کیے پھر کچھ ساحرون کو طلب کیا زمرد کے واسطے تخت منگایا اُسکو اپنے ہاتھ سے تاج پہنایا کہا اے زمرد ہمیشہ عدل و انصاف سے کام رکھنا کبھی کسی پر ظلم نہ کرنا غرور کو طبیعت مین راہ نہ دینا رعیت کو خوش رکھنا زمرد نے کہا جو کچھ آپ فرمارہے ہین اس سے بڑھ کے عمل مین لاؤنگا آئینہ اندام نے زمرد کو تخت پر بٹھایا بختگان بھی اُسکے ساتھ بیٹھا اور سب ساحر بھی اپنے اپنے تختون پر سوار ہوئے سحر کر کے سب نے تخت بلند کیے آئینہ اندام نے زمرد کے تخت کی طرف اشارہ کیا اُسکا تخت بھی سب کے آگے چلا تھوڑی دیر مین زمرد شہر قنداب مین پہونچا یہان سیراب جادو منتظر تھا جیسے ہی زمرد کا تخت اُترا اُسکو لوگون نے اطلاع دی سیراب تخت کے قریب آیا بڑی عزت سے زمرد کو اپنے ہمراہ لے گیا تخت پر بٹھایا اور سب ساحر جو اُسکے ہمراہ گئے تھے وہ لوگ بھی قاعدے سے بیٹھے دربار آراستہ ہوا زمرد نے جشن کی تیاری کی دو روز تک جشن رہا تیسرے روز فوجین پہونچین اور لوگ وہان کے رہنے کے ارادے سے گئے زمرد کو سب نے آکر سلام کیا نذرین دین زمرد بہت خوش ہوا بختگان سے کہا واقعی خداوند آئینہ اندام کی خدائی مین شک نہین ہی برائے چندے مجھے یہان کی حکومت دی ہی اب بدیع الملک کو گرفتار کر کے جب قتل کر ڈالینگے تو میرے واسطے میری مرضی کے موافق انتظام کرینگے بختگان نے کہا مجھے خوف ہی ایسا نہو کہ جو کچھ مین سوچ رہا ہون وہ پیش آئے زمرد نے کہا خداوند نے میرے ہمراہ کیسے کیسے ساحر کیے ہین بھلا یہان کون آسکتا ہی اور خداوند کو خود ہر وقت میرا خیال رہیگا بختگان خاموش ہو رہا اسی روز سیراب جادو نے زمرد ثانی سے کہا اب آپ یہان کی حکومت کرین اور مین بدیع الملک کی تلاش مین جاتا ہون زمرد نے کہا اے سیراب جادو اگر کسی مقام پر تمھین مدد کی ضرورت ہو تو مجھے اطلاع دینا مین ضرور آؤنگا سیراب نے کہا مجھکو اگر ضرورت ہوگی تو خداوند کو عرضی لکھونگا آپ یہان کا انتظام کرین زمرد سے سیراب رخصت ہوا اُسکے ساتھ کے واسطے بھی آئینہ اندام نے لشکر بھیجا تھا اُسنے سبکو ہمراہ لیا ذکر اُسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت تورج کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب تورج اشراق کے ہمراہ صحرا پسند کرنے کو روانہ ہوا اشراق نے اُسکو بہت سے صحرا دکھائے مگر تورج کو پسند نہ آئے دن بھر اشراق اُسکے ساتھ رہا قریب شام ایک صحرا مین پہونچا تورج سے کہا اے تورج اس صحرا سے بہتر کوئی صحرا نہین ہی حفاظت بھی یہان بہت ہی اور تمام جنگلون سے وسیع ہی تورج نے کہا حفاظت کا کیا سبب ہی اشراق نے جواب دیا کہ گلزار نہ طاق جو طلسم خاص ہی اور جسکی کیفیت سوائے خداوند اور کوئی نہین جانتا ہی اس صحرا کے ملحق ہی اگر یہان تم اپنا طلسم قرار دو تو بہت اچھی بات ہی اسطرف گلزار نہ طاق کے سبب سے کوئی آ نہین سکتا تورج نے کہا یہ صحرا مجھے بھی پسند ہی اشراق نے کہا اب خداوند کے پاس چلو اُنسے گذارش حال کرو وہ طلسم کی بنا ڈالینگے زمرد کی حکومت سے بڑھ کے تمھاری علمداری ہوگی تورج پھر اشراق کے ہمراہ آیا آئینہ اندام کے پاس آکے کہا یا خداوند مین نے ایک صحرا قریب گلزار نہ طاق پسند کیا ہی امید وار ہون کہ مجھے وہان کی حکومت مرحمت ہو اور طلسم بھی میرے واسطے بنا دیا جائے

آئینہ اندام نے اشراق سے کہا ساحرون کو طلب کر توورج کے واسطے طلسم تیار ہو اشراق نے کہا یا خداوند
اب اسقدر ساحر کہان سے آئینگے جو ایک طلسم مین آباد کیے جائین آئینہ اندام نے کہا جسقدر دیو ہماری
عبادت کر رہے ہین اُن سب کو میدان مین رہنے کی اجازت دی یہ کہکے اُسنے اپنے جوڑے سے
ایک مہرہ نکالا کہا اس مہرے کو توورج اُس صحرا مین لیجائے اور چند ساحرون کے نام بتائے کہ یہ لوگ
اُسکے ہمراہ جائین سحر کرکے چار دیواری طلسم کی بنائین اس مہرہ کو جس جگہ دفن کرینگے وہان ایک مکان مثل قلعہ
کے پیدا ہوگا چند ساحر بھی ظاہر ہونگے یہ مہرہ بجائے لوح کے زمین مین دفن رہیگا جس امر کی توورج کو ضرورت ہوگی
اُس مکان مین جاکر وہان کے باشندون سے کہیگا وہ سب انتظام کردینگے اشراق نے اُسیوقت دیوون کو
اطلاع دی کہ اُس صحرا مین جاکر ٹھہرین اور جن جن ساحرون کو آئینہ اندام نے کہا تھا اُنھین طلب کیا توورج کو
مہرہ دیکر اُس صحرا کی طرف روانہ کیا جب توورج اُس صحرا مین پہونچا ساحر جو اُسکے ہمراہ گئے تھے اُنھون نے
سحر شروع کیا ایک ہفتہ مین چار دیواری طلسم کی بنائی توورج نے ایک مقام سایہ دار مین اُس مہرے کو دفن
کیا وہان سے واپس آیا دوسرے روز صبح کو ایک قلعہ عالیشان وہان دیکھا توورج قلعہ کے اندر گیا دیکھا بہت سے
ساحر قلعہ مین پائے جاتے ہین اُن لوگون نے جو توورج کو دیکھا جھک کے سلام کیا کہا آپکو ہمارے آقا طلب
فرماتے ہین وہان چلیے توورج اُن ساحرون کے ہمراہ ہوا ساحر اسکو اپنے ساتھ لیے ہوئے ایک مقام پر آئے توورج
نے دیکھا ایک مکان نہایت معقول بنا ہے اُسکے اندر ایک ساحر قوی ہیکل ضعیف ریش سفید بیٹھا ہے توورج کو دیکھکر
اپنے پاس بلایا کہا اے توورج مجھکو تو نہین جانتا ہے مین اس طلسم کا بانی خداوند آئینہ اندام کی طرف سے قرار پایا
ہون جو جو باتین تجھے مرغوب ہون مجھ سے بیان کرین اُسکا بندوبست کرون توورج نے کہا اس طلسم مین عمارات نفیس
اور مرحلہ جات سخت کی بنا ہونا چاہیے اُسکے بعد لشکر بیشمار جمع کرنے کی ضرورت ہے اور خزانہ فراہم کرنا ہے پھر اور
جو امر مرغوب ہوگا آپ سے عرض کرونگا اُس ساحر نے کہا عمارات اور مرحلہ جات اور خزانے کا بندوبست مین
کر سکتا ہون لشکر تم فراہم کرو اپنی حکومت کو سب سے زیادہ کرنا تمھارا کام ہے اگر شاہان زمانہ سے جنگ کروگے اُنکے
مال و اسباب پر قابض ہوگے توورج نے کہا مین لشکر جبتک اپنی موافق مرضی فراہم نہ کرلونگا اُسوقت تک عزم جنگ
نہ کرونگا جسوقت لشکر ممکن ہو جائیگا پھر کوئی بادشاہ میرے مقابلے کی تاب نہ لائیگا ساحر نے کہا تم دو روز میرے
مہمان رہو تیسرے روز مین تمھین رخصت کردونگا توورج نے قبول کیا دو روز قلعہ مین مقیم رہا تیسرے روز ساحر نے
توورج سے کہا اب میرے ہمراہ چلو اور اپنے طلسم کی سیر کرو توورج بصد مسرت اس ساحر کے ہمراہ ہوا ساحر اسکو
اپنے تخت پر بٹھا کے قلعہ سے روانہ ہوا توورج نے جو دیکھا اپنے دلمین کہا یہ وہی میدان ہے جہان ایک درخت
تک نہ تھا یا اب اسقدر آباد ہوگیا کہ اچھے اچھے شہر اسکے سامنے مخجل ہین بازار کی کیفیت دیکھی مکانات کی زینت پر
نگاہ کی ساحر نے مرحلہ جات کی سیر کرائی دن بھر توورج کو طلسم کے عجائبات و غرائبات دکھائے قریب شام
دارالامارۂ شاہی مین لایا توورج نے دیکھا ایک تخت مرصع کا بچھا ہے کچھ لوگ درباری لباس پہنے بیٹھے ہین وضع
سے اُنکی ہر ایک کا عہدہ بھی معلوم ہوتا ہے توورج کو سب نے دیکھا تعظیم کی ساحر نے توورج کو تخت پر بٹھا دیا نذرین
گذرنے لگین اُسی وقت اُسکے نام کا سکہ پڑا شہر مین دھوم ہوگئی ساحر نے توورج سے کہا اب تم بعدل و انصاف
اپنی بسر کرو جب کوئی مشکل درپیش ہو میرے پاس آنا مین اُسکو دفع کرونگا توورج نے کہا مین چاہتا ہون آپ چند سے
یہان قیام فرمائین دعوت قبول کرین ساحر نے کہا مین شرکت نہین کر سکتا ابھی مجھے اس طلسم کے نسبت بہت سے

کام کرتا ہین لوح طلسم کی پختگی کرونگا طلسم کا نام رکھونگا پھر یہ دیکھونگا کہ یہ طلسم کس کے ہاتھ سے فتح ہوگا عمر اس طلسم کی
کتنی ہوگی گو یہ سب باتین موافق دستور قدیم کیجاوینگی لیکن اگر خیال کیا جائے تو انکی بالکل ضرورت نہین ہے کیونکہ خداوند آئینہ اندام
جب اسکے محافظ ہین تو پھر اسکی عمر دیکھنے کی کیا حاجت ہے اور طلسم کشا کا نام دریافت کرنے سے کیا حاصل ہے انکو
خود ہر وقت اسکا خیال رہیگا کیا مجال کسی کی جو اس طلسم کی طرف آنکھ اٹھا کے دیکھ سکے مگر یہ دستور قدیم ہے کہ
جب طلسم بنتا ہے تو بانی اس طلسم کا یہ باتین کتاب طلسم مین ضرور درج کرتا ہے اسی سبب سے مین بھی ان امور کو
دیکھا چاہتا ہون تورج نے کہا مین ایک بات کا اور امیدوار ہون کہ آپکا نام نامی مجھکو معلوم ہو جائے ساحر نے
کہا میرا نام کاؤس جادو ہے ایک مدت سے زمین کے اندر بیٹھا ہوا خداوند کی عبادت کر رہا تھا میرے نام
حکم ہوا کہ تمہارے واسطے ایک طلسم بناؤ زمین سے نکلکر آیا طلسم بنایا تمہارے طلسم مین دیو اسقدر ہین کہ دوسرے
طلسم مین نہین پائے جاتے اب خداوند اور لوگ بھی یہان رہنے کو اسطے روانہ کرینگے لشکر بھی تمہارے واسطے
مہیا کیا جائیگا مگر اپنے موافق مرضی تم بھی فوج جمع کرو تورج نے کہا مین شب و روز مصروف انتظام رہونگا
جبتک اپنی سلطنت کو اچھی طرح سے رونق نہ دے لونگا مجھے چین نہین آئیگا کاؤس جادو اسی وقت روانہ
ہوا تورج نے جشن کی تیاری کی تمام طلسم مین اطلاع کرائی کہ سب لوگ یہان آکر جمع ہون ایک روز ہمارے
یہان رہین پھر سات روز تک اپنے اپنے ٹھکانون پر عیش و راحت مین بسر کرین سب اسباب عیش ہمارے
یہان سے بھیجا جائیگا یہ خبر جو باشندگان طلسم کو پہونچی سب لوگ تورج کے مکان پر آکر جمع ہوئے تورج تخت پر
بیٹھا سب کی نذرین لینا شروع کین پہلے ساحران طلسم نے آکر نذرین دین پھر دیوان طلسم آئے تورج نے
دیوان طلسم کی جو صورتین دیکھین بہت خوش ہوا کہا جب میرے طلسم مین خداوند نے ایسے ایسے لوگ رہنے کو مقرر
فرما دیے ہین تو اب مجھے فوج جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے مین انھین لوگون کے واسطے سلاح جنگ فراہم کرونگا
اور انھین کو آراستہ کرکے اپنا خاص لشکر بناؤنگا دیوون نے کہا ہم بسر و چشم موجود ہین آپکے تابع فرمان ہین جس کام
کے واسطے حکم ہوگا بسر و چشم بجا لائینگے تورج نے اسوقت تو انکی نذرین لیکر رخصت کیا سب کو شراب و کباب
بھیجے ایک روز یہ سب لوگ تورج کے یہان مہمان رہے دوسرے روز سے اپنے مکانون پر رہے سات دن
تک تورج نے تمام باشندگان طلسم کو اپنے یہان سے شراب و طعام روانہ کیا آٹھوین روز جلسہ ختم ہوا کاؤس جادو
نے ایک نامہ تورج کو بھیجا نامہ دار تورج کے پاس لیکر آیا تورج نے نامے کو پڑھا اسمین لکھا تھا کہ ای تورج مین نے
حسب دستور قدیم اس طلسم کی بابت جو جو باتین خیال کین تو معلوم ہوا کہ نام اس طلسم کا طلسم حباب ہے اور عمر اس
طلسم کی ایک سال سے زیادہ نہین ہے اور فتاح اس طلسم کا ایک جوان فرقہ اسلام سے ہے کہ نام اسکا بدیع الملک
ہے اسکے بعد صورت بدیع الملک نوجوان بنی تھی اور لکھا تھا کہ جب اس صورت کا کوئی جوان اس طلسم مین آئیگا تو یہ
طلسم ضرور برباد ہوگا اسکے بعد لکھا تھا کہ ای تورج ان مضامین کو دیکھکر خائف نہ ہونا یہ سب امور وقتی ہین ہین
قاعدہ ہوتا ہے کہ جب کسی بات کیواسطے خیال کرو تو ضرور جواب اسکا قاعدے سے نکلتا ہے اکثر غلطی بھی ہو جاتی ہے تمہارے
طلسم کو تمہاری زندگی تک بقا ہے اور تمہاری زیست اختیار مین خداوند کے ہے اور خداوند تم پر مہربان ہین ضرور تمہین
طول عمر عطا کرینگے تورج نے جو یہ عبارت دیکھی اسکو کمال افسوس ہوا اپنے وزرا سے کہا کہ کاؤس جادو یہ تحریر
فرماتے ہین کہ نام اس طلسم کا حباب ہے اور عمر اس طلسم کی ایک سال سے زاید نہین ہے اور فتاح اسکا بدیع الملک
ہے اگر ایسا ہی ہے تو مین خداوند سے اس باب مین شکایت کرون کیونکہ مین برائے چندے حکومت نہین چاہتا ہون

وزرا نے جواب دیا آپ کس خیال مین ہین اگر خداوند کو یہی منظور ہوتا ہو تو آپکو اس طلسم کی حکومت کیون عطا
فرماتے اور اسقدر جلد طلسم کیون تیار کراتے کاؤس جادو نے حسب قاعدہ ایک بات کہدی یہ پایۂ اعتبار مین
نہین ہو آپ خاطر جمع رکھین طلسم کی عمر بھی زیادہ ہو اور آپکو بھی طول عمر خداوند ضرور مرحمت فرمائینگے تورج نے
کہا مین ابھی سے لشکر فراہم کرتا ہون جس وقت بدیع الملک اس طلسم مین آئینگے مین انکو قتل کرونگا کیا مجال
کسی کی جو میرے طلسم کو برباد کر سکے مگر خداوند کے پاس ایک عرضی ضرور روانہ کرونگا جبتک اُنکی مدد نہوگی
مجھ سے کچھ نہو سکیگا وزرا نے کہا عرضی آپ خداوند کے پاس بھیجدین وہ ضرور اسکے بابت آپکو تشفی دینگے تورج
نے اُسی وقت ایک عرضی لکھی مضمون یہ تھا کہ یا خداوند آئینہ اندام آپ نے طاقت و جرأت مجھکو اسقدر
عطا فرمائی کہ مین اپنے سے زیادہ شجاع کسی کو نہین پاتا اسکے بعد مجھکو اپنی عبادت پر بھی ناز ہو کہ بہت عرصہ تک
ایک صحرا مین بیٹھ کے آپکی عبادت کی ہو اسکے بعد آپنے عبادت کے صلے مین مجھے اس طلسم کی حکومت
عطا فرمائی اور میرے واسطے جدید طلسم تیار کرایا مگر افسوس اس بات کا ہو کہ اس طلسم کی عمر ایک ہی سال کی مقرر
فرمائی اور فتاحی اس طلسم کی مسلمانون کے سپرد کی بھلا وہ لوگ بے آپکی مرضی کے مجھپر فتح پا سکینگے ہمکو رحم لازم ہو
اگر میرے واسطے یہ طلسم آپ نے تیار کرایا تو اس طلسم کو طول عمر بھی عنایت فرمائیے اور میری بھی عمر بڑھائیے جو اس
طلسم مین بارادہ فتاحی آئے مجھ سے ذلت و شکست پائے اور اگر منظور نہین ہو تو مین اس سلطنت و درروزہ سے باز آیا آپ
یہان کسی اور کو حاکم بنائیے مجھ سے یہ سلطنت نہو سکیگی جب عرضی تمام ہوئی تورج نے ایک ساحر کو بلایا جب ساحر آیا
تورج نے وہ عرضی اُس ساحر کو دی کہا یہ عریضہ خداوند کے پاس لیجا جواب لیکر بہت جلد آنا ساحر اُسیوقت
عرضی لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر مین آئینہ اندام کے مکان پر پہونچا دربانون نے کہا اے ساحر تو کون ہو اسنے جواب دیا
کہ مین سلطان طلسم حباب کا عریضہ خدمت خداوند مین لایا ہون سلطان نے مجھے تاکید کردی ہو کہ جواب لیکر بہت جلد
آنا دربانون نے کہا اے ساحر سلطان طلسم حباب کیا چیز ہو اشراق شاہ جو اس طلسم کا بادشاہ ہو وہ اس قسم کی
حکومت نہین کر سکتا ہو جب خداوند کی مرضی ہوگی جواب ملیگا ہم لوگ تیری اطلاع کرتے ہین دیکھین کیا جواب
آتا ہو نامہ دار نے کہا آپ ہی لوگ اتنی عنایت فرمائین کہ خداوند کی خدمت مین عرض کردین نگہبانون نے ایک چوبدار
کو بلایا کہا جا کر خداوند کی خدمت مین عرض کر دو کہ تورج نے ایک عریضہ خدمت والا مین بھیجا ہو ایک ساحر لیکر آیا
ہو در دولت پر حاضر ہو اُسکی بنسبت کیا حکم ہوتا ہو چوبدار اندر آیا آئینہ اندام سے کہا آئینہ اندام نے کہا اُس سے
عرضی لا دو مین دیکھون تورج نے کیا لکھا ہو چوبدار باہر آئے کہا اے نامہ دار عرضی دے خداوند طلب فرماتے ہین
ساحر نے عرضی دی چوبدار اُس عرضی کو لیکر پھر آئینہ اندام کے پاس آئے آئینہ اندام نے عرضی دیکھی جب سب
مضمون پڑھ چکا ایک چوبدار سے کہا کہ اُس ساحر سے جا کر کہدے کہ تورج اسقدر مایوس نہو ہمنے اُس طلسم کو
بقائے دنیا تک عمر دی ہو اور تورج کو بھی اسقدر عمر عطا کی گئی ہو اُس طلسم کی طرف کوئی نہین جا سکتا ہو چوبدار باہر آیا
ساحر سے کہا کہ تورج سے کہدینا کہ خاطر جمع رکھیے بقائے دنیا تک اس طلسم کی عمر ہو اور تورج بھی اتنے ہی دنون
تک زندہ رہیگا کوئی اُس طلسم کی طرف جانیکا قصد بھی نہ کریگا ساحر یہ سُنکر وہان سے روانہ ہوا تورج کے پاس
آکے سب کیفیت بیان کردی تورج بہت خوش ہوا اسنے وزرا سے کہا کہ اب مین اپنے طلسم کی سیر اچھی طرح سے
کرنا چاہتا ہون ایک روز کاؤس جادو اپنے ہمراہ لیگئے تھے تعجیل مین کسی چیز کو اچھی طرح نہ دیکھ سکا کا نکان مرحلہ کے
نام تک نہ معلوم ہوئے اُنھون نے مجھکو بھی نہین بتایا اطلاع کردو کہ لشکر تیار رہے مین کل علی الصباح براے

سیر طلسم جاؤنگا وزرا نے جملہ ارکین سلطنت کو اطلاع دی لشکر مین بھی خبر ہوئی اُسی روز سب نے سامان سفر درست کیا دوسرے روز روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو شہر قنداب سے لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوا کئی روز تک تلاش بدیع الملک مین پھرا جب کہین شاہزادے کا پتہ نہ ملا مجبور ہو کے ایک صحرا مین مقیم ہوا ساحرون نے کہا آپ ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین روانہ کرین وہ بتا دینگے بدیع الملک کی سب کیفیت معلوم ہو جائیگی سیراب جادو کو یہ بات پسند آئی اُسی وقت ایک نامہ آئینہ اندام جادو کو لکھکر ایک ساحر کو بلایا وہ نامہ دیا کہا اِسکا جواب جلد لیکر آنا ساحر اُدھر روانہ ہوا سیراب جادو کو اُس صحرا کی فضا بہت پسند تھی اپنی بارگاہ سے باہر آکے ٹہلنے لگا اور ساحر بھی اُسکے ہمراہ تھے سیراب صحرا مین ٹہل رہا تھا کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی ساحرون نے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا ہے سیراب نے کہا کیا تعجب ہے جو بدیع الملک اور قنداب جادو کا لشکر ہو یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سیراب نے دیکھا بدیع الملک نوجوان بصد شوکت و شان اسپ صبا رفتار پر سوار عقب مین لشکر بیشمار قنداب جادو انتظام کرتا ہوا اسی طرف آتا ہے سیراب نے کہا مین نے ناحق خداوند کو عریضہ روانہ کیا اگر یہ جانتا تو ہرگز عرضی روانہ نکرتا مگر لشکر بدیع الملک کے ہمراہ بہت ہے ایسا نہو کہ معرکہ پڑ جائے قنداب جادو بھی بدیع الملک کے ہمراہ ہے یہان میرا مکر نہین چلیگا اگر مین مثل حمزہ بدیع الملک کو اسیر کرنا چاہونگا تو قنداب کے سبب سے ناکامیاب رہونگا اس طلسم مین سوا بزرگان دین کے اور کوئی ایسا نہین ہے جو قنداب جادو کے سحر کا جواب دے سکے ساحرون نے کہا خداوند کے پاس ایک عرضی اس طور کی بھی روانہ کر دیجیے وہ اُسکا سحر فراموش کرا دینگے سیراب جادو نے کہا میرا بھی یہی ارادہ ہے اُسی وقت اُسنے دوسری عرضی لکھنے کے واسطے منشی کو اطلاع دی مضمون سب بتا دیا اتنے عرصے مین لشکر بدیع الملک نوجوان قریب آیا قنداب جادو نے جو سامنے ایک لشکر دیکھا ہرکارون سے کہا جاکر دریافت کرو یہ لشکر کس کا ہے ہرکارے سیراب کے لشکر مین آئے سب کیفیت دریافت کر کے واپس گئے قنداب جادو سے جا کر عرض کی آپکے بھائی صاحب آپکی تلاش مین لشکر لیکر آئینہ اندام جادو کے کہنے سے نکلے ہین یہان مقیم ہین یقین ہے آپکے پاس پیام جنگ بھی بھیجین اور آگے نہ جانے دین قنداب نے کہا وہ کیا روک سکینگے یہ کہکر کل کیفیت بدیع الملک سے آکر عرض کی بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب میرے نزدیک مناسب ہے کہ لشکر یہین قیام کرے جو کچھ اُنکو کہنا ہوگا نامے کے ذریعہ سے کہینگے قنداب نے لشکر کو ٹھہرایا بدیع الملک نے خواجہ سے رائے لی خواجہ نے کہا میری بھی یہی خوشی ہے کہ لشکر یہان ٹھہرے غرض قنداب جادو نے اسیوقت بارگاہین استادہ کرنیکا حکم دیا خادمون نے جلد جلد بارگاہین استادہ کین بدیع الملک نوجوان گھوڑے سے اُترے اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مگر خواجہ بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے قنداب جادو بھی حاضر ہوا نایاب جادو بھی تھوڑے عرصے کے بعد آیا پھر تو سب لوگ بارگاہ مین حاضر ہوئے دربار آراستہ ہو گیا بدیع الملک نے خواجہ سے کہا خدا وہ دن جلد لائے کہ مجھے زیارت صاحبقران زمان نصیب ہو نہین معلوم اُنکی کیا کیفیت ہوگی شب و روز مجھے یاد فرماتے ہونگے برائے تلاش دیار دیار پھرتے ہونگے خواجہ نے کہا جس وقت

آپ زمین برف پر سے غایب ہوئے تھے صاحبقران کی اسوقت جو حالت تھی اسکو ظاہر نہین کر سکتا نہین معلوم اُن دونون مین اور کیا کیفیت ہوئی ہو بدیع الملک خواجہ سے یہ باتین کر رہے تھے کہ ایک چوبدار نے آکے عرض کی شعر الٰہی تا ابد باشی با قبال + جوان بخت و جوان دولت جوان سال + بعد دعا کے ہاتھ باندھ کے کہا ایک ساحر سیراب جادو کے یہان سے آیا ہی ایک نامہ لایا ہی در دولت پر حاضر ہی اُسکے نسبت کیا ارشاد ہی بدیع الملک نے فرمایا ساحر کو ہمارے سامنے لاؤ ہرکارے باہر آئے ساحر کو اپنے ہمراہ اندر لیکے مجرا گاہ پر ساحر نے جھکر سلام کیا رعب و شوکت بدیع الملک دیکھکر دنگ ہو گیا اور نامہ نذر دیا بدیع الملک نے اُسکو کھولا پڑھنا شروع کیا لکھا تھا کہ اے طلسم کشا واضح ہو کہ یہ طلسم ایسا نہین ہی جو تیری کد و کاوش سے فتح ہو جائے یہ جا بے سکونت خداوند ہی اگر اپنی بہتری درکار ہی تو یہان سے واپس جانا اچھا ہی اگر میرے کہنے کے خلاف کریگا تو جو حال خداوند نے صاحبقران کا کیا ہی تیری بھی کیفیت کیجائیگی اسی ذلت و خواری سے قتل ہوگا سب ہمراہی بھی تیرے فنا کر دیے جائینگے بدیع الملک نے جو اس مضمون کو پڑھا اور صاحبقران کے قتل ہو جانے کی کیفیت دیکھی تاب نہ رہی بے اختیار رونے لگے قنداب جادو نے قریب آکر عرض کی اے شہریار خیر تو ہی خواجہ عمر بھی اس حالت کو دیکھکر گھبرا گئے کہا اے بدیع الملک نوجوان کیا حال ہی کیون اسقدر ملال ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ اس نامے مین مین نے عجب خبر وحشت اثر دیکھی ہی جسکو اپنی زبان سے نہین نکال سکتا خواجہ نے کہا خدا کیواسطے جلد بیان کرو میری عجب کیفیت ہی بدیع الملک نے کہا اسمین لکھا ہی کہ آئینہ اندام جادو نے صاحبقران کو قتل کیا اور سب ہمراہی بھی اُنکے قتل ہوئے اے خواجہ اگر یہ بات صحیح ہی تو آفتاب شجاعت غروب ہو گیا نام جرات جہان سے اٹھ گیا میری بھی زیست بیکار ہی مگر آئینہ اندام جادو کو اُسکے مکان مین جاکر قتل کرونگا اس طلسم کو اسطرح برباد کرونگا کہ نام کو ایک چیز بھی باقی نہ رکھونگا آخر مین اپنا گلا کاٹ کے مر جاؤنگا اب بے صاحبقران اس جہان فانی مین رہنا بیکار ہی خواجہ نے جو یہ کیفیت سنی دل کی تو عجب حالت ہوئی مگر اس بات کو دیر تک غور کیا پھر بدیع الملک سے کہا ابھی صبر کرو مین اُنکی سب کیفیت دریافت کرون اگر واقعی یہ بات صحیح ہی تو میری بھی یہی راے ہی کہ یہان سے آئینہ اندام کے مکان پر چلکر اُسکو قتل کرو جسطرح بن پڑے اس طلسم کو خاک مین ملا دو پھر بعد مین جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا یہ تو ضرور ہی کہ بعد صاحبقران زندگی بے حلاوت ہی بدیع الملک کی عجب حالت ہوئی قنداب نے عرض کی اے شہریار آپ صبر فرمائین مین ابھی اس بات کو تحقیق کرتا ہون یہ کہکے اُسنے اپنی اُنگلی سے ایک انگشتری اُتار کے اُسمین دیکھا دیر تک دیکھتا رہا کچھ نظر نہ آیا قنداب مجبور ہوا بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب تمھین کیا بات معلوم ہوئی قنداب نے عرض کی اے شہریار یہ انگشتری مجھکو آئینہ اندام جادو نے دی تھی اور کہا تھا جس بات کو تو تحقیق کرنا چاہیگا اسکے ذریعہ سے معلوم ہو جائیگی معلوم ہوتا ہی میرے مسلمان ہو جانے کی خبر سنکر اُسنے اس انگشتری کو بیکار کر دیا ہی دیر سے اس انگشتری کو دیکھ رہا ہون کسی قسم کی کیفیت اس مین نظر نہین آئی اب مین اور قاعدے سے دیکھتا ہون یہ کہکے ایک کتاب اپنی جھولی سے نکال چند ورق اُسکے اُلٹے ایک صفحے کو دیر تک دیکھتا رہا پھر عرض کی اے شہریار مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ ابھی تک صاحبقران حیات ہین مگر جان بلب ہین یہ نہین ثابت ہوتا کہ کس جگہ ہین اُسکے نسبت مین نے بہت خیال کیا صرف یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ صاحبقران آگ مین دفن ہین یہ نہین کہہ سکتا کہ کہان ہین بدیع الملک نے کہا اے قنداب جادو لشکر مین جاکر خبر کر دو کہ سب اسی وقت تیار ہو جائین مین ابھی یہان سے کوچ کرونگا آئینہ اندام کے پاس

جاکر اس کو قتل کرونگا جب کیفیت معلوم ہوگی خواجہ نے بھی یہی صلاح دی اور قنداب سے کہا کہ تم اسقدر بتا سکتا ہو کہ صاحبقران کس جانب ہین قنداب نے عرض کی یہ کسی اور کا سحر نہین ہے آئینہ اندام کا سحر ہے اسکی کیفیت کسی کو نہین معلوم ہو سکتی سواے آئینہ اندام کے اس بات کو دوسرا نہین جان سکتا ہے شاید سیراب جادو اس حال سے واقف ہو خواجہ نے کہا اگر اس پر شک ہے تو مین ابھی تحقیق کیے دیتا ہون یہ کہکر خواجہ چلے بدیع الملک نے کہا خواجہ مین تمھارے جانے سے اور زیادہ بیتاب ہو جاؤنگا تمھارا یہان رہنا میرے واسطے بہت غنیمت ہے اگر خدانخواستہ تمھاری بات نہ بن پڑی اور سیراب جادو نے تمھین اسیر کرلیا تو اور غضب ہوگا خواجہ نے کہا اے بدیع الملک خاطر جمع رکھو کیا مجال کسی ساحر کی جو مجھے اسوقت گرفتار کر سکے اور اس بات کو جب تک مین تحقیق نہ کرونگا واپس نہ آؤنگا سیراب جادو کو بھی گرفتار کرکے لاؤنگا بدیع الملک خاموش ہوئے خواجہ وہان سے روانہ ہوئے بدیع الملک نے کہا اے قنداب جادو نامہ دار سے کہدو کہ یہ سیراب جادو سے جاکر کہے کہ اگر تجھے اسلام قبول ہے تو یہان آ اور آئینہ اندام ملعون پر لعنت کر ورنہ تیری جان نہ بچیگی اور اب اس طلسم کو بہت جلد مین تباہ کردونگا قنداب نے نامہ دار سے حرف بحرف بدیع الملک نوجوان کا قول بیان کردیا نامہ دار خوف کے مارے کچھ نہ بول سکا خاموش بارگاہ سے اٹھکر باہر آیا اپنے لشکر کیطرف چلا تھوڑی دور جاکے دیکھا ایک نامہ دار اور آتا ہے اسنے کہا اے شخص تو کون ہے اس نامہ دار نے کہا میرا نام ایوان جادو ہے ابھی ایک نامہ خداوند کا لیکر آیا ہون سیراب جادو نے مجھکو تیری تلاش کے واسطے بھیجا ہے وہان سب کو گمان یہ ہوا تھا کہ مسلمانون نے تجھکو قتل کر ڈالا نامہ دار نے کہا اے ایوان جادو مجھکو اپنے زندہ واپس آنیکی امید منقطع ہو چکی تھی نہین معلوم ہمارے سردار نے کیا بات نامے مین تحریر کی تھی کہ طلسم کشا پڑھتے ہی رونے لگا مگر اسنے اپنی زبان مین باتین کین میری سمجھ مین نہین آئین ایوان نقلی نے کہا اب میرے ہمراہ واپس چل سب لوگ وہان تیرا انتظام کر رہے ہین نامہ دار ایوان نقلی کے ہمراہ ہوا تھوڑی دور ایوان جادو اس کے ساتھ آیا جب سیراب جادو کا لشکر قریب رہا تو ایوان نقلی نے کہا اے نامہ دار مجھے خداوند نے چلتے وقت ایک چیز مرحمت فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ جب سیراب جادو کے لشکر مین پہونچنا تو ہر ایک شخص کو تبرکا کھلا دینا اسکے سبب سے مسلمانون پر جلد فتحیاب ہونگے اور دست اہل اسلام سے اسکا کھانیوالا قتل نہ ہوگا ایک تولہ کے قریب میرے پاس باقی ہے وہ تیرا حصہ ہے نامہ دار خوش ہوا کہا بھائی تیرا بڑا ممنون احسان ہونگا مجھے کھلادے ایوان نقلی نے کہا اپنا نام مجھے بتادے کہ مین خداوند کے پاس جب جاؤنگا جس جس کو مین نے کھلائی ہے اس اسکا نام بتاؤنگا نامہ دار نے کہا میرا نام تشہیر جادو ہے ایوان نقلی نے کمر سے ایک پڑیا نکالی تشہیر جادو کو ایک ڈلی مٹھائی کی دی کہا بھائی اسکو خداوند کا نام لیکر کھا جادو نے یہ کیا تاثیر پیدا کرتی ہے تشہیر جادو نے آئینہ اندام کا نام لیکر ڈلی کو کھا لیا تھوڑی دیر کے بعد سر چکرایا زمین پر گرکے بیہوش ہوا ایوان نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران نعرہ کرکے اس کو زنبیل مین داخل کیا لباس اتار کر آپ اُس کا لباس پہنا اُسی کی صورت بنکر خواجہ سیراب جادو کے لشکر کیطرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن نامہ دارونکی عرض کیجاتی ہے

کہ جنکو سیراب جادو نے آئینہ اندام کے پاس بھیجا تھا پہلے وہ نامہ دار پہونچا جسکے نامے مین لکھا تھا کہ مین نے

بہت تلاش کیا مگر بدیع الملک اور قنداب جادو کا پتہ نہین ملتا ہے آپ جہان فرمائین وہان جاؤن اُس کو
تلاش کرکے گرفتار کرون یہ نامہ دار جو دروازے پر پہونچا دربانون نے اُس کو وہین ٹھہرایا آئینہ اندام جادو
کو اطلاع کی آئینہ اندام نے نامہ طلب کیا چوبدار پھر باہر آئے نامہ لیگئے آئینہ اندام نے نامہ پڑھکر کہا جس صحرا
مین سیراب جادو مقیم ہے وہین طلسم کشا بھی موجود ہے یہ کہ رہا تھا کہ پھر چوبدار نے آکر کہا یا خداوند ایک اور
نامہ دار سیراب جادو کے یہان سے آیا ہے آئینہ اندام نے کہا اس سے بھی نامہ لے آؤ چوبدار اُس سے بھی نامہ لیگیا
آئینہ اندام نے اُس نامے کو کھولا اُس مین لکھا تھا کہ یا خداوند جس وقت مین نے عریضہ اول آپ کی خدمت مین
روانہ کیا تھا اُس وقت تک بدیع الملک کا پتہ نہین معلوم تھا مگر بعد عریضہ روانہ کرنیکے بدیع الملک مع لشکر
اس صحرا مین وارد ہوا یا خداوند مین نے جسطرح صاحبقران کو گرفتار کیا تھا بدیع الملک کو نہین قید کرسکتا
کیونکہ اُنکے ہمراہ قنداب جادو ہے اور قنداب جادو سوائے آپکے اور دوسرے کو اپنا بزرگ نہین جانتا
گو اب آپ سے بھی لگی ہے مگر سحر مین دبتا ہے اس طلسم مین دوسرے کی مجال نہین جو اُس سے مقابلہ کرسکے جس وقت
مین بکر مسلمان ہونگا اس کو میرے دل کی کیفیت معلوم ہو جائیگی مین اُسکے سبب سے بہت پریشان ہون سوائے
آپکے اُس کی تدبیر دوسرے کے پاس نہین ہے اگر آپ چاہینگے تو مین لشکر حریف پر فتحیاب ہونگا آئینہ اندام
نے جو یہ مضمون پڑھا کہا جو کچھ سیراب جادو نے لکھا ہے بہت صحیح ہے سوائے بزرگان دین دوسرے کی مجال
نہین ہے جو قنداب جادو سے مقابلہ کرسکے اور چوبدارون کو ایک ایک نامہ لکھکر دیا چار طرف روانہ کیا کہا جو اس
طلسم مین چار کوہ ہین جہان بزرگان دین زیر زمین میری عبادت مین مصروف ہین وہان جاکر دیکھنا جو جو لوگ پہاڑون
پر مصروف عبادت ہون اُنکو یہ نامے دیکر چلے آنا چوبدار اُدھر روانہ ہوئے یہان آئینہ اندام جادو نے ایک نامہ سیراب
کو لکھا کہ جب تک مین اور لشکر تمھاری مدد کے واسطے روانہ نکرون اُسوقت تک بدیع الملک سے مقابلہ نکرنا
یہ لکھکر اُس نامہ دار کو دیا کہا اس نامے کو اسیوقت جاکر دینا ایسا نہو جنگ شروع ہو جائے نامہ دار وہان سے روانہ
ہوا تھوڑی دیر مین قریب لشکر سیراب جادو پہونچا زمین پر اُترا دیکھا تشہیر جادو ایک نامہ ہاتھ مین لیے ہوئے
بدیع الملک کے لشکر کیطرف سے آتا ہے اُسنے آواز دی اے تشہیر جادو ٹھہر جاؤ ہم ساتھ چلینگے تشہیر نقلی
نے پلٹ کے دیکھا ایک نامہ دار ہانپتا ہوا چلا آتا ہے تشہیر نقلی ٹھہر گیا وہ نامہ دار قریب آیا تشہیر نقلی سے کہا تم اسوقت
کہان سے آتے ہو تشہیر نے جواب دیا کہ مین بدیع الملک کے لشکر مین گیا تھا وہان سے نامے کا جواب لیکر
آتا ہون اب خدمت مین سیراب جادو کے جاتا ہون کیونکہ کل سے جنگ شروع ہوگی اس نامہ دار نے کہا خداوند
نے منع کیا ہے کہ جب تک مین لشکر روانہ نکرون اُسوقت تک جنگ شروع نکرنا تشہیر نے کہا کیا تم خداوند کے
پاس گئے تھے نامہ دار نے جواب دیا کہ مجھے سیراب جادو نے اس مضمون کا نامہ دیا تھا کہ جسطرح مین نے حمزہ کو گرفتار
کیا تھا اُس طرح بدیع الملک کو اسیر نہین کرسکتا اُنکے ہمراہ قنداب جادو ہے اُسکے سامنے میرا مکر نہ چل سکیگا تشہیر
نقلی نے کہا حمزہ کا پتہ نہ معلوم ہوا کہ کہان گیا اور کیا ہوا نامہ دار نے کہا اے تشہیر کیا تم اسوقت موجود نہ تھے جب
سیراب جادو نے حمزہ کو بمکر اسیر کیا تشہیر نے کہا مین اُسوقت خداوند کے پاس ایک ضرورت سے بھیجا گیا تھا
وہان سے مدت کے بعد آیا حمزہ کی خلاصی کیفیت مجھکو نہ معلوم ہوئی نامہ دار نے کہا پہلے سیراب جادو
نے مرحلہ خونین چشم پر حمزہ سے مقابلہ کیا عمداً زیر ہو کر بہ مکر اطاعت اسلام قبول کی حمزہ نے کہا کہ بدیع الملک
کو خداوند نے قتل کیا ہے طلسم معدوم کے دروازے پر اس کا سر لٹکایا گیا ہے حمزہ اس کیفیت کو سنکر بہت غمگین ہو

سب سردار بھی اس کے رونے لگے حمزہ پر اس قدر رقت طاری ہوئی کہ اس کو سر و پا کا ہوش نہ رہا سب کی بھی
یہی حالت ہوئی اسوقت سیراب جادو نے اُس کے گلے سے حرز ہیکل لی حمزہ ہوش مین نہ تھا جو اسم اعظم کا
خیال کرتا سیراب جادو نے اُس پر سحر کر دیا زبان بند ہو گئی ایک جوان اور تھا اس کے پاس ایک چادر دافع
سحر تھی سیراب جادو نے وہ چادر بھی اپنے قبضے مین کی وہان سے سب کو سلسل و طوق کر کے خداوند کی خدمت
مین لیگیا خداوند نے شاید حمزہ سے کہا کہ اگر اسلام ترک کر کے مذہب آئینہ پرستی اختیار کر تو مین بدیع الملک
کو زندہ کر دون حمزہ نے دیر تک جواب نہ دیا جب خداوند نے کئی بار کہا تو حمزہ کو غصہ آ گیا کہا مین ہرگز آئینہ پرستی
اختیار نہ کرونگا علاوہ اس کے بہت کچھ سخت کلامی کی خداوند کو غصہ آ گیا اُسیوقت جہنم کے فرشتونکو بلا کر حمزہ
کو جہنم مین پھکوا دیا اُسکے ہمراہیون کو طلب کیا اُن لوگون نے بھی انکار کیا خداوند نے انھین بھی شاید حمزہ کے پاس
بھیجدیا یا اور کہین پھکوا دیا غرض سب کو فنا کر دیا اب کوئی زندہ نہین ہے مال و اسباب سب کا خداوند نے اپنا
رکھوایا ہے اشراق جادو سے فرماتے تھے کہ مین اُن لوگون کو پھر خلق کرونگا لیکی بار سب آئینہ پرست پیدا ہونگے
یہ اسباب اُنکا اُنکے حوالے کیا جائیگا تشہیر نقلی نے کہا اسوقت سے خلاصہ کیفیت معلوم ہوئی ورنہ مجھے نہ معلوم تھی
یقین ہے بدیع الملک کو بھی خداوند ایسی ہی کچھ سزا دین نامہ دار نے کہا اگر اسلام ترک کر دیگا تو سزا نہین ملیگی
اور اگر مثل حمزہ یہ بھی بد زبانی کریگا تو جہنم مین پھینکدیا جائیگا تشہیر جادو نے کہا حرز ہیکل صاحبقران کی کیا
ہوئی نامہ دار نے کہا سیراب جادو کے پاس ہے اور شیشہ اسم اعظم بھی ہے تشہیر نے کہا اب شیشے کی حفاظت کرنا
بیکار ہے حمزہ تو موجود نہین ہے نامہ دار نے کہا خداوند نے کہا ہے کہ ان دونون چیزونکی حفاظت کرنا اگر کوئی چیز
اُن مین سے ضایع ہو جائیگی تو حمزہ جہنم سے نکل آئیگا اس سبب سے اسکی حفاظت زیادہ تر کیجاتی ہے تشہیر جادو نے
کہا بھائی اسوقت تیری باتونسے مین بہت خوش ہوا میری عجب کیفیت تھی لشکر اسلام مین جو گیا وہان سے زندہ واپس
آنیکی امید نہ تھی نامہ دار نے کہا کیا وہانکے سردار نامے کو دیکھکر بگڑ گئے تھے تشہیر نقلی نے کہا قریب تھا کہ مجھکو قتل کرتے
مین بسرعت تمام بارگاہ سے نکل بھاگا بہت سے لوگ میری تلاش کیواسطے جنگلے مین درختونکی آڑ پکڑتا ہوا یہانتک
آیا کیا عجب ہے اب بھی وہ لوگ مجھکو تلاش کرتے ہون یہ کہتے کہتے ایک جانب ہاتھ اُٹھا کر کہا دیکھو کچھ لوگ وہ
سامنے مجھی کو ڈھونڈتے ہوئے آتے ہین نامہ دار کو اُسطرف مخاطب ہوا تشہیر جادو نے کمند کے حلقے اس کی گردن مین
ڈال دیئے نامہ دار ارے کہکر لپٹا جیاب مارا کہ بیہوش ہو کر زمین پر گرا تشہیر نقلی نے اسکو داخل زنبیل کیا لباس
اُتار کے آپ پہنا اُسکی صورت بنکر سیراب جادو کے لشکر کیطرف روانہ ہوا جب سیراب جادو کی بارگاہ
کے قریب پہونچا دربانون نے اس کو روکا نامہ دار نے کہا جلد میری اطلاع کرو خداوند سے جواب لیکر آیا ہون ضروری
باتین کہنا ہین اگر دیر ہوگی تو تم لوگون پر عتاب خداوندی نازل ہوگا دربانون نے اُسیوقت چوبدار کو بلایا کہا جا کر
سیراب جادو سے اطلاع کرو کہ نامہ دار جو خداوند کے پاس عریضہ لیکر گیا تھا وہان سے جواب لیکر آیا ہے کچھ امور ضروری
کہنا چاہتا ہے اگر حکم ہو تو اندر آئے چوبدار نے سیراب جادو سے جا کر کہا سیراب جادو نے کہا جلد بلاؤ چوبدار باہر آیا
نامہ دار نقلی کو اپنے ہمراہ لیگیا سیراب جادو نے کہا اے نامہ دار جلد بیان کر خداوند نے کیا کہا ہے نامہ دار نے
کہا خداوند نے فرمایا ہے کہ خاطر جمع رکھو مین فوج روانہ کرونگا جبتک مین فوج روانہ نکرون اسوقت تک مقابلہ نکرنا
اور حمزہ کی حرز ہیکل اور شیشہ اسم اعظم طلب فرمایا ہے ارشاد کرتے تھے اگر یہ اشیا تمھارے پاس موجود رہینگی تو سحر
مین قوت نہ ہوگی بہتر یہ ہے کہ میرے پاس روانہ کر دو سیراب جادو نے کہا حرز ہیکل تو میرے پاس موجود ہے مگر شیشہ

اسم اعظم تو مین خداوند کے سپرد کر آیا تھا کیا سبب ہے جو انھون نے دونون چیزین طلب کین نامہ دار نے کہا شاید
خیال کر رہا ہوگا اسی سبب سے طلب کیا ہے آپ حرز ہیکل مجھے دین مین جاکر خداوند سے کہدونگا کہ شیشہ
اسم اعظم نہین ہے سیراب نے کہا ایسی بات نہین ہے جو خداوند مثل ہمارے تمھارے کسی بات کو فراموش
کرین نامہ دار نے کہا اِس کو آپ بعد مین سمجھئے گا پہلے حرز ہیکل وہان روانہ فرمایئے ایسا نہو خداوند کے خلاف ہو
سیراب جادو نے کہا اے شخص تو نامہ دار اصلی نہین ہے اسکی صورت بنکر حرز ہیکل لینے آیا ہے اگر تو میرا ملازم ہوتا تو
ضرور تجھے یہ کیفیت معلوم ہوتی اور خداوند کے نسبت سہو کا گمان کرنا بالکل خلاف ہے نامہ دار نے جو یہ سنا کہا آپ نے
اسوقت عجب بات فرمائی بھلا مین نامہ دار نہین ہون اور خداوند نے مجھے آپ کے پاس نہین بھیجا ہے تو مین
وہان کے حالات سے کیونکر آگاہ ہون سیراب نے کہا اب تیری لفاظی کچھ کام نہ آئیگی یہ کہکے اس نے اپنی جھولی
سے ایک آئینہ نکالا کہا اس مین نگاہ کر جیسے ہی نگاہ پڑی عمرو کی اصلی صورت دکھائی دی خواجہ نے چاہا بڑھکے
خنجر مارون مگر سیراب نے اشارہ کیا خواجہ زمین پر گر کے تڑپنے لگے سیراب نے اپنے ملازمین کی طرف مخاطب
ہوکر کہا یہ کوئی عیار لشکر اسلام کا ہے اسکو یہان سے لیجاؤ نامہ دار کی کیفیت دریافت کرو اگر نہ بتائے تو اس کو
قتل کرو ملازمین سیراب خواجہ کو باہر لائے ایک بارگاہ کے اندر لیگئے اور ساحرونکو بھی بلالیا سب آکر اسی
بارگاہ مین جمع ہوئے خواجہ سے ساحرون نے پوچھا کہ نامہ دار کہان ہے اور تم یہان کسواسطے آئے تھے خواجہ
نے جواب دیا کہ مین نامہ دار کے حال سے واقف نہین مگر مین یہان خاص اسواسطے آیا تھا کہ چلکر سیراب جادو کا امتحان
کرون دیکھون اگر یہ سحر مین یکتا ہین تو انکی اطاعت قبول کرون بارے جیسا میرا خیال تھا انکو ویسا ہی پایا اب مین
انکی اطاعت قبول کرونگا جو حکم کرینگے بسر وچشم بجالاؤنگا ساحرون نے کہا اے عیار تو ہمسے عیاری کرتا ہے ہم لوگ
اور ساحرون مین نہین ہین انسان کے دل کی باتین ہمپر روشن ہوتی ہین تو ہمسے مکر کرتا ہے ہم کبھی تیرے مکر مین نہ پھنسینگے
خواجہ نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ مین خداوند آئینہ اندام کو سجدہ کرتا ہون اور تم لوگ مجھکو قتل کرتے ہو
ساحرون نے کہا تو صدق دل سے سجدہ نہین کرتا ہے اگر تو صاف دلی سے سجدہ کرتا ہوتا تو نامہ دار کی کیفیت ضرور بتادیتا خواجہ
نے کہا نامہ دار کی حالت مین خلاصہ بیان کرونگا مگر تم لوگ بعد کیفیت معلوم ہوجانیکے مجھکو رہا نہ کروگے ساحرون نے کہا ہم ضرور تجھکو
رہا کردینگے خواجہ نے کہا اصل مین خداوند کا عتاب اُس نامہ دار پر نازل ہوا تھا وہ جہنم مین گیا اور مین بظاہر مسلمانونکا شریک
ہون مگر باطن مین خداوند آئینہ اندام کا بندہ خاص ہون جس کسی ساحر پر خداوند عتاب فرماتے ہین مجھکو حکم ہوتا ہے مین اسکو جہنم
مین ڈال دیتا ہون ساحرون نے کہا اے شخص اگر تجھے مکر کرنا تھا ایسی بات کہی ہوتی کہ جو ہم لوگ تسلیم کر لیتے جب سے تجھے
عیاری کرنا نہین آتی ہے تو ایسی ہمت کیون کرتا ہے خواجہ نے کہا تم لوگ اس راز سے ماہر نہین ہو میرے پاس دوزخ اور بہشت
ہر وقت موجود رہتا ہے اگر تم دیکھنا چاہو مین ابھی دکھا سکتا ہون ساحرون نے کہا اے شخص اگر تو نے بہشت و دوزخ نہ دکھایا تو ہم
ابھی تجھکو قتل کرینگے خواجہ نے کہا مین نے اپنا خون تم سب کو معاف کیا ساحر موجود ہوئے خواجہ نے کہا پہلے میرے ہاتھ پانون
کھول دو تاکہ مین کوئی کام کرسکون ساحرون نے آپس مین کہا ہاتھ پانون کھولدینے سے یہ بھاگ نہین سکتا ہے اگر جانیکا ارادہ
کریگا تو ہم ابھی گرفتار کرلین گے یہ کہکے خواجہ کے ہاتھ پانون سب نے کھول دیئے خواجہ نے زنبیل کی گھنڈیان کھولین پہلے
ایک ساحر کو بلا کر کہا دیکھو اس مین بہشت معلوم ہوتی ہے یا نہین ساحر قریب آیا جھک کے دیکھنے لگا ایک لمحہ نہ گذرا تھا کہ خواجہ نے
کہا بس اب خداوند کا حکم نہین ہے دیکھ چکے الگ ہٹ جاؤ دوسرے شخص کو آنے دو جو ساحر دیکھ رہا تھا اُس نے عرض کی جناب
برائے خداوند مجھے دیکھنے دیجئے ابھی تو مین نے اچھی طرح سے حورونکی صورتین بھی نہین دیکھی ہین لطافت باغ کو بھی نہین

دیکھنے پایا ہون خواجہ نے کہا اندر جا کے دیکھنا چاہتے ہو ساحر نے کہا میری عین خوشی ہے خواجہ نے ہاتھ کا سہارا دیکر اس کو
زنبیل مین داخل کیا اور ساحر جو کھڑے تھے اس کیفیت کو دیکھکر حیران ہوئے سب ہاتھ باندھنے لگے ہر ایک نے
عرض کی واقعی آپ خداوند کے بندہ خاص ہین مگر ہم زیارت جنت سے محروم رہین خواجہ نے کہا تم سب جاؤ
مگر نصف دن سے وہان زیادہ نہ رہنا ساحرون نے کہا جسوقت آپ ارشاد فرماینگے ہم حاضر خدمت ہونگے خواجہ
نے باری باری ہر ایک کو داخل زنبیل کیا جب ایک سے ساحر بھی ان لوگون مین سے باقی نہ رہا خواجہ نے مال و اسباب بارگاہ
اپنے قبضے مین کیا بارگاہ سے باہر آکے گلیم اوڑھ کے اپنے لشکر کیطرف چلے مگر خواجہ کو یہ خیال آیا کہ سیراب جادو باقی رہا
جاتا ہے اور اس کے پاس حرز ہیکل ہے مگر کچھ یہ سوچتے کہ بدیع الملک بہت بیتاب ہونگے انکو جا کر صاحبقران
کے حال سے اطلاع دون کہ اضطراب انکا کم ہو اس سبب سے خواجہ اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب سیراب جادو کی کیفیت ملاحظہ ہو

کہ جب عرصہ ہوا اور کوئی خواجہ کی خبر لیکر اس کے پاس نہ گیا تو اس نے ہرکارون سے کہا جا کر دیکھو یہ سب لوگ کیا
کرتے ہین ابھی ایک عیار یہان گرفتار کیا گیا تھا اسکو لیکر گئے تھے بڑی دیر سے کوئی واپس نہین آیا ہرکارے
گئے لوگون سے باہر بارگاہ کے جا کر دریافت کیا کہ مصاحبین سیراب جادو جو ایک عیار کو لیکر آئے تھے وہ
کہان ہین لوگون نے کہا ہمنے دیکھا تھا سب اس بارگاہ مین جاتے تھے مگر وہان سے واپس آتے کسیکو نہین
دیکھا اور ساحرون کو بھی ان لوگون نے بلایا تھا ہرکارے اس بارگاہ کے قریب آئے دیکھا بارگاہ خالی پڑی ہے جو جو اسباب
وہان رکھا تھا وہ بھی نہین ہے ہرکارون کو تعجب ہوا سب کی بارگاہو مین جا کر دیکھا کسی کو نہ پایا الیان لشکر وہان
سے دریافت کیا سب نے متفق اللفظ یہی کہا کہ ہمنے اس بارگاہ سے باہر آتے نہین دیکھا نہین معلوم کیا ہوئے ہرکارے
وہان سے واپس آئے سیراب جادو سے آکر کل کیفیت بیان کی سیراب کو تعجب ہوا اسی وقت اس نے بازو
پر سے ایک پتلا لوہے کا کھولا اس پتلے سے کہا اے شبیہ خداوند یہ لوگ کہان ہین پتلے نے کہا سب خواجہ عمرو کی زنبیل
مین ہین سیراب نے زانو پر ہاتھ مار کر کہا بڑا غضب ہوا ایسا عیار اسطرح گرفتار ہوکر نکل جائے خداوند تک کو اس نے
دھوکا دیا خداوند نے اس کو قید کیا وہان سے نکل آیا اب یہان پہونچا اس نے نامہ داروں کو بھی قتل کیا اور ان لوگون
کو بھی گرفتار کرکے لیگیا یقین ہے اب قتل کرڈالے زندہ نہ رکھے مگر مین اس کے لشکر مین جاتا ہون اگر بن پڑا تو
ابھی لاتا ہون یہ کہکے بارگاہ سے باہر آیا بدیع الملک کے لشکر کیطرف چلا اس کی کیفیت عرض کی جائیگی مگر خواجہ جو
سب ساحران جلیل کو زنبیل مین رکھکر وہان سے روانہ ہوئے اپنے لشکر مین آئے پہلے بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ
مین گئے دیکھا شاہزادہ فرط رقت سے بیہوش ہوگیا ہے قنداب جادو گلاب و بید مشک کے چھینٹے دیکر ہوشیار
کر رہا ہے خواجہ نے قنداب جادو کو ہٹایا بدیع الملک کو ہوشیار کیا شاہزادے نے آہ سرد بھر کر آنکھ کھولی خواجہ نے
کہا اے بدیع الملک کیون اسقدر مضطرب ہوتے ہو فضل خدا سے صاحبقران زمان صحیح و سلامت موجود ہین مین
نے کل کیفیت دریافت کرلی اور جو جو حالات دریافت کرنے سے رہ گئے ہین وہ اب معلوم ہوئے جاتے ہین یہ
کلمہ جو بدیع الملک نے خواجہ سے سنا کچھ افاقہ ہوا کہا اے خواجہ کیا تحقیق کیا خواجہ نے سب کیفیت بیان
کی قنداب جادو نے کہا اے شہریار مین نے بھی آپ سے عرض کیا تھا کہ صاحبقران سلامت موجود ہین مگر
تکلیف شدید مین ہین خواجہ نے کہا اگر خدا نے چاہا تو اب تکلیف بھی دفع ہو جائیگی حرز ہیکل امیر کی

سیراب جادو کے پاس ہے اور شیشۂ اسم اعظم آئینہ اندام کے پاس ہے جب یہ دونون چیزین قبضے مین آجائینگی
تکلیف دفع ہو جائیگی مین نے پہلے یہان اطلاع کرنا اچھا جانا اسوجہ سے دوبارہ سیراب کی بارگاہ مین
نہین گیا ورنہ حرز ہیکل وہان سے لاتا پھر شیشۂ اسم اعظم کی تلاش مین جاتا جہان ممکن ہوتا اُس کو توڑتا جسوقت
شیشہ اسم اعظم ٹوٹے گا صاحبقران کو اسم اعظم یاد آجائیگا جیسے ہی سحر مین امیر مبتلا ہونگے فوراً بہ برکت اسم اعظم
نجات ہوگی قنداب نے کہا خدا مالک ہے مین ایک دن مین شیشۂ اسم اعظم کو تلاش کر لونگا اور حرز ہیکل تو ابھی
جا کر چھین لاؤنگا خواجہ نے کہا اس کے نسبت پھر گفتگو کرنا ابھی ایک امر ضروری سے فراغت کرنا ہے یہ کہکے خواجہ
نے زنبیل سے ایک ساحر کو نکالا قنداب جادو سے مخاطب ہو کر کہا اس کی زبان مین سوزن نہین ہے ایسا
نہ ہو سحر کر کے نکل جائے قنداب نے کہا خواجہ شوق سے تم اسے چھوڑ دو اس کی مجال نہین جو سحر کر کے جا سکے
خواجہ نے اس کو زمین پر رکھدیا اس نے چاہا سحر کر کے نکل جاؤن قنداب جادو نے اسطرف بہ نگاہ غیظ
دیکھا ساحر کے ہاتھ پانون بیکار ہو گئے زمین پر گرا خواجہ نے دوسرے ساحر کو نکالا قنداب نے اس پر بھی سحر کیا
خواجہ نے اسیطرح پچاس ساحر زنبیل سے نکالے قنداب نے سب کو سحر کر کے بیکار کر دیا جب خواجہ کے پاس
کوئی ساحر باقی نہ رہا تو بدیع الملک سے مخاطب ہو کر کہا اب انسے امیر کی کیفیت دریافت کرنا چاہیئے بدیع الملک
انکی طرف مخاطب ہوئے شاہزادے نے فرمایا اے ساحران لشکر سیراب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کی کیا کہتے
ہو بعض ساحرون نے عرض کی اے شہریار ہم آپ کی اطاعت قبول کرتے ہین بعض نے انکار کیا مگر سب کو کمال حیرت
تھی کہ ہم اس بارگاہ مین کیونکر آئے اور خواجہ نے ہمین بہشت کی سیر کیسی کرائی مگر اپنے کو اس حال مین پاکر سب
مجبور تھے جب چند ساحرون نے اسلام قبول کیا تو بدیع الملک نوجوان نے ان سبکو بیٹھنے کی اجازت دی اور جو
ساحر بوجہ سیاہ قلبی کے ایمان نہ لائے شاہزادے نے اُنکے نسبت حکم قتل صادر فرمایا اُنکو تو جلاد بارگاہ سے برائے قتل
باہر لائے یہان بدیع الملک نے جو ساحر مسلمان ہوئے تھے اُن سے فرمایا کہ اگر کچھ حالات صاحبقران زمان معلوم
ہون تو بیان کرو ساحرون نے عرض کی اے شہریار جسوقت سیراب جادو شہر قنداب سے بھاگا آئینہ اندام کے پاس
پہونچا کل کیفیت بیان کی آئینہ اندام نے کہا مین سب انتظام کرونگا مگر تم صاحبقران کے گرفتار کرنیکو جاؤ سیراب
نے کہا مین حمزہ کو کیونکر گرفتار کر سکونگا سنا ہے کہ انکے پاس تحفہ جات دافع سحر موجود ہین ساحر کی مجال نہین جو اُنسے
مقابلہ کر سکے آئینہ اندام نے کہا یہ تو ممکن ہے کہ مین تاثیر تحفہ جات کو دفع کردون مگر خیال یہ ہے کہ صاحبقران کو
تکلیف ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ تم جا کر مکر سے گرفتار کرو پہلے اُنسے مقابلہ نا کرنا پھر زیر ہو کر مسلمان ہو جانا اُنکی دعوت
کر کے گرفتار کر لینا سیراب جادو وہانسے روانہ ہوا صاحبقران زمان آپکی تلاش مین مرحلہ خونین تک پہونچ چکے تھے اور
خونین چشم جادو صاحبقران کی راہ روکے ہوئے تھا جب سیراب جادو وہان پہونچا اُسنے کل کیفیت بیانکی دوسرے
روز امیر نے آکر مقابلہ کیا مکر سے اسلام قبول کیا صاحبقران ہنوز اپنی بارگاہ کیطرف بھی واپس نہ ہوئے تھے کہ سیراب نے
کہا یا امیر آئینہ اندام نے غضب کیا جو اس طلسم کا طلسم کشائے اصلی تھا اس کو طلسم معدوم مین بھیجکر قتل کر ڈالا سر اُس کا
در طلسم پر آویزان ہے جب صاحبقران نے نام دریافت فرمایا اُس ملعون نے آپ کا نام بتا دیا صاحبقران کی
عجب کیفیت ہوئی اور بہ سبب رقت نے بیتاب کیا کہ صاحبقران زمین پر گر پڑے بیہوش ہوئے لشکر مین سب
سرداران کی یہی حالت ہوئی سیراب نے حرز ہیکل لیکر صاحبقران پر سحر کیا زبان بھی بند ہو گئی اسم اعظم نہ پڑھ
سکے پھر ایک سردار کو اس نے مبتلائے سحر کر کے مرحلہ خونین چشم پر بھیجدیا آپ پھر آئینہ اندام کے پاس گیا اب

کیفیت بیان کی آئینہ اندام بہت خوش ہوا پہلے صاحبقران زمان کو بلایا ساحر امیر کو انکے سامنے لیگئے جسوقت
صاحبقران آئینہ اندام کے مکان پر تشریف لیگئے تھے اُسوقت بھی صاحبقران کی وہی حالت تھی مطلق خیال
نہ تھا کہ مین کس عالم مین ہون آئینہ اندام نے امیر سے کہا کہ مین طلسم کشا کو زندہ کر دونگا مگر تم اپنا مذہب ترک کر دو
امیر کو خبر بھی نہ ہوئی جب صاحبقران سے کئی بار آئینہ اندام نے کہا اور امیر نے اپنے کو اس حالت مین پایا
صاحبقران کو غیظ آگیا چاہا جواب زبان شمشیر سے دین مگر آئینہ اندام نے سحر کر دیا صاحبقران مجبور ہوگئے آئینہ اندام
نے کچھ ساحرونکو بلا کر کہا کہ صاحبقران کو یہان سے لیجائین نہین معلوم وہ ساحر امیر کو لیگئے یا نہین لیگئے اُسوقت
ہلگ مع سیراب جادو کے وہان سے چلے آئے تھے آئینہ اندام نے خود ہمسے کہا کہ اب تم لوگونکا یہان ٹھہرنا
اچھا نہین جہنم کے فرشتے آئینگے ہم وہان سے بخوف چلے آئے تھوڑی دیر کے بعد پھر ہمین بلایا سیراب سے کہا
شیشہ اسم اعظم قدرت کے حوالے کرو اور حرز ہیکل اپنے پاس رہنے دو سیراب نے شیشہ تو آئینہ اندام کو دیا
حرز ہیکل ابتک اُس کے پاس موجود ہے آپ خاطر جمع رکھین صاحبقران صحیح و سلامت موجود ہین مگر یہ نہین معلوم
کہ کہان تشریف رکھتے ہین اور سب سردار بھی انکے ہمراہ ہین یا نہین کیونکہ بعد صاحبقران آئینہ اندام نے
سردارون کو بھی بلایا تھا نہین معلوم انھین کیا کیا طلسم کے زندان خانہ عام مین تو نہین ہین بدیع الملک نے
جب یہ کیفیت سنی تو تسلی ہوئی خواجہ نے کہا اب اضطراب کو دخل نہ دو سمجھ کے کام کرو پہلے سیراب جادو سے
حرز ہیکل لینا چاہیئے اُسکے بعد اور مرحلہ جات کو فتح کرکے صاحبقران کی تلاش مین چلنا چاہیئے اسی طلسم مین
کسی مقام پر صاحبقران اسیر ہین قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار جب تک لوح طلسم دستیاب نہ ہوگی
صاحبقران زمان کا پتہ نہین معلوم ہوگا آج مین سیراب جادو کو گرفتار کرتا ہون کل آپ یہان سے براے تلاش
لوح روانہ ہونگا بدیع الملک نے کہا اے قنداب جادو ابھی مین سیراب جادو کے بابت کچھ نہین
کہہ سکتا اُس نے ایک نامہ یہان بھیجا تھا اُسکے جواب مین جو کچھ مین نے کہا تھا تمھین معلوم ہے یقین ہے اب
وہ طبل جنگ بجوائیگا میدان مین آئیگا جب وہ آمادہ حرب ہوگا اُس وقت مین جو مناسب ہوگا تمھین اجازت دی
جائیگی ابھی مین کچھ نہین کہہ سکتا قنداب جادو نے بہت کہا مگر بدیع الملک نے اُسکا کہنا قبول نہ کیا خواجہ
نے بھی کہا اے قنداب جادو اگر تم جاؤگے تو اُس سے لڑ کر فتح نہ پاؤگے تمھارا سحر اُس پر کارگر نہ ہوگا اُسکے
پاس حرز ہیکل صاحبقران کی موجود ہے وہ تم پر غالب آئیگا قنداب نے عرض کی یہ بات واقعی ہے کہ مین اسطرح
تو اُس سے عمر بھر مقابلہ نہ کر سکونگا بدیع الملک نے کہا جب وہ طبل جنگ بجوائیگا تو دیکھنا خواجہ نے پھر کہا
کہ ابھی اُس کی امداد کیواسطے کچھ لشکر اور بڑے بڑے ساحر آئینگے آئینہ اندام نے اُسکو ایک نامہ لکھا ہے کہ
جب تک مین لشکر نہ روانہ کرون اُسوقت تک طلسم کشا سے مقابلہ نکرنا تم قنداب جادو سے مقابلہ نکر سکوگے
مین اُن لوگون کو تمھاری مدد کے واسطے یہان سے روانہ کرونگا جو بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین قنداب
جادو نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہے آئینہ اندام جادو اب پہاڑونکے ساحرونکو طلب کریگا اس طلسم مین بہت
سے ساحر ایسے بھی ہین کہ جو زمین کے اندر اور پہاڑون کے اندر اور دریاؤن کے اندر بیٹھے ہوئے
آئینہ اندام کا نام لیا کرتے ہین سب لوگ انھین بزرگان دین کہتے ہین ان سب کے سحر سخت ہین کیسکی
اتنی مجال نہین جو اُن سے سحر مین مقابلہ کرسکے مگر آپ کے اقبال سے جب وہ لوگ یہان آئینگے مین انسے مقابلہ
کرونگا بدیع الملک نے فرمایا ہر حال مین بفضل خدا شریک حال رہنا چاہیئے اگر ہزار ساحر آئینگے تو کیا بنا لینگے مگر ابھی لڑائی

مین تامل ہے خواجہ نے کہا مین جاتا ہون اسکی خبر لاتا ہون کہ سیراب جادو کا کیا ارادہ ہے کیونکہ یہ نامہ ابھی اُس تک
نہین پہونچا تھا مین نے راہ مین قاصد کو گرفتار کیا یہ کہکر خواجہ بارگاہ سے باہر آئے ہنوز آگے نہ بڑھے تھے کہ ایک
پنجہ آسمان سے گرا خواجہ کو اُٹھا لیگیا ایک مکان جو پہونچی خواجہ بیہوش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھولی دیکھا
سیراب جادو سامنے تخت پر بیٹھا ہے بہت سے ساحر جمع ہین خواجہ نے کہا اے ساحر یکتا مجھے تیری ذات سے
یہی امید تھی کہ تو میری قدر دانی کریگا اور ضرور اپنے پاس رکھے گا مین خود یہین آنے کیواسطے بارگاہ سے باہر
نکلا مگر تو خود مجھے لایا کمال قدر دانی کی اب مین قدمون سے جدا نہ ہونگا سیراب جادو نے کہا او ساربان زادے
پہلے مین تجھسے واقف نہ تھا تو میرے ہاتھ سے نکل گیا اگر جانتا ہوتا تو مین ہرگز تجھے زندہ نہ جانے دیتا
مگر اب تجھے زندہ نہ چھوڑونگا خواجہ نے جواب دیا کہ مجھے آپ کی قدر دانی سے تو یہ امید نہین ہے سیراب
نے کہا مین نے تیری باتین بہت سنی ہین اب زیادہ بلا دہ گوئی نہ کر جو کچھ مین دریافت کرون اسکو صحیح صحیح بیان
کر دے اگر خلاف کہیگا تو مین ابھی تجھے قتل کر ڈالونگا اگر اصل امر بتا دیگا تو قید کر کے زندان خانہ طلسم مین بھیجدونگا
جان تیری بچیگی خواجہ نے کہا آپ کو ہر طرح اختیار ہے جو مزاج مبارک مین آئے دریافت فرمائیے اگر مجھے
معلوم ہوگا عرض کر دونگا اگر ناواقف ہونگا تو کیا بتا سکون گا سیراب نے کہا جو ساحر تیرے ہمراہ قاصدی
کیواسطے گئے تھے وہ سب کیا ہوئے اور قاصد کو تو نے کیا کیا جو اُس کی صورت بنکر مجھے دھوکا دینے آیا
تھا خواجہ نے کہا مین واقف نہین کہ وہ ساحر کیا ہوئے اور قاصد کہان گیا سیراب جادو نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ
ابھی تک قاصد زندہ ہے اگر وہ مر جاتا تو ضرور اُس کی علامت ظاہر ہوتی مجھے معلوم ہو جاتا مگر ابھی کوئی ساحر نہین قتل
ہوا ہے سب زندہ موجود ہین سیراب جادو خواجہ سے یہ کہہ رہا تھا کہ سامنے اس کے دو چار پھول جلکر گرے سیراب
نے کہا اب کسی نے اُن لوگون کو قتل کیا خواجہ نے کہا آپ تو مجھکو ملزم ٹھہراتے تھے اگر مین اُنھین لیجاتا اور
قتل کرتا تو اُسیوقت یہ کیفیت ظاہر ہوتی اسوقت مین یہان موجود ہون نہین معلوم اُن سب کو کس نے قتل
کر ڈالا سیراب نے کہا جب تک تو خلاصہ کیفیت نہ بیان کریگا تیری جان نہ بچے گی خواجہ نے کہا آپ کو اختیار
ہے مین موجود ہون آپ کو اپنا مالک اور خداوند آئینہ اندام کو اپنا خداوند جانتا ہون سیراب نے کہا مین ان
باتونکو سنا نہین چاہتا جو مین تجھسے تحقیق کرتا ہون اُسکا جواب صاف مجھکو دے تو ان ساحرونکے حال سے خوب واقف
ہے مگر مجھسے پوشیدہ کرتا ہے خواجہ نے کہا اگر مین خلاصہ کہونگا تو آپ کو یقین نہ آئیگا آپ مجھے بیکار سزا دیکر تکلیف
پہونچائینگے سیراب نے کہا اگر سچ کہے گا تو مین یقین کرونگا مجھے سب کیفیت معلوم ہو جائیگی خواجہ نے کہا جن
جن ساحرون کو آپ نے میرے ہمراہ کیا تھا وہ سب مسلمان تھے جب مجھے بارگاہ مین لیگئے تو مجھسے ہر ایک
نے کہا کہ اے خواجہ تم خوف نہ کرو ہم تمھین اپنے ہمراہ لیے چلتے ہین ہم خاص آپ کی خدمتگذاری کیواسطے آیا تھا
مگر اسوقت اُنکے ہمراہ جانا بھی مصلحت جانا اگر نہ جاتا تو وہ لوگ مجھے ہلاک کرتے بلکہ جن ساحرون نے انکار کیا وہ
لوگ ہمین گرفتار کر کے اپنے ہمراہ لیئے گئے مجھے بارگاہ بدیع الملک مین لیجا کر چھوڑا مسلمان ہوئے جن ساحرون
کو بجز اپنے ہمراہ لیگئے تھے وہ شاید اسوقت قتل ہوئے سیراب نے کہا یہ بات یقین کے لایق نہین ہے مین ہرگز
نہ مانونگا خواجہ نے کہا مین نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ آپ یقین نہ فرمائینگے سیراب نے اسیوقت جلادون کو
طلب کیا جلاد آئے سیراب نے کہا اس ساربان زادے کو لیجا کر قتل کرو خبردار اس کے مکر مین نہ پھنسنا یہ بڑا
مکار ہے اگر لالچ دے تو بالکل خلاف جاننا جلادون نے کہا جو کچھ آپ منع فرماتے ہین ہم سے ہرگز نہ ہوگا یہ کہکر

خواجہ کو جلاد لیچلے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ جسوقت سیراب جادو خواجہ کو اُٹھا کر لیچلا اُسوقت بعض بعض لوگ وہان موجود تھے اُنھون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب نے سحر کرنا شروع کیا مگر کسی کے سحر نے تاثیر نہ کی جب مجبور ہوئے تو بارگاہ بدیع الملک مین آئے شاہزادہ اُس وقت سیراب جادو کا تذکرہ کر رہا تھا کہ چوبدار نے آکر عرض کی بعض بعض ساحر اُس وقت متوحش ہو کر در دولت پر باہر حاضر ہوئے ہین امیدوار باریابی ہین اُن کی نسبت کیا حکم ہوتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اندر بلالو چوبدار باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے بدیع الملک نے جو صورت ساحرون کی دیکھی سب سے کیفیت دریافت فرمائی کہ کیا سبب ہے جو اسوقت اسقدر متوحش ہو ساحرون نے سب کیفیت خواجہ کی عرض کی بدیع الملک کو ملال ہوا اُسیوقت تلوار پکڑ کے اُٹھے قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار آپ تکلیف نہ فرمائیے اگر خواجہ کو سیراب جادو لیگیا ہے تو مین ابھی جا کر لاتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب جادو تمھارے جانے سے مجھے یہ خوف ہے کہ اُسکے پاس حرز ہیکل صاحبقران موجود ہے تمھارا سحر اُسپر تاثیر نہین کریگا ایسا نہو کہ تم بھی گرفتار ہو جاؤ قنداب نے عرض کی اے شہریار خاطر عالی مطمئن رکھیے سیراب جادو کی کیا مجال ہے جو مجھے گرفتار کر سکے مین خواجہ کو وہان سے رہا کرا لاؤنگا بدیع الملک نے چاہا کہ مین قنداب جادو کو روک لون مگر قنداب نے بمنت اجازت حاصل کی بارگاہ سے باہر نکلا لشکر سیراب کی طرف روانہ ہوا یہان وہ وقت تھا کہ جلاد خواجہ عمرو نامدار کو زیر تیغ بٹھا چکے تھے گردن پر کوئلے کا خط لگانے کی دیر تھی خواجہ درگاہ بے نیاز مین بصد الحاح و زاری عرض کر رہے تھے کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز مین نے تو ابھی اُس بڑی چیز کو یاد بھی نہین کیا ہے اسوقت ایک کافر کے ہاتھ سے جان جاتی ہے وقت مدد ہے خواجہ تو درگاہ بے نیاز مین عرض کر رہے تھے کہ جلاد نے تیغ کھینچکر شلنگین لگانا شروع کین قریب تھا کہ ہاتھ خواجہ کی گردن پر مارے کہ برق چمکی سر جلاد کا اوڑ گیا سب نے دیکھا ایک پنجہ گرا خواجہ کو اُٹھا لیگیا جسقدر ساحر وہان موجود تھے سب کے سر کٹکر زمین پر گرے بعض خوف کے مارے سیراب کی بارگاہ کی طرف بھاگے سیراب نے جو یہ ہنگامہ سُنا چوبدارون سے کہا جا کر خبر لاؤ یہ غل کیسا ہے چوبدار اُسکی بارگاہ سے باہر آئے دریافت کیا تو کیفیت معلوم ہوئی چوبدارون نے سیراب جادو سے آکر کہا جس عیار کو آپ ابھی گرفتار کر کے لائے تھے اور حکم قتل دیا تھا جلاد نے ریگ کے چبوترے پر اُسکو بٹھایا ارادہ تھا کہ ہاتھ مار کے سر اُسکا تن سے جدا کرے کہ برق گری جلاد کا سر اوڑ گیا اور لوگ جو وہان موجود تھے سب کے سر کٹکر زمین پر گرے عیار غائب ہو گیا سیراب جادو نے جو یہ کیفیت سُنی تعجب کیا کہا ہو نہو قنداب جادو کے دوسرے کا یہ کام نہین ہے اگر اُس وقت لیگیا ہے تو کیا غم ہے مین دوسرے وقت اُسکو پھر لے آؤنگا بلکہ ابکی بار جس جگہ اُسکو دیکھونگا اشارے سے قتل کر ڈالونگا مگر اب ان لوگون کے واسطے آزادہ رہنا اچھا نہین ہے مین نے اسیواسطے ایک نامہ بھی طلسم کشا کے پاس روانہ کیا تھا ابھی تک اسکا جواب بھی نہین آیا معلوم ہوتا ہے کہ اُس نامہ دار کو بھی اُسی عیار نے قتل کیا اور طلسم کشا راہ راست پر نہین آیا میرے کلام کی تاثیر نہین ہوئی اب مین طبل جنگ بجواتا ہون کل طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا اگر خداوند کو فتح دینا منظور ہے تو مین ضرور قنداب جادو سے جنگ مین فتحیاب ہونگا ورنہ اگر مرضی خداوند کی نہو گی تو لڑ بھڑ کر مر جاؤنگا یہ کہکے اُسنے اپنے ملازمین کو بلایا

کہا لشکر مین جاکر اطلاع کرو کہ طبل جنگی بجے ملازمین نے اُسی وقت اُسکے لشکر مین اطلاع کی اُسی وقت طبل جنگی
بجا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ بدیع الملک مین آئے پہلے دعا و ثنای شاہی بجالائے
پھر عرض کی کہ سیراب جادو نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ کل صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرائی کرے
بدیع الملک نے فرمایا کیا خوف ہی ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کرو کہ بفضل ایزدی وبتائید ربانی طبل جنگ بجے
ہرکارون نے لشکر اسلام مین حکم بدیع الملک نامدار پہونچایا نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین جنگ کی
تیاری ہونے لگی رات بھر سامان جنگ مین بسر کی جب خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی بدیع الملک نوجوان
نے فریضہ سحر ادا کیا سلاح طلب فرمائے خادمون نے اُسی وقت کشتیان ہتھیار روا کی حاضر کین بدیع الملک
نوجوان نے ہتھیار لگائے بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا شاہزادہ نام خدا لیکر
گھوڑے پر سوار ہوا لشکر کو پشت پر لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا اُس طرف سے سیراب جادو
اپنے ہمراہ دس ہزار ساحر لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی ابھی نقیب برائے
نقابت صفون سے نہ نکلے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی دونون لشکر اُس طرف مخاطب ہوئے
جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر ساحران غدار کا آیا ہی قنداب جادو نے بدیع الملک سے
عرض کی ای شہریار یہ ساحر جو سب کے آگے تختون پر سوار ہین یہ پہاڑون کے اندر رہتے ہین آئینہ اندام کا نام
لیا کرتے ہین بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین عمرین ان لوگون کی بہت ہین قریب دو دو سو برس کے
سن ہی سحر اُنکا آفت ہی اس طلسم مین اُنکے برابر کوئی سحر نہین جانتا ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی یہ مکار
کیا ہین جو ہم پر فتح پائینگے قنداب نے عرض کی مین نے اُنکی کیفیت عرض کی ورنہ آپ سب ملاحظہ فرمائینگے غلام
اُنسے مقابلہ کریگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین مگر سیراب نے جوان لوگون کو آتے ہوئے دیکھا اپنے مصاحبین
سے کہا کہ خداوند کو میرے جنگ کرنے کی خبر ہو گئی اُنھون نے بزرگان دین کو میری مدد کیواسطے بھیجا ہی اُنکے
استقبال کے واسطے جانا ضرور ہی یہ کہکے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر بڑھا جب ساحرون کے قریب پہونچا تخت سے
اُترا بڑی عزت کی سب کو اپنے ہمراہ لایا اُن لوگون نے کہا ای سیراب جادو آج کے روز جنگ موقوف
رکھو ہم لوگون نے راہ مین بڑی تکلیف اُٹھائی ہی جبتک ایک روز استراحت نکرینگے ہمارے مزاج درست نہونگے
سیراب نے یہ سُنکر اپنا تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کی طرف مخاطب ہوکر کہا ای طلسم کشا مین تو آج ہی فیصلہ کرکے
میدان سے واپس جاتا مگر کیا کرون مجبور ہون کہ بزرگان دین نے آج مجھے سرفراز فرمایا ہی اور سب کی راے یہ ہی کہ آج
جنگ موقوف رہی لہذا مین مہلت چاہتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ای سیراب جادو تجھے اختیار ہی جسوقت تیرے مزاج
مین آئے مقابلہ کرنا مین نے مہلت دی تو واپس جا سیراب جادو پلٹا اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوا بدیع الملک نوجوان
بھی خوشی خوشی اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے قنداب جادو اور خواجہ
بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین آئے قنداب نے عرض کی ای شہریار یہ جو چار ساحر تاج سرون پر رکھے ہوئے
آئے ہین یہی پہاڑون کے اندر رہتے ہین جو ساحر سب کے آگے تھا اُسکا نام سومنات جادو ہی جانب شمال
ایک کوہ ہی اُس پہاڑ کے اندر حبس دم کیے ہوئے بیٹھا رہتا ہی یہ سب ساحرون سے سن مین زیادہ ہی سحر بھی
خوب جانتا ہی ایک بار مین نے اُنکی صورت دیکھی تھی اس سبب سے پہچانتا ہون اُسکے بعد جو دوسرا ساحر تھا اُسکا
نام طاغوت جادو ہی جنوب مین ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہی اُسکے بعد جو بڑے ہوا معلق آتا تھا اُسکا نام

فرجام جادو ہی مشرق مین ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہی اسکے بعد جو ساحر اژدر پر سوار تھا یہ مغرب مین ایک کوہ
آتشین کے اندر رہتا ہی اشرار جادو اُسکا نام ہی یہ چارون ساحر ایک بار اور بھی اپنے اپنے مسکنون سے
نکلے تھے اُنکے سحر بھی مین نے دیکھے ہین بلا کے سحر کرتے ہین اور اس طلسم کے حالات سے جیسی ان لوگون کو
آگاہی ہی دوسرا نہین جانتا ہی اشراق جادو بھی اسقدر واقف نہین ہی بدیع الملک قنداب جادو کی باتین سنتے
رہی تھوڑی دیر تک قنداب جادو حاضر رہا جب رات زیادہ گئی تو قنداب جادو نے عرض کی غلام چاہتا ہی کہ
آج آپکی بارگاہ کے گرد پھرے بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب جادو کیا اور لوگ نہین ہین جو بارگاہ کی
محافظت کرین تمھین کیا ضرورت ہی قنداب نے عرض کی ای شہریار آج سیراب جادو کا مہلت طلب کرنا
خالی از علت نہین ہی یقین ہی ساحر ضرور آئینگے مگر چلے جائینگے اور لوگون مین یہ طاقت نہین ہی جو اُنسے اپنے کو
بچائین اور یہان تک نہ آنے دین آپکے پاس فضل خدا سے تحفہ جات موجود ہین اسکے سبب سے
ساحر عاجز ہین مقابلہ کرتے بن نہین پڑتا ہی اسی کی تدبیر کر رہے ہین کہ آپ سے تحفہ جات لے لین پھر مقابلہ
کرین بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب جادو تم اسقدر تکلیف نہ اُٹھاؤ مین اور لوگون کو مقرر کر دونگا قنداب
نے عرض کی ای شہریار بے میرے کسی سے بن نہین پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہی جو مزاج مین
آئے مین زیادہ اصرار نہین کرتا ہون قنداب جادو بارگاہ سے باہر آیا اپنے بھائی نایاب جادو کو بلایا
جو مصاحب اُسکے خاص خاص تھے اُن سب کو ہمراہ لیا بارگاہ بدیع الملک کے گرد پھرنے لگا مگر خواجہ عمرو
ثانی نے قنداب سے یہ کیفیت سنی کہ ساحرون نے اسواسطے اجازت لی ہی کہ کر کے تحفہ جات
لے لین خواجہ سب کے سامنے تو اپنی بارگاہ مین گئے مگر بارگاہ مین جا کر گلیم اوڑھی پھر باہر آئے لشکر
سیراب کی طرف روانہ ہوئے جب لشکر سیراب مین پہونچے تو گلیم اوڑھے ہوئے بارگاہ سیراب مین
گئے دیکھا جو ساحر آئے تھے وہ سب تخت کے پیچھے سیراب جادو خادمون کی طرح اُنکی خدمتگذاری کر رہا ہی
خواجہ اُسی حالت سے کھڑے رہے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ایک ساحر نے کہا ای طاغوت جادو جسواسطے
یہان آئے ہین کچھ انتظام اس کے متعلق کرنا ضرور ہی طاغوت جادو نے کہا آپ جسکو حکم فرمائین وہ جا کر انتظام
کرے یہ بات جو سیراب جادو نے سنی ہاتھ باندھ کر طاغوت جادو سے کہا آپ نے کیا فرمایا یہ جملہ میری سمجھ مین نہین
آیا طاغوت نے جواب دیا کہ سومنات جادو فرماتے ہین کہ اب کچھ انتظام کرنا چاہیئے جس وقت ہم لوگ
خداوند کی خدمت مین گئے تو خداوند نے ہمسے فرمایا تھا کہ بدیع الملک طلسم کشا کا نام ہی اسکو اس طرح گرفتار کرنا
کہ تکلیف نہ پہونچے کیونکہ وہ بھی آئینہ پرست ہونے والا ہی جب ہم تمھارے لشکر مین آئے تو جنگ کا سامان دیکھا
محض اس لحاظ سے اُسوقت جنگ کو موقوف رکھا کہ طلسم کشا کو تکلیف جنگ نہو ورنہ ممکن تھا کہ ایک اشارے
مین طلسم کشا کا پتہ بھی نہ معلوم ہوتا اب سومنات جادو جسکو کہین وہ جائے اور تحفہ جات بدیع الملک کے لے
آئے سیراب جادو یہ سنکر خاموش ہو رہا سومنات جادو نے کہا ای فرجام جادو میرے نزدیک تمھارا جانا
مناسب ہی ہم لوگون کی ضرورت نہین ہی یہ کام بہت آسان ہی فرجام جادو نے کہا آپ جو کچھ فرماتے ہین
مین بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ کہکے فرجام جادو اُٹھا بارگاہ کے باہر آیا خواجہ کہ گلیم اوڑھے ہوئے یہ سب باتین
سن رہے تھے فرجام جادو کے ساتھ آئے جب فرجام بارگاہ کے باہر آ چکا تو اُسنے سحر سے اپنی صورت
تبدیل کر کے صاحبقران کی شکل بنائی آہ آہ کرتا ہوا لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی

اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے اُسی وقت قنداب جادو کے پاس پہونچے قنداب کو شبہہ ہوا خواجہ نے
کہا ای قنداب شبہہ نکرو مین ابھی ایک کیفیت دیکھکر آیا ہون فرجام جادو صاحبقران کی صورت بنا ہوا
آتا ہی خبردار سحر نہ کرنا کہ تم اُسکے برابر سحر نہین جانتے ہو وہ تمکو بھی گرفتار کرکے لیجائیگا اچھا نہ ہوگا قنداب
نے عرض کی خواجہ خدا مالک ہی اگر آقاے نامدار کا اقبال ترقی پر ہی تو مین ضرور اسکو زیر کرونگا اور گرفتار
کرکے آقاے نامدار کے پاس لیجاؤنگا خواجہ نے کہا خبردار تم اس باب مین دخل نہ دینا جیسا مین مناسب جانونگا
کرونگا قنداب مجبور رہا خواجہ نے کہا مین اپنی بارگاہ مین جاتا ہون بدیع الملک کی صورت بنکر بیٹھتا ہون جسوقت
فرجام جادو بصورت صاحبقران یہان آئے اسکو فوراً میرے پاس سے آنا قنداب نے عرض کی خواجہ
وہ بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ پہچانتا ہی ضرور مجھسے کہیگا کہ مین دوسری بارگاہ مین نہ جاؤنگا خواجہ نے کہا
تم یہ کہنا کہ آقاے نامدار آج کل اپنی بارگاہ مین آرام نہین فرماتے ہین وہان اور لوگ رہتے ہین آقاے نامدار
دوسری بارگاہ مین بمصلحت شب بھر تشریف رکھتے ہین قنداب نے عرض کی مین تابع فرمان ہون جو حکم ہو
بجالاؤن خواجہ اپنی بارگاہ مین آئے صورت بدیع الملک کی بنائے ایک مسہری پر لیٹ رہے یہان
فرجام جادو بصورت صاحبقران ثانی آہ آہ کرتا ہوا آیا قنداب جادو نے آواز دی کون آتا ہی فرجام نے کراہ کر
کہا مین ہون حمزۂ ثانی ای نگہبان مجھے اسوقت قید سخت سے رہائی ہوئی ہی مگر سحر مین ابتک مبتلا ہون میری حالت
قریب مرگ ہی جلد بتا کہ بدیع الملک نوجوان کس بارگاہ مین ہین قنداب نے کہا یا صاحبقران میرے ہمراہ
تشریف لائیے مین آپکو بارگاہ بدیع الملک مین لیچلون یہ کہکے قنداب جادو خواجہ کی بارگاہ کی طرف چلا
فرجام نے کہا ای شخص بدیع الملک کی بارگاہ سامنے دکھائی دیتی ہی تو مجھے اُس طرف کیون لیے جاتا ہی
قنداب نے عرض کی یا امیر جب سے یہان سیراب جادو سے جنگ شروع ہی اُس دن سے بمصلحت آقاے
نامدار شب کو اپنی بارگاہ مین آرام نہین فرماتے ہین دوسری بارگاہ مین رہتے ہین فرجام سمجھا قنداب سچ کہتا ہی
اُسنے مجھے مطلق نہین پہچانا یہ سوچتا ہوا قنداب کے ہمراہ خواجہ کی بارگاہ کے اندر آیا دیکھا روشنی ہو رہی ہی
ایک جوان مسہری پر سبز دوشالہ اوڑھے سو رہا ہی فرجام بصورت صاحبقران مسہری کے قریب آیا دوشالہ اٹھایا
چاہا جھک کے شانہ ہلاؤن کہ حلقے کمند کے گلے مین پڑے اُسنے چاہا سحر کرون مگر منھ پر حباب پڑا اُسکو چھینک
آئی بیہوش ہوکے زمین پر گرا خواجہ نے بصد تعجیل اُسکی زبان مین سوزن دیا مشکین باندھ کر ڈالدیا قنداب جادو
نے خواجہ کی بہت تعریف کی پھر کہا خواجہ اسکو یون نہ رکھیے ابھی آقاے نامدار کی خدمت مین
لے چلیے اگر اسلام قبول کرے تو رہائی پائے ورنہ اسی وقت قتل کیا جائے اسکا یون رہنا اچھا نہین ہی ایسا
نہو کہ سومنات جادو اس کیفیت سے ماہر ہو جائے تو ابھی آکر اسے رہا کرالیجائے خواجہ نے کہا اب
اسوقت بدیع الملک کو بیدار کرنا محض خلاف ہی صبح کو جیسا مناسب ہوگا دیکھا جائیگا یہ کہکے فرجام جادو
کو نذر زنبیل کیا قنداب سے فرمایا تم اپنی طرف جاؤ اب مین بھی دم بھر استراحت کرون رات بہت کم
باقی ہی قنداب جادو سمجھا خواجہ سچ کہتے ہین اب محو خواب ہونگے یہ سوچ کے قنداب جادو بارگاہ
سے باہر آیا خواجہ نے اُسکے جانے کے بعد فرجام جادو کو زنبیل سے نکالا ستون بارگاہ سے باندھ کر
ہوشیار کیا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے دوات و قلم اُسکے سامنے رکھکر فرمایا ای فرجام جادو اب مذہب
کے بارے مین کیا کہتا ہی اگر اسلام قبول نہ کریگا تو تیری گردن زدنی ہوگی تجھے اپنے آئینہ اندام کا بڑا اعتقاد

تھا اسوقت اس گمراہ نے تیری مدد نہ کی بہتر یہی ہو کہ اب آئینہ اندام جادو پر لعنت کر اور خدائے وحدہ لا شریک
کو اپنا معبود جان مسلمان ہو کہ تیرا انجام بخیر ہو فرجام جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی اسکو حیرت ہوئی اپنے دل مین
اُسنے خیال کیا کہ ابھی مین اپنے لشکر سے حمزہ کی صورت بنکر یہان آیا یہ راز کسی کو معلوم نہ تھا یہان
کسنے اطلاع دی جو مین گرفتار ہو گیا پھر اس طرح گرفتار کیا کہ کوئی امر خلاصہ طور سے مجھپر ظاہر نہ ہوا فرجام تو اس
سکوت مین تھا کہ خواجہ نے ایک تازیانہ لگایا کہا او فرجام جو کچھ مین نے کہا ہی اُسکا جواب جلد دے
اور باتین سوچا کرتا تازیانہ جو فرجام کی پیٹھ پر پڑا تلملا گیا جلدی سے قلم اٹھایا اپنے دل مین خیال
کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو اس وقت جان جاتی ہی بہتر یہ ہی کہ اس وقت اقرار کرلون جب یہ شخص میری
زبان سے سوزن نکالیگا تو اسی کو اٹھا کر لشکر مین لیچلونگا وہان جا کر قتل کر ڈالونگا تحفہ جات کا انتظام اور
صورت سے کرونگا یہ سوچ کے فرجام نے لکھا کہ مین مذہب اسلام اختیار کرتا ہون اور دین آئینہ پرستی کو
ترک کرتا ہون یہ لکھکر خواجہ کو دیا خواجہ نے بڑھکر اُسکی پیشانی کی طرف دیکھا سیاہی کفر اسکی جبین سے نمایان
ہوئی خواجہ نے کہا ای فرجام جادو تو مجھسے مکر کرتا ہی مین نے ہزارون ساحرون کو اسی صورت سے
قتل کیا تیرا مکر نہ چلیگا یہ کہکے اور ایک تازیانہ لگایا فرجام جادو تڑپ گیا اُسنے پھر قلم اٹھا کر لکھا کہ مین نے
آج تک مذہب اسلام کی تحقیق کی مگر اسکی ہر ایک بات بے بنیاد پائی اُس سے معلوم ہوا کہ یہ مذہب بھی
بے بنیاد ہی اگر آپ میرے سوالون کا جواب دین اور اپنے دین کو اشرف ادیان ثابت کرین تو مین مسلمان
ہو جاؤن خواجہ نے پڑھا اُسکو جواب دیا کہ ای فرجام جو جو سوال تیرے ہون بیان کرین اُنکا جواب
دونگا فرجام نے لکھا کہ آپ میری زبان سے سوزن نکالین کہ مین بات کرنے کے قابل ہون ابھی تجھسے
بات نہین کیجاتی ہی اور سوالات میرے بہت طویل ہین اُن سب کو لکھکر پیش نہین کر سکتا خواجہ نے کہا ای
فرجام اس مقدمے کو اس وقت ملتوی رکھ صبح کو دیکھا جائیگا فرجام خاموش ہو رہا خواجہ نے اُسکو پھر
داخل زنبیل کیا گلیم اوڑھ کے پھر بارگاہ سے نکلے لشکر سیراب مین آئے گلیم اوڑھے ہوئے بارگاہ مین
سیراب جادو کے پہونچے دیکھا سب لوگ فرجام جادو کے منتظر بیٹھے ہین آپس مین باتین ہو رہی ہین کہ ابھی تک
فرجام جادو نہین آیا سومنات جادو کہتا ہی کہ فرجام جادو جو کام کرتا ہی بہت سمجھ کے کرتا ہی کوئی تدبیر نکال رہا ہو گا
یقین ہی وہان تک پہونچ گیا ہو اور بدیع الملک سے باتین ہوتی ہون سومنات تو یہ کہہ رہا تھا کہ طاغوت جادو نے
کہا ای سومنات جادو مجھکو کچھ شک پایا جاتا ہی سومنات نے کہا شک کیسا طاغوت نے کہا مین یہ جانتا ہون
کہ فرجام جادو اسیر ہو گیا سومنات جادو نے گردن جھکائی زمین کے اوپر ہاتھ رکھکر کہا ای فرشتگان زمین
فرجام جادو کی کیا کیفیت ہی خواجہ نے سُنا کہ ایک آواز آئی ای سومنات جادو فرجام کو ایک عیار نے
اسیر کیا وہ بڑی تکلیف مین ہی سومنات نے کہا ای طاغوت جادو تم بہت صحیح کہتے ہو کہ فرجام جادو اسیر ہو گیا
تمھین یہ کیفیت کیونکر معلوم ہوئی طاغوت نے کہا میرے پاس ایک انگشتری ہی جو کیفیت گذرتی ہی اُسکے
ذریعہ سے مجھے معلوم ہو جاتی ہی سومنات نے کہا اب مجھے اس عیار کا نام تحقیق کرنے کی ضرورت ہی اور
مقام قید فرجام جادو دیکھنا ہی یہ معلوم ہو جائے تو مین ابھی جا کر فرجام کو رہا کر لاؤن اُس عیار نے غضب
کیا اتنے بڑے ساحر کو گرفتار کر لیا اور فرجام جادو اُسکے دام تزویر مین پھنس گیا یہ کہکے سومنات جادو
نے پھر دونون ہاتھ زمین پر رکھکر کہا ای فرشتگان زمین مجھے اطلاع دو کہ فرجام جادو کہان اسیر ہی

اور کس عیار نے اسیر کیا ہو خواجہ نے سنا آواز آئی کہ مقام قید سے آگاہی نہین مگر گرفتار کرنے والے کا نام
عمرو ثانی ہو سومنات نے کہا اسوقت عمرو کہان ہو آواز آئی یہ بھی نہین معلوم کہان ہو سومنات
متحیر ہوا طاغوت جادو سے کہا بڑے تعجب کی بات ہو آجتک یہ باتین ظہور مین نہین آئین مین جو سوال کرتا ہون
اسکی خلاصہ کیفیت سے مجھے نہین معلوم ہوتی اسوقت عجب طور سے میرے تابعین مجھکو خبر دے رہے ہین
اب تم دیکھو کیا بات ثابت ہوتی ہو طاغوت جادو نے انگوٹھی کی طرف دیکھا کہا اے سومنات جادو یہ تو
معلوم ہوتا ہو کہ گرفتار کرنے والے کا نام عمرو ہو مگر نہ مقام قید فرجام جادو معلوم ہوتا ہو نہ گرفتار کرنے والیکا
ٹھکانا دکھائی دیتا ہو سومنات اشترار جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا تم دریافت کرو شاید تمھین کچھ کیفیت معلوم ہو
اشترار جادو نے دیر تک فکر کی آنکھین بند کیے بیٹھا رہا عرض کی جو جو باتین آپ لوگون کو معلوم ہوئین وہی مجھے
بھی دکھاتی دیتی ہین اسکے علاوہ اور کچھ نہین کہ سکتا سومنات سیراب جادو کے طرف متوجہ ہوا کہا بڑے
تعجب کی بات ہو عیار کے ٹھکانے سے آگاہی نہین ہوتی سیراب نے کہا آپ اس عیار کو مثل اور
عیارون کے تصور نہ فرمائیے وہ عیار ایسا ہو کہ اسنے ایک بار خداوند کو دھوکا دیا تھا آئینہ پرست بنکر
حمزہ کو دبا لے گیا تھا اور سب سرداران کو بھی رہائی دلائی تھی مین نے ایک بار اسکو گرفتار کیا مگر آگاہ
نہ تھا وہ نکل گیا میرے یہان کے نامی نامی ساحر لیگیا وہ سب مسلمان ہوگئے اسی عرصہ مین مین اسکے
لشکر سے اسکو اٹھا لایا حکم قتل دیدیا قنداب جادو اسکو اٹھالے گیا اسکی عیاریان ایسی ہین کہ سمجھ مین
نہین آتی ہین سومنات نے کہا تمھاری سمجھ مین کیونکر آئینگی اس وقت ہم لوگون کو تعجب ہو کہ فرجام جادو
کو اسنے کیونکر گرفتار کیا اور اب کہان چھپ کے بیٹھا ہو جو اسکے حال سے فرشتے تک نہین آگاہ
ہین سیراب نے کہا سوا اپنے لشکر کے اور کہان ہوگا سومنات نے کہا اگر اپنے لشکر مین ہوتا
تو ضرور مجھے معلوم ہوجاتا یقین ہو وہ اس وقت عالم سحر مین ہو کوئی ترکیب سحر کی کرکے کہین بیٹھ رہا ہو سحر
خوب جانتا ہو اُس کی کیفیت سے کوئی آگاہ نہین ہوسکتا ہو سیراب جادو نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہین
سحر اسکو مطلق نہین معلوم ہو اسکے مذہب مین سحر بالکل حرام ہو سومنات نے کہا پھر کیا بات ہو سیراب
نے کہا مین نہین جانتا کہ اسکو کیا بات حاصل ہو جسکے سبب سے ایسے ایسے کام کرتا ہو طاغوت جادو
نے کہا مجھکو اسکے طریقے سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ عیار عامل زبردست ہو بزور عمل سب کام کرتا ہو سومنات
نے کہا اے طاغوت جادو تم بہت صحیح کہتے ہو اسے عملیات مین دخل ہو اسی سبب سے اُس نے اتنے
بڑے ساحر کو گرفتار کر لیا سیراب نے کہا اگر عملیات مین کچھ دخل رکھتا ہوتا تو مبتلاے سحر ہو کر میرے
یہان کیون آتا سومنات نے کہا اگر یہ بھی نہین ہو تو اس سے بہتر کوئی بات تجویز نہین ہوسکتی اشترار
نے کہا ان باتون مین صبح ہو جائیگی وقت جنگ آجائیگا پھر کوشش کا موقع باقی نہ رہیگا اگر کچھ انتظام
کرنا ہو تو اسی وقت کیجیے فرجام جادو کا اسیر رہنا اچھا نہین ہو جس طرح بن پڑے فرجام جادو کو بھی
رہائی دلایے سومنات نے کہا تمھین جانے سے کون مانع ہو جاؤ دیکھو سومنات جادو نے جو یہ کہا اشترار
نے جواب دیا کہ جسکی نسبت آپ حکم کرین مین اسی کام کو پہلے انجام دون تحفہ جات کی فکر پہلے کیجائے
یا رہائی فرجام کی کوشش ہو سومنات نے جواب دیا کہ پہلے تحفہ جات اپنے قبضے مین کرنا پھر فرجام جادو
کا پتہ معلوم ہو جائیگا اشترار بارگاہ کے باہر نکلا خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے اسکے ساتھ باہر آئے اسنے

بارگاہ سے باہر نکلکر اپنی صورت ایک نازنین کی بنائی اور نقاب ڈال کے لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ
ہوا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی یہ بھی پھر وہان سے روانہ ہوئے اپنے لشکر مین آکے پہونچے دیکھا قنداب جادو
بارگاہ بدیع الملک کے گرد پھر رہا تھا خواجہ نے قنداب کے قریب آکر کہا اے اشرار جادو تاتار نے
اپنی صورت ایک نازنین کی بنائی ہی نہین معلوم کیا بات سوچا ہی جو اس صورت پر یہان آتا ہی ہوشیار رہنا
خبردار بارگاہ کے اندر نہ جانے دینا مین اپنی بارگاہ مین جاتا ہون وہین اسکو بھی لانا قنداب نے عرض
کی مین ابھی اسکو آپکی خدمت مین لاتا ہون خواجہ نے اپنی بارگاہ مین ایک جام شراب اٹھا کر اسکو بیہوشی
سے پر کر کے رکھدیا تھوڑی دیر مین قنداب جادو نے دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین بہت سے رنگین زیور جواہرات
پہنے ہوئے بیتابانہ لشکر کفار کی سمت سے چلی آتی ہی قنداب سمجھا مگر آواز دی کہ کون آتا ہی نازنین نے
کہا اے شخص تو کون ہی قنداب نے کہا مین نگہبان ہون اس وقت یہان آنے کا ارادہ نہ کرو صبح کو آنا نازنین
نے کہا اے شخص تو طلسم کشا تک میری اطلاع کرادے مین کچھ باتین طلسم کشا سے کرنا چاہتی ہون قنداب
نے کہا میرے ہمراہ آ مین تجھکو طلسم کشا کی بارگاہ کے دروازے پر پہونچا دون وہان دربانون سے کہکر تیری اطلاع کرادونگا
نازنین قنداب جادو کے ہمراہ ہوئی قنداب جادو اسکو اپنے ہمراہ لیے ہوئے بارگاہ خواجہ کے قریب
آیا نازنین نے کہا اے شخص جو بارگاہ سب کے بیچ مین ہی اسمین طلسم کشا کو ہونا چاہیے یہان کس کے پاس لیے
جاتا ہی قنداب نے کہا طلسم کشا شب کو اسی بارگاہ مین آرام فرماتے ہین نازنین خاموش ہوئی چند ہمراہیان
قنداب اور بارگاہ خواجہ پر بمصلحت بیٹھے تھے قنداب نے اُنسے کہا آقاے نامدار کو اطلاع کرو انہین
سے ایک نے جوابدیا کہ اسوقت اطلاع نہین ہوگی آقاے نامدار مصروف عبادت ہین قنداب نے کہا یہ
ایک نازنین نالشی آقاے نامدار کی خدمت مین حاضر ہوئی ہی اگر اسوقت اطلاع نہ کروگے تو صبح کو آقاے
نامدار اس راز سے واقف ہوکر تمپر آزردہ ہونگے تم لوگ جانتے ہو کہ آقاے نامدار فریادی کی حاجت
برآری اپنے تمام کامون سے بہتر جانتے ہین یہ سنکر ایک شخص انہین سے اُٹھا بارگاہ کے اندر آیا خواجہ سے
عرض کی نازنین حاضر ہی ہم لوگون نے کہدیا کہ اس وقت آقاے نامدار مصروف عبادت ہین خواجہ نے
کہا اسکو میرے سامنے لاؤ ساحر پھر باہر آیا کہا اے نازنین آقاے نامدار طلب فرماتے ہین نازنین نقلی اُسکے
ہمراہ اندر گئی قنداب جادو در بارگاہ پر بیٹھ گیا اور ساحرون سے کہا تم بارگاہ آقاے نامدار کی حفاظت کرو
مین یہان موجود ہون ساحر اُس طرف روانہ ہوئے یہان جو ساحر نازنین کو اپنے ہمراہ لیکر آیا تھا اُسنے
بہو تحکر عرض کی یہ نازنین حاضر ہی خواجہ وہان بصورت بدیع الملک بیٹھے تھے ساحر سے کہا تم اپنی جگہ پر
جاؤ نازنین کو اپنے قریب بلایا ساحر باہر آیا یہان نازنین نقلی نے کہا اے طلسم کشا مین سیراب جادو کے
لشکر مین تھی آپکی شجاعت و جوانمردی سنکر کمال اشتیاق تھا کہ ایک روز صورت بھی دیکھون جب آپ معرکہ
کارزار مین تشریف لے گئے اور مین نے آپکی صورت زیبا دیکھی اُسی وقت سے دل بیتاب ہوگیا
بڑی مصیبت سے اتنا وقت بسر کیا اسوقت مجھکو موقع یہان آنے کا ملا اب حاضر خدمت ہوئی ہون
مجھے کلمہ تعلیم فرمایئے اپنی ادنا درجہ کی کنیز تصور فرماکر مجھے لشکر مین رہنے دیجیے خواجہ کہ بصورت بدیع الملک
تھے یہ تقریر سنکر متبسم ہوئے کہا اے نازنین اپنے نام سے آگاہ کر یہ تیرا کہنا بہت اچھا کیا جو یہان
چلی آئی ہین ابھی کلمہ طیبہ تجھے بتاتا ہون نازنین نے کہا اے شہنشاہ مین سیراب جادو کو قتل کرادونگی

اور جو جو ساحر آج اُسکی مدد کو آئے ہین اُن سب کو اسیر کر کے آپکے سامنے حاضر کرون گی سحر مین
مین طاق ہون جسقدر ساحر اس طلسم مین ہین اُنمین سے کوئی سحر مین میری برابری نہین کر سکتا ہی خواجہ سے
کہا مین اس امر کا محتاج نہین کہ تمھاری مدد چاہون مگر تم بآرام یہان رہو مجھے یہ بات کب منظور رہوگی کہ تم
مقابلے کے واسطے لشکر کے سامنے جاؤ نازنین نے کہا ای شہریار مین نے سنا ہی کہ آپکے پاس تحفہ جات
دافع سحر بہت سے ہین مین دیکھا چاہتی ہون خواجہ نے کہا مین تحفہ جات تمھین دکھاؤنگا نازنین نے
کہا مین اُسی وقت دیکھنا چاہتی ہون خواجہ نے ایک ڈبیا نکالی کہا اسمین ایک مہرہ ہی جسکے پاس یہ مہرہ
رہیگا اسپر سحر تاثیر نہ کریگا نازنین نے ڈبیا ہاتھ سے لیکر کھولنا چاہی کسی قدر زور جو کیا ڈبیا چپٹ گئی کچھ
خاک سی اُڑی نازنین کو چھینک آئی بیہوش ہوئی خواجہ نے جلدی سے اُسکی زبان مین سوزن دیا مشکین
باندھکر چوب بارگاہ سے باندھدیا قنداب جادو ایک گوشہ مین چھپا ہوا یہ سب کیفیت دیکھ رہا تھا
جیسے ہی خواجہ نے اسکو بیہوش کر کے زبان مین سوزن دیا اور چوب بارگاہ سے باندھا قنداب جادو
بارگاہ کے اندر آیا عرض کی خواجہ ایسے ساحر کو آپ نے گرفتار کیا ہی کہ جسکا نظیر کمیاب ہی اسکو اسوقت
زنبیل مین رکھیے صبح کو جو مناسب جانیےگا وہ کیجیےگا خواجہ نے کہا ای قنداب جادو اُسکی طبیعت
کی کیفیت معلوم ہو جائے پھر دیکھا جائیگا قنداب نے کہا خواجہ ایسا نہو کہ طاغوت جادو یا
سومنات جادو آجائے اور وہ اسے رہا کر لیجائے خواجہ نے کہا ایسا ممکن نہین جبتک یہ واپس
نہ جائے یا اُس کی خبر وہان تک نہ پہونچے اُس وقت تک کوئی نہ آئیگا قنداب جادو خاموش
ہو رہا خواجہ نے اشرار جادو کو ہوشیار کیا اُسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو اس مصیبت مین گرفتار
پایا سخت گھبرایا خواجہ نے اُسکے سامنے بھی قلم دوات رکھکر فرمایا ای اشرار جادو اب مذہب
کے بارے مین کیا کہتے ہو اشرار نے کچھ جواب نہ دیا خاموش رہا حیرت مین تھا کہ یہ کیا ہو گیا مجھ سا
ساحر ایک غیر ساحر کے دام تذویر مین پھنس گیا جب خواجہ نے دوبارہ پوچھا اور اُسنے کچھ جواب نہ دیا
تو خواجہ نے ایک تازیانہ اُسکے لگایا اشرار جادو تڑپ گیا اشارے سے کہا مین لکھ نہین سکتا
خواجہ نے کہا اسلام قبول کرتا ہی یا نہین اشرار نے انکار کیا خواجہ نے اسکو زنبیل مین رکھ لیا چاہتے
تھے کہ پھر لشکر سیراب کی طرف جائین کہ لشکر اسلام سے آواز اذان بلند ہوئی خواجہ ٹھہر گئے
قنداب جادو لشکر کی درستی کے واسطے روانہ ہوا خواجہ بھی تھوڑی دیر کے بعد بارگاہ سے باہر
آئے انتظام مین مصروف ہوئے کہ ذکر اُن سب کا وقت پر ہوگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ جس وقت اشرار جادو بارگاہ سے نکلکر روانہ ہوا تھا اسکو اسی وقت سے یہ خوف تھا کہ ایسا نہ ہو
مثل فرجام جادو کے یہ بھی گرفتار ہو جائے گھڑی گھڑی سومنات جادو سے کہتا تھا آپ فرشتون سے
تحقیق فرمائیے کہ اشرار جادو اب کس کام مین مشغول ہین سومنات جواب دیتا تھا کہ دریافت کی
کیا ضرورت ہی فرشتون سے وہ بات دریافت کیجاتی ہی جسکا یون معلوم ہونا مشکل ہو اشرار جادو
لشکر مین جائیگا وہان سے تحفہ جات طلسم کشا کے لیکر واپس آئیگا سیراب کہتا تھا کہ مجھے خوف ہی ایسا نہو

کہ مثل فرجام جادو کے یہ بھی گرفتار ہو جائیں سومنات جواب دیتا تھا کہ اشرار جادو وایسا نہین ہی جو اپنے
تئین ایک غیر ساحر سے گرفتار کرا دے بڑے بڑے ساحر اسکو گرفتار نہین کر سکتے ہین یہی باتین ان لوگون
مین ہو رہی تھین کہ صبح ہو گئی سومنات جادو نے کہا ای طاغوت جادو صبح ہو گئی ابھی تک اشرار
جادو واپس نہین آیا طاغوت جادو نے انگشتری کی طرف دیکھکر کہا اشرار جادو بھی گرفتار
ہو گیا مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ کہان گرفتار ہوا ہی مگر اُسی عیار نے اسکو بھی گرفتار کیا ہی جسنے فرجام جادو
کو اسیر کیا تھا سومنات نے جو یہ سُنا بہت گھبرایا خود بھی بزور سحر دریافت کیا اسکو بھی یہی کیفیت معلوم ہوئی
کہ اشرار جادو گرفتار ہو گیا سومنات نے سیراب سے کہا مین آج میدان جنگ سے اُس
عیار کو اُٹھا لاؤنگا مگر تم صورت اُسکی مجھے بتا دینا سیراب جادو نے کہا مین آپ کو بتا دونگا یہ کہکے
سیراب باہر آیا لشکر درست کیا سومنات جادو نے طاغوت جادو سے کہا اگر آج میدان مین
جائینگے تو طلسم کشا سے مقابلہ ضرور پڑیگا اور یہ بات خداوند کو ناگوار ہی وہ یہ چاہتے ہین کہ کسی قسم کی
تکلیف طلسم کشا کو نہ پہونچے اور گرفتار ہو جاے طاغوت جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں مین ایسی
ہی بات نکالونگا کہ آج مقابلہ نہ ہو اور جنگ موقوف رہے اور آج ہی شب کو مین جا کر تحفہ جات طلسم کشا
کے سے آؤنگا عیار مجھپر عیاری نکر سکیگا سومنات نے کہا اگر میدان جنگ مین وہ عیار نظر پڑے تو مین
اُسکو گرفتار نہ کرون مگر اُسے اٹھا لاؤنگا تو طلسم کشا اُسی وقت آمادہ جنگ ہوگا اور مہلت نہ دیگا طاغوت
جادو نے کہا پہلے مہلت لیجیے گا جب لشکر طلسم کشا کا اسطرف پلٹے اُسوقت اس عیار کو اٹھا لیجیے گا
سومنات جادو نے اُسکی باتین منظور کین دونون بارگاہ سے باہر آئے تخت منگائے تخت پر سوار ہوئے لشکر
کو ہمراہ لیکر میدان کی طرف چلے قریب میدان پہونچکر دیکھا تو لشکر بدیع الملک کو صف آرا پایا سومنات
جادو نے سیراب جادو کو بلا کر کہا اُس عیار کی صورت پہلے دکھا دو کہ مین پہچان لون سیراب جادو خواجہ کو
چارون طرف دیکھنے لگا مگر خواجہ نظر نہ آئے سبب اُسکا یہ تھا کہ خواجہ کو یقین تھا کہ اگر مین لشکر مین علانیہ موجود
رہونگا تو سومنات وغیرہ ضرور مجھے آزار دینگے کیونکہ شب کو دونون ساحرون کی باتین سن چکے تھے
اس سبب سے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی تھی سیراب جادو بہت دیکھتا رہا جب خواجہ نظر نہ آئے تو
اُسنے سومنات جادو سے کہا اُس عیار کا پتہ نہین ہی اپنے لشکر مین بھی نہین دکھائی دیتا ہی سومنات نے کہا
وہ وہان ہوگا جہان فرجام جادو اور اشرار جادو اسیر ہین سیراب نے کہا انکی جاے قید معلوم نہین کہ
وہ لوگ کہان اسیر ہین سومنات نے کہا اُسکی فکر بعد مین کیجائیگی اسوقت یہ فکر کرنا چاہیے کہ جنگ موقوف
رہے کیونکہ جب طلسم کشا سے جنگ کرینگے تو اُسکو ضرور تکلیف پہونچیگی اور یہ بات خلاف خداوند ہی اس سے
بہتر یہ ہی کہ آج کے روز جنگ موقوف رکھو شب کو طاغوت جادو وہان جائینگے اور سب تحفے بھی
طلسم کشا سے لے آئینگے سیراب نے کہا کل تو آپ حضرات کی تشریف آوری کے سبب سے
مین نے مہلت طلب کی تھی آج کیا کہکے مہلت مانگون سومنات جادو نے کہا اصلی کیفیت بیان کر دو کہ
ای طلسم کشا تیرا عیار ہمارے یہان سے دو ساحر چرا لیگیا ہی ہمین اُنکا بڑا افسوس ہی جب تک اُنکی
اطلاع ہم خداوند کو نکرینگے اسوقت تک جنگ موقوف رکھنا اچھا ہی نہین معلوم خداوند کیا فرمائین سیراب جادو
نے کہا مین کہتا ہون اگر طلسم کشا نے مہلت نہ دی تو پھر کیا ہوگا سومنات جادو نے کہا مین مہلت

دلاوُنگا طلسم کشا مرد شجاع معلوم ہوتا ہی میرا کہنا رد نکریگا ضرور اجازت دیدیگا سیراب جادو نے کہا پھر آپ ہی فرماوین تو بہت مناسب ہو سومنات جادو نے کہا جب طلسم کشا تمھارا کہنا قبول نہ کریگا تو مین اُس سے مہلت لے لونگا سیراب جادو نے کہا مین کل مہلت طلب کر کے بہت شرمندہ ہوا تھا آج میرا جی نہین چاہتا اور آپ کے حکم کو بھی نہین ٹال سکتا سومنات جادو نے دیکھا کہ سیراب جادو کو شرم دامنگیر ہو میرے دباؤ سے یہ جبر بھی اختیار کریگا اس سے بہتر یہ ہو کہ مین خود کہون سیراب جادو آگے بڑھا تھا کہ سومنات نے کہا اے سیراب جادو اگر تمھین شرم دامنگیر ہو تو تم خاموش رہو مین خود طلسم کشا سے کہتا ہون سیراب جادو نے کہا آپ مجھسے بہتر فرماوینگے اور آپ کا کہنا طلسم کشا قبول کریگا سومنات نے تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کے سامنے آیا کہا اے طلسم کشا آپ کی ہمت وجرأت کا حال جہانتک مین نے سنا اُس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ بیشک آپ مرد صاحب ہمت ہین گو مجھکو آپ سے مقابلہ کرنا شاق ہو مگر چند وجوہ مجبور رہونگا اگر مین اُن امور کا اظہار کرتا ہون یقین ہو کہ آپ کے بالکل خلاف ہو اُس سے پہلے اُسکا بیان کرنا اچھا نہین جانتا بدیع الملک نے کہا اگر ضرورت اظہار ہو تو مین اجازت دیتا ہون سومنات نے کہا اسکو پھر عرض کرونگا اس وقت اور ایک ضرورت ہو اگر اجازت ہو تو مین اُسکو بیان کرون بدیع الملک نے فرمایا آپ شوق سے کہین سوال وجواب کے واسطے یہ بات نہین ہو جو میرے خلاف ہو مگر تہذیب شرط ہی کوئی کلمہ خلاف تہذیب زبان سے نہ نکالیے گا سومنات نے کہا شب کو میرے یہان کے دو ساحر آپ کے عیارنے گم کردیے ہین معلوم ہوتا ہو اُنھین کسی جگہ پر لیجا کر قید کیا ہی اس سبب سے ہمکو خداوند کے پاس عرضی بھیجنے کی ضرورت ہو اگر وہ اجازت جنگ دینگے تو ہم آپ سے مقابلہ کرینگے ورنہ یہان سے چلے جاوینگے پھر آپکو اختیار ہو آج ہم مہلت کے طلبگار ہین ایک دن کی اجازت مرحمت فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات جادو ایک دن کی اجازت کے واسطے اسقدر طول کلام اُسکی کیا ضرورت تھی اگر تم مجھسے یون ہی مہلت چاہتے تو مین انکار نکرتا کیا تم آگاہ نہین ہو کہ میرے یہان یہ دستور نہین ہو کہ کسی کو اجازت نہ دین سومنات جادو نے کہا مجھکو یہ کیفیت تو معلوم تھی اور آپ کی ذات سے امید تھی کہ آپ ضرور مجھکو مہلت دیدینگے بدیع الملک خاموش رہے سومنات جادو نے چلتے وقت بدیع الملک سے کہا مین جو کچھ عرض کرنیوالا تھا وہ تحریر کرکے ایک ساحر کی معرفت آپکے پاس آج ہی بھیجونگا اگر وہ امور آپکو منظور ہونگے تو مین اور انتظام کرونگا ورنہ دیکھا جائیگا بدیع الملک نے کہا تمھین اختیار ہی سومنات جادو میدان سے پلٹا شاہزادہ بھی اپنی خیمہ گاہ کو روانہ ہوا قنداب جادو نے راہ مین عرض کی اے شہریار آپ نے سیراب جادو کی بھی تقریر سماعت فرمائی تھی اور آج سومنات جادو کی بھی باتین سنین بدیع الملک نے فرمایا سومنات جادو اگرچہ کافر ہو لیکن نہایت باتہذیب ہو اسکی باتون سے دل خوش ہوتا ہو معلوم ہوتا ہو کہ شاہ شہریار کی صحبت اُٹھائی ہو قنداب نے عرض کی اے شہریار جو ساحر اس طلسم مین اعلیٰ درجے کے ہین ان سب کے انداز گفتار ایسے ہی ہین مگر اشراق جادو جو اس طلسم کا بادشاہ ہو نہایت مغرور ہی اور بدزبان بھی حد سے زیادہ ہو قنداب جادو تو یہ باتین کرتا ہوا واپس ہوا مگر سومنات جادو جو اپنے لشکر مین گیا اسنے سیراب جادو کو بلا کر کہا مین نے اس وقت طلسم کشا کی تقریر سُنی اُسکی باتون سے یہ بات ظاہر ہی کہ یہ مرد شجاع وصاحب اقبال ہو اگر یہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کرے تو کیا عجب ہو جو خداوند اُسکو

اس طلسم کا مالک و مہتمم کر دین صیراب جادو نے کہا یہ لوگ اسلام کیا ترک کرینگے بڑے بڑے مصائب اٹھائے
ہوئے ہین اصل مین اپنے مذہب کے بڑے پابند ہین آجتک کسی مسلمان کو تبدیل مذہب کرتے نہ دیکھا بہت سے
کافر مسلمان ہوگئے مگر یہ لوگ مصیبت مین بھی اپنے مذہب پر رہے سومنات جادو نے کہا مین ایک نامہ اسوقت
طلسم کشا کو تحریر کرتا ہون یقین ہو کہ میرا نامہ کچھ تاثیر دکھائے اور طلسم کشا آئینہ پرست ہو جائے مین
تردید مذہب اسلام کے دلائل اس نامے مین درج کر کے اُسکے جواب کا خواستگار ہونگا طلسم کشا میرے
سوالات کا جواب کیا لکھ سکیگا قائل ہو کر اپنا مذہب ترک کریگا صیراب نے کہا اگر ایسا ہو تو بہت ہی اچھا
ہو سومنات جادو پھر طاغوت جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا تمھاری کیا راے ہی مین کچھ سوالات متعلق
مذہب لکھکر طلسم کشا کے پاس بھیجون اور کچھ تعریف دین آئینہ پرستی کی بھی لکھدون طلسم کشا اُسکے جواب کیا
دے سکیگا طاغوت جادو نے کہا مین آپکی راے سے موافقت کرتا ہون سومنات جادو نے اُسی وقت
ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے طلسم کشا آپ کی ہمت و جرأت کی شہرت جسقدر سنی تھی اُس سے زیادہ
پایا کسکی مجال ہو جو کسی بات مین آپ سے بازی لیجائے طاقت مین ہمت مین جرأت مین شان و شوکت
مین غرض ہر ایک بات آپ مین موجود ہو عالی نسب ہونا بھی ظاہر ہو مگر افسوس کی بات ہو کہ آپ دین آئینہ پرستی کو
بُرا تصور فرماتے ہین یہ تو بتلائیے کہ مذہب اسلام مین خدا جسکو کہتے ہین اُسکی صورت آجتک کسی نے دیکھی ہی
اور یہ بات عام ہو کہ جو چیز ہوتی ہو وہ نظر آتی ہو اگر آپ کے خداوند ہوتے تو ضرور نظر آتے علاوہ اُس کے
اگر مین اس وقت اسیر ہو جاؤن تو خداوند ضرور میری مدد کرینگے اور مین قید سے رہائی پاؤنگا دیکھئے اُسی
بحث مذہبی پر صاحبقران زمان کو خداوند نے پردۂ دنیا سے غائب کر دیا کسی کو انکا حال مطلق نہین معلوم کیا
وہ اپنے خداوند کو وہان یاد نہ کرتے ہونگے اگر اُنکے خداوند کو انکا پاس ہوتا تو ضرور وہ اس گرفتاری سے
نجات پاتے اور آپ لوگون سے ملتے اگر یہ کہا جائے کہ آجکل عتاب ابھی اُن پر نازل ہو اور کسی غرض کی اُنکو
سزا دی گئی ہو تو اُنکے ہمراہ اتنے لوگ عتاب مین گرفتار ہین یہ ممکن نہین کہ خداوند کا عتاب ایک بار اتنے
لوگون پر ہو ہمارے خداوند آئینہ اندام اس وقت پردۂ دنیا پر موجود ہین جسطرح کا چاہیے امتحان لیجیے
وہ بیشک خداوند ہین جو ہم بات کرتے ہین خداوند ہین جواب دیتے ہین جو بات ہمسے اُنکی غیبت مین ہوتی
ہو وہ ان پر مثل آئینہ صاف نمایان ہو جاتی ہو آپ کے خداوند مین بھی یہ اوصاف ہین اگر آپ اپنے مذہب کو
افضل ادیان بتاتے ہین تو ثابت بھی کر دیجیے اگر ثابت کر دیجیے گا تو مین آئینہ پرستی ترک کر کے آپ کے
مذہب کو اختیار کر دونگا مگر شرط یہ ہو کہ میرے آپ کے گفتگو ہو بذریعہ تحریر وہ باتین طے نہ ہونگی جب لکھ چکا تو ایک
ساحر کو بلایا وہ نامہ دیا کہا طلسم کشا کے پاس اس نامے کو لیجاؤ اگر کوئی کلمہ طلسم کشا میری بابت خلاف بھی
زبان سے نکالے تو سنکر خاموش ہو رہنا اُسکو جواب نہ دینا مین اُسکا جواب دے لونگا نامہ دار نامہ لیکر چلا
ذکر اُسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب شاہزادہ میدان جنگ سے واپس آیا سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد
پھر سب بدیع الملک کے پاس حاضر ہوئے قنداب جادو نے خواجہ سے عرض کی کہ اسوقت اُن

لوگون کو آقاے نامدار کی خدمت مین حاضر کیجیے خواجہ نے کہا اے بدیع الملک مین نے دو ساحرون کو جنکو
گرفتار کیا ہی یہ لوگ تمھارے تحفہ جات کی تاک مین آئے تھے مین نے انھین گرفتار کر لیا بدیع الملک نے
کہا اسی سبب سے سومنات جادو نے کہا تھا کہ ہمارے دو ساحر گم ہو گئے کسی عیار نے عیاری کی ہی خواجہ
نے پہلے فرجام جادو کو زنبیل سے نکالکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا اسکے بعد اشرار جادو کو نکالا
اسکو بھی باندھ کر ہوشیار کیا قلم دوات ان لوگون کے سامنے رکھا ابھی بدیع الملک کچھ کہنے نہ پائے
تھے کہ ہرکارے نے آکر عرض کی اے شہریار ایک ساحر در دولت پر حاضر ہی ایک نامہ لایا ہی اسکے نسبت کیا
حکم ہوتا ہی بدیع الملک نے فرمایا اندر لے آؤ ہرکارے باہر آئے سومنات جادو کے فرستادے کو
اپنے ہمراہ اندر بارگاہ کے لے گئے ہرکارے نے رونق دربار دیکھکر تعجب کیا پھر بدیع الملک کے جاہ و
جلال کو دیکھکر دیر تک محو رہا شاہزادے نے بہ شفقت فرمایا بھائی جس کام کو آیا ہی پہلے اس سے فراغت کر
پھر جو مزاج مین آئے کرنا نامہ دار نے نامہ بدیع الملک کو نذر دیا شاہزادے نے پڑھا جب سب نامہ
پڑھ چکا مسکرا کے نامہ دار سے فرمایا کہ سومنات جادو سے کہنا کہ مناسب ہوگا جو ایک بار گفتگو اس امر کی نسبت
ہو جاے جس وقت آپ کے مزاج مین آئے یہان آئیے جسکو جی چاہے ساتھ لائیے مین انشاء اللہ تعالی
آپکی سب باتون کا جواب دونگا نامہ دار سلام کر کے رخصت ہوا سومنات جادو اسکا منتظر تھا
نامہ دار نے جاکر بدیع الملک کا پیام کہا سومنات جادو طاغوت جادو کی طرف متوجہ ہوا کہا
میرے نزدیک بہتر ہی جو اسی وقت یہان سے چلکر طلسم کشا سے گفتگو کرین طاغوت نے کہا مین موجود
ہون نامہ دار نے کہا فرجام جادو اور اشرار جادو چوب بارگاہ سے بندھے ہوئے تھے ایک شخص
قریب انکے تازیانہ لیے ہوئے کھڑا تھا جب مین گیا تو سب لوگ میری طرف مخاطب ہوئے نہین معلوم
ان لوگون سے کیا اقرار لیا جاتا تھا جو قلم دوات انکے سامنے رکھی تھی سیراب نے کہا اس وقت آپکا
چلنا بہت مناسب ہی کہ دونون ساحرون کی رہائی بھی ہو جائیگی سومنات نے کہا اے سیراب جادو
رہائی آسان نہ تصور کرو بہت مشکل ہی طلسم کشا صاحب تحفہ جات ہی اسکی بارگاہ سے اسیرون کو رہا کرانا بہت
مشکل ہی سیراب نے کہا اس وقت آپکا چلنا بہت مناسب ہی سومنات جادو نے اپنا تخت طلب
کیا طاغوت جادو سے کہا تم بھی میرے ساتھ بیٹھو سیراب اپنے تخت پر بیٹھا چند ساحرون کو اور ہمراہ
لیا سب کے آگے سومنات جادو اور طاغوت جادو روانہ ہوئے اسکے بعد سیراب جادو
ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر چلا جب لشکر بدیع الملک کے قریب پہونچے شاہزادے کو ہرکارون نے
خبر پہونچائی کہ سومنات جادو اور طاغوت جادو اور سیراب جادو چند ساحر اپنے ہمراہ لیے ہوئے
آتے ہین بدیع الملک نے قندراب جادو سے کہا تم چند ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر جاؤ سومنات جادو
کو اپنے ہمراہ بعزت تمام لاؤ یقین ہی سومنات جادو اسلام ضرور قبول کرے اور طاغوت جادو بھی
مسلمان ہو ان لوگون کے سبب سے امیر کا پتہ معلوم ہو جائیگا قندراب جادو اٹھا اپنے مصاحبین کو
ہمراہ لیکر سومنات کے پاس آیا سومنات نے جو قندراب جادو کو آتے دیکھا کہا اے قندراب جادو
تم کہان جاتے ہو قندراب نے کہا ہمارے آقاے نامدار نے آپکے آنے کی خبر پائی ہم لوگون کو بھیجا ہی
کہ آپکو اپنے ہمراہ لیچلین سومنات نے کہا طلسم کشا اچھی صاحب مروت ہی بڑا جری و بہادر ہی

بدیع الملک کی تعریفین کرتا ہوا اقنداب جادو کے ہمراہ بارگاہ بدیع الملک کے دروازے پر پہونچا
بدیع الملک کو اطلاع ہوئی شاہزادے نے اور دو ایک سردارون کو بھیجا بڑی عزت سے سومنات
جادو کو سب اپنے ہمراہ لے گئے بدیع الملک نے سومنات جادو کے واسطے ایک کرسی منگائی
سومنات جادو کرسی پر بیٹھا اور سب ہمراہی بھی اُسکے قاعدے سے جابجا بیٹھے طاغوت جادو
کے واسطے بھی کرسی آئی سیراب کو بھی بدیع الملک نے بڑی عزت سے بٹھایا سومنات جادو
نے بدیع الملک کی طرف مخاطب ہوکر عرض کی ای شہریار آپکی خلق و مروت نے مجھے بندہ بے دام
بنا دیا جی چاہتا ہو کہ شب و روز آپکے پاس حاضر رہون بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا کو منظور ہو تو ایسا ہی
ہوگا تمھارا نامہ مین نے دیکھا اُس سے کیفیت معلوم ہوئی کہ تم کچھ سوال کرنا چاہتے ہو لہذا مین نے جو کچھ
جواب اسکا تمھارے پاس بھیجا تمنے ضرور سنا ہوگا سومنات جادو نے کہا مجھے سب کیفیت معلوم ہوئی
اسی سبب سے حاضر ہوا پہلے معافی چاہتا ہون کہ مین جو سوالات کرونگا متعلق مذہب ہونگے شاید کوئی بات
ناگوار خاطر ہو اور آپ آزردہ ہو جائین تو یہ بہتر نہ ہوگا مجھے کمال شرمندگی ہوگی بدیع الملک نے فرمایا اے
سومنات جادو جو کچھ سوال کرنا ہین کرو مجھے کچھ ناگوار نہ ہوگا انشاء اللہ تعالے سب کے جواب دونگا
سومنات جادو نے عرض کی پہلا سوال میرا یہ ہو کہ آپکے خداوند نظرون سے غائب کیون ہین بدیع الملک
نے فرمایا ہم لوگون مین اتنی قدرت نہین جو اُسکے جمال کو دیکھ سکین اور اُس سے ہمکلام ہوسکین کیونکہ خداے
وحدہ لاشریک بصورت انسان نہین ایک نور پاک ہو اور اُسکے نظارۂ جمال سے ہم لوگ اُس سبب سے
محروم ہین کہ ہماری آنکھین تاب نہین رکھتین جو اُسکے نور کو دیکھ سکین سومنات نے عرض کی ای شہریار
آپکے خداوند آپسے ہمکلام کیون نہین ہوتے بدیع الملک نے فرمایا ہم اُسکے کلام کو سمجھ نہین سکتے جو
لوگ صاحبان خدا تھے اُنھون نے اُسکی باتین سُنین حضرت موسیٰ علے نبینا کی باتین کیا نہین سُنی ہین
پروردگار عالم نے اُنسے کلام کیا اپنا جلوۂ قدرت دکھایا حضرت موسیٰ کو غش آیا جب ایسا بندہ خاص تاب
نظارۂ جمال نہ لا سکا تو ہم کیا چیز ہین جو اُسکے جمال کو دیکھ سکین اور اُس سے معاذ اللہ ہمکلام ہوسکین سومنات
نے کہا ہمارے خداوند ہر ایک بندے کی کیفیت سے بے دیکھے ماہر ہو جاتے ہین اور اُسکی عمر کی کیفیت
اور اُسکے امراض کے حالات بلکہ اُسکے تمام عمر کے سوانحات جو جو اُسنے دیکھا ہو اور جو جو وہ دیکھنے والا ہو
خداوند سب بیان کر دیتے ہین ہم لوگ جب وہان جاتے ہین خداوند ہمین اپنا جمال دکھاتے ہین ہم پر کیا
منحصر ہو ہمتو بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین ہمارے واسطے تو یہ بات حاصل ہو کہ خداوند کے ہمراہ اکثر
کھانا کھایا ہو جو لوگ عام ہین اُن تک کو خداوند اپنے پاس بلا لیتے ہین شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا
ای سومنات جادو تم اگرچہ عاقل ہو اس سبب سے تمسے یہ بات کہی جاتی ہو کہ تم آئینہ اندام جادو کو
ہمارے سامنے بار بار خداوند نہ کہو اگر وہ خداوند ہین تو اپنے خلق کی ہوئی چیزون کے کیون محتاج ہین
سومنات جادو نے کہا وہ کسی چیز کے محتاج نہین بدیع الملک نے کہا اگر آئینہ اندام دس روز کھانا
نہ کھائے تو اُسکی کیا کیفیت ہو جائے سومنات جادو نے کہا اُنکے واسطے فرشتے جنت سے طبق لیکر
آتے ہین میوے کھلاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا اگر دس روز اُنھین کھانا نہ ممکن ہو تو کیا کرین سومنات نے کہا
تکلیف ہو بدیع الملک نے فرمایا جب خداوند ہین تو اُنکو تکلیف کون پہونچا سکتا ہو یہ بات غیر ممکن ہو کہ کوئی

اُنپر جاکر حملہ کرے اور اُنکے جسم پر زخم نہ پیدا ہو یا اُسکے درد کی وجہ سے اُنھین تکلیف نہ ہو سومنات جادو نے کہا اے شہریار
جب کسی کے زخم لگیگا اُسکو ضرور تکلیف ہوگی بدیع الملک نے کہا جب خداوند ہین تو اُنکو جملہ تکالیف سے
بری ہونا چاہیے علاوہ اُسکے کیا تمھارے آئینہ اندام کبھی بیمار نہین پڑتے ہین سومنات جادو نے
کہا بارہا علیل ہوئے مگر بزور قدرت مرض سے افاقہ ہوگیا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا بیماری کو
اُنپر غالب ہونا بھی نہ چاہیے جب وہ خود ہر ایک چیز کے خلاق ہین اور ہر آفت کو دفع کرسکتے ہین تو
خود اُنکا مبتلاے مرض ہونا خلاف عقل ہو سومنات جادو نے بہت چاہا کہ مین دین آئینہ پرستی کو
اسلام سے بہتر ثابت کردون مگر شاہزادہ بدیع الملک نے اُسکو قائل کیا جب سب طرح مجبور ہوا تو
طاغوت جادو کی طرف مخاطب ہوکر کہا اے طاغوت جادو اِس وقت شہریار نے جو کچھ فرمایا
وہ بہت صحیح ہو اور دین آئینہ پرستی کے باطل ہونے مین ذرا بھی شک نہین ہو میرا یہ ارادہ ہو کہ اِس وقت
سے آئینہ اندام جادو کو اپنا خداوند نہ جانون اور مذہب اسلام قبول کرون طاغوت جادو سیاہ قلب
تھا اِسکو سومنات جادو کی بات بہت ناگوار ہوئی کہا آپ یہ کیا فرماتے ہین اگر ہماری زبان سے
ایسا کلمہ نکلتا تو آپ کو نصیحت کرنا چاہیے تھی آپ بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین ذرا سی گفتگو
ہونے پر آپ ترک مذہب کرتے ہین سومنات جادو نے کہا اے طاغوت جادو دین آئینہ پرستی
واقعی بے بنیاد ہو اُسکا ترک کرنا اچھا ہو طاغوت جادو نے انکار کیا سومنات جادو سیراب
جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا اے سیراب جادو تم کیا کہتے ہو سیراب جادو نے کہا مین
طاغوت جادو کی راے سے اتفاق کرتا ہون ترک مذہب نہ کرونگا اور ساحر جو ہمراہ آئے تھے
سومنات جادو اُنکی طرف مخاطب ہوا بعض نے انکار کیا بعض نے دین آئینہ پرستی ترک کرکے اسلام
قبول کیا سومنات جادو نے بدیع الملک سے عرض کی کیا حکم ہو سیراب جادو اور طاغوت جادو
اور چند ساحر اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے ہین جو فرمائیے اُنکو سزا دی جائے شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا تمھین اختیار ہو جو چاہے ان لوگون کے حق مین کرو سومنات جادو نے چاہا کہ سحر کرکے سب کو
گرفتار کرے مگر سیراب جادو نے کہا اے طلسم کشا کیا یہ بھی آئین شجاعت سے ہو کہ دغا سے گرفتار
کرلو معلوم ہوتا ہو کہ میرے لشکر کو دیکھکر تمھین فتح سے ہراس ہوگئی ہو شاہزادہ بدیع الملک فرمایا اے
سومنات جادو ان لوگون کو اس وقت جانے دو جب یہ ہمارے مقابلے مین آئینگے
اُس وقت دیکھا جائیگا سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار یہ لوگ مکار ہین ہاتھ نہ آئینگے یہان سے بھاگ
جائینگے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اسوقت اُنھین گرفتار کرنا اچھا نہین سومنات جادو خاموش ہو رہا
سیراب جادو اور طاغوت جادو اور جو جو ساحر ایمان نہ لائے تھے بارگاہ شاہزادہ بدیع الملک
سے اُٹھکر باہر آئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے اُنکے جانے کے بعد سومنات جادو کلمہ پڑھکر
مسلمان ہوا فرجام جادو اور شرار جادو جو مانند چوب بارگاہ سے بندھے ہوئے یہ کیفیت دیکھ رہے
تھے جب سومنات جادو مسلمان ہو چکا تو شاہزادہ بدیع الملک نے خواجہ سے کہا کہ ان دونون حرامزادون
سے بھی دریافت کرو دیکھو یہ کیا کہتے ہین خواجہ نے فرجام جادو سے کہا اے فرجام جادو تم کو جو کچھ باتین
تحقیق کرنا ہین شاہزادہ بدیع الملک نامدار سے پوچھ لو فرجام جادو نے اشارہ کیا کہ مین کچھ تحقیق کرنا

نہین چاہتا اسلام قبول کرتا ہون خواجہ نے اسکی زبان سے سوزن نکالا فرجام جادو شاہزادہ بدیع الملک
کے قدمون پر گرا مسلمان ہوا اُسکے بعد خواجہ نے اشرار جادو سے پوچھا اُسنے انکار کیا شاہزادہ
بدیع الملک نے کہا اب تمھین اختیار ہو جو چاہیے اسکے واسطے کرو خواجہ نے جلاد کے حوالے
کیا سومنات جادو اسکے ساتھ آیا بہت سمجھایا اشرار جادو نے قبول نہ کیا جلاد نے اسکو ریگ کے
چبوترے پر بٹھلا کے قتل کیا اُسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا سنگ باری برف باری ہونے لگی
تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من اشرار جادو بود یہ آواز سیراب جادو کے لشکر مین
پہونچی اور طاغوت جادو نے سُنی سیراب جادو سے کہا غضب ہوا مسلمانون نے اشرار جادو کو
قتل کیا سیراب جادو نے کہا اُسنے مسلمان ہونے سے انکار کیا ہو گا طلسم کشا نے حکم دیا ہو گا پھر
طاغوت جادو نے کہا اے سیراب جادو اب مسلمانون سے مقابلہ کیونکر کیا جائے خداوند
کا یہ حکم ہو کہ کسی قسم کی تکلیف طلسم کشا کو نہ پہونچے اور گرفتار ہو جائے یہ امر ممکن نہین عیار اُسکے
یہان ایسا ہو جس کی وجہ سے کوئی ساحر وہان جا نہین سکتا ہو اور اب سحر کے زور سے بھی مقابلہ نہین
کر سکتے سومنات جادو وہان موجود ہو اُسکے برابر ہم لوگ سحر نہ کر سکینگے سیراب جادو نے کہا ایک
عرضی خداوند کی خدمت مین اور روانہ کرنا چاہیے کہ یہان یہ واقعہ گذرا اب ہم لوگ عاجز ہین آپنے
سومنات جادو کی تقدیر کیسی کی تھی جو وہ مسلمان ہو گیا دیکھیے وہان سے کیا جواب آتا ہو طاغوت
جادو نے کہا میرے نزدیک مناسب وقت یہ بات ہو کہ مین خود خدمت خداوند مین چلون اور
تم بھی میرے ہمراہ ہو لشکر کو بھی لے چلو سیراب جادو نے کہا طلسم کشا کو وقت ملیگا وہ آگے بڑھ جائیگا
ایسا نہ ہو وہ ایک مرحلے اور فتح کرے طاغوت جادو نے کہا یہ ممکن نہین خداوند کو سب حال معلوم ہو گا وہ
مرحلے فتح نہین ہونے دینگے کوئی انتظام اور ہو جائیگا سیراب جادو نے کہا یہان سے چلنا بہت مشکل
ہو طاغوت جادو نے جواب دیا یہ بات بہت آسان ہو آج شب کو اس کا انتظام ہو جائیگا سیراب
جادو خاموش ہو رہا طاغوت جادو نے اُسی وقت افسران لشکر کو طلب کیا جب سب
آئے طاغوت جادو نے کہا تم لوگ اپنے ہمراہ سو سو دو دو سو آدمی لیکر آگے بڑھو یہان سے
تھوڑی دور تک اسی طرح جانا آگے بڑھ کے تخت تیار کر لینا یہان سے دو چار منزل کے بعد ٹھہرنا
کل ہم تمسے ملینگے افسران لشکر واپس آئے اُسی وقت لوگ روانہ ہونے لگے قریب شام وہان کوئی
باقی نہ رہا جب تاریکی ہو گئی سیراب جادو اور طاغوت جادو بھی ایک تخت پر بیٹھ کے روانہ ہو گئے
کہ ذکر ان لوگون کا وقت پر کیا جائے گا

اب بدیع الملک نوجوان کا حال عرض کیا جاتا ہی

کہ شاہزادے کو سومنات جادو کے آنے کی ایسی خوشی تھی کہ اُس روز ایک جلسۂ تہنیت مقرر کیا تھا
شب بھر وہ جلسہ رہا صبح کو شاہزادہ بدیع الملک نے بعد فراغ نماز سومنات جادو سے کہا اب خبر
لینا چاہیے کہ لشکر سیراب جادو میدان کی طرف آیا ہو یا آج جنگ موقوف رہیگی سومنات جادو
نے قندآب جادو سے کہا کہ آقاے نامدار فرماتے ہین کسی کو میدان کی طرف روانہ کرو قندآب نے

چند ساحر اُس طرف بھیجے ساحر میدان میں آئے دیکھا تو سیراب جادو کا مطلق نشان بھی نہ پایا خیام
بھی نہ دیکھے ساحر وہان سے واپس آئے شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوے عرض کی
اے شہریار ہم لوگ میدان کی طرف گئے جب آمد لشکر کا سامان نہ دیکھا تو کیفیت دیکھنے کے واسطے
آگے بڑھے سیراب جادو جہان مع لشکر مقیم تھا وہان کوئی نہین نظر آیا عجب کی بات ہو یہ لوگ رات
بھر مین کہان گئے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار سب فرار ہو گئے اب یہ لوگ آئینہ اندام جادو
کے پاس جائینگے اُس سے سب کیفیت بیان کرینگے وہ اور ساحر روانہ کرے گا شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہو کیونکہ صاحبقران زمان کی زیارت بہت عرصے سے نصیب نہین
ہوئی اور یہ بھی سُنا ہو کہ آئینہ اندام جادو نے مگر سے مع لشکر امیر کو گرفتار کر لیا ہو مجھے بڑی فکر اس
بات کی ہو کہ مقام قید امیر کا پتہ معلوم ہو جائے سومنات جادو نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین مین سب
پتہ لگا دونگا جہان صاحبقران زمان ہونگے آپکو لے چلونگا مگر آج توقف فرمایئے مین شب کو کچھ باتین
ضروری حل کرونگا کل آپ میرے عرض کرنے کے موافق تشریف لے چلئے گا قنداب جادو نے
عرض کی اے شہریار بہت مناسب ہو مین بھی یہی چاہتا تھا کہ انکی راے کے موافق سفر فرمایئے شاہزادہ
بدیع الملک نے ارشاد کیا اے سومنات جادو جسقدر عرصہ ہوتا ہو مجھکو صدمہ ہوتا ہو ایک شب مین
تمھارے کہنے سے یہان قیام کرتا ہون سومنات جادو نے عرض کی مین کل عرض کرونگا آج یہ
بات تحقیق کرلون کہ صاحبقران زمان کہان ہین شاہزادہ بدیع الملک خاموش ہو رہے اور
باتین ہونے لگین جب دن بہت قلیل باقی رہا سومنات جادو اپنے تخت پر بیٹھ کے راہی ہوا
شاہزادہ بدیع الملک نے قنداب جادو سے فرمایا اب سومنات جادو کہان جائیگا کس وقت آئیگا
قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار سومنات جادو تحفہ جات لینے کو گیا ہو اور مقام قید صاحبقران
دریافت کریگا تھوڑی دیر مین واپس آئیگا شاہزادہ بدیع الملک حکم دے چکے تھے کہ
سب لوگ سامان سفر درست رکھین یہان سے صبح کوچ ہوگا ہر ایک آمادہ سفر تھا شاہزادہ
بدیع الملک سومنات جادو کے منتظر ہوئے جب رات بہت کم باقی رہی تو ہرکارون نے آکر
عرض کی اے شہریار سومنات جادو اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جا کر
اطلاع کرو کہ یہان تمھارا انتظار ہو رہا ہو ہرکارے سومنات جادو کی بارگاہ مین آئے کہا آپ کا انتظار
آقاے نامدار کر رہے ہین تشریف لے چلیے سومنات جادو اُسی وقت شاہزادہ بدیع الملک
کی خدمت مین حاضر ہوا آداب شاہانہ بجا لایا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات جادو تمنے
بڑی تکلیف اُٹھائی مگر پہلے یہ کہو کہ صاحبقران زمان کہان ہین سومنات جادو نے عرض کی اے
شہریار صاحبقران زمان ایسی جگہ اسیر ہین کہ جبتک آئینہ اندام جادو قتل نہ ہوگا اُس وقت تک
رہا نہ ہونگے یا لوح طلسم دستیاب ہو تب صاحبقران کی رہائی ہو اور لشکر بھی رہائی پائے بدیع الملک
نے فرمایا لوح طلسم کی تلاش مین چلنا چاہیے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار لوح اس طلسم کی ایسی
جگہ ہو کہ کسی کو معلوم نہین آئینہ اندام جادو ہی واقف ہو اُسنے آج تک کسی کو نہین بتایا بدیع الملک نے
فرمایا پھر کیا صورت کیجائے سومنات جادو نے عرض کی ایک شخص پر گمان ہو کہ وہ لوح کے حال

سے واقف ہو مگر وہان تک جانا اور اس سے دریافت کرنا ممکن نہین شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا اُسکا
نام بتاؤ جس شہر مین رہتا ہو اُسکو بیان کرو خدا مالک ہو کسی صورت سے وہان تک پہونچ جائینگے سومنات
جادو نے عرض کی ایک ساحر غدار ایوان باران مین رہتا ہو فانوس جادو نام ہو وہ کسی قدر
حالات لوح سے ماہر ہی ایوان باران تک وہی شخص جا سکتا ہو جو صاحب لوح ہو شاہزادۂ بدیع الملک
نے فرمایا ای سومنات جادو تم اُس طرف چلو خدا مالک ہو کسی صورت سے وہان تک پہونچ
جائینگے سومنات جادو نے عرض کی راہ مین بہت سے مرحلے ایسے ہین کہ وہ بے لوح فتح نہین ہو سکتے
شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اسکا اندیشہ نہین ہو سومنات جادو نے عرض کی مین ہمراہ رکاب
ہون مگر اس امر مین عاجز ہون کہ وہان تک مین نہین جا سکتا یقین ہو آپ پہونچ جائین اور کیفیت لوح
معلوم ہو جائے شاہزادہ بدیع الملک نے قنداب جادو سے کہا لشکر مین جاکر اطلاع کر دو کہ سب
لوگ تیار رہین ہم بعد ادائے فریضۂ سحر کوچ کرینگے قنداب جادو نے لشکر مین آکر اطلاع کی سب
لوگ چلنے پر آمادہ ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نے فریضۂ سحری ادا کیا بارگاہ سے باہر تشریف لائے
خادمون نے مرکب حاضر کیا شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا سب لشکر کو ہمراہ لیا جانب ایوان باران
برائے تلاش لوح روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت سیراب جادو اور طاغوت جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو بخوف شاہزادۂ بدیع الملک نامدار فرار ہوئے تھے دوسرے روز آئینہ اندام جادو کے
پاس پہونچے اپنی اطلاع کرائی ملازمین آئینہ اندام جادو نے آکر کہا خداوند کو خوب معلوم ہو کہ سیراب جادو اور
طاغوت جادو در دولت پر حاضر ہین حسب قاعدہ ہم عرض کرتے ہین جو حکم اُنکے باب مین ہو کیا جائے
آئینہ اندام نے کہا اندر بلالو ہرکارے باہر آئے طاغوت جادو اور سیراب جادو کو اپنے ہمراہ
لے گئے طاغوت جادو نے آئینہ اندام جادو کی صورت دیکھکر رونا شروع کیا اُسکو دیکھکر سیراب جادو
بھی رونے لگا آئینہ اندام نے کہا ای طاغوت جادو گریہ کرنے کا کیا سبب ہو طاغوت جادو نے کہا
خداوند اگر واقف نہ ہون تو مین عرض کرون آئینہ اندام جادو نے کہا مجھے تو سب کچھ معلوم ہو مگر تم بھی بیان
کرو طاغوت جادو نے کہا آپ نے اشرار جادو کو فنا کر دیا اور سومنات جادو کو مسلمان ہو جانے دیا
فرجام جادو کی خبر نہ لی یہ دونون ہاتھ سے گئے اشرار جادو کے مرجانے سے جو صدمہ دل پر
گذرا وہ ظاہر ہو اب طلسم کشا کو اور زور ہو گیا اگر ہم لوگ بھاگ نہ آتے تو یقین تھا کہ ہمین لشکر طلسم کشا ہلاک
کرتا سحر مین ہم لوگ سومنات جادو کے سامنے طفل مکتب تھے کیونکر مقابلہ کرتے اگر آپ کو یہی امر منظور تھا
تو آپ نے ہم لوگون کو ہماری عبادت گاہون سے بلا کر کیون تباہ و برباد کیا آئینہ اندام جادو نے کہا
ای طاغوت جادو اب اپنے دل سے ملال نکال ڈالو نہین تمھاری بھی وہی کیفیت ہوگی جو سومنات
جادو اور اشرار جادو کی ہوئی ہو خداوند نے جو بات کی ہو وہ اچھی ضرور ہوگی نہین معلوم ہماری
کیا مصلحت ہو جو ایسا کرتے ہین اگر ہم اُنھین برا نہ جانتے تو ہرگز ہرگز گرفتار اور مسلمان نہ ہونے دیتے مگر
اُن لوگون کے مذہب مین ایک قسم کی خامی رہگئی تھی اس وجہ سے اُنکو غرور و نخوت نے گمراہ کر دیا تھا

اسکے واسطے یہی بات مناسب تھی جو کی گئی طاغوت جادو نے کہا اب طلسم کشا کے واسطے آپ کیا تجویز
فرماتے ہین یقین ہو وہ اور آگے بڑھ گیا ہو دوایک مرحلے فتح کر لیئے ہون آئینہ اندام نے کہا یہ طلسم کشا کی
مجال نہین ہو جو اب مرحلے فتح کر سکے مین پھر تمھین لوگون کو اسکے مقابلے کے واسطے بھیجتا ہون اور دو
ایک ساحر ایسے تمھارے ہمراہ کرتا ہون کہ جو تمھین طلسم کشا پر فتح دلا دینگے طاغوت جادو نے کہا
یا خداوند طلسم کشا کے یہان ایک عیار ایسا ہی کہ جسکا حال نہین کھلتا کہ وہ ساحر ہو یا عامل ہو یا مکار ہو کیا
بات ہو اسکے سبب سے ہم لوگ بہت خائف ہین ایسا نہو کسی روز ہم لوگون مین سے کسی کو لیجائے
اور قتل کر ڈالے آئینہ اندام جادو نے کہا اسکی کیا مجال ہو جو تمھین اور تمھارے ہمراہیون کو کسی قسم کا آزار
پہونچا سکے اب قدرت اسکو تمنا کیے دیتے ہین تم لوگ لشکر ساتھ لیکر جاؤ ابکی بار مین اجازت دیتا ہون
کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرو اور جسطرح بن پڑے اسکو گرفتار کر لو خواہ آسے تکلیف پہونچے یا بآسانی گرفتار
ہو مین اجازت دیتا ہون طاغوت جادو نے کہا آپ جن لوگون کو ساتھ روانہ کرنے کی تجویز فرماتے
ہین انھین بلا دیجیے آئینہ اندام جادو نے کہا مین آج انھین طلب کرتا ہون ایک روز تم لوگ صبر کرو
طاغوت جادو تو آئینہ اندام سے رخصت ہو کر مع سیراب جادو کے باہر آیا مگر آئینہ اندام کو خیال
ہوا کہ طلسم کشا نے غضب کیا اشرار جادو سے ساحر کو قتل کر ڈالا دو ساحرون کو اپنا مطیع بنا لیا اب اسے
بڑی قوت ہو گئی یہ سوچ کے اُس نے اپنے ملازمین کو بلایا ایک نامہ لکھا کہا اُس نامے کو لے جاؤ
ایوان باران مین جو وہان کا مالک ہو فانوس جادو وہ اُسکا نام ہو اس طلسم کے پہلے سے وہان رہتا ہو
اسکو نامہ دینا میرا سلام کہنا ملازمین نے کہا یا خداوند ہم اس طلسم مین رہتے ہین مگر آج تک ایوان باران کا
نام بھی نہین سنا فانوس جادو کو بھی نہین دیکھا آئینہ اندام نے کہا فانوس جادو اس طلسم کی بنیاد سے
پہلے ایوان باران مین رہتا تھا جب طلسم بنایا گیا تو اُسنے مجھکو سجدہ کیا مین اسے اپنا دوست ولی
جانتا ہون اس سبب سے سحر مین اُسے ایسا کمال دیا ہو کہ زمانے مین کوئی ساحر اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا ہو
جب وہ آئیگا تو طلسم کشا کو اسیر کریگا اور سومنات جادو کو بھی شکست دیگا یہ سُنکے ایوان باران کا
پتہ بتایا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام جادو نے چلتے وقت بہت سی چیزین ایسی دیدین تھین کہ یہ
بے خوف جا سکتا تھا دس دن کے بعد یہ ایوان باران کی سرحد پر پہونچا دیکھا ایک پھاٹک
عالیشان شاہی ہو بہت سے ساحر اور دیو اُسکی نگہبانی کر رہے ہین خندق مین خون بھرا ہو ساحرون نے
جو اُس ساحر کو دیکھا اُسکے قریب آئے کہا اے شخص تو کون ہو کہان جاتا ہو یہانتک تیرا آنا کیونکر ہوا ساحر
نے نامہ دکھایا کہا مین خداوند آئینہ اندام جادو کا نامہ لایا ہون فانوس جادو تک جانا چاہتا ہون
ساحرون نے کہا ہم آج تیری اطلاع کرتے ہین ایک ماہ کے بعد جواب آئیگا جب تک تو یہان رہ
اگر شہنشاہ تجھے طلب کرینگے تو ہم یہان سے بھیجدینگے ورنہ جیسا کچھ حکم اُنکا ہوگا اُسکے مطابق کیا جائیگا نامہ دار
آئینہ اندام جادو حیران ہوا کہ آجتک مین جس ساحر کے پاس نامہ لیکر گیا اُسنے سوائے آپکے
کبھی تم کرکے میری طرف خطاب نہین کیا یہان کیا بات ہو جو دربان مجھسے تو کرکے بات کرتے
ہین نامہ دار تو اس حیرت مین تھا کہ دربانون نے ایک ساحر کو آواز دی جب وہ آیا تو دربانون نے
کہا یہ آئینہ اندام جادو کا نامہ لایا ہو چاہتا ہو خداوند تک نامہ پہونچ جائے اور اسکی اطلاع بھی ہو اُسکو

مہمان سرا مین لیجاؤ ساحر شہر پناہ سے باہر آیا ایک مہمان سرا مین اُس ساحر کو جا کر بٹھایا کہا ایک ماہ تک
یہان رہو جب خداوند اسکا جواب مرحمت فرمائینگے اُس وقت تجھے اطلاع دیجائیگی ساحر کو صبر نہ ہوا کہا
خداوند تو سوائے آئینہ اندام جادو کے دوسرا شخص نہین ہو یہ کیسے خداوند ہین اُس ساحر نے جواب دیا
کہ آئینہ اندام جادو اپنی سرحد بھر مین خداوندی کرتے ہین اور ہمارے خداوند اپنی سرحد مین خداوندی
کرتے ہین ساحر خاموش ہو رہا جو شخص اُسکو مہمان سرا مین لیکر آیا تھا وہ وہان سے راہی ہوا نامہ دار مہمانسرا
مین آیا جب شام ہوئی اُسکے واسطے طعام لذیذ آیا اور سب اسباب راحت وہان کے ملازمین نے مہیا
کر دیا نامہ دار خوش ہوا ایک ماہ تک وہان قیام کیا جب وہ مہینہ تمام ہوا تو ایک ساحر نے آکر مہمانسرا مین آواز
دی کہ جو شخص آئینہ اندام جادو کا نامہ لیکر آیا ہو وہ کہان ہو اُس ساحر نے اُسکو جواب دیا اور اسکے
قریب جا کر کہا مین ہی خداوند کا نامہ لایا ہون ساحر نے کہا ہمارے خداوند تجھے طلب فرماتے ہین
نامہ دار اُس ساحر کے ہمراہ ہوا ساحر نے اُسکو لیکر ایک ماہ تک راستہ طی کیا تب داخل شہر فانوس ہوا
نامہ دار آئینہ اندام جادو نے اپنے شہر سے بڑھ کے شہر فانوس کو آباد پایا کیفیت دیکھتا ہوا اُس ساحر
کے ہمراہ ایک باغ کے قریب پہونچا ساحر نے کہا ای نامہ دار تو یہان توقف کر مین جا کر تیری اطلاع کرون
دیکھون اب خداوند کیا فرماتے ہین نامہ دار وہین ٹھہر گیا ساحر اندر گیا تھوڑی دیر کے بعد پھر آیا کہا ای
نامہ دار میرے ہمراہ سامنے خداوند کے چل نامہ دار اسکے ساتھ ہوا ساحر باغ مین لایا نامہ دار نے جو جو
عجائبات باغ مین دیکھے اُسکو حیرت ہوئی غرض راہ طی کر کے سامنے فانوس جادو کے پہونچا اور
فانوس جادو کی صورت مہیب دیکھکر ڈر گیا قریب تھا کہ زمین پر گر پڑے اور بیہوش ہو جائے مگر اُسکے
پاس بعض تحفہ جات آئینہ اندام جادو کے دیے ہوئے تھے اُنکی وجہ سے سنبھلا رہا فانوس جادو نے کہا
ای نامہ دار کیون ڈرتا ہی ہم اور آئینہ اندام باہم دوست ولی ہین جب اُنھون نے یہان طلسم بنایا تو مین مانع
ہوا اُنسے صورت فساد پیدا ہوئی آخر کار آئینہ اندام جادو نے بمنت وہ زمین مجھ سے طلب کی مجھے
محبت پیدا ہوئی آج تک باہم الفت و محبت ہی اگر تم اُنکا نامہ لیکر آئے ہو مجھکو دو مین ابھی اسکا جواب
لکھونگا نامہ دار نے نامہ دیا فانوس جادو نے نامے کو پڑھنا شروع کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ ای فانوس
جادو آجتک ہمارے اور تمھارے باہمی محبت اس طرح رہی کہ ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد کرتا رہا اکثر
ہمنے تمسے اور تمنے ہم سے مدد طلب کی کبھی کسی نے انکار نہین کیا فی زمانہ ایک شخص بارادہ طلسم کشائی ہمارے
طلسم مین آیا اُسکے ہمراہ لشکر ایسا تھا کہ اسوقت میرے اور تمھارے طلسم مین نہین ہی اور جو جو لوگ اُسکے
عزیز تھے اُن مین سے ہر ایک صاحب جرأت و ہمت تھا مین نے بڑی کوشش سے اُسکے جملہ
اعزا کو مع اُسکے لشکر کے گرفتار کر لیا وہ تنہا شہر قنداب مین پہونچا وہان سیراب جادو نے
اُسکو اسیر کر کے قنداب جادو کے پاس روانہ کیا قنداب جادو کو اُس نے مسلمان کر لیا شہر پر اپنا
قبضہ کیا لشکر فراہم کر کے پھر وہان سے طلسم کے فتح کرنے کو چلا مین نے سیراب جادو کو اُسکی
گرفتاری کے واسطے بھیجا وہ لوگ جو بزرگان دین مشہور ہین اُنھین سے بعض جو اوستاد درجے کے
تھے اُسکے ہمراہ کیے وہ لوگ وہان جا کر مسلمان ہو گئے اب اُسکو اور زیادہ قوت ہو گئی ہین طلسم
کے تحفہ جات صرف کرنا مناسب نہین جانتا ایوان سہ طاق کا کھولنا اچھا نہین سمجھتا اور اُسکی ذات سے

راحت کی امید نہین اس سبب سے آپکو تکلیف دیتا ہون کہ آپ یہان تشریف لایئے لشکر کو اپنے ہمراہ لایئے بے آپکے آئے یہان کچھ انتظام نہ ہوگا اُسکو اسیر کر دیجیے ایسا نہ ہو کہ وہ مرحلہ جات کو تباہ کرے تو میری برسون کی محنت رایگان ہو جائے اور اب مجھ سے اس قسم کے مرحلہ جات بننا بہت دشوار ہین جب **فانوس جادو** یہ مضمون پڑھ چکا نامہ دار کو اُسی وقت طلب کیا ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے **آئینہ اندام جادو** خاطر جمع رکھو مین نے آج ہی سے آنے کا ارادہ کیا ہو یقین ہو دو ایک ماہ مین تمہارے یہان آؤن تم کسی طرح خوف نہ کرنا مین اُسکو آکر گرفتار کرونگا یہ نامہ تو نامہ دار کو دیا اور اپنے چلنے کی تیاری کی سات روز کے بعد **فانوس جادو** نے وہان سے کوچ کیا اور لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر **آئینہ اندام جادو** کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب شاہزادہ **بدیع الملک سومنات جادو** کے کہنے سے **ایوان باران** کی طرف روانہ ہوا دوسرے روز ایک صحرا مین پہونچا صحرا کی فضا شاہزادہ **بدیع الملک** کو پسند آئی **سومنات جادو** سے فرمایا کہ یہان آج کی شب قیام کرو صحرا بہت پر فضا ہی صبح کو یہان سے کوچ کرینگے **سومنات جادو** نے عرض کی اے شہریار یہ صحرا سحر بند ہی یہان سے قریب ایک مرحلہ ہو کہ اُسکو مرحلۂ **طومار** کہتے ہین **طومار جادو** وہان کا حاکم ہی اس صحرا مین بہت سی چیزین سحر کے زور سے بنائی ہین اگر آپ یہان تشریف رکھینگے تو ضرور لشکر کو زحمت پہونچیگی اور بہت لوگ ضائع ہو جائینگے شاہزادہ **بدیع الملک** نے فرمایا مین اس کیفیت سے آگاہ نہ تھا یہان ٹھہرنا بیکار ہی **قنداب جادو** نے عرض کی اے **شہریار** اگر راہ کو قطع کرینگے تو تھوڑی دیر مین قریب مرحلہ پہونچینگے وہان یہان سے زیادہ خوف ہی اُس مرحلے کو آج ہی طی نہین کر سکتے ہین اور جو کچھ اُن لوگون کو گزند پہونچانا ہونگے وہ کیا راہ چلنے مین نہین پہونچا سکتے ہین **سومنات جادو** نے کہا یہان سے چار کوس پر ایک ساحر رہتا ہی **قرطاس جادو** اُسکا نام ہی اس مرحلہ کے تمام کام اُسکے سپرد ہین مین نے اُسکو سحر تعلیم کیا ہی میرا لحاظ کرتا ہی جب مین اُسکے پاس جاؤنگا تو اُسے مسلمان ہونے کی ہدایت کرونگا یقین ہی وہ میرا کہنا رد نہ کرے اور مسلمان ہو جائے **قنداب جادو** نے کہا یہ بہت اچھی بات ہی شاہزادہ **بدیع الملک** نے بھی اس رائے کو پسند کیا تھوڑی دیر مین لشکر **قرطاس جادو** کے مکان کے نزدیک پہونچا **سومنات جادو** نے عرض کی اے **شہریار** اگر اجازت ہو تو مین پہلے اُسکے پاس جاؤن آپکی تشریف آوری کی خبر پہونچاؤن وہان سامان درست ہو شاہزادہ **بدیع الملک** نے **سومنات جادو** کو اجازت دی **سومنات جادو** روانہ ہوا **قرطاس جادو** کے مکان پر آیا **قرطاس جادو** اُسوقت اپنے باغ مین سیر کر رہا تھا اُسنے جو **سومنات جادو** کو آتے دیکھا بے اختیار دوڑ کے **سومنات جادو** کے قدمون پر گر پڑا **سومنات جادو** نے اُسکا سر چھاتی سے لگایا دعا دی **قرطاس جادو** نے عرض کی اُستاد آج آپ کی تشریف آوری کا کیا سبب ہوا آپ نے تو ایک مدت سے کوہ مین رہنا اختیار کیا تھا کوہ سے کب تشریف لائے کیا واقعہ گذرا **سومنات** نے کہا مین اس کیفیت کو ابھی نہین کہہ سکتا میرے مالک و آقا تشریف لاتے ہین پہلے اُنکے واسطے سامان درست

کردبھر مین اور بات کرونگا قرطاس جادو نے کہا کیا خداوند تشریف لاتے ہین سومنات جادو نے
کہا خداوند نہین خدا سوائے وحدہ لاشریک کے دوسرا نہین ہے مین نے اب ایک شخص کی
اطاعت اختیار کی ہے قرطاس جادو نے عرض کیا اُنکے ہمراہ کتنا لشکر ہے سومنات جادو نے جواب
دیا کہ لشکر بہت ہے قرطاس جادو نے اپنے ملازمین سے کہا جسقدر ہمارے مکانات خالی ہین اُن سب کو
آراستہ کرو اسباب راحت سب جگہ مہیا کیا جائے اور لشکر مین اطلاع کرو کہ ابھی سب
لوگ ہمارے پاس آئین ہم برائے استقبال جائین گے ملازمین قرطاس جادو نے اُسیوقت لشکر مین
اطلاع کی سب لوگ تیار ہوکر اس کے دربار پر آئے قرطاس جادو سومنات جادو کے
تخت پر بیٹھکر برائے استقبال شاہزادہ بدیع الملک روانہ ہوا یہان سب ملازمین سامان
مہمانداری درست کرنے لگے جب قرطاس جادو قریب پہونچا اور لشکر نے شاہزادہ بدیع الملک
کو دیکھا سومنات جادو سے عرض کی اُستاد یہ لشکر کس کا ہے اور آپ کے آقائے نامدار کون
ہین سومنات جادو نے شاہزادۂ بدیع الملک کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ ہمارے آقائے نامدار
ہین یہ لشکر بھی انھین کا ہے مگر یہ لشکر انکی خاص فوج کے چوتھے حصے سے بھی بہت کم ہے قرطاس جادو
نے عرض کی یہ کون صاحب ہین سومنات جادو نے جواب دیا اب تخت سے اُترو چلکر قدمبوس ہو
جب تمھارے یہان جائینگے تو سب کیفیت بیان کردینگے قرطاس جادو تخت سے اُترا سومنات
جادو بھی پیادہ پا ہوا جسقدر فوج اُس کے ہمراہ تھی سب پیادہ ہوئی سومنات جادو نے شاہزادۂ
بدیع الملک کے قریب پہونچ کے رکاب کو بوسہ دیا قرطاس جادو نے بھی قدمون سے آنکھین
ملین شاہزادۂ بدیع الملک کو باعزاز تمام لیکر اپنے مکان پر آیا لشکر کے واسطے قلعہ مین جگہ تجویز
کی شاہزادہ بدیع الملک کو اپنی خاص بارہ دری مین لیگیا عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف
رکھیے شاہزادۂ بدیع الملک نے انکار کیا ایک دنگل زرین قریب تخت بچھا تھا بدیع الملک
اس دنگل پر بیٹھ گئے سومنات جادو آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا شاہزادۂ بدیع الملک نے بیٹھنے کی
اجازت دی سومنات جادو سلام کرکے بیٹھا اور قرطاس جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا اے
قرطاس جادو مین نے اب دین آئینہ پرستی کو ترک کیا اور مذہب حق اختیار کیا چونکہ تجھکو ہدایت کرنا
میرے اوپر فرض تھی اس واسطے یہان آیا کہ تجھے بھی ہدایت کرون کہ تو بھی راہ راست پر آئے قرطاس
جادو نے جو یہ بات سُنی گھبرا کے کہا اُستاد آپ نے دین آئینہ پرستی ترک کرکے کون سا
مذہب اختیار کیا ہے سومنات جادو نے کہا اب مین نے مذہب اسلام اختیار کیا اور آقائے
نامدار کی اطاعت قبول کی ہے یہ اس طلسم کے فتاح ہین انھون نے بہت سے مرحلے فتح کئے بہت سے
ساحرون کو اس طلسم مین قتل کیا اب بتفضل ایزدی اس کو بھی فتح کرینگے سیکڑون طلسم انھون
نے فتح کئے ہین یہ کیا چیز ہے بڑے بڑے طلسم انکے ہاتھ سے فتح ہوئے ہین اب تمھارے حق مین بہتر
یہ بات ہے کہ تم اپنے دین باطل کو ترک کرو اور مذہب حق اختیار کرو قرطاس جادو نے
عرض کی اُستاد مین اُسی بات کو بہتر سمجھتا ہون جو آپ کو پسند ہو اگر آپ یہ فرماتے ہین تو مین بھی
اپنے اس دین باطل کو ترک کرتا ہون یہ کہکے اس نے شاہزادۂ بدیع الملک سے عرض کی اے

شہریار مین اسلام اختیار کرتا ہون شاہزادۂ بدیع الملک نے اُس کو آفرین کی قرطاس جادو
مسلمان ہوا شاہزادۂ بدیع الملک کی دعوت کی شب بھر جلسہ رہا صبح کو شاہزادۂ بدیع الملک
نے فرمایا اے سومنات جادو اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے ابھی سفر دور دراز طے کرنا ہے سومنات
جادو نے قرطاس جادو سے کہا آقاے نامدار فرماتے ہین کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے تشریف
لے جانیکا ارادہ ہے قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار یہ مرحلہ جو طومار جادو کے زیرحکومت
ہے جب تک یہ فتح نہ ہوگا راہ نہ ملیگی شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا تو پھر مرحلہ کیطرف چلنا چاہیے۔
قرطاس جادو نے پھر عرض کی اے شہریار وہ مرحلہ یہان سے دور نہین ہے آپ طومار جادو کو نامہ تحریر
فرمایئے کہ ہم تلاش صاحبقران مین جاتے ہین ہمین راہ دو اگر روکوگے تو اچھا نہ ہوگا شاہزادۂ
بدیع الملک نے ایک نامہ اُسی وقت طومار جادو کو تحریر کیا سومنات جادو نے عرض کی
اے شہریار نامہ مجھے عنایت ہو مین اس کو لیکر جاؤنگا جواب وہان سے لیکر آؤنگا شاہزادۂ بدیع الملک
نے فرمایا اے سومنات جادو اور لوگ یہان موجود ہین وہ نامہ لیجائینگے سومنات جادو نے
عرض کی مین ایک سبب سے اس نامہ کا خود لے جانا اچھا جانتا ہون کیونکہ اور جو کوئی ساحر جائیگا
طومار جادو ضرور اُس کو سخت و سُست کہے گا اور اگر ساحر کی زبان سے کوئی بات نکلے گی
تو وہ اُس کو اسیر کر لیگا اس سبب سے مین خود نامہ کا لے جانا اچھا جانتا ہون شاہزادۂ بدیع الملک
نے مجبور ہوکر سومنات جادو کو نامہ دیا سومنات جادو نامہ لیکر مرحلہ کی طرف روانہ ہوا
تھوڑی دیر مین مرحلہ کے اندر پہونچا طومار جادو کے مکان پر گیا جو لوگ دروازے پر بیٹھے تھے
اُن سے کہا طومار جادو کو میری اطلاع کرد و لوگون نے اُسی وقت چوبدار کو بلایا کہا جاکر اطلاع کرو
کہ سومنات جادو تشریف لائے ہین ہرکارون نے سومنات جادو کی اطلاع طومار جادو
سے کی طومار جادو اس کو بزرگان دین کے گروہ سے جانتا تھا فوراً نکل آیا سومنات
جادو کو دیکھکر سلام کیا اپنے ہمراہ اندر لے گیا کہا آپ نے آج سرفراز فرمایا میرا رتبہ بڑھایا مگر ایک
بات کی مجھے فکر ہے اگر بتلا دیجیے تو میرا اضطراب دفع ہو سومنات جادو نے کہا بیان کرو اگر مجھے
معلوم ہوگی بیان کردونگا طومار جادو نے کہا آپ نے ایک مدت سے گوشہ نشینی اختیار کی تھی
اور ایک پہاڑ مین عبادت کیا کرتے تھے کیا سبب ہوا جو آپ نے وہان کی سکونت ترک
کرکے اس درجہ آزادی اختیار کر لی سومنات جادو نے کہا مین سب امور بیان کرونگا۔
پہلے اس نامہ کا جواب مجھکو دو یہ کہکر شاہزادۂ بدیع الملک نامدار کا نامہ دیا طومار جادو نے
کہا یہ نامہ کس کا ہے سومنات جادو نے کہا یہ نامہ ہمارے آقاے نامدار کا ہے اس طلسم مین برا
فتاحی طلسم تشریف لاے ہین صاحبقران زمان سے جدائی ہوگئی ہے اُنھین کی تلاش مین جاتے
ہین درمیان مین تمھارا مرحلہ واقع ہے مناسب ہے کہ تم اُنکو جانے دو ایسے وقت مین روکنا اچھا
نہین ہے تمھارا سراسر نقصان ہے طومار جادو نے جو یہ تقریر سومنات جادو کی سنی حیران ہو کہا
آپ کیا فرماتے ہین سومنات جادو نے کہا تم نامہ پڑھو پھر مجھسے بات کرنا طومار جادو نے
نامہ پڑھا اُس مین بھی یہی لکھا تھا کہ ہم براے تلاش صاحبقران زمان جانا چاہتے ہین یا راہ

دو یا جواب دو کہ انتظام کیا جائے طومار جادو نے نامہ پڑھنے کے بعد سومنات جادو سے
کہا اگر دوسرا اس نامے کو لیکر میرے پاس آتا تو یہان سے زندہ اپنے لشکر کو واپس نہ جاتا
کیا مجال ہے طلسم کشا کی جو اس طرف سے گذر جائے سومنات جادو نے کہا اے طومار جادو
جو تو دوسرے ساحر کے حق مین کرتا مین موجود ہون میرے واسطے اٹھا نہ رکھ جو ہونا ہے اسی وقت
ہوجائے طومار جادو نے کہا آپ سے کمال تعجب ہے کہ آپ نے اپنے مذہب آبائی کو ترک کیا
اور اطاعت غیر مذہب کی قبول کی آپ کو یہ خیال نہ آیا کہ خداوند کیا کرینگے سومنات جادو
نے کہا اے طومار جادو اب اور کوئی گفتگو مجھ سے نکر مین اس وقت تجھے آقاے نامدار کی خدمت
مین اسیر کرکے لے جاؤنگا یا خود یہان اسیر ہو جاؤنگا تو نے میرے سامنے اتنا بڑا کلمہ آقاے نامدار
کے بارے مین نکالا کہ مجھے یاراے ضبط نہین ہے جب تک اس کا عوض تجھ سے نہ لونگا مجھے چین نہ آئیگا
نہین جانتا کہ آقاے نامدار نے کیسے کیسے طلسمون کو تباہ کیا ہے اور کون کونسے ساحر ان کے ہاتھ
سے قتل ہوئے ہین تجھے ابھی سحر مین ذرا بھی دخل نہین اور اس قدر غرور کرتا ہے تو کیا طاقت رکھتا ہے
جو انکی راہ روک سکے جب ہم ایسے جان نثار انکے ہمراہ رکاب ہین اور انھون نے ہمین زیر کیا
ہمنے ان کی اطاعت قبول کی تیری کیا حقیقت ہے جو انکے مقابلہ کر کے فتحیاب ہو ان پر سحر
تاثیر نہین کرتا ہے بہت سے تحفہ جات انکے پاس ایسے موجود ہین کہ ساحر انکے مقابلہ مین
بالکل عاجز و شکستہ ہین طومار جادو نے کہا آپ جو فرماتے ہین وہ سب صحیح ہے مگر میرا تو یہ
قول ہے کہ میری جان بھی اگر جاتی رہے تو بھی ترک مذہب نہ کرون آپ کیسے بزرگان دین کے
گروہ سے تھے جو آپ نے ترک مذہب کر دیا سومنات جادو نے جواب دیا کہ تجھے ان دلائل
سے کیا حاصل جس واسطے مین یہان آیا ہون اس کا جواب مجھکو سمجھ کے دے اگر راہ روکے گا
بہت پچھتائیگا کاہے کو رنج اٹھائیگا مفت مین جان جائیگی مرحلہ تباہ ہو گا اگر اپنی خیریت درکار ہے
تو آقاے نامدار کو جانے دے مانع نہ ہو طومار جادو نے کہا مین ہرگز نہ جانے دونگا اگر وہ لوگ
مقابلہ کرینگے تو مین لڑونگا یہ مرحلہ طومار ہے کسیکی اتنی مجال نہین جو اس مرحلے کو فتح کر سکے
سومنات جادو نے کہا اگر تجھے یہ منظور نہین ہے کہ ہم لوگون کو راہ دے تو نامے کا جواب
صاف صاف تحریر کر طومار جادو نے پشت نامہ پر لکھا کہ اے طلسم کشا مین چاہتا ہون کہ مقابلہ
کرون مگر آپکے یہان کسی ساحر سے مقابلہ کرنا نہین چاہتا اگر آپ طلسم کشا ہین تو خود مجھ سے
مقابلہ کیجیے اگر آپ نے مجھے زیر کیا تو مین اسلام قبول کرونگا ورنہ آپ کو گرفتار کر کے خداوند کے
پاس بھیجدونگا اگر آپ میری اس شرط کو قبول فرمائیے گا تو مجھے اطلاع دیجیے مین مقابلے
کے واسطے جگہ تجویز کرون یہ لکھکر طومار جادو نے سومنات جادو کو دیا کہا مین چاہتا ہون کہ
طلسم کشا سے مقابلہ کرون انکی ہمت و جرأت دیکھون سومنات جادو نے کہا اے طومار
جادو مین ایک ادنے درجے کا غلام ہون اگر تجھے کچھ سحر آزمائی یا جرأت دیکھنا منظور ہو
تو مین موجود ہون جو تیرے مزاج مین آئے اس سے باز نہ رہ طومار جادو نے کہا مین نے
اس مین شرط کر دی ہے کہ مین ساحرون سے مقابلہ نکرونگا خود آپ کی جرأت دیکھونگا سومنات

جادو نے چاہا پھر جواب دے مگر طومار جادو نے کہا کیا آپ کو اپنے آقا کی جرأت سے یہ امید
نہین ہوتی ہے کہ وہ مجھ سے مقابلہ کر سکین سومنات جادو نے کہا تو کیا چیز ہے جو وہ تجھ سے
مقابلہ کرین بڑے بڑے ساحرون کو زیر کیا اپنا مطیع بنایا طومار جادو نے کہا جب آپ کیفیت
بیان کرتے ہین تو پھر آپ دیر کیون کرتے ہین اس نامے کو لے جایئے اپنے آقائے نامدار کو دکھایئے
دیکھیے وہ کیا فرماتے ہین یہان آپ اپنی طرف سے باتین کر رہے ہین ایسا نہ ہو آپ
کے آقا کے خلاف ہو سومنات جادو اس کلمہ کو سنکر اپنے دل مین سوچا کہ واقعی طومار
جادو سچ کہتا ہے ایسا نہ ہو آقائے نامدار آزردہ ہو جائین یہ سوچ کے اُس نے کہا اے
طومار جادو اسی خیال نے اس وقت تیری جان بچائی مجھے آقائے نامدار کا بڑا خوف ہے ورنہ اس
وقت تجھے زندہ نہ چھوڑتا طومار جادو نے کہا اس کہنے کی کیا ضرورت ہے اگر مجھے آپ کے آقا
کی جرأت نہ دیکھنا ہوتی تو ضرور آپ سے جنگ کرتا سومنات جادو وہان سے واپس
ہوا شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا نامہ نذر دیا زبانی سب حال کہا شاہزادہ
بدیع الملک نے نامے کو پڑھ کر کہا اے سومنات جادو اگر تم اس وقت طومار جادو کو
قتل کر کے آتے تو مین تم سے آزردہ ہوتا اور یقین ہے کہ سزا دیتا ہمارے یہان کا دستور ہے
کہ جو جس سے خواہش جنگ کرے سوائے اُس کے دوسرا اُس سے مقابلہ نہین کرتا ہے تم نے
بہت بُرا کیا جو اُس سے اس قدر تکرار کی سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار غلام کے
دل کو برداشت نہ ہوئی اس سبب سے یہ خطا ہو گئی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ اب
جا کر اُس سے کہدو کہ ہمین منظور ہے ہم مقابلہ کرین گے جہان اس کے مزاج مین آئے مقابلے
کے واسطے جگہ مقرر کرے سومنات جادو شاہزادہ بدیع الملک کی بارگاہ سے باہر آیا
پھر مرحلے کی طرف روانہ ہوا طومار جادو کے پاس جا کر کہا آقائے نامدار فرماتے ہین کہ جو کچھ
تم نے کہا ہمین منظور ہے جو مقام پسند کرو ہم برائے مقابلہ وہان آئین طومار جادو نے کہا
اس مرحلے مین صحرائے غزالان بہت اچھا مقام ہے فضا وہان کی لائق دید ہے یعنی صحرائے پر بہار
دشت لالہ زار ہے جہان سبزہ نو دمیدہ اپنی بہار دکھاتا ہے ہر گل خودرو پر نرالا جوبن ہے صحرا
کیا ہے تختہ گلشن ہے آبشارون کی کیفیت عجب لطف خیز ہے ہوا فرحت انگیز ہے گلہائے خوشبو سے
دماغ جان معطر ہوا جاتا ہے عجب نواح دلکشا صحرائے طرب افزا ہے جسکی طراوت سے
روح کو بالیدگی ہوتی ہے جان تازہ آ جاتی ہے اُس مقام سے بہتر دوسرا مقام فرحت خیز نہین ہے
تعریف اُس صحرائے پُر بہار کی جس قدر کیجائے کم ہے طلسم کشا بھی جب اُس مقام کو ملاحظہ فرمائینگے
تو بہت پسند کرینگے اگر طلسم کشا قبول کرین تو جس صحرا کا مین نے ذکر کیا ہے کہ نہایت مقام فرحت بخش
ہے وہان تشریف لائین مگر شرط یہ ہے کہ کسیکو اپنے ہمراہ نہ لائین اور مین بھی تنہا جاؤنگا وہان مجھ سے
اُنسے مقابلہ ہو جائیگا اگر وہ قبول کرین تو کل تشریف لائین مین بھی جاؤنگا اُسی مقام پر لطف مقابلہ
ہے کیونکہ وہ بھی تنہا ہونگے اور میرے ہمراہ بھی کوئی نہ ہوگا جو کچھ ہونا ہے وہین وارا نیارا ہو جائیگا سومنات جادو نے
کہا اے طومار جادو تنہا آنیکی قید کیسی ہے طومار جادو نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ کوئی ساحر تنکے ہمراہ آئے اور یہان مین

اسباب سحر اپنے ساتھ لیکر جاؤنگا اگر کوئی ساحر آئیگا تو وہ ضرور سحر کریگا سومنات جادو نے کہا جب آقاے نامدار منع کردینگے تو کسی کی مجال نہین ہے جو سحر کر سکے طومار جادو نے جواب دیا کہ مین یہ سب باتین جانتا ہون آپ لوگون کو کب گوارا ہوگا کہ ایسے وقت مین خاموش کھڑے رہین اور اپنے آقا کی مدد نکرین سومنات جادو نے کہا اے طومار مین مجبور ہون آقاے نامدار سے ڈرتا ہون ورنہ تیری باتین میرے دل کو تیر سے بڑھ کے تکلیف پہونچاتی ہین طومار جادو نے کہا اے سومنات جادو اسمین برا ماننے کی ضرورت نہین ہے جو کچھ مین کہہ رہا ہون یہ خلاف جرأت نہین ہے جب طلسم کشا سے میری باتون کی کیفیت بیان کروگے تو وہ ضرور قبول کرینگے کیونکہ وہ بھی جری ہین اُنھین ضرور میری باتون کا مزہ ملیگا سومنات جادو خاموش ہو رہا کچھ جواب نہ دیا وہان سے اُٹھ کے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہو اعرض کی اے شہریار ایکبار اُسنے اور ایک شرط جدید مقرر کی ہے بدیع الملک نے فرمایا بیان کرو سومنات جادو نے عرض کی اُسنے کہا ہے کہ طلسم کشا کسی کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف نہ لائین اور مین بھی تنہا آؤنگا بدیع الملک نے کہا بہت اچھی بات ہے میری بھی یہی خوشی ہے لیکن اُسنے کون مقام مقابلے کے واسطے مقرر کیا ہے سومنات نے عرض کی کہ اُسنے صحراے غزالان میدان مقابلہ قرار دیا ہے بدیع الملک نے فرمایا مین کل ضرور وہان جاؤنگا سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار وہ ساحر مکار ہے ضرور کوئی مکر اُسنے پیدا کیا ہے ورنہ کبھی اسطرح آپ کو طلب نہ کرتا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے اگر وہ مکر کریگا تو کیا کرسکتا ہے۔ سومنات تھوڑی دیر بدیع الملک سے باتین کرتا رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے دربار برخاست کیا قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار مین چاہتا ہون کہ کل علیحدہ مین حاضر ہوکر لڑائی کی کیفیت دیکھون۔ بدیع الملک نے فرمایا تمھاری ضرورت نہین اگر تم وہان آؤگے تو طومار جادو کو یہی خیال پیدا ہوگا کہ طلسم کشا براے مدد اپنے ہمراہ لایا ہے اس سے تمھارا جانا مناسب نہین ہے سومنات نے قرطاس جادو کو اشارہ کیا کہ خاموش رہو قرطاس رخصت ہوا راہ مین سومنات جادو نے کہا اے قرطاس آقاے نامدار سے جانیکی نسبت یہ نہ کہو کل جب شہنشاہ طرف میدان مقابلہ کے تشریف لیجا چکین اُنکے بعد ہمانے ہم اور قنداب جادو اور تم پوشیدہ ہوکر چلینگے وہان بھی آقا کی نظر سے پوشیدہ رہینگے جنگ کی کیفیت بھی دیکھینگے بعدہ واپس آئینگے قرطاس جادو نے اس بات کو پسند کیا سومنات جادو اپنے ٹھکانے پر گیا قرطاس جادو بھی خاموش ہو رہا اور جسقدر لوگ لشکر مین تھے سب محو خواب ہوے رات بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی بدیع الملک براے اداے نماز سجادے پر تشریف لائے فریضۂ سحری ادا کرکے اُٹھے خادمون نے سلاح کی کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار ذات پر آراستہ کئے مرکب طلب فرمایا در دولت پر مرکب باد رفتار خدام لیکر حاضر ہوئے بدیع الملک باہر تشریف لائے نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے سب پتہ تو شب ہی کو سومنات جادو نے عرض کردیا تھا بدیع الملک اُسیطرف روانہ ہوے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت طومار جادو کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب اُسنے سومنات جادو کو رخصت کیا اور یہ تاکید کردی کہ طلسم کشا تنہا میدان مقابلہ مین تشریف

لائین تو سومنات کے جانے کے بعد اُسنے اپنے ملازمین کو طلب کیا جب سب آکر موجود ہوئے تو اُسنے
کہا آج سومنات جادو طلسم کشا کا نامہ لے کر آئے تھے مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ایسا شخص اس طرح مسلمان
ہو جائے مین نے اُنکو بھی اپنے دام مکر مین پھنسایا ہے کل طلسم کشا کو تنہا میدان غزالان مین بلایا ہے - وہ
مرد جری ہے ضرور آئیگا وہان پہونچکر گرفتار ہو جائے گا تملوگ وہان جاکر پوشیدہ موجود رہنا مین پہلے طلسم کشا
سے مقابلہ کرونگا پھر فریب دے کر اپنے ہمراہ چاہ شور آب پر لاؤنگا اُس چاہ کو اسی وقت جاکر خس پوش
کر دو جب طلسم کشا وہان پہونچے گا مع مرکب چاہ کے اندر گرے گا اُسوقت اُسکا گرفتار کر لینا
کیا بڑی بات ہوگی ملازمین نے اُس کی راے کو پسند کیا اُسیوقت روانہ ہوئے صحراے غزالان مین ایک
چاہ تھا کہ نام اُسکا چاہ شور آب تھا تاثیر اُسکے پانی مین یہ تھی کہ جو چیز اُس چاہ مین گرتی تھی فوراً گل جاتی
تھی یا جس چیز پر اُس کنوئین کا پانی پڑتا تھا اُسکو خاک کر دیتا تھا ملازمین طومار اُسی وقت اُس چاہ کے قریب
آئے کنوئین کو خس پوش کیا بالکل زمین سے ملا دیا وہان سے واپس آکے طومار جادو سے کہا کہ ہم نے چاہ
کو خس پوش کر دیا ہے آپ صبح کو جب وہان تشریف لیجائیے گا تو خیال رکھیے گا کنوان بالکل زمین کے ہم رنگ ہے
جس قدر گھاس اُس زمین پر اُگی ہے اُسی قدر اُس کنوئین پر بھی ہے بالکل ثابت نہین ہوتا ہے شناخت
کے واسطے ایک نارنج اس جگہ پر رکھدیا ہے طومار جادو نے کہا مین بخوبی جانتا ہون مقام کنوئین کا پہچانتا ہون
تھوڑی دیر تک یہ ملازمین سے باتین کرتا رہا جب رات زیادہ گئی اُسنے سب کو رخصت کیا آپ بھی اپنی خوابگاہ
مین جاکر سو رہا جب صبح ہوئی اُسکی آنکھ کھلی اسپ سحر پر سوار ہو کے آلات حرب و ضرب لگا کر طرف صحراے
غزالان کے راہی ہوا جب صحرا کے قریب پہونچا سامنے سے گرد اُڑی طومار جادو ٹھہر گیا جب دامنہ گرد شگافتہ
ہوا طومار جادو نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان اسپ کوہ کفل پر سوار گھوڑے کو سرپٹ ڈالے
میدان کی طرف آتا ہے جب قریب پہونچا طومار جادو نے کہا اے طلسم کشا مجھے اب تک یقین نہ تھا کہ آپ
میدان مین تشریف لائین گے سوار نے جواب دیا کہ تو نے کیونکر معلوم کیا کہ مین طلسم کشا ہون طومار
نے کہا آپ کی تصویر میرے پاس موجود ہے بانی طلسم نے ایک شبیہ بھی طلسم کشا کی بنائی تھی اور لکھدیا تھا
کہ یہ شخص فرقہ اسلام سے ہوگا اور بدیع الملک نام ہوگا جب وہ اس طلسم مین آئیگا فساد عظیم برپا
ہوگا گو آپ طلسم کشا سے اصلی نہین ہین مگر آپ کی خبر بانیان طلسم نے دی ہے بدیع الملک نے جواب دیا اگر
خدا کو اس طلسم کا فتاح مشہور کرنا ہے تو وہ ضرور مجکو سب پر فتح دیگا طومار جادو نے کہا اے طلسم کشا
مجھے آپ کی ہمت و جرأت پر رحم آتا ہے آپ مجھ سے مقابلہ نہ کرین اور اپنے ارادے سے باز آئین یہان سے
واپس جائین مجھ سے مقابلہ کر کے کسی نے فتح نہین پائی ہے بدیع الملک نے فرمایا اے طومار جادو
بہت سے جادوگرون نے یہی کلمہ کہا مگر مین نے کبھی کسی کا کہنا قبول نہ کیا ہم لوگون کا یہ دستور ہے کہ جب برائے مقابلہ
جاتے ہین تو حریف کے سامنے سے خالی نہین پھرتے ہین مین میدان مین آیا ہون اگر خدا کا فضل شامل حال ہے
تو شادان و فرحان واپس جاؤنگا اور اگر تیری قسمت مین فتح ہے تو مین ایسی موت کو بھی حیات ابدی سے بہتر
جانتا ہون اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا یہ میدان جنگ ہے جاے وعظ و پند نہین اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور
ہے تو زیادہ باتین کرنا فضول ہے بفراغت ہم تم ایک ہی بار باتین کر لینگے اب جس کام کے واسطے
آئے ہین پہلے اُسکو انجام دے لین طومار جادو نے کہا اگر آپ کو ایسی ہی تعجیل ہے تو مقام مقابلہ پر تشریف لے چلیے پھر

بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ جگہ مقابلہ کے واسطے مناسب نہین ہے طومار جادو نے کہا وہان مقابلے
کیواسطے انتظام کیا گیا ہے وہ سب رایگان جائیگا بدیع الملک نے فرمایا وہین چلو یہ کہکے مرکب صبا رفتار کو
آگے بڑھایا طومار جادو بھی آگے بڑھا بدیع الملک کو اُس چاہ کے قریب لایا کہا یہان مین نے سب انتظام
کیا ہے بدیع الملک نے دیکھا زمین بھی ہموار ہے پانی بھی چھڑکا ہوا ہے صحرا بھی بہت پرفضا ہے گھوڑے
کودکا طومار جادو نے کہا اے طلسم کشا میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ پہلے نیزے مین میرے آپکے امتحان
ہو جاے بدیع الملک نے کہا تمھین اختیار ہے اُسنے نیزہ سنبھالا گھوڑے کو کاوے پر لگایا بدیع الملک
بھی زین فرس پر سنبھل کے بیٹھے چاہ وہان سے قریب تھا اگر بدیع الملک گھوڑے کو کاوے پر لگاتے
چاہ مین گرتے شاہزادہ اسکی ترکیب دیکھنے لگا اُسنے گھوڑے کو خوب گرما کے چاہا نیزے کا بند باندھون
کہ گھوڑا بھڑکا چاہ کی طرف چلا اُسنے بہت روکا مگر رُک نہ سکا چاہ کے قریب پہونچکے اپنی پیٹھ سے اُسکو
گرایا طومار جادو جو چاہ خس پوش پر گرا سنبھل نہ سکا کنوئین کے اندر پہونچا بدیع الملک نے جو یہ کیفیت
دیکھی متحیر ہوے اپنے دل مین خیال کیا یہ کیا ہوا طومار جادو زمین پر گرکر کہان غائب ہوگیا اس تعجب
مین تھے کہ نگاہ بدیع الملک کی جو پڑی ایک دہنہ نقب دکھائی دیا شاہزادہ کو خیال ہوا کہ طومار جادو اس
نقب مین گیا ہے یہ سوچ کے آگے بڑھنے چاہتے تھے کہ اُس دہنہ کے قریب جائین کہ گھوڑا اڑا کا بدیع الملک
بدگمان ہوے وہین سے ملاحظہ کیا معلوم ہوا کہ یہ چاہ ہے اُسکو خس پوش کر دیا ہے یہان شاہزادہ تو اُس
چاہ کے دیکھنے مین مصروف ہوا مگر طومار جو کنوئین مین گرا اُسنے چاہا کہ سحر کرکے نکلون مگر تاثیر آب چاہ سے
پانون اُسکے گل گئے باہر نہ نکلا گیا کنوئین ہی مین رہا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من طومار جادو
مالک مرحلہ طومار بود اس آواز کے آتے ہی بدیع الملک نے دیکھا کہ اس صحرا مین آگ لگ گئی چارونطرف ایک
شور برپا ہوا چند ساحر سامنے سے پیدا ہوے بدیع الملک پر سب نے آکر حملہ کیا شاہزادہ متحیر ہوا یہ کیا بات
تھی طومار جادو پر کیا واقعہ گذرا مگر ساحرون سے جنگ شروع ہوئی انھون نے سحر کیا بدیع الملک
پر سحر کیا تاثیر کرتا شاہزادے نے سب کو زیر تیغ کیا وہان سے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا راہ مین بہت
سی عمارتین منہدم پائین تمام مرحلے مین شور عظیم برپا دیکھا کچھ اور آگے بڑھے تھے کہ سومنات جادو نے سلام
کیا بدیع الملک نے جواب سلام دے کر کہا اے سومنات جادو عجب حیرت کی بات ہے کہ طومار جادو
جب مقابلہ کے واسطے میدان مین گیا ہنوز مقابلہ نہونے پایا تھا کہ وہ ایک کنوئین مین گرا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی
کشتی میرا نام من طومار جادو بود اُسکے مرتے ہی صحرا مین آگ لگ گئی چند ساحر حربہ ہاے سحر لیے ہوے سامنے
سے پیدا ہوئے مین نے اُنکو قتل کیا وہان سے اسطرف چلا راہ مین بہت سی عمارتین منہدم دیکھین یہ بات میری
سمجھ مین نہین آتی ہے سومنات نے عرض کی اے شہریار مبارک ہو کہ یہ مرحلہ فتح ہوگیا طومار جادو واصل
جہنم ہوا معلوم ہوتا ہے اُسنے آپ کے واسطے یہ مکر کیا ہوگا مگر خود مبتلاے بلا ہوا خدا نے آپ کو بچایا اُسکو دغا کی سزا
ملی یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ قنداب جادو اور قرطاس جادو اور نایاب جادو یہ سب ملے سومنات
نے سب سے کیفیت بیان کی قرطاس جادو نے کہا اے شہریار صحراے غزالان مین ایک کنوان تھا کہ اُسکو
چاہ شور آب کہتے تھے معلوم ہوتا ہے طومار نے اُس چاہ کو آپ کے واسطے خس پوش کرایا تھا اور وہ خود اُس
کنوئین مین ڈوب کے مرا تاثیر اُس چاہ کے پانی کی یہ تھی کہ جس شے پر وہ پانی پڑتا ہے اسکو گلا دیتا ہے اُسی مین

طومار جادو گرا اور گل گیا اب آپ اصلی مرحلے پر تشریف لیچلیے وہان فوج و خزانہ موجود ہے سب پر قبضہ کیجیے بدیع الملک نے یہ مشورہ پسند کیا قنداب جادو کو روانہ کیا کہ فوج مین جاکر اطلاع کردے کہ سب مسلح ہو کر آئین قنداب اُسی وقت روانہ ہوا لشکر مین آکر سبکو اطلاع دی کہ شاہزادے کو خدا نے فتح عطا فرمائی سب مسلح ہو کر طرف مرحلے کے چلو کہ فوج و خزانہ قبضے مین آئے اس خبر کے سنتے ہی سب لشکری طیار ہوے تھوڑی دیر مین بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوے شاہزادہ قرطاس جادو کے ہمراہ مرحلہ کیجانب مع فوج روانہ ہوا سرداران فوج مرحلہ کو اطلاع ہوئی کہ طومار جادو قتل ہوا اور طلسم کشا لشکر گران ہمراہ لیے ہوے اسطرف آتا ہے یہ سب لوگ بھی مسلح و مکمل ہو کر قلعہ مرحلہ سے باہر آئے کہ بدیع الملک پہونچ چکے تھے افسران فوج نے بدیع الملک کے ہمراہ قرطاس جادو کو جو دیکھا آپسمین کہا بڑے غضب کی بات ہے قرطاس جادو مع اپنی فوج کے طلسم کشا کے ہمراہ ہے اس سے مقابلہ کرنا بہت دشوار ہے اس مرحلے مین اس نے اپنا سحر اسقدر پھیلایا ہے کہ طومار جادو کا نہین ہے بعض کی راے ہوئی کہ انسے صلح کر لو بعض نے کہا اس وقت جو کچھ ہو جائے گا ہملوگون کے واسطے اچھا ہو گا اگر طلسم کشا کو گرفتار کر لیا تو خداوند اس مرحلے کی حکومت ہمین کو دینگے اور اگر اسکے ہاتھ سے زخمی ہو کر نکل جائینگے تو بھی بڑی عزت پائینگے بعض نے کہا اس وقت مرحلے کی حالت دگرگون ہو رہی ہے عمارات سحر کا منہدم ہونا ساحرون کا تڑپ تڑپ کے جان دینا یہ وقت ایسا نہین ہے کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرین بہتر یہ ہے کہ صلح کر لین گو بہت سے سردارون نے اس راے کو پسند کیا مگر ایک ساحر کہ وہ طومار جادو کی طرف سے اس مرحلے کا انتظام کرتا تھا اس نے کہا مین ہرگز تم لوگون کی راے سے اتفاق نہ کرونگا اگرچہ قرطاس جادو کے سحر سے یہ مرحلہ بھرا ہوا ہے مگر مین بھی اس مرحلے کا منتظم اعلےٰ ہون ان ساحرون سے جو اسوقت طلسم کشا کے ہمراہ ہین کسی کی مجال نہین جو مجھ سے سحر مین بازی لیجاے پہلے مین سحر کرکے ان سب کو بیکار کرتا ہون اسکے بعد پھر حملہ کرکے طلسم کشا کو گرفتار کرونگا سب خاموش ہو رہے یہ لشکر کو لے کر آگے بڑھا بدیع الملک کے سامنے آیا وہین سے نعرہ کیا کہ باش او طلسم کشا منم اسرار جادو بدیع الملک نے تلوار میان سے لی اسرار جادو نے کہا اے طلسم کشا مین چاہتا ہون کہ تیرے ساحرون سے مقابلہ کرون جنکے بھروسے پر تو یہان آیا ہے بدیع الملک نے فرمایا تجھے اختیار ہے میرے یہان جو ساحر ہین وہ بھی کسی سے مقابلہ کرنے مین عاجز نہین ہین یہ سنکر سومنات جادو آگے بڑھا قنداب جادو نے کہا آپ کیون تکلیف فرمائین اس سے مقابلہ کرنا آپ کی خلاف شان ہے مین اس یاوہ گو کا غرور خاک مین ملا دونگا قنداب چاہتا تھا کہ بدیع الملک سے اجازت لے کہ قرطاس جادو نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار مین چاہتا ہون کہ اس بیہودہ گو سے مقابلہ کرون بدیع الملک نے اجازت دی قرطاس جادو آگے بڑھا اسرار جادو نے ایک گولا اسکی طرف پھینکا قرطاس نے اس گولے کی طرف بھی اشارہ کیا تو وہ گولا پلٹا اور قریب تھا کہ اسرار جادو کے سینے پر پڑے مگر اُسنے رد کیا اپنی جھولی سے ایک خنجر نکالا اسپر کچھ اسم پڑھ کے پھونکا خنجر اُسکے ہاتھ سے چھوٹ کر چلا قرطاس جادو نے ایک دانہ ماش کا خنجر کی طرف پھینکا خنجر کے دو ٹکڑے ہوئے اسرار جادو نے نیچہ سحر نکالا قرطاس جادو کے قریب آیا اُسنے سپر سحر اٹھائی اسرار نے وار کیا قرطاس جادو نے اُس کا وار سپر پر روکا اپنی کمر سے نیچہ سحر نکالا اُسپر وار کیا آپسمین رد و بدل ہونے لگی دیر تک رد و بدل رہی

جب اسرار جادو عاجز ہوا اور اپنے بچنے کی امید نہی تو اُسنے کہا اے قرطاس جادو ایک لمحہ کی مہلت دے
کہ مین بند قبا باندھ لون قرطاس جادو نے ہاتھ روکا اُس نے بند قبا باندھے اُسی پردے مین فوج کی طرف اشارہ
کیا کہ یہی وقت ہے بلوہ کرکے آجاؤ فوج نے جو دیکھا چارون طرف سے ٹوٹ پڑی بعض نے سحر کرنا
شروع کیا بعض نے تلوارین میان سے نکالین بدیع الملک نے جو یہ کیفیت دیکھی گھوڑا بڑھایا شاہزادے
کے بڑھتے ہی سب لشکر بڑھا جنگ مغلوبہ ہونے لگی دوپہر تک خوب تلوار چلی سحر بھی خوب ہوئے بدیع الملک
اسرار جادو تک پہونچے اُسنے نیمچہ کا وار شاہزادے پر بھی کیا بدیع الملک نے اُسکے وار کو خالی دیکر تلوار لگائی
اسکے سر پر پڑی دو پر کالے کرکے تلوار نے زمین کو بوسہ دیا اسرار جادو مرکے گرا اُسکے مرتے ہی اور آفت برپا ہوئی
تاریکی چھائی سنگ باری برف باری ہونے لگی آگ برسی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی میرا نام من اسرار جادو
مالک قلعہ طومار یہ جو داس آواز کے آتے ہی لشکر مین اسرار کے تھلکہ پڑگیا سب نے تلوارین ہاتھ سے پھینکدین
جو لوگ حربہ ہاے سحر لئے ہوئے تھے اُنھون وہ سب حربے ہاتھون سے پھینکدیے چادرین ہلانا شروع کین
بدیع الملک نے ہاتھ روکا سب لشکر بھی ٹھہرا ساحران مرحلہ ہاتھ پاتد ھ باندھے بدیع الملک کی
خدمت مین حاضر ہوے سب نے عرض کی اے شہریار ہم آپکی اطاعت قبول کرتے ہین بدیع الملک کو
خوشی حاصل ہوئی ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر قلعہ مین تشریف لائے قرطاس جادو نے سب انتظام کیا شاہزادہ
قلعہ مین فروکش ہوا سب ساحرون کو مسلمان کیا بعض جو سیاہ قلب تھے اُنھون نے اسلام نہ قبول کیا اپنی جان
بچا کے ٹل گئے کہ ذکر اُنکا وقت پر تحریر ہوگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوانکی بیان کیجاتی ہے

یہان بدیع الملک نوجوان نے جب فتح پائی اور قلعہ پر قبضہ ہوا شاہزادہ دیر تک وہان ٹھہرا جب سب استراحت
کرکے چاق و توانا ہوئے قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار اب خزانہ کی طرف تشریف لیچلیے بدیع الملک
خزانہ مین تشریف لائے جس قدر مال و اسباب خزانہ مین تھا وہ سب قبضہ مین آیا ایک روز وہان قیام فرمایا دوسرے
روز بدیع الملک نوجوان پھر قرطاس جادو کے قلعہ مین گئے ساحرون کو بہت کچھ مال و اسباب انعام مین عنایت
فرمایا قرطاس سے کہا اب مین یہان کا ٹھہرنا بیکار جانتا ہون ابھی تلاش لوح مین جانا ہے جب تک لوح دستیاب
نہوگی صاحبقران زمان کی زیارت نصیب نہوگی اس مرحلے کی حکومت تمکو مبارک ہو مجھے اب جانے کی
اجازت دو قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار مجکو ہمراہ رکاب رہنا اس حکومت سے اچھا ہے کسی اور کو
یہانکی حکومت مرحمت فرمایئے مین رکاب سعادت انتساب سے جدا ہو کر زندہ نہ ہونگا بدیع الملک نے
بہت کچھ کہا مگر قرطاس جادو نے ہر مرتبہ یہی عرض کیا کہ مین ہمراہ رکاب رہونگا آخرکار بدیع الملک مجبور
ہوئے اور ایک ساحر کو وہان کا حاکم کیا ایک روز اور وہان مقیم رہے دوسرے روز مع جملہ ساحران و لشکر بسیار
طرف ایوان باران کے برائے تلاش لوح سفر کیا انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت اُن فراریونکی عرض کیجاتی ہے کہ جو مرحلہ طومار سے بعد فتح مرحلہ فرار ہو گئے تھے

یہ لوگ صعوبات راہ اٹھا کے تیسرے روز آئینہ اندام جادو کے مکان پر پہونچے دربانون نے جو اُنکو ایسی

حالت سے دیکھا اندر جانے کو منع کیا ساحرون نے کہا جلد ہماری اطلاع کرو کہ ہم لوگ مرحلہ طومار سے آئے
ہین کچھ فریاد لائے ہین دربانون نے اُسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا جاکر خداوند سے عرض کرو کہ مرحلہ طومار سے
کچھ لوگ آئے ہین فریاد لائے ہین اُنکے باب مین کیا حکم ہوتا ہے چوبدارون نے آئینہ اندام سے آکر اطلاع
کی اُسوقت آئینہ اندام کے پاس سیراب جادو اور طاغوت جادو بیٹھے تھے کچھ باتین فانوس جادو کی
ہو رہی تھین چوبدارون نے جو آکر یہ خبر دی آئینہ اندام نے کہا اُن ساحرون کو اندر لاؤ مین اُنسے سب حال
دریافت کرونگا چوبدار باہر آئے اپنے ہمراہ اُن ساحرون کو اندر لیگئے ساحرون نے جو آئینہ اندام کی صورت
دیکھی فریاد کرنا شروع کی آئینہ اندام نے سب کو خاموش کیا کہا پہلے خلاصہ کیفیت بیان کرو قدرت سمجھ لین پھر
تمہاری فریاد سنین ساحرون نے کہا یا خداوند غضب ہوا مرحلہ طومار طلسم کشا نے فتح کر لیا طومار جادو قتل ہوا
اب طلسم کشا کا قبضہ تمام مرحلے پر ہے قرطاس جادو جو طومار جادو کی طرف سے منتظم مرحلہ تھا اُسکو
طلسم کشا نے اپنا شریک کر لیا اور وہ مسلمان ہو گیا اب طلسم کشا کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُس طرف
سے مراحل فتح کرتا ہوا اسطرف آئے اور خاص طلسم مین آکر فساد برپا کرے آئینہ اندام نے جواب دیا
کہ ایسی مجال نہین جو سب مراحل فتح کرے طومار جادو کو خود قدرت نے فنا کر دیا ہے ورنہ طلسم کشا کی کیا حقیقت
تھی جو اُس مرحلے کو فتح کر لیتا ساحرون نے کہا یا خداوند ہم لوگ تباہ ہو گئے بڑی بڑی جائدادین اُس مرحلے
مین تھین وہ سب برباد ہو گئین اسکے علاوہ ہم لوگون کے عیال و اطفال طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوئے آئینہ اندام
نے کہا قدرت تمھین اُسکے صلہ مین بہت کچھ مال و اسباب دینگے اور تمہارے واسطے یہان مکان بنائے
جائینگے اور اُسکا عوض طلسم کشا اور ہمراہیان طلسم کشا سے لیا جائیگا تم لوگ خاطر جمع رکھو آئینہ اندام نے یہ کہکے
اُن ساحرون کو خموش کیا مگر طاغوت جادو اور سیراب جادو نے جو یہ کیفیت سنی اُن لوگون پر بہت ہیبت
طاری ہوئی کہا یا خداوند یہ تو بڑے غضب کی بات ہے طلسم کشا نے تو آفت برپا کر دی ہی آئینہ اندام نے کہا مین نے فانوس
جادو کو بلایا ہے جس وقت وہ آئیگا طلسم کشا کو اسیر کریگا فانوس جادو تمام طلسم سے بڑھ کر سحر مین مداخلت رکھتا
ہے اور قدرت کا بندۂ خاص ہے جب قدرت نے یہ طلسم بنایا ہے اُس کے پہلے فانوس جادو یہان رہتا تھا
قدرت نے اُس سے یہ زمین لی اُسنے انکار نہین کیا آج تک محبت مین فرق نہین آیا وہ بھی اپنی دنیا مین
خداوندی کرتا ہے قدرت کا دوست دلی ہے جب وہ آئیگا اُسکا مقابلہ کوئی نکر سکیگا طاغوت جادو نے کہا
یا خداوند سومنات جادو کیسا ساحر تھا اور آپ کا بندۂ خاص بھی تھا مگر طلسم کشا کا شریک ہو گیا دین بھی
ترک کر دیا اُس سے بڑھ کے مین نے آج تک کسی کو آپ کا مداح و مطیع نہین پایا جب اُس سے یہ بات ظہور
پذیر ہوئی تو اور کسی سے کیا امید کیجائے آئینہ اندام نے کہا اے طاغوت جادو ابھی تمنے بزرگان دین کو
دیکھا نہین ہے سومنات جادو سب مین ادنی درجہ رکھتا تھا اگر وہ مسلمان ہو گیا تو کیا عجب کی بات ہے قدرت نے
خود اُسکے دل مین یہ بات پیدا کی کیونکہ اب اُسکو اپنی عبادت پر ناز ہو گیا تھا اور اپنے تئین سب سے افضل
و اشرف جانتا تھا اس سبب سے قدرت نے اُسکو یہ ذلت دی کہ وہ مسلمان ہو اب جسوقت طلسم کشا
کے ساتھ گرفتار ہو گا تو قدرت اُسکو جہنم مین ڈال دینگے اور بزرگان دین جو خاص خاص ہین انکو اس
کام کے واسطے مین نے تکلیف دینا اچھا نہین جانا ورنہ وہ لوگ جسوقت اپنے اپنے مسکنو نسے نکلتے
تحفہ جات طلسم کشا کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے ایک اشارے مین گرفتار کر لیتے مگر انکو تکلیف ہوتی عبادت مین فرق آتا

ہے

اس سبب سے قدرت نے فانوس جادو کو بلایا ہے جب وہ آئیگا سب کام بگڑا ہوا بنجائیگا طاغوت جادو
خاموش ہو رہا کہ ہرکارے نے آکر کہا یا خداوندا ایک نامہ دار آیا ہے فانوس جادو کا نامہ لایا ہے آئینہ اندام
نے کہا اسکو میرے سامنے لاؤ مین نامہ دیکھون کہ فانوس جادو نے کیا لکھا ہے ہرکارے باہر آئے ایک ساحر
کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے ساحر نے آئینہ اندام کو سلام کیا نامہ دیا آئینہ اندام نے نامہ پڑھا اس مین لکھا تھا
کہ مین دو ایک مہینے مین وہان پہونچونگا تم خاطر جمع رکھو جسوقت آؤنگا سب کو گرفتار کر دونگا آئینہ اندام نے
طاغوت جادو کو وہ نامہ سنایا طاغوت نے کہا یا خداوندا دو مہینے کے بعد فانوس جادو یہان تشریف
لائینگے اسوقت تک طلسم کشا نہین معلوم کہان پہونچ گیا باتین پیدا ہون آئینہ اندام نے کہا قدرت
طلسم کشا کی راہ بند کیے دیتے ہین کیا مجال طلسم کشا کی جو آگے جا سکے طاغوت نے کہا قدرت نے اکثر
طلسم کشا کی نسبت ایسا ہی کچھ فرمایا مگر کبھی کسی بات کا ظہور نہوا قدرت کو طلسم کشا کی محبت
زیادہ ہے اس سبب سے انکو تکلیف دینا نہین چاہتے ہین اگر قدرت ایک بار دلیر جبر کرکے چشم نمائی فرماوین
تو یقین ہے طلسم کشا تمام عمر احکام قدرت سے سرتابی نہ کرے اور راہ راست پر آجائے آئینہ اندام نے
جواب دیا کہ ابھی اس بات کا موقع نہین ہے جسوقت قدرت مناسب جانینگے اسکو سزا دیکر راہ راست
پر لے آئینگے ابھی اسکے دل مین جو جو حوصلے ہین جب تک وہ پورے نہونگے قدرت اسکی بات مین ذرا بھی
دخل نہ دینگے طاغوت نے کہا یا خداوندا مرحلے جو فتح ہو جائینگے آپ کے بندے اس قدر قتل ہونگے یہ سب
بیگناہ ہین مرحلہ جات کی تیاری مین کس قدر کوشش کرنا ہوگی آئینہ اندام نے کہا یہ سب ایک چشم زدن
مین قدرت خلق کر دینگے جو جو لوگ قتل ہوے ہین ان سب کو زندہ کر دینگے ہان جو جو لوگ مسلمان ہوگئے
ہین انکو سوائے جہنم کے اور کہین نہ بھیجینگے طاغوت جادو نے کہا اگر آپ فرمائین تو مین کچھ لشکر لیکر
طلسم کشا کے سامنے جاؤن اسکو روکون کہ وہ آگے نہ بڑھے جب تک فانوس جادو تشریف نہ لائینگے تو اُنسے
مقابلہ ہوگا آئینہ اندام نے کہا جہان تک ممکن ہو طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرنا یا ایک روز جنگ آغاز کرکے پھر ایک
ماہ کی مہلت لے لینا بعد ایک ماہ کے اگر فانوس جادو آجائیگا تو وہ تمھاری مدد کے واسطے جائیگا اور اگر
نہ آئیگا تو قدرت تمھین اطلاع دینگے تم ایک روز پھر طلسم کشا سے مقابلہ کرکے فرصت لے لینا طاغوت
جادو نے کہا مین بھی یہی چاہتا ہون مگر جب تک مین طلسم کشا کے مقابلے مین رہون قدرت ہر وقت میرا
خیال رکھین ایسا نہونے پائے کہ کسی وقت قدرت کو زیادہ خیال طلسم کشا کا آجائے اور مجھے فنا کر دین یا
کوئی عیار اُسطرف کا آئے اور مجھے گرفتار کر لیجائے طلسم کشا حکم قتل دے ایسی باتین اُن لوگون سے
دلون مین نہ پیدا کیجیے گا ورنہ میری جان جائیگی آئینہ اندام نے کہا اے طاغوت جادو تم خاطر جمع رکھو مین
تمھارا خیال ہر وقت رکھونگا کسی کی مجال نہین جو تمھارے تئین گزند پہونچا سکے طاغوت جادو نے کہا آپ لشکر
مجھکو فراہم کر دین مین جاکر طلسم کشا کو روک لونگا آئینہ اندام نے اسی وقت ایک نامہ اشراق جادو کو لکھا
مضمون اسکا یہ تھا کہ لشکر ساحران و غیر ساحران تھوڑا روانہ کرو اور کچھ لشکر دیوان بھی ہمراہ کر دو مین طاغوت جادو
کو سب کا سپہ سالار کرکے طلسم کشا کے روکنے کے واسطے روانہ کرونگا مگر لشکر اسقدر روانہ کرنا کہ طلسم کشا
دیکھکر ششدر ہو جائے اور غیر ساحران کا جو لشکر ہو اسمین ہر ایک جوان صاحب جرأت و ہمت ہو کہ طلسم کشا
سے مقابلہ کر سکے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اس نامہ کو اشراق جادو کے [illegible]

نامہ دیکر زبانی بھی کہنا کہ جو کچھ اس نامہ مین لکھا ہے جلد اسکی تعمیل کرو اگر عرصہ ہوگا تو خداوند بہت آزردہ ہونگے
ساحر نامہ لے کر روانہ ہوا اشراق جادو کے مکان پر آیا دربانون نے کہا اشراق جادو اسوقت شہر
قنداب کو تشریف لے گئے ہین زمرد ثانی نے کسی ضرورت سے بلوایا ہے ہرکارے نے کہا مین وہین جاتا ہون
اسوقت خداوند کا حکم بہت شدید ہے جب تک اس کا جواب نہ لونگا واپس نہ جاؤنگا یہ کہکر نامہ دار قنداب کیطرف
روانہ ہوا یہان اشراق جادو کو زمرد ثانی نے انتظام کی غرض سے بلایا تھا کہ یہان کا انتظام سب مین نے
درست کیا ہے مگر بعض بعض امور آپکی توجہ کے لائق ہین جب تک آپ اُن کامون کو انصرام نہ دینگے تب تک
یہان کے کل حالات خراب رہینگے اشراق جادو زمرد کے پاس گیا تھا انتظام شہر کی گفتگو ہو رہی تھی کہ
ایک ہرکارے نے اشراق کو خبر دی کہ خداوند کا نامہ دار آیا ہے آپ کو پوچھتا ہے اشراق نے کہا اُسکو
جلد میرے پاس پاس لاؤ بہت بڑا کیا جو اُسکو روک دیا ہرکارہ باہر آیا فرستادہ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیگیا
ساحر نے اشراق جادو کو نامہ دیا زبانی بھی کہا کہ خداوند نے تاکید کہا ہے کہ جو کچھ مین نے لکھا ہے اسکی تعمیل بہت
جلد کرو عرصہ نہونے پائے اگر دیر ہوگی تو بڑی خرابی واقع ہوگی اشراق نے جلدی سے نامہ پڑھا
مضمون سے آگاہی ہوئی زمرد ثانی نے کہا اے شہنشاہ اس نامے مین کیا لکھا ہے اشراق نے کہا یہ
لکھا ہے کہ لشکر ساحران و نجم ساحران اور کچھ لشکر دیوان جلد یہان روانہ کرو کہ ہم طاغوت جادو کو سپہ سالار
کرکے روانہ کرینگے طلسم کشا نے بہت آفت برپا کر رکھی ہے اگر دیر ہوگی تو طلسم کشا اور ایک مرحلے
فتح کرلیگا زمرد ثانی نے کہا ابھی تک طلسم کشا جنگ کر رہا ہے خداوند نے فرمایا تھا کہ ہم بہت جلد اُسکو
فنا کردینگے اشراق نے کہا طلسم کشا نے مرحلہ طومار فتح کرلیا ہے اب اور مرحلہ کی طرف روانہ ہوا بہت
سے بزرگان دین اُسکے شریک ہوگئے ہین طاغوت جادو اور سیراب جادو نے طلسم کشا سے شکست
پائی ہے خداوند کے پاس بھاگ کے آئے ہین خداوند نے فانوس جادو کو بلایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ
طلسم کشا کا قید کرنا بہت مشکل ہے جب تو خداوند نے فانوس جادو کو بلایا ہے ورنہ فانوس جادو کو آج تک بڑی
بڑی لڑائیون مین خداوند نے طلب نہین کیا زمرد نے کہا اے شہنشاہ مین بہت خائف ہون ایسا نہو
کہ طلسم کشا یہان تک آجائے اور مجھے ہلاک کرے تو مین اُس سے مقابلہ نہین کر سکونگا جب اُسکے ہمراہ
بزرگان دین ہین تو یہان کون ایسا ہے جو اُسکے سحر کا جواب دے سکے اشراق نے کہا اے زمرد تم
خاطر جمع رکھو تمھین کوئی آزار نہین پہونچا سکتا ہے خداوند تمسے راضی ہین تمھارا خیال رکھتے ہین کسی کی
مجال نہین جو اسطرف آسکے زمرد نے کہا خداوند کی بعض باتین ایسی ہین جو سوائے اُنکے دوسرا نہین کہہ سکتا
دم بھر مہربان رہتے ہین دم بھر ناخوش رہتے ہین اُنکی باتون کو کون سمجھ سکتا ہے اشراق نے کہا تم خاطر
جمع رکھو اس طرف طلسم کشا نہین آئے گا اور اگر ایسا ہو کہ طلسم کشا اسطرف آجائے تو تم مجھے اطلاع
دینا مین آکر انتظام کردونگا زمرد نے کہا مین اس حکومت سے باز آیا یہان نہین رہونگا آپ مجھے اپنے
ہمراہ لے چلیے اشراق نے کہا مین جو کچھ کہتا ہون اُسکو قبول کرو مین تمھارے واسطے خداوند سے بھی
کہہ دونگا وہ اسطرف طلسم کشا کو نہین آنے دینگے زمرد مجبور ہوا اشراق جادو نے وہان سے نامہ دار
آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیا مکان پر آکر اُسی وقت اُسنے نامے روانہ کئے علاقہ جات پر جو سردار لشکر تھے
سب کو اطلاع دی کہ تھوڑا تھوڑا لشکر اپنے یہان سے روانہ کرو ایک شہر اس طلسم مین تھا وہان سب دیو

رہتے تھے وہ بھی لشکر دیوان کہلاتا تھا وہان اشراق نے ایک نامہ روانہ کیا یا تجسود یو طلب کئے ایک روز
مین نامہ وار سب کہین پہونچے اور سردارون کو اطلاع ہوئی اُسی روز سب نے اپنے اپنے یہان سے لشکر روانہ
کیا ایک پہلوان کے پاس نامہ پہونچا اُسنے جو یہ کیفیت دیکھی کہ ایک شخص طلسم کشائی کے واسطے طلسم مین
آیا ہے مجھ نہین جانتا ہے جرأت و قوت مین اپنا مثل نہین رکھتا ہو اُسکو شوق جنگ پیدا ہوا ہے اپنے شاگردون
سے کہا مین جاؤنگا طلسم کشا کو زیر کرلاؤنگا بڑے غضب کی بات ہے کہ اس طلسم مین کوئی آکر دعوے
جرأت کرے اور مین سُن لون شاگردون نے بہت کہا کہ آپ تشریف نہ لیجائین آپ کی خلاف شان ہے
اُس پہلوان نے قبول نہ کیا کہا مین خود اُس سے جاکر مقابلہ کرونگا دیکھون اُسنے کیسا دعوے جرأت کیا ہے
اُسی وقت سے اُسنے سامان سفر درست کرنا شروع کیا دوسرے روز روانہ ہوا اور لوگ بھی اسکے یہان سے
روانہ ہو چکے تھے دوسرے روز یہ پہلوان اشراق جادو کے مکان پر پہونچا دربانون سے کہا حضور شاہ
مین عرض کرو مقناطیس گرد حاضر ہے امیدوار ہے کہ حاضر ہوکر شرف قدمبوسی حاصل کرے دربانون
نے اُسیوقت اُسکی اطلاع کرائی اشراق نے اُسی وقت اُسکو اپنے پاس بلایا مقناطیس گرد نے اشراق
کو آکر سلام کیا کہا آپ کا فرمان میرے پاس پہونچا افسوس کی بات ہے کہ اس طلسم مین میرے سامنے
کوئی دعوے جرأت کرے اور مین سُن سکون اشراق جادو نے کہا اے مقناطیس جو کچھ تم کہتے ہو
بہت صحیح ہے مگر تمھین اطلاع نہ تھی اس سبب سے تم مجبور رہے مقناطیس نے کہا آپ اور کسی کو وہان نہ
بھیجیے مین تنہا جاؤنگا طلسم کشا کو اسیر کرکے لے آؤنگا اشراق نے کہا کیا کرون خداوند کے حکم سے مجبور ہون
ورنہ مین تمھین تنہا روانہ کرتا مقناطیس نے کہا آپ کو اختیار ہے مین ہر طرح جاؤنگا اُس سے مقابلہ کرونگا
اشراق نے اُسکے رہنے کے واسطے جگہ تجویز کی اُسی روز اور سب جگہ سے لشکر آگیا اشراق نے آئینہ اندام
کے یہان سبکو روانہ کیا خود بھی گیا آئینہ اندام سے جاکر کہا سب لوگ موجود ہین قریب پانچ سو کے دیوان
قوی ہیکل بھی مسلح و مکمل حاضر ہین اور لشکر ساحران بھی بہت سے ہے غیر ساحر بھی اس قدر آگئے ہین کہ اُنکے رہنے
کی جگہ بہت مشکل سے دی گئی ہے خصوصاً ایک پہلوان مقناطیس گرد ایسا آیا ہے جسکے سبب سے مجھے بڑی تقویت
ہو گئی ہے یقین ہے سب سے بڑھکر کام کرے طلسم کشا کو زیر کر لائے آئینہ اندام نے کہا سب کو کل یہان
سے روانہ کرو مین آج طاغوت جادو کو بلاتا ہون اُسکو سب کا سپہ سالار بناتا ہون وہ ساحر بھی زبردست
ہے اور ایکبار طلسم کشا سے مقابلہ بھی کر چکا ہے سب کیفیتین اُسکو معلوم ہین اشراق نے کہا یا
خداوند آپ نے طلسم کشا کو مانند حمزہ فنا کیون نہ کر دیا آئینہ اندام نے کہا قدرت کی مصلحت نہ تھی جسوقت
مزاج مین آئے گا اُسکو راہ راست پر لے آئینگے اشراق اُٹھا رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا آئینہ اندام
نے اُسیوقت طاغوت جادو اور سیراب جادو کو بلایا لشکر اُسکے سپرد کیا کہا تم جاؤ بہت سمجھ
طلسم کشا سے مقابلہ کرنا اگر اپنے حق مین اچھا سمجھنا تو جنگ قائم رکھنا اور اگر کوئی بات خلاف ہو تو مہلت
نے لینا طاغوت جادو نے کہا مین سب انتظام درست کرلونگا آپ خاطر جمع رکھیے مگر یہ نہو کہ کسی وقت آپ
مجھ سے آزردہ ہون اور خفا کر دین آئینہ اندام نے کہا مین اس وقت تیری عمر بڑھائے دیتا ہون اور جب
تو فتح کرکے واپس آئے گا تو تیری عمر ایک ہزار برس کی اور بڑھاؤنگا طلسم کشا کو تیرے ہاتھ سے زیر کراؤنگا
فانوس جادو کو جو مین نے بلایا ہے صرف میری مصلحت ہے کہ ایک مدت سے مین نے اُسکو نہین

دیکھا ہے اسی حیلہ سے ملاقات ہوجائیگی اور وہ بآسانی طلسم کشا کو اسیر کر دیگا طاغوت جادو رخصت
ہوا آئینہ اندام نے اُسی وقت اپنا ایک ملازم ہمراہ کیا اُسنے آکے سب لوگون سے لشکر مین کہا کہ خداوند
نے طاغوت جادو اور سیراب جادو کو بھیجا ہے فرمایا ہے انکا حکم ہمارے حکم کے برابر جاننا اگر کوئی شخص
انکی خلاف مرضی کوئی بات کریگا تو عتاب مین گرفتار ہوگا سب نے کہا اول تو یہ بزرگان دین سے ہین اسکے
علاوہ اب خداوند کا ایسا کچھ ارشاد ہے کسکی مجال ہے جو انکی خلاف مرضی کوئی کام کر سکے طاغوت جادو
اور سیراب لشکر گران ہمراہ لیکر بدیع الملک کی تلاش مین روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فانوس جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا ایک مہینے تک قطع منازل کر کے بعد ایک ماہ کے ایک
صحرا مین پہونچا اپنے ملازمین سے کہا اس صحرا مین ایک شب بسر کرو اب تو سرحد حکومت آئینہ اندام مین آگئے
ہین کل اُسکے پاس پہونچ جائینگے سب نے بارگاہین استادہ کر دین فانوس جادو اپنی بارگاہ مین آیا لوگون
نے اس سے آکر کہا اسوقت صحرا کی بہار قابل دید ہے اگر برائے سیر تشریف لیچلیے تو بہت مناسب ہے
فانوس جادو چند ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آیا صحرا کی سیر کرنے لگا اسکے ہمراہی جو درخت عجائب
وغرائب اُس صحرا مین تھے اُسکو دکھاتے تھے فانوس کہتا تھا یہ سب آئینہ اندام کے مذاہب سے تحفہ جات
ہین واقعی آئینہ اندام بھی خداوند کامل ہے جو جو چیزین اُسنے پیدا کی ہین وہ بے نظیر ہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے
سے گرد عظیم بلند ہوئی ساحرون نے فانوس جادو سے کہا نہین معلوم یہ گرد کیسی اُڑی ہے فانوس جادو
نے کہا آئینہ اندام کا لشکر کسی طرف جاتا ہوگا آج کل تو طلسم کشا یہان آیا ہوا ہے فوجین بیشمار ہر طرف اسکی
تلاش مین پھرتی ہونگی ساحرون نے کہا طلسم کشا بڑا جری ہے جو اس طلسم مین برائے فتوحات آیا ہے بھلا کہ آئینہ اندام اسقدر
فوج رکھتا ہے اور خداوند ہے اُس سے لڑنے کے سرپر ہونگے فانوس جادو نے جواب دیا کہ وہ بھی فوج بیشمار
اپنے ہمراہ لیکر آیا تھا اسکے سب عزیزون کو آئینہ اندام نے اسیر کر لیا ہے وہ تنہا رہگیا تھا کسی صورت
سے ملک تنداب مین پہونچا اور کوئی شخص قنداب جادو ہے اُسکو مسلمان کیا اُسکے بعد اور ساحر جو اس
طلسم مین اعلےٰ درجہ کے تھے اُن سبکو مسلمان کیا اب پھر اُسکے پاس لشکر ساحران وغیر ساحران بہت
جمع ہوگیا ہے وہ اقتدار ان طلسم اُسکے مطیع ہوئے ہین خود یہان کے نشیب و فراز سے کسی قدر آگاہ ہوگیا
ہے اب اُسکا اسیر ہونا امر اہم ہے اسی سبب سے آئینہ اندام بھی گھبرایا ہوا ہے یہ اُسکو منظور نہین ہے
کہ مین تحفہ جات طلسمی صرف کر دون یا اعلےٰ درجہ کے ساحرون کو اپنے طلسم کی زمین سے اُٹھا دون
ورنہ ممکن ہے کہ وہ اُن لوگونکو بیدار کرے جو ایک مدت سے اس زمین کے نیچے حبس دم کئے ہوئے ہین
یا ایوان نہ طاق کا دروازہ کھول دے نہین معلوم وہان کیا ہے جسوقت اُسکا دروازہ کھلیگا نہین معلوم کیا
کیا آفتین اس ایوان سے برآمد ہونگی فانوس تو یہ باتین کر رہا تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا
ایک جوان جرار مرکب کوہ کفل پر سوار عقب مین اُسکے لشکر بیشمار ساحران جلیل مانند چاکران انتظام
لشکر کرتے ہوئے آتے ہین ساحران فانوس جادو نے کہا یہ لوگ آئینہ پرست نہین معلوم ہوتے نشان
لشکر بالکل خلاف ہین فانوس جادو نے اُس طرف دیکھکر کہا معلوم ہوتا ہے طلسم کشا یہی جوان ہے یہ نشان

اہل اسلام کے لشکر کے ہین یہ کہکر اُسنے کہا بہت اچھا ہوا جو طلسم کشا سے ملاقات ہوگئی اب مین اُسکو گرفتار کرکے
لیتا چلونگا آئینہ اندام بہت خوش ہوگیا کہتا ہی تھا کہ لشکر قریب آیا اُسنے اپنے یہان سے ایک ہرکارے کو بھیجا
کہا جاکر اس جوان سے جو سب کے آگے ہے دریافت کرو کہ تم کون ہو کہان جاتے ہو اگر طلسم کشا ہو تو میری
طرف سے کہنا کہ لشکر کو یہین ٹھہراؤ ہمین کچھ ضروری باتین تمسے کرنا ہین ہرکارے اُسکا پیام لیکر بڑھے لشکر کے
قریب پہونچے لوگون سے دریافت کیا یہ لشکر کسکا ہے سب نے کہا یہ لشکر بدیع الملک نامدار کا ہے اس
طلسم مین برائے فتح طلسم تشریف لائے ہین ہرکارون نے بدیع الملک کو پوچھا سب نے بتادیا ہرکارے
بدیع الملک نامدار کے پاس آئے عرض کی اے طلسم کشا ہمارے خداوند فانوس جادو فرماتے ہین کہ ہمین
کچھ امور ضروری کہنا ہین لہذا آپ آج کے روز یہین ٹھہر جائین بدیع الملک نے جو لشکر عظیم سامنے دیکھا
سمجھے یہ کوئی ساحر خاص میرے مقابلے کے واسطے آیا ہے یہ خیال کرکے بدیع الملک نے ہرکارے
سے کہا اپنے سردار سے کہنا ہم یہین ٹھہرتے ہین تمھین جو کہنا ہو ہمسے یہان آکر کہو ہرکارے جواب لیکر روانہ
ہوے اپنے لشکر مین آئے فانوس جادو سے کہا واقعی طلسم کشا کا لشکر ہے ہمنے طلسم کشا سے کہا کہ
ہمارے خداوند چاہتے ہین کہ تمسے کچھ ارشاد کرین لہذا تمھین یہان ٹھہرنا چاہیے اُس نے قبول کیا لشکر کو ٹھہرا
لیا ہے فانوس جادو نے کہا جب اُسکا لشکر یہان مقیم ہوچکے تو ہمین اطلاع کرنا ہرکارے اس کام کیواسطے
لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوئے فانوس جادو اپنی بارگاہ مین گیا بدیع الملک کے لشکر
مین اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ مین داخل ہوے اور سب
سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے ہرکارے فانوس جادو کے یہ کیفیت دیکھکر واپس گئے فانوس جادو
سے کہا اب لشکر بدیع الملک کا مقیم ہوچکا جو کچھ آپکو فرمانا ہو ارشاد کیجیے ہم جاکر وہان اطلاع کرین ۔
فانوس جادو نے کہا ہماری طرف سے طلسم کشا کو اطلاع دو کہ تھوڑی دیر کے واسطے ہمارے پاس
آکر چند باتین نصیحت کی سن جائے وہ سب اُسکے مفید مطلب ہونگی ہرکارون نے کہا ہم ابھی جاتے ہین
اُسکو اپنے ہمراہ لاتے ہین یہ کہکے ہرکارے بارگاہ فانوس جادو سے باہر آئے بدیع الملک نوجوان
کے لشکر کی طرف روانہ ہوے جب لشکر مین پہونچے دربارگاہ بدیع الملک پر آکے اندر جانے کا قصد کیا
دربانون نے روکا ہرکارون نے کہا ہم خداوند فانوس کے بھیجے ہوئے آئے ہین ہمارے واسطے
اندر جانے کی ممانعت نہین ہے دربانون نے کہا ہم تمھین ہرگز اندر نجانے دینگے جب تک آقاے نامدار کا
حکم نہ آئےگا ہرکارون نے چاہا سحر کرین مگر دربان بھی سحر مین طاق تھے تلوارین کھینچکر کھڑے ہوگئے یہ
ہنگامہ جو ہوا سومنات جادو باہر آیا دیکھا چند ہرکارے دربانون سے بحث رہے ہین قریب ہے کہ فساد
ہوجائے سومنات جادو نے ہرکارون سے کہا تم لوگ کہان سے آئے ہو کیا ارادہ ہے ہرکارون نے
کہا ہم خداوند فانوس جادو کے بھیجے ہوے آئے ہین ہمین تمھارے یہان کے دربان روکتے ہین سومنات
جادو نے کہا جب تک کہ آقاے نامدار حکم نہ فرماوین تم کیونکر اندر جا سکتے ہو ہرکارون نے کہا خداوند
کے فرستادہ ہین ہمین کون روک سکتا ہے سومنات نے کہا اگر تمھارے خداوند بھی آئینگے تو بھی بے اجازت
آقاے نامدار اندر نجانے پائینگے ہرکارون نے کہا وہ یہان کیون تشریف لائینگے اُنکی خلاف شان ہے ۔
سومنات جادو کو یہ بات بری معلوم ہوئی اشارہ کیا کہ ایک برق گری ہرکارے جلگئے اُنکے مرنے کی صدائین

بلند ہوئین سومنات جادو بارگاہ کے اندر آیا بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات جادو یہ کیا بات تھی سومنات جادو نے عرض کی فانوس جادو جسکی تلاش مین ہم جاتے ہین وہ خود اس طرف آیا ہے اُسی نے لشکر کو ٹھہرایا ہے آپ کی خدمت مین دو ہرکارے بھیجے تھے نہین معلوم کیا پیام لائے تھے دربانون نے انکو روکا وہ اُنسے بحثے نوبت بفساد پہونچی مین نے جاکر اُنھین سمجھایا اُنکی زبان سے کلمات بیجا نکلے مین نے دونونکو سزا دی بدیع الملک نے کہا اب وہ کہان ہین سومنات جادو نے عرض کی داخل جہنم ہوئے لاشے بھی دونون کے پھکوا دیئے بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات تم نے ناحق اُن دونون کو قتل کیا اگر انھون نے کوئی خلاف بات کہی تھی سنکر خاموش ہو رہتے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار یہ بہت اچھا ہوا اگر اسوقت سنکر خاموش ہو رہتے آئندہ اونکی ہمت بڑھتی بدیع الملک خاموش ہو رہے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہے یہ آئینہ اندام کے طلب کرنے سے آیا ہے اُسی نے اسکو بلایا ہے بہت اچھا ہوا اُسکے مکان تک کوئی بے لوح نہین جا سکتا ہے اُسکو لوح کی بھی کیفیت بخوبی معلوم ہے کیا تعجب ہے جو مسلمان ہو جائے اور لوح کی کیفیت بتائے بدیع الملک نے کہا سب لوگ تو اُسکو بھی خداوند کہتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی بڑا مکار ہے مسلمان نہ ہو گا سومنات نے عرض کی اگر یہ اسلام قبول نہ کریگا تو بھی کیفیت لوح کسی ترکیب سے معلوم ہو جائے گی خواجہ اس حال کو سُن رہے تھے تھوڑی دیر تک تو بارگاہ بدیع الملک مین ٹھہرے جب اچھی طرح سے سب کیفیت سُن چکے بارگاہ سے باہر آئے فانوس جادو کے لشکر کی طرف چلے ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب فانوس جادو کا حال ملاحظہ فرمایئے

کہ جب ہرکارون کو عرصہ ہوا تو اُستے اپنے مصاحبین سے کہا مین نے ہرکارون کو طلسم کشا کے پاس بھیجا تھا ابھی تک وہان سے واپس نہین آئے کسی کو اُنکی خبر کے واسطے بھیجو وہ جا کر اُن کا حال دریافت کرے کہ کیا سبب ہے جو ابھی تک واپس نہین آئے ہرکارے اور سامنے موجود تھے مصاحبین فانوس نے انکو اشارہ کیا کہ تم طلسم کشا کے لشکر کی طرف جاؤ ہرکارون کی کیفیت دریافت کرو عرصہ سے اُس طرف گئے ہین ابھی تک واپس نہین آئے کیا سبب ہے یہ ہرکارے بھی لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوئے راہ مین ایک ساحر کو دیکھا کہ زمین سے باتین کر رہا ہے ہرکارون نے کہا اے ساحر تو سودائی ہے جو زمین سے باتین کرتا ہے ہرکارون سے یہ سنکر اُس ساحر نے جواب دیا کہ تم لوگون کو اسکی تحقیق کی کیا ضرورت ہے جس کام کو جاتے ہو جاؤ میرے معاملہ مین دخل نہ دو ہرکارون نے کہا اے شخص ہمنے نئی بات اسوقت دیکھی اسوجہ سے دریافت کیا اگر تمھین بتانے مین عذر ہے تو ہم جاتے ہین ساحر نے کہا بھائی اب تو تمنے دریافت کیا اگر مین نہ بتاؤن گا تو تمکو ملال ہوگا میرے پاس بیٹھ جاؤ دونون ہرکارے اُس ساحر کے پاس بیٹھ گئے ساحر نے کہا تم لوگ کون ہو کہان جاتے ہو ہرکارون نے کہا ہم خداوند فانوس کے فرستادے ہین طلسم کشا کے پاس جاتے ہین خداوند نے طلسم کشا کو بلایا ہے کچھ نصیحت کرینگے پہلے دو ہرکارے اور بھی روانہ کئے تھے مگر انکا پتہ نہ معلوم ہوا نہین معلوم اُنپر کیا گذری اور کہان گئے ساحر نے کہا تمھارے خداوند کہان رہتے ہین ہرکارون نے جواب دیا کہ ہمارے خداوند ایوان باران مین رہتے ہین ساحر نے کہا

یہان کسواسطے تشریف لائے ہین ہرکارون نے جواب دیا تمھارے خداوند نے طلب کیا تھا کہ ہماری مدت
گذری اسواسطے یہان تشریف لائے جب طلسم کشا کو اسیر کرچکین گے واپس جائینگے ساحر نے دونون ہرکارونکے
نام پوچھے سبنے اپنے نام بتائے جب عرصہ ہوا تو ہرکارون نے کہا ہم کو اب عرصہ ہوتا ہے اگر آپکو
خلاصہ کیفیت بیان کرنا ہے تو بتا دیجیے ساحر نے کہا بھائی مین خداوند کی طرف سے یہان کا مہتمم
ہون زمین کے کاروبار میرے متعلق ہین اکثر فرشتگان زمین سے باتین کرتا ہون وہ مجھے جواب
دیتے ہین اگر تمھین فرشتون کی آواز سننا مطلوب ہے تو جس طرح مین جھکا ہوا باتین کررہا تھا تم بھی جھک جاؤ
آواز فرشتون کی تمھارے کان مین آئیگی ہرکارے زمین کی طرف جھکے ساحر نے دونون ہاتھ زمین پر مارے
خاک اُڑی ہرکارون کے دماغ مین پہونچی دونونکو چھینک آئی بیہوش ہوکے گرے ساحر نے نعرہ کیا منم خواجہ
عمرو ثانی نعرہ کرکے دونون ہرکارون کی زبان مین سوزن دے کر زنبیل مین داخل کیا کل کیفیت تو اُنسے
دریافت کرچکے تھے ایک گوشہ مین آکے اپنی صورت اشراق جادو کی بنائی تخت زنبیل سے نکالا تخت پر
بیٹھ کے فانوس جادو کی بارگاہ کی طرف چلے راہ طے کرکے وہان پہونچے دربارگاہ فانوس بہت سے
ساحر تھے اُنھون نے جو دیکھا کہ ایک تاجدار تخت پر سوار لباس مکلف پہنے آتا ہے دربانون نے اسیوقت
فانوس جادو کو اطلاع کرائی فانوس جادو نے اپنے وزرا کو بھیجا کہ جاکر دیکھو کون آتا ہے وزرا باہر
آئے دیکھا اشراق جادو آتا ہے سب پھر واپس گئے فانوس جادو سے کہا اس طلسم کا جو بادشاہ ہے
وہ آتا ہے فانوس نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ آئینہ اندام کو میرے آنے کی خبر معلوم ہوئی اسنے استقبال
کے واسطے بادشاہ طلسم کو بھیجا ہے یہان سے بھی کچھ لوگ جائین اُسکو بعزت وحرمت لے آئین وزرا اسکے لینے سے
باہر آئے اتنے عرصہ مین تخت بھی قریب پہونچ چکا تھا وزرا نے اشراق کو سلام کیا کہا آپکے استقبال
کو خداوند نے ہمین بھیجا ہے اشراق نقلی نے کہا مجکو سب کیفیت معلوم ہے خداوند کی عنایت اسقدر میرے
حال پر رہتی ہے کہ مجھے اکثر امور خدائی مین دخل دینا ہوتا ہے اور جو بات ہونے والی ہوتی ہے وہ بھی معلوم ہوجاتی
ہے وزرا نے کہا ایک مدت سے آپ کے دیکھنے کا اشتیاق تھا اکثر ہمارے خداوند نے ارادہ کیا کہ آپ کو
بلا بھیجین مگر فرصت نہ ہوئی جس روز سے آپکو اس طلسم کی حکومت ملی ہے اُسی روز سے خداوند کا ارادہ تھا کہ
ایک روز آپ کو بلائین مگر وقت نہ ملتا تھا تصویرین آپ لوگون کی وہان موجود ہین اس وجہ سے اسوقت
پہچان بھی لیا اگر تصویر نہ دیکھی ہوتی تو غیر ممکن تھا جو اسوقت آپ کو پہچان لیتے اشراق نقلی نے کہا مجکو بھی
تعجب تھا کہ آپ حضرات نے مجھے کیونکر پہچانا یہ باتین کرتے ہوئے سب بارگاہ کے اندر آئے اشراق
نقلی نے دیکھا ایک ساحر ضعیف تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہے گرد اُسکے ساحران مہیب صورت بیٹھے ہین
سامنے بہت سے ساحر کھڑے ہین اشراق نقلی نے جھک کے سلام کیا فانوس جادو نے جواب دیا اشراق
کو اپنے پاس بلا کے بٹھایا مزاج پرسی کے بعد آئینہ اندام کے مزاج کی کیفیت پوچھی اشراق نقلی نے
کہا اُنھون نے مجھکو بھیجا ہے کہ آپ کی خدمت مین ہروقت موجود رہون طلسم کشا کی لڑائی کے حالات آپسے
بیان کرون خود نہ آسکے قصد کیا تھا مگر فرصت نہ ملی دنیا کے کاروبار آسمان کے مقدمات ہروقت ایسے
درپیش رہتے ہین کہ دم بھر مہلت نہین ملتی فانوس جادو نے کہا مین نے تمھاری بہت کچھ تعریف لوگون
کی زبانی سنی تھی مگر اس وقت تمسے ملکر سب کیفیت تمھاری طبیعت کی معلوم ہوئی واقعی جو کچھ مین نے سنا تھا

وہ بہت صحیح ہے اشراق نقلی نے کہا یا خداوند بعض امور ایسے ہین جنکو مین زبان سے نہین نکال سکتا اگر عرض
کرون تو آپ آزردہ ہو جائین فانوس جادو نے کہا اے اشراق بیان کر تمھاری باتین مجھے ناگوار نہونگی
اشراق نقلی نے کہا خداوند نے مجھے اس طلسم کی حکومت مرحمت فرما کے تبلاے عذاب کر دیا ہی تمام جنایت
میرے سر ڈال دیئے ہین پیشتر مین نے خدمت خداوندا مین گذارش کی تھی کہ آپ اس طلسم کی حکومت مجھے
نہ دین مین اس لائق نہین ہون اسوقت خداوند نے خیال نہ فرمایا اور مجھے اس طلسم کا بادشاہ بنا دیا چونکہ
مین یہان کے عجائب وغرائب سے واقف نہ تھا ایک مدت تک بد انتظامی کرتا رہا خداوند نے مجھے
بہت کچھ تعلیم فرمایا اب انھین فرصت نہین اور مجھے بعض امور کے تحقیق کی ضرورت ہی اور خداوند کو اتنی
مہلت نہین جو مجھسے بیان فرمائین مین بہت مجبور ہون اسی واسطے مجھے آپ کی خدمت مین بھیجا ہی کہ جو
جو امور دریافت کرنا ہین آپ بتا دین فانوس جادو نے کہا اے اشراق واقعی یہ بات بہت صحیح ہی کہ مجھسے
بڑھ کے اس طلسم کے حالات کوئی نہین جانتا ہے جو کچھ تمھین دریافت کرنا ہے مجھسے پوچھو مین سب کچھ تمھین
بتا دونگا اشراق نقلی نے کہا یا خداوند بعض امور ایسے ہین جو تخلیہ مین دریافت ہو سکتے ہین جب تک
تخلیہ نہوگا ان امور کو بیان نہ کرونگا فانوس جادو نے کہا یہ بات بھی ممکن ہی جسوقت تحقیق کرنا چاہو گے مین
تمسے بیان کر دونگا اشراق نقلی نے عرض کی جب آپ کے مزاج مبارک مین آوے تخلیہ فرمائے مجھے تعلیم
کیجیے فانوس نے کہا جو امر سب کے سامنے تحقیق کرنے کے ہین انھین تو دریافت کرو اشراق نقلی نے کہا
پہلے مین انکا تحقیق کرنا اچھا جانتا ہون کہ جو لائق تخلیہ طلب ہین پھر اور امور عرض کرونگا فانوس نے کہا
اگر تعجیل ہو تو ابھی ممکن ہے اشراق نے کہا اگر اسوقت کل امور معلوم ہو جائین تو مین اسی وقت اپنے ملازمین
کو بلا کے انکا انتظام شروع کر دون اور کچھ باتین آپ سے عرض کر کے انکی نسبت صلاح بھی لینا ہی فانوس
جادو اسی وقت اشراق نقلی کے ساتھ اٹھ کے ایک بارگاہ مین آیا وہان کوئی نہ تھا اشراق نے کہا مین یہ
چاہتا ہون کہ صاحبقران جو اعلیٰ درجہ کے شخص اس طلسم مین اسیر ہین انکو کسی ترکیب سے قتل کر ڈالون کہ انکا
زندہ رہنا اچھا نہین ہی مگر خداوند نے انھین ایسی جگہ اسیر کیا ہی کہ آج تک انکی کیفیت نہ معلوم ہوئی اگر کبھی خداوند
سے دریافت بھی کیا تو انھون نے فرمایا کہ جب ہمارے مزاج مین آئیگا اسوقت انکو فنا کر دینگے اگر تمھین کو
انتظام کرنا ہی تو میرا نام بدنام کرنا بیکار ہے تھوڑا عرصہ ہوا جب مین بہت مصر ہوا کہ آپ انکی کیفیت مجھ سے
بیان فرمایئے تو خداوند نے فرمایا کہ تمھین حال معلوم ہو جائے گا اگر لوح کی کیفیت دریافت کی خداوند نے
کبھی حقیقت لوح بیان نہ فرمائی اسکی راہون سے واقف نہ کیا اب ضرورت لاحق ہوئی اور مجھ سے
فرمایا کہ اے اشراق لوح کا بند وبست کرنا تمھارا کام ہے مین نے عرض کی یا خداوند مجھے نہین معلوم
کہ لوح کہان ہے کسکے پاس ہے خداوند نے فرمایا اب تو مجھے فرصت نہین جو بیان کرسکون مگر خداوند فانوس
جو دوسری دنیا کے خداوند ہین وہ تشریف لائے ہین انھین سب کیفیت اس طلسم کی بخوبی معلوم ہی تم اسکے
پاس جاؤ وہ سب کیفیت اس طلسم کی تمسے بیان کر دینگے جسقدر حالات یہان کے ہین سب انسے تحقیق کر لینا
اگر کوئی بات دریافت کرنے سے رہ جائے گی تو پھر بہت مشکل ہوگی لہذا مین آپ کے پاس حاضر ہوا
اب جو کچھ آپ فرمائین فانوس جادو نے کہا اے اشراق لوح طلسم کی حقیقت اصل مین کسی کو نہین
معلوم ہے کیا عجب ہی جو بہت سی باتین متعلق لوح آئینہ اندام کو بھی فراموش ہو گئی ہون مناسب وقت

یہ ہے کہ مین تمھین کتاب خلاصۂ طلسم دیدون تم اُسکے ذریعہ سے سب کیفیت اس طلسم کی دریافت کرلینا اشراق
جادو نے کہا اس سے بہتر کیا بات ہے فانوس جادو نے کہا جب کل امر تحقیق کرلینا کتاب خلاصہ واپس
دینا یہ ایسی کتاب ہے کہ جسمین میرے طلسم کے بھی حالات درج ہین اور اس طلسم کی بھی سب کیفیتین اسمین
لکھی گئی ہین اشراق نقلی نے کہا مجکو بڑی قوت ملیگی مین اُسکے ذریعہ سے سب کام کرسکونگا فانوس جادو
نے جھولی سے کتاب خلاصہ نکالکر اشراق نقلی کے حوالہ کی اشراق نقلی نے سلام کرکے کتاب لی
فانوس جادو کے سامنے جھولی مین رکھ لی فانوس جادو نے کہا اس کتاب مین طلسم کے سحر باطل کردینے
کی ترکیبین بھی درج ہین اور جدید مراحل کے واسطے جو ترکیبین تجویز کی گئی تھین وہ بھی اسمین لکھدی گئی ہین
اگر تمھاراجی چاہیگا تو اور مراحل جدید بھی تیار کرلینا کیونکہ مین نے سنا ہے کہ اس مرتبہ کے دو تین مراحل
ٹوٹ گئے ہین اُنکے عوض مین اور مراحل جدید تعمیر کرلینا اشراق نقلی نے کہا مجھے جب ضرورت پڑیگی تو ایسا کرونگا
آپ نے بڑی عنایت فرمائی جو کتاب مجکو مرحمت کی اب مین بطور خود سب کاروبار طلسم درست کرلونگا
فانوس جادو نے کہا اس کتاب کو بہت اچھی طرح سے رکھنا کسی کی نگاہ اس پر نہ پڑے اسمین دونون طلسمونکے
خلاصے ہین اشراق نقلی نے کہا آپ کو یقین نہین ہین اسکی حفاظت اپنی جان سے بڑھکے کرونگا فانوس نے
کہا اگر مجھے یقین نہوتا تو مین تمھارے سپرد کیون کرتا اشراق نقلی نے کہا اب مین چاہتا ہون کہ آپ مجھے کچھ
سحر بھی تعلیم فرمایئے فانوس جادو نے کہا اے اشراق جب مین اپنے یہان جاؤنگا تم آنا مین تمھین سحر بھی تعلیم
کرونگا اشراق نقلی نے کہا مجھے خداوند نے ایک کتاب عنایت فرمائی تھی اُسمین بھی اس طلسم کا خلاصہ
تحریر تھا مگر وہ کتاب اُس زبان مین تھی کہ میری سمجھ مین نہ آئی اگر آپ اُس کتاب کو ملاحظہ فرمائین تو یقین ہے
کہ آپ سمجھ سکین خداوند فرماتے تھے کہ یہ کتاب میری آبائی ہے فانوس جادو نے کہا اگر اسوقت تمھارے پاس
موجود ہو تو دکھاؤ اشراق نقلی نے جھولی سے ایک کتاب نکالی فانوس کو دی فانوس نے اُس کتاب کو
کھولا ورق چپکے ہوئے تھے فانوس نے اشراق سے کہا یہ کتاب انتہائے درجہ کی کہنہ ہے اشراق نے کہا خداوند
نے فرمایا تھا کہ یہ کتاب آبائی ہے اسمین اس طلسم کا بھی خلاصہ ہے آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمایئے فانوس نے
ورق اس کتاب کے جدا کیے ورقون مین سے خاک اُڑنے لگی فانوس جادو نے کچھ خیال نہ کیا دو چار ورق
لٹنے کے بعد فانوس جادو کا سر چکرایا چھینک آئی چکر کھاکے زمین پر گرا بیہوش ہوگیا اشراق نقلی نے
نعرہ بھی نہین کیا فانوس جادو کے کپڑے اُتارکے اُسکی زبان مین سوزن دے کر داخل زنبیل کیا آپ اُس کی
صورت بنے بارگاہ سے باہر آئے ملازمین نے پوچھا خداوند آپکے ہمراہ اشراق جادو تھے وہ کہان گئے
فانوس نے جواب دیا کہ اُس کو چند امور مجھ سے دریافت کرنا تھے وہ مین نے اُسکو تعلیم کیے اُسی کے
انتظام کے واسطے گیا ہے یقین ہے دو ایک روز کے بعد پھر مجھ سے آکر ملے یہ کہکے فانوس نقلی نے کہا
ابھی تک ہرکارے واپس نہین آئے ملازمین نے کہا یا خداوند ابھی تک وہ لوگ واپس نہین آئے فانوس
نقلی نے کہا کہ مین نے دو بار ہرکارے وہان بھیجے مگر وہان سے ابھی تک جواب نہین آیا اور ہرکارے
وہان بھیجو وہ جاکر سب حال تحقیق کرین ملازمین نے اُسیوقت اور ہرکارون کو بلایا فانوس نقلی نے کہا پہلے
دربارگاہ طلسم کشا پر جانا اپنی اطلاع کرانا جب طلسم کشا تمھین طلب کرے تو بارگاہ کے اندر جانا طلسم کشا کو
سلام کرنا میرا پیام دینا کہ اگر آپ کو یہان آنا ناگوار ہے تو مجھے اجازت ہو کہ مین وہان

اگر کچھ امور ضروری بیان کریں ہرکارے سب سنکر باہر آئے بدیع الملک کے لشکر کیطرف روانہ ہوئے
جب بارگاہ بدیع الملک کے قریب پہونچے دربانون سے کہا کہ ہماری اطلاع کردو ہم خداوند فانوس
کا پیام لیکر آئے ہین کچھ ضروری باتین طلسم کشا سے عرض کرنا ہین دربانون نے اُسی وقت ہرکارون کو
بلایا کہا آقاے نامدار کو جاکر اطلاع دو کہ پیامبر فانوس جادو کے یہان سے آئے ہین چاہتے ہین کہ وہ یہان
حاضر ہوکر کچھ عرض کرین ہرکارے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی دو ہرکارے فانوس
جادو کے یہان سے آئے ہین در دولت پر حاضر ہین امیدوار باریابی ہین اُنکے باب مین کیا حکم ہوتا ہے۔
بدیع الملک نے فرمایا اندر بلالو لوگ گئے دونون ہرکارون کو اپنے ہمراہ اندر لائے ہرکارون نے
شان و عظمت بدیع الملک کو دیکھکر جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا ہرکارون
نے دست بستہ عرض کی کہ خداوند فانوس جادو نے فرمایا ہے کہ مین نے دو ہرکارے آپ کے پاس روانہ کیے
مگر آپ نے کسی کو جواب مرحمت نہ فرمایا وہ دونون ہرکارے بھی پلٹ کے نہین گئے اسکا کیا باعث اگر
آپ کو یہان تشریف لانا شاق تھا تو مجھی کو اپنے پاس آنے کی اجازت دی ہوتی کہ مین آپ کے پاس
آکے کچھ امور ضروری عرض کرتا بدیع الملک نے فرمایا ایکبار دو ہرکارے یہان آئے اُنھون نے بہت بیجا
خلاف قاعدہ باتین کین کہ سومنات جادو کو ناگوار ہوئین انھون نے اُن دونون کو قتل کیا مجھے اس
امر کی خبر بھی نہین ہوئی کہ ہرکارے کس وقت آئے اور اُنھون نے کیا گفتگو کی جب سومنات جادو
انکو قتل کرکے آئے تو انھون نے یہ کیفیت مجھ سے بیان کی مین نے اُنسے یہ بھی کہا کہ تمنے بیکار قتل کیا انکا مطلب
نہ معلوم ہوا ہرکارون نے عرض کی دوبارہ پھر ہرکارے آپکے یہان بھیجے گئے وہ بھی واپس نہین گئے۔
بدیع الملک نے فرمایا وہ یہان نہین آئے مگر تمسے یہ کیفیت معلوم ہوئی تم فانوس جادو سے کہنا کہ جس وقت
تمھارے مزاج مین آئے یہان آؤ مین تمسے باتین کرونگا اور میرا آنا ممکن نہین ہرکارے یہ سنکر اجازت طلب
ہوئے بدیع الملک نے دونون ہرکارون کو رخصت کیا ہرکارے وہان سے اپنے لشکر مین آئے فانوس جادو
کی بارگاہ مین گئے فانوس نقلی نے ہرکارون سے کہا کیا جواب لائے ہرکارون نے جواب دیا کہ پہلے جو لوگ
یہان سے پیام لیکر گئے تھے وہ قتل ہوئے اُنھون نے کوئی بات ایسی کی جو لازمین طلسم کشا کے خلاف ہوئی
سومنات جادو نے اُنکو قتل کیا دوبارہ جو ہرکارے یہان سے گئے وہ طلسم کشا تک نہین پہونچے ہم لوگون
کے جانے سے طلسم کشا کو خبر ہوئی اُنھون نے کہا ہے کہ جس وقت آپکے مزاج مبارک مین آئے
تشریف لا ییے میرا آنا غیر ممکن ہے فانوس نقلی نے کہا مین جانتا تھا کہ طلسم کشا یہان آنے مین عذر کریگا خیر
مین ہی تھوڑی دیر مین وہان جاؤنگا سب لوگ تیار ہو جاین لشکر مین جاکر اطلاع کردو ہرکارون نے لشکر
مین جاکر اطلاع کی سب لوگ تیار ہوئے تھوڑی دیر کے بعد فانوس نقلی اپنی بارگاہ سے نکلا سب لوگونکو
ہمراہ لیکر بدیع الملک کے لشکر کی طرف چلا لشکر اسلام کے ہرکارون نے بدیع الملک کو خبر پہونچائی
کہ فانوس جادو اپنے لشکر کو ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کرو
کہ سب لوگ مسلح ہو جاین اور سومنات جادو سے فرمایا کہ قرطاس جادو اور قنداب جادو
اور جو جو ساحر باعزت ہمارے یہان کے ہین اُسکے استقبال کو جاین بعزت و حرمت اُس کو یہان
لاین قنداب و سومنات و فرجام سب لشکر مین تھے سب نے سلاح ذات پر آراستہ کرکے بارگاہ

بدیع الملک نوجوان کا محاصرہ کر لیا تھوڑی دیر کے بعد قنداب جادو اپنی بارگاہ سے باہر آیا فرحام
جادو بھی نکلا سومنات جادو بھی اسباب سحر درست کر کے بارگاہ سے باہر آیا سب ساحران جلیل جمع
ہوئے تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لے کر آگے بڑھے فانوس نقلی نے اپنے وزرا سے کہا طلسم کشا بڑا
خلیق معلوم ہوتا ہے میرے استقبال کے واسطے آدمی بھیجے وزیرون نے کہا حضور بڑا مغرور معلوم ہوتا ہے
خود کیون نہ آیا فانوس نے کہا وہ مسلمان ہے دوسرے مذہب والون کی حقیقت نہین جانتا ہے اگر میرے
واسطے اُسنے اتنا تکلف بھی کیا تو بھی بہت ہے دوسرے کے واسطے یہ بھی ممکن نہین ہے وزیر خاموش ہو رہے
قنداب جادو فانوس نقلی کے پاس پہونچا کہا آپ کے ساتھ لے جانے کے لئے ہم بحکم آقائے نامدار ہوا ہے
فانوس جادو نے کہا مین تعجب کرتا ہون کہ آپ کے آقائے نامدار خود کیون نہ تشریف لائے اگر وہ میرے
یہان آتے تو مین ضرور اُنکے لینے کے واسطے آتا مگر بہت اچھا ہوا یہ کیفیت بھی معلوم ہو گئی قنداب جادو
نے جواب دیا کہ ہمارے آقائے نامدار ہر شخص کے مرتبہ شناس ہین جیسا جس کا مرتبہ دیکھتے ہین اُسی طور
سے اُسکی خاطر فرماتے ہین فانوس جادو نے کہا اسکی شکایت آپسے بیکار ہے آپ کے آقا سے کہونگا یقین ہے
وہ اس کلمہ پر بہت نادم ہونگے قنداب جادو نے کہا جب آپ اُن کے سامنے جائیے گا
جو مزاج مین آئے کہیے گا ہمارے سامنے اس قسم کی باتین نہ کہیے ورنہ ہمین ضرور جواب دینا فرض ہوگا
اور جواب پا کر آپ آزردہ ہونگے آقائے نامدار سے شکایت کرینگے فانوس نقلی خاموش ہو رہا
قنداب وغیرہ اُسکو اپنے ہمراہ لئے ہوئے دربار گاہ بدیع الملک پر آئے ہرکارون کو بلا یا اطلاع
کرائی بدیع الملک نامدار منتظر تھے فرمایا بلالو ہرکارون نے قنداب جادو سے آکر کہا آقائے نامدار
طلب فرماتے ہین قنداب فانوس نقلی کو بارگاہ کے اندر لیکر آیا فانوس نقلی نے بکراہت سلام
کیا بدیع الملک نے اُسی طرح جواب بھی دیا اس کے بیٹھنے کے واسطے ایک کرسی طلب کی خادمون
نے اُسی وقت کرسی لا کر بچھائی فانوس نقلی کرسی پر بیٹھا اور جو لوگ اُس کے ہمراہ تھے وہ بھی بیٹھے فانوس
نے کہا اے طلسم کشا تمنے میرے استقبال کو اور لوگون کو بھیجا اگر خود آتے تو کیا عیب تھا میرا قصد یہ تھا
کہ اگر تم میرے یہان آتے تو مین خود تمھارے لینے کو آتا مگر افسوس ہے کہ تمھارا غرور اسقدر بڑھ گیا ہے
بدیع الملک نے کہا اے فانوس مین نے خیال کیا تھا کہ تو اپنے گروہ مین بہت مہذب اور لائق صحبت
ہے مگر افسوس کہ ذرا بھی تہذیب سے بہرہ نہین رکھتا کہ استقبال کے کیا قاعدے ہوتے ہین جو جس درجہ کا ہوتا
ہے اُسکا استقبال بھی ویسا ہی کیا جاتا ہے قنداب جادو نے عرض کی اے آقائے نامدار اسنے مجھسے بھی یہی
شکایت کی تھی مین نے جواب مین یہی کلمہ عرض کیا تھا جو آپ فرماتے ہین فانوس جادو نے کہا مجھے
کچھ تخلیہ مین ضروری باتین کرنا ہین اگر تمھارے یہان کوئی خیمہ تخلیہ کا ہو میرے ہمراہ وہان چلو مین کچھ ضروری
باتین وہان کہونگا بدیع الملک نے سبکو وہین چھوڑا فانوس جادو کو اپنے ہمراہ لے کر
خلوتخانہ مین تشریف لائے دو کرسیان بچھی تھین بدیع الملک نے اُس کو ایک کرسی پر بیٹھنے کی
اجازت دی دوسری کرسی پر آپ جلوہ فرما ہوئے فرمایا کیا باتین کہنا ہین فانوس جادو نے کہا
اے طلسم کشا تو اس جگہ کو طلسم سمجھ کے فتح کرنے آیا ہے یہ خیال تیرا بالکل غلط ہے یہ طلسم نہین ہے یہ جائے
سکونت خداوند ہے اس کا فتح ہونا غیر ممکن ہے جو کچھ تیرا خیال ہے اب اُس سے درگذر اور جہان سے آیا ہے

واپس جا ورنہ پچھتائیگا مین تیرا دوست ہون اس سبب سے یہ باتین کہتا ہون ورنہ مجھے کیا ضرورت
تھی اور اگر خداوند آئینہ اندام کی اطاعت قبول کرنا ہے تو میرے ہمراہ چل مین خداوند سے تیری سفارش
کردون خداوند تجھے اپنا بندۂ خاص مقرر کرین یہان کا انتظام تیرے سپرد کردین سب مین تیری عزت سوا
ہوگی اگر خداوند آئینہ اندام کی خدائی ناپسند ہے میری اطاعت قبول کر کہ مین اپنے ملک خاص مین
خداوندی کرتا ہون مجھے بھی بہت سے لوگ مانتے ہین اگر میری اطاعت قبول کر تو مین خداوند آئینہ اندام
سے کہدون کہ یہ ہمارا بندۂ خاص ہے اسکو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچائی جائے اور تجھے اپنے ہمراہ لیچلون پھر
ایوان باران کی حکومت تیرے سپرد کردون تو وہان باسائش تمام بسر کرین اور بہت سے طلسم تجھے
بتادون تیری شادی ملکہ معدوم صورت کے ساتھ کردون یہ ایک طلسم کی شاہزادی ہے بہت سے بادشاہ
اسکے ملنے کی تمنا رکھتے ہین مگر آج تک کسی نے اسکو نہین پایا مین تیرے واسطے ممکن کردون بدیع الملک
نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کر کہا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہے ہم کبھی تیرا کہنا قبول نکرینگے اگر آئینہ اندام کو
اور تجھکو اپنی خیریت منظور ہے تو زمرد ثانی کو ہمارے ہمراہ کردے اور صاحبقران زمان کی اطاعت کل
طلسم قبول کرے تب جان بچے ورنہ ایک ساحر کو اس طلسم مین زندہ نچھوڑونگا اور نشان طلسم تک
مٹادونگا فانوس نقلی نے کہا اے طلسم کشا بڑے افسوس کی بات ہے کہ جس بات کی تو دوسرون کو
نصیحت کرتا ہے خود اسکے خلاف کرتا ہے بدیع الملک نے کہا یہ بات میری سمجھ مین نہین آئی فانوس نقلی
نے کہا ابھی مین نے ایک بات کہی کہ تو خود برائے استقبال کیون نہین آیا اس بات پر تو نے مجھے بدتہذیب
بتایا اور خود ایسی باتین کہین یہ تہذیب کے خلاف نہ تھین مین نے جو جو باتین تمسے کہین انمین کون بات
تیری خلاف شان تھی جسکا جواب تم نے اسدرجہ سخت دیا بدیع الملک نے کہا اس سے بڑھکے اور
خلاف بات کیا ہوگی کہ تو ہمسے کہتا ہے کہ آئینہ اندام مکار کی پرستش کرو یا میرے تئین خداوندی مانو تو کیا
چیز ہے اور آئینہ اندام کی کیا حقیقت ہے خداوندی سوائے قدرت وحدہ لاشریک کے دوسرے کو زیبا نہین مین نے
مہمان تصور کرکے اسوقت اپنا ہاتھ روکا اگر تو میرا مہمان نہوتا تو زبان کھینچ لیتا فانوس نقلی نے کہا اے
طلسم کشا اگر میری خوشی کرنا منظور ہے تو آئینہ پرستی اختیار کر یا میری اطاعت قبول کر بدیع الملک نے
کہا تیری خاطر کی ہمین کیا ضرورت ہے ہم تجھپر بھی لعنت کرتے ہین اور آئینہ اندام کو بھی برا جانتے ہین ہمین
کیا ضرورت جو ہم تیری اطاعت کرین یا آئینہ اندام مکار کو اپنا مالک جانین ہم بزور تیغ تم سب کو مطیع
اسلام کرینگے اگر تمھاری قسمت مین یہ نعمت عظمی نہوگی زک اٹھاؤگے جہنم مین جاؤگے فانوس نقلی نے
کہا ایک شرط سے مین زیادہ مجبور نکرون اور تمھین آئینہ پرست ہونے کی رائے ندون اگر تم اس وقت اپنے
خزانہ سے کچھ روپیہ منگا کر میری نذر کرو مین واپس جاؤن آئینہ اندام سے جا کر کہدون کہ طلسم کشا کو منظور
نہین ہے وہ میرا کہنا قبول نہین کرتا اب اور کسی کو اسکے مقابلہ روانہ فرمایئے جب اور کوئی ساحر آئیگا اسوقت
حقیقت معلوم ہوگی بدیع الملک نے جو یہ کلمہ سنا شاہزادے کو خیال ہوا فانوس نقلی سے آنکھ ملائی
آخرکار حال کھل گیا بدیع الملک نے دونون باہین فانوس نقلی کے گلے مین ڈالدین کہا خواجہ غضب کیا
مین نے اسوقت تمھین نہین پہچانا تھا جب تم نے روپیہ طلب کیا تو مجھے خیال گذرا اگر کوئی فرستادہ
آئینہ اندام کا ہوتا تو وہ روپیہ کیون طلب کرتا خواجہ نے بدیع الملک سے کہا ایسی خوشامد مجھے

نہین بھائی مین نے ایسا کام کیا ہے جو تمھارے یہان کے بڑے بڑے ساحرون کو ممکن نہ تھا اور کون ساحر
جو فانوس جادو سے کیفیت لوح دریافت کر دیتا بدیع الملک نے کہا خواجہ سوائے تمھارے یہ
کام دوسرے کا نہ تھا مین ہر طرح حاضر ہون خواجہ نے کہا مین یہ نہین جانتا مجھ سے وعدہ کرو جس وقت
تم ایفائے وعدہ کر دگے مین تمھین مقام لوح بتا دونگا جب راہ مین کوئی مشکل پیش ہوگی اُس کے آسان
ہو جانے کی تدبیر ایسی بتاؤنگا کہ وہ مشکل باقی نہ رہیگی بدیع الملک نے کہا اب یہان سے چلو خواجہ نے
کہا مین ابھی اسی صورت سے چلتا ہون جو لوگ میرے ہمراہ آئے ہین ابھی مین اُنکو ہمراہ لیکر لشکر فانوس
مین جاتا ہون وہان جسقدر لوگ ہین کل اُن سبکو میدان مین لیکر آؤنگا اُسوقت فانوس جادو کو ذلیل
سے نکالونگا اور سب سے کہونگا اب تم مذہب کے بارے مین کیا کہتے ہو یقین ہے کوئی انکار نہ کرے
اور سب ایمان لائین بدیع الملک نے کہا تمھین اختیار ہے خواجہ بصورت فانوس بدیع الملک کے
ہمراہ آئے قنداب جادو نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار جو کچھ امور تھے سب طے ہوئے
بدیع الملک نے تو جواب ندیا مگر خواجہ نے کہا کل ہم میدان جنگ مین سب امور طے کرینگے
قنداب جادو خاموش ہو رہا خواجہ بصورت فانوس جادو بارگاہ بدیع الملک سے باہر آئے یہان
سب لوگ منتظر کھڑے تھے فانوس نقلی اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوا جب بارگاہ مین پہونچا سب لوگون کو
طلب کیا اور کہا اُسوقت طلسم کشا سے بہت سخت گفتگو ہوئی مین کل اُس سے مقابلہ کرونگا یقین ہے کل
میرے یہان طلسم کشا اسیر ہو جائے سب نے کہا آپکے نزدیک کیا بڑی بات ہے اسوقت آپ چاہتے
اُسکو گرفتار کر لیتے فانوس نقلی نے کہا مین اُسکے مکان پر گیا اُسنے میری خاطر کی اُسوقت گرفتار کر لینا
مناسب نہ تھا بہت ہی اُسنے میری خاطر کی مجھے اُس پر رحم بھی آگیا مگر آپ لشکر مین طبل جنگی بجواد و صبح کو
مین میدان مین جاؤنگا ملازمین یہ سُنکر اُٹھے لشکر مین آئے طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان
موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ مین بدیع الملک کی آئے دعا و ثنائے شاہی بجا لائے پھر عرض
کی کہ فانوس جادو نے طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان کارزار مین آئے بدیع الملک
نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی
دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جب بدیع الملک نوجوان طبل جنگی بجنے کا حکم دے چکے تو
قنداب جادو نے عرض کی مین چاہتا ہون کہ آج بارگاہ فلک اشتباہ کے گرد پھرون بلکہ اور ساحران
نامی جو یہان موجود ہین اُن سب کو بھی اپنے ہمراہ لون آج فانوس جادو ہزارون مکر کریگا اُسکے مکر ایسے
نہین ہین جو ہملوگون کی سمجھ مین آئین اور سحر بھی اُسکا ہملوگون سے رُکنا محال ہے شاہا سومنات جادو
اُسکے سحر کا جواب دے سکین سومنات نے کہا اُسکے سحر کا جواب سوائے آئینہ اندام کے دوسرا نہین
دے سکتا ہے یہ اور آئینہ اندام دونون سحر مین برابر ہین اسی وجہ سے آج تک دونونکے طلسم قائم ہے
ورنہ ایک طلسم باقی رہتا ایک دوسرے پر غالب آتا مگر دونون کے سحر برابر ہین بدیع الملک نے کہا
اے قنداب جادو خاطر جمع رکھو فانوس جادو اب تمھارے قبضۂ قدرت مین ہے قنداب نے
عرض کی شہریارا یہ آپ کیا فرماتے ہین بدیع الملک نے فرمایا فانوس جادو کہان ہے قنداب نے عرض کی
اے شہریار اپنے لشکر مین ہے بدیع الملک نے کہا وہ خواجہ کے پاس ہے اُسوقت خواجہ بصورت

فانوس یہان آئے تھے قدّاب جادو سنکر بہت خوش ہوا سومنات جادو نے عرض کی خواجہ نے بڑا کار نمایان کیا بدیع الملک نے کہا صبح کو کیفیت دیکھنے کے قابل ہوگی خواجہ فانوس جادو کو زنبیل سے نکالینگے اور اُسکے لشکر والون سے مخاطب ہو کر کلام کرینگے سومنات جادو وغیرہ خواجہ کی تعریف کرنے لگے تھوڑی دیر تک یہ جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نامدار نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی خوابگاہ مین جاکر محوِ خواب ہوئے رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہو گئی بدیع الملک نامدار بیدار ہوئے برائے ادائے فریضہ سجادے پر تشریف لائے جب نماز سے فراغت پائی سلاح طلب فرمائے خادمون نے کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار زیب جسم فرمائے بارگاہ سے باہر تشریف لائے یہان سبکو آمد شاہزادے کا انتظار تھا خادم رہوار لئے در دولت پر موجود تھے بدیع الملک اسب باد رفتار پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ لیکر میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئے اُسطرف سے فانوس نقلی اپنی سپاہ کو لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون کی صف بندی ہوگئی ابھی نقیب برائے نقابت نہ نکلے تھے کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی دونون لشکر اُسطرف متوجہ ہوئے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ لشکر عظیم آتا ہے آگے آگے سب کے طاغوت جادو اور سیماب جادو تختون پر سوار اُنکے عقب مین ساحران غدار بعد اُنکے لشکر غیر ساحران اُنکے آگے آگے ایک پہلوان دیو قامت اُسکے ساتھ دیوان نخریر کا لشکر مست اُچھلتے کودتے آتے ہین بدیع الملک سومنات جادو کی طرف مخاطب ہوئے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہے یہ لوگ فانوس جادو کے استقبال کے واسطے آئینہ اندام جادو کی طرف سے آئے ہین مگر اب ان سے مقابلہ پڑیگا طاغوت جادو فرو فساد برپا کریگا بدیع الملک نے فرمایا فضل خدا ہر حال مین شامل حال ہونا چاہیے طاغوت جادو کیا جان رکھتا ہے جو مقابلہ کرے یہ لشکر دیوان بھی دیکھنے کا ہے یہ ذکر تھا کہ وہ لشکر قریب آیا جو لوگ طاغوت جادو کے ہمراہ تھے اُنمین سے بعض نے جو بدیع الملک کو معرکہ آرا پایا اور مقابلے مین ایک لشکر اور بھی دیکھا طاغوت جادو سے کہا یہ لشکر کسکا ہے اور یہ شخص جو تخت جواہر نگار پر سوار ہے یہ کون ہے طاغوت جادو نے جواب دیا مین نے آج تک اس طلسم مین اس شخص کو نہین دیکھا ہے کوئی بڑا ساحر نامی ہے کس جاہ و حشم سے میدان مین آیا ہے یہ کہکر اُسنے ہرکارون کو روانہ کیا کہ جاکر دیکھو کون ہے ہرکارے طاغوت جادو کے فانوس نقلی کے لشکر مین آئے لوگون سے کیفیت دریافت کی کہ یہ لشکر کسکا ہے سب نے کہا خداوند فانوس کا لشکر ہے سامنے تخت پر جلوہ فرما ہین طلسم کشا کو اسوقت گرفتار کرنے کا ارادہ ہے ہرکارے دریافت کرکے طاغوت جادو کے پاس گئے کہا یہ فانوس جادو کا لشکر ہے مگر اُسکے ملازمین اُسکو خداوند کہتے ہین طاغوت جادو یہ سنکر بہت خوش ہوا کہا یہ خداوند آئینہ اندام نے بہت اچھی بات کی کہ ہم اور فانوس جادو یہان ساتھ آکر ہوئے اب طلسم کشا کو مقابلے کی کیفیت معلوم ہوگی ہرکارون نے پھر طاغوت جادو سے کہا کہ اُسکے ملازمین اُسکو خداوند کہتے ہین طاغوت نے کہا اُسکی خداوندی الگ ہی مگر ہمارے خداوند سے بہت رسم و راہ ہے اس سبب حسب الطلب یہان چلے آئے ورنہ اُنکو کیا ضرورت تھی جو یہ آتے یہ کہتا ہوا آگے بڑھا فانوس نقلی کو سلام کیا فانوس نے جواب سلام دیا اُسنے اپنے لشکر کا پرا جمایا جب اُسکا لشکر بھی صف آرا ہو چکا

تو فانوس نقلی نے تخت آگے بڑھایا اور اشارے سے سومنات جادو کو بلایا سومنات جادو صف سے نکلکے کھڑا ہوا فانوس نقلی نے ایک چادر نکال کے اپنے منہ پر ڈالی تھوڑی دیر کے بعد چادر دور کی اور فانوس اصلی کو زنبیل سے نکالا اُسکے لشکر کی طرف مخاطب ہوکر کہا اے لشکر فانوس اس وقت اپنے سردار کو کس حال مین دیکھتے ہو بڑے افسوس کی بات ہے کہ جو شخص ایسا نادان و غافل ہو اُسکو تم اپنا خداوند کہو اگر اُسمین کچھ بھی قدرت ہوتی تو یہ اس طرح اسیر ہو جاتا یہ کہکے خواجہ نے فانوس جادو کو ہوشیار کیا اُسکی جو آنکھ کھلی اپنے کو میدان مین پایا نگاہ اُٹھاکے جو دیکھا سامنے اپنے لشکر کو صف بستہ دیکھا اور گھبرایا دل مین خیال کیا کہ مین اس میدان مین کیونکر آیا کون لایا لشکر میرا کیون مسلح ہوکر آیا دوسرا لشکر میرے لشکر کے برابر کسکا ہے اُسکو تعجب ہوا چاہا سحر کرون مگر زبان مین سوزن پایا مجبور ہوا اسطرف تو اُسکی یہ حالت تھی کہ ہمہ تن دریاے حیرت مین غرق اُدھر اُسکے لشکر مین سب کی یہ کیفیت تھی کہ متحیر تھے ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہا تھا طاغوت جادو کی عجیب حالت تھی مگر خواجہ عمرو نے جو اُسکو ہوشیار کیا کہا اے فانوس جادو اب اپنے مذہب کے بارے مین کیا کہتا ہے اگر اسلام قبول کرنا ہے تو اقرار کر ورنہ تیرا جان بچانا دشوار ہے فانوس جادو نے انکار کیا خواجہ نے پھر پوچھا اُسنے پھر انکار کیا تین مرتبہ خواجہ نے اُس سے کہا اُسنے ہر مرتبہ انکار کیا آخر کو خواجہ نے خنجر نکالا چاہا قتل کرین مگر بدیع الملک نے آواز دی خواجہ فانوس کو ابھی قتل نہ کرنا شاید یہ راہ راست پر آجاے اور مسلمان ہو تو اپنی جان سے کیون جاے خواجہ نے لاکھ کہا مگر اُسنے قبول نہ کیا خواجہ مجبور ہوئے اُسکو سومنات جادو کے حوالے کیا آپ اُسکے لشکر کی طرف مخاطب ہوئے کہا اے ہمراہیان فانوس تمنے اپنے خداوند کی کیفیت دیکھی اب اگر انصاف کو اپنے دل مین راہ دو تو دین تمھارا باطل ہے اور اسلام افضل ہے لشکر فانوس مین جو سردار نامی وگرامی تھے اُن سب نے متفق الراے ہوکر کہا کہ واقعی ہمکو اپنے مذہب کی اصلیت آج کھلگئی اب بھی کچھ نقصان نہین ہوا ہے بہتر یہ ہے کہ اس مذہب باطل کو ترک کرکے اسلام قبول کرین اور طلسم کشا کی اطاعت اختیار کرین یہ سوچ کے افسران فوج اور اہالیان فوج سے کہا کہ اگر ہمارا ساتھ دینا منظور ہے تو اس دین باطل کو ترک کرو تمنے دیکھا کہ فانوس جادو کی کیا کیفیت ہوئی اگر یہ خداوند اصلی ہوتا تو اسطرح کیون گرفتار ہو جاتا سب نے کہا ہم آپ کا ساتھ دینگے افسران فوج گھوڑے بڑھاکے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے سب نے شاہزادے سے ہاتھ باندھکر عرض کی اے شہریار ہم اپنا مذہب باطل ترک کرتے ہین اور دین اسلام قبول کرتے ہین آج سے آپکی غلامی کا شرف حاصل ہوا اب انجام بخیر ہونے کی امید پیدا ہوئی بدیع الملک نے سب کی مدح وثنا کی یہ لوگ بھی قاعدے سے صف باندھے شامل لشکر بدیع الملک ہوئے طاغوت جادو اور سیراب جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی دونون کی عجب حالت ہوئی طاغوت جادو نے سیراب جادو سے کہا کہ جب طلسم کشا نے فانوس جادو سے ساحر کو گرفتار کرلیا اور اُسکا سب لشکر بھی طلسم کشا کا شریک ہوگیا تو ہم اُسکی سے مقابلہ کرکے عہدہ برا ہونگے سیراب جادو نے کہا اب کیا راے ہے طاغوت جادو نے کہا اُسوقت طلسم کشا سے مقابلہ کرو غیر ساحر کو میدان مین بھیجو وہ جاکر کسی سردار کو طلسم کشا کے پکارے آج مختصر مقابلہ رہے تھوڑے عرصہ کے بعد طبل بازگشت بجواکر میدان جنگ سے واپس ہونگے خداوند کو

ایک عرضی تحریر کرینگے اُسمین فانوس جادو کی کیفیت تحریر کر دینگے کیا عجب ہے کہ طلسم کشا کے واسطے
اب خداوند کوئی فکر معقول کرین اور فانوس جادو کو رہائی دلائین سیراب جادو نے کہا میرے
نزدیک مناسب ہے کہ اس وقت میدان سے واپس چلو آج ہی کسی ساحر کو خداوند کے پاس بھیجدو الیا
نہو فانوس جادو کو مسلمان قتل کر ڈالین تو بڑی خرابی واقع ہو خداوند ہم لوگون سے آزردہ ہون
طاغوت جادو نے کہا مقابلہ کر لینا اچھا ہے غیر ساحرون مین مقناطیس گرد ایسا موجود ہے جو طلسم کشا
سے مقابلہ کر سکتا ہے مناسب وقت یہ ہے کہ اسی کو میدان مین بھیجو یہ جاکر طلسم کشا کو میدان مین
پکارے ہر طرح طلسم کشا سے زیادہ ہے اگر طلسم کشا اس سے مقابلہ کریگا تو ضرور اسکے ہاتھ سے زیر ہوگا
سیراب جادو نے کہا اُسکے ہمراہ جو ساحر ہین وہ سحر کرکے طلسم کشا پر قوت بڑھائینگے اسکا زور گھٹائینگے
طاغوت جادو نے کہا یہ ممکن نہین مین اسکا زور بڑھاتا رہونگا سیراب نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو
اسکو میدان مین بھیجو طاغوت جادو مقناطیس گرد کی طرف مخاطب ہوا کہا اے مقناطیس طلسم کشا
سامنے کھڑا ہے تمنے دیکھا کہ یہ کیا غضب ہوا ایک لشکر پورا تمھاری طرف سے جاکر طلسم کشا کا شریک ہوگیا
اور وہ شخص اسیر ہوا جو تمھارے خداوند کا بہت بڑا دوست ہے اور اپنے شہر مین خود بھی خدائی کرتا ہے
محض تقرب کے واسطے آیا تھا یہان آکر اس عذاب مین مبتلا ہوا اس وقت جرأت دکھانے کا ہنگام ہے
اگر اپنے زور بازو پر ناز ہے تو طلسم کشا کے مقابلے مین جا اُسے زیر کیے واپس نہ آنا اگر تجھے یہ خیال ہوا کہ
ہمراہیان طلسم کشا سحر کرکے تیری قوت گھٹائینگے اور طلسم کشا کا زور بڑھائینگے تو اس امر سے مطمئن رہنا مین
حتے الوسع تیرا زور بڑھاتا رہونگا مقناطیس نے کہا آپ مجھے معاف رکھین مین سحر بھی جانتا ہون کسی کی مجال
نہین جو میرا زور گھٹا سکے مین خود سب کا زور گھٹا دونگا مقناطیس بہت خوش ہوا اپنی صف سے جھومتا
ہوا نکلا میدان مین آیا سلحشوری دکھا کے نعرہ کیا کہ اے طلسم کشا آج تک تو نے تحفہ جات کے زور سے
ساحرون کو زیر کیا مگر کسی پہلوان سے مقابلہ نہین پڑا گو اس وقت اس لشکر مین دیوان قوی ہیکل موجود ہین
مگر مین ان مین سے کسی کو اپنا ہم نبرد نہین جانتا تیری ہمت و جرأت کی بڑی تعریف سنی تھی اسوجہ سے مشتاق
ہوکر میدان مین آیا ہون اگر مقابلہ کرنا ہے تو میدان مین آ جوہر جرأت دکھا بدیع الملک نے نام خدا لیکر کب
آگے بڑھایا سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کسی اور کو مقابلے کے واسطے روانہ کیجیے یہ بڑا
غدار مشہور ہے اسنے تنہا بہت سے لشکرون کو لوٹ لیا ہے بدیع الملک نے کہا اے سومنات جادو ملک
ہے ہمارے یہان یہ دستور نہین جسکو پکارتا ہے وہی اُسکے مقابلہ مین جاتا ہے اس وقت وہ مجھے کس شد و مد
سے اپنے مقابلہ مین بلا رہا ہے کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین کسی اور کو روانہ کرون سومنات جادو خاموش
ہو رہا بدیع الملک میدان مین آئے مقناطیس نے کہا اے جوان اب بھی خیریت ہے تو اپنے ارادے
سے باز آ واپس جا مجھسے لڑکر فتح نہ پائیگا زک اُٹھائیگا بدیع الملک نے کہا اس کی ضرورت نہین
کہ تو نصیحت کرے اگر میدان مین آیا ہے اور مجھے مقابلہ کے واسطے بلایا ہے تو جو حربہ رکھتا ہے پیش کر
مقناطیس نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے پہلی ہی طعن مین اُسکے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا مقناطیس
دنگ ہوگیا طاغوت جادو کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا مقناطیس گرد نے غصے مین آکر تلوار میان سے
نکالی بدیع الملک نامدار نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اُسنے تلوار کا وار کیا شاہزادے نے

سپر کی اوجھڑسے اُسکی تلوار توڑ ڈالی مقناطیس گرد کے چہرے پر زردی چھا گئی کہا اے طلسم کشا تو نے غضب کیا میرے دو حربے دو لشکرون کے سامنے بیکار گیے اب تو میرے ہاتھ سے نہ بچیگا یہ کہکے اُس نے دوال کمر مین بدیع الملک کی ہاتھ ڈالا شاہزادے نے بھی اُسکی کمر مین ہاتھ ڈال دیا دونون لشکر آگے بڑھ آئے بعض بعض کی زبان سے نکلا کہ اے جوانان شیر قوت وا ے صاحبان ہمت و جرأت تمہارا بار سواے یادر گیتی کے دوسرا نہین اُٹھا سکتا ہے بہتر ہے کہ ان بیزبانون پر رحم کرو ورنہ مرکبون کی جان جائیگی یہ کہکر دونون کھنچے ہوئے مرکبون کی پشت سے جدا ہوئے زمین پر آکے زور ہونے لگا پہلے مقناطیس جیسا دو جان لڑائے رہا بدیع الملک نامدار خاموش رہے زور بھی نہ کیا جب یہ تھک چکا تو بدیع الملک نے زیادتیان کرنا شروع کین مقناطیس کے دل مین اضطراب پیدا ہوا اسی طرح دوپہر کامل زور رہا جب بدیع الملک نے دیکھا اب دن قلیل باقی ہے مقناطیس گرد کولے دوڑے دس قدم بڑھا کے ہکہ مارا مقناطیس نے چاہا لنگر قائم کرکے اپنے تئین بچاؤن مگر بدیع الملک نامدار کب لنگر قائم ہونے دیتے پہلے زور مین تا بسینہ لائے دوسرے زور مین سر سے بلند کیا چکر دینے لگے اُس نے زبان سے کچھ نہ کہا آخر کو بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے مقناطیس اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کی کیا کہتا ہے اُسنے کچھ جواب نہ دیا بدیع الملک نے چرخ دے کر اس زور سے زمین پر پٹکا کہ اُس کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے دونون لشکرون سے صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی بدیع الملک نے شکر پروردگار کیا طاغوت جادو نے سیراب جادو سے کہا اب میدان مین ٹھہرنا اچھا نہین ہے طبل بازگشت بجوا کے واپس چلو جب تک خداوند اور کوئی تدبیر نفرمائینگے ہم طلسم کشا سے مقابلہ نہین کرینگے سیراب جادو نے اُسیوقت طبل بازگشت بجوادیا بدیع الملک نوجوان شادان و فرحان اپنے لشکر کی طرف چلے سیراب جادو رنجیدہ اپنی طرف واپس گیا جب بارگاہ مین پہونچا طاغوت جادو نے کہا جو امید تھی وہ پوری نہوئی طلسم کشا نے آج ایسے پہلوان کو زیر کیا جس کا طاقت و قوت مین مثل نہ تھا آج طلسم کشا کی قوت کا حال ظاہر ہوا اب ان لوگون سے لڑکر فتحیاب ہونا بہت مشکل ہے جب تک خداوند خود اُنسے مقابلہ نکرینگے اُسوقت تک یہ لوگ زیر نہونگے سیراب جادو نے کہا اسی وقت ایک عریضہ خدمت خداوندی مین روانہ کرو دیکھو کیا ہوتا ہے طاغوت جادو نے اُسی وقت ایک عرضی لکھی مضمون اُسکا یہ تھا کہ خداوند نے فانوس جادو کو جو ایوان باران سے بلایا تھا وہ آئے اور طلسم کشا کے یہان اسیر ہوگئے اُنکے ہمراہ جسقدر لشکر تھا وہ سب مسلمان ہوکر اطاعت طلسم کشا مین گیا اب ہم لوگ یہان تھوڑا سا لشکر لئے ہوئے مقابلے مین طلسم کشا کے ہین مقناطیس گرد جو بڑا دعوے کرکے آیا تھا وہ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوا اب کوئی صورت فتح نہین ہے اگر آپ توجہ نہ فرمائینگے تو ہم لوگ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوجائینگے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اسوقت اس نامہ کو خدمت خداوندی مین پہونچا اور جواب بھی بہت جلد لیکر واپس آ ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا اُسکا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت آئینہ اندام کی عرض کیجاتی ہے

جب یہ طاغوت جادو اور سیراب جادو کو لشکر ساتھ کرکے روانہ کرچکا تو اُسنے ایک نامہ

فانوس جادو کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے فانوس جادو بڑے افسوس کی بات ہے کہ میرے کام
کے واسطے تم اس قدر تامل کر رہے ہو جس طرح بن پڑے بزور سحر قطع راہ جلد کرو ورنہ طلسم کشا سب کو
قتل کر ڈالیگا اور مرحلے فتح ہو جائینگے مجھے بڑی دقت مراحل کے تیار کرنے مین ہوگی یہ نامہ لکھکر اُسنے ایک ساحر
کو دیا کہا جہانتک ممکن ہو جلد پہونچانا اور جواب بھی لیکر واپس آنا ساحر روانہ ہوا بزور سحر اُسنے راہ قطع کی
دوسرے روز ایوان باران کی شہر پناہ پر پہونچا نامہ دار کی صورت جو دربانون نے دیکھی اُس سے پوچھا
تو کون ہے کسکا نامہ لایا ہے نامہ دار نے سب کیفیت بیان کی دربانون نے کہا خداوند فانوس جادو
یہانسے سفر کر چکے یقین ہے طلسم مین پہونچگئے ہون اگر یہان سے واپس جانا تو خداوند کو تلاش کر لینا جہان
زیارت نصیب ہو نامہ دیدینا نامہ دار وہان سے روانہ ہوا تین روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچا دیکھا
دو لشکر اُترے ہوئے مین ساحر ایک لشکر کی طرف چلا جب قریب پہونچا دیکھا طاغوت اور سیراب جادو کا
لشکر ہے ساحر طاغوت کے پاس گیا طاغوت سے سب کیفیت بیان کی طاغوت نے کہا بھائی فانوس
جادو اس طرف آئے طلسم کشا کے یہان اسیر ہوئے اُنکا سب لشکر بھی مسلمان ہو گیا مقناطیس گرد
جو ہمارے ہمراہ ایک پہلوان نامی آیا تھا وہ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوا نامہ دار نے کہا مین طلسم کشا
کے لشکر مین جاتا ہون فانوس جادو کی خبر لاتا ہون دیکھون وہان اُن پر کیا کیا مصائب گذرتے ہین
یہ کہکر اُسنے اپنی صورت بزور سحر تبدیل کی اور بدیع الملک کے لشکر مین آیا چارون طرف پھرا
کہین فانوس جادو کا پتہ نہ پایا متعجب ہو کر لشکر مین دریافت کرنا شروع کیا کہ طلسم کشا نے جو
فانوس جادو کو اسیر کیا تھا اُسکا کیا انجام ہوا لوگون نے کہا یہ ایک خیمے مین اسیر ہے اُسکے واسطے
کوئی سزا ابھی مقرر نہین ہوئی ہے سنا ہے کہ اگر اسلام قبول نہ کریگا تو قتل کیا جاویگا اُسنے دریافت کیا
کہ کون سے خیمے مین اسیر ہے لوگون نے اسکو خیمہ بھی بتا دیا یہ سب باتین دریافت کر کے پھر طاغوت
جادو کے پاس واپس آیا کہا اے طاغوت جادو تم یہان غافل بیٹھے ہو فانوس جادو کی رہائی کی کوئی
صورت نہین کرتے طاغوت جادو نے کہا امکان سے باہر ہے مین کیونکر اُسکو رہا کر سکتا ہون نامہ دار
نے کہا وہ ابھی تک ایک خیمے مین اسیر ہے سنا گیا ہے کہ اگر دین اسلام قبول نہ کریگا تو قتل کیا جائیگا اسوقت
بات حاصل ہے کہ تم جاؤ اور اُس خیمے سے اُسکو نکال لاؤ مگر غرق زمین ہو کر جانا اُسی طرح وہان سے
واپس آنا طاغوت جادو نے اسکی رائے کو پسند کیا کہا مین ابھی جاتا ہون اگر بن پڑتا ہے تو اپنے ہمراہ
لاتا ہون یہ کہکے طاغوت جادو نے سحر کیا غرق زمین ہوا نامہ دار نے خیمہ بتا دیا تھا اُسی خیمہ کے
اندر پہونچا دیکھا فانوس جادو بیڑیان پہنے بیٹھا ہے طاغوت جادو نے سحر کیا قید الگ ہوئی فانوس
جادو نے دیکھا کہ ایک ساحر نے زمین سے سر نکالا ہے اُسنے زبان کی طرف اشارہ کیا طاغوت جادو
اُسکے قریب پہونچا زبان سے سوزن نکالا فانوس جادو نے سحر کیا خیمہ جلا طاغوت جادو کی کمر مین پنجہ
ڈالے اُڑا لشکر طاغوت مین آکے پہونچا اُسکی بارگاہ مین گیا طاغوت جادو بیہوش ہو گیا تھا سیراب
جادو نے اُسکو ہوشیار کیا جب طاغوت کو ہوش آیا اُسنے فانوس جادو سے کہا آپ کو میرے لشکر
کی کیفیت کیونکر معلوم ہوئی فانوس نے کہا مین واقف تھا جسوقت عیار نے مجھے ہوشیار کیا تھا مین نے
کل کیفیت اُسی وقت دیکھی تھی مگر کیا کرتا زبان مین سوزن تھا اس سبب سے مجبور ہو گیا اب مین اسکا

عوض لونگا طاغوت جادو نے کہا آپ کیونکر اُسکے دام فریب مین پھنس گئے فانوس نے کہا مین خود اسی حیرت مین ہون کہ اس عیار نے مجھے کیونکر پایا اسقدر مجھے یاد ہے کہ اشراق جادو اس طلسم کا بادشاہ میرے پاس آیا مین نے اُسکو اپنے پاس بٹھایا کچھ امور ضروری اُسکو تحقیق کرنا تھے اُسنے مجھ سے پوچھے مین نے اُسکو چند باتین تعلیم کین اُس نے ایک کتاب مجھے دکھائی مین اُس کتاب کو دیکھ رہا تھا کہ میرا سر چکرایا اسکے بعد مجھے نہین معلوم کہ مجھپر کیا گذری اور لشکر میرا کون میدان مین لیکر آیا فانوس جادو نے جو یہ بیان کیا طاغوت نے کہا اشراق ہرگز یہان نہین آیا عیار بصورت اشراق آپ کے پاس آیا اُسنے آپ کو بیہوش کیا جس وقت ہم آکے یہان پہونچے آپ کو میدان جنگ مین لشکر کے ہمراہ پایا اُسی وقت اُس عیار نے آپکو اپنے لشکر سے کسی طرح منگایا اور درمیان مین دونون لشکرون کے آپکو ہوشیار کیا پہلے وہ خود بھی آپ کی صورت بنا ہوا تھا مگر افسوس اسکا ہے کہ آپ کا کل لشکر اہل اسلام کا مطیع ہو گیا اب کوئی صورت ایسی نہین ہے جو وہ لوگ یہان آئین اور پھر آپ پر ایمان لائین یہ سننا تھا کہ فانوس جادو کی عجب کیفیت ہو گئی کہا اے طاغوت جادو اب یہ طلسم ضرور فتح ہو جائیگا طاغوت جادو نے کہا اسکا سبب فرمائیے فانوس نے کہا مین نے کتاب خلاصہ طلسم اشراق جادو کو دی تھی تم کہتے ہو وہ عیار تھا اگر یہ کتاب مسلمانون کے پاس پہونچی تو غضب ہوا وہ لوگ لوح پر قبضہ کرینگے جتنے مراحل ہین سب بآسانی طے ہو جائینگے طاغوت جادو نے کہا اب خداوند کے پاس چلنا چاہیے اور اُنسے اسکی نسبت راے لینا چاہیے فانوس جادو نے کہا تم لوگ یہین ٹھہرو مین آئینہ اندام کے پاس جاتا ہون اُس سے سب کیفیت بیان کرتا ہون اب لوح کے واسطے کوئی اور صورت کیجائے مراحل پر سحر پڑھایا جائے دھوکے کے واسطے جدید مراحل بصورت قدیم تیار ہون اُسکو طلسم کشا فتح کرے جب مرحلہ اصلی پر پہونچے گرفتار ہو جاے طاغوت جادو نے کہا میرا یہان رہنا اچھا نہین ہے مجھکو طلسم کشا کی ذات سے بڑے بڑے خوف ہین وہ مجھے بھی گرفتار کر لیگا سہراب جادو نے کہا مین بھی یہان نرہونگا فانوس جادو نے کہا اگر تم لوگ یہان نرہوگے تو طلسم کشا کو وقت ملیگا وہ آگے بڑھیگا کتاب خلاصہ اُسکو پہونچ گئی ہوگی اُس کے زور سے بہت سے مراحل فتح کریگا تم لوگ اگر یہان رہوگے تو طلسم کشا بھی یہین رہیگا مقابلہ نہ کرنا مہلت طلب کر لینا طاغوت جادو نے کہا ایکبار مہلت ملجائیگی بار بار طلسم کشا مہلت نہ دیگا فانوس جادو نے کہا مجھے بہت عرصہ وہان نہ ہوگا بہت جلد آؤنگا طاغوت جادو مجبور ہوا کہا مین اسی وقت ایک نامہ طلسم کشا کو لکھتا ہون دو ہفتہ کی مہلت طلب کرتا ہون آپ دو ہفتے مین ضرور واپس آئیے گا کچھ انتظام کیجئے گا اگر عرصہ ہو جائیگا تو مین طلسم کشا کے مقابلہ سے چلا آؤنگا فانوس جادو نے کہا تمھین اختیار ہے مین دو ہفتے کے واسطے آئینہ اندام کے پاس جاتا ہون یہ کہکر فانوس جادو اُسیوقت روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب شاہزادہ لشکر مین واپس آیا اور اپنی بارگاہ مین داخل ہوا سب لوگ حاضر ہوئے خواجہ عمرو نے فانوس جادو کو سومنات جادو کے سپرد کیا تھا سومنات جادو نے ایک خیمہ مین اُسکو اسیر کر دیا تھا بہت سے ساحر نگہبانی کے واسطے درخیمہ پر مقرر کر دیے تھے جب بدیع الملک نامدار بارگاہ مین گئے اور

خاصہ تناول فرما کے فراغت حاصل کی خواجہ سے کہا اے خواجہ فانوس جادو کو یہان لاؤ مین اُس سے
حال دریافت کرنا چاہتا ہون اگر وہ اسلام قبول کرے تو مین اُسے امان دون ورنہ قتل ہونا اُسکا بہت
اچھا ہے کیونکہ یہ مدت تک کافر رہا اور اُسنے بہت سے نادانون کو گمراہ کیا خواجہ نے سومنات جادو
سے کہا مین نے فانوس جادو کو تمھارے حوالے کیا تھا بدیع الملک اُس سے کچھ باتین کرنا چاہتے ہین
اُسکو لاؤ سومنات جادو اُٹھا جہان فانوس جادو کو اسیر کیا تھا وہان آیا اُسکا پتہ نہ پایا بہت پریشان
ہوا اور دو ایک خیمون مین گیا دربانون سے پوچھا کہ اس خیمے مین کون آیا تھا اُنھون نے کہا یہان کوئی نہین
آنے پایا سومنات جادو مجبور ہوے وہان سے واپس آیا بدیع الملک کی خدمت مین عرض کی
اے شہریار بڑا غضب ہوا مجھ سے ایک خطاے عظیم سرزد ہوئی فانوس جادو کو ایک خیمہ مین اسیر کر آیا تھا
اب وہان اُسکا پتہ نہین ہے کوئی ساحر اُسکو لے گیا بدیع الملک کو بھی افسوس ہوا خواجہ نے کہا اے
سومنات جادو تمنے بڑی غفلت کی اب اُسکا ہاتھ آنا محال ہے مین نے جان پر کھیل کے اُسکو اسیر کیا تھا
نہین معلوم اب کہان گیا سومنات جادو بہت محجوب ہوا خواجہ نے کہا اب کسی طرح اُسپر عیاری
نہین چلیگی بدیع الملک نے فرمایا جو ہونے والا تھا وہ ہوا اب افسوس کرنے سے کیا ہوتا ہے خواجہ
نے کہا اُسکا قتل ہونا نصف طلسم کے فتح ہوجانے کے برابر تھا سومنات جادو نے کہا خواجہ
مین خطاوار ہون جو چاہے مجھے سزا دو خواجہ خاموش ہوئے بدیع الملک نے کہا خواجہ تم نے
اُس سے کل کیفیت دریافت بھی تو کرلی ہے خواجہ نے کہا مین نے تو اُس سے وہ خبر لی ہی کہ اس
طلسم کا دارومدار اُسی پر ہے خلاصۂ طلسم ہے سومنات جادو نے کہا خواجہ اب اسکا گرفتار ہونا اور
آزاد رہنا یکسان ہی آقاے نامدار اسی واسطے اُسکی تلاش مین جاتے تھے کہ کسی صورت سے کیفیت لوح معلوم کرین
ورنہ اُسکے قتل سے کیا فائدہ نکلتا بدیع الملک نے کہا خواجہ اُس کتاب کو مین دیکھنا چاہتا ہون خواجہ
نے کہا کتاب میرے پاس کہان وہان سے لایا تھا راہ مین قرضدار دن نے چھین لی مین خاموش ہو رہا کیا
کرتا اگر انکا روپیہ پہونچ جائے کتاب ملے ورنہ کتاب کا ملنا اب محال ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ
روپیہ جسقدر تمھین درکار ہو لو مگر کتاب جلد لا کر دو مین دیکھون کیفیت صاحبقران معلوم ہو خواجہ نے
بہت کچھ روپیہ بدیع الملک سے لیکر کتاب دکھائی کہا دیکھنے کے بعد کتاب مجھی کو واپس دیجیے اگر کسی
اور کے پاس رہیگی تو مثل فانوس جادو کے کتاب بھی رائیگان جائیگی بدیع الملک نے کہا خواجہ
کتاب ہر وقت تمھارے پاس رہیگی جس بات کے دیکھنے کی ضرورت ہوگی تمسے لیکر دیکھ لینگے خواجہ
نے کتاب بدیع الملک کو دی شاہزادے نے کتاب دیکھنا شروع کی چند ورقون کے بعد لوح کا
ذکر آیا بدیع الملک نے دیکھا اُسمین لکھا ہے کہ لوح نہ طاق کی ایوان ہوا مین ہے اور ایوان ہوا وہ
مقام ہے جہان سواے طائران سحر کے اور دوسری چیز نہین ہے اگر کوئی وہان جانیکا ارادہ کرے تو پہلے
ایوان باران کو فتح کرے پھر ایوان ہوا تک پہونچے سموم جادو وہان کا بادشاہ ہے جب اُسکو
قتل کرے اور ملکہ نسیم سبزپوش دختر سموم جادو تک پہونچے تب لوح طلسم کا پتہ معلوم ہو بدیع الملک
تھوڑی دیر تک اور حالات دیکھا کیے جب رات زیادہ گئی شاہزادے نے کتاب خواجہ کے حوالے کی
اور خوابگاہ مین تشریف لائے دربار برخاست ہوا ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ کو روانہ ہوا

رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوئی بدیع الملک نامدار بیدار ہوئے نماز سحر سے فراغت حاصل کی
ہتھیار ذات پر آراستہ کرکے بعزم جنگ اپنی بارگاہ سے باہر آئے در دولت پر بھی سب یون منتظر تھے
شاہزادے نے سب کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا میدان مین آکر لشکر کی
صف بندی ہوئی بدیع الملک نامدار لشکر حریف کا انتظار کرنے لگے وہان طاغوت جادو کو
یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ طلسم کشا میدان مین آیا ہے اپنے لشکر کی درستی کر چکا اب دوسرے لشکر کے
انتظار مین ٹھہرا ہے طاغوت نے اسی وقت ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ ہم برائے جنگ یہان نہ آئے
تھے ہمین خداوند نے برائے استقبال فانوس جادو روانہ کیا تھا یہان آکر یہ امر درپیش ہوا لہذا ہم
دو ہفتے کی مہلت چاہتے ہین اپنا سامان جنگ درست کرینگے تب مقابلہ کے واسطے میدان مین آئین گے
یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور کہا کہ طلسم کشا کو جاکر یہ نامہ دینا اور کہنا ابھی سامان جنگ ہمارے یہان
نہین ہوا ہے اس وجہ سے دو ہفتہ کی مہلت درکار ہو جب تک ہم سامان جنگ درست نکرلینگے مقابلہ نہ کرینگے
نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک نامدار تو میدان جنگ ہی مین موجود تھے نامہ دار نے شاہزادے
کو نامہ دیا بدیع الملک نے نامہ کو پڑھا مسکراکر فرمایا طاغوت جادو سے کہدینا کہ تم شوق سے سامان
جنگ درست کرو سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار اس نامہ مین کیا لکھا ہے بدیع الملک نے فرمایا
طاغوت جادو نے دو ہفتہ کی مہلت طلب کی ہے سومنات جادو نے کہا آپ کی کیا رائے ہے بدیع الملک
نے کہا ہم مہلت دینے مین کبھی انکار نہین کرتے اگر اسکو مہلت کی ضرورت ہے تو ہم مہلت دیتے ہین
وہ سامان جنگ درست کرے پھر ہمسے مقابلہ کرے یہ فرماکر شاہزادہ اپنے لشکر کی طرف پلٹا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال فانوس جادو کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ جو طاغوت جادو کے لشکر سے چلا چشم زدن مین آئینہ اندام جادو کے پاس آکر پہونچا آئینہ اندام نے جو اسکی
صورت دیکھی نامہ طاغوت جادو پہلے پہونچ چکا تھا کہ فانوس جادو اسیر ہوگیا اور لشکر اسکا
مسلمان ہوگیا آئینہ اندام کو بڑا صدمہ ہوا تھا جیسے ہی فانوس جادو کو دیکھا تخت سے اٹھکھڑا ہوا
کہا بھائی صاحب آپ نے میری وجہ سے بڑی زحمت اٹھائی فانوس جادو نے کہا مجھے اپنی زحمت کا
مطلق خیال نہین ہے مگر اب طلسم کے برباد ہو جانے کا خوف ہے آئینہ اندام نے کہا یہ خیال دل سے دور
رکھیے کسکی مجال نہین جو اس طلسم کو شکست دے سکے فانوس نے کہا اے آئینہ اندام طلسم کشا کو
کم نہ تصور کر یہ طلسم کشا اصلی ہے اسکی اقبالمندی پر نظر کر دیکھ اسنے اس طلسم مین آکے کیا کیا باتین پیدا
کین تو نے اسکے ہم اہلیون کو اسیر کرلیا اسنے تنہا شہر قنداب مین پہونچکر قنداب جادو ایسے ساحر کو
اپنا مطیع کرلیا وہان سے لشکر لیکر چلا راہ مین سومنات جادو وغیرہ کو مسلمان کیا مرحلہ طومار فتح کرلیا
ہر جگہ سے لشکر اور خزانہ بھی ملا واقفکاران طلسم بھی اسکے شریک ہوئے حد کی بات ہے کہ مجھے اسکے عیار
نے اسیر کیا کتاب خلاصۂ طلسم بھی لیگیا اب وہ کتاب طلسم کشا کو پہونچی ہوگی طلسم کشا اس کتاب
کی مدد سے لوح تک پہونچ جائیگا سب مراحل بھی بآسانی فتح ہو جائینگے اب طلسم کے بچنے کی
کوئی صورت نہین ہے آئینہ اندام جادو نے کہا اے فانوس جادو کتاب خلاصۂ طلسم

تمھارے قبضہ سے کیونکر نکل گئی فانوس جادو نے کہا ایک عیار اشراق جادو کی صورت بنکر مجھ سے کتاب لیگیا
مجھے بھی اسیر کیا لشکر میرا اُسکے پاس چلا گیا سب نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کرلی اب مین کیا
کرسکتا ہون بالکل بے بس ہون طاغوت جادو طلسم کشا کے مقابلے مین ہے وہ کہتا تھا کہ مین ہرگز
یہان نہ ٹھہرونگا تمھارے ہمراہ چلونگا اُسکو زبردستی وہان چھوڑکے آیا ہون اُس سے دو ہفتے کا
وعدہ کرکے آیا ہون اُسنے مجھ سے کہدیا ہے کہ اگر دو ہفتے سے زیادہ زمانہ گذریگا تو مین ہرگز
یہان نہ ٹھہرونگا چلا آؤنگا اُسکا آنا اور آفت ہے طلسم کشا کو اور وقت ملیگا اور آگے بڑھ جائے گا
دو ایک مرحلے فتح کرلیگا آئینہ اندام نے کہا اگر کتاب خلاصۂ طلسم اُسکے پاس گئی ہے تو البتہ محل خوف ہے
مگر پھر کیا کرسکتا ہے جس وقت مین اُس طلسم کے ساحران جلیل القدر کو اطلاع کردونگا اور
وہ لوگ زمین سے برآمد ہونگے اسوقت کچھ بھی نہ بن پڑیگا آخری درجہ ایوان نہ طاق ہے جسوقت
ایوان نہ طاق کا دروازہ کھلیگا اور ایوان جادو اور کیوان جادو وہان سے برآمد ہونگے سحر کرکے
زمین ہلا دینگے ایک دم مین طلسم کشا کو گرفتار کرلینگے تحفہ جات دافع سحر جو طلسم کشا کے پاس ہین
اُسوقت کام نہ دینگے لشکر سے ابھی کچھ کام نہ نکلیگا فانوس جادو نے کہا پھر اُن باتون کو کسدن کے
واسطے اُٹھا رکھا ہے جو کچھ کام کرنا ہے اِس وقت کرو کہ طلسم کشا کے ہاتھ سے جان بچے
آئینہ اندام نے کہا مین نوشاد جادو کو ایک نامہ لکھتا ہون وہ سب بزرگان دین سے بخوبی ماہر ہے
جسوقت وہ میرے پاس آئیگا اسوقت سب ساحران جلیل کے نام معلوم ہو جائینگے اُن لوگون کو
مین طلب کرونگا فانوس جادو نے کہا مین کچھ اور نہین چاہتا ہون صرف اسقدر ضرورت ہے کہ تم
میرے ہمراہ ہو مین طلسم کشا کو چلکر گرفتار کردون تمھارا نام ہونا ضرور ہے آئینہ اندام جادو نے
کہا کیا کردون اسوقت میرے غلق کیے ہوئے بہت سے ساحر ہین جو ایک دم مین طلسم کشا کو
گرفتار کردینگے فانوس جادو نے کہا اے آئینہ اندام جادو اب ایسے خیالات دل سے دور کرو بہت
جلد اِس امر مین کوشش کرو کہ طلسم کشا گرفتار ہو جائے آئینہ اندام جادو نے کہا مین اسیوقت
نوشاد جادو کو بلاتا ہون اُس سے نام ساحرون کے تحقیق کرتا ہون اُنکو بلاکر تمھارے
ہمراہ کرتا ہون تم جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو جس طرح بن پڑے اُسکو اسیر کرکے لاؤ فانوس
جادو نے کہا تمھین اختیار ہے آئینہ اندام جادو نے اُسی وقت اپنے سب ملازمین کو بلایا چند
ساحر آئے اُسنے ایک نامہ لکھکر ساحرون کو دیا کہا اِس نامے کو نوشاد جادو کے پاس لیجاؤ اُسکو
ابھی میرے پاس لاؤ ملازمین آئینہ اندام اُسی وقت نامہ لیکر روانہ ہوئے نوشاد جادو
کے مکان پر آئے نوشاد جادو اُسوقت اپنے باغ مین ٹہل رہا تھا کہ ساحرون نے آکر اُسکو
نامہ دیا نوشاد جادو نے نامہ پڑھا اُسی وقت ساحرون کے ہمراہ ہوا آئینہ اندام کے پاس آیا
آئینہ اندام کو سلام کیا آئینہ اندام نے کہا اے نوشاد جادو مین نے اسواسطے تمھین
بلایا ہے کہ تم بزرگان دین کے نام ونشان سے بخوبی آگاہ ہو اور سب کو جانتے ہو اُن کے
نام مجھے بتاؤ کہ مین سب کو طلب کرون ایک معرکۂ عظیم درپیش ہے جب تک وہ لوگ یہان
نہ آئینگے یہ مرحلہ ہرگز ہرگز طے نہوگا نوشاد جادو نے سب بزرگان دین کے نام بتائے

آخر مین کہا یا خداوند یہ نام تو اُن لوگون کے ہین کہ جو آپ کی پرستش ابتدائی عمر سے کر رہے ہین مگر چار شخص زمین کے اندر ایسے ہین جو آپ پرست ہین اُنکے نام لوگون نے کتب تواریخ مین درج کر دیے ہین قریب ایک ہزار سال کے ہوا کہ وہ لوگ زمین مین حبس دم کیے ہوئے بیٹھے ہین سنا گیا ہے کہ اُنکے سحر کا جواب دینے والا نہین ہے تواریخ مین بھی اسی طرح سے لکھا ہے کہ جب اُن کا سحر بہتر سب ساحرون سے مانا گیا اور کوئی جواب دینے والا اُنکا نر ہا تو اُنھون نے مجبور ہو کے زمین کو اپنا مسکن قرار دیا ایک ہزار برس سے زمین مین ہین آئینہ اندام نے کہا وہ میرے کہنے سے کاہے کو اپنی عبادت ترک کرینگے نوشاد جادو نے کہا کیا تعجب ہے کہ آپ کی پرستش اختیار کرین آئینہ اندام نے اُنکے نام پوچھے نوشاد جادو نے کہا مین نے کتب تواریخ مین دیکھا ہے ایک کا نام آلام جادو ہے دوسرے کا نام شب تاب جادو ہے تیسرے کا نام اندام جادو ہے چوتھے کا نام اوسان جادو ہے یہ چار ساحر آپ پرست ہین زمین کے اندر بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے ہین اگر آپ اُنکے پاس کسی کو روانہ کیجیے تو یقین ہے کہ وہ ضرور آپ کے حکم کی تعمیل کرین اور آپ کی مدد کرنے کے واسطے بسر وچشم آئین آئینہ اندام جادو نے کہا مین چاہتا ہون کہ تمھین ہر ایک کو جا کر اطلاع دو کہ تمھین خداوند آئینہ اندام نے بلایا ہے اور ان چار ساحرون سے بھی جا کر کہو کہ تمھین ہمارے خداوند نے بلایا ہے دیکھین وہ کیا کہتے ہین اور کیا جواب دیتے ہین نوشاد جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین سبکو بلائے لاتا ہون یہ کہکے نوشاد جادو وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام نے فانوس جادو سے کہا جب یہ لوگ زمین سے اُٹھ اُٹھ کے آئین گے قیامت برپا کر دینگے طلسم کشا کیا چیز ہے اگر لاکھ طلسم کشا آئین اور اس سے بڑھ کے شان وشوکت دکھائین تو بھی اُن لوگون کے آگے کچھ حقیقت نہین ہے وہ ضرور زیر کرین گے فانوس جادو نے کہا ابھی مجکو یقین نہین جب طلسم کشا اسیر ہو جائے گا تو مجھے یقین آئے گا آئینہ اندام جادو نے کہا اے فانوس جادو تم طلسم کشا کو مان گئے بڑے تعجب کی بات ہے ویسی دل پر دعوی خدائی کرتے ہو تمھین لازم ہے کہ جرات وہمت پیدا کرو فانوس جادو نے کہا ایسے مقام پر ہمت وجرات کام نہین دیتی آپ کا قول میرے پسند نہین ہے آئینہ اندام اور فانوس جادو مین تھوڑی دیر یہ گفتگو رہی آخر کار رات زیادہ گئی فانوس جادو کو آئینہ اندام نے رخصت کیا اُسکے واسطے ایک مکان نفیس مقرر کیا گیا تھا فانوس جادو وہان جا کر سو رہا آئینہ اندام بھی اپنی خوابگاہ مین گیا دوسرے روز جب دونون جاگے ملازمون نے آئینہ اندام سے آکر کہا نوشاد جادو آنا چاہتے ہین اگر آپ کی اجازت ہو تو اُنکو اندر بلا لین آئینہ اندام نے کہا ضرور میرے سامنے لاؤ مین نے کچھ ضروری باتین اُنسے کہی ہین یقین ہے کہ اُنھون نے اُسکا انتظام کیا ہو ہرکارے باہر آئے نوشاد جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے نوشاد جادو آئینہ اندام کے پاس گیا کہا یا خداوند مین بعض لوگون کے ٹھکانون پر کل گیا اُنکو ہوشیار کیا آپ کا حکم سنایا اُنھون نے اقرار کیا کہ جسوقت خداوند ہمین طلب فرمائین ہم بسر وچشم چلنے کو موجود ہین اور بعض کے پاس آج جاؤنگا آئینہ اندام نے کہا اُن چارون ساحرون کے پاس جانے کا اتفاق نہین ہوا نوشاد جادو نے کہا وہ لوگ بہت دور ہین پہلے اُن سب کو آمادہ کر لون پھر اُنکے پاس جاؤن آئینہ اندام نے

کہا جن کو کل ہوشیار کیا تھا آج اُنھین یہان لے آؤ نوشاد نے کہا مین یہ مناسب جانتا ہون
کہ پہلے سب کو ہوشیار کر دون پھر ایک بار سب کو لے آؤن آئینہ اندام نے کہا تمھین اختیار ہے
نوشاد جادو نے کہا مین آج سب کو اطلاع دے دونگا اور کل سے سب لوگ یہان برائے
سجدہ حاضر ہونگے آئینہ اندام جادو نے کہا اے نوشاد جادو مین اسکے عوض مین تیری عمر بڑھا دونگا
بہت کچھ مال و اسباب تجکو دونگا نوشاد جادو بہت خوش ہوا پھر آئینہ اندام جادو سے رخصت ہو کر
چلا جہان جہان ساحران بد انجام حبس دم کیے بیٹھے تھے اُسنے سب کو جا کر اطلاع کی سب کے
بعد اُن چارون ساحرون کے پاس پہونچا جو آب پرست مشہور تھے اُنکو جا کر جگایا سب سے
پہلے آلام جادو کی آنکھ کھلی اُسنے کہا اے شخص تو کون ہے نوشاد جادو نے جواب دیا
کہ مین فرستادہ آئینہ اندام ہون تمھارے پاس ایک ضرورت خاص سے آیا ہون
آلام جادو نے کہا جلد اپنی ضرورت بیان کرو نوشاد نے کہا تمھین خداوند آئینہ اندام نے
طلب کیا ہے ایک شخص اس طلسم مین آیا ہے بہت سے مرحلے اُسنے تباہ کر دیئے ہین اور بہت
سے ساحران نامی اُسکے مطیع بھی ہو گئے ہین خداوند کو یہ منظور ہے کہ بزرگان دین ملکر اُسکو
اسیر کر لین آلام جادو نے کہا اے شخص آئینہ اندام کا زمانۂ خدائی قریب آگیا نوشاد جادو نے
کہا وہ ایک مدت سے خدائی کر رہے ہین آلام جادو نے کہا اب طلسم کی عمر بھی تمام ہوئی
ہمارے خداوند آب رسان جادو جنھون نے پہلے اس طلسم کی بنا ڈالی تھی اُنھون نے لکھدیا تھا
کہ جب آئینہ اندام جادو اس طلسم مین خداوندی کریگا طلسم کی عمر کو ختم سمجھنا لہذا اب زمانہ منقلب
ہونے والا ہے یقین ہے اس طلسم پر مسلمان چڑھائی کر کے آئین اور طلسم کو فتح کرین آئینہ اندام
جادو اُنکے ہاتھ سے تکلیف اُٹھا کے آسمان پر چلے جائین نوشاد جادو نے کہا آپ وہان تشریف
لے چلین اور یہ سب باتین اُنسے بیان کرین کیا اُنمین اتنی قدرت نہین ہے کہ وہ اس طلسم کشا کو
گرفتار کر دین آلام جادو نے کہا اسکی بابت مین کچھ کہہ نہین سکتا شب تاب جادو کو اُٹھاؤ
دیکھو وہ کیا کہتے ہین اگر اُنکی رائے ہوگی تو پھر اندام جادو سے پوچھا جائیگا اندام جادو کے
بعد اوسان جادو کی رائے پر منحصر ہے نوشاد جادو نے شب تاب جادو کو ہوشیار کیا شب تاب
جادو نے آنکھ کھول کر نوشاد جادو کی صورت دیکھی کہا اے شخص تو کون ہے آلام جادو نے
کہا یہ شخص فرستادۂ خداوند ہے اُسکو بُرا نہ کہنا شب تاب جادو نے کہا کس خداوند نے اِسے یہان بھیجا
ہے نوشاد جادو نے کہا خداوند آئینہ اندام نے مجکو یہان بھیجا ہے شب تاب جادو نے کہا
کیا خداوند آئینہ اندام کی خدائی کا زمانہ آگیا نوشاد جادو نے کہا ایک طلسم بھی اُنھون نے یہان
بنایا اُسی کے فتح کرنے کو ایک شخص آیا ہے آپ لوگون کو مدد کے واسطے بلایا ہے شب تاب جادو
نے کہا ہمارا چلنا اندام جادو کی رائے پر منحصر ہے نوشاد جادو نے اندام جادو کو بھی جگا دیا
اسنے بھی ویسی ہی باتین بتائین جیسی اُن دونون ساحرون نے باتین کی تھین آخر مین یہ بھی کہدیا
کہ جب تک اوسان جادو ہوشیار نہو گا اسوقت تک ہم لوگون کی رائے ناقص ہے نوشاد جادو
نے اوسان جادو کو بھی جگا دیا اوسان جادو نے بھی ویسی ہی باتین کین جب چارون ساحر

بیدار

بیدار ہوئے تو آلام جادو نے کہا اب عمر اس طلسم کی تمام ہوئی اور ہم لوگون کی بھی عمر ختم ہوئی بہتر
یہ ہے کہ خداوند آئینہ اندام جادو کی خدمت مین چلین اور اُنھین کتبہ بزرگان دین دکھاوین دیکھین
خداوند کی کیا رائے ہوتی ہے اگر اُنھون نے اسوقت سے آسمان پر جانے کا انتظام شروع کردیا ہو تو بہت
مناسب ہے ورنہ ہملوگون کے واسطے خرابی ہے طلسم کشا ہمین قتل کریگا اور طلسم پر قبضہ کریگا یہ سُنکر
ہر ایک ساحر راضی ہوا آلام جادو اُٹھا سب ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا نوشاد جادو کے ہمراہ آئینہ اندام
کے پاس چلے تھوڑی دیر مین نوشاد جادو آئینہ اندام کے مکان پر آکے پہونچا آئینہ اندام نے دربانون
سے کہدیا تھا کہ اگر نوشاد جادو بزرگان کو اپنے ہمراہ لیکر آئے تو اُسکو مانع نہونا ایسا نہو کوئی بات
اُن لوگون کے خلاف ہو دربان اُسکو آتے ہوئے دیکھکر خاموش ہو رہے روکا بھی نہین نوشاد
جادو مع چارون ساحرون کے اندر آیا آئینہ اندام جادو ان سب کا منتظر تھا جیسے ہی اُن لوگونکو
آتے ہوئے دیکھا اپنے پاس بلالیا سب ساحر اُسکے پاس گئے آئینہ اندام جادو نے سب کو اپنے
پاس بٹھایا اُنسے حقیقت خاص دریافت کرنا شروع کی پہلے آلام جادو نے کہا یا خداوند ہمارے
بزرگان دین ایک کتبہ ہمارے سپرد کرگئے تھے اور کہا تھا کہ جب خداوند آئینہ اندام جادو کا زمانہ
خدائی ہوگا اُسوقت ایک مسلمان برائے فتاحی طلسم آئیگا اور طلسم کے بہت سے مراحل اُس کے
ہاتھ سے فتح ہونگے اُسوقت تم لوگون کو اُٹھنا پڑیگا جب تم آئینہ اندام جادو کی خدمت مین جانا تو
یہ کتبہ اُنکو دکھانا یہ کہکے اپنے بازؤون سے ایک تعویذ کھولا اُسمین سے ایک کاغذ نکال کر آئینہ اندام
جادو کو دیا آئینہ اندام نے اُس کاغذ کو پڑھنا شروع کیا لکھا تھا کہ اے خداوند آئینہ اندام جادو
آگاہ ہو کہ اب عمر طلسم کی تمام ہوئی اور بدیع الملک اس طلسم کا طلسم کشائے اصلی ہے اس سے ہرگز
کوئی فتحیاب نہو گا جو مقابلہ کریگا وہ مارا جائیگا بہتر یہ ہے کہ اب چولا تبدیل کرکے اُس طلسم کو خود
تباہ کرو آئینہ اندام جادو نے جو یہ کتبہ دیکھا بہت گھبرایا کہا ایسی ایسی تحریرین بہت سی میرے
پاس موجود ہین مگر مین نے اس طلسم کی عمر بڑھادی ہے کسی کی مجال نہین جو اس طلسم کو فتح کرسکے یہ
طلسم ہمیشہ رہیگا ہان طلسم قدیم جو ہے وہ البتہ ٹوٹ جائیگا ورنہ میرا بنایا ہوا طلسم ہمیشہ برقرار رہیگا آلام جادو
نے کہا یہ مین نہین جانتا ہون کہ آپ نے اس طلسم کی عمر بڑھادی ہے آئینہ اندام نے کہا مین نے اس
طلسم کو ایسا جائے قرار بنایا ہے اسوجہ سے اسکو کبھی زوال نہین ہوسکتا ہے آئینہ اندام اور اُن ساحرون
مین یہ گفتگو ہوتی رہی نوشاد جادو نے کہا اب مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ مین اور لوگون کو
جاکر اپنے ساتھ لے آؤن آئینہ اندام نے کہا ضرور جاؤ سب کو لے آؤ نوشاد جادو وہان سے
روانہ ہوا جن جن لوگون کو ہوشیار کر آیا تھا اُنھین اپنے ہمراہ لیا پھر تھوڑے عرصہ کے بعد آئینہ اندام
جادو کے پاس سب ساحرون کو اپنے ہمراہ لایا آئینہ اندام کو سب گمراہون نے سجدہ کیا کہا
یا خداوند ایک مدت دراز کے بعد آپ کے جمال باکمال کی زیارت ہم لوگون کو نصیب ہوئی پھر
آئینہ اندام نے کہا قدرت نے تمھارے درجے بہت بڑھائے ہین اور اب تمھارے واسطے وہ
وہ باتین تجویز کی گئین ہین کہ تم خاص جنت مین جاکے رہوگے اور شب و روز فرشتے تمھاری
خدمت کے واسطے معین کیے جائینگے ساحرون نے کہا یا خداوند ہم دو سو برس سے آپ کی

عبادت کرتے تھے آج اُسکا ثمرہ ہمارے ہاتھ آیا آئینہ اندام نے کہا مگر ایک کام کا صلہ تم سے
بیان کیا گیا ہے یہ نہ جاننا کہ یہ درجے بلا مشقت تمھین حاصل ہونگے ساحرون نے کہا یا خداوند
ہم بسر و چشم حاضر ہین جو آپ ہم سے فرمایئے گا ہم بجا لائینگے آئینہ اندام نے کہا ایک شخص مسلمان
اس طلسم مین برائے فتاحی طلسم آیا ہے وہ چاہتا ہے کہ اس طلسم کو فتح کرلے قدرت کو اسکی خاطر بھی
منظور ہے اس سبب سے زیادہ تکلیف دینا نہین چاہتے ہین اُسنے بعض بعض ساحرون کو زیر بھی کرلیا
ہے تمھین اسواسطے بلایا ہے کہ سب ملکر جاؤ اور اُسکو گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ سب نے
کہا یا خداوند آپ نے یہ کیا بڑی بات فرمائی جسوقت حکم ہوگا اُسکو گرفتار کردینگے آئینہ اندام جادو
نے کہا اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا یہ بالکل قدرت کو ناپسند ہے اس سبب سے بہت سے ساحرونکو
اُسکے ہاتھ سے زیر کرادیا اب تم لوگ یہ بات نہ کہنا اسوقت قدرت نے خطا معاف کردی سب سلح باندھنے لگے آئینہ اندام جادو نے ایک رقعہ اشراق جادو کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے
اشراق جادو تجھے لازم ہے کہ بہت جلد میرے پاس آکہ قریب ایک ہزار کے بزرگان دین یہان جمع ہین
ان سب کی زیارت تجھپر واجب ہے اور جب میرے پاس آئیگا تو مین اور کچھ امور ضروری بھی تجھ سے
بیان کرونگا یہ رقعہ لکھکر ایک ساحر کو دیا وہ اشراق جادو کے پاس لیگیا اشراق جادو اُس رقعہ کے
پڑھتے ہی اُٹھا اپنے تخت سحر پر بیٹھ کے آئینہ اندام جادو کے مکان پر آیا اُسکی اطلاع سرکارون نے
کی آئینہ اندام نے اُسکو اپنے پاس بلالیا جیسے ہی اشراق جادو اندر گیا پہلے تو اُس نے آئینہ اندام
کو سجدہ کیا پھر ہر ایک ساحر کے پانوٗن چومے آئینہ اندام جادو نے اُسکو بھی اپنے پاس
بٹھایا اشراق جادو نے کہا اب قدرت کو غصہ آیا اور طلسم کشا کے گرفتار کرلینے کی تدبیر
فرمائی آئینہ اندام نے کہا ہمارے یہان نصف لشکر کو حکم دو کہ وہ لوگ تیار رہین کل یہان سے
سب روانہ ہوجائینگے اب طلسم کشا کو حقیقت مقابلہ معلوم ہوگی اشراق جادو نے کہا اور جو کچھ
آپ کو فرمانا منظور ہو مجھ سے کہدیجے مین ایک ہی بار سب انتظام کرلون آئینہ اندام نے کہا
سوائے اسکے اور کوئی دوسرا کام نہین ہے میرے لشکر مین جاکر کہدو کہ نصف لشکر سامان سفر کل تک
درست کرلے کہ یہ لوگ زیادہ لہو ولعب مین رہنا پسند نہین کرتے اشراق جادو نے کہا یا خداوند
نصف لشکر اگر آپ کا سامان سفر درست کرکے طلسم کشا کے مقابلے کے واسطے جائیگا تو کس میدان
مین لشکر مقیم ہوگا ایسا وسیع میدان کہان ہے آئینہ اندام جادو نے کہا جس طرح ممکن ہو اس
کام کو جس انتظام انجام دو یہان سے لشکر روانہ ہوجائے اگر وہان قیام کرنے کی جگہ نہ ملے گی
لوگ واپس آئینگے طلسم کشا کو لشکر دیکھکر ہیبت تو ہوگی اشراق جادو وہان سے اُٹھا لشکر
آئینہ اندام کی طرف چلا ناظرین والاتمکین پر واضح ہو کہ طلسم کی زمین کے نیچے بھی آبادی تھی
وہان لشکر آئینہ اندام کا رہتا تھا طلسم کو آئینہ اندام نے بزور سحر معلق بنایا تھا اُس کا مفصل
ذکر انشاء اللہ تعالے کسی مقام پر کیا جائیگا کہ ناظرین بہت خوش ہونگے جب اشراق جادو
راہ تہ خانہ طلسم تلاش کرکے تہ خانہ طلسم مین داخل ہوا تو مالک لشکر جنود جادو تھا اُس کے
مکان پر اشراق جادو گیا جنود جادو کو لوگون نے خبر پہونچائی کہ بادشاہ طلسم آیا ہے جنود جادو

اپنے مکان سے نکلا برائے استقبال آیا بڑے اعزاز سے اشراق جادو کو لے گیا اپنے مکان مین
لیجا کر تخت مرصع کار پر بٹھایا کہا اے شہنشاہ آج قدم رنجہ فرمانے کا کیا سبب ہوا اشراق جادو نے
کہا خداوند نے حکم دیا ہے کہ آج ہمارا نصف لشکر تیار ہوکر باہر آئے اور کل یہان سے روانہ ہو جائے
جنود جادو نے کہا طلسم کے اندر کوئی جگہ ایسی نہین جہان نصف لشکر رہ سکے اشراق جادو نے
کہا ہمین خداوند کے حکم کی تعمیل کرنا واجب ہے خداوند کوئی بات پیدا کر دینگے جنود جادو نے
کہا مین ابھی افسران لشکر کو اطلاع دیتا ہون اور اُن لوگون کو تیاری مین بھی کچھ دیر نہو گی یہ کہکے
اُسنے چند ساحرون کو بلایا کہا جاکر رسالدارون کو اطلاع دو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین کل کے
روز یہان سے سفر کرنا ہوگا مگر کل رسالدارون کے پاس نہ جانا جن کے نام تمسے بتائے جائین
اُنسے جاکر اطلاع کردو ساحرون نے کہا ہم ابھی جائینگے اطلاع کرکے واپس آئینگے جنود جادو
نے چند رسالدارون کے نام بتائے ساحر نام لیکر روانہ ہوئے اور اُنکے مکان پر گئے سب کو
اطلاع دی رسالون مین تیاریان ہونے لگین شب بھر اسنے اشراق جادو کو اپنے یہان مہمان
رکھا صبح کو اشراق جادو نے اُس سے کہا کہ اب مین یہان رہنا مناسب نہین جانتا ہون اگر
لشکر تیار ہو تو ہمارے ساتھ کرو تاکہ ہم اب رخصت ہون جنود جادو نے کہا لشکر تیار ہے آپ تشریف
لیجایئے اشراق جادو اُٹھا جنود جادو بھی اُسکے ہمراہ ہوا اور ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا چوبدار
لشکرون مین روانہ کیا سب کو اطلاع دی کہ سب لوگ باہر چلین شہنشاہ اشراق سب کے بعد
تشریف لیجائینگے یہ خبر جو رسالون مین پہونچی لشکر نکلنے لگا عرصہ تک لشکر جاتا رہا جب سب لشکر گذر گیا
تو اشراق جادو وہان سے نکلا اپنے مکان کی طرف چلا یہان آئینہ اندام جادو کے
ہرکارے اس خبر کے واسطے موجود تھے اُنھون نے اُسی وقت جاکر آئینہ اندام جادو کو خبر دی
کہ لشکرگاہ سے لشکر آرہا ہے تمام طلسم مین فوجین پھیل گئی ہین صحراؤن مین لوگ نکل گئے ہین لشکر ساحران
وغیر ساحران کی وجہ سے کہین جگہ نہین ہے آئینہ اندام نے اُن ساحرون کو طلب کیا جو زمین
سے اُٹھ کے آئے تھے جب وہ ساحر آئینہ اندام کے سامنے آئے آئینہ اندام نے کہا اب آپ
لوگ اس لشکر کے سپہ سالار مقرر کیے جاتے ہین اور آپ لوگون کے افسر آلام جادو اور شب تاب
جادو اور اندام جادو اور اوسان جادو ہین لشکر آپ کے حکم کی تعمیل کریگا اور آپ کو ان
چارون صاحبون کے احکام قبول کرنا پڑینگے سبھون نے کہا ہم بسر وچشم انکے احکام کی تعمیل
کرینگے آئینہ اندام جادو نے اِن سب کو رخصت کیا انکے بعد فوج کے افسرون کو طلب کیا
فوج کے افسر جو آئے اجگہ نہ ملی تین مرتبہ کئی کئی ہزار افسر اسکے سامنے آئے آئینہ اندام نے
سب سے کہا کہ تم سب لوگون کو بزرگان دین کے احکام کی تعمیل کرنا ہوگی جو انکی خلاف مرضی
کریگا قدرت اسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیگی سب افسرون نے کہا ہم بسر وچشم انکا حکم مانینگے
ان سب کے بعد فانوس جادو کو بلایا اور آلام جادو اور شب تاب جادو اور اندام جادو
اور اوسان جادو کو بھی طلب کیا جب یہ پانچون ساحر آئے آئینہ اندام جادو نے
آلام جادو وغیرہ سے کہا کہ آپ لوگ فانوس جادو کی راے کے خلاف مرضی کوئی بات

نہ کیجیے گا ان لوگون نے بھی منظور کیا آئینہ اندام جادو نے ان سب کو رخصت کیا یہ سب بدیع الملک نوجوان کے مقابلے کے واسطے روانہ ہوئے کہ ذکر ان سب کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت طاغوت جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ بدیع الملک نوجوان سے مہلت لے چکا تو اُسنے سیراب جادو سے کہا مین نے طلسم کشا سے دو ہفتے کی مہلت لی ہے اب طلسم کشا دو ہفتے تک غافل رہیگا اگر اس عرصہ مین کسی وقت ایسا موقع ملجائے کہ مین طلسم کشا کی بارگاہ مین جاؤن اور اُسکو غافل پاؤن تو تحفہ جات اُسکے اپنے قبضہ مین کرون پھر فانوس جادو کو بلاکر اُسکو گرفتار کرادون سیراب جادو نے کہا میرے نزدیک یہ مناسب نہین ہے آپ کے ہمراہ جو جو ساحر آئے تھے اُنکا انجام آپ نے دیکھا اسی کے واسطے وہ لوگ بھی گئے تھے مگر کوئی کامیاب ہو کر وہان سے نہ پلٹا سب اسیر ہوئے اسی سبب سے آپ کا بھی جانا مین مناسب نہین جانتا سیراب جادو کو طاغوت جادو نے جواب دیا کہ اگر مین اس قسم کے خوف اپنے دل مین رکھون تو خداوند کے احکام کی تعمیل مجھ سے نہ ہو سکے مین ضرور ایک روز وقت پاکر جاؤنگا اگر بن پڑا تو تحفہ جات طلسم کشا ضرور لاؤنگا سیراب جادو نے کہا آپ کو ہر طرح کا اختیار ہے مین مانع نہین ہو سکتا طاغوت جادو اُسوقت تو خاموش ہو رہا نصف شب گذرنے کے بعد طاغوت جادو بصورت مبدل وہان سے چلا بدیع الملک کے لشکر مین داخل ہوا بدیع الملک نوجوان کے قریب آیا سحر کرکے غرق زمین ہوا نقب سحر لگاتا ہوا بارگاہ کے اندر پہونچا شاہزادہ اُسوقت آرام فرما رہا تھا طاغوت جادو قریب آیا رعب بدیع الملک نوجوان اُسپر غالب ہوا پاؤن تھرائے مسہری پر گرا بدیع الملک نوجوان کی آنکھ کھلی نعرہ کرکے اُٹھے طاغوت جادو نے چاہا کہ پھر سحر کرکے غرق زمین ہو جاؤن لیکن بدیع الملک نامدار نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے طمانچہ مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا مرکر زمین پر گرا تاریکی چھا گئی اُسکی لاش جلنے لگی جب لاش جلکر خاک ہو گئی تو آواز آئی کشتی مرا نام من طاغوت جادو بود اس ہنگامے کو سنکر سومنات جادو اور قنداب جادو اور فرجام جادو وغیرہ بارگاہ بدیع الملک کے اندر آئے دیکھا راکھ کا ڈھیر ہے بدیع الملک نامدار مسہری پر بیٹھے ہین سومنات جادو نے عرض کی اے آقائے نامدار یہ کیا واقعہ گذرا بدیع الملک نے سب کیفیت بیان کی سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار یہ تحفہ جات لینے کو آیا ہوگا ہزار ہزار شکر ہے کہ آپ بیدار ہوئے ورنہ کل تحفہ جات لیجاتا تو بڑا غضب ہو جاتا بدیع الملک نامدار نے فرمایا خدا ہر حال مین حافظ و نگہبان رہتا ہے جسقدر رات باقی تھی جاگ کے بسر کی جب وقت سحر قریب آیا بدیع الملک نامدار سجادے پر تشریف لائے فریضہ سحری ادا کیا بعد فراغ نماز شاہزادے نے سومنات جادو سے کہا کہ اب سیراب جادو باقی ہے نہین معلوم اُسکا کیا ارادہ ہو اگر ارادہ جنگ کریگا تو سامان جنگ درست کرکے لڑیگا ابھی دو ہفتے باقی ہین یہان دو ہفتے کا بسر ہونا مشکل ہے مناسب یہ ہے کہ برائے شکار رہا جائین طبیعت بہلائین
:)

جب زمانہ جنگ قریب ہوگا واپس آئینگے سومنات جادو نے عرض کی بہت مناسب ہے آپ برائے شکار تشریف لیجلین بدیع الملک نے اُسی وقت سامان سفر کا حکم دیا چند آدمی مع خواجہ کے لیکر برائے شکار روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر آئے گا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کی جاتی ہے

یہان طاغوت جادو کے قتل ہو جانے کی خبر سیراب جادو کو جو معلوم ہوئی اسکو اسدرجہ خوف طاری ہوا کہ اسنے اپنے لشکر والون سے کہا کہ مین یہان طاغوت جادو کے سبب سے مقیم تھا اور وہی انتظام جنگ کرتے تھے اُنکو طلسم کشا نے قتل کیا اب میرا ٹھہرنا بالکل بیکار ہے مین آج طلسم کشا کو ایک خط اطلاعاً بھیجتا ہون کہ مین برائے جنگ یہان مقیم نہ تھا بلکہ طاغوت جادو کے سبب سے یہان رہتا تھا اب وہ قتل ہوا مین لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر واپس جاتا ہون اگر خداوند مجھسے مقابلہ کرنے کو فرمائینگے تو مین پھر سامان جنگ درست کرکے مقابلے کیواسطے آؤنگا اگر وہ نفرمائینگے تو اُنھین اختیار ہے سب نے کہا بہت اچھی بات ہے سیراب جادو نے اُسی مضمونکا نامہ لکھا ساحر کو دیا ساحر لشکر بدیع الملک نامدار مین نامہ لیکر آیا یہان شاہزادے کو نہ پایا واپس گیا نامہ سیراب جادو کو دیا کہا بدیع الملک برائے شکار گئے ہین سیراب جادو نے کہا بہت اچھی بات ہے تم سب لوگ سامان سفر درست کرو مین خداوند کی خدمت مین چلونگا اہالیان فوج نے اُسی روز سامان سفر درست کیا دوسرے روز سیراب جادو وہانسے روانہ ہوا سومنات جادو نے اُسکو روکنا مناسب نجانا قنداب جادو نے کہا کہ اگر اسکو روک کے قتل بھی کرینگے تو آقائے نامدار کے خلاف ہوگا کیونکہ آقائے نامدار فراری کا روکنا بعض اوقات بُرا جانتے ہین سومنات جادو نے کہا میری بھی یہی راے ہی سیراب جادو سے کسی نے جانے کی نسبت کچھ نہ کہا جب یہ وہان سے مع لشکر جاچکا تو قنداب جادو نے کہا اب اگر مناسب وقت ہو تو ہم بھی آقائے نامدار سے چلکر ملین اور آگے بڑھین یہ سنکر سومنات جادو نے کہا اس بات کو سب ساحران جلیل سے بیان کرو اگر سب کی راے ہو تو یہان قیام کرنے کی کیا ضرورت ہے آقائے نامدار کسی صحرا مین مصروف شکار ہونگے ہرکارے روانہ کردیے جائین خبر معلوم ہو جائیگی قنداب جادو نے سب ساحرون کو بدیع الملک نامدار کی بارگاہ مین جمع کیا اور سبھون سے کہا کہ اب سیراب جادو بھی بھاگ گیا آقائے نامدار خصوصاً اسی کی وجہ سے یہان مقیم تھے اب کوئی ضرورت ٹھہرنے کی نہین ہے اپنے آقائے نامدار کے پاس چلین اور عرض کرین کہ اب تلاش لوح مین تشریف لے چلیے یہان ٹھہرنا بیکار ہے وہ ضرور بالضرور تشریف لیچلین گے ورنہ اگر اُنھین اس امر کی اطلاع نہوگی تو کیا عجب ہے جو خلاف مزاج مبارک ہو سب ساحرونکی راے ہوئی کہ آقائے نامدار کی خدمت مین چلنا بہت اچھی بات ہے قنداب جادو نے کہا پہلے ہرکارونکو خبر کے واسطے بھیجنا چاہیے تاکہ جس جگہ آقائے نامدار فروکش ہون حال معلوم ہو جاسے اُسی طرف چلین سب نے اُس راے کو بہت پسند کیا دوسرے روز قنداب جادو نے ہرکارہ دن کو روانہ کیا ساحر چہار جانب تلاش بدیع الملک نامدار مین روانہ ہوئے کہ کیفیت اُنکی وقت پر

معرض تحریر میں آ ئے گی

اب کچھ حال لشکر آئینہ اندام جادو کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ لوگ جو آئینہ اندام جادو کے مکان سے چلے تیسرے روز ایک میدان میں پہونچے فانوس جادو نے آلام جادو سے کہا کہ آج یہاں قیام کرنا بہت اچھا ہے یقین ہے ابھی تک لشکر خاص شہر میں موجود ہے آلام جادو نے ان ساحروں سے کہا جو آئینہ پرست تھے اُن لوگوں نے لشکر کو ٹھہرنے کے واسطے اطلاع دی اُسی وقت بارگاہیں استادہ ہونے لگیں فانوس جادو کی بارگاہ سب سے پہلے استادہ کی گئی یہ اپنی بارگاہ میں داخل ہوا آلام جادو اسکی بارگاہ میں مع اپنے ہمراہیوں کے آیا فانوس جادو نے کہا یقین ہے دو روز کے بعد طلسم کشا کے لشکر تک پہونچیں وہاں طاغوت جادو کی عجیب کیفیت ہوگی ہر وقت اُسکو میرا خیال ہوگا میں نے دو ہفتے کا وعدہ کیا ہے یقین ہے وہ زیادہ گھبرائے اور وہاں قرار نہ کرے آلام جادو نے جواب دیا کہ طاغوت جادو کون شخص ہے فانوس جادو نے سب کیفیت طاغوت جادو کی بیان کی آلام جادو نے کہا اسوقت آپ صحرا کو تشریف لے چلیں تو بہت مناسب ہے فانوس جادو نے جانا کہ اس وقت اسکا دل گھبراتا ہے کیا مضائقہ ہے تھوڑی دیر تفریح ہو جائیگی یہ سوچ کے فانوس جادو اُٹھا آلام جادو اور شب تاب جادو اور اندام جادو اسکے ہمراہ ہوئے فانوس جادو صحرا کی کیفیت دیکھتا ہوا چلا قریب نصف کوس کے راہ طے کی تھی کہ فانوس جادو کو ایک آہو تیر خوردہ نظر آیا فانوس جادو نے آلام جادو سے کہا کسی صید افگن نے اسکو نشانہ کیا مگر یہ بھاگ کے نکل آیا اب گر جائیگا آلام جادو نے جادو کے زور سے اُس آہوے تیر خوردہ کو روک دیا فانوس جادو آگے بڑھا چاہتا ہے کہ ہرن کو اُٹھائے کہ گھوڑے کے سموں کی صدا کان میں آئی فانوس جادو نے سر اُٹھا کے دیکھا کہ سامنے سے ایک جوان صاحب شوکت و شان آتا ہے فانوس جادو نے چہرہ زیبا جو اُس جوان کا دیکھا دل میں خیال کیا کہ یہ صورت زیبا کہیں اور بھی دیکھی ہے فانوس جادو تو اس خیال میں تھا اُس جوان نے وہیں سے نعرہ کیا خبردار اس آہو کو ہاتھ نہ لگانا ہم اسکے تعاقب میں بہت دور سے آتے ہیں فانوس جادو نے کہا اے جوان بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو مجھ سے ایسی باتیں کرتا ہے کیا کہوں کہ میں کون ہوں اُس جوان نے کہا ہم آپ کو خوب جانتے ہیں مگر اب اس آہو کو ہاتھ نہ لگانا فانوس جادو تو سحر کے غرور میں بھرا ہوا تھا اُسنے اُس آہو پر ہاتھ ڈال دیا اُس جوان کے ہاتھ میں کمان تھی ترکش سے تیر نکال کر فانوس جادو کی طرف پھینکا تیر فانوس جادو کی پیشانی پر آکے پڑا فانوس جادو کی شمع حیات گل ہوئی زمین پر گر کر تڑپنے لگا بہت کچھ سحر کیا مگر اُس جوان پر سحر نے بالکل اثر نہ کیا مگر آلام جادو نے جو فانوس جادو کے کراہنے کی آواز سنی یہ جھپٹ کے قریب پہونچا دیکھا فانوس جادو زمین پر پڑا ایڑیاں رگڑ رہا ہے آلام جادو نے نگاہ اُٹھا کے دیکھا ایک جوان سامنے گھوڑے پر بیٹھا ہوا بنگاہ غیظ اسکی طرف دیکھ رہا ہے آلام جادو نے شب تاب جادو کو آواز دی شب تاب

اُسکے قریب آیا اُسنے کہا فانوس جادو کو تم اُٹھا لیجاؤ مین اس جوان سے پوچھون کہ تونے
فانوس جادو کو تیر کیون مارا دیکھون یہ کیا بتاتا ہے شب تاب جادو فانوس کے قریب آیا چاہتا تھا کہ
اُسکو اُٹھائے کہ فانوس نے تڑپ کے جان دی اسکے مرتے ہی تاریکی چھاگئی آوازین مہیب آئین
سنگباری برف باری ہوئی ایک آواز عرصہ دراز کے بعد آئی کشتی مرا نام من فانوس جادو بود اس
آواز کے آنے سے وہ تاریکی دفع ہوئی آلام جادو نے دیکھا وہ اپنی جگہ پر کھڑا ہے یہ کیفیت دیکھکر
آلام جادو نے کہا اے جوان اسکو کس نے تیر مارا اُس جوان نے کہا مین نے اُسکو قتل کیا آلام
جادو نے کہا تو کون ہے جوان نے کہا میرا نام بدیع الملک ہے آلام جادو نے یہ نام جو سُنا
سحر کیا چند تیر آتشین بدیع الملک کی طرف پڑھکر مارے مگر تیر زمین پہ گر پڑے بدیع الملک
نوجوان نے ایک تیر چلۂ کمان مین پیوست کرکے اسکی طرف پھینکا اُسنے سحر کیا تیر جلگیا بدیع الملک
کو غصہ آیا مرکب سے اُترکے اُسکے قریب آئے اُسنے بہت کچھ سحر کرکے روکا مگر بدیع الملک نامدار
پر سحر کیا تاثیر کرتا شاہزادہ بدیع الملک نے آلام جادو کے قریب پہونچکے ایک طمانچہ ایسا مارا کہ
سر اُسکا اُڑگیا مرکے زمین پر گرا اُسکے مرتے ہی تاریکی چھاگئی سنگباری برف باری ہونے کے بعد
آواز آئی کشتی مرا نام من آلام جادو بود اس آواز کے آتے ہی شب تاب جادو آگے بڑھا اور ساحر
جو اُسکے ساتھ کے دور کھڑے تھے اس آواز کو سنکر قریب آئے سب نے بدیع الملک کو گھیر لیا
سحر کرنا شروع کیا شاہزادے نے تلوار میان سے لی ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا پہلے شب تاب
جادو کو واصل جہنم کیا اسکے بعد اندام جادو قتل ہوا پھر اوسان جادو مارا گیا اور دو تین ساحر جو
اُنکے ہمراہ آئے تھے سب قتل ہوئے اُنکے مرنے سے جو شور برپا ہوا اور سب کی لاشین جلنے
لگین یہ خبر کسی طرح سے لشکر آئینہ اندام مین پہونچی کہ ایک جوان نے کئی ساحرون کو قتل کیا جو لوگ
سالار لشکر تھے اُنھون نے یہ خبر اُن لوگون کو پہونچائی جو بزرگان دین آئینہ پرست مشہور تھے وہ اس
خبر کو سنکر بہت حیران و پریشان ہوئے آپسمین کہنے لگے کون ساحر تھے جو قتل ہوئے بعض نے کہا
چلکر آلام جادو کو اطلاع دینا چاہیے یہ سوچ کر سب آلام جادو کی طرف روانہ ہوئے اُسکی بارگاہ
مین جو آئے کسی کو نہ پایا خیال کیا کہ شب تاب جادو کی بارگاہ مین گیا ہوگا وہان آئے وہان بھی
کسی کو نہ پایا اندام جادو کی بارگاہ مین آئے یہان بھی کسیکو نہ پایا اوسان جادو کی بارگاہ مین جاکر
دیکھا وہان بھی کوئی نہ ملا جب چارون ساحرون کی بارگاہین دیکھ چکے تو سب فانوس جادو کی
بارگاہ کیطرف چلے بارگاہ مین آکے دیکھا یہان فانوس جادو کو بھی نہ پایا لوگونسے دریافت کیا تو حال
معلوم ہوا کہ سب لوگ صحرا مین برائے سیر گئے ہین اُن لوگون نے جو یہ خبر سُنی کہ سب واسطے سیر کے صحرا مین
گئے ہین سب کو یہی خیال گذرا کہ وہان آپسمین کسی بات پر بحث ہوئی ہوگی ایک نے دوسرے کو
قتل کیا یہ سوچ کے سب اُسطرف روانہ ہوئے جب وہان پہونچے جہان لاشین ساحرون کی پڑی
تھین سب کو مردہ دیکھا ان لوگون کے حواس باختہ ہوئے دیکھا ایک جوان باشوکت و شان
سامنے بیٹھا ہوا ایک ہرن کو صاف کر رہا ہے مرکب اُسکے عقب مین کھڑا ہے اُن ساحرون نے
کہا اے جوان ان لوگون کو کس نے قتل کیا اُس جوان نے جواب دیا ان لوگون کو ہم نے

قتل کیا ہے ساحرون نے کہا اے شخص تو بڑا نڈر ہے اگر تو نے قتل بھی کیا تھا تو اسوقت ظاہر کرنے کی کیا ضرورت تھی معلوم ہوتا ہے تیری بھی قضا آئی ہے یہ کہکے ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا یہان بدیع الملک نامدار سحر کو کب مانتے ہین تلوار کھینچ کے جا پڑے قتل کرنا شروع کیا ان لوگون کے مرنے کے بعد جو آوازین بلند ہوئین لشکر مین اور لوگون نے سُنین سب مسلح و مکمل ہو کر آ پڑے سب نے بدیع الملک کو گھیر لیا شاہزادہ بھی دلیرانہ دغا کرنے لگا دن بہت کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہو گئی ساحرون نے کہا جلد روشنی کا سامان کرو ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہ طلسم کشا ہے اسکو گرفتار کر لو اسنے غضب کیا اسوقت اُن ساحرون کو قتل کیا ہے جو رکن ساحری تھے خبردار اسکو ہرگز نجانے دینا گرفتار کر لینا اُسی وقت روشنی کا انتظام ہوا بدیع الملک نے تنہا ہزارون ساحرون کو قتل کر کے میدان مین انبار لگا دیا صبح تک جنگ کرتے رہے جب سپیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا شاہزادے کو طاقت جنگ باقی نہ رہی ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا زخم بھی کثرت سے تھے شاہزادہ اسقدر لوگون سے جنگ بھی اتنے عرصہ تک کر چکا تھا ہاتھ بہکنے لگا اُسی ہنگام مین ایک ساحر نے پس پشت آکر گرز کا وار کیا شاہزادے کا سر زخمی ہوا بدیع الملک نے دونون ہاتھ گھوڑے کی گردن مین ڈال دیئے آہستہ سے کہا اے مرکب تیز خیال تیرے سوار پر وقت تنگ ہے اگر ہو سکے تو لے نکل گھوڑے نے دیکھا کہ میرے آقا پر وقت تنگ ہے صفون کو درہم و برہم کر کے لے نکلا ساحر چارون طرف دیکھتے رہے بدیع الملک کا پتہ نہ پایا سب نے کہا معلوم ہوتا ہے طلسم کشا کا کوئی مددگار اُسکو نکال لے گیا ورنہ ہم اُسکا کام تمام کر چکے تھے تلاش کرو اسی صحرا مین کہین ہوگا ساحرون نے اُس صحرا مین بہت ڈھونڈھا مگر کہین بدیع الملک نامدار کا پتہ نہ پایا مجبور ہو کے سب ساحر اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت اُن ہرکارون کی عرض کی جاتی ہے کہ جو قنداب جادو نے بدیع الملک نوجوان کی تلاش مین روانہ کیے تھے

وہ ہرکارے ایک روز تک چارون طرف تلاش کرتے رہے جب کہین پتہ نہ پایا مجبور ہو کے واپس ہوئے قنداب جادو کے پاس آئے کہا ہمنے چارونطرف آقائے نامدار کو تلاش کیا مگر کہین نام و نشان تک نملا ناچار ہو کے واپس آئے قنداب جادو نے کہا کل مین خود تلاش مین جاؤنگا ضرور پتہ لگاؤنگا سومنات جادو نے کہا مین بھی ایک سمت تلاش کرونگا قرجام جادو نے کہا مین بھی ایک سمت برائے تلاش جاؤنگا قرطاس جادو نے بھی ایک طرف جانے کا ارادہ کیا اسی طرح ہر ایک ساحر جانے پر آمادہ ہوا قنداب جادو نے کہا سب لوگون کا جانا اچھا نہین ہے بعض یہان رہین لشکر کی محافظت کرین بعض لوگ تلاش کو جائین سومنات جادو نے کہا کہ یہ بات بہت اچھی ہے غرض برائے تلاش چار آدمی مقرر ہوئے سومنات جادو اور قنداب جادو اور قرجام جادو اور قرطاس جادو باقی سب ساحرون کو برائے محافظت لشکر

چھوڑا دوسرے روز یہ چارون ساحر روانہ ہوئے سومنات جادو بہت دور گیا لیکن بدیع الملک
نامدار کا پتہ نہ پایا قمر عام جادو بھی بہت دور تک گیا اسکو بھی کہین بدیع الملک کا پتہ مطلق نملا
قرطاس جادو بھی دور دور گیا اسکو بھی کہین پتہ نہ ملا مگر قنداب جادو جو برائے تلاش روانہ
ہوا ایک سمت نکلگیا جب دن قلیل باقی رہا تھکک کے ایک درخت کے نیچے سر جھکائے بیٹھا تھا دلمین
خیال کر رہا تھا کہ نہین معلوم آقاے نامدار کس طرف تشریف لیگئے ہین جو انکا پتہ نہین معلوم ہوتا اسی
فکر مین تھا کہ سامنے سے گرد اڑی قنداب جادو اسطرف بڑھا جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا قنداب
جادو نے دیکھا خواجہ عمرو نامدار سامنے سے آتے ہین قنداب جادو خوش ہو گیا خواجہ عمرو
کے قریب آیا خواجہ کو سلام کیا خواجہ عمرو نے جواب سلام دیکر کہا اے قنداب جادو تم اس
صحراے ہولناک مین کس کام کے واسطے آئے قنداب جادو نے عرض کی اے خواجہ مین اسواسطے
یہان آیا تھا کہ آقاے نامدار کی قدمبوسی حاصل کرتا اور یہ بھی عرض کرتا کہ سیراب جادو اپنا لشکر لیکر
چلا گیا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے بہتر ہے اب تلاش لوح مین چلیے خواجہ عمرو نے کہا اے قنداب جادو
بدیع الملک کا پتہ نہین ہے ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالا ہم لوگون سے جہان تک ساتھ دیا
گیا ہمراہ رہے جب سخت مجبور ہوئے تھکک کے رہ گئے کیا کرتے پھر جو برائے تلاش گئے شاہزادہ
بدیع الملک کا پتہ نہ پایا اُس روز سے اسوقت تک تلاش کر رہے ہین مگر ابھی تک نشان نہین
معلوم ہوتا ہے قنداب جادو نے کہا خواجہ یہ تو آپ نے عجیب خبر سنائی آپ تو لشکر مین تشریف
لے چلیے اور لشکر کو ہمراہ لیکر آقاے نامدار کی تلاش مین چلیے خواجہ عمرو نے کہا میرے
نزدیک مناسب یہ ہے کہ لشکر کو وہین مقیم رہنے دو شاید بدیع الملک واپس ہو کر لشکر کیطرف
آئین اور وہان لشکر کو نہ پائین تو پھر وہ بہت ہی پریشان ہونگے اور ہم لوگون کی تلاش مین
تنہا نہین معلوم کہان کہان جائینگے اس سے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ لشکر وہین رہے ہملوگ
بدیع الملک کو تلاش کرین لشکر سے ساحر روزمرہ خبر بھی پہونچاتے رہین قنداب جادو نے
کہا آپ لشکر مین تشریف لے چلین آج شب کو سب ساحر وہان آجائینگے اُنسے یہ فرما دیجیے گا
آپ کا فرمانا سب بسر و چشم قبول کرینگے خواجہ عمرو نے کہا بہت اچھی بات ہے مین خود بھی لشکر کیطرف
آنے والا تھا قنداب جادو نے کہا آپ یہان قیام نفرمایئے تشریف لے چلیے خواجہ عمرو اُٹھے
قنداب جادو کے ہمراہ لشکر مین تشریف لائے یہان سب ساحر بھی آچکے تھے لوگون نے
خواجہ عمرو کو جو قنداب جادو کے ہمراہ آتے ہوئے دیکھا خیال کیا کہ نہین معلوم کیا بات ہے
جو آقاے نامدار اب تک نہین آئے ہین یہ سوچ کے سب خواجہ کے پاس آئے قنداب
جادو سے بعض لوگون نے دریافت کیا کہ آقاے نامدار کہان ہین قنداب جادو نے
کہا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ سنکر قنداب جادو خواجہ عمرو کو بدیع الملک کی
بارگاہ مین لایا سب ساحرون کو جمع کیا خواجہ عمرو سے کہا اے خواجہ جو کچھ آپکو فرمانا ہو
فرمایئے سب لوگ بموجب آپ کے ارشاد کے عمل مین لائینگے خواجہ عمرو نے کہا
بدیع الملک نے ایک آہوے صحرائی کے تعاقب مین گھوڑا ڈالا وہ ہرن نہین معلوم

کسطرف چلا گیا ہم لوگون نے بہت تلاش کیا مگر بدیع الملک کا پتہ نہ ملا اور جو جو لوگ ہمراہ تھے اُنکا
بھی ساتھ چھوٹا جب کوئی ہمراہ نرہا مین مجبور ہوکے تنہا ایک صحرا کی طرف چلا وہان قنداب جادو
سے ملاقات ہوئی مین نے لشکر مین واپس آنا مناسب جانا اب مین چاہتا ہون کہ نایاب جادو
لشکر کی نگرانی کے واسطے رہین باقی جسقدر ساحران نامی ہین شاہزادہ بدیع الملک کی
تلاش مین جائین اور لشکر سے ہر ایک کے پاس ہرکارے پہونچتے رہین اور سب اپنے اپنے
ارادہ سے نایاب جادو کو اطلاع دیتے رہین اور نایاب جادو لشکر کے حال اور یہان کے حالات
جدید سے مطلع کرتے رہین اگر شاہزادہ یہان آجاے تو ہم لوگ واپس آئین یا کوئی اور بات کسی
قسم کی یہان پیدا ہو تو ہم اُسکا بندوبست کرنے کو واپس آئین سب نے منظور کیا خواجہ عمرو نے
کہا صرف آج اور اس لشکر مین آپ لوگ رہین کل علے الصباح سے سب روانہ ہوجائین سب نے
اس بات کو بھی قبول کیا تھوڑی دیر تک جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی خواجہ نے حسب معمول
دربار برخاست کیا آپ بدیع الملک کی بارگاہ مین رہے اور سب ساحر اپنی اپنی بارگاہون مین گئے
جسقدر رات باقی تھی سب نے عجب کیفیت مین بسر کی فراق بدیع الملک سب کے دلون پر شاق تھا
ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ جلد سحر ہو شاہزادے کی تلاش مین جائین پتہ لگائین اسی خیال مین ہر ایک بستر خواب
پر کروٹین لے رہا تھا کسی پہلو نیند نہ آتی تھی جب رات گذری اور سپیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا
ہر ایک اپنے اپنے بستر خواب سے اُٹھا خدا کی یاد مین مصروف ہوا جب یاد الٰہی سے فراغت حاصل
ہوئی سب لوگ خواجہ عمرو کے پاس آئے خواجہ عمرو نے کہا اے قنداب جادو تم کس طرف
جانا چاہتے ہو قنداب جادو نے عرض کی جس طرف آپ حکم فرمائین خواجہ عمرو نے قنداب
جادو کو جانب مشرق روانہ کیا اور کہدیا کہ اس طرف جسقدر صحرا کوہ دریا باغ مکان پہاڑ جو
ملے بدیع الملک نامدار کو ضرور بالضرور وہان تلاش کرنا قنداب نے عرض کی خواجہ آپکے
فرمانے کی ضرورت نہین ہے مین شاہزادے کو بہت اچھی طرح تلاش کرونگا یہ کہکے قنداب
جادو نے خواجہ عمرو کو سلام کیا اور جانب مشرق روانہ ہوا اسکے چلے جانے کے بعد خواجہ عمرو
نے سومنات جادو سے کہا تم کس طرف جانا چاہتے ہو سومنات جادو نے عرض کی خواجہ
جس طرف آپ فرمائین مین چلا جاؤن خواجہ عمرو نے کہا تم جانب مغرب جاؤ مگر جس طرح کہ مین نے
قنداب جادو سے تلاش کرنے کو کہا ہے اُسی صورت سے تم بھی تلاش کرنا سومنات جادو
نے عرض کی خواجہ مین اُس سے زیادہ تلاش کرونگا یہ کہکے سومنات جادو بھی جانب مغرب
روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد خواجہ نے قرطاس جادو کو بلایا کہا اے قرطاس جادو تم جانب
شمال جاؤ بدیع الملک کا پتہ لگاؤ قرطاس جادو جانب شمال روانہ ہوا اُسکے
جانے کے بعد خواجہ عمرو نے فرجام جادو کو بلایا کہا اے فرجام جادو تم جانب جنوب
روانہ ہو مگر جس طرح مین نے ان سے کہا ہے اُسی طرح تم بھی تلاش کرنا فرجام جادو
نے عرض کی خواجہ عمرو جیسا آپ نے فرمایا ہے انشاء اللہ تعالے اُسی طرح تلاش کرونگا
یہ کہکے فرجام جادو جانب جنوب روانہ ہوا جب یہ سب لوگ روانہ ہوچکے تو سب کے

بعد خواجہ عمرو روانہ ہوئے ان سب لوگون کو اسی کیفیت مین چھوڑا انکا حال ان سب کا وقت پر معرض تحریر و تقریر مین آئیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی تحریر کرنا منظور ہے

کہ جب مرکب شاہزادے کو لشکر ساحران سے لے نکلا قریب شام ناکام ایک صحرا مین پہونچا ایک درخت سایہ دار کے نیچے گیاہ سبز مانند فرش مخمل اُگی تھی گھوڑا اُس درخت کے قریب آیا آہستہ اپنی پیٹھ سے بدیع الملک نامدار کو زمین پر ڈال دیا شاہزادہ بیہوش تھا گھوڑے نے اپنی پیٹھ سے جب زمین پر ڈالا پہلے بدیع الملک کو دیر تک سونگھا کیا چاہتا تھا کہ اپنے مالک کو ہوشیار کرے مگر اُسوقت شاہزادہ فرط زخمداری سے بالکل بیہوش تھا اور زخمون سے خون اسقدر بہ گیا تھا کہ بدیع الملک مین طاقت حس وحرکت باقی نہ تھی گھوڑا چرنے لگا بدیع الملک زیر درخت عالم بیہوشی مین پڑے رہے گھوڑا لمحہ بھر چرتا تھا پھر اپنے مالک کے پاس آتا تھا دیکھ جاتا تھا شب ماہ سے جنگل نمونہ فردوس تھا عجب اُس صحرا پر بہار تھی چاندنی عجب لطف دکھاتی تھی ایک جانب پانی جو پہاڑ سے گرکر جمع ہوا تھا لہرین لے رہا تھا قضائے کار ملکہ نسیم سبز پوش دختر سموم جادو پادشاہ ایوان ہوا اُسوقت برائے تفریح اپنی خواصون کو ہمراہ لیکر نکلین اُس صحرا کی طرف آئین صحرا کو جو اسطرح پر رونق پایا تخت اُتارا چاندنی کی سیر کرنے لگین ایک خواص کی نگاہ جو مرکب بدیع الملک پر پڑی اُسنے ملکہ سے عرض کی کہ ملکہ ایک اسپ صبا رفتار اس جنگل مین پھر رہا ہے مگر خون سے بھرا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے اُسکے سوار کو کسی نے مار ڈالا ہے گھوڑا بھاگ کر اسطرف چلا آیا مگر قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑا کسی بادشاہ کی سواری کا ہے ہیکل جواہر نگار گردن مین پڑی ہے کلغی بھی نہایت عمدہ سر پر ہے اور ساز بھی مرصع کار پہنے ہوئے ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا ارے وہ مرکب کہان ہے ہم بھی دیکھین کئی خواص نے ملکہ کو اپنے ہمراہ لیا جس جگہ اسپ بدیع الملک کا کھڑا تھا وہان لائی عرض کی حضور ملاحظہ فرمائین ملکہ نسیم سبز پوش نے جو گھوڑے کی شان وشوکت دیکھی کہا کیا عجب ہے جو اسکا سوار بھی اسی صحرا مین ہو خواصون نے عرض کی ملکہ عالم آپ کیا فرماتی ہین اسکے سوار کو کسی نے مار ڈالا ہے گھوڑا بھاگ کے اس میدان مین چلا آیا ہے ملکہ نے کہا اگر کوئی اسکے سوار کو قتل کرتا اس گھوڑے کا اسباب چھوڑ نہ دیتا کیونکہ جواہرات بیش بہا سے گھوڑا آراستہ ہے خواصون نے عرض کی ہم تلاش کرتے ہین دیکھین اسکا سوار کہان ہے یہ کہکے سب خواصین چارونطرف تلاش کرنے لگین ایک کی نظر اُس درخت تک پہونچی جہان بدیع الملک بیہوش پڑے تھے جیسے ہی اُسکی نگاہ بدیع الملک نوجوان پر پڑی بے اختیار کہا ملکہ عالم آپ بہت صحیح ارشاد فرماتی ہین اسکا سوار بھی یہان موجود ہے ملکہ نے کہا ارے کہان ہے خواص نے عرض کی کہ حضور کے سامنے جو درخت ہے اُسی شجر کے نیچے مرا ہوا پڑا ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے جو بنگاہ غور دیکھا درخت کے نیچے ایک نور ساطع پایا خواصون سے کہا چلو قریب سے دیکھین معلوم ہوتا ہے کسی شہر کا بادشاہ عالیجاہ ہے نہین معلوم اس طرف کیونکر آیا کس نے اسکی جان لی خواصون نے عرض کی ملکہ عالم آپ وہان نہ تشریف لیجائین نہین معلوم کیا اسرار ہے ملکہ نے کہا اگر اسرار

بھی ہے تو ہمین کیا خوف تم لوگون کو خوف معلوم ہوتا ہے میرے ہمراہ نہ آؤ یہ سنکر زرنگار گل پیرہن وزیرزادی
نے عرض کی ملکہ عالم کنیزین سچ کہتی ہین آپ وہان تشریف نہ لیجایئن بلکہ میرے نزدیک مناسب
ہے کہ اس صحرا سے تشریف لے چلین تفریح ہو چکی ایسے مقامات پر ٹھہرنا بیکار ہے ابھی شہنشاہ
کو خبر ہو جائے تو ہماری جان پر آفت آ کے نام بدنام ہو آپ کی والدہ ماجدہ یہی فرمائین کہ تمھین سب
لوگ انکو لیجاتے ہو جنگلون کی سیر دکھاتے ہو اُسوقت ہم اُنھین کیا جواب دین گے گناہگار سلطان
ہو جاینگے آپ کو کوئی کچھ نہ کہیگا آفت ہمین لوگون کے سر پر آئیگی ایک دو کی جان جائیگی اس سے
بہتر یہ ہے کہ اس صحرا سے آپ تشریف لیچلیے ملکہ نے کہا اے زرنگار اگر تو پہلے مجھ سے کہتی تو مین تیرے
کہنے کو قبول کرتی اب مجھے ضد ہے جب تک اس زخمی کو پاس سے جا کر نہ دیکھونگی مجھے چین نہ آئیگا زرنگار
نے عرض کی ملکہ عالم بعض وقت آپ کی ضدین ایسی ہوتی ہین جو ہم لوگون کو زندگی سے مایوس کر دیتی
ہین ہم لوگون کی عرض قبول فرمایئے وہان تشریف نہ لیجایئے ملکہ نے کہا مین کسی کا کہنا نہ سنونگی
قریب جا کر اُس زخمی کی حالت دیکھونگی زرنگار مجبور ہوئی عرض کی ملکہ عالم آپ کو اختیار ہے
جہانتک ہمارا حق تھا عرض کر چکے قبول کرنا نہ کرنا آپ کا کام ہے ملکہ نسیم سبزپوش نے زرنگار کے
کہنے پر عمل نہ کیا اُس درخت کے قریب آئین چہرۂ زیبائے بدیع الملک پر نظر کی اُسوقت جوانی کا
عکس جو چہرۂ بدیع الملک پر پڑتا تھا شاہزادے کا حسن دونا معلوم ہوتا تھا ملکہ دیکھتے ہی بیخود ہو گئی
تیر عشق جگر کے پار ہو گیا دل بیقرار ہو گیا بے اختیار ملکہ کی زبان سے آہ نکلی زبان سے واہ نکلی کلیجہ
پکڑ کے زمین پر بیٹھ گئی بدیع الملک کی صورت زیبا کو بچشم غور دیکھنے لگی زرنگار صاحب عقل و
فراست تھی سمجھ گئی کہ ملکہ کا دل آگیا بُرا ہوا اور اس جوان کا کام تمام ہو چکا ہے اب یہ کہان ممکن ہوگا
ملکہ کو اسکا فراق ستائیگا دیوانہ بنائیگا کہا ملکہ عالم جو کچھ آپ نے فرمایا وہ پورا ہوا اب تشریف لیچلیے
اسکی کیفیت دریافت ہو گئی نہین معلوم اس بیچارے پر کیا مصیبت گذری جو یہ نوبت پہونچی کہ
جان گئی اگر خیال کیا جائے تو اسکی صورت زیبا اور طلعت جہان آرا ایسی ہے کہ دشمن کو بھی رحم
آجائے مگر نہین معلوم کون ظالم سنگدل ایسا تھا جس نے اس جوان کو قتل کیا اگر کوئی مال کیواسطے
قتل کرتا تو اس ہیئت سے لاش اُسکی نہ ہوتی ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ عالم مسافرت مین کوئی اسکے
ہمراہ ہوگا کوئی بات ایسی اُسکے خلاف ہوئی یا اُسکی کوئی بات اسکو ناگوار ہوئی اسی امر پر آپسمین تکرار
ہوئی اُسنے اسکو قتل کیا اپنا راستہ لیا یہ یہین پڑا رہا ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا اے زرنگار معلوم
ہوتا ہے یہ بھی خوب لڑا ہے قبضہ ہاتھ مین کہہ گیا ہے مگر کیا صاحب جرأت ہے کہ مرے پر بھی تلوار
ہاتھ سے نہین چھوٹی ہے زرنگار نے عرض کی اے ملکہ عالم کسی ملک کا بادشاہ یا شاہزادہ عالیجاہ
ہے پھر سوائے شاہان جلیل القدر کے اور بہادر کون ہوتا ہے ملکہ نے جب دیر تک شاہزادے
کی صورت دیکھی تو آمد و شد نفس کے بھی آثار پائے گئے ملکہ کو بدرجہ کمال خوشی ہوئی سینے پر
ہاتھ رکھا قلب کو طپان پایا کچھ خیال نہ کیا سر بدیع الملک نوجوان بصد تعجیل اپنے زانو پر لیا
زرنگار نے جو یہ کیفیت دیکھی اُسکو حیرت ہوئی سمجھی اب ملکہ کے دل پر اثر عشق پورا ہو گیا
قلب اُلٹ گیا مردے کا سر زانو پر لیا ہے غضب ہو گیا اب والدین ملکہ کو خبر ہوگی وہ پہلو کو نکے

حق مین کیا کرینگے یہ سوچ کے زرنگار نے عرض کی اے ملکۂ عالم آپ کیا کرتی ہین مردے کا سر اپنی زانو پر کیون دھرتی ہین ملکہ کو یہ کلمہ بہت ناگوار ہوا کہا اے زرنگار ہوش مین آ دیوانی نہ بن جا یہ شخص بیجان نہین ہے کثرت زخمداری سے بیہوش ہے اسکی خدمتگذاری کرنا اچھا ہے نہین معلوم کون ہے کہان جاتا ہے اگر ہمارے سبب سے صحت پائیگا احسان مند ہوگا بہتر ہے کہ اسکو اپنے باغ مین لیچلین اسکا علاج کرین زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم اسوقت آپ کیسی باتین فرماتی ہین اگر اسکو باغ مین لیجایئے گا کیونکر چھپایئے گا یہ راز فاش ہوجائیگا شہنشاہ کو ضرور خبر ہوگی وہ آپ کو کیا کہین گے ملکہ نے جواب دیا اے زرنگار اب اس شخص کے بارے مین کچھ نہ کہنا اگر میری خوشی درکار ہے تو میرا کہنا مان لے زرنگار خاموش ہوئی ملکۂ عالم نے اپنا تخت طلب کیا بدیع الملک کو اس تخت پر ڈالا آپ بھی سر زانو پر لیکر بیٹھی سحر کرکے تخت کو اڑایا اپنے باغ مین پہونچی بدیع الملک نوجوان کو ایک مسہری پر لٹایا گلاب کیوڑا بید مشک منگایا شاہزادے کو لخلخہ سونگھایا بدیع الملک نے غش سے آنکھین کھولین اپنے کو ایک مکان نفیس مین پایا شاہزادہ متعجب ہوا چارون طرف دیکھا بالین پر ایک نازنین زہرہ جبین کو پایا آنکھ ملتے ہی بدیع الملک کے دل کی بھی عجب حالت ہوئی ملکہ نے جو شاہزادے کو ہوشیار پایا سر جھکایا منہ پھیر لیا کنیزون کو حکم ہوا کہ اسی وقت جراحون کو طلب کرو زخمدوزی اسکی ہوجائے کنیزون نے اسی وقت انتظام کیا جراح آیا بدیع الملک کی زخمدوزی سے جب فراغت پائی ملکہ شاہزادے کے پاس آئی کہا اے شخص اپنا کچھ حال بیان کر جو کچھ تجھپر گذری ہو عیان کر بدیع الملک نے ایک آہ سرد بھر کر کہا میرا حال پرملال لائق بیان نہین اسکا سننا بیکار ہے زندگی سے جی بیزار ہے جو گذری ہے اسکو کیونکر بتاؤن کون سننے والا ہے جسکو سناؤن افسوس صد افسوس

گر کرون سر بسر آشفتہ سری اپنی بیان
سو بہو ہو سبب درد سر جان جہان
حال سوز غم دل لاؤن اگر تا بزبان
ہو شرر ریز نفس موج ہو شعلہ افشان

تو بتو ہر نفسم داغ کہن مے سوزد
آتش از گرمی ہنگامۂ من مے سوزد

مین وہ ہون سوختہ قسمت کہ کرے چرخ کہن
مشتعل برق مرے درد جگر سوز سخن
داغ دل آتش سوزان ہے تو سینہ گلخن
کاش جلکر کہین بادہ ہو نا کستر تن

چند سوزم ز غم و چند گدازم یارب
بخت ناساز بدل سوز چہ سازم یارب

سوزش غم نے کیا بسکہ عناصر مین فتور
جاے خون شعلہ سرکش ہو رگون مین مستور
مجھ سی پروانہ کرے ہمنفسی کیا مقدور
گرم ہنگامہ سمندر کا نہو میرے حضور

جانم آتش تنم آتش دل جانم آتش
آب من آتش و باد آتش و خاکم آتش

نہ وہ طاقت ہے کہ رو دکھ فرہ کی خونباری
نہ وہ دل ہے کہ کرے ضبط فغان و زاری
منزلون دور رہا مرحلہ خودداری
الغرض بیخودی اسکے ہوئی ہے طاری

میزنم خویش بجگر خنجر دآزارے نیست
میتوان یافت کہ با خویشتنم کارے نیست

حال سوز غم پنہان کو کرون گر تحریر
صے انا البرق کی آواز قلم جلے صریر
الکہ خموشی ہے مری لاکھ زبان کی تقریر
بزم حیرت نے بنایا ہے مجھے گویا تصویر

پاس ناموس جنون ورس سکوتم دادست

گوش کن گوش کہ خاموشی من فریاد است

رنج ناکامی طالع ہی مرا کام روا
درد مندی جسے کہتے ہین وہ ہو میری دوا
کیا کہون میں جو مخالف ہی زمانہ کی ہوا
چشم بینا نظر آتی ہے نہ گوش شنوا

دردم افسانہ شد و تاب شنیدن نرسید
حیرتم آئنہ گردید و بدیدن نرسید

آبلے سے بھی طبیعت ہی مری نازک تر
کم دماغی میں مقابل مرے گل ہی ہیچ تر
اثر نکہت مجھے برباد کرے باد سحر
سنگ ہی میرے جبین اثر صندل تر

خون کند گرمی صحبت دل ناکام مرا
محو سازد نگین موج صفا نام مرا

دین تو حسرت کش ساقی ہی نہ لب تشنہ جام
راحتین سوچ کو درکار نہ جی کو آرام
داغ حسرت ہون مرا سینہ ہی خون ان مقام
محفل عیش و طرب مین مرا عیشی کیا کام

از خم خون جگر بادہ بجام است مرا
صبحتے با غم دل عیش تمام است مرا

ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا یہ حال تو ظاہر ہوا کہ آپ کسی ملک کے بادشاہ عالیجاہ ہین مگر اسطرف کیونکر تشریف لائے راہ مین کس سے مقابلہ پڑا کیا کوئی اور شخص آپ کے ہمراہ تھا اُس سے کچھ تکرار ہوئی نوبت بفساد پہونچی اُسنے آپ کو اسقدر زخمی کیا اپنا راستہ لیا یا اسکے علاوہ کوئی اور بات ہے بدیع الملک نے فرمایا یہ سب گمان بیجا ہین نہ مین کسی ملک کا بادشاہ ہون نہ راہ مین کسی ہمراہی سے فساد ہوا جو آپ کے خیال مبارک مین آیا یہ سب خلاف ہے ملکہ نے کہا یہ تو ضرور ہے کہ آپ نے اپنی سلطنت کو چھوڑا اپنے عزیزون سے مُنھ موڑا ہے مگر یہ نہین معلوم کہ اسقدر زخم کیونکر کھائے کیا سانحہ گذرا اگر صاف صاف بتا دیجیے گا صبر آئیگا ورنہ دل بیچین رہیگا بدیع الملک نے فرمایا مین ایک آوارہ وطن خانہ بدوش ہون اس طلسم مین برائے فتح طلسم آیا خدا نے بعض مرحلے میرے ہاتھ سے فتح کرائے بہت سے ساحرون کو زیر کیا اُنھون نے میری اطاعت قبول کی آئینہ اندام جادو نے فانوس جادو کو طلب کیا وہ بھی بفضل ایزدی اسیر ہو گیا اُسکے لشکر نے میری اطاعت قبول کی کوئی ساحر آیا فانوس جادو کو قید سے رہا کر لیگیا وہ آئینہ اندام جادو کے پاس گیا میرے مقابلے مین دو ساحر تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیے ہوئے ٹھہرے رہے مجھ سے دو ہفتے کے لئے مہلت طلب کی مین نے اُنکو مہلت دی اُسی شب کو ایک ساحر میری بارگاہ مین آیا مگر خدا کو منظور نہ تھا کہ ایک کافر کے ہاتھ سے مجھے ذلت دیتا میری آنکھ کھل گئی مین نے اُس ساحر کو قتل کیا طاغوت جادو اُسکا نام تھا اُسکو قتل کر کے مین نے چاہا کہ اُسکے ہمراہی سے مقابلہ کرون مگر اُسنے کچھ بھی نہ کہا نہ میدان مین آیا میرا دل گھبرایا شکار کا شوق حد سے زیادہ ہے برائے شکار ایک صحرا مین آیا ایک ہرن کو نشانہ کیا وہ آہو تیر کھا کر میرے سامنے سے بھاگا اُسکے عقب مین مین نے بھی گھوڑا ڈالا جو لوگ میرے ہمراہ تھے وہ سب چھوٹے مین ایک صحرا مین پہونچا آہو ایک درخت کی آڑ مین گیا وہان فانوس جادو مع لشکر مقیم تھا اُسنے سحر کر کے ہرن کو روک لیا چاہتا تھا کہ اُسکو گرفتار کرے اتنے عرصہ مین مین وہان پہونچا اُسکو منع کیا اُسنے میرا کہنا قبول نہ کیا مین نے ایک تیر مارا اُسکی پیشانی پر پڑا اُسنے جو شور و غل مچایا اور ساحر جو اُسکے ہمراہ تھے وہ آئے اُنھون نے مقابلہ کیا میرے

ہاتھ سے قتل ہوئے پھر اور ساحر آئے لشکر آیا بہت سے ساحر میرے ہاتھ سے قتل ہوئے آخرکار
مین بھی اسقدر زخمی ہوا ایک شب کا ذکر ہے اُن لشکر والون سے مقابلہ رہا جب طاقت جنگ باقی نرہی
تو پھر ایک گرز ایسا پڑا کہ چکر آگیا مین گھوڑے سے چمٹ گیا گھوڑا مجھے لشکر سے لیکر نکلا تقدیر نے
یہانتک پہونچایا اسکے بعد کی کیفیت مجھے نہین معلوم کہ گھوڑے نے مجھے لاکے کہان ڈالا اور مرتب
کیا ہوا مین کیونکر آیا ملکہ نسیم سبز پوش بانو نے جو یہ کیفیت سنی شاہزادہ بدیع الملک کی خوش بیانی پر تو فریفتہ
ہو گئی مگر اُسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا اپنے دل مین خیال کیا کہ ایسے شخص پر دل آیا جو اس
طلسم مین بارادہ فتحیابی آیا ہے بھلا یہ کا ہیکو میرا کہنا قبول و منظور کریگا اور اپنے ارادے سے
باز آئیگا مگر دل سے مجبور تھی کبھی یہ بھی خیال آتا تھا کہ ایسا نہو خداوند کو یہ کیفیت معلوم ہو جاے
اور وہ مجھے بلاکر جہنم مین پھینکدین کبھی دل مین یہ خیال کرتی تھی کہ جب ایسا شجاع دلیر میرے
یہان موجود ہے تو کسکی مجال ہے جو مجھے نگاہ گرم دیکھ سکے کبھی یہ خیال کرتی تھی کہ خداوند کو سب
طرح کے اختیار حاصل ہین مگر اس جوان کا کچھ نہ بنا سکے اسنے کیسے کیسے ساحرون کو قتل کیا
مرحلے بھی فتح کئے مگر اب تک اسکو کسی نے اسیر نہ کیا یہ سوچ سوچ کر ملکہ کبھی دل ہی دل مین خوش
ہوتی تھی کبھی رنجیدہ ہوتی تھی کبھی دل مین کہتی تھی اب یہ جوان میرا کہنا ضرور قبول کریگا اور اطاعت
خداوند آئینہ اندام کی کریگا کبھی یہ خیال آتا تھا کہ بھلا خداوند آئینہ اندام کی اطاعت اس سے
کیونکر ہوگی اسنے اُنسے مقابلہ کیا ہے اُنکی حقیقت ہی اسکے سامنے کیا ہے ملکہ جو اس کشمکش و پیچ
کی وجہ سے خاموش ہوئی بدیع الملک نوجوان کو یہ گمان ہوا کہ شاید میری باتین اس نازنین
زہرہ جبین کے خلاف مزاج ہوئین یہ سوچ کے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے ملکہ عالم
تم خاموش کیون ہوئین کیا میری باتین آپکی ناگوار خاطر ہوئین ملکہ نے کہا آپ کی باتین مجھے کیون
ناگوار ہونگی مگر کچھ ایسے خوف پیدا ہوئے جنکی وجہ سے مین خاموش ہو گئی بدیع الملک نے
فرمایا ملکہ اُن باتون کو ظاہر کرو کیا خوف پیدا ہوئے ہین ملکہ نے کہا اُنکا پوشیدہ رہنا ہی اچھا ہے
اُنکو دریافت نہ فرمایئے ورنہ آپ کے مزاج کے خلاف ہونگی بدیع الملک نے کہا ملکہ ہرگز
تمھاری باتین میرے خلاف نہونگی تمنے میرے اوپر ایسا احسان کیا ہے جسکا عوض مین تمھارے ساتھ
نہین کرسکتا تمھاری باتین ہرگز میرے مزاج کے خلاف نہونگی تم ضرور بیان کرو ملکہ نے کہا اسوقت
اُن باتونکا محل نہین ہے بدیع الملک نوجوان نے کہا اگر تمھین تخلیہ درکار ہے تو ممکن
ہوسکتا ہے مگر اب تمھین ضرور اپنی باتین بیان کرنا ہونگی ایسا ہو نہین سکتا کہ مین اُن باتونکو نہ سنون
ملکہ نے کہا مین کسی وقت عرض کرونگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا اسوقت سے بہتر اور
کوئی دوسرا وقت ہاتھ نہ آئیگا جو کچھ کہنا ہے بیان کرو ملکہ نے کنیزون کو بہانہ سے ہٹا دیا صرف
زرنگار وزیرزادی کو اپنے پاس رہنے دیا جب کنیزون مین سے وہان کوئی باقی نرہا تو ملکہ نسیم سبز پوش
نے کہا مین اس طلسم کی رکن اعظم ہون اور بہت سی باتین اس طلسم مین میرے
سپرد ہین اور وہ اس قسم کی ہین جنکو سواے میرے دوسرا شخص نہین جانتا ہے علاوہ اسکے
میرے والد نامدار اس طلسم کے ایک مرحلے کے حاکم ہین اور اُسکے سیاہ و سفید کا

انھین اختیار ہے گو اور بھی ملک والد ماجد کی زیر حکومت ہین مگر سب سے بڑھ کے اسی مرحلے کا انتظام
اُنکی ذات سے ہوتا ہے اور میرے اعزا اس طلسم کے مرحلہ جات پر حاکم ہین مگر والد ماجد اُس مرحلے
کے حاکم ہین جو اشرف مراحل طلسم ہے اُسکا جواب سواے ایوان نہ طاق کے دوسرا نہین ہے
اس طلسم مین دو ہی ٹھکانے ہین جو محافظ طلسم مشہور ہین ایک مرحلہ ایوان ہوا دوسرا مرحلہ ایوان
نہ طاق کہ اُسکے نام سے مشہور ہے بدیع الملک نے کہا آپکو اگر میرا یہان لانا ناگوار ہو یا دشمنونکی
توہین کا سبب ہو تو مجکو آپ ہرگز اپنے یہان نرکھین اور مین خود بھی یہان رہنا پسند نہین کرتا ملکہ نے
کہا اگر ہمین ایسا ہی منظور ہوتا تو ہم وہان سے آپکو کیون لاتے پہلے ہی خیال کرتے اب تو جو ہونے
والا تھا وہ ہوا مگر ایک عرض اب آپ کی خدمت مین یہ ہے کہ آپ اپنے اس ارادے
سے باز آئین اور میرے یہان براحت و آرام تشریف رکھین جو لوگ آپ کے ہمراہی چھوٹ
گئے ہین مین اُن سب کو یہان بلا ونگی جب تک آپکے مزاج مین آئے اُنھین یہان مہمان
رکھیے گا جب جی چاہے رخصت کر دیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمنے وہ بات کہی جو
مجھ سے ہونا ممکن نہین اگر تمھین طلسم زیادہ عزیز ہے تو مین تمکو اجازت دیتا ہون کہ تم اپنے
ہاتھ سے میرا سر جدا کرو جب مجھ مین جان باقی رہیگی تو مین اس طلسم کی فتاحی کا ارادہ نکرونگا اور
جب تک میرے تن مین جان باقی رہیگی میرا یہ ارادہ نہ بدلیگا اور میرے قتل کرنے مین تمھارا
فائدہ ہے اگر میرا سر آئینہ اندام مکار کے پاس بھیجوگی وہ بہت خوش ہوگا اسکے عوض
مین تمھارے عہدے بڑھائے گا عزت دیگا سب ساحران طلسم سے بڑھکے تمھاری قدر و منزلت
کریگا ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا مین اُس عہدے کو لیکر کیا کرون اور اُس قدر و منزلت کی تمنا کیون
کرونگی کہ آپ ایسے دشمنون کو اپنے ہاتھ سے قتل کرون سر خداوند کے پاس بھیجون آپ ایسے کلمات
زبان پر نہ لائیے بدیع الملک نوجوان نے کہا ملکۂ عالم اسکو حسن کلام نہ جانو مین تمسے بہت صحیح
کہتا ہون جو احسان تمنے میرے ساتھ کیا ہے یہ اُسکا ایک ذرہ بھی نہین ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا
مین نے آپ کے ساتھ ذرا بھی احسان نہین کیا ہے آپ جو کچھ فرماتے ہین یہ سب میرے رنجیدہ ہونے کے
سبب ہین ایسے کلمات نہ فرمائیے اور باتین کیجیے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ پہلے اِن خاص باتون
کو طے کر لو پھر اور باتین کیجائینگی ملکۂ عالم نے کہا مجکو ہر طرح آپ کی خوشی منظور ہے جو آپ فرمائین گے
مین بسر و چشم بجا لاؤنگی میرے واسطے جو ہوگا مین اُس تکلیف کو ہزار درجہ راحت سے بہتر جانونگی
بدیع الملک نے کہا ملکہ اس امر سے خاطر جمع رکھنا کسی کی مجال نہین جو تمھین تکلیف پہونچا سکے
ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شہریار اب میری ایک عرض اور ہے اگر اُسکو قبول فرمائیے تو مین
عرض کرون اگر نہ قبول فرمائیے تو مین نہ عرض کرون بدیع الملک نے کہا ملکہ عالم بیان کرو مین
تمھاری بات سنون اگر اسمین تمھارا فائدہ ہے تو مین بسر و چشم منظور کرونگا ملکہ نے کہا اے شہریار
آپ یہان تشریف رکھین ہر قسم کی راحت و آرام آپ کے واسطے یہان ممکن ہے جس کام کے
واسطے آپ طلسم مین تشریف لائے ہین مجھ سے فرمائین مین اُس کام کو انجام دون آپ کا کام بھی
ہو جائے اور طلسم بھی بچے بدیع الملک نوجوان نے کہا مین طلسم کو خاص اس امر کے واسطے

فتح کرتا ہون کہ آئینہ اندام مکار کو قتل کرون اور صاحبقران زمان کو رہا کر کے لاؤن زمرد ثانی اور
تورج بدرگ حرامی کو بھی زیر تیغ کر کے خانۂ کعبہ صاحبقران زمان کے ہمراہ جاؤن ملکہ نے کہا
اے شہریار زمرد ثانی کسکا نام ہے اور تورج کون ہے بدیع الملک نے اُن دونون کی
کیفیت بیان کی پھر کل حال اپنا ازابتدا تا انتہا کہہ سنایا ملکہ نسیم سبزپوش کو بہت جگہ رونا آیا بہت جگہ
بدیع الملک کی جراَت سنکر دل خوش ہوا بہت مقام پر ملکہ کو تعجب ہوا کہ ایسے ایسے کام بشر سے
کیونکر ہوئے بدیع الملک نے اس ترکیب سے گفتگو کی کہ ملکہ کے دل مین خیال اسلام پیدا ہوا اور زرنگار
وزیرزادی کو بھی آئینہ اندام جادو کے نام سے نفرت ہوئی بدیع الملک نوجوان صبح تک ملکہ
سے باتین کرتے رہے جب سپیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا ملکہ نے عرض کی اے شہریار اگر اجازت
ہو تو مین والد نامدار کے سلام کو جاؤن بدیع الملک نامدار نے کہا اے ملکہ مین کسی طرح مانع نہین
مگر برا ے خدا جلد آنا اگر مناسب جانو زرنگار کو یہین چھوڑتی جاؤ تنہائی مین دل گھبرائیگا ملکہ نے کہا
اے زرنگار تم یہین رہو مجکو جانے دو زرنگار نے عرض کی آپ تشریف لیجایئے مین یہان حاضر ہون
ملکہ نسیم سبزپوش بہ مجبوری بدیع الملک نامدار سے رخصت ہوئین زرنگار وزیرزادی شاہزادے
کے مزاج سے آگاہ ہو چکی تھی اور اُسکے دل مین بھی اسلام کی خواہش پیدا ہوئی تھی اُس نے
شاہزادہ بدیع الملک سے ملکہ کے جانے کے بعد عرض کی اے شہریار آپکے اقبال مند ہونے مین
شک نہین ملکہ نسیم سبزپوش صاحب لوح ہے گو لوح اُنکے پاس نہین ہے مگر اُنکے اختیار مین ہے
بدیع الملک نے فرمایا اے زرنگار مجھے خوب اسکا حال معلوم ہے کہ ملکہ کے قبضۂ قدرت مین لوح طلسم
ہے زرنگار نے عرض کی اے شہریار کیا عجب ہے کہ ملکہ لوح دار تک آپ کو نجانے دین اور لوح اسی جگہ
منگادین بدیع الملک نے فرمایا اسکا کیا سبب ہے زرنگار نے عرض کی لوح دار کا مکان ایسی جگہ
واقع ہے کہ جہان کوئی جا نہین سکتا ہے اور لوح دار جادو واصل مین آئینہ اندام کی دختر ہے یہانکے
تمام ساحر یہ کہتے ہین کہ وہ آسمان پر رہتی ہے اور وہان کوئی جا نہین سکتا ہے یہ بات تو غلط ہے مگر اُسکے
مکان کی راہ بہت دشوار ہے ملکہ عالم سے رسم باہمی ایسا ہے کہ یہ وہان تک جاسکتی ہین اور لوح
انکے قبضہ مین آسکتی ہے بدیع الملک نامدار نے فرمایا خدا مالک ہے اگر اس طلسم کی فتاحی ہماری
قسمت مین ہے تو سب سامان درست ہو جائینگے ورنہ جو منظور الٰہی ہے وہ ضرور ہوگا زرنگار وزیرزادی
نے عرض کی اے شہریار والاتبار ایک بات مین البتہ تامل ہے کہ ملکۂ عالم آپ کی جدائی کیونکر گوارا
کرینگی جو آپ طلسم کی فتاحی کو تشریف لے جایئے گا بدیع الملک نوجوان نے کہا ملکہ نسیم کو جہانتک
ہوسکے گا اپنے سے جدا نہ کرونگا ہان بعض مراحل کی نسبت جو شرط تنہائی ہوگی تو مین مجبور ہون ورنہ
ملکہ میری ہمراہی سے ایک دم جدا نہونگی زرنگار نے عرض کی اے شہریار یہ کسطرح ممکن ہوگا والدین
ملکہ کے کیونکر اس امر کو منظور کرینگے کہ آپ ملکہ کو اپنے ہمراہ لیجائین بدیع الملک نامدار نے فرمایا
جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا ابھی اس ذکر کرنے سے کیا مطلب زرنگار نے عرض کی اے شہریار
ملکہ نسیم سبزپوش اپنے والدین سے ایک پل جدا نہوتی تھین مگر مین نے اپنا اعتبار اس درجہ بڑھایا
ہے کہ وہ سب لوگ میرے سبب سے ملکہ کو اس باغ مین لانے دیتے ہین بدیع الملک زرنگار کی

باتین سنتے رہے تھوڑے عرصہ مین ملکہ نسیم سبزپوش بھی آئین بدیع الملک نوجوان نے فرمایا
ملکہ تمنے بہت دیر لگائی اگر زرنگار یہان موجود نہ ہوتین تو مین بہت گھبراتا ملکہ نے عرض کی اے شہریار
اسوقت والد نامدار سے کچھ ضروری باتین کرنا تھین اُنھین کے نسبت کچھ بیان کر رہی تھی پھر
بدیع الملک نے فرمایا اے ملکہ میرے ہمراہی جو شکار کے واسطے میرے ساتھ آئے تھے میرے
گم ہو جانے سے نہین معلوم اُنکی کیا کیفیت ہوگی وہ بھی سب آوارہ دشت ادبار ہوگئے ہونگے
اُنکا پتہ ملنا بہت مشکل ہے ملکہ نے کہا اے شہریار آپ خاطر شریف جمع رکھین مین سب کا پتہ لگا دونگی
مگر ابھی چندے صبر فرمایئے بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ ایسی بات ہے جسکی نسبت صبر کرنا اچھا
نہین ہے ملکہ نسیم سبزپوش نے عرض کی مین آج ہی ساحرون کو روانہ کرتی ہون وہ سب
جنگلون مین تلاش کرینگے بدیع الملک نوجوان خاموش ہو رہے ملکہ نے ساحر جنگلون مین
روانہ کیے سب سے تاکید کر دی کہ جسکو جنگل مین آوارہ دیکھو اُسکو لے آؤ ساحر روانہ ہوئے
کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت اُن لوگون کی عرض کیجاتی ہے کہ جو برائے تلاش بدیع الملک نکلے تھے

پہلے سومنات جادو ایک ہفتہ کامل پریشان رہکر اپنے لشکر مین واپس آیا اُسکے دو روز کے
بعد قرطام جادو بھی واپس آیا سومنات جادو سے کہا کہ مین نے شاہزادے کو بہت تلاش
کیا مگر کہین پتہ نہ پایا سومنات جادو نے جواب دیا کہ مین نے بھی جستجو کی لیکن کہین نام و نشان
تک نہ ملا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ قنداب جادو بھی آیا سومنات جادو نے کہا اے قنداب جادو
تمنے کہان کہان تلاش کیا ہے قنداب جادو نے کہا مین نے بہت تلاش کیا مگر نہ پایا واپس آیا
قرطاس جادو نے بھی کہا کہ مین نے بھی شہریار کو بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ ملا سومنات
جادو نے کہا ابھی تک خواجہ عمرو تشریف نہین لائے ہین یقین کامل ہے کہ وہ پتہ لگا کے آئینگے
قنداب جادو نے کہا سوائے خواجہ عمرو کے دوسرے کا کام نہین ہے جو آقائے نامدار کا پتہ
لگائے سومنات جادو نے کہا ابھی تک یہ نہین معلوم کہ خواجہ عمرو کس سمت تشریف
لے گئے ہین قنداب جادو نے ہر ایک سے دریافت کیا تم کس طرف گئے تھے ہر ایک نے بتایا
کہ ہم اُسطرف گئے تھے چارون سمت کے نام سب نے بتائے سومنات جادو نے کہا خواجہ عمرو
ہر ایک طرف جائینگے اور پتہ لگائینگے مناسب وقت یہ ہے کہ اُنکی خبر کو چلنا چاہیے قنداب
جادو نے کہا ہملوگ موجود ہین پھر سب ساحران نامی خواجہ عمرو اور بدیع الملک نامدار کی
تلاش مین روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ عمرو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو برائے تلاش بدیع الملک نامدار روانہ ہوئے دو روز تک بدیع الملک نوجوان کو
تلاش کرتے رہے تیسرے روز خواجہ عمرو ایک صحرا مین پہونچے دیکھا سُم اسپ کے نشان

زمین پر بنے ہین خواجہ عمرو نے اُن نشانات کو خیال کرنا شروع کیا اُسی کے پتہ سے چلے تھوڑی
دیر مین ایک صحرا اور ملا اُسکا رنگ دوسرا پایا دیکھا ایک مقام پر چند لاشین پڑی ہین خواجہ عمرو
وہان کھڑے ہوگئے دیکھا ایک آہو صاف کیا ہوا پڑا ہے خواجہ عمرو کو یقین ہوا کہ بدیع الملک
نامدار اسطرف آئے اور اس آہو کی وجہ سے فساد ہوا شاہزادے نے اتنے ساحرون کو قتل کیا
نہین معلوم قتل کرکے کسطرف گئے خواجہ عمرو یہ سوچ رہے تھے کہ نشان نعل اسب اور دور
تک دکھائی دیئے خواجہ عمرو کو یقین کامل ہوا کہ بدیع الملک نامدار اسطرف ضرور گئے ہین
خواجہ عمرو اُسطرف روانہ ہوئے قریب شام اور ایک صحرا مین پہونچے وہان کی فضا خواجہ عمرو کو بہت
پسند آئی چارو نطرف نعل اسپ کے نشان بھی پائے خواجہ عمرو کو یقین ہوا کہ گھوڑا یہان تک آیا ہے کیا
عجب ہے جو اسی صحرا مین بدیع الملک نامدار سے ملاقات ہو جاے یہ سوچ کے خواجہ عمرو چارو نطرف
اُس صحرا مین پھرنے لگے ایک درخت کے نیچے خواجہ عمرو نے خون پڑا دیکھا اُسکے قریب آئے دیکھا خنجر
بدیع الملک نامدار درخت کے نیچے پڑا ہے خواجہ عمرو نے اُس خنجر کو اُٹھا لیا خیال کیا کہ شاید کہین
بدیع الملک نامدار وہان پر زخمی ہوئے ہین اور گھوڑا اُسے نکلا ہے مگر وہان سے آگے نشان نعل
اسپ بھی نہ دیکھے خواجہ عمرو کو بہت افسوس ہوا خیال کیا نہین معلوم کون اُس یکہ تاز میدان ہیجا کو
اُڑا لیگیا کیا ہوا جو پتہ نہین معلوم ہوتا ہے خواجہ عمرو افسوس مین بیٹھے تھے کہ ایک ساحر سامنے
سے آیا ایک چشمہ کے قریب بیٹھ گیا منھ ہاتھ دھونے لگا خواجہ عمرو اُس ساحر کے قریب آئے کہا
کیون بھائی تم اس صحرا مین کیون آئے اور اس چشمہ پر بغیر ہماری اجازت کے تمنے ہاتھ کیون دھوئے
ساحر نے کہا اے شخص ہمین تیری اجازت کی کیا ضرورت ہے یہ سب زمین ہمارے سلطان کی ہے
دوسرے کی عملداری نہین یہان کا ہمین سب طرح اختیار ہے جو ہمارا جی چاہتا ہے کرتے ہین
خواجہ عمرو نے کہا بھائی مین بھی جانتا ہون کہ یہ تمھارے بادشاہ کی عملداری مین ہے مگر مین تمھارے
اچھے کیواسطے کہتا ہون میرا کوئی نفع نہین اگر تم مجھ سے اجازت لے لیتے تو یہ پانی تمھین نقصان نہ پہونچاتا
اور اب تمھارے حق مین تاثیر سم پیدا کریگا ساحر نے کہا اے شخص کچھ دیوانہ ہے مین ہزارون مرتبہ اس
صحرا مین آیا اس چشمہ سے سیراب ہوا آج تک مجکو اس آب صاف نے نقصان نہ پہونچایا اب مین
یہ خوف کیونکر کرون کہ یہ پانی مجھے نقصان کریگا خواجہ عمرو نے جواب دیا بھائی اور زمانے کا ذکر
جانے دو کل خداوند آئینہ اندام جادو اسطرف تشریف لائے تھے اُنھین یہ چشمہ بہت اچھا معلوم
ہوا خداوند نے اس چشمہ سے پانی پیا ہاتھ منھ دھو کر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ہم تجھے اس چشمے کی
حفاظت کیواسطے چھوڑتے ہین خبردار کسی کو پانی اس چشمہ سے نہ پینے دینا اگر کوئی ایسا ہی ساحر
اس طرف آئے اور پیاس کی شدت سے قریب ہلاکت ہو تو اپنے ہاتھ سے کسی ظرف مین پانی
بھر کے دیدینا اگر تجھے یقین نہین تو مین ایک سند خداوند آئینہ اندام جادو کی تجھے دکھاتا ہون ساحر نے
جو یہ کیفیت سُنی ڈر گیا کہا بھائی مجھے یہ کیفیت بالکل معلوم نہ تھی معاف فرمایئے گا اب آپ مجھے اجازت
مرحمت فرمائین خواجہ عمرو نے کہا اجازت دینا کتنی بڑی بات ہے مگر مجھے یہ خوف ہے کہ خداوند مجھ
اور تجپر اپنا عتاب نہ نازل کرین جو ہم تم دونون اسی صحرا مین مبتلائے بلا ہو جائین ساحر نے

کہا مین خداوند سے توبہ کرتا ہون آپ بھی توبہ کرین آیندہ ایسی حرکت نہ ہوگی خواجہ عمرو نے دیکھا اب
اسیر تاثیر کلام ہوگئی کہا بھائی تو بھی توبہ کر اور مین بھی توبہ کرتا ہون اُس ساحر نے بھی توبہ کی اور خواجہ
نے بھی توبہ کی جب توبہ سے فراغت پائی خواجہ عمرو نے کہا کیون بھائی تو اس صحرا مین کیون آیا ہے
ساحر نے کہا مین ایک ضرورت سے آیا ہون کہ ہماری ملکہ عالم نسیم سبز پوش دختر سموم جادو اس
صحرا سے ایک شخص کو گرفتار کرکے گئی ہین اُسکے ہمراہیون کی مجھے تلاش کو بھیجا ہے سب کی صورت کا پتہ ملکہ عالم
نے مجھے بتا دیا ہے اُس شخص اسیر کی نسبت گو مجھ سے منع کر دیا ہے کہ کسی سے ابھی اس امر کا ذکر نہ کرنا مگر
مین نے تجھسے ذکر کر دیا شاید اُس شخص پر طلسم کشا کا اطلاق ہے خواجہ عمرو نے جو یہ بات سُن
کان کھڑے کیے سب باتین وہان کی اُس ساحر سے دریافت کین راستہ بھی پوچھا جملہ امور دریافت
کرکے خواجہ عمرو نے کہا بھائی اپنا نام بھی بتا دے شاید کبھی تیرے شہر مین آنا ہو تو کس نام سے
تجھے دریافت کرون ساحر نے کہا محمول جادو میرا نام ہے ملکہ نسیم سبز پوش کے باغ مین رہتا ہون
یہ باتین کرتے کرتے خواجہ عمرو نے کہا بھائی تو جن لوگون کی تلاش مین نکلا ہے دیکھ شاید سامنے
سے آتے ہین ساحر اُسطرف مخاطب ہوا خواجہ عمرو نے حلقے کمند اُسکے گلے مین ڈال دیے ساحر
ارے کہکر پلٹا خواجہ عمرو نے حباب بیہوشی مار کر بیہوش کیا اُس ساحر کی صورت بنکر تیار ہوئے
اسکو زنبیل مین رکھ لیا پتے تو سب دریافت کر ہی چکے تھے کل کیفیت وہان کے جانے کی بھی
ساحر نے بیان کر دی تھی خواجہ عمرو بصورت محمول روانہ ہوئے راہ طے کرکے قریب شام باغ
ملکہ نسیم سبز پوش کے قریب پہونچے در باغ پر آئے جسطرح محمول جادو نے کہا تھا کہ مین جاکر محلدار کو
بلاتا ہون اُس سے جو کچھ باتین کہنا ہوتی ہین بیان کر دیتا ہون مہری ملکہ سے جاکر کہتی ہے وہان سے
پھر حکم ہوتا ہے اُسی طرح خواجہ عمرو بھی بصورت محمول جادو وہان گئے محلدار کو بلایا جب محلدار آئی
محمول نقلی نے کہا محلدار ملکہ عالم نے مجھے جن لوگون کی تلاش کیواسطے بھیجا تھا مین نے سب جگہ تلاش کیا دو چار کا
پتہ لگا باقی لوگ نہین ملے مگر جن لوگون سے ملاقات ہوئی اُنھون نے یہ بات ظاہر کی کہ ہم خود شاہزادہ
کو تلاش کر رہے ہین مین اُنسے سحر مین زیادہ نہ تھا جو اُنھین گرفتار کر لاتا اُس جوان کا پتہ بتانا
مناسب نہ جانا اس سبب سے یہان واپس آیا اب ملکہ عالم جو کچھ حکم فرمائین مین بسر و چشم بجا لاؤن
محلدار یہ خبر لیکر اندر آئی ملکہ اُسوقت بدیع الملک کے پاس بیٹھی تھی کہ محلدار نے آکے سلام
کیا پھر عرض کی اے ملکہ عالم محمول جادو آیا ہے عرض کرتا ہے کہ مین نے دو چار ساحرون کو دیکھا
کہ شاہزادے کو تلاش کر رہے تھے مگر اُنپر اس راز کا افشا کرنا اچھا نہ جانا اور اُنسے سحر مین اپنے تئین
زیادہ نہ جانا جو اُنھین اُٹھا لاتا مجبور ہو گیا اب جو کچھ آپ حکم فرمائین وہ کیا جائے ملکہ نے کہا
اُس سے کہدے کہ اُن ساحرون سے جاکر اس راز کو افشا کر دے اور کسی سے بیان نہ کرے
محلدار نے عرض کی اُنکے یہان لانے کی بابت کیا ارشاد ہے ملکہ نے کہا جب اُنھین اپنے ہمراہ لائے
اور باغ سے قریب پہونچے اُن لوگون کو وہین ٹھہرائے مجکو اطلاع دے مین جو مناسب جانونگی
انتظام کرونگی محلدار باہر آئی محمول جادو کو بلایا محمول جادو آیا کہا ملکہ عالم فرماتی ہین کہ اُن
ساحرون سے اس راز کو بیان کرنا کہ تمھارے آقا اس باغ مین ہین وہان چلو اُنھین اپنے

ہمراہ لے آتا جب قریب باغ پہونچا اُن لوگون کو وہین ٹھہرایا یہان آکر اطلاع دینا جیسا مناسب
ہوگا انتظام کرلیا جائیگا مگر اور کسی سے اس بات کا ذکر نہ کرنا محمول نقلی نے باتون مین لگا کے محلدار کو
بھی بیہوش کیا آپ محلدار کی صورت بنا اُسکو زنبیل مین داخل کیا باغ کے اندر آیا جہان ملکہ نسیم تھین
وہان پہونچکر پھر ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے کہا اے محلدار تمنے محمول جادو سے کہدیا محلدار نقلی نے عرض
کی واری مین نے اُس سے کہا وہ گیا ہے اُن سب لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آئیگا ملکہ نے کہا محلدار اس
راز کو جہانتک ممکن ہو پوشیدہ رکھنا سوا ے تمہارے اور محمول جادو کے دوسرا نہ جانے محلدار نقلی
نے کہا واری آپ کے فرمانے پر کچھ موقوف نہین ہے مجکو خود اس امر کا خیال ہے چاہے جان
جاتی رہے مگر آپ کی بات زبان سے نہ نکلے گی ملکہ نسیم سبز پوش بہت خوش ہوئی محلدار نقلی وہانسے
اُٹھکر کنیزون مین آئی ایک کنیز کہ شاداب اُسکا نام تھا اور ملکہ کی تمام کنیزون مین زیادہ تیز تھی محلدار
نقلی نے اُس سے کہا اے شاداب اس باغ مین ایک درخت مین نے آج نیا دیکھا پھول لگے
اُسکے عجیب طرح کی خوشبو دیتے ہین مگر تمیز نہوئی کہ وہ درخت کا ہے کا ہے اگر تو چلکر مجھے اُس درخت کا
نام بتادے تو مین بھی پہچان جاؤن شاید کہین اس قسم کی بات ہو اور کوئی مجھسے اُس درخت کا نام
پوچھے تو مین بتانے مین نہ رکون شاداب نے کہا بی محلدار تم نے وہ ایک نئی بات پوچھا کرتی ہو
مین تمھین کیا کیا بتایا کرون محلدار نقلی نے اُسکی منت کی شاداب کنیز اُٹھکر محلدار نقلی کے ہمراہ چلی محلدار
نقلی اُسکو کنج باغ مین لائی چارون طرف دیکھکر کہا وہ درخت یہین تھا مگر اسوقت پتہ نہین ملتا ہے
مین نے اُسکا پھول توڑکر اپنے پاس رکھا ہے وہ تجھے دکھاتی ہون یہ کہکے ایک پھول نکالا شاداب
کنیز کو دیا شاداب نے اُس پھول کو سونگھا سونگھتے ہی بیہوش ہوئی محلدار نقلی نے اُسکو داخل زنبیل
کیا اور اُسکے کپڑے اُتار کے خود پہنے اُسی کی صورت بنکر پہنتے ہوئے ملکہ نسیم سبز پوش کے سامنے
آئی عرض کی واری آپکی محلدار بھی بالکل ناسمجھ ہین باغ مین بیلے کے پھول کھلے تھے محلدار صاحب
اُن پھولون کو نہ پہچان سکین مجھے لیگئین ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شاداب تو ہر وقت ایسی
ہی باتین بنایا کرتی ہے بھلا محلدار انکا سن اسّی برس کا ہے اور وہ بیلے کا پھول نہ پہچان سکین یہ بات
بالکل خلاف ہے شاداب نے عرض کی واری آپ میرے عرض کرنے کو خلاف تصور فرماتی ہین
محلدار کو بلا کے تحقیق فرما لیجیے گا ملکہ نے کہا مین محلدار سے ایسی باتین نہین دریافت کرتی تمھین دل لگی شامل ہے
شاداب نقلی نے عرض کی بہت بہتر اگر یہ جھوٹ بھی تھا تو آپ کے دل خوش کرنے کو عرض
کیا گیا اسمین کیا بُرائی ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا مین ایسی باتون سے خوش نہین ہوتی اور تیری
باتین ہمیشہ ایسی ہی ہوتی ہین شاداب نقلی نے عرض کی آپ تو سوا ے زرنگار جادو کی باتو کے
دوسرے کی باتون سے بالکل آزردہ ہوتی ہین ہان اگر یہ کوئی بات بُری بھی کہین تو آپ کو اچھی
معلوم ہوتی ہین زرنگار نے جو یہ بات سُنی کہا اے شاداب اب تیری زبان بہت تیز ہوگئی ہے
آدمی کو دیکھکر بات نہین کرتی ہے شاداب نقلی نے کہا ہان آپ کو تو میری بات ملکہ عالم سے بڑھکے
ناگوار ہوگی آپ وزیرزادی ہین آپ کا رتبہ سب سے زیادہ ہے میرے واسطے یہ حکم ہوتا ہے
کہ آدمی کو دیکھکر بات کیا کر خطا معاف ہو میری بصارت مین اسوقت فرق تھا وزیرزادی

یہ آدمی کا احتمال کرکے ایک بات کی اب کبھی خدمت مین کوئی بات نہ عرض کرونگی زرنگار کو یہ بات
اور زیادہ خلاف ہوئی ملکہ کی طرف مخاطب ہوکے کہا ملکۂ عالم آپ شاداب کو منع کرین آپنے
اسکو بہت گستاخ کردیا ہے اسنے اسوقت مجکو ایسا جواب دیا کہ میرے دلپر چوٹ لگی اگر یہ آپ کی کنیز
نہوتی تو مین ضرور اسوقت اسکو سزاے معقول دیتی ملکہ نے فرمایا اے زرنگار مین اس معاملہ مین مطلق
دخل نہ دونگی تملوگون کو اختیار ہے بدیع الملک نوجوان نے جو اسقدر شاداب کو تیز پایا کہا اے
شاداب آیندہ ایسی باتین زرنگار سے نہ کرنا وہ خود ہی کہہ چکی ہین کہ آدمی کو دیکھکر بات کیجاتی ہے
یہ وزیرزادی ہین انکو انسان نہ تصور کرنا شاداب نے کہا اے شہریار کنیز بھی تو یہی عرض کر رہی
ہے اسی بات پر تو میری فریاد ملکۂ عالم سے کی گئی انھون نے بھی کچھ جواب نہ دیا اگر ملکۂ عالم کچھ فرماتین
یہی انسے بھی کہا جاتا کہ آدمی کو دیکھکے بات کیا کیجیے ملکہ نے کہا اے شاداب زرنگار کو تو کہہ چکی
اب میری طرف بھی رمز وکنایہ مین باتین کرنے لگی مین نے اسوقت جوتیان کھانے سے جو بچایا تو یہ سمجھین
کہ ہماری بات کو اچھا جانا خبردار جو تو نے کبھی زرنگار سے کوئی بیہودہ بات کی اور اگر کبھی دنگی مین میرا نام
لیگی تو سزا پائیگی شاداب بدیع الملک کی طرف متوجہ ہوئی عرض کی اے شہریار میری شکایت
بی زرنگار نے ملکۂ عالم سے کی تھی اب مین دونون کی شکایت آپ سے کرتی ہون کہ مجھے زبردستی
خفگی پڑ رہی ہے بدیع الملک اسکی تیزی پر متحیر ہوئے کہا اے شاداب تو بہت تیز ہی بلا کی باتین بنانا
تجھے آتی ہین شاداب نے کہا حضور اب مین اپنا منھ سی لونگی یہی باتین جنکی آپ قدر فرماتے ہین مجھے
خفگی کھلواتی ہین بدیع الملک نامدار اسکی باتین سنکر بہت خوش ہوئے ملکۂ عالم اُس وقت
گو نہ اُس سے رنجیدہ ہو گئی تھین بدیع الملک نوجوان نے کہا اے ملکہ شاداب کی خطا معاف
کر دو تمھاری سب کنیزون مین یہی لائق ہے صحبت کی زینت اسی کے سبب سے ہے تمھارے یہان
کسی کو بات کرنے کا سلیقہ نہین ہے مگر شاداب بہت تیز طبیعت حاضر جواب ہے تمھین اسکی قدر
کرنا چاہیے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شہریار اُسنے آپکی تعریف جو کی آپ اُس سے خوش
ہوگئے ابھی آپ نے اُسکی حرکتین نہین دیکھی ہین زرنگار نے کہا اے شہریار اسکی بعض باتین بہت
ناقص ہین اکثر ملکۂ عالم نے منع کیا مگر یہ نہین سمجھتی ہے شاداب نے کہا اے شہریار جو کچھ وزیرزادی
صاحبہ ارشاد کرتی ہین بہت درست ہے میری جملہ باتین ایسی ہی ہین جو سب کے خلاف ہون اور
انکے سب کام پسند خلایق ہین زرنگار نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اب آپ اسکو
منع کیجیے یا مجھے قائل کیجیے اسکی بھی اتنی مجال ہے کہ یہ مجھ سے ایسی باتین کرے بدیع الملک نے
شاداب نقلی کی طرف دیکھکر فرمایا اے شاداب تمھین نہین لازم ہے کہ تم وزیرزادی سے اس
طرح کی گفتگو کرو شاداب نقلی نے عرض کی اے شہریار اب آپ ہی ارشاد فرمائین کہ وزیرزادی
صاحبہ اور ہم ایک ہی مالک کے تابعدار ہین اگر ملکۂ عالم ابھی وزیرزادی سے آزردہ ہو جائین
تو مجھسے بدتر انکی حالت بنائین اُسوقت انکو یہ رتبہ کہان ملے زرنگار نے جو یہ سنا آگ ہوگئی کہا
اے شہریار آپکو خود منظور ہے کہ یہ مجھسے بچے جائے اگر آپ منع کردین تو اسکی مجال نہین ہے جو
کوئی بات منھ سے نکال سکے شاداب نقلی نے کہا بی زرنگار صاحب زبان سنبھال کے بات کیجیے جو

آپ سے بات کرے اُسکو جواب دیجیے مین شاہزادۂ عالم سے باتین کر رہی ہون آپ کو میری باتون مین
دخل دینے سے کیا ضرورت ہے جو میرے مزاج مین آتا ہے کہتی ہون جو آپ کا جی چاہے جب
مین اپنی تقریر ختم کر چکون اُسوقت کہہ لیجیے گا شاداب نے جو یہ بات کہی بدیع الملک نوجوان دیر سے
سمجھے ہوئے تھے کہ ضرور کوئی بھید ہے یہ شاداب کی تیز زبانی خالی از علت نہین ہے مگر اس بات کو
سنکر یقین کامل ہو گیا لیکن خاموش رہے زرنگار کو پھر تاب نرہی بدیع الملک نامدار سے عرض کی
اے شہریار معلوم ہوتا ہے آپکو شاداب کی خاطر منظور رہے اور مجھے ذلیل کرانا منظور رہی شاداب نقلی نے کہا
بی زرنگار صاحب آپ اسی تہذیب پر دعوے وزارت کرتی ہین مین آپ سے ایک بار عرض کر چکی
کہ جب تک مین شہزادۂ عالم سے اپنی کیفیت عرض نہ کر لون اور جو جو باتین مجھے کہنا ہین وہ ختم نہو لین آپ
کچھ نفرمائین مگر آپ کو ذرا خیال نہین ہوتا مین پھر آپ سے عرض کرتی ہون اگر آپ نے پھر میری بات
مین دخل دیا تو مین بھی جو جی چاہیگا کہونگی زرنگار آبدیدہ ہو کر ملکہ نسیم سبزپوش کا منہ دیکھنے لگی
ملکہ نسیم سبزپوش نے جو زرنگار کو آبدیدہ پایا شاداب کی طرف غصہ سے دیکھکر کہا اے شاداب
مین نے جو خاموشی اختیار کی تجھکو بدزبانی کرنے کا موقع ملا اگر اپنی خیریت چاہتی ہے تو خاموش رہ ورنہ
ابھی تجھے تعزیر معقول دونگی شاداب نقلی نے عرض کی ملکہ عالم آپ بھی اپنی وزیرزادی کی طرفداری
کرنے لگین آپ کو ایسا نہین چاہیے مین بھی تو آپ ہی کی نمکخوار ہون آپ کو لازم ہے کہ میری طرف
سے بھی کچھ کہیے وزیرزادی صاحبہ کو خاموش کر دیجیے ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا اے شاداب
تو اسوقت اپنی زندگی سے بیزار ہے دیکھ مین ابھی اسکا انتظام کرتی ہون یہ کہکے ملکہ نے اور کنیزونکو
بلایا جب سب کنیزین حاضر ہوئین ملکہ نے کہا جاکر محلدار سے کہو کہ ذرا یہان آئین میری دو باتین سُن
جائین مین ابھی اسکو سزاے معقول دیتی ہون جب اسپر تازیانے پڑینگے تو راضی ہوگی شاداب نقلی
نے جو ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار مین آپ سے پناہ مانگتی ہون اگر
آپ چاہین گے تو میری جان بچیگی بدیع الملک نے مسکرا کے فرمایا اے شاداب تو اپنی بدزبانی
سے باز نہین آتی ہے شاداب نے عرض کی اے شہریار اب مین ایسی بات زبان سے نہ نکالونگی جو ملکۂ عالم
کو ناگوار خاطر ہوگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے ملکہ شاداب عذر کرتی ہے تمھین لازم ہے کہ
اسکی خطا معاف کردو مین اسکی سعی تمسے کرتا ہون ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار آپ نے اسوقت
مجھکو مجبور کر دیا ورنہ مین اسوقت اسکو سزاے معقول دلاتی مگر اب اس شرط سے اسکی عفو تقصیر کرونگی
کہ یہ زرنگار سے بھی اپنی خطا معاف کرائے ورنہ مجھے زرنگار کے صدمہ سے صدمہ ہوگا بدیع الملک
نامدار نے شاداب کی طرف دیکھا شاداب نے کہا اے شہریار زرنگار بھی ملکہ عالم کی نمکخوار ہین اور
مین بھی انھین کی نمکخوار ہون اگر آپسمین کوئی بحث ہو گئی تو اُسکے واسطے عفو تقصیر کرانے کی کیا
ضرورت ہے جب زرنگار کو ہمسے کوئی کام ہوگا خود ملاپ کر لینگی ملکہ عالم کو زرنگار کے رنج کا
خیال ہے اور میری ذلت کا پاس مطلق نہین ہے ہرگز ہرگز مین زرنگار کے آگے ہاتھ نہ جوڑونگی مین
کچھ بھی کیون نہو بدیع الملک نامدار نے کہا اے شاداب تم اور زرنگار مرتبہ مین برابر ہین کیونکہ
وہ وزیرزادی ہین تم کنیز ہو وہ ملکہ کے برابر بیٹھتی ہین تمھین پائین فرش جگہ ملتی ہے وہ ملکہ کی

راز دار ہین تم بے اجازت ملکہ بات تک نہین کرسکتین شاداب نے عرض کی اے شہریار اب اس باب
مین کچھ نہ فرمایئے ورنہ پھر ملکۂ عالم کو غصہ آئیگا اور پھر ملدار صاحب طلب ہونگی آپ کو بھی تکلیف
ہوگی آخر مین پھر ویسے ہی باتین نکلین گی یہ دور تسلسل کبھی ختم نہ ہوگا اس سے بہتر یہی ہے کہ آپ ملکۂ عالم کو
سمجھا دیجیے کہ وہ میری خطا معاف کرین اور زرنگار کے سامنے مجھسے منت نہ کرائین بدیع الملک
نے ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ اسوقت مین شاداب کی باتون سے خوش ہوا تھا اور اُسنے مجھسے پناہ
طلب کی تم اُسکی خطا معاف کردو مین اور وقت اُسکو سمجھا کے زرنگار سے بھی صفائی کرا دونگا ملکہ نے
عرض کی اے شہریار آپ کا ارشاد بجا لانے مین مجھے کوئی عذر نہین ہے مین اسوقت اسکی خطا معاف
کیے دیتی ہون مگر آپ دوسرے وقت زرنگار سے ضرور صفائی کرا دیجیے گا ورنہ زرنگار کو صدمہ
ہوگا بدیع الملک نامدار نے وعدہ فرمایا ملکہ نے شاداب نقلی کی خطا معاف کی زرنگار نے جو یہ کیفیت
دیکھی خفیف ہوکر آبدیدہ ہوئی ملکہ نے لاکھ سمجھایا مگر زرنگار کا رنج دفع نہوا اسی بحث مین شام ہوگئی
ملکہ نے سامان جشن کا حکم دن ہی سے دیدیا تھا شام ہوتے ہی تیاریان ہونے لگین تھوڑی دیر مین
روشنی ہوگئی گائنین بھی حاضر ہوگئین ساقی بچیان بھی کشتیان کباب کی گلابیان شراب کی لیکر حاضر محفل ہوئین
شاداب نے ملکہ سے عرض کی اے ملکۂ عالم اگر حکم ہو تو آج کنیز کچھ گائے حضور کی طبیعت بہلائے ملکہ نے
کہا اے شاداب تو نے پھر دل لگی شروع کی مین نے ایکبار شہریار کی خاطر سے تجھے چھوڑ دیا مگر تو پھر اپنی
باتون سے باز نہین آتی ہے ابکی مرتبہ مین کسی کا کہنا نہ مانونگی شاداب نے عرض کی ملکۂ عالم مین نے
خلاف تو کچھ نہین عرض کیا یہ کیا بُری بات ہے کہ مین آپ کا دل بہلاؤن تھوڑی دیر گانا سناؤن ملکہ
نے کہا آج تک تجھے مین نے گاتے نہین سنا شاداب نقلی نے عرض کی آج امتحان فرمایئے
دیکھیے میرا دعوے غلط تو نہین ہے ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا اے شاداب اگر تو نے دروغگوئی کی
ہوگی تو مین تجھے سزاے سخت دونگی شاداب نقلی نے عرض کی ملکۂ عالم اگر میرا دعوے غلط ہے
تو مین نے اپنا خون سرکار کو معاف کیا ورنہ بی زرنگار کو پھر حکم فرمایئے گا کہ یہ مجھسے رنجیدہ نہین انکا رنج مجھے
بُرا معلوم ہوتا ہے ملکہ نے کہا مین زرنگار سے صفائی کرا دونگی شاداب نقلی نے سازندون کو
اشارہ کیا کہ ساز درست کرو سازندون نے اُسی وقت ساز درست کرنا شروع کیے جب ساز
مل چکے شاداب نے یہ غزل شروع کی

جو دل کے زخم مین ناسور کوئی پڑ جائے
پھر آئین یان جو نہ اُسکے مکان کی راہ ملے
یہ کہتے ہین متکبر تری گلی کے فقیر
دواے درد محبت خدا کی راہ ملے

جنون مین قیس سے ہم یون بعز و جاہ ملے
تو حسرتون کے نکلنے کی خوب راہ ملے
اگر لگائین وہ اپنی کمر سے کھینچ کے تیغ
بنائین بھیک کا کاسہ جو تاج شاہ ملے
چہ ذقن مین دل گم شدہ ملا مجھے یون

کہ بادشاہ سے جسطرح بادشاہ ملے
وہ گھر پہ غیر کے جاتے ہین جب صبا کے آج
نہ نفشکون پھر مجھے سیدھی عدم کی راہ ملے
وہ جیسے آئین تو دین مریض ہجر صدا
کہ جیسے حضرت یوسف میان چاہ ملے

ہٹو کہ در پہ مری لاش رکھکے بوسے دو
زمین تھوڑی سی اسکو خدا کی راہ ملے

شاداب نقلی نے اس
خوش الحانی سے اس غزل کو تمام کیا کہ ملکہ نسیم سبزپوش اور زرنگار ہمہ تن محو ہوگئین جب شاداب
خاموش ہوئی تو ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا اے شاداب خدا کے واسطے ابھی خاموش نہو
اور کوئی چیز شروع کر شاداب نقلی نے کہا ملکۂ عالم جب تک آپ ایفاے وعدہ نفرمایئے گا مین

دوسری چیز شروع نہ کرونگی ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شاداب مین نے کیا وعدہ کیا تھا مجھے اسوقت
کچھ یاد نہین ہے شاداب نقلی نے عرض کی آپ نے فرمایا تھا کہ مین زرنگار سے بے منت صفائی کرادونگی
ملکہ ہنوز زرنگار کی طرف مخاطب نہوئی تھی کہ زرنگار نے کہا اے شاداب مین تجھ سے آزردہ نہین
مگر برائے خدا خاموش نہ رہو دوسری چیز شروع کرو شاداب نقلی نے کہا ابھی مجھے آپکے فرمانیکا
یقین نہین آیا ہے جب تک آپ مجھے گلے سے نہ لگائینگی مین یہی سمجھونگی کہ آپ آزردہ ہین زرنگار جلدی
سے اپنی جگہ سے اُٹھی شاداب نقلی کے قریب آئی شاداب کو گلے سے لگایا کہا اے شاداب
تعجب کی بات ہے کہ تمکو خدا نے یہ کمال عطا فرمایا اور آج تک تم نے ہملوگون سے پوشیدہ رکھا پھر
شاداب نقلی نے کہا وزیرزادی صاحب مین اس کا قصہ آپ سے کسی وقت عرض کرونگی
شاداب کی جو کیفیت بدیع الملک نے دیکھی اُس سے آنکھ ملائی آنکھ ملتے ہی شاہزادے کو ہنسی
آئی زرنگار کی نگاہ جو بدیع الملک نامدار پر پڑی شاہزادے کو متبسم پایا ملکہ کو اشارے سے دکھایا
ملکہ نسیم نے بھی بدیع الملک نامدار کو شاداب سے ہنستے دیکھا بہت ناگوار ہوا مگر فرط ادب سے
خاموش رہی ضبط جو کیا آنکھون مین آنسو بھر آئے بدیع الملک نے ملکہ کو جو آبدیدہ پایا خیال کیا کہ گانے
کے اثر سے ملکہ آبدیدہ ہوئی ہین ورنہ یہ کوئی محل رنج نہین یہ سوچ کے خاموش ہو رہے شاداب
نے پھر غزل شروع کی مگر ملکہ نے فرط الم سے شاداب کی طرف توجہ نہ کی تھوڑی دیر تک یہ جلسہ رہا
جب رات زیادہ گئی ملکہ نے جلسہ برخاست کیا کنیزین محفل سے اُٹھین اپنے اپنے ٹھکانون پر گئین
بدیع الملک اور ملکہ نسیم سبز پوش اور زرنگار وزیرزادی وہان رہے جب بدیع الملک
نامدار نے دیکھا کہ اب کنیزین بھی یہان نہین ہین ملکہ نسیم سبز پوش کی طرف مخاطب ہوتے فرمایا ملکہ عالم
رات زیادہ گئی ہے مناسب ہے کہ سونے کا سامان کرو مجھے یہان دو ایک روز ٹھہرنا ہے نہین معلوم لشکر
کی کیا حالت ہے سب سردار میرے کس حال مین ہین اب مجھے یہان ٹھہرنا بہت ہی بار ہے تمھارے سبب سے
اسقدر عرصہ بھی ہوگیا ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین نے آپ سے پیشتر ہی عرض کر دی تھی کہ مین انشاءاللہ تعالے
سب انتظام درست کر دونگی جب تک آپ کے پاس لوح نہوگی اُسوقت تک آپ مکر سے ساحران طلسم
کے محفوظ نہ رہینگے بدیع الملک نامدار نے فرمایا مجھے اس امر کا اصلا خوف نہین ہر وقت مین خدا ہمارا
شریک حال ہے اُسی کی مدد کا بھروسا ہے آج تک اُسی نے ہر حال مین ہماری مدد کی جو بلا سامنے
آئی وہ رد کی ملکہ نسیم سبز پوش نے عرض کی پھر آپ کیون دیر لگاتے ہین برائے آرام مسہری پر تشریف
لیجائین زرنگار سے کہا اے زرنگار تو بھی جا زرنگار نے کہا ملکۂ عالم آپ تشریف لیجائین کنیز کو ابھی
کیا تعجیل ہے بدیع الملک نے جو خیال کیا تو ملکہ کے چہرے پر رنج کے آثار پائے شاہزادے نے
کہا ملکہ خیر تو ہے مین دیر سے تمھاری کیفیت ایسی دیکھ رہا ہون جو بالکل خلاف معمول ہے یا تم ہر وقت
بخندہ پیشانی بات کرتی تھین یا اب تمھاری آنکھون مین آنسو بھی بھرے ہوئے ہین بات بھی نہین
کیجاتی اگر کوئی بات جبریہ کہی بھی تو اُس سے صاف رنج ظاہر ہوا اسکا کیا سبب ہے ملکہ نے عرض
کی اے شہریار آپ کو اس بات کے دریافت فرمانے سے کیا ضرورت ہے اسی قدر کافی ہے کہ آپنے
مجھ سے تحقیق کیا اب میرے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہے بدیع الملک نامدار نے مسکرا کے فرمایا

اب معلوم ہوا کہ آپ کو مجھی سے کچھ ملال ہے اب مجھے تحقیق کرنا لازم ہوا ملکہ نے عرض کی ای شہریار اس
باب مین مجھے مجبور نہ کیجیے اگر میرا جی چاہیگا تو عرض کر دونگی ورنہ آپ کو تحقیق سے کوئی فائدہ نہین
بدیع الملک نے کہا ملکہ اگر تم نہ بتاؤگی مجھے صدمہ عظیم ہوگا اور تمھاری محبت سے یہ بات بہت دور
ہے جو مجھے صدمہ دو ملکہ نے کہا اے شہریار اس امر کے اظہار مین مجھے صدمہ ہوگا اگر آپ مجکو صدمہ دینا چاہین
تو اس امر کو دریافت کرین زرنگار نے جو بدیع الملک اور ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک
کیطرف اشارہ کیا کہ اے شہریار آپ صبر کرین ملکہ سے نہ دریافت فرمائین مین عرض کر دونگی بدیع الملک
نوجوان مصلحت وقت سمجھکر خاموش ہو رہے ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار اب آپ آرام فرمایئے اس بات
کی فکر نہ کیجیے بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے ملکہ تمھین میرا رنج دینا گوارا ہے اسواسطے یہ باتین
کر رہی ہو بھلا ہو سکتا ہے کہ مین تمھین اس حال مین چھوڑکر سونے جاؤن اگر تمھین کسی قسم کا رنج مجھے پہونچا ہی
تو اُسے ظاہر کرو اگر کوئی بات واقعی تمھارے خلاف ہوئی ہے تو مین آیندہ ترک کر دونگا اسکی صفائی
ہو جائیگی رنج باقی نرہیگا ملکہ نے عرض کی اے شہریار آپ کی بات میرے خلاف کیا ہوگی اور آپسے
مین آزردہ ہون یہ میری مجال نہین ہے یہ بھی میری ہی خطا تھی جو اسوقت اسقدر اپنا ملال آپ پر ظاہر کیا
اور آپ کو بھی مکدر کر دیا اب مین اپنی خطا کی معافی چاہتی ہون مجھے کسی قسم کی شکایت کسی قسم کا رنج
نہین ہے آپ میری خطا معاف فرمائین براے آرام مسہری پر تشریف لے جائین بدیع الملک
نے فرمایا مین کیونکر گوارا کرون کہ تم رات بھر جاگ کر رونے مین بسر کرو اور مین بصد آرام محو خواب
ہون جب بدیع الملک نامدار نے ملکہ نسیم سبز پوش کو بہت ہی مجبور کیا اور زرنگار نے بھی
ملکہ کو سمجھایا ملکہ نسیم بدیع الملک نامدار کے ہمراہ خوابگاہ مین گئین شاہزادے کو اس بات کی فکر
پیدا ہوئی پہلے تو ملکہ سے بہت کچھ کہا اور صدمہ کا سبب پوچھا ملکہ نے بیان نہ کیا بدیع الملک نامدار
نے بھی مجبور ہوکر خموشی اختیار کی جب ملکہ کو نیند آگئی بدیع الملک مسہری سے اُٹھکر زرنگار کی
خوابگاہ کیطرف آئے دیکھا زرنگار وزیرزادی کی مسہری کے پاس شاداب بیٹھی ہوئی قصہ بیان
کر رہی ہے زرنگار بصد شوق سُن رہی ہے بدیع الملک کو جو آتے دیکھا شاداب نقلی بھی خاموش
ہوئی اور زرنگار بھی مسہری سے اُٹھی شاہزادے سے عرض کی اے شہریار آپ اسوقت کیون تشریف
لائے مین خود حاضر ہوتی سب کیفیت آپ سے عرض کر دیتی یہ کہکے شاداب نقلی سے کہا ای شاداب
اب تم بھی زیادہ تکلیف نہ اُٹھاؤ اپنے ٹھکانے پر جاؤ اسوقت مجھے شہریار سے کچھ امور ضروری
عرض کرنا ہین شاداب نے کہا مین ابھی جاتی ہون جو آپ کے مزاج مبارک مین آئے شاہزادے
سے کہیے یہ کہکر شاداب نقلی وہان سے اُٹھی زرنگار نے عرض کی اے شہریار ملکہ اسوجہ سے رنجیدہ
ہین کہ آپ کو شاداب کی طرف مائل پایا ہے بدیع الملک اس بات کو سنکر بہت ہنسے کہا اے زرنگار
یہ سب ملکہ کا خیال خام ہے یہ کیفیت ملکہ عالم کو معلوم ہوگی جب اسکا راز افشا ہوگا ملکہ بہت محجوب
ہونگی اپنے خیال سے باز آئینگی زرنگار وزیرزادی نے عرض اے شہریار خطا معاف فرمایئے تو مین
عرض کرون بدیع الملک نامور نے فرمایا اے زرنگار جو تمھارے مزاج مین آئے کہو میرے
خلاف نہوگا زرنگار نے کہا اے شہریار جسوقت شاداب نے یہ غزل تمام کی مین نے خود

دیکھا کہ آپ نے اُسکی طرف دیکھ کے تبسّم کیا شاداب بھی مسکرا کے خاموش ہو رہی بدیع الملک
نے کہا اے زرنگار تمھین میرے ہنسنے کا سبب نہین معلوم ہے جب تمھین معلوم ہو جائیگا تم بھی قائل
ہو جاؤ گی زرنگار نے عرض کی اے شہریار مجھے اور کسی بات سے آگاہی نہین ہے جو کچھ مین نے دیکھا تھا
عرض کر دیا بدیع الملک نامدار نے فرمایا اسکا سبب تھوڑے عرصہ مین ظاہر ہو جائیگا یہ فرما کے
بدیع الملک زرنگار کے پاس سے اُٹھے اپنی خوابگاہ مین آئے دیکھا ملکہ نسیم سبزپوش بیدار ہین تب
بدیع الملک نے خیال کیا کہ اسوقت ملکہ کو اور زیادہ رنج ہوگا اور یقین کامل ہو گا کہ مین شاداب پر
فریفتہ ہون یہ سوچ کے بدیع الملک نامدار مسہری کے قریب آئے ملکہ عالم کو گریان پاکر کہا اے
نسیم سبزپوش اسوقت مجھے معلوم ہوا کہ تم شاداب کے سبب سے رنجیدہ ہو یہ تمھارا خیال خام ہے
جسکو تم شاداب جانتی ہو وہ شاداب نہین ہے اور یہ وہی شخص ہے جسکے آجانے سے مجھے بڑی قوت ہوئی اور اپنے
لشکر کے مل جانے کی امید قوی ہوئی ملکہ نے جو یہ بات سنی حیران ہو کر عرض کرنے لگی اے شہریار
آپ نے یہ کیا فرمایا شاداب کی صورت سیرت کسی بات مین فرق نہین اب مین کیونکر یقین کر دون کہ یہ
شاداب نقلی ہے اگر یہ شاداب نہین ہے تو میری کنیز کہان ہے اور یہ کیا معاملہ ہے بدیع الملک
نوجوان نے فرمایا اسکی کیفیت تم پر ظاہر ہو جائیگی مگر اس راز کو زرنگار سے بیان نکرنا ورنہ لطف جاتا رہیگا
ملکہ نے عرض کی شہریار مین زرنگار سے ہرگز نہ بیان کرونگی مگر مجکو اس بات کی بڑی فکر ہے چاہتی ہون
کہ آپ اس بات کا خلاصہ بیان کرین بدیع الملک نے جب ملکہ کو نہایت پریشان پایا کل کیفیت
بیان کر دی ملکہ نسیم سبزپوش کو حیرت بدرجہ کمال ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار
آپ کو یہ بات ناگوار بھی نہین ہوئی کہ ایک مرد غیر نے مجھے دیکھا بدیع الملک نامدار نے کہا اے
ملکہ عالم وہ غیر نہین ہین صاحبقران زمان کے بھی حرم سرا مین اُنھین جانے کا اختیار حاصل ہے
اور بے اُنکے کسی کا نکاح نہین ہوتا ہے یہی سب کا نکاح پڑھتے ہین ملکہ نسیم سبزپوش یہ سنکے خاموش
ہو رہین بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اب تمھارے دل کی کدورت دفع ہوئی نسیم سبزپوش
بہت محجوب ہوئین ہاتھ باندھکر بدیع الملک نامدار سے عفو تقصیر کی خواہان ہوئین شاہزادے
نے کہا ملکہ عالم ایسے خیالات اپنے دل سے دور رکھنا انھین باتون مین صبح ہوئی ملکہ نسیم نے
عرض کی اے شہریار مین اجازت چاہتی ہون کہ والد نامدار کے سلام کو جاؤنگی آج کچھ فوج کی نسبت
بھی گفتگو کرونگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا ملکہ ہمین تمھاری بدنامی کا بہت خیال ہے ورنہ تمھاری
مفارقت کسی طرح گوارا نہ تھی مجبور ہین کیا کرین ملکہ نسیم سبزپوش نے عرض کی مین ابھی آتی ہون یہ
کہکر کنیزون سے کہا تخت حاضر کرو کنیزون نے فوراً تخت حاضر کیا ملکہ نسیم سبزپوش تخت پر بیٹھین کنیزین
بھی کچھ اپنے ہمراہ لین سب کے پہلے شاداب نقلی تخت پر گئی ملکہ نے کہا اے شاداب مین تجھے
اپنے ہمراہ نہ لیجاؤنگی تم زرنگار کی خدمت مین رہو شاداب نقلی نے عرض کی کہ شاہزادے بدیع الملک کی
طبیعت اُسنے زیادہ بہلتی ہے اکثر راتون کو زرنگار کے پاس اُٹھ اُٹھ کے جاتے ہین بڑی دیر تک باتین رہتی ہین کل رات
کو وزیرزادی صاحبہ کے پاس بیٹھی تھی کہ شاہزادہ عالم وہان تشریف لیگئے وزیرزادی صاحبہ بہت خوش ہوئین مجھے
تو اُسی وقت رخصت کیا انھین نہین معلوم کیا کیا باتین رہین ملکہ نسیم سبزپوش تو شاداب سے

حال سے واقف ہوچکی تھی اس وجہ سے اعتبار نہ کیا مگر زرنگار کے ستانے کو تھوڑی سی بات بدلکر
فرمایا کیون اے شاداب تجھے کسی کا پردہ فاش کرنے کی کیا ضرورت تھی خبردار خبردار آیندہ ایسی باتین
ہمسے نہ کہنا ورنہ تجھے سزا دینگے شاداب نقلی نے عرض کی ملکۂ عالم مین نے اس سبب سے
آپ سے عرض کی کہ آپ میری جان بچالینگی نہین تو وزیرزادی صاحبہ کا راز مجھ پر افشا ہوگیا ہی
اب یہ کاہیکو مجھے زندہ چھوڑینگی ملکہ نے کہا تیری جان کوئی نہین لے سکتا مگر اب ایسی باتین ہمسے
نہ کہنا یہ کہکے ملکہ نسیم نے زرنگار کی طرف دیکھا زرنگار اس درجہ منفعل ہو رہی تھی کہ اُسے مطلق
ہوش نہ باقی تھا تمام تن پسینہ مین غرق آنکھون سے آنسو جاری ملکہ نے جو یہ حالت زرنگار وزیرزادی
کی دیکھی خیال کیا کہ ایسا نہو یہ اپنی جان دیدے یہ سوچ کے فرمایا اے زرنگار تمھین کیا ہو اسکی باتوپر
اسقدر بیتاب ہوتی ہو شاداب تو ہمیشہ ایسی ہی باتین بنایا کرتی ہے اب اُسنے شہریار کی مدد دیا ئی ہی
اور کسی کی بھی سماعت نہین کرتی ہے تم ناحق اسقدر محجوب ہوتی ہو مین جانتی ہون کہ یہ سب
باتین غلط ہین زرنگار نے ہاتھ باندھکر عرض کی ملکہ عالم ہین اُمیدوار ہون کہ آپ مجھے آزاد کرین ورنہ
مین اپنی جان دیدونگی شاداب ہمیشہ ایسی تصیحتین مجھپر کیا کریگی اسوقت جو بات صحیح و درست تھی اُسکو
فروغ ہوا اگر کسی وقت اُسنے کوئی ایسی بات بیان کی اور آپ کو یقین آگیا تو میرے واسطے
باعث ذلت ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ مجھے آزاد فرمایئے ملکہ نے کہا اے زرنگار تمھین بیکار
کا وہم ہے اگر شاداب مجھ سے کوئی بات سچ بھی کہے گی تو مجھے یقین نہ آئیگا شاداب نقلی نے
جو ملکہ کی تقریر سُنی عرض کی اے ملکہ عالم آپ میری بات کو تو خلاف سمجھینگی مگر وزیرزادی صاحبہ سے
بقسم اس امر کو دریافت فرمایئے کہ شہریار شب کو تشریف لائے تھے یا نہین اگر یہ بقسم انکار کرین
تو مجھے آپ گردن مارنے کا حکم دین اور اگر یہ قسم نہ کھائین تو آیندہ جو کچھ مین آپ سے عرض کرون
اُسکو صحیح تصور فرمایئے ملکہ نسیم نے کہا اے شاداب اس گفتگو کی کیا ضرورت ہے ہم ہرگز قسم نہ لینگے
اور تمھین کو دروغگو تصور کرینگے شہریار کسی کام سے اُسطرف تشریف لے گئے ہونگے زرنگار وزیرزادی
اسوقت تک بیدار ہونگی وہان بھی ٹھہر گئے چونکہ یہ کوئی بات نہ تھی اسوجہ سے زرنگار وزیرزادی نے
بھی بیان نہین کی اور شہریار نے بھی ارشاد نہین فرمایا شاداب نقلی نے کہا ملکۂ عالم اگر اسطور سے
شہریار تشریف لیجاتے تو وزیرزادی صاحبہ مجھے ہرگز وہان سے نہ اُٹھاتین آپ اُنسے قسم دے کر
دریافت فرمائین کہ اُنھون نے مجھے وہان سے اُٹھا دیا تھا زرنگار وزیرزادی نے دیکھا کہ اسوقت
شاداب نے ملکہ نسیم سبزپوش کو یقین دلا دیا اور ملکہ میری محبت کے سبب سے کچھ بیان نہین
کرتی ہین جب اُنھین اس بات کا یقین آگیا ہے تو اب میرے واسطے اچھا نہین ہے گو اسوقت
میری محبت سے یا شاہزادے کے سبب سے کچھ نہین کہتی ہین اور ٹال رہی ہین مگر دوسرے
وقت بہت ہی ذلت دینگی اس سے بہتر یہ ہے کہ اپنی جان دیکر ان سب جھگڑون سے
فراغت حاصل کرون یہ سوچ کے ندا تھا کہ وزیرزادی نے ملکہ سے عرض کی آپ کو اب عرصہ
ہوتا ہے تشریف لیجایئے جب وہان سے تشریف لایئے گا اُسوقت جو جو باتین کہ شاداب
کہہ رہی ہے ان سب باتونکا فیصلہ ہوجائیگا ملکہ نے کہا اے زرنگار تم خاطر جمع رکھو مجھے شاداب کی باتون کا

یقین نہین ہے بلکہ مناسب وقت یہ ہے کہ تم میرے ہمراہ چلو اور شاداب کو یہین چھوڑ دو زرنگار نے
عرض کی مین بھی بہت خوش ہون اگر آپ اپنے ہمراہ لیتی چلین شاداب نے کہا ملکہ عالم اگر آپ زرنگار کو
اپنے ہمراہ لیے جاتی ہین تو مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلیے مین ہرگز یہان نہ رہونگی ایسا نہو وزیرزادی صاحبہ
مجکو بھی عیب لگائین ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا شاداب تم یہین رہو تمھارے سبب سے شہریار کا
دل بہلا رہیگا اور زرنگار وزیرزادی کا یہان رہنا اچھا نہین ہے شاداب نے جواب دیا کہ آپ مجھے
نہ ہمراہ لیجیے گا تو مین وزیرزادی صاحبہ کو آپکے ہمراہ نہ جانے دونگی یہان تک شاداب نقلی نے ملکہ نسیم کو
مجبور کیا کہ ملکہ نے زرنگار کو وہین چھوڑا اور چند کنیزون کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے والد کی طرف روانہ
ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سموم جادو والد ملکہ نسیم سبزپوش کی عرض کیجاتی ہے

کہ اُسنے جیسے ہی آمد طلسم کشا کی خبر پائی تھی اُس روز سے اُسنے لوح دار جادو کو اطلاع دی تھی کہ اب لوح
سے بہت ہوشیار رہنا مین نے سُنا ہے کہ طلسم کشا اصلی اس طلسم مین آیا ہے اور اُسنے بہت مرحلہ جات
بے لوح فتح کرلیے ہین اب اسطرف آتا ہے اگر یہان آئیگا تو ضرور گرفتار کیا جائیگا مگر تمکو یہ بات لازم
ہے کہ تم لوح کا بندوبست بہت اچھی طرح سے رکھو شاید دوسری راہ سے تمھارے مرحلے تک پہونچ
جائے اور لوح لینے کا ارادہ کرے اُسوقت تمکو جلدی انتظام کرتے بن نہ پڑیگا اس سے بہتر یہ ہے
کہ ابھی سے سب انتظام کر لو اور جس وقت طلسم کشا تمھارے مرحلے پر پہونچے تم فوراً مجھے اطلاع دینا
ایسی ایسی باتین لوح دار جادو کو کہلا بھیجی تھین اور اپنے مرحلہ پر بھی اُسنے سحر کو زور دیا تھا سرحد کے
مرحلہ پر منارہ آہنی بنا تھا اُس منارے پر ایک پتلی فولادی نصب تھی کہ جو کیفیت سموم جادو کو دریافت کرنا ہوتی تھی
اُس پتلی سے جاکر تحقیق کرتا تھا وہ سب کیفیت سنکر بیان کر دیتی تھی جب یہ سب انتظام کر چکا تو اُس نے
ایک روز اپنے ملازمین سے کہا کہ مجھے جاکر پتلی سے تحقیق کرنا ہے کہ طلسم کشا کہان ہے اور کس طرف
جاتا ہے کون اُس سے مقابلہ کر رہا ہے کیا ہونے والا ہے ملازمین نے کہا بہت اچھی بات ہے آپ چلین
تحقیق کرین دیکھین طلسم کشا اسطرف تو نہین آتا ہے اگر ادھر کا قصد کیا ہے تو اُسکو صحراؤن مین راستہ
بُھلائین کسی طرح اپنے دام مکر مین پھنسائین گرفتار کرین سموم جادو ملازمین کو لیکر اُس منارے کیطرف
روانہ ہوا جب زیر منارہ پہونچا اسم سحر پڑھا پتلی نے آنکھین کھولین سموم جادو کو سلام کیا سموم جادو
نے کہا اے روشن قلب طلسم کشا کی کیفیت بیان کر وہ کس حال مین ہے اور کہان ہے کس سے جنگ
ہو رہی ہے یہ سنکر پتلی نے سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد کہا اے شہنشاہ طلسم کشا ایوان ہوا کی سرحد
کے اندر ہے سموم جادو نے جو یہ سُنا گھبرا کے کہا اے روشن قلب جادو یہ کیا کہا کہ طلسم کشا سرحد
مرحلے کے اندر ہے اسکو خلاصہ بیان کر وہ کہ طلسم کشا کہان ہے اور کسلیے یہان ہے جسکے یہان پوشیدہ
ہوئین اُسکو ابھی گرفتار کرون طلسم کشا کو قید کرکے خداوند کی خدمت مین روانہ کرون یہ سُنکر پتلی
نے پھر سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا کہ اے شہنشاہ والا جاہ مین اس بات کو خلاصہ نہین
کہہ سکتی ہون کہ طلسم کشا کہان پوشیدہ ہے آپ اپنے طور سے اسے تحقیق کرین سموم جادو

نے کہا مین تحقیق کرونگا مگر اُسکا یہان آنا کسی کو نہ معلوم ہو بڑے تعجب کی بات ہے کس راہ سے آیا
پتلی نے کہا طلسم کشا مع لشکر یہان نہین آیا ہے تنہا آیا تھا اب اُسکا ایک ساتھی اور اُس سے ملگیا ہے مین
اسوقت جانتی ہون کہ جس جگہ طلسم کشا پوشیدہ ہے مگر بتا نہین سکتی بتانے مین بڑی قباحت ہے سموم جادو
نے کہا اے روشن قلب بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو اُس شخص کا پاس کرتی ہے جسنے طلسم کشا کو اپنے
یہان پوشیدہ کیا ہے اور مجھسے احوال طلسم کشا بیان نہین کرتی پتلی نے جواب دیا ای شہنشاہ مجھے اسکا پاس
نہین ہے بلکہ اسکا خوف ہے کہ اگر مین بتا دونگی تو ابھی بڑی قیامت برپا ہوگی اس مرحلے مین کوئی ساحر
زندہ نہ بچیگا اور مین بھی نہ رہونگی کیا عجب ہے کہ آپ کو بھی راہ فرار نہ ملے اور بخوف جان آپ طلسم کشا کی
اطاعت قبول کرین سموم جادو نے کہا اے روشن قلب تجھے کیا ہوگیا ہے جو ایسی باتین کرتی ہے بھلا مین
طلسم کشا سے خائف ہوکر اُسکی اطاعت قبول کرون بڑے تعجب کی بات ہے ایسا ممکن نہین جو مین بخوف جان
طلسم کشا کی اطاعت قبول کرون اول تو مین اُسکو گرفتار کرونگا کیا مجال اُسکی جو مجھ سے مقابلہ کرسکے اور اگر اُسنے
مجھسے مقابلہ بھی کیا اور مین اُسکے سامنے نہ ٹھہر سکا اور مقابلہ نہ کرسکا تو اپنی جان دے دونگا مگر اُسکو قبول
نہ کرونگا پتلی نے کہا مجھے اسوقت یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپکے ذریعہ سے طلسم کشا کو لوح ملیگی سموم جادو
نے کہا اب طلسم کشا کے آنے سے تیرے حواس مین بخوف جان فرق آگیا ہے مین اب تجھسے کسی امر مین
راے نہ لونگا کوئی بات تحقیق کرونگا یہ کہکے سموم جادو نے دستک دی پتلی کی آنکھین بند ہوئین
سموم جادو وہان سے روانہ ہوا اپنے مکان پر آیا ہمراہیون کو وہین چھوڑا آپ محل مین داخل ہوا
ملکہ نسیم سبزپوش منتظر بیٹھی تھی سموم جادو نے ملکہ کو گلے سے لگایا ملکہ نے کہا اسوقت آپکے چہرہ سے
آثار غم و الم پائے جاتے ہین اسکا کیا سبب ہے سموم جادو نے کہا مین ابھی روشن قلب کے مکان
پر گیا تھا اُس سے طلسم کشا کی کیفیت تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ طلسم کشا مرحلہ ایوان ہوا کے اندر آگیا ہے اور
معہ اپنے ایک ساتھی کے یہین مقیم ہے مین نے بہت بہت اُس سے تحقیق کیا مگر اُسنے بخوف جان نہ بتایا
اور بعض بعض باتین ایسی کہین جو بالکل عقل کے خلاف تھین ملکہ نے جو یہ جملہ سنا سمجھین راز افشا ہوگیا
روشن قلب نے سب کیفیت میری بیان کردی یہ سمجھ کے ملکہ کے چہرے سے رنگ اڑگیا سموم جادو
نے کہا اے نسیم سبزپوش تم یون چپ ہوگئین نسیم نے عرض کی مجھے تعجب ہوا کہ طلسم کشا یہان کیونکر آیا
اور دربانون نے کیونکر آنے دیا یہان کی سرحدون پر جو ساحر نگہبان ہین وہ سحر و ساحری مین یکتا
ہین ممکن نہین جو اُنکے سحر سے بچکر کوئی آسکے طلسم کشا کیونکر چھپ کے چلا آیا جو اسکو کسی نے نہ دیکھا
اگر اُس سے مقابلہ نہ کرسکتے تو آپ تک اُسکی اطلاع پہونچاتے سموم جادو نے کہا مجھے بھی اسی بات کی
حیرت ہے اب میرا ارادہ ہے کہ مین ہر جگہ طلسم کشا کو تلاش کرون کہین ضرور اُسکا پتہ ملیگا ملکہ نے کہا آپ
روشن قلب سے تحقیق کرین تو وہ آپ کو ضرور بتادیگی اور یون تلاش کرنے مین شاید طلسم کشا نہ ملے
سموم جادو نے کہا مجھے یہ خیال ہے کہ ایسا نہو جو طلسم کشا میری سرحد سے لوح دار جادو کے مکان تک
نکل جائے اور وہان جاکر لوح پر قبضہ کرے تو غضب ہو ملکہ نے کہا ایسی مجال نہین جو طلسم کشا آپکے مرحلے سے
صحیح و سلامت نکل جائے اگر یہان سے چلا بھی جائیگا تو لوح دار جادو کے مکر سے نہ بچیگا وہ ضرور اُسکو
گرفتار کرکے خداوند کی خدمت مین بھیجیگا آپ خاطر جمع رکھین سموم جادو نے کہا اسوقت طلسم کشا

کا پوشیدہ کرنے والا اُسکو میری سرحد سے نکال کے لوحدار کے مکان پر پہونچا دے تو غضب ہوجائے
لوحدار نے چاہا ہی کہ لوح کو اب دوسری جگہ رکھے اسواسطے لوح اُسنے نکالی ہے ابھی تک اُسکے پاس رکھی ہے
کسی طرح کی مشکل مین نہین ہے لوحدار کو قتل کرے لوح قبضے مین لائے ابھی اُسنے اُسکے واسطے کوئی سحر تیار نہین کیا
ہے جس کسی کی رسائی لوحدار جادو تک ہوجائے بشرطیکہ وہ سحر مین بھی لوحدار سے زیادہ ہو لوح طلسم
اُسکے قبضے مین آجائیگی ملکہ نسیم سبز پوش اس گفتگو کو سنا کین جب سموم جادو کہہ چکا تو ملکہ نسیم نے کہا اگر آپکو
یہی خیال ہے تو آپ لوح اپنے پاس کیون نہین رکھتے ہین سموم جادو نے کہا اے نسیم بڑی مشکل ہی کہ مین
حفاظت لوح کر سکون نسیم نے جواب دیا کہ آپ لوحدار کو اپنے مرحلے پر طلب فرمائیے لیکن اُس لوح کی حفاظت
کرونگی سموم جادو نے جواب دیا کہ اب لوحدار کو حکم خداوندی نہین ہے کہ وہ اپنے مقام سے کہین جائے یا
لوح کو دوسری جگہ منتقل کرے نسیم نے کہا پھر آپ مجھے اجازت دیجیے کہ مین لوحدار کے پاس جاؤن اور
اُس سے لوح کی حفاظت کی تاکید کرون بلکہ خود بھی نگران رہون سموم جادو نے کہا مین اسوقت
ایک نامہ لوحدار جادو کے نام روانہ کرتا ہون کہ وہ لوح کو خداوند کے پاس روانہ کردے بعد وہان
نامہ روانہ کرنیکے پھر طلسم کشا کو اپنے مرحلے مین تلاش کرون ملکہ نسیم نے آپ طلسم کشا کیطرف سے خاطر جمع
رکھیے مین اُسکو تلاش کرا کے آپکے حوالے کرونگی جسقدر جلد مین طلسم کشا کا پتہ لگا اُونگی دوسرے کو اسقدر
جلد طلسم کشا کا حال نہ معلوم ہوگا سموم جادو نے کہا اے نسیم اگر تم طلسم کشا کو تلاش کر دوگی اور
گرفتار کرا دوگی تو مین تمھاری معرفت طلسم کشا کو خداوند کے پاس بھیجونگا اور خداوند تمھین اپنا بندہ
خاص بنائینگے عزت سوا ملیگی کیا عجب ہی جو لوح تمھارے ہی حوالے کیجائے اور لوحدار جادو کسی دوسرے
کام پر مقرر کیا جائے ملکہ نسیم نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں مین طلسم کشا کو تلاش کرتی ہون مگر آپ لوح کا انتظام
فرمائیے جہانتک ممکن ہو خداوند سے اطلاع کرکے مع لوح لوحدار جادو کو اپنے پاس بلا لیجیے یہان
حفاظت لوح بہت اچھی طرح سے ہوگی کسی کو معلوم بھی نہو گا طلسم کشا لوحدار جادو کے مکان پر جائیگا
وہان کسی کو نہ پائیگا مجبور ہو کر کیا کریگا سوائے واپس آنے کے اور کوئی صورت نہ بن پڑیگی اس سبب
سے میری رائے ہوتی ہے کہ آپ لوحدار جادو کو یہین بلا لیجیے اگر خوف خداوند ہے تو انکو ایک نامہ
تحریر فرمائیے یقین ہی وہ ضرور اجازت دینگے اور لوحدار جادو مع لوح طلسم یہان چلا آئیگا سموم جادو نے کہا اے ملکہ نسیم
تمنے جو کچھ کہا یہ بہت صحیح ہی مگر لوح ایسی جگہ نہین ہی جو اُسے کوئی لاسکے نہ لوحدار اپنی جگہ سے حرکت کرسکتا ہی
نہ لوح کو لیکر کہین جا سکتا ہے ملکہ نے کہا اگر ایسا ہی ہی تو مجبوری ہی مین طلسم کشا کو تلاش کرتی ہون آپکی
خدمت مین بہت جلد حاضر کرونگی سموم جادو بہت خوش ہوا ملکہ نسیم نے کہا اب مین رخصت چاہتی ہون
بہت جلد طلسم کشا کو لاتی ہون سموم جادو نے ملکہ نسیم کو رخصت کیا نسیم سبز پوش نے چلتے وقت
سموم جادو سے کہا کہ مین جو کچھ آپ سے کہون آپ ویسا ہی انتظام کیجیے اول یہ بات کہ ابھی آپ اس
امر کی اطلاع خداوند کو نہ کیجیے اور لوحدار جادو کے پاس مجکو بھیجیے مین جا کر لوحدار جادو کو سمجھاؤنگی
اس سے حفاظت لوح کی بابت کہونگی آپ بے میری رائے کے اِن مقدمات مین دخل نہ دیجیے سموم
جادو نے کہا اے نسیم سبز پوش جو کچھ تم کہوگی مین بسر و چشم منظور کرونگا مگر جس طرح ہو سکے طلسم کشا
کو بہت جلد گرفتار کرلو نسیم وعدہ ضمنی کرکے رخصت ہوئین اپنے باغ مین آئین یہان زرنگار کی

عجیب حالت دیکھی کہ شاداب اور بدیع الملک زرنگار کو سمجھا رہے ہین زرنگار کی عجیب کیفیت
ہے فرط گریہ سے ہوش نہین باقی ہے قریب ہے روح قالب سے پرواز کر جائے ملکہ زرنگار کے قریب
آئین کہا اے زرنگار تجھے کیا ہوا ہے شاداب کی عادت ہی ہے کہ وہ ایسی باتین بہت سی بنایا کرتی ہے مگر مجھے
اسکی باتون کا یقین نہین آتا اگر اُسنے ایک بات ایسی کہی بھی تو تجھے اسقدر ملال ہوا مین اُسوقت بھی یہی کہہ گئی تھی
کہ زیادہ رنج نہ کرنا مین آکر اس معاملہ کو طے کر دونگی جب تک مین وہان بیٹھی رہی اُسوقت تک یہی خیال رہا
اور اتفاق سے آج ہی دیر بھی ہو گئی والد نامدار سے کچھ مقدمات ضروری مین رائے چاہی روشن قلب جادو
کے پاس گئے تھے اُسنے شہریار کی کل کیفیت بیان کی مگر یہ نہین کہا کہ کہان ہین صرف اسقدر بیان کیا کہ طلسم کشا
ابکی سرحد مین آگیا ہے اُنھون نے بہت بہت پوچھا کہ کسکے مکان مین ہے اور کسنے پوشیدہ کیا ہے روشن قلب
نے مطلق نہین بیان کیا یہی کہہ کے ٹال دیا کہ مین خلاصہ نہین بیان کر سکتی اگر مین خلاصہ کہدون تو کیا عجب
ہے جو میری جان مفت جائے اور سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئے اور جو کچھ کہ اُنھون نے دریافت
کیا اُسنے خلاصہ کہدیا کہ یہ طلسم کشائے اصلی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ طلسم کشا کو لوح اپنے
ہاتھ سے دیدینگے اور اُسکی اطاعت بھی قبول کرینگے گو والد نامدار نے بہت بہت باتین کہین مگر اُسنے ہر مرتبہ
یہی کہا کہ آپ ضرور اس طلسم کشا کی اطاعت قبول کرینگے اور لوح اُسکو اپنے ہاتھ سے دینگے اسی سبب سے
والد نامدار بہت ہراسان تھے آپ مجھسے فرماتے تھے کہ اگر آج طلسم کشا لوحدار جادو کے مکان تک پہونچ
جائیگا تو لوح اُسکو ملجائیگی کیونکہ آج کل لوحدار نے لوح کے اپنے بندوبست دور کر کے چاہا ہے کہ
ہمارا سحر تیار کرے اور حفاظت معقول لوح کی کرے لوح اپنے مکان مین لاکر رکھی ہے بدیع الملک
نے کہا اگر ایسی بات ہے تو تم مجھے جانے دو مین جاکر لوح اپنے قبضے مین کرون اور صاحبقران کی
رہائی کی تدبیر مین مصروف ہون ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار آپ کو اختیار ہے میری مجال نہین جو آپکی
رائے مین دخل دے سکون مگر اسقدر عرض کرتی ہون کہ آپ کے خلاف مرضی ہو تو اس کام کو میرے سپرد
کیجیے مین سب انتظام درست کر دونگی لوح آپ کو ملجائیگی اور والد نامدار بھی آپ کی اطاعت قبول
کرینگے آیندہ آپ کو اختیار ہے یہ تو مجھے امید قوی ہے کہ آپ اس طلسم کے طلسم کشا ہین مگر مجھے یہ خیال
ہے کہ جب آپ تنہا لوح لینے کو تشریف لیجائیے گا اور والد نامدار کو خبر ہوگی تو وہ ضرور لشکر لے کے وہان
پہونچینگے اُسوقت میرا راز بھی افشا ہوگا اور آپ کو بھی جنگ کرنا ہوگی نہین معلوم کیا مشکل پیش آئے
اور والد نامدار کی بھی جان جانے کا خوف ہے اس سبب سے مانع ہوتی ہون بدیع الملک نے
فرمایا اے ملکہ نسیم اگر تمھین یہ منظور ہے کہ سموم جادو کی جان نہ جائے اور میرا مطلب بھی ہو جائے تو اس
کام مین غفلت نہ کرو بہت جلد فکر لوح کرو ملکہ نسیم نے عرض کی آپ تامل فرمایئے آج کی گفتگو مین مینے
والد نامدار کو بہت ہی اپنا مطیع کیا ہے اب وہ کوئی کام بے میری رائے کے نہ کرینگے اُنکا ارادہ تھا کہ وہ
آتشہ اندام جادو کو خط روانہ کرین اور لوح کی حفاظت کیلئے اُس سے مدد چاہین مگر مین نے اُنکو
منع کر دیا لوحدار جادو کو بھی مین نے اس امر کی اطلاع نہین دی یہ کہکے وہان سے آئی ہون کہ
اب مین جاکر طلسم کشا کو تلاش کرتی ہون جب تک مین طلسم کشا کو نہ لاؤن آپ کوئی کام نہ کرین وہ بھی اس
بات پر راضی ہوگئے ہین یقین ہے کہ اب بغیر میرے رائے کے وہ کوئی کام نہ کرینگے ہین جب کل سلام کیجیو اُسکے جادو کی

اور جو کچھ مناسب جانونگی اُنسے بیان کرونگی دو تین روز کے عرصہ مین سب انتظام ہو جاویگا بدیع الملک نے فرمایا دو تین روز بہت ہین مجھے یہان ایک لمحہ ٹھہرنا ناگوار ہی جہان تک ممکن ہو جلد کوشش کرو نسیم نے عرض کی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین مین نے انتہا درجہ دو تین روز عرض کیے ہین اگر خدا نے چاہا تو مین اس معاملے کو کل ہی سرانجام کو پہونچا دونگی آج کے واسطے جاؤنگی بدیع الملک نے کہا تمھین اختیار ہی مین خلاصہ کیفیت تمسے بیان کرچکا ملکہ نے کہا ای شہریار اسکی گفتگو جسقدر ہونا تھی وہ ہو چکی اب مجھے زرنگار سے باتین کرنے کی اجازت دیجیے اور آپ بھی اس جھگڑے کو فیصل کیجیے اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کرون بدیع الملک نے فرمایا اے ملکہ نسیم مین تمسے منع کرچکا ہون ایک حرف زبان سے نہ نکالنا ورنہ لطف جاتا رہیگا یہ کلمہ سُنکر شاداب نقلی نے بدیع الملک نامدار کیطرف دیکھا مطلب یہ تھا کہ تمنے افشاے راز کردیا بڑے افسوس کی بات ہی بدیع الملک نے اشارے سے کہا خاطر جمع رکھو ابھی افشا نہین ہوا ہے شاداب نے پھر اپنا سر جھکا لیا ملکہ نے زرنگار سے کہا ای زرنگار اب اس ملال کو دور کرو شاداب نقلی خود کہہ رہی ہے کہ مین نے دل لگی سے کہا تھا زرنگار نے عرض کی ای ملکہ عالم اگر شاداب نے دل لگی سے بھی کہا تھا تو آپ خود فرما چکی تھین کہ اگر شاداب پھر کبھی زرنگار سے کوئی بات ایسی کہیگی جسکی وجہ سے زرنگار کو صدمہ پہونچے گا تو مین شاداب کو سزاے سخت دونگی اب مین چاہتی ہون کہ آپ شاداب کو سزا دیجیے اور آیندہ کے واسطے اُسکو اپنی محفل مین شریک ہونے کی ممانعت فرمایئے کہ ہمیشہ اسکی ذات سے ایسے ہی فسادات پیدا ہوتے رہین گے ایک روز یہ میرے واسطے ذلت کا باعث ہوگی ملکہ نے کہا اے زرنگار کیونکر ممکن ہی کہ مین ایسے شخص کو سزا دے سکون کہ شہریار اُسکی سفارش فرماتے ہین مین مجبور ہون زرنگار بدیع الملک کی طرف مخاطب ہوئی عرض کی ای شہریار آپ انصاف نہین فرماتے مین اپنی جان دیدونگی اگر آپ کو شاداب زیادہ عزیز ہی تو مجھے حکم آزادی دیجیے یا مین جو کچھ کہون آپ شاداب کو اُسکے موافق سزا دیجیے بدیع الملک چاہتے تھے کہ جواب دین شاداب نقلی نے کہا وزیرزادی صاحبہ اب دو دو باتین مین آپ سے کرنا چاہتی ہون اسوقت تک تو خواہ مین نے جھوٹ کہا یا سچ کہا مگر اب مین اپنے دل کی کیفیت آپ سے بیان کرتی ہون میرا جو ارادہ ہی وہ آپ پر ظاہر کیے دیتی ہون اگر آپ میرا کہنا قبول کرینگی ہمیشہ بے رنج و غم رہیے گا اگر مجھ سے انکار فرمایئے گا کبھی آپ کو خوشی سے نہ بیٹھنے دونگی زرنگار نے کہا مین ہرگز تیرا کہنا منظور نکرونگی اپنی جان دونگی شاداب نقلی نے ملکہ نسیم کی طرف مخاطب ہوکے کہا آپنے اس عقلمندی کو ملاحظہ فرمایا ابھی وزیرزادی صاحبہ نے یہ بھی نہ دریافت فرمایا کہ مین کیا کہنے والی ہون اور کس امر کی بات کہونگی پہلے ہی سے اپنی خفگی ظاہر کردی ملکہ نے مسکرا کے کہا ای زرنگار اسوقت شاداب نے قرینہ کی بات کہی تمھین لازم ہی کہ تم شاداب کی بات سُنو جب اُسکی بات ختم ہو اُسوقت جواب دو ابھی سے رنج و غصہ ظاہر کرنا اچھا نہین ہے تمھاری عقل کے سراسر خلاف ہی زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم مین جانتی ہون کہ شاداب کوئی بات ایسی کہیگی جسکے سبب سے مجھے پھر رنج پہونچے گا اس سے مین اُسکی بات سننا اچھی نہین جانتی ہون ملکہ نے کہا ای شاداب زرنگار اس سبب سے تمھاری بات کا سننا خلاف جانتی ہین کہ تمھاری عادت ہی کہ کبھی تم اُنسے ایسی بات نہین کہتین کہ جسکے سبب سے اُنھین خوشی ہو شاداب نقلی نے عرض کی

اے ملکہ عالم مین قسم کھاتی ہون کہ اب اسنے ایسی بات نہ کہونگی جسکے سبب سے انھین رنج ہو پنچے زرنگار
نے کہا اچھا مین نے منظور کیا جب تک شاداب اپنی بات ختم نکریگی مین انکار سلنے سے نہ کرونگی ملکہ نے
کہا اے شاداب جوکچھ تمھین کہنا ہو بیان کرو شاداب نے کہا مین یہ چاہتی ہون کہ یہ میری طرف سے
اپنے دلمین رنج نرکھین اور صاف ہو جائین اگر انکے دل مین میری طرف سے رنج رہیگا مین ہمیشہ ایسی
باتین کرتی رہونگی جسکے سبب سے یہ بہت رنج اُٹھائینگی زرنگار نے کہا ای شاداب اب ممکن نہین کہ
میرے دلمین تیری طرف سے صفائی آجائے شاداب نقلی نے ملکہ سے کہا بی زرنگار صاحب کے
دل کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے اب دونون مین کون خطاوار ہے ملکہ نے کہا ای شاداب تمنے جوکچھ کہا
بہت صحیح ہے اور زرنگار تمسے ضرور ملجائیگی مگر اسوقت انھین غصہ ہے جب غصہ انکا فرو ہوگا ہم سمجھائینگے
شہریار بھی کہینگے اُسوقت ضرور منظور کرینگی بدیع الملک نے فرمایا ای زرنگار اب تمھین لازم ہے کہ تم
شاداب سے میرے کہنے سے ملجاؤ ورنہ مجھے ملال ہوگا زرنگار نے عرض کی ای شہریار اگر شاداب
اس بات کی قسم کھاے کہ آیندہ اس قسم کی باتین نہ کریگی تو مین ابھی صفائی کرون شاداب نقلی نے
قسم کھائی بدیع الملک نے فرمایا ای زرنگار اب تمھین لازم ہی کہ شاداب کو گلے سے لگاؤ زرنگار
نے بدیع الملک کے کہنے سے شاداب کو گلے سے لگایا شاداب نقلی نے گلے ملتے وقت زرنگار
کے سینے پر اسطرح ہاتھ پھیرا کہ زرنگار کے ہوش مین فرق آگیا بیتاب ہوگئی شاداب نقلی گلے ملکے
الگ ہوئی بدیع الملک نامدار اس دلگی کو دیکھکے ہنستے رہے جب شاداب نقلی علحدہ ہوئی ملکہ نسیم
سبزپوش نے کہا اے شہریار آپ شاداب سے فرمایئے کہ کچھ شغل مینوشی کا انتظام کرے اور شغل رقص
وسرود بھی ہو بدیع الملک نے فرمایا ملکہ مین نہین کہونگا تم زرنگار سے کہو جب زرنگار فرمایش کریگی
تو کیا عجب ہی کہ تمھاری خوشی ہو ورنہ ممکن نہین نسیم سبزپوش نے زرنگار سے چپکے سے کہا کہ شاداب
سے کہو اب ہمسے تمسے صفائی ہو چکی اگر تمھارا جی چاہے تو کچھ گاؤ یہان سب لوگ تمھارے مشتاق ہین
زرنگار نے عرض کی اے ملکہ عالم شاداب سے اگرچہ صفائی ہوگئی ہے مگر مین اُسکی طبیعت سے
خائف ہون آپ دیکھتی ہین کہ دم بھر مین دوست دم بھر مین دشمن عجب بات اسنے پیدا کی ہی جب سے
شہریار تشریف لائے ہین اسکی ترکیب دوسری ہوگئی ہی نہین معلوم ایسی باتین اسکو کسنے تعلیم کردین
آپکا فرمانا بجالاتی ہون ورنہ میرا جی ڈرتا ہے اُس سے کہتے ہوئے خوف آتا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ پھر کوئی
بات پیدا کرے اور مجھے صدمہ پہونچے ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا ای زرنگار خاطر جمع رکھو اب
شاداب تمسے کوئی ایسی بات نہین کریگی جب اُسنے خود صفائی کی ہی تو اُسکو خیال ہوگا زرنگار نے
عرض کی دیکھیے مین کہتی ہون یہ کہکے شاداب نقلی کی طرف مخاطب ہوئی کہا ای بی شاداب اگر تمسے
کسی بات کو کہین قبول کروگی شاداب نقلی نے کہا پہلے بیان کرو اپنی مرضی وخلاف مرضی ابھی ظاہر
نہین کرسکتی زرنگار نے کہا ہمارا جی چاہتا ہے کہ تم اسوقت کوئی غزل شروع کرو ہم سازندون کو
ابھی طلب کرتے ہین ملکہ عالم بھی بہت مشتاق ہین شاداب نقلی نے کہا یہ مجھ سے ہرگز نہوگا مجھے
گانا آتا ہی نہین آج تک تمنے کبھی مجھے گاتے سُنا زرنگار نے کہا ای شاداب کل شب کو تونے
محفل مین سبکو سُنا دیا بلکہ ہمین خود تعجب تھا کہ یہ کمال تجھے کیونکر حاصل ہوا اگر اور کبھی نہین سُنا

مگر کل تیری کیفیت معلوم ہوئی شاداب نقلی نے جواب دیا کہ کل اور بات تھی وہ گانا میرا ذاتی کمال
نہ تھا ایک اور سبب تھا اب نہین ممکن زرنگار نے کہا اے شاداب اُس سبب کو بیان کرو میرے
نزدیک تو یہ بات ہے کہ تم اس فن کو خوب جانتی ہو مگر پوشیدہ کرتی ہو شاداب نے کہا اے زرنگار
وہ راز ایسا ہے جو بیان کے لائق نہین ہے اگر مین اُسکو بیان کرونگی تو سراسر میرا نقصان اور تمھارا فائدہ
ہے زرنگار نے کہا برائے خدا جلد بیان کر شاداب نے کہا وہ امر اس لائق نہین ہے کہ مین
تمسے ہر ایک کے سامنے بیان کردون کبھی کہدونگی اسوقت تمھاری خاطر سے دو ایک چیزین سنائے
دیتی ہون مگر آیندہ ایسی فرمائش مجھسے نہ کرنا ورنہ میرا بہت بڑا نقصان ہوگا شاداب نقلی نے جو ایسی
باتین کین زرنگار کو اشتیاق پیدا ہوا کہا اے شاداب مین بہت مشتاق ہون کہ تیری
بات سنون شاداب نقلی نے کہا ابھی اسکا محل نہین ہے مگر مین وعدہ کرتی ہون کہ جو کچھ راز ہے
مین سب تمسے بیان کردونگی اسوقت گانا سنو سازندون کو طلب کرو زرنگار نے کہا اے شاداب
مجھے کمال اشتیاق اُس بات کے سننے کا پیدا ہوا ہے مگر گانا سننے کا بھی از حد اشتیاق ہے تمسے نہین کہہ سکتی
کہ تم گانا موقوف کرکے مجھسے اُس راز کو بیان کرو شاداب نقلی نے کہا کیا جلدی ہے جب یہ صحبت
برخاست ہو جائیگی اور شہریار و ملکہ عالم آرام کرنے کو تشریف لیجائینگے مین تمھارے ہمراہ چلونگی کل کیفیت
بیان کردونگی زرنگار نے قبول کیا ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے زرنگار اب تو تمسے شاداب نے
وعدہ کرلیا اب سازندون کو طلب کرو کچھ شغل گانے کا ہو شاداب نے کہا ملکہ عالم آپ خود
کیون نہین فرماتین کہ آپ کا جی چاہتا ہے زرنگار کے ذریعہ سے آپ نے مجھے کیون حکم فرمایا اب مین ہرگز
یون نہ گاؤنگی ابھی میرا اُس دن کا انعام باقی ہے جب تک وہ انعام نہ دے لونگی ایک حرف شروع
نکرونگی ملکہ نے بدیع الملک کی طرف دیکھا بدیع الملک نے اشارہ کیا کہ ملکہ عالم اب بغیر کچھ دیے
ہوئے گانا شروع نہو گا ملکہ نے اُسی وقت اپنے گلے سے ایک ہار بیش قیمت اُتار کے شاداب نقلی
کو دیا شاداب نقلی نے وہ ہار لیکر ملکہ کے سامنے اپنے گلے مین پہنا بہت خوشی ظاہر کی ملکہ نے کہا اے
شاداب اب گانے مین کیا عذر رہی شاداب نقلی نے کہا اب مجھے کچھ عذر نہین ہے بسر و چشم آپ کا ارشاد
بجالاتی ہون مگر اتنا کلام ہے کہ آج کا انعام بھی کچھ پیشتر ہی سے عنایت ہو جاتا تو بہت مناسب تھا
میرا دل بڑھتا ایسی ایسی چیزین سناتی کہ آپ بہت محظوظ ہوتین ملکہ نے ایک انگشتری اور وہی شاداب
نے زرنگار کی طرف اشارہ کیا کہا وزیرزادی صاحبہ اگر آپ کے پسند ہو تو یہ انگشتری اور یہ ہار
آپ کی نذر ہے زرنگار نے کہا اے شاداب ملکہ عالم نے تمھین عنایت فرمایا ہے مبارک ہو اگر مین
چاہون تو ملکہ عالم مجھے بھی عنایت کرین تمھارے حصہ مین میری شرکت بیکار ہے ملکہ نے زرنگار کی
یہ گفتگو سنکر ایک انگشتری ہیرے کی زرنگار کو بھی عنایت فرمائی شاداب نقلی نے کہا وزیرزادی صاحبہ
مین بھی ذرا آپ کی انگشتری دیکھون کہ ملکہ عالم نے آپ کو کیسی انگشتری مرحمت فرمائی ہے زرنگار نے وہ
انگوٹھی شاداب کو دی شاداب نقلی نے انگوٹھی لینے کے بعد زرنگار کو سلام کیا کہا آپ کو خدا نے مرتبہ
اعلیٰ مرحمت فرمایا ہے آپ شاہزادی کی وزیرزادی مین ایک ادنےٰ درجہ کی کنیز ہون میرا حق آپ پر
بھی ہے اور ملکہ عالم تو میری مالک ہی ہین مگر آپ کو بھی مین اپنا مالک جانتی ہون ہر طرح

آپ مجھ سے رتبے مین سوا ہین اُس روز میرے گانے سے آپ بھی خوش ہوئی تھین آپ پر بھی انعام
دینا فرض تھا مین نے یہ انگوٹھی اپنے اُس روز کے انعام مین لے لی آپ کو ملکۂ عالم اور عنایت فرمائنگی
زرنگار نے جواب دیا اے شاداب ابھی تمھارا قول یہ تھا کہ ہم تم ایک ہی مالک کے تابعدار ہین ایک
ہی سرکار کے نمکخوار ہین یا ابھی تم اپنے قول سے خلاف ہو گئین شاداب نقلی نے کہا اب للہ میری
خطا کو معاف فرمایئے اگر انگشتری مجھے دیجیے اب مین آپ سے کچھ نہ کہونگی ملکہ نسیم سبزپوش
نے زرنگار وزیرزادی کی طرف اشارہ کیا اور مخاطب ہو کے کہا کہ انگشتری دیدو ہم اس کے عوض
مین دوسری انگشتری دینگے زرنگار نے کہا اے شاداب اب تو کبھی تم یہ نہ کہو گی کہ مین اور زرنگار
ہمرتبہ ہون شاداب نقلی نے کہا اگر آپ میری زبان سے یہ کلمہ سنیئے گا تو جو مزاج مین آئے مجھے
سزا دیجیے گا کبھی آپ سے ہمسری نہ کرونگی زرنگار نے کہا مین نے بخوشی انعام مین تمھین انگشتری دی شاداب
نقلی نے بہت سی دعائین دے کر سازندون کی طرف اشارہ کیا کچھ سازندے محفل مین آ چکے تھے
جو لوگ اپنے ٹھکانون پر ساز درست کر رہے تھے وہ بھی حاضر ہوئے سب نے ساز چھیڑے شاداب
نقلی نے گنگنا کے ایک غزل شروع کی پانچ سات شعر کے بعد محفل کی کیفیت دگرگون ہوئی ملکہ
کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے زرنگار بھی محو ہو گئی دیر تک شاداب نقلی نے محفل کو عجیب
حالت مین مبتلا رکھا جب دیکھا کہ اب کسی مین ہوش باقی نہین ہے خاموش ہوئی گو ملکہ نسیم نے
بہت بہت کہا مگر شاداب نقلی نے پھر کوئی چیز شروع نہ کی رات بھی زیادہ گئی تھی بدیع الملک
تاجدار نے فرمایا ملکۂ عالم اب صحبت کو برخاست کرو رات زیادہ گئی ہے صبح کو تمھین بہت سے کام
انجام دینا ہین ملکہ خاموش ہوئین شاداب نقلی نے اٹھ کے زرنگار وزیرزادی کا ہاتھ پکڑا کہا
اب آپ اپنی خوابگاہ کی طرف تشریف لے چلین مین آپ سے کچھ باتین کہونگا زرنگار نے کہا
اے شاداب نقلی ابھی ملکۂ عالم مسہری پر تشریف نہین لیگئی ہین مین کیونکر تیرے ہمراہ چلون شاداب
نے کہا اگر یہی خیال ہے تو ملکۂ عالم سے اجازت لے لیجیے یقین ہے اُنکے خلاف مزاج نہ ہو زرنگار
نے کہا مجھے ایسی تعجیل نہین ہے یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ بدیع الملک تاجدار ملکہ نسیم سبزپوش
کو ہمراہ لے کر اُٹھے خوابگاہ کی طرف تشریف لے گئے زرنگار شاداب نقلی کے ہمراہ اپنی خوابگاہ
کی طرف آئی جب شاداب نقلی خوابگاہ زرنگار کے قریب پہونچی کہا وزیرزادی صاحبہ جس
قصہ کے بیان کرنے کا مین نے وعدہ کیا ہے بہت طولانی ہے رات بھر مین ختم نہ ہوگا آپ سے
اسواسطے کہے دیتی ہون کہ آپ گھبرا نہ جایئے گا مین مفصل کیفیت اپنی عرض کرونگی زرنگار نے جواب
دیا کہ اے شاداب اگر تو دس برس میرے ساتھ باتین کرتی رہیگی تو بھی مجھے ناگوار نہوگا تیری
باتین سننے کو میرا دل بہت ہی چاہتا ہے عجب باتین ہین مین تجھ سے جس قدر رنجیدہ تھی اُسی قدر
اب خوش ہوئی شاداب نقلی نے کہا ابھی کیا ہے آپ مجھ سے بہت خوش ہو جیے گا یہ باتین
کرتی ہوئی مسہری پر پہونچی زرنگار نے کہا اے شاداب مین تیرے سونے کے واسطے بھی
پلنگڑی منگاتی ہون شاداب نقلی نے کہا آج میرا سونا غیر ممکن ہے آپ مسہری پر تشریف لیجایئے
مین آپ کے پاؤن دباؤنگی زرنگار نے کہا اے شاداب مجھ سے یہ کبھی نہ ہوگا کہ تم سے اپنے

پائون دبواؤن شاداب نقلی نے کہا میری خوشی یہی ہے آج آپ کے پائون دباؤن آپ یہ کمال بھی میرا
ملاحظہ فرمائین زرنگار نے ہرچند انکار کیا مگر شاداب نقلی نے قبول نہ کیا آخرکار زرنگار وزیرزادی نے
مجبور ہو کے منظور کیا اپنی مسہری پر گئی شاداب نقلی بھی اُسکے پائینتی آکر بیٹھی پائون دبانا شروع کیے
زرنگار کو ایسی راحت ملی کہ اُسکی آنکھین بند ہوگئین شاداب نقلی نے کہا وزیرزادی صاحبہ کیا میری
کیفیت آج نہ سنیئے گا زرنگار نے کہا اے شاداب اسی واسطے مین نے تمھین اسقدر تکلیف دی ہے
بیان کرو شاداب نے کہا اگر آپ نے آرام فرمایا تو میرا قصہ ناتمام رہا مجھے یہ منظور نہین ہی زرنگار نے جواب
دیا اے شاداب اگر تمھین یہ منظور ہے کہ مین تمھارا قصہ تمام و کمال سنون تو پائون دبانا موقوف کردو
ورنہ مجھے نیند آجائیگی واقعی تمھین اس فن مین بھی کمال حاصل ہے ای شاداب مجھے آج تک تمھارے کمالات
معلوم نہ تھے علاوہ خوش بیانی اور کمالات باطنی کے یہ کمال بھی تم مین بہت بڑا ہی شاداب نے کہا ابھی آپکو
میری کیفیت سے بخوبی آگاہی نہین ہے جب آپ میرے حال کو سنیئے گی تو آپکو میری کیفیت معلوم ہوگی زرنگار
نے کہا اب زیادہ تقریر کو طول ندو اپنی کیفیت بیان کرو کہ یہ کمالات تمنے کیون حاصل کیے ہین مین چاہتی ہون
کہ انمین سے چند باتین مین بھی حاصل کرون شاداب نے کہا وزیرزادی صاحبہ یہ بہت مشکل ہو جبتک آپ میرے کہنے پر
عمل نکرینگی اُسوقت تک آپکو یہ کمالات ممکن نہ ہونگے زرنگار نے کہا ای شاداب مین تمھارا کہنا بسروچشم منظور کرونگی
شاداب نے عرض کی آپ بقسم اقرار کرین تو مین آپکو بتاؤن زرنگار نے بقسم کہا کہ مین تمھارا کہنا قبول کرونگی
شاداب نے کہا آپ ایک عرضی خواجہ عمرو کو تحریر کیجیے مضمون اُسکا یہ ہو کہ مین نے آپکی تعریف و توصیف
جو سُنی مجھے بھی آرزوے قدمبوسی پیدا ہوئی اگر آپ یہان تشریف لائین اور مجھے اپنی کنیزی مین قبول
فرمائین تو میری مراد دلی بر آئے مین اُس عرضی کو خواجہ صاحب کے پاس پہونچا دونگی وہ عرضی کے
دیکھتے ہی یہان آئینگے آپ کو سب کمالات بتا دینگے زرنگار نے کہا کہ ای شاداب خواجہ عمرو کون صاحب
کا نام ہے کہان رہتے ہین تم اُنھین کیونکر جانتی ہو شاداب نے کہا آپ بخوبی اس کیفیت سے آگاہ نہین
ہین خواجہ عمرو جوان حسین صاحب شوکت مرد خوبصورت ہفت اقلیم کے فرمانروا ہین مگر عجز و انکسار
اسقدر طبیعت مین ہے کہ کبھی تخت سلطنت پر نہین بیٹھے کسی سے یہ کبر و نخوت پیش نہین آئے جو اُن کو
طلب کرتا ہے فوراً اُسکے پاس جاتے ہین اپنی صورت زیبا دکھاتے ہین منجملہ اور سب کمالات کے یہ بھی
وصف اُنمین ہے کہ جو کوئی اُنکے واسطے عرضی تحریر کرتا ہے اُنھین اُسیوقت آگاہی ہو جاتی ہے عریضہ نگار کا جو
مطلب ہوتا ہے خواجہ صاحب اُسی وقت اُسکا بندوبست کرتے ہین مین نے بھی ایک ضعیفہ سے خواجہ عمرو
کی تعریف سُنی تھی ایک عرضی جو لکھی خواجہ صاحب میرے پاس آئے مجھسے فرمایا کیا درکار ہے مین نے
عرض کی مین چاہتی ہون آپ مجھے کنیزی مین قبول فرمایئے کچھ کمالات بتلائیے خواجہ صاحب نے مجھپر نظر
عنایت تو نہین کی مگر کچھ خیالات فوراً زبانی تعلیم فرمائے مین نے بہت عرض کی کہ مجھے ہمراہ لیتے چلیے
خدمتگزاری کرونگی خواجہ صاحب نے قبول نہ کیا اے وزیرزادی صاحبہ مین چونکہ زمرۂ کنیزان سے تھی
اسوجہ سے خواجہ صاحب نے اجتناب کیا اور مجھے اپنے ہمراہ نہ لیگئے کنیزی مین قبول نہ کیا اگر مین بھی کسی عہدۂ
جلیل پر مثل آپکے معزز و ممتاز ہوتی تو کیا عجب تھا جو خواجہ صاحب مجھے اپنے ہمراہ لیتے جاتے اگر آپ اُنکے واسطے
عریضہ تحریر کرینگی تو کیا عجب ہی وہ یہان تشریف لائین اور آپ کو کمالات بتلائین جب آپ اُنکی صورت زیبا

ملاحظہ فرمایئے گا یقین تو یہ ہے کہ کسی طرح مفارقت اُنکی گوارا نہ کیجیے گا شاداب نے اس طرح
یہ باتین کہین اور خواجہ عمرو کی تعریف و توصیف بیان کی کہ زرنگار کے دل پر اُسکی باتون نے
اثر ڈالا اور زرنگار کو شوق دیدار پیدا ہوا مگر بخوف ملکہ اتنا تو کہا کہ اے شاداب یہ امر بہت مشکل ہے
اگر مین نے خواجہ عمرو کو عرضی تحریر کی اور وہ تشریف لائے تو مین اُنھین کہان بٹھاؤنگی ملکہ عالم کو
کیا منھ دکھاؤنگی میرے واسطے کیسی سُبکی ہوگی ملکہ عالم کیا خیال کرینگی شاداب نقلی نے کہا اے
وزیرزادی صاحبہ اگر آپ خواجہ صاحب کو عرضی تحریر کیجیے تو مین ایسا بندوبست کرون کہ ملکہ عالم
کو ذرا بھی خبر نہو آپ خواجہ صاحب سے مل لیجیے اور اُسکے علاوہ ملکہ کی بھی خوشی ہوگی سبب یہ ہے
کہ جب وہ تشریف لائینگے تو شہریار بہت خوش ہونگے کیونکہ شہریار بھی خواجہ عمرو کو اپنا بزرگ جانتے
ہین بہت مانتے ہین جسوقت خواجہ کی صورت دیکھینگے اپنے سے بہتر جگہ دینگے خاطر کرین گے
ملکہ اس امر سے بہت خوش و خرم ہونگی اُسوقت مین آپ کے واسطے کوئی بُرائی نہ ہوگی پھر
زرنگار نے کہا اے شاداب ان باتون کو سوچ لینا چاہیے مین اپنی بدنامی سے بہت ڈرتی ہون
ایسا نہو مین ملکہ سے محجوب ہون اور کچھ دسترس میرا نہ چل سکے ملکہ عالم اور شہریار مجھے ہنسی مین
اُڑائین شاداب نے عرض کی آپ میری بات کو یقین مانیے اور صبح کو سب کامون سے پہلے یہی کام
کیجیے کہ ایک عرضی خواجہ صاحب کو لکھیے مین آپ کی عرضی کسی طرح سے حضور خواجہ مین
پہونچادونگی زرنگار راضی ہوئی شاداب اُسی طرح اور باتین کرتی رہی جب رات
زیادہ گئی زرنگار نے کہا اے شاداب آج تمھین سخت تکلیف ہوئی اب بہتر یہ ہے کہ تم بھی میرے
پاس سو رہو شاداب نے کہا مین آپ کے پاؤن دباتی ہون آپ آرام فرمائین زرنگار نے
کہا اے شاداب جبتک تم نہ سوؤگی مین بھی جاگتی رہونگی شاداب برابر زرنگار وزیرزادی کے
لیٹی زرنگار تو سوگئی مگر شاداب کو رات بھر نیند مطلق نہ آئی جب رات بسر ہوئی اور فلک پر آثار سحر
ظاہر ہوئے تو شاداب نے زرنگار کے پاؤن دبائے زرنگار کی آنکھ کھلی شاداب
نے عرض کی آپ عرضی بنام خواجہ عمرو تحریر فرمایئے دیر نہ لگایئے ایسا نہو کہ خواجہ صاحب
کے پاس اور کوئی آجائے تو پھر اُنھین یہان کے آنے سے انکار ہو یہ اُنکے خلاف ہے کہ جو
اُنسے پہلے گذارش کرتا ہے اُسکا کام ہی پہلے وہ کرتے ہین زرنگار وزیرزادی یہ سُنکر آنکھین
ملتی ہوئی اُٹھی منھ ہاتھ دھوکے اُسنے ایک رقعہ بطور عرضی کے خواجہ عمرو نامدار کو تحریر کیا جو
شاداب اُسے بتاتی گئی زرنگار وزیرزادی لکھتی گئی جب عرضی تمام ہوئی زرنگار نے کہا ای
شاداب اب تیری کیا رائے ہے شاداب نے دست بستہ عرض کی آپ یہ عرضی مجھے دیجیے مین
ابھی خواجہ عمرو تک پہونچائے دیتی ہون زرنگار وزیرزادی نے وہ عرضی خواجہ عمرو کی
شاداب کے ہاتھ مین دے دی شاداب نے کہا مین ابھی اسکو روانہ کرتی ہون یہ کہکے
زرنگار کے پاس سے اُٹھی یہان تو یہ کیفیت گذری کہ ذکر اسکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب کیفیت ملکہ نسیم کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب ملکہ نسیم سبز پوش خواب راحت سے بیدار ہوئین بادیع الملک نامدار سے عرض کی

اے شہریار مین جاتی ہون آج لوح کا فیصلہ کرکے آتی ہون بدیع الملک نے کہا ای ملکہ آج مین تمھارے کہنے کے سبب اور خاموش ہون اگر آج تمنے لوح کا بندوبست کیا تو مین لوح لے کر آگے بڑھونگا ورنہ آج ہی تو ھمارےجادو کی طرف روانہ ہو جاؤنگا جو کچھ خدا دکھائیگا دیکھا جائیگا بے لوح لیے واپس نہ آؤنگا ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار آپ خاطر جمع رکھین مین آج لوح حاضر خدمت کرونگی بدیع الملک تاجدار خاموش ہوئے ملکہ نسیم سبز پوش رخصت ہو کر اپنے باپ کی طرف روانہ ہوئین کہ حال انکا وقت پر بیان کیا جائیگا

اب کیفیت سموم جادو بادشاہ مرحلۂ ایوان ہوا کی عرض کی جاتی ہے ✤

کہ اسنے جب سے پتلی کی زبانی یہ بات سُنی تھی کہ طلسم کشا یہین موجود ہے اور لوح اُسکے ہاتھ آجائیگی کوئی اُس سے لڑکر فتح نہ پائیگا اسکے دل کی عجیب حالت تھی اپنے مصاحبین سے کہتا تھا کہ اب ملکہ نے مجھے تشفی دی ہے کہ مین طلسم کشا کو تلاش کرونگی اگر مین اُسکے کہنے کے خلاف کرتا ہون اور ساحرونکو چارون طرف روانہ کرکے تلاش کراتا ہون تو ملکہ نسیم کے خلاف ہوگا گو مجھے ملکہ سے بھی امید قوی ہی کہ وہ ضرور تلاش کرکے طلسم کشا کو گرفتار کرلیگی مگر اپنے دل کی کیفیت کو کیونکر بیان کرون جو اسکی تشفی نہیں یعنی اسد رحیہ بیتاب ہے مصاحبین نے کہا آپ اور کسی ساحر کو روانہ فرمایئے بلکہ خود تلاش طلسم کشا مین جایئے اگر ملکہ سے راہ مین ملاقات بھی ہو تو کہدیجے گا کہ مین خود طلسم کشا کو تلاش کرتا ہون وہ آپکی کسی بات کا بُرا نہ مانینگی ہان ہملوگ جو یہ بات اُنکے خلاف کرینگے تو ضرور اُنھین بُرا معلوم ہوگا سموم جادو نے کہا مین علے الصباح پہلے ملکہ کے باغ مین جاؤنگا اُنکو اپنے ہمراہ لونگا اور یہی کہونگا کہ مین اور تم دونون ملکر طلسم کشا کو تلاش کرین یقین ہے جلد پتہ پاجائین سب اس بات پر راضی ہوئے رات تو سموم جادو نے حالت کرب مین بسر کی جب صبح ہوئی اُسنے اپنا تخت منگایا اُسکے اوپر بیٹھ کے ملکہ نسیم سبز پوش کے باغ کی طرف روانہ ہوا تھوڑے عرصہ مین در باغ پر پہونچا لوگون نے ملکہ تسیم کو خبر کی کہ سلطان سموم جادو در باغ پر تشریف لائے ہین اندر آنے کا قصد ہے آپ کیا فرماتی ہین ملکہ سموم جادو کے پاس جانے کے ارادے سے تخت پر بیٹھ چکی تھین یہ خبر وحشت اثر جو سُنی گھبرا گئین کہا اری زرنگار غضب ہوا والد نامدار خود تشریف لاتے ہین اب کسکی مجال ہے جو اُنکو اندر آنے سے روک سکے اندر تشریف لائینگے بدیع الملک نامدار کا سامنا ہو جائیگا تو غضب ہوگا زرنگار بھی سُنکر گھبرا گئی بیساختہ اُسکی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ اگر خواجہ صاحب ایسے وقت پر تشریف لاتے تو ضرور کوئی بات پیدا کرتے اور سلطان کو روک دیتے ملکہ نے کہا ای زرنگار خواجہ کون زرنگار نے کہا ملکۂ عالم یہ قصہ طول طویل ہے کسی وقت آپ سے پوری داستان بیان کرونگی اسوقت مختصر کہے دیتی ہون کہ خواجہ مرد کامل ہین ہر فن مین اُنھین کمال حاصل ہی بڑے بڑے ساحرون کو اُنھون نے زیر کیا اُنکے نام سے ساحر لرزتے ہین مین نے اُنکی خدمت مین ایک عرضی لکھی ہے یقین ہے وہ آج ہی تشریف لائین مگر جب ہم لوگ مبتلائے بلا ہو جائینگے تو وہ آکر کیا بنائینگے ملکہ نے کہا ای زرنگار یہ خبر سُنکر تو مجھ سے زیادہ گھبرا گئی خلاف عقل باتین کرنے لگی کیسے خواجہ اور کیسی عرضی

کچھ ہوش ہے زرنگار نے کہا اب اس کیفیت کو مین آپ سے سہولیت مین عرض کرونگی سردست کوئی بات تجویز کرنا چاہیے کہ سلطان اندر تشریف نہ لائین وہین سے واپس جائین ملکہ نے کہا ایسی کوئی بات نہین ہے ملکہ اور زرنگار مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ شاداب نقلی آکر کھڑی ہوئی زرنگار اور ملکہ کو متوحش پاکر کہا آپ لوگون کو اسوقت کس بات کی فکر ہے ملکہ نے کہا ای شاداب اس وقت بات تک ہمین زندگی دشوار ہے کوئی بات اچھی نہین معلوم ہوتی ہے شاداب نقلی نے کہا واری مین بھی تو سنون کہ آپ کے دشمنون پر کیا گذری جو اسقدر فکر ہے ملکہ نے سب کیفیت بیان کی شاداب نقلی نے کہا مین جاکر شہریار سے کہے دیتی ہون وہ ابھی جاکر سلطان کو روک دینگے ملکہ نے کہا ای شاداب خدا کے واسطے ایسا نہ کرنا اگر بدیع الملک نامدار کو خبر ہو جائیگی وہ جوش جرأت مین کسی بات کا خیال نکرینگے تلوار پکڑ کے باہر نکل جائینگے نہین معلوم وہان کیا ہو کیا نہو یہ تنہا ہین اور والد نامدار کے یہان سب فرمانبردار ہین جب وہ اُسنے مقابلہ کرتے ہین آماجہ ہونگے اور لوگون کو بلائینگے ایک شخص کس کس سے مقابلہ کرے گا شاداب نے کہا اگر حکم ہو تو مین شہریار کو پوشیدہ کردون آپ سلطان کو بلا تکلف اندر بلائیے ملکہ نے کہا اے شاداب یہان کون سی جگہ ایسی ہے جہان تم شہریار کو پوشیدہ کروگی شاداب نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے زرنگار شاداب کو جانتے ہوئے تھی اسنے ملکہ سے کہا آپ شاداب کی بات مین دخل نہ دین جو کچھ یہ کرینگی بہت مناسب ہوگا ملکہ بھی شاداب کے حال سے واقف تھین کہا اے شاداب جو تم مناسب جانو وہ کرو شاداب نقلی ملکہ کے پاس سے روانہ ہوئی ڈیوڑھی پر آکے دیکھا کہ ایک ساحر ضعیف تاج مرصع کا سر پر رکھے لباس شاہی پہنے تخت زرجدی پر بیٹھا ہے آگے تخت کے چار اژدران آتش فشان کھڑے ہوئے منہ سے قلابہ ہائے آتشین چھوڑ رہے ہین شاداب نقلی اس کیفیت کو دیکھکر بصد تعجیل واپس ہوئے ڈیوڑھی کے اندر آکے جلدی جلدی اپنی صورت ملکہ نسیم کی بنائی پھر ڈیوڑھی کے باہر جاکے سموم جادو کو سلام کیا اور عرض کی آپ نے یہان کیون توقف فرمایا مین بہت دیر سے پردہ کے پاس حاضر تھی سموم جادو نے جو بیٹی کو سامنے آتے ہوئے دیکھا جلدی سے تخت پر سے اُتر آگے بڑھا نسیم نقلی نے باعث تشریف آوری دریافت کیا کہ اپنے عزم سے آگاہ فرمایئے تا کہ حتی المقدور اُسکی کوشش کرون سموم جادو نے کہا مین نے چاہا کہ اسوقت تجھ سے پوچھکر مین بھی طلسم کشا کی تلاش مین نکلون نسیم نقلی نے کہا مین طلسم کشا کو کل ہی گرفتار کر چکی تھی سموم جادو نے جو یہ بات سنی خوش ہو گیا پیٹ پر ہاتھ پھیر کہا ای نسیم کیا کام کیا کہ کسی ساحر سے یہ نہو سکتا نسیم نقلی نے کہا آپ تشریف لے چلین مین پہلے آپ کو دکھا دون کہ مین نے کس حالت سے طلسم کشا کو اسیر کیا ہے سموم جادو نے کہا کہان ہے نسیم نقلی نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لائین سموم جادو نسیم نقلی کے ہمراہ ہوا نسیم نقلی سموم جادو کو باغ مین ایک حجرہ بنایا تھا اُس طرف لے چلی حجرے کے قریب پہونچکر کہا آپ اندر تشریف لیجائین طلسم کشا کو دیکھ آئین سموم جادو حجرے کے اندر گیا وہان کسی کو نہ پایا کہا اے نسیم یہان تو کوئی نہین ہے نسیم نقلی نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ طلسم کشا وہان موجود ہے اور آپ کو نظر نہین آتا مین نے ایک سحر ایسا کیا ہے کہ اُسکو نظر مردم سے پوشیدہ کیا ہے لیکن آپ کو نظر نہ آئے تعجب کی بات ہے سموم جادو نے کہا ای نسیم سنبر پوش اپنا سحر دور کر کہ مین طلسم کشا کو

دیکھون نسیم نے کہا اگر مین سحر دور کر دونگی تو پھر ایسا سحر بنانا بہت مشکل ہوگا اس سبب سے آپ کے
واسطے یہ انتظام کیے دیتی ہون کہ آپ ہی طلسم کشا کو دیکھ لین اور دوسرا نہ دیکھ سکے یہ کہکے ایک سلائی
سموم جادو کو دی کہا آپ اسکو آنکھون پر پھیرین یہ دہاے سحر آپ کی آنکھون کے آگے سے دور ہوجائیگے
طلسم کشا کی صورت دکھائی دیگی سموم جادو نے سلائی آنکھون مین پھیری پہلے تو آنکھون کے سامنے
کچھ دھوان سا نظر آیا پھر بینائی بالکل باقی نرہی سموم جادو حجرے مین چارونطرف آنکھین پھاڑ پھاڑ
کے دیکھنے لگا جب اُسے کچھ بھی نظر نہ آیا تو اُسنے کہا اے نسیم یہ کیا غضب کیا میری بینائی مین بالکل
فرق آگیا اب تو مجھے بالکل نہین سجھائی دیتا نسیم سبزپوش نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ ایسا
فرمائین دیکھیے مین آتی ہون ابھی آپ کی سب شکایتین دفع ہوئی جاتی ہین یہ کہکے نسیم نقلی حجرے کے
اندر آئی بیہوشی رومال مین رکھکر سموم جادو کے دماغ کے پاس لائی ہم اُسکے دماغ مین بیہوشی کی بو
پہونچی چھینک لیکر بیہوش ہوا نسیم نقلی نے نعرہ کیا عمرو ہی نام میرا ہین ہون طرارہ عراشنا گرد ہی مرا ایک عیارہ
نعرہ کرکے سموم جادو کی زبان مین سوزن دیا داخل زنبیل کیا پھر شاداب کی صورت بنائی وہان سے
ملکہ نسیم کے پاس آکے کہا ملکہ عالم مین نے شہریار کو تو پوشیدہ نہین کیا مگر سلطان کو ایک ایسی بات سُنائی
کہ وہ اپنا تخت چھوڑکے واپس گئے تخت آپکی ڈیوڑھی پر رکھا ہے اگر مزاج مین آئے اندر منگا لیجیے ملکہ
نے کہا اے شاداب کیا بات کہی جو والد ماجد واپس گئے شاداب نقلی نے کہا مین آپ سے
تخلیہ مین کہونگی ابھی ظاہر کرنے کی ضرورت نہین ہے یہ کہکے بدیع الملک نامدار کی طرف مخاطب
ہوئی کہا اے شہریار آپ کو معلوم ہی کہ سموم جادو کو مین نے کس حیلے سے یہانسے روانہ کر دیا
بدیع الملک نے فرمایا مین کیونکر جان سکتا ہون شاداب نقلی نے کہا اگر آپ کو تحقیق کرنیکی ضرورت ہی
تو مع ملکہ میرے ہمراہ تخلیہ مین تشریف لایئے مین کل حقیقت آپ سے عرض کرون بدیع الملک نامدار
اُٹھے ملکہ کو بھی ہمراہ لیا شاداب نقلی بارہ دری کے اندر آئی بدیع الملک سے مخاطب ہوکے کہا مین نے
سموم جادو کو گرفتار کر لیا یہ کہکے زنبیل سے سموم جادو کو نکالا بدیع الملک نامدار نے کہا
خواجہ او اقعی کیا کار نمایان کیا ہے ملکہ اس بات کو دیکھکر دنگ ہوگئین بدیع الملک سے کہا ای شہریار
آج تک مجھے اسی بات کا تعجب تھا کہ خواجہ دوسرے کی صورت کیونکر بنتے ہوے ہین مگر آج اس
بات کی سب سے سوا حیرت ہوئی کہ خواجہ نے والد ماجد کو پوشیدہ کیونکر کیا اور اسقدر جلدی اُنکے قبضے مین
کیونکر آگئے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ ابھی تم خواجہ کے کمالات سے آگاہ نہین ہو یہ کوئی بڑی بات
نہین ہی جسکا تمھین اسقدر تعجب ہی ملکہ نے کہا اے شہریار مین مشتاق ہون کہ خواجہ عمرو کی صورت اصلی
کی زیارت کرون بدیع الملک نامدار نے فرمایا اس باب مین تم خواجہ سے کہو ملکہ نے خواجہ سے کہا
خواجہ نے بڑی حجت و تکرار سے منظور کیا صورت اصلی دکھائی ملکہ نے جو خواجہ کی صورت اصلی دیکھی
دنگ ہوگئین کبھی ایسی صورت دیکھنے کا اتفاق کاہے کو ہوا تھا ملکہ دیر تک تعجب کی نگاہون سے
دیکھتی رہین جب عرصہ ہوا خواجہ نے کہا ای بدیع الملک نوجوان اب سموم جادو سے جو کچھ کہنا ہو فرمایئے
بدیع الملک نوجوان نے فرمایا ای خواجہ انکو ہوشیار کر دین اُنسے مذہب اسلام قبول کرنے کی ہدایت
کرتا ہون دیکھون یہ کہتے کیا ہین خواجہ نے ملکہ سے کہا اب تمھارے یہان موجود رہنے کی ضرورت

نہین اپنے کام مین جاکر مصروف ہو مگر جب تک ہم لوگ باہر نہ آئین خبردار ان باتون کا ذکر نہ کرنا ملکہ نے
چاہا کہ وہان ٹھہری رہین مگر بدیع الملک نے بھی فرمایا جو کچھ خواجہ فرماتے ہین بہت صحیح ہے اب
تمھارے ٹھہرنے کی ضرورت نہین ہے ملکہ مجبور ہوکر وہان سے باہر آئین زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم
شاداب اور شہریار کہان ہین ملکہ نے کہا کچھ ضروری باتین ہو رہی ہین مین والد ماجد کے تخت کو
دیکھنے جاتی ہون ملکہ تو یہ کہکر ڈیوڑھی کی طرف گئی زرنگار و زیبرزادی بھی اسکے ہمراہ ہوئی یہان
خواجہ عمرو نے سموم جادو کی مشکین باندھکر اسکو ہوشیار کیا سموم جادو کو ہوش آیا اپنے کو عجیب
عالم مین پایا چاہا سحر کرون مگر زبان مین سوزن تھا مجبور ہوگیا اسے کمال حیرت ہوئی دل مین خیال کیا
مین کس آفت مین پھنسا یہ بیداری ہے یا خواب ہے ہر ایک جانب دیکھتا ہے مگر کوئی نظر نہین آتا بولنے
کا ارادہ کرتا ہے سوزن کی وجہ سے کلام بھی نہین کرسکتا تھوڑی دیر یہ مبتلاے کرب رہا تب خواجہ
عمرو نے کہا اے سموم جادو اپنے کو کس حال مین پاتا ہے سموم جادو نے جو یہ آواز سنی اشارہ کیا
کہ اے شخص میری زبان سے سوزن نکال تو مین تیری بات کا جواب دون خواجہ عمرو نے کہا ممکن نہین
کہ بے اسلام قبول کیے ہوئے تیری کوئی تکلیف دور کیجاے اگر تجھے اسلام قبول ہو تو اشارہ کر مین
تیری آنکھین روشن کردون سموم جادو نے پھر اشارہ کیا کہ جب تک میری زبان قابو مین نہو یا آنکھین
روشن نہ ہون مین کچھ نہین کہہ سکتا بدیع الملک نامدار نے جو یہ کیفیت دیکھی فرمایا ایسا ظلم روا نہین ہے
بہتر یہ ہے کہ اسکی آنکھین روشن کردو اور بذریعہ تحریر کے اس سے گفتگو کرو خواجہ عمرو نے کہا اے
بدیع الملک نامدار تمھارے کہنے سے مین اسکی آنکھین روشن کرتا ہون ورنہ اسی طرح اس
کافر سے کلام کرتا اگر اسلام قبول نہ کرتا تو یونہین اسکو قتل کرتا بدیع الملک نامدار نے کہا میرے
خلاف ہے خواجہ نے کہا مین ابھی اسکی آنکھون مین روشنی پیدا کرتا ہون یہ کہکے ایک سلائی زنبیل سے
نکالی سموم جادو کی آنکھون مین پھیری سموم جادو کی آنکھین روشن ہوئین اسنے خیال کیا تو سامنے
ایک جوان صاحب عظم وشان نظر آیا ایک مرد عجیب الخلقت کو دیکھا کہ تازیانہ بدست کھڑا ہے سموم
جادو متحیر ہوا خواجہ عمرو نے قلم دوات اور کاغذ اسکے آگے رکھکر کہا اے سموم جادو اب مذہب
اسلام کے باب مین کیا کہتا ہے اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو اس مذہب باطل کو ترک کرکے مذہب اسلام
قبول کر ورنہ ابھی قتل کردونگا سموم جادو نے چاہا ہمکر اسلام قبول کرے اور اپنے تئین رہا کرائے مگر
پھر دل مین سوچا کہ جسنے ایک بار اسیر کیا کیا اسکو دوبارہ اتنی قدرت نہین کہ وہ مجھکو پھر اسیر کرے اگر
اب کی اسیر کریگا تو ضرور قتل کر ڈالیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اسلام قبول کرون معلوم ہوتا ہے یہ
جوان رعنا طلسم کشا ہے روشن قلب نے جو صاف بتانے سے انکار کیا تھا اسکی یہی وجہ تھی کہ ملکہ نسیم
نے سحر کو ہر ایک آنے ہوئے ہے اس سبب سے اسنے نہ بیان کیا کہ اگر کیفیت معلوم ہوئی تو ملکہ مرگز
مجھے اس حال پر رہنے دینگی تباہ کردینگی مگر افسوس صد افسوس کہ ملکہ کو ذرا بھی میرا خیال نہوا اور مرجانے کو
جان کرتا [illegible] دیا مگر شکر ہے کہ ایسے شخص کو ملکہ نے قبول کیا جو ہمت و جرأت مین یکتاے روزگار ہے
یہانکا طلسم کشا ہی عالی حسب ہے والا نسب ہے اب اس سے انحراف کرنا ہی چاہیے اگر مین اس سے برسر
جنگ ہونگا [illegible] نہ پاؤنگا شکست اٹھاؤنگا نسیم سبزپوش بھی حتی الوسع [illegible] کرے گی لوگ اس

راز سے ماہر ہونگے مین بدنام ہونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب اسی کی اطاعت قبول کرون یہ سوچ کے
سموم جادو نے لکھدیا کہ مین بدل وجان اطاعت قبول کرتا ہون مجھے آزادی دو خواجہ عمرو نے اُسکی
پیشانی کیطرف دیکھا نور اسلام ساطع پایا بدیع الملک نامدار کو پرچہ دکھایا بدیع الملک نوجوان
نے کہا خواجہ اب جلدی اسکو رہا کردو خواجہ عمرو نے سموم جادو کی زبان سے سوزن نکال لیا
مشکلین کھولین سموم جادو بدیع الملک نامدار کے قریب آیا سر جھکایا قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک
نے بہت کچھ تعریف کی سموم جادو نے کہا اے شہریار اپنے اسم مبارک سے آگاہ فرمایئے یہان
تشریف آوری کا سبب بتایئے خواجہ نے کل کیفیت بدیع الملک کی بیان کی سموم جادو نے کہا مین
پہلے ہی جانتا تھا کہ سوا اے طلسم کشا کے یہ مجال دوسرے کی نہین ہے جو ایسے کام کرے بدیع الملک نے
فرمایا اے سموم جادو باہر چلو اپنے ملازمین کو جو تمھارے ہمراہ آئے ہین اُنکو بھی اطلاع کرو کہ وہ لوگ بھی
مشرف باسلام ہون سموم جادو نے عرض کی مین ابھی اس راز کا افشا نہین چاہتا جب تک لوح طلسم
خدمت والا مین حاضر کرون اور اگر مین اس راز کو افشا کردونگا تو پھر لوحدار مجھے لوح کا پتہ نہ بتایگا
میرے جانے سے ہوشیار ہو کر لوح کو پوشیدہ کریگا کیا عجب ہے میری بھی اسیری کی فکر کرے اس سے
بہتر یہ ہے کہ مین لوح آپ کی خدمت مین حاضر کرون پھر ہر ایک سے اپنا حال بیان کرون جو میرے
ملازمین سے اسلام قبول نہ کریگا اُسکو مین قتل کردونگا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو تم اسکا کچھ
خیال نہ کرنا لوح کا خدا مالک ہے مین خود جاؤنگا لوحدار جادو سے لوح لونگا مدت سے ملکہ بھی وعدہ
کرتی ہین کہ لوح حاضر کرونگی مگر آج تک اُنھون نے بھی لوح کا پتہ نہ پایا اب مین خود جاکر لوح لاؤنگا سموم
جادو نے عرض کی اے شہریار نسیم سبز پوش نے مجھ سے سب کیفیت لوح کی دریافت کر لی تھی اگر
مین آج حاضر نہوتا تو ملکہ ضرور بالضرور لوح حاضر خدمت کرتین گو بہت مشکل تھا مگر جس طرح بن پڑتا
وہ لوح لے آتین اب غلام حاضر کرتا ہے آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے بدیع الملک نامدار نے فرمایا
اے سموم جادو اب مجھے یہان ٹھہرنا ناگوار ہے جلد لوح کی تدبیر کرو کہ مین یہان سے روانہ ہون
اپنے لشکر سے ملون کہ وہان سب لوگون کی عجیب کیفیت ہوگی مین نے خواجہ عمرو کی زبانی سنا ہے
کہ سب لوگ میری تلاش کو روز نکلتے ہین صحراؤن مین تباہ برباد پھرتے ہین جب مجھے نہین پاتے ہین تو مجبور
ہوکے واپس جاتے ہین سموم جادو نے عرض کی حضور خاطر جمع رکھین مین آج ہی لوح خدمت والا مین
حاضر کرتا ہون یہ باتین کرتے ہوئے بدیع الملک نامدار اور سموم جادو اور خواجہ عمرو باہر آئے
زرنگار کی نگاہ جو خواجہ عمرو پر پڑی اور خواجہ عمرو کی عجیب الخلقت صورت جو دیکھی اُسکو بے اختیار ہنسی
آئی مگر بدیع الملک کے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکی شاہزادے نے خواجہ عمرو کو اپنے سے اچھی جگہ پر
بٹھایا سموم جادو آگے ہاتھ باندھے کھڑا ہوا بدیع الملک نامدار نے بیٹھنے کی اجازت دی سموم
جادو سلام کرکے باادب سامنے بیٹھا زرنگار نے جو یہ واقعہ دیکھا اُسکو کمال حیرت ہوئی وہان سے ملکہ
نسیم سبز پوش کے پاس آکر عرض کی ملکۂ عالم اسوقت مین نے ایک ایسی بات دیکھی کہ ہمہ تن دنگ
ہوگئی ملکہ نے کہا اے زرنگار کیا بات دیکھی زرنگار نے عرض کی سلطان سموم جادو شہریار کے سامنے
ہاتھ جوڑے کھڑے تھے جب شہریار نے بیٹھنے کی اجازت دی تو سلطان سموم جادو سلام کرکے بیٹھے ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ سلطان نے شہریار کی اطاعت قبول کی اور شہریار کے ہمراہ ایک صاحب ایسے ہین جن کی
صورت عجیب الخلقت ہی مجکو اُنکی صورت دیکھکر ہنسی تو آئی مگر شہریار کے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکی کیونکہ
اپنے سے اعلےٰ درجے پر اُنکو شہریار نے بٹھایا بصد اعزاز و اکرام اُنسے کلام کیا نہین معلوم وہ کون صاحب
ہین ملکہ زرنگار کی باتین سمجھ تو گئی مگر بمصلحت کسی بات کا اظہار نہ کیا بلکہ تجاہل عارفانہ کیا کہ مجھے بھی تیری
باتونکا تعجب ہی اگر یہ بات صحیح ہی تو مین اسوقت شہریار کے سامنے نہ جاؤنگی وہان والد ماجد تشریف
رکھتے ہین مین اُنسے محجوب ہونگی زرنگار وزیرزادی نے عرض کی آپ دوسری بارہ دری
مین تشریف لے جایئے مین شہریار کے حضور مین جاتی ہون جو جو باتین ہونگی آپ سے عرض کردونگی
ملکہ نسیم نے تو زرنگار کو بدیع الملک کے پاس بھیجا اور آپ ایک گوشہ مین جاکر بیٹھی زرنگار
وزیرزادی محفل مین آئی خواجہ عمرو اُسکی طرف دیکھکر مسکرائے زرنگار وزیرزادی نے
شرمائے آنکھین نیچی کرلین بدیع الملک نوجوان نے سموم جادو سے کہا بہتر ہے کہ اب آپ
اپنے کام کو بہت جلد انجام دین سموم جادو نے کہا ای شہریار ایک گذارش میری اور ہے اگر قبول
فرمایئے تو میری عزت بڑھ جائے بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے سموم جادو مین اُسکو
بسر و چشم قبول کرونگا جو تمھین کہنا ہو کہو سموم جادو نے عرض کی جو آپکی کنیز اسوقت میرے
لحاظ سے حضور کے سامنے نہین آتی ہے امیدوار ہون کہ جب تک حضور موافق دستور اسلام اُسکو
کنیزی سے مشرف نہ فرمائین اپنے سامنے نہ بلائین بدیع الملک نامدار نے فرمایا مجھے بسر و چشم
منظور ہے سموم جادو نے عرض کی اب اجازت کا امیدوار ہون مجھے رخصت مرحمت فرمایئے مین
لوح کی تلاش مین جاؤن بدیع الملک نامدار نے سموم جادو کو رخصت دی سموم جادو نے
پھر عرض کی اگر حضور اجازت دین تو مین نسیم سبز پوش سے ابھی مل لون بدیع الملک نے فرمایا
شوق سے جاؤ سموم جادو نسیم کے پاس آیا ملکہ نسیم سبز پوش کو شرم آئی چاہا سامنا نہ کرون مگر
سموم جادو نے کہا بی بی مین تم سے بہت خوش ہون تمنے بہت اچھا کیا خدا نے تمھین ایسا مالک عطا کیا
جو بہتر ہے تمام بادشاہان ہفت اقلیم سے نسیم سر جھکائے بیٹھی رہی سموم جادو تھوڑی دیر کے
بعد وہان سے ابھی اُٹھا لوحدار جادو کی طرف روانہ ہوا ملکہ کے باغ سے لوحدار جادو کا ٹھکانا
تین دن کی راہ پر تھا مگر سموم جادو ایک دن مین پہونچا لوحدار جادو کے مکان پر گیا اپنی اطلاع
کرائی لوحدار جادو کے ملازمین نے اُسکو جاکر اطلاع دی لوحدار جادو اُسوقت سحر کی طیاری کر رہا
تھا خادم اُسکے ہوم خانہ کے پاس گئے باہر ہی سے آواز دی اے شہنشاہ لوحدار کچھ ضروری
باتین عرض کرنا ہین اگر اجازت ہو تو عرض کرین لوحدار جادو باہر نکل آیا کہا کیا کہتے ہو سب نے کہا
سموم جادو بادشاہ مرحلہ ایوان ہوا آیا ہے آپکی ملاقات چاہتا ہے کچھ ضروری باتین اُسکو آپسے
کہنا ہین کیا حکم ہوتا ہے لوحدار جادو نے کہا ہماری بارہ دری مین لیجاکر بٹھاؤ ہم یہان سے فرصت
کرکے آتے ہین ملازمین یہ جواب پاکے پلٹے باہر آئے سموم جادو سے کہا آپ تشریف لیچلیے شہنشاہ
ہوم خانہ مین تشریف رکھتے ہین آپکے واسطے یہ فرمایا ہے کہ آپ بارہ دری مین تشریف رکھین
تھوڑے عرصہ کے بعد وہ بھی تشریف لائینگے سموم جادو ملازمین لوحدار کے ہمراہ بارہ دری مین آیا

تھوڑی دیر کے بعد لوحدار جادو ہانپتا ہوا سیندور کے ٹیکے ماتھے پر لگائے ہوئے آیا سموم جادو
برائے تعظیم اُٹھا لوحدار جادو نے سلام کیا کہا بھائی صاحب آپ مجھے کیون محجوب کرتے ہین خداوند
آئینہ اندام نے آپکا مرتبہ مجھسے سوا بنایا ہے آپ کو ایوان ہوا کا حاکم قرار دیا ہے مین محض لوح
کی حفاظت کرتا ہون سموم جادو نے کہا آپ کا مرتبہ تمام ساحران طلسم سے افضل ہی کسی کو آج تک
لوح کا پتہ نہین معلوم ہے آپ حاکم لوح ہین مین اسی واسطے حاضر خدمت ہوا ہون کہ کچھ ضروری باتین
کرون لوحدار نے کہا آپ کے اکثر پیام میرے پاس حفاظت لوح کے بارے مین آئے ہین لوح
کو اپنے پاس لاکر رکھا ہے اب اُسکے واسطے سحر تیار کر رہا ہون ایسا ٹھکانا ابکی بار لوح کیواسطے
بناتا ہون کہ اگر خداوند بھی تشریف لائین تو فوراً لوح نہ پائین تھوڑی دیر اُنکو بھی تکلیف تلاش ہو
سموم جادو نے عرض کی آپ اور کوئی فکر نہ کرین میرے ہمراہ میرے مرحلے پر تشریف لے چلیے وہان
چل کر لوح کیواسطے جگہ تجویز کیجیے یہان طلسم کشا آگیا آپ کو اسکی کیفیت معلوم نہین ہے
طلسم کشا زمین کے اندر راہ چلتا ہے جہان اُسکو جانا منظور ہوتا ہے اسم اعظم کے زور سے زمین
ہی زمین مین جاتا ہے اپنا کام انجام دے کر واپس آتا ہے مین نے اپنے مرحلے پر اسکا بندوبست کیا اگر
طلسم کشا وہان نہ گیا آپ کے مرحلے تک آگیا بہتر یہ ہے کہ آپ مع فوج میرے مرحلے پر تشریف
لے چلیے جب طلسم کشا یہان آئیگا آپ کو نہ پائیگا مجبور ہو کے پھر واپس جائیگا لوح کا حال اُسے
نہ معلوم ہوگا لوحدار جادو نے کہا اے سموم جادو بات تو بہت اچھی ہی مگر مین مجبور ہون کہ لوح کو
یہانسے اور کہین نہین لیجا سکتا سموم جادو نے کہا تم لوح کو یہین رہنے دو اپنی جان بچانے کو میرے ہمراہ
چلو جب تک طلسم کشا تمھین نہ قتل کریگا لوح نہ ملیگی پھر تمھارا قتل ہونا ممکن نہین جب تک میرے مرحلے پر
رہوگے اسوقت تک کوئی تمھین گزند نہین پہونچا سکتا لوحدار نے جواب دیا ای سموم جادو یہ بھی کسی
کی مجال ہی کہ مجھے کسی مقام پر گزند پہونچا سکے طلسم کشا تو سحر بالکل نہین جانتا ہے مگر اسم اعظم پر اُسکو ناز ہے
مین اسم اعظم کو بند کر سکتا ہون اور جو جو بڑے ساحران عالیجاہ اس طلسم مین موجود ہین کسی کی طاقت
نہین جو مجھے کسی طرح گزند پہونچائین تم خاطر جمع رکھو اور اپنے مرحلے پر جاکر رہو جب طلسم کشا یہان آئیگا
اُسوقت دیکھا جائیگا مین اُسکو اسیر کرونگا سموم جادو نے کہا اے لوحدار جادو مین تمھارے سحر سے
بخوبی آگاہ ہون مگر طلسم کشا ان باتون کا خیال نہ کریگا وہ عجب شخص ہے علاوہ اسم اعظم کے اسیر سحر یون
بھی تاثیر نہین کرتا ہے اور بہت سے تحفہ جات اُسکے پاس ایسے ہین جسکے سبب سے وہ ساحرون سے
بالکل خوف نہین کرتا ہے اگر تم میرے کہنے کو قبول نکروگے تو ضرور طلسم کشا کے ہاتھ سے زک اُٹھاؤگے
لوحدار نے کہا اے سموم جادو تم اسقدر خائف ہو مجھے ذرا بھی خوف نہین سموم جادو نے کہا یہ سب
تمھاری نادانی کا نتیجہ ہے اب بھی میرا کہنا قبول کرو لوح کو یہین چھوڑو میرے ہمراہ چلو ورنہ مین خداوند
آئینہ اندام سے اس بات کی شکایت کرونگا وہ تمسے ناخوش ہونگے کیا عجب ہے اسکے عوض مین تمھین نظربند
کر دین لوحدار نے کہا ای سموم جادو مین جانتا ہون کہ تم میری دوستی کے سبب سے یہ کہہ رہے ہو
مگر میری خاطر اس خیال سے پریشان نہین کہ طلسم کشا آئیگا اور مجھے ہلاک کریگا سموم جادو نے کہا مجھے تو
خوف ہے تم ضرور میرے ہمراہ چلو جب لوحدار جادو ہر طرح مجبور ہوا تو اُسنے کہا اے سموم جادو ایک بات

پوشیدہ اور ہے جس سبب سے ہین نہین جان سکتا مگر تمسے بیان کرنے مین مجھے کیا عذر ہی مین کہے دیتا ہون
یہ کہکے لوحدار جادو نے کہا ای سموم جادو جب تک مین ایوان لوح کے اندر ہون اسوقت تک
مجھے کوئی ساحر اور عامل کسی قسم کا گزند نہین پہونچا سکتا اور نہ یہ کسی کی مجال ہے کہ بدون اجازت
میری ایوان لوح کے اندر آسکے البتہ جب ایوان لوح سے باہر ہونگا اسوقت ایک بچہ میرے
واسطے مانند رستم کے ہی اور مجھ مین مطلق قوت باقی نرہیگی اس سبب سے مین تمہارے ساتھ
جانے مین انکار کرتا ہون سموم جادو نے کہا ای لوحدار جادو تم جانتے ہو کہ مین آج تک اس
راز سے واقف نہین ہون مجھے خداوند نے یہ بات بتائی تھی کہ جب تک لوحدار جادو احاطہ لوح
مین ہے اسوقت تک اسکو کوئی گزند نہین پہونچا سکتا ہے اور جب وہ احاطۂ لوح سے باہر ہوا اسوقت
حیوان اور انسان اور خاک اور آب سب اسکے دشمن ہین اور وہ اپنی جان کسی سے نہین بچا سکتا ہے
سب اسپر قوی ہین مگر ایسا خیال میرے ہمراہ چلنے مین نہ کرو کیونکہ مجھے خداوند نے ایک زوز ایسی چیز
عطا فرمائی تھی جو مثل لوح ہے اور تمہارے واسطے وہان بھی یہی بات حاصل ہی جو یہان ہی سموم جادو
نے کہا تمہاری خوشی کرنے مین مجھے کیا انکار ہے مگر یقین کرتا ہون کہ تمھین میری تکلیف گوارا نہوگی
اور مجھے یہین رہنے دو سموم جادو نے کہا تم میرے مرحلے پر چلو اگر وہان تمھین کسی قسم کا خوف پیدا
ہو تو ابھی واپس آنا ورنہ دو ایک روز وہان رہنا جب تک مین طلسم کشا کی گرفتاری کی تدبیر
کرونگا جب لوحدار جادو سے بہت کچھ کہا اور یہ بادر جبہ کمال مجبور ہوا تو اسنے سموم جادو کی ہمراہی
اختیار کی کہا ای سموم جادو مین اس شرط سے تمہارے ہمراہ چلتا ہون کہ تم میری حسب خواہش مجھے
رخصت کر دینا سموم جادو نے اس سے وعدہ کیا لوحدار جادو اسکے ہمراہ روانہ ہوا جب اپنے
مرحلے سے دو کوس نکل آیا تو سموم جادو نے کہا اے لوحدار جادو اگر میری بات قبول کرو تو مین
تمھین ایسی راے دون کہ ہمیشہ کے واسطے تم زحمت سے دور رہو اور انجام بھی تمہارا بخیر ہو لوحدار
جادو نے کہا اے سموم جادو اس بات سے بہتر کیا ہی جب ہر طرح سے راحت پاؤن اور انجام بھی میرا
بخیر ہو تو مجھے منظور کرنے مین کیا عذر ہے سموم جادو نے کہا میرے نزدیک یہ بات بہتر ہی کہ اب ہم اور تم
طلسم کشا کی اطاعت قبول کرین اور اس مذہب باطل کو ترک کرکے اسلام اختیار کرین تاکہ انجام ہمارا
بخیر ہو اور طلسم کشا کے ہاتھ سے جان بچے ورنہ وہ یکہ تاز میدان جرأت ہم لوگون کو زندہ نہ چھوڑیگا اور ہماری
جان اسکے ہاتھ سے نہ بچے گی اس سے بہتر یہ ہے کہ اسکی اطاعت قبول کرین اور لوح اسکو چلکر دین
اسکا مذہب اختیار کرنے مین ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ہمارا تمہارا انجام بھی بخیر ہوگا کیونکہ مذہب آئینہ پرستی
بالکل بے بنیاد ہی اور آئینہ اندام ہم مثل ہمارے تمہارے انسان ہی بلکہ ہم سب سے زیادہ ہی اسی کے
سبب سے یہ سب کرشمہ پھیلا ہوا ہی اپنے تئین مثل خداوند سجدہ کراتا ہے ہر ایک پر حکومت کرتا ہے ایسے
مردود کی پرستش کرنا بھی بالکل خلاف ہی خدا وہی ہے جسنے ہمین اور تمھین اور آئینہ اندام کو پیدا کیا ہے
اگر تمھین یہ بات منظور رہو تو طلسم کشا کی اطاعت قبول کرو سعادت کونین حصول کرو ورنہ ہمیشہ کافر
رہوگے بعد مرنے کے دوزخ مین جگہ پاؤگے لوحدار جادو نے جو یہ سنا گھبرا گیا متحیر ہو کر سموم جادو
کا منھ دیکھنے لگا کہا اے سموم جادو کیا تیرا قلب الٹ گیا ہے جو ایسی باتین کرتا ہے اب ایسے کلمات

زبان

زبان سے نہ نکالنا ورنہ مین تجھے قتل کرونگا خداوند آئینہ اندام ہمارے خداوند ہین انکی پرستش ہمپر
واجب ہے سموم جادو نے تو اسی واسطے یہ بات کہی تھی کہ اسکو ناگوار ہوا اور یہ مجھسے آمادۂ فساد ہوجائے
اسکے دل کا حال بھی معلوم ہوجائے اگر اسلام قبول کرے تو میرے ہاتھ سے قتل نہو جب اُسکو کُل کیفیت
لوحدار جادو کی معلوم ہوئی تو اُسنے جھولی سے نیمچۂ سحر نکالا کہا اے لوحدار جادو اگر تو اسلام قبول نکریگا
تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا لوحدار جادو نے جو اُسکو برسرِ جنگ دیکھا اُسنے بھی جھولی سے نیمچۂ سحر نکالا آپسمین
وار چلنے لگے لوحدار جادو کا سحر تو اُسیوقت سے کم قوت ہوچکا تھا کہ جسوقت سے یہ اپنے ٹھکانے
سے الگ ہوا تھا تھوڑی دیر تک سموم جادو سے رد و بدل رہی آخر کار سموم جادو نے اُسکا سر
کاٹ کر زمین پر گرا شورِ عظیم بلند ہوا آوازین مہیب آنے لگین سنگباری برف باری ہونے لگی سب کے
بعد آواز آئی کشتی مہر انام من لوحدار جادو بود اس آواز کے آتے ہی سموم جادو اُسکے مکان کیطرف
روانہ ہوا بعجلتِ تمام تھوڑی دیر مین اُسکے مکان پر پہونچا لوح کی کیفیت اُس سے سب دریافت کرچکا تھا
یہان جو آکے دیکھا عمارتون کو منہدم پایا ساحرون کو تباہ و خراب دیکھا سموم جادو ایوان لوح کیطرف
آیا دیکھا کچھ ساحران سیہ فام دروازے پر بیٹھے ہوئے ہین اُنھون نے سموم جادو کو منع کیا کہا
لوحدار جادو قتل ہوا ہے اِس مکان مین لوح رکھی ہے ہم تمھین ہرگز نہ جانے دینگے سموم جادو
نے کہا لوحدار جادو حیات ہے قتل نہین ہوا ہے مگر اُسنے میرے مرحلے پر رہنا قبول کیا ہے اپنے تمام سحر انکو
بگاڑ دیا ہے مجھ سے کہا ہے کہ تم جاکر لوح لے آؤ اُسی کے حکم کی تعمیل کرنے آیا ہون مجھے روکو ساحر بھی
کچھ سمجھے کہ یہ بادشاہ ایوان ہوا ہے اسکو منع کرنا اچھا نہین ضرور یہ بات سچ ہے جو کچھ یہ کہتا ہے ایسا ہی
ہوگا یہ سوچ کے ساحر خاموش ہورہے سموم جادو اندر آیا لوح کے مقام پر گیا لوح کو قبضے مین کیا وہانسے
شادان و فرحان نکلا لوح لے کر روانہ ہوا ایک روز کے بعد بدیع الملک نوجوان کی خدمت مین
پہونچا شاہزادہ اسکا منتظر تھا سموم جادو نے آکر بدیع الملک نوجوان کو سلام کیا لوح نذر دی
شاہزادے نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے لے لی ہین بہنی خواجہ نے مبارکباد دی بدیع الملک نوجوان نے
نے کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے اپنے لشکر سے ملونگا خواجہ نے کہا اے بدیع الملک جو ہمیشہ کا قاعدہ ہے
وہ کرنا چاہیے آج شب بھر عبادت الٰہی مین بسر کرو صبح کو لوح دیکھو جو فرمان لوح ہو اُسکے مطابق کام کرو
بدیع الملک نے اس راے کو پسند کیا سموم جادو نے عرض کی اگر حضور اِس غلام کی عرض قبول
فرمائین اور ایک روز اور توقف فرمائین تو غلام اس خوشی کا اظہار کرے اپنے ملک کے باشندونکو بلاکر
حضور کا قدمبوس کرائے وہ لوگ بھی مشرف باسلام ہون ایک جلسۂ عظیم کیا جائے اُسکے بعد آپکو اختیار
ہے جو مزاج مبارک مین آئے بدیع الملک نے سموم جادو کی خاطر سے اس بات کو بھی منظور کیا مگر یہ
فرمایا کہ اے سموم جادو اسقدر خیال رہے کہ مین زیادہ ٹھہر نہین سکتا اگر زیادہ یہان ٹھہرونگا تو میرا ہرج عظیم ہوگا
صاحبقران زمان کی اسیری کی کیفیت جب سے مین نے سنی ہے میرا دل قابو مین نہین ہے سموم جادو
نے عرض کی اے شہریار غلام اسوقت رخصت ہوتا ہے آپ کی سواری کا سامان کرتا ہے تھوڑی دیر کے بعد
حضور بھی مرحلے پر تشریف لائین غلام کی دعوت قبول فرمائین آج ہی بزم عشرت کا سامان ہو ہر ایک شخص
مسلمان ہو بدیع الملک نے سموم جادو کو رخصت کیا سموم جادو وہانسے ۔ داخل ہوا یہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ عمرو کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب سموم جادو اسطرف روانہ ہوا تو خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کہ تمنے تو لوح بھی پائی مراد دلی بھی
مل گئی ہین اب تک فراق زرنگار مین تڑپ رہا ہون جب تک زرنگار سے میرا نکاح نہوگا مجھے چین نہ آئیگا
بدیع الملک نے کہا خواجہ مجھے کیا فراق ملکہ نسیم کی خوشی ہے مگر کیا کرون اُسکے باپ سے وعدہ
کرچکا ہون جب تک صیغہ نہ پڑھا جائیگا مین ملکہ نسیم کو اپنے سامنے نہین بلا سکتا خواجہ عمرو نے کہا کیا
بڑی بات ہے تم ملکہ کے پاس پیام بھیجو مین جاکر ملکہ سے اس امر کا اظہار کرون یقین ہے اُنھین بھی انکار نہوگا مین
اُسیوقت صیغہ پڑھدونگا مگر میرا جھگڑا باقی رہیگا زرنگار سے اسوقت تصفیہ تو ہو جائیگا بدیع الملک
نے کہا خواجہ اب تھوڑی دیر مین یہان سے چلنا ہوگا سموم جادو اپنے مرحلے پر پہونچکے میرے واسطے
سواری بھیجیگا خواجہ نے کہا صاحب سواری وہان سے آجائے گی پھر اتنا وقت بھی نہ ملیگا اور کل
تم لوح دیکھکر روانہ ہو جاؤ گے نہین معلوم پھر کب ملکہ سے ملاقات ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ تم اسیوقت
اس امر کو انجام دو بدیع الملک مجبور ہوئے خواجہ عمرو نے ملکہ سے جاکر کہا کہ ملکہ تمھارے باپ نے
بدیع الملک سے یہ بات کہی ہے کہ جب تک صیغہ نہ پڑھا جائے آپ ملکہ کو اپنے سامنے نہ بلائین اور
بدیع الملک نے اس بات کو قبول کرلیا ہے اور کل یہان سے شاہزادہ روانہ ہو جائیگا پھر نہین معلوم
کب ملاقات ہو اس سے مناسب وقت یہ بات ہے کہ اسوقت امر شرعی کا ہو جانا بہت اچھا ہے کیونکہ
تم بدیع الملک کو اور بدیع الملک تمکو اچھی طرح دیکھ لین اور مین زرنگار سے کچھ ضروری باتین کرون
ملکہ نے کہا خواجہ آپکو اختیار ہے جو مناسب جانیئے وہ کیجیے خواجہ عمرو نے بدیع الملک کو بلایا حسب دستور قدیم
انکا عقد پڑھا بعد عقد پڑھنے کے خواجہ نے بدیع الملک اور ملکہ کو وہان چھوڑا جہان زرنگار بیٹھی تھی
وہان آئے کہا بی زرنگار صاحبہ آپ کو شاہزادے صاحب بلاتے ہین کچھ ضروری کام ہے جلد تشریف
لے چلیے زرنگار نے کہا خواجہ تمھاری سب باتین ایسی ہی رہتی ہین کیا ضروری کام ہے تم مجھ سے یہین
بیان کردو خواجہ عمرو نے کہا اگر تم قبول کرو تو مین تمسے یہین بیان کردون زرنگار نے کہا اگر بات
قبول کرنے کے لائق ہوگی تو مین منظور کرونگی ورنہ انکار کرونگی خواجہ نے جواب دیا کہ بات تو ایسی ہے
جسکو تم منظور کرچکی ہو بلکہ تمھاری خواہش سے ایسا ہوا ہے لیکن اسوقت ملکۂ عالم کے سامنے تمھاری بات
بالا کرنے کیواسطے تمھین تکلیف دی جاتی ہے کہ تم ملکہ کے سامنے چلکر اُسکو منظور کردو اور تمھاری خواہش نہ ظاہر
ہو میری خواستگاری سمجھی جائے زرنگار نے جواب دیا مین ابھی تک تمھارے معمے کو نہین سمجھی خلاصہ
بیان کرو خواجہ عمرو نے کہا صاحب تمنے ایک رقعہ بطور عرضی مجھے تحریر کیا تھا اور شاداب کنیز کی
معرفت مجھے بھیجا تھا اُسمین جو کچھ تمنے لکھا تھا تمھین یاد ہوگا اُسی سبب سے مین یہان آیا ہون مگر ملکہ کے
سامنے اس بات کا اظہار کرنا تمھاری خفت کا باعث ہے اس سبب سے مین خود ملکہ سے کہونگا کہ آپ
زرنگار کا عقد میرے ساتھ کردیجیے تم دو ایک بار انکار کرکے منظور کرلینا تمھاری بات بھی رہجائیگی اور
مدعاے دلی بھی حاصل ہوگا زرنگار نے جو یہ بات سُنی کہا خواجہ صاحب حواس مین آیئے منہ بنوایئے اب
ایسا کلمہ زبان پر نہ لایئے گا بھلا مین اور آپ کو اس مضمون کی عرضی تحریر کرتی کہ آپ آکر میرے ساتھ
عقد کیجیے آج تک ایسا ہوا ہی خواجہ نے کہا آپ کی عرضی میرے پاس موجود ہے یہ کہکے وہی عرضی جو

بشکل شاداب خواجہ نے زرنگار سے اپنے نام لکھوائی تھی زنبیل سے نکال کے زرنگار کو دکھائی زرنگار
محجوب تو ضرور ہوئی مگر متحیر تھی کہ یہ عرضی ان تک کیونکر پہونچی مجھ سے تو شاداب نے کہا تھا کہ خواجہ
عمرو حسین و جمیل ہین جوان رعنا ہین اور انکی صورت جو کچھ ہے وہ ظاہر ہے یہ سوچ سوچ کے زرنگار
شرمندہ ہورہی تھی کہ خواجہ عمرو نے کہا صاحب اس انفعال سے کیا حاصل ہے آپ ملکہ کے پاس
چلین وہ جو کچھ فیصلہ کردین مجھے منظور ہے اب تو مین اس عرضی کو ضرور ملکہ کو دکھاؤنگا آپکے انکار سے
مجھے ضد ہوئی اگر آپ اقرار کرتین اور کہتین کہ مین نے تحریر کی تھی اور میرا دلی مدعا یہی تھا تو مین ہرگز آپکو
ملکہ کے سامنے خجل نہ کرتا مگر اب اس بات کو ضرور ظاہر کرونگا کہ آپ نے پہلے تو مجھے بلایا جب مین بہزار
دشواری یہان آیا تو آپ انکار کرتی ہین دیکھیے ملکہ عالم آپ کو کس طرح قائل کرینگی زرنگار نے جواب
دیا خواجہ عمرو تحریر تو بیشک میری ہی مگر مین نے آپ کو تحریر نہین کیا مجھ سے شاداب نے کہا کہ خواجہ
ایک بادشاہ عالیجاہ ہین صاحب کرامات ہین جو انکی اطاعت قبول کرتا ہے وہ اسکو ایسے ایسے ہنر و فن
تعلیم فرماتے ہین کہ جو دنیا مین کسی کو نہین آتے ہین اس سبب سے مین نے یہ لکھا آپ مین ان باتون مین
سے ایک بات بھی نہین پیدا ہے نہ آپ کسی ملک کے بادشاہ ہین نہ آپ صاحب کرامات ہین نہ
جوان حسین ہین یہ تحریر تو آپ کے واسطے زیبا نہین خواجہ عمرو نے مسکرا کے جواب دیا بی شاداب نے
جو کچھ آپ سے میری تعریف کی کیا مین اس سے کم ہون میری بادشاہت کا حال آپ بدیع الملک
سے دریافت کیجیے اور جوانی کی کیفیت ابھی آپ کو کیونکر معلوم ہوسکتی ہے خوبصورتی کے باب مین
میری شکل کا دوسرا نہین یہ کہنا چاہیے کہ شاداب نے آپ سے میری بہت کم تعریف کی زرنگار نے
جواب دیا مین ایسی باتون کو نہین مانتی آپ یہان سے تشریف لیجایئے شہریار آپ کا لحاظ کرتے ہین
اسی سبب سے مین بھی خاموش ہون ورنہ ایسے جواب دیتی کہ آپ کو حقیقت معلوم ہوتی خواجہ عمرو
نے کہا آپ بگڑی باتین نہ بنایئے میرے ساتھ ملکہ کے سامنے چلیے آپ کی بات نہ جانے پائیگی مین یہ سب
بدنامی اپنے سر اوڑھ لونگا آپ کو بدنامی سے بچاؤنگا زرنگار نے قبول نہ کیا خواجہ عمرو نے کہا بی
زرنگار صاحبہ اب مین مجبور ہون ملکہ کے سامنے جاکر آپ کی سب کیفیت بیان کرتا ہون دیکھیے آپ
کس درجہ محجوب ہوتی ہین زرنگار نے کہا آپ یہان سے تشریف لیجایئے جو کچھ میری قسمت مین ہوگا
وہ دیکھ لونگی خواجہ عمرو وہان سے اٹھے ملکہ کے پاس آئے زرنگار کی عرضی ملکہ کو دکھائی کہا آپکی وزیرزادی
بھی بڑی تلون مزاج ہین پہلے تو مجھے یہ عرضی لکھی جب مین انکے بلانے سے یہان آیا تو اب میرے
ملنے سے انھین انکار ہی ذرا آپ بلایئے انکو سمجھایئے میری محنت رائگان نہو خاص انھین کے بلانے
سے اسقدر تکلیف اٹھائی سب کو چھوڑ کر یہان آیا اب وہی انکار کرتی ہین جب تک آپ اس باب
مین کوشش نفرمائینگی وزیرزادی صاحبہ منظور نکرینگی ملکہ نے عرضی دیکھی بہت ہنسی بدیع الملک نے
بھی کہا ملکہ تمھین لازم ہی کہ خواجہ کی سفارش کرو اور بی زرنگار کو راضی کرو ملکہ نسیم نے ایک کنیز کو
زرنگار کے پاس بھیجا کنیز نے زرنگار کے پاس جاکر کہا وزیرزادی صاحبہ آپ کو ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہی
زرنگار وزیرزادی سمجھی کہ خواجہ عمرو نے وہان پہونچ کے کچھ باتین بنائی ہونگی ملکہ نسیم کو آمادہ کیا ہوگا
اس وقت جانا مناسب وقت نہین ہے یہ سوچ کے کنیز سے کہا مین اسوقت معاف کی جاؤن

تو بہتر ہے کنیز وہان سے واپس آئی ملکہ سے کہا وزیرزادی صاحبہ معافی کی امیدوار ہے اسوقت حاضر
نہین ہوسکتین خواجہ نے کہا ملکہ تم خود زرنگار کے پاس چلو وہ اس وقت یہان نہ آئینگی ایسی ہی باتین بنائینگی
ملکہ نے کہا خواجہ مجھے آپکی خوشی درکار ہے وہان چلنے مین کیا انکار ہے یہ کہکے ملکہ اٹھین بدیع الملک
بھی کھڑے ہوئے خواجہ سب کے آگے آگے چلے پہلے زرنگار کے پاس پہونچے جاتے ہی کہا کہ بی زرنگار
صاحبہ آپ نے اپنی عمر اتنی وزارت مین صرف کی مگر اب تک قواعد شاہی سے آپ کو بہرہ نہوا اسوقت
ملکہ نے آپ کو طلب فرمایا آپ نے آنے مین انکار کیا آخر کار ملکہ کو خود تکلیف ہوئی اب وہ تشریف
لاتی ہین اور شہریار کو بھی ہمراہ لاتی ہین سب کنیزین بھی اُنکے ہمراہ ہین اسوقت سب کے سامنے
آپ کیا نیکنام مشہور ہونگی اگر آپ میرے کہنے پر عمل کرتین تو یہ نوبت کاہے کو آتی زرنگار نے کچھ
جواب نہین دیا مگر آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے خواجہ عمرو نے جو زرنگار کو گریان پایا کہا آپ نے
ملکہ کے بہلانے کو اچھی بات نکالی مگر وہ بھی شاہزادی ہین ایسی بہت سی باتین اُنکو معلوم ہین آپکے
ایسے فقرے اُنپر نہ چلینگے اگر اب بھی آپ منظور کیجیے تو مین ملکہ کو آنے سے روک دون زرنگار
خاموش ہو رہی اتنے مین ملکہ نسیم بھی آئین بدیع الملک تو جوان بھی تشریف لائے ملکہ نسیم نے جو
زرنگار کو گریان پایا کہا اے زرنگار تم بڑی بیوقوف ہو ہنسی کی بات مین بُرا مانتی ہو آخر کیا بُرائی
ہے یہ تو نصیب تمھارے کہ تمھین خواجہ طلب کرین زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم مین بالکل حقیقت
ہون خواجہ عمرو کا مرتبہ بڑا ہے مین اُنکے لائق نہین خواجہ نے کہا ملکہ اب چنین چنان کو کام نہ دو اصل
مطلب ظاہر کرو مین انکا خواستگار نہین ہون انھون نے پہلے عرضی مجھے کیون تحریر کی اور کسواسطے یہان
بلایا انھین کے بلانے کے سبب سے مین یہان آیا اب انھین کیون انکار ہے ملکہ نے کہا ای زرنگار
تمھاری عرضی خواجہ کے پاس موجود ہے اس سے صاف یہ بات ظاہر ہو کہ تمنے خواجہ عمرو کو طلب کیا
جب وہ تشریف لائے تو اب تم اُنسے ملنے مین انکار کرتی ہو زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم آپ اس راز سے
آگاہ نہین ہین اس مقدمہ مین دخل نہین مین نے یہ عرضی خواجہ کو نہین لکھی تھی شاداب نے مجھ سے
اور کسی صاحب کمال کا ذکر کیا تھا اُسکے کہنے سے مین نے بنظر امتحان یہ عرضی لکھدی مدعا یہ تھا کہ دیکھون جیسا
شاداب کہتی ہے یہ سچ ہے یا جھوٹ ہے اور جس شخص کی یہ تعریف کرتی ہے وہ واقعی ایسا صاحب کمال ہے یا نہین اور میری
عرضی اُسکو کسو کو پہونچتی ہے وہ یہانتک کیونکر آتا ہے مین نے انھین عرضی نہین لکھی ہے کیا دنیا مین ایک نام کے دس نہین
ہوتے ہین اُنکی عرضی اُنکے ہاتھ لگی انھین یہ دلگی سوجھی مجھے اسقدر بدنام کیا اگر آپ کو میرے عرض کرنے کا یقین نہو
تو شاداب کو طلب فرمایئے اُس سے تحقیق کیجیے اگر وہ کہے کہ ہان عرضی انھین کے نام لکھی گئی ہے تو مین آپکی
گنہگار ہون اور خواجہ جو کچھ فرمائین وہ صحیح ہے ورنہ خواجہ کے باب مین میری اتنی مجال نہین جو کچھ کہہ سکون
ملکہ نے کہا ان باتون کو بالائے طاق رکھو میری بات مانو زرنگار دیر تک انکار کرتی رہی جب ملکہ نے دیکھا کہ زرنگار
قبول نہین کرتی تو بدیع الملک اور خواجہ سے عرض کی کہ آپ بارہ دری مین تشریف لیجائین مین زرنگار سے تخلیہ مین
کچھ باتین کرونگی بدیع الملک نے خواجہ کو اشارہ کیا خواجہ اور بدیع الملک بارہ دری مین تشریف لائے ملکہ نے زرنگار
کو بہت کچھ سمجھا کے راضی کیا وہان سے اُٹھکے خواجہ پاس آئین کہا خواجہ زرنگار کو مین نے راضی کیا ہے اب ایسی باتین اُس سے
نہ کہنا جو اُسکے رنج پہونچے اور پھر بگڑ جائے تو اب راضی ہونا مشکل ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اب میری خاطر جمع ہوئی آپ مین

باتین ہونے لگین خواجہ زرنگار کے ملنے سے بہت خوش ہوئے بدیع الملک کو ملکہ کی دید سے مسرت
ہوئی خواجہ زرنگار سے باتین کر رہے تھے اور ملکہ نسیم بدیع الملک سے مخاطب تھین کہ ایک کنیز نے آکر
عرض کی آپکے واسطے سواری سلطان کے یہان سے آئی ہے عنقریب در دولت پر آیا چاہتی ہے سامان جاہ و حشم
بہت کچھ ہمراہ ہے ملکہ نے بدیع الملک سے عرض کی آپ کی کیا راے ہے بدیع الملک نے فرمایا مین جاؤنگا
مین نے وعدہ کیا ہے ملکہ نے عرض کی مین اپنے باب مین پوچھتی ہون اگر آپ فرمائین تو مین چلون ورنہ یہین رہون
بدیع الملک نے کہا شب تک وہان رہنا جب دن تمام ہو اپنے باغ مین واپس جانا اگر فرصت ملی مین بھی ضرور آؤنگا
تمسے ملونگا ملکہ نے عرض کی ایسا ہی ہوگا یہ ذکر تھا کہ محلدار نے بھی آکر عرض کی شہریار کی عمر و دولت مین ترقی ہو سلطان
سموم نے سواری بھیجی ہے خود بھی لینے کو آیا ہے در دولت پر حاضر ہے اُسکے واسطے کیا حکم ہوتا ہے بدیع الملک خود اُٹھے
کہا مین اپنے ساتھ سموم جادو کو یہان لاؤنگا ابھی اُسکے مکان پر جاؤنگا یہ کہتے ہوئے تا بہ در آئے سموم جادو
نے بدیع الملک کو آتے ہوئے دیکھا دوڑکے قدمون پر گر پڑا عرض کی اے شہریار آپنے اسقدر زحمت فرمائی غلام کی
عزت بڑھائی تا بہ در میرے لینے کو تشریف لائے اب امیدوار ہون کہ حضور تاخیر نہ فرمائین سواری حاضر ہے تشریف
لے چلین بدیع الملک نے فرمایا مجھے ہر طرح تمھاری خوشی منظور ہے جو تم کہو وہ کرنا ضرور ہے مگر تم جاکر ملکہ نسیم
سے مل لو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مجھے ملنے کی ضرورت نہین ملکہ خود تشریف لے چلینگی آپ
پہلے سوار ہون بدیع الملک نے خواجہ سے کہا خواجہ کیا راے ہے خواجہ نے بھی چلنا منظور کیا بدیع الملک
اسپ صبا رفتار پر سوار ہوئے سموم جادو براے انتظام آگے بڑھا بڑے جاہ و حشم سے بدیع الملک کو
اپنے مرحلے پر لایا یہان سب سامان راحت پہلے ہی سے درست کیا گیا تھا بدیع الملک نے شہر کو جو دیکھا بہت
آباد پایا شاہزادہ بہت خوش ہوا دوکانداران شہر نے جو بدیع الملک کی شان و شوکت دیکھی سب براے
سلام خم ہوئے بدیع الملک دونون ہاتھون سے سلام لیتے ہوئے مکان سموم جادو تک پہونچے سموم
جادو نے بہت کچھ زر و جواہر نثار کیا شاہزادے کو بارہ دری کے اندر لایا و تخت زرین پر بٹھایا جن لوگون کو اُسنے
مطیع کرایا تھا وہ سب نذرین لیکر حاضر ہوئے اور کچھ لوگ اس وقت شان و شوکت بدیع الملک کی دیکھکر
مطیع ہوئے شاہزادہ بصد عظم و شان بارہ دری مین جلوہ گر ہوا سموم جادو نے پہلے ہی سے سبکو اطلاع
دی تھی کہ آج ہمارے شہر کے جسقدر رہنے والے ہین سب ہمارے یہان آئین دعوت ہے کچھ امور
ضروری بھی اظہار کرنا ہین حکم حاکم سے تمام ساکنان شہر وہان موجود ہوئے نصف شب تک لوگ آتے
رہے جب ساکنان شہر جمع ہو چکے اور حاجب نے عرض کی اے سلطان اب تمام ساکنان شہر حاضر ہین
سموم جادو نے کہا مین سب سے ایک بات کہنے والا ہون سبکو میری طرف مخاطب کرو ملازمین سموم نے
بہ آواز کہا اے ساکنان شہر ایوان تم سے سلطان کچھ ارشاد کرنا چاہتے ہین لہذا تمکین یہ لازم ہے کہ ہمہ تن سلطان
کی طرف مخاطب ہو یہ سنکر ساکنان شہر سموم جادو کیطرف مخاطب ہوئے سموم جادو نے کہا اے
ساکنان شہر آگاہ ہو کہ جبتک مین تم لوگون پر حاکم تھا مگر آج سے مین بھی تم لوگون کے مانند سمجھا جاؤنگا
سبب اسکا یہ ہے کہ مین نے اپنے دین باطل کو ترک کیا اور مذہب حق اختیار کیا طلسم کشا کی اطاعت قبول کی دولت
دو جہان حصول کی اب یہ سبکے مالک ہین لہذا تم لوگون کو بھی یہ لازم ہے کہ اب تم ابھی آقاے نامدار کی اطاعت
قبول کرو اور مذہب آئینہ پرستی کو ترک کرو کہ یہ مذہب بالکل بے بنیاد ہے اور شہنشاہ کو اپنا مالک و بادشاہ

جانو اُنکے قدمون کو بوسہ دو اسلام قبول کرو دیکھو اگر خدا وند آئینہ اندام مین ذرا بھی قدرت ہوتی تو یقین تھا وہ ہمارے شہنشاہ کو کاہیکو اپنے طلسم مین آنے دیتے اور اگر یہ آ بھی جاتے تو اس طرح ہر مرحلے پر ظفریاب نہوتے پس معلوم ہوا کہ آئینہ اندام مرد گمراہ ہے اُسکو خداوند ماننا بالکل خطا ہی اُسپر لعنت کرنا اچھا ہے سموم جادو نے اس طرح یہ باتین کین کہ اسکا دل مذہب آئینہ پرستی کیطرف سے پھرا بعض جو ایسے ہی سیہ قلب تھے اُنکو تو یہ سب باتین ناگوار ہوئین ورنہ بہتیرے دست بستہ سموم جادو سے یہی عرض کی کہ ہم بسر و چشم آقائے نامدار کی اطاعت قبول کرتے ہین اور آئینہ اندام کے مذہب پر لعنت بھیجتے ہین دین اسلام قبول کرتے ہین سموم جادو نے کہا جسکو یہ دولت کونین حاصل کرنا منظور ہو آقائے نامدار کی قدمبوسی کرے جو کچھ وہ فرمائین اُسے صحیح جانے سب لوگ اُٹھے بدیع الملک کی قدمبوسی حاصل کی جو لوگ کہ سیاہ قلب تھے اور زنگ کفر جنکے دلون سے دور نہوا تھا وہ اس ارادے سے اُٹھے کہ یہان سے نکلجائین سموم جادو نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ خبردار یہ لوگ بچ نے پائین انکے واسطے گردن زدنی سے بہتر دوسری بات نہین ہے سب کو گرفتار کرلو ملازمین سموم نے سبکو گرفتار کیا جو لوگ بدیع الملک کے قدمبوس ہوے شاہزادے نے سبکو خلعت و انعام حسب لیاقت مرحمت فرماکر کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا سب لوگ مشرف باسلام ہوکر اپنی اپنی جگہون پر بیٹھے سموم جادو نے محفل مین ارباب نشاط کو طلب کیا ماہرویان سیمین غذار و پری پیکران گلرخسار معبد ناز و ادا خرامان خرامان محفل مین آئین بہتیرے برائے مجرا سرخم کیا بدیع الملک نے سبکا سلام لیا سموم جادو نے داروغہ ارباب نشاط کو طلب فرماکر کہا جو نازنین اپنے کام مین یکتائے زمانہ ہو علم موسیقی سے اچھی طرح ماہر ہو اُسکو محفل مین بلاؤ ایسا نہو کہ شاہزادے کے خلاف خاطر ہو اور مجھے صدمہ ہو داروغہ نے کہا اے سلطان جسقدر نازنینان مہر رخسار اسوقت حاضر دربار گوہربار ہین اُنکو جواب دینے والا نہین ہر ایک اپنے کام مین فرد ہے علم موسیقی مین سبکو کمال ہے سموم نے کہا تعین اختیار ہے داروغہ وہانسے سلام کرکے ہٹا ایک طائفے کو محفل مین بھیجا نازنین لب فرش آئی برائے ادب گردن جھکائی سازندون نے ساز ملائے نازنین نے رقص شروع کیا دو چار گتین ایسی دکھائین کہ اہل محفل کے منھ سے بیساختہ واہ نکل گئی جب تھوڑا عرصہ ہوا اور نزاکت کے سبب سے پانون لڑکھڑانے لگے نازنین سلام کرکے بیٹھ گئی سازندون نے پھر سازون کو ملانا شروع کیا جب ساز ملا چکے نازنین نے گنگنا کے بعد سوز و گداز یہ غزل شروع کی

غزل

جو ہے ستم و کینہ و بیداد غضب ہے
شاگرد کبھی ہی قہر جو استاد غضب ہے
کیون غنچہ پریشان نہو ہوتے ہی شگفتہ
کیا سوز و گداز دل فریاد غضب ہے
ہم چاہتے تھے تمکو گرے سنگی نظر سے
تجھپر تو خدا کا دل ناشاد غضب ہے
توڑا کمر شاخ کو کثرت نے ثمر کے
ہم چاہین گھٹنا سے اگر امداد غضب ہے
کیا غمزہ ترا بر سر بیداد غضب ہے
سر تا بہ قدم وہ ستم ایجاد غضب ہے
بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہے
اس باغ مین ہوتا نہین دلشاد غضب ہے
خاکستر پروانہ پہ روتی ہی یہ شمع
پہلے ہی گئے اس چاہ کی افتاد غضب ہے
ہوتا ہے سدا ایک ہی آواز مین آخر
دنیا مین گرانباری اولاد غضب ہے
اللہ کرے خیر مرے شیشہ دل کی
جلاد و فلک سے کبھی یہ جلاد غضب ہے
ناز آفت و چشم ستم ایجاد غضب ہے
فریاد نکر دیکھ کہ صیاد غضب ہے
نکلی ہی صدا کوہ سے ہم آتش دم کب
ہو خاک جگر سوختہ برباد غضب ہے
اس بت کا سمجھ حسن خدا داد نہ اسکو
کیا سوختہ جانون کی بھی فریاد غضب ہے
اے شوخ تری چشم غضبناک کے ہوتے
پھر آج وہ مست می بیداد غضب ہے

بھولا نہ مجھے قتل گہ عام مین قاتل
کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہے
انجم سے رخ چرخ پہ بوندین ہین عرق کی
کہتے ہین گرفتار کو آزاد غضب ہے
ہے غم سے ہنوز آئینہ یادبادہ پر آب
اور آسیہ بھی دلکش یہ غم آباد غضب ہے
دین ہوش بجا مر دم ہشیار کے پل مین
یہ لطف نہین ای دل ناشاد غضب ہے

اللہ رے ترا حافظہ کیا یاد غضب ہے
مرتے نہین حور و نہ تری طرح سے واعظ
عاشق کی تری گرمی فریاد غضب ہے
غصہ ہے ترا قہر ترا قہر قیامت
اسکندر رومی کی بھی روداد غضب ہے
قامت ہی ترا کیا ہے سر سرو قیامت
آنکھون کو تمھاری وہ فسون یاد غضب ہے
یہ خانۂ ہستی ہی عجب خانۂ رنگین

اخوان شیاطین ہین یہ مست ہے پندار
ہم جیسے ہین عاشق وہ پریزاد غضب ہے
ہے سرو تو پابند غم بے ثمری مین
بخشش تری بیداد ہے بیداد غضب ہے
وہ کونسا غم ہے کہ جو دنیا مین نہین ہے
طرہ بھی سر طرہ شمشاد غضب ہے
سوتے ہین نہان نظر لطف مین اسکے
ای ذوق گرفتستی بنیاد غضب ہے

نازنین نے جو اس غزل کو تمام کیا سب اہل محفل بہت خوش ہوے سموم جادو نے اسی وقت داروغہ ارباب نشاط کو حکم دیا کہ طائفہ تبدیل کرو دوسری نازنین کو محفل مین لاؤ مگر یہ خیال رہے کہ اس وقت شہریار رونق افروز محفل ہین بہت سے بادشاہون کی محفل مین شرکت کی ہے سبنے اپنے حوصلے سے بڑھکے خاطر کی ہوگی بڑے بڑے صاحب کمال لوگ اُن محفلون مین آئے ہونگے ایسا نہو کہ کوئی اس محفل کے لائق نہو اور شہریار کی طبیعت پراگندہ ہو محفل سے دل گھبرائے رقص و سرود پسند نہ آئے تو بہت ہی بری بات ہے مین محجوب ہونگا مجھسے شہریار نے فرمایا تھا کہ اب محفل کرنا بیکار ہے مین نے عرض کی تھی کہ یہان غلام نے جن جن لوگون کو رکھا ہے وہ ہر ایک صاحب کمال ہے جہان حضور نے یہان کی شجاعت و جرأت کو ملاحظہ فرمایا سحر کے عجائب و غرائب دیکھے اور لطافتین اس مرحلے کی نگاہ سے گذرین امیدوار ہون کہ دم بھر ارباب نشاط کے بھی کمالات ملاحظہ فرمایئے گو حضور نے بہت جلسون مین شرکت کی ہوگی اور بہت سے شاہ مسلمان ہوے ہونگے مگر ارباب نشاط مین یہ کمال بہت کم ملاحظہ فرمایا ہوگا یہ تو نہین عرض کرسکتا کہ آج تک ایسے کاملین دوسری جگہ پیدا نہین ہوئے اور حضور نے اُنکے کمالات ملاحظہ نہین فرمائے کیونکہ آپنے جو جو جلسہ ملاحظہ کیے ہونگے ہم لوگون نے خواب مین بھی نہین دیکھے مگر فدوی گستاخانہ یہ عرض کرتا ہی کہ از راہ غلام نوازی میری عرض قبول فرمایئے اور یہانکے ارباب نشاط کے کمالات ملاحظہ فرمایئے شاید پسند خاطر ہون اسکا لحاظ رہے داروغہ نے عرض کی اے شہنشاہ آپ نے ایک بار مجھسے فرمایا مجھے خیال ہی اب جو محفل مین آیگا وہ اپنے فن مین یکتا ہوگا آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین ہی یہ کہکے داروغہ رخصت ہوا جہان ارباب نشاط موجود تھے وہان آکر ایک نازنین سے کہا آج روز امتحان ہی جو کچھ کمال تمام عمر صرف کرکے حاصل کیا ہے آج اسکو ظاہر کرو حکم شہنشاہ ہی کہ جو اپنے کمال مین یکتا ہو وہ اس محفل مین آکے کمال دکھائے نازنین نے کہا داروغہ صاحب آپ خاطر جمع رکھین مین آج ایسا ہی کام کرونگی کہ اہل محفل دنگ ہوجائین کبھی کسی نے ایسا نہ سنا ہوگا یہ کہکے نازنین اُٹھی اپنے سازندون کو ہمراہ لیا محفل مین آئی لب فرش برائے مجرا سر جھکایا سازندے ساز ملائے ہوئے آئے تھے نازنین نے آتے ہی رقص شروع کیا تھوڑی دیر کے بعد سلام کرکے بیٹھی گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل

پابند جون دخان ہین پریشانیون مین ہم
لکھتے الف خطون کی نہ پیشانیون مین ہم

یارب ہین کسکی زلف کی زندانیون مین ہم
زنجیر مین بھی نالۂ زنجیر کی طرح

ہوتی نہ یاد زلف تو خط شکست مین
جوش جنون سے رہتے ہین جولانیون مین ہم

جا تو اُنکے قدمون کو بوسہ دو اسلام قبول کرو دیکھو اگر خدا وند آئینہ اندام مین ذرا بھی قدرت ہوتی تو یقین تھا وہ ہمارے شہنشاہ کو کاہیکو اپنے طلسم مین آنے دیتے اور اگر یہ آبھی جاتے تو اس طرح ہر مرحلے پر ظفر یاب نہوتے پس معلوم ہوا کہ آئینہ اندام مردِ گمراہ ہے اُسکو خداوند ماننا بالکل خطا ہی اُسپر لعنت کرنا اچھا ہے سموم جادو نے اس طرح یہ باتین کین کہ اسکا دل مذہب آئینہ پرستی کیطرف سے پھرا بعض جو ایسے ہی سیہ قلب تھے اُنکو تو یہ سب باتین ناگوار ہوئین ورنہ سبنے دست بستہ سموم جادو سے یہی عرض کی کہ ہم بسر وچشم آقاے نامدار کی اطاعت قبول کرتے ہین اور آئینہ اندام کے مذہب پر لعنت بھیجتے ہین دین اسلام قبول کرتے ہین سموم جادو نے کہا جسکو یہ دولت کونین حاصل کرنا منظور ہو آقاے نامدار کی قدمبوسی کرے جو کچھ وہ فرمائین اُسے صحیح جانے سب لوگ اُٹھے بدیع الملک کی قدمبوسی حاصل کی جو لوگ کہ سیاہ قلب تھے اور زنگ کفر جنکے دلون سے دور نہوا تھا وہ اس ارادے سے اُٹھے کہ یہان سے نکلجائین سموم جادو نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ خبردار یہ لوگ نجانے پائین انکے واسطے گردن زدنی سے بہتر دوسری بات نہین ہے سب کو گرفتار کرلو ملازمین سموم نے سبکو گرفتار کیا جو لوگ بدیع الملک کے قدمبوس ہوے شاہزادے نے سبکو خلعت وانعام حسب لیاقت مرحمت فرماکر کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا سب لوگ مشرف باسلام ہوکر اپنی اپنی جگہون پر بیٹھے سموم جادو نے محفل مین ارباب نشاط کو طلب کیا ماہرویان سیمین عذار و پری پیکران گلرخسار بصد ناز و ادا خرامان خرامان محفل مین آئین سبنے براے مجرا سر خم کیا بدیع الملک نے سبکا سلام لیا سموم جادو نے دار وغہ ارباب نشاط کو طلب فرماکر کہا جو نازنین اپنے کام مین یکتاے زمانہ ہو علم موسیقی سے اچھی طرح ماہر ہو اُسکو محفل مین بلاؤ ایسا نہو کہ شاہزادے کے خلاف خاطر ہو اور مجھے ندامت ہو دار وغہ نے کہا اے سلطان جسقدر نازنینان مہر رخسار اسوقت حاضر دربار ہین اُنکو جواب دینے والا نہین ہر ایک اپنے کام مین فرد ہے علم موسیقی مین سبکو کمال ہے سموم نے کہا تمھین اختیار ہے داروغہ وہانسے سلام کرکے ہٹا ایک طائفے کو محفل مین بھیجا نازنین لب فرش آئی براے ادب گردن جھکائی سازندون نے ساز ملائے نازنین نے رقص شروع کیا دو چار گتین ایسی دکھائین کہ اہل محفل کے منھ سے بیساختہ واہ نکل گئی جب تھوڑا عرصہ ہوا اور ملالت کے سبب سے پاؤن لڑکھڑانے لگے نازنین سلام کرکے بیٹھ گئی سازندون نے پھر سازون کو ملانا شروع کیا جب ساز ملا چکے نازنین نے گنگنانے کے بعد سوز وگداز سے یہ غزل شروع کی غزل

جو ہے ستم وکینہ و بیداد غضب ہے
شاگرد بھی ہی قہر جو استاد غضب ہے
کیون غنچہ پریشان نہو ہوتے ہی شگفتہ
کیا سوز وگداز دل فریاد غضب ہے
ہم چاہتے تھے تمکو گرے سنگی نظر سے
تجہپر تو خدا کا دل ناشاد غضب ہے
توڑا کمر شاخ کو کثرت نے ثمر کے
ہم چاہین کھٹنا سے اگر امداد غضب ہے
کیا غمزہ ترا بر سر بیداد غضب ہے
سر تا بہ قدم وہ ستم ایجاد غضب ہے
بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہے
اس باغ مین ہوتا نہین دلشاد غضب ہے
خاکستر پروانہ پہ روتی ہی یہ شمع
پہلے ہی گئے اس جاہ کی افتاد غضب ہے
ہوتا ہے سدا ایک ہی آواز مین آخر
دنیا مین گرانباری اولاد غضب ہے
اللہ کرے خیر مرے شیشہ دل کی
جلاد و فلک سے کبھی یہ جلاد غضب ہے
ناز آفت و چشم ستم ایجاد غضب ہے
فریاد نکر دیکھ کہ صیاد غضب ہے
نکلی ہی صدا کوہ سے ہم آتش دم آب
ہو خاک جگر سوختہ برباد غضب ہے
اس بت کا سجھ حسن خداداد نہ اسکو
کیا سوختہ جانون کی بھی فریاد غضب ہے
اے شوخ تری چشم غضبناک کے ہمدم
پھر آج وہ مست مئے بیداد غضب ہے

بھولا نہ مجھے قتل گہہ عام مین قاتل
کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہے
انجم سے رخ چرخ پہ بوچھارین ہین عرق کی
کہتے ہین گرفتار کو آزاد غضب ہے
ہے غم سے ہنوز آئینہ یا دیدہ پُر آب
اور آسیہ بھی دلکش یہ غم آباد غضب ہے
دین ہوش بھلا مر دم ہشیار کے پل مین
یہ سلف نہین ای دل ناشاد غضب ہے

اللہ رے ترا حافظہ کیا یاد غضب ہے
مرتے نہین جور و نہ تری طرح سے واعظ
عاشق کی تری گرمی فریاد غضب ہے
غصہ ہے ترا قہر ترا قہر قیامت
اسکندر رومی کی بھی روداد غضب ہے
قامت ہی ترا کیا ہے سر سرو قیامت
آنکھون کو تمھاری وہ فسون یاد غضب ہے
یہ خانہ ہستی ہی عجب خانہ رنگین

اخوان شیاطین ہین یہ مست ہے پندار
ہم جیسے ہین عاشق وہ پریزاد غضب ہے
ہے سرو تو پابند غم بے ثمری مین
بخشش تری بیداد ہے بیداد غضب ہے
وہ کونسا غم ہے کہ جو دنیا مین نہین ہے
طرہ بھی سر طرہ شمشاد غضب ہے
سوتے فتنے ہین نہان نظر لطف مین اسکے
ای ذوق نگر سستی بنیاد غضب ہے

نازنین نے جو اس غزل کو تمام کیا سب اہل محفل بہت خوش ہوے سموم جادو نے اسی وقت داروغہ ارباب نشاط کو حکم دیا کہ طائفہ تبدیل کرو دوسری نازنین کو محفل مین لاؤ مگر یہ خیال رہے کہ اس وقت شہریار رونق افروز محفل ہین بہت سے بادشاہون کی محفل مین شرکت کی ہے سینے اپنے حوصلے سے بڑھ کے خاطر کی ہوگی بڑے بڑے صاحب کمال لوگ اُن محفلون مین آئے ہونگے ایسا نہو کہ کوئی اس محفل کے لائق نہو اور شہریار کی طبیعت پراگندہ ہو محفل سے دل گھبرائے رقص و سرود پسند نہ آئے تو بہت ہی بُری بات ہے مین محجوب ہونگا مجھسے شہریار نے فرمایا تھا کہ اب محفل کرنا بیکار ہے مین نے عرض کی تھی کہ یہان غلام نے جن جن لوگون کو رکھا ہے وہ ہر ایک صاحب کمال ہے جہان حضور نے یہان کی شجاعت و جرأت کو ملاحظہ فرمایا سحر کے عجایب و غرایب دیکھے اور لطائف اس مرحلے کی نگاہ سے گذرین امیدوار ہون کہ دم بھر ارباب نشاط کے بھی کمالات ملاحظہ فرمایئے گو حضور نے بہت جلسون مین شرکت کی ہوگی اور بہت سے شاہ مسلمان ہوے ہونگے مگر ارباب نشاط مین یہ کمال بہت کم ملاحظہ فرمایا ہوگا یہ تو نہین عرض کر سکتا کہ آج تک ایسے کاملین دوسری جگہ پیدا نہین ہوئے اور حضور نے اُنکے کمالات ملاحظہ نہین فرمائے کیونکہ آپنے جو جو جلسہ ملاحظہ کیے ہونگے ہم لوگون نے خواب مین بھی نہین دیکھے مگر فدوی گستاخانہ یہ عرض کرتا ہے کہ ازراہ غلام نوازی میری عرض قبول فرمایئے اور یہانکے ارباب نشاط کے کمالات ملاحظہ فرمایئے شاید پسند خاطر ہون اسکا لحاظ رہے داروغہ نے عرض کی اے شہنشاہ آپ نے ایک بار مجھسے فرمایا مجھے خیال ہے اب جو محفل مین آئیگا وہ اپنے فن مین یکتا ہوگا آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین ہے یہ کہکے داروغہ رخصت ہوا جہان ارباب نشاط موجود تھے وہان آکر ایک نازنین سے کہا آج روز امتحان ہے جو کچھ کمال تمام عمر صرف کرکے حاصل کیا ہے آج اسکو ظاہر کرو حکم شہنشاہ ہے کہ جو اپنے کمال مین یکتا ہو وہ اس محفل مین آکے کمال دکھائے نازنین نے کہا داروغہ صاحب آپ خاطر جمع رکھین مین آج ایسا ہی کام کرونگی کہ اہل محفل دنگ ہو جائین کبھی کسی نے ایسا نہ سُنا ہوگا یہ کہکے نازنین اُٹھی اپنے سازندون کو ہمراہ لیا محفل مین آئی لب فرش برائے مجرا سر جھکایا سازندے ساز ملائے ہوئے آئے تھے نازنین نے آتے ہی رقص شروع کیا تھوڑی دیر کے بعد سلام کرکے بیٹھی گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل

پابند جنون و فغان ہین پریشانیون مین ہم
لکھتے الف خطون کی نہ پیشانیون مین ہم

یارب ہین کسکی زلف کی زندانیون مین ہم
زنجیر مین بھی نالہ زنجیر کی طرح

ہوتی نہ یاد زلف تو خط شکست مین
جوش جنون سے رہتے ہین جولانیون مین ہم

پائی نہ تیغ عشق سے ہمنے کہین پناہ
لائین جو آہ کو شرر افشانیون مین ہم
تم بھی نہین جگر پہ رہو اسقدر رہے
جون خط سرنوشت ہین پیشانیون مین ہم
ہو وہ عزیز سورۂ یوسف سے بھی سوا
کچھ ہو بلا سے اپنے کہین بانیون مین ہم
پوشیدہ راز نکالا ہون مین سرخوشی مین راز
معروف زخم دل کے نمکدانیون مین ہم
دکھلائین روز حشر کو ہین السطور سے

قرب حرم مین بھی تو ہین قربانیون مین ہم
پا کو بیون کو مژدہ ہو زندان کو ہو نوید
سرگرم سوز عشق کی مہمانیون مین ہم
ہین آئینہ مین صورت تصویر آئینہ
رکھ دین تری شبیہ کو کنعانیون مین ہم
کیون چھپکے ہجر مین ہوے شرمندہ یا لئے
شرب الیہود کرتے ہین نصرانیون مین ہم
پیہم کدورت دل صفا دگر ہوے
اپنے سیاہ نامے کی طولانیون مین ہم

دوزخ بھی جلے نعرۂ ہل من مزید بھول
پھرتے ہین جنون کے سلسلہ جنبانیون مین ہم
مطلب سے اپنے کون ہے آگاہ خیر خدا
آئینہ رو کے سامنے حیرانیون مین ہم
کیا جانین ہم زمانے کو حادث ہے یا قدیم
ابھر رہے ہین ایسی پشیمانیون مین ہم
سینے کا چاک سینے کی فرصت کہان ہمین
کیا کیا اڑائین خاک پر افشانیون مین ہم
جا سکتے ضعف سے نہین پیچھے ہین اسکے دل
یہ جاتین کاش کوچہ کی طغیانیون مین ہم

نازنین نے اس خوش الحانی سے یہ غزل گائی کہ تمام اہل محفل محو ہوگئے سبکی عجیب حالت ہوگئی اسی طرح تھوڑی دیر جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے سموم جادو کو بلایا فرمایا اب صحبت برخاست کرو تم بھی جاکر استراحت کرو کیونکہ تمنے بڑی تکلیف اٹھائی لوح لینے کو گئے وہان سے واپس آئے یہ سب انتظام کیا واقعی بڑی زحمت ہوئی اب تمھین تھوڑی دیر استراحت بھی کرنا ضرور ہے کیونکہ کل کے روز یہان اور میرا قیام ہے بعد اسکے تم لوگون کو بھی زحمت ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ اب جاکر سبکو رخصت کرکے جلسہ برخاست کرو سموم جادو نے عرض کی ای شہریار مین نے تمام شب کیواسطے یہ جلسہ قرار دیا ہے آپکی خوشی نہین ہے مین ابھی برخاست کیے دیتا ہون بدیع الملک نے جو سموم جادو کے چہرے کی طرف دیکھا اسکو اداس پایا شاہزادے کو خیال ہوا کہ اسوقت سموم جادو کے یہ بات خلاف ہوئی اسکی خوشی یہی ہے کہ یہ جلسہ شب بھر رہے اسکے تئین رنج پہونچانا اچھا نہین ہے یہ سوچ کے بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اگر تمھاری خوشی نہین ہے تو جلسہ برخاست نکرو صحبت شب بھر باقی رہے صبح کو جلسہ برخاست ہو سموم نے عرض کی اے شہریار آپ کے خلاف ہے مین نہین چاہتا کہ جلسہ رہے بدیع الملک نے فرمایا میری عین خوشی ہے اب بے صبح کے جلسہ برخاست نہوگا سموم جادو خوش ہوا محفل مین اور نازنین آئی اُسنے غزل شروع کی ایک غزل گاکے اُٹھی دوسرے کو سموم نے طلب کیا اسی طرح شب بھر جلسہ رہا جب رات ختم ہوئی بدیع الملک نوجوان اُٹھے خادمون نے برائے وضو پانی حاضر کیا شاہزادے نے وضو کرکے فریضہ سحر ادا کیا سموم جادو حاضر خدمت ہوا اور لوگ بھی آئے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کا کیا ارادہ ہے غلام سے بھی فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا میرا یہ قصد ہے کہ آج شب کو رات بھر عبادت الٰہی مین معروف رہون صبح کو لوح کو دیکھون جو کچھ ہدایت ہو وہ کرون سموم جادو نے عرض کی ای شہریار مین چاہتا تھا کہ آپ اس مرحلے کا انتظام اچھی طرح سے کرکے تشریف لے چلیے کیونکہ غلام تو ہمراہ رکاب ہوگا اور یہان کوئی ایسا منتظم باقی نرہیگا جو اسکو کفار سے بچاتا رہے بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو یہان تم سلطنت کرو یہ ارادہ نکرو مین نہین معلوم کہان جاؤن کیا انتظام مجھے کرنا پڑے تم میرا ساتھ کیونکر دے سکتے ہو میرے نزدیک یہی اچھا ہے کہ اپنے انتظام سلطنت مین معروف رہو سموم جادو

نے عرض کی اے شہریار یہ بات غیر ممکن ہے کہ مین رکاب سعادت انتساب سے جدا ہون بدیع الملک مجبور ہے فرمایا اے سموم جادو تمہین اختیار ہے مگر لوح کی ہدایت پر منحصر ہے اگر لوح نے تنہا جانے کی ہدایت کی تو مین مجبور ہون تمہین ساتھ نہین لیجا سکتا سموم جادو نے عرض کی جب آپ لوح کو ملاحظہ فرمائینگے اسوقت دیکھا جائیگا اگر لوح نے تنہا جانے کی آپکو ہدایت کی تو غلام بھی آپ کے تشریف لیجانے کے لشکر لیکر یہان سے روانہ ہو جائیگا بدیع الملک خاموش ہو رہے سموم جادو بدیع الملک کے پاس سے اٹھا اپنے وزرا کو طلب کیا لشکر مین اطلاع کرائی کہ سب لوگ تیار رہین عنقریب یہان سے سفر ہوگا لشکر مین اطلاع کرا کے یہ اور انتظامات سلطنت مین مصروف ہوا ادھر بدیع الملک کو ملکہ نسیم کے پاس شب کو نہ جانے سے اسقدر ملال تھا کہ شاہزادہ فرط ملال سے اپنے حواس مین نہ تھا ملکہ نسیم کی یاد تھی ہر بات مین آہ کرتا تھا ٹھنڈی سانسین بھرتا تھا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی قریب آئے کہا اسوقت کیا حالت ہے کیسی طبیعت ہے بدیع الملک نے کہا کہ خواجہ اس امر کو نہ پوچھو اس وقت ملکہ کی یاد ہے دل بیتاب ہے چشم پر آب ہے مین نے شب کو وعدہ بھی کیا تھا کہ مین ضرور آؤنگا کہتے ملکر جاؤنگا شب کو بعض امور ایسے پیش ہوئے کہ مین نجا سکا سموم جادو کے بھی رنج کا خیال تھا کہ اگر اسکا جلسہ اس وقت برخاست کردیا تو اسکو ملال ہوگا خاص میرے واسطے یہ صحبت آراستہ کی تھی اگر مین اسکے خلاف کرتا ہون تو یہ میرے لحاظ سے کچھ تو نہ کہہ سکیگا مگر خیال ضرور ہوگا اسی خیالات سے مین نے صحبت کا برخاست کرنا اچھا نہ جانا اب وقت نہین جو ملکہ سے ملون شبکو مجھے مصروف عبادت ہونا ہے اگر وہان جاؤنگا تو یہ امر عظیم کیونکر طے پائیگا جانا بھی رہجائیگا سموم جادو کو خیال ہوگا کہ یا تو طلسم کشا کا ایسا مصمم ارادہ تھا یا اب اس درجہ خیال سفر جاتا رہا کہ آج وعدہ پختہ کرکے پھر نہ گیا اس سبب سے لاچار ہون اب کچھ بن نہین پڑتا فراق ملکہ مین دل کی حالت عجیب ہے از حد رنج و ملال ہے غزل

چمن کی سیر کو آیا جو ایک رشک پری
کہ اسکی نیچی نگاہون نے دل فگار کیا
وہ آتے بیٹھے تھے رونے ہنسا دیا انکو
تباہ باد صبا نے مرا غبار کیا
تمام رات کٹی سر پہ روبار تی ہی
تری طرح ترے نامے کا انتظار کیا

چڑھا کے سر پہ کبھی صاحب وقار کیا
بہار نے زر گل کا طبق نثار کیا
دہن سے جان بھی نکلی جو ساتھ ہچکی کے
غضب چراغ نے ہنسکر سر مزار کیا
سوال وصل پہ محفل مین گالیان کیون دین
یہ کیسے شمع کو تربت پہ سوگوار کیا
بتون سے لیکے جو واپس لیا نہ دلکو کبھی

کبھی نظر سے گرا کے ذلیل و خوار کیا
نظر اٹھا کے جو وہ دیکھتا تو کیا ہوتا
کسی نے یاد نہین وقت احتضار کیا
برس کے ابر بہاری نے بھی نہ رو کے لیا
حضور یار مین مجھکو ذلیل و خوار کیا
نصیب نصف ملاقات بھی مجھے نہوئی
تو پھر کسی نے نہ فاخر کا اعتبار کیا

جب بدیع الملک نوجوان کی جو خواجہ نے یہ کیفیت دیکھی کہ شاہزادے کو ازحد ملال ہے ملکہ نسیم کا خیال ہے ایسا نہو رنج و غم اور زیادہ بڑھے اس سے یہ بہتر ہے کہ شب کو شاہزادے کو کسی ترکیب سے ملکہ نسیم کے پاس پہونچانا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے کہا اے بدیع الملک اسقدر ملال و رنج نکرو مین ابھی تمھین ملکہ نسیم کے پاس پہونچاتا ہون میری بھی فراق زدہ نگار مین عجب حالت ہے بے اختیار اسکے دیکھنے کو جی چاہتا ہے جب بدیع الملک نے کہا خواجہ اس وقت کسی طرح یہ امر ممکن نہین کہ ملکہ تک جا سکون خواجہ نے کہا مین ابھی اسکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکے بدیع الملک کے پاس سے اٹھے سموم جادو کے قریب پہونچے سموم جادو نے خواجہ کو دیکھا تو عرض کی آپ نے کیون تکلیف فرمائی کیا کام ہے یہان کیون تشریف لائے

خواجہ نے کہا میرے آنے کی یہ وجہ ہے کہ آج شب کو بدیع الملک نامدار مشغول عبادت پروردگار رہینگے ہمارے یہان یہ دستور ہے کہ جب ایسے معاملات کے واسطے مشغول عبادت ہوتے ہین تو براے عبادت ایسا مقام تجویز کرتے ہین جو صحرا مین واقع ہو اور جہان سواے ہم لوگون کے اور دوسرا نہو بلکہ زیادہ تر تنہائی کے واسطے کہا جاتا ہے لہذا مین اس واسطے تمھارے پاس آیا ہون کوئی ٹھکانا ایسا بتاؤ جہان بدیع الملک نوجوان شب کو مشغول عبادت ہون سموم جادو نے عرض کی خواجہ جہان آپ فرمائین خواجہ نے کہا میرے نزدیک تو باغ ملکہ نسیم اولی ہے ہم لوگون کو وہان بھیج دو اس وقت سے جا کر سب انتظام کرینگے شب کو شاہزادہ تو مشغول عبادت ہونگے مین اور کامون مین مصروف رہونگا سموم جادو نے کہا آپکی اگر یہی خوشی ہے تو مین ابھی آپ لوگون کو وہین بھیجے دیتا ہون یہ کہکے اسنے اپنے ملازمین کو طلب کیا اُسی وقت سواری منگوائی بدیع الملک کے واسطے اسپ صبا رفتار اور ہمراہی کے واسطے چند سواران جرار آئے سموم جادو خواجہ کی طرف مخاطب ہوا عرض کی آپ جاکر شہریار کو اطلاع دیجیے وہ تشریف لائین سوار ہون باغ کی طرف جائین خواجہ خوشی خوشی بدیع الملک کے پاس آئے شاہزادہ تو منتظر ہی تھا کہا خواجہ کیا انتظام کیا خواجہ نے کہا سواری موجود ہے جلد چلو اب ایک لحہ یہان نہ ٹھہرو بدیع الملک بھی خوشی خوشی اُٹھے خواجہ کے ہمراہ ہوے جیسے ہی ڈیوڑھی پر پہونچے سموم جادو کا سامنا ہوا سموم جادو نے سلام کیا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو علی الصباح ہمارے پاس آنا وہی وقت ہماری روانگی کا ہے دیکھین لوح کیا بتاتی ہے قسمت کس طرف لے جاتی ہے سموم جادو نے عرض کی مین ضرور حاضر خدمت ہونگا بلکہ ہمراہ رکاب چلونگا اس وقت سے مین نے لشکر مین درستی کا حکم دیا ہے یقین ہے کہ صبح تک سب لوگ سامان سفر درست کرلین بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو یہ کوشش ابھی سے ناحق کی جب لوح کی ہدایت معلوم ہو جاتی اُسوقت تمھین اختیار تھا اگر اب لوح مین یہ بات نکلی کہ مین تنہا سفر کرون کسی کو اپنے ہمراہ نہ لون اُس وقت مین یہ سب انتظام تمھارا بیکار ہوگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار اگر لوح نے آپ کو تنہا جانے کی ہدایت کی تو مین آپ کے تشریف لیجانے کے بعد لشکر ہمراہ لیکر یہان سے سفر کرونگا کہین تو آپ سے ملاقات ہوجائیگی بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو کیون اپنی حکومت چھوڑتے ہو یہ معاملات طلسم کشائی ہین اسمین بہت سی آفتین میرے سر ہین اور جسکی وجہ سے اکثر میرے ہمراہی بھی مبتلاے مصیبت ہو جاتے ہین تمھین کیا ضرورت ہے کہ اپنے عیش و عشرت مین خلل ڈالو سموم جادو نے کہا اے شہریار اب اس بات مین مجھ سے کچھ نہ فرمایئے گا اگر مین قدم مبارک سے جدا ہونگا زندہ نہ ہونگا مجھے آپ کی ہمراہی اس سلطنت سے بہتر ہے بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہے مین اپنے ہمراہ لے چلونگا اور اگر لوح نے مجھے تنہا جانے کی ہدایت کی تو مین خواجہ کو تمھارے ہمراہ کرکے اپنے لشکر کی طرف روانہ کرونگا تم جاکر لشکر مین سب سے ملنا وہان میرا انتظار کرنا اگر خدا کو مجھے تم سب سے ملانا منظور ہوگا تو آؤنگا سب سے ملونگا ورنہ جو منظور الٰہی ہو یہ باتین کرکے بدیع الملک نوجوان گھوڑے پر سوار ہوے مع خواجہ طرف باغ ملکہ نسیم پری پیکر کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ نسیم کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک نوجوان کے لینے کو سموم جادو باغ ملکہ نسیم مین گیا اور شاہزادے کو بصد اعزاز

واکرام سوار کرکے اپنے مرحلے کی طرف روانہ کیا تو ملکہ نسیم کو بھی سکھپال مین سوار کراکے اپنے محل کی طرف روانہ
کیا ملکہ نسیم سبز پوش کی مان ملکہ زرین لباس جادو نے جو اپنی بیٹی کی خبر سُنی بہت خوش ہوئی لوگون کو مقرر کیا
کہ جس وقت ملکہ نسیم کی سواری قریب آئے اُسوقت مجھے اطلاع کرنا لوگ مقرر رہے تھوڑی دیر مین کنیزون
نے آکر ملکہ زرین لباس کو خبر دی کہ ملکہ نسیم سبز پوش کی سواری قریب آگئی ہے یہ سُنکر زرین لباس نے کنیزون
کو حکم دیا کہ ڈیوڑھی پر جائین ملکہ کے لانے کا سامان کرین کنیزین ڈیوڑھی پر آئین سب سامان درست کیا
اتنے عرصے مین ملکہ نسیم کی سواری قریب آئی شاہزادی فوراً سکھپال سے اُترکے اپنی مان سے آکر ملی
ملکہ زرین لباس نے شاہزادی کو گلے سے لگالیا دیر تک تشفی و دلاسا دیا بعد تھوڑی دیر کے شاہزادی کو
بادیع الملک نوجوان کا خیال ہوا اُنکے دل پر بھی ہجوم رنج ملال ہوا زرنگار نے جو چہرے کی حالت دیکھی
متغیر پایا زرنگار سخت گھبرائی ملکہ سے آہستہ سے پوچھا کیون ملکہ عالم مزاج مبارک کیسا ہے اس وقت دشمنو نکا
چہرہ کچھ اُترا ہے ملکہ نے کہا اے زرنگار تم میرے حال سے واقف ہوکر ایسی بات کہتی ہو مین تمسے بیان کرون
تو تم میری کیفیت جانو زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم شہریار نے تو شب کو تشریف لانے کا وعدہ بھی فرمایا ہے
ملکہ نے کہا مین کیا کرون مفارقت اسقدر شاق ہے کہ مجھے اپنی زندگی وبال ہے اگر مین تھوڑی دیر شاہزادے
سے جدا رہونگی یقین ہے تڑپ کے مر جاؤنگی تاب مفارقت نہ لاؤنگی زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم اب کوئی
تدبیر ممکن نہین شاہزادے تک آپ کو کیونکر پہونچاؤن بھلا ملکہ عالم آپ کی والدہ ماجدہ اس امر کو منظور
کرینگی کہ آپ اسوقت اُنکے پاس سے تشریف لے جائین اور اگر آپ کی والدہ ماجدہ نے اس امر کو منظور
بھی کرلیا تو اس وقت شاہزادہ کا ملنا محال ہے اور آپ کے دل مین ایسے خیالات ہین بھلا مین کیا اس کا
انتظام کرسکون ملکہ نے کہا کہ اے زرنگار اگر ایسا ہی ہوگا تو مین تاب مفارقت شہریار نہ لاسکونگی
زرنگار نے عرض کی اگر یہی ہے تو ابھی شاہزادے کو سفر دور و دراز درپیش ہے اُس وقت آپ کی کیا حالت
ہوگی ملکہ نے کہا مین شاہزادے کو ہرگز تنہا نہ جانے دونگی خود بھی ہمراہ چلونگی اول تو والد ماجد کب گوارا
کرینگے کہ شہریار تنہا سفر کرین وہ ضرور اُنکے ہمراہ جائینگے جب وہ اُنکے ہمراہ ہونگے تو لشکر بھی جائیگا اور سب مال
و اسباب جسقدر نقد و جنس یہان موجود ہے سب ساتھ ہوگا مین اُسوقت مین شہریار سے یہی بات ظاہر کرونگی کہ
مین بے آپ کے زندہ نہ ہونگی سر پٹک کے مر جاؤنگی یقین ہے شاہزادہ میرے حال پر رحم کرے اور مجھے اپنے
ہمراہ لے جائے زرنگار نے کہا اے ملکہ عالم شاہزادہ اپنی خوشی کے موافق سفر نہین کرسکتا ہے جو کچھ ہدایت لوح
کی ہوگی وہ بادیع الملک تا مدار عمل مین لائینگے اگر لوح سے یہ ہدایت ہوئی کہ آپ تنہا تشریف لیجائیے
تو شاہزادہ مجبور ہے کسیکو اپنے ہمراہ نہین لے جاسکتا ہے اس وقت مین آپ کیا کہینگی ملکہ نے کہا کوئی صورت
ضرور نکالی جائیگی مین بے شہریار کے یہان زندہ نہ ہونگی یہ کہکے ملکہ نے کہا اے زرنگار یہ باتین جسوقت
ہونگی دیکھا جائیگا اس وقت علاج قلب مضطر کیونکر ہو شہریار سے کسی طرح ملاقات ہو زرنگار نے عرض کی
ملکہ عالم یہ بات تو میرے امکان سے باہر ہے مین اگر آپ کو کسی حیلہ سے باغ تک لے بھی چلون تو شہریار کو وہان
کیونکر بلاؤن سوائے شب کے اس وقت ملاقات ممکن نہین ملکہ نے کہا اے زرنگار اتنی دیر مین کیونکر صبر کرونگی
اس وقت میرے دل کی حالت بری ہے اگر اور عرصہ ہوگا تو اور کیفیت دگرگون ہو جائیگی زرنگار کی بھی عجب حالت
ہوئی ملکہ کے ملال سے اسکو بھی صدمہ تھا مگر کیا کرسکتی تھی مجبور تھی کہ بادیع الملک باہر نہ آسکتے تھے اسی طرح

تڑپ تڑپ کے ملکہ نے اُتنا دن بسر کیا جب شام ہوئی تو زرنگار سے کہا یقین ہے اب شہریار ضرور جانب باغ
تشریف لے گئے ہونگے یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے ایسا نہو کہ دہ حسب وعدہ باغ مین جائین اور مجھے نہ پائین
تو گھبرا کے واپس آئین اس سے بہتر یہ ہے کہ ابھی سے چلو وہان شہریار کا انتظار کرین زرنگار نے کہا دیکھیے
مین آپ کی والدہ ماجدہ سے کہتی ہون کیا تعجب ہے کہ وہ بخوشی و رضا آپ کو جانے کی اجازت عطا فرمائین ملکہ
نسیم نے فرمایا اے زرنگار تم ابھی جاؤ کوشش کرو جہانتک ممکن ہو جلد اجازت حاصل کرو زرنگار ملکہ نسیم
کے پاس سے اُٹھکے ملکہ زرین لباس کے پاس گئی ملکہ نے کہا اے زرنگار اسوقت تم ملکہ کو تنہا چھوڑ کر
کیون آئین زرنگار نے کہا ابھی مین ملکہ عالم کے پاس موجود تھی کہ ملکہ کو ایک امر ضروری کی یاد آئی ہے
باغ مین ملکہ کے ایک صندوقچہ رکھا تھا یہان آنے کے وقت اُسکو وہین فراموش کرکے چلی آئین اسمین
ملکہ کی حرز ہیکل تھی جب تک ملکہ اُس ہیکل کو زیب گلو نکرینگی اُس وقت تک ملکہ کو نیند نہ آسکے گی اور
صندوقچہ بے ملکہ کے جائے نہ ملے گا ملکہ اس فکر مین اس وقت تک اُداس بیٹھی تھین مین نے جو افسردہ و محزون
پایا سبب پوچھا ملکہ عالم نے فرمایا مین اپنی ہیکل بھول آئی ہون اب یہان سے جانا بھی خلاف ہے اور یہ بھی ڈر ہے
کہ کہین ایسا نہو وہ غائب ہو جائے تو پھر ایسی چیز ہاتھ نہ آئیگی ملکہ زرین لباس نے کہا اے زرنگار میرا تخت سحر
موجود ہے تم ملکہ کو اپنے ہمراہ باغ مین لے جاؤ ابھی واپس آنا یہان جشن کا سامان ہو رہا ہے ملکہ کی شرکت اس
جشن مین ضرور ہے کیونکہ سلطان کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ طلسم کشا کے ہمراہ مع مال و خزانہ بھاگینگے ہم
لوگون کو بھی ساتھ لے جائین تو عجب نہین کیونکہ جب تمام لشکر اور خزانہ اُنکے ہمراہ جائیگا تو ہم لوگون کی محافظت
یہان کون کرے گا ضرور سبکو اپنے ہمراہ لیتے جائینگے اس سبب سے چاہتی ہون کہ ملکہ بھی اس جشن مین شریک
ہو لین نہین معلوم اب کب ایسی صحبت نصیب ہو کس طرح بسر ہو زندہ رہین یا مارے جائین اتنے بڑے
طلسم سے لڑائی ہے آلینہ اندام سے ساحر مکار سے مقابلہ ہے خدا ہی مدد کرے اور طلسم کشا کو فتح دے
زرنگار نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین مین ملکہ کو ابھی اپنے ہمراہ لے آؤنگی یہ کہکے کنیزون سے ملکہ
زرین لباس نے مخاطب ہوکر کہا تخت سحر جلد حاضر کرو ملکہ نسیم سبز پوش اپنے باغ مین ایک کار ضروری
کے واسطے تشریف لیجائینگی کنیزون نے فوراً تخت حاضر کیا زرنگار ملکہ نسیم کے پاس آئی عرض کی
ملکہ عالم مین نے اجازت لے لی آپ تشریف لے چلیے تخت حاضر ہے ملکہ خوشی خوشی تخت کے قریب آئین
مان کو سلام کرکے تخت پر سوار ہوئین سحر کیا تخت بلند ہوا ملکہ نسیم اپنے باغ کی طرف روانہ ہوئین مصاحبین
اور زرنگار سے یہ بھی کہا کہ کیا تعجب ہے جو شہریار باغ مین پہونچ گئے ہون اور میرے منتظر ہون زرنگار نے
عرض کی مجھے بھی یہی گمان ہے راہ مین یہی باتین کرتی ہوئی چلین ملکہ نسیم تھوڑی دیر مین اپنے باغ مین آکر
پہونچین تخت اُتارا جس بارہ دری مین بدیع الملک نوجوان پہلے تشریف رکھتے تھے وہان گئین کسیکو
نپایا ملکہ کو اور زیادہ قلق ہوا باغ مین آکر تلاش کیا کنیزین جو وہان موجود تھین اُنسے دریافت کیا
کہ بدیع الملک تا مدار تو یہان تشریف نہین لائے تھے سب نے عرض کی ابھی تک یہان کوئی نہین آیا
اگر شہریار تشریف لاتے ہم لوگون کو ضرور طلب فرماتے زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم جب سلطان
سموم جادو اُنکو اجازت عطا فرمائین گے اُس وقت وہ تشریف لائینگے ملکہ نے کہا اے زرنگار
شہریار والد ماجد کے پابند نہین ہین بلکہ والد ماجد اُنکے حکم کی تعمیل فرض سمجھتے ہین جسوقت اُنکے مزاج

مین آئینگا تشریف لائینگے معلوم ہوتا ہے کچھ امور ملکی درپیش ہین اسی وجہ سے شہریار کو عرصہ ہوا ہو ملکہ سے زرنگار نے یہ کہا تو مگر دل کی بیتابی اور زیادہ بڑھ گئی خیال آیا ایسا نہو کہ شب بھر ایسے معاملات درپیش رہین اور آنے کا موقع نہ ملے تو رات بھر کیونکر بسر ہوگی یہ سوچ کے ملکہ نسیم کی حالت اور ابتر ہوئی زرنگار نے بہت سمجھایا مگر ملکہ کی بیتابی کم نہوئی آخر کو یہ رائے قرار پائی کہ ایک ساحر یہان سے جائے اور شہریار کی کیفیت دریافت کرکے واپس آئے ملکہ نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسی وقت ایک کنیز کو بلا کر کہا ڈیوڑھی پر جا کر ایک ساحر کو دربار مین سلطان سموم جادو کے روانہ کرو وہ وہان پوشیدہ طور سے جائے اور شہریار کی کیفیت تحقیق کرکے واپس آئے کسی پر یہ بات ظاہر نہونے پائے کنیز اُسی وقت باہر آئی ایک ساحر کو روانہ کیا ساحر پوشیدہ طور سے دربار مین آیا بدیع الملک کو دنگل زرین پر پایا دربار کو آراستہ دیکھا اور ساحرون سے اُسنے دریافت کیا کہ ابھی صحبت برخاست نہین ہوئی سب نے کہا آج صحبت شب بھر رہیگی شہریار نے چاہا تھا کہ جلسہ کو برخاست کرین مگر سلطان کی خاطر سے پھر حکم دیا کہ شب بھر صحبت یونہین گرم رہے صبح کو جلسہ برخاست ہوگا شاہزادہ کسی کار ضروری سے کہین تشریف بھی لے جائیگا ساحر یہ سب کیفیت سنکر وہان سے واپس آیا ڈیوڑھی پر آکے سب حالت بیان کی محلدار نے ملکہ نسیم سے عرض کی ملکہ نے جو یہ بات سنی اور زیادہ مغموم ہوئی زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم اب شاہزادے کی تشریف آوری سے تو نا امید ہی ہوئی بہتر یہ ہے کہ آپ یہان سے واپس چلیے آپ کی والدہ ماجدہ منتظر ہونگی نہ چلنے مین قباحت ہے ملکہ نے کہا اے زرنگار بات تو بہت صحیح ہے مگر مین جو وہان جاؤنگی تو اور زیادہ گھبراؤنگی یہان مجھے ہر قسم کی آزادی ہے اگر شہریار نہین ہین اُنکے ذکر سے اپنی طبیعت بہلاتی ہون وہان یہ بات کہان ممکن ہوگی اور زیادہ دم گھبرائیگا کلیجہ منھ کو آئیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ مجھے یہین رہنے دو وہان نہ لے چلو زرنگار نے پھر عرض کی ملکۂ عالم مین جو کچھ عرض کرتی ہون آپ قبول فرمائین تشریف لے چلین ملکہ مجبور ہوئین رات بہت کم باقی تھی زرنگار کو اپنے ہمراہ لیکر تخت پر سوار ہوئین سحر کیا تخت بلند ہوا تھوڑی دیر مین ملکہ اپنے مان کے مکان مین داخل ہوئین یہان ملکہ زرین لباس اُنکی منتظر تھین جیسے صورت دیکھی کہا بی بی تمنے بہت عرصہ لگایا رات بھر باغ مین بسر کی ملکہ نے عرض کی مین نے تو آپ سے یہین عرض کیا تھا کہ وہ ہیکل ایک پیرمرد کا عطیہ تھی دینے کے وقت اُن بزرگوار نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ جس دن اس سے تم غافل ہوگی اُسی روز یہ تحفہ تمھارے پاس سے غائب ہو جائیگا آج مین یہان چلی آئی اُسکا خیال بالکل نرہا یہان آکر یاد آئی گو اُسیوقت واپس گئی مگر ہیکل کا پتہ نہ پایا بہت تلاش کیا کہین نشان بھی نہ ملا اُسی کے صدمے مین اب تک تھی تلاش بھی ہو رہی تھی ملکہ زرین لباس نے کہا بی بی جو چیز گئی اُسکا صدمہ بیکار ہے اب ہیچ کیسے سے وہ دستیاب نہوگی یہان تو یہ باتین تھین اور بدیع الملک نوجوان جو خواجہ کے ہمراہ طرف باغ ملکہ کے روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین راہ طے کرکے داخل باغ ہوئے کنیزون کو بلایا اُنسے دریافت فرمایا کہ ملکہ کہان ہین سب نے عرض کی اے شہریار ملکہ شب کو تشریف لائی تھین آپ کی خبر کے واسطے ایک ساحر کو بھی پوشیدہ طور سے روانہ کیا اُسنے آکر یہ خبر دی کہ جلسہ برخاست ہو کر پھر شروع ہوا اور شہریار کا ارادہ ہے کہ شب بھر وہان تشریف رکھین صبح کو اور کسی کار ضروری سے تشریف لے جائین ملکہ نے یہ سُنا اور آپ کی تشریف آوری سے ناامید ہوئی تو مجبور ہو کر اپنی والدہ ماجدہ کے پاس چلی گئین مگر بہت بیتاب تھین بدیع الملک نے

خواجہ سے کہا اب کیا کرنا چاہیے اور ملکہ کو کیونکر بلانا چاہیے کیونکہ اب آج ہی کا دن اور باقی ہے شب کو مین عبادت
مین مشغول ہونگا صبح کو لوح دیکھونگا جو کچھ ہدایت ہوگی اُسکے موافق کرونگا ملکہ سے ملنے کا پھر کوئی ذریعہ
نہ ملیگا خواجہ نے کہا کیا بڑی بات ہے انھین کنیزون مین سے ایک کو اُس طرف روانہ کیجیے یہ جاکر ملکہ کو اس
بات سے آگاہی دین یقین ہے کہ ملکہ پھر کسی طرح سے اپنے کو یہان تک پہونچا دینگی بدیع الملک نے کنیزون
سے فرمایا کہ تم مین سے کون ملکہ کو جاکر میرے آنے کی خبر دیگا سب کنیزون نے عرض کی اے شہریار ہم مجبور ہین کہ
سحر نہین جانتے باہر اور ساحر موجود ہین ہمارا گذر وہانتک نہین ہوسکتا بدیع الملک مایوس ہوے
خواجہ نے کہا مین جاتا ہون اور اگر بن پڑا تو ملکہ کو ابھی اپنے ہمراہ لاتا ہون مگر ایک ساحر میرے ہمراہ چلے مجھے
راستہ بتائے کنیزون نے عرض کی یہ بات ممکن ہے ہم آپ کے ہمراہ ابھی بہت سے ساحر کرتے ہین وہ جاکر
آپ کو راستہ بتائینگے مکان زرین لباس تک پہونچا دینگے خواجہ نے ارادہ کیا کہ چلین اتنے
عرصہ مین آسمان پر سناٹا ہوا ایک ابر سیاہ پیدا ہوا وہ اس باغ کے قریب آکر زمین پر اترا سب نے دیکھا
کہ سموم جادو تخت پر سوار آتا ہے بدیع الملک کی نگاہ پڑی سموم جادو تخت سے اترا شاہزادے کے
قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اس وقت تمھارے آنے کی کیا ضرورت
تھی سموم جادو نے عرض کی اس وقت مجھے شوق قدمبوسی نے بیتاب کر دیا اس وجہ سے حاضر ہوا شاہزادہ
بدیع الملک اور ذکر کرنے لگے خواجہ بھی ٹھہر گئے سموم جادو نے ملکی امور پیش کیے طلسم کے
حالات بیان کرنا شروع کیے اسی ذکر مین دن تمام ہو گیا بدیع الملک نوجوان نے خواجہ کی طرف دیکھکر
اشارہ کیا کہ آج محروم دیدار رفعت آثار رہے خواجہ نے کہا مین خود اسی مصیبت مین مبتلا ہون سموم
جادو نے بدیع الملک نوجوان سے عرض کی اے شہریار آپ مشغول عبادت ہون غلام رخصت
ہوتا ہے یہ کہکے سموم جادو اپنی طرف روانہ ہوا بدیع الملک ایک حجرے مین تشریف لیگئے گو ملکہ کی یاد
نے بہت پریشان کیا مگر شاہزادہ مشغول عبادت ہوا سب خیال جاتا رہا خواجہ اپنے ٹھکانے پر جاکے زرنگار
کی یاد مین بیتاب ہوے مگر بدیع الملک نوجوان شب بھر عبادت الٰہی مین مشغول رہے جب صبح ہوئی
شاہزادے نے دست دعا درگاہ مجیب الدعوات مین بلند کیے بہت کچھ الحاح وزاری کے بعد سجادے سے اُٹھے
لوح کو ملاحظہ فرمایا تو نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور لوح طلسم ہاتھ آئے تو لازم
ہے کہ جانب ایوان نہ طاق سفر کرے اگر لشکر موجود ہو ساتھ لے ورنہ تلاش لشکر کی بھی ضرورت نہین
جب ایوان نہ طاق تک پہونچے بے لوح کے دیکھے کوئی کام نہ کرے بدیع الملک یہ ہدایت دیکھکر
بہت خوش ہوئے خواجہ قریب آئے کہا اے بدیع الملک لوح کو دیکھا بدیع الملک نے سب کیفیت
بیان کی خواجہ عمرو نے کہا بہت اچھی بات ہے مآل کار طلسم ایوان نہ طاق کو تصور کرنا چاہیے اگر بصحت
وسلامتی وہان تک پہونچے تو ضرور اُسکے فتح کرنے سے طلسم فتح ہوجائے گا بدیع الملک خواجہ سے یہ
باتین کر رہے تھے کہ سموم جادو نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے بخندہ پیشانی اسکو جواب سلام دیا
سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا کیا حکم پایا بدیع الملک نے فرمایا مین
ایوان نہ طاق کی طرف جاؤنگا پھر جو حکم لوح ہوگا وہ عمل مین لاؤنگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار
ایوان نہ طاق تک آپ کیونکر تشریف لے جائینگے اُسکا راستہ کسیکو نہین معلوم آپ کے ہمراہ

کوئی ایسا واقف کار ہے جو راستہ بتائے خواجہ نے کہا اے سموم جادو لوح سے بڑھکے کوئی واقف کار
نہین جب لوح موجود ہے تو کسیکی کیا ضرورت ہے سب کام اسی سے انجام پائینگے اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد
وہان پہونچ جائینگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار کچھ قید تو نہین ہے کہ یہان سے بہت جلد جانا چاہیئے شہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا مین ابھی یہان سے کوچ کرونگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین ہر طرح
حاضر ہون مگر یہان کے انتظامات بالکل رہجائینگے مجھے اسکا کچھ خیال نہین ہے ہان اگر آپ ایک ہفتہ یہان
قیام فرماتے تو مین سب کام درست کرلیتا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو مجھے جانے دو
تم اپنی راحت کو کیون تلف کرو اگر حیات مستعار باقی ہے تو بعد فتح طلسم تمھارے یہان مع صاحبقران
کے آئینگے جب تک تمھاری خوشی ہوگی مہمان رہینگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار بھلا مجھے
یہ گوارا ہوگا کہ مین بے آپ کے یہان سلطنت کرون مجھے اس سلطنت سے وہ فقیری بہتر ہے کہ ہر وقت
آپکی قدمبوسی سے مشرف ہوتا رہونگا بدیع الملک نے کہا اگر تم کسیطرح میرا کہنا قبول نہین کرتے ہو تو
مین پہلے یہان سے جاتا ہون تم جب سب انتظام سے یہان کے مہلت پانا تو جس طرح مزاج مین آئے
میرے پاس آنا سموم جادو نے کہا اے شہریار یہ بھی غیر ممکن ہے کہ آپکو یہان سے تنہا سفر کرنے دون
بہتر یہ ہے کہ آپ سب لشکر اپنے ہمراہ لے جائین جب مین یہان کے انتظام سے فراغت پاؤنگا حاضر خدمت ہونگا
شہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جب تم آنا اپنے ہمراہ لشکر لیتے آنا یہان بے لشکر تمکو رہنا اچھا نہین ہے
اس وقت تمھارے ترک مذہب کرنے سے تمام طلسم مین سب تمھارے دشمن ہین جو تمھین تنہا پائے گا
وہ ضرور لشکر لیکر تمھارے ملک پر چڑھ آئیگا جب تمھارے پاس لشکر موجود نہوگا تو تم اسکو کیونکر روک
سکوگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین نصف لشکر یہان رکھتا ہون نصف لشکر آپکے ہمراہ کیے
دیتا ہون جب یہان جملہ مال و خزانہ بار کرادونگا اس سلطنت کے انتظام کرنے والے کو تجویز کرلونگا اسوقت
حاضر خدمت ہونگا بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہے سموم جادو اسی وقت بدیع الملک کے پاس
سے اٹھا اپنے مکان کیطرف آیا وزرا کو طلب کیا اسی وقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین سے نصف لشکر
اس وقت تیار ہوجائے جس وقت آقائے نامدار تشریف لے جائین انکے ہمراہ رکاب ہو وزرا نے اسیوقت
لشکر مین خبر کرائی لشکر مین تیاری سفر ہونے لگی یہان سموم جادو نے وزرا سے کہا کہ جسقدر خزانے اسوقت
بر آمد ہوچکے ہین شہریار کے ہمراہ کردو باقی جب مین جاؤنگا اسوقت اپنے ہمراہ لیتا جاؤنگا وزرا نے اسی وقت
خزانے کو بر آمد کرانا شروع کیا جسقدر اسوقت وزرا کی کوشش سے دستیاب ہوا اسقدر خزانہ بار کرایا
جب خزانہ بار ہوچکا تو وزرا نے آکر سموم جادو سے عرض کی کہ حضور چلکر ملاحظہ فرمالین حسب الحکم خزانہ بار
کرادیا سموم جادو باہر دیکھنے کو آیا دور تک خزانہ اونٹون پر لدا ہوا ہے سموم جادو نے کہا اسقدر کافی
ہے مین دو ایک روز کے بعد یہان سے جاؤنگا اپنے ہمراہ کل خزانہ لیتا جاؤنگا صرف اس وقت یہ ضرورت ہی
کہ شہریار کی زاد راہ کے واسطے خزانہ کافی ہو اسقدر بہت ہے یہ کہکر سموم جادو بدیع الملک کے پاس آیا
عرض کی اے شہریار اس وقت خادمان سرکار سے جسقدر خزانہ فراہم ہوسکا اسقدر بار کرادیا ہے لشکر ہمر
رکاب چلنے کیواسطے مسلح و مکمل ہے جسوقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لے جائیے غلام دو ایک روز
کے بعد حاضر خدمت ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اسقدر انتظام کی کیا ضرورت تھی خزانہ وغیرہ

فراہم کرنا بالکل بیکار تھا اگر ایسا ہی تمکو منظور تھا تو میرے ہمراہ چند سوار کیئے ہوتے مین یہان سے چلا جاتا
جب تم آتے اپنے ہمراہ ان لوگون کو لاتے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین کیا ہون لشکر کا
آپ کے ہمراہ رہنا واجب ہے کیون کہ آپ اس طلسم کے فتاح ہین جناب آپ کے ہمراہ لشکر نہوگا لوگون کو
آپ حضور کی اطلاع کیونکر ہوگی مین مجبور ہون کہ آپ کے لشکر کو نہ پاسکونگا نہین مین جاکر آپکے لشکر ظفر پیکر کو
ہمراہ لیکر بھیجتا مگر قاصر محسوس ہوتا بدیع الملک نے کہا اے سموم جادو اگر تم ایسا کرو تو مین نہایت خوش ہون
اور تمھارے سبب سے اپنے لشکر کے سردارون سے ملون مجھے وہ لوگ بہت جلد مل جائین گے کیونکہ تم اس طلسم کی
راہون سے بخوبی واقف ہو اس سبب سے اُن لوگون کو تم بہت جلد تلاش کر لوگے سموم جادو نے عرض کی اے
شہریار مجھے قدم مبارک سے دور رہنا شاق ہے یہ ایسی مصیبت ہے جو مجھ سے نہین اٹھ سکتی بدیع الملک نے
فرمایا اب جو کچھ مصیبت پیش ہو اسکو اُٹھاؤ مگر اُن لوگون کو تلاش کرو جبتک اُن لوگون کو تلاش نکر لینا میرے
پاس واپس نہ آنا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار اب مین بعض لوگون کو اپنے ہمراہ نہین لے جاسکتا
ہون کیونکہ نہین معلوم مین کہان کہان جاؤن اور کس کس سے راہ مین مقابلہ پڑے اس سبب سے
اُن لوگون کا اپنے ہمراہ رکھنا مناسب نہین جانتا بدیع الملک سمجھ تو ضرور گئے مگر از راہ تجاہل عارفانہ سموم
جادو سے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہین جنکو اپنے ہمراہ لے جانا مناسب نہین جانتے سموم جادو نے عرض کی
اے شہریار میرا ارادہ تھا کہ یہان سے مع اہل و عیال کوچ کرتا پھر اسطرف واپس نہ آتا آپ ہی کے ہمراہ
خانہ کعبہ چلا جاتا لہذا نسوان کا اپنے ہمراہ لے جانا اچھا نہین ہے ان لوگون کو حضور کے سپرد کرتا ہون جب
خدا لائیگا سکو دیکھ لونگا بدیع الملک نے فرمایا میری عین خوشی ہے مین سبکو اپنے ہمراہ لے جاؤنگا بحفاظت
سب میرے ہمراہ رہین گے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کو اُن سب کے حق مین اختیار ہے مین
انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے لشکر کو لیکر حاضر خدمت ہونگا یہ کہکر بدیع الملک سے رخصت ہوا شاہزادے
نے خواجہ سے کہا خواجہ اب چلنے کی تیاری کرنا چاہیے خواجہ نے کہا سب تیاری ہو چکی ہے صرف وقت
روانگی تجویز کرنا ہے بدیع الملک نے لوح اُٹھاکے ملاحظہ فرمائی اسمین لکھا تھا کہ روانگی کے واسطے
یہی وقت اچھا ہے اگر جانا ہے اسی وقت اس شہر کی سرحد سے باہر نکل جاؤ بدیع الملک نے خواجہ سے
کہا لوح ہدایت کرتی ہے یہی وقت روانگی کے واسطے اچھا ہے پس اب ٹھہرنا بیکار ہے یہاں سے روانہ ہونا چاہیے
خواجہ نے اُسیوقت ملازمین کو طلب کیا سموم جادو کو اطلاع کرائی کہ لوح خبر دیتی ہے کہ اسی وقت یہان
سے روانہ ہونا اچھا ہے سموم جادو یہ خبر سنکر پھر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا لشکر کو اپنے ہمراہ
لایا خدمت مین بدیع الملک کے پہونچ کے عرض کی کہ مین نے سب انتظام کر لیا ہے آپ تشریف لے چلین
شہزادہ بدیع الملک نامدار نام خدا لیکر اُٹھے در باغ پر آئے دیکھا لشکر گران سموم جادو نے ہمراہ لیا ہے
بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو تم اتنے بڑے کار اہم کو انجام دینے جاؤگے اپنے واسطے لشکر
رہنے دو کیون میرے ہمراہ یہ لوگ جائین سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین نے اپنے واسطے
بھی اسیقدر لشکر رکھا ہے بلکہ یہ خیال ہے کہ خزانہ آپکے ساتھ بالکل نہین ہے اور ہمراہی بہت ہین شہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال نکرو خدا مالک ہے کسی طرح کی تکلیف نہوگی یہ کہتے ہوے بدیع الملک
اپنی جگہ سے آگے بڑھے غلامون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا شاہزادہ نام خدا لیکر گھوڑے پر

سوار ہوا اور سب اہالیان لشکر قاعدے سے یمین و یسار کھڑے ہوئے سموم جادو اپنی زوجہ کے پاس آیا اُس سے پہلے ہی اطلاع دیچکا تھا ملکہ زرین لباس نے ملکہ نسیم سے بھی کہدیا تھا کہ سلطان کا ارادہ یہ ہی کہ ہم سبکو طلسم کشا کے ہمراہ روانہ کرین اور آپ تلاش مین لشکر طلسم کشا کے جائین پس بہتر ہی کہ سب تیاری ہو جائے ملکہ نسیم بھی اس خبر کو سُنکر بہت خوش ہوئین غرض جب وقت روانگی بدیع الملک سموم جادو اندر آیا اپنی بی بی سے کہا آقائے نامدار سوار ہوچکے تم لوگون نے بڑا عرصہ لگایا ابھی تک سواری بھی یہان نہین آئی ملکہ زرین لباس نے کہا اے شہنشاہ اب ہم لوگ آپ سے جدا ہوتے ہین ایک بار آپ کو اچھی طرح دیکھ لین اس خیال سے ابھی تلک کوئی سوار نہین ہوا سموم جادو نے کہا اے ملکہ اب تم اُس شخص کے ہمراہ جاتی ہو جو تمھاری محافظت مجھسے بڑھکے کریگا اور تمھاری عزت و حرمت سوا ہوگی اُس شخص کے ناموس سے مشہور ہوگی جو اس وقت اعلیٰ ہی حسب و نسب مین تمام عالم سے اور بزرگتر ہی جاہ و حشم مین شاہان عالم سے ملکہ زرین لباس نے کہا یہ تو مجھے سب معلوم ہی مگر آپکی مفارقت بھی سب پر شاق ہی سموم جادو نے کہا اس بات مین مجبور ہون کیا کرون اگر نہین جاتا ہون اور لشکر کو تلاش نہین کرتا ہون تو بھی خرابی ہو شہریار کے دل مین جو میری طرف سے خیال ہی وہ جاتا رہیگا اسکے علاوہ صدمہ بھی اُنکا دفع نہوگا جبتک لشکر اُنسے نہ ملے ملکہ زرین لباس خاموش ہو رہی سموم جادو نے سبکو سوار کرایا ملکہ نسیم اور رزرنگار بھی سوار ہوئین یہان بدیع الملک نوجوان نے مرکب باد رفتار کو بڑھا دیا لشکر بھی چلا سموم جادو تھوڑی دور تک شاہزادے کو پہونچانے آیا جب شاہزادہ بدیع الملک قریب مرحلہ پہونچے تو سموم جادو سے فرمایا اب تم زیادہ زحمت نکرو واپس جاؤ مین نہین چاہتا کہ تمھین زیادہ تکلیف ہو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپکی مفارقت بہت شاق ہی مگر مجبور ہون کیا کرون بدیع الملک نے اُسکو رخصت کیا یہ تو اپنے شہر کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اور بدیع الملک نوجوان حسب ہدایت لوح طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت ایوان نہ طاق کی عرض کی جاتی ہے

کہ ایوان نہ طاق کیا چیز ہے اور کس نے اُسکو تعمیر کیا ہی ناظرین پر واضح ہو کہ یہ وہ ایوان ہے جو اس کے کئی سو سال پہلے ایوان جادو اور کیوان جادو نے یہان بنایا تھا مگر آئینہ اندام سب کے سامنے بغرض یہ کہتا تھا کہ اس ایوان کو بھی مین نے بنایا ہے اسمین وہ وہ باتین پیدا کی ہین جو آجتک کسی کو دیکھنا اور سننا نصیب نہین ہوئین خداوند کی اصلی خدائی وہی ہی جب مزاج خداوندین آتا ہے وہان تشریف لے جاتے ہین اُس خدائی کے بندونکو اپنا جلال دکھاتے ہین جب جی چاہتا ہے یہان رہتے ہین کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دونون جگہ سلطنت کرتے ہین اور دونون جگہ کے باشندے زیارت خداوند سے فیض پاتے ہین مگر اصلیت اسکی یہ ہی کہ ایوان جادو ایک ساحر زبردست تھا اُسنے اپنے سحر خاص سے اپنے رہنے کے واسطے ایک مکان بنایا تھا اور اس زمانے مین اس صحرا مین جنون کی سکونت تھی اُنکے خوف سے اُسنے اپنی حفاظت کی تھی اور گرد اپنے مکان کے ایک طلسم بنایا تھا اور اُس طلسم کے نو مرحلے تھے ہر مرحلے پر ایک طاق بنا تھا پہلے مرحلے پر جو طاق تھا وہان کی بادشاہی کیوان جادو اسکا چھوٹا بھائی کرتا تھا اور آٹھ مرحلون پر اور ساحران جلیل تھے مگر ایک کی کیفیت دوسرے کو نہین معلوم تھی اسقدر عجائبات سحر اُسنے بنائے تھے کہ سبکی تفصیل انشاء اللہ مقام مناسب پر لکھی جائے گی

کہ ناظرین کو لطف کامل ہوگا خاص جو اسکے رہنے کا مکان تھا اُسکی کیفیت سوائے کیوان جادو کے اور
کوئی نہ جانتا تھا کیوان جادو ہر ایک مرحلے کے حال سے واقف تھا کیونکہ روز اپنے بھائی کی ملاقات کو جایا
کرتا تھا جو شاہان طلسم ایوان جادو کو خط لکھنا چاہتے تھے وہ سب کیوان جادو کے پاس اپنے نامہ دار کو بھیجتے
تھے جب کیوان جادو اپنے بھائی سے ملنے جاتا تھا بادشاہوں کے خط دکھاتا تھا ایوان جادو جو مناسب سمجھتا تھا
جواب تحریر کر دیتا تھا چنانچہ جب بدیع الملک نامدار اور صاحبقران عالی وقار اس طلسم میں تشریف لائے
اور بدیع الملک نے بہت سے مرحلے فتح کیے کسی سے نہ دبے آئینہ اندام کو بھی کسیقدر خوف پیدا ہوا اُسنے
ایک نامہ کیوان جادو کو تحریر کیا مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ ایک شخص میرے طلسم میں آیا ہے نام اُسکا شہزادہ
بدیع الملک ہے اُسنے بہت سے مرحلے اس طلسم کے فتح کیے ہیں بہت سے بادشاہان عالی جاہ کو اس طلسم میں
اپنا مطیع کیا ہے پہلوان بہت سے اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے یقین ہے وہ میرے طلسم کو تباہ کرے اگر آپ یہ عرضی
میری اپنے بھائی یعنی ایوان جادو کے پاس پہونچا دیجیے اور وہ کسی طرح میری مدد فرمائیں تو کیا عجب ہے کہ
میں اس آفت ناگہانی سے نجات پاکر بدستور قدیم اپنی سلطنت کے کاروبار میں مصروف رہوں اور میں جناب
آپ حضرات کی وجہ سے بے کھٹکے اس طلسم میں رہا اور ابتک آپ ہی لوگوں کی وجہ سے مجھے تقویت ہے اگر
آپ لوگ ایسے وقت میں میری مدد نہ فرمائیں گے تو پھر اس سے زیادہ اور وقت مصیبت سخت میرے واسطے کون
ہوگا کیونکہ مجھ سا ساحر اپنی بے بسی اور بیکسی ظاہر کرتا ہے آپ کو لازم ہے کہ آپ ضرور میری مدد فرمائیں اور مجھے
اس آفت ناگہانی سے بچائیں مگر اس راز کو اپنے ہی تک رکھیے گا میری آبرو آپ کے ہاتھ ہے اُس
مضمون کا نامہ لکھکر اُسنے ایک ساحر کو دیا اور کہا کہ تو طلسم نہ طاق کی طرف جا جب قریب طلسم پہونچنا
وہاں ایک نائب خداوند ہے اُسکو یہ نامہ دینا اور کہنا کہ کسی طرح اس نامے کو ایوان جادو تک پہونچا دو
وہ سب انتظام کر لیگا مگر اسکا ذکر کسی سے نکرنا ورنہ خداوند آزردہ ہو جائیں گے اور تجھے فنا کر دینگے وہ ساحر نامہ
لیکر روانہ ہوا جب قریب طلسم نہ طاق پہونچا وہاں جاکر دریافت کیا کہ یہاں خداوند آئینہ اندام کا نائب کہاں
ہے لوگوں نے کہا بیدار جادو ایک ساحر ہے یہاں سب اُسکو بخداوندی مانتے ہیں وہ ساحروں کی بستی میں رہتا ہے
یہ اُن لوگوں سے پتہ دریافت کرکے ساحروں کی بستی میں آیا وہاں تحقیق کیا تو مکان بیدار جادو کا لوگوں نے بتایا
ساحر وہاں آیا دروازے پر دربانوں نے روکا ساحر نے کہا میں خداوند آئینہ اندام کا فرستادہ ہوں
ایک کار ضروری سے یہاں آیا ہوں نائب صاحب سے جاکر میری اطلاع کر دو لوگوں نے اُسیوقت
جاکر بیدار جادو کو اطلاع کی کہ ایک ساحر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں خداوند آئینہ اندام کے پاس سے آیا ہوں
بیدار جادو نے کہا اُسے جلدی میرے پاس بلاؤ میں بہت محجوب ہوا اگر تم لوگوں کو کیا معلوم تھا اُسے
روکنا لازم نہ تھا سبنے کہا اگر ہم اس کیفیت سے آگاہ ہوتے ہرگز اُسکو نہ روکتے مگر اب تو ہمسے ایک
خطا ہوئی آپ معاف فرمائیے گا بیدار جادو نے کہا اب غصہ نکرو جلد جاؤ اُس ساحر کو میرے سامنے لاؤ میں
دیکھوں کہ مجھے خداوند آئینہ اندام نے کیوں یاد کیا سبب ہے ملازمین بیدار جادو باہر آئے ساحر کو اپنے
ہمراہ اندر لے گئے بیدار جادو اسکو دیکھکر بہت خوش ہوا کہا اے ساحر اپنا نام بتا اور آنے کا سبب ظاہر کر
ساحر نے کہا طیران جادو میرا نام ہے خداوند آئینہ اندام کا نامہ دار ہوں آپ سے کچھ باتیں تخلیہ میں بیان
کرنا ہیں بیدار جادو نے اُسیوقت سبکو اُٹھا دیا جب وہاں تنہائی ہوگئی تو طیران جادو سے مخاطب ہوکر

کہا جو کچھ کہنا ہو بیان کر و طیران جادو نے کہا خداوند آئینہ اندام نے ایک نامہ ایوان جادو کے نام تحریر
فرمایا ہے اور اُنہنے یہ پیام زبانی کہا ہے کہ آپ اس نامے کو کسی طرح ایوان نہ طاق مین پہنچدین بیدار جادو نے
اُس نامے کو لیا کہا اے طیران جادو مین اس نامے کو ایوان نہ طاق مین سلطان نہ طاق کے پاس روانہ
کرتا ہون جبتک اس کا جواب نہین آئے تو یہان مقیم رہو جواب لیکر جانا طیران جادو نے کہا آپ اسیوقت
اس نامے کو روانہ فرمایئے تھوڑی دیر مین اسکا جواب آجائیگا مین ابھی لیکر روانہ ہونگا بیدار جادو نے
کہا اے طیران جادو طلسم نہ طاق مین نامہ پہونچانا اسقدر آسان تصور کیا ہی ممکن نہین ہے کہ بے میرے
جائے یہ نامہ ایوان جادو کے پاس پہونچے جب مین کوشش کرونگا تو یہ نامہ وہان تک پہونچے گا طیران
جادو نے کہا آپ ہی تکلیف فرمایئے اس وقت تشریف لے جایئے خداوندانے مجھپر تاکید کر دی تھی
کہ جہانتک ممکن ہو اس نامے کا جواب لیکر جلد آنا بیدار جادو نے کہا مین کل جاؤنگا نامہ وہان تک
پہونچاؤنگا جواب لکھنا ایوان جادو کا کام ہے جب اُسکے مزاج مین آئے گا جواب لکھے گا طیران خاموش
ہو رہا اُس روز شب کو بھی طیران نے اس سے تاکید کی صبح کو بیدار جادو بستر خواب سے اُٹھ کے نامہ
لیکر طرف طلسم نہ طاق کے روانہ ہوا جب دیوار طلسم کے قریب پہونچا قصد کیا کہ سحر سے اُڑکر طلسم کے اندر
جاؤن دیوار تک نہ پہونچا گر پڑا ہاتھ پاؤن مین چوٹ آئی سحر فراموش ہو گیا اسنے چاہا اُٹھ کے وہان سے
بھاگے کہ ایک ساحر سامنے سے پیدا ہوا اُسنے کہا اے بیدار جادو اس جگہ کو مثل اپنے طلسم کے نہ خیال
کرنا اگر آئینہ اندام یہان آنے کا ارادہ کرے تو اُسکی بھی یہی حالت ہو جو تیری ہوئی کیا مطلب ہی جو تو
طلسم کے اندر جانا چاہتا ہے بیدار جادو نے کہا مین ایک نامہ خداوند آئینہ اندام کا لیکر آیا ہون چاہتا ہون
کہ اس نامے کو تمھارے سلطان تک پہونچاؤن اُس ساحر نے کہا نامہ میرے حوالے کر ایک ماہ کے بعد
اسکا جواب ملیگا بیدار جادو نے کہا خداوند نے تاکید فرمائی ہے کہ جواب اسکا بہت جلد مجھ تک آنا چاہیے
اگر عرصہ ہوگا تو اُنکے خلاف خاطر ہوگا اُس ساحر نے جواب دیا کہ تمھارے خداوند کیا چیز ہین جو اُنکا حکم ہمارے
شہنشاہ مانین اور اُنکی خاطر کرین معلوم ہوتا ہے آئینہ اندام جادو پر کوئی وقت سخت ہی جو اُسنے
ہمارے شہنشاہ کو عریضہ لکھا ہے بیدار جادو کو یہ بات بڑی تو معلوم ہوئی مگر بخوف جان خاموش رہا کچھ
جواب نہ پایا ساحر اسکے سامنے سے غائب ہو گیا اور ایک آواز آئی کہ اے بیدار جادو ایک ماہ تک یہین
رہو تیرے واسطے سب سامان ہمارے شہنشاہ کے یہان سے آئیگا بیدار جادو خاموش رہا تھوڑی
دیر کے بعد اسنے دیکھا کہ چند ساحر ایک بارگاہ لیکر آئے اُس بارگاہ کو آراستہ کیا سب اسباب راحت
بارگاہ مین رکھا دو ساحر وہین رہے باقی سب غائب ہو گئے بیدار جادو اس کیفیت کو دیکھکر متعجب ہوا
اُن ساحرون نے کہا اے بیدار جادو بارگاہ مین آؤ ہم لوگ تمھاری خدمت کرینگے بیدار اُس بارگاہ مین
آیا ساحرون نے پوچھا کہ تمھارے آئینہ اندام پر کیا مصیبت پڑی ہی کہ ہمارے شہنشاہ کو نامہ لکھا ہی بیدار
جادو نے کہا مین اُنکے دل کے حال سے آگاہ نہین کوئی امر ہوگا مگر یہ تو بتاؤ کہ اب نامہ کیونکر وہانتک
پہونچے گا اور جواب ایک مہینے کے بعد مجھے کیونکر ملیگا ساحرون نے جواب دیا کہ ابھی یہ نامہ سلطان
کیوان جادو کے خدمت مین جائے گا وہ اس نامے کو لیکر اپنے بھائی ایوان جادو کے پاس
جائینگے وہ جواب لین گے پھر سلطان کیوان وہان سے جواب لاکر دین گے ساحر تھا رسے

پاس لیکر آئیگا ایک ہفتہ اُس کو قطع راہ مین صرف ہوگا دو روز تک اس دیوار پر چڑھتا رہیگا جب سب
راہین طے ہو چکینگی اُسوقت تمھین نامے کا جواب ملیگا بیدار جادو نے کہا تم لوگ اس وقت بارگاہ لیکر
کس طرح آئے ساحرون نے کہا ہم لوگ اس دیوار مین جو طاق بنے ہین اُسمین رہتے ہین یہی خدمت
ہمارے متعلق ہے کہ جب بادشاہ کا نامہ دار آئے اُسکو یہان رہنے کی جگہ دین اور نامہ اُسکا سلطان کیوان
کی خدمت مین روانہ کر دین تم یہان کے دستور سے آگاہ نہ تھے اس وجہ سے اندر جانے کا ارادہ کرتے
تھے یہان کا دستور یہ ہے کہ جب کوئی نامہ دار نامہ لیکر آتا ہے وہ بہ آواز بلند کہتا ہے کہ ہم فلان بادشاہ کا نامہ
لیکر آئے ہین ہم لوگ اس صدا کے منتظر رہتے ہین فوراً آکر اُس سے نامہ لیتے ہین اُسکے رہنے کو جگہ
دیتے ہین بیدار جادو نے کہا اگر تم لوگون کی خوشی ہو تو مین ایک روز کے واسطے یہان سے جاؤن
جو ساحر میرے پاس نامہ لیکر آیا ہے اُس سے تمام کیفیت بیان کر آؤن ایسا نہو کہ وہ مجبور ہوکر چلا جائے
کیونکہ مین نے اُس سے کہا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر مین نامے کا جواب لاؤنگا جب ایک ماہ گذر
جائیگا تو وہ ضرور گھبرائیگا اور اپنے مکان کو واپس ہوگا اس سے بہتر یہی کہ مین جاکر اطلاع کر دون ساحرون
نے کہا کیا مضائقہ ہے مگر ایک روز سے زیادہ اپنے یہان نہ ٹھہرنا سلطان کی طرف سے یہ اجازت
نہین ہے ہم لوگ محض بنظر رعایت تمھین ایک روز کی اجازت دیتے ہین بیدار جادو اُسی وقت
وہان سے روانہ ہوا ایک شب راہ طے کی صبح کو اپنے مکان پر پہونچا طیران جادو کو علیحدہ بلا کر سب کیفیت
بیان کی اور کہا کہ تم ایک ماہ تک یہین مقیم رہو مین جاتا ہون ایک ماہ کے بعد وہان سے جواب نامہ آئیگا
ساحر لائیگا مجھے یہان ٹھہرنے کی اجازت نہین ہے وہین جاتا ہون طیران جادو خاموش ہو رہا بیدار
جادو پھر طلسم نہ طاق کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر بخدمت شائقین والا تمکین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت اُس ساحر کی بیان کی جاتی ہے

کہ جو آئینہ اندام کا نامہ بیدار جادو سے لیکر کیوان جادو کی طرف روانہ ہوا تھا جب اُسنے دس دن
تک راہ پیمائی کی تو گیارھوین روز کیوان جادو کے مکان پر پہونچا ڈیوڑھی پر جاکے اُس نے
دربانون سے کہا کہ ایک نامہ آئینہ اندام جادو کا سلطان کے پاس آیا ہے اُسکو سلطان کیوان
کے پاس پہونچا دو دربانون نے چوبدار کو طلب کیا ساحر نے چوبدار کو نامہ دیا چوبدار نامہ لیکر اندر گیا
دستور کیوان جادو کے یہان کا یہ تھا کہ کیوان جادو سوا اپنے وزیر کے جسکا نام سفال جادو تھا
اور دوسرے کا سامنا اپنے مرحلے پر نہ کرتا تھا اور سفال جادو سوا اپنے نائب منظور جادو
کے دوسرے کا سامنا نکرتا تھا منظور جادو سوا سیماب جادو کے کہ یہ چوبدار خاص تھا دوسرے کا
سامنا نکرتا تھا جب کوئی نامہ دار جاتا تھا تو دربان اسکو سیماب جادو کی معرفت منظور جادو کے
پاس بھیجتا تھا اور منظور جادو سفال جادو کے پاس لیکر جاتا تھا سفال جادو کیوان جادو کو وہی
نامہ دکھاتا تھا کیوان جادو جو مناسب جانتا تھا وہ کرتا تھا جب آئینہ اندام کا نامہ گیا تو دربانون نے
سیماب جادو کو بلایا اسکو نامہ دیا سیماب جادو منظور جادو کے پاس لیکر آیا منظور جادو نے وہ نامہ سفال
جادو کو جاکر دیا سفال جادو اُس خط کو لیکر کیوان کے پاس آیا کیوان جادو کو ایوان جادو کا

حکم تھا کہ میرے نام جو عرضی یا جو نامہ آئے اُسکو پہلے تم دیکھو اگر میرے پاس آنے کے لائق ہو تو پیش کرو
ورنہ جو مناسب جانو جواب تحریر کردو ایوان جادو نے اُس نامے کو بھی کھولا پڑھا تو اُسمین آئینہ اندام
کی طرف سے لکھا تھا کہ مین آپ کے بھروسے پر اس طلسم کی سلطنت کرتا ہون اور ایک عالم کو اپنا مطیع بنایا
ہی فی زمانہ ایک شخص ایسا اس طلسم مین آیا ہی کہ جو سحر سے بالکل آگاہ نہین مگر ساحرون کا قتل کرنا اُسکے
نزدیک بالکل آسان ہی بہت سے حرستے میرے طلسم کے اُسنے توڑ ڈالے بڑے بڑے ساحر اُسکے
ہاتھ سے قتل ہوے نامی پہلوان زیر ہوکر اُسکے مطیع ہوے اگر یہ اسی طرح میرے طلسم مین رہا تو یقین ہی
طلسم کو فتح کرلے گا مین اُسکو نہ روک سکونگا اگر آپ اتنی مدد فرماوین کہ اُسکو کسی طرح اسیر کرین یا قتل
کرین تو میری جان بچے اور طلسم بھی سلامت رہے جب کیوان جادو سب مضمون پڑھ چکا تو سفال جادو
اپنے وزیر کیطرف مخاطب ہوا اور کہا آئینہ اندام جادو جو اس طلسم کے باہر سلطنت کرتا ہی اور خدائی کا دعوی
کررہا ہی اُسکو ایک مسلمان غیر ساحر نے اس درجہ ستایا ہی کہ اُسنے فریاد کی ہی اور مدد چاہی ہی یہ معاملہ نازک ہی جبتک
مین بھائی صاحب سے اسکی اطلاع نکرونگا اُسوقت تک کوئی جواب اسکی بات کا نہین دے سکتا سفال جادو
نے کہا آپ کل تشریف لے جائیے گا نامہ بھی دکھائیے گا جو کچھ وہ ارشاد کرینگے اُسکے موافق کیا جائیگا
اُس روز تو کیوان جادو ایوان جادو سے مل آیا تھا دوسرے روز جب اپنے بھائی کے سلام کو جانے کا
ارادہ کیا وزیر نے نامہ دیا اُسنے نامہ کمر مین رکھا تخت سحر پر بیٹھ کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین شہر ایوان
مین آکر پہونچا ایوان جادو کے محل معلق تک گیا ایوان جادو ساحرون مین سے سوائے اسکے اور دوسرے
شخص کا سامنا نہ کرتا تھا اسکے واسطے یہ حکم تھا کہ کیوان جادو جس وقت یہان آنے کا ارادہ کرے اُسکو کوئی
نہ روکے کیوان جادو جب اُسکے محل معلق کے برابر پہونچا بے اجازت اندر آیا ایوان جادو اسکو دیکھکر
خوش ہوا اُسنے سلام کیا ایوان جادو نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا پہلے مزاج کی کیفیت پوچھی پھر اور باتین
شروع کین کیوان جادو نے کمر سے آئینہ اندام جادو کا نامہ نکالکر ایوان جادو کے سامنے رکھدیا
ایوان جادو نے نامے کو پڑھکر کہا اے کیوان جادو مین آجتک جانتا تھا کہ آئینہ اندام جادو بھی ساحر پکا
ہی اور اُسنے بے سبب دعوی خداوندی نہین کیا ہی مگر اس وقت یہ بات معلوم ہوئی کہ اسکو سحر مین ذرا بھی
دخل نہین ایک مرد غیر ساحر کے سبب سے اسقدر نالان ہی اگر کوئی ساحر اُسکے طلسم مین آتا اور وہ چاہتا تو
ایک ہی دن مین طلسم کو فتح کرلیتا کیوان جادو نے جواب دیا کہ ساحر سوائے طلسم نہ طاق کے اور دوسری جگہ نہین
جسقدر اس احاطے کے باہر ہین اُنکو سحر کرنے کا مطلق تمیز نہین ہی گو بڑے بڑے دعوے کرتے ہین مگر اُنکے کمال
کے قائل بھی وہین کے لوگ ہین سحر اب سوائے نہ طاق کے اور کہین باقی نہین ایوان جادو نے کہا مین یہ
نہین کہتا کہ آئینہ اندام مثل یہان کے ساحرون کے سحر جانتا ہی مگر میرے کہنے کا یہ مطلب ہی کہ جسقدر وہان
کے ساحر ہین اُنمین نامی ساحرون کے دفتر مین اسکا بھی نام ہی بلکہ مین نے جو اس احاطے کے باہر کے
ساحرون کے نام دیکھے تو آئینہ اندام جادو کا نام بھی اعلی درجے کے ساحرون مین پایا بلکہ دو چار ساحر ایسے
اور ہین جو اس سے سحر مین اچھے ہین ورنہ اسکا جواب دینے والا کوئی نہین ہی جب یہ ایسا ساحر ہی تو ایک
غیر ساحر کے وجہ سے اسقدر کیون گریان ہی معلوم ہوتا ہی کہ جو اس احاطے کے باہر ہی وہ سحر بالکل نہین
جانتا اول تو بہت لوگ اس احاطے کے باہر ایسے ہین جو سامری وجمشید کی خدائی کے قائل نہین اور

اُنھین لوگون کا نام لیکر سحر کرتے ہین بھلا سامری وجمشید کیا چیز تھے اگر اس وقت مین ہوتے تو اُنھین خفیف سحر معلوم ہوتے وہ بھی مثل اُنھین لوگون کے سحر جانتے تھے مگر کسی قدر اُنھین قوت زیادہ تھی تمام عالم ازراہ جہالت انکا معتقد ہو گیا کیوان جادو نے کہا اب آپ کی کیا راے ہے مین اسکا جواب کیا تحریر کرون ایوان جادو نے کہا میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تم آئینہ اندام کو یہ بات تحریر کرو کہ تم مع اپنے تمام معتقدین ہمارے یہان چلے آؤ کسی کی مجال نہین جو یہان تمسے بول سکے کیوان جادو نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسیوقت آئینہ اندام کے نامے کے پشت پر لکھا کہ اے آئینہ اندام اگر تمھین اُس مرد غیر ساحر کا اس درجہ خوف ہے تو تم مع اپنے تمام معتقدین کے یہان چلے آؤ حضور سلطان سے تمھین اُس طلسم سے بڑھکر سلطنت مل جائیگی طلسم نہ طاق کے اندر زندگی بسر کرنا کسی کی اتنی مجال نہین جو تمھین یہان گزند پہونچا سکے اگر ہمارے کہنے کے خلاف کروگے بہت پچتاؤگے کیوان جادو نے یہ جواب لکھکر ایوان جادو کو دکھایا ایوان جادو نے کہا اسمین یہ بات بھی ضرور لکھدو کہ لوح طلسم اپنے یہان کی لیتے آنا کیونکہ وہ لوح یہان بھی کسیقدر کام دے سکتی ہے اگر وہ لوح طلسم کشا کے ہاتھ آجائیگی تو کیا عجب ہے وہ اس طرف بھی آنے کا ارادہ کرے گو یہان نہین آسکتا مگر پھر بھی احتیاط لازم ہے کیونکہ اس طلسم مین جو چیز ہے وہ ایسی بنی ہے کہ جواب نہین اگر طلسم کشا نے تمھارے طلسم کی لوح پائی اور اس طرف آنے کا ارادہ کیا تو اس طلسم کی لوح یہان اسقدر کام دیگی کہ دیوار طلسم کے توڑنے کی ترکیب طلسم کشا کو معلوم ہو جائے گی گو طلسم کشا ایسا نہین کر سکتا ہے مگر احتیاطاً لکھدینا اچھا ہے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ طلسم کشا مرد شجاع ہے اور صاحب عقل ہے اقبال مند بھی ضرور ہے کیا عجب ہے وہ اس طلسم کی لوح پر قبضہ کرے اور لوح اُسے اسطرف آنے کی ہدایت کرے تو چلا آئے کیوان جادو نے یہ بھی لکھ دیا کہ اے آئینہ اندام جب اس طرف آنے کا قصد کرنا تو لوح طلسم لیتے آنا کیونکہ تمھارے طلسم کی لوح یہان بھی کسیقدر کام دیسکتی ہے ایسا نہو طلسم کشا لوح پر قبضہ کرے گو یہان نہین آسکتا مگر احتیاطاً تمکو لکھا جاتا ہے جب یہ بھی لکھ چکا تو ایوان جادو نے نامے پر اپنی مہر کی اور کیوان جادو سے کہا اس نامے کو جلد آئینہ اندام کے پاس بھیجدو کہ اُسنے ہم سے مدد چاہی ہے ایسا نہو کہ طلسم کشا اُسے ہلاک کرے اور اُسکے طلسم کو خاک مین ملا دے کیوان جادو اُسی وقت وہان سے نامہ لیکر روانہ ہوا اپنے مکان پر آیا سفال جادو اپنے وزیر کو نامہ دیا اُسنے منظور کو دیا منظور جادو نے سیماب جادو کو دیا سیماب جادو نامہ لیکر پہرے پر آیا دربانون کو دیکر چلا گیا دربانون نے اُسی ساحر کو بلایا جسنے نامہ لاکر دیا تھا اُسکو نامہ دیکر کہا بہت جلد اسکو روانہ کرنا عرصہ نہونے پاے ساحر اُسی وقت روانہ ہوا راہ طے کر کے قریب دیوار پہونچا دوروز تک دیوار پر چڑھا بیٹھا رہا تیسرے روز اُس بارگاہ مین جا کر پہونچا جہان بیدار جادو مقیم تھا اسکو نامہ دیا کہا اس نامے کا جواب جلد عنایت ہو اور یہ تاکید ہے کہ یہ جواب آئینہ اندام جادو کو بہت جلد پہونچ جاے بیدار جادو خوش ہوا جواب نامہ لیکر راہی ہوا اپنے مکان پر آیا طیران جادو کو نامہ دیا کہا اسکو اسی وقت لیکر روانہ ہو جسقدر جلد اسکو خدمت خداوند مین پہونچائے گا اُسی قدر تیرے واسطے اچھا ہے طیران جادو نامہ لیکر سحر کر کے اُڑا آئینہ اندام جادو کیطرف روانہ ہوا اُسکا ذکر اُسکے وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب طیران جادو کو یہ نامہ دیکر روانہ کر چکا اور جواب کا منتظر ہوا تو اسکو بدیع الملک کی ذات سے مقدم

خوف تھا کہ اسنے اپنے ملازمین کو بلاکر یہ حکم دیا کہ تم لوگ لوح دار جادو کے پاس جاؤ اور لوح دار سے کہو کہ لوح لیکر خداوند کے پاس حاضر ہو خداوند لوح کو اپنے پاس رکھینگے ملازمین لوح دار جادو کی طرف روانہ ہوے جب مکان لوح دار پر پہونچے کہین مکان کا پتہ نہ پایا جہان جہان عمارتین بنی تھین وہان وہان خاک کے ڈھیر دیکھے ملازمین آئینہ اندام متعجب ہوے کہا ہم لوگ جب کبھی لوح دار کے پاس آئے اسی جگہ آئے راستے کے نشانات بھی سب پاے مگر آج عجیب بات ہی کہ وہ عمارتین اور عجائبات جو یہان لوح دار جادو نے بناے تھے اور خداوند نے بزور سحر پیدا کیے تھے آج نہین دکھائی دیتے بڑی فکر اس بات کی ہی کہ سواے ہم لوگون کے اور کوئی اس راز سے واقف نہ تھا اگر کسی کا اس طرف گذر بھی ہوتا تو ضرور وہ گرفتار ہوجاتا اور لوح دار جادو اُسکو قتل کرتا یہ عمارتین کسنے خاک مین ملا دین اور عجائبات کو کسنے برباد کیا دیر تک ملازمین آپس مین باتین کرتے رہے جب عقل نے ذرا بھی کام نہ دیا اور سب مجبور ہوے تو آپس مین یہ صلاح کی کہ سب کا یہان ٹھہرنا بیکار ہی واپس چلنا اچھا ہی خداوند کو چلکر اس حال کی اطلاع کرین اُنسے سب کیفیت معلوم ہوگی پھر اُنمین سے ایک نے کہا اگر خداوند کو یہ معلوم تھا تو ہم لوگون کو یہان کیون بھیجا سب نے اسکا جواب دیا کہ اس بات مین زیادہ گفتگو کرنے کی کیا ضرورت ہی ابھی واپس چلو جب خدمت خداوند مین پہونچین گے سب حال معلوم ہو جائے گا یہ کہکے وہان سے واپس ہوے دن بھر مین پھر اپنے ٹھکانے پر آکے پہونچے تھوڑی دیر دم لیا پھر آئینہ اندام جادو کے پاس پہونچے آئینہ اندام نے کہا اے مقربان خداوند کیا انتظام کیا اُن لوگون نے جواب دیا کہ اے خداوند ہم لوگ حسب الحکم وہان گئے مگر وہ عمارتین جو سابق مین پائی جاتی تھین اب نہین ہین اور وہ عجائبات جو قبل مین نظر آتے تھے اب نہین دکھائی دیتے گلزار لوح دار جادو کا کہین پتہ نہین ہی بڑے تعجب کی بات ہی جب ہم لوگون نے یہ کیفیت دیکھی مجبور ہوکے واپس آئے آپ اب اسکی جو اصل کیفیت ہو بیان فرمایے آئینہ اندام جادو نے جو یہ سُنا اسکے چہرے سے رنگ اُڑگیا مگر خیال کیا کہ اگر اس وقت کچھ اضطراب ظاہر کرتا ہون تو ان لوگون کی نگاہون مین حقیر ہوجاؤنگا یہ سوچ کے اسنے کہا کہ مین تم لوگون کا امتحان کرتا تھا کہ تمھین کیونکر مقام لوح مل جاتا ہی مین اب اُس جگہ سے لوح کو تبدیل کردیا اور جگہ رکھا ہی یقین ہی اب طلسم کشا کو وہان روانہ کرون اور وہان جاکر طلسم کشا اسیر ہوجاے ملازمین خاموش ہورہے اسنے سبکو رخصت کیا آپ تنہائی مین بیٹھ کے خیال کرنے لگا کہ اب لوح کا سراغ کیونکر لگاؤن لوح دار جادو کو کہان پاؤن یہ سوچتے سوچتے اسکو خیال گزرا کہ جبتک سموم جادو کو کسی نے قتل نہ کیا ہوگا اُس وقت تک لوح دار تک نہ پہونچا ہوگا اگر سموم جادو کے مرحلے کی طرف کسی کو روانہ کرون تو اسکی خلاصہ کیفیت معلوم ہو یہ سوچ کے اسنے اور ساحرون کو بلایا کہا سموم جادو کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھ آؤ کہ لوح دار کی کیفیت کیا ہی ساحر اس سے رخصت ہوکر روانہ ہوے تھوڑے عرصے مین مرحلہ ایوان کے پاس پہونچے وہان کی آبادی مین فرق پایا ساحران مکار شہر کو ویران پاکے بہت گھبرائے قریب تخت گاہ سموم جادو آکر اُنھون نے جو خیال کیا کارخانہ سلطنت درہم وبرہم پایا دروازے پر آکے چوبدارون سے کہا ہماری اطلاع سموم جادو سے کرو کہ فرستادہ خداوند آئینہ اندام جادو ڈیوڑھی پر موجود ہین فرمان خداوندی لائے ہین جلد اُنھین اپنے محل مین بلاؤ دربانون نے اُسی وقت چوبدارون سے کہا چوبدار اندر آئے سموم جادو اُسوقت

وہان موجود نہ تھا چلتے وقت ایک ساحر کو اپنی جگہ پر مقرر کر گیا تھا نام اُسکا اوتاد جادو تھا جب چوبدار
اوتاد جادو کے پاس پہونچے اسکو اطلاع کی کہ آئینہ اندام نے چند ساحر یہان بھیجے ہین وہ دروازے پر
موجود ہین اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی اوتاد جادو مسلمان تھا اور سب اہلکار بھی اسکے کفر سے بری
تھے تو اوتاد جادو دیر تک فکر مین رہا پھر حکم دیا کہ سبکو بلا لو جو خدا کو منظور ہی وہ ہوگا چوبدار سلام کرکے ہٹے
باہر آئے اپنے ہمراہ ساحران آئینہ اندام کو اندر لے گئے ساحرون نے جا کر تخت پر بجاے سموم جادو
اوتاد جادو کو دیکھا ان سبکو تعجب ہوا کہا اے اوتاد جادو سموم جادو کہان ہی اور یہ مرحلے کی کیا حالت ہی
نصف آبادی بھی نہین ہی جو لوگ یہان کے باشندے تھے وہ سب کیا ہوے لشکر اس مرحلے پر بھیج دیا
تھا اُسکا پتہ نہین ان سب باتون کے علاوہ خود سلطان طلسم کا پتہ نہین تعجب کی بات ہی یہ کیا معاملہ ہی
صاف صاف بیان کرو اوتاد جادو نے کہا یہ سب کارخانے قدرت کے ہین جو اُسکے مزاج مین آتا ہی وہی
کرتا ہی ہمین تمھین کیا معلوم ابھی یہ شہر کسقدر آباد تھا تھوڑے ہی دنون کے عرصہ مین کیسا تباہ ہوگیا ساحرون
نے کہا اسکا سبب خداوند نے تحقیق فرمایا ہی اوتاد جادو نے کہا اے ساحران آئینہ اندام تم میری طرف سے
یہ جواب دینا کہ جب تم دعوی خداوندی کرتے ہو تو پھر تمھین اس تحقیق کی کیا ضرورت ہی تم دجان سکتے ہو کہ یہان
جو کچھ واقعہ گزرا اگر تم اپنی خدائی سے انکار کرو تو مین سب کیفیت بیان کردون ساحران آئینہ اندام نے
جو یہ گفتگو اوتاد جادو کی سنی گھبرا گئے کہا اے اوتاد جادو تو کیسی باتین کر رہا ہی ان لفظون سے ہمین
بوے اسلام آتی ہی کیا تو مسلمان ہوگیا اوتاد جادو نے کہا بیشک مین نے دین آئینہ پرستی ترک کیا
اور مذہب اچھا اختیار و قبول کیا ساحرون نے کہا دیکھ تجھے خداوند آئینہ اندام کیسی سزاے سخت دیتے
ہین یقین ہی جہنم مین پھینک دین اور پھر تیری تقصیر معاف نہ کرین اوتاد جادو نے کہا اے ساحرو کیا
مجال ہی آئینہ اندام کی جو مجھسے بول سکے مین نے ایسے شخص کی اطاعت قبول کی ہی جو قاتل ساحران ہی اور
یہان کا طلسم کشاے اصلی ہی انشاء اللہ تعالے تھوڑے روز مین اس طلسم کو فتح کریگا اپنے مجرمون کو لیکر
سزا دیگا آئینہ اندام بھی جہنم واصل کیا جاے گا اہل اسلام بہت اللہ کی طرف روانہ ہونگے ساحرون
نے کہا اے اوتاد جادو کیا ہوگا ہمین خداوند کے حکم سے مجبوری ہی کہ اُنھون نے فرما دیا ہی کہ خبردار
کسی کو بے ہماری مصلحت کے گزند نہ پہونچانا ورنہ ہمارے خلاف ہوگا اگر یہ حکم خداوند کا نہ ہوتا تو ہم ضرور
اس وقت تجھے ان کلمات کی سزا دیتے اوتاد نے اپنے ساحرون کی طرف دیکھا اشارہ کیا کہ ان لوگون
کو جانے نہ دو اسیر کرلو ساحر انکی طرف بڑھے یہ لوگ بلا کے سحر جاننے والے تھے اشارہ کیا کہ سب بیکار ہوکے
گرے ساحران آئینہ اندام سحر کرکے نکل گئے انکے جانے کے بعد اوتاد جادو کے ملازمین
ہوشیار ہوے مگر یہ ساحر جو وہان سے روانہ ہوے سیدھے آئینہ اندام کے پاس پہونچے
آئینہ اندام نے جو اُنکی صورت دیکھی منتشر الحواس پایا کہا اے مقربان خداوند اس وقت کیا بات ہی جو تم
منتشر الحواس نظر آتے ہو ساحرون نے جواب دیا کہ ہم اس وقت مرحلہ ایوان ہوا پر گئے تھے وہان
ایسی کچھ کیفیت دیکھی جو حد بیان سے باہر ہی علاوہ اُس کیفیت کے بادشاہ ایوان کو نہ پایا اُسکے جا پر اوتاد
جادو کو تخت نشین دیکھا اوتاد جادو مسلمان ہوگیا ہی اُس سے کچھ ایسی سخت کلامی ہوئی کہ نوبت بہ جنگ
پہونچی ہمین آپ کے فرمانے کا خیال آیا اُن لوگون کو گزند نہ پہونچایا جب اُنھین اپنی ہلاکت پر آمادہ

دیکھا اُس محفل سے اُٹھ آئے اب جو آپ مناسب جانیں وہ کریں ہم لوگوں نے سموم جادو کی جو
کیفیت اوستاد جادو سے دریافت کی اُسنے کہا اگر خداوند اصلی ہیں تو اُنھیں خود سب کیفیت معلوم ہو جائیگی
میرے کہنے کی ضرورت نہیں اسکے علاوہ اور بہت سی باتیں ایسی کہیں جو آپ کے بالکل خلاف شان ہیں مگر
ہم لوگ مجبور تھے کہ اُنھیں آزار نہ پہونچا سکتے تھے مجبور ہو کے واپس آئے اب آپ جو چاہیں اُسکے حق
میں سزا تجویز فرمائیں آئینہ اندام جادو نے کہا میں نے یہی کیفیت دیکھنے کے واسطے تجکو وہان بھیجا تھا اب کوئی
ضرورت نہیں زیادہ فکر کی نہیں ہے میں نے سموم جادو کو بھی جو جادو گیا ساحر وہان سے چلے آئے
آئینہ اندام کو اب یقین کامل ہو گیا کہ بدیع الملک کی رسائی ایوان جادو تک ہوئی اور اسنے سبکو مسلمان
کیا اور سموم جادو نے بھی اطاعت اختیار کی لوح دار بھی کسی طرح قبضہ میں آیا لوح حاصل کی نہیں معلوم
اب کس طرف کا قصد کیا ہے اور کیا ارادہ ہے اب اُسکے ہاتھ سے جان بچنا محال ہے جبتک اُسکے قتل
کرنے کی تدبیریں کی گئیں اُسیقدر اور قوت پیدا کرتا گیا اب صاحب لوح بھی ہو گیا جب عالم نادانستگی میں اُسکی
یہ کیفیت تھی تو اب تو صاحب لوح ہے جس بات کو تحقیق کرنا چاہے گا اُسی وقت معلوم ہو جائیگی اب کوئی مکر
نکر سکیگا ساحروں سے سحر بھی نہو سکیگا یہ سوچ کے اسکی عجیب کیفیت ہوئی اسنے دوسرا نامہ طرف نہ طاق کے تحریر
کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ میں نے ایک عرضی خدمت میں روانہ کی مگر ابھی تک جواب سے محروم ہوں ابتو
طلسم کشا نے لوح بھی حاصل کر لی ہے اُمیدوار ہوں کہ جلد میری مدد فرمایئے یہ عرضی اُسنے ایک ساحر کو
بلا کر دی تھی کہ اور چند ساحر اسکے پاس دوڑے ہوئے آئے کہا یا خداوند آپ نے جو ایک نامہ
طلسم نہ طاق میں روانہ کیا تھا طیران جادو اُس نامے کا جواب لیکر آیا ہے در دولت پر حاضر ہے اُسکے باب
میں کیا حکم ہے آئینہ اندام جادو یہ سنکر خوش ہو گیا کہا ارے جلدی اُسکو بلاؤ میرے سامنے لیکر آ دیں
میں نے تو اس وقت دوسرا نامہ لکھوایا تھا قریب تھا کہ اسکو بھی روانہ کرتا اگر اچھے وقت پر جواب آیا لوگ باہر
آئے اپنے ہمراہ اس ساحر کو اندر لے گئے طیران جادو نے آئینہ اندام کو جا کر سلام کیا پھر نامہ دیا کہا
یا خداوند ایک ماہ کے بعد اس نامے کا جواب ملا اگر بیدار اسقدر کوشش نکرتے تو ہرگز جواب نہ ملتا
محض اُنکی کوشش سے یہ بات حاصل ہوئی آئینہ اندام نے کہا بیدار جادو نائب خداوند ہے سوا اسکے
دوسرے کی اتنی مجال نہ تھی جو اس طلسم سے جواب نامہ لاتا یہ کہکے اُس نامہ کو کھولا مضمون پڑھا کیفیت معلوم
ہوئی اُسیوقت اسنے ساحروں کو بلا کر کہا اشراق جادو کو بلا لاؤ ساحر اُسی وقت اشراق جادو کے
مکان کی طرف روانہ ہوئے جب اشراق کے مکان پر پہونچے بلا اطلاع اندر بارہ دری کے آئے
اشراق جادو سامنے تخت پر بیٹھا تھا اُسنے جو آئینہ اندام کے مصاحبوں کو آتے ہوئے دیکھا گھبرا کے
تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا ہرکاروں نے کہا اے سلطان آپ کو خداوند یاد فرماتے ہیں اشراق نے اُسی وقت
اپنے ملازمین کو آواز دی سب آکر موجود ہوئے اسنے تخت طلب کیا ملازمین اُسی وقت تخت لیکر آئے
اشراق تخت پر بیٹھا آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد اسکے مکان پر آکے پہونچا لوگوں
نے اسکو دروازے پر روکا آئینہ اندام کو جا کر اسکی اطلاع کی آئینہ اندام نے اپنے پاس بلایا
اشراق نے سجدہ کیا آئینہ اندام نے اسکی پشت پر ہاتھ پھیرا اشراق نے گردن اُٹھائی کہا
یا خداوند آپ نے مجھے کیوں طلب فرمایا کیا سبب ہے آئینہ اندام نے کہا میں نے ایک نامہ

نامہ ایوان جادو کو جو کہ طلسم نہ طاق کا بادشاہ ہی روانہ کیا تھا اسنے جواب مین اُس نامے کے مجھے
یہ تحریر کیا کہ اب اُس دنیا مین خداوند کا رہنا اچھا نہین ہی اس دنیا مین تشریف لائین ہم لوگون کو
اپنے دیدار سے مشرف فرمائین وہان خداوند کے موافق مزاج کوئی بات نہین ہوتی نہ کوئی ایسا منتظم ہی جو
اس امر کو انجام دے لہذا مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر خداوند یہان تشریف لائین اور اپنے قدوم میمنت لزوم
سے اس زمین کو نور بخشین تو مین ایسا اچھا انتظام کرون کہ کوئی بات خداوند کے خلاف مرضی نہو بس اے
اشراق مین اس بات کو اچھا جانتا ہون کہ مین تمام طلسم کے باشندون کو لیکر ایوان نہ طاق مین جاؤن
اور وہان کی سکونت اختیار کرون اشراق نے کہا آپکو اختیار ہی مگر یہان ایک بات ہی کہ طلسم کشا سے
جنگ چھڑی ہوئی ہی ابھی جانے کا موقع نہین ہی اسکو گرفتار کر لیجیے اُس وقت آپ کو اختیار ہی تشریف
لے چلیے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین جسوقت یہان سے جاؤنگا طلسم کشا خود زمرد ثانی کی تلاش مین
وہان آئیگا وہان ایسی بات پیدا کر دونگا کہ طلسم کشا وہان پہونچ نہ سکے اور حمزہ ثانی وغیرہ جو قید مین
وہان چلکر ان لوگون کو بھی آئینہ پرست کرونگا اب اُنکی تقصیر معاف کرونگا دل اُن لوگون کی نورانی
بناؤنگا طلسم کشا کے دل مین بھی یہ بات پیدا کرونگا کہ وہ بھی آئینہ پرست ہو جاے اور اسلام ترک کرے
اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہی آئینہ اندام نے جواب دیا مین اور سب امور تو درست کر لونگا مگر تم اسقدر
انتظام کرو کہ سب لوگون کو اس امر کی اطلاع ہو جائے کہ خداوند یہان سے تشریف لے جائینگے
ایک دن اسکے واسطے مقرر کرو کہ سب لوگ اُس روز اپنے اپنے یہان سے اسباب سفر درست کر کے
طلسم سے ایوان نہ طاق کی طرف روانہ ہون مین بھی سب کے بعد یہان سے کوچ کرونگا اشراق نے
کہا جو روز آپ مقرر فرما دین مین اُسی روز کی سب کو اطلاع دون آئینہ اندام نے سات روز کی مہلت
دی اشراق جادو آئینہ اندام سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا وزرا کو بلا کر کہا خداوند کا ارادہ ہی کہ اب
اس دنیا کی سکونت ترک کرین اور ایوان نہ طاق مین جا کر رہین لہذا اس کی اطلاع اپنے ملک مین کرو
کہ سات روز کے بعد جس جس کو چلنا منظور ہو وہ اپنا اسباب سفر درست کرے اور آٹھوین روز یہان
سے طرف ایوان نہ طاق کی روانہ ہو جائے باقی اور ملکون کے انتظام کے لیے مین وہان کے نائبون
کو نامہ تحریر کرتا ہون وہ لوگ سب انتظام کر لینگے میری کوئی ضرورت نہین وزرا نے فوراً یہ جواب
دیا خداوند کو قوت خدائی حاصل ہی وہ چاہین اسی وقت یہان سے سفر کرین مگر اور لوگون مین اسقدر قدرت
نہین ہی کہ وہ سات روز کے عرصے مین اس طلسم کی سکونت ترک کر دین اور ایوان نہ طاق مین جا کر رہین
اشراق جادو نے کہا جب باشندگان طلسم حکم خداوند سے مطلع ہونگے سب اپنے چلنے کا انتظام کر لینگے وزرا
نے کہا آپ کے حکم کی تعمیل کرنا ہمپر واجب ہی ہم اس ملک مین منادی کرائے دیتے ہین یقین ہی سب لوگ تیار
ہو جائین اشراق نے کہا جس طرح بن پڑے اسکا انتظام کرو آج ہی سب کو اطلاع دو کوئی اس شہر مین
باقی نہ رہ جاے اور نامہ دارون کو دور دور کے شہرون مین روانہ کر دو کہ وہ نامے لیکر جائین نائبون کو
اطلاع کرائین سب اپنے اپنے ملک کا اسی طرح انتظام کرین خداوند نے فرمایا ہی کہ جو آٹھوین روز آج کے
اس طلسم مین رہ جائیگا وہ ہمارا بندہ نہین ہم اُسے جہنم مین بھیج دینگے وزرا نے اُسی وقت منشیون کو اطلاع
دی بہت سے منشی آئے اشراق نے اُسی وقت بے انتہا نامے لکھائے ہر ایک ملک مین ساحرون کو نامے

دیگر روانہ کیا جب سب ملکون مین نامے بہونچ چکے تو زمرد ثانی اور نخجگان اور تورج بدرگ حرامی کو بھی
خبر دی اور اپنے ملک مین بھی اُسی وقت منادی کو مقرر کیا اُسنے تمام شہر کو خبر دی اس خبر کے سنتے ہی
سب لوگون نے چلنے کا سامان درست کرنا شروع کیا تورج اور زمرد ثانی اور نخجگان کو جسوقت
اشراق کے نامے ہونچے یہ لوگ اپنی حکومتین چھوڑ چھوڑ کے اُسی وقت اپنے اپنے یہان سے روانہ ہوے
ایک روز کے بعد اشراق کے پاس آکر پہونچے نخجگان نے اشراق سے پوچھا آپنے خداوند سے
یہ بھی دریافت کیا کہ کیا سبب ہی جو خداوندنے یہان سے چلنے کی تیاری کی اور اس طلسم سے آزردہ ہوے
اشراق نے جواب دیا کہ خداوند کو منظور ہی کہ اب اُس دنیا مین چند روز قیام فرمائین وہان کی بری باتین جسقدر
ہین اُن سبکو نیست و نابود کر دین مثل اس طلسم کے اُسے بھی آباد کرین وہان بھی خداوند کو سب سجدہ کرین
تھوڑے عرصہ سے خداوند کی توجہ اُسکی طرف نہ تھی لوگون نے عبادت ترک کر دی تھی اس سبب سے خداوند
نے اب ارادہ کیا ہی نخجگان زمرد کی طرف دیکھکر خاموش ہو رہا تورج نے کہا اگر ہم لوگون کو اجازت ہو تو
ہم لوگ ابھی سے روانہ ہو جائین اور طلسم نہ طاق نہ چلکر سکونت اختیار کرین ہم سب کے جانے کے بعد
خداوند وہان تشریف لائین تاکہ ساکنان نہ ہمارے خداوند کی عظمت معلوم ہو اشراق جادو نے کہا آپ لوگ
یہان سے چلین دیوار نہ طاق کے برابر ٹھہرین آج کے آٹھوین روز خداوند بھی وہین تشریف لائین گے
آپ لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر اندر ایوان کے جائین گے زمرد و نخجگان و تورج اُسی روز وہان سے
روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب بعد حاصل کرنے لوح کے بدیع الملک نامدار لشکر اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوے خواجہ بھی ہمراہ
تھے دس روز کے بعد قریب اُس شہر کے پہونچے جہان آئینہ اندام جادو نے صاحبقران زمان
کو مع سردارون کے اسیر کیا تھا مگر بدیع الملک نامدار کو اسکی کیفیت نہ معلوم تھی کہ صاحبقران زمان
یہان اسیر ہین بدیع الملک جب قریب شہر پناہ کے پہونچے خواجہ نے کہا اگر مناسب جانو تو شب
کو اسی جا قیام کرو کل شہر مین داخلہ کرنا بدیع الملک نوجوان نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسی وقت
بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ اپنے اپنے گھوڑون سے اُترے بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ
مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے مگر خواجہ عمرو نے بدیع الملک
سے کہا کہ مین جاتا ہون شہر کی سیر کرونگا دیکھون یہان کے باشندے کون ہین کسکی عملداری ہے کون
بادشاہ ہی بدیع الملک نے فرمایا خواجہ جہانتک ممکن ہو جلد واپس آنا دیر نہ لگانا یہان کا سب انتظام
تمہارے سر ہی دوسرا شخص ایسا نہین ہی جو ان امور کو انجام دے سکے خواجہ نے کہا مین صرف شہر کی کیفیت
دیکھنے جاتا ہون مجھے وہان ٹھہرنے کی ضرورت نہین یہ کہکے خواجہ روانہ ہوے جب شہر کے پھاٹک پر پہونچے
اپنی صورت تبدیل کی ایک ساحر سافر کی صورت بنائے جھولی گلے مین لٹکائی شہر کے اندر آئے دیکھا
شہر بہت آباد ہی رعیت دلشاد ہی دو رویہ دکانین پختہ بنی ہین باشندگان شہر خوش لباس بے فکر معلوم
ہوتے ہین خواجہ بہت خوش ہوے ایک صراف کی دوکان پر جا کر پوچھا کیون بھائی اس شہر کا کیا نام ہی

یہان کا حاکم کون ہی اُس صراف نے کہا سیان مسافر اس شہر کو آتشبان کہتے ہین انگمہ چشم جادو یہان کا حاکم ہی تھوڑی دور تک یہ شہر آباد ہی بعد اسکے ایک صحرا ہی وہان ایک زندان خانہ بنا ہی اُس زندان خانہ مین ایک شخص حمزہ ثانی نامے قید ہی اُسکے ہمراہ اور بھی سردار ہین خداوند جس دنیا مین خدائی کرتے ہین وہان یہ شخص براے فتاحی طلسم آیا تھا خداوند نے اسکو قید کر کے یہان بھیجدیا ہی خواجہ نے جو یہ کیفیت سُنی خوش ہوگئے اُس صراف سے پوچھا کیون بھائی جہان خداوند آئینہ اندام خدائی کرتے ہین یہان سے کسقدر دور ہی صراف نے کہا قریب ایک سو برس کے راہ ہی وہان کوئی جا نہین سکتا اکثر خداوند اپنے ہم شبیہ کو ہمارے یہان بھیجتے ہین تو ہم لوگ مشرف زیارت ہو لیتے ہین ایک شخص البتہ خداوند کے پاس کبھی کبھی جاتا ہی نہین معلوم اُسکے پاس کیا چیز ہی جو اسقدر جلد پہونچتا ہی اور جلد واپس آتا ہی خواجہ نے کہا وہ کون شخص ہی صراف نے جواب دیا وہ داروغہ زندان خانہ ہی جب حمزہ ثانی کو خداوند نے اسیر کیا تو یہی شخص قید حمزہ ثانی لینے گیا تھا ایک دن مین لیکر واپس آیا خواجہ نے سب باتین ضروری اُس صراف سے دریافت کین جب کل حقیقت زندان کی معلوم ہوگئی تو خواجہ وہان سے آگے بڑھے قصد کیا کہ جہان صاحبقران قید ہین اپنے کو وہان پہونچائین دو چار قدم اس قصد سے آگے بڑھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک منادی شہر مین ندا کر رہا ہی کہ جو شخص اس طلسم مین آٹھ روز سے زیادہ رہیگا وہ خداوند آئینہ اندام کا خطاوار ہی ہر ایک شخص کو یہ لازم ہی کہ یہان سے طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہو اب خداوند نے یہ قصد کیا ہی کہ اس دنیا کو ترک کرین اور ایوان نہ طاق مین جا کر سکونت اختیار کرین لہذا ہر ایک شخص کو لازم ہی کہ ہمراہ رکاب خداوند یہان سے روانہ ہو اور جو شخص بعد دس روز کے جانے کا ارادہ کریگا وہ ایوان مین نجا سکے گا اُسکے عوض مین جہنم مین پھینک دیا جائیگا سواے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا لازم سب کو یہ ہی کہ آج ہی سے روانہ ہون اور ایوان نہ طاق کے دروازے پر جا کر ٹھہرین جب خداوند وہان تشریف لیجائینگے دروازہ ایوان کا کھل جائیگا آپ لوگ ایوان مین خداوند کے ہمراہ داخل ہونگے خواجہ نے جو یہ بات سنی اُس منادی کے پاس پہونچے کہا کیون بھائی کیا خداوند اب اس طلسم مین نہ رہینگے منادی نے کہا اب خداوند کا قصد یہ ہی کہ ایوان نہ طاق مین جا کر سکونت اختیار کرین اور وہین اپنے بندون کو بھی اپنے ہمراہ لے جائین وہان اب لوگ مطیع خداوند بہت کم ہین کسیکا کوئی مذہب نہین رہا ہی جب خداوند وہان تشریف لے جائینگے تو سبکو اپنی کرامت دکھائینگے ہر ایک سجدہ کریگا وہان بھی سب آئینہ پرست ہو جائینگے خواجہ نے کہا سبب خاص خداوند کے جانے کا نہین معلوم ہوتا ہی منادی نے کہا مجھسے جسقدر نائب خداوند نے کہا مین نے تم سے بتا دیا اس سے بڑھکر اور کیفیت کسیکو نہین معلوم ہی خواجہ نے کہا یہان ایک زندان خانہ تھا اُسکے قیدی کیا ہونگے منادی نے جواب دیا ہمارے شہنشاہ خداوند کی جملہ امانتین اُس طرف روانہ کر چکے منجملہ اُسکے قیدی بھی اسی طرف روانہ کیے گئے ہین یقین ہی قریب ایوان نہ طاق پہونچ بھی گئے ہون خواجہ نے کہا خداوند کس روز اُس طرف تشریف لیجائینگے منادی نے کہا یقین ہی آج کے ساتوین روز یہان سے روانہ ہو جائینگے کیونکہ انھین بھی تو انتظام عظیم کرنا ہی تمام لشکر کا روانہ کرنا خزائن کا ہمراہ لینا اور اسی کے متعلق بہت سے کام ہین خواجہ نے کہا خداوند کے واسطے کیا مشکل ہی وہ فرشتون سے کہدینگے دم بھر مین سب کام ٹھیک ہو جائینگے خزائن بھی پہونچ جائینگے لشکر بھی روانہ ہو جائیگا اگر خداوند چاہین تو طبقات زمین بھی وہین چلے جائین اور کسیکو خبر نہو منادی نے

کہا اے شخص تو سب صحیح ہی مگر پروردگار کا حکم یہی کہ کوئی فرشتہ زمین پر نہ آئے کہ انسان اسکو دیکھکر خائف ہونگے ورنہ یہ بات ممکن تھی کہ خداوند فرشتون سے حکم کرتے وہ لوگ ایک دم مین سب کام انجام دیتے خواجہ نے کہا تمھارے مالک یہان سے کب روانہ ہونگے منادی نے کہا یقین ہی دو ایک روز مین یہان سے روانہ ہونگے خواجہ آگے بڑھے گھبرائے ہوے اپنے لشکر مین آئے بدیع الملک نے جو خواجہ کو اس درجہ متوحش پایا کہا اے خواجہ خیر تو ہی سو آپ کے چہرے سے آثار حیرت نمایان ہین خواجہ نے کہا مین ابھی اس شہر کی سیر کو گیا تھا وہان جاکر سب کیفیت دریافت کی معلوم ہوا کہ یہان سے آئینہ انداہم کا ملک اور مرحلہ ایوان ہوا قریب سو برس کی راہ کے ہی کبھی کوئی اس طرف جانے کا ارادہ نہین کرتا ہی کہ وہان سے یہان کوئی آتا ہی پہلے حیرت تو یہی ہوئی کہ ہم لوگ مرحلہ ایران ہوا سے کسقدر جلد یہان پہونچے بدیع الملک نے کہا خواجہ یہ لوح کی برکت تھی ورنہ ممکن نہ تھا کہ اسقدر جلد یہان پہونچتے خواجہ نے کہا دوسری حیرت یہ ہی کہ آئینہ اندام جادو نے ہر شہر مین منادی کرادی ہی کہ جسکو اپنی جان عزیز ہو اور میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ یہان کی سکونت ترک کرے اور ایوان نہ طاق کے زیر دیوار چلکر ٹھہرے ہم دو ایک روز مین وہان آئینگے اسکو اپنے ہمراہ اندر لیجاینگے نہین معلوم اسکو کیا بات نہ طاق مین جانے سے حاصل ہوگی جو اسطرح جاتا ہی کہ تمام باشندگان طلسم کو بھی اپنے ہمراہ لیے جاتا ہی بدیع الملک نے کہا اب اسکی قصد داستگیر ہی لوح نے مجھے بھی اسی طرف جانے کی ہدایت کی ہی خواجہ نے کہا میرے نزدیک وہان آئینہ اندام سے قبل پہونچنا اچھا ہی کیونکہ قید صاحبقران بھی لوگ لیکر گئے ہین یقین ہی دو چار روز کے بعد وہان پہونچین اور زیر دیوار ٹھہرین جب آئینہ اندام وہان جائیگا تو انکے جانے کی صورت نکلیگی اگر ہم لوگ قبل آئینہ اندام وہان پہونچ گئے تو ضرور قید چھین لینگے اور دروازے پر معرکہ پڑیگا ہماری فوج بھی رہا ہو جائیگی آئینہ اندام بھی تمام اہل طلسم کو لیکر وہان مقابلہ کریگا لڑائی کی ہی روز مین فتح ہو جانے کی جنگ کا فیصل ہوگا بدیع الملک نے جو صاحبقران کا نام سنا کہا خواجہ تم نے اس بات کو بخوبی دریافت کیا ہوگا کہ قید صاحبقران لوگ لیکر گئے ہین خواجہ نے کہا مین نے ایسے شخص سے سنا ہی جس سے بہتر یہان کے حالات کوئی جان نہین سکتا بدیع الملک نے اسی وقت اپنے ملازمین کو بلاکر حکم دیا کہ لشکر مین اطلاع کردو سب لوگ اسی وقت درست ہو جائین ہم ابھی یہان سے کوچ کرینگے اب ٹھہرنا مناسب نہین ہی کیا عجب ہی کہ آئینہ اندام پہونچ جائے اور سب سے پہلے قید صاحبقران اندر بھیج دے تو ہماری محنت رائگان ہی خواجہ نے کہا اے بدیع الملک میری بھی یہی رائے تھی اگر تم اس وقت جانے کا قصد نکرتے تو مین تنہا جاتا جس طرح بن پڑتا امیر کو رہائی دلاتا مگر تمھارا جانا بھی اچھا ہی اگر خدا نے چاہا تو زمانہ رہائی صاحبقران آگیا اور اس طلسم کی بربادی کا وقت بھی قریب ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ ایسی جا پر قیام نکرنا جبتک دیوار نہ طاق تک نہ پہونچ جانا خواجہ نے کہا ان سب باتون کا تمھین اختیار ہی جو کچھ تمھاری رائے ہوگی وہ کیا جائیگا خواجہ اور بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوے دربارگاہ پر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوے لشکر بھی اسی وقت تیار ہو گیا تھا سب نے بدیع الملک کو سلام کیا شاہزادہ آگے بڑھا خادم بارگاہین وغیرہ بار کراتے رہے اس صورت سے بدیع الملک طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوے

اب کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب اسنے اشراق کو بلاکر اس انتظام کے واسطے کہا کہ اب تمام طلسم کے باشندون کو اطلاع کرنا تیرا کام ہے

جو سات روز کے اندر یہان سے روانہ ہو جائیگا تب تو ہمارے ساتھ ایوان نہ طاق مین جائیگا اور جو بعد سات
روز کے جانے کا ارادہ کریگا وہ نہین جانے پائے گا اور ہم علاوہ اس سزا کے اُسے اور بھی سزا معقول دینگے
اشراق جادو براے انتظام رخصت ہوا اور آئینہ اندام جادو کو لوح کی تلاش ہوئی اسنے اپنے سحر کے
زور سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لوح طلسم طلسم کشا کے پاس ہے اور طلسم کشا ایوان نہ طاق کی طرف
جاتا ہے لشکر بھی ہمراہ ہے آئینہ اندام کو جو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ لوح طلسم کشا کو مل گئی اسکے حواس جاتے رہے
مگر مجبوری تھی کچھ نہ کر سکا اور جو جو تحفہ جات اسکے پاس تھے اسکو اسنے اسی روز فراہم کیا دوسرے روز پھر
اشراق جادو کو اسنے بلایا اشراق جادو آیا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تمنے کیا انتظام کیا ہے
اشراق نے کل کیفیت بیان کی آئینہ اندام بہت خوش ہوا کہا اب اپنے چلنے کی بھی تیاری کرو لشکر جسقدر ہے
سکو روانہ کر دو اور مال و خزانہ جسقدر ہے اُسکو بھی بار کرادو جبتک یہ سب وہانتک پہونچیگا اُس وقت تک ہم بھی
یہان سے روانہ ہو جائینگے مگر اے اشراق اسقدر خیال رہے کہ طلسم کشا اُسی طرف گیا ہے اور لوح طلسم بھی
اُسکے پاس ہے اگر اُسنے راہ مین خزانے کو دیکھکر لشکر کو روکا تو اُسکا کوئی مقابلہ نہین کر سکیگا اشراق نے جو یہ
کیفیت سنی کہا یا خداوند آپ نے یہ کیا فرمایا کہ لشکر کو طلسم کشا روک لیگا اور اُسکا کوئی مقابلہ نہ کر سکیگا لوح طلسم اسی کے
پاس ہے اور وہ بھی اُسی طرف جاتا ہے آئینہ اندام نے کہا اے اشراق جو کچھ مین نے کہا بہت صحیح ہے لوح طلسم کشا
کو مل گئی اور وہ بہدایت لوح کے سبب سے ایوان نہ طاق کی طرف جاتا ہے یقین ہے کہ وہانتک بمشکل تمام پہونچ جائے
اشراق نے کہا یا خداوند یہ کیا غضب ہوا اب اس طلسم کی عمر ختم ہوئی جب طلسم کشا کے قبضے مین لوح طلسم آگئی
تو اب اُس سے کون مقابلہ کر سکیگا آئینہ اندام نے کہا خداوند کو اپنی قدرت دکھانا منظور ہے اسکو لوح طلسم دلادی
اب ایوان نہ طاق تک بھی پہونچا چاہتا ہے جب ایوان کے اندر پہونچ لیگا اُس وقت اسکو اسیر کر لینگے اگر اُسکے
پاس لوح نہوتی تو وہ ایوان تک کیونکر پہونچ سکتا اور اُسکے دل مین امید باقی رہجاتی کہ اگر مین وہان جاتا
تو ضرور زمرد وغیرہ کو پا جاتا اس وجہ سے خداوند نے اُسکو لوح دلادی کہ وہ ایوان نہ طاق تک کسی طرح
پہونچ جائے نہ طاق کے بادشاہون کو اپنے سحر پر ناز ہے ہر ایک یہ جانتا ہے کہ ہمسے بڑھ کے دنیا مین کوئی نہین
اور کوئی ہمارے سحر کو بگاڑ نہین سکتا ہے اور یہ بات خداوند کو ناپسند ہے وہ لوگ انتہا کے مغرور ہین لہذا
اُنکی نخوت شکنی کے واسطے یہی ترکیب اچھی ہے کہ ایک غیر ساحر سے دیوار ایوان نہ طاق کو منہدم کرادین
اور اُسکو اندر ایوان کے پہونچا دین جب طلسم کشا ایوان کے اندر داخلہ کریگا اور دیوار ایوان منہدم ہوگی
اسوقت ایوان جادو اور کیوان جادو کی غرور شکنی ہوگی اور مجھے اپنا خداوند جانینگے مین طلسم کشا کو اسیر
کرونگا اُسکے دل مین نور ایمان پیدا کر دونگا وہ بھی آئینہ پرست ہو جائیگا اُسوقت مین اُسکو منتظم علی قرار دیکر اس
دنیا کو بالکل ترک کرونگا اور آسمان کی سکونت اختیار کرونگا اشراق نے کہا یا خداوند آپ کی باتون مین دخل
تو نہین دیسکتا مگر اسقدر ضرور عرض کرونگا کہ آپ نے طلسم کشا کو لوح دلادی یہ بات اچھی نہوئی ایسا نہو طلسم کشا
اگر ہم لوگون کی راہ روکے میرے نزدیک مناسب یہ تھا کہ مثل حمزہ ثانی کے آپ طلسم کشا کو بھی قید
کردین تو اچھا تھا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تجھے ابھی اس بات کے سمجھنے کے واسطے عقل درکار ہے
قدرت کا ارادہ ہے کہ حمزہ کو بھی زندہ کرین اور اُسکے ہمراہیون کو بھی دوزخ سے بلا کے سبکو ایوان نہ طاق
مین روانہ کرین اور وہان جا کر سب کو راہ راست پہ لائین اور آئینہ پرست بنائین اب حمزہ مع اپنے

جملہ ہمراہیون کے سزاے معقول پاچکا اب جو وہ دوزخ سے نکل کے آئیگا یقین ہی کہ بے میرے کہے ایمان
قبول کریگا اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہی مین اس بات مین دخل نہین دیسکتا جو کچھ آپ نے فرمایا اسکا انتظام
کرتا ہون مگر آپ نے یہ شرط بڑی کی کہ اسکا خیال رہے کہ طلسم کشا لوح پاچکا ہی آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین اسکا
انتظام تو کر لونگا مگر تمھاری کارگزاری کا امتحان کرنا مجھے منظور ہی اگر تم طلسم کشا سے بچکر ایوان نہ طاق مین پہونچ
گئے تو مین تمھین اسکے عوض مین چند باتین ایسی تعلیم کرونگا کہ ہمراہ میرے آسمان پر جا سکوگے اور انکے سبب سے تم
بڑی عزت پیدا کرلوگے اور لوگ تمھین مثل میرے تصور کرینگے اشراق نے کہا مین حتی الوسع کوشش کرونگا مگر آپکی
مدد بھی ضرور ہی جبتک آپ طلسم کشا کو نہ روکین گے مجھسے کچھ بھی نہوگا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین طلسم کشا کو
اس طرح نہ روکونگا کہ وہ بالکل تمسے مقابلہ نکرے ہان جسوقت تمھین عاجز پاؤنگا اُس وقت طلسم کشا کو مجبور کردونگا
اشراق جادو یہ باتین کرکے آئینہ اندام کے پاس سے اُٹھکر اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا مکان پر پہونچ کے
اپنے وزرا کو طلب کیا جب سب لوگ موجود ہوے تو اسنے کہا کہ جسقدر مال و خزانہ طلسم مین موجود ہی سب ایوان نہ طاق
کی طرف روانہ کردو اور فوج بھی جسقدر طلسم مین ہی وہ بھی ہمراہ ہو مین بھی ساتھ چلونگا میرے جانے کے بعد یہان سے
خداوند بھی تشریف لائین گے شاید ایک دن انتظار کرنا پڑیگا مگر اس بات کا خیال رہے کہ طلسم کشا کے پاس
اب اس طلسم کی لوح موجود ہی ایسا نہو کہ وہ خزانہ پر قبضہ کرے اور فوج کو عاجز کردے تو بڑا غضب ہوگا
ہم سب پر عتاب نازل ہوگا وزرا بھی اس کیفیت کو سنکر متحیر ہوگئے کہا اے شہنشاہ طلسم کشا لوح طلسم پاچکا غضب
ہوا اشراق نے کہا گھبرانے کی بات نہین ہی مصلحت خداوندیون ہی تھی طلسم کشا ایوان طاق مین خبوفت
جائیگا اُسوقت گرفتار ہوجائیگا کوئی بات خداوند کی خالی مصلحت سے نہین ہوتی ہی سب گمراہون نے بجا و درست
کہکے اس سے اجازت مانگی اشراق نے سب کو رخصت کیا وزرا اس سے رخصت ہوکر جاے اُسی وقت سے
اپنے کام مین مصروف ہوے مال و خزانہ روانہ کرنا شروع کیا لشکر مین بھی اُسی وقت اطلاع ہوگئی اس طلسم مین
اسقدر لشکر تھا جسکی کیفیت مولف عرض کرچکا ہی سب لشکر ایک شب مین تیار ہوا دوسرے روز سب روانہ ہوے
اشراق بر وقت روانگی آئینہ اندام جادو کے پاس آیا کہا یا خداوند حسب الحکم سب کچھ روانہ کرچکا اب مین بھی
رخصت ہوتا ہون آپ اپنی تشریف آوری کے واسطے ایک دن مقرر فرما دیجیے کہ ہم لوگ اُس روز آپکا انتظار
کرین آئینہ اندام نے کہا مجھے یہان چند انتظام اور کرنا ہین شاید دو روز کے بعد سب کام انجام دیکر مین
بھی یہان سے روانہ ہونگا راہ مین آکر تم سب سے ملونگا میرا تخت بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ مین نظر مردم سے
پوشیدہ ہوکر آؤنگا جب تم سب سے ملونگا اُسوقت اپنے تئین ظاہر کرونگا اشراق آئینہ اندام سے رخصت ہوا
باہر آکے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر گزارش کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب بدیع الملک نوجوان اور خواجہ عمرو ثانی روانہ ہوے لوح کے ہدایت کے موافق بدیع الملک
راہ طے کرتے جاتے تھے کہ سامنے سے گرد اُڑی بدیع الملک خواجہ کی طرف مخاطب ہوے کہا معلوم ہوتا
ہی کوئی لشکر آتا ہی خواجہ نے کہا اب تو تمام طلسم مین تہلکہ پڑا ہوا ہی ابھی بہت سے لشکر راہ مین ملین گے
جبتک ایوان نہ طاق تک پہونچین گے اُس وقت تک یقین ہی کسی سے مقابلہ ضرور ہوگا بدیع الملک نے کہا

مجھے حالات قید صاحبقران مل جائیں تو میری مراد بر آئے قید امیر اسنے چھین لون خواجہ نے کہا کیا
تعجب ہی جو ایسا ہی ہو یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگفتہ ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ سب کے آگے قنداب جادو
انتظام لشکر کرتا ہوا عقب مین اسکے اور ساحران نامی اور ہمعوم جادو اپنے تخت پر سوار لشکر بڑے جاہ وحشم سے آتا
ہی شہزادہ بدیع الملک لشکر کو دیکھکر بہت خوش ہوا خواجہ نے کہا ہمارا لشکر ہی ہمعوم جادو نے بہت اچھی طرح
سب کو تلاش کیا یہ ذکر تھا کہ قنداب جادو کی نگاہ بدیع الملک پر پڑی قنداب پیادہ ہوا سب لوگ پیادہ
ہوئے بدیع الملک کے قریب آکے سب نے شاہزادے کے قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک نے سب کو گلے
سے لگایا سب نے شاہزادہ کی ملنے کی بہت خوشی کی بدیع الملک نے اپنی سب کیفیت بیان کی اور ان
لوگون سے انکی حالت دریافت کی سب نے اپنا حال عرض کیا قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار اگر مناسب
وقت ہو تو آپ آج کی شب اسی جگہ قیام فرمائیے بدیع الملک نے کہا اے قنداب جادو مین خود آجکی شب یہان
قیام کرتا مگر مجبور ہون کیونکہ مین نے سنا ہی کہ آئینہ اندام جادو نے اب ایوان نہ طاق مین جانے کا ارادہ کیا ہی اور
سب بافندگان طلسم کو لیکر ایوان نہ طاق کیطرف جاتا ہی صاحبقران مع لشکر اسیر ہین انکی قید بھی دیوار نہ طاق
تک جائیگی کیا عجب ہو کہ وہ لوگ وہانتک پہونچ گئے ہونگے اس سبب سے مین جانے کی تعجیل کرتا ہون ایسا ہو کہ
آئینہ اندام وہان پر پہونچ جائے اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر ایوان کے اندر داخلہ کرے پھر صاحبقران اسیر رہینگے
اور رہائی مین دیر ہوگی قنداب نے عرض کی مین اس امر سے آگاہ نہ تھا اب میری صلاح بھی نہین کہ آپ یہان قیام
فرمائین بلکہ جسطرح بن پڑے چلنے مین اور زیادہ تعجیل کیجیے کہ آئینہ اندام نہ آنے پائے بدیع الملک قنداب جادو
سے یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے دن بہت قلیل باقی تھا کہ پھر سامنے سے گرد اڑی بدیع الملک قنداب جادو
کی طرف مخاطب ہوئے قنداب نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہی لشکر کافرون کا آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا
ابھی راہ مین بہت سے لشکر ملینگے یہ سب لوگ ایوان نہ طاق کی جانب جاتے ہین یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ
ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر گران آتا ہی مگر کچھ دیوان شریر بھی ہمراہ ہین ایک شعلہ آتش سب کے آگے معلوم ہوتا
ہی بدیع الملک نے فرمایا نہین معلوم یہ کسکا لشکر ہی اسکو دریافت کرنا چاہیے قنداب جادو ٹھہر گیا لشکر کو بھی
روکا جب وہ لشکر قریب پہونچا بدیع الملک نے قنداب کی طرف اشارہ کیا کہ دریافت کرو یہ لشکر کسکا ہی اور سردار
اسکا کون ہی قنداب جادو نے آگے بڑھ کے دریافت کیا اس لشکر کے لوگون نے کہا یہ لشکر زیوق جادو کا
ہی شہر مجرور سے ہم لوگ آتے ہین زادق جادو وہان خداوند آئینہ اندام کی طرف سے خدائی کرتا تھا عہدہ نہایت
جلیل پایا تھا حکم خداوند پہونچا کہ ہم لوگ ایوان نہ طاق کی طرف جائین اور وہان خداوند کا انتظار کرین کیونکہ
خداوند کا ارادہ ہی کہ اب یہان کی سکونت ترک کرکے وہان کا رہنا اختیار کرین قنداب جادو وہان سے
واپس آیا بدیع الملک سے سب کیفیت بیان کی ابھی قنداب جادو گفتگو ختم بھی نکرنے پایا تھا کہ ایک ساحر
اس لشکر کی طرف سے آیا بدیع الملک کے سامنے آکے سلام کیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
مین ایلچی ہون جو کچھ شہنشاہ نے عرض کیا ہی گذارش کرتا ہون امیدوار ہون کہ میری خطا معاف فرمائی
جائے بدیع الملک نے فرمایا ای شخص تیری خطا نہی جو کچھ پیام لایا ہو بیان کر ساحر نے کہا ہمارے
شہنشاہ زیوق جادو فرماتے ہین کہ طلسم کشا سے کہدو کہ آگے جانے کا ارادہ نکرے ورنہ بہت پچھتائیگا اگر
اپنی جان عزیز ہی تو ہماری اطاعت قبول کرے اور جہان سے آیا ہی واپس جائے ورنہ دم بھر مین سب لشکر کو

خاک مین ملا دونگا ایک کو اتنے جوانون مین زندہ نہ چھوڑونگا بدیع الملک نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا
اُس مکار سے کہدو کہ جو تیرے مزاج مین آئے ہمارے واسطے اُٹھا نہ رکھنا ہم اسی وقت آگے جاتے ہین تجھکو
اگر دعوی جوانمردی ہی تو ہمکو روک کے دیکھ لے ایلچی واپس گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک ساحر نے آکے
کہا اے طلسم کشا ہمارے شہنشاہ فرماتے ہین کہ آج کی شب یہان قیام کرو اگر اس وقت کچھ جوانمردی دکھائی بھی
تو لطف نہ اُٹھیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ کل ہمارے تمھارے مقابلہ ہو جسکو فتح نصیب ہو وہ آگے جائے بدیع الملک
نے فرمایا یہ بات بھی ہمکو منظور ہی شب بھر ہم اُسکے کہے سے یہان قیام کرتے ہین ساحر بدیع الملک کو سلام کرکے
رخصت ہوا شاہزادے نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کی جائین اُسی وقت سب سامان ہوا بدیع الملک
نوجوان گھوڑے سے اُترے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین جا کر
استراحت پذیر ہوے مگر زیوق جادو نے جس وقت بدیع الملک کو جنگ پر آمادہ پایا اسنے بھی اپنے یہان
کی بارگاہین استادہ کرائین سب ساحر اپنے اپنے خیمون مین گئے زیوق جادو اپنی بارگاہ مین گیا جاتے ہی
اسنے اپنے وزیر اقتباس جادو کو طلب کیا اقتباس جادو اسکے پاس آیا زیوق جادو نے کہا اے اقتباس
مین نے طلسم کشا کو روک تو لیا ہی مگر سنا ہی کہ اسکے پاس تحفہ جات ایسے ایسے ہین جنکی سبب سے اسپر سحر تاثیر نہین
کرتا ہی کیا ایسا ہو سکتا ہی کہ تو جا کر اس وقت تحفہ جات طلسم کشا منگالے اقتباس جادو نے کہا اے شہنشاہ یہ کیا
بڑی بات ہی مین ابھی اسکی فکر کرتا ہون آپ خاطر جمع رکھین صبح کو سب تحفہ جات طلسم کشا کے آپ کے سامنے حاضر
کرونگا زیوق جادو بہت خوش ہوا اقتباس جادو اُسی وقت رخصت ہوکر اُسکی بارگاہ سے باہر آیا اپنے عیارون
کو بلایا اقتباس جادو کے پاس سو عیار طرار ملازم تھے اسکو ان عیارون پر بڑا دعوی تھا ہمیشہ زیوق جادو
سے کہتا تھا کہ آپ جس نائب خداوند کو چاہین اسیر کرا کے اُسکے ملک پر قبضہ کرلین جسے مقابلہ کی ضرورت ہو
مین عیارون سے کہدون یہ سب اسکو اسیر کرکے لاوین مگر زیوق جادو نے ہمیشہ انکار کیا کبھی اسکا کہنا قبول نہ
کیا اُس روز اسنے سب عیارون کو بلایا کہا آجتک مین نے تم لوگون کو تنخواہین دین خلعت و انعام بھی دیتا رہا
مگر کسی وقت تم سے کسی کام کو نہین کہا اور تمھاری تعریف شہنشاہ کے سامنے بھی ویسی کی ہی کہ جسکی بابت شہنشاہ
نے آج فرمائش کی لہذا تم سے ایک کام لیا جاتا ہی جو تم مین سے اُس کام کو انجام دیگا وہ آج سے سرگروہ عیاران
عالم کا خطاب پائیگا اور عزت بھی بڑھائی جائیگی مال و زر بھی اُسکے حوصلے سے باہر دیا جائیگا سب نے کہا وزیر اعظم
ہم سب ہر ایک کام کو انجام دے سکتے ہین جسکے نام آپ حکم فرمائین وہ تعمیل ارشاد مین مشغول ہو اقتباس نے
کہا تم سب کو معلوم ہی کہ شہنشاہ نے کس شد و مد سے طلسم کشا کو روک لیا ہی اور کل یوم مقابلہ قرار پایا ہی مگر طلسم کشا
کے پاس بعضے تحفہ جات ایسے ہین جنکے سبب سے طلسم کشا پر سحر تاثیر نہین کرتا اگر تم لوگ یہان سے
جاؤ اور یہ تحقیق کرو کہ وہ تحفہ جات کون سے ہین جنکے سبب طلسم کشا پر سحر کا کچھ اثر نہین ہوتا اور بعد تحقیق کے
اُن تحفہ جات کو لے آؤ تو ہم جب صبح کو طلسم کشا مقابلے کے واسطے میدان مین آئے اُسکو بآسانی گرفتار کرلین سب
عیارون نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم لوگ جاتے ہین اگر بن پڑا تو تھوڑی دیر مین طلسم کشا کے تحفہ جات
لاتے ہین یہ کہکے عیار اقتباس جادو سے رخصت ہوے اور اپنے خیمون مین آکے سب نے یہ صلاح کی کہ اس طرح
طلسم کشا کے لشکر مین چلنا اچھا نہین ہی کیا عجب ہی اُسکے ہمراہ بھی کوئی عیار ہو تو مفت مین راز افشا ہو جائے
اور مدعا ہاتھ نہ آئے اس سے بہتر یہ ہی کہ سحر کرکے زمین مین نقب لگائین پوشیدہ طور سے طلسم کشا کی بارگاہ

ہین جائین اُسکو بیہوش کرکے اسیر کر لائین ایک آدمی پہلے یہ تحقیق کرے کہ طلسم کشا کے پاس کون کون تحفہ جات
ہین جب یہ معلوم ہو جائیگا اُسے عالم غفلت مین اُسکے قبضے سے نکال لین گے سب نے اس بات کو پسند کیا
ایک عیار تو بشکل فقیر بنا اور باقی سب نے نقب سحر لگانا شروع کی جو بشکل فقیر بنا تھا وہ تو بدیع الملک کے
لشکر کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دور پر شاہزادے کا لشکر تھا پہونچ گیا لشکر مین آکے سردارون کی بارگاہون
کے دروازے پر جاکے اسنے سوال کرنا شروع کیا اتفاق سے خواجہ بھی اُس وقت اپنی بارگاہ مین موجود تھے
اس عیار نے خواجہ کی بارگاہ کے دروازے پر آکے سوال کیا خواجہ نے جو سائل کی آواز سنی بارگاہ سے
باہر آئے اس سے آنکھ ملاتے پہچانا کہ یہ کوئی عیار ہو عیاری کرنے آیا ہو کہا اے فقیر تو کون ہو کہان سے آیا
ہو اُس عیار نے جواب دیا کہ مین فقیر ہون اسی صحرا مین رہتا ہون یہان سے تھوڑی دور پر شہر ہو روز وہان بھیک
مانگنے جاتا تھا آج آپ لوگون کا لشکر آیا ہو یقین ہو فقیر کو آج یہین اسقدر مل جائے کہ روز کی آمدنی سے زیادہ
ہو خواجہ نے کہا بھائی اور لوگ اس لشکر مین بڑے بڑے امیر ہین اُنکے یہان جانے سے جو تیری تقدیر مین
ہو وہ مل جائیگا مگر مین ایک غریب اس لشکر مین ہون میرا یہ دستور ہو کہ روزمرہ چالیس سائلون کو کچھ دیتا
ہون آج سوا تیرے اور کوئی فقیر نہ آیا چالیس محتاجون کا حصہ رکھا ہو معلوم ہوا وہ تیرے ہی تقدیر کا
ہو میرے ساتھ بارگاہ مین آ تجھے کھانا بھی کھلاؤن اور جو کچھ نقد رکھا ہو وہ بھی تیری نذر کرون عیار بہت خوش
ہوا اپنے جی مین کہا اب اس شخص کے ذریعہ سے سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ سوچ کر خواجہ کے ہمراہ
بارگاہ کے اندر آیا خواجہ نے اسکو فرش پر بٹھایا کچھ غذاے لطیف اسکے سامنے لاکے رکھ دی عیار نے
اسوقت چاہا اُٹھاکے باندھے خواجہ نے کہا اے فقیر کھانا تجھے یہین کھانا پڑے گا اس کو اپنے گھر
لے جانے کے ارادے سے نہ باندھ عیار نے جواب دیا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہین جبتک مین اُنکو
نہ کھلا لونگا خود بھی نہ کھاؤنگا خواجہ نے کہا اُنکے واسطے اور کھانا گھر مین جاکر پکوا نا مین تجھکو اسقدر نقد
دونگا کہ تجھے ایک مہینہ بھر بھیک مانگنے کی ضرورت نہوگی اُس عیار نے کہا مجھے آپ کی ذات سے اس سے
بڑھ کے اُمید ہو مگر میری یہ عادت ہو کہ جبتک مین اپنے بچون کو نہین کھلا لیتا اُسوقت تک خود بھی نہین کھاتا
خواجہ نے کہا اے شخص یہ بات ہرگز نہوگی اگر تجھے یہی خیال ہو تو مین اور کھانا تجھے دونگا تو جاکر اُنکے ساتھ
کھا لینا مگر اس طعام کو مین نہ لے جانے دونگا عیار نے کہا بابا تم یہ کھانا اور کسی کو کھلا دینا اسکے علاوہ مجھے
کوئی ایسی چیز دو جو مین اپنے گھر لے جاؤن اور سب کو کھلاؤن خواجہ نے کہا اے شخص اب تو مین تجھی کو یہ
کھانا کھلاؤنگا عیار نے جب دیکھا کہ یہ شخص نہین مانتا مجبور ہو کر کھانا کھانا شروع کیا دو تین لقمے کے بعد
اسکا سر چکرایا زمین پر گر کے بیہوش ہوا خواجہ نے اسکی مشکین باندھ کر دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا کے
چوب بارگاہ سے باندھا پھر خیال کیا کہ اگر اسکا نام معلوم ہوتا تو اسی کی صورت بنکر لشکر حریف مین جاتے
وہان اگر بن پڑتا تو کچھ دو چار کوڑی کا روزگار کرتے یہ سوچ کے خواجہ نے خیال کیا کہ کیا عجب ہو جو یہ
مسلمان ہو جائے اپنی جان بچائے اسکو ہوشیار کرون پھر اس سے سب کیفیت دریافت کرون یہ بات خواجہ
نے خیال کرکے اسکو ہوشیار کیا اسکا ساحر ہونا خواجہ کو معلوم نہ تھا جیسے ہی عیار کی آنکھ کھلی اسنے اپنے تئین
مبتلاے بلا جو پایا اُسی وقت سحر کیا دیسان جل عیار بارگاہ سے نکل گیا خواجہ کو خوف بھی معلوم ہوا اور
افسوس بھی کیا مگر تحلیم اوڑھ کے اپنی بارگاہ سے باہر نکلے اُسکو چارون طرف دیکھتے ہوئے لشکر زیوق کی طرف چلے

راہ بھر اسے تلاش کیا کہین پتہ نپایا خیال کیا کہ اب یہ عیار اپنے لشکر مین گیا ہی اسی وقت وہان چلکر عیاری
کرنا بہت اچھا ہی اُس لشکر کے سب عیار رمان جائین گے یہ سوچ کے خواجہ نے پلٹنا اچھا نہ جانا زیوق جادو
کے لشکر مین پہونچے دیکھا سب لوگ جاگ رہے ہین روشنی بے انتہا ہو رہی ہی خواجہ نے ایک گوشے مین آکے
اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بنائی ہاتھ مین ایک نامہ لیا زیوق جادو کے دربارگاہ پر آئے دربانون سے
کہا ہماری اطلاع کردو ہم اشراق جادو ادر خداوند آئینہ اندام کا نامہ لائے ہین زیوق جادو کے پاس
جانا چاہتے ہین دربانون نے اُسی وقت چوبدار کو بلاکر کہا کہ اسی وقت جا کر اطلاع کرو کہ خداوند نے نامہ بھیجا ہی نامہ دار
آنا چاہتا ہی چوبدار نے زیوق جادو سے آکر کہا زیوق جادو نے کہا جلد میرے سامنے لاؤ مین نامہ دیکھون
خداوند نے کسواسطے مجھے نامہ تحریر فرمایا ہی چوبدار باہر آیا ساحر نقلی کو اپنے ہمراہ بارگاہ کے اندر لیگیا زیوق
جادو نے جو اس ساحر کی صورت دیکھی کہا اے شخص تو مجھے بڑا ساحر معلوم ہوتا ہی مگر خداوند نے تجھے اور کوئی کام
مرحمت نہ فرمایا تیرا کیا نام ہی ساحر نقلی نے جواب دیا میرا نام نواز جادو ہی مدت سے خداوند کے پاس رہتا ہون
میرے سپرد یہ کام نہین ہی بلکہ مین خداوند کے سامنے کچھ رقص و سرود کا چرچا کرنے کیواسطے ملازم ہون زیوق
نے کہا اس وقت خداوند نے یہان کیون بھیجا ہی نواز نقلی نے کہا ایک نامہ آپ کو دیا ہی اور اسکا جواب بھی مانگا
ہی مگر جواب کی جلدی نہین ہی مجھسے فرمایا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر اسکا جواب لے آنا زیوق جادو نے کہا مین نامہ
دیکھون نواز نقلی نے نامہ اسکو دیا زیوق جادو نے نامے کو کھولا دیکھا تو اُسمین آئینہ اندام کی مہر ہی اور لکھا
ہی کہ اے زیوق جادو طلسم کشا سے ہرگز یون مقابلہ نکرنا پہلے اُسکے تحفہ جات اپنے قبضے مین کرلینا کہ اُسپر سحر تاثیر
کرنے لگے جب اُس سے مقابلہ کرنا اور جو کیفیت گزرے وہ مجھکو تحریر کرنا زیوق جادو نے کہا مین پہلے ہی اسکا
انتظام کرچکا ہون عیار گئے ہوے ہین یقین کامل ہی تحفہ جات طلسم کشا لیکر آتے ہونگے نواز نقلی نے عیارون
کا جو نام سُنا خیال کیا کہ مین نے ایک ہی عیار کو گرفتار کیا تھا اور وہان بہت سے عیار گئے ہوے ہین ایسا
نہو کہ بدیع الملک کو کوئی کچھ گزند پہونچائے یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہی جس طرح بن پڑے جلد اپنے کام کو
انجام دیکر یہان سے روانہ ہون یہ سوچ کے نواز نقلی نے زیوق جادو سے کہا بڑے افسوس کی بات ہی
آپکی محفل مین شغل میخوشی نہین زیوق جادو نے کہا اے نواز جادو مین حکم خداوند سے مجبور ہون کیا کرون
اُنھون نے منع فرمایا ہی کہ جبتک طلسم کشا سے جنگ رہے اُسوقت تک کسی صحبت مین شراب خواری کا چرچا نہو
اس وجہ سے مین نے موقوف رکھا ورنہ میری محفل مین سوا اس شغل کے اور دوسری بات نہ تھی نواز نقلی نے
کہا مین جبتک شراب نہین پیتا میرے حواس درست نہین ہوتے اگر آپ کے یہان شراب موجود ہو تو منگا دیجیے
زیوق جادو نے کہا مجھے یہی خوف ہی کہ خداوند کے خلاف نہو نواز جادو نے کہا آپ کے یہان روز تو
چرچا رہتا ہی نہین ہی اگر آج مدتون کے بعد یہ شغل میرے سبب سے ہو بھی جائیگا تو کچھ مضایقہ نہین ہی مین
خود خداوند سے کہدونگا کہ مین پیتا تھا اس سبب سے مین نے محفل مین شراب طلب کی یقین ہی وہ کچھ
نہ کہین گے زیوق جادو نے کہا خداوند نے یہانتک تاکید فرمادی ہی کہ جب کوئی شخص محفل مین یہان
آئے اور وہ تمھین اپنے ہاتھ سے جام بھر کے پلائے تو ہرگز نہ پینا یہ خیال کرنا کہ یہ کوئی عیار ہی نواز نقلی
نے کہا آپ میرے ہاتھ سے شراب نپیجیے گا جب زیوق جادو بہت مجبور ہوا تو اسنے ساقی بیچون
کو محفل مین بلایا کہا مین نے تو ایک مدت سے شراب ترک کردی ہی مگر آج میان نواز جادو

تشریف لائے ہین یہ فرمائش بھی کرتے ہین اور ہین اُنکے سُننے کا بھی مشتاق ہون لہذا شراب آپکے واسطے لاؤ ساقی نیچے اُسی وقت کشتیان کباب کی صراحیان شراب کی لیکر محفل مین آئے نواز نقلی نے کہا اے شہنشاہ زیوق اس شراب کا لطف بے شغل رقص وسرود کے نہین ہے زیوق نے کہا میرے ہمراہ ایسے لوگ بھی بہت ہین مگر مجبور ہون کہ وہ یہان سے بہت دور ہین اور سامان اُنکے درست نہین ہین تمہارے کہنے سے دو ایک کو بلاتا ہون نواز نقلی نے کہا آپ اسقدر کیون زحمت فرمائین مین آج آپ کو وہ کیفیت دکھاؤن جو آپ نے تمام عمر کبھی نہ دیکھی ہو خداوند کے سامنے جو جو شغل ہوتے ہین وہ آج آپ کو دکھاتا ہون زیوق جادو نے کہا اے نواز جادو ایسی قسمت ہماری کہان تھی جو ہم اُن اشغال کو دیکھ سکتے آج تمہاری وجہ سے اُس کیفیت کو بھی دیکھ لینگے نواز جادو نے کمر سے ڈ نکالی ساقی کی طرف اشارہ کیا کہ جام شراب زیوق جادو کو دے ساقی نے شراب کا جام زیوق جادو کی طرف بڑھایا زیوق جادو نے کہا پہلے نواز جادو کو پلاؤ یہ ہمارا مہمان ہے اسکی خاطر میرا واجب ہے نواز جادو نے کہا مین تھوڑی دیر کے بعد پیونگا ابھی مجھے کچھ اپنا کمال دکھانا ہے اگر نشہ ہو جائیگا تو مین کچھ کام نکر سکونگا آپ نوش فرمائین آپ کو جبتک کہ نہ سرور نہو گا اُس وقت تک میرے کمال کی قدر نہوگی زیوق جادو نے کہا اگر تمہاری یہی خوشی ہے تو مجھے کیا انکار ہے یہ کہکے اپنے ساقی سے لیکر جام شراب پی لیا نواز جادو نے زمین پہ غزل بجانا شروع کی غزل

دیوانے رنگ لاتے ہین جیسے کمال مین
دیکھے ہین ایک ہی سے تغیر کل مین
ہمکو اپنے رنگ مین ہے تو دل اپنے حال مین
مستی مین بلبلون نے نشیمن کے واسطے
دیکھے ہین شیشے ٹوٹتے مستانہ چال مین
ہر اک قدم پہ آتی ہے آواز اب گرا
ڈھونڈا کیا اُنھین مرے وہم وخیال مین
رفتار یار نے اُسے مردہ سا کر دیا
رنگ شراب ہے عرق انفعال مین
اُس بت کی بندگی مین تکبر سے بھرے
دل کو الگ کیا ہے بڑی دیکھ بھال مین
کیون بے دہن خدا نے بنایا جواب دو
ذرے سے کچھ جھکتے ہین گرد ملال مین
اُس سرو قد کو دیکھ کے گلشن مین مٹ گئے
جیتی پھرتی یار کے گیسو و خال مین
ایسی کوئی ادا تھی کہ خود دل پکڑ لیا
آنکھین تری پھنساتی ہین ڈورون کے جال مین
ٹھکرا گیا تھا کوئی اسے راہ مین کبھی

ساتھ اُنکے خوش کبھی کبھی میرے ملال مین
معشوق کے مزاج مین عاشق کے حال مین
ہم خواب مین گئے تھے فقط دیکھنے تمھین
تا کہین ہین جھومتی ہوئی شاخین نہال مین
جس پردے مین ہے یار دل آگاہ ہو گیا
بجلی کا اضطراب ہے عاشق کی چال مین
قاصد یہ لم ہے خط جو وہ پڑھتا تھا بار بار
سرعت کہان سے آئی قیامت کی چال مین
کچھ ڈر نہین ہے شوق سے کو سو ہین آج
تکرار ہمسے ہوگئی پہلے سوال مین
نقد دل رہی ہے تری رہگذر مین ہاتھ
بت کر دیا ہے ہمنے تمھین اک سوال مین
دیوانہ ہون کیسے بہار شباب کا
بڑھ چلنے کی اُمنگ تھی جس جس نہال مین
شرمندگی جو رہین قتل کر گئی
وہ بھی شریک ہو گئے عاشق کے حال مین
اے شیخ پی کے ساغر مرکھا کباب مرغ
اب تک ہے وہ غرور سراپا کمال مین

عالم بہار کا ہے یہ آغاز سال مین
یہ ایک دل شریک ہے دونونکے حال مین
حیران سے ہین دونون کسکے خیال مین
کیا کچھ گذر گیا نہ تمھارے خیال مین
گردش سے چشم مست کی دل کو خدا بچائے
اندھون کی آنکھین کھل گئین شوق جمال مین
کیا بدگمان ہے دل جو دو پہلو سے ٹوٹ گئے
شوق حد بھی لکھ گئے تھے اپنے حال مین
کیفیتین دکھاتی ہے شرم گناہ بھی
کوئی گھڑی بُری نہین روز وصال مین
سینے سے تیرے تیرون کے پیکان نکالکر
ٹھوکر لگا دے تو بھی سراپا کمال مین
سینے ہی مین پتا دل پر داغ کا لگا
اب مجھکو ہوش آئے تو دو چار سال مین
آتا ہے روز وصل شب غم کی تیرگی
نیچی نگہ نے کام کیا انفعال مین
دل مبتلائے زلف ہے مرغ نگاہ کو
پھر بحث کا مزہ ہے حرام و حلال مین
ہر وقت اسی خیال مین رکھے جو حسن لال

کچھ تو اُنھون نے دیکھ لیا ہی جلال مین ؎ اس خوش الحانی سے نواز جادو نے اس غزل کو نے مین بجایا کہ جسقدر لوگ محفل مین موجود تھے سب ہمہ تن محو ہو گئے مگر نے مین سے ایک دھوان نکل رہا تھا وہ سب کے دماغ مین گیا بہت سے چھینک لیکر بیہوش ہوے مگر کسی کو محویت نے ہوشیار نکیا تھوڑی دیر کے بعد **زیوق** جادو کو بھی چھینک آئی یہ بھی بیہوش ہوا اسکا بیہوش ہونا کہ **نواز نقلی** نے نعرہ کیا منم **خواجہ عمرو ثانی** نعرہ کرکے پہلے **زیوق** جادو کی زبان مین سوزن دیکر نذر زنبیل کیا پھر سبکو قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین جسقدر ساحر بارگاہ مین تھے سب کو قتل کیا تاریکی بھی چھائی سنگ باری و برفباری بھی ہوئی آوازین بھی مہیب آئین مگر خواجہ نے کچھ خیال نہ کیا سب مال و اسباب لوٹ لیا وہان سے گلیم اوڑھ کے نکلے اسکی بارگاہ مین آگ لگا دی آگ جو بارگاہ مین لگی شعلے بلند ہوے اسکے لشکر والون نے یہ کیفیت دیکھی لشکر مین بہت لوگ تھے سب بارگاہ کی طرف دوڑے **خواجہ** نے انکو جو اس طرف متوجہ پایا انکی بارگاہون مین بھی آگ لگا دی تمام لشکر کے خیمے جلے **دیوان شر** پرا اپنے اپنے مقامون سے نکلکر بھاگے ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا آگ کو بہت بجھانا چاہا مگر ممکن نہوا سب خیمے جل گئے **خواجہ** نے بہت سے ساحرون کو قتل کیا مال و اسباب بہت کچھ ہاتھ آیا وہان سے روانہ ہوے دو چار قدم راستہ طے کیا تھا کہ دیکھا بہت سے سیاہ پوش ایک جگہ پر کھڑے ہوے کہہ رہے ہین کہ لشکر کی تو یہ کیفیت ہی نہین معلوم شہنشاہ اس وقت کہان ہین یہ آگ بجھے اور سب لوگ سہولیت سے اپنے اپنے ٹھکانے پر جائین تو طلسم کشا کو جلکر شہنشاہ کے حضور مین پیش کرین **خواجہ** نے جو یہ کیفیت سنی سمجھے کہ یہ لوگ عیار ہین اور بدیع الملک کو بارگاہ سے اُٹھا کر لائے ہین اس امر کے منتظر ہین کہ یہ آگ بجھے اور **زیوق** جادو دکھائی دے تو اسکو جا کر دین اسنے اسکا عوض لینا ضرور ہی یہ سوچ کے خواجہ نے ایک گوشے مین آکے اپنی صورت **زیوق** کی بنائی اسباب سحر ہاتھ مین لیا گھبرائے ہوے اُس طرف آئے جہان وہ لوگ کھڑے ہوے باتین کر رہے تھے اُن عیارون نے جو **زیوق** جادو کو دیکھا کہا اے شہنشاہ ہم لوگ حسب الحکم طلسم کشا کو اسیر کرکے لائے ہین آپ کو تلاش کر رہے تھے اس آفت کو دفع کیجیے تو ہم حاضر کرین **زیوق نقلی** نے کہا اے عیاران طرار ہمین تمھاری ذات سے یہی اُمید تھی لاؤ جلد طلسم کشا کو مجھے دیدو مین ابھی اسکو خدمت خداوند مین روانہ کرون ساحرون نے پشتارہ **بدیع الملک** کا **زیوق** نقلی کو دیا **زیوق** نقلی نے تالی بجا کے غائب کیا سب عیار دیکھکر حیران ہوگئے کہ یہ کیا ماجرا تھا جو تالی کے آتے ہی پشتارہ غائب ہوگیا **زیوق** جادو نے کہا تم لوگ اسکا تعجب نہ کرو مین اسی طرح دن بھر خداوند آئینہ اندام کو تحفہ جات و خطوط روانہ کرتا رہتا ہون اگر تم خدمت خداوند مین جانا چاہو تو ممکن ہی اُن لوگون نے کہا جب ہماری طلبی ہوگی ہم بھی جائینگے ایسا نہو بے طلب جانے پر خداوند آزردہ ہون **زیوق** جادو نے کہا اب تم اس آگ کا جاکر انتظام کرو مین بھی اسکی کوشش کرتا ہون ایک دم بھر مین بجھ جائیگی مگر جسوقت تک حکم خداوند نہین ہوگا اس وقت تک روشن رہیگی مین کوشش کر رہا ہون اور یہ آگ نہین بجھتی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی اسکے واسطے خداوند نے حکم نہین فرمایا اور یہ تو ضرور ہی کہ اس لشکر مین کسی سے ایسی خطاے شدید سرزد ہوئی ہی کہ جسکی یہ سزا دی گئی ہی عیار اُس طرف متوجہ ہوے **زیوق** نقلی لشکر اسلام کی طرف آیا لشکر مین پہونچ کے بہت اچھی طرح سے اپنی صورت اصلی ظاہر کی پہلے **قنداب** جادو کی بارگاہ مین جاکر **قنداب** جادو کو بیدار کیا

قنداب کی جو آنکھ کھلی دیکھا خواجہ عمرو نامدار سرہانے کھڑے ہین قنداب جلدی سے اُٹھ بیٹھا عرض کی خواجہ عمرو کیا ارشاد ہی خواجہ نے کہا بڑا غضب ہوگیا تھا عیاران زیوق جادو بدیع الملک کو لے گئے تھے اگر مین اس وقت اُسکے لشکر مین موجود نہوتا تو ہرگز کسی کو اس امر کی اطلاع نہین ہوتی قنداب نے عرض کی یا خواجہ مین بڑی رات تک گرد بارگاہ پھرتا رہا اول تو جب شہریار بر اسے خواب تشریف لے گئے جب ہی رات زیادہ گئی تھی بعد شہریار کے تشریف لے جانے کے مین دیر تک گرد بارگاہ ٹہلا کیا جب نگہبانون نے مجھسے کہا کہ آپ کی ضرورت نہین ہم لوگ کافی ہین مین مجبور ہوکے واپس آیا تعجب ہی کہ عیار کس وقت آئے اور کیونکر شہریار کو بارگاہ سے لے گئے خواجہ نے کہا اب بدیع الملک کی بارگاہ مین چلو کل حالات بھی تمھین معلوم ہون قنداب جادو اپنی بارگاہ سے اُٹھ کے خواجہ کے ہمراہ بدیع الملک کی بارگاہ مین آیا اور ساحران نامی کو بھی خبر ہوئی وہ سب بھی شہزادہ بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے خواجہ نے جیسے ہی بارگاہ کے اندر قدم رکھا اندھیرا پایا مگر قنداب جادو کے ہمراہ روشنی تھی خواجہ نے بارگاہ مین آکے چارون طرف دیکھنا شروع کیا ایک کونے پر فرش گرد آلودہ پایا دیکھا ایک نقب نہایت پتلی کھدی ہوئی ہے خواجہ فوراً اُس نقب مین کود کے آگے جانے کی راہ نپائی قنداب سے سب کیفیت بیان کی کہا اے قنداب جو شخص یہان عیاری کرنے آئے تھے وہ خالی عیار ہی نہ تھے بلکہ سحر بھی جانتے تھے کیونکہ یہ کام عیار کا نہین ہی کہ نقب اس طرح لگائے اور بے لاگ بارگاہ کے اندر آئے قنداب نے عرض کی جو کچھ ہوا بہت اچھا ہوا آپ کا ایسے وقت پہونچ جانا بہت ہی خوب ہوا ورنہ نہین معلوم شہریار کو کہان لے جاتے خواجہ نے کہا کچھ بھی اُنسے نہو سکیگا آخر مجبور ہوکے گرفتار ہونگے کیونکہ وہان سوائے اُنھین لوگون کے اور کوئی باقی نہین ہی یقین ہی اب وہ بھی فرار کر گئے ہون قنداب نے عرض کی ہان کچھ روشنی تو اس طرف معلوم ہوتی تھی بعض لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ لشکر زیوق مین آگ لگی سب بارگاہین اور تمام خیمے جل گئے خواجہ نے کہا سچ ہی اب ایک خیمہ بھی اُسکے تمام لشکر مین باقی نہین ہی اور بہت سے ساحر تو جلکر خاک ہوے باقی جو بچے وہ بخوف جان بھاگ گئے زیوق جادو کو مین لایا ہون میرے پاس موجود ہی دیکھو اس سے دریافت کرتا ہون اگر مذہب آئینہ پرستی ترک کرے گا تو پھر اطاعت بدیع الملک اختیار کرکے آپ لوگون کے ہمراہ براحت تمام اپنی زندگی بسر کریگا اور اگر اسلام قبول کرنے مین انکار کیا تو مثل اور ساحرون کے قتل کیا جائیگا قنداب جادو نے عرض کی آپ پہلے شہریار کو نکالیے خواجہ عمرو نے بدیع الملک نوجوان کو زنبیل سے نکالکر ہوشیار کیا شاہزادے کی آنکھ جو کھلی گھبرا کے اُٹھ بیٹھا اپنے قریب قنداب جادو اور خواجہ عمرو اور چند ساحرون کو پاکر خواجہ سے پوچھا خواجہ خیر تو ہی یہ کیا سبب ہی مجھے اس وقت کیون جگایا خواجہ نے سب قصہ بیان کیا شہزادہ بدیع الملک نوجوان کو کمال تعجب ہوا پھر خواجہ نے زیوق جادو کو زنبیل سے نکالا بدیع الملک نے کہا خواجہ یہ کون ہی خواجہ نے کہا زیوق جادو اسی کا نام ہی اگر مین اسکے لشکر مین نہ جاتا تو عیار تمھین لے جاتے اور تمھارا پتہ نہ ملتا یہ کہکر خواجہ نے زیوق جادو کو چوب بارگاہ سے باندھ کے ہوشیار کیا اسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو اس مصیبت مین گرفتار پایا سخت گھبرایا خواجہ عمرو تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوے کہا اے

زیوق جادو اگر اپنی جان عزیز ہو تو مذہب آئینہ پرستی ترک کر اور دین اسلام قبول کر زیوق
نے اشارہ کیا کہ مین ہرگز اسلام قبول نکرونگا خواجہ عمرو نے تازیانے اسکے لگائے مگر اُسنے ہربار
انکار کیا اور بوجہ سیہ قلبی دین اسلام قبول نکیا خواجہ عمرو نے کہا اے زیوق جادو بہت
پچھتائے گا اپنی جان سے جائیگا زیوق نے پھر اشارہ کیا کہ مجھے منظور ہے کہ مین اپنی جان دون مگر دین
اسلام قبول نکرون خواجہ نے پھر اُسکو تازیانے لگانا شروع کیے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا
خواجہ اس بحث کی کیا ضرورت ہے جلاد کو بلاؤ اس کے سپرد کرو دو سزاے قتل اسکے واسطے کافی ہے
خواجہ عمرو نے کہا اس وقت جلاد کا آنا بے محل ہے صبح کو اسکی گردن زدنی ہوگی یہ کہکے خواجہ نے
اُسے جاب مارکے بیہوش کیا اور نذر زنبیل کر لیا رات تو تھوڑی سی باقی تھی صبح بھی جلد ہوگئی بدیع الملک
سجادے پر تشریف لائے فریضۂ سحری ادا کرکے ہتھیار طلب کیے خادمون نے سلاح کی کشتیان لاکر حاضر
کین بدیع الملک ہتھیار لگا کر خیمے کے باہر تشریف لائے یہان سب لشکر تیار تھا اور دولت پر مرکب باد رفتار
بھی حاضر تھا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے خواجہ نے آکر کہا کہان کا ارادہ ہے شہزادہ بدیع الملک
نے کہا میدان جنگ کی طرف جاتا ہون خواجہ نے جواب دیا کہ اب میدان جنگ مین کون ہے جو مقابلہ
کرے لشکر زیوق مین کوئی باقی نرہا جو لوگ بچ گئے فرار ہوگئے بدیع الملک نے کہا مجھے میدان
تک جانا ضرور ہے تم یہان زیوق سے پوچھو اگر وہ اسلام قبول کرنے مین انکار کرے تو اُسکو قتل کرو
خواجہ نے کہا جب لشکر میدان جنگ سے واپس آئیگا اُسوقت دیکھا جائیگا یہ کہکے خواجہ عمرو
بھی ہمراہ ہوے بدیع الملک نوجوان میدان جنگ کی طرف آئے دیر تک لشکر حریف کے
منتظر رہے جب اُس طرف سے کوئی نہ آیا مجبور ہوکے اپنی بارگاہ کی طرف پلٹے خواجہ نے آتے ہی
جلاد کو بلایا زیوق جادو کو زنبیل سے نکالا اس سے پھر پوچھا کہ اے زیوق جادو اب کیا کہتا
ہے اگر دین سامری پرستی ترک کرنے کا ارادہ ہو تو کہدے ورنہ جلاد حاضر ہے ابھی تیری گردن زدنی
ہوگی زیوق جادو نے کچھ جواب نہ دیا خواجہ نے دو چار مرتبہ اس سے تحقیق کیا تو اشارے
سے جتلا کر کہا کہ مین ہرگز مذہب آئینہ پرستی ترک نہین کرونگا مجھے اپنی جان جانے کا مطلق خوف
نہین ہے خواجہ نے جلاد سے کہا اسکو قتل کر جلاد زیوق جادو کو کشان کشان لایا ریگ کے
چبوترے پر بٹھایا خواجہ عمرو خود جاکر کھڑے ہوے اشارہ کیا جلاد نے ہاتھ لگایا کہ سر اسکا اڑ گیا
اس کے مرتے ہی تاریکی چھاگئی آوازین عجیب آنے لگین سنگ باری برف باری دیر تک رہی ایک
آواز آئی کہتی تھی میرا نام تھا زیوق جادو ہوا اس آواز کے آنے سے وہ تاریکی برطرف ہوئی سنگ باری
برف باری بھی موقوف ہوگئی خواجہ وہان سے بدیع الملک کے پاس آئے دیکھا تو بدیع الملک
سجے اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہین اور لوگ بھی براے استراحت نہین گئے ہین کسی نے کمر تک نہین کھولی
خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کیا آج کمرین کھولنے کا سردارون کو حکم نہین ہے بدیع الملک نے
کہا اب یہان ٹھیرنا بیکار ہے مین سمجھتا ہون لوگون کو بھی اطلاع دی کہ سامان سفر درست کرین اسی وقت
مین یہان سے روانہ ہوجاؤنگا وہ سب اپنے اپنے کامون مین مصروف ہین بارگاہین بار ہو رہی ہین
کچھ لوگ آگے روانہ بھی ہوگئے ہین خواجہ نے کہا یہ بھی بہت ہی اچھی بات ہے یقین ہے وہ بھی

روز کے بعد **ایوان نہ طاق** تک بھی پہونچ جائین اور کیا عجب ہی جو **آئینہ اندام** جادو سے پہلے پہونچین
بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی **خواجہ** یہ باتین کرکے باہر آئے انتظام روانگی مین مصروف ہوئے تھوڑی دیر مین
سب سامان درست ہوگیا **خواجہ بدیع الملک** کے پاس گئے کہا اے **بدیع الملک** جو جو اشیاء آگے
روانہ کرنے کی تھین وہ سب روانہ ہوئین اور یہان کا بھی سب انتظام درست ہی اب تمھین بھی چلنے مین عرصہ
نہ کرنا چاہیے **بدیع الملک** نوجوان تو مسلح بیٹھے تھے ہی **خواجہ** سے یہ بات سنکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور سب
ساحرون کو ہمراہ لیکر باہر آئے گھوڑے پر سوار ہوئے تمام لشکر ہمراہ ہوا **بدیع الملک** طرف **ایوان نہ طاق**
کے اس طرح روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین والاتمکین عرض کیا جائیگا اب حال
اُن لوگون کا بیان کیا جاتا ہی کہ جو قید **صاحبقران** کی مع جملہ سردارون کے لیکر جانب ایوان روانہ
ہوئے تھے چونکہ لشکر بہت تھا **بدیع الملک** کے ہمراہی بھی اسقدر تھے جنکو ایک زندان خانہ مین قید کرنے کی
جگہ نہ ملی اور بعض کے واسطے سحر سے زندان خانہ بنایا گیا ورنہ ایسے قوی ہیکل تھے کہ اُنکے رہنے کے
واسطے زندان خانہ بہت ہی چھوٹا تھا انکے علاوہ **صاحبقران** کے ہمراہ بھی اسقدر لشکر تھا کہ
بدیع الملک کے برابر تھا ان لوگون کے واسطے بھی ایسے ہی ایسے انتظام ہوئے خاص خاص جو
سرداران **امیر** تھے وہ **صاحبقران** کے ہمراہ اُس آتشین زندان خانہ مین اسیر کیے گئے تھے جسکے تحت
و فوق مین آتش خانے روشن تھے جب مالک زندان خانہ ان سب کو **طلسم نہ طاق** سے طرف **ایوان** کے
لے چلا تھا تو اسکو بھی **آئینہ اندام** نے یہ خبر دی تھی کہ ہوشیار رہنا طلسم کشا لوح طلسم پا گیا ہی اور طرف
ایوان نہ طاق کے وہ بھی گیا ہی جہانتک ممکن ہو اُسکی نظر سے **حمزہ ثانی** کو بچا کر لے جانا اگر اُسنے
کہین قید **حمزہ ثانی** دیکھی تو وہ آفت برپا کردے گا بہت ہوشیاری سے لے جانا اُس سبب سے منتظم
زندان خانہ نے ان سب سردارون کو صندوق مین بند کردیا تھا جو لوگ لشکری تھے اُنھین ہمراہ لیا تھا اور
جسقدر باقی سردار تھے اُن سبکو مع **صاحبقران** کے زندانخانہ آتشی مین بند کردیا تھا اس صورت سے آکر دیوار
ایوان نہ طاق کے نیچے اس نے لشکر کو اُتارا آپ بارگاہ مین گیا اور بڑے بڑے خیمے استادہ
ہوئے ساحر جو اسکے ہمراہ تھے وہ سب اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے ایک قنات دور تک
استادہ کی گئی صندوق سرداران نامی کے اُس قنات مین مستور کیے گئے منتظم نے اپنے ملازمین
کو بلا کر کہا اس طرح سرداران اسلام رہین کہ کوئی اُنکی صورت نہ دیکھ سکے سب نے کہا اس
وقت یہ کیفیت ہی کہ آپ کے لشکر کو کوئی نہین دیکھ سکتا ہی نہ کہ سردارون کو دیکھ لے یہ بات بہت
دشوار ہی اول تو جو سردار نامی و گرامی ہین جنکی وجہ سے لشکر کی شناخت ہوسکتی ہی وہ صندوق مین
بند ہین اور صندوق اُنکی قنات کے اندر ہین کوئی وہان تک جا نہین سکتا ہی اُنکے علاوہ جو اور
سردار ہین اور معمولی آدمی ہین اُنکے واسطے بھی انتظام کردیا گیا ہی گرد اُنکے سحر کرکے دھوان پیدا
کردیا ہی اُس دھوین کے سبب سے کوئی اُنکو نہین دیکھ سکتا اب اگر آپ کو اور زیادہ احتیاط لازم
ہے تو اب آپ خود آکر اس سب سے علاوہ کوئی اور انتظام کرین منتظم زندان خانہ نے جواب دیا
یہی میری بھی عرض ہی تم لوگون نے بہت اچھا انتظام کیا ہی یہ کہکے اس نے سب کو رخصت کیا جسکے
بعد آپ بھی معائنہ کے واسطے اُن قناتون کی طرف آیا صندوقون کو دیکھا بہت خوش ہوا جہان اور

سب سردار اسیر تھے اور کارپردازان زندان خانہ نے وہان اپنے سحر سے دھوان پیدا کیا تھا وہان بھی
آکے سب کیفیت دیکھی جب یہان سے بھی اسنے فرصت کی تو صحرا کی سیر کرنے مین مشغول ہوا سیر دیکھ رہا تھا
کہ ایک جانب سے گرد اڑی منتظم زندان خانہ اُس طرف مخاطب ہوا اپنے اور لوگون کو قریب بلایا کہا یہ گرد
آمد آمد لشکر کا نشان ہی یقین ہی خداوند تشریف لاتے ہین کیونکہ گرد عظیم بلند ہوئی ہی لشکر بھی سوا معلوم ہوتا
ہی اسقدر لشکر یہان کسی نائب کے پاس بھی نہین ہی ضرور خداوند تشریف لاتے ہین یہ کہہ رہا تھا کہ دامنہ گرد
شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ ایک لشکر ظفر پیکر مانند سیل موج زن چلا آتا ہی علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے
ہین سیاہ برقین اڑتی ہوئی آگے آگے ایک جوان صاحب شان علم زرنگار کے سائے ہین گھوڑے کو سرپٹ
ڈالے ہوے چلا آتا ہی منتظم نے اپنے رفیقون کی طرف دیکھکر کہا معلوم ہوتا ہی یہ لشکر طلسم کشا کا ہی اور یہ جوان
جو سب کے آگے ہی یہی طلسم کشا ہی کیونکہ جو جو سرداران اسلام خاندان حمزہ سے ہین اُن سب کی صورتین نظر
ملتی ہین اس جوان کی صورت بھی اُنھین لوگون سے مشابہ ہی رفیقون سے جو اسنے کہا اُن لوگون نے غور کرکے
کہا اے شہنشاہ آپ بہت صحیح فرماتے ہین یہ شخص ضرور طلسم کشا ہی یقین ہی یہ اُسی طرف سے آتا ہی اب اسکے
روکنے کی کیا تدبیر کی جاے منتظم نے کہا ابھی اسکا ارادہ دیکھنا چاہیے کہ یہ کیا کرتا ہی اور کس طرف جاتا ہی
یک ناگاہ اسکو روک دینا اچھا نہین ہی ایسا نہو کہ روکنے سے خرابی واقع ہو وہ صاحب لوح ہی یون
اُس سے مقابلہ کرنا اچھا نہین ہی بہت سی ترکیبین صرف کی جائینگی تب اُس سے مقابلہ ہوگا منتظم تو یہ باتین کرتا
تھا کہ ایک ساحر نے آکر اسکو نامہ دیا اُس نامے پر آئینہ اندام جادو کی مہر تھی اسنے اس نامے کو کھولا دیکھا
لکھا تھا کہ اے منتظم زندان خانہ معلوم کر کہ طلسم کشا اب تیرے قریب آگیا ہی یقین ہی کہ آج اپنی بارگاہین آراستہ کرے
ہین اس وقت بیٹھا ہوا تمام طلسم کی سیر کر رہا ہون تیری طرف جو نگاہ پڑی دیکھا سب انتظام بہت ٹھیک ہی مگر خبردار
طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرنا اگر وہ فساد پر آمادہ ہو جائے تو ہمارے آنے تک اُس سے مہلت مانگ لینا جب
ہم اسطرف آئینگے اسکا انتظام اور طرح سے کرین گے اگر تم مقابلہ کروگے تو فتح نپاؤگے ذلت اُٹھاؤگے مین
جب وہان آؤنگا اس لوح کی تاثیر تبدیل کردونگا اُس وقت تجھے اختیار ہی چاہے طلسم کشا سے مقابلہ کرنا چاہے
بھی اسیر کر کے اپنے ہمراہ لینا مگر ابھی وقت نہین ہی تجھے لازم ہی کہ تو ایک عرضی بخدمت ایوان جادو اس مضمون
کی روانہ کردے کہ ہم لوگ آپ کے زیر دیوار آکر مقیم ہوے ہین یہان طلسم کشا ہمین ستاتا ہی آپ کچھ مدد فرمائین تو
ہم ظالم طلسم کشا سے امان پائین منتظم زندان خانہ اس نامے کو دیکھکر خوش ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا خداوند کی
عجب قدرت ہی ابھی مجھے نامہ تحریر کیا اور اسی وقت مل گیا اُنھون نے تاکید فرمائی ہی کہ طلسم کشا سے مقابلہ
نہ کرنا وہ صاحب لوح ہی دو ایک روز صبر کرو جب مین وہان آؤنگا تو لوح کی تاثیر بدل دونگا لوح بیکار ہو جائیگی
اُسوقت مین اختیار ہی چاہے مقابلہ کرنا چاہے یون اسیر کر کے اپنے ہمراہ لینا اور ایک عرضی ایوان جادو کے بھیجنے
کے واسطے بھی تحریر فرمائی ہی مین عرضی اسی وقت جا کر خود روانہ کرتا ہون یہ کہکر اُسنے نامہ دار آئینہ اندام
کو رخصت کیا اور ایک عرضی ایوان جادو کو اس مضمون کی لکھی کہ ہم لوگ آپ کے زیر دیوار آکر مقیم ہوے ہین
اور ابھی خداوند آئینہ اندام تشریف نہین لائے ہین طلسم کشا نے ہمین یہان بھی پریشان کیا ہی اگر آپ اس
وقت مین مدد فرمائین تو کیا عجب ہی کہ ہم طلسم کشا کے ہاتھ سے امان پائین یہ عرضی لکھکر منتظم زندان نے خود طرف
دیوار کے جانے کا ارادہ کیا لوگون نے کہا آپ وہان جاکر عرضی کیونکر بھیجیے گا اسنے جواب دیا کہ مین کسی نہ کسی طرح سے

عرضی وہانتک پہونچا ؤنگا یہ کہکے اسنے اسباب سحر ساتھ لیا طرف دیوار کے چلا کر ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو لشکر گران لیکر روانہ ہوا تھوڑے عرصے کے بعد ایوان نہ طاق کی دیوار کے قریب پہونچا
لوح ملاحظہ فرمائی معلوم ہوا کہ یہ ایوان نہ طاق کی پہلی دیوار ہے ابھی چندے یہان ٹھہرنا چاہیے جب لوح جانے کی
ہدایت دے اُس وقت یہان سے سفر کرنا اچھا ہے بدیع الملک نے خواجہ سے سب کیفیت بیان کی قنداب
نے بھی سُنی خواجہ نے اُسی وقت قیام کرنے کا انتظام کرنا شروع کیا قنداب جادو نے لشکر کو روکا تھوڑی دیر
مین سب بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک گھوڑے سے اُترے اور سب سرداران نامی بھی پیادہ ہوے
شاہزادہ مع خواجہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوے سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوے
مگر خواجہ اور بدیع الملک جو بارگاہ مین آئے بدیع الملک نے کہا خواجہ دیوار نہ طاق تک تو آئے
مگر ابھی تک نشان صاحبقران کا نہ معلوم ہوا اگر لشکر یہان ہوتا تو یقین تھا کہ ضرور ملاقات ہوتی اور اگر
یہان آجاتا تو اُنکے لشکر کا نشان تو یہان باقی ہوتا خواجہ نے کہا ابھی ایسے خیالات کرنے کی ضرورت
نہین ہے جبتک اچھی طرح اس امر کو دیکھ نہ لین ابھی تو ہم لوگ یہان آئے ہین ذرا دم لے لین پھر نکلکر اس
کیفیت کو بھی دریافت کرین گے اگر وہ لوگ آگئے ہین تو بیشک کہین ہونگے اور اگر ابھی نہین آئے ہین
تو یقین ہے دو ایک روز مین آجائین شاید پہلے وہ لوگ سب آئینہ اندام جادو کے پاس گئے
ہون اور اسکے ہمراہ یہان آئین بدیع الملک نے کہا یہ بات تو خیال مین آتی ہے کہ وہ سب قیدیون کو اپنے
ہمراہ لیکر آئینہ اندام کے پاس گئے ہون اور وہان سے آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر پھر اس طرف آئین
تھوڑی دیر تک خواجہ بدیع الملک سے باتین کرتے رہے جب بارگاہین اور سردار آگئے تو خواجہ اُٹھے
بدیع الملک قنداب کی طرف مخاطب ہوے خواجہ بارگاہ سے باہر آئے اپنی صورت تبدیل کی ایک
طرف روانہ ہوے اُس طرف صحرا تھا چند کاہ فروش گھاس کے گٹھے لیے جاتے تھے خواجہ نے اُنکو بلایا
کہا یہان کوئی شہر قریب نہین ہے تم اس گھاس کو بیچا کر کیا کروگے کاہ فروشون نے جواب دیا کہ ہم اس
غرض سے یہ گھانس نہین لیے جاتے ہین کہ اسکو لے جاکر فروخت کرین بلکہ ہم ملازم ہین اور ہمارا لشکر یہان
مقیم ہے اس وجہ سے ہم گھانس لیے جاتے ہین خواجہ نے کہا تمھارے لشکر کے سردار کا کیا نام ہے کہان سے
آیا ہے کس طرف جانے کا ارادہ ہے کاہ فروشون نے بیان کیا کہ ہمارے لشکر کے سردار کو سب منتظم صاحب کہتے
ہین ایک زندان خانہ آتشین کا انتظام خداوند کی طرف سے اُنکے سپرد ہے اسی وجہ سے انھین لوگ منتظم کہتے ہین
نام ہم لوگون کو نہین معلوم ہے خواجہ نے کہا منتظم صاحب کہان جاتے ہین کاہ فروشون نے جواب دیا کہ ایوان
نہ طاق کے اندر جائین گے خداوند کا فرمان پہونچا ہے کہ ایوان کے اندر جاکر سکونت اختیار کرین اسی سبب سے
یہان آئے ہین اب خداوند کے منتظر ہین جسوقت خداوند تشریف لائین گے یہان سے روانہ ہو جائین گے
خواجہ نے کہا تمھارے سردار کے ہمراہ کچھ اسیر بھی ہین کاہ فروشون نے کہا اے شخص ہم اس بات کو
اپنی زبان سے نہین نکال سکتے ہین اور تو اسکی بابت ہمسے مت تحقیق کر خواجہ نے کہا تم لوگ مجھے نہین
جانتے اس وجہ سے بیان کرنے مین عذر کرتے ہو اگر مین تمھارے سردار سے کیفیت دریافت

کرنا چاہتا ہون تو وہ بتانے مین عذر نہ کرے مین خاص ایوان نہ طاق کا رہنے والا ہون اس طرف ایک ضرورت خاص سے آیا تھا اگر مجھسے بیان کروگے مین جاکر اپنے مالکون سے تمھاری کیفیت بیان کرونگا یقین ہی وہ تمھارے واسطے اور کچھ انتظام بھی کرین جبتک خداوند آئینہ اندام یہان نہ آئین اسوقت تک تمھاری محافظت کے واسطے اور ساحر اپنے یہان سے بھیجدین وہان کے ساحر اگر یہان آکر تمھاری محافظت کرین گے تو اُنکے سبب سے کوئی گزند نہ پہونچا سکیگا کاہ فروشون نے کہا ہم آپ سے یہ سب کیفیت تو بیان کیے دیتے ہین مگر آپ اس بات کو کسی پر ظاہر نہ فرمایئے گا ورنہ ہمارے واسطے خرابی ہوگی خواجہ نے کہا بھائی تم لوگ عقل سے بالکل خالی ہو بھلا مین کسی سے اس کا ذکر کرونگا تو مجھے کیا حاصل ہوگا کاہ فروشون نے سب حقیقت بیان کردی یہ بھی کہدیا کہ جو جو سردار لشکر اسلام کے نامی نامی ہین اُنکو صندوقون مین بند کردیا ہی اور جو عوام ہین اُنکو جا بجا قید کیا ہی وہان پر ایک ساحر نے اپنے سحر سے دھوان بنایا ہی سواے دھوین کے اور کوئی چیز نظر نہین آتی ایسی حجاب وودی مین لشکر بھی نظر مردم سے نہان ہی اور کوئی سردار بھی نہین دکھائی دیتا خواجہ نے یہ کیفیت بہت اچھی طرح سے سُنی کہا مین چاہتا ہون تمھارے سردار سے ملاقات کرون کاہ فروشون نے کہا وہ آج کل یہان نہین ہین ایوان جادو کو ایک عرضی دینے زیر دیوار گئے ہین یقین ہی دو ایک روز کے بعد واپس آئین خواجہ نے کہا کیا وہ وہان تنہا گئے ہین کاہ فروشون نے کہا دوسرا شخص اُنکے ہمراہ نہین ہی خواجہ نے کہا جب وہ یہان آئینگے اس وقت مین اُنسے ملاقات کرونگا یہ کہکے ایک جانب روانہ ہوے کاہ فروش اپنے لشکر کی طرف چلے خواجہ نے سب کیفیت راہ کی کاہ فروشون سے تحقیق کرلی تھی دیوار ایوان کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر اُنکا وقت پر بخدمت شایقین والا تمکین گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت منتظم زندان خانے کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو اپنے لشکر سے عرضی دینے کے واسطے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین دیوار کے قریب جاکر پہونچا اسنے چاہا سحر کرکے دیوار کے اُس پار جاؤن عرضی دیکر واپس آؤن اس واسطے اس نے جھولی مین ہاتھ ڈالا عرضی نپائی سخت گھبرایا پھر وہان سے اپنے لشکر کی طرف واپس آیا عرضی تلاش کرکے لے گیا جب قریب دیوار پہونچا اور قصد کیا کہ سحر کرکے بلند ہون کہ ایک آواز مہیب اسکے کان مین آئی کہ خبردار اس دیوار کے پار جانے کا ارادہ نکرنا جو کچھ کہنا ہی ہم سے بیان کر آواز ایسی مہیب تھی کہ منتظم ڈر گیا اور گھبرا کے چارون طرف دیکھنے لگا جب اُسکو کسی کی صورت نظر نہ آئی تو اسنے کہا مین کن صاحب کی خدمت مین عرضی حاضر کرون مجھے منع فرماکر آپ پوشیدہ ہوگئے جب اسنے اسقدر کہا پھر ایک آواز آئی جبتک کہ ہم حکم نکرین تم اُس وقت تک آنکھین نہ کھولنا ورنہ ہمارے جمال باکمال کو دیکھکر ڈر جائیگا تاب دید نہ لائیگا اور خبردار سانس اوپر نہ کھینچنا اگر سانس باہر نکلی تو ہماری قوت جاذبہ تیری سب سانس کھینچ لیگی ابھی مرکے گر پڑے گا منتظم نے اوپر سانس کھینچنا شروع کی دو چار دم کھینچے تھے کہ چھینک آئی بیہوش ہوکے گرا نعرہ ہوا کہ منم عمرو ثانی عیار صاحبقران یہ نعرہ کرکے خواجہ نے اسکی زبان مین بڑھ کے سوزن دیا اسکا لباس اُتار کے آپ پہنا اسکی صورت بنکر اس کو داخل زنبیل کیا آپ لشکر کی طرف روانہ ہوے تھوڑے عرصے مین اسکے لشکر مین آکے پہونچے ملازمین نے جو منتظم کو آتے ہوے دیکھا سب نے جھک کے قاعدے سے

سلام کیا منتظم جادو سے سب کو جواب سلام دیا جو لوگ زیادہ گستاخ تھے اُنھون نے قریب آکر پوچھا
کہ آپ اسقدر جلد کیون واپس آئے کیا عرضی دینے کا موقع نہین پایا منتظم نقلی نے کہا مین نے جاکر دیوار
کے پاس ایک آواز دی کہ مین خداوند آئینہ اندام کا ایک نامہ لایا ہون وہان سے ایک ساحر آیا
مجھسے نامہ لیگیا وہان سے جواب بھی لایا کہ مین فوج روانہ کرونگا تم اسیران اسلام کو میرے پاس لے آؤ لہذا
جسقدر اسیر ہین اُن سب کو میرے سامنے لاؤ ملازمین منتظم گئے سب سرداران اسلام کو صندوقون مین سے
نکال کے لائے منتظم نقلی نے کہا ان سبکی قید کاٹو سحر اُتارو لوگون نے اُسی وقت سبکی قید کاٹی سحر اُتارا منتظم
نقلی نے سبکو اپنے ہمراہ لیا سرداران اسلام نے جو رہائی پائی چاہا فوج مخالف پر حملہ کرین منتظم نقلی نے کہا مین نے
آپ لوگون کو رہائی دلائی ہے آئین شجاعت کے خلاف ہے ابھی آپکو ایوان جادو کے حضور مین چلنا چاہیے
وہان جو کچھ آپ کی بابت وہ فرمائین گے وہ کیا جائیگا صاحبقران نے فرمایا ایوان جادو کو جو کچھ کہنا ہو
ہمسے یہین آکے کہے ہم وہان ہرگز نہ جائین گے یہ کہکے صاحبقران آگے بڑھے فوج جو کچھ منتظم کے ہمراہ تھی
صاحبقران کیطرف بڑھی امیر نے شیرانہ حملہ کیا اُس وقت تلوار بھی پاس نہ تھی صاحبقران نے جو حملہ کیا اور سب
سردار بھی آمادہ ہوگئے فوج منتظم کے لوگ تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے منتظم نقلی اُسی ہنگامے مین غائب ہوگیا
ایک گوشے مین آکے اپنی صورت اصلی ظاہر کی وہان سے بدیع الملک کے لشکر کی طرف روانہ
ہوا یہان بدیع الملک اپنی بارگاہ مین بیٹھے تھے ذکر ہو رہا تھا کہ خواجہ کل سے نہین معلوم ہوتے کہ کہان
چلے گئے بدیع الملک سب سے فرمارہے تھے کہ خواجہ کو صاحبقران زمان کے رہا کرنے کی بڑی
فکر ہے اسی واسطے کہین گئے ہین مگر ایک روز گذر گیا اور ابھی تک اپنے لشکر مین واپس نہ آئے اس سبب سے
البتہ کسی قدر خیال ہوتا ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ خواجہ آئے بدیع الملک سے کہا مین امیر کو رہا کر آیا
ہون مگر صاحبقران مع لشکر اس وقت نرغہ مین گھرے ہوئے ہین جلد لشکر لیکر چلو کفار امیر پر حملہ آور
ہین یہ سنکر بدیع الملک اُٹھے اُسی وقت سب لشکر تیار ہوا خواجہ سب کو اپنے ہمراہ لیکر اُس طرف
روانہ ہوے یہان امیر نے بہت سے کفار کو واصل جہنم کیا خود بھی زخمی ہوے تھے دعا کے واسطے مسلمانون
نے ہاتھ اُٹھادیے تھے ہر ایک کہہ رہا تھا کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز وقت مدد ہے اگر
تجھے اس وقت ہمارے تئین دست کفار سے قتل کرانا ہے تو کیا چارہ ہے اور اگر ہمین مظفر و منصور
کرانے کا ارادہ ہے تو ہماری مدد کر اس بلا کو رد کر ابھی سبکی دعا ختم نہوئی تھی کہ صحرا سے گرد اُڑی شہریار
کے نعرے کی آواز آئی * درین دنیا دلیری و شجاعت ہست کام من * اگر نامش بمیدانی بدیع الملک نام من *
صاحبقران نے جو نعرہ بدیع الملک کی صدا سنی شکر خدا بجالائے بدیع الملک نوجوان مانند شیر فوج
شریر پر آپڑے صاحبقران پر سینہ سپر ہو کر فوج مخالف سے مقابلہ کیا تھوڑی ہی دیر مین لشکر کفار نے فرار پہ
قرار کیا بدیع الملک کی فتح ہوئی اُن فراریون کا تعاقب بھی نہ کیا بصد فتح و فیروزی نوبت نقارے بجاتے
اپنے لشکر کی طرف چلے بدیع الملک نے صاحبقران کی قدمبوسی کا شرف حاصل کیا امیر کو نہایت خوشی
ہوئی جب بارگاہ مین آئے بدیع الملک نے سامان جشن کیا بہت کچھ مال و زر نقد تقسیم کیا امیر نے سب کیفیت
اپنے یہان کی بیان کی بدیع الملک نے اپنا حال کہا قنداب جادو وغیرہ بھی صاحبقران کی قدمبوسی
سے مشرف ہوے امیر نے سب کو بصد عزت و حرمت محفل مین بٹھایا لشکر مین بڑی خوشی ہوئی امیر نے

بدیع الملک سے فرمایا اے راحت بخش قلب و جگر و اے نور بصر شجاعت کا تم پر خاتمہ ہی واقعی صاحبقرانی کے لائق سوا تمہارے دوسرا نہین یہ بات گو بعض بعض لوگون کے خلاف ہوئی مگر صاحبقران کے سبب سے کوئی کچھ نہ کہہ سکا شب بھر محفل عیش و عشرت رہی امیر نے صبح کو بدیع الملک سے دریافت فرمایا کہ اس جگہ کا کیا نام ہی بدیع الملک نے عرض کی یہ سر حد ایوان نہ طاق ہی آگے اسکے ایوان نہ طاق ہی یہ وہ جگہ ہی جو طلسم سے بھی سخت صعب ہی آئینہ اندام جادو اب مجبور رہوا تو یہان پناہ لینے کے ارادے سے آنیوالا ہی سب طلسم کو اپنے ساتھ لائے گا کچھ لوگون کو روانہ بھی کیا تھا مین نے جب سے اس طلسم کی لوح حاصل کی کوئی مرحلہ اس طلسم مین فتح کرنا نہین پڑا لوح سے پہلے ہی ہدایت پائی کہ اس طرف آؤن آئینہ اندام جادو سے مقابلہ کرون شکر ہی کہ یہان آنے سے آپ کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا اب یقین ہی آئینہ اندام جادو بھی اور سب طلسم کے لشکر بھی اس طرف آئین امیر نے فرمایا اے بدیع الملک زمرد ثانی اور توریج کہان ہین شہزادہ بدیع الملک نے عرض کی مین بہت دنون سے اُن لوگون کے حالات سے واقف نہین ہون بہت زمانہ ہوا کہ ایک بار یہ سننے مین آیا تھا کہ توریج و زمرد ثانی کے واسطے آئینہ اندام جادو نے ایک طلسم بنا دیا ہی اُس طلسم مین دونون حکومت کرتے ہین پھر سنا کہ زمرد ثانی شہر قنداب مین ہی اور توریج کے واسطے طلسم بنایا گیا ہی وہ وہان پر بادشاہی کرتا ہی نہین معلوم کیا حالت ہی اور وہ لوگ کہان ہین صاحبقران بدیع الملک سے شب بھر یہی باتین کرتے رہے صبح کو بدیع الملک نے بعد فراغ نماز صاحبقران سے عرض کی اب مین لوح دیکھتا ہون جو کچھ ہدایت ہوگی وہ کرونگا اس وقت تک یہان اسی سبب سے ٹھہرا تھا کہ آپ کی قدمبوسی کرون امیر نے فرمایا بہتر ہی لوح دیکھو اگر یہان ٹھہرنا مناسب ہو قیام کرو ورنہ آگے بڑھو بدیع الملک نے لوح دیکھی نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا ابھی یہان سے کوچ کرنا اچھا نہین ہی اگر آئینہ اندام جادو سے مقابلہ کرنا منظور رہی تو یہان قیام کرو ورنہ ایوان کے اندر جاؤ جب تمھین وہان کی لوح دستیاب ہوگی وہ کام دیگی اور اگر آئینہ اندام سے مقابلہ نہوگا اور ایوان کے اندر داخلہ کروگے تو آئینہ اندام بخوف جان یہان سے بھاگ جائیگا پھر ہاتھ نہ آئیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ یہین ٹھہرے رہو ابھی اندر جانے کا ارادہ نہ کرو شہزادہ بدیع الملک نے صاحبقران سے کل کیفیت بیان کی امیر نے فرمایا ابھی اندر جانے کی کوئی ضرورت نہین ہی جبتک آئینہ اندام سے مقابلہ نکرینگے ایوان کے اندر نہ جائینگے بدیع الملک خاموش ہو رہے صاحبقران نے فرمایا یہان مقیم رہنا بیکار ہی نہین معلوم آئینہ اندام کب آئے بہتر یہ ہی کہ اس صحرا مین شکار کھیلین مگر دور نہ جائین جس وقت آمد لشکر آئینہ اندام جادو ہوگی اُس وقت ہمین اطلاع کیجائیگی شہزادہ بدیع الملک نے بھی اس رائے کو پسند کیا اُسی وقت خادمون کو بلا کر حکم دیا کہ ہم برائے شکار جائینگے سامان شکار درست کرو خادمون نے حسب الارشاد سامان سفر درست کیا بدیع الملک اور صاحبقران نے مع چند سرداران قدیم کے برائے شکار کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر خدمت شائقین مین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو سب لشکر کو لیکے چلا دور دور کے بعد ایک صحرا مین پہونچا دیکھا زمرد ثانی اور توریج مع اپنے لشکر کے وہان مقیم ہین اشراق نے بھی لشکر کو روکا زمرد کو جو اشراق کے آنے کی اطلاع ہوئی یہ اپنی بارگاہ سے

باہر آیا اشراق کے پاس گیا تورج کو بھی اپنے ساتھ لیتا گیا اشراق نے جوان دونون کو دیکھا کہا اے زمرد
تم ابھی تک ایوان کے قریب نہین پہونچے زمرد نے کہا اے شہنشاہ بسبب خوف مین اس صحرا مین مقیم رہا
خیال یہ تھا کہ ایسا نہو راہ مین طلسم کشا مل جاے تو اوس سے مقابلہ کرنا پڑے میرے ساتھ لشکر بھی بہت کم
ہی مین اُن لوگون سے کیونکر مقابلہ کر سکونگا گو تورج نے مجھسے بہت کہا مگر مین نہ جا سکا آپ کے آنے کی
خبر پا چکا تھا اس سبب سے دل قوی تھا اسی صحرا مین رہا اب آپ کے ہمراہ چلونگا بہت جلد پہونچونگا اشراق
خاموش ہو رہا اُس شب سب وہین مقیم رہے دوسرے روز علی الصباح اُس صحرا سے کوچ کیا قریب دو
کوس کے راستہ طے کیا ہوگا کہ سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی اشراق نے لشکر کو روکا زمرد سے کہا معلوم
ہوتا ہی کہ طلسم کشا آیا ہی یہ اُسی کے لشکر کے آمد کا نشان ہی بہتر یہ ہی کہ یہان ٹھہر جائین خبر منگائین طلسم کشا
کا ارادہ دریافت کرین اگر وہ ہمارے ہی مقابلے کو آتا ہی تو ویسا انتظام کرین ورنہ آگے بڑھین زمرد
نے جو یہ بات سُنی اسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا تورج نے کہا اے شہنشاہ اگر طلسم کشا براے مقابلہ
آتا ہی تو بہت اچھی بات ہی مین اوس سے مقابلہ کرونگا ہو لشکر بھی بھیجدینا ممکن ہی اگر ہمارے یہان کے
لشکری ایک ایک مٹھی خاک کی طلسم کشا کے لشکر پر ڈال دینگے تو لشکر اُسکا معلوم نہوگا اشراق نے کہا
میری بھی یہی راے ہی کہ طلسم کشا سے اب کی بار جو مقابلہ ہو تو سحر کے ذریعہ سے نہو بلکہ اُس سے بجرات و شجاعت
لڑین خداوند آئینہ اندام ضرور فتح دینگے اُسکو اسیر کر لینگے کیا جان ہی جو لڑکر فتح پا کے بازی لے جائے
ہمارے یہان اسقدر لشکر موجود ہی کہ جسکی گنتی کرنا ممکن نہین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا
اشراق نے دیکھا کچھ دیوان شریر آگے آگے باختہ حواس بھاگتے ہوے اُنکے عقب مین بہت سے ساحر
چاک گریبان روتے پیٹتے چلے آتے ہین یہ کیفیت دیکھ کے اشراق نے تورج اور زمرد سے کہا کہ
میرا خیال بیجا تھا ہرگز یہ لشکر طلسم کشا کا نہین ہی بلکہ کسی سردار طلسم کو طلسم کشا نے قتل کیا ہی اُسکے ساتھ
سے یہ سب لوگ بھاگے ہوے آتے ہین یہ کہکے اپنے ساحرون سے کہا کہ جلد جاؤ انکی خبر لاؤ ساحر اُس
طرف روانہ ہوے جب قریب پہونچے دیوان شریر نے تو کچھ جواب انکو نہ دیا جب ساحرون کے پاس
پہونچے اور اُنسے کیفیت دریافت کی تو سب نے کہا کہ ہم لوگون سے تم اور تمھارے شہنشاہ بالکل واقف
نہین ہین خداوند نہین جانتے ہین اور ہم اُنھین پہچانتے ہین ہمارے مالک کا نام منتظم زندان حفاظت تھا خداوند
نے حمزہ ثانی کو قید کر کے ہمارے مالک کے سپرد کیا تھا جب فرمان خداوند پہونچا کہ اب اس طلسم مین رہنا
اچھا نہین ایوان نہ طاق کی طرف روانہ ہو اور زیر دیوار پہونچ کے ہمارا انتظار کرو ہم لوگ حسب الارشاد
خداوند اُس طرف روانہ ہوے اور قید حمزہ ثانی بھی مع جملہ سرداران حمزہ کے اپنے ہمراہ لی خداوند نے
یہ بھی فرمایا تھا کہ جب وہان پہونچنا تو بہت ہوشیاری سے رہنا کیونکہ طلسم کشا لوح طلسم حاصل کر چکا ہی اور
ایوان کی طرف جاتا ہی اگر اُسکی نگاہ حمزہ کے قید پر پڑیگی تو جس طرح اُس سے بن پڑے گا قید
چھین لے جائیگا اُس سے کسی کا بس نہ چلیگا اور مین ابھی اُسکے کسی کام مین دخل نہ دونگا اس سے
لازم ہی تم لوگون کو کہ قید پوشیدہ کر کے لے جاؤ ہم لوگ قید کو پوشیدہ کر کے لے گئے جب ایوان کے
زیر دیوار پہونچے اور خداوند کے منتظر ہوے اُس وقت ایک واقعہ ایسا گذرا کہ جسکو ہم بیان نہین
کر سکتے کہ کس سبب سے سرداروں نے مع حمزہ کے رہائی پائی یہ بات تو ضرور ہوئی کہ ہمارے مالک

ایک عرضی ایوان جادو بادشاہ ایوان نہ طاق کے دینے کو گئے وہان سے آکے اُنھون نے کہا کہ
سب اسیرون کو مین اپنے ہمراہ لے جاؤنگا ان لوگون پر سے سحر اُتارو ہمنے سب پر سے سحر اُتارا قید سب کی
الگ کی آزادی جو اُنکو ممکن ہوئی سب سردار برسر جنگ ہوے ہمارے مالک اُسی وقت سے غائب ہوے
پھر اُنکا پتہ نہ معلوم ہوا ہم لوگون نے چاہا حمزہ کو پھر اسیر کرین مگر اُسکی مدد کے واسطے طلسم کشا مع لشکر آگیا وہ
ہم لوگون سے اُنکو چھڑا کر لے گیا اگر ہم لوگ اُس وقت مقابلہ کرتے تو ضرور جان جاتی اب سب یکجا ہو گئے ہین جب
ہمنے اُن لوگون کے سامنے سے فرار کیا تو کئی کوس پر آکے دم لیا چونکہ مسافت بعید طے کی تھی اس سبب سے
آگے بڑھنے کی ہمت نہوئی وہین قیام کیا ہرکارون کو خبر کے واسطے بھیجا سب نے آکر ہمسے یہ بیان کیا کہ
وہان جشن کی تیاری ہو رہی ہے لشکر مین ہر ایک شادان و فرحان اپنے اپنے احباب سے مل رہا ہے یہی چرچا
ہے کہ اب اس طلسم کو بفضل خدا فتح کر لیا بہت سے لوگ طلسم کشا کی ہمت و جرأت کی تعریف کرتے ہین بہت سے
لوگ خداوند آئینہ اندام کی شان مین کلمات ناروا زبان سے نکالتے ہین اس کیفیت کو سنکر ہمنے
وہان کا ٹھہرنا اچھا نہ جانا خداوند کے پاس فریادی جاتے ہین اشراق اس کیفیت کو سنکر دنگ ہو گیا
زہرہ اور تورج کا رنگ زرد ہو گیا ساحرون نے کہا طلسم کشا بڑا صاحب جرأت ہے کسیکو خیال مین نہین
لاتا ہر ایک ساحر کو ادنی تصور کرتا ہے اُس سے لڑکر فتح پانا محال ہے اب لوح طلسم کی مل جانے سے اسکی
جرأت اور زیادہ ہو گئی ہے اشراق نے جواب دیا مین ان باتون کا قائل نہین ہون طلسم کشا کیا چیز ہے
اگر خداوند چاہین تو دلی ایک طفل مکتب طلسم کشا کے زیر کر لینے کو بہت ہے سب اسکے ادب سے خاموش ہو گئے
بلکہ تائید رائے بھی کی اور دل مین سب نے یہی خیال کیا کہ اب اسکی بھی موت آئی ہے جو ایسی دل مین سمائی
ہے اب یہ طلسم کشا کے مقابلے مین جائیگا ذلت و رسوائی سے مارا جائے گا اور اشراق کے بھی دل کی یہی
کیفیت ہوئی گو اسنے سب کا خوف مٹانے کے واسطے یہ تو کہدیا کہ اب مین چلکر طلسم کشا کو زیر کر لونگا مگر
ساتھ ہی یہ بھی خیال گذرا کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرنا آسان نہین ہے حقیقت مین وہ ہمت و جرأت کا پتلا ہے اور اب
لوح پا جانے سے اُسکے دل کی اور ہی کیفیت ہے علاوہ اسکے اپنے لشکر کو رہا کیا اور جرأت سوا ہوئی اگر
خداوند بھی اُس سے مقابلہ کرین گے تو بہت پریشان ہونگے یہ خیال جو اسکے دل مین آئے اس نے بھی ہمت ہاتھ
سے دی اسنے کہا اگر تم لوگون کو ایسا ہی طلسم کشا کا خوف ہے تو یہان قیام کرو جب خداوند تشریف لائین گے
اُسوقت خداوند کے ہمراہ چلنا اس وقت کسی کا گزند نہ پہنچے گا اس بات کو زہرہ اور تورج نے بھی پسند کیا
اور سب لوگ بھی متفق ہوے سب نے کہا ہمین خداوند کے ساتھ جانا بہتر ہے مگر ابھی سے بچائین گے اگر لوح طلسم
کی طلسم کشا کے پاس نہ ہوتی تو ہمین جانے مین انکار نہ تھا اب چونکہ اُسکے پاس لوح طلسم موجود ہے اس وقت
ہین اُس سے مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے اور جب خداوند ہمراہ ہونگے تو وہ لوح کی تاثیر کو غائب کر دینگے طلسم کشا
کو اسیر کرتے ہوے اپنے ہمراہ لیتے جائین گے اشراق نے کہا اس بات کی اُمید نہ رکھو خداوند کو ہم تم سب سے
بڑھ کے طلسم کشا کی خاطر منظور ہے جبتک طلسم کشا کے دل مین نور ایمان آئینہ پرستی پیدا نہو گا اُس وقت تک
خداوند جلد کا لکم اُسکی خوشی کے موافق کرین گے ہم لوگون کا قتل ہو جانا اُنہین منظور ہے اور طلسم کشا کا رنجیدہ
ہونا گوارا نہین ہے بلکہ اُنکا مصمم ارادہ یہ ہے کہ ابھی طلسم کشا کو اسیر نکرین اور لوح کی تاثیر سلب نفرمائین خود ایوان
کے اندر تشریف لیجا کر ایسی قدرت طلسم کشا کو دین کہ وہ دیوار ایوان منہدم کر کے اندر ایوان کے

آئے دو چار مرحلے ایوان کے بھی فتح کرے تاکہ خوف ایوان جادو دل مین پیدا ہو اُس وقت خداوند اپنا اعجاز دکھائینگے طلسم کشا کو اسیر کرینگے اس کیفیت کے دیکھنے سے ایوان کے باشندون کے دل خداوند کی طرف رجوع ہونگے اور سب بدل وجان مذہب آئینہ پرستی قبول کرین گے لوگون نے جواب دیا کہ اس معاملہ مین خداوند کے سوا اور کون دخل دیسکتا ہی جو اُنکے مزاج مین آئے وہ کرین مگر ہمین آپ کے ہمراہ جانا ایسے وقت مین منظور نہین اشراق نے کہا مین خود تم لوگون کی وجہ سے ٹھہر گیا ورنہ مجھے کوئی خوف نہ تھا مین جاتا اگر طلسم کشا میرے مقابلے مین آتا مین اُس سے مقابلہ کرتا خداوند میری مدد ضرور کرتے اور طلسم کشا کو میرے ہاتھ سے شکست دلاتے مگر تم لوگون نے مجبور کر دیا ہی اب مین مجبور ہون زمرد ثانی نے کہا قدرت خداوند کی بات دوسری ہی مگر ظاہر آپ طلسم کشا سے مقابلہ نہین کر سکتے کیونکہ اب اُسکے ہمراہ بھی تو بہت سا لشکر ہی اشراق نے کہا اے زمرد میری ہمت مثل تیرے نہین ہی جو مین زیادتی لشکر طلسم کشا سے گھبرا جاؤن مین اس طلسم کا بادشاہ ہون ابھی چاہون تو طلسم کشا کو مع لشکر خاک مین ملا دون کیا مین جنگ کرنے مین عاجز ہون زمرد ثانی خاموش ہو رہا اشراق نے چند ساحرون کو بلا کر کہا تم لوگ جاؤ خداوند کی خبر لگاؤ اگر زیارت حاصل ہو تو یہ سب واقعہ بیان کرنا اور یہ بھی کہنا کہ اب مجھے بھی اس امر کا خوف ہی کہ خزانہ میرے ہمراہ ہی اگر طلسم کشا آیا اور اُسنے مقابلہ کرنا چاہا تو مین اُس سے مقابلہ کرنے مین تو بند نہین ہون مگر آپ کے خیال سے خوف آتا ہی ایسا نہو آپ اُسکو فتحیاب کرائین اور میرا خیال نہ فرمائین ساحرون کو یہ پیام دیکر روانہ کیا ساحر آئینہ اندام کی تلاش مین روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت آئینہ اندام کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو سب کو رخصت کر چکا تو امور ضروری جو اسکو انجام دینا تھے انمین مشغول ہوا پہلے اُسنے جہان تحفہ جات طلسمی تھے وہان سے منگائے اُسکے بعد جو جو ساحر زمین کے اندر حبس دم کیے سیکڑون سال سے بیٹھے تھے اُن سبکو بیدار کیا اس انتظام مین اُسکو چار روز صرف ہوے پانچوین روز اُسنے سب کامون سے فرغت پائی جن جن ساحرون کو اُسنے بیدار کیا تھا اُنھون نے جو آنکھ کھول کے طلسم کو دیکھا بالکل ویران پایا آئینہ اندام سے دریافت کیا یا خداوند اسکا کیا سبب ہی کہ اب اس طلسم کو ہم اسقدر ویران پاتے ہین کہ جیسا یہ سابق مین بھی نہ تھا اُس زمانے مین یہان جانوران صحرائی اس کثرت سے تھے کہ جیسے کسی آباد شہر مین آدمی ہوتے ہین جب آپنے یہان سکونت اختیار کی وہ سب آپ کے مطیع ہوے جہان جہان آپنے اُنھین رہنے کی اجازت دی وہ سب وہان وہان سکونت پذیر ہوے یہان آدمیون کی بستی ہوئی اب کیا سبب ہی جو یہ اسقدر ویران ہوگیا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ اے بزرگان دین تمھین اس بات کی کیفیت نہین معلوم ہی اصل مین اس سرزمین پر اب میرا عتاب نازل ہوا ہی اور مین اب یہان رہنا پسند نہین کرتا اور ایوان نہ طاق کا بادشاہ جسکا نام ایوان جادو ہی مجھے بخداوندی مانتا تو ہی مگر میرا بالکل اعتبار اُسے نہین ہی اور وہان کے باشندے اپنے سحر پر اس درجہ نازان ہین کہ کسی کو خیال مین نہین لاتے اب میرا ارادہ یہ ہی کہ اُن لوگون کو راہ راست پر لاؤن وہان جا کے اپنا اعجاز دکھاؤن ایک شخص کو اس طلسم کا طلسم کشا مقرر کیا ہی اُسکو لوح بھی دلا دی ہی اور وہ اصل مین غیر ساحر ہی اُسکے ہاتھ سے دیوار ایوان نہ طاق کو منہدم

گرادونگا اُسوقت ایوان جادو اور کیوان جادو کو یہ کیفیت معلوم ہوگی اُسکو گرفتار نکرسکین گے جب مجبور ہونگے
تو مین طلسم کشا کو اسیر کرودنگا سب کو میری قدرت کی کیفیت معلوم ہوگی پھر میرے خداوند ہونے مین ہرگز انکار
نکرسکینگے مین سبکو اپنا مطیع کرکے اور تمام دنیا مین مذہب آئینہ پرستی رائج کرکے پھر اس دہر کی سکونت
ترک کرودنگا اور آسمان پر رہونگا یہی شخص جو اب طلسم کشا کے لقب سے مشہور ہی میری طرف سے اس دنیا کا
انتظام کرتا رہیگا اور تم سب لوگون کو اُسکی اطاعت قبول کرنا پڑے گی اُن ساحرون نے کہا آپ جسکو
فرمائینگے ہم اُسکی اطاعت قبول کرینگے آئینہ اندام نے کہا جب تم لوگ اُسکی اطاعت قبول کروگے تو
وہ بھی تمھین مثل میرے فائدہ پہونچائیگا سب بہت خوش ہوے آئینہ اندام نے اُسی روز وہان سے کوچ کیا
اور طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت اُن ساحرون کی بیان کی جاتی ہی کہ جنھین آئینہ اندام جادو کے پاس برائے اطلاع اشراق آئینہ پرست نے بھیجا تھا

یہ لوگ جو روانہ ہوے کئی روز کے بعد ایک دریا کے قریب پہونچے دیکھا دریا کے چارون طرف سبزہ نہایت
تکلف سے روئیدہ ہی لب ساحل ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آرہی ہی ساحرون نے کہا یہان دم بھر ٹھہرجانا بہت اچھا
ہی دم لے لین پھر آگے چلین یہ سوچ کے سب ساحر وہین ٹھہرے دریا سے ہاتھ منھ دھونے لگے تھوڑی
دیر نہ گذری تھی کہ سامنے سے ابر سیاہ اُٹھا ساحر سمجھے کہ کسی کی آمد ہی یہ سوچ کے سب سنبھل بیٹھے تھوڑی
دیر مین وہ ابر قریب آیا ان لوگون نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آئینہ اندام جادو جاتا ہی یہ سب بھی سحر
کرکے بلند ہوے قریب تخت آئینہ اندام تو نہ پہونچ سکے مگر اور ساحرون سے ملے اپنے آنے کا سبب
بیان کیا ساحرون نے آئینہ اندام کو اطلاع دی آئینہ اندام نے اپنا تخت ٹھہرا کر ہمکو بلایا یہ لوگ جو قریب
گئے آئینہ اندام نے انسے آنے کا سبب پوچھا ساحرون نے سب کیفیت بیان کی کہ ہم لوگ اس سبب سے
آئے ہین کہ طلسم کشا نے بڑا سر اُٹھایا ہی قریب دیوار ایوان نہ طاق پہونچ گیا ہی وہان منتظم زندانخانہ
طلسم کو اُسنے قتل کیا اور امیر ثانی کو رہا کرلیا اب اُس سے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا یقین ہی وہ خبر پاکر اسطرف
بھی آئے اور شہنشاہ اشراق سے مقابلہ ہوا امید فتح نہین ہی آپ چاہین تو یہ سب مشکلین آسان ہون
آئینہ اندام نے کہا مین نے اشراق سے کہدیا تھا کہ خبردار تو خوف نہ کرنا مین سب انتظام کرونگا کسی قدر
حفاظت رکھنا اُسکو اسقدر خوف طلسم کشا طاری ہوگیا کہ اسنے تم لوگون کو میرے پاس برائے مدد روانہ
کیا اگر مین یہان سے نہ چلتا تو یقین ہی تم لوگ مجھے تلاش کرکے واپس جاتے اور وہ جب خبر پاتا تو وہان
فرار کرتا نہین معلوم کہان بھاگ کے جاتا جب مین ایوان کے قریب پہونچتا تو اُسکو نہ پاتا یہ تو بڑی بری
بات کی تھی مین چلکر اشراق سے اسکی شکایت کرونگا یہ کہکے اسنے اور حالات بدیع الملک کے دریافت
کیے جسقدر ساحرون کو معلوم تھے اُن لوگون نے بیان کیے جو نہ جانتے تھے اُسکے بتانے سے انکار
کیا آئینہ اندام جادو ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر چلا تین روز تک برابر قطع مراحل مین مصروف رہا چوتھے
روز ایک صحرا مین پہونچا اور ہمراہی اسکے بہت تھک گئے تھے سب نے اسکے قریب جاکر کہا یا خداوند
ہم لوگون سے اب نہین چلا جاتا بھوک کی سبب سے آتش اشتہا مشتعل ہی اگر آپ کی مرضی ہو تو ایک روز اس صحرا مین

قیام فرمائیے ہم لوگ دم لے لین آئینہ اندام جادو نے کہا مین تم لوگون کے سبب سے یہان قیام کرتا ہون ورنہ دو روز کے بعد اشراق جادو سے جا کر ملتا اور اُسکو اپنے ہمراہ لیکر ایوان نہ طاق کی طرف جاتا سب نے کہا یا خداوند آپ چاہین سو برس تک رہبری کرین مگر ہم لوگون مین یہ قوت و قدرت کہان ہی آئینہ اندام مجبور ہوا ابر کو زمین پر اُتارا ساحرون نے بارگاہ استادگی آئینہ اندام بارگاہ کے اندر آیا اور سب ساحر بھی اسکے ہمراہ اندر آئے تھوڑی دیر کے بعد اسنے ساحرون سے کہا اس صحرا مین مین نے اپنی قدرت سے ایک درخت پیدا کیا ہی اُسکی ہر شاخ پر ایک ایک طائر سبز ہر وقت بیٹھا میرا نام لیا کرتا ہی اور اسکے علاوہ اور بہت کچھ عجائبات یہان کے لائق دیکھنے کے ہین سب ساحرون نے کہا یا خداوند ہم بہت مشتاق ہین مگر آپ بھی تشریف لے چلین آئینہ اندام اُٹھا سب کے ہمراہ ہوا پہلے اُس درخت کے قریب آیا دیکھا درخت جڑ سے اُکھڑا ہوا پڑا ہی بہت سے طائر بھی اُسکے قریب مرے پڑے ہین آئینہ اندام کو کمال حیرت ہوئی سب ساحرون نے کہا یا خداوند آپ نے اسی درخت کی بابت ارشاد کیا تھا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین اسی درخت کا ذکر کرتا تھا مگر یہ خیال نہ تھا کہ مین اس درخت کو برباد کر چکا ہون دیکھون اور عجائبات ہین اگر اسمین سے کچھ مین نے باقی رکھے ہونگے تو تم لوگ دیکھ لوگے ساحرون سے اسنے یہ تو کہدیا مگر دل مین اسنے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان طلسم کشا آگیا اور اُسنے اُس درخت کو اُکھاڑ ڈالا یہ سوچتا ہوا آگے بڑھا کہ ایک آہوے تیر خوردہ اسکو نظر آیا اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا اس ہرن کو جانے نہ دینا ساحرون نے سحر کیا ہرن زمین پر گرا آئینہ اندام نے اپنے ملازمین کی طرف اشارہ کیا اُنھون نے بڑھکر اُسکو ذبح کرنا چاہا کہ دور سے گرد اڑی آئینہ اندام اُس طرف مخاطب ہوا اور ساحر بھی دیکھنے لگے کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک جوان رعنا سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے ہوے گھوڑے کو سرپٹ ڈالے پسینہ مین مع مرکب غرق چلا آتا ہی آئینہ اندام دیکھتے ہی پہچان گیا مگر اور ساحر واقف نہ تھے اُنھون نے پوچھا یا خداوند یہ جوان کون ہی آئینہ اندام نے جواب دیا یہ جوان طلسم کشا ہی خبردار اس سے بحث نکرنا جو شخص ہرن کے ذبح کرنے کو بڑھا تھا اُسکو بھی منع کیا کہ خبردار ہرن کو ذبح نکرنا یہ طلسم کشا کا شکار کیا ہوا ہی اُسکے دل کو صدمہ پہونچے گا یہ بات قدرت کے خلاف ہوگی آئینہ اندام تو یہان یہ کہہ رہا تھا وہان اُس جوان نے نعرہ کیا کہ خبردار اس آہو کو ہاتھ نہ لگانا اسے ہمنے شکار کیا ہی یہ نعرہ کرکے قریب آیا آئینہ اندام کی طرف نگاہ قہر و غضب دیکھکر خطاب کیا او مکار تو نے کیا سمجھ کے ہمارے شکار کو اپنے قبضے مین کرنا چاہا تھا آئینہ اندام نے جواب دیا اے شخص مین نے تیرے شکار کو روک لیا کہ تجھے زیادہ مسافت اُٹھانے کی تکلیف نہو اور اپنے شکار کو بہ آسانی پائے جوان نے کہا اے آئینہ اندام اگر تجھے اپنی زندگی درکار ہی تو اس مکر و زور کو ترک کر اور اطاعت صاحبقران زمان کی اختیار کرکے مشرف باسلام ہو اور زمرد ثانی اور ریختگان اور تورج کو میرے حوالے کر ورنہ مین اس طلسم کو تو خاک مین ملا چکا اب ایوان نہ طاق کو بھی برباد کر دونگا آئینہ اندام گو بخوبی آگاہ تھا مگر اسنے تجاہل عارفانہ کیا کہا اے جوان مجھے اپنا نام سے آگاہ کر کہ تو کون ہی اس طلسم کو تو نے کیونکر برباد کیا کس واسطے یہان آیا اُس جوان نے جواب دیا کہ تو مجھسے واقف نہین ہم بدیع الملک فتاح طلسم و قتال ساحران آئینہ اندام نے کہا اے شہزادہ بدیع الملک مین نے تمھاری شجاعت اور بہادری کے ذکر بہت سی کتابون مین دیکھے اور جیسے تم

میرے طلسم مین آئے مین نے تمھاری بڑی تعریف سُنی اور تمنے بڑے بڑے کارنمایان کیے اور جناب
صاحبقران کے واسطے کیا کیا اذیتین اُٹھائین مگرافسوس صاحبقران کو تمھاری قدر نہوئی مین یہ نہین
کہتا کہ تم رفاقت امیر ثانی کی ترک کرد و مگرازراہ دوستی تمسے اسقدر ضرور کہونگا کہ تم اب اس طلسم سے
واپس جاؤ تمھین جوہمت وجرأت مین صاحبقران نے یکتا پایا اور اپنے سے اچھا دیکھا اُنھین رشک ہوا
اور اسی سبب سے وہ چاہتے ہین کہ تمھاری جان جائے کہ اُنکی صاحبقرانی کو فروغ ہو جبتک تم زندہ رہوگے
حمزۂ ثانی کی صاحبقرانی کو فروغ نہوگا بدیع الملک نے کہا او مکار تو نے پھر مکر کی باتین کرنا شروع کین جو
مین نے سوال کیا اُسکا جواب نہ دیا دیکھ اگر جان عزیز ہی تو اسلام قبول کر اور صاحبقران زبان کی غلامی
اختیار کر ورنہ تجھے اسی وقت جہنم واصل کرونگا ابھی تک تجھے یہ خیال نہین کہ تیرا انجام کیا ہونے والا ہی طلسم
بھی تیرا برباد ہو چکا تو بھی مجبور ہوا اب ایوان کی طرف اپنی جان بچانے جاتا ہی اس وقت ایسی مکر آمیز باتین
کر رہا ہی مین کب تیرے اس کہنے کو قبول کرونگا آئینہ اندام جادو نے کہا اے طلسم کشا غصہ کو کام ندو جو کچھ
مین کہتا ہون اُسے اچھی طرح سنو تم ہمت وجرأت مین یکتا ہو اور جوش جرأت مین تمھین انجام کا خیال نہین اگر
تم امیر کو عزیز ہوتے تو صاحبقران یہ مصائب تمھارے واسطے گوارا کرتے کہ اس طلسم مین آؤ اور ہر طرح کی
تکلیف اُٹھاؤ دیکھو اشراق جادو میرا نائب ہی مگر مجھے اُس سے محبت قلبی ہی مین اُسکی سو طرح سے حفاظت
کرتا ہون اگر امیر کو تمھارا خیال ہوتا تو ایسا ہی وہ تمھارے واسطے بھی کرتے اس طرح طلسم مین ہرگز نہ
آنے دیتے بس مجھے تمھاری جرأت وہمت پر رحم آتا ہی اسی سبب سے آجتک مین نے تمسے کسی بات کا
عوض نہین لیا ورنہ جسوقت چاہتا تمھین فنا کر دیتا تم آگاہ نہین ہو مین خداوند ہون مجھے مثل زمرد کے خیال
نکرنا کہ اُسنے جھوٹا دعوی خداوندی کا کیا اور تمھارے خوف سے اب پناہ ڈھونڈتا پھرتا ہی اس وقت تک جو
تم نے مرحلہ جات فتح کر لیے میری خوشی تھی ورنہ تم مین اس قدر قدرت نہ تھی جو تم مرحلہ جات فتح کرتے اور
دیسے ایسے ساحران نامی کو قتل کرتے یا اپنا مطیع بناتے لوح اس طلسم کی ایسی جگہ پر تھی جسکا حال سوا
میرے دوسرے کو نہ معلوم تھا مین نے ہی تمھین وہان تک پہونچایا اور لوح دار کو قتل کرا کے تمھین لوح
دلائی مین ابتک یہ چاہتا ہون کہ تم راہ راست پر آجاؤ اور یہ فساد جو تم نے پیدا کیا ہی اسکو موقوف
کرو مین اس طلسم کی حکومت تمھارے نام کرون سب تمھارے تابع ہون تم یہان چین سے رہو صاحبقران
اگر تمھاری اطاعت قبول کرین تو تم اُنھین بھی اپنے ہمراہ رکھو ورنہ اُنکی بابت مین تمھین اختیار ہی مین کچھ نہین
کہہ سکتا اور جو لوگ تمھارے ہمراہ ہین یہ سب تمھارے تابع فرمان ہین اُنکی بابت بھی مین کچھ نہین کہتا
کیونکہ جیسا کچھ تم اُنسے ہدایت کروگے وہ بسر وچشم تمھارا کہنا قبول کرینگے آئینہ اندام جادو
نے دیر تک شہزادہ بدیع الملک نامدار سے جو یہ باتین کہین اور جو ساحر اسکے ہمراہ تھے اُنھون نے
بھی بدیع الملک نوجوان کو بخوبی سمجھایا شاہزادے کا مزاج برہم ہو گیا نہایت غصہ آگیا تلوار میان
سے نکال لی آئینہ اندام کی طرف نہایت تیزی سے جھپٹ کر نعرہ کیا قریب تھا کہ تلوار اسکے سر پر لگائین کہ
آئینہ اندام سحر کر کے غرق زمین ہوا اور بھی دو چار ساحر جو سحر مین طاق تھے اپنی جان عزیز کو بچا کر اُسکے ساتھ
نکل گئے کہ ذکر اُنکا وقت پر آئیگا یہان بدیع الملک نامدار نے اور ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا
جب قریب سو ساحرون کے بدیع الملک نامدار کے ہاتھ سے بیجان ہوے تو سب نے مجبور ہو کر

امان طلب کی شاہزادے نے کہا جبتک تم لوگ اسلام قبول نہ کروگے امان نہ ملیگی سب نے دست بستہ عرض کی ہمین بسر وچشم منظور ہے ہم اسلام قبول کرتے ہین اور آئینہ اندام جادو کو برا جانتے ہین اگر ہمین ذرا بھی قدرت ہوتی تو اس وقت آپ کے سامنے سے فرار نکرتا ضرور کچھ قدرت دکھاتا شہزادہ بدیع الملک نوجوان نے ایک ہزار ساحر کو اُس وقت مسلمان کیا اُسی آہوے تیر خوردہ کو لیکر پلٹے دو چار قدم کے بعد صاحبقران ماہرخ سے ملاقات ہوئی امیر نے دیکھا بدیع الملک نوجوان مجمع ساحران اپنے ہمراہ لاتے ہین یہ دیکھکر صاحبقران گیتی زمان قریب بدیع الملک نوجوان کے آئے فرمایا اے بدیع الملک نامدار یہ ساحر کیسے ہمراہ کیسے ہین بدیع الملک نوجوان نے کل کیفیت بیان کی امیر کو خوشی تو ہوئی مگر آئینہ اندام کے زندہ نکل جانے کا ملال بھی ہوا بدیع الملک سے فرمایا اُس مکار کو زندہ نہ جانے دیا ہوتا یہی موقع تھا اب بڑی مشکل سے ہاتھ آئیگا ایوان مین جاکر روپوش ہوجائیگا بدیع الملک نے عرض کی مین نے چاہا تھا کہ اسکو قتل کرون مگر وہ غرق زمین ہوگیا اگر میرے ہاتھ سے کہان جائیگا ایوان کے قریب پہونچ کے اسکو قتل کرونگا ورنہ ایوان نہ طاق کو بھی مثل اس طلسم کے تباہ کرکے اُسے سزا دونگا امیر نے فرمایا اب یہان ٹھہرنا بھی صلاح وقت نہین ہے یہان سے روانہ ہوا ایسا نہو کہ آئینہ اندام مکان پر جاے اور لشکر مین کسی کو گزند پہونچاے بدیع الملک نامدار نے اُسی وقت لشکر مین جاکے سفر کا حکم دیا اُسی روز وہان سے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب حال آئینہ اندام کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ جو مقابلہ بدیع الملک سے بھاگا تھوڑی دور کے بعد زمین کے اوپر آیا قاعدہ سحر سے اس نے دریافت کیا کہ اشراق جادو اور لشکر کہان ہے اس کو سب کیفیت معلوم ہوئی اُس وقت آئینہ اندام کے ہمراہ چار ساحر اور بھی تھے اس نے اُن چارون سے کہا کہ تم میرے ساتھ نہ چل سکوگے اور مجھے اب یہ منظور ہے کہ اسی وقت اشراق کے پاس پہونچون اور اسکو اپنے ہمراہ لیکر ایوان کی طرف روانہ ہون لہذا تم میری پشت پر بیٹھو مین ابھی وہان پہونچ جاؤنگا لیکن یہ خیال رہے کہ جو کچھ اسوقت واقعہ گذرا ہے اسکا ذکر اشراق کے سامنے ہرگز نہ آئے ورنہ تم سب کی جان جائیگی اسی مین مصلحت تھی جو اس وقت مین نے ایسا کیا ورنہ ابھی طلسم کشا کو خاک مین ملا دیتا اشراق اگر یہ کیفیت سنےگا تو اُسے یہ خیال ہوگا کہ خداوند بسبب خوف کے یہان بھاگ آئے اور لوگون سے وہ ذکر کریگا سب کو یہی خیال ہوگا مجھے پھر کوئی خداوند بھی نہ مانیگا تم لوگ جانتے ہو کہ مین سحر کس درجہ حاصل کرچکا ہون ابھی تم سب کو فنا کرسکتا ہون مگر دوستی کرتا ہون کہ تمھین زندہ رکھتا ہون اب لازم یہ ہے کہ ہرگز تم اسکا ذکر نہ کرنا مین نے مصلحتاً اُس وقت ایسا کیا ورنہ مین مجبور نہ تھا سب ساحرون نے کہا یا خداوند آپ کی جو بات ہو وہ کرامات ہے ہم مین اتنی مجال کہان جو سمجھ سکین ہماری کیا مجال جو آپ کے راز کو افشا کرین آپ خاطر جمع رکھیے ہم لوگ اسکو کسی سے کبھی بیان نکرینگے آئینہ اندام نے ان سب سے عہد کرکے اپنی پشت پر بٹھایا اور سحر کیا مانند ہوا روانہ ہوا آن واحد مین اُس جگہ آکر پہونچا جہان اشراق جادو مع لشکر مقیم تھا پہلے اشراق کی بارگاہ دیکھ گیا اشراق اُسوقت اپنے مصاحبین سے یہی ذکر کررہا تھا کہ ابھی تک خداوند نے میرے ہرکارون کو بھی کوئی

جواب مرحمت نہین کیا نہ خود تشریف لائے اسمین دو سبب معلوم ہوتے ہین یا تو ابھی تک ہرکارون نے خداوند
کو نہین پایا یا خداوند نے جواب دینا مناسب نہین جانا زمرد ثانی اور نخجگان اور تورج وغیرہ سے یہ باتین
ہو رہی تھین کہ آئینہ اندام بارگاہ کے اندر آیا اشراق نے جو اسکی صورت دیکھی تعظیم کے واسطے کھڑا ہو گیا
زمرد نے بھی جلدی سے سجدہ کیا اشراق تخت سے اُٹھا آئینہ اندام جادو تخت پر آکے بیٹھا اشراق نے
کہا خداوند آپ نے بہت عرصہ کیا مین نے آپ کی خدمت مین ہرکارے روانہ کیے تھے وہ کہان ہین آئینہ اندام
نے کہا اے اشراق تو نے سراسر قدرت کے خلاف کیا جسوقت ہرکارے میرے پاس پہونچے مجھے غصہ آگیا
مین نے اُسی وقت اُنکو فنا کر دیا خبردار آیندہ ایسی حرکت نہ کرنا کیا تو میرے مزاج سے واقف نہ تھا اشراق
نے جو اُسکو برہم پایا کہا یا خداوند آپ میری خطا معاف کرین مین ہرگز ہرکارون کو آپ کی خدمت مین نہ بھیجتا مگر
سبب یہ تھا کہ یہان زمرد ثانی اور نخجگان نے میرا ناک مین دم کیا تھا شب و روز یہی کہتے تھے کہ اب
یہان رہنا اچھا نہین ہے طلسم کشا قریب پہونچ چکا ہے اور اُسنے حمزہ کو بھی مع تمام سردارون کے رہا کر لیا ہے اگر
وہ اس طرف آجائے گا تو قیامت برپا کر دے گا اُس سے لڑکر فتح پانا بہت مشکل ہوگا انھین لوگون کے کہنے
سے مین نے آپ کی خدمت فیضدرجت مین ہرکارے روانہ کیے تھے اب مین خطاوار ہون جو آپ کے
مزاج اقدس مین آئے سزا دیجیے آئینہ اندام نے زمرد کی طرف دیکھکر کہا اے زمرد تو تو دعوی خداوندی
کرتا تھا اب طلسم کشا سے کیون اسقدر خائف ہے کیا ایک بار سزا کی تجھے کچھ تاثیر نہین ہوئی اب چاہتا ہے کہ
مین پھر کوئی سزا تجھے دون آدمی سے جانور بنا دون زمرد نے کہا یا خداوند مجھے یہ خیال تھا کہ خزانہ سرکاری
ہمراہ ہے لشکر بھی خداوند کا ساتھ ہے تحفہ جات طلسمی شہنشاہ اشراق کے پاس ہین اگر طلسم کشا آئے گا تو وہ صاحب
لوح ہے اس لشکر کو خیال مین بھی نہ لائے گا سب سے لڑ بھڑ کر تمھین لیجائے گا اور لشکر بھی اُسکے ہاتھ سے قتل
ہوگا باقی ماندہ لوگ بخوف جان مسلمان ہو جائین گے آپ اُسکے عوض مین سزا دیتے آپ ہی کے خوف
سے یہ بات ہوئی آئینہ اندام نے کہا مین جب تک نہ چاہتا طلسم کشا کی کیا مجال تھی جو تم لوگون کو آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکتا
تمھین میرا اعتقاد نہین زمرد نے ہاتھ باندھے سر قدمون پر رکھدیا نخجگان و تورج نے بھی بہت کچھ منت کی
آئینہ اندام جادو خاموش ہو رہا اشراق نے اُن ساحرون سے پوچھا جو آئینہ اندام کے ہمراہ تھے کہ آجتک
طلسم مین آپ لوگون کو نہین دیکھا آئینہ اندام نے کہا یہ بزرگان دین ہین اور مین انھین ہمیشہ آسمان پر
رکھتا تھا جب یہ دنیا مین آتے تو تم انھین دیکھ نہین سکتے تھے نہین معلوم کیا سبب تھا جو مین نے انکو یہان بلایا
ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی اب یہ لوگ یہان آئے ہین انکے سبب سے تم لوگ تعلیم پاؤگے جب مین آسمان پر
جاؤنگا انکو یہان چھوڑ جاؤنگا یہ تمھین ہر بات کی تعلیم کرین گے انھین مثل میرے تصور کرنا کوئی بات انکے
خلاف مرضی نہ کرنا ورنہ دم بھر مین فنا کر دینگے اشراق نے کہا یا خداوند ہماری کیا مجال ہے جو کوئی بات انکی مرضی
کے خلاف کرین آئینہ اندام نے کہا اب زیادہ باتین کرنے کا محل نہین ہے لشکر مین اطلاع کرو کہ اسی وقت
سے سب لوگ چلنے کا سامان کردین کہ مین ایوان نہ طاق مین بہت جلد پہونچنا چاہتا ہون دیر ہونا اچھا نہین ہے
ایسا نہ ہو کہ وعدے کے دن گذر جائین تو ایوان جادو مجھ سے شکایت کرے اشراق نے اسی وقت لشکر مین
اطلاع کی کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین خداوند کل یہان سے سفر کرین گے لشکر مین اُسیوقت سے
کوچ کی طیاری ہونے لگی مگر آئینہ اندام نے پھر بقاعدہ سحر دریافت کیا کہ طلسم کشا کا لشکر کہان مقیم ہے

اور طلسم کشا اپنے لشکر مین ہے یا نہین اُسکو معلوم ہوا کہ لشکر طلسم کشا قریب ایوان نہ طاق مقیم ہے اور طلسم کشا ابھی تک اپنے لشکر مین نہین پہونچا ہے آٹھ دن کے بعد لشکر مین آئے گا اس نے خیال کیا کہ یہ وقت بہت غنیمت ہے ایسا وقت پھر نہین ملے گا طلسم کشا کی غیر موجودگی مین کسی لشکری سے کوئی کارروائی نہو سکیگی اور بہت سے کام بن جائین گے جو مطلب دلی ہے وہ سب اچھی طرح حاصل ہو جائیگا یعنی ایسے وقت مین طلسم کشا کے لشکر مین پہونچ جاتا اور اُن لوگون کو قتل کرتا بہت اچھا ہے کیونکہ وہ لوگ بے طلسم کشا کے مقابلہ نکر سکین گے ضرور کچھ قتل ہونگے کچھ اطاعت قبول کرین گے یہ باتین تحقیق کر کے خاموش ہو رہا لشکر مین طیاری کی اطلاع کر چکا تھا اُس شب وہین مقیم رہا دوسرے روز وہان سے سب لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر بدیع الملک کے روانہ ہوا چار روز کے بعد لشکر تک آکر پہونچا اُسی وقت اشراق سے کہا کہ یہان لشکر کو روکو دیکھو لشکر طلسم کشا مقیم ہے اور طلسم کشا یہان نہین ہے اگر ایسے وقت مین ان لوگون کو اپنا مطیع کر لو تو طلسم کشا بھی مجبور ہو کر اطاعت قبول کرے گا اشراق نے کہا یا خداوند یہ بات میرے بہت پسند ہے زمرد بھی خوش ہوا مگر نخجگان نے کہا یا خداوند ایسا نہو کہ طلسم کشا یہان آجائے اور قدرت کو اُسکے حال پر پھر رحم آئے تو ہم لوگون کی جان مفت مین جائے آئینہ اندام نے کہا اے نخجگان تجھے اُمور قدرت مین کیا دخل ہے جو ہم مناسب جانتے ہین وہ کرتے ہین خبردار ہماری باتون مین کبھی دخل نہ دینا ورنہ تجھے سزا دیجائیگی نخجگان خاموش ہو رہا اشراق نے لشکر کو وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہونے لگین سب لوگ اُترے لشکر اسلام کے سرداران نامی نے جو یہ کیفیت دیکھی اُسی وقت نامہ دار روانہ کیے کیونکہ صاحبقران چلتے وقت اپنی زبان مبارک سے یہ ارشاد فرما گئے تھے کہ جس وقت آئینہ اندام یہان آجائے ہمین فوراً اطلاع دینا اور اسی واسطے اور ہرکارے صاحبقران کی خدمت مین جاتے تھے جہان امیر قیام فرماتے تھے ہرکارے ٹھکانا دیکھ آتے تھے راہ مین دو چار جگہ ہرکارے قیام کرتے تھے جب کوئی شخص لشکر کا نالہ لیکر جاتا تھا ہاتھون ہاتھ بڑی عزت کے ساتھ امیر تک پہونچ جاتا تھا جب سرداران اسلام نے آئینہ اندام کے آنے کی خبر دی امیر کو اُسی وقت کیفیت معلوم ہوئی صاحبقران نے بدیع الملک نوجوان سے کہا بدیع الملک نامدار نے چلنے مین اور تعجیل کی چار روز کی راہ وہان سے باقی تھی مگر بدیع الملک نے ایک ایک روز مین دو دو منزلین طے کین دوسرے روز اپنے لشکر مین آکے پہونچے یہان آئینہ اندام جو اپنے لشکر کو لیکر اس امید پر مقیم ہوا کہ مین طلسم کشا کے لشکر کو برباد کرونگا اس نے اشراق سے کہا ابھی ہم سفر سے آئے ہین لشکری ہمارے بہت خستہ ہین یہ لوگ راحت پالین تو مین جنگ شروع کرون اس عرصہ مین بدیع الملک نامدار تشریف لائے اور یہ کیفیت آئینہ اندام کو نہ معلوم ہوئی جس روز شہزادہ بدیع الملک داخل لشکر ہوئے اُسی روز اُسنے ایک نامہ لشکر اسلام مین روانہ کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے سرداران لشکر اسلام طلسم کشا تو ہماری ہیبت سے بھاگ گیا مگر تم لوگون کو جان دینے کے واسطے یہان چھوڑ گیا تمھین لازم ہے کہ ایسے نا قدر مالک کی اطاعت ترک کر کے میری اطاعت اختیار کرو کہ تمھین لطف زندگانی نصیب ہو اگر تم لوگ میری تحریر کے برخلاف کروگے تو ایک دم مین تم سب کو خاک سیاہ کر دونگا اور طلسم کشا کو بھی قتل کر دونگا وہ اس طلسم مین پوشیدہ نہین ہو سکتا نامہ دار نے جو یہ نامہ لیکر آیا شہزادہ بدیع الملک نامدار کی بارگاہ کے در پر آکر ہرکارون سے کہا کہ ہم سردار لشکر کے

پاس ایک نامہ خداوند آئینہ اندام جادو کا لائے ہین ہماری اطلاع کردو ہرکارے خدمت بدیع الملک
مین حاضر ہوئے پہلے ہاتھ اُٹھا کے دعا دی پھر عرض کی کہ آئینہ اندام جادو کا نامہ دار درِ دولت پر حاضر ہے اُسکے
بارے مین کیا حکم ہے بدیع الملک نے فرمایا اندر بلالو ہرکارے باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر
لے گئے نامہ دار نے جو رونق بارگاہ اور شان و شوکت بدیع الملک اور صولت صاحبقران پر نگاہ کی
دنگ ہوگیا حیران ہو ہو کر چارسو دیکھنے لگا شہزادہ بدیع الملک نامدار نے یہ ارشاد فرمایا کہ ای نامہ دار جسکام کو
یہان آیا ہے پہلے اُسکو انجام دے لے پھر تماشا دیکھ لینا نامہ دار نے نامہ نذر دیا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
نے صاحبقران عالی وقار سے اجازت حاصل کرکے لفافہ چاک کیا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکے
کل کیفیت صاحبقران جم جاہ سے عرض کی امیر باتوقیر نے فرمایا اُسکو یہ معلوم نہین کہ ہم لوگ یہان موجود ہین
یہی سمجھ کے یہان آیا ہو گا کہ اسوقت مین جاکر لشکر کو تباہ کرین جب لشکر تباہ و برباد ہو جائیگا پھر طلسم کشا کیا کرسکیگا
بدیع الملک نامدار نے عرض کی آپ اُسکے جواب کی بابت کیا فرماتے ہین امیر نے فرمایا اسکا جواب بھی ایسا تحریر
کرنا چاہیے جس سے یہ بات ثابت ہو کہ ہم لوگ یہان موجود ہین بدیع الملک نے نامے کی پشت پر لکھ دیا
کہ اے آئینہ اندام ہم لوگ تیری حقیقت نہین جانتے جو تیری اطاعت قبول کرین تو وہی ہے جو تخوف یہان
سے بھاگا جاتا ہے اور جو کچھ تجھ سے ہو سکے دریغ نکر یہ لکھ کر بدیع الملک نامدار نے نامہ دار کے حوالہ کیا نامہ دار
فی الفور وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام کو لاکر جواب نامہ دکھایا آئینہ اندام نے جو یہ جواب دیکھا بہت کچھ بیہودہ
گوئی کی اشراق سے کہا اپنے لشکر مین طبل جنگی بجوا دیجے مین کل میدان جنگ مین جاؤنگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا
اشراق نے اُسی وقت لشکر مین اطلاع کی کہ خداوند کا حکم ہی کہ طبل جنگ بجے لشکر آئینہ اندام مین طبل جنگ بجا
ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ بدیع الملک مین آئے ہاتھ اٹھاکر
اول دعا و ثنائے شاہی بجا لائے عرض کی کہ آئینہ اندام نے طبل بجوایا ہے امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہی ہمارے
لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان
ہونے لگین جوانان شیر دل تلوارون کو صیقل کرنے لگے خنجرون کو پتھر چٹانے لگے تیرون کے پر درست
کرنے لگے زرہ کی کڑیان ہر ایک نے درست کین کسی نے خود صاف کیا کسی نے جھلم کو درست کیا کوئی
کمان کا کبادہ کھینچ کر دیکھنے لگا کوئی ترکش سے ٹوٹے ہوئے تیر جدا کرنے لگا کوئی اپنے مجمع احباب مین
گیا دوستون سے ملا آپس مین یہ ذکر شروع ہوا کہ کل میدان کارزار مین جانا ہے خون عدو بہاتا ہی دیکھین
میدان کس کے ہاتھ رہتا ہے کون دشمن کو سر معرکہ ٹوک کے مارتا ہی کسکی تلوار عدو کو دو کرتی ہے کسکا تیر قلب
دشمن کے پار ہوتا ہے کون نیزہ بازی کے فن دکھاتا ہی دشمن کو نشانہ تیر قضا بناتا ہے کوئی کہتا تھا کل پہلے آقائے
نامدار سے ہم اذن وغا لین گے میدان مین جاکر عدو کو ٹوکین گے کوئی کہتا تھا کہ جب لشکر آئینہ اندام
یہان آیا تھا ایک جوان گینڈے پر سوار سب سے الگ جاکر کھڑا ہوا تھا اُس سے آنکھ لڑگئی تھی اگر کل وہ بھی میدان
جنگ مین آیا تو ہم ضرور اُسکی طرف اشارہ کرینگے اگر فضل خدا و اقبال آقائے نامدار شریک حال ہی تو اُسکو
زیر کرکے آقائے نامدار کی خدمت مین لائینگے وہ اُسے کلمہ پڑھائینگے بعض کہتے تھے اب آئینہ اندام
کی اجل قریب آئی اگر اسیطرح یہ الوان خطاق مین چلا جاتا تو کچھ دنون اور بچ جاتا مگر اسکے غرور نے اسے
مٹایا اب کل مقابلہ کرکے فتح پائینگے آقائے نامدار کے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ لشکر اسکا اُسکے کام

نہ آئے گا ان لوگون مین تو یہ گفتگو تھی کہ طلسم کشائے مشرق لوح ضیا حاصل کرکے مرحلہ ظلمت دنیا کو مٹاتا
ہوا میدان چرخ زبرجدی مین آکر اور تاریکی عالم کو مٹا کر تخت پر جلوہ افروز ہوا یعنی شب گذری روز ہوا لشکر اسلام
سے آواز اللہ اکبر بلند ہوئی صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان بیدار ہوے سجادے پر تشریف لائے
فریضہ سحری ادا کرکے ہتھیار طلب فرمائے خادمون نے کشتیان حاضر کین صاحبقران اور بدیع الملک
نے سلاح زیب جسم کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے جہان خادمون نے مرکبون کو آراستہ کرکے
در دولت پر حاضر کیا تھا دونون صاحب نام خدا لیکر گھوڑون پر سوار ہوے لشکر تو پہلے ہی سے تیار تھا سب نے
برائے آداب سر جھکایا صاحبقران نے سلام لیکر مرکب آگے بڑھایا بدیع الملک مع لشکر ہمراہ ہوے
اس جاہ و حشم کے ساتھ میدان کارزار مین آئے لشکر کے پرے جمائے آمد لشکر حریف کے منتظر ہوے
کہ اُس طرف سے آئینہ اندام جادو تخت آتشین پر سوار اُسکے عقب مین اشراق جادو اور زمرد ثانی
مع بچگان اُسکے بعد لشکر ساحران بے حد و حساب ایک طرف تورج گھوڑے پر سوار اسکے عقب
مین لشکر خیر ساحران ایک طرف دیوان شہر یہ اُچھلتے کودتے ساحر آپس مین سحر آزمائی کرتے اس طرح
آکر میدان مین اس نے بھی پرا جمایا جب دونون لشکرون مین صف بندی ہو چکی تو نقیب برائے
نقابت نکلے کر کیت کڑکا کہکر ہٹے اب آئینہ اندام جادو کی نگاہ بدیع الملک اور صاحبقران پر پڑی
اسکا رنگ اُڑ گیا اشراق سے پلٹ کر کہا مین نے تجھ سے کہا تھا اس امر کو تحقیق کرلے کہ طلسم کشا یہان ہین یا نہین
تو نے مطلق اس امر کو نہین تحقیق کیا اب سمجھو اس وقت طلسم کشا کی مروت آجائے گی اور لڑائی خراب
ہوگی اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے مجھ سے یہ ارشاد تو ضرور کیا تھا مگر خود ہی آپ نے فرمایا تھا کہ
مجھے خوب معلوم ہے کہ طلسم کشا یہان نہین ہے اسکے تحقیق کرنے کی ضرورت نہین ہے اور آپ ہی نے نامہ
بھی لکھکر ساحر کو روانہ کیا تھا اب اسوقت آپ مجھپر غصہ کرتے ہین آئینہ اندام نے کہا آج بڑا غضب ہوگا
مجھے طلسم کشا کی موجودگی مین اُسکی خاطر منظور ہوگی اگر وہ یہان نہوتا تو مین اُسکے لشکر کو تباہ کر دیتا مگر اب مین
اسکے مقابلے مین دخل نہ دونگا جو تم لوگون سے ہو سکے وہ کرو اسقدر میری بات خیال مین رکھو کہ طلسم کشا
سے بزور سحر مقابلہ نکرنا جہانتک ممکن ہو تیغ و خنجر سے لڑو اگر کوئی سحر کرے گا تو اسپر اور اُس کے لشکر پر
اثر نہ کرے گا اشراق نے کہا یا خداوند اگر آپ کو ہم لوگون کی جان لینا ہے تو آپ اسی وقت ملک الموت
کو حکم دین کہ وہ ہماری قبض روح کرے طلسم کشا کے ہاتھ سے ہمارا مارا جانا اچھا نہین ہے عمر بھر آپکی اطاعت
کی ہے آج آپ اُس کا صلہ یہ عنایت فرماتے ہین کہ ایسے وقت مصیبت مین مدد نہین کرتے آئینہ اندام
نے کہا مین مدد دینے مین انکار نہین کرتا اسی سبب سے یہ راے دیتا ہون کہ بزور سحر مقابلہ نکرو جرأت
و ہمت دکھاؤ بڑے بڑے پہلوان لشکر مین موجود ہین اُنکو اجازت جنگ دو جاکر طلسم کشا کے یہان کے
پہلوانون کو میدان مین بلائین جب سحر سے لڑنے کا وقت آئے گا اُس وقت مین بتا دونگا اشراق جادو نے
کہا اگر آپ کی مرضی ہو تو مین کچھ طلسم کشا سے کہون اور صاحبقران کو بھی سمجھاؤن آئینہ اندام نے کہا تجھے
اختیار ہے میرے نزدیک یہ بات بالکل بیکار ہے تیرا سمجھانا اُسکے دل پر اثر نکرے گا اشراق نے کہا یا خداوند
پھر آپ ہی کچھ فرمایئے دیکھیے آپ کا فرمانا کچھ اثر دکھاتا ہے اگر یہ جنگ موقوف رہے طلسم کشا راہ راست پر
آئے آپ کی اطاعت قبول کرے تو بہت اچھی بات ہے آئینہ اندام نے کہا مین ہرگز ایسی بات نہین کہونگا

جو میرے ناپسند ہو تیری فرمائش کے پورا کرنے مین میرا نقصان ہے اشراق نے کہا یا خداوند مین نے اسیواسطے
آپ سے اسکو دریافت کر لیا کہ آپ کے خلاف نہو ورنہ مین ضرور چند باتین اسوقت کہتا یہ کہکے اشراق
نے تورج کی طرف دیکھا تورج قریب آیا اشراق نے کہا اے تورج خداوند فرماتے ہین کہ طلسم کشا
سے بزور سحر مقابلہ نہ کیا جائے بلکہ جرأت وہمت طلسم کشا کو دکھانا چاہیے تورج نے کہا اے شہنشاہ مین
اس وقت بہت خوش ہوا اگر طلسم کشا سے سحر مین مقابلہ کیا جاتا تو نہ حسرت قلب طلسم کشا نکلتی نہ میری
آرزو پوری ہوتی مین مدت سے چاہتا تھا کہ طلسم کشا سے ایک بار آخری مقابلہ کرون آج میری تمنا
پوری ہوئی اب میرے ہاتھ سے طلسم کشا کہان جاتا ہے اگر خداوند نے مدد کی تو ابھی اسکے لشکر کو پسپا
کرتا ہون یہ کہکے آئینہ اندام کے قریب پہونچا ہاتھ باندھ کے کہا یا خداوند مین نے سُنا ہے کہ آپ نے اجازت
دی ہے کہ طلسم کشا کو جوہر جرأت دکھائین مقابلہ کرین سحر کا ذکر درمیان مین نہ لائین آئینہ اندام نے کہا
میری یہی خوشی ہے تورج نے کہا یا خداوند ایک مدت سے میری بھی خوشی تھی کہ آپ ایک روز تو ایسا مقابلہ
کرنے کا حکم دین آج میری آرزو پوری ہوگی اور طلسم کشا بھی خوش ہوگا لطف جنگ دیکھنے والون کو حاصل ہوگا
یہ کہکے پھر اپنے لشکر سے ایک پہلوان کہ نام اسکا بہمن سینہ زور تھا تورج نے اُس سے کہا اے بہمن اگر
تجھے اپنی عزت بڑھانا اور میدان مین جاکر کچھ جوہر جرأت دکھانا ہین تو جاکر کسی نامی پہلوان کو لشکر اسلام سے
اپنے مقابلے مین بُلا دیکھون تجھے کیسے فنون جنگ یاد ہین بہمن نے کہا آپ یہ کیا فرماتے ہین میری عزت
گھٹاتے ہین مین سوائے طلسم کشا کے اور کسی سے مقابلہ نکرونگا میرے واسطے باعث سبکی کا ہے اگر
طلسم کشا میدان مین آئے اور مجھ سے مقابلہ کرے تو البتہ میری خوشی ہے ورنہ مین میدان مین نہ جاؤنگا
اور کسی سے مقابلہ نکرونگا تورج نے کہا اے بہمن طلسم کشا پر کیا منحصر ہے اور پہلوان تیرے سامنے کیسے
کیسے قوی ہیکل کھڑے ہین انہین سے جسے چاہو اپنے مقابلہ مین بلاؤ بہمن نے کہا یہ سب لوگ طلسم کشا
کے زیر کردہ ہین اگر اُنسے مین نے مقابلہ بھی کیا تو کیا عزت کی بات ہی اگر صاحبقران یا طلسم کشا میدان
مین آئین تو مین اُنسے مقابلہ کرون تورج نے کہا ہمارے کہنے کو قبول کرو ضد کی ضرورت نہین اگر خداوند
تک یہ بات پہونچے گی انھین ضرور ناگوار ہوگا انھین غرور بیجا ناپسند ہے ایسا نہو تمھارے واسطے کوئی
برائی ہو اور کسی ادنے درجے کے پہلوان سے تمکو زیر کرا دین بہمن نے کہا مین آپ کا فرمانا بھی بجا
لاتا ہون میدان مین جاتا ہون یہ کہکے اُسنے گینڈا میدان مین بڑھایا وسط مین آکر بہ آواز بلند کہا اے فرقہ
خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ مین آئے اُسنے جو نعرہ کیا لشکر اسلام سے ایک
پہلوان گردستانی نکلا بدیع الملک کے سامنے آیا عرض کی آقائے نامدار اگر اجازت ہو تو مین اس زبان دراز
کے مقابلے مین جاؤن اسکا غرور خاک مین ملاؤن بدیع الملک نے اجازت دی گردستانی میدان مین آیا بہمن نے
کہا اے دیو قامت تو کون ہے کیا نام رکھتا ہے مجھے بتادے کہ بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے گردستانی
نے جواب دیا کہ آگاہ ہو کہ میرا نام جبروت قوی بازو ہے شہر گردستان مین رہتا تھا آقائے نامدار کی
اطاعت جبسے قبول کی اُس روز سے ہمراہ رکاب ہون بہمن نے کہا اے جبروت تو بڑا بیغیرت معلوم ہوتا ہے
کہ اس قد و قامت پر تو طلسم کشا سے بخفت و نزار سے زیر ہو کر زندہ رہا اگر ابھی طلسم کشا میدان مین آئے
اور اپنے ہمراہ اپنے تمام عزیزون کو لائے تو ایک ایک وار مین سب کو زیر کرون مگر افسوس کی بات ہے

کہ تونے ذرا بھی غیرت کو کام نہ دیا اور طلسم کشا سے زیر ہوکر زندہ رہا جبروت نے جو یہ کلام سخت سنے اسکو غصہ آیا ہونٹ چبا کر کہا او بیہودہ کیا واہیات بکتا ہے آقاے نامدار کو نحیف و زار بتاتا ہو تو نہین آگاہ ہو اگر وہ ابھی چاہین تو تنہا تیرا لشکر زیر کرلین کیا تیرا اسپردار تورج بدرگ حرامی اُنکی شجاعت سے آگاہ نہین ہے بڑے بڑے مقابلے پڑے ہین عین گرمی جنگ سے تورج بھاگا اگر نہ بھاگتا تو مارا جاتا مگر انتہا کا بیغیرت ہے کہ پھر آقاے نامدار سے مقابلہ کرنے کو آیا ہے یہ کہکے جبروت نے کہا اے بہمن اب کوئی بات زبان سے نہ نکالنا جس واسطے میدان مین آیا ہے اسکام کو انجام دے بہمن نے کہا اے جبروت مجھے شرم آتی ہے کہ تجھسے کیا مقابلہ کرون تو وہی ہے جو ایک طفل نحیف سے زیر ہوچکا ہے ارے تجھے شرم بھی نہین آتی ہے اگر تو میرے ہاتھ سے زیر بھی ہوا تو میرے واسطے کیا نام آوری کا باعث ہوجائے گا بہتر ہے کہ تو میدان جنگ سے واپس جا اور کسی پہلوان کو جو سب مین زیادہ ہو میرے مقابلے کے واسطے بھیج دے جبروت نے جواب دیا اے بہمن تو بالکل عقل سے خالی ہے ہمارے لشکر مین علاوہ عزیزان آقاے نامدار کے اور کون ایسا ہے جس کو اُنھون نے یا اُنکے عزیزون نے زیر نہین کیا ہے جو پہلوان تیرے مقابلے مین آئے گا وہ اُنکا زیر کردہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب تقریر کو طول نہ دے اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو مین موجود ہون جو حربہ رکھتا ہو پیش کر بہمن نے کہا اے جبروت اگر تجھی کو مجھسے مقابلہ کرنا منظور ہے تو مین اجازت دیتا ہون تو متواتر مجھپر دس حملے کرلے جب تو دس حملے کرلیگا تو مین ایک حملہ کرونگا جبروت نے کہا ہمارے آقاے نامدار کا دستور ہے کہ پیشدستی نہین کرتے ہین جب حریف حملہ کرچکتا ہے تو وہ وار کرتے ہین ہم لوگ اُنکے تابع ہین کیونکر خلاف آئین کرسکتے ہین بہمن نے کہا اس سے مطلب یہ ہے کہ مین پہلے وار کرون جبروت نے کہا ضرور تجھے پہلے وار کرنا ہوگا بہمن نے کہا مین ہرگز پہلے وار نکرونگا اگر تو مجھسے زبردست ہوتا تو یہ بات ہوسکتی تھی کہ مین پہلے وار کرتا چونکہ مین تجھے اپنے سے بہت ہی کمزور جانتا ہون اس وجہ سے وار مین سبقت نکرونگا جبروت نے کہا اے شخص مجھ سے اس امر کی اُمید نرکھ کہ مین وار کرونگا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو وار کر اور اگر اسی حیلہ سے اپنی جان بچاکر میدان سے چلا جاتا ہے تو مین نے تجھے اجازت دی تو میرے سامنے سے چلا جا اور کسی پہلوان کو بھیج کہ وہ تیرے عوض مجھ سے مقابلہ کرے بہمن نے جو یہ بات سُنی اُسکو اور زیادہ غصہ آیا کہا اے جبروت اس وقت تو نے مجبور کردیا ورنہ مین ہرگز پہلے وار نہ کرتا یہ کہکے نیزے کا وار جبروت پر کیا جبروت نے نیزہ اُس سے چھین لیا بہمن کو کمال خفت ہوئی کہا اے جبروت تو عجب طرح کا مقابلہ کرتا ہے جب تیرے پاس سلاح جنگ بھی نہین ہین تو پھر کیون آیا ہے کیا طلسم کشا کو اسقدر قدرت نہین ہے کہ اپنے لشکر والون کو سلاح جنگ سے دے جبروت نے کہا ہم لوگون کو سلاح کی ضرورت نہین بے سلاح ہم جنگ کرتے ہین اسی طرح ہزارون کو زیر کیا اور اگر خدا نے چاہا تو دم بھر مین تجھکو بھی زیر کرتے ہین اگر اسلام اختیار کرکے اطاعت ہمارے آقاے نامدار کی قبول کریگا جان بچ جائیگی اگر خلاف کریگا جان جائے گی بہمن نے اُسکو باتون مین لگا کر دھوکا دیکر تیر کا وار اسکے سر پر کیا گو جبروت نے خالی دیا مگر تیر سر پر پڑا چار انگل اُتر گیا خون کی چادر اسکے مُنھ پر آئی جبروت نے بہمن کی کمر مین ہاتھ ڈالکر اسکو گیند کے سے اُٹھا لیا چکر دیکر اس زور سے زمین پر مارا کہ اسکے استخوان چور چور ہوگئے دونون لشکرون سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا تو تورج کا دل دردمند ہوا ایک پہلوان اور

اسکے سامنے کھڑا تھا اُسکی طرف دیکھ کے اُسنے اشارہ کیا کہ میدان مین جا لشکر اسلام کو جوہر جرأت
دکھاوہ پہلوان طرف میدان کے چلا یہان جبروت کے زخم سر سے جو خون بہا اسپر ضعف طاری ہوا
قریب تھا کہ زمین پر گرے اُسکے ساتھ کے لوگ اُٹھا لے گئے جس پہلوان کو تورج نے میدان کی
طرف روانہ کیا تھا وہ میدان مین آیا سلحشوری دکھا کے نعرہ کیا اے فرقہ خدا پرستان ایک پہلوان کے
قتل کرنے سے مغرور نہ ہونا آگاہ ہو کہ مین معمور کلفت باز و پہلوان مشہور اس طلسم کا ہون آجتک بہت
سے پہلوان بڑے بڑے شہرون سے میرے مقابلے کو آئے مگر سب نے میرے ہاتھ سے ذلت
اُٹھائی سب نے میری اطاعت قبول کی اور بہت سے میرے ہاتھ سے مارے گئے میرا نام دنیا مین
مشہور ہے تم مین سے جس کو دعوے جرأت ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے اور ایک
گردستانی بدیع الملک کے سامنے آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار اجازت میدان عطا فرمایئے
بدیع الملک نے اذن میدان مین جانے کا دیا پہلوان ایک تیغہ ہاتھ مین لیے ہوئے میدان مین آیا معمور
کلفت بازو نے جو اسکو اسقدر طویل القامت قوی الجثہ دیکھا خیال کیا کہ اس سے لڑکر سر بر ہونا محال ہی
کسی طرح اپنی جان بچا کر یہان سے ٹل جانا چاہیے یہ سوچ کے معمور نے کہا اے پہلوان تو انسان ہی یا
از قسم بنی جان ہے مین نے آج تک ایسا قوی الجثہ آدمی نہین دیکھا پہلوان اسلام نے جواب دیا کہ مین
انسان ہون گردستان کا رہنے والا ہون محراب گرد میرا نام ہے معمور نے کہا اے شخص تو نے طلسم کشا
کی اطاعت کیونکر قبول کی محراب نے کہا آقاے نامدار نے مجھکو زیر کیا مین نے انکی اطاعت قبول کی
معمور نے کہا طلسم کشا دیکھنے مین بہت ہی کم معلوم ہوتا ہے تیرا قد و قامت مثل دیو کے ہی کیونکر طلسم کشا نے
تجھے زیر کیا محراب گرد نے جواب دیا کہ جسطرح مردان عالم مقابل کو زیر کرتے ہین اُس طرح مجھے بھی زیر کیا
تجھے تعجب کس بات کا ہے میری کیا حقیقت ہے مجھ سے بڑے بڑے پہلوان جو سامنے کھڑے ہوے ہین
ان سب کو آقاے نامدار نے زیر کیا ہے اور یہ سب آقاے نامدار کے بندہ بے دام ہین سب نے
اطاعت قبول کی ہے معمور نے گرگین ورشت چنگال جو سب پہلوانان گردستان کا افسر تھا اسکی طرف
دیکھکر کہا اسکو بھی تمھارے آقاے نامدار نے زیر کیا ہے محراب نے کہا اُنکو بھی زیر کیا ہے یہ ہم لوگون کے
افسر ہین قوت مین آج انکا نظیر نہین ہے مگر آقاے نامدار سے کچھ زور نہ چلا یہ بھی زیر ہوے معمور نے تعجب
سے کہا معلوم ہوتا ہے تمھارے آقا کچھ سحر بھی جانتے ہین اسی سبب سے تم لوگون کو اُنھون نے زیر کیا
ورنہ ممکن نہین کہ تمھین زیر کر سکتے محراب نے کہا اے معمور ہمارے آقاے نامدار ساحر اور سحر دونون
پر لعنت کرتے ہین اور بلکہ جسقدر عزیزان صاحبقران نامدار ہین وہ سب سحر نہین جانتے جو کوئی ساحر
اطاعت اختیار کرتا ہے وہ بھی سحر ترک کر دیتا ہے معمور نے کہا اے محراب اب مین تمسے مقابلہ نہ کرونگا
محراب نے کہا سبب بیان کرو کہ مجھ سے مقابلہ نہ کرنے کا کیا سبب ہے معمور نے کہا تم چونکہ طلسم کشا کے
زیر کردہ ہو اور میری شرط یہ ہے کہ جسکو کسی نے زیر نہ کیا ہو مین اُس سے مقابلہ کرتا ہون تم کو چونکہ
طلسم کشا زیر کر چکے ہین اس سبب سے مین مجبور ہون تم اپنے لشکر کو واپس جاؤ اور جس کو کسی نے
کبھی زیر نہ کیا ہو اُس کو میدان مین بھیج دو محراب کو یہ سنکر غصہ آیا کہا اے معمور یہ کیا شرط ہے
کہ جسکو کسی نے زیر نکیا ہو تم اس سے مقابلہ کرو گے ہمارے یہان سواے عزیزان صاحبقران اور

صاحبقران کے دوسرا ایسا نہین ہے جو کسی سے زیر نہوا ہو سب لوگ انھین لوگون کے ہاتھ سے زیر ہوے
ہین اور انکی اطاعت قبول کی ہے یہ شرط یہان کام ندے گی اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو مین موجود ہون معمور
نے کہا تجھ سے مقابلہ نکرونگا تو یہان ٹھہر ارہ تیرے مقابلے کے واسطے اور جوان کو بھیجتا ہون مین
خلاف شرط نہین کر سکتا محراب خاموش ہوا معمور میدان سے گینڈے کو پھیر کر پلٹا تورج کے پاس آیا
تورج نے کہا اے معمور کیا ہوا جو تو میدان جنگ سے واپس آیا کیا گردستانی کو دیکھکر ڈر گیا معمور نے
کہا اے شہنشاہ گردستانی کی کوئی حقیقت نہین مگر ایک سبب سے مین واپس آیا اگر یہ جانتا تو ہرگز لشکر اسلام
کے مقابلے مین نہ جاتا اور اگر جاتا تو حمزہ کو یا عزیزان حمزہ کو اپنے مقابلے مین بلاتا تورج نے کہا
سبب بیان کرو معمور نے کہا جو پہلوان عمر بھر مین ایک مرتبہ بھی کسی سے زیر ہو جاتا ہے مین اُس سے
مقابلہ نہین کرتا یہ میرا ابتدائی قاعدہ ہے بلکہ میرے استاد نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ جو پہلوان کسی سے
زیر ہو جاوے ہرگز اُس سے مقابلہ نکرنا ورنہ ہمیشہ حقیر و ذلیل رہوگے مین اُنکی نصیحت کے موافق کرتا ہون
یہ پہلوان جو اس وقت میدان مین آیا ہے مین نے حسب دستور اس سے بھی پوچھا کہ تجھے کسی نے
زیر تو نہین کیا ہے اُس نے کہا کہ مجھے طلسم کشا نے ایک بار زیر کیا ہے اب مین اُس سے کیا مقابلہ
کرتا گرگین ورشت چنگال کو مین نے پوچھا اُس نے کہا انھین بھی آقائے نامدار نے زیر کیا تھا
غرض مین نے جس جس کو دریافت کیا معلوم ہوا کوئی ایسا نہین ہے جو حمزہ اور عزیزان حمزہ کے
ہاتھ سے زیر نہوا ہو مین مجبور ہو کے واپس ہوا محراب گردستانی میدان مین کھڑا ہے مین اُس سے وعدہ
کرکے آیا ہون کہ مین تیرے مقابلے کے واسطے اور پہلوان بھیجتا ہون تورج نے کہا اے معمور تو نے
اچھا نہ کیا اب اہل اسلام کو یہ یقین ہوگا کہ آئینہ پرست ہم سے دب گئے اور بہانے کر کرکے بھاگ جاتے
ہین معمور نے کہا مین مجبور تھا اپنی شرط کو کیا کرتا تورج نے کہا اسی وقت پر ایسی شرطین آدمی کو ذلیل
کرا دیتی ہین جیسے تیرے واسطے اس وقت ذلت ہوئی محراب اپنے دل مین یہی سمجھا ہوگا کہ معمور بھی مجھ سے
ڈر کر بھاگ گیا مقابلہ نہ کر سکا معمور نے کہا اب آپ کسی اور کو میدان مین محراب کے مقابلہ کے
واسطے روانہ کیجیے تورج نے کہا تیرے واپس آنے نے سب کی ہمت مین فرق ڈال دیا اب مین فکر کرتا ہون
یہ کہکے تورج قریب اشراق جادو کے آیا کہا اے شہنشاہ اب پہلوان ہمت ہارے دیتے ہین سبب
یہ ہے کہ لشکر طلسم کشا مین گردستانی کثرت سے ہین اور ہر ایک قوت مین یکتا ہے دیکھنے مین بھی قوی جثہ
ہین جو جاتا ہے بخوف مقابلہ نہین کرتا حیلہ کرکے واپس آتا ہے ابھی مین نے معمور کو میدان مین بھیجا تھا
اُسکے مقابلہ مین لشکر اسلام سے محراب گردستانی نکلا معمور پر اُسکا رعب غالب ہو گیا مگر بہت
معقول حیلہ کیا کہ مین اُس سے مقابلہ نہین کرتا جو اپنی عمر مین ایک بار بھی کسی سے زیر ہوا ہو اب آپکی
کیا رائے ہے اشراق نے کہا اگر پہلوانون کی ہمت نہین پڑتی ہے تو لشکر دیوان کس واسطے یہان موجود
ہے اُن لوگون کو میدان کیطرف روانہ کرو جب گردستانی لشکر اسلام مین باقی نہ رہین اُس وقت
پھر پہلوانون کو روانہ کرنا واقعی خوف سب کا درست ہے کہ جسقدر پہلوان گردستان کے رہنے والے
ہین وہ آدمی نہین دیو ہین بلکہ دیوون سے بھی قوی ہیکل ہین اُنکے مقابلے کے واسطے ان پہلوانون
کا جانا اچھا نہین ہے یہ کہتا ہوا تورج کے ہمراہ اُسکے لشکر مین آیا تورج نے کہا اب اگر دیوون مین

۲

سے کسی کو برائے مقابلہ روانہ کیجے گا تو اہل اسلام یہ ضرور سمجھین گے کہ اب اسکے لشکر کے پہلوانون نے ہمت
ہار دی جسوقت یہ بات اُنھین ثابت ہوجائے گی وہ اور زیادہ شدت کرین گے اس سے بہتر یہ ہے کہ کوئی
امر معقول پیدا کرکے دیوون کو میدان مین بھیجنا چاہیے اشراق نے کہا اے تورج خداوند کا منشا خاص یہ ہے
کہ جسقدر دن باقی ہے کسی طرح سے بسر ہوجائے شب کو وہ کوئی اور سامان کرین گے تورج نے کہا اگر یہی
ہے تو مین اور کسی پہلوان کو بھیجے دیتا ہون اگر وہ لڑبھڑ کر مرجائے گا تو مین اور پہلوان کو بھیج دونگا جو میرے
دل مین ارادہ ہے وہ نہ کرونگا ورنہ مین یہ ارادہ رکھتا تھا کہ آج اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیتا لشکر بہت کچھ میرے
ہمراہ تھا جنگ مغلوبہ مین لشکر طلسم کشا کو پسپا کر دیتا اور اُسکی بارگاہین اپنے قبضۂ قدرت مین کرتا خزانہ بھی
اپنے تحت مین لاتا اشراق نے کہا یہ بات تو اچھی ہے مگر خداوند یہ چاہتے ہین کہ مقابلہ اچھی طرح سے نہو ورنہ
اس وقت لشکر دیوان ہمارے پاس اس قدر موجود ہے کہ لشکر طلسم کشا سے ہم بخوبی تمام مقابلہ کر سکتے ہین
اور طلسم کشا ہم سے مقابلہ کرنے مین چاہیے کہ غدر نکرے کیونکہ اُسکے پاس لشکر ساحران و غیر ساحران کثرت سے
ہے اور یہان لشکر دیوان بھی موجود ہے گو اسکے جواب مین اُسکے یہان کوہستانی پہلوان ہین مگر دیوون سے
وہ لوگ مقابلہ کسی طرح نہین کر سکتے بجواب اسکے تورج نے یہ بات کہی کہ پھر اب اس وقت مین کیا کر سکتا ہون
مین مجبور ہون جب خداوند خود ہی نہین چاہتے کہ طلسم کشا سے اچھی طرح جنگ مین مقابلہ ہو تو آپ اور مین
بھی لاچار ہون کیونکہ جو کچھ اُنکی رائے ہے وہی بجا و درست ہے اشراق جادو نے کہا میرے نزدیک یہی مناسب
اور مصلحت وقت ہے کہ اب دن بھی بہت کم باقی ہے اتنی دیر کے واسطے دیوون سے جنگ آغاز کرانا محض
بیکار ہے دو چار پہلوانون کو میدان مین بھیجو اگر کوہستانیون کے ہاتھ سے قتل ہونگے تو کیا مضائقہ ہے خداوند
کی خوشی ہوجائے گی وقت بھی گذر جائے گا نہین معلوم کیا ارادہ ہے اور خداوند نے کیا بات تجویز فرمائی ہے
جو اس امر کی تاکید مزید کی ہے کہ خبردار خبردار طلسم کشا سے ایسا مقابلہ نکرنا کہ جس مین طرفین کے لشکر کے
پہلوان جان سے مارے جائین صرف جسقدر دن باقی ہے اسکو تمام کردو مین شب کو اور سامان کرونگا نہین معلوم
کیا سامان کرین گے اور کیا انتظام ہو گا طلسم کشا کی اس قدر محبت کیون ہے تورج نے کہا اے اشراق
جادو ہم نے بہت سے طلسمون مین دیکھا مسلمان صاحب اقبال بھی ہین بلاوجہ لوگ انکی خاطر کرتے ہین
اگر مجھے خداوند کی آزردگی کا خیال نہ ہوتا تو مین ضرور اچھی طرح طلسم کشا سے مقابلہ کرتا اور آج ضرور لشکر طلسم کشا
کو پسپا کر دیتا ان لوگون کی یہ مجال نہ تھی کہ آج مجھ سے بازی لے جاتے اشراق جادو نے کہا اب دیر نکرو میدان
مین کسی کو بہت جلد روانہ کرو تورج ابدرنگ نے ایک پہلوان کی طرف مخاطب ہوا کہ تم محراب کے مقابلہ مین جاؤ
اُسنے گینڈے کو بڑھایا میدان کارزار مین آیا محراب جادو منتظر کھڑا تھا یہ پہلوان جو آیا محراب سے آتے ہی
اُسنے کہا اے جوان طویل القامت تیرا کیا نام ہے محراب نے اپنا نام بتایا پہلوان نے کہا اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے
تو تو میری اطاعت بہت جلد قبول کر اور میرے ہمراہ چل میرے سردار کی قدمبوسی حاصل کر کہ مرتبہ تیرا سوا
ہوجائے اگر تو طلسم کشا کے یہان رہیگا تو ایک نہ ایک روز ضرور تیری جان جائیگی اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا ایسے ناقدر
مالک کو ترک کر دینا اچھا ہے محراب نے کہا او بیہودہ گو تو کیا یاوہ گوئی کرتا ہے اگر برائے مقابلہ میدان مین
آیا ہے تو مین موجود ہون وار کر اور اگر مثل معمور کے تو بھی مقابلہ کرنے سے خائف ہے تو کوئی حیلہ کرکے
تو بھی بھاگ جا اور کسی کو بھیج اُس پہلوان نے جواب دیا اے محراب معمور جو میدان سے چلا گیا

اس نے شرط یہی کی ہے کہ جو کسی سے زیر ہوا ہوگا مین اُسی سے مقابلہ کرونگا اور مجھے اس شرط کی پابندی
نہین ہے مین سب سے مقابلہ کرتا ہون تونے میرا نام سُنا ہوگا مین نے ہزارون پہلوانون کو سر میدان ایک
روز مین شکست دی ہے دیوون سے مقابلہ کیا ہے لشکرون سے تنہا لڑا ہون تو جو اپنی طویل القامتی پر اس
درجہ نازان ہے یہ سب غرور تیرا بالکل بیجا ہے مین نے دیوون کو زیر کیا ہے میرا نام سرخاب فیل اندام مشہور
ہے بہت سے پہلوان فیل تروز میرا نام لیتے ہین تو مجھے نہین پہچانتا ہے مین تیرے حال پر رحم کرکے یہ بات کہتا ہون
کہ تو میری اطاعت قبول کر اور میرے آقاے نامدار کی قدمبوسی سے مشرف ہو مین تجھے عہدۂ جلیلہ دلا کر صاحب عزت
بنا دون طلسم کشا نے ذرا بھی تیری قدر نہ کی سلاح جنگ تک تیرے پاس نہین مین محراب نے کہا اے سرخاب ابھی
معمور بھی ایسی ہی باتین کرتے کرتے حیلہ کرکے چلا گیا اور اب تو بھی ویسی ہی باتین مجھ سے بنا رہا ہے اگر تجھے مقابلہ
کرنا منظور ہے تو مین موجود ہون تو اپنا وار کر ورنہ اپنے لشکر کو تو بھی واپس چلا جا اور کسی کو اس میدان مین
ہمارے مقابلہ کے واسطے بھیج دے مین ہرگز نہین چاہتا کہ بیہودہ اور فضول باتونمین مصروف ہو کر اپنی اوقات
ضائع کرون تو بہت جلد یہان سے چلا جا ورنہ مین تجھے زبان تیغ سے جواب سخت دونگا سرخاب نے کہا اے
محراب جادو اب مین مجبور و لاچار ہون تو میرا کہنا سماعت نہین کرتا یہ کہکے غصہ مین آکر اس نے گرز ہاتھ مین لیا کہا
اے محراب جادو تو بھی اپنے لشکر سے کسی کا گرز مانگ لے محراب جادو نے کہا مجھے گرز کی ضرورت نہین
ہم لوگون کا قاعدہ ہے کہ ہمیشہ بے سلاح میدان کارزار مین آتے ہین دو ایک حربے کسی وقت موجود بھی رہتے
ہین شاید حریف زبردست سے سامنا پڑا تو اُن حربون سے کام لیا سرخاب نے کہا مین گرز کا وار
کرونگا تو کیونکر اپنے تئین بچائے گا محراب جادو نے جواب دیا کہ اسکے پوچھنے کی ضرورت نہین جب تو وار
کرے گا دیکھا جائے گا سرخاب نے کہا مین اب وار کرتا ہون ہوشیار ہو جا محراب جادو نے سر آگے
بڑھایا سرخاب نے گرز کا وار کیا محراب جادو نے سر کو بچا کر گرز پر ہاتھ ڈال دیا سرخاب نے گرز کو مضبوط
پکڑا تھا مگر محراب نے ہاتھ مروڑ کے گرز اُسکا چھین لیا سرخاب چاہتا تھا کہ کمر سے تیغہ نکالے مگر محراب نے وہی گرز
اُسکے سر پر لگایا کہ کاسۂ سر چور چور ہو گیا معہ گردن پست ہو کر رہگیا تورج نے یہ کیفیت دیکھکر اور ایک
پہلوان صعوان گرد کو میدان مین بھیجا اُس نے بھی آکر محراب سے مقابلہ کیا اور محراب جادو نے اُسکو بھی
قتل کیا اسی طرح دس پہلوان تورج نے میدان کی طرف روانہ کیے مگر محراب کے ہاتھ سے سب قتل ہوے
اس عرصہ مین آفتاب بھی غروب ہوا آئینہ اندام نے اشراق سے کہا اب طبل بازگشت بجوا دو اپنے
خیمہ گاہ کی طرف پلٹو مین خود بھی چاہتا تھا کہ آج کا دن اسی طرح تمام ہو جائے اب کل مقابلہ ہوگا کہ طلسم کشا
کو حقیقت جنگ معلوم ہوگی تورج نے اشراق سے کہا دیکھیے جو مرضی خداوند ہے بہتر وہی ہے رائے تبدیل
ہو جائے تو غضب ہوا اشراق نے کہا مین بارگاہ مین چلکر بہت کچھ کہونگا اشراق یہ کہکر آگے بڑھا طبل بازگشت
بجوایا بدیع الملک کے لشکر مین سب کے سب طبل خوشی بجاتے ہوے اپنے لشکر کی طرف پلٹے آئینہ اندام اور
اشراق اور تورج نابکار اپنے خیمہ گاہ کی طرف واپس آئے جب آئینہ اندام اپنی بارگاہ مین گیا اور اشراق
بھی اسکے ساتھ ہی بارگاہ مین داخل ہوا تو اُس نے تھوڑی دیر کے بعد آئینہ اندام سے کہا یا خداوند اگر آپکی
مصلحت ہو تو مین اس وقت تورج کو بلا دون اور کچھ باتین صلاح کی اُس سے کرون آپ نے تو ہم لوگون کو بالکل
بیکار تصور کر لیا ہے اگر یہی ہے تو پھر ہمین فنا کر دیجیے اسکی ضرورت نہین کہ ہم ذلت اُٹھا کے دست دشمنان سے

قتل ہون آئینہ اندام نے کہا اے اشراق مین تجھے اور تورج کو انتہاے درجہ بیوقوف تصور کرتا ہون جو میرے
امور قدرت ہین اُنمین تم لوگ کیا دخل دے سکتے ہو مین جس بات کو اچھا اور مناسب وقت جانتا ہون وہ
کرتا ہون تم ابھی یہ بات نہین سمجھ سکتے اگر آج مین تمھارے کہنے کے مطابق مقابلے کے واسطے حکم دیتا تو بہت
بڑا غضب ہوتا کوئی پہلوان طلسم کشا کے لشکر سے مقابلہ نکر سکتا وہان کا ایک ایک جوان یہان کے پورے
لشکر کے واسطے کافی ہے اشراق نے کہا مین تنہا آپ کے فرمانے کو رد نہین کرسکتا امید وار ہون کہ آپ
تورج کو بھی یہان آنے کی اجازت مرحمت فرمایئے پھر مین آپ سے عرض کرون کہ اس طرح لشکر طلسم کشا کو
ہم لوگ پسپا کر دیتے آئینہ اندام نے ہرکارون سے کہا کہ جا کر تورج کو بھی بلا لاؤ مین اُسکے ارادے بھی دیکھون
ہرکارے تورج کی بارگاہ مین آئے تورج اُسوقت بیٹھا ہوا تھا اور لوگ اس سے کہہ رہے تھے کہ اب طلسم بھی
ویران ہو گیا آج کے مقابلے کے دیکھنے سے اُمید فتح قطع ہو گئی ایک پہلوان نے اسقدر جوانون کو قتل کیا اگر اپنے
جسم پر زخم نہ کھایا یقین ہے کل پھر وہی جوان میدان کارزار مین آئے ہنر جنگ دکھائے اگر کل بھی وہی جوان
میدان کارزار مین آیا اور اسی طرح سے ہنر جنگ دکھا کر اپنے لشکر کو زندہ و سلامت واپس گیا تو یقین واثق ہے
کہ سب کے دلون پر اُسکا رعب اس درجہ غالب ہو جائے گا کہ کوئی شخص اُسکے مقابلے کے واسطے نہ نکلے گا
یہ باتین ہو رہی تھین کہ ناگاہ ہرکارون نے آ کے تورج سے کہا کہ آپ کو خداوند یاد فرماتے ہین
بہت جلد تشریف لے چلیے تورج وہان سے فی الفور اُٹھا ہرکارون کے ہمراہ آئینہ اندام کی بارگاہ مین آیا
یہان اشراق جادو کو دیکھا کہ آئینہ اندام سے کہہ رہا ہے کہ آپ ہم لوگون کو اجازت اگر عطا فرمائین تو ہم
طلسم کشا کو نیچا دکھا دین ساری شان و شوکت خاک مین ملا دین پھر طلسم کشائی کا نام بھی نہ لے بہت مغرور ہے آپکو
سب کا غرور ناپسند ہے مگر طلسم کشا سے ایسی محبت ہے کہ اُسکو سزا نہین دیتے بڑے تعجب کی بات ہے آپ کو لازم
ہے کہ آپ طلسم کشا کو بھی سزا دین اشراق جادو سے آئینہ اندام کہتا تھا کہ تم بھی امور خداوندی مین دخل
دیتے ہو یہ بات تمھاری اچھی نہین ہے اگر ہم چاہین ابھی طلسم کشا راہ راست پر آ جائے اسی واسطے ہم اُسکو
کسی قسم کی سزا نہین دیتے ہین کہ اُس کو ترک مذہب آئینہ پرستی مقرر کرنے والے ہین اور اُسکو
انتظام خدائی سپرد کرنے والے ہین جو جو باتین اُس سے وقوع پذیر ہو رہی ہین وہ خود ان باتون کو نہین
کرتا ہے بلکہ ہم خود اُسکو اس قسم کی ترغیب دے رہے ہین یہ باتین اشراق جادو و آئینہ اندام مین
ہو رہی تھین کہ تورج نے جا کر آئینہ اندام کو سلام کیا اشراق نے کہا اے تورج مین دیر سے تمھارا
منتظر تھا تم نے بڑی دیر لگائی کس کام مین مشغول تھے تورج نے کہا اے شہنشاہ اِس وقت
افسران فوج میرے پاس آئے تھے اور اِس امر کی شکایت کرتے تھے کہ بڑے افسوس کی بات ہے
کہ آپ نے بڑی بڑی لڑائیان دیکھین اور بڑے بڑے معرکون مین خود بھی لڑے مگر آجتک آپ کو
فوج کا لڑانا نہین آیا آج فوج کی ہمت آپ نے توڑ دی ایک پہلوان لشکر اسلام کا آیا اُسنے دس
پہلوان قتل کیے اور بے زخم کھائے اپنے لشکر کو واپس گیا اگر وہ کل پھر میدان مین آئے گا اسی طرح
مقابلہ ہو گا وہ پھر دس بیس جوانون کو قتل کرکے اپنے لشکر مین واپس جائے گا یہان سب کی ہمت اور
پست ہو جائیگی کوئی آیندہ اُس سے مقابلے کا نام بھی نہ لیگا مین نے کہدے سب کو سمجھا دو یا کہ جو کچھ خداوند
کی مرضی ہے مین اُسکے مطابق کرتا ہون خود کسی قسم کی بات نہین کرسکتا اشراق نے کہا یہی مین بھی خداوند

سے کہہ رہا ہون کہ آپ ہم کو اذن جنگ دین جس طرح ہمارے مزاج مین آئے ہم جنگ کرین مگر خداوند
کی مصلحت نہین ہے تورج نے کہا آپ مجھ سے بڑھ کے خداوند سے کہہ سکتے ہین میری اتنی مجال نہین
جو عرض کرون آپ ہی خداوند سے کہہ کے اس امر کو صاف کرین اور اجازت جنگ لین اشراق جادو
نے کہا مین نے تھا فکر اسی واسطے تم کو بلایا ہے کہ تم بھی اسکی بابت کوشش کرو کہ مجھے خداوند اجازت جنگ
مرحمت فرمائین تورج نے کہا یا خداوندا آپ ہم لوگون کی خوشی پر اب جنگ کو چھوڑ دین اگر ہم سے کسی
قسم کی خطا ظہور مین آئے تو آپ کو اختیار ہے جو مزاج مین آئے آپ سزا دین آئینہ اندام نے کہا اے
تورج اس وقت تمھارے پاس لشکر جو اس قدر موجود ہے اسکے سبب سے تم نازان ہو اور یہ سمجھتے
ہو کہ اب طلسم کشا ہم سے مقابلہ نکر سکے گا یہ تمھارا خیال خام تصور ناتمام ہے طلسم کشا کے پاس بھی لشکر
اسی قدر موجود ہے اُس کے یہان ایک ایک پہلوان ایسا موجود ہے جو تنہا ایک لشکر سے مقابلہ کر سکتا ہے
تورج نے کہا یا خداوند ہمارے یہان دیوان قوی ہیکل اسقدر موجود ہین کہ اگر وہ چاہین تو طلسم کشا کے لشکر
کو مانند مور چیونٹیون کے مل کر نیست و نابود کر دین آپ ایک بار تو طلسم کشا کو زیر کر لینے دین اب اسکی محبت اپنے
دل سے نکال ڈالین جب اشراق و تورج نے آئینہ اندام کو بہت ستایا اور اُس کو کوئی حیلہ بن نہ آیا
تو مجبور ہوکے اُس نے کہا اگر تم لوگون کی یہی رائے ہے اور طلسم کشا سے جنگ کرنا منظور ہے تو میری
موجودگی مین اُس سے جنگ نہ کرو مین اسی وقت ایوان کی طرف جاتا ہون جب وہان سے پہونچ کے
نامہ روانہ کرون اُس وقت تم جنگ شروع کرنا اگر طلسم کشا تم پر غالب بھی آئے گا تو مین تمھاری مدد کو
وہان سے اور لشکر روانہ کرونگا خاطر جمع رکھنا ہراسان نہونا تورج نے کہا یہ بات ہم کو منظور ہے
آپ اسی وقت تشریف لے جائین ہم طلسم کشا سے ایک ہفتہ کی مہلت لیے لیتے ہین آئینہ اندام نے
کہا اس امر کا تمھین اختیار ہے اب مین کسی بات مین تم لوگون کی دخل نہ دونگا جو تم مناسب جانو وہ کرو
تورج نے اشراق سے کہا اے شہنشاہ آپ کی کیا رائے ہے اشراق نے کہا بہت اچھی بات ہے
اگر طلسم کشا ایک ہفتہ کی مہلت دے تو کیا مضائقہ ہے مہلت لے لینا اچھا ہے تورج نے کہا طلسم کشا سے
جو مہلت طلب کریگا وہ ضرور دیدے گا اشراق جادو نے اسی وقت نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ
اے طلسم کشا تمھین ہم جری و بہادر جانتے ہین مرد میدان تصور کرتے ہین اس سبب سے یہ بات بھی
تم سے کہی جاتی ہے کہ ہمین ایک ہفتہ تک جنگ کرنا منظور نہین کیونکہ ہمارے یہان سامان جنگ درست
نہین ہے اگر تم ایک ہفتہ کی مہلت دو تو ہم سامان درست کرین بعد ایک ہفتہ کے پھر تم سے مقابلہ کرینگے
یہ نامہ لکھ کر ایک ساحر کو دیا کہ اسی وقت اس کو طلسم کشا کے پاس پہونچاؤ جواب لیکر بہت جلد واپس
آؤ ساحر نامہ لیکر فوراً ہی روانہ ہوا شہزادہ بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین آیا یہان شہزادہ بدیع الملک
نوجوان جو میدان جنگ سے بصد خوشی واپس آئے اپنی بارگاہ مین اسی وقت تشریف لے گئے تھوڑی
دیر کے بعد صاحبقران عالی جاہ نے سب کو طلب فرمایا سب بارگاہ امیر مین حاضر ہوے شہزادہ
بدیع الملک نامدار بھی تشریف لائے امیر نے فرمایا کہ خدا نے بڑا اپنا فضل کیا کہ میدان اپنے
ہاتھ رہا جو بات چاہتے تھے وہ حاصل ہوئی مجھے یہ گمان تھا کہ بڑا رن پڑیگا آئینہ اندام خوب
لڑے گا مگر اُس نے بالکل ہمت ہار دی جنگ نہ کر سکا یقین ہے کل کی میدان داری مین کوئی صورت

اور نکلے شہزادہ بدیع الملک نوجوان نے عرض کی یا صاحبقران والا جاہ مین ان لوگون کے حالات سے
بخوبی ماہر ہون آئینہ اندام سوائے سحر کرنے کے اور کوئی بات نہین جانتا اگر سحر مین مقابلہ ہوتا تو یقین تھا آج
لطف جنگ خوب حاصل ہوتا آئینہ اندام آج بڑے بڑے سحر کرتا مگر اب وہ سحر کرنے سے مجبور ہے کیا کرے
جانتا ہے کہ لشکر اسلام مین جو سردار باقی ہین انپر سحر تاثیر نہین کرتا اور خصوص مین کہ مجھی سے جنگ ہے میرے
پاس لوح طلسم موجود ہے مجھ سے کیونکر جنگ کرے گا اس سبب سے اُس نے سحر موقوف رکھا اور نیزہ و شمشیر
کی لڑائی شروع کی اس مین اُسے ذرا بھی سلیقہ نہین ہے امیر نے فرمایا تورج بہت سی لڑائیان دیکھے ہوئے
ہے زمرد ثانی نشیب و فراز سے ماہر ہے اگر چاہتا تو ایرج نامدار سے مقابلہ بہت اچھی طرح ہوتا مگر یہ سب
لوگ بھی اُسکی طرح ناتجربہ کار بن گئے بدیع الملک نوجوان نے کہا سبب اس مین یہ ہے کہ یہ لوگ بے
اُسکی رائے کے کوئی کام نہین کرتے ہین جو جو اُس نے کہا ان لوگون نے کیا اگر خود کچھ اپنی طرف سے کرتے
تو یقین تھا کہ وہ آزردہ ہوجاتا یہ لوگ اُسے اپنا خداوند جانتے ہین اسی سبب سے لڑائی بگڑی یہ باتین ہو رہی
تھین کہ ہرکارے نے آکے عرض کی اے شہریار ایک نامہ دار در دولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے
اُسکے باب مین کیا حکم ہوتا ہے شہزادہ بدیع الملک نے صاحبقران کی طرف دیکھا امیر نے فرمایا بلا لو
ہرکارے بارگاہ کے باہر آئے نامہ دار اشراق جادو کو اپنے ساتھ اندر لے گئے نامہ دار نے جاکر نامہ
شہزادہ بدیع الملک نوجوان کو نذر دیا شہزادہ بدیع الملک نامدار نے صاحبقران عالی جاہ
کے روبرو پیش کیا امیر با توقیر نے فرمایا کہ نامہ کو کھولو پڑھو جو مناسب ہو وہ جواب دو شہزادہ بدیع الملک
نامدار نے لفافہ چاک کیا نامہ پڑھا اُسمین ایک ہفتہ کی بابت لکھا تھا بدیع الملک نوجوان نے صاحبقران
سے کہا امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہے ایک ہفتہ کی مہلت اگر انھین درکار ہے دیدو دن گذرتے
دیر نہین ہوتی ہے یہ سات روز گذر جانے کے بعد پھر مقابلہ کرنا شہزادہ بدیع الملک نے پشت پر نامے
کے تحریر کیا کہ ہم نے مہلت ایک ہفتہ کی دی اپنا سامان درست کر پھر ہم سے مقابلہ کرنا یہ جواب لکھ کر
نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا اشراق جادو اسکا منتظر تھا اس نے نامہ لاکر دیا تورج بھی وہین موجود
تھا اشراق جادو نے نامہ کھولا جواب نامہ دیکھا تورج سے کہا مہلت تو ملی تورج نے جواب دیا
کہ مین ان لوگون کی خصلت سے ماہر ہون یہ ضرور مہلت دیتے ہین کبھی انکار نہین کرتے اشراق جادو
نے آئینہ اندام سے کہا اب آپ تشریف لے جانے کی نسبت کیا ارشاد فرماتے ہین اگر مزاج اقدس
مین آئے آج شب بھر یہین رونق افروز رہیے اس خاکسار کی عزت بڑھایئے کل صبح کو تشریف لے جایئے گا
آئینہ اندام نے اشراق جادو کے کہنے کو منظور کیا اُس شب کو وہین مقیم رہا صبح کو وہان سے روانہ
ہونے کا سامان درست کیا سب اہالیان لشکر کے جو یہ خبر گوش گذار ہوئی اس کے پاس آئے
زمرد ثانی اور نجتگان کو بھی لوگون نے یہ خبر پہونچائی کہ خداوند ایوان نہ طاق کو تشریف لیے جاتے
ہین اگرچہ تم لوگون کو رخصت ہونا ہی تو جاکر رخصت حاصل کرو نجتگان نے زمرد ثانی سے کہا اب آئینہ اندام
کو کچھ بن نہین پڑتا ہے حالانکہ وہ مرد عاقل ہے اس سبب سے یہ سب انتظام کر رہا ہے اگر اور
ساحرون کی طرح سے بیہودہ ہوتا تو اسقدر لشکر موجود تھا مقابلہ کرتا مگر وہ انجام بین ہے اپنی جان بچا کر
نکل جانا بہت اچھا جانتا ہے جو لوگ یہان رہین گے وہ ضرور زک اُٹھائین گے ذلت و ناکامی سے

مارے جائین گے اگر آپ میرے کہنے پر عمل فرمایئے اور اشراق جادو اور توریج کا ساتھ نہ دیجیے تو مناسب وقت یہ ہے کہ آپ بھی آئینہ اندام کے ہمراہ ایوان مین چلیے وہ جگہ امن کی ہے اور وہان ہر ایک کا گذر نہین ہوسکتا زمرد نے کہا اے تختگان کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین اشراق جادو اور توریج کا بے سبب ساتھ چھوڑون اور آئینہ اندام اسکو منظور کیون کرے گا تختگان نے کہا آپ اس وقت آئینہ اندام کے پاس چلیے اور کیفیت دریافت کیجیے جب وہ اپنے حال سے آپ کو ماہر کرین اُس وقت آپ یہ فرمایئے کہ مین ساتھ آپ کا نہ چھوڑونگا زندگی دشوار ہو جائے گی مجھے اپنے ہمراہ لیتے چلیے اور اسی قسم کی باتین کیجیے گا ضرور اسکو آپ کا خیال پیدا ہوگا اور اپنے ہمراہ لے جائے گا زمرد نے کہا اے تختگان یہ بات تو بہت اچھی ہے اگر آئینہ اندام بھی منظور کرلے تختگان نے کہا آپ تشریف تو لے چلیے اگر وہ منظور نکرینگے تو مین اور بات پیدا کرونگا آپ کا یہان رہنا اب اچھا نہین ہے اشراق جادو اور توریج لشکر کی زیادتی دیکھکر یہان رہنے کا ارادہ کرتے ہین اپنے دل مین سمجھے ہوئے ہین کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرکے فتح پائین گے یہ سب خیال خام ہے کبھی فتح نصیب نہو گی شکست اُٹھائین گے مارے جاینگے زمرد اُسی وقت اُٹھا تختگان کو اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام کی بارگاہ مین آیا آئینہ اندام سے اور سب لوگ بھی رخصت ہو رہے تھے زمرد نے بھی سلام کیا آئینہ اندام نے کہا اے زمرد اب تم یہان بہت ہوشیاری سے کام کرنا کیونکہ تم مزاج سے طلسم کشا کے بخوبی آگاہ ہو زمرد نے کہا یا خداوند مین بے آپ کے یہان ہرگز نہ رہونگا آئینہ اندام نے کہا اے زمرد مین اگر تمھین اپنے ہمراہ لے جاؤنگا تو اور لوگ بہ نسبت تمھارے طلسم کشا کی عادتون سے کم آگاہ ہین تم خاطر جمع رکھو تھوڑے ہی دنون کے بعد مین سب کو اپنے پاس بلا لونگا وہان جاکر تم لوگون کے واسطے اور فوج بھی روانہ کرونگا ایوان نہ طاق سے جو لوگ آئین گے وہ اس لڑائی کو فتح کرکے واپس جاینگے کسی قسم کا خوف اپنے دل مین نہ کرنا مین اب وہان جاکر اور انتظام کرونگا طلسم کشا کے نصیب مین شکست لکھ دونگا ان سب کو اسیر کرکے تم میرے پاس آنا ایوان جادو کو اپنے لشکر کا جاہ و حشم دکھانا اسکو بھی معلوم ہو کہ یہ لوگ ایسے ہین اتنی بڑی جناب کو سر کرکے چلے ہین زمرد نے بہت بہت کہا مگر آئینہ اندام نے قبول نہ کیا تختگان نے بہت سی باتین پیدا کین جب آئینہ اندام کو یہ ثابت ہوا کہ زمرد کو یہان رہنے سے سراسر انکار ہے اُسکو ناگوار ہوا کہا اے زمرد یہان کا رہنا اگر قبول نہ کروگے تو خطا وار ٹھہروگے اور اپنی خطا کی سزا معقول پاؤگے زمرد نے تختگان کی طرف دیکھا تختگان نے اشارے سے کہا اب خاموشی بہتر ہے جیسا ہوگا دیکھا جائیگا زمرد خاموش ہو رہا آئینہ اندام سب سے ملکر اور دو ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا جانب دیوار ایوان نہ طاق چلا دوسرے روز دیوار کے قریب جاکے پہونچا چاہا سحر کرکے دیوار کے اُس پار چلا جائے ایک آواز آئی او آئینہ اندام تو کہان جاتا ہے وہین ٹھہر آئینہ اندام آواز کے سنتے ہی فوراً اسی مقام پر ٹھہر گیا ایک ساحر دیوار کے اُس طرف سے آیا اُسنے کہا پہلے ایک عرضی خدمت عالی مرتبت مین کیوان جادو کے روانہ کر اگر وہ اجازت دین گے تو ہم تجھکو اندر لے جائین گے آئینہ اندام نے اُسی وقت ایک عرضی اس مضمون کی تحریر کی کہ مین حسب الطلب حاضر ہون مگر دام مصیبت مین گرفتار ہون مجھے جلد طلب فرمایئے ایسا نہو کوئی فتنہ اُٹھے اور مجھے پھر اپنے لشکر کی طرف واپس جانا پڑے یہ لکھکر آئینہ اندام

سے اُس ساحر کو دیا ساحر یہ عرضی لیکر روانہ ہوا مسافت راہ طے کرکے کیوان جادو کے مکان پر پہونچا
ڈیوڑھی پر جاکے اُس نے عرضی دی دربانون نے سیماب جادو کو بلایا سابق مین عرض کیا ہے کہ کیوان جادو
سوائے سفال کے کہ وزیر اسکا ہے اور کسی کا سامنا نہین کرتا ہے اور سفال جادو سوائے اپنے
نائب منظور جادو کے اور کسی کا بالکل سامنا نہین کرتا ہے اور منظور جادو سوائے سیماب جادو کے
کہ چوبدار خاص ہے کسی کو اپنی صورت نہین دکھاتا جو عرائض و نامہ جات آتے ہین ہرکارے اُسے بلاکر
ڈیوڑھی پر لے جاتے ہین یہ وہان سے لاکر منظور جادو کو دیتا ہے اور منظور جادو سفال کے پاس
لے جاتا ہے سفال جادو کیوان کو پہونچاتا ہے کیوان جادو جو اپنے نزدیک مناسب جانتا ہے وہ حکم دیتا ہے
اور اگر کوئی امر دقیق معلوم ہوتا ہے تو اُسکو ایوان جادو کے پاس لے جاتا ہے وہان سے جو بات طے ہوتی ہے
وہ کی جاتی ہے الغرض جب عرضی آئینہ اندام کی ڈیوڑھی پر کیوان جادو کے پہونچی اور دربانون نے سیماب
جادو چوبدار خاص کو ہرکارون سے بلایا سیماب جادو آیا دربانون نے کہا آئینہ اندام کوئی ساحر ہے اُس نے
ایک عرضی حضور شہنشاہ مین بھیجی ہے سیماب جادو نے عرضی وہان سے لاکر منظور جادو کے سپرد کی منظور جادو
اُس عرضی کو لیے ہوے سفال جادو کے پاس آیا سفال جادو نے اُس عرضی کو کیوان تک پہونچایا
کیوان نے جو عرضی آئینہ اندام کی دیکھی لفافہ چاک کیا پڑھنے مین مشغول ہوا جب سب عرضی پڑھ چکا
تو اُسنے اُسی وقت سفال جادو سے کہا کہ بھائی صاحب نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آئینہ اندام کو یہان بلاؤ
اپنے طلسم مین رہنے کی جگہ دو جسقدر زمین چاہے لے لے یہان طلسم بناکے حکومت کرے کوئی اُس کو
ایذا و مصیبت نہ پہونچا سکے گا اب اسکی اطلاع بھائی صاحب کو اُس وقت کی جائے گی جب آئینہ اندام جادو
یہان آجائے گا ابھی ضرورت نہین عرصہ ہوگا اور آئینہ اندام کہتا ہے کہ ایسا نہو کہ کوئی فتنہ ایسا اُٹھے کہ
جسکی وجہ سے مجھے اپنے لشکر مین واپس جانا پڑے اب مجھے اپنی خدمت مین بلا لیجیے یہان طلسم کشا نے
مجھے سخت پریشان کیا ہے سفال جادو نے کہا اے شہنشاہ آئینہ اندام واجب الرحم ہے اُسکو بلا لیجیے یہان رہنے
کی جگہ دیجیے جب کل آپ برائے سلام تشریف لے جائیے گا اُس وقت اس کا ذکر فرمائیے گا جو کچھ شہنشاہ ایوان
جادو فرمائین گے ویسا کیا جائے گا کیوان جادو نے پشت پر عرضی کے لکھ دیا کہ آئینہ اندام جادو
کو اسی وقت وہان سے بلاؤ اور ایک مکان نفیس اُسکے رہنے کے واسطے خالی کرو چند آدمی خدمت
کے واسطے مقرر کیے جائین سفال جادو بعد دستخط اُس عرضی کو لیکر اپنے ٹھکانے پر آیا اُسی وقت منظور
جادو کو بلا کر وہ عرضی دی منظور جادو نے سیماب جادو کو بلایا کہا اس عرضی کو ڈیوڑھی پر جاکر دو اور
کہو جو شخص عرضی لیکر آیا ہے اسی وقت آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لائے اور اُسکے واسطے مکان نفیس
تجویز کیا جائے سیماب جادو اُس عرضی کو لیکر ڈیوڑھی پر آیا جو ساحر لیکر آیا تھا اُسے اپنے قریب بلایا کہا
شہنشاہ کیوان کا حکم ہے کہ اسی وقت آئینہ اندام جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آ ساحر عرضی کو لیکر روانہ ہوا
بہت جلد دیوار کے قریب پہونچا اگر دیوار کو طے کرتا تو ایک روز صرف ہوتا سحر کرکے غرق زمین ہوا دیوار
کے اُسطرف آکے سر نکالا زمین پہ آیا آئینہ اندام سے کہا کہ تمھاری بابت حکم شہنشاہ ہے کہ اسی وقت ایوان
کے اندر آؤ آئینہ اندام بہت خوش ہوا ساحر سے کہا بھائی اب مین کیونکر چلون ساحر نے جواب دیا اگر
سحر جانتے ہو تو غرق زمین ہو میرے ہمراہ دیوار کے اندر چلو اگر سحر نہین معلوم ہے تو آنکھین بند کر دو مین

تمھین اندر پہونچاؤن آئینہ اندام نے کہا مین چل سکتا ہون یہ کہکے اس نے اپنے ساحرون سے کہا تم لوگ سحر کرکے غرق زمین ہو جہان پر مین راہ زمین ختم کرون تم بھی میرے ساتھ زمین کے اوپر آنا یہ کہکے آئینہ اندام غرق زمین ہوا ساحر بھی اُسکے ساتھ ہوے تھوڑی دیر کے بعد جو ساحر آگے آگے تھا وہ زمین توڑ کے دیوار کے اُس پار نکلا آئینہ اندام بھی زمین کے اوپر آیا اسکے ہمراہ اور جو ساحر تھے وہ بھی زمین پر آئے آئینہ اندام نے جو زمین پر آکے نگاہ کی عجب تماشا اُسکو نظر آیا نہ زمین دکھائی دی نہ آسمان معلوم ہوا اپنے تئین معلق پایا اُس ساحر سے کہا بھائی یہان زمین و آسمان نہین ہے ساحر نے جواب دیا یہ ایوان نہ طاق ہے یہان جو بات ہے وہ ایسی ہی ہے ابھی یہان کے انسان تم نے نہین دیکھے ہین جانور ابھی تمھارے سامنے نہین آئے درخت نظر نہین پڑے پہاڑ معلوم نہین ہوے آئینہ اندام نے کہا یہان جب زمین نہین ہے تو درخت کیونکر اُگے ہونگے اور پہاڑ کس طرح پیدا ہوے ہونگے جانور کہان رہتے ہونگے یہان کے مکانات کیونکر بنے ہونگے ساحر نے کہا مین یہ سب باتین اسی وقت نہین بتا سکتا ہون بس تم میرے ہمراہ آؤ مجھے جسقدر حکم شہنشاہ ہے اُسکی تعمیل کرکے یہان سے واپس جاؤنگا اگر عرصہ ہوگا تو مجھے گنہگار سرکار ہونا پڑے گا جب تمھاری خدمت کو آدمی مقرر ہونگے اُنسے سب کیفیتین دریافت کرنا وہ تمھین سب حال یہان کا بتا دینگے آئینہ اندام نے کہا مین بے زمین کے راستہ کیونکر چلون یہان تو سحر بھی نہین یاد ہے جو بزور سحر پرواز کرون نہین معلوم مجھے کون روکے ہے اور میرے قدم کے نیچے کیا شے ہے جو مین اس طرح سے تھما ہوا ہون ساحر نے کہا اے آئینہ اندام اسی سحر پر دعوے خداوندی کرتے تھے بڑے افسوس کی بات ہے یہان آتے ہی سحر فراموش ہوگیا بالکل سحر خام تھا آئینہ اندام نے کہا بھائی مین یہان کے آئین سے آگاہ نہین کہ کس مقام پر کن باتون کا پرہیز کرنا چاہیے اور اپنے سحر کو کیونکر بچانا چاہیے ساحر نے کہا اب تم آنکھین بند کرو آئینہ اندام نے آنکھین بند کین اور اپنے ہمراہیون سے کہا تم لوگ بھی آنکھین بند کر لو اُن لوگون نے بھی آنکھین بند کر لین تھوڑی دیر کے بعد اُس ساحر نے کہا اے آئینہ اندام آنکھین کھول دو آئینہ اندام نے آنکھین کھول دین دیکھا سامنے ایک بارہ دری نہایت نفیس و نازک معلوم ہوتی ہے چند ساحر اُس بارہ دری کے قریب کھڑے ہین اُنھون نے اشارے سے اُس ساحر کو اپنی طرف بلایا جب وہ قریب گیا ساحرون نے کہا حکم شہنشاہ ہے کہ آئینہ اندام اسی بارہ دری مین مہمان کیے جائین ہم لوگ براے خدمت یہان موجود ہین اُس ساحر نے آئینہ اندام کو مع اُسکے ہمراہیون کے وہین چھوڑا آپ روانہ ہوا وہان جو ساحر موجود تھے وہ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر اُس بارہ دری کے اندر آئے آئینہ اندام نے بارہ دری کو نہایت آراستہ پایا مگر سب چیزین معلق آویزان دیکھین آئینہ اندام کو سخت حیرت ہوئی ساحرون نے ایک تخت پر آئینہ اندام کو بٹھایا کہا آپ کی خدمت کے واسطے ہم لوگ حضور شہنشاہ سے مقرر ہوے ہین آئینہ اندام نے سب کی منت و سماجت کے بعد پوچھا آپ لوگ اپنے نام نامی بھی مجھکو بتلا دیجیے کہ مین آپ کو پکار سکون ایک نے کہا اے آئینہ اندام آپ نے اتنے دنون اپنے طلسم مین دعوے خداوندی کیا اس قدر بھی آپ کو سحر مین دخل نہوا کہ آپ کسی کا نام دریافت کر سکین آئینہ اندام نے کہا جب مین اپنے طلسم مین تھا ایک ماہ آئندہ کی باتین سب مجھے معلوم ہو جاتی

تحقیق ایسے ایسے انتظام مین نے سحر کے ذریعے سے کیے ہین لیکن جس وقت سے مین یہان آیا ہون مجھے سحر یاد ہی نہین آتا
اُن لوگون نے کہا آپ کے سحر مین بالکل خامی تھی اور آپ سحر کو مطلق نہین جانتے تھے یہان کے طفل مکتب بھی
آپ سے سحر اچھا جانتے ہین ہم آج اسکی بابت بھی شہنشاہ کی خدمت مین عرض کرین کیونکہ ہمین یہ حکم ہوا ہے کہ آپکے
حالات تحریر کرین کہ ہمارے شہنشاہ کیوان جب اپنے بھائی صاحب کے سلام کو جائین گے تو آپ کے حالات
اُنسے بیان کرین گے وہ اُسی کے موافق آپ کو یہان طلسم بنانے کی اجازت دین گے اگر آپ کو سحر مین اچھی
مداخلت ہوتی تو سرکار ایوان تاجدار سے آپ صاحب مرحلہ ہوتے خطاب پاتے مگر اب کہین آپ کو ایک
طلسم مختصر سا بنا دیا جائیگا آپ اُس طلسم مین حکومت کیجیے گا سلطان کو آپ کے طلسم سے کوئی غرض نہوگی بلکہ اور
آپ کے طلسم مین حفاظت کے واسطے اُنھین کوشش کرنا پڑے گی آپ سے کوئی کام ہمارے سلطان کا
نہ نکلے گا بلکہ بہت سی تکلیفین آپ کے واسطے کرنا ہونگی آئینہ اندام نے کہا مین اسی امید پر یہان آیا ہون
اگر اور کہین جاتا تو ایسا گوشۂ امن نصیب نہوتا نہ ایسا مالک ملتا اب یہان بے کھٹکے اپنی زندگی بسر کرونگا ساحر
تھوڑی دیر تک آئینہ اندام سے باتین کرتے رہے جب دیر ہوئی اور ان ساحرون کو آئینہ اندام کی کیفیت
بخوبی تمام معلوم ہوئی اُنھون نے اُسی وقت اشارہ کیا آئینہ اندام نے دیکھا کہ ایک ہاتھ پیدا ہوا کہ اُسمین
قلم تھا پھر دوسرے نے اشارہ کیا ایک ہاتھ اور پیدا ہوا اُسمین دوات نظر آئی پھر تیسرے نے اشارہ کیا ایک
ہاتھ اور پیدا ہوا کہ اُس مین کاغذ تھا جب تین ہاتھ ایک جگہ ہوئے تو چوتھے نے اشارہ کیا آئینہ اندام نے
دیکھا کہ ایک تصویر اُس کاغذ پر بنی پھر جو جو باتین آئینہ اندام نے اُن لوگون سے کی تھین وہ سب اُس کاغذ
پر اُس ہاتھ سے جسمین قلم تھا تحریر ہوئین بعد اُسکے حالات سب لکھے گئے جب سب حالات بھی تحریر ہو چکے تو وہ
ہاتھ غائب ہوے ساحرون نے آئینہ اندام سے کہا اب تو آپ کو ہمارے نام معلوم ہوے آئینہ اندام نے
کہا آپ لوگون نے ارشاد نہین فرمایا مین کیونکر جانتا ہان آپ کے کمالات البتہ معلوم ہوے آجتک ایسے
سحر نگاہون سے نہین گذرے وہ ساحر بہت ہنسے کہا اے آئینہ اندام ہم لوگ بالکل سحر نہین جانتے ہین جب
تو بعہدۂ خدمتگاری یہان ملازم ہین اگر سحر جانتے ہوتے تو کسی اعلے درجے کی جگہ پر ہوتے تنخواہ بھی ویسی ہی
پاتے مگر سحر نہین جانتے اس سبب سے مجبور ہین کیا کرین اور نام ہمنے اپنے اپنے عرض داشت کے نیچے تحریر
کرائے آپ نے نہین پڑھے آئینہ اندام نے کہا مین نے اسقدر اُسکو پڑھا کہ میرے حالات اُن ہاتھون
نے تحریر کیے اور میری تصویر بنائی باقی مجھسے نہین پڑھا گیا ساحر بہت ہنسے کہا ہم چار ساحر ایک ہی دن
پیدا ہوے اور سلطان نے ہمارے نام شاطر جادو اور خاطر جادو اور ناظر جادو اور حاضر جادو رکھے
خاص طلسم ایوان نہ طاق مین پیدا ہوے اور یہان جو پیدا ہوتا ہے اسکا نام سلطان کیطرف سے رکھا جاتا
ہے آئینہ اندام نے کہا اب یہ جو آپ نے میرے حالات یہان سے روانہ کیے ہین یہ کہان جائینگے
اور اُنھین کون دیکھے گا شاطر جادو نے کہا یہ حالات آپ کے سیماب جادو کے پاس جائینگے اور
سیماب جادو منظور جادو کو دین گے منظور جادو سفال جادو کے پاس لے جائین گے سفال
جادو شہنشاہ کیوان کی خدمت مین حاضر کر دین گے وہ سلطان ایوان تاجدار جادو کے پاس لیجائین گے
وہان سے جو حکم آپ کی بابت صادر ہوگا وہ کیا جائیگا آئینہ اندام نے کہا مین چاہتا ہون کہ شہنشاہ کیوان
تاجدار کی قدمبوسی حاصل کرون اور اُنکی زیارت سے مشرف ہون شاطر جادو نے کہا یہ بات غیر ممکن ہے

شہنشاہ اپنا جمال باکمال کسی کو نہین دکھاتے ہین سواے سفال جادو کے اور سفال جادو بھی سواے
منظور جادو کے اور کسی سے نہین ملتے ہین اور منظور جادو سواے سیماب جادو کے دوسرے کا
سامنا نہین کرتے آپ کیونکر اُنکا جمال بیمثال دیکھ سکتے ہین آئینہ اندام نے کہا اسکی وجہ بیان کرو کہ شہنشاہ
کیوان اپنا جمال بیمثال کیون نہین دکھاتے ہین اور سفال جادو کیون کسی کا سامنا نہین کرتے اور منظور جادو
کو کیون پرہیز ہے شاطر جادو نے کہا یہ راز کی باتین ہین ہم نہین جانتے آپ کو شاید معلوم ہو جائین
آئینہ اندام خاموش ہو رہا ناظر جادو نے شاطر جادو سے کہا اب مین جاتا ہون دیکھو کیا حکم ہوتا ہے
شاطر جادو نے کہا تنہا نہ جاؤ خاطر جادو کو اپنے ہمراہ لے لو ناظر جادو نے خاطر جادو کو اپنے ہمراہ
لیا اور وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام نے کہا اے شاطر جادو اب یہ لوگ کہان گئے ہین شاطر جادو
نے جواب دیا کہ یہ لوگ اب دردولت پر جائین گے جو حالات آپ کے بیان سے تحریر ہو گئے ہین اُن کی
تحقیق کرین گے کہ حضور شہنشاہ مین پہونچے یا ابھی نوبت حضوری نہین آئی جیسا کچھ ہو گا وہان سے جواب
ملے گا اور لوگ آپ کی خدمت کے واسطے یہان بھیجے جائین گے اور جدید انتظام ہو گا آئینہ اندام نے
کہا کیا آپ لوگ یہان نہ رہینگے شاطر جادو نے کہا ہم لوگ صرف اس واسطے ہین کہ آپ کو اس طلسم کی سیر
کرائین آپ کے حالات تحریر کرتے رہین اور جو خدمت ہمارے لائق ہو اُسکو کرین اور لوگ جو یہان
آئین گے وہ آپ کے خاصے کا بندوبست کرین گے پوشاک کی درستی مین مشغول رہین گے اور اور
انتظام جو جو شاہ و شہریار کے واسطے ہونا چاہیے وہ کرین گے آئینہ اندام تو یہان ان باتون مین مشغول
رہا مگر ناظر جادو اور خاطر جادو جو روانہ ہوے یہ کیوان تاجدار جادو کے مکان پر پہونچے ڈیوڑھی پر
جاکے اُنھون نے ہرکارون سے کہا کہ ہمنے آئینہ اندام جادو کے حالات لکھوا کر ارسال خدمت
شہنشاہ کیے تھے اور کچھ مطالب بھی اُس عرضی مین درج تھے عرضی پیش ہوئی یا نہین ہرکارون نے کہا ہم
تک عرضی آئی تھی ہمنے سیماب جادو کو بلا کر دیدی اُنسے کیفیت دریافت کرو تو مفصل حال معلوم ہو جائے
حاضر جادو نے سیماب جادو کو بلوایا سیماب جادو آیا حاضر جادو نے کہا ہم نے جو عرضی حضور شہنشاہ مین
بھیجی تھی وہ پہونچی یا نہین سیماب جادو نے کہا مین نے عرضی منظور جادو کی خدمت مین پیش کی تھی اُس سے
جاکر کل کیفیت تحقیق کرتا ہون یہ کہکے سیماب جادو اندر آیا منظور جادو کے پاس گیا کہا مین نے ابھی ایک
عرضی آپ کی خدمت مین حاضر کی تھی اُسکی کیفیت دریافت کرنے کو حاضر جادو اور ناظر جادو حاضر خدمت
اقدس ہین منظور جادو نے کہا مین خدمت سفال جادو مین جاتا ہون ابھی اُسکی کیفیت تحقیق کرتا ہون یہ کہکے
منظور جادو سفال جادو کے پاس آیا سفال جادو نے کہا اے منظور جادو اسوقت تم کیون آئے
منظور جادو نے کہا مین ابھی ایک عرضی آپ کی خدمت مین حاضر کر گیا تھا اُسکے جواب کے واسطے عریضہ نگار
آئے ہین کیا حکم ہوتا ہے سفال جادو نے کہا مین شہنشاہ کی خدمت مین جاتا ہون دیکھون کیا
فرماتے ہین یہ کہکر سفال جادو اندر گیا کیوان نامدار سے ہاتھ باندھکر کہا مین ابھی ایک عرضی خدمت والا مین
حاضر کر گیا تھا اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے کیوان تاجدار جادو نے کہا مین ابھی اُس عرضی کی بابت کچھ جواب
نہ دونگا کل بھائی صاحب کی خدمت مین لے جاؤنگا جو کچھ وہ فرمائین گے وہ صحیح سمجھا جائیگا اسوقت دو تین آدمی اور
وہان بھیج دیے جائین کہ آب و طعام کا انتظام کرین آئینہ اندام کو کسی قسم کی تکلیف نہو کہ وہ ہمارا مہمان ہے اور مہمان کی خاطر

لازم ہے گو ہم آئینہ اندام کو ایسا نہ جانتے تھے کہ یہ بالکل جاہل ہے اور اس طلسم مین آنے کے قابل نہین ہے
مگر اب تو اپنے طلسم مین بلا چکے اب اُسکی خاطر واجب ہو گئی اور مقدمات کی نسبت آپ بیٹے بھائی صاحب کی رائے
کے مین کچھ نہین کہہ سکتا اُنھین کا فرمانا بجا ہوگا تم جاکر کچھ آدمی براے خدمت اسوقت روانہ کر دو جو کچھ انتظام
کرنا ہے وہ کل ہوگا آج اُسکا وقت نہین ہے سفال جادو وہان سے اپنے ٹھکانے پر آیا منظور جادو سے
کل کیفیت بیان کی منظور جادو اپنے مقام پر آیا سیماب جادو سے سب کیفیت کہی سیماب جادو ڈیوڑھی پر آیا
اور ناظر جادو کو اپنے پاس بلا کر سب کیفیت بیان کی کہا کہ اس وقت تم لوگ اپنے ہمراہ کچھ آدمی لے جاؤ
کہ وہ آب و طعام کا انتظام کر لین کل شہنشاہ اسکی بابت حکم فرمائین گے ناظر جادو وہان سے روانہ ہوا
کیوان تاجدار کے باورچی خانہ مین آیا وہان سے کچھ لوگ اپنے ہمراہ لیے پھر اُسی مکان کی طرف روانہ ہوا
جہان آئینہ اندام جادو تھا وہان آکر اس نے ان لوگون کو آئینہ اندام کے روبرو کیا سب نے آئینہ اندام
جادو کو سلام کیا ناظر جادو نے کہا یہ لوگ بھی آپ کے خدمتگذار ہین انھین کے لینے کے واسطے ہم لوگ گئے تھے
آئینہ اندام نے کہا مین نے سُنا تھا کہ آپ لوگ اسواسطے گئے ہین کہ میرے حالات وہان جاکر بیان کرین اور پھر
شہنشاہ سے حکم لین جو کچھ وہ فرمائین وہ کیا جاے ناظر جادو نے کہا مین اسواسطے نہین گیا تھا بلکہ اس امر کی تحقیق
کرنے کی ضرورت تھی کہ جو مین نے عرضداشت خدمت والا مین شہنشاہ کے روانہ کی ہے وہ پہونچی یا نہین وہان
جانے سے اسکی کیفیت معلوم ہوئی کہ شہنشاہ تک پہونچ گئی مگر ہنوز جواب نہین تجویز ہوا ہے کل اسکا جواب
ملے گا آئینہ اندام نے کہا اے ناظر جادو جواب وہان سے کیا ملیگا ایسا تو نہو گا کہ مین اس طلسم مین رہنے
نہ پاؤن تو غضب ہو پھر میرے واسطے جاے رفتن کہین ممکن نہین اور کوئی میرا مددگار اس طرح کا نہین ہے
مجھے طلسم کشا ضرور مار ڈالے گا ناظر جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے جب شہنشاہ آپ کو پناہ دے چکے
تو اب اپنے سے جدا نکرین گے کیونکہ ہمارے شہنشاہ نے جن جن لوگون کو پناہ دی اُنھین اپنے سے جدا
نہین کیا اور آپ کے واسطے تو وہ خود ہی افسوس کرتے ہین آپ خاطر جمع رکھیے مین یقین کرتا ہون
کہ آپ کے واسطے خداوند کوئی جگہ ایسی تجویز فرماوینگے کہ آپ وہان جاکر حکومت کرین اور اپنی اوقات
بسر کرین یہان سے آپ کو کوئی سروکار نہ رہیگا اگر آپ کہین گے تو وہ ایک طلسم کا سامان آپ کیواسطے
بہت اچھی طرح سے کر دین گے آئینہ اندام نے کہا آپ لوگون کے موافق ارشاد مین ہر ایک کام کرونگا
شاطر جادو نے جواب دیا کہ آپ کچھ خوف نہ کرین اور ہم لوگون سے اچھی طرح کام لین کل آپکے واسطے اور
بھی انتظام ہوگا آئینہ اندام نے کہا اے شاطر جادو مین ایک بات کہتا ہون اگر تم لوگ منظور کرو شاطر نے
کہا آنکھون سے منظور کرینگے ہمین شہنشاہ کا حکم ہے کہ جو کچھ آئینہ اندام کہین اسکو بسروچشم قبول کرنا جزو انکار نکرنا
آئینہ اندام نے کہا مین نے اشراق جادو کو پرورش کیا ہے اور سحر بھی کچھ تھوڑا بہت مَین نے اسکو تعلیم کیا ہے اگرچہ
میرے خلاف مرضی کام نکرتا تو مین ہرگز اُسکو اس طرح چھوڑ کر نہ آتا مگر اب مجھے اُسکا خیال آتا ہے کہ وہ
لشکر لیے ہوے طلسم کشا کے مقابلے مین ٹھہرا ہوا ہے اور طلسم کشا جسوقت اُس سے جنگ شروع کریگا پھر اُسے
زندہ نچھوڑیگا یا تو شہنشاہ سے جاکر میری طرف سے عرض کرو کہ وہ اُسکی مدد کیواسطے یہان سے کچھ لوگ
روانہ کرین یا اُسکو کسی طرح یہان بلا لین اگر وہ قتل ہو جاے گا تو میری زندگی تلخ ہوگی شاطر جادو نے جواب
دیا کہ آپ نے جو کچھ فرمایا مین خوب سمجھا اور یہ بھی مجھے معلوم ہوا کہ آپکو اشراق جادو کی بڑی محبت ہے لیکن مین

مجبور ہون کہ ایسی باتین شہنشاہ سے عرض نہین کرسکتا اگر آپ کو ایسا ہی خیال ہے تو ایک عرضی حضور شہنشاہ
مین روانہ فرمایئے گو مجھے اس امر کی امید نہین ہے کہ شہنشاہ اشراق جادو کو یہان بلالین مگر آپ اس تدبیر سے
کیون غافل رہین ایک عرضی کل روانہ کردین آئینہ اندام نے پوچھا کہ ای شاطر جادو کیا سبب ہے جو شہنشاہ کیوان
تاجدار جادو اشراق کو طلب نہ فرمائین گے شاطر جادو نے جواب دیا کہ آپ کے ہمراہ دو چار ساحر جو اور آئے
ہین انھین کا آنا شہنشاہ کو ناگوار ہے مین نے یہ سنا ہے کہ سفال جادو سے فرماتے تھے کہ پہلے آئینہ اندام
کو طلسم مین تنہا آنا تھا جب ہم اسکے رہنے کو کوئی ٹھکانہ تجویز کرتے اسوقت ہم سے اجازت لے کر اپنے ہمراہیون کو
بھی بلا لیتا یہ بات بہت خلاف کی کہ بے ہماری اجازت کے چار آدمی اپنے ہمراہ لے آیا پھر آئینہ اندام
نے کہا مین اپنی تقصیر معاف کرا لونگا اور اُن لوگون کی طلبی کے واسطے عرض کرونگا اب تو میرے
رہنے کے واسطے بھی ٹھکانا مقرر ہو گیا ہے شاطر نے کہا ابھی آپ کے واسطے کوئی جگہ تجویز نہین ہوئی ہے
عارضی آپ کو رہنے کی اجازت دیگئی ہے اور اگر اب آپ کسی قسم کی عرضی شہنشاہ کی خدمت مین روانہ
کرینگے اور اُس مین یہ ذکر ہوگا کہ مین جو بے اجازت چار ساحرون کو اپنے ہمراہ طلسم کے اندر لایا تو
انھین جو حکم ہو مین خوش ہون مگر میری تقصیر معاف کی جائے تو شہنشاہ کو یہی خیال ہوگا کہ راز شاطر جادو
نے بیان کیا اسکے سبب سے ہمپر خفگی ہوگی آپ کو مناسب نہین ہی جو اس راز کو افشا کرین کیا عجب ہے
کہ آپ کے واسطے بھی کسی قسم کی برائی پیدا ہو اُس سے بہتر یہی ہے کہ دو ایک روز صبر فرمایئے دیکھیے آپکی
بابت کیا حکم ہوتا ہے آپ کے رہنے کے واسطے کون سی جگہ تجویز ہوتی ہے آئینہ اندام جادو نے کہا جو کچھ
آپ نے بیان کیا میری سمجھ مین آیا اب مین ہرگز عرضی شہنشاہ مین نہ بھیجونگا مگر آپ لوگ حکم کی فکر رکھین
جسوقت کوئی حکم میری بابت صادر ہو آپ مجھے اطلاع دین شاطر نے کہا حکم کی فکر ہم کیا کرسکتے ہین جو شہنشاہ
فرمائینگے اُسی وقت معلوم ہو جائیگا یہان تو آئینہ اندام اور شاطر وغیرہ مین یہ باتین تھین اُدھر
کیوان جادو نے سفال جادو کو طلب کیا جب سفال جادو آیا تو کیوان نے کہا اے سفال جادو
مین پہلے سمجھتا تھا کہ آئینہ اندام جادو اگرچہ ہم لوگون کے برابر سحر نہین جانتا ہے مگر پھر بھی ہوشیار ہی اور بہت
منتظم ہے جب تو ایک طلسم بنا کر خداوند بنا ہے مگر ہمارا خیال غلط تھا اُسکی کیفیت شاطر جادو اور رجا ضر جادو
وغیرہ نے جو تحریر کی اُس سے صاف ظاہر ہے کہ آئینہ اندام بالکل سحر سے واقف نہین سفال جادو نے کہا ای
شہنشاہ یہ تو تعجب کی بات ہے جب اُس نے ایک طلسم بنایا اور برسون دعوی خداوندی کا کیا تو کیا وہ اس قدر
بھی سحر نہین جانتا ہے کہ شاطر جادو وغیرہ اسکی بابت یہ تحریر کرین کہ اُسکو بالکل سحر مین مہارت نہین ہے کیونکہ
شاطر جادو و کوکب سحر جانتے ہین جو ایسے شخص کے عیب کو تحریر کرین کیوان جادو ار نے کہا تم اسکو اچھی طرح
تحقیق کرو اور آج ہی اسکا جواب مجھکو دو سفال جادو نے کہا مین اسی وقت کسی ساحر کو برائے امتحان
آئینہ اندام کے پاس بھیجتا ہون اُس سے کیفیت معلوم ہو جائیگی کیوان نے جواب دیا اسکا تمھین اختیار ہے
مجھے آج اسکی کیفیت معلوم ہو جانا چاہیے سفال جادو کیوان جادو سے رخصت ہو کر اپنے ٹھکانے پر آیا
اُسی وقت منظور جادو کو بلا کر کہا کہ ابھی مجھے شہنشاہ نے طلب فرمایا تھا جب مین گیا تو مجھ سے ارشاد
کیا کہ آئینہ اندام کی بابت شاطر جادو نے لکھا ہے یہ بالکل سحر سے ناآشنا ہے مجھے بڑا تعجب ہے لہذا اسکی
کیفیت اسی وقت تحقیق کرو مین وہان سے ابھی آیا ہون تم کسی ساحر کو اُسکے پاس بھیجو وہ جا کر اسکا امتحان لے

اور اصلی کیفیت تحریر کرے منظور جادو نے کہا مین ابھی اسکا بندوبست کرتا ہون یہ کہکے منظور جادو بھی اپنے
ٹھکانے پر آیا اور دفتر ساحران کھول کر اس نے ایک ساحر کو کہ نام اسکا فرحان جادو تھا اِس مضمون کا نامہ
لکھا کہ اے فرحان جادو حکم شہنشاہ ہے کہ تم آئینہ اندام جادو کے پاس جاؤ اور اُسکا امتحان لیکر اُسکے سحر کی
کیفیت تحریر کرو یہ نامہ لکھکر اِس نے سیماب جادو کو دیا اور کہا اِسے فرحان جادو کے پاس روانہ کرو
سیماب جادو ڈیوڑھی پر آیا چوبدار کی معرفت اُسی وقت فرحان جادو کو نامہ روانہ کیا چوبدار فرحان جادو
کے مکان پر پہونچا فرحان جادو اُس وقت اپنے مکان مین بیٹھا ہوا اپنے سحر کو زور دے رہا تھا اس کے
سپرد یہ کام تھا کہ جسقدر طلسم مین لڑکے پیدا ہوتے تھے اور جسقدر باشندگان طلسم مرتے تھے یہ روزمرہ
سب کی کیفیت کیوان جادو کو تحریر کرتا تھا چونکہ طلسم بہت وسیع تھا یہ ہمیشہ سحر سے کام لیا کرتا تھا اور روز
سحر کو زور دیتا رہتا تھا اُس وقت بھی اپنے سحر کو زور دے رہا تھا کہ اُسکے ملازم نے اُسکو جاکر خبر دی
کہ ایک نامہ شہنشاہ کے یہان سے آیا ہے چوبدار دروازے پر حاضر ہے فرحان نے کہا نامہ لے آؤ چوبدار
نامہ لیکے باہر آیا اور چوبدار کیوان سے نامہ لیکر اندر گیا فرحان جادو کو نامہ دیا اُس نے نامہ کھولا پڑھنا
شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکا اس نے سحر کو موقوف کیا ملازمین کو بلایا تخت اپنی سواری کا منگایا تخت پر
سوار ہوکے اُسی وقت آئینہ اندام جادو کے پاس آیا آئینہ اندام شاطر جادو وغیرہ سے باتین کر رہا تھا کہ اور
ساحر جو اُسکی خدمت کو وہان موجود تھے اُنھون نے اُسیوقت آکر خبر دی کہ فرحان جادو تشریف لائے ہین
نہین معلوم کیا سبب ہے آئینہ اندام اس خبر کو سنکر ڈر گیا شاطر جادو سے کہا اب مجھے کیا کرنا چاہیے شاطر
نے جو اُسکا رنگ رو متغیر پایا کہا آپ اسقدر کیون گھبراتے ہین معلوم ہوتا ہے شہنشاہ نے آپ کی بابت کچھ حکم
فرمایا ہے اُسکے واسطے فرحان جادو تشریف لائے ہین یہ ساحران معزز سے ہین آپ کو لازم ہے کہ اُن کے
استقبال کو جایئے اپنے ہمراہ لایئے سمجھ کے اُنسے بات کیجیے گا جو کچھ وہ آپ سے پوچھین خوب سمجھکر نہایت عمدگی
کے ساتھ جواب معقول دیجیے گا آئینہ اندام جادو شاطر کے کہنے سے فی الفور اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُنکے
پاس جانے کو آمادہ ہوگیا اور جسقدر ساحر اُس جگہ پر موجود تھے وہ سب کے سب اُسکے ہمراہ ہوے
دروازے تک آیا تھا کہ دفعةً اسکی نگاہ جو اُٹھی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک ساحر تخت زرجدی پر سوار لباس مکلف
زیب جسم کیے ہوے بلاتکلف چلا آتا ہے آئینہ اندام نے مودب ہوکر نہایت انسانیت سے سلام کیا اُس
ساحر نے جواب دیا تخت کو اُسی مقام پر روکا اور وہین اُتر پڑا آئینہ اندام کے قریب آیا کہا آپکی آمد کی خبر فرحت اثر
سنکر مین نہایت خوش ہوا شہنشاہ ذیجاہ سے اجازت حاصل کرکے براے ملاقات حضور پُرنور حاضر خدمت شریف
ہوا ہون آئینہ اندام نے کہا مین اس طلسم مین تازہ وارد ہون ابھی یہان کے نشیب و فراز سے ذرا بھی
واقف نہین اگر کچھ دنون یہان قیام رہتا تو مین خود شہنشاہ والاہمم سے اِس بات کی اجازت مانگتا اور آپ
سب صاحبان والاشان کی قدمبوسی کو حاضر ہوتا یہ باتین کرتا ہوا آئینہ اندام بارہ دری مین آیا فرحان جادو
کو مسند پر بٹھایا فرحان جادو نے کہا مین اکثر اوقات آپکے سحر کی بہت تعریف سنتا تھا اور یہان جو فرد ساحران
رہتی ہے اُس سے آپ کا نام بھی سب ساحرون سے اول پایا گو اور بھی بعض نام تھے مگر آپ کا نام نامی بھی
سب نامون سے اول تصور کیا جاتا ہے بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ اس طلسم مین ہین اب مین مشتاق ہون
کہ کچھ آپکا کمال دیکھون آئینہ اندام نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا یہ سب صحیح ہے مین اپنے طلسم مین

سب سے سحر اچھا جانتا تھا اور بہت سے ساحر جنکے نام لیکر ساحران زمانہ سحر کرتے ہین مجھے اپنے سے اچھا
جانتے تھے مگر جب سے آپ کے طلسم مین آیا ہون مجھے سحر ذرا بھی یاد نہین اگر کوئی ادنی درجے کا ساحر اگر
مجھپر سحر کرے تو مین اسکی جواب نہ دیسکون اور اُس سے مقابلہ کر سکون نہین معلوم کیا بات ہے مین بہت
حیران ہون آپ چونکہ اس طلسم کے ساحران نامی سے ہین اسکی وجہ آپ سے معلوم ہو جائیگی فرحان جادو
نے کہا آپ اس باب مین غدر نکرین کوئی بات سحر کی دکھایئے مین بہت مشتاق ہون آئینہ اندام نے
کہا مین نے جس قدر آپ سے عرض کیا شاید آپ نے اُسکو خلاف تصور فرمایا فرحان جادو نے جب
دو تین بار آئینہ اندام سے کہا اور اُس نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا تو فرحان جادو کو یقین ہوا تب اُسنے
کہا اے آئینہ اندام جب اس درجہ تیرا سحر خام تھا تو تو نے طلسم مین کیا حکومت کی ہوگی اور اتنے ساحرون کو
اپنا مطیع کیونکر بنایا ہوگا مین نے سنا تھا کہ تیرا طلسم سب طلسمون سے بڑھکے آباد ہے اور بہت سے ساحران
نامی و گرامی اُس طلسم مین رہتے ہین بعض بعض زمین کے اندر بیٹھے ہوے تیرا نام رٹا کرتے ہین تو نے ایک
صحراے عبادت بنایا ہے وہان بہت سے ساحر تیری عبادت کرتے ہین دیو بھی اُنکے شریک ہین جانور بھی تیرا
نام لیتے ہین زمین تجھسے حالات طلسم بیان کرتی ہے جس شے سے چاہتا ہے تو کلام کرتا ہے کیا یہ سب غلط تھا اُسوقت
آئینہ اندام نے ایک آہ سرد بھر کر کہا یہ سب صحیح ہے اور جسقدر آپ نے سُنا بہت کم سُنا مجھے اِس سے
بڑھکے اختیار تھا جس صورت کا انسان چاہتا تھا بزور سحر پیدا کرتا تھا لوگ اُس سے کلام کرتے تھے وہ سبکو
جواب دیتا تھا طائران سحر ایسے ایسے بنائے تھے کہ جو آج تک کسی کی نگاہ سے نہین گذرے مگر جبسے آپکے
طلسم مین آیا ہون ایک حرف بھی سحر کا نہین یاد ہے فرحان نے کہا تیرا سحر بالکل خام تھا اور تو بالکل کم حقیقت
ہے مین جس امید پہ تیری ملاقات کو آیا تھا وہ جاتی رہی اور میرے جملہ خیالات غلط ٹھہرے اب کوئی ساحر اس
طلسم کا تیری ملاقات کو نہ آویگا اگر مین اس وقت خوش ہوکر تیرے پاس سے جاتا اور ساحران طلسم سے تیرا
ذکر کرتا تو ہر ایک مشتاق ملاقات ہوکر تیرے پاس آتا شہنشاہ کیوان تاجدار جادو کے بھی سامنے تیرا ذکر
آتا سلطان ایوان تاجدار سے کہتے ایوان تاجدار تجھے کسی مرحلے کا حاکم بناتے عزت بڑھاتے مگر
تو تو ایک طفل مکتب سے بھی کم ہے یقین ہے جب ہمارے مالکون کو تیری اصلی کیفیت معلوم ہوگی تو وہ تیرے
واسطے کوئی ایسی جگہ تجویز فرمائینگے کہ پھر عمر بھر تیری خبر نہ سنین اور تو خیرات مین پرورش پایا کرے آئینہ اندام
نے کہا مین اسی کو اچھا جانتا ہون کہ اُنکے تصدق مین کوئی گوشہ مجھے رہنے کو مل جائے مین شب و روز اُنکی
خیرات سے پرورش پاکر اُنکی ترقی و اقبال کی دعا کرتا رہون فرحان نے اور دو چار باتین ضروری اُس سے
دریافت کین تھوڑی دیر کے بعد اپنے ملازمین کو بلایا تخت سامنے منگوایا تخت پر سوار ہوے اپنے باغ مین آیا
اُسی وقت قلم دوات منگاکر سب حالات آئینہ اندام تحریر کر دیئے اور ایک ساحر کو بلاکر عرضی دی
کہا یہ عرضی دردولت شہنشاہ پر اسی وقت پہونچادے ساحر اُسی وقت عرضی لیکر روانہ ہوا کیوان جادو
کی ڈیوڑھی پر پہونچا چوبدار کو عرضی دی چوبدار نے سیماب جادو کو بلاکر دی سیماب جادو نے منظور
جادو کے پاس پہونچائی منظور جادو نے سفال جادو کو جاکر دی سفال جادو عرضی لیے ہوے کیوان
جادو کے پاس آیا عرضی دیکر کہا حسب الحکم فرحان جادو محاسب طلسم کے نام حکم بھیجا تھا وہ آئینہ اندام جادو
کے پاس گیا اور اُسکا امتحان لیکے کیفیت اُسکی عرضی مین تحریر کی ہے آپ ملاحظہ فرمائین کیوان جادو نے عرضی کو

لفافہ چاک کیا عرضی نکال کر پڑھی اُسمین لکھا تھا کہ میرے تام حکم والاجو دربارہ امتحان آئینہ اندام جادو صادر
ہوا تھا مین اُسکے پاس گیا اور اُسکا امتحان لیا جو کچھ شاطر نے تحریر کیا بہت کم تھا آئینہ اندام اس لایق بھی
نہین ہے جو کسی ساحر سے بات کر سکے اور جواب صحیح دے سکے اُسکا سحر بالکل خام تھا جبتک اِس طلسم کے
باہر رہا اُس وقت تک بہت سے تماشے اُسنے بنائے جیسے اس طلسم کے اندر آیا سحر بالکل فراموش ہوگیا ہے
اب وہ طفل مکتب سے بھی بدتر ہے جب ایوان جادو یہ مضمون پڑھ چکا تو اُسنے سفال جادو سے کہا
اب مجھے یقین ہوا کہ آئینہ اندام سحر بالکل نہین جانتا ہی مگر بڑے تعجب کی بات ہی کہ ایسا ساحر نامی اور سحر نہ جانے
معلوم ہوتا ہے اور حقیقت ساحر اس احاطے کے باہر ہین سب کے سحر ایسے ہی ہونگے سفال جادو نے کہا آپکو
بخوبی معلوم ہے یہ وہ طلسم ہی کہ اگر سامری و جمشید بھی یہان آتے تو وہ بھی سحر بھول جاتے آئینہ اندام کو
تو ادنےٰ درجے کا ساحر تصور کرنا چاہیے کیوان جادو نے کہا اے سفال جادو رات بہت آئی ہے ورنہ
مین اسی وقت بھائی صاحب کے پاس جاتا اور آئینہ اندام کی کیفیت بیان کرتا مگر کیا کرون مجبور ہون
کل ضرور جاؤنگا دیکھون بھائی صاحب کی اسکی نسبت کیا رائے ہوتی ہی مین تو اسکے حق مین یہ بہتر جانتا ہون
کہ کوئی جائے محفوظ اسکے واسطے تجویز کی جائے کہ یہ وہان جاکر رہے کچھ ایسا اسکے واسطے مقرر کر دیا جائے
کہ اسکی بسر اوقات اچھی طرح ہوتی رہے سفال جادو نے کہا جب آپ نے اُسکو پناہ دی ہے تو یہی
لازم ہے کیوان جادو نے اُس وقت تو سفال جادو کو رخصت کیا اور آپ جا کر سو رہا صبح کو حسب
معمول ایوان تاجدار کی طرف روانہ ہوا راستہ زمین کے اندر بنایا تھا اُسی راہ سے روز ایوان جادو
کے مکان پر جاتا تھا اُس روز بھی بدستور قدیم آیا ایوان تاجدار کے مکان پر پہونچا ایوان تاجدار بڑی دیر
سے اسکا منتظر بیٹھا تھا جیسے ہی اپنے بھائی کی صورت دیکھی نہایت خوش ہوگیا کہا اے بھائی کیوان جادو
آج تمنے بڑی دیر لگائی مین بڑی دیر سے تمھارا منتظر تھا کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب آپ نے جو
آئینہ اندام جادو کے بارے مین فرمایا تھا کہ اُسکو ایوان کے اندر بلا لو مین نے اُسکو بلا لیا کل وہ ایوان
کے اندر آیا مین نے اُسکے رہنے کو ایک مکان بھی خالی کرا دیا چند آدمی بھی اُسکی خدمت کیواسطے
بھیج دیے کل مین حاضر نہو سکا جو اُسکے حالات کچھ عرض کرتا مجھے یہ امید تھی کہ وہ بہت اچھا سحر جانتا ہوگا
اس طلسم مین آکر تھوڑی تعلیم پانے کے بعد درست ہو جائیگا مگر امتحان لینے سے معلوم ہوا کہ وہ بالکل
سحر نہین جانتا ہے یہان کے طفل مکتب اُس سے بدرجہا اچھے ہین وہ ساحر سے بات نہین کر سکتا ہی اپنے
ہی طلسم مین شب و روز کھیل بنایا کرتا تھا یہان آتے ہی سب سحر فراموش ہوگیا اب آپ اُسکے بارے مین کیا
فرماتے ہین اگر حکم ہو تو اُسکو کسی مقام محفوظ پر ایک مکان بنا دیا جائے اور چند آدمی برائے خدمت مقرر
کر دیے جائین وہان وہ شب و روز حضوری و دعاگوئی مین مصروف رہے ایوان جادو نے کہا اے کیوان جادو
رائے تمھاری بہت اچھی ہے اس طلسم مین ایسے شخص کو رہنا چاہیے جسے کسی طرح کا کمال ہو علاوہ
سحر کے اگر اور کسی مین بھی اسے کمال ہے تو بھی ہمارے طلسم مین رہ سکتا ہے ورنہ یہان کے لائق نہین
ہے کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب اُسکو آپ نے خود ہی طلب فرمایا ہے اب کیا اُسکو خود ہی اس
طلسم سے نکال بھی دیجیے گا ایوان جادو نے کہا میرے کہنے کا یہ مطلب نہین ہی کہ اُسکو طلسم سے نکال دو
بلکہ یہ مراد ہے کہ اُسکو سحر تعلیم کیا جائے اور وہ سحر کو حاصل کرے لوگ اُسکے واسطے مقرر کیے جائین

کہ شب و روز محنت کرکے اُس کو سحر بتائین ایک سال تک سحر سیکھے بعد ایک سال کے اُسکو ایک طلسم
بنا کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ طلسم اس ایوان کا مرحلہ قرار دیا جائے کیوان جادو نے کہا آپنے
یہ بات بہت مناسب فرمائی اسکا انتظام مین کرونگا مگر اُسکے رہنے کے واسطے کون جگہ تجویز فرمائی جاتی ہے
ایوان جادو نے کہا اس طلسم مین جو ایک صحرا ہے جسے سب صحراے ہولناک کہتے ہین اور جہان ساحران
مہیب صورت رہتے ہین اُسی صحرا مین اُسکو بھیجدو کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب آئینہ اندام وہان
سے زندہ واپس نہ آئے گا اُن لوگون کی صورتین دیکھکر مر جائے گا ایوان جادو نے کہا اُسے صورتین اُن
لوگون کی یک ناگاہ کیون دکھائی جائین جو اُسکے دل مین خوف سمائے اور وہ مر جائے انتظام سے اس
کام کو انجام دو اس بارے مین ہرگز ہرگز غفلت نہ کرنا اسکے بعد کیوان جادو نے اور کچھ ضروری باتین
تحقیق کین جب اسکو عرصہ ہوا اپنے بھائی سے رخصت حاصل کرکے جانب مکان روانہ ہوا تھوڑی دیر
مین مسافت راہ طے کرکے اپنے مکان مین داخل ہوا اُسی وقت سفال جادو کو بلایا سفال جادو آیا
کیوان جادو نے کہا مین ابھی بھائی صاحب کی خدمت اقدس مین گیا تھا اور وہان آئینہ اندام کا ذکر بھی
ہوا تھا اُنھون نے یہ ارشاد فرمایا کہ آئینہ اندام کو صحراے ہولناک مین بھیجدو اور چند آدمی ایسے مقرر کرو
جو اُسکو ایک سال کے اندر سحر تعلیم کرین جب وہ سحر سے بخوبی ماہر ہو جائے تو اُسے ایک طلسم بنانے کی
اجازت دو وہ طلسم اس ایوان کا ایک مرحلہ تصور کیا جائے اور آئینہ اندام جادو وہان کی حکومت کرے
سفال جادو نے کہا مین ابھی اسکا بندوبست کرتا ہون کیوان جادو نے کہا دفتر اسماے ساحران میرے
سامنے لاؤ مین جن جن ساحرون کو کہون اُنھین تعلیم کے واسطے مقرر کرو سفال جادو اُسی وقت اُس سے
رخصت ہوا اپنے ٹھکانے پر آیا منظور جادو کو بلاکر دفتر اسماے ساحران طلب کیا منظور جادو نے
اُسی وقت دفتر اسماے ساحران لاکر اسکے حوالے کیا سفال جادو دفتر لیکر کیوان کے پاس آیا
کیوان نے دفتر مین ساحرون کے نام دیکھنا شروع کیے بہت سے نامون کے بعد ایک نام اسکی
نگاہ سے گذرا کہ اُسکے بعد لکھا تھا کہ شبرنگ جادو بلا خدمت پرورش پاتا ہے ساحر مُسن ہے حالات ایوان
نہ طاق سے خوب ماہر ہے سحر مین بھی طاق ہے سب ساحر اسکا لحاظ کرتے ہین اسکو اپنا اُستاد تصور کرتے
ہین بہت لوگون کو اس نے تعلیم بھی کیا ہے عقل و متانت مین یکتا ہے کئی زبانون کا عالم بھی ہے کیوان
جادو نے اس نام کو ایک پرچہ کاغذ پر اپنی یادداشت کے لیے احتیاطاً لکھ لیا پھر اور نام دیکھنے لگا
دو چار اوراق کے بعد پھر اُسنے ایک ساحر کا نام دیکھا اُسکے بعد لکھا تھا کہ ذوبیان جادو بلا خدمت
سرکار والاتبار سلطان والاشان سے پرورش عرصہ دراز سے پاتا ہے کسی زمانہ مین اس طلسم کا منتظم
اعلےٰ درجے کا تھا واقف کاران طلسم مین یہ بھی فرد ہے کیوان جادو نے اسکا نام بھی الگ تحریر کیا
اور سفال جادو سے کہا یہ دو ساحر جو ایک مدت مدید سے بلا خدمت پرورش پا رہے ہین اور طلسم
کے واقف کار ہین کئی زبانون کے عالم بھی ہین اس طلسم کے ساحر اُنکو اپنا بزرگ اور اُستاد بھی
جانتے ہین بہت سے لوگون کو تعلیم بھی کیا ہے اگر انکو تو براے تعلیم آئینہ اندام مقرر کردے تو بہت
اچھی بات ہے یہ لوگ طریقۂ تعلیم سے بھی ماہر ہین اور اُسکے طلسم کے حالات سے بھی بخوبی آگاہ ہین
یہ ایک سال مین تعلیم کردینگے اور انکے لحاظ سے بہت سے ساحر آئینہ اندام کا خیال بھی کرینگے

ہر وقت اُسکی محافظت کرتے رہینگے صحراے ہولناک مین کسی قسم کی تکلیف بھی اسکو نہ پہونچیگی سفال
جادو نے کہا مین اُنکے نام حکنامے روانہ کرتا ہون یہ اپنے اپنے شہرون سے یہان آئینگے اُسوقت مین
آئینہ اندام کو اُنکے ہمراہ کردونگا ابھی صحراے ہولناک مین ایک مکان تعمیر کرنا ہے کچھ لوگ ایسے ملازم
کرنا ہین جو وہان جانا قبول کرین کیوان جادو نے کہا جبکو وہان جانے سے بسبب خوف انکا رہو اُس سے
یہ کہدو کہ شبرنگ جادو اور ذویان جادو سے ساحران جلیل کے ہمراہ رہنا ہی کسی قسم کا خوف نکرین کسکی
مجال ہے کہ اِن لوگون کی موجودگی مین انکے متعلقین کو کسی قسم کی ایذا پہونچا سکے سفال جادو نے کہا مین
سب کو درست کرونگا آپ خاطر جمع رکھین ایک ہفتہ کی مہلت کا امیدوار ہون بعد ایک ہفتہ کے
سب کام درست ہو جائیگا آئینہ اندام جادو صحرا کی طرف روانہ ہو جائیگا اور تعلیم کا سلسلہ بھی شروع
ہو جائیگا کیوان جادو نے کہا مین ایک ہفتے کی مہلت تجھے دیتا ہون مگر زیادہ دن نہ گذرنے پائین
ورنہ بھائی صاحب آزردہ ہونگے اور مجھے اُنسے محجوب ہونا پڑیگا سفال جادو نے کہا ایک ہفتہ سے اگر زیادہ
دن گذرین تو جو آپ کے مزاج مین آئے مجھے سزا دیجیے گا مگر ایک بات کا اور امیدوار ہون کہ ایک ہفتے تک
اور کوئی کام میرے متعلق نہ کیا جائے کیونکہ یہ کام انتہا سے زیادہ مشکل ہے اسکو انجام دینا کچھ ایسا آسان نہین
کیوان جادو نے یہ بھی منظور کیا سفال جادو اُس سے رخصت ہوا اپنے قیام گاہ پر آیا پھر منظور جادو کو
بلا یا کہا اے منظور جادو سرکار شہنشاہ سے ایک ایسا حکم صادر ہوا جسکی تعمیل ایک ہفتہ مین ضرور کرنا ہے
اگر ایک ہفتہ سے ایک ساعت بھی زیادہ ہوگی تو مین اور تم دونون شخص گنہگار شاہی ہو جائینگے اور
بموجب عتاب سرکار ذوی اقتدار قرار پائینگے اور مستحق سزاے سخت کے قرار دیے جائینگے منظور جادو یہ بات
سُنکر بہت گھبرا گیا کہا آپ نے عجیب وحشت ناک یہ خبر مجھے اس وقت سُنائی پہلے کام تو ارشاد ہو
کہ کونسا کام آپ کی سپردگی مین آیا ہے جسکے لیے ایک ہفتہ کی مہلت بہت کم ہے سفال نے کہا اول تو یہ
کہ شبرنگ جادو اور ذویان جادو کو خط لکھکر اُنکے شہرون سے یہان بلانا چاہیے اور جب وہ یہان آجائین
تو اس حال سے اطلاع دینا کہ آپ صحراے ہولناک مین جاکر اپنی بود و باش اختیار کرین حکم شاہی صادر
ہوا ہے کہ آئینہ اندام کو اندر میعاد مذکور الصدر کے بہت جلد تعلیم سے ہوشیار کرین یعنی ایک سال کے عرصے
مین اسکو یہان کے ساحرون کے ہم پلہ بنائین اسکے علاوہ صحراے ہولناک مین ایک مکان ایسا بنوانا
جسمین آئینہ اندام جادو اور شبرنگ جادو اور ذویان جادو جاکر رہینگے پھر اُسکی خدمت کیواسطے آدمی
ایسے تجویز کرنا جو صحراے ہولناک مین جانا اور وہان کی بود و باش اختیار کرین کسی قسم کا خوف نہ لائین یہ سب کام
ایک ہفتہ کے اندر درست ہو جانا چاہیین منظور جادو نے کہا واقعی کام تو بہت سخت ہین کیونکہ شبرنگ جادو کا مکان
یہان سے ایک ماہ کے فاصلے پر ہے اور ذویان جادو اُس سے بھی دور رہتا ہے ان دونون کو اگر قاصد دن سے
آج ہی نامے جاکر دیے تو بھی یہ لوگ ایک ماہ سے کم نہین آئینگے کیونکہ یہ اپنے سلطان کا خوف مطلق نہین جانتے ہین
سمجھتے ہین سلطان ہین اپنا بزرگ ہمیشہ سے جانتا ہے بہت مانتا ہے جس بات کو ہم اپنے سلطان سے کہتے ہین اُس سے
انکار نہین ہوتا یہ لوگ جلدی کو کب خیال مین لائینگے کیون وہ لوگ اس قدر تکلیف گوارا کرکے جلد
اپنے تئین یہان لائینگے پھر صحراے ہولناک مین مکان کا تیار ہونا یہ بھی ایک امر محال ہے اگر
شبرنگ جادو اور ذویان جادو کے وہان رہنے کی قید نہوتی تو بہ دو سحر ایک مکان تیار کر لیتے

مگر ہمارے سحر کا مکان اُنکے پسند نہوگا اور کیا عجب ہے وہ لوگ اُسے رہنے کے لائق بھی نہ سمجھین پھر یہین واپس آئین تو یہ امر بھی شہنشاہ کے خلاف ہوگا اسکے علاوہ وہان کے جانے کے واسطے ساحرون کو آمادہ کرنا جو شخص صحراے ہولناک کے جانے کے لیے کہین گے وہ صاف انکار کریگا سفال جادو نے کہا اے منظور جادو تم بالکل انکار کرتے ہو اور تمھارے کلام سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تم سے کچھ نہوگا منظور جادو نے کہا مین کسی بات سے انکار نہین کرتا مگر جو جو اس مین مشکلین درپیش آئین گی وہ سب مین نے عرض بیان کین اور اس کام کا انتظام مین ابھی کرتا ہون مگر آپ کی مدد بھی درکار ہے اور آپ شہنشاہ سے کہین وہ بھی ان کامون مین مدد دین تنہا ہم لوگون سے یہ کام ہرگز نہونگے سفال جادو نے کہا آج تم کچھ شروع تو کرو مین کل شہنشاہ کو اس بات پر راضی کرلونگا اور وہ بھی ان کامون مین کوشش بلیغ مبذول فرماینگے جن امور مین دقت پیش آئے گی اُنھین کی نسبت شہنشاہ والاحشم کی خدمت مین عرض کرکے مدد کافی حاصل کرونگا منظور جادو نے کہا بے اُنکی مدد کے ہم لوگون سے کچھ بھی نہو سکیگا یہ کہکے اپنے ٹھکانے پر آیا اُسی وقت ایک نامہ شہرنگ جادو کے نام اس مضمون کا تحریر کیا کہ آج حکم شہنشاہ کیوان تاجدار نفاذ ہوا ہے کہ آپ کو اندر ایک ہفتہ کے یہان آجانا چاہیے بعض امور ضروری آپ سے بیان کرنا ہین اگر ایک ہفتہ گذر جائیگا تو ہرج عظیم واقع ہوگا آئندہ آپ کو اختیار رہے اور اسی مضمون کا ایک نامہ ذویان جادو کو لکھا اور ایک نامہ بنام خوش فہم جادو تحریر کیا خوش فہم جادو ایوان نہ طاق کا منتظم تھا اور ذویان جادو کی جگہ پر کام کرتا تھا اسکے نامے مین یہ مضمون تھا کہ منتظم صاحب آپ کو لازم ہے کہ چند ساحر اس طرح کی تجویز فرمایئے جو صحراے ہولناک مین جاکر رہین اور آئینہ اندام جادو کی خدمتگذاری کرتے رہین خوف نکرین وہان جانے سے اور خیالات دل مین نہ لائین کیونکہ آئینہ اندام جادو کے ہمراہ شہرنگ جادو اور ذویان جادو بھی ہونگے یہ دونون صاحب کیسے محافظ ہین کس کی مجال ہے جو اُنکے متعلقین کو کسی قسم کا گزند پہونچا سکے اور ایک مکان صحراے ہولناک مین ایک ہفتہ کے اندر تیار کرایئے کہ اُس مکان مین آئینہ اندام جادو اور شہرنگ جادو اور ذویان جادو مع اپنے اپنے ملازمین خاص کے جاکر سکونت پذیر ہون اور اُن لوگون کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے اس بارے مین جہانتک آپ کے امکان مین ہو کوشش بلیغ کیجیے گا غفلت ہرگز ہرگز نہ فرمایئے گا ورنہ شہنشاہ جم جاہ انتہا سے زیادہ ناراض و ناخوش ہونگے اور مین اور آپ دونون شخص خطاوار شاہی تصور کیے جاینگے کوئی عذر کا موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا سزاے سخت ملے گی جب منظور جادو تینون نامے اپنے قلم سے اُن تینون شخصون کے نام لکھکر درست کرچکا تو اُس نے اُسی وقت سیماب جادو کو بلایا اور اُسے نامے دیکر کہا اے سیماب جادو ایک نامہ بنام خوش فہم جادو منتظم ایوان نہ طاق ہے یہ نامہ تو اُسکے پاس ابھی بھیج دو اور ایک نامہ بنام شہرنگ جادو ہے اس نامے کو شہر طلسمات نما مین روانہ کرو کہ خدمت شہرنگ جادو مین پہونچے اور ایک نامہ ذویان جادو کے نام ہے اسکو شہر طلعت تابان مین روانہ کرو کہ ذویان جادو کے پاس پہونچے مگر ان نامون کے جواب بہت جلد بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو اسی وقت منگا دو اور یہ بھی خیال رکھنا کہ چوبدارون کی معرفت روانہ نکرنا جو نامہ دار سحر کے بنے ہوے ہین اُنکو دو اور بتا بھی دینا وہ نامہ دار سے جائین گے ابھی جواب لیکر واپس آئین گے سیماب جادو نامے لیکر اپنے ٹھکانے

پر آیا جو نامہ دار سحر کے بنے ہوئے اسکے یہان موجود تھے سیماب جادو نے اُس مین سے تین نامہ دار علیحدہ کیے پہلے خوش فہم جادو کا نامہ ایک نامہ دار کو دیا یہ لیکر اور پتہ پوچھ کر خوش فہم جادو کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پہ گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت شبرنگ جادو اور سیماب جادو کی بیان کیجاتی ہے

پھر سیماب جادو نے شبرنگ جادو کا نامہ ایک نامہ دار کو دیا اُسنے پتہ پوچھا سیماب نے کہا اس نامے کو شہر ظلمات نما مین لے جاؤ اور شبرنگ جادو کو نامہ دکھا کر ابھی جواب لیکر واپس آؤ وہ نامہ دار طرف شہر ظلمات نما کے روانہ ہوا اب حال انکا بھی وقت پر بخدمت ناظرین والاتمکین گذارش کیا جائے گا اسکے جانے کے بعد سیماب نے تیسرے نامہ دار کو نامہ ثالث دیکر کہا تم شہر طلعت تابان مین جاؤ اور یہ نامہ ذوبان جادو کو دکھا کر ابھی اسکا جواب بہت جلد لیکر واپس آؤ وہ نامہ دار بھی روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائے گا

اب کیفیت اُس نامہ دار کی بیان کی جاتی ہے کہ جو خوش فہم جادو کے پاس نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

بعد طے مراحل و قطع منازل جب خوش فہم جادو کے مکان پر پہونچا چونکہ یہ سحر کا بنا ہوا تھا اور اُسے خود ہی کیوان جادو نے بنایا تھا اس سبب سے کوئی دیکھ نہ سکا یہ سب ڈیوڑھیان طے کر کے اندر پہونچا خوش فہم جادو تخت سلطنت پر بیٹھا ہوا حالات طلسم کی تحقیق کر رہا تھا ہر ملک کے صفیر اُس وقت دربار مین حاضر تھے اخبار پڑھے جاتے تھے کہ سب نے دیکھا کہ ایک نامہ خوش فہم جادو کے پاس گرا خوش فہم نے اُس نامے کو زمین سے اُٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا پھر بوسہ دیکر نامہ کو کھولا اُس نامے پر کیوان جادو کی مہر تھی اسنے نامے کو پڑھا لوگون نے پوچھا اے شہریار اس نامے مین کیا تحریر ہے خوش فہم نے کہا میرے نام حکم محکم شہنشاہ صادر ہوا ہے کہ چند آدمی ایسے تجویز کرون جو صحراے ہولناک مین سکونت اختیار کرین اور ایک مکان ایک ہفتہ کے اندر صحراے ہولناک مین تعمیر کرادون کوئی شخص آئینہ اندام جادو کسی جگہ تھا وہ بھاگ کر آیا ہے اور اس جگہ آ کے وہ پناہ گزین ہوا ہے شہنشاہ والاحشم چاہتے ہین کہ اسکو ازسر نو سحر تعلیم کرائین اور عرصہ ایک سال کے بعد اسکو صاحب طلسم بنائین اسی واسطے شبرنگ جادو اور ذوبان جادو کو بھی طلب کیا ہے مین اسی وقت وہان کے جانے والے آدمی تجویز کرتا ہون اور مکان بنانے کی کوشش اسی وقت سے کی جاتی ہے منظور جادو نائب وزیر اعظم نے مجھے تحریر کیا ہے کہ اگر ایک ہفتہ گذر جائے گا تو عتاب سلطانی سخت نازل ہوگا اور سزاے سخت ملے گی لوگون نے کہا اے شہریار کسے اپنی جان عزیز نہین ہے جو صحراے ہولناک مین جا کر رہیگا خوش فہم نے کہا وہانکے رہنے سے کسی کی جان نہین جائے گی جب شبرنگ جادو اور ذوبان جادو سے ساحران جلیل ہمراہ ہین تو کس کی مجال ہے جو اُنکے متعلقین کو ستا سکے علاوہ ازین سلطان کے حکم سے جو وہان جا کر سکونت اختیار کرے گا اُس کو کون ستائے گا بلکہ وہان کے ساحر بجا طرپیش آئینگے ہر وقت وہان کے لوگ خود ہی محافظت کرتے رہین گے سلطان کی سرکار سے تنخواہین قرار مقرر ہوگی ہر طرح کی راحت

ملے گی میرے نزدیک جو نہ جائے گا وہ بالکل عقل سے دور ہے اول تو حکم سلطان ہی سکو اسکا لحاظ کرنا چاہیے
علاوہ ازین تنخواہ پیش قرار عزت و حرمت بھی حاصل خوش فہم جادو نے اُسی وقت بعض بعض ساحرون
سے کہا کہ تم لوگ اسی وقت جا کر اسکا انتظام کرو اور ساحر وہان کے جانے کے واسطے تجویز کرو کارپرداز
لوگ باہر آئے اُسی وقت سے انتظام شروع کیا خوش فہم جادو نے دو چار کارپردازون کو صحراے
ہولناک کی طرف روانہ کیا کہ وہان جا کر مکان تیار کرین مکان کی سب کیفیت بیان کر دی یہ بھی
بتا دیا کہ اس طرح بنانا کہ کسی ساحر کا سحر اُسپر تاثیر نکرے کیونکہ صحراے ہولناک کے جسقدر باشندے ہین
سب کی خصلت تم لوگون پر ظاہر ہے وہ ضرور بالضرور مکان کے گرانے اور برباد کرنے کی تدبیر و کوشش کرینگے
کارپردازون نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم لوگ اسکا انتظام بھی کرینگے اور مکان ایسا مضبوط بنائینگے
جو سحر کرنے سے اور آگ لگانے سے خراب نہوگا مگر کیا کرین اب وقت بہت کم ہے ایک ہفتہ کی میعاد مین
ہم لوگ کیا کر سکتے ہین اگر ایک ماہ کی بھی مہلت دیجاتی تو کچھ اپنی کوشش اور جانفشانی کا نتیجہ دکھاتے
مکان بہت نفیس و مستحکم بناتے یہ کسی کی مجال نہ تھی جو اُس مکان کو تباہ و برباد کر سکتا لیکن اب بھی آپکا فرمانا
بدل و جان بجا لائینگے مکان ایسا بنائینگے کہ آپ کی طبیعت اُسکے دیکھنے سے بہت خوش
ہو جائے گی اگر سلطان عالیشان کسی وقت مین اُس مکان نو تعمیر کو ملاحظہ فرمائینگے تو ہمین یقین کامل ہے کہ
بلا کر خلعت و انعام عنایت فرمائینگے خوش فہم جادو نے ان لوگون کو رخصت کیا سب کے سب جانب
صحراے ہولناک براے تعمیر مکان روانہ ہوے کہ ذکر ان سب کا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت اُس نامہ دار کی عرض کی جاتی ہے جو شبرنگ جادو کے پاس نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

تھوڑی دیر کے بعد جب شہر ظلمات تما مین پہونچا شبرنگ کے مکان مین آیا جب خاص دروازے پر
پہونچا تو شبرنگ جادو کے دربانون کو ایک سایہ سا معلوم ہوا یہ لوگ سمجھے کہ کچھ کارخانہ سحر ہے اُنھون
نے بھی سحر کیا نامہ دار پر کچھ تاثیر نہوئی بے تکلف اندر آیا شبرنگ جادو تخت پر بیٹھا تھا نامہ دار
نے نامہ سامنے ڈال دیا شبرنگ جادو نے اُٹھا کر نامے کو پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون
پڑھ چکا تو جو اور مصاحبین اسکے سامنے بیٹھے تھے اُن لوگون نے کہا یہ خط آپ کے سامنے کیونکر آ کے
گرا اور آپ نے اسمین کیا پڑھا اگر مناسب ہو تو ہم سے بھی فرمایئے شبرنگ جادو نے کہا کہ نہین معلوم
سلطان کے دل مین اب اسقدر رحم کیون پیدا ہوگیا ہے یہ بات بالکل سلاطین کے واسطے خلاف ہے
آئینہ اندام اس طلسم کے باہر ایک شخص رہتا تھا اُس نے تھوڑی دور تک اپنے واسطے ایک
طلسم بنایا تھا اور وہان دعوی خدائی کرتا تھا ایک شخص غیر ساحر اُس طلسم مین آیا اُس نے اُسکو اس
درجہ عاجز کیا کہ آئینہ اندام کو سواے فرار کے اور کوئی بات بن نہ پڑی سارے طلسم کو اپنے ساتھ لیکر
زیر دیوار طلسم آیا یہان بھی اُس مرد غیر ساحر نے اُسکا تعاقب ترک نہ کیا لشکر لیکر یہان بھی آیا اب آئینہ اندام
کو کچھ بن نہ پڑا یہان عرضی بھیجی سلطان کو رحم آیا اُنھون نے اندر ایوان کے بلا لیا یقین اُنھین یہ تھا
کہ سحر جانتا ہوگا کچھ یہان کے نشیب فراز اُسے بتا دیے جائینگے کسی کام پر مقرر کر دیا جائے گا یہان
جو اُسکا امتحان لیا تو بالکل ہی سحر سے بے بہرہ پایا اب سلطان کیا کرین میرے نام حکم فرمایا ہے کہ

اُسکو اپنے ہمراہ لیکر جاؤن اور صحرا ئے ہولناک مین ایک سال تک رکہکر اُسے سحر تعلیم کرون بلکہ ذوبیان جادو کے نام بھی ایک حکم نامہ گیا ہے یقین کامل ہے کہ آج ہی اُنکو بھی پہونچا ہو دیکھون وہ اس بارہ مین کیا کہتے ہین مجھے اُنکی مرضی دیکھنا جیسا کچھ وہ اس مقدمہ کے بارہ مین تجویز کرین گے وہی مجھسے بھی ظہور مین آئیگا یہ کہکر ایک ساحر کی طرف آنکھ سے اشارہ کر کے کہا اے سہمان جادو تم اسی وقت ذوبیان جادو کے مکان پر چلے جاؤ اور میری طرف سے بعد سلام و نیاز کے یہ پوچھ آؤ کہ جو آپ کے نام فرمان دربارہ روانگی صحرا ئے ہولناک پہونچا ہے آپ کی اس مین کیا راے ہے ایک نامہ میرے پاس بھی اسی مضمون کا آیا ہے جو آپ اُسکی بابت تجویز کرین وہی مین بھی کرون سہمان جادو اُسی وقت روانہ ہوا گو ذکر اسکا وقت پر بخدمت ناظرین ہمہ تمکین گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت اُس نامہ وار کی بیان کی جاتی ہے جو ذوبیان جادو کے پاس نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

جب قطع منازل و طے مراحل کے بعد ذوبیان جادو کے مکان پر پہونچا اندر اُس مکان کے گیا ذوبیان جادو اُس وقت جلسۂ عیش و نشاط مین نہایت فرحان و شادان بیٹھا ہوا تھا اور اُسکے سامنے نازنینان زہرہ شمائل پری وشان حور خصائل نہایت خوش الحانی کے ساتھ اس غزل کو نہایت اونچے سُرون مین تال دیکر گا رہی تہین

غزل

سراپا ایکدن سرو و صنوبر ہونیوالے ہین
جو دل شیشے سے نازک ہین وہ پتھر ہونیوالے ہین
چمک کر داغ سودا مثل اختر ہونیوالے ہین
یہ اوراق پریشان میرے دفتر ہونیوالے ہین
بہت حیران کیا آئینہ رویونکی صحبت مین
ہمارے شیشۂ دل مین سکندر ہونیوالے ہین
خدا کو رحم آجائیگا ہر اشک ندامت پر
دلون مین اُن حسینون کے مرے گھر ہونیوالے ہین
گواہی دینگی روز حشر قاتل خون کی چھینٹین
ابھی کیا ہے بہت اس در پہ بستر ہونیوالے ہین
جو یون دیکھو تو ظاہر مین حبابون سے بھی کچھ کم ہین
خبر ہے کیا تمہین صدمے جو بہمبر ہونیوالے ہین
نسیم صبح کا لطف ابتدا ہی مین کچھ اُٹھتا ہے
جنہین زر کی تمنا ہے وہ آذر ہونیوالے ہین
مہ و خورشید کو دائم رہیگی جستجو تیری
ہمارے گھر کی مہر و دیوار مین در ہونیوالے ہین
سر آمد عاشقون کے ہونگے جو شیدا کاکل ہین
اُٹھے ہین کالے بادل دور ساغر ہونیوالے ہین
کہ پامال خرام ناز دلبر ہونیوالے ہین
ہم اکدن عاشق زلف معنبر ہونیوالے ہین
یہ کالے کالے دیتے بھی منور ہونیوالے ہین
قریب اکروز دنیا دیگی سکو شک نہین ہمین
ہم اپنے دل ہی سے اکدن کہ رہونیوالے ہین
دنگا لیجا ئینگے کوچے مین اُسکے حضرت دل ہی
یہ قطرے موتیان ہو ہو کے گوہر ہونیوالے ہین
تلاطم ہو گا بحر عشق مین پرین شہ سر کو لگا
ترے دامن ہمارے خون کے محضر ہونیوالے ہین
ابھی کمسن ہے گو قاتل مگر ہین قہر کی آنکہین
مگر دریا ہمارے دیدۂ تر ہونیوالے ہین
نگاہون سے مرے دل کو تو چھانا تونے اے قاتل
دم سرد اپنے آخر باد صرصر ہونیوالے ہین
تعجب کیا جو عشق زلف مین ثابت قدم ہین
قیامت تک نہ ہمین دو نونکو چکر ہونیوالے ہین
مرا خط یار تک لیجائے جو کھو کے نامہ بر پہنچیگا
ہم اس جمعیت بے سر کے افسر ہونیوالے ہین
ہم اب مست شراب روح پرور ہونیوالے ہین
بہت جور ستم کرتے ہین ستمگر ہونیوالے ہین
نگر دیوانہ لیلی کے ہمسر ہونیوالے ہین
درست اشعار وصف زلف کا مجموعہ ہوتا ہے
جوان جو ہین وہ اس فتنہ کے شوہر ہونیوالے ہین
حسینان پریرو مین شرارت ہے تو ہو لیکن
جو خود گم گشتہ ہین وہ میرے رہبر ہونیوالے ہین
ٹھہرنے بھی نہین دیتے مجھے جو اپنے کوچے مین
یہ ڈبلے ڈبلے میرے پاؤن لنگر ہونیوالے ہین
مجھی کو دیکھکر تم اسقدر گھبرائے جاتے ہو
یہ چھوٹے چھوٹے نشتر بڑھکے خنجر ہونیوالے ہین
چلے ہو اُٹھ کے پہلو سے جو پھر آؤ تو بہتر ہے
مرے نالے ترے تیر دو لتے بہتر ہونیوالے ہین
ترا شیشہ نگہ پیار دل بُت یقین ہے حرف دنیا مین
بہت سے مہر کے اسطرح کے سر ہونیوالے ہین
رہے گر ہجر کے صدمے تو ٹکرائینگے سر اکدن
وہی جا بیٹھینگے وانکے جو پیمبر ہونیوالے ہین
ہوا ہے شوق آئینو نکا اُنکو جب سے کچھ بڑھکر

وہ اپنے وقت کے ایدل سکندر ہونیوالے ہین
ابھی تو دلکو ڈستے ہین نگلجا ینگے پھر گیسو
دماغ آشفتہ حالون کے معطر ہونیوالے ہین
جو چوسے ہین لب شیرین ابھی ہم پھر بھی چوسینگے
مثال برگ گل بلبل ترے پر ہونیوالے ہین
مرے نالون سے کیا تو آج گھبراتا ہی ای دلبر
مرے داغ جنون کچھ پونکی چادر ہونیوالے ہین
مرے اشعار سنکر ابتدا این لوگ کہتے تھے

فلک کہتا ہے باہم دیکھکر یاران صحبت کو
یہ افعی سینہ پڑھ بڑھ کے اژدر ہونیوالے ہین
بس اتنی دیر ہے پہلو مین آکر یار بیٹھے تو
یہ بوسے اب ہمین قند مکرر ہونیوالے ہین
تری پلکین چلینگی تیری آنکھون کے اشارون سے
بپا کل تک ترے کوچے مین محشر ہونیوالے ہین
جنون زلف اکدن کو بنو انکو بھرائیگا
مقرر پاس بھی اکدن سخنور ہونے والے ہین

یہ مجمع ایکدن دنیا مین ابتر ہونیوالے ہین
سر شام آج دلبر کھولتا ہی اپنے جوڑے کو
کوئی دم مین ہم اب جامے سے باہر ہونیوالے ہین
ترے ہی خون سے رنگیگا صیاد ستم پیشہ
یہ دو خونریزان ترکون کے افسر ہونیوالے ہین
یہ رفتہ رفتہ سارے جسم کو بڑھ کر چھپالینگے
ترے دیوانے برگشتہ مقدر ہونیوالے ہین

جب یہ غزل نازنین مہ جبین سے نے ختم کی تو جسقدر کہ ساحران ضعیف جو اُسکے ہم صحبت بیٹھے ہوے ناچ گانے کا تماشا دیکھ رہے تھے سبھون نے نہایت تحسین و آفرین کی صدا بلند کی کہ دفعتہً ایک نامہ ذو یان جادو کے سامنے گرا اُسنے اُٹھاکر دیکھا مصاحبین جو اُسکے پاس بیٹھے ہوے تھے اُنھون نے کہا یہان اس کاغذ کے آنے کا کیا سبب ہی یقین ہی کوئی فرمان حضور سلطان سے آیا ہی ذو یان جادو نے کہا سب کیفیت معلوم ہوئی جاتی ہی یہ کہکے اُسنے لفافہ کو چاک کیا خط نکالکر پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکا تو اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا سلطان نے آئینہ اندام کی حالت پر رحم فرمایا ہی اور اُسکو اپنے ایوان مین بلاکر رکھا ہے اب اُسکی تعلیم کی بھی ضرورت ہوئی ہی اسکے واسطے مجھے اور شیر تگ جادو کو تجویز کیا ہے اور حکم یہ ہی کہ ہم دونون یہان سے آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر طرف صحراے ہولناک کے جائین اور وہان ایک سال رہکر اُسکو سحر تعلیم کر دین نہین معلوم کہ شیر تگ جادو کی کیا راے ہی اور اُسکو کیا منظور ہے ایک ساحر وہان جانے اور اُنسے اس امر کو دریافت کرے کہ آپ کے پاس جو سلطان کا نامہ دربارہ تعلیم آئینہ اندام آیا ہے اُسکی نسبت آپ کی کیا راے ہی جو کچھ اُنکی راے ہوگی وہی کیا جائے گا مین اس امر کو تنہا نہین کر سکتا مصاحبین نے اُسی وقت ایک ساحر کو شیر تگ جادو کے پاس روانہ کیا ساحر تھوڑی دور گیا تھا کہ فرستادہ شیر تگ سے ملاقات ہوئی اُسنے کہا ای سہمان جادو کہان جاتے ہو سہمان نے کہا مجھے ابھی شہنشاہ نے تمھارے یہان بھیجا ہی ایک خط سلطان کا اسوقت آیا ہے مضمون اُسکا یہ ہے کہ شاید کسی شخص کی تعلیم کے واسطے صحراے ہولناک مین جانا چاہیے لہذا شہنشاہ نے دریافت کیا ہے کہ ملک ذو یان جادو کی کیا راے ہی اگر وہ جانا مناسب جانین تو مین بھی موجود ہون ورنہ جو اُنکی خوشی وہی میری بھی راے ہی فرستادہ ذو یان نے کہا مین خود تمھارے یہان اسیواسطے جاتا ہون کہ جاکر ملک شیر تگ کی راے دریافت کرون اسی واسطے میرے آقا نے مجھے بھیجا ہی سہمان نے کہا بہت اچھی بات ہے اب تم میرے ہمراہ واپس آو چلکر ذو یان جادو سے تحقیق کرونگا جو کچھ وہ فرمائینگے وہ مین جاکر جواب دونگا تحقیقن اب وہان جانے کی کوئی ضرورت نہین ہی فرستادہ ذو یان نے کہا مین تم سے کہنے والا تھا کہ تم واپس چلو مین ملک شیر تگ سے یہ سب باتین تحقیق کرونگا وہی اپنے آقا کو اطلاع دونگا سہمان نے کہا تمھارے چلنے کی اس سبب سے ضرورت نہین ہے کہ میرے مالک نے مجھے پہلے روانہ کیا ہے اور ملک ذو یان نے تحقیقن بعد کو روانہ کیا ہے اس سبب سے مین بہتر سمجھتا ہون کہ تم میرے ہمراہ واپس چلو فرستادہ ذو یان نے کہا مین تمھارے مالک کے پاس جاتا ہون تم میرے آقا کے

پاس جاؤ مگر تم میری کیفیت بیان کر دینا اور مین تمھارا حال کہدونگا کہ پھر بھی مصیبت درپیش نہو سہمان جادو
بہت خوش ہوا وہان سے آگے بڑھا تھوڑی دیر مین ذویان جادو کے مکان پر پہونچا دربانون نے
روکا سہمان نے کہا ملک شہرنگ جادو کا پیام لیکر آیا ہون ملک ذویان کے پاس جاؤنگا اُسنے
کہونگا دربانون نے چوبدارون سے کہا کہ جاکر اطلاع کردو کہ ایک ساحر ملک شہرنگ جادو کا پیام
لیکر آیا ہے اندر آنا چاہتا ہے چوبدار ذویان جادو کے پاس آئے یہ کیفیت بیان کی کہ ملک شہرنگ
جادو نے ایک پیامبر کو بھیجا ہے در دولت حضور فیض گنجور پر حاضر ہے اگر ارشاد جناب والا ہو یہان آکر حضور سے
پیام عرض کرے ذویان نے کہا ابھی بلا لو مین ضرور پیام سنونگا یقین ہے اُسی حکم نامے کی بابت کچھ تجویز
ہوئی ہے مین نے بھی ایک ساحر کو وہان روانہ کیا ہے یا تو اُسی کے جانے سے کوئی بات شہرنگ جادو
نے تجویز کی ہو یا ابھی وہ نہین پہونچا ہے یا کوئی بات شہرنگ نے اچھی جانی مجھے اطلاع دی چوبدار یہ سنکر
باہر آئے سہمان جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے ذویان جادو کو دیکھکر سہمان جادو نے سلام کیا ذویان
نے جواب سلام دیکر کہا اے سہمان آج آنے کا کیونکر تمھارا اتفاق ہوا کیا سبب ہے سہمان نے کہا مجھے
شہنشاہ جم جاہ نے آپ کی خدمت مین اس واسطے بھیجا ہے کہ جو حکم نامہ سلطان عالی شان کا دربارۂ تعلیم
آئینہ اندام آپ کے اور اُنکے پاس آیا ہے لہذا اُسکی بابت آپ کی کیا راے ہے ذویان نے کہا اِسیواسطے
مین نے بھی ایک ساحر کو روانہ کیا ہے سہمان نے کہا مجھسے راہ مین ملاقات ہوئی تھی مین نے اُنسے
کئی بار کہا کہ تم میرے ہمراہ واپس چلو مگر اُنھون قبول نہ کیا وہ شہنشاہ کے پاس گئے ہین مگر آپ کو جو
امور اسکی بابت فرماتا ہون وہ فرمایئے ایسا نہو کہ دونون جانب سے پیامبر خالی واپس ہون ذویان
نے کہا مین اپنی راے ناقص یون نہین ظاہر کر سکتا اگر شہرنگ جادو بھی موجود ہون تو مین اپنی راے
ظاہر کرون اور اُنسے اُسکی نسبت گفتگو کرون تم جاکر بعد سلام کہدینا کہ آج کی شب کو وہ میرے پاس
آوین مین اور تم وہ ایک جا ہو کر اس امر مین راے کرین تو مناسب ہے ورنہ فرستادون کے ذریعہ سے اس
مقدمے کا فیصل ہونا بہت امر دشوار ہے سہمان جادو یہ جواب نامہ لیکر واپس ہوا وہان ٹھہرنا مناسب نہ جانا
اپنے مکان کی طرف چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت شہرنگ جادو کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب یہ سہمان جادو کو ذویان جادو کے یہان روانہ کر چکا تو اپنے مصاحبین سے مخاطب ہو کر کہنے
لگا کہ مجھے تنہا اِس باب مین راے مقرر کرنے کا اختیار نہ تھا اب ذویان جادو جو راے مقرر کرینگے
وہ بات بہت مناسب ہوگی مین بھی اُسے تسلیم کرونگا اگر کوئی بات خلاف ہوگی تو مین اطلاع دونگا
وہ اُسے قبول کرینگے بہر نوع اب جو بات ہوگی بہت اچھی و مناسب ہوگی ور سلطان بھی خوش ہونگے
مصاحبین بھی کہتے تھے کہ آپ نے بہت اچھا کیا جو ذویان جادو کو اطلاع دی اب وہ ضرور راے
سلیم تجویز کرینگے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکے کہا اے شہنشاہ ایک پیامبر ملک ذویان
جادو کا در دولت پر حاضر ہے اگر اجازت ہو تو اندر بلالین شہرنگ جادو نے کہا بہت اچھی بات ہے یقین
ہے کوئی بات تجویز کی اور مجھے اطلاع دینے کے واسطے اپنے پیامبر کی معرفت پیام دیا جلد بلاؤ مین سنون

کیا رائے ٹھہرائی ہے چوبدار اُسی وقت باہر آئے پیامبر کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے پیامبر نے شیرنگ کو سلام کیا شیرنگ نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ اے زرنگار آج آپنے کاہے کو تکلیف کی زرنگار نے عرض کی اے شہنشاہ آج ایک حکمنامہ سلطان ہمارے شہنشاہ کے پاس آیا ہے اُسمین یہ لکھا تھا کہ ایک حکمنامہ آپکے پاس بھی آیا ہے تو ہمارے شہنشاہ نے آپ سے تحقیق کیا ہے کہ آپ نے کیا رائے کی ہے جو آپکو فرمانا ہو ارشاد کیجیے شیرنگ جادو نے کہا مین نے بھی اسی واسطے ابھی سہمان جادو کو تمھارے شہنشاہ کے پاس روانہ کیا ہے زرنگار نے جواب دیا کہ راہ مین مجھسے اُس سے ملاقات ہوئی تھی اور یہ کیفیت معلوم ہوئی تھی مین نے اُسنے کہا کہ تم میرے ہمراہ چلو مین خود اسی واسطے جاتا ہون مگر اُنھون نے منظور نہ کیا اور میرے یہان گئے ہین آپکو جو رائے دینا ہو مجھسے فرما دیجیے شیرنگ نے کہا جبتک سہمان جادو واپس نہ آئےگا مین کچھ جواب نہ دونگا تم یہین ٹھہرے رہو ابھی سب کیفیت معلوم ہو جائے گی زرنگار جادو مجبور ہو کے خاموش ہو رہا شیرنگ نے اپنے مصاحبین سے کہا کہ ذو بیان جادو اور مین اُسوقت سے باہم دوستی اور محبت رکھتے ہین جبسے اس طلسم کی بنا ہوئی ہے اور اسیوقت سے یہ رسم بھی درمیان مین ہے کہ بے ایک کی رائے کے دوسرا کوئی کام نہین کرتا ہے اسیلیے سبب بہت سے فائدے اٹھائے بڑے بڑے عہدے پائے سلطان کی سرکار سے اعزاز حاصل ہوا مصاحبین نے کہا ہمنے آجتک آپ سے ذو بیان جادو کو متفق الرائے دیکھا یہ ذکر تھا کہ سہمان جادو واپس آیا شیرنگ نے کہا اے سہمان ذو بیان جادو نے کیا بیان کیا سہمان نے کہا اُنھون نے آپکو بلایا ہے کہا ہے کہ آج شب کو یہان آئیے کل امور طے ہو جائینگے شیرنگ نے کہا یہ بات اچھی ہے مین آج شبکو ضرور جاؤنگا اور اس مرحلے کو آج ہی طے کرونگا یقین ہے کہ جب دو لوگ ایک جا ہون تو رائے ایسی قرار پائے جو اسوقت میری مین بڑی مدد دے اور جو انون سے زیادہ تام کرا دے یہ کہکے شیرنگ نے زرنگار سے کہا ای زرنگار جادو اب تمھارا ٹھہرنا یہان بیکار ہے تم جاؤ ہی اپنے شہنشاہ سے کہدینا بعد اسکے سب مصاحبین سے کہا کہ چلنے کا سامان کرو مین آج شام کو وہان جاؤنگا اور جو کچھ کیفیت ہوگی وہ طے ہو جائیگی مصاحبین نے اُسیوقت سے چلنے کا سامان کر دیا ملازمین نے سواری کا انتظام کیا اور ساحر بھی ہمراہ چلنے پر آمادہ ہوے شیرنگ نے کہا مجھے زیادہ آدمیون کے لیجانے کی ضرورت نہین ہے فقط دو چار ساحر میرے ہمراہ چلے چلین اول تو کوئی ایسی ضرورت نہین ہے کیونکہ ذو بیان جادو کا مکان مثل میرے مکان خاص کے ہے اور اُس کے تمام ملازمین مثل اُسکے مجھے جانتے ہین اور میری اطاعت سے منہ نہین موڑتے ہین مصاحبین نے عرض کی کہ کچھ لوگ تو ضرور ہی آپ کے ہمراہ رکاب چلین گے شیرنگ جادو نے کہا تم لوگونکا مضائقہ نہین ہے ہین خود تم سبکا چلنا اچھا جانتا ہون کیونکہ آج رائے قرار پانے کا دن ہے کیا عجب ہے کہ کوئی بات تمھین لوگون مین سے ایسی نکلے جو ہم دونون کے مفید مطلب ہو مصاحبین نے سب سامان درست کیا جب تھوڑا دن باقی رہا تو شیرنگ جادو اپنے مصاحبین خاص کو ہمراہ لیکر ذو بیان جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوا یہان ذو بیان جادو اسکا منتظر تھا اس کو ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ملک شیرنگ جادو روانہ ہو چکے ہین بلکہ بہت ہی قریب آگئے ہین اگر آپ کو برائے استقبال چلنا ہے تو تشریف شریف لے چلیے ذو بیان جادو فوراً ہی اپنے رفیقون کو ہمراہ لیکر واسطے پیشوائی کے آگے بڑھا کچھ دور پر آکے اسنے دیکھا کہ شیرنگ اور چند مصاحبین آتے ہین ذو بیان بہت خوش ہوا شیرنگ کے قریب پہونچ کے

کہا آج اگر حکمنامہ شاہی نہ آتا تو یقین ہی کہ تم سے ملاقات بھی نہوتی شیرنگ نے جواب دیا کہ تمھاری شکایت بیکار ہے
جسوقت چاہتے میرے پاس آتے اگر مجھے فرصت نہوئی تمھین آنا لازم تھا ذویان باتین کرتا ہوا شیرنگ کو
اپنے مکان پر لایا بڑی خاطر سے پیش آیا مسند پر بٹھایا شیرنگ جادو نے کہا اے ذویان جادو میرا ارادہ تھا
کہ خود آؤن یا تمھین کو اپنے پاس بلاؤن مگر پھر یہ خیال آیا کہ برسون اپنے مکان سے نکلنے کا اتفاق نہین ہوتا ہے
آج ایک حیلہ یہ ہاتھ آیا ہی خود ہی چلنا اچھا ہے یہ سوچ کے چلا آیا ذویان جادو نے کہا مین نے خود قصد کیا تھا
کہ تمھارے مکان پر آؤن لیکن اسقدر فرصت نہ دیکھی جو آکر تم سے ملتا آج برسون کے بعد یہ دن نصیب ہوا ہی ابھی
حکمنامہ کی بابت کیا جلدی ہی اگر کچھ شغل مے نوشی ہو تو بہت اچھا ہے شیرنگ جادو نے کہا میری بھی عین
خوشی ہی مگر پہلے اس حکم کی بابت رائے قرار پا جائے تو بہتر ہے کیونکہ سلطان کی طرف سے لکھا ہی کہ ایک ہفتہ سے
زیادہ دیر ہونے مین ہماری مرضی کے خلاف ہی ذویان جادو نے کہا ابھی ایک ہفتہ کو بہت دن ہین اسوقت
رائے کا ہونا ممکن نہین شیرنگ خاموش ہو رہا ذویان نے اپنے ملازمین سے کہا کہ داروغہ مے خانہ کو
اطلاع کرو کہ شراب محفل مین حاضر کرے اور مطربان خوش آواز بھی حاضر ہون ملازمین اُٹھے پہلے مے خانے
مین آئے ساقی بچون کو اطلاع دی کہ تمھاری طلب ہے جلد جاؤ شراب محفل مین مانگی جاتی ہی وہان سے مطربان
خوش آواز کو اطلاع ہوئی وہ لوگ اپنے اپنے ساز لیکر محفل کی طرف روانہ ہوے ساقیون نے آکر شیرنگ
جادو کو سلام کیا اور جام بھر بھر کر محفل مین تقسیم کرنا شروع کیا سب کے پہلے شیرنگ کو جام دیا شیرنگ جادو
نے ذویان سے کہا کہ پہلے تم شراب پیو مین نے مدت سے شراب ترک کر دی ہی اب مطلق عادت نہین
تھوڑی بہت تمھاری خوشی سے پی لونگا ذویان جادو نے کہا اے شیرنگ آج تمھارا کوئی عذر مین نہ مانونگا تمھین
شراب ضرور پینا ہوگی شیرنگ جب مجبور ہوا ساقی کے ہاتھ سے جام لیا پی گیا ذویان نے پھر تو اپنے ہاتھ سے
پے در پے چار جام اسکو بھر کے دیے اور خود بھی پیے جب دونون کو گونہ سرور ہوا تو ذویان جادو نے مطربان
خوش آواز کی طرف اشارہ کیا وہ لوگ سلام کرتے آگے بڑھے ساز درست کرنا شروع کیا جب ملا چکے تو
گنگنا کے یہ غزل شروع کی

غزل

نہین ثبات بلندی ہی عز و شان کیلئے
ستم شریک ہوا کون آسمان کیلئے
صبا جو آئے خس و خار گلستان کیلئے
ہمیشہ غم پہ ہی غم جان ناتوان کیلئے
نہ چھوڑ تو کسی عالم مین راستی کہ یہ شی
تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہربان کیلئے
تپش سے عشق کی یہ حال ہی مرا گویا
کہ جان دی ترے روے عرق فشان کیلئے
نہین ہی خانہ بدوشون کو حاجت سامان
رہا ہے بیٹھنے مین کیا چشم خون فشان کیلئے
اگر امید نہ ہمسایہ ہو تو خانۂ یاس

مرے یہ دل کیلئے تھے نہ تجھے زبان کیلئے
کہ ساتھ اوج کے پستی ہی آسمان کیلئے
فروغ عشق سے ہی روشنی یہان کیلئے
قفس مین کیونکہ نہ پھڑکے دل آشیان کیلئے
حجر کی چومنے ہی پر ہے حج کعبہ اگر
عصا ہے پیر کو اور سیف ہی جوان کیلئے
خلش سے عشق کی ہی خار پیرہن تن زار
بجاے مغز ہے سیماب استخوان کیلئے
الٰہی کان مین کیا اُس صنم نے پھونک دیا
اثاثہ چاہیے کیا خانہ کمان کیلئے
نہ لوح گور پہ مفتون کی ہو نہو تعویذ
بہشت ہی ہمین آرام جاودان کیلئے

سو ہمنے دل مین مرے سوزش نہان کیلئے
ہزار لطف ہین جو ہر ستم ہین جان کیلئے
یہی چراغ ہی اس تیرہ خاکدان کیلئے
سدا تپش یہ تپش ہی دل تپان کیلئے
تو بوسہ ہمنے بھی اُس سنگ آستان کیلئے
جو پاس مہر و محبت کہین یہان بکتا
ہمیشہ اس ترے مجنون ناتوان کیلئے
مرے مزار پہ کسطرح سے نہ برسے نور
کہ ہاتھ رکھتے ہین کانون پہ سب اذان کیلئے
نہ دل رہا نہ جگر دونون جلکے خاک ہوے
جو ہو تو خشت خم ہی کوئی نشان کیلئے
وہ مول لیتے ہین جسدم کوئی شئی تنوا

لگاتے پہلے مجھی پر ہین امتحان کے لئے
مثال ہے ہر اجیب تلک کہ دم ہین ہم
تو ایک اور ہو خورشید آسمان کے لئے
وبال دوش ہی اس ناتوان کو سر لیکن
زبان دل کیلئے ہے نہ دل زبان کے لئے
بنایا آدمی کو ذوق ایک جزو ضعیف

صریح چشم سخنگو تری کہے نہ کہے
فغان ہی میرے لئے اور مین فغان کیلئے
چلے ہین دیر کو مدت ہین خانقاہ سے ہم
لگا رکھا ہے ترے خنجر و سنان کے لئے
رہے ہی ہول کہ یہ ہم نہ ہو مزاج کہین
اور اس ضعیف سے کل کام دو جہان کیلئے

جواب صاف ہی پر طاقت و توان کے لئے
بلند ہوئے اگر کوئی میرا شعلۂ آہ
شکست توبہ لیے ارمغان مغان کے لئے
بیان درد محبت جو ہو تو کیونکر ہو
بجا ہے ہول دل اُنکے مزاج دان کیلئے

یہ غزل شیر تنگ جادو نے جو سنی اس درجہ پسند کی کہ مطرب سے فرمائش کی کہ دوسری غزل شروع کرے مطرب نے گنگنا کے یہ غزل شروع کی

غزل

جو دل لگا چکا ہین محبت سے لگا چکے
پہلے ہی آنکھ میری طرف سے پھرا چکے
زہر آب بھی ہی بادہ تو کہ لینگے تو نوش جان
بس اے ستم نہ کر کہ کیا اپنا پا چکے
جب تک کہ سر ہے ساتھ ہی یہ سر کے ہو چکے
قصہ تمام ہم کا اسے پڑھ سنا چکے
یار آیا دیکھنے سے نہ آتش بجھی دل
قاتل وہ تیرے ہاتھ سے خون مین نہا چکے
نکلا وہ آج خوب جلوہ گری کرے کو ذوق

وہ کہیں چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے
آنا بلا ہے اسکا قیامت سے کم نہین
ساقی پیالہ منہ سے ہم اپنے لگا چکے
یاد آیا یان کے آنیکا وعدہ انھین تو
ہم اب تو سر پہ بار محبت اٹھا چکے
اب خاک کے ہین ڈھیر تو کیا اس خرابے مین
سو بار آبلہ اسے آنکھین دکھا چکے
کیا مجھسے قیمت دل و جان پوچھتا ہی تو
چھوڑو کہین وظیفہ بہت پڑھ چکے

کیا خط مین مدعا لکھون اپنا کہ سب کی
مرتے ہین انتظار مین اکروز آ چکے
اچھا کیا وفا کے عوض تو نے کی جفا
جب رات کو وہ پانون مین مہندی لگا چکے
کیا دیکھتا ہے تیغ نگہ ایسی اک لگا
پہلے تو ہم بھی خاک بہت سی اڑا چکے
حاجت نہین ہی تیرے شہیدون کو غسل کی
دونون مین اک نگاہ پہ ای دریا بہا چکے

مطرب نے اس غزل کو ایسی خوش الحانی سے گایا کہ تمام اہل محفل کو تصویر بنایا سب کی زبان پہ آہ و واہ کی صدا تھی ہر ایک کہتا تھا واقعی میان کے مطرب اپنے فن کین استاد ہین جو شعر انھون نے ادا کیا ایسا ہی تھا کہ جسنے دل کو اپنے قابو مین کرلیا واقعی ان لوگون کے کمال ہونے مین شک نہین ہے شب بھر یہ جلسہ رہا صبح کو شیر تنگ جادو نے جلسہ برخاست کیا ذوبان جادو کو مع چند ساحرون کے اپنے ہمراہ تخلیہ مین لایا کہا اب فرمان سلطان کی نسبت راے ہو جانا اچھا ہے ذوبان نے کہا اے شیر تنگ تمھین اب اسقدر خوف سلطان کیوان پیدا ہو گیا جب ایوان جادو کے والد ماجد نے یہان کی سلطنت کی تو ہم لوگون کی وہ سدا خاطر کرتے رہے اور جو ہمارے مزاج مین آیا وہ کیا یہ لوگ تو ہمارے چھوٹے ہین انکے حکم مین اسقدر خوف نہین چاہیے اگر تمھاری مرضی یونہین ہی تو مجھے کیا عذر ہے اسیوقت موجود ہون راے ہو جائے تو بہت مناسب ہی یہ کہکے ذوبان جادو نے اپنے ملازم کو آواز دی ایک ساحر حاضر تا خیر کہتا ہوا اسکے سامنے آیا ذوبان نے کہا اے افروز جادو وہ کتاب جس مین حالات آیندہ طلسم تحریر ہین اسکو اٹھا لا افروز جادو گیا اور ایک کتاب لایا ذوبان جادو نے کہا اے شیر تنگ بہت مدت گذری کہ مین اس کتاب کی سیر کر رہا تھا ایک جگہ پر مین نے اسمین دیکھا کہ ایک شخص آئینہ اندام نامی اس طلسم مین آئے گا تو اس طلسم کی عمر تمام ہوگی اور اسکی وجہ سے آفت عظیم اس طلسم پر آئے گی بہت زمانہ ہوا جب مین نے اس نکتہ کو دیکھا تھا اب اس وقت تمھارے آنے سے اور آئینہ اندام جادو کا نام لینے سے مجھے یہ بات یاد آئی تمھین بھی دکھاتا ہون یہ کہکے اسنے کتاب کھولی دیر تک ڈھونڈتا رہا جب بہت ورق الٹے تو ایک جگہ یہ ذکر لکھا اس ایوان کی عمر بہت ہے مگر آخر مین جب اسکی عمر تمام ہوگی تو اس طلسم مین ایک شخص آئینہ اندام نامی برائے امداد آئیگا

اور سلطان ایوان تاجدار اُسپر رحم کریگا اُسے اپنے طلسم مین جگہ دیگا اور اُسی کے سبب سے یہ طلسم تباہ ہوگا
لازم ہے کہ جسکی نگاہ سے یہ نکتہ گذرے وہ قبل آنے آئینہ اندام کے سلطان کو اطلاع دے کہ جب آئینہ اندام
آنے کا ارادہ کرے تو اُسکو مانع ہو اور نہ آنے دے شہرنگ نے اس مضمون کو پڑھا کہا ای ذوبان جادو بڑا
غضب ہوگیا اب اس طلسم کا بچنا محال ہے گو آج کل کے ساحر ہمارے تمھارے کہنے کو خیال مین بھی نہ لائینگے مگر ہم
لکھنے کو بہت صحیح جانتے ہین کیونکہ یہ اُن لوگون کے ہاتھ کا لکھا ہی جو لوگ بانیان طلسم مشہور ہین اُنکے اقوال
خلاف کیونکر ہوسکتے ہین جو کچھ لکھا ہی بہت صحیح ہی مگر اب اس تحریر کو اس کتاب پر سے محو کراؤ کہ ہمنے بڑی غلطی کی اسمین
لکھا ہی کہ جو اس تحریر کو دیکھے وہ سلطان وقت کو قبل از آنے آئینہ اندام کے دکھائے کہ سلطان اُسکو نہ آنے دے
اور یہ کتاب مدت سے تمھارے پاس ہی اگر اب تم اس تحریر کو سلطان کے سامنے پیش کروگے تو وہ ضرور یہ شکایت
کرینگے کہ ہمین اسوقت اطلاع دیتے ہو یہ بات سابق مین کیون نہ دکھائی جو ہم آئینہ اندام کے بلانے سے احتیاط
کرتے اب ہم آئینہ اندام کو بلا چکے اگر نکال بھی دینگے تو کوئی فائدہ نہوگا اُسکا قدم یہان آچکا اب جو تاثیر ہونے والی ہی
وہ ہوگی ذوبان جادو نے کہا جو کچھ تمنے کہا بہت صحیح ہی مین ابھی اس تحریر کو دھوے ڈالتا ہون مگر اسکی تعلیم کیواسطے
کیا فکر کرنا چاہیے جانا اچھا ہے یا نہ جانا بہتر ہی شہرنگ جادو نے کہا میرے نزدیک نہ جانا اولیٰ تر ہی کیونکہ عنقریب
اب اس طلسم مین کوئی فساد اسکی ذات سے پیدا ہونے والا ہی اگر ہملوگ اُسکے ہمراہ ہونگے تو مفت مین بدنامی ہوگی
اس لیے اُسکا ساتھ دینا اچھا نہین ہے آئندہ جو تمھاری راے ہو ذوبان جادو نے کہا جو کچھ تمنے کہا وہ بہت صحیح
ہے مگر ایک بات کا مجھے خیال ہی وہ یہ کہ جب ہملوگ اُسکے ہمراہ ہونگے تو اُسے ایسی راہ پر نہ آنے دینگے جسکی
وجہ سے کوئی نقصان طلسم مین واقع ہو شہرنگ نے کہا تو خیر چلنے کی راے بھی بہت اچھی ہی سلطان کی خوشی بھی
ہوجائیگی اور اپنا مطلب بھی ہوتا رہیگا ذوبان نے کہا جو تمنے کہا وہ بہت صحیح ہی جسقدر جلد سامان سفر ہوسکے کرو
کیونکہ ایسا نہو کہ جب تک ہملوگ اُسکے پاس جائین وہ کوئی فساد پیدا کرے شہرنگ جادو نے جواب دیا کہ مین
یہان سے آج اپنے یہان جاتا ہون اور شہر کی حکومت وارث حکومت کے حوالے کرکے خود اسباب سفر درست
کرتا ہون تم اپنے یہان انتظام کرو ذوبان نے کہا مجھے بھی یہی کام کرنا ہے کہ سلطنت وارث سلطنت کو دیکر یہان
سے کوچ کرون شہرنگ نے کہا اب اس مین عرصہ نہ کرو اور جلد چلو مجھے اسوقت اجازت دو کہ مین جاکر سامان
درست کرون اور تم یہان سب کام درست کرو ذوبان جادو نے شہرنگ جادو کو رخصت کیا شہرنگ جادو اپنے
ملک مین آیا اُسکے ایک دختر نیک اختر سحر مین طاق حسن مین یکتا تھی اُسکو اپنے شہر کی حکومت اُسکے سپرد کی
انشاء اللہ اسکا ذکر آفتاب شجاعت مین آئیگا اور اس سلطنت کے عجائب و غرائب اور اسکا سحر اسی دفتر مین
بحسن بندش بیان کیا جائیگا جب شہرنگ جادو اپنی بیٹی کو اپنے شہر کی حکومت سپرد کرچکا تو اُسنے ملازمین سے
کہا کہ اسباب سفر درست کرو مین اب یہان سے جاتا ہون شاید کبھی اس شہر مین آنیکا اتفاق ہو امید تو نہین
ہے سب اس سے مکدر ہونے لگے بعض نے سبب پوچھا اُسنے کہا حکم سلطان یونہین ہی کہ مین اس پیرانہ سالی
مین ترک وطن کرون اور شہر بشہر پھر کر ایک صحرا مین جاکر مقیم ہون مین ہر طرح مجبور ہون گو خود بھی جی نہین چاہتا
کہ اس وطن کی سکونت ترک کرون مگر اب بے جائے چارہ نہین سب نے بہت افسوس کیا شہرنگ نے
دو روز مین سب انتظام سفر درست کیا تیسرے روز اپنی بیٹی سے رخصت ہوا کچھ رفیقون کو ہمراہ لیا گو بہت
سے ملازمین اسکے ہمراہ جانے پر آمادہ تھے مگر اسنے کسی کو ہمراہ نہ لیا وہان سے کوچ کرکے پھر ذوبان جادو

کے یہان آیا اور ذوبان جادو سے کہا اب تمھارے سفر کرنے مین کیا دیر ہی مین سب سے رخصت ہو کر آیا ہون
اب اپنے شہر کو واپس نہ جاؤنگا ذوبان جادو بھی اپنی بیٹی کو شہر کی حکومت دے چکا تھا اسنے کہا کہ مجھے بھی
اب کچھ اہتمام کرنے کی ضرورت نہین ہی جسوقت آپ فرمائین مین آپ کے ہمراہ ہون شیر نگ نے کہا مین تو یہ بہتر
جانتا ہون کہ آپ آج ہی یہان سے کوچ کرین اور جانب مرحلۂ ایوان نہ طاق روانہ ہون کیونکہ پہلے شہنشاہ کیوان
جادو کے یہان جانا چاہیے اور وہی لوگ ہین روانہ بھی کرینگے سلطان سے تو اجازت لے آئے ہونگے ذوبان
جادو نے کہا کہ مین تمسے ایک روز کی اور اجازت مانگتا ہون بعد ایک روز کے ضرور چلونگا تم خاطر جمع رکھو شیر نگ
نے کہا تمھاری خوشی ورنہ مین ایک پل یہان رہنا پسند نہین کرتا ہون ذوبان جادو نے اسی وقت اپنے ملازمین کو
طلب کیا جب سب ملازمین اسکے سامنے آئے تو اسنے کہا کہ ہمنے سامان سفر سب طرح تو درست کر لیا ہی اب صرف اسقدر
بات باقی ہی کہ اس شہر مین ہم ایسے دو چار سحر کردین جسکی وجہہ سے یہان بہت بڑی حفاظت رہے اور کوئی اس
شہر کو کسی قسم کا گزند نہ پہونچا سکے کیونکہ اس طلسم مین وہ شخص رہیگا جو پردہ پوش ہی اور جسکو سواے عیش و عشرت
اور کوئی کام نہین ہی اسواسطے مین اس ملک کی حفاظت کرتا جاؤن اور ایسا وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا کیونکہ شیر نگ
جادو بھی موجود ہین یہ سب طرح مدد دینگے اور خود بھی دو چار سحر یہان ایسے تیار کر دینگے جو بہت عمدہ ہونگے
اور جنکی وجہ سے اس طلسم کی حفاظت ہو جائے گی شیر نگ نے کہا اے ذوبان اگر تمھین یہ ضرورت ہی اور اس کام
کی وجہہ سے تم یہان ٹھہرتے ہو تو مین خود چاہتا ہون کہ ایک روز اور زیادہ یہان قیام کرون دو ایک سحر تیار کردون
جنکے سبب سے کوئی اسطرف آنیکا ارادہ نہ کرے اور جو آئے وہ گرفتار ہو جائے ذوبان جادو نے کہا
اگر ایسے سحر تیار کرنے کا ارادہ ہے تو اسی وقت سے شروع کرو کہ دو ایک روز کے عرصے مین یہان سحر
تیار ہو جائین شیر نگ جادو نے اسباب سحر منگایا اور ذوبان جادو کو اپنے ہمراہ لیکر سرحد ملک طلسمستان
پر آیا پہلے اسنے ایسا سحر کیا کہ دھوان پیدا ہوا پھر اسنے سحر کرنا شروع کیا دیر تک سحر کرتا رہا اس دھوئین
کی وجہ سے اُن درون مین کئی دمدمے پیدا ہوے اسنے اور سحر کو زور دیا سب نے جو دیکھا تو ایک قلعہ آہنی
پایا ہر ایک کو کمال تعجب ہوا ذوبان جادو نے کہا اے شیر نگ اب یہ سحر کسی کو نصیب نہین ہین شیر نگ
جادو نے کہا اے ذوبان جادو اب یہ سحر کسی کی مجال نہین جو بگاڑے ذوبان جادو نے کہا مین اس سحر کی
کیفیت سے بخوبی ماہر ہون کل آپ کو اور سحر دکھاؤنگا گو یہ سحر ایسا ہے کہ اسکے مقابلے مین اب سحر نہین ہو سکتا
ہی مگر کچھ تھوڑی بہت کیفیت سحر آپ کو کل دکھاؤنگا شیر نگ جادو نے کہا مجھے امید ہے کہ جو سحر تم کروگے
وہ میرے سحر سے بڑھا اچھا ہوگا لیکن اس ملک مین قلعہ نہ تھا اسکی ضرورت تھی اسوجہ سے مین نے یہان
قلعہ بنایا ورنہ کوئی ضرورت قلعہ نہ تھی مین اور کچھ سحر بناتا اور اب دوسری سرحد پر بناؤنگا تم اسکو دیکھنا
ایسے باریک سحر بہت کم دیکھے ہونگے یہ ذکر کرتے ہوے وہان سے واپس آئے اپنے ٹھکانون پر گئے
رات زیادہ گئی تھی سو رہے صبح کو پھر ذوبان جادو نے شیر نگ جادو کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب سرحد دیگر
روانہ ہوا جب سرحد پر جا کے پہونچا اسنے سحر کرنا شروع کیا شیر نگ نے دیکھا پہلے اسکے سحر سے زمین سے
شعلہ ہاے آتش نکلنے لگے جب وہ شعلے دفع ہوئے تو شیر نگ نے دیکھا کہ ایک دریاے عمیق معلوم ہوتا ہی مگر پانی
سے اُس دریا کے شعلے نکلتے ہین اور اسقدر جزر و مد کہ پانی کے شور سے کسی کی آواز سنائی نہین دیتی ہے اُس دریا
مین سے نہنگان آتشین گردنین نکالتے ہین اُنکے منھ سے بھی شعلے نکلتے ہین ماہیان دریا جو پانی پر ابھر کے آتی ہین

معلوم ہوتا ہی سوختہ ہائے جہنم ہین اس کیفیت سے اُس دریا مین ماہیان دریا کی آمد و رفت اور دریا کے
زور سے پانی کا شور جو شہرنگ نے دیکھا کہا ای ذوبان جادو آج تک ایسا سحر نہین دیکھا تھا ذوبان
نے کہا ای شہرنگ جادو ابھی اس سحر مین کیا ہی ابھی اور زور دیتا ہون اسمین اور باتین پیدا ہونگین یہ
کہتے کہتے اُسنے کچھ دانے ماش کے اُس دریا کی طرف پھینک دیئے ماش کے دانے جو دریا مین جاکے گرے
تلاطم شروع ہوا اُٹھی آوازین مہیب آئین اس درجہ تاریکی ہوئی کہ زمانہ نظرون سے غائب ہوگیا فقط دریا
بسبب روشنی کے معلوم ہوتا تھا وگرنہ اور کچھ نظر نہ آتا تھا اسکے بعد ذوبان نے اور سحر کیا یعنی ماش کے دانے
پھینک دیئے کہ گرد اُس تاریکی مین ایک بُرج طلائی پیدا ہوا اور اُسکی روشنی اسقدر پھیلی کہ وہ تاریکی
دفع ہوئی ذوبان نے سحر کے زور کو گھٹایا تاریکی پھر حالت اصلی پر آئی برج فقط ظاہر رہا اُس برج مین ایک
شیر سوار پیدا ہوا اور اُسنے دور باش کی آواز ایسی ہیبت ناک بلند کی کہ ہر نعرہ مین یہ معلوم ہوتا تھا
کہ اب طبقہ زمین پھٹ جائیگا جب یہ سب سحر کر چکا تو ذوبان جادو نے کہا ای شہرنگ جادو گو یہ سحر
میرے نزدیک کوئی چیز نہین ہی مگر مین چاہتا ہون تو اسکی داد مجھے دے شہرنگ جادو نے کہا اے
ذوبان جادو ایسے سحر کسی کے دیکھنے مین نہین آئے ہین اگر سلطان قدیم زندہ ہوتے تو اس سحر
کی داد دیتے مین کیا اسکی داد دے سکتا ہون مگر کل مین تمھارے ہمراہ چلونگا اور تیسری سرحد پر کچھ سحر
سے بناؤنگا ذوبان نے کہا اے شہرنگ جادو میرے نزدیک یہ بات بہتر ہے کہ کل سرحد سوم پر تم
جاؤ اور مین سرحد چہارم پر جاکے سحر تیار کرون جب دو سحر تیار ہو جائین اُسوقت مین تمھارے سحر کو دیکھون
اور تم میرے سحر کو دیکھو شہرنگ نے کہا یہ بات بھی بہت اچھی ہے کہ ایک دن مین دونون سرحدون کے سحر
تیار ہو جائینگے جانے مین عرصہ نہوگا یہ باتین کرتے ہوئے شہرنگ جادو اور ذوبان جادو واپس آئے
رات زیادہ آئی تھی دونون اپنی اپنی خوابگاہون مین جاکر محو خواب ہوئے جب ساحر فلک خوابگاہ مشرق سے
بیدار ہو کر فلک چہارم پر آیا شہرنگ جادو کی آنکھ کھلی اُسنے حوائج ضروری سے فراغت کرکے اسباب سحر اپنے
ہمراہ لیا اور جانب سرحد سوم روانہ ہوا دوسری سرحد کی طرف ذوبان جادو چلا اسکی کیفیت وقت پر
تحریر ہوگی پہلے حال شہرنگ جادو کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جو سرحد سوم کی جانب روانہ ہوا جب سرحد پر
جاکے پہونچا اُسنے سحر کرنا شروع کیا پہلے اُسنے سحر کرکے ایک باغ تیار کیا پھر سب درختون پر سحر
کرکے اُنکو شمشیر و نیزہ و خنجر بنا دیا اُنکو سحر سے حرکت دی دور تک اُسنے اسی طرح ایک باغ سلاح
بنا دیا جب رات ہوئی تو اپنے ٹھکانے پر واپس آیا یہان ذوبان جادو سے ملاقات ہوئی ذوبان
جادو نے کہا آج اسقدر وقت نہ ملا جو مین تمھارے سحر کی کیفیت دیکھنے کو آتا اور شاید تمھین بھی فرصت
نہوئی ہو مگر کل سب کامون سے پہلے یہی کام کیا جائے گا کہ ہم تمھارا سحر دیکھنے جاینگے اور تم ہمارا سحر
دیکھنے کو جانا شہرنگ جادو نے اس بات کو منظور کیا رات زیادہ گئی تھی دونون ساحر جاکر سو رہے
صبح جب دونون کی آنکھ کھلی شہرنگ جادو ذوبان کے پاس آیا کہا بھائی صاحب آپ کی کیا رائے
ہے ذوبان نے کہا مین تمھارا سحر دیکھنے کو جاتا ہون تم میرا سحر دیکھنے کو جاؤ شہرنگ جانب سرحد
چہارم روانہ ہوا اور ذوبان سرحد سوم کی طرف گیا جب سرحد پر جاکے پہونچا دیکھا ایک گلزار کئی
سو کوس تک گیا ہے مگر درختون کی جگہ پر نیزہ و خنجر و شمشیر زمین سے لگے ہوئے ہین اور سب متحرک ہین ذوبان جادو نے

لاکھ لاکھ سحر کیا چاہا سحر کرکے سب کو روک دے اور باغ کے اندر جا کے سیر کرے مگر کوئی حرکت سے نہ رُکا آخر کار مجبور ہو ناچار ذوبان جادو واپس ہوا اور اپنے مکان کی طرف چلا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت شبرنگ جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو جانب سرحد جہارم روانہ ہوا جب سرحد پر جا کے پہونچا اپنے دیکھا ایک کوہ عظیم دور تک نظر آتا ہے اُس کوہ سے ماران آتش زبان اور اژدران شعلہ فشان نکلتے ہین آپسمین جنگ کرتے ہین اُنکے منہ سے جو چنگاریان نکلتی ہین اُسی قدر اور ماران آتش زبان اور اژدران شعلہ فشان بنتے ہین کہین پر فیلان مست آپسمین گرم پیکار ہین جس قدر خون اُنکے جسم سے زخم کھا کر بہتا ہے اُسی قدر فیلان مست اور پیدا ہو گئے ہین کہین پر کرگدن لڑ رہے ہین یہی کیفیت اُنکی بھی ہے شبرنگ جادو کو جو سب نے دیکھا اپنی لڑائی بھول گئے اِسکی طرف چلے اِسنے سحر سے روکنا چاہا مگر وہ نہ رُکے آخر کو مجبور ہوا اور اُس کوہ کی پوری سیر نہ کرسکا ناچار واپس آیا جب اپنے ٹھکانے پر پہونچا اُسی وقت ذوبان جادو بھی آیا تھا اُسنے پہلے سے آدمی مقرر کیے تھے کہ جسوقت شبرنگ جادو آئے اُسکے آنے کی اطلاع دینا لوگون نے اِسکو اطلاع دی کہ شبرنگ جادو تشریف لائے ہین ذوبان جادو نے کہا میرے پاس بلا لاؤ ملازمین ذوبان شبرنگ کے پاس آئے کہا آپ کو آقائے نامدار بلاتے ہین شبرنگ جادو ذوبان جادو کے پاس آیا ذوبان نے شبرنگ کو گلے سے لگا لیا کہا بھائی صاحب اب ایسے سحر پیدا نہین ہونگے یہ باتین تمھین پر ختم ہین واقعی عجب سحر پیدا کیا شبرنگ نے جواب دیا تمھارے سحر سے کہین کم ہے جو جو باتین تمنے یہان بنائی ہین اُنکی تعریف مین زبان قاصر ہے اب کیا مجال کسی کی جو اس ملک مین آسکے ذوبان جادو نے کہا اے شبرنگ جادو مین نے اپنے یہان تو جو جو سحر بنائے ہین وہ بہت ہی کم قوت ہین مگر اب مین تمھارے یہان چلنے کا ارادہ رکھتا ہون کہ تمھارے یہان بھی ایسے ایسے سحر بنا دون وہان بھی ایسا ہی امر ہے کہ ایک پردہ نشین حکومت کرتی ہے اگر کسیوقت مین کوئی شخص برفساد ہوا تو وہ کیا کرے گی اس سے بہتر یہ ہے کہ اُس شہر کو بھی اسیطرح محصور کر دین جیسے اس شہر کو بنایا ہے شبرنگ جادو نے کہا اِسکی کیا ضرورت ہے جو شخص حکمران ہے وہ خود تجھسے اور مجھسے سحر مین زیادہ دخل رکھتی ہے کسی کی مجال نہین جو اُس سے سحر مین بازی لے جائے جسوقت وہ چاہیگی خود ایسے ایسے سحر پیدا کرے گی اب شہنشاہ کیوان کے یہان چلنے کا انتظام کرو کہ وہان کا جانا ضرور ہے اور ایک ہفتہ گذر جانے مین اب بہت کم دن باقی ہین اگر زیادہ عرصہ ہوگا تو لیعجب کہ شہنشاہ کے خلاف ہو اور وہ شکایت کرین ذوبان نے کہا اے شبرنگ نہین معلوم اب کیا کیا باتین پیش آئین اور کون کون سی مصیبت اُٹھانا پڑے اس سے بہتر یہ ہے کہ ایک انجمن وداع مقرر کرین اور سب اہالیان شہر اُس انجمن مین جمع ہون اور ایک روز کامل وہ جلسہ رہے شب بھی یون ہی عیش و عشرت مین بسر کرین اُسکی صبح کو یہان سے روانہ ہون اور شہنشاہ کی طرف چلین شبرنگ نے کہا اے ذوبان بہت عرصہ ہوگا ذوبان نے کہا جو کچھ ہو مین ایک انجمن وداع ضرور مقرر کرونگا اور سب سے ضرور وداع ہونگا

شیر نگ خاموش ہو رہا ذوبان نے اسیوقت سے جلسہ کا انتظام کرنا شروع کیا دوسرے روز
سب لوگون کو اطلاع ہوئی سب اہالیان شہر آ کر جمع ہوئے ذوبان جادو ایک بارہ دری مین گیا
وہان جا کر اُسنے ایک جلسہ خاص مقرر کیا جو لوگ اعلے درجے کے تھے وہان جمع ہوئے شیر نگ جادو
بھی مسند پر بیٹھا دور شراب چلنے لگا مطرب خوش لحن محفل مین آیا ساز درست کر کے یہ غزل شروع کی غزل

تو آنکھ مین نہ سرمہ دنبالہ دار دے
کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے
کیا خاک مجھکو جان کوئی جان نثار دے
تو سرمہ چشم ناز مین میرا غبار دے
کرتا ہے یون فغان دل اُمیدوار چل
ہنسکر گذار یا اُسے رو کر گذار دے
بے فیض گر ہے چشمۂ آب بقا تو کیا
کیون کو ڈبون کے بارے گر تشنا ہوا دے
اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے

مفتون چشم کو یونہین اک وار مار دے
دشنام ہو سکے وہ ترش ابرو ہزار دے
مٹی نہ جب تلک ترے دلکا غبار دے
ایسا نہو کہ آتے ہی آتے جواب خط
جیسے اذان بلند کوئی زور دار دے
بے دام داغ دل سے مرے طوق زیب دار
مانگو تو ایک قطرہ نہ آئینہ وار دے
پتے سے سیکھے شیوۂ مردانگی کوئی
کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

چھلا نہین تو چھلے کا گل ای نگار دے
یہ وہ نشہ نہین جسے ترشی اُتار دے
جولان سمند ناز کو ای شہسوار دے
قاصد جواب زندگی مستعار دے
اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
وعدے پہ روز حشر کے پر کون اُدھار دے
عاشق نہ بدلے انجم گردون سے اپنے داغ
جب فصد خون کو آئے تو پہلے پکار دے
مطرب نے اس غزل کو اس خوش الحانی

سے گایا کہ سب کا دل بھر آیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو شیر نگ نے جلسہ کو برخاست کیا سب لوگ
ذوبان جادو سے رخصت ہوئے ذوبان جادو نے چند رفیق ہمراہ لیکر وہان سے کوچ کیا
اور طرف مرحلہ کیوان جادو کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت کیوان جادو کی تحریر کی جاتی ہے

کہ جب اسنے سفال جادو سے کہا کہ تم تعلیم آئینہ اندام کا بندوبست کرو اور ایک ہفتہ کی مہلت دی سفال
جادو نے منظور جادو سے کہا منظور جادو نے یہ سب انتظام کیا کہ نامے روانہ کیے جب ایک ہفتہ
گذرا تو کیوان جادو نے سفال جادو کو بلایا کہا اے سفال جادو تمنے کیا بندوبست کیا آئینہ اندام
جانب صحرائے ہولناک روانہ ہوا یا ابھی نہین ہے سفال جادو نے کہا ابھی نہین ہی اگر روانہ ہوتا تو حضور
سے ضرور عرض کی جاتی کیوان جادو نے کہا اے سفال تمنے بڑی غفلت کی اب مین تمکین دو روز کی اور مہلت
دیتا ہون اگر دو روز کے بعد تمنے آئینہ اندام کو روانہ کیا تو مین بہت آزردہ ہونگا اور بھائی صاحب کا
عتاب تمپر نازل ہوگا سفال جادو نے کہا اے شہنشاہ میری خطا کیا ہے آپ نے جن جن لوگون کے نام مجھے
فرمائے مین نے اُن لوگون کے نام حکمنامے روانہ کیے وہان سے کوئی جواب نہین آیا اب اگر حکم ہو
تو مین دوبارہ اُن لوگون کے نام خط روانہ کرون کیوان جادو نے کہا مین اِن عذرات کو نہین مانتا
جسطرح بن پڑے دو روز مین اس کام کو انجام دو ورنہ مین تمھاری شکایت بھائی صاحب سے کرونگا اور
تم اُنکے مزاج کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہو وہ اگر اس بات کو سنینگے تو ضرور تمکین سزائے شدید دینگے سفال جادو نے
عرض کی ای شہنشاہ آپ مالک ہین مین آپ سے عرض نہین کر سکتا جو آپ کے مزاج مین آئے وہ کیجیے کیوان خاموش
ہو رہا سفال جادو وہان سے اُٹھ کے اپنے ٹھکانے پر آیا منظور جادو کو بلایا کہا ای منظور جادو اسوقت

بڑا غضب ہوا شہنشاہ کے عتاب مین ہم تم اسیر ہوئے آئینہ اندام کے بارے مین جو کچھ حکم ہوا تھا ابھی تک
اُسکا کچھ انتظام نہین ہوا اسوقت مجھے شہنشاہ نے بلایا تھا فرماتے تھے کہ اگر دو روز کے بعد یہ سب انتظام
نہ ہو جائیگا تو سب کو سزاے شدید دی جائیگی تا آیندہ ایسی خطا کرنے کی جرأت نہ پڑے منظور جادو نے
کہا اے وزیر اعظم میری اور آپ کی اسمین کیا خطا ہی آپ نے جو کچھ مجھے حکم فرمایا مین نے تعجیل ارشاد مین کوئی قصور
نہین کیا اسمین میری اور آپ کی کیا خطا ہی کہ حکم ناموں کا جواب نہ آئے شہنشاہ مالک ہین جو چاہین فرمائین
مین اسوقت پھر سب کے پاس نامے روانہ کرتا ہون دیکھون اب بھی وہ لوگ جواب دیتے ہین کہ نہین سفاک
جادو نے کہا اے منظور جادو تم اسیوقت اِس مضمون کے نامے روانہ کر دو کہ شہنشاہ کیوان تاجدار جادو فرماتے ہین کہ اگر
دو روز کے اندر آئینہ اندام جادو جانب صحراے ہولناک روانہ نہوا تو جن جن لوگون نے اسمین عذر کیا ہی وہ سب سزا پاینگے
اگر آپ لوگون کو تکلیف سزا اُٹھانا ہو تو تشریف نہ لائے اور تکلیف سزا آپ ہی لوگون کے واسطے نہین ہی بلکہ ہم سب بھی
خاص سزاوار مقصور ہونگے اور ہمارے واسطے بھی تکلیف سزا ضرور ہوگی جہانتک ہو سکے یہان آنے مین جلدی کیجیے کہ
شہنشاہ کے حکم کے خلاف نہو اور ہم آپ بھی خطاوار نہ تصور کیے جائین آیندہ آپکو اختیار ہی ہم زیادہ عرض نہین کر سکتے منظور
جادو اُسیوقت سفاک جادو سے رخصت ہو کر آیا اپنے ٹھکانے پر آکے اُسنے نامے تحریر کرنا شروع کیے پہلے
اُسنے خوش فہم جادو کے نام نامہ تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے خوش فہم جادو آپ کو نامہ شہنشاہ
کیوان تاجدار جادو کے حکم سے تحریر کیا گیا تھا اور تاکید لکھی گئی تھی کہ جسطرح بن پڑے آپ آئینہ اندام جادو
کے ساتھ جانے کیواسطے چند آدمی ایسے تجویز کیجیے جو صحراے ہولناک مین جا کر ہمیشہ کے واسطے سکونت
اختیار کرین اور ایک مکان صحراے ہولناک مین جگہ تجویز کر کے تعمیر کرائین کہ آئینہ اندام جادو اُس مکان مین
جا کر سکونت اختیار کرے آپ نے اُس نامے کا جواب نہ دیا انجام یہ ہوا کہ آج شہنشاہ کا عتاب مجھ پر نازل ہوا
اور فرمایا کہ اگر دو روز کے اندر یہ کل انتظام نہوگا تو ہر ایک کو سزاے شدید دی جائیگی اگر آپ کو یہی منظور ہی کہ ہم
سب لوگ سزاے شدید کی تکلیف اُٹھائین تو آپ تعمیل ارشاد شہنشاہ مین تاخیر کرین ورنہ دو روز کی مہلت شہنشاہ
کی سرکار سے اور عطا ہوئی ہے اِس دو روز مین جسطرح ہو سکے کام کو انجام دین ورنہ غضب ہو جائیگا سب
لوگ سزا پائینگے جب اِس نامے کو منظور جادو تحریر کر چکا تو اُسنے ایک نامہ شرنگ جادو کے نام تحریر
کیا اُس کا مضمون بھی یہی تھا اُسکو ختم کر کے ایک نامہ ذوبان جادو کے نام لکھا اُسکا مضمون بھی ایسا ہی
تھا جب سب نامون کی تحریر سے فراغت پائی تو اُسنے اُسی وقت سیماب جادو کو بلایا وہ سب نامے دیئے کہا
یہ نامے نامہ داران سحر کی معرفت روانہ کرو کہ اسی وقت سب کو پہونچین آج شہنشاہ کا عتاب ہم لوگون پر
نازل ہوا ہی جس امر کے واسطے سابق مین نامے روانہ کیے تھے ہنوز وہ کام انجام نہین پہونچا اُسی کیواسطے
یہ اور نامے تحریر کیے ہین اب اگر دو روز کے اندر یہ کام انجام نہ پایا تو از کہ تا مہ سب خطاوار سرکار متصور ہونگے
اور سب کو سزاے شدید ملے گی کسی کی سعی و سفارش نہ چلے گی اب اگر سزا کی تکلیف اٹھانا ہی تو اس کام مین
تاخیر کرو ورنہ اسیوقت ان نامونکو روانہ کرو اور جواب بھی اِنکے اسیوقت سب کو دینا معلوم ہو جائے کہ ان
لوگون نے آخر کچھ انتظام کیا یا نہین سیماب جادو نے کہا اے نائب صاحب میری اور آپ کی اسمین کیا خطا
ہے آپ نے مجھے نامے دیئے مین نے اُسی وقت روانہ کر دیئے وہی لوگ اگر جواب نہ لکھین تو کیا کیا جائے
عتاب سلطانی تو اُن لوگون پر نازل ہونا چاہیے جنھون نے تعمیل ارشاد مین کمی کی ہم لوگ تو بالکل بیخطا ہین

منظور جادو نے کہا ای سیماب شہنشاہ ہمارے اور تمھارے اور تمام طلسم کے مالک ہین جسکو چاہین سزا دین اور جسے چاہین خلعت و انعام سے سرفراز کرین سیماب جادو نے کہا زبردستی کسی کو شہنشاہ اور سلطان سزا نہین دے سکتے ہین ہم ضرور عرض کرینگے کہ پہلے ہم لوگون کی خطا ثابت کی جائے اگر واقعی ہم خطاوار ہین تو آپ ہمکو سزا دین ورنہ جو لوگ خطاوار ہین وہ سزا پائین منظور نے کہا ایسے عذرات شہنشاہ کے سامنے نہین چل سکتے ہین وہ ایک بات قبول نکرینگے اگر دو روز سے زیادہ عرصہ ہوگا وہ سلطان ایوان کو اس امر کی اطلاع دینگے وہ ایک کی بات خیال مین نہ لائینگے اور ہم لوگون کو بلا کر سزا دے دینگے اس سے بہتر یہی ہے کہ اس کام کے انجام دینے مین جہانتک ممکن ہو جلدی کی جائے سیماب جادو اسی وقت رخصت ہوا اپنی جگہ پر آیا نامہ وار جو سحر کے بنے ہوئے اسکے پاس موجود تھے انکو نامے دیکر اُسنے سب طرف روانہ کیا کہ ذکر ان لوگون کا وقت پر آئیگا

اب کیفیت شیر تنگ جادو اور ذوبیان جادو کی تحریر کی جاتی ہے

کہ یہ لوگ جو اپنے ٹھکانے سے روانہ ہوئے طے مراحل کرکے ایک روز کے بعد محلہ کیوان تاجدار پر پہونچے اُسی وقت اپنی عرضیان ہرکارون کی معرفت روانہ کین ہرکارے عرضیان لیکر کیوان تاجدار کی ڈیوڑھی پر آئے دربانون سے کہا ہم لوگ شیر تنگ جادو اور ذوبیان جادو کی عرضیان لائے ہین حضور شہنشاہ مین عرضیان ارسال کرنا ہین دربانون نے اُسی وقت چوبدارون کو بلایا چوبدار آئے عرضیان لیکر اندر گئے سیماب جادو کو جاکر دین سیماب جادو عرضیان لیکر منظور جادو کے پاس آیا منظور جادو کو عرضیان دین منظور جادو نے جو عرضیون پر شیر تنگ جادو اور ذوبیان جادو کا نام دیکھا بہت خوش ہوا کہا ای سیماب بہت اچھی بات ہوئی اگر اسوقت یہ لوگ نہ آتے تو مین مضطرب الحال رہتا تھے اسوقت جو باز دیگر حکتا سے روانہ کیے تھے نہین معلوم اُسکے جواب کب آتے اسوقت تک شہنشاہ نہین معلوم کیا حکم فرماتے اور ہم لوگون کے بارے مین کیا سزا تجویز ہوتی مگر ان لوگون کا آجانا بہت اچھا ہوا یہ کہکے منظور جادو اٹھا عرضیان لیکر سفال جادو کے پاس آیا کہا وزیر اعظم آپ کو مین مژدہ دیتا ہون کہ شیر تنگ جادو اور ذوبیان جادو آگئے اور انھون نے اپنی عرضیان روانہ کی ہین آپ اسی وقت ان عرضیون کو حضور شہنشاہ مین لیجایئے اور اُنکے جواب لیکر ابھی تشریف لایئے اب صرف خوش فہم جادو کے یہان سے جواب آنا باقی ہے یقین ہے وہ بھی سب انتظام سے فراغت حاصل کرچکا ہو سفال جادو یہ کیفیت سنکر اور عرضیان دیکھکر بہت خوش ہوا اُسی وقت خود بھی خوشی خوشی عرضیان لیکر کیوان جادو کے پاس گیا کہا ای شہنشاہ آپ بھی اس امر مین غصہ فرماتے تھے خادمون کو سزائے شدید دینے والے تھے لیجیے جواب آگیا شیر تنگ جادو اور ذوبیان جادو خود آئے ہین عرضیان اُنکی ملاحظہ فرمایئے کیوان جادو خوش ہوگیا کہا اے سفال جادو تم جانتے ہو کہ مین بھائی صاحب سے کسقدر ڈرتا ہون اگر اسوقت یہ کام انجام نہ پاتا تو مین اُنسے جھوٹا ہوتا اسوقت مین نے یہ خیال کرلیا تھا کہ دو روز تک بھائی صاحب کے پاس نہ جاؤنگا اُنھین صورت نہ دکھاؤنگا جب یہ کام

انجام پائیگا اور آئینہ اندام روانہ ہو جائیگا اُسوقت جاؤنگا اُنسے سب حال بیان کرونگا تم لوگون سے
بھی خواہش ہونگے میرا بھی نام ہوگا سفال جادو نے کہا اب ان عرضیون پر دستخط فرمایئے کیوان
جادو نے عرضیان پڑھین مضمون اُنکا یہ تھا کہ ہم حسب الطلب شہنشاہ یہان آئے ہین جو حکم ہو وہ کرین
کیوان نے عرضیون پر دستخط کیے کہ آپ لوگون نے بڑی نوازش کی اب اِسقدر تکلیف آپکو اور دیجاتی
ہے کہ آپ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر طرف صحراے ہولناک کے جایئے وہان آپ لوگون کے واسطے
مکان تیار ہے اُسکو ایک سال مین ایسا سحر تعلیم فرمایئے کہ یہ اس طلسم کے کام کا ہو جائے یہ دستخط کرکے عرضیان
سفال جادو کے حوالے کین کہا اے سفال جادو اسی وقت ان سب لوگون کو روانہ کردو عرصہ نہو مین کل بھی
صاحب کے پاس جاؤنگا وہ ضرور اسکی کیفیت مجھسے دریافت کرینگے مین کہدونگا کہ وہ کل طرف صحراے ہولناک کے
روانہ ہوگیا سفال جادو نے کہا ای شہنشاہ ابھی خوش فہم جادو نے خط کا جواب نہین بھیجا ہی اور نہ ابھی وہ لوگ
آئے ہین جو ان سب کے ہمراہ براے خدمت صحراے ہولناک مین جائینگے اسوقت اُنکے نام دوسرا حکمنامہ روانہ کیا ہے
دیکھین کیا جواب آتا ہی کیوان جادو نے کہا وہان سے جو کچھ جواب آئے مگر ان لوگون کو اسیوقت روانہ کردو اگر آدمی
وہان سے آئین گے انکو پھر روانہ کردینا سفال جادو نے کہا ہان یہ ہوسکتا ہی کہ جب وہان سے آدمی آئین تو انھین پھر روانہ کردون
اسوقت دو چار آدمی جو آئینہ اندام کی خدمت کو موجود ہین وہ اُسکے ہمراہ چلے جائین کیوان جادو نے کہا اب آئینہ اندام
کو یہان نہ روکنا سفال جادو اُسیوقت رخصت ہوا اپنے ٹھکانے پر آکے منظور جادو کو بلایا کہا ای منظور جادو
حکم شہنشاہ ہی کہ اسیوقت آئینہ اندام کو روانہ کردو لہذا تم ایک نامہ آئینہ اندام کے نام تحریر کرو کہ تمھین
اسیوقت اپنا سامان سفر درست کرنا چاہیے اور شیر تگ جادو اور ذوبان جادو کے ساتھ روانہ ہونا چاہیے
اور شیر تگ کے نام نامہ تحریر کرو کہ آپ کے بارے مین شہنشاہ کا یہ ارشاد ہے کہ آپ اسی وقت جانب
صحراے ہولناک آئینہ اندام کو لیکر روانہ ہون منظور جادو نے اپنے ٹھکانے پر آکے اُسیوقت دو نامے تحریر
کیے ایک نامہ آئینہ اندام پاس روانہ کیا اور دوسرا نامہ شیر تگ اور ذوبان کے پاس بھیجا نامہ دار دونون جگہ
نامے لیکر اُسیوقت پہونچے آئینہ اندام نے شاطر جادو سے کہ ایسا نامہ میرے پاس آیا ہی اب آپ کی کیا راے
ہے شاطر جادو نے کہا آپ کو اسمین کیا عذر ہی بے عذر آپ تشریف لے جائین اور یہان نہ ٹھہرین آئینہ اندام
کے واسطے جو لوگ خدمتگذار مقرر ہوئے تھے ان لوگون نے جانے مین انکار کیا شاطر جادو نے کہا اس
حکمنامے مین لکھا ہی کہ تملوگ تھوڑی دور کے واسطے ساتھ کیے جاتے ہو جب خوش فہم جادو اپنے یہان سے
کچھ لوگون کو روانہ کرینگے اُسوقت تملوگون کو واپس آنا ہوگا اسوقت جانے مین عذر نہ کرو ورنہ شہنشاہ کے خلاف
ہوگا یہ لوگ مجبور ہوئے آئینہ اندام نے اسیوقت سامان سفر درست کیا سب لوگ آمادہ ہوئے کہ چوبدار نے آکے
خبر دی کہ ای آئینہ اندام جادو شیر تگ جادو اور ذوبان جادو آپ کے پاس آتے ہین آپ کو لازم ہی کہ اُنکی
پیشوائی کو جایئے اور بڑے اعزاز و اکرام سے لایئے کہ یہ لوگ بزرگان طلسم سے ہین بادشاہان طلسم انکا لحاظ
کرتے ہین آئینہ اندام اُسی وقت اُٹھا اپنے مکان سے باہر آیا دیکھا دو ساحر ان ضعیف تاج شہریاری سر پر رکھے
ہوئے آتے ہین عقب مین اُنکے اور دو تین ساحر ان ضعیف ہین آئینہ اندام نے جھک کے دونون کو سلام کیا اُن
ساحرون نے جواب سلام دیا آئینہ اندام انکو اپنے ہمراہ بارہ دری کے اندر لایا مسند پر بٹھایا آپ لب مسند
دو زانو مودب بیٹھا اُن ساحرون نے کہا اے آئینہ اندام اب تیرے چلنے مین کیا عذر ہی آئینہ اندام نے ہاتھ

باندھ کر جواب دیا کہ آپ جسوقت فرمائین مین چلنے پر آمادہ ہون اُنھون نے کہا اب دیر نکرو ہم لوگ اسی ارادے سے آئے ہین آئینہ اندام جادو اُٹھا شاطر جادو وغیرہ سے رخصت ہوا اور شبرنگ جادو داور دویان جادو کے ہمراہ ہوا یہ لوگ اسکو لیکر جانب صحرائے ہولناک روانہ ہوئے کہ حال ان سب کا آفتاب شجاعت مین بیان کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب آئینہ اندام جادو وہان سے روانہ ہوا اور اشراق نے بدیع الملک نامدار سے ایک ہفتہ کی مہلت طلب کی بدیع الملک نے اُسکو مہلت دی اُس روز شب کو تو بدیع الملک نامدار اپنے لشکر مین رہے شب بھر جلسہ رہا صبح کو بدیع الملک نامدار نے صاحبقران زمان سے عرض کی کہ کفار نے ایک ہفتہ کی مہلت طلب کی ہے اِتنے دنون یہان بیکاری ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو اس صحرا کی سیر کو جاؤن قریب قریب شکار کھیلون صاحبقران نے یہ خیال فرمایا کہ بدیع الملک جو اتنے دنون یہان رہینگے انکی طبیعت گھبرائیگی اس سے بہتر یہی ہے کہ انکو جانے دون نہ روکون یہ سوچ کے صاحبقران نے فرمایا کہ اگر تمھاری طبیعت گھبراتی ہے تو برائے شکار جاؤ مگر یہ خیال رہے کہ کفار نے ایک ہفتہ کی مہلت طلب کی ہے ایک دن بھی گذر چکا ہے دور نہ جانا قریب قریب شکار کھیلنا بلکہ خواجہ کو بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ بدیع الملک نے عرض کی مجھے خود خیال ہے مگر یہان طبیعت گھبرائے گی اِس سبب سے جاتا ہون ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی اگر مزاج مبارک مین آئے آپ بھی تشریف لے چلین صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک ابھی تمھارے ہمراہ مین شکار کو گیا بھی تھا اور یہان تمھاری عدم موجودگی مین میرا جانا اچھا نہین ہے شاید کوئی بات پیدا ہو بدیع الملک نے بھی صاحبقران سے زیادہ اصرار کرنا مناسب وقت نہ جانا رخصت لیکر چند سردارون کو ہمراہ لیا امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم بھی بدیع الملک کے ہمراہ جاؤ خواجہ بڑی مشکل سے بدیع الملک کے ہمراہ ہوئے اور چند ساحر بھی مع مریخ آفتاب علم ساتھ بدیع الملک کے برائے شکار چلے شاہزادہ اُس روز تو قریب قریب جنگلون مین شکار کھیلتا رہا مگر دوسرے روز ایک آہو کے تعاقب مین گھوڑا چھوڑا لا مع تمام ہمراہیون کے اُس صحرا سے دور نکل گیا خواجہ نے وہان کچھ سوچ کے کہا اے بدیع الملک لشکر سے بہت دور آگئے ہو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ یہان نہ ٹھہرو واپس چلو بدیع الملک نے کہا خواجہ یہان آج کی شب قیام کرتے ہین سب لوگ دن بھر پریشان رہے ہین اگر اسوقت بھی راحت نہ ملے گی تو سب کو سخت تکلیف ہوگی اس سبب سے مین فقط آج کی شب یہان قیام کرتا ہون کل روانہ ہو جاؤنگا خواجہ نے کہا تمھین اختیار ہے کل نہ عذر پیش کرنا کہ آج دن بھر یہان شکار کھیل لین شب کو چلین گے بدیع الملک نے کہا ایسا نہو گا خاطر جمع رکھو خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک نوجوان نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ ہو جائین اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کے پاس حاضر ہوئے شاہزادے نے خاصہ طلب کیا خادمون نے دسترخوان بچھایا بدیع الملک نے خاصہ نوش فرمانے کے بعد صحبت برخاست کی اپنی خوابگاہ

مین تشریف لائے اور سب لوگ بھی رخصت ہوئے اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر سو رہے شب تو اس
حالت مین بسر کی جب صبح ہوئی خواجہ بدیع الملک کے خیمے مین آئے دیکھا بدیع الملک مشغول نماز ہین خواجہ
چپکے کھڑے رہے جب بدیع الملک نے فریضۂ سحر سے فراغت پائی خواجہ نے کہا اب چلنے کا سامان
کرو اور لشکر کی طرف روانہ ہو بدیع الملک نے کہا خواجہ ابھی چلنا بیکار ہے ہنوز اس صحرا کی سیر بھی نہین
کی خواجہ نے کہا مین اسی لیے پہلے ہی یہ بات تمسے کہی تھی کل یہ عذر پیش کروگے کہ آج دن بھر اس صحرا کی سیر کرین
یہ بات اچھی نہین ہے بدیع الملک نے خواجہ کی بہت کچھ منت و سماجت کی خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک
نے اُسیوقت خادمون کو بلایا مرکب طلب فرمایا خادم بارگاہ سے باہر آئے مرکب سج کر درِ بارگاہ پر لائے
اور سردارون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب چلنے پر استیار ہوئے بدیع الملک بارگاہ سے برآمد ہوئے
گھوڑے پر سوار ہو کر برائے شکار صحرا کی جانب چلے سب لوگ بھی شاہزادے کے ہمراہ روانہ ہوئے
تھوڑی دور کے بعد قندآب جادو نے عرض کی اے شہریار یہان سے قریب ایک باغ ہے جب یہ طلسم آباد تھا
تو لوگ اُس باغ کو بالائے آسمان بتاتے تھے اور وہ کسی کو نظر نہین آتا تھا ایک دھوان ہر وقت گھرا رہتا تھا
اکثر وہان کے حالات لوگون سے دریافت کیے مگر کسی نے کچھ نہ بیان کیا ہر ایک نے یہی کہکے ٹال دیا کہ وہ
باغ آسمان پر ہے بھلا وہان کے حالات کوئی کیونکر بتا سکتا ہے بدیع الملک نے فرمایا ای قندآب جادو
اب وہان یقین ہے کہ اُس باغ کا نشان بھی نہو مگر اُس ٹھکانے کو دیکھ آنا اچھا قندآب جادو نے عرض
کی اے شہریار اگر مین آپ کے ہمراہ چلونگا تو خواجہ کے خلاف ہوگا اور وہ صاحبقران زمان سے شکایت
کرینگے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ یہان سے واپس چلنے مین کسقدر تعجیل کر رہے ہین بدیع الملک نے
فرمایا اے قندآب جادو مین خود چلتا ہون تمھاری کیا خطا ہے خواجہ اگر شکایت کرین گے مین صفائی کردونگا
اور خواجہ بھی ہمراہ چلین گے بدیع الملک نے جو اسطرح تشفی دی قندآب جادو آمادہ ہوا بدیع الملک
نے خواجہ کو اپنے پاس بلایا کہا اے خواجہ یہان سے بہت قریب ایک باغ ہے جب یہ طلسم آباد تھا تو لوگ
اُس باغ کی نسبت یہ کہتے تھے کہ یہ باغ آسمان پر ہے کبھی وہ نظر نہ آتا تھا ہمیشہ دھوان معلوم ہوتا تھا اب طلسم
اُجڑ گیا ہے یقین ہے وہ باغ اچھی طرح سے ظاہر ہو گو اور عجایب و غرایب تو اُسمین باقی نہ ہوگا مگر اُس باغ ہی
کو دیکھ لیتے اُسکے بعد واپس چلین گے خواجہ نے کہا وہان جانا بیکار ہے خالی باغ ہوگا وہ بھی اس لائق نہوگا کہ
کوئی اُسکی سیر کرے جب سے طلسم برباد ہوا ہے اُس روز سے اُسکی خدمت بھی کسی نے نہ لی ہوگی پژمردہ ہوگا
وہان جانے سے کیا فائدہ بدیع الملک نے کہا خواجہ اب تو مین عزم کر چکا جاکر ضرور دیکھونگا خواجہ نے کہا
تمکو اختیار ہے مجھے یہی خیال ہے کہ ایسا نہو وقت پر لشکر مین نہ پہونچ سکو اور یہی بڑی بات ہے اب کی
بار مقابلہ آخری ہے یہ طلسم تم بفضلِ ایزدی فتح کر چکے ہو ایک یہی مقابلہ باقی ہے اگر اس مقابلے مین زمرد
بخت گان و تورج قتل ہوگئے تو آگے جانے کی کیا ضرورت ہوگی یہین سے واپس چلین گے بدیع الملک
نے فرمایا خواجہ ابھی بہت دن باقی ہین مین اسی وقت باغ کی سیر کر آؤنگا تم بھی چلو ایک عجایب چیز ہے اُسکو
دیکھ آؤ خواجہ نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو مین موجود ہون یہ کہکے خواجہ آگے بڑھے بدیع الملک نے
قندآب جادو سے کہا اب تم رہبری کرو ہملوگون کو اُس باغ کی راہ نہین معلوم ہے قندآب جادو آگے آگے
چلا بدیع الملک نے دیکھا کہ طائران رنگین بال چارون طرف سے اُڑکے آگئے ہین اُسمین بزبان فصیح گفتگو

کرتے ہین اشعار عاشقانہ پڑھتے ہین اور عجب عجب حرکات اُنسے ظہور پذیر ہوتے ہین بدیع الملک نے قنداب
سے کہا اے قنداب جادو یہ طائر بھی عجب طرح کے ہین آپسمین مثل انسان گفتگو کرتے ہین اشعار عاشقانہ پڑھتے
ہین سب سحر کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہین قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار طلسم کے برباد ہو جانے
سے ان طائرون کی صورت آج ہمنے دیکھی ورنہ اس باغ کا کوئی راز آج تک کسی پر افشا نہین ہوا اور آگے
دیکھنا ہے کہ کیا کیا عجائبات نظر آتا ہے بدیع الملک تو قنداب جادو سے یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ نے آکر کہا
اے بدیع الملک اگر تمھین سیر اُسکا منظور رہے تو اس باغ مین نہ جاؤ یہان سب سحر کا کارخانہ ہے نہین معلوم کیا ہو
اور کس کس سے مقابلہ پڑے تو عرصہ ہو اس سبب سے میرے نزدیک یہانتک سیر کر لی اب واپس چلنا
اچھا ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ اگر وہان کسی سے مقابلہ بھی پڑ جائیگا تو خدا مالک ہے اور کارخانہ سحر سے
خوف نکرو لوح طلسم پاس موجود ہے اگر کوئی بات سحر کی پیش آئے گی تو کیا ہوگا لوح اُسکا نشان بتائے گی خواجہ نے
کہا اے بدیع الملک میرے کہنے کو تم خیال مین نہین لاتے ہو خدا اسکا انجام بخیر کرے مین امیر سے تعجب کرتا ہون کہ
اُنھون نے ایسے وقت مین تمھین اجازت دیدی اگر مجھسے رائے لیتے تو مین ضرور کہتا کہ ہرگز نہ جانے دیجیے سمجھا کر روک
لیجیے اگر اُنکے جانے کے بعد یہان اور کوئی آفت آئے اس سبب سے صاحب لوح کا رہنا اچھا ہے طلسم کی
کیفیت آپ دیکھ رہے ہین کہ کیا حال ہے ہر ایک کو اپنی جان بچانے کی پڑی ہے اور سب اس طلسم سے بھاگے
جاتے ہین بعض ایوان نہ طاق کی طرف جاتے ہین بعض اور اور اطراف کو چلے جاتے ہین ایسے وقت مین اچھا نہین
ہے کہ صاحب لوح لشکر سے دور رہے بدیع الملک نے کہا خواجہ مین لشکر سے کبھی دور رہا ہون اگر اسوقت
میری لشکر مین ضرورت ہو تو ابھی پہونچ سکتا ہون خواجہ نے جب دیکھا کہ بدیع الملک کسی طرح منظور نہین کرتے
مجبور ہو کے خاموش ہو رہے بدیع الملک نوجوان آگے بڑھے دیکھا بہت سے طائران سرخ رنگ ایک شجر پر
بیٹھے ہوئے آپسمین ذکر کر رہے ہین کہ طلسم کشا آتا ہے اب اگر آفت مین پھنسے گا تو عمر بھر یہان سے رہا نہوگا کیا صاحب
لوح ہونے سے نازان ہو گیا ہے تو لوح کی تاثیر یہان الٹی ہو جاتی ہے بدیع الملک نے بھی یہ طائرون کی تقریر سُنی
قنداب نے عرض کی اے شہریار یہ طائر جو کچھ کہہ رہے ہین شاید صحیح ہو اور لوح طلسم کی یہان الٹی تاثیر کرے
تو غضب ہو بدیع الملک نے کہا ایسی بات زبان سے نہ نکالنا ورنہ مجھے صدمہ ہوگا اب ہم ارادہ کر چکے اگر اس
راہ مین جان جاتی رہے تو بھی اب منھ نہ موڑین گے جو چاہے وہ ہو بے سیر کیے ہوئے واپس نہ ہونگے قنداب
جادو نے جو بدیع الملک کو اسدرجہ آمادہ پایا خاموش ہو رہا ڈرا کہ ایسا نہو مین کچھ اور کہون تو شاہزادہ کو غصہ
آجائے مجھے قتل کرے جب وہ خواجہ کے کہنے کی سماعت نہین کرتا ہے تو مین کس شمار مین ہون یہ سوچ کے خاموش
ہو رہا بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک پھاٹک عالیشان بنا ہے سامنے پھاٹک کے ایک چبوترہ سنگ سرخ
کا ہے اُس چبوترے پر ایک درخت نہایت خوشنما گر عجائب و غرائب سے معمور دکھائی دیتا ہے درخت پر سے ایک صدا
دلکش آتی ہے پھاٹک دور تھا بدیع الملک بصد تعجیل اُس پھاٹک کے پاس آئے درخت کی لطافت و رعنائی جو دیکھی
ٹھہر گئے قنداب جادو بھی حاضر ہوا عرض کی اے شہنشاہ اس درخت کی تحفگی یہ بھی ہے کہ ہوا سے اسکے پتے جو ہلتے ہین اُنسے
کیسی دلکش صدا آتی ہے بدیع الملک نے فرمایا ابھی اس طلسم مین بعض بعض جگہ باقی ہے جب تک آئینہ اندام جادو قتل ہوگا
وہ سحر نہ مٹے گا قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار آئینہ اندام جادو کا سحر باطن ابھی بہت ہے جسقدر یہ طلسم
یہان آباد تھا اُسی قدر زیر زمین بھی آبادی تھی بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ اسی قدر آسمان پر بھی آبادی ہے مگر معلوم ہوا

کہ وہ قول خلاف تھا زمین کی آبادی ہمنے خود دیکھی اسوجہ سے یقین ہوا قذاب جادو تو بدیع الملک سے یہ باتین
کر رہا تھا کہ اُس درخت پر ایک طائر رنگین بال آکر بیٹھا پہلے تو اُسنے رقص شروع کیا بدیع الملک اُسکا رقص دیکھکر محو ہو گئے
بعد اُسکے طائر نے رقص موقوف کیا اور بخوش الحانی مثل انسان یہ غزل شروع کی غزل مرتے ہین ترے پیار سے ہم اور زیادہ

تو لطف مین کرتا ہے ستم اور زیادہ
ساتھ اپنے ہو اب فوج الم اور زیادہ
مشتاق شہادت ہوئے ہم اور زیادہ
گر شرح جنون کیجے رقم اور زیادہ
شیشے کی طرح پھوٹے ہین ہم اور زیادہ
کچھ کی رقم شوق نے تاثیر جو پیدا
ذوق نمک درد و الم اور زیادہ
کیا ہوئے گا دو چار قدح سے مجھے ساقی
ہو وسعت فلک مین ابھی خم اور زیادہ
ہو جسکو پس از مرگ بھی یاد دہن تنگ
پیدا عدم اُس مین ہو سم اور زیادہ
ہستی تنگ مایہ نے کچھ بھونکا ہے ایسا
یارو نکا گیا اُنپہ بھرم اور زیادہ
دکھلانے جو وہ صید فگن چشم کی شوخی
بھڑکی ہے جو یون آتش غم اور زیادہ
جو بیت کے بلکے ہین بجے بات کب اُسنے
کچھ توسن وحشت کا قدم اور زیادہ
گر سرمہ کرے خاک خرابات کو صوفی
ہان تجھکو مرے سر کی قسم اور زیادہ
چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آئے
کیا ہوگا جو ہوگی تب غم اور زیادہ
کیون مین نے کہا تجھسا خدائی مین نہین اور
ہے عشق کا بھر اُسکے تو دم اور زیادہ
بیٹے سر بستر پہ پڑا پاؤن کہان تک
کر گردن تسلیم کو خم اور زیادہ
جو کنج قناعت مین ہین تقدیر پہ شاکر
دین کیونکہ نہ وہ داغ الم اور زیادہ
کر تو بھی بلند آہ علم اور زیادہ
سر کٹ کے سرافراز ہین ہم اور زیادہ
ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ
گھبرا نا جو یاد آیا ترا ہوگئے ہم آغوش
اُٹھنے لگا قاصد کا قدم اور زیادہ
کرنے کو سیہ نہ ورق چرخ کو اے دل
مین لونگا ترے سر کی قسم اور زیادہ
دشمن کی بجا سیدھی نگاہون پہ کہ جون تیغ
تنگ اُسکو کرے کنج عدم اور زیادہ
اُس شوخ ستمگر کو مری مرگ ہی منظور
اُبھرے ہے حباب لب یم اور زیادہ
ہے سوز محبت سے مری خاک مین گرمی
ہو آہوئے رم دیدہ کو رم اور زیادہ
ہی نگہت ریحان کا دماغ اب کسے تجھ بن
روکین تو اُبھر جائے شکم اور زیادہ
صیاد دل عاشق مین ہی مصروف وہ کافر
سوجھین اُسے پھر لوح قلم اور زیادہ
کیا قہر ہی جتنا کہ وہ چاہت کسے کرتے ہی
کیا ہو جو بڑھین چند قدم اور زیادہ
کہتا ہے مرا شوق جراحت کہ صد افسوس
مغرور رہو اب وہ صنم اور زیادہ
اُس عاشق بیچارہ کا ہے آج برا حال
بس پاؤن نہ پھیلا تب غم اور زیادہ
لیتے ہین ثمر شاخ ثمر ور کو جھکا کر
ہے ذوق برابر اُنھین کم اور زیادہ
قیمت مین بڑھے ڈھلکے درم اور زیادہ
تیز اُسنے جو کی تیغ ستم اور زیادہ
جون شاخ بڑھے ہوکے قلم اور زیادہ
دیتا ہے وہ دم باز جو دم اور زیادہ
گھبرانے لگا سینہ مین دم اور زیادہ
لذت سے محبت کی ہی یہ زخم جگر کو
نالہ سے نہین کوئی قلم اور زیادہ
گر میری طرح دوش پہ ہو بار محبت
سیدھی ہی تو ایک اُسمین ہی خم اور زیادہ
اُس زلف کے مارے کی اگر خاک کو چاٹے
ہے زہر نہ کھاتا تجھے سم اور زیادہ
وہ دلکو چرا کر جو لگے آنکھ چرانے
کیونکر نہ اُٹھائے وہ قسم اور زیادہ
ہی روغن نفطاب مری گریہ مین ای چشم
آتا ہے مرے ناک مین دم اور زیادہ
مہمیز سر خار سے نکلا سر صحرا
بے خوف ہین اب صید حرم اور زیادہ
اے خنجر خونخوار نہ پرسش مین کمی کر
اُتنا ہی اسے چاہین ہین ہم اور زیادہ
سرعت ہی ابھی نبض مین جون موج رم برق
اُس تیغ دو دم مین نہین دم اور زیادہ
کہتا ہے گلے لگ کے مرے وہ دم خنجر
گریہ سے ہی آنکھون پہ ورم اور زیادہ
ہے بلغ جہان مین تجھے گر ہمت عالی
جھکتے ہین سخی وقت کرم اور زیادہ
طائر نے اِس خوش الحانی سے اِس

غزل کو تمام کیا کہ بدیع الملک کی عجب حالت ہوگئی دل بیچین ہوگیا آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے اور ہمراہی جو
بدیع الملک کے مع خواجہ سب کے قلب اُلٹ گئے کلمات بیتجاز باقسے نکلنے لگے سب طائر کی منتین کرنے لگے کوئی کہتا تھا ای

طائر تجھے قسم ہے خداوند آئینہ اندام جادو کی ایک غزل اور سنادے کوئی کہتا تھا ای طائر اگر ہمپر عنایت کر تو اسی غزل کو
پھر شروع کر غرض اسی طرح سب لوگ اپنی اپنی کہتے تھے طائر درخت پر بیٹھا ہوا سب کی سنتا تھا
بدیع الملک کی یہ کیفیت تھی کہ خاموش کھڑے تھے آنکھوں سے آنسو جاری تھے دل پر ہجوم رنج
و ملال سب سے زیادہ طائر کی خوش الحانی کا خیال تھا کچھ زبان سے تو نہ فرماتے تھے مگر آنکھوں سے
آنسو جاری تھے دیر تک بدیع الملک کی یہی حالت رہی جب نوبت بہ غشی پہونچی اور شاہزادے کا قلب
زیادہ مضطر ہوا بدیع الملک کو خیال ہوا کہ لوح کو دیکھنا چاہیے یہ سوچ کے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ
فرمایا نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا خدا نے بڑا فضل کیا کہ تجھے اب بھی لوح کی یاد ہوئی اگر اسوقت بھی لوح یاد نہ آتی تو
بڑی مصیبت اٹھانا پڑتی لازم ہے کہ اسم حاشیہ لوح کو ایک بار پڑھ کے طائر کی طرف پھونک دے پھر قدرت
خدا کا تماشہ دیکھ اور اس گلزار کی سیر مین لوح کا زیادہ خیال رکھنا یہان کا جو حاکم ہے وہ ابھی تک اسی جگہ باقی ہے
اُسکا ارادہ یہان سے جانے کا نہین ہے بلکہ آئینہ اندام پر حکومت کرنے کا قصد ہے وہ لوح کی فکر ضرور کریگا تمھین
لازم ہے کہ لوح کو بہت ہوشیاری سے رکھو اگر لوح ضائع ہو جائیگی تو اب ہاتھ نہ آئیگی بدیع الملک اس
ہدایت کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اسم حاشیہ لوح کو پڑھا طائر کی طرف پھونک دیا طائر نے ایک چیخ ماری درخت
مین آگ لگی ایک شور عظیم برپا ہوا دھوان چاروںطرف پھیل گیا تھوڑی دیر کے بعد سنگ باری ہوئی پھر آگ برسنے
لگی آگ برسنے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من ہفت رنگ جادو بود اس آواز کے آنے سے وہ سب آفتین دفع
ہوئین بدیع الملک کے ہمراہیون کو بھی ہوش آیا خواجہ بدیع الملک کے قریب آئے کہا جو کچھ مین نے کہا تھا
وہ پیش آیا اب بھی واپس چلنا اچھا ہے ٹھہرنا برا ہے اگر اور آگے بڑھوگے تو اس سے زیادہ کوئی آفت آنے گی
مفت مین کسی کی جان جائے گی بدیع الملک نے جو یہ خیال کیا تو سامنے ایک ساحر کا لاشہ پڑا ہے شاہزادے
نے کہا خواجہ مقام شکر ہے کہ خدا نے تم اس مکار کے مکر سے بچایا اور تم اسکو قتل بھی کیا اب اور کیا چاہیے تھا سب مرادین
پوری ہوگئین امید قوی ہوئی کہ اس تمام گلزار کی سیر بہت اچھی طرح کرینگے اگر اسقدر آغاز نہ کر چکے ہوتے اور قصد
مصمم نہ کر لیا ہوتا تو واپس چلتے مگر اب مجبور ہین کہ لوح بھی ہدایت کرتی ہے کہ اس گلزار مین جانا اچھا ہے اور مین بھی یہان
ایک ساحر کو قتل کر چکا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے یہ ساحر یہان دربان تھا اس دربان کو قتل کر کے واپس چلنا اچھا
نہین ہے اب اس طلسم مین بھی جانا ضرور ہے کیونکہ مالک گلزار کو اسکی خبر پہونچی ہوگی کہ کسی نے دربان کو قتل کیا وہ ادھر کچھ
انتظام کریگا ہمارے آنیکا اُسکو انتظار ہوگا اگر ہم یہان سے واپس جائینگے تو وہ ضرور کہیگا کہ دروازے ہی کے
انتظام کو دیکھکر اسدرجہ خائف ہوئے کہ یہان نہ آسکے اس سبب سے چلنا ضرور چاہیے خواجہ نے کہا اے
بدیع الملک اگر یہی خیال ہے تو آج ہی پر منحصر نہین ہے جب خدا وہان سے بفتح و فیروزی واپس لائے گا اسوقت یہان بھی
آکر مقابلہ کر لینا خدا یہان بھی مظفر و منصور کریگا ابھی اسکا وقت نہین ہے ایسا نہو کہ یہان زیادہ عرصہ ہو جائے اور وہان آئینہ اندام
جادو کے مہلت کے دن گذر جائین اور وہ آکر مقابلہ کرے تو وہان سوائے صاحبقران کے کوئی ایسا نہین ہے جو لشکر کو
لڑا سکے گا اور سب سردار ہین مگر تم اس طلسم کے طلسم کشا ہو تمہارا رہونا ضرور ہے بادشاہ طلسم سے جنگ ہے اسمین صاحب لوح کا ہونا
ضرور ہے وہ سو باتین پیدا کریگا مکر و فریب سے بھی کام لیگا صاحبقران بے لوح اُسکے مکر کو کیا سمجھ سکین گے اس سبب سے
کہتا ہون کہ تمھارا ابھی وہان ہونا میرے نزدیک بہت مناسب تھا بدیع الملک نے کہا خواجہ اب تو مین بے اس گلزار
کو دیکھے ہوئے نہ جاؤنگا اگر یونہین واپس جاؤن تو اپنے ذمے بدنامی لون صاحب گلزار کیا کہے گا اُسے یہی خیال ہوگا کہ بہت

نہ بڑھی جو گلزار کے اندر آتے دروازے ہی سے اپنی جان بچا کر بھاگ گئے اور ابھی مہلت مین آئینہ اندام کی پانچ روز باقی ہین دیکھا
جائیگا اُسوقت تک واپس چلین گے یہان آج ہی فیصلہ ہو جائیگا خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک آگے بڑھتے دروازے
کے اندر آئے دیکھا ایک گلزار ہمیشہ بہار نگارستان چمن سے بہتر باغ جنت کا نمونہ تکلف مین سب سے دونا نہایت وسیع
و پُرفضا بدیع الملک باغ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے جیسے ہی دروازے سے قدم آگے بڑھایا چار و نطرف سے آوازین مہیب آنے
لگین بدیع الملک نے دیکھا ہزارہا طائران مہیب صورت آوازین دے رہے ہین بدیع الملک نے کچھ سماعت نہ کی بلا تکلف
قدم آگے بڑھایا طائرون نے آکے گرد بدیع الملک کے حلقہ کیا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اسم حاشیہ لوح
کو دو بار پڑھو یہ طائر ابھی جل جائینگے غل نہ مچائینگے تمھین راستہ مل جائیگا مگر بے لوح دیکھے کوئی کام نہ کرنا یہ وہ مقام ہی جو تمام طلسم سے
سحر مین زیادہ تر سخت ہی اسکا حاکم وہ ہی جسنے اب اس طلسم کی حکومت لینے کا ارادہ کیا ہی یہان بہت سمجھ کے ہر ایک کام کرنا اگر دھوکا
کھا جاوگے تو تمام عمر یہان سے رہائی ممکن نہوگی بدیع الملک نے قنداب جادو سے کہا ای قنداب جادو مین نے جو لوح مین
دیکھا تو یہان کی بابت ایسا کچھ لکھا ہی اور اس گلزار کو تمام طلسم سے زیادہ سخت بتایا ہی یہان کے حاکم کے بارے مین یہ خبر دی کہ وہ اب
طلسم کی حکومت لینا چاہتا ہی علاوہ اسکے اور اور باتین بھی ایسی ہی لکھی ہین جنسے یہ بات ظاہر ہو کہ یہ کسی اچھے ساحر کا باغ ہی اور
طلسم کین سب مرحلہ جات سے افضل ہے یہان کا حاکم کسی طرح آئینہ اندام جادو سے کم نہین ہی قنداب نے عرض کی اے شہریار
یہان سے جسقدر نامی ساحر ہین اُنکے اسما میرے پاس لکھے ہوئے موجود ہین مگر آجتک مین نے اس جگہ کے حاکم کا نام نہین سُنا
نہین معلوم کون شخص یہان حکومت کرتا ہی اور کس کے تصرف مین یہ باغ ہی بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو پڑھکر طائرون
کیطرف دم کیا ایک تلاطم برپا ہو گیا صدائین اور زیادہ مہیب آنے لگین تاریکی چھاگئی بدیع الملک نے لوح چمکائی روشنی
ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ زمین پر بہت سی لاشین ساحرہ عورتون کی پڑی ہوئی ہین سب کی لاشین برہنہ ہین بدیع الملک
وہان سے آگے بڑھتے وہ شور و غل ختم ہوا شاہزادے نے پھر لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ اب اسی راہ پر بڑھے جاؤ جب
کوئی نئی بات سامنے آئے اُس وقت لوح کو دیکھنا ابھی ضرورت لوح دیکھنے کی نہین ہی بدیع الملک آگے
بڑھے خواجہ پھر قریب آئے کہا اے بدیع الملک اب مجھے تمھارا ارادہ ظاہر ہو گیا اور معلوم ہوا کہ آپ تم بے اس امر
کو کامل تصدیق کیے ہوئے نہ بیٹھوگے مین مجبور ہون ورنہ میری راے یہ تھی کہ پہلے اُس لڑائی کو سر کرتے پھر یہان
دیکھا جاتا ابھی اسکی ضرورت نہ تھی مگر تمھین منظور نہین اور اسکی کیفیت دریافت کرنا اور اس مرحلے کو برباد کرنا چاہتے ہو
لہذا جو ترکیب لوح سے حاصل ہو اُسکے موافق کام کرو اور جسطرح مین صلاح دون اُس ترکیب سے آگے بڑھو
بدیع الملک نے کہا لوح کے احکام کے موافق مین ضرور کام کرونگا اور جو کچھ راے تمھاری ہوگی اُسکے موافق بھی
ضرور کرونگا خواجہ نے کہا تعجیل نہ کرو اور ایک ٹھکانا مقرر کر لو کہ جہان سب لوگ دم بھر استراحت کرین صبح سے
تکلیف رہروی اُٹھا رہے ہین بدیع الملک نے جواب دیا خواجہ مین تعجیل تو کسی کام مین نہین کرتا تمھاری راے ہے
کہ یہان کہین ٹھہر جاؤن مین ابھی سب کو روکے لیتا ہون جب تک تم نہ کہوگے مین آگے نہ بڑھونگا یہ کہکے بدیع الملک
نے قنداب جادو سے کہا اور لوگون کو روک لو خواجہ کہتے ہین کہ دم بھر یہان دم لین تو آگے چلین قنداب نے
سب لوگون کو ٹھہرایا خادمون نے بارگاہ استادہ کی بدیع الملک بارگاہ مین گئے اور لوگ جو ہمراہ تھے وہ بھی حاضر
ہوئے شاہزادے نے خواجہ سے کہا یہان ٹھہرنا تمھارے سبب سے ہوا ورنہ میرا ارادہ یہ تھا کہ جسقدر راہ طے
ہو جائے غنیمت ہی خواجہ نے کہا اگر یہان نہ ٹھہرتے تو بہت پریشان ہوتے کل کی رہروی کے لائق نہ رہتے اور
نہین معلوم کل کیا بات ہو اور کس سے مقابلہ پڑے آج تازہ دم لے لینا بہت اچھا ہی بدیع الملک خواجہ سے

یہ باتین کر رہے تھے کہ ایک سوار نقابدار در بارگاہ پر آیا دربانون نے وہین روکا بدیع الملک کو اطلاع کی
شاہزادے نے کہا اُس سوار کو ہمارے پاس لاؤ چوبدار باہر آئے سوار سے کہا کہ تمھین ہمارے آقاے نامدار
طلب فرماتے ہین سوار نے کہا ہم بارگاہ کے اندر نہ جائین گے صرف ہمارا یہ پیغام کہہ دو کہ ہمین مالک
گلزار کا حکم ہے کہ جو کوئی اس باغ مین بے اجازت چلا آئے اُسکو اسیر کرکے ہمارے پاس بھیج دو لہذا تم لوگ
بھی بے اجازت آئے او یہان کے دربان کو قتل کیا اور لوگ جو مزاحم ہوئے اُنھین بھی جان سے مارا ہمارے
مالک کو ان لوگون کے مارے جانے کا بڑا قلق ہے اور اسوقت ہمارے پاس یہ حکم آیا ہے کہ اُس شخص کو اسیر کرکے
جلد ہمارے پاس لاؤ کہ ہم اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرین لہذا تملوگون کو لازم ہے کہ میرے پاس آؤ مین تمھین اسیر
کرکے لے چلون جہانتک میری زبان گویائی دے گی تم سب کی سفارش کرونگا قتل کی سزا سے بچاؤنگا آئندہ
تملوگون کی تقدیر سے مجبور ہون کچھ میرا بس نہین چوبدار نے کہا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہے ہم ایسا مہمل
پیغام اپنے آقاے نامدار کی خدمت مین عرض نہین کر سکتے جسے دعوے جرأت ہو یہان آکے مقابلہ کرے لشکر
کو ساتھ لیکر آئے ساحرون کو مقابلہ کے واسطے اپنے ساتھ لائے ہملوگ یون کیا اسیر ہونگے جب آئینہ اندام
جادو سا ساحر ہمین قید نہ کر سکا اور ہمارے آقاے نامدار کے خوف سے اپنے طلسم کو چھوڑے بھاگا جاتا ہو تو اور
کسی کی کیا مجال ہے جو ہمسے مقابلہ کر سکے جب سردار اس طرح بھاگ جائے تو تم لوگ اُسکی رعیت مین ہو تم کیا
لڑو گے سوار نے جو چوبدار کی یہ گفتگو سُنی کہا اے شخص تجھے پیغام کہنے مین کیا تکلیف پہونچتی ہے جو تو نہین
جاتا اور ایسی باتین بناتا ہے تملوگون کی کیا حقیقت ہے سب غیر ساحر ہو اور جو ساحر بھی تمھارے ہمراہ ہین اُنکی
کی کیا حقیقت ہے ابھی چاہین تو کسی کی زبان سے ایک حرف سحر نہ نکل سکے سب سحر فراموش کرین اور تمھارے
آقاے نامدار جو اس طلسم مین براے طلسم کشائی آئے ہین اُنکی بھی کچھ کیفیت ہم لوگون نے سُنی ہے
وہ بھی کیا چیز ہین جو ہملوگون سے مقابلہ کر سکین گے جسوقت چاہین گے اُنکو گرفتار کرکے لوح طلسم اُن سے
چھین لین گے اور قتل کرکے سر اُنکا خداوند آئینہ اندام کی خدمت مین بھیج دینگے تم لوگون نے دربانون کو جو قتل
کیا اور دو چار ملازم جو اس طلسم کے تمھارے آقا کے ہاتھ سے مارے گئے تو تم لوگون کو یقین کامل ہو گیا
کہ یہان کے باشندے مقابلہ نہ کر سکین گے یہ نہ سمجھے کہ تمھین اسی گھات سے اس باغ کے اندر بلایا ہے اب
تملوگونکا یہان سے واپس جانا محال ہے لوح طلسم اب کام نہ دیگی یہ سرحد طلسم سے باہر ہے یہان کی لوح اور
ہے حاکم اور کل قواعد یہان کے سب سے جدا ہین اور یہان کی لوح کسی کے ہاتھ نہین آسکتی اب تم جا کر اپنے
آقاے نامدار کو بھیج دو مین اُنکو اپنے ہمراہ لے جاؤن اُس سوار نے چوبدار کو اسدرجہ عاجز کیا کہ یہ
مجبور بارگاہ کے اندر آیا بدیع الملک نے فرمایا جو سوار میرے پاس آیا تھا اُسکو تم لوگ اپنے ہمراہ نہین
لائے چوبدارون نے عرض کی اے شہریار اگر جان کی امان پائین تو عرض کرین بدیع الملک نے اجازت
دی چوبدارون نے عرض کی اے شہریار یہ جو سوار آیا ہے عجب طرح کی باتین کرتا ہے ہملوگون کو آپ کا
حکم ہوا کہ اُسکو حاضر کرین حسب الحکم غلام اُسکے پاس گئے کہا کہ تیرے بارے مین حکم باریابی ہوا ہے اُس
گستاخ نے جواب دیا کہ مین ہرگز بارگاہ کے اندر نہ جاؤنگا تم اپنے آقا سے کہو کہ وہ خود میرے پاس
آئین مین اُنھین حاکم گلزار کی خدمت مین اسیر کرکے لے جاؤنگا علاوہ اسکے اور بہت سی باتین کین جو
غلام عرض نہین کر سکتے بدیع الملک تاو ارشک کے اُٹھے کہا مین ہی اُسکے پاس چلتا ہون اُسکے دلین

حسرت نہ رہے کہ تابدر بدیع الملک نہ آئے بارگاہ مین چھپے ہوئے بیٹھے رہے بدیع الملک کا اُٹھنا
کہ سب لوگ اُٹھے شاہزادے نے چین بر جبین ہوکر کہا کہ خبردار میرے ہمراہ کوئی نہ آئے سب بدیع الملک
کو غصہ مین دیکھکر ٹھہر گئے مگر خواجہ بعد بدیع الملک کے جانے کے پوشیدہ طور سے چلے اور بارگاہ کے
باہر پہونچکے گلیم اوڑھ لی بدیع الملک جو باہر آئے سوار نے دیکھا کہا اے شخص تو کون ہے
بدیع الملک نے فرمایا جسکو تو نے بلایا تھا وہ مین ہی ہون جو کچھ تجھے مجھسے کہنا ہو بیان کر سوار نے
کہا ہمارے مالک کا حکم ہے کہ تمھین اسیر کرکے یہان سے لے جائین اور جسقدر تمھارے ہمراہ لوگ ہین اُن
سب کو بھی قید کرلین مالک ہمارے تمھین حکم قتل دینگے تمنے غضب کیا کہ بے اذن باغ مین آئے اور دربان
اور چند ساحر اور جو ملازمین گلزار تھے اُنکو قتل بھی کیا تم بڑے مغرور ہو اور اگر اس طلسم مین تم برائے طلسم کشائی
آئے تھے تو اُسکی وجہ سے تمھین کیا فخر حاصل ہوا اگر طلسم کو فتح کر لیتے تو البتہ یہ ابھی تھا کہ تمھارا نام ہوتا
بدیع الملک نے کہا اے شخص مین غرور ذرا بھی نہین کرتا اور اسیر کرنے کا کسی مین کب حوصلہ ہے جب تو
آئینہ اندام سا ساحر مجبور رہا اور قید نہ کرسکا جب کچھ بس نہ چلا مجبور ہوکے ایوان نہ طاق کیطرف
بھاگا اپنے نزدیک سمجھا ہے کہ وہان چھپ کر جان بچ جائیگی اور مین وہان بھی نہ چھوڑونگا ضرور
اُسکو قتل کرونگا اور تمھارے یہان کس کی مجال ہے جو اسیر کرسکے مین خود مع اپنے جملہ ہمراہیون کے چلنے
کو موجود ہون مگر شرط یہ ہے کہ تمھارے مالک یہان لینے کو آئین اپنے ہمراہ لے جائین سوار نے کہا ہمارے
مالک کو اسقدر تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہے ہملوگ کیا تعمیل ارشاد کرنے مین بند ہین اور آقا ہمارے
ایسے چھوٹے کامون کے واسطے تشریف نہین لے جاتے ہان اگر کوئی بڑا کام ہوتا تو تشریف لاتے
بدیع الملک نے فرمایا تملوگون کے لے جانے سے ہم نہ جائینگے سوار نے کہا ہم ابھی جاکر تمھین بلائے
لیتے ہین یہ کہکے وہ سوار واپس گیا بدیع الملک پھر بارگاہ کے اندر آئے مگر خواجہ اُس سوار کے
ہمراہ روانہ ہوئے وہ سوار راہ طے کرکے ایک بنگلے کے قریب پہونچا خواجہ نے دیکھا چمن کے
بیچ مین وہ بنگلہ نہایت خوبصورت بنا تھا سوار جسوقت بنگلے کے قریب پہونچا کنیزین بنگلے سے نکلکر باہر آئین
سوار نے سب کیفیت بیان کی کہا طلسم کشا کو اپنی ہمت وجرأت پر بڑا ناز ہے اُسنے کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا
اگر میرا بلانا منظور ہے تمھارے مالک کو تو خود یہان لینے کو آئے مجھے اپنے ہمراہ لے جائے تم لوگون کے
ہمراہ مین ہرگز نہ جاؤنگا کنیزون نے کہا طلسم کشا کی کچھ شامتین آئی ہین ابھی ملکہ عالم کو اگر خبر پہونچے گی
تو اسی وقت فنا کردینگی سوار نے کہا اسکی اطلاع کرو ملکہ اسی وقت اسکو بلالین کنیزون نے
کہا ہم ملکہ عالم تک کہان پہونچ سکتے ہین ہان وزیرزادی صاحبہ سے جاکر کہتے ہین وہی کوئی
انتظام کرینگی طلسم کشا کا اب بچنا محال ہے آج ہی اسیر ہو جائے گا یہ کہکے کنیزین اندر بنگلے کے آئین
خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے سب کے ہمراہ اندر آئے نگاہ جو پڑی خواجہ نے دیکھا ایک نازنین
تخت جواہر نگار پر بصد ناز وادا جلوہ گر ہے نور رخسار سے تمام بنگلہ روشن ہے کنیزین دست بستہ
یمین ویسار کھڑی ہین ایک خواص عقب مین رومال ہلا رہی ہے خواجہ نے خیال کیا کہ مقرر یہ کوئی
شاہزادی ہے جب تو اسقدر عظم وشان اسکو نصیب ہے خواجہ تصور کررہے تھے کہ کنیزون نے
عرض کی وزیرزادی صاحبہ کی عمر دراز ہو ابھی حسب الحکم طلسم کشا کی گرفتاری کو سوار گیا تھا اُسنے جاکر

طلسم کشا کو بلایا مگر طلسم کشا اسدرجہ مغرور ہے کہ آپ کی شان مین کلمات لاطائل کہتا ہے اور اسیر نہین ہوا جواب دیا کہ رسالہ پورا جائے اگر اسیر نہو تو اسکا سر میرے پاس آئے ملکہ عالم نے طلب فرمایا ہے خواجہ نے جو یہ سُنا کہ یہ وزیرزادی ہے دلمین خیال کیا جب وزیرزادی کا یہ عظم وشان ہو تو شاہزادی کی شان وشوکت کیسی ہوگی یہان اگر بن پڑے تو جو کچھ مال واسباب سامنے دکھائی دیتا ہے اسیر اپنا قبضہ کرون اور یہان سے روانہ ہون آیندہ دیکھا جائیگا اور اگر یہ لوگ بھی ہاتھ آجائین تو قصہ تمام ہو شاہزادہ بدیع الملک کو یہان سے لے چلین ملکہ اور وزیرزادی کو اُنکے حوالے کرین یہ سوچ کے خواجہ نے چاہا کہ باہر جائین اور کسی کنیز کی صورت نکل آئین مگر پھر سوچے کہ ایسا نہو کہ عیاری کھل جائے تو یہان کوئی بچانے والا بھی سوائے ذات خدا کے نہین ہے یہ سوچ کے خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے بنگلے کے ایک گوشے مین جاکر بیٹھے اور رقے مین اس غزل کو بجانا شروع کیا

غزل

خبر لون جیب کی یا مین رہون ہشیار دامن سے
اگر بند جائے میرے دامن کسار دامن سے
دکھائے صدمہ زنجیر نے یہ پاؤن مجنون کے
گرہ دیکر بتہ باندھا گویا شہسوار دامن سے
سرایت جو ہو خون کو دکن کہ جائے پتھر مین
اگر دھو ڈالے تو داغ ہو پندار دامن سے
مرا آنسو ہے وہ زہر آب نیلا ہو بدن سارا
کہ جسکو آستین سے ننگ ہو اور عار دامن سے
کہان وہ موسم طفلی کہ ہم دامن سوار دنین
اگر آنسو مرے پونچھے وہ گل رخسار دامن سے
ہوا پنکھے کی خواب آور ہے یہ کیا ایک جنبش مین
چھپائے تو چراغ شعلہ رخسار دامن سے

الگ تا ہو نہ کچھ کرھر اب تار دامن سے
جنون اُلجھے ہی ناخن جیب سے اور خار دامن سے
جلینگے آتش رنگ حنائی پاسے گھر کتنے
کہ ایک صدمہ سا پہونچے ہو دم رفتار دامن سے
مری کبھی نہین دیتے خلش گرگہین آرایش
نکالے لعل ہی پتھر کی جا کسار دامن سے
مرے پاؤن کے چھالے ہوتے ہین کیا شکستہ دل
خدا ناخواستہ لگ جائے ای غمخوار دامن سے
یہ تجھ بن اشکباری ہو کہ آنسو پونچھتا ہون مین
لیا کرتے تھے کار توسن رہوار دامن سے
مین وہ آلودہ دامن ہون بنائین تار سبحہ کا
کرے سوفتنہ خوابیدہ وہ بیدار دامن سے
نہو وے دل جلون کی ذوق ہمسایو نسے لالہ

نہ دامن خار سے چھوٹے نہ چھوٹے خار دامن سے
پھر دن کھینچے ہوئے کوسون مین اپنے زور وحشت سے
ہلا پنکھا جو وقت گرمی رفتار دامن سے
عزیزا بھلا نہین سرمایہ ہمت کہ در ڈھیے
کہ صحرا یو چھپاتے ہے کب سنان خار دامن سے
فرشتہ تیرے دامن کو بنائین جانماز اپنی
جو کوئی ٹوٹ جاتا ہے اُلجھکر خار دامن سے
تری مجنون کو ہے وہ جامہ عریان تنی زیبا
کبھی تو آستین سے اور کبھی ای یار دامن سے
مراوہ گریہ غم خندہ عشرت سے بہتر ہو
فرشتہ پاکدامن لیکے میرے تار دامن سے
نگاہ بوالہوس ندھی پھر تیری خاک اوڑانیکو
کہ کب فانوس یو نچھے شمع کا رخسار دامن سے

یہ دلکش صدا جو بنگلے کے ایک گوشے کی طرف سے آئی وزیرزادی متحیر ہوئی کنیزون سے کہا اری یہ صدا کیسی ہے کون گاتا ہے دل بیتاب ہو گیا خدا کے واسطے جلد اسکا پتہ لگاؤ بڑے تعجب کی بات ہو کنیزون نے کہا آپ خود سمجھ سکتی ہین ہملوگ تو آپ سے پوچھنے والے تھے یہ حیرت جو ہوئی تو وہ کنیزین بھی ٹھہر گئین جو رسالہ مین اطلاع کرنے جاتی تھین اب وزیرزادی کی عجیب حالت ہو گئی چار سو حیران حیران دیکھنے لگی باہر بھی کنیزون کو روانہ کیا کہ جاکر تحقیق کرین کہ باہر تو کوئی نہین گا رہا ہے کنیزون نے آکے عرض کی ہمنے حسب الحکم باہر بہت تلاش کیا مگر کوئی نہین ہے آپ کو محض خیال تھا یہان سے دور تک بلکہ اس چمن کی پوری سرحد تک مین جاکر دیکھ آئی کسیکا پتہ نہین لگا وزیرزادی نے سحر کرنا شروع کیا کہ جو کوئی ہوگا ابھی ظاہر ہو جائیگا بہت بہت سحر کیا مگر کچھ سحر نے بھی اثر نہ دکھایا آخرکار یہ مجبور ہوئی تو کنیزون سے کہا کہ مین ابھی ملکہ کے پاس جاتی ہون اُنکی خدمت مین عرض کرونگی وہ اسکا کچھ بند وبست فرمائینگی خواجہ اپنے دلمین خوش ہوے کہ اب ملکہ تک بھی رسائی ہو جائیگی

وزیرزادی جو اُٹھی خواجہ بھی ہمراہ ہوئے سب کنیزین وزیرزادی کے گرد حلقہ کرکے چلین وزیرزادی
بنگلے کے باہر آئی تخت منگایا تخت پر سوار ہوئی خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے اُسکے برابر بیٹھ گئے اُسنے
سحر کرکے تخت اُڑایا تھوڑی دور کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک بارہ دری رشک پری عالیشان طلائی
دیوارین جڑاؤ دروازے عجب تکلف کی عمارت نظر آئی خواجہ خوش ہوگئے وزیرزادی نے قریب بارہ دری
کے پہونچ کے تخت نیچا کرنا شروع کیا بارہ دری کے کوٹھے پر تخت اُتارا آپ تخت سے اُتری خواجہ
بھی گلیم اوڑھے ہوئے اُسکے ہمراہ ہوئے وزیرزادی زینے سے اُترکے صحن بارہ دری مین آئی بارہ دری
کے اندر گئی خواجہ بھی اُسکے ہمراہ بارہ دری کے اندر آئے دیکھا بارہ دری کی سجاوٹ پر نگاہ نہین
کام کرتی ہے جو چیز ہے بیش قیمت ہے سامنے ایک تخت جواہر نگار بچھا ہے گرد اُس تخت کے اِسقدر
روشنی کی ہے کہ وہانکا حال خلاصہ معلوم نہین ہوتا اِسقدر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تخت پر بیٹھا ہی مگر صورت صاف نہین
دکھائی دیتی خواجہ کو کمال تعجب ہوا وزیرزادی کے ساتھ ساتھ قریب تخت پہونچے وزیرزادی برائے تسلیم
خم ہوئی خواجہ نے دیکھا ایک حور نژاد قمر پیکر گل رخسار ماہ رو تخت پر بیٹھی ہے اِسقدر زیور جواہرات
زیب جسم کیے ہوئے ہے کہ اُسکی ضیا سے اُسکی صورت صاف نظر نہین آتی ہے خواجہ بہت خوش ہوئے
دل مین خیال کیا کہ یہ مال مفت ہاتھ آیا اچھی ساعت سے گھر سے چلے تھے خواجہ تو یہ خیال کر رہے تھے
کہ اُس نازنین جواہر پوش نے وزیرزادی کے سلام کا جواب دیکر کہا اے انجم طلعت
اِسوقت تیرے آنے کا کیا سبب ہوا انجم طلعت یعنی وزیرزادی نے جواب دیا کہ ملکۂ عالم
طلسم کشا نے بہت سر اُٹھایا ہے آپ کے باغ مین بے اجازت آیا ہے دربان کا قتل ہونا تو حضور
کو معلوم ہی ہے مگر علاوہ اُسکے طلسم کشا نے اور بہت سے ملازمین گلزار کو بیگناہ قتل کیا مین نے
حسب الحکم حضور ایک سوار اُسکی گرفتاری کو روانہ کیا تھا اُسنے جاکر چاہا کہ مین گرفتار کرون مگر طلسم کشا
موج کے بھروسے پر خیمہ سے نکل آیا اُس سوار سے دو بدو گفتگو کی آپ کی شان مین کلمات لاطائل
نکالے مجھے سُنکر بہت غصہ آیا مین نے کنیزون سے کہا کہ رسالے مین اطلاع کرو کہ بہت سے
لوگ جائین اُسکو گرفتار کر لائین کنیزین دروازے تک بھی نہ پہونچی تھین کہ ایک واقعہ عجیب ظہور پذیر ہوا
گوشہ سے ایسی آواز دلکش پیدا ہوئی کہ مین خود مین نہ رہی دل بیتاب ہوگیا جب تک وہ صدا
آتی رہی اُسوقت تک تو کچھ بھی مین نے جنبش نہ کی کیونکہ مجھے ہوش ہی نہ تھا جب وہ صدا
موقوف ہوئی تو مین اور زیادہ بیتاب ہوئی بہت کچھ تجسس کیا مگر اُسکا پتہ نہ چلا اسی سبب سے رسالہ بھی
اُسطرف نہ روانہ کرسکی اور کوئی کام نہوا اسی تعجب مین آپ کے پاس حاضر ہوئی آپ اِسکا سبب
خلاصہ ارشاد کرین کہ مجھے سکون ہو ملکہ نے جو یہ بات سُنی کہا اے انجم طلعت تیرا دل اُلٹ گیا ہے
بھلا ایسی آواز دلکش آئے اور تُو اُسکا پتہ نہ چلے ممکن نہین خواجہ تو گلیم اوڑھے ہوئے یہ سب باتین سُن ہی رہے
تھے زنبیل سے نے نکال کے ایک گوشے مین آکے یہ غزل نے مین بجانا شروع کی غزل

سبزۂ تربت مرا وقف غزالان ہی رہا
پستۂ قندی ہی کام عنبرین وہ لعل لب

مین ہمیشہ عاشق ہیچیدہ مویان ہی رہا
پیر مرے حق مین تو سنگ زیر دندان ہی رہا

ہاتھ اپنا فکر مین زیر زنخدان ہی رہا
جاہل منکر نہ آئے راہ پر معجزے سے بھی

بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی رہا
خاک پر روئیدہ میرے عشق پیچان ہی رہا

بندھ سکا ہے نہ مضمون اُس دہان تنگ کا
جہل سے بوجہل اپنے نامسلمان ہی رہا

مجھ مین اُسمین بظاہر گو یا رنگ بوے گل	وہ رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا
دین و ایمان ڈھونڈھتا ہی ذوق کیا اسمین	اب نہ کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی رہا

خواجہ نے جو یہ غزل ختم کی انجم طلعت نے ملکہ کی طرف دیکھکر کہا اب آپکو میرے عرض کرنے کا یقین ہوا ملکہ نے اُسی وقت اپنی کنیزون سے کہا کہ چارونطرف تلاش کرو کہ کون ہی انجم طلعت نے کہا ملکہ عالم مین اسکو وہان بھی تلاش کرا چکی ہون مگر کہین پتہ نہ ملا مین نے سحر کیا کہ سحر کے ذریعے سے تلاش کرلون مگر سحر نے بھی کچھ اثر نہ کیا ملکہ نے کہا مین ابھی سحر کے ذریعے سے تلاش کیے لیتی ہون یہ کہکر ملکہ نے ایک چادر سحر بنائی جب چادر تیار ہوچکی تو ملکہ نے کہا اے چادر اس گانے والے کو اپنے مین لپیٹ کے میرے سامنے لانا خبردار قصور نہ کرنا ورنہ مین ابھی تجھے جلا دونگی سب نے دیکھا وہ چادر چارون طرف زمین پر لوٹی مگر کچھ اُسمین لپٹا نظر نہ آیا جب دیر تک چادر زمین پر لوٹا کی اور کچھ بھی نتیجہ نہوا تو ملکہ نے اور سحر کیا اُس سے بھی پتہ نہ چلا ملکہ بھی مجبور ہوئی خواجہ نے اور ایک غزل فی مین بجائی ملکہ کی حالت بھی مضطربانہ ہوگئی انجم طلعت سے کہا اے انجم طلعت جب تک اسکی ماہیت مجھے نہ معلوم ہوگی مین کسی بات مین دخل نہ دونگی آب وطعام خواب وخور مجھپر حرام ہوگا جسطرح بن پڑے اسکی ماہیت مجھے بتا انجم طلعت نے کہا واری مین خود اسی واسطے آپ کے پاس حاضر ہوئی تھی کہ اسکی کیفیت آپ سے معلوم ہوگی مگر آپ نے مجھی کو مبتلاے بلا کیا اور مجھی سے ارشاد ہے کہ مین اسکی کیفیت تحقیق کرون جب آپ نے ایسے ایسے سحر کیے اور کسی سحر سے کچھ نہوا تو مین کیا چیز ہون جو اس حال کو خلاصہ دریافت کرکے آپ سے عرض کرونگی ملکہ نے کہا اے انجم طلعت اب یہان کا سب انتظام کر مین جب تک اسکی ماہیت نہ دریافت کرلونگی اُسوقت تک مجھے قرار نہوگا انجم طلعت نے کہا اب آپ کیا فکر فرمائینگی جو کچھ آپ کو سحر کرنا تھا اسوقت کر چکین کوئی نتیجہ سحر حاصل نہوا اب میرے نزدیک اور زیادہ فکر کرنا بیکار ہے کچھ حاصل نہوگا اس سے یہ بہتر ہے کہ طلسم کشائی اسہری کیواسطے رسالہ روانہ فرمایئے اسکو قتل کرکے خداوندی خدمتین سرانجام دیجیے ملکہ نے کہا مین اُسوقت تک ہرگز کسی بات مین دخل نہ دونگی جبتک اس آواز کا خلاصہ حال مجھکو نہ معلوم ہوجائیگا انجم طلعت نے کہا آپ کو اختیار ہی خواجہ تو یہ سب باتین سن رہے تھے دلمین خیال کیا کہ اب اپنے تئین ظاہر کرنا اچھا ہے مگر پردے مین ظاہر کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ کنیزون کی طرف آئے ایک کنیز سوسن کسی کام سے اٹھی خواجہ اُسکے ہمراہ اٹھے کنیز چمن مین ایک گوشے مین جاکر کچھ پھول توڑنے لگی خواجہ نے گلیم سر سے اُتاری صورت اپنی پہلے سے بھی مہیب بنائی تھی کنیز کی نگاہ جو پڑی اسکو اسدرجہ خوف معلوم ہوا کہ بیہوش ہوگئی خواجہ نے اُسکو تو نذر زنبیل کیا اُسکا لباس اُتار کر آپ پہنا اُسی کی صورت بنکر مسکراتے ہوئے بارہ دری کے اندر آئے انجم طلعت کے پاس آکر بیٹھے انجم طلعت نے کہا اری سوسن تو بڑی بدتمیز ہی کیا اپنی حقیقت بھول گئی دیکھ تو تو کہان بیٹھی ہی سوسن نقلی نے ہاتھ باندھکے کہا مین اسوقت ایک ایسا مژدہ لائی ہون کہ فرط مسرت سے مجھے کچھ سجھائی نہین دیتا انجم طلعت نے کہا بیان کر سوسن نقلی نے کہا کہ مین ملکہ عالم سے انعام کی امیدوار ہون کہ ملکہ عالم کو اسدرجہ خوش کردون سوسن نقلی نے جو یہ بات کہی ملکہ نے نگاہ اُٹھاکے سوسن کیطرف دیکھا چونکہ ملکہ بڑی ساحرہ تھی اسکے دیکھتے ہی رنگ و روغن خواجہ کے چہرے سے اُڑ گیا اور صورت اصلی ظاہر ہوئی انجم طلعت نے جو خواجہ کی صورت دیکھی منہہ پر ہاتھ رکھکے الگ بیٹھی ملکہ نے کہا ارے تو کون ہی اور یہان کیون آیا ہی خواجہ سمجھے عیاری الٹی گئی مگر ابھی تک کوئی مجھسے آگاہ نہین ہی ان لوگون کو اسیطرح راضی کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے کہا ملکہ عالم کی عمر دراز ہو حضور ہی کے ارشاد سے مین نے اپنے تئین ظاہر کیا اور اب حضور ہی عتاب فرماتی ہین مین وہی ہون جسکی صدا سننے کیواسطے اور جسکی ماہیت دریافت کرنے کیلیے ابھی دشمنونکی کیا کیفیت تھی ملکہ نے کہا اے شخص کیا یہ تیری ہی صدا تھی خواجہ نے کہا مین حضور سے خلاف کیون عرض کرونگا ملکہ نے کہا پہلے مین تیرا امتحان کرون اگر یہ امر صحیح ہوا تو تجھسے اور باتین دریافت کرونگی خواجہ نے پھر کمر سے نَے نکالی کہا ملکہ

بغور سماعت فرمایئے گا یہ کہکے یہ غزل شروع کی
کیا خطا مجھسے ہوئی تھی کہ جلانے کو مرے
بیٹھے بٹھلائے یہ کیا جی مین سمایا افسوس
ہاے محفل مین تری آنے کے قابل نہ رہا
ہاے کیون زخم جگر مین نے دکھایا افسوس
ہاے الجھن ہی شب و روز پریشانی ہے
ان حسینون سے نہ کیون دلکو بچایا افسوس
قبر مین بھی یہی ارمان سدا ہی سطوت

دل لیا عشق مین دیوانہ بنایا افسوس
تونے اغیار کو پاس اپنے بٹھایا افسوس
بھول کر یار مقدر سے مرے گھر آیا
ایسا نظرون سے مجھے تونے گرایا افسوس
کبھی ہمنشین ملکے نہ کی آپ نے دو دو باتین
زلف مین اُسکی عبث دلکو پھنسایا افسوس
استخوان کو سگ یار کے قابل نہ رہا
بعد مردن بھی وہ تربت پہ نہ آیا افسوس

ہاے اُسپر بھی تجھے رحم نہ آیا افسوس
دل دیا اُسکو کہ بے رحم بھی ناقدر بھی ہے
حال دل کچھ اسے اپنا نہ سُنایا افسوس
کمسنی مین تو عشق آیا اُسے پچھتاتا ہون
عمر بھر اپنی محبت مین رلایا افسوس
اب تو بیٹھے ہوے پچھتاتے ہو کیا ہوتا ہے
آتش عشق نے اسدرجہ جلایا افسوس
اس خوش الحانی سے خواجہ نے

اس غزل کو نے مین بجایا کہ ملکۂ عالم اور انجم طلعت کو پہلے سے زیادہ لطف آیا جب خواجہ نے غزل ختم کی تو ملکہ نے کہا اے شخص اب اپنی حقیقت بیان کر کسی قسم کا خوف دل مین نہ رکھ کہ ہم تجھسے بہت خوش ہین گو تونے ہمارے خلاف یہ بات کی کہ بے اجازت یہان آیا مگر تیرے کمال سے ہم بہت خوش ہوئے اور اب تجھے نہ جانے دینگے یہین رکھین گے تجھے ہر طرح کا آرام ہوگا خواجہ نے کہا اگر مجھے ایسی امید نہوتی تو مین آپ کی خدمت مین کیون حاضر ہوتا میری کیفیت کچھ طولانی نہین صرف اسقدر ہے کہ مین علم موسیقی کا جاننے والا ہون اور یہی میری بسر اوقات کا ذریعہ ہے اسی طلسم سے بے انتہا روپیہ پیدا کیا جب طلسم کشا یہان آئے اور اُنکے خوف سے سب بھاگ گئے اُسوقت سے اب مجھے کچھ نہین ملتا ہے آپ کی کیفیت مین سُنی تھی کہ آپ اس باغ مین رونق افروز ہین اور سب کے ہمراہ تشریف نہین لیگئین اس باغ مین حاضر ہوا ملکہ نے کہا اے شخص مین نے بہت چاہا کہ تجھے ظاہر کرون مگر تو نہ ملا اسکا کیا سبب تھا یہ بات نہین کہ تو مجھسے سحر زیادہ جانتا ہے خواجہ نے کہا حضور اس راز کو دریافت نہ فرمائین ورنہ میرے واسطے باعث تکلیف ہوگا ملکہ نے کہا اے شخص مین اس راز کو ضرور دریافت کرونگی خواجہ نے کہا خداوند آئینہ اندام نے مجھے ایک دن خوش ہوکر یہ ایک بات عطا فرمائی تھی کہ جب مین چاہون نظر مردم سے نہان ہوجاؤن اُسی کا یہ سبب تھا اور خداوند نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کسی سے اسکا تذکرہ نہ کرنا ورنہ تاثیر اُسی روز سے جاتی رہےگی اور پھر یہ بات تجھ مین نہ رہےگی اسوقت مین نے آپ کی خاطر سے عرض کردیا اب مین اپنے مین وہ تاثیر بھی نہین پاتا خیر آپ کی خوشی تو ہوگئی اگر مین اب بے حقیقت ہوگیا تو کیا غم ہے ملکہ نے کہا اے شخص تو خاطر جمع رکھ ہم خداوند سے تیری سفارش کردینگے اور یہ صفت تجھ مین باقی رہےگی خواجہ نے کہا مجھے آپکی حضوری ہر وقت حاصل رہے یہی غنیمت ہے ملکہ نے کہا اے شخص اپنا نام تو بتا خواجہ نے کہا مجھے مضمار نے نواز کہتے ہین ملکہ نے کہا اے مضمار آج تم یہان رہنا اور ہم ہر طرح تمھارے واسطے سامان راحت مہیا کردینگے ابھی تو ہمین افکار لاحق ہین جب سے والد ماجد اس طلسم سے چلے گئے ہین لوگون نے یہ جانا ہے کہ بخوف طلسم کشا یہان سے فرار ہوئے ہین گو یہ بات بالکل غلط ہے انکی مصلحت یونہین تھی یہان سے تشریف لیگئے اب ایوان نہ طاق مین جاکر خدائی کرینگے مجھسے بہت فرمایا مگر مین نے وہان کا جانا قبول نہ کیا ایک تصویر میری لیتے گئے ہین گو مجھے یہ بات بھی ناگوار تھی کہ میری تصویر بھی نہ لے جائین مگر الفت پدری نے انھین مجبور کردیا اور تصویر میری لیتے گئے ہین بھی اسی خیال سے کچھ نہ کہہ سکی اب اس طلسم کی حکومت پر مجھے قبضہ کرنا ہے اور طلسم کشا کو گرفتار کرکے نہ طاق کیطرف روانہ کرنا ہے مین سنتی ہون کہ ابھی لشکر خداوند اور لشکر طلسم کشا سے مقابلہ ہے ابھی اشراق جادو ساحران نامی لشکر کو لیے ہوئے ٹھہرے ہین طلسم کی سرحد سے نکل گئے اور ایوان نہ طاق مین داخل ہوئے اب مجھے یہان کے سب انتظام کرنا ہین اسوجہ سے آج کل مین تمھارے واسطے اپنے حسب دلخواہ

سامان نہین کر سکتی ہون جب طلسم کشا گرفتار ہو جائے گا اور اس طلسم کی حکومت اچھی طرح میرے قبضے مین آ جائیگی اسوقت مین تمھارے واسطے جو سامان مہیا کرونگی وہ لایق دید ہو گا خواجہ نے جھک کے سلام کیا اور عرض کی حضور نے ابھی میرے اور کام ملاحظہ نہین فرمائے ہین امیدوار ہون کہ حضور انکو بھی معائنہ فرمائین ملکہ نے کہا اے شخص اور کیا کام مین خواجہ نے کہا مین فن ساقی گری کو بھی خوب جانتا ہون اگر حکم ہو تو اس علم کو بھی ظاہر کرون ملکہ نے کہا اے مضمار رہنے آج تک ساقی گری مین کمالات نہین دیکھے اگر اسوقت ممکن ہو تو سب اسباب ساقی گری موجود ہے خواجہ نے جواب دیا مجھے میخانہ کی کنجی عنایت فرمائی جائے ہین اپنے ہاتھ سے شراب محفل مین حاضر کرون ملکہ نے داروغہ میخانے کو طلب کیا اور کلید میخانے کی بابت کہا کہ مضمار جادو کو دیدو داروغہ نے کلید میخانہ خواجہ کو دی خواجہ میخانہ مین آئے شراب کی صراحیان قاعدے سے کشتیون مین لگائین نمکدان تکلف سے خوانون مین لگا کر کباب چنکر محفل مین شراب لے کر آئے ملکہ نے جو اس قاعدے سے شراب لاتے ہوئے دیکھا بہت خوش ہوئی انجم طلعت سے کہا واقعی مضمار فی نواز بہت صاحب سلیقہ ہے آج تک بہت لوگ ہمارے یہان ملازم رہے مگر اس قاعدے سے کبھی کوئی شراب نہین لایا مضمار نقلی نے کہا حضور ابھی کیا ہے آپ ہر بات مین یہی ارشاد فرمائینگی کہ یہ نگاہ سے نہین گذری غلام لایق انعام ہے یہ کہکے خواجہ نے جام بھر کر سر پر رکھا اور رقصان رقصان شعر پڑھتے ہوئے طرف ملکہ کے چلے قریب جا کر خوب رقص دکھایا بخوش الحانی یہ اشعار پڑھے اشعار اس نقش کا ہی مزا ولی ہی کو حاصل ہے

کاش مین عشق مین سر تا بقدم دل ہوتا
چھوڑتا ہاتھ سے اپنے نہ کبھی بسمل شوق
نالہ دیوانہ تھا جو پا بہ سلاسل ہوتا
ذبح ہونے کا مزا جانتا گر صید حرم
زلف ہوتا ترے رخسار پہ مائل ہوتا
دل گرفتون کی اگر خاک چمن مین ہوتی
ذوق حل کیونکہ مرا عقدہ مشکل ہوتا

آسمان درد محبت سے جو قابل ہوتا
دامن برق اگر دامن قاتل ہوتا
کرتا بیمار محبت کا مسیحا جو علاج
رکھکے خنجر پہ گلو آپ وہ بسمل ہوتا
آتا کیون مصر مین کنعان سے نکلکر یوسف
تو جہان دیکھتے ہو غنچہ وہان دل ہوتا

تو کسی سوختہ کا آبلہ دل ہوتا
چین پیشانی اگر تیری نہوتی زنجیر
اتنا دق ہوتا کہ جینا اسے مشکل ہوتا
گر سیہ بخت ہی ہونا تھا نصیبون مین مرے
جذبہ شوق زلیخا جو نہ کامل ہوتا
ہوتی گر عقدہ کشائی نہ ید اللہ کے ہاتھ

اشعار ختم کرکے گردن جھکائی کہا ملکۂ عالم آپ ایسے لوگون کو سرسے شراب پلانا زیبا ہے ملکہ بہت خوش ہوئی جام لیکر پی گئی پھر تو خواجہ نے محفل مین سب کو شراب دی جب سب کے دماغ بادۂ انگور سے گرم ہوئے تو خواجہ نے لیکر بیٹھے اور بیہوشی نے کے ذریعہ سے اڑانا شروع کی سب نشہ مے کے سبب سے تو بیخود تھے بیہوشی نے بہت جلد تاثیر کی سب سے پہلے ملکہ گھبرا کے اٹھی بیہوش ہو کے زمین پر گری انجم طلعت نے جو ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی یہ بھی گھبرا کے اٹھی بیخود ہو کے گری اسکا گرنا تھا کہ سب کنیزین جسقدر وہان جمع تھین یہ سب بیہوش ہو ہو کے گرین خواجہ نے سب سے پہلے ملکہ کی زبان مین سوزن دیکر نذر زنبیل کیا پھر انجم طلعت کی زبان مین سوزن دیکر اسے بھی زنبیل مین داخل کیا ان دونون کے بعد سب کنیزون کو بھی زنبیل مین رکھا مال و اسباب وہان کا سب لوٹ لیا اسی وقت گلیم اوڑھ کے اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین جہان بدیع الملک مع چند سرداران کے مقیم تھے وہان آئے بدیع الملک کے پاس گئے بدیع الملک نے جو خواجہ کو دیکھا کہا خواجہ کل سے تمھاری تلاش ہو رہی ہے تم کہان تھے خواجہ نے کہا اس باغ کی سیر کو گیا تھا بدیع الملک نے کہا خواجہ تمنے یہان کیا سیر کی خواجہ نے کہا یہان بیان نہ کرونگا میرے ہمراہ تخلیہ مین چلو تو سب کیفیت بیان کرون بدیع الملک اٹھے خواجہ نے الگ لا کر کہا مین نے اس گلزار کا قصہ ختم کر دیا جو یہان کا مالک تھا اسکو گرفتار کر لایا اب تم یہان سے جلد روانہ ہو اپنے لشکر کیطرف چلو بدیع الملک نے کہا خواجہ مین دیکھون یہان کا

مالک کون ہی خواجہ نے کہا یہان کا مالک ایسا ہی کہ جنکو دیکھکر آپ بہت خوش ہونگے بدیع الملک نے کہا مین مشتاق
ہون خواجہ نے کہا پہلے مجھسے یہ وعدہ کر لو کہ جسقدر مال واسباب یہان سے برآمد ہوگا وہ مین کسی کو نہ دونگا خود لونگا تم
اُسکا دعوے نہ کرنا بدیع الملک نے کہا خواجہ تمھین اختیار ہے مین ہرگز دعوے نہ کرونگا مگر تم یہان کے مالک کو دکھا دو
خواجہ نے کہا اب دوسری بارگاہ آراستہ ہو تو مین اُس شخص کو لاؤن بدیع الملک اُسیوقت اپنی بارگاہ مین آئے خادمون
سے کہا ایک بارگاہ بہت جلد استاد کرو ایک امر ضروری ہی قنداب جاد تو اُسیوقت باہر آیا اپنے سامنے بارگاہ استاد
کرائی سب اسباب راحت اُسمین جمع کیا جب فراغت پائی بدیع الملک سے آکے عرض کی ای شہریار بارگاہ
تیار ہے بدیع الملک اُٹھے مریخ آفتاب علم چونکہ یہ زیادہ گستاخ تھا یہ بھی ہمراہ ہوا بدیع الملک نے تھوڑی دیر
کے بعد فرمایا اے مریخ تم اُسی بارگاہ مین ٹھہرو خواجہ سے کچھ ضروری باتین وہان کہونگا مریخ نے عرض کی اے
شہریار آپ مجھسے پوشیدہ فرماتے ہین جو امر ہو خلاصہ بیان فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا مجھے ابھی خلاصہ کیفیت
نہین معلوم ہے خواجہ نے مجھسے جسطرح بیان کیا ہے مین تمسے کہے دیتا ہون اُنھون نے مجھسے کہا ہی کہ مین اس باغ
کے مالک کو لے آیا ہون مگر ایک شرط سے دکھاؤنگا کہ جسقدر مال وزر یہان سے برآمد ہوا اُسکو تم مجھے دیدو اور کوئی اُس کا
دعوے نہ کرے مین نے اُنسے وعدہ کر لیا ہی کہ جسقدر مال واسباب یہان سے برآمد ہوگا مین اُسکا دعوے نہ کرونگا تم شوق
سے لے جانا اُنھون نے کہا ایک بارگاہ آراستہ کرنے کا حکم دو تو مین اس گلزار کے مالک کو دکھاؤن مین نے بارگاہ آراستہ
کرائی ہی اب خواجہ کے پاس جاتا ہون وہان سے آکے جو خلاصہ کیفیت ہوگی وہ کہدونگا مریخ آفتاب علم بارگاہ کیطرف
واپس آیا بدیع الملک نامدار خواجہ کے پاس آئے کہا خواجہ بارگاہ تیار ہے چلو خواجہ اُٹھکر بدیع الملک کے
ہمراہ بارگاہ مین آئے بدیع الملک کے سامنے پہلے ملکہ کو نکالا بدیع الملک نے ملکہ کی جو صورت دیکھی بہت حسین پایا
اسکے بعد انجم طلعت کو نکالا بدیع الملک کے سامنے دونون کو مشکین باندھ کر ہوشیار کیا ملکہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو
عجب کیفیت مین پایا انجم طلعت کو دیکھا انجم طلعت بھی اُسی مصیبت مین گرفتار تھی ملکہ نے چاہا سحر کے نکل جاؤن مگر زبان
مین سوزن تھا گھبرا کے چارون طرف دیکھنے لگی نگاہ جو اُٹھائی جمال با کمال بدیع الملک نظر آیا ملکہ نے آہ کی غم سے
حالت تباہ کی تیر عشق کلیجے کے پار ہوگیا دل بیتاب وبیقرار ہوگیا آنکھون مین آنسو بھر آئے بدیع الملک نے ملکہ
کی جو یہ حالت دیکھی قریب پہونچ کے کہا اے ملکہ اب اپنے مذہب قدیم کو ترک کرو اور خدا کو واحد ویکتا جانو ملکہ نے
دیکھا اب بے ترک مذہب اس بادشاہ و یار حسن وجمال کا ملنا غیر ممکن ہے اور بے اِسکے ملے اپنی زندگی محال ہی اس سے
مناسب وقت یہ ہے کہ اب ترک مذہب کرو یہ سوچ کے ملکہ نے اُسی وقت اشارہ کیا مطلب یہ تھا کہ مین مذہب قدیم
اپنا ترک کرتی ہون اور آپ کا مذہب اختیار کرتی ہون بدیع الملک نے خواجہ سے کہا زبان سے ملکہ کی سوزن نکالو
مشکین کھول دو خواجہ نے اُسی وقت ملکہ کی زبان سے سوزن نکال لیا اور انجم طلعت کی طرف مخاطب ہوئے انجم طلعت
کی کیا مجال تھی جو مسلمان ہونے سے انکار کرتی اسنے بھی اشارے مین کہا مین اسلام قبول کرتی ہون خواجہ نے اسکی
زبان سے بھی سوزن نکال لیا جب دونون نے رہائی پائی بدیع الملک کے قدمون کو ہر ایک نے بوسہ دیا بدیع الملک
ملکہ کی طرف مخاطب ہوئے فرمایا ای ملکہ اپنے نام نامی سے آگاہ کرو یہان رہنے کا سبب بتاؤ تمام اہالیان طلسم تو یہان سے
بھاگ گئے مگر تمھارے قیام کا کیا سبب ہی ملکہ نے دست بستہ عرض کی اے شہریار اب مجھکو معلوم ہوا کہ آپ طلسم کشا ہین پیشتر مین
نہ سمجھی تھی جو کچھ آپ نے تحقیق فرمایا اسکو اگر یہین عرض کرونگی تو داستان طویل ہی آپکو تکلیف ہوگی اس سے امیدوار ہون کہ
غریب خانہ پر تشریف لے چلیے وہان استراحت فرمایئے جو کچھ کیفیت میری ہی سب عرض کردونگی بدیع الملک نے فرمایا مجھے چلنے مین

انکار نہین مگر اس سبب سے مجبور ہون کہ صاحبقران مقابلہ آئینہ اندام مین فروکش ہین اور اُس سے ایک ہفتہ
کی مہلت طلب کی تھی اُسکے دن بھی اب ختم ہوگئے ہین اگر مین چلونگا ضرور عرصہ ہوگا ایسا نہو کہ اُسکی مہلت کے دن
ختم ہو جائین اور مقابلہ ہو تو میرا نہونا باعث خرابی ہو اس سبب سے مین نہین جا سکتا ورنہ مین تمھارے یہان ضرور چلتا
ملکہ نے کہا اے شہریار آپ کا خیال بجا ہے آپ کے پاس لوح موجود ہے ملاحظہ فرمایئے آئینہ اندام جادو ایوان نہ طاق
مین پہونچ چکے ہین اب یہان موجود نہین ہین بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے طلسم کشا آئینہ اندام جادو
ایوان نہ طاق مین پہونچا اب اشراق جادو اور تمام لشکر مع زہرد و تختگان و تورج کے تمھارے مقابلے
کے واسطے موجود ہے اگر یہان عرصہ لگاؤ گے اچھا نہوگا مناسب وقت یہ ہے کہ اب یہان نہ ٹھہرو جلد صاحبقران کیطرف
روانہ ہو کہ اب اشراق کا زمانہ مہلت ختم ہوگیا ہے قریب ہے کہ وہ مقابلہ کے واسطے میدان مین آئے اگر تم اپنے لشکر مین
نہ ہوگے تو خرابی ہے بدیع الملک نے ملکہ سے کہا کہ مین نے اسوقت جو لوح دیکھی تو معلوم ہوا کہ آئینہ اندام ایوان نہ طاق
کے اندر گیا اور اشراق جادو وغیرہ مع لشکر مقابلے کے واسطے ٹھہرا ہوا ہی اگر مین جلد نہ پہونچونگا تو اچھا نہوگا لوح
خبر دیتی ہے کہ اپنے لشکر مین جلد پہونچو ملکہ نے عرض کی اے شہریار اگر لوح خبر دیتی ہی تو آپ تشریف لے چلین بدیع الملک
نے فرمایا تم اپنے مکان کی طرف جاؤ مین انشاء اللہ تعالی بعد فتح جنگ تمھارے یہان آؤنگا اُسوقت سب کیفیت تمھاری
معلوم ہو جائے گی ملکہ نے عرض کی کہ اب حضور سے جدا ہوکر زندہ نہ رہیگی مکان جا کر کیا فائدہ حاصل ہوگا محض آپکی
تکلیف کا خیال تھا اس وجہ سے عرض کرتی تھی کہ آپ بھی تشریف لے چلین وہان تھوڑی دیر استراحت فرمائین بدیع الملک
نے فرمایا مین جانے سے مجبور ہون مگر آنیکا وعدہ مستحکم کرتا ہون ملکہ نے عرض کی ای شہریار مین نے جو کچھ پیشتر عرض کیا تھا اب
بھی کہتی ہون کہ مین ایک لحظہ قدم مبارک سے جدا ہوکر زندہ نہین رہ سکتی بدیع الملک مجبور ہوئے فرمایا تمھین اختیار ہے ملکہ
نے انجم طلعت کیطرف دیکھا انجم طلعت نے عرض کی ملکہ عالم کیا آپ کو مجھ سے یہ امید نہین کہ مین خدمت والا مین نہ ہونگی
ملکہ نے فرمایا ای انجم طلعت مجھے کوئی امید ہے کہ تم ضرور ساتھ دوگی مگر ایک امر ضروری لاحق ہے اور وہ تمھارے سوا دوسرے سے
انجام نہ پائیگا پہلے تم اُسکی کوشش کرو انجم طلعت نے عرض کی جو حکم ہوا ابھی بسر و چشم بجا لاؤن ملکہ نے کہا تم مکان پر جاؤ اور [illegible]
سالکان باغ مین انکو یہ خبر پہونچاؤ جو اسلام قبول کرے اُسکو اپنے ہمراہ لیکر اور مال و اسباب بار کراکے مجھ سے ملو انجم طلعت نے
منظور کیا ملکہ نے بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار لشکر آپ کا کہان مقیم ہے بدیع الملک نے پتہ دیا ملکہ نے انجم طلعت سے
کہا تم راہ سے بخوبی ماہر ہو جہانتک ممکن ہو جلد آنا عرصہ نہ لگانا انجم طلعت نے عرض کی ملکہ عالم مجھے اسیقدر مفارقت شاق ہی مین بہت
جلد حاضر خدمت ہونگی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے یہ کہکر انجم طلعت اُسیوقت روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اسکے
جانے کے بعد بدیع الملک نامدار نے بھی خواجہ سے کہا کہ اب چلنے کا سامان درست کرنا چاہیے خواجہ کو خود تعجیل تھی اُسیوقت
سب اسباب روانگی کا انتظام کیا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے ملکہ کو ہمراہ لیکر وہان سے کوچ کیا کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق جادو کی تحریر کی جاتی ہے

کہ جب ایک ہفتہ گذر گیا تو اُسنے تورج و تختگان و زہرد ثانی کو بلایا سب اسکی بارگاہ مین آئے اشراق نے کہا ای تورج [illegible]
طلسم کشا سے ایک ہفتہ کی مہلت لی تھی وہ گذر گئی آج آخری روز تھا نقیبون [illegible] طلسم کشا میدان مین آئے تھوڑی دیر کے بعد [illegible]
ہوا [illegible] اگر [illegible] میدان مین نہ جائینگے تو انکو یقین کامل ہوگا [illegible] تھے وہ اور زیادتی کرینگے [illegible]
ہوکے اسطرف چلا آئے ہماری غفلت [illegible] تمھاری کیا رائے ہے تورج نے کہا [illegible] کون [illegible]

یہان وعدہ فرما گئے تھے کہ نہ طاق مین ہوپنچے مدد روانہ کرینگے ابھی تک مدد بھی روانہ نہ کی میرے نزدیک مناسب
ہے کہ اب طلسم کشا سے اچھی طرح جنگ کر لینا چاہیے حوصلہ دلمین نہ رہ جائے اگر جان دینا ہی تو لڑ بھڑ کر جان دین کہ
تاقیامت صفحۂ دنیا مین نام باقی رہے اشراق نے کہا کہ میری بھی یہی رائے ہی اور جسوقت اس ارادے سے جنگ کرینگے تو
طلسم کشا کی مجال نہین کہ ہمپر ظفریاب ہو کیونکہ اسوقت ہمارے پاس اس جگہ پر لشکر اسقدر موجود ہے کہ ایک ایک
چٹکی خاک اگر سب ملکر لشکر طلسم کشا پر ڈال دین تو یقین ہی کہ پتہ نہ لگے بختگان و زمرد نے جو یہ کیفیت سُنی ان دونون
کو تاب نہ رہی بختگان نے پہلے اشراق جادو سے کہا ای شہنشاہ آپ نے جو کچھ ارادہ کیا ہے وہ بہت اچھا ہے
مگر مین آپ لوگون سے زیادہ اُن لوگون کے حالات سے واقف ہون اگر آپ لوگ میرے کہنے کو خیال مین
لائین تو مین کچھ عرض کرون تورج اسکے منشے کو سمجھ گیا تھا کہا ای بختگان تم اپنی جان بچانے کی تدبیر نکالو گے ہمکو
ہملوگ منظور نہ کرینگے کیونکہ اب ہمین طلسم کشا کو قتل کرنا یا اپنی جان دینا منظور ہی اب ہم جنگ کو موقوف نہ کرینگے
بختگان نے جواب دیا ای تورج بڑے افسوس کی بات ہی کہ تم اُن لوگون کے حالات سے بخوبی واقف ہو مگر میرے
کلام کی تردید کرتے ہو تورج نے کہا یہ وقت ایسا ہی ہے کہ مین تمھارے کلام کی تردید کرون تم چاہو گے کہ جنگ
موقوف رہے اور یہ بات میرے خلاف ہی مین چاہتا ہون جو کچھ ہونے والا ہے وہ ہو جائے یا طلسم کشا اسیر ہو یا ہم لوگون
کی جان جائے اس شب و روز کے جھگڑے سے نجات ہو بختگان نے کہا تمھین اختیار ہی مین تملوگون کا نقصان نہین
چاہتا ہون جو کچھ کہتا وہ تمھارے مفید مطلب ہوتا اور اگر اب بھی کہنا قبول کرو تو مین رائے دون تورج نے کہا ہم تمھارا
کہنا قبول نہ کرینگے تم ہرگز اپنی رائے ظاہر نہ کرو اگر تمھین یہان رہنا منظور ہی تو رہو اگر جان سب سے زیادہ عزیز ہے
ہمارے لشکر سے نکل جاؤ زمرد نے جو یہ بات تورج کی سُنی کہا اے تورج زیادہ گوئی کی ضرورت نہین اُسنے تملوگون کے
ساتھ کیا برائی کی جو ایسی رائے دی اگر تم اُسکی رائے قبول نہ کروگے تو ہم ہرگز تمھارا ساتھ نہ دین گے اشراق
جادو نے زمرد ثانی کو اسدرجہ برہم پایا کہا اے زمرد آزردہ نہو تمھین اور بختگان کو جو بات کہنا ہے مجھسے بیان
کرو اگر ماننے کے قابل ہوگی مین قبول کرونگا اور لائق ماننے کے نہوگی تو جو رائے تورج نے ظاہر کی ہی میرے
نزدیک یہی مناسب ہی زمرد نے کہا ای شہنشاہ آپ بھی تورج کی طرفداری کرتے ہین مین اس لشکر مین رہنا نہین
چاہتا کسی اور سمت چلا جاؤنگا جب میری بات آپ نہین سنتے تو میرا رہنا بھی بیکار ہے اشراق کو یہ سنکر غصہ آیا کہا اے
زمرد مین نے تورج کی ہرگز طرفداری نہین کی مگر تمھارے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم سب سے زیادہ خائف ہو
حیلہ ڈھونڈھتے ہو یہ ممکن نہین کہ تم میرے لشکر سے جا سکو یہ سب فساد تمھاری ذات کا ہی اگر تم لشکر کے باہر قدم
نکالوگے تو اپنے تن پر سر نہ پاؤ گے بختگان نے جو اشراق کو اسدرجہ گرم پایا زمرد کی طرف اشارہ کیا کہ ترک گفتگو کرو
زمرد کی بھی سمجھ مین آیا اُسنے کہا اے شہنشاہ میری گذارش کو آپ نے ابھی سماعت بھی نہین فرمایا پیشتر ہی سے
ایسا کچھ فرمانے لگے بھلا مین آپ کو تنہا چھوڑ کر کہان جاؤنگا میرا تو یہ ارادہ ہے کہ اپنی جان قدم مبارک پر نثار کرون
جب تک میرے جسم مین جان باقی ہے اُسوقت تک آپ کو طلسم کشا کے مقابلے مین نہ جانے دونگا میرے بعد
آپ کو اختیار ہے اشراق نے جو زمرد کی باتین سُنین کہا اے زمرد جو کچھ تمھین کہنا ہو کہو مگر اس بارے مین مجھسے کچھ
نہ کہنا کہ مین طلسم کشا سے جنگ نہ کرون زمرد نے کہا میری کیا مجال ہے جو اس امر کی بابت کچھ عرض کرون مین
کچھ طریقۂ جنگ کے بارے مین عرض کرنے والا ہون اشراق نے کہا اسکی بابت تمھین اختیار ہی اگر لائق منظوری
تمھاری بات ہوگی مین قبول کرونگا زمرد نے کہا اب سب سامان درست رکھین اور طلسم کشا کے لشکر کی

خبر منگائیں وہان کی کیفیت معلوم ہو کہ کیا ہے اگر وہ لوگ کل قصد جنگ رکھتے ہین تو آپ بھی پہلے طبل جنگ بجوا دین اُن لوگونکا
دستور یہ نہین ہے کہ وہ طبل جنگ مین سبقت کرین اشراق نے کہا اگر یہی ہے تو وہ لوگ کبھی طبل جنگ نہ بجوائینگے اور
ہمارے میدان مین نہ جانے سے ہمین انگشت نما کرینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ وہان کی خبر منگانے کی ضرورت نہین
طبل جنگ بجوا دیا جائے پھر وہان کی کیفیت دریافت کرنا چاہیے کہ یہان طبل جنگ بجنے پر وہان کی کیا حالت ہوئی زمرد نے
کہا آپ کو اختیار ہے اشراق نے اُسیوقت تورج سے کہا کہ تم جا کر لشکر مین اطلاع کرو کہ طبل جنگ بجے تورج اُسیوقت
اُٹھا لشکر مین طبل جنگ بجنے کی اطلاع دی افسران فوج نے اُسیوقت طبل جنگ کا سامان کیا تھوڑی دیر کے بعد نقارہ زرمی
پر چوب پڑی ہرکارون نے جو لشکر اسلام کے وہان موجود تھے یہ خبر لیکر صاحبقران کیطرف روانہ ہوئے امیر ثانی اُسوقت انتظار
بدیع الملک مین بیرون بارگاہ ٹہل رہے تھے اور بہت سے سردار بھی ہمراہ تھے صاحبقران ہر ایک سے فرماتے تھے
کہ آج بدیع الملک کو یہان پہونچ جانا چاہیے تھا مگر تعجب کی بات ہی کہ اتنے دن گذر گئے مگر ابھی تک بدیع الملک
نہین آئے خدا معلوم کسطرف گئے اور کیا بات پیش آئی مگر خواجہ کی ذات سے مجھے امید قوی ہی کہ وہ ضرور بدیع الملک
کو اپنے ہمراہ لے آئینگے سب سردار عرض کرتے تھے یا صاحبقران یقین ہی کہ شاہزادہ دور چلا گیا اس وجہ سے ابھی تک
نہین آیا ورنہ بہت محال تھا جو ابتک وہ وہین رہتے اور اسطرف نہ آتے کیونکہ سب کیفیت انھین معلوم تھی اور انکے ہمراہ
خواجہ بھی تھے اگر بدیع الملک کسی طرف جانیکا ارادہ بھی کرتے تو خواجہ ہرگز نہ جانے دیتے مگر کوئی ایسا ہی سبب ہوگا
جس سبب سے ابھی تک نہین آئے یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ ہرکارون نے آکر صاحبقران کو سلام کیا ہاتھ اُٹھاکر
دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران اشراق جادو نے طبل جنگ بجوایا ہی ارادہ اُسکا یہ ہی کہ صبح کو میدان جنگ مین آئے
صاحبقران نے فرمایا کیا اندیشہ ہی ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید الٰہی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ زرمی پر چوب
پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جوانان شیردل کے دل بشاش ہوئے آپسمین جنگ کی باتین ہونے لگین
کوئی جوش شجاعت مین تلوار تول کر اُسیوقت سے لشکرگاہ حریف کیطرف دیکھتا اور اپنے دوستون سے کہتا کہ مین کیا حقیقت
جانتا ہون اگر ابھی صاحبقران زمان اجازت دین تو لشکر حریف مین تنہا جا کر اشراق و آئینہ اندام کو گرفتار کر لاؤن کوئی
کہتا تھا کہ آئینہ اندام کے لشکر مین کوئی جوان شیردل نہین مقابلے کا لطف حاصل نہوگا یہ سب لشکر ہی گلہ گوسفند کیطرح
سے ذبح ہونگے جب زیادہ سختی پڑیگی فرار بر قرار کرینگے مگر صاحبقران زمان ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے سبکو قتل کر ڈالینگے
یہ طلسم کل ہی فتح ہو جائیگا آگے ایوان نہ طاق کا مرحلہ باقی رہے گا یقین ہی زمرد ثانی بھاگ کر کسی طرح اپنی جان بچائے
اور ایوان نہ طاق مین جا کر پناہ لے سب کی زبان پر ایسی ہی گفتگو تھی اودھر لشکر کفار مین سب کے دلون پر جرأت
اسلام کے سکے جمے ہوئے تھے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ شہنشاہ اشراق نے بے مصلحت خداوند طبل جنگی بجوایا بہت بُرا
کیا ایسا نہو خداوند کو یہ بات بُری معلوم ہو اور وہ سب کی تقدیر فنا کر دینگے تو ایک زندہ نہ بچیگا اور لشکر اسلام کے
ہاتھ سے سب کی جان جائیگی بعض اپنے بھاگ جانیکا سامان کر رہے تھے اسی سامان مین شب بسر ہوئی اور شہسوار
توسن فلک مسلح خانہ مشرق سے نیزہ ہائے خطوط شعاع ہاتھ مین لیکر برآمد ہوا صاحبقران ثانی برائے نماز سجادے پر تشریف
لائے فریضہ سحری کو ادا کیا خادمون نے کشتیان حاضر کین امیر نے سلاح زیب جسم فرمائے بارگاہ سے باہر تشریف لائے
خادم مرکب لیے ہوئے حاضر تھے لشکر منتظر تھا صاحبقران زمان نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے سب
لشکر ہمراہ ہوا بصد جاہ و حشم میدان کی طرف روانہ ہوئے اُسطرف سے اشراق جادو اور تورج بدرگ حرامی اور
زمرد ثانی اور مجتگان لشکر گران لیکر میدان مین آئے دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی اشراق جادو نے

لشکر اسلام کی طرف دیکھکر تورج سے کہا آج طلسم کشا نہین ہے تورج نے کہا معلوم ہوتا ہے وہ کسی کام کو گیا ہی صاحبقران
برائے مقابلہ تشریف لائے ہین اُنسے ضرور کہنا چاہیے کہ طلسم کشا کہان ہے اشراق جادو نے کہا ای تورج مین پوچھتا
ہون تم خاموش رہو تورج چپ ہو رہا اشراق جادو نے تخت اپنا آگے بڑھایا اور بآواز بلند کہا ای صاحبقران
کیا طلسم کشا کو اسقدر میرا خوف غالب ہوا کہ اُسنے مجھسے منھ چھپایا اسوقت میدان مین بھی نہ آیا اگر ایسا ہی خوف کریگا تو یقین
ہے کہ یہان سے فرار بھی کر جائیگا صاحبقران کو یہ بات ناگوار ہوئی اُسکے لشکر کی طرف دیکھا آئینہ اندام جادو نظر نہ آیا
صاحبقران نے اور سردارون سے کہا کہ آج آئینہ اندام کا بھی پتہ نہین ہے سب نے کہا اگر ہوتا تو ضرور لشکر کے
ہمراہ آتا صاحبقران کو اُسکا کلام تو بُرا معلوم ہوا بیساختہ امیر کی زبان سے نکلا کہ ای اشراق ہملوگون کا یہ دستور نہین کہ
حریف سے ڈر جائین مگر بدیع الملک آئینہ اندام مکار کی تلاش مین گئے ہین یقین ہے کہ اُسکو قتل کرکے واپس آئین یا
اسیر کرکے لائین اشراق نے جو جواب دندان شکن پایا کہا یا صاحبقران آپکو میرا کہنا بہت ناگوار ہوا جو اسقدر
سخت جواب دیا آپکو نہین معلوم کہ خداوند کہان تشریف لے گئے ہین امیر نے فرمایا مین نہین جانتا کہ وہ مکار کہان
بھاگ گیا ہی اشراق نے کہا ای امیر ہمارے خداوند کو ہمارے سامنے مکار کہتے ہو نہین جانتے کہ خداوند کو ہر وقت ہر ایکشخص
کی خبر رہتی ہے اسوقت ضرور اس گستاخی کی بھی خبر ہوئی ہوگی وہ اسکی سزا ضرور دینگے صاحبقران نے یہ سنکر قبضۂ شمشیر پر
ہاتھ ڈالکر فرمایا او مکار تیری اور تیرے خداوند کی کیا مجال ہے جو سزا دینگے ابھی سب کیفیت آئینہ ہوئی جاتی ہے
دیکھین کون سزا دیتا ہے اور کون فرار ہوتا ہے اور کس کے خداوند برحق رہتے ہین کون مردود ہوتا ہے
اشراق نے جو امیر کو غیظ مین دیکھا سمجھا ایسا نہو کہ صاحبقران کو اور زیادہ غصہ آئے اور مجھپر حملہ
کرین یہان پر لشکر بھی نہین جو میری مدد کو آئے گا اور صاحبقران پر سحر بھی تاثیر نہین کرتا مین
ضرور اس کے ہاتھ سے زخمی ہونگا یا مارا جاؤنگا یہ سوچ کے اشراق نے کہا اے امیر
ابھی اس قدر غصہ کو دخل ندو کیسی باتین کرتے ہو مین نے صرف ایک بات دریافت کی تمھین اسقدر
ناگوار ہوئی اب مین نہ دریافت کرونگا اپنے لشکر کو واپس جاتا ہون جب وقت آئے گا
مین پوچھ لونگا صاحبقران نے فرمایا او اشراق تیری بھی کیا مجال ہے کہ تو ہمسے دو بدو کلام
کرے گیا تمھین مجبور ہین اگر یہ امر خلاف نہوتا تو اسی وقت تیری زبان کھینچکر پھینک دیتے اور اگر تو
برائے مقابلہ آیا ہے تو مین تجھسے خائف نہین یہ کہکے صاحبقران نے مرکب آگے بڑھایا
اشراق سمجھا کہ اب صاحبقران میرے قریب آکر ضرور وار کرین گے اور امیر کا وار مجھسے
نہ اُٹھیگا سحر تاثیر نہ کریگا یہ سوچ کے اشراق نے کہا اے امیر ابھی وہ وقت نہین ہے کہ ہم تم
جنگ کرین ابھی تو لشکر مین جوانان شیردل کے حوصلے نہین نکلے ہین پہلے ان کو جنگ کرنے دو
بعد مین دیکھا جائے گا یہ کہکے اشراق جادو پیچھے ہٹا صاحبقران زمان بھی ٹھہر گئے اشراق
اپنی فوج مین آیا تورج نے کہا اے شہنشاہ میرا ارادہ ہے کہ مین امیر سے مقابلہ کرون مگر ابھی وقت
نہین ہے پہلے دو تین پہلوانون کو مقابلہ کرنے دو جب دو چار سردار امیر کے زخمی ہونگے دو ایک قتل
ہونگے اُسوقت مین مقابلہ کرونگا ابھی اگر مین جاؤنگا تو لطف جنگ حاصل نہ ہوگا اشراق نے کہا ای
تورج جو تمھارے مزاج مین آئے کرو مجھے تمھاری رائے سے اتفاق ہے تورج نے ایک
پہلوان کی طرف اشارہ کیا وہ میدان جنگ کی طرف چلا وسط میدان مین آکر بآواز بلند نعرہ کیا اے فرقۂ خداپرستان

تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سُنکر ایک پہلوان لشکر اسلام سے بڑھا صاحبقران ثانی کے قریب آیا پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان مرحمت فرمایئے غلام کی عزت بڑھایئے صاحبقران نے اجازت میدان دی پہلوان میدان کی طرف چلا جو پہلوان لشکر کفار سے آیا تھا اُسنے پوچھا اے طویل القامت اپنے نام سے آگاہ کر مین چاہتا ہون کہ تو بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے سردار اسلام نے جواب دیا کہ ای یاوہ گو آگاہ ہو کہ میرا نام برزخ دیلمی ہے تیری کیا مجال ہے جو مجھے قتل کر سکے مگر مین چاہتا ہون کہ تو بھی اپنا نام بتا دے کہ مین بھی واقف ہو جاؤن اُسنے کہا اے برزخ تو مجھسے خوب واقف ہے کہ دنیا مین سب پہلوان مجھکو جانتے ہین میرا نام سیار قوی پنجہ ہے بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کیا سب نے میری اطاعت قبول کی جسنے ذرا بھی میری عادول حکمی کی مین نے اُسکو قتل کیا اب چاہتا ہون کہ قبل از مقابلہ تو بھی میری اطاعت قبول کر کہ میرے ہاتھ سے مارا نہ جائے مجھے تیرے اوپر رحم آتا ہے برزخ نے جواب دیا اس بیہودہ گوئی سے کوئی نتیجہ نہین ہے جب مقابلہ ہوگا اسکا حال ظاہر ہو جائے گا اگر تو مجھے زیر کریگا دیکھا جائے گا مجھے جان دینا منظور ہوگی مگر اطاعت تیری قبول نہوگی سیارہ نے کہا اگر یہ دعوے ہی تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر برزخ نے کہا ہمارے آقائے نامدار کا دستور یہ ہے کہ وہ کبھی دشمن سے وار مین سبقت نہین کرتے ہین اور اُنھین کی متابعت ہملوگون پر واجب ہے لہذا مین ہرگز وار نہ کرونگا پہلے تو وار کر پھر مین بھی وار کرونگا سیار نے کہا اے برزخ مجھے تیرے حال پر رحم آتا ہے اگر مین وار کرونگا تو میرے وار کو تو نہ روک سکیگا مفت تیری جان جائے گی محض اسواسطے تجھسے وار کا طلبگار ہون کہ جب مین تیرا وار روکونگا تجھے میری قوت و ہنرمندی کا حال معلوم ہو جائیگا اپنے ارادے سے باز رہے گا میری اطاعت قبول کریگا تیری جان بچ جائے گی برزخ نے جواب دیا اگر تو مثل عورتون کے نرم دل ہے اور ہر ایک کے حال پر تجھے رحم آیا کرتا ہے تو تیغ و تبر کھولکر رکھ دے آج سے میدان مین آنے کا ارادہ نہ کرنا میرے سامنے سے ہٹ جا کہ مین تجھسے نامرد سے مقابلہ کرنا معیوب جانتا ہون اور کسی مرد جری کو بھیج کہ مین اُس سے مقابلہ کرون سیار قوی پنجہ نے جو یہ گفتگو برزخ کی سُنی اُسے غصہ آیا کہا او یاوہ گو اپنی طویل القامتی پر اسقدر جو نازان ہے ابھی تیرا غرور نکالے دیتا ہون یہ کہکے اُسنے تبر کا وار کیا برزخ نے وار کو خالی دیا سیار نے دوسرا وار کیا برزخ نے اُس وار کو ڈھال پر روکا چاہتا تھا کہ کمر سے تیغ نکالکر اُسکے تبر کو مع ہاتھ کے قلم کرے کہ مرکب برزخ کا بھڑکا اُسنے سنبھلنا چاہا مگر گھوڑے پر سنبھلا نہ گیا منھ کے بھل زمین پر گرا سیارہ نے تبر کا وار اُسکے سر پر کیا اُسوقت کیا روک سکتا تھا پورا ہاتھ جو پڑا سر دو پارہ ہوگیا برزخ دیلمی راہی ملک بقا ہوا اُسنے چاہا کہ لاش برزخ کی پامال کرے مگر ہمراہیان برزخ میدان سے آکر لاش اُسکی اُٹھا لے گئے تورج نے یہ کیفیت دیکھکر بآواز بلند کہا اے سیار قوی پنجہ کیا کہنا جرات و قوت کا تجھپر خاتمہ ہے مجھے امید قوی ہے کہ آج میدان تیرے ہاتھ رہے گا سیار نے بابٹ کے سلام کیا اور پھر لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہوکر بصد نخوت و غرور کہا کہ ای سرداران اسلام تم کیسے لوگون کو میرے مقابلے مین بھیجتے ہو جنکو جنگ کرنے کا مطلق سلیقہ نہین ہین ایسے لوگون سے جنگ کرنا ننگ و عار جانتا ہون اگر عزیزان صاحبقران سے کوئی مقابلے مین آئے تو مین جنگ کرون یہ جو سیار نے بآواز بلند کہا اور ایرج نامدار و رستم ثانی ذیوقار کے کان مین یہ آواز پہونچی فرط غضب سے سب عزیزان صاحبقران

کے ہاتھ پانوٴن مین رعشہ پڑگیا سب نے مرکب بڑھا دیئے مگر ایرج نامدار پہلے صاحبقران کے پاس آئے
عرض کی مین میدان مین جاتا ہون اس مغرور کا سر لاتا ہون صاحبقران نے روکنا مناسب بھی نہ جانا
ایرج نامدار بصد غیظ و غضب میدان مین آئے سیار کے قریب پہونچ کے نعرہ کیا کہ باش او مکار منم ملک
ایرج بن ملک قاسم کیا بیہودہ گوئی کرتا ہے ایک جوان کو دغا سے قتل کر کے اسقدر مغرور ہوگیا ہے لاجو حربہ کہ حربہائے
جنگ سے رکھتا ہو سیار ایرج کی شان و شوکت دیکھکر گھبرایا کہا اے جوان تو بھی وہی بات کہتا ہے جو اُس
پہلوان نے کہی تھی بھلا میری ضرب تجھسے اُٹھے گی ایرج نے جواب دیا کہ جو ہم کہتے ہین اُسکو قبول کر زیادہ گوئی نکر
ہم ہرگز پہلے وار نہ کرینگے ہمین دیکھنا ہے کہ تیری ضرب کیسی ہے اور تجھے کیسے فنون جنگ یاد ہین سیار نے اُسی تبر کا وار
ایرج نامدار پر بھی کیا ایرج نے اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈالا تبر ہاتھ سے چھین لیا سیار کے ہوش اُڑ گئے لشکر اسلام سے
شور تحسین و آفرین جو بلند ہوا اُسکو اور خجالت ہوئی کمر سے تلوار نکال کے ایرج نامدار پر لگائی ایرج نے
بار بچا کر تلوار پر بھی ہاتھ ڈال دیا اُسنے لاکھ دوسرے ہاتھ سے مدد لی مگر کیا طاقت تھی کہ شیر کے پنجہ سے
تلوار چھڑا لیتا ایرج نامدار نے تلوار چھین کر زمین پر پھینک دی دونون لشکرون سے صدائے آفرین بلند ہوئی
سیار قوی پنجہ بہت خجل ہوا ایرج نامدار کی طرف دیکھکر کہا اے جوان تو نے مجھے ذلت دی مین اب تجھے ضرور
قتل کرونگا مگر یہ بات آئین جرأت کے خلاف ہے کہ تو ایسے وقت مین مجھپر حملہ کرے مین اور تلوار منگاتا ہون
ابکی بار تجھسے سمجھ کے مقابلہ کرونگا مین تجھے ایسا نہ سمجھے تھا ایرج نامدار نے مسکرا کے فرمایا او مکار ہم خود
ایسے وقت مین حملہ کرنا بُرا جانتے ہین تو عبث خوف کرتا ہے جو تیرے مزاج مین آئے اپنے لڑنے کا انتظام
کرے جب تک تو خود نہ کہے گا ہم ہرگز حملہ نہ کرینگے سیار نے اپنے لشکر کی طرف دیکھکر تلوار مانگی لوگ اُسکے
واسطے تلوار لے گئے سیار نے کہا ایک تلوار اور لے آو اس جوان کی عادت ہے کہ دھوکا دیکر تلوار چھین لیتا ہے
گو اب اسکی مجال نہین جو میرے ہاتھ سے تلوار چھین لے مگر احتیاطاً دوسری تلوار مانگتا ہون جو لوگ اُسکے پاس
تلوار لے گئے تھے وہ واپس آئے اور دوسری تلوار بھی اُسکو لیجا کر دی اُسنے ایک تلوار تو کمر مین لگائی دوسری
تلوار میان سے کھینچ کر ایرج نامدار سے کہا اے پہلوان تجھے معلوم ہے کہ مین نے دوسری تلوار کیون منگائی
ہے سبب یہ ہے کہ ابکی بار مین تیری تلوار چھین لونگا تجھے بھی مثل میرے دوسری تلوار منگانے کی ضرورت ہوگی
اور تلوار آنے مین عرصہ ہوگا جنگ کا لطف جاتا رہے گا اس سبب سے مین نے ایک تلوار فاضل منگائی ہے
کہ جب تیری تلوار میرے قبضہ مین آئیگی اور تجھے دوسری تلوار کی ضرورت ہوگی تو مین اپنے پاس سے دونگا تا لوگ
دیکھ لین کہ مجھے تجھسے کسی طرح کا خوف نہین ہے اور تیرا ابھی غرور دفع ہو ایرج نامدار نے ہنسکر فرمایا او سیار تو بڑا
بیوقوف ہے اگر یہی خیال تھا تو دوسری تلوار منگانے کی کیا ضرورت تھی جب تو میری چھین لیتا وہی تلوار پھر تجھے واپس
دیتا اس سے بڑھ کر تیری تعریف ہوتی اور ہر شخص یہی کہتا کہ سردار اسلام نے جو اسکی تلوار چھین لی تو پھینک دی
اور اسنے بے خوف ہو کر واپس دی مگر تجھے عقل نہین سیار نے جواب معقول جو پایا اُسکو خفت ہوئی آنکھ نیچے
کر کے جواب دیا کہ اگر تو طلب کریگا تو مین تیری ہی تلوار تجھکو واپس دونگا ورنہ اپنے پاس بطور یادگار رہنے
دونگا تجھے اپنی تلوار دیدونگا ایرج نامدار نے کہا اس زیادہ گوئی سے کیا حاصل ہے اگر وار کرنے کا ارادہ
ہے تو دیر کیون کرتا ہے سیار نے پھر تلوار ایرج کے سر پر لگائی ایرج نامدار نے پھر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین
لی سیار نے دوسری تلوار نیام سے نکالکر ایرج پر وار کیا ایرج نے اُس تلوار کو بھی مثل اُن دونون تلوارون

کے اُسکے ہاتھ سے لیکر کہا اے سیار اب بھی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو اس دین باطل کو ترک کر او راسلام قبول کر ورنہ
اپنی جان میرے سامنے سے سلامت نہ لے جانے گا سیار نے کہا اے جوان مجھے مرنا قبول ہے مگر اسلام قبول نہین
اسوقت میرے پاس آلات ضرب سے کوئی چیز نہین ہے اور تو دریاے آہن مین غرق کھڑا ہی اس سبب سے یہ بات
کہتا ہے اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو کیون ایسی بات کہتا ایرج نامدار نے کہا ای شخص تو نے ایک بار تلوار منگائی دوسری
تلواسکی بھی فرمایش کی تین تلوارین انھین دو لشکرون کے سامنے چھنوادین اور ابھی یہ حسرت دلمین باقی ہے کہ تلوار پاس ہو تو
پھر وار کرے جب سے مین تیرے مقابلے کے واسطے اپنے لشکر سے آیا مین نے بھی کوئی وار کیا اگر مجھے یہی خیال
ہوتا بار اول جب مین نے تیری تلوار چھین لی تھی اُسی وقت وار کرتا کیونکہ اچھا موقع تھا مگر تو نے پناہ مانگی مین نے
خلاف جرأت تصور کیا خاموش رہا پھر تیری تلوار چھین لی اگر چاہتا تجھے دوسری تلوار نکالنے کی مہلت نہ دیتا
قتل کرڈالتا مگر مین بالکل خلاف سمجھا اب تیسری بار تیسری تلوار چھین لی اور اسوقت تک حملہ نہین کیا تو عبث کہہ رہا
ہے کہ مجھے بے تلوار دیکھکر میرے قتل کرنے کا قصد کرتے ہو اگر یہی خیال ہے تو پھر اپنے لشکر سے تلوار منگا لے
تیرے دلمین حسرت نہ باقی رہے مگر ایکی مرتبہ اس شرط پر تلوار منگانے دونگا کہ اگر ابکی دفع تیری تلوار مین نے
لے لی تو پھر تو عذر نہ کرنا اور پھر تجھے تلوار منگانے کی اجازت نہ دونگا سیار نے کہا ای جوان معلوم ہوتا ہے
تجھے کسی قسم کا سحر معلوم ہے کہ تو میری تلوار چھین لیتا ہے اگر ایک شرط مجھ سے کرے کہ اب تو میری تلوار
نہ چھین اور ایک وار آخری مجھے کرنے دے میرے وار کے بعد پھر تو ایک وار کر تو مین تلوار منگاؤن ورنہ
جو کچھ مین کہہ رہا ہون کہ تو مجھے آلات حرب سے خالی دیکھکر یہ کہتا ہے وہ سب صحیح ہے ایرج نامدار
نے کہا اے سیار یہ عذر بھی تیرا مجھے منظور ہے تو تلوار دوسری منگا مین اب ہرگز تیری تلوار نہ چھینونگا اور تیرا
کہا کرونگا اُسکے بعد خود تلوار لگاؤنگا سیار نے اپنے لشکر کی طرف دیکھکر پھر تلوار طلب کی لوگ تلوار لیکر اُسکے
قریب آئے سیار نے تلوار نیام سے نکالی ایرج نامدار کے سر پر وار کیا شاہزادے نے وار کو سپر پر
روکا سیار نے فوراً دوسرا وار کیا ایرج نے اُس وار کو بھی روکا سیار نے چاہا کہ تیسرا وار کرے
مگر ایرج نامدار نے تلوار خونچکان نیام سے نکالی خبردار خبردار کہکر اُسکی کمر پر وار کیا سیار نے سپر پر
روکنا چاہا مگر تیغ آبدار اور پھر دست ایرج نامدار کیا طاقت تھی جو روک سکتا تلوار جو پڑی مانند خیار تر
تراش کر دو ٹکڑے کر کے نکل گئی سیار مر کے زمین پر گرا لشکرون سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا دن بہت
کم باقی تھا تورج نے اشراق سے کہا آج تجھے کیفیت جنگ اہل اسلام معلوم ہو گئی اب کل کی میدان داری
مین سب باتین درست کرونگا یہ بھی معلوم ہو گیا کہ طلسم کشا یہان نہین ہے کسی آفت مین مبتلا ہو گیا ہے
صرف صاحبقران اور سب سردار یہان موجود ہین ان لوگون سے کیا خوف ہے بڑا خوف طلسم کشا کی ذات
سے تھا کیونکہ اُسکے پاس لوح طلسم موجود ہے اسوقت طبل بازگشت بجوا کر پلٹ چلیے کل دیکھا جائیگا اشراق
جادو نے اسکے کہنے کے موافق کام کرتا تھا طبل بازگشت بجوادیا ایرج نامدار شادان و فرحان میدان سے واپس
آئے صاحبقران نے بہت کچھ مدح و ثنا کی لشکر کو لیکر خیمہ گاہ کی طرف چلے اشراق جادو بھی اپنے لشکر کو لیکر
واپس آیا پہلے تو سب اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد اشراق جادو نے تورج اور
تخنگان اور زہرد کو اپنے پاس بلایا جب یہ لوگ اشراق کی بارگاہ مین آئے اشراق نے تورج سے
کہا کہ مین نے آج کی جنگ دیکھی معلوم ہوا کہ مسلمان سحر سے بالکل بیخوف ہین اور جرأت مین بھی یکتا ہین

ہنر جنگ بھی خوب جانتے ہیں کسی کو خیال میں نہیں لاتے اور لشکر بھی ان لوگوں کے پاس بہت ہے اگر ہمارے یہاں لشکر دیوان موجود ہے تو اسکے جواب میں اُنکے یہاں گردستان کے پہلوان کیسے کیسے قوی ہیکل ہیں علاوہ اسکے ساحروں کے جواب میں اُنکے یہاں ساحر بھی کیسے کیسے موجود ہیں اِس طلسم کے واقف کار سحر میں ہوشیار اگر یہاں بھی بعض ساحر ایسے ہیں جو سحر میں اب اپنا نظیر نہیں رکھتے اور اُنکے سحر کو یہ لوگ کسی طرح روک نہیں سکتے مگر پھر بھی مجھے یہ خیال ہے کہ طلسم کشا کا لشکر بہت ہے اور خالی تیغ و خنجر کے مقابلے سے اِن لوگوں پر فتح نہوگی جب تک سحر سے کام نہ لیا جائیگا اُسوقت تک یہ لوگ یوں ہی جنگ کرتے رہیں گے تورج نے کہا اے شہریار آپ خوب واقف ہیں کہ امیر پر سحر تاثیر نہیں کرتا اور ایرج نامدار بھی اس بات سے بری ہیں ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ آج شب کو کسی طرح حرز ہیکل صاحبقران کی قبضے میں آجائے اور صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند ہو جائے ایرج نامدار کی طیلسان اور لیسی بھی وہاں نہ رہے اُسی وقت ممکن ہے کہ اِن سب لوگوں پر سحر تاثیر کرے اور ایک دن میں سب گرفتار ہو جائیں اشراق نے کہا میں ابھی ساحروں کو بلاتا ہوں اُنسے تاکید کرتا ہوں یقین ہے وہ کوئی صورت نکالیں اور حرز ہیکل صاحبقران اور طیلسان اور لیسی لیکر آئیں اسم اعظم کو میں ایک دم میں بند کر دونگا تورج نے کہا میری بھی یہی رائے ہے آپ ساحروں کو بلائیں اُنسے کہیں یقین ہے وہ لوگ اسیوقت کوئی فکر کریں اور سب تحفہ جات آپ کی خدمت میں لاکر حاضر کریں مگر ساحر بھی ایسے ہوں کہ سحر میں یکتائے روزگار ہوں اور وہاں کے ساحروں سے اچھے ہوں اُن لوگوں کو روانہ کیجیے اشراق نے کہا اے تورج میں ایسے ساحروں کو نہیں روانہ کرونگا جو سحر میں دخل نہ رکھتے ہوں بلکہ ایسے لوگوں کو روانہ کرتا ہوں جو سحر میں اپنا مثل نہیں رکھتے یہ کہکر اُسنے اپنے ملازمین سے کہا کہ افرات جادو کو بلاؤ مجھے اُس سے کچھ ضروری باتیں کہنا ہیں ملازمین اُسی وقت افرات جادو کے پاس گئے افرات اُسوقت اپنے خیمے میں بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا اور ایک نازنین پریوش حور شکر یہ غزل گا رہی تھی

غزل

کبھی مستانہ ہو جاتا کبھی دیوانہ ہو جاتا
نہ بنتیں یار کی زلفیں نہ میں دیوانہ ہو جاتا
تمہاری زلف کو جو دیکھتا دیوانہ ہو جاتا
سو [illegible] نکلتے اگر ہم جوش وحشت میں
یہاں میں [illegible] مشرب [illegible] میخانہ ہو جاتا
[illegible] دیکھتا [illegible] اگر راز محبت کو
دل صدچاک سے میرے جو آئینہ شانہ ہو جاتا
نہ رکھتا خالی [illegible] دکھلا [illegible] تصویر
قلم [illegible] صفحہ قرطاس پر [illegible] ہو جاتا
ہوس [illegible] نہ ہو کی [illegible] نظر آتے
ہر ایک آنسو کا قطرہ مجھکو [illegible] دانہ ہو جاتا
[illegible] پھری قبا کو غیر محفل میں [illegible]

اگر دل کو خیال نرگس مستانہ ہو جاتا
شکل ای مشاطہ بہتر تھا جو تیرا شانہ ہو جاتا
محبت ہی بری شئی دل جگر سے پھر شکایت کیا
یقین ہے قیس سے ہمسے بڑا یارانہ ہو جاتا
جہاں ہوتا اثر اتنا خاک مجنون عشق لیلی میں
ہر قصہ بھی اور دل کی طرح افسانہ ہو جاتا
اگر تاثیر کرتی الفت انکی چشم میگون کی
مکان برباد تھا صحبت جو صاحب خانہ ہو جاتا
زمین کو تخت کردیتی فلک کو تاج اگر الفت
بہار آتے ہی گل صحن چمن میخانہ ہو جاتا
جو اپنا شعلہ رخ آپ دکھلاتے نہ محفل میں
ابھی تو جامے سے باہر پروانہ ہو جاتا

اگر دل محو چشم [illegible] جاتا نہ ہو جاتا
ابھی لبریز میری عمر کا پیمانہ ہو جاتا
نہیں انسان یہ کچھ موقوف پر [illegible]
سمجھتے ہم جسے اپنا وہی بیگانہ ہو جاتا
ہوئی الفت [illegible] کے ساتھ [illegible]
اگر یہ شہر میں رہتا [illegible] ویرانہ ہو جاتا
تک [illegible] زلف رسا [illegible]
تامل [illegible] مشرب مردانہ ہو جاتا
غزل [illegible] ساقی [illegible]
تقدیرون [illegible] ابھی شانہ ہو جاتا
نہ [illegible] کہتا تا سوار [illegible] فرزانہ
تو پھر پروانہ شمع رخ کا [illegible] پروانہ ہو جاتا
[illegible] دل [illegible]

جوابرو مین شکن پڑتی کمان مین خانہ ہو جاتا
سر مجلس جو رکتے نہ رندون کو اگر واعظ
یقین ہے پھر مزاج اپنا بھی معشوقانہ ہو جاتا
جو انکو ہمسے ملتے سامنے غیرون کے شرم آتی
تو دل کعبہ کبھی بنتا کبھی بتخانہ ہو جاتا
رقیب آیا ہوئی سب بزم عشرت درہم و برہم
حدیث غم کہین ہوتا کہین افسانہ ہو جاتا
دل وحشی اپنے کام آتے ہوائے بادہ نوشی مین
کچھ ایسی گردشین دیتی کہ یہ دیوانہ ہو جاتا
اگر کچھ دن یونہین ہی پاس مشق شعر رہ جاتی

ہر اک پر ہوتی کیفیت عیان یوسف زلیخا کی
ہمارے اور انکے پھر تو اک یارانہ ہو جاتا
سمجھتا مین مجھے حاصل ہوئی معراج دنیا مین
دل محزون ہمارا انکا خلوتخانہ ہو جاتا
تجھے اورون کی الفت کا نہوتا نشہ گر زاہد
جہان یہ بوم جاتا اس جگہ ویرانہ ہو جاتا
جب اپنا دل ہی ہمکو چھوڑ بیٹھا اسکی الفت مین
صراحی کوئی بنجاتا کوئی پیمانہ ہو جاتا
پریشان حالی اپنے دل کی مین کچھ بھی اگر کہتا
یقین ہے پھر سخن تیرا بھی استادانہ ہو جاتا

جو چھیڑو الہ و شیدا مرا دیوانہ ہو جاتا
محبت ان بتون کی گر اثر اپنا دکھا دیتی
جو دم بھر جلوہ گاہ انکی مرا کاشانہ ہو جاتا
جو کرتے جمع معشوق حقیقی و مجازی کو
در ساقی کوثر پہ ترا میخانہ ہو جاتا
ہمارے اور تمھارے عاشقی کا ذکر اگر چلتا
شکایت کچھ نہ تھی گر یار بھی بیگانہ ہو جاتا
بنائی چرخ کو چشم سیاہ یار سودائی
مرے دیوان کو جو دیکھتا دیوانہ ہو جاتا
بعد ختم ہونے اس غزل کے ملازمین

اشراق نے جاکر سلام کیا افرات نے کہا تم لوگ اسوقت کیون آئے ملازمین اشراق نے کہا
ہمین شہنشاہ اشراق نے آپ کے پاس بھیجا ہے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ اسوقت جسطرح ہوسکے تشریف لائین
کچھ امور ضروری آپ سے بیان کرنا ہین افرات نے کہا مین اسوقت نہین آسکتا جو کچھ کہنا ہو مجھسے صبح کو کہین
مین سن لونگا ملازمین اشراق نے کہا کوئی ایسا ہی کام درپیش ہے جو آپ کو اسوقت یاد فرمایا ہے ورنہ اسوقت
ہرگز تکلیف نہ دیتے اگر آپ تشریف نہ لے چلین گے تو کمال ہرج ہوگا افرات جادو نے کہا خاطر
چلتا ہون ورنہ مجھے اشراق سے کسی طرح خوف نہین ہے مین وہ شخص ہون کہ جسکو ہمیشہ خداوند آئینہ اندام
جادو بندہ خاص اور بزرگان دین کے لقب سے پکارا ہے مین سحر مین اشراق کی حقیقت نہین جانتا
ہون اگر چاہون تو ایک دم مین سلطنت اشراق چھین لون اور وہ کچھ ہمارا نہ کرسکے مگر خداوند کے خوف
سے ایسا نہین کرتا ملازمین نے کہا آپ کی تعریف خود شہنشاہ کیا کرتے ہین اور آپ سے انھین قوت ہے
افرات ایسی باتین کرتا ہوا اٹھا ملازمین کے ہمراہ اشراق کے پاس آیا اشراق اسکو دیکھکر اٹھ کھڑا
ہوا تخت پر اسکو بٹھایا افرات نے کہا اے اشراق مجھے کیون بلایا اسوقت مین شغل مے نوشی مین مشغول
تھا نہایت تکلیف ہوئی جو کچھ کہنا ہو جلد کہو مین اپنی صحبت چھوڑ کر آیا ہون اشراق نے کہا آپ کو سب
کیفیت معلوم ہے کہ آج کل طلسم کشا کے ہمراہی کیا کیا ظلم کر رہے ہین دیکھئے آج کسقدر [illegible] سے مقابلہ
کیا یہ لوگ یون زیر نہون گے جب تک صاحبقران کے تحفہ جات نہ قابو مین آلین گے کیونکہ انھین اسی سبب سے
سحر تاثیر نہین کرتا ہے جب وہ سب تحفہ جات ہمارے قبضے مین ہونگے اسوقت حمزہ مجبور ہو جائے گا اور
کوئی بات اسکو بن نہ پڑے گی کل کی میدان داری مین ہم سحر کرکے اسکو مع لشکر مبتلائے بلا کرینگے
اور سب کو گرفتار کرکے پھر خداوند کو ایک عرضداشت روانہ کرین گے جو کچھ وہ مناسب جانین گے
ان لوگون کے حق مین ارشاد فرمائین گے صرف طلسم کشا باقی رہ جائے گا اسکو بھی گرفتار کرلین گے
معلوم ہوتا ہے کہ خداوند ہملوگون سے آزردہ ہین اسی سبب سے کسی کو ہمارے پاس نہ بھیجا اور کسی
قسم کی امداد نہ فرمائی اب ہمین لازم ہے کہ ایسے کارنمایان دکھائین کہ خداوند کا غصہ جاتا رہے اور
وہ راضی ہو جائین افرات نے کہا پھر اس بات مین میری کیا ضرورت تھی جو مجھے بیکار تکلیف دی

اشراق جادو نے کہا یہ امر سوائے آپ کے اور کسی سے نہو گا اسوقت تشریف لے جائین
اور حمزہ کی حرز ہیکل لے آئین یہ بھی خیال رہے کہ حمزہ صاحب اسم اعظم ہے جسوقت آپ اُسکی
حرز ہیکل لیکر یہان تشریف لائین یہان سے کسی ایسے شخص کو روانہ کرین کہ وہ جاکر صاحبقران کا
اسم اعظم بھی بند کردے اور ایرج کے پاس ایک طیلسان اور ریسی ہے اُسکے سبب سے
ایرج پر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہے کسی شخص کو اپنے ہمراہ لیتے جایئے وہ جاکر طیلسان اور ریسی کو
بھی لے آئے افرات جادو نے کہا مین کنجشک جادو کو اپنے ہمراہ لئے جاتا ہون اُس نے
بھی ایک مدت تک میرے پاس زمین کے اندر بیٹھکر خداوند آئینہ اندام کی عبادت کی ہے اور
وہ بھی سحر مین یکتا ہے وہ طیلسان اور ریسی لیگا اور مین حرز ہیکل صاحبقران لاؤنگا بارگاہ حمزہ سے
باہر آکر حرز ہیکل تو کنجشک جادو کے سپرد کرونگا اور خود بارگاہ صاحبقران کے اندر جاکر اسم اعظم
کو بھی بند کردونگا کہ پھر وہ سب طرح پر بیکار ہو جائیگا اشراق نے کہا آپ کو ان سب باتون کا
اختیار ہے جو کچھ آپ کرینگے وہ سب بہتر و انسب ہو گا مگر اب آپ دیر نہ لگایئے تشریف لے جایئے
افرات جادو یہ سنکر اٹھا اشراق کی بارگاہ سے باہر آیا کنجشک جادو کے خیمے مین آیا کنجشک
جادو بھی اُسوقت شراب خواری مین مصروف تھا اُسنے جو افرات جادو کو آتے ہوئے دیکھا کہا
بھائی صاحب اِسوقت آپ نے کمال زحمت فرمائی ہے مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی اس صحبت مین آپکی
شرکت بھی ضرور واجب و لازم تھی افرات جادو نے کہا اے کنجشک جادو اسوقت میرے یہان
بھی ایسی صحبت تیار تھی مگر کیا کہون کہ کیسی بے لطف ہوئی ابھی مجھے اشراق جادو نے بلایا اور
اپنی بے بسی ظاہر کی اور کہا کہ اگر آپ جائینگے تو حرز ہیکل صاحبقران اور طیلسان اور ریسی ایرج ہاتھ
آئیگی مین نے یہ تجویز کیا کہ تمھین اپنے ہمراہ لون اور تم چلکر ایرج کے پاس سے طیلسان اور مین
حرز ہیکل حمزہ لیکر تمکو دون تم لشکر مین آؤ اور مین اسم اعظم صاحبقران بند کرون کنجشک جادو نے
کہا جب آپ نے اپنی صحبت کو برخاست کیا تو مجھے کیا عذر ہے یہ کہکے کنجشک جادو بھی افرات جادو
کے ہمراہ ہوا یہ دونون ساحر نامی لشکر صاحبقران کی طرف چلے تھوڑی دور لشکر تھا جلد آکر پہونچے
افرات جادو نے کنجشک جادو سے کہا کہ اپنی صورتین تبدیل کرکے پہلے یہ دریافت کرنا چاہیے
کہ بارگاہ صاحبقران کہان ہے اور ایرج کس خیمے مین ہین کنجشک جادو نے اپنی صورت تبدیل کی
اور افرات جادو نے بھی اپنی صورت بنا کر لوگون سے دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی افرات جادو
نے کہا اے کنجشک تم ایرج کی بارگاہ مین جاؤ اور مین صاحبقران کی بارگاہ مین جاتا ہون کنجشک جادو
ایرج کی بارگاہ کی طرف چلا افرات جادو نے کہا جب طیلسان اور ریسی لیکر آنا اسی جگہ ٹھہر جانا
مین حرز ہیکل بھی لاکر تمکو دونگا کنجشک جادو نے قبول کیا افرات جادو صاحبقران کی بارگاہ کے
قریب آیا دیکھا تو چند پہلوان در بارگاہ پر پہرا دے رہے ہین اندر جانے کا موقع نہین ہے افرات جادو
عقب بارگاہ پر آیا نقب سحر لگائی بارگاہ کے اندر پہونچا دیکھا شمع ہاے مومی و کافوری روشن ہین چند خادم
بیدار ہین مسہری صاحبقران کے قریب بیٹھے ہین امیر محو خواب ہین افرات جادو نے سحر کیا جو لوگ
بیدار تھے اُنکو غفلت ہوئی افرات صاحبقران کے قریب آیا حرز ہیکل بآہستگی صاحبقران کے

گلے سے اُتاری نقب کی راہ سے باہر آیا جہان کا وعدہ کنجشک جادو سے کیا تھا وہان آکر ٹھہرا
تھوڑی دیر کے بعد کنجشک جادو بھی ایک چادر لیے ہوئے آیا افرات جادو نے
حرز ہیکل کنجشک جادو کو دی کہا اے کنجشک جادو ان اشیا کو اپنے پاس رکھنا جب تک
مین نہ آؤن خبردار اشراق جادو کو نہ دینا مین اسم اعظم صاحبقران بند کرنے جاتا ہون بہت جلد آؤنگا
کنجشک جادو اشراق کے لشکر کی طرف روانہ ہوا افرات جادو پھر نقب سحر لگا کے بارگاہ
صاحبقران مین آیا جھولی سے ایک شیشہ نکال کے کچھ سحر کیا شیشے کے منھ کو بند کرکے کچھ اور سحر کیا
صاحبقران کی آنکھ کھلی دلمین جلن پیدا ہوئی افرات جادو اشراق کی جانب روانہ ہوا صاحبقران
کی عجب کیفیت ہوئی خادم بھی ہوشیار ہوئے صاحبقران کو جو حالت کرب مین پایا سب نے عرض
کی یا صاحبقران خیر ہے مزاج مبارک کیسا ہے صاحبقران نے حرز ہیکل کو جو دیکھا چاہا کچھ
جواب دین زبان مین طاقت گویائی نہ پائی اشارے سے فرمایا کہ کوئی ساحر حرز ہیکل لے گیا اور
مجھپر بھی سحر کیا ہے خادم گھبرائے اُسی وقت بعض لوگ بارگاہ سے باہر آئے جو جو ساحر لشکر مین
نامی گرامی تھے اُنکو جاکر اطلاع کی وہ سب بارگاہ صاحبقران مین حاضر ہوئے سب نے سحر
اُتارنا چاہا بہت کوششین کین مگر صاحبقران کو افاقہ نہوا سحر کسی کے اُتارے نہ اُترا سب مجبور
ہوئے اِسی تلاطم مین صبح ہوئی صاحبقران زمان سجادے پر تشریف لائے بکنایہ نماز سحر پڑھ کر سلاح
طلب فرمائے سرداران نامی نے عرض کی یا صاحبقران آپ کو حس و حرکت مین تکلیف ہوتی ہے
میدان کارزار مین تشریف نہ لیجائیے آج یہ غلامان جانباز میدان دغا مین جائینگے ہنر پہلوانی کے دکھلائینگے
اگر آپ کا اقبال شامل حال ہے تو اشراق مکار کو اسیر کرکے آپ کی خدمت مین لائینگے ورنہ قدم مبارک
پر ہم سب اپنا سر نثار کرینگے سب طرح پر کوششین کرینگے مگر آپ میدان جنگ مین تشریف نہ لے چلین
صاحبقران زمان نے فرمایا مین یہان بھی نہین رہ سکتا یہ بات ہرگز مجھکو منظور نہوگی کہ تم لوگ میدان جنگ
مین جاؤ اور مین یہین رہون سردارون نے بہت بہت منت و خوشامد سے کہا مگر صاحبقران
نے کسی کا کہنا قبول و منظور نہ فرمایا خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین صاحبقران دلمین
نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے
راہ مین ایرج نامدار نے صاحبقران سے کہا کہ میری طیلسان اور بیسی بھی کوئی ساحر
لے گیا گو مجھپر سحر نہین کیا مگر میرے حواس بھی نہین ہین صاحبقران نے اشارے سے فرمایا
خداوند کریم مالک ہے صاحبقران زمان یہ باتین کرتے ہوئے میدان جنگ مین تشریف لائے
لشکرون کی صفین دونون طرف درست ہوئین اُسطرف سے آواز ناقوس بلند ہوئی صاحبقران
زمان نے دیکھا اشراق مکار سب کے آگے آگے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اُس کے عقب
مین اور ساحران غدار آپسمین سحر آزمائی کرتے ہوئے ناریل اُچھالتے ماش کے دانے
پھینکتے ہوئے چلے آتے ہین ایک طرف سے تورج شاگردان ہمراہ لیے ہوئے اُس کے آگے
آگے بھی ناقوس بجتا ہوا آتا ہے ایک جانب سے زمرد ثانی اور نخجگان تخت پر سوار عقب مین
لشکر ساحران لیے ہوئے آتے ہین یہ سب کافر مکار میدان مین پہونچ کے ٹھہرے اشراق جادو

نے صف بندی کا حکم دیا اُسی وقت اُسکے لشکر کی بھی صفین درست ہوئین جب دونون لشکر
میدان حرب مین آراستہ ہو چکے اور نقیبان خوش الحان نے نقابت سے فراغت پائی کڑکیت
بھی کڑکا کہکر بیٹھے تو اشراق جادو نے اپنا تخت آگے بڑھایا صاحبقران زمان کے سامنے
آیا با واز بلند کہا اے صاحبقران طلسم کشا تمھین اپنی عوض مین یہان چھوڑ گیا اور اپنی جان بچاکر
خوب چلا گیا مگر تم ایسے عقلمند ہوکر اُسکے دام تذویر مین آگئے یہ نہ سمجھے کہ یہ تمسے چال کرتا ہے اسکو اپنی
جان بچانا منظور ہے اب اپنے تئین کس حالت مین پاتے ہو دیکھو اگر اب بھی میری اطاعت قبول کرو
تو مین تمھین پناہ دون تمھارا مرتبہ بڑھاؤن ورنہ مین اب ایک دم مین تمھین اسیر کرونگا اور
تمھارے لشکر کو تباہ کرونگا صاحبقران نے تلوار میان سے نکال لی القہر وبغضب اشراق
کی طرف دیکھا اشراق کو بُرا معلوم ہوا اپنے لشکر مین پلٹ گیا اور جاکر ایک ساحر سے
کہا کہ تو بشکل پہلوان میدان مین جا اور صاحبقران کو اپنے مقابلے کے واسطے بلا اُسوقت
صاحبقران پر سحر تاثیر کرینگا پہلے ایک دو وار کرنا پھر سحر سے صاحبقران کے آلات حرب
چھین لینا اور صاحبقران کو سحر سے بیہوش کرکے اسیر کر لانا ساحر نے اپنی صورت ایک پہلوان
کی بنائی میدان مین آکر با واز بلند کہا اے صاحبقران مین نے تیری بہت تعریف سُنی ہے آج
مین چاہتا ہون کہ تیرا امتحان کرون اگر مرد میدان ہے تو میرے مقابلے مین آ کچھ ہنر جنگ دکھا صاحبقران
کے گوش مبارک مین جو یہ صدا پہونچی صاحبقران نے مرکب کو مہمیز کیا سب سرداران نامی گرامی
گرد گھوڑے کے آگئے سب نے عرض کی یا صاحبقران یہ وقت ایسا نہین ہے کہ آپ برائے مقابلے
تشریف لے جائین اول ان غلامان جانباز کو پہلے قدم مبارک پر سے نثار فرمایئے اسکے بعد پھر آپ کو
اختیار ہے جیسا کچھ ہو کیجیے مگر ابھی موقع جانے کا آپ کے مصلحت نہین ہے آپکا مقابلہ اُس اشراق مکار کے
ساتھ موزون ہوگا صاحبقران زمان کی زبان قابو مین نہ تھی رُک رُک کے زبان سے باتین نکلتی تھین
بعض بعض الفاظ غلط نکلتے تھے صاحبقران زمان نے زبان مبارک سے فرمایا کہ یہ سب صحیح اور درست
ہے مگر آج تک مین نے ایسا کبھی نہین کیا ہے کہ حریف مجھے پکارے اور مین خود اُسکے مقابلے مین نہ جاؤن
کسی دوسرے کو اپنی عوض میدان مین بھیجون جو کچھ ہو سب امور سپرد بخدا ہین جو اُسکی مشیت ہی وہ ہوتا ہے آخر
ہے بندہ مجبور ہے تم لوگ اس بات مین دخل نہ دو مین ضرور اُسکے مقابلے مین جاؤنگا گو یہ ساحر
معلوم ہوتا ہے اسی سبب سے آج اُسنے مجھکو پکارا ورنہ اور پہلوان آتے تھے اور اور سردارون
کو بلاتے تھے اور مقابلہ کرتے تھے ہنر پہلوانی دکھاتے تھے مگر آج تک کسی نے میرا نام نہین لیا
جب اشراق مکار نے شب کو یہ انتظام بذریعہ ساحران کر لیا ہے کہ حرز ہیکل اور اسم اعظم میرے
قابو مین نہ رہا اُسوقت اُسنے اس ساحر کو میدان مین بھیجا ہے سردارون نے بہت بہت چاہا
اور سب طرح سے منع کیا اور چاہا کہ صاحبقران زمان میدان مین نہ جائین مگر صاحبقران نے کسی کا کہنا
قبول و منظور نہ فرمایا گھوڑے کو بڑھا کے میدان مین آئے جو جو سردار ان کی تھے اُنھون نے اُن پہلوانون
سے جاکر کہا جو طلسم کے واقف کار تھے کہ تم اسوقت ہوشیار رہنا یقین ہے کہ صاحبقران زمان سے یہ ساحر
بمکر و فطرت مقابلہ کرے اور سحر کرکے صاحبقران زمان کو بیہوش کر دے لہذا تم لوگ ہوشیار

رہنما ساحرون نے کہا ہم لوگ حتی الوسع کوشش کرینگے مگر جو ساحر اسوقت وہان موجود ہین اُنسے
ہم کسی طرح مقابلہ نہین کر سکتے یہان تو یہ گفتگو تھی لیکن صاحبقران اُس پہلوان نقلی کے مقابلے مین پہونچے
اُس نے چہرۂ صاحبقران پر نظر کی کہا اے عرب تو اس حالت مین کیا مقابلہ کریگا تیرے حواس
تلک تو بجا نہین امیر نے فرمایا تجھے میرے حواس سے کیا کام ہے اگر مقابلہ کرتا ہے تو جو حربہ رکھتا
ہو پیش کر اگر قصد مقابلہ نہین ہے واپس جا اور کسی پہلوان کو جسے دعوی ہو میدان مین بھیج اُسنے جواب
دیا کہ اے حمزہ مین تمسے اسوقت مقابلہ کیا کرون تم اسقدر بھی طاقت اپنے مین نہین رکھتے جو میری
ایک ضرب اُٹھا سکو صاحبقران نے فرمایا اگر مین تیری ضرب نہ اُٹھا سکونگا ہلاک ہونگا تیرا مطلب برآئیگا
اُسنے کہا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو وار کر صاحبقران نے جواب دیا کہ آجتک بڑے بڑے پہلوانون
سے مقابلہ ہوا مگر کبھی مین نے وار مین سبقت نہین کی بھلا مین اسوقت کیونکر وار مین پیشدستی کرونگا اُس
جوان نے بہت کہا مگر صاحبقران نے منظور نہ فرمایا جب وہ جوان مجبور رہا تو صاحبقران سے کہا
اے حمزہ مین وار کرتا ہون اگر کچھ جرارت ہے تو میرے وار کو روک امیر پشت مرکب پر سنبھل کے
بیٹھے اور اُس پہلوان نقلی نے وار کیا صاحبقران نے وار کو خالی دیا گو امیر کو بڑی تکلیف ہوئی
مگر جرارت کا تقاضا یہ تھا کہ حریف پر تکلیف نہ ظاہر ہوئی صاحبقران وار کو خالی دیکر پھر پشت مرکب
پر سنبھلے اُسنے دوسرا وار تلوار کا کیا امیر نے اُس وار کو سپر پر رد کا چاہا بارے بچا کے کلائی پر ہاتھ
ڈالدین کہ مرکب صاحبقران بھڑکا امیر سے پشت مرکب پر بسبب ضعف کے نہ سنبھلا گیا چونکہ شہسوار
عرصہ جرارت تھے گھوڑے کی پیٹھ سے کود کے الگ کھڑے ہوئے گھوڑا زمین پر گرا صاحبقران
نے اُس پہلوان نقلی کیطرف دیکھکر فرمایا کیا یہی شرط جرارت ہے کہ بذریعہ سحر کے مقابلہ کرو اُسنے جواب
دیا اے حمزہ جب تجھسے مقابلہ نہ کرسکا تو اب یہ کہتا ہے آج میرے ہاتھ سے جان سلامت لیکر نہ جائیگا
صاحبقران کو یہ کہنا ناگوار ہوا تلوار میان سے لیکر چاہتے تھے کہ اسکے سر پر وار کرین اُس نے سپر
اُٹھائی سایہ سپر جو صاحبقران کے چہرۂ مبارک پر پڑا بینائی مین فرق آگیا دنیا سیاہ نظر آنے لگی وہ
کافر تلوار علم کرکے اس ارادے سے امیر کی طرف چلا کہ سر صاحبقران بدن سے جدا کرے یہ
حال دیکھکر تمام لشکر تلوارین لیکر صاحبقران کے بچانیکو بڑھا اشراق نے جو یہ کیفیت دیکھی اُسنے
اپنے لشکر کو اشارہ کیا اسکا لشکر بھی آگے بڑھا سرداران اسلام نے صاحبقران کو آگے
چارون طرف سے گھیر لیا امیر بیہوش ہوکے زمین پر گرے سردارون نے چاہا صاحبقران
کو نکال لیجلین مگر اشراق کا لشکر بہت تھا یہ لوگ صاحبقران کو لیکر نکل نہ سکے اور اشراق
کے لشکر مین جو ساحران نامی تھے اُنھون نے سحر کرنا شروع کیا سب سرداران اسلام بیہوش
ہوہو کے گرنے لگے جب یہ نوبت پہونچی اور سب مجبور ہوئے تو ہر ایک نے دست دعا بلند کرکے
درگاہ کریم کارساز مین عرض کی اے رب حقیقی اے مالک تحقیقی اسوقت تیرے بندے دست کفار
سے ہلاک ہو رہے ہین مدد کا وقت ہے دست کفار سے بچانا تیرا کام ہے سب نے ایسی رجوع قلب
سے دعا کی کہ مقبول درگاہ الٰہی ہوئی صحرا سے گرد اُڑی سب لوگ اُسطرف مخاطب ہوے وہ گرد برطرف
ہوئی سب نے دیکھا بدیع الملک نامدار بصد شوکت و وقار گھوڑے کو دوڑائے ہوئے آئے

مین قریب آ کر شاہزادے نے نعرہ کیا نعرہ بدیع الملک نوجوان سے بمیدان شجاعت فتح و نصرت ہست
کام من ہ اگر نامش بنی دانی بدیع الملک نام من ہ لشکر اسلام نے جو نعرہ بدیع الملک کی آواز سنی سب کے
تن بیجان مین جان آئی کفار کے چہرون پر اداسی چھائی بدیع الملک نامدار نے تلوار میان سے لی مانند شیر
غضبناک لشکر کفار پر گرے لوح چمکائی جسقدر سردار اسلام مبتلائے سحر تھے سب کو ہوش آیا صاحبقران
کو بھی افاقہ ہوا ہوش آتے ہی اسیران اسلام تلوارین پکڑ کے فوج کفار پر ٹوٹ پڑے جنگ مغلوبہ ہونے
لگی اشراق نے باواز بلند کہا اب کوئی سحر نہ کرے تیغ و خنجر سے مقابلہ کرو اب سحر کام نہین کریگا طلسم کشا آ گیا
تورج نے اپنے لشکر کے جوانون سے کہا یہ وقت امتحان ہے خبردار حریف کو خیال مین نہ لانا جہانتک
ممکن ہو ہنر جنگ دکھانا آج آخری معرکہ ہے اگر آج لشکر حریف پر فتح پائی تو تاقیامت نام رہیگا اشراق بھی
ایسی ہی باتین کر رہا تھا اپنے لشکر کے دل کو بڑھا رہا تھا کیفیت یہ تھی کہ دریائے خون جاری تھا سر فسردن
کے مانند حباب تیرتے پھرتے تھے ڈھالین مانند گھٹا کے اٹھی تھین تلوارین بجلی کیطرح چمک رہی تھین
جوانان شیر دل مانند رعد کے گرج رہے تھے دلیران اسلام کی یہ حالت تھی کہ جو سردار جس صف پر
گیا ستھراؤ کر دیا خصوصاً عزیزان صاحبقران دو دو چار چار جوانون کو تاک تاک کے قتل کرتے تھے بدیع الملک
نامدار علم فوج کیطرف بڑھتے جاتے تھے صاحبقران بھی لوح کی برکت سے صحیح و سالم ہو گئے
تیغ آبدار سے کفار کو واصل جہنم کر رہے تھے مگر ایرج نامدار جو بدیع الملک کی جرات دیکھ رہے
تھے انھون نے بھی لڑائی لیکن جان لڑائی تھی ایک جانب بدیع الملک صفون کی صفائی کرتے
ہوئے جاتے تھے دوسری طرف ایرج نامدار سر اعدا کا رہنہ برساتے تھے شاہزادہ سکندر فرخ لقا
ایک غول مین گرم پیکار تھے ایک جانب شاہزادہ آصف انجم طلعت عذاب جان کفار تھے کسی
طرف بدیع الملک کافرون کو قتل کر رہے تھے کسی جانب رفیع الملک اعدا کا خون بہا رہے تھے
اگر رستم ثانی ایک صف کو تباہ کر گئے نکل گئے تو شاہزادہ خسرو زرین علم نے دو تین صفین توڑ کر
نعرہ کیا مسکرا کے رستم ثانی کیطرف نگاہ کی رستم اور آگے بڑھے پہلوانون کو قتل کیا اس ہنگامے
مین بختگان نے زمرد ثانی سے کہا کہ آپ اسوقت کیفیت جنگ ملاحظہ فرما رہے ہین اب اشراق
اور لشکر اشراق دست مسلمانان سے نہ بچیگا آج سب کا خاتمہ ہوگا اگر موقع ملے نکل چلیے زمرد ثانی نے
جواب دیا کہ اے بختگان مین بھی اسی فکر مین ہون مگر کچھ بس نہین ہے اگر اسوقت لشکر سے نکلتا
ہون تو ضرور اشراق کی نگاہ مجھپر پڑیگی اور وہ سحر کرکے سب مجھے اور تمھین اسیوقت ہلاک کریگا اس
سبب سے مین جانا اچھا نہین جانتا ہون آئندہ جو تمھاری راے ہو بختگان نے کہا اس مجمع مین
اشراق جادو کیونکر دیکھیگا زمرد نے کہا اگر وہ کسی مجمع مین ہوتا تو مین یہ خیال کرتا مگر وہ تو سامنے موجود
ہے جسقدر مجمع ہے آگے ہے یہان کوئی نہین ہے دیکھو اشراق رہ رہ کے میری طرف دیکھتا ہے اُسے
شاید میری طرف سے یہی خیال ہے بختگان نے کہا اگر اسوقت یہان ٹھہرے رہے تو زندہ بچنا مشکل ہے
زمرد نے کہا ہر طرح مرنا ہے اگر اشراق بھاگتے دیکھے گا تو سحر کرکے مار ڈالیگا اور اگر یہان ٹھہرے رہینگے
تو طلسم کشا آ کے قتل کریگا پھر بھاگنے سے کیا فائدہ ہے بختگان نے کہا یہ بات ضرور ہے مگر رہنا فرض
نہین کیونکہ یہان ٹھہرے رہنے مین مرنے کی امید قوی ہے اور بھاگ چلنے مین یہ بھی گمان ہے کہ اگر اشراق کی

نگاہ نہ پڑی تو نکل گئے اور جان سلامت رہی زمرد نے کہا جو تیری خوشی ہو مجھے ہر طرح منظور ہے اسوقت اپنی جان بچانا ضرور ہے یہ سنکے زمرد ثانی چاہتا تھا کہ آگے بڑھنے کا ارادہ کرے اور سخت سے کو دکر مع بختگان فرار کر جائے کہ بدیع الملک نامدار صفون کو درہم و برہم کرتے ہوئے قریب علمدار فوج کے پہونچ گئے علمدار نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے نیزے کو ضرب تیغ سے قلم کیا اسکے ہاتھ کو بھی قتل کیا علم فوج کو قلم کرکے علمدار کو قتل کرتے ہوئے آگے بڑھے اشراق جادو کے قریب پہونچے اشراق نے تلوار کا وار کیا شاہزادے نے وار کو سپر پر روکا اسنے کہا او طلسم کشا ادب لازم ہے کہ مین پادشاہ اس طلسم کا ہون اور بندہ خاص خداوند آئینہ اندام کا ہون اگر تو نے ذرا بھی بے ادبی کی تو ابھی خداوند تجھے جلاکر خاک کر دینگے یہ نہ جاننا کہ خداوند یہان موجود نہین ہین اگر میرا خون زمین پر گریگا ابھی اس طلسم کا طبقہ اُلٹ جائیگا تیرا لشکر بھی غرق زمین ہوگا بدیع الملک نے فرمایا او مکار ہم تجھے کیا سمجھتے ہین اور آئینہ اندام کی کیا حقیقت جانتے ہین اگر اُس مین ذرا بھی قدرت ہوگی تو اپنی جان بچاکر جانب ایوان کیون بھاگ جاتا اگر تجھے اپنی جان پیاری ہے تو آئینہ اندام جادو پر لعنت کر اور دین اسلام اختیار کر اور اطاعت صاحبقران نامدار کی قبول کر تو جان بچے ورنہ اسوقت تیرے لشکر مین کوئی زندہ نہ بچے گا سب کا خون ناحق تیری گردن پر ہوگا اشراق نے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین کر طمانچہ مارا کہ سر اسکا اُڑ گیا زمین پر گرکے تڑپنے لگا اسکا زمین پر گرنا تھا کہ تاریکی چھاگئی ہوا ئے تند چلنے لگی سنگ باری برف باری ہونے لگی برقین زمین پر گرنے لگین آوازین مہیب آنے لگین ایک تلاطم برپا ہوا اشجار تون کے گرنے کی آوازین آنے لگین بدیع الملک نے لوح چمکائی تاریکی دفع ہوئی ایک آواز آئی کشتی مرا نام من اشراق آئینہ پرست جادو سلطان طلسم نہ طاق بود افسوس مرد یم و جاندادیم و بمطلب خود نرسدیم یہ آواز جو بلند ہوئی اور لشکر مین سب نے سنی ساحرون کے ہوش اُڑگئے بختگان نے زمرد ثانی سے کہا اے شہنشاہ اب وقت اچھا نہین ہے اور یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے جلد یہان سے نکل چلیے دیکھیے بدیع الملک قریب آگیا ہے لشکر کی ہمت مین فرق آچکا اب کوئی مقابلہ نہ کر سکیگا زمرد نے کہا اے بختگان اسوقت یہان سے نکل چلنا بہت دشوار ہے چارون طرف سرداران حمزہ پھیلے ہوئے ہین جسطرف جاؤنگا فوراً سرداران حمزہ گھیر کر مار ڈالینگے اور یہان ٹھہرنا پھر بھی باعث امان ہے یقین ہے تورج کچھ جرأت کرے اور طلسم کشا کو روکے علاوہ اسکے اور ساحران نامی موجود ہین ابھی وہ لشکر کو ٹھہرا لینگے طلسم کشا کی مجال نہین جو ابھی یہان آ پہونچے مین اسکا منتظر ہون کہ طلسم کشا اور کسی طرف مخاطب ہو تو مین نکل چلون بختگان نے کہا آپکو اختیار ہے اگر جان بچانا ہے تو یہان سے نکل چلیے ورنہ آج جان بچتی نہین معلوم ہوتی ہے زمرد نے کہا جو کچھ ہونیوالا ہے وہ ہوگا واقعی آج جان بچنا بہت دشوار ہے تورج نے زمرد ثانی کو اس حالت مین پایا گھوڑے کو بڑھا کے اسکے قریب آیا کہا اے زمرد ثانی خبردار ہراسان نہو نا مین ہر طرح تیری مدد کرونگا اسوقت طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا آج جو کچھ ہونیوالا ہے ہو جائیگا میرے دل کی حسرت بھی نکل جائیگی اگر طلسم کشا نے اشراق جادو کو قتل کیا تو کیا ہوا ہم بجائے اشراق مجکو تصور کرو مین اسوقت لڑائی مین اپنی کہان لڑا نے دیتا ہون اگر طلسم کشا کا لشکر زیادہ ہے تو ہمارے یہان

بھی لشکر دیوان موجود ہی اگر اُسکو اپنے لشکر پر ناز ہے تو ہمین بھی اپنی فوج پر دعوی ہے ساحران نامی ایسے ایسے
موجود ہین کہ اگر سحر کا وقت آجائیگا تو انکے سحر سے کسی کو امان نہ ملیگی ابھی ابھی لشکر اسلام کی کیا کیفیت تھی
ایسے ایسے ساحر موجود ہین مین پھر ویسا ہی انتظام کرونگا کر پھر لشکر اسلام کی وہی حالت بنا دونگا زمرد
نے اسکو جواب دیا کہ اے تورج تم جو کچھ کہہ رہے ہو بے مجھے یقین ہے مگر مین نے آجتک مسلمانون کو شکست
اُٹھاتے نہین دیکھا اور اب طلسم کشا کا اقبال ترقی پر ہے اور اہل اسلام اسوقت ضرور فتحیاب ہونگے اگر یہ نہوتا
تو اسوقت بدیع الملک کیون آتے نہین معلوم کہان تھے اور کس کام مین مصروف تھے جو عین وقت جنگ مین
آکر پہونچے اور کس حال بیکسی مین حمزہ ثانی کی آکر مدد کی ورنہ اسوقت صاحبقران کا کام تمام ہوچکا تھا
ایک دم بھر طلسم کشا اور نہ آتا تو حمزہ مع جملہ سردارون کے گرفتار ہوچکا تھا اگر بعد گرفتاری حمزہ طلسم کشا
آتا بھی تو کیا کرسکتا اکیلا تنہا کیا بنا تا اس کو بھی کسی طرح گرفتار کر لیتے تورج نے کہا اے زمرد خبردار
ایسے خیالات اپنے دل مین نہ لا دل کو قوی رکھنا چاہیئے لشکر حریف کیا مال ہے ایک دم مین
تو مین سب کو مٹا دونگا زمرد نے جواب دیا کہ مین ہرگز تمھاری رائے کی تائید نہ کرونگا کیونکہ
اسوقت دیکھ رہا ہون کہ طلسم کشا کس شد و مد سے سب کو قتل کرتا ہوا آتا ہے تورج نے کہا
ابتک مین اشراق کی خوشی کے موافق جنگ کرتا تھا اور اب مین اپنی طبیعت کے موافق لڑونگا اشراق
طریق جنگ سے واقف نہ تھا اس سبب سے یہ بات ہوئی ورنہ طلسم کشا اسقدر زور نہ پکڑتا اور پسپا ہوتا
ہوا چلا جاتا اب تم میرے انتظام جنگ کا تماشہ دیکھو کہ مین کس طریق سے جنگ کرتا ہون زمرد نے
بختگان کیطرف دیکھا بختگان نے کہا آپ تورج کے کہنے کا اعتبار نہ کرین اسکی اسوقت قضا آئی ہے مگر
اس سے ظاہری انکار کرنا مناسب وقت نہین ہے زمرد اسکی بات کو سمجھ گیا کہا اے تورج اسوقت
تمھاری باتون نے میرے دل کو قوی کیا ورنہ مین ہرگز میدان جنگ مین نہ ٹھہرتا مگر اب تم یہان نہ ٹھہرو
لشکر کی حالت دیکھو سب کو جنگ پر آمادہ کرو تورج زمرد کے پاس سے آگے بڑھا لشکر مین آیا
لشکریون سے باواز بلند کہا اے بہادران تہور شعار یہ وقت جانبازی ہے اگر اسوقت لڑ بھڑ کر مر بھی
جاؤ گے تو تاقیامت تمھارے نام زندہ رہین گے اگر جنگ سے منھ پھیر و گے بودے کہلاؤ گے
مردان عالم تمھارے حال پر خندہ زنی کرینگے تورج تو یہ کہتا ہوا آگے نکل گیا اسطرف بدیع الملک
صفون کو درہم برہم کرکے زمرد کے تخت کے قریب پہونچے بختگان نے جو بدیع الملک کو آتے
ہوئے دیکھا زمرد سے کہا اے شہنشاہ غضب ہوا بدیع الملک قریب تخت آپہونچے اب بھی اگر
جان عزیز ہے تو یہان نہ ٹھہریئے بدیع الملک کی نگاہ اسی طرف ہے زمرد نے بدیع الملک کو جو آتے
دیکھا چاہا تخت سے کود کے بھاگے مگر بدیع الملک قریب پہونچ چلے تھے جیسے ہی اُسنے تخت سے کودنے
کا ارادہ کیا بدیع الملک نے للکار کے کہا او زمرد بے ایمان خبردار قدم آگے نہ بڑھانا بختگان تخت
سے کودا بدیع الملک نے ہاتھ مارا کہ سر اسکا اُڑ گیا اسکے مرتے ہی زمرد ثانی بھی تخت سے کودا
بدیع الملک نے اسکو بھی ٹوکا زمرد بھاگا شاہزادے نے اسکی کمر پر تلوار لگائی اس کے بھی دو ٹکڑے
ہوئے بدیع الملک نے شکر خدا کیا فوج کیطرف مخاطب ہوئے صاحبقران زمان نے
جو یہ کیفیت دیکھی باواز بلند بدیع الملک کو آفرین کی شاہزادے نے جھک کے سلام کیا پھر جنگ

مین مصروف ہوا صفون کو درہم برہم کردیا لشکری عاجز ہوگئے قدم میدان مین نہ تھمے سب نے فرار
پر قرار کیا لشکر اسلام نے تعاقب کیا تھوڑی دور تک لشکر کفار بھاگا جب اس مین بھی جان بچتی نظر
نہ آئی سب مجبور ہوئے امان طلب کی تورج نے جو یہ کیفیت دیکھی اقرات جادو سے کہا اب
یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے جسطرح بن پڑے نکل چلو اقرات جادو نے کنجیبک جادو سے کہا کہ
تورج کی یہ رائے ہے کنجیبک نے کہا مین بھی اسی کی رائے کی تائید کرتا ہون اقرات جادو نے
کہا اے تورج تم میرے کاندھے پر بیٹھو مین ابھی یہان سے پرواز کرتا ہون لشکر اسلام مین کوئی مجکو نہ پائیگا
تورج کاندھے پر سوار ہوا اقرات جادو پر پرواز پیدا کرکے وہان سے اڑا اس طرف ساحر
بدیع الملک کے قریب آئے سب نے عفو تقصیر چاہی اسلام قبول کیا بدیع الملک نے سب کو
صاحبقران کے پاس بھیجا صاحبقران سب کو کلمۂ طیبہ تعلیم فرما رہے تھے کہ بدیع الملک نے
دیکھا ایک ساحر لشکر کفار سے تورج کو اپنے کاندھے پر لیئے ہوئے بلند ہوا بدیع الملک نے
کمان اتاری اسم اعظم الٰہی وِردِ زبان کیا تیر سر کردیا ایک ہی تیر مین اقرات جادو اور تورج بدرگ
حرامی زخمی ہوئے دونون زمین پر گرے تورج کے گلے پر تیر پڑا تھا نشانہ اقرات جادو کا بھی نشانہ
ہوا تھا تورج ہچکیان لے رہا تھا کہ رستم بن ایرج قریب آئے میان سے تلوار بقصد تعجیل کھینچکر
سر تورج کا جدا کیا بدیع الملک نے جو یہ حال دیکھا ہنس کر کہا اے رستم ثانی سبحان اللہ تمھاری
عادت مردہ کشی بھی بعض مقام پر دل خوش کردیتی ہے اگر اسوقت تم تورج کا سر جدا نہ کرتے تو ہرگز یہ نہ مرتا
بدیع الملک نے جو اسطرح بقصد طنز یہ کلمہ کہا رستم کو بہت برا معلوم ہوا گو محجوب تو ہوئے مگر تلوار لیکر
بدیع الملک کی طرف چلے کہا مین تمھین قتل کرونگا اپنی تلوار تمھارے لہو سے بھی بھرونگا بدیع الملک
نے فرمایا مین مردہ نہین ہون جو تمھارے قتل کرنے سے سر میرا جدا ہوجائے اگر تمھین ایسا ہی نام کرنا ہے
تو مین اور کسی ساحر کو نشانہ تیر قضا کرتا ہون تم اسکا سر بھی اسیطرح تن سے جدا کرنا اور میرے نسبت
اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ بہت بری ہوگی رستم نے کچھ سماعت نہ کی تلوار لیکر آگے بڑھے
بدیع الملک نے بھی تلوار کھینچی صاحبقران زمان مجمع ساحران اپنے ہمراہ لیے ہوئے کچھ دور بڑھ
آئے تھے اور اسوقت شور و غل کے سبب سے امیر کو خبر بھی نہوئی کہ بدیع الملک کس طرف ہین اور
رستم بن ایرج کہان ہین یہان جو لوگ موجود تھے ان مین یہ طاقت نہ تھی جو وہ بچا سکتے سب مجبور
تھے آپس مین کہتے تھے کہ آج غضب ہوا بدیع الملک کے ہاتھ سے رستم کی قضا آئی ہے کہان
بدیع الملک نامدار کہان رستم عالیوقار گو دونون ایک ہی صدف کے گوہر ہین تیغ شجاعت
کے جوہر ہین مگر بدیع الملک کی اور بات ہے یہ لائق صاحبقرانی ہین گو رستم ثانی نے بھی بہت سے
کارہائے نمایان کیے ہین مگر بدیع الملک نامدار نے وہ وہ کام انجام دیے ہین کہ صاحبقران
نے فرمایا کہ صاحبقرانی تمھین پر ختم ہے سوائے تمھارے اس کام کا انجام دینے والا لشکر اسلام مین اسوقت کوئی
نہین ہے اور بارہا امیر کی زبان سے یہ بھی سنا ہے کہ بدیع الملک ہمت و جرات مین لاثانی ہے لائق
صاحبقرانی ہے کسکی مجال ہے جو ہمت و شجاعت مین بدیع الملک سے آنکھ ملاسکے مقابلے کی تاب لاسکے یہ
لوگ تو یہ باتین کر رہے تھے مگر بدیع الملک کے قریب رستم ثانی پہونچے بدیع الملک نے کہا اے رستم

اگر جان بچانا چاہتے ہو تو میرے سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ مجھے صاحبقران زمان سے شرمندہ ہونا
پڑیگا امیر بھی فرماینگے کہ تمھین ایک نحیف و نزار کو قتل کرتے شرم نہ آئی اسوقت مین کیا جواب
دونگا رستم نے تلوار بقصد اُٹھائی کہ صحرا سے گرد اُڑی رستم نے ہاتھ روکا بدیع الملک بھی اُسطرف
مخاطب ہوگئے دامن گرد شکافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار زرنگار پوش گھوڑے کو
تیز کیے ہوئے آتا ہے اُس نقابدار نے قریب آکے بدیع الملک کو سمجھایا رستم کو بھی ہٹایا شاہزادہ
بدیع الملک نے کہا اے نقابدار آج بہت دنون کے بعد تجھے دیکھا نقابدار نے کہا قسمت نے
آج یہ دن دکھایا کہ آپ لوگون کی زیارت حاصل ہوئی اب خدمت فیضدرجت صاحبقران مین
چلونگا شرف قدمبوسی حاصل کرونگا بدیع الملک نقابدار کو ہمراہ لیے آگے بڑھے لوگون نے
بدیع الملک اور رستم بن ایرج کی جنگ کی بھی کیفیت سے امیر کو مطلع کیا تھا صاحبقران
اسطرف تشریف لاتے تھے راہ مین بدیع الملک سے ملاقات ہوئی صاحبقران نے دیکھا کہ
شہزادہ بدیع الملک نقابدار زرنگار پوش سے باتین کرتے ہوئے آتے ہین امیر نے سرداران
نامی سے فرمایا معلوم ہوتا ہے نقابدار سے کچھ جنگ کی نسبت گفتگو ہوئی بہت دنونکے بعد آج اُس نقابدار
کو دیکھا بارہا سبائل کی لڑائیون مین آیا ہے اُسنے اکثر سرداران اسلام کی مددبھی کی ہے مگر دو ایک بار
مقابلہ بھی ہوگیا ہے نہین معلوم یہ کون ہے سرداران نے عرض کی یا صاحبقران جو ہوگا معلوم ہو جائیگا
ابھی بدیع الملک اُس سے باتین کرتے ہوئے آتے ہین یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک قریب پہونچے
نقابدار نے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر مزاج پرسی کی نقابدار نے عرض
کی اگر اسوقت مین نہ آتا تو غضب ہو جاتا یہ کہکے بدیع الملک اور رستم بن ایرج کی کیفیت بیان
کی صاحبقران قتل تورج کی خبر سنکر خوش ہوئے بدیع الملک کو بہت کچھ آفرین و مرحبا کہا رستم بن
ایرج کو یہ بات بھی خلاف ہوئی مگر بخاطر صاحبقران سے کچھ کہہ نہ سکے امیر سب کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے خیمہ
گاہ کیطرف پھرے طبل خوشی بجا سب سرداران شادان و فرحان فتح و فیروزی اپنے خیمہ گاہ کیطرف واپس آئے
سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین آئے نقابدار نے اپنے ملازمین سے بارگاہ آراستہ کرنے کو
حکم دیا اُسیوقت نقابدار کیواسطے بارگاہ آراستہ ہوئی نقابدار زرنگار پوش اپنی بارگاہ مین گیا جب
سب لوگ تھوڑی دیر استراحت کر چکے صاحبقران نے ہر ایک کو طلب کیا نقابدار بھی بارگاہ صاحبقران
مین حاضر ہوا امیر نے فرمایا اے نقابدار کس ارادے سے آئے ہو نقابدار نے عرض کی یا امیر ارادہ ہے
کہ ہمراہ رکاب فیض انتساب خانہ کعبہ چلون اور شرف خدمت حضرت پیغمبر آخرالزمان حاصل کرون امیر
نے فرمایا اے نقابدار اب نقاب چہرے سے ہٹاؤ صورت دکھاؤ نقابدار نے نقاب الٹی سب
نے دیکھا ایک جوان ہاشمی صورت صاحبقران سے مشابہ حسین جمیل صاحب شان و شوکت ہے سب
کو حیرت ہوئی امیر نے فرمایا اے نقابدار اپنا نام بتاؤ کیفیت جو صحیح ہو اُس کو نہ چھپاؤ نقابدار نے
عرض کی یا صاحبقران مین آپ کا فرزند ہون ابو العلاء دیلمی میرا نام ہے دختر شاہ دیلم
میری والدہ ماجدہ ہین امیر نے شاہزادہ ابو العلاء دیلمی کو گلے سے لگایا سب نے مبارکباد
دی صاحبقران نے بزم عشرت کا سامان مہیا کیا سب سرداران نامی و گرامی جمع ہوئے صاحبقران نے

فرمایا کہ اب میرا ارادہ ہے کہ خدمت میں حضرت پیغمبر آخر الزمان کے جاؤن اور شرف قدمبوسی حاصل کرون لہذا منظور یہ ہے کہ بعض لوگونکو رخصت کرون اور جو جو باتین مجھ پر فرض ہین اُنسے بھی فراغت حاصل کرون سب نے عرض کی یا صاحبقران ہم سب کی خوشی یہ ہے کہ ہمراہ رکاب حضور خدمت خاتم الانبیا مین چلین اور شرف زیارت حاصل کرین امیر نے فرمایا بعد مین آپ لوگونکو اختیار ہے پیشتر جو باتین مجھپر فرض ہین اُنسے مین فراغت حاصل کرلون سب خاموش ہو رہے صاحبقران نے فرمایا کہ ملکہ اختر جمال کا عقد بدیع الملک کے ساتھ پہلے ہوجانا چاہیے اسکے بعد رستم بن ایرج کا عقد ملکہ ضوبان کے ساتھ ہوجانا چاہیے اور آصف انجم طلعت کا عقد ملکہ برجیس گیسو کشا کیساتھ ہوجانا چاہیے اور شہنشاہ گوہر کلاہ کا عقد ملکہ خورشید چشم کے ساتھ ہوجانا چاہیے خواجہ نے جو یہ سنا بہت خوش ہوئے امیر نے اُسیوقت سامان عقد درست ہونیکا حکم فرمایا خواجہ نے فوراً بندوبست کیا حسب دستور قدیم اُسیوقت سبکا عقد ہوا جب صاحبقران نے سب کے عقد سے فراغت پائی صحبت برخاست کی بدیع الملک ملکہ اختر جمال کی بارگاہ مین تشریف لیگئے رستم بن ایرج ملکہ ضوبان کی بارگاہ مین گئے اسیطرح ہر ایک اپنی اپنی بارگاہ مین گیا شب بھر سب نے بعیش و عشرت بسر کی صبح کو امیر ادائے فریضہ سحر بارگاہ مین جلوہ فرما ہوئے تو امیر نے سب کو طلب فرمایا ہر ایک حاضر خدمت صاحبقران ہوا صاحبقران نے فرمایا مین یہان ایک ماہ تک قیام کرونگا چند سرداران کو اکثر ملکون کی حکومت پر روانہ کرتا ہے سب نے قبول کیا صاحبقران نے اُس روز منذر شاہ اور زرنگ حبشی کو جانب مغرب اُنکے ملک کی طرف روانہ کیا گو اُن لوگون نے عذر کیا مگر امیر نے قبول نہ فرمایا اور فرمایا کہ جس سے جس کام کو کہون انکار نہ کرے ورنہ مجھے صدمہ پہونچیگا اور مین جو ارادہ کرچکا ہون وہ ضرور پورا کرونگا سب مجبور ہوئے بعد منذر شاہ کے صاحبقران زمان نے طوق حران حرانی و کبابہ چینی و قلابہ چینی کو جانب دربند علانیہ روانہ کیا اُنکے بعد اسفانوش بل و قدح نوش و نیونوش و آرزنوش کو مع اُنکی سپاہ کے جانب یونان رخصت کیا پھر عبد الجبار و عبد القادر کو مع اُنکی سپاہ کے جانب حلب روانہ کیا اُنکے بعد نعمان بن عقیل کو بادشاہی مصر عطا فرماکر جانب مصر روانہ کیا پھر فرسنگ بن کندہور کو مع قرشی و ترشی و کیسا سے فرنگ و ابرہہ فرنگ کے جانب فرنگ روانہ فرمایا پھر ملک فرخ و دارا ب و بہلول عسعس گویا ملک خورشید و عنقائے عنفوبل گردن و کاکات زنگی کو منزل ازرلہ کے جانب روانہ کیا پھر دوسرے دن اُس کے بیٹون کو ملک قہستان کیطرف روانہ کیا پھر محراب شاہ کرسی نشین کو مع اُس کی سپاہ کے جانب سیستان روانہ کیا پھر نوح اور سراب افغان دیوانہ سر برہنہ کو جانب نیشا پور روانہ کیا پھر مہلیل وغیرہ کو اصفہان کیطرف بھیجا اُسکے بعد اسیطرح جب صاحبقران زمان اکثر سردارون کے ملکون مین انکو روانہ کرچکے تو خواجہ نے فرمایا کہ خواجہ زادونکو بلائیے مجھے اُنسے کچھ تحقیق کرنا ہے خواجہ نے اُسیوقت فرزندان بزرجمہر کو بلایا امیر نے فرمایا آپ لوگ ملاحظہ فرمائین کہ مین کتنی جمعیت سے خدمت باسعادت حضرت خاتم الانبیا مین جاؤن خواجہ زادون نے از راہ رمل دریافت کرکے عرض کی یا صاحبقران آپ بہتر آدمیون کو لیکر خدمت مین خاتم الانبیا کے جائیے گا اور کوئی سوا اُنکے آپ کے ہمراہ نہ ہوگا صاحبقران زمان نے فرزندان بزرجمہر کو بصرہ کی بادشاہ عطا فرماکر رخصت کیا اور دوسرے روز جشن کیا بدیع الملک کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ اے حاضرین انجمن ابھی بعض کفار سے عوض خون عزیزان لینا ہے اور مین عہد کرچکا تھا کہ بعد قتل زہرہ ثانی بیت خانہ کعبہ جاؤنگا اور یاد الٰہی مین مصروف

ہونگا پھر واپس نہ آؤنگا لہذا مین اب اُن کفار سے عوض خون عزیزان نہین لے سکتا اور یہ کام ہو نہ سکا بدیع الملک کے دوسرا انجام نہین دے سکتا لہذا آج سے مین بدیع الملک کو صاحبقران بناتا ہون تم ہر ایک کو لازم ہے کہ مثل میرے بدیع الملک کو تصور کرے اور اطاعت بدیع الملک سے منھ نہ پھیرے گو یہ کلمات صاحبقران بعض لوگون کے خلاف ہوئے مگر شوق زیارت حضرت خاتم الانبیا مین کسی نے کچھ جواب نہ دیا سب خاموش رہے امیر نے بانہ ہائے صاحبقرانی بدیع الملک کو عطا فرمائے بعدہ درجہ تعلیم بھی فرمایا بدیع الملک صاحبقران ثالث کے لقب سے مشہور ہوئے سب مال و خزانہ شاہزادہ بدیع الملک کے قبضے مین آیا امیر نے فرمایا اے بدیع الملک پہلے ایوان نرطاق کو فتح کرکے آئینہ اندام جادو کو قتل کرنا پھر اور جو جو کافر اس لائق ہین کہ وہ سوائے قتل کے دوسری سزا نہین پا سکتے انھین ہرگز زندہ نہ چھوڑنا انشاء اللہ المستعان بہت جلد تمسے ملاقات ہوگی مگر جہانتک ممکن ہو کفر کی ہستی کو مٹا کے مجھسے ملنا بدیع الملک نے عرض کی جیسا آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہوگا ایک کافر کو زندہ نہ چھوڑونگا صاحبقران نے بدیع الملک کو بہت کچھ تسلی و تشفی دی بہت نصیحتین کین بدیع الملک نے امیر کے سب نصایح کو تسلیم کیا صاحبقران نے لشکر بدیع الملک کیواسطے حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر سے علیحدہ ہو اور جو لوگ ہمارے ہمراہ جانیکا ارادہ رکھتے ہون وہ علیحدہ ہون بدیع الملک کے خادمون نے بارگاہین اپنے لشکر کی الگ جاکر آراستہ کین بدیع الملک بھی صاحبقران سے رخصت ہوکر آئے امیر نے فرمایا اے بدیع الملک مجھے صرف شمار کرنا ہے کہ خواجہ زادون نے حکم لگایا ہے کہ میرے ہمراہ کل بہتر آدمی خدمت مین خاتم الانبیا کے پہونچین گے اسواسطے مین نے تمھارے واسطے بارگاہین الگ آراستہ کرائی ہین یہ کہکے صاحبقران زمان نے خواجہ سے کہا کہ اب شمار کرو کہ میرے ہمراہ چلنے والے کسقدر آدمی ہین خواجہ باہر آئے شمار کیا کل ایک سو چالیس سردار نکلے خواجہ نے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوکر عرض کی یا امیر ایک سو چالیس سردار ہمراہ چلنے کا ارادہ رکھتے ہین امیر نے فرمایا کہ مجھسے فرزندان بزرجمہر نے کہا ہے کہ کل بہتر آدمی میرے ہمراہیون سے ہونگے اور وہی لوگ زیارت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف بھی ہونگے اس سے بہتر یہ ہے کہ بعض سردارون کو یہین چھوڑ دین یہ جو سب نے سنا عرض کی یا صاحبقران ہم مین سے یہان کوئی نہ رہیگا سب آپکے ہمراہ رکاب چلین گے صاحبقران مجبور ہوئے فرمایا زیادہ انکار بھی کرنا مناسب نہین ہے دوسرے روز وہان سے پیش خیمہ لدوا دیا بدیع الملک نے بھی چند سردارون کو حکم دیا کہ مین صاحبقران زمان کے ہمراہ تھوڑی دور جاؤنگا پھر واپس آؤنگا لہذا مختصر سامان سفر درست کر لو یہان بھی سب نے سامان سفر درست کیا صاحبقران ثانی نے دوسرے روز وہان سے کوچ کیا بدیع الملک تھوڑی دور کیواسطے ہمراہ ہوئے امیر نے اُس روز شام تک مسافت طے کی قریب شام ایک صحرا مین پہونچے بدیع الملک نے عرض کی صاحبقران کوئی کار ضروری لاحق نہین ہے آپ کیون اسقدر زحمت رہروی اُٹھائیے آج یہین قیام فرمائیے کل پھر تشریف لیجلیئے گا کیونکہ نہین معلوم اب کب زیارت آپکی نصیب ہو صاحبقران نے بدیع الملک کو آبدیدہ جو پایا سرداران سے کہا آج بارگاہین یہین آراستہ کردو مین شب بھر اسی جا قیام کرونگا کل یہان سے چلونگا جو کچھ بدیع الملک نے کہا بہت صحیح

ہے خادمون نے وہین بارگاہین آراستہ کردین صاحبقران اپنی بارگاہ مین گئے بدیع الملک بھی امیر کی بارگاہ مین آئے شب بھر صاحبقران مع جملہ سرداروں کے بیدار رہے شب بھر باتین رہین جب رات بسر ہوئی امیر نے فریضہ سحر ادا کیا سواری طلب فرمائی خادمون نے مرکب دردولت پر حاضر کیا امیر نامدار بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لائے شاہزادے کا گھوڑا بھی خادمون نے حاضر کیا صاحبقران اور شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان اور جملہ سردار گھوڑون پر سوار ہوئے صاحبقران نے مرکب بڑھایا مصروف قطع راہ ہوئے اُس روز بھی قریب شام ایک صحرا مین جاکر ٹھہرے شب بھر صحبت رہی صبح کو وہان سے بھی روانہ ہوئے قریب شام ایک اور صحرا مین جاکر بارگاہین استادہ ہوئین امیر نے شاہزادہ بدیع الملک سے فرمایا کہ اب تین روز ہو گئے کل تم اپنے لشکر کیطرف واپس جانا اور مین اپنی منزل کی راہ لونگا بدیع الملک نے عرض کی میرا ارادہ تھا کہ جب آپ خدمت حضرت مین پہونچ جاتے مین واپس آتا اور تعمیل ارشاد مین مصروف ہوتا لیکن آپکی یہی مرضی ہے تو مین مجبور ہون صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک جب تمھین باصرار خدا لائیگا ہمسے ملائیگا تو اسطرف آنے کا ارادہ کرنا اور اب میری یہی خوشی ہے کہ تم واپس جاؤ زیادہ تکلیف نہ اُٹھاؤ تمھین بھی بہت سے کام انجام دینا ہین بدیع الملک نے عرض کی آپ کا اقبال اگر شامل ہے تو سب کام درست ہو جاینگے مگر دعائے خیر کا امیدوار ہون کبھی دعا سے فراموش نہ فرمائیے گا صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک ہر بن مو سے ہر وقت تمھارے واسطے دعا نکلے گی مگر یہ معاملات طلسم ہین جہانتک ممکن ہو ان مین ہوشیاری سے کام لینا اول تو تمھارے واسطے ضرورت سمجھانے کی نہین ہے کیونکہ ماشاء اللہ تمنے بیحساب طلسم فتح کیے ہین اور تمھارے نام سے ساحر خوف کرتے ہین مگر ہمپر واجب ہے کہ تمھین نصیحت کرین اور تمھین قبول کرنا لازم ہے بدیع الملک نے عرض کی جو کچھ آپ ارشاد فرماتے ہین مین بسر و چشم بجا لاؤنگا ہمیشہ ہوشیاری سے کام لونگا گو مین نے بہت سے طلسم فتح کیے مگر آپکی نصیحت کا ماننا میرے واسطے باعث راحت ہے ابھی مجھے وہ تجربہ حاصل نہین جو آپ نے پایا غرض شب بھر اسی قسم کی باتین رہین جب صبح ہوئی صاحبقران نے فریضہ سحر سے فراغت حاصل کی بدیع الملک کو گلے سے لگایا بہت کچھ پند و نصیحت فرماکر ارشاد کیا کہ اب اپنے لشکر کیطرف واپس جاؤ بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران آج مین اور ہمراہ رکاب ہون کل واپس جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا اب مین ایک دم تمھارا ساتھ رہنا اچھا نہین جانتا تم واپس جاؤ بدیع الملک مجبور ہوگئے صاحبقران سے رخصت ہوئے امیر بھی آبدیدہ ہوئے اور سرداران صاحبقران بھی مفارقت بدیع الملک کے سبب سے مغموم ہوئے بدیع الملک اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا مگر صاحبقران جو اپنی منزل کے جانب چلے اُس روز بدیع الملک کا خیال تو امیر کو نہ تھا جو ٹھہر جاتے صاحبقران نے شب کو قیام نہ فرمایا برابر رہروی کرتے ہوئے دوسرے روز صحرائے ماچین مین پہونچے امیر نے دیکھا جنگل نمونہ گلشن ہے مگر عجائبات سے مملو ثمر درخت بشکل جانوران پرندے مثل دست انسان پوست انسان کے موافق پانی سب کے تھالون مین پڑا ہوا صاحبقران کو تعجب ہوا خواجہ سے کہا یہ عجائبات سحر نہین معلوم کسنے بنائے ہین اور کس کے

لیے تیار کیے گئے ہین خواجہ نے کہا یا صاحبقران یہان سے جلدی گذر چلیئے اب ٹھہرنے کی ضرورت نہین
ایسا نہو کوئی بات پیدا ہو جائے تو آپ اس لائق بھی نہین ہین جو کسی سے مقابلہ کر سکین اب سوا اسکے
تکلیف اٹھانے کے اور کچھ حاصل نہوگا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تمھین اسقدر اس صحرا مین خوف معلوم
ہوتا ہے کیا خدا کو بھول گئے کیا مجال کسکی جو تمھین مبتلا ے بلا کر سکے دشمن اگر قوی ہیست نگہبان قوی تر است
اب ہمسے کسی کو کیا غرض اور کوئی ہمین کیون تکلیف پہونچانے لگا انتہا بار اُسکے سر ہے جو صاحبقران
ثالث کے لقب سے مشہور خلق ہونیوالا ہے خدا اُس کو جملہ آفات سے بری رکھے اور اُس کی
صاحبقرانی کو ترقی دے اب ہم اُن جملہ مصائبات سے بری ہوئے ہیں اب کسی کو بغض و عناد
نکالنے کا حق باقی نہین ہے خواجہ نے عرض کی یا امیر آپ نے جو کچھ فرمایا میری سمجھ مین آیا مگر کفار اسکو
نہ مانینگے ساحر ہملوگون کے نام کے دشمن ہین وہ ضرور کچھ فساد برپا کرینگے امیر نے فرمایا
جو قسمت مین تحریر تھا وہ ابتک پیش آتا رہا اور جو کچھ مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا اگر آج بھی اُس صحرا مین
نہ ٹھہرینگے تو جملہ ہمراہی بہت پریشان ہونگے اور یہ صحرا آج شب بھر کی رہروی مین بھی تمام نہوگا اس
سے بہتر یہ ہے کہ آج یہین مقام کرین کل اس صحرا سے چلینگے اور تمام صحرا کی مسافت قطع کرینگے
خواجہ نے عرض کی آپکو اختیار ہے میری راے نہین کہ آپ آج اس صحرا مین قیام کرین صاحبقران
نے فرمایا اب ہمراہیون مین طاقت نہین جو وہ آگے بڑھ سکین خواجہ مجبور ہوئے امیر نے حکم دیا کہ
بارگاہین اسی جگہ آراستہ کیجائین ہم آج شب کو یہین قیام کرینگے صبح کو یہان سے روانہ ہونگے خادمون
نے حسب الحکم صاحبقران وہین بارگاہین استادہ کین صاحبقران داخل بارگاہ ہوئے خواجہ
حاضر خدمت ہوئے عرض کی یا امیر آج شب کو سب لوگ بیدار رہین یہ سرزمین سحر سے معمور معلوم
ہوتی ہے نہین معلوم کیا بات پیش آئے اس سبب سے بیداری بہت اچھی ہے امیر نے فرمایا کہ یہ ممکن
ہے کہ سب بیدار رہین صاحبقران اُس شب کو مع جملہ سرداران نامی و گرامی بیدار رہے شب بھر کسیطرح
کا فتنہ نہ اٹھا جب صبح ہوئی امیر نے فریضہ سحری ادا کیا خواجہ نے پیش خیمہ روانہ کرنا شروع کیا امیر
نماز سے فارغ ہوئے در دولت پر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر
سوار ہوئے سب سردارون کو ہمراہ لیکر آگے روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑ دیے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کچھ کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے لشکر کیطرف واپس آیا ایک دن قطع منزل مین
صرف ہوا قریب شام اپنے لشکر مین آکر پہونچا یہان سب سرداران بدیع الملک منتظر تھے کہ شہزادہ
بدیع الملک تشریف لائے لوگون نے شاہزادے کے قدمون کو بوسے دیئے صاحبقرانی سے ملنے
کی مبارکباد دی ہر ایک صاحبقران کہکے بدیع الملک سے بات کرنے لگا شاہزادے نے کہا اب
یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے مین کل لوح دیکھونگا اگر ایوان نہ طاق مین جانے کی لوح نے ہدایت کی تو جاؤنگا
ورنہ اور جو نوشتہ پاؤنگا اُسکو بجا لاؤنگا سردار بھی متفق الراے ہوئے بدیع الملک صاحبقران ثالث
نے دوسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے فتاح طلسم جب تو نے طلسم کو فتح کیا تو اپنا حق کیون

چھوڑتا ہے تیرے واسطے اس طلسم مین خزائن اسقدر موجود ہین جو گنج قارون سے وافر ہین اسکے بعد سب خزانون کا پتہ لکھا تھا بدیع الملک نے سردارون سے کہا کہ لوح یہ خبر دیتی ہے یہان خزانے موجود ہین اُن کو اپنے قبضے مین کرنا ہے سب نے عرض کی جو حکم ہو بجا لائین صاحبقران ثالث نے کہا آج لشکر مین اطلاع کر دو کہ سب لوگ اسباب سفر درست کرین اور پیش خیمہ روانہ ہو جائے ہم کل یہان سے کوچ کرینگے ملازمین نے اسیوقت لشکر مین اطلاع کی سب سامان سفر تیار ہوا پیش خیمہ پھر اُسیوقت روانہ ہوا بدیع الملک نامدار نے دوسرے روز وہان سے کوچ کیا لوح نے خبر دی تھی کہ صحراے شعلہ فام مین جاؤ وہان ایک درخت صندل ہے اُس درخت کو بزور طلسم کشائی زمین سے اُکھاڑنا ایک دہنہ نقب نمودار ہوگا اپنے ہمراہ چند سردارون کو لیکر نقب کے اندر جانا جب راہ نقب طے ہو جائے پھر لوح دیکھنا جو لوح کے احکام ہون اُسکے مطابق کام کرنا بدیع الملک حسب ہدایت لوح اُس جانب چلے آٹھ روز کے بعد صحراے شعلہ فام مین پہونچے دیکھا درخت جلے ہوئے زمین سیاہ دھوان تمام میدان مین چھپکر کر رہا ہے بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا عجب صحرا ہے اسکے درخت ہمیشہ اسی حالت پر رہتے ہونگے دھوان تو اسقدر چارون طرف پھیلا ہوا ہے مگر آگ کا کہین نام نہین مریخ نے کہا مین اس طلسم کی جہانتک کیفیت دیکھتا ہون مجھے سب باتین نئی نظر آتی ہین اگر یہ سحر سے ہے تو بادشاہ طلسم آپکے ہاتھ سے قتل ہوا اب اُسکو غارت ہو جانا چاہیے اور اگر یہ بذریعہ حکمت تصور کیا جائے تو اس طلسم مین حکمت کا نام نہین یہ سنکر واقفکاران طلسم نے عرض کی یا صاحبقران یہ مٹا ہوا سحر ہے اصل مین یہ سحر اشراق آئینہ سیرت کا نہین ہے بلکہ یہ سحر خاص آئینہ اندام جادو کا ہے اُسنے اسکو جہنم بنا یا تھا جب یہانسے آپکے خوف سے بھاگا تو اپنے سحر کا بھی خیال نہ کیا ہر روز سحر تازہ کرنے سے یہان یہ بات تھی کہ شعلے اُٹھا کرتے تھے سو کوس تک جانور خواہ انسان کوئی آ نہین سکتا تھا اب سحر کی قوت ہو گیا ہے آگ بھی یہان کی جاتی رہی اور جو جو عجائبات یہان تھے وہ سب بھی کالعدم ہوئے یہان ساحر رہتے تھے صورتین اُن کی اسقدر مہیب تھین کہ انسان کو تاب دید نہ تھی آئینہ اندام جادو کہتا تھا کہ یہ فرشتگان عذاب ہین جس پر مین عتاب نازل کرتا ہون اُس کو انھین کے سپرد کر دیتا ہون یہ لوگ اسکو اسی آگ مین جلا دیتے ہین مگر اب اسی مین ذرا بھی حدت باقی نہین ہے بدیع الملک یہ باتین سنتے ہوئے آگے بڑھتے جاتے تھے کہ تھوڑی دور پر ایک درخت صندل نظر آیا نہایت شاداب پایا بدیع الملک اُس درخت کو دیکھکر گھوڑے سے اُترے درخت کے قریب آئے درخت کو آغوش مین لیا زور کیا اسم اعظم پڑھا درخت مین خمیدگی ہوئی زمین شق ہونے لگی ہمراہیان بدیع الملک اس قوت کو دیکھکر حیران ہوئے مریخ آفتاب علم نے لوگون سے کہا کہ اگر ایسا نہوتا تو صاحبقران زمان اپنا قائمقام کیون کرتے سب آپس مین کہ رہے تھے کہ یہ بات انھین کیواسطے ہے دوسرے کی مجال نہین جو ایسا زور کر سکے یہان تو یہ باتین تھین وہان بدیع الملک نے سنبھل کے زور کیا درخت زمین سے اُکھڑا صداے مہیب آئی سب کی زبان سے کلمہ تحسین جاری ہوا درخت کے اُکھڑنے سے دہن نقب پیدا ہوا بدیع الملک نے فرمایا سب لشکر یہان قیام کرے مین اس نقب مین جاتا ہون مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران مین بھی آپ کے ہمراہ چلتا ہون بدیع الملک

نے فرمایا مین تمھین اپنے ہمراہ لیجاؤنگا مگر یہان کا سب انتظام کرو مریخ نے اُسیوقت بارگاہین استادہ کرانا شروع کین تھوڑی دیر مین بارگاہین استادہ ہوگئین سب لشکر اترا بدیع الملک نے فرمایا چند سردار میرے ہمراہ آئین مریخ آفتاب علم سب کے ہمراہ ہو کل چالیس سردار شاہزادہ بدیع الملک کے ہمراہ اُس نقب مین داخل ہوئے دیر تک بدیع الملک رہروی کرتے رہے قریب شام راہ نقب ختم ہوئی شاہزادہ نقب کے باہر ہوا دیکھا ایک میدان وسیع ہے عمارتین نہایت نفیس بنی ہوئی ہین بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم یہان جسقدر عمارتین نظر آتی ہین یہ سب خزائن ہین مگر ہر ایک خزانہ مقفل ہے قفل اسکے لوح کے عکس سے کھل جائینگے بدیع الملک پہلے ایک بارہ دری کے قریب پہونچے قفل پر عکس لوح ڈالا قفل زمین پر گرا دروازہ کھل گیا بدیع الملک مع جملہ سرداروں کے اُس مکان کے اندر گئے شاہزادے نے دیکھا کہ عمارت پتھر کی نہایت معقول بنی ہوئی ہے سامنے شہ نشین پر تخت و تاج رکھا ہے شمشیر برہنہ آگے دھری ہے سلاح جنگ کشتیون مین رکھا ہے کچھ زر و جواہر بھی موجود ہے ایک صندوقچہ طلائی تخت کے سامنے کشتی پر رکھا ہے کنجی اُسی مین بند ہے بدیع الملک نامدار نے پہلے اُس صندوقچی کو کھولا دیکھا ایک لفافہ اُس صندوقچی مین رکھا ہے بدیع الملک نے اُس لفافے کو چاک کیا ایک نامہ اُسکے اندر سے برآمد ہوا شاہزادے نے اُس نامے کو پڑھنا شروع کیا لکھا تھا کہ جو اس طلسم کو فتح کرے وہ اس تخت پر بیٹھکر دفتر خزائن ملاحظہ فرمائے اور یہ سلاح اپنے جسم پر آراستہ کرے دفتر سب خزانون کا ہے اور اس تخت کے نیچے ایک حوض ہے اُس حوض مین سب خزانون کے دفتر رکھے ہین اُنسے سب کیفیت معلوم ہو سکتی ہے شاہزادہ بدیع الملک نے تخت کو ہٹا کر زمین کو کھدوایا حوض برآمد ہوا اس مین ایک صندوق آہنی رکھا تھا بدیع الملک نے قفل اُس صندوق کا توڑا صندوق کھولکر دیکھا تو اس مین دفتر سب خزانونکے رکھے ہوئے تھے بدیع الملک نے سردارون سے کہا ان دفترون کو نکالو سب نے دفتر اُس صندوق سے نکالے بدیع الملک قریب تخت ایک دنگل پڑا تھا اُسپر جلوہ فرما ہوئے جس دفتر پر لکھا تھا کہ یہ پہلے خزانے کا دفتر ہے بدیع الملک نے اُس دفتر کو پہلے ملاحظہ فرمایا سب کیفیت اُس خزانہ کی ملاحظہ فرمائی وہان سے اُس خزانے مین تشریف لائے قفل پر لوح کا عکس ڈالا قفل کھل گیا بدیع الملک نامدار سب سردارون کو ہمراہ لیکر خزانے کے اندر آئے دیکھا مکان نہایت نفیس بنا ہے زر و جواہر کا چارون طرف انبار ہے شاہزادے نے مریخ آفتاب علم سے کہا لشکر مین جاؤ اور لوگون کو لاؤ جمال بھی آئین یہان سے اسکو ہمارے خزانے مین پہونچائین مریخ آفتاب علم اُسیوقت بدیع الملک سے رخصت ہو لشکر مین آکر سب کو اطلاع دی اُسیوقت جمال مریخ آفتاب علم ہمراہ ہوئے مریخ پھر شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی صاحبقران جمال بھی حاضر ہوتے ہین راہ مین ہین یہ ذکر تھا کہ جمال حاضر ہوئے بدیع الملک نامدار نے مریخ آفتاب علم سے کہا کہ اس زر و جواہر کو بار کرادو مریخ نے انتظام کرنا شروع کیا دو روز تک اُسی خزانہ کا مال بار ہوا کیا تیسرے دن خزانہ خالی ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے دوسرے خزانے کے دفتر کو دیکھا وہان تشریف لیگئے اُس خزانہ کا زر و جواہر روانہ کرنے مین بدیع الملک کو آٹھ روز صرف ہوئے نوین روز وہان سے فراغت پائی تیسرے خزانہ کا دفتر

ملاحظہ فرمایا اُس مکان مین بھی تشریف لیگئے پندرہ دن تک وہان سے مہلت نہوئی اسیطرح شاہزادہ
چھ ماہ تک اُن خزانون مین رہا ساتوین ماہ سب خزانے خالی ہوئے بدیع الملک نامدار اُس ٹھکانے
سے باہر آئے جو لوگ بدیع الملک کے ہمراہ نہین گئے تھے اُنھون نے چھ مہینے کے بعد جو شاہزادہ
بدیع الملک کو دیکھا سب نے آکے چارون طرف سے گھیر لیا قدمون کو بوسہ دیا شاہزادے نے جشن
عظیم کیا سب کو زر و جواہر اسقدر تقسیم کیا کہ ہر ایک فقیر بادشاہ ہفت اقلیم سے بڑھ گیا ایک ہفتہ
کامل جلسہ رہا آٹھوین روز بدیع الملک نے جلسہ برخاست کیا دو روز سب نے استراحت کی تیسرے
دن بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اب ایوان نہ طاق کیطرف روانہ ہو جسے
تمھارے ہاتھ سے اُس طلسم کو بھی فتح کرائیگا بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا کہ لوح یہ خبر
دیتی ہے کہ اب مین ایوان نہ طاق کیطرف جاؤن لہذا لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ سامان
سفر درست کرین کہ ہم بہت جلد یہان سے کوچ کرینگے اور جانب ایوان نہ طاق جائینگے مریخ نے
لشکر مین اطلاع کی سب لوگ سامان سفر درست کرنے مین مصروف ہوئے دو روز تک شاہزادہ
بدیع الملک وہان مقیم رہے تیسرے روز لشکر گران اور خزانہ بیشمار ہمراہ لیکر جانب ایوان نہ طاق
روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا انشاء اللہ تعالی دفتر آفتاب شجاعت مین آئیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو اُس صحرائے عجائبات سے روانہ ہوئے خواجہ نے کہا یا امیر جہانتک ممکن ہو جبتک اس
صحرا کو ختم نہ کیجئے گا اسوقت تک کہین قیام نہ فرمایئے گا امیر نے فرمایا میرا بھی ارادہ ہے کہ اس صحرا کو
ختم کرکے قیام کرون مگر یہ صحرا بہت دور تک معلوم ہوتا ہے خواجہ نے کہا جبتک یہ صحرا ختم نہو آپ کچھ ارادہ
نہ کرین زیادہ سے زیادہ قطع صحرا مین ایک ہفتہ صرف ہوگا آپ ایک ہفتہ تک کہین قیام نہ فرمایئے گا امیر نے کہا
مجھے تمھاری رائے پسند ہے مین ایسا ہی کرونگا اسیطرح امیر نے سات روز تک رہروی کی جب آٹھوان
روز ہوا اور سب سردار نہایت خستہ ہوئے سب نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران اب قدم نہین اُٹھتا
امیر نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ اب سب سردار بہت پریشان ہین اور سات روز گذر بھی گئے ہین ابھی
تک صحرا ختم نہین ہوا ہے اور یقین ہے یہ صحرا بہت دور تک ہے جہانتک آگے بڑھینگے اور عجائبات نظر
آتے جائینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ آج یہان قیام کرین اگر کل سب کی رائے ہوگی تو یہان سے چلین گے
خواجہ نے کہا آپکو اختیار ہے یہ تو ضرور ہے کہ اب طاقت رفتار کسی مین باقی نہین ہے اور مرکبون کی بھی عجب
حالت ہے صاحبقران نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کیجائین اور سب لوگ قیام کرین سرداران اسلام
چونکہ بہت خستہ تھے سب نے بقصد تعجیل بارگاہین استادہ کین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور
جملہ سردار اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے مصیبت خستگی سے اس لائق نہ تھے کہ صحرا کی سیر کرسکتے
اُس روز سب نے استراحت کی دوسرے دن صاحبقران بارگاہ سے باہر آئے امیر نے دیکھا کہ
درخت بصورت انسان ثمر مانند سر انسان آپس مین گفتگو کرتے ہین کوئی کہتا ہے کہ امیر خانہ کعبہ جاتے
ہین ساحرون کو آرام ہوگیا ایک کہتا ہے کہ اور سردارونکو تو چھوڑ دیا ہے ایک جواب دیتا ہے کہ وہ سردار

اپنے اپنے ملکون مین حکومت کرینگے انھین اسقدر ترقی اسلام کیواسطے کوشش کرینگی مہلت کہان بپاس خاطر
صاحبقران سب نے یہ تکلیف گوارا کی تھی اب سب کو بعد مدت ایسی راحت نصیب ہوئی ہے
کاہیکو اب وہ پھر اپنے سر یہ سودا لینگے کوئی کہتا ہے کہ یہ گمان ہرگز نہ کرنا چاہیئے صاحبقران ثالث
ابھی انتقام خون عزیزان لینے کو باقی ہے اور وہ صاحبقران اول کا سا اقبال رکھتا ہے اُسکی ہمت
وجرأت بالکل صاحبقران اول کی سی ہے اُسنے امیر ثانی سے وعدہ کیا ہے کہ مین دنیا سے بنیاد کفر
مٹا دونگا وہ ضرور اس بات مین کوشش کریگا اُسکے ہاتھ سے ساحرونکا بچنا بہت مشکل ہوگا یقین ہے
اب بڑا فساد عظیم برپا ہو وہ ایوان نہ طاق کیطرف جانیکا ارادہ رکھتا ہے امیر اور خواجہ نے
جو یہ تقریر سنی دنگ ہوگئے امیر نے خواجہ سے کہا خواجہ ان درختون کو سب کیفیت معلوم ہے خواجہ
نے عرض کی یا امیر یہان نہ ٹھہریے اسیوقت کوچ کیجیے نہین معلوم یہ کیسا طلسم ہے امیر نے فرمایا خواجہ ہمنے تمسے
کہدیا کہ جو مقدر مین ہے وہ ہر طرح ہوگا یہان سے چلنا اور ٹھہرنا برابر ہے اگر ابھی کچھ اور زحمت تقدیر مین تحریر ہے
تو ضرور ہوگی خواہ یہان رہین یا یہان سے کوچ کرین اس سے بہتر یہ ہے کہ یہین اسقدر جو تکلیف اٹھانا ہے اٹھا لین خواجہ خاموش
رہے امیر نے خادمون سے ارشاد کیا اس صحرا مین کوئی اور بھی نظر آتا ہے اگر کچھ لوگ یہان کے واقفکار ملتے تو اُن سے
کیفیت اس صحرا کی دریافت ہوتی خادمون نے عرض کی اگر حکم ہو تو ہم ہر طرف تلاش کرین یہان کے باشندونکو تلاش کرکے لاوین
امیر نے فرمایا ضرور جاؤ جہان پتہ ملے لاؤ ہر کارے روانہ ہوئے بڑی دیر کے بعد پھر حاضر خدمت صاحبقران
ہوکے عرض کی یا صاحبقران ہمنے بہت تلاش کیا مگر کسی کا پتہ نہین پایا معلوم ہوتا ہے اس صحرا مین
کوئی نہین رہتا ہے صاحبقران بھی خاموش ہو رہے تیسرے روز وہان سے بھی امیر نے سفر
کیا خواجہ نے پھر صاحبقران سے کہا یا امیر اب اس صحرا کو طے کرکے قیام فرمایئے گا امیر نے جواب
مین فرمایا خواجہ اگر ایسی زحمتین پہونچین گی تو بلا کسی اور آفت کے سب ہمراہی ہلاک ہو جاوینگے
جس بات کیواسطے احتیاط کیجاتی ہے وہی پیش آتی ہے اس سے جہانتک چلا جائے رہروی کرین
جب زحمت سفر سے قدم نہ اٹھے مقام کرین خواجہ کی بھی سمجھ مین یہ بات آئی دوسرے روز صاحبقران
نے قیام فرمایا وہ صحرا ختم نہوا تھا اُسی صورت سے درخت بھی تھے وہی کیفیت سب کی گفتگو کی
تھی صاحبقران نے بارگاہ مین آراستہ ہونیکا حکم دیا لوگ بارگاہ مین استادہ کر رہے تھے کہ صاحبقران
نے دیکھا چند لوگ ایک طرف جاتے ہین کچھ اُن مین سے گھوڑون پر سوار ہین کچھ پیادہ پا ہین آپس مین
باتین کرتے ہوئے چلے جاتے ہین امیر نے خادمون سے فرمایا کہ اُن لوگون کو یہان بلا لاؤ کہ اُنسے
کیفیت یہان کی دریافت کرین خادم اُس طرف روانہ ہوئے اُن لوگون کے قریب پہونچکے کہا ایہو
ذرا ٹھہر جاؤ تمسے چند ضروری باتین کہنا ہین وہ لوگ ٹھہرے خادمان صاحبقران نے کہا ہمین ہمارے
آقائے نامدار طلب فرماتے ہین اُن لوگون نے کہا ہم تمہارے آقا سے مطلق واقف نہین کہ وہ
کون ہین اور ہمین کیون طلب کرتے ہین خادمان امیر نے کہا ہمارے آقائے نامدار صاحبقران
ثانی ہین خانہ کعبہ تشریف لیے جاتے ہین لوگون نے جو صاحبقران کا نام سنا کہا ہمنے پہلے سنا تھا
کہ ایک عرب صاحبقرانی کرتا ہے اور وہ ساحرون کا دشمن ہے بڑا جری ہے بہت سے ساحرونکو اُسنے

قتل کیا ہے بہت سے طلسم فتح کیے ہین کیا یہ وہی صاحبقران ہے خادمان امیر نے کہا ہی صاحبقران
ہین اب بدیع الملک نامدار کو اپنا قائم مقام کیا ہے اور آپ خانہ کعبہ تشریف لیے جاتے ہین اس صحرا کی
کیفیت دریافت کرینکو تم لوگون کو طلب کیا ہے سب نے کہا وہ ہمسے ضرور کہین گے کہ اسلام قبول کرو ہمین
اپنا دین ترک کرنے مین عذر ہوگا وہ ہمین قتل کرینگے خادمان صاحبقران نے کہا خاطر جمع رکھو ہمارے آقاے
نامدار ترک مذہب کے بارے مین تمسے نہ کہین گے یہ اب صاحبقران ثالث کا کام ہے اگر وہ اسطرف تشریف
لائینگے تو تمسے ضرور فرمائینگے اسوقت جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا اسوقت یہ خوف نہ کرو وہ لوگ ہرکارون کے ہمراہ
ہوئے خدمت امیر مین آئے رعب و داب امیر کا دیکھکر آداب بجالائے صاحبقران نے جواب سلام
دیا اپنے ہمراہ بارگاہ مین لائے بیٹھنے کی اجازت دی جب وہ لوگ بیٹھے اُسوقت امیر نے فرمایا
کہ مین اس صحرا مین دو ہفتہ سے رہروی کرتا ہون مگر اب تک یہ صحرا ختم نہین ہوا اور عجائبات و غرائبات
بھی اس جنگل مین بہت دیکھے اسکی کیفیت اگر تمھین معلوم ہو تو بیان کرو یہ کس شہر کے متعلق ہے اُس شہر
کا بادشاہ کون ہے اُن لوگون نے عرض کی کہ اس صحرا کو صحراے قضا و قدر کہتے ہین یہان کے درخت
مین یہ تاثیر ہے کہ انسان کے حالات آئندہ و گذشتہ بیان کردیتا ہے اگر کوئی شخص ایک درخت کو زمین سے
اُکھاڑکر پھینکدے اُسکی قوم سے کوئی باقی نہ رہیگا سب کی جان جائیگی یہ صحرا شہر کاج باج کے متعلق ہے
وہان کا بادشاہ باج گیر اکلیل پوش ہے اُسکے آگے ایک صحرا اور ہے اُسکو صحراے کاج باج کہتے
ہین وہان ساحر کثرت سے رہتے ہین اسی صحرا مین ایک دیر بنا ہے سب کا یہ قول ہے کہ ہمارے خداوند اسکے
اندر ہین اُنھین کی عبادت مین شب و روز بسر کرتے ہین وہان کوئی جانے نہین پاتا ہے اگر کوئی کسی
وقت وہان نکل گیا تو اس کو وہ ساحر ہلاک کرتے ہین اسی کا خون اُس مندر پر جاکر ملتے ہین امیر نے
سب باتین سنی جب وہ لوگ کل کیفیت عرض کر چکے بعد مین کہا آپ اگر تشریف لیجائیے گا تو ضرور وہ صحرا
راہ مین ملیگا ساحران غدار آپکو بھی ایذا پہونچائین گے صاحبقران نے فرمایا جو مقدر مین ہے وہ
پیش آئیگا اگر اسکا خیال کرون تو واپس جاؤن یا یہین کا رہنا اختیار کرون یہ تو ممکن نہین کہ مین واپس
جاؤن اور اپنے ارادے سے باز رہون جو کچھ ہونیوالا ہے وہ ہوگا خدا مدد کریگا جو بلا آئے گی رد
کریگا وہان سے بھی کسی طرح گذر جائینگے اُن لوگون نے عرض کی یا امیر اگر ہمارے کہنے پر عمل کیجیے
تو کچھ عرض کرین آپ کی جرأت و شجاعت نے ہم لوگون کو اس درجہ خوش کیا کہ ہم اپنے تئین
بندہ بے دام جانتے ہین صاحبقران نے فرمایا آپ لوگ بیان کرین اگر میرے امکان مین ہوگا
مین قبول کرونگا اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران آپ پہلے شہر کاج باج مین تشریف
لیجائیے اور باج گیر شاہ سے ملکر اُسکے آدمی ہمراہ لیجیے وہ آپ کو بہت اچھی طرح سرحد کے پار پہونچا دینگے
اور وہ صحرا راہ مین نہ ملیگا اُنھین راہین بہت اچھی طرح سے معلوم ہین اور اگر بے راہبر تشریف
لیجائیے گا ضرور زک اُٹھائیگا باج گیر شاہ سے ملنے کی دو صورتین ہین ایک یہ ہے کہ آپ جاکر ایک
نامہ اُسکو تحریر کرین اور مضمون اُسکا یہ ہو کہ مین نے آجتک ساحرون کو بڑی بڑی تکلیفین پہونچائین اور
بڑے بڑے طلسم فتح کیے مگر اب مین نے سب باتون کو ترک کیا اور اپنے سرحد شہر مین پہنچنا مناسب
سمجھا چونکہ آپکی سرحد مین صحراے کاج باج اسی جگہ ہے جہان ساحران جلیل مصروف عبادت ہین

اور اُس طرف سے گذر انسان کا دشوار ہے لہذا مین آپ سے مدد چاہتا ہون کہ آپ مجھے ایسی
راہ سے میرے مکان تک پہونچوا دین کہ مین صحراے کاج باج تک نہ پہونچنے پائون ورنہ ساحران
جلیل مجھے طعمہ خداوند بنا دینگے یا صاحبقران جب آپ اسطرح کی تحریر باج گیر شاہ کو روانہ فرمائیے گا
اُسکو نامہ دیکھکر رحم آجائیگا اور وہ آپکے ہمراہ چند آدمی کریگا وہ آپ کو سرحد شہر تک پہونچا دینگے
آپ کو کسی طرح کی گزند نہ پہونچیگی صاحبقران نے ہنسکر فرمایا بھلا یہ کب ہوسکتا ہے کہ مین ایک کافر کو اس طرح
کے کلمات تحریر کرون اگر میری تقدیر مین آوارہ وطن ہو کر مرنا ہے تو مجبوری ہے مجھے موت بہتر ہے مگر ایک کافر
کی خوشامد کرنا ناگوار ہے اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران آپکا کیا نقصان واقع ہے کچھ ضرر مذہبی بھی نہین
ہے جب وہانسے آگے تشریف لیجائیگا اُسکے ملازمین واپس آئینگے آپ اپنی طرف چلے جائیے گا امیر
نے کہا مجھے ذرا بھی قبول نہین ہے کہ اسطرح ایک مرد کافر کی خوشامد کرون وہ لوگ مجبور ہوئے کہا آپ کو
اختیار ہے ہلکو تو اموروہان سے بحفاظت گذر جائینگا معلوم تھا ہمنے عرض کر دیا اب آپکو اختیار ہے ہمین اجازت
مرحمت فرمایئے صاحبقران نے کچھ زر و جواہر اُنکو دیکر رخصت کیا سب لوگ امیر کی تعریفین کرتے ہوئے
وہان سے روانہ ہوئے یہان خواجہ نے صاحبقران سے کہا یا امیر جو کچھ ان لوگون نے بیان کیا
وہ بہت صحیح ہے اور اُس صحراسے گذر کرنا دشوار ہے وہان جو جو ساحر ہین وہ ضرور ہملوگون کو دیکھکر برہم
ہونگے اور ہمارے ستانیکی تدبیر نکالینگے آپ اُس راہ کو ترک کیجئے واپس چلیے بدیع الملک سے
پھر مل لیجئے اور اسی طرف سے اور کوئی راہ پیدا ہو جائیگی امیر نے فرمایا خواجہ یہ بات غیر ممکن
ہے مین کیونکر اب واپس جاؤن اور بدیع الملک سے ملون پھر اور راہ تلاش کرون بدیع الملک
کیا کہین گے خواجہ نے کہا اگر یہ بات آپکو منظور نہین ہے تو یہین چندے قیام فرمایئے اور شاہزادہ
بدیع الملک نامدار کو طلب کیجئے وہ صحراے کاج باج تک آپکے ہمراہ چلین جب آپ صحراسے
باہر نکل جائین وہ واپس آئین امیر نے کہا یہ مجھسے نہو گا کہ مین انھین اسقدر تکلیف دون خواجہ نے
عرض کی یا امیر ابتو وہ اسباب بھی جمع نہین ہین جنکے ذریعہ سے بڑے بڑے ساحرون کو زیر
کر لیا اور کسی ساحر کا بس نہ چلا یہ تو عجب وقت بے بسی ہے صاحبقران نے فرمایا خواجہ ابتک مین سنے
تسے کہا جو مقدر مین ہو گا وہ پیش آئیگا مگر تمھین ذرا بھی اُس امر کا خیال نہین آتا محض تدبیر پر بھروسا کرتے
ہو یہ بیکار ہے خواجہ نے کہا یا صاحبقران آپ جانتے ہین کہ مین ساحرون سے کسقدر خوف کرتا
ہون اور یہان کی کیفیت جسقدر سنی اُس سے دل لرز گیا اب میرا قدم ہرگز نہ اُٹھے گا یا تو آپ کوئی
صورت ایسی پیدا کیجئے کہ صحراے کاج باج کیطرف سے جانا نہو یا بدیع الملک کو ایک نامہ
تحریر فرمایئے اور یہان چندے قیام کیجئے جب وہ آئین اُسوقت یہان سے چلیے اُنکے ہمراہ لشکر
ہے اور خود صاحب تحفہ جات بھی ہین انھین ساحرون سے مطلق خوف نہین ہے وہ یہان بہت جلد پہونچ
جائینگے صحراسے گذر جانا آسان ہو گا اور اگر آپ کو سب کی جان ہی لینا ہے تو مین مجبور ہون جو آپ کی
مرضی صاحبقران نے فرمایا خواجہ اسقدر خائف نہو خدا ہر مشکل سے نجات دیگا خواجہ خاموش ہو رہے
امیر نے اُس روز وہان قیام کیا دوسرے دن خواجہ سے کہا کہ اسباب سفر درست کرو مین آج
یہان سے کوچ کرونگا خواجہ نے اُسیوقت اسباب سفر درست کیا صاحبقران نے اُس

صحرا سے کوچ کیا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ساحران کلج باج کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو ایک مدت سے صحرائے کلج باج مین پوجا کرتے تھے انھون نے ایک روز حالات صحرا پر نظر کی اور
سب اہل شہر کی کیفیت دریافت کی تو انھین معلوم ہوا کہ کوئی شخص مسلمان صحرائے قضا و قدر مین مقیم ہے مگر بڑا
دیندار ہے ان لوگون کو تعجب ہوا آپس مین کہا کہ کوئی شخص مسلمان صحرائے قضا و قدر مین آیا ہے نہین معلوم
اُسکا کیا ارادہ ہے اور کیون آیا ہے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ بڑا صاحب اقبال ہے ہمنے زبانی بزرگون کے سنا ہے کہ ایک
شخص مسلمان اس صحرا مین آئیگا اور وہ شہر کلج باج کو خراب کریگا مگر وہ بھی بڑا صاحب اقبال ہوگا معلوم ہوتا ہے
یہ وہی شخص ہے اور اسی عزم سے اسطرف آتا ہے اسکی کیفیت اور لوگون سے دریافت کرنا چاہیے جو ہمسے زیادہ سحر
جانتے ہون پھر سب کی یہ راے ہوئی کہ نائب خداوند کے پاس چلو اُسنے تحقیق کرو وہ سب کیفیت صاف صاف
بیان کردینگے یہ راز پوشیدہ نرہیگا یہ صلاح کرکے سب چلے قاعدہ ان لوگونکا یہ تھا کہ جب کوئی امر عظیم واقع ہوتا
تھا تو اسی صحرا مین ایک دیر بنا تھا وہان ایک ساحر نہایت ضعیف رہتا تھا اسکو فرتوت جادو کہتے تھے اُسکے
پاس تحقیق کے واسطے آتے تھے وہ اپنے تئین نائب خداوند بتاتا تھا اور اُسی دیر مین ایک حجرہ بنا تھا وہ ہر وقت
بند رہتا تھا فرتوت جادو ہر ایک سے کہتا تھا کہ خداوند اسکے اندر رہتے ہین اکثر ساحرون نے آواز
بھی اُس حجرے سے سنی تھی یہ ساحر جو فرتوت جادو کے پاس آئے فرتوت نے اُن کو اپنے پاس
بلا کے بٹھایا کہا اے بندگان خاص خداوند آج تمھارے آنیکا کیا سبب ہے سب ساحرون نے کہا ہم آپ کے
پاس ایک ضروری کام سے آئے ہین آج ہمنے اپنے ملک کی حالات تحقیق کرنا چاہے تو کیفیت معلوم ہوئی کہ
صحرائے قضا و قدر مین ایک مرد مسلمان مع چند ہمراہیون کے آیا ہے مگر بڑا صاحب اقبال ہے ہمت و جرات
مین بھی یکتا ہے اور سابق مین بزرگون کی زبانی ہم سن چکے ہین کہ اس شہر مین ایک مرد مسلمان آئیگا وہ بھی بڑا صاحب
اقبال ہوگا اور وہ اس شہر کو تباہ کریگا یقین ہے یہ وہی شخص ہے اور اسی ارادے سے آیا ہے اب آپ اسکی خلاصہ
کیفیت دریافت فرمایئے دیکھیے خداوند کیا فرماتے ہین اگر واقعی یہ وہی شخص ہے اور اسی ارادے سے آیا ہے تو ہم
اُسکو ہلاک کرین زندہ نہ چھوڑین فرتوت جادو نے کہا مین ابھی دریافت کرتا ہون سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ
کہکے اسنے سر جھکایا تھوڑی دیر کے بعد گردن اُٹھائی کہا اے بندگان خاص خداوند مین نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا
یہ وہی شخص ہے کہ جسنے ہزارون ساحرونکو قتل کیا ہے اور بہت سے طلسم فتح کیے اسکا زندہ رہنا ہم لوگون کے واسطے
اچھا نہین ہے جسطرح بن پڑے اسکو ہلاک کرو کہ خداوند کی خوشنودیکا سبب ہے ساحرون نے کہا ہم جاتے
ہین اسکو اپنے سحر مین مبتلا کرتے ہین یقین ہے وہ ہمارے لوگون سے سحر مین مقابلہ کرسکے فرتوت جادو نے جواب
دیا کہ وہ سحر نہین جانتا مگر اُسکے پاس بعض تحفہ جات ایسے ہین کہ اُنکے سبب سے سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا ہے اور
اُس سے ظاہر ہو کر مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے اگر تم لوگون کو اسکا ہلاک کرنا منظور ہے تو اس طور سے ہلاک کرو کہ کسیکو خبر
نہ ہو ورنہ اُسکے اور عزیز جو باقی ہین وہ ضرور عوض خون لینگے اور جو اُنمین سے بچ جائیگا وہ اُسکے عزیزون کو جاکر ضرور
خبر کریگا اس سے مناسب یہ ہے کہ اسکو پوشیدہ طور سے ہلاک کرو سب ساحرون نے کہا کہ ہماری سمجھ مین ایسی کوئی بات
نہین آتی ہے جو اُس کو اسطرح قتل کرین کہ کسیکو ظاہر نہ ہو فرتوت جادو نے کہا کہ سب سے بہتر یہ راے

ہے جس صحرا مین وہ شخص مقیم ہے وہان جاکر آگ لگاؤ سب جنگل کو جلاؤ کوئی زندہ نہ رہیگا سب جلکر خاک ہو جائینگے مگر اس طریق سے اُس صحرا کو جلانا کہ نکلنے کا راستہ کسی طرف نہ رہے ساحرون نے اس بات کو منظور کیا فرتوت جادو سے رخصت ہوکر روانہ ہوے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو صحرائے قضا و قدر سے روانہ ہوئے تو اُسوقت تک خواجہ کی یہ مرضی تھی کہ یہان سب لوگ مقیم رہین اور بدیع الملک کو ایک نامہ لکھا جائے جب بدیع الملک آئین اُسوقت اُنکو ہمراہ لیکر صحرائے تاج باج کیطرف چلین صاحبقران اس رائے کو پسند نہ فرماتے تھے خواجہ کو یہی خوف تھا کہ ساحر ضرور ایذا پہونچا مین گے مگر امیر خدا پر شاکر تھے صحرائے قضا و قدر سے جو روانہ ہوئے دوسرے روز اور ایک صحرا مین پہونچے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہان ایک روز قیام فرمائیے امیر نے بھی خیال فرمایا کہ بہت خستہ ہین آج یہان قیام کرنا اچھا ہے یہ سوچ کے خادمون سے کہا کہ بارگاہین استادہ کرو ایک روز یہان قیام کرینگے خادمون نے اُسیوقت بارگاہین آراستہ کین صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اس صحرا کی مجھے فضا بہت پسند ہے باہر تھوڑی دیر ٹھہرو پھر بارگاہ مین چلین گے خواجہ اور سب سردار وہین ٹھہرے خادمون نے دنگل زرین لاکر بچھایا کرسیان حاضر کین صاحبقران مع سب سردارون کے وہین جلوہ فرما ہوئے صحرا کی سیر کر رہے تھے کہ سامنے سے چند آدمی نظر آئے امیر نے ہرکارون سے کہا کہ ان لوگون کو میرے پاس لاؤ کچھ حالات یہان کے دریافت کرونگا ہرکارے روانہ ہوئے اُن آدمیون کے پاس پہونچے کہا تمھین ہمارے آقائے نامدار طلب فرماتے ہین اُن لوگون نے کہا ہم تمھارے آقائے نامدار سے واقف نہین کہ وہ کون ہین اُنکا نام ظاہر کرو یہان آنیکا سبب بتاؤ ہرکارون نے کہا ہمارے آقائے نامدار کا نام نامی و اسم گرامی مانند آفتاب از مشرق تا مغرب روشن ہے صاحبقران زمان امیر حمزۂ عالیشان ہر ایک جانتا ہے اُن لوگون نے کہا ہمنے سنا تھا مگر آج اشتیاق ہوا کہ اُنکی صورت بھی دیکھین گو ہمارے بزرگ یہ بات لکھ گئے ہین کہ حمزہ وہ شخص ہے جسکی صورت ساحرون کو نہین دیکھنا چاہیئے اور جس ساحر نے اُس کی صورت دیکھی اُس کے دل مین خیال اسلام پیدا ہوا گو اس سبب سے ہم نہین چاہتے کہ اُنکے پاس چلین مگر ہملوگون کو اشتیاق دید حد سے سوا ہے اور اُسکو ضرور دیکھنا چاہتے ہین ہرکارون نے کہا واقعی ایسا وقت پھر تمھین ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ اب صاحبقران نے ارادہ فرمایا ہے کہ خانۂ کعبہ تشریف لیجائین اور اطاعت پروردگار مین مصروف ہون جب وہان تشریف لیجائینگے پھر کوئی امیر کی زیارت سے مشرف نہ ہوگا وہ لوگ ہرکارون کے ہمراہ صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے جلالت وصولت صاحبقران کی دیکھکر سب نے برائے سلام سر خم کیے امیر نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کی اجازت دی وہ لوگ اخلاق صاحبقران دیکھکر خوش ہوئے عرض کی یا صاحبقران آپ کا نام نامی و اسم گرامی ہمنے اکثر کتب مین دیکھا ہے اور آپکی جرأت کے شہرے سنکر ہم مشتاق دیدار تھے آپ کی تشریف آوری ہملوگون کی قسمت سے ہوئی آپکی جو جو صفتین ہمنے کتابون مین دیکھی تھین اُن سے

علاوہ اور صفات بھی اسوقت آپ مین پاتے ہین امیر نے فرمایا ابھی آپ لوگون کو اتفاق صحبت نہین ہوا اچھی طرح میرے حال سے ماہر نہین ہوئے اُن لوگون نے عرض کی اسوقت آپ نے ہملوگون کو کیون طلب فرمایا تھا امیر نے فرمایا مجھے اس صحرا کی کیفیت دریافت کرنا تھی اس سبب سے آپ لوگون کو تکلیف دی اُن لوگون نے عرض کی یہان کی حالت اچھی نہین ہے جسقدر ساحر ہین وہ آزار رسان ہین اس صحرا سے قریب ایک صحرا اور ہے کہ اُسکو صحراے کاج باج کہتے ہین وہان خداوند کا مکان جلوہ گاہ بنا ہے چند زاہدان مذہب وہان معروف یا خداوند ہین جو کوئی اس صحرا مین جاتا ہے وہ لوگ اسکو زندہ نہین چھوڑتے ہین سبب اُسکا یہ ہے کہ اُنکی یا دمین فرق آتا ہے اسی باعث سے وہ لوگ اس شخص کو ہلاک کر ڈالتے ہین آپ ہرگز اُس طرف تشریف نہ لیجایئن کوئی اور راستہ پیدا کیجئے امیر نے فرمایا اور کوئی راستہ ایسا نہین ہے جسطرف مین جاؤن اور واپس جانا مجھے منظور نہین ہے اگر واپس جاؤن تو راہ اور حل جائے مگر واپس جانے مین بدیع الملک سے ملاقات ہوگی اور بدیع الملک جو یہ کیفیت سنین گے تو میرے پہونچانے کو یہان آئینگے سبب مجھے اُنکی یہ تکلیف گوارا نہین ہے اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ اُسطرف تشریف لیجاینگے تو ساحر ضرور آپ سے دغا کرینگے امیر نے فرمایا جو منظور الٰہی ہے وہ ہوگا مین اب واپس نہ جاؤنگا اُن لوگون نے کہا اگر آپ ہمارا کہنا قبول فرمایئن تو ہم کچھ اور عرض کرین صاحبقران نے اجازت دی کہ کہو سب نے عرض کی یا امیر یہان سے چند کوس پر ایک صحرا ہے اُس صحرا مین ایک پہاڑ ہے اُس پہاڑ پر ایک فقیر صاحب کمال رہتا ہے یہ ساحر اُسکے نام سے خوف کرتے ہین اور اُسکو کسی قسم کی تکلیف نہین پہونچا سکتے وہ ایک مدت سے اُس کوہ پر رہتا ہے آپ اُسکے پاس تشریف لیجایئے وہ اس طلسم کی راہون سے بخوبی تمام واقف ہے کوئی راستہ آپکو بتاویگا یا کوئی تحفہ ایسا دیگا جسکے سبب سے آپ مکر ساحران سے محفوظ رہینگے صاحبقران نے فرمایا مجھے اسواسطے جاتے شرم معلوم ہوتی ہے مگر اُس فقیر خدا پرست کی ملاقات کو جاؤنگا اُن لوگون نے سب پتہ صاحبقران کو بتایا امیر نے فرمایا مین ضرور جاؤنگا اُس فقیر صاحب کمال سے ملونگا وہ لوگ رخصت ہوئے امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ مین کل فقیر کی ملاقات کو ضرور جاؤنگا اُس سے ملونگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میری بھی یہی راے ہے کہ آپ ضرور وہان تشریف لیچلین فقیر صاحب کمال ہے کوئی راہ بتادیگا ساحرون کے مکر سے بیخوف ہوجایئن گے امیر اُس شب تو اُسی صحرا مین رہے دوسرے روز وہان سے روانہ ہوئے اور اُس صحرا کے جانب چلے جس کا پتہ اُن لوگون نے بتایا تھا تا بہ شام رہروی کی بعد غروب آفتاب اُس کوہ کے قریب پہونچے صاحبقران نے بارگاہین اُسیوقت استادہ کرائین سب لوگ بارگاہون مین داخل ہوئے امیر خواجہ کو ہمراہ لیکر کوہ پر تشریف لائے دیکھا کوہ کے اوپر میدان وسیع نظر آتا ہے سامنے ایک مسجد چھوٹی بنی ہے صحن مسجد مین ایک فقیر ضعیف ریش سفید بوریا بچھائے بیٹھا ہے ہاتھ مین صندل کی تسبیح ہزار دانہ ہے آنکھین بند ہین لبون کو جنبش ہے یاد الٰہی مین مصروف ہے امیر اور خواجہ قریب اُس فقیر کے پہونچے پیر مرد نے پانون کی آہٹ سے آنکھ کھولدی صاحبقران کیطرف دیکھکر نعرہ سلام علیک بلند کیا امیر نے جواب سلام دیا فقیر اپنی جگہ سے ہٹا

صاحبقران کو پاس بلا کے بٹھایا مزاج پوچھا امیر نے جواب دیا فقیر نے کہا اے شخص جب سے مین اس صحرا مین آیا اور اس کوہ کو اپنا مسکن بنایا صورت مسلمان کی نہین دیکھی مگر بڑے تعجب کی بات ہے کہ آج تجھسے ملاقات ہوئی کچھ اپنی سرگذشت بیان کر یہان آنے کا سبب بیان کر کسی محبوب کی الفت مین گھر بار چھوڑا عزیزون سے منھ موڑا یا کسی قافلے سے چھوٹ کے راہ بھولا کیا بات ہوئی جو اس صحرا مین تیرا گذر ہوا امیر نے فرمایا شاہ صاحب جو کچھ آپ نے فرمایا ایسین سے کوئی بات میرے واسطے نہین ہوئی یہ کہکے صاحبقران نے اپنا تمام قصہ بیان کیا مگر یہ نہ فرمایا کہ اب راہ مین خوف مکر ساحران بے ایسکے سبب سے دلکو تشویش ہے فقیر جب صاحبقران کی کل کیفیت سن چکا مسکرا کے جواب دیا اے شخص مین تیرے حال سے آگاہ ہوا خدا ان کارہائے نیک کی تجھے جزائے خیر دے تو نے ترقی اسلام کے لیے بڑی بڑی کوششین کین اور تیری ذات سے اسلام کا اسقدر رواج ہوا ورنہ ساحرون کی کثرت تھی کفر کے سوا اسلام کا نشان نہ تھا مگر تیری ذات سے چارون طرف اسلام کا رواج ہوا اب اس صحرا سے گذر جانا ایک امر اہم تھا مگر پروردگار عالم نے تیری نیکیون کا ثمرہ دیا کہ تو یہانتک آیا اب اگر منظور الٰہی ہے تو تو اپنی جان سے سلامت اس صحرا سے نکل جائے گا کوئی ساحر گزند نہین پہونچا ئیگا اور ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے کہ یہ سلطنت مسلمانون کے ہاتھ سے تباہ ہوگی یہان بھی اسلام کا رواج ہوگا ایک شخص تیرے ہی خاندان سے یہان آئیگا وہ سب ساحرون کو جہنم واصل کریگا مین اسی کا منتظر ہون چند اشیا اسکے واسطے امانتاً میرے پاس رکھے ہین اُسی مین سے کچھ تجھے بھی دیتا ہون صاحبقران سمجھے کہ سوائے بدیع الملک کے اور کون ایسا ہے جو اس طرف آئیگا اور کفر کو خاک مین ملائیگا اسوقت فقیر سے تحفہ لینا بیکار ہے بدیع الملک اگر پائینگے تو ان سے بہت سے کام بن جائینگے مجھے اب تحفہ جات کی ضرورت نہین ہے یہ سوچ کے صاحبقران نے فرمایا شاہ صاحب آپ نے عین نوازش فرمائی مگر مین اُمیدوار ہون کہ آپ نے جس شخص کیواسطے وہ اشیاء اپنے پاس رکھی ہین اُسی کو عنایت فرمایئے گا میرا خدا مالک ہے صرف آپکی دعا کافی ہے مین ہر طرح اس صحرا سے گذر جاؤنگا مجھے گوارا نہین کہ مین اُس شخص کے حق مین اپنا حصہ لگاؤن آپ اُس کی امانت اُسی کو مرحمت فرمایئے گا مجھے صرف دعا سے یاد کرتے رہیئے گا فقیر ہنسا کہا اے شخص میرے پاس چار تحفے مین اُس شخص کے دینے کو رکھے ہین اُنمین سے ایک تحفہ تجھکو دیتا ہون لیتا جا ساحر جسوقت تیری صورت دیکھینگے بھاگ جائینگے کچھ بنائے نہ بن پڑیگا اور اگر یون جائیگا تو وہ لوگ مکار ہین ضرور آزار پہونچا ئینگے صاحبقران نے کہا شاہ صاحب تحفہ آپ اُسی شخص کو مرحمت فرمایئے گا مین دعا کا امیدوار ہون فقیر مجبور ہوا کہا اے شخص خدا تیری جان سلامت رکھے اور تو شر دشمنان سے محفوظ رہے گا اب تحفہ جس کا حصہ ہے اسی کو ملیگا تو بھی اب رخصت ہو وقت ٹھہرنے کا نہین ہے امیر اُس فقیر سے رخصت ہوئے کوہ کے نیچے اُترے خواجہ نے کہا یا صاحبقران یہ فقیر بڑا صاحب کمال ہے آپکو تحفہ دیتا تھا آپ نے کیون نہ لیا امیر نے فرمایا جسوقت فقیر نے بیان کیا کہ یہان ایک شخص آئیگا وہ ساحرون کی بنیاد یہان سے مٹائیگا مجھے فوراً بدیع الملک کا خیال آیا کہ سوائے اُنکے اب اور کون باقی ہے جو اسقدر کوشش کرکے یہان آئے اور ساحرون کا نام و نشان مٹائے

اگر مین اسوقت ایک تحفہ سے لیتا چند دنون کے بعد میرے پاس بیکار رہتا اور اگر اُسی تحفے کو شاہزادہ بدیع الملک پاسینگے مدتون اپنے کام مین لاینگے اُنکے مفید مطلب ہے اُسکے ذریعہ سے انھین مدد ملیگی اس سبب سے مین نے تحفہ نہین لیا خواجہ نے کہا یقین ہے اس فقیر کی دعا مین کچھ تاثیر بھی ہو کہ سب ساحرون کا مکر ہمیر کارگر نہوا امیر نے فرمایا جو خدا چاہیگا وہ ہو گا فقیر نے تو یہانتک کہدیا کہ اس صحراے اپنی جان سلامت لیجا یئگا اور ساحرون کا سحر تجھپر اثر نہ کریگا خواجہ نے عرض کی اب کسی قدر میری خاطر جمع ہوئی امیر یہ باتین کرتے ہوئے اپنی بارگاہ کیطرف آئے سردارون نے جو صاحبقران کو دیکھا سب خوش ہوئے امیر کے قریب آئے عرض کی یا صاحبقران فقیر صاحب کمال سے ملاقات ہوئی اُسنے کیا کہا صاحبقران نے سب کیفیت بیان فرمائی سردارون نے کہا اب خاطر جمع ہے یقین ہے مکر ساحران سے ہملوگ محفوظ رہین کیونکہ یہ فقیر ایسا ہے جس سے یہان کے ساحر خوف کرتے ہین وہ ضرور کوئی انتظام ہمارے واسطے کریگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے جو پیش آیگا دیکھا جائیگا مین آج اس صحرا مین قیام کرتا ہون کل انشاء اللہ تعالے یہان سے صحراے کاج باج کیطرف روانہ ہونگا اور کہین مقام نہ کرونگا سب سردار راضی ہوئے صاحبقران اُس شب کو وہین مقیم رہے دوسرے روز صبح کو وہان سے کوچ فرمایا اور جانب صحراے کلج باج روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب حال اُن ساحرون کا عرض کیا جاتا ہے

کہ جو فرتوت جادو سے راے لیکر صحراے کاج باج کیطرف چلے تھے اور صحرا مین آگ لگا دینے کا ارادہ تھا یہ لوگ دوسرے ہی روز صحراے کلج بلج مین پہونچے وہان کسی کو نہ پایا اور آگے بڑھے صحراے قضا و قدر مین آئے یہان بھی کسی کو نہ پایا آپس مین کہا کہ پہلے ہم کو یہ خیال تھا وہ مرد مسلمان صحراے قضا و قدر سے آگے بڑھا ہوگا اور ہماری عبادت گاہ یعنے صحراے کاج باج مین پہونچا ہوگا مگر وہان بھی بہت تلاش کیا اُسکو نہ پایا اور اس صحرا مین بھی اسکا پتہ نہین ہے نہین معلوم کہان گیا اُسکو تلاش کرنا چاہیئے یہ کہکے سب لوگون نے سحر کرکے ایک صورت مٹی کی بنائی اُس پر خوب سحر کیا اُس سے پوچھا اے سحر مجسم کیفیت اُس مرد مسلمان کی بیان کر کہ وہ کہان ہے اُس پتلے نے جواب دیا کہ وہ مرد مسلمان اب صحراے کالج باج کے قریب پہونچا ہے یقین ہے تھوڑی دیر مین سرحد پر پہونچ جائے ساحرون نے جو پتلے کی زبانی یہ بات سنی اُسیوقت سب وہان سے روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین صحراے کاج باج مین آکر پہونچے مگر سحر سے اپنے تئین ہر ایک پوشیدہ کیئے ہوئے تھا جب سرحد صحرا پر پہونچے دیکھا ایک مقام پر فضا پر چند بارگاہین استادہ ہین کچھ جوانان شیر خصلت بارگاہون کے سائبان کے نیچے دنگل زرین پر بیٹھے ہوئے ہین ساحرون نے کہا معلوم ہوتا ہے یہی لوگ ہین مگر اُنکے نام کسی طرح تحقیق کرلینا چاہیئے کہ سلطان باج گیر کو اطلاع دینگے یہ سوچ کے ہر ایک نے کہا کہ پہر فرتوت جادو کے پاس چلو اور اُنسے اس باب مین راے لو وہ جو کچھ کہین وہ مناسب ہے یہ کہکر ساحر تو اُس طرف روانہ ہوئے یہان صاحبقران زمان دورو زسے سرحد پر مقیم تھے

اُسی روز شب کو امیر نے خواجہ سے کہا کہ یہان عرصہ تک مقیم رہے اب آگے بڑہنا چاہیئے آج شب کو بھی
رہروی کرین خواجہ نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسی وقت بارگاہین اوٹہو ئیر بار کرادین صاحبقران سب
اسباب درست پاکر روانہ ہوئے شب بھر رہروی کی صبح کو امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ اب تھوڑی دیر منزل کرو
یہان ٹھہر جاؤ پھر آگے بڑہینگے خواجہ نے سب کو روک دیا امیر بھی ٹھہرے گھوڑے سے اُترکے صاحبقران نے
نماز سحر ادا کی اور سب سردارون نے بھی فریضۂ سحری سے فراغت کی بعد نماز صاحبقران آگے روانہ ہوئے
قریب شام سردارون نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر کل شب بھر آپ بھی بیدار رہے رہروی کی
تکلیف بھی ہوئی اگر مناسب جانیئے تو آج یہان شب بھر کے واسطے قیام فرمائیے امیر نے فرمایا بہت مناسب
ہے میرا خود بھی یہی ارادہ تھا مگر خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اس صحرا مین نہ ٹھہریے آج شب بھر اور تکلیف
گوارا فرمایئے صبح کو اس صحرا کی سرحد سے نکل جائینگے دوسرے ملک کی سرحد ملیگی یہین کے نسبت ہر ایک
نے کہا ہے کہ یہان کے ساحر بڑے مکار ہین جو اس صحرا مین آتا ہے اُسکو ضرور تکلیف پہنچاتے ہین آپ یہان
قیام نہ فرمایئے امیر نے فرمایا کہ مین کثرت رائے پر کام کرتا ہون سب سردارون کی یہی رائے ہے کہ آج
یہین قیام کرین اگر مین آج بھی شب بھر رہروی کرونگا کل سب لوگ مضمحل ہو جائینگے اور طاقت رفتار کسی مین
باقی نہ رہیگی کیونکہ ایک شب بیدار رہے اور رہروی کی دوسرے دن بھی کہین قیام نہین کیا خواجہ
خاموش ہوئے امیر نے اُسی وقت بارگاہین استادہ ہونیکا حکم دیا حسب الحکم صاحبقران اُسی وقت
بارگاہین استادہ ہوئین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر
استراحت پذیر ہوئے کہ حال انکا وقت پر تحریر ہوگا

اب کیفیت اُن ساحرون کی بیان کیجاتی ہے

کہ جو فرتوت جادو کے پاس دریافت کیفیت صاحبقران کے واسطے گئے تھے تھوڑے عرصہ مین
فرتوت جادو کے پاس پہونچے فرتوت جادو نے جو اُنکو آتے دیکھا کہا تم لوگ اپنا کام انجام دیکر
آئے ہو سب نے کہا اے نائب خداوند ہمکو ایک خیال اور پیدا ہوا کہ ان لوگونکے نام ونشان آپ سے
دریافت کرکے سلطان بلج گیر کو اطلاع دین اسوقت ہمنے اُن لوگونکو دیکھا سب جوانان شیر دل حسین
صاحب شوکت چہرے سے ہر ایک کے آثار جلالت پیدا ہین ہمکو یہ ضرورت ہوئی کہ اُن لوگونکے نام دریافت
کرین فرتوت نے کہا مین سب کے نام کہانتک بتاؤن مگر جو شخص کہ سب کا افسر ہے اُسکا نام حمزۂ ثانی ہے
اسی نے لاکھون ساحرونکو قتل کیا اور ہزارون طلسم برباد کیئے اپنے دین کی ترقی کیواسطے یہ کوشش کی
اسکا قتل کرنا تمھارے مذہب مین ثواب عظیم ہے ساحرون نے جواب دیا کہ ہمین قتل کرنے مین ذرا عذر نہ
تھا فقط نام اسکا آپ سے دریافت کرنا تھا ہم اُسکو قتل کرکے سلطان کے پاس یہ خبر پہونچائینگے وہ بہت خوش
ہونگے اور اسکے عوض مین ہمارے واسطے بہت کچھ عزت وحرمت بڑھائی جائیگی فرتوت نے جواب دیا کہ اب
تم لوگونکو نام بھی معلوم ہوگیا اب جاؤ دیر نہ لگاؤ ایسا نہو وہ کسیطرف چلا جائے اور زندہ وسلامت اپنے مکان پر پہونچے
ساحر فرتوت جادو سے رخصت ہوئے پھر صحرائے کاج باج کیطرف روانہ ہوئے امیر سرحد سے گذرے خاص
صحرا مین منزل کرین سے تھے ساحر جو صحرا مین پہونچے بارگاہین دیکھین ہر ایک نے اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیا

لشکر صاحبقران کی کیفیت دریافت کرنے کو چند ساحر آگے بڑھے قریب بارگاہ ہوئے پہونچ کے دیکھا سب جوان ہوشیار ہین کوئی بارگاہ کے آگے ٹہل رہا ہے کوئی دوسرے سردار کی بارگاہ مین بیٹھا باتین کر رہا ہے ساحر واپس آئے اپنے ہمراہیون سے آکر کہا اسوقت موقع نہین ہے سب لوگ ہوشیار ہین آج شب کو اس صحرا مین آگ لگائینگے یہ لوگ سوتے ہونگے اسوقت انکی بارگاہین بھی جلینگی اور صحرا مین بھی چار طرف آگ پھیلے گی رات کا وقت ہوگا کہین بھاگ بھی نہ سکین گے اس صلاح پر سب متفق الرائے ہوئے اسی صحرا مین پوشیدہ ہو کر بیٹھے یہان جب صاحبقران زمان اُس صحرا مین پہونچے ابھی کچھ دن باقی تھا امیر نے وہین قیام کرنے کی غرض سے بارگاہین استاد کرائی تھین سردار اپنی اپنی بارگاہوں مین استراحت پذیر تھے آفتاب غروب ہوا سب لوگ بارگاہ صاحبقران مین حاضر ہوئے تھوڑی دیر تک باتین رہین پھر امیر نے خلاصہ مطلب فرمایا خادمون نے دسترخوان لاکر بچھایا صاحبقران نے مع سب سردارونکے خاصہ نوش فرمایا بعدہ تھوڑی دیر تک صحبت رہی پھر جلسہ برخاست ہوا سب اپنی اپنی خوابگاہ کیطرف روانہ ہوئے امیر بھی محو خواب ہوئے ساحر تو اسی فکر مین تھے کہ ان لوگون کو غافل پائین تو صحرا مین آگ لگائین سب کو ساحرون نے محو خواب جو پایا موقع ہاتھ آیا اپنے ہمراہیون کے پاس پہونچے کہا اب سب مسلمان غافل سو رہے ہین اُن لوگون نے کہا آج اس بات کو ملتوی رکھو کل دیکھا جائیگا اگر اسوقت آگ لگائینگے تو خود کہان بھاگ کے جائینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے اپنے مکانونکا بندوبست کرنا چاہیئے اگرچہ کچھ مال واسباب ہمارا اس صحرا مین نہین ہے مگر پھر بھی اسباب عبادت یہان رکھا ہے خداوند کی شبیہین رکھی ہین ان سب چیزون کو کل یہان سے اُٹھائے جائینگے پھر آگ لگائین گے سب لوگ راضی ہوئے اُس شب کو جسقدر اسباب ان لوگونکا یہان رکھا تھا اسکو وہان سے اُٹھانا شروع کیا کیونکہ یہ سب لوگ اسی صحرا مین عبادت کرتے تھے ساحرون نے تو صبح تک اپنا اپنا اسباب وہانسے اُٹھایا سر دست ان صاحبقران نے شب بھر بعد راحت آرام کیا صبح کو ہر ایک سردار بیدار ہوا سب نے فریضہ سحر ادا کیا خدمت صاحبقران مین سب حاضر ہوئے امیر کو ہر ایک نے متردد پایا عرض کی یا صاحبقران مزاج مبارک کیسا ہے آج کچھ چہرہ مبارک متغیر ہے امیر نے فرمایا شب کو مین نے ایک خواب دیکھا ہے جس کے سبب سے مجھے بڑی فکر ہے یہ سنکر کرب نامدار نے عرض کی مین نے بھی شب کو ایک خواب دیکھا ہے اُسکے سبب سے مجھے بھی فکر ہے جب کرب نے کہا تو شاہزادہ سکندر رخ نے بھی عرض کی کہ مین نے بھی شب کو ایسا ہی خواب دیکھا ہے آج آپ سے تعبیر کا جویا تھا مگر آپ نے خود فرمایا اسیطرح سب سردارون نے عرض کی کہ ہمنے بھی شب کو خواب دیکھا ہے خواجہ بھی بارگاہ صاحبقران مین مضمحل آئے امیر نے مزاج پرسی کی خواجہ نے عرض کی یا امیر مین نے شب کو اس طرح کا خواب دیکھا ہے جس کے سبب سے بہت متفکر ہون آپ تعبیر دیجئے کہ مجھے تسکین ہو امیر نے فرمایا خواجہ یہان سب سردارون نے شب کو خواب دیکھا ہے کیا عجب ہے کہ ایک ہی کیفیت سب کو نظر آئے اور مین نے بھی کیفیت عجیب دیکھی ہے لہذا مین پہلے بیان کرتا ہون اگر یہی کیفیت سب نے دیکھی ہو تو بیان کرنے کی ضرورت نہین اسی کے موافق تعبیر تجویز کیجائے اور اگر اسکے خلاف کسی نے خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ خواب بیان فرمایئے امیر نے فرمایا کہ پہلے مجھے ایک صحرا ہولناک نظر آیا وہان کسی سردار کو مین نے نہین دیکھا اس صحرا مین کھڑا تھا کہ ایک جانب سے کرب کو آتے ہوئے دیکھا مگر کرب عجب حالت سے آتے ہین بارگاہ میری اُنکے قبضے مین ہے چہرے سے

آثار تردد پیدا ہین مین سنے انھین رو کا کیفیت دریافت کی انھون نے کچھ ایسی حسرت آمیز باتین کین کہ جو اسوقت مجکو اچھی طرح یاد نہین ہین پھر اسکے بعد اور سردارون کو دیکھا با حالت پریشان خاک منھ پر ملے ہوئے کپڑے پھٹے ہوئے نالان وگریان میرے پاس آکر پہونچے مین نے اُنسے کیفیت دریافت کی انھون نے بھی کچھ ایسے ہی حالات بیان کیے کہ جو مجھے اسوقت یاد نہین مگر اسقدر ضرور خیال ہے کہ سب سردار اُسوقت گریان و نالان تھے اور ایسی عبرت آمیز کیفیت مجھسے بیان کی تھی کہ جسکے سننے سے مجکو رونا آگیا تھا اُنسے اس حال کو سنکر مین افسوس کر رہا تھا کہ ایک بزرگوار سامنے سے تشریف لائے انھون نے چند سردارون کو اپنے ہمراہ لیا اور ایک طرف روانہ ہوئے مین بھی اُنکے ساتھ ساتھ چلا وہ بزرگوار قریب ایک باغ کے پہونچے اور مع جملہ سردارون کے اُس باغ مین تشریف لیگئے مین نے جانیکا ارادہ کیا انھون نے منع فرمایا اور کہا اے حمزہ ابھی تمھارے آنیکی اجازت نہین ہے انھین لوگون کیواسطے حکم ہے مین انکو اس باغ مین لیے جاتا ہون مین نے بہت کچھ اُنسے کہا کہ مین ان لوگون سے ملکر رخصت ہو لون مگر انھون نے میرا کوئی عذر قبول نہ کیا مین مجبور ہوکر خاموش ہو رہا وہ بزرگوار سب سردارونکو لیکر اندر باغ کے گئے اور وہ دروازہ بند ہو گیا مین نے وہان کے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ لوگ اندر سے کب واپس آئینگے انھون نے جواب دیا کہ جو اس باغ مین جاتا ہے وہ پھر واپس نہین آتا مین نے جو یہ خبر سُنی سردارونکی مفارقت مین رونے لگا اثنائے گریہ مین آنکھ کھل گئی اپنے کو بستر پر پایا اُسوقت سے پھر مجھے نیند نہ آئی امیر نے جو یہ خواب بیان کیا خواجہ نے عرض کی یا امیر ایسا ہی کچھ مین نے بھی دیکھا ہے کرب نے عرض کی یا صاحبقران جسقدر آپ نے بیان فرمایا مین نے بھی یہی دیکھا ہے اور اسکے علاوہ بھی کچھ کیفیت نظر آئی امیر نے فرمایا کہ اے کرب اُس کیفیت کو بیان کر دکرب نے کہا کہ پہلے مین نے آپکو مع جملہ سردارون کے ایک صحرائے ہولناک مین مقیم پایا اور اُس صحرا مین اس قسم کی ہوائے تیز چلی کہ سب سردار مانند برگہائے درخت کے اُڑ گئے کا فرمال و اسباب پر قبضہ کرنے کو آئے مین وہان تنہا موجود تھا اسنے مقابلہ کیا وہ سب فرار ہوئے جب مین بالکل اکیلا رہگیا تو بارگاہ لیکر ایک جانب روانہ ہوا راہ مین آپ سے ملاقات ہوئی اُسکے بعد یہ سب کیفیت دیکھی جو آپ نے بیان فرمائی امیر نامدار نے فرمایا اے کرب جو کیفیت بارگاہ لانے کی تمنے اسوقت بیان کی یہی باتین اُسوقت بھی کہی تھین تمھارے بیان کرنے سے مجھے بھی یاد آیا واقعی تمنے مجھسے یہی کہا تھا اور سردار جو سامنے صاحبقران زمان کے موجود تھے اُن مین سے بعض نے عرض کی یا امیر جسقدر آپ نے فرمایا یہ واقع ہمپر بھی گذرا مگر ہمین کیفیت باغ کے اندر کی بھی معلوم ہے جن جن لوگون نے عرض کی کہ ہم باغ کے اندر کی کیفیت سے بھی آگاہ ہین امیر کو خیال آیا فرمایا بیشک تمھین لوگ اُن بزرگوار کے ہمراہ باغ کے اندر گئے تھے کیفیت وہانکی بیان کرو اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران ہم جو باغ کے اندر گئے وہان جاکر عجیب کیفیت دیکھی اپنے تمام عزیزان مردہ کو وہان حیات پایا سب کے مراتب دیکھے یا صاحبقران اس باغکی لطافت کا کیونکر بیان کرین اور کس کس چیز کی تعریف کرین گو بہت سے بادشاہون کے باغ دیکھے اور بہت سے طلسمون مین عجائب وغرائب دیکھے مگر وہ بزرگوار جس باغ مین لیگئے تھے اُسکی کیفیت سب سے

بچھڑا تھی اول تو بہت سے عزیزان مردہ سے وہان ملاقات ہوئی انکی خوشی کیا کم تھی علاوہ اس کے وہان کسی کا فر کو نہ پایا سب باغ اہل اسلام سے بھرا ہوا تھا اور باغ کی وسعت کو جو دریافت کیا لوگون نے کہا تمام دنیا سے بڑا ہے اس باغ کی وسعت سے دنیا بہت چھوٹی ہے اسکے بعد ہملوگون کیواسطے رہنے کو مکان تجویز ہوئے یا صاحبقران اُن مکانون کی تعریف کس زبان سے کرون برائے خدمت چند کنیزین آئین اُنکے حسن وجمال کے توصیف مین بھی زبان قاصر ہے بڑی بڑی شاہزادیان نگاہ سے گذرین مگر ایسے حسن اور ایسے لباس اور اسطرح کے زیور نہین دیکھے اسی لطافت کا نظارہ کر رہے تھے کہ آواز اذان کی کان مین آئی آنکھ کھل گئی حسرت دید ہنوز باقی ہے صاحبقران نے سب کی تقریر سنکر خواجہ کیطرف دیکھا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین نے بھی خواب اُسی سامان سے دیکھا ہے جو آپ نے بیان فرمایا باغ کی لطافت اور کنیزان حسین کی صورت ایسی میری نگاہ سے نہین گذری ان لوگون کو در باغ تک مین نے دیکھا پھر انکی صورت مجھے نظر نہین آئی امیر نے فرمایا جن جن لوگون نے اُس باغ کی سیر کی ہے وہ وہ الگ ہو جائین اور جن لوگون نے باغ کی سیر نہین کی ہے وہ الگ ہو جائین مین شمار کرونگا کہ کون کون اُس باغ کی سیر کو گیا ہے یہ سنکر بہت سے سردار ایک طرف ہٹے صرف تہتر سردار ایک جانب باقی رہے امیر نے کہا مین تعجب کرتا ہون کہ شب کو بہتر کس کیون سیر باغ سے محروم رہے ایک شخص زیادہ ہے یا آپ لوگون مین سے کسی نے خواب اپنا فراموش کر دیا ہے سب نے عرض کی یا صاحبقران ہم سب لوگون کو اپنا خواب بہت اچھی طرح یاد ہے ہم لوگ آپ کے ہمراہ واپس آئے باغ کے اندر جانے نہین پائے امیر تھوڑی دیر تک ساکت رہے خواجہ نے عرض کی یا امیر آپ نے سکوت کیون فرمایا صاحبقران نے کہا اس خواب کی تعبیر سوچ رہا ہون مگر جسقدر فکر کرتا ہون اپنی طبیعت کو مغموم پاتا ہون اے خواجہ کوئی امر عظیم واقع ہونیوالا ہے یہ ہر ایک کا خواب دیکھنا بے سبب نہین ہے خواجہ نے کہا یا صاحبقران مجھے بھی یہی خیال ہے لیکن ایسا نہو کہ فی الواقع مفارقت کی صورت پیدا ہو امیر نے فرمایا خواجہ آثار ایسے ہی نظر آتے ہین خواجہ نے عرض کی یا امیر اب یہان سے تشریف لیجلئے یہ صحرا اس لائق نہین ہے کہ یہان قیام کرین امیر نے فرمایا خواجہ کچھ صحرا کی خطا نہین ہے یہ امور تقدیری ہین جو نوشتہ تقدیر ہے ہر طرح پیش آئیگا جہان ہونگے محفوظ نہ رہینگے آج شب کو اس صحرا مین اور قیام کرو کل دیکھا جائیگا خواجہ خاموش ہو رہے سب سردارون نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر اس خواب نے اسدرجہ متفکر کر دیا ہے کہ جو اس درست نہین پروردگار عالم آپکی ذات کو سلامت رکھے جو آفت دشمنون پر آنیوالی ہو غلامون پر آجائے صاحبقران نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ مین نے حظ زندگی بہت اچھی طرح حاصل کیا اور دنیا کے سرد و گرم کو خوب دیکھا ہر ایک بات سے جی سیر ہے اس دنیا مین رہنا پسند نہین ہے میری یہی دعا ہے کہ خدا مجھے قدم مبارک حضرت پیغمبر آخر الزمان تک پہونچائے اور مین زیارت آنحضرت سے مشرف ہون اُسکے بعد اس دنیا مین رہنے کی حسرت نہین مگر تم لوگ ابھی حظ زندگی سے آگاہ نہین ہو تمھین خدا برکت عمر عطا فرمائے اور تمھاری اولاد کو ترقی دے مجھے اپنی زندگی سے زیادہ تم سبکی حیات عزیز ہے دیر تک یہ باتین رہین سب سردار ان امیر روئے عجب کیفیت رہی صاحبقران ایک

ایک کا منہ بحسرت و یاس دیکھتے رہے اور یہی کیفیت سرداروں کی بھی رہی کہ صاحبقران کو دیکھ دیکھ کے
رو دیا کیے تمام دن بارگاہ صاحبقران ماتم سرا رہی جب آفتاب غروب ہوا امیر نے برائے وضو
پانی طلب کیا وضو کرکے فریضۂ مغرب کے بعد صاحبقران نے ہاتھ دعا کے واسطے اٹھائے درگاہ
حق سبحانہ تعالےٰ میں عرض کی کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز آجتک تو نے اپنے اس عبد ذلیل
کو اس دار فانی میں باآبرو رکھا اور جملہ مقاصد دلی تیری طرف سے عطا ہوئے اے کریم جو تیری طرف
سے ہونیوالا ہے وہ رک نہیں سکتا اور تیری عبد ذلیل ناچیز بھی راضی برضا ہے مگر اسقدر دعا قبول فرماتا کہ جو
تو نے آبرو عطا فرمائی ہے مرتے دم تک اسمیں فرق نہ آنے دینا اور باآبرو دنیا سے اٹھانا انجام بخیر کرنا امیر
کو اسوقت دعا میں اسقدر محویت تھی کہ مطلق خبر نہ تھی مگر گریۂ صاحبقران کی آواز سنکر اور سردار اپنی اپنی بارگاہوں
سے نکل آئے بارگاہ میں آکر امیر کو مصروف دعا دیکھا سب نے لفظ آمین زبان پر جاری کیا دیر تک
صاحبقران مشغول دعا رہے بعد دعا امیر مصلے سے اٹھے خادموں نے مصلی اٹھایا صاحبقران پھر
اپنے ٹھکانے پر آکے جلوہ فرما ہوئے پھر سب سردار جمع ہوئے امیر نے فرمایا صبح سے کسی نے
کھانا بھی نہیں کھایا ہے گو اسوقت از دیاد غم و رنج سے بھوک نہیں ہے مگر صبح کو یہاں سے سفر ہے اگر
اسوقت بھی سب گرسنہ رہے تو صبح کو قطع منزل کرنا ہے نہیں معلوم کب قیام کریں اس سے بہتر یہ ہے کہ اسوقت
دسترخوان بچھے خادموں نے اسیوقت دسترخوان بچھایا صاحبقران نے مع جملہ سرداروں کے خاصہ
نوش فرمایا تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب رات زیادہ گئی صاحبقران نے جلسہ برخاست کیا
سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں سے گئے دن بھر کے مضمحل تھے جاتے ہی سب محو خواب ہوئے
ساحر غدار تو اسی تاک میں تھے سب کو جو غافل پایا وقت ہاتھ آیا سب ملکر بارگاہوں کے قریب
آئے دربانوں پر سحر کیا کہ وہ لوگ بھی غافل ہوئے ساحروں نے روغن نفط بارگاہوں پر چھڑکا
جنگل کے درخت تو پہلے روغن سے تر ہو چکے تھے بارگاہوں پر روغن ڈالکر چاروں طرف آگ
لگا دی جنگل میں آگ پھیلنے لگی بارگاہیں جو جلیں سرداروں کی آنکھ کھلی اپنے کو اس مصیبت میں
مبتلا پایا سب گھبرائے صاحبقران کی بھی آنکھ کھلی امیر بھی بارگاہ سے باہر آئے دیکھا چاروں طرف
جنگل میں آگ لگی ہے کسی طرف بچنے کی جگہ نہیں ہے خواجہ نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران اس
خواب کی یہ تعبیر تھی اب جان بچنا دشوار ہے اسی صحرا میں جلکر مرجائیں گے امیر نے فرمایا جو منظور الٰہی
ہے وہ ہوگا مگر اسوقت سب سرداروں کو ایک جا کرنا چاہیئے خواجہ نے عرض کی نہیں معلوم
کہاں کہاں منتشر ہو گئے ہیں امیر ایک جانب سرداروں کی آواز سنکر روانہ ہوئے خواجہ کو
دوسری جانب غول نظر آیا وہ اس طرف چلے اور جو سردار تھے اسی طرح ایک دوسرے کی
تلاش میں چلا کر سب نے بارگاہ سلیمانی کو لیا ایک طرف روانہ ہوئے چند سردار کرب کے
ہمراہ اس طرف چلے امیر نے جب آگ کو شعلہ ور دیکھا اور صاحبقران کے قریب کے درخت
بھی جلنے لگے امیر نے سرداروں کو بآواز بلند پکارا بعض سردار صدائے امیر سنکر قریب آئے
بعض دور نکل گئے تھے وہ نہ آسکے بعض آواز صاحبقران سنکر تڑپ گئے مگر کیونکہ امیر کے پاس
پہونچتے آگ دمبدم ترقی کرتی جاتی تھی بعض سرداروں کی آواز امیر کے کان میں آتی تھی کہ یا

صاحبقران ہمنے جان آپ پر سے نثار کی غرضکہ یہی آواز آتی تھی کہ یا امیر ہماری خطائین معاف فرمایئے گا
حق نمک حضور سے ادا ہوسکے ہین امیر کی عجب حالت تھی چارو نطرف سپٹتے تھے ایک طرف متوجہ ہوتے
تو چار طرف سے آواز آتی کس طرف جاتے کیا کرتے آگ ہر ایک جانب جانیکو مانع تھی کچھ بن نہ
پڑتا تھا عجب مشکل مین تھے سوائے خواجہ یار اور دو چار سردارون کے امیر کے پاس اور کوئی
نہ تھا صاحبقران کی اسوقت عجب حالت تھی مانند ماہی بے آب بیتاب تھے جسطرف جانے کا ارادہ کرتے
تھے آگ کا لوکا بھڑک کے روکتا تھا صاحبقران پھر ٹھہر جاتے تھے جب قریب کے درخت جلتے تھے
امیر وہان سے سرک کے اور طرف جاتے تھے وہان بھی تھوڑی دیر ٹھہرتے تھے آگ کے شعلے
جب زیادتی کرتے تھے امیر وہانسے بھی آگے بڑھ جاتے تھے اسی حالت مین صبح ہوئی صاحبقران
نے باشارہ نماز سجادا کی دست دعا بلند کرکے درگاہ قاضی الحاجات مین عرض کی کہ اے کس بیکسان اے
فریادرس غریبان وقت مدد ہے تیری ذات کا بھروسہ ہے اسوقت مصیبت مین تیرے سوا کس کو
پکارون اور کس سے مدد چاہون اس آفت سے نجات عطا فرما امیر نے برجوع قلب دعا جو کی مقبول
درگاہ ایزدی ہوئی ایک جانب آگ ٹھنڈی ہوئی امیر اُسطرف چلے دور جاکر دم لیا خواجہ سے
کہا کہ نہین معلوم سردارون سے کون کون بچا اور کس کس کی اجل آئی معلوم ہوتا ہے کہ بہت کم
لوگ زندہ بچے اگر زیادہ سردار بچتے تو مجھسے ضرور ملتے کیونکہ اور کوئی راہ ایسی نہ تھی جس
طرف سے وہ لوگ نکل جاتے سوائے اس راہ کے جسطرف سے ہملوگ آئے ہین یہ بھی
اسوقت کی آگ بجھ جانے سے یہ بات ہوئی ورنہ ممکن نہ تھا کہ راہ ملتی اسی صحرا مین جلکر مر جاتے
مگر اب خواجہ اب مین اسی جگہ رہونگا خانۂ کعبہ نہ جاؤنگا والد ماجد کو منہ نہ دکھاؤنگا جب وہ مجھے
دیکھینگے کیا فرماینگے خواجہ نے کہا یا امیر جو مشیت ایزدی تھی وہ ہوا اب یہان رہنا بیکار ہے
اس آگ کو سرد ہو جانے دیجئے دیکھئے کون کون سردار آکر آپ سے ملتے ہین باقی لوگون کے رسوم فاتحہ خوانی
سے فراغت حاصل کرکے تشریف لیچلیے مین نے سنا ہے کہ یہان سے خانۂ کعبہ قریب ہے
چھ ماہ کی راہ ہے دو ایک ماہ یہان قیام فرمایئے سب کی رسم فاتحہ خوانی سے فراغت حاصل
کیجیے اگر مزاج مین آئے تو بدیع الملک کو بھی اطلاع دیجئے کہ وہ بھی آپ کے شریک فاتحہ خوانی
ہون امیر نے کہا مجھے بدیع الملک کو مبتلائے صدمہ و غم کرنا منظور نہین ہے اور وہ یقین ہے
کہ اب ایوان نہ طاق کے اندر پہونچے ہون اور وہان کافرون سے لڑائی چھڑ گئی ہو ایسی حالت
مین وہ کیونکر آسکتے ہین مگر مجھے امید قوی ہے کہ اگر اس بات کی خبر پاینگے تو ضرور انتقام لینگے
مین اپنی خیریت سے اُنھین مطلع کرونگا خواجہ نے عرض کی آپ کو لازم ہے کہ آپ سب سے پہلے اپنی
خیریت کی خبر بدیع الملک کے پاس بھیجدین جسوقت وہ اس کیفیت کو اور کسی سے سنینگے
اور آپکی خیریت سے آگاہ نہ ہونگے تو انکو زیادہ اضطراب ہوگا صاحبقران نے فرمایا مین پہلے
انکو خبر دونگا صاحبقران اور خواجہ اور چند سردار صاحبقران سے باتین کرتے رہے جنگل اسقدر
جلد پھکا کہ شام تک سب خاک ہو گیا امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ اب خاک کو سمیٹ کر دفن کرنا چاہیے
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مدت تک یہان آگ باقی رہیگی اور زمین جلا کریگی وہان جانا غیر ممکن

امیر نے فرمایا بہت سے سردار جل گئے ہین اُنکی خاک برباد ہوگی خواجہ نے عرض کی یا امیر جو مشیت
الٰہی کیا چارہ اسوقت مین وہان کون جاسکتا ہے صاحبقران اور خواجہ یہ باتین کر رہے تھے
کہ ایک جانب سے ابر اُٹھا اور ترشح ہونے لگا خواجہ نے عرض کی یا امیر یہ رحمت پروردگار اُن
کشتگان حسرت پر نازل ہوئی کہ جنکے غسل وکفن کی تدبیر سوائے خدا کے دوسرا نہ کرسکتا تھا اور اب
اس بارش کے سبب سے زمین ٹھنڈی ہو جائیگی خاک سمیٹ لینے کا وقت ملے گا امیر خواجہ کی
باتین سنا کیے مگر پانی اس شدت سے برسا کہ تمام صحرا مین یا تو گرمی کی شدت سے لیٹنا مشکل تھا یا سب
کو سردی معلوم ہونے لگی امیر نے فرمایا خواجہ واقعی یہ رحمت پروردگار انھین لوگون کیواسطے
نازل ہوئی ہے جب پانی برس کے نکل گیا صبح بھی ہوئی صاحبقران نے مع جملہ سردارون کے نماز
پڑھی بعد فراغت نماز صاحبقران خواجہ اور جملہ سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اس ارادے سے
اُٹھے کہ اب چلکر خاک ایک جا دفن کردین کہ سامنے سے رفیع الملک اور ربیع الملک گھوڑون
پر سوار صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے دونون شاہزادون
کو گلے سے لگایا آبدیدہ ہوئے دونون شاہزادے بھی روئے عرض کی نہین معلوم کون کون زندہ
ہے اور کس کس نے گلزار جنان کی سکونت اختیار کی صاحبقران نے فرمایا بہتر آدمی زندہ ہونگے
کیونکہ جب مین نے خواجہ زادون سے دریافت کیا تھا کہ ہم لوگ کسقدر خدمت باسعادت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پہونچین گے تو خواجہ زادون نے حکم لگایا تھا کہ کل بہتر کس
مشرف زیارت سے ہونگے لہذا امید یہی ہے کہ بہتر آدمی زندہ بچے ہون اور خواب مین داخل
گلزار بھی بہتر کس نہین ہوئے تھے معلوم ہوتا ہے کسی نے اپنا خواب فراموش کیا تھا سب لوگ
امیر کی باتین سنتے ہوئے مغموم و مضمحل چلے آتے تھے کہ بدیع الزمان نامدار ایک جانب سے آئے
صاحبقران سے ملاقات ہوئی امیر ثانی نے بدیع الزمان کو بھی گلے سے لگایا پھر امیر الزمان
آکر صاحبقران سے ملے اسیطور سے سب سردار صاحبقران کے پاس آئے امیر نے فرمایا
کہ اب شمار کرو کہ کل سردار کسقدر ہین خواجہ نے سب کا شمار کیا تو کل بہتر سردار تھے امیر نے فرمایا
مین نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ اگر جلنے سے بچے تو بہتر سردار بچ جائینگے باقی جل جائینگے یہ ذکر ہو رہا
تھا کہ صحرا سے گرد اُڑی امیر نے فرمایا کوئی اور سردار آتا ہے اس عرصہ مین دامن گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا کرب نامدار بارگاہ لیے ہوئے آتے ہین خواجہ سے امیر نامدار نے عرض کی یا
صاحبقران معلوم ہوتا ہے بہت سے سردار نکل گئے تھے اور بعض لوگ اس آگ مین جل گئے
صاحبقران نے فرمایا کیا عجب ہے مگر مجھسے خواجہ زادون نے یہی کہا تھا کہ کل بہتر کس خدمت آنحضرت
صلی اللہ مین پہونچینگے اور مشرف بزیارت ہونگے نہین معلوم کسقدر سردار زندہ بچے ہین
اتنے عرصے مین کرب غازی بھی امیر کے پاس آئے صاحبقران نے انکو بھی گلے سے لگایا
کرب نے جو سب کے حالات دیکھے بہت افسوس کیا صاحبقران نے مع جملہ سردارون کے
خاک اس صحرا کی ایک جا جمع کی اور ایک چاہ عمیق سب نے کھودا اس خاک کو اسی چاہ مین
دفن کیا بعد دفن صاحبقران اسقدر روئے کہ روتے روتے بیہوش ہوگئے سردارون پر

بھی یہی حالت طاری ہوئی امیر الزمان دیر تک حالت غشی مین رہے جب ہوش آیا سرداروں نے سمجھایا امیر نے فرمایا اب مین جو کچھ آپ لوگون سے کہون اُسکو قبول کیجیے سب نے عرض کی آپ کا ارشاد بسر و چشم بجا لائینگے امیر نے کہا خواجہ زادون نے جو حکم لگایا تھا وہ بہت صحیح تھا کہ اب سب ملا کر تہتر کس ہین لہذا مین تو ان دلاورون کی قبر پر جاروب کشی کرونگا آپ بہتر آدمی خدمت بابرکت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جائیے مین اب ہرگز نہ جاؤنگا صاحبقران زمان امیر عالیشان والد ماجد جسوقت مجھسے حال دریافت کرینگے تو مین کیا جواب دونگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران والاشان آپ جو کچھ فرماتے ہین ہم اسکو کیونکر قبول کرین اگر آپ یہان تشریف رکھینگے تو ہم لوگ وہان جاکر کیا کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون کو ضرور جانا ہوگا مین تنہا اس دشت پر خطر مین رہونگا اگر ساحرون کو مجھسے دشمنی ہوگی میرے واسطے پھر کوئی ایسا ہی سامان کرینگے کہ مین اُس کے سبب سے اپنے بچھڑے ہوئے سردارون سے مل جاؤنگا میری عین خوشی ہے کہ ایسا ہی ہو صاحبقران نے جو ایسی باتین کین سب سردار بہت روئے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ تشریف نہ لیچلینگے تو ہم لوگ اپنے تئین ہلاک کرینگے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ اگر آپ لوگ میرے کہنے کو قبول نہ کرینگے تو مین اپنے تئین ہلاک کردونگا اگر آپ کو میری ہلاکت گوارا ہے تو آپ تشریف نہ لیجائین ورنہ مجھسے احتراز فرمائین خواجہ نے جو امیر کی گفتگو سنی اشارے سے سب کو منع کیا سردار خاموش ہوئے خواجہ نے عرض کی یا امیر اگر یہی آپکی خوشی ہے تو ہم لوگ آپ کی خوشی کرینگے مجبوری واپس جائینگے مگر یا صاحبقران آپ کی جدائی ہم لوگون کو زندہ نہ رکھے گی امیر نے فرمایا یہ مجھے معلوم ہے مگر مین اب اس قابل نہین ہون کہ خانۂ کعبہ جاؤن اور والد ماجد کو منھ دکھاؤن خواجہ خاموش ہوئے کچھ جواب نہ دیا امیر نے پھر فرمایا کہ خواجہ تم کل یہان سے چلے جاؤ زیادہ ٹھہرنا اچھا نہین ہے ہر ساحر دشمن ہے ضرور کوئی فساد برپا کرینگے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب اسقدر آپ ہماری خوشی کیجیے کہ ابھی ہمین یہان سے رخصت نہ کیجیے جب ہم رسم فاتحہ خوانی سے فراغت پائینگے خود ہی چلے جائینگے ابھی کیسطرح نہین جاسکتے کیونکہ اُن کشتگان حسرت کو جی بھر کے روئے بھی نہین ہین اسوقت تک تو اس فکر مین تھے کہ کتنے سردار باقی رہے اور کون کون راہی ملک بقا ہوا اب کیفیت معلوم ہوئی اُنکے واسطے ایک روز فاتحہ خوانی کا قرار دینگے اُس روز سب سردار جمع ہوکر آپمین اُنکا پرسا دینگے کچھ تلاوت صحیفۂ ابراہیم علیہ السلام کی ہوگی اُسکا ثواب اُنکی روح کو بخشا جائیگا حمزۂ صاحبقران نے فرمایا یہ تم لوگ وہان بھی پہونچ کے کرسکتے ہو یہین پر تخصیص نہین ہے خواجہ نے کہا یا امیر نامدار میری خوشی نہین ہے کہ مین یہان سے جاؤن اور جاکر رسم فاتحہ خوانی ادا کرون اُس مین دن بھی بہت ہو جائینگے اور اس رسم کا وقت بھی ہاتھ سے نکل جائیگا مناسب وقت یہی ہے کہ اسی ہفتے مین یہ رسم ہو جائے ہم لوگ زیادہ یہان قیام نہین کرینگے ایک ماہ تک رہینگے صاحبقران زمان نے فرمایا خواجہ ساحر تم لوگون کے نام کے دشمن ہین وہ ضرور کوئی

بات پیدا کرینگے ایسا نہو کہ تملوگون کی بھی جان مفت جائے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ کا قول ہے
کہ جو مقدر مین ہوتا ہے وہ پیش آتا ہے اگر ہمارے مقدر مین مرنا ہے تو ہر طرح مرینگے اور اگر ہماری تقدیر مین ابھی
ہلاکت نہین ہے تو ہمین کوئی قتل نہین کرسکتا ہے امیر خاموش ہو رہے خواجہ تھوڑی دیر تک صاحبقران کے پاس بیٹھے رہے
جب عرصہ ہوا دو تین سردار ونکو امیر کے پاس چھوڑا اور سب اپنے ہمراہ لیکر اُٹھے الگ آکر کہا اسوقت امیر
گرفتار رنج و محن ہین امیر سے کوئی ایسی بات نہ کہو جو صاحبقران کے خلاف ہو ایک ماہ کے بعد طبیعت اصلاح پر آجائیگی
اُسوقت صاحبقران کو سمجھا کے لیچلین گے ابھی ہر ایک صاحبقران سے یہی کہے کہ ہم صرف فاتحہ خوانی کشتگان کیواسطے
ٹھہر گئے ہین بعد اس تقریب کے چلے جاینگے سب سرداروں نے قبول کیا خواجہ نے کہا ایک تدبیر
اور ہے اگر وہ بن پڑے تو یقین ہے کہ صاحبقران یہان ٹھہر نہین سکتے سرداروں نے کہا اسکی کیفیت کو بیان کرو اگر
ایسا ہے تو ابھی سے اُس کی کوشش کرین خواجہ نے کہا وہ یہ تدبیر ہے کہ کسیطرح سے امیر عالی شان صاحبقران اول کو اطلاع
دو جسوقت صاحبقران اس کیفیت کو سنینگے وہ ضرور امیر کے لینے کو آئینگے اور سرداروں کا پرسا بھی دینا اُنکو واجب
و لازم ہو گا جب وہ آکر صاحبقران سے کہینگے تو ہرگز انکار صاحبقران کو بن نہ پڑیگا ضرور اُنکے ہمراہ چلے جائینگے
سرداروں نے کہا ایسے وقت مین کیونکر اُنکو اطلاع دے سکتے ہین نہ کوئی نامہ بر موجود ہے جسکی معرفت امیر کو
پیام دین نہ کوئی سردار اسوقت مین صاحبقران سے الگ ہو کر جا سکتا ہے خواجہ نے کہا مین اسکی تدبیر کرتا ہون
سنا ہے کہ یہان سے شہر کاج باج قریب ہے وہان جاؤنگا اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کیطرف جاتا ہو تو اسکو اس حال
سے آگاہی دونگا وہ جاکر ضرور صاحبقران اول کو اطلاع کر دیگا امیر اس خبر کو سنتے ہی اسطرف تشریف لائینگے سرداروں
نے کہا خواجہ یہ کام سوا تمھارے اور کسی سے انجام نہ پائیگا اگر تم کوشش کر دگے تو صاحبقران کا یہان سے
تشریف لیچلنا ہو گا ورنہ سوا تمھارے اس کام کا انجام دینے والا کوئی نہین ہے خواجہ اسی وقت
سب سرداروں سے رخصت ہوئے اور چلتے وقت یہ بات کہی کہ اگر صاحبقران مجھے دریافت فرمائین
تو ہرگز یہ بات ظاہر نہ کرنا کہ مین جس ارادے سے جاتا ہون بلکہ یہ کہدینا کہ اسی صحرا مین کسی ضرورت سے
ایکطرف گئے ہین یہ کہکے خواجہ شہر کاج باج کیطرف روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر
انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت اُن ساحرون کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اس صحرا مین آگ لگنے کے سبب ساحر وہان سے فرار ہوئے اور فرتوت جادو کے پاس آکے
پہونچے فرتوت جادو نے پوچھا کہ تم اپنے کام سے فراغت حاصل کرکے آئے ہو سب نے کہا کہ
ہمنے آگ لگادی دو تین آدمی ہمارے سامنے جل گئے تھے جو سب کا افسر تھا وہ گھبرا گیا تھا یقین ہے
وہ بھی جلگیا ہو مگر ایک جوان نے کمال کیا اُسوقت مین ایک بارگاہ اور چند سرداروں کو اپنے ہمراہ
لیکر نکل گیا وہ تو بچ گیا ہو گا فرتوت جادو نے کہا بہر طور تمنے اپنا کام بہت اچھی طرح انجام دیا اب
جنگل سے اگر وہ جوان نکل گیا تو زندہ بچا ہو گا ورنہ وہ بھی جلگیا ہو گا اب تم سب لوگون کو یہ لازم ہے
کہ ایک نامہ سلطان باج گیر کے پاس روانہ کرو کہ اُسکو ہم لوگون کی جوانمردی سے آگاہی ہو اور
اُس جوان کو تلاش کرا کے قتل کرے ورنہ ضرور کچھ لوگون کو جمع کرکے خون کا عوض لے گا اور

یہ جوانمردی سواے صاحبقران کے اور دوسرے کی نہین ہے ہم لوگ ابھی اچھی طرح سے حمزہ کو پہچانتے نہین
ہین یقین کرتا ہون کہ حمزہ چند سردارونکو اپنے ہمراہ لیکر نکل گیا ہو اب وہ ضرور لشکر فراہم کریگا اور پھر براے
مقابلہ یہان آئیگا اپنے عزیزونکے خون کا عوض لیگا اگر سلطان کو اسکی خبر پہونچ جائیگی تو وہ ضرور بند وبست
کرینگے اور اُسکو تلاش کرکے قتل کرینگے کہ اُسکا زندہ رہنا اچھا نہین ہے ساحرون نے کہا ہم آج ہی سلطان کو نامہ
تحریر کرتے ہین مگر آپ بھی کچھ سعی ہماری فرمائیے کہ سلطان کو یقین ہمارے کہنے کا آئے فرتوت جادو نے کہا مین بہت
اچھی طرح تملوگونکی سعی کرونگا اور تمھارے کہنے کا یقین سلطان کو دلادونگا یہ نہین کہ سلطان کو تمھاری بات کا یقین نہو
کیونکہ تم ایک مدت سے اس صحرا مین رہتے ہو عبادت کرتے ہو تمھاری سچائی اور حق اندیشی سے سلطان خوب ماہر ہین
تمھین اپنے یہان کے ساحرون سے اچھا جانتے ہین اگر تم واقعی کوئی بات دروغ بھی بیان کروگے تو بھی سلطان کو
یقین آجائیگا تمھین کسی کی سعی کی کیا ضرورت ہے اور اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو مین ایک رقعہ اپنی طرف سے سلطان
کو تحریر کرتا ہون مضمون اُسکا یہ ہوگا کہ ان لوگون نے ایسا کار نمایان کیا ہے جو انھین کا کام تھا اور سوا انکے دوسرا نہین
کرسکتا تھا ان لوگون نے اس شخص کو قتل کیا جس نے بڑے بڑے ساحرون کو اپنا مطیع بنا لیا اور ہزارون طلسمون کو
خاک مین ملادیا اور خداپرستی کو رواج دیا تھا آپ مدت سے اُسکے قتل کا ارادہ رکھتے تھے مگر آج تک آپ نے اپنا
ارادہ پورا نہ کیا انکو خداوند کیطرف سے حکم ملا کہ اس شخص مغرور کو جاکر قتل کرو خداوند تمھاری مدد کریگا انھون نے
جاکر اُس کو خاک مین ملادیا تم لوگ اسکا نام و نشان لکھدینا ساحر بہت خوش ہوئے اُسیوقت اپنے اپنے
مکانون مین گئے ایک عرضی اس مضمون کی لکھی کہ اے سلطان باج گیر ہمنے محض آپ کی خوشی کے واسطے ایسے
شخص کو قتل کیا جسکو آپ مدت سے قتل کرنا چاہتے تھے مگر حکم خداوند کا ہوتا تھا اور آپ نے اکثر فرمایا تھا
کہ ایک شخص مسلمان اس طلسم مین آئیگا اور وہ اس سلطنت کو تباہ و خراب کریگا بلکہ آپ نے یہ بھی فرمایا
تھا کہ وہ شخص صاحب اقبال بھی ہوگا ایک روز ہم لوگون نے اپنے ملک کی سرحدی حالات پر جو
غور کیا تو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ کوئی شخص مسلمان یہان آیا ہے کچھ لوگ بھی اُسکے ہمراہ ہین اور وہ شخص
عالیخاندان بھی ہے صاحب اقبال بھی ہے بہت ساحر اُسکے ہاتھ سے قتل بھی ہوئے ہین چونکہ آپ سے
اس نقل کو سن چکے تھے ہم لوگ نائب خداوند کے پاس گئے اُنسے اس حال کو بیان کیا اور اُس شخص
کی کیفیت دریافت کی نائب خداوند نے کہا یہ وہ شخص ہے جس نے بے شمار ساحرون کو قتل کیا ہے
اور ہزارون طلسم برباد کئے ہین اسکو قتل کرنا ہمارے مذہب مین بڑا ثواب ہے اور خداوند کو جو
اپنے سے زیادہ خوش کرنا چاہے وہ اس شخص کو قتل کرے یہ سنکر ہم لوگون نے اس ارادے پر کمر
ہمت چست باندھی کہ اُس شخص کو قتل کرین لہذا جس صحرا مین وہ مقیم تھا وہان جاکر آگ لگادی سب اُسکے
ہمراہی جل گئے مگر ایک جوان انھین سے نکل گیا نائب خداوند کو یہ شک ہے کہ وہی حمزہ تھا دو تین آدمی اور بھی
اُسکے ہمراہ تھے آپ کو یہ مبارکباد دی جاتی ہے کہ آپکا دشمن ہم لوگونکے ہاتھ سے قتل ہوا اگر جو شخص اُن مین سے
زندہ نکل گیا ہے اسکی ذات سے نائب خداوند کو یہ خوف ہے کہ وہ لشکر فراہم کرکے اپنے عزیزون کا عوض
خون لینے آئیگا اگر کوشش کیجائے اور وہ تلاش کرکے قتل کر ڈالا جائے تو بہت مناسب ہے جب یہ نامہ ختم
ہوا تو ساحرون نے ایک ساحر کو بلایا کہ اس عریضہ کو لیجاکر سلطان کو دینا اور جو کچھ کیفیت گذری ہے اسکو
زبانی بیان کرنا سلطان سے تجکو بھی خلعت و انعام بیشمار حاصل ہوگا ساحر اس عریضہ کو لیکر روانہ ہوا اور

ایک روز مین صحرائی راہ قطع کرکے سلطان باج گیر کی ڈیوڑھی پر پہونچا لوگون سے کہا کہ مین ایک عریضہ سلطان کی خدمت مین لایا ہون چاہتا ہون کہ ملاحظہ سلطان سے اسیوقت گذر جائے لوگون نے کہا در دولت سلطان پر لیجاؤ وہان چوبدار اس کام کیواسطے مقرر ہین وہ اسیوقت عریضہ لیجا ئینگے ابھی سلطان کو دکھائینگے وہان سے جواب بھی اسیوقت حاصل ہوگا ساحر اُس عرضی کو لیے پھاٹک پر آیا یہان چوبدار موجود تھے ساحر نے وہ عرضی اُن چوبدارون کو دیکر کہا کہ یہ ساحران صحرائی نے حضور سلطان مین بھیجی ہے اور جواب طلب کیا ہے چوبدار اُس عرضی کو لیکر باج گیر شاہ کے پاس آئے پہلے سلام کیا پھر عرضی دی باج گیر شاہ نے کہا اے ہرکارو یہ عرضی کون لایا ہے چوبدارون نے کہا یہ عرضی صحرا سے کان باج سے آئی ہے اور ساحران صحرائی نے حضور کیخدمت مین بھیجی ہے کوئی امر ضروری ہے اسیوقت جواب بھی مانگا ہے باج گیر شاہ نے اسیوقت عرضی کو کھولا پڑھنا شروع کیا ہنوز عرضی ختم نہوئی تھی کہ اُس کے زانو پر ایک پرچہ آکے گرا اسنے عرضی کو رکھدیا کہا نائب خداوند کا کوئی رقعہ آیا ہے پہلے اس رقعہ کو دیکھ لون پھر عرضی کو پڑھون یہ کہکے اُسنے رقعہ پڑہنا شروع کیا اسمین لکھا تھا کہ ساحران صحرائی نے بہت بڑا کارنمایان کیا حمزہ عرب کو قتل کیا مگر اُنکے بیان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حمزہ نکل گیا اور ہمراہی اُسکے جلکر خاک ہوئے اگر یہی ہوا تو بہت اچھا ہوا کیونکہ حمزہ کے عزیزون نے بھی ہزارون ساحرون کو قتل کیا تھا اور بہت سے طلسم خراب کیے تھے اُنکا قتل ہونا بھی بہت اچھا ہوا مگر اب تمھین لازم ہے کہ اُسکی تلاش کرو اگر درحقیقت حمزہ نکل گیا ہے تو اسکو ڈھونڈھ کے قتل کراؤ ورنہ وہ پھر لشکر جمع کرکے عوض خون عزیزان لیگا اور یہ بزرگان دین لکھ بھی گئے ہین کہ ایک مسلمان اس شہر کو تباہ کریگا کیا عجب ہے جو یہی ہو کیونکہ اب کوئی عزیزان حمزہ سے باقی نہین ہے جو ہمسے بدلا لے صرف حمزہ کی ذات باقی ہے وہ خود ہمسے بدلا لیگا یہ بات ہمسے اکثر خداوند نے بھی کہی ہے کہ جب اس طلسم مین مسلمان آئینگے اور فساد مچائینگے اُسوقت قدرت اُن لوگونکی کسی بات مین دخل نہ دینگے جو کچھ وہ کرینگے قدرت کی خوشی کا سبب ہوگا مگر جب حد سے زیادہ سر اُٹھائینگے اور غرور و تکبر کے کلمات زبان پر لائینگے اُسوقت قدرت اُنکو ٹھیک کردینگے مگر سلطان باج گیر کے امتحان کیواسطے یہ سب باتین کی جائینگی اگر سلطان اُن سے لڑکے فتحیاب ہوا تو اسکا مرتبہ اور بڑھایا جائیگا اور اگر اسنے شکست اُٹھائی تو قدرت ہرگز اُس معاملے مین دخل نہ دینگے اور باج گیر شاہ کو قتل ہو جانے دینگے بعد قتل پھر جو قدرت کے مزاج مین آئیگا وہ کرینگے اسی سبب سے مین نے تمکو اطلاع دیدی کہ حمزہ کو تلاش کرکے قتل کرو ورنہ تمھارے واسطے بہت خرابی ہوگی کوئی بات نہ بن پڑیگی آیندہ تمھین اختیار ہے ابھی تم طریقہ جنگ اہل اسلام سے آگاہ نہین ہو اُنکے معرکہ آرائیون کی کتابین منگا کر دیکھو تو تمھین سب کیفیت معلوم ہو ابھی تم یہ خیال کرتے ہوگے کہ جب مسلمان آئینگے مین اُن کو مثل اور لوگون کے اسیر کر لونگا یہ بالکل خیال خام ہے ایسا ممکن نہین ہے جو تم مسلمانونکو اسطرح قید کر سکو کہ جیسے اور اور بادشاہون کو اسیر کر لیا مسلمانون نے طلسم نہ طاق فتح کیا ابھی اسکی کیفیت ہم کو تحقیق نہین بلکہ اُسیطرف سے آئے ہین مین نے یہانتک خبر پائی ہے کہ اب مسلمان اپنے اقبال کو ترک کرکے خانہ کعبہ جاتے ہین اب کسی ساحر کو آزار نہ پہونچائینگے اور کسی سے مقابلہ نہ کرینگے مگر تمھین لازم ہے کہ اپنا بندوبست

کردو کہ مبادا یہ لوگ کسی قسم کا فساد نہ برپا کرین اسپر حمزہ کو ایک قسم کی اذیت پہونچی ہر وہ اس کا عوض ضرور لیگا
باج گیر نے جو یہ رقعہ نائب خداوند کا پڑھا اپنے مصاحبین سے کہا کہ نائب خداوند بھی بعض وقت ایسی باتین تحریر فرماتے
ہین کہ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ یہ کس دل سے انھون نے لکھا بھلا یہ ممکن ہے کہ خداوند ایک مرد مسلمان کو مجھپر فتح دلائین
اور یہ جو بزرگ لوگ تحریر کر گئے ہین یہ سب غلط ہے کوئی ایسا نہین ہے جو میرے شہر کو برباد کر سکے اور مجھے
ہلاک کر سکے میرے ہلاک کرنیکو اُن ان چیزون کی ضرورت ہے جو امکان بشری سے باہر ہین انسان تو کیا چیز
ہے انسان کا خیال بھی اتنی دور نہین پہونچسکتا ہے جہان جہان وہ اشیاء رکھے ہین علاوہ دور رہنے کے
ایک بات یہ بھی ہے کہ ان اشیاء کی محافظت وہ لوگ کرتے ہین جو سحر مین سامری وجمشید ہین انھون نے
عجائبات وغرائبات ایسے ایسے بنا رکھے ہین جنکو انسان دیکھکر اُسطرف جانے کے ارادے سے
باز رہتا ہے بھلا بیچارے حمزہ کی کیا ہستی ہے جو وہانتک جائے اور اُن اسباب کو لائے اور وہ لوگ
جو اُن اسباب کی محافظت کرتے ہین وہی کیون گوارا کرینگے کہ کوئی شخص آکر لیجائے حمزہ ایک مرد غیر
صاحب ہے اگر نائب خداوند کو کچھ بھی دعویٰ ہو تو جاکر اُن اسباب کو لائین اگر وہ نائب خداوند ہین تو مین بندۂ
خاص خداوند ہون اور مجھے خداوند جسقدر عزیز رکھتے ہین اسقدر نائب کا خیال بھی نہین ہے وہ
ایک ملازم ہے اور مین جانشین خداوند ہون جو اسوقت کہدون وہ ہو جائے بھلا خداوند میرا قتل
گوارا کرینگے مین ہرگز حمزہ کی تلاش نہ کرونگا دیکھون کسطرح حمزہ مجکو قتل کرتا ہے اور ابکی بار جو خدمت
خداوند مین جاؤنگا تو نائب صاحب کی ضرور شکایت کرونگا اور خداوند سے کہکے اسکو موقوف
کرادونگا اور کوئی نائب جو میرا مرتبہ دان ہو اُسکو مقرر کرونگا وزرا نے جو اسے غصہ مین پایا کہا آپ
کسکی بات کا خیال کرتے ہین اس خط کو ملاحظہ فرمایئے دیکھیے ساحران صحرائی نے کیا تحریر کیا ہے
باج گیر نے کہا یہ سب یہی کہتے ہین کہ ہمنے آپکے دشمن کو جلا دیا اور آپ کی حفاظت کی امیدوار
ہین کہ اسکے صلے مین ہمین عزت وآبرو عنایت ہو مین اُن امیدوارونکی امیدون کو قطع کرنا نہین
چاہتا اُنکے واسطے کچھ زر وجواہر روانہ کرتا ہون اور ہر ایک کو وہین جاکر اپنے ہاتھ سے دونگا تاکہ
سب کی عزت بھی بڑھے واقعی اُن لوگون نے کار نمایان کیا اگر وہ انھین نہ قتل کرتے تو میرا کچھ نقصان نہ
تھا مگر انھین اس امر کا خیال تو ہوا کہ یہ شخص ہمارے بادشاہ کے دشمن ہین اُنکا زندہ رہنا اچھا نہین ہے مین
اس بات سے بہت خوش ہوا اگر وہ لوگ یہان آنا منظور کرینگے تو اُنکو اپنے ہمراہ لاؤنگا یہان اُن کی عزت
وآبرو زیادہ بڑھاؤنگا آیندہ انھین اور خیالات پیدا ہونگے میرے کسی دشمن کو زندہ نہ چھوڑینگے گو مجھے
یقین ہے کہ وہ لوگ یہان آنا قبول نہ کرینگے مگر مین تو کہونگا وزیرون نے چوبدارون سے کہا
کہ جو شخص یہ عرضی لایا ہے اُس سے جاکر یہی بیان کردو کہ سلطان خود تشریف لائینگے اور وہین آکر
خلعت وانعام مرحمت فرمائینگے تم لوگ خاطر جمع رکھو سلطان ہمارے حاتم سے بڑھکے فیاض ہین
جسکو دینگے ایسا دینگے کہ اُس کی خواہش سے بڑھ جائیگا چوبدار وزیرون سے یہ سنکر باہر آئے جو ساحر
عرضی لیکر آیا تھا اُس سے سب کیفیت بیان کی کہا یہ سب باتین جاکر اُن لوگون سے کہدینا اور کہنا کہ کوئی
مایوس نہو سلطان بہت جلد تشریف لائینگے خداوند سے بھی کچھ باتین عرض کرنا ہین ساحر روانہ ہوا
پھر اُن ساحرون کے پاس پہونچا جنھون نے عرضی بھیجی تھی سب نے اپنے نامہ دار کو جو آتے

دیکھا خوش ہوئے نامہ دار سب کے پاس آیا جو کیفیت سنکر آیا تھا سب بیان کر دی ساحرون نے کہا جو بات
ہمنے چاہی تھی وہ حاصل نہوئی اب ہم نائب خداوند کے پاس جاتے ہین یقین ہے انھون نے ہم لوگون
کی سعی نہین کی اگر وہ ہماری سعی کرتے تو ہرگز یہ بات نہوتی ابھی ہمارے واسطے خلعت و انعام آتا اور
خود سلطان ہم لوگون کے مشتاق دیدار ہوتے یہ کہکر سب نے اُس نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیا اور
فرتوت جادو کے پاس پہونچے فرتوت کو پہلے سلام کیا پھر کہا کہ آپ نے ہماری سعی نہین کی اگر آپ ہماری
سعی فرما دیتے تو اسوقت ہمین وہ مراتب حاصل ہوتے کہ بڑے بڑے بادشاہ ہمارے حال پر رشک
کرتے فرتوت جادو نے کہا مین نے تمھاری جانب سے اسدر جہ بلج گیر شاہ کو لکھا ہے کہ اگر وہ
انھون نے دیکھا ہوگا تو تم لوگون کا مرتبہ اسی وقت سے اسدر جہ بڑھا یا گیا ہوگا کہ وہان کے
ساحرون کو تمھارے حال پر واقعی رشک ہوا ہوگا مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ میرا نامہ تم لوگون کی عرضی
کے بعد پہونچا ہوگا وہ پہلے حکم کر چکے ہونگے اور تم لوگون کا نامہ دار یہان آچکا ہوگا اسوقت
میری سعی پہونچی ہوگی اب کوئی نتیجہ تمھارے واسطے آنے والا ہے خاطر جمع رکھو جاکر اپنے ٹھکانون پر
مشغول عبادت ہو کئی روز ہوئے کہ تمنے خداوندی پوجا نہین کی ہے ایسا نہو عتاب خداوند کا تم پر نازل
ہو اور غضب ہو جائے ساحر یہ سنکر واپس آئے سب نے کہا اب صحرائے کاج باج مین عبادت
کرنے کا ٹھکانا نہین ہے اگر کوئی اور مقام تجویز کرین تو مناسب ہے یہان اب کوئی جگہ ایسی نہین
ہے جو لائق عبادت ہو یہ جو سب کی راے ہوئی ہر ایک نے اس بات کو پسند کیا اور تلاش جگہ
مین ایک صحرا کی جانب روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو سب سردارون سے رخصت ہوکر اس تلاش مین روانہ ہوئے کہ اگر کوئی جانب کعبہ جانے والا
مل جائے تو اس کی اطلاع خدمت امیر مین ہو جائے تا صاحبقران کے تشریف لیجانے کی کوئی صورت
نکلے خواجہ نے دو تین کوس کے بعد دیکھا کہ چند ہیزم فروش ایک غار مین سے لکڑیان نکال نکال کے گٹھے باندھ
رہے ہین خواجہ اُن ہیزم فروشون کے قریب گئے دریافت کیا کہ تم لوگون کو معلوم ہے کہ یہان کسی
جانب مسلمانون کی بھی بستی ہے انھون نے جواب دیا یہان سے دو کوس پر ایک قریہ ہے وہان ایک
شخص ہے کہ نام اُسکا روشن بخت ہے اُس قریہ کی حکومت اُسی کے قبضے مین ہے وہان جسقدر لوگ
ہین وہ سب مسلمان ہین گو قریہ بہت چھوٹا سا ہے مگر قریب دو چار سو آدمیون کے وہان رہتے ہین خواجہ
نے شکر خدا کیا اُس قریہ کے جانب روانہ ہوئے پتہ تو ہیزم فروشون سے اچھی طرح دریافت کر چکے
تھے تھوڑی دیر مین وہان جاکر پہونچے خواجہ نے قریہ کو بہت آباد پایا ہر ایک کو خوش لباس دیکھا
خواجہ نے ایک شخص سے بطرز اہل اسلام صاحب سلامت کی وہ بہت خوش ہوا خواجہ سے کہا
آپ کون ہین کہان سے تشریف لائے ہین خواجہ نے کہا مین اپنی کیفیت ابھی بیان نہین کر سکتا مگر حاجت
میری یہ ہے کہ آپ کے حاکم سے ملون اور کچھ امور ضروری اُنسے بیان کرون اگر آپ لوگ کچھ اسمین کوشش
فرمائینگے تو مین نہایت ممنون و مشکور ہونگا اور خدا آپکو اسکی جزائے خیر دیگا اُن لوگون نے کہا آپ اپنا

نام نامی تو ارشاد فرمایئے خواجہ نے کہا ابھی آپ کسی بات کو مجھسے دریافت نہ فرمایئے مین ابھی کوئی بات نہ
بتاؤنگا پہلے آپ کے حاکم سے ملونگا آپ لوگون کو اُسیوقت میری کیفیت معلوم ہو جائیگی سب نے
کہا اگر بے اسکے اپنا نام ونشان بتانے مین آپکو انکار ہے تو ہم ابھی آپکو اپنے آقائے نامدار کے
پاس لیے چلتے ہین یہ کہکے اُن لوگون نے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیا اور مکان روشن بخت
پر آئے دروازے پر بہت سے لوگ بیٹھے تھے انھون نے کہا آپ لوگ اپنے ہمراہ کس کو اندر لیے
جاتے ہین اُن لوگون نے کہا یہ بھی اہل اسلام ہین کسی ضرورت خاص کیواسطے آقائے نامدار کے
پاس آئے ہین لہذا آپ لوگ انکی اطلاع کر دین اُن لوگون نے خواجہ سے کہا کہ آپ اپنا نام بتایئے
ہم جاکر آپکی اطلاع کرین خواجہ نے جواب دیا کہ آپ لوگ اندر جایئن اور اپنے مالک سے یہ عرض
کیجیے کہ ایک شخص ایسا آیا ہے جو نام نہین بتاتا جو کوئی اس سے پوچھتا ہے وہ یہی جواب دیتا ہے کہ جب تک مین
ملک روشن بخت سے نہ ملونگا اسوقت تک اپنا نام ونشان کسیکو نہ بتاؤنگا چوبدارون نے بہت
بہت پوچھا مگر خواجہ نے ایک کو نام نہ بتایا آخرکار سب مجبور ہوئے اندر آئے روشن بخت اُسوقت
اپنے وزرا سے کچھ کیفیت خواب کی بیان کر رہا تھا کہ چوبدارون نے جاکر سلام کیا اور دعائے
دولت دینے کے بعد عرض کی کہ ایک شخص مسلمان کہین سے آئے ہین آپ کی خدمت مین حاضر ہونا
چاہتے ہین ہملوگون نے اُنسے نام دریافت کیا اُنھون نے یہی جواب دیا کہ ہم نام تمھارے
مالک کو بتلاینگے اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہے روشن بخت نے کہا میرے پاس لاؤ مین
اُنکی صورت دیکھون نہین معلوم کون بزرگوار ہین جو ایسا فرماتے ہین چوبدار باہر آئے خواجہ
سے کہا آپکو آقائے نامدار طلب فرماتے ہین خواجہ نے قدم آگے بڑھایا دروازے کے اندر
آئے اُس مکان کی سات ڈیوڑھیان تھین جب ساتون ڈیوڑھیان طے ہوئین اور خاص ڈیوڑھی
پر پہونچے چوبدارون نے آگے بڑھ کے پردہ اُٹھایا خواجہ نے دیکھا ایک جوان حسین کمسن تخت
پر بیٹھا ہے تاج شہریاری سر پر ہے لباس پرتکلیف پہنے ہوئے ہے خواجہ نے نعرۂ سلام علیک
بلند کیا اُس جوان حسین نے جواب سلام دیا مسکرا کے مزاج پوچھا کرسی منگائی خواجہ سے کہا بسم اللہ
تشریف رکھیے تشریف آوری کا سبب قدم رنجہ فرمانے کا باعث ارشاد فرمایئے مین آپ کے
سرفراز فرمانے سے نہایت ممنون ہوا خواجہ نے جو روشن بخت کے اخلاق کو دیکھا بہت خوش
ہوئے کرسی پر بیٹھے کہا اے روشن بخت مین نے جو کچھ آپکے بابت سنا تھا اُس سے بڑھ کے
آپکو پایا آپ ابھی ہملوگونسے واقف نہین ہین اگر سابق مین آپکو ہملوگونکے آنے کی کیفیت معلوم
ہوتی تو ضرور تھا کہ اس مصیبت سے ہملوگ بچ جاتے روشن بخت نے کہا خدا نکردہ آپ لوگون
پر کیا مصیبت پڑی خواجہ نے کہا صحرائے کلخ باخ مین ہمارے شاہزادون نے شہادت پائی
ساحرون نے صحرا کو جلا دیا سب کو خاک مین ملا دیا اب چند لوگ اور باقی رہ گئے ہین روشن بخت
نے کہا آپ پہلے اپنے حسب ونسب سے آگاہ فرمایئے کس بادشاہ کے یہان آپ ملازم ہین
اور کون شاہزادے آپ کے ہمراہ تھے خواجہ نے جواب دیا اے روشن بخت مین اُس
بادشاہ کا ملازم ہون جسکو لوگ صاحبقران کہتے ہین جب دین اسلام رکھتے ہوگے تو ضرور

آگاہ ہوکے مین امیر عالیشان حمزۂ بلند نشان صاحبقران دوران کا ملازم ہون صاحبقران نے
عہد کیا تھا کہ مین بعد قتل زمرد ثانی خانۂ کعبہ جاؤن گا یہان نہ رہونگا بفضل ایزدی زمرد ثانی طلسم
نہ طاق مین قتل ہوا صاحبقران زمان نے بدیع الملک کو صاحبقرانی دی اور آپ عازم
خانۂ کعبہ ہوئے اور ارادہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ جائین حج سے فراغت حاصل کرکے پھر خدمت بابرکت
حضرت پیغمبر آخر الزمان مین تشریف لیجائین مشرف زیارت آنحضرت ہون اسی ارادے سے عزیزونکو
ہمراہ لیکر روانہ ہوئے تھے صحرائے کاج باج مین آکے ٹھہرے یہان کے ساحر جیسے غدار ہین
تمھین اُن سب کی کیفیت معلوم ہے انھون نے صحرا مین آگ لگادی بہت سے عزیزان امیر درجۂ
شہادت پر فائز ہوئے بہت سردار جل گئے ہین وہ بھی مبتلائے تکلیف ہین صاحبقران زمان
کو اسدرجہ ملال ہے کہ امیر شب و روز آہ سرد بھرا کرتے ہین ہملوگونسے ارشاد فرماتے ہین کہ تم سب
خانہ کعبہ جاؤ مین یہین رہونگا سب کشتگان حسرت کی خاک ایک چاہ عمیق کھود کے اُس مین دفن
کی ہے ارادہ کرتے ہین کہ اسی جا بیٹھکر اُنکے حق مین دعائے مغفرت کرتے رہین اور سب کی قبرون
کی جاروب کشی کرین ہملوگون کے یہ خلاف ہے ہمنے بہت کچھ کہا مگر صاحبقران قبول نہین فرماتے
ہین اب سوائے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہین ہے کہ یہانسے کوئی صاحبقران اول کی خدمت
مین جائے اور اس کیفیت سے انکو آگاہ کرے جب صاحبقران زمان یہ خبر پائینگے تو ضرور اسطرف
تشریف لائینگے بعد رسم فاتحہ خوانی ہمارے صاحبقران ثانی کو اپنے ہمراہ لیجائینگے مگر سوا آپ کے
اور یہ کام دوسرے سے نہوگا اگر آپ اتنی مہربانی فرمائین کہ کسی آدمی کو جانب خانہ کعبہ روانہ کرین
اور وہ جاکر صاحبقران کو اس حال سے مطلع کردے تو ہملوگ اس رنج و الم سے نجات پائینگے
روشن بخت نے جو یہ حال سنا اپنے سر سے تاج اُتار آبدیدہ ہوا تخت سے اُٹھ کے خواجہ کے
قریب آیا عرض کی زہے قسمت میری کہ آپکی زیارت نصیب ہوئی بھلا صاحبقران زمان کا مرتبہ تو
اور ہے مجھے آپ کے قدم چومنا باعث فخر ہے مین نہایت بدقسمت تھا کہ پہلے سے تشریف آوری
صاحبقران سے واقف نہوا ورنہ کیا مجال تھی ساحران کاج باج کی جو ذرا بھی تکلیف پہونچا سکتے مین
بحفاظت تمام صاحبقران نامدار کو تا بہ خانۂ کعبہ پہونچاتا اور خود بھی حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر
ہمراہ صاحبقران زمان خدمت آنحضرت مین جاتا ایسے ایسے شرف حاصل ہوتے مگر اب جو
کچھ آپ فرماتے ہین مین ابھی اسکی تعمیل کرتا ہون اُسکے بعد پھر صاحبقران زمان کی قدمبوسی کو چلونگا
خواجہ نے کہا اے روشن بخت اگر میرے ہمراہ چلوگے تو صاحبقران مجھسے آزردہ ہونگے اور
یہی فرمائینگے کہ ایسے وقت بیکسی مین تم مہمان کو لائے کہ ہم کچھ خاطر بھی نہین کرسکتے علاوہ خاطر کے بیٹھنے
تک کی جگہ نہین ہے امیر سب مجھسے بہت ناخوش ہونگے اگر تمکو ایسا ہی شوق قدمبوسی صاحبقران ہے تو
مین آگے جاتا ہون بعد مین تم بھی آنا صاحبقران زمان سے یہ بات ظاہر نہ کرنا کہ مین خاص آپ کی
تشریف آوری کی خبر سنکر حاضر ہوا ہون بلکہ کوئی حیلہ سیر و شکار کردینا اور اس باب مین بھی کچھ نہ کہنا
کہ مین صاحبقران زمان کو خانۂ کعبہ سے بلاؤن وہ آکے آپکو اپنے ہمراہ لیجائین جو یہ بات کہوگے صاحبقران
کے خلاف ہوگی روشن بخت نے عرض کی جو آپ فرماتے ہین مجھے سب منظور ہے مگر ایک

عرض دوی ہے کہ صاحبقران زمان وہان بالکل بے سر و سامان ہین اگر حکم ہو تو کچھ اسباب ضروری اپنے ہمراہ لیتا آؤن کچھ ملازم براے خدمت ساتھ لیلون جبتک صاحبقران زمان وہان رونق افروز رہین گے اُس وقت تک خادم خدمت صاحبقران کرتے رہینگے مین خود بھی حاضر خدمت رہونگا آپ اگر حکم دین تو یہ سب انتظام درست ہو خواجہ نے کہا اس بات مین تمھین اختیار ہے اگر امیر ان باتون کو گوارا کرین تو مین مانع نہین ہون مجھے تو امیر کی خوشی درکار ہے اور مین نے جن باتون کے اظہار کو منع کیا وہ امرا ایسے ہین جو محض صاحبقران کے بہکنے کی تدبیرین ہین اور تمھین اپنے ہمراہ اس سبب سے نہین لیے جاتا ہون کہ صاحبقران نہایت بامروت ہین اور مہمان سے جسطرح ملتے ہین تمھین معلوم ہو جائیگا اور یہ وقت ایسا ہے کہ وہان بیٹھنے تک کا ٹھکانا نہین ہے اگر مین تمھین اپنے ہمراہ لیجاونگا تو صاحبقران محجوب ہونگے اور تمھارے آنے کے بعد مجھسے شکایت کرینگے اس سبب سے ایسا کہا روشن بخت نے کہا خواجہ صاحب مین نے آدمیون کو طلب کیا ہے وہ حاضر خدمت ہوتے ہین جس کو آپ پسند فرمائین اسکو خانۂ کعبہ روانہ کیجئے خواجہ نے کہا جلد بلاؤ کہ مین زیادہ ٹھہر نہین سکتا روشن بخت نے اُسیوقت آدمی بلائے خواجہ نے اُن لوگون سے پوچھا کہ تم لوگ خانۂ کعبہ کتنے دنون مین پہونچ سکتے ہو ہر ایک نے اپنی زود رفتاری ظاہر کی جو شخص سب مین زود رفتار تھا خواجہ نے اسکو اُسیوقت ایک عریضہ اس مضمون کا لکھکر دیا کہ اے صاحبقران زمان یہان آفت عظیم برپا ہوئی بہت سے سردار عازم باغ جنت ہوئے ساحرون نے اپنا کینہ نکالا اور صحرا کے کاج باج مین آگ لگا دی اب ہمارے صاحبقران کی عجب حالت ہے ہملوگونسے فرماتے ہین کہ تم خانۂ کعبہ جاؤ مین ہرگز نہ جاؤنگا والد ماجد کو منھ نہ دکھاؤنگا جسوقت وہ سب سردارون کو مجھسے دریافت فرمائینگے مین کیا جواب دونگا ہملوگ سخت مصیبت مین گرفتار ہین اگر آپ کچھ کوشش فرمائین تو صاحبقران اپنے عہد سے باز آئین یہ عریضہ لکھکر خواجہ نے اُس شخص کو دیا کہا جہانتک ممکن ہو اس نامے کو جلد پہونچانا جواب لیکر بہت جلد واپس آنا روشن بخت نے اُس ایک آدمی کے ہمراہ سو آدمی کیے کہا تم سب جلد جاؤ اور جواب لیکر بہت جلد واپس آؤ یہ لوگ تو اس طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمانکی عرض کیجاتی ہے

کہ لوگون نے خانۂ کعبہ مین امیر کو قتل زمرد ثانی کی خبر دی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ اب صاحبقران ثانی بہت جلد یہان آئینگے آپکی قدمبوسی سے مشرف ہونگے امیر اُس روز سے شادان و فرحان سے شب و روز یہی ذکر کرتے تھے کہ شکر ہے حمزۂ ثانی نے زمرد کو قتل کیا اور اب یہان آئینگا ارادہ ہے یقین ہے بہت جلد اپنے تئین پہونچائین کیونکہ میرے دیکھنے کا انھین بھی اشتیاق حد سے زیادہ ہے بارہا جو پیغام پر اُنکے بھیجے ہوے یہان آئے انکی زبانی معلوم ہوا کہ حمزۂ ثانی شب و روز اپنے یارون سے یہی ذکر کرتے ہین کہ مین بعد قتل زمرد ضرور خانۂ کعبہ جاؤنگا اور مین نے بھی انھین یہی تاکید کر دی ہے کہ جب زمرد تمھارے ہاتھ سے قتل ہو اور قورج وغیرہ بھی باقی نہ رہے اُسوقت یہان چلے آنا کہ زمانہ

تمھاری صاحبقرانی کا ختم ہوا خواجہ اول عرض کرتے تھے یا امیر واقعی حمزۂ ثانی نے مثل آپکے ترقی اسلام
مین کوشش و پیروی کی مگر آپسے زیادہ مصائب اٹھائے اُنکے جوان جوان پسر اُنکے سامنے قتل ہوئے مگر
دامن استقلال ہنوز اُنکے ہاتھ سے نہ چھوٹا شکر ہے کہ خدا نے اُنکی مراد دلی عطا فرمائی اور زمرد ثانی واصل جہنم
ہوا نہین معلوم اب کس انتظام مین ہین اور کیون عرصہ کیا ہے امیر فرماتے تھے ابھی بہت سے انتظام انھین کرنا
ہین بعض لوگ ایسے ہمراہ ہین کہ جنھون نے خدمت مین اپنی عمرین بسر کردی ہین اُنکی محنتونکے صلے انکو دینگے
مین نے یہ بھی سنا ہے کہ بدیع الملک کو صاحبقرانی دینے کا ارادہ ہے کیونکہ ابھی کچھ کافر ایسے باقی ہین جنسے
عوض خون عزیزان لینا ہے انھون نے چونکہ یہ عہد کیا تھا کہ زمرد کو قتل کرکے فوراً خانہ کعبہ جاؤنگا لہذا زمرد قتل ہوا
اب لوگونسے کون انتقام لیگا بدیع الملک کی بہادری و شجاعت مین نے یہانتک سنی ہے کہ وہ میرے قدم بقدم
ہین اور اُنھون نے بہت سے طلسم فتح کیے ہین شان و عظمت بھی بہت کچھ پیدا کی ہے وہی شخص لائق
صاحبقرانی ہین بارہا حمزۂ ثانی نے مجھسے کہا کہ بدیع الملک بالکل آپ کے قدم بقدم ہے اور اصل
مین زینت صاحبقرانی وہی ہے اگر اسوقت مین بدیع الملک میرے لشکر مین نہوتا تو بڑی مشکل پڑتی کوئی
ایسا نہ تھا جو ان کافرون سے مقابلہ کرتا بدیع الملک نے بحساب طلسم فتح کیے ہین اور بڑے بڑے
ساحرونکو زیر کیا اپنا مطیع بنایا تھوڑے دن کا ذکر ہے کہ حمزۂ ثانی نے مجھکو تحریر کیا تھا کہ شہزادہ
بدیع الملک ایک ملک مین گئے تھے کہ اُسمین ایک شہر تھا اُسے کردستان کہتے ہین وہان کے
پہلوان دیو سے قوی ہیکل ہوتے ہین اُن سب کا افسر جسکو ورشت جنگال کہتے ہین وہ اصل مین
انسان ہے مگر دیو سے چہارگونہ قد و قامت مین سوا ہے اُسکو مع وہان کے سب پہلوانون کے
بعد دیگرے زیر کرکے مسلمان کیا اُن سب پہلوانون نے اطاعت اسکی قبول کی اسکے ہمراہ رکاب رہتے
ہین اور یہ بھی مین نے سنا ہے کہ تورج زمرد بختکان کو بھی اُسی نے قتل کیا خدا اسکی عمر مین برکت دے
اور اُس کی صاحبقرانی کو ترقی دے مین جسقدر اسکی تعریف سنتا ہون مجھے خوشی حاصل ہوتی ہے
شکر ہے کہ پروردگار نے میری نسل مین پھر ایک ایسا پیدا کیا جس سے میرا نام باقی رہیگا امیر شب و روز
ایسی باتین فرمایا کرتے تھے ایک روز خواجہ نے صاحبقران زمان سے عرض کی یا امیر ابھی تک
امیر ثانی نہین آئے نہ کوئی عریضہ آپکی خدمت مین آیا جسکے سبب سے کچھ کیفیت معلوم ہوتی ہے
صاحبقران نے فرمایا اب راہ مین ہونگے اس سبب سے نامہ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی یقین ہے دو
ایک روز مین یہان پہونچ جائین خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران شاید ابھی اُن کے آنیکا ارادہ نہین ہے
جو جو کفار باقی رہ گئے ہین انکو قتل کرکے آئین یا اور کوئی سبب ہو صاحبقران نے فرمایا اس سبب سے وہ ہرگز نہ ٹھہرتے
کیونکہ وعدہ تھا کہ بعد قتل زمرد ثانی یہان چلے آئین بدیع الملک کافی تھے کوئی اور سبب ہوگا
انھین بہت سے کامون سے فراغت کرنا تھی علاوہ اسکے بدیع الملک نے روک لیا ہوگا کچھ
انجمن نشاط کا سامان ہوا ہوگا جب اُس سے رخصت پائی ہوگی تو وہان سے چلے ہونگے اب بہت جلد
یہان آکے پہونچین گے تھوڑی دیر شب کو خواجہ سے یہ باتین رہین جب رات زیادہ آئی امیر
خوابگاہ مین تشریف لیگئے آرام فرمایا اثنائے خواب مین صاحبقران نے دیکھا کہ حمزہ ثانی
ایک دشت ہولناک مین ہین اور ایک اژدر آتش فشان امیر ثانی کے قریب آیا ہے اور سردار بھی

صاحبقران کے پاس کھڑے ہین اُس اژدر نے چند سردارونکو نگل لیا ہے امیر ثانی فریاد کر رہے ہین
سب سردارون کی عجب حالت ہے یہ خواب پریشان جو صاحبقران زمان نے دیکھا گھبرا گئے آنکھ
کھولدی امیر کو اُسیوقت صاحبقران ثانی کا خیال آیا دلمین کہا خدا خیر کرے یہ خواب ایسا نہین ہے
کہ جسکی کچھ اصلیت نہو کوئی واقعہ عظیم ہونیوالا ہے شب بھر صاحبقران اسی خیال مین رہے صبح کو بعد ادائے
نماز سحر خواجہ سے فرمایا کہ مین نے کلشب کو ایک خواب دیکھا ہے اُسوقت سے میری طبیعت کی عجب کیفیت
ہے خدا حمزہ ثانی کو خیریت سے رکھے مین نے ایک دشت ہولناک مین انکو دیکھا ہے اور اُنکے ساتھ
چند سردار اور بھی نظر آئے ہین ایک اژدر آتش فشان سردارونکو نگل گیا ہے اور مین نے جو خواب دیکھا
میری آنکھ اُسوقت گھبرا کے کھل گئی معلوم ہوتا ہے کہ امیر ثانی کسی مصیبت مین گرفتار ہین عرصہ ہونے کا بھی
یہی سبب ہے خواجہ جسطرح ہو اس امر کو تحقیق کرو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ کے فرمانے سے
مجھے بھی انتشار پیدا ہوا مگر مجبور ہون کیونکر دریافت کرسکتا ہون یہ بھی تو نہین معلوم کہ امیر ثانی کہان
ہین اور کس طلسم مین مقیم ہین ورنہ وہان آدمی روانہ کرتا اب مجبور ہون وہ زمانہ باقی نہین کہ ہزارون
آدمی موجود تھے جس کسی کی تلاش کی ضرورت ہوتی تھی ہر چہار جانب آدمیون کو روانہ کردیتا تھا ایک
دم مین سب کیفیت معلوم ہو جاتی تھی اگر اُن لوگون کے دریافت سے میرا کام انجام نہ پاتا تھا خود فکر کرتا
تھا سب طرح کا سامان پاس موجود تھا ہر ایک منزل آسان وسخت زیر قدم تھی کسی بات کا خوف نہ تھا
جس امر کی فکر ہوتی تھی اُسکو پیدا کرتا تھا اب وہ سامان ممکن نہین مجبور ہون کیا کرون اور آپ نے اگر
کوئی تدبیر سوچی ہو ارشاد فرمائیے مین ابھی اسکی فکر کرون جسطرح بن پڑے خبر منگاؤن امیر نے فرمایا
خواجہ مین بھی اس بات مین کچھ نہین کہہ سکتا جو کچھ تمنے کہا بہت صحیح ہے نہ کوئی آدمی ایسا ہے جو اُن
لوگون کا پتہ لگا سکے اور نہ کوئی ایسا ہی ہے جو بتا سکے کہ وہ لوگ کہان ہین خواجہ نے عرض کی صبر فرمائیے
اور اُنکے حق مین دعا کیجئے کہ خدا اُنھین آفات ارضی وسماوی سے محفوظ رکھے صاحبقران نے فرمایا
سوا اسکے اور کیا چارہ ہے یہ کہکے صاحبقران خاموش ہو رہے مگر دل مین اضطراب رہا کیفیت
صاحبقران کی یہ تھی کہ شب وروز دعائین کرتے تھے کہ یا رب العالمین تو حافظ حقیقی ہے حمزۂ ثانی
کو بخیر وعافیت مجھسے ملانا اور اسکو صحیح وسالم رکھنا اُسنے تیری راہ مین بے انتہا جہاد کیے ہین اور
اب وہ عازم حج بیت اللہ ہوا ہے اسی حالت مین صاحبقران کو ایک ہفتہ گذر آٹھوین روز امیر
کی طبیعت بہت گھبرائی خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ آج میری طبیعت بہت گھبراتی ہے ابھی تک کسی قسم کی
خبر حمزۂ ثانی کی نہین معلوم ہوئی اور زہرہ کو قتل ہوئے مدت گذری اگر بہت قیام کرتے تو ایک
ماہ قیام کرتے اسقدر ہرگز نہ ٹھہرتے اب تک کوئی نہ کوئی خبر آتی خواجہ نے کہا یا صاحبقران مین بھی بہت
پریشان ہون واقعی ابھی تک خبر نہ آنا اور کچھ کیفیت نہ معلوم ہونا تعجب ہے امیر نے فرمایا خواجہ میرے
تردد کے بڑھنے کا ایک سبب اور ہے کہ مین نے جس روز سے تمسے خواب بیان کیا ہے ایک خواب اسیطرح
کا روز دیکھتا ہون اس سبب سے اور میرا دل بیقرار ہے امیر خواجہ سے یہ باتین کر رہے تھے کہ ایک خادم
نے آکر صاحبقران سے عرض کی یا امیر ایک نامہ دار آیا ہے اسکے باب مین کیا ارشاد ہوتا ہے مگر مسلمان
ہے صاحبقران نے فرمایا ضرور حمزۂ ثانی نے کوئی خط میرے پاس بھیجا ہے خدا خیر خیریت سنائے یہ کہکر

امیر نے فرمایا کہ میرے پاس لاؤ مین اُس نامہ دار سے کچھ باتین بھی کرونگا خادمان صاحبقران گئے اُس نامہ دار
کو اندر اپنے ہمراہ لائے امیر نے نامہ دار کی صورت دیکھی پوچھا اے شخص کسکا نامہ لایا ہے نامہ دار
نے عرض کی مین خواجہ حمزہ ثانی کا نامہ لایا ہون یہ سنکر امیر کی بیقراری اور زیادہ بڑھی جلدی سے نامہ لیا
اُسکے لفافے کو چاک کیا پڑھا تو اسمین لکھا تھا کہ یہان سب پر یہ مصیبت گذری بہت سے سردار جل گئے
بہت سے سردار اسطرح پر جلے ہین کہ انکو سخت تکلیف ہے امیر ثانی ہملوگونسے یہ فرماتے ہین کہ تم لوگ یہانسے
چلے جاؤ مین نہ جاونگا بھلا ہمسے کیونکر ہوسکتا ہے کہ اس حالت مین صاحبقران کو تنہا چھوڑ کر آئین اور اگر
یہ حالت بھی نہوتی تو کب ہمسے ہوسکتا کہ ہم امیر کو اکیلا چھوڑتے لہذا ہم لوگون سے کچھ تدبیر بن نہین پڑتی
ہے اگر آپ کچھ کوشش فرمائین تو کیا عجب ہے کہ صاحبقران ثانی یہانسے جانب کعبہ تشریف لے جائین
ورنہ ہملوگون کی عرض قبول نہین فرماتے ہین آپکو اسیواسطے تحریر کیا ہے صاحبقران اس خط کو پڑھکے
رونے لگے خواجہ عمرو نے عرض کی یا امیر خیر ہے مجھے بھی اس خط کی عبارت سے آگاہ فرمایئے امیر نے
سب مضمون خواجہ کو بھی پڑھکے سنایا خواجہ کو نہایت افسوس ہوا صاحبقران نے فرمایا مین جواب اس
خط کا ابھی لکھے دیتا ہون نامہ دار کو رخصت کرکے پھر جو مناسب بات ہوگی وہ کیجائیگی خواجہ نے کہا
بہتر بھی یہی ہے کہ آپ نامہ دار کو رخصت کردین صاحبقران نے اسیوقت نامے کا جواب لکھا مضمون
اُسکا یہ تھا کہ اے عمرو ثانی جو کچھ افسوس ہوا اُسکو کہانتک لکھون مگر جیسا کہ تمنے لکھا ہے اُسکا بندوبست مین
اسیوقت سے کرتا ہون احتیاطاً جواب لکھدیا ہے خاطر جمع رکھو حمزہ ثانی کو مین اپنے پاس ضرور بلاؤنگا
یا خود آؤنگا یہ لکھکر نامہ دار کے حوالے کیا کچھ زر و جواہر بھی نامہ دار کو عطا فرمایا اُسی وقت نامہ دار کو
رخصت کیا نامہ دار کے جانے کے بعد صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تمھاری کیا رائے ہے
اب مین امیر ثانی کے بُلانے کی کیا تدبیر کرون خواجہ نے عرض کی جو آپ مناسب تصور فرمائین امیر
نے فرمایا خواجہ یہ ایسا صدمۂ عظیم گذرا ہے جسنے میری کمر توڑدی ارادہ کرتا ہون کہ حمزہ ثانی کے پاس
خود جاؤن اور جہان سب بہادر جل گئے ہین وہانکی خاک ہی کو دیکھلون اور حمزہ ثانی کو بھی اپنے ہمراہ لے
آؤن اسوقت وہ آنے مین کچھ عذر نہ کرینگے خواجہ نے عرض کی بہت مناسب ہے اگر آپکا ارادہ ہے تو سامان
درست ہوا جاتا ہے امیر نے فرمایا بہت جلد سامان درست کرو کہ مجھے اب ایک گھڑی یہان ٹھہرنا شاق ہے خواجہ
نے اسیوقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا دو روز کے بعد صاحبقران نے وہانسے مع خواجہ عمرو
اور چند خادمون کے سفر کیا جانب صحرائے کلج باج روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت روشن بخت اور خواجہ کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب خواجہ نے نامہ دار کو جانب خانۂ کعبہ روانہ کیا تو روشن بخت سے کہا کہ اب مین خدمت امیر مین جاتا ہون اگر
تمھین آنا منظور ہو تو جسطرح مین نے کہا ہے آنا میری کیفیت کچھ بیان نہ کرنا امیر سے ملکر جو چاہے باتین کرنا روشن بخت
نے عرض کی خواجہ آپ تشریف لائے اور میری عزت بڑھائی اب امیدوار ہون کہ دعوت بھی قبول فرمایئے کیونکہ یہ
دستور اہل اسلام ہے کہ جب کوئی مہمان آئے اسکی دعوت فرض ہے خواجہ نے کہا اے روشن بخت مجھے دعوت قبول کرنے
مین انکار نہین ہے مگر تیسرا روز ہے کہ امیر نے خاصہ نوش نہین فرمایا ہے مین کیونکر گوارا کرون کہ تنہا کھانا کھاؤن
روشن بخت نے عرض کی اگر یہی ہے تو مین ابھی صاحبقران زمان کیواسطے خاصہ تیار کراتا ہون آپ نوش فرمائین

مین چلکر امیر کوبھی کھانا کھلاؤنگا خواجہ نے کہامین ہرگز بے صاحبقران کے کھانا نہ کھاؤنگا روشن بخت
مجبور ہوا عرض کی اب مین ناچار ہون آپ تشریف لیچلین مین بھی اسی وقت حاضر ہوتاہون خواجہ
روشن بخت سے رخصت ہوکر صاحبقران ثانی کے پاس حاضر ہوئے امیر کواسی حالت
بیقراری مین پایا سردارون نے جو خواجہ کو دیکھا اشارے سے پوچھا کہ خواجہ جس کام کو گئے
تھے اسکو بھی انجام دیا خواجہ نے سب کواشارے سے جواب دیا کہ مین سب کام درست
کرآیا ہون اب جو مشیت الٰہی امیر نے جو دیر کے بعد خواجہ کو دیکھا فرمایا خواجہ تم کہان گئے تھے مین نے
دیر سے تمھین یہان نہین پایا خواجہ نے عرض کی یا امیر اسی صحرا مین گیا تھا امیر نے فرمایا خواجہ اب بھی میرا
کہنا قبول کرو سب سردارونکو اپنے ہمراہ لیکر چلے جاؤ یہان رہنا بیکار ہے اگر تم لوگ اس امید پر یہان
رہتے ہو کہ اسوقت مین ازدیاد رنج ومحن سے چلنے مین انکار کرتاہون اور جب دو ایک ماہ کے بعد
میرے آلام مین کمی ہوگی اسوقت مین تم لوگونکے ہمراہ جاؤنگا یہ بات ہرگز نہوگی مین بھی اسی وشت مین اپنی قبر
بنواؤنگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہ امر توجبراً ہم لوگون نے منظور کر لیا آپ کیون باربار فرماکر
ہمین صدمہ دیتے ہین ہم لوگ محض ایک ماہ تک بتقریب فاتحہ خوانی مقیم ہین جب ہمین کل رسوم فاتحہ خوانی
سے فرصت ہوگی چلے جاوینگے جبتک کہ زندگی ہے خدمت مین صاحبقران اول کی بسر
کرینگے امیر وخواجہ مین یہ باتین ہورہی تھین کہ ایک جانب سے گرد اُڑی صاحبقران نے خواجہ
کیطرف مخاطب ہوکر کہا خواجہ یہ گرد کیسی اُڑی ہے کیا کوئی لشکر آتاہے یا کچھ سردار زندہ بچے وہ آتے
ہین خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران جوکچھ ہوگا وہ سامنے آجائیگا امیر یہ کہہ رہے تھے کہ دامن گرد
شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا ایک جوان حسین گھوڑے پر سوار عقب مین اور خادم وخدمتگار
کچھ بارگاہین لدی ہوئی کچھ خوان کھانے کے ہمراہ اسطرف چلا آتاہے امیر نے کہا خواجہ ان لوگون
کی صورت سے شان اسلام معلوم ہوتی ہے خواجہ اگرچہ جانتے تھے مگر کچھ ظاہر نہ کیا صاحبقران سے
کہا کیا عجب ہے مگر اس دشت مین مسلمانونکی کیا ضرورت ہے یہان سب ساحر رہتے ہین امیر نے فرمایا
جسطرح ہم لوگ اس صحرا مین آئے اسی صورت سے یہ لوگ بھی اس طرف آنکلے یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ
یہان ساحرونکی عملداری ہے مسلمانونکے آنے کی کیا ضرورت ہے مگر دعا کرنا چاہیئے کہ اگر یہ لوگ
مسلمان ہین تو انکو خدا اُس آفت سے محفوظ رکھے جسمین ہم لوگ مبتلا ہین اور بخیر وعافیت انکو منزل
مقصود تک پہونچائے امیر تو یہ فرمارہے تھے مگر وہ تاجدار قریب پہونچ کے گھوڑے
سے اُترا امیر کے سامنے پیادہ پا آیا جھک کے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام
دیا جوان قریب صاحبقران کے آکر ہاتھ باندھ کے کھڑا ہوا امیر نے فرمایا اے جوان تو کون ہے
مین تجھسے واقف نہین اُس جوان نے عرض کی اے شہریار غلام بھی آپ سے واقف نہین مگر
آپکے چہرے سے شان وشوکت نمودار ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کوئی بادشاہ جلیل ہین اور
خداپرست ہین غلام بھی دین اسلام رکھتاہے آج بہت دنون کے بعد اس صحرا مین خداپرستون کو دیکھا
اور خوش نصیبی سے آپ کی زیارت نصیب ہوئی اس سبب سے ٹھہر گیا اگر اجازت ہو تو بیٹھ
جاؤن صاحبقران نے فرمایا بھائی مین تجھسے بہت محجوب ہوا تو میرا مہمان ہے اور صاحبان اسلام

مین یہ بات فرض ہے کہ مہمان کی خاطر کیجائے افسوس اس بات کا ہے کہ تو ایسے وقت مین میرے پاس
آیا کہ مین کچھ خاطر تیری نہین کرسکتا کہان بیٹھنے کی اجازت دون اُس جوان نے عرض کی اے شہریار
یہ بستر خاک مجھے فرش قاقم وسنجاب سے اولی ہے آپکی زیارت ہو جانا یہی شرف کیا کم ہے صاحبقران
نے فرمایا اے جوان میرے پاس بیٹھ جا زیادہ مجھے محجوب نہ کروہ جوان صاحبقران زمان کے قریب
مودب بیٹھا خادمون نے اشارہ کیا بارگاہین استادکرو خادم اسیطرف بارگاہین استادکرنے مین
مصروف ہوئے ادھر اس جوان نے صاحبقران سے عرض کی اے شہنشاہ یہان سے غلام کی علمداری
بہت قریب ہے مین آپ کا مہمان نہین ہون حضور میرے مہمان ہین مجھپر آپکی خاطر واجب ہے
امیدوار ہون کہ اپنے نام نامی سے آگاہ فرمائیے یہان تشریف لانے کا سبب بتائیے امیر نے
فرمایا بھائی ان باتون سے کیا غرض ہے نہین معلوم مین کن آلام مین مبتلا ہون تو میری سرگذشت سنکر
کیا کریگا اس جوان نے عرض کیا اے شہریار امیدوار ہون کہ اپنا نام ہی بتا دیجئے امیر نے فرمایا
اس باب مین مجھے عاجز نہ کر مین اپنے نام سے آگاہی دینا نہین چاہتا اُس جوان نے پھر عرض کی
اے شہریار مین بھی خادمان اسلام سے ہون اگر مجھپر آپ کی کیفیت افشا بھی ہو جائیگی تو کیا نقصان ہے
اور مسلمان کو لازم ہے کہ برادر ایمانی سے کسی امر کا اخفا نہ کرے صاحبقران نے جب اسکو زیادہ
مضطر دیکھا مجبور ہو کے نام بتایا اس جوان نے جیسے ہی نام صاحبقران کا سنا قدمون پر سر رکھدیا
عرض کی یا صاحبقران مین آپ کا خطاوار ہون میری خطا معاف فرمائیے مین نے پہچانا نہ تھا ورنہ پہلے
ہی قدمون کو بوسہ دیتا امیر نے اسکا سر اُٹھا کے چھاتی سے لگایا فرمایا اے جوان اپنا نام کس خاندان
سے ہے بتا دے اُس جوان نے عرض کی یا امیر میرا نام روشن بخت ہے آپ ہی کے گھر کے خادمون
مین ہون مگر حضور یہ تو فرمائین کہ اس صحرا مین آپ کیونکر تشریف لائے اور کیا سانحہ ہوا جو لشکر آپکے
ہمراہ نہ آیا صاحبقران نے جب اسکو ہمدرد پایا سب کیفیت بیان کی روشن بخت دیر تک افسوس
کرتا رہا پھر صاحبقران سے عرض کی اب خادم امیدوار ہے کہ آپ بارگاہ مین تشریف لے چلین
اور سب سردار بھی مجھے سرفراز فرمائین آپ فرماتے ہین کہ تین روز کا زمانہ گذرا کہ یہ آفت پیش آئی
تین دن سے خاصہ بھی نوش نہ فرمایا ہوگا آرام بھی نہ کیا ہوگا اب آپ بارگاہ مین تشریف لیچلین
کچھ خاصہ نوش فرما کر آرام فرمائین اور سردار جو آبلون کی سوزش سے بیچین ہین انکا علاج ہو امیر
نے فرمایا اے روشن بخت مجکو چلنے سے معاف رکھ اور سردارون کو اپنے ہمراہ لیجا ان لوگون
کا علاج کر خدا تجھے اس سلوک کی جزائے خیر دیگا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آپ
ایسی بات فرماتے ہین بھلا یہ لوگ قبول کرینگے کہ بے آپ کے میرے ہمراہ چلین امیر نے فرمایا
اے روشن بخت مجھے اس جگہ سے نہ اُٹھاو یہین رہنے دو روشن بخت نے عرض کی یا امیر جن کی
قسمت مین سیر گلزار ارم تھی وہ تو راہی جنت ہوئے مگر اب یہ لوگ جو اس تکلیف شدید مین
مبتلا ہین انکا تو آپ کچھ خیال فرمائیے جبتک آپ تشریف نہ لیچلینگے یہ سب بھی یہین بیٹھے
رہینگے اور جبتک یہ لوگ یہان بیٹھے رہینگے اسوقت تک سخت تکلیف مین مبتلا رہینگے اگر آپکو انکی راحت
کا خیال ہے تو بسم اللہ تشریف لیچلیے ورنہ غلام بھی آج سے اسی جا بیٹھا رہیگا اور اپنی جان قدم مبارک

پر نثار کریگا روشن بخت نے صاحبقران کو مجبور کردیا امیر کو سوائے چلنے کے دوسری بات بن نہ
پڑی ناچار اپنی جگہ سے اُٹھے جہان روشن بخت نے بارگاہین استادہ کرائی تھین وہان تشریف
لائے روشن بخت خود آفتابہ لیکر کھڑا ہوا صاحبقران سے عرض کی یا امیر ہاتھ دھوئیے صاحبقران
نے ہاتھ دھوئے روشن بخت نے دسترخوان بچھوایا کھانا چنا گیا صاحبقران کو ذرا بھی انکار
کاموقع باقی نہ لگا گو فرط محن سے کھانا نہین کھایا گیا مگر سب سردارون نے صاحبقران اور
روشن بخت کی خوشی کردی بعد فراغ طعام امیر نے ہاتھ دھوئے روشن بخت نے عرض کی آپ
آرامگاہ مین تشریف لیچلیے تھوڑی دیر استراحت فرمائیے مین نے جراحون کو طلب کیا ہے
سب حاضر ہوتے ہین جو جو لوگ سوزش کے سبب پریشان ہین انکا علاج بھی ہونا ضرور ہے
صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت خدا اسکا تجھے اجر عظیم عنایت کرے ایسے وقت مین
ہملوگون کے ساتھ سلوک کیا ہے کہ اس احسان سے تیرے تاعمر ادا نہونگے روشن بخت نے
عرض کی یا صاحبقران مین نے اپنا فرض ادا کیا مین آپکا خادم قدیم ہون اگر اسوقت خدمت مین
کوتاہی کرتا تو نمکحرام مشہور ہوتا روز قیامت عند اللہ کیا جواب دیتا یہ کہکر روشن بخت
صاحبقران کو آرامگاہ مین لیگیا اور سب سردار بھی گئے استراحت پذیر ہوئے روشن بخت
نے اُسیوقت اپنے خادمون کو روانہ کیا کہا اسیوقت جراحون کو حاضر کرو سب شاہزادے اور
سردار انتہائے درجہ بیچین ہین انکا علاج جلد ہونا چاہیئے خادم اسیوقت اسکے شہر مین آئے جو جو
سرکاری جراح تھے اُن سب کو اپنے ہمراہ لیگئے روشن بخت نے جب جراحون کو موجود پایا سب کو
اپنے پاس بلاکر کہا جسقدر جلد میرے مالکون کو تم شفا دوگے اسیقدر خلعت و انعام سوایا ؤگے
جراحون نے عرض کی خدا مالک ہے ہم پہلے اُن حضرات کی زیارت سے تو مشرف ہون یہی ہمارے
واسطے انعام و خلعت ہے کہ ایسے بزرگواران دین کی زیارت سے مشرف ہوجائین روشن بخت
آرامگاہ مین آیا سب کو سوتا پایا جگانا مصلحت وقت نہ جانا واپس آیا جراحون سے کہا ابھی سب لوگ
آرام کرتے ہین جب بیدار ہونگے اسوقت انکی زیارت سے مشرف ہولینا جراح رخصت ہوکر ایک
خیمے مین آئے روشن بخت نے خادمون سے کہا سب کیواسطے کل اسباب ضروری کا انتظام کرو
ابھی دو تین روز تو اسی صحرا مین رہنا ہے بعد دو تین روز کے مین صاحبقران زمان کو اپنے مکان
پر لیجاؤنگا امیر کا ملال و رنج دفع کرونگا جب طبیعت اصلاح پر آئیگی صاحبقران خانہ کعبہ تشریف
لیجائینگے خادم پھر اسکے شہر کیطرف روانہ ہوئے اتنے عرصے مین صاحبقران زمان بیدار ہوئے
برائے وضو امیر نے پانی طلب کیا روشن بخت خود آفتابہ لیکر گیا صاحبقران نے وضو کرکے
نماز ظہر ادا کی اور سب سردار بھی بیدار ہوئے روشن بخت نے جراحون کو طلب کیا جراح
حاضر ہوئے جو جو سردار آبلون کی سوزش سے پریشان تھے جراحون نے زخمون پر پھاہے
لگائے وہ سوزش مٹی سب کو راحت ملی امیر نے فرمایا اے روشن بخت اب مین نے
تمھاری خوشی کردی مجھے وہین جانے دو روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آپ وہان
سے کیا دور ہین جب مزاج مین آئے وہان جاکر فاتحہ پڑھ آئیے امیر نے فرمایا مین

یہ چاہتا ہون کہ ہر وقت وہین بیٹھا رہون روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آپ سردارونکو تکلیف دینا چاہتے ہین یا راحت پہونچانا مطلوب ہے اگر آپ تشریف لیجاسینگے یہ لوگ بھی آپکے ہمراہ ہونگے ابھی پھاہے چڑھائے گئے ہین سوزش مین کمی ہوئی ہے انکو راحت پہونچنی چاہیئے کہ جلد صحت ہو آپکو لازم ہے کہ انکو تشفی دیجیے اور جب آپ خود ایسے کلمات زبان پر جاری رکھینگے تو ان حضرات کے دلون کی کیا کیفیت ہوگی آپ صبح و شام قبور پر فاتحہ پڑھ آیا کیجیے صاحبقران مجبور ہوگئے روشن بخت نے اور باتین شروع کین اسیطرح صاحبقران کو آٹھ روز گذرے نوین روز جب روشن بخت نے میری طبیعت کو رو باصلاح پایا عرض کی یا امیر ایک عرض ہے اگر قبول فرمایئے تو غلام کی عزت بڑھ جائے صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت تمھین جو کہنا ہو بیان کرو روشن بخت نے عرض کی آجتک آپ نے غلام کی خاطر فرمائی اب مین امیدوار ہون کہ برائے چندے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے شہر کی سیر کیجیے امیر نے فرمایا اے روشن بخت مجھے تمھاری ایسی ہی خاطر منظور تھی کہ تمھارے یہان اتنے دنون مہمان رہا اب مین یہ چاہتا ہون کہ تم بھی اپنے ملک کو جاؤ اور اب سردار بھی روبصحت نظر آتے ہین میرے واسطے زیادہ تکلیف نہ اٹھاؤ روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران غلام کی خوشی یہی تھی کہ ایک بار آپ غریب خانہ پر تشریف لیچلیے دو ایک روز وہان تشریف رکھیے طبیعت بھی بہل جائے اور غلام کی خوشی بھی ہوجائے امیر نے کہا اے روشن بخت تمھین شاید یہ گمان ہے کہ میرا خیال جو پہلے تھا اب نہین رہا تو یہ گمان تمھارا بیجا ہے جسقدر دن گذرینگے سب مجھے مفارقت اُن دلیرون کی زیادہ ستائیگی اگر تمھین یہی منظور ہے تو اور سردارون کو اپنے ہمراہ لیجاؤ مگر مین یہان سے کہین نہ جاؤنگا جب مین نے خانۂ کعبہ جانے سے انکار کیا اور سردارون کے ہمراہ جانا گوارا نہ کیا تو اب مین کہین نہ جاؤنگا روشن بخت مجبور ہوکے خاموش ہو رہا امیر نے فرمایا اے روشن بخت معلوم ہوتا ہے کہ اب تمھاری طبیعت گھبرا گئی تو میری وجہ سے کیون جبر اُٹھاؤ اپنے شہر مین جاؤ سردار بھی یہان ایک ماہ تک اور رہین بعد ایک ماہ کے انکو رسم فاتحہ خوانی سے فرصت ہوگی یہ سب لوگ خانۂ کعبہ امیر عالیشانکی خدمت مین جائینگے مین انھین شیرون کی قبور پر جاروب کشی کرونگا روشن بخت نے عرض کی ان امور کا آپکو اختیار ہے میری جسقدر خوشی تھی وہ مین نے عرض کی قبول فرمانا آپکا کام تھا اگر قبول فرمایئے تو میری عزت بڑھ جائے اگر نہین منظور ہے تو بھی غلام آپکی خدمت چھوڑکے کہان جائیگا جبتک آپ یہان تشریف رکھتے ہین مین بھی حاضر خدمت ہون امیر نے فرمایا اے روشن بخت یہ ممکن نہین کہ تم میرا ساتھ دے سکو جب مین سردارون کو یہان رہنے سے مانع ہون تو تمھین کب چاہونگا کہ صاحب ملک ہوکر میرے واسطے اسقدر زحمت گوارا کرو روشن بخت سنتا رہا کچھ جواب نہ دیا امیر نے دیر تک یہی باتین کین اسی گفتگو مین آفتاب غروب ہوا امیر نے فریضۂ مغرب ادا کیا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران خاصہ تیار ہے جسوقت حکم ہو دسترخوان بچھایا جائے امیر نے فرمایا اے روشن بخت تم نے خاص ہمارے واسطے بڑی زحمت اٹھائی اب آٹھ روز گذرے مہمانی ختم ہوئی ہم چاہتے ہین کہ تم اپنے ملک کو جاؤ روشن بخت نے عرض کی امیر اس

قسم کی باتین مجھسے نہ فرمایا کیجئے مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید مجھسے کوئی خطا سرزد ہوئی اور آپ خدانخواستہ
مجھسے آزردہ ہوگئے یہ خیال مجھے بہت ہی پریشان کرتا ہے صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت تم کیا
کہتے ہو کبھی اپنی جانب ایسا خیال نہ کرنا مین ہرگز تمسے آزردہ نہین ہون روشن بخت نے عرض کی پھر آپ
ایسے کلمات ارشاد نہ فرمایا کیجیے امیر نے فرمایا اگر یہی خوشی ہے تو مین اب تمسے نہ کہونگا جبتک میرے لوگ
یہان ہین اُسوقت تک تم بھی یہان رہو جب یہ لوگ یہان سے چلے جاینگے اسوقت پھر تم بھی مجبور ہوکے
جاؤگے روشن بخت نے عرض کی جب آپ جائینگے اور ہمراہی چلے جاینگے غلام بھی رخصت ہوگا امیر خاموش
ہوئے خواجہ نے روشن بخت کو اشارہ کیا کہ تمسے کچھ ضروری باتین کہنا ہین الگ چلو روشن بخت
صاحبقران کے پاس سے اُٹھا الگ آیا خواجہ بھی اسکے پاس آئے روشن بخت نے پوچھا کہ خواجہ
آپ مجھسے کیا ارشاد کرتے تھے خواجہ نے کہا مین تمسے یہ کہتا تھا کہ ابھی تک نامے کا جواب نہین آیا ہے
روشن بخت نے جواب دیا کہ اے خواجہ یہان سے دور ہے نزدیک نہین ہے اور وہ لوگ بہت نزدیک کی راہ
سے گئے ہین یقین ہے پہونچ گئے ہون ابھی کل آٹھ روز گذرے ہین اُنھون نے شب و روز مسافت
طے کی ہوگی جواب لیکر ابھی واپس آئینگے خواجہ خاموش ہوئے پھر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے
اسی صورت سے بیس روز تک امیر ثانی بارگاہون مین رہے جب صاحبقران کی طبیعت بہت
گھبراتی تھی اُسی چاہ پر تشریف لاتے تھے جہان اُن جوانون کی خاک دفن کی تھی تھوڑی دیر وہان بیٹھکے
گریہ وزاری کرتے تھے جب سردار سمجھا کر صاحبقران کو لے آتے تھے مجبور ہوکر چلے آتے تھے جب
اکیسوان روز شروع ہوا روشن بخت کو اُسکے خادمون نے آکے اطلاع دی کہ جو نامہ آپ نے خدمت
مین صاحبقران کی روانہ کیا تھا اُسکا جواب آیا ہے روشن بخت نے خواجہ کو الگ بلا کر کہا خواجہ
صاحبقران نے جواب نامہ تحریر فرمایا ہے آپ تشریف لیچلیئے خواجہ نے کہا میرے جانے کی کیا ضرورت
ہے اُس جواب کو یہین منگا لو روشن بخت نے خادمون سے کہا کہ اس جواب کو یہان لے آنا خادم
اُسیوقت روانہ ہوئے جواب نامہ لاکر روشن بخت کو دیا روشن بخت نے خواجہ کے سپرد کیا خواجہ
نے لفافہ کھولا خط پڑھا معلوم ہوا کہ صاحبقران عالیشان کو خط پہونچا امیر بہت جلد کچھ تدبیر فرمائینگے
اور کیا عجب ہے جو خود تشریف لائین خواجہ نے مضمون نامہ روشن بخت کو پڑھکر سنا دیا روشن بخت
نے کہا میری قسمت کی خوبی ہے کہ صاحبقران اول بھی تشریف لائین مین انکی زیارت سے بھی مشرف
ہوجاؤن خواجہ نے کہا تعجب نہین ہے جو خود صاحبقران تشریف لائین اُس روز یہی ذکر رہا دوسرے
روز صاحبقران ثانی قبور کشتگان پر بیٹھے گریہ فرما رہے تھے اور سب سردار بھی گرد حلقہ کیے رورہے
تھے کہ صحرا مین ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی روشن بخت کی نگاہ پڑی خواجہ سے کہا کہ خواجہ کیا
عجب ہے جو صاحبقران تشریف لاتے ہون خواجہ نے کہا ابھی صاحبقران کیونکر تشریف لائینگے جب
سامان سفر درست کرینگے اسوقت وہان سے روانہ ہونگے راہ مین کچھ عرصہ ضروری ہوگا روشن بخت
نے کہا اور کوئی اُسطرف سے اس صحرا مین نہین آتا ہے یہ راستہ خانۂ کعبہ کا ہے ساحر اور بت پرست اس
جانب نہین جاتے ہین اور نہ اسطرف سے آتے ہین یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا خواجہ نے جو
نگاہ کی تو دیکھا کہ صاحبقران زمان مع چند رفقا کے گھوڑے پر سوار آتے ہین خواجہ نے کہا اے

روشن بخت تمنے سچ کہا تھا یہ کہکے خواجہ نے امیر ثانی سے عرض کی یا صاحبقران آپ کے والد ماجد تشریف لاتے ہین امیر اُسی سناٹے مین بیٹھے رہے صاحبقران قریب آچکے تھے حمزۂ ثانی کی جو نگاہ پڑی اُسی حالت سے آہ وزاری کرتے ہوئے استقبال کیواسطے آگے بڑھے اور سب سردار بھی امیر کے ساتھ ہوئے صاحبقران نے جو امیر ثانی کی یہ حالت دیکھی ضبط نہو سکا رونے لگے امیر ثانی نے جھک کے سلام کیا صاحبقران نے گلے سے لگا یا اُسوقت سرداران صاحبقران مین اسقدر جہ شور گریہ وزاری بلند ہوا کہ سب کی ہچکیان بندھ گئین صاحبقران زمان بھی روتے روتے بیہوش ہوگئے اور امیر ثانی کی بھی یہی حالت ہوئی سب سردارون کو بھی ہوش نہ رہا خواجہ عمرو ثانی نے امیر کے مُنھ پر پانی چھڑکا صاحبقران ہوشیار ہوئے امیر ثانی کو بھی ہوش آیا اور سب سردار بھی اُٹھکر بیٹھے جب تھوڑی دیر کے بعد حواس درست ہوئے تب صاحبقران نے امیر ثانی سے فرمایا کہ اب کچھ کیفیت اسکی بیان کرو کہ یہ آفت کیونکر آئی امیر ثانی نے سب کیفیت بیان کی بعد مین یہ بھی عرض کی کہ روشن بخت نے اس حالت مین مجھپر بڑا احسان کیا میرے سردارون کا علاج کیا اپنی بارگاہین یہان لاکر استادہ کرائین آب و طعام کا انتظام انھین کی ذات سے ہوتا رہا اگر اسوقت مین یہ خبر نہ لیتا تو سوا خدا کے دوسرا نہ تھا مین اس شخص کا بہت ممنون ہون اور اسکے ایسے احسانات مجھپر ہین جسکا عوض اس شخص کے ساتھ مین نہین کرسکتا ہون مگر آپ یہ ارشاد فرمایئے کہ آپ کو اس امر سے کیونکر آگاہی ہوئی اور کسنے آپکو اطلاع دی جو آپ تشریف لائے صاحبقران نے فرمایا ایک نامہ میرے پاس پہونچا پہلے اُس نامہ کے پہونچنے کے مین نے ایک خواب دیکھا تھا اور تمھین عجب حالت مین پایا تھا اسکے سبب سے مین بہت ہی متردد تھا کہ ایک نامہ پہونچا اسکا مضمون یہ تھا کہ یہان یہ کیفیت گذری اور صاحبقران ثانی کی یہ رائے ہے کہ تمام سردارون کو رخصت کرکے آپ ہمیشہ کے واسطے یہین قیام کرین اور سردارون مین کوئی ایسا نہین ہے جو اس امر کو منظور کرے امیر کسی کی بات قبول نہین کرتے ہین اور روز بروز غم سے حال ابتر ہے اگر چندے امیر ثانی اسی حالت سے یہان رہینگے تو امید زیست صاحبقران ثانی قطع ہے مین خواب کے دیکھنے سے تو اسدرجہ پریشان تھا ہی نامہ پہونچتے ہی اور حال سے آگاہ ہوتے ہی دل نے قبول نہ کیا کہ مین وہان رہون اُسوقت جواب نامہ تو نامہ نگار کو دیا تا اسکو تسکین ہوجائے اور دوسرے روز سامان سفر درست کرکے اسطرف کوچ کیا گو بہت دنونکی راہ تھی مگر بعض بعض لوگ ایسے مرے ہمراہ تھے جنکے سبب سے بہت آسان راہ ملی اور بہت جلد یہان پہونچا اب تمھین یہ لازم ہے کہ رسم فاتحہ خوانی ادا کرو اور یہان سے خانۂ کعبہ چلکر حج سے فراغت کرو مین تمھارا ہی منتظر تھا ورنہ جناب پیغمبر آخرالزمان مبعوث برسالت ہوچکے ہین انکی خدمت مین جاتا اور شرف زیارت حاصل کرتا امیر ثانی نے یہ گفتگو جو سنی عرض کی یا صاحبقران مین بہت متعجب ہون کہ آپکو نامہ کسنے لکھا اور کون لیکر گیا یہان تو کوئی ایسا اُسوقت مین موجود نہ تھا جو میرے ساتھ ایسی دوستی کرتا گو یہ کام روشن بخت کا معلوم ہوتا ہے مگر جب آپکو نامہ پہونچا اور جسدن کا یہ نامہ لکھا ہوا ہے اُسکے دو روز کے بعد مجھسے اور روشن بخت سے صحرا مین ملاقات ہوئی ہے مجھے کمال تعجب ہے اور میرے نہ آنے کے دو سبب تھے ایک یہ کہ مجکو یہان

بسبب قبور ایک قسم کی دلجمعی تھی کہ مین اُن سردارون سے محبت رکھتا تھا اور اب بعد مردن اُن کے قبور تنہا
رہین یہ بات خلاف محبت ہے صاحبقران نے فرمایا یہ کوئی شرط محبت نہین ہے کہ انکی محبت کیوجہ سے
ایک کار ثواب کو ترک کرو یہ بات خلاف عقل ہے بحقیقین لازم ہے کہ خدمت باسعادت حضرت رسول خدا
مین جاکر شرف زیارت سے مشرف ہو اور بعد اُسکے اپنی عمر عبادت الٰہی مین بسر کرو امیر ثانی نے
بہت کچھ کہا مگر صاحبقران نے قبول نہ فرمایا آخرکار امیر ثانی کو مجبور رہونا پڑا جب صاحبقران
اور امیر ثانی سے یہ جھگڑا طے ہوا تو روشن بخت نے صاحبقران زبان سے عرض کی کہ مجھے اپنی
قسمت پر ناز ہے کہ امیر ثانی کی قدمبوسی حاصل ہونے کے بعد آپکی زیارت سے مشرف ہوا مگر اب
امیدوار ہون کہ آپ غریب خانہ پر تشریف لیچلین اور وہان رہین یہان رہنا باعث ازدیاد رنج و
الم ہے ہر وقت انھین کشتگان حسرت کا خیال رہتا ہے دلپر ہجوم رنج و ملال رہتا ہے مین نے پہلے بھی
خدمت مین امیر ثانی کی عرض کیا تھا مگر امیر نے قبول نہین فرمایا مین مجبور ہو گیا اب آپ تشریف لائے ہین
ضرور غلام کی عرض قبول فرمائینگے صاحبقران نے جواب مین فرمایا اے روشن بخت ہم تمھارے یہان
چلنے مین انکار نہین ضرور چلین گے مگر ابھی چند روز یہان اور رہین جب رسم فاتحہ خوانی ہو چکے گی اسوقت
تمھارے ساتھ چلین گے اور تمھارے یہانسے خانۂ کعبہ جائینگے روشن بخت خاموش ہو رہا امیر
عالیشان ایک ماہ دس یوم وہان مقیم رہے جب سب کے چہلم سے فراغت ہوئی صاحبقران نے
امیر ثانی سے فرمایا کہ روشن بخت کی خوشی کرنا بھی ضرور چاہیے اسنے کئی بار کہا ہے کہ آپ لوگ میرے
شہر مین چلین کچھ روز وہان مہمان رہین لہذا دو ایک روز کیواسطے اسکے شہر مین چلکر مقیم رہین اور اُسی
طرف سے خانہ کعبہ چلین امیر ثانی نے عرض کی آپکو اختیار ہے صاحبقران نے روشن بخت کو طلب
فرمایا روشن بخت حاضر ہوا صاحبقران نے کہا اے روشن بخت تمنے ہمسے جب کہا تھا کہ ہمارے
شہر مین چلو اُسوقت ہمین پابندی قاعدے کی تھی اور بے اس رسم کے یہان سے جا نہ سکتے تھے
اب اُس رسم سے بھی فراغت حاصل ہوئی تمھارے شہر مین چلتے ہین دو ایک روز وہان رہینگے پھر
اُسیطرف سے خانہ کعبہ چلے جائینگے روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران امیدوار ہون کہ جبتک
میری خوشی نہو اُسیوقت آپ تشریف نہ لیجائین امیر نے فرمایا سبب ایسا ہے کہ ہم لوگ مجبور ہین
چونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث برسالت ہو چکے ہین اور ہم لوگون کو اُن کی قدمبوسی حاصل
کرنا ضرور ہے اور اب جسقدر اس کار خیر مین تعجیل ہو بہتر ہے تمھاری خوشی بھی ہم کیے دیتے ہین دو ایک
روز تمھارے یہان مہمان رہین گے اور اگر اصل خیال کرو تو مدت سے تمھارے مہمان ہین اور
اے روشن بخت تمنے اسوقت مین ہمپر ایسے ایسے احسانات کیے ہین جنکے سبب سے ہم
تمھارے ممنون و مشکور ہوئے روشن بخت ہاتھ باندھ کے صاحبقران کے قدمون پر گر پڑا
عرض کی یا امیر امیدوار ہون کہ ایسے کلمات سے آپ مجکو نہ یاد فرمایا کیجیے مین آپ کا خادم قدیم
ہون اور ہمیشہ آپہی کے حضور سے پرورش پائی اگر مین ایسے وقت مین خدمتگذاری نہ کرتا تو نمک حرام
کہلاتا صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت تمنے جو کلمہ کہا ہماری سمجھ مین نہین آیا خلاصہ بیان کرو
کہ تمھاری کیفیت ہمپر ظاہر ہو جائے روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران والد ماجد ہمیشہ حضور

کی خدمت مین رہے ہین اُس زمانے مین نہایت صغیر سن تھا اس سبب سے محروم زیارت رہا آپ
حضرات کی صورت سے بھی واقف نہ تھا میری خوش قسمتی سے آپ لوگون نے مجھے سرفراز فرمایا امیر
نے فرمایا اپنے والد کا نام بتاؤ مین معلوم کرون تم کون شخص ہو روشن بخت نے عرض کی یا امیر
خورشید بخت میرے باپ کا نام تھا صاحبقران ثانی کی اطاعت اُس مرد دیندار نے قبول کی تھی امیر
بسبب پیری کے اپنے ہمراہ نہ لیگئے تھے ملک خورشید حصار کی بادشاہت اُنکے قبضے مین تھی اب گردش فلکی
سے بعد انتقال والد ماجد مین آوارہ وطن ہوا ملک پر اور لوگونکا قبضہ ہوگیا مین اسطرف آیا یہان آکے اس
ملک کی حکومت ایک فقیر اللہ نے عنایت فرمائی اُس زمانہ سے اس ملک مین رہتا ہون صاحبقران نے
پوچھا اے امیر ثانی تمنے روشن بخت کی کیفیت سُنی امیر نے عرض کی اب مجکو آپکی کیفیت سے آگاہی
ہوئی یہ کہکے صاحبقران نے روشن بخت کو گلے سے لگایا فرمایا اے روشن بخت اس ملک مین
آنے کا کیا سبب ہوا اور کیون آئے اور تمھارا ملک کسنے چھین لیا روشن بخت نے عرض کی یا
صاحبقران جب آپ تشریف لیچلیئے گا مین سب کیفیت عرض کرونگا امیر ثانی نے کہا ہم اُس کا
بندوبست کرینگے اگر منظور الٰہی ہے تو تمھاری سلطنت تمھین ملجائیگی اور جسنے اُس ملک پر قبضہ کیا ہے وہ بھی
سزاے معقول پائیگا صاحبقران پھر امیر ثانی کیطرف مخاطب ہوئے فرمایا اب عرصہ کرنا مناسب وقت
نہین ہے اُٹھو اور قبر شہیدان پر فاتحہ پڑھوا اور یہانسے روانہ ہو روشن بخت نے سب سامان سفر درست
کر رکھا امیر ثانی کو کوئی عذر بن نہ پڑا مجبور ہو کے اُٹھے اور اُسی چاہ کے قریب آئے جہان خاک شہیدانکو
دفن کیا تھا پہلے صاحبقران نے فاتحہ پڑھا دیر تک خوب روئے پھر امیر ثانی نے فاتحہ پڑھ کے اپنی
حالت ابتر کی عرصہ تک رو یا کیے جب امیر ثانی اٹھے تو جملہ سردارون نے فاتحہ پڑھ کے خوب
گریہ وزاری کی قریب شام وہان سے روشن بخت کے مکان کیطرف روانہ ہوئے وہان سے
روشن بخت کا شہر بہت نزدیک تھا تھوڑی ہی دیر مین سب لوگ وہان جاکے پہونچے روشن بخت
نے سب کے آنے کی وجہ سے یہان بہت اچھی طرح سے انتظام کیا تھا مگر شہر کو کسی طرح کی زینت نہ دی
تھی اور مکانون کو آراستہ نہ کیا تھا کیونکہ صاحبقران پر رنج والم طاری تھا ایسی حالت مین زیب وزینت
بیکار تھی امیر ثانی اور صاحبقران نے جو شہر کی کیفیت دیکھی بہت آباد پایا صاحبقران نے فرمایا
اے روشن بخت یہان کچھ کافر بھی سکونت پذیر ہین روشن بخت نے عرض کی یا امیر سوائے
اہل اسلام کے کوئی کافر نہین ہے اگر کوئی کافر یہان آتا ہے بے اندیشہ قتل کیا جاتا ہے اُس
سلطنت کے سبب سے کافرون کے دل مین داغ پڑا ہوا ہے مگر کسی کی مجال نہین جو اسطرف
آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے خود سلطان باج گیر جو اس ملک کا بادشاہ ہے وہ بھی کچھ نہین کرسکتا اگر اُسکا
کچھ بھی اختیار ہوتا تو وہ ضرور ہملوگون کو زندہ نہ چھوڑتا مگر کیا کرے وہ بھی مجبور ہے اُسے بھی کچھ بن نہین
پڑتا ہے جب اس شہر کا خیال آتا ہے کف افسوس ملتا ہے صاحبقران نے فرمایا اسکا کیا سبب ہے
روشن بخت نے عرض کی مین اپنی سرگذشت عرض کرونگا آپ تشریف لیچلین براحت وآرام تشریف
رکھین مین اپنی سب کیفیت بیان کرونگا صاحبقران شہر کو دیکھتے ہوئے اسکے مکان پر آئے مکانات
بھی نہایت نفیس پائے روشن بخت صاحبقران اور امیر ثانی کو اپنے ہمراہ پہلے محل کے اندر

لیگیا اسکی ہان صاحبقران کے قدمبوس ہوئی دیر تک کشتگان حسرت کا پرسا دیا امیر نے اُس باعفت کو سمجھایا خاموش کیا تھوڑی دیر صاحبقران محل کے اندر ٹھہرے پھر باہر تشریف لائے روشن بخت نے ایک مکان خاص امیر اور حمزہ ثانی اور جملہ سرداروں کیواسطے مقرر کر دیا تھا صاحبقران وہان تشریف لائے امیر ثانی نے فرمایا اے روشن بخت اب پہلے اپنی کیفیت بیان کرو پھر اور کامون مین مشغول ہونا روشن بخت نے عرض کی یا امیر ثانی آپ میری خطاے گستاخی معاف فرمایئے تو مین عرض کرون صاحبقران نے کہا جو تمھاری کیفیت ہو بیان کرو اگر خدا نے چاہا تو ہم کوئی تدبیر بتا دینگے اور ملک و مال تمھارا تمھارے قبضے مین آئیگا غاصب سزاے معقول پائیگا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران جب والد ماجد نے اس سراے فانی سے طرف ملک جاودانی کے رحلت کی تاج و تخت پر میرا قبضہ ہوا مین نے ایک سال تک عدل و انصاف سے کام رکھا رعیت دل دل شاد رہی سب میرے مداح رہے بعد ایک سال کے مین نے دختر سلطان اکلیل جادو کی بہت تعریف سنی شہرۂ حسن سنکر اسیر فریفتہ ہوا ایک نامہ سلطان اکلیل جادو کو لکھا اور اسکی خواستگاری کی جب وہ نامہ میرا ملک زرستان مین پہونچا تو نامہ دار شہر پناہ کے اندر نہ جاسکا بہت کچھ کوشش کی مگر وہان جانا نہ ملا ایک ماہ کامل وہ وہان ٹھہرا جب کوئی صورت نامہ پہونچنے کی اُسکو نظر نہ آئی مجبور ہوکے واپس آیا نامہ میرا مجکو واپس دیا مین نامہ دار پر بہت خفا ہوا دوسرا نامہ تحریر کرکے اور ایک نامہ دار کو روانہ کیا وہ بھی نامہ دار اول کیطرح سے ایک ماہ کے بعد مجبور ہوکے واپس آیا بار سوم بھی مین نے ایسا ہی کیا اور ایک نامہ لکھکر دوسرے نامہ دار کو دیکر روانہ کیا اُسکو بھی اندر جانا ممکن نہوا وہ بھی ایک ماہ کے بعد واپس آیا جب تین آدمی وہانسے جا جاکر واپس آئے تو مین نے بار چہارم نامہ لکھا اور مجمع عام کیا اُس مجمع مین باواز بلند کہا کہ جو شخص اس نامے کے جواب لا دینے کا وعدہ کرے اسکو ایک شہر انعام دیا جائیگا اور اگر شرط کرکے گیا اور جواب ممکن نہوا مثل اور نامہ دارون کے واپس آیا تو مع زن و فرزند قتل کیا جائیگا میرے اس کہنے سے ایک مرد پیر ساحر قدیم کھڑا ہوا اور سلام کرکے اُس نامے کو اٹھا لیا اور جانب ملک زرستان روانہ ہوا وہان جاکر شہر پناہ پر روکا گیا اُسنے سب سے کہا کہ ہم نامہ لیکر آئے ہین سلطان کے پاس جائینگے مگر کسی نے اسکو نہ جانے دیا اُسنے سبب دریافت کیا سب نے جواب دیا کہ ہمارے سلطان کسیکا نامہ نہین لیتے ہین کوئی انکا ہمسر نہین ہے جسکا وہ نامہ لین اُس ساحر نے جواب دیا کہ یہ تو کوئی بات نہین کہ اپنے ہمسر ہی کا نامہ لین اگر کسی نے کچھ عرض حال کیا ہو یا کوئی ضرورت آپکے سلطان سے لاحق ہو اُن لوگون نے کہا اُنکا یہ دستور نہین ہے بلکہ اُسکے عرض کرنے کی یہ صورت ہے کہ سلطان ایک سال کے بعد شہر کے باہر بغرض سیر تشریف لاتے ہین جسکو کچھ عرض کرنا ہوتا ہے عرض کرتا ہے وہ اُسیوقت اُسکا جواب بھی دیدیتے ہین اُس ساحر نے پوچھا کہ وہ زمانہ کب آئیگا اُن لوگون نے کہا کہ ابھی اُس زمانہ کے آنے مین ایک ماہ کی مدت باقی ہے اگر تو صاحب غرض ہے تو یہان ٹھہر جا ایک ماہ کے بعد سلطان شہر کے باہر سیر کرنے کی غرض سے تشریف لائینگے اسوقت تجھے جو کچھ عرض کرنا ہوگا وہ اُن سے عرض کرنا اگر تیری عرض منظور ہوگی تو سلطان اپنے ہمراہ تجھے اندر لیجائینگے ورنہ اندر جانے کا تجھے حکم نہ ملیگا یا صاحبقران وہ ایک ماہ تک وہان ٹھہرا رہا جب وہ دن آیا کہ جس روز اکلیل جادو شہر کے باہر سیر کرنے آتا تھا اُس روز وہان سامان ہوا سب دوکاندار آئے وہ ویرانہ مثل

شہر کے آباد ہو گیا قریب شام اکلیل جادو بڑے جاہ و حشم سے باہر آیا میرے نامہ دار نے چاہا کہ نامہ دے لوگون نے منع کیا کہا آج کوئی صاحب غرض اپنا مطلب عرض نہین کرتا ہے جب تیسرا دن یہان گذریگا اُس روز سب اپنی اپنی گذارش حال کرینگے تو بھی اُسی روز جو خواہش رکھتا ہو عرض کرنا اگر خوشی ہوگی سلطان قبول فرمائینگے اور اگر مرضی نہوگی انکار فرمائینگے مگر خبردار کوئی بات خلاف عرض نہ کرنا اُس ساحر نے کسی کے کہنے کو خیال نہ کیا تیسرے روز وہ نامہ اکلیل جادو کو دیدیا اکلیل جادو نے اُس نامے کو پڑھا مضمون سے جو آگاہی ہوئی اُسنے اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ اے روشن بخت تو مسلمان ہے تجھکو ایسا کہنا نہ چاہیے تھا میری ذات سے تو نے خوف بھی نہ کیا کہ ابھی مین چاہون تو تجھے ایکدم مین فنا کر دون سحر مین بھی ایسا کمال حاصل ہے کہ ساحران زمانہ میرے خوف سے سر اُٹھا نہین سکتے اور تو نے بے تکلف مجھے ایسا لکھا اسکی سزا یہ تھی کہ ابھی یہان اشارہ کرتا اور وہان تیرا سر اُڑ جاتا لیکن تیری جوانی پر مجھے افسوس آیا اور اپنے ارادے سے باز رہا اب شرط تیرے واسطے یہ کیجاتی ہے کہ اگر تو مجھسے مقابلہ کرے اور مجھپر فتح پائے تو مین اُسکا عقد تیرے ساتھ کر دون اور خود بھی تیری اطاعت قبول کر دون یہ جواب لکھکر اکلیل جادو نے اس ساحر کو دیا ساحر میرے پاس لیکر آیا مین نے جو اُس جواب کو دیکھا آپکے نمک نے تاثیر دکھائی مجھے تاب نہ آئی لشکر کشی کر کے اُسطرف روانہ ہوا جب شہر پناہ کے قریب جا کر پہونچا ایک نامہ پھر اُسکو تحریر کیا کہ مین براے مقابلہ آیا ہون اگر تجھے کچھ دعوی ہو تو مجھسے آکر مقابلہ کر جب نامہ دار میرا نامہ لیکر گیا وہان یہی بات معلوم ہوئی کہ ایک سال یہان قیام کرو جب سلطان اکلیل جادو براے سیر شہر کے باہر تشریف لائینگے اُسوقت اُنکو نامہ دینا نامہ دار واپس آیا مجھسے کل کیفیت بیان کی مین نے ایک سال کا قیام بھی قبول کر لیا یا صاحبقران ایک سال تک وہان مقیم رہا جب وہ دن آیا وہان سب سامان ہوا دو کا ندار شہر کے بیرون شہر آئے بازار آراستہ ہوا اُسی روز شب کو اکلیل جادو شہر کے باہر آیا مین نے نامہ دار کو نامہ دیکر روانہ کیا اور یہ بھی کہدیا کہ اگر نامہ پڑھکے اکلیل جادو کلمات سخت کہے تو اُسے ویسا ہی دندان شکن جواب دینا سنکر خاموش نہو رہنا نامہ دار گیا تین روز اسکے یہان مہمان رہا چوتھے روز اُس کو نامہ دیا اکلیل جادو نے نامہ پڑھا ہنس کر جواب دیا کہ اُس لڑکے کی موت آئی ہے جو مجھسے اس طرح کی باتین کرتا ہے ابھی اشارہ کر دون تو سر اُڑ جائے بھلا یہ مجھسے کیا مقابلہ کریگا نامہ دار نے جواب دیا کہ ایسا کوئی نہین جو ایک اشارے مین کسی کا سر جدا کر سکے اکلیل جادو کو غصہ آیا سحر کیا کہ نامہ دار کا سر اُڑ گیا ہرکارے جو میری طرف کے وہان موجود تھے انھون نے اسیوقت مجکو خبر پہونچائی مجکو بھی غصہ آیا مین نے اُسیوقت لشکر کو درستی کا حکم دیا لشکر مین فوراً سب نے ہتھیار لگائے گھوڑون پر سوار ہوئے مین بھی جانے پر تیار ہوا ارادہ کیا کہ ابھی جا کر سر اُسکا بھی کاٹ لون مگر ایک پیر مرد میرے پاس آیا اُس نے مجھے سمجھایا اور فرمایا کہ اے جوان اسقدر تعجیل نہ کر تو نہین جانتا کہ اکلیل جادو کون ہے اور یہ کس طرح مقابلہ کرتا ہے اول تو تو سحر سے آگاہ نہین اور اسکو بخوبی تمام سحر مین دخل ہے وہ ایک دم بھر مین سب تیرے لشکر کو مبتلاے سحر کر لیگا اور سب اسیر ہو جائینگے تجھسے کچھ نہو سکیگا اسیر کرنے کے بعد جب شہر مین لیجائیگا اُسکی بیٹی قتل کا حکم دیگی مین نے دریافت کیا کہ اُسکی بیٹی کو کیا اختیار ہے جو کسی کو

حکم قتل دے اُنھون نے جواب دیا کہ یہ شرط اُسی نے مقرر کی ہے کہ جو میرے باپ سے لڑکر فتحیاب ہو مین اُسکے ساتھ شادی کرونگی یا صاحبقران یہ کلمہ جو مین نے سنا شوق جنگ اور زیادہ ہوا مین نے یون پیر مرد سے عرض کی کہ مین ضرور اُس سے جنگ کرونگا اور شرط پوری کرکے اپنی مراد کو پہونچونگا ان پیر مرد نے فرمایا اے جوان اسقدر ہمت کو کام نہ دے اکلیل جادو سے لڑکر فتحیاب نہو گا اسکا سحر آفت ہے ایک اشارے مین تم سب کو اسیر کریگا کیون اپنی جان دیتے ہو اگر یہی ہے تو جو مین ترکیب تعلیم کرون اُسپر عمل کرو اور ابھی یہانسے واپس جاؤ کچھ ساحرون کا لشکر جمع کرو مگر جہانتک ممکن ہو ساحران ضعیف کو فراہم کرنا اور اُنسے اس جنگ کے بابت مشورہ کرنا وہ اس حال سے بخوبی تمام آگاہ ہونگے اور اس کے لڑنے کی ترکیبین بتا دینگے مین نے بہت چاہا مگر اُن پیر مرد نے مجکو اُسوقت مقابلہ اکلیل جادو مین نہ جانے دیا اور دیر تک سمجھا کر وہانسے واپس کیا یا صاحبقران مین پھر اپنے ملک مین واپس آیا ساحرون کو فراہم کرنا شروع کیا ایک سال تک ساحرون کو جمع کیا جہانتک ممکن ہوے ضعیف ساحر ڈھونڈکے جمع کیے جب قریب چار ہزار ساحرون کے جمع ہوگئے اُسوقت مین نے ایک انجمن بشادرت قرار دیکر سب ساحرونکو اُس بزم مین جمع کیا اور اُنسے اپنا ارادہ بیان کیا جس نے اکلیل جادو کا نام سنا اُسنے یہی جواب دیا کہ ہم اُس سے جنگ نہین کرسکتے چار ہزار ساحرون نے اُس سے جنگ کرنے کیواسطے انکار کیا مین نے سبب دریافت کیا ہر ایک نے جواب دیا کہ اُسکا سحر ایسا ہے جسکا رد کسی ساحر کو معلوم نہین ہے خود وہانکے ساحر نہین جانتے ہملوگو نکی کیا مجال ہے جو اسکے سحر کو رد کرسکین اور اسی سبب سے اُسکی بیٹی نے یہ شرط کی ہے کہ جو میرے باپ کو زیر کریگا اور اُسپر فتح پائیگا مین اپنی شادی اُسی کے ساتھ کرونگی اُس سے مقابلہ کرنے کا ہرگز ارادہ کرنا ورنہ سوائے شکست اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا یا صاحبقران جب ساحرونسے یہ بات سنی سے مجھے بہت افسوس ہوا اور یہ خیال کیا کہ ابتک اگر مین خود جاکر مقابلہ کرتا تو کچھ نتیجہ ضرور ظہور پذیر ہوتا اتنے دنون اسقدر محنت بھی کی اور صرف بھی کثیر کیا مگر کچھ حاصل نہوا یہ جو خیال آیا مین نے سب ساحرونکو اُسی روز جواب دیا اور لشکر پھر درست کرکے اکلیل جادو کیطرف روانہ ہوا سب قواعد سے واقف تھا ہی وہان جاکر قیام کیا ایک سال ختم ہوا تو شہر کے باہر بازار آراستہ ہونے لگا سب دوکانداروں نے دوکانین لگائین مین نے ایک نامہ پھر لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے اکلیل جادو مین ایکبار تیرے مقابلے کیواسطے آیا مگر تو نے میرے نامے کا جواب نہین دیا مین مجبور ہوکے چلا گیا پھر تجھسے ملاقات ہونے کا دوسرا وقت منتظر نہ آیا اُس سال مین ایک ضرورت ایسی لاحق ہوگئی کہ مین نہ آسکا ورنہ اُسی سال مین آتا اور مقابلہ کرتا اب مین اس ارادے سے آیا ہون اگر مقابلہ کرنا ہے تو ایکدن مقرر کر ورنہ مین شہر کے اندر آؤن گا قیامت برپا کردونگا یہ نامہ لکھکر مین نے ایک نامہ دار کی معرفت اکلیل جادو کو بھیجا اکلیل جادو نے اُس نامے کو پڑھا پڑھکر نامہ چاک کیا نامہ دار کو جواب دیا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ اے روشن بخت تیرے باپ سے مجھسے ملاقات تھی اُسکے سبب سے مین نے ابتک تیرا خیال کیا ورنہ جسوقت چاہتا تیری مجال نہ تھی کہ تو میرے پاس ہاتھ باندھکے نہ آتا فقط تیرے باپ کی خاطر سے ایسا ہوا اب تجھے لازم ہے کہ اپنی باتون سے باز آ اور جہان سے آیا ہے واپس چلا جا ورنہ تیرے واسطے اچھا [illegible]

نہو گا نامہ دار نے جواب دیا کہ آپکو جو کچھ کہنا ہے تحریر کر دیجیے مین زبانی نہ کہونگا ایسا نہو کہ مین خطا وار ہو کر
لائق گردن زدنی سمجھا جاؤن اُسنے کہا اول تو مین کسی کا نامہ نہین لیتا کیونکہ دنیا مین کوئی میرا ہمسر پیدا نہین
ہوا ہے اور روشن بخت کا نامہ جو لیا سبب اُسکا یہ تھا کہ وہ خصوصیت رکھتا ہے مگر جواب ہرگز نہ لکھونگا
جو کچھ زبانی کہدیا اُسی کو غنیمت جانو اور یہی جا کر کہدینا نامہ دار مجبور ہو کے واپس آیا مجھے یہ سب کیفیت بیان کی
مجھے غصہ آیا لشکر تو تیار ہی تھا اُسیوقت سب لوگونکو اپنے ہمراہ لیکر اکلیل جادو کے قتل کے ارادے
سے روانہ ہوا اکلیل جادو اُسوقت اپنی بارگاہ مین بیٹھا تھا سامنے رقص ہو رہا تھا جب لشکر کو ہمراہ لیکر
قریب بارگاہ پہونچا اور ارادہ کیا کہ بارگاہ کو گرا دون لوگون نے اکلیل جادو کو خبر کی اکلیل جادو
بارگاہ سے باہر آیا میری طرف دیرتک دیکھا مجھپر غشی طاری ہوئی میرے ہمراہی بھی سب بیہوش ہو کے
گر پڑے اُسکے ہمراہیون نے ہملوگون کو اسیر کر لیا جب قید پہنا چکے تو سب کو ہوش آیا اپنے کو اس عالم
مین پایا دو دن تک اکلیل جادو وہان رہا تیسرے روز ہملوگون کیواسطے اُسنے کہا کہ اُن سب کو صحرائے
کالاج باج مین لیجا کر چھوڑ دو وہان کے ساحران کو ہلاک کر ڈالینگے اسکی فوج کے لوگ مجکو اُس صحرا مین
لے گئے وہان بتلائے سحر کر کے چھوڑ گئے صاحبقران ہملوگونکی یہ حالت تھی کہ مانند ماہی بے آب
تڑپتے تھے اس صحرا مین سوائے صدائے نالہ و آہ کے دوسری آواز نہ آتی تھی یہان کے ساحرون
نے جو یہ کیفیت دیکھی ہملوگون کے ہلاک کرنے پر آمادہ ہوئے قریب دوسو آدمی کے اُن لوگون نے
ہلاک کیے تھے کہ ایک پیر مرد تشریف لائے اُنکو دیکھکر ساحر گریزان ہوئے پیر مرد میرے پاس آئے
بعد دلجوئی و تشفی کے میری کیفیت دریافت کی مین نے سب حال اپنا بیان کیا پیر مرد کو بہت افسوس ہوا
مجھے اپنی چادر اُڑھائی سحر کے سبب سے جو تکلیف تھی وہ برطرف ہوئی ہاتھ پاؤن قابو مین آئے پھر
تو اُن پیر مرد نے سب کو اپنی چادر اُڑھائی ہر ایک نے قید غم سے رہائی پائی سب کو اُنھون نے
اپنے ہمراہ لیا ایک کوہ پر تشریف لیگئے دو روز تک مجھے اپنے یہان مہمان رکھا تیسرے روز مجھسے فرمایا کہ
اپنے شہر کو جاؤ اب ایسا ارادہ نہ کرنا یہ فرما کے بہت کچھ مال و خزانہ مجھے بطور زاد و راہ مرحمت فرمایا
مین وہانسے روانہ ہوا جب اپنے شہر مین پہونچا شہر کو ساحرون کے قبضے مین دیکھا لوگون سے دریافت
کیا اُنھون نے بیان کیا کہ اکلیل جادو نے یہان آ کے قبضہ کر لیا میری عجب حالت ہوئی اپنے ناموس
کا خیال آیا ساحرون سے دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ تمھارے ناموس کیواسطے ایک
مکان الگ بنایا گیا ہے وہان وہ لوگ رہتے ہین قصد کیا کہ وہان جاؤن ساحرون نے کہا کہ
تمھارے واسطے شہر کے اندر آنے کا حکم نہین ہے اگر تم شہر کے اندر آؤگے تو پھر اسیر ہو جاؤگے
اور اب کی بار تمھارے ہی گردن زدنی کا حکم صادر ہوگا مین مجبور ہوا اُن لوگون سے کہا کہ اگر یہی ہے تو میرے
ناموس کو بلا دو مین انھین اپنے ہمراہ لیکر چلا جاؤن اس شہر مین نہ آؤن اُن لوگون نے کہا ایک
سال یہان قیام کرو ہم سلطان کو اطلاع کرتے ہین اگر انکی یہی رائے ہوگی تو تمھارے ناموس کو بھی
شہر سے نکال دینگے مجبور ہو کے وہان ٹھہرنا پڑا ایک سال تک وہان ٹھہرا رہا اُن لوگون نے
اکلیل جادو کو ایک عرضی روانہ کی اکلیل جادو نے اُس عرضی پر لکھدیا کہ اُسکے ناموس بھی
اگر اُسکا ساتھ دینا قبول کرین تو شہر کے باہر نکال دیے جائین جب عرضی کا یہ جواب آیا ساحر

میرے مکان پر لیگئے وہان سب سے دریافت کیا ہرایک نے میرا ساتھ دینا قبول کیا ساحرون
نے سب کو شہر کے باہر نکال دیا مین نے سب کو اپنے ہمراہ لیا اور پھر اسی صحرا کیطرف راہی ہوا ایک ماہ
کے بعد اس صحرا مین آکر پہونچا پھر اُسی کوہ پر گیا اُن پیرمرد کی قدمبوسی حاصل کی پیرمرد نے جو مجھکو دیکھا
فرمایا اے روشن بخت اب کیون واپس آیا مین نے سب کیفیت بیان کی پیرمرد نے فرمایا
افسوس ہے کہ مین اس صحرا سے نکلنے کی قسم کھا چکا ہون ورنہ ایکدم مین تیرا ملک تجکو دلا دیتا مگر اُسکے عوض
یہان کوئی صورت تیرے واسطے کیجاتی ہے ابھی چندے یہان مہمان رہو مین کوئی جگہ یہان تجویز
کر لون تو تجکو وہان کی حکومت دلا دون یا صاحبقران ایک ماہ کامل مین اُن پیرمرد کا مہمان رہا آخرکار
اُنھون نے اس ملک کو تجویز فرمایا اور ایک نامہ لکھکر باج گیر شاہ کے پاس بھیجا کہ اُس ملک
کی حکومت روشن بخت کے حوالہ کرو ورنہ اچھا نہو گا باج گیر نے بخوف اُنکا کہنا قبول کیا اور
مجھے یہانکی حکومت دی پیرمرد نے چلتے وقت ایک مہرہ مجکو مرحمت فرمایا اور کہدیا کہ یہ ہر وقت
اپنے پاس رکھنا ساحر گزند نہ پہونچا سکینگے اور تیرے ملک کی حفاظت رہیگی جب سے مین
یہان مقیم ہون مگر غم وطن اور الفت دختر اکلیل جادو مین شب و روز گریان رہتا ہون گو ہر طرح کا سامان
عیش موجود ہے مگر سب ہیچ ہے جسوقت اُسکا خیال آتا ہے دل بیتاب ہو جاتا ہے جب وطن کی
یاد آتی ہے یہان سے طبیعت گھبراتی ہے ہر طرح مجبور ہون کچھ بن نہین پڑتا ہے صاحبقران نے
حال روشن بخت کا سنکر افسوس کیا امیر ثانی نے فرمایا اے روشن بخت اگر میرے سب سردار
موجود ہوتے تو مین اسکے نسبت کچھ کرتا کیسکو یہان چھوڑ جاتا وہ تیری کل تمنائین پوری کر دیتا مگر
اُن لوگون مین سے بھی کوئی یہان کا رہنا قبول نہ کرتا کیونکہ سب ترک کر چکے تھے اور کسی کو اب
جنگ کرنا منظور نہ تھا اس سبب سے وہ لوگ بھی یہان نہ رہتے مگر اب مین یہ بات مناسب جانتا
ہون کہ بدیع الملک کو تمھارے حال سے مطلع کرون وہ جب اسطرف آئینگے ضرور تمھاری مرادین
بر لائینگے ابھی وہ ایوان نہ طاق مین ہین جب ایوان کو فتح کر کے فراغت پائینگے تو اس طرف
آئینگے مین اُنھین ایک خط اپنی خیریت کا کسی طرح خانہ کعبہ پہونچکر روانہ کرونگا اُسی مین تمھاری کیفیت
بھی لکھدونگا صاحبقران زمان نے امیر ثانی سے فرمایا کہ اسکی کیا ضرورت ہے ایک پرچہ لکھکر
روشن بخت کو دیتے جاؤ جب بدیع الملک یہان آئین روشن بخت پرچہ دکھائے وہ سب
کام درست کر دینگے کسی کی ضرورت باقی نہ رہیگی ملک موروثی بھی وہ دلا دینگے اور اب اکلیل جادو
کی دختر کے ساتھ عقد بھی ہو جائیگا امیر ثانی نے ارشاد صاحبقران منظور کیا روشن بخت
سے فرمایا کہ قلم دوات منگاؤ مین ابھی رقعہ لکھکر تمھارے حوالے کرون جب بدیع الملک اسطرف آئین
اُنھین وہ رقعہ دکھانا وہ جو جو تمھارے کام ہین سب کو انجام دینگے روشن بخت نے قلم دوات
طلب کیا اسیوقت صاحبقران نے سب کیفیت اپنی تحریر کی اور یہ بھی لکھدیا کہ روشن بخت
نے میرے ساتھ احسان کیے ہین اگر اسکے کامونکو انجام دوگے تو میری عین خوشی ہے یہ لکھکر
صاحبقران نے اور امیر ثانی نے اپنی اپنی مہرین اُس رقعہ پر کین اور روشن بخت کے سپرد
کیا روشن بخت رقعہ پا کر بہت خوش ہوا صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت جب

مین خانۂ کعبہ پہونچونگا اور اپنی خیریت کا خط بدیع الملک کو لکھونگا اُس خط مین بھی یہ کیفیت لکھ دونگا تم
خاطر جمع رکھو بدیع الملک بہت جلد اسطرف آئینگے اور اُن کافرون سے بھی عوض خون عزیزان
لینگے بعد اُسکے صاحبقران نے امیر ثانی سے بدیع الملک کے حالات دریافت فرمائے امیر نے
کل کیفیت بدیع الملک کی بیان کی صاحبقران دیرتک بدیع الملک کو دعائین دیا کیے روشن بخت
حالات بدیع الملک کے سن سنکر تعریفین کرتا رہا تھوڑی دیر یہ صحبت رہی پھر روشن بخت نے صاحبقران
کیواسطے خاصہ طلب کیا امیر نے مع جملہ سردارون کے خاصہ نوش فرمایا رات زیادہ آئی تھی
صحبت برخاست ہوئی صاحبقران اور امیر ثانی اور جملہ سردار خوابگاہ مین تشریف لائے
محو خواب ہوئے اسیطرح ایک ہفتہ امیر ثانی اور صاحبقران مع جملہ سردارون کے روشن بخت
کے یہان رہے بعد گذرنے ایک ہفتہ کے صاحبقران نے روشن بخت سے کہا کہ اب ہمنے تمھاری
خوشی کی اور بہت دنون تمھارے مہمان رہے چونکہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث برسالت ہو چکے
ہین اسوجہ سے ہمکو یہانسے جانے کی جلدی ہے ورنہ جبتک تمھاری خوشی ہوتی یہانسے نہ جاتے اب
ہمکو نہ روکو کہ یہان ہمارا ٹھہرنا مناسب نہین ہے بدیع الملک جب آئینگے اُنکو اچھی طرح اپنے یہان
یہان رکھنا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران جب صاحبقران ثالث یہان تشریف لائینگے
مین اُنکے ہمراہ رکاب رہونگا یہ شرف بھی حاصل کرونگا امیر نے فرمایا تمھین اختیار ہے روشن بخت
نے عرض کی یا صاحبقران امیدوار ہون کہ چند روز یہان اور تشریف رکھیے صاحبقران نے فرمایا
کہ مین نے اصل کیفیت تجھسے بیان کر دی اب ہمکو کون نہ روکو جانے دو روشن بخت مجبور ہوا امیر
نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ سامان سفر درست کرو مین کل یہانسے روانہ ہونگا روشن بخت نے
عرض کی یا صاحبقران جسوقت ارادہ فرمائیے گا سب سامان درست ملیگا امیر ثانی نے فرمایا
کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ ایکبار پھر فاتحہ پڑھ لین ورنہ کاہیکو کبھی اتفاق ہو گا کہ اسطرف آئین
صاحبقران نے فرمایا بہت اچھی بات ہے اُسی وقت امیر ثانی اور صاحبقران اور جملہ
سردار مع روشن بخت کے صحرائے کاج باج مین آئے فاتحہ پڑھا دیرتک اشکباری کی وہان سے
پھرکر اُس روز بیرون شہر قیام کیا دوسرے روز سب سامان تیار پایا صاحبقران نے ایک مہرۂ
الماس بازو سے کھولکر روشن بخت کو دیا امیر نے ایک دانہ یاقوت سرخ عطا فرمایا
روشن بخت کو دولت لازوال حاصل ہوئی تھوڑی دور تک روشن بخت ہمراہ آیا شہر سے دس
کوس دور پہونچ کے شام ہوئی روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آج یہان قیام
فرمائیے غلام بھی حاضر ہے آج دعوت آخری بھی قبول فرمائیے امیر نے اسکا کہنا قبول کیا بارگاہین
وہین استادہ ہوگئین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لائے روشن بخت نے سامان دعوت پیشتر
سے درست کیا تھا اُس روز صاحبقران کی دعوت آخری کی دوسرے روز امیر نے روشن بخت
کو رخصت کیا اور آپ مع شہنشاہ گوہر کلاہ اور نور الزمان اور کرب بن عادی اور غضنفر بن
اسد اور مظفر بن غضنفر و شیران بن اسد اور اسکندر اور سلطان سعد طوقی اور دارا
بن دارا اسبد اور قسیم بن قاسم اور جسیم بن قاسم و قہمور دیوپرہ و اور اشتر بن سعد اور

ربیع الملک بن رستم اور رفیع الملک بن تورج اور سلیم بن فرخ اور نعیم بن شہسوار قلندر اور کیوان
بن نور الدہر اور طہماسپ بن عنقویل اور قہماسپ بن طہماسپ اور طغیان بن کرب و
موت بن سانج اور روز قباے زنگی اور لقاح حلیم اور طوبر بربری اور قوہستانی اور
سعید اور سعد جرگہ نشین اور شیر بن لقمان اور شاہزادہ ابو العلاے کاشانی اور
ترک جوشن پوش اور سہل باختری اور شہنشاہ زرین کمر اور شہریار مرصع پوش اور سلیمان
بن فارس اور بیکتاس کوہی اور آشوب حرامی اور رہبار باختری اور علقمہ اور فرید اور ابو الفتح
عراقی اور سعید لنگری اور خواجہ عمرو ثانی اور عمران خطائی اور سیہ مار صحرائی اور سماک طاقی اور
شیرنگ بن قران اور اسلم پیادہ رو اور سرہنگ مکی اور سیارہ بن عمرو بدیع الزمان
وغیرہ صاحبقران ثانی وہاں سے روانہ ہوئے راہ میں امیر ثانی نے سب کا شمار جو کیا تو
سب تہتر کس امیر کے ہمراہ تھے صاحبقران ثانی نے امیر کشور گیر سے عرض کی یا صاحبقران
فرزند خواجہ بزرجمہر نے حکم لگایا تھا کہ کل بہتر کس میرے ہمراہیوں سے مع میرے مشرف زیارت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے اور اسوقت کے شمار سے معلوم ہوا کہ میرے ہمراہ تہتر کس ہیں
مجھے یہ خیال ہے کہ نہیں معلوم اب ان میں سے کون مجھسے جدا ہونیوالا ہے اور کس کے فراق میں
ابھی سے مجھے رونا ہے صاحبقران نے فرمایا فرزندان بزرجمہر نے غلطی سے کہا ہوگا کہ اصل میں تہتر کس
ہونگے انھیں اسوقت خیال نہ رہا انھوں نے بہتر کس بتائے کچھ مضائقہ نہیں ہے صاحبقران
ثانی نے عرض کی کہ میں نے مکرر خواجہ زادوں سے اس بات کی تحقیق کی انھوں نے بار دیگر بھی
یہی کہا ہے مجھے بڑا اندیشہ ہے صاحبقران زمان نے فرمایا اسکی کچھ فکر نہ کرو اب سب صحیح و
سالم خانۂ کعبہ پہونچیں گے اور مشرف زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے امیر ثانی
خاموش ہوئے جہاں پر صاحبقران زمان یہ ذکر کرتے ہوئے جاتے تھے وہ صحرا بہت ہی
پر فضا تھا ہر طرف سبزہ مانند فرش بچھا تھا دیکھنے سے روح تازہ ہوتی تھی دماغ میں قوت پیدا
ہوتی تھی امیر ثانی کو وہ میدان وسیع بہت پسند آیا صاحبقران زمان سے عرض کی یا صاحبقران
آپ نے اس میدان کی فضا کو ملاحظہ فرمایا اور کیفیت صحرا کا معائنہ کیا واقعی عجب قدرت پروردگار
ہے جس طرف نگاہ جاتی ہے طبیعت خوش ہو جاتی ہے اگر اسقدر تعجیل نہوتی تو میں ایک روز اس
صحرا میں مقام کرتا لائق سیر کے ہے یہاں کی کیفیت دیکھنے سے میری طبیعت کچھ بہل جاتی صاحبقران
زمان نے جو امیر ثانی کی گفتگو سنی خیال فرمایا کہ حمزہ ثانی کو یہ صحرا بہت پسند آیا ہے اور ارادہ انکا یہ ہے
کہ اس صحرا میں قیام فرمائیں اور سب سرداروں کو بھی کیفیت صحرا کیطرف متوجہ پایا فرمایا صاحبقران زمان
نے خواجہ سے کہا کہ ایک روز ہمیں قیام کریں یہاں کی کیفیت حمزہ ثانی کو پسند آئی ہے اور یہ چاہتے
ہیں کہ یہاں مقام کیا جائے خواجہ نے اسیوقت بارگاہیں استادہ کرائیں امیر ثانی گھوڑے سے
اُترے صاحبقران زمان کے ہمراہ بارگاہ کے اندر آئے صاحبقران نے حمزہ ثانی سے فرمایا
کہ تم اس صحرا کی سیر کو ٹھہرے ہو تمھیں لازم ہے کہ یہاں کی فضا کو دیکھ آؤ امیر ثانی نے عرض کی یا
صاحبقران آپ بھی تشریف لیچلیں یہاں کی سیر قابل دید ہے صاحبقران زمان مجبور ہو کے اُٹھے

اور سب سردار بھی ہمراہ گھوڑون پر سوار ہوکے صحرا کے جانب روانہ ہوئے جلو سردار صاحبقران
زمان کے ہمراہ جاتے تھے بارگاہون سے کچھ دور گئے تھے کہ شہزادۂ بدیع الزمان نے دیکھا ایک
آہو چوکڑی بھرتا ہوا صحرا کیطرف سے آتا ہے بدیع الزمان نامدار نے گھوڑے کی باگ لی تیر
و کمان لیکر اُس آہو کے تعاقب مین چلے سب سردار مانع بھی ہوئے مگر کچھ خیال نہ کیا جب سب نے
دیکھا کہ بدیع الزمان تعاقب مین اس آہو کے جاتے ہین سب نے ناچار ہمراہی بدیع الزمان
کی اختیار کی صاحبقران زمان نے اور امیر ثانی نے سردارون سے فرمایا کہ ساتھ نہ چھوڑنا جب
آہو کو شکار کرین اپنے ہمراہ یہان لے آنا یہ کہکے صاحبقران اور حمزہ ثانی ایک سبزہ زار مین ٹھہر
گئے مگر بدیع الزمان نامدار جو اُسکے تعاقب مین چلے دور نکل گئے سردارون نے بھی ساتھ
نہ چھوڑا ایک میدان وسیع مین وہ آہو پہونچا بدیع الزمان نے چاہا اُسکو اسی حالت مین تیر
لگا مین یہ ارادہ کرکے شاہزادے نے تیر کمان مین جوڑا چاہتے تھے کہ سر کرین کہ گھوڑے نے
سکندری کھائی زمین پر مع بدیع الزمان کے گرا شاہزادے کی کمر مین اسقدر صدمہ پہونچا کہ مہرۂ
کمر ٹوٹ گیا وہان کچھ پتھر پڑے تھے سر بھی پارہ پارہ ہوا پہلو بھی زخمی ہوئے سردارون نے جانا
کام تمام ہو گیا مگر قریب پہونچ کے جو دیکھا رمقے جان بدیع الزمان نامدار مین باقی تھی سب نے
بہت کچھ حسرت و افسوس کیا کچھ سردار بدیع الزمان نامدار کے پاس ٹھہرے رہے باقی صاحبقران
کے پاس خبر کرنے کو روانہ ہوئے امیر اُس سبزہ زار مین منتظر کھڑے تھے کہ سردارون نے آکے
گریہ شروع کیا امیر ثانی اور صاحبقران کے ہوش اُڑ گئے فرمایا کچھ حالت بیان کرو سب نے
عرض کی یا صاحبقران غضب ہو رجلد تشریف لیجیئے ورنہ دیدار آخری سے بھی محروم رہجایئے گا
صاحبقران ثانی نے فرمایا خیر تو ہے کسکی بابت ایسا کہتے ہو سب نے عرض کی بدیع الزمان نامدار
گھوڑے سے گرے سر پارہ پارہ ہو گیا مہرۂ کمر ٹوٹ گیا پہلو بھی زخمی ہوا ابھی قدرے جان باقی
ہے آپکے دیکھنے کا اشارہ کرتے ہین یہ جو سنا صاحبقران کی آنکھون مین دنیا سیاہ ہو گئی امیر ثانی
کلیجہ پکڑ کے زمین پر بیٹھ گئے سردارون نے عرض کی یا صاحبقران یہ وقت یہان ٹھہرنے کا نہین
ہے جلد تشریف لیجیئے صاحبقران نے فرمایا مجھکو کچھ دکھائی نہین دیتا کسطرف چلون سردارون نے
امیر کا ہاتھ پکڑا حمزہ ثانی نے فرمایا کہ مجھ مین بالکل طاقت رفتار باقی نہین ہے کلیجہ مین اسقدر درد ہے
کہ مین اُٹھ نہین سکتا چند سردارون نے امیر ثانی کو بھی ہاتھ پکڑ کے اُٹھایا بہزار دشواری دونون
بزرگوار وہان پہونچے جہان بدیع الزمان نامدار دم توڑ رہے تھے صاحبقران زمان نے جو
اپنے نور نظر پارۂ جگر کا یہ حال دیکھا قریب آئے سرہانے بیٹھ گئے بدیع الزمان نے جو صاحبقران
کو اپنے قریب پایا عرض کی آج غلام نے جان اپنی قدم مبارک پر نثار کی شکر ہے کہ آجتک آپکے
اقبال سے پروردگار عالم نے بڑے معرکون مین آبرو رکھی کسی کافر کے ہاتھ سے زخمی ہوکر جان نہ
دی مگر آپ سے امیدوار ہون کہ دعاے مغفرت سے فراموش نہ فرمایئے گا صاحبقران
نے جو یہ تقریر اپنے فرزند ارجمند کی سنی امیر کو فرط غم سے تاب نہ رہی آہ کرکے بیہوش ہو گئے
کچھ جواب نہ دے سکے سب کو یہ گمان ہوا کہ صاحبقران بھی راہی ملک بقا ہوئے سردار

رونے لگے مگر امیر ثانی اپنی قوت بازو کے پہلو مین بیٹھے تھے بصد حسرت بدیع الزمان نے حمزہ ثانی
سے کہا بھائی صاحب آپ سے بھی امید ہے کہ دعاے مغفرت سے اور سورہ حمد سے
فراموش نہ فرمایئے گا امیر ثانی کی بھی وہی حالت ہوئی جو صاحبقران کی تھی یہ بھی کچھ جواب نہ دے
سکے سب سرداروں کو یہی گمان ہوا کہ امیر ثانی نے بھی انتقال کیا اتنی دیر مین بدیع الزمان
نامدار کی روح نے مفارقت کی سرداروں مین شور گریہ وزاری بلند ہوا خواجہ کی یہ حالت تھی کہ
کبھی صاحبقران کے قریب آتے تھے سینہ پر ہاتھ رکھکے سانس کو دیکھتے تھے کبھی بدیع الزمان کی
لاش کے پاس آتے تھے خاک اڑاتے تھے کبھی حمزہ ثانی کے قریب جاکر سانس دیکھتے تھے
سب کے آنسو مسلسل جاری تھے اور خواجہ عمرو ثانی کی بھی یہی کیفیت تھی بلکہ سب سردار اسی
مصیبت مین مبتلا تھے جنگل ماتم سرا بنگیا تھا جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے ضبط گریہ کر کے عمرو
ثانی سے فرمایا کہ لاش بدیع الزمان کی لیچلنا چاہیے اور صاحبقران اور امیر ثانی کو بھی یہان سے
لیچلو ان دونون صاحبون کی حالت ابھی تک خلاصہ نہین ہے مین نے سانس کو دیکھا بالکل محسوس
نہین ہوتی معلوم ہوتا ہے افراط غم سے ان حضرات کی بھی جان گئی اور بدیع الزمان کے ہمراہ یہ بھی راہی
باغ جنان ہوئے سردارون نے کہا خواجہ ان سب بزرگوارونکو کیونکر لیچلین خواجہ نے کہا سب
سامان ہو جایگا آپ لوگ بارگاہ مین جائین اور وہان سے سب اسباب اٹھا لیچلنے کا لے آئین
اسیوقت سب سردار بارگاہ صاحبقران مین آئے اسباب جو جو خواجہ نے طلب کیا تھا سب لیگئے
خواجہ نے پہلے لاش بدیع الزمان اٹھائی سردار کاندھا دیے ہوئے لاش کو بارگاہ صاحبقران
مین لائے یہان خواجہ نے صاحبقران کے سینہ پر ہاتھ رکھا اب کچھ سانس کی آمد و شد معلوم
ہوئی خواجہ نے عمرو ثانی سے کہا کہ صاحبقران بفضل ایزدی زندہ ہین اور امیر ثانی کی بھی یہی حالت
ہے زیادہ تردد کا محل نہین ہے امیر فرط محن سے بیہوش ہوگئے ہین سکتے کی کیفیت ہے ابھی ہوش
آجایگا یہ کہکے خواجہ نے صاحبقران کی منھ پر پانی کے چھینٹے دیئے عمرو ثانی نے امیر ثانی کو
ہوشیار کیا پہلے صاحبقران کی آنکھ کھلی امیر نے آہ کا نعرہ کیا پھر بیہوش ہوگئے خواجہ نے پھر
پانی کے چھینٹے دیئے صاحبقران ہوشیار ہوئے امیر ثانی بھی اٹھے صاحبقران نے اسطرف
نگاہ کی جدھر لاش بدیع الزمان کی تھی لاش وہان نہ پائی خواجہ سے پوچھا کہ اے خواجہ میرے
نور نظر کو میرے سامنے سے کون لیگیا ارے ابھی اسمین کچھ دم باقی ہے افسوس مین اسکی بات کا جواب
بھی نہ دے سکا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ بارگاہ مین تشریف لیچلیے امیر نے فرمایا اے خواجہ
بخدا اب مجھے دنیا اسوقت سیاہ معلوم ہوتی ہے کچھ نظر نہین آتا کاش اسوقت مین بھی مرجاؤن تو اچھا ہے
خواجہ نے بہت کچھ سمجھایا مگر کیا صبر ہوتا اتنی دیر مین سردار بھی لاش رکھکے واپس آئے خواجہ نے
سب سے کہا کہ صاحبقران کو بارگاہ مین لیچلو سردارون نے امیر کی بغلون مین ہاتھ دیئے
صاحبقران بمشکل تمام زمین سے اٹھے کچھ سردار امیر ثانی کی بغلون مین ہاتھ دیکر لیچلے اسوقت
صاحبقران کی یہ حالت تھی کہ کچھ نظر نہ آتا تھا بصد حسرت آہ وزاری کرتے ہوئے جاتے
تھے سردارون سے امیر کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی سب سردارون کی بھی عجب کیفیت تھی

غرض اس صورت سے سب سردار صاحبقران کو لیے ہوئے بارگاہ کے قریب پہونچے خواجہ نے
سرداروں سے کہا جس بارگاہ میں لاشہ بدیع الملک کا رکھا ہے اُس بارگاہ میں ابھی امیر کو نہ لیجانا
ورنہ پھر صاحبقران زمان کی وہی کیفیت ہو جائیگی سردار اور بارگاہ میں امیر کو لے گئے صاحبقران
مسند پر جا کے بیٹھے خواجہ سے پوچھا کہ اے خواجہ برائے خدا بتا دو کہ لاش اُس شیر بیشۂ ہیجا کی کہاں ہے
ارے اور تھوڑی دیر اسکی صورت دیکھ لوں پھر کاہیکو ایسا وقت ہاتھ آئیگا جو اسکی صورت دیکھونگا خواجہ
نے عرض کی یا صاحبقران اب صبر فرمایئے اور سامان تجہیز و تکفین کیجیے امیر نے فرمایا خواجہ صبر تو
ہر حال میں کرونگا مگر میں بہت مشتاق ہوں کہ ایک دفعہ صورت اور دیکھ لوں خواجہ نے جب
صاحبقران اور امیر ثانی کو بہت بیتاب پایا امیر کو مع حمزہ ثانی اُس بارگاہ میں لائے جہاں
لاشہ بدیع الزمان نامدار کا رکھا تھا امیر نے قریب لاش آکے اپنی حالت ابتر کی حمزہ ثانی کو
بھی کچھ اپنا خیال نہ رہا جب عرصہ ہوا اور سب سرداروں نے دیکھا کہ اب کیفیت صاحبقران اور
امیر ثانی شدت گریہ سے ایسی ہے کہ عجب نہیں روح ان حضرات کی بھی نکل جائے سب سردار قریب آئے اور
صاحبقران سے کہا یا امیر اب گریہ کو موقوف فرمایئے دیکھئے سب کی کیا حالت ہے اور تجہیز و تکفین میں
بھی عرصہ ہوتا ہے جب سب سرداروں نے بہت کہا تو امیر نے رونا موقوف کیا خواجہ سے فرمایا
کہ اب سامان تجہیز و تکفین درست کرو خواجہ نے سب سامان درست کیا امیر نے بدیع الزمان نامدار
کو بعد غسل و کفن دریائے حلون کے کنارے پر دفن کیا قبر بنائی صاحبقران قبر پر بیٹھ گئے سب
سرداروں نے فاتحہ پڑھا امیر نے بصد گریہ و زاری فاتحہ پڑھکر رونا شروع کیا پھر امیر اور
حمزہ ثانی کی یہ حالت ہوئی کہ قریب ہلاکت پہونچے سرداروں نے پھر سمجھایا امیر کی کیفیت بہت
ہی دگرگون ہو گئی تھی سب سردار بغلوں میں ہاتھ دیکر صاحبقران اور امیر ثانی کو قبر بدیع الزمان
پر سے اٹھا لائے صاحبقران نے تین روز اُس صحرا میں قیام کیا بعد فراغت رسم رسوم وہاں سے
روانہ ہوئے دس روز کے بعد خانہ کعبہ میں پہونچے صاحبقران زمان اور امیر ثانی کی یہ کیفیت
تھی کہ بصارت اور سماعت میں فرق آگیا تھا جب حج بیت اللہ کو تشریف لیگئے اور وہاں سے
فراغت کر کے آئے چند روز اپنی دولتسرا میں مقیم رہے بعدہ خدمت باسعادت جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں روانہ ہوئے اور حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے یار رہا ہمراہ
جناب رسولخدا جنگ کو بھی تشریف لیگئے اکثر کفار کو قتل کیا عمر اپنی یاد الٰہی میں بسر کی

داستان آخری کیفیت وفات خواجہ عمرو بن امیہ ضمری و خاتمہ کتاب

راویان ماجرائے الم و محرران فسانۂ غم اس داستان حسرت بیان کو بصد یاس و الم اسطرح اظہار فرماتے
ہیں کہ جب صاحبقران زمان امیر حمزہ عالیشان خدمت باسعادت جناب رسولخدا میں پہونچے
اور مشرف زیارت آنحضرت ہوئے اُس زمانہ میں کفار کی چڑھائی خانہ کعبہ پر ہوئی صاحبقران
زمان نے امیر ثانی سے فرمایا کہ یوں تو راہ خدا میں بہت سے جہاد کیے مگر اب ان کافروں کو قتل کرنا
ضرور ہے امیر ثانی نے عرض کی میں تابع فرمان ہوں گو انکار کر چکا ہوں کہ اب تیغ برائے جہاد نہ

اُٹھاؤنگا مگر ایسے وقت مین جہاد کرنا بھی باعث حصول ثواب ہے صاحبقران زمان مع امیر ثانی جنگ کفار کو تشریف لیگئے کافرون کو قتل کیا وہان سے کافر فرار ہوئے اور احد مین پہونچکر کفار احد کو آگاہ کیا صاحبقران زمان واپس آئے مگر یہ خبر کفار احد کو پہونچی کہ اب امیر حمزہ عالیشان خدمت باسعادت جناب رسولخدا مین پہونچے ان سب لوگون کو نہایت صدمہ ہوا بادشاہ احد کو جاکر اس حال سے آگاہی دی کہ اے سلطان جو شخص حمزہ صاحبقران ایکبار یہان آیا تھا مگر اور کسی طرف جاتا تھا آپکی فوج کے سردارون نے جو اُسکو روکا اُسنے بہت سے جوانون کو یہان کے قتل کیا اور آپ جس طرف جاتا تھا چلا گیا آپ نے آجتک اُس سے اُسکا عوض نہ لیا گو اُس روز آپ نے فرمایا تھا کہ مین اس عرب سے ضرور اسکا عوض لونگا اور لشکرکشی کرکے جاؤنگا جہان پر ہوگا اُسکو قتل کرونگا کیونکہ اُسنے اُن اُن لوگون کو قتل کیا جو بزرگان دین مشہور تھے اس کو قتل کرنا باعث ثواب ہے لہذا آجتک آپ نے اپنے فرمانے کے بموجب اُس باب مین کچھ نہ کہا اور اب وہ تارک دنیا ہوکر خانہ کعبہ پہونچا وہان سے خدمت مین پیغمبر آخر الزمان کے گیا ہے ابھی بعض لوگ معبدگاہ مسلمانان پر چڑھائی کرکے گئے تھے اُسنے بہت سے پہلوانونکو قتل کیا آخرکار سب لوگ وہان سے بھاگ کے یہان آئے آپکے قلعہ مین آکر گوشہ گیر ہوئے اگر کچھ اُنھین کی مدد فرمائیے اور اُن کو پھر لشکر وسپاہ ودیگر سپاہانسے روانہ کیجیے تو وہ لوگ ایسے نہین ہین جو حمزہ سے زیر ہوکر پلٹ آئین بلکہ حمزہ کا سر لاکر آپکو دینگے شاہ احد نے کہا مین نے تم لوگون کا کہنا سنا واقعی مین نے ایک وقت مین یہ بات کہی تھی کہ مین حمزہ سے ضرور اس خطا کا عوض لونگا بسبب اور کامون اور لڑائیون کے اتنی مہلت نہ ملی جو مین حمزہ سے اسکا عوض لیتا اب یہ موقع اچھا ہاتھ آیا ہے جو لوگ بھاگ کے آئے ہین اُنکو میرے پاس لاؤ مین اُنسے کچھ باتین دریافت کردن کیونکہ بیکار کسی سے جنگ کرنا خلاف ہے جبتک کوئی سبب نہو اُسوقت تک جنگ ہو نہین سکتی ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم ابھی انکو حاضر خدمت کرتے ہین سلطان احد نے جواب دیا کہ ابھی کوئی ضرورت نہین ہے اور کسیوقت ان کو میرے پاس لانا مین اُنسے صرف اسقدر دریافت کرونگا کہ تم لوگ کسواسطے لڑنے کو گئے تھے اہل دربار نے وعدہ کیا کہ ہم اُن لوگون کو کل حاضر کرینگے آپ اُنسے کیفیت دریافت فرمائیے گا اُس روز تھوڑی دیر تک اسکا دربار رہا بعدہ برخاست ہوا حاضرین دربار جو اُٹھکر آئے تو ان لوگون کو بلایا جو مقابلہ صاحبقران سے بھاگ کے آئے تھے جب وہ لوگ مجتمع ہوئے تو سب نے اُنسے کہا کہ کل ہم تمھین سلطان کی خدمت مین لیجائینگے اور سلطان تمھاری کیفیت دریافت فرمائینگے کہ تم خانہ کعبہ پر کیون چڑھائی کرکے گئے تھے تم اسطرح اُنسے کیفیت بیان کرنا کہ سلطان کو بھی جوش جنگ پیدا ہو اور وہ تم لوگون کی مدد کرین اگر سلطان نے تمھاری مدد کی تو بہت ہی اچھا ہوا اُن لوگون نے جواب دیا کہ جیسا کچھ کہ ہم بیان کرینگے آپ لوگ سن لینگے اس روز تو سب مین اسی قسم کی صلاحین رہین دوسرے روز ملازمین شاہ احد ان لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر دربار مین بادشاہ کے گئے بادشاہ نے اُن لوگون کو دیکھا دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین اور کہان سے آئے ہین ملازمین نے کہا جنکے بارے مین کل عرض کیا تھا یہ وہی لوگ ہین اور آپ سے مدد طلب کرنے کو

آئے ہین بادشاہ احد نے انکو اپنے قریب بلایا کہا اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کسواسطے خانۂ کعبہ پر چڑھائی
کرکے گئے تھے ان لوگون نے جواب دیا کہ ہمین اسلام قبول کرنا منظور نہین ہے اور جب سے
حضرت پیغمبر مبعوث برسالت ہوئے ہین اُس زمانے سے یہ قاعدہ مسلمانون نے مقرر کیا
ہے کہ جو شخص اسلام قبول نہین کرتا ہے اُسکو قتل کرتے ہین اور انواع انواع طرح کی اوتین دیتے ہین
اور آپکو خوب معلوم ہے کہ ہمارے خداوندون کی شبیہین جو خانۂ کعبہ مین رکھی تھین اُنکے ساتھ کیا کیا بے ادبی
کی گئی بادشاہ احد نے کہا مین اس کیفیت سے آگاہ نہین ہان اسقدر مین نے سنا ہے کہ کسی شخص
نے بتون سے خانۂ کعبہ کو خالی کر دیا مین نے یہ گمان کیا تھا کہ بتون کو کہین اور رکھوا دیا ہوگا بے ادبی
کی کیفیت اسوقت تمسے سنا چاہتا ہون اُن لوگون نے کہا کہ جسقدر شبیہین وہان رکھی تھین اُن سب کو
توڑ کر پھینکدیا اور اسطرح توڑا کہ اب اُسکا جوڑنا بھی مشکل ہے اگر اس لائق بھی ہوتین تو ہملوگ
اُنکو جوڑکر اور جگہ لیجا کر رکھتے وہان سے اُٹھا لاتے مگر وہ بالکل ریزہ ریزہ ہوگئین اب اُنسے
کچھ کام نہین نکل سکتا ہے بادشاہ احد نے جو یہ کیفیت سنی اسکو غصہ آگیا مثل بید کے کانپنے
لگا کہا اگر یہ بات سچ ہے تو مین ضرور اُسکا عوض مسلمانون سے لونگا سب نے کہا حضور اسکو تحقیق
فرماین اسی سبب سے ہملوگ لشکرکشی کرکے گئے تھے وہان صاحبقران اور حمزۂ ثانی اور بہت
سے عرب آئے آپ جانتے ہین کہ وہ لوگ کیسے قوی الجثہ ہوتے ہین ہملوگ بہت ہی کم تھے
اگر اُنکے برابر بھی ہوتے تو ایک عرب کی اتنی طاقت نہ تھی جو ہمسے لڑکر واپس جاتا مگر کیا کرین مجبور
رہین اور اب بھی اگر ہمارے ہمراہ مجمع ہو تو اُن لوگو نکو کیفیت جنگ دکھا دین بادشاہ احد نے کہا کہ ہم
تم لوگون کی مدد کرتے ہین تم یہان سے جاؤ اور اُن لوگون سے مقابلہ کرو سب نے کہا کہ اگر آپکا اقبال
شامل حال ہے تو ابکی بار فتح کرکے واپس آئینگے وہ لوگ شکست اُٹھا ئینگے بادشاہ احد نے حاضرین دربار
سے کہا کہ کل سے لشکرکشی کا سامان کرو یہ سب لوگ لشکر گران ہمراہ لیکر جاین اور عربون سے مقابلہ
کرین اگر ابکی بار ان لوگون نے وہان کی لڑائی فتح کرلی تو مین ہر ایک کو انعام مین ملک تقسیم کرونگا
اور اگر یہ لوگ شکست اُٹھا کے واپس آئینگے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب نے ہاتھ باندھ
کے کہا کہ آپکو اختیار ہے ہم آپ سے وعدہ مستحکم کرتے ہین کہ لڑائی کو فتح کرکے آئینگے اور پھر خانۂ کعبہ
کو مسلمانون سے چھین لینگے بادشاہ احد نے اُسی روز سے حکم دیا کہ لشکرکشی کا سامان درست کرو
ملازمین اسکے ہی چاہتے تھے حکم پاتے ہی ان لوگون نے انتظام لشکرکشی کرنا شروع کیا ایک ماہ کے
بعد سب سامان جنگ درست ہوا ملازمین نے بادشاہ کو اطلاع دی کہ سب سامان حرب درست
ہے اب آپکی کیا راے ہے بادشاہ نے انھین لوگون کو طلب کیا جب سب آئے تو بادشاہ نے سب سے
کہا کہ اب مین لشکر بیشمار تمھارے ہمراہ کرتا ہون تمھین لازم ہے کہ اس حسن انتظام سے جنگ کرنا کہ
ابکی بار مسلمان تمھاری جنگ سے عاری ہو جاین اور خانہ کعبہ پر تم لوگون کا قبضہ ہو جاے سب نے
اقرار مستحکم کیا کہ ہم بے لڑائی فتح کیے واپس نہ آئینگے اور مسلمانون کو قید و ہلاک کرینگے بادشاہ احد
نے جب اُنسے اقرار لے لیا تو سب کو رخصت دی کہا کل یہان سے لشکر ہمراہ لیکر روانہ ہونا سب
لوگ اُس روز تو شب کو وہین رہے دوسرے روز لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے بادشاہ

بھی انکی روانگی کی کیفیت دیکھنے کو ایک مقام پر آیا لشکر باہر قلعہ کے نکلنے لگا دن بھر لشکر گذرا کیا بادشاہ
بھی سیر دیکھتا رہا جب قریب شام سب لوگ جا چکے تو بادشاہ واپس آیا لوگونسے کہا کہ اب اُنکے اجماع
سے کیا ہوتا ہے مین نے لشکر اسقدر ہمراہ کیا ہے کہ دنیا مین کوئی اتنے لشکر سے مقابلہ نہین کرسکتا ہے
سب اہل دربار نے لشکر کی تعریف کی اور یہ بھی کہا کہ اسقدر لشکر سوائے آپکے اور کسی کو ممکن نہین یہ آپ ہی
کا کام تھا کہ اسدرجہ کے لوگون کو اسقدر لشکر دیکر روانہ کیا اور خزانہ بھی اتنا اُنکے ہمراہ کیا جو اور سلطنتون
مین موجود نہین ہے شاہ احد کے دربار مین تو یہ باتین رہین مگر لشکر جو روانہ ہوا تو جانب خانہ کعبہ
چلا اور وہ لوگ جو ایکبار صاحبقران سے بھی گرمی جنگ مین فرار کر گئے تھے آپس مین کہتے تھے کہ
ابکی بار حمزہ کو قتل کرینگے اور خانہ کعبہ کو چھین لینگے ابکی بار واقعی مسلمان ہم سے نہ لڑ سکینگے اسقدر
لشکر بھی انکو ممکن نہین ہے یہ باتین کرتے ہوئے ایک ماہ کے بعد پھر قریب خانہ کعبہ پہونچے اور لوگون نے
پھر حمزہ صاحبقران کو خبر پہونچائی کہ کفار جانب خانہ کعبہ آگئے ہین آپکو پھر کچھ بند وبست کرنا چاہیے
صاحبقران نے پھر اپنے سردارون کو جو کہ اُسوقت مین موجود تھے جمع کیا اور اہل عرب بھی شریک
ہوئے امیر کشور گیر بھی کچھ لوگ ہمراہ لیکر مقابلہ کفار مین روانہ ہوئے جب خانہ کعبہ کے قریب پہونچے
صاحبقران نے دیکھا کہ کفار کے ہمراہ لشکر بیشمار ہے ہر ایک مغرور یہ دعوی رکھتا ہے کہ ابکی بار اسلامیون
کو قتل کر کے پھرینگے امیر نے اپنے سردارون سے کہا کہ یہ لڑائیان بھی قابل دید ہین افسوس وہ زمانہ
اب نہین ہے کہ سب سردار موجود تھے ہر طرح کی خوشی سے ہم بھی خوش تھے جرأت کے سبب سے ولولۂ
جنگ روز افزون تھا اب بضرورت مقابلہ کرتے ہین زمانہ اب نہین ہے کہ شوق جنگ بیتاب کرے
اور حریف سے بقصد شوق مقابلہ کرین اب محض اس غرض سے مقابلہ کیا جاتا ہے کہ کفار سر نہ اٹھائین
اور خانہ کعبہ کیطرف آنے کا ارادہ نہ کرین یہ ہملوگون کی معبدگاہ ہے اسکی حفاظت اور اسکی وقعت کرنا
ہملوگون پر فرض ہے ورنہ اب وہ دن کہان کہ شوق مقابلہ کرین اول تو وہ سن نہ رہا علاوہ اسکے کیسے
کیسے شیر جنسے لطف جنگ تھا آنکھوں کے سامنے پیوند خاک ہوگئے آنکھون کی بصارت کم ہوگئی
ہاتھ مین رعشہ پیدا ہوگیا وہ ولولہ جاتا رہا اب کبھی ایسے خیال بھی نہین آتے ہین ہمراہیان صاحبقران
نے عرض کی یا امیر جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت صحیح ہے اب محض بغرض حفاظت خانہ کعبہ مقابلہ کیا جاتا ہے ورنہ
شوق جنگ کس مین باقی ہے اور دل کسکا خوش ہے صاحبقران یہ باتین کرتے رہے خواجہ نے بارگاہین
استادہ کرائین امیر بارگاہ مین داخل ہوئے اسطرف لشکر کفار مین جو سردار تھا اُسکو ہرکارون نے خبر
پہونچائی کہ اہل اسلام بھی آئے ہین سامنے بارگاہین استادہ ہوئین ہین مگر بہت تھوڑے سے
جوان ہین سردار لشکر کفار نے کہا کہ ایک نامہ حمزہ کو روانہ کرنا چاہیے کہ جسکا مضمون یہ ہو کہ اے حمزہ
اب ہملوگون سے مقابلہ نہ کرو ورنہ شکست اُٹھاوگے فتح نہ پاؤگے ہمارے ہمراہ ابکی بار لشکر اسقدر ہے
کہ جسکی حد وانتہا نہین اور تم لوگ بہت ہی کم ہو اگر ہم اپنے لشکر کو اسوقت حکم دین اور لشکر تملوگون پر
ایک ایک مٹھی خاک کی ڈالے تو تملوگ دب جاؤ اور پتہ بھی تمھارا نہ ملے اس سے اگر جان کو عزیز رکھتے
ہو تو ہمسے مقابلہ نہ کرو اور واپس جاؤ ہملوگ سلطان احد کا حکم بجا لائینگے خانہ کعبہ پر قبضہ کرینگے آخر اسمین
تملوگون کا کیا نقصان ہے تم اپنی اور معبدگاہ بنالو کیا اسی پر منحصر ہے یہ محض تملوگون کا خیال ہے اب ہمسے

اس مکان کو تم ہرگز نہ پاؤگے سردار لشکر نے جو یہ رائے ظاہر کی سب نے اس رائے سے اتفاق کیا
اُسیوقت اسنے میرمنشی کو بلایا اس مضمون کو لکھوا کر خدمت بابرکت صاحبقران مین روانہ کیا نامہ دار
لیکر آیا امیر اُسوقت اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے سرداران عرب سے باتین کر رہے تھے کہ
ایک ہرکارے نے خدمت مین حاضر ہوکے عرض کی ایک نامہ دار لشکر کفار سے آیا ہے اور نامہ
لایا ہے امیر نے فرمایا نامہ دار کو میرے سامنے لاؤ مین اسکو دیکھون نامہ اُسکے ہاتھ سے لون چوبدار
پھر باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا صاحبقران نے اس سے نامہ لیکر پڑھا مضمون سے آگاہی
ہوئی امیر نے فرمایا اے نامہ دار اپنے سردار سے کہدینا کہ ہم اسکا جواب کل میدان جنگ مین
دینگے اسوقت اسکا جواب تم معقول نہ پاؤگے کل کیفیت معلوم ہوئی یہ کہکر نامہ دار کو رخصت کیا
نامہ دار سردار لشکر کے پاس آیا کہا اے سردار مین نامہ لیکر گیا حمزہ نے نامہ پڑھا اور مجکو یہ جواب
دیا کہ جا کر اپنے سردار لشکر سے کہدینا کہ اس نامہ کا جواب کل میدان جنگ مین دینگے مین نے چاہا کہ
مین کچھ کہون اور تحریری جواب لون مگر حمزہ ثانی نے کہا کہ اب اصرار کی ضرورت نہین ہے ہمین جو اس کی
بابت جواب دینا تھا وہ ہم دے چکے اب زیادہ گفتگو کرنا بیجا ہے مین نے اُسوقت اور کچھ کہنے کا
موقع نہ سمجھا خاموش چلا آیا سردار لشکر نے کہا حمزہ بہت سے طلسم فتح کرکے بہت مغرور ہوگیا ہے ایکدن
مین سب غرور مٹادونگا سر میدان مجکو کیا جواب دیگا ہیبت لشکر سے آج ابھی نہ نکلنے کی جواب دینا ایسا
میدان مین ٹھہرانہ جائیگا مجکو اسکا منشا اسوقت معلوم ہوگیا ہے مین اپنے یہان طبل جنگ بجواتا ہون
کل میدان جنگ مین جاؤنگا اس سے مقابلہ کرونگا دیکھون حمزہ مجھے کیا جواب دیتا ہے یہ کہکے اُسنے اشارہ
کیا کہ لشکر مین جاکے کہو کہ طبل جنگ بجے اور سب لوگ تیار رہین کل میدان مین جاؤنگا اور حمزہ سے
مقابلہ کرونگا اسکے ملازمین نے جاکر لشکر مین خبر کی طبل جنگ بجا لشکر اسلام کے ہرکارے جو یہان موجود
تھے خبر ین لیکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران عالیشان لشکر حریف
مین طبل جنگ بجا ہے ارادہ اسکا یہ ہے کہ صبح کو میدان کارزار مین آئے اور مقابلہ کرے صاحبقران
نے فرمایا ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی چوب پڑے یہ فرماتے ہی نقارہ زری پر چوب پڑی یہان طبل سکندری پر چوب
پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین لشکر کفار کی کیفیت تھی کہ جوانان اسلام کو دیکھکر ڈرے
جاتے تھے کثرت سے تھے مگر ہر ایک کا یہ قول تھا کہ عرب بڑے قوی الجثہ ہین اُنسے سمجھکر لڑنا یہ لوگ
وقت جنگ کسی کی حقیقت نہین جانتے اور اب ایک شخص انکے ہمراہی مین ایسا موجود ہے جسکے سبب
سے یہ سب لڑائی مین جان لڑادینگے ذرا سمجھکے کل کارزار کرنا چاہیے ایسا نہو کہ عرب غالب آئین اور
لوگ شکست اُٹھائین لشکریون کے تو یہ خیال تھے مگر سردار فوج نے اپنے یہان کے افسرون
کو بلا کر کہا کہ صبح میدان کارزار مین جانا دشمن کو جوہر جنگ دکھانا تم لوگ اسقدر ہو کہ عرب تمہارے
نصف بھی نہین ہین انکو خیال مین بھی نہ لانا لڑائی کا کل ہی فیصلہ کردینا اگر تم جاہو گے تو ایک مسلمان
کل باقی نہ رہیگا خاتمہ کیجیے یہ جاتینگے یہان سے فتح و فیروزی خدمت سلطان مین چلینگے
وہان سے انعام مین حکومت ملیگی بہادرون مین نام آور ہونگے ہر ایک ہماری عزت کریگا آئندہ
سلطان کو ہماری ذات سے تقویت ہوگی جب کوئی مہم عظیم پیش آئیگی پہلے ہملوگون سے مشورہ لیا جائیگا بڑی

بڑی نیکنامی حاصل ہوگی تم لوگون کو یہی لازم ہے کہ کل خانہ کعبہ کو خالی کرا لینا مسلمانونکو اسطرف نہ جانے
دینا اگر قتل کیے جا سکین قتل کرنا اور اگر اسیر ہو سکین اسیر کر لینا جسطرح بن پڑے کل لڑائی کو فتح
کر کے واپس آنا لشکری یہ جواب دیتے تھے کہ ہم لوگ حتے الوسع جان لڑا دینگے مگر اے سردار یہ لوگ
عرب ہین انکی جرات و شجاعت سے کچھ بعید نہین ہے کہ ٹکڑے ہوئے ہین انسے لڑ کر ایک روز مین فتح پانا بہت مشکل
ہے اگر آپکا اقبال شامل حال ہوگا تو فتح بھی نصیب ہو جائیگی اور ظاہری کوئی صورت فتح کی معلوم نہین
ہوتی ہے سردار لشکر نے کہا تم سب کم ہمت ہو یہ تو خیال کرو کہ تم لوگ انسے کسقدر زیادہ ہو اور وہ لوگ
کسقدر کم ہین تمھارے یہان سامان جنگ کسقدر موجود ہے اور وہ لوگ کیسے بے سامان ہین اس حال
مین وہ تمھارے مقابلہ مین آنے کو خوف نہین کرتے اور تم ڈرے جاتے ہو سب نے جواب دیا
کہ آپ نے کبھی ان لوگون سے مقابلہ نہین کیا ہے اور ہم بخوبی تمام سب کے حال سے واقف ہین
بعض لوگ انمین ایسے ہین جو کسقدر فوج خیال مین بھی نہین لاتے ہین اگر انسے کوئی کہے تو تنہا مقابلہ
کرین اور ہمیشہ ظفریاب ہون خصوص وہ شخص جسکو سب صاحبقران کہتے ہین کیا آپ کو نہین معلوم
کہ اس شخص نے کہان کہان کی لڑائیان فتح کین اور کن کن لوگونکو زیر کر کے اپنا مطیع کیا حد کی بات
ہے کہ پردہ قاف کیا اور وہان جا کر دیوونسے مقابلہ کیا دیو تاب مقابلہ نہ لائے کچھ فرار ہوئے کچھ دیوون
نے اسلام قبول کیا ان لوگونکے بیان جرات مین بہت سی کتابین ہین اگر دیکھیے تو انکی کیفیت معلوم ہو آپ کو
ابھی ان لوگون سے سابقہ نہین پڑا ہے یہ سب تلوار کے دھنی ہین ہمت کے قوی ہین مرجانیکو حیات ابدی
جانتے ہین کیسی ہی مشکل پڑے مگر یہ کب مانتے ہین انکی بات بات سے بہادری ظاہر ہوتی ہے اصل یون ہے کہ
جبسے بڑھوے کے پردہ دنیا پر بغیر ان صفت شان پیدا نہین ہوئے حال یہ ہے کہ ایسے بہادر ہین اور بت پرستونکے
دشمن ہین اسکے علاوہ خلق بھی ایسا وسیع ہے کہ آجتک ایسے خلیق کبھی نہین دیکھے وہی جو انکی اطاعت
مین مرا ہے وہ سلطنت مین لطف نہین ہے جس زمانہ مین حمزہ صاحبقران لشکر لیے ہوئے تلاش ساحران مین
پھرتے تھے ہمنے اسوقت مین انکے جاہ و حشم دیکھے ہین بادشاہت ہفت اقلیم کی حقیقت ان لوگون کے
سامنے نہ تھی اور انکے یہان کے جملہ سردارون کی الگ الگ سرکار تھی سب کے سردار بھی الگ
الگ تھے ہر ایک کے لشکر کا بادشاہ بھی الگ تھا ان لوگونکو مین جو گیا اور انسے انکی اطاعت قبول
کی وہ بادشاہ ہفت کشور سے بڑھ گیا تحفہ جات ایسے ایسے ان لوگونکو دستیاب ہوئے تھے کہ کسی ساحر کا سحر
انپر تاثیر نہ کرتا تھا اور بڑے بڑے ساحر انکے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے آپ ان لوگون کے حالات سے
ابھی واقف نہین ہین اسوقت مین جو آپنے اس کیفیت سے ان لوگون کو دیکھا ہے تو یہ سمجھ لیا کہ مثل
ہمارے یہ بھی ہونگے آپ ہرگز یہ تصور نہ فرمائیے بلکہ لازم ہے کہ دعا کیجیے کہ انسے جان بچ جائے کس کی
طاقت ہے جو انسے لڑ کر فتح پاسکے افسران لشکر نے جو سردار لشکر سے ایسی گفتگو کی سردار محو ہو گیا سب سے کہا
کہ تمنے قصہ بیان کیا یا یہ باتین صحیح ہین افسرون نے کہا ہم لوگون نے اسی خیال سے ایسی کوئی بات آپسے بیان
نہین کی جو تعجب خیز ہوتی اگر اور باتین ان لوگونکی بیان کیجائین تو آپ ہرگز یقین نہ لائین سردار نے کہا ایک
بات تو ضرور ہے کہ یہ لوگ جری ہین مین نے جو نامہ بھیجا اسکا جواب حمزہ نے ایسا دیا کہ جس سے جرات
ظاہر ہے مگر خالی جرات سے کیا ہوتا ہے جب وہ اسقدر کم ہین کہ ہمارے نصف سے بھی چہارم حصہ مشکل ہین

تو ایسے وقت مین انکی ہمت انکو کیا فائدہ پہونچا سکتی ہے بلکہ اور سراسر نقصان ہے کیونکہ وہ جوش جرأت مین
ہمسے مقابلہ کرین گے اور ہملوگ انکو مارینگے انکی جرأت کچھ فائدہ انھین نہ پہونچائیگی افسرون نے جواب
دیا اے سردار ہمنے اسقدر آپکی خدمت مین عرض کیا مگر ابھی تک آپکو ذرا بھی خیال نہوا اُن لوگون مین
خالی جرأت ہی نہین ہے بلکہ جرأت کے برابر اُنمین قوت اور قدرت بھی ہے حمزہ نے اسوقت
آپکے پاس جواب نامہ جو کچھ کہلا بھیجا ہے اُسکا ظہور دیکھیے کل میدان مین ہوگا اور حمزہ صاحبقران
جواب دینگے آپ انکی جرأت کو اور قدرت کو کل سر میدان دیکھ لینگے سردار لشکر نے کہا مین تم لوگون کو
زیادہ اُن لوگون کا مداح پاتا ہون اسکا کیا سبب ہے افسرون نے جواب دیا کہ اے سردار ہم جو کچھ کہتے
ہین یہ باتین بہت صحیح ہین انصاف کو کسیوقت ہاتھ سے نہ دینا چاہیے اور جو امر حق ہو اُسکے بیان سے
کنارہ کشی نہ کرنا چاہیے ہم اپنے مین اتنی قوت نہین دیکھتے جو ان لوگون سے مقابلہ کرکے فتح پائین
سردار نے کہا اگر اسیطرح تملوگون کے دلون پر خوف ان لوگونکا غالب رہا تو فتح پاتا تو اور چیز ہے کل
سب لوگ انکی اطاعت قبول کرلوگے اور انکی طرف سے ہمین قتل کرنے آوگے افسرون نے جواب
دیا کہ یہ آپکا خیال خام ہے اگر ہمین اطاعت قبول ہوتی تو ہم آجتک کسلیے منتظر رہتے اور کیون نہ انکی
اطاعت قبول کرتے بارہا اتفاق جنگ ہوا ہمارے اور ہمراہیون نے اطاعت قبول کی مگر ہمیشہ ہم لوگ
جان بچاکے نکل گئے اتنی عمر آئی ہمیشہ سے فن سپہ گری کے ذریعہ سے روٹی کھائی عمر بھر مین دو چار بار
متفرق مقامات پر صاحبقران سے مقابلہ کیا مگر آجتک فتح کبھی نصیب نہوئی سب جگہ شکست اٹھائی
آپ اسقدر نازان ہین اور ہملوگون نے اُس لشکر کے ہمراہی مین تنہا صاحبقران سے شکست کھائی
ہے کہ جہان آپکے لشکر سے چارگونہ زیادہ مجمع تھا اور بڑے بڑے پہلوان شیر دل جمع تھے اور حمزہ
صاحبقران تنہا اُن لاکھون جوانان سے لڑے اور سب کو زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ہم لوگ بپاس
مذہب آجتک بچے رہے اور اطاعت صاحبقران قبول نہین کی ورنہ بارہا جی چاہا کہ صاحبقران
کی خدمت مین جائین رسم بڑھائین مگر پھر یہی خیال آیا کہ اگر وہان جائینگے تو صاحبقران ترک
مذہب کے واسطے ضرور فرمائینگے دلائل ایسے پیش کرتے ہین کہ انسان اپنے مذہب کو حقیر سمجھنے
لگتا ہے اور اسی سبب سے جلدی سے مذہب اسلام اختیار کرلیتا ہے اور ہم لوگ تو ادنے درجہ کے
ہین وہ بادشاہ جو سحر مین یکتاے روزگار تھے انھون نے اپنے عمر بھر کے ریاض پر خاک
ڈالی سحر سے توبہ کی اطاعت صاحبقران زبان اختیار کی ہم لوگون کو خیال مذہب بہ نسبت اور
لوگون کے زیادہ رہا اس سبب سے آجتک اطاعت قبول نہین کی سردار لشکر نے جواب دیا کہ
تملوگونکی کیفیت سے مجھے ٹھیک نہین معلوم ہوتی ایسا نہو کہ تم وقت جنگ حمزہ کے شریک ہو جاؤ
اور اُسکو مدد دو ہملوگون کو قتل کرو تو ہم بالکل بے بس ہوجائین اس سے مین جنگ نہ کرونگا اور تمھاری
کیفیت سلطان کو لکھونگا سلطان اسکی اور کوئی تدبیر فرمائینگے یا تو مجھے لشکر اور روانہ کرینگے یا ہملوگون
کو وہان بلا کر اور کوئی انتظام کرینگے غرض اب ہم بے اطلاع سلطان لڑائی شروع نہین کرینگے
مجبور ہون کہ طبل جنگ بجوا دیا ہے مجھپر واجب ہے کہ کل میدان مین جاکر ایک مقابلہ کرون پھر جیسا کچھ
ہوگا دیکھا جائیگا افسرون نے جواب دیا کہ صاحبقران کو ہماری مدد کی ضرورت کیا ہے اگر کوئی اور

دشمن آپ کا آئے اور آپ پر حملہ کرے اُسوقت مین صاحبقران باوجود اس عداوت کے آپ ہی کی طرفداری کرینگے اور دشمن کو آکے قتل کرینگے وہ خود ہر ایک کی مدد کرنے کو اچھا جانتے ہین اور ہر ایک کی مدد لینے کو بُرا جانتے ہین اُنھین ہماری مدد کرنے کی خوشی جسقدر ہوگی اسقدر اگر ہم اُن کی مدد کرین تو اتنی خوشی نہوگی اور اے سردار آپ کا خیال خام ہے ہملوگ ہرگز کسی کی اطاعت قبول نہ کرینگے اگر ہمین اطاعت ہی قبول کرنا ہوتی تو آجتک بیٹھے نہ رہتے بلکہ سراسر شومی بخت تھی کہ ہمنے اطاعت قبول نہ کی ورنہ آج کسی ملک کے بادشاہ ہوتے سنا ہے کہ جب صاحبقران ثانی خانہ کعبہ کی طرف تشریف لانے کے ارادے سے جملہ امور سے تائب ہوئے تو اُس وقت صاحبقران ثانی نے اپنے ہمراہیون کو بہت ملک کی حکومتین عنایت فرمادین اور جسقدر لشکر مین خزانہ رکھتے تھے سب بہادران لشکر پر تقسیم فرمایا بدیع الملک کو بھی صاحبقرانی عطا فرمائی یہان تشریف لائے اب بدیع الملک مانند صاحبقران اول کے صاحبقرانی کر رہے ہین اور اُن کی صاحبقرانی کو فروغ ہوگا مثل صاحبقران اول اُن کے نام کا بھی نکارہ قاف تا قاف بجیگا وہ امیر ثانی کے وقت مین بھی سب کاروبار صاحبقرانی کرتے تھے حمزہ ثانی برائے نام صاحبقران تھے سردار لشکر دیر تک یہ باتین سنتا رہا جب رات زیادہ گئی اُسنے افسرون کو رخصت کیا کہا اے افسران لشکر مجکو تمھاری ذات سے بڑا خوف ہے ایسا نہو کہ تم وقت جنگ صاحبقران کی رفاقت قبول کرو اور اُن کی طرف سے میرے ہلاک کرنے پر آمادہ ہو تو مین اُسوقت مین تمھارا کیا کرونگا خیر جو میرے مقدر مین لکھا ہے وہ ہوگا تم لوگ اب جاؤ مین اپنا دربار برخاست کرتا ہون افسرون نے کہا اے سردار ہملوگون سے یہ امید نہ رکھ ہم ہرگز شریک نہونگے اور صاحبقران کی اطاعت قبول نہ کرینگے اسقدر باتین فقط آپکے سنانے کو کہین کل آپ میدان جنگ مین ہم لوگون کی جان فشانیان دیکھیے گا کہ کسطرح حریف کو مارتے ہین اور کیونکر لڑائی مین جان لڑاتے ہین سردار خاموش ہو رہا سب افسر اُٹھکر اپنے اپنے خیمون مین آئے سردار لشکر بھی اپنی خوابگاہ مین گیا مگر شب بھر خوف کے مارے نیند نہ آئی اور افسرون کی بھی یہی کیفیت رہی بعض کی تو یہ حالت تھی کہ اپنے خیمے سے اُٹھکر دوسرے کے خیمے مین جاتے تھے اور کہتے تھے کیون بھائی کل جان مفت جائیگی مسلمانون سے جنگ کرکے کون نجات ہوا ہے جو ہملوگ امید رکھین وہ جواب دیتا تھا کہ یہی خیال مجکو بھی ہے مگر کیا کرون مجبور ہون کچھ بن نہین پڑتا تبو اتنی مسافت طے کرکے یہان آیا ہون واپس بھی نہین جاسکتا جو قسمت مین لکھا ہے وہ پیش آئیگا اگر یہ جانتے تو ہرگز وہان سے نہ آتے اسی گفتگو مین صبح ہوئی اور لشکر اسلام سے آواز اذان آئی سردار لشکر کفار اپنی بارگاہ سے باہر آیا لشکر تیار ہونے لگا فوجین میدان کو جانے لگین اسطرف لشکر اسلام مین صاحبقران نامدار نے فریضۂ سحری ادا کیا ہتھیار لگائے اپنی بارگاہ سے باہر آئے اور سب غازیان دیندار بھی حاضر ہوئے امیر ثانی بھی دربارگاہ صاحبقران پر آکے کھڑے ہوئے صاحبقران زبان بصد شوکت وشان بارگاہ سے برآمد ہوئے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے سب سردارون کو ہمراہ

لیکر جانب کارزار روانہ ہوئے مقابلہ لشکر حریف مین پہونچکر صاحبقران نے لشکر کو آراستہ کیا اُس طرف بھی صفین درست ہوئین نقیب نقابت کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا جوانان شیر دل کو جوش جرأت نے بیقرار کیا سب کے ہاتھ قبضۂ شمشیر پر پڑے مرکبون کو مہمیز کرنے لگے ہر ایک کے دل مین یہ جوش تھا کہ تلوار کھینچکر لشکر حریف پر جا پڑین اور تیغزنی کرکے ابھی اس لڑائی کو فتح کرلین اس اثنا مین سردار لشکر کفار سے آگے بڑھا وسط میدان مین آکے کھڑا ہوا اور صاحبقران کی طرف مخاطب ہوکر کہا اے حمزہ مین نے تمھاری جرأت کی تعریف اور تمھارے اخلاق کی صفت بہت سنی ہے میرے سب افسرون نے بیان کی ہے مگر افسوس ہے کہ تمنے اتنی عمر اپنی جنگ و جدال مین صرف کی اور ابتک یہ نہین جانتے کہ مقابلہ کس سے ہوتا اور کیونکر کیا جاتا ہے آج جو تم میدان جنگ مین آئے ہو تو شاید اپنے سرداروں کی جانین تمھین عزیز نہین تم لوگ ہمسے بدرجہا کم ہو اگر مقابلہ ہوگا تو تم کیونکر ہم لوگون کو روک سکوگے اگر ابھی چاہین تو ہم خانہ کعبہ پر قبضہ کرلین اور تم منھ دیکھتے رہجاؤ مگر تمھاری خاطر سے ہمنے مقابلہ کرنا بھی گوارا کرلیا گو یہ امر بیکار ہے اور ہمارے نامے کے جواب کے بارے مین نامہ دار سے تمنے کہا تھا کہ کل میدان جنگ مین جواب دینگے مین اپنے نامہ کا اسوقت جواب چاہتا ہون صاحبقران نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے اگر اسوقت تیرے پاس اسقدر لشکر ہے تو تو ہمارا کیا کرسکتا ہے اور ہم تجھسے کیا خوف کرینگے تو وہی ہے جو ایک بار ہمارے مقابلے سے فرار کرگیا تھا اب پھر لشکر جمع کرکے آیا ہے تجھے ابھی تک بہادرون کی بات سمجھنے کا سلیقہ نہین ہے تجھسے اپنے نامہ کا جواب طلب کرتا ہے ارے یہی جواب ہے کہ مین تیرے مقابلے مین موجود ہون اگر کچھ جرأت ہے تو اب لشکر کیطرف واپس نہ جانا اور خانۂ کعبہ پر قبضہ کرلینا تو بہت دور ہے اور بالکل خلاف ہے کسی کی اتنی مجال نہین جو خانۂ کعبہ کیطرف آنکھ اُٹھاکے دیکھ سکے سردار فوج نے جو صاحبقران کی یہ گفتگو سنی کہا اے حمزہ خالی جرأت سے کچھ کام نہ نکلے گا مفت تیری جان جائیگی اور سردار بھی قتل ہونگے صاحبقران نے فرمایا اس گفتگو سے کیا حاصل ہے اگر کچھ دعوے جرأت ہے تو یا خود مقابلے مین آیا کسی اور کو میدان مین بھیج اس گفتگو سے کچھ فائدہ نہین ہے سردار فوج واپس گیا لشکر مین آکے پہلے سردار جوانون پر نگاہ ڈالی ایک پہلوان کو میدان کیطرف روانہ کیا وہ پہلوان میدان مین آیا اور باآواز بلند کہا اے فرقہ خدا پرستان مین تملوگون کے مقابلے کیواسطے آیا ہون جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر امیر ثانی نے صاحبقران زمان سے عرض کی یا صاحبقران یہ جوان قوی ہیکل ہے اگر اجازت مرحمت ہو تو مین اس کے مقابلے مین جاؤن صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہے ورنہ مین خود ارادہ کرتا ہون امیر ثانی نے عرض کی ابھی آپ توقف فرمائین پہلے غلامان جانباز تو اپنی جانبازیان دکھالین پھر آپ کو اختیار ہے صاحبقران خاموش ہوئے امیر ثانی نے مرکب کو مہمیز کیا میدان مین آئے اُس جوان نے جو امیر ثانی کو آتے ہوئے دیکھا کہا اے عرب مین تجھے خوب جانتا ہون کہ تو نے بہت سے بزرگان دین کو قتل کیا ہے اور بہت سے طلسم فتح کیے ہین بہت عبادت خانے ہمارے مذہب کے برباد کیے آگاہ ہو کہ میرا نام

ہلال مغربی ہر آجتک تجھکو بے مجھسے پہلوان سے لڑنے کا اتفاق نہوا ہوگا صاحبقران ثانی نے
فرمایا اس یاوہ گوئی سے کوئی فائدہ نہین ہے تو بڑا ابہادر ہے اسوقت بھی تو ہی میدان سے سرخرو
ہوکر جائیگا مگر مقابلہ کرنا منظور ہے یا نہین ہلال مغربی نے جواب دیا کہ اسیواسطے میدان
مین آیا ہون امیر ثانی نے فرمایا اگر اسیواسطے آیا ہے تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اُس پہلوان
نے پہلے صاحبقران سے دیر تک اسی بات پر اصرار کیا کہ اے امیر ثانی پہلے تم وار کرو
مین ہرگز وار نہ کرونگا بھلا امیر ثانی اس بات کو کب قبول کرتے آخر مجبور ہوکے اُسی نے
پہلے نیزے کا وار صاحبقران ثانی پر کیا امیر نے اُس وار کو خالی دیکر فرمایا اے ہلال مجھ
کے وار کرنا نیزہ تیرے ہاتھ سے نکل جائیگا ہلال نے کہا آجتک بڑے بڑے آزمودہ کارونسے
جنگ کرنے کا اتفاق ہوا مگر کسی نے میرے ہاتھ سے نیزہ نہین نکالا تم عبث یہ دعویٰ کرتے ہو
صاحبقران نے فرمایا دیکھا جائیگا اُسنے غصہ مین دوسرا وار کیا امیر نے ہاتھ کا تھپیڑا اس کے ہاتھ
پر مارا کہ نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا ہلال کو کمال خفت ہوئی جھلا کے کمر سے تلوار نکالی
صاحبقران جہان نے بھی تیغ آبدار نیام انتقام سے کھینچی ہلال نے تلوار کا وار کیا امیر نے
سپر پر اسکا وار روکا پھر اسنے دوسرا وار کیا صاحبقران نے اُس وار کو خالی دیا اسیطرح
متواتر سات وار صاحبقران پر کیے امیر نے سب وار اُسکے خالی دیے کر خبردار
خبردار کہکر تلوار لگائی ہلال نے سپر سر کے بچانے کو اُٹھائی مگر تلوار جو پڑی سپر کو کاٹ کر
سر مین در آئی اور سر کو دو پارہ کرکے گردن مین در آئی گردن سے گذر کر سینے تک پہونچی
کمر کو کاٹ کے زین فرس پر بھی نہ ٹھہری زمین مین ایک بالشت اُتر گئی ہلال کے مع مرکب
چار ٹکڑے ہوئے اس وار پر لشکرون مین شور تحسین و آفرین بلند ہوا سردار لشکر نے دیکھا اگر
اسیطرح یہ لوگ مقابلہ کرینگے تو تمام لشکر ختم ہو جائیگا کوئی اپنا مرفتح نہ پائیگا یہ سوچ کے لشکر کو
اشارہ کیا کہ سب ملکر ٹوٹ پڑو اس جوان کو مار لو خبردار زندہ واپس نہ جانے پاے
اشارہ پاتے ہی سب لشکر بڑھا صاحبقران زمان نے جو دیکھا کہ امیر ثانی کیطرف لشکر
کفار بلوہ کرکے آتا ہے صاحبقران زمان نے اپنا مرکب آگے بڑھا دیا امیر کا بڑھنا تھا کہ
اور جسقدر سرداران عرب موجود تھے سب آگے بڑھے وسط میدان مین پہونچ کے دونون
لشکر آپسمین مل گئے تلوار چلنے لگی جنگ مغلوبہ ہونے لگی خون کے دریا بہنے لگے سر کفار کے
اُڑنے لگے ہنگامہ گیرودار بلند ہوا تا شام جنگ مغلوبہ رہی قریب غروب آفتاب لشکر کفار تاب
مقابلہ نہ لایا لشکر کے پانون میدان سے اُٹھ گئے لاکھ سردار لشکر نے سب کے دل بڑھائے
بہت کچھ لالچ دیا مگر کوئی میدان مین نہ ٹھہرا سرداران عرب نے تعاقب کیا دور تک کفار کے
سر اُڑاتے چلے گئے جب بالکل اندھیرا ہو گیا اور کفار بھی دور نکل گئے صاحبقران نے سردارون
سے فرمایا اب تعاقب کرنا بیکار ہے کفار بہت قتل ہوئے اب انکو واپس جانے دو انکی قضا نہین
سب لوگ ارشاد امیر سے ٹھہر گئے صاحبقران نے اُس روز وہین قیام فرمایا دوسرے دن
اپنے لشکرگاہ کی طرف تشریف لائے مال کفار پر قبضہ کیا سب غازیون کو تقسیم فرمایا ایک

روز کے بعد وہان سے پھر اپنی دولتسرا کو تشریف لائے مگر گفتار جو مقابلۂ صاحبقران سے فرار ہوئے تھے ایک روز ایک شب برابر بھاگتے ہوئے چلے گئے جب دوسرا روز ہوا ان لوگون کی حالت بہت ہی ابتر ہوئی سردار لشکر مین بھی طاقت رفتار باقی نہ رہی مجبور رہکے وہان قیام کیا لشکریون سے کہا ایسا نہو کہ حمزہ یہان بھی آجائے تو آفت برپا ہو پھر سوا اسکے مرجانے کے اور کچھ بن نہ پڑیگا اب تو فرار کی بھی طاقت باقی نہین ہے افسرون نے کہا ہملوگ واقف ہین حمزہ کا یہ دستور نہین ہے کہ فراریون کا اسقدر تعاقب کرے اب حمزہ بھی اپنے لشکر کیطرف واپس گیا ہوگا سردار فوج نے کہا مجکو اب ایک خیال ہے افسرون نے کہا اپنے خیال کو ظاہر کیجیے شاید کوئی اچھی بات نکلے سردار نے کہا اب اگر مین واپس جاؤنگا تو بادشاہ احد ضرور مجکو قتل کریگا اور میرے ہمراہی جو عربون کے ہاتھ سے نہین قتل ہوئے ہین اُنکو بھی زندہ نہ چھوڑیگا کیونکہ اُسنے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ فتح وفیروزی واپس آؤگے تو مین انعام مین ملک ومال دونگا اور تمھاری بڑی عزت کرونگا اور اگر شکست اٹھاکے آؤگے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا وہ ضرور ہم لوگون کو زندہ نہ چھوڑیگا افسرون نے کہا اسکا یہی علاج ہے کہ اب اُسکے ملک مین واپس نہ چلیے اور کسیطرف کا عزم فرمائیے بادشاہ کو اگر خیال بھی ہوگا تو وہ برائے تحقیق کچھ آدمی روانہ کریگا یہان جو شخص آئیگا وہ اس کیفیت کو جاکر بیان کریگا بادشاہ ہم لوگون کو کہان پائیگا اگر کچھ اپنا خیال کریگا تو اور لشکر یہان روانہ کریگا وہ لوگ بھی آکر اسیطرح یہان سے واپس جائینگے جس طرح ہم لوگ جاتے ہین سردار لشکر کو یہ بات پسند آئی اُس شب تو اُسی صحرا مین بے سروسامانی کی حالت مین بسر کی دوسرے روز مع تمام ہمراہیون کے ایک جانب روانہ ہوا کہ حال اسکا وقت پر بیان کیا جائیگا

اب کیفیت بادشاہ اُحد کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اسنے لشکر جانب خانۂ کعبہ روانہ کیا تھا تو روز اپنے دربار مین ذکر کیا کرتا تھا کہ اب وہ لوگ ضرور فتح کرکے واپس آئینگے لشکر بھی بہت ہمراہ ہے اور میری تاکید کا بھی خیال ہے مین نے یہ کہدیا ہے کہ اگر فتح کرکے واپس آؤگے خلعت وانعام ملک ومال پاؤگے اور اگر شکست اٹھاکے آئے تو ہر ایک کا سر کاٹ کے شہر پناہ پر آویزان کیا جائیگا یقین ہے اس دھڑکے سے اور جان لڑادین اور لڑائی کو فتح کرین ہواخواہ اسکے خوشامد کی راہ سے کہدیا کرتے تھے کہ جو کچھ آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہوگا اور وہ لوگ لڑائی کو فتح کرکے آئینگے کیونکہ لشکر آپنے اُنکے ہمراہ اسقدر کیا ہے کہ تمام شہر عرب مین اتنی آبادی نہین ہے جسوقت یہ لوگ جائینگے اہل عرب خوف سے مقابلے مین نہ آئینگے اسی گفتگو مین کئی ماہ گذر گئے اور بادشاہ احد کو خیال ہوا کہ اسقدر زمانہ گذرا ابھی تک کوئی خبر اُن لوگون کی نہ آئی اور کچھ حال کسی اور کی زبانی بھی نہ معلوم ہوا کہ اُن سب پر کیا گذری لڑائی فتح ہوئی یا سب مارے گئے بادشاہ کو جو یہ خیال آیا اپنے اہل دربار سے مخاطب ہوکر کہا کہ چند آدمی عرب کیطرف روانہ کرو وہ جاکر دیکھین کہ جو لوگ یہان سے لشکر لیکر گئے ہین

آپر کیا گذری ابھی جنگ ہو رہی ہے یا فراغت پائی اگر فراغت ہوئی توکسکو فتح نصیب ہوئی اور کسنے
شکست اٹھائی اہل دربار نے کہا ہم آج ہی اُس خبر کے واسطے آدمی روانہ کرتے ہین بہت جلد
کیفیت آپکو معلوم ہو جائیگی یہ کہکے وزرا نے چند کس برائے خبر جانب عرب روانہ کیے اور
سب پر تاکید کر دی کہ خبردار جہانتک ممکن ہو جلد آنا دیر نہ لگانا وہ لوگ روانہ ہوئے ایک ماہ کے
بعد یہان آکے پہونچے ساکنان دیار عرب سے کیفیت جنگ دریافت کی ان لوگون نے سب حال
بیان کیا یہ جاسوس پھر احد کی جانب روانہ ہوئے اور ایک ماہ مین قطع راہ کرکے شہر احد مین داخل
ہوئے پہلے وزرا کو اپنے آنے سے اطلاع دی وزیرون نے ان سب کو اپنے پاس بلایا
کیفیت دریافت کی ان لوگون نے کہا ہم لوگون نے ساکنان شہر سے کیفیت جو دریافت کی انھون
نے کہا مدت ہوئی کہ ایک لشکر خانہ کعبہ کیطرف آیا دو روز کے بعد شکست کھا کے میدان سے بھاگ
گیا بہت سے لوگ اُنکے ساتھ کے مسلمان ہوئے اور نصف سے زیادہ قتل ہوئے باقی سب
لوگ مال و خزانہ چھوڑ کے بھاگ گئے وزرا نے جو یہ سنا آپس مین کہا کہ ہم لوگون نے جو خیال کیا تھا
وہ نہوا اور مسلمان پھر فتحیاب ہوئے مگر اب ایسی فکر کرنا چاہیے کہ بادشاہ کو کد ہو جائے اور خود
کوشش کرکے یہان سے روانہ ہو یہ سوچ کے وزرا نے اُن لوگون سے کہا کہ جب ہم تمھین حضور
بادشاہ مین طلب کرین اور سلطان کیفیت جنگ دریافت کرین تو اسطور سے کہنا کہ ہم لوگ
حسب الحکم عرب مین گئے اور وہان کے باشندون سے کیفیت جنگ دریافت کی انھون نے
جواب مین کہا کہ بادشاہ احد نے کیا فراری سوارونکو یہان بھیجا تھا وہ لوگ ایک دن بھی مقابلے
مین نہ ٹھہرے اور بخوف جان مسلمان ہو گئے اگر خود بادشاہ احد یہان آئین اور ایکبار جنگ کرین
تو حال معلوم ہو یا تو انکو بھی ہم لوگ مسلمان کرین یا قتل کرکے چھوڑین اور احد مین جاکر ہر ایک کو مسلمان
کرین اس طور سے تم بیان کرنا ہم لوگ اسکی گفتگو سلطان سے کر لینگے اُن لوگون نے قبول کیا
وزرا نے سب کو رخصت کیا آپ دربار مین بادشاہ احد کے آئے بادشاہ اُسوقت بھی یہی ذکر
کر رہا تھا کہ ابھی تک وہ لوگ بھی واپس نہین آئے جنکو خبر لینے کے واسطے روانہ کیا تھا وزرا نے
جاتے ہی کہا یا سلطان وہ لوگ وہان سے خبر لیکے آئے ہین اگر حکم ہو تو دربار مین طلب کیے
جائین تا حاضر ہو کر جو کچھ انھون نے سنا ہے خود عرض کرین بادشاہ نے کہا بلاؤ مین خود بھی انھین
کی زبان سے سننا چاہتا ہون وزرا نے ہرکارون سے کہا کہ جاکر اُن لوگون کو بلا لاؤ چوبدار باہر
آئے یہ لوگ تو پہلے سے یہان منتظر تھے ہی جیسے ہی چوبدارون نے آکے اُنسے کہا یہ اُن کے
ہمراہ اندر آئے بادشاہ کے پاس پہونچے شاہ احد نے دریافت کیا کہ تم لوگون نے وہان جاکے
دریافت کیا تو کیا معلوم ہوا اُن لوگون نے جواب دیا کہ جب ہم یہان سے گئے پہلے خانہ کعبہ
کے قریب پہونچے وہان کسی کا پتہ نہ پایا مجبور ہو کے لشکر عرب مین آئے اور وہان اُس جنگ
کی کیفیت دریافت کی ساکنان شہر نے جو جو کلمات آپکی شان مین کہے ہین ہم لوگون کی مجال
نہین جو انکو زبان سے نکال سکین مگر صرف اسقدر عرض کیے دیتے ہین کہ آپ کے لشکر نے
شکست کھائی اور سب فرار ہوئے مسلمانون نے انکا تعاقب کیا خوب تلوار چلی سردار بخوف جان

مسلمان ہوئے اور بہت سے قتل ہوئے نصف سے کم زندہ بچے وہ نہین معلوم بخوف حضور کس
طرف نکل گئے مگر ساکنان عرب کو اپنی جرأت وشجاعت پر بڑا ناز ہے آپ کی شان مین جو جو
کلمات کہے ہین ہم لوگ انکو کیونکر بیان کرین اگر خبر لینے کو نہ جاتے تو یہان واپس بھی نہ آتے جو کچھ
ہوتا جواب باصواب دیتے وہ لوگ ہمین بھی قتل کرتے مگر حق نمک سے ادا ہو جاتے بادشاہ
نے جو یہ گفتگو ان سب کی سنی کہا ارے اُن لوگون نے مجھے کیا کہا سب نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ
کو کہا اُسکو ہم کیونکر ظاہر کرین جو کلمات انھون نے اپنی زبان سے نکالے ہمسے ہرگز ادا نہ ہونگے
بادشاہ نے کہا مین نے تم لوگون کی گستاخی معاف کی بیان کرو مین بھی تو آگاہ ہون کہ انھون
نے کیا کہا ہے سب نے کہا کہ اہل عرب کا یہ قول ہے کہ شاہ اُحد اگر خود بھی آتے تو اسی طرح
ذلت اُٹھا کر یہان سے جاتے کچھ بن نہ پڑتا یا تو ہم لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوتے یا اسلام
قبول کرتے اے سلطان یہ سب اُن باتون کا خلاصہ ہے جو اُن لوگون نے بیان کی تھین اور یہ بھی
کہا تھا کہ وہان جسقدر لوگ ہین سب فراری ہین کسی کو جنگ کرنے کا سلیقہ نہین ہے سب فراری
احد مین جمع ہین ہم لوگ کیا عرض کرتے اسکا مزہ جب ہے کہ آپ خود لشکر کشی کیجیے اور وہان چلکر
ان لوگون سے مقابلہ کرکے سب کو زیر کیجیے تب انھین کیفیت جرأت بہادران معلوم ہو بادشاہ
نے جو یہ تقریر سنی وزرا سے کہا مین نے ناحق ان فراریون کو کعبہ کی جانب روانہ کیا اگر جانتا کہ
یہ لوگ ایسے ہونگے تو ہرگز روانہ نہ کرتا اور خود لشکر ہمراہ لیکر جاتا مگر اب لازم ہوا کہ بہت جلد لشکر کشی
کرکے جاؤن اور اُن لوگون کو اپنی جرأت دکھاؤن جب تک مین نہ جاؤنگا وہ لوگ زیر نہونگے وزرا
نے کہا اے شہریار خادم آپ سے بہتر نہین سمجھ سکتے واقعی اسوقت جو کچھ حضور فرماتے ہین یہ بہت
صحیح ہے ایکدفعہ وہان ایکبار تشریف لیجانا ضرور ہے جبتک آپ وہان جاکر ایکبار اُن لوگون کو زیر نہ
کرینگے اُسوقت تک سب مسلمان ایسی ہی باتین کرتے رہین گے اور کسی کو آپ کی جرأت پر
یقین نہوگا بادشاہ احد نے کہا کہ لشکر مین حکم دو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین اور تم لوگ
بھی انتظام کرو مین بہت جلد یہانسے جاؤنگا اور مسلمانون سے کعبہ کو خالی کرالونگا وزرا کا تو
خاص منشا یہی تھا اُسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا ایک ماہ تک درستی کی
بعد ایک مہینے کے وزرا نے بادشاہ سے آکر کہا کہ اے شہریار سب سامان درست ہے جب
مزاج مبارک مین آئے یہان سے سفر کیجیے بادشاہ اُحد نے کہا اگر سب سامان درست ہے
تو مین کل یہانسے روانہ ہوجاؤنگا وزرا بہت خوش ہوئے لشکر مین اُسیوقت اطلاع دی کہ کل
صبح سے سب لوگ مسلح ومکمل رہین سلطان یہان سے سفر کرینگے جانب ملک عرب روانہ ہونگے لشکر
مین سب لوگون نے اُسی شب چلنے کا سامان درست کرلیا جن جن کو عزیزون سے ملنا ضروری تھا
سب جاکر رخصت ہوئے دوسرے روز علے الصباح بادشاہ اُحد لشکر گران ہمراہ لیکر وہانسے
روانہ ہوا وزرا کو اپنے ملک مین براے انتظام چھوڑ دیا صاحب دفتر نے اس جگہ پر لکھا ہے کہ
جب سلطان احد روانہ ہوا اسکے ہمراہ سات لاکھ جوان زرہ پوش تھے اور علاوہ انکے اور
لوگ معمولی جیسے کہ لشکرون مین ہوا کرتے ہین کثرت سے تھے اُس روز تو شہر سے باہر نکلکر قیام

کیا لشکر بھی اُترا دوسرے روز آگے روانہ ہوا ایک ماہ کے عرصہ مین قریب ملک عرب پہونچا لوگون نے صاحبقران زمان کو خبر دی اور امیر کو ضرورت اجازت ہوئی صاحبقران نے اجازت جنگ حاصل کی اور سرداران عرب کو اپنے ہمراہ لیکر حضرت نے مکہ سے سفر کیا اور خانۂ کعبہ کیطرف روانہ ہوئے جسوقت صاحبقران قریب خانہ کعبہ پہونچے امیر نے احرام باندھا پہلے حج بیت اللہ سے فراغت کی پھر مقابلہ حریف کے واسطے روانہ ہوئے جب صاحبقران قریب لشکر بادشاہ احد پہونچے سرداران عرب نے جو کثرت لشکر بادشاہ احد دیکھی صاحبقران سے عرض کی کہ آپ نے کثرت لشکر ملاحظہ فرمائی امیر نے فرمایا خدا مالک ہے وہی ظفر دیگا اُس مرتبہ جو لوگ لشکر ہمراہ لیکر آئے تھے وہ بھی بہت تھے مگر خدا نے اُنپر بھی فتحیاب کیا اب اُسی معرکہ کی خفت اُٹھائے ہوئے لوگون نے جاکر بادشاہ سے شکایت کی اُسکو غیرت آئی لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے خدا اسپر بھی فتح دیگا کچھ زیادتی لشکر سے فتح نصیب نہین ہوتی ہے بلکہ افضال الٰہی سے اور امداد غیبی سے ایک دوسرے پر فتح پاتا ہے یہ فرماکر صاحبقران نے خیمون کے واسطے مقام تجویز فرمایا خواجہ نے بارگاہین وہین استادہ کرائین امیر بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب شریفان عرب اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مصاحبین سلطان احد نے جاکر بادشاہ سے کہا کہ لشکر مسلمانان بھی آگیا ہے بادشاہ نے جو یہ خبر پائی کہا مین بہت مشتاق ہون دیکھون عرب کے باشندے کیسے ہین مین نے ان لوگونکے قوی الجثہ اور حسین ہونے کی بہت تعریف سنی ہے اسوقت چلکر دیکھونگا یہ کہکے اپنی بارگاہ سے اُٹھا باہر آیا لوگون سے کہا بارگاہین لشکر عرب کی کسطرف ہین لوگون نے کہا آپکے سامنے جو بارگاہین معلوم ہوتی ہین یہی لشکر ہے بادشاہ نے کہا اور لوگ اُنکے کہان ہین یہ تو چند بارگاہین چند خیمے معلوم ہوتے ہین لشکر کے اور لوگ کہان ہین سب نے کہا کہ ان لوگونکا لشکر یہی ہے اور لشکر نہین رکھتے بادشاہ نے کہا مین ناحق اُنکے مقابلے کو آیا اگر جاہون تو مین تنہا جاکر ان سب لوگونکو زیر کر لون مین یہ سمجھے تھا کہ وہ لوگ بھی لشکر بیشمار رکھتے ہونگے سب جوان قوی ہیکل ہونگے اتنے سے مجمع پر ان لوگون کو یہ ناز ہے مصاحبین نے کہا اے شہریار آپ کا فرمانا بہت بجا ہے ہم لوگون کو بھی یہ حال معلوم نہ تھا ورنہ آپ کو ہرگز رائے نہ دیتے کہ آپ تشریف لائین اور اُن لوگون سے مقابلہ کرین مگر ابتو آپ تشریف لائے ہین ان لوگون سے مقابلہ کیجئے واپس چلنا بھی خلاف ہے نام بدنام ہوگا بادشاہ احد نے کہا مجھے ان لوگون سے مقابلہ کرتے یہی خیال ہوتا ہے کہ سب یہی کہینگے کہ سلطان نے کن لوگون سے مقابلہ کیا اگر ایسا ہی شوق جنگ تھا تو کسی برابر والے سے مقابلہ کرتے تو لطف جنگ حاصل ہوتا مصاحبین نے کہا اے شہریار یہ خیال بھی آپکا بجا ہے مگر اور کوئی ایسا نہین کہہ سکتا جسوقت سب یہ سنینگے کہ سلطان اُحد نے صاحبقران زمان کو شکست دی تو ہر ایک کے دل مین یہ خیال ہوگا کہ واقعی سلطان نے کار نمایان کیا کیونکہ جیسے شان وشوکت حمزہ کی ایسی تھی جسکے سبب سے ہر ایک اُسکی تلوار کا لوہا مانے ہوئے ہے اب اس حال کی کسی کو کیا خبر کہ حمزہ کا جاہ وحشم باقی نہین اگر یہ امر مشہور بھی ہوگا تو بھی آپ کی نیکنامی ہے اور

اس شخص کا آپ کے ہاتھ سے قتل ہونا بھی بہت اچھا ہے کیونکہ حمزہ نے کیسے کیسے بزرگان دین کو قتل
کیا اور کیسے کیسے عبادت خانے ہم لوگون کے برباد کیے اس سبب سے بھی سب آپکی
تعریف کرینگے اور بہت سے بادشاہون پر آپکی ہیبت بھی ہوگی مصاحبین نے جو یہ باتین کین
سلطان احمد نے کہا اگر تم لوگ ایسی باتین نہ کرتے تو مین ہرگز مقابلہ نہ کرتا بادشاہ احمد یہ کہہ رہا
تھا کہ صاحبقران زمان امیر حمزۂ عالیشان اپنی بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادمون نے کرسیان
بچھا دین بادشاہ نے جو صاحبقران کو دیکھا اپنے ہمراہیون سے پوچھا کہ یہ عرب ضعیف کون ہے
اس ضعیفی مین اسکی یہ کیفیت ہے کہ جوانون سے بہتر ہے کیا رعب وداب ہے معلوم ہوتا ہے
کہ یہی سردار ہے سب نے کہا کہ حمزہ عرب یہی ہے اسی نے بزرگان دین کو قتل کیا ہے اور اسی
نے ہم لوگون کے عبادت خانے برباد کر دیئے ہین بادشاہ نے کہا اس کو اپنی جرأت پر
ناز ہے اور لوگ جو اسکے ہمراہ ہین وہ اس رعب وداب کے نہونگے سب نے کہا کہ اگر
کوئی اور باہر آئیگا آپ ملاحظہ فرما لینگے یہ ذکر تھا کہ امیر ثانی اپنی بارگاہ سے برآمد ہوئے
بادشاہ نے امیر ثانی کو دیکھکر کہا کہ یہ شخص کون ہے سب نے کہا کہ یہ صاحبقران ثانی فرزند
حمزہ عرب ہے امیر ثانی کے بعد اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون سے باہر آئے بادشاہ
نے جو سب کو دیکھا بہت متعجب ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا اس لشکر مین جسقدر لوگ ہین سب
ایک صورت کے ہین واقعی یہ سب شجاع بھی ہونگے انکی قلت پر نظر نہ کرو یہ ضرور میرے
لشکر سے اچھی طرح مقابلہ کرینگے اور خوب لڑینگے یہ ذکر کرتا ہوا اپنی بارگاہ کے اندر آیا تخت
پر بیٹھا سب لوگ اسکے سامنے آکر بیٹھے بادشاہ نے کہا اگر حمزہ میری اطاعت قبول
کرے تو مین اُسکو اپنی کل فوج کا سردار بناؤن اور تمام مملکت کو اس کے انتظام مین دون
لوگون نے کہا یہ امر غیر ممکن ہے بادشاہ نے کہا مین ایک نامہ اُسکے پاس بھیجتا ہون دیکھون
کیا جواب دیتا ہے مصاحبین نے کہا اے شہریار حمزہ بڑا حاضر جواب ہے آپ اُسکو نامہ روانہ نہ
کرین ورنہ وہ جواب ایسا دیگا کہ ناگوار خاطر مبارک ہوگا بادشاہ نے کہا ابتو اُس کی سب ہی باتین ناگوار
خاطر ہونگی اگر ایسا ہی ہوگا تو کیا مضایقہ ہے مین کیون غافل رہون کیا اچھا ہو اگر وہ راضی ہو جائے اور میری
اطاعت قبول کرے سب نے کہا ایسا بہت سے شہریارون نے کیا ہے مگر حمزہ نے
آجتک کسی کی اطاعت قبول نہین کی آپ بیکار اُسکو نامہ لکھتے ہین بادشاہ نے جواب دیا
کہ حمزہ مرد عاقل معلوم ہوتا ہے اسوقت مین کوئی جواب ایسا نہ دیگا کہ جو میرے خلاف ہو کثرت
لشکر کو دیکھکر وہ بھی گھبرا گیا ہوگا جواب سمجھ کے دیگا سب لوگ خاموش ہو رہے بادشاہ نے
میر منشی کو بلایا کہا نامہ اس طریقہ سے لکھو کہ حمزہ کو یہ معلوم ہو کہ بادشاہ کو میرے حال پر رحم آیا
ہے اور ازراہ قدردانی مجکو طلب فرماتے ہین مطلب یہ کہ اے حمزہ مین ایک مدت سے
تیری شجاعت کی تعریف سنتا تھا اور مجھے بہت شوق تھا کہ ایکبار تجھے دیکھون اتفاق سے
یہ وقت ہاتھ آیا آج جو تجھے دیکھا بہت ضعیف پایا گو تیری شجاعت کے ذکر سنکر مجھے شوق جنگ
پیدا ہوا تھا مگر اب تجھ مین وہ طاقت و قوت کہان باقی ہے اسی سبب سے مجھے تیرے حال پر رحم آیا کہ

اس ضعیفی مین تو میرے لشکریون کے ہاتھ سے ذلیل نہو یہان سب جوانان شیر دل موجود ہین اور تیرے
ہمراہی سب ضعیف ہین ایک دم مین یہ سب کو زیر کرینگے سب کے ساتھ تو بھی مبتلاے
مصیبت ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب ضعیفی مین بدنامی کا خیال کر اور میری اطاعت قبول کر کہ
مین تجھے اب بھی اپنے لشکر کا سردار بناؤنگا اور انتظام ملک تیرے حوالے کرونگا منشی نے
اس مضمون کو لکھا بادشاہ نے کہا ہمارا چوبدار خاص اس نامے کو لیجائے اور ابھی اس کا
جواب لائے چوبدار اسی وقت اس نامے کو لیکر صاحبقران زمان کی بارگاہ کے قریب آیا لوگون
نے اسکو روکا چوبدار نے نامہ دکھایا ملازمین صاحبقران نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ ہم تمھاری اطلاع
کرتے ہین جو حکم صادر ہوگا وہ کیا جائیگا یہ کہکے خادمان صاحبقران نے بارگاہ امیر مین
اطلاع کی کہ ایک نامہ دار بادشاہ احمد کا آیا ہے اور ایک نامہ بھی لایا ہے صاحبقران
نے فرمایا اندر بلا لو ہرکارے باہر آئے نامہ دار کو اپنے ساتھ اندر لیگئے امیر نے نامہ دار
کو دیکھا کہ لباس زرین پہنے ہوئے ہے سونے کا عصا ہاتھ مین لیے ہوئے امیر نے اپنے
سردارون سے فرمایا کہ یہ چوبدار خاص معلوم ہوتا ہے کسی غرض خاص سے بادشاہ نے
نامہ بھیجا ہے مگر چوبدار نے جو امیر کی شان وشوکت بزرگانہ کی تو رعب صاحبقران اسپر
غالب ہوا چوبدار نے جھک کے سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر فرمایا اے چوبدار
کسکا نامہ لایا ہے چوبدار نے نامہ نذر کیا صاحبقران نے لفافے کو چاک کیا نامہ پڑھنا شروع
کیا جب تمام وکمال عبارت پڑھ چکے نامہ دار سے فرمایا کہ ہماری طرف سے یہ جواب دینا کہ
بہت سے کفار نے اس مضمون کے نامے مجھے روانہ کیے اور اپنی جان بچانے کی صورتین
نکالین مگر مین نے سب کے جواب مین جو شرط کر دی وہ بھی ہر ایک کو معلوم ہے اور اگر
تمھارا بادشاہ آگاہ نہو تو اس سے کہدینا کہ اسلام قبول کرنے سے عبث انکار کرتے ہو کفر کو
ترک کرو شب و روز میرے پاس رہنا ہوگا تمھاری یہی غرض ہے کہ مین تمھارے لشکر کا
انتظام کرون اسکے واسطے بھی مین تمھین ایک منتظم دونگا اور تمھاری سلطنت کی ترقی کی بھی صورتین
بہت کچھ پیدا ہو جائینگی اور جبتک تم اسلام قبول نہ کروگے مین ہرگز تمھارا دوست نہین
سر میدان تمھارا سر بھی جدا کرونگا اور تمھاری فوج کو بھی تباہ کرونگا جو جو تکلیفین مجھسے پہونچائی
جائینگی تمھین پہونچاؤنگا اگر تمھین اپنی جان عزیز ہے اور میری محبت تمھارے دل مین ہے تو
اسلام قبول کرنے سے انکار نہ کرو باقی جواب اس نامے کا میدان جنگ مین دیا جائے گا
چوبدار نے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ تحریر فرماوین تو مناسب ہے امیر نے فرمایا ایسے
مہمل نامے کا جواب لکھنا بیکار ہے اگر کوئی مطلب ضروری ہوتا تو مین اسکا جواب لکھ دیتا چوبدار
بجز ازین زیادہ نہ کہ سکا سلام کر کے بارگاہ کے باہر آیا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا بادشاہ
احد اسکا منتظر تھا نامہ دار اسکی بارگاہ مین آیا بادشاہ نے اس کی صورت دیکھتے ہی کہا اے
نامہ دار کیا جواب لایا نامہ دار نے کہا کہ مجھسے حمزہ نے کچھ نہین کہا بادشاہ نے کہا
کیا جواب نامے کا اپنے ملازم کے ہاتھ مجھے بھیجیے گا نامہ دار نے کہا جواب بھی نہین آنے گا

بادشاہ نے کہا آخر جب تو نے نامہ دیا تو اُسنے نامہ پڑھکے کیا کہا چوبدار نے جواب دیا کہ
جو کچھ اُنھون نے کہا ہے مین سوے ادب سمجھکر اُسکو عرض کرنا نہین چاہتا ہون بادشاہ نے کہا
جو کچھ کہا ہے تو شوق سے بیان کر تجھے کیا عذر ہے چوبدار نے کہا جب مین نے جاکر نامہ
دیا اور حمزہ نے اُس نامے کو پڑھا مجھے یہ جواب دیا کہ ایسے نامے بہت کفار نے میرے پاس
بھیجے مین نے اُنکے جوابات جو دیئے وہ سب کو معلوم ہین اگر تیرے بادشاہ کو اُسنے آگاہی نہو
تو کہدینا کہ اسلام قبول کرنے مین کیا انکار ہے اگر میری محبت تمھارے دل مین ہے تو اپنے مذہب
باطل کو ترک کرو اور دین حق اختیار کرو تمھاری سلطنت کی ترقی بھی کردیجائیگی اور انتظام لشکر
بھی ہو جائیگا یہ باتین بالکل خلاف ہین بہت سے کافر اپنی جان بچانے کی غرض سے ایسی ہی
باتین بنایا کرتے ہین ہمین اسکا جواب تحریری ہرگز نہ دونگا زبانی جاکر کہدینا اور جو باتین
علاوہ اسکے تحریر ہین اُن سب کا جواب کل میدان جنگ مین دونگا بادشاہ احد کو یہ بات
سنکر غصہ آیا اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا کہ تم لوگ جیسا حمزہ کو کہتے تھے ویسا ہی ہے
اُسکو ذرا بھی عقل نہین ہے یہ بھی نہ سمجھا کہ بادشاہ احد کے پاس اسوقت اسقدر لشکر موجود ہے
اگر وہ چاہیگا تو ایک دم مین ہم لوگون کو اسیر کرلیگا ایسا واہیات جواب دیا اب مین بالکل اُسکا
لحاظ نہ کرونگا اور کل میدان جنگ مین اسکا سر اپنی تلوار سے جدا کرونگا خود اُس کے مقابلے
مین جاؤنگا ہنر جنگ دکھاؤنگا مصاحبین نے کہا اے شہریار آپ اُس سے کیا مقابلہ
فرمائینگے آپ کے واسطے باعث ہتک ہے کہ آپ اُس سے مقابلہ کرین غلامان جانباز
کس واسطے موجود ہین یہ لوگ اُس سے مقابلہ کرینگے بادشاہ نے کہا ایسے شخص کا میرے
ہاتھ سے قتل ہونا اچھا ہے اور کوئی اگر اسکو قتل کریگا تو نازیبا ہے حمزہ نام آور شخص ہے اُسنے
بہت سی لڑائیان سر کی ہین بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا ہے اگر وہ میرے ہاتھ سے قتل
ہوگا تو لوگون کو میری ہیبت ہوگی اور سب یہی کہینگے کہ شاہ احد نے حمزہ کو قتل کیا
مصاحبین نے پھر اس سے کہا کہ آپ اُس سے اگر مقابلہ کرینگے تو اسوقت جو بات آپ کو
حاصل ہے یہ نہ رہیگی ابھی سب لوگ آپکو شجاعت و بہادری مین بیمثال جانتے ہین اور کسی کو آپ
کا ہم نبرد تصور نہین کرتے غرض اس طرح کی باتین کرکے مصاحبین نے اس کے خیال کو
تبدیل کیا بادشاہ نے کہا اسوقت طبل جنگ کے واسطے اجازت دو کہ لشکر مین طبل جنگ بجے
ملازمین لشکر مین آئے کہا بادشاہ کا حکم ہے کہ لشکر مین طبل جنگ بجے ملازمین نے اُسی وقت
طبل پر چوب لگائی ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران مین آئے
پہلے ہاتھ اُٹھاکے دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران بادشاہ احد کے لشکر مین طبل جنگ بجا ہے
وہان یہی چرچا ہو رہا ہے کہ کل میدان جنگ مین جائینگے ہنر جنگ دکھائینگے اُن لوگون
کو اپنی کثرت پر زیادہ ناز ہے جانتے ہین کہ مسلمان بہت کم ہین کیونکر مقابلہ کرینگے صاحبقران
نے فرمایا خدا مالک ہے فتاح حقیقی اُسکا نام ہے وہی فتح دیگا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی
و بتائید ربانی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین

تیاریان جنگ کی ہونے لگین اسی سامان مین رات بسر ہوئی اور آفتاب عالمتاب پردۂ مشرق سے برآمد ہو کر فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا دنیا مین چار سو روشنی ہوئی صاحبقران زمان بیدار ہوئے خادمون نے برائے وضو پانی حاضر کیا امیر نے وضو کر کے نماز پڑھی ملازمین کشتیان سلاح کی لیکر حاضر ہوئے امیر نے ہتھیار زیب ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان سب سردار منتظر تھے صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے سب کو ہمراہ لیا جانب میدان جنگ روانہ ہوئے اُس طرف سے بادشاہ احد اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت گرز کا کھکر ہٹے بادشاہ نے ایک پہلوان سے کہا کہ تو میدان مین جا اور کسی سردار نامی کو تاک کر اپنے مقابلے مین بلا پہلوان میدان مین آیا امیر کے لشکر کیطرف دیکھا نگاہ اسکی صاحبقران ثانی سے لڑی مانند دیو کے پکارا کہ اے امیر ثانی میرے تمھارے اور ایک جنگ مین بھی مقابلہ ہوا تھا مگر اُس روز میرے دل کی حسرت نہ نکلی تھی آج اتفاق سے پھر تمھین یہان پایا آج کچھ میرے دل کی حسرت نکلے گی اگر شوق جنگ ہے تو میدان مین آؤ امیر ثانی صاحبقران زمان کے پاس آئے عرض کی یہ پہلوان مجھے اپنے مقابلے مین بلاتا ہے آپ سے اجازت کا امیدوار ہون صاحبقران نے امیر ثانی کو اجازت دی امیر ثانی میدان مین آئے اُس پہلوان نے کہا اے حمزہ ثانی تم نے مجھے نہین پہچانا میرا نام کاموس بن اشکبوس ہے ایک معرکہ مین مجھسے تمسے مقابلہ پڑا تھا مگر اُس روز میرے دل کی حسرت اچھی طرح نہ نکلی تھی آج مین دیکھونگا کہ تم مین کیسے کیسے ہنر جمع ہین امیر نے فرمایا اے کاموس مجھے مطلق نہین یاد کہ کب تجھسے مقابلہ ہوا مگر یہ جانتا ہون کہ تو بے فرار ہوئے میرے ہاتھ سے نہ بچا ہوگا یا کوئی اور مکر کر کے چلا گیا ہوگا کاموس نے جواب دیا کہ مین آجتک کسی لڑائی سے نہین بھاگا مگر اسوقت اور ہی سبب تھا جو مقابلہ موقوف رہا تھا خیر آج امتحان ہو جائیگا امیر نے کہا اب تجھے اختیار ہے اب زیادہ باتین نہ کر جنگے واسطے میدان مین آیا ہے پہلے اُسے انجام دے پھر اور باتین کرنا کاموس نے گرز گران سر اُٹھایا صاحبقران کے سر پر لگایا امیر ثانی نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا گرز سپر پر پڑا امیر گھوڑے پر قایم رہے ذرا بھی جنبش نہوئی کاموس متعجب ہوا کہا اے حمزہ ثانی مین جانتا تھا کہ تم میرا وار نہ اُٹھا سکو گے مگر کمال کیا کہ میرے گرز کا وار روک لیا اگر مین پہاڑ پر ایک گرز لگاتا تو ریزہ ریزہ ہو جاتا حمزہ ثانی نے مسکرا کے فرمایا اے کاموس اسقدر تکبر کو دل مین راہ نہ دے کہ تکبر مرد کیواسطے بہت برا ہے اگر وار کرنا ہے تو اور وار کر اور اگر ہمت پست ہوگئی ہے اور مقابلے کو جی نہین چاہتا تو اپنے لشکر مین واپس جا اور کسی کو بھیج کاموس نے کہا اے امیر ثانی مین اپنے لشکر مین یون واپس نہ جاؤنگا آج میرے تمھارے فیصلہ ہے کیا اتنی سی ضرب روک کے تمھین کچھ ناز ہو گیا ہے میرا پورا ہاتھ نہ پڑا تھا ایکی ضرب اگر روک کر مرکب پر قائم رہو تو مین جانون کہ تم مرد میدان ہو صاحبقران ثانی نے فرمایا اے کاموس تو اور وار بھی کر لے تیرے دل مین حسرت باقی نہ رہجائے کاموس نے گینڈے

کو روک کے رکابون مین پانؤن جما کے دونون ہاتھون سے گرز اُٹھایا صاحبقران نے سپر بھی نہ اُٹھائی اسنے وار کیا امیر نے بیچ مین اُسکا ہاتھ روک لیا پنجہ مروڑ کے گرز چھین لیا لشکر مین صدائے تحسین بلند ہوئی کاموس خفیف ہوا میان سے تلوار نکالی اور کہا اے امیر ثانی یہ تیغ میری بے امان ہے کیا ہوا اگر کچھ وار گرز کے خالی گئے مگر اب اس تلوار سے پناہ پانی مشکل ہوگی صاحبقران نے فرمایا اے کاموس جیسے گرز کی ضربین چھین ویسا ہی کچھ تیغ زنی بھی جانتا ہوگا امیر ثانی نے جو یہ فرمایا اس کو اور زیادہ ندامت ہوئی کہا اے عرب تو اپنے تئین بڑا مرد میدان تصور کرتا ہے دیکھون اب میری تلوار سے کیونکر بچتا ہے یہ کہکے اس نے وار کیا صاحبقران نے تلوار کو سپر پر روکا اسنے دوسرا وار بصد چالاکی کیا امیر نے بازو بچا کے قبضے پر ہاتھ ڈال دیا تلوار اس کے ہاتھ سے چھین لی توڑ کے پھینکدی پھر تو کاموس اور زیادہ خفیف ہوا کہا اے عرب تو نے مجھے دو لشکرون کے درمیان مین ذلیل کیا ہے مین تجھے زندہ نہ چھوڑونگا امیر نے فرمایا پہلے اپنے حربے درست کر پھر مجھسے کچھ کہنا کاموس نے کہا اے عرب اب مین تجھسے کشتی لڑونگا امیر نے فرمایا اگر یہ ارادہ ہے تو مین انکار نہین کرتا یہ کہکے صاحبقران مرکب سے اترے کاموس بن اشکبوس بھی گینڈے سے نیچے آیا دوڑ کے صاحبقران ثانی کی کمر مین ہاتھ ڈال دیا امیر نے اس کو زمین سے اُٹھالیا صاحبقران اول امیر ثانی کی یہ قوت دیکھکر خوش ہوئے لشکر مین سب کی زبان سے کلمۂ تحسین نکلا امیر ثانی نے چکر دینا شروع کیا کاموس نے جب اسلام قبول نہ کیا امیر ثانی نے اسکو اس زور سے زمین پر پٹکا کہ اس کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے بادشاہ احد نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ واقعی یہ لوگ بڑے صاحب قوت ہین کاموس سے پہلوان کو زمین سے اُٹھالیا اُس کے سب حربے چھین لیے اسنے مقابلہ کرنے کو دیو چاہئیں یہ کہکر اُسنے ایک پہلوان کی طرف پھر اشارہ کیا وہ بھی صف سے کلمات لاف وگزاف منھ سے نکالتا ہوا میدان کی طرف چلا امیر ثانی کے سامنے پہونچ کے کہا اے حمزہ ثانی آگاہ ہو کہ مین ارچند قوی گردن ہون مین نے یہ مشق بہم پہونچائی ہے کہ پورا نیزہ پہاڑ مین غرق کر دیتا ہون مجھسے آجتک فن نیزہ بازی مین کسی نے مقابلہ نہین کیا ہر شہر مین میرا نام مشہور ہے تمھاری جرات وہمت کی بہت دنون سے تعریف سنتا تھا کہ تم بھی فنون جنگ مین کامل ہو اس کی کیفیت جنگ مین بھی دیکھی اب چاہتا ہون آج تمسے مقابلہ ہو جائے امیر نے فرمایا جو حربہ رکھتا ہو پیش کر ارچند قوی گردن نے جواب دیا کہ مین سوائے نیزے کے اور کسی حربے سے جنگ نہین کرتا صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہے نیزہ ہی سے جنگ کر ارچند قوی گردن نے نیزہ اُٹھایا بند باندھنا شروع کیا دو تین وار صاحبقران پر کیے امیر ثانی نے سب وار اسکے خالی دیئے ارچند قوی گردن متحیر ہوا گھوڑے کو روک کے کھڑا ہوا کہا اے صاحبقران ثانی واقعی مین نے تمھین جیسا سنا تھا پایا مگر اب مین کچھ آخری وار کرتا ہون اگر اسسے بچ جاؤ تو مین تمھین مرد میدان تصور کرون امیر نے فرمایا

اجازت کی کیا ضرورت ہے مین تیرے مقابلہ مین موجود ہون جو وار تیرا جی چاہے کر ارچند قوی
گردن نے نیزے کے وار کرنا شروع کیے جب بہت سے وار صاحبقران نے خالی دیے
اور امیر ثانی کو یہ خیال آیا کہ یہ بھی اسکی ایک گھات ہے مجکو تھکا کر قتل کرنا چاہتا ہے تو صاحبقران
ثانی نے تلوار میان سے لی اور کہا اے ارچند قوی گردن ہوشیار رہنا اور سمجھ کے وار
کرنا ارچند قوی گردن نے کہا مین ہوشیار ہون تم تلوار کا وار کرو مین نیزے پر روکون گا
صاحبقران نے فرمایا مین وار کرتا ہون ہوشیار رہنا ارچند ہوشیار ہوگیا صاحبقران
نے تلوار کا وار کیا ارچند قوی گردن نے چاہا نیزے کی ڈانڈ پر روکون مگر دست
زبردست صاحبقران تلوار نے نیزے کی ڈانڈ کو کاٹا ارچند قوی گردن کے خود پر
پڑی خود کو کاٹ کے سر مین در آئی اسکو دوپارہ کر کے گینڈے کے دو ٹکڑے کیے
زمین پر جا کے ٹھہری صاحبقران نے آفرین و مرحبا ارشاد فرمایا امیر ثانی نے سلام کیا اسکے
بعد اور آٹھ پہلوان لشکر کفار سے آئے باری باری صاحبقران کے ہاتھ سے قتل ہوے
جب دس پہلوان ایک وقت مین صاحبقران ثانی نے قتل کیے بادشاہ احد کے ہوش
اڑ گئے اپنے سردارون سے کہا کہ اب مجھے ان لوگون کی جرأت معلوم ہوئی کہ یہ لوگ
لشکر سے مقابلہ کرنا بڑی بات نہین جانتے ہین اسکے واسطے مجھے اب اور انتظام کرنا پڑا
مگر تو وقت مراجعت آگیا ہے دن بالکل باقی نہین اب طبل بازگشت بجوائے دیتا ہون کل
دیکھا جائیگا یہ کہکے اسنے لشکر مین اطلاع دی کہ طبل بازگشت پر چوب پڑے امیر ثانی میدان سے فتح و فیروزی
واپس آئے صاحبقران نے بہت کچھ تحسین و آفرین کی اپنے لشکر کیطرف واپس ہوئے
مگر بادشاہ احد جو اپنی بارگاہ مین آیا اپنے مصاحبین سے کہا کہ آج مین نے ترکیب جنگ
مسلمانان دیکھی واقعی یہ لوگ بلا کے ہین لشکر اگرچہ کم رکھتے ہین مگر ان مین سے ایک ایک ہزار ہزار
پر بھاری ہے ان لوگون سے یون مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے کل جسوقت کوئی سردار
میدان مین آئے اور اسکے مقابلے کے واسطے کوئی ہمارے لشکر سے بھی جائے تو سب
لوگ سپر جنگ کے واسطے آگے بڑھ جانا جب اسکو مصروف وغا دیکھنا اسوقت دھوکا دیکر لوٹ
پڑنا زندہ نہ چھوڑنا سب نے اس رائے کو پسند کیا بادشاہ نے کہا اگر اُس طرف کچھ لوگ
امداد کو بڑھین تو ادھر سے تمام لشکر لوٹ پڑے اور جنگ مغلوبہ کر کے عربون کو پسپا کر دین
مصاحبین بادشاہ اُٹھے لشکر مین آ کے سب کو تعلیم کیا کہ کل اسطرح جنگ کرنا اور جو اسکے خلاف
کریگا وہ سزائے سخت پائیگا لوگون نے جواب دیا کہ ہمکو حکم سلطان سے انحراف کرنے کا کیا سبب
ہے مگر مسلمانون سے لڑ کر عہدہ برآ ہونگے مصاحبین بادشاہ نے کہا تمھین ایسی باتین کہنا زیب نہین
ہین جو تمھین حکم سلطان ہو اُسکے موافق کرو سب لوگ خاموش ہو رہے اُس شب مین سب کو
اضطراب اسدرجہ رہا کہ کسی کو نیند نہ آئی جب سحر ہوئی اور لشکر اسلام سے آواز اذان آئی
تو سب کافر خواب غفلت سے بیدار ہوے بادشاہ احد اپنی بارگاہ سے باہر آیا
گھوڑے پر سوار ہوکے لشکر کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان کے روانہ ہوا اس طرف سے

صاحبقران نامدار ادا ے فریضۂ سحر سے فراغت حاصل کرکے سلاح ذات پر آراستہ کرکے
بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر کشور گیر نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار
ہوئے سب سردار ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہوے امیر میدان جنگ مین تشریف لائے لشکر کی
صفین درست ہوئین نقیبون نے نکلکر نقابت کی کڑکیت کڑکا کھکے ہٹے بادشاہ احد نے ایک
جوان کی طرف اشارہ کیا یہ بھی کہدیا کہ امیر ثانی کو بلانا اور کسی سے مقابلہ نہ کرنا وہ پہلوان لشکر سے
نکلا میدان مین آکے سلحشوری دکھا کے لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہوا کہا اے امیر ثانی کل تمنے دس
جوان میرے لشکر کے قتل کیے آج مین چاہتا ہون کہ تمسے مقابلہ کرون امیر ثانی صاحبقران
زمان کے قریب حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران پہلوان مجکو اپنے مقابلے مین بلاتا ہے
اجازت مرحمت فرمائیے امیر نے فرمایا جاؤ خدا کے حوالے کیا حفظ رسول مین دیا امیر ثانی
میدان مین آئے اُس پہلوان نے کہا اے امیر ثانی آگاہ ہو کہ بہمن سرہنگ میرا نام ہے
بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کیا ہے سب میری اطاعت کے حلقے اپنے کانون مین
ڈالے ہین تمھاری جرأت وشجاعت کے شہرے سنے ہین آج مین دیکھون کہ تو کیسا مرد میدان
ہے امیر نے فرمایا مین تیرے سامنے موجود ہون جو مزاج مین ہو حربہ پیش کر اُسنے تلوار میان
سے لی صاحبقران پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے لشکر شاہ احد کے لوگ تماشا دیکھنے کو
آگے بڑھ آئے امیر ثانی وبہمن مین تلوار چلنے لگی بہمن نے متواتر صاحبقران پر دس وار کیے
مگر امیر ثانی نے سب وار خالی دیئے صاحبقران تو اُس طرف جنگ مین مصروف تھے اور
سرداران اسلام بھی بغور کیفیت جنگ دیکھ رہے تھے کہ بادشاہ احد نے اپنے لشکریون
کو اشارہ کیا یہ لوگ تو اس بات کے منتظر تھے چارون طرف سے ٹوٹ پڑے صاحبقران
زمان نے جو دیکھا کہ امیر ثانی کو چارون طرف سے لوگون نے گھیرا ہے امیر نے بھی
اسپ صبادم کو مہمیز کیا امیر کے بڑھنے سے اور سب سردار بھی آگے بڑھے بادشاہ
احد نے سب لشکر کو اشارہ کیا صاحبقران زمان بعد تعجیل امیر کے قریب آپہونچے اُس طرف
لشکر احد کے لوگ آئے تلوار چلنے لگی صاحب دفتر نے اس مقام پر لکھا ہے کہ تین شبانہ
روز تلوار چلی اور صاحبقران زمان اور امیر ثانی برابر لشکر کفار سے جنگ کرتے رہے
کیفیت لشکر کفار کی یہ تھی کہ جب سو تھک جاتے تھے تو وہان سے ہٹتے تھے اُنکی جگہ پر اور سو
پہلوان آتے تھے ایک ایک سردار کو سو سو دو دو سو پہلوان اسطرح گھیر کر لڑتے تھے جب
تیسرا روز ختم ہوا تو بادشاہ احد تاب مقابلہ نہ لایا لشکر کی ہمت مین بھی فرق آگیا سب کے
پاؤن میدان کارزار سے اُٹھ گئے امیر نے باآواز بلند کہا ہان اے بہادرو یہ وقت ایسا
ہے کہ پھر ہاتھ نہ آئیگا ان کافرون کا تعاقب نہ چھوڑنا سب نے گھوڑون کی باگین اُٹھا دین لشکر
کفار گریزان ہوا ایک روز کامل سب لشکر بھاگتا چلا گیا جب دوسرا دن شروع ہوا اور باشندگان
احد مین طاقت فرار بھی باقی نہ رہی بادشاہ تو چند سردارون کے ہمراہ نکل گیا مگر اور سب لشکری
مجبور ہوکے وہین ٹھہر گئے اور سب نے صاحبقران کی خدمت مین عرض کی یا امیر ہم

اسلام قبول کرتے ہین ہمکو پناہ دیجیئے صاحبقران زمان ٹھہر گئے سب لوگ حاضر خدمت فیضدرجت صاحبقران زمان ہوئے امیر نے سب کو کلمہ پڑھایا سب نے اسلام قبول کیا صاحبقران ثانی نے اُس روز وہین قیام کیا ملازمین امیر نے سب سامان درست کیا صاحبقران زمان نے مع ہمراہیون کے خاصہ نوش فرمایا اور وہان سے اپنے لشکرگاہ کیطرف روانہ ہوئے کہ حال انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت بادشاہ احد کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو مع چند مصاحبین بھاگ کر نکل گیا دوسرے روز ایک شہر مین پہونچا وہان کا بادشاہ تخشب تاجدار تھا اُسنے جو آمد سلطان احد کی خبر پائی برائے استقبال شہر سے باہر آیا اپنے ہمراہ شہر کے اندر لیگیا وہان پہونچ کے تخشب تاجدار نے کیفیت دریافت کی کہ اے سلطان یہ تو فرمائیے کہ یہ کیا مصیبت پیش آئی جو آپ اس بے سروسامانی سے یہان تشریف لائے بادشاہ احد نے سب کیفیت بیان کی تخشب نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین مسلمانون سے اسکا عوض لونگا سب کو قتل کرونگا آپ یہان براحت و آرام تشریف رکھین مین کل یہان سے ہرکارون کو روانہ کرونگا کہ وہ جاکر دیکھین مسلمان کہان پر مقیم ہین وہین لشکرکشی کرکے چلونگا اور مسلمانون کو زندہ نہ چھوڑونگا سلطان احد بہت خوش ہوا تخشب تاجدار کے یہان مقیم رہا دوسرے دن تخشب تاجدار نے اپنے ہرکارون کو بلایا اور کہا کہ جاکر تحقیق کرو کہ لشکر مسلمان یہان سے کتنی دور پر مقیم ہے ہرکارے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو مع لشکر گران طرف اپنے لشکرگاہ کے روانہ ہوئے ایک دن کے بعد لشکرگاہ مین آکے پہونچے مال و اسباب کفار کا قبضے مین آیا امیر نے غازیون کو تقسیم فرمایا خواجہ نے عرض کی یا امیر تشریف لیچلیے اور اس جنگ کی کیفیت حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان فرمائیے کہ باعث خوشنودی ہے امیر نے فرمایا خواجہ مین اب یون واپس نہ جاونگا جسوقت مین خدمت والا مین گیا تھا تو وعدہ کرکے آیا تھا کہ سر سلطان احد کا حاضر کرونگا اس سبب سے مین اب بے سر لیے ہوئے نہ جاؤنگا خواجہ نے عرض کی یا امیر نہین معلوم اب بادشاہ احد کہان گیا امیر نے فرمایا سب حال دریافت ہو جائیگا یہ فرماکے لشکریون کو بلایا سب سے کہا کہ بادشاہ احد کو بتاؤ کہ کہان گیا ہے مین جبتک اسکو قتل نہ کرونگا بے اضطراب رہیگا سب نے عرض کی یا امیر ہملوگ اس کے حال سے آگاہ نہین ہان ہرکارون کو روانہ کرتے ہین یہ لوگ بہت جلد پتہ لگا لینگے امیر نے کہا اسیوقت ہرکارون کو روانہ کرو افسران فوج نے اسیوقت ہرکارون کو چارون طرف روانہ کیا تاکید کردی کہ سلطان احد

جہان ملے اُسکو مطلع نہ کرنا صرف دیکھکر چلے آنا صاحبقران زمان کا ارادہ ہے کہ اُس کو زیر تیغ کرین
ہرکارے چارون طرف روانہ ہوئے کیفیت انکی وقت پر بیان کیجائیگی اب حال اُن ہرکارون کا
عرض کیا جاتا ہے جنکو تخشب تاجدار نے روانہ کیا تھا اور جو تلاش صاحبقران مین روانہ ہوتے تھے
یہ ہرکارے بہت دنون تک پریشان رہے کہین صاحبقران زمان کو نہ پایا ایک روز ایک صحرا مین
پہونچے شدت سے پیاسے تھے ایک چشمے کے قریب پہونچ کے پانی پینے لگے کہ سامنے سے کچھ لوگ آتے ہوئے
معلوم ہوئے ہرکارے اسطرف مخاطب ہوئے جب وہ لوگ قریب آئے پہونچے ہرکارون نے کہا کیون بھائی
تمنے اسطرف کوئی لشکر تو نہین دیکھا ہے یہ لوگ لشکر اسلام کے ہرکارے تھے اور اُن لوگون کو پہچانتے
تھے اُنھون نے انکار کیا سبب پوچھا کہ تم لوگ لشکر کو کیون دریافت کرتے ہو کیا کام ہے سب نے
کہا کہ ہمین سلطان تخشب تاجدار نے بھیجا ہے کہ مسلمانون کے لشکر کو دریافت کرین جہان وہ
لوگ ہون اُنکے حال سے سلطان کو مطلع کرین ہرکارون نے کہا کہ لشکر اسلام کے دریافت کرنے
سے کیا غرض ہے اُن لوگون نے سب کیفیت بیان کی کہ بادشاہ احد وہان جاکر مقیم ہوئے ہین
انھین کے واسطے دریافت کرنے کی ضرورت ہے ہمارے سلطان کا یہ ارادہ ہے کہ
جہان حمزۂ عرب ہو وہان جاکر اُسکو قتل کرین اور سلطان احد کی تکلیف کا بدلا لین لشکر اسلام کے
ہرکارون نے کہا بادشاہ احد بھی تمھارے سلطان کے ہمراہ آئینگے اُن لوگون نے
جواب دیا کہ وہ تو نہ آئینگے مگر ہمارے شہنشاہ اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر آئینگے اور اُنکی طرف سے
لڑینگے لشکر اسلام کے ہرکارے یہ سنکر بہت خوش ہوئے اُسی وقت اپنے لشکر کی طرف واپس
ہوئے دو روز کے بعد لشکر مین پہونچے صاحبقران ان لوگون کے منتظر تھے جیسے ہی امیر کو خبر
ہوئی کہ ہرکارے جو برائے تحقیق بادشاہ احد گئے تھے وہ سب واپس آئے ہین امیر نے
فرمایا سب کو میرے سامنے لاؤ مین کیفیت دریافت کرون کہ بادشاہ احد کہان ہے اور کسنے اُسکو
اپنے یہان چھپایا ہے لوگ ہرکارون کو امیر کے سامنے لیگئے صاحبقران کو ہرکارون نے
سلام کیا دعا دیکر عرض کی یا امیر یہان سے قریب ایک شہر ہے وہان کا بادشاہ تخشب
تاجدار ہے بادشاہ احد وہین جاکر چھپا ہے بلکہ تخشب تاجدار کا ارادہ یہ ہے کہ لشکر کشی
کرکے یہان آئے اور آپ سے مقابلہ کرے مگر بادشاہ احد وہین رہیگا وہ نہ آئیگا امیر
نے فرمایا مین خود کل یہان سے روانہ ہونگا اور اُس سے کہلا بھیجونگا کہ بادشاہ احد کو میرے
حوالے کر ورنہ تیرے شہر کو بھی تباہ کرونگا یہ فرماکے خواجہ کو بلایا خواجہ سے ارشاد فرمایا کہ
سامان چلنے کا درست کرو مین کل یہان سے جانب شہر تخشب روانہ ہونگا بادشاہ احد وہین
جاکر پوشیدہ ہوا ہے گو تخشب تاجدار کا یہ ارادہ ہے کہ میرے مقابلے کے واسطے آئے مگر وہ
خود آئیگا اور بادشاہ احد کو اپنے ہمراہ نہ لائیگا اس سبب سے مین خود وہان جانے کا ارادہ
کرتا ہون خواجہ نے حکم پاتے ہی سامان سفر درست کرنا شروع کیا دوسرے روز صاحبقران
زمان نے بصد شوکت وکلشان مع افسران لشکر و خدم و حشم کے وہان سے جانب شہر تخشب کے سفر
کیا کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت تخشب تاجدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اُسنے ہرکارے چارون طرف روانہ کیے اور سب ہرکارون نے آکر اُس سے کہا کہ ہمین
حمزہ عرب کا پتہ نہین ملتا ہے بادشاہ احد نے کہا مین نے تم لوگون کو پتہ بتا دیا تھا اگر وہان
جاتے تو ضرور تمھین حمزہ راہ مین ملتا تخشب تاجدار نے کہا اب زیادہ تحقیق کی ضرورت
نہین مین لشکر لیکر جانب کعبہ جاتا ہون اگر راہ مین حمزہ سے ملاقات ہوگئی تو مین مقابلہ کرونگا ورنہ
جب خانۂ کعبہ کے قریب پہونچونگا تو ضرور حمزہ میرے مقابلے کے واسطے آئیگا یہ کہکے
اُسنے لشکر کو اطلاع دی کہ سب لوگ تیاری کرین مین دو ایک روز مین یہانسے جانب خانۂ کعبہ
جاؤنگا لشکر مین اُسی وقت سے تیاری ہونے لگی دو روز کے بعد تخشب تاجدار نے بادشاہ
احد کو اپنے تخت پر بٹھایا اور آپ تلاش صاحبقران مین جانب خانۂ کعبہ روانہ ہوا تیسرے
روز ایک صحرا مین پہونچا اسکو صحرا کی فضا پسند آئی اپنے ملازمین سے کہا کہ مین آج یہین مقام کرونگا
کل پھر یہان سے روانہ ہونگا بارگاہین استادہ ہوجائین ملازمین نے اُسی وقت بارگاہین استادہ
کین تخشب تاجدار اپنی بارگاہ مین گیا اور سب اُسکے ہمراہی بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے
شب بھر تخشب تاجدار نے بسر کی صبح کو سردارون نے آکے کہا کہ تشریف لیچلنے کیواسطے
کون وقت قرار دیا ہے تخشب تاجدار نے کہا ابھی مین ایک روز اور رہونگا اس صحرا کی سیر اچھی
طرح سے نہین کی ہے آج دن کو اس صحرا کی سیر کرونگا سب سردار خاموش ہو رہے تخشب تاجدار
نے کہا مرکب تیار کرکے لاؤ مین اس صحرا کی سیر کو جاؤنگا ملازمین اسکے اُسی وقت مرکب تیار کرکے
لائے تخشب تاجدار اپنے چند رفقا کو ہمراہ لیکر جانب صحرا برائے سیر روانہ ہوا چارونطرف جنگل
مین پھرنے لگا ایک سبزہ زار کے قریب پہونچا وہان چشمۂ آب مصفا نظر آیا تخشب تاجدار اُس چشمے
کے قریب بیٹھ گیا اپنے رفیقون سے باتین کرنے مین مصروف ہوا تخشب تاجدار رفقا سے
باتین کر رہا تھا کہ ایک جانب صحرا سے گرد اُڑی سب لوگ اُسطرف مخاطب ہوئے تخشب نے
کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر کہین جاتا ہے یہ کہکے تخشب تاجدار اُٹھا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ
نزدیک سے چلکر لشکر کی سیر کرین رفقا اسکے ہمراہ ہوئے تخشب تاجدار ایک بلندی پر آیا سب
رفیقون کو ہمراہ لیکر کھڑا ہوا اتنی دیر مین لشکر بھی قریب آیا تخشب تاجدار نے لشکر کو جو دیکھا اپنے
ہمراہیون سے کہا ہم جسکی تلاش مین جاتے تھے وہ خود یہان آگیا یہ لشکر حمزہ کا ہے اور
جو لوگ اسکے ہمراہ ہین یہ سب بادشاہ احد کی فوج کے ہین ان سب نے اطاعت حمزہ کی قبول
کی ہے اب مجھے مسافت بھی طے کرنا نہ پڑی مین یہین اس سے مقابلہ کرلونگا اور لوگ جو اسکے
قریب کھڑے تھے انھون نے کہا اگر آپ کو یہین مقابلہ کرنا منظور ہے تو ایک نامہ حمزہ کو بھیجدیجے
کہ وہ آگے نہ بڑھے یہین ٹھہر جائے ورنہ وہ آگے بڑھ جائیگا تخشب تاجدار نے اس
بات کو پسند کیا اور اپنی بارگاہ مین آیا ایک نامہ اُسی وقت لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے حمزہ
تمنے ہمارے آقا و ولی نعمت کو ایسی تکلیف پہونچائی کہ جسکے سبب سے ہمین بڑا صدمہ پہونچا اور
آقا ہمارے اُسوقت مجبور تھے ورنہ وہ ہرگز میدان جنگ سے فرار نہ کرتے اور

تم لوگون سے مقابلہ کرتے مگر اُنکی فوج نے اُنکو مجبور کر دیا اب مین اُنکی تکلیفون کا عوض تمھارے ساتھ
لونگا لازم تمکو یہ ہے کہ اب آگے نہ جاؤ یہین ٹھہرو مین بھی دیکھون کیسے بہادر ہوا ور کیمونکر جنگ کرتے
ہو یہ نامہ لکھکر اُسنے ایک ہرکارے کو دیا اور کہا کہ یہ جو لشکر جاتا ہے کسی سے دریافت کرنا کہ حمزہ
کون ہے مین اُسکے پاس نامہ لیکر آیا ہون لوگ بتا دینگے تو نامہ حمزہ کو دیدینا وہ جو کچھ جواب
دے جلدی میرے پاس لانا مین اب اُسکو آگے نہ جانے دونگا یہین اُس سے مقابلہ کرونگا نامہ دار
نامہ لیکر روانہ ہوا لشکر صاحبقران اُسی طرف سے گذر رہا تھا بلکہ امیر بھی لوگون سے دریافت فرمارہے
تھے کہ یہ لشکر کسکا ہے اسکی تحقیق کے واسطے صاحبقران کے ملازمین بھی آگے بڑھے تھے
کہ تخشب تاجدار کے نامہ دار نے جاکر لوگون سے کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون حمزہ عرب
کے پاس جاؤنگا لوگون نے کہا ارے بے ادب ہمارے آقاے نامدار کا اس طرح نام
لیتا ہے کس بدتمیز سرکار کا ملازم ہے خبردار اگر صاحبقران زمان یا امیر کشور گیر کے سوا کوئی دوسری
بات منھ سے نکالی تو تیری زبان کھینچ لیجائیگی ہرکارہ ڈر گیا لوگون نے اسکی اطلاع صاحبقران
کو دی کہ ایک نامہ دار کسی کا نامہ لایا ہے اُس کے باب مین کیا حکم ہوتا امیر نے فرمایا
اُسکو میرے پاس لاؤ مین نامہ دیکھون لوگ نامہ دار کو جناب صاحبقران زمان کے پاس
لیگئے نامہ دار نے نامہ صاحبقران کو نذر دیا امیر نے لفافہ کھولا خط پڑھا معلوم ہوا کہ تخشب
تاجدار نے خط لکھا ہے صاحبقران نے اپنے ملازمین اور ہمراہیون سے فرمایا کہ تخشب
تاجدار یہان ٹھہرا ہوا ہے وہ مجکو نامے مین لکھتا ہے کہ مین آپ ہی کی تلاش مین جاتا تھا اور
یہان ملاقات ہو جانا بہت اچھا ہوا اب بے مقابلہ کیے آگے نہ جانا لہذا بارگاہین یہین استادہ
کرو پہلے اس سے مقابلہ کرلین پھر آگے چلین گے خواجہ نے اُسیوقت بارگاہین استادہ
کرائین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور جملہ سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے صاحبقران
زمان نے نامے کا جواب تحریر فرمایا کہ اے تخشب تاجدار مین نے تمھارا نامہ پایا اور
کل مضمون معلوم ہوا مین یہان ٹھہر گیا ہون مگر تمنے عبث اپنے تئین زحمت مین ڈالا بہتر یہ ہے
کہ شاہ احد کو میرے حوالے کرو اور تم جاکر اپنی سلطنت کے کاروبار مین مصروف ہو مگر
شرط یہ ہے کہ اسلام قبول کرو یہ جواب لکھکر صاحبقران زمان نے نامہ دار کو دیا نامہ دار
روانہ ہوا بارگاہ تخشب تاجدار مین آیا نامے کا جواب دکھایا تخشب تاجدار نے جو
جواب نامے کا پڑھا بہت غصہ کیا نامہ دار سے کہا ارے تو یہ جواب لیکر کیون آیا اُسی
کے سامنے پھاڑ کے پھینک دیا ہوتا نامہ دار نے کہا اے شہریار اگر جواب نامہ چاک
کر کے پھینک دیتا زندہ بچکر نہ آتا ذراسی بات پر تو اسقدر وہان کے سردار برہم ہوئے
کہ مین نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب یہان سے جان سلامت نہ لیجاؤنگا مین نے جاکر وہان دریافت
کیا کہ حمزہ عرب کون شخص ہے مین نامہ لیکر آیا ہون اسکی فوج کے لوگون نے کہا تو بڑا بے ادب
ہے ہمارے آقاے نامدار کا نام اسطرح لیتا ہے کس بدتمیز کا ملازم ہے اگر اگلی بار سواے
صاحبقران زمان یا امیر کشور گیر کے کچھ اور زبان سے نکالا تو زبان تیری کھینچ لیجائیگی اے

شہریار مین نے اُسوقت سے سواے صاحبقران کے یا امیر کشورگیر کے اور نام نہین لیا جب
صاحبقران کے قریب پہونچا اور اُنکی صورت دیکھی مجھے خوف معلوم ہوا اور نامہ دیکر مجھے یہ
خیال پیدا ہوا کہ ایسا ہو کچھ نامے مین ایسی بات تحریر ہو جسکو پڑھکر صاحبقران زمان کو غصہ
آجاے اور امیر کشورگیر مجھے ہلاک کرین تو مین کیا کرسکتا ہون یہان کوئی ایسا بھی نہین ہے
جو مجھے بچا لیگا بارے اُسنے مجھے کچھ نہین کہا اپنے ایک ملازم کو بلا کر حکم دیا کہ بارگاہ مین جلد
استادہ کراؤ تخشب تاجدار نے لکھا ہے کہ ہم تمھاری تلاش مین جاتے تھے خیر تم سے یہان
ملاقات ہوگئی اب ہم تمسے مقابلہ کرینگے تم یہین ٹھہر جاؤ لہذا مین ٹھہرتا ہون جب بارگاہ مین
وغیرہ استادہ ہوچکین اور وہ اپنی بارگاہ مین گیا سب رفیق اُسکے پاس آئے اُسوقت اُسنے
یہ جواب پشت نامے پر لکھا مین ایسے وقت مین کیا کہہ سکتا تھا اگر کچھ گستاخی کرتا تو زندہ
واپس نہ آتا ابھی سب مسلمان میرے خون کے پیاسے ہوجاتے اور جان بچانا مجھے ممکن نہوتا
اس سبب سے جواب لیکر واپس آیا اب اگر آپ کو اور کچھ پیغام دینا ہے تو کسی پہلوان کی معرفت
بھیجیے کہ وہ جاکر کلمہ بکلمہ لڑے پہلوگون کی زبان سے وہان پہونچکر بات بھی نہ نکلیگی تخشب
تاجدار نے کہا اب مجھے اور کوئی بات نہین کہلا بھیجنا ہے تم جاکر لشکر مین اطلاع کردو کہ طبل جنگ
بجے مین صبح کو حمزہ سے مقابلہ کرونگا اور غرور اُسکا مٹا دونگا ہرکارے نے جاکر لشکر مین
اطلاع کی کہ شہنشاہ کا حکم ہے طبل جنگ بجے لشکر تخشب مین طبل جنگ بجا ہرکارے لشکر اسلام
کے یہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے اور صاحبقران زمان کی بارگاہ مین آئے پہلے
ہاتھ اُٹھا کر دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران تخشب تاجدار نے طبل جنگ بجوایا ہے اُسکا
ارادہ ہے کہ کل میدان کارزار مین آکر مقابلہ کرے صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہے
ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر
چوب پڑی لشکر مین جنگ کی تیاری ہونے لگی شب بھر تو دونون لشکرون نے سامان
جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو صاحبقران زمان نے براے وضو پانی طلب کیا خادمون
نے پانی حاضر کیا امیر باتوقیر نے نماز سحر پڑھکر سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر
تشریف لائے گھوڑے پر سوار ہوے سردارون نے امیر کو سلام کیا صاحبقران زمان
نے سب کو ہمراہ لیا جانب میدان کارزار روانہ ہوئے اُسطرف سے تخشب تاجدار اپنی
فوج کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت
کی کرتیت گرڑ کا کہکے تخشب تاجدار نے اپنا گھوڑا آگے بڑھایا وسط میدان
مین آیا اور کہا اے حمزہ مین نے سنا ہے کہ تمنے بہت سے بزرگان دین کو قتل کیا اور بہت
سے عبادت خانے ہم لوگون کے برباد کیے اور بالفعل تمنے سلطان اعدر کو ایسی تکلیف
پہونچائی کہ ہمارے آقا کو بڑا صدمہ پہونچا گو ہمارے آقا مجبور رہتے اگر فوج کے قدم
میدان سے نہ اُٹھ جاتے تو وہ ہرگز نہ بھاگتے جب اُنکے غلام بھاگ گئے سے آقا نہین
تو وہ تو اس امر سے بالکل بری ہین مگر فوج کی جان بچانے کے خیال سے وہ میدان سے

دور ہوئے لیکن انہیں اس بات کا بڑا ملال ہے جب مین نے بہت کچھ تسلی دی اُسوقت اُنکو کچھ سکون ہوا لہذا
یہ سب باتین جو تمسے مین نے دریافت کین یہ واقعی صحیح ہین تمنے بہت سے بزرگان دین کو قتل
کیا اور ہم لوگون کی عبادت گاہین برباد کین صاحبقران زمان نے فرمایا کہ مین نے لاکھون
کافرون کو قتل کیا اور بے انتہا بتخانہ برباد کیے اب پھر بھی ارادہ رکھتا ہون اگر کافر
تیرے بزرگان دین بنے تو البتہ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوئے اور اب بھی جو کافر ہو گا
میرے ہاتھ سے قتل ہو گا اور جہان بتکدہ دیکھونگا برباد کرونگا تخشب تاجدار نے کہا اے
حمزہ عرب تو نہایت بیخوف ہے ذرا بھی تجکو کسی کا ڈر نہین صاحبقران زمان نے فرمایا
مین سوائے خدا اور رسول خدا کسی سے نہین ڈرتا ہون اور کون اس لائق ہے جس سے
مین خوف کرون تخشب تاجدار نے کہا اے حمزہ مین نے بہت سے مسلمانون کو
قتل کیا اور بڑے بڑے پہلوان میرے ہاتھ سے مارے گئے میرا قدیم قاعدہ یہ ہے
کہ مین پہلے سردار فوج سے جنگ کرتا ہون جب مجھے سردار فوج پر فتح ہوتی ہے تو اُسکی
فوج کو اپنا مطیع کر لینا کیا بڑی بات ہے لشکر جو میرے ہمراہ رہتا ہے محض بنظر آرائش ہے ورنہ
اور کوئی مطلب لشکر کے ذریعہ سے نہین نکلتا ہے اسوقت مین چاہتا ہون کہ تجھسے مقابلہ کرون
امیر نامدار نے فرمایا پھر تجھے کس بات کے سبب سے اسقدر عرصہ ہوا جیسے ہی میدان
مین آیا تھا مجھے اپنے مقابلے مین بلاتا مین تجھسے مقابلہ کرتا یہ کہکے صاحبقران عالیشان نے
گھوڑا بڑھایا میدان مین آئے تخشب تاجدار نے کہا اے حمزہ تیری ضعیفی پر مجھے رحم آتا
ہے کہ تو نامدار شخص ہے اور آجتک کسی نے تجھے زیر نہین کیا ہے اب میرا کہنا قبول کر اور واپس
جا ورنہ میرے ہاتھ سے زیر ہو گا اور سوائے حسرت و افسوس کچھ تیرے ہاتھ نہ آئے گا
صاحبقران نے جواب دیا کہ مین ان باتونکو پسند نہین کرتا اگر مرد میدان ہے تو کچھ جوہر جرأت
دکھا بہادرون کے یہی شیوے ہین ہم لوگون کے واسطے حریف کے ہاتھ سے مر جانا حیات
ابدی ہے اور اُسکا خوف نہین کرتے اے تخشب تاجدار اگر ایسا ہی ہے تجھے اپنی جرأت پر ناز ہے
تو مین مجبور ہون یہ کہکے اُسنے میان سے تلوار لی صاحبقران زمان نے بھی تیغ آبدار میان سے
کھینچی تخشب تاجدار نے کہا اے حمزہ آجتک کسی نے میری تیغ کا وار نہین روکا دیکھون تو
کیسا مرد میدان ہے یہ کہکے تخشب تاجدار نے تلوار صاحبقران عالیشان پر لگائی امیر نے
تلوار کو تلوار پر روکا تخشب تاجدار نے دوسرا وار کیا صاحبقران نے اسکے وار کو خالی
دیکر تخشب تاجدار کی کمر پر تلوار لگائی یہ سمجھا امیر سر پر وار کرتے ہین سپر کو اُٹھا دیا تلوار کمر پر
پڑی مانند خیار تر اسکے دو ٹکڑے ہوئے زمین پر گر کے تڑپنے لگا فوج نے جو اسکی یہ حالت
دیکھی سب صاحبقران پر ٹوٹ پڑے لشکر اسلام بھی تلوارین لیکر آ گیا جنگ مغلوبہ ہونے لگی
دیر تک خوب تلوار چلی آخر کار لشکر کفار مین سب عاجز ہوئے پناہ طلب کی صاحبقران نے
تلوار روکی سب لوگ رومال سے ہاتھ باندھکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر
نے سب کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا ہر ایک جوان ایمان لایا صاحبقران زمان بفتح و فیروزی اپنی بارگاہ

کی طرف واپس آئے شب بھر عیش و عشرت رہی صبح کو صاحبقران زمان نے خواجہ سے فرمایا کہ اب شہر تخشب تاجدار مین چلنا ضرور ہے وہان بادشاہ احد پوشیدہ ہے اُس کو چلکر قتل کرین اور خدمت مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چلکر سر اُسکا دکھائین خواجہ نے اُسی روز سب سامان درست کیا صاحبقران عالیشان دوسرے روز مع لشکر گران جانب شہر تخشب تاجدار روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بادشاہ احد کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب تخشب تاجدار برائے مقابلۂ صاحبقران زمان روانہ ہوا تھا تو بادشاہ احد نے چند آدمی اسکے ہمراہ کر دیئے تھے اور اُسنے تاکید کر دی تھی کہ جب حمزہ صاحبقران سے مقابلہ پڑے اُسوقت سے ہر ایک بات کی خبر مجھے وقتاً فوقتاً معلوم ہوتی رہے چنانچہ جب تخشب تاجدار سے اور صاحبقران زمان سے جنگ شروع ہوئی اُن خبر دارون نے آکر بادشاہ احد کو خبر دی کہ حمزہ عرب سے اور تخشب تاجدار سے راہ مین ملاقات ہوئی حمزہ آپ کی تلاش مین اسطرف آتا تھا اور سلطان حمزہ عرب کی تلاش مین جاتے تھے راہ مین ملاقات ہوئی کل مقابلہ ہوگا اسنے اُسی وقت اور لوگون کو روانہ کیا اور اُنسے بھی تاکید کر دی کہ جب مقابلہ شروع ہو اُسوقت سے ہر ایک بات کی خبر مجھے پہونچانا دوسرے روز ہرکارون نے جاکر اسکو خبر دی کہ آج شہنشاہ تخشب تاجدار حمزہ کے ہاتھ سے مارے گئے اور لشکر مین سب نے حمزہ کی اطاعت قبول کی اور اسلام قبول کیا بادشاہ احد کو جو یہ خبر پہونچی اسکے ہوش اُڑ گئے جسقدر لوگ اسکے ساتھ جنگ سے بھاگ کر آئے تھے اسنے ان سب سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہے حمزہ نے تخشب تاجدار کو قتل کیا ہے اب وہ ضرور اس طرف آئیگا اور یہان سامان جنگ موجود نہین ہے مین اُس سے کیونکر مقابلہ کرونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ مین اپنے ملک کو واپس چلون اور وہان چلکر انتظام کرون حمزہ کو اب میری تلاش ہے یہان بھی ضرور آئیگا سب لوگ تیار ہوئے تخشب تاجدار کے وزیرون نے شاہ احد سے کہا اے شہریار ابھی آپ تشریف نہ لیجایئے ورنہ سلطنت مسلمانون کے قبضے مین آجائیگی اور وہ لوگ یہان آکے ہم سب کو ہلاک کرینگے اور سلطنت پر قبضہ کرینگے اگر آپ یہان موجود ہونگے تو ہم آپ کو تخت پر بٹھائینگے اور سامان جنگ سب آپ کے واسطے حاضر کرینگے آپ حمزہ سے مقابلہ کیجیئے گا لشکر بھی یہان کثرت سے موجود ہے کچھ اسکا خیال نہ فرمایئے آپ تشریف نہ لیجایئے لاکھ لاکھ وزرا نے کہا مگر بادشاہ احد وہان نہ ٹھہرا اُسی روز روانہ ہوا اور جانب احد چلا اسکو تو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت صاحبقران کی ملاحظہ فرمایئے

کہ امیر کشور گیر جو تخشب تاجدار کے قتل کرنے کے بعد اُس صحرا سے روانہ ہوئے تین

روز کے بعد شہر مین پہونچے اہالیان شہر مجبور ہوئے کچھ بنائے بن نہ پڑا بہت سے لوگ بخوف جان
وہان سے فرار ہوئے اور بہت سے لوگ حاضر خدمت صاحبقران زمان ہوئے وزرا
نے آپس مین یہ صلاح کی کہ اب یہان سے بھاگ کے جانا بالکل بے سود ہے صاحبقران
عالیشان کی اطاعت قبول کرنا اچھا ہے کیا عجب ہے کہ سلطنت یہان کی ہاتھ آئے اور
دولت دین بھی ملجائے یہ صلاح کرکے وزرا حاضر خدمت فیضدرجت صاحبقران زمان ہوئے
امیر نے سب کو مسلمان کیا وزرا صاحبقران کو دار الامارہ سلطانی مین لے گئے عرض کی یا
صاحبقران زمان تخت آپ کے واسطے ہے امیر نے فرمایا اگر اسکی ہوس ہوتی تو اسوقت
سلطنت ہفت کشور اپنے قبضے مین ہوتی مگر اسکی تمنا آجتک نہین کی اب کیا یہان تخت پر
بیٹھین گے مگر پہلے یہ بتاؤ کہ بادشاہ احد کہان ہے وزرا نے عرض کی یا صاحبقران
جسوقت آپ نے تخشب تاجدار کو قتل کیا اور یہ خبر اسکو پہونچی اسقدر اسکو خوف آپ کا
طاری ہوا کہ ہم لوگون کے کہنے کا بھی کچھ خیال نہ کیا یہان سے جانب احد روانہ ہوا گو
ہم لوگ کہتے رہے کہ اے بادشاہ یہان سے جانا اچھا نہین ہے آپ تخت پر بیٹھین اور ہم
سب سامان جنگ دیتے ہین لشکر بھی یہان بہت موجود ہے آپ صاحبقران زمان سے مقابلہ
کیجیے مگر اسنے ہم لوگون کا کہنا قبول نہ کیا اور یہان سے جانب احد چلا گیا یقین ہے نصف راہ
بھی طے کرچکا ہوگا کیونکہ اسے گئے ہوئے چار روز کا زمانہ ہوا یہان اسنے اپنے ہمراہیون
سے کہا تھا کہ جسقدر ممکن ہو اس راستے پر چلو کہ جلد پہونچین ابھی وہان بھی چلکر سامان درست
کرنا ہے کیونکہ صاحبقران زمان وہان بھی آپہنچینگے اس خیال سے وہ بہت جلد جائیگا امیر
نے فرمایا مین اس کافر کو احد مین جاکر قتل کرونگا تب مجھے چین آئیگا وزرا نے عرض کی
یا صاحبقران عالیشان ابھی کچھ دنون یہان قیام فرمایئے اس شہر مین مال و اسباب زیادہ
ہے اس سب پر قبضہ کیجیے پھر تشریف لیجایئے گا امیر کشورگیر نے فرمایا کہ وہ مال و اسباب اور
یہ سلطنت تم لوگون کو مبارک رہے مجھے پروائے مال و زر نہین ہے وزرا نے عرض کی
یا صاحبقران زمان آپ اسقدر مسافت اٹھا کر تشریف لائے ہین دو ایک روز تو یہان قیام
فرمایئے کہ خستگی راہ کی دفع ہو اور غلامون کی بھی خوشی ہو جائے صاحبقران نے فرمایا اگر
تمھاری یہی خوشی ہے تو مجھے دو روز ٹھہر جانے مین انکار نہین ہے صاحبقران دو روز
وہان مقیم رہے تیسرے دن وہ سلطنت انھین دونون وزیرون کو مرحمت فرمائی اور
وہان سے جانب احد روانہ ہوئے انکو بھی راہ مین چھوڑیئے کہ اسکا ذکر وقت پر آئے گا اب
کیفیت ان فراریون کی تحریر کیجاتی ہے جو بار اول بادشاہ احد سے مدد لیکر برائے مقابلہ
صاحبقران خانۂ کعبہ کی طرف آئے تھے اور صاحبقران کے مقابلے سے فرار
ہوئے تھے اور بخوف جان احد کو واپس نہ گئے تھے سامعین کو یاد ہوگا مؤلف نے
ابتدا مین انھین کا حال بیان کیا ہے جب وہ لوگ صحرا سے ایک جانب روانہ ہوئے اور بعد
تھوڑی دور جانے کے بغرض صلاح ایک سبزہ زار مین ٹھہرے تو ان مین سے جو شخص سب کا

سردار تھا اُسنے کہا کہ اب احد کو تو واپس نہ جائینگے مگر یہ فکر کرنا چاہیے کہ کسطرف چلین اور کیا کرین کئی
روز کا زمانہ گذرا ہے کہ بالکل بے آب و طعام ہین کلیجہ آتش گرسنگی سے بریان ہوا جاتا ہے تشنگی کے
سبب سے حلق خشک ہے کچھ بن نہین پڑتا اگر ایک روز بھی یہ حالت باقی رہی تو طاقت رفتار ذرا بھی نہ
رہیگی اور رہروی سے بالکل معذور ہو جائینگے سب نے جواب دیا کہ سوا اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہین ہے
کہ یہان سے ایک بستی قریب ہے وہان چلین اور ایک شخص کے سلاح کو بیچ کرین جو کچھ دام وصول ہون اس سے کچھ
سامان اکل و شرب مہیا کرین اسکے بعد کسی بادشاہ کے یہان چلین گے وہان ملازمت کرینگے اس رائے
کو ہر ایک نے پسند کیا اور اُس بستی کیطرف روانہ ہوئے بستی مین جاکر ایک شخص کے سلاح جنکا بیچ کیے جو
کچھ دام ملے اسکے ذریعہ سے اکل و شرب کا انتظام کیا جب غذا بہم پہونچی تو سب کے حواس درست
ہوئے دو تین روز کے کھانیکو وہین سے لیلیا اور پھر جنگل مین پہونچے سب نے ارادہ کیا کہ یہان سے
جانب یمن چلین اور وہان کے بادشاہ کے یہان چلکر ملازمت کے خواستگار ہون یقین ہے کہ
وہان جاکر ضرور کوئی صورت نکلیگی یہ صلاح کر کے سب لوگ جانب یمن روانہ ہوئے دو روز
کے بعد ایک صحرا مین پہونچے استراحت کیواسطے ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے اُسوقت
سب کو سلطان احمد کا خیال آیا آپسمین کہا کہ نہین معلوم ہملوگون کے بعد بادشاہ احمد نے کیا کیا
مقابلہ حمزہ کیواسطے کچھ لوگ روانہ کیے یا نہین لڑائی شروع بھی ہوئی یا نہین لوگون کے سبب سے
سلطان نے لشکر ہمارے ہمراہ کر دیا تھا اب وہ خیالات جاتے رہے نہین معلوم کیا کیا اور کیا
انجام ہوا بعض نے کہا اب اگر کوئی مسلمانون کے مقابلے مین جائیگا فتح نہین پائیگا ضرور شکست اُٹھائیگا
اُن لوگون کا طریقہ جنگ علیحدہ ہے دشمن سے کسطرح لڑتے ہین ایک ایک جوان دس دس کو قتل کرتا
ہے اور پھر ہنستا ہوا اپنے لشکر کو واپس جاتا ہے یہ کوئی بڑی بات ان لوگون مین نہین سمجھی جاتی کہ ایک
جوان نے دس جوانون کو قتل کیا یہ لوگ باتین کر رہے تھے کہ صحرا کے ایک جانب سے گرد اُڑی
سب نے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا ہے بعض نے کہا ایسا نہو مسلمان ہملوگون کی تاک مین
اسطرف آگئے ہون اور ہمین یہان دیکھین تو غضب ہو جائے بعض نے کہا مسلمانون کو ایسی کیا ضرورت
تھی جو ہماری تلاش مین اسقدر تکلیف اُٹھاتے اور یہانتک آتے یہ سوچ کے سب اس غرض
سے آگے بڑھے کہ قریب چلکر دیکھو کسکا لشکر آتا ہے اور کون افسر لشکر ہے اسطرف سے یہ لوگ بڑھے تھے
کہ دامن گرد شگافتہ ہوا اور لشکر قریب آیا اب جو سب نے خیال کیا تو شاہ احمد کو سب کے آگے پایا
اور لشکر کو تھوڑا سا اُسکی پشت پر دیکھا سب نے آپسمین کہا کہ سلطان کا اس دشت مین کیا کام ہے اور
کسکی تلاش مین یہان آئے ہین یہ لوگ آپسمین یہ باتین کرنے لگے مگر بادشاہ احمد اُسیطرف آیا اب اُن
لوگونکو کہین چھپتے بھی بن نہ پڑا قریب جاکر بادشاہ احمد کو سلام کیا شاہ احمد نے جوان لوگون کو دیکھا
کہا اے جوانو تم اس جنگل مین کیونکر آئے اور تمپر کیا مصیبت پڑی تمھاری کیفیت تو کچھ بھی نہ معلوم
ہوئی جب مجبور ہوکے چند ہرکارون کو تمھارے دریافت حال کیواسطے روانہ کیا اُن سے
یہ کیفیت سننے مین آئی کہ تم لوگون نے مسلمانون سے شکست کھائی اور عین گرمی جنگ مین وہان سے
فرار ہوئے بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم بھاگ کر اس صحرا مین آئے اور اپنے شہر مین نہ گئے سب نے

جواب دیا اے سلطان ہمین آپکا خوف غالب تھا اس سبب سے شہر مین نہ حاضر ہوئے اور اس صحرا مین
آکر قیام کیا ارادہ یہ تھا کہ اسی صحرا مین اپنی جان دین اور آپ کو صورت نہ دکھائین مگر حسن اتفاق کہ
آپسے پوشیدہ نہو سکے اور زیارت نصیب ہوئی ہم واقعی خطاوار ہین جو مزاج مبارک مین آئے ہمین
سزا دیجیے بادشاہ احد نے کہا اے جوانو تمھین لوگون کی ذات سے مین نے بھی بڑی ذلت اٹھائی مسلمانون
سے لڑکر شکست کھائی ایک بادشاہ نے مجھے اپنے یہان رکھا میری طرف سے مسلمانون سے
عوض لینے گیا تھا وہ بھی قتل ہوا اب مین اپنے شہر کو واپس جاتا ہون تم بھی ہمراہ چلو اب مجھے یقین ہے
کہ حمزہ میری تلاش مین آئیگا اور میرے ملک مین آکر لڑیگا اس سبب سے مجھے جلدی ہے ٹھہر نہین
سکتا تم لوگ بھی سوار ہو میرے ساتھ چلو اُنھون نے جو یہ بات سنی سب نے بہت کچھ افسوس کیا
بادشاہ احد کے ہمراہ جانب احد روانہ ہوئے سلطان احد دو ہفتہ کے بعد اپنے ملک مین
پہونچا یا تو اس شان و شوکت سے نکلا تھا کہ لشکر گران بھی ہمراہ تھا خزانہ بیشمار بھی ساتھ تھا یا اس صورت
سے پہونچا کہ شہر پناہ کے ملازمین نے اسکو دیکھکر نہ پہچانا اور اندر شہر کے نہ آنے دیا جب اسنے
کہا کہ تم لوگ اپنے مالک کو نہین پہچانتے شہر مین جاکر خبر کرو کہ سلطان احد تشریف لائے ہین اُسوقت
وہ لوگ گھبرائے اور اپنی خطا کی معافی چاہی اُسیوقت شہر مین اطلاع ہوئی وزرا استقبال کو جو آئے
بادشاہ کی یہ حالت دیکھی سب کے چہرون سے رنگ اُڑ گیا اُسوقت تو کسی نے کچھ نہ پوچھا جب بادشاہ
شہر کے اندر آیا اور تخت پر بیٹھا اُسوقت وزرا نے پوچھا کہ اے شہریار یہ کیا واقعہ گذرا کہ آپ اس صورت
سے تشریف لائے غلام یہان روز یہی کہا کرتے تھے کہ اب ہمارے سلطان بفتح و فیروزی واپس آئینگے مگر
آپکی تشریف آوری نے ہلوگونکی امیدین قطع کر دین کچھ کیفیت تو بیان فرمائیے بادشاہ نے سب حال اپنا
بیان کیا وہ سنکر نہایت مغموم ہوئے بادشاہ نے کہا اب جو کچھ مین کہون اُسکی تدبیر جلد کرو ورنہ یہ ملک
بھی ہاتھ سے جائیگا اور مین بھی قتل ہونگا حمزہ میرے تعاقب مین آتا ہوگا وزرا نے کہا جو کچھ ارشاد ہو
وہ کیا جائے بادشاہ نے کہا قلعہ کی محافظت کا سامان کرو اور شہر پناہ پر ایک لشکر مسلح و مکمل ہر وقت موجود
رہے یہان کیواسطے جدید فوج کے پہرے قائم کیے جائین جب حمزہ اسطرف آئے تو قلعے کے اندر نہ آنے پائے
وہین ہلاک کرنا وزرا نے کہا یہ سب بند و بست بہت جلد ہو جائیگا مگر اے شہریار یہ تو فرمائیے کہ
حمزہ کیا یہان ضرور آئیگا بادشاہ نے جواب دیا کہ مجھے تو قوی امید ہے کیونکہ جب مین شہر تخشب
مین پہونچا اور تخشب تاجدار نے مجھے اپنے یہان مہمان کیا تو اُسنے مجھسے وعدہ کیا کہ مسلمانون سے
اس تکلیف رسانی کا ضرور عوض لونگا مگر یہ دریافت کرلون کہ حمزہ کہان ہے اسواسطے اُس نے
پہلے تو ہرکارون کو روانہ کیا جب اُنکے ذریعہ سے پتہ نہ معلوم ہوا تو تخشب تاجدار لشکر گران ہمراہ لیکر
خود خانہ کعبہ کی جانب روانہ ہوا حمزہ سے راہ مین ملاقات ہوئی وہ میری ہی تلاش مین آتا تھا
وہان تخشب تاجدار سے مقابلہ ہوا تخشب تاجدار حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا
لشکر اُسکا مسلمان ہوگیا سب نے حمزہ کی اطاعت قبول کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب حمزہ
کو میرا قتل مد نظر ہے اور وہ میرے واسطے یہان بھی ضرور آئیگا اب اُس کے پاس بھی لشکر
جمع ہوگیا ہے جب اُس بے سروسامانی پر اُسکی یہ کیفیت تھی تو اب تو کیا کیفیت ہوگی

اسلیے مین چاہتا ہون کہ یہان سب سامان درست ہو جائے نہین معلوم حمزہ کس وقت آئے وزرا نے کہا ای
شہریار آپ کے حکم کی دیر تھی اسیوقت سے سامان درست کیا جاتا ہے دو ایک روز مین سب انتظام ہوجائیگا بادشاہ
احد نے کہا اب بار دیگر مجھے کہنے کی ضرورت نہو تم لوگ سب سامان درست کر لینا وزیر اسیوقت رخصت ہوئے
پہلے قلعے مین آئے یہان جو جو سامان نہ تھا وہ مہیا کیا گیا پھر چند رسالے قلعہ سے لیے اور شہر پناہ کے باہر روانہ
کیے سب پر تاکید کر دی کہ اگر لشکر حمزہ آئے تو ہرگز شہر کے اندر نہ آنے دینا باہر ہی اُس سے جنگ کرنا فوج کی
بھرتی شروع کر دی ہی اس طرف بادشاہ احد نے منشی کو بلایا چند ملکون مین بھیجنے کے واسطے نامے تحریر کیئے
مضمون سب کے یہ تھے کہ بالفعل میرا لشکر مسلمانون کے ہاتھ سے تباہ ہوا ہے اب میرے پاس لشکر باقی نہین
اور مسلمانون کو میرا قتل مدنظر ہے لہذا مین چاہتا ہون کہ آپ لوگ کچھ لشکر میری حفاظت کیواسطے روانہ کرین اور
ہوسکے تو خود ہی اسوقت مین میری امداد کو آئین جب کئی سو نامہ تیار ہو چکا تو اسنے پھر وزرا کو بلایا اور کہا کہ مین نے
یہ چند ملکونکے واسطے نامے لکھوائے ہین امداد کیواسطے لشکر طلب کیا ہے ان خطون کو روانہ کرو بہت جلد یہان
اسقدر فوج جمع ہو جائے گی کہ حساب ممکن نہو گا وزرا نے نامہ دارون کو طلب کیا اور نامے انکو دیکر تمام ملکون مین
روانہ کیا کہ ذکر ان سب کا وقت پر آئیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہی

کہ امیر جو لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے راہ مین منزل بمنزل قیام کرتے ہوئے ہفتہ کے بعد قریب شہر پناہ
احد پہونچے یہان لشکر اسیواسطے موجود تھا ہرکارون نے سردار لشکر کو اطلاع دی کہ حمزہ معہ لشکر گران آتا ہے یقین
ہے آج ہی یہانتک پہونچ جائے سردار نے اُسیوقت لشکر مین اطلاع دی کہ سب لوگ تیار رہین یقین ہے لشکر
مسلمانون کا بہت جلد یہان پہونچے اُنکو آگے نہ بڑھنے دینگے یہین روکین گے لشکر اطلاع ہوتے ہی تیار ہوگیا
سردار سبکو ہمراہ لیکر اپنے لشکرگاہ سے کچھ دور آگے ٹھہرا صاحبقران زمان جو لشکر کو لیے ہوئے آتے تھے امیر
نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک لشکر سامنے سے آتا ہے خواجہ سے فرمایا کہ یہ لشکر کسکا ہے اور اس طرف کیون آتا
ہے خواجہ نے ہرکارون کو روانہ کیا کہ جاکر دریافت کرین ہرکارے آگے بڑھے اُس لشکر کے قریب آئے دریافت
کیا لوگون نے کہا کہ ہم لوگ سلطان احد کیطرف سے ہین جگہ تعینات ہین ہمین حکم ہے کہ جسوقت حمزہ اسطرف
آئے اسکو شہر کے اندر نہ جانے دین یہین قتل کرین ہرکارے یہ خبر لیکر واپس گئے خواجہ سے جاکر سب نے عرض
کی کہ یہ لشکر اسواسطے یہان مقیم ہے خواجہ نے صاحبقران کو اطلاع دی امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہے
اب ٹھہرنا نہ چاہیے اگر خدا نے چاہا تو شہر کے اندر چلکر قیام کرین گے یہ کہتے ہوئے صاحبقران
بڑھتے آتے تھے کہ لشکر کفار کے سردار نے ایک ہرکارے کو صاحبقران کے پاس بھیجا ہرکارہ امیر
کشور گیر کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران ہمارے سردار کا حکم ہے کہ آپ شہر کے اندر
تشریف نہ لیجائین ورنہ بڑا کشت و خون ہوگا امیر نے فرمایا جب ہم خاص اسی ارادے سے یہان آئے
ہین تو ہمین کشت و خون ہونے سے کیا خوف ہے ہان تم اپنے سردار سے جاکر کہدو کہ ہمین اندر شہر کے جانے
دے ورنہ بہت بُرائی ہوگی ہرکارہ واپس آیا سردار لشکر سے آکر کہا کہ مین آپ کے حکم کے موافق حمزہ کے
پاس گیا اور آپ کا پیام دیا اسنے کہا جب ہم اسی غرض سے یہان آئے ہین تو ہمین کشت و خون سے کیا خوف ہے

تم اپنے سردارسے جاکر کہدو کہ ہمین نہ روکے ورنہ بڑی برائی ہوگی سردار لشکر نے یہ سنکر فوج سے کہا کہ مین حمزہ کو بڑھکر روکتا ہون تم لوگ تلوارین کھینچکر ٹوٹ پڑنا اور جہانتک ممکن ہو نامی سردارونکو قتل کرنا سب نے اقرار کیا سردار لشکر آگے بڑھا ادھر صاحبقران زمان آگے بڑھتے چلے آتے تھے سردار نے جاتے ہی باگ پر ہاتھ ڈال دیا کہا اے حمزہ مین ہرگز تمہین آگے نہ جانے دونگا امیر کو غصہ آگیا تلوار کھینچکر ہاتھ لگایا کہ سر سردار کا تن سے جدا ہوا فوج نے جو کیفیت دیکھی سب تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے سرداران صاحبقران نے بھی تیغین علم کین دم بھر مین کفار کی حالت دگرگون ہوگئی بعض نے قرار پر قرار کیا بعض نے اطاعت صاحبقران زمان کی قبول کی امان طلب کی امیر نے تلوار روکی سب کو امان دی لشکری ہاتھ باندھکر امیر کی خدمت مین حاضر ہوئے صاحبقران نے سبکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا بہت سے لشکری مسلمان ہوے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ آج شب پھر یہین قیام کرونگا سفر کی مسافت ہی کیا کم تھی اُسپر اسقدر مسافت جنگ ہوئی نہین معلوم آگے اور کیا بندوبست ہو خواجہ نے بارگاہین استادہ کین صاحبقران زمان بارگاہ مین داخل ہوے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر تک سب نے استراحت کی پھر صاحبقران کی بارگاہ مین حاضر ہوئے جو لوگ اُس روز مسلمان ہوے تھے صاحبقران نے انھین بھی طلب فرمایا وہ سب بھی آئے امیر نے سب سے کیفیت دریافت فرمانا شروع کی کہ بادشاہ احد نے کیا انتظام کیا ہے کون کون لوگ براے حفاظت مقرر ہین کن کن مقامات کی زیادہ احتیاط ہے اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران شہرپناہ کے پاس قلعہ ہے قلعہ پر بہت سی فوجین جمع ہین ارادہ یہ ہے کہ وہین جنگ ہو اور بہت سے نامے ملکو نمین روانہ کیے ہین فوجین سب جگہ سے طلب کی ہین جب وہ لوگ آئینگے تو اور زیادہ قوت بڑھے گی اس وقت بھی لشکر اسقدر موجود ہے کہ بیشمار تصور کرنا چاہیئے مگر بادشاہ کے دل کی عجب حالت ہے کہ جہان کسی نے آپ کا نام لیا اور اُسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا اسکو اب بھی یہی امید ہے کہ صاحبقران زمان یہان تشریف لائینگے اور اُنسے کوئی مقابلہ نکرسکے گا میری جان مفت مین جائے گی امیر اس بات کو سنکر ہنسے فرمایا کہ کل انشاء اللہ تعالے قلعہ کیطرف چلونگا اور قلعہ پر معرکہ پڑیگا لوگون نے عرض کی یا صاحبقران قلعہ کے دروازے بند ہین اور خندق مین چارجانب آگ مشتعل ہے وہان جانا مشکل ہے پل تختہ بالکل اُٹھا دیا گیا ہے نقب کی راہ سے لوگ آتے جاتے ہین امیر نے فرمایا خدا مالک ہے کسی صورت سے قلعہ کے اندر پہونچ جائینگے اور پل تختہ بھی ممکن ہو جائیگا سب سردارون نے بھی عرض کی کہ افضال الٰہی شامل حال ہونا چاہیے اگر خندق کے چارجانب آگ روشن ہے تو کیا مضائقہ ہے ہم لوگ آگ سے خوف نہین کرتے تھوڑی دیر تک دربار صاحبقران مین یہ باتین رہین جب رات زیادہ آئی امیر نے خاصہ نوش فرمایا دربار برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے صاحبقران زمان خوابگاہ مین تشریف لے گئے آرام فرمایا اور سب سردار بھی محو خواب ہوے علی الصباح صاحبقران زمان بیدار ہوے براے وضو پانی طلب کیا خادمون نے پانی حاضر کیا امیر نے وضو کرکے فریضۂ سحر ادا کیا ہتھیار سج کر بارگاہ سے باہر تشریف لائے بہت سردار دولت پر حاضر تھے صاحبقران نے سب کو ہمراہ لیا طرف قلعہ کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت سلطان احد کی بیان کی جاتی ہے

کہ جس روز اسنے نامے شہرون مین روانہ کیے تھے اُسی روز سے اپنے وزرا کو بلا کر اکثر یہ ذکر کرتا تھا کہ اب

پھر یا کسی لشکر مین آیا ہوگا اور زیرک کی فوج قریب ہوگی بربر کے بادشاہ کو اطلاع ہوئی ہوگی اُسنے یہان آنے کا انتظام کیا
ہوگا حسب معمول ایک روز اپنے دربار مین بیٹھا ہوا یہی ذکر کر رہا تھا کہ چند ہرکارے بدحواس دوڑتے ہوے
اسکے پاس آئے کہا اے شہنشاہ غضب ہوا حمزہ یہان بھی پہونچ گیا جو لوگ آپ کی جانب سے بیرون شہر پناہ
سفر رہتے تھے اُن سبکو اُسنے تباہ و برباد کیا بہت سے مسلمان ہوے بہت سے قتل ہوے سردار لشکر سب سے
پہلے قتل ہوا آج حمزہ شہر پناہ کیطرف آرہا ہے یہ سنتا تھا کہ بادشاہ کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا وزیرون سے
مخاطب ہو کر کہا اب کیا انتظام کیا جاے جو حمزہ اس طرف نہ آئے وزرا نے کہا اے شہریار آپ
اسکا عبث خوف کرتے ہین حمزہ کی کیا مجال ہے جو قلعہ تک جاسکے خندق مین آگ روشن ہے پل تختہ اٹھوا دیا ہے
نقب کے ذریعہ سے آمد و رفت ہے اگر حمزہ قلعہ تک پہونچے گا تو لوگ تیرون کا مینھ برسا دینگے ایک بھی زندہ
واپس نہ جائے گا بادشاہ احد نے کہا تم لوگون نے ابھی حمزہ کی جنگ نہین دیکھی ہے اُسکے نزدیک قلعہ کے
اندر آجانا اور شہر مین داخل ہونا کوئی بڑی بات نہین ہے خندق مین آگ روشن کرنے نازان نہو حمزہ ضرور قلعہ
کے اندر پہونچ جائے گا وزرا نے کہا اے شہریار قلعہ مین لشکر اسقدر موجود ہے وہ نکلکر مقابلہ کرے گا جب تک وہ
لوگ حمزہ سے لڑین گے آپکے بلائے ہوے کمک بھی آجائین گے ایسے خیال نہ فرمایئے بادشاہ نے کہا
مین حمزہ کے حال سے بخوبی آگاہ ہون مجھے خوب معلوم ہے کہ جسطرح وہ جنگ کرتا ہے وزرا نے کہا آپ
خاطر جمع رکھین ہم لوگ یہ اقرار کرتے ہین کہ آپ تک کوئی آفت نہ پہونچنے پائے گی آپ بصد عیش و آرام
یہان بسر کرین ہم لوگ سمجھ لین گے بادشاہ احد نے کہا مجھے اب راتون کو نیند نہ آئے گی دن کو بیتابی مین بسر
ہوگی ہر وقت یہی خیال رہیگا کہ اب حمزہ مجھ تک آیا اور مجھے اُسنے قتل کیا وزرا نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم
لوگ آپسے اقرار کرتے ہین کہ آپ تک حمزہ نہین پہونچ سکیگا اور آپنے لشکر و کمک طلبی کیواسطے بادشاہون کو
نامے تحریر کیے ہین وہ لوگ آتے ہونگے دو ہی تین دن مین یہان مجمع کثیر ہو جائے گا اُسوقت خود حمزہ کے
حواس منتشر ہو جائینگے اور راہ تلاش کرنے سے نہ ملیگی بادشاہ نے کہا یہ سب تم لوگون کے خیال خام مین
اگر ساری خدائی ایک طرف ہو جائیگی تو بھی حمزہ ایسا نہین ہے کہ وہ راہ فرار تلاش کرے اسکو اسوقت بھی
جنگ کرنے مین عذر نہو گا اور جنگ کرکے فتح بھی وہی پائے گا کیونکہ علاوہ صاحب جرأت ہونے کے
حمزہ صاحب اقبال بھی ہے اور اُنکی قسمت مین فتح لکھی ہے جبہی تو آجتک کسی بادشاہ یا کسی ساحر سے شکست نہین
کھائی مجھسے زیادہ صاحبان جاہ و حشم نے اس سے مقابلہ بھی کیا مگر سبکا انجام کیا ہوا ہر ایک نے شکست
کھا کر یا تو اسکی اطاعت قبول کی یا اپنی جان سے ہاتھ دھوئے اور اُسکے ہاتھ سے مارا گیا تم لوگ ابھی تک
اُس خیال مین ہو جس خیال مین پہلے مین تھا مگر اب مجھے تجربہ ہو گیا اور کیفیت معلوم ہو گئی ہین تو حمزہ کو مان گیا اور
منفعل ہون کہ کیون مین نے اُسے ستا کر اپنے سر آفت لی مگر تم لوگ جاؤ اور اسکے روکنے کا انتظام کرو تین یا
دو ایک ماہ جنگ رہی جبتک کوئی اور صورت نکالی جائیگی کسی اور بادشاہ کے یہان جا کر سکونت اختیار
کرونگا وزیر اس سے رخصت ہوئے اور قلعہ کی جانب روانہ ہوے قلعہ کا جو راستہ مقرر تھا اُس راہ سے
قلعہ کے اندر آئے یہان فوج بیشمار جمع تھی افسران فوج نے جو وزرا کو دیکھا سب نے کہا معلوم ہوتا ہے حمزہ
آگیا اسی واسطے یہ لوگ یہان آئے ہین اب سلطان بھی تشریف لاتے ہونگے مگر وزرا نے افسرون
کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ حمزہ اسطرف آتا ہے اسکو یہین روکنا اندر نہ جانے دینا مقابلہ کرنے مین

کسی کی اجازت کی ضرورت نہ رکھنا سلطان اس سبب سے تشریف نہین لائے کہ یہ جنگ مختصر ہے اگر کوئی بڑی مہم
ہوتی تو سلطان بھی تشریف لاتے افسرون نے کہا ہم لوگ بہت اچھی طرح مقابلہ کرین گے واقعی سلطان کے
تشریف لانے کی ضرورت بھی نہین ہے وزیرون نے کہا ہم لوگون کے واسطے اور بھی فوج آئے گی بہت سے ملکون
مین نامے لکھے گئے ہین سب لوگ آتے ہی ہونگے افسران فوج نے جواب دیا کہ اور فوج کے آنے کی
کیا ضرورت ہے ہمین لوگ کیا کم ہین پہلے حمزہ ہمسے تو مقابلہ کرے پھر اور لوگون سے ہمین مدد کی ضرورت ہوگی ذرا
سمجھا کر واپس آئے مگر ایک وزیر جو دستور معظم کے لقب سے مشہور تھا وہین رہا اُسنے کہا مین اپنے ہمراہ فوج کو
لیکر جاؤنگا اور حمزہ سے مقابلہ کرونگا دیکھون کیا ہوتا ہے اور حمزہ کیسا مرد میدان ہے اُس روز اسنے قلعہ کے باہر
آکے دیکھا تو صاحبقران کو بہت قریب پایا لشکر مین آکر اطلاع کی کہ سب لوگ تیار رہین مین کل حمزہ کے
مقابلے کیواسطے جاؤنگا یہان سب فوج مین تیاری ہونے لگی وزیر نے ایک نامہ اُسی وقت تحریر کیا مضمون
اُسکا یہ تھا کہ اے حمزہ آگاہ ہو کہ تیرے قتل کیواسطے مجھے سلطان احد نے بھیجا ہے اور مین قلعہ مین آکر مقیم ہوا
ہون سلطان نے اس جنگ کو جنگ مختصر تصور فرمایا اور اپنا تشریف لانا کسر شان جانکر مجھے روانہ کیا اگر تجھے اپنی
جان عزیز ہے تو واپس جا اسطرف آنے کا ارادہ نکر ورنہ بہت پچھتائیگا اور زک اٹھائے گا یہان لشکر اسقدر
جمع ہے کہ جسکا شمار ممکن نہین تو جو اپنے ہمراہ چند کس لیکر آیا ہے یہ کیا مقابلہ کرین گے اور اگر ارادہ جنگ
کا ہو تو ٹھہر جا ہم تجھسے مقابلہ کرین گے یہ نامہ جب ختم ہوا وزیر نے ایک سوار کو بلایا نامہ دیکر کہا اس نامے
کو حمزہ کے پاس لے جانا اور جواب اسیوقت لکھوا کر لانا سوار نقب کی راہ سے روانہ ہوا جب صاحبقران
قریب قلعہ خندق کے پاس پہونچ چکے تھے کہ سوار نے جاکر صاحبقران کو نامہ نذر دیا امیر نے اُس نامے
کو پڑھا خواجہ نے فرمایا کہ لشکر کو روک دو یہین مقابلہ ہوگا ایک نامہ میرے پاس آیا ہے اسکا جواب
بھی ابھی دونگا خواجہ نے لشکر کو روکا اُسیوقت بارگاہین استادہ ہوئین امیر سوار کو اپنے ہمراہ لیکر بارگاہ مین
تشریف لائے اور سب سردار بھی جمع ہوے صاحبقران نے جواب مین اُس نامے کے تحریر کیا کہ اے
وزیر مکار تیرا ایک نامہ میرے پاس پہونچا کیفیت معلوم ہوئی تم لوگ اپنے بادشاہ کے دشمن جانی ہو مگر رفاقت
کے پردے مین دشمنی کرتے ہو یہ تب مجھے معلوم ہوا کہ بادشاہ احد خوف سے میرے مقابلے مین نہین آتا ہے مگر
کبتک چھپا رہیگا انشاء اللہ تعالے بہت جلد قلعہ پر قبضہ کرونگا اور اُس مکار کو شہر کے اندر آکے قتل کرونگا یہ
جواب لکھکر صاحبقران نے اُس سوار کو دیا سوار جواب نامہ لیکر روانہ ہوا قلعہ مین آیا وزیر کو نامہ دیا وزیر نے
عبارت پڑھکر بہت غصہ کیا کہا لشکر مین طبل جنگ بجے اُسیوقت طبل جنگ بجا ہرکارے لشکر اسلام کے جو
قریب خندق موجود تھے صداے طبل سنکر خدمت باسعادت صاحبقران مین حاضر ہوے عرض کی یا امیر
کفار کے لشکر مین طبل جنگ بجا ہے لوگ اُس پار خندق کے باہر آتے جاتے ہین یہی چرچا ہو رہا ہے کہ کل مقابلہ ہوگا
امیر نے فرمایا خواجہ کہدو کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وبتائید ربانی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارۂ
رزمی پر چوب پڑی جوانان شیر دل سامان جنگ مین مصروف ہوے شب بھر جاگ کر سب نے بسر کی
صبح کو صاحبقران زمان بعد اداے فریضۂ سحر بارگاہ سے باہر تشریف لائے سب سردار در دولت پر حاضر تھے
خادم مرکب لیے موجود تھے امیر نامدار نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے لشکر گران ہمراہ لیکر میدان کی
طرف تشریف لیجا کر لشکر مخالف کو صف بستہ پایا صاحبقران نے اپنے لشکر کو بھی آراستہ کیا نقیب براے

نقابت نکلے کٹرکیتون نے کٹر کا کہا وزیر بادشاہ احد صف سے آگے بڑھا کہا اے حمزہ کل جو تمنے میرے
نامے کا جواب لکھا مین نے بہت ضبط کیا ورنہ اُسیوقت لشکر کو لیکر آتا اور تم سے اس صحرا کو خالی کرا لیتا جس قدر
لوگ تمھارے ہمراہ تھے ایمن ایک نہ ٹھہرتا سب بھاگ جاتے تمھین اسیر کرکے خدمت مین بادشاہ احد کے
روانہ کر دیتا صاحبقران نے جواب دیا اے وزیر اب ان لوگون کو فراری نہ تصور کر وجبتک یہ دین باطل رکھتے
تھے اُسوقت تک اُنکے مزاج کی کیفیت اور تھی اب بفضل ایزدی یہ صاحب ایمان ہوے اب اُنکے دل کی
اور حالت ہر کیا مجال جو ایک قدم بھی پیچھے ہٹے اگر سر بھی کٹ جائیگا تو چار قدم آگے بڑھ کر گرین گے
مگر تیرا خیال بیجا نہ تھا کیونکہ تو اپنے یہان کے پہلوانون کے حال سے بخوبی آگاہ ہے اور یہ نہین جانتا کہ تبدیل
مذہب سے انکے دلونکی کیا کیفیت ہوگئی خیر آج انکی جرأت تجھپر ظاہر ہوگی اور یہ جو تونے کہا کہ مین نے صبر کیا وگرنہ لشکر
کو اپنے ہمراہ لیکر آتا اے وزیر لشکر کے بھروسے پر جرأت کا دعوے کرتا ہے ابھی چاہون تو بفضل ایزدی تنہا
تیرے لشکر مین در آؤن اور ایک کو زندہ نہ چھوڑون میری نگاہ مین تیرے لشکری مانند گلۂ گوسپند کے
ہین تو عبث ان فراریون پر نازان ہے وزیر نے جواب دیا اے حمزہ زیادہ نازان نہو جس واسطے میدان
مین آیا ہے کچھ ہنر جنگ دکھا یا کسی اور سردار کو بھیج صاحبقران نے فرمایا نہ مجھے آنے مین انکار ہے نہ کسی
سردار کے بھیجنے مین عذر ہے تیرے لشکر سے بھی تو کوئی میدان مین آئے یا تو خود مقابلہ کریگا وزیر پیچھے
ہٹا اپنے لشکر مین آیا ایک پہلوان کیطرف اشارہ کیا کہ تو میدان مین جا کسی نامی سردار کو اپنے مقابلے مین
بلا وہ پہلوان بصد نخوت وغرور میدان مین آیا پہلے دیر تک سلحشوری دکھائی پھر مانند فیل مست چنگھاڑ
کے آواز دی اے فرقۂ خداپرستان تم مین جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے صاحبقران نے چاہا مرکب
بڑھائین مگر سردارون نے آکے صاحبقران کو گھیر لیا سب نے اجازت مانگنا شروع کی امیر نے فرمایا ابھی
وزیر کا ایما یہ تھا کہ مین میدان مین جا کر مقابلہ کرون اسیواسطے اُسنے ایک پہلوان کو میدان مین بھیجا ہے مین
اسکے مقابلے مین جاتا ہون تم لوگ توقف کرو پھر دیکھا جائے گا سردارون نے عرض کی یا صاحبقران آپ
ہمین اجازت مرحمت فرمائیے ابھی خود میدان مین تشریف نہ لے جائیے امیر نے فرمایا مین اسوقت حیران ہون
کہ کسکو اذن جنگ دون اس سے بہتر یہ ہے کہ خود ہی میدان مین جاؤن اگر ایک کو اجازت دونگا تو سبکو رنج ہوگا
اور یہ بات بھی رہ جائے گی وزیر اپنے دل مین خیال کرے گا کہ حمزہ نے اپنی جان بچائی خود میدان مین نہ آیا
ایک سردار کو بھیجا اس سبب سے مین اپنا جانا اچھا جانتا ہون سب سردار مجبور رہے صاحبقران
تا مدار مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین آئے اُس پہلوان نے جو صاحبقران زمان کو آتے ہوے دیکھا کہا
اے صاحبقران آج مدت کے بعد میرے دل کی حسرت نکلی عرصے سے میرا یہ ارادہ تھا کہ آپ سے جنگ
کرون مگر موقع نہ ملتا تھا آج میری مراد بر آئی یا امیر مین ایک شرط سے مقابلہ کرتا ہون صاحبقران نے
فرمایا پہلے شرط کو ظاہر کرو اس پہلوان نے عرض کی اگر مین آپکے ہاتھ سے زیر ہونگا تو آپ کی اطاعت قبول
کرونگا اور اگر اسکے برعکس ہوا تو مین اطاعت قبول نکرونگا بلکہ اس کے خلاف ہوگا صاحبقران نے
فرمایا مجھکو منظور ہے مین مقابلہ کرتا ہون پہلوان نے عرض کی یا امیر اورنگ مشتقی میرا نام ہے
میرے اور اعزا آپ کی خدمت مین رہتے ہین ان لوگون نے اکثر مجھسے کہا کہ تو بھی اطاعت صاحبقران
کی قبول کر مگر مین نے ہر بار یہی جواب دیا کہ جبتک صاحبقران سے مقابلہ نہ ہو گا مین ہرگز

اطاعت قبول نہ کرونگا امیر نے فرمایا اے اورنگ دمشقی اب دل سے جوش جنگ اور شوق مقابلہ جاتا رہا جوان
جوان فرزندون نے سامنے جان دی مگر خم ہوگئی مگر تیرا کہنا مجھے منظور رہیگا جو حربہ کہ حربہائے جنگ سے رکھتا ہو اورنگ
نے بہت افسوس کیا اور عرض کی یا امیر مجھے اب مقابلہ کرنے کی ضرورت نہین ہے مین اطاعت قبول کرتا
ہون امیر نے فرمایا اے اورنگ بات بالکل خلاف ہے جو کہا ہے اسکو پورا کر اورنگ مجبور ہوا عرض کی
یا صاحبقران مین مجبور ہون اور منفعل ہون کہ مین نے ایسی بات کیون عرض کی صاحبقران نے فرمایا مین
خوش ہوا اور اگر اپنے کہنے کے موافق نکریگا تو مجھے رنج ہوگا اورنگ نے نیزہ سیدھا کیا صاحبقران نے بھی نیزہ
اٹھایا اورنگ نے بند نیزہ کے باندھنے شروع کیے جو بند اورنگ نے باندھا صاحبقران نے اس
بند کو کھول دیا ایک مقام پر اورنگ نے گلوگاہ امیر کو تاکا اور نیزے کا وار کیا صاحبقران نے نیزے
کو نیزے کے سنان پر روک کے پھیر مارا کہ نیزہ اورنگ کے ہاتھ سے نکل گیا اب اسکو بھی غصہ آیا تلوار
میان سے لی وار کیا صاحبقران نے ہاتھ بڑھا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اورنگ نے امیر کی کمر مین ہاتھ ڈالا
صاحبقران اور اورنگ اسی صورت سے پشت مرکب سے زمین پر آئے زور ہونے لگا شام تک خوب خوب
زور آزمائی ہوئی جب آفتاب قریب غروب پہونچا صاحبقران نے زیادتیان کرنا شروع کین اورنگ کے چہرے
سے رنگ اڑا ایک مقام پر دم رکنے کے کھڑا ہوا عرض کی یا صاحبقران آفتاب قریب غروب پہونچا ہے تھوڑی
دیر مین شام ہوجائیگی اب آج جنگ موقوف رکھئے کل پھر آکے مقابلہ کرونگا امیر نے فرمایا اے اورنگ ہم لوگون کا یہ
دستور نہین ہے جس سے مقابلہ کیا فیصلہ کرکے میدان سے ہلتے ہین اورنگ مجبور ہوا عرض کی یا صاحبقران
ایک زور آخری کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا جو تیرے مزاج مین آئے کر اورنگ نے زور کیا صاحبقران
نے اسکے زور کو روکا جب اورنگ بالکل بیدم ہوا امیر نے اسکو بکہ دیگر زمین سے اٹھا کر سر سے بلند کیا
چاہتے تھے کہ چلکر دیگر زمین پر پٹکین کہ اورنگ نے امان طلب کی اطاعت قبول کی صاحبقران نے
اورنگ کو آہستہ سے زمین پر رکھ دیا اورنگ امیر کے قدمون پر گرا صاحبقران نے اسکو کلمہ طیبہ تعلیم
فرمایا اورنگ مسلمان ہوا وزیر نے جو کیفیت دیکھی اسکے حواس بجا نرہے کہا آج حمزہ نے غضب کیا
بڑے نامی پہلوان کو زیر کرکے مطیع بنایا اس وقت تو موقع جنگ کا نہین ہے آفتاب غروب ہوگیا ہے مگر کل اسکا عوض
لیا جائے کل ایک ایسے پہلوان کو میدان مین بھیجونگا وہ جاکر اسکے کسی نامی سردار کو یا تو زیر کرے گا یا اسیر کرکے
یہان لائے گا اسوقت حمزہ کو لطف مقابلہ معلوم ہوگا یہ کہکے اسنے طبل بازگشت بجوا دیا صاحبقران
شادان و فرحان میدان سے اپنے بارگاہ کی جانب واپس آئے اور اورنگ دمشقی بھی ساتھ آیا امیر
داخل بارگاہ ہوئے اسطرف وزیر لشکر کو لیکر نقب کی راہ سے قلعہ کے اندر پہونچا سب نے وزیر سے
کہا آج حمزہ نے بڑے نامی پہلوان کو کس شد و مد سے زیر کیا اور اسنے بھی اطاعت قبول کرلی وزیر نے کہا کل تم
مین سے ایک جوان میدان مین جائے اور امیر کے کسی سردار کو قتل کرے یا اسیر کرکے لائے اسوقت لطف
مقابلہ ہو اور اگر کل بھی صاحبقران کے ہاتھ میدان رہا تو اچھا نہوگا لوگون نے وعدہ کیا کہ ہم کل ضرور ایک
سردار نامی حمزہ کے قتل کرینگے وزیر نے سب کو بہت کچھ لالچ دیا شب بھر لشکر مین کسیکو انتشار کے
سبب سے نیند نہ آئی جب شہسوار روشن اندام گردون نیزہ خطوط شعاع ہاتھ مین لیکر قلعہ مشرق سے
میدان چرخ زبرجدی پر پہونچا اور سلطان قمر نے شکست فاش پاکر مع لشکر سیہ سیار جانب مغرب فرار کیا

لشکر اسلام سے نعرۂ اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی وزیر احمد نے لشکر کو قلعہ کے باہر نکالنا شروع کیا اُس طرف
صاحبقران زمان نے نماز سے فراغت حاصل کر کے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف
لائے سب سردار پہلے ہی سے صاحبقران کے در دولت پر حاضر تھے امیر کو سب نے سلام کیا صاحبقران پشت
مرکب پر سوار ہوے سب لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان روانہ ہوے میدان مین آکر حریف کو صف بستہ پایا لشکر
اسلام بھی آراستہ ہوا حسب دستور قدیم نقیب برائے نقابت نکلے کر کیت کرکا کہکر ہٹے وزیر احمد نے ایک
پہلوان کیطرف اشارہ کیا وہ میدان مین آیا سلحشوری دکھائی پھر آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے
جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ صدا سنکر اورنگ دمشقی صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا
عرض کی یا امیر اجازت میدان اس خاکسار کو عطا فرمائیے صاحبقران نے فرمایا اے اورنگ تم لشکر
مین رہو اور لوگ موجود ہین اسکے مقابلے مین جائین گے اورنگ نے عرض کی یا صاحبقران میری خوشی
یہی ہے کہ اس سے مقابلہ کرون امیر نے بہت کچھ سمجھایا مگر اورنگ نے ہر بار یہی عرض کی کہ یا امیر میری عزت رکھیے خدا کیلئے
آپ انکار نہ فرمائین مجھے اجازت دین جب صاحبقران مجبور ہوے تو اورنگ کو اجازت دی اورنگ
دمشقی گھوڑے کو مہمیز کر کے میدان مین آیا پہلوان نے اسکی صورت دیکھکر کہا اے اورنگ تو کل زیر ہو چکا
ہے مین ایسے سے مقابلہ نہین کرتا تو اپنے لشکر کو واپس جا اور کسی سردار حمزہ کو میرے مقابلے کیواسطے بھیج
اورنگ نے جواب دیا کہ لشکر امیر مین وہ کونسا سردار ہے جو صاحبقران سے زیر نہین ہوا ہے اگر ارادہ
تیرا یہ ہے کہ صاحبقران خود تیرے مقابلہ مین آئین تو یہ امر غیر ممکن ہے امیر تیرے مقابلے مین ہرگز نہین آئینگے
اس جوان نے کہا اے اورنگ تو خوب جانتا ہی کہ مین مہمیز کوتاہ قد پہلوانان احد مین نامور ہون کوئی
پہلوان میرے مقابلے کا اس شہر مین نہین ہے برسون تیرا ساتھ رہا تو بھی خوب آگاہ ہے اورنگ نے
جواب دیا کہ تو بالکل خلاف کہتا ہے احد مین بہت سے پہلوان ایسے ہین جو تجھ سے کہین قوی ہیکل ہین جس لشکر سے تو
آیا ہے اُسی لشکر مین بہت سے پہلوان ایسے موجود ہین کہ اگر چاہین تو تجھے معہ تیرے گینڈے کے زمین
سے اُٹھا لین میرے سامنے ایسے دعوے باطل نکر مہمیز نے کہا مین تم سے مقابلہ نکرونگا اورنگ نے
کہا اگر تجھے خوف ہے تو واپس جا اور کسی پہلوان کو اپنے لشکر سے بھیج دے مہمیز نے کہا اے اورنگ کل
تو لشکر حمزہ مین کیا گیا ہے کہ ترکیب گفتار تیری بالکل انھین لوگون کی سی ہو گئی ہے ایسے ہی دعوے
بھی ہو گئے انھین لوگونکے سے خیال بھی ہو گئے اے اورنگ اگر وہ لوگ ایسے دعوے کرتے ہین تو انکو
زیب ہے کہ انھون نے آجتک بہت سے پہلوانون کو شکست دی اور خود کسی سے زیر نہین ہوے مگر
تجھے ایسی باتین زیب نہین ہین کہ تو نے کل سب کے سامنے سر میدان ایسی ذلت اٹھائی کہ تا عمر تیرے
دل سے اُسکا داغ نہ جائیگا اور سب پہلوانونکی نظر مین ہمیشہ حقیر رہیگا اورنگ نے کہا اے مہمیز میری
کیا مجال جو مثل اُن لوگون کے دعوی جرأت کرون یا انکے سے خیالات پیدا کرون وہ لوگ مرد میدان جرأت
ہین جو انکی خدمت مین رہے وہ جری ہو جائے مین بھلا مثل انکے کیا دعوی کر سکتا ہون مگر ناز اس بات کا ہے
کہ مجھے صاحبقران زمان نے غلامی مین قبول فرمایا اب مجھے جو نصیحتین اُنھون نے فرمائی ہین مین اُنکے
مطابق کام کرونگا مہمیز نے کہا تیری قضا اس وقت دامنگیر ہے مین چاہتا تھا کہ تو کسی طرح اپنے لشکر کو واپس
جائے اور میرے ہاتھ سے قتل نہو کیونکہ ہمنے اور تمنے مدت تک ایک ہی سرکار مین ملازمی کی ہر ایک جگہ کے برسون

گذار دی اب تمھین کو مین اپنے ہاتھ سے قتل کرون ذرا اسکا خیال تھا ورنہ اور کوئی بات نہین ہے مین تجھسے
ابھی مقابلہ کرتا ہون اورنگ نے جواب دیا اے مہمیز اگر تمھین یہی خیال ہے تو اب بھی ممکن ہے کہ ہم تم ایک ہی
جا رہین اور اپنی عمر بسر کرین مہمیز نے کہا اے اورنگ اب کیونکر ممکن ہے اورنگ نے جواب دیا کہ اب یون
ممکن ہے کہ تو بھی اپنے دین باطل کو ترک کر اور اطاعت صاحبقران زمان کی حاصل کر پھر صورت یکجائی پیدا
ہو جائے یہ امر مشکل نہین ہے تو عبث فکرمند ہے مہمیز یہ سنکر بہت ناراض ہوا کہا اے اورنگ اب ایسی بات
زبان سے نہ نکالتا ورنہ مین زبان تیغ سے جواب دونگا میرا مذہب باطل ہے اورنگ نے کہا بیشک تیرا
مذہب بالکل باطل ہے مہمیز نے کہا مین بے قتل کیے جانے نہ دونگا یہ کہکے اسنے گرز اٹھایا اورنگ نے
سپر کو سر کی پناہ کیا مہمیز نے گرز لگایا اورنگ نے سپر پر روکا مہمیز نے دوسرا گرز لگایا اورنگ نے خالی
دیا مہمیز کا ہاتھ جو جھٹکا گرز لیکر وار کیا مہمیز نے بہت سنبھالا مگر تکان کے سبب سے گینڈے پر نہ سنبھل سکا
زمین پر گرا اورنگ نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ مہمیز زمین پر گرا اسنے گھوڑے کو مہمیز کر دیا کہ مہمیز پامال ہو گیا سر اسکا
چور چور ہوا صاحبقران نے اورنگ کے وار خالی دینے کی بہت تعریف کی اورنگ نے جھک کے
صاحبقران کو سلام کیا اور لشکر حریف کیطرف بنگاہ غضب دیکھا کیا وزیر نے پھر لشکر مین سے ایک
پہلوان کو روانہ کیا وہ اورنگ کے مقابلے مین آیا اورنگ نے اسکو بھی قتل کیا اسیطرح چار پہلوان اور
آئے مگر اورنگ کے ہاتھ سے قتل ہوے اس رد و بدل مین شام ہوئی وزیر نے پھر طبل بازگشت بجوا دیا
اپنے قلعہ کی جانب پلٹا اورنگ اپنے لشکر مین آیا امیر نے اورنگ کی بہت کچھ تعریف کی شادان و فرحان
اپنے لشکر کیطرف واپس آئے لیکن وزیر جو قلعہ مین آیا اسنے اپنے یہان کے نامی پہلوانون کو بلایا کہا تم لوگونکی
قوت و جرأت کہان چلی گئی اورنگ کیا تم سے علیحدہ ہے وہ بھی تمھارے لشکر کا ہے اسنے کئی پہلوانون کو
قتل کیا اور تم مین سے کسی کو ذرا جوش جرأت نہ پیدا ہوا جو اسکو جا کر قتل کرتے بڑے افسوس کی بات ہے
اگر کل بھی مسلمانون کے ہاتھ میدان رہا تو پھر فتح کی امید قطع ہو جائے گی اور کچھ تدبیر بن نہ پڑے گی سلطان
نہین معلوم تم لوگونکے واسطے کیا کرین گے سب نے کہا اے وزیر اگر ہم مقابلہ کیو اسطے جاتے تو بے سر لیے
واپس نہ آتے آپ خود ایسے ویسے پہلوانون کو میدان مین بھیجتے ہین جنھون نے کہین کسی سے مقابلہ نہین کیا ہے
اور دشمن کو اپنے قوی جانتے ہین وزیر نے کہا کل جو شخص ہمسے یہ وعدہ کر کے جائے گا کہ ہم سردار اسلام
کو ضرور قتل کرین گے یا اسیر کر کے لائین گے اور اپنے وعدے کے موافق کام بھی کریگا ہم اُس کو ایک شہر کا
حاکم کرین گے بہت سے پہلوانون نے کہا کہ ہم جائین گے سردار کا سر لائین گے وزیر نے جواب دیا کہ
جو ایک سر لا کر دیگا وہ ایک شہر کی حکومت پائے گا اور اگر دو سر لاوے گا تو دو شہر اسکو دیئے
جائین گے بہت سے پہلوانون نے وعدہ کیا شب بھر آپس مین یہی گفتگو رہی لالچ مین سب یہی کہتے تھے کہ
ہم پہلے میدان مین جائین گے سر لیکر واپس آئین گے اسی جھگڑے مین سحر ہوئی وزیر لشکر کو باہر لیکر نکلا میدان
جنگ مین آیا اپنی فوج کا پرا جمایا صاحبقران زمان بھی بصد شوکت و شان لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر میدان
مین آئے صف بندی کے بعد نقابت ہوئی کڑکیتون نے کڑکا کہا وزیر نے اپنے لشکر کیطرف
دیکھکر کہا اب کون میدان مین جاتا ہے اور سردار کا سر لا کر شہر کی حکومت پاتا ہے یہ سننا تھا کہ بہت
سے پہلوان بڑھے سب نے کہا کہ ہم میدان مین جائین گے سردار کا سر لائین گے وزیر نے

اُن سب مین سے ایک پہلوان کو میدان کیطرف روانہ کیا مگر تاکید بھی کردی کہ اگر اپنا نام نیک نامی سے مشہور کرانا ہے تو سر لیکر واپس آنا ورنہ بعد مردن بھی تا قیامت بدنام رہوگے پہلوان نے جواب دیا کہ آپ خاطر جمع رکھیں مین بے سر لیے واپس نہ آؤنگا یہ کہکے میدان مین آیا لشکر اسلام کیطرف دیکھکر آواز دی کہ اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جو پہلوان نامی ہو وہ میرے مقابلہ مین آئے مجھے وزیر احد کا حکم ہے کہ نامی سردار کا سر لیکر جاؤن اور اُسکے عوض مین ایک ملک کی حکومت پاؤن یہ سنکر امیر ثانی نے صاحبقران کے قریب حاضر ہوکے عرض کی یا صاحبقران یہ پہلوان بھی تو ہیکل ہے اگر اجازت ہو تو مین جاکر اس سے مقابلہ کرون صاحبقران نے فرمایا مین خود ارادہ رکھتا ہون امیر ثانی نے عرض کی آپ کے تشریف لے جانے کی ضرورت نہین اس سے مین مقابلہ کرونگا صاحبقران نے امیر ثانی کو اجازت دی امیر ثانی میدان مین آئے اُس پہلوان نے کہا اے شخص کیا اب تیرے لشکر مین تجھسے بڑھکر کوئی پہلوان نامی نہین ہے امیر ثانی نے فرمایا اے مغرور اگر مین تجھسے مقابلہ نکر سکونگا تو کسی نامی پہلوان کو بلا دونگا اُسنے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ میرے مقابلے مین وہ سردار آئے کہ جو لشکر بھر سے قوت و جرأت مین زیادہ ہو امیر نے فرمایا سب کی جرأت و قوت یکسان ہے تو بھی اپنا ہنر دکھا اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہین ہے تو واپس جا کسی دوسرے پہلوان کو روانہ کر مین اب بے مقابلہ کیے میدان سے واپس نہ جاؤنگا اس پہلوان نے کہا اے عرب اگر تجھے اب واپس جانا منظور نہین ہے تو مین تجھسے مقابلہ کرتا ہون تیرا سر لیکر جاؤنگا اُسکے عوض مین ایک شہر کی حکومت پاؤنگا پھر کیا تیرے ہی قتل پر اکتفا کرونگا اور جو جو سردار میرے مقابلے مین آئینگے اُن سب کے سر لے جاؤنگا جتنے سر وزیر کو دونگا اُتنے ہی ملک انعام مین ملینگے صاحبقران ثانی نے مسکرا کے فرمایا پہلے مجھکو قتل کرلے پھر اور سردارون کو بھی بلانا پہلوان نے کہا اے عرب تو اب اپنے قتل مین کچھ عرصہ سمجھا ہے یہ کہکے تلوار میان سے لی حمزۂ ثانی پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے اس نے تلوار کا وار کیا امیر ثانی نے وار اسکا خالی دیا تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گینڈے کی گردن پر گری گینڈے کی گردن قلم ہوئی گینڈا زمین پر گرا یہ بھی ساتھ ہی گینڈے کے گر پڑا امیر وار کرنے والے تھے مگر اسکو جو گرتے دیکھا ہاتھ روک لیا جیسے ہی یہ پہلوان زمین پر گرا جلدی سے اُٹھا تلوار سنبھال کے اس غرض سے چلا کہ مرکب صاحبقران ثانی کو بھی ہلاک کرے امیر نے گھوڑے کو پشت پر لیا آپ زمین پر آگئے یہ تو بدحواس گھبرایا ہوا تھا صاحبقران نے فرمایا او بدحواس ہوشیار ہوجا یہ کہکے تلوار میان سے کھینچکر اس پر وار کیا تلوار کی چمک سے آنکھین اس کی بند ہوگئین چوٹ دکھائی ندی مگر گھبرا کے اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا تلوار صاحبقران نے کمر پر لگائی پہلوان کے دو ٹکڑے ہوے لشکرون سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا وزیر از حد دردمند ہوا اور ایک پہلوان آگے بڑھا وزیر سے کہا مین اس جوان کا سر لاتا ہون مگر میری شرط قبول فرمایئے وزیر نے کہا اپنی شرط بیان کر اُس پہلوان نے کہا ایک ملک کی حکومت کوئی چیز نہین ہے اگر اس پہلوان کے سر کے عوض مین دو ملک کی حکومت مجھے عنایت کیجئے تو مین ابھی سر حاضر کرون وزیر نے منظور کیا کہا اے سواد ترکی مجھے منظور ہے بلکہ اسکے علاوہ کچھ نقد بھی تجھے انعام مین دیا جائے گا تو اس پہلوان کا سر لادے سواد ترکی گینڈے کو مہمیز کرکے امیر ثانی کے مقابلے مین آیا کہا اے عرب مین تیرا سر لینے آیا ہون مجھسے وزیر احد نے وعدہ کیا ہے کہ دو شہر کی حکومت کے علاوہ کچھ نقد بھی دونگا مین سر تیرا

ضرور لے جاؤنگا امیر نے فرمایا اگر یہ کام تجھسے انجام پائے تو مین تیرے سامنے موجود ہون سواد ترکی نے
یہ سنکر امیر پر گرز کا وار کیا حمزہ ثانی نے خالی دیا اسنے دوسرا وار کیا امیر نے تیغ باری تلوار اس کے ہاتھ
پر پڑی کہ مع گرز ہاتھ کٹ کر زمین پر گرا سواد نے دوسرے ہاتھ سے تیغ کمر سے کھینچی چاہتا تھا کہ امیر ثانی
کے سر پر لگائے مگر امیر نے دوسرے ہاتھ کو بھی قلم کیا سواد ترکی بیکار رہا امیر ثانی نے فرمایا اب اسی صورت
سے اپنے لشکر کو واپس جا اور کسی پہلوان کو مقابلے کیواسطے بھیج سواد ترکی نے کہا اے عرب مین مجبور ہون
کہ ہاتھ میرے کٹ چکے ہین ورنہ تجھے مزہ دکھا دیتا امیر ثانی نے فرمایا اے سواد ترکی اب زیادہ باتین کرنا
سے کیا حاصل ہے اپنے لشکر کو واپس جا اور دو شہرون کی حکومت سے نقد بھی کچھ تجھکو مل جائیگا سواد ترکی
مجبور تھا کہ اب کیا جواب دون اور کیونکر وار کرون جب دیر تک اسی کشمکش و پیچ مین رہا اور کچھ اسکو
بن نہ پڑا اپنے تیئن گینڈے سے زمین پر گرا دیا وزیر احد یہ کیفیت دیکھ رہا تھا اسنے دوسرے پہلوان کیطرف
اشارہ کیا وہ جھٹ سے آگے بڑھا وزیر کے قریب آیا کہا اے وزیر اعظم دستور معظم مین ایک سبب سے
میدان مین نہین جاتا ورنہ اس عرب کا سر لانا کوئی بڑی بات نہین ہے صرف اسقدر خیال ہے کہ ایک ملک
کوئی چیز نہین ہے اگر چار ملکون کی حکومت دینا آپ گوارا کرین تو مین ابھی اس عرب کا سر لا دون وزیر نے
قبول کیا پہلوان میدان کیطرف آیا امیر ثانی کے قریب پہونچ کے کہا اے عرب مین تیرا سر لینے کو آیا ہون
وزیر اعظم نے وعدہ فرمایا ہے کہ چار ملکون کی حکومت مجھے دینگے صاحبقران ثانی نے فرمایا اگر تو میرا سر قلم
کر سکے تو مین تیرے سامنے موجود ہون مگر ایک پہلوان تیرے ہی لشکر سے آیا تھا اُس سے وزیر نے دو ملکون
کا وعدہ کیا تھا وہ سامنے تڑپ رہا ہے ہاتھ بھی باقی نہین جو کف افسوس ملے کہ دو ملکون کی حکومت نہ ملی
کہین تیرا بھی وہی حال نہو اس پہلوان نے کہا اے عرب تونے میرا نام سنا ہوگا کہ مجھے لوگ محراب برہنہ سر کہتے ہین
آجتک مین نے خود نہین پہنا ہزارون تلوارین سر پر کھائین مگر تلوارین کر گئین اور سر میرا زخمی نہوا آج تیری
تلوار کا بھی کاٹ دیکھونگا امیر نے فرمایا ابھی تو مجھے یہ دیکھنا ہے کہ تو چار ملکون کی حکومت کیونکر پاتا ہے
پہلے تو اپنا کام کر پھر مین بھی اپنے وار کرونگا محراب نے تلوار میان سے لی امیر پر وار کیا اُسے
صاحبقران نے خالی دیکر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اسنے چاہا دوسرے ہاتھ کی مدد سے ہاتھ چھڑائے
امیر ثانی نے طمانچہ مارا کہ کاسہ سر اُسکا اُڑ گیا مر کر گینڈے گرا سے صاحبقران زمان امیر ثانی کی قوت دیکھکر
بہت خوش ہوئے مگر وزیر احد کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا اپنے پہلوانون کی طرف دیکھکر کہا کہ تم
لوگون نے کوئی کام سر میدان ایسا نہ کیا کہ مثل اس عرب کے تمھارا بھی نام ہوتا دیکھو کیسے قوی ہیکل
پہلوان کا سر ایک طمانچے مین اُڑ گیا معلوم ہوا کہ تم لوگون مین ذرا بھی قوت نہین ہے جو ان عربون
سے مقابلہ کر سکو اب مجھے امید فتح جاتی رہی آج مین خدمت مین سلطان کے جاؤنگا اور سب کیفیت بیان
کرونگا جب وہ کوئی اور انتظام کرینگے تو لڑائی شروع ہوگی ورنہ جنگ موقوف رہیگی پہلوانون
نے جواب دیا کہ اس مین ہماری کیا خطا جو لوگ میدان مین گئے انکے حال سے ہم آگاہ نہین کہ وہ
کیسے تھے قابل مقابلہ تھے یا نہین دیکھنے مین سب سے قوی تن قوی گردن ہون مگر ہنر جنگ مین مقابلہ
نکر سکا معلوم ہوتا ہے یہ عرب وہ ہے جو صاحبقران ثانی کے لقب سے مشہور ہے اس سے مقابلہ کرنے
کیواسطے اور پہلوان چاہیین ان لوگون سے یہ زیر نہوگا وزیر نے کہا وہ لوگ کہان ہین کہ جو اس کو زیر

کر سکتے ہین سب نے جواب دیا کہ آپکے لشکر مین موجود ہین مگر آپ انکو میدان مین نہین بھیجتے ہین وزیر نے
کہا ہین لشکر مین بہت کم رہا سب لشکریونکے حال سے بخوبی ماہر نہین ہون تم لوگ یہان کے افسر ہو سب
کے حال سے واقف بھی ہو تم ہی کسی پہلوان کو اچھا سمجھکر میدان مین روانہ کرو پہلوانون نے کہا ہم اسکا
سر بھی لاتے ہین مگر آپ یہ وعدہ فرمائیے کہ چہارم ملک کی حکومت ہمکو دیجئے تو ہم اس لڑائی کو فتح کر دین
کیونکہ یہ لڑائی اُن لوگون سے ہے جو آجتک کسی سے زیر نہین ہوے اور ہمیشہ بڑے بڑے پہلوانون
کو زیر کر کے اپنا مطیع بناتے رہے ان لوگون سے جبتک ہم خود برابر مقابلہ نہ جائینگے اسوقت
تک ایسے لشکر کوئی عہدہ برآنہ ہوگا وزیر نے کہا مین سلطان سے کہکر حکومت بھی چہارم ملک کی
دلا دونگا مگر اس لڑائی کو کسیطرح فتح کرو جن پہلوان نے وزیر سے یہ کہا تھا یہ پانچ شخص افسر اعلےٰ
فوج اعدے کے تھے جب یہ بات اسی وقت سے طے پا گئی اور وزیر نے چہارم ملک کی حکومت بھی دینے
کا وعدہ مستحکم کیا تو انہین سے ایک پہلوان شمشیر خنجر زن آگے بڑھا اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اگر مین
اس جوان کو قتل کرونگا تو تم کل کی میدان داری مین اور کسی پہلوان عرب کو قتل کرنا اسیطرح اس لڑائی
کو ملکر فتح کر لینگے اور حکومت بھی ہمیشہ بشرکت کرتے رہینگے یا پانچون افسر اس بات مین
متفق الراے ہوئے سب کے پہلے شمشیر خنجر زن میدان کی طرف روانہ ہوا امیر ثانی میدان جنگ مین
ٹہل رہے تھے کہ شمشیر خنجر زن نے امیر ثانی کے سامنے آکر کہا اے عرب مین نے اسوقت تیری جنگ
و جدل جو دیکھی دل مین شوق مقابلہ پیدا ہوا واقعی تو نے بہت اچھی طرح اُن پہلوانون سے مقابلہ کیا مگر
وہ پہلوان جیسے تھے خود تجھے انکی حالت ظاہر ہو گئی میرے کہنے کی ضرورت نہین اب مین تیرے
مقابلے مین آیا ہون وزیر اعظم نے تیرا سر لینے کو مجھے بھیجا ہے اور چہارم ملک کی حکومت دینے کا وعدہ
مستحکم کیا ہے اگر تو زیر ہو کے میری اطاعت قبول کریگا تو مین حکومت نہ لونگا تجھے اپنے ہمراہ لے جاؤنگا کچھ
دنون مین فن سپہ گری تعلیم کرونگا تیرے سبب سے میرا نام ہوگا تو صاحب جرأت معلوم ہوتا ہے امیر ثانی نے
مسکرا کے فرمایا جیسے وہ پہلوان میرے مقابلے مین آئے تھے مین تجھے اُنسے بھی کم جانتا ہون شمشیر
خنجر زن نے کہا اے عرب تم ایسی بات نہ کہو کیونکہ تو خوب دیکھ سکتا ہے کہ کون فن جنگ سے کسقدر
واقف ہے مین اس لشکر مین فن جنگ کا ایسا جاننے والا ہون کہ بہت سے لشکری میرے سکھائے ہوئے
ہین اور بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کر کے اپنا مطیع بنایا ہے وہ بھی اسی لشکر مین موجود ہین تجھے میری
نسبت ایسا کہنا نہین چاہیے امیر ثانی نے فرمایا اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہے اگر میرا سر لینے کو آیا ہے
تو دیر کیون کرتا ہے مین بھی دیکھون کہ کیسا تیغ زن ہے شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب میرے کہنے کو قبول کر
اور اپنی جرأت پر اسقدر نازان نہو میری شرکت قبول کر مین تجھے اپنے ہمراہ شاہ اعدے کے پاس لے چلونگا
وہان تیرا بڑا وقار ہوگا اور اگر میرے خلاف مرضی کریگا تو تیرا سر لے جاؤنگا امیر ثانی نے فرمایا اے شمشیر
خنجر زن بیہودہ گوئی سے کچھ حاصل نہین ہے کچھ ہنر جنگ دکھا شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب مین نے فن
ناوک افگنی مین مشق بہم پہونچائی ہے چاہتا ہون کہ تو بھی تیر و کمان ہاتھون مین لے پہلے کچھ اسی مین
مقابلہ ہو تو بہتر ہے صاحبقران ثانی نے فرمایا میرے کمان اٹھانے سے تجھکو کیا غرض ہے تو اپنا کمال دکھا مین تیرے
تیر تلوار سے قلم کرونگا شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب میرے تیر کو قلم نہ کر سکے گا امیر نے فرمایا

تجھے نصیحت کرنے کی ضرورت نہین ہے اپنے کام مین مشغول ہو شمشیر خنجر زن نے کمان کاندھے سے اُتاری تیر ترکش
سے نکالا بہرہ کمان مین پیوست کرکے طرف حمزہ ثانی کے تیر سر کیا امیر نے تلوار سے قلم کیا اُس نے
دوسرا تیر سر کیا وہ بھی حمزہ ثانی نے کاٹا اسی طرح اُسنے چالیس تیر حمزہ ثانی کی طرف پھینکے مگر امیر
نے سب ناوک اسکے قلم کیے جب ترکش اسکا خالی ہوا تو شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب یہ تو ایک
شغل تھا ابھی تک مین آمادہ پیکار نہین ہوا تھا مگر تو نے بڑا کام کیا کہ میرے چالیس تیر قلم کیے اب مین
چاہتا ہون کہ تیغ زنی مین میرے تیرے مقابلہ ہو جائے امیر نے فرمایا مجھے یہی منظور ہے شمشیر خنجر زن نے شمشیر میان
سے لی صاحبقران ثانی مرکب پر سنبھلے اس نے گینڈے کو مہمیز کرکے تلوار صاحبقران کے سر پر
لگائی امیر ثانی نے تلوار کو تلوار پر روکا اُسنے دوسرا وار کیا امیر نے سپر سے ادھر لگالی تلوار شمشیر خنجر زن
کی ٹوٹ گئی اسکو سخت ندامت ہوئی امیر ثانی کیطرف بنگاہ غضب دیکھکر کہا اے عرب تو نے میری تلوار
توڑ ڈالی اب مین تجھے زندہ نچھوڑونگا امیر ثانی نے مسکرا کے جواب دیا کہ اے شمشیر خنجر زن اس وقت
مین چاہون تو تیرا سر قلم کردون مگر یہ بات آئین جرات کے خلاف ہے اگر تو مقابلہ کرنا چاہے تو دوسری تلوار
منگالے شمشیر نے جواب دیا کہ اب مجھے تلوار منگانے کی ضرورت نہین ہے مین تجھ سے کشتی لڑونگا امیر ثانی
نے تلوار میان مین رکھی گھوڑے سے اُترے شمشیر خنجر زن بھی گینڈے کے نیچے آیا دوڑ کے صاحبقران
کی کمر مین ہاتھ ڈال دیا امیر ثانی نے اسکو پورا زور بھی نکرنے دیا ہلہ دیکر زمین سے اُٹھا لیا فرمایا اے
شمشیر خنجر زن اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتا ہے اسنے کہا اے عرب مین اپنا مذہب آبائی
ترک نکرونگا صاحبقران نے چرخ دیکر اسکو زمین پر دے مارا شمشیر خنجر زن کی استخوان چور چور ہو گئی لشکرون
سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی دن تھوڑا باقی رہگیا تھا وزیر احد طبل بازگشت بجوا کر واپس گیا
صاحبقران زمان بصد سرور و شادمانی اپنی بارگاہ کیطرف واپس آئے امیر ثانی کی بہت کچھ تعریف کی مگر وزیر
لشکر کو لیکر قلعہ مین آیا اُسنے سب پہلوانون سے کہا کہ آج سے مجھے امید فتح جاتی رہی اب ایک بات
اور باقی ہے وہ کل کی میدان داری مین صرف کی جائیگی یا تو کل مسلمانون کو پسپا کردیا یا خود ہی شکست
کھائی اور اگر اسی طرح جنگ کرینگے تو عمر بھر مسلمانون پر فتح نہ پائینگے افسران فوج نے کہا ہم لوگ
بھی سنا چاہتے ہین وہ کون بات ہے وزیر نے کہا کل جنگ مغلوبہ کی فکر ہے یا تو مسلمانون کو پسپا کردونگا یا اب
مقابلہ نہ کیا جائیگا سب اسکی رائے سے متفق ہوئے اُس شب کو بھی کفار سب بیدار رہے مارے
خوف کے کسی کو نیند نہ آئی صبح کو وزیر لشکر قلعہ سے لیکر نکلا اسطرف سے صاحبقران زمان اپنے سردارون
نامی وگرامی کو ہمراہ لیکر میدان مین آئے وزیر نے لشکر کے سامنے آتے ہی اپنی فوج کو اشارہ کیا کہ
مسلمانون پر ٹوٹ پڑو خبردار میدان سے قدم نہ اُٹھانا ورنہ ہر طرح جان جائیگی اس سے لڑکر مرجانا
مردیکو واسطے اچھا ہے لشکر نے جو اشارہ پایا تلوارین کھینچ کر فوج اسلام پر آگرا یہان بھی سب نے تیغین
علم کین لشکر کفار سے جنگ مغلوبہ ہونے لگی دیر تک تلوار چلی قریب نصف کے لشکر کفار قتل ہوا جب
دن تھوڑا باقی رہا اور اہل اسلام نے کشتون کے پشتے لگا دیئے اُسوقت کفار کے قدم میدان مین
نہ ٹھہرے سب قلعہ کیطرف بھاگے صاحبقران زمان نے بآواز بلند فرمایا ہان غازیو یہی وقت ہے کہ
قلعہ پر قبضہ کرلو ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا سرداران عرب نے جو نعرہ صاحبقران کی صدا سنی

سب نے گھوڑوں کی باگین لین وزیر احد نے لشکر کو بہت کچھ لالچ دیا چاہا یہ لوگ میدان مین ٹھہرین مگر لشکر کب ٹھہرتا ہے یہ لوگ جو بھاگے قلعہ کیطرف چلے اور مسلمانون نے ان کا تعاقب کیا وزیر نے دیکھا وقت اچھا نہین ہے اگر مسلمان قلعہ کے اندر پہونچ گئے تو کون انکو وہان سے بھگا سکے گا یہ سوچ کے اسنے چاہا کہ نقب کی راہ کو بند کرا دے مگر اسوقت کیا ہو سکتا ہے لشکری اسیطرف سے قلعہ مین آئے سرداران عرب نے بھی انکا پیچھا نہ چھوڑا قلعہ پر آکے قبضہ کر لیا اور ان فراریون کو بھی گھیر لیا اب یہ لوگ مجبور ہوئے کیا کرتے سب نے حمزہ صاحبقران زمان کی اطاعت قبول کی امیر کی خدمت مین دست بستہ حاضر ہوئے صاحبقران نے سبکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا سب مسلمان ہوے مگر وزیر نکل گیا کہ حال اسکا وقت پر بخدمت ناظرین والا تمکین گزارش کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کی جاتی ہے

یہان صاحبقران زمان نے قلعہ مین سب بارگاہین اور جو جو اسباب امیر کے ہمراہ تھا منگا لیا اُسی وقت پل تختہ چڑھایا گیا سب اسباب اونٹون پر بار ہو کے آ گیا امیر نے فرمایا کہ آج شب بھر تو یہان قیام کرنا چاہیئے صبح کو ہم شہر مین چلکر تختگاہ سلطان کو برباد کرین گے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران ایسا نہو بادشاہ کسی طرف بھاگ جائے اور پھر ہاتھ نہ آئے امیر نے فرمایا اُسکے واسطے یہ بندوبست کیا جائے کہ چند آدمی شہر پناہ پر موجود رہین اگر بادشاہ کہین بھاگنے کا ارادہ کرے اُسکو گرفتار کر کے یہان لائین خواجہ نے سرداران عرب سے چند لوگون کو اسطرف روانہ کیا کہ وہ جا کر دروازہ شہر پر بیٹھے امیر ثانی اور صاحبقران اور بہت سے سرداران عرب قلعہ مین رہے شب بھر قلعہ مین بسر کی صبح کو صاحبقران زمان لشکر کو ہمراہ لیکر تختگاہ بادشاہ کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن نامہ دارون کی بیان کی جاتی ہے کہ جو سلطان احد کی جانب سے بعض ملکون مین گئے

چنانچہ پہلے جو نامہ پہونچا تو شاہ ویلم کو پہونچا اُس نے جو نامہ پڑھا اُسی دن اپنے ملک سے لشکر لیکر روانہ ہوا اور جانب احد چلا بعد اُسکے سلطان بدخشان کو نامہ پہونچا وہ بھی اُسی روز لشکر گران لیکر روانہ ہوا اسکے بعد اور سلاطین کو نامے پہونچے اور سب اپنے اپنے ملکون سے لشکر بیشمار لیکر روانہ ہوے مگر سلطان ویلم کہ سب کے پہلے روانہ ہوا تھا دس دن کے بعد احد کے قریب آ کر پہونچا اپنی اطلاع کیواسطے اس نے ایک نامہ سلطان احد کو تحریر کیا نامہ دار کو بلا کر وہ نامہ دیا کہ اس نامے کو سلطان احد کے پاس لے جانا اور جواب لیکر بہت جلد آنا یقین ہے جسوقت سلطان کو نامہ دیکھے گا خود میرے لینے کو آئے گا نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا جب قریب شہر پناہ پہونچا تو یہان وہ وقت تھا کہ سرداران عرب دروازے پر بیٹھے ہوے تھے جو شخص شہر کے باہر جاتا تھا اُس کو روک دیتے تھے مگر آنے والے سے کوئی کچھ نہ کہتا تھا نامہ دار جو آیا اسکو بھی کسی نے نہ روکا یہ سب کیفیت دیکھتا ہوا شہر کے اندر پہونچا تختگاہ سلطان احد کے قریب جا کر اپنی اطلاع کرائی اسوقت وزیر حالت جنگ بادشاہ سے بیان کر رہا تھا اور بادشاہ نہایت متفکر تھا کہ چوبدار نے جا کر کہا ایک نامہ دار آیا ہے بادشاہ احد نے کہا معلوم ہوتا ہے حمزہ نے اس مضمون کا نامہ بھیجا ہوگا کہ اب مسلمان ہونے مین کیا انکار ہے وزیرون نے کہا آپ نامہ منگا کر ملاحظہ فرمائیے شاید کہین اور سے آیا ہو

بادشاہ نے چوبداروں سے کہا اس نامہ دار کو اپنے ہمراہ یہاں لاؤ چوبدار باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ
اندر لے گئے سلطان احد نے نامہ لیکر جو دیکھا بہت خوش ہوا وزیرون سے کہا کہ مین نے ایک نامہ
بادشاہ ولیم کے پاس روانہ کیا تھا وہان سے جواب آیا ہے دیکھون اُنہین کیا لکھا ہے یہ کہکے اس نے نامہ
کھولا اُسمین لکھا تھا کہ حسب المطلب مین یہان آیا ہون قریب شہر پناہ آج قیام کیا ہے کل شہر مین داخلہ کرونگا
اطلاعاً آپ کو تحریر کیا بادشاہ احد نے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے جو بادشاہ ولیم یہان آجائے یہ بات ضرور
ہے کہ حمزہ کل یہان آئے گا اور قیامت برپا کرے گا اگر سلطان ولیم معہ لشکر اندر آگیا تو وہان اُن لوگون سے
مقابلہ کریگا وزراء نے کہا آپ اس کیفیت سے انکو اطلاع دیجیے اور یہ کہہ بھیجیے کہ جب رات زیادہ آجائے بادشاہ
ولیم اپنی فوج ہمراہ لیکر شہر کے اندر آئین صاحبقران اور جملہ سردار قلعہ مین ہونگے شہر پناہ پر جو لوگ بیٹھے
ہونگے وہ بہت ہی کم ہین اگر لشکر اُنسے برسر جنگ ہوگا تو یقین ہے وہ لوگ کچھ نہ بنا سکین گے بادشاہ احد نے
یہی نامہ مین لکھ دیا نامہ دار نے کہا اب مین جا نہین سکتا کیونکہ جو شخص شہر کے اندر آتا ہے اسکو وہ لوگ مانع نہین
ہوتے مگر جو شہر کے باہر جاتا ہے اسکو روکتے ہین اگر مین شہر کے باہر جانے کا ارادہ کرونگا وہ لوگ مجھے
بھی مانع ہونگے لہذا اپنے جانے کی کیا صورت کرون وزراء بھی اس بات مین حیران ہوئے بادشاہ نے
کہا کہ نامہ اسوقت بادشاہ ولیم کو ضرور پہونچنا چاہیے اگر نامہ اسوقت وہان نہ جائیگا تو صبح کو آکے حمزہ
یہان قیامت برپا کردیگا جو کچھ تھوڑے سے پہلوان کچھ لشکر یہان موجود ہے یہ مسلمانون کا کیا بنا لیگا وزراء نے
کہا اے شہریار ہمارے نزدیک یہ بات مناسب ہے کہ اسوقت نامہ وہان روانہ نہ فرمایئے جب صبح کو حمزہ
اسطرف آئے گا تو سب لوگون کو اپنے ہمراہ لائے گا اُسوقت آپ نامہ وہان روانہ کیجیے گا حمزہ اُن
لوگون سے جو یہان موجود ہین جنگ کریگا اتنے عرصے مین سلطان ولیم آجائین گے حمزہ ضرور بدحواس
ہوجائے گا اسوقت واقعی خوب تلوار چلیگی بادشاہ احد نے کہا کہ میری عقل درست نہین ہے جو کچھ تم لوگ
کہتے ہو یہی مناسب ہے وزراء شب بھر سلطان کے پاس بیٹھے رہے بادشاہ احد کی رات بھر یہ کیفیت
رہی کہ کسی پہلو قرار نہ آیا جب بات کرتا تھا یہی کہتا تھا کہ اب زندگانی تمام ہوئی جام عمر لبریز ہوا آج صبح کو حمزہ
قلعہ سے نکلکر اسطرف آئے گا ایک کو زندہ نہ چھوڑے گا ہان جو اطاعت اسلام قبول کریگا وہ امان پائیگا
جو مذہب آبائی کو ترک نہ کریگا مارا جائے گا اسی کرب و بیچینی مین صبح ہوئی وزراء نے نامہ دار سے کہا کہ تو
جلد یہان سے روانہ ہو شہر پناہ کے قریب جاکر ٹھہر جانا جبتک وہ لوگ وہان سے نہ ہٹین خبردار باہر
جانے کا ارادہ نہ کرنا ورنہ پچھتائے گا زک اُٹھائے گا مسلمان بڑے ظالم ہین کسی کا خیال نہین کرتے جو کوئی
اُنکے خلاف مرضی کرتا ہے اُنکو ہلاک کرتے ہین نامہ دار نامہ لیکر اسطرف روانہ ہوا شہر پناہ وہان سے کئی کوس پر
تھی جب نامہ دار قریب دو کوس کے پہونچا اس نے دیکھا کہ سامنے سے ایک لشکر عظیم آتا ہے نامہ دار ایک جانب
پوشیدہ ہوگیا لشکر قریب آیا نامہ دار نے دیکھا کہ جوان قوی ہیکل نیزہ زن صف شکن گھوڑون پر سوار تلوارین برہنہ
ہاتھون مین لیے ہوئے دھاوہ کیے ہوئے تخت گاہ کی جانب جاتے ہین جب یہ لوگ آگے بڑھ گئے نامہ دار
راہی ہوا بصد تعجیل شہر پناہ کے قریب پہونچا دیکھا چند آدمی وہان بھی موجود ہین حفاظت کر رہے ہین نامہ دار
اُن لوگون کے قریب آیا کہا صاحبو آپ کا خطا وار سلطان ہے رعیت نے کیا خطا کی ہے جو آپ نے سب کا
راستہ بند کیا ہے مجھے ضرورت ہے شہر کے باہر جانا ہے اگر جانے دیجیے تو کیا مضائقہ ہے اُن لوگون نے آپس مین

کہا کہ اس غریب کے رونے سے کیا حاصل ہے جانے دو نامہ دار کو جانے کی اجازت ملی شہر پناہ کے باہر ہوا وہان
جیسے اندھا ہوا کے دوڑتا ہوا اپنے بادشاہ کی بارگاہ تک پہونچا وہان دور تک لشکر اُترے ہوئے دیکھے نامہ دار
کو تعجب ہوا پہلے بادشاہ ولیم کی بارگاہ مین آیا جواب نامہ دکھایا بادشاہ ولیم نے بہت افسوس کیا کہا کہ ہم ایسے
وقت مین پہونچے کہ پوری مدد بھی نکر سکے نامہ دار نے کہا اب عرصہ نہ لگایئے مسلمان تخت گاہ کی بربادی کا ارادہ
کر کے اسطرف آگئے ہین اگر اسوقت چلیے گا تو شریک کارزار ہو جایئے گا نہین تو مسلمان بادشاہ کو اسیر کرینگے
اور شہر پر قبضہ ہو جائے گا بادشاہ ولیم نے کہا ہم ابھی تیار ہین بلکہ اور بھی چند لشکر رات کو آگئے ہین یہ سب
بھی ہمارے ہمراہ اسطرف چلینگے اُن سب کو سلطان احد نے بلا یا تھا انہین کے بلائے ہوئے
سب آئے ہین یہ کہکے اپنے لشکر مین اطلاع کرائی اور جو جو بادشاہ وہان مقیم تھے سب کو اطلاع دی
اور سب سے خلاصہ کیفیت اُن کی سب اُسیوقت چلنے پر تیار ہوئے اہل لشکر نے اسی وقت سامان
درست کیا بادشاہ ولیم اور شاہ بدخشان اور بادشاہ ترکان لشکر گران لیکر اُسی وقت روانہ ہوئے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کی جاتی ہے

کہ امیر شب بھر قلعہ احد مین مقیم رہے صبح کو نماز سحر سے فراغت حاصل کر کے جانب تختگاہ روانہ ہوئے اسوقت
صاحبقران کے ہمراہ جمعیت کم تھی راہ طے کر کے جب قریب تختگاہ بادشاہ پہونچے یہان وزیرون نے
پہلے ہی لشکر درست کر رکھا تھا صاحبقران جو قریب پہونچے اُن لوگون نے امیر سے مقابلہ کیا بادشاہ احد
بمجبوری میدان مین آیا لشکر کو لڑانے لگا جنگ مغلوبہ ہونے لگی صاحبقران سب کے آگے بڑھتے
جاتے تھے یہانتک کہ قریب علمدار فوج پہونچے امیر نے علم فوج کو قلم کیا علمدار نے تلوار کا وار کیا
صاحبقران نے اسکا وار روک کے ضرب تلوار سے علمدار لشکر کو قتل کیا اسکا قتل ہونا تھا کہ امیر قریب
بادشاہ احد پہونچ گئے بادشاہ نے صاحبقران کو اپنے قریب پایا گھوڑے کو مہمیز کیا اسکا قدم اُٹھنا تھا
کہ تمام فوج کا جی چھوٹ گیا سب نے گھوڑون کو تازیانے لگائے جس طرف جس کو بن پڑا اسطرف بھاگا
بادشاہ احد اور چند پہلوان ایک طرف چلے یہی کیفیت لشکر صاحبقران کی بھی ہوئی کہ ایک ایک کے ہمراہ
ایک ایک جانب نکل گئے لشکر بالکل منتشر ہو گیا مگر صاحبقران زمان تنہا بادشاہ احد کے تعاقب مین
چلے اور بادشاہ احد شہر پناہ کیطرف فرار ہوا تھوڑی ہی دور پہونچا تھا کہ سامنے سے گرد اُڑی بادشاہ یہ سمجھا
کہ یہ لوگ بھی اہل اسلام سے ہین مجھکو گھیر کر مارنا چاہتے ہین یہ سوچ کے چاہتا تھا کہ جانب راست گھوڑے
کی باگ موڑ کے نکل جائے مگر وہ اسقدر شگفتہ ہوا بادشاہ احد نے دیکھا کہ سلطان ولیم اور بادشاہ بدخشان
اور چند سلاطین فوجین ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین بادشاہ احد نہایت خوش ہوا گھوڑے کو اور تیز کیا
بقصد تعجیل اُن لوگون کے قریب پہونچا بادشاہ ولیم نے جو سلطان احد کو اس حال مین بھاگتا پایا زور سے
نعرہ کیا چونکہ صاحبقران کو اچھی طرح [illegible] اور سلطان احد [illegible] دست درازی
نکرنا ورنہ ایک عرب کو زندہ نہ چھوڑونگا امیر [illegible] کوئی [illegible] تھا
کہ بادشاہ ولیم نے اپنی فوج کو اشارہ کر کے [illegible] زندہ [illegible]

پاے ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا یہ سننا تھا کہ بادشاہ ویلم کی فوج نے صاحبقران زمان کو چارون طرف سے
گھیرا فوج ویلم کے ہمراہ اور سلاطین کفار کی بھی فوجین ٹوٹ پڑین صاحبقران زمان اس وقت تنہا تھے
شیرانہ نہنگانہ دغا کرنے لگے دم بھر مین لاشون کے انبار لگا دیئے مگر کہان لشکر بے انتہا کہان یکہ و تنہا
چارون طرف سے وار پڑنے لگے کفار نے تیرون کا مینھ برسادیا صاحبقران زمان انتہا سے زیادہ زخمدار
ہوے مرکب پر ٹھہرا نہ گیا ہاتھون نے دستگیری نکی امیر نامدار صاحبقران عالی و دولت پشت زین سے بر
زمین تشریف لائے گھٹنون کے بھل زمین پر بیٹھ کے تلوار ہلانے لگے کفار بخوف ہیبت صاحبقران
سے نزدیک امیر نہ آتے تھے دور سے وار کرتے تھے کوئی تیر لگاتا تھا کوئی نیزہ مارتا آخرکار صاحبقران
زمان مین اتنی طاقت بھی باقی نرہی امیر نامدار زمین پر گر گئے کفار نے جو دیکھا کہ اب صاحبقران
مین بالکل دم باقی نہین ہے چاہا کہ اب ظلم سے ہاتھ اٹھائین مگر بادشاہ احد نے کہا کہ ابھی حمزہ کو مردہ
نہ تصور کرو جبتک اسکی لاش سالم رہیگی مجھے اسی بات کا خوف رہیگا کہ ایسا نہو حمزہ کے تن مین روح
آجائے اور یہ اٹھ کے مجھے قتل کرے میری راے یہ ہے کہ لاش پر حمزہ کے گھوڑے دوڑا دو
کہ لاشہ بالکل پامال ہوجائے اور ہر جزو بدن علحدہ علحدہ ہوجائے لشکری اسکے تابع فرمان تھے
گھوڑے لاش صاحبقران پر دوڑا دیئے لاشہ امیر پائمال ہوا بادشاہ احد نے اسپر بھی اکتفا نہ کی
کئی بار گھوڑون کو چکر دیئے اور ہر بار یہ کہتا تھا کہ سو سون چکر لگاؤ کہ ریشہ ریشہ صاحبقران کے جسم کا اسکے
عزیزون کو نہ ملے کہ وہ لوگ اسکی لاش کو دفن کرینگے اور یہ مجھے منظور نہین سوارون نے ویسا ہی کیا کہ سو سون
کے چکر لگائے لاش امیر پارہ پارہ ہوگئی یہ بھی نہ معلوم ہوتا تھا کہ لاش کہان ہے جب فوج نے اس ظلم
عظیم سے فرصت پائی تو بادشاہ احد نے کہا اب اور لوگون کو بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ سب کس طرف ہین
انکے خوف سے میرا لشکر فرار کر گیا مگر وہ لوگ تعاقب مین لشکر کے چارون طرف منتشر ہوگئے ہین ان
سب کو تلاش کرکے قتل کرنا چاہیے بادشاہ ویلم نے کہا انکو بھی تلاش کیجیے ان مسلمانون کو زندہ نہ
چھوڑو جہانتک ملین قتل کرو پھر یہان کا سب انتظام کرکے خانہ کعبہ کی طرف چلو وہان کے لوگون
سے جنگ کرین بادشاہ احد سب کافرون کو لیکر تلاش مین اور سرداران اسلام کے روانہ ہوا مگر امیر
ثانی اور سرداران عرب جو تعاقب مین کفار کے گئے ان لوگون کو قتل کیا بعض بھاگ کے نکل بھی
گئے امیر ثانی کے ہمراہ خواجہ عمرو نامدار اور خواجہ عمرو ثانی بھی تھے جب کفار کا مجمع کم ہوا تو ان لوگون
نے کہا کہ اب اپنے ہمراہیون کو تلاش کرنا ضرور ہے صاحبقران نامدار نہین معلوم کسطرف تشریف
لے گئے ہین امیر ثانی نے کہا صاحبقران نامدار تعاقب بادشاہ مین گئے ہین خواجہ بہت گھبرائے
امیر ثانی سے کہا کہ پہلے صاحبقران زمان کو تلاش کرلو پھر اور طرف چلو امیر ثانی کی بھی یہی راے ہوئی
اس ارادہ سے کچھ دور بڑھے تھے کہ چند سردار اور ملے سب نے امیر ثانی سے کہا کہ فوج کفار بہت
قتل ہوئی بعض لوگ بھاگ کے نکل بھی گئے انکا پتہ نہ ملا امیر ثانی نے فرمایا کہ صاحبقران زمان نہین
معلوم کسطرف تشریف لے گئے ہین ابھی تک امیر سے ملاقات نہین ہوئی اور جو جو سردار گئے تھے وہ
سب مل گئے لوگون نے کہا کہ صاحبقران بادشاہ کے تعاقب مین گئے اور بادشاہ شہر پناہ کی جانب
بھاگا تھا کیا عجب ہے جو شہر پناہ سے نکلکر باہر شہر کے پہونچا ہو امیر نے بھی تعاقب نہ چھوڑا ہو حمزہ ثانی نے

کہ اسی طرف چلنا چاہیے یہ فرما کے امیر ثانی اسی طرف روانہ ہوے قریب ایک کوس کے راہ طے کی تھی کہ سامنے سے گرد اڑتی امیر ثانی نے فرمایا شاید صاحبقران زمان تشریف لاتے ہین خواجہ نے کہا صاحبقران کے ہمراہ اسقدر لشکر نہین ہے جو اتنی گرد اڑے یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ بادشاہ اُحد گھوڑے پر سوار اور کئی بادشاہ اسکے ہمراہ رکاب مین لشکر بیشمار سب رواروی کرتے ہوے آتے ہین خواجہ نے جو بادشاہ اُحد کو اُس کیفیت سے دیکھا امیر ثانی سے کہا کہ ابھی تو صاحبقران اسکے تعاقب مین گئے تھے کیا امیر نے اس کا تعاقب چھوڑ دیا اور اسنے اسقدر لشکر کہان سے دستیاب ہوا معلوم ہوتا ہے یہ سب بادشاہ اسکے بلاے ہوے ہین امیر ثانی نے کہا اب اسکو یہان پر کنا ضرور ہے خواجہ نے کہا آپ لوگ اس سے جنگ کرین مگر مین تلاش صاحبقران مین جاؤنگا امیر اسی کے تعاقب مین گئے تھے نہین معلوم صاحبقران کہان رہے اور اس کو یہ لوگ کیونکر ملے امیر ثانی نے کہا خواجہ اس وقت مین تنہا نہ جاؤ کفار سب ہم لوگون کے دشمن ہین صاحبقران کا پتہ معلوم ہو جائیگا اگر تم تنہا جاؤ گے ہم لوگون طبیعت گھبرائی گی کہ جبتک تم نہ ملو گے اسوقت تک خیالات فاسد آئینگے اس گھبراہٹ مین جنگ اچھی طرح نہ ہو سکے گی خواجہ عمرو نے کہا میرا دم گھبراتا ہے دل بھر آتا ہے جبتک صاحبقران کو نہ دیکھونگا اوسوقت تک یہ حالت رفع نہو گی امیر ثانی نے کہا خواجہ ہم نجانے دینگے صاحبقران زمان بھی تشریف لاتے ہونگے کیا عجب ہے ان لوگون کے تعاقب مین ہون خواجہ امیر ثانی کے روکنے کے سبب سے ٹھہرے اتنی دیر مین لشکر قریب پہونچا امیر ثانی نے نعرہ کیا کہ اے کافران غدار خبردار آگے نہ بڑھنا اگر آگے بڑے تو زک اٹھاؤ گے بادشاہ احد نے کہا اے عرب تو کون ہے جو اسطرح پھر رہا ہے تجھے لازم ہے کہ ہنے سر پر خاک اڑا گریبان چاک کر صاحبقران کو مین نے قتل کیا امیر ثانی نے جو یہ بات سنی ہوش بجا نہ رہے تلوار کھینچکر بادشاہ اُحد پر جا پڑے اور بادشاہ جو وہان موجود تھے انھون نے لشکر کو اشارہ کیا سب لشکر امیر ثانی پر بھی ٹوٹ پڑا مگر صاحبقران ثانی نے اُس وقت کچھ خیال نہ کیا صفون کو درہم برہم کرنا شروع کیا اور جو سرداران عرب امیر ثانی کے ہمراہ تھے یہ سب بھی لشکر پر تلوارین پکڑ کے ٹوٹ پڑے صاحب دفتر نے اس مقام پر لکھا ہے کہ چار روز کامل تلوار چلی پانچوین دن کفار مین چند کس باقی رہے اور امیر ثانی بادشاہ احد کے قریب پہونچے اسنے چاہا گھوڑے کو بھگا کے نکل جاے مگر امیر نے تلوار اسکے سر پر لگائی کہ سر اسکا دو ٹکڑے ہوا بادشاہ ویلم نے جو دیکھا اس نے امیر ثانی پر وار کیا امیر کے سر پر تلوار پڑی ماتھے تک اُتر آئی اس حال مین امیر نے اُس زخم کا بھی خیال نہ کیا بادشاہ ویلم کا بھی سر جدا کیا اور جسقدر بادشاہ سن احد کی مدد کو آئے تھے امیر ثانی نے سب کے سر قلم کیے اُن لوگون کا قتل ہونا تھا کہ جو چند کس سب کے ہمراہیون سے باقی رہ گئے تھے انھون نے امان طلبی کی صاحبقران ثانی نے تلوار روکی سب لوگ حاضر ہوے اپنی عفو تقصیر چاہی امیر نے سب کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا جنگ سے فراغت پا امیر ثانی اسدرجہ زخمدار تھے کہ گھوڑے سے نہ اتر سکے سرداران عرب نے بغلون مین ہاتھ دیکر امیر مین پر اُتارا امیر ثانی نے کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا روح قالب سے پرواز کر گئی سرداران مین گریہ وزاری بلند ہوا خواجہ عمرو نامدار نے سردارون سے کہا کہ آپ لوگ یہان ٹھہرین مین لاش صاحبقران کی تلاش مین جاتا ہون سب لوگون نے کہا خواجہ جہانتک ممکن ہو جلد آنا بعض سردارون نے کہا کہ خواجہ ہم تمھین تنہا نہ جانے دینگے تمھارے ہمراہ ہم چلینگے

خواجہ نے کہا آپ لوگون کو اختیار ہے قریب دوسو جوان کے خواجہ کے ہمراہ ہوئے خواجہ نعش لاشہ
صاحبقران مین روانہ ہوئے چارون طرف لاش کو تلاش کیا کہین پتہ نہ پایا خواجہ کو سخت تردد ہوا ایک
ایک کوچے کو چار چار بار دیکھا مگر لاش کا پتہ نہ ملا جب خواجہ دن بھر کی رہروی سے مضمحل ہوئے تو ایک
جگہ پر بیٹھ کے رونے لگے اور درگاہ کبریا مین عرض کی اے کریم کارساز جب تو نے صاحبقران کو مجھسے
چھڑایا ہے تو مجھے کیون زندہ رکھا اب زندگی سے دل میرا سیر ہو چکا مگر اے کریم انجام بخیر کرنا خواجہ کو سردارون
نے سمجھایا خواجہ نے کہا کہ جبتک لاشہ صاحبقران نامدار کا نہ ملیگا اسوقت تک مجھے چین نہ آئیگا اس شب کو
بھی خواجہ نے شب بھر لاشہ کو تلاش کیا دوسرے روز سردارون نے کہا خواجہ امیر ثانی کا لاشہ اب تک
یونہین رکھا ہے اسکے دفن و کفن کی کچھ فکر کرنا چاہیے خواجہ نے جواب دیا کہا کہ آپ لوگ جا کر اسکی فکر کرین مین
جبتک لاشہ صاحبقران نہ پاؤنگا اسوقت تک مجھے قرار نہ آئیگا سب سردار بھی بیقرار ہوے خواجہ
نے اس روز بھی دن بھر لاش تلاش کی جب کہین لاشہ کا پتہ نہ ملا خواجہ سرشام پھر ایک جگہ پر تھک کے گر پڑے
اسوقت خواجہ نے بصد الحاح و زاری عرض کی کہ اے کریم کارساز اے رب بے نیاز لاشہ صاحبقران
کا پتہ مل جائے ابھی تک امیر بے گور و کفن ہے ننگے خواجہ یہ دعا کرتے کرتے سو گئے دیکھا ایک بزرگوار سامنے
کھڑے ہوے فرماتے ہین اے خواجہ اٹھو جسقدر ریزے تمھین اسوقت صحرا مین روشن نظر آئین ان سب
کو چنکر ایک جا کرو کفار نے لاش صاحبقران کو اس درجہ پامال سم اسپان کیا ہے کہ لاش صاحبقران
ریزہ ریزہ ہو گئی ہے تمھین لازم ہے کہ لاش صاحبقران بصد احتیاط دفن کرو کہ تم پر حق نمک صاحبقران ہے خواجہ
کی جو آنکھ کھلی دیکھا صحرا مین ہزار ہا چراغ روشن ہین خواجہ نے قریب جا کر دیکھا گوشت کے ریزے پائے
خواجہ نے جمع کیے ایک چادر مین جمع کر کے خواجہ وہان سے واپس آئے جہان لاشہ امیر ثانی کا پڑا ہوا تھا
خواجہ نے وہان پہونچ کے دونون لاشون کو تیمم کرا کے دفن کر دیا بعد اسکے سب سردارون سے کہا کہ
اب آپ لوگ خانہ کعبہ تشریف لے جائیں مین ان قبور کی جاروب کشی کرونگا کہ یہ میرا حق ہے اور ایک بزرگوار
نے شب کو خواب مین مجھسے یہ فرمایا تھا کہ خواجہ تمھین لازم ہے کہ حق نمک صاحبقران سے ادا ہو بس مین
ان بزرگوار کے ارشاد کے موافق کرونگا سب نے کہا کہ خواجہ ہم بھی تمھارے ساتھ ہین جو تمھارے مزاج
مین آئے کرو سب تمھارا ساتھ دینگے خواجہ نے کہا ابھی مین یہان قیام کرونگا اور بعد مین مجھے اختیار ہے مگر
چند روز جاروب کشی قبر صاحبقران پر ضرور کرونگا سرداران نے کہا کہ خواجہ دو ماہ تک ہم تمھارے ہمراہ مین
آئندہ تمھین اختیار ہے خواجہ بھی خاموش ہو رہے سب سرداران عرب دو ماہ تک وہان مقیم رہے جب
سب نے رسم فاتحہ خوانی اور چہلم سے فراغت پائی خواجہ نے بخیر سب کو رخصت کیا اور آپ ایک سال
تک قبر امیر پر جاروب کشی کی پھر خواجہ وہان سے جانب بغداد روانہ ہوے اور وہان شغل تجارت کیا مدت تک اس
تجارت مین بسر کی ایک بار خواجہ کو چند قزاقون نے حیلہ سے اپنے ہمراہ لیجا کر ایک کنوئین مین ڈال دیا اس
کنوئین مین تیغ و خنجر نیزہ و تیر بھرے تھے خواجہ کو اسقدر رنج تکلیف پہونچی کہ ایک بار خواجہ کی زبان سے نکلا ای
پروردگار میرے نزدیک اس تکلیف سے موت بہتر ہے خواجہ اس کنوئین مین اپنے دل سے یہ باتین
کر رہے تھے کبھی صاحبقران کو یاد کر کے روتے تھے کبھی خدا سے بصد الحاح و زاری عرض کرتے تھے
کہ اے کریم اس آفت ناگہانی سے تو ہی نجات عطا فرمائیگا اسی کیفیت مین خواجہ کو کئی روز اس کنوئین مین

گذرے خواجہ نے عہد کیا کہ اے پروردگار اگر مین اس بلائے عظیم سے نجات پاؤن تو خانۂ کعبہ جاؤن اور
جو کچھ مال و متاع آجتک پیدا کیا ہی اس غرض سے ایک جا جمع کر دون کہ جو محتاج صاحب احتیاج آئے
اُسکے ذریعہ سے نفع اُٹھائے بطور قرض لے جائے مگر جب کا وعدہ کرے دے جائے دعا خواجہ کی قبول
ہوئی اور ایک قافلہ سوداگرون کا اُسطرف آیا اُس کنوئین پر جو سب کی نگاہ پڑی قافلہ مین بہت لوگ
پیاسے تھے پانی بھرنے کو کوئین پر آئے جیسے ہی رسی کنوئین مین ڈالی خواجہ نے اُس ریسمان کو پکڑا
آواز دی کہ اے شخص اگر تو مجھکو اس کنوئین سے نکال لے تو مین عمر بھر تیرا احسان مند رہونگا ان لوگون
نے خواجہ کو کنوئین سے نکالا خواجہ انتہا سے زیادہ زخمی ہوگئے تھے وہ لوگ خواجہ کو لیکر اپنے مالک
کے پاس آئے خواجہ نے جو ایک مرد وضیع کو دیکھا نام و نشان دریافت کیا اُس نے شمشاد بازرگان
اپنا نام بتایا خواجہ نے ایسی شیرین کلامی سے اُسکے ساتھ باتین کین کہ اُسکو خواجہ کے حال پر رحم آیا کہا
اے شخص تو میرے ہمراہ رہ مین تیرا علاج بہت اچھی طرح سے کرونگا ایک ہی ہفتہ مین جسقدر کہ یہ زخم
کاری تیرے جسم پر ہنوز رہین سب اندمال ہو جائینگے کوئی موقع گھبرانے کا نہین ہے تم دلجمعی رکھو خواجہ
نے اسی واسطے اسکو دل تقریرین اسیر کیا تھا چند دنون خواجہ اس کے ہمراہ رہے شمشاد بازرگان
نے خواجہ کا علاج قرار واقعی کیا جب خواجہ کو شفائے کامل ہوئی اُس سے اجازت طلب کی شمشاد بازرگان
نے کہا اے شخص مین نے اسواسطے تیرا علاج کیا تھا کہ جب تو صحت پائیگا میرے ساتھ رہیگا تیری خوش بیانی
مجھے بہت پسند ہی جسوقت طبیعت گھبراتی ہی تیری باتین سنتا ہون دل بہل جاتا ہی تو مجھسے اجازت کا خواستگار
ہے خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے خدا سے عہد کیا تھا کہ جب مین اس بلا سے نجات پاؤنگا اور مجھے صحت
کامل حاصل ہوگی تو حج کرونگا اگر تو منع کرے تو مین حج کو نہ جاؤن شمشاد بازرگان نے کہا بھلا مین کار خیر
کسواسطے مانع کیون ہونگا مگر مجھسے وعدہ کر کہ بعد ادائے حج پھر بھی میرے پاس آئیگا خواجہ نے کہا
مین اسکا وعدہ نہین کرتا کیونکہ جب حج کو جاؤنگا وہان اور میرے اعزا ہین اُن سب سے ملونگا اگر لوگ
مجھے آنے کی اجازت دینگے اور میری غریب الوطنی قبول کرینگے تو ضرور آؤنگا ورنہ وعدہ پختہ نہین کرتا
شمشاد بازرگان مجبور ہوا خواجہ رخصت ہو کر جانب خانۂ کعبہ روانہ ہوئے چونکہ مال و اسباب خواجہ کے
پاس بہت تھا اور عمر و ثانی نے زنبیل بھی نے چکے تھے اس سبب سے خواجہ نے یہ عہد کیا تھا کہ اگر مین اس
بلائے عظیم سے نجات پاؤنگا اپنے مال کو اسطور سے وقف کر دونگا خواجہ خانۂ کعبہ پہونچے پہلے حج بیت اللہ
سے فراغت حاصل کی پھر خواجہ سرداران عرب سے ملے سب لوگونکو خواجہ کے آنے کی خوشی بھی ہوئی مگر غم
صاحبقران تازہ ہو گیا کچھ دنون خواجہ وہان مقیم رہے بعد چندے خواجہ نے سب سے رخصت
چاہی لوگون نے بہت روکا پوچھا خواجہ اب یہان سے کہان جاؤگے خواجہ نے جواب دیا کہ میرا
ارادہ ہے بدیع الملک نوشیروان جواب صاحبقران ثالث ہین اُنسے جا کر ملون اور جو سب ہمراہ تھے
اُن لوگون نے پوچھا خواجہ بھلا اُنسے ملاقات کہان ہوگی خواجہ نے کہا امیر ثانی نے کہا تھا کہ وہ طلسم ایوان
نہ طاق کی جانب گئے ہین اس کو فتح کرکے اور قاتلان اسلام سے انتقام خون ناحق اعزا لینگے مین یہان
سے ایوان نہ طاق کی جانب چلا ہون اگر وہان اُنسے ملاقات ہوئی تو ایک نظر دیکھ لونگا زندگی کا اعتبار
نہین پھر اور لوگون سے ملاقات کرکے ایک بار حج بیت اللہ پھر کرونگا اور ایک گوشے مین

بیٹھکے یاد الٰہی مین مصروف رہون لوگون نے مجبوری خواجہ کو اجازت دی خواجہ عمرو نے خیال کیا کہ حج
سے فراغت کرلینا اور اپنے تمام عہدون کو پورا کرنا اچھا ہے یہ سوچ کے خواجہ پھر خانۂ کعبہ مین آئے حج
سے فراغت کی بیرون کعبہ آکر ایک درخت خرما مین اپنی زنبیل کو آویزان کیا اور سرداران عرب کو
جمع کرکے کہدیا کہ جب تم لوگون کو کسی شے کی ضرورت ہو اُس زنبیل سے آکر لے لینا جب تمھاری حاجت
رفع ہو جائے اُسوقت مع کرایہ اس زنبیل مین لاکر رکھدینا اگر روپیہ کی ضرورت ہوگی تو روپیہ بھی دستیاب
ہوگا اگر جواہرات کی خواہش ہوگی تو جواہرات اسی زنبیل سے تمکو مل جائے گا غرض کہ جو چیز چاہو گے
اس زنبیل سے پاؤگے ایمانداری سے جو چیز لے جانا رکھ جانا کرایہ دینے مین عذر نہ کرنا جب
تم لوگ شرائط کے خلاف کوئی بات کروگے یہ زنبیل یہان نہ رہیگی غائب ہو جائے گی سب
نے بسر و چشم نہایت خوشی کے ساتھ قبول و منظور کیا خواجہ وہان سے جانب
طلسم ایوان نہ طاق روانہ ہوے راہ مین خواجہ کو خیال آیا کہ امیر ثانی نے کہا تھا کہ مین نے خواجہ زادون
کو مصر کی بادشاہی دی ہے اور مصر یہان سے بہت ہی قریب ہے مناسب یہ ہے کہ خواجہ زادون
سے بھی ملتے چلین پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئے گا جو اُنسے ملاقات ہو یہ سوچ کے خواجہ اُسطرف
روانہ ہوئے دو روز کے بعد قریب شہر پناہ مصر پہونچے یہان خواجہ زادون نے یہ انتظام
کیا تھا کہ شہر پناہ پر ایک حمام سنگین بنوایا تھا اور چند خیاط ملازم کیے تھے سب کو تاکید یہ تھی
کہ جو مسافر یہان آئے پہلے اس کو حمام مین لے جانا جب وہ غسل سے فراغت پائے اگر لباس اُسکے
پاس موجود ہو تو ضرورت نہین ورنہ لباس نو اُسکے واسطے اُسیوقت تیار ہو اور وہی لباس پہنا
کے شہر کے اندر بھیجا جائے خواجہ وہان پہونچے لوگون نے کہا میان مسافر صاحب ہمارے بادشاہ
کا حکم ہے کہ جو مسافر یہان آئے وہ پہلے غسل کرے اگر لباس کہنہ ہو تبدیل کرے اور اگر لباس
اُسکے پاس نہو تو یہان سے دیا جاوے لہذا آپ حمام مین تشریف لے جائین اور ہم سے
یہ فرمائین کہ لباس آپکے پاس موجود ہے یا نہین اگر موجود ہے تو آپ اُس لباس کو تبدیل فرمالیجے گا
اور اگر لباس نہین ہو تو یہان ابھی تیار ہوتا ہے خواجہ نے کہا جناب آپکے بادشاہ کی کہان تک تعریف
کی جاے حاتم سے بڑھ کے ہمت رکھتے ہین اور آپ لوگون کی خیر خواہی کی کیونکر مدح بیان ہو مین ایک
مرد غریب ہون میرے پاس لباس کہان جو تبدیل کرون جبتک لباس تھا پہنتا تھا اب کچھ باقی نہین
رہا ایک شخص سے یہ کرتہ مانگ کر پہنا ہے اگر آپ لوگ اتنی عنایت فرمائین کہ جیسا لباس مین ہمیشہ پہنا
کرتا ہون ویسا ہی مجھے آج بھی میسر آجائے تو بہت بہتر ہے اُن لوگون نے کہا ہمارے یہان وضع
کی قید نہین ہے جیسا لباس آپ چاہین تیار ہو جائے خواجہ نے کہا جب سے مین نے ہوش سنبھالا
آج تک ایک تھان کا پاجامہ اور ایک تھان کا کرتہ اور ایک تھان کی لنگی ایک تھان کی ٹوپی ایک
تھان کی عبا دو تھان کا عمامہ ہمیشہ پہنتا رہا اب بسبب محتاجی اس قابل نہین ہون جو پرانی وضع کو
اب بھی قائم رکھونگا باپ نصیحت کرتے تھے یہ کہتے تھے ایسی وضع اختیار کرو ہمیشہ کے واسطے باقی رہے
اور کسی وقت مین مشکل نہ پڑے مگر نادانی کے سبب سے سمجھ مین نہ آیا اُس وقت یہی وضع پسند
آئی اختیار کی اب مفلس جو ہوا وضع مین فرق آنے لگا اپنے شہر کو چھوڑ دیا راہ مین

نام کتاب	قیمت
طلسم نوخیز جمشیدی جلد سوم	۸ر پ
طلسم خیال سکندری جلد اول	۸ر پ
ایضاً جلد دوم	۸ر پ
ایضاً جلد سوم	۸ر پ
طلسم زعفران زار جلد اول	۶ر
ایضاً جلد دوم	۱۲ر پ
سیرت محمدی - غ	۱۱ر پ
تاج کامیابی - غ	۷ر پ
اخوان الصفا - اردو چھاپہ ٹیپ مطبوعہ غیر	۱۴ر پ
ترجمہ اردو وراین سن کروسو - چھاپہ ٹیپ - غ	۱۱ر پ
ترجمۂ داستان امیر حمزہ با تصویر ہر چہار دفتر	۱۴ر پ
ترجمۂ بوستان خیال حسب ذیل -	
۱- جلد مہدی نامہ	للعہ ر پ
۲- جلد دوحۃ الابصار موسوم بہ معز الدین نامہ	للعہ ر پ
۳- جلد ضیاء الابصار موسوم بہ جمشید نامہ -	۱۴ر پ
۴- جلد شمس النہار یعنی ترجمۂ خورشید نامہ -	صہ ر پ
۵- جلد مطلع الانوار -	صہ ر پ
۶- جلد خزینۃ الاسرار -	صہ ر پ
۷- جلد نور الانوار یعنی ترجمہ خورشید نامہ -	صہ ر پ
۸- جلد مشرق الآثار ترجمۂ خورشید نامہ -	صہ ر پ
۹- جلد تفریح الاصرار ترجمہ معز الدین نامہ -	۸ر پ
الف لیلہ با تصویر دو کالم مین	۱۴ر پ
فسانۂ عجائب جلی قلم با تصویر - کاغذ سفید گندہ	۹ر پ
ایضاً کاغذ حنائی گندہ	۸ر پ
الف لیلہ جدید رسمی	
تقطیع خرد -	عہ ر پ
قصہ سندباد جہازی	۱۲ر پ
بادۂ تسخیر	۱۴ر پ
فسانۂ عجائب متوسط قلم	۶ر
ایضاً بلا تصویر خفی قلم	۳ر
سرورش سخن با تصویر بجواب فسانۂ عجائب -	۵ر پائی
ایضاً بلا تصویر حسب مراتب بالا -	۴ر ۹پ

نام کتاب	قیمت
طلسم حیرت -	۵ر
باغ و بہار با تصویر -	۴ر
ایضاً بلا تصویر -	۳ر ۶پ
لطائف المظرفا از منشی دیبی پرشاد -	۳ر پ
تصریح الطلبا -	۳ر پ
طلسم فصاحت -	۹ر
آرائش محفل - قصہ حاتم طائی	۴ر ۶پ
ایضاً بلا تصویر	۵ر
نوطرز مرصع از محمد عوض -	۱ر ۶پ
بستان حکمت اردو ترجمہ انوار سہیلی	عہ ر
سیراب باغ -	۳ر ۶پ
فسانۂ دلپذیر -	۸ر
فسانۂ جمیل -	۴ر
قصۂ سیاہ پوش -	۶پ
فسانۂ معقول -	۸ر ۶پ
فسانۂ دلفریب -	۵ر
قصۂ زاہد شمسی -	۱ر ۶پ
منگاسن بتیسی -	۳ر ۹پ
ناٹک نل دمنتی -	۴ر ۶پ
قصہ سوتی بتولہ	۹پ
بیتال پچیسی با تصویر -	۳ر
گل بکاؤلی - مع فرہنگ	۸ر
طوطا کہانی با تصویر -	۳ر ۶پ
افسانۂ پر فضا	۳ر
قصہ گل و صنوبر -	۱ر ۹پ
ایک روسی زمیندار کا قصہ -	۵ر
نورتن	۵ر ۹پ
قصہ اگر گل	۲ر
سیر مقبول -	۶ر ۹پ
قصۂ گوپی چند بھرتری -	۹ پائی
لطائف ہندی -	۲ر
قصہ چہار گلزار	۴ر

نام کتاب	قیمت
ریاض تحقیق نادر یعنی اردو شرح سکندر نامہ بری	۱۲؍
قصہ دھرم سنگھ	۶ پ

قصہ جات نظم وغیرہ

نام کتاب	قیمت
الف لیلہ منظوم کی متفرق جلدیں حسب ذیل فروخت ہوتی ہیں۔	
کامل مجلد	۶؍ر پ
جلد اول از منشی طوطارام شایان۔	۱۲ر پ
ایضاً جلد دوم از منشی طوطارام شایان کاغذ سفید	۱۰ر پ
ایضاً۔ جلد سوم ترجمہ منشی طوطارام شایان۔	۶ر پ
ایضاً منظوم جلد چہارم از منشی شادی لال کاغذ حنائی و سفید۔	۳ر پ
مجموعہ قصص باتصویر شامل پانچ قصہ	ار ۶ پ
فسانہ الہ دین و لیلیٰ ناول	۱۳؍
بحر دانش۔ مطبوعہ غیر۔	۶ پ
قصہ ماہی گیر۔	۶ پ
ناٹک ہمت عالی معروف بہ گل بکاؤلی۔	۲ر
فسانہ حسرت وصل ناول	۶؍
فسانہ برطانیہ ناول	۱؍ر
قصہ جمجمہ۔	۶ پ
قصہ شاہ روم۔	۶ پ
قصہ شیخ منصور۔	۶ پ
سنگھاسن بتیسی منظوم۔	۴ر
فسانہ دو جہان ناول	۸؍ر
چشمہ شیریں۔	ار ۶ پ
قصہ گلاب چنبیلی۔	۳ر ۴ پ
ابجا در نگین۔	ار
مجموعہ چوبے نامہ و بلی نامہ و افیونی نامہ از منشی بینی رام۔	ار
قصہ حاجی بابا اصفہانی ناول	۸؍
پدماوت اردو ترجمہ از فارسی شعریہ شعر ملک محمد جائسی	۸؍
پدماوت اردو از عبرت و عشرت۔	۳ر

نام کتاب	قیمت
فسانہ عجائب منظوم۔	ار
نل دمن اردو۔	ار ۳ پ
ہدایہ انتظار۔	۶ پ
قصہ حاتم طائی منظوم۔	۸ر
قصہ عابد و شیطان۔	۳ پ
شیریں خسرو با تصویر۔	۲ر ۹ پ
بنجارہ نامہ۔	۳ پ
لیلیٰ مجنوں۔	۲ر
بہار دانش۔	۲ر ۹ پ
مجموعہ قصہ سپاہی زادہ شامل بارہ قصہ۔	ار ۳ پ
شاہنامہ اردو باتصویر۔	۵ر ۹ پ
طلسم شایان۔	ار ۳ پ
بکٹ کہانی۔	۹ پ
سراپائے تصویر غم۔	۹ پ
قصہ گلنام۔	۹ر پ
باغ عاشق۔	۲ر
گلدستہ شجاعت ترجمہ سکندر نامہ بحری و بری۔	۱۲ر
سراپائے پیری۔	۶ پ
قصہ شکنتلا۔ نظم معروف بہ رشک گلزار وموسوم باسم تاریخی نغمہ نیازیہ عجیب و غریب قصہ ہے اور لائق دید ہے ترجمہ مولوی محمد تقی صاحب بزبان اردو۔	۸ر پ

نئے اور دلچسپ ناول اردو

نام کتاب	قیمت
سندر شانتا کامل چار حصہ	۶؍ر
کرشن کانتا حصہ اول	۱۲ر
ایضاً حصہ دوم	۱۲؍
بزم اکبری حصہ اول	۸؍ر
مکاری کا پتلہ	۸؍
ناول ماتا	۸؍ر
الو کی دم فاختہ	۹
گلگ کی کوٹھی یا بازیچہ اطفال	۸ر

حسب ایمائے منشی بشن نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع بابو موہن لال صاحب بھارگو مینجر بکڈپو نے شائع کیا